اُردو لغت

(تاریخی اصول پر)

جلد شانزدہم

([illegible] تا لا)

اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

بخدمت گرامی
جناب ڈاکٹر خلیق انجم صاحب

بہ احترامات فراواں

منجانب:

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ستارہ امتیاز
ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی۔ بی۔ ٹی۔ پی ایچ ڈی، ڈی۔ لٹ

صدر نشین
اردو ڈکشنری بورڈ
ایس۔ ٹی، ۱۸۔اے، بلاک۔۵، گلشن اقبال
کراچی۔ ٹیلی فون: ۴۹۸۸۸۸۷

اُردو لغت

(تاریخی اُصول پر)

جلد شانزدہم

(گُرگُریدّیا سُرسُرگیان ، گھ تا لُوکَڑا)

اُردو لُغت بورڈ (ترقّی اُردو بورڈ) کراچی

سالِ اشاعت ... ... جون ۱۹۹۳ء

ناشر ... ... اُردو لغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

پریس ... ... محیط اُردو پریس ، کراچی

تعداد ... ... ایک ہزار دو سو (۱۲۰۰)

قیمت ... ... -/۳۰۰ روپے

****

مدیرِ اعلیٰ

۱۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق (مرحوم) . . . . (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء)

۲۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی . . . . (۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۳ء)

۳۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری . . . . (۱۹۸۵ء تا حال)

مدیرِ اوّل

۱۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری (مرحوم) . . . . (۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۳ء)

۲۔ جناب نسیم امروہوی (مرحوم) . . . . (۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۹ء)

****

پریس کاپی

مدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

معاونین

۱۔ مرزا نسیم بیگ

۲۔ حسین مجتبیٰ زیدی

عملۂ ادارت

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۲ - ۹۳

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

۱۹۹۳ - ۹۳

(۱)	جناب خورشید احمد شاہ صاحب (مرکزی وزیر تعلیم) حکومت پاکستان	چیئرمین
(۲)	جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ، صدر اردو لُغت بورڈ	وائس چیئرمین
(۳)	نمائندہ وزارتِ تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	نمائندہ وزارتِ مالیات ، حکومت پاکستان	رُکن
(۵)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۶)	رُکن قومی اسمبلی	رُکن
(۷)	صدر نشین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	رُکن
(۸)	صدر انجمن ترقی اردو ، کراچی (جناب نورالحسن جعفری صاحب)	رُکن
(۹)	مشیر انتظامی و مالی امور اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب جی ـ ڈی ـ میمن صاحب)	رُکن
(۱۰)	ڈائریکٹر جنرل اردو سائنس بورڈ ، لاہور (جناب ڈاکٹر آغا سہیل صاحب)	رُکن
(۱۱)	جناب مختار زمن صاحب ، ڈائریکٹر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف اسلام ، کراچی	رُکن
(۱۲)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب فخر زمان صاحب)	رُکن
(۱۳)	صدر پشتو اکادمی ، پشاور (جناب محمد نواز طائر صاحب)	رُکن
(۱۴)	صدر بلوچی ادبی بورڈ ، کوئٹہ (جناب بشیر احمد بلوچ صاحب)	رُکن
(۱۵)	صدر پنجابی ادبی بورڈ ، لاہور (جناب سجّاد حیدر صاحب)	رُکن
(۱۶)	صدر سندھی ادبی بورڈ ، حیدر آباد (جناب ڈاکٹر عبدالجبار جونیجو صاحب)	رُکن
(۱۷)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۱۸)	افسر انتظامیہ اردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن

مجلس انتظامیہ اُردو لُغت بورڈ (ترقی اُردو بورڈ) کراچی

(۱)	صدر اُردو لُغت بورڈ (جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب)	صدر
(۲)	نمائندہ وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان	رُکن
(۳)	مشیر مالی (تعلیم) ، وزارت تعلیم حکومت پاکستان	رُکن
(۴)	مشیر انتظامی و مالی امور ، اردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن
(۵)	چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان ، اسلام آباد (جناب فخر زمان صاحب)	رُکن
(۶)	مدیر اعلیٰ اُردو لغت بورڈ ، کراچی (جناب ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب)	رُکن
(۷)	منیجر پریس اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن
(۸)	افسر انتظامیہ اُردو لغت بورڈ ، کراچی	رُکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ جلد شانزدہم

خدا کا شُکر ہے کہ اُردو لغت کی سولھویں جلد تکمیل کی منزل کو پہنچی اور زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آ گئی۔ اعتراف ہے کہ اس کی آمد میں بہت تاخیر ہو گئی لیکن غالب کے لفظوں میں

«ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا»

اس تاخیر میں اُردو لغت بورڈ کے عملے کے تساہل یا بے پروائی کو ذرّہ برابر دخل نہیں بلکہ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ کارکنان کی تعداد میں غیر معمولی کمی اور کراچی کے نظم و نسق کی ابتری کے باوجود ، میرے رفقائے کار نے اس جلد کی تکمیل و طباعت میں حددرجہ مستعدی و جاں فشانی سے کام لیا ہے۔ اگر بورڈ کے عملے کے ارکان کی طرف سے کام میں غیر معمولی دلچسپی نہ لی جاتی تو شاید سولھویں جلد کے منظرعام پر آنے میں مزید تاخیر ہوتی اس لیے کہ پچھلے دو تین برسوں سے شہر کراچی میں آگ اور خون کی ہولی جس انداز سے کھیلی جا رہی ہے اور بے گناہ شہریوں کو جس بے رحمی و بے دردی کے ساتھ ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس میں گھر سے نکلنا ، دفتر پہنچنا ، کام کرنا اور گھر واپس آنا تو کجا بعض وقت سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ آئے دن طویل دورانیہ کی لوڈ شیڈنگ اور دن میں کئی کئی بار بجلی کا اچانک تعطّل اس پر مستزاد تھا لیکن اس کا کیا رونا کہ اسے تو کراچی کی زندگی کے معمولات میں شمار کیا جائے گا۔

کراچی کی اس خوفناک اور اعصاب شکن انتظامی صورتِ حال سے قطعِ نظر ادارتی عملے کے جو تربیت یافتہ ارکان بوجوہ دفتر چھوڑ کر چلے گئے تھے ، اُن کی اسامیاں ملازمتوں پر پابندی کی وجہ سے اب تک پُر نہیں کی جا سکیں۔ مختصر عملے کی مدد سے جو ممکن ہے وہ کیا جا رہا ہے ہر چند کہ ملازمتوں پر پابندی ختم ہونےکی خبریں آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن نئی ملازمتیں دینے کے منصوبے میں کچھ ایسی پیچیدگیاں اور دُشواریاں ہیں کہ اردو لغت بورڈ اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے باوجود اس خلا کو اب تک پُر نہیں کر سکا جو پچھلے تین سال میں بعض کارکنوں کی ملازمت سے سبکدوشی یا استعفے سے پیدا ہو گیا ہے ، اب قدرے حوصلہ افزا خبریں شائع ہو رہی ہیں اور اُمید ہے کہ یہ خلا جلد پُر ہو جائے گا اگر ایسا ہوا تو کام کی رفتار یقیناً تیز تر ہو جائے گی۔

سولھویں جلد کا تکملہ حرف لام کے الفاظ پر ہوا ہے ، حرف میم کے الفاظ پر ردیف وار کام ہورہا ہے اور ان الفاظ کی تعداد اتنی کثیر ہے کہ ان کے لیے پوری ایک جلد درکار ہو گی۔ بقیہ حرف یعنی ن ، و ، ہ اور ی ، کے الفاظ بہت آسانی سے تین جلدوں میں سما جائیں گے اور لغت کا پورا منصوبہ جیسا کہ ابتدا میں ایک تخمینے کے مطابق عرض کیا گیا تھا ، بیس جلدوں میں ہر طرح مکمل ہو جائے گا۔ خام مسودے کی وہ کمی جس کی طرف پندرھویں جلد کے دیباچے میں اشارہ کیا گیا تھا اُس پر بھی اس عرصے میں قابو پا لیا گیا ہے۔ اس لیے اگر شہر کراچی کے باسیوں کو امن و سکون میسر رہا اور ادارتی عملے کی خالی اسامیاں اُمید کے مطابق جلد پُر کر لی گئیں تو پھر لغت کی بقیہ جلدیں انشاءاللّٰہ بہت جلد منظرعام پر آ جائیں گی۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری
مدیرِ اعلیٰ

اوقاف و رموز و علامات

(الف) سکتہ Comma (،) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں ایک حرف کا اعراب درج کیے جانے کے بعد۔
۲۔ تشریح میں لفظ کے معنی درج کر کے ان کا مترادف لکھنے سے پہلے (یہاں مترادف سے تقریباً مترادف مراد ہے ، کیونکہ کوئی لفظ دوسرے لفظ کا کلیۃً مترادف نہیں ہوتا)۔
۳۔ مثال کے سلسلے میں کتاب یا مصنف کا نام درج کرنے کے بعد۔
۴۔ اخبارات و رسائل سے اخذ کی ہوئی مثالوں میں جائے اشاعت اور جلد نمبر کے بعد اور شمارہ نمبر سے پہلے۔
۵۔ اشتقاق میں لفظ اور اس کی قواعدی حیثیت کے درمیان۔
۶۔ اسناد کے حوالوں میں سنہ کے اندراج کے بعد۔

(ب) وقفہ Semicolon (؛) :

۱۔ اعراب ملفوظی میں متبادل اعراب درج کرنے سے پہلے۔
۲۔ قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد ، لفظ کی متبادل شکل کے اندراج سے پہلے۔
۳۔ ایک قواعدی حیثیت درج کرنے کے بعد دوسری قواعدی حیثیت درج کرنے سے پہلے (مثلاً: اسم مذکر لکھنے کے بعد ، جمع لکھنے سے پہلے)۔
۴۔ تشریح میں کسی شق کے وہ معنی درج کرنے سے پہلے جن میں اور سابق معنی میں نازک سا فرق ہو ، یا جو پہلے معنی سے مختلف ہوں۔
۵۔ اشتقاق میں ایک زبان سے لفظ کا تعلق ظاہر کرنے کے بعد ، دوسری زبان سے اس کا تعلق درج کرنے سے پہلے۔
۶۔ ایک ہی معنی کی تشریح میں ایک کتاب کا حوالہ درج کرنے کے بعد ، دوسری کتاب کا حوالہ درج کرنے سے پہلے۔

(ج) رابطہ Colon (:) :

۱۔ تفصیل ، اقتباس ، مثال یا بیان سے پہلے۔
۲۔ مثال کے حوالے میں صفحہ نمبر سے پہلے جب کہ وہ کسی ایسی کتاب یا رسالے سے ماخوذ ہو جو دو یا زائد مجلدات پر مشتمل ہو (جیسے: کلیات اکبر ، ۲ : ۲۷)۔

(د) ختمہ Full Stop (.) :

اس کے محل پر ڈیش کی جگہ نقطہ استعمال کیا گیا ہے۔

(ہ) سوالیہ Sign of interrogation (؟) :

سوالیہ یا مشتبہ اور تحقیق طلب مقامات پر ، جیسا کہ عموماً جدید رسم تحریر میں رائج ہے (اس کا کھلا ہوا حصّہ یا منھ دریافت طلب بات کی جانب رکھا گیا ہے)۔

(و) قوسین یا ہلالی بریکٹ Bracket (small) (   ) :

۱۔ لغت کے اندراج کے بعد اعراب ملفوظی کے لیے۔
۲۔ لفظ کی قدامت ظاہر کرنے کے لیے۔
۳۔ ان مقامات پر جہاں تشریح کے درمیان مزید وضاحت کے لیے کوئی بات درج کی گئی ہے۔
۴۔ مرکب فقروں اور کہاوتوں کے درمیان کوئی متبادل صورت ظاہر کرنے کے لیے (سیدھے خط کے بعد)۔
۵۔ اصطلاحی الفاظ کی تشریح میں حسب ضرورت مخصوص علم یا فن وغیرہ کا نام ظاہر کرنے کے لیے۔
۶۔ لگے بندھے فقرات یا امثال وغیرہ میں اس کلمے کے اندراج کے لیے جسے کچھ لوگ بولتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے (جیسے: ایک دم (میں) ہزار دم)۔

۷۔ اشتقاق میں لغت کا مادّہ درج کرنے کے لیے۔
۸۔ سند نہ ملنے کی صورت میں تشریح کے بعد حوالہ دینے کے لیے۔
۹۔ کسی کتاب یا تصنیف کے قلمی ہونے کے اظہار کے لیے۔
۱۰۔ اسناد کے حوالوں اور سنین کے اندراج کے لیے جیسے: (۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹) یا (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸)۔

(ز) عمودی بریکٹ Bracket (large) [ ] :

اشتقاق اور اس کے متعلقات درج کرنے کے لیے۔

(ح) سیدھا خط Dash (—) :

۱۔ تحتی الفاظ میں بنیادی لفظ کی جگہ شروع میں۔
۲۔ جملے یا فقرے کے درمیان ہلالی بریکٹ میں کسی ایسے لفظ کے اندراج کے ساتھ جو مذکورہ کلمے کا متبادل ہو (جیسے: ناچ نہ جانوں (— نہ جانے) آنگن ٹیڑھا)
۳۔ تحتی لفظ کے اعراب ملفوظی سے پہلے۔

(ط) آڑا خط Oblique (/) :

۱۔ لغتِ مفرد کے اندراج کے بعد اس کا ، اور لغتِ مرکب کے بعد اس کے کلمۂ آخر یا چند کلمات کا متبادل لفظ درج کرنے کے لیے (جیسے: سَخُن / سُخَن یا اصل پر آنا / جانا)۔
۲۔ اعراب کے ہلالی بریکٹ میں متبادل لفظ کے اعرابِ ملفوظی سے پہلے۔
۳۔ تشریح یا اشتقاق میں متبادل کلمے کی تشریح یا اشتقاق درج کرنے سے پہلے۔
۴۔ جس کتاب کی جلد ، دو یا زائد حصوں پر مشتمل ہے اس کے جلد نمبر اور حصہ نمبر کے درمیان۔

(ی) اقتباسیہ (" ") :

۱۔ عبارت یا لفظ کے شروع میں ایک سیدھا اور آخر میں ایک اُلٹا واو اخذ و اقتباس و امتیاز کی علامت۔
۲۔ اخبار و رسائل کی مثالوں میں ان کے نام کے ساتھ۔

(ک) ماخوذیہ Derived from (< یا >) :

ماخوذ از ، کے معنی میں ، مراد یہ کہ ایک سیرے کی طرف لکھے ہوئے لفظ یا زبان وغیرہ سے دو سیروں کی طرف لکھا ہوا لفظ وغیرہ ماخوذ ہے۔

(ل) متبادلہ Alternate (~) :

یہ بات ظاہر کرنے کے لیے کہ اس کے بعد لکھا ہوا لفظ یا فقرہ اصل لفظ کی متبادل صورت ہے۔

(م) علامتِ تجزیہ Plus (+) :

اندراج اشتقاق میں یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ اصل لفظ علامتِ تجزیہ کے سابق و لاحق سے مرکب ہے (جیسے: ذات الجنب ، ذات + ال + جنب)۔

(ن) علامتِ تسویہ Equal to (=) :

مراد یہ کہ اس کے بعد کا کلمہ سابق کلمے کا مساوی یا مترادف ہے (جیسے: لگاو = تعلق ، یا نسبت)۔

(س) تین نقطے Three dots (•••) :

۱۔ لاحقوں کے اندراج میں لاحقے سے پہلے۔
۲۔ امثلہ و اسناد میں غیر ضروری عبارت کے حذف کی علامت۔

تلخیصات و اِشارات

۱. اعراب و حرکات :

فت – فتحہ (جیسے : «لَب» کے «ل» کا فتحہ) .

فت مج – فتحۂ مجہول (جیسے : «زیر» کی «ز» کا فتحہ) .

کس – کسرہ (جیسے : «دِل» کی «د» کا کسرہ) .

کس مج – کسرۂ مجہول (جیسے : «اِہتمام» کے «الف» اور «ت» کا کسرہ) .

ضم – ضمّہ (جیسے : «کُل» کے «ک» کا ضمّہ) .

ضم مج – ضمّۂ مجہول (جیسے : «عُہدہ» کے «ع» کا ضمّہ) .

سک – سکون (جیسے : «سبْزہ» کی «ب» کا سکون) .

شد – تشدید (جیسے : «ڈبّا» کی «ب» کی تشدید) .

تن – تنوین (جیسے : «فوراً» یا «اٰیاًمن جلہٖ» کی «ر» اور «ب» کی تنوین)

مخ – مخلوط (جیسے : «کیوں» کا «ک ی») .

غنہ – نونِ غنہ (جیسے : «جنگل» کا «ن») .

مغ – مغنونہ (جیسے : «منگایا» کا «ن») .

معد – واو معدولہ (جیسے : «خورشید» کا «و») .

الف – الف ملفوف (جیسے : «... اللہ»(لاحظے) کا «ا») .

غم ا – غیر ملفوظ الف (جیسے : «بالکل» کا «ا») .

غم ال – غیر ملفوظ الف اور لام (جیسے : «اہل الرائے» میں «الر» کا «ال») .

غم و – غیر ملفوظ واو (جیسے : «اوس – اُس کا «و») .

غم ی – غیر ملفوظ یے (جیسے : «ایدھر – ادھر کی «ی») .

خف – خفیفہ (فتحہ ، کسرہ ، ضمّہ کی ہلکی آواز ظاہر کرنے کے لیے)

۲. قواعد :

ج	=	جمع عربی ۔
جج	=	جمع الجمع عربی ۔
مج	=	مجہول ۔
مع	=	معروف ۔
امذ	=	اسم مذکر ۔
امث	=	اسم مؤنث ۔
صف	=	صفت ۔
مذ	=	مذکر ۔
مث	=	مؤنث ۔
م ف	=	متعلق فعل ۔
ف ل	=	فعل لازم ۔
ف م	=	فعل متعدی ۔
ف مر	=	فعل مرکب ۔

۳. زبانیں :

ا	=	اردو ۔
انگ	=	انگریزی ۔
اوستا	=	اوستائی ۔
بنگ	=	بنگلہ ۔
پ	=	پراکرت ۔
پا	=	پالی ۔
پر	=	پرتگالی ۔
پن	=	پنجابی ۔
تر	=	ترکی ۔

س = سنسکرت .
سر = سریانی .
ع = عربی .
عبر = عبرانی .
ف = فارسی .
فر = فرانسیسی .
گج = گجراتی .
لاط = لاطینی .
مر = مرہٹی .
ہ = ہندی .
یو = یونانی .

۴. متفرق :

ا پ و = اصطلاحات پیشہ وراں .
اف = افعال .
د = دیوان .
رک = رجوع کیجیے .
عو = عوام .
عور = عورات .
ف = فعل .
ق = قلمی .
قب = مقابلہ کیجیے .
ک = کلیات .
ہندو = ہنود کی بول چال

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

گ

(مُسلسل)

گُرگُربدنیا سُر سُر عقل/گیان کہاوت.
ہر شخص کی سمجھ بوجھ اور عقل جداگانہ ہوتی ہے. گرگربدنیا سر سر گیان ہوا کرتے ہے جس نے جوا (ذرا) سوچ بچار کے بنایا وہ تو برجروو (بالفررو) ہوکر ہی رہا. (۱۹۱۰ء، راحت زمانی، ۳۹).

گرگردے پھرانا محاورہ (قدیم).
چکر یا بل دے کر پھرانا. اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر سر ہوسوں گرگردے پھرا کو زمین پر پچھاڑیا. (۱۶۵ء، انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

گَرگَری (فت گ، سک ر، فت گ) امث.
پانی کا گھڑا، گاگر (جامع اللغات؛ پلیٹس). [س : गर्गरी].

گَرگَرِیّا (فت گ، سک ر، فت گ، ر، شد ی) امث.
چڑیا، کنجشک، گوریا. تمام چھوٹے درندے اور پرندے مثلاً گرگریاں، مینائیں، مرغیاں ... تمہارا ادب کرتے ہیں. (۱۹۳۵ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰ : ۴۴، ۳). مثلاً کنجشک (گرگریا) کبوتر مینا وغیرہ. (۱۹۵۷ء، حیواناتِ قرآنی، ۱۱۳). [گورنا (رک) کا ایک املا].

گَرگَز (فت گ، سک ر، فت گ) امذ.
(کاشت کاری) کنویں کے گرد چونے کی پختہ چنائی کا گولا (کولھی) (اب و، ۶ : ۱۶۳). [گردگج کا بگاڑ یا گرگج (رک) کا بگاڑ].

گُرگَل (ضم گ، سک ر، فت گ) امث.
چڑیا کی ایک قسم.

ہمارے طفل کے ایام بھی ہیں دفن یہاں
بکڑتے پھرتے تھے، شاماتیں، گرگلیں، گلدم

(۱۹۶۷ء، سرو ساماں، ۱۴۳). [مقامی].

گَرگَوا (فت گ، سک ر، فت گ) امذ.
ایک گھاس جو بارشوں میں نیچی زمینوں میں اُگتی ہے (پلیٹس؛ جامع اللغات). [س : گرنت + گم + ک गर्त् + गम + क].

گُرگی (۱) (ضم گ، سک ر) امث.
۱. گھریلو ملازمہ، نوکرانی، لونڈی (پلیٹس). ۲. بدمعاش، شریر (عورت). سہری انگ چھتی ہوتی، زمانے بھر کی گرگی، قطامہ، فرہاد کش، اس نے جھانپیں جھپے بتانا شروع کئے. (۱۹۱۵ء، گاہا بلش، ۶۶).

گُرگی ہے، اُس کی ڈھول کا کُھلتا نہیں ہے پول
چُھریاں بھری ہیں دل میں زباں پر ہیں میٹھے بول

(۱۹۶۷ء، سنبل و سلاسل، ۵۰). [گرگا (بحذف ا) + ی، لاحقہ تانیث].

گُرگی (۲) (ضم گ، سک ر) امث؛ گرگھا، گُرگا.
کچھا، نصف پاجامہ جو گھٹنوں تک ہوتا ہے (جامع اللغات؛ پلیٹس). [گُرگا (۲) (بحذف ا) + ی، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَرگَیّا (فت گ، سک ر، فت گ، شد ی) امث.
چڑیا، گوریا (جامع اللغات؛ پلیٹس). [گرگریا (رک) کا ایک املا].

گُرگیانی (ضم گ، سک ر، کس گ) صف.
پیر و مرشد، بہت بڑا جوگی.

لگا مُنہ پر بھبوت اور شکل جوگی کی بنا ڈالی
ہوا اودھوت جوگی، جوگیوں میں آپ گرگیانی

(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲ : ۲، ۲۰۶). [گُر (گُرو (رک) کی تخفیف) + گیان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

گُرگے دہَن آلودہ و یُوسُف را نَہ دَرِیدَہ کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) بےخطا ناحق تہمت میں گرفتار ہوا، بھیڑیے کا منہ بھرا مگر اس نے یوسف کو نہیں پھاڑا، بدنام کچھ کرے یا نہ کرے الزام اسی پر آتا ہے (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

گُرگھا (۱) (ضم گ، سک ر) امذ.
گھٹنے کا جوڑ (جامع اللغات؛ پلیٹس). [گُرگا (۲) کا ایک املا].

گُرگھا (۲) (ضم گ، سک ر) امذ.
(تھگی) گردن، گلا (اب و، ۸ : ۲۰). [مقامی].

گرگھی (ضم گ ، سک ر) امث.
رک : **گرگی** (۲) (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گرگی (۲) کا ایک املا].

گرل (فت گ ، سک ر) امث (شاذ).
لڑکی ، دوشیزہ.

کہتی ہے ز راہ کبر مجھ سے وہ گرل
کیا تجھ سے ملوں کبھی کا تو ڈیوک نہ ارل

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۸). گرل (Girl) لڑکی کے معنی میں بات چیت میں رائج ہے ، اس کا ایک مرکب گرل گائیڈ نہ صرف بول چال بلکہ تحریر میں بھی مروج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۷۷م). [انگ : Girl].

---اسکول (---کس ا ، سک س ، و مع) امذ (شاذ).
لڑکیوں کی تعلیم کا اسکول ، مدرسۂ نسواں ، زنانہ مدرسہ.
ایک مہدی نواب نے طنزاً اس سے کہا کہ لڑکی تم گرل اسکول میں داخل ہونے پر کیونکر راضی ہو. (۱۹۲۳ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۶۸). [انگ : Girl School]

---فرینڈ (---کس مع ف ، ی مع ، غنہ) امث.
(کسی لڑکے یا مرد کی) دوست لڑکی ، دوست خاتون ، محبوبہ.
ہم آئے تو اکٹھے تھے لیکن یہاں آکر یہ گرل فرینڈ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۶۶). اس وقت وہ نیویارک میں کرسمس نائٹ کا ڈنر کھاتے ہوئے ایک عدد گرل فرینڈ کے ساتھ. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۷۷). [انگ : Girl Friend].

---گائیڈ (---ی مع) امث.
لڑکیوں کی ایک تنظیم جو اسکاؤٹ لڑکوں کی تنظیم کے متوازی اور مماثل ہے ، اس میں لڑکیوں کو اچھا شہری اور مفید رہنما بننے کی تربیت دی جاتی ہے نیز اس تنظیم کی رکن لڑکی. وہ گرل گائیڈ کی سیاہ وردی پہنے ... بھور رہی تھی. (۱۹۹۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۵۸).
[انگ : Girl Guide].

گرل (کسر گ ، ر) امذ.
ایک جانور ، بڑا گدھا.

وہ گرل لڑتے ہیں شاید بھیڑیوں پر جنگ ہے
کس قدر یہ جانور کم بخت بد آہنگ ہے

(۱۹۰۵ ، جنگل کی اندھیری رات (مخزن ، ۱۱ کتوبر)). [مقامی].

گرل (کسر مع گ ، کسر ر) امث.
لوہے کی جالی یا جنگلہ جو کھڑکی وغیرہ میں لگایا جاتا ہے.
کانپتے پیروں سے کھڑکی کی گرل پکڑے اپنے کب سے منتظر کھڑی ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۰). [انگ : Grill].

گرلز (فت گ ، سک ر ، ل) امث ؛ ج.
لڑکیاں. جی ہاں سچی پریاں وہ کہتا تھا یہ تینوں گرلز اس قدر با کمال ہیں کہ ان کی کارگزاری پریوں کی کہانی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۰۶). [انگ : Girls].

---گائڈ / گائیڈ (---کس ء / ی مع) امث.
رک : گرل گائیڈ. اس موقع پر گرلز گائڈ نے علاقائی رقص پیش کئے. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، یکم مئی ، ۱/۳). گرلز گائیڈ کی تربیت ہر طالبہ کو حاصل کرنی چاہئے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳ ، فروری ، ۵).
[انگ : Girls Guide].

گرم (فت گ ، سک نیز فت ر) : (الف) صف.
۱. **تپتا ہوا ، جلتا ہوا ، سوزاں ، جس کا درجۂ حرارت زیادہ رہتا ہو ، تپاں (سرد کی ضد).**

حوض کا گرم سر پہ ڈالا آب
ہوئے اک جا پہ آب اور سیماب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۲۰۳). گرمی دھوپ میں گرم ریت پر لٹاتا تھا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۳). گردن پر گرم پانی سے اسفنج پھیرنا ... دردِ سر کو تسکین دیتا ہے (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۵). کمرہ باہر کی نسبت گرم تھا. (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۳۰۶). ۲. **(رفتار کے لیے) تیز ، تند ، طرار.**

جاتا ہے مثلِ برق یہ سرپٹ اڑا ہوا
کتنی سمندِ عمر کی رفتار گرم ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳). اب ریل کی رفتار جتنی گرم ہوتی جاتی ہے اتنی ہی ہوا کے جھونکوں میں خنکی بھی بڑھتی جاتی ہے. (۱۹۴۴ ، غبار خاطر ، ۲۰). ۳. **مصروف ، مشغول ، سرگرم.**

جس گھڑی مکر اپنے میں وہ ہووتی گرم
باتوں میں کر ڈالتی دل پتھر کا نرم

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۳).
کر ملاقات ہم دموں سے تو گرم بازی ہو محبوں سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۴). حاضرین بڑے زور شور سے گرم مباحثہ تھے. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۳۰). ۴. **مستعد ، تیار ، آمادہ.**

اے محرّتی بس ہوتے ہی بازار قضا گرم
سر دینے یہ جوں شمع تھے شہ کے رفقا گرم

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۱۷۵). ۵. **سخت ، تند ، (مزاج اور طبیعت کے لیے) تیز.** ایک اچھے عہدہ دار کے لیے چند خصوصیات لازمی ہیں ، سنبھا ہو ، ضرورت کے وقت نرم اور گرم بن سکے. (۱۹۴۲ ، نقش فرنگ ، ۳۰). ۶. **خفا ، ناراض.**

آپ سے جن کو گرم پاتے ہیں
واں مری آش کو بکاتے ہیں

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۹۶).

ہم تو ٹھنڈے ہیں عبث گرم بڑے ہم سے کوئی
کیا عجب مدعی خود قہرِ حسد سے جل جائے

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۰۹). دوسرا گرم ہو تو تم نرم پڑ جاؤ (۱۹۳۸ ، انشائے بشیر ، ۱۸۴).

عدو پر گرم تھے بدقسمتی سے میں بھی آ پہنچا
بخار اترے گا اب اچھی طرح ان کی حرارت کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۰). ۷. **زیادہ ، بہت زیادہ ، بے حد (بہتان اور تپاک کے لیے).**

عجلت تو لی گرم دھرتا آہے
ولے کبھے کون شرم کرتا آہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰).
ایک صاحب لطیفہ کو تھے گرم
اون کا سہمان اک ہوا بے شرم
(۱۸۳۵ ، رنگین ، چہار چمن ، ۲۳۵).
شمع رؤیوں سے اتنا گرم نہ مل
ان کی جو بلت ہے زبان ہے
(۱۸۸۳ ، خواجہ امین الدّین امین ، د ، ۳۰۳). ۸. **شوخ ، چُلبلا ، شرارتی ، بے باک.** عاشق اونالا بہوت گرم معشوق کون حایل ہوتی شرم. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۹۲).
گرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رُت
دم سرد سیں ہوتے سردی جو انت
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۸).
پھڑپھونجے کا طفل گرم دیکھا اچپل
پھنتا ہے دل اس سے اور جی جائے جل
(۱۸۰۱ ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۵۴).
تھی مگر دل پذیر اک بیا کی اچپل گرم ڈھیٹھ اور چالاک
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۲۷). شُغال شیوہ اس محبوب کو کہتے ہیں کہ جو بہت گرم اور شوخ اور شیریں حرکات اور چالاک ہو. (۱۹۰۹ ، آفاق حُسین ، نادرات ، ۲ : ۳). ۹. **حدت پیدا کرنے والی ، گرمی پیدا کرنے والی ، حرارتِ غریزی کو بڑھانے والی (دوا وغیرہ کی خاصیت کے لیے).**
جلتا ہوں تیر ہجر سے میں اور یہ طبیب آہ
اس پر بھی مرے نسخے میں لکھتے ہیں دوا گرم
(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ (ق) ، ۸۳). علاج امراض میں سارا کھیل ... (گرم سرد ، خشک اور تر) کے تناسب کا ہے. (۱۹۲۷ ، تاریخ فلسفۂ اسلام ، ۱۱۸). ۱۰. **بلیغ ، بلند ، پُر اثر (مضمون یا شاعری وغیرہ).**
رحمت خدا کی انشا صد آفریں کہ تجھ سے
ہر ایک قافیہ کیا گرم اس غزل میں بیٹھا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳). اس سے زیادہ گرم ایک فقرہ اور سنیے. (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی ، ۸). خیالات کے لحاظ سے تو یہ غزلیں اس سے بھی زیادہ گرم ہیں. (۱۹۰۸ ، مکاتیب حالی ، ۴۴). مگر اس سنگ عنک پر ہمارے شعری سرمائے کا نرم و گرم حصّہ نہ حجم میں زیادہ نکلے گا نہ معیار میں. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۳۴). ۱۱. **تیز ، پُر اثر ، جوشیلا ، پُرجوش.** میرا عشق تو بہت ہے گرم ، کہیں تو بھی اس کا دل ہونے کا نرم. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۰۰).
اے بجرنی اشک آتے ہیں پیکم بکا گرم
ٹھنڈی ہے تری آہ یہ تاثیر ہے کیا گرم
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۱۵۷). یہ بیان بھی ایسا گرم ہوا کہ کسیوں کی ہچکیاں بندھ گئیں. (۱۹۲۸ ، حیات طیبہ ، ۸۲).
باتیں جن کی گرم بہت ہیں ، کام انہیں کے خام بہت
کان کے پر کھونٹ پہ دوہا ، کہتے میں آرام بہت
(۱۹۷۹ ، ابن انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۸). ۱۲. **غضبنا ک ، غصّہ سے بھرا ہوا.** پرمز جب گل کا نام سنا ، بہت خفا ہوا اور دائی کی طرف گرم آنکھ سے تاکا. (۱۸۰۱ ، قصّۂ گل و ہرمز (ق) ، ۳۰ الف). ۱۳. **سخت ، ناگوار ، تلخ.** سنجیدہ کا لہجہ نرم تھا یا گرم ، مگر مضمون تھا معقول. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۲). ۱۴. **اختلاط رکھنے والا ، گھلنے ملنے والا.**
ملنے میں کتنے گرم ہیں یہ ہاتے دیکھنا
کشتہ ہوں میں تو شعلہ اُخُوں کے تپاک کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (ق) ، ۲۳). ۱۵. **خوب ، کھرا ، چوکھا.**
کر کبھی بغل گیجئے ہماری بھی ذرا گرم
تو آنکھ جھپک ناز سے کہتا ہے وہ کیا گرم
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۳۲۰). ۱۶. **صفراوی ، پت کا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، علمی اردو لغت). (ب) م ف. ۱. **جلدی سے ، عُجلت سے ، شتابی سے.**
گیا نظر سے جو وہ گرم طفلِ آتش باز
ہم اپنے چہرے پہ اڑتی ہوائیاں دیکھیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۳). ۲. **غصّے سے ، غضبناک ہو کر.**
کیا سبب تیرے بدن کے گرم ہونے کا سجن
گرم دیکھا ہوے گا تیرے تئیں انکھیاں ملا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱). [ف].

ـــ اَچْھنا محاورہ (قدیم).
اترانا. مرد اپنے ناتون پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۷).

ـــ اِخْتِلاط (ـــ کس ا ، سک خ ، کس ت) صف.
بے تکلف ، گرم جوشی سے ملنے والا ، بہت گھلنے ملنے والا ، نہایت ربط ضبط رکھنے والا. اس نے جو دور سے ایک اجنبی آدمی کو اس غور پیکر سے پہلو بہ پہلو دیکھا ، گرم اختلاط پایا نہایت طیش میں آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲۶).
جن کے لہو کے طفیل آج بھی ہیں اندلسی
خوش دل و گرم اختلاط سادہ و روشن جبیں
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۳). [گرم + اختلاط (رک)].

ـــ اِخْتِلاطی (ـــ کس ا ، سک خ ، کس ت) امث.
گہری دوستی ، بہت بے تکلفی ، ملنے میں گرم جوشی. گرم اختلاطی یہاں تک پہنچی تھی کہ آتشِ گل کی گرمی خوش نہ آتی تھی. (۱۸۵۷ ، مینا بازار (اردو) ، ۲۳).
غیر سے گرم اختلاطی ہے
ہم سے اعراض و بحث و کج رائی
(۱۹۶۳ ، کلکو موج ، ۲۸). [گرم اختلاط + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آب امث ، رک : گرمآب.
(صیقل گری) لوہے کی چیزوں کو آگ میں تپا کر اور پھر پانی پلا کر پیدا کی ہوئی جلا (ا ب و ، ۸ : ۱۹). [گرم + آب (رک)].

ـــ بازاری امث.
۱. **بیوپار کی کثرت ، بکری کی زیادتی ، خرید و فروخت کی کثرت ، لین دین کی فراوانی** (کساد بازاری کی ضد). دوسرے قسم کے

اجناس طیاری و کاشت اسی کی گرم بازاری پر موقوف نہیں ہوتے. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال (ترجمہ) ، ۸۵) . صنعتی میدان میں گرم بازاری پیدا کرنے کے لیے کیے جانے والے بعض حکومتی اقدامات کا اعتراف بھی ضرور کیا جانا چاہیے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ جنوری ، ۳). ۲. **افراط ، بہتات ، کثرت ، زور** وحشیوں کے ملکوں میں بھی ناچ رنگ کی گرم بازاری ہے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۰). ملک میں فلسفیانہ مذاق کی گرم بازاری ہو گئی. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۱۳). موت کی گرم بازاری رہی اس گھر سے کتنی لاشیں نکلیں لیکن ... مکان نہ چھوڑنا تھا نہ چھوڑا. (۱۹۳۸ ، دید و شنید ، ۳۰۶). ۳. **رونق ، گہما گہمی.**

نہیں ہے دیر سے خورشید کی وہ گرم بازاری
ہوا ہے دھوپ کا منہ زرد شاید وہ نکھرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۳). لاہور میں الیکشن کی گرم بازاری ہے. (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۸۲).

ہجوم عاشقاں اور گرم بازاری کی یاد آئے
متاعِ ناز کو شوقِ خریداری کی یاد آئے

(۱۹۵۹ ، چراغ اور کنول ، ۱۵۸). ۴. **مانگ ، طلب.** خانم جان کی نوکری اور کسب کرنے سے اعظم جی رضامند نہیں ہوتے اور نی جان کی اس قدر گرم بازاری نہیں کہ معقول تنخواہ کوئی دے سکے. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۹). یقین کامل ہے کہ اسی طرح نسخۂ پدا کی گرم بازاری ہو. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۳۶). ۵. **شہرت ، ناموری** . اپنی گرم بازاری کے لئے کیسے کیسے سرفرازوں کو اکھیڑ کر پھینک دیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۲). وہ پہلے ہی داغ کی گرم بازاری سے داغ کھائے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۹۰۵ ، مضامین چکبست ، ۹۹). ۶. **چلن ، رواج** یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ دور میں قصیدہ نگاری کی گرم بازاری نہیں. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۳). [گرم + بازار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بولنا محاورہ.
غصے سے بات کرنا ، خشونت سے آواز دینا ، بدمزاجی سے جواب دینا.

جل جل ہوا ہے نالاں سینے میں من ہمارا
پنجرے میں بولتا ہے گرم آج اگن ہمارا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰۹).

اب میں قتل جلدی کروں تا پر سبب رہوتے شوم
جلدی ستی تولا اسے ، کتوالی پر بولے گرم

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۷۱).

---پانی امذ.
کھولتا پانی ، حمیم ،(کنایۃً) منی ؛ دھات، آب پشت (جامع اللغات فرہنگِ آصفیہ). [گرم + پانی (رک)].

---پانی سے گھر نہیں جلتا کہاوت.
فضول باتوں سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے.
اشکِ نے چشمِ تر نہیں جلتے گرم پانی سے گھر نہیں جلتے
(۱۸۷۲ ، تذکرۂ عروس الاذکار ، ۸۳).

---پانی گرانا محاورہ.
نا مطبوع عورت سے جماع کر کے خواہشِ نفسانی پوری کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---تابہ (---فت ب) امذ.
پانی یا بھاپ کے ذریعے سے کمرہ گرم کرنے کا آلہ. برق پنکھا کب چلانا چاہیے اور گرم تابہ (Radiator) کب کھولنا چاہیے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۸۵). [گرم + تابہ (رک)].

---تاز صف.
تیز دوڑنے والا. مرکب کو گرم تاز کر کے جواب دیا. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۳۷۵). [گرم + ف : تاز ، تاختن - دوڑانا].

---تازی امث.
تیز دوڑ ، تیز رفتاری ، دوا دوش . جو گھوڑا ہے گرم تازی میں رشکِ صبا ہے. (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، ۱۳). [گرم تاز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جوش (---و مج) صف.
۱. **بہت زیادہ جوش کھایا ہوا ، بہت گرم.**

دل یاد ہیں وہ دن کہ تجھے ناؤ نوش تھا
ساغر ترے سے خونِ جگر گرم جوش تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶) . ۲. **بہت تپاک سے ملنے والا ، بہت مائل ، ریجھا ہوا.**

سمجھ کے تازہ خریدار گرم جوش مجھے
بُلا رہی ہے نگاہ اجل فروش مجھے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۷). ۳. **جوشیلا ، جوش میں آیا ہوا** ایسی تحریکوں کو دبا دینے کی عام تدبیر یہ تھی کہ گرم جوش کارکنوں کو ترقی دے کر مرکز میں بلایا جاتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۰). [گرم + جوش (رک)].

---جوشی (---و مج) امث ، سہ گرمجوشی.
۱. **جوشیلا ربط ضبط ، گہرا تپاک ، پُرجوش اختلاط.**

بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
شمع روشن کیونکہ ہووے شعلۂ تصویر سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۲). بڑے تپاک اور گرمجوشی سے باہم گفتگو ہونے لگی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۴۳). میں نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا. (۱۹۳۰ ، صید و صیاد ، ۴۲). میں نے آخری بار گرم جوشی کے ساتھ اس کا ہاتھ ہلایا. (۱۹۸۸ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۸). ۲. **سرگرمی ، ولولہ ، جوش ، شدت.**

دوالوں میں تو گرم جوشی رہی
دہانوں پہ مہر خموشی رہی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۶). مسلمانوں نے کیوں ایسی گرمجوشی ظاہر کی ہے . (؟ ، مضامینِ سرسید ، ۷۰) . رزولیوشن پر نہایت گرم جوشی سے بحث ہوئی. (۱۸۸۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۴۰). انہوں نے بڑی گرم جوشی سے لکھا کہ آؤ ، آؤ تمہارا انتظار ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۴۲). [گرم جوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَولاں کسی اضا(---و لین) صف.
تیز دوڑنے والا.

حلقۂ زنجیر میں بھی دل رہا یا در رکاب
توسنِ وحشت ہمارا گرم جولاں ہی رہا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷).

سہل نسخہ ہے بلا کر اک لگے ہر کی زبان
گرم جولاں کر کے سرپٹ توسنِ اقلام کو

(۱۹۰۰ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۳). [گرم + جولاں (رک)].

---جَولانی (---و لین) امث.
تیز دوڑ ، تیز رفتاری ، گرم جوشی.

جنوں کے جوش میں تھے شکوہ سنجِ تنگیِ دنیا
یہ میدان دیکھ کر یاد آ گئی وہ گرم جولانی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۲). [گرم جولاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حَمّام (---فت ح ، شد م) امذ.
گرم پانی کا غسل خانہ. ملنے اور رگڑے جانے کی لذت یا گرم حمام کی ورزش کہ لا اُبالی اشخاص کے لئے ممنوع ہے. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجیس (ترجمہ)، ۱۰۲).[گرم + حمام(رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
وہ مکان جس کی چھت اور دیوار شیشے کی ہوتی ہے ، اس میں پودوں ، ترکاریوں اور غیر موسمی پھلوں وغیرہ کو مضر موسمی اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں. ایک متمول شخص گرم خانوں کے تیار شدہ میوا کہ یا ترکاریوں کے لئے ایسی رقم باسانی ادا کرسکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۵). [گرم + خانہ (رک)].

---خَرام ہونا محاورہ.
چلنا ، انداز سے چلنا ، اٹھلانا.

وہ تو ہونے کے نہیں گرم خرام
کون کہتا ہے قیامت ہو گئی

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (مہذب اللغات)).

---خُو (---و مع) صف.
تیز مزاج ، تُندخُو ، غصیل.

کیوں نہ ہو صاف دلوں کو گرم خویوں سے گریز
صحبتِ آتش سے ہوتا ہے ضرر سیماب کا

(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۲۷). [گرم + خو (رک)].

---خُوباں، چَمَن (---و مع ، کس ن ، فت چ ، م) امذ ، ج.
پھول اور شگوفے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گرم + خوباں (خوب (رک) کی جمع) + چمن (رک)].

---خُون (---و مع) امذ.
جوانی کا خون ، جوش مارتا ہوا خون. شاہد صاحب جوان تھے اور ان کی رگوں میں گرم خون تھا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۶۵). [گرم + خون (رک)].

---خُونی (---و مع) امث.
غصہ ، قہر ، خلق ، ناراضگی ، تیز مزاجی.

گرم خونی تجھے مناسب نہیں
دل مرا ہی کہ آتشی ہے مزاج

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۳۰).

گرم خونی سیں پشیماں ہو کے لک لاؤ عرق
تپ کی حالت میں پسینہ آوتا ہو ، ہے بھلا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱). یہ مثل آگ کے ہیں کہ باعث روانی خون بدن و بقائے حرارت عزیزی ہے ، حرارت و گرم خونی بھی ان کو لازم ہے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۹۶). [گرم خو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خیز (---ی مع) صف (قدیم).
تیزی سے قدم بڑھانے والا ، آگے بڑھنے والا ، تیز چلنے والا.

سجے گھوڑا نے ایک توں گرم خیز
اچھے اور سواری منیں تند و تیز

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۹). [گرم + خیز ، خاستن - اٹھنا].

---خیز کَرْنا محاورہ.
تیز دوڑانا. حریف کے مقابلے میں گھوڑا گرم خیز کیا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۲۹).

---خیز ہونا محاورہ.
تیز دوڑنا. عنان شبدیز قرار دست قدم فرار کو سونپ کے باق مانند گرم خیز ہوئے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۸).

---خیزی (---ی مع) امث.
تیز رفتاری.

اشہبِ خامہ کو کیا چالاک
گرم خیزی میں وہ ہوا بے باک

(۱۸۳۱ ، زینت النخیل ، ۹). [گرم خیز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرْد (---فت د ، سک ر) امذ.
(قبالت) شدت کا درد ، وہ درد جو بچے کی پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہوتا ہے اور جو ولادت کے وقت کی یقینی علامت سمجھا جاتا ہے. دائی جھیل دلوا رہی ہے ، کہتی ہے ٹھنڈے درد ہیں لو صاحب گرم درد بھی لگ گئے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۳۳). [گرم + درد (رک)].

---دِل (---کس د) صف (قدیم).
(مجازاً) عاشق ، صاحبِ دل ، دل والا. گرم دل بھی اگر اس آبِ حیات کی خبر پاوے گا تو کیا بہانہ کون اپڑاوے گا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۵). [گرم + دل (رک)].

---دِلی (---کس د) امث.
(مجازاً) محبت ، عاشقی.

ایسے سے الفت ہو نہ کسی کو
آگ لگے اس گرم دلی کو

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۵۷). [گرم دل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔رفتار (۔۔۔فت ر ، سک ف) صف۔
تیز رو ، تیز چلنے والا۔ بموجب ارشاد قرآن گرم رفتار ہوا اور درخت پر جا کر چڑھا۔ (۱۸۸۹ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۰۹)۔

عجب کیا ہے ہم ایسے گرم رفتاروں کی ٹھوکر سے
زمانے کے بلند و پست کا ہموار ہو جانا

(۱۹۵۵ء ، بیاس و مطلبہ ، گنجینہ ، ۱۰۹)۔ [گرم + رفتار (رک)]۔

۔۔۔رفتاری (۔۔۔فت ر ، سک ف) امث۔
تیز چلنا ، تیز رفتاری۔

نشاں کوبکو باقی نہ لیلیٰ قیس صحرا میں
ہماری گرم رفتاری کو میداں ہوتے جاتے ہیں

(۱۸۹۷ء ، کلیات راقم ، ۱۲۸)۔

وقت اور اس کی گرم رفتاری
کیوں اٹھائے کسی کا ناز خرام

(۱۹۵۳ء ، فکر جمیل ، ۴۷)۔ [گرم رفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔رو (۔۔۔و لین) صف۔
تیز رو ، تیز چلنے والا ، سرگرم

برہ کی پیٹھ میں ایسے گرم رو لغزش سوں ڈرتا ہو
اوتنے لیں برق جوں گر کر قدم جس کا پھسل جاوتے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶۱)۔

تیز تر ماہی دریا سے میان دریا
گرم رو مرغ ہوا سے بھی ہوا کے اندر

(۱۸۴۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۲۵)۔

وہ گرم رو راہ معاصی ہوں جہاں میں
گرمی سے رہا نام نہ دامن میں تری کا

(۱۹۱۰ء ، آزاد (محمد حسین) ، آخری شمع ، ۶۳)۔[گرم + ف : رو ، رفتن ۔ چلنا]۔

۔۔۔روی (۔۔۔فت ر) امث۔
تیز رفتاری ، تیز چلنا۔

رہنمائی ہے مری گرم روی عالم کو
نقش پا ہو گئے رستے میں چراغاں ہو کر

(۱۸۸۲ء ، صابر ، ریاض صابر ، ۹۹)۔

سخن کا قافلہ ، تھا سست گام اے سیماب
رواج گرم روی ، میرے کارواں سے چلا

(۱۹۵۱ء ، سیماب اکبرآبادی ، لوح محفوظ ، ۵۹)۔ [گرم رو ۔ ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔زبانی (۔۔۔فت نیز ضم ز) امث۔
تیز زبان ہونا ، گرم گفتاری۔

شمع ساں گرم زبانی سے نہ باز آئیں گے ہم
نشو گرم کی تا سلسلہ جنبانی ہے

(۱۸۲۴ء ، مصحفی (مہذب اللغات))۔ [گرم + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔سخن کس اضا(۔۔۔ضم س ، فت خ) صف۔
بات چیت میں مشغول۔

تو اے مصحفی اب تو گرم سخن ہو
شب آئی دراز اور بہت رات نکلی

(۱۸۲۴ء ، مصحفی (مہذب اللغات))۔ [گرم + سخن (رک)]۔

۔۔۔سرد (۔۔۔فت س ، سک ر) امذ۔
رک : گرم و سرد جو زیادہ مستعمل ہے ؛ (مجازاً) نشیب و فراز ، حوادث زمانہ ، برا بھلا ، نیک و بد ، مصیبت و راحت۔

کہا شاہ بھی اے جہاں دیدہ مرد
بہت دیکھا دنیا میں توں گرم سرد

(۱۶۳۹ء ، خاور نامہ ، ۸۷)۔ [گرم + سرد (رک)]۔

۔۔۔سرد اٹھانا/سہنا محاورہ۔
حوادث زمانہ کا برداشت کرنا ، برے بھلے دنوں کی آزمائش سے گزرنا ، برا بھلا وقت دیکھنا (مہذب اللغات)۔

۔۔۔سفر ہونا محاورہ۔
سفر کو روانہ ہونا ، سفر کرنا ، متحرک ہونا ، رواں ہونا۔

یہ صبح گرم سفر ہے ، یہ شام گرم سفر
جہاں نجم و قمر ہے تمام گرم سفر

(۱۹۳۹ء ، نبض دوراں ، ۱۲۷)۔

گرم سفر ہمیں نہیں تنہا ہیں ان دنوں
کچھ لوگ اور بھی رہ دار و رسن میں ہیں

(۱۹۸۶ء ، غبار ماہ ، ۹۷)۔

۔۔۔سیر (۔۔۔ی لین) صف مذ۔
وہ علاقہ جس کی آب و ہوا گرم ہو۔ یہ جانور اکثر سرد سیر زمین سے گرم سیر کو جاتا ہے (۱۸۷۷ء ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۰۰)۔ جغرافیہ نویس فارس اور کرمان میں علیحدہ علیحدہ ایک جنوبی گرم منطقہ (جروم ، گرم سیر) اور ایک شمالی سرد منطقہ ... بتاتے ہیں۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۳۰)۔ [گرم + سیر (رک)]۔

۔۔۔شتاب (۔۔۔کس ش) صف۔
عجلت پسند ، جلد باز ، بے چین ، مضطرب ، جلدی کرنے والا ، جس کے مزاج میں ٹھہراؤ نہ ہو ، تیزی کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گرم + شتاب (رک)]۔

۔۔۔صحبت کس اضا(۔۔۔ضم ص ، سک ح ، فت ب)صف۔
مصروف ملاقات ، باہم ذکر ساتھ ، سرگرم صحبت

گرم صحبت عرش پر معراج میں برسوں رہے
سرد ، احمدؐ کا نہ دنیا میں مگر بستر رہا

(؟ ، لطافت (مہذب اللغات))۔ [گرم + صحبت (رک)]۔

۔۔۔عناں (۔۔۔کس ع) صف۔
(مجازاً) گھوڑا تیز دوڑانے والا ، تیز رو

بات تھے جو سبک رو تو ادھر گرم عناں تھے
بجلی تھی کسی جا تو کہیں آب رواں تھے

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۶)۔

مری لحد سے گزرتے ہیں یوں وہ گرم عناں
کہ رم سے لعل در آتش ہے ان کا توسن بھی
(۱۹۱۱ ، دیوان ظہیر ، ۲ : ۱۵۵). [گرم + عناں (رک)].

---فُغاں کس اضا (---ضم ف) صف.
رونے دھونے میں مصروف ، رونے دھونے والا ، بلند آواز سے گریہ کرنے والا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گرم + فغاں (رک)].

---فِقْرَہ (--- کس ف ، سک ق ، فت ر) امذ.
چُست اور چُبھتی ہوئی بات ، پھبتی ، شوخ فقرہ
نرم باتیں کبھی نرا کت سے گرم فقرے کبھی شرارت سے
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۳). [گرم + فقرہ (رک)].

---فِقْرَہ سُوجْھنا محاورہ.
کوئی نئی شوخی کی بات سمجھ میں آنا (نوراللغات).

---قَسَم (---فت ق ، س) امذ.
بڑی قسم.
دل اور حسینوں کی طرف سے ہے مرا سرد
لو گرم قسم تم کو جو باور نہیں آتا
(۱۸۵۸ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۸). [گرم + قسم (رک)].

--- کَپْڑا (---فت ک ، سک پ) امذ.
اونی یا روئی دار کپڑا ، سردی میں پہننے کا لباس ، سردی سے محفوظ رکھنے والا لباس. کبھی ان کو ایک گرم کپڑا بھی نصیب نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۸۸). [گرم + کپڑا (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. غصّہ دلانا ، بھڑکانا ، جوش دلانا ، چڑھا دینا ، کسی کام میں تیزی پیدا کرنا.
اے جنوں بے خبر موسم گل ہر سو گرم
دم تو تُو لینے دے مجھے کو نہ کر اتنا تو گرم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۲). فوج کشی کرکے ہنگامۂ قتال کو گرم کیا پھر امیر معاویہ نے ... نشان خلافت بلند کیا. (۱۸۷۶ ، سنین اسلام ، ۱ : ۳۳). **۲. تیز کرنا ، دوڑانا.** حسینؑ نے کہا کہ اے نانا میں بھاگتا نہیں ، بلکہ تمہیں پکڑنے میں گرم کرتا ، معشوق کہ عاشق سے بھاگتا ہے بلکہ عاشق کوں اپنی محبت میں تیز کرتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۱).
گرم تم کتنا کرو اپنے سمند ناز کو
کب پہونچتا ہے ہمارے ہوش کی پرواز کو
(۱۸۳۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۶).

--- کَلام کس اضا نیز بلا اضا (---فت ک) صف مذ.
وہ جس کا کلام پُراثر اور پُرزور ہو ، سرگرم ، مشغول کلام ، بولنے والا ، کلام کرنے والا. عرفی عاشق دل سوختہ گرم کلام ، شاعری میں جس کا نام ، وہ کتا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰۹).
کون ہو گرم کلام کس کو مجالِ سخن
(۱۹۵۸ ، نبض دوراں ، ۲۶۰). [گرم + کلام (رک)].

--- کوش (---و مج) صف.
سخت محنت کرنے والا ، جان توڑ کوشش کرنے والا. معالج لا ئق قابل اور گرم کوش تھے. (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۱ : ۲). [گرم + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا].

--- کوشی (---و مج) امث.
سخت محنت ، جان توڑ کوشش. ہمارا پروگریم بڑے سے بڑا ہے ، وہ خاص آدمیوں کی بڑی گرم کوشی کا اور گورنمنٹ کی منتظم قابلیت کا کام ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۵). [گرم کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کھاؤ فقرہ.
ابھی لو (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گَرْم (---فت گ ، ر نیز سک) م ف.
۱. بہت گرم ، تازہ بہ تازہ.
ہوئی بات جیجے سو کرات تلاش
پیویں گرم گرم اپنے انجوان کی آش
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۳). میٹھی روٹیاں ، آج پکائی ہیں ، اناں نے گرم گرم ، مزیدار. (۱۹۵۷ ، خاک نشین ، ۳۵). **۲. جلد جلد ، شتاب.**
یاد آیا سونے دشمن اس کا جانا گرم گرم
پانی پانی ہو گیا میں موج دریا دیکھ کر
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۶۳). [گرم + گرم (رک)].

---گُفْتار (---ضم گ ، سک ف) صف.
پُرزور اور جوش و خروش سے معمور ، پُرجوش ، بلند آہنگ. اقبال کی شاعری میں ... لینن خدا کے حضور میں ، ابلیس کی مجلس شوریٰ جیسی گرم گفتار نظموں کو نظرانداز نہیں کر سکتے. (۱۹۶۶ ، نصرت ، لاہور ، ۱۲ : ۱۳). [گرم + گفتار (رک)].

---گُفْتاری (---ضم گ ، سک ف) امث.
شعلہ بیانی ، جادو بیانی ، جوشیلا کلام ، موثر گفتگو. سحبان عربوں کو ہمیشہ کے لیے اپنی گرم گفتاری کا گرویدہ بنا گیا. (۱۹۴۳ ، مقالات گارساں دتاسی ، ۲ : ۹). کہاں وہ خوش گفتاری بلکہ گرم گفتاری کہ وہ کہیں اور سُنا کرے کوئی. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۶۹). [گرم گفتار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُرْغابی (---ضم م ، سک ر) امث.
ایک قسم کی مرغابی جس کی پیٹھ سیاہ اور سینہ خاکی ہوتا ہے ، اس کا جوڑا جوڑا رہتا ہے ، ساون کے مہینے میں بیس انڈے دیتی ہے ، اگر پانی کے پاس کوئی درخت ہو تو اس پر بھی جا بیٹھتی ہے. ان میں سے سوائے اس گرم مرغابی کے اور کوئی مرغابی درخت پر نہیں بیٹھتی. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۰۶۳). [گرم + مرغابی (رک)].

---مِزاج (--- کس م) صف.
صفراوی مزاج ، (کنایۃً) تند خُو ، بدمزاج ، غصیلا ، مغلوب الغضب (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گرم + مزاج (رک)].

ـــ مزاجی (ـــ کس م) امث.
تُند خُوئی ، بدمزاجی ، غصیل پن.

تو دولتوں کو گرم مزاجی نے کھو دیا
سرسام ہو گیا یہ بلند ابخرے ہوئے

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۲۷). اسی گرم مزاجی کی بدولت علی گڑھ ڈیری فارم سے ان پر مقدمہ چلا تھا. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۱۱۵). اب ذرا ان کی گرم مزاجی کا جائزہ لیجیے جس کی طرف ہاجرہ مسرور صاحبہ نے اشارہ کیا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۳). [گرم مزاج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ مَسالا (ـــ فت م) امذ.
زیرہ ، سیاہ مرچ ، لونگ ، الائچی ، دارچینی وغیرہ کا مجموعہ جسے سالن میں خوشبو اور لذّت کے لیے ڈالتے ہیں. «مسالا» خواہ گرم مسالا کے لوازم میں سے ہو یا گوٹا کناری کے معنی میں اسی طرح لکھا جائے گا مصالحہ ، مسالہ یا مصالا لکھنا درست نہیں. (۱۸۷۷ ، اردو املا اور رسم الخط ، ۶۶). دیگ کا منہ کھول کر بےہوشی ملائی اگر کسی نے دیکھا بھی تو کہا یہ گرم مسالا میں نے لاکھوں روپیہ صرف کر کے بنایا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۱۰). [گرم + مسالا (رک)].

ـــ مَصالح / مَصالحہ (ـــ فت م ، ل) امذ ، ج مسالہ.
۱. رک : **گرم مسالا جو اس کا صحیح املا ہے.** تجارتی جنس جو خاص ہندوستان میں پیدا ہوتی ہیں اور سب اقلیموں کو ان سے نفع پہنچتا ہے تو اول یعنی گرم مصالح ہیں. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۱۰۹). بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم نمک کی بجائے گرم مسالہ اٹھا لیتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۵۳). ادرک باریک کاٹ کر ڈالیں گرم مسالہ اور سب پسا ہوا مصالحہ بھی ڈال دیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۲۸).
۲. (مجازاً) **طرح طرح کے فوجی ، طرح طرح کے ہتھیار ، طرح طرح کی تراکیب کا مجموعہ ؛ مراد : لوازم ، تدابیر.** پلٹن جو سکردری کی چھاؤنی میں تھی اسے بھی موافق کرلیا اوس کے افسروں نے بھی اقرار کیا کہ ہم باڑھ آسمانی مار کے تمہارے شریک ہو جائینگے غرض اپنے نزدیک خوب گرم مصالحہ جمع کیا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۳۶). [ف : گرم + ع : مصالح پر مبنی اردو کی اختراع].

ـــ مَقال کس اضا (ـــ فت م) صف.
باتوں میں مشغول ، کچھ کہنے یا بات چیت کرنے میں مشغول.

سر جھکا کے طرف قبلہ ہوا گرم مقال
تیری قدرت کے میں قربان خدائے متعال

(۱۸۹۵ ، ناظم (مہذب اللغات)). [گرم + مقال (رک)].

ـــ مِلنا محاورہ.
۱. **تپاک اور محبت سے ملنا.**

ہر دن کسی نئے سیں ملتا ہے گرم جا کر
ہر روز مجھ کو ظالم دیتا ہے داغ اور ہی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰).

غرض نہ ہم سے ہے اس کو نہ غیر سے مطلب
ملے ہے گرم جو ہر یک سے اس کی خُو یہ ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۷۳). ۲. **روا روی کی ملاقات کرنا ، چلتے چلتے ملنا.**

عاشق سے گرم ملنا پھر بات بھی نہ کرنا
کیا بےمروّتی ہے کیا بےوفائیاں ہیں

(۱۷۴۸ ، تاباں ، د ، ۳۳).

ـــ مِہری (ـــ کس مع م ، سک ہ) امث.
والہانہ محبت ، گرم جوشی ، پُرجوش ، خُلوص (سرد مہری کی ضد). ان کی عادت تھی کہ وہ ہمیشہ مصیبت زدوں کے ساتھ بڑی گرم مہری سے ہمدردی کرتی تھیں. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۹۷). [گرم + مہر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نِگاہ (ـــ کس ن) امث.
غضب آلود نظر ، خشونت بھری نظر ، خشمگیں نگاہ ؛ جذبۂ قہر و مہر ، جذبات کا اظہار کرنے والی نظر.

تیری تصویر نے کھنچتے ہی وہ کی گرم نگاہ
جانِ بہزاد جلی برق گری مانی پر

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۳۸).

تاب شعلے کی نہیں خس یہ کرے گرم نگاہ
شمع پروانے سے سر سر سے نہ گل ہو مشعل

(۱۹۱۳ ، ریاضِ شفیق ، ۴۳). [گرم + نگاہ (رک)].

ـــ نِگاہی (ـــ کس ن) امث.
نظر کی غضب ناکی ، گرمی نظر ؛ (مجازاً) محبت بھری نگاہ ، ملتفت نگاہ ، پُرتپاک نگاہ.

نہ بھول گرم نگاہی پہ شوخ چشماں کی
محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷).

شجر موم سا ہوں عالمِ موہوم کے بیچ
مہرباں گرم نگاہی سے پگھل جاؤں گا

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۲۲). [گرم نگاہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَویس (ـــ فت ن ، ی مع) صف مذ.
جذبہ و جوش کے ساتھ لکھنے والا ، برجستہ لکھنے والا ، وہ مصنف جس میں جذبات یا ولولے کی شدّت ہو. ہندوستان کے مثنوی نگاروں میں ...... غنیمت بڑا گرم نویس ملا تھا. (۱۹۶۶ ، نیاز فتح پوری ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۹۷). [گرم + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا ، تحریر کرنا].

ـــ و سَرد (ـــ و مع ، فت س ، سک ر) امذ ؛ سرد و گرم
حادثاتِ زمانہ ، زمانے کے نشیب و فراز ، زندگی کے خوشگوار یا ناخوشگوار واقعات.

بولے اس کو نبی اے کوشی سال خورد
بہت دیکھیا دنیا میں گرم و سرد

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۴۳۷).

آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاج دہر
میں گرچہ گرم و سرد زمانہ سمو گیا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۹).
ساقیا دے چک آب آتش رنگ
گرم و سرد زمانہ سے ہوں تنگ
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۹). روز شب کے تغیرات میں اور گرم و سرد اور خشک و تر کی تبدیلیوں میں ایک سلسلہ ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۰۷). [گرم + و (حرفِ عطف) + سرد (رک)].

---و سَرْد اُٹھانا محاورہ.
زمانے کی اونچ نیچ برداشت کرنا ، بُرا بھلا وقت دیکھنا ، زندگی کے تجربات سے گزرنا ، تجربہ کار ہونا.
سفر کے دل جو گرم و سرد اُٹھائے
تو کچھ سوداگری کا ڈھنگ آئے
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۵).

---و سَرْد دیکھنا محاورہ.
رک : **گرم و سرد اُٹھانا.** تم نے زمانے کا بہت کچھ گرم و سرد دیکھا ہے . (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۵). جنہوں نے ان کا گرم و سرد دیکھا ہے وہ ہمارے کان میں بار بار کہہ رہے تھے کہ ظ ، صاحب کے مختصر اوراق پڑ مت جائیے. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۶).

---و سَرْد (روزگار) چَشیدَہ (---و مج ، فت س ، سک ر ، د ، فت چ ، ی مع ، فت د) صف.
دنیا کے نشیب و فراز دیکھا ہوا ، تجربہ کار. جب وقت آوے سپاہی جلد دست اور ہنرمند اور اوستاد کار جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ کو اوس کے لیے پروانگی دیں تو آئیں سواری اور سلاح پوشی کی ... تعلیم کریں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۳۹). ابوالفضل مرد جہاں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ فراست کا پتلا تدبیر کا مجسمہ. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۷). انڈین نیشنل کانگریس کے باراں دیدہ ، گرم و سرد چشیدہ ، تیز و طرّار ... ہمارے یہاں کوئی تھا تو وہ ہمارے چودھری خلیق الزّماں صاحب تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۱۶). [گرم + و (حرفِ عطف) + سرد (رک) + روزگار (رک) + ف : چشیدہ ، چشیدن - چکھنا].

---ہونا ف ل ، محاورہ.
۱. **تپ جانا ، کسی شے میں حرارت کا اضافہ ہونا.** جب تیل اچھی طرح گرم ہو جائے بیس کیہ دینا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۷). ۲. **چولہوں میں آگ سلگنا ، چولہے روشن ہونا (پکانے کے لیے)** بادشاہی باورچی خانے گرم ہو گئے. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۱). ۳. **عروج پر ہونا ، پُررونق ہونا ، مشہور ہونا ، زور پر ہونا.**
اے سوز ترے عشق کا سودا یہ ہوا گرم
اب دیکھ تو تک گرمیِ بازار محبت
(۱۷۹۸ ، سوز ، د (ق) ، ۹۳). چوتھے دن ٹھیک اسی وقت دربار فاروق گرم تھا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۹). ۴. **مستی پر آنا ، جُفتی کی خواہش ہونا.** بہت سی کتیں ایسی ہیں کہ بعد ایک جفت کے پھر گرم ہوتی ہیں. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۹۵). ۵. **برافروختہ ہونا ، ناراض ہونا ، غصہ کرنا.**
ہوا ہے گرم توں جب آفتاب کے مانند
کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۷). بس بابا اتنے گرم مت ہو ، اپنی کائنات لے کر رکھ چھوڑو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۷). دیکھو تم کیسے گرم ہو جاتے ہو میں تمہاری دوستی کا جویا ہوں. (۱۸۸۳ ، تاجر وینس ، ۲۵). خو تم اتنی دیری سے آتا ہے ، سیٹھ بوت گرم ہوتا ہے. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۱۷). ۶. **برپا ہونا ، جمنا ، رنگ پر آجانا.**
گرم بزم شعراً ہو چکی ، چل جلد اسیر
ایسی جلدی میں کہے جاتے ہیں اشعار کہیں
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۷). اب کیا تھا شعر و شاعری کی محفلیں پھر سے گرم ہونے لگیں. (۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۲۷). ۷. **تپاک سے پیش آنا ، گرم جوشی کے ساتھ ملنا.**
سپہ دار سن بات یوں نرم ہوا
دل اس آتش مہر سوں گرم ہوا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۸۲).
غیر سیں ہوتے ہو گرم ، آتش ہمارے شوق کی
اس عبارت میں بجھاتے ہو یہ کیا ترکیب ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۴۳).
کہاتیو مت لولی دنیا کی جوشش پُرفریب
ایک دن ایسن ہی ہم سے گرم یہ بدذات تھی
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۹۰). ۸. **جذبے یا جوش میں آنا.**
رسالت پناہ ہور صحابی ملے
غزا کی مہم پر گرم ہو چلے
(۱۶۵۷ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳).
اگن میں جل کے طوطی لال ہو جا
جبھی تک گرم ہو بولے وہ شیاما
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸). اگرچہ نقصان سخت اٹھایا مگر حوصلہ ذرا نہ ٹوٹا ، قلعے والے اور بھی گرم ہوئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰۴).

گَرْما (فت گ ، سک ر) امذ.
۱. **گرمی کا موسم (سرما کی ضد).**
جوں خورشید آسمان تیے پھر گیا
واں گرما بہت زور آ کر گیا
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۲۷). بہار اور گرما میں سورج کا بُعد استوائی شمالی ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک (ترجمہ) ، ۱۰۳). گرما کی تاروں بھری راتوں میں یہ گلی ... کتنی آباد ہو جاتی تھی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۲۱). ۲. **سردے سے مشابہ اور سردے ہی کے اقسام میں سے ایک بڑا لنبوترا میٹھا پھل جس کا درخت بیل کی صورت کھیت میں پھیلا ہوتا ہے یہ موسم گرما میں ہوتا ہے.** یہ گرما کوئٹے سے تحفے میں آیا ہے. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۵۵). [ف].

ـــ جانا ف ل، محاورہ.
گرم ہو جانا ، تپ جانا ، جوش میں بھر جانا ، جوش میں آ جانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــ خوابی (ـــ و مع) امث.
حیوانات کا موسم گرما میں ماحولی تپش سے بچنے کا ایک ذریعہ جس میں حیوانات شدتِ گرمی سے بچنے کے لیے پناہ گاہیں تلاش کرتے ہیں اور جوہڑوں کا پانی جب موسم گرما میں انتہائی تپش کے باعث خشک ہونے لگتا ہے تو وہ نرم زمین میں صراحی نما گھروندے بنا لیتے ہیں جن کے اندر گھس کر مکمل خشکی سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں ، گرمی سے بچنے کے لیے جانوروں کی پناہ گاہ. گرما خوابی ... کی مدد سے حیوانات ماحولی تپش سے بچتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲۳). [گرما + خواب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دینا ف م ، محاورہ.
بیدار کرنا ، گرمانا (عموماً لہو ، جوش اور جذبے کو).

دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق
میں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہو

(۱۹۳۸ ، ارمغانِ حجاز ، ۲۲۳).

ـــ زدگی (ـــ فت ز ، د) امذ.
پرندوں کی ایک بیماری جس میں گرمی کے سبب جانور کثرت سے پانی پیتا ہے اور دوپہر کے وقت شدت کی کرب اور تڑپ ہوتی ہے ، شدت گرما کا اثر ، لو لگنا. گرما زدگی پانی کثرت سے پینا اور آنکھوں کے سامنے کف ظاہر ہوتا ... علامات گرما زدگی کی ہے (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۴۹). [گرما + ف : زدہ ، زدن - مارنا (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کَر بولنا محاورہ.
جوش میں آ کر بولنا ، جوشیلے انداز میں بات کرنا ، ناراض ہو کر بولنا. ایک نوجوان گرما کر بولا ... بالکل غلط ، یہ الہ آباد والوں کا پروپیگنڈا ہے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۲۶).

ـــ گَرم (ـــ فت گ ، سک ر) صف ؛ م ف.
۱. بہت گرم ، بھاپ اٹھتا ہوا ، تتا تتا ، جلتا ہوا ، تازہ بتازہ گرم کیا ہوا. چار رکابیاں گرما گرم پلاؤ کی بھری ہوئی رکھی ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۵). کھانا تو ابھی گرما گرم ہی تھا. (۱۹۱۷ ، انشائے بشیر ، ۱۳۸). مچھلی کے پھڑپھڑاتے گرما گرم کباب ، پسندے ، کلیجی کے کباب ... سجے سجائے موجود. (۱۹۸۸ ، دبستانِ لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۷۱).
۲. پُر زور ، پُر جوش ، زور دار.

یہ میرے شعر ہوں کیونکر بھلا نہ گرما گرم
سینکے ہوئے یہ مری آتشِ جگر کے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). اس زمانے میں اس نئی تحریک پر بڑی گرما گرم بحثیں ہوئیں. (۱۹۳۷ ، خطبات عبدالحق ، ۱۱۰). وہ اداریہ ... بھی لکھتے حالاتِ حاضرہ پر ایک دو گرما گرم تازہ ترین نظمیں بھی لکھتے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۰۳).
۳. برجستہ ، تڑاق پڑاق. میں ان سے کمال ناراض ہوں ، آج کچھ طبیعت اچھی نہیں ورنہ گرما گرم جواب جاتا. (۱۸۸۱ ، انشائے داغ ، ۱۹). ۴. بذلہ سنج ، لطیفہ گو ، خوش طبع.

داغ اک آدمی ہے گرما گرم
خوش بہت ہوں گے جب ملیں گے آپ

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۷). ۵. شوخ ، چلبلا.

کوئی معشوق گرما گرم ایسا کس نے دیکھا ہے
کہا ہے بات پریوں کو بھی تم نے اپنی چھلبل سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۵). محسن علی کی لڑکی بولی اچھی صورت شکل کی تھی ، جامع زیب شوخ گرما گرم ، چمپئی رنگ بڑی بڑی خوشنما آنکھیں سیاہ بھنور پتلی. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۵۳). ۶. پُر سوز ، رقت آمیز ، پُر اثر.

جو دل جلے ہیں انہیں کا سخن ہے گرما گرم
مزا ہے سیخ پہ جب تک کباب رہتا ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۹۲). ۷. خفا ، ناراض (قدیم).

جو غازی بھی کافر میں دیکھیا بتیم
غصالا ہوا تلہ گرما گرم

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک (ق) ، ۳۵). ۸. شباب کو پہنچا ہوا ، جوش پر آیا ہوا. ابھی ہنگامۂ کارزار گرما گرم تھا اور نرخ بازارِ قضا کا نرم تھا. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۱۹). [گرما (گرم + ا ، لاحقۂ اتصال) + گرم (رک)].

ـــ گَرم آدمی (ـــ فت گ ، ر نیز سک ر ، سک م ، مد ا ، سک د) صف مذ.
لطیفہ گو ، بذلہ سنج شخص (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرما گرم + آدمی (رک)].

ـــ گَرم لَطیفہ (ـــ فت گ ، ر نیز سک ر ، سک م ، فت ل ، ی مع ، فت ف) امذ.
برجستہ مذاق (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرما گرم + لطیفہ (رک)].

ـــ گَرمی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
۱. تیزی ، جوش ، شدت.

آتش آتش کی ردیف اوس میں یہ گرما گرمی
بیٹھے ہوں جس کے قوافی میں بالاتفاق آتش

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۳). بہار کا موسم تھا یعنی جاڑا جا چکا تھا اور ابھی گرمی کی گرما گرمی شروع نہ ہوئی تھی. (۱۹۳۰ ، حکایات لیلیٰ مجنوں ، ۳). ۲. چہل پہل ، رونق ، پرتپاک استقبال ، قدر و منزلت.

محفلِ یار میں ہوں ہو تری گرما گرمی
آگ لگ جائے تجھے شمع تو جل جائے کہیں

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۳). اگر سب کے سب ایک درجہ رکھتے تو ... جو رونق اور جو گرما گرمی اور گرم جوشی ... اب پائی جاتی ہے وہ یکسوئی کی حالت میں نہ ہوتی. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۸۳). ان کی وجہ سے ہماری محفل میں اچھی خاصی گرما گرمی رہتی تھی. (۱۹۷۷ ، اقبال کی صحبت میں ، ۲۱۲).

۳. جوش و خروش ، ہنگامہ خیزی. راجہ جسونت سنگھ سے ملنے کے لیے مختلف فکر کرنے لگا اس گرما گرمی میں اس پاس خبر آئی کہ ... جسونت سنگھ نے فرار کیا (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۴۲). کنونشن کی روئیداد کے پیچھے وہ گرما گرمی ، وہ کھما کھمی، وہ دھما کہ خیزی اور وہ دھما چوکڑی بیان کرنے سے قاصر ہیں (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۲۸ء). ۴. تعریف و توصیف ، شہرت شہزادوں نے تاج و تخت پر بامردی سے لات ماری اور توتے کی زبانی کسی شہزادی کے حسن گلوسوز کی گرما گرمی سن کر جنگل اور کوہ یاموں کی راہ لی (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۷).
۵. اختلاط ، پیار اور بے تکلفی ، ربط ضبط گرمی ، معشوقوں کی گرما گرمی ... دنوان تھی وہ حرارت غریزی کی کیفیت د لھاتی تھی (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۱۸). ایک کے اختلاط میں بھڑکیں اور سرد مہری تھی اور دوسری کی صحبت میں گرما گرمی اور تیزی تھی (۱۹۵۲ء ، جوش ، ہوائی ، ۴۲). ۶. ہنگامہ پردازی ، لڑائی . ادھر یہ گرما گرمی تھی ادھر لارڈ ایمجر صاحب وائسرائے ہند جیسے کی پہاڑی پر اپنی اس حرکت ... پر نادم ہو کر ٹک ٹک مر گئے. (۱۸۸۰ء ، تواریخ عجیب ، ۳۶). [گرما گرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گرمی سے م ف
بڑے تپاک سے ، تیزی اور جوش کے ساتھ (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فیروز اللغات).

گرمابہ (فت گ ، سک ر ، فت ب) امذ
۱. حمام جس میں گرم پانی کا انتظام ہو ، غسل خانہ. اس جوان کو گرمابے میں لے جاؤ (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۴۳). حسب الحکم ملک سیون وہ ملازم فوراً وہاں سے روانہ ہوئے اور ان جوانوں کو قید طلسم سے نکال کے گرمابہ میں لے گئے. (۱۸۹۱ء ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۱). کے تو سے ضمناً جن باتوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک ہو کیج تیار کرنے کی اولین ترکیب ہے اور دوسری گرمابے کا قدیم ترین بیان (۱۹۵۷ء ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۹۳). ۲. وہ ظرف جس میں پانی گرم کرتے ہیں (نور اللغات).
[گرم + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ ظرفیت].

گرمالا (کس گ ، سک ر) امذ
(معماری) رک : گل مالا (ماخوذ : اب و ، ۱ : ۱۴۳). [گل مالا (رک) کا عرف].

گرمالہ (فت گ ، سک ر ، فت ل) امذ
گرم کرنے کا آلہ ، برق پیٹر. اگر تمہارے گھر میں ایک برق پیٹر یا گرمالہ ہو جس کے پیچھے تا کس لگا ہوتا ہے تو یہ ... شعاعوں کو منعکس کرتا رہتا ہے. (۱۹۶۷ء ، برقیات ، ۸۳). [گرم + آلہ (رک)].

گرمانا (فت گ ، سک ر) (الف) ف ل.
۱. گرم ہونا.

> اپنی اپنی لاشۂ سوزاں سے گرمائی زمیں
> بن گیا گنبد ہماری قبر پر تبخال کا

(۱۸۷۶ء ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۰). یہ بخارات ہوا میں گرما کر چڑھتے ہیں (۱۹۰۶ء ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۱۸). ۲. غصے میں آنا، جھنجھلانا ، خفا ہونا ، غصے میں بھرنا

> سرد مہر اس کو جب کہا میں نے
> ہو گیا آگ تب تو گرمایا

(۱۸۵۸ء ، کلیات تراب ، ۳۷).

> سن کے یہ اور بھی گرما کے وہ ناری آیا
> متصل آتے ہی پھر ناک کے نیزہ مارا

(۱۹۳۳ء ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۲۳۰). ۳. مستی پر آنا ، جفتی کے لیے آمادہ ہونا ، خواہش جماع ہونا. چنانچہ کئی چھڑیوں کے آگے گرمائے اور وے کتفے دار ور داغی اور ابلق بچے جے (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۰۵). مجھ ایسی چاہنے والی ان کو نہ ملے گی ، سب طرح حاضر ہوں ، نگوڑے ایسے ٹھنڈے ہیں کہ کسی طرح نہیں گرماتے (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۹). ۴. جوش میں آنا. غطے کے بعد وہ نہایت پُرتاثیر وعظ کرتے ہیں جس سے تمام مجلس گرما جاتی ہے (۱۸۹۸ء ، مضامین سلیم ، ۲ : ۳۶). ۵. برسات کے موسم میں گرمی ہونا

> ہوا اب آہ کی گرمی سے رونا چشم کا ظاہر
> کہ برسے ہے نہایت ابر دریا بار گرما کر

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د (ق) ، ۸۰). (ب) ف م. ۱. گرم کرنا ، حرارت میں اضافہ کرنا سورج نکلے گا ... اپنی گرمی سے سب چیزوں کو گرمائے گا (۱۸۷۵ء ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۱۳). سرد ممالک میں مکان کو گرمانے کا مقصد یہ ہے (۱۹۳۷ء ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۰). ٹھٹھری ہوئی کرنیں گھونسلوں کے روزنوں سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں تا کہ جونیوں کی آگ سے خود کو گرما سکیں (۱۹۸۶ء ، جوالا ، ۱۰۵). ۲. غصے میں لانا، غصہ دلانا

> میری ان کی صلح ازبس خلق کو ہے ناگوار
> وہ تو ہیں کچھ سرد لیکن ان کو گرماتے ہیں لوگ

(۱۸۰۵ء ، دیوان بیختہ ، رنگین ، ۶۵). ۳. جوش پیدا کرنا ، جوش میں لانا. ہم خود اپنی گفتگو سے مجلس کو گرما سکتے ہیں (۱۹۲۳ء ، عصائے پیری ، ۷۳).

> یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
> جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

(۱۹۰۳ء ، بانگ درا ، ۲۰۳).

> گرسکے لباس ہستی بھی نہ تعمیر حیات
> گرمئی الفاظ سے عقل کو گرماتے ہیے

(۱۹۷۰ء ، زیبائیاں ، ۳۰). ۴. جوش دلانا ، تیز رفتار کرنا (گھوڑے وغیرہ کا). گھوڑے کو ایسا گرمایا کہ کلیلیں اور شوخیاں کرنے لگا. (۱۸۹۳ء ، نشتر ، ۱۰۰). [گرم (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گرماول (فت گ ، سک ر ، فت و) امذ
گرمی کے موسم کے وہ لوازمات جو نوکروں وغیرہ کو بطور مراعات دیئے جائیں. اس کے علاوہ جڑاول ، گرماول اور شادی غمی میں اعانت کی مراعات نہیں (۱۹۶۰ء ، علم و عمل ، ۱ : ۸۵).
[گرما (رک) + ول ، لاحقۂ صفت].

گَرماہَٹ (فت گ ، سک ر ، فت ہ) امث

۱. حرارت ، جسمانی حرارت کا خوشگوار احساس ، پُھرتی ، چستی. نہانے کے بعد بدن میں ایک طرح کی گرماہٹ اور تقویت سی آ جانے کی (۱۹۰۹ ، حرز طفلاں ، ۷۹). پچھلے سو سال میں دنیا کی گرماہٹ کو تقریباً نصف درجہ سینٹی گریڈ تک بڑھا دیا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۹). ۲. (مجازاً) جوش اختلاط ، گرمی اختلاط ، شوخی ، شرارت.

جتی وہ دونوں بھویں ہونے ہے ظالم بیدار
انکھڑیاں سحر ، نگہ قہر غضب گرماہٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۷). [گرم + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گَرمائِش (فت گ ، سک ر ، کس ء) امث.

التفات ، گرم جوشی. ان کے انداز میں بڑی شائستگی ، دھیما پن اور گرمائش تھی. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۳). [گرما (رک) + ئش ، لاحقۂ کیفیت].

گَرماؤ (فت گ ، سک ر ، و مج) امذ.

ک : وہ گرمی جو ہوا کے رکنے سے محسوس ہوتی ہے

تنے تو اس اوس کے تئیں کھینچے ہیں گرماؤ
بعض کہ کھڑا ابر ہو اور آکے رکے باؤ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۵۶).

جس نے دل پر بوجھ سا رکھا گرماؤ سے دم گھبرایا
ایک خموشی سناٹا سا

وہ آکاس کے بگڑے تیور تیوری پر بل جھلایا
برسے کا اور برسانے کا

(۱۹۲۷ ، شریلے بول ، ۱۲۷). [گرمانا سے حاصل مصدر].

گَرمانی (فت گ ، سک ر) (الف) امث.

۱. گرمی یا حرارت کا احساس. آگ روشن ہو تو اب ہم کو ذرا گرمانی معلوم ہوگی. (۱۹۰۹ ، جغرافیۂ طبعی ، ۳۵). ۲. جذبہ ، جوش.

کیا خبر تھی مجھے اس شوخ کے اک گھونسے سے
سب نکل جائے گی جو عشق کی گرمانی ہے

(۱۹۷۳ ، ہزلیات ، ۹۶). (ب) صف. گرمی والا ، موسم گرما سے تعلق رکھنے والا. تبتی تال اور منصوری (مسوری) کے گرمانی مقامات ہیں. (۱۹۲۸ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۷). گرمانی گھروندوں میں رہتے ہوئے ... وقت گزارتی ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۲۳). ۳. (مجازاً) غصیلی ، خشمگیں. یہی جی چاہتا ہے کہ اسے اپنے کلیجے میں رکھ لوں کہ اسے کوئی گرمانی آنکھ سے دیکھ ہی نہ سکے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۸۹). [گرما (رک) + نی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

ـــــ آنا محاورہ.

جوش آنا ، تیزی آنا ، غصہ آنا ، گرم ہونا ، تنا ہونا (علمی اردو لغت ، فرہنگ آصفیہ).

گَرمایِش (فت گ ، سک ر ، کس مع ی) امث.

حرارت ، تپش ، گرمی. یہ لفظ ہے : گرمایش ... اسی طرح «گرما» سے «گرمایش» بن گیا ہے. (۱۹۷۲ ، اردو املا ، ۳۳۱). [گرمانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَرمَک (فت گ ، سک ر ، فت م) امذ.

ایک خربوزہ جو لنبوترا اور موسم گرما میں ہوتا ہے. ایک قسم کا خربوزہ جو سب سے پہلے تیار ہوتا ہے اسے ... گرمک اور سلیون اور سلیوتا بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۵۷). [گرم (رک) + ک ، لاحقۂ نسبت].

گِرمِٹ (کس گ ، سک ر ، کس مج م) امذ.

(تجارتی) بڑے اور گہرے سوراخ کرنے کا جدید وضع کا پیچ دار برما ، گملٹ ، دستی برما. سوسفار ایک نار پھر ٹڑیا اور اپنی کمر کو گرمٹ برمے کی طرح دو بل دے کر زور سے پکارا «اف». (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۸). [انگ : Gimlet کا بگاڑ].

گَرمی (فت گ ، سک ر) امث.

۱. حرارت ، تپش ، حدت ، تمازت.

بدن کی نازکی نرمی دونوں مل سونے کی گرمی
جو معشوق اس اپر آئے تو اس تھے کیا ہے بھی آلا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۷).

سراپا زندگانی کون چلاتی ہے ترے شوقوں
عجب تجھ عشق کی گرمی ہے شمع شعلہ زن ہونا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۳).

جوں برگ خزاں دیدہ سب زرد ہوئے ہم تو
گرمی نے ہمیں دل کی آخر کو جلا رکھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۳).

آئے گئے لیکن نہ گئی گرمی بستر
نزدیک ہوئی دوری منزل شب معراج

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۵۰). گرمی کے مارے ہوئی ہی جان نکلی جا رہی تھی. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، گرداب حیات ، ۵۸).

بجا ہے روح کا پھل ہے محبت
یہ پھل پکتا ہے گرمی سے بدن کی

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۳۹). ۲. آگ جیسا اثر ، جلن ، سوزش. جز باؤ آگ کون پرورش نہیں و جز گرمی باؤ کون جوش البہاری نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۷). جان اپنے عشق کی اپنے کی اتنی گرمی ، وہاں جیسی بھی سختی ہوئے آخر کچھ تو پیدا ہونے کی نرمی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۱۷).

لے آئے مجھے گرمی سے تم نکال
کیا کچھ بھی لے جلنے کا اب خیال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۸۹).

پوچھو نہ گرمیاں مرے سوز فراق کی
نالہ جو دل سے نکلا شرر بار ہو گیا

(۱۹۱۷ ، دیوان آصف ، ۸). قدرتاً گرمی دیگر آثار ہیں ، جب ٹھنڈا ہو جائے کسی طرف میں رکھ دیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳). اس چراغ سے اتنی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ کھانا پک جاتا ہے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۱۷).

۳. موسم گرما ، گرمی کی رت.

تنی دھکانے کی گرمی ٹھنڈا آیا ہے پھلا کالا
وقت مل سونے کا ہو ہے پیاری تج گئے لالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۷).

کرم دم سیں دنیا میں گرمی کی رت
دم سرد سیں ہوئے سردی جوات
(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۱۰۸).
اس داغ سے چین آئے یہی یہ نہیں ممکن
گرمی کا مہینہ ہے سفر کے یہ نہیں دن
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۴). گرمیوں کے موسم میں ہم چھجال سے گزرنے چیلی ، موتیا اور بیلے کی خوشبوؤں سے گلی کوچے مہکے ہوتے. (۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، اکائی ، ۱۲). ۴. شفقت تپاک ، **گرمی الفت ، محبت کا جوش**. ان دونوں میں جو بہت اخلاص کی گرمی تھی سو گرگ جوشش سے دلبر کوں ملتی ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۷).
صحبت کی گرمی ہم سے کوئی سیکھے مثلِ شمع
سارے ہوئے سفید یہ تد بھی جواں ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۱). پہلے دوستی اتنی گرمی سے کرنے کی کیا ضرورت تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۱). غالب ہوں یا اقبال دونوں کے یہاں عشق ایک یگانہ ، حیات ، سوز و ساز ، رونق اور گرمی کا موجب ہے. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال تقابلی مطالعہ ، ۵۹). ۵. **شوخی ، طراری ، تیزی**. تاج الملوک چتراوت کے خلوت کدے میں آیا ، ترسلا اور چھبیلا ... نے بھی گرمیاں بہت دکھلائیں لیکن شہزادے نے کسی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا. (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۱۲۷).
حوروں میں یہ گرمی نہ لگاوٹ یہ پری میں
بے دم کیا لا کھوں کو اسی عشوہ گری میں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۲۰). ۶. **تیزی ، تُندی**.
کس درجہ ہے ظالم تیری رفتار میں گرمی
ہے حشر کے میدان سے بازار میں گرمی
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۳۰).
گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۴).
ابتری ، وحشت ، تزلزل ، طنطنہ ، دہشت ، فساد
دبدبے ، گرمی ، کشاکش ، دغدغے ، ہلچل ، جہاد
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۶). ۷. **سیلان الرحم ، لیکوریا (عورتوں کو ہونے والی ایک بیماری)**. بد نصیب غریب رنڈیاں جو گرمی کی بیماری میں مبتلا ہو کر بھنک بھنک کر جان دیتی ہیں. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۹۶). ۸. **آتشک ، سوزاک** (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات). ۹. **غصہ ، ناراضگی**.
وہ گرمی کرے توں سوں سردی سوں ٹال
وو سردی کرے توں تو گرمی سو جال
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۱).
توں بھی بات اس سات نرمی سوں کر
کرے گا او گرمی توں گرمی نہ کر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۸).
نہ گرمی رکھے کوئی اوس سے عدابا
شرارت سے جی جیسے میرا جلایا
(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۱۲۸).
چپ ہو اے ناصح بہت باتیں نہ کر
تیری گرمی سے کلیجہ پک گیا
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ ، ۳۰).
اچھی نہیں یہ گرمیاں عاشق سے اے فلک
فریاد کر نہ بیٹھے کوئی دل جلا ہوا
(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۵۰). ۱۰. **گھوڑے کی ایک بیماری جس میں گرمی کے سبب گھوڑا کھانے پر رغبت نہیں کرتا تشنگی بہت بڑھ جاتی ہے اور پیشاب کبھی زرد کبھی خون آمیز اور تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور گھوڑے کے گوشۂ چشم سے اس بیماری کا حال معلوم ہوتا ہے ، اس کو تاؤ کھانا بھی کہتے ہیں**.
اگر ہوں سرخ گھوڑے کے بتانے
تو بس گرمی ہوئی ہے اس کو جانے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). علاج گرمی کے مارے ہوئے گھوڑے کا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون ، ۳۰). ۱۱. **رونق ، لطف انگیزی**.
عالم کو جلاتی ہے تری گرمیٔ مجلس
مرتے ہم اگر سایۂ دیوار نہ ہوتا
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۷). یہ سب یاروں کے لطیفے ہیں جو گرمی محفل کے لیے تصنیف کر لئے گئے ہیں. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۸۴). ۱۲. **شباب ، خواہش نفسانی ؛ گرمی دانوں اور چھوٹی چھوٹی پھنسیوں سے بھی مراد ہوتی ہے** (فرہنگ آصفیہ). [گرم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

ـــِ بازار کس اضا ، امث.
گرم بازاری ، رونقِ بازار ، گہماگہمی.
سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
ناصحوں کو گرمیِ بازار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸).
گرمیٔ بازارِ یوسف جس کے آگے سرد ہو
آج کل انبوہ یہ تیرے خریداروں کا ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۷).
عشق کی گرمی بازار کہاں سے لاؤں
یوسفِ دل کا خریدار کہاں سے لاؤں
(۱۹۳۵ ، نوبہاراں ، ۷۶).
کہہ رہا ہے ہم سے یہ خونِ شہیدانِ وطن
قتل گہ میں گرمیٔ بازار رہنے دیجیے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۸۸). ۲. **شہرت ، شہرہ ، ناموری ، دھوم**
ہے عشق سے میرے ہی ترے حُسن کا شہرہ
میں کچھ نہیں پر گرمیٔ بازار ہوں تیرا
(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۲).
اس کو مطلوب کبھی گرمیٔ بازار نہ تھی
اس کی جو بات تھی کردار تھی گفتار نہ تھی
(۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۶۷۲). ۳. **عامۃ الناس کی توجہ انگیزی بیداری ذہن ، خود نمائی**. نیاز صاحب اپنی تمام جدیدیت کے باوجود مشرق مزاج رکھتے ہیں اور وہ مذہبی مباحث گرمیٔ بازار کے لئے زیادہ چھیڑتے ہیں. (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۲۰۲). [گرمی + بازار (رک)].

---پر آنا محاورہ.
(جانور کا) مستی میں آنا ، شہوت کا غلبہ ہونا. گرمی پر آنا تو سر شام ہی سے زنجیر تُڑا کر قد آدم دیوار پھاند جاتا. (۱۹۷۰ ، عا کم بدہن ، ۵۷).

---پڑنا محاورہ.
شدت کی گرمی ہونا ، دھوپ کا تیز ہونا ، موسم گرما کا آنا. جب ابر اٹھے گا پانی برس جائے گا ، جب دھوپ نکلے گی گرمی پڑنے لگے گی. (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۱۳).

---پکڑنا محاورہ.
شدت اختیار کرنا. اب معاملہ بہت گرمی پکڑ چکا تھا. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۱۶۸).

---چڑھ جانا/چڑھنا محاورہ.
۱. کسی گرم دوا کے منفی اثرات کے سبب دماغ متاثر ہونا ، دماغ میں گرمی کا اثر ہو جانا. ڈاکٹر نے جو اسہال بند کرنے کی دوا دی ، دماغ میں گرمی چڑھ گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۵). ۲. (مجازاً) تکبر پیدا ہونا. معلوم ہوتا ہے سر پر گرمی چڑھ گئی ہے تبھی اتنا اینٹھ رہا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹۸).

---چمکنا محاورہ.
گرمی کا زور پکڑنا ، گرمی کا بڑھ جانا. گرمی چمکی پر انہوں نے جاڑے کے کپڑے نہ اتارے اور ہلکے پھلکے نہ لیے. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۹).

---چھانٹنا محاورہ.
غصے کا مظاہرہ کرنا ، غصہ کا اظہار کرنا ، اظہار برہمی کرنا ، غضب ناک ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---حُسن کس اضا(---ضم ح ، سکـ س) امث.
حسن کا نکھار ، شرارت ، چھب.

تمہاری زلف کو ہے ناگوار گرمی حُسن
کہ پیچ و تاب ہے ایک ایک تار سے پیدا

(۱۸۹۱ ، تعشق ، د ، ۷). [گرمی + حسن (رک)].

---دانہ/دانے امذ ، ج.
وہ چھوٹے چھوٹے دانے جو گرمی کے موسم کے اثر سے بدن پر نکل آتے ہیں.

زمیں پہ قوت نشو و نما عجب کیا ہے
کہ گرمی دانے سے پیدا اگر ہو شاخ چنار

(۱۸۵۷ ، مظہر عشق ، ۳). ذرا جلن معلوم ہوئی سمجھی گرمی دانہ پک گیا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۹). [گرمی + دانہ (رک)].

---رفتار کس اضا(---فت ر ، سکـ ف) امث.
رفتار کی تیزی ، تیز رفتاری.

عذرِ لنگ آفت جولان ہوس ہے یارب
جل اٹھے گرمیِ رفتار سے پائے چوبیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸).

گرمیِ رفتار سے وہ آگ ہے زیرِ قدم
میرے نقشِ پا چراغ رہ گزر ہو جائیں گے

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد ، آنکھ اور چراغ ، ۲۴۰). [گرمی + رفتار (رک)].

---سبزہ رنگوں سے اور گھر میں بھونی بھنگ نہیں کہاوت.
غربت میں عیاشی کا شوق (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سخن کس اضا(---ضم س ، فت خ) امث.
گرمیِ گفتار ، بات کرنے کی خوبی ، خوش گفتاری ، شعر کی تاثیر (جامع اللغات ، علمی اردو لغت). [گرمی + سخن (رک)].

---سے جواب دینا محاورہ.
جھلا کر جواب دینا ، غصے سے جواب دینا (نوراللغات).

---عشق کس اضا(--- کس ع ، سکـ ش) امث.
عشق کی شدت ، انتہائے عشق ، عشق کی زیادتی کا اظہار (مہذب اللغات). [گرمی + عشق (رک)].

---کا پھونکے دینا محاورہ.
ماحول کا درجۂ حرارت بڑھنے سے جسم کا سخت بےچینی محسوس کرنا ، بےحد تپش ہونا ، سخت گرمی پڑنا.

تپ ہجراں کی گرمی دور ہی سے پھونکے دیتی ہے
ٹھہر سکتا نہیں دم بھر کوئی غمخوار پہلو میں

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۹).

---کا زمانہ امذ.
موسم گرما ، گرمی کے دن ، گرمی کا موسم. گرمی کا زمانہ تھا ، .... لاش کے سڑ جانے کا امکان تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۴۳).

---کا موسم امذ.
رک : گرمی کا زمانہ ، موسم گرما ، گرمی کے دن. گرمیوں کے موسم میں ہم جہاں سے گزرتے چمبیلی ، موتیا اور بیلے کی خوشبو سے گلی کوچے مہکے ہوتے. (۱۹۸۳ ، سلیم احمد،اکائی ، ۱۳).

---کرنا محاورہ.
۱. گرمی بڑھانا ، حدت کا زیادہ کرنا ، بدن میں گرمی بڑھا دینا.

تم بول سیہ چشم اے سجن مکھڑے کے جھمکوں میں بچے
خورشید ہیں گرمی کری تب تو ہرن کالا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳). بیگم ، گوری کھاؤ گے جو جی چاہتا ہو تو بنا دوں ، ظہورن ، واہ پان اور گرمی کرے گا. (۱۸۸۸ ، جام سرشار ، ۱۹۳). نقوش بےاندیشہ انجام پی گیا ، جیسے ہی گھبرایا کہا کیوں صاحب اس شراب نے بڑی گرمی کی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۱). ۲. شوخی کرنا ، شرارت کرنا ، ناز و نخرے کرنا ، لگاوٹ کرنا ، گرم جوشی دکھانا.

اس نگاہ یاد پیما سے دلا گرمی نہ کر
مار ڈالے ہے شراب تند پینے کا خراش

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۶۶). عاشق ... ٹھنڈی سانس بھرتے تھے گرمی نہ کرتے تھے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰۸).

گرمیاں کرنے میں کیا شرم و حیا تھی شب وصل
شمع کیوں تم نے بجھا دی اوسے جلنے دیتے
(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۳۰). ۳. جوش بڑھانا ، ولولہ پیدا کرنا.
ہم جانتے تھے خوباں گرمی کریں گے مل کر
دل سرد ہو گیا ہے جب سے پڑا ہے پالا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷). ۴. غصہ کرنا ، ناراضگی کرنا.
وو گرمی کرے توں سوں سردی سوں ٹال
وو سردی کرے توں تو گرمی سو خال
(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۸۱). ۵. سرگرم اختلاط ہونا ، ربط ضبط بڑھانا.
گرمی اہل بزم سے مت کر کہ میں ہوتا ہوں داغ
شمع کی خدمت میں بس اتنی ہے پروانے کی عرض
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۰).
وعدہ خلاف اس ظالم کی کیا کہی میری جان غمیں
گرمی کرے وہ مجھ سے جب تک تب تک میں ہی سرد ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۷).
بھول جائیگی عدو سے گرمیاں کرنی انہیں
میری آہ سرد میں پیدا اثر ہونے تو دو
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۲۳۹).

---کی دوپَہَر امث.
سخت گرم دوپہر ، گرمی کے موسم کی دوپہر (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کی رُت امث.
گرمی کا موسم.
گرمی کی رُت ہے ، ساقی! اور اشکو بلبلوں نے
چھڑکاؤ سے کیا ہے سب صحن باغ ٹھنڈا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳ : ۱۲).

---کے دِن امذ ، ج.
گرمی کا موسم (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---کے رَنْگ امذ ، ج.
ایسے ہلکے رنگ جن کا گرمی میں رواج ہو ، مثلاً بادامی ، پیازی ، خشخشی ، دودیا وغیرہ (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---کے کَپْڑے امذ ، ج.
ٹھنڈی پوشاک ، موسم گرما کی پوشاک ، ہلکے و باریک کپڑے کی پوشاک ، سپن کپڑے ، گرماول (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---کھانا محاورہ.
غصہ کرنا ، طیش میں آنا. بس نہ چلتا تھا کہ اُچھل اُچھل کر تلخی کریں ، گرمی کھائیں ، گرجیں برسیں ... یا اپنا ماتھا پھوڑیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۸۳).

---گُفْتار کس اضا (---ضم گ ، سک ف) امث.
پُرجوش انداز گفتگو ، جوش اور ولولہ پیدا کرنے والی گفتگو یا انداز (عموماً تحریر و تقریر کے لیے مستعمل). میں ان کے انداز بیان اور گرمی گفتار پر عش عش کر اٹھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳). انہوں نے اپنی گرمی گفتار سے ایک محشر بپا کر دیا. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۰۰). [گرمی + گفتار (رک)].

---مَرْنا محاورہ.
جسم میں حدت کا احساس کم ہونا ، حرارت میں کمی محسوس ہونا. جب پانی سے کچھ تسلی نہ ہوئی تو بازار سے تربوز منگوانے پڑے ، یہ خود بھی ٹھنڈے ہیں اور تاثیر بھی ٹھنڈی ہے شاید انہی کے کھانے سے کچھ گرمی مرے. (۱۹۸۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۰).

---ناپ امذ.
بخار یا جسم کی حرارت کو ناپنے کا آلہ ، مقیاس الحرارت ، حرارت پیما ، تھرمامیٹر لیکن جن کا ماخذ ناخواندہ لوگوں کی بولی ہے مثلاً گرمی ناپ ... تھرمامیٹر. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۲۰۸). [گرمی + ناپ (ناپنا (رک) سے حاصل مصدر)].

---نِکَالْنا محاورہ.
غصہ نکالنا ، کسی کو مارنا پیٹنا ؛ خواہش جماع کو مٹانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---نِکَلْنا محاورہ.
آتشک کا مرض لاحق ہو جانا ، سوزاک ہو جانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. تپش ہونا ، گرمی پڑنا ، تمازت ہونا ، گرمی کا موسم ہونا.
شعلۂ رُخ اس قدر خورشید رُو
جس کو نہ گرمی ہوئی وہ سرد ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۹۲). آج کل وہاں گرمی بہار پر ہو گی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۱). ۲. جوش و ولولہ ہونا ، اثر انگیزی ہونا.
آہوں میں نہ جس کی گرمی ہو وہ آگ لگانا کیا جانے
دل اپنا لہو جو کر نہ سکے وہ اشک بہانا کیا جانے
(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۳۸۶). ۳. خواہش جماع کا غلبہ ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. سوزاک کا مرض ہونا ، آتشک کا مرض ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گُرْمی (ضم گ ، سک ر) امث.
(کاشت کاری) ہاتھ سے بیج کو بکھیر کر بونے کا طریقہ ، بری ، بکھیر (ا ب و ، ۲ : ۲۰). اف : کرنا. [مقامی].

گَرَن (فت گ ، ر) امذ.
چکی کے پاٹ کے گرداگرد چکی کی باڑھ کا اندرونی حصہ جس میں آٹا گرتا ہے ، مٹی کا بنا ہوا گھیرا ، گرنڈ. اسے چوپایوں کے پیروں سے باندھ کر روند دیا جائے گا اور اس روندے ہوئے ملبے کو گرن (چکی) میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۳۲). [گرنڈ (رک) کا مخفف].

گرنا (کس گ ، سک ر) ف ل.

۱. **اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کرنا ، آنا ، نزول کرنا ، فضا سے زمین پر آنا ، گر جانا ، زمین پر آ رہنا.** تمہاری لاشیں اور ان سب کی ... جنہوں نے میری شکایتیں کیں اس بیان میں گریں گی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۶۸).

کہاں پر پڑتا نہیں ہرگز کوئی رشک قمر
آسماں سے کیا مرے طالع کا اختر گر پڑا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۱). ایک بڈھا کہیں جا رہا تھا ، چلتے چلتے رستے میں کہیں ٹھوکر لگی اور گر پڑا. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۹۱). معرکہ آرائی کرتے کرتے مجروح ہو کر گر جانے سے لے کر دم نکلنے تک کا عرصہ مرثیے میں شہادت کا حصہ ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۹۰).
۲. **جھڑ جانا (دانت ، بال سینگ وغیرہ).** تمام اعضا اس کے سست ہو گئے اور دانت اس کے گر پڑے. (۱۸۰۲ ، ہفت گلشن ، ۲۰). سینگ سالانہ نہیں گرتے ... ان سینگوں کا وقت مقررہ پر گرنا ، ازسرنو نکلنا ... ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲).
۳. **منہدم ہونا ، مسمار ہونا ، ڈھنا (مکان کا).**

اُکھڑی دہلیز سب منڈیر گری
لہر پانی کی جھاڑو دیتی پھری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۵). بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوٹھی اب گری اور اب گری. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۳۵). دیواریں گر گئی تھیں اور کڑیوں کے ٹوٹ جانے سے جا بجا چھت بھی بتھ گئی تھی. (۱۹۲۰ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۹). ۴. **کسی چیز پر حد درجے مائل ہونا ، گرویدہ ہونا ، فریفتہ ہونا.**

اس کی تصویر جو یوسف کے مقابل رکھ دوں
دیکھنے گرتے ہیں پھر اہل تماشا کس پر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۳).

جو شمع ہوا کرتی ہے روشن سر بازار
اس شمع پر گرتا نہیں پروانہ ہمارا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۳). ۵. **کسی مرض کا حملہ ہونا (نزلہ ، فالج وغیرہ).**

نزلہ شبنم سے گرا دل پہ تیرے گل ٹھنڈا
نالہ کھینچے ہے تاسف سے جو بلبل ٹھنڈا

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳). ۶. **ٹپکنا ، ڈھلکنا (آنسو وغیرہ).**

چاک سے سینے کے پھر پہلو میں میں نے رکھ دیا
گرتے ہیں جو لخت دل پلکوں سے دامن پر گرا

(۱۸۸۰ ، شہیدی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۳۰)). ۷. **ہجوم کرنا ، ٹوٹ پڑنا.**

یوں گریں ہم بوالہوس تجھ مکھ کوں دیکھ
شہد کوں جوں دیکھ کر ٹوٹے مکس

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۵).

عشق سے میرے ہوئی آپ کی اتنی توقیر
آج گرتے ہیں خریدار خریداروں پر

(۱۸۹۷ ، راقم ، ک ، ۱۰۷). ۸. **طلب و خواستگاری سے کسی چیز کی طرف مائل ہونا ، انتہا کی حرص و طمع ، لالچ کرنا.** یہ شخص کیسا کمینہ ہے آٹھ ہزار درہم لے کر بھی صرف ایک درہم کے لئے کیسا گرا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۹). ۹. **وارد ہونا ، نازل ہونا (آفت ، بلا یا مصیبت وغیرہ).**

پردے ہی پردے میں ہیں تبسم کی شوخیاں
یہ بجلیاں ابھی کسی دل پر گریں نہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۵).

کیوں بار ہو تم دلِ زمیں پر کیوں برق بلا گری تمہیں پر

(۱۹۱۴ ، شبلی ، ک ، ۹۱). ۱۰. **ڈوبنا ، ڈوب جانا.**

ہوں گے عزیز، خلق کی نظروں میں دیکھنا
گر کر بھی اپنے یار کے چاہ ذقن میں ہم

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱۱۸). ۱۱. **کسی دوسرے دریا سے جا ملنا ، پڑنا (پانی وغیرہ کا).** دجلہ اور فرات جن کے پانی گرنے کا مقام جبال روم ہے اس دریا سے نکلے ہیں. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۳). ۱۲. **جڑ سے اُکھڑ جانا ، ڈھنا.** ایک تناور درخت جہاں کھڑا تھا وہیں گر پڑا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۷۰). ۱۳. **مرتبے سے گرنا ، مرتبہ کم ہونا ، پست ہونا ، قدر نہ رہنا.** اور جو دیکھے کہ سر اس کا چھوٹا ہو گیا ہے تو اپنے مرتبے سے گر جائے گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶). شراب خوار اور طامع تھے ... بدھ مذہب کے پیشواؤں سے معاشرت کی خوبیوں میں بھی وہ گرے ہوئے تھے. (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۲۳۶). عام اخلاق گر گئے تھے ، قومی شیرازہ بکھر گیا تھا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۸). ۱۴. **بے قدر ہونا ، خفیف ہونا ، ذلیل ہونا ، رسوا ہونا.**

جیسے پڑتی ہے آنکھ کسی روئے صاف پر
ہیں مہر و ماہ دونوں نظر سے گرے ہوئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۴). عالموں کی نظروں میں ابن ابی عامر کے گر جانے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوئی کہ علماء اس کو مذہب کی طرف سے غافل اور بے پروا سمجھنے لگے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۹۷). ۱۵. **بھاؤ کم ہونا ، نرخ گھٹنا.** دراہمہ تما کو تین ملین پاؤنڈ تک گر گیا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۱). ۱۶. **مغلوب ہونا ، شکست کھانا ، مات ہونا.**

مقابل آتش افروزوں سے ہونا محض بے جا ہے
گریں گے دیو آتش بار آپ ہی اپنے زوروں میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۵). ابو مسلم خراسانی کا علم اسی پالیسی کی بدولت بلند ہوا ، اموی گرے اور عباسی کھڑے ہو گئے. (۱۹۳۳ ، خیال ، داستان عجم ، ۱۵). ۱۷. **کم ہونا ، گھٹنا.** اب تو بخار گرنے لگا. (۱۹۵۲ ، جوش ، ہوائی ، ۹۶). ۱۸. **(مجازاً) حملہ کرنا.**

رہوار کو چمکا کے ہزاروں پہ گرا کون
فوج ستم آرا کے نشان لے کے گرا کون

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷). برق و رعد کی طرح چمکتے کڑکتے دشمنوں کو چیرتے ، جہاں گرتے خون کا مینہ برسا دیا. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۷۶). ۱۹. **(مجازاً) تجاوز کرنا ، ہٹنا.** باوجود اس کے اصول فن سے بال بھر ادھر یا اُدھر نہ گرے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۵۵). ۲۰. **(مجازاً) بیمار ہونا.**

سنبھلا نہ پھر مریض ترا گر کے ایک بار
اپنا سا ہر طبیب نے اس کا کیا علاج

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۴۰). بستر علالت پر پڑے پڑے سستی کرتے

مدتوں کے لیے گرے نہ دولت کام آئی نہ ثروت ہی کچھ درد نشاق. (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۸). **۲۱. برباد ہونا ، تباہ ہونا.**

کاہل ، سُست ، نکما ہے وہ
نفس کے ہاتھوں گرتا ہے وہ

(۱۹۵۰ء ، دھمید (ترجمہ) ، ۱۰۱). **۲۲. لیٹ جانا ، دراز ہونا ، پڑ جانا.** تم اُدھر جاؤ گے ہم ادھر بستر بیماری پر گریں گے. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۲۷). **۲۳. کمزور ہونا ، کمزور پڑنا.** زمیندار تو اس وجہ سے گرے کہ ان کو گورنمنٹ نے قصداً گرا دیا. (۱۸۸۸ء ، ابن الوقت ، ۱۳۷). **۲۴. (عروض) کسی مصرع میں ایک حرف کا وزن سے خارج ہو جانا.**

عین گرتا ہے تو گر جائے وہ فرماتے ہیں
میرزا حاتم علی مہر ہوا جاتا ہے

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۲۶۵). مصرع میں کونسا لفظ بے محل ہے اور کونسا حرف گر رہا ہے. (۱۹۳۰ء ، دستورالاصلاح ، ۹۵). **۲۵. اسقاط ہونا (حمل).** جب وہ اتنی تھیں تو دو بچے گر چکے تھے اور تیسرا وارد ہونے کو تھا. (۱۹۴۳ء ، شذی ، ۱۰۱). **۲۶. سلب ہونا ، غالب ہونا (قدیم).** نظر کی جو اس صورت پر نظر پڑی ، حیران ہوا ، عقل گر پڑی. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۸۹). [پ : गिर (ना)].

گرنال (فت گ ، سک ر) امذ.
توپ کی نالی جس سے بھاری گولے آتش گیر مادے کے زور سے پھینکے جاتے ہیں. اگر دو توپ یا گرنال کا تفاوت زیر و بالا ۵۰ درجے سے برابر ہو جیسا ان دو نلیوں کا تفاوت برابر تھا تو اس صورت میں کیا ان دونوں کے گولے بھی ایک ہی جائے پر گریں گے. (۱۸۳۸ء ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۶۳). [گر (گولا (رک) کا بگاڑ و مخفف) + نال (رک)].

گرنتھ (فت گ ، ر ، غنہ) امذ.
۱. کتاب ، پوتھی. وہ کتھا پوری ہو گئی تو یہ گرنتھ بھی تیار ہو گیا ، اس گرنتھ میں کتھا کی زینت تھی. (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲).

دھرم گرنتھ پڑھے کو تھوڑے
من نہ عمل سے لیکن موڑے

(۱۹۵۰ء ، دھمید (ترجمہ) ، ۵). **۲. سکھوں کی مقدس کتاب جو گرو نانک سے منسوب ہے.** اسنا کی قسم ، گورو کے گرنتھ کی قسم ، نہ میرے پاس وہ قصیدہ ، نہ مجھے رباعیاں یاد. (۱۸۶۳ء ، خطوط غالب ، ۸۶). گرنتھ میں ذبیحہ کی اجازت ہے یا جھٹکا کی. (۱۹۰۹ء ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۲). کبھی گرنتھ کی تشریح کرنے پر آ گیا تو سکھ مذہب کے عالموں نے ہتھیار ڈال دیے. (۱۹۸۳ء ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۷). [س : ग्रन्थ].

ـــ خط (ـــ فت خ) امذ.
ایک رسم الخط جس میں تامل برہمن اپنی مقدس کتابیں لکھتے ہیں. گرنتھ خط : یہ کتابی خط ہے جس میں تامل برہمن اپنی مقدس کتابیں لکھتے ہیں ، زمانۂ قدیم سے اب تک اس کی چار صورتیں رہی ہیں. (۱۹۶۲ء ، فن تحریر کی تاریخ ، ۶۳۶). [گرنتھ + خط (رک)].

ـــ صاحِب (ـــ کس نیز فت ح) امذ.
رک : **گرنتھ معنی ۲.** امرتسر ... سکھوں کا مذہبی مرکز ہے ، دربار صاحب نامی گردوارہ جس میں سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب رکھی ہے ، یہیں بنا ہوا ہے. (۱۹۲۰ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۹). یہ تمہارے مولوی صاحب ہوتے ہیں؟ میں نے گرنتھ صاحب پر جُھکے سکھ کے بارے میں آہستہ سے پوچھا. (۱۹۸۳ء ، خانہ بدوش ، ۱۵۸). [گرنتھ + صاحب (رک)].

گرنتھی (فت گ ، ر ، غنہ). (الف) صف.
کتاب کا ، کتاب کے متعلق ، عالم ، فاضل (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **۱. گرنتھ پڑھنے والا ، سکھوں کی کتاب گرنتھ کا عالم یا مذہبی پیشوا.** سکھوں نے گجرات نام ایک مقام پر مستعد ہو کر مقابلہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیا ، یہاں ان کے گرنتھیوں نے ان کو فتح کا یقین دلایا تھا. (۱۹۱۰ء ، سپاہی سے صوبیدار تک ، ۱۰۰). چمکور کے گردواروں کے گرنتھی ایک وفد کی صورت میں بابا کے پاس آئے. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۵۸۰). **۲. (بن باسی ، تیاگی) سادھوؤں کا ایک فرقہ** (ا پ و ، ۷ : ۱۵۹). [گرنتھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گرنٹ (کس گ ، فت ر ، غنہ) امذ.
ایک عمدہ ریشمی ، اعلیٰ درجے کا سوتی کپڑا.

مکلف جامدانی اور سنجاب
گرنٹ اطلس مشجّر اور کمخواب

(۱۸۹۱ء ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۹). دو اچکنیں بڈھن کی ہوں ، ایک گرنٹ کی روئی دار اور ایک پھول دار مخمل کی. (۱۹۱۶ء ، اتالیق بی بی ، ۳۴). گرنٹ کے فرشی پائجامے میں ملبوس گونڈنی کی طرح زیوروں سے لدی ... آ کر وسط میں بیٹھ گئی. (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۲۵۰). [مقامی].

گرنڈ (فت گ ، ر ، غنہ) امذ.
۱. (بیلداری) چونا چکی کی مدور نالی جس میں چونا پستا ہے (ا پ و ، ۱ : ۸۹). **۲. (پنساری) کونڈے کی شکل کا مٹی کا بنا ہوا ظرف جس میں چکی رکھی جاتی ہے اور چکی سے نکلا ہوا آٹا اس میں گر کر جمع ہوتا رہتا ہے.**

گرنڈ اوس پاس چکی کا دھرا تھا
وہیں آٹے کا مٹکا بھی بھرا تھا

(۱۸۱۳ء ، شش جہت رنگیں ، مثنوی پنجۂ رنگیں ، ۲۹۹). اک ذرا جو گرنڈ کی طرف نظر کی تو بیسن کی بجائے دال کے ثابت دانے ادھر اُدھر بھاگتے نظر آئے. (۱۹۸۳ء ، سرکشیدہ ، ۸۵). **۳. (آب پاشی) کنویں کے چاک (گھری) کا اڈا جس پر چاک لگایا جاتا ہے ، اس مجموعے میں دو کڑیاں ، ایک دھری اور ایک چاک (پنا یا گھری) ہوتا ہے ، باڑ ، بارجھا ، ٹانڈا** (ا پ و ، ۶ : ۱۶۳). [گِھر (گھری کی تخفیف) کا محرف + نڈ (ٹانڈا کی تخفیف)].

گرنڈو (فت گ ، ر ، غنہ ، و مع) امذ.
(آب پاشی) ڈھینکلی کی نلی جس کے اوپر کے سرے میں پانی کا برتن لٹکا ہوا ہوتا ہے ، اکھوٹ ، اکھوٹا ، ڈھینکلی (ا پ و ، ۶ : ۱۹۳). [گرنڈ (رک) + و ، لاحقۂ صفت نہ کبر].

گرنی (کس گ ، سک ر) امث.

۱. **آٹا اور چونا وغیرہ پیسنے کی چکی جو برقی قوت سے چلتی ہے.** اس نے گھومنے والی گرنی ، اُٹھاؤ بنچ ، قوتِ محرکہ سے چلنے والا ہتھوڑا ... اور لپیٹنے والی مشین کے نقشے بنائے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۸۵). ۲. **پارچہ بافی اور سیمنٹ سازی وغیرہ کی کل جو برقی قوت سے چلتی ہے.** امریکہ کے بنی کارخانوں میں تخمیناً ۱۰۰۰ کپڑے کی گرنیاں ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، مئی ، ۵۶). شہر سے جانبِ غرب تین میل کے فاصلے پر پارچہ بافی کی کل اور اس کا کارخانہ واقع ہے جس کو یہاں کے لوگ گرنی کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۲۱). گرنی کی عمارتوں ، گوداموں ... کے لیے دیواروں میں بانے رکھے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، رسالۂ رڑکی چنائی ، ۶۸). ۳. **لکڑی کاٹنے کی مشین.** ہر آرہ کی گرنی کے تین ضروری حصے ہوتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۲۲۷). [گھرنی (رک) کی تخفیف].

گرنے والا سَسْتا چُھوٹے اور گَرْدن میری ٹُوٹے کہاوت.

اگر جس پر آفت یا مصیبت آنے والی ہو وہ صاف بچ جائے اور دوسرا اتفاقیہ اس میں پھنس جائے تو کہتے ہیں. احباب نے استفسارِ حال کیا تو ظریف نے جواب دیا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ گرنے والا سستا چھوٹے اور گردن میری ٹوٹے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۳۳).

گَرْو (فت گ ، رنیز سک ر) امذ.

کِبر ، غرور ، تکبر ، فخر. مبارک ہو کنول ، بہت بہت مبارک باد ، مجھے گرو ہے کہ میں تمہاری ٹیچر ہوں. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۵۸۱). [گرب (رک) کا ایک تلفظ].

گِرْو (کس گ ، و لین). (الف) امذ.

۱. **وہ مال جو قرضے کی ادائی کی ضمانت کے طور پر ایک خاص مدت تک قرض دینے والے کے حوالہ کر دیا جائے ، رہن ، گروی.**

کیا کشن اوتار میں ایک ہو
کہ کو کچ لے ڈونگر کیا سب گرو

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۳). ملعون نے شمشیر اپنی اوس ملعونہ کو گرو دے کر حضرت کے پاس آیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک لڑکا گرو اپنے عقیقے کے عوض میں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۱۳). رہن نامہ اس دستاویز کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کے گرو کرنے کا حال کسی قدر روپے کے عوض میں لکھا ہو. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بیخزاں ، ۸۱). اسلامیہ اسکول کے متعلق عمارت بیس ہزار روپے پر گرو ہے. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۳).
۲. **شرط ، بازی.**

شہنشاہ آہستہ تھا راہ رو
لجاتا تھا چلنے میں سب سو گرو

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶۹). (ب) صف. ۱. **گرفتار ، مبتلا.**

گرو گرو ہے سہیلیاں کی سو چترائی منے نس دن
عند قطب شہ کون دے ہے اپ نیناں کی دوائی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۶). ۲. **(مجازاً) ممنون ، مرہون ، احسان مند.**

خونِ جگر شراب ترشح بہ چشم تر
ساغر مرا گرو نہیں ابر بہار کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۷). [ف].

--- دار امذ.

امین ، جس کے پاس کوئی چیز گرو رکھی جائے. امانت دہندہ کو "گرو کنندہ" اور امین کو "گرو دار" کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، علم اصول قانون ، ۱۳۹). [گرو + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

--- رَکْھنا محاورہ.

کوئی چیز قرضے کی ادائی کی ضمانت کے طور پر ایک خاص مدت کے لیے قرض دہندہ کے حوالے کر دینا ، کسی چیز کو رہن رکھنا ، گروی رکھنا. گہنا یا اور کچھ مال و اسباب اپنا گرو رکھ کر گہنا بکواتے ہیں. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، حسن قنوجی ، ۵۱). دنیا انہیں امیر سمجھتی ہے چاہے میرے زیور ہی کیوں نہ گرو رکھنے پڑیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۷).

--- کَرْنا ف م ، محاورہ.

رک : گرو رکھنا ، گروی رکھنا.

نہ ہاتھ آئی لے میر کچھ وجہِ مے
گرو میں نے دستار کی ہے عبث

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۷۳). حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ خریدا ایک یہودی سے میعاد پر اور گرو کردی اوس کے پاس زرہ اپنی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳). اس نے کل زیورات اور نقرئی اسباب گرو کردیا تھا. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۶۳).

--- نامَہ (--- فت م) امذ.

رہن رکھنے کا تحریر نامہ ، رہن نامہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گرو + نامہ (رک)].

گُرُو (ضم گ ، و مع) امذ.

۱. **(ہندو) پنڈت ، اُستاد ، مہاتما.**

جو پھر اُٹ کھڑے ہو بیٹھے روبرو
کہے یوں جو ہیں تم ہمارے گرو

(۱۹۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۸).

گرو نے بولا کر مجھے تب کہا
اودہ پور جا کر سری پھل دے آ

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۳۳). چیلے گرو نارہل ہی بیٹھے ہیں ، بعض جوگی چھتری لگائے چھپر کے نیچے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۳). سیٹھ صاحب کا کلرکوں اور حکیموں سے زخم خوردہ تھے سب سادھوؤں نے متفقہ طور پر اونہیں مشورہ دیا کہ فلاں گرو کے پاس جاؤ. (۱۹۳۷ ، سیف الذرر ، ۱۲۳). ۲. **(ا) محترم ، معزز ، مذہبی پیشوا ، گھر کا بزرگ.**

وشسٹ جی کے قدم رام نے لیے جُھک کر
گرو سے پیش باعزاز و احترام آئے

(۱۹۱۵ ، مطلع انوار ، ۱۱۲). **(ا) پیر و مرشد** (نوراللغات).
۳. **(ا) اُستاد ، معلم ، درس دینے والا ، مدرس.**

تختی کے سر پہ اوس نے یہ لکھ دیا یہ زر تھا
مہر بغز سے بہتر سمجھنا ستم گرو کا
(۱۸۳۸ ، ترجمہ گلستان (حسن علی) ، ۱۲۳). لارڈ مارلے کو ہندوستانی نوجوان کئی نسلوں سے اپنا استاد اور گرو مانتے تھے. (۱۹۱۷ ، گوکھلے کی تقریریں ، ۲۷). مجھے کسی ایسے گرو کی تلاش تھی ، جو مجھے کھینچ تان کر اپنے علم جتنا بڑا کر دے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۸). (ا) ہنر سکھانے والا ، کسی فن کا ماہر ، جس سے کوئی فن ، ہنر سیکھا جائے ، کامل فن ، جگت اُستاد (نوراللغات). م. دانا ، عقلمند ، معلم ، ہوشیار ، خرانٹ. راشد صاحب گرو تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے علم اور خیال کے خزانے سے شبلا بھی کجبے کجبے سیراب ہوتی رہیں. (۱۹۸۹ ، ن . م . راشد ایک مطالعہ ، ۴۸). ۵. (فلکیات) مشتری ، برہسپت.

گُرو گھر میں کرہ گیان کئے اُوترے دودان سون بھرائی
چاند سورج کے پیالے آنے گھر میں بھرائی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۴).

گرو مشتری اور برہسپت جناب
ہوئے ہیں نام اس کے ہیں انتخاب
(۱۹۰۲ ، سیرافلاک ، ۲ : ۷). ۶. ہندی عروض میں وزن کے تعین کے لیے ماترا کا ایک نام جو طویل ہوتی ہے اور دو لگھو کے برابر مانی جاتی ہے ، لمبا اعراب ، دیرگھ وزن. دو لگھو اور ایک گرو برابر مانی جاتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). لگھو وزن سے دوگنی ماترا والے وزن کو گرو یا دیرگھ وزن کہتے ہیں جیسے آ ، اے ، او ، کا ، کی ، کے. (۱۹٤۰ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۱۳). ۷. (موسیقی) تیز لے ، آٹھ ماتراؤں کی لے. گرو ، آٹھ ماترا کو کہیں گے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵). ۸. بھاری ، وزنی ، بوجھل (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۹. بڑا شریر ، مفسد ، شہدا ، لچا ، بدمعاش (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : गुरु].

---بڑا کہ چیلا فقرہ ، کہاوت.
ایک سے ایک بڑھ کر ہے ، ایک سے ایک خوب ، ایک سے ایک پہنچا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات ، جامع الامثال).

---بنا گت نہیں اَور شاہ بنا پَت نہیں کہاوت.
کوئی قابلیت اَور ہنر کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا اور عزت و جاہ کے بغیر کوئی بادشاہ نہیں بن سکتا. زمیندار اور کسان کے ساتھ خونا و ہوست کا رشتہ رہا ہے ، بگڑے ہوئے حالات میں بھی روزی کمانے کا وسیلہ مل جاتا ، کیا ، گرو بنا گت نہیں اور شاہ بنا پت نہیں ، کی پنجابی کہاوت کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا تھا. (۱۹۲۳ ، ہندوستان کی پولیٹیکل اکانومی ، ۲۱۱).

---بید اَور جوتشی دیو منتری اَور راج انہیں بھینٹ بن جو ملے ، ہونے نہ پورن کاج کہاوت.
گرو ، طبیب ، نجومی اور دیوتا ، وزیر اور راجا سے اس وقت تک کام نہیں نکلتا جب تک ان کو نذر نہ دی جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جو کہ تھا وہ تو گُڑ ہو گیا وَلے اُس کا چیلا شکر ہو گیا کہاوت.
جب شاگرد اُستاد سے بڑھ جائے اُس وقت بولا کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---جی امذ.
محترم اُستاد ، قابل احترام مُعلم.

بلاولی راگنی بھیروں کی دوجی
سنایا اس کا سُن اپنے دل گرو جی
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۶).

پیر فلک نہ کیونکر ابواب بخت کھولے
جتنے رہیں گروجی زندہ رہیں یہ بھولے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۵۳). [گرو + جی ، حرف تعظیم].

---جی چیلے نُہت ہو گئے ، کہا ، بچہ ، بھوکے مریں گے تو آپ چلے جائیں گے کہاوت.
مفلسی میں کوئی ساتھ نہیں دیتا ، جہاں کھانے کو نہ ملے وہاں کوئی نہیں رہتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---دَچھنا (---فت د ، شد چ بکس) امذ.
(کاشت کاری) گاؤں کے مذہبی پیشوا کی بے لگان جاگیر (ا پ و ، ۶ : ۹۹). [گرو + دچنا (دچھنا (رک) کا ایک املا)].

---دوارہ (---فت نیز ضم د ، فت ر) امذ.
رک : گردوارہ جو زیادہ مستعمل ہے. گردوارہ ہر چہار سمت و ہر ایک ملک میں مشہور و معروف ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۳۸). [گرو (رک) + دوار (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سیوا (---ی مج) امذ.
گُرو کی خدمت ، اُستاد ، معلم یا بزرگ کی دیکھ بھال اور ٹہل (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرو + سیوا (رک)].

---سے پَہلے چیلا مار کھائے کہاوت.
گُرو چیلے کو مانگنے بھیج دیتے ہیں اس لیے اگر مار کھانی پڑے تو چیلے ہی کو مار پڑتی ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---شُکَر کی بادلی رَہے سَنیچَر چھائے ، کہے کھاک سن کھاگی ، بے برسے نہیں جائے کہاوت.
جمعرات سے سنیچر تک جو ابر چھایا رہے وہ ضرور برستا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کُل (---ضم ک) امذ.
مُرشد یا اُستاد کے رہنے کا وہ مقام جہاں وہ اپنے مریدوں اور شاگردوں کو ساتھ رکھ کر تعلیم دیتا ہے. وہ گرو کُل بھی قائم کر رہے ہیں جو سنسکرت کی تعلیم کے لئے مخصوص ہے (۱۹۱۱ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۴۳). استاد کے گھر میں جیسے گروکُل کہتے تھے ایک یا کئی طالب علم جمع ہو جاتے اور سلسلہ تعلیم جاری ہو جاتا. (۱۹۶۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۳۲). [گرو + کل ـ س : गुरुकुल ـ مکان ، گھر].

--- کیجیے جان کے ، پانی پیجیے چھان کے کہاوت.
گرو سوچ سمجھ کر بنانا چاہیے اور پانی چھان کر پینا چاہیے
(جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- گرنتھ صاحب (ـــ فت گ ، ر ، سک ن ، بھ ، کس ح) امذ.
رک : گرنتھ (۲). گرنتھ کے معنی بھی کتاب کے ہیں لیکن گرو گرنتھ صاحب کی عظمت کتابی حیثیت سے ارفع و اعلیٰ ہے (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۲۹۹). [گرو + گرنتھ (رک) + صاحب (رک)].

--- گڑ ہی رہے چیلے چینی / شکر ہو گئے کہاوت.
شاگرد استاد سے بڑھ گئے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

--- گھنٹال (ـــ فت گھ ، سک ن) امذ.
۱. **وہ گرو جو اپنے گلے میں گھنٹہ ڈالے ہو ؛ وہ مہنت جس کے آگے گھنٹہ بجتا چلے ؛ وہ پرستش کرنے والا جو گھنٹہ بجائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) **بہت بڑا کامل استاد سب کا پیر و مرشد.** تقدیر کے زور آور تھے جو میرے آنے کے وقت بیدار ہو گئے ورنہ تم سے اور تمہارے گرو گھنٹال شاہزادہ بدیع الملک سے سمجھتا. (۱۸۹۶ ، نورتن نامہ ، ۷ : ۲۵۸). اس طرح یہ مہنت گرو گھنٹال بن بیٹھے اور ... مذہبی پیشوا کے لقب سے یاد کیے جانے لگے. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۵۸). ۳. **بدمعاشوں کا سرغنہ ، بڑا چالاک اور خرانٹ ، مفسد ، چال باز ، عیار ، چلتا پرزہ.** بانکا ہونا تو دل لگی نہیں ہاں یوں کہیے کہ بےفکرے بہت ہیں اور ان سب کے گرو گھنٹال وہ ذات شریف ہیں جن کو لوگ پکرنگ کہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰). جملہ ممنوعات مستان شاہ کے گرو گھنٹال ہونے کے شایاں حال ، سارے محرمات اس بدمست کو ماں کے دودھ کی طرح حلال. (۱۹۱۰ ، خورشید بہو ، ۹۰). کمپیوماٹر ضروری ہے میں نے اس دن Rash ہو کر بہت کچھ سیکھا ہے ، ان کا جو گرو گھنٹال ہے رضوان. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۹). [گرو + گھنٹہ (بحذف ہ) + ال ، لاحقۂ نسبت].

--- گھنٹال ہے فقرہ.
مفسد ہے ، شرارت میں سب کا پیشوا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گَرُوا (فت گ ، سک ر) صف.
۱. **وزنی ، بھاری ، گراں** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. **عزت والا ، با وقار ، محترم.**

تجھا دیکھتا ہوں تو کون و مکاں میں
اس ایسا نہیں کوئی گروا گھمبیرا

(۱۶۱۱ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰). باغ بازیوں کا تعلق بدستور حاکم گروا سے رکھا گیا. (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۳۶۵). [پ : गरुआ].

--- پن (ـــ فت پ) امذ.
۱. **بھاری پن ، گرانی ، وزن دار ہونا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **عزت ، وقار.** اس کو گروا پن اور کٹھور پن اور برن آشرم کا ابھمان ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵). [گروا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْوانا (کس گ ، سک ر) ف م.
پھنکوانا ، نیچے ڈلوانا ، پٹخوانا ، ڈھے مارنا ، مسمار کروانا ، منہدم کروانا. تمہارے یار جاتی ہیں ، چاہو آگ میں گروا دیکھو ، چاہو کنویں میں کودوا دیکھو. (۱۸۵۸ ، تاریخ غرائبہ ، ۲۰). [گرانا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَرْوا بَسَنْتی (فت گ ، سک ر ، فت ب ، س ، سک ن) امذ.
سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ جو بسنت کے دن آب خوروں میں رکھ کر امیروں کے روبرو لے جاتے اور انعام پاتے ہیں ، گڑوا

ہے گروا بسنتی جو مشہور عام
ستو اصل اوسکی یہ ہے کس کا نام

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۵). [گروا (گڑوا (رک) کا محرف) + بسنت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُروبی (ضم گ ، و مج) امث.
ایک بوٹی جو زمین پر بچھی ہوتی ہے ، جھیل اور تالاب کے کنارے پر اُگتی ہے ، اس کا پھول سفید اور گول ہوتا ہے ، غریب لوگ اس کا ساگ پیاز کے ساتھ پکا کر کھاتے ہیں (انتخاب لاجواب ، لاہور ، ۵ نومبر ، ۸). [مقامی].

گُروپ (ضم گ ، و مج) امذ.
۱. **چیزوں یا اشخاص کا مجموعہ.** یہ لفظ گروپ (Group) ہے جو مجموعہ کے مفہوم میں اردو میں عام ہو چکا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۳). ۲. **کسی معاشرے میں ایسے لوگ جو مشترک اقدار یا رشتوں سے باہم منسلک ہوں مثلاً نسل ، قوم یا پیشہ ، جماعت ، گروہ یا فریق ، زمرہ وغیرہ.** آغا صاحبان سب کی اجازت سے اپنا ہینڈ کیمرہ لے آئے اور اس گروپ کی تصویر لی. (۱۹۳۰ ، مس عنبرین ، ۹۱). وہ ہجوم میں مجھے ڈھونڈتے ہوئے ہمارے گروپ تک پہنچے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۳۹). ۳. **کئی آدمیوں کی ایک ساتھ تصویر ، گروپ فوٹو.** ایک انگریزی کارخانے میں فوٹو لیا گیا ، توفیق آفندی بھی گروپ میں ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۲۸۵). کسی رسالے میں یہ گروپ چھپ جاتے تاکہ علی گڑھ کے بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ دنیا انہیں بھی دیکھ لے. (۱۹۳۲ ، زندگی ، ۳۳). ۴. (کیمیا) **کسی سالمے میں باہم ملے ہوئے ایٹم یا ان کی کوئی مخصوص ترتیب.** ساختی فارمولا کے ذریعے مختلف ایٹموں یا گروپوں کی آپس میں ترتیب و آراستگی کا مکمل طور پر پتہ چل جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۵). [انگ : Group].

--- بندی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
افراد یا حصص کی اقسام کے مطابق گروپ یا گروہوں میں ترتیب ، جماعت یا گروہ بنانا. آج کل گروپ بندی ... کی جو روش ہے اس سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، جنوری ، ۵). [گروپ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ فائرنگ (ـــــی مع ، کس ز ، غنہ) امذ.
(عسکری) ایسی چاند ماری جس میں بہت سی گولیوں کے قریب قریب لگنے پر نمبر دیے جائیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).
[انگ : Group Firing].

گُروپِنگ (ضم گ ، و مع ، کس پ ، غنہ) امث.
گروہ بندی ؛ گروہ سازی ، ترتیب گروہ. قائداعظم نے سردار پٹیل کی جانب سے گروپنگ کیلئے ثالثی کی تجویز کو نامنظور کیا. (۱۹۸۷ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۲۰۷). [انگ : Grouping].

گُروٹ (ضم مع گ ، و مع) امذ.
چار پنس مالیت کا ایک پرانا انگریزی سکہ. پیگوڈا ایک سونے کا سکہ ۹ ۱/۲ گروٹ کا ہوتا ہے. (۱۸۷۶ ، علم حساب ، ۱۰۷).
[انگ : Groat].

گَروڈ (فت گ ، و مع) امذ.
گرد، عقاب، کرگس. اس کی ناک گروڈ کی ناک کی طرح بہت بڑی تھی (۱۸۸۹ ، درگیش نندنی ، ۵۷). کرشن کے جھنڈے میں گروڈ یعنی عقاب کی تصویر تھی. (۱۹۳۳ ، علمی نقوش ، ۶۷). [گرڈ (رک) کا ایک تلفظ].

گُروس (ضم مع گ ، و مع) امذ ؛ ← گُرس.
۱ درجن، تعداد میں ۱۴۴. ۱۲ درجن کا ایک گروس . (۱۸۷۶ ، علم حساب ، ۱۰۳). گرز (Gross) بارہ درجن کے لیے تحریر اور تقریر میں آتا ہے، گرز کے علاوہ گرس اور گروس بھی مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۹۷). [انگ : Gross].

گُروسری (ضم مع گ ، و مع ، کس مع س) امذ.
پنساری کا پیشہ یا دوکان ، کریانہ. گروسری خریدی نہیں جاتی بلکہ کی جاتی ہے. (۱۹۸۱ ، دھوپ کنارا ، ۱۰۳). [انگ Grocery].

گَرَونڈ (کس نیز فت گ ، و لین ، غنہ) امذ.
احاطۂ مکان ، گراؤنڈ. ان کوٹھیوں کے گرونڈ بلند دیواروں اور اکثر جگہ کوٹھڑیوں کے حلقوں میں محصور تھے. (۱۸۸۷ ، جانِ عالم ، ۵۳). [گراؤنڈ (رک) کا مخفف].

گَروو (فت گ ، و مع) امث.
نالی ، خانہ. پسٹن کے گروو کا کاربن صاف کر لینا چاہیے. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۱۵۸). [انگ : Groove].

گِروہ (کس گ ، و مع) امذ ؛ امث (شاذ).
۱. جماعت ، آدمیوں کا جتھا ، ٹولی ، منڈلی. ایک گروہ بچوں کی ایک فقیر کی دشمن ہوئی ، باتیں نالائق کہنے لگی. (۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۶۲). ایک گروہ ایسا بھی تھا جو سرسید کے کاموں کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا تھا. (۱۹۰۱ ، حیاتِ جاوید ، ۲). جادوگروں کا بڑا گروہ حضرت موسیٰ پر ایمان لے آیا. (۱۹۳۹ ، قرآنی قصے ، ۱۰۹). وہاں اس روز بھی ادیبوں کا ایک گروہ موجود تھا ، دراصل آل انڈیا ریڈیو کے پروڈیوسر معین اعجاز اس گروہ کے روحِ رواں ہیں. (۱۹۸۴ ، موسموں کا عکس ، ۳۱). **۲. فرقہ ، جرگہ.** اگلے زمانے میں ایک گروہ تھا کہ ظاہر ان کا زبون تھا اور باطن نہایت خوب. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۴۴). آپؐ کا مخاطب ایک گروہ اور بھی تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸). مسلمان آپس میں گروہ بنا بنا کر دشمنوں پر آمادہ ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۳۴). **۳. لشکر ، فراہم شدہ فوج.**

دونوں طرف تھے آگے دونوں گروہ
یلے دو طرف تھے ہی آو پر دو کوہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۷). موتہ کی مہم اسی وجہ سے پیش آئی تھی محرم سردار مسمیٰ شرحبیل بن عمرو الغسانی کو سزا دینے کے لیے ایک گروہ بھیجا گیا تھا. (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد ، ۶۱). **۴. گچھا ، جھنڈ.** عام طور پر اس گدی (پیڈ) کی ساخت کو ایک ریشے دار گروہ کا جال کہہ سکتے ہیں. (۱۹۰۵ ، دستور العمل نعل بندی اسپاں ، ۳۹). **۵. قسم ، درجہ.** سندھ کا ریگستان بہاولپور کے ریگستان سے بہت ملتا جلتا ہے ان دونوں ... کو ایک گروہ میں شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۵۳ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۹۰). **۶. صنف ، جنس.** اس گروہ میں ... تمام مسیئے مکمل قلب ماہیت کی خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۳). **۷. کمپنی.** سن ۱۵۹۹ عیسوی کے ایک گروہ منعقد ہوئی کہ ہندوستان سے تجارت شروع کریں. (۱۸۶۶ ، صلحنامہ جات و عہد ناموں اسناد ، ۱ : ۳۰۰). **۸. پرندوں کا غول ، ہرا ، ٹکڑی** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [ف].

ـــــ بَندی (ـــــفت ب ، سک ن) امث.
۱. فرقہ واریت.

دربار سلطنت میں ہے کبر و خود پسندی
مذہب میں دیکھتا ہوں جنگ اور گروہ بندی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۷). قوم کا لفظ گروہ بندی کو ظاہر کرتا ہے جبکہ ملت کا لفظ قوم سے بالاتر ہے. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۹). **۲. درجہ بندی ، جماعت بندی.** عہد حاضر کی ہند آریائی زبانوں کی گروہ بندی بعد کی سرخی کے تحت واضح ہو گی. (۱۹۴۲ ، آریائی زبانیں ، ۵۷). براہیو قائیتا کی سب سے پرانی گروہ بندی ایجر ... نے ۱۸۷۹ء میں کی. (۱۹۷۰ ، براہیو قائیتا ، ۱۰). **۳. (کاشتکاری) درجہ بندی ، زمین کی قطعات میں تقسیم.** جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ان کھیتوں کی گروہ بندی کر لی جائے جو ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں اپنا پانی خارج کرتے ہیں. (۱۹۴۹ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۴۶۴). [گروہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ دار امذ (شاذ).
گروہ کا گروہ ، سرخیل رکھنے والا ، سردار ، سرگروہ ، سرغنہ. بڑے گروہوں میں ایک گروہ دار یعنی افسروں میں مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۶۵). [گروہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ شُرکا کس اضا (ـــــضم ش ، فت ر) امذ.
(قانون) حصہ داروں کی جماعت ، شریکوں کا جتھا ، شریک ، پتی دار ساجھی ؛ کمپنی (نور اللغات ؛ جامع اللغات). [گروہ + شرکا (شریک (رک) کی جمع)].

گُروہا گُروہ (ضم گ ، و مج) امذ ، ج.
گروہ کے گروہ ، غول کے غول ، جتھے کے جتھے ، بے شمار لوگ. بادشاہ نے گروہا گروہ آدمیوں پر جمع معاف کر دی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۴۴۴). [گروہ + ا (حرفِ اتصال) + گروہ (رک)].

گُروہی (ضم گ ، و مج) صف.
گروہ کا گروہ سے تعلق ، اجتماعی ، جماعتی. جراثیم کے جینی مقطعات ... بار آمیزی کے دوران میں گروہی خصوصیات .... کو ظاہر کرتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۹۷). [گروہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَنْوِیم (---فت ت ، سک ن ، ی مع) امث.
ہپناٹائز کرنے کا ایک طریقہ جس میں بہت سارے آدمیوں کے گروپ میں سے اگر کسی ایک کو ہپناٹائیز کیا جائے تو باقی سارے آدمیوں میں بھی وہی تنویمی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ، پورے گروہ کی غنودگی ، اجتماعی غفلت ، گروپ ہپناٹزم. تنویم کا ایک عجیب و غریب مظہر گروہی تنویم یا "ماس ہپناٹزم" بھی ہے. (۱۹۷۳ ، ہپناٹزم ، ۱۰۶). [گروہی + تنویم (رک)].

گِرْوی (۱) (کس گ ، سک ر) امث. (الف) صف.
رہن ، گرو ، بدھک. امیر زادگی نہیں تو کیسے نہیں ، دکانیں گروی ہوتی جاتی تھیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳). ہیڈ ماسٹر نے فیس طلب کی ، بیوی کی چوڑیاں گروی رکھ کے دس روپے فیس کے جمع کیے. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰). اگر نکڑی کو گروی رکھا جائے گا تو ہزار روپیہ قرض ہاتھ آجانا یقینی ہیں. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۰۳). (ب) امث. **وہ چیز جو گروی رکھی جائے.** گو اس کی وجہ سے مصائب و مشکلات رفع ہو گئیں لیکن گروی کے قرضے میں سریع اضافہ بھی ہو گیا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۳). [ف].

---پَتَّر (---فت پ ، شد ت بفت) امذ.
کسی چیز کو گروی رکھنے کی دستاویز ، رہن نامہ ، گروی نامہ (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گروی + پتّر (رک)].

---دار امذ.
وہ شخص جس کے پاس کوئی چیز گروی رکھی جائے ، گرو دار ، امین (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گروی + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دینا محاورہ.
گروی کے طور پر کوئی چیز یا سرمایہ رکھنا ، ضمانت دینا. اس نے کہا کہ تو مجھے جب تک اسے بھیجے کچھ گروی دے گا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۵۱).

---دَھرْنا محاورہ.
رک : رہن رکھنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---رَکْھنا محاورہ.
رک : رہن رکھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---رَکْھوانا محاورہ.
رک : **گروی رکھنا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے ، رہن رکھوانا.** کھتہ نے عشرت کو معظم سے ملایا اور اس طرح ایک ہفتے میں اس سے ڈیڑھ سو روپے کھینچ لیے اور اس کا ایک سوٹ گروی رکھوا دیا. (۱۹۵۳ ، کالا سورج ، ۸۷).

---سے چُھڑانا محاورہ.
گروی چیز کو اصل روپیہ مع سود ادا کرکے واپس لینا ، رہن سے نکالنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ضَبْطی (---فت ض ، سک ب) امث.
گروی چیز کا ضبط کر لینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گروی + ضبط (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نامَہ امذ.
کسی چیز کو گروی رکھنے کی دستاویز (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گروی + نامہ (رک)].

---گانْٹھا (---مغ) امذ.
قرض ، وام ، ادھار. بھائی میں گروی گانٹھا نہیں کرتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۳۶). [گروی + گانٹھ (گانٹھنا (رک) کا امر) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گِرْوی (۲) (کس گ ، سک ر) امث.
ایک کیڑا جو فصلوں کو لگ جاتا ہے. کرے بونٹے پودوں کی صرف پیداوار ہی میں کمی نہیں ہو جاتی بلکہ گروی کے لگ جانے کا بھی اندیشہ ہے. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، محمد اسمعیل میرٹھی ، ۲۱۶). جب آسمان میں بادل بہت چھایا رہتا ہے اور زمین بھی نم ہوتی ہے تو ایک قسم کا روگ گیہوں ، جو ، سرسوں ... وغیرہ کو ہو جاتا ہے اور بیج بہت پتلا ہو جاتا ہے اس کو گروی کہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، علمِ زراعت ، ۸۳). [مقامی].

گُرْوی (ضم گ ، سک ر) صف.
حاملہ ، گرو کی بیوی ، استادنی (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات). [گرو (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گِرْوِیدَگی (کس گ ، سک ر ، ی مع ، فت د) امث.
فریفتگی ، عقیدت ، تعلق خاطر. کیا کسی شخص کے ساتھ اس سے زیادہ خوش اعتقادی ، اخلاص اور گرویدگی کا اظہار کیا جا سکتا ہے. (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۲۳). ان کو بھی اعصابی کمزوری سے کس و ناکس کے ساتھ گرویدگی ہو جاتی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۵۵). سارا عالم بھی اس میں گرویدگی کی حد تک مبتلا ہے اور مقبولیت بھی روز افزوں ہے. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۰). [گرویدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِرْوِیدَہ (کس گ ، سک ر ، ی مع ، فت د) صف.
۱. **فریفتہ ، دلدادہ ، عاشق ، والہ و شیدا.** تمام خلق اللہ کا دل ... گرویدہ اور مائل ہوتا ہے. (۱۸۰۲ ، گنجِ خوبی ، ۸۹). باتیں تو تم سے ایسے گرویدہ ہو ہو کر کرتے تھے کہ گویا برسوں کی جان پہچان ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۳۹). اکثر اہلِ علم سے

سلسلۂ خط و کتابت رکھتے ہیں اور ان کی دوستی اور صحبت کے گرویدہ ہیں (۱۹۶۷ء ، ادبی تبصرے ، ۴۰) میں اس پہلی ہی ملاقات میں سراج صاحب کا گرویدہ ہوگیا (۱۹۸۹ء ، ہلا کشاں محبت ، ۷۸) ۲. معتقد ، پیرو. اس نے بھی بائیس برس تک سررشتہ فقر کا جاری رکھا اور ایک خلق کو گرویدہ کیا (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۲). لوگ ان کے معتقد اور ان کے گرویدہ ہو جاویں۔ (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۱۰). عوام ان کے کمال عقل کے گرویدہ ہو گئے تھے۔ (۱۹۱۴ء ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۳۸). سلمان جو فارس کے رہنے والے تھے ایک عرب کے پیرو اور گرویدہ کیوں ہو گئے۔ (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۲۷۱). ۳. مطیع ، فرماں بردار. اپنی فوج کو خاطرداری اور شفقت سے گرویدہ اور متفق رکھے۔ (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۴۳). نواب وقارالملک ... کی دیانت داری ، راست بازی ، مستقل مزاجی اور مخلصانہ قومی خدمات نے پہلے سے مسلمانوں کو گرویدہ کر رکھا تھا (۱۹۲۵ء ، وقار حیات ، ۵۵۱) [ف : گرویدہ ، گرویدن ـ راغب ہونا ، فریفتہ ہونا].

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.

اپنی طرف مائل کرنا ، راغب کرنا ، اپنا شیدا و والہ بنانا. اس نے بھی بائیس برس تک سررشتہ فقر کا جاری رکھا اور ایک خلق کو گرویدہ کیا. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۲). آپ کے احسانات نے مجھ کو واقعی گرویدہ کر لیا ہے۔ (۱۹۱۹ء ، جوہر قدامت ، ۱۳۷). فضلی صاحب نے میرے گھر کا پتا پوچھا اور دو ایک دن بعد مجھ سے ملنے تشریف لائے اور مجھے اپنا اور بھی گرویدہ کر گئے. (۱۹۶۳ء ، بزم خوش نفساں ، ۴۲). حبیب اشعر نے ... اپنی موہنی باتوں ، بےتکلف جوابی اور خلوص و محبت سے سب کو اپنا گرویدہ کرلیا. (۱۹۸۲ء ، مری زندگی فسانہ ، ۳۶۱).

ـــ ہونا ف م ؛ محاورہ.

دل دادہ ہونا ، کسی کی طرف مائل ہونا (گرویدہ کرنا رک کا لازم) لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ میں ... تحقیقات علمی کی غرض سے یہاں آیا ہوں تو اس قدر گرویدہ ہوئے کہ ہر لفظ سے اور ہر ادا سے شوق اور محبت کا اظہار ہوتا تھا. (۱۸۹۲ء ، سفرنامہ روم مصر و شام ، شبلی ، ۵۹). ادب خواہ کسی دور کا ہو جہاں ہمیں انسان اپنی پوری شکل و صورت اور تمام تر نفسیاتی حالتوں میں داخلی کیفیات کے ساتھ نظر آتا ہے ہم اسی کے گرویدہ ہو جاتے ہیں. (۱۹۹۱ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۴۳).

گرہ (فت نیز کس مع گ ، فت ر) امذ.

۱. ہندی جوتش کی رُو سے ایک سیارہ ، جو انسان کی قسمت پر اثر انداز ہوتا ہے ، ۹ کے ہندسے کی علامت ، انسانی تقدیر پر اثر انداز ہونے والا ستارہ ، ہندو جوتش کے مطابق یہ نو ستارے ہیں ، ۱ سورج ، ۲ چاند ، ۳ منگل ، ۴ بدھ ، ۵ برہسپت ، ۶ شکر ، ۷ سنیچر ، ۸ راہو ، ۹ کیتا ، بعض اوقات منحوس ستاروں جیسے سنیچر ، راہو ، کیت سے بھی مراد لیتے ہیں ؛ بھوت پریت کی ایک قسم جو انسان کے جسم یا دماغ پر مُسلّط ہو جاتی ہے اور اسے طرح طرح کے عوارض میں مبتلا کردیتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ پلیٹس). ۲. **(مجازاً) مصیبت ، تکلیف**

برہ کی گرہ سب گنوا وصل پائے
دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آئے
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۱۰۶).

جھڑیں تا جس انکھیاں نے بند برہ کے
او انکھیاں اجھو مبتلا گرہ کے
(۱۶۳۹ء ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۱). [س : ग्रह].

ـــ اپنا پھل کر ہی جاتا ہے کہاوت.

منحوس ستاروں کا اجتماع اپنا اثر دکھاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ آنا محاورہ.

ایسے سیاروں کا جمع ہونا جس کا نتیجہ نحوست ہے ، ادبار آنا ، نحوست آنا ، بداقبالی کا زمانہ آنا.

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی
زلف پر بھی کیا ہے سختی کی گرہ آئی ہوئی
(۱۹۰۵ء ، داغ (فرہنگ آصفیہ)).

ـــ پتر (ـــ فت پ ، سک نیز شد ت بفت) امذ.

(ہندی) **گرہ کنڈلی ، برک پھل ، برس روز تک اچھے بُرے پھلوں کا زائچہ ، لگن کنڈلی** (فرہنگ آصفیہ). [گرہ + پتر (رک)].

ـــ دشا (ـــ فت د) امث.

(ہندی) **نحوست ، ادبار ، بدطالعی ، بُرے دن ، کھوٹے دن ، کڑوے کسیلے دن** (فرہنگ آصفیہ). [گرہ + دشا (رک)].

ـــ دیکھنا محاورہ.

جنم پتری دیکھنا ، زائچہ دیکھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ کُنڈلی (ـــ ضم ک ، سک ن ، ڈ) امث.

(ہندی) **جنم پتری** (جامع اللغات). [گرہ + کُنڈلی (رک)].

گِرہ (کس گ ، کس نیز فت ر) امث.

۱. بندھن ، انٹی ، گانٹھ ، عقدہ ، گتھی.

نہ بیچو سجے مشک نالے کے تئیں
ازل تھے گرہ پا کہ طبلاں بجایا
(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷).

ڈنک سرخ نیفے کی ابھری ہوئی
گلابی گرہ ایک تہ دی ہوئی
(۱۷۸۴ء ، مثنوی سحرالبیان ، ۷۵).

قرب منعم میں پیچ و تاب کہاں
کہ گرہ رشتۂ گہر میں نہیں
(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۱). مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے. (۱۹۲۱ء ، احمد رضا بریلوی ، ترجمہ قرآن الحکیم ، ۶۱).

ہر ایک گرہ کو کھول ڈالا میں نے
ہر بند کو توڑا ہے بجز بند اجل
(۱۹۸۲ء ، دست زرفشاں ، ۱۲۰). ۲. **وہ گرہ جو سال گرہ کے دن ناڑے میں پرانی گرہوں کے بعد بطور رسم بڑھائی جاتی ہے**

کیا لوگ خوشی کرتے ہیں اس سال گرہ کی
ہاں ایک گرہ کٹ گئی اور اپنی گرہ کی
(۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳۱۰).

ہوتا اس گرہ سے بڑھے رہیں سال عمر کے
جیسے ہوں ایک تخم سے بے انتہا نہال
(۱۹۳۰ ، بیخود (محمد احمد) ، ک ، ۱۵۰). **۳. جیب ، یا کٹ ؛ (مجازاً) قبضۂ ملکیت ، تحویل.**

کتنی بار اس میں جا جا پھیر آئے
پھر اپنی گرہ کا بھی گنوا ئے
(۱۸۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۳). نہ گرہ میں ایک پیسہ نہ کوئی رفیق اگر میری نظروں کے سامنے کچھ تھا تو صرف فاقہ کشی کی پیٹ لاک اور ڈراؤنی صورت نظر آتی تھی ... دین اسلام کے نور کا وہ جھلکا تو پوری طرح سے جلوہ گرا نہ ہوا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۷۳).

جو گرہ میں تھا حریفوں نے اڑایا ہم سے نُقت
اب فقط اخبار ہیں اور من چہ گفتم او چہ گفت
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰۳). جب حیدرآباد لوٹا تو چند ہزار روپے گرہ میں تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۱۰۶). **۴. گز کا سولھواں حصّہ ، تین انگل کی چوڑائی.** تین انگشت کی ایک گرہ ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم ترجمہ ، ۳۱۸). اس کے کپڑے کی اونچائی دو گرہ ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۲۷). گزی: ایک قسم کے موٹے اور مضبوط کپڑے کو کہتے ہیں ... اس کا اس "گز" کے ناپ سے کوئی تعلق نہیں ہے جو سولہا گرہ کا ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳۷). **۵. بانس ، لکڑی یا گنے کی وہ جگہ جہاں ایک گرہ دوسری گرہ سے ملتی ہے ، لکڑی یا بانس وغیرہ کی شاخ کا کسی دوسری شاخ سے ملنے کا نشان.**

مرقد پہ میرے طرّۂ شمشاد کی طرح
پھوٹے کی نخل شمع میں بھی جابجا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۱). گرہوں کا وجود بڑی لکڑیوں میں اس قدر غیر مفید نہیں ہوتا جس قدر کہ تراشیدہ تختے اور کڑیوں میں ہوتا ہے (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۸۹). اچھے چوب کار کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ لکڑی کی قسم اس کی ماہیت اس کے رگ و ریشے اور گرہوں سے واقف ہو. (۱۹۶۵ ، کارگر ، کراچی ، جنوری فروری ، ۲۸). **۶. ہلدی ، ادرک ، سونٹھ وغیرہ کی جڑ ، گٹھی.** مسالے کی سل کے نیچے ادرک گری ہوئی ہے چھوٹی چھوٹی دو گرہیں نکال کر کتر ڈالیے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۸۳). چنانچہ جب لوگ شکار کھیلنے چلے جاتے تو عورتیں قبیلے کی جائے قیام کے نزدیک جڑیں ، گرہیں اور ترکاریاں جمع کرلیتیں. (۱۹۳۰ ، مکالمات سائنس ، ۲۰۱). **۷. غدود ، گلٹی.** ان کی اکثر انواع کے جسم میں ایک گرہ ہوتی ہے جس ایک بدبودار مادہ خارج ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم حیوانی ، ۵۳۵). **۸. بند ، جوڑ ، ہڈیوں کا جوڑ ، بند اعضا.** اس کے نیچے کی داڑھ کے نیچے ایک گرہ ہوتی ہے اور دانت بےشمار ہوتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۹۸). **۹. (i) کنڈلی.**

تونس کرائیں یہ جو کاوے کا ڈالے نقش
سمجھیں کہ بیٹھا مار کے ہے اژدہا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۲). **(ii) ابھار ، حلقہ ، دائرہ.**

کھلا ہوں اس قدر جل جل کے ہجر یار میں اے برق
گرہ ہے آگ کا مجکو شرارہ میرے آنسو کا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۶). **۱۰. گچھا ، خوشہ ، پگھل کر جمی ہوئی دھات یا دھات کی پھٹکی.** جب اوس نے آگ دی پارہ تو اوڑ گیا چاندی ڈھل کر گرہ ہو گئی. (۱۸۶۹ ، جوہر عقل ، ۵۹). **۱۱. پیشانی کا بل ، شکن ، چین جبیں.**

لے تھی شکن جبیں پہ نہ ابرو پہ تھی گرہ
تیروں سے غازیوں کی قبائیں بنیں زرہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۴۳). بادشاہ کا برا حال تھا ، غصے سے چہرہ تمتمایا ہوا ، ابروؤں میں گرہ ، زبان پر گالیاں ، دل و دماغ اس کے قابو میں نہیں ہی نہیں. (۱۹۲۸ ، روشنی ، ۹۳). **۱۲. بند کے اخیر کا شعر ، ٹیپ کا شعر ، مصرع طرح پر مصرع لگا کر بنایا ہوا شعر.** ساری گفتگو میں گرہ کا مصرعہ وہی ہوتا تھا. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۳).

وطن تو یہ مسلط ہیں یہ افراد ایسے
مصرع تازہ کی ہو جیسے کہ پامال گرہ
(۱۹۵۵ ، ضمیر خامہ ، ۲۹۵). **۱۳. برچھی کا وہ حصّہ جس میں سنان لگی ہوتی ہے.**

غل تھا کہ وہ چمکتی ہوئی برق یہ گری
برچھی سے اڑ گئی ہو سناں یہ گرہ گری
(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)). **۱۴. کدورت ، رنج ، ملال.**

تڑپ کر دم نکل جائے مگر کھلتا نہیں ممکن
تری دل کی گرہ ناکا ہے میرے زخم پنہاں کا
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳). **۱۵. سال ، دولت (جیسے: اس کو گرہ کا بل ہے (فرہنگ آصفیہ)). ۱۶. لکنت.**

گفتگو یہ سر جھکا کر شرمگیں انداز سے
یہ گرہ ہر لفظ میں رُکتی ہوئی آواز سے
(۱۹۲۵ ، نقش و نگار ، ۳۳). **۱۷. پیچیدگی ، مشکل ، دشواری.**

ہے یہ عجب گرہ کہ رُخ اہل دہر پر
کھولا در امید تو کی بستہ راہ بیم
(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۱۳۵). وہ گرہیں جو شروح و حواشی میں پیدا کر دی تھیں. (۱۹۹۰ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۶۶). **۱۸. (کُشتی) ایک داؤ.** دوسرا سلام داہنا پاؤں اور داہنا ہاتھ آگے (بڑھا) کر تھاپیہ پر کھڑا ہوئے ... اور اس اور گرہ کرکے سلام لیوے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۴۴). طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... گرہ. (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). **۱۹. (موسیقی) سُروں کی ترتیب وار آواز کے درمیان کا وقفہ ، مقررہ تال ، جہاں سے دوبارہ سُر یا راگ بجانے کو لوٹیں ، سم** (ا ب و ، ۳ : ۶۵). تال کے دس پران یعنی اصطلاحیں مقرر کی ہیں ، اول کال دوم مارگ ... پنجم گرہ ... دہم پرستار. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۸۶). **۲۰. (پتنگ سازی) بے قاعدہ کٹائی سے ورق کی سطح جو کہیں کہیں موٹی ہو جاتی ہے وہ اصطلاحاً گرہ کہلاتی ہے** (ا ب و ، ۳ : ۴۳). **۲۱. (نفسیات) ذہنی پیچیدگی ، ذہنی الجھاؤ.** جب کسی گرہ کی جذبی کیفیت بہت شدید ہوتی ہے تو اس سے شعور میں جو عمل ہوتا ہے وہ اسی لحاظ سے بہت شدید ہو جاتا ہے. (۱۹۲۵ ، نفسیات و جنون ، ۹۳). [ف]

---اَبرُو کسی اضا (---فت ا ، سک ب ، و مع) امث.
چینِ ابرو ، ابرو کی شکن ؛ (مجازاً) تُرش روئی.

ناخنِ پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آئے
گرہ ابروِ خوباں کی حقیقت کھل جائے

(۱۹۰۵ ، محسن کاکوروی (نوراللغات)). [گرہ + ابرو (رک)].

---باز امذ ؛ صف.
ایک کبوتر جو پرواز میں قلابازیاں کھاتا ہے.

بازی بنا بنا کر کرتا ہوں صید سب کو
یہ باز نہیں کبوتر گرداں ہے گرہ باز

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۶).

کھائیں کبوتراں گرہ باز کی طرح
سینہ سے آن کر سرِ دوش ہوا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). صحرائی گرہ باز کبوتر کے جوڑے ... ارک کے درختوں پر بیٹھے باہم اظہارِ عشق و محبت کر رہے ہیں (۱۸۹۸ ، ایامِ عرب ، ۱ : ۱۳۲). یہ گرہ باز دیکھنے کابل ہے (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۸). گرہ باز اڑان کے کبوتر ہیں ، ان کی ہوتی دیر تک اڑنے اور اپنے ہی گھر اترنے میں ہے (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۵۶). [گرہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
قلابازی. وہ ان ماہ پیکروں کے چوسر اور شطرنج کھیلنے اور ان سیم بروں کی گرہ بازی اور بانسے پھینکنے پر شیفتہ اور مدہوش ہو جاتا تھا (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۲۵۹). غزل سے زیادہ لفظی گرہ بازیوں اور سطحی ہرزہ سرائیوں کا موقع کسی اور صنفِ شاعری میں نہیں ہے (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۲۹). [گرہ باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گرہ لگانا ، گانٹھ لگانا** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **کسی بات کو یاد رکھنے کے لیے رومال یا پگڑی وغیرہ میں گانٹھ لگانا ، بخوبی یاد رکھنا ، دل پر نقش کر لینا.**

اجاج نے تب سکھے دوالیا
سحر کی گرہ باند پک میں دیا

(۱۷۵۰ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۵۵). جو آپ نے فرمایا انھوں نے گرہ باندھا (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۷۳). میں نے تو اسی دن سے گرہ باندھ لی ، چاہے اپنی چیز ہو یا پرائی ، جہاں سے اٹھانا وہیں رکھنا (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۱۷). انہوں نے ذہنی طور پر یہ بات گرہ باندھ لی کہ سیاست داں اتنی کڑی سزا پذیر جنس نہیں ہیں (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۸۲۶). ۳. **نقدی کی طرح سنبھال کر احتیاط سے رکھنا** (نوراللغات).

---بُر (---ضم ب) امذ.
وہ شخص جو لوگوں کی جیب کتر کر مال نکالے ، جیب کترا

گرہ بر نہیں میں اُچکا نہیں
یہ لے بھاگا تھا میں کوئی تاؤلیں

(۱۸۵۹ ، سحرِ اختر ، ۱۳۸). [گرہ + ف : بر ، بریدن - کاٹنا].

---بستہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
گانٹھ دار ، گٹھیلا ؛ (مجازاً) دشوار گزار ، پہاڑی علاقہ اسلام کو پھیلنے پھولنے کے جو مواقع یہاں نصیب ہو سکے تھے وہ گرہ بستہ و ریگ زدہ بلوچستان میں ممکن نہ تھے (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی تا دسمبر ، ۲۵). [گرہ + ف : بستہ ، بستن - باندھنا].

---بند (---فت ب ، سک ن) صف.
۱. **گانٹھ دار ، جس میں گانٹھ لگی ہو ؛ (مجازاً) مشکل میں پھنسا ہوا ، الجھنوں میں گرفتار.**

شربتے کی طرح دل ہے گرہ بند
کسی عقدے سے اسکے وا نہ پایا

(۱۸۶۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۶۱). ۲. **(مجازاً) مضبوط ، مستقل ، پکا.** اگر اس نقشہ سے رفاہ اور فلاح رعایا ... اور بقلہ نامی سرکار ہو گی اسے گرہ بند اور مستمر کرے گا و الا جس میں درستی ان امور کی متصور ہوگی عمل کیا جائے گا (۱۸۹۶ ، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ ، ۲۰۷). ۳. **(مجازاً) پھنسا ہوا ، اٹکا ہوا.** لقمہ حلق میں گرہ بند ہو کر رہ گیا (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۹۶ب). [گرہ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---بند ہونا محاورہ.
عقد بندھنا ، بندھن میں بندھنا ، شادی کی گرہ میں بندھنا

بہت خوش وضع تھا بھائی کا فرزند
ہوئی ساتھ اس کے شادی کی گرہ بند

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۲۲).

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.
گانٹھ لگانا ، دری قالین وغیرہ کی دستی بُنائی میں ہنرمندی سے سوت یا اُون کے ریشوں کو ڈوریوں سے باندھنا. قالینوں کی گرہ بندی میں اپنے استاد سے بھی کوئے سبقت لے گیا (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۳۸۸). [گرہ بند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پر گرہ پڑنا محاورہ.
پیچ پر پیچ پڑنا ، بل پر بل پڑنا ؛ رنج پر رنج بڑھنا ، رنجش زیادہ ہو جانا.

نہ بات کی لبِ شیریں سے یار نے اک دن
پڑی گرہ پہ گرہ دل میں نیشکر کی طرح

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۰).

---پر گرہ ڈالنا محاورہ.
بل پر بل دینا ، پیچ پر پیچ لگانا.

پسندِ طبع ہے اے شانہ خیال گرہ
کر اپنی زلفِ معقد گرہ پہ ڈال گرہ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۱۷).

---پڑ جانا / پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
گتھی پڑنا ، اُلجھنا ، گانٹھ پڑنا. قینچی کے بیچ میں جھول یا سلوٹ نہ رہ جائے تاکہ گرہ نہ پڑ جائے (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۶۱). ۲. **گانٹھ لگنا**

ہر لحظہ پیش چشم وہ تصویر ہے کھڑی
اٹھارہویں برس کی گرہ اس برس پڑی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۹ : ۱۸۱)۔ **۳. کسی کی طرف سے کسی کے دل میں رنجش پیدا ہونا ، دل میں فرق آنا ، عداوت ہونا.**

چین ابروئے سخن میں میرا جیو الجھا ہے
دل کھلے گر کبھی دونوں میں گرہ پڑ جاوے

(۱۷۷۵ ، عزلت (نکات الشعراء ، ۹۳))۔

گرہ جو پڑ گئی رنجش میں وہ مشکل سے نکلے گی
نہ ان کے دل سے نکلے گی نہ میرے دل سے نکلے گی

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۲۲)۔

جبیں کے بل بھی کھلیں ، پیچ زلف کے بھی مٹیں
گرہ پڑی ہوئی دل کی کہاں نکلتی ہے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۰۳)۔ بس یہیں سے ہمارے تعلقات میں گرہ پڑ گئی۔ (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۳۵)۔ **۴. مسئلہ پیدا ہونا ، کام میں پیچیدگی پیدا ہونا ، مشکل پیش آنا ، رکاوٹ پڑنا.** جب سلطنت کے کسی کام میں مشکل گرہ پڑتی اوس کی ناخن تدبیر سے کھلتی۔ (۱۸۹۷ ، کارنامۂ جہانگیری ، ۲۷۶)۔

عیش کا رنگ جمانے کو گرہ پڑتی ہے
گل مقصود کھلانے کو گرہ پڑتی ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۹۰)۔ اسے قسمت کی ستم ظریفی سمجھیے یا اس عہد زوال کی کرشمہ سازی کہ غالب کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی گرہ پڑ جاتی اور انہیں اپنے مدعا کے حصول میں سالہا سال دفتروں کے چکر کاٹنے پڑتے۔ (۱۹۸۹ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۷)۔ **۵.** (بنی سازی) **ورق کا کتائی میں کہیں کہیں موٹا رہ جانا** (ا پ و ، ۳ : ۴۳)۔

---پیشانی (---ی مع) صف.
تیوری چڑھائے رہنے والا ، تُرش رُو ، بدماغ (ماخوذ: نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گرہ + پیشانی (رک)]۔

---ٹٹولنا محاورہ.
مال و دولت کی طلب کرنا ، دوسرے کا مال لینے کی کوشش کرنا.

شیریں ادائے دہر طلب گار مال ہیں
سب کی گرہ ٹٹولتے ہیں نیشکر فروش

(۱۸۸۱ ، منیر شکوہ آبادی (نوراللغات))۔

---دار صف.
۱. بہت سی گانٹھوں والا ، بل کھایا ہوا ، گٹھیلا.

سو یوں بھہ کے اقرار لے استوار
دیا کاڑ یک ریسماں گرہ دار

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۷۷)۔

مدتیں ہوئیں کہ ہوا خانۂ زنجیر خراب
بستۂ زلف گرہ دار ہوں کن کا ، اُن کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۵)۔ یہ درخت ... مستقیم القد ہے یعنی کہیں سے ٹیڑھا اور گرہ دار نہیں ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۹۹)۔ لاٹھی کا ٹیڑھا پن اور گرہ دار ہونا اس حقیقت کا اعلان تھا کہ فن طب کے بے شمار شعبے و محکمے ہیں۔ (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۳۶)۔ امیر خالم نے میرا سفر میں یورپ کے سفر کی جزئیات کو اس طرح سمیٹا ہے جیسے نرم اون سے گرہ دار سوئیٹر بن رہی ہوں۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۱۸)۔ **۲. پیچدار ، الجھا ہوا ، مشکل.** اس مقصود کو شاعر نے ایسا پلٹ کر بیان کیا جس سے معنی غلیظ اور گرہ دار ہو گئے۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۲۰۸)۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کی نفسیات لکھنے والے کی نفسیات سے زیادہ گرہ دار ہوتی ہے۔ (۱۹۶۱ ، پردیسی کے خطوط ، ۸)۔ [گرہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

---دار جڑیں (---فت ج ، ی مع) امث ، ج.
(نباتیات) **گٹھیلی جڑیں ، گانٹھوں والی جڑیں ، آپس میں بل کھائی جڑیں.** بعض پھلی والے پودوں مثلاً سیم ، مٹر سینھی وغیرہ کی جڑوں پر چھوٹی چھوٹی گرہیں پائی جاتی ہیں ، ایسی جڑوں کو گرہ دار جڑیں کہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۳۰)۔ [گرہ دار + جڑیں (جڑ (رک) کی جمع)]۔

---دار ہاتھ امذ.
پیچدار داؤ ، پیچ ، مشکل وار. جب کبھی کالدیو کوئی گرہ دار ہاتھ چلاتا یا کوئی پیچ دار وار بچا جاتا تو لوگوں کی گردنیں خودبخود اٹھ جاتیں۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۲۷)۔ [گرہ دار + ہاتھ (رک)]۔

---دَرگرہ (---فت د ، سک ر ، کس گ ، کس نیز فت ر) مف ؛ صف.
گانٹھ پر گانٹھ لگی ہوئی ، پیچ در پیچ ؛ بہت مشکل ، پیچیدہ.

کیوں کر یہ کار عشق گرہ در گرہ نہ ہو
یاں دل گرہ کی شکل ہے اور واں دہن گرہ

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۶۷)۔

تقدیر جو نہ ہوتی گرہ در گرہ مری
دیتے وہ میری عقدہ کشائی میں ڈھیل کیوں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۵۲)۔ [گرہ + ف : در (حرف جار) + گرہ (رک)]۔

---دینا محاورہ.
۱. گانٹھ لگانا ، گرہ باندھنا. لاعلاج نہ تیغ آئے انو کے دلاں ، انو کیاں انکھیاں اُنو کے کاناں قدرت سوں باندہ کر غفلت کی دی گرہ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲)۔

یک عمر بعد گھر مرے آیا حجاب سے
دے شوخ سر سے پانوں تک اپنے بسا گرہ

(۱۷۹۹ ، دیوان جندا ، ۵۳)۔

عزیز اصلا نہیں سرمایہ ہمت کو کہ دریا نے
گرہ دیکر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۳)۔

خدا جانے کیا اُس صنم نے کہا گرہ دی برہمن نے زنّار میں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بےنظیر ، ۲۴۳)۔ **۲. کسی بات یا کسی کام کے یاد رکھنے کے لیے کمربند یا کسی کپڑے کے کونے میں گانٹھ لگانا.**

مجھ کو یقیں ہے بات مری بھول جائیں گے
دیں گے گرہ اگرچہ وہ سو بار بند میں
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۷۶).

نہ بھولیں وعدہ کر کے آپ کل تک
گرہ دے لیجئے بندِ قبا میں
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۹). ۳. **سالگرہ کی تقریب پر ایک گرہ اور سرخ تاگے میں باندھنا.** تاریخ ولادت کا خیال رکھ کر ہر سال اس تاریخ میں دعوت کیا کرتے ہیں اور ڈوری میں ایک گرہ دیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۹۰).

ـــــ ڈالنا محاورہ.
۱. **گتھی ڈالنا ، گانٹھ ڈالنا ؛ مشکل پیدا کرنا.**

گرہ جو کام میں ڈالے ہے پنجۂ تقدیر
محال کیا کہ کھلے وہ بہ ناخنِ تدبیر
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۹).

یہ عقدہ مثلِ ابروے خوباں کینہ جو
ہے ڈالتا بہ ناخنِ عقدہ کشا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). اس کے سیاسی نتائج اور قومی امور کا تجزیہ تاریخ میں کچھ اور گرہ ڈال گیا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۸۳). ۲. **رنجش رکھنا ، کدورت رکھنا ، کینہ رکھنا.**

پلکوں سے بلائیں بھی میں نے تو نہیں لی تھیں
کیوں دل میں گرہ تو نے اے زلفِ دوتا ڈالی
(۱۹۲۷ ، معراجِ سخن ، ۵۴). وہ ان لوگوں میں نہ تھے جو کسی معاملے میں کسی اختلافِ رائے کو بہانا بنا کر دل میں گرہ ڈال لیتے ہیں. (۱۹۷۵ ، محمود حسن ، خطبات محمود ، ۳۲).

ـــــ ڈھیلی کرنا محاورہ.
پیسہ خرچ کرنا. دو مدیں ایسی دکھائی دیں جن میں انھیں ضرور اپنی گرہ ڈھیلی کرنی پڑتی تھی. (۱۹۶۳ ، بزمِ خوش نفساں ، ۷۰).

ـــــ رکھنا محاورہ.
رنجش یا کدورت رکھنا ، کینہ رکھنا.

نہ کھلا عقدہ یہ اے شانہ کہ ہم سے دل میں
کیوں گرہ رکھتی ہے وہ زلفِ گرہ گیر عبث
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۷۷).

ـــــ رہنا محاورہ.
۱. **بند رہنا ، رکا رہنا ، اٹکا رہنا ، بے تکلف نہ ہونا.**

رو دیا میں شکلِ شیشہ کبھی کھول کر نہ دل
میرے گلو میں گریہ ہمیشہ رہا گرہ
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۲). ۲. **محجوب رہنا.** آپس میں کھلے نہ شرم سے وہ ۔ خاطر کی طرح گرہ رہے وہ. (۱۸۳۸ ، گلزارِ نسیم ، ۷).

ـــــ سُلجھانا محاورہ.
مشکل حل کرنا ، مسئلہ کو سلجھانا. ہمیں مسئلے کی گرہیں سلجھانے کے لیے ایک نیا اپروچ اختیار کرنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۰۷).

ـــــ سے م ف.
جیب سے ، پاس سے (اپنی ، تمھاری ، ان کی وغیرہ کے ساتھ). میں نے خاص اپنی گرہ سے اس کو خریدا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۶۱۷). اپنی گرہ سے تین ہزار روپیہ خرچ کر کے ایسا ہی بنوا دیا جیسا کہ پہلے بنا ہوا تھا. (۱۹۲۰ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۱۰۹). وہ بورڈنگ کا خرچہ اور کالج کی فیس اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۳).

ـــــ سے جانا محاورہ.
اپنی جیب سے خرچ ہونا ، ذاتی نقصان ہونا.

زباں سے حرفِ نیک کا یہ تیسیر بھی نہیں کہتے
اگرچہ کچھ نہیں جاتا گرہ سے کہنے والوں کا
(۱۸۴۳ ، دیوانِ شادان ، ۱ : ۱۵).

دل کو دے کر جو بیٹھ رہتا ہے
پندگو کی گرہ سے کیا جاتا
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۲۵).

بکتے بکتے تو تو اے ناصح مرا سر کھا گیا
دل گیا میرا تو پھر تیری گرہ سے کیا گیا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹).

ـــــ سے کھونا محاورہ.
اپنا مال گنوانا ، اپنا نقصان کرنا.

خدا کا مال ہے جاں اور دل ہے دلبر کا
دھرا ہی کیا ہے جو عاشق گرہ سے کھوتا ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۳۹). اب کے داؤں میں جو کچھ گرہ سے کھویا ہے سب جیتے لیتا ہوں. (۱۹۲۴ ، خونِ راز ، ۸۳).

ـــــ سے مال جائے آدمی عقل نہ گنوائے کہاوت.
دولت پر عقل کی برتری ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں. تو نے شاید سنا نہیں تو کچھ پڑھا گیا نہیں ، مثل ہے گرہ سے مال جائے آدمی عقل نہ گنوائے. (۱۹۰۱ ، راشد دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۲۰۰).

ـــــ کا بَل امذ.
دولت اور مال کا گھمنڈ یا زور ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کا پُورا صف مذ (شاذ).
دولت مند ، مال دار ، گانٹھ کا پورا.

یہ سیم تن اس سے کٹتے ہیں روز فدوی
جس کو گرہ کا پورا زردار جانتے ہیں
(۱۷۷۳ ، فدوی لاہوری ، د (انتخاب) ، ۲۹).

ـــــ کاٹ صف ، مذ گرہ کٹ.
جیب کترا ، یا کٹ مار. ایک طرف چور گرہ کاٹ گرفتار ہوتے ہیں ، کوئی کسی کی جیب کاٹتا تھا کوئی کسی کا رومال شالی کھینچ کر لے بھاگا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۳۶). [گرہ + کاٹ (کاٹنا (رک) سے امر)].

ـــــ کاٹنا محاورہ.
جیب کترنا ، کسی کی جیب سے مال چُرانا ؛ چھپ کر فائدہ اٹھانا.

ترا غمزہ ہے وہ طرار جب گلشن میں آتا ہے
کلیوں کی جیب کتری ہے گرہ کاٹی ہے شبنم کی
(۱۸۶۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۶۶).

فطرت کے ہیکل میں نقب زن ہے قلزم
ذرے کی گرہ کاٹ رہا ہے خورشید
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۵۷).

میں نے تو حریفوں کی گرہ بھی نہیں کاٹی
معجون خوشامد نہ چٹائی ہے نہ چاٹی
(۱۹۸۵ ، شوخی تحریر ، ۷۳).

ـــــ کا جانا محاورہ.
رک : گرہ سے جانا.

کمال اب بےقراری ہے دکھا اے یار منہ اپنا
کبھو کیا گرہ کا جاتا ہے میرے پاس آنے سے
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (کمال) ، ۳۳۰).

جب گتھی کھولی زلف کی تب میں وہ بیگانہ ہوا
تیری گرہ کا کیا گیا میں سب میں بیگانہ ہوا
(۱۷۸۰ ، مظہر جان جاناں ، کلام ، ۲۹۵). خالی وعدوں میں تو گرہ کا کچھ جاتا نہیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۷۰).

ـــــ کا خسارا / خسارہ امذ.
اپنا نقصان ، اپنی گرہ سے جانا ، ذاتی نقصان.

پور پور انگلی دکھیں گی وہ تراشیں گے اگر
نیشکر کی تو گرہ کا نہ خسارا ہو گا
(۱۸۹۲ ، شعور (نورالغات)).

ـــــ کا دیجئے پر ضامن نہ ہوجئے کہاوت.
کسی کی ضمانت نہیں دینی چاہیے ، اس سے بہتر یہ ہے کہ اپنی جیب سے روپیہ دے دے ، ضمانت کی مذمت میں بولتے ہیں (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ نورالغات).

ـــــ کا دیجیے پر عقل نہ دیجیے کہاوت.
مشورہ نہیں دینا چاہیے روپیہ دے دینا چاہیے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الغات).

ـــــ کا دینا اور جوتیاں کھانی کہاوت.
اپنا پیسہ بھی خرچ کرنا اور بےعزتی بھی سہنا کے موقع پر مستعمل. اس کو کہتے ہیں گرہ کا دینا اور جوتیاں کھانی ، کیسی بےغیرتی ... کہ خدا بچائے. (۱۹۰۹ ، صبح زندگی ، ۱۰۷).

ـــــ کا کھل جانا / کھلنا محاورہ.
ذاتی نقصان ہونا ، پلے سے جانا ، جیب سے نکلنا ، انٹی سے نکلنا ، گانٹھ کا جانا (نورالغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کا کھول لینا محاورہ.
کسی سے کچھ چھین لینا (نورالغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کا کھونا محاورہ.
اپنا نقصان کرنا ، ذاتی نقصان کرنا ، اپنا مال کھونا.

جوں غنچہ اب اس چمن میں آ کر
کچھ اپنی گرہ کا کھو گئے ہم
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعراء (امام بخش) ، شوق ، ۵۹۷).

رقیب ان کو میری طرح دل نہ دیں گے
وہ اپنی گرہ کا نہیں کھولنے والے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۹۳).

ـــــ کٹ (ـــــفت ک) امذ ؛ ـــــ گرہ کاٹ.
جیب کترا ، یا کٹ مار. ان کی خوبیوں کا اعتراف کرنا ویسا ہی مشکل امر ہے جس طرح کہ گرہ کٹ کی چابک دستی یا عرب نیزہ بازوں کی شہسواری. (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۱۱۱). بینکوں کے باہر گرہ کٹ تاک میں کھڑے رہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۷). [گرہ + کٹ (کاٹ (رک) کی تخفیف)].

ـــــ کٹ کا بھائی گٹھ کٹ کہاوت.
چور کا بھائی گرہ کٹ ؛ ایک جیسے بدمعاش (جامع اللغات).

ـــــ کرنا محاورہ.
کبوتر کا پلٹے کھانا ، قلا بازی کھانا.

کرتا ہے یوں گرہ اب آنسو سر مژہ پر
بازی سے جوں کبوتر اسے کجکلاہ اولٹے
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۸۸).

ـــــ کشا (ـــــضم ک) صف.
گانٹھ کھولنے والا ؛ گتھی سلجھانے والا ؛ مشکل حل کرنے والا ، مشکل کشا.

تب مرگ کی گانٹ آپ کھل جائے
جس وقت گرہ کشا ہو کھل جائے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱۰). ناخن پنجۂ عطا رشتۂ امید کا سر دست گرہ کشا ہے. (۱۸۴۳ ، سرور سلطانی ، ۳).

اس درد کی یہ دوا نہیں ہیں
ناخن یہ گرہ کشا نہیں ہیں
(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۲). علم انسان کی الجھنوں کا گرہ کشا ہے. (۱۹۸۹ ، تماشا طلب آزار ، ۱۸۳). [گرہ + ف : کشا ، کشادن ـ کھولنا ، کھلنا].

ـــــ کشائی امث.
گانٹھ کھولنا ، مشکل حل کرنا ، مشکل کشائی.

دل ہوا خون خیال ناخن یار
تو نے اچھی گرہ کشائی کی
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۳). فلسفۂ جدیدہ ان چیزوں کی گرہ کشائی جہاں تک کر سکتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے. (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۰). سفر سعادت کے دوران منصب علی خان کے باطن کی گرہ کشائی کی صورت نظر نہیں آتی. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۴۷). [گرہ کشا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کھانا محاورہ.
۱. **گانٹھ لگنا ، باہم مل جانا ، پیوستہ ہو جانا.**

ولے یہ بات اندیشے میں کب آئے
کہ عشق و وصل یک جا کہ گرہ کھائے

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٨٩). **٢. (کبوتر کا) الٹے کھانا ؛ قلا بازی کھانا.**

کھائیں کبوتراں گرہ باز کی طرح
سینہ سے آن کر سر دوش ہوا گرہ

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٨٢).

۔۔۔ کُھلْنا ف ل ؛ محاورہ.

١. گانٹھ کھلنا ، عقدہ وا ہونا ، گتھی سُلجھنا ؛ مشکل کام کا آسان ہو جانا ، مسئلہ حل ہونا.

کھلی جب گرہ بند ہستی کی تجھ سے
تو عقدہ کوئی پھر نہ مشکل رہے گا

(١٧٩٤ ، دیوان بیدار ، ٣).

نہ کھلی ناخنِ تدبیر سے قسمت کی گرہ
ہم کو عقدہ بھی ملا ہائے تو مشکل ہو کر

(١٨٦٨ ، گلزار داغ ، ٩٣). لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان جوابات سے اشکال کی اصلی گرہ نہیں کھلتی. (١٩٢٣ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٨٧). ہوا کی گرہ بھی کھل گئی ! میں بھی آزاد ہو گیا (١٩٨٦ ، جوالاپا ، ٩٣). **٢. شگفتہ ہونا ، گھٹن دور ہونا.**

ابرو دکھائیے یار تو دل کی گرہ کھلے
موقوف قفل کی ہے کشایش کلید پر

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ١٨٠).

جمی تھی برگ برگ پر جو گرد اب وہ دُھل گئی
کلی کلی نکھر گئی گرہ دلوں کی کُھل گئی

(١٩٢٢ ، مطلع انوار ، ١٢٨).

خالی ہنر سے تھی کسی نوخیز کی نظر
دل کی گرہ جو آج کھلی بھی تو کیا کھلی

(١٩٦٨ ، غزال و غزل ، ٥٧). **٣. جیب کتری جانا ؛ ذاتی نقصان ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

۔۔۔ کھولْنا ف م ؛ محاورہ.

١. (أ) گانٹھ کھولنا ، بندھی ہوئی چیز کھولنا.

غم گیسو میں اپنے تو گرہ کھول
کھلے تا عقدۂ مشکل کسی کا

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ١٥١).

گردش میں چشم مست کی ہو دل مرا گرہ
اور کھولے ہائے دانہ کی یوں آشنا گرہ

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٨١). شرفو گرہ کھولتا ہے اور کچھ سکے نکال کر ماسٹر صاحب کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے. (١٩٧٥ ، خاک نشین ، ٣٥). **(ب) عقدہ وا کرنا ، گتھی سلجھانا** کھولے ہیں اس بات کی گرہ ، کھینچے ہیں ... دلیا آشرالہ کی زراعت ہے (١٩٣٥ ، سب رس ، ٢٦).

عزیز القدر اور حبیبہ ہیں کیا
تو اس راز کی وہ بھی کھولیں گرہ

(١٧٩٣ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ٤٧). و مسائل جن کی گرہ نہ اور مذہب دونوں میں سے ایک بھی نہ کھول سکا ان میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے. (١٩٠٣ ، مقالات شبلی ، ١ : ٢٦).

ذکر وطن میں محو ہیں فکر وطن سے دور
الجھا ہے یہیں بات گرہ کھولتے نہیں

(١٩٨١ ، ناچرا ، ٣٠). **٢. دل کی کدورت یا رنجش دور کرنا.**

گاہک ہے محبت کا اگر دل کی گرہ کھول
کچھ مفت تو سودا نہیں یہ اونچی دکان کا

(١٨٢٣ ، دیوان شاداں ، ١ : ٢٣).

عدو کے دل کی گرہ اک ادا میں کھول گئے
وہ کیا چھپاتے ہیں ہم اک نظر میں تول گئے

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٥٧). **٣. مشکل حل کرنا ، عقدہ کشائی ، گتھی سلجھانا.**

چندا کو دوجہان کی خوبی نصیب ہو
کھولے کرم سے اپنے مشکل کشا گرہ

(١٧٩٩ ، دیوان چندا ، ٣٥). سخاوت کے ہاتھ سے ہر گرہ کو کھولا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٢٠٧). **٤. کلی کھلانا.**

کھولی گرہ جو غنچے کی تو نے تو کیا عجب
یہ دل کھلے جو تجھ سے تو ہو اے صبا عجب

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣١).

چمن میں جا کے گرہ تو نے غنچہ کی کھولی
پر اپنا عقدۂ دل تجھ سے اے صبا نہ کھلا

(١٨٣٩ ، کلیات ظفر ، ٢ : ٢).

۔۔۔ گانٹھ کی کھونا محاورہ.

اپنا روپیہ ضائع کرنا ، اپنا مال کھونا. اے بادشاہ یونہی سے آدمی فائدہ حاصل کرتا ہے جب گرہ گانٹھ کی کھولی تو فائدہ کس سے حاصل کرے گا. (١٨٨٢ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ٤١).

۔۔۔ گانٹھ کھولْنا محاورہ.

اپنا خرچ کرنا ، اپنی گرہ سے خرچ کرنا.

کسی ممسک سے نہ رکھ داد و دہش کی امید
کھولنا اپنی گرہ گانٹھ کبھو کیا جانے

(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٢٢٢).

۔۔۔ گانٹھ میں م ف.

کسی کے پاس ، کسی کے قبضے میں ، کسی کے تصرف میں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ گیر (۔۔۔ی مع) صف.

بل کھائے ہوئے ، پیچیدہ ، حلقہ دار ، مڑا ہوا

کیا اس زلف کو کس نے گرہ گیر
ہوئی جو ماہ کے گردن کی زنجیر

(١٧٩٢ ، عشق نامہ ، نگار ، ٥). کبھی تمہیم ہم شمشیر و خنجر کا خوف کھانے لگے دل کی الوھیٔ کو کمند گرہ گیر سمجھیے (١٨٨٨ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ١٩١٨). [گرہ + ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا]

۔۔۔ لگانا ف م ؛ محاورہ.

١. گانٹھ باندھنا ، گانٹھ دینا

انجم سے تیری سالگرہ کے لئے فلک
ہر سال کہکشاں میں ہے دیتا لگا گرہ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۳)۔ یہ کہہ کر یاد داشت کے لئے کپڑے میں ایک گرہ لگا دی۔ (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۴۳)۔ ایلچی تازہ ترین ڈاک رسی کے ایک سرے میں گرہ لگا کر باندھ دیتا تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۵)۔ ۲۔ (شاعری) **ایک مصرع پر دوسرا مصرع لگانا ، تضمین کرنا۔**

جرأت غزل اک اور ملا تو کہ کہیں سب
کب ایسی گرہ اور غزل خواں نے لگائی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۱۳)۔ اسی طرح تضمین اور گرہ لگانا بھی ان کا حق تھا (۱۹۵۴ ، دیوان صفی ، ۱۳)۔ مصرع طرح کو بالعموم مصرع ثانی مان کر اس پر گرہ لگائی جاتی ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۴۸)۔ ۳۔ **مضبوط کرنا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۴۔ (ہندو) **معاملہ بنانا ، سودا کرنا ، سودا بنانا** (فرہنگ آصفیہ)۔

---لگ گئی فقرہ۔
بات طے ہوگئی ، معاملہ ٹھہر گیا ، قیمت مقرر ہوگئی (جامع اللغات)۔

---لگنا ف م ؛ محاورہ۔
۱۔ **گانٹھ لگنا۔**

دل کیا کھلے مرا کہ تری زلف کی طرح
مضبوط اک گرہ ہے گرہ پر لگی ہوئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۱)۔ شرفو آتا ہے ہاتھ میں اک رومال ہے جس میں گرہ لگی ہے۔ (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۵۳)۔ ۲۔ **عمر کا سال شروع ہونا۔**

ہے پانچ سات کے رہی راحت نہیں مجھے
جس سال سے لگی ہے گرہ بارہویں مجھے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات))۔ ۳۔ (شاعری) **ایک مصرع پر دوسرا مصرع لگنا ، تضمین ہونا۔**

گرہ جبیں جبیں کتنی لگی برجستہ
خوب تضمین ہوئے مصرع ابرو دونوں

(۱۸۹۷ ، رشک (نوراللغات))۔

---مُوئے کَمَر کس اضا (---و مع ، فت ک ، م) امث۔
(کنایۃً) **ناف۔**

ناف کو سب گرہ موئے کمر کہتے ہیں
ہم اُسے حسن کے دریا کا بھنور کہتے ہیں

(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات))۔ [گرہ + مُو (رک) + ے (حرف اضافت) + کمر (رک)]۔

---میں م ف۔
پاس ، تحویل میں ، قبضے میں ، پلّے۔

لے بحر کیا حباب صفت سر اوٹھائیے
اپنی گرہ میں کیا ہے سوائے ہوا و حرص

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۷)۔

افسوس کوئی نیکی گرہ میں نہیں مری
لمبے سفر کے واسطے زاد سفر نہیں

(۱۹۳۸ ، ترانۂ مسرت ، ۱۱۰)۔

---میں باندھ (کر) رکھنا محاورہ۔
۱۔ **بہت حفاظت سے رکھنا ، سنبھال کر رکھنا ، ہر وقت خیال رکھنا۔**

جانی ہے قدر ساقی دل جن نے جوں گہر
رکھتا ہے باندھ کر وہ گرہ میں صفا کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۰)۔

صدف سے بھی نہ نکلے شرم آئی تیرے دانتوں سے
گرہ میں باندھ رکھیں موتیوں نے آبرو برسوں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۲)۔ ۲۔ **اچھی طرح یاد رکھنا۔**

جو سمجھے خضر تو قول شہید الفت کو
گرہ میں باندھ رکھے عمر جاوداں کی طرح

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۰۸)۔ دوسرا ملازم : ایسے من چلوں کے وعدے کا کوئی بھروسہ نہیں گرہ میں باندھ رکھو وہ ضرور آئے گا۔ (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۶۰)۔

---میں باندھنا محاورہ۔
۱۔ **کسی چیز کو اپنے قابو میں کر لینا ، قبضے میں لینا۔**

گرہ میں تو وہ حیف نس باندنے
بیاباں میں جنگل میں تو ناندنے

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۵))۔

گرہ میں باندھ لاتی ہوئے گیسو
بگڑنا اس میں کیا بادِ صبا کا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۸)۔ ۲۔ **یاد رکھنا**

کلام تلخ بھی شیریں لبوں سے سن اے بحر
گرہ میں باندھ نہ بات اوس کی نیشکر کی طرح

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱)۔

چھوڑ کر گیسو نہ پھرنا رات کو
تم گرہ میں باندھ لو اس بات کو

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۶)۔ جی ہاں ! ہم آپ کی بات گرہ میں باندھ لیں گے۔ (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۲۵)۔

---میں پیسہ ہونا محاورہ۔
روپیہ پاس ہونا ، مال دار ہونا ، دولت مند ہونا ، صاحب ثروت ہونا

جبتک تھے گرہ میں احمقوں کے پیسے
سب کہتے تھے اُن کو آپ ایسے ایسے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۴)۔

---میں دام ہونا محاورہ۔
روپیہ پیسہ پاس ہونا ، پلّے ہونا۔

پھنسائیں جال میں صیاد کو دلا کیوں کر
گرہ میں اپنے نہیں ایک دام دیکھتے ہیں

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۵۳)۔ تمھاری گرہ میں جو دام ہیں وہ بازار میں آج پھوٹی کوڑی کو نہیں چلتے۔ (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۴)۔

---میں رکھنا محاورہ۔
پاس رکھنا ، پلّے رکھنا ، قبضے میں رکھنا۔

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی سے آب کوں
جیوں گہر رکھتا ہے دائم جو گرہ میں آب کوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵)۔

نہ چشمِ خلق سے گر اشک بے اثر کی طرح
گرہ میں آبرو لے بحر رکھ گہر کی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۱).

رواں دواں نہیں یاں اشکِ چشمِ تر کی طرح
گرہ میں رکھتے ہیں ہم آبرو گہر کی طرح
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۳۹).

ـــــ میں رہنا محاورہ.
پاس رہنا ، جیب میں رہنا ، قبضے میں رہنا.

اُن کی تو بن پڑی کہ لگی جان مفت ہاتھ
تیری گرہ میں کیا دلِ ناشاد رہ گیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۸).

دل گیا تم لے گئے جانا رہا
کیا رہا میری گرہ میں کیا رہا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۹).

ـــــ میں زر ہونا محاورہ.
روپیہ پیسہ پاس ہونا ، مال دار ہونا.

اس گل پہ مال اپنا سب نے کیا تصدق
غنچہ کی بھی گرہ میں دیکھا تو زر نہیں ہے
(۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۷۸۸).

ـــــ میں کُچھ ہونا محاورہ.
روپیہ پاس ہونا ، امیر ہونا ، مال دار ہونا ، دولت مند ہونا.

کچھ گرہ میں بھی ہے جو دل کے خریدار بنے
یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرنا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۸).

ـــــ میں کوڑی نہیں اور بازار کی سَیر کہاوت.
مُفلسی میں امیرانہ وضع رکھنے والے کے لیے بولتے ہیں ؛ مفلسی میں عیّاشی (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ میں مال ہونا محاورہ.
روپیہ پاس ہونا ، مال دار ہونا.

ہم سے چھوٹا قمار خانۂ عشق
واں جو جاویں ، گرہ میں مال کہاں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۲). غالب نے ”گرہ میں مال ہونا“ محاورہ نظم کیا ہے ، جس کے معنی پونجی پاس ہونا ، سرمایہ دار ہونا ہیں. (۱۹۶۵ ، غالب کون ہے ، ۱۹۰).

ـــــ میں نہیں کوڑی ، کُتّے والے بھوت کہاوت.
رک : گرہ میں کوڑی نہیں الخ یا وہی کہاوت ہے کہ گرہ میں نہیں کوڑی گتّے والے بھوت ، ہاں بتاشوں کی حیثیت ہی نہیں تھی تو چار آنے کی ریوڑیاں منگوا کر کنبے میں بانٹ دی ہوتیں ، منہ تو سب کے میٹھے ہو جاتے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۷).

ـــــ میں ہونا محاورہ.
پاس ہونا ، قبضے میں ہونا ، پلّے ہونا.

تبھی تب اُس کے غم میں خوں جب آنکھوں میں مدام آیا
جو کچھ دل کی گرہ میں تھا سو اس رنگ اپنے کام آیا
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۵۰).

ـــــ نکلنا محاورہ.
۱. **گتھی سلجھنا ، پیچ دُور ہونا ، مُشکل حل ہونا.**

زلف سلجھاؤں تو قسمت کی گرہ نکلے مگر
حل کریں وہ میری مشکل ایسی کیا کوں کیا غرض
(؟ ، راسخ (نوراللغات)). ۲. **رنجش دور ہونا.**

یہ گرہ دل سے کب نکلتی ہے
جان جاتی ہے جب نکلتی ہے
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۲).

ـــــ ہونا محاورہ.
بستہ ہونا ، بند ہونا ، اٹکنا ، پھنسنا.

ولی کے دل کی حقیقت بیاں کیوں کہ کروں
گرہ ہوا ہے زباں پر مری سخن تجھ بن
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۳).

زمزمہ سنجی اگر نسّاخ کی سن لے کبھی
ہو گرہ نغمہ گلے میں بلبلِ شیراز کا
(۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۹).

گِرہ (کس مع گ ، فت مع ر) امذ.
۱. **گھر ، باسا ، مکان ، مسکن ، ڈیرا ، خانہ ؛ محل ، قصر ؛ خاندان ، بال بچے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. (پوربی) **گھر والی ، استری ، صاحب خانہ عورت ؛ نوکر ، ملازم** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : गृह].

گِرِہچَہ (کس گ ، ر ، سک ہ ، فت چ) امذ.
چھوٹی گرہ ، گانٹھ ، چھوٹی پوٹلی.

کُھلا پیش دنداں نہ اس کا گرہچہ
کنبوں نے بھی ٹھوکا سینگوں گہر پر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۸). چاہیئے چونہ خام ... گرہچہ میں باندھکر ... پانی میں لے جائیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۵).
[گِرِہ (رک) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گِرِہَسْت (کس گ ، سک ر ، فت ہ ، سک س) امذ.
۱. (ہندو) **آدمی کی زندگی کا دوسرا آشرم یا دور یعنی حصولِ علم کے بعد ازدواجی زندگی ، خانہ داری ، عیال داری ، دنیا داری.** گرہست یعنی خانہ داری اور سنیاس یعنی ترک و تجربہ کے قرار پائے ہیں. (۱۹۰۷ ، منہاج السالکین ، ۸۰).

ابھی جوان ہے گرہست میں اسے ڈالو
وہ بولی متر تمہارا ہے اسکو سمجھاؤ
(۱۹۳۶ ، جنگ بیتی ، ۶۶). ۲. **زراعت ، کشاورزی ، کسانی ، گرہستی** (فرہنگ آصفیہ). ۳. (ہندو) **جو حصولِ علم کے بعد ازدواجی زندگی بسر کرے ؛ گھر بار والا ، بال بچوں والا ، عیال دار آدمی.** ایک مغل کسی گرہست کے گھر میں سے پکّی پکائی روٹیاں اور کڑھی کی ہانڈی لوٹ میں اٹھا لایا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۲).

بھل منسی کے یہ معنی نہیں گرہستوں میں مالی یا چمار لکھے دھنسے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۱۳). اس میں شریمان گرہستوں کا قصور نہیں ہمارا ہی قصور ہے. (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۴). ایک لیے نیچے کچے مکان کے دوار پر روشنی جل رہی تھی ایک ادھیڑ عمر کا گرہست اس روشنی میں بیٹھا کچھ پڑھ رہا تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۲). **۳. زمیندار ، کاشت کار ، کسان**. ایک گرہست اسی موضع کا میرے پاس آیا اور فریاد کرنے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰). **۴. نیک چلن ، دنیا کو قرینے سے برتنے والا ، قابل اعتماد**. رشوت چھوڑی تو داڑھی بھی چھوڑ دی اور مکمل طور پر ایک نیک اور گرہست مرد بن گیا. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۰). [س : گرہستھ गार्हस्थ्य].

ـــ آشْرَم / آشْرَم (ـــ سک س ، فت ر / سک ش ، فت ر) امذ.
چار آشرموں میں سے دوسرا آشرم یعنی زندگی بسر کرنے کا دوسرا درجہ جس میں علم حاصل کرنے کے بعد شادی کرکے داخل ہوتے ہیں اور گھر کے کام کاج کی دیکھ بھال کرتے ہیں ، گھریلو زندگی بسر کرنے کی حالت ، خانہ داری ، عیال داری. ہر جگہ ہر کو گرہست آشرم کا کاج ہی کرتے دیکھا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۹۹). اس گرہست آشرم سے بھر پایا اب سنیاسی بنتا ہوں. (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۹۲). کچھ دن پیچھے پھر گرہست آشرم میں آ گئے. (۱۹۸۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۶۱). [گرہستھا شرم गार्हस्थ्य (گرہستھ + آشرم)].

ـــ جِیوَن (ـــ ی مع ، فت و) امث ، امذ.
گھریلو زندگی ، ازدواجی زندگی ، تاہل کی زندگی. مجھے تیری گرہست جیون میں ایک دھند ، ایک اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۳۳). [گرہست + جیون (رک)].

ـــ دھَرَم بَرابَر کوئی دھَرَم نہیں کہاوت.
حقوق العباد عبادت سے بڑھ کر ہے ، اپنی آل اولاد کی پرورش سب سے بہتر مذہب ہے(ماخوذ: جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گِرِہَسْتَن (کس گ ، سک ر ، فت ہ ، سک س ، فت ت) امث.
گھربار والی عورت ، گھریلو عورت ، سگھڑ ، سلیقہ مند عورت ، بیوی. کسی گرہستن بڑھیا کی لکٹی کسی طرح جو بڑی جرانے والی بل کی تنبیہ کے لئے اٹھتی ہے. (۱۹۲۹ ، میری عینک ، ۳۲). بڑی اچھی لڑکی ہے پوری گرہستن ... ایک چھوٹی سی بچی ہے (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۱۸۳). [گرہست (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گِرِہَسْتَہ (کس گ ، ر ، فت ہ ، سک س ، فت ت) امذ.
رک : **گرہست معنی نمبر ۱**. گرہستہ میں لازم ہے کہ جب چار گھڑی رات باقی رہ جائے اس وقت جاگ اٹھے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۳۴). [گرہست (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ آشْرَم (ـــ سک ش ، فت ر) امذ.
رک : **گرہست آشرم**. اگر عیش و آرام کا گھر ملے ... پیشہ بزرگوں کی صحبت نصیب ہوتی ہو ، تو اپنا گرہستہ آشرم ہی افضل ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۳۰). [گرہستہ + آشرم (رک)].

گِرِہَسْتی (کس گ ، کس نیز سک ر ، فت ہ ، سک س). (الف) صف ؛ امذ.
۱. دنیادار ، عیال دار ، گھر بار والا ، بال بچوں والا. ایک دن کسی دیس میں ایک برہمن کے گھر بھوجن کے لئے گیا وہ گرہستی برہمن اسے دیکھ کے کہنے لگا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۱۳). اب بھی دنیادار گرہستی خواہ ہندو خواہ مسلمان کسی جوگی کو بجائے سلام آدیش ایک دفعہ کہے تو وہ جواباً کہتا ہے آدھ برش کو جو شیوجی سے مراد ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۴۵۳). ادھر خود کھانا نہیں پکاتے اس خوف سے کہ کیڑے مار کر کھا جائیں گے اس لئے کہ وہ گرہستیوں سے مانگتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۱). **۲. کسان ، زمیندار ، مزارع** (فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. **۱. خانہ داری ، گھر کے کام کاج ، گھر کی دیکھ بھال ، گھرداری**. یہ دونوں کے فرض ان دونوں لفظوں سے بہت اچھی طرح تعبیر کئے جا سکتے ہیں مرد کا فرض ... کمائی عورت کا فرض ... گرہستی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۴۷). کسب معاش اور گرہستی نے فتوحات کے سب قرینے چھین لیے ہیں. (۱۹۴۳ ، زرد آسمان ، ۹۶). **۲. گھر بار ، اہل و عیال**. شردھا جیسی دیوی کو پا کر بھی میں گرہستی کے سکھوں سے محروم ہوں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۸۵). **۳. اثاث البیت ، گھر کا سامان ، گھریلو اسباب**. گھر اس کا ہے اس نے مر مر کر یہ گرہستی جمع کی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۳۲). اس کو بھی تو گرہستی کی ضرورت ہے پلا سے برت لے گی. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۷۳). **۴. کاشت ، زمینداری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گرہست (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

ـــ کا اَٹالا امذ.
گھر کا ساز و سامان ، اسباب خانہ ، اثاث البیت ، بوریا بدھنا.

اس گھر کو اجی بھاڑ سے بدتر ہوں سمجھتی
جس گھر میں گرہستی کا اٹالا نہیں رہتا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۰۵).

ـــ کا کام رانْڈ کا چَرْخا ہے کہاوت.
گرہستی کا دھندا ختم نہیں ہوتا (جامع اللغات).

گِرِہَسْتھ (کس مع گ ، کس ر ، فت ہ ، سک س ، تھ) امذ.
رک : **گرہست**.

راج سادھ راجا تو ہیں جوگ سادھ جوگی توں
بان پرستھ گرہستھ کے توشہ بھوگی توں

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۷۹). آپ ہی بیان کیجیے کہ میں گرہستھ یا بان پرستھ یا برہم چاری یا سنیاسی آشرم ہوں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۵). [س : गार्हस्थ्य].

گِرِہَسْتھی (کس گ ، کس نیز سک ر ، فت ہ ، سک س) امث.
رک : **گرہستی**. یہ پانچوں سنسکار گرہستھی یعنی دنیادار ہو یا تارک الدنیا سب کو واجب ہیں. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۴۰). [گرہستھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گرَہلا (کس گ ، فت ر ، فت مج ہ) صف مذ.
گرہ دار (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گرہ (رک) + لا ، لاحقۂ صفت].

گرَہلی (کس گ ، فت ر ، فت مج ہ) صف مث.
گرہلا (رک) کی تانیث (نوراللغات). [گرہلا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گرَہِک (کس گ ، ر ، فت ہ) امث.
چھوٹی گانٹھ ، گٹھلی. یہ ایک نیم شفاف ، موتی جیسی ، خاکستری گرہک ہے جو باجرے کے دانے کے برابر ہوتی ہے. (۱۸۶۰ ، عمل طب ، ۲۲). قریشی کرنیاں زرد لچکدار کرّی کی دو چھوٹی مخروطی گرہکیں ہیں. (۱۹۳۴ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۷). [گرہ (۱) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گرَہَن (کس نیز سک گ ، فت مج ر ، سک ہ) امذ.
۱. پکڑنا ، لینا ، قبول کرنا. کسی کی ابھلا کیا کرے اور کسکا گرہن اور تیاگ (لینا اور چھوڑ دینا) کرے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹۹). اہو بھاگ : جو کچھ کند مول حاضر ہے گرہن کیجیئے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳۰۹). ۲. اختیار کرنا ، ماننا. اپنا دھرم تیاگ کر دوسرے کا دھرم گرہن کرنا اچھا نہیں ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۲۸). ۳. اپنانا. میں کسی حالت میں بھی ان کو گرہن نہیں کر سکتا اور ان کی وجہ سے لوگوں کے طعنے و میہنے سہن نہیں کرسکتا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۵۰۹). ۴. محسوس کرنا. سکندھ کا گرہن آدھار بُھوت سے ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۵). ۵. سورج یا چاند کا زمین کے درمیان میں آ جانے سے جزوی یا کُلی طور پر تاریک ہو جانا ، کسوف ، خسوف ، گہن (پرانے زمانے کے ہندو کا خیال تھا کہ راہو سورج یا چاند کو مُنھ میں لے لیتا ہے جس سے گہن واقع ہوتا ہے). کوئی شے چاند اور سورج کے مابین آجانے تو چاند پر تاریکی ہو جائے گی اور اس تاریکی کو گرہن کہتے ہیں. (۱۸۸۰ ، ماسٹر رام چندر ، ۱۵۹). انبیاء کا ایک اصول یہ ہے کہ جو امور تہذیب نفس کی سیاست سے تعلق نہیں رکھتے ان میں وہ مشغول نہیں ہوتے مثلاً بارش ، گرہن اور ہالہ کے اسباب بیان کرنا. (۱۹۰۶ ، الکلام ، ۲ : ۱۳). چاند کم ہو رہا ہے یا گرہن بڑھ رہا ہے. (۱۹۷۶ ، خطوط عبدالحق (مقدمہ) ، ۶۰). ۶. (مجازاً) تاریکی ، اندھیرا. اردو افسانہ ایک نئی زندگی اور نئی زمین سے رابطے جوڑ کر اٹھے گا اور ہم مشاہدہ اور ہمہ گیر فکر کے اس امتزاج سے جہان تازہ کی نمو دیکھیں گے ورنہ یہ گرہن اور زیادہ گہرا اور یہ خلاء اور زیادہ وسیع ہوتا چلا جائے گا. (۱۹۸۸ ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۳۶). [س : گرہن ग्रहण].

ـــ پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
کسوف یا خسوف کا واقع ہونا ، چاند یا سورج کا گہنانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــ لگنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. گرہن کی زد میں ہونا ، گرہن کا شکار ہونا ، گرہن پڑنا. اگر آفتاب کو برج اسد میں گرہن لگے تو بلا کت چارپایاں و جنگ دو بادشاہوں میں و موت اشخاص نامور ہو وے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۰۲). ۲. عیب لگنا ، داغ لگنا ، بٹا لگنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ ہونا ف ل ؛ محاورہ.
رک : گرہن پڑنا. آنحضرت صلعم کے زمانے میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۹).

گرَہی (فت گ ، ر) امث.
ایک نوع کی چھوٹی مچھلی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گرِہیہ (کس گ ، ر ، سک ہ ، فت ی) صف.
گھر کا ، گھر کے متعلق ، خانگی. گرہیہ مراسم مکان میں انجام پاتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۴۴). [س : गृह].

گرَنی (فت گ ، ر) امث.
رک : گرہی. ماما جی کا دھیان ہو ہٹا ، گرنی مچھلی کی طرح ناک صحیح سلامت چھوٹ گئی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۴۷). [گرہی (رک) کا محرف].

گرَی (فت گ) امث.
یہ لفظ مرکبات میں بطور جزو دوئم آ کر حالت ، پیشہ یا کام ظاہر کرتا ہے اور کرنا اور بنانا کے معنی بھی دیتا ہے ، جیسے : آہن گری ، بازی گری ، صنعت گری ، کاری گری ، وغیرہ میں.

کل کے دن دکھلا کے اپنا جلوۂ صنعت گری
یاد اپنی شب کو وہ باری تعالیٰ دے گیا

(۱۸۷۸ ، جہاں دار ، د ، ۶۶). القصہ ... عہدۂ منشی گری میں نوکر ہے. (۱۸۳۵ ، تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا ، ۲۲۷). اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ منٹو کی افسانہ گری میں بھی آغا صاحب کا ہاتھ تھا. (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۹). [ف : گر (لاحقۂ فاعلی) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِری (۱) (کس گ) امث.
۱. کھانے کے قابل مادہ یا مغز جو بیج کے توڑنے پر اس کے اندر سے نکلتا ہے جیسے بادام یا اخروٹ وغیرہ کی گری ، مغز ، مغز تخم ، پکّے ناریل کا مغز. اس بادام میں دو گری ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۲). گری اور میوے بن مانس کی خوراک ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۱). جیسے اخروٹ کے اندر سے گری نکالی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۳۹).

گِری (۲) (کس گ) امث.
بطور لاحقۂ بمعنی پہاڑ جیسے : رتنا گری ، دھول گری وغیرہ میں (ہندی اردو لغت ؛ پلیٹس). [س].

گِری (۳) (کس گ) امث.
گرنا (رک) کا صیغۂ ماضی مونث ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ پڑی (ہوئی) (ـــ فت پ) صف مث.
۱. افتادہ ، زمین پر گری اور پڑی ہوئی.

خزاں میں تھا کہ میں بہلاؤں اے جنوں تجھ کو
گری پڑی کوئی پتّی چمن میں جب ہو ہی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۶). ۲. (مجازاً) بے حقیقت ،

کم حیثیت ، ادنیٰ ، نیچ . ولایت میں کیسی گری پڑی میم سے شادی کر لی تھی . (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۲ : ۱۰) . انسان تاریخی ہے ... فطرت کی کوئی گری پڑی ہوئی شے نہیں بلکہ اپنی تخلیق کو استعمال کیا . (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۳۵) . [گری (۳) + پڑی ، پڑنا (رک) کا ماضی مؤنث] .

--- پڑی (چیز) کے یار بکنڈا کہاوت .
لاوارث چیز کو جو چاہے لے لیتا ہے ، جس چیز کا کوئی مالک نہ ہو اسے کوئی بھی لے لیتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات) .

--- ہوئی صف مث .
۱. پست ، نیچی ، باہر امرت رائے نے گری ہوئی آواز میں کہا . (۱۹۰۲ ، ہم خرما و ہم ثواب ، ۱۰۳) . ۲. گھٹیا ، ناشائستہ ، نیچ ، غیر اخلاق . کون اسے یقین کر سکتا ہے کہ جاحظ ایسی گری ہوئی باتیں بھی کر سکتا ہے . (۱۹۶۰ ، کل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۱۲۶) . اونچے طبقے کے بڑے لوگوں کی پست اور گری ہوئی ذہنیتوں پر افسوس سا ہو رہا تھا . (۱۹۸۱ ، بے مثال ، ۶) .

گری (۴) (کسر ک) امث .
رک : گردن ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گریبان وغیرہ میں (پلیٹس ؛ نوراللغات) . [ف] .

گُری (ضم ک) امث ، سرگرّی ، گرے .
بھوسی نکالے ہوئے جو ، ابلے ہوئے یا بھنے ہوئے جو جن کی بھوسی صاف کر دی گئی ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [مقامی] .

گَرّی (فت ک ، شد ر) امث .
۱. سوکھی گھاس کا ڈھیر . بڑی زمین میں جو برسات سے گھاس جم آوے تو اسکو سکھوا کر بعد خشک ہو جانے کے کاٹنے اور گری لگاوے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۵) . آبادی سے بالکل علیحدہ اور دور فاصلہ پر گھانس کی گری لگانی چاہیے . (۱۹۶۰ ، مبادی صحیات ، ۱۵۶) . ۲. گیہوں یا جو کا انبار ؛ وہ چھوٹا پشتہ جو گیہوں اور بھوسے کے درمیان بنائیں (جامع اللغات) . [مقامی] .

گِرّی (کسر ک ، شد ر) امث .
۱. (i) ریل یا چرخی جس پر دھاگا لپٹتے ہیں . بابن ایک گری یا چرخی کا جزو ہوتا ہے . (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۸ : ۵) . (ii) چرخی جس پر ڈول کی رسی لپٹتی یا چلتی ہے . ڈنڈی کے اجتماع سے بھیہ مع دھری اور گری اور سطح محرف کے اجتماع سے فانہ اور پیچ پیدا ہوتا ہے . (۱۸۷۱ ، علم طبیعات ، ۱ : ۳۱) .
[گھری (رک) کا ایک املا] .

گُرّی (ضم ک ، شد ر نیز بلا شد) امث .
ریڑھ کی ہڈی کا جوڑ ، ریڑھ کا منکا ، مہرا . شیر کا بھاری جسم ایک ہی جست میں اس کی کمر پر گرتا ہے ... دو سخت جھٹکے گردن کی گری گری الگ کر دیتے ہیں . (۱۹۰۰ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۵۳) . [گرہا (رک) کی تصغیر] .

--- بردار (--- فت ب ، سک ر) امذ .
ایک قسم کا سانپ . گری بردار کے بدن پر جنگلی چوہے کے سے بال ہوتے ہیں اور دو گز کا لمبا ہوتا ہے ، جسے کاٹتا ہے طولاً آنکھ شق ہو کر پاؤں گھٹنے میں جان نکل جاتی ہے . (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۹) . [گری + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا] .

گُڑی (ضم ک ، شد ر) امث .
بھنے ہوئے جو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [گری (رک) کا ایک املا] .

گِرے (کسر ک ، ی مج) امذ ؛ ج .
گرا (گرنا (رک) کا صیغۂ ماضی) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل .

--- پڑنا محاورہ .
ٹوٹے پڑنا ، ہجوم کرنا ، حاصل کرنے کے لیے بیتاب ہونا .

تھی یہی فصل دھوپ بھی گرم ہوا
ٹھنڈے پانی پہ گرے پڑتے تھے حُر کے رفقا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۷۷) . جس سے بعض عجیب و غریب اسباب کی بنا پر انکار کرنے کے لیے ہمارے ماورائیت پسند ایک دوسرے پر گرے پڑتے ہیں . (۱۹۳۷ ، فلسفۂ نتائجیت ، ۱۱۹) .

--- پڑے (--- فت پ) امذ ؛ ج .
افتادہ ، زمین پر گرے اور پڑے ہوئے ؛ (مجازاً) حقیر ، بے حقیقت ، ذلیل ، خوار .

پایا نہ اوس گلی میں دل اپنا کسی جگہ
یوں ہم گرے پڑے تو بہت ڈھونڈ لائے دل

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۲۳) . [گرے + پڑے (پڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت)] .

--- پڑے کا سَودا امذ .
وہ معاملہ جو خوشامد درآمد کر کے کیا جائے ، کسی حقیر چیز کو کسی کے سر تھوپنے کے لیے خوشامد درآمد کرنے کے موقع پر بولتے ہیں . میں نہ مانتی تھی تو کیسا پیچھے پڑ گئے تھے ؛ اب یہ پس و پیش ہے ، چاہے کوئی کسی کو نہ چاہے گرے پڑے کا سودا اچھا نہیں ہوتا . (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۱۳) .

--- پڑے وقت کا ٹکڑا امذ .
اس چیز کو کہتے ہیں جو مصیبت کے وقت کام آئے (نوراللغات) .

--- کا کیا گرے گا کہاوت .
جو پہلے ہی تباہ ہو چکا ہو اس کا اور کیا نقصان ہو گا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

--- گھم بلاؤ بھاری کہاوت .
ساری مصیبت غریب کے سر آ کے پڑتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال) .

گِریٹ (کسر مع گ) صف (ساد) .
سرمئی رنگ کا ، خاکستری . سب سے بہتر سفید اور گراوا کاغذ

اس کے بعد گرے (ہلکے بھورے) رنگ کا۔ (۱۹۴۲ ، انشائے بشیر ، ۱۰۳)۔ آسمان پر گہرے گرے رنگ کے بادل چھائے ہوئے تھے ۔ (۱۹۹۰ ، تشکیل ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۳۵) ۔ [انگ : Gray' Grey]۔

گُرْے (ضم گ ، ی لین) امث۔
بھنے ہوئے جَو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گری (رک) کا ایک املا]۔

گُرِیا (ضم گ ، کس ر) امث۔
۱۔ ریڑھ کی ہڈی کا ایک حصہ یا جوڑ ، منکا ، مہرہ۔ اگر اسپ کا پچھلا دھڑ رہ گیا ہو ... ایک گریا ... خون نکل جانے دیوے ۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۲)۔ اگر دم میں ایسا زخم ہو گیا ہو سڑتی چلی جاتی ہو ، تو ایک گریا یا دو گریا اوپر سے کاٹ کر بھنکری کا مرہم لگایا جائے۔ (۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۲۴)۔ یہ اپنی پسلیوں یا گریوں کے بل زمین پر بڑی تیزی سے بیچ کھاتا اور گھسٹتا ہوا چلتا ہے۔ (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۳۶)۔
۲۔ شیشے کا موتی، تسبیح یا ہار کا دانہ یا موتی (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت)۔ [س : گٹکا गुटिका]۔

---گُریا توڑنا محاورہ۔
بے حد مارنا ، بہت زیادہ زد و کوب کرنا ، ریڑھ کی ہڈیاں توڑ دینا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---گُریا ٹوٹ جانا محاورہ۔
درد سے بے حال ہو جانا ، شدتِ درد سے تڑپنا ، جسم میں سخت تکلیف ہونا۔ وہ غضب کا لرزہ بخار آیا کہ گریا گریا ٹوٹ گئی۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱ : ۹)۔

گَرِیار (فت گ ، کس ر) امذ۔
(کاشت کاری) وہ بیل جو کام کرتا کرتا بیٹھ جائے (جامع اللغات)۔ [س : گلا + اک गाढ + इक]۔

گِرْیاں (کس گ ، سک ر) صف۔
روتا ہوا ، نالاں ، غم زدہ ، ملول ، افسردہ خاطر ، گریہ کناں ، اشک بار ، آنسو بہانے والا۔

ہمارا طور یکساں نیں کبھیں خنداں کبھیں گریاں
کبھیں دل کیا کریں سیخاں کبھیں جیو کیا کریں بریاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۰۳)۔

آج تجھ غم سوں ہے ولی گریاں
دیکھ چل ہور کا تماشا ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۷)۔

لقمان بھی حیران رہا ، ہاں بوعلی گریاں رہا
درد دل بیمار تھا ، اتنوک تھا یا بسیار تھا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۷۷)۔

تسبیح عیش سے ہوئے نزع میں گریاں یعنی
ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خنداں ہو گا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱)۔

رونے والا کوئی ہوتا تو کچھ آنسو بُجھتے
ابر ہی آ کے مری خاک پہ گریاں ہوتا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۳)۔

میرے لب پر قصۂ نیرنگیِ دوراں نہیں
دل مرا حیراں نہیں خنداں نہیں گریاں نہیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۵۴)۔ عوام کے ہجوم میری زندگی کے ہر موڑ پر کبھی خنداں کبھی گریاں نظر آئیں گے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۵۵)۔ [ف : گریستن - رونا کا حالیۂ ناتمام]۔

گِرْیانی (کس گ ، سک ر) امث۔
رونا ، گریاں ہونا ، گریہ۔

ستم گوہروں کا دھیان آیا ... پوچھتے کیا ہو وجہ گریانی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۷۶)۔

اے عدا کا قیام پست وعدم ... تا زمانِ نشاط و گریانی

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۵۵)۔ [گریاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گِرِیب (کس گ ، ی مع) امذ۔
ایک پرندہ جو پانی میں ڈبکی لگاتا ہے ، اس کے پر آرائش کے لیے استعمال ہوتے ہیں ، گردن لمبی ہوتی ہے ، دم نہ ہونے کے برابر۔ تیتامو ، گریب اور لون سب پانی کے پرندے ہیں ، قادوس ، سطح آب اور پطریل ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں لیکن سب کی چونچ نکل کی طرح ہوتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۰)۔ [انگ : Grebe]۔

گِرِیبان (کس گ ، ی مع نیز مج) امذ۔
لباس یا کُرتے کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے اور چھاتی کے وسط میں ہوتا ہے (اکثر تکمے دار)۔

پکڑیا گریباں شیشہ کے کنوال تھی لا کر کے مئی
بھو دیس کوں سنپڑیا ہے اب نا چھوڑوں داماں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۶)۔

گل ہر سحر کرے ہے گریباں کو چاک چاک
اے عندلیب تیرا کلیجہ نہ پھٹ گیا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۷)۔ آٹھ گز دونوں طرف کا گریبہ کا اٹھائیس گز یہ ایک جگہ کر لو ، گرٹ چار گز ، (بھاوج سے) گریبان کا بتاؤ ہی۔ (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۹)۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۱۵)۔ ان لوگوں پر حیران ہوتا ہوں جو پھولوں کے کٹے ہوئے سر اپنے گریبانوں میں سجاتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۹۹)۔ [ف : گری - گردن + بان - محافظ (رک)]۔

---پُرزے کرنا ف مر ؛ محاورہ۔
گریبان پھاڑنا ، گریبان چاک چاک کرنا (جامع اللغات)۔

---پُرزے ہونا ف مر ؛ محاورہ۔
گریبان چاک چاک ہونا (نور اللغات)۔

---پکڑ کے لانا محاورہ۔
بزور لانا ، زبردستی سے پکڑ کر لانا ، گریبان میں ہاتھ ڈال کر

کشاں کشاں لانا ۔ (قرض وصول کرنے یا کسی شدید کوتاہی یا ہمسری کا گلا کرنے اور تلافی چاہنے کے لیے).

لائی اجل پکڑ کے گریباں سوئے عراق
بولو زباں سے کچھ کہ نہ رہ جائے اشتیاق
(۱۸۵۳ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳).

---پکڑنا ف مر ؛ محاورہ.
گریباں میں ہاتھ ڈالنا ؛ سخت تقاضا کرنا. قرض خواہ قرض دار ہوگیا ، تیرا گریباں پکڑنے الٹا میرا گریباں پکڑا گیا. (۱۸۸۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۰۱). تم میرے سب سے بڑے دشمن ہو ؛ اپنے وجود کی تلاش والے نے آگے بڑھ کر اس کا گریباں پکڑ لیا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۵).

---پھاڑنا ف مر ؛ محاورہ.
گریباں چاک کرنا ، گریباں ٹکڑے ٹکڑے کرنا ؛ وحشت سے کپڑے پھاڑنا ، دیوانہ ہونا.

جو ٹکڑے کیتی شب پرند سیاہ
گریباں مشکیں کیوں پھاڑیا ہی ماہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸۷).

جنوں میں دل کا اب کیا حال ہوتا ہے بہار آئی
گلی اس فکر میں جا کر گریباں اپنا پھاڑ آئی
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

پھر بہار آئی نکلیے گھر سے دامن پھاڑ کر
سوئے صحرا لے جنوں چلیے گریباں پھاڑ کر
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۶). آپ گریباں پھاڑ کر گھر سے نکل جاتے. (۱۹۷۹ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۱۵۱).

---پھٹنا ف مر ؛ محاورہ.
گریباں چاک ہونا ، گریباں ٹکڑے ہونا (شدت غم یا عالم وحشت میں).

پھٹ گئے لاکھ گریباں مری حالت پر
صبح کا ہجر کی شب چاک گریباں نہ ہوا
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

اے صبا صبح قیامت کا گریباں پھٹا
در جاناں کا ہوا سے بھی جو پردا الٹا
(۱۸۳۶ ، دیوان مہر ، ۱۰۹).

---تار تار کرنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : گریباں پھاڑنا (عالم وحشت میں).

قیامت پر ایوان میں تھی آشکار
گریباں و مقنع کئے تار تار
(۱۷۹۵ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳). جہاں اوہام و روایات کی بناء پر انسانیت کے گریباں کو تار تار کر دیا گیا ہو ... وہاں زندگی اور قومیت پیدا ہو تو کیوں کر؟ (۱۹۳۷ ، اشارات ، جوش ، ۹۳).

---تار تار ہونا محاورہ.
گریباں ٹکڑے ٹکڑے ہونا.

آہ دست جنوں سے اے ناصح
ہے گریباں تار تار افسوس
(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۷۹).

---ٹکڑے کرنا محاورہ.
گریباں کے پرزے پرزے کر دینا ، جنوں کی وجہ سے گریباں کی دھجیاں اڑا دینا.

وحشت میں یاد حبیب دلا کر دیے ہیں رنج
ٹکڑے کروں گا آج گریباں ہلال کا
(۱۸۸۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۳۰).

---چاک صف.
جس کا گریباں پھٹا ہوا ہو ، گریباں پھاڑے ہوئے ؛ (مجازاً) دیوانہ ، سودائی.

ہر ایک لالۂ صحرا ہے تیرا داغ بدل
ہر ایک گل ہے چمن میں ترا گریباں چاک
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۶).

گر پڑیں گلدستے مسجد کے ترا منہ دیکھ کر
عشق ابرو میں گریباں چاک ہر محراب ہو
(۱۸۸۳ ، انس ، د(ق) ، ۵۰). اس طرح گریباں چاک جھومتے ہوئے ریاض کا چلنا ایسی انوکھی ستانی ادا تھی کہ جس کی مثال ان کے مرتے دم تک ... نظر نہیں آئی. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۰۲). [گریباں + چاک (رک)].

---چاک چاک کرنا محاورہ.
گریباں ٹکڑے ٹکڑے کرنا ، گریباں تار تار کرنا.

کیوں کر نہ چاک چاک گریباں دل کروں
دیکھوں ہوں تیری زلف کو میں دست شانے میں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲۱).

---چاک کرنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : گریباں پھاڑنا.

ماری زاغ نے پاتا جوں خاک پر
گریباں سٹی صبح کا چاک کر
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۸).

سوکھ اپنے کو انجھوں سیں دھونے لگا
گریباں کر چاک رونے لگا
(۱۷۵۰ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۲۱). ان دونوں نے اپنے گریباں چاک کر ڈالے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۸). شدت شوق سے گریباں چاک کیا غم کھایا خون جگر پیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۰). کسی کے سوگ میں بال اور منہ نہ نوچیگی ، نہ گریباں چاک کریگی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۵۸). اس نے وہ شعر پھر پڑھا ، آپ نے گریباں چاک کر ڈالا ، فرمایا : اے فلانے یہ شعر پھر (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۳).

---چاک ہونا ف مر ؛ محاورہ.
رک : گریباں پھٹنا.

دل کو دیتا ہے غم شام شباب اے زیبا
کیوں نہ ہو مثل سحر چاک گریباں اپنا
(۱۸۹۴ ، مرقع زیبا ، ۲۷).

دامن بھی تار تار ، گریباں بھی ہیں چاک
کہنے کو یوں بہار کے احسان ہیں بہت
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۲۱).

---دَری (---فت د) امت.
گریباں پھاڑنا.

فرصت نہ جس کو اپنی گریباں دری سے ہو
پھر ہاتھ اوس کا طوقِ کمر کس طرح ہو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۲). [گریباں + ف : در ، دریدن - پھاڑنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دَرِیدَہ (---فت د ، ی مع ، فت د) صف.
گریباں پھاڑے ہوئے ، گریباں چاک.

نے داد خواہ ہوں نہ گریباں دریدہ ہوں
خستہ جگر ہوں ، چاشنیٔ غم چشیدہ ہوں
(۱۷۸۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۲).

جو بحر عشق میں ہے وہ آفت رسیدہ ہے
گرداب مثلِ موج گریباں دریدہ ہے
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۴).

غنچوں کی طرح باغ میں ہم داغ دیدہ ہیں
پھولوں کی مثل کب سے گریباں دریدہ ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۰). [گریباں + ف : دریدہ ، دریدن - پھاڑنا کا حالیۂ تمام].

---کا ہِلال امذ.
گریباں کا بالائی حصہ جو ہلال کی شکل کا ہوتا ہے ، کنٹھا ، گلا ، گریباں کی بالائی پٹی جو گردن کے گرد ہوتی ہے.

رواں رکھتا ہے خوں آنکھوں سے ہجر اک مہر تاباں کا
شفق آلودہ رہتا ہے ہلال اپنے گریباں کا
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۴۳).

---کوہ کس اضا(---و مع) امذ.
وہ جگہ جو پہاڑ کے درمیان ہو ، پہاڑ کا عمودی شگاف. غرض سرا بالا (چڑھائی) ، سرا نشیب (اترائی) ... گریبان کوہ (پہاڑ میں شگاف ہو) ... ان الفاظ کے معنی وہاں جا کر کھل سکتے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۷). [گریباں + کوہ (رک)].

---کھینچنا محاورہ.
بیگار ، بے دلی کا کام ، جبراً کوئی کام لینے کے لیے گریبان سے پکڑ کر لے جانا ، حاکم کے پاس پیش کرنے یا زبردستی کوئی کام کرنے کے لیے کھینچنا.

کچھ نہیں معلوم ہوتا ہم کو جرم مصحفی
لے چلے ہیں یار کیوں اس کا گریباں کھینچ کر
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۹۷).

---گِیر (---ی مع) صف.
۱. گریبان پکڑنے والا ؛ روکنے والا ، مزاحم ؛ (مجازاً) شکوہ کرنے والا ، فریاد کرنے والا.

جامۂ فانوس کیوں ہوئے آسماں
تکمۂ دل ہے گریباں گیر آہ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۵).

مبادا ہو کوئی ظالم ترا گریباں گیر
مرے لہو کو تو دامن سے دھو ہوا سو ہوا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶).

ہنوز عشق جواں ہے اگرچہ میں ہوں پیر
اک آفتاب ہے مثلِ سحر گریباں گیر
(۱۸۲۶ ، دیوان گویا ، ۱۱). وسوسۂ سخن گریبان گیر تھا. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۵). **۲. مدعی ، دعویدار ؛ الزام لگانے والا.**

جان من تیرا گریباں گیر ہو سکتا ہے کون
عاشقوں کے خوں میں تو دامن کے بھرنے سے نہ ڈر
(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د ، ۱۹۶).

کسی کا ہوں گریباں گیر گر اب کے ترے در پر
تو پھر صاف اے پری رو جانیوں تو مجھ کو دیوانا
(۱۸۰۹ ، جرات ک ۱۸۷ : ۶). مجھ کو کہیں افتراء کے الزام میں نہ دھر لیں ، اور گریبان گیر ہو جائیں. (۱۹۹۸ ، غالب ، نذیر محمد خاں ، ۳۷). [گریبان + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا].

---میں پھاڑنا محاورہ (قدیم).
نادم ہونا ، خجل ہونا. عورت جو مرد پر نظر کرے تو جیوں مارتے اپے ایکس سوں نا اپھ ، دساسوں ہنستے کھیلتے یہاں اپنے گریبان میں کچھ نہیں پھاڑتے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۰۳).

---میں جھانک کر دیکھنا/جھانکنا محاورہ ؛
اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ؛ شرم سے گردن نیچی کرلینا. اس نے میز کے کنارے کو انگلیوں سے ہتھیلیوں میں نچوڑتے ہوئے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھا. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۳۷).

---میں سر جھکانا محاورہ.
اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ؛ شرمندہ ہونا.

ننگ والوں کو ترے جامہ دروں کے آگے
سر جھکائے ہوئے دیکھا ہے گریبانوں میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---میں سر ڈال کر دیکھنا محاورہ.
۱. اپنی حالت پر سر جھکا کر غور کرنا (دوسروں پر اعتراض کی بجائے).

دیکھ لے اپنے گریباں میں بھی ٹک سر ڈال کر
مجھ سے کیا پوچھے ہے اے جوشش ٹھکانا عشق کا
(۱۸۰۱ ، دیوان جوشش ، ۳). **۲. اپنے قصور اور عیب کا اعتراف کرنا ، شرم و خجالت سے گردن جھکا لینا.** اپنے گریبان میں سر ڈال کر دیکھے اور شرمندہ ہو. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۲۲).

---میں سر ڈالنا محاورہ.
۱. سر جھکا کر غور کرنا. بادشاہ بھی اس ماجرے کو سن کر ایک ساعت گریبان تفکر میں سر ڈالے رہا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۳۰). **۲. شرم سے گردن نیچی کرلینا ، اپنے قصور اور عیب کا اعتراف کرنا**

ہمارے نزدیک تو اس موقع پر مسلمانوں کو گریبان میں سر ڈالنا چاہیے نہ کہ بے حیائی سے سر اٹھا کے انگریزوں کو الزام دیں (۱۹۲۹ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۱۸۸).

---میں مُنّہ چھُپانا محاورہ.
شرمندہ ہونا، آنکھیں نیچی کرنا ، بخے ڈرکر یا شرمندگی سے مان کے گریبان میں منہ چھپاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں مُنّہ ڈال کَر دیکھنا محاورہ.
۱. **اپنا محاسبہ کرنا ؛ اپنا جائزہ لینا.**

جب اپنے گریباں میں منہ ڈال کے دیکھا
دل سے نہ زیادہ کوئی دشمن نظر آیا

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۳۹). ہم جو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتے ہیں تو اپنی عقل کو مبدا و معاد کی حقیقت کے ساتھ وہ نسبت پاتے ہیں جو آنکھوں والے کو ایک اندھیری کوٹھڑی کے ساتھ ہوتی ہے. (۱۸۷۵ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۱۶). ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں گے تو یقیناً ہماری گردنیں شرم سے جھک جائیں گی. (۱۹۵۸ ، پاکستان کے تہذیبی مسائل ، ۵۸).
۲. **اپنے کئے پر شرمندہ ہونا ، اپنی حرکتوں پر خجل ہونا ، اپنے قصور کا معترف ہونا.**

نہیں رکھتے نام اور کو وہ جو اپنے
گریباں میں منھ ڈال کر دیکھتے ہیں

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۹۴).

گریباں میں منھ ڈال کر خود تو دیکھیں
بُرائی پہ میری نظر کرنے والے

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۹). تو بھی سینی ، سنا ناکارہ ! نکما کہتی ہے ، ذرا گریبان میں منھ ڈال کر دیکھ . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۶).

---میں مُنّہ ڈالْنا محاورہ ؛ ← اپنے گریبان الخ.
اپنے قصور پر شرمندہ ہونا ، **اپنے عیب کا معترف ہونا ، شرم و خجالت سے گردن نیچی کر لینا.** زبان طعنے کی نہ کھولے اور اپنے گریبان میں منہ ڈالے. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۶). پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنی مسیحی اقوام یا گورنمنٹوں کی کیفیت تو دیکھ لی ہوتی . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت (حاشیہ) ، ۱۶۹). اپنے گریبانوں میں منھ ڈالنا چاہیئے کہ جو سب سے قریب ہے. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۲۹).

---میں ہاتھ پَڑْنا محاورہ.
کسی کا گریبان پکڑا جانا.

پڑھ کے پڑتا کبھی اُس کے بھی گریباں میں ہاتھ
تو ہی اے دستِ جنوں قوتِ بازو ہوتا

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱ : ۱۹).

---میں ہاتھ ڈالْنا محاورہ.
کسی کا گریبان پکڑنا ، تقاضا کرنا ، گرفت کرنا. جوہری نے جو ان نگوں کو جھوٹا دیکھا غل مچایا اور گریبان میں ہاتھ ڈالا . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۱ : ۳۹۵). آپ حق رکھتے ہیں کہ میدانِ حشر میں جب ایک حاکمِ حقیقی تختِ عدالت پر ہوگا میرے گریبان میں ہاتھ ڈالیں اور اپنی بچی کے خون کا دعویٰ مجھ سے کریں. (۱۹۲۲ ، وداعِ خاتون ، ۱۶).

---نِکَلْنا محاورہ.
گریبان پھٹنا ، اُدھڑ جانا.

نہ چڑھتے دو جوبن کو سینہ پہ تم
خیر لو گریباں نکل جانے کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۴۴).

گِریبانی (کسر گ ، ی مع نیز مج) امث.
لباس کی ایسی تراش کہ اُسے زیب و زینت کے لیے قبا وغیرہ کے اوپر پہنا جا سکے.

پیراہنِ کعبہ نے اس سے یہ شرف پایا
دیوارِ حرم کیونکر کرتی نہ گریبانی

(۱۹۱۲ ، صحیفۂ ولا ، ۱۳۸). اف : کرنا ، ہونا. [ف].

گریپ (کسر مع گ ، ی مج) امذ (شاذ).
انگور. گریپ (Grape) تنہا غیر مستعمل ہے ، لیکن اس کی ایک ترکیب گریپ شاٹ چھرّوں کے لئے بات چیت میں آتی ہے . (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۲). [انگ : Grape].

---شاٹ امذ.
چھرّے کی ایک قسم ، انگوری چھرّا ، چھوٹے چھرے جو انگور کے دانوں کے برابر بلکہ ان سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں . گریپ (Grape) تنہا غیر مستعمل ہے لیکن اس کی ایک ترکیب گریپ شاٹ چھرّوں کے لئے بات چیت میں آتی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۲). [انگ : Grape Shot].

---فُرُوٹ (---ضم مع ف ، و مع) امذ.
ایک زرد رنگ کا بڑا اور گول پھل جس میں ترشی ہوتی ہے ، چکوترا. سنگترہ ، موسمی ، مالٹا ، گریپ فروٹ وغیرہ پر ان جراثیم کی یہ بیماری کافی عام ہے. (۱۹۶۹ ، امراض خورد حیاتیات ، ۶۲۵). یہ باغ مالٹے ، سنگترے اور گریپ فروٹ کے پودوں سے پٹا پڑا تھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۶۸). [انگ : Grape Fruit].

گریٹ (کسر مع گ ، ی مج) صف.
بڑا ، عظیم. اسی سبب سے یورپ کے بعض مصنفوں نے اسکو گریٹ مورالسٹ کہا ہے. (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۲۲۹). بڑے خوش نصیب ہو یار جو ایسی بیوی پائی ہے ، بڑی گریٹ عورت ہے تمہاری بیوی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۸). [انگ : Great].

گریٹنگ (کسر مع گ ، ی مج ، کسر ٹ ، غنہ) امذ.
۱. **آہنی جنگلہ ، جالی ، تاروں یا سلاخوں کی بنی ہوئی جالی .** بالم پر ایک گریٹنگ ہوتا ہے جس میں سے باقی ھن سن کے ایک اسٹیم ٹراپ میں نکالا جاتا ہے جو کہ پانی کو خود بخود نکالتا رہتا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجینیرز ، ۲ : ۳۸۴).
۲. (طبیعیات) **متوازی تار یا شیشے وغیرہ کی سطح کے متوازی خطوط جو روشنی وغیرہ کو تحلیل کر کے طیف (Spectra).**

پیدا کرتے ہیں. گریٹنگ کے ذریعے پیمائشوں میں اعلٰی درجے کی اکوریسی کا حصول رولینڈ کو حاصل ہوا. (۱۹۷۱ ، ایٹم کے ساکل ، ۵۴). [انگ : Grating].

گَریجُوائٹ / گَریجُویٹ (کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، سک ی / کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مج) امذ.
ماسٹر ڈگری سے نیچے کا سندیافتہ جیسے : بی اے ، بی کام ، بی ایس سی ، بی ایڈ وغیرہ. آج بڑے سے بڑے گریجوایٹ بھی ان سے لگا نہیں کھا سکتے. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۲۷۸). بس ایک گریستن بن کر رہ گئیں ، کون کہہ سکتا ہے کہ تم گریجویٹ ہو. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۵۵). [انگ : Graduate].

گَریجُوائٹی / گَریجُویٹی (کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، سک ی / کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مج) امث.
خصوصاً وہ رقم جو مدت ملازمت کے خاتمے پر مقررہ قواعد کے مطابق یکمشت دی جاتی ہے ، بخشش ، عطیہ ، انعام. اسی طرح واجب الادا گریجوایٹی اور کوئی ایسی رقم یا رقوم مع سود یا بلا سود کسی اضافہ کے ساتھ جو کسی شخص کی تنخواہ سے اس کی ملازمت کے دوران پراویڈنٹ فنڈ کے لئے وضع کی گئی اور جو اسے ملازمت سے سبکدوش ہونے پر لوٹائی جاتے گی. (۱۹۷۳ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ، ۱۸۸). کیونکہ پھر وہ جلد ہی عربی اسکول سے گریجویٹی (Gratuity) لے کر پانی پت چلے گئے. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۱۳).
[انگ Gratuity].

گَریجُویشَن (کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مج ، فت ش) امذ.
فارغ التحصیل ہونا ، گریجویٹ ہونا ، سند حاصل کرنا (عموماً بجلر کی). شیخ سکول سے گریجویشن کرنا ، کوئی آسان کام نہیں تھا. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۲۱). [انگ : Graduation].

گَریجُوئٹی / گَریجُویٹی (کس مج گ ، ی لین ، و مج ، کس ء / کس مج گ ، ی لین ، ضم ج ، ی مج) امث.
رک : گریجوایٹی / گریجویٹی. کھاد فیکٹری کے ملازمین کو گریجوئٹی ادا کی جائے. (۱۹۶۷ ، مشرق ، کراچی ، اپریل ، ۳). جی پی فنڈ اور گریجویٹی بھی مل گئی ہے. (۱۹۸۶ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۱۰۳). [انگ : Gratuity].

گُریخت (ضم گ ، ی مج ، سک خ) امث.
بھاگنا ، فرار. ابراہیم لودھی کو مار کر تمام سلطنت کو زیر و زبر کر ڈالا ... شکست اور گریخت میں بہت سے امرائے سلطنت و اشخاص مملکت بھاگ کے سلطان نصرت شاہ کے پاس بنگالہ میں آئے. (۱۸۹۱ ، حقیقت سلطانان بنگالہ ، ۵۵). [ف : گریختن - بھاگنا کا ماضی بطور حاصل مصدر].

گُریختگی (ضم گ ، ی مج ، سک خ ، فت ت) امث.
گریز ، فرار/کنارہ کشی ، احتراز. میں نے اپنی قوم کو خفیہ اور اعلانیہ یا عالمِ غیب اور شہادت دونوں کی دعوت کی لیکن میری دعوت ان کی نفرت اور گریختگی ہی کو بڑھاتی. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۴۳). [رک : گریختہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُریختہ (ضم گ ، ی مج ، سک خ ، فت ت) صف.
بھاگا ہوا ، مفرور. یہ دو نقش اسپ گریختہ ... کے واسطے تیر بہدف ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۶۰). [ف : گُریختن - بھاگنا سے حالیۂ تمام].

گِریڈ (کس گ ، ی مج) امث.
حرص ، طمع ، لالچ. توبہ اتنی گریڈ (Greed) ہے اتنی گریڈ ہے کہ کیا بتاؤں میاں پر دل کا دورہ پڑا ہوا ہے ... ساریوں پر ساریاں خریدہ رہی ہیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۸۰). [انگ : Greed].

گِریڈ (کس گ ، ی مج) امذ.
درجہ ، مرتبہ ، تنخواہ یا امتحان میں کامیابی وغیرہ کی درجہ بندی. سید ہاشمی صاحب کی ملازمت پوری پچیس سال کی تصور کرکے انہیں موجودہ گریڈ کا پورا وظیفہ فرما دیں. (۱۹۳۸ ، مکتوبات عبدالحق ، ۱۹۳). سر دست ہم نے آپ کو ورک مینوں کے گریڈ میں رکھا ہے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۷۵). [انگ : Grade].

گِریڈیشَن (کس گ ، ی مج ، ی مج ، فت ش) امث.
مدارج یا مراتب کے لحاظ سے ترتیب ، درجہ بندی. جناب نارنگ اپنی تقریر میں افسانہ نگاروں کی درجہ بندی کر رہے تھے تو اس بات پر ساجدہ زیدی ... ناراض ہوگئیں اور کھڑے ہو کر اونچی آواز میں کہنے لگیں نارنگ صاحب آپ تنقید نہیں کر رہے آپ صرف گریڈیشن کر رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۳).
[انگ : Graduation].

گَریر (فت گ ، ی مج) امذ ؛ م ف.
چکر ، گردا ؛ گرد ، اردگرد ، جیسے : جہاز کے گریر دوڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گرد (بحذف د) + یر ، لاحقۂ صفت و تمیز].

گری رام رنگوہ سے اور گھر میں بھونی بھانگ نہیں کہاوت.
مفلسی میں امیرانہ وضع کے موقع پر کہتے ہیں. تانگے کا کرایہ بدقت دیا اور فیس کے لیے جھوٹے وعدے کرنا پڑے. گری رام رنگوہ سے گھر میں بھونی بھانگ نہیں. (۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۸۱).

گِریز (کس گ ، ی مج) امث ؛ سکریس.
کل پرزوں کو چکنا کرنے کا گاڑھا تیل ملا ہوا ایک مادہ ، چربی ، چکنائی. ان پر کسی قسم کی چکنائی یعنی گریز لگا دینی چاہئے (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکار ، ۵۷). ابھی تک ہاتھوں سے بجلی کے جلتے ہوئے تار کی مہک اور موبل آئل اور گریز کی بو نہیں گئی تھی. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۱۸۶). [انگ : Grease].

گُریز (ضم گ ، ی مج) امث.
۱. بھاگنا ، فرار.

> گھوڑے کی عنیں کوں پھرایا او تیز
> چلیا تازی کوں لے کر راہ گریز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۱).

> تمہارے عارض و کاکل میں نہیں ہے راہِ گریز
> ہوئی ہے متفق اب فوجِ زنگ و لشکرِ روم

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱۸). انسان کو یہاں آنے سے پرہیز

لازم ہے موت کا خوف کرو یہاں سے گریز لازم ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۰). اجتماعی زندگی کے جہنم زار سے نکل کر ایک فردوس خیال میں پہنچنے کے لیے دو حالتیں ضروری ہیں یا حقیقتوں کے شعور کا فقدان یا حقیقتوں سے بالقصد گریز. (۱۹۵۹ ، لیفی دوراں ، ۱۵). ۲. **علیحدگی ، اجتناب ، پرہیز ، دوری ، سبھوں سے** خلاف گریز ہم سے ہیں کو ہے بات اپنے ڈھب کی ستم جو مخصوص ایک ہر ہو سمجھ کہ ہے وہ ستم نوازش (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۶).

کب تک اے شیخ حسینوں سے گریز
ہیں حوروں کی بھی صورت ہو گی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۷). اگر ان کا یہ دعوے ہو تو میرے لیے بھی گریز اور عذر کی کوئی صورت ہے یا نہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۹۶). انہوں نے وہاں بھی جلوس میں آنے سے گریز کیا تھا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۹۵). ۳. (شاعری) **قصیدے میں تمہید کے بعد اصل مضمون کی طرف متوجہ ہونا ، تشبیب کے بعد مدح کی طرف آنا.** قصیدہ کی ابتدا میں کچھ شعر ... لکھ کر مطلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مدح یا ہجو جو منظور ہو لکھا چاہتے ہیں تو اوس کو گریز اور حسن تخلیص کہتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵). اکثر قصائد میں دیکھا ہوگا پہلے کسی قسم کی تشبیب کا بیان کیا اس کے بعد اس سے گریز ممدوح کی جانب کلام کا رخ پھیرا (۱۹۰۳ ، دور فلک ، ۳۱). ایسی تشبیبیں اسی صورت میں کامیاب ہوتی ہیں جب گریز ایسی بے ساختہ ہو اور تشبیب اور مدح کو باہم اس طرح مربوط کر دے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۶). [ف : گریختن (رک) کا امر بطور حاصل مصدر].

--- پا صف ؛ م ف.
۱. **بھاگنے کے لیے تیار ، گریزاں ؛ فرار پر آمادہ.**

تاقیامت گریزپا نہ اچھے
تجھ محبت کی آگ سوں سیماب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱).

گریزپا نہیں طفلاں سنگ زن سے قیس
کہ ہے سلاسل دیوانہ پیشتر رگ سنگ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۱). وہ فیل گریزپا اسی طرف آیا کہ جہاں شاہزادہ مشتری ستارہ طلعت باستقلال تمام مقیم تھا. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۳۰).

مجھ سے گریزپا ہے تو ہر راستہ بدل
میں سنگ راہ ہوں تو سبھی راستوں میں ہوں

(۱۹۷۳ ، نایافت ، ۲۳). ۲. (مجازاً) **ناپائیدار ، بے ثبات ، کمزور.**

دل میں صبر گریزپا میرا
دیکھیے اب تنگ رہا تو ہے

(۱۹۷۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۰۷).

کبھی شکایت رنج گراں نشیں کیجے
کبھی حکایت صبر گریزپا کہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۸). ایک صاحب کچھ بھرے بیٹھے تھے کہنے لگے حاجی صاحب بعض قافیے بڑے گریزپا ہیں. (۱۹۷۰ ، مضامین رشید ، ۲۰۹). وقت ہر حقیقت کو نیست و نابود کر دیتا ہے وقت گریزپا ہے اور یہی اس کی اصل حقیقت ہے. (۱۹۸۶ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۸۰). ۳. **وہ لونڈی یا غلام جو اکثر گھر سے بھاگ جایا کرے.**

مجھے پہنچا دو مرے صاحب تک   کہ غلام گریزپا ہوں میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۷۹). اپنی ذاتی بدسرشتی سے بے حکم گریزپا گنہگار غلاموں کی طرح بھاگ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱۵۰). [گریز + پا (رک)].

--- پائی امث.
فرار ؛ (مجازاً) ناموافقت. محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامان غلام اپنی گریزپائی کے باوجود اسی عہد پر قائم ہیں. (۱۹۲۳ ، پیغام حیات ، ۲). عام مسلمانوں میں یہ مخالفت اور گریزپائی قدیم روایات سے اپنی وابستگی ... جذبات کے باعث تھی (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۳۰۵). [گریزپا + ی لاحقۂ کیفیت].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
بھاگنا ، اجتناب کرنا ، احتراز کرنا. جب شیر یا بھیڑیا اور درندے کا خوف اوس کو ہوتا ہے تو مشک کی بو کا بقہ اسی طرح سے چھوڑتا ہوا گریز کرتا ہے. (۱۸۷۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱). وہ جب مناظرہ سے گریز کرنا چاہتا تھا تو کہتا تھا کہ عیسائی تو کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد ہے اور محمد جادوگر تھے. (۱۹۰۷ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۶). مورخ جتنا غیرجانبدار ہو گا وہ سونے ظن اور قیاس سے اتنا ہی گریز کرے گا. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۵۸).

--- گہ امث.
جائے فرار ؛ پناہ گاہ. خود سروں اور گردن کشوں کی گریزگہ تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۸). فرار سے "فرارگہ" اگر بنایا بھی جائے تو "گریزگہ" کے برابر مسلم و مستند نہ ہوگا. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۵۸). [گریز + گہ ، لاحقۂ ظرفیت]

گُریزاگُریز (ضم گ ، ی مع ، ضم گ ، ی مع) م ف.
بھگدڑ ، افراتفری ، انتشار.

لاکھوں میں تھی نہ ایک کو طاقت ستیز کی
تھی چار سمت دھوم گریزا گریز کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۷). تلواریں ٹوٹ رہی ، زخم پڑ رہے ، پرہیز ، پرہیز ہے اور گریزا گریز قیامت ہے تماشہ ہے. (۱۹۳۳ ، نواب نصیر حسین خیال ، داستان عجم ، ۱۳۳). [گریز (رک) + ا (حرف اتصال) + گریز (رک)].

گُریزاں (ضم گ ، ی مع) صف.
۱. **بھاگنے پر آمادہ ، بھاگتا ہوا**

مطائے جن کے اوتھاتانگی سار
پریاں کی جاگے گریزاں کی تھار

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۲). یکبار گریزاں و لرزاں افتاں و خیزاں ہاتھ اور پانوں بھولے بھولے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۱۰۹).

ایک اک کر کے پلٹ آئے گریزاں لمحے
ایک اک کر کے ہوئے سارے ستارے روشن

(۱۹۶۵ ، ایک خواب اور ، ۱۰۵). ۲. متنفر ، مجتنب ، محترز.

نکل کے ابر سے کہتی ہے برق خندہ زناں
کہ خوبرو ہیں گریزاں سیاہ کاروں سے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۳).

مجھ میں اس میں ربط ہے گویا برنگ بو و گل
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزاں ہی رہا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۷). اس موضوع کو زیر بحث لانے سے گریزاں رہا ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۷۷). [ف : گریختن ـ بھاگنا کا حلیۂ ناتمام].

---ہونا ف ل.
۱. بھاگنا ، فرار ہونا.

دُھلے دل کے زور دیول قدیم
گریزاں ہوئے دیو کنٹے عظیم

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳).

غشمشم جو تھا پہلوان سپاہ
گریزاں ہوا چھوڑ او رزم گاہ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۶۰).

عالم کی دوستی سوں ہے نفرت ولی کتیں
بر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷).

شکست اس نے کھائی بہ ہنگام جنگ
گریزاں ہوا شاہ جم بےدرنگ

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، ۲۵).

ہوش میخواروں کا بھی شاید کوئی سیماب تھا
آتش تر سے جو اے ساقی گریزاں ہو گیا

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۸۷).

خود کشی ہی راس آئی دیکھ بدنصیبوں کو
خود سے بھی گریزاں ہیں بھاگ کر زمانے سے

(۱۹۶۹ ، غزال ، ۵۰).

زندگی ہم سے یوں گریزاں ہے
ہم کسی کے لیے ہوں سم جیسے

(۱۹۸۴ ، چاند پر بادل ، ۱۰۵). ۲. متنفر ہونا ، اجتناب کرنا. لوگ گشت و خون سے گریزاں ہو کر بھائی چارے کے ساتھ ... زندگی بسر کر رہے تھے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۱۳۹).

گُریزانی (ضم ک ، ی مج) امث.
اجتناب ، احتراز ، گریز.

خدا نے جن کو دی ہیں کنجیاں دولت کی عزت کی
انہیں اب تک ہے ان سے اجنبیت اور گریزانی

(۱۹۰۰ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۷). [گریزاں (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُریزَنْدَہ (ضم ک ، ی مج ، فت نیز کس ز ، سک ن ، فت د) صف.
بھاگنے والا ، فرار ہونے والا ؛ (کنایۃً) سیماب صفت.

شیطاں کے طرح غیر گریزندہ سن کے ہو
تالوں میں میرے طور ہے تیر شہاب کا

(۱۸۵۹ ، دفتر بےمثال ، ۱۷). شیر دلوں کی نسبت جو شکار کی تلاش میں رہتے ہیں گریزندہ زیادہ زخمی ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۹). [ف : گریختن ـ بھاگنا سے اسم فاعل].

گُریزی (ضم ک ، ی مج) صف.
گریز (رک) سے منسوب یا متعلق ، اجتنابی ، انحراف. اس وقفہ کو جس کے دوران میں قلب منقبض نہیں ہو سکتا ، گریزی وقفہ (Refractory Period) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۱۰). [گریز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گِریزِنْگ (کس ک ، ی مع ، کس ز ، غنہ) امث. ←گریسنگ. مشین اور پرزے وغیرہ پر چکنائی یا تیل لگانے کا عمل ، گریس لگانے کا عمل. گریزنگ ، آئلنگ بعد میں ہو گی ، آپ دیکھیے وہ جانے آگئی ، پہلے چائے ہی لیجیے. (۱۹۵۵ ، آٹھ دن ، ۱۰۳). [انگ : Greasing].

گِرِیس (کس ک ، ی مع) امث نیز گریز.
مشین میں ڈالنے کا روغن ، چربی ، چکنائی ، کل پرزوں کو چکنا کرنے کا گاڑھا تیل ملا ہوا مادہ. پہیوں میں گریس روغن وغیرہ ہمیشہ وقت پر ڈالنا چاہیے. (۱۹۰۶ ، خانہ داری ، معاشرت ، ۱۹۷). تمہارے خالو کا پروگرام البتہ تبدیل نہیں ہوا ہے انہوں نے پنکھوں میں کونسی گریس ڈالی ہے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۵۸). [انگ : Grease].

گِرِیس (کس ک ، ی مج) امث.
کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائے شکر ، دعائے طعام. جان نے ... ابتدائے طعام سے پہلے گریس (Grace) پڑھی جسے انگریزی الحمدللہ کہیے لیں. (۱۹۴۵ ، سلامت روی ، ۱۷۹). [انگ : Grace].

گِرِیسْت (کس ک ، ی مع ، سک س) امث.
رونا ، گریہ.

تیرے بس میں ہے خلق کی موت و زیست
تیرے حکم میں ہے خوشی و گریست

(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (شرف آغا حجو) (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ، جون ، ۱۹۲۳ : ۱۷)). [ف : گریستن ـ رونا کا ماضی بطور حاصل مصدر].

گریس فُل (کس مع ک ، ی مج ، سک س ، ضم ف) صف.
حسین و رعنا ، خوش وضع ، خوش ادا ، سجیلا/سجیلی. آپ حقیقی معنوں میں ایک گریس فل لیڈی ہیں. (۱۹۹۰ ، الاکار ، کراچی ، ستمبر ، ۹۸). [انگ : Graceful].

گریشَم (سک مج ک ، ی مع ، فت ش) امث.
موسم گرما ، جیٹھ اساڑھ کے دن ، تابستان. ہندی جیسے زنوں

میں سے **دوسری رُت** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[س : گریشم ग्रीष्म]۔

گِریفائیٹ (کسر مع گ ، ی لین ، ی مع) امذ.
پنسل کا سیسہ ، کالا سیسہ. ان کے علاوہ اور بھی بہت سی اشیاء ہیں جو قلیل مقداروں میں آتشی اینٹ کے بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں جیسے با کسائیٹ ، ذرکونیا ، گریفائیٹ ؛ کرومائیٹ وغیرہ. (۱۹۳۰ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۱). اس سیل میں اینوڈ ... گریفائیٹ کی سلاخوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۰). [انگ : Graphite]۔

گریک (کسر گ ، ی مع)، (الف) صف.
یونان کا رہنے والا (نوراللغات) ، (ب) امث ، **یونانی زبان.** اگر آج انگریزی زبان میں تمام علوم و فنون نہ ہوتے بلکہ لیٹن میں یا گریک میں یا فارسی عربی میں ہوتے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۹۷). [انگ : Greek]۔

ـــ فائر (ـــ کسر ء) امذ.
آتش گیر مادہ جو آگ لگانے کے لیے دُشمن کے قلعہ یا جہاز وغیرہ پر پھینکتے تھے. منجنیقیں چلنے لگیں ... گریک فائر کی پچکاریاں چاروں طرف سے برسائی جانے لگیں. (۱۹۰۷ ، شوقین ملکہ ، ۳۹). [انگ : Greek Fire]۔

گرِیکھم (کسر مع گ ، ی مع ، فت کھ) امث.
رک : گریشم.

گریکھم کی رُت اس کو کہتے ہیں سب
خواص اس کے بھی سن تو تھوڑے سے اب

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۰). دوسری گریکھم رت وہ جیٹھ اور اساڑھ کے دونوں مہینے ہیں. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۴۹). گریکھم رُت میں درختوں سے مہوہ ٹپکتا ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۹). [گریشم (رک) کا ایک املا]۔

گرَیل (کسر گ ، ی لین) صف.
وہ آدمی جو سستی کے باعث کسی جگہ پڑا رہے ؛ وہ کبوتر جو حریف کے مکان پر گر پڑے (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [گر (گرنا (رک) سے) + یل ، لاحقۂ صفت]۔

گُریلا (ضم گ ، ی مع) امذ ؛ امذ : گوریلا.
وسطی افریقہ کا بن مانس جو بندروں کی نسل میں سب سے بڑا جانور ہے. کام کو اتنا سہل بنا دیا جائے کہ اسے ایک سدھایا ہوا گریلا بھی انجام دے سکے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۲۲). [انگ : Gorilla (عَلَم)]۔

گُریلا وار (ضم گ ، ی مع) امث.
چھاپہ مار جنگ ، بے قاعدہ لڑائی ، چھپ کر اچانک حملہ آوری ، پوشیدہ گروہی جنگ.

وار لیتے نہ تھے وہ بداطوار
لڑ رہے تھے نئی گریلا وار

(۱۹۵۶ ، شمشیر خامہ ، ۲۲). [انگ : Guerrilla War]۔

گرَیمَر (کسر گ ، ی لین ، فت م) امث ؛ سـ گرامر.
صرف و نحو ، قواعد زبان ؛ نیز صرف و نحو کی کتاب. فضلائے عربی داں جنھوں نے عربی کے سوا کوئی گریمر نہیں پڑھی. (۱۸۸۰ ، مکاتیب حالی ، ۱۵). لڑکوں نے انگریزی خواندگی میں معقول ترقی کی ہے گریمر سے خوب واقف ہیں. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۴۷). مجھے معلوم ہے کہ مرحوم کو اردو ، فارسی اور عربی الفاظ کے غلط تلفظ اور گریمر کی غلطیوں سے سخت چڑ تھی. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۵۲). [انگ : Grammar]۔

گرَیموفون (کسر مع گ ، ی لین ، و مع ، و مع) امذ.
رک : گراموفون جو زیادہ مستعمل ہے. گریموفون میں آج کل تم ہر گفتگو ، ہر نغمے ، ہر مذاق کی بات اور ہر تقریر کو جب چاہتے ہو دوہرا لیتے ہو اور ہر سبق کو مکرر سہ کرر سن لیا کرتے ہو. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۲ ، ۲ : ۶۸۰). ہارمونیم ، پیانو ، گریموفون وغیرہ تازہ ایجادیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں. (۱۹۲۶ ، صلائے عام ، دہلی ، اکتوبر ، ۲۵). [انگ : Gramo Phone]۔

گرِین (کسر گ ، ی مع) صف (شاذ).
سبز ؛ ناتجربہ کار (جامع اللغات). [انگ : Green]۔

ـــ چینَل (ـــ ی لین ، فت ن) امذ.
سبز گزرگاہ یعنی ہوائی اڈے سے باہر آنے کا وہ راستہ جو ان مسافروں کے لیے مخصوص ہے جن کے ساتھ کوئی قابل محصول سامان نہیں ہوتا. بیلٹ پر میرا سامان چکر لگا رہا تھا میں نے اٹھایا اور گرین چینل سے باہر آ گیا. (۱۹۸۷ ، رینگو رواں ، ۱۵۳). [انگ : Green Channel]۔

ـــ کارڈ (ـــ سک ر) امذ.
امریکہ میں قیام کرنے کا اجازت نامہ ، امریکی اقامت نامہ. ایسے لوگوں کی کمی نہیں جن کی ایک جیب میں پاکستانی پاسپورٹ اور دوسری جیب میں امریکن گرین کارڈ یا دیگر ممالک کے اقامت نامے ہر وقت موجود رہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۸۳). میں بھی عام نوجوانوں کی طرح خواب دیکھتا کہ کسی گرین کارڈ ہولڈر دوشیزہ کا رشتہ آ جائے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۴۶). [انگ : Green Card]۔

ـــ ہاؤس (ـــ و مع) امذ.
شیشے کی گرم عمارت جس میں پودے اگائے جاتے ہیں ؛ شیشے کا پود گھر. خاص طور پر برفانی موسم میں جب سارے پودے سوکھ جاتے ہیں پلاسٹک کے تعمیر شدہ گرین ہاؤسوں میں جہاں دھوپ تو پڑتی ہے مگر درجہ حرارت انسانی کنٹرول میں ہوتا ہے یہ پھول اگائے جاتے ہیں. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مارچ). [انگ : Green House]۔

گرین (کسر گ ، ی مع) امذ.
نصف رتی کے برابر ایک وزن. اور سب سنکس ٹنکچر ہو تو کافور پانچ گرین کے خورا ک میں دیا کرتا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۹۱). ایک مکعب انچ پانی کا وزن ۲۵۲ گرین کے قریب ہوتا ہے. (۱۹۰۰ ، عربی طبیعیات کی ابجد ، ۳۵). گرین اور ڈرام جن کو

دوا فروش اب بھی مقدار کے پیمانے کے طور پر استعمال کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، انسان کی کہانی ، ۲ : ۸). [انگ : Grain].

گرینائٹ (کسر گ ، ی لین ، کسر ء) امذ.
ایک آتشی چٹان کا پتھر جو عموماً کوارٹز ، فلسپار اور ابرق کے دانوں یا قلموں پر مشتمل ہوتا ہے اور بہت سخت اور مضبوط ہوتا ہے ، سنگ حیوان ، سنگ خارا. جب لاکھوں سال ہوئے زمین ٹھنڈی ہو کر جمنے لگی اس کے نمونے گرینائٹ اور بیسالٹ ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۳۷). گلابی یا بیازی رنگ کے گرینائٹ (پتھر) سے بنے ہوئے بہت بڑے بڑے ایسے تابوت ملے ہیں. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۷۰). [انگ : Granite].

گرینائٹی / گرینائیٹی (کسر مج گ ، ی لین ، کسر ء / ی مج) صف.
گرینائٹ کا ، سنگ خارا سے متعلق یا منسوب. (تخیلاں) جو جسیم گرینائٹی نہ پتھر ... کو لگی ہوئی ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۷۷۰). [گرینائٹ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گرینٹ (کسر مج گ ، ی لین ، کسر ن) امذ.
رک : گرینائٹ. یہ چٹانیں آتشیں چٹانیں یا صخورناری کہلاتی ہیں سنگ خارہ گرینٹ بیسالٹ وغیرہ اسی وسیع خاندان کے افراد ہیں. (۱۹۱۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱۲۵). [گرینائٹ رک کا ایک املا].

گرینٹ (کسر گ ، ی لین ، غنہ) امث.
رک : گرانٹ جو زیادہ مستعمل ہے. قحط کی گرینٹ ڈیڑھ کرور روپیہ میں سے خرچ کیا جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۱). [انگ : Grant].

گرینٹ (کسر گ ، ی مج ، غنہ) امث.
(کاشت کاری) وہ لکڑی کی دھری یا اددا جس پر کنویں کی چرخی گھومتی ہے (پلیٹس ، جامع اللغات). [گرنڈ (رک) کا محرف].

گرینچ (کسر مج گ ، ی مج نیز مج ، کسر ن) امذ.
انگلستان میں ایک جگہ کا نام جہاں کا وقت معیاری وقت کے طور پر رائج ہے نیز یہ مقام طول بلد معلوم کرنے کے لیے مقرر ہے. جو زاویہ یہ دائرہ گرینچ کے دائرۂ طولیٰ سے بنائے گا وہ اس مقام کا طول بلد ہوگا. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۸۱). [انگ Green Which].

گرینڈ (کسر مج گ ، ی لین ، سک ن) صف.
رک : گرانڈ ، بہت بڑا ، شاندار ، باعظمت. انگریزی لفظ گرینڈ کے مقابلے میں میگنیفیسنٹ اور اس طرح ہمارے شاندار کے مقابلہ میں عظیم الشان میں جو مابہ الامتیاز ہے اس کی تفسیر کی ضرورت نہیں. (۱۹۳۳ ، مشورات ، ۵۵). [انگ : Grand].

گرینڈر (کسر مج گ ، ی لین ، سک ن ، فت ڈ) امذ (شاذ).
غلہ وغیرہ پیسنے کا آلہ ، مسالہ پیسنے والی مشین. ان کے یہاں گرینڈر پر بادام پیسے جاتے تو امی کی کمزوری بڑھ جاتی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۷۰). [انگ : Grinder].

گرینیا (فت گ ، ی مج ، کسر ن) امذ.
زمین جو ایک خاص وقت کے لیے رہن ہو یا اس وقت تک جبکہ اس کی آمدنی سے سارا قرضہ بے باق ہو جائے (جامع اللغات). [مقامی].

گرینیڈ (کسر گ ، ر ، ضم ی ، ی مج) امذ.
چھوٹا بم جو ہاتھ سے پھینکا یا رائفل سے چلایا جاتا ہے ، دستی بم. گرینیڈ (Grenade) فوجی اصطلاح میں چھوٹے بم یا شل کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۰۰). [انگ : Grenade].

گریوا (کسر مج گ ، ی مج) امث.
۱. گردن.

جما تھا وہ آسن نہ ہلتا نہ جُلتا
شریر اس کا سم اور سم ہی گریوا

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۲۳۹). ۲. گردن کا پچھلا حصہ ، گردن کا پٹھا (جامع اللغات). [س : ग्रीवा].

گریوٹی / گریویٹی (کسر مج گ ، ی لین ، کسر و / ضم ی) امث (شاذ).
(طبیعیات) کشش ثقل ، وہ قوت جو اشیا کو کسی شے کے مرکز خصوصاً زمین کے مرکز کی جانب کھینچتی ہے. بہتے ہوئے پانی کی چلانے والی طاقت بوجہ گریویٹی کے پانی کی ندی کی طاقت ٹھوکر کی اونچائی اور پانی کی اس مقدار پر منحصر ہے جو مقدار پانی کہ فی منٹ بہہ رہا ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، رہنمائے انجینری ، ۲ : ۳). [انگ : Gravity].

گریول (کسر گ ، ی لین ، فت مج و) امذ (شاذ).
کنکر ، بجری ، روڑا. ان کی سطح پر موٹے ادھر اُدھر روڑے (گریول اینڈ بولڈرز) بھی پائے جاتے ہیں. (۱۹۶۸ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲۷). [انگ : Gravel].

گریوہ (فت گ ، ی مع ، فت و) امذ.
پہاڑی ، ٹیلہ ، پشتہ. پشت راست مانند گریوہ شکم پشت سے چسپیدہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۶۲). [ف ق ب س].

ـــ گزار (ـــ ضم گ) صف.
پہاڑوں کو عبور کرنے والا ، پہاڑوں پر آسانی سے گزرنے والا. ٹانگن کثرت سے اور نہایت زور اور چالاک رہوار گریوہ گزار. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۲۹). [گریوہ + ف : گزار ، گزاردن ـ چھوڑنا (یہاں گزرنے والا کے معنی دیتا ہے)].

گریوی (کسر گ ، ی لین) امث.
پکاتے وقت گوشت سے نکلنے والا عرق ، آب گوشت ، شوربا نیز لعاب ، سالن ، مسالا جو کھانے میں پڑا ہو. جوں جوں گریوی کم ہوتی یا جذب ہوتی جائے آنچ دھیمی کرتے جاؤ. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی ، ۱۱). اور کھانا نکالتے وقت ساق کو کھول کر ڈش میں رکھ کر اوپر سے گریوی ڈال دیں. (۱۹۷۲ ، شاہی دسترخوان ، ۶۶). [انگ : Gravy].

گِریہ کس گ ، سک ر ، فت ی) امذ۔
۱. **رونا ، آنسو بہانا ، اشک باری ، زاری ، رقت۔**

دوری دیکھو سو ہماری دہن میر دکھو
خندۂ ناز دکھو گریۂ ایوب دکھو

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۱۵)۔

ہو گیا اوسکے رونے پر مغلوب
ہجر یوسف سوں گریۂ یعقوب

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸)۔

گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۰)۔

جو ہم ملے تو کچھ اپنا پتہ نہیں ملتا
فغاں نیم شبی ہے نہ گریۂ سحری

(۱۹۳۷ ، نبضِ دوراں ، ۲۶۸)۔ گریہ زندگی کی بنیادی حقیقت ہے۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۱۹۳)۔ ۲. **آنسو ، اشک۔**

ضعف سے گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶)۔ [گریستن ۔ رونا کا حاصل مصدر]۔

---آنا ف مر ؛ محاورہ۔
رونا آنا۔

جب سے یہ میر کا سنا ہے شعر
گریہ بے اختیار ہے آتا

(۱۷۸۶ ، میر حسن (تاریخ ادبِ اردو ، ۲ ، ۱۹۷۵ ، ۸۳۶))۔

درد دل میں مری تسلی کو گریہ بے اختیار آتا ہے

(۱۸۸۸ ، ستم خانۂ عشق ، ۲۱۶)۔

---خُوناب کس صف(---و مع ، مغ) امذ۔
خون کے آنسو رونا ، نہایت رنج و غم کی حالت میں رونا۔

اس شہر خوش جمال کو کس کی لگی ہے آہ
کس دل زدہ کا گریۂ خوناب لے گیا

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۰۷)۔ [گریہ + خوناب (رک)]۔

---خُونیں کس صف(---و مع ، ی مع) امذ۔
رک : گریۂ خوناب۔

پوچھیں ہیں وجہ گریۂ خونیں جو مجھ سے لوگ
کیا دیکھتے نہیں ہیں سب اس بے وفا کا رنگ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۴۲)۔ [گریہ + خونیں (رک)]۔

---سَرشار کس صف(---فت س ، سک ر) امذ۔
جی کھول کر رونا ، پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ اس کلام سے دونوں پر گریۂ سرشار طاری ہوا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۰۹)۔

گریۂ سرشار سے بنیاد جاں پائندہ ہے
درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۵۴)۔ [گریہ + سرشار (رک)]۔

---سَر کَرنا محاورہ۔
رونے لگنا ، گریہ و زاری کا آغاز کرنا ، رونا پیٹنا۔

میرے حضور شمع نے گریہ جو سر کیا
رویا میں اس قدر کہ مجھے آپ لے گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵)۔

---شادی کس اضا ، امذ۔
خوشی کی حالت میں رونا ، خوشی کے آنسو۔

بیچ میں اور تو پردہ نہ رہا تھا شبِ وصل
گریۂ شادی اگر آ کے نہ حائل ہوتا

(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۷)۔ [گریہ + شادی (رک)]۔

---شَبْنَم کس اضا(---فت ش ، سک ب ، فت ن) امذ۔
اوس کا گرنا۔

نہ کیونکر خندۂ گل سے بہم ہو گریۂ شبنم
غم و اندوہ سے توام سرور و شور عالم ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۷)۔

سمجھے ہیں کیا یہ گریۂ شبنم کو دل لگی
ہنستے ہیں کھلکھلا کے جو بے اختیار پھول

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۶)۔ [گریہ + شبنم (رک)]۔

---شَمْع کس اضا(---فت ش ، سک م) امذ۔
موم کے قطرے جو موم بتی کے جلنے کے وقت گرتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات)۔ [گریہ + شمع (رک)]۔

---شِیشَہ کس اضا(---ی مع ، فت ش) امذ۔
شراب کا شیشے سے جام میں آواز کے ساتھ گرنا۔

رقصِ رندانہ کہیں لغزشِ مستانہ کہیں
گریۂ شیشہ کہیں خندۂ پیمانہ کہیں

(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات))۔ [گریہ + شیشہ (رک)]۔

---ضَبْط کَرنا محاورہ۔
نکلتے ہوئے آنسوؤں کا روکنا ، آنسو پی لینا۔

کیا جو ضبط گریہ تو کیا دریا کو کوزے میں
کبھی دل کھول کے رویا جو آیا جوش میں دریا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۵)۔

---طاری ہونا محاورہ۔
رونا آنا ، رقت طاری ہونا۔ اس نے کہا تو ماں اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالتی ، آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۲۶۸)۔ ہم وطن دوست کی ملاقات کا ذکر کیا اور اس درمیان ان پر گریہ طاری ہوا۔ (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۳۰)۔

---کَرنا ف مر ؛ محاورہ۔
رونا ، آنسو بہانا ، سوگ منانا۔ اس کو دیکھ دیکھ کر ایک شہر کی دیواریں گریہ کرتی ہیں۔ (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۰)۔

---کُناں (---ضم ک) صف۔
روتا پیٹتا ہوا ، گریاں ، نالاں۔

خواب میں آئی نظر ایک جو تصویر سی شکل
یوں خیال اس کے میں تب گریہ کناں رہتا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۵۰)۔

کیا رنگ لائے دیکھیے منصور کا لہو
ناحق کشی ہے گریہ کناں دار کے قریب
(۱۹۰۵ ، کلیاتِ رعب ، ۶۸).

یہ جدائی کی گھڑی ہے کہ جھڑی ساون کی
میں جُدا گریہ کناں ، ابر جُدا یار جُدا
(۱۹۷۸ ، جانان جانان ، ۲۰۹). [گریہ + ف : کُناں + کَردَن - کرنا کا حالیۂ ناتمام].

---مَسْتانَہ / مَسْتی کس صف / امذ (---فت م ، سک س ، فت ن / فت م ، سک س) امذ.
شراب کی مستی میں رونا.

تا مرے گریۂ مستانہ پہ کی ان نے نگہ
چشم گریاں ہیں ہر اک عضو پے دو لاب کے تئیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

غش مری بیخودیٔ نشہ سے ہونے لگے
دیکھ کر گریۂ مستی کو بھی رونے لگے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۷). [گریہ + مستانہ / مستی (رک)].

---مَنْد (---فت م ، سک ن) صف.
رونے والا ، اشکبار ، آب دیدہ (نوراللغات ؛ جامع اللغات) ، [گریہ + مند ، لاحقۂ صفت].

---مِینا کس اضا(---ی مع) امذ.
رک : گریۂ شیشہ.

ہے یہ کیفیت کی جا ہنستا ہے ہم پر جام مے
گریۂ مینا پہ ہوتے ہیں جو ہم میخوار خوش
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۸). [گریہ + مینا (رک)].

---ناک صف.
رونے والا ، اشکبار ، آب دیدہ ، نالاں و گریاں.

ہم گریہ ناک مر گئے ایک آہ کھینچ کر
راس آئی تجھ بغیر نہ آب و ہوائے باغ
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۰۲). صاحبقران کو جب معلوم ہوا کہ ملکہ خوبان عالم اتنا مجھے چاہتی ہے ازخود رفتہ ہو گئے فراق میں گریہ ناک ہوئے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۰). [گریہ + ناک ، لاحقۂ صفت].

---نِیم شَبی کس صف(---ی مع ، فت ش) امذ.
آدھی رات کو رونا ، رات کی تنہائی اور سکوت میں اشکبار ہونا. گریۂ نیم شبی نے نئی صورت پالی. (۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۸۷). آہ سحرگاہی اور گریۂ نیم شبی نے انہیں اپنے آپ سے دور کر دیا. (۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۲۰). [گریہ + نیم شب (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---و بُکا (و---و مع ، ضم ب) امث.
رونا چیخنا ، دھاڑیں مار کے رونا ، چیخ چیخ کر رونا ، آہ و زاری ، واویلا ، کہرام. آنحضرت صلعم کے معجزات کو جانا مثلاً شق قمر ، دست مبارک میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا شاخ خرما کا گریہ و بکا کرنا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۱).

معلوم ہے کہ پیش جو آتا ہے آئے گا
حالات کو گزرنے دو بے گریہ و بکا
(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۲۸۳). [گریہ + و (حرفِ عطف) + بکا (رک)].

---و زاری (---و مع) امث.
رک : گریہ و بکا.

عمر گزری ہے ہمیں گریہ و زاری کرتے
کاش ہم اس بت کافر سے نہ یاری کرتے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۹). ہم سب کی بے قراری گریہ و زاری دیکھ کر کب سے جوش جرأت میں جا پڑیں گے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۵). میر کے اشعار میں افسردگی ، مایوسی اور گریہ و زاری کے مضامین کی بھرمار ہے. (۱۹۸۸ ، میر ، غالب اور اقبال (تقابلی مطالعہ) ، ۱۷). اف : کرنا ، ہونا. [گریہ + و (حرفِ عطف) + زاری (رک)].

---یَعْقُوب کس اضا(---فت ی ، سک ع ، و مع) امذ.
حضرت یعقوب کا اپنے بیٹے حضرت یوسف کی جُدائی میں رونے کی طرف تلمیح ؛ (مجازاً) بکثرت رونا ، دن رات رونا ، اتنا رونا کہ آنکھوں کی بینائی پر اثر پڑ جائے.

ہو گیا اسکے رونے پر مغلوب
ہجر یوسف سوں گریۂ یعقوب
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸).

ہم نے کیا کیا نہ ترے ہجر میں محبوب کیا
صبر ایوب کیا ، گریۂ یعقوب کیا
(؟ ، شیخ شریف الدین مضمون (مہذب اللغات)) . [گریہ + یعقوب (علم)].

گُرِیَہ (ضم گ ، کس ر ، فت ی) امذ.
ریڑھ کی ہڈی کا کوئی جوڑ ، فقرہ. زیرِ ناف کمتا مفلوج نچلا دھڑ بے کار اور حرکت سے معذور اور کمر کے خاص گریہ کو تو بالکل مردہ کہیے مگر بقیہ پوری ریڑھ تندرست تھی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۵۰) . [گریا (رک) کا ایک املا].

گِرے ہانڈ ہاؤنڈ (کس گ ، سک ن / و مع ، سک ن) امذ.
کتے کی ایک نسل جس کے پانو لمبے ہوتے ہیں ، آنکھیں تیز ہوتی ہیں اور جسم دبلا پتلا ہوتا ہے ، شکاری کتا. کہیں گرے ہانڈ کی تاک میں شکار کی بو ، کہیں سگوں میں علی العموم وفاداری کی خو. (۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، ۱۵۵). جسم کی ساخت بمقابلہ تیندوے کے بہت سبک ہوتی ہے ہاتھ پتلے اور گرے ہاؤنڈ کی مانند سیدھے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۶۹). ایک پنجابی ٹھیکیدار نے والد کو ایک پلا پلایا گرے ہاؤنڈ دیا. (۱۹۸۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۳۱). [انگ : Grey Hound].

گِرِیہَہ (کس مع گ ، ی مع ، فت ہ) امذ.
گھر. گریہہ اگنی ہولی جلتی رہتی ہے اور ایک دن چتا کے شعلوں میں تبدیل ہو جاتی ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۳). [س : گرہ गृह].

گڑھوبی (کس گ ، سک ڑھ ، ی مع) امث (شاذ).
رہن ، وہ چیز جو گروی رکھی جائے ، رہن. اپنا زیور نہ تھا تو اپنی جان کا پاجامہ کارچوبی گرھوبی کر دیتیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۲۹ : ۵). [گروی (رک) کا ایک املا].

گڑ (فت گ) امذ (قدیم) ؛ ← گڑھ.
قلعہ.

گڑاں ہور کوٹاں کوں سنگار کر
جو دکھلائیں اسمان کے سار کر
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۶۵).

کوٹاں گڑاں ہو علاں قایم ہو کیوں رہیں گے
ارض و فلک ملک سب جن ہور زمن نہ پیچھ
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۱۰۲). [س : گڈ गड].

---کوٹ (---و مج) امذ.
قلعے. گڑ کوٹ لینا ملک لینا ایک کا ملک ایک کوں دینا یو پادشاہاںچہ کا کام ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۱).

جو رخ کر توں جدھر ڈھکلے تو فوجاں تج سرب دل کے
لیویں گڑکوٹ جل تھل کے تجے ہے فتح اسمانی
(۱۶۵۸ ، غواصی ، ک ، ۹۸).

گڑکوٹ کے کافراں کو ماریا آکاس تے دھرت پر اتاریا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۰). [گڑ + کوٹ (رک)].

---گج (---فت گ) امذ.
قلعہ کا وہ حصّہ جس پر توپیں چڑھاتے ہیں اور وہ بہ شکل دائرہ آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے ، برج قلعہ جو اوپر سے بنا ہوا نہ ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گڑ + گج (رک)].

گُڑ (ضم گ) امذ.
۱. گنے کے رس کا سخت قوام ، گنے کا قوام اور منجمد کیا ہوا شیرہ ، قند سیاہ.

شب گیر لیل شب تو بداں رات رین ہیں
فانیذ و قند و شکر گڑ جان زہر ہیں
(۱۶۲۱ ، خالق باری ، ۴۷).

ستوں میں اوس کے قند سے لب کی چلی تھی بات
بزم شراب کیوں کہ نہ ہو جائے گڑ کے رنگ
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۸). اشراف مٹھائی لیتے ہیں گنوار سوئی اور جوار اور گڑ کھا رہے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۳). ڈھائی سو کا گڑ بکا ، روپئے کہاں گئے ، مجھے دیکھنے کو بھی نہ ملے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۸). دوسرا علاج یہ ہے کہ پرانے گڑ کو پانی میں جوش دے کر مویشی کو پلایا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۶۶). ۲. (کنایۃً) مٹھاس ، شیرینی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. (مجازاً) بوسہ (قدیم).

کدھیں گڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گڑ لیوے شاہ کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷). اپنے دل میں کا کچھ پیار مرد کو دکھلانا ... ہنسنا گڑ دینا خوشبوئی میں تمام مہک رہنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۰). اف : دینا ، لینا. [س : گڑ गुड़].

---انبہ (---فت ا ، سک ن بشکل م ، فت ب) امذ.
ایک قسم کا کھٹ مٹھا پکوان جسے گڑ اور کیریاں ملا کر پکاتے ہیں ، قند یا شکر کے شیرے میں پکائی ہوئی کچے آم کی قاشیں ؛ میٹھا اچار جس میں آم کی گٹھلیاں اور سرکہ وغیرہ پڑتا ہے. اس کو گڑ انبہ یا آموں کا اچار یا مربیٰ کہنا چاہیے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۱۵۲). [گڑ + انبہ (رک)].

---بیٹھ جانا محاورہ.
مرطوب ہوا سے گڑ کا نرم ہو جانا (جامع اللغات).

---بھرا ہنسیا ، کھاتے بنے نہ اُگلتے / نہ نگلتے بن پڑتا ہے نہ اُگلتے کہاوت.
ہر طرح مشکل ہے نہ کرتے بنتی ہے نہ چھوڑتے. اس سرودے سے ناک میں دم ہے مگر کیا کروں گڑ بھرا ہنسیا ہے کہ نہ اگلتے بنتا ہے نہ نگلتے ، اب یہ ٹانگ کھولتی ہوں تو لاج ہے اور وہ ٹانگ کھولتی ہوں تو لاج ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۰۵)

---پاپڑا (---سک پ) امذ.
ایک قسم کی مٹھائی (فرہنگ اثر). [گڑ + پاپڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

---پاپڑی (---سک پ) امث.
ایک مٹھائی جو آٹے کو گھی میں بھون کے گڑ اور مونگ پھلی کے دانے ڈال کے بناتے ہیں (مہذب اللغات). [گڑ + پاپڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---پُشپ / پُھول (---ضم پ ، سک ش / و مع) امذ.
مہوا (ایک درخت کا نام جس کے پھلوں کو کھاتے ، پھولوں کی شراب بناتے اور بیجوں کا تیل نکالتے ہیں) ، لاط : Bassialatifolia (پلیٹس). [گڑ + پشپ (رک) / پھول (رک)].

---چڑھاؤ / چراوے تو پاپ اور تِل / تیل چڑھاؤ چراوے تو پاپ کہاوت.
یعنی ہر حال میں بُرائی ہے یا جو شخص کسی کام سے راضی نہ ہو ، چوری معمولی چیز کی بھی گناہ ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---چھال امذ.
گڑ اور چھال کی بنی ہوئی دیسی شراب ، دیسی شراب ، ٹھرّا. جاڑوں میں مجھ کو بہت تکلیف ہے اور یہ گڑ چھال کی شراب میں نہیں پیتا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۵۹۹). [گڑ + چھال (رک)].

---دینا محاورہ (قدیم).
بوسہ دینا.

خشم سب پڑیا پانو اس بات کوں
لگیا گڑ دینے شاہ کے ہات کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲).

---دبے / دبے مرے تو زہر کیوں دیجیے کہاوت.
جو کام آسانی اور نرمی سے نکل سکتا ہے اس میں سختی نہیں کرنا چاہیے

کاں ہے لب شیریں کو ہیں تلخ نہ کیجے
جو گڑ دبے مرتا ہے اسے زہر نہ دیجے

(۱۸۲۳ ، مصحفی (فرہنگ آصفیہ)).

لے نگاہ مہر سے دل مت بچشم قہر دیکھ
گڑ دبے سے جو مرے تو دے نہ اس کو زہر دیکھ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۷).

---دھانی امث.
بھنے ہوئے چاول یا گیہوں کا مرنڈا جو گڑ ملا کر بناتے ہیں ، ہفتہ میں ایک بار گڑ دھانی بطور چکھی کے کھلا دیتے ہیں ، (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۲۸) ، سنگی کے دن اہل ہنود گڑدھانی بھیجنے لگے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۱۶). کبھی سوپ میں رکھ رکھ کر گڑدھانی بانٹ رہی ہے اور کبھی چڑوا بنا رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۹). [گڑ + دھانی (رک) ، ی ، لاحقۂ صفت].

---سے بینگن ہو گئے کہاوت.
جب کوئی مہنگی چیز سستی ہوجائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات؛ جامع الامثال).

---سے جو مرے تو زہر کیوں دے / دو کہاوت.
رک : گڑ دبے مرے الخ. دیکھو تو لوگوں کو کرسٹان بنانے کی کیا تدبیر نکالی ہے ، گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳۹). امراء نے یہ صلاح دی کہ اگر اس پر سختی کی جائے تو ضرور بتادے گا مگر ہمایوں نے کہا کہ گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دے. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۳۳).

---سے مرے ، تو بس کاہیکو دیجئے / تو زہر سے کیوں مارے کہاوت.
جو کام نرمی سے نکلے تو اس میں سختی کیوں کی جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا شیرہ امذ.
گڑ کا بہت گاڑھا شربت یا قوام ، راب (ماخوذ : فیروز اللغات).

---کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا کہاوت.
باتوں سے کام نہیں چلتا ، خرچ کرنا چاہیے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---کی بھیلی امث.
گڑ کا گیند جیسا ٹھوس ڈلا ، گڑ کا گول پنڈا. وہ لوٹتے تو کبھی دو چار گنے کبھی گڑ کی بھیلی ... ہاتھ میں ہوتیں. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۹۲).

---کی باری امث.
رک : گڑ کی بھیلی (نوراللغات).

---کی جوتی کہاوت.
جب کسی چیز کے نایاب ہونے پر غریب لوگ اس کی شکل تک دیکھنے کو ترسیں مگر امیر لوگ اسے بے تحاشا استعمال کریں تو اس موقع پر کہتے ہیں (فیروز اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کھانا گلگلوں سے پرہیز کرنا محاورہ.
رک : گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز.

گڑ کھاتے ہیں اور گلگلوں سے کرتے ہیں پرہیز
ظاہر ہوئیں لاہور میں یہ آپ کی عادات

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۵۲۷).

انگور حلال اور مئے انگور حرام
گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز کریں

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۱۹۲).

---کھائے گی تو اندھیرے میں آئے گی کہاوت.
یہ مثل مرد اور عورت دونوں کے لیے بولی جاتی ہے یعنی اگر نفع کا لالچ ہو گا تو آپ ہی وقت بے وقت چلا آئے گا (نجم الامثال).

---کھائیں / کھاؤں ، گلگلوں سے پرہیز کہاوت.
۱. ایک ڈھنگ کا کام کر کے دوسرے اسی ڈھنگ کے کام سے انکار کرنا ؛ بڑی برائی کی پروا نہ کرنا اور چھوٹی سے بچنا ؛ بڑی بدنامی کا خیال نہ کرنا چھوٹی سے پرہیز کرنا. پرانے پاسنوں کے سوائے اور بھی کوئی چیز ان کے گھروں میں ہے جس کو انگریز کا دست صنعت نہیں لگا الا ماشاءاللہ ، گڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز ، یہ لوگ اپنے پندار میں انگریزوں سے پرہیز کرتے ہیں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، نذیر احمد ، ۱ : ۵۵). لباس ان کا اختیار کرو ، طرز معاشرت ان کا نقل کرو ... اور اچھی پھر ان میں ہزار عیب نکالو ، اللہ اللہ کرو ، گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۶۹). جس قوم کی بنیاد خالص نہ ہو اس کی تہذیب کیسے خالص رہ سکتی ہے گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۷۳). ۲. کسی شخص سے دوستی کا اظہار کرنا اور اس کے باپ یا بیٹے سے تنگ آنا ، بڑوں سے ملنا اور چھوٹوں سے دور رہنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھایا ہے تو کان چھدانے پڑیں گے کہاوت.
عیش کیا ہے تو تکلیف بھی اٹھانی پڑے گی. ان باتوں میں کیا رکھا ہے؟ گڑ کھایا ہے تو کان چھدانے پڑیں گے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۱۷).

---لینا محاورہ (قدیم).
بوسہ لینا ، پیار لینا ، چومنا.

کدھیں گڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گڑ لیوے شاہ کوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۷).

میں یوں کہا کہہ کچھ تبھی وو گڑ تو دینا اب ادھار
کنی گھر عدا کا ہے وہا چپ کاہیکوں کرتی عوض وام

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۶).

ـــ منگنا محاورہ (قدیم).
بوسہ مانگنا (قدیم اردو کی لغت).

ـــ نہ دے تو گڑ کی سی بات تو کہے کہاوت.
اگر سلوک نہ کر سکے تو نرمی سے تو بولے ، فائدہ نہ پہنچائے تو میٹھی باتیں تو کرے (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

ـــ نہ دے گڑ کی بھیلی دے گڑ نہ دیج بھیلی دی کہاوت.
تھوڑی چیز نہ دینا مگر مجبوراً بڑی دینا ، بے وقوف آدمی چھوٹا کام نہیں کرتا مگر پھنس کر بڑا کام کرتا ہے (جامع الامثال).

ـــ ہر بار میٹھا ہوتا ہے کہاوت.
نیک کام ہمیشہ اچھا ہوتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

ـــ ہو گا تو مکھیاں بہت آ جائیں گی کہاوت.
دولت ہو گی تو حاجت مند بہت آ جائیں گے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گڑا (۱) (فت ک) امذ.
ڈھیر ، انبار ، تودہ ، کھلیان (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[غالباً س : گرہ + ک गड़+क].

ـــ بٹائی (ـــ فت ب) امث.
بولیوں کے ڈھیر کی تقسیم ، اناج وغیرہ کی وہ تقسیم جو اندازے سے انبار لگا کر کی جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[گڑا + بٹائی (رک)].

گڑا (۲) (فت ک) امذ.
گڑھا ، کھڈا.

> سو بائے باٹ ویں کھانا پچھاڑاں
> گڑے ہور کھودرے نا دیکھ کھاڑیاں

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور ، ۴). [گڑھا (رک) کی تخفیف].

گڑا (۳) (فت ک) صف مذ.
گڑا ہوا ، دبا ہوا ؛ مرکبات میں مستعمل.

> کدال ایک لائیںگے اچھی سی ہم بھی
> گڑا کوئی مُردہ جو تم نے اکھیڑا

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۷۸۲). [گڑنا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام].

ـــ جانا ف ل ؛ محاورہ.
دفن ہوا جانا ؛ حد درجہ شرمندہ ہونا ، شرم سے مرا جانا.

> لہ دو پھر عدا الزام ان کو عوض ناحق کا
> گڑے جاتے ہیں کشتے انفعال بیگناہی سے

(۱۸۰۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۳).

> احباب مرے دفن کی کیوں فکر میں ہیں
> میں شرم گنہ سے خود گڑا جاتا ہوں

(۱۹۰۸ ، رباعیات امجد ، ۱ : ۶۵).

ـــ دبا مال (ـــ فت د) امذ.
وہ مال جو دفن کر دیا گیا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گڑا + دبا + مال (رک)].

ـــ دینا ف م ؛ محاورہ.
گڑوا دینا ، دفنا دینا ، دفن کروا دینا (عموماً جنازہ کیلیے مستعمل).

> دو گز کفن از بہر رسول دوسرا دو
> لاشہ مرے فرزند کا للہ گڑا دو

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳۱ : ۱۶۳).

ـــ گڑایا (ـــ فت گ) صف مذ.
گڑا ہوا ، دبا ہوا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گڑا + گڑایا (گڑانا (رک) کا ماضی نیز حالیۂ تمام بطور تابع].

ـــ ہونا ف ل ؛ محاورہ.
دبا ہونا ، دفن ہونا.

> ہیں ہر جگہ زمیں میں خزانے گڑے ہوئے
> دولت قدم قدم پہ ہے تقدیر چاہیے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۸۹).

گُڑارت (ضم گ ، سک ر) امذ.
(معنی کی) گہرائی ، عمق. قرآن میں کیا خوبیاں ہور معنی ہور گڑارتاں اے سب دسریاں کوں کھول کر لیے آیا. (۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، شرح تمہید عین القضاۃ (دکھنی اردو کی لغت)).
[گوڑھارتھ (س : گوڈھ गूढ़ - پوشیدہ + ارتھ अर्थ - معنی) کا مخفف].

گڑاسا (فت گ) امذ.
رک : گنڈاسا. ہر دیال کے دھوکے میں اپنے نوجوان بیٹے کی گردن پر گڑاسا چلایا تھا (۱۹۰۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ ، ۱ اگست ، ۱). [گنڈاسا (رک) کا غیر اللفی تلفظ].

گڑاسی (فت گ) امث.
رک : گنڈاسی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنڈاسی (رک) کا غیر اللفی تلفظ].

گُڑا کُو (ضم گ ، و مج) امذ.
گڑ ملا ہوا تمبا کو.

> ملا گڑ تب گڑاکو نام پایا
> سبھوں نے چاہ سے تب منہ لگایا

(۱۷۳۶ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۳۸۲).

> سنکا کر چار پیسے بھر گڑاکو
> فقط خالی ہی کیا کر کھلا تو

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲). [گڑ (رک) + اکو (تمبا کو (رک) کا مخفف)].

گڑانا (فت گ) ف م ؛ ســ گڑوانا.
۱. گاڑنا ، دفنانا.

> شہدا کہتے تھے آئیں گے نہ عابد جب تک
> ہم غریبوں کی کوئی لاش گڑانے کا نہیں

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۶ : ۱۸۳). ۲. مرکوز کرنا ، جمانا. برج سوہن نے اس طرح روشنی پر نگاہیں گڑا دیں گویا وہ کٹے والے کو دیکھ رہا ہے. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۶).

۳. **جھونا ، زور سے دبانا.** جب تم پیچھے سے رومال پھینک کر کھو تو فوراً بند مٹھیوں کو گردن میں گڑا کر جس طرف آسانی معلوم ہو زور کا جھٹکا دو. (۱۹۵۰ ، ٹھگ ، ۱ : ۹۱). [گاڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گُڑانْبہ (ضم گ ، سک ڑ ، فت ا ، سک ن بشکل م ، فت ب) امذ.
گُڑانبہ (رک : **گڑ کا تخمی**) (نوراللغات). [گڑ + انب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَڑانْسا (فت گ ، مغ) امذ.
رک : **گنڈاسا**.

بُتانِ ہند میں بھی آ گیا انداز ایرانی
کٹاری اور گڑانسے کی جگہ خنجر لگاتے ہیں

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۳ : ۹). [گنڈاسا (رک) کا املائی تلفظ].

گَڑانْسی (فت گ ، مغ) امث.
رک : **گنڈاسی**. گڑانسی ... لوہے کی. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعت ، ۵). [گنڈاسی (رک) کا املائی تلفظ].

گَڑاؤ (فت گ ، و مع) امذ.
(کاشتکاری) **ایک آلہ جس سے جوار کے ڈنٹھلوں کا کترا کرتے ہیں ، ٹکوا** (جامع اللغات). [گڑانا (رک) سے اسم آلہ].

گُڑائی (ضم گ) امث.
۱. (باغبانی) **زمین کو کچھ گہرائی تک کھود کر اُلٹ پُلٹ دینا جس سے وہ پولی اور بھُربھُری ہو جائے.** ٹریکٹروں سے اچھی گڑائی کا مطلب یہ ہوا کہ دور دور کی بیکار زمینوں کو بھی قابل کاشت بنایا جا سکے. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۶۳). ۲. **پودوں کی جڑوں سے گھاس نکالنے کا عمل.** لیکن بھینسوں اور بیلوں کو چارہ ڈالنے اور زمین جوتنے ، نلائی گڑائی کرنے جیسے معمولات میں سے نہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۰). ۳. **نئے پودوں کی جڑوں پر مٹی چڑھانے کا عمل خصوصاً گنے کی پود پر** (ا پ و ، ۶ : ۹۹). [گوڑائی (گوڑنا (رک) کا حاصل مصدر) بہ تخفیف].

گَڑْبَڑ (فت گ ، سک ڑ ، فت ب) (الف) امث.
۱. **الجھن ، دشواری ، جھمیلا ، جھنجھٹ**

عشق جب سے پڑا ہے اپنے سر
سارے کاموں میں پڑ گئی گڑبڑ

(۱۸۸۱ ، منیر لکھنوی (مہذب اللغات)). نکاح کے وقت ایک ذری سی گڑبڑ ہو گئی تھی کیوں کہ لڑکی والے ... مہر کم نہیں کرتے تھے. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۹۷). یہ گڑبڑ صرف اس وجہ سے ہوتی ہے کہ یہ بات طے نہیں کی گئی کہ کون سی چیز منفرد ہے اور کون سی پشت ... (۱۹۸۳ ، اسنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۰۳). ۲. **جھگڑا ، ہنگامہ ، فساد ، خلفشار.** مجھے حضور نے گھر پر تعینات کیا تھا کہ وہاں کچھ گڑبڑ نہ ہونے پائے مگر وہاں گڑبڑ ہوا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۳). جلسہ گاہ کے ایک کونے میں کچھ لوگوں نے جو خاص طور پر بخشی کی شہہ پر آئے تھے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۰۲). ۳. **بے قاعدگی ، بدنظمی ، بے ترتیبی ، ابتری.** اس زمانہ کی تاریخ سندھ میں گڑبڑ پڑی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱). نظامِ عالم میں گڑبڑ ہو جاتی ہے. (۱۹۲۸ ، احکامِ نسواں ، ۲۳). ایک کے معنی یہ ہیں کہ ادب میں اور نہ صرف ادب میں بلکہ پورے نظامِ خیال میں جس کا اظہار اس معاشرے کے کلچر میں ہو رہا ہے سخت گڑبڑ ، سخت انتشار اور بحران موجود ہے. (۱۹۶۶ ، نئی تنقید ، ۲۰). ۴. **رکاوٹ ، خلل.** اگر ایسا نہ کیا جائے گا تو کام کی مسلسل روانی میں گڑبڑ پیدا ہو جائے گی. (۱۹۰۸ ، آدمی اور مشین ، ۱۴۳). مرزا خورشید عالم کچھ زمانے کے لیے حیدرآباد سے چلے گئے تھے ، اس لیے ان کی تنخواہ میں گڑبڑ پڑ گئی تھی. (۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، انشائے داغ ، ۸۰). ۵. **شور و غل.** اچھا کیا کہ اوپر آگئے ، ہوا کا انتظام بھی خوب ہے گڑبڑ بھی نہیں ہے. (۱۹۳۲ ، ریزۂ مینا ، ۱۰۶). ۶. **قراقر ، پیٹ کے بولنے کی آواز ، آوازِ شکم** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۱. **درہم برہم ، تہ و بالا.** شہر خالی کرانے کا حکم ملا اور پھر سب کچھ گڑبڑ ہو گیا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۰). ۲. **ٹیڑھا ، پیچیدہ ، الجھا ہوا.** ادبی سطح پر معاملہ کچھ گڑبڑ ہے. (۱۹۸۳ ، ندا کرات ، ۵۹). ۳. **ناہموار ، سنگلاخ (زمین).**

زمانے کو اے نوح حیرت نہ کیوں ہو
کہ طوفاں اپنا زمیں ایسی گڑبڑ

(۱۹۳۳ ، اعجازِ نوح ، ۸۳). ۴. **گلمڈ ، خلط ملط ، رکاوٹ**

دیکھو پہلیچ ملنے میں ایسا گڑبڑ ہوتی ہے سو
میرے دل کو یوں لگتا ہے ملے ہیں کہیں اول تما

(۱۹۶۷ ، ہاشمی ، ۲ ، ۱۰).

اتنا ہی غم کھلاؤ جو تم خود بھی کھا سکو
اس بے تکے حساب میں گڑبڑ نہ ہو حساب

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۶۵). [گڑ - گھٹ ، س : گھٹا + بڑ (تابع)].

---جھالا (الف) امذ.
۱. (مجازاً) **جھگڑا ، بکھیڑا ، جھمیلا ، جھنجھٹ.** اچھا میری خالہ مگر مجھے چھپا کر اوپر نہ کرنا کوئی گڑبڑ جھالا. (۱۹۰۲ ، شہید ناز ، ۳۰). ۲. **ابر و باد ، مینہ اور آندھی ، بوندا باندی ، خراب موسم** (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). (ب) امث. **ابتری ، بدنظمی ، بے ترتیبی.** غزل کی ہر بیت بجائے خود ایک قایم بالذات نظم ... یہ گڑبڑ جھالا ایران سے ہندوستان میں آئی. (۱۹۲۵ ، منشورات کیفی ، ۱۰۳). [گڑبڑ + جھالا (رک)].

---سَڑْبَڑ (---فت س ، سک ڑ ، فت ب) صف.
گلمڈ ، بے ربط ، الجھا ہوا. عجیب خواب تھا بڑا بے تکا بڑا ہی گڑبڑ سڑبڑ. (۱۹۵۵ ، آئنہ دل کا ، ۲۰۸). سب بڑا ہی گڑبڑ سڑبڑ ہے ... بالکل خواب کی طرح بے ربط اور نہایت تعجب انگیز. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۹). [رک : گڑبڑ + سڑبڑ (تابع)].

ـــ کَر م ف (قدیم).
گھبرا کر ، پریشان ہو کر.

دل مرا تیرے ہات سنیڑ کر
سُد سٹیا ہے تمام گڑبڑ کر

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۱۷).

ـــ کَرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گول مال کرنا ، دھوکے بازی کرنا.** حضرت شعیب کے ماننے والے ناپ تول میں بڑی گڑبڑ کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ کاروباری ہوشیاری ہے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۵۰۹). ۲. **جھگڑا پھیلانا ، بکھیڑا ڈالنا ، جھمیلا ڈالنا.** میں اس طریقے کو گڑبڑ کر دینے والا خیال کرکے چھوڑ دیتی ہوں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۹۳). ۳. **درہم برہم کرنا ، الٹ پلٹ کرنا.** کتنا ڈانٹا تھا الماری گڑبڑ کرتے ہو. (۱۹۸ ، چلتا مسافر ، ۳۲۶). ۴. **خرابی پیدا کرنا ، حالت بگاڑنا.** قصور اصل میں میرے پارسوں کا ہے ، یہ میرے پارسوں ہی ہیں جو گڑبڑ کر رہے ہیں. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۴). ۵. **پیٹ بولنا ، پیٹ میں قراقر ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

ـــ گوٹالہ (ـــ و مج ، فت ل) امذ.
رک : گڑبڑ گھٹالا. کال ہیں جیسے ٹوے کا گولہ دایاں ماشہ بایاں تولہ یہاں تو ہو گیا گڑبڑ گوٹالہ. (۱۹۰۲ ، شہید ناز ، ۳۶). [گڑبڑ + گوٹالہ (گھوٹالا ـ گھپلا کی تخفیف)].

ـــ گُھٹالا (ـــ ضم گھ) امذ.
الجھن میں ڈالنے والا معاملہ ، جھمیلا ، بکھیڑا ، گھپلا. تم دونوں کا گڑبڑ گھٹالا کچھ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۰۷). دیر یا سویر کچھ نہ کچھ گڑبڑ گھٹالا ضرور ہو گا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۱۹). [گڑبڑ + گھٹالا (گھوٹالا ـ گھپلا کی تخفیف)].

ـــ گھوٹالا (ـــ و مج) امذ.
رک : **گڑبڑ گھوٹالا.** ہاں تو جناب ذرا خلاصہ کیجئے ، دیکھئے میں اس گڑبڑ گھوٹالے سے بہت ہی گھبرا گیا ہوں. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۶۲). غرض یہ کہ ایسے ہی گڑبڑ گھوٹالے ہوتے ہیں. (۱۹۸۹ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۹۶). [گڑبڑ + گھوٹالا ـ گھپلا].

ـــ مَچانا محاورہ.
۱. **تباہی پھیلانا ، افراتفری پھیلانا.** طاعون نے گڑبڑ مچائی تو انسان نے کہا کہ طاعون مچھر اور پسو کے ذریعہ سے پھیلتا ہے. (۱۹۱۰ ، سی پارۂ دل ، ۵۵). ۲. **بکھیڑا ڈالنا ، ہنگامہ کرنا.** خدا بہتر جانتا ہے کہ میری شرارت نے میری شرافت کو کبھی نہیں دبایا گڑبڑ ہمیشہ مچائی مگر شرافت کا پہلو کبھی نہیں چھوڑا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۹۹).

ـــ مَچنا محاورہ.
۱. **افراتفری پھیلنا ، کھلبلی ہونا.** کچھ ایسی گڑبڑ مچی کہ اسے دیکھ نہ سکا. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۹۶). ۲. **شور و غل ہونا ہنگامہ ہونا.** پھر گڑبڑ مچی اور ہم لوگ جاگ اٹھے. (۱۹۸۶ ، حیات مستعار ، ۶۵).

گَڑبَڑا (فت گ ، سک ڑ ، فت ب) امذ.
گڑبڑ ، افراتفری ، گھبراہٹ ، پریشانی.

دنا میں دنا میں اُبر دوبڑا
جتے راج بندی کئے گڑبڑا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).

دھن دید پر نا دید رکھ سورج نہیں رہتا کھڑا
تارنہ چندر میں ہو خبر سب رین میں رہے گڑبڑا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۵). [گڑبڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
پریشان ہو جانا ، گھبرا جانا ، سٹپٹا جانا.

سنی اے بات لشکر اُٹھیا گڑبڑا
ہوا سارے لشکر میں ہو بڑبڑا

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۹).

یکایک وہ لشکر اٹھا گڑبڑا
مسلمان سارے اٹھے بڑبڑا

(۱۸۵۲ ، قصۂ زیتون ... (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۳۶۸).

ـــ جانا محاورہ.
پریشان ہو جانا ، گھبرا جانا ، سٹپٹا جانا. جب وہ اُسے یہ برتن ہاتھ بڑھا چکی تو کبھی کبھی گڑبڑا جانے کے باوجود انہیں دہرانے اس کی زبان سوکھتی تھی. (۱۹۳۱ ، ہماری زمین ، ۲۲۶) وہ گڑبڑا گیا جس خیال کا سر پیر نہیں ہوتا اس کے کتنے پیر ہوتے ہیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۳۲).

ـــ دینا محاورہ.
۱. **پریشان کردینا ، گھبرا دینا ، سٹپٹا دینا.** انجن کی وہ سیٹی جو مسافروں کو گڑبڑا دیتی ہے مداری کی تونبی کی طرح بالکل بند ہوگئی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۵ : ۶). کسی بھی سب ایڈیٹر کو گڑبڑا دینے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ آپ اس کی لکھی سرخی کو زور سے پڑھ دیں. (۱۹۸۷ ، خبر گیر ، ۹۵). ۲. **گڈمڈ کر دینا ، بگاڑ دینا ، خراب کر دینا.** سب کام ایک ہی وقت میں کرنے کی کوشش کرتی ہو ... مگر تم سب کام گڑبڑا دیتی ہو. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۹۳).

گَڑبَڑاٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت ب) امث.
گھبراہٹ ، بدحواسی.

کافر کو گڑبڑاٹ ہے اور دل میں چور تھا
یاں فضلِ ایزدی کا پنھالوں میں زور تھا

(۱۷۹۲ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۱۰۳). [گڑبڑاہٹ (رک) کی تخفیف].

گَڑبَڑانا (فت گ ، سک ڑ ، فت ب).(الف) ف ل.
۱. **گھبرانا ، پریشان ہونا ، سٹپٹانا.**

دو تن لے گڑبڑاتی توں برت دُکھ بھوں چڑاتی توں

بہت ڈاواں میں تاتی توں ولے یہ ڈاو کاری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۷۰). یہ گڑبڑا کر اُٹھے تو بہت ہی خفا ہوئے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۸). میں گڑبڑا کر چارپائی سے اٹھا اور جلدی جلدی نشست کے کمرہ میں آیا. (۱۹۳۰ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۴۶). وہ ایک لمحے کو گڑبڑائی لیکن ملک کی رفاقت نے اور کچھ سکھایا ہو یا نہ جھوٹ بولنا خوب صفائی سے سکھا دیا تھا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۰). ۲. بہٹ کا بولنا (جامع اللغات). (ب) ف م. گھبرا دینا ، سٹپٹا دینا. ہاں ، ہاں اب مجھے گڑبڑاؤ نہیں ، میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ تم سمجھ گئے نا. (۹ ، تلاش ، ۱۰۳). [رک : گڑبڑ + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گڑبڑاہٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت ب ، ہ) امث.

گھبراہٹ ، بدحواسی. نازش بیگم نے اس زور سے میرے منہ پر بڑے سے خاصدان کا ڈھکنا مارا ہے کہ تیائی میرے ہاتھ سے چھوٹ پڑی ، اور میں گڑبڑاہٹ میں گر پڑا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۳۸). الفاظ میں محض ایک کلبلاتی اور بھنبھناتی ہوئی گڑبڑاہٹ ہوتی. (۱۹۶۶ ، شاعری اور تخیل ، ۱۰۸۳). [گڑبڑانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ مچنا محاورہ.

گھبراہٹ طاری ہونا ، اضطراب پھیلنا. شہر اصفہان میں اب تک ترکمانوں کے گزشتہ حملہ سے جس کا میں ذکر کرچکا ہوں گڑبڑاہٹ مچ رہی تھی. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۷۳).

گڑبڑی (فت گ ، سک ڑ ، فت بیم) امث.

کھلبلی ، افراتفری ، ہنگامہ ، اضطراب. ہمیشہ یہ میاں صاحب کچھ نہ کچھ گڑبڑی آپ ہی پیدا کیا کرتے ہیں. (۱۸۳۵ ، جوہر اخلاق ، ۲۰). یہ سمجھیے کہ ابھی جو گڑبڑی ہوئی تھی اس کی جواب دہی کے لئے مجھے گرفتار کیا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۵۸). [گڑبڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گڑپ (فت گ ، ڑ) ، (الف) امث.

جلدی سے ملائم چیز میں گھس جانے کی آواز ، غڑاپ (ماخوذ : نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ). (ب) م ف. **جلدی سے جلدی ، جھٹ** (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [حکایت الصوت].

ـــــ دیسی / دینی م ف.

جلدی سے ، فوراً ، ترت. گڑپ دینی منہ میں رکھ گیا ، گڑپ دیسی نگل گیا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۴۶).

گڑباپڑا (ضم گ ، سک ڑ ، ب) امذ.

ایک قسم کی مٹھائی (فرہنگ اثر) [گڑ (رک) + باپڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گڑپنکھ (فت گ ، سک ڑ ، فت پ ، غنہ) امذ.

۱. **بڑے بڑے پروں والے ایک پرند کا نام.**

تکیہ جو فضل خدا ساز پہ کر لیتا ہے

وہ سبک رو کوئی گڑپنکھ کے پر لیتا ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۲). پہاڑوں کے غاروں یا چوٹیوں سے گڑپنکھ کے ذریعے ہیرے ، جواہرات یا سونا حاصل کرنے کے لیے گوشت کے ٹکڑے ڈالے جاتے تھے. (۱۹۶۷ ، اردونامہ ، کراچی ، ۲۷ : ۳۱). ۲. (کنایۃً) **ڈھیلی پوشاک پہننے والا شخص ، ڈھیلی ڈھالی پوشاک پہننے والے پر پھبتی** (نوراللغات ؛ پلیٹس). [س : गरुड़ + پنکھ (رک)].

گڑپھنک (فت گ ، سک ڑ ، فت پھ ، غنہ) امذ.

رک : **گڑپنکھ معنی نمبر ۱.** میں نے گڑپھنک کو دام میں پھنسایا ، پھر قفس میں بند کر کے یہ رقعہ لکھوایا. (۱۸۵۹ ، خطوط غالب ، ۳۹۸). [گڑپنکھ (رک) کا بگاڑ].

گڑت (فت گ ، ڑ) امث.

لفظاً گاڑنے کا عمل ، گودنے یا کندہ کرنے کا عمل ؛ (مجازاً) **بناوٹ ، چٹائی سے نقاشی.** ڈیرے کا لکڑی کا کام مشہور ہے جس میں پیتل کی گڑت ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ مارچ ، ۵). [گڑھت (رک) کا ایک املا].

گڑتا (ضم گ ، سک ڑ) امذ.

پان کی ایک قسم. جو پان جیٹھ میں توڑتے ہیں اس کو گڑتا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۸۳). [مقامی].

گڑتی (فت گ ، سک ڑ) امذ.

دوست ، ساتھی ، یار. مطوقہ بولیا ایسے گڑتیاں ہو تمہی اپنے اپنے بچاؤ کو جھاستے ہیں. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۰۳). [مقامی].

گڑ جانا ف ل ؛ محاورہ.

۱. رک : **گڑنا ، کانٹے یا نشتر وغیرہ کا جسم میں چُبھ جانا ، پیوست ہو جانا.** اس وقت گویا مجھ پر بجلی گر پڑی ، دل پر برچھی سی گڑ گئی. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۱۳۰). ۲. **زمین میں داخل ہو جانا ، دب جانا ، دھنس جانا ، دفن ہو جانا.**

بیٹھا جم کر در پر تیرے زور اظفری — تا کمر خاک آلودہ زمیں میں گڑ گیا

(۱۸۰۸ ، اظفری ، د ، ۴۳).

اُلٹی تھی مت زمانۂ مردہ پرست کی

میں ایک ہوشیار کہ زندہ ہی گڑ گیا

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۰۹). ۳. **نہایت شرمندہ ہو جانا ، ازحد نادم ہونا ، خجالت کے مارے سر نہ اٹھا سکنا.**

گڑے جاتے ہیں شمشاد و صنوبر فرط غیرت سے

الٰہی کونسا سرو رواں گلزار میں آیا

(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳).

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بی بیاں

اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، کد ، ۱ : ۲۳۷). خاتون مارے شرم کے زمین میں گڑ گئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۳). ۴. **جم جانا ، اَڑ جانا ، قائم ہو جانا** (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

گُڑَج (ضم گ ، فت ڑ) امث ، امذ.
ایک کڑوی بیل کا نام جو اکثر نیم کے درخت یا پہاڑ پر ہوتی ہے اور بطور دوا بخار کہنہ ، کھانسی ، یرقان وغیرہ کو نافع سمجھی جاتی ہے ، گلو (لاط : Menispermum Glabrum)
(پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [س : गडूचा].

گَڑچّھا (فت گ ، ڑ ، ــ ج) ، (الف) امذ.
بہت گھنا جنگل ؛ جھاڑی ، جھاڑی ، کثافت ؛ مجمع (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ (ب) م ف کھنے طور پر ، پاس پاس ، بھڑے ہوئے (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : गच्छ + घटा].

گَڑد (فت گ ، ڑ) صف.
گرد آلود

یو رات گڑد ہو نسیں ہو دھوپ
یک سوذ کے سبز یہ بلا روپ

(۱۶۰۰ء ، من لگن ، ۵۷)۔ [گرد (رک) کا قدیم املا].

گَڑُو (فت گ ، ضم ڑ) امذ.
رک : گڑڈ (پلیٹس)۔ [گرڈ (رک) کا بگاڑ].

گَڑَری (فت گ ، ڑ) امث.
رک : گراری ، گول چرخی جس پر رسّی چڑھا کر کنوئیں سے پانی کھینچتے ہیں۔ چاہ کے کنارے پر ایک لکڑی دوشاخہ گاڑتے ہیں ... اور اس میں گڑری لگی ہوتی ہوتی ہے اور وہ گھومتی ہے (۱۸۸۹ء ، کھیت کرم ، ۹)۔ [گراری (رک) کا بگاڑ].

گِڑَری (کس نیز ضم گ ، ضم نیز فت ڑ) امث.
گھاس کا گول چھلا جو گھڑوں کے نیچے رکھتے ہیں ، اینڈوی ، جوئا (جامع اللغات)۔ [س : गड + र].

گَڑِرِیا (فت گ ، ڑ ، کس ر) امذ ؛ گَڑڑیا.
رک : گلڈریا ، بھیڑ بکریاں (نیز گائے بھینس) چرانے والا۔ اس گاؤں میں جا کر ایک بھیڑ کسی گڑڑیے سے مول لی۔ (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۳)۔ تخت سلطنت پر ایک ظالم گڑریا نظر آیا جس کی جاہلانہ بہادری سے گزشتہ تہذیب پر آب شمشیر کا سیلاب آگیا۔ (۱۹۲۳ء ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۳۸)۔ [گلڈریا (رک) کا مخرّب].

گَڑُڑ (فت گ ، ضم ڑ) امذ.
۱. رک : گرڈ جو فصیح ہے ، ایک بڑے پرندے کا نام۔ کسی سے امرت جوتج میں لیے گڑڑ اس پیڑ پر آ بیٹھا تس کے منھ سے ایک بوند گرا تھا اس سے وہ روکھ بچا۔ (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۳۱)۔

گڑڑے جب کڑائیں اپنی ٹھونگیں
سراپا جب لگائیں اپنی ٹھونگیں

(۱۸۹۹ء ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۹۹)۔ گڑڑ ایک پرندہ ہے چیل سے ذرا بڑا مگر اسی کی شکل کا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۰ء ، انتخاب لاجواب ، ۷ نومبر ، ۷)۔ پیدائش میں میں وقت ہوتا ، جنگلی جانوروں میں شیر ببر ، پرندوں میں گڑڑ ، جنگجو بہادروں میں رام ، دریاؤں میں گنگا ہوتا۔ (۱۹۵۹ء ، آگ کا دریا ، ۱۳۸)۔ ۲. نیل کنٹھ ، نیلا زاغ ہندوستان میں نیل کنٹھ کہتے ہیں ، فارسی میں نیلا زاغ اور سبز کے جانب ... ہندو لوگ گڑڑ دیوتا کہتے ہیں (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۶۵)۔ [گرڈ (رک) کا بگاڑ].

ـــــ پَنکھی (ـــــ فت پ ، غنہ) امذ.
رک : گڑپنکھ۔ فصل پنجم سو وجودات حیوانات ہور پنساں ہور پریاں ... ہور گڑڑ پنکھیاں ہور چندولان ہیں۔ (۱۶۹۷ء ، پنج گنج (محمد مخدوم عبدالحق) ، ۳۹)۔ [گڑڑ + پنکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ دیوْتا (ـــــ ی مج ، سک و) امذ.
(ہندو) گڑڑ (رک) کو عقیدت سے کہتے ہیں جو وشنو کی سواری مشہور ہے ، نیل کنٹھ ، نیل کنٹھ ... ہندو لوگ گڑڑ دیوتا کہتے ہیں (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۶۵)۔ [گڑڑ + دیوتا (رک)].

گَڑڑن (فت گ ، ڑ) امث.
دودھ بیچنے والی ، گوالن ، چرواہے کی عورت۔ وہ ایک ہندو عورت ہے جو قوم کی گڑڑن ہے عاشق تھے مگر وہ ان کے ہتھے نہ چڑھی۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۶۳)۔ [گڑڑیا (رک) کی تانیث].

گَڑڑیا (فت گ ، ڑ ، سک ڑ) امذ.
رک : گڑریا ، چرواہا۔ آہستہ سے دبے دانتوں کہا جبریل صاحب میں گڑڑیا ہوں اور مویشی ہی یہ میری زندگی ہے۔ (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۱)۔ [گڑریا (رک) کا ایک املا].

گُڑسَل (ضم گ ، سک ڑ ، فت س) امث.
رک : گرسل ، چھوٹی مینا۔ اونچی چھت کے برابر ... کسی فاختہ نے ، کسی گڑسل نے اپنا اپنا گھونسلا بنا رکھا تھا (۱۹۶۸ء ، بستی ، ۱۱)۔ [گرسل (رک) کا ایک املا].

گَڑَک (فت گ ، ڑ) امث.
چین کی سرخ مچھلی (گولڈفش) کی طرح کی ایک مچھلی (پلیٹس)
[س : क + गड].

گُڑَک (ضم گ ، فت ڑ) امث
چھوٹی توپ کی آواز ، گونج ، دھمک۔ باجوں کی کمک ، بجوروں کی گڑک ، طبل کی گونج ، تری کی دھوتو۔ (۱۹۱۱ء ، قصۂ مہرافروز ، ۵۵)۔ [گڑ (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ اسمیت].

گُڑَکنا (ضم گ ، فت ڑ ، سک ک) ف ل (قدیم).
چمکنا۔

کندن کے گڑکتے سو جوبن ہے جن تمیتہ
ہور آس پاس ان کے ہے جیوں حضار موں

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۰۲)۔ [گڑک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُڑکا (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
گھٹنا ، ران اور پنڈلی کا جوڑ۔ یاں نوانجہ میں پڑنا گڑکا پنجہ کے ادھر توڑنا۔ (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۲۹۳)۔ سجدہ جانے کے پہلے گڑکے زمین پر رکھنا مستحب ہے۔ (۱۹۹۹ء ، فرائض الاسلام (دکھنی اردو کی لغت))۔ شیر ... دالان میں الگی کتر نے لگا

ہوا کڑگجے پر منڈی جھکا کر بیٹھا. (۱۸۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۵۵). جب روح گردن تک پہنچی تو جنت کے پھلوں کو دیکھنے لگا ... کڑگوں تک پہنچی اچھل کے پھلوں کو لینا چاہا. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۲۰). [کڑگا (رک) کا ایک املا]

کڑگج (فت ک ، سک ڑ ، فت گ) امذ.

۱. فصیل کی چنائی میں فیل پا شکل کی باہر کو نکلی ہوئی تعمیر جو توپ چڑھانے اور دوسری فوجی ضرورتوں کے لیے بنائی جاتی ہے. بغیر اس کے کہ منجنیق مدیے یا حابلط و باشیب کڑگج بنائے قلعہ کو فقط تیر و تیغ و نیزہ سے فتح کر لیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۰). باجے والے ایک جگہ لاہوری کڑگج کے قریب قلعے کی ڈھال پر کھڑے تھے. (۱۹۰۳ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۵۶). ہر فصیل کے علیحدہ علیحدہ برج اور کڑگج ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۰۱). **۲. (کشتی بانی) جہاز یا کشتی کا سامنے اور پیچھے کا ابھروان اور آگے کو نکلا ہوا نکیلا حصّہ ، ناتھا ، مہان** (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۱۷۹). [کرگج (رک) کا ایک املا].

کڑکڑ (فت ک ، سک ڑ ، فت ک) امث.

۱. توپ چلنے کی آواز

کہیں توپوں کی وہ کڑکڑ کہیں بندوقوں کی تڑتڑ کی

(۱۸۳۸ ، کلیاتِ قدر ، ۱۷). **۲. حقّہ یا صراحی سے پانی نکلنے کی آواز ؛ بادلوں کی کڑک** (پلیٹس ؛ نوراللغات). [حکایت الصوت].

کُڑکُڑ (ضم ک ، سک ڑ ، ضم ک) امث.

۱. حقہ پینے ہوئے پانی کے بولنے کی آواز ، حقہ پینے کی آواز. قصبوں کے پاس بیٹھا ہوا کڑکڑ حقہ پی رہا ہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۲۸). **۲. پیٹ میں ریاحوں کے دوڑنے کی آواز.** بھوک کی وجہ سے ہمارے پیٹ کڑکڑ کرنے لگے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴۴). **۳. پانی میں ڈبکی لگانے کی آواز.** جب وہ دریا میں کود پڑے تو کڑکڑ کی آواز آنے لگی. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۸۳). **۴. (لہجی) اُلو کی آواز** (مصطلحات لہجی ، ۸۱). [حکایت الصوت].

کڑکڑا (فت نیز ضم ک ، سک ڑ ، فت نیز ضم ک) امذ.

۱. (پھلنے برداری) حقے کے نیچے کی کھوکھلی نلی جس کا نچلا سرا حقے کے پانی میں ڈوبا رہتا ہے اور اوپر کے سرے پر چلم رکھی جاتی ہے.

حقوں سے حقے چلموں سے چلمیں بھی ٹوٹیاں

نیچوں سے نیچے کڑکڑوں سے کڑکڑے لڑے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶). **۲. ایک وضع کا بڑا حقہ ، مکمل حقہ** (نوراللغات ؛ ا ب و ، ۵ : ۱۰۴). [کڑکڑ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت].

----- ساز امذ.

(پھلنے برداری) حقے کے لیے نیچہ تیار کرنے والا پیشہ ور ، نیچہ بند (ا ب و ، ۵ : ۱۰۴). [کڑکڑا + ف : ساز ، ساختن - بنانا ، ڈھالنا ، گھڑنا].

کڑکڑات / کڑکڑاٹ (فت ک ، سک ڑ ، فت ک) امث (قدیم).

کڑکڑاہٹ ، کڑکڑ کی آواز ہونا ، گرج.

جہاں لگ جو بادل کے ہیں کڑکڑات

تیری فتح دولت دمامے کے تھاٹ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱).

بدل سوں رہیا توپ خانے کا تھاٹ

برق رنجکی رعد کا کڑکڑاٹ

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۴ (الف)). اس کے کڑکڑات سے سب مر گئے. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۳۰). [کڑکڑاہٹ (رک) کا قدیم املا].

کڑکڑا کر م ف.

زور سے ، کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ.

خبر سن ہنسا کڑکڑا کر بلند کیا تب اُنے یک فکر سے شدید

(۱۷۹۰ ، داستان بہرام و حسن بانو ، امین ابین (اردوئے قدیم ، ۸۰)).

کڑکڑا کَر م ف.

عاجزی سے منہ بگاڑ کر ، منّت سماجت کے ساتھ ، رو رو کر. میں خدا سے کڑکڑا کڑکڑا کر دعا مانگتا ہوں کہ مجھ کو اس کے اختیار کرنے کی ضرورت واقع نہ ہو. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۰). ہم اپنے پروردگار سے کڑکڑا کر دعائیں مانگیں کہ تو اپنی آئی ہوئی بلاؤں کو ٹال. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۷). میں نہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتا اور نہ کڑکڑا کر بات کرتا. (۱۹۸۰ ، آتشِ چنار ، ۱۰۶).

کُڑکُڑا کَر م ف.

زور سے حقے کا کش لگا کر.

نکل آواز ایسی کڑکڑا کر لے میاں ساقی

کہ ہو ابر سیہ سلفہ کی تیری بزم کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۲).

کڑکڑانا (فت ک ، سک ڑ ، فت ک) ف ل.

۱. بادلوں کا آواز نکالنا ، بادل کا گرجنا ، کڑکنا.

ابھی ہنگل ہی سریح اس کے فیل خانے کے

جو کڑکڑاتے ہیں جوبن کے بادلاں کے دل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۶۷).

بجلی کڑکنے لاگی ، لگا کڑکڑانے ابر

بن جان ، دین آہ کا دھوں دھوں بجا دریغ

(۱۷۹۳ ، عاجز (عارف الدین) ، چمنستان شعرا ، ۳۷۳).

ڈھالیں لڑیں سپاہ کی یا ابر کڑکڑائے

غصے میں آکے گھوڑے نے بھی دانت کڑکڑائے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵۹). ایک آواز چنگھاڑنے کی جیسے بادل کڑکڑاتا ہے ڈیوڑھی سے محل میں آئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۷). مصادر کی مثالیں ... کڑکڑانا (بادل کا گرجنا) ... وغیرہ. (۱۹۰۸ ، وضع اصطلاحات ، ۱۶۳). **۲. طبل یا توپ وغیرہ کا بجنے یا چھوٹنے وقت آواز نکالنا ، بجنا ، دھماکا کرنا.** یہاں بھی نقارۂ رزمی کڑکڑایا دونوں لشکروں میں تیاریاں ہونے لگیں. (۱۸۹۷ ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۳۶۵). ہمارے لشکر میں

بھی بہ فضلِ ایزدی و بتائید ربّانی طبل جنگی بجے یہاں بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا. (۱۹۰۰ ، طلسمِ خیال سکندری ، ۲ : ۹۸۹). **۳. پانی کا گرتے وقت آواز نکالنا.** برساتی پہاڑی نالہ ... گڑگڑاتا ... بہہ رہا ہے. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۰۹). ندیاں گڑگڑاتی ہوئی اس کی طرف بڑھیں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۵۲). **۴. پہاڑ ، چٹان وغیرہ کا سرکتے ہوئے آواز نکالنا.** چاند تھرّا گیا ، تاروں کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک گئے ، پہاڑ گڑگڑا کر اٹھے ، پانی میں تہلکہ مچ گیا. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۱). **۵. آنتوں کی حرکت سے پیٹ کا آواز نکالنا** (نوراللغات). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گِڑگِڑانا (کس گ ، سک ڑ ، کس گ) ف ل.
عاجزی کرنا ، منت سماجت کرنا ، معافی تلافی چاہنا. جب تائیں صلح ہوتی جانے تب تائیں تو صلح کر لیکن گڑگڑاوے مت. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۹). اس کو دیکھ کر نہایت عجز سے گڑگڑانے لگا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۰۵). جب کوئی عاجز درماندہ ... گڑگڑاتا ہے تو حاکم ضرور اس کی طرف نظر توجہ کرتا ہے. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب اردو (ترجمہ) ، ۷۶). میں خیال کرتی ہوں کہ اس قصور کی معافی حاصل کرنے کے لیے آپ کو بہت گڑگڑانا پڑے گا. (۱۹۳۰ ، سجاد حیدر یلدرم ، مطلوب حسینان ، ۲۹).

گڑگڑانا تری جو کھٹ کو پکڑ کر شب کا
ملتزم موم ہی ہو جاتا جو پتھر ہوتا

(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۵۰). [س : **गिड़**].

گُڑگُڑانا (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) ف ل ؛ ف م.
حقہ سے آواز نکالنا ، حقہ پینا تیز حقے کی طرح آواز نکالنا. نونی چاندی کی گڑگڑی گڑگڑاتا ہے ، کوئی مشکبو دھواں دھار بے پیچوان پیتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۶). اندھا ایک کھٹیا پر پڑا ڈیوڑھی میں حُقّہ گڑگڑانا رہتا تھا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰۰). پنڈت جی ایک بار پھر تازہ حقے کی طرح گڑگڑائے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۵۰). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گِڑگِڑاوا (کس گ ، سک ڑ ، کس گ) امذ.
رک : گڑگڑاہٹ ، عاجزی (ماخوذ : پلیٹس). [گِڑگِڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَڑگَڑاہٹ (فت گ ، سک ڑ ، فت گ ، ہ) امث.
۱. پیٹ کے بولنے کی آواز ، قراقر (نوراللغات). **۲. (اً) گاڑی ، مشین وغیرہ کے چلنے کی آواز.** نہ سڑک ہے نہ گرد و غبار نہ گاڑیوں کی گڑگڑاہٹ. (۱۹۲۸ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۸). اصل جرمنی کونسا تھا؟ کارخانوں اور فیکٹریوں کی گڑگڑاہٹ اور دھواں اگلتی ہوئی چمنیوں والا. (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۳۰). **(اا) بھونچال کی آواز.**

زمیں کی تہوں میں زلزلوں کی گڑگڑاہٹیں
نظام کائنات کی رگوں کی سنسناہٹیں

(۱۹۶۸ ، گل نغمہ ، فراق گورکھپوری ، ۱ : ۲۲۳). انہوں نے پرندے کی چہکار ، ریل کی سیٹی ، زلزلوں کی گڑگڑاہٹ ، ستاروں کے پھٹ سے اڑنے کی آواز کو چیزے دیگر کی صورت دینے کی طرف توجہ نہیں کی. (۱۹۸۸ ، ششماہی غالب (جولائی تا دسمبر ۱۹۸۷ ، جنوری تا جون ۱۹۸۸) ، ۱۷۷). **۳. پانی کے بلندی سے گرنے یا بہنے کی آواز.** پانی نہایت گڑگڑاہٹ سے آ رہا ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۵ نومبر ، ۵). **۴. (اً) بادلوں کے ٹکرانے کی آواز ، گرج.** ہاں ہیں حضور بجلی کی گڑگڑاہٹ آسمان کی گڑگڑاہٹ آندھی آئی. (۱۸۹۷ ، چندراولی (ڈرامہ) ، ۳۵). گڑگڑاتی سردی بادلوں کی آفت ناک گڑگڑاہٹ ، ... کوئی طاقت ایسی نہ تھی جو صغیرہ سے شوہر کی قبر چھڑوا دیتی. (۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۲۰). **(اا) (مجازاً) جوش ، شدت (نظم وغیرہ میں).** ان کی نغموں میں وہ کھن گرج ، شور اور گڑگڑاہٹ تھی کہ فرنگی حکومت کے ایوان بھی لرز اٹھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۵ نومبر ، ۸). **۵. گولیاں چلنے کی آواز ، توپ چھوٹنے کی لگاتار آواز.** گولیوں اور گڑگڑاہٹوں کا شور قریب آتا جا رہا تھا. (۱۹۶۷ ، کپاس کا پھول ، ۳۰). **۶. طبل وغیرہ بجنے کی آواز.**

وہ آپس میں باجوں کی کھٹ پٹ کا غل
وہ تنبور کی گڑگڑاہٹ کا غل

(۱۸۳۷ ، حیدریہ ، صبا لکھنوی ، ۱۳۳). **۷. وہ آواز جو کسی میں کسی چیز کے پھنس جانے سے پیدا ہو.** بہت دیر کے بعد خفیف آواز گڑگڑاہٹ کی یا ہچکی کی آئی. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، ستمبر ، ۳۳). [گڑگڑانا (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گِڑگِڑاہٹ (کس گ ، سک ڑ ، کس گ ، فت ہ) امث.
عاجزی ، منت سماجت ، التجا. اس نے ... گڑگڑا کر کہا ... پر اس کی گڑگڑاہٹ جھیل میں ڈوب کر رہ گئی. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۳۳). [گِڑگِڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُڑگُڑاہٹ (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ ، فت ہ) امث.
۱. حقہ گڑگڑانے کی آواز ، حقہ پینے کی آواز. دھواں ، گوبر ، پیشاب ، حقے کی گڑگڑاہٹ ... یہ سب چیزیں اس کے احساسات پر ... حاوی ہو گئیں. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۷). وہ برابر حقے کی گڑگڑاہٹ سن رہی تھی. (۱۹۶۰ ، جاڑے کی چاندنی ، ۱۸۱). حقے کی ہلکی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی صاحب کا بیٹا جھک جھک کر سلام کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۵۶). **۲. پیٹ کے بولنے کی آواز.** چنانچہ ممکن ہے کہ پیٹ میں نوعی کھچا ہی اور گڑگڑاہٹ ہو. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۱۲۵). [گڑگڑ (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گُڑگُڑی (ضم گ ، سک ڑ ، ضم گ) امث.
حقے کی ایک قسم ، چھوٹا حقہ.

کسی کل پاس چھوٹی سی نَے ہے
کسی کے ہاتھ کوری گڑگڑی ہے

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۰۷)).

آدم اک دمڑی کی حقیا کو رہے عاجز سدا
ہم کو کیا کیا پیچوان اور گڑگڑی پر ناز ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۳). پیچوان مردوں کے لیے موزوں ہے ، ہمیں تو گڑگڑی ہی پسند ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۱).

صرف رفع، نکال کے لئے ناریل کی گڑگڑی بنتے تھے۔ (۱۹۰۱ء، چند ہمعصر، ۳۷۳)۔ ایک زمانے میں کایستھوں نے ہر ہندی الاصل لفظ کا ترجمہ کیا تھا تو گڑگڑی کو قند قندی اور جھکی کو پوشیدہ غنچی کہتے تھے۔ (۱۹۷۰ء، آج کا اردو ادب، ۳۷۹)۔ [گڑگڑا (رک) کی تصغیر]۔

گڑگڑی (کس گ، سک ڑ، کس گ) امث (قدیم)۔
رک : **گڑگڑاہٹ، گڑگڑانے کا عمل** (پلیٹس)۔ [گڑگڑانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

گڑگڑیا (ضم گ، سک ڑ، ضم گ، سک ڑ) امث۔
(ٹھگی) **اُلو کی آواز جسے ٹھگ نیک شگون سمجھتے ہیں** (مصطلحات ٹھگی، ۷۰)۔ [گڑگڑ (حکایت الصوت) + یا، لاحقۂ تانیث]۔

گڑگڑیاں (سک گ، سک ڑ، کس گ، سک ڑ) امث (شاذ)۔
گڑگڑی (رک) کی جمع ؛ **تراکیب میں مستعمل**۔

--- کھانا محاورہ۔
عاجزی کرنا، گڑگڑانا، گڑگڑاتے پھرنا۔ دن دن بھر گڑگڑیاں کھانا، کونی بچھے پر ہاتھ نہ دھرنا، بسا اوقات ایسا ہوا کہ دن بھر کا بھوکا پیاسا ... پڑ رہا۔ (۱۹۱۷ء، طوفان حیات، ۳۸)۔

گڑکلی (ضم گ، سک ڑ، ضم گ) امث (قدیم)۔
رک : **گڑکی، گھٹنا**۔

چلی چھند سوں او جب چلبلی
کہ پنسلیاں ہنسی ہنس سو ہو گڑکلی

(۱۶۸۷ء، یوسف زلیخا (ق)، ہاشمی، ۳۰)۔ [گڑکی (رک) کا قدیم املا]۔

گڑکنجل (فت گ، سک ڑ، فت گ، مغ، فت ج) صف۔
گھنا ؛ بھرا ہوا، گھٹے پن سے بھرا ہوا ؛ متفرق، گونا گون (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [مقامی]۔

گڑکنجلی (فت گ، سک ڑ، فت گ، غنہ، فت ج) امث۔
حد سے زیادہ فراوانی یا لب ریزی ؛ بھیڑ، مجمع، مختلف النوع چیزوں کا مجموعہ (پلیٹس)۔ [گڑکنجل (رک) + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

گڑگودڑ (فت گ، سک ڑ، و مع، فت د) امذ ؛ =کھیس گودڑ۔
گندے اور پھٹے پرانے کپڑے، چیتھڑے۔ بکریوں کا گھیرا اتنا بڑا کہ ... کہیں کھل جاوے تو اندر سے گڑگودڑ کا ڈھیر اتنا نکلے کہ ایک لوکری بھرے۔ (۱۸۵۹ء، جام جہاں نما، ۱۰۱ : ۸۷)۔ ایک نہایت کریہہ منظر لکھی عورت گڑگودڑ میں لپٹی ہوئی رہتی تھی۔ (۱۹۰۶ء، مخزن، ۱ اکتوبر، ۵۰)۔ آنہ نے چاہا کہ بڑی بی کی کوٹھڑی بھی صاف کر دی جائے، چنانچہ اس نے سارا گڑگودڑ باہر نکال پھینکا۔ (۱۹۴۳ء، دلی کی چند عجیب ہستیاں، ۲۶۶)۔ [گڑ (تابع) + گودڑ (رک)]۔

گُڑکی (ضم گ، سک ڑ) امث (قدیم)۔
۱۔ **پاجامہ، گھٹنے تک آیا ہوا لباس**۔

دئے دھرت کوں دان یوں پیار تے
کہ گڑکیاں یہ آیا پھونک بھار تے

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۲۳)۔ ۲۔ **گھٹنا، گوڈا**۔

نہ عاقل ہے ہرگز حماقت کوں چھوڑ
جو گڑکی کوں سہرا بندے سر کوں چھوڑ

(۱۶۶۵ء، علی نامہ، ۳۶۳)۔ [گرکی (رک) کا ایک املا]۔

گُڑکے ہو منڈی جھکانا ف مر ؛ محاورہ۔
گھٹنوں میں سر دینا ؛ فکرمند ہونا (علمی اردو لغت)۔

گڑلون (فت گ، سک ڑ، فت ل، و) امذ۔
معدنی نمک، پہاڑی نمک (خصوصاً اجمیر کے ضلع سانبھر کا) (پلیٹس)۔ [گڑ + لون ـ نمک]۔

گڑم (فت گ، ڑ) امث۔
پانی میں بھاری چیز کے گرنے یا گاڑی کے چلنے کی آواز۔ گاڑی، کا کوری کے پل سے، گڑم گڑم، گڑم کرتی گزرنے لگی۔ (۱۹۷۰ء، یادوں کی برات، ۷۹)۔ [حکایت الصوت]۔

گُڑم (ضم گ، ڑ) امذ (شاذ)۔
رک : **گومڑا جو زیادہ مستعمل ہے** (ماخوذ : نوراللغات)۔ [گم (رک) کا بگاڑ]۔

گُڑمار (ضم گ، سک ڑ) امذ۔
لفظاً گڑ کی مٹھاس اور اس کے ذائقے کو زائل کرنے والا ؛ ایک روئیدگی جس کا پتا بادامی شکل کا اور چوڑا مگر ذرا لمبا ہوتا ہے اس کے چبانے کے بعد گڑ کا مزہ پھیکا ہو جاتا ہے ؛ پڑیر۔ گڑمار کو اگر افیم پر ڈال دو تو بالکل بے کار ہو جائے۔ (۱۹۲۶ء، خزائن الادویہ، ۹ : ۲۸)۔ [گڑ + مار (مارنا (رک) کا امر) بطور فاعل]۔

گُڑمبا (ضم گ، فت ڑ، سک م) امذ ؛ =گڑمبہ۔
رک : **گڑنبہ جو زیادہ مستعمل ہے**۔

وہ تین کیری وہ مصری لب میں شہ قاسم، بیلا
بوالہوس آخر کو اس دو کہہ میں گڑمبا ہو گیا

(۱۸۳۷ء، دیوان قاسم، ۷)۔ میں پھر تمہارا کام کروں گا، روز گڑمبہ لے کر جاؤں گا۔ (۱۹۸۵ء، بارش سنگ، ۲۰۳)۔ [گڑنبہ (گڑ + انب + آم + ا/ہ (لاحقۂ نسبت) کا ایک املا]۔

گُڑمُڑا (ضم گ، سک ڑ، ضم م) صف مذ۔
کھنگھربالا، بل کھایا ہوا، مڑا ہوا۔ پودوں میں مشہور وائرسی بیماریاں یہ ہیں ... چقندر کے گڑمڑے سرے۔ (۱۹۷۰ء، فنجائی اور مشابہ پودے، ۵۱)۔ [گڑ (تابع) + مڑا (رک)]۔

گُڑمُڑانا (ضم گ، سک ڑ، ضم م) ف ل۔
گھٹنوں کو پیٹ میں دے کر جسم کو سمیٹنا، گڑمڑی مارنا، گھٹنے سمیٹ کر لیٹنا۔ بڑی بی، گڑمڑا کر میری پائنتی لیٹ نہیں جاتی تھیں، میں سو ہی نہیں سکتا تھا۔ (۱۹۷۰ء، یادوں کی برات، ۵۹)۔ [گڑمڑا (رک) + نا، لاحقۂ مصدر]۔

گُرمُڑی (ضم گ، سک ر، ضم م) امث.
گھٹنوں کو پیٹ میں دے کر جسم کو سمیٹنے کی حالت یا کیفیت. باورچی خانے کے قریب کریم کا پلنگ پڑا تھا اور وہ گرمڑی مارے پڑی تھی. (۱۹۶۸ء، فنون، لاہور، اپریل، ۳۹). اف : مارنا. [گرمڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

گَڑَن (فت گ، ڑ) امث.
دھنس، دلدل، کیچڑ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گَڑْنا (۱) (فت گ، سک ڑ) ف ل.
۱. **دفن ہونا، زمین میں دب جانا.**

کون سا مست تہ خاک گڑا ہے ساقی
اینڈتا جو کہ اوگے ہے شجر تاک بتوز
(۱۷۸۲ء، دیوان محبت (قلمی)، ۸۲).

جس جگہ ہو زمیں تلے سمجھ
کہ کوئی دل جلا گڑا ہے یاں
(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۲۳۹).

نکہ جائے کہاں سینے سے اٹھ کر
یہیں تو حسن کی دولت گڑی ہے
(۱۸۸۸ء، صنم خانۂ عشق، ۲۸۵). جنہوں نے ہزاروں لڑائیاں فتح کیں مرے پڑے ہیں، جنہوں نے تمام عمر عیش کیا گڑے پڑے ہیں. (۱۹۰۱ء، مقالات ناصری، ۳۷۴). ۲. **نصب ہونا، قائم ہونا، کھڑا ہونا.** ہنڈولے گڑے ہیں سوانگ کے تخت آئے ہیں. (۱۸۸۲ء، طلسم ہوشربا، ۱ : ۹۵۴). اسی کو الراسخ فی العلم کہتے ہیں، یعنی علم میں اس کا قدم خوب اچھی طرح گڑا ہوا ہے. (۱۹۵۶ء، مناظر احسن گیلانی، عبقات، ۳۷۴). دیکھو ان کے... کس کی اہمیت کے جھنڈے گڑے ہیں. (۱۹۸۳ء، سفر مینا، ۳۵۰). ۳. **اثر انداز ہونا، نقش ہونا.**

کہاں تو اور کہاں وہ ماہ پیکر
گڑا کہنا نہ میرا تیرے دل پر
(۱۸۶۱ء، الف لیلہ نو منظوم، ۳ : ۸۱۵).

علم پر بھی عشق کی تاثیر آخر پڑ گئی
تخلیے کی بات پبلک کے دلوں میں گڑ گئی
(۱۹۲۱ء، اکبر، ک، ۱ : ۳۱۸). ۴. **ڈٹنا، جم جانا، جھک جانا.** وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ وہیں گڑ کر کھڑا ہو گیا. (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۳۱۳۰).

جس نے نظر اٹھائی، نظر رخ پہ گڑ گئی
گویا ہر اک نگہ میں زنجیر اڑ گئی
(۱۹۳۳ء، سیف و سبو، ۱۸۳). ۵. **پیوست ہو جانا، مضبوطی سے جمٹ جانا.**

گہ سپیو ڈھال پہ پڑتا ہاتھ
گاہ پیشانی پہ گہ گڑتا ہاتھ
(۱۸۱۰ء، مثنوی ہشت گلزار، ۱۰). ۶. **چبھنا** (کانٹا وغیرہ).

سختی سے دل اس گل کی جدائی میں ہوا ختم
کانٹے کی طرح آئنۂ دل میں گڑی دھوپ
(۱۸۸۸ء، صنم خانۂ عشق، ۶۱). ہاتھ دبا، پاؤں میں کانٹا گڑ گیا. (۱۹۵۴ء، شاید کہ بہار آئی، ۸۶). ۷. **دھنسنا، گھسنا، پیوست ہو جانا.**

سخت دل کو پند دینا ہے عبث
میخ لوہے کی گڑے ہے کب بسنگ
(۱۸۰۱ء، باغ اردو، ۸۹). بڑی مصیبتوں سے ہتھوڑے کا سراغ نکلا اور میخ گڑنے کی نوبت آئی. (۱۹۲۶ء، چھا چھکن، ۱۷).

وہ تھک چکا تھا اور اس کا تیشہ
اسی کے سینے میں گڑ چکا ہے
(۱۹۷۸ء، جاناں جاناں، ۱۵). ۸. **(مجازاً) شرمندہ ہونا، نادم ہونا، خجل ہونا، شرمسار ہونا.**

دیکھوں تو سنجھ گیا ہوں گڑ کر
بہلیج قدم نے اکڑ کر
(۱۷۰۰ء، من لگن، ۱۰۱).

جدائی میں اے بحر مرنا بھلا ہے
جائیں گے وہ خفت سے گڑنے رہیں گے
(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۱۹۳). اس مجمع کو دیکھ کر شرم سے مری جاتی ہے حجاب سے گڑی جاتی ہے. (۱۸۹۱ء، طلسم ہوشربا، ۵ : ۳۴۳). یہ فقرہ دو طرف ڈھلتا تھا ہمام شیخ کا جواب سن کر گڑ گیا. (۱۹۲۵ء، حکایات لطیفہ، ۱ : ۳۲). [گاڑنا (رک) کا لازم].

گَڑْنا (۲) (فت گ، سک ڑ) ف م.
رک : بننا، جمنا، انتہا کو ہونا.

توا چاند تجھ زور کی ہے گڑی
سورج میخ جوش ہے زور کی گڑی
(۱۶۵۷ء، گلشن عشق، ۲۰۳).

خوب گڑتی ہے طبیعت جب کہیں ہوتا ہے شعر
کیا جھکتی ہے کنوئیں پر مصرع تر کی تلاش
(۱۸۷۳ء، کلیات قدر، ۲۰۸). آپ کو اختیار ہے کہ جتنی چاہیں دل کی قسمیں گڑتے اور تصنیف کرتے چلے جائیں. (۱۹۳۸ء، بحر تبسم، ۳۷۴). [گھڑنا (رک) کا ایک املا].

گُڑْنا (ضم گ، سک ڑ) امث.
(کاشت کاری) وہ قطعۂ اراضی جہاں تک کی کان ہو (اب و، ۶ : ۹۹). [گڑلونا (گڑلوں + ا، لاحقۂ نسبت) کی تخفیف].

گُڑَنْبا / گُڑَنْبَہ (ضم گ، فت ڑ، غنہ/فت ب) امذ.
قند کے شیرے میں پکائے ہوئے کچے آم کے قتلے (بعض لوگ پکے آم کا بھی پکاتے ہیں) اور شیرے میں قدرنے میدہ یا روا گھی میں بھون کر ملا دیتے ہیں. آم توڑ کر تھیلے میں گرا لیے جائے... خواہ ان کا مربہ یا گڑنبہ بنا کر کھائیں، خواہ ان کی اچار ڈالی جائے. (۱۹۸۷ء، حیات مستعار، ۹۹). [گڑ + انب = آم + ا/ہ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَڑَنْٹ (فت گ، ڑ، سک ن) امث.
۱. (i) پتلا جس پر منتر پڑھ کر حصول مطلب کے لیے دفن کرتے ہیں، دشمن کو ہلاک یا کسی کو مسخر کرنے کے لیے جادو کرنا

تیری ہیبت سے نہ فلک کے تلے
کانپتی ہے زمیں کے بیچ گڑنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵). (اا) گڑنت (رک) کا عمل ، کوئی کہتی مسان کا دکھ ہے ، رمضان شاہ سے گڑنت کراؤ. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۵). ۳. ایک کھیل ، گلی ڈنڈا (پلیٹس). [ف : گرانا ، گرنا . [گاڑنا / گاڑھنا (رک) کا حاصل مصدر].

---گاڑنا ف مر ؛ محاورہ.
کسی کی ہلاکت یا تسخیر کے واسطے منتر پڑھ کر کوئی چیز دفن کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گڑنتھ (فت گ ، ڑ ، سک ن) امث ؛ امذ.
رک : گڑنت ؛ ایک کھیل ، گلی ڈنڈا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گڑنت (رک) کا ایک املا].

گڑنگ (فت گ ، ڑ ، غنہ) امث.
شیخی ، ڈینگ ، لاف گزاف ، بڑائی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : गाढ].

---مارنا / مانگنا محاورہ.
ڈینگیں مارنا ، شیخی بگھارنا (مخزن المحاورات ؛ پلیٹس).

گڑنگ (۲) (فت گ ، ڑ ، غنہ) امث.
گولا بارود اور ہتھیار رکھنے کی جگہ (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز). [گڑھ (رک) + انگ (رک)].

گڑنگی (فت گ ، ڑ ، غنہ) امذ.
ڈینگ مارنے والا ، شیخی خورا. میں گڑنگی ضرور ہوں مگر جھوٹوں کی اُستاد نہیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۳). [رک : گڑنگ (۱) + ی ، لاحقۂ صفت].

گڑنگیا (فت گ ، ڑ ، غنہ ، کس گ) امذ.
رک : گڑنگی ، لاف زن ، شیخی باز (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [رک : گڑنگ (۱) + یا ، لاحقۂ نسبت].

گڑو (فت گ ، سک ڑ) صف (قدیم).
کھنا

جتم زہیں اُسی گڑو جنگل منے
کہ جوں جل بسنتے بسی جل منے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۵). [مقامی].

گڑوا (فت گ ، سک ڑ) امذ.
۱. رقیق شے خصوصاً پانی رکھنے یا کسی بڑے برتن سے نکالنے کا ظرف جو مختلف شکل اور سائز کا ہوتا ہے ، ہر قسم کی دھات کا اور ناریل کے خول اور تونبے کا بھی بنا ہوتا ہے ، لوٹا ، آفتابہ.

طشت ہرکھیے تھالی جانہ گڑوا نام مشربہ آنہ

(۱۵۵۰ ، مثل خالق باری اپنی چند (ق) ، ۵).

سو گڑوباں پہ کڑوے لگی جھیلنے
لگی شاہزادے سوں مل کھیلنے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۹).

دیہی کو نہ کچھ بوجھو اک بھرت کا ہے گڑوا
ترکیب سے کیا کہیے سانچے میں کہ ڈھالی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۳). بھلا بتاؤ تو یہ تمہارا گڑوا کا ہے کا ہے. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۰۲). گورو نے دودھ کا گڑوا بھر کر اپنے ہاتھ میں لیا. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹). ۲. (ہنود) ایک تنگ منھ کا برتن جس میں بسنت پنچمی کے دن ڈوم ڈھاری سرسوں کے پھولوں کا گلدستہ رکھ کر امیروں اور دولت مندوں کو پیش کرتے اور انعام پاتے ہیں.

آج بنائے گئی گڑوا دربار رسول کے لے کے چلیں ہیں
جل نئی اور پات نئے کیا نیکے بسنت کے پھول کھلیں ہیں

(۱۷۹۵ ، نادرات شاہی ، ۵۹).

گڑوا بنا کے ریش مخضّب سے محتسب
جلاتا ہے اوس مقام میں جاوے جہاں بسنت

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۴).

گڑوے دھرے ہوئے ہیں جو نواب کے حضور
باہر ہے اپنے جامے سے لے باغباں بسنت

(۱۸۴۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۴۰۷). وہ ترکیب بدن کی جیسا پھولوں کا گڑوا. (۱۹۲۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۴۴). [س : गड्डुक].

گڑوا (فت گ ، ضم ڑ) صف مذ (قدیم).
بھاری ، گراں ؛ (کنایۃً) بہادر ، گراں ڈیل.

جہانگیر توں شاہ گڑوا کبیر سکندر شوکت سکندر سریر

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵). [گروا (رک) کا قدیم املا].

گڑوآ (فت گ ، و مع) امذ.
رک : گڑوا معنی نمبر ۱ ، ڈونگا (ا پ و ، ۳ : ۴۰). [گڑوا (رک) کا بگاڑ].

گڑوات (فت گ ، سک ڑ) امث.
گاڑنا ، دفن کرنا ؛ دھنسنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڑوانا (رک) کا اسم کیفیت].

گڑواں (فت گ ، سک ڑ) امذ.
(زراعت) پودوں کو نقصان پہنچانے والا پروانے کی طرح کا ایک کیڑا. پودوں کو گڑواں بہت لگتا ہے. (۱۹۷۰ ، وادیٔ سہران میں زراعت ، ۲۰۵). [مقامی].

گڑوانا (فت گ ، سک ڑ) ف م.
۱. زمین میں دبوانا ، دفن کرانا ، گڑائی کرانا.

قیامت تک رہے گی کہنے سننے کو وفا تیری
کھڑے رہ کر ذرا میرے تئیں گڑوائیے صاحب

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۸).

دی تمنائے قدم بوسی میں جس نے اپنی جان
در پہ تم لاشہ تو گڑوا دو اب اس مغفور کا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۴۳۵). ہندوستان کے اکثر شہروں میں رسم ہے کہ عام عورتیں برسات کی بہار میں کھم گڑواتی ہیں. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۴۲). اس نے اپنے بھائی کی قبر پر خیمے گڑوائے. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۸۳).

یہ دونوں باتیں راجا ہری چند نے گڑوائے ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹). ۲. زمین کھدوانا ، زمین یا کھیت سے گھاس نکلوانا (ماخوذ : علمی اردو لغت). [گاڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گڑوابی (فت گ ، سک ڑ) امث.
(کاشت کاری) ہل کی بھار (پھل) کا پچھلا موٹا حصہ جو تلیٹی میں جڑا ہوتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۲۰۱). [مقامی].

گُڑوائی (ضم گ ، سک ڑ) امذ.
(شکر سازی) گڑ بنانے کا کارخانہ (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). [گڑ + وائی ، لاحقۂ ظرفیت].

گڑوے کا پان امذ.
وہ پان جو ریت میں دفن کر کے پکا کرتے ہیں ، وہ پان جو ریت میں دبا کر سفید اور پختہ کیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گڑوڑ (فت گ ، و مج) امذ.
رک : گڑڑ ، ایک بڑے پروں والا پرندہ. ایک دفعہ گیدڑ نے گڑوڑ کی دعوت کی. (۱۸۸۵ ، جوہر اخلاق ، ۳۳). رتھ کی تیز رفتاری دیکھیے کہ گڑوڑ کے آگے نکل جانے کے بعد بھی پکڑ لینا کچھ بات نہیں. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، دہلی ، ستمبر ، ۲۵). [گڑڑ (رک) کا بگاڑ].

گڑوڑنا (فت گ ، و مج ، سک ڑ) امذ.
رک : گڈولنا ، بچوں کے چلنے کی گاڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڈولنا (رک) کا بگاڑ].

گڑوگڑو کر م ف.
جما جما کر ، قائم کر کے. لالٹین کی روشنی میں نظریں گڑو گڑو کر پڑھنے کی کوشش کرنے لگا. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۲۶).

گڑولنا (فت گ ، و مج ، سک ل) امذ.
رک : گڈولنا ، وہ گاڑی جس سے بچوں کو چلنا سکھایا جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گڈولنا (رک) کا بگاڑ].

گڑونا (فت گ ، و مج) ف م.
۱. رک : گاڑنا ، دفن کرنا. افعی ... راستوں میں اکثر حلقہ بن کر اپنا بدن زمین میں گڑو کر بیٹھتا ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۶۵). اس نے زمین میں اپنے پاؤں گڑو کر آسمان کی طرف دیکھا ہے. (۱۹۷۶ ، توازن ، ۲۶۲). ۲. (قدیم) کھودنا ، (نقش و نگار) بنانا.

تج حُسن کوں دیکھ ، صفت سن ، ہوش میں آ
دل کی پٹی پر نقش گڑوتے ہیں عام و خاص

(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۳۶). ۳. گھسیڑنا ، چبھونا ، چھونا ، گڑانا.

مژگاں کی تیری نوکیں آلودہ ہیں لہو میں
ظالم نگہ کس کی دل میں گڑو کے آیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷).

لے جا کے چپکے چپکے دوشالہ کے نیچے ہاتھ
ناخن گڑو کے چٹکی لے انگشت پا کو چھیڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۳). کنکھجورا ... جس عضو کو چمٹتا ہے اپنے پاؤں گڑو دیتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۵۰۷). ان کنکھڑوں میں ڈنک گڑو کر تیزاب چھوڑ دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۳۲). ۴. جمانا ، قائم کرنا ، مرکوز کرنا ، گاڑنا (نظر وغیرہ).

کیا آنکھ میں اس کی بہے ہے آنکھ گڑو
اس آرسی کا تو دعویٰ دیدہ دیکھو

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۵۸۶). جہاں وہ لڑکیاں آئیں برخوردار نے آنکھیں گڑو دیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۸۸). [گڑوان (رک) کا ایک املا].

گڑووان (فت گ ، و مج) امذ.
رک : گڑواں. اس قسم کی مثال کماد کا گڑووان ... چھپر اور کھریلو سکھی وغیرہ ہیں. (۱۹۶۳ ، حشرات الارض اور وبیل ، ۱۱). [گڑواں (رک) کا ایک املا].

گڑوی (فت گ ، سک ڑ) امث.
چھوٹا برتن جو ہندو پانی کے لیے استعمال کرتے ہیں ، لُٹیا. اب ماں سے صبر نہ ہو سکا گڑوی اٹھا کر چلو بھر پانی چھپاک سے منہ پر مارا. (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۵۲). تیسرا ملازم چاندی کی گڑوی سے صحیح موقع و مقام پر پانی انڈیلتا تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۵۷). [گڑوا (رک) کی تصغیر].

گڑوے جھیلنا محاورہ (قدیم).
بوسہ بازی کرنا.

سو گڑویاں یہ گڑوے لگی جھیلنے
لگی شاہزادے سوں مل کھیلنے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۱).

گُڑہل (ضم گ ، سک ڑ ، فت ہ) امذ ؛ سہ گڑھل.
۱. ایک درخت اور پھول (نیز اس کا پھل) جس کے پتے برگِ توت کے مانند لیکن ان سے چھوٹے اور پھول سرخ رنگ گلنار سے مشابہ لیکن اس سے بڑا ہوتا ہے ، اس کے پھول دواؤں اور شربت میں استعمال ہوتے ہیں (لاط : **Mibiscvs Syriacus**).

وہ گڑھل کھلا اور خیرو کھلا
وہ نرگس کھلی اور شبّو کھلا

(۱۸۹۰ ، کتاب بینی ، ۱۶۳).

یہ سرنگوں ہیں سبز شاخ پھول گڑہل کے
کہ جیسے بے بجھے انگارے تھلے پڑ جائیں

(۱۹۳۳ ، روحِ کائنات ، ۲۲۸). کچھ مقبول عام پودوں کے نام ، وائیلٹ یا بنفشہ ... نونیا یا گوشوارے ، رسیلیا ، پالیلارجیا گڑہل. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، ۵ ، فروری ، ۳). ۲. (گوٹ) جوتی کے اوپر کا پھندنا جو گڑہل کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے ، پھندنا ، جھبا. سہ انگشتی تیتے کی گوٹ ، تھیر یہ گڑھل اور کھجوری انو. (۱۹۳۱ ، ریزۂ مینا ، ۹۹). [س : गड़ + फल].

---پلاؤ (---ضم پ ، و مج) امذ.
پلاؤ کی ایک قسم. پلاؤ ، یخنی پلاؤ ، قورما پلاؤ ... گڑبل پلاؤ ... رکھے جن کے دیکھنے سے نکلہ اشتہا کی سیر ہو. (۱۸٦۲ ، خط تقدیر ، ٦۸). [گڑبل + پلاؤ (رک)].

گڑی (۱) (فت گ) امذ (قدیم).
یار ، دوست ، ساتھی.

پرت رس پیلا بھوند کر کوئی کھڑی
رہیا بھرکے ہو تس کے جیو کا گڑی
(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹٦).
شہنشاہ کے ہاؤں کے اے گڑی
بھی انگشت سبابہ سب سے بڑی
(۱۷۷۰ ، ہشت بہشت ، باقر آگہ ، ۵ : ٦۸). [مقامی].

گڑی (۲) (فت گ) ۱. (الف) امث.
پھونک ، کھاؤ ، گھسنا ، چُبھنا ، دخول (پلیٹس). (ب) صف مث
گڑنا (رک) سے گڑا (ہوا) حالیہ تمام کی حالت مغیرہ برائے تانیث ، تراکیب میں مستعمل ، دفنائی ہوئی ، دھنسی ہوئی.
قدرتی چیزیں جو زمین میں گڑی پڑی ہیں ان سے فائدہ اٹھاویں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۵۷). [گڑنا (رک) کا اسم کیفیت نیز حالیۂ تمام].

---باتیں اُکھاڑنا / اُکھیڑنا محاورہ.
رک : گڑے مُردے اُکھاڑنا جو زیادہ مستعمل ہے.

سب یہ باتیں گڑی اُکھیڑیں گے
خوب سا شہد میں لتھیڑیں گے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۷).

---ہڈیاں اُکھاڑنا محاورہ.
رک : گڑے مردے اکھاڑنا جو زیادہ مستعمل ہے. ان کی مخالفت ... میں ان کے اسلاف کی گڑی ہڈیاں بھی اکھاڑ پھینکنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے. (۱۹۰۳ ، تعصب اور اسلام ، ۱٦).

گڑی (۳) (فت گ) امث (قدیم).
رک : گڑھی ، خندق ، تالاب (قدیم اردو کی لغت). [گڑھی (رک) کا قدیم املا].

گُڈی (ضم گ) امث
۱. **گُڈی ، پتنگ ، کنکوا**.

بہوت زور ستیں یوں کشتی اڑی
جلی باؤ پر جوں نہ اڑی گڑی
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). ۲. **چیتھڑا** (قدیم اردو کی لغت). [گُڈی (رک) کا بگاڑ].

گُڑی مُڑی (ضم گ ، ضم م) صف مث.
گڑمڑایا ہوا ، ٹانگوں کو سمیٹ کر گھٹنوں کو پیٹ میں دے کر لیٹا ہوا. ٹانگیں سکیڑ کے کروٹ کے بل گڑی مڑی ہو کر سو گیا. (۱۹٦۷ ، ہاؤسنگ سوسائٹی ، ۳۳). اور ایک جانب سرے والی قبر اور پتھر والی قبر کے تنگ فاصلہ میں گڑی مڑی ہو کر سما گیا. (۱۹۸٦ ، جوالا مکھ ، ۱۸۸). [گڑمڑی (رک) کا ایک املا].

گڑے (فت گ) صف.
گڑنا (رک) کا حالیۂ تمام ، گڑا (ہوا) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

جھنڈے ان کے سر بازار گڑے رہتے ہیں
کیسی نازک ہو پوزیشن یہ اڑے رہتے ہیں
(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۳۸).

---کوئلے اُکھاڑنا محاورہ.
رک : گڑے مردے اکھاڑنا جو فصیح ہے (مخزن المحاورات).

---مُردے اُکھاڑنا / اُکھیڑنا محاورہ.
پرانے جھگڑوں کو تازہ کرنا ، اگلے پچھلے قصے یا جھگڑے چھیڑنا ، سوئے ہوئے فتنے کو جگانا ، دبی آگ کریدنا.

پچھلی باتوں کا نہ کر شکوہ تو آنکھیں گاڑ گاڑ
ہو چکی سو ہو چکی آ ، مت گڑے مُردے اُکھاڑ
(۱۷۴۸ ، دیوان زادۂ حاتم ، ۹۷).
گڑے مُردے اُکھیڑے جائیں گے پھر روبکاری کو
زمانے بھر کے جھگڑے اٹھ رہے ہیں روز محشر پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۸۳). بھلا یہ کون سی عقل مندی ہے کہ لگے گڑے مردے اکھاڑنے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حسن دہلوی ، ٦۰). میری تحقیقات کا مقصد مکروہ ماضی کے بیکار پوسٹ مارٹم یا گڑے مردے اکھاڑنے کے بجائے مستقبل کی اصلاح کرنا ہے. (۱۹۸٦ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۳۷).

---مُردے اُکھڑنا محاورہ.
گڑے مردے اُکھاڑنا (رک) کا لازم ، پرانے جھگڑے تازہ ہونا.

بس مردن بھی بدنامی محبت کی نہیں جاتی
ابھی تک قیس و لیلیٰ کے گڑے مردے اکھڑتے ہیں
(۱۸۷۳ ، دیوان جرار ، ۱۰۳).

---مُردے اُکھڑوانا محاورہ.
گڑے مُردے اُکھاڑنا (رک) کا تعدیہ ، پُرانی باتیں کہلوانا.

جانے دو ذکر وہ اگلے پچھلے
گڑے مردے نہ اکھڑوایئے آپ
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۵۰).

گڑیا (فت گ ، کسر ڑ) امذ ؛ ← گڑھیا.
ایک قسم کا چھوٹا نیزہ ، چھوٹا تیر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گڑھیا (رک) کا بگاڑ].

گُڑیا (ضم گ ، کسر ڑ) امذ.
گُڑ اور خام شکر بیچنے والا (پلیٹس). [گُڑ (رک) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

گُڑیا (۱) (ضم گ ، کسر نیز سک ڑ) امث.
۱. **کپڑے کی بنی ہوئی پُتلی جس سے بچپن میں لڑکیاں کھیلتی ہیں**

سو یک دیس دلگیر ہو رہی تھی میں
گڑیاں کھیلنے باغ میں گئی تھی میں
(۱۹۸۲ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲)۔

لڑکپن سے اپنے تھی عشق سازی
سدا گڑیا بنا کرتی تھی بازی
(۱۷۹۶ء ، عشق نامہ ، فگار ، ۴۳)۔

گڑیاں کھیلو گی ہم سے اب کیا کام
مفت میں ہم کو کر دیا بدنام
(۱۸۹۱ء ، کلیات اختر ، ۹۴۴)۔

تری وہ محفلیں آباد ہیں اب تک تصور میں
تو جن میں ، اپنی گڑیا سے مری شادی رچاتی تھی

(۱۹۳۹ء ، صبح بہار ، ۱۷۰)۔ اب اس ببلی کچیلی گڑیا کو طاق سے ہٹا دو۔ (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۳۵)۔ ۲. **(مجازاً) چھوٹی ، ننھی ، چھوٹے قد کی دھان پان.** اتنی گڑیا سی تو ہوی ہے اور دو چار ٹوپیاں جمائے سر پر ، تجھے دیکھ کر خون کھول رہا ہے میرا۔ (۱۹۷۰ء ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۹)۔ ۳. **(بچی کو پیار سے کہتے ہیں) ، خوبصورت ، پیاری.** سنجیدہ کی گڑیا تیرہ برس کی عمر میں پچاس سال کی بڑھیا پھوپی سے بازی لے گئی (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۳۳)۔ ننھی سی گڑیا ہے میری ، منی کی نانی نواسی کو جھولا جھلا رہی تھی. (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۳۷)۔
۴. **(آبپاشی) رک : کنویں کی گھرنی یا چاک یا چرخی کی کھونٹی جس میں لوہے کی سلاخ رہتی ہے اور اسی سلاخ میں گھرنی یا چرخی پھرتی ہے** (فرہنگ آصفیہ ، ا ب و ، ۶ : ۱۶۵ ، جامع اللغات)۔
۵. **(زر باف) گوٹے کا تانا لپٹی ہوئی لکڑی جس پر سے بنائی کے عمل کے وقت حسب ضرورت تانا کھولا جاتا ہے** (ا ب و ، ۲ : ۸۰)۔ [س : गाड = गुडका]۔

۔۔۔ بنانا محاورہ.
۱. **کسی کام کو کھیل تماشا بنانا ، تفریح کا مشغلہ بنانا.** جس خلافت کو تم نے اپنی گڑیا بنا رکھا تھا وہ اب تمہاری تفریح کا مشغلہ بننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ (۱۹۲۳ء ، پیغام حیات ، ۱۳)۔
۲. **زرق برق یا رنگین کپڑے پہنانا ، گڑیا کی طرح سنوارنا.** آپ نے تو مجھے گڑیا بنا دیا باجی ، مجھے یہ جیریں بالکل اچھی نہیں لگتیں۔ (۱۹۳۳ء ، روحانی شادی ، ۴۳)۔ بڑھیا کو گڑیا بنا تانگے میں جا بٹھایا۔ (۱۹۷۰ء ، غبار کارواں ، ۱۰۰)۔

۔۔۔ بننا محاورہ.
گڑیا بنانا (رک) کا لازم ، سجنا ، سنورنا ، سنگھار کرنا.

چند ذرے کیمیا سے رنگ کی پڑیا بنے
شیخ صاحب ہوش بھی کھو بیٹھے اور گڑیا بنے
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۵)۔

۔۔۔ جیسی / سی (۔۔۔ ی لین) صف مث.
خوبصورت ، پیاری (لڑکی). جیتی کی گڑیا جیسی بچی کے نام قرعہ پڑا۔ (۱۹۳۲ء ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۷۶)۔ اتنی پیاری سی ہے نا ، بالکل گڑیا جیسی. (۱۹۸۷ء ، روز کا قصہ ، ۳۷)۔

۔۔۔ سازی اث.
گڑیا بنانے کا فن یا پیشہ. گڑیا سازی ایک قدیم فن ہے۔ (۱۹۶۵ء ، کارگر ، ۷ / ۸ ، ۳۰ : ۴۲)۔ [گڑیا + ف : ساز ، ساختن - بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ سنوارنا محاورہ.
اپنے مقدور کے موافق بیٹی کا بیاہ کرنا ، ہاتھ پیلے کرنا ، دلہن بنانا. اپنی اپنی گڑیاں سنوار کے اوٹھاویں۔ (۱۸۰۳ء ، رانی کیتکی ، ۴۹)۔

گڑیا سنوار دوں گی اڑی پھینک مانگ کے
مشاطہ کہ ادھر تو سرانجام ہو گیا
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۱۱)۔

۔۔۔ کا کھیل امذ.
سہل یا آسان کام ، کھیل تماشا. بچہ کا پیدا ہونا گڑیا کا کھیل نہیں ہے۔ (۱۹۱۷ء ، شام زندگی ، ۸۴)۔ مرہٹہ فوجیں محاصرہ کیے ہوئے ہیں یہ گڑیا کا کھیل کچھ کام نہ دے گا (۱۹۳۷ء ، واقعات الظفری (ترجمہ) ، ۴۳)۔

۔۔۔ کا گھر / گھروندا امذ.
کھپچیوں پر پتنگ کا کاغذ بندھ کر بنایا ہوا گھر یا وہ طاقچہ جہاں گڑیاں رکھتے ہیں ؛ (کنایۃً) عارضی ، ناپائیدار ، کمزور. دوسری جنگ عظیم نے امن کے اس منصوبے کو گڑیا کے گھروندے کی طرح گرا دیا۔ (۱۹۵۲ء ، امن کے منصوبے ، ۵)۔

۔۔۔ کے بیاہ میں چیون کی بیل کہاوت.
(عو) **جیسا موقع ویسا خرچ ، جیسا دیکھنا ویسا برتنا ، سب کام سرے سے بے اصل** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔ گڈے کی شادی اث.
رک : گڈے گڑیا کی شادی جو زیادہ مستعمل ہے (جامع اللغات)۔

۔۔۔ گھر (۔۔۔ فت گھ) امذ.
وہ طاقچہ ، یال یا جگہ جہاں گڑیاں سجا کے رکھتے ہیں ، (کنایۃً) کھیل تماشا.
خود تو آئی ہے مندر میں ۔۔۔ من اُس کا ہے گڑیا گھر میں
(۱۹۵۵ء ، مجاز ، آہنگ ، ۱۴۷)۔ ممکن ہے یہ گڑیا گھر کے روشن دان ہوں ، ممکن ہے ذکر بچپن کا نہ ہو بلکہ جوانی کا ہو۔ (۱۹۷۶ء ، اثبات و نفی ، ۱۰۱)۔ [گڑیا + گھر (رک)]۔

گڑیار (فت گ ، کس ڑ) صف.
ڈھیٹ ، ضدی ، اڑیل ، دلیر ، حوصلے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गाँड + कार]۔

گڑیارا (فت گ ، سک ڑ) امذ.
(گاڑی بان) زمین پر گاڑی کے پہیوں کے چلنے کا نشان ، لیک ، لیکھ ، لکیر (ا ب و ، ۶ : ۲۰۰)۔ [گڑی (گاڑی) (رک) کی تخفیف + ارا ، لاحقۂ اسمیت]۔

گڑباری (فت گ ، کس ڑ) امث.
ضد ، ہٹ ، دلیری ، حوصلہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڑبار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گڑیاں (ضم گ ، سک ڑ) امث.
۱. گڑیا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. گڑیا گھر کے روشن دانوں سے جھانکتی ہوئی گڑیاں زندہ ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۶ ، اثبات و نفی ، ۱۲۲). ۲. ہندوؤں کی ایک رسم جس میں ہندو لڑکے ساون کے آخری دنوں میں گڑیاں لے کر نکلتے ہیں اور جوراہوں پر ان کو پیٹتے ہیں اس موقع پر پہلوانوں کی کشتیاں بھی ہوتی ہیں ، گڑیوں کا میلا.

اس طرح سے خانہ آبادی ہو لاڈاں کریں
بیاہ اپنے گڈے کا جس دن کہ یوں گڑیاں کریں
(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۷۴).

---- کا کھیل امذ (قدیم).
رک : گڑیا کا کھیل ، آسان بات.

عشق کیا ہے کر کے پچھاتی ہے تول
گڑیاں کا مگر کھیل جاتی ہے توں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰).

---- کھیلنا ف مر ، محاورہ.
۱. لڑکیوں کا گڑیوں کے ساتھ کھیلنا ، گڑیوں کا بیاہ کرنا.

سو تک دیس دلگیر ہو رہی تھی میں
گڑیاں کھیلنے باغ میں گئی تھی میں
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۲).

گڑیاں کھیلو گی ہم سے اب کیا کام
مفت میں ہم کو کر دیا بدنام
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۷۷). اب خود دلہن بننے والی ہو ، شرم نہیں آتی گڑیاں کھیلتے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۴۴). ۲. لڑکی بن جانا ، لڑکیوں کا کھیل کھیلنا ، عورتوں کی سی باتیں کرنا ، لڑکیوں کی سی باتیں کرنا (فرہنگ آصفیہ). ۳. لفاظی کرنا ، رنگین بیانی سے کام لینا. اردو شعرا اس قسم کی گڑیاں کھیلتے ہیں ، اصلیت کی ہوا سے بھاگتے ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۴۷). ۴. ناتجربہ کار ہونا ، کم سن ہونا. جس وقت میں گڑیاں کھیلتی تھی اسی وقت آپ نے گلشن کے روپہ میں میرے خانۂ دل میں قدم رکھا. (۱۹۳۲ ، دودھ کی قیمت ، ۳۲).

گڑیت (ضم گ ، ی لین) امذ.
(کاشت کاری) گاؤں کا چوکی دار یا ہرکارہ. میرے باپ آٹھ کہاروں والے میانے ہیں .... میرے بڑے بھائی مشیر احمد خاں رام پوری ، اور میں ، پٹنی پر ، باقی تمام خدمت گار ، سپاہی اور گڑیتے پیدل. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۳). [مقامی].

گڑیتی (ضم گ ، ی لین) امث.
(کاشت کاری) گاؤں کے چوکیدار یا ہرکارے کا حق خدمت (ا پ و ، ۶ : ۱۰۱). [گڑیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گڑیرَن (فت گ ، ی مج ، فت ر) امذ.
وہ جگہ جہاں گنوں کو پیلنے سے پہلے رکھتے ہیں (جامع اللغات) [مقامی].

گڑیری (فت گ ، ی مج) امث.
رک : گنڈیری ، چھلے ہوئے گنے کا ٹکڑا یا گانٹھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنڈیری (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گڑیریا (فت گ ، ی مج ، کس ر) امذ (قدیم).
رک : گڈریا ، چرواہا ، مویشی چرانے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گڈریا (رک) کا قدیم املا].

گڑیڑ (فت گ ، ے مج) امذ.
(قبالت) نہالچہ ، پوتڑا ، پھلوریا (ا پ و ، ۲ : ۹۸). [مقامی].

گڑیوں (ضم گ ، سک ڑ ، و مج) امث.
گڑیا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. جتنی وقت کہتی گئی اے میاں گڑیوں کے نوشہ ذرا سویرے برات لے کر آنا ناچ رنگ میں بڑ کر بے ہوش نہ ہو جانا. (۱۸۹۹ ، جادۂ تسخیر ، ۵۱).

---- کا آلا امذ.
وہ طاقچہ جہاں لڑکیاں گڑیوں کو رکھتی ہیں ، گڑیوں کا طاق ، گڑیوں کا گھر ، لعبت خانہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---- کا بیاہ امذ.
۱. گڈے گڑیا کی شادی (نوراللغات). ۲. غریبوں کی شادی جس میں دھوم دھڑکا نہ ہو (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---- کا کھیل امذ.
۱. لڑکیوں کا گڑیوں سے کھیلنا ، لعبت بازی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) نہایت آسان کام. دو بن روئی اور اس کے ساتھ سالن گڑیوں کا کھیل نہ تھا دو تو دکان ہی بر بچ گئے. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۱۰۶).

---- کا میلا امذ.
ہندوؤں کے ایک سالانہ میلے کا نام جس میں ہندوؤں کے بچے رنگین کپڑوں کی گڑیاں بنا کر دھوم دھام سے نکالتے اور ان کو پیٹتے جاتے ہیں ، اسی روز پہلوانوں کی کشتیاں بھی ہوتی ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---- کی بہرانی امث.
بچیوں کو چھیڑنے کا کلمہ. اور کون ہو گڑیوں کی بہرانی تو مشہور ہو. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۰۷).

---- کے بیاہ میں چیونٹی کی نیل کہاوت.
رک گڑیا کے بیاہ میں الخ ، جیسا موقع ویسا خرچ (جامع اللغات).

---- کے پہلوان امذ ، ج.
وہ پہلوان جو کشتی لڑنا چھوڑ چکے ہوں اور گڑیوں (تہوار) کے قریب ورزش شروع کر کے اکھاڑے میں رسماً لڑیں نیز وہ آدمی جو کسی کام میں وقتی طور پر دلچسپی لے اور بعد میں ترک کر دے (مہذب اللغات).

گَڑھ (فت گ) امذ.

۱. **قلعہ ، حصار ، کوٹ.**

بھریا تس گڑھاں بیچ تارے حشم
کریں توپاں سوں اتنک دم بدم

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱).

گڑھ خوشی پور خرمی کے گر پڑیں
آہ کے جھٹے میں نالاں ہائے ہائے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۰۸).

ڈرا تھا محمد علی پوش مند
تو کر اس کو زخمی رکھا گڑھ میں بند

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۳). اس کے گڑھ اور ملک کو نیست و نابود کر کے گدھے کا ہل پھروا دو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۷). ۲. **نگر ، علاقہ ، جگہ ، مقام.**

ادنیٰ سا جو گڑھ کا چودھری تھا
مخمور شراب خودسری تھا

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۳). گوروں کے اس گڑھ میں ہمارے کئی سو آدمیوں کا مجمع کُھلے بندوں سمنا کے آگے چلتا پھرتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۶). ۳. **مرکز ، صدر مقام.** بغاوت کا گڑھ دراب نگر خیال کیا جاتا تھا. (۱۹۹۵ ، چار ناولٹ ، ۱۲۷). میں واپس کراچی آیا اور جماعتِ اسلامی کے مضبوط ترین گڑھ پر حملہ کیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۵۸). ۴. **ظرفیت کے لیے مرکب میں ، خصوصاً اسمائے خاص میں جزو دوم کے طور پر جیسے مُظفر گڑھ ، علی گڑھ ، اعظم گڑھ وغیرہ.**

تر گڑھوں کا اک علی گڑھ ہر طرف
ہر گڑھا تاریخ ماہ و سال ہے

(۱۹۵۰ ، ضمیریات ، ۲۷). ۵. **آلاتِ جنگ میں سے ایک چوبی مکان کا نام جس میں آدمیوں کو بٹھا کر قلعہ میں ڈال دیتے ہیں اور یہ لوگ وہاں جا کر اس کے جوف میں بیٹھے ہوئے سرنگ کھودتے ہیں ، دبابہ ، دراجہ** (فرہنگِ آصفیہ). [س : गढ].

ـــــ پنکھ (ـــــ فت پ ، غنہ) امذ.

رک : **گڑپنکھ ، ایک بڑا پرندہ.**

گڑھ پنکھ ، کُلنگ اور باز ، کوئی ، سارس ، بگلا ، کوئل ، تیتر
سُرخاب ، تُرمتی ، زاغ و زغن ، سیمرغ اور سارس مورسفر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹). [گڑھ + پنکھ (رک)].

ـــــ تو چتور گڑھ اور سب گڑھیاں ہیں کہاوت.

چتوڑ کا قلعہ سب سے بڑا ہے ، چتوڑ کے قلعہ کی تعریف میں کہتے ہیں ؛ بڑی چیز کے مقابلے میں چھوٹی چیز کی اہمیت نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــ توڑنا محاورہ.

قلعہ فتح کرنا ، قلعہ جیتنا ، کوئی مشکل کام کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ جیتنا محاورہ.

قلعہ فتح کرنا ، کوئی بڑا کام کرنا ، مہم فتح کرنا یا کسی مشکل یا مصیبت سے رہائی پانا ؛ ازالۂ بکر کرنا ، سہاگ رات کو کامیاب ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ فتح کرنا محاورہ.

رک : **گڑھ جیتنا** (مخزن المحاورات).

ـــــ کپتان (ـــــ فت ک ، سک پ) امذ.

قلعہ دار ، افسرِ قلعہ ، اعلیٰ افسر جس کے سپرد تعمیر اور قلعوں کی مرمت کا کام ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [گڑھ + کپتان (رک)].

ـــــ کپتانی (ـــــ فت ک ، سک پ) امث.

محکمۂ تعمیرات ، وہ محکمہ جس کے سپرد سرکاری عمارتوں کی تعمیر ہو (فرہنگِ آصفیہ). [گڑھ کپتان + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کھائی امث.

قلعہ کی خندق یا کھائی (جامع اللغات). [گڑھ + کھائی (رک)].

ـــــ گج (ـــــ فت گ) امذ.

(معماری) فصیل کی چُنائی میں فیل پا کی شکل باہر کو نکلی ہوئی تعمیر جو توپ لگانے اور دوسری فوجی ضرورتوں کے لیے بنائی جاتی ہے (ا ب و ، ۱ : ۱۰۹). [گڑھ + گج (رک)].

ـــــ مڑھ (ـــــ فت م) امذ (قدیم).

گڑھ وغیرہ ، مرکز ، ٹھکانے.

عرب عجم دکھن پچھم سب ذھرتی بکڑ جھکاویں گے
کفر کے گڑھ مڑھ توڑ دیں گے دین کا ڈنک بجاویں گے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۰۳). [گڑھ + مڑھ (تابع)].

گُڑھ (ضم گ) امذ.

(شکر سازی) گنے کے رس کا گاڑھا پکایا اور جمایا ہوا ٹھوس قوام (ا ب و ، ۳ : ۲۰۱). [گُڑ (رک) کا ایک املا].

گَڑھا (۱) (فت گ) امذ.

۱. (أ) **کھدی ہوئی زمین ، غار ، کھوہ ، گہرا نشیب ، قعر.**

کیڑے سونجھوں کے بال انگرانا
شیر نکلا گڑھے سے گھبرانا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۷).

جھائیوں کا جو ابھار اون کو دکھا دے اے چاند
دیدۂ انجمِ افلاک گڑھا ہو جائیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۷۷). وہ موت کے گڑھے پر سے ڈنٹی پر قدم رکھتے ہوئے گزر رہا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۹۹). (اا) **کھائی ، کھاتی.**

گڑھوں کھائیوں کھاتیوں کو بھرا
ٹیکروں کو مٹایا تو رستہ نکلا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۶). (ااا) **غار ، کھو ، پاتال** (پلیٹس).

۲. **بڑے مُنھ کا سوراخ جو بہت زیادہ گہرا نہ ہو.**

ہوتا جاتا ہے گڑھا یار کے نیچے افسوس
اک نہ اک طور کا لگ جاتا ہے دھکا ہر روز

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۳۹). اس چیز کو وہ منہ میں

پکڑتا ہے اور اگلے پنجوں سے زمین میں گڑھا کرتا ہے . (۱۹۲۷ ، نفسیات عضوی ، ۱۲۰). ایک بڑی لکڑی یہاں سامنے رکھ دینا اور ایک گڑھا بھی کھود دینا . (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۵) . ۳. **گور ، قبر**. عثمان و برادران شہید دیکھا کہ خاک و خون میں پڑے ہیں اور کوئی اون کے گور و گڑھے کا متوجہ نہیں . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۷).

کہا حیف صد حیف بے کس موا
گڑھا گور بھر ہول میسّر ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷۳).

نشیب دار ہوتی ہے نشان کے بدلے
ملا نہ گور گڑھا بھی مکان کے بدلے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۱) . ۴. **حلقے ، پچکی ہوئی جلد**.

اے انتظار جان مسافر نہ کر پڑے
اندھے کنوئیں ہیں آنکھوں میں اپنی گڑھے نہیں
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۳).

دفعۃً پڑ گئی جب چاہِ زنخداں پہ نگاہ
جا رہیں آنکھیں گڑھے میں ترستہ بیماروں کی
(۱۸۷۰ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۶). سال بھر کی دم توڑتی ہوئی بچی آنکھوں کی جگہ دو گڑھے . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۶) .
۵. **کسی قدر گہرائی لیے ہوئے وہ نشان جو زخم کا کھرنڈ اکھڑ جانے سے پڑ جاتا ہے**.

حق تعالیٰ مرے ناخن کو سلامت رکھے
گڑھے پڑ جاتے ہیں پھر زخم جو بھر آتے ہیں
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۸). ۶. **(کنایۃً) وہ گہرا نشان جو ہنستے وقت رخسار میں پڑ جائے**.

چشم بددور وہ کافر ہے طرح داروں میں
جس کے ہنسنے سے گڑھے پڑتے ہیں رخساروں میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۳).

گال میں جو اون کے ہنستے وقت پڑتا ہے گڑھا
وہ بھی میری جان کو چاہِ زنخداں ہو گیا
(۱۸۹۱ ، دیوانِ ناظم ، ۳۸). مسکراتے وقت اس کے گالوں میں دو ننھے ننھے گڑھے پڑ جاتے . (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۳۱).
۷. **ہاتھ کی ہتھیلی کی گہرائی**.

درجِ ہتنی کو میں کرتا ہوں عرض
ہے ہتھیلی کا گڑھا در طول و عرض
(۱۷۷۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۹). خواجہ صاحب کی ہتھیلی میں گڑھا نہیں تھا . (۱۹۵۷ ، سوانح عمری حضرت خواجہ حسن نظامی ، ۱ : ۹۷). ۸. **پیٹ ، شکم ، معدہ**.

ہوں وہ غم خوار شکم سیر نہیں ہوتا ہے
روز بھرتا ہوں یہ رہتا ہے گڑھا پر خالی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۵۳).

پستی طالع نے یہ گردش دکھائی ہے ہمیں
ہے گڑھا دریا میں اے ناسخ سبب گرداب کا
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۳). [رک : کھڈ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر کا محرف].

ـــ آٹنا ف م ، محاورہ.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی سے پٹ کرنا ، کمی یا گھاٹا پورا کرنا (جامع اللغات).

ـــ بھردینا / بھرنا ف م ، محاورہ.
۱. **غار بند کرنا ، گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا ، گڑھا آٹنا ، گڑھا پاٹنا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **روکھا سوکھا پیٹ میں ڈالنا ، بُری بھلی چیز سے پیٹ کی لگی کو بجھانا ، نقصان پورا کرنا ، گھاٹا پورا ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ پاٹنا محاورہ.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی سے پُر کرنا. گڑھا پاٹ کر برتن دفن کر کے اور اس کو اچھی طرح لیپ پوت کر برابر کرنے کے بعد ... کیا . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۱۲).

ـــ پُر کرنا ف م ، محاورہ.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی وغیرہ ڈال کر بند کرنا (جامع اللغات).

ـــ پُر ہونا ف م ، محاورہ.
گڑھا پُر کرنا (رک) کا لازم ، گڑھا مٹی وغیرہ پڑنے سے بھر جانا (جامع اللغات).

ـــ پڑنا ف م ، محاورہ.
گڑھا بن جانا ، چھید ہونا ، سوراخ ہونا ، نشیب پیدا ہونا.

سجدوں سے پڑا پتھر میں گڑھا لیکن نہ مٹا ماتھے کا لکھا
کرنے کو ترتیب لے کیا نہ کیا تقدیر بنانا کیا جانے
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، ساز حیات ، ۴۰).

ـــ دار صف.
جس میں گڑھا پڑ گیا ہو ، گڑھے والا. تھیلس کے نچلے خلیات بہت قریب قریب ہوتے ہیں ... جن کی دیواریں جالدار اور گڑھادار (Pitted) دبازتیں ظاہر کرتی ہیں . (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۷۵). [گڑھا + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ ڈالنا محاورہ.
گڑھا کھودنا ، کھڈ بنانا.

خود بنا لیں گے گڑھے ڈال کے قبر اپنی جلال
ایڑیاں کوچۂ جاناں میں رگڑنے والے
(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۴۷).

ـــ ساز خلیہ (۔۔۔ فت خ ، سک ل ، فت ی) امذ.
(حشریات) **وہ خلیہ جس کی مدد سے شوکہ کی کھالی بنتی ہے** (انگ : **Tormogencell**) (بنیادی حشریات ، ۳۰). [گڑھا + ف : ساز ، ساختن - بنانا + خلیہ (رک)].

گڑھا (۲) (فت گ) صف.
بنایا ، تراشا یا ڈھالا ہوا ، تراکیب میں مستعمل. وطن کی پرستش نہیں وطنیت کا ... بُت فرنگیوں کا گڑھا اور کھڑا کیا ہوا ہے . (۱۹۴۳ ، مضامینِ عبدالماجد ، ۵۰) . ڈرائینگ روم میں بکھرے

ہوئے تمام رنگوں کے امتزاج سے اس کی ماں نے لیلیٰ کو گڑھا تھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۱). [گڑھا (رک) کا حالیۂ تمام].

---لینا محاورہ.
گھڑوانا ، ڈھالنا ، بنوا لینا (سونا زیور وغیرہ). میں کیا سب کہا لیتی یا زیور گڑھا لیتی ہوں. (۱۹۰۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۹۱).

---ہُوا (---ضم ہ) صف.
بنایا ہوا ، اختراعی ، مصنوعی. الاپ ختم کر کے بلمپت خیال گایا گڑھے ہوئے بلوائے ہیں. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۵). [گڑھا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

گڑھا (ضم ک ، سک ڑ) امذ.
شہتیر (جہاز یا کشتی کا) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س [illegible]].

گڑھاؤت (فت ک ، سک ڑ ، فت ؤ) امث.
تاویل ، توجیہہ (علمی اُردو لغت). [گڑھا + اُت ، لاحقۂ کیفیت].

گڑھانا (۱) (فت ک) ف م.
گھسانا ، چبھونا. بعضے چابک سوار ... مقام بعل پر گڑھاتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۹). [گاڑھنا (۱) کا متعدی].

گڑھانا (۲) (فت ک) ف م.
بنوانا (زیور وغیرہ). شکنجن جی نے کہا ... تیرا خصم تو تجھ کو سو چیلہ گڑھا دے گا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۰۵). میں کیا سب کہا لیتی یا زیور گڑھا لیتی ہوں. (۱۹۰۵ ، گلدستۂ پنج ، ۱۹۱). [گڑھنا (۲) کا متعدی].

گڑھت (فت ک ، ڑھ) امث.
۱. (أ) **گھڑنے کا انداز ، بناوٹ ، وضع ، ہیئت ، شکل.** پاؤں میں ایسے خوب گڑھت کے چھلے تھے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۴۳). بھئی واللہ یہ نئی گڑھت کی بلائی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۸). لوگ بجائے الفاظ کے گڑھت کی طرف متوجہ ہونے کے حالات پر اصل بحث کرنے پر زیادہ تر مائل ہوئے. (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۹). اظہار و پیش کش کے پورے پروسس کو اس سبیل اظہار میں اس کا واسطہ آلۂ طریقہ ، ڈھنگ ، ترکیب اور گڑھت سب شامل ہیں. (۱۹۵۸ ، تنقیدی نظریات ، ۲۳۰). (اا) **گھڑنا ، ڈھالنا.**

کہتی ہے وہ زلف اپنے عہد میں آہن کرو
تم گڑھت سے آہنی زنجیر کی توبہ کرو

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۶). ۲. **گھڑی ہوئی بات ، بنائی ہوئی چیز.** میں تو سمجھتا ہوں بابو انگلش کی طرح یہ ہندیوں کی گڑھت ہے. (۱۹۰۰ ، مکاتیب مہدی ، ۱۲۰).

رہنے دے نقش و نگار قصر جنت کا بیان
جا بھی اے واعظ یہاں سے ہے یہ سب تیری گڑھت

(۱۹۰۰ ، ریاض رضوان ، ۵۳۵). [گڑھنا (۲) کا حاصل مصدر].

گُڑھل (ضم ک ، فت ڑھ) امذ.
۱. رک : **گڑہل معنی نمبر ۱ ، ایک درخت.** نسخہ ایک حکیم کا لکھا ہوا ہے ، کاہو اور منڈی اور سونف اور گڑہل کے پھول اور کیوڑا. (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۴۳). شربت گڑھل جس کو شراب صالحین بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۱۲۰). ہار ، کتنے دن سے میں گڑھل کے پھولوں کو درخت سمیت پیش کرنا چاہ رہی ہوں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۴). ۲. رک : **گڑہل معنی نمبر ۲ ؛ پھندنا** سہ انگشتی نیچے کی گوٹ ، نیچے یہ گڑھل ... بڑا اچھا معلوم ہوتا تھا. (۱۹۳۱ ، زیرو مینا ، ۱۶۶). [گڑہل (رک) کا ایک املا].

گُڑھلی (ضم ک ، فت ڑھ) صف.
گڑہل کے پھول کے رنگ کا ، سرخ رنگ کا. نارنجی ... گڑھلی ، بادامی ، شربتی رنگ برنگ کے جوڑے بنے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۰). بادامی ، کاہوری ، پیازی ، گڑھلی ، نیم رنگ جوڑے. (۱۹۱۶ ، قصۂ مہرافروز ، ۵۳). [گڑھل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گڑھنا (۱) (فت ک ، سک ڑھ). (الف) ف م.
۱. رک : **گھڑنا ، بنانا ، ڈھالنا (زیور یا کوئی دھات).**

کبیرا لوہا ایک ہے گڑھنے کا ہے پھیر
لوہے سے بکتر بنے لوہے سے شمشیر

(۱۵۱۸ ، کبیر داس (اردوئے قدیم ، شمس اللہ قادری ، ۳۷)). سُنار نے یہ بات اپنے دل میں ٹھہرا کر ایسا کہنا گڑھ کے اسے پہنایا کہ وہ پُتلی اور بھی خوبصورت ہو گئی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۲۰). کہیں سُنار بیٹھے زیور طلائی گڑھ رہے ہیں. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۲ : ۳۰۱). ۲. **بنانا ، اختراع کرنا ، نئی بات کہنا ، جھوٹی بات بنانا.** وہ سمجھے کہ آپ صلعم جی سے گڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں سناتے اور مرتد ہو گئے. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۳).

تمہیں ایک مقصود پیش نظر
نئے گڑھنے دیتے ہیں عنواں ہم

(۱۹۳۰ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۰۶). ظاہر ہے کہ پہلے اپنی شبیہ کا وہ تصور کرے گا پھر لوہے یا پتھر میں اس کو گڑھے گا. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۹۶). بارہ کھمبے کے فصل کے بعد! مجھے ایک نیا لفظ ان کے لیے گڑھنا پڑا تھا. (۱۹۷۶ ، معاصرین ، ۱۳۱). ۳. (نجاری) **کسی لکڑی کو کاٹ کر مرضی کے مطابق ڈولیانا** (مہذب اللغات). (ب) ف ل. **(ہتھوڑے وغیرہ سے) کسی دھات کا گھڑا جانا ،** کندہ ہونا ، بننا ، ڈھلنا (پلیٹس). [گھڑنا (رک) کا محرف].

گڑھنا (۲) (فت ک ، سک ڑھ) ف ل.
رک : **گڑنا جو فصیح ہے** (پلیٹس). [گڑنا (رک) کا بگاڑ].

گڑھنت (۱) (فت ک ، ڑھ ، سک ن) امث.
۱. **پُتلے وغیرہ پر منتر پڑھ کر تسخیر کرنے یا دشمن کو ہلاک کرنے کی غرض سے دفن کرنے کا عمل.** جس عورت کی اولاد نہیں جیتی اس کے کچھ اور ہی اورعلاج ہیں ، کہیں گڑھنت ہے ، کہیں نہان ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۶۵). ۲. **وہ پُتلا یا کوئی چیز جو منتر پڑھ کر تسخیر کے لیے دفنائی جائے.** گڑھنت گاڑنے کو دیں گے تو دیکھیں گی کہ اس کا اثر کیسا ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۲۰۹). [گڑھنت (رک) کا ایک املا].

گڑھنت (۲) (فت گ ، ڑھ ، سک ن) امث.
۱. **گھڑنے کا عمل ، ایجاد ، اختراع.**

سودا کے زمانے سے چلے آتے ہیں
کچھ میری نہیں ہے قافیوں میں یہ گڑھنت

(۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۷ : ۳). ۲. **شکل ، صورت ، بناوٹ نیز بات بنانا** (ماخوذ : جامع اللغات). [رک : گڑھنا (۱) کا حاصل مصدر].

گڑھوار (فت گ ، سک ڑھ) صف.
گاڑھا ، کھردرا ، موٹا (کپڑا وغیرہ) نیز فربہ ، پھولا ہوا (پلیٹس).
[گڑھ (گاڑھ (رک) کا مخفف) + وار ، لاحقۂ صفت].

گڑھ واڑ (فت گ ، سک ڑھ) صف.
رک : **گڑھوار ، کھردار نیز موٹا (کپڑا وغیرہ).** کپڑا سفید بھی اقسام کا خواہ مہین ہو خواہ گڑھ واڑ اس مملکت کے بعضے شہروں میں ایسا خوش قماش تیار ہوتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۵). [گڑھوار (رک) کا ایک املا].

گڑھ والا (فت گ) امذ.
گاڑی والا ، گاڑی بان ، چودھری ، کوچوان (فرہنگ آصفیہ).
[گڑھ (گاڑی (رک) کا مخفف) + والا ، لاحقۂ صفت].

گڑھوانا (فت گ ، سک ڑھ) ف م.
ڈھلوانا ، بنوانا. گوٹے ٹھپکے کرن کی کترن اتنی باقی نہیں کہ سونے چاندی کی اینٹیں گڑھوائی تھیں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۹). [گڑھنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گڑھولا (فت گ ، و مج) امذ.
گڑھا ، گدھا. سر پر پاؤں رکھ کر گڑھے گڑھولوں میں جا چھپی. (۱۹۰۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۵۲). زمین پر جگہ جگہ گڑھے گڑھولوں میں پانی ہیں تو قدم قدم پر خطرہ ہے. (۱۹۰۲ ، گاڑھے خاں نے ململ جان کو طلاق دے دی ، ۸). [گڑھا (رک) کا تابع].

گُڑھولا (ضم گ ، و مج) امذ.
گُڑ کی جڑ ، گنّے کا ایک نام. گنے کا ایک نام گڑھولا ہے جس کے معنی گڑ کی جڑ ہیں اور گیوڑے کا نام سگندھا. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۳۰۹). [گڑ (باضافت ھ) + ولا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گڑھنی (فت گ ، ڑھ) امث.
گڑھا ، بڑا سوراخ ، چھوٹا تالاب یا ٹینک (پلیٹس). [گڑھا (رک) کی تصغیر].

گڑھی (فت گ) امث.
۱. **گڑھ (رک) کی تصغیر ، چھوٹا قلعہ ، کوٹلہ.**

چھوٹی پھاٹی سی چار دیواری
اور میدان تھی گڑھی ساری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۱). شاہی میں کئی خانہ جنگیاں لڑا تھا اور کئی مرتبہ گڑھی فتح کر چکا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۰). عبدالرحمن بن عوف نے یہاں ایک قلعہ (جس کو گڑھی کہنا زیادہ موزوں ہو گا) بنوایا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۲۶۷). بزرگ عبدالرحمن کے چند سو پیرایوں نے محاصرہ سخت کر دیا اور شہر کے آس پاس کی تمام چھوٹی چھوٹی گڑھیوں کو فتح کر لیا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۷). ۲. **قصبات اور دیہات میں کچی چار دیواری جس میں برجیاں بھی ہوتی ہیں ، کچا حصار.**

چھوٹی پھاٹی سی چار دیواری
اور میدان تھی گڑھی ساری

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۱). در دولت زمیندار کی گڑھی سے بدتر ہوا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۲). قدیم برطانوی قوم کے لوگوں نے جو گڑھی اس مقام پر بنائی تھی اسے وہ لنڈن کہتے تھے. (۱۹۲۶ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۰۳). بنی عدی بن نجّار کی گڑھی کو دیکھ کر آپؐ فوراً اسے پہچان گئے ، فرمایا یہاں میں انصار کی ایک لڑکی انیسہ کے ساتھ کھیلا کرتا تھا. (۱۹۷۸ ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۹۹). [گڑھ + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---بند (---فت ب ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) **ایک ضابطۂ معاش جس کی رو سے اراضی پر جو لگان قاعدے سے عائد ہونا چاہیے اس سے بہت کم مقرر کیا جاتا ہے** (پلیٹس). [گڑھی + بند (رک)].

---بول گئی فقرہ ؛ کہاوت.
قوت ہو چکی ، کام تمام ہونے کو ہے (محاورات ہند ، سبحان بخش).

---پھاندنا محاورہ.
معصیت پر قابو پانا ، بڑی بہادری کا کام کرنا.

دل نے جب عشق کی گڑھی پھاندی
ٹھوکریں کھائیں پہلے کھائی کی

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

---توڑنا محاورہ.
قلعہ فتح کرنا ، قلعہ جیتنا (فرہنگ آصفیہ).

---ٹوٹنا محاورہ.
قلعے کا فتح ہو جانا ، قلعے کا شکست کھانا.

قدریہ فوج جب چڑھی ٹوٹنے گی قلب کی گڑھی
ناز بڑھا ادا بڑھی غمزہ چلا حیا چلی

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۰۹).

---خالی ہونا ف مر ؛ محاورہ.
قلعے کا شکست کھا کر خالی ہو جانا (نور اللغات).

گُڑھی (ضم گ) امث.
(رنگ سازی) **کسی محلول میں غیر محلول ذرہ ، وہ چھوٹا سا گدھا جو رنگنے کے بعد نمایاں ہو جاتا ہے اور رنگائی کا عیب سمجھا جاتا ہے ، پھٹکی.** رنگسازان نے ... جن جن چیزوں کی کھرچائی ہو چکی تھی ان پر یہ کہہ کر کہ رنگ میں گڑھی یا پھٹکی نہ رہے ، تہ لگوائی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۲). [گتھلی (رک) کا محرف].

گڑھے (فت گ) امذ، ج.
گڑھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---بیٹھنا محاورہ.
کھات میں بیٹھنا ، کمیں گاہ میں بیٹھنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---پاٹنا ف م.
گڑھا بھرنا ، گڑھے کو مٹی وغیرہ سے بھرنا.

ہاں جا ، عرق سے اپنے گڑھے پاٹتا ہوا
اور آ ، پسینہ ہو کے لہو کاٹتا ہوا
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۲۰).

---پڑنا محاورہ.
۱. (بیماری کی وجہ سے) **آنکھوں کے نیچے حلقے بن جانا.**

بتا اے قدر کس خوشی رو پہ تیری آنکھ پڑتی ہے
گڑھے پڑ پڑ گئے آنکھوں میں سنبھ تیرا نکل آیا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۷). ۲. **زمین میں جابجا سوراخ ہو جانا ، زخموں کے کھرنڈ اترنے سے بدن پر داغ پڑ جانا** (جامع اللغات).

---چھانا ف م ؛ محاورہ.
جن گڑھوں میں تعزیے دفن ہوتے ہیں مراد پوری ہونے پر سکوروں یا طشتریوں میں سفیدہ یا دہی چاول گڑھوں پر رکھ کر نذر دینا (مہذب اللغات).

---کی سَرا امث.
مراد : قبرستان ، گور غریباں.

باشندگان دارِ فنا کو یہ چاہیے
بنوائیں گھر بنا تو گڑھے کی سرا کے پاس
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳).

---کے پانی میں منھ دھو کر آؤ فقرہ.
تم اس قابل نہیں کہ یہ چیز دی جائے ، جب کوئی شیخی مارے یا کسی چیز کے دینے سے انکار مقصود ہو تو کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---میں پڑا ہونا / پڑنا محاورہ.
۱. **دفن ہونا.**

مردہ غریب تو ہے گڑھے میں پڑا ہوا
کیا فائدہ جو روضہ ہے اے مہرباں بلند
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۹). ۲. **ضائع ہو جانا ، ڈوبا جانا ، تلف ہو جانا** (جامع اللغات).

---میں سے نکلے اور کنویں / کوئیں میں گرے کہاوت.
کوئی شخص کسی مصیبت یا کسی تکلیف سے چھٹکارا پا کر کسی دوسری مصیبت میں جو پہلی جیسی یا اس سے بدتر ہو گرفتار ہو جائے تو بولتے ہیں ہمارے نزدیک ان لوگوں کی وہی کہاوت ہے کہ گڑھے میں سے نکلے اور کوئیں میں گرے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۸).

---میں گرنا ف م ؛ محاورہ.
گڑھے میں جا پڑنا ، نقصان اٹھانا ، مصیبت میں گرفتار ہو جانا اب ترسوں سے بھیک مانگتی ہوں ، ہائے جو میں راہ راہ جلتی تو گڑھے میں کیوں گرتی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۰).

---میں منھ دھو آؤ فقرہ.
رک : **کھڑے کے پانی میں منھ دھو کر آؤ.** مرا ہوا بیل مجھے باندھ دیا ، مرا پونکا ہی سمجھ لیا ہے ، کسی گڑھے میں منہ دھو آؤ ، تب دام لینا. (۱۹۳۶ ، پریم چالیسی ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۳۳).

گڑھے گیر ہونا محاورہ.
رک : **گلے گیر ہونا ، گریباں گیر ہونا** (جامع اللغات).

گڑھیا (فت گ ، ی لین بشد) امذ.
گاڑنے والا ؛ دفن کرنے والا (جامع اللغات). [گڑھ (گاڑھنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ فاعلی].

گڑھیا (۱) (فت گ ، کس ڑھ) امث.
چھوٹا قلعہ ، کوٹلہ. سرداروں نے واپسی کی گفتگو چھیڑی تو بہت خفا ہوا کہ اتنا وسیع ملک چھوڑ کر کابل کی گڑھیا میں مقید ہونا کون سی عقلمندی ہے. (۱۹۵۱ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۹۰). [گڑھی (رک) کی تصغیر].

گڑھیا (۲) (فت گ ، کس ڑھ) امث.
چھوٹا تیرہ تیز آنکس (ماخوذ : پلیٹس). [گڑھ + گڑھنا (۱) کا حاصل مصدر].

گڑھیا (فت گ ، کس ڑھ نیز ی لین ، شد ی) امث.
۱. (i) **چھوٹا گڑھا جہاں کوڑا کرکٹ پڑتا ہے.** اب تک تم نہیں سمجھتے کہ جو کچھ منھ میں جاتا ہے پیٹ میں پڑتا ہے اور گڑھیا میں پھینکا جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، متی کی انجیل ، ۳۲). تو گڑھیا کی صفائی اور موریوں کی دیکھ بھالی اور مہتروں پر ڈانٹ ڈپٹ کرنا. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۰۳). دیکھا بیچ میں ایک گڑھیا ہے جس میں شہر بھر کا میلا پڑتا ہے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۰۷). (ii) **مراد : گڑھا.** ہر عضو تن اپنے اپنے رعشہ و لرزہ کے دیوتا پر بھینٹ چڑھانے کے بعد فنائیت کی گڑھیا میں زندگی سے ہاتھ دھونے کے لئے بیٹھ جاتا ہے. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۵ : ۵). (iii) **بڑا سوراخ** (پلیٹس). ۲. **وہ گڑھا جس میں برسات کا پانی جمع ہو ، بجھ کا تالاب ، پوکھر.** ہمارے ہوگل ... کبھی تو عشق و محبت کی گڑھیا میں ڈبکیاں کھاتے اور کسی وقت آزادی کے میدان میں سمند خیال دوڑاتے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۲۹). تیمارداری کے عالم میں ہمارے ننھیالی مکان کے عین دروازے پر سرخے آم کا درخت اور گڑھیا اور اس کے کنارے پر بھدیاں آم کے پیڑ نظر آنے لگے. (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۶۵). ۳. (آب پاشی) **ایسی نشیبی زمین جس میں برسات کا پانی بھر جائے اور بہ وقت ضرورت کھیت میں دیا جا سکے** (ا پ و ، ۲ : ۱۶۲). [گڑھا (۱) کی تصغیر].

ـــــ کا کَنْوَل امذ.
رک : **کدڑی کا لعل**. نام حسینی خانم ، قوم کی حلال خوری مگر گڑھیا کا کنول یا کدڑی کا لعل نہیں. (١٩٥٦ ، بیگمات اودھ ، ١٣٠).

ـــــ میں مُنْھ دھو آؤ/ دھو رکھو/ دھو ڈالو فقرہ.
آپ کا مُنْھ اس قابل نہیں ، آپ کی حیثیت نہیں.

بس بس اب غصہ کو تھو تھو مرا کہنا مانو
جاؤ مُنْھ جا کے گڑھیا میں ذرا دھو ڈالو

(١٨٩٣ ، عاشق ، پھبو بیگ (نوراللغات)).

اب رہو گے اس تمنّا میں   دھو رکھو اپنا منھ گڑھیا میں

(١٩٢٥ ، شوق قدوائی (نوراللغات)). چڑیلوں کی شکل و صورت گڑھیا میں منھ دھو آ. (١٩٣٠ ، بیگموں کا دربار ، ٣٠).

گَڑھیانا (فت گ ، سک (ڑ) ف ل.
(رقیق شے کا) **کاڑھا ہو جانا ، جمنے کے قریب ہونا**، روشنائی کو جمنے اور گڑھیانے سے محفوظ رکھنا: جن ملکوں یا پہاڑوں پر روشنائی بہ سبب سردی کے جم جاتی ہے ، چاہیے کہ برانڈی کے قطرے ڈال دے اور چپکنے کے لیے نمک سے عمدہ کوئی شے ابھی نہیں معلوم ہوئی. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٣ ستمبر ، ١٠). [گڑھ (کاڑھا (رک) سے) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

گُڑھیانا (ضم گ ، سک (ڑھ) ف م.
(شکر سازی) **سونف ، چنے یا الائچی دانہ وغیرہ پر کھانڈ یا گڑ کی چاشنی وغیرہ چڑھانا ، پاگنا** (اب و ، ٣ : ٢٠٥). [گڑیانا (گڑ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر) کا محرف].

گَڑھیلا (فت گ ، ی مع) امذ.
گڑھا ، سوراخ ، غار ، خندق ، کھائی ، گہرا کھڈ (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [گڑھ (گڑھا (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَز (فت گ) امذ.
١. **لمبائی ناپنے کا ایک پیمانہ یا آلہ جو عموماً لکڑی یا لوہے کی سلاخ پر مبنی ہوتا ہے اس کی لمبائی تین فٹ یا چھتیس انچ ہوتی ہے.** پانچہ گز زمین کھودے. (١٤٢١ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ ، ٢).

باٹی کیری پکڑ آس   کھودتی کوی گز پچاس

(١٥٠٣ ، مثنوی نوسرہار ، ٤٩). خدا نے کہا جکوئی میری طرف یک گز آوے گا میں انو کی طرف دو گز آنوں گا. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ١٠).

نقصان نہیں جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٨٨). اس کی گزوں موٹی چادر سطح زمین پر جم جاتی ہے. (١٩٢٣ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣). بے کار کترنوں سے دو گز کپڑا تیار ہو گیا. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ١٦٩). ٢. (کنایۃً) **لوہے وغیرہ کی لمبی سلاخ.** آگ کے گز فرشتوں کے ہاتھ تھے ، جس پر مارے ، آگ لگی اور جل گئے. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣٩). اگر ممکن ہوتا کہ ہندوستان میں زمین کے اندر لوہے کا گز داخل کر کے بڑھاتے چلے جاتے تو شمالی امریکہ کے اضلاع متحدہ میں جا پہنچتا. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٢٨). ایک نکیلے لوہے کے گز سے ان کو پیٹ کے پاس سے آر پار کونچا. (١٩٠٣ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ٩٠). ٣. **ایک وضع کا تیر جس میں پر و پیکان نہیں ہوتے.**

سنا میں جو یکتاد گز ذوالفقار
زباں کاڑی تھی او درکار زار

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٢٧٠).

وہ بھیاری باورچی اور نال پر
لٹکتی تھیں بندوق ہاتھوں میں گز

(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٥٣). ٤. **لوہے کی سلاخ یا لکڑی کی چھڑ جس سے بندوق کی ڈاٹ لگاتے یا نال صاف کرتے ہیں.** جہاں پناہ ماشے کی راستی و گز و تیر گز کے درست کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں. (١٩٣٨ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٢٠٨). ٥. **وہ سلاخ نما آلہ جس سے سارنگی یا اسی قسم کے دوسرے ساز بجاتے ہیں.** کہکشاں کی سارنگی پر تیر شہاب کا گز ہے. (١٨٥٣ ، شرح اندر سبھا ، ٤٨). گز کے گھنگرو کی چھن چھن مزہ دکھائے گی ، جھانجھ کی آواز سوتوں کو جگائے گی. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ٢ : ١٣١). باوا نے دو برس تک مجھے صرف سارنگی کا گز سنبھالنا سکھایا ہے. (١٩٨٤ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ٢٣٤). ٦. (معماری) **بسنے (ٹٹی) کی بیچ میں جال یا جالی بنانے والی مختلف وضع پر جڑی یا بنی ہوئی تکوریاں ، چوبی آڑیں** (اب و ، ١ : ٢٦). ٧. (گاڑی بانی) **پہیے کے مرکزی حصے سے اور محیط کے دور یا حلقے کے درمیان لگی ہوئی تانیں جو مرکزی حصے کو دوری گھیرے کے ساتھ مرکز میں جوڑے اور تانے رکھتی ہیں ، ارا ، آرن ، سال ، جھپی ، جھپیا** (اب و ، ٥ : ١٣٢). ٨. **جھاؤ کا درخت ، طرفاء.** طرفاء یعنی درخت گز شیخ رئیس کا قول ہے کہ اس کی ڈالی سرکہ میں پیس کر لگانا درد تلی کو نافع ہے. (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٢٨). دیکھا کہ ایک جھناٹ پیڑ جسے گز کہتے ہیں ، نظر کے سامنے کھڑا ہے. (١٩٣٣ ، خیال ، داستان عجم ، ١٣١). [ف].

ـــــ اِلٰہی کس صف (ـــــ کس ا ، مد ل) امذ.
اکبر شاہی گز جو ٤١ انگل کا یعنی ٣٣ انچ کا ہوتا تھا اور صرف لکڑی ناپنے کے کام آتا تھا. اکثر اسناد میں جن بادشاہوں نے گز الٰہی کا رواج رکھا ہے اور اسی حساب سے اسناد میں بھی اس کا تذکرہ ہے. (١٩٢٩ ، فرہنگ عثمانیہ ، ١٤٣). [گز + الٰہی (عَلَم)].

ـــــ اَنگَبِیں (ـــــ فت ا ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امث.
(طب) **وہ شبنم جو جھاؤ اور بلوط اور دوسرے درختوں پر گر کر ترنجبین کی طرح جم جاتی ہے اور دمہ کھانسی ، دست وغیرہ کے لیے نافع ہے** (خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٠). [گز + انگبیں (رک)].

ـــــ اور سکّہ جاری کَرْنا عاورہ.
جب کوئی ملک فتح ہو تو فاتح اپنے نام کا گز اور سکّہ جاری کرتا ہے ، شاہی رعب داب قائم کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---اور سکّہ جاری ہونا محاورہ.
گز اور سکہ جاری کرنا (رک) کا لازم ؛ شاہی رعب داب قائم ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بن جانا/ بنّنا محاورہ.
مارا مارا پھرنا (نور اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بھر (---فت بھ) م ف ؛ صف.
ایک گز ، ایک گز کے برابر

جس قدر ہے عقل کم بارِ علائق بھی ہے کم
طفل کو گز بھر زمیں دو گز کفن درکار ہے

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۴۲۹). دوسرا تیر ان کے سرود سے گز بھر نال اونچی لگ کے گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۸۷).
[گز + بھر (رک)].

---بھر اُچھلنا محاورہ.
حیثیت سے زیادہ ظاہر کرنا ، حیثیت کم ، دکھاوا زیادہ (مہذب اللغات).

---بھر زَبان امث.
بہت لمبی زبان والی ، زبان دراز ، بہت باتیں کرنے والی.

میری جاں ننھی سی جان گز بھر زبان
پھول کی تو نے بہت تعریف کی

(۱۹۰۵ ، ریاض امجد ، ۳۰).

---بھر کا صف مذ.
۱ . (کنایۃً) **چھوٹی اور مختصر چیز کے مقابلے میں طول طویل ، بہت لمبا ، لمبی چوڑی چیز کے مقابلے میں چھوٹی ، حقیر.**

کاتبِ تقدیر بھی لکھے جو گز بھر کا جواب
غیر ممکن ہے تری زلفِ معنبر کا جواب

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۷).

آپ لکھیے اپنے سائن بورڈ پر گز بھر کا نام
ہم تو چوبے دان ہی رکھیں گے اپنے گھر کا نام

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۵). ۲ . **چھوٹا سا (جیسے گز بھر کا آدمی)** (جامع اللغات ، علمی اردو لغت).

---بھر کی صف مث.
گز بھر کا (رک) کی تانیث. ان کی زبان تو دیکھو گز بھر کی ہو گئی ہے. (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۱ : ۱۲). درزی سے ملیں گے تو وہ اپنی گز بھر کی زبان سے آپ کے صبر اور حوصلے کی اس طرح پیمائش کرے گا کہ گھر جا کر آپ کو کھوکھرو بینا پڑے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۴۷).

---بھر کی زَبان امث.
اس لڑکی کو کہتے ہیں جو بہت باتیں کرے ، زبان دراز (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---جڑنا محاورہ.
(نجاری) پنسے (ٹنی) کو محراب کے ذہن میں جمانا ، سرپا جمانا. لکڑی کے شہتیر ڈال کے اوپر لوہے کے ہموار گز جڑتے ہیں. (۱۸۶۷ ، بحر حکمت ، ۵۷).

---دَرْ گز (---فت د ، سک ر ، فت گ) امذ ؛ م ف.
مربع گز اس کا بڑا کمرا جس کو پرنسپل ہال کہنا چاہیے ۶۵ گز در گز تھا. (۱۹۰۴ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۹۱). [گز (رک) + در (حرف جار) + گز (رک)].

---سکَندری کس صف (---کس س ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
۴۲ انگل کے بقدر ایک گز. ۹۰۰ ہجری میں گز سکندری کا رواج ہوا اسی زمانہ سے پیکہ سکندری بھی مروج کیا گیا. (۱۹۲۹ ، فرہنگ عثمانیہ ، ۳۱۱). [گز (رک) + سکندر (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سکّہ (---کس س ، شد ک بفت) امذ.
مراد : حکومت ، رعب داب ، دور دورہ. راجپوتوں کا گز سکہ تھا تب بھی ہم سرخرو رہے یاں کا مان تھا. (۱۹۵۳ ، الٹی موج میں ، ۹۰).
[گز + سکہ (رک)].

---سکّہ پر نام ہونا محاورہ.
حکومت قائم ہونا ، دور دورہ ہونا. دیکھیے اس کے فلک شعبدہ گر کس کو مالکِ تخت اور کسے صاحب تختۂ تابوت کرتا ہے... گز سکہ پر نام اور کسی کا ہو. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۲).

---سودا کس اسا (---و لین) امذ.
ہارون رشید کے زمانے کا پیمائشی گز جو $\frac{3}{4}$ ۲۴ انگشت کے مساوی تھا (ماخوذ : آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲ : ۶۰۳).
[گز + سودا (رک)].

---بے گز امذ ؛ م ف.
رک : گز در گز (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---شاہجہانی کس صف (---سک ہ ، فت ج) امذ.
۴۲ انگل کے بقدر ایک گز. کُل طول ایک ہزار چھ سو تیس گز معماری ہے جو ایک ہزار پانسو اسی گز شاہجہانی سے کچھ زائد ہوتا ہے. (۱۸۶۹ ، اردو مصدر نامہ ، ۱۰۰). [گز + شاہ جہان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---شرعی کس صف (---فت ش ، سک ر) امذ.
۲۴ انگل کے بقدر ایک گز (تزک جہانگیری ، ۳۳۴). [گز (رک) + شرع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کُن فقرہ.
ایک مذاقیہ فقرہ جو ایک فرقے کے لوگوں نے اپنے فریق مخالف کو چھیڑنے کے لیے گھڑ رکھا ہے (فرہنگ آصفیہ).

---لگانا محاورہ.
۱ . **سارنگی پر گز پھیرنا ، سارنگی بجانا.** وہ کہتے تھے کہ بڑے بڑے استاد اونچا نیچا گز لگاتے ہیں ، جب تک گز سنبھالنا نہ آئے ، سارنگی بجانا اپنا مذاق اڑانا ہے. (۱۹۸۳ ، گیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). ۲ . **(نجاری) گز جڑنا** (اے و ، ۱ : ۲۰۶).

---معماری (کس صف (---فت مع م ، سک ع) امذ.
معماروں کا مروجہ قدیم گز جو انگریزی گز سے بقدر ۴ انچ چھوٹا یعنی ۳۲ انچ کا ہوتا ہے ، عماری گز. نقشے میں گز معماری سے پیمائش لکھی گئی ہے۔ (۱۹۷۱ ، اُردو معیار نامہ ، ۱۰۰)۔ [گز + معماری (رک)].

---و سکّہ جاری ہونا محاورہ.
رعب و داب ہونا ، حکومت قائم ہونا ، دور دورہ ہونا.

تاجداروں پہ بھی طرّہ ہے تری سرداری
شہر در شہر ہے ترا گز و سکہ جاری

(۱۸۷۸ ، بحر (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۸۳)). گز و سکّہ بنام سعد بن قباد جاری ہوا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸).

گزا (۱) (فت گ) صف مذ (مث : گزی).
گز کا ، گز والا ، صفت عددی کے ساتھ مستعمل ، جیسے : دو گزا ، ڈھائی گزا. میں نے ایک ولایتی جُبّہ اور ایک شالی رومال ڈھائی گزا دلال کو دیا. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱۵۲). اس سال خیریت سے میرٹھ میں دو چالیس گزے تعزیے چلے اور دفن ہوئے. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، اگست ، ۱۸۳). [گز + ا ، لاحقۂ صفت مذ کیر].

گزا (۲) (فت گ). (الف) صف.
گزند پہنچانے یا کاٹنے والا کے معنوں میں مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : جاں گزا.

بیٹیوں کے سُنے ہیں نالہ ہائے جاں گزا تم نے
زنانِ بے نوا کے چہرۂ مجروح بھی دیکھے ہیں

(۱۹۱۰ ، شبلی ، ک ، ۶۰). (ب) امذ. **چوٹ ، زخم ، نقصان ، گھاٹا** (پلیٹس). [ف : گزیدن - کاٹنا سے صیغۂ امر بطور لاحقۂ فاعلی].

گزار (ضم گ). (الف) صف.
گزارنے یا ادا کرنے والا کے معنوں میں مرکبات کا جزو دوم جیسے : نماز گزار ، خدمت گزار ، گوش گزار وغیرہ.

جناب فاطمہ زہرہ کی روح چلائی
حسین ، مادر خدمت گزار آتی ہے

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۱۹۳). میجر ایوب نے واپس آ کر یہ صورت حال اپنے کمانڈنگ آفیسر کے گوش گزار کر دی. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۸۸). (ب) امذ. ۱. رک : **گزر ، رسائی ، پہنچ ، آنا جانا.**

جب بچن اس دہان کا بلبل اُٹھے بول کر
چھوڑ لے پھول کی دھر جو کیا میں گزار

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۵۴).

حیرت سوں آنکھ اپس کی نہ موندے حشر تلک
تک پل جو اس ترک جو گزار آرسی کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).

اب تو میری طرف کو مفتہ ہے
نہیں کرنے گزار ، کیا باعث

(۱۸۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۹۱).

گزار شہر وفا میں سمجھ کے کر مجنوں
کہ اس دیار میں میر شکستہ پا بھی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۵).

ہم اور دیکھ سکیں تیرے پاس دشمن کو
خدا کرے ترے گھر میں نہ ہو گزار اپنا

(۱۸۷۹ ، سالک (مرزا قربان علی بیگ) ، ک ، ۱۳). ۳. **گزرگاہ ، باہر نکلنے کا راستہ.**

کہ کُلے تھا جدھر سے اُوس کے کوچہ کا گزار
بند ادھر کا اب کسی بیدرد نے رستہ کیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۰). [ف : گزاردن - ادا کرنا سے لاحقۂ فاعلی].

گزارا (ضم گ) امذ : -- گزارہ.
۱. (اُ) **گزر بسر ، اوقات بسری ، گزر اوقات.**

بلا لو مدینہ میں پھر داغ کو تم
نہیں ہند میں اب گزارا محمدؐ

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۹).

غم الفت جو نہ ملتا ، غم ہستی ملتا
کسی صورت تو زمانے میں گزارا ہوتا

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۳۶). گزارا تو چل ہی رہا ہے ، ہمیں تمہارے پیسوں کی ضرورت نہ تھی. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۳). (اا) **نباہ ، نرباہ.**

صحبت جو ہوتی جنس میں اور جانوروں میں
اک چند ہوا خوب محبّت کا گزارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۸). ۲. **رسائی ، پہنچ ، دخل ، داخلہ ، گنجائش ، سمائی.**

کبھی آواز تو کانوں میں بھلا آ جاتی
اس کے ہمسایہ بھی گر اپنا گزارا ہوتا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۱۰).

جلتے تھے جہاں خوف سے جبرئیل کے پر بھی
واں ہو گیا احمدؐ کا گذارا شب معراج

(۱۸۹۳ ، ذکر خفی ، ۲۵). ۳. **بود و باش ، ٹھکانا ، گزر بسر ، گزر اوقات**

چھوڑا حسین شاہ نے لاچار وہ مدینہ
دشت بلا میں آخر جا کر کیا گزارا

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۱۴).

آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا
اک پیڑ پہ صحرا کے کیا اس نے گزارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۷).

فقط تار نفس کا ذوق خطِ جادہ کافی ہے
پئے عمر رواں کیا چاہیے رستہ گزارے کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۷). ۴. **راستہ ، گزر گاہ** ؛ (کنایۃً) **چارہ ، تدبیر ، راہ فرار ، راہ نجات.**

دیکھا جو نہ دیو نے گزارا   پتھر اک اُٹھا کے پھینک مارا

(۱۸۳۸ ، مثنوی گلزار نسیم ، ۲۷). ۵. **وہ رقم جو گزر اوقات کے لیے ملے ، وجہ معیشت.** ہزار دو ہزار کا گزارہ مقرر ہوتا ، بڑے صاحب کے ہاں کرسی ملتی. (۱۹۰۸ ، بس پردہ ، آغا حسن حیدر دہلوی ، ۹۰).

۶. اُترائی ، ناؤ یا گھاٹ کا کرایہ ۔ سلطان نے بہت سے محاصل مثلاً ... گزارہ ، خراج ... وغیرہ معاف کر دیئے۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطٰی کی ایک جھلک ، ۲۲۳)۔ ۷. پُل یا کشتی وغیرہ سے دریا عبور کرنا۔

دریائے چشم پر ہے گزارا لگا ہوا
ہوتا نہیں ہے گھاٹ یہ لیل و نہار بند

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۵۶)۔ ۸. دریا سے اُترنے کی جگہ ، گھاٹ ؛ سڑک یا پُل کا محصول لینے کی جگہ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گزارہ (رک) کا ایک املا]۔

---دار امذ۔
جو وظیفہ پاتا ہو ، وظیفہ خوار۔ جہاں پناہ ایک عرض اور ہے ... وہ یہ کہ گزارہ داروں میں سے ہے۔ (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۰۷)۔ [گزارا + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

---کرنا محاورہ۔
۱. ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ، گزرنا۔

سالک دشتِ تجرّد ہوں یہ کہہ دو اُن سے
قیس و فرہاد مری سمت گزارا نہ کریں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۶۰)۔

گزری نہ ، بہرحال ، یہ مدت خوش و ناخوش
کرنا تھا جواں مرگ ، گزارا کوئی دن اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۷)۔

ہم نے کس دن ترے کوچے میں گزارا نہ کیا
تو نے اے شوخ مگر کام ہمارا نہ کیا

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۵)۔ ۲. زندگی گزارنا ، گزر بسر کرنا ، وقت کاٹنا۔ وہ درختوں کی جڑوں اور پھلوں اور پتوں پر گزارہ کرتا تھا۔ (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۳۸)۔ میں شوکت صاحب کو بھی لکھنے والا ہوں کہ وہ بھی اب پھلوں پر گزارا کیا کریں۔ (۱۹۲۸ ، خطوطِ محمد علی ، ۱۸۳)۔ ۳. کام چلانا۔ غرض آٹھ پہر ایک جگہ کا رہنا سہنا لین دین کرنا تھا ، لفظوں کے بولے بغیر گزارہ نہ کرسکے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۳)۔ احمد بشیر منہ زبانی گزارا کر رہا تھا۔ (۱۹۸۳ ، او کھے لوگ ، ۹۳)۔

---ہونا محاورہ۔
گزارہ کرنا (رک) کا لازم ، گزر اوقات ہونا ، بسر ہونا ، گزرنا۔ کٹنے کی کھالوں پر اکثر غریبوں کا گزارہ ہوتا تھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۷۹)۔

تنخواہ بھی ، سوغات بھی ، ڈالی بھی ، ڈنر بھی
صاحب کا مگر پھر بھی گزارا نہیں ہوتا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۱)۔

باز آئیں تو کس طرح بھلا فکر سخن سے
یے خونِ جگر اپنا گزارا بھی نہیں ہے

(۱۹۸۷ ، شیانہ ، ۹۶)۔

گُزارِش (ضم گ ، کسر ر) امث۔
عرض ، بیان ، درخواست (خاکساری ظاہر کرنے کے لیے)۔

جو کُئی اوس سے میری سفارش کرے
میرے درد دل کی گزارش کرے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۶۳)۔

منظور ہے گزارشِ احوال واقعی
اپنا بیان حسنِ طبیعت نہیں مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۳)۔

مآلِ کار اظہار تمنا کیا گزارش ہو
طبیعت طنز کرتی ہے کہ اور ارمان پیدا کر

(۱۹۱۱ ، معارفِ جمیل ، ۶۲)۔ شمس الرحمٰن فاروقی سے گزارش کرتے ہیں وہ وضعدار شخص فوراً اپنے ڈرائیور کو بھیجے گا۔ (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۵۸)۔ [ف : گزاردن = ادا کرنا کا حاصل مصدر]۔

---پذیر / پزیر (--- کس نیز فت پ ، ی مع) صف۔
جو گزارش کے لائق ہو (بات وغیرہ) نیز عرض کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نور اللغات)۔ [گزارش + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا]۔

---خِدمَت کرنا محاورہ۔
خدمت میں پیش کرنا ، خدمت میں بیان کرنا (مہذب اللغات)۔

---گَر (--- فت گ) صف۔
عرض کرنے والا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گزارش + گر (گار (رک) کا مخفف) ، لاحقۂ فاعلی]۔

---نامَہ (--- فت م) امذ۔
خط جو چھوٹے کی طرف سے بڑے کو ہو (نور اللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گزارش + نامہ (رک)]۔

گُزارِشات (ضم گ ، کسر ر) امذ ؛ ج۔
گزارش (رک) کی جمع ، درخواستیں ، عرضیاں ، التجائیں۔ اپنے وفادار خادموں کی مسلسل گزارشات کو کچلتے ہوئے حاکم شہر کے آدمیوں کے ساتھ محل میں پہنچ گیا۔ (۱۹۳۰ ، صحرا نورد کے خطوط ، ۲۱۶)۔ بے علمی کے باوجود کبھی کبھی ہماری گزارشات پر کان دھر لیتی ہے۔ (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۴۴)۔ [گزارش (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

گُزارْنا (ضم گ ، سک ر) ف م ، گذارنا۔
۱. بسر کرنا ، کاٹنا۔

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار دے اسے چاہے رو کر گزار دے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۷)۔ وہاں سے لوٹ کر میں نے رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو میں نے کپڑوں کی ایک گٹھڑی کھولی۔ (۱۹۰۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۶۶)۔ وہی تہذیب تھی زندگی گزارنے کے آداب وہی تھے۔ (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ فروری ،) ۲. ادا کرنا ، بجا لانا۔

بجا ہو کر سر جھوں دیوے آپس آپس اوپر وارے
آپس آپ نماز گزارے اپنا کون جو اس کوں ہارے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۰۰)۔ ۳. پیش کرنا ، داخل کرنا ،

سامنے رکھنا (عرضی وغیرہ)۔ ایک طالب علم نے ہمارے صداقت نامے کے ساتھ جامعہ کراچی میں درخواست بھی گزار دی۔ (١٩٨٥ء ، حرف چند ، ٣٥٦)۔ ٤۔ **عمر گزارنا ، زندگی کے دن کاٹنا ، گزر بسر کرنا۔**

بے فائدہ ملال ہے انسان کو چاہیے
راحت ہو یا کہ رنج خوشی سے گزار دے

(١٨٨٦ء ، دیوانِ سخن ، ٢٢٨)۔ وہ تو جیسی گزارنی تھی گزار گئے ، لیکن تم کو ابھی بہت سی گزارنی ہے۔ (١٩٠٨ء ، صبحِ زندگی ، ٢٠٦)۔ ٥۔ **ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ، منتقل کرنا۔** دوسرے کی اراضی پر پانی بہانا یا ... غلاظت یا کوئی اور ضرررساں شے گزارنے کا باعث ہوتا ہے۔ (١٩٣٣ء ، جنایات برجایداد ، ٨١)۔ ٦۔ **چھوڑنا ، ترک کرنا ، رہا کرنا ، واگذاشت کرنا ؛ مہلت دینا ؛ گنوانا ، برباد کرنا ، رائیگاں کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [ف : گزار + نا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

گُزارَہ (ضم گ ، فت ر) امذ۔

١۔ **گزر بسر ، نباہ۔**

میں باز آئی اے مردوے باز آئی
ترے ساتھ میرا گزارہ نہ ہو گا

(١٨٧٤ء ، جان صاحب (مہذب اللغات))۔ ٢۔(اَ) **وہ رقم جو گزر اوقات کے لیے ملے ، وجہ معیشت۔** ہزار دو ہزار کا گزارہ مقرر ہوتا، بڑے صاحب کے یہاں کرسی ملتی۔ (١٩٢٨ء ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ٦٠)۔ زکوٰۃ تو واجب ہونے پر بقرعید بعد آئے گی ، گزارہ اور مسجد کا خرچ ابھی اس چھ ماہی کا پیشگی حساب کر کے حوالہ کر دو۔ (١٩٨٦ء ، جوالا مکھ ، ١٥٨)۔ (اا) (حیاتیات) **رزق ، نان نفقہ۔** جراثیمی خلیے مختلف قسم کے تعاملات کو روبہ عمل لاتے ہیں ان تمام عوامل کا تعلق بالیدگی ، تولید ، حیات اور گزارے سے ہے۔ (١٩٦٧ء ، بنیادی خردحیاتیات، ٣٤٢)۔ ٣۔ **گنجائش ، سمائی** (علمی اردو لغت)۔ ٤۔ **پُل یا کشتی سے دریا عبور کرنا ، دریا پار کرنا۔**

راہ دے صورتِ موسیٰ ہمیں بحرِ ہستی
کشتی و پُل سے نہ ہووے گا گزارا اپنا

(١٨٤٦ء ، آتش ، ک ، ١ : ١٤٨)۔

نہ پایا کوئی بحرِ عشق میں رستہ گزارے کا
نہ پہونچا اوس کنارے تک شناور اس کنارے کا

(١٨٤٨ء ، گلزار داغ ، ٣٠)۔ ٥۔ **اترائی ، گھاٹ کا کرایہ۔** سلطان نے بہت سے محاصل مثلاً ... گزارہ ، خراج ... وغیرہ معاف کر دیئے۔ (١٩٥٨ء ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک ایک جھلک ، ٢٠٣)۔ [گذارہ (رک) کا ایک املا]۔

---الاؤنس (---فت ا ، ضم ء ، غیر و ، سک ن) امذ۔

وہ مقررہ رقم جو گزراوقات کے لیے ملے ، وظیفہ۔ معاشی سطح پر وہ انگریزی راج کے سامنے دستِ سوال دراز کر کے گزارہ الاؤنس اور پنشن کی بھیک مانگنے والوں کی حیثیت اختیار کر گئے۔ (١٩٨٩ء ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ١١٣)۔ [گزارہ + الاؤنس (رک)]۔

---دار امذ۔

جسے گزارے کے لیے رقم ملتی ہو ، وظیفہ خوار۔ جہاں پناہ ایک عرض اور ہے ... وہ یہ کہ گزارہ داروں میں سے ہے۔ (١٩٣١ء ، روحِ لطافت ، ١٠٤)۔ [گزارہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---کَرْنا محاورہ۔

رک : **گزارا کرنا۔** غرض آٹھ پہر ایک جگہ کا رہنا سہنا لین دین کرنا تھا ، لفظوں کے بولے بغیر گزارہ نہ کر سکے۔ (١٨٨٠ء ، آبِ حیات ، ٣١)۔ وہ درختوں کی جڑوں اور پھلوں اور پتوں پر گزارہ کرتا تھا۔ (١٩٠٦ء ، حکمتِ عملی ، ٣٨)۔ مگر بہت سے ہاتھیوں نے ریاستوں کے بے اختیار راجاؤں اور نوابوں کے ساتھ گزارہ کرنے کی ٹھان لی۔ (١٩٨٣ء ، زمین اور فلک اور ، ١٩٢)۔

---ہونا محاورہ۔

گزارہ کرنا (رک) کا لازم ، **اوقات بسری ہونا ، کٹنا ، گزر بسر ہونا۔** گنگے کی کہانوں پر اکثر غریبوں کا گزارہ ہوتا تھا۔ (١٨٩٤ء ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٣٤٦)۔ کبھی کبھی گھر میں روٹی بھی نہ پکتی صرف آموں پر گزارہ ہوتا۔ (١٩٨٤ء ، حیاتِ مستعار ، ٩٩)۔

گُزاری (ضم گ) امث۔

١۔ **چھٹکارا ، رہائی۔** میں نے ہم خوابہ سے کہا کہ کوئی طرح گزاری کی اس قید فرنگ سے کیا چاہیے۔ (١٧٧٥ء ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ٢٩٥)۔ ٢۔ **تراکیب میں جزو دوم کے طور پر پورا کرنا کے معنوں میں مستعمل ، جیسے : کارگزاری۔** ہم تم سے بہت خوش ہوئے اور اس کارگزاری پر تمہاری ترقی کریں گے۔ (١٩٣١ء ، روحِ لطافت ، ١٠٤)۔ [گزار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُزارے (ضم گ) امذ ، ج۔

گزارہ (رک) کی **جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل۔**

کبھی امداد دی تو نے کسی بیکس بچارے کو
سخی بن کر دیا کچھ تو نے مفلس کے گزارے کو

(١٩٠٨ء ، مطلعِ انوار ، ٦٨)۔

---کا جھونپْڑا امذ۔

وہ مکان جس میں مشکل اور تنگی و ترشی سے گزر اوقات ہو ، دن کاٹنے کا مکان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی شکْل / صُورَت نِکالْنا محاورہ۔

کمائی کی صورت نکالنا ، فکر معاش کرنا ؛ کمائی کی تدبیر کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی شکْل / صُورَت نِکلْنا محاورہ۔

کمائی کی صورت نکلنا ، نوکری کی تدبیر ہونا ، ذریعۂ معاش ہونا (جامع اللغات)۔

---کی صُورَت بَنْنا محاورہ۔

رک : **گزارے کی شکل نکلنا ، گزر اوقات کی سبیل پیدا ہونا۔** گھبرائیے نہیں اللہ نے چاہا توگزارے کی کوئی صورت بن جائے گی۔ (١٩٨٣ء ، اوکھے لوگ ، ٢٥٧)۔

ـــ کی ناؤ اث.
وہ کشتی جس پر سوار ہو کر مسافر دریا یا نہر سے پار ہوں ، پار اتارنے کی ناؤ ، گھاٹ کی ناؤ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گُزاشْت (ضم گ ، سک ش) اث ؛ اسکذاشت.
چھوڑی ہوئی چیز ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : واگزاشت وغیرہ (جامع اللغات). [ف : گزاشتن ـ چھوڑنا کا ماضی].

ـــ کرنا محاورہ.
واگزار کرنا ، قبضے سے چھڑانا ، چھوڑنا (جائداد وغیرہ). اس کی جائداد گزاشت کر کے شہر دہلی میں رہنے اور تمام عزیز و اقربا کے بلا لینے کی اجازت دی. (۱۸۶۸ ، رسوم دہلی ، ۲۰۷).

گُزاشْتگی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) اث.
چھوڑنا ، ترک کرنا. دولت ، سیاست ، عورت اور عبادت ، کامل یکسوئی ، مکمل خود گزاشتگی سرتاپا سپردگی چاہتی ہیں. (۱۹۷۹ ، زرگزشت ، ۹۳). [گزاشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُزاشْتی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) صف.
ترک کر دینے یا چھوڑ دینے کے لائق. دنیا ... بادشاہ اور فقیر ، محل اور جھونپڑے سب گزشتنی اور گزاشتنی ہیں. (۱۸۹۳ ، کلیات نثر حالی ، ۱ : ۱۹۲). تاریخ تو ایک گزران حقیقت ہے ... وقتی اور ہنگامی ، گزشتنی اور گزاشتنی ہے. (۱۹۶۰ ، ادب اور شعور ، ۳۸۲). [ف : گزاشتن ـ چھوڑنا + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُزاشْتَہ (ضم گ ، سک ش ، فت ت) صف.
چھوڑا ہوا ، ترک کیا ہوا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گزاشت (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و صفت].

گَزاف (فت گ) امذ.
۱. بکواس ، ہرزہ گوئی ، جھوٹ ، کذب و افترا ، فریب (عموماً لاف کے ساتھ مستعمل).

> ہنر کرنے مردی کا مرداں نہ لاف
> نہیں بولتے ہیں نبی شاہاں گزاف

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۸۲). بحر رحمتِ الٰہی صدفِ امید سے سلکِ عبادت میں منسلک ہوا ... کہ مبرا از کذب و گزاف ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۶۸)).

> محمدؐ ہوئے مشک نافہ مثاف
> حضور اوسکے باطل ہوا سب گزاف

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۲). خط کے پہنچنے سے اظہار منت پذیری اگر گزاف نہیں تو کیا ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۵۲۷). حدیث طویل میں بہت لاف و گزاف بیان کیا ہے. (۱۸۹۹ ، رسالہ تحفۃ السعادت ، ۹۷). گزند اور گزاف ان دونوں لفظوں میں زَ ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۱۵۷). **۲. شیخی ، ڈینگ.**

> اگر مرد ہے تو یہاں توں ملاف
> ہنر دکھلا اپنا نکو کر گزاف

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۱).

> ہر ایک رات کہاں تک بتاں روزِ مصاف
> نکال تیغ شتابی نہیں یہ حرف گزاف

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۸).

> مشفق من خطا معاف جھوٹ ہے آپ کا گزاف
> چشمِ غنودہ میں ہے صاف حسرتِ انتظار شب

(۱۸۹۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۱۷). [ف].

گُزان (ضم گ) صف.
انتخاب کرنے والا ، چننے والا ، اختیار کرنے والا (ماخوذ : جامع اللغات). [ف : گزیدن ـ پسند کرنا کا حالیۂ ناتمام].

گَزْبَری (فت گ ، سک ز ، فت ب) امث.
ایک پھل کا نام. بچے بے خوف ضرر گزبریاں اور دوسرے پھل کھا سکتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۶۱۵). [مقامی].

گَزَپ (فت گ ، ز) امذ.
(کہاری) **پالکی اور اسی قسم کی سواریوں کا اگلا چھوٹا اور سیدھا ڈنڈا** (ا پ و ، ۵ : ۱۵۹). [گز (رک) کی تصغیر].

گَزَٹ (فت گ ، ز) امذ.
۱. ہفتہ وار یا یومیہ خبر نامہ ، اخبار. علیگڑھ گزٹ میں اس کی خبر میں نے اپنی مرضی کے موافق ... چھاپ دی ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات سرسید ، ۳۵۴). علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے نام سے ان کے آخر دم تک جاری رہا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۴۹). گزٹ اخبار کے معنی میں عام ہے جیسے علم گزٹ ، سول اینڈ ملٹری گزٹ ، گزٹ اخبار وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۵). اسی گزٹ میں وزارتوں کے قیام کا ذکر بھی کیا گیا تھا. (۱۹۸۷ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۲۹۸). **۲. وہ اخبار ، خبر نامہ یا رسالہ جس میں سرکاری ضروری اعلانات ، احکام اور ملازمین سرکار کے تقرر ، تبدیلی وغیرہ سے متعلق خبریں درج ہوں ، راج پتر.**

> سب رئیسوں سے ریاست ہے تری بالاتر
> مخبر جیسے ہے اخبار میں اخبار گزٹ

(۱۸۷۴ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳). ابھی خطاب کی خبر صرف گزٹ میں چھپی ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۹۷). **۳.** (کنایۃً) **معلومات کا پلندہ.** پھر جو مولوی گزٹ نے اپنے گزٹ کے ورق الٹنے شروع کیے تو عصر کی اذان ہو گئی. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳۷). [انگ : Gazette].

ـــ شُدَہ (ـــ ضم ش ، فت د) صف.
جس کا اعلان گزٹ میں ہو چکا ہو ، جو گزٹ میں شائع ہو چکا ہو ، قاعدے کے ساتھ مقرر کیا ہوا. کسی گزٹ شدہ ماتحت کلکٹر کے جس کو کلکٹر نے اس بارہ خاص میں مقرر کیا ہو عمل میں آئے. (۱۹۰۸ ، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایکٹ ۵ ، ۹۲). [گزٹ + ف : شدہ ، شدن ـ ہونا].

ـــ ہو جانا/ہونا محاورہ.
سرکاری گزٹ چھپنا ، سرکاری طور پر اعلان ہونا یا چھپ کر مشتہر ہونا ، کسی معاملہ کا گزٹ میں چھپ جانا. کسی معاملہ یا واقعہ کا

گزٹ میں چھپ جانا «گزٹ ہو جانے» سے تعبیر کیا جاتا ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۶).

گَزَر (فت گ ، ز) امث.

کھیر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف : گذر (رک) کی تخفیف].

گُزَر (ضم گ ، فت ز) امذ.

۱. **بازیابی ، رسائی ، پہنچ ، آمد و رفت.**

ہر یک ملک اوپر گزر تھا اسے
ہر یک شہر کا سب خبر تھا اسے

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۲۵).

نہ واں کچھ وساطت نہ کس کا گزر
ملائکہ مقرب نہ مرسل دگر

(۱۶۸۵ء ، معظم ، گنج مخفی (قدیم اُردو ، ۱ : ۲۷۲)).

گر میری طرف ہوے گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نور نظر کا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۱۹).

تو ہی احسان کر اے یکبو تصور مجھ پر
نامہ بر کا تو گزر کوچۂ جاناں میں نہیں

(۱۹۱۵ء ، جان سخن ، ۸۵). ۲. **دخل ، اثر (شاذ).**

کوئی کہتا کہ کچھ لُون کا اثر ہے
کوئی کہتا مگر جن کا گزر ہے

(۱۷۷۴ء ، تصویر جاناں ، ۹۲). یہ راستہ بہت کٹھن ہے ، اس میں آرام کا گزر نہیں. (۱۹۹۰ء ، حکایات پنجاب ، ۲ : ۲۵۶).

۳. **گزرنے کی حالت ، آنا جانا ، آمد و رفت.**

سدا اُنکو مرغوب سیر و سفر تھا
ہر اک بّرِاعظم میں اُن کا گزر تھا

(۱۸۷۹ء ، مسدس حالی ، ۲۹).

ایک دشت میں تھا گزر سڑک کا
کیا ذکر اس کی تپت بھڑک کا

(۱۹۳۶ء ، جگ بیتی ، ۳۹). ہاشم نے درمیانی قبائل سے پُرامن گزر کے لیے معاہدے کیے. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۹۱۷). ۴. **عبور ، اترائی ، پار** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۵. **راستہ ، سڑک** (نوراللغات). ۶. **چارہ ، تدبیر.**

بجز بات اس بن انھا کنی گزر
کہیں بات چھوڑ ، نا کروں رہ گزر

(۱۹۳۹ء ، خاورنامہ ، ۳۹۴). ۷. **بسراوقات ، گزر بسر ، مطلب براری.**

شوقِ دل لے تو گیا ہم کو کسی کے گھر تک
کوئی صورت نہ وہاں اپنے گزر کی نکلی

(۱۹۳۶ء ، شعاعِ مہر ، ۱۱۳).

تیرے در پہ خم ہے سر مرا تری رحمتوں پہ گزر مرا
میں کہا کروں تو سنا کرے تو دیا کرے میں لیا کروں

(۱۹۸۳ء ، الحمد ، ۶۲). ۸. **ساتھ ساتھ رہنے یا زندگی گزارنے کا عمل ، نباہ ، گزارہ ، گزران.**

باغ میں جب تک ہے پھولوں کی بہار
بھول سے ہے جب تلک ہو کا گزر

(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۹۳). [گذر (رک) کا ایک املا].

ـــ اَوقات (ـــ و کن) امث.

گزارہ ، بسراوقات ، نباہ ، ذریعۂ معاش. ایسی دستکاریاں جاری کی جائیں جن سے غریب لڑکیاں گزر اوقات بھی کریں اور تعلیم بھی حاصل کریں. (۱۹۲۰ء ، بیوی کی تربیت ، ۱۰۵). ان لوگوں کی گزر اوقات زراعت اور بھیڑ بکری چرانے پر تھی. (۱۹۶۸ء ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۵۳). [گزر (رک) + اوقات (رک)].

ـــ بان امذ ؛ ـــ گزربان.

(دکان داری) **پھیری والوں اور پھڑیوں سے نہ بازاری (کرایہ زمین) وصول کرنے والا** (ا ب و ، ۷ : ۵۰). [گزر (رک) + بان (رک)].

ـــ بَسَر (ـــ فت ب ، س) امث.

رک : **گزر اوقات.** اب ان کی گزر بسر بچی اناں کی فیاضی اور میری ہمدردی پر تھی. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۳). جن کی گزر بسر ملاوٹ اور گرانی ... پر تھی ، ایک دم ایسے صاف ستھرے کردار کے لوگ بن گئے. (۱۹۸۹ء ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۱۰۷). [گزر (رک) + بسر (رک)].

ـــ بُلَنْدی (ـــ ضم نیز فت ب ، فت ل ، سک ن) امث.

(معماری) **زینے کے راستے کی بلندی ، اس جگہ کی بلندی جس کو زینہ کے ذریعے طے کرتے ہیں (انگ : Head Way).** زینہ کی گزر بلندی کل منازل پر ۷ فٹ سے کم نہ رکھی جائے. (۱۹۱۷ء ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۴۳). [گزر (رک) + بلندی (رک)].

ـــ جانا عاورہ.

۱. **گزرنا ، چلا جانا ، نکل جانا ، راستہ سے نکل جانا.**

دنیا کے جھمیلوں میں ، تقویٰ ہے یہی بارو
دامن کو بچا لینا ، کانٹوں سے گزر جانا

(۱۹۸۹ء ، غبار ماہ ، ۸۴). ۲. **کٹنا ، بیت جانا ، تمام ہو جانا ، بسر ہو جانا.** لگ بھگ بارہ سو برس گزر جانے کے بعد آج بھی یہ وادی الکبیر پر کھڑا ہوا ہشام کے اخلاص کا ثبوت فراہم کر رہا ہے. (۱۹۸۳ء ، طوبیٰ ، ۲۵). ۳. **مر جانا ، فوت ہو جانا ، دنیا سے اٹھ جانا.**

کہ جس شاہ کی شاعراں وصف کر
گذر گئے ہیں رکھ کارنامے سنور

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۳۰).

سر پر ہیں اب علی نہ رسول فلک وقار
گھر لٹ گیا گزر گئیں خاتون روزگار

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۴۱). صاحب کے گزر جانے کے بعد سے میں صرف کسی کام سے ایک بار ادھر گئی تھی. (۱۹۷۱ء ، فہمیدہ ، ۲۰۸).

ـــ جائے گی فقرہ.

عمر کٹ جائے گی ، عمر بسر ہو جائے گی.

گزر جائے گی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کا

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۳۰).

ـــــ عام کس اضا نیز بلا کس امث.
شارعِ عام ، عام راستہ ، عام راہ ، سب کے آنے جانے کا راستہ (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گزر (رک) + عام (رک)].

ـــــ کَرنا محاورہ
۱. ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ، گزرنا ، اتفاق سے جا نکلنا.

ایک ہیں تھے کہ کبھی تجھ پہ نظر کرتے تھے
کہ گہے تیرے کوچے میں گزر کرتے تھے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵).

ہستی میں ٹھیک کر رکھ راہِ عدم کہ آخر
اک دن اسی طرف سے کرنا تجھے گزر ہے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۷).

شاید گزر کرے ہوہیں وہ رشکِ آفتاب
مثلِ فلک رنگاؤں میں بیت‌الحزن کبود

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۶۱). **۲. اندر جانا ، داخل ہونا.**

تب سوں ہوا ہے محملِ لیلیٰ کی شکل دل
جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۰). **۳. دن کاٹنا ، کفایت شعاری سے گزران کرنا ، گزر بسر کرنا.** گوٹہ کناری بیچتی کھر کھر بڑی پھرتی ہیں اور اسی طرح گزر کرتی ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۱۳۲).
۴. نباہنا ، انجام پر پہنچانا ، پورا کرنا ، جوں توں بسر کرنا.

کیا گزرتی ہے نہ پوچھو بھائی
یوں سمجھ لو کہ گزر کرتے ہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۰۶). **۵. آرپار ہو جانا ، پار نکل جانا.**

پھر کے جو وہ شوخ ، نظر کر گیا
تیر سا کچھ دل سے گزر کر گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۶).

گو نہ چلا ، تا مژہ تیر نگہ
اپنے جگر سے تو گزر کر گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۸).

ـــــ کی صُورَت امث.
ذریعۂ معاش ، گزر بسر کا وسیلہ.

پوچھتے کیا ہو غریبوں کے گزر کی صورت
دیکھ لو آئنہ دل ہے بشر کی صورت

(۱۹۳۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۳۲).

ـــــ گاہ امث.
۱. راہ ، راستہ ، گزرنے کی جگہ.

گزرگہ ہے دنیا اسی تے گزر
نہ رکھ دنیا کا غم توں دل کے اپر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۳۰).

اس سے ناخوش ہو نہ خوش اس سے کہ تاتو ہے مدام
شارعِ دل ہے گزرگہ غم و شادی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۰). ایک جگہ کنواں پختہ جنگل میں بنا دیکھا اور گزرگہ خلائق اس مقام کو پایا ... مسافر وغیرہ ... گزرتے ... اور پانی پیتے ہوں گے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۰۹).

ٹوٹے ہوئے دل ہیں یہ گزرگہ خدا کی
ملتا ہے خدا سے تو اسی راہ سے جاؤ

(۱۹۱۴ ، حالی ، کلیاتِ نظم ، ۱ : ۳۳).

ہیں بہت تیز ہواؤں کی گزرگہ میں ہوں
ایک بستی ہے کہیں میرے مکاں سے آگے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۲). **۲. (طبیعیات) گزرنے کا ذریعہ ، واسطہ.** اس کو اچانک خیال ہوا کہ بجائے تار کے پانی سے برق گزرگہ (میڈیم) کا کام لیا جائے. (۱۹۱۱ ، برقابی ، ۲ : ۸). سلنڈر کے اوپر اور نیچے کے حصوں میں دو گزر گاہیں بنائی گئی تھیں اور ان کے اوپر ایک بھیلی والو ... چلتی تھی. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۵۹۹). **۳. گھاٹ ، اُترنے یا عبور کرنے کی جگہ.**

تمہیں پکڑو جا کر گزرگاہ آب
جو دشمن ادر کوں نہ آوے شتاب

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۱۸). دریائے برہم پترہ کی پرانی گزرگہ میں پہنچانے کا منصوبہ ہے. (۱۹۶۱ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۰۸).
۴. شارعِ عام ، عام راستہ ، سڑک. پُل لوگوں کی گزرگہ بن گیا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۵). **۵. گھاٹی** (فرہنگ آصفیہ). [گزر (رک) + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ گاہِ دَرْیا (ـــــ کس ہ ، فت د ، سک ر) امث.
وہ علاقہ یا زمین جس پر دریا کا پانی بہتا ہے ، دریا کا راستہ (فرہنگ آصفیہ). [گزرگاہ (رک) + دریا (رک)].

ـــــ گاہِ عام (ـــــ کس ہ) امث.
شارعِ عام ، عام راستہ ، شاہراہ ، بڑی سڑک. راستوں کو صاف رکھنے کے بارے میں یہ بھی حکم ہے کہ گزرگاہِ عام پر پیشاب نہ کرو. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۵۲). [گزرگاہ (رک) + عام (رک)].

ـــــ گئی فقرہ.
۱. مراد : عمر بسر ہو گئی ، کٹ گئی نیز بسر ہو جانے کی.

انانئے روزگار سے اب کیا گلہ ہے بحر
تھوڑی رہی ہے دیکھنا یہ بھی گزر گئی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۷). **۲. مر گئی** (جامع اللغات).

ـــــ گئی گُزْران کیا (جھونپْڑا) جھونپْڑی کیا میدان کہاوت.
زندگی کا بڑا حصّہ تو گزر چکا ہے اب کیا اچھا اور کیا بُرا ، گزر تو ہر طرح ممکن ہے ، جیسے تیسے گزر ہی جاتی ہے. ہماری تو وہی مثل ہے ، بقول شخصے ، گزر گئی گزران ، کیا جھونپڑی کیا میدان. (۱۸۹۱ ، انتخاب طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۳۱۷). مجھے اس کا بڑا سانسا ہے ، ہماری تو خیر گزر گئی گزران ، کیا جھونپڑی کیا میدان. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۴۷).

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ.
راہ داری کا پروانہ (نوراللغات). [گزر (رک) + نامہ (رک)].

ـــــ نَہِیں فقرہ.
چارہ نہیں ، تدبیر نہیں (فرہنگِ اثر).

ـــــ ہونا محاورہ.
۱. کسی طرف جا نکلنا ، اتفاق سے جانا (گزر کرنا (رک) کا لازم).

گر میری طرف ہوے گزر اُس شوخ پسر کا
سب راہ کروں فرش اپس نورِ نظر کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹).
بیٹھکا میرے لیے یار کا گھر کیوں کر ہو
مجھ گنہگار کا جنت میں گزر کیوں کر ہو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۷). ایک دفعہ ایسی حالت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عباس کا گزر ہوا. (۱۹۱۸ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۷۶). ۲. **رسائی ہونا ، بازیابی ہونا.**
گزر دل کا ہو کس صورت سے اُس کی مانگ میں یارب
کہ مارِ زلف روزن نے ہے رستہ درمیاں باندھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگ آصفیہ)).
نہ ہوگا جب گزر تجھ تک تو پھر کیوں کر گزر ہوگی
ہماری بھی خبر تجھ کو کبھی اے بے خبر ہوگی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۰). ۳. **بسر اوقات ہونا ، وقت کٹنا.**
نہ ہوگا جب گزر تجھ تک تو پھر کیوں کر گزر ہوگی
ہماری بھی خبر تجھ کو کبھی اے بے خبر ہوگی
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۰). ۴. **تباہ ہونا** (فرہنگ آصفیہ). ۵. **جن ، پری ، بھوت وغیرہ کا کسی کے سر پر آنا یا سایہ ہونا** (مہذب اللغات).

گُزرا فقرہ.
بار آیا
ہمیشہ آگ نکلتی ہے میرے سینے سے
الٰہی موت دے ، گزرا میں ایسے جینے سے
(؟ ، آشفتہ (فرہنگ آصفیہ)).

گُزراں (ضم گ ، فت نیز سک ز) صف ؛ = گذراں.
گزر جانے والا؛ (کنایۃً) ناپائیدار ، فانی.
دنیا تو خود گزراں ہے ایسے گزرے کیسے سے
(۱۹۵۰ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۰)).
آ گئے ہو تو پلٹ جانے کی جلدی کیا ہے
میری عمرِ گزراں کو تو گزر جانے دو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات)).
اُس سفر سے کوئی لوٹا نہیں کس سے پوچھیں
کیسی منزل ہے جہانِ گزراں سے آگے
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۱). [گذراں (رک) کا ایک املا].

گُزران (ضم گ ، سک ز) امث ؛ = گذران
۱. **بسر اوقات ، گزارہ.**
خدا جوڑا دئے اچھکر عشے کوں بات دے اپنے
ا کیلی کتے کوں پٹ سوں کری گزران جب رُس رُس
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۸).
بوجھ ہرگز ہے نہ چھاتی پر
جس کی گزراں ہو چپاتی پر
(۱۷۷۲ ، فغان ، د (انتخاب) ، ۱۶۷). وجہ معاش اسکی وہی ہے جو اس کے بزرگوں کی گزران کے واسطے سلاطین و حکام نے معین کی تھی. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۹۶). یہ بوجھ کیسے اُٹھے گا اور ... گزران کی صورت کیا ہوگی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲۸). سید فیض اللہ خاں صاحب بہادر نے زمرۂ علما میں وظیفہ مقرر فرما دیا تھا وہی گزران کا ذریعہ تھا. (۱۹۰۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۳۱). عام طور پر ان لوگوں کو ایسے مزدور سمجھنا چاہیے جو محض اپنے گزران کے لیے کام کرتے ہیں. (۱۹۵۳ ، خطے اور انکے وسائل ، ۶۶). یہ گزران کوئی سوچا سمجھا ہوا فعل نہیں ایک افتاد ہے. (۱۹۸۳ ، سرو سامان (پیش لفظ) ، ۱۸). ۲. **ایامِ زندگی ، زمانۂ عمر** (فرہنگ آصفیہ). [گزراں (رک) کا ایک املا].

ـــــ دینا محاورہ.
گزرانتا ، پیش کرنا. کارگزاری کا ہفت روزہ حضور کے ملاحظہ میں گزران دیا کریگا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۲۱).

ـــــ کرنا محاورہ.
زندگی گزارنا ، بسر اوقات کرنا ، گزارہ کرنا.
فنا کر کر جو کئی دنیا کی سمجھا زندگانی کوں
اُسے گزران کرنے کوں جنگل ہور گھر برابر ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۳).
ہم عشق کی دولت سے اک کنج قناعت میں
کرتے ہیں فقیرانہ گزران مرا صاحب
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۹۶). تجارت کرکے اس کے نفع سے اپنی گزران فراغت سے کیا کیجے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۰). پہاڑ کے دامن میں یاد الٰہی کے ساتھ گزران کیا کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۱۷). نوجوان اس زندہ کو قتل کرکے اس کی خوراک پر گزران کرتا ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۸).

ـــــ جانا محاورہ (قدیم).
گزرنا.
اپنے اس عشق کا سر فاش نہیں ہونے کا
جب تلک سر پہ مرے تیغ وہ گزران نہ جائے
(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲۳).

ـــــ ہونا محاورہ.
گزر بسر ہونا نیز نباہ ہونا (**گزران کرنا** (رک) کا لازم). نوابوں کی رومانیت پر گزران ہوسکتی ہے اس لیے کہ وہ زندگی کی تلخی اور بدصورتی سے الگ تھلگ رہ سکتے ہیں. (۱۹۳۱ ، میزان ، ۳۷).

گُزرانتا (ضم گ ، سک ز ، ن) ف م.
۱. (اُ) **پیش کرنا ، گزارنا.**
او سالی روز اُٹ یک پھول کوں لیائے
نظر تل شاہ کے گزرانتا جائے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۷). قاسم ... چچا بزرگوار کنے گیا اور وہ کاغذ گزرانتا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۱).
وہ گل بھیجے روضہ کو تعظیم کر وہ گزرانے تربت پہ تسلیم کر
(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۷). کوئی کتاب جو کہ آبادانی ملک اور رفاہ خلائق اور انتظام کے لیے مناسب تالیف کرکے گزرانتا ہے. (۱۸۸۸ ، توصیف زراعات ، ۱۲). کسی امیر کے ہاں گیا اور

اپنے حال کا پرچہ اس کے سامنے گزرانا۔ (١٩٣٦ ، شیرانی ، مقالات ، ١٠٩)۔ اس تحریر کو کسی ذریعہ سے حضرت شاہ صاحب کے ملاحظہ سے گزران کر جو جواب وہ عنایت فرمائیں ... بھیج دیں۔ (١٩١٠ ، مکاتیب حالی ، ١٠٣)۔ (أأ) **گزرانا (نماز وغیرہ) ادا کرنا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ٢. **(دل و دماغ میں کسی چیز کو) داخل کرنا ، لانا۔** وہ کیسے عاشق کہ دسرے کوں خیال میں نہیں گزرانتے ، دسرا دنیا میں نہپنچہ کر جالتے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٣٣)۔

جمال سورۂ نور ہور کال سورۂ شمس
ادھر ہے سورۂ کوثر کہ دل میں گزرانوں

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ١٥٣)۔ ٣. **گزارنا ، بسر کرنا ، کاٹنا ، بتانا۔** یو عمر ایسی تیں ہے جکوئی اسے گزرائے ، لہو و لعب کر جائے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ٧٦)۔

دنیا کوں خوشی سات گزرائے او
خوشی کونچ دنیا منی جائے او

(١٦٠٩ ، خاورنامہ ، ١٥٧٠)۔

تج نور سوں مشرف جب تھے ہوئے ہیں تب تھے
گزرانے ہیں اپنا خوش روزگار سوق

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٢٠٠)۔ ساری رات گزرانتی ہے۔ (١٩٤٧ ، سالنامہ ساقی ، جنوری ، ٩٩)۔ [گزران (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

گُزْرانِیدَن (ضم گ ، سک ز ، ی مع ، فت د) ف م۔
گزارنا ، پیش کرنا ، دینا ، حوالے کرنا (درخواست وغیرہ)۔ مجھے درخواست گزرانیدن کے اس شغل سے سخت نفرت ہے۔ (١٩٧٤ ، سرگشتہ ، ادبیہ بزمی ، ٣٧)۔ [ف : گذرانیدن = گذارنا (رک) کا ایک املا]۔

گُزَرْنا (ضم گ ، فت ز ، سک ر)۔ (الف) ف ل۔
١. **بیتنا ، بیتا پڑنا ، تکلیف یا رنج وغیرہ پہنچنا ، اذیت پہنچنا ، دلی رنج پہنچنا (پر کے ساتھ)۔**

اگر کچھ ترے دل پہ گزرتا ہے کہہ
مجھے غش نہ لگتا نکو یوں تو رہ

(١٦٠٩ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ٢٢)۔

جو گزری مجھ پہ مت اُس سے کہو ، ہوا سو ہوا
بلا کشان محبت پہ جو ہوا سو ہوا

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ١٦)۔ مجھ پر جو گزرتی تھی میرا دل ہی سہتا تھا۔ (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٠٣)۔ اس گھر میں تو آپ ہی بےعمبری وقت پڑ رہا ہے بےچارے نوکروں پر کیا گزرے گی؟ (١٨٨٠ ، آب حیات ، ١٠٢)۔

سُنیے یہ جو گزر گئی کس سے کہیے غریب
پس پس گیا ہے گردشِ چشمِ سیاہ سے

(١٩١٥ ، جان سخن ، ١١٦)۔

رات کی ظلمت کیا سمجھے ، کب صبح کا تارا جانے ہے
جو بھی دل پر گزرے ہے ، وہ دل ہی ہمارا جانے ہے

(١٩٧٤ ، سرگشیدہ ، صبح اختر ، ٢٧٦)۔ ٢. **دنیا سے کوچ کر جانا**

یو سلطان محمد گزرنے کا غم
لگیا اس سبب دل کوں عالم کے کم

(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ٢٢)۔

افسوس کہ درد اُس کو جب تک
ہووے ہے خبر گزر گئے ہم

(١٧٨٨ ، درد ، د ، ٣٩)۔

دریا سے مشک بھیج دی اور خود گزر گئے
پانی پیا نہ تشنہ دہن کوچ کر گئے

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٧)۔ ان کو گزرے ابھی کچھ بہت عرصہ نہیں ہوا۔ (١٩٠٨ ، اقبال دلہن ، ١١)۔ کتنے ہاتھی تھے جو اس رستاخیز میں میدان جنگ میں کھیت ہوئے یا بھوکے پیاسے رہ کر دنیا سے گزر گئے۔ (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٦٢)۔
٣. (أ) **زندگی یا عمر بسر ہونا ، کٹنا۔**

سخت کٹتی ہیں شبیں روز گزرتے ہیں کڑے
کوہ افلاک نظر آتے ہیں اختر پتھر

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٩٩)۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری ، غالب
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢٣٣)۔ کوئی بھلے مانس مل گیا ، عزت آبرو سے گزر گئی۔ (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٣٠)۔

کبھی گزری ہے اس طرح زندگی عاصم
نہ کوئی جانِ تمنّا نہ کوئی جانِ اُمید

(١٩٨٨ ، آنگن میں سمندر ، ١٢٦)۔ (أأ) **وقت کٹنا یا فاصلہ طے ہونا۔**

چہل سال گزریں تو مہ عرش سیں
چہل روز برسیں سبھی فرش میں

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ٦٠)۔

بگڑا مزاج یار کا آنکھیں بدل گئیں
دن لطف کے گزر گئے اب کچھ مزا نہیں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٣٣)۔

گزری ہے شب ہوئی ترے منتظر کی
اِدھر دیکھ لیتا اُدھر دیکھ لیتا

(١٩٠٣ ، نظم نگاریں ، ٢٥)۔ وقت گزرتا گیا اور مجھے اس کی کوئی خبر نہ ملی۔ (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ١٧)۔

وہ کیسا دن قیامت کا کٹے گا
وہ کیسی رات ہوگی دن گزر کے

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٠٧)۔ (أأأ) **بہت دن ہو جانا ، مدت ہونا** (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات)۔ ٣. **(تیر وغیرہ) آرپار ہونا ، اترنا۔**

عالم میں ہے وو تیر ملامت کا نشانہ
جس دل میں ترے غم کا گیا تیر گزر کر

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٨٧)۔

تیر نگہ یار کو تار نفس کہوں
گزرا جو سینے سے تو میں جسے گزر گیا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٠)۔ ٥.(أ) **جانا ، چلا جانا ، جا نکلنا**

اے تار صبا باغ میں موہن کے گزر کر
مجھ داغ کی اس لالۂ خوبی کوں خبر کر

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٨٦)۔

گُزرا (مسلسل)

اب تلک ڈھونڈھے ہے سینے میں تو دل کو محروم
ہو کے کسب کا وہ لہو دیدۂ تر سے گزرا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰۹).
سرسری تم جہان سے گزرے ورنہ ہر جا جہانِ دیگر تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۰).
حقیقتاً ہے وہ پیارا خدا کا اے اختر
بغور دیکھ علی کس مقام پر گزرا
(۱۸۷۰ ، ایمان ، (واجد علی شاہ اختر) ، د (ق) ، ۸). اس راہ سے اپنی راجپوتی آن بان سے گزرتے تھے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۵۸). **(ii) جانا ، نکلنا ، آگے نکلنا ، سبقت لے جانا.** بحری تجارت خلیج عرب کے پانیوں سے ہو کر گزرنے والے جہازوں کے وسیلے سے ہوتی تھی. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۸۲). **(iii) گھسنا ، داخل ہونا.** بال کی صفائی ملاحظہ فرمائی ٹوپی اوڑھا ایک درخت کے نیچے رکھ کر اس میں گزرا اور غوطہ مارا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۱). **(۱۷) کھسکنا ، جانا ، رخصت ہونا ، دفع ہونا.**
اے روحِ شب گزر گئی وہ ماہرو چلا
تو بھی جہاں سے صورتِ شمعِ سحر گزر
(۱۸۷۲ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۹). **۶. پہنچنا ، موصول ہونا ، معلوم ہونا (اطلاع وغیرہ).**
مر بھی گئے ہم واہ رہی غفلت ان کو خبر بھی نہ اصلاً گزری
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸). مرزا جان جاناں مظہر ۱۱ رمضان کو ... پیدا ہوئے ، عالمگیر کو خبر گزری. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۱۳۷).
۷. ہو چکنا ، ختم ہو جانا ، گزرے ہوئے زمانے میں ہونا.
اتنے منعم جہان میں گزرے
وقت رحلت کے کس کنے زر تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، کد ، ۱۵۰).
میر و سودا سے جو اُستاد زمانے سے گئے
ناسخ و آتش مرحوم وہ کامل گزرے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹). سلسلۂ چشتیہ میں عجب صاحب کمال وسیع مشرب صاحبِ دل اور صاحبِ ذوق گزرے ہیں. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ۱۵). **۸. واقع ہونا ، ہونا ، پیش آنا.**
اس لیل و نہار ہجر میں تجھ بن آہ
مت پوچھ جو کچھ کہ مجھ پہ خواری گزری
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۳۳).
نالہ کیسا آہ نہیں کی کیا کیا تجھ بن ایذا گزری
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۸). اگر اس پر حالت سکوت اصلی گزر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جس نے اوس کو پکڑ رکھا ہے دیکھ لیتا ہے. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیر الانظار ، ۱۲۳). ادھر تو یہ گزری اور ادھر مال پیشوں میں اچھی خاصی جھوڑ ہوگئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۰). خیریت گزری کہ وقت پر آ گیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۳). **(ii) کسی بات کا بیان کیا جانا ، کہا جا چکنا.** لیکن یہ ترجمے جیسا کہ اوپر گزرا غیر واضح اور باہم مختلط تھے. (۱۹۵۳ ، حکمائے اسلام ، ۱ : ۲۶). **۹. (i) (شک ، خیال ، ارادہ ، خوف وغیرہ) پیدا ہونا ، خیال آنا یا تازہ ہونا.**
سہواً ہی تس کی بات میں تا ہیں ہوئے ظاہر کدہیں
گر یاد گزرے دل میں تک جس کے سچّے اقرار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۷). اس شخص کے دل میں یہ بات گزری ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۹۱).
دل میں اِک وہم سا گزرا تھا اچانک عاصم
خُوب آئے ہو ابھی یاد کیا تھا میں نے
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۴۷). **(ii) مرضی ہونا ، دل میں سمانا.**
اور اگر تیری مشیّت میں یہی گزرا ہے
حرص دنیا تو نہ دینے کے برابر دینا
(۱۸۶۷ ، رشک ، علی اوسط (نور اللغات)). **۱۰. (i) آگے نکل جانا یا بڑھ جانا (سے کے ساتھ).** اے عارف ظاہر تن کے فعل تھے گزر یا و باطن کر تب سب دستے ، اس کا ناتوں سو ممکن الوجود. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۳).
یہ چاک کہ گریباں تو داماں سے گزرا
میں شوریدہ ایسے گریباں سے گزرا
(۱۸۲۸ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۵۹). اشخاص اور اقوام کی تاریخ سے گزر کر علوم و فنون کی تاریخ لکھتے ہیں. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۵).
اب سر سے گزرنے میں کوئی دیر ہے نالی
اُلجھا تھا مرے پاؤں سے بچپن میں سمندر
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۲۵). **(ii) پیچھے چلا جانا ، پیچھے رہ جانا (مقام ، علاقہ وغیرہ).** کئی علاقے آئے اور گزر گئے ، کئی گاؤں راستے میں پڑے اور نکل گئے. (۱۹۷۵ ، جیتی لوک کہانیاں ، ۲۲۰). **۱۱. باز آنا ، چھوڑنا ، ترک کرنا.** ملعونہ نے کہا سب چیز سے گزری لیکن قتل علی سے نہیں گزرتی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۲). واسطے خدا کے میں سلطنت سے گزرا کسو طرح میرا جی بچے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۰).
گزرا ، اسد ، مسرتِ پیغامِ یار سے
قاصد پہ مجھ کو رشکِ سوال و جواب ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۶). تمہارے ہجر کی ترس مقرر ہو کر میں سارے جہان سے گزری. (۱۹۰۷ ، حرفِ آشنا ، ۱۰۵). **۱۲. بطور امدادی فعل کے بھی مستعمل ہے جیسے ، کہہ گزرنا ، کر گزرنا وغیرہ.**
شکایت ہائے ہجراں سن تو لیتے
خفا ہوتے مگر میں کہہ گزرتا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۱۹). **۱۳. شامل ہو جانا ، شریک ہو جانا.**
زباں ہم بھی ہیں رکھتے سنبھالو اپنی زباں
صفائیوں میں مبادا نہ تجھ کدر گزرے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۷). **۱۴. سامنے آنا ، سامنے گزرنا.**
نہ دیکھے آئینے میں پھر کبھی جمال اپنا
اگر پری کی نگاہوں سے وہ بشر گزرے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۴۷). **۱۵. نبھنا ، نباہ ہونا ، موافقت ہونا.**
قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو
(؟ ، میاں (داد خاں) (فرہنگ آصفیہ)). **۱۶. محسوس ہونا**

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۳۷) ۔ ۱۷. **مصائب برداشت کرنا ، قیامتوں سے گزرنا ، مصیبت سہنا.**

قیامتوں سے گزرنا اُسی کو آتا تھا
وہ زندہ شخص تھا مرنا اسی کو آتا تھا

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۷۵)۔ ۱۸. **ضائع ہونا ، رائگاں جانا ،** جیسے: لہو لعب میں عمر گزرنا (فرہنگ آصفیہ). (ب) ف م (قدیم). **معاف کرنا ، درگذر کرنا ، بخشنا ، اعراض کرنا.** پھر حضرت نے فرمایا کہ خدائے بزرگوار نے اپنی بزرگی کی قسم یاد کی ہے کہ ظالم کے ظلم سے نہ گزرے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۲).

گُزْری (۱) (ضم گ ، سک نیز فت ز) ، (الف) امث.

وہ بازار جو دن ڈھلے سڑک کے کنارے لگتا ہے ، پینٹھ. علاوہ اس کے مہ جبینوں کا اژدحام حسن کی گزری کی ایک دھوم صبح و شام. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۲).

جنسِ وفا کی بو نہیں بازارِ دہر میں
بے وقت اپنا اس گزری میں گزر ہوا

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۷۲)۔ وہاں پہنچ کر گزری کی سیر کرکے گھر کو واپس آنے لگے. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۲). ایک لفظ ہے: گزری ، اس کے معنی ہیں وہ بازار جو شام کو رہ گذر پر لگتا ہے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۱۵۸)۔ (ب) صف (قدیم). **گزرنے والا ، مسافر.**

خانہ بدوش وہ گزری ہوں جدھر گیا
آئینہ بھی بنا تو لیے ساتھ گھر گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۰)۔ [گذری (رک) کا ایک املا].

ـــــ لگنا محاورہ

بازار لگنا ، پینٹھ لگنا.

بنتے ہیں دل کے بکنے والے ہزارہا
گزری ہے اس کی راہ گزر پر لگی ہوئی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷).

گُزْری (۲) (ضم گ ، سک ز) امث.

گزرا (گزرنا (رک) کا ماضی) کی تانیث ، **ماجرا پیش آیا ، معاملہ ہوا ، مصیبت پیش آئی ؛ تراکیب میں مستعمل.**

جو گزری مجھ پہ مت اس سے کہو ہوا سو ہوا
بلاکشانِ محبت پہ جو ہوا سو ہوا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹).

بھر دیس چھوٹا گُزری سو جھیلی
پردیسیوں کا اللہ بیلی!

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۸).

ـــــ سو دل ہی پر گُزری فقرہ.

سب صدمے دل ہی پر اٹھائے زبان سے اُف تک نہ کی.

جفائے یار سے گزری سو دل ہی پر گزری
زباں پہ حرف نہ آیا کبھو شکایت کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۲۲).

گُزْری (۳) (ضم گ ، سک ز) امث.

فقیروں کا لباس ، گدڑی (نوراللغات). [گدڑی (رک) کا محرف].

گُزَشْت (ضم گ ، فت ز ، سک ش)

فارسی مصدر گذشتن کا ماضی تراکیب میں مستعمل بمعنی گزرا.

جلیا کھینچتا جاوداں کوں زدشت
او لشکر تھے اس وضع سیتی گزشت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۲۸۷). [ف : گذشت کا ایک املا].

ـــــ آنچہ گُزَشْت کہاوت.

(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) **جو کچھ ہوا سو ہوا ، جو کچھ گزرنا تھا سو گزر گیا ، جو ہونا تھا ہوگیا اب اس کا کیا ذکر یعنی ماضی پر افسوس کرنا لاحاصل ہے** (ماخوذ : خزینۃالامثال ؛ جامع الامثال).

گُزَشْتَگاں (ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) امذ ؛ ج

گزرے ہوئے ، مرے ہوئے لوگ ، اسلاف.

حصولِ ذکرِ گزشتگاں سے کچھ اپنی کہیے ہماری سُنیے
اُکھاڑے آج کیوں ہیں مردے گڑے ہوئے سینکڑوں برس کے

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۸۷)۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ گزشتگاں کے ان کارہائے نمایاں سے آئندہ نسلوں کو کس قدر سبق ملتا ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸۹).

موجِ یادِ گزشتگاں عاصم کس قدر دور لے کے جاتی ہے

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۵۳)۔ [گزشتہ (رک) کی جمع].

گُزَشْتَنی (ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) صف.

گزر جانے والا ؛ (کنایۃً) ناپائدار ، فانی. یہ دنیا کہ گزشتنی اور گزاشتنی ہے اس پر التفات نہ فرماویں. (۱۸۷۴ ، نتائج المعانی ، ۳)۔ یہ سرائے فانی کہ گزشتنی و گزاشتنی ہے. (۱۹۱۵ ، شجراتِ طیبات ، ۳)۔ اوہو ہو! لیجیے میں نے تو ٹوپی اچھال دی کپتان صاحب آئیے ، گزری گزشتنی. (۱۹۸۴ ، قہر عشق ، ۱۹۵). [ف : گزشتن ـ گزرنا + ی ، لاحقۂ صفت].

گُزَشْتَہ (ضم گ ، فت ز ، سک ش ، فت ت) صف.

۱. **گزرا ہوا ، پچھلا ، سابقہ (واقعہ ، زمانہ ، بات وغیرہ).**

وہاں تھے زباناں اپس کیاں سنوار
گزشتہ کیے باتاں مل ایک بار

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۱۱۵).

قاسم ہے بہاروں کا ہجوم اب تو مرے گھر
ہو گئی جو خزاں ہوتی تھی وہ سال گزشتہ

(۱۷۶۷ ، دیوان قاسم ، ۱۵۵).

حضرت کو علم غیب ہے یا شاہِ انس و جاں
آئندہ و گزشتہ کا سب حال ہے عیاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸).

مجھ کو شکوہ ہے مرے بھائی کہ تم جاتے ہوئے
لے گئے ساتھ مری عمرِ گزشتہ کی کتاب

(۱۹۵۲ ، دستِ صبا ، ۲۹)۔ ان گزشتہ دس سالوں میں یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آئی ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۱).

۲. (صرف جمع کی صورت میں بطور اسم) گزرا ہوا.

عوض طرب کے گزشتوں کی ہم نے غم کھینچا
شراب اوروں نے پی اور خمار ہم کھینچا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۷). [ف: گزشتن ۔ گزرنا + (ز ک) تہ].

---راصلوٰۃ / صلوات ، آیندہ راہ احتیاط کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) گزری ہوئی باتوں کو بھول جاؤ اور آئندہ کے لیے احتیاط رکھو.

جو کچھ ہوا وہ ہوا بس گزشتہ را صلوٰۃ
کہاں تلک کوئی رویا کرے گا دل کا

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۲۰۱). نووارد سن کر نہایت متاسف ہوئے اور بولے خیر گزشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۰). ہم نے آج تک تمہارے معاملات تمہارے گھر میں بیٹھ کے طے نہیں کیے مگر خیر گزشتہ راصلوات. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۲). اپنی دستار سنبھالے رہا ، خیر گزشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط. (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۲۳ جون ، ۳).

--- کو صلواۃ کہنا محاورہ.
پچھلی باتوں کو بھلا دینا ، گزری ہوئی بات کا خیال نہ کرنا.
ہر دور میں اپنے گزشتہ کو صلوٰۃ کہہ کر آئندہ کی احتیاط پر عمل پیرا رہتے تھے. (۱۹۵۳ ، ترک حور (تعارف) ، ۱۰).

گزک (۱) (فت گ ، ز) امث.
۱. وہ چیز جو شراب یا افیون استعمال کرنے کے بعد منھ کا ذائقہ بدلنے کے لیے کھائی جائے ، نقل.

ہر یک بھانت میوہ جو تھا بن میں پک
ہوا تھا ہو کفیاں کوں نادر گزک

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۸).

بحر کے کیف میں گزک بجکوں
اس جگر کے بنا کباب نہ تھا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۶).

مت ڈھونڈھ گزک کو اپنے بے خوار ادھر دیکھ
لے لے تری خاطر مرا لخت جگر آیا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۵). ذاتی گزک لاتی چکھاتی رہی ، جبکہ سب مدہوش ہو کر فرش پر گر پڑیں. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۲۲۶). حالت سرور و کیفیت میں ... بوسے بجائے گزک ہوں تو کمال بندہ نوازی ہو گی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۸).

ساقیا ایک ادھا تو لا دے
اور گزک کو کچالو منگا دے

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۴۴). گزک کے لیے بھی دل سمندر کا کباب چاہیے. (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۵۷).
۲. کٹے ہوئے تل اور کھانڈ یا گڑ سے تیار کی ہوئی ایک خستہ مٹھائی جو سردی کے موسم میں استعمال کی جاتی ہے.

گزک قند میں کب ہے وہ تلوں کی لذت
جو مرا مجکو ملا بوسۂ لب کے تل میں

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۲۲۵). بیٹے لگی گزک خریدنے کی اور چکھنے کے بہانے ایک ریوڑی بھی مانگ لے گی. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۹۲). مٹھائیوں ، ریوڑیوں اور گزک کے خوانچے سجے سجائے موجود. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۷۱). [ف].

---دان امذ.
گزک (کباب وغیرہ) رکھنے کا ظرف.

نشہ میں نوش کیجیے میرے کباب دل
حسرت ہے تاؤ کھائیں گزک دان آپ کے

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۷۵). [گزک + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

--- کرنا محاورہ.
۱. نشے کے بعد بطور نقل کچھ نمکین چیز کھانا.

نہیں ہیں سرخ گو ہیں چشم بے خوار
گزک کرنے رکھا ہے دانۂ نار

(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۲۸). اس کی گزک کرنے سے مستی جاتی رہتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۵۵).
۲. ناشتے کی بجائے کھانا ؛ چٹ کرنا ، اڑانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ہونا محاورہ.
گزک کرنا (ر ک) کا لازم ، بطور نقل کھایا جانا.

کوئی مچھلی نہ ہاتھ آئی کہ مستی میں گزک ہوتی
لگا کر شست بیٹھے ہم کنار آب جو برسوں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۰).

گزک (۲) (فت گ ، ز) امذ.
بٹیر کی قسم کا ایک پرندہ ، لوا ، سلویٰ. گزک پرندہ ... عربی میں اوس کو سلویٰ ترکی میں بلدا چین کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۳۸). [مقامی].

گزند (فت گ ، ز ، سک ن) امث (قدیم : امذ).
۱. دکھ ، تکلیف ، رنج ، مصیبت.

نگہبان کشتی کا دیکھ کر گزند
کھینچیا بادبان ایک اوپر بلند

(۱۶۷۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۱). ہر ایک گزند سے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل کرنے میں اضطراب نہیں کرتا ہے. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۸۶).

جو لوگ تیرے عشق میں پہلے ہی مر مٹے
وقت اخیر ان کو نہ دے کی گزند روح

(۱۷۹۸ ، خانۂ خمار ، ۲۸). وعدہ کر لیا تھا کہ شہری آبادی کو کوئی گزند نہ پہنچایا جائے گا. (۱۹۰۸ ، مسئلۂ شرقیہ ، ۱۳۳). دنیا کی بربادی کے وقت اسے ہر قسم کی گزند سے محفوظ رکھ کر انشاءاللہ بجنسہ وہیں پھر اٹھا لیا جائے گا. (۱۹۳۰ ، سفر مجاز ، ۱۲۹). مکھیوں کی گزند سے بچانے کے لیے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر چکا ہوتا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحثیت صحافی ، ۹۵). **۲. صدمہ ، دھوکا ، نقصان ، گھاٹا ، خسارہ ، زیاں ، چوٹ ، کسک.**

وہی خوب اس بات بالفعوں یہ بند
بھی شمشیر تجے اس کوں ناں دیوں گزند
(۱۶۳۹ء، خاور نامہ، ۶۶۰).
تیرے دوراں حفاظت میں کہاں رنج و گزند
حق میں بیمار کے تبخالہ ہے لب کا گوہر
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۳۰۷). دانتہ نیش زن جانوروں کے گزند کے واسطے ازحد نافع ہے۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۵۵). یہ یادیں اتنی تابندہ اور پاکیزہ ہیں کہ ان کی بازیافت میں نہ حال کو کسی گزند کا احتمال ہے اور نہ مستقبل کو کسی نقصان کا خطرہ ہے (۱۹۷۹ء، چھ رنگین دروازے (کلیات بشیر نیازی) (دیباچہ)، ۱۱). ۳. (أ) ٹوک یا جادو کا اثر.
نہیں ہے خوف تجھے اب، کہ بہر دفع گزند
جگر ہے مجمر و دل ہے شرار و داغ سپند
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۲۳۶).
زلف کے سایے کو مارو نہ کبھی پڑھ کر منتر
نہیں افعی کا یہ ڈالا ہے گزند جادو
(۱۸۳۵ء، کلیات ظفر، ۱: ۱۹۶). (آ) دیو، جن یا بھوت پریت کا اثر، نظر بد کا اثر.
نہیں ہے خوف تجھے اب، کہ بہر دفع گزند
جگر ہے مجمر و دل ہے شرار و داغ سپند
(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۲۳۶).
تو سلیمان شان ہے شاہا اور ہوا تیرا سمند
دیو و جن کی تاب کیا پہونچا سکیں تجھ کو گزند
(۱۸۵۷ء، سحر (نواب علی خان)، قصائد سحر، ۳۲). ۴. بدبختی، بدنصیبی (پلیٹس). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.
تکلیف، دکھ، رنج برداشت کرنا، صدمہ سہنا.
نہیں ہرگز یہ فعل دانش مند
کھا کے اس کا فریب اٹھائے گزند
(۱۹۱۶ء، نظم طباطبائی، ۱۶۰).

---آنا محاورہ.
(کسی پر) دکھ، رنج یا صدمہ طاری ہونا، تکلیف پہنچنا.
ہوئے دل جو دونوں کے آپس میں تند
لگے ہجر سے دل پہ آنے گزند
(۱۷۸۴ء، مثنوی سحرالبیان، ۸۰).
گزند ان پر ذرا آنے نہ پائے
نہ دشمن آنکا بال میں لگائے
(۱۸۹۱ء، الف لیلہ نومنظوم، ۲: ۷۳۱).

---پہنچانا / پہونچانا محاورہ.
کسی کو صدمہ، دکھ یا رنج پہنچانا، زخم لگانا. وہ عیار بد بلا ہے ایسا نہ ہو تمہارے پدر کو کسی طرح کی گزند پہنچائے. (۱۸۸۲ء، طلسم ہوش ربا، ۱: ۳۰۹). آپؐ کے اعزہ نے آپؐ کو بستر پر نہ پایا تو ان کو قریش کا خوف ہوا کہ انہوں نے تو آپؐ کو گزند نہیں پہنچایا. (۱۹۲۳ء، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۳۷۶). ایک دوسرے کو گزند نہ پہنچا سکنے پر متفق ہوتے ہیں. (۱۹۸۱ء، تشبیب، ۱۵).

---پہنچنا / پہونچنا محاورہ.
گزند پہنچانا (رک) کا لازم، دکھ یا صدمہ پہنچنا، تکلیف یا اذیت دینا، آزار یا پریشانی میں مبتلا کرنا.
پہونچتا ہے غیر کوں تیر مژہ کا جب گزند
زندگی میں ہمارا جیو تب کھاتا ہے کند
(۱۷۱۸ء، دیوان آبرو، ۷۱).
لیک پہنچا ہے مجھے ہاتھ سے اس دل کے گزند
بوجھے جو مجھ سے کہوں اوس سے بہ آواز بلند
(۱۸۰۵ء، دیوان بیختہ، ۲۷۳). خدا پر نگاہ رکھیے کچھ گزند نہیں پہونچے گا میں اس سے مقابلہ کروں گا. (۱۸۹۶ء، لعل نامہ، ۱: ۲۵۸). انہیں کسی طرح کا گزند نہ پہونچا. (۱۹۱۳ء، مضامین ابوالکلام آزاد، ۷۳). جہاں حد اعتدال کو ملحوظ رکھا گیا ہے وہاں نہ ذوق سلیم کو گزند پہنچتا ہے اور نہ گاڑی پٹری سے اترتی ہے (۱۹۸۸ء، دبستان لکھنو کے داستانی ادب کا ارتقا، ۲۳۱).

---دینا محاورہ.
رک: گزند پہنچانا.
رکھیا بجان و دل پہ غمگیں کے بند
تا دین کو تیرے کفر دیوے نہ گزند
(۱۸۳۹ء، مکاشفات الاسرار، ۶۰).

---رَساں (---فت ر) صف.
دکھ تکلیف یا صدمہ پہنچانے والا، آزار دینے والا، نقصان پہنچانے والا (پلیٹس؛ جامع اللغات). [گزند + ف: رساں (رسانیدن - پہنچانا سے اسم فاعل)].

---رَسانی (---فت ر) امث.
گزند پہنچانا، دکھ، تکلیف یا صدمہ پہنچانا. ہندوستان وگ و توری کے فرقوں کی گزند رسانیوں اور لاپاک آلائشوں سے پاک صاف کر دیا گیا ہے. (۱۹۰۷ء، گرونت نامہ، ۳). [گزند رساں + ی، لاحقۂ کیفیت].

---ہونا محاورہ.
تکلیف ہونا، ایذا ہونا، صدمہ ہونا، نقصان ہونا (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت).

گَزَنْدَگی (فت گ، ز نیز کسر ز، سک ن، فت د) امث.
کاٹنے یا ڈنک مارنے کی حالت، صدمہ پہنچانا.
ثابت ہوئی نہ زلف بتاں کی گزندگی
یہ افعی سیاہ تھا، ڈس کر پلٹ گیا
(۱۷۷۲ء، فغاں، د (انتخاب)، ۹۰). [گزندہ (ہ بدل بہ گ) + ی، لاحقۂ کیفیت].

گَزَنْدَہ (فت گ، ز نیز کسر ز، سک ن، فت د) صف، امذ.
کاٹنے والا، ڈسنے والا، زہریلا جانور، جیسے: سانپ، بچھو. فصل سیوم حیوانات درندہ ہور گزندہ ہیں. (۱۶۹۷ء، پنج گنج، ۱۳۵).

اس کے دشمن پے دست و پا سوں کر پرہیز
اگرچہ خاک نشیں ہے ولے گزندہ بھجنگ

(١٧٠٧ ، ولی ، کتا ، ٢١٣)؛ درندوں گزندوں میں سے کوئی اس کے پاس نہ آتا. (١٨٠١ ، مادھونل اور کام کندلا ، ٥٠). بڑا گنجان جنگل ہے اور درندوں و گزندوں سے بھرا ہوا ہے. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٩ ، مارچ ، ٢). [ف : گزیدن - کاٹنا ، ڈسنا کا اسم فاعل].

گزوتی (فت ک ، و مع) امث.
ایک وضع کا لباس. گیہوں کی روٹی اور لٹھے ململ کی گزوتی کا سوال تازہ ہوا. (١٩٧٣ ، اوراق ، سرگودھا ، اپریل ، ٧٤). [مقامی].

گزوں (فت ک) امذ ، ج.
گز (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. ان خطوط کے درمیان افقی فاصلہ بھی ضروری ہے اسے گزوں میں ماپتے ہیں. (١٩٦٣ ، عملی جغرافیہ ، ٢٠).

ـــ دُور رَہْنا محاورہ.
کوسوں دور رہنا ، بہت زیادہ دور رہنا.

خاک پر دوریٔ جاناں میں تپاں رہتا ہوں میں
دور رہتا ہے گزوں مجھ سے تو بستر شب و روز

(١٩٠٩ ، جلال (مہذب اللغات)).

گزی (١) (فت گ) امث.
ادنیٰ قسم کا ایک سوتی دیسی کپڑا جو موٹا اور گھٹیا قسم کا ہوتا ہے عموماً کھڈی پر بنا جاتا ہے. کھدر نامحرموں سے اپنی بہن کوں چھو پایا اور اوس کے سر پر ایک کپڑا گزی کا اوڑھا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٣٠).

خاک پر ڈال دیا اُس نے غُریاں کے تئیں
نہ کفن کے لیے دی اس کو گزی لے کھادی

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ٢٢٣).

بھنے کپڑے گزی کے اس سے ہم بہتر سمجھتے ہیں
اگر اترا ہوا ہووے نئی نواب کا جوڑا

(١٨٤٦ ، آتش ، ک ، ١ : ٢٠٩)؛ کسی کے گھر میں بجز گزی اور ادھوتر کے اور کچھ نہیں دیکھا. (١٨٦٨ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٨٧) قد دراز تھے ، گلے میں گزی کے کرتے ٹانگوں میں سوسی کے تہ بند تھے. (١٩٣٣ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ٩٠). گزی ، گاڑھا ، سوسی دھوتر کا بیوپار. (١٩٨٨ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ١٤١). [ف].

ـــ گاڑھا امذ.
موٹا جھوٹا کپڑا ، غریبانہ لباس. جیسا گزی گاڑھا موٹا تمام فقیروں کو میسر ہوتا ویسا ہی آپ بھی پہنتے. (١٨٦٣ ، تذکرہ اہل دہلی ، ١٠). عمرو نے کہا میری قدردانی یہ ہے گزی گاڑھا پہناؤ اور جوار باجرا کھلاؤ ہم خود کنگال ہوتے ہیں مٹی میں سے پیسا پیدا کرتے ہیں. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٥٩٤). پیدو پیشہ سے نہایت سادہ لباس پہنتے تھے اور غالباً اون کو گزی گاڑھے کے سوا اور کچھ پہننا نہ آتا ہوگا. (١٩١٠ ، شبلی ، مقالات ، ٥ : ٩٩). گزی گاڑھا ... موٹے جھوٹے کپڑے کے لیے بولا جاتا ہے. (١٩٨٨ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ٨٢). [گزی + گاڑھا (رک)].

ـــ گاڑھا پَہْنْنا محاورہ.
موٹا جھوٹا کپڑا پہن کر گزارہ کرنا ، غریبانہ گزر کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گزی (٢) (فت گ) (الف) صف مث.
رک : گزا (١) کی تانیث ، گز والی ، گز کی کے معنوں میں مستعمل. اس سے یہ مطلب نہیں کہ بعمل زمانۂ قدیم پھر وہی چالیس گزی پگڑیاں ... جاری ہو جائیں. (١٨٦٧ ، مقالات مولانا محمد حسین آزاد ، ٢٨٠). (ب) امذ. نفیری کی طرح کا ایک سوراخ دار ساز جو پھونک سے بجایا جاتا ہے اور گز بھر لمبا ہوتا ہے. ولایتی لوگ ہوتے گز بھر کے گزی بجاتے ہیں. (١٨٩٧ ، سرمایۂ عشرت ، ٩٢). [گز (١) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گزیٹیڈ (فت گ ، ی مع ، ی مج) صف ، سے گزٹڈ.
وہ جو سرکاری گزٹ میں درج ہو ، جریدی. گزٹ کا مشتق گزیٹڈ ہے اور گزیٹڈ سے گئی مرکبات ... اردو میں رائج ہیں. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٣٦). [انگ : Gazetted].

ـــ اَفْسَر (ـــ فت ا ، سک ف ، فت س) امذ.
وہ افسر جس کا نام سرکاری گزٹ میں درج ہو ، اعلیٰ سرکاری افسر. شادی کے لئے ... لڑکے کے لئے ضروری ہے نہ گزیٹڈ افسر ہو ، عالی خاندان ہو. (١٩٤٢ ، دنیا گول ہے ، ٣٣٣). [گزیٹڈ + افسر (رک)].

گزیٹیر (فت گ ، ی مع ، کسر ٹ ، فت ی) امذ.
وہ کتاب جس میں کسی مقام کے جغرافیائی اور تاریخی حالات سرکاری نگرانی میں تحقیق کر کے درج کیے گئے ہوں ، مقام نامہ ، فرہنگ جغرافیہ. اثنائے راہ کے شہروں کا گزیٹیر لکھتا جاتا تھا ، بعض شہروں کی صورت حال لکھتا ہے. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٥٠٦). بزمانۂ تعلقداری نواب فرامرز جنگ بہادر مجھے تیاری گزیٹیر گلبرگہ میں مدد دینے کا موقع ملا. (١٩٢٣ ، ارمغان سلطانی (دیباچہ) ، ٢). پچھلے سال کا گزیٹیر دیکھو. (١٩٨٧ ، حصار ، ١٣٩). [انگ : Gazatteer].

گَزِیْدَگی (فت گ ، ی مع ، فت د) امث.
ڈسے جانے کی کیفیت ، وہ جگہ جہاں کسی جانور نے ڈسا ہو ، ڈنک مارنا ، کاٹنا نیز مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل جیسے: سگ گزیدگی. ممکن ہے کہ مریض کو درد سر اور بے خوابی کی شکایتیں ہوں اور مقام گزیدگی میں درد محسوس ہو. (١٩٣٣ ، مخزن علوم و فنون ، ٢٩). پاسچر نے پانچ سال کے اندر چیچک کا جدری بھی تیار کیا اور ١٨٨٦ء میں سگ گزیدگی (Rabies) کے خلاف بھی نہایت ہی کامیاب جدرین تیار کی گئی. (١٩٦٧ ، بنیادی فرد حیاتیات ، ٣٠). [گزیدہ (ہ بدل بہ گ) + ی ، لاحقہ کیفیت].

گزیدنی (فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
ڈسنے یا کاٹنے کے لائق ، کاٹنے یا ڈسنے کی صلاحیت رکھنے والا (پلیٹس). [ف : گزیدن - ڈسنا + ی ، لاحقۂ صفت].

گُزیدنی (ضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
چننے کے لائق ، پسند کرنے کے قابل (پلیٹس). [ف : گُزیدن - چننا + ی ، لاحقۂ صفت].

گزیدہ (فت گ ، ی مع ، فت د) صف.
کاٹا ہوا ، ڈسا ہوا عموماً مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل، جیسے: سگ گزیدہ وغیرہ

سنگِ سلطان بادلِ پر جوش
لب گزیدہ ہو رہ گیا خاموش

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۲۰).

میرے زخم لب گزیدہ کو
خالی ہے نمک جہان نشاط

(۱۹۰۹ ، نیر و نشتر ، ۳۰)،دیوانہ کتا جب کسی کو کاٹ کھاتا ہے تو سگ گزیدہ پانی کو دیکھ کر بڑے زور سے جھجکتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۱۵).

پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح ، اسد
ڈرتا ہوں آئنے سے کہ مردم گزیدہ ہوں

(۱۹۶۹ ، غالب ، د ، ۳۰۰). [ف : گزیدن - ڈسنا ، ڈنگ مارنا ، سے اسم مفعول].

گُزیدہ (ضم گ ، ی مع ، فت د) صف.
چنا ہوا ، پسند کیا ہوا ، منتخب ، پسندیدہ.

بھی جوں بولے اُن سوں گزیدہ رسول
ابھی کا کتا غم منیں ہوں قبول مقبول

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۰۸). اُن کی گزیدہ تدابیر ملکی سے ایک یہ ہے کہ اپنی قوم کے رئیسوں کو اس ملک کے رہنے سے منع کرتے ہیں۔ (۱۸۰۲ ، مصلاب حیدری ، ۱۰۰).

پھر کبھی بزم کے شائقے ہیں قصیدہ اپنا
میر پڑھتے ہیں کوئی شعر گزیدہ اپنا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۹). الفاظ گزیدہ اور شستہ ہوں سوقیانہ الفاظ اور محاورے نہ آنے پائیں۔ (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۳۰). [ف : گُزیدن - قبول کرنا ، سے اسم مفعول].

ــــ تَرِین (ـــــ فت ت ، ی مع) صف.
نہایت پسندیدہ، نماز کے ارکان اور جیسی نفس ... اُن کے مذہب میں گزیدہ ترین عبادات ہے۔ (۱۸۶۵ ، لطائف غیبی (افادات غالب ، ۵۲)). [گزیدہ + ف : ترین ، لاحقۂ تفضیل کل].

گزیر (کسی نہ فت گ ، ی مع) امذ.
مالگزاری اکٹھی کرنے والا عہدہ دار ، مخبر ، مہتمم ، جرنیل ، شجاع ، ہیرو ، پہلوان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

گُزیر (ضم گ ، ی مع)۔(الف) امذ.
۱. **چارہ ، علاج ، تدبیر.**

دیا جواب حیدر کوں بھی یوں او پیر
خلاصی تھے مجکوں نہیں ہے گزیر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۵۶). ۲. **(مجازاً) پناہ ، بچاؤ ، قرار.**

گدا ہووے یا بادشاہ و وزیر
کسی کو قضا سے نہیں ہے گزیر

(۱۸۱۰ ، شمشیر خانی ، منشی ، ۳۱۳).

رند کیا ہاں تو شاہد و مے سے
پارسا کو نہیں گزیر و گزیز

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۳۷). ۳. **مداوا ، امداد ، نجات** (پلیٹس). [ف].

گزیرا (فت گ ، ی مع) امذ.
(**پارچہ باقی) گھٹیا قسم کا پتلا اور جھرجھرا گز بھرنے کا کاڑھا** (اب و ، ۲ : ۸۵). [رک : گزی (۱) + را ، لاحقۂ تصغیر].

گُزیں (ضم گ ، ی مع) صف.
۱. **پسند کرنے والا ، چننے والا ، اختیار کرنے والا کے معنوں میں مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل، جیسے: جاگزیں ، پناہ گزیں وغیرہ**

وہ باغ دہر میں ہوں عندلیب گوشہ گزیں
کہ مجھ کو وسعت گلشن ہے تنگنائے قفس

(۱۸۵۹ ، دفتر تیشال ، ۶۷). ہنگری رعایا سلطنت عثمانیہ کے حدود میں پناہ گزیں ہو گئی۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۵۵). ۲. **منتخب ، چنا ہوا ، گزیدہ.**

دوجا مالک او پہلوان گزیں
جو اس گرز کے ڈر تھے لرزی زمیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۲).

کسی کو بھلا پھر یہ ہو گا یقیں
کہ نکلے منافق وہ مرد گزیں

(۱۸۶۵ ، لوح محفوظ ، اثر لکھنوی ، ۸۷).

لیکن یہ مقصود اس سے تھا سب جان لیں پہچان لیں
ہیں مصطفیٰ نوریں سے اللہ کے عبد گزیں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۸).

جو رسوا ہے وہی ہے آبرو مند
جو بے خود ہے وہی مرد گزیں ہے

(۱۹۷۶ ، حمطاہا ، ۹۱). [ف : گزیدن (چننا) کا اسم حالیہ].

گزینا/ گزینہ (فت گ ، ی مع / فت ن) امذ.
رک : گزیرا

جہان کو چھوڑ دیا ہے جنھوں نے پھر اُن کو
نہ کام رنگ سے مطلق نہ تحفہ گزینے سے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۳۶).

بھیجے تھے جس کے لیے حلہ سے حُلّہ حق نے
سو میسر نہ کفن اس کو گزینے کا تھا

(۱۸۵۵ ، میر ضمیر ، مجموعہ مرثیہ ، ۲ : ۱۱۰). گزینہ آٹھ آنے سے ڈیڑھ روپے تک. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ترجمہ ، ۱ : ۲۸۰). [رک : گزی (۱) + نا / نہ ، لاحقۂ نسبت].

گُزِینی (ضم گ ، ی مع) امث.
چُننا ، پسند کرنا کے معنوں میں مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل. یادِ صبا کی روش پسند آئی تو اقامت گزینی سے وحشت ہوئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۳). [گزین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَزْدُم (۱) (فت گ ، سک ز ، ضم د) امذ.
کژدم ، بچھو ، عقرب ، کجدم ، جراره (ماخوذ : پلیٹس). [کژدم (رک) کا محرف].

ـــــ اَنْداز (ـــــ فت ا ، سک ن) امذ.
(کُشتی) زمین پر اوندھے لیٹ کر اعضا سے بچھو کی شکل بنانے کی کسرت اس طرح کہ صرف پیٹ کا حصہ زمین پر لگا رہے اور باقی جسم کو ابھر کر کے بچھو کی شکل بنادے اور بار بار اس عمل کو کرتا رہے تا کہ ٹانگوں اور اوپر کے جسم کے پٹھوں پر زور پڑے (اپ و ، ۸ : ۳۰). [گزدم + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا].

گَزْدُم (۲) (فت گ ، سک ز ، ضم د) امذ.
کژ دم ، بگل ، بچھالے علم سلامی کے لیے بجنے لگے سدانے گزدم اور کژ دم نقاروں سے طاس فلک گونجنے لگا. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۲۶۵). [مقامی].

گَسّا (فت گ ، شد س) امذ.
(عو) لقمہ ، نوالہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : ग्रस्त + क].

گُسّا (ضم گ ، شد س) امذ.
(عو) رک : غصہ. راجہ تھا گزیں ، کہیں گسا آ گیا تو بنوانے لگیں گے. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۳۳۵). [غصہ (رک) کا بگاڑ].

گُسار (ضم گ) صف.
کھانے یا پینے والا کے معنوں میں مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : مے گسار ، غم گسار وغیرہ.

وہ بادہ گسارِ آخرِ شب
وہ سجدہ گزارِ سُرخی لب

(۱۹۸۶ ، تماشا طلب آرائیں ، ۱۳۵). [ف : گساردن - کھانا پینا سے امر ، بطور لاحقۂ فاعلی].

گُساری (ضم گ) امث.
کھانا یا پینا کے معنوں میں مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : غم گساری وغیرہ

زمانے میں نا ہے گساری ہے
ترے مستت کا دور جاری ہے

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۷۴). [گسار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُسائی (ضم گ ، مع) امذ.
رک : گسائیں جو فصیح ہے (ماخوذ : پلیٹس). [گسائیں (رک) کا املائی تغط].

گُسائی (ضم گ) امذ.
رک : گسائیں جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس) [گسائیں (رک) کی تخفیف].

گُسائیں (ضم گ ، ی مع) امذ.
۱. (ہنود) گایوں یا غلے کا رکھوالا یا مالک. گھوسی (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. (مجازاً) سوامی ، داتا ، عابد ، پارسا ، زاہد ، عبادت گزار.

گسائیں تمہیں ایک دُنَہ جگ ادار
پرویر دنہ جگ تمہیں دینہار

(۱۸۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۶۵).

سُن ہی میرا لاڑ چلایا کیھوں نہ ہوا اُداس
آپ سدیسا توڑ گسائیں تیری سمجھکوں آس

(۱۴۹۶ ، شاہ میراں جی (دکنی ادب کی تاریخ) ، ۲۳).

ہمیں سیو کاں توں گسائیں اہے
ہمیں سیتی تو ابر سائیں اہے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۲).

وہ میرا مہاراج ، پریھو ، گسائیں
سونا ہے سجدار ہے سانولا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۴۸). ۳. سائیں ، مہنت ، ہندو جوگی.

پیو جیو کا گسائیں پیو سوں برت لگائیں
پینا شراب پیو مل پائے اُڑت پیا کا

(۱۶۱۷ ، شاہی ، ک ، ۱۰۹). ایک گسائیں جٹادھاری نے بڑا منقش مہادیو کا اور سنگت اور باغ بڑی بہار کا بنایا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۵). بادشاہ جد روپ گسائیں سے بڑی محبت کے ساتھ ملتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۰۰). ۴. برہمنوں کی ایک شاخ (یا اس کا کوئی فرد) جو اپنے آپ کو ندیا کے چیتنا کے چیلوں کی اولاد بتاتے ہیں (یہ لوگ زیادہ تر خیرات اور دچھنا پر گزارہ کرتے ہیں (پلیٹس). ۵. ہندو فقراء کا ایک تعظیمی خطاب ، جیسے : گسائیں تلسی رام وغیرہ. گسائیں جی یہ تو تم کو معلوم ہو گا کہ تمہارے اُجین میں جس عزت سے سکہ تول گیا ہے. (۱۸۹۲ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۹۳). اچھا تو پھر منشو گسائیں جی ایک ایک ٹکڑ دیکھیں گے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۷). [گوسائیں (رک) کی تخفیف].

گِسْتاپو (کسر گ ، سک س ، و مج) امذ.
جرمن خفیہ پولیس جو نازی دور میں ہٹلر کے زیر نگرانی قائم ہوئی اور اپنی بربریت کے باعث معروف ہے. گستاپو میں وزارت داخلہ کے لیے کام کرتی ان گستاپو والوں کے کدھوں کو ذرا سا جھکائی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۹۶). [انگ : گستاپو (Gestapo) کی تارید].

گُسْتاخ (ضم گ ، سک س) صف.
۱. بےباک ، شوخ ، بےشرم.

کیا مبع ترا لطف گستاخ دیک
لے آیا ہوں تحفہ تیرے تائیں ایک

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۳).

عجب ہے لطف ، تماشا ہے دل کہ دو ہم جنس
ہوں حرف رازِ محبت میں ہم دگر گستاخ
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱).
اول ہے خلوت میں تو ہو غیر اکیلا گستاخ
تام رکھیں وہ شرارت سے ہمارا گستاخ
(۱۸۴۸ ، تنبیہ خسروانی ، ۷۷). ۲. **بری باتوں میں جری ، بد تمیز ، بے ادب ، بد زبان.**
تجھی تو ہو جرأت مرے میں کہیں
انا ہیگی گستاخ میں ہوتا نہیں
(۱۶۸۲ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۲).
سو طرح سے ہوس ہوئی گستاخ
تنگ کوچے ہوئے خوشی سے فراخ
(۱۹۰۷ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۹۶). اگر کوئی شخص اپنے خطوط پر بسم اللہ لکھنی سنت سمجھتا ہو تو نہایت بے ادب و گستاخ ہے. (۱۸۶۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۵۳)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے پاس آدمی بھیجا اس گستاخ نے کہا ، میں سمجھا مطلب یہ ہے کہ میرا مال ہوا ہی اڑا لیں اور دام نہ دیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۵۶). بادشاہ سے رہا نہ گیا ، کڑک کر بولا گستاخ ، ناہنجار ، شاہی دربار میں داخلے کے آداب سے تم واقف نہیں (۱۹۸۳ ، طوطی ، ۲۰۳). ۳. **سرکش ، نافرمان ، دست دراز.**
ہوئے جوں کہ گستاخ شمشاد و سرو
ہوئے مل کر او رام باز و تذرو
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۶۹).
ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھ ہوا کی بتی
تری زلف یہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۷).
صدف کو چھوڑ مروارید گستاخ
کیا سینے کے اندر اپنے سوراخ
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۲۸).
مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ نہ جائے کہیں
ہوئی ہے اوس کف نازک سے پھر حنا گستاخ
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۹). وہ ... بڑے سرے کا نافرمان اور گستاخ تھا کہنے لگا ، آپ گھبرائیے نہیں میں تیر کر نکل آؤں گا. (۱۹۳۳ ، فراق قصے ، ۱۶).
جس حال سے جانتے تھے انکو
گستاخ ہوئے اسی سبب سے
(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۶۰). [ف].

---بنا دینا محاورہ.
اس قدر آزادی دینا کہ وہ بے ادب و نافرمان ہو جائے (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---چشم (---فتِ ج ، سکِ ش) صف.
وہ شخص جس کی آنکھوں سے گستاخی یعنی بدتمیزی ، شوخی یا بےباکی ظاہر ہو. وہ شخص جس کی کسی کے سامنے آنکھ نہ جھپکے ، بیباک و گستاخی میں کامل (نور اللغات). [گستاخ + چشم (رک)].

---دست (---فتِ د ، سکِ س) صف.
چالاک ، سبک دست (نور اللغات). [گستاخ + دست (رک)].

---دستی (---فتِ د ، سکِ س) امث.
چالاکی ، دست درازی. غزل کی سخت جان قدامت نے انہیں گستاخ دستی کا موقعہ نہیں دیا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۵۶۷). [گستاخ دست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کر دینا محاورہ.
رک : **گستاخ بنا دینا.** آدمی کو خدا کے جناب میں مغرور اور گستاخ کر دیتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۹).

---وار صف ؛ م ف (قدیم).
رک : **گستاخانہ ، بےباکانہ.**
جو اس نہار گستاخ وار آیا ہے
تو کس کا ہے حاجب کیا کار آیا ہے
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۴۷). [گستاخ + وار ، لاحقۂ صفت].

گُستاخانہ (ضمِ گ ، سکِ س ، فتِ ن) صف ؛ م ف.
جس میں شوخی یا بےادبی شامل ہو ، بےباکانہ ، دلیرانہ ، نڈر ہو کر. مجھے ایک امر میں ہمیشہ خلجان خاطر رہتا ہے اس لیے گستاخانہ عرض خدمت رکھتا ہوں. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۷۹). مامون الرشید کو بھی اس گستاخانہ لیکن سچ جواب کی تحسین کرنی پڑی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۶۵). میں نے تقریباً گستاخانہ لہجے میں عرض کی کہ جہاں تک مسلمانوں کے نام پر ذاتی مفادات بٹورنے کا تعلق ہے اس میں تو آپ کافی ہوشیار ثابت ہوئے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳). [گستاخ (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

گُستاخی (ضمِ گ ، سکِ س) امث.
۱. **شوخی ، بےباکی ، بےشرمی ، بد تمیزی.**
جوں سالک کا دیدار دیکھی بچشم
دیکھی اس کی گستاخی آئی بخشم
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۸).
قدم پر ہاتھ جب رکھتا ہوں تو کہتا ہے جھنجھلا کر
یہ گستاخی مجھے بھاتی نہیں ، اے بے ادب کیا ہے
(۱۷۷۴ ، قطعات طبقات الشعرا ، ۷۹).
غیر کو یا رب ، وہ کیونکر منع گستاخی کرے؟
گر حیا بھی اس کو آتی ہے ، تو شرما جائے ہے
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۱). ہندہ ... فتح مکہ کے دن نقاب پوش آئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہچان نہ سکیں ... پھر اس موقع پر بھی گستاخی سے باز نہ آئی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۶۰). بار بار کہتے ان کے حضور کسی گستاخی کا تصور کروں تو انسان کے نطفے سے نہیں. (۱۹۸۹ ، جنگل سے دیکھا ، ۱۵۹). ۲. **تحقیر ، حقارت ، شرارت** (نور اللغات ، علمی اردو لغت). [گستاخ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کرنا محاورہ

۱. شرارت کرنا ، شوخی اور بیباکی کرنا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. بدتمیزی کرنا ، بے ادبی کرنا۔ وزیر کو چاہیے کہ اپنے رتبے کے موافق بادشاہ کے پاس بیٹھے اور اپنے آپ کو بڑا یا قابل سمجھ کر اس کے ساتھ گستاخی نہ کر بیٹھے (۱۹۰۹ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۷)۔ وارڈن صاحبہ کی گستاخی کرنے اور تمام تر اخلاق حدود کو آپار کر جانے کی تمام تر دفعات جو تھیں وہ ہماری اکیلی ذات پر بیک وقت لگائی گئیں (۱۹۸۸ ، نیشنل زہر شب ، ۴۳)۔

ـــ معاف ہو فقرہ

جملۂ معترضہ کے طور پر جب کوئی شخص کوئی بات خلاف تہذیب یا دوسرے کے خلاف مزاج زبان سے ادا کرتا یا کسی دوسرے کی بات کو ٹوکتا یا روکتا ہے تو یہ کلمہ ادا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا گستاخی معاف ہو (۱۸۵۵ ، ترجمۂ گلستان ، نظام الدین ، ۱۳۵)۔

ہم تو سب کچھ کہہ رہے ہو میرے منہ پر صاف صاف
اب بمجبوری کہوں گا میں بھی گستاخی معاف

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۶۷)۔ اتنا اور عرض کروں گا کہ حضور ایک ستحر رکھ لیں ، گستاخی معاف ، اتنے بڑے علاقہ کا انتظام کرنا حضور کا کام نہیں ہے (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۸)۔

ـــ ہونا محاورہ

گستاخی کرنا (رک) کا لازم ، بے ادبی سرزد ہونا ، شوخی و شرارت کرنا۔

ہوتی تھیں دیدۂ مشتاق سے گستاخیاں کیا کیا
بھلے کو رخ نہ تھا میری طرف اون کے نگہباں کا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۷)۔

گستانگر (فت گ ، سک س ، مغ ، فت گ) امذ.

۱. بدتمیز ، بے شعور ، جانگو ، گلہ دراز ، دریدہ دہن۔ بڑھیا ماما کی نواسی جو سچ مچ گستانگروں کی طرح آتی اور گنواروں کی طرح رہی ..... دیکھتے دیکھتے کچھ سے کچھ ہو گئی (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۶)۔ ان کا روپیہ سب گنواروں ، گستانگروں ، غریبوں اور ٹوٹے ہوئے کاشتکاروں میں تھا (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۰۲)۔ ۲. مسخرہ ، بھانڈ ، نقال (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

گستانگرنی (فت گ ، سک س ، مغ ، فت گ ، سک ر) صف ، امث.

گستانگر (رک) کی تانیث۔ احمق عورت آشرم کے مفت خور گستانگر اور گستانگرنیاں اس امر سے یقینا بے پروا ہیں (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۶۹ : ۱۰)۔ [گستانگر + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

گستر (ضم گ ، سک س ، فت ت) صف.

بچھانے والا ، کسی چیز کی افراط کرنے والا ، عموماً مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : عدل گستر ، کرم گستر وغیرہ۔

آج ہے ایک ایک ذرہ روکش مہر مبیں
آج ہے انوار گستر مالک تخت و نگیں

(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۵۰)۔

سایہ گستر نہ ہو گر صورت والیل وہ زلف
ساری دنیا کو میں تپتا ہوا صحرا لکھوں

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۰۸)۔ [ف : گستردن ـ بچھانا کا اسم فاعل]۔

گستردہ (ضم گ ، سک س ، فت ت ، سک ر ، فت د) صف.

بچھایا ہوا ، پھیلایا ہوا۔

کر کے گستردہ شب کا سجادہ
ماہ ہو بہر طاعت آمادہ

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹۹)۔ خاصہ حاضر ہے اگر حکم ہو دسترخوان گستردہ ہو (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۶)۔ فرحت منزل میں یہ تیاری تھی کہ فرش سرخ بانات سلطانی کا گستردہ تھا ، اور چھت پرانے بھی ویسے ہی تھے اور جھاڑ سو سو شمع کے آویزاں تھے (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۲۹)۔ [ف : گستردن ـ بچھانا سے اسم مفعول]۔

گسترش (ضم گ ، سک س ، فت ت ، کس ر) امث.

بچھانے یا پھیلانے کا عمل ، پھیلاؤ۔ سمندروں کا فسانہ عشق کی گسترش کا فسانہ ہے (۱۹۶۹ ، لا = انسان ، ۱۶۰)۔ [ف : گستردن ـ بچھانا کا حاصل مصدر]۔

گستری (ضم گ ، سک س ، فت ت) امث.

پھیلانا ، افراط کرنا عموماً مرکبات کے جزو دوم کے طور پر مستعمل جاروب کشی و فرش گستری و چراغ بتی وغیرہ وغیرہ کا کرنا سو یہ لوگ ان کاموں کی نہیں کرتے (۱۹۰۲ ، مرآۃ الحقائق ، ۶۰)۔ مورخ فرشتہ محمود خلجی ... کی بہادری ، عدل گستری اور علم و فضل کی تعریف میں رطب اللسان ہے (۱۹۶۵ ، تاریخ پاک و ہند ، ۳۰)۔ [گستر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گسستگی (ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) امث.

ٹوٹنے کا عمل ، ٹوٹنا۔

مجلس سوں جوں ولی کی وہ شیریں ادا اٹھا
عشرت کے تار ساز نے پائی گسستگی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۰)۔

شکستگی مری میرے جنوں سے ہے ظاہر
گسستگی مرے جامے کے تار تار میں ہے

(۱۸۸۹ ، رونق سخن ، ۲۲۸)۔ فطرت میں ہمیشہ ایک ہی ترتیب اور نظم کا سلسلہ قائم ہے جس میں ہرگز ہرگز گسستگی و شکستگی کو دخل نہیں (۱۹۰۰ ، عربی طبیعات کی ابجد ، ۱۴)۔ [گسستہ (ہ بدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گسستن (ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) امث.

توڑنا نیز ٹوٹنا۔

سو وہ بھی آمادۂ گسستن
یہ چرخ ہے میرے جی کا دشمن

(۱۸۷۲ ، راسخ عظیم آبادی (سوفیانے بہار اور اردو ، ۱۰۰))۔ اس کے علاوہ اقبال کو اشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے جن کا تعلق رسیدن ، گسستن ... لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۳۰۳)۔ [ف]۔

گُستْوان (ضم گ ، سک س ، ضم ت) امذ (شاذ).
برگستواں ، زرہ جو مدافعت کے لیے خصوصاً گھوڑوں کی حفاظت کے لیے ان کو پہنائی جائے.

سپہ کوں دیا ساز پور گستواں
گھوڑے دیتا جھگڑے کے او آں زماں

(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٦٣٩). [ف].

گُسِستہ (ضم گ ، کس س ، سک س ، فت ت) صف.
ٹوٹا ہوا ، توڑا ہوا ، کٹا ہوا ، جُدا. سیاہ پوشش گُسستہ سرد آہیں. (١٨٩٥ ، جہانگیر (ترجمہ) ، ٩). جسے دیکھنے کے لیے ہمارے دل بیتاب کے گسستہ رگوں میں لہو سرعت دوڑ دوڑ کر ڈھونڈھ رہا تھا. (١٩٢٣ ، دور فلک ، ٥٨). [ف : گسستن - توڑنا ، ٹوٹنا ، سے اسم مفعول].

---عِناں (---کس ع) صف.
گھوڑا یا اونٹ وغیرہ جو بےقید ہو ، شتر بے مہار ، (مجازاً) آزاد جو کسی کا کہا نہ مانے اور جو دل چاہے سو کرے ، سرکش.

ہے گسستہ عناں نفس بھی پیری میں
خمیدہ ہو کے شتر ہانپے در رکت رہا

(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٣٨).

آئے کہاں سے شیب میں دل جمعیٔ شباب
اوس وقت اسپِ عمر گسستہ عناں نہ تھا

(١٩٠٠ ، دیوان حبیب ، ٠م). [گسستہ + عناں (رک)].

---لِجام (---کس ل) صف.
رک : گسستہ عناں.

بطلے راہ رفاہ انام بہ تا کید
کہ ہوبہ ہوبہ چلے خامۂ گُسستہ لجام

(١٩١١ ، کلیات اسمعیل ، ٢٥٦). [گسستہ + لجام (لگام (رک) کا معرّب)].

---مُہار (---فت نیز ضم م) صف.
رک : گسستہ عناں. محمد علی نے ... مسلمانوں کی بہت کچھ خدمت کی مگر دلّی آ کر ان کا قلم گسستہ مہار شروع ہو گیا تھا. (١٩٢٠ ، مضامین محفوظ علی ، ٢١٢). [گسستہ + مہار (رک)].

---مُہاری (---فت نیز ضم م) امث.
بےمہار ہونا جو جی میں آئے سو کرنا ، سرکشی. گسستہ مہاری سے آپ کی مراد اطلاق حق اور اطلاق مطلق ہے. (١٩٢٠ ، مضامین محفوظ علی ، ٢١٢). [گسستہ مہار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُستَہم (ضم گ ، سک س ، فت ت ، ہ) امذ.
نام پسر نوذر بن منوچہر نیز نام گژدم جو شاہنامے کی روایت کے مطابق ایران کے ایک پہلوان کا نام ہے.

ساتوں طبق زمیں کے لرزنے لگے بہم
تھرائی گور بہمن و سہراب و گستہم

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ١٨٥). رستم سہراب ... فرامرز گستہم سب نے اس کے آگے کان پکڑے. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٣٢). [علم].

گِسْٹ (کس مع گ ، سک س) امذ (شاذ).
مہمان. گسٹ بات چیت میں آتا ہے اس کا ایک مرکب گسٹ نائٹ شب مہمانی (کالجوں میں) کے معنی میں بول چال میں چالو ہے. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٠٣ (الف)). [انگ : Guest].

---نائٹ (---ی مع) امث (شاذ).
شبِ مہمانی (عموماً کالجوں میں). گسٹ ... اس کا ایک مرکب گسٹ نائٹ شب مہمانی (کالجوں میں) کے معنی میں بول چال میں چالو ہے (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣٠٣ (الف)). [انگ : Guest Night].

---ہاؤس (---و مع) امذ.
وہ مکان جو باہر سے آنے والے حکام اور دوسرے معزز مہمانوں کے قیام کے لیے عموماً حکومت یا کسی ادارے کی طرف سے مقرر ہو ، سرکاری مہمان خانہ. میں علی گڑھ آتا جاتا ہوں ، گسٹ ہاؤس میں ٹھہروں یا آپ کے ہاں آپ تو شاید تمایش میں خیمہ افگن ہوں گے. (١٩١١ ، مکاتیب شبلی ، ١ : ١٩٠). میں نے کہانی پوری کی اور فوراً ہی گسٹ ہاؤس نمبر ٣ پہونچ گیا. (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ٧٠). [انگ : Guest House].

گِسٹاپو (کس گ ، سک س ، و مع) امث ، مذ گسٹاپو.
جرمنی کی خفیہ پولیس جو نازی دور میں ہٹلر کے زیر نگرانی قائم ہوئی اور اپنی بربریت کے باعث مشہور ہے. گسٹاپو کے چند آدمی اسے دھکا دے کر داخل ہوتے ہیں. (١٩٥٦ ، شکست کے بعد ، ٣٠). اب نہ نازی آمروں کا دور باقی تھا اور نہ ان کی گسٹاپو کا پھیلا ہوا جال. (١٩٨٧ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ٧٥). [انگ : Gestapo].

گِسَّر (کس گ ، شد س بفت) امث.
ایک سمندری مچھلی کا نام. گسر کی ٣ انواع ، بامفریٹ کی ٣ انواع ... سول کی ٥ انواع ملتی ہیں. (١٩٧٣ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ٣). [مقامی].

گُسِل (ضم گ ، کس س) صف.
توڑنے والا ، لوٹنے والا یا تباہ کرنے والا کے معنوں میں مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : جاں گسل وغیرہ.
یہ راہ تنگ اوس کی کہ بس چھا گئی ایک بار آنکھوں پہ سیندی پیمانہ گسل آیا نہ وہ نرے وعدۂ فردا تا صبح قیامت (١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ٥٢).

غم اگرچہ جاں گسل ہے ، پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غم عشق گر نہ ہوتا ، غم روزگار ہوتا

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٠).

ور تیر گسل ہے تیر پیوند

(١٩٦٣ ، ملک موج ، ٢٣٨). [ف : گسیختن - توڑنا ، ٹوٹنا سے اسم فاعل].

کُسْلا (ضم ک ، سک س) امذ.
بچہ جو گائے کے پیٹ میں مر گیا ہو (ا پ و ، ۱ : ۶۰). [کوسالہ (رک) کا بگاڑ].

کُسَیّاں (ضم ک ، فت س ، شد ی) امذ.
۱. خدا ، ایشور. اس میں سے ایک دن کا خرچ رکھ کر باقی کُسیاں کے نام پر بانٹ دے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۳). سمد نے کہا ہم کسیاں نہیں ہیں بندہ خدا ہیں. (۱۹۰۹ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۶۲۷). ۲. (احتراماً) خطاب کا کلمہ ، صاحب ، مالک ، آقا. اہیر نے کہا کسیاں تم گھام سے چلے آئے ہو کہو تو دودھ دوہ کر لاؤں وہ پیو جل نہ پیو (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲). اوپر اور نیچے ہمارے کسیاں آپ ہی ہیں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۷۰). [کسائیں (رک) کی جمع بطور واحد مستعمل].

گُسیختگی (ضم گ ، ی مع ، سک خ ، فت ت) امث.
توڑنے یا ٹوٹنے کا عمل ؛ مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل. ان کے طرز عمل میں کبھی زودگی یا از خود رفتگی نہیں ملے گی ، بلکہ وہی توازن اور عنان گسیختگی محسوس ہوگی جو ان کے مزاج کی مستقل خصوصیت ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۶۱). [گسیختہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُسیختہ (ضم گ ، ی مع ، سک خ ، فت ت) صف.
ٹوٹا ہوا ، شکستہ ؛ مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : عنان گسیختہ

آنسو کہوں کہ آہ ، سوار ہوا کہوں
ایسا عناں گسیختہ آیا کہ کیا کہوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۵۶). [ف : گسیختن - توڑنا ، مروڑنا ، شکستہ کرنا ، سے اسم مفعول].

ـــــ عناں (ـــــ کس ع) صف ؛ امذ.
عنان گسیختہ ، وہ گھوڑا جس کی باگ ٹوٹ گئی ہو ؛ (کنایۃً) بے قابو (ماخوذ : علمی اردو لغت). [گسیختہ + عناں (رک)].

کُسیلا (ضم ک ، ی مع نیز مج) صف.
رک : غصیلا ، خفا ، برہم (پلیٹس). [غصیلا (رک) کا بگاڑ].

کُسیل کَرنا ف م ؛ محاورہ.
روانہ کرنا ، بھیجنا ، رخصت یا اجازت دینا ، دفع کرنا. منصا ک تازی ملک الملوک نے ... ایک سپہ سالار کو مہم ہندوستان میں کسیل کیا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۹۷).

کُشائیں (ضم ک ، ی مع) امذ.
(ہو) رک : گسائیں. کشائیں تلسی داس جیو فرماتے ہیں کہ نہیں کہا جاتا ایشر بڑا ہے یا ایشر کا نام. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲). کشائیں تلسی داس جی ذات کے برہمن ... تھے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اگست ، ۵۰). [گسائیں (رک) کا بگاڑ].

گَشْت (فت گ ، سک ش) امذ.
۱. سیر ، تفریحاً گھومنا پھرنا ، پھیرا.

گشت چمن و ہوائے کلیاں
بن پیالہ کنار خوش توبسے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۵۶).

نہ کھلتا ہے دل گشت گلزار میں
نہ لگتا ہے جی سیر بازار میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱).

یہ کہہ کے گشت کی پر ان کو ابھارتے ہیں
سیر چمن کو چلیے ، بلبل پکارتے ہیں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک (عکسی) ، ۱ : ۵۵۸). جو عروج غلامی سے حاصل ہو اس سے بہتر ہے جنگل کی گشت. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۷۲). فاقشال اس کیفیت کو " وحشت " سے تعبیر کرتے ہیں اور بے اختیاری میں شب و روز کوہ و صحرا کی گشت کو مشغلہ قرار دیتے ہیں. (۱۹۸۸ ، سراج اورنگ آبادی (شخصیت اور فکر و فن) ، ۱۰۶). ۲. دور ، چکر.

دل کے قلق سے جیں کیا اشک گرم کا
بلند آوے ورنہ طفل کو جھولے کے گشت سے

(۱۸۷۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۸۱).

کہاں علم کا کسب فرصت نہ آہ
ہوا کا بھی واں گشت روزن کی راہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۸).

تھا گشت میں شب کو او قمر تو
اندھیر ہوا رہا کدھر تو

(۱۸۸۶ ، ترانۂ شوق ، ۳۹). ۳. روند ، دورہ پولیس یا کسی حاکم کا.

گشت کتوال کی کرو موقوف
آج کی رات جام بھرنا ہے

(؟ ، عاشق (میر بخش (چمنستان شعرا ، ۳۳۳)). کوتوال گشت کو الٹے ترسکے پھکے بدمعاش گھرنے لگے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۸). پلٹن تنگ رام بھیرے والے ؛ اپنے پر گشت میں کچھ دیر میرے قریب ٹھہر کر ضرور مصروف گفتگو ہوتے تھے. (۱۹۰۸ ، قید فرنگ ، ۶۵). صرف ایک بار میں باہر گشت پر نکلا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۰۵). ۴. جلوس کی شکل میں گلی کوچوں سے گزرنا ، پھیرا. لو وہ روشن چوکی کا گشت طنبورہ نفیری بجتی ہوئی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۷). عشرہ کے دن ہندوؤں کی کوئی مذہبی رسم گشت کی صورت میں ادا ہونے والی تھی. (۱۹۲۳ ، نگار ، جولائی ، ۴۰). ۵. گھوڑے کو دوڑانے یا لڑائی وغیرہ پر جانے سے پہلے آمادہ کرنے کے لیے چکر دینا.

بولا گھوڑا دیکھا ہوں میں دشت میں
عجب ہو رہا دیکھ اس گشت میں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۸). گھوڑے پر واں خوب جمنے لگے ... دلکی ، سرپٹ ، گشت ، بھرت کسی بات میں عاجز نہ تھے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۲ : ۴۲). ۶. مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : گلگشت ، سرگشت وغیرہ. چمنستان سماوی گلگشت ان کا مشغلۂ دوام ہو گا. (۱۹۲۳ ، نگار ، اپریل ، ۲۷). ڈاکٹر باقر حسین بڑے جہاندیدہ اور جہاں گشت آدمی تھے. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۱۶۰). [ف : گشتن (پھرنا) کا حاصل مصدر].

ـــ بر گشت (ــــ فت ب ، سک ر ، فت گ ، سک ش) امث
سیاہ و زردی مائل ایک روئیدگی جس کی باریک شاخیں ڈوروں کی طرح باہم ایک دوسرے پر لپٹی ہوئی ہیں اکثر پانچ پانچ شاخیں لپٹی ہیں جو سوکھنے کے بعد بٹی ہوئی رسی کی طرح ہو جاتی ہیں (خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۰)۔ [گشت (رک) + بر (حرف جار) + گشت (رک)]۔

ـــ پھرنا محاورہ
۱. دورہ کرنا ، جلوس کی شکل میں چکر لگانا۔

گشت جب اس کا پھرتا آتا ہے
پیں نرسنگا بجاتا ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۶)۔ ۲. **رونڈ پر جانا ، پولیس یا حاکم کا دیکھ بھال کے لیے گھومنا پھرنا ، چکر لگانا۔**

گشت لگا کتوال کا پھرنے ، چوکی بیٹھی گلی گلی
اس پر جی گھبراتا ہے ، اور لگتی نہیں کچھ بات بھلی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۹)۔

ـــ دینا محاورہ
۱. **جلوس کی شکل میں چکر لگوانا۔**

دیا ہے گشت اس نے دھوم سے میرے جنازے کو
غرض یہ ہے کہ سارے شہر میں تشہیر ہو جائے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۵۰)۔ ۲. **دائرے میں گھمانا ، چکر دینا۔** بچہ کو گشت دینا ... طاقت بخشتا ہے (۱۸۷۰ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۹)۔

ـــ سلامی (ــــ فت س) امث
وہ نذرانہ جو بطور دستور دورے کے وقت افسر مال کو پیش کیا جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گشت + سلام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ شبانہ کس صف (ــــ فت ش ، ن) امذ
رات کا گشت ، **خبرگیری یا نگرانی کے لیے حاکم یا سپاہی وغیرہ کا رات کے وقت پھرنا۔** خلیفہ کی گشت شبانہ خداداد اور اس کے بھائی علی خواجہ اور تاجر بغداد کے قصے ... کوین پیکر سے ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۲۹)۔ [گشت + شبانہ (رک)]۔

ـــ کرانا محاورہ
۱. پھرانا ، گھمانا۔ پیرس کے گلی کوچوں میں ان کو گشت کرایا (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۳۳۵)۔ گیانی جی کوششوں کے باوجود تعمیل حکم سے قاصر رہے تو رنجیت سنگھ نے گیانی جی کو برہنہ کرکے گدھے پر سوار کرا کے سارے شہر میں گشت کرایا (۱۹۸۹ ، سندھ کا مقدمہ ، ۱۰۶)۔ ۲. **(اعلان وغیرہ) مشتہر کرنا۔** یہ سوالات حکومت کی جانب سے گشت کرائے گئے تھے (۱۹۳۰ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری ، ۱۲۳)۔

ـــ کرنا محاورہ
۱. **گشت کرانا (رک) کا لازم ، دورہ کرنا ، چکر لگانا ، گھومنا پھرنا**

تو پوچھیا کہ یاں کاں کیے ہے کہ گشت
لگیا بولنے یو ایس سرگزشت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰)۔

سدا مکھ چھپا کر کرے گشت توں
نہ دیکھے خدا کی خلق تیرا موں

(۱۶۹۹ ، نورنامہ (ق) ، شاہ عنایت ، ۲)۔

کیوں کر نہ بگولے کی طرح گشت کریں ہم
ٹھیرے نہ کبھی پاؤں جو آشفتہ سری ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۷)۔ شہروں شہروں انجمنوں کے واسطے گشت اور دورے کرنے لگے (۱۸۹۱ ، ایامٰی ، ۶۳)۔ سکھ تلواریں لیے ہوئے شہر میں گشت کر رہے ہیں (۱۹۸۷ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۳)۔ ۲. **پولیس ، فوج یا حاکم وغیرہ کا نگرانی اور دیکھ بھال کے لیے دورے پر جانا ، رونڈ لگانا ، چل پھر کر معائنہ کرنا۔**

اول آیا معجن بی لڑنے بدست
پیادہ ہوکر کیتا اس تھار گشت

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۸)۔ شہر میں آنے اور ادھر اُدھر گشت کرنے لگے (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۱۷)۔ لاٹ صاحب اپنے اسٹاف کے افسروں کو لیے گشت کر رہے تھے سکھوں نے ان پر توپ چلائی (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۹۷)۔ بادشاہ نے ہاتھی پر سوار ہوکر شہر میں گشت کی (۱۹۲۰ ، رسائے قلعہ دہلی ، ۶۸)۔ ۳. **سیر کرنا ، تفریحاً گھومنا پھرنا۔**

بن سیر تمن ساری کلیاں سوک رہی ہیں
تک آ کے کرو گشت چمن جی اٹھے سارا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵)۔

شب تو نے کیا گشت جو اے ماہ چمن کا
کیا جلوہ نظر آ گیا اللہ چمن کا

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۹۰)۔

طرفۃ العین میں کی عرش معلیٰ کی بھی گشت
شب معراج عروج تو افلاک گذشت

(۱۸۸۸ ، دیوان جلال ، ۳ : ۸۸)۔ وہ گشت کرتا ہوا سامنے سے چلا آ رہا تھا (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۳۵۹)۔

ـــ گاہ امذ (شاذ)۔
سیرگاہ ، گھومنے پھرنے کی جگہ۔

کہتے ہیں یہ عارفان کامل ۔۔۔ دنیا ہے گشت گہ اے دل

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۰۹)۔ [گشت (رک) + گہ ، لاحقۂ ظرف]۔

ـــ لگانا محاورہ
رک : **گشت کرنا۔** مولوی اور مشائخ سالانہ گشت لگاتے اور معتقدوں اور مریدوں سے طالب ضیافت ہوتے ہیں (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۲۸۸)۔ مسلمان نوجوان کیس لیے ہاتھوں سحری کے کپ گانے گشت لگاتے تھے (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۰)۔

ـــ مارنا محاورہ
چکر لگانا ، گھومنا ، پھرنا ، رونڈ پر جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

ـــــ ناچنا محاورہ.
برات کے آگے آگے کنچنیوں کا ناچنا ، برات کے ساتھ ساتھ ناچتے ہوئے چلنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ نِکَلْنا محاورہ.
رک : **جلوس نکلنا**. وہ ایک شہر میں مر گئے اون کے اوپر اون کے اقارب کا گشت نکلا. (۱۸۹۹ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۵۶۸).

ـــــ و گُزَر (ـــــ و مع ، ضم گ ، فت ز) امذ.
گھومنا پھرنا ، ٹہلنا. دوپہر کو ایک گھنٹہ گشت و گزر کے لیے دیا گیا ، اس کے باوصف سامعین دل جمعی سے مشاعرہ سنتے رہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۸۹). [گشت + و (حرف عطف) + گزر (رک)].

گُشْتابَہ (ضم گ ، سک ش ، فت ب) امذ.
۱. **گوشت آبہ ، قیمے یا کچلے ہوئے گوشت کا شوربا ، یخنی**. ایک تقریب میں بخشی غلام محمد نے کرسچوف کے منہ میں کشمیر کا مشہور گشتابہ ٹھونس دیا. (۱۹۸۰ ، آتش چنار ، ۶۷۱). ۲. **یخنی ، شوربہ** (پلیٹس). [گوشت آبہ (رک) کا مخفف].

گَشْتَگی (فت گ ، سک ش ، فت ت) امث.
مرکبات کے آخر میں پھرنا کے معنوں میں مستعمل (جیسے : سرگشتگی ، گم گشتگی وغیرہ).

خدا چاہے تو اب سعیٔ طلب انجام کو پہنچے
مری گم گشتگی تیرا نشاں معلوم ہوتی ہے

(۱۹۷۳ ، نگار (آزاد انصاری)، ستمبر ، ۲۱۸). [گشتہ (رک) (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَشْتَہ (فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
پھرا ہوا ، بدلا ہوا ، آیا ہوا (عموماً) مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل ، جیسے : سرگشتہ ، گم گشتہ وغیرہ.

ہوگی نیکوں سے بدی میں ہوں وہ برگشتہ نصیب
تیرہ بختی کا سبب ظل ہما ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰). گشتہ (ف) (گشتن - پھرنا) سے ، سرگشتہ ، سرگشتگی ، گم گشتہ ، گم گشتگی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷). [ف : گشتن (پھرنا) سے اسم فاعل].

گَشْتی (فت گ ، سک ش). (الف) صف.
۱. (i) **گھومنے پھرنے والا ، مارا مارا پھرنے والا ، آوارہ**.

کوا چور گشتی کُلل تارہ اوڑ
کرے گشت انگاں کوں نا جائے چھوڑ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۳۷). (ii) **بدچلن ، بدکردار ، گانو گانو پھرنے والی رنڈی**. اور اگر میں یہ باتیں نہیں سنتی ہوں تو میں مادر زاد حرامزادی کتیا ہوں ، رنڈی اور گشتی ہوں. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۵۶). اس حرامی کو تو میں نے جہنم واصل کر دیا ہے اب اس گشتی کی باری ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۶). ۲. **چوطرفہ ، اُچٹتی ہوئی (نگاہ ، نظر وغیرہ)**.
نووارد نے پہلے تو گشتی نظر دوڑا کر چاروں طرف دیکھا بھالا ، پھر منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اسی کرسی پر جا بیٹھا. (۱۹۴۳ ، جنت نگہ ، ۱۵۵). ۳. **جسے تمام متعلقہ لوگوں کے نام جاری کیا جائے ، عام اطلاع نامہ ، سرکلر ، جیسے : گشتی حکم وغیرہ**. گشتی حکم جو اوپر بیان ہوا جاری ہو چکا تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۵ : ۳۲۰). کانگریسی حکومتوں کے نام ایک گشتی خط اس ہدایت کے ساتھ بھیج چکے تھے کہ وہ ہندی کے بجائے ہندوستانی کا استعمال کیا کریں. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۰۹). (ب) امث. **حکم یا پروانہ جو گشت کرایا جائے ، سرکلر**. ۱۲۹۵ ہجری میں اس گشتی کے مطالب کسی قدر وسیع کیے گئے. (۱۸۸۰ ، جریدہ (سرکاری اخبار) (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۲۰)). میں نے گزشتہ سال بار بار تاکید کی تھی اور گشتی بھی جاری کی تھی. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، خطوط عبدالحق ، ۱۵۸). [گشت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بانْ امذ.
رات کے گشت کا سپاہی ، چوکیداری یا نگہبانی کرنے والا ، سنتری.

اتنے میں سر پر گشتی بان ترسنگا آن بجاتا ہے
کیا قہر ہوا ہے کیا کہیے ، اس بات پہ رونا آتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

سر میں چکر آنکھ میں گردش نہ دل میں اضطراب
کوئی گشتی بان نہ دربان ہے نہ صاحب خانہ ہے

(۱۹۰۷ ، مخزن (ثاقب) ، دسمبر ، ۴۷). [گشتی + بان ، لاحقۂ صفت].

ـــــ پولیس (ـــــ و مج ، ی مع) امث.
رات میں گشت کر کے پہرہ دینے والی پولیس. گشتی پولیس کی سیٹی بجی اور ایک موٹر نے میرا راستہ روک لیا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۲۵۲). [گشتی + پولیس (رک)].

ـــــ مُراسْلَہ (ـــــ ضم م ، سک س ، فت ل) امذ.
وہ مراسلہ جسے تمام متعلقہ لوگوں کے نام جاری کیا جائے ، سرکلر. اس زمانہ میں آپ نے ایک گشتی مراسلہ جاری فرمایا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۱۵). چند گشتی مراسلے نظر سے گزرے ہیں جن میں اردو کو ذریعۂ اظہار بنانے پر زور دیا گیا تھا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۸۰). [گشتی + مراسلہ (رک)].

ـــــ مَکّھی (ـــــ فت م ، شد کھ) امث.
خاندان سرفیڈی (Syrphidae) کی مکھیاں جنہیں عام اصطلاح میں گشتی مکھیاں (Hover Fly) کہتے ہیں ، چمکیلے رنگوں کی ہوتی ہیں (حشریات ، ۱۰۹). [گشتی + مکھی (رک)].

ـــــ مَنْڈَلی (ـــــ فت م ، سک ن ، ڈ) امث.
گھوم پھر کر تماشا دکھانے والی کمپنی ، جگہ جگہ تماشے دکھانے والے لوگوں کی جماعت. وقتے وقتے سے کوئی گشتی منڈلی آ جاتی اور پنڈال میں تماشے کا انتظام کرتی. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۰). [گشتی + منڈلی (رک)].

ـــــ نوٹ (ـــــ و مج) امذ.
کستی مسافر کے حق میں بنک یا کمپنی وغیرہ کا چیک جو کسی اور شہر یا ملک میں بھنایا جا سکے۔ سفر میں کستی نوٹوں سے آرام ملتا ہے۔ (۱۸۸۹ ، کلکشت فرنگ ، ۵۶)۔ [کستی + نوٹ (رک)]۔

کُشْتِیا (فت ک ، سک ش ، کس ت) امذ.
چوکیدار ؛ روند ؛ محصول اکٹھا کرنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [کشت + یا ، لاحقۂ فاعلی]۔

کَشْتِیات (فت ک ، سک ش ، کس ت) امث ؛ ج.
رک : کشتی کی جمع ، سرکلرز ، گشتی مراسلے۔ ابھی تک ... کوئی ایسا حکم جاری نہیں ہوا ہے جس کی رو سے وہ کشتیات کے جاری کرنے کے مقتدر سمجھے جائیں۔ (۱۸۹۶ ، ہدایات متعلقہ حسابات (مقدمہ) ، ۳)۔ نواب عزیز جنگ (مرحوم) نے محکمہ مال گزاری کے کشتیات کی ایک جلد بھیجی۔ (۱۹۰۵ ، وقار حیات (تمہید) ، ۳)۔ [کشتی + یات ، لاحقۂ جمع]۔

گُشْٹ (گُشْٹی) (ضم گ ، سک ش) امث.
انجمن ، جلسہ ، مجمع ؛ سازش ، گٹھ جوڑ (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : गोष्ठी]۔

گُشْن (ضم گ ، سک ش) امذ.
نر حرما سے مادہ حرما کا حمل (معیار فصاحت ، ۱۷۹)۔ [ف]۔

گَف (۱) (فت گ) صف ؛ امذ ؛ غف.
موٹا ، گاڑھا ، خوب ٹھونک کر بنا ہوا (کپڑا)۔ ایک طرح کا ریشمی کپڑا نہایت گف اور مضبوط بنتا ہے۔ (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰)۔ حضرت عائشہ نے اوس کو چاک فرما کر گف کپڑے کی اوڑھنی اون کو اوڑھائی۔ (۱۹۰۶ ، خالہ داری (معیشت)، ۳۲۰)۔ گف کپڑا تنا ہوا باندھ کر اس طباق یا کپڑے پر پتے یا پھول رکھے جائیں۔ (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۱۲۵)۔ [غف (رک) کا ایک املا]۔

گَف (۲) (فت گ) امذ.
رک : گپ.

وقت کچھ بچتا تو وہ ہوتا گروکی میں بسر
گپ ، کیل ، گف ، گرو گنٹ گھر کے اندر کھیلنے
(۱۹۲۳ ، تحفۂ شریف (ق) ، بلدیب بھاٹوی ، ۲۰)۔ [گپ (رک) کا مخفف]۔

گُفا (ضم گ) امث.
پہاڑ کے بیچ کی جگہ ، گپھا ، غار ، چھپنے کی جگہ۔ نیپلس کے قریب ایک کوہ ہے جس کو گروٹو آف ڈوگس کہتے ہیں (یعنی کتوں کی گفا)۔ (۱۹۱۵ ، رموز فطرت ، ۹۳)۔ [گپھا (رک) کا بگاڑ]۔

گُفْت (ضم گ ، سک ف) امث.
۱. کہنا ، ذکر کرنا ، بیان کرنا ، عموماً تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گفت و شنید ، بات چیت۔

خاوند آپ را کہے درویش کی آن
جو دل میں درویش گفت ہیں سو حق لیوے مان
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۶)۔

گفت غلامانہ شیوہ بوالہوسوں کا
دلبر مسکیں کلاہ حدعہ نما ہے
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۲۰)۔ ۲. بات ، بات چیت ، لفظ (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت)۔ [ف : گفتن (کہنا) کا ماضی و حاصل مصدر]۔

ـــــ گو (ـــــ و مج) امث ؛ نیز : گفتگو.
بات چیت

مبارک شب قدر سی نیک رات
مجے گفت گو تہا مرے دل سات
(۱۶۲۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۲۲)۔ [رک : گفت + گو ، ف : گفتن - کہنا سے امر]۔

ـــــ و شُنُود (ـــــ و مج ، ضم ش ، و مع) امث.
رک : گفت و شنید جو زیادہ مستعمل ہے۔ گفت و شنود کے بعد جو رقعہ آیا تو بس اس کے یہی معنی ہیں کہ منظور کر لیا۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۳۱)۔ فریقین میں گفت و شنود ہونے لگی۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۸)۔ [گفت (رک) + و (حرف عطف) + شنود ، ف : شنودن - سننا ، کا حاصل مصدر]۔

ـــــ و شُنِید (ـــــ و مج ، ضم ش ، ی مع) امث.
۱. آپس میں کہنا سننا ، بات چیت ، گفتگو ، ذکر اذکار۔

پڑھو سب کر کے ترک گفت و شنید
فاتحہ یاسہ سورۂ توحید
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳)۔

اسی کی نظر سے ہے ہر سب کی دید
اسی کے سخن پر ہے گفت و شنید
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۸)۔

صاحب معاف کیجیے میرا کہا سنا
آ جائیے نہ غیر کی گفت و شنید پر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۷۰)۔ آپس میں گفت و شنید بات چیت مثلاً عشقیہ سب انگریزی زبان میں کرنا ان کو بھاتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۰۱)۔ جن امور پر وہ گفت و شنید کریں گے ان میں پاکستانی ترمیم کا رویہ بھی ایجنڈے میں شامل ہے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۳۲)۔ ۲. تکرار ، بحث ، سوال جواب۔

سب کام اپس کے سوتی کے حق کو لجت ہیں
یہ ہے تمام مقصد گفت و شنید یاں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۱)۔

نہیں اس میں کچھ جائے گفت و شنید
کہ سرب بھی ہے مثل سوپت وحید
(۱۸۵۲ ، مثنوی جلوۂ اختر ، ۳)۔ ایک نے دوسرے کو ملامت کی اور بہت گفت و شنید کے بعد ملاقات ہوئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۷)۔ تیرہ سو برس تک ہم گفت و شنید یہ بحث و نزاع ، یہ اختلاف آرا ہوتا رہا۔ (۱۹۰۱ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۳۲)۔ باقی پنکی گفت و شنید بھی ہوتی رہی۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۲۰)۔

۲. (قدیم) رونق ، چہل پہل.

عشق تو ہے کُل عالم کی کلید
عشق ہی پر سبکی ہے گفت و شنید

(۱۸۰۲ ، رمزالعاشقین ، ۴۴). [گفت (رک) + و (حرف عطف) + شنید ، ف : شنیدن - سننا کا حاصل مصدر].

گُفتار (ضم گ ، سک ف). (الف) امث.

۱. **بول چال ، گفتگو ، کلام.**

ہر ایک ملک میں ایک رفتار ہے
ہر ایک قوم میں ایک گفتار ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).

سخن کو دی جس کی گفتار تھے
اچھل کر بڑے آدمی ٹھار تھے

(۱۶۰۵ ، قطب مشتری ، ۱۶).

شکر کر توں سدا گفتار میرا   ہیر کا کرم کر بازار میرا

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵).

سہلیاں جب تلک مجھ سوں نہ بولیں گی ولی آکر
مجھے تب لگ کسی سوں بات اور گفتار کرنا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۴).

کبھی رفتار کی ، تلخیٔ گفتار
تس اوپر کھینچ کر ہر اک نے تلوار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۱۳).

متن گفتار تبسم اوس کا شرح اوس کی ہے تکلّم اوس کا (۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (صفیر بلگرامی) ، ۲ : ۶۴۱). رفتار گفتار ان کی امیرانہ شان کی گواہی دیتی ہے. (۱۹۲۸ ، خونی بھید ، ۴۷). مجھے یہ نوجوان اپنی رفتار ، گفتار اور اطوار کے لحاظ سے آپ کا ہم کالہ نظر آیا. (۱۹۹۴ ، آتش چنار ، ۳۷۱). ۲. **گویائی ، تکلم.**

ہو سکے کب تیری قدرت کا بیاں
عاجز اب اتنی جا مری گفتار ہے

(۱۸۳۷ ، خارق الاسرار ، ۲).

ناز ہے طاقت گفتار پہ انسانوں کو
بات کرنے کا سلیقہ نہیں ناداں کو

(۱۹۰۴ ، بانگِ درا ، ۲۰۲). ۳. **بات ، قول.**

عجب کیا معجزہ بھی انکار او
کہہ جھوٹ ہے اس کا گفتار ہو

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۹).

پھر لے کے چلے رن کو اوسے سید ابرار
میدان میں پہونچے تو لگے کرنے یہ گفتار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۳۵).

ذکر دشمن پہ کیوں بُرا مانا
کوئی گفتار ہے کہ گالی ہے

(۱۹۱۰ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۱). ۴. **کتاب کا باب ، خاص مضمون ، حکایت وغیرہ** (پلیٹس). ۵. **رسمی تقریر یا تنبیہ آمیز خطبہ** (انگ : Allocation) (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۵۶). ۶. گالی کا مرادف ، جیسے : گالی گفتار بھاڑے گالی گلوچ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۷. مرکبات میں جزو دوم کے طور پر مستعمل جیسے : تلخ گفتار ، شیریں گفتار وغیرہ. مصنف پریشاں گفتار نے یہ کتاب خاص اس غرض سے لکھی ... کہ یہ نادر کتاب درس نسواں میں اُستانی کے کام دے. (۱۹۰۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۱۹). [گفت (رک) + ار ، لاحقۂ کیفیت و حاصل مصدر].

---بھول جانا محاورہ (قدیم).

خاموش ہو جانا ، چپ ہو جانا ، لاجواب ہو جانا ، گویائی سلب ہو جانا.

یوں آبرو بناوے دل میں ہزار باتیں
جب روبرو ہو تیرے گفتار بھول جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۸).

---دل میں جَذب ہونا محاورہ.

بات کا دل میں اتر جانا ، بات کا دل پر اثرانداز ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---کا غازی امذ.

صرف بات کرنے والا ، منھ سے بہت کچھ کہنے والا یعنی عملاً کچھ نہ کرنے والا.

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا کردار کا غازی بن نہ سکا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۳۳۶). فوق صاحب صرف گفتار کے غازی نہ تھے بلکہ وہ بے زبان مظلوموں کی ترجمانی کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے. (۱۹۸۷ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۹۵).

---میں آنا محاورہ.

بولنا ، بات کرنا ، گفتگو کرنا.

حسن بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں ، کالبد صورت دیوار میں آوے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

گفتار میں آئے جو وہ لعل گہر افشاں
دیوانے سماعت ابھی ہو جائیں زرافشاں

(۱۹۳۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۳۲).

---نکالنا محاورہ.

بات کا آغاز کرنا ، ذکر چھیڑنا.

چُبھتی ہے جو نشتر کی طرح دل میں امیر آہ
ناسخ نے وہی چھیڑ کی گفتار نکالی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۶۴).

گُفتاری (ضم گ ، سک ف). (الف) امث.

کہنا ، بولنا ، باتیں کرنا.

دمدم ہے تلخ گفتاری زیادہ
پھر نہ فالودہ نہ یہ پھنا ہے یاد

(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۱۱). گویائی ہی کی علامت اگرچہ بظاہر اس تیز کلامی اور پر گفتاری کے بالکل برعکس ہے ، مگر اکثر ... مریض بالکل خاموش رہتا ہے. (۱۹۳۵ ، نفسیات جنوں ، ۸۱). (ب) صف. گفتگو کا ، بات کرنے کا ، بول چال کا. نیز عربی میں

...نتاری قابلیت میں اضافہ کرنے کے لیے عراق پہنچا (۱۹۶۹ء ، سائنس اور فلسفہ کی تحقیق ، ۲۰۰)۔ [گفتار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت]۔

گُفْتْگُو (ضم گ ، سک ف ، ت ، و مع) امث ۔ (سوگفت گو.)
۱. بات چیت ، بول چال ، تقریر ، کلام۔

ہر یک طرف جا کر کیا جستجو
کیا ہر کسی تھی اُنے گفتگو
(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۳۰۸)۔

بیانِ عشق کی بیہودہ گفتگو مت کر
نہیں سراج یہ قصہ تمام ہونے کا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۵۳)۔

گفتگو صاف عجب رکھتی ہے قائم (تو نے)
گرچہ ہیں شعر کے واقع میں سب اقسام لذیذ
(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۵۰)۔

شعر میرے ہیں گو خواص پسند
پر مجھے گفتگو عوام سے ہے
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۵۳۳)۔

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۳۱)۔

زمانہ دیکھے گا جب مرے دل سے محشر اُٹھے گا گفتگو کا مری خموشی نہیں ہے ، گویا مزار ہے حرفِ آرزو کا (۱۹۰۸ء ، بانگِ درا ، ۱۳۵)۔

نہ ٹھہرا گیا حرفِ مطلب پہ عاصم
بہت موڑ آئے گئے گفتگو میں
(۱۹۸۸ء ، آنگن میں سمندر ، ۱۲۸)۔ ۲. شک ، شبہ ، کلام۔

اب کی وفور عشق ستم میں ہے گفتگو
مومن وہ لب پہ ہائے خدایا نہیں ہنوز
(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۹۷)۔

نہ قید شرع باقی ہے نہ آزادی کی ہے کچھ حد
نہیں کچھ گفتگو اس باب میں یہ ٹھیک ہے یا بد
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۷۶)۔ ۳. چرچا ، تذکرہ۔

ممنون زباں عمرہ سے کل اس نے کیا کہا
ہے میرے ہم زبانوں میں کچھ گفتگو ہنوز
(۱۸۴۴ء ، ممنون (فرہنگ آصفیہ))۔ ۴. حجت ، تکرار ، بحث۔

ہر ایک کا طرف کیں جائے گا اس میں گفتگو کیا ہے
خدا آباد رکھیے لازم ہیں میکدے کو قفل کو
(۱۸۷۸ء ، آغا حسن ، د ، ۱۰۸)۔ ۵. تامل ، ہچکچاہٹ۔

ہمیں نہیں کعبہ جانا آرزو ہے
یہ جدھتے میں کدھے کی گفتگو ہے
(۱۸۸۰ء ، گل عجائب (پروانہ ، ضیاءالدین) ، ۳۳)۔ شیخ ناسخ بلا گفتگو استادالاساتذہ مانے جانے کا استحقاق رکھتے ہیں (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۵۳)۔

ہم نے یہ مانا نہیں دشوار کچھ ترکِ وفا
گفتگو تو صرف اس میں ہے کہ ہم اپنا کریں

(۱۹۰۹ء ، دُرِ شہوار بے خود ، ۳۰)۔ ۹. (تصوف) اشارات محبت الگیز (مصباح التعرف ، ۲۰۹)۔ اف ؛ کرنا ، ہونا۔ [رک : گفت + گو ، ف ؛ گفتن ـ کہنا ، سے امر]۔

ـــــ آنا محاورہ۔
بات چیت ہونا ، تکرار ہونا ، حجت ہونا۔

وو نکٹ قوتاں سر آئی گفتگو — جدھر و تلوار پکڑی روبرو
(۱۷۰۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰)۔

لوگ سمجھانے لگے یہ دل نہیں تکرار کا
گفتگو اون سے مری روز شمار آنے کو تھی
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۵۹)۔

ـــــ بڑھنا محاورہ۔
۱. حجت ہونا ، تکرار ہونا ، بات بڑھنا ، تُو تُو میں میں ہونا۔ دو اصحاب میں گفتگو بڑھی یہاں تک کہ کشت و خون پر تیار ہوئے (۱۸۶۳ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۳۹)۔

فرق آ جانے کا دیکھو عاشقی میں پیار میں
گفتگو بڑھ جانے کی خاموشی اقرار میں
(۱۹۰۷ء ، دفتر خیال ، ۸۳)۔ ۲. دیر تک بات چیت ہونا ، بات چیت کا طول کھینچنا۔

کبھو دیا روز کے آنے نے ملاقات کا لطف
گفتگو بڑھ گئی باقی نہ رہا بات کا لطف
(۱۸۵۷ء ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ۳۳)۔

ـــــ پڑنا محاورہ۔
(کسی سے) بات چیت یا کلام ہونا ، واسطہ پڑنا ، پالا پڑنا ، آمنا سامنا ہونا ، مقابل ہونا ، روبرو ہونا۔

نہیں ہونے عام کے روبرو ہیں قبلہ خاص ہے آرزو
کہ خدا کرے پڑے گفتگو کسی پیر مرشد دیر سے
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۶۶)۔

ـــــ پیشہ (ـــــ ی مج ، فت ش) صف ، امذ۔
خوش بیان ، باتونی ، گپ ہانکنے والا ، وہ شخص جو محض باتیں کرے عملاً کچھ نہ کرے۔

بہت ہیں ہم ہیں یہاں لوگ گفتگو پیشہ
ہے اُن کا صرف یہی کاروبار تیز چلو
(۱۹۸۹ء ، اس شہر خرابی میں ، ۴۸)۔ [گفتگو + پیشہ (رک)]۔

ـــــ چھیڑنا محاورہ۔
ذکر شروع کرنا ، بات چھیڑنا۔ نعیم معانقہ کے بعد بیٹھ گیا اور فوراً معاملہ کی گفتگو چھیڑ دی۔ (۱۹۳۳ء ، بد قدرت ، ۸۱)۔

ـــــ درمیان آنا محاورہ۔
بات چیت ہونا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔

ـــــ طراز (ـــــ فت ط) امذ۔
رک : گفتگو پیشہ ، باتونی۔ کئی لوگ محض گفتگو طراز ہوتے ہیں (۱۹۷۵ء ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۳۰)۔ [گفتگو + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا سے اسم فاعل]۔

ـــ ماننا محاورہ (قدیم)۔
رک : **بات ماننا**۔

سودا کبھی نہ مانیو واعظ کی گفتگو
آوازۂ دہل ہے خوش آیند دور کا
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱۰۰ : ۳)۔

ـــ منڈھے چڑھنا محاورہ۔
بات آگے بڑھنا ، بات چیت کا فائدہ ہونا یا نتیجہ نکلنا ، گفتگو سے مقصد حاصل ہونا۔ ایک خاص ایلچی سہاراجا کو پاکستان سے الحاق پر آمادہ کرنے کے لیے سرینگر آیا لیکن اس کی گفتگو منڈھے نہیں چڑھی۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۳۹۲)۔

ـــ میں رہ جانا محاورہ۔
بول نہ پانا ، بات چیت میں مخالف سے شکست کھا جانا

زبانِ تیغ سے کب گفتگو میں رہ جاتا
میں کوئی خون کا قطرہ نہ تھا کہ بہہ جاتا
(۱۹۱۷ء ، رشید لکھنوی (مہذب اللغات))۔

گُفتن (ضم گ ، سک ف ، فت ت) ف م۔
کہنا ، بات کرنا۔ گو (ف) (امر ہے گفتن (= کہنا) سے)۔ (۱۹۲۱ء ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷)۔ [ف]۔

ـــ آسان ، کَرْدَن مُشکل کہاوت۔
کہنا آسان ہے کرنا مشکل۔ یہ بات کہنے میں تو بہت صحیح معلوم دیتی ہے مگر عمل میں نہایت مشکل ہے گفتن آسان کردن مشکل۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۳۲)۔

گُفتنی (ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف۔
کہنے کے لائق ، قابل بیان (ناگفتنی کے مقابل)۔

حال بد گفتنی نہیں میرا ۔۔۔ تم نے پوچھا تو مہربانی کی
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۸۰)۔

گفتنی حال نہیں ہے اپنا ۔۔۔ کچھ عجب رنگ رہا کرتا ہے
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۲ : ۳۰۶)۔

افسوس بے شمار سخن ہائے گفتنی
خوفِ فسادِ خلق سے ناگفتہ رہ گئے
(۱۹۲۹ء ، معارفِ جمیل ، ۱۷۸)۔ باز لوگ ناگفتنی کو بھی ازراہ بے تکلفی گفتنی بنا ڈالتے ہیں۔ (۱۹۸۳ء ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۰۵)۔ [گفتن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گُفتہ (ضم گ ، سک ف ، فت ت) صف۔
کہا ہوا۔

جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشکِ فارسی
گفتۂ غالب ایک بار پڑھ کے اسے سنا کہ یوں
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۷۸)۔ اگر ہم گفتہ شاعر سے صرف نظر کر کے محض شاعر کے طرزِ گفتگو پر اپنی توجہ مبذول کریں تو ہم شاعری کو اس کے اخلاقی مضمون سے عاری کر دیں گے (۱۹۶۸ء ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۸۱)۔ [ف : گفتن (رک) سے اسم مفعول]۔

گِفٹ (کسر گ) امذ (شاذ)۔
تحفہ ، سوغات۔ میں اس خوشی میں صفیہ کو ایک سکوٹر کا گفٹ دینا ہوں۔ (۱۹۹۳ء ، کپاس کا پھول ، ۱۵۵)۔ [انگ : Gift]۔

گکھڑ (فت گ ، شد کھ بفت) امذ۔
راجپوتوں کی ایک نسل یا اس کا کوئی فرد۔ چند گکھڑ جن کی قوم کی کثرت اور غارت گری کا شہرہ اس زمانے میں بڑے زور شور پر تھا ، رات کو خیمہ پھاڑ کر چپکے سے اندر گھس گئے۔ (۱۸۸۳ء ، قیصر ہند ، ۲ : ۲۸)۔ [مقامی]۔

گِگ (کسر گ) امث (شاذ)۔
دو پہیے والی ہلکی گھوڑا گاڑی ، ٹم ٹم۔ شرما نے نئی گگ بنوائی ہے پرسوں ہی وہ کارخانہ سے تیار ہو کر آئی۔ (۱۹۱۲ء ، راج دلاری ، ۳۸)۔ علامہ اقبال نے ایک گگ رکھی ہوئی تھی وہ خود ہی اس گگ کو ہائی کورٹ تک لے جاتے تھے۔ (۱۹۷۷ء ، اقبال کی صحبت میں ، ۱۳)۔ [انگ : Gig]۔

گگرا (فت گ ، گ نیز سک گ) امذ۔
پیتل ، تانبے یا کانسی وغیرہ کا بنا ہوا بڑا گھڑا۔ چند پریاں دو درگوش مرصع پوش ظاہر ہوئیں ہاتھوں میں بجھاریاں اور گگرے پُر از مشک و گلاب لیے تھیں۔ (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۴۳۴)۔ وہ دوسرے لوٹے میں ایک پیتل کے گگرے سے جو الگ رکھا تھا ، پانی لے آیا۔ (۱۹۱۳ء ، چھلاوہ ، ۲۸)۔ دو تین مٹی کے گھڑے تھے ، ایک لوہے کا گگرا تھا اور چولھے کے پاس ایک توا ، ایک پھکنی ، ایک مٹی کی ہانڈی۔ (۱۹۶۵ء ، کانٹوں میں پھول ، ۱۱۱)۔ [گگر (گاگر (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

گگری (فت گ ، گ نیز سک گ) امث۔
گگرا (رک) کی تصغیر ، چھوٹا گھڑا۔ جی ہاں ہوٹلیں برتن گھڑے اور گگری اور آفتابے اور لوٹا ٹوٹا پھوٹا ہے۔ (۱۸۹۳ء ، بست و ۲۴)۔ اس نے کاندھے سے پانی کی گگری اتار کر ایک طرف رکھ دی۔ (۱۹۳۱ء ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ۲۰۳)۔

اگرچہ آنچل ڈھلک گیا ہے اگرچہ گگری چھلک رہی ہے
مگر ذرا مڑ کے دیکھتی جا ، کسی کا دل بھی چھلک رہا ہے
(۱۹۵۸ء ، فکر جمیل ، ۱۸۳)۔ [گگر (گاگر (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تصغیر]۔

ـــ دانہ ، سود اوتانا کہاوت۔
پیٹ بھر کھانا ملنے سے غرور ہو جاتا ہے ، خوش حالی سے تکبر پیدا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

گگریا (فت گ ، گ نیز سک گ ، کسر ر) امث۔
رک : **گگری ، چھوٹی گاگر**

حق یقین کی سا گر کھینچے بھرم گگریا پھوٹنے
مولی مرشد موہے توں بابے جو من سے من چھوڑنے
(۱۶۵۴ء ، گنج شریف ، ۱۰۹)۔

میں ری سجریا ، رس کی گگریا ، کل گاؤں کے میلے میں
دور دیس کا اک پردیسی تجھ پر تن من وار گیا
(۱۹۶۵ء ، چاندنی کی پتیاں ، ۲۰۷)۔ [گاگر (رک) کی تخفیف]۔

کٹک کٹک (فت ک ، سک ٹ) امث.
(ہرنالے وغیرہ میں) پانی کے بہنے کی آواز.
بجھے دے جام سے ساقی گرجتے ہیں اودھر بادل
اودھر کونٹھوں کے پرنالے بھی کرتے شور کٹک کٹک ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۸). [حکایت الصوت].

کُکّل (ضم ک ، شد بضم ک) امذ.
ایک درخت نیز اس کا گوند جو خوشبودار ہوتا ہے ، گوگل (لاط : Amyris Agallochum) (پلٹس ؛ جامع اللغات). [گُوگل (رک) کی تخفیف].

گُگلی (ضم گ ، سک گ) صف (شاذ).
(کرکٹ) وہ گیند جو بظاہر آف کی طرف مڑنے والی ہو مگر لیگ وکٹ کی طرف مڑ جائے. مشتاق احمد نے .... انگریز بیٹسمینوں کو اپنی لیگ اسپن گگلی بولنگ کا شکار بنایا. (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ اگست ، ۵). [انگ : Googly].

گگن (فت گ ، گ) امذ.
۱. آسمان ، فلک.
گگن سکلا ابر بھرے　　توجے بھی تابید کرے
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۷)).
وو موتی گگن کے سو تارے ہوئے
وو سیس پھول سارے ستارے ہوئے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، ۵ ، ۵۷).
دیپے من اُن کا جوں گگن دیپے سورج جگ تاپ سوں
ہے کوئی تارا روپ جو من میں چنترے ہیں علی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۸).
گگن کے اگن پر نہ تارے دسیں
اوتھے جی کے لوکاں سو سارے دسیں
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹).
جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے نزدیک
ہو کر خجل سُرج نے لیا ہے گگن میں جا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷).
وو آہیں ضبط کی ہیں عشق میں تیرے ہم اے ظالم
کہ جن کے نام کی صولت سے جوں بادل گگن پھٹتا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹).
گگن پر چڑھ کے پھر جھپٹا اوسے یوں
کہ لے کر ڈال دیوے مار عکوں
(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۱۵).
تو ہے نا کی؟ چھوڑ یہ نا کی بن ، تیسے پاؤں جوتے جانا من وہ جھکا گگن ، وہ جھکا گگن ، وہ جھکا گگن ، وہ جھکا گگن (۱۹۶۵ ، سرود و خروش ، ۹۹). گگن پیلا ، آکاش تھراتا اور ابر پر حرکت ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مُکھ ، ۵). ۲. کرۂ ہوا ، فضا ، لہر ، موج ؛ پانی کا اُچھلنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [س : गगन].

---کے بیچے والی مُرغی امث.
مراد : سات سہیلیوں کا گچھا ، پروین ، عقد ثُریا (جامع اللغات).

---کھیلنا محاورہ.
لہروں کا اونچا اُٹھنا ، پانی کا اٹھ کر موجیں مارنا ، نہایت اونچا اُچھلنا. سہیں کے دریا ہیں ، جو گگن کھیلتے اور اٹکھیلیاں کرتے ہمارے سامنے سے گزر رہے ہیں. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) افادات سلیم ، ۲۰). ندی پُرشور اوپرے پانی کی وجہ سے گگن کھیلتی اور کنارے دھوتی ہوئی چل رہی تھی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۱۰).

---ہونا محاورہ.
بہت بلند ہونا ، اونچا ہونا ، تارا ہو جانا (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

گل (۱) (فت گ) امذ.
۱. مچھلی پکڑنے کا کانٹا ، بنک.
یاد تیری بھواں کی مجھ دل میں
جیوں مچھی کے گلے منیں ہے گل
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۸). مچھلی گل بھی کانٹے کا کوشت نوش کرتی ہے نہیں جانتی کہ اس سے مری جان معرض ہلاکت میں پڑے گی. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۹۳). گل کے ڈالتے ہی بہت سی مچھلیاں پانی کے اندر گوشت کے گرد جمع ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۲ ، ربیع ہدایت ، ۱۱۰). فی زمانہ جس طرز پر ہمارے ماہی گیر گل جال بناتے ہیں وہ نامکمل ہونے کی وجہ سے زیادہ موثر نہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، ۳۱). ۲. گلا (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گل پھولا ، گل تکیہ وغیرہ (نوراللغات). [س : गल].

---پٹا (---فت پ ، شد ٹ) امذ.
گال کی ہڈی ، گال کی ہڈی بیٹھ جانا (جامع اللغات). [گل + پٹا (مقامی)].

---پھٹاکی (---فت پھ) امث.
۱. شیخی مارنا ، ڈینگ مارنا ، لاف زنی (پلٹس ؛ جامع اللغات). ۲. جھوٹ (جامع اللغات ؛ پلٹس). ۳. غرور ، تکبر (جامع اللغات ؛ پلٹس). ۴. کلہ درازی ، زبان درازی (جامع اللغات ؛ پلٹس). ف : کرنا ، ہونا. [گل + پھٹ (پھٹنا کی تخفیف) + ک لاحقہ صفت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُھولا (---و مع) صف مذ.
وہ جس کے گال پھولے پھولے ہوں ، گل پُٹّا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + پھولا (پھولنا (رک) کا ماضی بطور صفت مذکر].

---تکیہ (---فت ت ، کس ک ، فت ی) امذ.
وہ چھوٹا تکیہ جو عموماً امرا بستر پر گالوں کے نیچے رکھتے ہیں. فرش پر بے پروائی سے بیٹھے ہوئے مرشِد کو میرے گل تکیہ کو پیار کر رہے تھے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۰۳). نرم گل تکیے ہوتے تا کہ کروٹ سے لیٹنے میں گالوں کے نیچے رہیں. (۱۹۲۶ ، عبدالحلیم شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۱۲۱). گل تکیہ الگ الگ لکھا جائے. (۱۹۷۴ ، اردو املا ، ۲۷). [گل + تکیہ (رک)].

---**کٹ** (---فت ک) صف.
وہ شخص جس کا کسی نے گال کاٹ کھایا ہو ، جس رُخسار پر نشان ہو ، رُخسار گزیدہ (فرہنگ آصفیہ). [گل + کٹ (کاٹ (رک) کی تخفیف)].

---**مُچّھا** (---ضم م ، شد چھ) امذ (ج : گل مچھے)
رک : گل مچھے. الف سے ہی لکھے جائیں گے ... گل مچھا. (۱۹۷۰ ، اردو املا ، ۱۰۰). [گل + مچھ (موچھ (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ تکبیر و نسبت].

---**مُچّھے** (---ضم م ، شد چھ) امذ ؛ ج.
مردوں کے وہ بال جو ٹھوڑی کے بال منڈوانے کے بعد رخساروں پر چھوڑ دیتے ہیں. ہندو اکثر ڈاڑھی منڈواتے ہیں اور مونچھیں رکھتے ہیں اور بعضے گل مچھے رکھتے ہیں. (۱۸۳۳ ، تذکیرالاخوان ، ۲۲). تفصیل سناتے وقت مجھے اتنا یاد آیا کہ چور کے گل مچھے تھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۹۸). [گل + مچھ (موچھ (رک) کی تخفیف) + ے ، لاحقۂ جمع و نسبت].

---**مُونْچھیں** (---و مع ، غ ، ی مج) امث ؛ ج.
لمبی لمبی اور بھری ہوئی مونچھیں جو سنوارنے کے بعد گالوں تک آتی. منہ کے دونوں طرف لمبی لمبی گل مونچھیں لٹکتی تھیں. (۱۹۵۸ ، قلبی برفستان (ترجمہ) ، ۹). [گل + مونچھ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

گل (۳) (فت گ) امذ
۱. گلا (رک) کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.

عجوں سو میرا نام ہے وحشی توں سچ سوں رام ہیں
اس سکھ الکھ مجھ دام ہیں تک بیچ میں گل باہیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

چوما لیا ادھر پر اسے جب لگا کے گل
کہنے لگی سفل کی یہی ریت ہے اری

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۰).

گل میں حمایل ہے سو اس کا ہے مرد
جو ہے مقاماتِ ولایت میں فرد

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۲ : ۲۲).

ہاتھ پکڑ کر اس کا گھونٹا
جس کی پڑا اسی گل گونٹا

(۱۸۵۱ ، موزک سمجھانے ، ۵). ۲. پھانسی ، پھندا ، سولی

کس کو قتل کیا ہم نے کیا سودائے گیسو میں
بہانے گل کے دینے کی وہاں دن رات کونسل ہے

(۱۸۷۲ ، عاشق (والا جاہ) ، فیض نشان ، ۱۹۸).

---**باز** صف.
۱. (مرغ بازی) وہ مرغ جو حریف کے گلے پر ان مارنے کا عادی ہو ، گلا باز (اپ و ، ۸ : ۲۲۰). ۲. بڑا شاطر ، چالاک. اے حضور یہ گلباز ہے ، دور دور کے چور اس کا نام سنیں تو کان پکڑیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۰۹). [گل + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا ، تماشا دکھانا].

---**باہی / بانْہی** امث ؛ رک : گل بہی.
گلے میں ہاتھ ڈال کر بھینچنے اور پیار کرنے کا عمل (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + باہ (بانہہ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**بوٹی** (---و مع) امث.
نرخرہ نیز معدہ اور انتڑیاں (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + بوٹی].

---**بَہیاں / بَیاں ڈالْنا** محاورہ.
محبت سے گلے میں باہیں ڈال کر لپٹانا ، پیار کرنا ، پیار سے گلے میں باہیں ڈالنا. بانکا سپاہیا تو مورا سیاں ، ڈالوں توپے گل بیاں. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۴۳).

---**بھنگ** (---فت بھ ، غنہ) امث.
گلے کا بیٹھ جانا ، آواز کا بیٹھ جانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + بھنگ (رک)].

---**پھاڑ** صف (قدیم).
گلا پھاڑنے والا ، گلا چیرنے والا.

نئے توڑ گل پھاڑ منڈ پھوڑ ہیں
ہوزن دھیر گرداں گھڑک چھوڑ ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۹). [گل + پھاڑ (پھاڑنا (رک) کا حاصل مصدر) بطور لاحقۂ فاعلی].

---**پھَڑا** (---فت پھ) امذ ؛ گلپھڑا (ج : گلپھڑے).
۱. مچھلی کے جبڑے سے ملا ہوا سر کے حصے کے پیچھے دونوں طرف سرخ رنگ کا کنگھی نما عضو جو پھیپھڑے کی جائے ہوتا ہے ، دریعہ (انگ : Gill). دریا میں یہ (تار یشدو) مچھلی موجود ہے اور جھینگے کے آلات جو اس کے ہر طرف کے گل پھڑوں میں ہیں وہ اتنے بڑے ہیں کہ نیچے کی سطح سے اوپر کی سطح تک پھیلے ہوئے ہیں. (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۹۸). ایک سلسلہ خون کو گلپھڑوں میں لے جاتا ہے. (۱۸۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۰۲). مچھلیاں گلپھڑوں سے ہوا لیتی ہیں. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ اپریل ، ۲). ڈنٹھل سے لے کر توپی کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ان کو گلپھڑے یا دریچے کہتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۲۸). ۲. پرندوں کی وہ کھال جو چونچ اور گردن کے نیچے لٹکی رہتی ہے. آپ کا بال کھا کر مقتول گلپھڑوں کو روئے گا. (۱۹۴۰ ، مضامین رشید ، ۳۱۸). ابتدا تاج اور گلپھڑوں پر گول گول سفید یا قدرے خاکی دھبے ہوتے ہیں. (۱۹۵۹ ، طبیب مرغی خانہ ، ۲۱۶). [گل + پھڑا (پھیپھڑا (رک) کی تخفیف)].

---**پھیڑ** (---ی مج) امث.
ایک متعدی مرض جس میں کان کے قریب واقع غدود پھول جاتے ہیں ، گلے کی گلٹی ، گردن کی گلٹی (نور اللغات). [گل + پھیڑ (رک)].

---**تاڑ** امث.
۱. کشتی کو کنارے کی طرف کھینچنے کی موٹی رسی (اپ و ، ۵ : ۱۳۲). ۲. بیلوں کے جوئے کی ایک اندرونی کیل (جامع اللغات). [گل + تاڑ (رک)].

---تنی / تھنی (۔۔۔فت ت) امث.

۱. بیلوں کی جوتنے کی رسّی جو جوئے میں بندھی ہوئی ہے اور بیلوں کو آپس میں جدا رہنے کے لیے باندھتے ہیں. ایک رسّی ... ہاتھ میں باندھ کر بیل یا بھینسے کی گردن میں لپیٹ دیتے ہیں اس کو گل تھنی کہتے ہیں (۱۸۸۰، توصیف زراعات، ۳۶). ۲. **گھوڑے کا وہ جبڑا جو گھوڑے کے منھ پر رہتا ہے** (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گل + تنی / تھنی (رک)].

---تھنی (۔۔۔فت تھ) امث.

(سواری و باربرداری) گھوڑے کے چہرے کے ساز کا وہ تسمہ جو جبڑے کے نیچے گھوڑے کے گلے سے ملا ہوا بندھا رہتا ہے (اے و، و : ۸۸). [گل + تھنی (مقامی)].

---جندرا / جندڑا (۔۔۔فت ج، غنہ، سک د) امذ.

۱. ہڈی ٹوٹے ہاتھ یا زخمی ہاتھ کو سہارا دینے کے لیے گلے میں باندھ کر لٹکانے والا رومال یا کپڑا وغیرہ. ہاتھ پر پٹی لپٹے گلجندڑے میں ہاتھ لٹکائے کھڑی تھیں (۱۹۳۱، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۶، ۱۹ : ۵). ۲. **(مجازاً) گلے کا ہار.** میرے رات دن کے ساتھی آ تو تو میرے گلے کا گل جندڑا ہے (۱۹۲۲، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی، ۱۱). ۳. **(مجازاً) سائے کی طرح ساتھ رہنے والا، ہمزاد** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. **بانک کا ایک داؤ.** بائیں طرف کے تیرہ پیچ یہ ہیں جوڑنگ ... گلجندڑا، پنکوڑا (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۳۳۹). گلجندرا کرے تو اپنا دایاں پاؤں آگے بڑھا کے اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کے اوس کے دونوں ہاتھوں میں بل دے کے پیچھے جا کر اوس کے داہنے ہاتھ کو گلے میں ڈال کے پیچھے کھینچے ہے اور ہاتھ کو چھری سے روکے ہے (۱۸۹۸، آئین حرب و قوانین ضرب، ۶۵). [گل + جندرا/جندڑا (رک)].

---جنڈری (۔۔۔فت ج، غنہ، سک د) صف.

(مجازاً) نالائق بیٹا یا بھائی یا رفیق (دریائے لطافت، ۸۱). [رک : گل جندرا (بحذف ا) + ی، لاحقۂ صفت و نسبت].

---جوٹ (۔۔۔و مج) امث ؛ ← گلجوٹ.

۱. (i) **وہ رسّی یا لکڑی جو دو بیلوں کو آپس میں جُتے رہنے کے واسطے باندھتے ہیں ؛ گل تھنی** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ii) **دو ہاتھوں کی ہتھکڑیوں کو ملانے والی رسّی یا زنجیر.** ستره ایک ہاتھ سے نہایے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں ہتھکڑی کی گلجوٹ ؛ اس پر سپاہیوں کی مار مار کر جلدی جلو جلدی (۱۸۸۰، تواریخ عجیب، ۱۲۲). ۲. **(مجازاً) گٹھ جوڑ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **(مجازاً) گلے کا ہار ؛ گلوگیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + جوتنا (حث (رک) کا ایک تلفظ اور املا)].

---جوڑ (۔۔۔و مج) امذ.

(معماری) اس اینٹ یا پتھر کو کہتے ہیں جو دیوار کے چہرے سے پشت تک پورا نہیں پہنچتا. کجوڑ اور بوڑے عرضے کے پتھر برابر لگائے جائیں (۱۹۰۸، رسالہ رڑکی جنائی، ۳۹). [گل + جوڑ (رک)].

---خپ (۔۔۔فت خ) امث ؛ ← گل خف.

۱. **بے جا بحث و تکرار ؛ رنجش آمیز گفتگو ، جھنجھٹ ؛ بلا ضرورت گفتگو ، تفریحی گفتگو.** ایک گھنٹے تک ان میں اور سیٹھ جی میں گلخپ رہی (۱۸۸۷، جام سرشار، ۲۱). رات بھر سیٹھ صاحب اور صاحب بہادر سے خدا جانے کس کس بدگمانی پر گلخپ رہی (۱۹۰۵، سجاد حسین، کایا پلٹ، ۲۰۶). ۲. **چیخ پکار ، گالی گلوچ ، طعن و تشنیع ، لاگ جھونک ، بحث و تکرار.** پھر ان میں کشتی اور گلخپ شروع ہوئی (۱۸۹۱، جغرافیہ طبیعی، ۱ : ۸۲).

ہم تو سمجھے تھے ہوئی آپ سے پوری گلخپ
رہ گئی غیر سے بارے ہوئیں بک بک ہو کر
(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۲ : ۵۵). کبھی قادیانیوں اور احراریوں میں گلخپ اور فوجداری ہوا کرتی ہے (۱۹۳۷، اشارات جوش، ۱۵۰). ۳. **بنوٹ کا ایک ہاتھ یا داؤ.** بنوٹ کے ہاتھوں کا نام نامی و اسم سامی علی لترک ال، خالی ال، گلنجے کی ال ... تل کٹ، گلخپ (۱۸۷۳، عقل و شعور، ۳۳۸). [گل + خپ ـ بی : کھپ ـ فساد، جھگڑا].

---خپ ہو گیا فقرہ.

لڑا بھڑا ، لڑ پڑا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---خف (۔۔۔فت خ) امث.

رک : گل خپ. اس نے گالی دی اور برا کہا آپس میں گل خف ہوئی (۱۸۸۰، گلستان، ۸۹). گاڑھے خاں کو آتا دیکھ کر آپس میں گل خف کرنے لگے اور دست و گریبان ہو گئے (۱۹۲۲، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی، ۱۰). [گل + خپ (پ مبدل بہ ف)].

---خور (۔۔۔و مج) امث ؛ ← گل کھور.

وہ حلقہ دار رسّی جو مویشیوں کے گلے میں ڈالتے ہیں.

دی ہے اندھیاری تیری آنکھوں پہ مقنع ہے کہاں
نہیں یہ ہار گلے بیچ ہے گل خور نے
(۱۷۸۰، سودا، ک، ۱ : ۳۰۷). [گل + خور (رک)].

---دینا محاورہ.

پھانسی دینا ، پھانسی کا پھندا ڈالنا ، گلا گھونٹنا ؛ کسی چیز کو کنڈی میں لٹکا دینا.

حلقہ ہائے موئے پیچاں سے بنا کر پھانسیاں
اس فرنگی زادہ نے کتنے ہی عاشق گل دیے
(۱۸۴۹، کلیات ظفر، ۲ : ۱۲۳).

گلے لگتے نہ فرنگی کے
واجب القتل ہیں تو گل دے گا
(۱۸۶۷، رشک (نوراللغات)).

کسی کو قتل کیا ہم نے کیا سودائے گیسو میں
ہمارے گل کے دینے کی وہاں دن رات کونسل ہے
(۱۹۷۲، عاشق (والا جاہ)، نقش نشان، ۱۹۸).

---ڈب کرنا ف م ؛ محاورہ.

گلے سے اُتر جانا ، کھا جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. **خوردبرد کرلینا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سَر (---فت س) امذ.
رک : **گل سری.**

سہاگن کا گل سر ازل تھے بندے ہیں
کہ افق کا پھندنا او بایاں یہ ساہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۶). گرو جی نے کہا پھر تو اپنے سہاگ (زیورات ، لچھا ، گلسر ، کنگھی وغیرہ) کو ایک صندوق میں بند کر. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۶۲۵). [گل + سر (سری (رک) کی تخفیف)].

---سَری (---فت س) امث ؛ = گل سری.
گلے کا ایک زیور جو (شادی شُدہ) عورتیں گلے میں پہنتی ہیں.

بیرم پیالہ پیکہ نوں نہ لاتی ہے کوکتکھڑی
دریا عشق میں تیر کر باندھے ہے اپ گل گسری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲).

کہ ایک اوس کے گلے میں گل سری تھی
خدا کے نور سیں او سب بھری تھی

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۳۰). [گل + سری = سِری].

---سُوا (---ضم س) امذ.
کان کے نیچے جبڑے کی ہڈی کے سرے پر نکلنے والا دُمبل جو ایک بیماری ہے ، کنسوا. گلسوا ... یہ ورم کان کی جڑ سے حلق تک ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰). ان متعدی امراض میں سے بعض بچوں کے امراض کہلاتے ہیں مثلاً : خسرہ ، کنسوئے/لا کڑا ، کاکڑا ، کالی کھانسی وغیرہ. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۳۵). [گل + سُوا (مقامی)].

---کا ہار ہونا محاورہ.
رک : **گلے کا ہار ہونا.**

یہ طُرّیں ہم سے اب بند زیب گل رو ، یاد رکھنا تم
کسو دن جھانجھ میں آہار ہو جاویں گے ہم گل کے

(۱۷۳۲ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۷).

درد کا گھر ہوا ہمارا دل — ہار گل کا ہوا گل سودا

(۱۷۶۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۰).

---کا امذ.
پھوڑا ، گلے کا پھوڑا ، خناق (جامع اللغات).

---کَٹ (---فت ک) امذ ؛ = گل کٹا.
(ہندو) جو شخص گلا کاٹے ، قاتل ، جانوروں کو ذبح کرنے والا شخص ، قصاب. اسم اور امر مل کر اسمِ فاعل ترکیبی کا اسی طرح کام دیتے ہیں جس طرح فارسی میں مثلاً ... گل کٹ. (۱۹۰۱ ، وضع اصطلاحات ، ۲۰۹). [گل + کٹ (کٹا (رک) کی تخفیف)].

---گاوا امذ.
(گلہ بان) پھکوڑنے اور مرکھنے مویشی کی گردن اور ٹانگ میں بندھی ہوئی رسی کی بیڑی جس کی وجہ سے وہ نہ بھاگ سکے اور نہ سینگ مار سکے (اپ و ، ۵ : ۸۸). [گل + گاو (۱) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---لَپیٹ بایاں (---فت ل ، ی مج) امذ.
(بنوٹ) ایک داؤ جو خالی دے کر حریف کے داہنی طرف آ کر اس کی گردن میں اپنی بائیں کلائی لپیٹے ، برخلاف داہنے گل لپیٹ کے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۸). [گل + لپیٹ (لپیٹنا (رک) کا حاصل مصدر) + بایاں (رک)].

---لَپیٹ داہنا / دایاں (---فت ل ، ی مج ، سک ہ) امذ.
(بنوٹ) ایک داؤ جو اس طور پر ہے کہ جب حریف ای مارے تو یہ خالی دے کر اس کی بائیں طرف آ کر لکڑی کی ای جانب زمین کر کے اس کے علم سے ملا کر اپنی داہنی کہنی اس کی تھوڑی سے لگا کر اپنی لکڑی مع داہنے ہاتھ اس کے سر پر سے اڑا کر گردن میں ڈال کر گانٹھ پھر اپنا داہنا پیر بڑھا کر اس کے داہنے پیر کے برابر رکھے اور اس کے سینے سے اپنی پشت ملا کر اس کی گردن نیچے کو دبائے (رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۸). [گل + لپیٹ (لپیٹنا (رک) کا حاصل مصدر) + داہنا / دایاں (رک)].

--- کھور (---و مج) امث.
رک : **گل خور** (پلیٹس). [گل + کھور = خور].

---گَرْدَنی کَرْنا محاورہ.
بے فائدہ گلا پھاڑنا ، بہت شور مچانا (جامع اللغات).

---گَنْدا (---فت گ ، سک ن) امذ.
رک : **گل جندرا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گل + گندا (جندرا (رک) کا محرّف)].

---لانا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
رک : **گلے لگانا** (ہن : لانا = لگانا).

اپس کھیلے آپ کھلاوے — اپس واپس لے گل لاوے

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۹).

---لَگانا محاورہ.
رک : **گلے لگانا** (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---لَگْنا محاورہ.
گل دینا (رک) کا لازم ، **پھانسی چڑھنا** (فرہنگ آصفیہ).

---مالا امث.
گلے کا ہار ، کنٹھا ، گجرا (فرہنگ آصفیہ). [گل + مالا (رک)].

---مُکھ (---ضم م) امذ.
رک : **حلق ، حنجرہ ، گلا ، لیٹوا.** وہ چوڑا شگاف اور حنجرہ میں مشترک ہے ، حلق یا گل مکھ کہلاتا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۶۷). [گل + مکھ (رک)].

---ہار امذ.
گل مالا ، گلے کا ہار.

بایاں میریاں مشتاق ہیں تج بانہہ کے گلہار کے
بایاں منے پانا سکے تج بانہہ کا گلہار عیش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰۳).

کوئی گل ہار جو اوتری ہوئی بھیجی تجکو
قبر پر میری بھی دو پھول چڑھانا بلبل
(۱۸۷۷ء ، دستنبوئے خاقانی ، ۹۳)۔ [گل + ہار (رک)]۔

---ہار کرنا محاورہ۔
گلے کا ہار بنانا ، بہت عزیز رکھنا۔
شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر
لیکر گئی ایس پہاڑ پر پیار کر
(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۶۳)۔
کرتے تھے خط راناں کو مل سو خط کے راناں کیا ہوئے
جہاں لگ گل ہار کر جاتے سو ہاناں کیا ہوئے
(۱۶۷۸ء ، کلیات غواصی ، ۱۹۹)۔

---ہار ہونا محاورہ (قدیم)۔
گُتھم گُتھا ہونا۔ میں ان کو بہت چھڑایا وہ بالکل گلہاریح ہو گئے۔
(۱۷۶۵ء ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۱)۔

گل (۳) (فت گ) امث۔
۱. بات ، بات چیت ، کہنا ، معاملہ ، دھندا ، مسئلہ۔
گل تو کرتے تھے سو دیکھیا ہوں نہ جانو کیا سبب
زاہداں کے مذہب اتھ مستاں کے مشرب کو سلام
(۱۷۱۸ء ، بحری ، ک ، ۱۶۶)۔ ۲. موسیقی کے ایک راگ کا نام۔
نائک کوپال کے سارے طرز کو ... پیش کیا اور پھر خودساختہ عربی فارسی گیت قول نقش ، ہوا ، نگار ، گل اور بسیط کے راگ میں گا کر تمام درباریوں کو مست کر دیا۔ (۱۹۵۸ء ، ہندوستان کے عہد وسطی کی ایک جھلک ، ۲۵۶)۔ خسرو کے ایجاد کردہ راگ یہ تھے ترانہ ، چھند ، پربند ، گیت ، قول ، قلبانہ ، نقش اور گل۔ (۱۹۸۶ء ، اردو گیت ، ۵۰۲)۔ [ہن ، مقامی]۔

گل (۴) (فت گ) امر۔
۱. ملائم ، سڑا ہوا ، پگھلا ہوا (گلنا کا امر ، تراکیب میں مستعمل)۔ ۲. روپے وغیرہ کا ضائع ہونا (جامع اللغات)۔ ۳. گوشت کا سڑ جانا ، عضو کا بےکار ہونا (جامع اللغات)۔ ۴. اجڑنا ، برباد ہونا (جامع اللغات)۔ ۵. بوسیدہ ہونا (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات)۔

---پڑنا محاورہ۔
(شرم سے) پانی پانی ہو جانا۔
دیکھ چاند چاند کے تیں شرموں سے گل پڑے گا
سورج بھی دیکھ بلکہ اشکوں سے جل پڑے گا
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۸)۔
جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گل رو
جس انجمن میں حاضر گوبند لال ہو گا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۳۳)۔

---تنک ہونا محاورہ۔
۱. تباہ و برباد ہونا (جامع اللغات)۔ ۲. مردہ ہونا (جامع اللغات)۔

---جانا ف ل ؛ محاورہ۔
۱. گھلنا ، پگھلنا ، رقیق ہونا۔
اگر اے آبرو دیکھے ہمارے شعر کوں گوہر
تو پانی ہو کے خجلت سوں بِرنگ ژالہ گل جاوے
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۶۱)۔ ۲. گرنا ، تہہ میں بیٹھنا ، کوٹھی یا گولا گلنا ، اندر دھنسنا۔
اگر مینہ زور سے برسا تو گل جائیں گی دیواریں
کہ اینٹیں ساری کچی ہیں بشیر احمد کے بھٹے کی
(۱۹۳۷ء ، چمنستان ، ۱۵۸)۔ ۳. کنی ٹوٹنا ، چاول ، گوشت یا ترکاری وغیرہ کا زیادہ پک کر نرم ہو جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. ابلنا ، پکنا ، جوش ہونا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۵. سڑنا ، داغ لگنا پھل وغیرہ کا خراب ہو جانا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۶. بوسیدہ ہونا ، کپڑے وغیرہ کا پرانا اور خراب ہو جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ ۷. سڑنا ، گوشت کا خراب ہو جانا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۸. عضو کا مُردہ یا بےکار ہو جانا ، متعفن ہونا ، جیسے : ہاتھ یا انگلیوں کا گلنا ، ٹھٹھرنا (سردی سے)۔
کیا برف ہو گیا ہے دم سرد سے بدن
دیکھی جو نبض ہاتھ طبیبوں کے گل گئے
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۶۳)۔ ۹. ضائع ہونا ، رائگاں جانا ، برباد ہونا ، ہار میں جانا ، روپیہ لگانا۔
گرہ سے نقد دل کھوتے ہیں نقد عشق کی خاطر
قمار عشق سے کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۰۷)۔ ۱۰. بیماری یا غم سے لاغر اور کمزور ہو جانا (جامع اللغات)۔

---چکنا محاورہ۔
سڑ جانا (رک) کی تکمیل۔
قفس کی تیلیاں سو بار گل چکیں صیاد
خیال کر تو میری قید کو زمانہ ہوا
(۱۸۹۵ء ، خزینۂ خیال ، ۱۳)۔

---سڑ جانا محاورہ۔
سڑ جانا ، خراب ہو جانا۔ یہ زندہ نہیں ہے اس کی ہڈیاں گل سڑ گئی ہیں۔ (۱۹۷۸ء ، براہوی لوک کہانیاں ، ۱۵)۔

---سڑ چکنا محاورہ۔
گل سڑ جانا (رک) کی تکمیل فعل۔ یہ اوصاف اس نظام کی بھینٹ چڑھ گئے جس کے وہ نمائندے تھے اور جو گل سڑ چکا تھا۔
(۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۷۳۰)۔

---سڑنا ف ل ؛ محاورہ۔
گل کر خراب ہو جانا ، سڑ جانا ، بوسیدہ ہونا (جامع اللغات)۔

---کر آتا ہونا محاورہ۔
بہت زیادہ گل جانا ، خراب ہو جانا ، برباد ہو جانا۔ بڑی بڑی کھڑونجیاں اور بھاری بھاری لنگن سوا اس کے کہ گل کر آتا ہوں اور کس کام کے۔ (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۲۳۳)۔

---مٹی (---فت نیز کس م ، شد ٹ) امث۔
کھاد ملی مٹی ، ایسی مٹی جس میں پیداوار اچھی ہو (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [گل + مٹی (رک)]۔

گَل (۵) (فت گ) امذ.
کانٹھ ، گرہ ، قلابہ ، کنڈا (جامع اللغات). [مقامی].

گِل (کس گ) امث.

۱. **گیلی مٹی ، نرم مٹی ، رطوبت زدہ زمین ، دلدل ، دلدلی زمین.** جس دل میں بست نہیں سو گِل ہے نہ وہ دل ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

گِل ملا بجھ گچی کا اس کے حق کے بیچ صندل ہے
جلے کا سر سیں اپنے گو نہ عاشق کا قدم چھلا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲).

اے ابر تو بہار برس اس سے دُور دُور
مرقد کی میری خاک کہیں اور گِل نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۸۳).

خاک کیا خاک سے پھر گِل کیا
گِل سے ہر ایک عضو کو کامل کیا

(۱۸۵۸ ، مثنوی قضا و قدر ، ۲). جہاں کہیں گِل کو استعمال کیا جائے ، وہاں گِل بہترین قسم کی ہونی چاہیے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۳۱). ۲. **کیچڑ ، دلدل ، گارا.**

علی سن رہوے بات ہو تنگ دل
کٹے دیدیاں کے بالی سوں خاک گِل

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۸).

غیر پھر دوڑا ہوا آتا تھا بکتا بادتا
پھر غبار کوچۂ جاناں مُوت کر سے گِل ہوا

(۱۸۳۰ ، جرکس ، د ، ۳). اور جو گِل یا کیچ وغیرہ چیز پائے غیر معین سے خضاب کیا ہوا دیکھے تو لباس میسر نہ ہو گا. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۹). [ف].

---اَرْمَنی کس صف(---فت ا ، سک ر ، فت م) امث.
سرخ رنگ کی چکنی اور نرم قدرے خوشبودار مٹی جس کا مزا پھیکا ہوتا ہے اور یہ مٹی زبان پر چپک جاتی ہے ؛ دواءً مستعمل. گِل ارمنی ... کھلانا نافع ہے. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۰۱۵). آنکھوں پر گِل ارمنی کا لیپ کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷). [گِل + ارمنی (آرمینا (علم) سے منسوب)].

---اِفْرِیطَس کس اسا(---کس ا ، سک ف ، ی مع ، فت ط) امث.
(طب) ایک مٹی ہے پھیکی سی اور بھربھری انگلی سے ٹوٹ جاتی ہے ؛ دواءً مستعمل. گِل افریطس ... حلا پیدا کرتی ہے مگر کسی قسم کا لزوج پیدا نہیں کرتی آنکھ کے زخموں کو نافع ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۰). [گِل + افریطس (علم)].

---اُنْدُلُسی کس صف(---ضم ا ، سک ن ، ضم د ، ضم ل) امث.
(طب) **مٹی جو سب کے لیے استعمال ہوتی ہے.** گِل اندلسی ... سیاہ کیف جس کو نہایت قاتل زہر بتاتے ہیں اس لیے کھانے کے دم میں نہیں لاتے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱۳۰). [گِل + اندلس (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آدَم کس اضا(---مد ا ، فت د) امث.
وہ مٹی جس سے آدم علیہ السلام کا پُتلا بنایا گیا ؛ مراد : سرشت آدم ، آدمی.

گِل آدم مری قسمت نے بنایا مجھ کو
ہاتھ کیا پاؤں کسی نے نہ لگایا مجھ کو

(۱۸۳۲ ، جرکس ، د ، ۵۳).

سہو و نسیاں سے خمیر گِل آدم ہے اسیر
آدمیت کا کیا کام جو انسان بھولا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۷). [گِل + آدم (رک)].

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) تیار کی ہوئی چکنی مٹی سے درزیں وغیرہ بند کرنے کا عمل. گِل بندی اس کے سوا کچھ اور نہیں ہے کہ نیہر اور حرائی آب کے بیٹھنے اور کنوؤں کو اس تیار شدہ چکنی مٹی یا پنڈول سے استر دے دیا جائے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۹۳). [گِل + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بُھتْرا (---ضم بھ ، سک ت) صف مذ.
مٹی سے بنایا ہوا بُت ، مٹی کا مادھو. گوبر گنیش اور گِل بھترا اور مسٹنڈا اور پتا کتا اور ناتھیا اور دب اگیر اور بھیسا ... اور کینڈا بمعنی فربہ. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۶۹). [گِل + بھت (بھوت (رک) کی تخفیف) + را ، لاحقۂ تصغیر و نسبت].

---چَسْپاں کس صف(---فت چ ، سک س) امث.
چپکنے والی چکنی مٹی ، پنڈول ، چکنی مٹی. گِل چسپان کہ پانی اس میں نفوذ نہیں کر سکتا. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ۱ : ۳۹). [گِل + ف : چسپ ، چسپیدن - چپکنا + ان ، لاحقۂ صفت و حالیہ تمام].

---چَکّی (---فت چ ، شد ک) امث.
اینٹیں یا کھپریل وغیرہ بنانے کے لیے مٹی پیسنے ، گارا اور دوسرے مرکبات تیار کرنے والی چکی. بہت اعلیٰ اینٹیں درکار ہوں تو ان کے لیے گِل چکیوں میں مٹی بنائی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۱). [گِل + چکی (رک)].

---حِکْمَت کس اضا نیز بلا کس(---کس ح ، سک ک ، فت م) امث.
(طب) وہ چکنی مٹی یا کپڑا یا گندھا ہوا آٹا جو اس برتن پر چپکایا جاتا ہے جس میں مخصوص خاصیت پیدا کرنے کے لیے کوئی چیز بند کی گئی ہو ، کپڑوٹی نیز اس عمل کا طریقہ ، دم پخت (رک ؛ **گِل حکمت کرنا**). اس حکمت سے گِل حکمت کا لوندا سی ہو ڈالا کہ گِل حکمت کر دیا. (۱۸۰۳ ، گِل بکاؤلی ، ۵۰).

گِل حکمت لگا دے پھر اس پر
حسب دستور اس کو کشتہ کر

(۱۸۹۶ ، زینت الخیل ، ۹۰). [گِل + حکمت (رک)].

---حِکْمَت کَرْنا محاورہ.
(طب) کپروٹی کرنا ، کشتہ کرنے یا مخصوص خاصیت پیدا کرنے کے لیے مٹی کے برتن میں کوئی چیز بند کر کے مٹی کپڑے یا گندھے ہوئے آٹے سے برتن کا منھ بند کرنا کہ بھاپ باہر نہ نکل سکے.

اسی حکمت سے گِل حکمت کا لوٹا منہ پر ڈالا کہ گِل حکمت کر دیا. (١٨٠٣ ، گُلِ بکاؤلی ، ٥٠).

یہ دُنیا ہے وہ بے خالہ کہ جس میں دورِ گردوں نے
گِل حکمت کئے کتنے ہی خُمِ خاکِ فلاطوں سے

(١٨٥٨ ، ذوق ، د ، ٢٠٦). اس کو آوند گِل میں رکھ کر گِل حکمت کر کے گلخن میں داب دیویں. (١٨٤٢ ، رسالہ سالوتر ، ٢ : ١٠٢). چھوارے کی گٹھلیاں سکورے میں بھر کر گِل حکمت کریں اور آگ میں رکھ دیں. (١٩٣٦ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٥٨).

رُخِ جمیل کی سہرے میں اب یہ ہے صورت
کیا ہو جیسے قلبق کو گِلِ حکمت

(١٩٨٤ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ٥٩).

۔۔۔خُراسانی کس صف (۔۔۔ضم خ) امث.
(طب) خُراسان سے منسوب ایک سفید ، چکنی اور خوشبودار مٹی جو معدہ کو قوت پہنچاتی ہے ، اس کو گِل نیشاپوری اور گِل اصفہانی بھی کہتے ہیں. گِل خراسانی ... سفید اور چکنی سخت اور خوشبودار مٹی ہے ، مزہ اس کا اچھا ہوتا ہے ، مگر تھوڑی سی شوریت ضرور ہوتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٢). [گِل + خُراسان (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔خَنْدَق (۔۔۔فت خ ، سک ن ، فت د) امث.
(معماری) پُشتے کی بھرائی میں مٹی بھرنے یا گِل بندی کی جگہ. میری رائے میں یہ بہتر ہے کہ گِل خندق کو اندرونی ڈھال کے دامن پر بنایا جائے. (١٩٣٣ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ١٠١). [گِل + خندق (رک)].

۔۔۔دَرْ گِل (۔۔۔فت د ، سک ر ، کس گ) صف ؛ م ف.
مٹی میں ملا ہوا ، خاک شدہ ، مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا ، خاک میں مل کر خاک ہو جانا.

چشمِ عبرت میں تماشائے جہاں کرتا ہوں
خاک در خاک ہے یہ انجمنِ گِل در گِل

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٠٦).

اہلِ ایماں کی زمانہ میں ابھی باقی ہے قدر
مردۂ مومن نہیں ہوتا ہے گِل در گِل ہنوز

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٦٦). چھت کی تمام مٹی کا انبار دالان میں لگا ہوا تھا ، اس بارش سے وہ مٹی گِل در گِل ہو گئی اور تمام مکان سیل گیا ہے. (١٩٠٢ ، مکتوباتِ حالی ، ٢ : ٣٣٣). [گِل + در (حرفِ جار) + گِل (رک)].

۔۔۔دَر گِل کَرْنا محاورہ.
گِل در گِل ہونا (رک) کا تعدیہ (پلیٹس ، ا ب و ، ع : ١٣٨).

۔۔۔دَر گِل ہونا محاورہ.
١. مٹی کا مٹی میں مل جانا ، مٹی ہو جانا ، مٹ جانا ، دفن ہو جانا.

اہلِ ایماں کی زمانہ میں ابھی باقی ہے قدر
مردۂ مومن نہیں ہوتا ہے گِل در گِل ہنوز

(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٦٦). کتنی الماطے اور کتنی قبور بے نام و نشان گِل در گِل ہوتے ہیں. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ١١٣١).

٢. گھل مل جانا ، ایک ہو جانا.

ہوتے ہیں باچھوں میں اس طرح سے گِل در گِل
نہیں بھرے ہے جو بھرا ہے ہم نے اُن کا دل

(١٨٦٢ ، خانم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ٢٠٩). ٣. (شرم سے) **زمین میں گڑ جانا ، حد درجہ شرمندہ ہونا.** میاں بی بخش نے وہ غضب کا ٹکڑا لگایا کہ بیوی کی باچھیں کھل گئیں اور حکیم صاحب گِل در گِل ہو گئے. (١٩٠٠ ، ذاتِ شریف ، ١٣١).

۔۔۔رُومی کس صف (۔۔۔و مع) امث.
(طب) روم سے منسوب ایک گلابی مٹی ، گِل فرسی کی سفید قسم ؛ دواءً مستعمل. گِلِ رومی ... ایک مٹی ہے جس کا رنگ گلابی ہوتا ہے ہاتھ سے ملنے پر ہاتھ پر سرخی آ جاتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٣). گِل رومی ، گیرو ، سیراں سب کے برابر برابر اجزا لیکر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لے کر لطوخ بنایا جائے. (١٩٣٤ ، جراحیاتِ زہراوی ، ٩٣). [گِل + رُوم (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔زَرْد کس صف (۔۔۔فت ز ، سک ر) امث.
(طب) قسطنطنیہ (ترکی) کے بعض پہاڑی دروں سے حاصل کی جانے والی مٹی ؛ دواءً مستعمل. گِلِ زرد ... ایک قسم کی مٹی ہے کہ قسطنطنیہ کے بعض پہاڑوں کے دروں میں سے لاتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٣). [گِل + زرد (رک)].

۔۔۔ساز امذ.
مٹی کے برتن بنانے والا ، کمہار ، کوزہ گر.

گِل سے گِل ساز نہیں بوجھ کے چلتا کچھ
اپنی مرضی کے بناتا ہے نمونے سارے

(١٩٠٧ ، مخزن ، اگست ، ٤٣). [گِل + ف : ساز ، ساختن ۔ بنانا ، سے لاحقۂ فاعلی].

۔۔۔ساماغی کس صف امث.
(طب) یہ مٹی پتھر کی طرح سخت ہوتی ہے ، آنکھ کی پھنسی اور جالے کے لیے دواءً مستعمل. گِل ساماغی ... پتھر کی طرح ہوتی ہے دو قسم کی ہوتی ہے ، سفید اور راکھ کی طرح ورق اس کے پتلے پتلے ہوتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٤). [گِل ساماغ (عَلم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔سَبْز کس صف (۔۔۔فت س ، سک ب) امث.
(طب) سبز رنگ کی ایک مٹی جو پانی میں بھگونے سے چیکنے لگتی ہے ، ایران کی عورتیں اس کو بھون کر کھاتی ہیں خفقان کے لیے مفید بتائی جاتی ہے. گِل سبز ... ایک قسم کی مٹی ہے سبز رنگ اس کو پانی میں بھگونے سے چیکنے لگتی ہے شیراز کے علاقے میں ملتی ہے. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٣٥). [گِل + سبز (رک)].

۔۔۔سُرْخ کس صف (۔۔۔ضم س ، سک ر) امث.
گیرو ، سرخ مٹی ، گِل احمر. گِل سرخ جسے ہندی میں گیرو کہتے ہیں فی من چالیس دام کو بکتا ہے. (١٩٣٨ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ١ : ٣٣٤). [گِل + سرخ (رک)].

---سفید کس صف(---فت س ، ی مع) امث.
(طب) روایۃً گلِ شاموس کو بھی گل سفید کہتے ہیں کوفہ اور حجاز کی بعض سرزمینوں سے ملتی ہے ہندوستان میں بھی اسی طرح کی ایک چکنی مٹی ہوتی ہے تمام افعال و خواص میں گل خراسانی کی طرح ہے. گلِ سفید ... ایک قسم کی مٹی ہے سفید رنگ بھیگنے کے بعد چپکنے لگتی ہے نرم اور تھوڑی سی چرب ہوتی ہے کرمی کے دُرموں اور پھوڑوں پر اس کو لگانے اور بر کنے سے پھوڑے اور زخم بھر جاتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۵)؛ [گل + سفید (رک)].

---شامُوس کس امذ(---و مع) امذ.
(طب) سنگ جراحت ، اس کو گل سفید بھی کہتے ہیں.

بعید کچھ نہیں شادابیٔ زمیں سے اگر
زیادہ تر کرے سیلانِ خوں گلِ شاموس

(۱۸۵۱ء ، مومن ، ک ، ۱۳۰)؛ بعض آدمیوں نے اس کو ابرک خیال کیا اور وجہ دھوکے کی یہ ہے کہ ابرک کو کوکب الارض کہتے ہیں اور گل شاموس بولتے ہیں بس کوکب کے لفظ سے انہوں نے دونوں کو ایک خیال کر لیا ہے ، اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۵)؛ [گل + شاموس (علم)].

---شاہ امث.
شاہ زمین ؛ مراد : آدم علیہ السلام ، کیومرث کا لقب (جامع اللغات)؛ [گل + شاہ (رک)].

---صُوفِ حمید کس صف(---و مع ، فت ح ، ی مع) امث.
(طب) کہا جاتا ہے کہ اس مٹی میں قوت تریاقیہ ہوتی ہے حشرات الارض حتیٰ کہ سانپ کے زہر کے اثر کو رفع کرتی ہے اور تمام افعال میں گل قبرسی کی طرح ہوتی ہے. شیروان میں صوفِ حمید کا مقبرہ ہے وہاں کی مٹی ہے رنگ سفید ہوتا ہے اس سے خوشبو آتی ہے ، اس میں قوت تریاقیہ ہے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶)؛ [گل + صُوفِ حمید (علم)].

---فارسی کس صف(---فت نیز کس ر) امث.
(طب) ایک مٹی جو سفید زردی مائل خوشبودار ہوتی ہے ، بعض اس کو گل اصفہانی ، بعض گل نیشاپوری ، بعض گل خراسانی جانتے ہیں ، بعض کہتے ہیں کہ یہ ملتانی مٹی ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶)؛ [گل + فارس (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---قبرسی کس صف(---فت ق ، سک ب ، فت ر) امث.
(طب) اسی مٹی میں قوت قبض اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے ، پھپھڑے کا زخم بھرتی ہے ، تھوک میں خون آنے پر فائدہ مند ہے گل قبرسی ... ایک قسم کی مٹی ہے سرخ رنگ بھیگ کر چپکنے لگتی ہے اس سے خوشبو آتی ہے ، اگر زبان پر رکھیں تو چپکنے لگے. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۶)؛ [گل + قبرس (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---کار امذ.
گارے اور چُنائی کا کام کرنے والا ، معمار.

بلایا اور گل کار گل کاروان
بڑائی بڑائی کے صنعت گران

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۶۵)؛ ہزاروں راج مزدور گل کار مصروف کار تھے. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳)؛ گل کار (چُنائی کا کام کرنے والا) ... کی اجرت تیسرے درجے کے پانچ دام مقرر ہے. (۱۹۳۸ء ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۷)؛ [گل + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری امث.
گل کار (رک) کا پیشہ یا کام ، گارے اور چُنائی کا کام ، معماری.

مل کے باہم ہم کریں تعمیرِ قصرِ زندگی
میری گل کاری ہے اور تیری گُل کاری ہے

(۱۹۳۳ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۵۸)؛ [گل کار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کَرمی کس صف(---فت ک ، سک ر) امث.
(طب) ایک کالی مٹی جو جھائیں اور کُھجلی رفع کرتی ہے اس کے لگانے سے پرانے اور نئے پھوڑے اور زخم بھر جاتے ہیں. کرم درخت انگور کو کہتے ہیں ... ابتدائے فصلِ بہار میں کہ درخت انگور کی نشو و نما کے دن ہیں اگر اس پر یہ مٹی مل دی جائے تو پیڑ کی حفاظت ہے ، خراب نہ ہو اسی لیے گل کرمی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۷)؛ [گل + کرم - انگور + ی ، لاحقۂ نسبت].

---مالَہ (---فت ل) امث.
(معماری) فرش یا پلستر کو چکنانے کا ایک اوزار جو کرنی سے بڑا اور مختلف شکل کا ہوتا ہے ، گرمالہ. الماسہ اور اسی کو گل مالہ بھی کہتے ہیں معماروں کا اوزار ہے جس کو ہندی میں کرنی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ء ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۱)؛ [گل + مالہ (ف : مالیدن - ملنا ، سے مشتق)].

---مَختُوم کس صف(---ضم م ، سک خ ، و مع) امث.
سرخ رنگ کی چکنی مٹی جس کی ٹکیاں بنی ہوئی ملتی ہیں ، جو مفرح اور مقویٔ قلب ہے اس کو مختوم اس لیے کہتے ہیں کہ اتنی نرم اور لطیف ہے کہ جلد مہر کو قبول کر لیتی ہے اور اس میں فورا نقش ہو جاتا ہے. گلِ سرخ ، جست ، گل ارمنی ، گل مختوم کاشغری سب کو ملا کر سرمہ بنائیں. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۶۷)؛ دو شنبہ کو گلِ مختوم اور تریاق فاروق دودھ میں ملایا. (۱۹۶۵ء ، تزک بابری ، ۲۰۰)؛ [گل + ع : مختوم - جس پر مہر لگی ہوئی ہو].

---مِصری کس صف(---کس م ، سک ص) امث.
(طب) ایک مٹی جو خشکی اور قبض پیدا کرتی ہے ، چپکنے والی چیز ہے خون کے دستوں کو روکتی ہے. گل مصری ... ایک قسم کی مٹی ہے جو مصر سے لاتے ہیں ، چکنی اور نہایت سفید ہوتی ہے اور اس پر خطوط ہوتے ہیں ، مزے میں تیزی ہوتی ہے جو بھیگ ملی اور نرم ہو جب تالیے پر ملیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹)؛ [گل + مصر (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــــ مُصْطَکی کسی صف(ـــــ ضم م ، سک ص ، فت ط) امث.
(طب) **ایک قسم کی مٹی جو آگ سے جلے ہوئے زخم پر لگانے پر مفید ہے ، زخم کا گوشت پیدا کرتی ہے.** گل مصطکی ... یہ مٹی اس جزیرہ سے ملتی ہے جہاں مصطکی پیدا ہوتی ہے پتلے اور پرت‌دار ٹکڑے مختلف شکل کے ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۹). [گُل + مصطکی (عَلَم)].

ـــــ مُلْتانی کسی صف(ـــــ ضم م ، سک ل) امث.
ملتانی مٹی ، سفید زردی مائل پرت‌دار مٹی جو سر دھونے یا بچوں کے لکھنے کی تختیوں کو پوتنے کے کام آتی ہے ، دوا کے طور پر مستعمل (کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۹). [گُل + ملتان (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُل (۱) (ضم گ). (الف) امذ.
۱. **رک : پھول.**

کِی کھیلے تارے تمن کتولے رنگیلے سرو لون
چند سرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۰).

گُل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۷).

گل کو محبوب ہم قیاس کیا
فرق نکلا بہت جو باس کیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۷).

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۸). گُل : جب یہ لفظ بے اضافت آتا ہے تو گلاب کے پھول سے مراد ہوتی ہے اور جب مضاف ہوتا ہے تو اسی درخت کے پھول سے مراد ہوتی ہے جس کی طرف اضافت ہوتی ہے جیسے گُلِ سوسن ، گُلِ نرگس وغیرہ. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۵۹). بالکل ایسا عمل ہے کہ جیسے آپ ایک گُلِ بنفشہ کو ایک کٹھالی میں ڈال کر اس کے رنگ و بو کا راز دریافت کرنے کی کوشش کریں. (۱۹۶۷ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۶۸). ۲. **گلاب کا پھول ، گلاب.**

لائے دیے سینے ہو گُلِ پھل پھل کے تیرے گال پر
دریا میں تی پنس اینکا عاشق ہو تیری چال پر

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۶). گُل اور لالہ ان دنوں میں نہیں پھولتا. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۸۲).

نرگس ہیں آنکھیں اور گُلِ زنبق وہ ناک ہے
رُخسار دونوں گل ہیں گُلِ یاسمین جبیں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، جبیں ، ۳۹).

کسی کو پسند عطر گُل آتا ہے
کوئی کیوڑے میں مہک جاتا ہے

(۱۹۹۲ ، صدق البیان ، ۹۰). ۳. **مصنوعی پھول جو جوتوں میں لگاتے ہیں** (نوراللغات). ۴. **جڑا جو جُوتی میں اڑی کے مقام پر لگا ہوتا ہے.**

روح میری خوش نہ ہوگی اور پھولوں سے کبھی
کوئی میری قبر پر کفشِ صنم کے لائے گُل

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۷). ۵. **آنکھ کی پھلی یا پھولا (ایک بیماری).** جو گُل پڑ گیا ہے تو تھوڑا سیندور ، چند روز مانند سرمہ کے لگائیں نشان پھول کا موقوف ہو جائے گا. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۱). ۶. **جونک کا گول نشان جو کنپٹی پر آشوبِ چشم کے مرض میں لگاتے ہیں** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۷. **داغ یا نشان جو کسی دھات کو گرم کرکے جسم پر دبا جائے نیز گودنے یا کھرونچے وغیرہ کا نشان.**

مرے دم تک میں گراپا گیا ، تو نے نہ سُنا
میرے گُل پر نہ کبھی کان کا پتا باندھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸).

گر اپنی نشانی تم چھلّا نہیں دے جاتے
تو گُل ہی ہمیں دے کر چھلے کے چلے جاؤ

(۱۸۵۸ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰۳). مرا جی چاہتا کہ اپنا ہی گُل میرے بچّے کے پاؤں میں بھی ہو. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵).

دستِ وحشت نے تراشے مرے سینے پہ وہ گُل
خطِ ناخن کی ثنا ہوتی ہے گلزاروں میں

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۷۳). ۸. **جانور یا پرند کے جسم پر اس کے رنگ سے مختلف رنگ کا گولائی لیے ہوئے دھبا ، نشان یا چتی.** شناخت اس کی یہ کہ غصے میں آتا ہے تو اپنے پھن کو چوڑا کر لیتا ہے اور چھوٹے چھوٹے سپید گُل اس کے جسم پر پڑے ہوتے ہیں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۳). بادامی رنگ ، گز بھر کا ہے اور پنجوا کے سے گُل رکھتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاقِ مسموم ، ۲۸). نور بخرے کے گُل بیچ میں پیلے زرد میلے سپید ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۶۸). ۹. **چراغ یا شمع وغیرہ کی بتی کا جلا ہوا سرا.**

سورج ہول شہہ ضمیر انکے جھڑیا سو شمع کا جول گُل
تو یک گلزار ہے ہوا او ہجارا پھول بادل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۷۵).

ہاں شمع کا میں گُل ہوں ناسخ کی گفتگو ہوں
بڑھ جاؤں گا جہاں تک مجھ کو گھٹائیے گا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۷). تربت پر شمع کا گُل کچھ ان پھولوں کی قائم مقامی کر سکتا ہے. (۱۹۲۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۱۲۹). دکان میں لٹکی ہوئی مٹی کے تیل کی کپی کی بتی کا گُل جل جل کر جھڑ رہا تھا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۸۷). ۱۰. **حقے کا جلا ہوا تما کو.**

بشکلِ آگیں شیرہ تما کو
گُل بھی تھے جس کے عنبرِ عنبر

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۳).

اگن میں جان کر جو جی جلاوے
چمن میں عشق کے تب گُل کہاوے

(۱۷۹۶ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۰۰). ۱۱. **پسے ہوئے کوئلوں سے بنائے ہوئے مدوّر قرص یا گولے جن کی آگ دیر تک قائم رہتی ہے.** آگ کی انگیٹھی ، کوئلوں کے گُل ، پھلسہ تما کو ، کہار ، پھنکی میں لیے ساتھ ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۹).

پھیلنے لگا کو کی چلنیں ٹوٹے لگی ہوئی تیار کونپلوں کے گل دہک رہے ہیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۳). ۱۲. (کنایۃً) **محبوب ، معشوق ، دلبر.**

عاشق ہے بے دماغی اس گُل کا ہے وتیرا
سیر گوشۂ صبا پھر ہونے لگی بھیرا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۶).

ہم اور جوان مل کر کر دل کے تئیں لگاویں
اور اپنے اپنے گُل سے ملنے کی دل میں لاویں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۱).

میں اوس گُل کو پیغام کہتا ہزاروں
ہوا ہو گئی پر صبا کہتے کہتے
(۱۸۹۸ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۲۰۵). ۱۳. (**تصوف**) **نتیجۂ عمل اور لذّت معرفت نیز حسن مجازی** (مصباح التعرف). ۱۴. **وہ چیز جس کے باعث رونق ہو ، زیور وغیرہ.** وہ محفل میں گل ہیں. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۵۹). ۱۵. **بارونق ، خوش مزاج ، باغ و بہار شخص.** ان بھائی کا مزاج بہت اچھا معلوم ہوتا ہے بہت گل آدمی ہیں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۵۹). ۱۶. **خوبصورت شخص ، حسین آدمی.** ایسے گل شوہر کی تم نے یہ مٹی پلید کی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۸). ۱۷. **راگ ، لحن ، ایک خاص طرز کا گانا جو امیرخسرو سے منسوب کیا جاتا ہے.**

نے گُلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۲۷). خود ساختہ عربی فارسی گیت ، قول ، نقش ... گل اور بسیط کے راگ میں گا کر تمام درباریوں کو مست کر دیا. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۵۶۰). امیر نے سب سے پہلے عجمی موسیقی کے انداز پر ترانہ قول ، نقش و نگار ، گل وغیرہ گانے ایجاد کیے. (۱۹۶۰ ، حیات امیرخسرو ، ۱۸۰). ۱۸. **وہ پھول جو کپڑے پر کاڑھتے ہیں** (جامع اللغات). ۱۹. **کارچوبی بنی ہوئی چمکدار ٹکلی جو عورتیں خوبصورتی کے لیے کنپٹیوں پر لگا لیتی ہیں** (ماخوذ: جامع اللغات). ۲۰. **کسی لجلجی چیز کی لکڑی ، جیسے : ٹوتھ پیسٹ کی ٹیوب سے نکلا ہوا پیسٹ.** اس نے ٹیوب سے لمبا سا سفید گُل نکالا اور احتیاط سے اپنے برش پر جما دیا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۰۷). [ف].

---**آبرک** کس اضا (---فت ا ، سک ب ، فت ر) امذ.
(**آرائش سازی**) **ابرک کے بنائے ہوئے پھول** (ا ب و ، ۱ : ۱۰۶۳). [گل + ابرک (رک)].

---**اَحمَر** کس صف (---فت مع ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سُرخ پھول ، گُل سُرخ ، مراد : گلاب کا پھول.

مجلس میں عجب بہار جشنہ تر ہے
ہر لختِ جگر رشکِ گُلِ احمر ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۳۷).

کیا حسن کی گرمی سے دمکتا ہے وہ چہرہ
عارض کی ہے رنگت گُلِ احمر سے سوا سرخ
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۱ : ۷۳).

خارِ غم دل میں کھٹکنے لگے نشتر کی طرح
سُرخ آنکھیں ہوئیں جام گُلِ احمر کی طرح
(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۲۰۸).
[گل + احمر (رک)].

---**اَشرَفی** کس اضا (---فت ا ، فت نیز سک ش ، فت نیز سک ر) امذ.
زرد رنگ کا ایک پھول.

کیا گُلِ اشرفی نے زرفشانی
چمن سارا ہوا تھا زعفرانی
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳).

شگفتہ ہوئے گُلِ اشرفی سے داؤدی
جہاں تہاں گُلِ مہتاب کا ہے اب یہ وفور
(۱۸۰۶ ، ایمان ، ایمان سخن ، ۵۳).

ہوا ہے اب تو یہ سرمایۂ لطافت آب
کہ پشتِ ماہی یہ کلبانے اشرفی ہیں فلوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۳).

ترنے بہار کرم سے ہر اک ہے زردار
بھرے چمن بھی گُلِ اشرفی سے جیب و کنار
(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۳). [گل + اشرفی (رک)].

---**اَفشاں** (---فت ا ، سک ف) صف (س کفشاں.
(لفظاً) **پھول برسانے والا ، پھول بکھیرنے والا ، گل ریز ؛** (مجازاً) **اچھی باتیں کرنے والا ، خوبصورتی سے باتیں کرنے والا ، خوش گفتار.**

زباں سے کلیاں اس طور ریزاں
کہ جیوں گُل ریز ہوتی ہے گُل افشاں
(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۵).

ہنسنا وہ تو جھڑنے لگے منہ سے پھول
گُل افشاں چراغ قمر ہو گیا
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۱۱). [گل + ف : افشاں ، افشاندن - بکھیرنا ، چھڑکنا ، سے حالیہ ناتمام].

---**اَفشانی** (---فت ا ، سک ف) امث (س کفشانی
(لفظاً) **پھول بکھیرنا ، گل ریزی ، مراد : اچھی اچھی باتیں کرنا ، خوش کلامی ، خوش گفتاری ، خوبصورتی سے باتیں کرنا نیز بطور طنز مستعمل.** گلاب کا عطر بھی اس کی یا اس کی ناک کی گل افشانی ہے. (۱۸۸۸ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۶). میں ایک ایکٹرس کی تعریف کروں اور اس کی مذمت میں میری بیوی اس طرح گل افشانی کریں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰). انہوں نے ... ذاتی پسند اور ناپسند کی بنیاد پر بہت سی گل افشانیاں اور واقعہ تراشیاں کی ہیں. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۱). [گل افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**اَفشانی کَرنا** ف مر ، محاورہ.
خوش بیانی سے کام لینا ، لچھے دار باتیں کرنا نیز طنزاً مستعمل. میں ایک ایکٹرس کی تعریف کروں اور اس کی مذمت میں میری بیوی اس طرح گل افشانی کریں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰).

ہمیشہ مقالہ لکھ کر لاتے تھے اور اپنے مخصوص انداز میں گل افشانیاں کرتے تھے۔ (۱۹۸۹ء ، بلا کشان محبت ، ۳۰)۔

---افشانیٔ گفتار (---فت ا ، سک ف ، کس ہ ، ضم گ ، سک ف) امث.

ایسی باتیں کرنا گویا پھول جھڑ رہے ہیں ، اچھی باتیں کرنا ، اچھے انداز سے باتیں کرنا (نیز بطور طنز مستعمل).

پھر دیکھیے انداز گل افشانیٔ گفتار
رکھ دے کوئی پیمانہ و صہبا مرے آگے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۴۹)۔ اور جانے کے بارے میں ان کی گل افشانی گفتار سے ہم بھی لطف اندوز ہیں۔ (۱۹۷۹ء ، رہ نوردانِ شوق ، ۱۸۱)۔ اسی وقت ان کی گل افشانی گفتار دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۵)۔ [گُل افشانی + گفتار (رک)]۔

---اُمّید کس اضا(---ضم ا ، شد م بکس) امذ.

(لفظاً) اُمید کا پھول ؛ (استعارۃً) مقصد یا محبوب جس کی آرزو کی جائے ، گُلِ آرزو.

گُلِ اُمید اُڑا لے گئی کہاں صرصر
مثالِ بُلبُل بے تاب سوگوار ہوں میں

(۱۹۰۳ء ، انشائے بشیر ، ۱۳۱)۔ [گُل + اُمید (رک)]۔

---انار کس اضا(---فت ا) ، نیز گُلنار.(الف) امذ.

انار کا سرخ پھول جو پھل بن جاتا ہے۔ گُلِ انار ، گل عجائب ، کیوڑہ ... وغیرہ۔ (۱۹۰۳ء ، باغبان ، ۱۳)۔ (ب) صف. (ان معنی میں بدون اضافت بھی مستعمل ہے)۔ ۱. سُرخ و شوخ ، شوخ سرخ رنگ.

رنگوانے کا کوئی دوپٹہ گُلِ انار
رہتی ٹپک رہی ہے جراحت کی آنکھ سے

(؟ چشم (سراپا سخن ، ۱۶۲))۔ گُل انار ، نارنجی ... شربتی رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے۔ (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۳۰)۔

تھے عباسی اور بسنتی گُل انار
جُدی تھی ہر اک کی ہر اک سے بہار

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۲۳۳)۔ گُل انار رنگ کا دوپٹہ جس میں سنہری انگشتیا لہیّہ لگا ہوا سر سے باندھا ہے۔ (۱۸۹۹ء ، بیبے کی کنی ، ۷)۔ ۲. انار کے درخت کی ایک قسم جس میں پھل نہیں لگتا صرف پھول ہی لگتے ہیں (فیروزاللغات؛علمی اردو لغت)۔ [گل + انار (رک)]۔

---اناری کس صف(---فت ا) صف.

(رنگائی) انار کے پھول سے مشابہ زردی جھلکتا ہوا ، آتشی سرخ رنگ (اب و ، ۲ ؛ ۳۶)۔ [گُل انار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---اِنتخاب کس صف(--- کس ا ، سک ن ، کس مع ت)امذ.

منتخب پھول ، چُنا ہوا یا پسند کیا ہوا پھول.

کانٹا ہے تیرے چہرۂ گل گوں کے سامنے
خورشید ہے اگرچہ گُلِ انتخاب صبح

(۱۸۵۴ء ، گلستان سخن ، ۱۲۱)۔ [گل + انتخاب (رک)]۔

---اَندام (---فت ا ، سک ن) صف.

جس کا بدن پھول کی طرح رنگین و نازک ہو ، نزاکت و حسن کا پیکر ہو ، حسین جسم ؛ مراد : محبوب ، معشوق.

جو پھول ہیں کھڑی دھن سوجوں نہال کھلیا
سرگ میں سروونہ تج سا اے سرو گُل اندام

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۳)۔

مُرغِ دل ہر بستہ الفت ہے جاوے گا کہاں
زُلف سے کھولے ہے کیوں اے سروِ گل اندام دام

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۸۸)۔

تفرقہ ہوتا ہے ایسا بھی گُل اندام کہیں
ہے کہیں شیشہ کہیں ، ساق کہیں ، جام کہیں

(۱۸۳۱ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۳)۔

شب کو ہو جاتا ہے ہم سے وہ گُلِ اندام جُدا
جیسے سُرخاب سے سرخاب سرِشام جُدا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۶۷)۔ گُل اندام ... دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات بنے ہوں۔ (۱۹۷۸ء ، لکھنؤ کی شاعری ، ۵۷)۔ [گُل + اندام (رک)]۔

---اَورنگ کس اضا(---و لین ، فت ر ، غنہ ، سک گ)امذ.

ارغوانی اور قرمزی رنگ کا ایک چھوٹا پھول جو گھنڈی سے مشابہ ہوتا ہے ، پنکھڑیاں سخت اور دبیز ہوتی ہیں اور پھول پرانا ہو کر کم رنگ ہو جاتا ہے اس کا پودا ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے.

گُلِ اورنگ وار کند نرگس نول
نچھل جل بسنتے کمود و کنول

(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۰۱)۔

گُلِ اورنگ سے ہیں جیسے چھپائے فندقیں اوسنے
گنگ کی اوس کی رنگت شوخ تر ہے رنگِ مخمل سے

(۱۸۰۵ء ، دیوان بیختہ ، ۱۲۳)۔

حشر تک واں سے گُلِ اورنگ سے اُگتا رہا
کشتۂ فندق تمہارا جس جگہ مدفون ہوا

(۱۸۴۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۶)۔ [گُل + اورنگ (علم)]۔

---آتشی کس صف(--- کس ت) امذ.

آتشی گلاب ، آتشی رنگ کا گلاب کا پھول ؛ مراد : سرخ گلاب کا پھول. پھولوں کے ذکر میں ہمیں یہ نام ملتے ہیں ، گل آتشی ، گل شب افروز ... وغیرہ۔ (۱۹۳۳ء ، منشورات کیفی ، ۸۳)۔ [گُل + آتشی (رک)]۔

---آچِس (---ی مع) امذ ، نیز گاچس.

(طب) ایک بڑا درخت جو باغوں میں لگایا جاتا ہے ، اس کے پتے بڑے ہوتے اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں ، پھول سفید اور خوشبودار ہوتا ہے ، اس کا پوست بطور دوا مستعمل ہے ، لاط : Plumeria Acunainata (کتاب الادویہ ، ۲ : ۹ ، پنکس)۔ [گُل + آچس (علم)]۔

---آرائی امث.

پھولوں سے سجاوٹ کرنا ، چمن آرائی ، پھولوں کی سجاوٹ

گل آرائی اور گل دانوں پر دیوان کے دیوان لکھے ہوئے ہیں۔ (۱۹۶۱ء، سات سمندر پار، ۱۰۷)۔ [گل + ف : آرا، آراستن = سجانا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---آفتاب کس اضا (---سک ف) امذ۔
سورج مکھی کا پھول۔

رہ رہ کے اشک بہتے ہیں ڈوبنے جناب سے
شبنم ٹپک رہی ہے گُلِ آفتاب سے
(۱۸۷۳ء، انیس، مراثی، ۱ : ۳۳۷)۔

بنفشہ، ریاحین، سیوتی، گلاب
ہزارا، چنبیلی گُلِ آفتاب
(۱۹۳۲ء، بے نظیر شاہ، کلام بے نظیر، ۱۹۹)۔

نیچی ہے آنکھ نرگسِ بدمست خواب کی
سب سے الگ ہے شان گُلِ آفتاب کی
(۱۹۳۶ء، حرف ناتمام، ۳۰۰)۔ [گل + آفتاب (رک)]۔

---آنکھ (---غنہ) حف، امذ۔
سفید رنگ کا ایک کبوتر جس کی آنکھوں کی پتلی سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔

کھیرے و پشت و جب و نیہے و مکھیرے
زرچے و گُل آنکھ اور لل آنکھ اوٹے و زردے
(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲ : ۸۶)۔ کبوتر بازی کا بھی شوق تھا، اور زیادہ تر یہ کبوتر تھے، لقا، شیرازی، لال بند، گل آنکھ، کابلی۔ (۱۹۵۸ء، عمر رفتہ، ۴۱۰)۔ [گل + آنکھ (رک)]۔

---آنا محاورہ۔
پھول آنا، کھو دینا۔

وقتِ مستی نے دیا ساتھ ہمارا راسخ
ورنہ جو کچھ تھا خرابات میں سب گُل آئے
(۱۸۹۵ء، دیوانِ راسخ دہلوی، ۲۳۶)۔

---بابونہ کس اضا (---و مع، فت ن) امذ۔
(طب) ایک پودے کا نام، دوا کے طور پر کام آتا ہے، پرسیاوشان گل بابونہ ہر ایک ڈھائی تولہ الخ۔ (۱۹۳۶ء، ہمدرد صحت، دہلی، مارچ، ۲۰)۔ خشک تکمید، تھیلیوں کو گرم بھوسے، نمک ریت یا گل بابونہ سے بھر کر بنائی جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ء، علم الادویہ، ۱ : ۹۲)۔ [گل + بابونہ (رک)]۔

---بادام کس اضا، امذ۔
(لفظاً) بادام کا پھول؛ شغار کی ایک قسم۔ (شغار) کی چار قسم ہیں ایک تو گل بادام دوسری قسم سیہ خال تیسرا سرخ خال چوتھی قسم سیاہ یک رنگ۔ (۱۸۸۳ء، صید گہ شوکتی، ۳۵)۔ [گل + بادام (رک)]۔

---بار صف۔
پھول بکھیرنے، برسانے یا لُٹانے والا، پھولوں سے لدی ہوئی۔ گل بار درختوں کی پھیلی ہوئی شاخوں کے نیچے راجپوت خواتین ایرانی دوشیزاؤں کی طرح راگنیاں اور نائیکائیں بن کر بیٹھی ہیں۔ (۱۹۶۳ء، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ۳۲۴)۔

شجر سایہ فگن، گل بار اور نازاں
وہ کل بھی تھا میرے ہر خواب کا عنوان
(۱۹۸۲ء، سازِ سخن بہانہ ہے، ۵۱)۔ [گل + ف : بار، باریدن = برسانا، بکھیرنا]۔

---باری است۔
گل بار (رک) کا کام یا عمل، پھول برسانا، پھولوں کی بارش کرنا۔ جشن کا نقشہ پہلے ہی سے تیار تھا، گل باری کے بعد ... گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا تھا۔ (۱۹۳۲ء، میدانِ عمل، ۹۰)۔ غرض ہر نوع سخن میں وہ گلباری کی کہ ساری زمین قسم قسم کے پھولوں سے پُر بہار ہوگئی۔ (۱۹۴۳ء، حیاتِ شبلی (دیباچہ)، ۳۴)۔ الفاظ کی مینا کاری اور فقروں کی گل باری دلوں کو اچھالتی ضرور ہے لیکن دماغوں کو اجالتی نہیں۔ (۱۹۸۸ء، فن خطابت، ۳۲)۔ [گل بار + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---باڑی است۔
باغ، باغیچہ۔ یہ عمارتیں جس شاہی باغ کے اندر ہیں اس کی حسب معمول فوارے، گلباڑیاں وغیرہ بنا کے زیب و زینت بڑھائی ہے۔ (۱۹۳۲ء، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ)، ۱۱۱)۔ [گل + باڑی (رک)]۔

---باز صف۔
۱. **وہ جو پھول اُچھالے یا پھولوں سے کھیلے** (جامع اللغات؛ علمی اردو لغت)۔ ۲. **بڑا شاطر، چالاک، چلتا پُرزہ** (فرہنگ اثر؛ مہذب اللغات)۔ ۳. **حریف کے گلے پر آنی مارنے والا مرغ۔** اگر مرغ ... کنول دبا ہو تو گل باز ہے۔ (۱۸۸۳ء، صید گہ شوکتی، ۱۹۳)۔ قدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے اور کیا کیا نہیں پالے اناڑ ... کھاکھیے اور گلباز پھر مکواسیے، تک ہوئیے۔ (۱۹۵۲ء، اپنی موج میں، آوارہ، ۲۷)۔ [گل + ف : باز، بازیدن = کھیلنا، ے لاحقۂ فاعلی]۔

---بازی کس اضا (الف) امذ۔
۱. **وہ پھول جس سے گل بازی (رک) کا کھیل کھیلا جائے۔**

جاؤں میں کدھر، جُوں گُلِ بازی مجھے گردوں
جانے نہیں دیتا ہے اِدھر سے نہ اُدھر سے
(۱۷۸۳ء، درد، د، ۸۱)۔

رتبہ گُلِ بازی کا دلا کاش تو پاتا
ہاتھوں سے جو گرتا تو وہ آنکھوں سے اُٹھاتا
(۱۸۰۹ء، جرات، د، ۴)۔

ہم گئے جس کی طرف جُوں گُلِ بازی اس نے
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہم کو
(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۱۵۰)۔ اس کے سامنے سے پانی کی سطح پر ایک پھول گل بازی کی طرح اچھلتا کودتا ہوا گذر گیا۔ (۱۹۴۳ء، جنت نگاہ، ۶۳)۔ (ب) است۔ ۱. **ایک کھیل جس میں دو نوجوان آمنے سامنے ایک گلاب یا گیندے کا پھول لے کر چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ اس پر پھینکتا ہے وہ اس پر اس طرح ادل بدل ہوتی رہتی ہے جس کے ہاتھ سے پھول گرتا ہے وہ ہار جاتا ہے**

کبھو آپس میں طنازی کریں تھے
کبھو اُلفت کی گل بازی کریں تھے

(۱۷۹۵ء، راگ مالا، ۵۲).

شتابانہ اس کو گل بازی میں کیا کرتا کہ یہ ڈرتھا
مبادا بیچ میں آ جائے ہو جائے سبب کوئی

(۱۸۲۴ء، مصحفی، د (انتخاب رام پور)، ۲۵۹).

اچھالو لے کے ہاتھوں میں نہ گل کو وقتِ گلبازی
کہ دل مثلِ گُلِ صد برگ سو ٹکڑے ہمارا ہے

(۱۸۳۵ء، کلیات ظفر، ۱ : ۲۹۲).

آج ہر بات میں رنگینی ہو خوب گُلبازی و گلچینی ہو

(۱۹۲۸ء، مرقع لیلیٰ مجنوں، ۸۶). گل بازی جس میں ایک شخص دوسرے شخص کی طرف پھول پھینکتا ہے جس کے ہاتھ سے پھول گر جاتا ہے وہ پلکوں سے پھول چن کر اُٹھانے کی سزا پاتا ہے۔ (۱۹۷۵ء، لغت کبیر، ۱ : ۲ : ۶۹۹). **۲. ایک کھیل جس میں لڑکے سلیقے سے ایک طرف ہو بیٹھتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک لڑکا پوچھتا ہے کہ پھول میں پھول کاہے کا، اس کے** پاس بیٹھا ہوا لڑکا جواب دیتا ہے، آم، گیہوں، چنا، بیلا، چمبلی وغیرہ کا تمام لڑکے باری باری پوچھتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، خیال رکھا جاتا ہے کہ کانٹے دار پھول کا نام نہ لیا جائے **اگر کسی لڑکے نے غلطی کی اور کانٹے دار درخت کے پھول کا نام لے لیا تو سب لڑکے اس لڑکے کو خوب چپتاتے ہیں** (کھیل تماشے، ۵۲). [گل باز + ی، لاحقۂ اسمیت و کیفیت].

---بازی کرنا ف م، محاورہ.
گل بازی کا کھیل کھیلنا ؛ پھول برسانا، پھول مارنا. مست مسرت ہو کر باہم گلبازی کرتے ہوئے حلقہ گل کے رقص میں منہمک وزیر کو اپنے ہجوم میں لپیٹتے ہوئے ... داخل ہو رہے تھے۔ (۱۹۲۲ء، نگار، ۱ : ۱ : ۲۳).

---بازی ہونا محاورہ.
گل بازی کرنا (رک) کا لازم.

دیکھیئے اب گُل بازی ہو یہ دل یا کیا ہو
پھیر لینا مجھے، رکھنا اونھیں منظور نہیں

(۱۸۹۵ء، خزینۂ خیال، ۱۳۶).

---باسی امث، =گل باسی.
(عو) رک : گُل عباسی جو زیادہ مستعمل ہے.

سوسن کی زبان بولی : "میں ترکی و تازی ہوں
گل باسی یہ کہتی ہے : "میں سب سے تازی ہوں

(۱۸۳۰ء، نظیر، ک، ۲ : ۲۳۷). [گل عباسی (رک) کا بگاڑ].

---باغ (اضافتِ مقلوب) امذ (قدیم).
پھولوں کا باغ، گلستان.

حکایت کے گُل باغ کا باغبان
گندیا ہے یو گل دستۂ داستان

(۱۶۹۵ء، قصۂ بے نظیر، ۲۸). تفریح کے لیے ایک گل باغ بھی بنا دیا جائے تا کہ مختلف اوقات میں وہاں جا کے بیٹھیں. (۱۹۲۵ء، مینا بازار، ۴۷). [گل + باغ (رک)].

---باندھنا محاورہ.
توڑے دار بندوق یا چراغ کی بتی وغیرہ کے سرے کو جلا کر گُل بنا لینا تا کہ عین وقت پر آسانی سے اسے روشن کیا جا سکے.

روشنی کو کبھو فراش سے گُل باندھ رکھیے
آج ہے وصل کی شب شمعوں کے گُل باندھ رکھیے

(۱۸۰۵ء، دیوان بیختہ، ۱۷۲).

---بانگ (ا ــــ غنہ) امث و مذ = گلبانگ.
۱. چہکار، پھول جیسی نرم و لطیف آواز، بُلبل کے چہکنے کی آواز، بُلبل کی چہکار، صوتِ ہزار، دل خوش کن آواز.

پھول کہتا تھے گرنگ تو تھا عین بجا
صاف گلبانگ عنا دل تھی کلیں کی صدا

(۱۸۶۵ء، ناظم (نوراللغات)).

اب خزاں ہے موسمِ گل کا زمانہ ہو چکا
ہو چکی گل بانگ بلبل کا ترانہ ہو چکا

(۱۸۷۷ء، الماس درخشاں، ۸).

بہار فتنہ سامان نے کیا راز جنوں افشا
مجھے وجد آ گیا لے رعب گلبانگ عنا دل پر

(۱۹۱۳ء، کلیات رعب، ۸۲). **۲. قلندروں اور سالکوں وغیرہ کا نعرہ**

خود گیری و خود داری و گلبانگ انا الحق
آزاد ہو سالک تو ہیں یہ اس کے مقامات

(۱۹۳۸ء، ارمغان حجاز، ۲۶۱). **۳. نعرۂ جنگ:** اس نے ایک گلبانگ لگائی جسے سُن کر تمام کمیں وروں نے تلواریں سونت لیں. (۱۹۳۹ء، افسانۂ پدمنی، ۳۸).

گلبانگ بھی ایک تھی، نقارہ نہ نوبت نہ نفیر اور
جادہ بھی رہبر بھی، درکار تھی منزل نہ امیر اور

(۱۹۸۵ء، دریں درپے، ۱۸۰). **۴. نعرۂ تکبیر ؛ اذان کی آواز**

جو گونج اٹھے گا عالم شورِ ناقوس کلیسا سے
تو پھر یہ نغمۂ توحید گلبانگ اذان کب تک

(۱۹۱۳ء، شبلی، ک، ۵۹). اذانوں کی گلبانگ کی گونج. (۱۹۲۸ء، پس پردہ، آغا حیدر حسن، ۹۰).

ابھی خوابِ گراں سے آنکھ کچھ مسلم نے کھولی ہے
شبِ غفلت کی خاموشی میں گلبانگِ سحر تم ہو

(۱۹۳۷ء، نغمۂ فردوس، ۲ : ۱۸). **۵. بے دریے پینے کی صلا، دعوتِ عام.**

رنگ ساقی کا جما ہے سر خموش کا جوش ہے
میکدے میں ہر طرف گلبانگ نوشا نوش ہے

(۱۸۹۹ء، دیوان سفی، ۱۲۲).

جلوۂ رنگیں بھی ہے تا کیجیئے ضبط ہوش بھی
وعظ ہشیاری بھی ہے گلبانگ نوشا نوش بھی

(۱۹۲۳ء، فکر و نشاط، ۹۰). **۶. نغمۂ شادی، نوید مسرت.**

گلبانگ نالہ ہے یہ نیا گل کھلا سحر
گذری نسیم آہ چمن زار کی طرف

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۱۰۷). سبب نہ معلوم ہوا کہ ... خلقِ خدا کے کیوں گلبانگ شادمانی وظیفۂ زبان ہے. (۱۹۰۶ء، الف لیلہ، سرشار، ۲ : ۹۲۷). پر ایھی بات اس سے تعبیر کی جاتی ہے.

ایسی آواز گل بانگ . (١٩٢٠ ، تاریخ لکھنؤ ، ١ : ٢١٩) .
٤. نغمہ سرائی ، خوش آوازی .

گئیں کے معشوق شعر عاشقانہ مہر کے
ہونے کا گلبانگ میں شور و فغانِ عندلیب

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٣٧) . [گُل + بانگ (رک)] .

ـــــ بَدَن (ـــــ فت ب ، د) ، (الف) صف .
پھول جیسے رنگ کا اور لطیف و نازک جسم والا . گل اندام ، گلاب کے پھول جیسا حسین و جمیل ؛ مراد : معشوق ، محبوب .

تھی محبوب عالم کی وو گل بدن
کہ چندر جسے دیکھ کرتا سرن

(١٦٣٨ ، چندر بدن و مہیار ، ٨٥) .

اے گلبدن نظر کر داغِ جگر کوں میرے
گر آرزو ہے تجھ کوں گلزار کا تماشا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٣٦) .

لگیں ملنے اس گل بدن کا بدن
ہوا ڈبڈبا آب سے وہ چمن

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٣٣) .

جو تُو دریا میں دھووے ناخنِ پا گلبدن اپنے
تو ہر اک فلس ماہی شکلِ برگِ گل معطّر ہو

(١٨٥٣ ، ذوق ، د ، ١٦٠) . اس گل لالہ کی بہار میں غنچہ دہان گل اندام ، گلفام ، گلرنگ ، گلبدن عجیب ٹھسّے سے چمکا چمک کے چھپ چھپ کر جھب دکھاتے تھے . (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٥) . خوبصورت جسم گل اندام ، گل بدن ، ایسا لباس کل ہیرنی دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے ساتھ لاحقۂ سے اتنے مرکبات بنے ہوں . (١٩٧٨ ، لکھنؤ کی شاعری ، ٤٧) . (ب) امذ . (پارچہ بافی) مختلف وضع کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا جو کسی زمانہ میں وسط ایشیا کے علاقے سے براہ کابل ہندوستان میں آتا تھا (ا ب و ، ٣ : ٨٥) . بنارس کا گل بدن ، گجرات کا کمخواب . (١٨٢٣ ، فسانۂ عجائب ، ١١٨) .

دنیا کی زیب و زینت کفار کو مبارک
ہندو کے مردے لیٹیں کمخواب و گلبدن میں

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ١٠٨) . چھوٹی بیگم گلبدن کا پائجامہ پہنے تھیں . (١٨٨٧ ، جام سرشار ، ١٣٣) . [گل + بدن (رک)] .

ـــــ بَدَنی (ـــــ فت ب ، د) امث .
گل اندامی ، پھول جیسی جسمانی حالت ؛ مراد : حسن و نزاکت ، نرمی و گدازی .

تو وہ بہارِ باغِ حسن جس پر کرے نثار جاں
لالہ رخی سہی قدی گلبدنی سمن بری

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٩٥) .

ہوائے صبح سے روشن چراغِ سیم تنی
شگفتہ ، غسلِ سحر سے مزاجِ گل بدنی

(١٩٢٢ ، سیف و سبو ، ٩٧) . [گل بدن + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــــ بَرْگ (ـــــ فت ب ، سک ر) امذ ؛ ← گلبرگ .
١. **گلاب کی پتی یا پنکھڑی ، شعرا محبوب کے لب اور زبان کو گل برگ سے تشبیہ دیتے ہیں .**

کھول ادھر گلبرگ سے روح الامیں
شرح دے سب شوق رب العالمیں

(١٧٥٣ ، ریاضِ غوثیہ ، ١٣) .

دیتا ہوں اپنے لب کو بھی گلبرگ سے مثال
بوسے جو خواب میں ترے رخسار کے لیے

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٢٥) .

یہ لب جوے ہوئے کیوں کر نہیں ہیں
کہ ہیں گلبرگ لیکن تر نہیں ہیں

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١٨٣) .

گل برگِ تر پہ سنبلِ مشکیں نقاب ہو
تو منہ چھپا ، بلا سے جو دنیا خراب ہو

(١٩٣٨ ، ترجمان الغیب ، ٢٧٠) . ٢. **(کنایۃً) نازک اندام محبوب .**

ہو بانی ہو کچھ تو کبتک بول
گلبرگ اپنی زبان تو کھول

(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٩٣) . [گُل + برگ (رک)] .

ـــــ بَرَن (ـــــ فت ب ، ر) صف (قدیم) .
گلاب کے پھول جیسا ، رنگ ڈھنگ والا .

بن گل کہ آہ بلبل وہ گل برن کہاں ہے
جن من پریا ہمارا وہ من ہرن کہاں ہے

(١٥٦٣ ، حسن شوق (اردو ، ٤٩ : ٣ ، ٣ ، ١٧٠)) .

ہے گلبدن لالہ مکھ غم میں جھوک
سے من تھے داغاں جگر نوک ٹوک

(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ (ق) ، ١٠٥) . [گُل + برن (١)] .

ـــــ بَکَلا کس ا ﺳﺎ (ـــــ فت ب ، سک ک) امذ .
مولسری کا پھول نیز رک : بکل . چمنوں میں داؤدی اور نرگس ... گل بکلا اور گلزار جو سفید ہیں سو لگتے ہیں . (١٧٣٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ١٩٠) . [گل + بکلا (رک)] .

ـــــ بَن (ـــــ فت ب) امذ .
پھولوں کا جنگل ، جہاں پھول دار درختوں کی کثرت ہو ، باغ ، چمن ، پھلواری ، گلستان .

ترے دل کو سمجھ ہو ہے خدا کے راز کا گلبن
لکو کر خار و خس ستی ہو اس گلبن کے تئیں گلخن

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٧٣) .

جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر
مُصحَفِ گل کے حواشی پہ طلائی جدوَل

(١٨٧٦ ، کلیاتِ نعت محسن ، ١٠١) . ایک گھر کے دو چراغ ایک در کے دو داغ ایک گلبن کے دو شجر ایک شجر کے دو ثمر ہیں . (١٨٩٠ ، طلسم ہوش ربا ، ٣ : ١٠٩) .

بہاریں باغ کی دھرتی کا دھن ہیں
جہاں بن ہیں وہیں گلبن ہوتے ہیں

(١٩٨٧ ، دل کی زبان ، ٨١) . [گل + بن (رک)] .

ـــــ بُن (ـــــ ضم ب) امذ .
١. **گلاب کا پودا ، سرخ گلاب ، درخت گل (شعرا معشوق سے تشبیہ دیتے ہیں) .**

حوراں نہ کریں خلد کے گلبن کا نظارا
جب سیم بدن اپنے کو گلپوش کرے تو
(۱۸۱۳ء ، قائم دہلوی ، د ، ۱۸۰).
گلزارِ ارم کی ہے بھبھی دھن
بولا کہ اے بشر وہ گلبن
(۱۸۳۸ء ، گلزارِ نسیم ، ۷).
مستانہ ہوائے گلشن تھی جانانہ ادائے گلبن تھی
ہر وادی وادیِ ایمن تھی ہر کوہ پہ جلوۂ طور ہوا
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۴۰). ۲. گلاب کے پودے کی جڑ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۳. کسی درخت کا وہ حصہ جو زمین کے ساتھ لگا ہوتا ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گُل + بُن (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
(نباتیات) جسم کے حصوں کا گلاب نما گچھا ، گلاب کا نشان (انگ : Rosette). پتوں کے پیالی نما گلبند سے جو راس پر پائے جاتے ہیں ، ایسے پودوں کی شناخت کی جا سکتی ہے. (۱۹۳۸ء ، عملی نباتیات ، ۱۳۰). [گُل + ف : بند ، بستن - باندھنا ، سے صفت].

---بَنْدھنا محاورہ.
لکڑی وغیرہ کا خوب سلگ جانا ، چراغ کی بتی کا خوب جل جانا (سرمایہ زبان اردو ؛ نوراللغات).

---بَنَفْشَہ کس اضا (---فت ب ، کس ن ، سک ش) امذ ؛ امث.
بنفشہ کا پھول جو ہلکا نیلا یا اودے رنگ کا ہوتا ہے اور بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے. گلِ بنفشہ ... تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵). [گُل + بنفشہ (رک)].

---بُو (---و مع) (الف) امث.
بوئے گل ، پھول کی خوشبو.
ان گلوں سے صورتِ گُل بُو جدائی کیجیے
چار دن کے واسطے کیا آشنائی کیجیے
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۲۶۵). (ب) صف. گلاب کی سی خوشبو رکھنے والا ، جس سے خصوصاً گلاب کی بو آتی ہو ، خوشبودار.
شکستِ توبہ کا فتوا امامِ شہر دیتا ہے
لگا کر برف میں دیجو مجھے گُل بُو کا پیمانہ
(۱۸۹۷ء ، کلیاتِ راقم ، ۱۶۵).
یادِ گلبو و عطر بار ہے آج
صبحِ آئینہ بہار ہے آج
(۱۸۹۸ء ، دیوانِ مجروح ، ۲۲). [گُل + بُو (رک)].

---بُوٹا (---و مع) امذ ؛ ج : گُل بُوٹے.
۱. پھول اور پودے ؛ مراد : سجاوٹ ، آرائش ، زیبائش ، بناؤ سنگار. باغِ سیب اپنی بہار پر گل بوٹے کی کیفیت دکھاتے تھے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۵۶۰).

بہت تو نے بہارِ زندگی کے مزے لوٹے
بہت زیرِ قدم تو نے کیے پامال گل بوٹے
(۱۹۲۹ء ، مطلعِ انوار ، ۶۹). ۲. بیل بوٹا ، نقش و نگار.
تکلف سے بری ہے حسنِ ذاتی
قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۸۹).
بہار آئی تو گل بوٹے بناؤں جامۂ تن پر
سبق لوں میں زبانِ خارِ صحرا سے گلستاں کا
(۱۹۰۰ء ، دیوانِ حبیب ، ۵). ۳. کاغذ یا کسی دھات کے پتر پر نقش و نگار بنا کے کاٹ لیتے ہیں یعنی اسٹنسل کر لیتے ہیں اور اس کے نیچے رنگین کاغذ یا پنی چپکا دیتے ہیں.
جسمِ خاکی ہے مرا ہوئے نشترِ غم سے چاک چاک
کاٹے ہیں جیسے گل بوٹے گلِ قندیل میں
(۱۸۵۸ء ، امانت ، د ، ۵۱). الف : بنانا ، کاٹنا ، کرنا. [گُل + بوٹا (رک)].

---بُوٹی چھینْٹ (---و مع ، ی مع ، غنہ) امث.
(چھیکاری) گلاب کے پھول یا سرخ پھول اور سبز یا سیاہ زمین میں چھپی ہوئی چھینٹ (اب و ، ۲ : ۱۷۰). [گُل + بوٹا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تصغیر + چھینٹ (رک)].

---بُوٹے جمانا محاورہ.
پھول دار پودے ترتیب سے لگانا ؛ پھول بوٹے ترتیب سے لگانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بُوٹے کَتَرْنا محاورہ (شاذ).
۱. کاغذ وغیرہ کی پھول پتیاں بنانا ، بیل بوٹے تراشنا ، سجانا ، سنوارنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. عجیب و غریب کام کرنا ، اچنبھے کا کام کرنا ، انوکھا کام کرنا ؛ شوشہ چھوڑنا ، انوکھی بات کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. بدگوئی کرنا ، برا بھلا کہنا ، گالیاں دینا ، بدزبانی کرنا.
زباں کی کرکے مقراض اور بنا دشنام کا کاغذ
ہمارے حق میں کیا کیا آپ نے کترے ہیں گل بوٹے
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۶).

---بُوٹے کِھلانا محاورہ.
باغباں کرنا رونق بڑھانا ، آرائش کرنا ، سجاوٹ کا سامان کرنا ، عبارت آرائی کرنا. جس کا شاداب قلم بنجر موضوعات پر بھی گل بوٹے کھلا دیتا ہے. (۱۹۸۹ء ، جنھیں میں نے دیکھا ، ۱۸۲).

---بِہِشْت کس اضا (---فت ب ، ی ، سک ہ ، فت ش) امث.
بیسو کی طرح کی ایک مٹھائی جس میں گھی ، شکر ، قدرے دودھ ، کیوڑا ، الائچی سفید و سرخ اور میدے کے علاوہ خاص جزو بادام کی گری ہوتی ہے. چاشنی میں ۳ ماشہ زعفران کیوڑے میں پسوا کر ڈال کر گل بہشت بنائیں. (۱۹۴۷ء ، شاہی دسترخوان ، ۲۰۰). [گُل + بہشت (رک)].

---بے خار کس صفت (---ی مع) امذ.
۱. ایسا پھول جس کے ساتھ کانٹے نہ ہوں ؛ مراد : بے ضرر چیز ،

ہر طرح صاف ستھرے اور پاکیزہ ہے۔ حکیم صاحب نے نہایت فلسفیانہ انداز میں کہا ماسٹر صاحب گُل بے خار کجا است. (۱۹۵۹ ، شمع غزالات ، ۱۱۰)۔ ۲. (کنایۃ) شراب (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [گُل + بے (سابقۂ نفی) + خار (رک)]۔

---- یکانہ کس ی سف(----ی مج ، فت ن) امذ.
خود رو پھول ، جنگلی پھول ، وہ پھول جو گھاس میں کھلتے ہیں اور پامال ہوتے ہیں. دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات نہ ہوں ، لاحظہ ، گلاب ... گُل یکانہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰)۔ [گُل + یکانہ (رک)]۔

---- پاش امذ.
پھول برسانے والا ، پھول بکھیرنے والا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات ہوں ، لاحقہ : گلاب ... گُل پاش وغیرہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰)۔ [گُل + ف : پاش ، پاشیدن - بکھیرنا ، برسانا سے لاحقۂ فاعلی]۔

---- پاشی امث.
پھول برسانا ، پھول بکھیرنا ، گل ریزی ، گل فشانی. اچھی بات، گل فشانی ، گل پاشی ، گل ریزی. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۱۹)۔ [گل پاش + ی ، لاحقہ کیفیت]۔

---- پاپوش کس اضا(----و مج) امذ.
ریشم یا کلابتو وغیرہ سے بنایا ہوا پھول جو جوتوں وغیرہ پر ٹانکتے ہیں. دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات ہوں ، لاحقہ : گلاب ... گُل پاپوش وغیرہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰)۔ [گُل + پاپوش (رک)]۔

---- پڑنا محاورہ.
آنکھ میں پھلی یا سفید دھبا پڑ جانا.

> مجھ نظر میں آ شتاب اے نور چشم عاشقاں
> گل پڑا ہے میری آنکھوں میں نہیں یہ مردمک

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۰)۔

---- پلاس کس اضا(----فت پ) امذ.
ڈھاک کا پھول جو سرخ ہوتا ہے نیز رک : پلاس (بلد عطاری ، ۱۸۹)۔ [گل + پلاس (رک)]۔

---- پوش (----و مج) صف.
پھولوں سے لدا ہوا ، پھولوں سے بھرا ہوا ، پھولوں سے ڈھکا ہوا ، پھولوں سے مزین ، جیسے پھولوں نے ڈھانپ لیا ہو ؛ ایسا لباس پہنے ہوئے جس پر پھول اور نقش و نگار یا پھول جیسے نشانات بنے ہوتا.

> حوراں نگریں (نہ کریں) خلد کے گلبن کا نظارا
> جب سیم بدن اپنے کو گلپوش کرے تو

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۸۰)۔

> ہر عاشق خونیں جگر جیوں لالہ اس گلزار میں
> کہا دل پہ داغ عاشقی گلپوش ہو گلپوش ہو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۱)۔

> ملبوس خاص جس نے ہم کو عطا کیا
> گُل کہا کے دستو باز سے گلپوش ہو گئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۱)۔

> یہ کشت زار یہ سبزہ یہ وادی گل پوش
> سکون دشت یہ صحرا کا منظر خاموش

(۱۹۷۹ ، مطلع انوار ، ۲۹)۔ [گل + ف : پوش ، پوشیدن - ڈھانکنا ، چھپانا سے لاحقۂ فاعلی]۔

---- پوشی (----و مج) امث.
پھولوں کا ہار پہنانا ، پھول نچھاور کرنا ، کسی پر پھول برسانا ، پھول کے گجرے گلے میں ڈالنا. پروگرام میں گل پوشی ، نذرانۂ عقیدت ، منظومات، تقاریر، کیک کاٹنے کی رسم اور پھر جعفری صاحب کا کلام سنا شامل تھا. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، دسمبر ، ۲۳۸)۔ [گل پوش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---- پیادہ کس صف(----کس پ ، ی مخت ، فت د) امذ.
۱. ایک شاخ پر کھلنے والا پھول ، وہ پھول جس میں ساق ہو ، ساق پر کھلا ہوا پھول (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ ۲. زمین سے لگواں پھول ، وہ پھول جس کے پودے میں تنا نہ ہو جیسے : نرگس ، لالہ اور سوسن وغیرہ (گل سوار کے بالمقابل)۔

> گُل اِسوار ہے ہر ایک سوار
> ہر پیادہ گُل پیادہ ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۶۳)۔ سابقہ لاحقہ سے ... لاحقے گلاب ... گل پیادہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰)۔ [گل + پیادہ (رک)]۔

---- پیرہن (----ی لین ، فت ر ، ہ) صف.
سرخ پوش ، پھول جیسے لباس والا ؛ مراد : حسین و جمیل ، معشوق ، محبوب.

> اگر غنچہ تھی اک رات اس ہستی کے گلشن میں
> ولی مجھ بر میں وو گُل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۶)۔

> پھر پیرہن کے ہوتے ہیں ٹکڑے برنگ گُل
> پھر مجھ کو آ گئی کسی گل پیرہن کی یاد

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۸۰)۔

> دل فریبی کا یہ گل پیرہنوں میں انداز
> گورے گالوں پہ یہ بکھرے ہوئے گیسوئے دراز

(۱۹۱۳ ، اکسیر سخن ، ۹۶)۔ بستر ، پیسے ایک سے ایک گل پیرہن ایک سے ایک کجکلاہ. (۱۹۷۰ ، دنیا گول ہے ، ۲۹۹)۔

> اور جب خوانِ نعت سجایا گیا
> ایک گل پیرہن ڈھونڈ لایا گیا

(۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۵۰۹)۔ [گل + پیرہن (رک)]۔

---- پیرہنی (----ی لین ، فت ر ، ہ) امث.
سرخ پوشی ، بننا سنورنا ؛ مراد : محبوب ہونا ، محبوبیت.

> یک عمر رکھے عریٔ بخوبِ چاک گریباں
> ہم کو بھی کبھو خواہش گل پیرہنی تھی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۷)۔

ہو کے دیوانہ نہ کیوں جامے کے کرتا ٹکڑے
گل نے دیکھی تری گل پیرہنی باغ میں تھی
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۶۵).

لالے نے جو دستار اچھالی ہے چمن میں
کھاتا ہے عبث داغ وہ گل پیرہنی پر
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۳۷). [گل پیرہن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُھلانا محاورہ (قدیم).
رک : گُل کِھلانا.

ہم کو جنوں سے دست و گریباں کر دیا
آئے ہی اب کے گُل یہ پُھلایا بہار نے
(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۱۰۹).

اتنا نہ ہنس کہ آنکھ سے آنسو نکل پڑے
اتنا نہ پُھول جا کہ کوئی گُل پھلائے عیش
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). ملکہ نے تو خوب گُل پھلایا ہے.
(۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۵۵).

---پُھنا (---ضم پھ ، شد ن) امذ.
(کاشت کاری) وہ پودے جن پر کچھے دار طرے نکل آتے ہیں جو ان کے پھول ہوتے ہیں اور گل پھنا کہلاتے ہیں ، جیسے : کنگنی کے گل پُھنے (اب و ، ۶ : ۱۰۳). [گل + پھنا (رک)].

---پُھول (---و مع) امذ ؛ ج.
مراد : پھول.

کہتے ہیں بہار آئی گُل پھول نکلتے ہیں
ہم کنج قفس میں ہیں دل سینوں میں جلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۲).

اوتار کر جو وہ گُل پُھول کان کے پھینکے
صبا وہ پھر عروس بہار لے کے چلے!
(۱۸۹۵ ، خزینۃ الخیال ، ۳۰۲). [گل + پھول (بطور تابع)].

---پُھول کاٹنا محاورہ.
بدگوئی کرنا ، بہتان باندھنا ، افترا پردازی کرنا.

نوکری میں نہیں کچھ اس کو حصول
کاٹے ہے میرے حق میں نت گُل پُھول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۳).

---پُھول کَتَرنا محاورہ.
انوکھی بات یا اچنبے کا کام کرنا ، حیران کر دینے والی بات ، شگوفے چھوڑنا.

پھبتا ہے اس کو یارو دم عاشقی کا بھرنا
ہو یاد جس کو سو سو گُل پُھول کا کترنا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۷۵).

---پُھول لگانا محاورہ.
(بات کا) بڑھانا چڑھانا ، مبالغہ کرنا ، نمک مرچ لگانا. جھوٹی بات ... نمک مرچ اور گل پھول لگا کے بیان کرتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶۹).

---پُھولنا محاورہ.
۱. پھول کھلنا ، کسی پھول کا شگفتہ ہونا.

آئی ہے بہار ہے گیسواں
پھولے ہیں چمن میں گل ہزاراں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۲). ۲. کوئی نئی یا انوکھی بات ظاہر ہونا ، غیر متوقع چیز کا نمودار ہونا ، انوکھا یا اچنبے کا کام ہونا.

دیکھیں گل پُھولے کا شوشہ کوئی پیدا ہو گا
رات سے حاملۂ غنچہ بہت ہے کے کل!
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۲). باغ کشمیر میں آج کل ایک نیا گُل پھولا ہے قابل تحریر نہیں ہے. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۸۸۵).
۳. راز ظاہر ہونا ، بھید کھلنا ، فتنہ بپا ہونا.

قصہ نہ بڑھے ہرنگو کا گُل
پُھولے کہیں شہر میں نہ یہ گُل
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۵). مگر اب ڈر ہے کہ کوئی گل نہ پھولے ، کرتوتوں کا بھانڈا نہ پھوٹے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۸۹).
۴. افتاد پڑنا ، نئی آفت یا مصیبت پیش آنا ، نیا فتنہ کھڑا ہونا. دراز کی راہ سے راستے کی طرف دیکھنے لگے نہ اب نیا گل پھولتا ہے. (۱۸۸۴ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۶۷).

کوچۂ زلف کے سودے سے گُل آخر پھولا
ہوئے زنجیر کے پھندے میں گرفتار قدم
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۶). کوئی تازہ گل پھولا مگر بادشاہ کے چہرے پر آثار مسرت کے دیکھ کے منتظر ابتدائے کلام ہوئی. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۲ : ۵).

---تَر کسی صنف(---فت ت) صف.
(لفظاً) تازہ پھول ؛ (مجازاً) خوبصورت چہرے والا ؛ مراد : معشوق ، حسین شخص.

پس دیوار چمن رکھ دیے قفس سے صیاد
میں نہ پونہچوں مرا نالہ گُل تر تک پونہچے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۰۶). سابقہ لاحقہ سے ... لاحقے گلاب ... گل تر وغیرہ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۰۰). [گل + تر].

---تراش (---فت ت) امذ.
۱. پھول پتیاں بنانے والا ، پتھر پر گل بوٹے کندہ کرنے والا. ایک نقشہ نویس ، چھ خوش نویس ... ایک کفش ساز ایک سنگ تراش تین گل تراش اور ایک عرب ماہر جملہ فنون تھے. (۱۸۹۰ ، حسن ، ۳ ، ۵ : ۳۳). ۲. چراغ یا شمع وغیرہ کی بتی کا سرا کترنے والا آلہ ، گُل گیر ، وہ اوزار جس سے شمع یا چراغ کی بتی کتری جائے (نور اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + ف : تراش ، تراشیدن - کترنا ، چھانٹنا سے لاحقۂ فاعلی].

---تراشنا ف مر ؛ محاورہ.
شمع یا چراغ کی بتی کا جلا ہوا حصہ قینچی یا گل گیر سے الگ کرنا ، گُل کاٹنا یا کترنا.

گل تراشا اوس نے جب تھا اک تماشا دیدنی
بلبل و پروانہ و آمادگی جنگ و شمع
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۰۷).

---تراشی (---فت ت) امث.
گل کترنا ، گل کاٹنا ؛ انوکھی باتیں کرنا ؛ نئے نئے شعبدے یا حیلے ایجاد کرنا. افکار انسانی کی یہ ساری گل تراشیاں ... اسی صحیفۂ فطرت کے مطالعے کی بدولت ہیں. (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۹). [گل تراش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تسبیح کس اضا (---فت ت ، سک س ، ی مع) امذ.
۱. سوا گز تک اونچا ایک خودرو پودا جس پر رنگ برنگ کے پھول لگتے ہیں اور اس کے بیج مونگے کے مشابہ ہوتے ہیں لوگ ان کی تسبیح بھی بناتے ہیں . دواءً مستعمل. گل تسبیح ، ولایتی مہندی ، حنا ... وغیرہ. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۳۰). آتی جو بس گل تسبیح کی ڈنڈی جوش دے کر صاف کر کے پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۳). ۲. تسبیح کا امام (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گل + تسبیح (رک)].

---تکمہ کس اضا (---ضم ت ، سک ک ، فت م) امذ.
رک : گل اورنگ (جامع اللغات). [گل + تکمہ (رک)].

---جام امذ.
جام سے مشابہ شیشے کا رنگ برنگ کا ظرف جو عموماً دیوار پر سجایا یا لگایا جاتا ہے اور جس میں موم بتی روشن کرتے ہیں.

بدر کامل کی طرح گلجام ہیں روشن تمام
روزن دیوار و در ہیں صورتِ اختر سفید

(۱۸۵۸ ، سحر نواب علی بیاض سحر ، ۱۵۵). [گل + جام رک].

---جعفری کس اضا (---فت ج ، سک ع ، فت ف) امذ.
گیندے کی ایک قسم جس کا پھول گہرے نارنجی رنگ کا ہوتا ہے ، کہیں اکہرا اور کہیں دہرا دیکھا گیا ہے . اکہرے میں پانچ چھ پتیاں اور دوہرے میں زیادہ ہوتی ہیں . اس کا پودا دوسرے قسم کے گیندے کی بہ نسبت چھوٹا ہوتا ہے.

ہر چند رنگ زردی حاصل ہے عاشقوں کوں
لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند

(۱۷۰۷ ، ولی ، کہ ، ۸۷). قطاریں جھاڑیا کے درختوں کی بکثرت دیکھی جاتی ہیں اور ایسی ہی کیاریاں گل جعفری اور چند اور رسمی پھولوں کی. (۱۸۳۵ ، مزید الاحوال ، ۳۰). گل عباسی ، گل جعفری ، گل صد برگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ و بو و لطافت رکھتا ہے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۸۹). [گل + جعفری (علم)].

---جھاڑنا ف م ، محاورہ.
دیا بتی ، سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کے جلے ہوئے حصے کو الگ کر دینا ، جلے ہوئے یا خاکستر شدہ حصے کو گرانا.

وہ کش لے کر --- جب چٹکی مار کے ،
سگریٹ کا گل جھاڑتا ہے اور گردن کی اک جنبش سے
اس کی ٹوپی کا پھندنا جب لہرا کر رک جاتا ہے
میرا دل بھی --- اس کی جانب جھک جاتا ہے

(۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۵۹). رام پال سگریٹ کو مٹھی میں لے کر لمبے لمبے کش لگایا کرتا اور چٹکی مار کر گل جھاڑتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۹).

---جھڑنا محاورہ.
۱. چراغ یا سگریٹ کی راکھ گرنا ، بندوق کے جلے ہوئے توڑے کا گرنا (ماخوذ : فیروز اللغات ؛ جامع اللغات). ۲. درختوں سے پھولوں کا ازخود گرنا.

وہاں کیا پھنے آئے اے ستم گل
جھڑے یہاں نخلِ دل سے صبح دم گل

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳۲).

---چاندنی کس اضا نیز بلا کس (---غنہ ، سک د) امذ.
ایک پھول جو سیکی کے مشابہ ہوتا ہے ، سفید اور ملائم ہوتا ہے . اس کی بیل اپنے جوار کے درخت وغیرہ پر لپٹ کر اوپر چڑھتی ہے ، پتے سیم کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں ، یہ پھول چاندنی رات میں کھلتا ہے ، گل مہتاب. چمنوں میں داودی اور نرگس ... گل چاندنی کل نکلا اور گلزار جو سفید ہیں سو لگے ہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰).

جس طرف گلزار میں قصد خرام اس نے کیا
بچھ گئی گل چاندنی جاروب سنبل ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷). گل چاندنی کا گلقند بنا کر خفقان و جنون میں کھلایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۳). [گل + چاندنی (رک)].

---چڑھانا محاورہ.
کسی متبرک جگہ ، مزار ، آستانہ یا قبر وغیرہ پر ، پھول چڑھانا ، پھولوں کا نذرانہ دینا ، عقیدۃً پھولوں کا تحفہ پیش کرنا.

نالوں سے عندلیب کے آیا ہے جی بتنگ
کس نے مرے مزار پہ لا کر چڑھائے گل

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۲).

غیروں کے ساتھ کیا تمھیں آنا ضرور تھا
دو گل چڑھا کے گور میں انگارے بھر گئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳).

گل طائران سدرہ چڑھائیں گے ہر سحر
بنتے تو دو مزار تم اپنے شہید کا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۶).

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
وہ جس کی آنکھ میں سفیدی ، پھولا یا پھلی ہو ، پھلی والا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گل + چشم (رک)].

---چشم کس اضا (---فت چ ، سک ش) امذ.
آنکھ میں پیدا ہو جانے والی ایک بیماری ، آنکھ کی پھلی. داغ گل چشم ... ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۰۰). مناسب ادویہ کے ہمراہ کھرل کر کے گل چشم (پھولا) ... کے ازالے کے لیے آنکھوں میں لگاتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۸). [گل + چشم (رک)].

---چکاں (---فت چ) (الف) امذ.
مہوا کا پھول (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) صف. پھول برسانے ہوئے. ابر سیاہ بیابان در بیابان گلستان در گلستان ،

گل چکاں ، گوہر فشاں ، رقصاں. (۱۹۷۰ ، بادوں کی برات ، ۸۰)۔ [گل + ف : چکاں ، چکیدن ـ ٹپکنا ، گرنا ، سے اسم حالیہ]۔

ـــ چکاں (ـــ فت ک) امذ.
آتش بازی کی ایک قسم (جامع اللغات)۔ [گل + چکاں (رک)]۔

ـــ چِہر (ـــ کس مع چ ، سک ہ) صف.
رک : گل چہرہ

سرو قد کوئی اور کوئی گلچہر
غیرتِ ماہ کوئی رشکِ مہر

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۸۰)۔[گل + چہر (چہرہ (رک) کی تخفیف)]۔

ـــ چِہرَہ (ـــ کس مع چ ، سک ہ ، فت ر) صف.
پھول جیسے چہرے والا ، گل عذار ؛ مراد : حسین معشوق یا محبوب.

او مالک کوں دیتا دل آرام کوں
گل اندام ، گلچہرہ ، گلفام کوں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۳۰)۔

اور اک جادو نگہہ گل چہرہ دختر
جھلتی تھی جوری اس جوگی کے سر پر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳)۔

مل گئے خاک میں گُل چہرہ ہزاروں ایسے
پر کسی نے نہ کیا پاک غبارِ عارض

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۰۳)۔ ہر اچھی چیز اس سے تعبیر کی جاتی ہے ... خوبصورت گل چہرہ ... اچھی آواز کلبانگ. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۰۹)۔ [گل + چہرہ (رک)]۔

ـــ چِیں کس اضا(ـــ ی مع) امذ.
ایک سفید رنگ کا پھول جس کے بیرونی پتوں پر سرخی اور وسط میں زردی ہوتی ہے ، پودا دس سے بارہ فٹ تک لمبا ہوتا ہے ، تنا نہایت نرم صاف جلد کا میلے گیروئے رنگ کا ہوتا ہے اور پتے آم کے پتوں سے بڑے موٹے اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں ؛ گل آچیں (کتاب الادویہ ، ۲ : ۹)۔

مدھ مالتی ، ناگیر اور مول سری کرنا
دوپہریا ، داودی ، گل چیں ، کٹھل برہا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۸)۔ چمپا ، گل چیں ، کامنی ... وغیرہ (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۰)۔ [گل + چیں (اچیں (رک) کی تخفیف)]۔

ـــ چِیں (ـــ ی مع) صف.
۱. پھول توڑنے یا چننے والا ، باغباں ، باغ کا مالی.

ہوتے گُل شاخ ہوا میں سے یہ لیتا ہے لوچ
کس قدر شوخ ہے اللہ یہ گُل چیں میرا

(۱۷۹۸ ، میر سوز (ق) ، ۳۶)۔

چمن میں آئے جو سیر کو تم تو ہوش گلچیں کے ہو گئے گم
نثار کرنے کو پھول لے کر چلی نسیم بہار تم پر

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۶۳)۔

جو نام لے کے ترا توڑے گل کوئی گلچیں
تو ہاتھ میں ہو زر گل طلا سے دست افشار

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۲)۔ ۲. (استعارۃ) استفادہ کرنے والا ، فائدہ اُٹھانے والا.

گلشن مدح و ثنا سے اس کی اے گلچیں فکر
لا گُلِ مضموں تازہ جلد بہر اشتمام

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۷۵)۔

پھر لئے دامن بھر بھی نہ بدلی ہائے روش گُل چینوں کی
غنچہ و گل سے پیار ہے لیکن شاخ سے نفرت آج بھی ہے

(۱۹۷۰ ، شکیل بدایونی ، رعنائیاں ، ۳۷)۔ [گل + ف : چیں ، چیدن ـ چُننا سے لاحقۂ فاعلی]۔

ـــ چِینی (ـــ ی مع) امث.
گُل چیں کا کام ، پھول چُننا ، باغبانی کرنا. رومال ہاتھ میں سنگھر دانی کر رہی ہے کلچینی کشس جمال میں مصروف ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۳۲)۔

آج ہر بات میں رنگینی ہو   خوب گلباری و گُل چینی ہو

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۸۹)۔

وہ گلعذار تھی گُل چینی کی طرف مائل
جو پھول جھانتی ہوتا چنگیر میں داخل

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۶۳)۔ [گل چیں + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ چَھڑی (ـــ فت چھ) امث.
پھولوں سے بنائی ہوئی چھڑی ، گلاب کی ٹہنی بطور ید مستعمل ؛ (مجازاً) نازک اندام ، بہت نازک.

لیا گھیر اسے سب نے یکبارگی
کھڑی سو رہا ان میں یک گلچھڑی

(۱۶۵۳ ، قصہ ماہ و اختر پری پیکر ، ۲۱)۔

جُھکے جاتے ہیں مارے نازکی کے گلرخاں ہر دم
نہیں یہ قد خوباں ہیں نزاکت کی ہیں گل چھڑیاں

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۳۳)۔ [گل + چھڑی (رک)]۔

ـــ خار امذ.
(کاشت کاری) **بھٹ کٹیا کا پھول** (پلیٹس ؛ ا ب و ، ۹ : ۱۳۳)۔ [گُل + خار (رک)]۔

ـــ خزاں دیدَہ کس صف(ـــ کس خ ، مع ، ی مع ، فت د) امذ.
مُرجھایا ہوا پھول ، سوکھ جانے والا پھول. اور وہ گل خزاں دیدہ کی طرح مرجھا کے رہ گئے. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام (ترجمہ) ، ۶۰۳)۔ [گل + خزاں دیدہ (رک)]۔

ـــ خَطمی کس صف(ـــ فت خ ، سک ط) امذ.
(طب) **خطمی (رک) کے پھول جو خوشنما اور بے بو ہوتے ہیں رنگ کے لحاظ سے سفید سرخ اور سیاہ مختلف قسمیں ہیں ، نیلگوں پھول کی خطمی کو خیرو کہتے ہیں ، دوا کے طور پر مستعمل** (کتاب الادویہ ، ۱ : ۱۸۲)۔ [گُل + خطمی (رک)]۔

ـــ خَنداں کس صف(ـــ فت خ ، سک ن) امذ.
مسکراتا ہوا پھول ، مراد : کھلا ہوا پھول ، شگفتہ پھول.

گلستاں کر دیا سینہ ہمارا تیغ قاتل نے
گُلِ خنداں کا ہوتا ہے گماں ہر زخمِ خنداں پر

(۱۸۹۳ ، زیبا (پنجہ علی) ، مرقع زیبا ، ۳۸)۔

صبح ہے فصلِ بہاری کی مگر دل ہنوز
شمع کا گل ہے کہ اس فصل میں خنداں نہ ہوا
(۱۹۲۵ ، تجلیات ، ۱ : ۳۶۶)۔ [گل + خنداں (رک)]۔

---خورشید کس اضا (---و معد ، سک ر ، ی مج) امذ.
رک : **سورج مکھی ، گُلِ آفتاب.**
گُلِ خورشید جوں خور کو تکے ، عارض کے جانب کو
کرن پھول آگ روشن ہے یہ تیرے کان کے آگے
(۱۸۰۵ ، دیوانِ بیختہ ، ۲۲)۔
ہزار داغ ہو پروانے آفتاب کیسے
پرستشِ گلِ خورشید میں ہے گرم مجوس
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱)۔
جشنو تر لے مرے چہرے کا تصور کر کے
بھر دیے ہیں گُلِ خورشید مرے داماں میں
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۳۹)۔
گُلِ خورشید بھی آندھی ہے میرے جی جلانے کو
چمک کر دھوپ بجلی بن گئی شاخِ نشیمن پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۰)۔ [گل + خورشید (رک)]۔

---خیار (---کس خ) امذ.
اصیل مرغ کی ایک قسم. رنگ مرغ اصیل کے یہ ہیں لاکھیا ... گل خیار ، دونرہ ، سیاہ. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۰)۔ [گل + خیار (رک)]۔

---خیرا (---ی لین) امذ.
رک : **گُلِ خیرو** یہ سنڈی ... کنکنی ، کچری ، سورجل ، گُلِ خیرا اور بھنڈی پر ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، حشرات الارض اور وھیل ، ۱۶۲)۔
[گل + خیرا (عَلَم)]۔

---خیرو کس اضا نیز بلا اضا (---ی لین ، و مج) امذ.
۱. **خیرو (رک) کا بینگنی پھول جو دوا کے طور پر مستعمل ہے.** اس کا سر اور داڑھی گُلِ خیرو سے دھوئے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۶۳)۔ اگر موسمِ گرما میں بار بار نکسیر جاری ہوتی ہو تو گُلِ خیرو تازہ یاں یا کسی مناسب عرق میں پیس کر مصری ملا کر پلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۷۵)۔ مالوا گُلِ خیرو ، چینی گلاب ، پتلی بوٹی. (۱۹۷۰ ، مبادی نباتیات (ڈاکٹر عبدالرشید) ، ۱۳۲)۔ ۲. **(مجازاً) مسخرا ، نقال.**
گُلِ خیرو جو باپ ہے تیرا
اس کو بھی ہمسری کا ہے دعوی
(۱۸۵۵ ، بحر الفت ، ۵۷)۔ مجھے تو پہلے سے گُلِ خیرو بنا کر بٹھا دیا اور خود آگے میں بجف کر رہے تھے. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۵۹)۔ [گل + خیرو (عَلَم)]۔

---خیرو ہونا محاورہ.
(عو) ناراض ہونا ، خفا ہونا (جامع اللغات).

---دار صف.
۱. **جس پر پھول بنے ہوں ، پھول دار.**
اے خوشنما ترا قد پھولوں کی جوں چھڑی ہے
ہر میں ترے چکن کی گلدار پگڑی ہے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۰)۔
مسند اور تکیے تھے سبھی گلدار
گودھ کر پھولوں تو کیا تیار
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۰۳)۔ لباس کے لیے عمدہ عمدہ نفیس سادے اور گلدار سنہری روپہلی کپڑے بننے کی تدبیر بتائی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۲۳)۔
۲. **داغ دار ، نشان زدہ ، چتی دار.**
سینۂ گلدار میرا اوس کوں آیا ہے پسند
یار نے شاید کبھی گلزار کوں دیکھا نہ تھا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۸)۔ اتنے میں تیسرے بزرگ تشریف لائے جن کے پاس ایک گلدار خجر تھا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۳۰)۔ ۳. **رنگ کے لحاظ سے کبوتر کی ایک قسم جس کے پروں پر دھبے ہوتے ہیں.** سادہ کبوتر کو گلی کریں طریقہ یہ ہے کہ سادہ کبوتر کے پر کو جڑ کے قریب سے کاٹیں اور گلدار کے پر ان کٹے ہوئے پروں کے جوف میں کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۷)۔ وہ رنگ کبوتروں کے یہ ہیں روپہلا ، سنہرا ... گلدار ... بیاری ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۰ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱)۔
۴. **گھوڑا جس کے جسم پر مختلف رنگ کی چتیاں ہوں ، تیندوا.** صندلی سبزہ ، گلدار ، دودیہ ... رنگ کے گھوڑے اکثر ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵۶۳)۔ [گل + ف : دار ، داشتن - رکھنا]۔

---دام امذ ، نیز گلدام.
پھولوں کا جال ، پرندوں کے پھنسانے کا جال ؛ ایسا جال جس میں پرندوں کو دھوکا دینے کے لیے پھول لگا ہو.
ہے گلدام نگہِ عشق بازاں
یہ بلبل چشم کا تیرا کمر بند
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۰)۔
تصویرِ زلف و عارض گلدام لے گی
مرغانِ قدس کے لیے گلدام لے گیا
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۶۶)۔ درختوں پر پھول دار جال رشکِ گلدام پڑے تھے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۳۳)۔ [گل + دام (۱)]۔

---دان امذ.
وہ ظرف جس میں پھول یا پھولوں کا گلدستہ رکھا جاتا ہے.
اس عید اچھے تھے سکل عیداں حسایاں میں زیں
حلقہ غلامیں کان یا پکڑے ہیں گلداں عید کا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳)۔
رکھیں ناعود کو آتش میں اور آتش کو مجمر میں
گلِ تر تا ہو گلداں میں ترے ہوتا گُلِ تر میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۶)۔
کچھ بھی نہ کھلائے اگر بادِ بہاری نیرنگ
گل بھول گلداں میں انگارے دروں منقل!
(۱۸۷۰ ، مراۃ الغیب ، ۳۳)۔ جو پھول تمہارے لیے اپنے درختوں سے لوٹ کر اور چھوٹ کر آتے ہیں ان کو تم خرید کر گھر لے جاتے ہو گلداں سجاتے ہو. (۱۹۰۸ ، اولاد کی شادی ، ۱۰۳)۔

اس نے عطر کے ملک کے ساتھ ایک چھوٹا سا گلدان دیکھا جس کے پانی کے اندر چند پھول مرجھا رہے تھے (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۱۷)۔ [گُل + ف : دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

ـــ داؤدی امث ، صف (ـــ و مع) امذ۔

ایک قسم کا پھول جس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے پھول گل نسرین سے مشابہ اور بڑا ہوتا ہے اس کے پتے کپاس کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھول سے مرنجاسف کے مانند بو آتی ہے۔ گل داؤدی ہے تو گویا گل داؤدی ہے اور نرگس ہے تو (گویا نرگس) ہی ہے (۱۸۷۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۹)۔

یہ چڑھاوے کی ہے کثرت کہ چڑھے ہے ہر صبح

دُگدگی پر گُلِ داؤدی کے ہیرے سے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹)۔ گُل داؤدی تمام افعال میں مرنجاسف کے قریب ہے (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۷۸)۔ [گُل + داؤد (علَم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دستار امذ ، (ـــ فت د ، سک س) امذ۔

وہ پھول جو زینت کے لیے دستار (پگڑی) وغیرہ میں لگاتے ہیں

مستوجب کی صف میں بدستہ سرفرازی کا خطاب

تو گل دستار ہوئے خار سر دیوار بہار

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۶۱)۔

تیرے مجنوں کو ہے سامان جنوں آرائش

داغِ سودا گُلِ دستار نظر آتا ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۲)۔

اچھا جو یہ بوسہ سے ہو بن آنے کی اے شیخ

اس کاک سے اچھا گُلِ دستار نہ ہو گا

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۱)۔ [گُل + دستار (رک)]۔

ـــ دستہ (ـــ فت د ، سک س ، فت ت) امذ ؛ ــ گلدستہ ۱۔ **مختلف پھولوں کا گچھا ، ان شاخوں کا بندھا ہوا گچھا جن پر پھول کھلے ہوں۔**

ترک جاناں کے کر تجھ بجاتا ہے تو اے ناداں

سجا گلدستۂ اعمال باغِ زندگانی سوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۱)۔

گل کھائے ہیں از بسکہ ترے عشق میں میں نے

گلدستہ مرا ہاتھ ہے یا شہپر طاؤس

(۱۷۹۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۱۶)۔ کھائیے تو قطعوں سے تمام درخت بھرے ہیں گویا بزم چمن میں گلدستے دھرے ہیں (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۸۳)۔

پہنچے گلدستہ بنائے خوش رنگ

غنچے کی طرح کھلا دل تنگ

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۰۹)۔ ۲۔ محراب یا طاق جہاں اذان دیتے ہیں۔

جب خال سرمہ لبِ محبوب پر بنا

گلدستے پر بلال برائے اذاں گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۳)۔ تین بجے رات کے بعد گلدستے پر تحمید و تحلیل شروع ہو جاتی ہے (۱۹۳۰ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۴۴)۔ ۳۔ مخصوص رسالہ جس میں عموماً شعرا کا طرحی کلام شائع ہو۔ گلدستے برساتی کیڑوں کی طرح بے انتہا نکل کھڑے ہوتے ہیں (۱۸۹۳ ، مکاتیب امیر ، ۳۶۹)۔ آپ نے جو گلدستہ نکالا ہے اس کا کیا طور ہے اگر شعر و شاعری سے متعلق ہے تو ایک پرچہ بھیج دیں (۱۹۰۳ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۲۰۶)۔ [گُل + دست (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دستہ باندھنا عاورہ

پھولوں کو ایک گچھے کی شکل میں باندھنا۔

بہار آتی ہوا گلدستہ بانے تارہ باندھے گی

پرستاں نسخۂ گُل کا نیا شیرازہ باندھے گی

(۱۹۸۹ ، نو آہنگ ، ۵۳)۔

ـــ دُم (ـــ ضم د) امث ؛ ــ گلدم

ایک پرندہ جس کی دم کے نیچے سرخ پر اور سر پر کلغی ہوتی ہے ، ہندوستانی بلبل

جاتے ہی صاف گُل دموں کی دم

رہ گئیں وہ بچاریاں گم سُم

(۱۸۱۰ ، دیوان جان صاحب ، ۲۴۳)۔ محمد شاہ کے عہد ہندوستان کا نام گلدم رکھا تھا ، اب تک اسی طرح چلا آتا ہے (۱۸۸۶ ، سخندان فارس ، ۱ : ۷۰)۔ خالی پنجرے اور لال پھڑیاں طوطا مینا ، بیٹی بندھے ہوئے بلدم و بٹے بکنے (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۵)۔ گُل دم جو گُل پگڑی تھی بے چاری مر گئی (۱۹۵۵ ، سروسامان ، ۲۳)۔ [گُل + دم (رک)]۔

ـــ دُم بازی (ـــ ضم د ، سک م) امث

بلبل لڑانا ، گلدم لڑانا ، گلدم پالنا ، بلبل پالنے کا شغل اختیار کرنا میری رسم جبر تو معمالی اودھ کا ہے ... مرغ بازی ، تیتر بازی ، شطرنج بازی ، بٹیر بازی ، گُل دم بازی ، مرغ بازی ، قلم بازی ، پتنگ بازی ، ہمارا نہیں ہے (۱۹۹۰ ، رنگ رواں ، ۹۶)۔ [گُلدم + ف : باز ، باختن ، بمعنی کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ دوپہر امث (ـــ و مج ، فت پ ، سک ہ) امذ ؛ رک : گُل دوپہریا (جدید عطاری ، ۲۰۹)۔ [گُل + دوپہر (رک)]۔

ـــ دوپہری امث ، صف (ـــ و مج ، فت پ ، سک ہ) امذ ؛ رک : گُل دوپہریا۔

خورشید رو وہ سر پر آئے جو ہو شگفتہ

ہے شوق کے چمن کا یہ دل گُلِ دوپہری

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۷)۔ ذرا باغوں میں شام کے وقت جائیے تو معلوم ہو کہ گُل دوپہری کے مرجھائے ہوئے پھول کس حسرت نصیب جھونکے کی خبر دے رہے ہیں (۱۹۰۳ ، مضامین شرر ، ۱۱۸۵ : ۲)۔ [گُل + دوپہر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ دوپہریا امذ (ـــ و مج ، فت پ ، سک ہ ، کس ر) امذ۔

دوپہر کے وقت کھلنے والا ایک پھول جس کا پودا نصف گز سے ڈیڑھ دو گز تک بلند اور پتے کچھ سرخ صنوبری شکل کے لمبوترے اور کنگرے دار ہوتے ہیں ، پھول دواءً مستعمل

بے عین زوال میں ترقی ... مجھ کو نہ گل دوپہریا ہوں
(۱۷۹۵ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۸۴). گل دوپہریا کو شقیقہ کے دفع کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۱ : ۳۳۵). [گل + دوپہر (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

--- دوز (--- و مج) صف
ایسا کپڑا یا لباس جس پر پھول کڑھے ہوئے ہوں.

تھی جو قبا جامۂ گلدوز کی تہ کے
طاؤس صفت اور بھی طناز ہوئے تھے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۲).

پہنا ہے کس کا جامۂ گلدوز تم نے
کیوں تنگ ہو گئی مرے تن پر قبائے داغ

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۵۰).

سر خورشید سے والی بمعجز گلدوز ہی
وا پہنایا ہونے لگے بند قبا جس صفت

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۱۰۶). [گل + ف : دوز ، دوختن ، سینا ، لاحقۂ صفت].

--- دوزی (--- و مج) امث
پھول کاڑھنا ، گل بوٹے بنانا ، پھولوں سے لباس یا کپڑے کو مزین کرنے کا کام.

ہے حسن بھی گلدوزی سے بہار
ہے صحرا جنہوں سے رشک گلزار

(۱۸۸۱ ، گل دمن ، ۱۸). [گل دوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- دیگر شگفت فقرہ ، کہاوت
ایک اور پھول کھلا یعنی نئی بات ظہور میں آئی ہے. محاورے گل کفت ، گل دیگر شگفت ، گل در آب کردن ، گل دادن (۱۹۷۸ ، لکھنؤ کی شاعری ، ۶۷).

--- دینا محاورہ
(شناخت کے لیے یا سزا کے طور پر) داغنا ، نشان ڈالنا.

مگر دو گل تو دیجیے اس کے سر پر
برابر سورج کے کانوں کے اندر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۹). عربی شہر گھوڑوں کو علامت کے واسطے گل دیتے ہیں (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۵۷). ان کے دونوں رخساروں پر شاہی میں چوری کرنے کی سزا میں گل دیے گئے تھے اس وجہ سے گلزار مشہور ہو گئے (۱۹۳۶ ، پنر منداں اودھ ، ۷۴). آخر کار حقہ کی سہال خوب گرم کر کے بائیں ران میں آٹھ جگہ گل دیے جب بھی اس کی محبت کی آگ میرے دل سے کم نہ ہوئی (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۲۵۹).

--- دھاوا کس اضا ؛ امذ
دھاوا (رک) کا پھول ، دوا مستعمل. گل دھاوا مع بیخ و برگ و پوست لے کر ... دہن اسپ میں بھڑکیں ... انجھر کو دفع کرتا ہے (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۱۳). [گل + دھاوا (رک)].

--- رابیل کس اضا (--- ی مج) امذ
رابیل یا رائی بیل (رک) کا پھول. ایک گھڑی کے بعد گل رابیل بے فصل ... مینہ کی طرح برستے (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۷). [گل + رابیل (رک)].

--- رخ (--- ضم ر) امذ ؛ صف ؛ ــ گلرخ.
جس کا چہرہ پھول جیسا ہو ، گل عذار (کنایۃً) حسین و جمیل خوبرو.

ہر یک چوک کے جلوہ گر تھے جس
سگل گل رخاں کے کھلے پھول ہیں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).

چشم خوباں میں شراب آئی ہے لینے کو پناہ
گل رخاں کے خط نہیں ، آتش کے اوپر بنگ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰).

فکر ہے ہے گلرخ ترسا تماشائے چمن
گلشن اپنے حق میں اے مومن کلیسا ہو گیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶).

وہ گل رخاں سمن بر کے قہقہے نہ رہے
وہ بلبلان خوش الحاں کے چہچہے نہ رہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۰۰). جمال پرستی تو ان کی گھٹی میں پڑی ہے لیکن اپنے محبوب کو تمام گل رخوں سے ممتاز سمجھتے ہیں (۱۹۶۵ ، شاعری اور شاعری کی تنقید ، ۵۵). [گل + رخ (رک)].

--- رخسار (--- ضم ر ، سک خ) صف
جس کے گال پھول جیسے ہوں ، گل رو ، گل عذار ؛ (مجازاً) حسین و جمیل.

چمن میں شاخ پر کب اس طرح کے پھول کھلتے ہیں
جو کچھ خوبی میں ہے اس شوخ گل رخسار کی را کبھی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۰ : ۷).

حور پر آنکھ نہ ڈالوں جو نظر آئے مجھے
شوخ و طرار ہے میرا بھی بشر گل رخسار

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۹). کوئی کسی گل رخسار کی تعلیم و قابلیت کا امتحان لے رہا ہے (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱ : ۳۷). [گل + رخسار (رک)].

--- رعنا کس صف (--- فت ر ، سک ع) امذ.
۱. ایک پھول جو اندر سے سرخ اور باہر سے زرد ہوتا ہے اور دوا کے طور پر مستعمل ہے.

کہیں چندری کہیں ہے اجلا صاف رنگ
ہے گل رعنا کے اس میں خوب ڈھنگ

(۱۷۵۰ ، ریاض غوثیہ ، ۳۸۷).

خاک ہے کیوں کہ ہماری گل رعنا نہ اگے
کہ کسی گل کی دو رنگی نے ہے مارا ہم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۰). گل رعنا ... اس کا لیپ نہایت محلل ہے ورم کو دور کرتا ہے مگر کھانے کے استعمال میں نہ لانا چاہیے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۴۳). ۲. (مجازاً) حسین و جمیل ، خوبرو ، محبوب ، معشوق.

ان بڑے گی کبھی سہدی کی کبھی مسی کی
ستوں کو اگر اے گل رعنا ہو گا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۵).

پھول تو ہاتھ میں لیتے ہو سمجھ کر لینا
نہ لچک جائے کہیں لیے گُلِ رعنا پہونچا
(۱۸۸٦ ، دیوان سخن ، ٦۷). [گل + رعنا (رک)].

---رنگ (---فت ر ، غنہ) صف ؛ =گلرنگ.
۱. پھول کے رنگ کا ، گلابی ، سرخ پھول جیسا ، ارغوان.
علی کوں کمر بستۂ جنگ دیکھیا
لہو تھے باقی واں کا گُلرنگ دیکھیا
(۱٦۳۹ ، خاور نامہ ، ٦۲۱).
غنچے کی طرح ہوا ہوں دل تنگ
آنکھیں ہیں سفید و گُلرنگ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۱٦).
دو پاتوں کو اور پگ کو گُلرنگ کر
لپیٹا کمر میں کمربند زر
(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۵۸).
سن کو بسنت مطرب زریں لباس سے
بھر بھر کے جام بھر پیئے گُلرنگ کے بیو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۹).
شمول خون دل سے ہو گیا گُل رنگ یا شاید
تمہارے رنگِ عارض کا اثر ہے میرے آنسو میں
(۱۹۱٦ ، نقوش مانی ، ۲۸).
ساقیا بادۂ گُل رنگ کے دو ساغر اور
جس سرخ آنکھیں ہیں اس رنگ کے دو ساغر اور
(۱۹۰۳ ، خمسۂ متحیرہ ، ۹۰). ۲. (مجازاً) نازک و حسین ، بہت خوبصورت ، محبوب ، دلبر.
ہوا روپوش جب وہ شاہ گُلرنگ
پھریا سب جگ منے آ لشکر زنگ
(۱٦٦۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹٦۸ ، ۲۱)).
شیریں لب و شگفتہ و گلرنگ و لالہ فام
لے اپنے کمترین پرستار کا سلام
(۱۹۲۳ ، فکر و نشاط ، ۱۰۳). [گل + رنگ (رک)].

---رنگ بنانا ف م ؛ محاورہ.
خوبصورت رنگین بنانا ، سجانا ، مزین کرنا. اکبر الہ آبادی کا طنزیہ کلام بھی عطر فتنہ کے صفحات کو گلرنگ بناتا تھا. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۹۰).

---رنگ کرنا ف م ؛ محاورہ.
سرخ کرنا ، رنگنا ، مزین کرنا ، سجانا.
وہ لہو مبارک ہے جس سے کر لئے گُلرنگ
تم نے آستیں اپنی ، ہم نے پیرہن اپنا
(۱۹۸۳ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (شاہد) ، ۳۵۵).

---رنگ ہونا محاورہ.
گُل رنگ کرنا (رک) کا لازم ، سُرخ ہونا.
ہوا سامنا جنگ ہونے لگی
زمیں خون سے گُل رنگ ہونے لگی
(۱۸٦۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، جون ۱۹۷۳ ، ۱۱۷)).

---رنگیں کس صف (---فت ر ، غنہ ، ی مع) امذ.
رنگ برنگا پھول ، رنگین پھول ؛ (مجازاً) خوبصورت ، حسین و جمیل (محبوب کے لیے مستعمل).
وہ گُلِ رنگیں ترا رخصت مثالِ بُو ہوا
آہ خالی داغ سے کاشانۂ اردو ہوا
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۹۱).
رندوں کے لئے ہے جام و سبو ، آہو کے لئے سبزے کا تو قمری کے لئے سرو دلجو بلبل کے لئے ہے گل رنگیں
(۱۹۰۳ ، نقوش مانی ، ۵). [گل + رنگین (رک)].

---رُو (---و مع) صف ؛ =گلرو.
پھول جیسے چہرے والا ، گُل رُخ ؛ (مجازاً) حسین و جمیل معشوق ، محبوب. بارے حسن دھن جیو کا جیوں ، عجائب رنگ گلرو غنچہ دھن نظر کوں خلوت کر کھر میں بلائی. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۹۳).
کھلا ہے ہو گُل رُو کن نیں تمہیں سوتا
رنگ اوڑ گیا ہے لب کا کس کوں دیا ہے بوسا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۰).
رو کشِ موج تبسم ہے جو موج بوئے گل
ہنستے ہنستے پیٹ میں اڑتے ہیں اس گُل رُو کے بل
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۰۳).
یہ کس گُلرو کے غم میں مر رہا ہوں میں کہ پھلنے سے
مرے پھولوں کے چرچے ہو رہے ہیں گلعذاروں میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۹). اب نہ شہر کے گُلرو پاس آتے اور نہ مزدوری سے پیسے ملتے تھے. (۱۹۳۲ ، ریگ تنہائی ، ۱۳۳). [گل + رو (رک)].

---روغن کس اضا (---و مع ، فت غ) امذ.
رک : روغنِ گُل ، جس کی یہ تغلیب ہے ، بلکہ اضافت مقلوب (کلید عطاری ، ۹۰). [گل + روغن (رک)].

---رَیحان کس اضا (---ی لین) امذ.
ریحان (رک) کا پھول ، تلسی کا پھول.
دونوں عالم میں حسین اور حسن سے خوشبو
خوب مہکے گُلِ ریحان رسولِ عربی
(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۳٦).
عشق ریحان ہے ادھر اور گُلِ ریحان ہے اُدھر
ہے یہ منصور تو وہ دار و رسن باقی میں
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۱٦). کچھ مقبول عام پودوں کے نام : وائیلٹ یا بنفشہ سالویا یا گُل ریحان جرمینیم یا شمع دانی. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، لائل پور ، فروری ، ۲). [گل + ریحان].

---ریز (---ی مع) صف.
۱. پُھول بکھیرنے والا ، پھول کی بارش کرنے والا ، گُل بار ، گُل افشاں.
شب فراق میں اس ماہتاب رو کے سراج
ہماری آہ ہوائی ہے رشک ہے گلریز
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۰).

کسی دن وصل کی شادی یہاں بھی ہونے والی ہے
چراغ اپنے سیہ خانے کا جو گلریز ہوتا ہے

(۱۸۹۳ء، معیار نظم، ۱۷۸).

یہ باغ میں گل ریز ہے صحرا میں وحشت خیز ہے
دل میں الم انگیز ہے سر میں جنوں کا رازداں

(۱۹۰۲ء، نقوشِ مانی، ۲).

شرم کی خوشبو سے جھکتی جا رہی معصوم چنچل لڑکیاں
اپنی محبوباؤں کے گلریز پہلو میں بہکتے نوجوان

(۱۹۸۶ء، کلیاتِ منیر نیازی، ۳۸). ۲. **ایک قسم کی آتش بازی یعنی پھل جھڑی، گل فشاں۔**

سو مہتاب و گل ریزہا بے شمار
بلا لاں کی فوجاں و دیوٹیاں کی بہار

(۱۵۶۳ء، حسن شوق، د، ۱۳۰).

چمن میں ہے بہار رنگ آمیز
شگوفہ کھل رہا ہے مثلِ گلریز

(۱۷۳۲ء، دیوان زادہ، حاتم، ۲۲).

پھلجھڑی پتہ پھول، گل ریز اور انار
کرتے جاتے ہیں طبق گل کے نثار

(۱۷۶۹ء، مثنوی شادی آصف الدولہ (مثنویاتِ حسن، ۱: ۳۹)).

لگی چھٹنے گلریز اور ماہتاب
ہوا از سرِ نو طلوعِ آفتاب

(۱۸۰۲ء، بہار دانش، طپش، ۸۳).

جھڑیں باتوں میں میرے منہ سے وہ پھول
کہ جائیں شعلہ رو گلریز کو بھول

(۱۸۵۱ء، مومن، ک، ۳۸۸). [گل + ریز، ریختن - گرانا، بہانا سے امر بطور لاحقۂ فاعلی].

---ریزی (---ی مع) امث.
گل افشانی، گل باری، پھول برسانا، پھول بکھیرنا؛ (مجازاً) خوش بیانی، خوش گفتاری۔ یوں ایک گلریزی ہے دیکھیں اچھیں جاتے اچھیں. (۱۹۳۵ء، سب رس، ۵۸).

کر رہا ہے عجیب گلریزی
کیا بھلی لگتی ہے سبک خیزی

(۱۸۹۱ء، طلسم ہوش ربا، ۵: ۶۱۸).

اے سرور نکتہ داں، اے شاعرِ رنگیں بیاں
اے کہ گلریزی سے تیری بند ہے باغِ جناں

(۱۹۱۰ء، کلام محروم، ۱: ۸۳). [گل ریز + ی، لاحقۂ کیفیت].

---زار امذ (---گلزار).
۱. **وہ جگہ جہاں کھلے ہوئے پھولوں کی بہتات ہو، گلستاں، چمن، گلشن** (رک: گلزار مع تحتی الفاظ). چمنوں میں داؤدی اور نرگس ... کی بلا اور گلزار جو نقشہ میں سو، لگے ہیں. (۱۸۰۲ء، قصہ مہر افروز و دلبر، ۱۹۰).

ہم چلے جس وقت گھر عشرت سے خالی ہو گیا
فرش کانٹوں کا مجھے گلزار قالی ہو گیا

(۱۸۹۲ء، شعور (نور اللغات)).

وہ چلے راہِ محبت میں تو گل زار کھلے
ہم چلے راہِ محبت میں تو پتھر ابھرے

(۱۹۸۶ء، غبار ماہ، ۸۸). ۲. **(مجازاً) چہل پہل کی جگہ، پُر رونق جگہ، با رونق مقام۔**

یاد ہے مجکو نشیمن، گلستاں مجکو عزیز
ہر قفس میں قصۂ گلزار رہنے دیجیے

(۱۹۸۸ء، مرج البحرین، ۸۸). ۳. (رک: **خط گل زار**) کتابت یا طباعت میں ان کی شکل نسخ، نستعلیق، شکست، طغرا، گلزار، ماہی، غبار کچھ بھی بن سکتی ہے. (۱۹۷۰ء، نکتہ راز، ۵۹). [گل + زار، لاحقۂ ظرفیت].

---زرد کس صف (---فت ز، سک ر) امذ.
زرد رنگ کا پھول، گیندے کا پھول۔ روتے روتے ... اشکِ خوں کی روانی سے مخمور نرگس گلِ زرد بن جاتی. (۱۹۳۲ء، فراق دہلوی، لال قلعے کی ایک جھلک، ۶۵). [گل + زرد (رک)].

---زمیں (---فت ز، ی مع) امث.
وہ جگہ جہاں پھول پھلواری ہو، سر زمین گل، سرسبز و شاداب جگہ، خوبصورت مقام۔

کیا چمن کی گل زمیں میں ظلم ہوتا ہے یقیں
خار کو گلچیں کا دامن گیر کرتی ہے بہار

(۱۷۵۵ء، یقین، د، ۱۷).

پڑا جہاں ترا نقشِ قدم مرے گل رو
وہ گل زمیں ہے کہاں جو کہ باغ باغ نہیں

(۱۸۱۸ء، اظفری، د، ۲۵).

نہیں خُلد کو نسبت اس گل زمیں سے
یہ تشبیہ ہے کسرِ شانِ مدینہ

(۱۸۷۲ء، محامد خاتم النبیین، ۵۰). نادر گردیوں نے دہلی کے اہلِ کمال اور ماہران فن کو اس اجڑے دیار سے نکال کر لکھنؤ کی گل زمین کو رشکِ ارم بنانے کے لئے وہاں پہنچایا. (۱۹۱۰ء، مشورات، کیفی، ۲۵). سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جائے گا ... گل تکیہ، گل زمین، گل فروش، گل گیر. (۱۹۷۴ء، اردو املا، ۲۷۴). [گل + زمین (رک)].

---زنبَق کس اضا (---فت ز، سک م بشکل ن، فت ب) امذ.
زنبق (رک) کا پھول جسے شعرا معشوق کی ناک سے تشبیہ دیتے ہیں۔

تیرا نظارہ ہے اے سروِ رواں باغ کی دید
آنکھ نرگس ہے اگر ناک گلِ زنبق ہے

(۱۸۳۹ء، ریاض البحر، ۲۳۲).

کوئی کہتا ہے بینی کو کہ ہے رشکِ گلِ زنبق
کوئی کہتا ہے چشمِ سرمگیں ہم چشمِ عنبر ہے

(۱۸۴۵ء، کلیاتِ ظفر، ۱: ۲۵۹). جدھر خیال دوڑائیے بیلا، چنبیلی ... گلِ زنبق ... رنگ رنگ کے پھول لپے ہیں. (۱۸۶۳ء، افسانۂ بہار بے خزاں، ۱۷). [گل + زنبق (رک)].

---سا پھولنا محاورہ
شگفتہ خاطر ہونا، بہت خوش ہونا، پھولا نہ سمانا، کھل اٹھنا۔

یہ مرا دوست ہے وہ میرا یار
کہہ کے کب تک تو گل سا پھولے گا
(۱۹۵۶ ، قصیدۂ عطار ، ۷۷)۔

---سپر کس اضا (---کس س ، فت پ) امذ.
ڈھال پر بنے ہوئے نقش و نگار.
کیا سخت طبیعت کے ہو اشعار میں رونق
تو گل کی نہیں آتی ہے کھاتے سپر سے
(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ترکی ، ۳۶)۔ [گل + سپر (رک)]۔

---ستان (---کس نیز سک س) امذ ؛ = گلستان.
وہ جگہ جہاں پھولوں کی کثرت ہو ، چمن ، گلزار (رک : گلستان مع تحتی الفاظ)۔ [گل + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---سرخ کس اضا (---ضم س ، سک ر) امذ.
۱. گل ورد ، لال رنگ کا پھول ، گلاب کا پھول ؛ مراد : گل احمر.
طبیب عشق گل سرخ اب سنگھاتے کا
ہوا جو بار ہے صندل کے رونے جانان سیر
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۱۰۳)۔ اس شربت میں خوشبو پیدا کرنے کے لیے لونگ عود خام اور گل سرخ بھی شریک کر دیا جائے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹۹)۔ ۲. (مجازاً) آفتاب (نوراللغات)۔ [گل + سرخ (رک)]۔

---سرسبد کس صف (---فت س ، سک ر ، فت س ، ب) امذ.
پھولوں کی ٹوکری کا عمدہ اور سب سے اوپر کا پھول ، چیدہ اور عمدہ پھول ؛ مراد : ممتاز ، بہترین سب سے عمدہ . اے گل سرسبد ریاض حسن و جمال میں طاؤس نہیں ہوں بلکہ انسان ہوں میرا نام فلک سیر جادو ہے۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۳۷۸)۔ مولانا کی تمام تصنیفات میں اسے گل سرسبد سمجھتا ہوں۔ (۱۹۰۷ ، مکاتیب مہدی ، ۲۱)۔
ہسپانیہ ہے آج اگر سرزمین گل
اس سرزمین گل کا ، گل سرسبد ہے تو
(۱۹۸۷ ، بوئے رسیدہ ، ۲۰۶)۔ [گل + سرسبد (رک)]۔

---سرشف کس اضا (---فت س ، سک ر ، فت ش) امث.
سرسوں کا پھول.
گل بنفشہ ، گل اشرق ، گل سرشف
نظر ہے حسن پر انکے نثار کیا کہنا
(۱۹۳۱ ، حرف ناتمام ، ۵۵)۔ [گل + سرشف (رک)]۔

---سفید / سپید کس صف (---فت س ، ی مع / ی مع) امذ.
گلاب کی ایک قسم جو سفید اور خوشبودار ہوتی ہے ، سوتی پھولوں کے ذکر میں ہمیں یہ نام ملتے ہیں ، گل آتشی ، گل شب افروز ، گل خطائی ... گل سفید ، گل اجر وغیرہ وغیرہ۔ (۱۹۲۸ ، مشوراتِ کیفی ، ۸۳)۔ [گل + سفید / سپید (رک)]۔

---ستم / ستمبہ (---ضم س / سک م ، بشکل ن ، فت ب) امذ.
(چنائی کاری) چھوٹی قسم کے گول یا چوپتیا پھول کا ٹھپہ جس سے چاندی سونے کے بڑے زیور یا چھوٹے برتن پر پھول کے نقش ابھارتے ہیں (ا ب و ، ۲ : ۸۳)۔ [گل + ستم (ستمبہ (رک) کی تخفیف)]۔

---سوار کس اضا (---فت س) امذ.
ایک ساق یا سیدھی ڈنڈی پر کھلا ہوا پھول ، ڈالی میں لگا ہوا پھول ، (گل پیادہ کی ضد).
دوڑے چلو میں ہو کے پیادہ برنگ گرد
دیکھیے گل سوار جو اوس سے سوار تو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۸۸)۔
آئی ہے جلد باد بہاری ہو ہوشیار
بولا گل پیادہ کہ میں او گل سوار
(۱۸۶۷ ، مسدس تہنیت جشن بے نظیر ، جان صاحب ، ۷)۔
منظور ہے جو تیری سواری میں دوڑنا
جو ہے گل سوار چمن میں پیادہ ہے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳۹)۔ [گل + سوار (رک)]۔

---سورتی کس صف (---و ، ت) امذ.
رک : گل سرخ ، شہر سورت سے منسوب ایک قسم کا گلاب.
جلد گل ہی چندر کی جھنق یہ داغ
گل سورتی سور کا زرد باغ
(۱۷۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۳)۔ [گل + سورت (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

---سوری کس صف (---و مع) امذ.
ایران یا شام میں پایا جانے والا ایک بہت ہی خوبصورت اور تیز خوشبو والا گلاب. گل سوری کے حسن خال نواز میں یہ وصف کمال تھا کہ ادھر نظارگی کی آنکھوں میں جلوہ گر ہوا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۱۰۲)۔ [گل + سوری (رک)]۔

---سوسن کس اضا (---و مع ، فت س) امذ.
سوسن (رک) کا پھول جس کی پنکھڑی کو شعرا زبان سے تشبیہ دیتے ہیں.
سنی ہو گی تیری اے غیرت گلشن کب تک
دیکھیے آئے بہار گل سوسن کب تک
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۷۵)۔ [گل + سوسن (رک)]۔

---شب افروز کس صف (---فت ش ، سک ب ، فت ا ، سک ف ، و مع) امذ.
رات کو روشن کرنے والا پھول ، رات کو کھلنے والا پھول ، گل شبو. پھولوں کے ذکر میں ہمیں یہ نام ملتے ہیں ، گل آتشی ، گل شب افروز ، گل خطائی ، گل نرگس ... وغیرہ۔ (۱۹۲۸ ، مشوراتِ کیفی ، ۸۳)۔ [گل + شب (رک) + ف : افروز ، افروختن ۔ روشن کرنا سے امر]۔

---شبو کس اضا (---فت ش ، شد ب ، و مع) امذ.
ایک خوشبودار پھول جو رات کو کھلتا ہے ، اس کے پودے کی جڑ گرہ دار ہوتی ہے ، معمولی مٹی میں ریت اور پرانی کھاد ملی ہوتی ہو تو خوب پرورش پاتا ہے ، پودے کی بلندی چھ فٹ تک ہوتی ہے ، وسطی شاخ میں پھولوں کا گچھا رفتہ رفتہ کھلتا ہے۔

لائے گر بادِ صبا اس زُلفِ مشکیں کی شمیم
شمع کے گُل سے گُلِ شبو کی بو پیدا کرے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٣٢). گُلِ شب بو... رات بھر دماغ معطر رہے گا. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٢٧ اگست ، ١٢). مسجد کی گل کاری میں نرگس ، گلِ شبو کے پھول پتیوں اور گرہ‌دار پودوں کا استعمال کیا گیا ہے. (١٩٨٣ ، سندھ اور نگاہِ قدر شناس ، ١٠٢).
[گُل + شب + بُو (ر ک)].

---شبو کھِلنا محاورہ.
چراغ بجھا کر جانا چنول کھیلنا (فرہنگِ آصفیہ).

---شَفتالُو کسِ اضا(---فت ش ، سک ف ، و مع)امذ.
شفتالو (رک) کا پھول ؛ (مجازاً) شفتالو کے پھول کے رنگ کا.
گلِ انار ، نارنجی ، گیندئی ، بسنتی ... گلِ شفتالو ... کاہی ، کڑھی ، بادامی ، شربتی رنگ برنگ کے جوڑے سبھے ہوئے. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٣٠). تین گز کریب لکھو پھولدار، گلِ شفتالو. (١٨٩٥ ، حیاتِ صالحہ ، ٣٨). گُلِ شفتالو اوڑھنی اور کارچوبی جوڑے نے غضب ڈھایا. (١٩٨٨ ، فاران ، کراچی ، دسمبر ، ٣٢).
[گُل + شفتالو (ر ک)].

---شَکَر (---فت ش ، ک) امذ.
شکر اور گلاب کی پنکھڑیوں کا مرکب ، گل‌قند ، دواً مستعمل

جن بحر سو بہار لیائے ہر کون
بخری کے بھی سوں گلشکر کوں

(١٧٠٠ ، من لگن ، ٤).

جوں گلِ شکر ہے طعمِ سخن اس میں ذائقہ
طبع رسا سے شعر لطیف و بدیع کا

(١٧٩٢ ، محب ، د (ق) ، ٣).

رخسار و لب کا بوسہ رکھتا ہے جو عداوت
یہ ذائقہ نہ پایا ہم نے تو گلِ شکر میں

(١٨٤٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ٢٥٣). [گُل + شکر (ر ک)].

---شَمع کسِ اضا(---فت ش ، سک م) امذ.
چراغ یا موم بتی وغیرہ کا جلا ہوا سرا ، رک : گُلِ چراغ نیز شعلۂ شمع

شوقِ دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے
ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشاں مجھ سے

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٢١١). گُلِ شمع کہتے ہیں شمع کے گل کو بھی اور شعلہ شمع کو بھی یہاں دونوں معنی ربط رکھتے ہیں. (١٩٣٣ ، شرحِ دیوانِ غالب ، ٢١٣). [گُل + شمع (ر ک)].

---صَحرائی کسِ صف(---فت مع ص ، سک ح) امذ.
جنگلی پھول ، جنگل میں کھلنے والا پھول ؛ (کنایۃً) وہ شخص جس کی قدر نہ کی گئی ہو ، جو گمنامی میں ہو ، جس کی خوبی کو کوئی نہ جانے.

کھل کے مرجھا بھی گیا آنکھ کسی کی نہ پڑی
میں چمن زار جہاں میں گُلِ صحرائی تھا

(١٩٨٦ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ٢٨). [گُل + صحرا (ر ک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---صَدبَرگ کسِ صف (---فت ص ، سک د ، فت ب ، سک ر) امذ.
گیندے کا پھول ، گیندے کی ایک قسم جس میں پنکھڑیاں‌عام گیندے سے زیادہ ہوتی ہیں ، ہزارہ.

زرد رنگی کوں بہار طرب افزا سمجھوں
گُلِ صدبرگ کوں میں لالۂ حمرا سمجھوں

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٤٣).

نیمہ بھی ترا رنگ ہے کیسر کے بھرا ہے
پوشاک یہ تیری گُلِ صدبرگ فدا ہے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ٢ : ٦٣). سورج مکھی ، داؤدی ، گلِ عباسی ، گلِ جعفری ، گُلِ صدبرگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ و بو و لطافت رکھتا ہے. (١٩١٧ ، گلستانِ باختر ، ٣ : ٢٨٩).
[گُل + صد (ر ک) + برگ (ر ک)].

---طُرّہ کسِ اضا(---ضم ط ، شد ر بفت) امذ.
١. (عموماً ریشم کا) مصنوعی پھول جو دستار میں زینت کے لیے لگایا جائے.

دستار پہ گُلِ طُرّہ کیا شان جماتا ہے
کلکا بھی ادھر اپنی کلکی کو ہلاتا ہے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ٢ : ٢٣٨). **٢. ایک پھول جو سال کے بارہ مہینے کھلتا ہے لال اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے دوا کے کام بھی آتا ہے.**

جائی جوہی ، شبو ، نرگس سنگار چنبیلی سیم بدن
کیا پھول لگائی گلِ طُرّہ کیا ڈیلا باسنہ سکھ درشن

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٣٤٥). کیاریوں میں گیندا ، گُلِ مہندی ، گُلِ نورنگ ، شبو ، زنبق ، گلِ طرہ ، سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے. (١٨٨٥ ، بزمِ آخر ، ٨٩). گلاب بارہ مہینے کی بہار کی طرح لہلہا رہا ہے ، گلِ فرنگ ، گُلِ طرہ و سارنی کے بوٹے کثرت سے ہیں. (١٩٣٠ ، آغا شاعر ، ارمان ، ٢). [گُل + طُرّہ (ر ک)].

---عَبّاس / عَبّاسی کسِ اضا / صف (---فت ع ، شد ب) امذ ؛ ---گلِ عباس.
ایک سدا بہار درخت یا اسکا پھول جو کئی رنگ کا ہوتا ہے ، سرخ ، سفید ، زرد وغیرہ ، ایک گز تک بلند اور پتے مثلث شکل کے لمبے اور تخم دندانے دار سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں.

اگر پوشاک عباسی کرے وو
گُلِ عباس چھوڑے رنگ اور بو

(١٧٧٣ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ٥٣). بطور باغیچہ اس تکیہ میں درختان ، انار ، لسوڑھا ... گُلِ عباسی وغیرہ بھی موجود ہے. (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٦٥٠). گُلِ عباسی گلِ جعفری ، گُلِ صدبرگ وغیرہ ہر ایک پھول جداگانہ رنگ‌وبو و لطافت رکھتا ہے. (١٩١٧ ، گلستانِ باختر ، ٣ : ٢٨٩). گُلِ عباس کے جو عام طور پر بیج مشہور ہیں ان کا امتحان کرو. (١٩٣٨ ، عملِ نباتیات ، ٨).
[گُل + عباس (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---عَجائِب کسِ صف(---فت ع ، کسر ء) امذ.
بادامی رنگ کا ایک خوشنما پھول جو کھلتے وقت سفید رنگ کا ہوتا ہے ، پھر بالائی کے رنگ کا بعد میں گلابی ہو جاتا ہے ،

اس کا پودا آٹھ فٹ تک بلند ہوتا ہے ، پتے بڑے اور دل کی شکل کے ہوتے ہیں ، ماہ اکتوبر اور ماہ نومبر میں اس پر پھول آتے ہیں۔

جس زار خلائق میں یہ دل ہی گل عجائب ہے
تشبیہ جس کو ہے صورت میں نیلوفر کے کوکے سے

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۰۷)۔ گل عجائب ، کیوڑہ ، مولسری ... وغیرہ باغات میں گل عجائب کے درخت بکثرت موجود ہیں (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۳ ستمبر ، ۹)۔ [گل + عجائب (رک)]۔

---عذار (---کسر ع) صف ؛ ← گلعذار۔
جس کے رخسار پھول کے رنگ کے ہوں ، گل رخ ؛ (مجازاً) حسین معشوق۔ القصہ حسن ناز نے گلعذار نے انکھیاں کے سنگار نے دل کے ادھار نے سنی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۸)۔

سکن ہوا ہے میرا جب سیں تری گلی میں
اے گلعذار تب سیں جنت کی تمنا نہیں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶)۔

رہتا ہے جب سے مرا گل عذار آنکھوں میں
خزاں ہوتی ہے جمن کی بہار آنکھوں میں

(۱۷۷۴ ، فغان ، د (انتخاب) ۲۰۱)۔ بغیر اپنے گلعذار کے وہ گلشن سراسر نظروں میں خار تھا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۱۳)۔

اللہ رے حسن کی بزرگی و اقتدار
جان رسول و فاطمہ حیدر کے گلعذار

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۱۳۵)۔ سب مرکبات کو ہمیشہ الگ الگ لکھا جانے گا ... گل ریز ، گل دان ، گل چیں ، گل عذار ، گل بانگ۔ (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۷۲)۔ [گل + عذار (رک)]۔

---عِذاری (---کسر ع) امث۔
گل عذار ہونا ، خوبصورت ہونا ، خوبصورتی ، رعنائی۔ مہ جبینی ، گلعذاری ... اور جادو بیانی کے اعتبار سے بھی سارے جہان میں بے نظیر و عدیم المثال تھی۔ (۱۹۰۳ ، مخدرات ، شرر ، ۲ : ۳۶)۔

قسم ہے قادیاں کے کرشموں کی گل عذاری کی
غلام احمد کی النساری بتاری ہے مداری کی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۵۷)۔ [گل عذار + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---عُصْفُر کسر اضا (---ضم ع ، سک ص ، ضم ف) امذ۔
کسم کا پھول ، کسمبھ ، کستوری (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گل + عصفر (رک)]۔

---فام امذ۔
رک : گلفام مع تحتی الفاظ ، **پھول کے رنگ کا ، خوبصورت ؛ (کنایۃً) معشوق** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

---فانوس کسر اضا (---و مع) امذ۔
ایک سفید یا گلابی پھول جو پودے کی پھننگ پر نرم پتوں کے خوشے یا پھولوں کے گچھے کی طرح کھلتا ہے ، پودے کا تنا سیدھا اور جھاڑ دار ہوتا ہے۔ گند راج ، گل فانوس ، رکھ جھی ... وغیرہ۔ (۱۹۰۳ ، باغبان ، مارچ ، ۳)۔ [گل + فانوس (رک)]۔

---فرنگ کسر اضا نیز بدون اضافت (---فت ف ، ر ، غنہ) امذ۔
ایک سفید اور گلابی رنگ کا پھول جو ہر موسم میں ہوتا ہے ، سدا بہار۔ جدھر خیال دوڑایے بیلا ، چنبلی ... گل فرنگ رنگ رنگ کے پھول پھول رہے ہیں۔ (۱۸۶۳ ، انشائے بہار خزاں ، ۲۷)۔ کسی جگہ لالے کے پیالے یاقوت رنگ کسی طرف گل فرنگ۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۵)۔ گل فرنگ گل طرہ و ساوتی کے پودے کثرت سے ہیں۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۲۰)۔ [گل + فرنگ (رک)]۔

---فروش (---فت نیز کسر ف ، و مع) صف۔
پھول بیچنے والا ، پھولوں کا کاروبار کرنے والا ، پھول فروخت کرنے والا ، مالی ، باغباں۔

گل فروشوں کی دکاں تک جا کے بلبل مر گئی
بو نکلا اوس نے فصل گل میں ارمان بہار

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ۹۶)۔ ایک سمت خوشبو ساز دماغ جان معطر فرماتے تھے ، کہیں گل فروش اپنی بہار دکھاتے تھے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۵۱)۔

وہ سیر گل فروشوں کی ، وہ باغ کی بہار
شاہ ظفر کا رنگ وہ زینت نہیں رہی

(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۱۲۷)۔ [گل + ف : فروش ، فروختن - فروخت کرنا ، بیچنا سے ، صفت فاعلی]۔

---فروشی (---فت نیز کسر ف ، و مع) امث۔
گل فروش (رک) کا کام یا پیشہ ، پھول بیچنا ، پھولوں کا کاروبار۔

خبر اپنی لے لے گلستاں جوی
کرے ہے تبسم ترا گل فروشی

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۸)۔ [گل فروش + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---فشاں (---کسر ف) ؛ ← گلفشاں ، گل افشاں
(الف) صف۔
۱۔ پھول بکھیرنے والا ، پھول برسانے والا۔

وہ ناقبول تھا مر کر ہوا جو شوق جناں
تو گل فشاں نہ چراغ سر مزار ہوا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۶)۔

ہے مبارک فال گونی ہونے والی ہے خوشی
ہر چراغ لالہ جوش رنگ سے ہے گلفشاں

(۱۸۷۳ ، مراۃ الغیب ، ۱۵)۔

وہ حیات سے گزرے تو اور بھی لیکن
سُبو کشوں کی طرح گلفشاں نہیں گزرے

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۶۳)۔ **۲۔ (مجازاً) منھ سے پھول برسانے والا یعنی خوش بیاں۔**

کیا گلفشاں زباں ہے اس تنگ تر دہن میں
بلبل چہک رہا ہے اک غنچۂ چمن میں

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۵۵)۔ بعد ازاں گلفشاں ہوا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳)۔ (ب) امث۔ **وہ ظرف جس میں گلاب یا شراب رکھتے ہیں ، آتش بازی جس میں چنگاریاں جھڑتے ہوئے پھول معلوم ہوتی ہیں ، پھلجھڑی** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گل + فشاں (افشاں (رک) کی تخفیف)]۔

---فشانی (---کسرِ ف) امث.
گل فشاں (رک) کا کام ، پھول برسانا، پھول بکھیرنا.

ہوا تازہ جیوں باغ میں فرح سوں
کیا گلفشانی نوی طرح سوں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۶۱).

گُل فشانی ہائے ناز جلوہ کو کیا ہو گیا
خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۳). مولوی یعقوب صاحب قبلہ نے جو کچھ گلفشانی کی اس پر ڈراپ سین ڈالنا ہی زیادہ مناسب ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۸۹). ایک تجربہ کار فن کار کے ہاتھ میں مُوقلم بھی گُل فشانیاں کرتا چلا جاتا ہے . (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۷۰). اف : کرنا ، ہونا. [گل فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---قالی / قالین کسِ اضا(---ی مع) امذ.
وہ پھول جو قالین پر کڑھے یا بنے ہوئے ہیں.

قدم اس ڈھب سے نہ رکھ تو کہ چبھے پانْوں میں
خار سا ہے رگِ برگِ گُلِ قالی بےڈھب

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۶).

سوتے سوتے اُٹھ گیا پہلو سے جب وہ نازنیں
خارِ صحرا تن کو اپنے ہر گُلِ قالیں ہوا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳). [گُل + قالی / قالین (رک)].

---قند (---فت ق ، سک ن) امذ ؛ = گلقند.
گُلاب کی پتیوں اور شکر سے تیار کیا ہوا ایک مرکب ، گُل شکر (گُل قند سے وہی گل قند مراد لیا جاتا ہے جو گلاب کے پھولوں سے تیار کیا ہوا ہو تاوقتیکہ اس کی توضیح نہ کر دی جائے ، جیسے ؛ گُلقندِ خطمی ، گُلقندِ سیوتی وغیرہ).

ولی کی سوزشِ دل کی طبیباں کر سکیں دارو
ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلقند اے ظالم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

گلقند بھی مضر ہو جو خواہش بغیر کھائے
اور روکھی روٹی بھوک میں ہو جائے گُل شکر

(۱۸۰۷ ، باغِ اردو ، ۱۰۸).

گُل فشاں تُو لبِ شیریں سے جو ہو وقتِ کلام
تو دوا کیوں دلِ بیمار کی گلقند نہ ہے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۷۱) . دلی سے گلقند کوڑھل کے پھولوں کا بھیجا گیا تھا. (۱۸۹۱ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۳۸). گلقند اس مرض میں نہایت مفید ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۰). [گُل + قند (رک)].

---کاٹنا محاورہ.
رک : گُل تراشنا.

زخمِ دل ہوں اشک نہ نکلیں کے آنکھوں سے ابھی
روبرو میرے نہ کاٹو شمع کا زنہار گُل

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۷).

حاجتِ مشاطہ کیا رخسارِ روشن کے لیے
دیکھ لو گُل کاٹتا ہے کون شمعِ طور کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۶۹). اس کے بعد فراشوں نے فرش درست کیا شمعوں کے گُل کاٹے گئے رخسارِ شمع کی لو بھڑکی. (۱۹۲۳ ، دورِ فلک ، ۵۷).

---کار صف.
۱. جس پر گُل بُوٹے بنے ہوئے ہوں گُل دوز شرق رویہ ایک دالان ، چونہ گچ پختہ ، سفید گلکار منقش. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۶۷۳). میسور کے مقبرہ سن مہاراجہ ستھرا گلکار کوٹ پہنے ہوئے تھے. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۶۷). امریکہ کے ایک مؤلف نے حال میں لکھا ہے کہ ساری دنیا میں حبیب گنج میں منصور کے ہاتھ کی گلکار (**Flural**) تصویر ہے. (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۷۸۸). **۲. پھول برسانے والا ، جس سے پھول نکلیں یا جھڑیں.**

دل آبلہ ہو کے پھوٹتے ہیں گُل کار انار چھوٹتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹۰). [گُل + ف : کار ، لاحقۂ صفت فاعلی].

---کاری امث.
پھول بوٹے بنا ہونا ، خوبصورت ہونا ؛ (مجازاً) تزئین و آرائش. اور چھت میں پتوں کے پات ، لانوں کی گلکاری ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۷۷).

زمیں بوٹوں سے گُل کاری سراسر
بچھائی دستِ قدرت نے مشجّر

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۹۳).

قلم کی دیکھ گلکاری دمِ تحریرِ حالِ دل
کہ جائے حرف گُھلائے انارِ آتشیں نکلے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۸). دیکھا سامنے ایک باغِ بہشت آئین چہار دیواری سنگِ مرمر سفید کی اس پر گلکاری. (۱۸۹۶ ، طلسمِ ہوش رُبا ، ۷ : ۱۰). کمال گلکاری یا رنگ آمیزی میں نہیں صفائی اور صیقل گری میں ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۰۳). [گل کار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---کاغذ / کاغذی کسِ اضا / صف(---فت غ / سک نیز فت غ) امذ.
کاغذ وغیرہ سے بنایا ہوا پھول جو مختلف رنگ اور طرز کا بنا ہوتا ہے ، مصنوعی پھول.

ہو گئے گُلِ کاغذ خار اے صیّاد
مرغِ نار منتظر کو میں شکار ٹھہراؤں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۰۲). [گل + کاغذ / کاغذی (رک)].

---کترنا محاورہ.
۱. شعبدہ دکھانا ، کرشمہ سازی کرنا ، حیرت انگیز کام کر دکھانا ، خوبصورت نقش و نگار بنانا ، گُل طرازی کرنا.

کاغذِ زرد کے پھولوں میں یہ گُل کترے تھے
آ گیا تھا گُلِ صد برگ کا پھر کر موسم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰).

کترے ہیں یہ گل تیری اک جیتی دامن نے
یوں کر نہ لئے پیدا دو پھول بھی گلشن نے
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۲۵۷). ۲. **طنز لطیف سے کام لینا.**
جب ہونٹوں سے اپنے مسکراتا ہے وہ
کیا تم سے کہوں کہ کیسے کترے ہے گل
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۵۰).
وعظ میں گل کترتے ہیں واعظ
منھ میں ان کے زباں ہے یا مقراض
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۸۸).
گُل کترتی ہے ہزاروں وصف روئے یار میں
بن گئی مقراض موجِ آرزو منقارِ صبح
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۵۷). ۳. **چراغ کی بتی کا جلتا یا جلا ہوا سرا قینچی سے تراشنا.**
گلگیر یا بُرا ہے کہ کترے ہے گل تیا
سر کاٹ کر ہے درپے تدبیر ہائے شمع
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۸۷). عمرو نے کہا قوم کا فراش یوں گل کترتا تھا ، فانوس ولایتی جل گیا اس پر یہ مصیبت ہوئی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۶ : ۵۷۶). زندگی کی مثال ایک روشن چراغ کی سی ہے کہ اگر پھونکیں مار کر بجھا دیا جائے تو جب تک تیل وفا کرے گا جلتا رہے گا ہاں بیچ بیچ میں بتی کے اکسانے اور گل کترنے کی بھی ضرورت واقع ہوتی رہے گی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۹۳). شمعوں کے گل کترے ہوں گے تا کہ وہ زیادہ روشن ہو جائیں. (۱۹۸۸ ، تنقید و تفہیم ، ۵۶). ۴. **ندرت یا کمال دکھانا ، حیرت میں ڈال دینا.**
میرا سا لب و لہجہ کہاں مرغِ چمن میں
گُل کتروں ہوں سو رنگ سے میں طرزِ سخن میں
(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۱۹).
گُل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سرسبز ہو شاگرد کب اوستاد کے آگے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۹۶).
بُجھائیں شمع کے دل کی لگی پروانے جب جانیں
یہ اپنی آگ میں جلتے ہیں تو کیا گُل کترتے ہیں
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۱۶۱).
دو روزہ زندگانی بھی کیا گُل کتر گئی
بدنام کرنے آئی تھی بدنام کر گئی
(۱۹۸۳ ، تذکرہ شعرائے بدایوں (محمد احمد اختر) ، ۱ : ۹۶).
۵. **افترا کرنا ، شوشہ چھوڑنا ، تہمت دھرنا ، فتنہ برپا کرنا.**
قینچی کی طرح ظالم تیری زباں ہے چلتی
کچھ بیٹھے بیٹھے میرے حق میں نہ گُل کترنا
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۵۷). لوگ جو وقت کے منتظر بیٹھے تھے بات بات میں گُل کترنے لگے. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۳۰۰).
نئے گُل سیکڑوں کترے دکھائے سبز باغ اپنے
غلط قصے بہم دے کر کیے خالی دماغ اپنے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۸۷). ۶. **آفت توڑنا ، ظلم ڈھانا ، گُل کھلانا.**

نکلے آئے جو لختِ دل ابھی سے چشم میں تازہ
تو آگے دیکھیے ہاں اب وہ کیا کیا گُل کترتے ہیں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۷).
گل ٹکڑے ٹکڑے خط کو کیا نامہ بر کو آج
کترے ہے روز گُل یہ ستمگر نئے نئے
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۲).
محشر خرامیاں یہ عنادل کے سامنے
کچھ گُل کترنے والے ہو شاید چمن میں تم
(۱۹۷۶ ، کلیات رعب ، ۹۳). ۷. **کسی کے حق میں بدی کرنا ، برا بھلا کہنا ، عیب جُوئی کرنا** (فرہنگ آصفیہ). ۸. **بھلاوا دینا ، ابلہ فریبی کرنا ، فریب دینا ، دل فریبی کے جال میں پھنسانا.**
گُل کترنے لگی مقراض ہوئی اب تو زباں
اور ہی تاک ہے اب نشۂ اخلاص کہاں
(۱۸۶۵ ، ناظم (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۱۶)).
دیکھیو تو دل فریبیِ اندازِ نقشِ پا
موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳).

ـــــ کَٹْنا محاورہ.
شمع یا چراغ کی بتی کا جلا ہوا سِرا کترا جانا ؛ گُل کاٹنا (رک) کا لازم.
زباں پر تیغ شعلہ شمع ساں تو
یہ لا بلبل کہ اس میں گُل کٹے گا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۷۹).

ـــــ کَدَہ (ــــ فت ک ، د) امذ.
وہ جگہ جہاں پھولوں کی کثرت ہو ، پھلواری ، گلزار ، گلستان.
روح کے گُل کدے ویران ہوئے جاتے ہیں
دل کے شورش کدے سنسان ہوئے جاتے ہیں
(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۹۲).
واعظ کی ذہنیت کا نتیجہ یہی رہے گا
یا بُت کدے میں لاؤ یا گُل کدے میں رکھیو
(۱۹۶۳ ، فکرِ جمیل ، ۱۳۰). [گل + کدہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
چراغ یا شمع وغیرہ بجھانا ؛ مراد : زندگی ختم کرنا.
نظر میں بلبلوں کی داغ بن گئے سب پھول
جمالِ یار نے گُل کر دیے چمن میں چراغ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۲).

ـــــ کَفْش کس اضا (ــــ فت ک ، سک ف) امذ.
رک : **گُل پاپوش.**
ہاتھ آئے گر گُل کفش اس کا وقتِ سحر گل
طرۂ دستار سمجھیں باغباں بالائے سر
(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۳۳). [گل + کفش (رک)].

ـــــ کَنْدَن کس اضا (ــــ فت ک ، سک م ، فت د) امذ.
کنول کا پھول

سمندر کو ہے آتش ، آبِ حیواں
گل شفق کا دلبر ماہ تاباں
(۱۷۳۷ ، غرائب (چمنستان شعرا ، ۲۳۷)) [گل + گیندت (متدامین)]۔

---- کوکب (ضم ک ، سک و ، فت ک) امذ.
ستارہ سے مشابہ ایک پھول کا نام ، **گل ستارہ**۔ مقبول عام پھولوں کے نام ... ڈہلیا یا گل کوکب ستاریں یا میری گولڈ وغیرہ ہیں۔ (۱۹۲۳ ، زراعت نامہ ، ۳۰)۔ [گل + کوکب (رک)]۔

---- کیس (ی مج) امذ
رک : مرغ کیس ، ایک پھول کا نام جو کل خروس سے مشابہ ہے ، بستان افروز ، گل طرہ (فرہنگ آصفیہ) [گل + کیس (رک)]۔

---- کیوڑہ (کس ا ، ی مج ، سک و ، فت ڑ) امذ.
کیوڑے کے پودے میں کھلنے والا پھول
گل کیوڑہ بن بن گئیں انگلیاں
لکھا ان سے جب وصف روئے بتاں
(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۰۹)۔ [گل + کیوڑہ (رک)]۔

---- کھانا محاورہ
۱. اظہارِ عشق ، حسرت یا غم فرقت وغیرہ میں ، معشوق کے چھلے وغیرہ کو گرم کر کے اپنے جسم کو داغنا . محبت میں مبتلا ہونا ، غم عشق کا عذاب سہنا۔
غیر جو ہے فائدہ ہاتھوں پہ گل کھایا کیے
ہم بھی ناحق داغ اپنے دل کے دکھلایا کیے
(۱۷۸۵ ، درد ، د ، ۸۸)۔
تبھی ہم نہ یہ گل کھاتے تھے جوشِ مہر و الفت تھا
سبق ہم جن دنوں مکتب میں پڑھتے تھے گلستاں کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲)۔
اس اشتیاق میں ہاتھوں پہ ہم نے کھائے ہیں گل
پڑیں کسی کے گلے میں یہ ہار کی صورت
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۶۳)۔
کبھی تم نے بھی گل کھایا تو ہوتا
جلانے کا مزہ پایا تو ہوتا
(۱۹۰۰ ، ادیب ، ۱ اکتوبر ، ۱۶۰)۔ ۲. **آتش رشک و حسد میں جلنا ، حد درجہ رشک کرنا ، بہت حسد کرنا**۔ باغوں میں ایسے خوب لڑکے جھولتے تھے کہ جن پر خوباں کے دل گل کھاتیں۔ (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۳۷)۔
سینے سے تیرے جلوہ نما ہے ضیائے صبح
گل کھاتی ہے بناشِ گلو پر صفائے صبح
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۷)۔
سادگی وہ ہو بجھی جائے نزاکت جس پر
نازکی وہ ہو کہ گل کھائے لطافت جس پر
(۱۹۳۵ ، عروس فطرت ، ۲۵)۔ ۳. **لونڈے کا پانی روکنے کے لیے کنپٹی کے اوپر داغ دینا** (نوراللغات ، علمی اردو لغت)۔

---- کھلانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **پھول کھلانا ، شعبدہ بازی کرنا**
دیکھوں گل مہندیوں کی سیر کہ گیندوں کی بہار
گل کھلاتی ہے عجب نشو و نما ساون کی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹)۔
زمینِ چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۵)۔
نسیم سحر گل کھلانے لگی
فضائے چمن رنگ لانے لگی
(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۷)۔
نئے عنصر نہیں آئے چمن میں گل کھلانے کو
یہی ذرّے ابھرتے ہیں یہی مٹی سنورتی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۷۴)۔ ۲. **کار عجیب کرنا ، انوکھا کام کرنا**
صبا کے داغِ جگر نے یہ گل کھلایا ہے
کہ بن گیا ہے کٹورا گلاب کا پیالا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۳۱)۔
نقاب ان کے رخِ رنگیں سے الٹا عین محفل میں
کھلایا گل یہ تو نے واہ اے باد صبا اچھا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۰۱)۔ ۳. **آفت یا مصیبت ڈالنا ، رنج و الم میں مبتلا کرنا**
تھا ہوش یادِ گل کا دورِ خزاں میں کس کو
اے عندلیب نالاں یہ تو نے گل کھلایا
(۱۸۷۴ ، کلیاتِ نظم حالی ، ۲ : ۹۹)۔ ان ذاتِ شریف کو یہاں سے نکالئے ورنہ کسی نہ کسی روز یہ کوئی گل ضرور کھلائیں گے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۹)۔ اگر جانتی ہوتی ... جا کر یہ گل کھلائے گا تو ہرگز نہ جانے دیتی۔ (۱۹۰۷ ، صلائے عام ، ۲۰۰)۔ ۴. **ثمرہ دینا ، رنگ لانا ، نتائج پیدا کرنا**
آ کر ہماری قبر پہ اوس نے چڑھائے گل
آخر کو جذبِ دل نے نہاں بھی کھلائے گل
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۷)۔
سیکھے ہیں آنکھیں لڑانے کا ہوا ہے اسکو ذوق
کچھ کھلایا چاہتے ہیں روزنِ دیوار گل
(۱۸۵۷ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۷۷)۔
وہ دیکھئے رنگ لاتی ہے کیا کیا
محبت ابھی گل کھلاتی ہے کیا کیا
(۱۹۰۵ ، گفتار بے خود ، ۹۳)۔
اسیروں کی یہ خاموشی کسی دن گل کھلائے گی
قفس سے چھوٹ کر سر پر اٹھا لیں گے گلستاں کو
(۱۹۰۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰۹)۔ ۵. **صنعت یا حسن کاری کرنا ، گلکاری کرنا**
مرے دامن پہ اشکِ خوں کے تو نے
کھلائے خوب ہیں اے چشم نم گل
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۴۳)۔ اب خاص اوس باغ اور مکان کا حال لکھ کر قلم سے گل کھلاتا ہوں۔ (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۷)۔

چمن آرائے دہر ہیں یہ حسیں
سبھی تو نے تو گل کھلائے ہیں

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۵۸). ۶. شوشہ چھوڑنا ، شگوفہ کھلانا نیا گل کھلایا ، جہاں دیکھیے یہ آپس میں جنگ و جدل کا سامان ہے. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۳۳).

خوب وہ دکھلا رہے ہیں سبز باغ
ہم کو بھی کچھ گل کھلانا چاہیے

(۱۹۰۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۸۵). اس دوغلے پن نے کرشن چندر کے یہاں جو گل کھلائے ہیں اس کا ذکر میں آگے کروں گا. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۹۲).

ـــ کھلنا محاورہ.
۱. **گل کھلانا (رک) کا لازم ، پھول کھلنا یا شگفتہ ہونا.**

گل کھلے تارے تمی کنولے رنگیلے سرو کوں
چند سُرج اس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۳).

اس باغ میں کوئی گل جو کھلتا
ہم کو بہ ضرور ملتا

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۳). ۲. **کوئی معجب یا انوکھا کام ہونا ، عجیب واقعہ پیش آنا.**

دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا ہے
کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۹). تند ہواوج کی لڑائی میں نہ معلوم کتنا وقت صرف ہوتا اور کیا گل کھلتا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۵). سارا گھر اداس تھا کہ سرِشام ایک اور گل کھلا. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۶). ۳. **ثمرہ ملنا ، انعام ملنا.**

لیکن آخر بعد چندے گل کھلا
عشق کا بارے اونہیں ثمرہ ملا

(۱۸۴۸ ، مہر و مشتری ، ۲۷). قریب شام یہ گل کھلا کہ بادشاہ کی ملازمت ہوئی نیابت کا خلعت پہنا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۲). ۴. **آفت آنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا.**

داغ پھول جلتا ہے دل بےطَور اب
دیکھیے کیا گل کھلے ہے اور اب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۴). اگر نصیب دشمناں گل جانی جان پر کھیل گئی تو واہ وا نیا گل کھلا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۹۳). خدا خیر کرے کوئی گل کھلنے والا ہے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۱۸۶). ۵. **بھید کھلنا ، راز آشکارا ہونا.**

یہاں تو داغِ خون دامن سے دھویا تو نے اے قاتل
وہاں ایک دن کھلے گا گل ہماری بے گناہی کا

(۱۸۲۹ ، معروف ، د ، ۴). مغلانیوں نے بیگم صاحب کی طرف... عباسی نے دانت کے تلے انگلی دبائی اور کہا ارے یہ تو کچھ اور ہی گل کھلا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۱). اس ناشائستہ حرکت پر سخت افسوس ہوا تھا ، اب تمہارے خط سے کچھ اور ہی گل کھلا. (۱۹۰۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶۱).

ـــ گردانی (ـــ فت گ ، سک ر) امث.
پھول چڑھانا ، مزار پر پھول چڑھانے کی ایک رسم ، گل پوشی.

ہر شب میں سجادہ صاحب باخرقہ و کلاوہ جلوس کے ساتھ درگاہ شریف میں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی و گل گردانی سے فارغ ہو کر سماع سنتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۳۳). [گل + ف : گردان ، گردانیدن - پھرانا سے امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گَشْت (ـــ فت گ ، سک ش) امث ؛ امذ (رک : گلگشت جو صحیح الفاظ).
۱. **چمن یا باغ کی سیر یا چہل قدمی ، پھولوں کی سیر ، سیر و تفریح**

گلگشت کیا ہزار بن کا ہن جاہ جھتا نہ اس چمن کا

(۱۷۰۰ ، بن لگن ، ۳۲).

ناز دیتا نہیں گر رخصتِ گل گشتِ چمن
اے چمن زارِ حیا دل کے گلستاں میں آ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱).

گلگشت دو عالم سے ہو کیوں کر وہ تسلّی
زائر ہو جو کوئی ترے کوچے کے ارم کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱۰۱). یہ باغ طلسمات کا معلوم ہوتا ہے یہاں پھرنا اور گلگشت کرنا مناسب نہیں. (۱۸۳۹ ، قصۂ اگر گل ، ۹).

بہت کھوندے ہیں کوہ و دشت تو نے
کیا بحرین کا گلگشت تو نے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۲).

ہے گلگشت و سیرِ حسنِ جہاں
ایک انجان راہ پر ہے رواں

(۱۹۸۳ ، سحاب ، ۹۱). ۲. **سرسبز سیر گاہ خصوصاً جہاں پھول کھلے ہوئے ہوں ، تفریح کا مقام ، سیر گاہ.**

ہوا سیر اب اس دم سب در و دشت
ہوئے ہیں کوہ و صحرا مثلِ گل گشت

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۲۷۱). شہر کے گرد ایک چوتھائی میل کا حاشیہ ہے جس کے کنارے درخت لگے ہوئے ہیں اور لندن کے رستہ کی طرح گلگشت بنے ہوئے ہیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۵۰). اندھیرے کو مکس کی گل گشتی کا شاعرانہ قرار دینے والوں کو یہ باتیں مل بھی جائیں گی. (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۰). [گل + ف : گشت - گشتن - پھرنا سے امر].

ـــ گُل ہونا محاورہ.
۱. **بہت زیادہ خوش ہونا ، باغ باغ ہو جانا.**

بلبلاں بن گلاں سوں گل گل ہو
آج کرتے ہیں بےشمار خوشی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۱).

ہوا اقتضا یہ احوال ہلتہ
دل ترہت ہوا گل گل شگفتہ

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ (نومنظوم) ، ۳ : ۲۷). ۲. **گل زار بن جانا ، پھولوں کا کھلنا ، داغہائے محبت کا دمکنا.**

گل گل ہوا ہے داغِ محبت میں دل مرا
گر آرزو ہے سیر کی آ اس چمن کو دیکھ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۹).

---گُون (---و مع) (رک گلگوں بمعنی تحتی الفاظ)، (الف) صف.
۱. **گلاب کے رنگ کا، گلابی، سُرخ.**

دنیا کے باٹ منجکوں دور دستا
خوشی سوں پی تو یک دو پیالے گلگون

(۱۶۱۱، قلی قطب شاہ، ک، ۲ : ۱۸۹). مرگ کی آنکھیں تو اداس ہیں پر گلگوں ہیں. (۱۷۳۶، قصہ مہر افروز و دلبر، ۳۶).

مر گیا سر کو پٹک کوئی گرفتارِ قفس
کس کے لوہو سے ہے گلگون در و دیوارِ قفس

(۱۷۷۲، فغاں، د (انتخاب)، ۱۰۲).

تری تیغ کا دم بھروں کیا کہ ظالم
کفن بھی تو مرقد سے گلگوں نہ نکلا

(۱۸۷۷، ذرۃ الانتخاب، ۳۳).

گلگوں نہ ہوئیں اشکِ ندامت سے وہ آنکھیں
بے صرفہ ہوا خونِ شہیداں تمنا

(۱۹۱۹، کلیاتِ حسرت موہانی، ۵۲).

تیری بانہیں، گلگوں بانہیں، میری جانب بڑھتی آئیں
تیری آنکھیاں، چندن سکھیاں، دل کے تٹ پر راس رچائیں

(۱۹۷۳، مجید امجد، شبِ رفتہ، ۱۲۸). ۲. (مجازاً) جام، شراب.

شہید چشمِ میگوں ہو، کبھو تربت پہ سب میکش
کریں آ کر چراغاں ساغرِ صہبائے گلگوں سے

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۲۱۶). (ب) امذ. شیریں کا گھوڑا جس کا رنگ سرخی مائل تھا، عمدہ اور چالاک گھوڑا، سرخ گھوڑا.

نہ گل گوں پہ شیدا نہ دلدل لے
کہ جس گل اوپر شاہ بلبل لے

(۱۵۶۴، حسن شوق، د، ۸۶).

لبِ گُل برگِ گلشن میں اے لالن
ترے گلگوں کا ہو داماں زین ہے

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۳۳).

کروں میں کیا ترے گلگوں کا وصفِ چالاکی
اڑا ہی جاتا ہے وہ تو برنگِ طائرِ رنگ

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۳۵۰).

ترے گلگوں کی ہے جوہندی بھی رشکِ چار باغ
چاہیے گلِ میخ کی جا استخوانِ عندلیب

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۳۷). (ج) امث. سرخ رنگ کی شراب.

تھا میخوار ہوں ریحانی و گلگوں نہ پلا
ساقیا ساغرِ بلور میں تو ڈھال سفید

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۸۹). [گل + گُون، لاحقۂ صفت].

---گُون قبا (---و مع، فت ق) صف.
سُرخ لباس میں ملبوس، سُرخ لباس والا.

مت کر کیا کرے کا طلب گار دوست کا
دونوں جہاں میں اس کو وہ گلگوں قبا ہے بس

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۱۰۲).

گل نظر آیا چمن میں اک عجب رنگ میں
گُل رخ و گُل گوں قبا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۱ : ۲۳).

غرض بعد چندے وہ گل گوں قبا
بدر کی حضوری میں اک دن گیا

(۱۸۸۰، طلسم جہاں، ۲۷). [گل گون + قبا (رک)].

---گیر (---ی مع) امذ.
شمع یا چراغ کی بتی کترنے کا آلہ یا قینچی.

شب ہجراں میں اے سراجؔ مجھے
اشک ہے شمع اور پلک گل گیر

(۱۷۳۹، کلیات سراج، ۲۵۷). اور تو گلگیر اور لگنیں اس کی خالص سونے سے بنا. (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۳۰۱).

ذوق حسن و عشق روشن ہو گیا سب بزم پر
شمع کی گلگیر جو منہ میں زباں لینے لگا

(۱۸۵۴، ذوق، د، ۷۱).

حوصلے پر صاحبِ ہمت کے صدقے جائیے
سر کٹا کر شمع نے بوسہ لیا گلگیر کا

(۱۸۶۵، نسیم دہلوی، د، ۵۰).

شمع پروانوں کے جلنے پر بھلا ہنستی کبھی
سر اٹھا کر دیکھ لیتی منہ اگر گلگیر کا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، میخانۂ الہام، ۵). [گُل + ف : گیر، گرفتن - پکڑنا سے اسم فاعل].

---لالا / لالہ کس اضا (---/ فت ل) امذ.
۱. **سیاہی مائل گہرے سُرخ رنگ کا ایک پھول جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے.**

ہے داغ بدل آتشِ رخسار سے تیرے
گردوں پہ قمر اور زمیں پر گلِ لالا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۲ : ۲). جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھو بس ایک گلِ لالہ پھولا ہوا ہے. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۳۹).
۲. **خشخاش کا پھول.**

اک پیالے کی بتے ہی ہو جاوے گا متوالا
آنکھوں میں تری آ کر کھل جاوے گا گلِ لالا

(۱۸۳۰، نظیر، ک، ۵۸۳). [گل + لالا / لالہ (رک)].

---لَخْتَہ کس اضا (---فت مع ل، سک خ، فت ت) امذ.
گوبھی کا پھول، کرم کلے کو بھی کہتے ہیں (جامع اللغات).
[گل + لختہ (رک)].

---لگانا محاورہ.
گھوڑے وغیرہ کے جسم پر گول نشان بنانا. چاہیے داغ دیجیے چاہیے گل لگائیے. (۱۸۹۲، غذائی فوجدار، ۲ : ۳۰۵).

---لُولُو کس اضا (---و مع، و مع) امذ.
لولو (رک) کا پھول. گلِ لولو (ڈیزی) درحقیقت بہت چھوٹے چھوٹے پھولوں کا مجموعہ ہے. (۱۹۱۰، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۷۱).
[گل + لولو (رک)].

---لینا محاورہ.
چراغ کی بتی کا جلا ہوا حصہ کاٹنا، گل کاٹنا. گُل لیوے چراغوں کا اس کو جلاوے. (۱۸۲۲، موسیٰ کی توریت مقدس، ۳۳۳).

جو شمع کا کوئی گُل لے تو اور روشن ہو
جو اس پہ قط کوئی رکھے تو اور ہو طرّار
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۳۵).
جیسے گُل لینے سے بڑھ جاتی ہے رونق شمع کی
ویسے ہی مٹنے سے شہزادوں کا جلوا بڑھ گیا
(۱۹۲۸ ، سرتاجِ سخن ، ۸۰).

---مکھنی /مکھنڈ ---فتم ، سکھ ، فت ک/سک ن) امذ.
ایک پہاڑی درخت مکھنی یا مکھنڈ) کے پھول جو دوا کے طور پر مستعمل ہیں. گل مکھنی روغن اور شکر مساوی الوزن سے حلوا بنا کر کھلانا خونی بواسیر کے روکنے کے لئے مفید و مجرب ہے (۱۹۰۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۰۹). [گل + مکھنی/مکھنڈ (رک)].

---مخمل کسرِ اضافت ---فت م ، سک خ ، فت م) امذ.
۱. ایک پھول جو مخمل کی طرح نرم ، سرخ اور روئیں دار ہوتا ہے.
استخواں تن میں نہیں ایک یہ ہوتا تھا گماں
گلِ مخمل کی طرح تن میں لقب ترمانیٹ
(۱۸۷۶ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰). ۲. وہ پھول جو مخمل میں بنتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ). [گل + مخمل (رک)].

---مدار کسرِ اضافت ---فت م) امذ.
آکھ یا مدار کے درخت میں لگنے والا پھول ، دواءً مستعمل. پودینہ خشک ، گل مدار ، نمک لاہوری ، نمک سیاہ ہر ایک ایک تولہ عرق لیموں میں بارہ کر کے گولیاں بنائیے (۱۹۳۶ ، شرح اسباب ، ۲ : ۳۲۸). [گل + مدار (رک)].

---مُشکی/ مُشکیں کسرِ صفت ---ضم م ، سک ش/ی مع) امذ.
گل نرگس یا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گل مشکی کے تختے میں سونے موتیوں کا بزارہ جھوٹ رہا ہے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۲). [گل + مُشکی / مُشکیں (رک)].

---مُعَصْفَر کسرِ صفت ---ضم م ، فت ع ، سک ص ، فت ف) امذ.
کسم کا پھول ، گل معصفر. اے رشک گل معصفر اس وقت عشرت کے نشاط سے میرے اشتیاق کو سرخ رو کر تو دل کی جانکاہی سے چمن حلاوت میں سرسبز و شاداب ہو جاؤں (۱۸۱۲ ، نورتن ، ۶۵). چار رشتہ نارنجی مثل گل معصفر اس کے اندر ہوتے ہیں (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۳۷). [گل + معصفر (رک)].

---مہتاب کسرِ اضافت ---فت مع م ، سک ہ) امذ
رک : گل چاندنی.
پتلی لوحۂ سیماب مانند
ملایم ہے گل مہتاب مانند
(۱۷۷۰ ، تصویرِ جاناں ، ۳۰).
شب چمن میں کس کشف یا سے یہ نور افشانیاں
جو ہرا لشکر قدم تھا سو گل مہتاب تھا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۱۵).

جانے اشک اب گل مہتاب یہاں چھوڑے ہیں
ایسے دیکھے ہیں وہ رشک مہ تاباں جاویں
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۸۲). [گل + مہتاب (مہتاب (رک) کی تخفیف)].

---مِہر کسرِ اضافت ---فت مع م ، سک ہ) امذ.
ایک درخت جو سایہ دار ہوتا ہے ، جس میں سرخ پھول کٹورے کی شکل میں کثرت سے نکلتے ہیں. گل مہر اور اناراً لینڈ ... اور بھی والے پودے کے پھولوں کا معائنہ کرو (۱۹۳۸ ، مبادی نباتیات ، ۹۹).
گل مہر کی شاخ کو بنا کر ابھرا ہے افق پہ چاند میں
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۳۷). [گل + مہر (رک)].

---مُہرا (---ضم م ، سک ہ) امذ.
(معماری) سائبان یا کھپریل کی روکار میں مہرک کے کونوں پر لٹکوا جڑے ہوئے گل دار بنے ہوئے کھونٹے. مہرک (ا ب و ، ۲ : ۳۵). [گل + مُہر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---مہندی (مِنْہدی) کسرِ اضافت (---فت مع م ، سک ہ ، مغ) امذ + امث.
ایک درخت اور اس کے پھول کا نام ، سرخ ، گلابی ، سیکڑوں مختلف قسم کا ہوتا ہے ، پودا پھول دار نہایت خوبصورت اور پتے باریک لمبے اور نازک ہوتے ہیں اور بیج دانۂ الائچی سے مشابہ سیاہی مائل ہوتے ہیں
نہایت وہ حنائی ہات نازک
گل مہندی کے جیسے پات نازک
(۱۷۷۰ ، تصویرِ جاناں ، ۳۹).
میں آنکھوں سے جو دیکھے لخت دل بولا وہ گل
کیا ہی گل مہندی نظر آئی کنارِ خو مجھے
(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۵۹).
یار وہاں تھا نہ خزاں کو تو کسی موسم میں
کبھی گل مہندی کا عالم کبھی لالے کی بہار
(۱۸۸۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۱۱۵).
کہیں عشق پیچاں کی بیلیں بلند
کہیں عمدہ گُل مہندیاں تختہ بند
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۹۸).
وہ گُل مہندی پھول کھلنے کا فرنگ
چمکتا ہوا وہ ہرارے کا رنگ
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۳۰۳). [گل + مہندی (رک)].

---میخ (---ی مع) امث.
۱. جوڑے پھل کی کیل جو نعل بندی کے لیے استعمال ہوتی ہے اور دروازے کے کواڑ وغیرہ میں لگائی جاتی ہے. پھلی دار کیل.
سپر پایہ ہے وہ آستاں ترا جس میں
ستارہ وار ہیں گل میخ دیدۂ سیار
(۱۸۵۸ ، جوہر ، ۲۴۲) ... سے پہلے جوتوں کا گل میخوں سے جوڑنے کا سانحہ نکالا گیا (۱۹۹۱ ، حسن ، ۵ مئی ، ۱۹۳).

بستند الگ الگ لکھا جاتا ہے کہ گل زمین ، گل فروشی ، گل کیز ، گل میخ ... (اردو نامہ ...)۔ ۲. میخ جس کا سرا پیچ ساختہ یا پلٹ ساختہ ہوتا ، گھونگرو وغیرہ باندھے ہوتے ہیں۔

جب ... سرخ ... گھیر ... مسعد راوت
گرو شمشیر و خنجر پوش و زرہ و توپ جنگل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۷)۔ [گل + میخ (رک)]

---نار امذ ؛ (... گلنار)

ایک درخت جو انار سے مشابہ ہوتا ہے اور اس میں بڑے بڑے پھولوں کے سوا جو گلاب کی مانند ہوتے ہیں پھل نہیں لگتا ، اسے شہر فارسی میں کہتے ہیں ، انار کا پھول ؛ سرخ شوخ رنگ ، ارغوانی رنگ ، انار کے پھولوں کا سا (رک) گلِ انار ؛ (کنایۃً) سرخ شوخ رنگ رکھنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گل + نار (= انار)]۔

---نارس کسرِ اضا(---فت ر) امذ

کچا پھول ، ناپختہ پھول ؛ مراد ، کلی ، غنچہ۔

کھیتوں سے ترقی بھی آ کر جو شبا میں
گرداب گھیرے پڑتے تھے مثل گلِ نارس

(۱۹۲۷ ، شاد (عظیم آبادی) ، مراثی شاد ، ۲ : ۹۹)۔ [گل + نارس (رک)]

---ناشگفتہ کسرِ صف(---فت ش ، ضم گ ، سک ف ، فت ت) امذ

(ادھ) کھلا پھول ، شگوفہ ، غنچہ ؛ (کنایۃً) کنواری عورت ، بن بیاہی عورت ، باکرہ ، دوشیزہ۔ گلابی رخسار معصومیت میں سرشار لب لعلیں گل ناشگفتہ ، تل سیاہ در ناسفتہ ، موسیٰ کی جان ، حسن کی رانی ، مختصر یہ کہ مریم اس وقت زلیخا کی دوسری تصویر عالم استغراق میں محو تھی۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۸)۔ [گل + نا (سابقۂ نفی) + شگفتہ (رک)]۔

---نافرمان کسرِ صف(---فت ف ، سک ر) امذ

بنفشہ کا ارغوانی پھول جو نہایت خوشبودار ہوتا ہے اور سردیوں کے موسم میں پایا جاتا ہے۔

ہوئے یہ منکر اقبال تیرے ناپیدا
کہ چمن میں نہیں اُگتا ہے گلِ نافرمان

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۵)۔

ماتم کے لیے سینے پہ زخم نشتر
گل یہ بھی ہے لیکن گلِ نافرمان ہے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۲ : ۱۳۷)۔

الٰہی فصلِ گل پر بھی خزاں کا حکم جاری ہے
چمن میں پھول پیدا کر تو نافرمان پیدا کر

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۹۶)۔ [گل + نا (سابقۂ نفی) + فرمان (رک)]۔

---ناو (---و مع) امث

(معماری) مرغول کے حاشیے پر کیوتری اور مدوّر سروں کی بنی ہوئی نقش کاری یا جالی (ا ب و ، ۱ : ۷۰)۔ [گل + ناو (رک)]۔

---نسرین کسرِ اضا(---فت ن ، سک س ، ی مع) امذ ، رک : نسرین ، گلِ نسرین۔

دامن طور میں کر جلوہ بہ رو ہوئے سراج
شجر وادی ایمن کی نسرین دیوے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۵۱۳)۔ [گل + نسرین (رک)]۔

---نغمہ کسرِ اضا(---فت ن ، سک غ ، فت م) امذ

(موسیقی) نغمہ کی خوبی یا حسن ، پُرتاثیری۔

گلِ نغمہ تر کی یہ تھی بہار
کہ صحرا کے گل اس کے آگے تھے خار

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۰۱)۔

نہ گلِ نغمہ ہوں نہ پردۂ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۰۷)۔ گل نغمہ کے متعلق آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولانا نے گل کے معنی تلاش نہیں کئے۔ (۱۹۹۵ ، غالب کون ہے ، ۱۸۶)۔ [گل + نغمہ (رک)]۔

---نکالنا محاورہ

باتیں بنانا ، شگوفے چھوڑنا

مرا خط پھینک کر کہتے ہیں وہ کیا گل نکالے ہیں
لہو حسرت کا پیدا ہے پر و بالِ کبوتر سے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

---نو دمیدہ کسرِ صف(---و لین ، فت د ، ی مع ، فت د) امذ

رک : گلِ نورستہ۔ نہیں معلوم وہ سفا کہ کون ہے کس کے گلستان امید کا گل نو دمیدہ ہے۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۴۹)۔ [گل + نو (رک) + ف : دمیدہ ، دمیدن = پھونکنا ، نکلنا سے صفت]

---نورستہ کسرِ صف(---و لین ، ضم ر ، سک س ، فت ت) امذ

نیا نیا کھلا ہوا پھول ، تازہ پھول ، گلِ تر۔

گلِ نورستہ کبھی ماہ دمیدہ لکھوں
جب بھی لکھوں اسی چہرے کا قصیدہ لکھوں

(۱۹۸۳ ، بے نام ، ۱۴۶)۔ [گل + نو (رک) + ف : رستہ ، رستن = اُگنا سے صفت]۔

---نورنگ کسرِ صف(---و لین ، فت ر ، غنہ) امذ

نو رنگ کا پھول۔ کیاریوں میں گیندا ، گلِ مہندی ، گلِ نورنگ ، شبو زنبق ، گلِ طرہ ، سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۰)۔ [گل + نورنگ (رک)]۔

---نیم روز کسرِ اضا(---ی مع ، سک م ، و مج) امذ

رک : گل دوپہریہ (بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۲۱۴))۔ [گل + نیم (رک) + روز (رک)]۔

---و بلبل (---و مع ، ضم ب ، سک ل ، ضم ب) امذ

پھول اور بلبل ؛ مراد ؛ عاشق و معشوق فارسی شاعری کے گل و بلبل اور شمع و پروانہ ... دوسرے تصورات اور علائم کے شانہ بہ شانہ ملتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، نکر ، کراچی ، ستمبر ، ۱۷)۔ [گل + و (حرف عطف) + بلبل (رک)]۔

ـــــو بُلبُل کی شاعری اث.
عشقیہ شاعری ، بہاریہ شاعری. ان کی شاعری کا ایک مصرعہ بھی گل و بلبل کی شاعری یا فن برائے فن کے ضمن میں نہیں آتا. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۵).

ـــــو گُلزار (ـــــو مع ، ضم گ ، سک ل) صف.
۱. پھول بوٹے ، ہرا بھرا سبزہ ، سبزہ کی جگہ ، خوبصورت جگہ.

میرے دیوان کو کہتے ہیں ستم لکھ لیجئے
ریختے یہ گُل و گلزار کہاں ملتے ہیں

(۱۷۹۳ ، دیوان قاسم ، ۱۲۰). ساز و سامان پیدا کیا بنجر زمینوں میں گل و گلزار کھلے. (۱۹۶۹ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰). **۲. پُررونق ، پُربہار ، آباد.** انگریزی حکومت کے سبب سے اس وقت جزیرہ مالٹا گل و گلزار ہے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۸). **۳. سجا ہوا ، خوبصورت ، مزین.** گل و گلزار و دلچسپ بنا کر ادا کرنے کا حاصل ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں. (۱۹۳۹ ، مطالعہ حافظ ، ۵۳). **۴. عروجِ شباب (کا زمانہ).** گویا شاہنامے کے آغاز کا زمانہ اس کی زندگی کا گل و گلزار (زمانہ) تھا. (۱۹۴۳ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۳۲). [گل + و (حرف عطف) + گلزار (رک)].

ـــــوَشی (ـــــفت و) اث.
خوبصورتی ، نزاکت ، پھول ہونا ، گُل وش ہونا ، پھول سا ہونا.

ہے تجھ میں گل وشی بھی ، حسن شگفتگی بھی
اے پھول چننے والے تو بھی تو گلستاں ہے

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبرآبادی ، لوح محفوظ ، ۱۶۷). [گل + وش = مانند ، جیسا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــو لالہ (ـــــو مع ، فت ل) امذ ؛ ج.
۱. پھول اور بوٹے ؛ خوبصورتی ، سرسبزی.

خوشنما ، یہ میرا مقدر ، یہ ہے یہ میرا نصیب
نفس نفس گُل و لالہ کے ہو رہا ہوں قریب

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۵۹). **۲. معشوق لوگ ، اربابِ نشاط** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ) [گل + و (حرف عطف) + لالہ (رک)].

ـــــہا امذ ؛ ج.
گُل (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــہائے رَنگ رَنگ/رَنگا رَنگ (ـــــفت ر ، غنہ ا ، فت ر ، غنہ) امذ ؛ ج.
رنگ رنگ کے پھول ، طرح طرح کے پھول ، متفرق ،اونچی نیچی پہاڑیاں سرسبز و شاداب اور گلہائے رنگارنگ سے آراستہ وپیراستہ جنت ارضی کی تصویر پیش کر رہی تھیں ، (۱۹۸۷ ، افکار ، جولائی ، کراچی ، ۲۶). [گل + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرف اضافت) + رنگ رنگ/رنگا رنگ (رک)].

ـــــہائے زَر بَکَف (ـــــفت ز ، سک ر ، فت ب ، ک) امذ.
زیرہ والے پھول. نوجوانوں کے ارادے کی طرح اٹھا اور گلہائے زر بکف کی مانند ... آمادہ ہو گیا. (۱۹۰۸ ، صلائے عام ، ستمبر ، ۳). [گل + ہا (لاحقۂ جمع) + ے (حرف اضافت) + زر بکف (رک)].

ـــــہزارہ کس اضا(ـــــفت ہ ، ر) امذ.
گیندے کے پھول کی ایک قسم کا نام ، ہزارہ ، گل صد برگ. مثال میں ہم گل ہزارہ لیتے ہیں. (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتات ، ۸۲). [گل + ہزارہ (رک)].

ـــــہمیشہ بہار کس صف(ـــــفت ہ ، ی مع ، فت ش ، ب) امذ.
ایک پھول ، سدا گلاب ، حی العالم ، دواءً مستعمل (کلیہ عطاری ، ۸۹). [گل + ہمیشہ (رک) + بہار (رک)].

ـــــہونا محاورہ.
چراغ ، آگ یا روشنی وغیرہ کا بجھ جانا ، بجھ جانا ، بےنور ہونا (گل کرنے (رک) کا لازم).

دو ادھر تھے اس کے جیوں یاقوت لال
گل ہوا اس غنچہ لب کے آگے لال

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۵).

خشک جس دم روغنِ حسنِ جوانی ہو گیا
ہم یہ سمجھے گُل چراغِ زندگانی ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳).

یا کر خبر بہارِ مقدہ گل ہو گئی آتش جہنم

(۱۸۸۳ ، عشق ، ک ، ۱۰۸).

گر نہ ہو غمزدوں پہ جور اتنا
گل نہ ہو جائے عاشقی کا چراغ

(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۰۰).

ـــــیاچیں کس اضا(ـــــی مع) امذ (قدیم).
رک : گل آچیں. گلزار ایسے پھول بنے ہے کہ پات جس کے نظر نہیں آوے اور سرو و گل یاچیں وغیرہ جو بڑے درخت ہیں تیسوں کے سفید پھول بجائے کے بادلے کے لچھوں سے ڈھانپ دیا ہے. (۱۷۹۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۰). [گل + یاچیں (آچیں (رک) کا محرف].

ـــــیاسْمیں کس اضا(ـــــسک س ، ی مع) امذ.
چنبیلی کا پھول. روشنی ماحول کو طلسمی رنگ بخش دیتی ، گل یاسمیں ، گل نرگس ، گل مخمل اپنے تام پیشانی پر سجائے سفید براق ایرکنڈیشنڈ لیے ، دبیز شیشوں کے پیچھے اپنا طلسم چھپا لیتے. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۳۱۳). [گل + یاسمین (رک)].

گُل (۲) (ضم گ) اث.
گولا یا گولی کا مخفف ، بطور سابقہ مستعمل ، جیسے : گل انداز ، گل چلا وغیرہ ، گانٹھ ، گرہ ، کنھلی (فرہنگ آصفیہ).

ـــــاَنْداز (ـــــفت ا ، سک ن) امذ ؛ سرگنداز.
رک : گولہ انداز.

کل انداز نے جب کیا صاف رنگ
سپاہی چلے پیچھے کرنے کو جنگ

(۱۸۴۴ ، مثنوی ابوربہ کشتی کنور ، ۳۰). [گُل + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، گرانا ، پھینکنا].

---آنکھ (---مد ا ، غنہ) امذ.
گول آنکھوں والا کبوتر ، کبوتر کی ایک نوع کا نام. کبوتر بازی کا بھی شوق تھا اور زیادہ تر یہ کبوتر تھے لقا ، شیرازی ، لال بند ، گل آنکھ ، کابلی. (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۲۰). [گل + آنکھ (رک)].

---بادام امذ.
چرغ یا شغار کی ایک قسم ، ایک شکاری پرندہ. ایک تو گل بادام دوسری قسم سیہ خال. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۵). [گل + بادام (رک)].

---تھرا / گُھرا (---فت تھ) امذ.
رک : **سنجو** (ا پ و ، ۲ : ۸۶). [گُل + تھرا ـ جثہ].

---جھٹا (---فت جھ ، شد ٹ) امذ.
(کنائی سوت) الجھاؤ ، الجھنی (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۷).
[گل جھٹی (رک) کی تذکیر].

---جھٹی (---فت جھ ، شد ٹ) امث ؛ --- گلجھٹی.
۱. **وہ گرہ جو تاگوں میں الجھنے سے پڑ جاتی ہے ، گرہ ، گانٹھ** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **الجھاؤ ، الجھن ، گرہ ، گانٹھ ، پھندی** (ا پ و ، ۲ : ۱۷). لارڈ کرزن کی ڈالی ہوئی گلجھٹی سلجھانے کو اس ناقابل شنوائی ہستی کا انتخاب کیا گیا تھا جیسے فلاسفر کہتے ہیں. (۱۹۲۰ ، مضامین عظمت ، ۲ : ۱۷). اسے خط مستقیم کی شکل دیجے تاکہ تمام الجھاؤ اور گلجھٹیاں نکل جائیں. (۱۹۳۰ ، منشورات کیفی ، ۶۰). انسانی دماغ ایک ایسی مشین ہے کہ اگر سوچ سمجھ کر اس سے کام لیا جائے تو کوئی گلجھٹی ایسی نہیں ہے جس کو یہ نہ سلجھا سکے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۱۲). ۳. **شکن ، بل ، چین** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. (مجازاً) **کدورت ، اتفاقی** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گل + جھٹی (جٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---جھڑی (---فت جھ) امث.
۱. **گرہ ، گتھی ، بل ، گل جھٹ ، گل جھٹی.**

پڑی جب گرہ بارھویں سال کی
کھلی گلجھڑی غم کے جنجال کی

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۳).

اک واحد میں سلجھ جائے گی ساری گلجھڑی
ناخن تقدیر اگر عقدہ کشا ہو جائے گا

(۱۸۴۳ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۶). لشکر شاہی کے سرداروں کی سوء تدابیر سے اور کچھ اور موجبات و اسباب سے اس مہم میں التوا ہوا اور کچھ گلجھڑیاں اس میں پڑ گئیں ... تو بادشاہ نے حالی جاں کو فرمان لکھا کہ وہ اپنی فوج سوا جی کے دفعہ کرنے کے لیے تعین کرے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۸).

مگر اس گلجھڑی کو ناخن تدبیر سے کھولے
کوئی مرد خدا اٹھے کوئی بوڑھا بڑا نکلے

(۱۹۱۰ ، کلیات اسمعیل ، ۳۱۷). ۲. **الجھن ، اتفاقی ، کدورت ، ملال.**

نگاہوں سے نگاہیں سامنے ہوتے ہی جب لڑ جائیں
یکایک کھل گئیں دونوں طرف سے دل کی گلجھڑیاں

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۱۵۰).

واشد ہوئی نہ بلبل اپنی بہار میں بھی
کیا جانیے کہ جی میں یہ کیسی گلجھڑی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۹).

کہیں چھوٹیں اناری پھلجھڑیاں
کہیں کھلتی ہیں دل کی گلجھڑیاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۲).

کب غنچہ کی گلجھڑی صبا نے کھولی
مشکل جو پڑی عقدہ کشا نے کھولی

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۲۰۳).

مثل چمن میں تو چاند سی تیری جبیں نکلی
پڑی جب گلجھڑی دل میں نہیں سلجھی نہیں نکلی

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۴).

گرہ تیرے دل میں پڑی رہ گئی
سلجھنے سے یہ گلجھڑی رہ گئی

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۳۴). [گل + جھڑی (جھڑنا (رک) کا عرف)].

---چلا (---فت ج) امذ.
توپ سے گولا چلانے والا ، قادر انداز ، نشانہ لگانے والا ، نشانچی ، گلنداز. بڑے بڑے امرا اپنے پاس اور اچھے اچھے تیرانداز اور گلچلے اچوک اور نیزہ باز ... آگے پیچھے رکھے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۶).

خالی مشکی سے شکار اہل قلم کو کیجیے
گل چلے شیر سے کرتے ہیں نیستان خالی

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۹). ہم بڑے مشہور شکاری تھے نشانہ لگاتے تھے جتنے گل چلے تھے سب ہمارے تابع. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۵).

بوتل کا کاگ زور میں توبہ کو لے اڑا
ہم گل چلوں کے ہاتھ کی گولی رکی نہیں

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۸۰). [گل + چلا (چلانا (رک) سے اسم فاعل)].

---چھَری / چھڑی (---فت چھ) امث.
رک : **گل جھڑی.** رنگ رلیاں مچاتیں اور گل چھڑیاں اپنے دل کی کھولتی ہیں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۴۷).

گرہ لا کھوں ہی غنچوں کی صبا اک دم میں کھولے ہے
نہ سلجھیں تجھ سے اے آہ سحر جھ دل کی گلچھریاں

(۱۸۰۸ ، دیوانِ لطافت ، ۳۴).

ہمارے دل کی نہیں کھلتی گلچھڑی اول سے
ہزار زلف میں وہ بل پڑے نکالے ہیں

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۰).

ڈھالوں پہ ضربِ تیغ دو دم پر کھڑی پڑی
دہشت میں جب کمند کھلی گلچھڑی پڑی
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۹۷).
دل پیچ و تابِ عشق سے کیوں کر نکل سکے
یہ گلچھڑی پڑی ہوئی زلفِ دوتا کی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۹۷).

---چَھرّے / چھڑّے (---فت چھ ، شد ر) امذ ا ج.
مزے ، عیش و طرب ، تفریح. یزید کے لشکر نے شبِ ماہ کا لطف اٹھانے میں کسر نہ چھوڑی اور رات کا بڑا حصہ گُلچھروں میں گزارا. (۱۹۳۱ ، سیلہ کا لال ، ۱۹۱).

---چھرّے اُڑانا محاورہ. انا محاورہ.
مزے اڑانا یا کرنا ، عیش اڑانا ، عیش کرنا. جنھوں نے گل چھرّے اوڑائے تھے اون کے جسم سے خون کی ندیاں بہیں. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۳). کھر پھونک تماشا دیکھا لنگوٹی میں پھاگ کھیلی خوب گلچھرّے اوڑائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳). مبتلا کے ہاتھوں لگ گیا تھا ماں کا زیور اسی سے یہ تمام گلچھرّے اڑ رہے تھے. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۶۸). وہ دن ہے اور آج کا دن ہے اسی زمین سے سونا کھودتا ہوں اور گلچھرّے اڑاتا ہوں. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۰). ان کی غیر موجودگی میں غفور بھی گل چھرّے اڑاتا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام (ترجمہ) ، ۶۷). اوپر والے جیلری کھائیں اور یہی لوٹ مار کر کے گلچھرّے اڑائیں. (۱۹۹۲ ، جنگ ، کراچی ، ۵ اگست ، ۳).

---چھرّے اُڑنا محاورہ.
گل چھرّے اڑانا (رک) کا لازم ، عیش ہونا. کسی محنت کا صلہ مل گیا تو گل چھرّے اڑ رہے ہیں. (۱۹۳۸ ، دید و شنید ، ۱۲۶).

---گُنجھیا (---ضم گ ، سک جھ) امث.
گولیوں کے کھیل کی گجھی جو گول شکل کی بنائی جاتی ہے اور ایک مقررہ فاصلے پر کھڑے ہو کر گولیاں اس میں پھینکی جاتی ہیں ، گونک ، گجھی (ا ب د ، ۸ : ۱۰۲). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + گُجھیا (گجھی (رک) کی تصغیر)].

---گَشتے پڑنا محاورہ.
گرہیں پڑنا ، گل جھٹی پڑ جانا.
گل گشتے اب پڑیں تو بلا سے نجات ہو
پیچوں کے بل پہ گیسوئے مشکیں میں ہار کے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۰).

---گوتھنا (---و مج ، سک تھ) صف مذ.
(بچے کی صفت) بھرے ہوئے گالوں والا ، موٹا تازہ ، فربہ. بچہ ماشاءاللّٰہ سے پیارا پیارا موٹا تازہ گل گوتھنا سا ، ان کو اس پر بہت پیار آتا تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۹۱).
گورا چٹا بھجرا بھجرا منّا سا گل گوتھنا بچا
(۱۹۰۶ ، لبیب تیموری ، آتش خنداں ، ۹۷). جس کا بچہ زیادہ موٹا تازہ گل گوتھنا سا ہو گا اسے انعام دیا جائے گا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۸). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + گوتھنا (رک)].

---مُنوا (---ضم م) امذ.
(کمہار گری) لمبوترے منہ کا پھوڑا جس سے برتے کی سطح میں گہرائی بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۴). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + مُنو ~ مُنھ + ا ، لاحقۂ نسبت].

---مُونی (---ضم م) امث.
رک : گل منوا جس کی یہ تصغیر ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۳۰). [گل منوا (رک) کی تصغیر].

گُل (۳) (ضم گ) امذ.
گل ~ گلا ، کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
(کشتی) ایک داؤ ، گلے کا پیچ یا پنجہ. طاقت آزمائی کے بعد داؤ پیچ شروع ہوئے اور ایک دستی ، دو دستی ..... گل بند. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). [گل + ف : بند ، بستن ~ باندھنا].

گُل (۴) (ضم گ) امذ.
گل ~ دھوکا ، فریب کا مخرف ، تراکیب میں مستعمل.

---باز صف.
دھوکے باز ، عیار ، شاطر ، چالاک ، چلتا پرزہ (فرہنگ آصفیہ). [گل + ف : باز ، باختن ~ کھیلنا سے صفت فاعلی].

گَلا (فت گ) امذ.
۱. (ا) انسان یا جانور کی گردن کا اگلا حصہ ، گلو.
دو کتہ ہوا پریا زرد طوق گلے میں لاجورد
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)).
رقیباں کے دکھوں سیتی قطب شہ توں نکر غم
خدا سارے رقیباں کے گل دام دویگا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱).
تجھ بن مرا گلا ہے تو خنجر اجل
ظالم پہنچ وگرنہ چلی جان دم کے بیچ
(۱۷۹۰ ، میر سوز ، د ، ۱۰۰).
گر صراحی سا گلا کوئی نظر آتا تھا
ساغر چشم مئے اشک سے بھر لاتا تھا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۷). گلا کٹ جانے سے آدمی مر جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۲). اس کے گلے میں ابھی تک گلار لٹک رہا ہے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۲۴).
(اا) گردن کے سامنے اور چہرے کا نچلا حصہ.
پان جب کھائی وہ کافر دہان پان
جلوہ گر ہوتا گلے سے رنگ پان
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۸۳). **۲. حلق ، نرخرا.** پتھیوں میں قائد بستی ہے ، سوکھی چھیل گلے میں پھنستی ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۸). میری آواز مچھلی کے کانٹے کی طرح گلے میں پھنس گئی. (۱۹۸۶ ، شہاب نامہ ، ۲۰۶). **۳. کرتے یا اچکن وغیرہ کا وہ چاک یا حلقہ جو گردن کے لیے بنایا جاتا ہے ، گریبان کے اوپر کا حصہ نیز پورا گریبان.** پول کیا ہے بتا استاق جی سے کہیو دو چار گلے اور رہ گئے ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۴۳).

جب گلا گھٹتے گھٹتے وی کی شکل کا ہو جائے تو اس کو رکھ چھوڑیں. (١٩٣٥ ، اوق کام سلائیوں سے ، ٣٦). ایک دن اورنگ زیب کے گلے کی گھنڈی پھنس گئی. (١٩٦١ ، سنگم ، ١٨٥). **٣. کسی ظرف مثلاً صراحی ، گھڑے یا دیگچی وغیرہ کا وہ حصہ جو اس کے منھ اور پیٹ کے درمیان ہوتا ہے ، گردن.** آگے کے جولیے پر گلا ٹوٹے ہوئے مٹکے کا پیندا رکھا ہے. (١٩٠٨ ، مخزن ، ستمبر ، ٣٠). ایک دیگچے میں نصف سے کم پانی بھریں اور اس کے گلے میں ایک سُتلی باندھ دیں. (١٩٣٥ ، کپڑے کی چھپائی ، ١١). **۵. (مجازاً) آواز ، لحن ، سُر.**

سنایا جوں اپنا گلا ناگ کوں
سو آیا نکل سنڈ میں نے پلوں

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ١٠٩).

تسخیر کیا ہے گوشِ گل کوں
بلبل کا ولی عجب گلا ہے

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢١٦).

قلقلِ مینا میں کب یہ نغمۂ مستانہ ہے
گردنیں کشتی ہیں ساقی کا گلا کچھ اور ہے

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٢٧١). مسٹر بالی والا خود بھی علمِ موسیقی میں اچھی مہارت رکھتے تھے اور گلا بھی اچھا پایا تھا. (١٩٢٨ ، ناٹک ساگر ، ٣٦٥). فن کار ... اس کا برش ، قلم اور گلا حق و صداقت کا بول بالا کرتا ہے. (١٩٩٣ ، جنگ ، کراچی ، ١٣ ، جنوری ، ٣). [س : گل + ک गलक].

---اُٹھانا محاورہ.
بچوں کے حلق کے لٹکے ہوئے کوّے انگلیوں یا رومال کی مدد سے اصل جگہ لے جانا ، گلے میں رومال یا انگلی ڈال کر کوّے کو اوپر اٹھانا. وہ فوراً لڑکی کو گود میں لے باہر آیا اور ایک سفید رومال گلے میں ڈال گلا اٹھانے لگا. (١٩١٩ ، شبِ زندگی ، ١ : ٥٠).

---آنا محاورہ.
کوّے میں زخم یا آماس ہو جانا ، گلا خراب ہو جانا ، حلق کے کوّے کا نیچے لٹک آنا ، حلق میں چھالے پڑ جانا یا ورم آ جانا.

گلا آ جانے کا بچے کا سیرے
بُساتی روز خالی چھاتیاں ہو

(؟ ، ارشد (فرہنگ آصفیہ)). اپنے بچوں کو گلا آنے کے وقت کوّا دبانے کی وجہ سے تکلیف نہ دو. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ٢٣٧). جیجی کا جی اچھا نہ تھا گلا آ گیا تھا. (١٩٢٦ ، بیجا جھجکن ، ٣٨).

---باجنا محاورہ (قدیم).
ناگوار آواز نکلنا.

آواز خوش تھی اس کی گلوسازی میں نہ بول
گاتا تو باجتا تھا گلا جیسے پھوٹا ڈھول

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣٢).

---باز امذ.
(مرغ بازی) وہ مرغ جو حریف کے گلے پر ان مارنے کا عادی ہو (اب و ، ٨ : ١٢٣). [گلا + ف : باز ، باختن = کھیلنا].

---باندھنا محاورہ.
۱. پکڑا جانا ، الزام لگنا ، مفت میں بدنام ہونا. لفظ « کو کوہ » کی تکرار سے ، گلا اس کا باندھا گیا. (١٨٠١ ، گلشن ہند ، ٣) **۲. پیٹ کاٹ کر یا ضروری اخراجات روک کر روپیہ جمع کرنا.** اس نگوڑی نے گلا باندھ کر چار پیسے اکٹھے کیے تھے وہ بھی نہ دیکھ سکے. (١٩٠١ ، فرہنگ آصفیہ ، ٣ : ٦٥).

---بُلانا محاورہ.
گویوں کا گانے کے وقت گلے میں آواز کو گردش دینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امث.
بند گلے کی صدری ، سینے بند ، بنڈی. ابی یہاں اب شیروانی کا رواج کہاں ہے ، یہ تو یوپی کے بقیہ ہی پہنتے ہیں یہاں تو اس گلا بند ہی کا رواج ہے. (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ٢٣٣). [گلا + بند (رک)].

---بَنْد ہو جانا محاورہ.
آواز بیٹھ جانا. دھوپ میں جو آیا نزلہ چھاتی پر گرا کچھ بدپرہیزی ہوئی صبح کو گلا بند ہو گیا ، بڑی الجھن ہوئی ، خدا خدا کر کے آواز کھلی. (١٩٣١ ، نوراللغات ، ٣ : ٦٩).

---بَنْدھانا محاورہ.
۱. مصیبت میں پھنسانا ، الجھن میں پڑنا ، مصیبت میں گرفتار ہونا ، اپنے اوپر بار لینا. مگر میں ہرگز رائے نہیں دیتا کہ اس امر کے حاصل کرنے کو قرض سے اپنا گلا بندھاوے. (١٨٩٩ ، خطوط سرسید ، ٥٢). پھر کیا وجہ ہے کہ مہاجن اپنی مرضی کے موافق چاہے جتنا سود لیں اور لوگ مجبوراً اپنا گلا بندھائیں. (١٩٠٣ ، عصر جدید ، جون ، ٢٣٨). **۲. اپنے تئیں پابند یا مقید کرنا ، گردن پھنسانا.**

اسیرِ دولتِ دنیا ہوں کیا پئے زینت
گلا بندھاتے ہیں کب موتیوں کے ہار میں ہم

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٢٣). **۳. نکاح پڑھا لینا ، نکاح میں آنا ، پلّے بندھنا ، شادی کر لینا ، عقد بندھوانا ، جورو بننا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَنْدھنا محاورہ.
۱. قرضدار ہونا ، ذمہ دار ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۲. پابند ہونا ، مجبور ہونا.**

میں کڑھتا ہوں سُن کر یہ تیری بتھا
گرو کے بچن سے گلا ہے بندھا

(١٩٣٦ ، جگ بیتی ، ٦).

---بَنْدھوانا محاورہ.
رک : گلا بندھانا.

نظارہ خوش قدوں کا کرے کون کیجے کو
تیری طرح گلا کوئی بندھوائے فاختہ

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ١٨٣).

---- بولنا محاورہ۔
گلے سے آواز یا سُر نکلنا۔

بون کا بولتا ہے جیسے ستار
لحن مضراب اور رگیں ہیں تار
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۹)۔

---- بَیٹھ جانا / بَیٹھنا محاورہ۔
آواز حلق سے پوری طرح نہ نکلنا ، آواز کا بہت بھاری ہو جانا ، آواز بھرّا جانا ، آواز بیٹھ جانا۔

کم ہے آواز ترے کوچے کے باشندوں کی
نالہ کرنے سے گلے ان کے مگر بیٹھ گئے
(۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۱۲۹)۔

قیامت ہیں شب فرقت میں یہ وحشت فزا نالے
گلا تیرا کہیں اے بلبل شوریدہ سر بیٹھے
(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۲۹۸)۔ بہدانہ پینے پر زکام ہوا تو گلا بیٹھ گیا۔ (۱۹۳۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۲۱۳)۔ جب کوئی اور نہیں بولا تو وہ پھر شروع ہو گیا ، اب اس کا گلا بیٹھ گیا تھا۔ (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۱۲)۔

---- بھر آنا محاورہ۔
شدت جذبات سے آواز بھرّا جانا ، رقت طاری ہونا۔ رونے لگی ، گلا بھر آیا تھا کچھ کہہ نہ سکی۔ (۱۹۲۵ ، خاتون اودھ ، ۹۷)۔ نظم کے آخری بند پر پہنچتے پہنچتے حشر صاحب کا گلا بھر آیا اور آواز بھاری ہوگئی۔ (۱۹۹۱ ، صحیفہ ، جولائی ، دسمبر ، ۳۷)۔

---- بھرنا محاورہ۔
رک : گلا بھر آنا۔ ” یہ دنیا ، یہ دنیا کچھ بھی تو نہیں ، کسی کا بھروسہ نہیں ، لعنت! “ انہوں نے گھٹنا پکڑ کر سوچا اور ان کا گلا بھر بھرنے لگا۔ (۱۹۹۱ ، تیسری منزل ، ۳۰۷)۔

---- پڑ جانا / پڑنا محاورہ۔
رک : گلا بیٹھنا / بیٹھ جانا۔

نغمہ سنجی کی کہے مثل جو مجھ سے چلئے
پھر گلا تیرا نہ او بلبل گلزار پڑے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۲۷)۔ گلا پڑ گیا ہے آواز منھ سے نکلتی نہیں۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۶۸)۔

پڑ گئے اب تو بہت قدر کے قابل نالے
خوب ہنستا ہے وہ جب میرا گلا پڑتا ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۱)۔ بولئے کہ ہاں بولتے بولتے گلا پڑ پڑ جاتا ہے۔ (۱۹۵۷ ، محمد علی ، ۱ : ۹۱)۔

---- پکڑنا محاورہ۔
۱۔ گردن پکڑنا ، لینٹوا دبانا ، مغلوب کرنا۔

پکڑا اجل نے سایہ و ہمزاد کا گلا
جیسے شفق سے لالی پری زاد کا گلا
(۱۸۸۵ ، عشق (سید حسین مرزا) ، مراثی ، ۳۳)۔ آپ نے لپک کر میرا گلا پکڑ لیا۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱ : ۳۰)۔ ۲۔ تنگ کرنا ، تکلیف دینا ، ستانا۔ اس وقت خبردار ہونا کہ مرض کا پکڑے گا۔ (۱۸۹۱ ، مکارم الاخلاق ، ۸۵)۔ ۳۔ کسی کسیلی کھٹی یا کچی چیز یا ناقص اور تیز تبا کو وغیرہ کا حلق میں سوزش یا کرختگی پیدا کرنا۔

کیا کروں وصف بانہ فرقت میں
گھونٹ میرا گلا پکڑتے ہیں
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۰۵)۔

---- پھاٹنا محاورہ (قدیم)۔
رک : گلا پھاڑنا۔

تو کہیں سن کے وہ گلا پھاٹا
باولے کتے نے اپنے کاٹا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳)۔

---- پھاڑ پھاڑ کَر م ف۔
چیخ چیخ کر ، چلا چلا کر ، زور زور سے۔

پکارے تھا اپنا گلا پھاڑ پھاڑ
کھڑے ہو لڑو دور ہے اب پہاڑ
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۲۷)۔ بدھو نے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہا یہ بھوت ہے عورت نہیں ہے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۰۳)۔ اے ہے توبہ ، کیسا گلا پھاڑ پھاڑ کر رہی ہیں کانا پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۳)۔ وہ سرینگر سے لے کر بمبئی تک میرے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۲۹)۔

---- پھاڑ کَر م ف۔
چیخ کر ، چلا کر ، زور کی آواز سے۔

کوئی گائے پھاڑے گلا اپنا کوئی ترت کرے جھکے پھیری لے
کوئی شور کرے خوشحالی سے ہوئے جیسے ہاتھی چنگھاڑے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۳)۔ کسی چیز کو پٹخنا ، جھٹکنا ، گلا پھاڑ کر بات کرنا ... یہ ساری باتیں بدتمیزی میں داخل ہیں۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۹۵)۔ پھر وہ گلا پھاڑ کر چلایا ” وہیں ٹھاڑ رہو بابا ، ہم ابھی سواری اتار کے آوت ہیں! “۔ (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۲)۔

---- پھاڑنا محاورہ۔
(حقارۃً) زور سے چیخنا ، چلّا کر بولنا یا گانا ، بےسُری اور زوردار آواز نکالنا۔

مرغ ایوان اس سے لڑ کے اُڑا
میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا
(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۱)۔

لیکن قوم کو کیوں ہے بچھاڑا
اس نغمے پر گلا کیوں پھاڑا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۷)۔ تم نے انتہائی زور سے گلا پھاڑتے ہوئے کہا تھا۔ (۱۹۸۷ ، پلک پلک سفتی رات ، ۲۰۰)۔

---- پھانسنا محاورہ۔
۱۔ پھندے یا کسی اور چیز میں گلا دبانا ، کسی چیز سے لینٹوا دبانا ؛ قرض میں مبتلا ہونا ، قرض لینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

۲. کسی چیز کا پابند کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ پھٹنا محاورہ.

۱. گلے سے بھدی آواز نکلنا.

کبھی اذاں، سوتوں جگانے دیتی ہے

میں اٹھتی ہوں جو گلا مرغ کا لگے پھٹنے

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۳۳)۔ ۲. آواز کا بےسُرا ہو کر نکلنا ، گلا بھرّانا (فرہنگ آصفیہ)۔

ـــــ پھرنا محاورہ.

آواز کا حسبِ مراد گانے میں گردش کرنا ، آواز کا حسبِ خواہش مڑنا پھرنا ، گانے میں آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی ادا کیا جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ پھولنا محاورہ.

گلا سوجنا ، گلے پر ورم ہونا ، گلے میں گلٹی نکلنا ، گلپھڑ نکلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ توڑنا محاورہ.

رک : گلا پھاڑنا

گلا مت توڑ اپنا اے جرس بس

نہیں اس راہ میں فریاد رس بس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۳)۔

ـــــ تھکانا محاورہ.

چیختے چیختے تھک جانا ، گلا بیٹھنا ؛ نہایت چیخنا ، آواز سے بہت کام لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ ٹوٹنا محاورہ.

آواز بھرّانا ، آواز بیٹھ جانا.

ہر ترب سے ان کی جھپے قاندہ بھلا

ٹوٹے ہے نکلے نکلے انہوں کے اٹے گلا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۹)۔

ـــــ ٹیپنا محاورہ.

(بازاری) رک : گلا دبانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ چلنا محاورہ.

گلے سے آواز نکلنا ، گلے کا کام دینا. زبان یاری نہ دیتی تھی ، گلا چلتا نہ تھا. (۱۹۰۹ ، اخوان الشیاطین ، ۳۰۹)۔

ـــــ چھڑانا محاورہ.

نجات حاصل کرنا ، جان بچانا ، گلو خلاصی کرنا ، پیچھا چھڑانا. میر صاحب مانتے ہی نہیں تھے بڑی مشکلوں سے گلا چھڑا کر آیا ہوں. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۱۳۳)۔

ـــــ چھوٹنا محاورہ.

نجات ملنا ، گلو خلاصی ہونا ، چھٹکارا ملنا ، آزاد ہونا ، پیچھا چھوٹنا.

تمک کھائیے اوس سے اٹھے بھلا

قیامت کے دن کیوں کر چھوٹے گلا

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۹)۔ جانے کو تیار بیٹھا ہوں مگر جب آپ سے گلا چھوٹے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۵۸)۔ ابھی ماتا جی کے مرنے کی رقم دی تھی اسی کے دین سے گلا نہیں چھوٹا. (۱۹۳۳ ، چشمِ نگہ ، ۹۰)۔

ـــــ چھوڑنا محاورہ.

گرفت سے آزاد کرنا ، رہا کرنا ، پیچھا چھوڑنا. روز ایک نہ ایک صاحب مانگنے کے لیے سر پر سوار رہتے ہیں اور بلا لئے گلا نہیں چھوڑتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۷)۔

ـــــ خُشک ہونا محاورہ.

گلے سے آواز نہ نکلنا ، گلو گرفتہ ہو جانا ، آواز بیٹھ جانا. ان سے پوچھا گیا تو کہا چیخ کر بولتے ہیں زور بہت پڑتا اور گلا خشک ہوا چلا جاتا ہے. (۱۸۹۲ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۴)۔ میں تیگی بہادر کا گیت نہیں گا سکتا کیوں کہ میرا گلا خشک ہے (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۰)۔

ـــــ داپنا محاورہ.

گلا دبانا ؛ بولنے سے روکنا ، مُنھ بند کرنا.

بسانِ شیشہ نکلوں میں کیونکہ دل کا بخار

کہ بولتے ہی گلا یاں تو داب لیتے ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۸)۔

رہبرِ حسن گلا داب لیا منہ سے نکلتی گئی آواز

قصد تو اس سے کچھ کہنے کا میں نے لا کھول اور لیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۵)۔

ـــــ دبانا محاورہ.

۱. گلا گھونٹنا ، زور سے گلا پکڑنا ، سانس بند کر دینا.

بہارِ گل میں جو میں دھجیاں نہ لوں اس کی

گلا دبانے کو پھانسی ہے ہو گریباں تنگ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۳)۔

سنو بھائی ان کی گواہی نہ دو

یہ میرا گلا لو دبا ہی نہ دو

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۱۸)۔

اب سانس بھی نہ لیں گے دبائیں گلا وہ کیوں

ہم کو تو زندگی میں سہارا انھیں کا تھا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۳۸)۔ ۲. مُنھ بند کرنا ، آواز نکالنے یا بات کرنے سے روکنا.

سوائے صبر کیا چارہ جو وہ بیداد کرتے ہیں

گلا غیرت دباتی ہے جو ہم فریاد کرتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۶)۔

ان کی محفل میں رقیبوں نے کسے آوازے

بولتا میں تو گلا میرا دبایا جاتا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۷)۔

کراہنے میں مجھے عذر کیا مگر اسے درد
گلا دباتی ہے رہ رہ کے آبرو میرا
(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۵)۔ **۳. ظلم کرنا ، زبردستی کرنا۔** اس کے گھر والے غریب ہیں پر عزت تو ہے کسی کا گلا تو نہیں دباتے کسی کی بددعا تو نہیں لیتے۔ (۱۹۳۵ء ، دودھ کی قیمت ، ۱۴۱)۔ **۴. مغلوب کرنا۔**
کمزور جو سب طرح سے پایا
وحشت نے وہیں گلا دبایا
(۱۸۸۱ء ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۹۱)۔

---دبوچنا محاورہ۔
رک : **گلا دبانا۔** آزادی ہمارا نصب العین ہونا چاہیے ، آزادی ، گلا دبوچنے والی پابندیوں سے آزادی۔ (۱۹۴۴ء ، آتش چنار (ضمیمہ ب) ، ۹۱۴)۔ اسلام ایسے نظام یا ایسی مملکتوں سے جہاد کرتا ہے جو اقتدار کے چنگل میں انسانیت کا گلا دبوچنے میں لگی رہتی ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، طوبیٰ ، ۷۲)۔

---رُندھ جانا / رُندھنا محاورہ۔
۱. گلے سے آواز نہ نکلنا۔
وضع غلط یہ بار ہے تیرا گندھا ہوا
اس بار سے اذاں کا گلا ہے رندھا ہوا
(۱۹۳۵ء ، سنبل و سلاسل ، ۴۷)۔ **۲. شدت جذبات سے رونا آنا ، رقت آنا۔** جوش عقیدت سے جھبک کا گلا رندھ گیا۔ (۱۹۵۶ء ، آگ کا دریا ، ۹۰)۔ اس کا گلا رندھ گیا اور ایک بار پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر کے رونے لگا۔ (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۳۸)۔

---ریتنا محاورہ۔
اذیت دینا ، نقصان پہنچانا۔ ہماری مرضی تو یہی ہے کہ تمہارا گلا چل کے ریتیں۔ (۱۸۸۷ء ، جام سرشار ، ۶۹)۔

---سُنانا محاورہ (قدیم)۔
آواز سنانا۔
پرائے مرد کوں سناوے گا
تو اس جاتی کوں موت آتا بھلا
(۱۶۳۵ء ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۳))۔
بہانا کام کا کر کچھ گلا تماں سنانے کوں
ادھر کے اور ادھر کے جب بچن پر دھات کرتی ہوں
(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۳۰)۔

---سُوکھنا محاورہ۔
رک : **گلا خشک ہونا۔** دیکھیے وہ کس طرح رو رہا ہے اس کا گلا سوکھ گیا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، اور انسان مر گیا ، ۸۸)۔

---صاف کرنا محاورہ۔
۱. کھنکار کر گلے سے بلغم یا رطوبت نکالنا ، غرارہ وغیرہ کرکے گلے کی آواز درست کرنا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔ **۲. گویے کا آواز کو کسی خاص سُر میں لانا۔** کوئی قوالی میں مست ہے کوئی "داد رہے" اور کوئی "کھنکھنے" پر گلا صاف کر رہا ہے۔ (۱۹۰۷ء ، انتخاب فتنہ ، ۲۰۸)۔

---کاٹ (کر) مَرنا محاورہ۔
خودکشی کرنا۔
اے جان کوئی اپنا گلا کاٹ مرے گا
لٹکاؤ نہ یوں ناز سے شمشیر گلے میں
(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۰)۔
افسوس گلا کاٹ کے مر بھی نہ سکے ہم
مصروف ہے ہاتھ شب ہجر دعا میں
(۱۹۰۵ء ، داغ (نوراللغات))۔

---کاٹنا محاورہ۔
۱. خودکشی کرنا۔
مجے کھول کر توں کہے تو بھلا
وگر نہیں تو میں کاٹ لیونگا گلا
(۱۶۲۵ء ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۹)۔ **۲. ذبح کرنا ، قتل کرنا۔** میں نے ان لوگوں کے جو قید میں تھے گلے کاٹے۔ (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۵)۔ اب بھی مذہب کے نام پر لوگ اسی طرح ایک دوسرے کا گلا کاٹتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۴ء ، موسموں کا عکس ، ۹۳)۔ **۳. جان دینا ، جاں نثار کرنا۔**
انہیں پر اپنا گلا کاٹنا ہوں لطف ہے یہ
جو اٹھتے بیٹھتے مجکو حلال کرتے ہیں
(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۱۰۷)۔ **۴. ظلم کرنا ، ستم کرنا ، ستانا۔**
ہمیشہ گلا کاٹنا اوس کا کام
سنا نیں کبھی اوس نے الفت کا نام
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۹۳)۔
گلا کس کا پازیب سے کاٹتے ہو
یہ آوازیں الدھوں کو بھاتیں تمہاری
(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۶۸۶)۔ **۵. دھوکے بازی سے کسی کا مال مارنا ، حق تلفی کرنا ، کسی کا حق چھیننا۔** کروڑھا انسان ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ (۱۹۳۷ء ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۹)۔ قوم ایک دوسرے کا گلا کاٹنے ... ایک دوسرے کو بے آبرو کرنے پر تُل گئی۔ (۱۹۹۴ء ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۲۰)۔

---کانی اث۔
ایک قسم کا باجا جو سارنگی سے مشابہ ہوتا ہے۔ (نوراللغات ، جامع اللغات)۔ [گلا + کانی (کاٹنا (رک) سے)]۔

---کَٹانا محاورہ۔
گلا کاٹنا (رک) کا متعدی ، جاں نثار کرنا۔
آنکھیں تڑیں کی جام سے اس بادہ خوار کی
شیشہ گلا کٹانے کا گردن پہ یار کی
(۱۸۷۶ء ، الماس درخشاں ، ۲۴۳)۔

---کٹنا محاورہ۔
گلا کاٹنا (رک) کا لازم ، ذبح ہونا۔
عید قرباں میں ہزاروں ہی گلے کٹتے ہیں
تو بھی آزاد کر اب اپنے گرفتاروں کو
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۲۵)۔

---کٹوانا محاورہ.
رک : گلا کٹانا.

گلا کٹواؤں کیوں کھائل کروں کیوں
گوری گال میں ہے کیا گلا اب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۳۳).

گلا کٹوا کے بھی پایا نہ آرام سبکدوشی
سر اترا بار لیکن بڑھ گیا قاتل کے احساں کا

(۱۹۵۳ ، صفی ، د ، ۳۶).

---کَرانا محاورہ.
گلا کرنا (رک) کا تعدیہ . گلا کرانا ، در رسالہ ، برداشتن کام اطفال بانگشت. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۷۳).

---کَڑنا محاورہ.
رک : گلا اُٹھانا (نوراللغات).

---کُھل جانا محاورہ.
بڑی ہوئی یا بیٹھی ہوئی آواز کا صاف ہو جانا، گلا ٹھیک ہو جانا (نوراللغات ، علمی اردو لغت).

---کھول کَر / کے م ف.
کُھل کر ، زور سے ، صاف صاف آواز سے . مارے شرم کے گلا کھول کر بولتی بھی نہیں . (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ جنوری ، ۱۳).

---کھولنا محاورہ.
گلے کا پھندا دُور کرنا ، گلے کی آواز صاف کرنا ، کھنکھار کر گلا صاف کرنا (نوراللغات ، جامع اللغات).

---گُھٹنا محاورہ.
۱. گلا بھینچنا ، گلا دبنا. گلا ایسا گھٹا کہ آمد و شد دم کی بند ہوئی . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۰۳).

گلا گھٹنے لگا اب تنگ آیا ہوں گریباں سے
جنوں نے واہ کیا پھانسی لگائی میری گردن میں

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۳۹). ۲. دم گھٹنا ، سانس رکنا ؛ جی گھبرانا.

ہجر میں حلقۂ احباب سے گھٹتا ہے گلا
کہتے ہیں اس سے سوا طوق گلوگیر کسے

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)) . اتنا کہہ کر ا کراہی کی کیفیت زیادہ بگڑی ، اس کی آواز بھرا گئی ، اس کا گلا گھٹنے لگا. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۱۱) . اسے خود اپنا گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے . (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۴۰).

---گُھٹنی (---ضم گھ ، سک ٹ) امث.
ایک پرند جو کیڑے اور خصوصاً چیونٹیاں بہت کھاتا ہے ، اس کی زبان لمبی ہوتی ہے جسے وہ چیونٹیوں کے سوراخ میں داخل کرتا ہے ، بسا کہو اور جتنھ میں الٹے دیتا ہے ، رنگ اسکا خاکی اور قد جندول کے برابر ہوتا ہے ، اس کے گلے کو چٹکی میں لے کر کتنے ہی زور سے دبائیں یہ مرتا نہیں (اس لیے اس کا نام گلا گھٹنی ہو گیا). پنجابی میں منڈی مروڑ اور کابل میں مورچہ خورک کہتے ہیں (ماخوذ : سیر پرند ، ۳۷۷). [گلا + گھٹنا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گھونٹ کے سُلا دینا / رَکھنا محاورہ.
گلا گھونٹ کے مار ڈالنا ، گلا دبا کر مار دینا (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---گھونٹنا / گھونٹنا محاورہ.
۱. گلا دبا کر مار ڈالنا ، دم گھونٹ کر مار دینا. بعضے کہتے ہیں کہ اس کا گلا گھونٹ دیا ، بعضے کہتے ہیں کہ سر اس کا دیوار سے ٹکرا دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۳۰) . چھ دن کے مہمان نے جلتے ہوئے باپ سے اتنا کہہ دیا کہ دھونی کی ضرورت کیا ، پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیا ہوتا . (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۰). اگر اس نے ایسی ویسی بات کی تو میں گلا گھونٹ دوں گا. (۱۹۸۶ ، چوراہا ، ۸۵). ۲. گلا دبانا ، گلا بھینچنا.

ہسری گردن محبوب سے رکھتا ہے وہ
سودا اس واسطے گھونٹے ہے گلا شیشے کا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۹).

میرا گلا ہنسی سے یوں ہی گھونٹتے تھے وہ
کیا سوچ کر رقیب خوش آیا خفا کیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۴).

سحر کا گلا گھونٹے کون جائے
کہ ہو دم بخود ، سانس لینے نہ پائے

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶۱). ۳. سانس روکنا. اس جام کو ناکام ہاتھ میں لیکے لہو کے سے گھونٹ گلا گھونٹ گھونٹ پیے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۳۷). حروف ع اور ح کے ادا کرنے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ وسط حلق سے نہایت لطافت سے بلا تکلف نکالنا چاہیئے. (۱۹۲۴؟ ، علم تجوید ، ۴۰). ۴. سختی سے ختم کر دینا. فیس کا بڑھانا تعلیم کا گلا گھونٹنا ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۳۲). رہی سہی جمہوریت کا بھی چند ہی برسوں میں گلا گھونٹ دیا گیا. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، عکس اور جہتیں ، ۴۰) . ۵. بولنے سے جبراً روکنا ، مُنْھ بند کر دینا.

بس دیوار اس کی جا کے نالے کر نہیں سکتا
گلا گھونٹا کرے گی کب تک او ضبطِ فغاں میرا

(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۲۵). یہی بات ہمارا گلا گھونٹتی ہے اور گلوئے نازک کی تعریف کو زبان پر آنے نہیں دیتی . (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۵). اس اثنا میں حکومت نے بھی اخبارات کا گلا گھونٹنے کے لیے کئی قوانین وضع کئے جن پر بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے. (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۱۱).

---سُوتنا محاورہ.
رک : گلا گھونٹنا ، گلا دبانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــملانا محاورہ.
آواز سے آواز ملانا.

دو زبانیں اس کی گانے میں ملاتی ہیں گلا
نطق ہے گویا زبانِ شعلہ آوازِ سی

(۱۸۶۷ء ، رشک (نوراللغات). گلا ملاتی ہیں تو ہم ایک بھنبھناہٹ سی سن لیتے ہیں. (۱۹۳۰ء ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۳۰).

ـــــمُوسَنا محاورہ.
گلا دبانا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــہِلانا محاورہ.
گاتے وقت آواز کو جدھر چاہنا پھرانا ، آواز کو حسبِ مراد گردش دینا ، گٹکری لینا ، گلا پھرانا. عمرو نے باتیں کر کے اس کو بٹھایا تان لگا کر کہا بھائی یوں گلا ہلاؤ ، وہ گلا ہلانے لگا ، عمرو نے حباب مار کے اسے بیہوش کیا. (۱۸۹۷ء ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۵۵۵).

ـــــیا تِلا کہاوت.
طوائف اگر بدکاری شروع کر دے تو اچھا نہیں گا سکتی (ماخوذ : جامع اللغات).

گَلا (۲) (فت گ) صف مذ (مث : گلی).
گلا ہوا ، خوب پکا ہوا ، گھلا ہوا نیز بوسیدہ ، سڑا ہوا. تمام دن مشقت لے کے سرِ شام گلا بھس سامنے لاتا ہے. (۱۸۳۲ء ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۱۱). اگر کپڑا بدرنگ یا گلا ہوا نکلے ... تو درزی اس میں کیا کمال کرے گا. (۱۸۸۵ء ، محصنات ، ۱۳). [گلنا (رک) کا حالیۂ تمام].

ـــــسڑا (ـــــفت س) صف مذ ؛ (مث : گلی سڑی).
بوسیدہ ، خراب و خستہ ، سڑا بسا ، ناکارہ. بازار کے مصالحے میں ملاوٹ یا گلا سڑا مصالحہ سب طرح کا پس لیا جاتا ہے. (۱۹۰۶ء ، نعمت خانہ ، ۱۶). [گلا + سڑا (سڑنا (رک) کا حالیۂ تمام)].

گِلا (کس گ) امذ ؛ =گلہ.
شکایت ، شکوہ.

دلنگ نہ لا نہ کر گلا کہ پسلا پیوں مل آ
پرت بھلا ، وقت بلائے آگا تلا

(۱۶۷۲ء ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸).

نوازش ہائے بےجا دیکھتا ہوں
شکایت ہائے رنگیں کا گلا کیا

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۵۷).

چرخ کا کیا گلا کرے کوئی
دشمنِ جاں وہ بے وفا بھی ہے

(۱۹۲۸ء ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، رسوا ، ۸۳).

دل میں اک شخص سے کتنے ہی گلے ہوں لیکن
لب پہ آتا نہیں کچھ حرفِ محبت کے سوا

(۱۹۷۹ء ، زخمِ ہنر ، ۳۰). -ف : کرنا ، ہونا [گلہ (رک) کا ایک املا].

ـــــرونا محاورہ.
رو رو کر شکایت کرنا ، بے بس ہو کے شکوہ کرنا.

گلا جورِ فلک کا تو بہت کچھ رو چکا اکبر
سرِ تسلیم خم کر رو، بازو ہو چکا اکبر

(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۲۹).

ـــــگُزاری (ـــــضم گ) امث.
شکوہ و شکایت.

اُنے کتّے ہیں بھلے چنگے ہیں اُنکو کیا ہوا
سوجے بھولے آئے تھے گلا گزاری کو کئے

(۱۷۸۶ء ، میر حسن ، د ، ۱۱۲). [گلا + ف : گزار ، گزاردن = ادا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمُولا (ـــــفت م ، و مج) امذ.
شکوہ و شکایت.
گلا مولا یہ سب عبث ہے اس کے اوچھے کرم کا جس سے ہمارا ہمارے کچھ کیا بس ہے تمہارے جی میں اگر ہو آیا (۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۱ : ۲). [گلا + مولا (تابع)].

گُلا (ضم گ شد نیز بلا شد ل) امذ.
گیند ، گولا ، گولی ، دھاگے کا ریل ، کپاس کا ڈوڈا ؛ بالوں کا گھونگر ، گولائی کی شکل میں بنائے ہوئے بال (جامع اللغات ، پلیٹس). [گولا (رک) کی تخفیف].

گُلا (ضم گ) امذ.
(قصاب) **ایک آنہ ، گنڈا ، چار پیسے ، روپے کا سولھواں حصہ** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

گَلّا (۱) (فت گ ، شد ل) امذ.
۱. (آب براری) **پکھال کا منھ جس کے ذریعے اس میں پانی بھرتے ہیں ، موٹھ** (ا پ و ، ۱ : ۲۰۲). ۲. (پنسہاری) **چکی کے اوپر کے پاٹ کا درمیانی سوراخ جس میں مٹھی بھر اناج پیسنے کو ڈالا جاتا ہے ، گلوا** (ا پ و ، ۳ : ۱۱۸). ۳. (کپے سازی) **کپے کے پیٹ اور منھ کے درمیان کا چھوٹا اور تنگ حصہ جو بطور گردن ہوتا ہے ، چولی** (ا پ و ، ۳ : ۲). ۴. (آہنگری) **بھٹی کا وہ حصہ جس میں آگ روشن ہے** (ا پ و ، ۸ : ۱۰). [گلا (رک) کا ایک تلفظ].

ـــــبھرنا / ڈالنا محاورہ.
(پنسہاری) **گلے میں اناج ڈالنا** (ا پ و ، ۳ : ۱۱۸).

ـــــنکالنا محاورہ.
(پنسہاری) **گلے کا اناج پیس کر یا نکال کر خالی کرنا** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۱۱۸).

گَلّا (۲) (فت گ ، شد ل) امذ.
وہ ظرف جس میں دوکاندار بکری کی نقدی رکھتے ہیں ؛ چھوٹے منھ کا برتن جس میں نقدی رکھتے ہیں ، غلک ، گولک (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [غلہ (۲) کا ایک املا].

گلّا (۳) (فت گ ، شد ل) امذ.
(بقال) اناج ، جنس ، دانہ دُنکا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[غلّہ (۱) کا ایک املا].

گلّا (۴) (فت گ ، شد ل) امذ.
نیم کا پکا ہوا پھل ، نبولی (نوراللغات). [غلّہ (۴) کا ایک املا].

گلّا (۵) (فت گ ، شد ل) امذ.
(اہل قلعہ) جائے ضرور ، بیت الخلا ؛ (فرخ آباد) جیب ، پاکٹ ، کیسہ ؛ (پچھم) پیچھے کا کمرہ ، دالان کے اندر کی کوٹھڑی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گلی (رک) کا محرف].

گلّا (۶) (فت گ ، شد ل) امذ.
رک : گلّہ (مویشیوں کا ریوڑ). ساسان پاپک کا گوالا تھا اور ہمیشہ اپنے گلوں میں رہتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۶).
اگر میں کیوں کے گلوں کا مالک ہوتا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں (بھارت) ، ۲ : ۳۳). [گلّہ (رک) کا ایک املا].

گِلّا (کس گ ، شد ل) صف.
رک : گیلا (پلیٹس). [گیلا (رک) کی تخفیف].

گُلّا (۱) (ضم گ ، شد ل) امذ.
(آب پاشی) ڈھینکلی کا کیلا جس پر وہ حرکت کرتی ہے ، پورنا (ا پ و ، ۶ : ۱۶۵). [گُلّی (رک) کی تکبیر].

گُلّا (۲) (ضم گ ، شد ل) امذ.
(سنگ تراشی) سرنگ یا بارود کی نالی جو برمے سے بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۱ : ۲۷). [مقامی].

گُلّا (۳) (ضم گ ، شد ل) امذ ؛ متعلقہ.
مٹی کی گول جو غلیل میں رکھ کر ماری یا پھینکی جائے ؛ کھیلنے کی گولی ، گول (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غلّہ (رک) کا ایک املا].

گُلاب (ضم گ) امذ (قدیم : شد ل) امذ.
۱. ایک خوبصورت اور خوشبودار پھول نیز اس کے پودے کا نام ، پودا کانٹے دار ہوتا ہے ، پھول عموماً ہلکا سرخ (گلابی) ہوتا ہے ، سرخ ، زرد اور سفید رنگ کا بھی ہوتا ہے.

سو واں ایک چشمہ اتھا اب کا
عجل اس انگے آب گلاب کا
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۸۰).

ہوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سوں گلاب آہستہ آہستہ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶).

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۹۲).

دل کی کلی نہ تجھ سے کبھی اے صبا کھلی
جیسا کھلی گلاب کھلا سوسنا کھلی
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۲). گلاب سے بادشاہ اور ملکہ کے لیے ہار بنائے جا سکتے ہیں. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۱۴). ان گلاب میں خوشبو نہیں تھی جو دوسرے گلاب میں ہوتی ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۳۹). ۲. گلاب کے پھولوں کا عرق جو کھانوں میں خوشبو کے لیے اور امراض میں دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے.

سو دھن مکھ دے شرم کے آب میں
سٹے ہیں مگر پھول گلاب میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۵). ہم گلاب میں آلوچہ گھول لیا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸). حوض و فوارے و نہریں سب بھرے کی ہیں اور پانی کی جگہ اس میں گلاب چھوٹتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۹). اس ضلع کا عطر و گلاب مشہور ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ ؛ ۳۸). وقت ضرورت گلاب یا بارش کے پانی میں حل کر کے آنکھ کے اندر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۶).

گلاب جیسے وہ عارض نظر میں کیا آئے
ہماری آنکھوں سے اب تک گلاب لپکے ہے
(۱۹۸۹ ، دو آہنگ ، ۹۰). [ف : (گل + آب (رک) کا مخفف)].

---اَفْشان (---فت ا ، سک ف) امذ.
رک : گلاب پاش (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گلاب + ف : افشان ، افشاندن - چھڑکنا].

---باڑی امث.
وہ باغ جو شاہی محل سے ملحق ہو ، وہ باغ جو مکان سے ملحق ہو ، گلال باڑی (نوراللغات). [گلاب + باڑی (رک)].

---پاش امذ.
وہ صراحی نما ظرف جس میں گلاب کا عرق بھر کر چھڑکتے ہیں. گلاب پاش جواہر کے گلاب سے بھرے ہوئے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۴۲). انا اسی دم گھبرا کر گلاب پاش لا کر چھڑکنے لگی. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۰). ایک گلاب پاش اس کے ہاتھ میں تھا ، بقدر حیثیت ہر شخص کے سر پر چھڑک دیتا تھا. (۱۸۸۱ ، نیرنگ خیال ، ۲۲۸). عصر کی اذان ہو گئی نہ حمام تیار کیے نہ گلاب پاش بھرے. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۱۷). غلاموں کے ہاتھوں میں سونے اور چاندی کے گلاب پاش ہوتے ہیں. (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک ایک جھلک ، ۲۶۷). [گلاب + ف : پاش ، پاشیدن - چھڑکنا].

---پاشی امث.
گلاب کا عرق چھڑکنا ، گلاب افشانی. اس وقت صاحبہ خانہ کی طرف سے ان پر گلاب پاشی کی جاتی ہے. (۱۹۲۳ ، سفر حج ، ۱۵۱). آنکھیں ملیں اور مسکراہٹ نے آپ کے دل و دماغ پر گلاب پاشی کی اور پھر آپ مسکراہٹ کے حصار میں گرفتار ہوئے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۴۴). اف : کرنا ، ہونا. [گلاب پاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پانی امذ.
گلاب کے پھولوں کا عرق (پلیٹس). [گلاب + پانی (رک)].

---پھل (---فت پھ) امذ.
ایک میوہ جو بنگالہ اور دکھن میں ہوتا ہے ، اس میں گلاب کی سی خوشبو آتی ہے ، مخزن الادویہ کے مؤلف نے اسے گلاب جامن خیال کیا ہے ، تذکرۃ الہند میں لکھا ہے کہ یہ جام پھل یعنی امردو کی قسم سے ہے جس کو سفری بھی کہتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ٦ : ٥٠٩). [گلاب + پھل (رک)].

---جامن (---فت م) امث.
۱. جامن کی ایک قسم جس میں سے گلاب کی سی خوشبو آتی ہے ، مزہ شیریں آبدار ہوتا ہے ، بعض پھل کے اندر سے ایک سے تین تک تخم نکلتے ہیں جو باہم پیوستہ ہوتے ہیں ، ان کو توڑنے پر اندر سے سبز مغز نکلتا ہے ، گلاب جامن کا درخت جامن کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے اور شاخیں پراگندہ ہوتی ہیں ، پتے بھی جامن کے پتوں سے چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کا رنگ سبز اور چمکیلا ہوتا ہے (کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۲). گلاب جامن کے درخت کے لیے زمین اور پودے کی ترکیب اور جمیع مراتب اور میوے کے مطابق جاننا چاہیے. (۱۸۸۵ ، دولت ہند ، ۲۱۳). گلاب جامن کو بطور ایک میوہ کے بکثرت کھایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۲۳). یہ گرما کوئٹے سے تحفے میں آیا ہے یہ آم ... یہ گلاب جامن ... وہ خود بھی خوش خور تھے. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۵۵). ۲. کھوئے میں تھوڑا میدہ ملا کر بنائے ہوئے گلّے گھی میں تل کر اور شیرے میں ڈبو کر بنائی ہوئی ایک مٹھائی. ربڑی ، برفی ، لڈو ، پیڑا ، گلاب جامن ، جلیبی ، امرتی کھجلا ... سب چکھنے میں آئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۹). کسی نے ریوڑیاں لی ہیں ، کسی نے گلاب جامن ، کسی نے حلوا سوہن. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ٦٦). اور پھر میں نے ان شائستہ علموں کے دونوں گروہوں کو گلاب جامن کھلا کر آپس میں صلح صفائی کروا دی. (۱۹۸۹ ، بلا کشانِ محبت ، ۸۸).
[گلاب + جامن (رک)].

---جل (---فت ج) امذ.
رک : گلاب پاشی (پاش). [گلاب + جل (رک)].

---چٹکنا ف ل ، محاورہ.
گلاب کھلنا ، گلاب کی کلیوں کا پھٹنا ، گلاب پھوٹنا ، پھول کھلنا.

چمن لالۂ حمرا میں چٹکتا ہے گلاب
لال کرتی میں قواعد ہوتی جٹے ہیں رفل

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۱).

---چشم (---فت چ ، سک ش) صف.
شکاری پرندوں کی ایک قسم جن کی آنکھیں گلابی رنگ کی ہوتی ہیں ، مثلاً : باز ، جرہ ، باشہ وغیرہ ، (دوسری قسم سیاہ چشم پرندوں کی ہے ، مثلاً : بحری ، چرغ وغیرہ). یہ گلاب چشم شکاری پرندے سالہا سال تک رہ سکتے ہیں مگر سیاہ چشم شکاری پرندے اس قابل نہیں کہ برسوں رہ سکیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵).
[گلاب + چشم (رک)].

---چھڑکنا ف م.
گلاب پاشی کرنا ، عرق گلاب ڈالنا یا چھڑکنا. ملکہ نے ... گلاب پاش سے گلاب اپنے ہاتھ سے چھڑکا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۹). پروین وزیر زادی بے بے وارِی کبھ کے دوائی ستر زانو پر رکھا گلاب ، کیوڑا بید مشک چھڑکا بعد عرصۂ دراز ملکہ نے آنکھ کھولی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۳۲). دولت خاتون نے اس پر گلاب چھڑکا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ۹۵).

---خانہ (---فت ن) امذ.
اشیائے خوشبو کا محافظ خانہ ، وہ جگہ جہاں عرق گلاب رکھا جاتا ہو ، گلاب گھر. داروغہا ... داروغۂ سوکھچ خانہ ، داروغۂ خوشبو خانہ ، داروغۂ گلاب خانہ وغیرہ. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸). [گلاب + خانہ (رک)].

---دان امذ.
وہ ظرف جس میں عرق گلاب رکھا جائے. سادہ کاری ... گلاب دان خاص طور سے مشہور ہیں. (۱۹٦٦ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱٦۷). [گلاب + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

---سے کُلّی کرنا ف م ، محاورہ.
کسی مقدس شے یا فرد کا نام لینے اور ذکر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ، زبان کو پاکیزہ کرنا ، منھ پاک کرنا.

یوں کس طرح سے وصفِ خطِ مشکبو کریں
کُلّی کریں گلاب سے تب گفتگو کریں

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۸۷).

---کے پھول امذ ، ج.
(کنایۃً) نازک اور خوبصورت بچے (نوراللغات).

---کھنچنا محاورہ.
گلاب کا عرق کشید ہونا ، گُلِ سرخ کا عرق نکلنا

عرق فشاں رخِ جاناں ہو تو گلاب کھنچے
جو تر ہو زلفِ صنم عطرِ مشک ناب کھنچے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۰۱).

---کھنچوانا محاورہ.
گلاب کا عرق کشید کرانا ، گلِ سرخ کا عرق نکلوانا.

ہو معطر جو چمن اس کی نسیم خلق سے
رنگ و بُو گل سے نہ جائے لا کے کھنچواؤ گلاب

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۲۹).

---کھینچنا محاورہ.
گلاب کا عرق کشید کرنا ، پھولوں کا عرق نکالنا.

گلبدن شاید کہ ہوئے مہرباں رونے ستی
اب گلابِ دیدۂ بے خواب کھینچا چاہیے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۸).

---گر (---فت گ) امذ.
پھولوں کا عرق کھینچنے والا ، گندھی.

گل نے جو کہا مجھ سا حسیں کون ہوا
اس پر سحر گلاب کر بھی دیکھا
(۱۹۰۷ ، میخانۂ خیام ، ۳۲). [گلاب + گر ، لاحقۂ فاعلی].

---نُما (---ضم ن) صف.
گلاب جیسا ، گلاب کی شکل کا ، گلاب کی مانند. اکلیلچہ؛ منتظم ، کٹہر بنلابی ، گلاب نما (Rosaceous) ، جو پانچ سفید گول پنکھڑیوں (بنلاب) پر مشتمل ہوتا ہے جو گردِ انوق واقع ہوتی ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۹۰). گلاب نما (Rosaceous) اس قسم کا اکلیلچہ پانچ آزاد پنکھڑیوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۶۶). [گلاب + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھائی دینا].

---نِیر (---ی مج) امذ.
عرق گلاب ، گلاب کے پھولوں کا عرق (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گلاب + نیر (رک)].

گُلابو شتابو (ضم گ ، و مج ، کسر ش ، و مج) امث ؛ ج.
کاٹھ کی دو پتلیاں جن کو تماشا گر ہاتھ پر چڑھا کر آپس میں لڑاتے اور تماشا دکھاتے ہیں ، اختو بختو (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [علم].

گِلابَہ (کسر گ ، فت ب) امذ ؛ = گلاوہ.
گارا جس سے عمارت بناتے ہیں اور جسے دیوار کے رَدوں میں بھی لگاتے ہیں ، مٹی کا پچارا جو دیوار کے اوپر دیتے ہیں. گلابہ کا کام اگر منظور خاطر ہووے تو چکنی مٹی خواہ زرد یا سیاہ کا استعمال کریں. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۲۳). مشیلہ کے معنی بلند یا چونے سے باندھے اور گلابہ کیے ہوئے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۱۳). سات سال کی مدت میں گنبد مع کور معہ گلابہ اندرونی تیار ہوا. (۱۹۰۱ ، ارمغان سلطانی ، ۴۹). گلی و کاغذی نوادر گل گلا کر بہہ گئے یا گلابہ اور لگدی کی شکل میں تبدیل ہو گئے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، مارچ ، ۱۹۵). [ف : اگل (رک) + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

گُلابَہ (ضم گ ، فت ب) امذ ؛ = قُلّابہ.
(آب پاشی) ایسا خزانۂ آب یا پال کا ذخیرہ جہاں سے رجبہوں یا نالوں میں پانی چھوڑا جائے (ا پ و ، ۲ : ۱۶۵). [قلہ (رک) + آب (رک) کا بگاڑ].

گُلابی (ضم گ) (الف) صف.
۱. **گلاب کے رنگ کا ، ہلکا سرخ ، گلگوں نیز گہرا پیازی.**
گلابی ہور ماوی ہور اجلا — ہریا ہور لال پیلا ہور کالا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۲).

تھی کہیں اودے دوپٹے کی پھبن
تھی گلابی میں کوئی رشکِ چمن

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۱۲). سوہا ، گلنار ، گلابی ، بسنتی ، دھانی ، سبز کاہی ... پشوازیں ، دامن در دامن موتی لگے تکانے. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵۲). کڑھائی میں پکانا منظور ہو تو کڑھائی میں گھی ڈال کر پکائیے ... چتیاں گلابی ہوتی چاہئیں. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۳۸). ایک روز واپس آیا تو ہاتھ میں آلوچے کے گلابی شگوفوں سے لدی ہوئی ٹہنی سی ڈال تھی. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۴۹). ۲. (پنجاب) **گلاب میں بسا ہوا ، گلاب آمیز** ، جیسے : گلابی پیڑا ہے قند کا ، گلابی ریوڑی ہے کھانڈ کی (فرہنگ آصفیہ). ۳. **ہلکا ، کم کم ، خوشگوار جو شدت نہ رکھتا ہو** ، جیسے : گلابی جاڑا وغیرہ (فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. **گلاب کے پھول کا رنگ ، ہلکا لال رنگ ، ہلکی سرخی.** رنگ گلابی ، کسوم کا رنگ دو تولہ آدھے لیمو کا عرق بطریق معلوم عمل کریں. (۱۸۷۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۲). شیرینی اور شادابی ... اور گلابی میں اس سے بہتر تربوز میں نے نہیں دیکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۹۳).

گلابی گلابی وہ ہلکا سا رنگ
نہیں آج گالوں پہ گل کا سا رنگ

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۳۳). (ج) امث. ۱. **شراب کا گلاس ، شراب کا پیالہ ، ساغر ، جام.**

گلابی ہاتھ میں ہے اور بغل میں نازنیں میرے
کہیں یہ عیش ہے پیدا اہا ہا ہا ، اہا ہا ہا

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۰).

عمر بھر ہم رہے شرابی سے
دل پرخوں کی اک گلابی سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۵۰). صبح تک گلابی پر گلابی ڈھلی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۳). اس لیے گلابیاں طاقوں پر چنی دھری رہتیں ، جب بھی کوئی مہمان آتا تو بلاتکلف اس سے انہیں نوازا جاتا. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۳۰۱). ۲. **شراب نیز گلاب کی بوتل ، صراحی.**

لا گلابی دے مجھے ساقی کہ یاں مجلس ہی
خالی ہو جائے ہے پیمانے کے بھرتے بھرتے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۹۳).

نئے طرزوں سے مے خانے میں رنگِ مے چھلکتا تھا
گلابی روتی تھی واں جام ہنس ہنس کر چھلکتا تھا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۷).

بہار آئی ہے ساقی جام دے بھر کر گلابی سے
کہ ہو کچھ فائدہ ہم کو بھی تیری بازیابی سے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۲۵). کئی گلابیاں اپنے ہاتھ سے اٹھا کر لائی اور جام لبریز کر کے منشِک انسان کو دیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۱۰۱).

زمینہ تشنہ کام کی جماہیوں کے سامنے
شرابِ لالہ رنگ کی گلابیاں لئے ہوئے

(۱۹۳۲ ، سیف و سبو ، ۸۷). ۳. **ایک قسم کی مٹھائی.**

مٹھائی ہے جس کو برف کہیے ، گلابی کہیے
یا حلقے دیکھ اس کے تازی جلیبی کہیے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۵). ۴. **ناشپاتی کی ایک قسم.** ہندوستان سے باہر جہاں جہاں کہیں یہ لفظ (امرود) بولا جاتا ہے اس سے «گلابی» یعنی «ناخ» ، «ناک» یا ناشپاتی مقصود ہوتی ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۳ : ۳۱). [گلاب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ اُردُو (ــــــضم ا ، سک ر ، و مع) امث.
جو عربی و فارسی کے ثقیل و غریب الفاظ اور دور ازکار تشبیہ و استعارات سے پاک ہو۔ بیان و کلام کے نادر طریقے ایجاد کئے ، گلابی اردو کا طرزِ تحریر اب ان ہی کی ایجاد کے نام سے منسوب ہو چکا ہے۔ (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۶)۔ ان کی گلابی اردو بھی بہت مقبول ہوئی۔ (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۲۱)۔ [گلابی + اردو (رک)]۔

ـــــ آنکھڑیاں/آنکھیں (ــــــفت ا ، غنہ ، سک کھ ، کس ڑ/مغ ، ی مع) امث ، ج.
آنکھیں جو خمار سے گلابی رنگ کی ہو جائیں ، مخمور آنکھیں ، متوالی آنکھیں۔

گلابی انکھڑیوں کی ہر نگہ سے جام مل ہی کر
کوئی سرخوش ، کوئی بیخود ، کوئی لوٹا ، کوئی بہکا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵)۔

لائے جو مست ہیں تربت پہ گلابی آنکھیں
اور اگر کچھ نہیں دو پھول تو دھر جائیں گے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۲) [گلابی + انکھڑیاں (انکھڑی (رک) کی جمع) +/آنکھیں (آنکھ (رک) کی جمع)]۔

ـــــ پَن (ــــــفت پ) امذ.
گلاب جیسی رنگت ، ہلکی سرخی۔ ان کے رنگ میں سرسوں کی جھلک آنے لگی تھی سارا گلابی پن پیلاہٹ میں بدلتا جا رہا تھا۔ (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۲۰۹)۔ [گلابی + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ پوش (ــــــو مج) صف ، امذ.
گلابی رنگ کے کپڑوں میں ملبوس۔

وہ گلابی پوش آیا ہے مگر گلگشت کو
جامے سے باہر ہیں گل رنگ اور ہے بو اور ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۲۱)۔ [گلابی + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا]۔

ـــــ جاڑا امذ.
۱. وہ خفیف سا جاڑا جو موسم سرما کے آخر اور موسم بہار کے آغاز میں ہوتا ہے ، موسمِ بہار کا آغاز جب ہلکی سردی ہوتی ہے۔

ہوں وہ میکش رہے جب تک کہ گلابی جاڑا
بیٹھ ساقی بھلے ہے جام و گلابی نہ پڑے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۱۶۸)۔ گلابی جاڑے میں اگر گرمی کی پوشاک بدلتی ہوں تو رات کو سو سو کروٹیں پھروں گی۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۶)۔ گلابی جاڑوں کی رات تھی اور دس بجے کا عمل تھا۔ (۱۹۸۶ ، تیسرا آدمی ، ۲۰۲)۔ ۲. موسم سرما کا آغاز جب ہلکی سردی پڑتی ہے ، ہلکا جاڑا۔ برسات نکل چکی تھی گلابی جاڑا شروع تھا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۰)۔ یہ لائٹ کوٹ ہم نے اس لیے بہن رکھے ہیں کہ لکھنؤ میں گلابی جاڑے تو شروع ہو چکے۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۸۵)۔ [گلابی + جاڑا (رک)]۔

ـــــ رنگت (ــــــفت ر ، غنہ ، فت گ) امث.
ہلکا سرخ رنگ ، گلاب جیسا رنگ۔

بہت شبنم نے دھویا پر گلابی وہ گئی رنگت
کسی صورت نہ چھوٹا خون بلبل گل کے دامن سے

(۱۹۰۵ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلستانِ رشید ، ۱۰۳۰)۔ [گلابی + رنگت (رک)]۔

ـــــ ریوڑی/ریوڑیاں (ــــــی مج ، سک و) امث.
خوشبودار خستہ اور پتلی پتلی ریوڑیاں جن میں عرق گلاب ڈالا جائے (جامع اللغات)۔ [گلابی + ریوڑی/ریوڑیاں (رک)]۔

ـــــ سُنڈی (ــــــضم س ، سک ن) امث.
ایک کیڑا جو کپاس کے بیج اور فصل کو نقصان پہنچاتا ہے شروع میں سنڈی کا رنگ سفید ہوتا ہے مگر پھر مکمل قد (۵ء۰ انچ) اختیار کرنے پر اس کا جسم گلابی اور سر بھورا ہو جاتا ہے ، مصر میں ... جو بیج کاشت کاروں کو تقسیم کیا جاتا ہے اس کو پہلے ایک خاص حد تک حرارت پہنچائی جاتی ہے تاکہ گلابی سنڈی کا قلع قمع ہو جائے۔ (۱۹۶۳ ، زراعت نامہ ، مئی ، ۷)۔ [گلابی + سنڈی (رک)]۔

ـــــ گرمی (ــــــفت گ ، سک ر) امث.
ہلکی گرمی ، ہلکا گرم موسم۔ گلابی گرمی پڑ رہی تھی۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۰)۔ [گلابی + گرمی (رک)]

ـــــ وہابی (ــــــفت و ، شد ہ) امذ.
ایسا وہابی جو اپنے عقائد میں متشدد نہ ہو۔ اب بحث اور چھڑ گئی اور گلابی وہابیوں کی تائید ایک پکے وہابی مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے اس طرح فرمائی۔ (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۱۰۳)۔ افراد اسلام میں شیعہ سنی ، دیوبندی ، بریلوی ، وہابی اور گلابی وہابی یا کبیرہ جھیل میں گوناگوں مچھلیوں کی طرح آسودہ ہیں (۱۹۳۹ ، آب رفتہ ، ۳۰)۔ [گلابی + وہابی (رک)]۔

گَلّابیل (فت گ ، شد ل ، ی مع) امث.
ایک بیل کا نام جس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں یہ آس پاس کے درختوں پر پھیلتی ہے ، بیج گول اور پتلا ہوتا ہے۔ گلا بیل کے بڑے بھورے بیج کو خالی کر کے نسوار رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۳۵)۔ [مقامی]۔

گُلابِیَہ (ضم گ ، کس ب ، فت ی) صف.
گلابی ، گلاب جیسا ، گلاب کی شکل کا۔ کلابیہ اور شربہ کاش والوں کی باروری آپس میں کرائی جائے۔ (۱۹۶۷ ، میلاثیت ، ۲۰۷)۔ [گلاب (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

گَلّاجُدُو (فت گ ، شد ل ، کس ج ، شد د ، و مع) امذ.
ایک بیل جس کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ، آس پاس کے درختوں پر پھیلتی ہے ، پھول سفید مائل بزردی اور خوشے میں ہوتا ہے ، بیل دو شاخہ ہوتا ہے ، جب پھٹتا ہے تو اس سے روئی کی مانند ایک چیز اڑتی ہے ، بیج مسور کے دانے کے برابر

گول اور پتلا ہے جب اس کی شاخ توڑتے ہیں تو زرد سفیدی مائل رطوبت نکلتی ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۰). [مقامی].

گلاچی (فت گ) امث.
گھوڑے یا بیل وغیرہ کے گلے کی رسی (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[گلا + چی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

گُلاچِین (ضم گ ، ی مع) امذ.
ایک پھول جو اوپر سے سفید اور اندر سے خوشنما زرد ہوتا ہے ، اس میں پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو جڑ کی طرف سے پتلی اور اوپر سے چوڑی ہوتی ہیں ، اس لیے پھول کی شکل گل نیلوفر جیسی لگتی ہے ، خوشبو اس میں بہت کم ہوتی ہے ، چمپا کے پھول سے مشابہت کی وجہ سے اس کے درخت کو چھوٹا چمپا اور چینا چمپا بھی کہتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۹ : ۵۱). [مقامی].

گلار (فت گ) امذ.
۱. ایک قسم کی مینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. طوطا جس کے گلے میں سرخ کنٹھا ہو. کنٹھی والے گلار لال سرے نوتیاں طوطے بکے اڑوؤں کا پھیتراؤ کتنے ڈال پہ تھے (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۹۳). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + یار (بحذف ی)].

گلاس (۱) (کسر گ) امذ.
۱. پانی ، شربت یا شراب وغیرہ پینے کا لمبا ظرف جو شیشے یا دھات کا بنا ہوا ہوتا ہے. اگر تم ہاتھ سے اس میز پر مارو سبب ہلنے گلاس کے ظاہر ہے کہ اس کو تمہارے ہاتھ کی جانب سے حرکت پہنچی. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۶۱).

شراب بہشتی سے بھردے گلاس
پلا ساقیٔ حور پیکر شراب

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۲۸). دستر خوان بچھا ، کھانا قرینے سے چن ، آفتابہ سلاپچی ، صراحی ، گلاس رکھ آپ ٹل گئی. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۲). گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے میری نظر کھڑکی سے باہر گئی تو مجھے برآمدے میں مجھے اندھیرے کے اندر ایک سر دکھائی دیا. (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۲۰۷). ۲. شیشے کا لمبا پیالہ نما ظرف یا پاندی یا کنول جو شمع پر چڑھاتے ہیں ، جو پیالے کی شکل کا ظرف ہوتا ہے اسے دیوار پر آویزاں بھی کرتے ہیں.

دو رویہ ان دروں پر جو کنول تھے
کیے روشن گلاس القصہ ان کے

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۵۰۹). پہلے زمانے میں جو جھاڑ فانوس ... گلاس و روشنی کے شیشہ کے آلات بڑے بڑے رئیسوں کے مکانوں میں دیکھنے میں آتے تھے اب متوسط درجے کے گھروں میں آویزاں ہوتے ہیں. (۱۹۰۹ ، آئین قیصری ، ۲). سفید چھت گیری جھاڑ آویزاں تھے ، طاقچوں میں کنول اور گلاس روشن تھے. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۸۸). ۳. عینک کا شیشہ. ڈاکٹر جیمس نے چاہا ہے آ کر آنکھ پر مختلف گلاس لگائے (۱۹۰۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۰۳). ۴. گھڑی یا فوٹو گراف وغیرہ کا شیشہ. سوئٹزرلینڈ کے ایک سائنس داں نے فوٹو گراف کے گلاسوں یا پلیٹ کے بجائے سلیلوز کا باریک ڈورا یا دھاگہ ایجاد کیا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جون ، ۴۰). ۵. کانچ ، شیشہ ؛ آئینہ ، آرسی (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
[انگ : Glass].

---چڑھانا محاورہ.
۱. قدح بھر کر پی جانا ، ایک سانس میں پورا گلاس پی جانا ، شربت یا شراب وغیرہ کثرت سے پینا ، بکثرت مے نوشی کرنا ، گلاس بھر کر یا بھر بھر کر پینا.

آج نکل جائے گی دل کی بھڑاس
اب تو چڑھائیں گے دس دس گلاس

(۱۸۷۳ ، قدر ، گ ، ۳۸۵). نصیر نے جلدی سے ایک گلاس چڑھاتے ہوئے کہا ، یہ تو ایک دوا ہے ، ٹانک. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۴۳). ۲. شمع پر گلاس لگانا ، شیشے کا ظرف شمع پر چڑھانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چڑھنا محاورہ.
گلاس چڑھانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---چلنا محاورہ.
پیمانہ گردش میں آنا ، شراب کا دور چلنا ، مے نوشی کی محفل گرم ہونا ، گلاس بھر بھر کر دیا جانا.

نہ کھلے وصل میں بوتل نہ چلاویں گلاس
عیش کیا خاک ہو ساقی بھی جو کنٹر نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۵).

---لنڈھانا محاورہ.
پانی یا شربت کثرت سے پینا (جامع اللغات).

گلاس (۲) (کسر گ) امذ.
ایک چھوٹا اور نہایت شیریں اور لذیذ پھل جو کشمیر میں ہوتا ہے ، آلوبالو ، چیری (فرہنگ اثر کے مطابق یہ ایک قسم کی نہایت نرم و نازک و شاداب ناشپاتی ہے جو کشمیر میں ہوتی ہے).

کیا عجب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے
بید مجنوں میں ہو پیدا ثمر سیب و گلاس

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۹). کابل کے سردے کا بازار سرد ہے ، کشمیر کا گلاس گرد ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۲). حوض کے اطراف گلاس (چیری) کے درخت ، حوض میں پچی کاری کا کام تھا. (۱۹۵۶ ، آگ ، ۲۵). [مقامی].

گلاسری (فت گ ، س ، نیز سک س) امث.
وہ کپڑے کی پٹی یا رومال جو بازو کو معلق رکھنے کے لیے گلے میں لٹکایا جائے ، گل چنڈا (پلیٹس). [گلا (رک) + رسی (رک) کا بگاڑ].

گلاسی (فت گ) امث.
رک : گلاچی (جامع اللغات). [گلا (رک) + رسی (رک) کی تخفیف].

گلاسیئر (کسر نیز گ ، کس س ، فت ی) امذ ؛ سہ گلیشیر.
آہستہ آہستہ حرکت کرنے والا یخ کا تودہ جو بہت بلند زمین پر برف کے جمع ہونے سے بنتا ہے. جتنے بڑے گلاسیئر یعنی یخ زار اس خطے میں واقع ہوتے ہیں وہ سب مغربی ہمالیہ میں ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۰۸). [انگ : Glacier].

گُلال (۱) (ضم گ) امذ.
سرخ رنگ کا سفوف جو ہولی کے تہوار پر ہندو ایک دوسرے پر چھڑکتے ہیں ، یہ سفوف سنگھاڑے جو یا چاول کے آٹے میں عیٹھ یا مختلف قسم کے رنگ حل کر کے تیار کیا جاتا ہے.

سر سیری جوڑا گوندھ کرے   شہ آپس لال گلال بھرے
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرارالله ، ۹۸).

چمن میں عازم ہولی ہے دو ہستی ہوش
ہوا ہے غنچۂ لالا گلال کا شیشا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۰۰).

وہ انگلیاں ہیں کہ پچکاریاں شہاب کی ہیں
ابیر رنگ کفک سے گلال ہوتا ہے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۸).

کھلے زعفران اور آوے گلال
بھریں کا گریں سینیاں اور تھال
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۷). ہوا جب چنگ و رباب چھیڑنے لگے تو دنیا بھی عبیر و گلال ہی سے کھیلنا پسند کرتی ہے. (۱۹۶۲ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۱۸). ہولی کھیلتے ہوئے وہ گلال سڑک پر بکھیر کر خود جب جاپ لیٹ گئے تھے. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۹۹). [ہیں : گُلال गुलाल - پسا + لال (رک)].

---اُڑانا محاورہ.
سرخ رنگ کا سفوف چھڑکنا یا پھینکنا.

جس دن سے ہے گلال اوڑانے کا تجکو شوق
تیرے شہید ناز کا لایا غبار رنگ
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۷۸).

پسا ہے اس نے یہ دل خون گشتہ کو مرے
ہر ہر نفس کے ساتھ اُڑاتا ہوں میں گلال
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۶۳).

---اُڑنا محاورہ.
سرخ رنگ کا سفوف چھڑکا جانا یا ہوا میں منتشر ہونا.

لنڈھے شراب کے شیشے اوڑے ہیں رنگ گلال
ہوئے ہیں مست خوشی سے کلاونت اور قوال
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱ : ۵۰).

زلفِ جاناں پہ اوڑ رہا ہے گلال
سنبلستاں میں سرخ بادل ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۵). نہ عبیر اور گلال اُوڑے ... نہ بھنگ کے برتانے چلے ، کچھ لوگ دل میں بڑھنے کو کوشش ضرور تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۹۲).

گداز تان میں کویل کی سے رنگ سج دھج
گُلال اُڑتا تھا سینہ میں ہوس بھٹی تھی
(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۱۱۲).

---آلُودہ (---و مع ، فت د) صف.
سرخ پوڈر لگا ہوا.

گُلال آلودہ گل چہروں کے وصفِ رخ میں نکلے ہے
مزہ کیا کیا صریرِ کلک سے بلبل کی چہ چہ کا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۷). [گُلال + ف : آلودہ ، آلودن - لتھڑنا].

---بار امث.
چوبی سراپردہ ہے جس کے مختلف حصے خرگہ کی دیوار کی طرح چمڑے کے تسموں سے ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں ، اس کو سفر میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں . گلال بار سرخ کپڑے کی بنائی جاتی ہے اور جابجا فیتے لگے ہوئے ہیں (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۹۳). [گُلال + ف : بار - سراپردہ].

---باڑا امذ.
رک : گلال باڑی (پلیٹس). [گُلال + باڑا (رک)].

---باڑی امث.
۱. عہدِ مغلیہ میں شاہی دیوانِ عام کے باہر بنا ہوا ایک چبوترا جہاں ادنیٰ درجے کے امرا اور ارا کین ہوتے تھے. نقار خانے میں نکورِ پچھلی پہر کی نوبت لگ رہی ہے ، گلال باڑی اب تک قائم ہے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۹۳). باہر چبوترہ ہر جس کا نام گُلال باڑی تھا ادنیٰ درجہ کے امراء و ارا کین ہوتے تھے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۱۷). ۲. عیش و تفریح کرنے کا شاہی خیمہ یا جگہ (پلیٹس). ۳. (أ) وہ باغ شاہی جو شاہی محل سے ملحق ہو (نوراللغات ، پلیٹس). (أأ) وہ باغ جو مکان سے ملحق ہو (نوراللغات). [گُلال + باڑی (رک)].

---چَشْم (---فت چ ، سک ش) صف.
سرخ آنکھوں والا ؛ (کنایۃً) ایسا جانور جس کی آنکھیں سرخ ہوں. فصلِ اول جانورانِ گلال چشم کی شناخت میں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳). [گُلال + چشم (رک)].

---مَلْنا محاورہ.
ہولی منانے والوں کا ایک دوسرے کے چہرے پر سرخ سفوف ملنا.

مل دیا میں نے جو اون کے چاند سے مُنھ پر گُلال
تیغ خونِ آشام ابروئے ہلالی ہو گیا
(۱۸۵۲ ، غنچۂ آرزو ، ۲۳). کیا شریفانہ طریقے سے ہولی کھیل رہی تھیں ، گُلال کی پڑیا ہاتھ میں ، جس سے مڈبھیڑ ہوئی اس کے منہ پر گلال مل دیا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۱۰۲).

گُلال (۲) (ضم گ) امذ (قدیم).
ایک سرخ پھول جس کے اندر سیاہ دھبا ہوتا ہے ، گلِ لالہ ، خشخاش کا پھول.

گلالاں لے بزم گلزار ہے   مے و نقل کا گرم بازار ہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۲).

نکل کر کھڑا یوں شہ ذوالجلال
خوشیاں تھے کھلیا ہے بدن جوں گلال
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۲).

جوں بن میں گلال کھیں متے لال
بادیہ میں جیتو دعوت ہیں مال
(۱۷۰۷ ، من لگن ، ۱۱۷). [گُلِ لالہ (رک) کا مخفف].

گُلالا (ضم گ) امذ (قدیم).
۱. **سرخ رنگ کا سفوف ، سرخ پوڈر.**
ستاریے تنے جھنکے کن کے موتی
دیا اس رنگ سائیں مکھ گلالا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۵). ۲. (مجازاً) **پھول کا زیرہ**
پڑی تل کھلی تن برہ بس ستی
گلالا لگے جھڑنے نرگس ستی
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۷). [گلال (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُلال لین/گُلالٹین (ضم گ / سک ل ، ی مج) امث.
وہ لالٹین جو کشتی پر لگائی جاتی ہے. دیکھا کہ ساتھ ستر کشتی ... جن میں ہزارہا کنول ، فرشی جھاڑ ... گلال لین منور ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۰). [مقامی].

گُلالہ (ضم گ ، فت ل) امذ.
گھونگر یالے بال.
نہیں رخسار پر زلفِ معنبر
کہ ہے مشکیں گلالہ شمع اوپر
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۳۰). [ف].

گُلالی (ضم گ) صف.
گلال جیسا ، سرخ ، لال رنگ کا.
جھنکے گلالی گال میں او منہ نویلا چھند کا
منج دل کے تیں اس دل اپر سب مل کے اب قرباں کرو
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷).
لباسِ بسنتی ترا دیکھ کر
مجھ آنکھوں کا آنسو گلالی ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۷۸).
پلا ساقیا وہ مئے لالہ فام
گلالی رہیں میری آنکھیں مدام
(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۱۶۰). [گلال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَلان (کس گ) امث.
۱. **اُکتاہٹ ، بیزاری ، کراہیت. پچھتاوا ،** گے ، انھیں بہت گلان آ گئی ہے ، ایسا نہ ہو کہیں چل دیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۷۳). ۲. **تھکاوٹ ، سستی ، کاہلی ، بیماری** (جامع اللغات ، پلیٹس). [س : گلان ग्लानि].

گَلانا (فت گ) ف م.
۱. **کسی دھات کو زیادہ آنچ دے کر پگھلانا.** چاندی میں دو رتی سونا ملا کر گلاویں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۴۸). حکم ہوا کہ پرانے روپے جمع کر کے سب گلا ڈالو. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۱). پہلے ۵ سیر سیسے کو آگ پر گلائیں اور اوپر سے اوس میں ایک سیر سُرمہ ڈالیں. (۱۹۰۷ ، مخزن الفوائد ، ۲ : ۱۱۲). کوئلہ کا بڑے پیمانہ پر استعمال زیادہ عرصہ کی بات نہیں ... اٹھارویں صدی میں لکڑی کے بجائے اوّل اوّل لوہے کو گلانے کے لیے اس کا استعمال ہوا. (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۸۵). ۲. **سڑانا ، بوسیدہ کرنا.** تازہ لید میں ایک قسم کی تیزی یا آگ ہوتی ہے جو بدون گلانے یا سڑانے دور نہیں ہوتی. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۱۷). مثلاً : عمارتوں کو بوسیدہ کرنے ، پارچہ جات اور خیموں کو گلانے اور غذاؤں میں سمیت پیدا کرنے میں ان غیر مانوس نامیوں کا بڑا ہاتھ ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۰). ۳. **گوشت ترکاری وغیرہ کو اتنا پکانا یا اُبالنا کہ وہ نرم ہو جائے ، گداز کرنا.** اچھا بی نواسی تم کو مچھلی کا کانٹا گلانا آتا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۴۳). ۴. **دبلا کرنا ، لاغر کرنا ، گھلا دینا.** طرح طرح کے پھوڑے پھنسی جو بچوں کے نکلتے ہیں ان میں سہیتوں بچوں کو گلاتی ہیں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۶۸).
ایسا گلایا سوزشِ پنہاں نے اے جنوں
طوقِ گراں پہ میرے گماں ہے ہلال کا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۶۵). ۵. **اندر دھنسانا جیسے کنویں میں کولا گلانا.** اس قسم کے برمے ... گہرائی تک زمین میں گلائے گئے ہیں. (۱۹۱۱ ، مقدمات الطبعیات ، ۲۰۷). ۶. **ضائع کرنا** (نوراللغات). ۷. (قدیم) **حل کرنا ، گھلانا.** شربت میں نمک گلائے تو کیا سواد دے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)). [س : گلْ गल].

گُلانا (ضم گ) ف م (قدیم).
۱. **گھلانا ، ملانا ، پیوست کرنا ، باہم دگر کرنا.** ہندوستان میں ہندی زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر گلا کر یوں نیں بولیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰). ۲. **لاغر کرنا ، دبلا کرنا.** کہ چین اس کوں نہ آتا وہ غم گلاتا ہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۵). [گھلانا (رک) کا ایک قدیم املا].

گَلاو (فت گ) امذ ، ← گلاؤ.
پگھلاؤ ، تحلیل. کیمیاوی تبدیلی جس قدر جسم میں زیادہ ہو اوسی قدر ساخت کا گلاؤ اور حرارت کی زیادتی ہوتی ہے. (۱۸۹۲ ، کلیات طب ، ۲ : ۲۷۴). [گلانا (رک) کا حاصل مصدر].

گِلاوا (کس گ) امذ ، ← گلاوہ.
گارا ، پچارا.
بنا صاف الماس موتی ملا
گلاوا کیے ہور دیے یوں جلا
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۵). اس کی بیرونی سطح پر گلاوا کر دیتے ہیں. (۱۹۳۸ ، ابتدائے تعمیر (ترجمہ) ، ۳۹). اف : کرنا. [گلابہ (رک) کا ایک املا (بہ مبدل بہ و)].

گَلاوٹ (فت گ ، و) امث.
۱. **گل جانے کی حالت ، گداز پن ، ملائمت ، گلائی ، گلاؤ.** کبابوں میں کسی چیز سے گلاوٹ آتی ہے. (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنج ، سجاد حسین ، ۴). اس وقت نرگسی کوفتے میں گلاوٹ ذرا کم تھی. (۱۹۶۲ ، چار ناولٹ ، ۱۰۶). ۲. (مجازاً) **دھیما پن ، نرمی.**

شاید دونوں تلواروں کی تیزیاں کچھ گلاوٹ پر آئیں. (۱۸۸۰ ، دربار اکبری ، ۳۲۰). ۳. وہ چیز جس سے گوشت جلد گل جائے (عموماً کباب بنانے کے لیے). تکیہ کے کبابوں کا دور دور شہرہ تھا یہ گلاوٹ کے کباب ہوتے تھے. (۱۹۸۶ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۲۰۹). [گل (گلنا (رک) کی تخفیف) + اوٹ ، لاحقۂ حاصل مصدر].

ـــ لگانا محاورہ.
کباب تیار کرنے کے لیے گوشت یا قیمے کو جلد گلانے کے لیے لاگ دینا. کچری اور پپیتے کی ایسی گلاوٹ لگاتے ہیں کہ ... سوتا گوشت پل بھر میں سرمہ ہو جائے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۷۳).

گُلاوٹ (ضم گ ، فت و) امث.
گول مٹول ہونا ، گول ہونے کی کیفیت ، گولائی.

گُلاوٹ بازوؤں کی جسم بدذور
وہ دونوں چھنیاں جیسے سقنقور

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۰).

پشت گلبرگ ، شکم سیم ، کمر تار نگاہ
ساق بلور گلاوٹ میں پر ایک ران تری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۵۸).

تھی گُلاوٹ اون کے چہرے میں ذرا
اور کشادہ تھا دہانہ آپ کا

(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۸۷). [گل (گول/گولا (رک) کی تخفیف) + اوٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گِلاوَہ (کس گ ، فت و) امذ ، ــــ گلاوا ، گاوہ.
۱. (طب) گل حکمت کرنے کا مسالا ، گُندھی ہوئی مٹی ، گارا. دوسرا کاسہ اوپر اس کے ڈھانک کر دونوں کاسوں کے لبوں کو گلاوہ سے بند کریں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۵).
۲. استرکاری ، لپائی پتائی.

تصدیق اصل ایماں اس پر عمل علاوہ
ایماں بے عمل ہے دیوار بے گلاوہ

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۴۳). عوام کے مکانات عموماً کچی اینٹوں یا گارے یا گلاوہ کی ہوئی ٹیوں کے ہوتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسالہ سیاست مدن ، ۲۱۴). اینٹ اور مٹی سے مکان تیار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھت پر بھی مٹی کا گلاوہ کیا جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، سفر بغداد ، ۴۷). [ف : گل + آب (ب مبدل بہ و) + ہ/ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُلاہَٹ (ضم گ ، فت ہ) امث ، ــــ گولاہٹ.
گولائی ، گُلاوٹ ، گول ہونا. پیٹ کی صفائی ملاحظہ کر کے عشق کی لپیٹ میں آ گیا اور ناف پُر صاف نے گرداب غم میں غوطہ زن کیا اور سرین کی گُلاہٹ دیکھ کر دل پر کبھی پہلوتہی کرنے لگا. (۱۸۱۳ ، نو رتن ، ۳۸). [گل (گولا (رک) کی تخفیف) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گلائی (فت گ) امث.
۱. گل جانا ، گداز پن ، نرمی ، ملائمت ، گلاوٹ ، گلاؤ (پلیٹس).
۲. (معماری) کنوئیں کے گولے کو اندر دھنسانے کا عمل. جب تک گولے کی چنائی خشک نہ ہو جائے ، گلائی نہ کرنا چاہیے. رتلی زمین پر گلائی آسان ہوتی ہے اور کنکریلی زمین پر دقت ہوتی ہے. (۱۹۱۲ ، انجینئرنگ بک ، ۲۶۴). [گلنا (رک) کا حاصل مصدر].

گُلانی (ضم گ) امث.
رک : گولائی (نور اللغات). [گولائی (رک) کی تخفیف].

گلائکو پروٹین (کس گ ، ۂ ، و مع ، ضم پ ، و مع ، ی مع) امذ.
(سائنس) پروٹین اور کاربوہائڈریٹ کا مرکب. ایک نامیاتی جوہر گلائکو پروٹین (۲) جو پروٹین اور کاربوہائڈریٹ کا مرکب ہے (۱۹۶۷ ، ترابی حیوی کیمیات ، ۳۰). [انگ : Glycoprotien].

گلائکوجن (کس گ ، ۂ ، و مع ، کس ج) امذ ، ج.
گلائکو (شکر اور پروٹین کا مرکب) پر مشتمل مرکبات. جگر اور دیگر جسمانی بافتوں میں گلائکوجن کی ایک محدود مقدار ذخیرہ کی جا سکتی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۶۶). [انگ : Glycogen].

گلائکوسائیڈز (کس گ ، ۂ ، و مع ، ی مع ، سک ڈ) امذ ، ج.
گلائکو سائیڈز بے رنگ قلمی ٹھوس ہیں جو پانی اور الکحل میں حل پذیر ہیں (علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۰). [انگ : Glycosides].

گُلبانگ (ضم گ ، سک ل ، غنہ) امث ، ــــ گل بانگ.
رک : گل بانگ (گل (۱) کے تحتی الفاظ).[گل + بانگ (رک)].

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
آواز لگانے والا ، نعرہ زن.

گلبانگ زناں تھا جو جہاں تھا
اک ایک ہزار داستاں تھا

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۷). عیار خبر پا کے پیچھے سے قلم پر گلبانگ زن ہوا ، ہوا کی طرح راہ میں ان کے پاس پہونچ گیا (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۳۰). [گلبانگ + ف : زن ، زدن = مارنا ، کوٹنا].

گَلبھڑا (فت گ ، سک ل ، فت بھ) امذ (ج : گلبھڑے).
رک : گل (۲) کے تحت گل بھڑا. اس انواع میں عموماً شکمی گلبھڑے پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۹۳). جب بالغ ہو جاتا ہے تو اس کے گلے میں گلبھڑے نظر آنے لگتے ہیں. (۱۹۰۷ ، کرہ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۲۰). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + بھڑا (بھیبھڑا (رک) کی تخفیف)].

گَلِت (فت گ ، کس نیز فت ل) امث (شاذ).
نرمی ، ملائمت ، گلائی ، گلاوٹ. محبوب کی خوبصورتی وغیرہ کے تصور کر کے یا اس کی صورت کو دیکھ کر مثل گلائی ہوئی چاندی سونے کے دل کا نرم ہو جانا اس کو گلت کہتے ہیں. (۱۸۵۵ ، بھکت مال ، ۳۲). [گلنا (رک) کا حاصل مصدر].

گلتنس (فت گ ، سک ل ، فت ت ، غنہ) امث
لاولد مرنا ، بے اولاد مرنا (اردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

گَلتی (فت گ ، سک ل ، فت ت) امث ، سکل تنی۔
گھوڑے یا کسی جانور کی ٹانگ اور گلے میں باندھی جانے والی رسی ، لگام یا باگ ڈور کا حصہ۔ اپنی باگ ڈور اس کی گلتی کے کڑے میں ڈال کر پھر اپنے گھوڑے کی گلتی کے کڑے سے نکال کر باندھے گا۔ (۱۸۷۷ ، رائڈنگ اسکول ، ۲۵۳)۔ [گل (گلا = گلو کی تخفیف) + تنی (رک)]۔

گُلتّی (ضم گ ، فت ل ، شد ت) صف مث ؛ = گلتھی۔
رک : گلتھی جو زیادہ مستعمل ہے۔ نیا چاول کہتے ہیں کہ اسہال پیدا کرتا ہے اور پکنے سے بالکل گلتی بن جاتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۲۹)۔ جس طرح اس کا امکان ہے کہ ختی دور کا شہر اسی پہاڑی پر آباد تھا اسی طرح غالباً فریکیوں کا شہر اور گلتیوں کے مستحکم قلعوں میں سے بھی ایک یہاں واقع تھا۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۵۲)۔ [گلتھی (رک) کا ایک املا]۔

گُلَتھی (ضم گ ، فت ل ، شد تھ) امث۔
۱. گرہ ، عقدہ ، اُلجھاؤ ، پیچیدگی۔ ہم نے ہندوستان کے نہایت پیچیدہ و پراگندہ فلسفیانہ اور مذہبی اور تمدنی خیالات کی گلتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کی۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۹)۔ ۲. چاول جو پکنے میں آپس میں گھٹ گئے ہوں یا گولے بن گئے ہوں (یہ پکانے کی ایک خامی ہے)۔ گوشت سے وہ جلا ہوا شوربہ ہے وہ بسانڈا ، یہ چاول وہ گلتھی بھی اور کچے ہیں۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۹)۔ عام طور پر جرمن لوگوں کو چاول پکانا نہیں آتے گلتھی ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۹)۔ ۳. زیادہ پانی میں پکے ہوئے نرم چاول جو عموماً مریض کو دیے جاتے ہیں:

پوچھا جو ان نے کہ غذا کیا کھی
ساتھ گلتھی کے کیا کیا دہی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۱)۔ تم اپنی فصد کرا دو اور گلتھی دہی ملا کر کھایا کرو۔ (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی)، افادات سلیم ، ۶۹)۔ ۴. دودھ میں پکائی ہوئی ایک قسم کی لذیذ اور سوندھی کھیر۔ چاولوں کی گلتھی پکاتا تھا۔ (۱۹۳۶ ، پنر سندان اودھ ، ۱۳۵)۔ [گل (گول (رک) کی تخفیف) + لتھی (مقامی)]۔

گِلَٹ (کسر گ ، فت ل) امذ۔
۱. ایک سفید نیلگوں مرکب دھات جو قلعی اور تانبے کو ملا کر تیار کی جاتی ہے (ا ب و ، ۳ : ۲۶)۔ دو گلٹ کے پیالے ... ایک جھوٹا گلاس ہے اور بس۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۷۳)۔ کچھ دوکانیں لوہے کی چیزوں کی تھیں کچھ گلٹ اور ملمع کے زیورات کی۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۶۷)۔ ۲. سونے چاندی کا پانی چڑھانا ، ملمع کاری ، ملمع۔ فی زمانہ بہت سے کارخانے برق رو کی مدد سے گلٹ کا کام کر کے یعنی برق ملمع سازی سے لکھوکھا روپیہ کما رہے ہیں۔ (۱۹۰۸ ، تحفۂ سائنس ، ۲۵۱)۔

بہت شوق انگریز بننے کا ہے
تو چہرے پہ اپنے گلٹ کیجیے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۲۳)۔ گلے میں گلٹ کی خوبصورت زنجیر پڑی تھی۔ (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۱)۔ [انگ : Gilt]۔

ـــساز امذ۔
گلٹ (دھات) کی چیزیں بنانے والا کاری گر ، ڈھلیا ، ملمع کار (ا ب و ، ۳ : ۲۶)۔ [گلٹ + ف : ساز ، ساختن = بنانا سے اسم فاعل]۔

ـــسازی امث۔
گلٹ ساز (رک) کا کام یا پیشہ۔ گلٹ سازی کا کام بہت ہی خفیف اخراجات پر کر سکتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، مئی ، ۳)۔ اس پر گلٹ سازی اور چینی کاری رنگوں میں منقش ہے۔ (۱۹۳۶ ، اسلامی کوزہ گری ، ۲۰)۔ [گلٹ ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گِلْٹ (کسر گ ، سک ل) امث۔
رک : گلٹی۔ کہتے ہیں کہ طاعون تین قسم کا ہوتا ہے ... یہ قسم وہ ہے کہ بخار کے ساتھ گلٹ ہوتی ہے جسم کے کسی حصہ پر۔ (۱۹۰۴ ، خطبات محسن الملک ، ۱ : ۷۰)۔ [گلٹی (رک) کی تخفیف]۔

گِلْٹی (کسر گ ، سک ل) امث۔
۱. وہ سخت قسم کا اُبھار جو کسی مرض سے ، جیسے : طاعون وغیرہ سے گلے ، سینے ، بغل یا کسی دوسرے عضو بدن میں پیدا ہو جائے ، بغیر منھ کا پھوڑا یا گانٹھ جو مرض کے طور پر پیدا ہو جائے۔ آخر اس کے گلے میں گلٹیاں پیدا ہوئیں اور دنیا سے جنت کو سدھاری۔ (۱۹۳۳ ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۶)۔ ایک گلٹی کیرانڈ لیبرنتھ ہے جس کا تعلق دماغ سے ہے۔ (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۶۳)۔ میرے سینے میں جانب قلب ایک گلٹی پیدا ہو گئی۔ (۱۸۹۶ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۱۹)۔ اس گلٹی کو جڑ سے نہ کاٹیں وگرنہ مرض (ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہنا) پیدا ہو جائے گا۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۱)۔ ۲. گلے یا جسم کے کسی اور حصہ کا غدہ یا گانٹھ جو فطری طور پر پایا جاتا ہے ، غدود۔ یہ چستی اور تیزی اور بشاشت کہاں سے آ گئی کہیں حضرت نے بندر کی گلٹی تو نہیں لگوائی ، سول سرجن غدود کے فن میں ماہر ہے۔ (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۲۸)۔ حلق کے جراثیم صرف گلے کی گلٹیوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ (۱۹۵۶ ، جراثیمیات ، ۹۰)۔ ۳. دھات وغیرہ کی گولی یا ٹکڑا۔ کچھ کچ دھاتوں سے لوہے کی گلٹیاں (Nodules) حاصل ہوئیں۔ (۱۹۶۳ ، فولاد سازی ، ۱۳۲)۔ [مقامی]۔

ـــدار صف۔
اُبھار والا ، اُبھار دار جس میں گرہ پڑ گئی ہو۔ سفید گلٹی دار گوشت سے ملاقات کرنے کے بعد خون اسی طرح سفید ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۱)۔ [گلٹی + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

ـــنکلنے فقرہ
(کوسنا) گلٹی کی بیماری ہو جائے ، طاعون میں مبتلا ہو۔ اللہ کرے گلٹی ہی نکلے ، موئے کے حلق میں ، اللہی جس زبان سے کہا تھا اس میں کیڑے ہی پڑیں۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱)۔

گلجوٹ (فت گ ، سک ل ، و مج) امث.
رک : گل (۲) کے تحتی گل جوٹ. دوسرے ہاتھ میں ہتھکڑی کی گلجوٹ اس پر سپاہیوں کی مار مار کہ جلدی چلو جلدی رہل نکل جانے کی. (۱۸۶۹ ، تواریخ عجیب ، ۱۲۲). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + جوٹ (جُٹ = جوڑی) کا اشباع].

گلجھٹ (ضم گ ، سک ل ، فت جھ) امذ.
گتھی ، عقدہ ، گرہ ، اُلجھاؤ ، دِقت ، پیچیدگی ، اشکال. بچے ان (نقلوں) کو اچھی طرح پڑھ سکیں اورکوئی گلجھٹ باقی نہ رہے. (۱۹۰۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۵۰). [گلجھٹی (رک) کی تذکیر].

گلجھٹی (ضم گ ، سک ل ، فت جھ ، شد ٹ) امث.
رک : گل (۲) کے تحتی گُل جھٹی. ان سے پوچھو جنہوں نے یہ پیتنا کی افسانے لکھے ہیں ان ہی سے ایسی گلجھٹیاں سلجھ سکتی ہیں . (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۳) . [گُل (گول (رک) کی تخفیف) + جھٹی (جٹنا (رک) سے)].

گُلچہ (ضم گ ، سک ل ، فت چ) امذ.
(نباتیات) چھوٹے پھولوں میں کوئی ایک جو سنبھل کر ایک بڑا پھول بنتا ہے. تین زیریں قطاریں (نیچے سے شروع کرکے اوپر کی علی الترتیب جنینی قطار آویزندہ قطار گلچہ قطار کہلاتی ہیں.(۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۶۸). [گُل (۱) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گُلچیپ (ضم گ ، سک ل ، ی مع) امث.
سونے چاندی کا جڑاو پھول پتیوں کی وضع کا بنایا جانے والا زیور ، ٹیپ. کہنا ان کا یہ تھا گلے میں چندن ہار اور ٹھسی بازوؤں پہ گل چیپ اور ہاتھوں میں موتیوں کے دستبند. (۱۹۳۱ ، ریزۂ مینا ، ۱۶۵). [گُل + چیپ (ٹیپ (رک) کا عرف)].

گلخپ (فت گ ، سک ل ، فت خ) امث ؛ ==گلخف.
رک : گل ـ گلا ، کے تحتی الفاظ. کبھی قادیانیوں اور احراریوں میں گلخپ اور فوجداری ہوا کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۵۱). اف : ڈالنا ، کرنا ، ہونا. [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + خپ (حکایت الصوت)].

گلخف (فت گ ، سک ل ، فت خ) امث ؛ ==گلخپ.
رک : گل ـ گلا ، کے تحتی الفاظ.

ہوتا ہوں گلخف ان سے خفا ہوں کہ خوش رہیں
گرتے ہیں چپلد مجھ سے وہ اب بات بات میں

(۱۸۹۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۳۰).کاڑھے خان کو آتا دیکھ کر آپس میں گل خف کرنے لگے. (۱۹۲۲ ، کاڑھے خان نے ملنل خان کو طلاق دیدی ، ۱۰). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + خف ـ خپ (حکایت الصوت)].

گُلخن (ضم مج گ ، سک ل ، فت خ) امذ.
رک : گُل خن ، بھٹی ، چولہا ، انگیٹھی ، بھاڑ. تپ دل نے سینے کو گلخن بنا دیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۰۲). [گُل (گول (رک) کی تخفیف) + خن (خانہ (رک) کی تخفیف)].

گلخی (فت گ ، سک ل) صف.
بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے والا ، بیہودہ بکواس کرنے والا. حراء کے لیے گلخی شکاری بزازی میں نے بہت درست کیے ہیں. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۳۹). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + خی (حکایت الصوت)].

گُلدار (ضم گ ، سک ل) صف.
رک : گُل ـ پھول ، کے تحتی الفاظ مع معنی و امثلہ.

ـــ جالی امث.
(معماری) بان پھول کی جالی یا اس قسم کی کوئی اور جالی جس کے وسط میں جگہ جگہ پھول اور پتے تراش میں چھوڑے گئے ہوں. (ا پ و ، ۱ : ۷۲). [رک : گُل دار + جالی (رک)].

ـــ چُنائی (ـــ ضم چ) امث.
(معماری) چُنائی کی ایک قسم ، وہ چُنائی جس میں ردّوں کی بندش میں مختلف قسم کے پھول یا ہندسی اشکال اُبھری ہوئی بنائی جائیں (ا پ و ، ۱ : ۱۳۹). [گُلدار + چُنائی (رک)].

ـــ سبزہ (ـــ فت س ، سک ب ، فت ز) امذ.
گھوڑا جس کے تمام جسم پر گُل ہوں البتہ دم و ایال مع پیروں کے سیہ ہوں.

کھیت کشتوں کا جو روندا خون کے چھینٹے پڑے
دیکھیے گلدار سبزہ آپ کا گھوڑا ہوا

(۱۸۳۷ ، کلیات ، منیر ، ۱ : ۸۳). [گلدار + سبزہ (رک)].

گُلدستہ (ضم گ ، سک ل ، فت د ، سک س ، فت ت) امذ.
رک : گُل ـ پھول ، کے تحتی الفاظ مع معنی و امثلہ. [گل (رک) + دست (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ باندھنا محاورہ.
پھولوں کو ایک گچھے کی شکل میں باندھنا ، پھولوں کو گلدستے کی شکل میں باندھنا.

بہار آئی ہوا گلدستہ ہائے تازہ باندھے گی
پریشاں نسخۂ گُل کا نیا شیرازہ باندھے گی

(۱۹۸۹ ، دوآہنگ ، ۵۰).

گُلدُم (ضم گ ، سک ل ، ضم د) امث.
رک : گُل ـ پھول ، کے تحتی الفاظ. محمد شاہ نے بلبل ہندوستانی کا نام گلدم رکھا تھا اب تک اسی طرح چلا آتا ہے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱ : ۲۱). [مقامی].

ـــ بازی امث.
گلدم پالنا ، بلبل پالنے کا مشغل اختیار کرنا. میری زیست بھر کا میدان ... کیرم ، کبوتربازی ، بٹیربازی ، گل دم بازی ... رہا (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۷۶). [گلدم + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گِلڈ (کسر گ ، سک ل) امث ؛ امذ.
باہمی مفاد و نظریات اور تعاون پر مبنی معاشرہ ، معاشرتی گروہ ،

گروہ ، جماعت ، انجمن ، دستکاروں کو ، جو گلڈ کے نظام کی وجہ سے ایک ہی جگہ کام کرنے کے پابند تھے۔ (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۰۸)۔ قرون وسطیٰ کے گلڈ اور خاندان کا تعلق پہلی قسم سے ہے۔ (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۴۵)۔ [انگ : Guild]

گُلڈانگ (ضم گ ، سک ل ، غنہ) امذ ؛ ـــ گلڈانگ۔
خونخوار کتے کی ایک قسم ، بل ڈاگ۔ ان کے قریب تازی ولایتی کتے ، بودار ، گلڈانگ۔ (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۵)۔ انگلستان گلڈانگ کتے کی طرح ضرور غرائے گا۔ (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم اگست ، ۱)۔ گلڈانگ ٹیریر ، تازی کتے غل کرنے بھونکتے چیختے چلاتے۔ (۱۹۰۵ ، پیاری دنیا (ترجمہ) ، ۵)۔ گلڈانگ دراصل بلڈاگ کا مسخ شدہ روپ ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۷۹)۔ [رک : بلڈاگ (Bull Dog) کا مورّد]۔

گِلڈر (کس گ ، سک ل ، فت ڈ) امذ۔
ہالینڈ کا نقرئی سکہ۔ ۱۹۴۰ء میں چالیس ہزار گلڈر سے زیادہ سالانہ آمدنی والوں میں دو سو بیس ولندیزی ... تھے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۳۸۳)۔ [ولندیزی]۔

گُلرُخ (ضم گ ، سک ل ، ضم ر) صف۔
رک : گل ۔ پھول ، کے تحتی الفاظ۔

> کفر ہے بے گلرخ ترسا تماشائے چمن
> گلشن اپنے حق میں اپنے مومن کیسا ہوگیا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۸)۔ [گُل + رُخ (رک)]۔

گُلرَنگ (ضم گ ، سک ل ، فت ر ، غنہ) صف۔
رک : گل ۔ پھول ، کے تحتی الفاظ مع معنی و امثلہ۔ [گُل ۔ پھول + رنگ (رک)]۔

گُلری (۱) (ضم گ ، سک ل) امث۔
گولر (رک) کی تصغیر ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــ کا پُھول امذ۔
گولر کا پھول ؛ (مجازاً) **ایسی چیز جو کمیاب یا نایاب ہو۔** یاں جیسے گنوار لوگ گلری کا پھول کہتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۱۳)۔ ایک تو مسافر ویسے ہی گلری کا پھول ہو گئے ان سوٹڈی کاٹے ہوٹلوں نے الگ ہمارے پیٹ میں چکو بھونک رکھا ہے۔ (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۱۰۳)۔

گُلری (۲) (ضم گ ، سک ل) امث۔
رک : گلڑی (ہلشی)۔ [گلڑی (رک) کا ایک املا]۔

گُلریا (ضم گ ، فت ل ، سک ر) امذ۔
(کاشت کاری) **گولر کے درختوں کا جھنڈ** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۳)۔ [رک : گلری + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

گلریا چلانا محاورہ۔
بہت باتیں کرنا ، لگاتار باتیں کرنا۔ اردو محاورے میں گلریاں چلانا لگاتار باتیں کرنے کو کہتے ہیں۔ (۱۹۷۲ ، اردو کا روپ ، ۳۳۶)۔

گِلَڑ (کس گ ، شد ل بفت) امذ۔
گلے کی ایک بیماری جس میں گردن کی جگہ بہت پھول کر باہر لٹک جاتی ہے ، گھینگا۔ علاقے کے پانی میں کوئی ایسی دھات موجود تھی جس کی وجہ سے گردن پر گلڑ نکل آتا تھا۔ (۱۹۸۱ ، پند باترا ، ۲۰۵)۔ [رک : گلا (بحذف ا) + ڑ ، لاحقۂ اسمیت]۔

گُلڑی (ضم گ ، سک ل) امث۔
چھوٹا سا گول اُپلا۔ جہاں ذرا آنچ دھیمی ہو اور دسلے سے گلڑیاں لیں اور برابر برابر چن دیں۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، ارمان ، ۷)۔ [گُل (گول (رک) کی تخفیف) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث]۔

گُلزار (ضم گ ، سک ل)۔ (الف) امذ۔
۱۔ **وہ جگہ جہاں کثرت سے پھول کھل رہے ہوں ، چمن ، گلشن ، پھلواری۔**

> تج خال ہے رخسار میں یا ہے بھنور گلزار میں
> یا مصر کے بازار میں زنگی کھڑا زنگبار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۰)۔

> بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھ کا چمن
> پھر نہ دیکھیں زندگی میں مکھ کدھیں گلزار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷)۔

> روز دوچار نئے گل نظر آتے ہیں نسیم
> جاتے ہیں ہم جو کبھی جانب گلزار سحر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۹)۔ نمرود اور اس کے ہمراہی خدا کی عنایت دیکھ کر دنگ ہو گئے کہ آگ گلزار ہو گئی۔ (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۲۵)۔ ۲۔ (خطاطی) **ایک خط کا نام جو پھول بوٹوں کی شکل میں لکھا جاتا ہے ، خط بہار ، خط گلزار۔**

> خوش نویسی میں بھی کی ہے طفل نے مشق ستم
> خون سے بلبل کے لکھا قطعۂ گلزار کو

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۲)۔

> نسخ و نستعلیق و ریحاں ، ثُلث و گلزار و رقاع
> خامے کے جوہر ہیں یا کوئی چمن پھولا ہوا

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خاں) ، بیاض سحر ، ۱۰۱)۔ محمد رشید فتح پوری ... خط غبار و گلزار و شفیعا سے ماہر ، چنے کی دال پر پورا سورہ قل ھو اللہ مع بسم اللہ بخط واضح لکھتے تھے۔ (۱۹۳۶ ، ہنرمندان اودھ ، ۴۰)۔ ۳۔ **مقام کشف اسرار** (مصباح التعرف)۔ ۴۔ **پھول کی ایک قسم۔** گل بکا اور گلزار جو سفید ہیں سو لگے ہیں۔ (۱۸۴۷ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹۰)۔
(ب) صف۔ **بارونق ، آباد ، معمور۔** امرائے دربار اپنی دوستانہ صحبتوں کو گلزار کرتے تھے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱۹)۔ وہ نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے ، وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۳)۔

> کتنی بربری ان میں گلزار تھیں
> پہاڑی تو دو دوں میں سرشار تھیں

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۸۰)۔ [گُل (۱) + زار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---ابراہیم کس اضا(---کس ا ، سک ب ، ی مع) امذ.
(تلمیح) آتش نمرود جو حکمِ خدا سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لیے گلزار بن گئی تھی.

ہوا گلزار ابراہیم دل آتش پرستوں کا
بہار اپنی دکھانے گوہنسا خلوت نشیں آیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۹). اسی واقعہ کو گلزار ابراہیم یا گلزار خلیل بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۹ ، کلیات ، ۱۵). [گلزار + ابراہیم (عَلَم)].

---اِرَم کس اضا(---کس ا ، فت ر) امذ.
باغِ ارم ؛ مراد : جنّت.

کہدو رضواں سے ہمیں سیر کی تکلیف نہ دے
ہم مدینے ہی کو گلزار ارم جانتے ہیں

(۱۹۸۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۸۱). [گلزار + ارم (رک)].

---بنانا محاورہ.
۱. گل زار بنا ہونا (رک) کا تعدیہ ، آباد کرنا ، چہل پہل کرنا ، رونق بخشنا.

دل میں خوشبو کی طرح ہوتی ہیں یادیں ابجد
ہم نے اس دشت کو گلزار بنا رکھا ہے

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۲). ۲. گل کھلا دینا ، چمن بنا دینا ؛ مشکل آسان کر دینا.

گیا اسی خانۂ برباد کی کوئی کروٹ
آتشِ عشق کو گلزار بنا دیتی ہے

(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۶). حضرت خلیل اللہ کا نارِ نمرود کو گلزار بنا دینا بھی اتنا ہی ایک حیرت انگیز وسیلۂ اظہار تھا. (۱۹۶۸ ، تاویل و تعبیر ، ۳۱).

---بنا ہوا ہے فقرہ.
نہایت آباد جگہ ہے ، اس جگہ بہت چہل پہل ہے (جامع اللغات).

---بَنْدی (---فت ب ، سک ن) امث.
(معماری) گلزار بندی ، چشمے ایک شہتیر سے دوسرے شہتیر یا ایک کالر سے دوسرے کالر کے فاصلے کی چُنائی کو کہتے ہیں (انجینرنگ بک ، ۵). [گلزار + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

---بَنْنا محاورہ.
سُرخ رُو ہونا ، پھلنا پھولنا (گلزار بنانا (رک) کا لازم).

قاتل جسے کے مصرف سمجھے ، وہ خون بہا جب مقتل میں
مٹی میں ملا گلزار بنا ، دامن پہ گرا گفتار ہوا

(۱۹۷۹ ، دریا آخر دریا ہے (پیش لفظ) ، ۱۶).

---پُلاؤ (---ضم پ ، و مع) امذ.
ایک قسم کا پلاؤ. پلاؤ یہاں کہنے کو تو سات طرح کے مشہور ہیں ان میں سے بھی صرف گلزار پلاؤ ، نور پلاؤ ، کوکو پلاؤ ، موتی پلاؤ اور چنبیلی پلاؤ کے نام ہمیں اس وقت یاد ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۳۲۹). [گلزار + پلاؤ (رک)].

---پُھولْنا محاورہ.
رک : گلزار کھلنا.

اور کمخواب ایک ہو پُرزور
پھولے گلزار جس سے تانگوں پر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۶).

---جَہان/عالَم کس اضا(---فت ج/فت ل) امذ.
(استعارۃ) دُنیا ، جہان.

مانندِ صبا ہم ہیں گل و برگ سے واقف
چھانا ہوا گلزارِ جہاں سب ہے ہمارا

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۸۸). [گلزار + جہان/عالم (رک)].

---خَلیل کس اضا(---فت خ ، ی مع) امذ.
رک : گلزار ابراہیم.

آتشِ عشق مجھے ہو گئی گلزارِ خلیل
دل میں سمجھا تھا وہ کافر کہ میں جل جاؤں گا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹). گلزار خلیل آتش نمرود ، ماہ کنعان ، تختِ سلیمان ... وغیرہ تلمیحات اردو زبان کا ذخیرہ بن کر اس کے اظہار کا وسیلہ بن جاتی ہیں. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۳۱). [گلزار + خلیل (خلیل اللہ (ابراہیمؑ کا لقب) کی تخفیف)].

---رِضْوان کس اضا(---کس ر ، سک ض) امذ.
باغِ رضوان ؛ مراد : جنّت.

خیالِ کوچۂ جاناں ہے تفریح کیا کم ہے
کہ ناحق تذکرہ کرتے رہیں گلزارِ رضواں کا

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۵۱). [گلزار + رضوان (عَلَم)].

---قالی/قالین کس صف(---ی مع) امذ.
قالین پر بنے ہوئے گل بوٹے جو خوشنمائی کے لیے بنائے جاتے ہیں.

تم چلے جس وقت گھر عشرت سے خالی ہو گیا
فرش کانٹوں کا بچھے گلزار قالی ہو گیا

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات ، ۴ : ۶۵). [گلزار + قالی/قالین].

---کا تَخْتَہ امذ.
چمن کی کیاری ، تختۂ باغ.

خونِ دل رووُں جو اوس رشکِ چمن کی یاد میں
ہر کلی گلزار کا تختہ ہو داماں ہو ریاض

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۱۷۹).

---کِھلْنا محاورہ.
بکثرت پھول کھلنا ، رونق ہونا ، چہل پہل ہونا.

ہوا ہے مست اس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
کہ جس کے مکھ کے جلوے سوں کھلا گلزار ہر جانب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۵۸).

وہ چلے راہِ محبت میں تو گلزار کھلے
ہم چلے راہِ محبت میں تو پتھر اُبھرے

(۱۹۸۶ ، غبارِ ماہ ، ۸۸).

---مُہر (---ضم م ، سک ہ) امث.
(مُہر کنی) ایسی کھدی ہوئی مہر جس کے الفاظ کے درمیان خالی جگہ پر باریک قسم کے پھول اور بتے خوشنمائی کے لیے کندہ کر دیے جائیں ، بعض کاری گر اس طرح پھول بناتے ہیں کہ اصل الفاظ ان میں مل کر خوشنما گلدستے کا نمونہ بن جاتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۱۷۸)۔ [گلزار + مہر (رک)]۔

---ہونا محاورہ.
۱. پھلواری ہونا. آگ گلزار ہوگئی۔(۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۲۵)۔
۲. چہل پہل ہونا ، رونق اور آبادی ہونا. وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیسا گلزار ہو رہا ہے. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۳)۔

گُلزاری (ضم گ ، سک ل) صف.
گلزار سے منسوب یا متعلق ، باغ والا ، تر و تازہ.

معطر آج شہنشاہ کے بزم کون کرنے
شگفتہ طبع مرا جیوں ہے پھول گلزاری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۹)۔ [گلزار + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گُلزَری (ضم گ ، سک ل ، فت ز) امث.
نشانہ لگانے کی مشق کے لیے لال یا سبز پھندنا جو ایک نوک دار کیل کے ذریعے لگا ہوتا ہے ، چاند ماری کا نشان ، چاند ماری. بندوق چلانے کی مشق سو گز پر پختہ ہو جانے یعنی گولیاں برابر (گلزری) پر پڑنے لگیں تو دو سو گز پر آٹھ انچ کی گلزری قائم کرنا چاہیے. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۱۲۲)۔ پہلے پہلے گلزری سے مشق کرتے تھے. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۱۹۹)۔ [گل - پھول + زر - سونا + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

گُلسار (ضم گ ، سک ل) امذ.
گلزار ، گلستان ، گلشن. ایک پتلا سحر کا شعلہ بنا ہوا گلسار پر لگائیے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۱۲)۔ [گل + سار ، لاحقۂ ظرفیت]۔

گُلِسْتان (ضم گ ، سک نیز کس ل ، کس نیز سک س) امذ.
وہ جگہ جہاں پھول بکثرت ہوں ، چمن ، گلزار ، پھلواری.

مادل ہو تری نیہ میں پھرتا ہوں گلستاں میں
الحمدللہ بارے میں کھر تھے ہوا فارغ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۶۱)۔

غم حسن سے سوسن کی ہے سیہ پوشاک
فلک بھی نیلا ہے اور جامۂ گلستاں سبز

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۰۳)۔ نہ گلستان کی لہلہاتی ہوئی نسیم نے ان کے غنچۂ دل کو کھلایا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵)۔

تھک کے گر جائیں نہ ہم دھوپ میں چلتے چلتے
اس بیاباں سے ہے اب دور گلستاں کتنا

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۷۸)۔ [گل (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

---اِرَم کس اضا(--- کس ا ، فت ر) امذ.
رک : گلزار ارم جو زیادہ مستعمل ہے.

یا تھے دو مصرع مربوط بہم دست و بغل
یا کہ پیوند تھے دو نخل گلستان ارم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۸)۔ [گلستان + ارم (رک)]۔

---خلیل کس اضا(--- فت خ ، ی مع) امذ.
رک : گلزار خلیل جو زیادہ مستعمل ہے.

نار دوزخ بھی بنے آج گلستان خلیل
اخگر سوختہ بھی ہوں گُلِ گلزار ارم

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۷)۔ [گلستان + خلیل (خلیل اللہ (حضرت ابراہیم کا لقب) کی تخفیف)]۔

---دَر گُلِسْتان م ف.
چمن در چمن ، ہر باغ میں ، ہر خوبصورت جگہ پر.

آرزو و شوق تو ہیں انجمن در انجمن
اب ترا جلوہ گلستاں در گلستاں چاہیے

(۱۹۳۴ ، شعلۂ طور ، ۱۲۱)۔ [گلستان + در (حرف جار) = گلستان (رک)]۔

گُلِسْتانی (ضم گ ، سک نیز کس ل ، کس نیز سک س) صف.
گلستان سے منسوب یا متعلق ، چمن کا ، چمن میں رہنے والا ، چمن والا.

تج ایسا راجا جگ دسے اول آخر نہ دیکھیا کوئے
جھڑیں لب غنچہ جب توں ہوئے تو لا کہاں گل گلستانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸)۔

الٰہی مجھے دامنِ گُل عطا کر
میں کانٹا ہوں سارے گلستانیوں میں

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۸۷)۔ [گلستان + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

---کَرْنا محاورہ.
پھول کھلانا ، چمن زار بنانا ، خوشبو بکھیرنا ، گلزار بنا دینا.

عنبر ہور عود و مشک و زعفران کا وُوت آیا ہے
اس تھے باس انو کا جگ میں کرتا ہے گلستانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۵)۔

ہوا ہے دل پر ایک عاشق کا نالاں مثل بلبل کے
ترے مکھ نے کیا ہے جب سوں جگ بھیتر گلستانی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۷)۔

گُلْسَرا (ضم گ ، سک ل ، فت س) امذ.
تیتر. وہم چنیں گلدم بمعنی و گلسرا بمعنی تیتر کو در فارسی دُراج گویند (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۳۷)۔ [گل + سر + لاحقۂ نسبت (بتصرف اردو)]۔

گِلِسْرول (کس گ ، ل ، فت س ، و مع) امذ ؛ سہ گلیسرول.
(نباتیات) رک : گلسرین. یہ خامرہ چربیوں کو شحمی ترشوں اور گلسرول میں تبدیل کرتا ہے. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۵۴)۔
[انگ : Glycerol]۔

گِلَسْیا (کس گ ، فت ل ، سک س) امث.
(عو) چھوٹا گلاس (نوراللغات)۔[انگ: گلاس (رک) کی تصغیر]۔

گلسیرین (کسر گ ، ل ، س ، ی مع) امث ؛ ← گلیسرین.
(نباتیات) **حیوانی اور نباتی روغنوں سے حاصل کیا جانے والا ایک قدرے میٹھا رقیق ، دواءً مستعمل.** گلسیرین ترشہ بورق کا لوناٹر ایک فرانسیسی لفظ ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۹). شحم اور تیل گلسرین اور شحمی ترشوں کے باہمی تعامل سے تیار ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۷۳۳). [انگ : Glycerine].

گُلْشَن (ضم گ ، سک ل ، فت ش) امذ.
۱. **ایسا باغ جہاں کثرت سے پھول کھلے ہوں ، چمن ، گلزار ، پھلواری.**

جگت سب ہلالاں سوں روشن ہوا
نگر سب نہالاں سوں گلشن ہوا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱).

کوئی باغ نیں دنیا منے تجھ موں کے گلشن سوں سرس
کوئی پھول دستا نیں باغ میں تیرے یہ جوبن سوں سرس
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۰).

دوانا سیر کر آیا ہے ایسا کون سا گلشن
کہ نقش پا سیں اوس کے ہے بزاز گل دشت کا دامن
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰). ہر حرف اوس کا ایک گلدستہ بوستان ولایت کا ہے اور ہر صفحہ اس کا ایک گلشن گلستان امامت کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷).

آئی بہار گلشن ، گُل سے بھرا ہے لیکن
ہر گوشۂ چمن میں خالی ہے جائے بلبل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۲).

آبرو کیا خاک اس گُل کی کہ گلشن میں نہیں
ہے گریباں تنگ پیراہن جو دامن میں نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۳).

پھول کھلے ہیں گلشن گلشن
لیکن اپنا اپنا دامن
(۱۹۵۸ ، آتشِ گل ، ۱۰۹).

لگ رہنے دو تم اپنی نگاہیں صحنِ گلشن پر
بڑی پُرکیف ہے میرے لیے یہ بےکلی میری
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۹۹). ۲. **رونق یا مسرت اور خوشی کی جگہ ، نشاط و عشرت کا مقام.** جس کا دل روشن ہے وہ نور کا گلشن ہے ، جکوئی نور ہوا وہ خدا کے حضور ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

کرو تم آ کے میری چشم روشن
مرے دل کے کرو گلخن کوں گلشن
(۱۷۶۵ ، ستیۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲ : ۱۳)).
۳. **ایک وضع کا جالی دار کپڑا جس میں پھول بنے ہوتے ہیں.** جھالر دار باریک گلشن کی شبنمی جیسے دن میں مچھر دانی کہنا موزوں ہے لگی ہوئی تھی. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۸). [گُل + شن ، لاحقۂ صفت].

---ایجاد کسر اضا(---ی مع) امذ.
مراد : دنیا.

خاک گلزارِ جہاں میں جی بہلتا اے نسیم
دید کے قابل نہ لطفِ گلشنِ ایجاد تھا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۲).

بال و پر اپنے کہاں اس گلشنِ ایجاد میں
رہ گئے کچھ دام میں کچھ خانۂ صیاد میں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۹).

مدینہ جانِ ہفت اقلیم ہے ہم کیوں کہیں جائیں
ترے روضے میں سیرِ گلشنِ ایجاد کرتے ہیں
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۱۰۳). [گلشن + ایجاد (رک)].

---ایجادی (---ی مع) صف.
گلشن ایجاد کرنا ، گلشن بنانا.

ان خزاں دیدوں کی شادابی کے نام
سنتِ خس کی گلشن ایجادی کے نام
(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۵). [گلشن ایجاد + ی ، لاحقۂ نسبت]

---آرا (---مد ا) صف.
چمن کی آرائش کرنے والا ، سجانے والا ، مالی ، باغبان.

بس لے باغباں وہ گلشن آرائے تصور ہیں
نہ پایا جس نے اک زخمِ جگر بھی تیرے گلشن سے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۵۳). [گلشن + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، سنوارنا].

---آفاق کسر اضا(---مد ا) امذ.
آفاق کا گلشن سے استعارہ کرتے ہیں.

ہے نوبہارِ گلشنِ آفاق دیدنی
آنکھیں کبھی تو اے دل بیہوش کھول دے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۱۴). [گلشن + آفاق (رک)].

---بقا کسر اضا(---فت ب) امذ.
مراد : عاقبت.

ہے عنقریب کوچ سوئے گلشنِ بقا
حسرت یہ ہے کہ دیکھ لوں دیدار آپ کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۰). [گلشن + بقا (رک)].

---تمام ہونا محاورہ.
کسی تصنیف و تالیف وغیرہ کا باب مکمل ہونا ، کسی تخلیق کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا. میں نے اس کتاب کے شروع کرنے کی تاریخ فرمائش رشیدی کہی اور جب اس کا ایک گلشن تمام ہوا تو ملاحظہ میں گذرانا. (۱۷۹۳ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۶۸).

---خلیل کسر اضا(---فت خ ، ی مع) امذ.
رک : گلزارِ خلیل جو زیادہ مستعمل ہے.

آتشِ آہ پُراثر سے مری آسماں گلشنِ خلیل ہوا
(۱۸۵۱ ، مومن ، کنہ ، ۵۸). [گلشن + خلیل (خلیل اللہ (حضرت ابراہیم کا لقب) کی تخفیف)].

---رضوان کسر اضا(---کسر ر ، سک ض) امذ.
رک : گلزارِ رضوان جو زیادہ مستعمل ہے.

آپ کے فیض قدم سے ہو بیاباں گلزار
باغ میں جائیے تو گلشن رضواں ہو جائے
(١٩٢١ ، کلیات اکبر ، ک ، ١ : ١٣)۔ [گلشن + رضواں (عَلَم)]۔

---سَرا (---فت س) امث.
بُستان سرا ، وہ مکان جو باغ میں بنا ہوا ہو ، باغ سے ملحقہ مکان (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ اند راج ؛ علمی اردو لغت)۔ [گلشن + سرا ـ سرئے]۔

---شَدّاد کس اضا(---فت ش ، شد د) امذ.
بہشت شداد ، شداد کی بنوائی ہوئی جنت ، گلستان ارم.
کیوں نظر آتا نہیں کیا جانیے کیا ہو گیا
گلشن شداد اس کافر کا کوچا ہو گیا
(١٨٣٦ ، سہر ، د ، ٧٠)۔ [گلشن + شداد (عَلَم)]۔

---ضَرْب (---فت ض ، سک ر) امث.
(تیغ زنی) کھانی کی ایک قسم ، چہرے پر کیا جانے والا ایک وار. چھٹی کھانی گلشن ضرب نمبر ایک طمانچہ داہنی کمر نمبر دو گو بنا کر نمبر تین طمانچہ داہنی کمر. (١٨٩٨ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ٢١٢)۔ [گلشن + ضرب (رک)]۔

---طِراز (---کس نیز فت ط) امذ.
باغ کو آراستہ کرنے والا ، سجانے والا ، مالی ، باغبان (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گلشن + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا ، سنوارنا ، بطور لاحقۂ فاعلی]۔

---طِرازی (---کس نیز فت ط) امث.
باغ کو سجانے کا عمل ، باغیچہ سنوارنے کا کام.
نشاں ہے تری گلشن طرازی
بہاروں کی زمیں تجھ سے کھلی ہے
(١٩٨٣ ، سندر ، ٢٠٦)۔ [گلشن طراز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---قُدْس کس اضا(---ضم ق ، سک د) امذ.
(تصوف) عالمِ جبروت (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گلشن + قدس (رک)]۔

--- کَرْنا محاورہ.
آراستہ کرنا ، سجانا ، بارونق بنانا.
کہ باغ علی کوں تو گلشن کیا
چراغ حسن کوں تو روشن کیا
(١٥٦٣ ، ہرت نامہ (اردو ادب ، جون ، ١ : ٩٧))۔

---کی بیل امث.
ایک وضع کی کپڑوں پر ٹانکنے والی بیل جس میں خوبصورت گل بوٹے بنے ہوتے ہیں. سفید کُرتہ پہنے ، جس میں کٹاؤ کا کام اور گلشن کی بیل ٹکی ہوئی تھی . (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ٧٥)۔

---لوٹ (---و مج) امذ ؛ ــــ گلشن لیٹ.
ایک عمدہ جالی دار اور پھولدار کپڑا. ایک دیہاتی دوست کی شادی لکھنو میں ہوئی ، مانجھے کے جوڑے میں جامدانی کا انگرکھا اور گلشن لوٹ کا کُرتا ملا ... گلشن لیٹ کے پھول خوبصورت ہیں. (١٩٢٠ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٠ ، ٥ : ٣)۔ [گلشن + لوٹ (انگ : لیٹ Net کا بگاڑ)]۔

---لیٹ (---ی مج) امذ ؛ ــــ گلشن لوٹ.
ایک وضع کا جالی دار کپڑا جس میں پھول بنے ہوتے ہیں.
بہت کپڑوں سے تھے صندوق خالی
چکن ، تن زیب ، گلشن لیٹ ، جالی
(١٨٦١ ، الف لیلہ نومنظوم ، ٢ : ٣٦٦)۔ گلشن لیٹ کا ہلکا گلابی کُرتا ، اس پر اعلیٰ درجے کی شرنی کا کٹاؤ کا انگرکھا ، سر پر دوپلی ٹوپی تھی. (١٩١٠ ، انقلاب لکھنؤ ، ١ : ٦٥)۔ جالی لوٹ کا شلوکا ، چکن کا بردار پائجامہ ، گلشن لیٹ کا بڑا رومال اوڑھے ... قابل تصویر تھے. (١٩١٨ ، پیمبران سخن ، ٢٠٦)۔ [گلشن + لیٹ (انگ : Net کا مورد)]۔

---ناآفرِیدَہ کس صف(---مد ا ، سک ف ، ی مع ، فت د) امذ.
ایسا باغ جو ابھی وجود میں نہ آیا ہو ، خیالی گلشن ، تخیلی باغ ؛ مراد : خیالی چیز.
ہوں گرمی نشاط تصور سے نغمہ سنج
میں عندلیب گلشن ناآفریدہ ہوں
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ٩٢)۔ ایک سچے شاعر کا تصور انسانیت کو گلشن ناآفریدہ کے خواب دکھاتا ہے . (١٩٦٩ ، خشک چشمے کے کنارے ، ١٤٣)۔ [گلشن + نا (حرف نفی) + ف : آفریدہ ، آفریدن ـ پیدا کرنا]۔

---نَواز (---فت ن) امذ.
باغ کو نوازنے والا ، گلشن کو سنوارنے سجانے والا.
ہر گل داغ جگر رونے سے پایا تازگی
رشحۂ گلشن نواز ابرِ رحمت کی قسم
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٢١)۔ [گلشن + ف : نواز ، نوازیدن ، نواختن ـ نوازنا ، مراد کو پہنچانا]۔

---ہَسْتی کس اضا(---فت ہ ، سک س) امذ.
باغ زندگی ، زندگی ، مراد : دُنیا.
پھر ہمیں ہو گا میسّر دہر میں جاہ و جلال
چار دن گلشن ہستی میں پھر ہونگے نہال
(١٩٠٩ ، مطلع انوار ، ٥٠)۔ [گلشن + ہستی (رک)]۔

گَلَف (فت گ ، سک ل) امذ.
گھوڑوں کی ایک قسم جو عراق کی طرز پر عرب و عجم کے درمیان پیدا ہوتے ہیں ، عربی کی نسبت شوخ تر لیکن قابل گھڑ دوڑ کے کمتر ہیں اور اسپان عربی میں غالبا بہ رشک عمدہ شمار کئے جاتے ہیں (عقل و شعور ، ٣٥٣)۔ [مقامی]۔

گَلْفا (فت گ ، سک ل) امذ ؛ ــــ غلفا.
(بلغم یا تھوک وغیرہ کا) لوتھڑا ، لُگدی. ان کا مالکہ سر کھجا کر ایک بڑا سا گلفا کھڑکی کے باہر تھوک دیتا. (١٩٨٣ ، سفر مینا ، ٨٩)۔ [ہن]۔

گُلفام (ضم گ ، سک ل) صف.
گلاب کے پھول کے رنگ کا ، پھول کے رنگ کا ، گلاب جیسا رنگین ، سرخ و سفید ؛ (مجازاً) نازک ، حسین ، محبوب.
او مالک کوں دیتا دلا رام کوں
گل اندام ، گل چہرہ ، گلفام کوں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۳۳).
ہمارا دل بر گلفام آیا قرار جان بے آرام آیا
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۵).
گلوں کے منہ پہ گویا اوس پڑ جاتی ہے گلشن میں
مے گلرنگ پی کر جب کہ وہ گلفام آتا ہے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۱۸۰).
جان اگر دیتی نہیں ہے ساقی گلفام پر
کیوں لہو روتی ہے منہ رکھ کر صراحی جام پر
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۱).
دہر کو صبح بہاراں کی بشارت دے کر
احترام لبِ گلفام کریں گے ہم بھی
(۱۹۶۲ ، پتھر کی لکیر ، ۳۶). [گل + ف : فام - رنگ].

ـــــ حَسِینَہ (ــــ فت ح ، ی مع ، فت ن) امث.
خوبصورت حسینہ ، حسین محبوبہ. بخشی غلام محمد کے سیاسی بن باس کے باوصف وہ بدھو کے بدھو ہی رہے اور اقتدار کی گلفام حسینہ سے دور و مہجور. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۴۷).
[گلفام + حسینہ (رک)].

گُلکَنا (ضم گ ، فت ل ، سک ک) ف ل.
نکل پڑنا ، چھلکنا.
چل جاتے تھے پلچل میں قدم فوج عدو کے
گل تھی وہ زمیں ان کے گلکنے سے لہو کے
(۱۸۸۷ ، فارغ ، مراثی ، ۳ : ۲۲). [مقامی].

گَل گَل (۱) (فت گ ، سک ل ، فت گ) امذ.
ایک نہایت کھٹا بڑا اور زرد رنگ کا لیموں جس کا اچار تیار کیا جاتا ہے ، ترنج.
انگور سنگترہ نارنگی بروبو سدا پھل سیتا پھل
نارنج جھیلی اور گولے کھٹے میٹھے کمرکھ گلگل
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸). اب صرف نارنجی رنگ کے کھٹے گل گل اور پیلے پیلے کسٹ باقی تھے. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۱۱۰). منجھے منجھائے ڈیش تھے ، صورت شکل چہرہ مہرہ سے جھلا ہوا چکوترہ اور اندر سے ابھرے ابھرائے گل گل لیموں. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۱۳۷). [مقامی].

گَل گَل (۲) (فت گ ، سک ل ، فت گ) امث (قدیم).
کھانے پینے یا چناغ چناغ باتیں کرنے کی آواز نیز ایسی آواز پیدا کرنا.
اے گل گلی گل گل تیریاں باتاں سو کہیں سن گل رخاں
باتاں ہیں گل سوں گل بدن ہے جلوہ گر روشن طبع
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۶). [حکایت الصوت].

گِلگِلا (کس گ ، سک ل ، کس گ) صف مذ (مث : گلگلی).
لجبجا ؛ لجلجلا ، ڈھیلا ڈھالا. دوسری کنجی ہے ولدا نہیں بی رسی ہے ، جیسے گل گلی گل گلی سوجھی تھی. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۸). دریا پانی اور تری سے تعلق رکھتا ہے اس سبب سے گیلا ، گرا ، گلگا وغیرہ بھی اپنی اس اصل سے جدا نہیں ہے (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۳) بیچارے باپ کانپ کے اپنا گلگا سا بنہ اور ٹھنڈا سانس لیکر جہان کے تہاں رہ جاتے. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۹۲). [گل - مٹی + گا (گیلا (رک) کی تخفیف].

گُلگُلا (ضم گ ، سک ل ، ضم گ) امذ.
آٹے میں شکر یا گڑ وغیرہ گھول کر تیل یا گھی میں تلا ہوا ایک شیریں پکوان.
وہ گلعذار باغ میں آئے جو رحم کر
کہتے ہیں گلگلوں سے کریں آج رت جگا
(۱۷۹۲ ، محب ، د (ق) ، ۸۵) کڑاہی چڑھا کر گلگلے اور رحم تلی (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۰). گلگلے اور کھنگریاں تل جاتیں اللہ میاں کا رحم بنایا جاتا. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۷۶). چوہیا نے مولوی صاحب کو عاجز کر دیا تھا ، مسجد کے گلگلے گھر میں لائے تو غائب. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۱۰). ۲. رک : گومڑا. آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا اور سر میں گلگلا سا کنپٹی پر ابھر آیا. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۱). [گل (گول (رک) کی تخفیف) گا (گولا (رک) کی تخفیف)].

گِلگِلاہَٹ (کس گ ، سک ل ، کس گ ، فت ہ) امث.
گلگلا پن ، کچکچاہٹ ، نرمی ، گداز پن. اسے گود میں لیا تو ایسی بڑی گلگاہٹ آئی جیسے کسی چوہیا کو چھولیا ہو. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۱۶). [گلگلا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گِلگِلی (کس گ ، سک ل ، کس گ) صف مث امذ.
رک : گلگلا جس کی یہ تانیث ہے.
اے گلگلی گلشن میں توں گلگل ہو باتاں کر تک تک
دیکھ گال تیرے گل کلے گل رشک سوں ہوئیں چاک چاک
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۵). میری طبیعت کچکچا جاتی ہے جیسے کوئی گلگلی چیز چھو لی ہو. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۱۱۶). [گلگلا (تخفف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُلگوتھنا (ضم گ ، سک ل ، و مع ، سک تھ) صف.
گول مٹول ، خوبصورت (رک : گل (۲) کے تحت). دو تین برس اُدھر کیڑان کی گلگوتھنا سی پیاری چھوکری نے پڑ میں پیشاب کر دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۹). جس کا بچہ زیادہ موٹا تازہ گل گوتھنا سا ہو گا اسے انعام دیا جائے گا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۸). [گل (گول (رک) کی تخفیف + گوتھنا (رک)].

ـــــ سا صف.
پھولے پھولے گالوں والا ، گول مٹول ، خوبصورت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

گُلگوتھنہ (ضم گ ، سک ل ، و مج ، سک تھ ، فت ن) صف.
رک : گلگوتھنا. موٹی موٹی گلگوتھنہ سی - گھونگر والے بالوں والی گڑیا (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ ، ۱۰۳). [گلگوتھنا (رک) کا ایک املا].

گَل گھوٹو (فت گ ، سک ل ، و مج ، و مع) امث.
مویشیوں کے گلے کی ایک بیماری جس میں گلے میں سوزش کی وجہ سے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے. گل گھوٹو اس بیماری میں گلے میں سوزش ہو جاتی ہے مویشی سانس مشکل سے لیتا ہے. (۱۹۶۲ ، راہ عمل ، ۱۳۸). مویشیوں میں گل گھوٹو ... خون کے چھوٹے چھوٹے دھبے پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۴۲). [گل (گلا (رک) کی تخفیف + گھوٹو (گھوٹنا (رک) سے امر بطور فاعل)].

گَللوت (فت گ ، سک ل ، و مج) امذ (قدیم).
گلوٹ ، اشک ، آنسو.

اوچانا بھی یک کلر گللوت سوں
وو سکیا اپن نفس کے بہوت سوں
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۹۵).

تقدیر کہاں کھینچ لیا گی سو نہ جانو
ہن جیو کے گللوت جوتن چھوڑ نہ جانا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۲۶). [گلوٹ (رک) کا قدیم املا].

گِلَم (کس گ ، فت ل) امث.
اونی کپڑا ، لوئی.

چادریں بھیجتا مہتاب کی ہے بسکہ فلک
چاہیئے اس کو زمیں پر نہ گلیم و ، نہ گلم
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰). [گلیم (رک) کا تابع].

گُلَم (ضم گ ، فت ل) امذ.
وہ سختی جو پیشانی یا سر پر کسی چوٹ سے پیدا ہو جاتی ہے ، گومڑا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

---- پَڑْنا عاورہ.
گومڑا پڑنا ، سر پر چوٹ لگنے سے اُبھار ہو جانا (نوراللغات).

گُلَما (ضم گ ، فت ل) امذ.
اُبھار ، گومڑا. برش سے چربی بنتی گئی لکاؤ بڑھا اور گلما کے طرف کا خیال کرتے ہوئے زیادتی کے ساتھ. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۸۹). [گلم + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُلَمْبَر (ضم گ ، فت ل ، سک م ، فت ب) امذ.
اُبھار ، بلندی ، اونچان. دروازہ کے گلمبر سے تین انچ اونچے لگنے چاہئیں. (۱۹۰۹ ، خانہ داری ، ۳ : ۲۹). [مقامی].

گُلْمُل (ضم گ ، سک ل ، ضم م) م ف.
کتھم کتھا. دونوں گُل مُل گُل مُل گُتھ مُتھ گُتھ مُتھ اور زمین پر گرتے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۰۱). [گل (گول کی تخفیف) + مُل (مول کی تخفیف)].

گُلْ مُوآ (ضم گ ، سک ل ، ضم م ، مد ا) امذ.
(ٹھٹیرا گری) ٹھپّے کا لموترے منہ کا ہتوڑا جس سے برتن کی سطح میں گہرائی بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۳۰). [گل (گول (رک) کی تخفیف) + موا ~ مُنْہ + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُلْمیخ (ضم گ ، سک ل ، ی مج) امث ؛ گُل میخ.
پھلی دار کیل جو جوتے اور دروازے وغیرہ میں خوش نمائی اور مضبوطی کے لیے لگاتے ہیں. وہ اپنی ڈھالوں کی موٹی موٹی گلمیخوں کے ساتھ گردن کش ہو کر اس پر لپکتا ہے. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۵۰۵). [گُل + میخ (رک)].

گَلْنا (فت گ ، سک ل) ف ل.
۱. **سڑنا ، بوسیدہ ہونا ، داغ دار یا بدبودار ہونا ، خراب ہو جانا.** پیرے کا ٹکڑا دل ہے اگر انسان میں ای تحفہ نا ہوتا تو ای تن سڑ جاتا گل جاتا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳).

خاک پر میری وہ آیا لے کے شمع
جب لحد میں استخواں سب گل گئے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۹۰). گدھے کی ہڈیاں سفید سفید رکھی ہیں اور گوشت پوست سارا گل کر خاک میں مل گیا تھا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۶۹). دیوار ٹوٹ گئی تھی اور دروازہ کے تختے گل گئے تھے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۴). اس گلتی ہوئی معاشرت کا کون سا ایسا کوڑھی ہے. (۱۹۳۹ ، اک عشرِ خیال ، ۹۳). ۲. **پگھلنا ، ملائم ہو جانا.** دانا موم دل ہے ، دانش کے آگ پر گلے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰).

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
سرسٹی تا قدم گلی ہے شمع
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۶).

حرا کا حرارت سے دل جل رہا ہے
دلِ سنگ بھی مثلِ زر گل رہا ہے
(۱۹۳۸ ، نذر امجد بحضور رحمتہ عالمؐ ، ۱۰). بنگال میں گلنا بہ معنی پگھلنا رائج ہے جیسے گھی آگ پر گلا لو. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۲۳۸). ۳. (أ) **گھلنا ، تحلیل ہونا.**

ڈوبتا ہے اشک میں جی تہامیو
جوں بتاشا اس میں وہ گلنے لگا
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۶). یہ پانی جو اس پانی کے جو بیچے کی برف کے گلنے سے بنتا ہے بہہ کر دریاؤں میں جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۸۵).

یہ اولے ہوا سے پگھلتے نہیں
بلندی پہ جم جم کے گلتے نہیں
(۱۹۳۲ ، بے نظیر وارثی ، کلام بے نظیر ، ۳۳۸). (آ) **بیماری ، غم یا صدمے وغیرہ سے وزن میں کمی ہونا ، کمزور ہونا ، لاغر ہونا.**

گلتا ہوں چاند تجے اپس میں اینچ میں
تج دہن کے زلف کی شب دیجور کے بدل
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۳).

جس کوں دیکھوں میں اسی سوز میں روتا گلتا
جس کوں دیکھوں میں اسی آتشِ غم میں جلتا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۹).

آہ کے کرتے ہی جگر جل گیا
اشک کے بہنے سے بدن گل گیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۸۶). ۴. پک کر نرم ہونا ، کھانے کے قابل ہونا ، پکنا. ملا صاحب کسی دوست کے ہاں دعوت میں گئے وہاں دسترخوان پر مرغ آیا مگر وہ مطلق گلا نہ تھا. (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۵). ستون لکڑی جلاؤ آلو کیا مجال کہ گلے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۵). **۵. برف وغیرہ سے زیادہ سردی پا کر سکڑ جانا.** برف چھونے سے انگلیاں گلنے لگیں. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۷۵). **۶. زمین میں دھنس جانا.** گولا کنویں میں گل گیا. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۷۵). **۷. ضائع ہونا ، برباد ہونا.**

گرہ سے نقدِ دل کھوتے ہیں نقدِ عیش کی خاطر
قمارِ عیش میں کیا کیا ہمارا مال گلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۵). تمہارے ساتھ جو کچھ جہیز میں جا رہا ہے یہ سب فانی چیزیں ہیں ، رہیں یا جائیں گلیں یا سڑیں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۳۴). **۸. بگڑنا ، خراب ہو جانا ، بد شکل ہو جانا.** شاہ عبدالقادر نے اس کا ترجمہ کھنگر کر دیا ہے ، یعنی وہ اینٹیں پزاوہ میں گل جاتی ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر ڈھم ہو کر بہت سخت ہو جاتی ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۷۹). [۳ : गलशाश्र : س : गलनिय].

گُلنار (ضم گ ، س ل) ۱ ← گُل انار. (الف) امذ.
۱. ایک قسم کا انار کا درخت جس میں پھل نہیں لگتا صرف پھول آتے ہیں ، پھول گلاب کے پھول کے برابر ہوتا ہے جس میں بکثرت پتیاں ہوتی ہیں. درخت ارنڈ ، ملہٹی ، گلنار ، عناب ، تسکر ، مہندی ... اور کئی قسم کی ترکاریاں اور ... کھانے کی بھی پیدا ہوتی ہیں. (۱۸۷۰ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۳ : ۲۷). یہ گلنار کی پتی کے مشابہ ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۵۶). **۲. گلنار کی کلی.** گلنار ... جنگلی انار کی کلیاں ... دواءً مستعمل ہیں اس انار کو پھل نہیں لگتے ہیں. (۱۹۳۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۰). اگر جنکات گرم اور رقیق ہوں تو مازو ، گلنار ، خار خسک کا لیپ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ ، ۱۲ : ۳). (ب) صف.
شوخی لیے ہوئے سرخ رنگ.

ہوا زرد مکھ تھا جو گلنار گوں
بھرے تھے تمام کپڑے اس کے نجوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۲۴۷).

بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
کام ہے تجھ چہرۂ گل نار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸). گولہ انداز ، خلاصی گلنار ، کاسنی پگڑیاں سروں پر باندھے. (۱۸۸۵ ، حکایت سخن سنج ، ۷).

رخ جو ہیں زرد وہ گلنار نظر آئیں گے
جتنے زہاد ہیں میخوار نظر آئیں گے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۳۴). جالی دار گج کا دوپٹہ اوس پر بنت کی توئی تھپہ وہی مقیشی آنچل پلو ، وہی گنگا جمنی آنچلی پلو گلنار ... کا پاجامہ. (۱۹۰۰ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۸). اس کے پتلے پتلے ہونٹ سرخی سے گلنار ہو رہے تھے. (۱۹۸۷ ، شہبات نامہ ، ۱۰۷). [گل + نار (انار (رک) کی تخفیف)].

--- دوپٹہ (--- ضم د ، کسر و ، فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.
سرخ رنگ کا دوپٹہ. ہاتھوں میں دھانی چوڑیاں ، سر پر نارونی بھرا گلنار دوپٹہ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۴۹). [گلنار + دوپٹہ (رک)].

--- فارسی کسر ف ، (--- فت ر) امذ.
(رک : گلنار معنی نمبر ۱) انار کا ایک پھول اور درخت جس میں پھل نہیں لگتا. گلنار فارسی کی طرح نظر میں بیمروں کے آگے آتش افروزی کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۸۳). گلنار فارسی اور انار کے پھول میں فرق ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۱۶۸). [گلنار + فارس (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کرنا محاورہ.
سجانا ، خوبصورت بنانا.

ایک وہ وقت بھی تھا کہ جلتے ہیں ہم
راستے بھر کو گلنار کرتے ہوئے

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۶).

--- گوں (--- و لین نیز مع) صف.
رک : گلناری.

تمہارے چہرۂ گلنار گوں میں کچھ عجب نہیں ہے
کہ انگلی سرخ ہو جاوے اشارت کے بتانے میں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۷۰).

کہاں ہے ساقی مہوش کہاں ہے ابر مطیر
بہار ، لاس گلنار گوں ، بہار ، برس

(۱۸۶۵ ، مکاتیب غالب ، ۳۰). [گلنار + گوں ، لاحقۂ صفت].

--- ہونا محاورہ.
رنگ سرخ ہو جانا ، چہرہ تمتما جانا. یہ سنتے ہی جیسے آتش کا سارا خون سمٹ اس کے رخساروں پر آ گیا اور وہ خوشی سے گلنار ہو گیا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، نومبر ، ۴).

گُلناری (ضم گ ، سک ل) صف.
۱. انار کے پھول یا گُل انار کے رنگ کا ، سُرخ ، آتشی.

بدن پر یوں تو گل ناری ہے ملبوس
دھرے ہیں شمع پر جیوں سرخ فانوس

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۳۹).

دیکھ کر سوباف گلناری فتیلہ بجھ گیا
سرخ تیغے نے جلایا شعلۂ جوالا کو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۸).

جس جگہ ہو شراب گلناری آب یاقوت کی طرح جاری

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ ، شگفتہ ، ۲۶). کنگھی باندھے ، پاؤں میں سرخ مہندی رچائی ہے اور گلناری جوڑا زیب تن کیا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۹۲). وہ گلناری رنگ کی قمیص پہنے ہوئے. (۱۹۴۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۱۳). **۲. سرخ یاقوت کی ایک قسم.** یاقوت چار قسم پر ہے ... بعد اس کے حل ہے مثل سرکہ کے سُرخ ہوتا ہے بعضے اس کو گلناری کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۳۶). **۳. انار یا گلنار کی کلی کے شکل کا.**

قرینے سے گلناری تراش کے میز فرش رکھے سلوٹ کہیں دیکھنے کو نہ تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۳۰). [گلنار + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تَراش کا امذ.
گُل انار کی وضع کا ، انار کے پھول سے مشابہ. قرینے سے گلناری تراش کے میز فرش رکھے . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۳۰).

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
سرخ رنگ ، آتشی رنگ ، گلنار کے رنگ کا. لڑکی کیا گویا لچک دار شاخ تھی وہ گلناری رنگ کی قمیص پہنے. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۱۳). [گلناری + رنگ (رک)].

گُلَنْداز (ضم گ ، فت ل ، سک ن) امذ ؛ ← گولہ انداز.
توپ چلانے والا ، توپ سے گولا پھینکنے والا ، توپچی. گلندازوں کو حکم دیا گیا کہ دور سے گولے مارتے رہیں. (۱۸۳۷ ، حملات حیدری ، ۱۳۹). [گل (گولا (رک) کی تخفیف) + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، مارنا ، بطور لاحقۂ فاعلی].

کِلَنْدا (کس ک ، فت ل ، سک ن) امذ (شاذ).
دریا کے کنارے کا پانی ، سرے کا پانی. دریائے جنیری کے دونوں کلندے معاون گسنوئی اور سلیٹ کی چٹانوں میں بکنے جھکنے چلے جا رہے تھے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۲۳). [کل + ندا (ندا) لاحقۂ اسمیت].

کَلَنْگَه (فت ک ، ل ، سک ن ، فت گ) امذ (شاذ).
ایک قسم کی خوشبو دار پتی ، تیز پات. عدن میں سندھ اور ہندوستان اور چین سے ... بیش بہا چیزیں آیا کرتی ہیں ، مثلاً دار چینی ، کلنگہ (یعنی ایک قسم کی خوشبو دار پتی). (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۳۹). [مقامی].

کَلَنْہار (فت ک ، ل ، سک ن) صف (قدیم).
گلنے والا ، گھٹنے یا لاغر ہونے والا.

اس راگ سوں جوں قمر گلنہار
اس آگ سوں جوں اگر جلنہار

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۲). [گلن (گلنا (رک) کا حاصل مصدر) + ہار ، لاحقۂ صفت].

گِلو (کس گ ، و مج) امث.
ایک بیل دار بوٹی جو اپنے آس پاس کے درختوں وغیرہ پر لپٹ کر اوپر چڑھ جاتی ہے ، اس کے پتے پان کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں ، بخار کے لیے مفید ہے عموماً اس کی لکڑی دواً مستعمل ہے ، نیم گرچ بہترین ہوتی ہے. گلو خصوصاً گلوئے سبز و تازہ بخار کی جملہ اقسام حتیٰ کہ حمیات مرکبہ مزمنہ اور تپ دق کے لیے نقوعاً و مطبوخاً مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۱). گلو اس کی ترکیب میں ایک قسم کا غیر قلمی تلخ جو تر اور نشاستہ نما جزو قوی الاثر ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دوا سازی ، ۷۷). [مقامی].

گُلُو(۱) (ضم گ ، و مع) امذ.
۱. رک : گلا (۱) ، گردن.

دو شیر دلاور کھولے اس پر چنگ
گلو حلقے کا پکڑے دونو ہی تنگ

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۷۹).

طوقِ گلوئے دل ہے زلفِ صنم کا ہر خم
مشہور یہ مثل ہے یک سر ہزار سودا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲).

ہم سے مستی میں بھی خم کا نہ گلو ٹوٹ گیا
تجھ سے ہر ساقیِ کم ظرف سبو ٹوٹ گیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۱۰).

ہوں دیدہ میں ہر جسم سے خالی ہے لباس
بےگلو اب نظر آتا ہے گریباں سحر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۷۳).

گلوئے عشق کو دار و رسن پہنچ نہ سکے
تو لوٹ آئے ترے سر بلند کیا کرتے

(۱۹۵۲ ، دست صبا ، ۶۷). ۲. **گریبان.** زونی نے اپنے پھیرن (چغہ) کا گلو کھول کے لڑکی کو دودھ پلانا شروع کیا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۳). ۳. **حلق.**

بغیر مے نہیں ہوتی فرو گلو سے گزک
ظفر اک اس کے تو درکار جام اوپر ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳۳). ۴. **آواز عموماً مرکبات میں ، جیسے. خوش گلو ، خوش گلوئی وغیرہ** (وضع اصطلاحات ، ۳۳). [ف].

---بُرِیدَہ (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
گلا یا گردن کٹا ہوا. ستار کا ہر تار گلو بریدہ ہو گا ، طبلہ دل داغ دار لیے سینہ کو بھی کرتا پھرے گا. (۱۹۳۳ ، دل کا سنبھالا ، ۹۱). [گلو + بریدہ (رک)].

---بَسْتَہ (---فت ب ، سک س ، فت ت) صف.
جس کا گلا بندھا ہوا ہو. وہ شخص اس عرصہ تک گلو بستہ لٹکایا جائے کہ اس کا دم نکل جائے . (۱۸۸۲ ، مجموعہ ضابطہ فوجداری ، ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۲۸۶). [گلو + ف : بستہ ، بستن - باندھنا سے صف].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
۱. **عموماً اونی یا ریشمیں پٹکا جو مرد سردیوں میں گلے میں ڈالتے ہیں بعض سر پر بھی لپیٹ لیتے ہیں ، مفلر.**

رنگ ہر سیب زنخداں کو اداسی چھائی
جی میں آتا ہے گلو بند سے لے لوں پھانسی

(۱۸۶۳ ، رعنا (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۳۱۶)). اس میں گلو بند ، موزے ، دستانے ، میز پوش اس قسم کی چیزیں تھیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۱).

رضائی میں چھپ کر جو لیٹے ہیں آج
گلوبند سر سے لپیٹے ہیں آج

(۱۹۳۲ ، بے نظیر وارثی ، کلام بے نظیر ، ۲۰۵). ۲. **وہ کپڑا جو بال ترشواتے وقت ، کھانا کھاتے وقت گلے میں باندھ کر لٹکاتے ہیں.**

بدھو سب کے سرے پر بیٹھے وہاں صرف ایک کرسی تھی ایک میز اور ایک گلوبند اور ایک پلیٹ . (۱۸۹۲ ، عذائی فوجدار ، ۲ : ۱۵۷). ناخن گیر اور پیالی اور کنگھا اور آئینہ اور گلوبند اور کسوت وغیرہ کو ... صاف و پاکیزہ رکھنا چاہیے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۵). اس نے چوتھی خالی کرسی سے اپنا گلوبند اٹھا کر اپنے گلے میں ڈال لیا ہے. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۲۱). ۳. گلے میں پہننے کا زیور سادا اور جڑاؤ دونوں طرح کا ہوتا ہے عام طور پر پٹری دار اور نیچے کی کور پر گھنگرو کی جھالر ہوتی ہے اور جڑاؤ میں موتیوں کی (ا ب و ، ۲ : ۳۰). جواہرات کی قسم سے بھی ایک ذخیرہ معقول پاس تھا مثل بازو بند و گلوبند و انگشتری ہائے نقد. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۱۷). عبید کے بیٹے فضالہ کہتے ہیں کہ میں نے فتح خیبر کے روز بارہ دینار کو ایک گلوبند خریدا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۲۳).

جس حسینہ نے گلوبند سجا رکھا ہے
جس نے ہر شخص کو دیوانہ بنا رکھا ہے

(۱۹۷۳ ، شعلۂ سنگ ، ۹۱). ۴ (أ) (کُشتی) ایک داؤں ، گلوبند ، جب حریف سامنے کھڑا ہو تو حریف کی گردن اپنے سینے کے نیچے لا کر اپنے داہنے ہاتھ سے ایسے دبائے کہ حریف کا سر بغل میں سے پشت کی طرف ہو جائے پس زور سے دباتا ہوا فوراً جُھک کر اپنا بایاں ہاتھ حریف کی داہنی ران میں ڈال کر اٹھاتا ہوا داہنی طرف مڑتا ہوا حریف کو لے کر گرے ، حریف چت گرے گا (رموز فن کشتی ، ۱ : ۵۵). اقوال نے گلوبند باندھا شیر نے کیا مرے سے توڑ گیا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۹۳۱). (أأ) (تیغ زنی) گلوبند اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کے اپنی چھری نبض پر رکھ کے اس کے دوسرے ہاتھ کو بل پر پکڑ کے اس کے پیچھے آ کر اپنا داہنا پاؤں اس کی کمر پر رکھے اور اس کے دو ہاتھوں میں جو قینچی پڑی ہے اپنی طرف کھینچ لے اور چھری مارے (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۱۸۲). جب دشمن گلوبند کے لیے دونوں ہاتھوں کے نیچے سے چکر کھائے تو یہ اپنے بائیں گھٹنے پر کھڑا ہو کر اپنا دایاں پاؤں اس کی کمر میں ڈال کے اس کی پشت کو کاٹھ لے اور اپنے دائیں ہاتھ کو ہکا دے کر چھڑا لے اور چُھری مارے. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۸۸). [گلو + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---پوش (---و مج) صف.
گردن اور گلے کی پوشش ، گلے کا غلاف ، کالر . یہ مشکل چمڑے کے ایک کالر یا گلو پوش کے ذریعہ حل کی گئی. (۱۹۲۱ ، سکون سیالات ، ۲۸۷). [گلو + پوش ، لاحقۂ صفت].

---تَراش (---فت ت) صف.
(لفظاً) گلا کاٹنے والا ، تباہ کن ؛ (معاشیات) کاروبار میں مقابلہ جس کا منشا ہر ممکن طریق سے حریف کو زک دینا اور تباہ کرنا ہوتا ہے حتیٰ کہ خود بھی نقصان برداشت کر لیا جاتا ہے تا کہ جب حریف سے میدان خالی ہو جائے تو موجود نقصان کی تلافی بھی ہوسکے اور حسب دلخواہ منافع حاصل ہو (علم المعیشت ، ۳۳۸). [گلو + ف : تراش ، تراشیدن - کاٹنا ، چھیلنا ، سے اسم فاعل].

---تَراشی (---فت ت) امث.
گلے پر چھری چلانا ، گلا کاٹنا ، نقصان پہنچانا. رابعہ نے اس رانی کو سمجھایا کہ ایسا خیال ناقص جس میں میری صاف گلو تراشی ہے بھول کر بھی کرنا نہ چاہیے (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۰۱). [گلو تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---خَلاصی (---فت خ) امث.
کسی جھگڑے یا مصیبت وغیرہ سے رہائی ، چھٹکارہ ، کسی پریشانی یا الجھن سے نجات پانا. فرانس کی گلو خلاصی اور نجات اسی میں تھی کہ اس کو نہایت ، قطعی اور خود مختارانہ اختیارات دیئے جائیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ۵ : ۹۳). گلو خلاصی کی کوئی ایسی تدبیر جس سے قرض لینے کی ضرورت پڑے اسے منظور نہ ہو سکتی تھی . (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۷۲). تقریباً ایک بجے شب کو گلو خلاصی نصیب ہوئی. (۱۹۸۷ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۳۳). [گلو + خلاصی (رک)].

---خَلاصی کَرانا محاورہ.
چھٹکارہ حاصل کرنا ، نجات پانا ، جھگڑے یا مصیبت سے رہائی دلانا. سلطان نے (ہاں اتنی دیر بعد اب جا کر وہ سایہ سمجھ میں آیا) آ کر اس کی گلو خلاصی کرانے کی کوشش کی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹۳). کسی طرح قدامت پسندی سے گلو خلاصی کرائی جائے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۹۳).

---خَلاصی کَرنا محاورہ.
۱. نجات دینا. ایک ہو دو ہوں کس کس کی حاجت روائی اور کس کس کی گلو خلاصی کی جائے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۳). ۲. نجات پانا ، چھٹکارہ حاصل کرنا. اس آفت ناگہانی سے جو گلو خلاصی کی تھی وہ وقتی تھی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۸۷). انھیں اس طنزیہ لہجے سے گلو خلاصی حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۰۵).

---خَلاصی ہونا محاورہ.
گلو خلاصی کرنا (رک) کا لازم ، چھٹکارہ ملنا ، نجات ملنا. اندوہ و الم سے گلو خلاصی نہ ہوئی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۹۲). اس جھنجھٹ سے حضور کی بدولت گلو خلاصی ہو. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۸). حساب میں اتنے کورے تھے کہ موازنہ ... نہ کرسکے لیکن گلو خلاصی ہوگئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ : ۲۶).

---سوز (---و مج) صف.
گلے میں سوز و گداز پیدا کرنے والا ، ایسی تیز مٹھاس جو گلے پر شدت سے اثر انداز ہو ، نہایت شیریں ، نہایت لذت دار ؛ بے حد گرم چیز جس سے حلق جل جائے. شیرینی بھی گلو سوز مرغوب تھی. (۱۹۱۵ ، مقالات شیروانی ، ۱۰۸). [گل + سوز (رک)].

---کار امذ (مث : گلوکارہ).
گانے والا ، گویا ، مطرب ، مغنی. ریڈیو پاکستان کے نغمہ کاروں اور گلوکاروں نے اہل پاکستان کے دلوں میں سوئے ہوئے جذبوں کو جھنجھوڑ کر بیدار کر دیا. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۵۷).

کوئی گلوکار یا موسیقار ریڈیو ، ٹیلی ویژن یا پردۂ سیمیں پر کوئی نظم گاکر اپنے کمالِ فن کا مظاہرہ کرے . (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۲۳۸). موسیقار گلوکار سے بالکل الگ کھڑا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۷). [گلو + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

---کاری اث.
گانا گانا ، **گلوکار کا کام یا پیشہ**. گلوکاری کم اور اداکاری زیادہ کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، مساوات ، کراچی ، ۹ جنوری ، ۲) [گلوکار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاہ اث.
گردن میں گلے کے سامنے کا حصہ جو کسی قدر باہر کو اُبھرا ہوا ہوتا ہے ، ٹینٹوا. صاحبقراں نے سنانِ نیزہ کو بچا کر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ چھین کر پھینکا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوش ربا ، ۷ : ۸۵۳). یہ سنتے ہی شداد نے نیزہ اٹھایا گویا درخت تاڑ تھا کہ اس کو گردش دے کر مارا سعد نے گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ شداد کا توڑ دیا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳۰۰). [گلو + ف : گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---گرفتگی (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) اث.
گلو گرفتہ ہونا ، گلا بند ہونا ، گلا جکڑنا (کسیلی چیز کھانے سے یا کسی اور وجہ سے). کڑواہٹ اور کسیلے پن کے مرکب کو پساننت کو گرفتگی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۳۰). [گلو گرفتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گرفتہ (---کس گ ، ر ، سک ف ، فت ت) صف.
جس کی آواز دقت سے نکلے یا بند ہو جائے ، خاموش (جیسے کسیلی چیز کھانے سے).

تیری گلو گرفتہ صدائے گلو سے ہے
سنبل کو پیچ و تاب مرے کلک مو سے ہے

(۱۹۰۰ ، بیان (مرتضیٰ یزدانی) ، کلام (انتخاب) ، ۲۶۱).

گلو گرفتہ ہے ناقوس دم بخود اصنام
زبانِ شعلۂ آذر ہے خوف سے بیکار

(۱۹۰۷ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱). مولانا نے ایک پُرجوش تقریر کی تقریر کرتے کھڑے ہوئے تو ان پر رقت طاری ہو گئی اور گلو گرفتہ ہو گئے . (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۷۷۴). [گلو + ف : گرفتہ ، گرفتن - پکڑنا سے اسمِ مفعول].

---گیر (---ی مع) صف.
۱. **گلے یا گردن میں پھنسا ہوا ، گلے سے لپٹا یا لٹکا ہوا**.

گلے میں پتلی اک سونے کی زنجیر
کہ جوں موجِ ہوا گل کی گلوگیر

(۱۷۷۸ ، گلزارِ ارم ، ۱۵۶).

سمجھا تھا گریباں پہ تیرے لعل کا تکمہ
دیکھا تو گلوگیر کوئی لختِ جگر تھا

(۱۸۷۲ ، عاشق ، د (ق) ، ۲۷).

دیکھئے کب تک گلوگیر اے جنوں رہتا ہے طوق
کب تہِ تیغِ جفا اپنا گلا ہو جائے گا

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۱). گلے میں لوہے کی زنجیر طوقِ اسیری گلوگیر. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۹۰).

جوشِ وحشت میں گلوگیر رہا ایک نہ ایک
طوق نے اس کی جگہ لی جو گریباں نکلا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۰). یہ الفاظ کہتے ہوئے اس کی آواز گلوگیر ہو گئی ہے . (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷۶). ۲. **گلا پکڑنے یا گھونٹنے والا**. جس نے غرور سے پگڑی پہنی رکھی وہی پگڑی اس کی فوراً گلوگیر ہوئی گلا اس کا گھونٹا اور دم خفا کیا. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۱۱). گردن کے درد کا آپ حال پوچھتے ہو اس کا سر کھلتا نہیں گلا ہے عجب گلوگیر عارضہ ہوگیا ہے. (۱۸۶۸ ، سرور ، انشائے سرور ، ۲۰). بس اب آگے خوفِ مبالغہ گلوگیر ہوتا ہے . (۱۹۵ ، جہانگیر ، ۳۸). ۳. **گُنھم گُتھا ، دست و گریباں**.

حلقۂ زلف بہم دیکھ کے اس ابرو سے
موجِ دریا سے بھنور روز گلوگیر رہا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۷).

پنجۂ وحشت گلوگیر گریباں ہی رہا
صبر اب یارب پڑے دامانِ چرخِ پیر پر

(۱۹۷۹ ، رعب ، ک ، ۸۳). ۴. **گلے میں اٹک جانے والا ، گلے میں آ کر ٹھہر جانے والا**.

گلوگیر ہی ہو گئی بادہ گوئی رہا میں خموشی کو آواز کرتا

(۱۸۱۰ ، میر ، کئ ، ۳۰۱). اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں صدا گلوگیر ہو گئی . (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۹). باایں ہمہ تمکیں آواز گلوگیر تھی اور آنکھوں سے آنسو جاری. (۱۹۲۳ ، مقالاتِ شروانی ، ۳۲۸). متھرا گلوگیر آواز سے بولا بھائی تم یہ کیا کہتی ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۳). ۵. **اتہام یا الزام دھرنے والا**.

دوستو پہلے سے اتنا نہ گلوگیر ہو تم
خط کا مضمون تو قاصد کو بیاں کرنے دو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۲۳). ۶. **لالچی ، طامع** (نوراللغات). ۷. **(بنوٹ) ایک داؤ جو گردن کے سامنے کیا جاتا ہے ، حلقوم**. بنوٹ کے ہاتھوں کا نام ناس و اسمِ سامی ... دست بغل ، گلوگیر ، لو لپٹ ، نل کٹ وغیرہ. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۳۸). [گلو + ف : گیر ، لاحقۂ فاعلی].

---گیر آواز (---ی مع ، سک ر ، مد ا) اث.
رُندھی ہوئی آواز ، گلے میں پھنسی ہوئی آواز ، آواز جو بمشکل گلے سے نکلے. متھرا گلوگیر آواز میں بولا ، بھائی تم یہ کیا کہتی ہو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۸۳). بڑے صاحب زاروقطار تو رو پڑے گلوگیر آواز میں بولے . (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۳۳). [گلوگیر + آواز (رک)].

---گیر پھندا (---ی مع ، سک ر ، فت پھ ، سک ن) امذ.
ایک طرح کی دہری گرہ. گلوگیر پھندا ایک رسی کے ٹکڑے میں چھوٹے سے جھلے کی معمولی پھسلواں گانٹھ لگاؤ تو دونوں

آزاد سروں میں ڈھیلی گانٹھ لگاؤ پہلے بنائے پھلے میں رسی باندھنے کے بعد گانٹھ میں کا پھانسنا ، پھواری. (۱۹۲۶ ، طبیعہ ، علی گڑھ ، ۳۸). [گلوگیر + پھندا (رک)].

ـــــ گیر لہجہ (ـــــ ی مع ، سک ر ، فت مع ل ، سک ہ ، فت ج) امذ.
گلوگیر آواز میں بولنا ، رُندھی ہوئی آواز کا انداز. ایک اجلاس کے بعد ... نہایت گلوگیر لہجے میں کہا ، ہم کیا کریں؟ ہمارے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے ہیں. (۱۹۸۸ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۵۹). [گلوگیر + لہجہ (رک)].

ـــــ گیر ہو جانا / ہونا محاورہ.
رونکھا ہو جانا ، رنجیدہ ہو جانا ، گڑگڑانا ، بشاشت ... اس آدمی سے ممکن نہیں جو بات بات پر گلوگیر ہو جاتا ہے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۳۱۶). اس کی ہچکیں مترنم ہوگئیں وہ گلوگیر ہو کر بولا. (۱۹۸۸ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۱۴۱).

ـــــ گیری (ـــــ ی مع) امث.
گلوگیر ہونا ، گڑگڑانا. ان کی گلوگیری سے نہایت تنگ ہوا ہوں بلکہ گولی دم میں بے گناہ مرتا ہوں. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۴۲). [گلوگیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُلُو (۲) (ضم گ ، و مع) امذ.
۱. (کاشت کاری) پھول کے اندر پھل کی بیٹھک یا بیج دانی (ا ب و ، ۶ : ۱۲۳). ۲. سپوے کی گٹھلی (نوراللغات؛ جامع اللغات). [گُل + وُ ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گِلّو (کس گ ، شد ل ، و مع) امث.
۱. (بچوں کو بہلاتے وقت) گلہری ، گلو جیسے : آ جاری گلو آ جا میرے ننھے کا جی بہلا جا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۲. چھوٹی بچیوں سے خطاب کرتے وقت کہا جاتا ہے ، بے بی ، بیٹی ، بٹیا (دریائے لطافت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[گلہری (رک) کی تصغیر].

ـــــ پیڑا مانگتی ہے فقرہ.
(فحش ؛ بازاری) جس کی طرف یہ جملہ مضاف ہوتا ہے اس کی طرف خطاب کر کے کہتے ہیں یعنی تمہاری کون مشتاق ہے (دریائے لطافت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ کیا کھائے گی آدھی کا پیڑا منگا کھائے گی فقرہ ، کہاوت.
چھوٹے بچوں کے کھلانے اور بہلانے کے موقع پر عورتیں یہ فقرہ بولتی ہیں ، مراد : تم کیوں روتے ہو تم کو تو ادھی کا پیڑا ہی خوش کر دے گا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گَلوا (۱) (فت گ ، سک ل) امذ.
۱. (مرغ بازی) بعض چونچ کے نیچے گردن یا گلے سے کانوں تک باریک پروں کے گچھے دار مرغ (ا ب و ، ۸ : ۸۰۰). ۲. کبوتر کی ایک قسم ، یقیناً ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں بکھرے بکھرے رہتے تھے ... گلوٹے ، مکھی ، گلو ہر رنگ کے شیرازی ، گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۲). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گَلوا (۲) (فت گ ، سک ل) امذ.
چکی کا منہ. گلوا چکی کا منہ ، بہروپ گولوا ، گولا کنویں کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اردو کا روپ ، ۳۳۵). [گل (گلی (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ نسبت].

گُلوا (ضم گ ، سک ل) امذ.
(آرائش سازی) ایک قمقمہ یا قندیل جس کی شکل گلوب کی سی ہوتی ہے (ا ب و ، ۱ : ۹۳). [گل - پھول + وا ، لاحقۂ نسبت].

گَلوانا (فت گ ، سک ل) ف م.
۱. زمین میں اتارنا یا دھنسانا. پل دریائے گومتی جس کی کوٹھیاں دریا میں راجہ نول رائے نے گلوائی تھیں. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۱۲). ۲. برباد یا ضائع کرا دینا مفت میں بچارے کے دو روپے خوامخواہ گلوا دیئے. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۶۵). نیول رائے نے پکے پل کی کوٹھیاں گلوائیں. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۹). [گلانا (رک) کا تعدیہ].

گُلوب (ضم گ ، و مع) امذ.
۱. ایک گولا جس پر کرۂ زمین کا نقشہ دیا ہوا ہوتا ہے ، کرۂ ، کرۂ ارض. مگر یہ فکر تھی کہ اجمیر کہاں ہے ، روحانی طور پر اسی روحانی آثار شیریں کے گلوب پر اجمیر اور وہاں جانے کا راستہ دکھا دیا گیا. (۱۹۱۶ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۱۱۴). بچے آج بھی ... اسی طرح جاتے ہیں جیسے جب جاتے تھے اور سیاہ تختہ دنیا کے گلوب اور خستہ و مضمحل استادوں کے سامنے بالکل اسی طرح بیٹھتے ہیں جیسے پہلے بیٹھتے تھے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۸). سامنے ایک تپائی پر بہت سی جنتریاں اور کچھ کرۂ ارض کے گلوب اور چند اصطرلاب پڑے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۸۹). ۲. (مشعلچی) لیمپ کی چمنی کا چینی یا شیشے کا مدور سرپوش جو خاص خاص قسموں کے لیمپوں میں لگا ہوتا ہے ، برقعۂ فانوس (ا ب و ، ۱ : ۱۹۵). [انگ : Globe].

ـــــ دار لیمپ (ـــــ ی مع ، سک م) امذ.
ایسا لیمپ یا قمقمہ جس پر شیڈ لگا ہوا ہو. اس طرف کی دیوار میں ایک نہایت خوبصورت گلوبدار لیمپ نصب ہے. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۵۴). [گلوب + ف : دار ، داشتن - رکھنا + لیمپ (رک)].

ـــــ مچھلی (ـــــ فت م ، سک چھ) امث.
ایک مچھلی اپنے جسم کو پھلا کر گولے کی شکل اختیار کرلیتی ہے. گلوب مچھلی جب نالی مری نال میں ہوا بھرلیتی ہے تو اس کا جسم گلوب کی طرح گول ہوجاتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانات ، ۱ : ۲۲۸). [گلوب + مچھلی (رک)].

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
گلوب سے مشابہ ، گول ، کروی (Globularis): جینس کلوریلا (Chlorella) اس جینس میں خلیات گلوب نما اور غیر حرکی ہوتے ہیں. (۱۹۶۸ ، بے تخم نباتیات ، ۱۵۱). [گلوب + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دیکھنا سے صفت].

گُلوبَچہ (ضم گ ، و مع ، سک ب ، فت چ) امذ.
(نباتیات) شاخوں کی نوک پر بننے والی گھنڈی ، خا کچھ (**Conidium**) . ایک گلوبچہ نما لچکدار ستکک، **Crepitatinq** ورم بنا دیتا ہے . (۱۹۳۳ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۵۰). لب کا نترہ اور پیش تک گلوبچہ نما زائدوں کے ایک دوسرے کے ساتھ وسطی خط پر متحد ہونے سے بنتے ہیں. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاق تشریح (ترجمہ)، ۱ : ۱۳۷). ہر سہارک کی نوک سے ایک چھوٹا سا گلوبچہ یا خا کچھ (**Lonidium**) بنتا ہے. (۱۹۳۸، عملی نباتیات، ۱۵۶). [گلوب + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گلوبُولِن (کس گ ، و مع ، و مع ، ی مع) امذ ؛ ج.
نباتات اور حیوانات میں پائے جانے والے پروٹین کی ایک قسم. جسم اور اجزا مثلاً البومن اور گلوبولین وغیرہ خون سے دودھ میں بغیر تبدیلی کے منتقل کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۴۸). [انگ : **Globulin**].

گُلوٹِس (ضم گ ، و مع ، کس ٹ) امث.
حلقوم ، گلو ، گلا ، حلق. جب آواز کی رگیں استعمال نہیں ہوتیں تو... ان کے درمیان کی جگہ حلقوم یا گلوٹس کہلاتی ہے. (۱۹۶۷، آواز، ۳۳۸). [انگ : **Glottis**].

گلُوٹن / گلُوٹین (کس گ ، و مع ، کس ٹ / ی مع) امذ نیز امث ؛ ج.
غذائی اجزا ، ایک نباتاتی البومن . گیہوں حقیقت میں ایک عمدہ غذا ہے کیونکہ اوس میں علاوہ روغن و پانی کے سب پرورش کے اجزا موجود ہیں مثلاً گلوٹن جو نباتی البومن ہے . (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۴۷). مکئی کی فیکٹری سے گلوٹین بطور ضمنی پیداوار ملتی ہے . (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۲۰۶). [انگ : **Gluten**].

گلُودھی (کس ک ، و مج) امث.
ننی کی لگنی. گرمی کا زمانہ یوں ہی ہنسنے کے نراٹے بھرتے ہیں ، سارے ٹکٹ گلودھی ہو کے رہ جائیں گے . (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ : ۶). [گل و لگدھی (گلا ۔ ننی اور لگدھی) کی تخفیف].

گلَورا (کس گ ، و لین) امذ.
(تنبولی) گلوریاں رکھنے کا ڈبہ ، خاصدان جو بیگموں اور امیروں کے کھانے کی گلوریاں رکھنے کے لیے مخصوص ہو اور ہر وقت ساتھ رکھا جا سکے (اب و ، ۸ : ۱۹). [گلوری (رک) کی تکبیر].

گلُورا (کس گ ، و مج) امذ.
(گھوسی) نیا دودھ ، گائے بھینس وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلے دو تین روز کا دودھ جو گرم کرنے سے پھٹ جاتا ہے ، پیوسی (اب و ، ۳ : ۹۵). [مقامی].

گلَوری (کس گ ، و لین) امث.
بنایا ہوا پان جو ایک خاص وضع پر لپیٹا جاتا ہے ، بیڑا.

گر چکے سیر گلستاں تو مبارک لیکن
اک گلوری تو مرے ہاتھ سے کھاتے جاؤ
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۷۵).

آنکھیں نیچی کیے شرمائے ہوئے منھ پھیرے
مسکرا کر وہ گلوری کا چبانا تیرا
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹). مغلانی گلوری تو بنا لاؤ باتوں میں تمہاری خاطر ہی کرنا بھول گئی. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۴۳). پان کی گلوری گلے میں دبا کر سیدھے اپنے بستر پر جا کر لیٹ جاتے تھے. (۱۹۸۷، اندھیرا اور اندھیرا، ۹۱). [س : गिलौरी +: गल + खुकरा].

---بڑھانا محاورہ.
پان کا بیڑا پیش کرنا ؛ عزت افزائی کرنا. مشتری بائی نے اس کی طرف گلوری بڑھائی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۲۶۰).

---بَنانا محاورہ.
پان بنانا ، پان لگا کر بیڑا تیار کرنا. تخت پر بیٹھی مشین کی طرح گلوریوں پر گلوریاں بناتی رہیں. (۱۹۷۸، فصل گل یا اجل آئی، ۲۳)

---چَبانا محاورہ
لگا ہوا پان کھانا تا کہ اس کی سرخی ہونٹوں پر پھیل جائے .

ابھی سے گلا سبزہ رنگی کا کیا ہے
گلوری تو پہلے چبا لیجئے گا
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۱۷۳).

---دَبانا محاورہ.
کھانے کے لیے پان منھ میں رکھنا. پان بنا کر کلّے میں گلوری دبا کر چھالیہ کترنے بیٹھ جاتی . (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۲۲۶).

---کا اَچار امذ.
آم کا اچار جو اس کے ورق اُتار کر گلوری کی شکل کا بناتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کھانا محاورہ.
پان کھا کر ہونٹ سرخ کرنا.

گلوری پر گلوری کھاکے وہ لا کھا جماتے ہیں
مبارک ہو ہمارے قتل کا بیڑا اُوٹھاتے ہیں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۵۵).

---کھلانا محاورہ.
گلوری کھانا (رک) کا تعدیہ.

گلوری رقیبوں سے بھیجی ہے صاحب
کسی اور کو بھی کھلا لیجئے گا
(۱۸۹۱ ، کلیات اختر ، ۱۷۳).

---مُنْھ مَیں رَکْھنا محاورہ.
پان کھانا ، کھانے کے لیے پان کا بیڑا منھ میں ڈالنا. ”بھلا کیا ملا انھیں انگریز دشمنی میں؟“ امّاں نے ٹھنڈی آہ بھر کر پان کی گلوری منہ میں رکھ لی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۰۹).

گلُوکوز (ضم گ ، و مع ، و مج) امذ.
(طب) انگور سے کیمیائی طریق پر تیار کی ہوئی شکر جو قوت پہنچاتی ہے. سوڈو موناس کی اکثر انواع گلوکوز کی تکسید کرکے اسے گلوکونک ترشہ اور کیٹو گلوکونک ترشے میں تبدیل کرتی ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۳۱). ذیابیطس میں گلوکوز ذخیرہ کرنا ممکن نہیں رہتا. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۳۲۳). [انگ : Glucose].

گلُوکوس (ضم گ ، و مع ، و مج) امذ.
رک : گلوکوز. گلوکوس کا شربت کچھ مقوی دوائیں موجود رہتی تھیں، (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۳۰۰). [انگ : Glucose].

گِلُوکوما (کسر گ ، و لین ، و مج) امذ.
آنکھوں کا ایک مرض ، کالا موتیا ، کالا پانی اُتر آنا جس کی وجہ سے بینائی جاتی رہتی ہے. گلوکوما جیسے خطرناک مرض کی تشخیص اگر وقت پر ہو جائے ... تو روشنی واپس آ جاتی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۴۰). [انگ : Glucoma].

گُلُولہ (ضم گ ، و مع ، فت ل) امذ.
۱. رک : غلولہ. بہاری کشتی بضرب گولہائے توپ شکستہ کرکے تباہ کردی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۹۹). توپ و گلولہ تفنگ ایسا متّصل برستا تھا کہ آنکھ کھولنے کی فرصت نہ دیتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۲۱۰). ۲. بعض جانور چرخ و بازی کے عالم میں بھی اس درجہ بیخود ہو جاتے ہیں کہ مدہوش ہو کر زمین پر گر پڑتے ہیں ، اس حالت کو گلولہ کہتے ہیں (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۵۸). [غلولہ (رک) کا محرف].

گُلُونْدا (ضم گ ، و لین ، مغ) امذ ؛ = گُلیندا.
(کاشت کاری) پھول کے اندر پھل کی بیٹھک یا بیج دانی.

بوٹے گلونڈے سے کہا کہا اثار ہے دانے
پروز باجیں ہیں .... گے شدیانے

(۱۸۴۲ ، حاتم (دو نایاب زمانہ بیاضیں ، ۲ : ۲۹)). [گلیندا (گُل + انڈا) کا محرف].

گَلّہ (فت گ ، شد ل بفت) امذ.
۱. چوپایوں کا ریوڑ.

کیا کہا کے اس گرگ نی رمہ سب
رہیا گلہ بان چٹ ہوا گلہ تب

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹۸). ہر روز ہر ایک گلّے سے جانور شیر کے یہاں پہنچا کرتا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۹).

وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ
گراں کر دیا اس کا عالم سے پلّہ

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۱).

وہ گلوں کا چرنا چراگہ میں
بچھا سبز قالین ہر اک راہ میں

(۱۹۳۲ ، بے نظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۳۱۵). اس نے کسی آوارہ بھیڑ کو گلّے میں واپس بلانے کے لیے سیٹی بجائی. (۱۹۶۱ ، برف کے پھول ، ۳۵). ایک چرواہا گائے بھینسوں کا گلہ لے کر گزر رہا تھا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۵۳۳). ۲. جھنڈ ، غول ، گروہ (جامع اللغات ، علمی اردو لغت). ۳. دوکاندار وغیرہ کا نقدی رکھنے کا ظرف ، غلّہ. سرمایۂ محفوظ سے کچھ روپیہ جو روزمرّہ کے چک ادا کرنے کے واسطے باہر رہتا ہے بنک کا گلہ کہلاتا ہے (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۶۵۷). کتابیں تلاش کرنے سے لے کر گلّے میں پیسے ڈالنے تک کا عمل بچوں ہی کے ہاتھ میں رہتا (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۹۵). [ف].

ـــــبان امذ.
چرواہا ، گڈریا ، گلّے کا نگران و نگہبان.

شہا آج اگر ہند ڈنیاں کی یہاں
گنوراں لے آتے ہیں ہو گلہ باں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۵۸). ایک گلہ بان نے اپنا گلّہ اسی روپے میں بیچا. (۱۸۲۱ ، مقاصد علوم ، ۱۱).

وہ اک گلہ بان پیچھے آتا ہوا
تھا الغوزہ اپنا بجاتا ہوا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۳۰). اسے لٹیروں اور گلہ بانوں کی نسل کو مہذّب اور متمدن اقوام کے دوش بدوش کھڑا کراتا ہے (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۰۸). ہنسی ایک ایسی لاٹھی ہے جس کی مدد سے سوسائٹی کا گلہ بان محض غیر شعوری طور پر ... سعی کرتا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۳). [گلّہ + ف : بان ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــبانی امث.
بھیڑ بکریاں چرانا ، ریوڑ ہانکنا ، گلّہ بانی کا کام یا پیشہ ، (مجازاً) پاسبانی ، رہنمائی ، ہدایت. اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کی ذات کو رعیت کی گلّہ بانی کے واسطے پیدا کیا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۸). وجود انسانی کا سلسلہ ابتدائی اور ادنیٰ درجہ کی حالت سے رفتہ رفتہ ترقی حاصل کرتا گیا اور آخر کار گلّہ بانی کے مرتبے پر پہنچ گیا. (۱۸۸۰ ، خطبات احمدیہ ، ۱۹۳). معاشی ترقی کے باب میں قوموں میں ترقی کے مندرجہ ذیل خاص خاص مدارج ماننے چاہیں ، وحشت کا عہد ، گلّہ بانی کا عہد ، زراعت کا عہد ، زراعت و صنعت کا عہد ، زراعت و صنعت و تجارت کا عہد. (۱۹۳۶ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶).

گلّے بانی میں جیسے یاد جب آئے ماضی
بنسری اپنی بجاتے ہوئے رو دیتا ہے

(۱۹۳۹ ، سیراجی ، ک ، ۱۳۶). [گلّہ بان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گلّہ (۲) (فت گ ، شد ل بفت) امذ.
رک : غلّہ جو اس کا صحیح املا ہے. بچے کھیل رہے ہیں ، اناج کی ٹوکری پاس دھری ہے ، ماں ایک ہاتھ سے چکی چلاتی ہے دوسرے سے گلّہ ڈالتی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۵۷). [غلّہ (رک) کا بگاڑ].

گِلَہ (کسر گ ، فت ل) امذ.
شکایت ، شکوہ ، اُلاہنا. کسی کا گلہ کرنا کہ کہ پیغمبرؐ کہتے ہیں کہ المرء عند المعاملہ یعنی کام پڑنے بغیر آدمی جانا نہیں جاتا ، کچھ شکل کھوڑے بغیر پہچانا نہیں جاتا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷).

گلۂ شوخ لے وفی کرنا ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۹) .

گفتگو شاہد مے سے ہے نہ غیبت نہ گلا
شاللہ کی سی نہیں بات خرابات کی بات
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۸) .

سبب ہو نہ ہو لب پہ آیا سرور
مرا شکر ان کا گلہ ہو گیا
(۱۸۹۷ ، دیوان حالی ، ۹۷) .

ہم تلخ کامیوں کا گلہ کس طرح کریں
مانا کہ آپ سا کوئی شیریں دہن کہاں
(۱۹۳۶ ، طیورِ آوارہ ، ۹۰) . ان کا شکوہ ٹھیک تھا اور گلہ بجا .
(۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۳۲) . [ف] .

ـــــ آمیز (ـــــ مد ا ، ی مع) صف .
شکوہ شکایت سے پُر ، شکایت والی ، شکایتی .

اس دانی نے کی تھی گلا آمیز جو تقریر
اس وقت نہ تھی ہوش میں یہ بیکس و دل گیر
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۲) . [گلہ + ف : آمیز ، آمیختن ۔ ملنا ، ملانا سے صفت] .

ـــــ جاتا رَہنا محاورہ .
شکایت باقی نہ رہنا ، صفائی ہو جانا .

یہ تلافی کس لیے کچھ یاد وہ باتیں کرو
مر گیا دشمن تو کیا میرا گلا جاتا رہا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۶) .

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (گلستان بزار رنگ ، ۳۹۹)) .

ـــــ دَھَرنا محاورہ (قدیم) .
کسی سے شکوہ شکایت ہونا .

انگے آ کر شاہ سوں پوچھیا کیفلہ
توں کسی تے بھی دھرنا ہے دل میں گلہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶) .

ـــــ دُھل جانا محاورہ .
گلہ جاتا رہنا ، شکایت باقی نہ رہنا ، صفائی ہو جانا . انگریزوں میں معذرت کا ایک معروف فقرہ دہرایا جاتا ہے اور سارا گلہ دھل جاتا ہے . (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۷۵) .

ـــــ زُبان پَر لانا محاورہ .
شکوہ کرنا (نوراللغات) .

ـــــ شِکْوَہ (ـــــ کس ش ، سک ک ، فت و) امذ .
شکوہ شکایت ، ناراضگی اور سہاسہانی بھاگ گئے لیکن طعن اغیار تھے ، دوستوں کے گلے شکوے اور ملامت بھی قوم کی ان کی ضروریات کی طرف سے بے رُخی تھی . (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۱۰۲) . [گلہ + شکوہ (رک)] .

ـــــ کَرْنا محاورہ .
شکوہ کرنا ، شکایت کرنا .

جو دیر آنا جس کا درستی اچھے
گلہ کرنا اس تھے ہی سستی اچھے
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۳۰) . انہوں نے مجھ سے مشفقانہ گلہ کیا . (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۳۱) .

ـــــ گُزار (ـــــ ضم گ) امذ .
شکوہ شکایت کرنے والا ، شاکی .

مری رنگتیں نہ نکھر سکیں ، مری نکہتیں نہ بکھر سکیں
میں وہ پھول ہوں کہ جو اس چمن میں گلہ گزار صبا رہا
(۱۹۵۶ ، فکر جمیل ، ۲۱) . [گلہ + گزار ، لاحقۂ فاعلی] .

ـــــ گُزاری (ـــــ ضم گ) امث .
شکوہ شکایت کرنا .

شبِ وصال تو گذری گلہ گزاری میں
تمہارے دل میں بلائیں کوئی سمائے گلے
(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۳ : ۱۹۰) . یہ کہاں کی بات ہے کہ اگلے پچھلے گلے گزاری کے دفتر کھول کے عین شادی کے وقت اینٹھ بیٹھیں . (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۵۶) . [گلہ گزار + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــــ مَنْد (ـــــ فت م ، کس ن) صف .
شکوہ گزار ، شکایت کرنے والا ، شاکی .

نہ پہنچایا کبھی اس سر کے تیں اس پانوں لگ پرکر
گلہ مند اس قدر کیوں کر نہ ہوں ہم ان نصیبوں کے
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۱) .

دل سخت نژند ہو گیا ہے گویا
اس سے گلہ مند ہو گیا ہے گویا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۵۳) .

ہم گلہ مند و شکوہ سنج نہ ہونگے اگر ستم
دامن کھینچیں عام زمانے کا پاس کریں
(۱۹۳۶ ، ریاض خیرآبادی ، نثر ریاض ، ۱۵۹) .

میں فقط سلسلۂ شب سے گلہ مند نہیں
قوسِ خورشید ترا خواب اترنا کم ہے
(۱۹۸۱ ، ملامتوں کے درمیان ، ۳۵) . [گلہ + مند ، لاحقۂ صفت فاعلی] .

ـــــ ہونا محاورہ .
شکایت ہونا ، شکوہ ہونا ، ناراضگی ہونا .

سنتے ہیں آج ان کو بھی ہم سے گلہ ہوا
سیکھی ہیں جن سے ہم نے تغافل شعاریاں
(۱۹۶۷ ، شہر دزد ، ۲۰) .

گُلّہ (ضم گ ، شد ل بفت) امذ .
گولہ ، گولا . فلک کو سربر عزت سے گرانا منظور تھا ، گلہ سر ہوا اور دولت زمینداری گڑھی سے بدتر ہوا . (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۲) . بادشاہ کی خواب گاہ کے نیچے تین گلہ باروت کے اس زمانے کے رکھے ہوئے ہیں . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۳۳۶) . [گولہ (رک) تخفیف] .

گَلْہار (فت گ ، سک ل) امذ (قدیم).
گلے کا ہار.

شہنشہ کوں دھن باندہ گلہار کر
لیکر کر گئی اپس بہاڑ پر پیار کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).

سُنج من اُنالا ہے ادک اے نار تج سنگرام کا
لٹ پٹ ہوا ات یم سوں سنج بانہہ کے گلہار خُد
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۵).

قرباں الفت کوں نہیں باغ کی خواہش
بہار ہے تیرا اوسے گلہار سیں کیا کام
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۲۸).

کرے لفظوں کو اس کے اپنا گلہار
رہیں معنی ہو اس کے دل سے بلہار
(۱۷۹۰ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۱۰۲). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + ہار (رک)].

--- کَرْنا محاورہ (قدیم).
گلے کا ہار بنانا ، ساتھ رکھنا.

شہنشہ کوں دھن باندہ گلہار کر
لے کر گئی اپس بہاڑ پر پیار کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۴).

گِلَہْرا (۱) (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ) امذ.
پان کی گلوریاں رکھنے کا ظرف (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).
[گلورا (رک) کا محرف].

گِلَہْرا (۲) (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ) امذ.
۱. گلہری کا نر (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) ننھا سا بچہ ، خوبصورت بچہ.

لڑوں کی دھوم ہے شادی ہوا نسبت تو ٹھہری ہے
گلہرا ہے مرا اور منجھلے بھائی کی گلہری ہے
(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۱۴). [گلہری (رک) کی تذکیر].

گِلَہْری (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ) امث.
۱. چوہے کی مانند ایک جانور جس کی دم موٹی روئیں دار ہوتی ہے ، رنگ میلا سفیدی مائل ، ہر چیز اپنے پنجوں میں اٹھا کر کھاتی ہے ، کپڑے کو کاٹ کر گودڑ بنا دیتی ہے ، اس کی پیٹھ پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں عموماً درختوں پر رہتی ہے.

سوا اس کے گلہری اور گندڑ
دیا کرتے ہیں ہوتی ہی لوگ اکثر
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۴). خواہ گلے یا سڑے یا گلہری کھائے (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۶). ایک گلہری کو لے کر اوزار یا سنگ کو اس کی کھال الگ کرکے رکھے (۱۸۸۴ ، مفید الاجسام ، ۸۸). کچھ خبر ہے سانپ ، بچھو ، چھپکلی ، گلہری ہر وقت زمین سے کیوں چمٹے رہتے ہیں (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹۱).

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم ، تو پانی میں جا کے ڈوب مرے
(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۵). جامن کے درخت پر گلہری کی طرح پھدکا کرتے تھے (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۳). ۲. (مجازاً) ننھی سی بچی ، کنو.

لڑوں کی دھوم ہے شادی ہوا نسبت تو ٹھہری ہے
گلہرا ہے مرا اور منجھلے بھائی کی گلہری ہے
(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۱۴).

--- بِیڑا تو نہیں مانگتی کہاوت.
(عو) کیا بُرا کام (جماع) کرانے کو دل چاہتا ہے ، کیا کُھجاتی تو نہیں.

کیوں کِل انگلیوں سے تُو مجھ کو ہے لیتی
ہے ہے تیری گلہری کیا مانگتی ہے بیڑا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

--- رَنگ لائی فقرہ.
اب رنگ لائی گلہری ، اب اصل حقیقت سامنے آئی ، اب کُن کُھلے ، ادھر باپ کی آنکھیں بند ہوئیں ادھر گلہری رنگ لائی (۱۹۳۰ ، اخوان الشیاطین ، ۸۳).

--- کا ٹِھکانا پیڑ کہاوت.
ہر شخص کا ٹھکانا مقرر ہوتا ہے ، ہر ایک اپنے سکون اور چین کی جگہ تلاش کرتا ہے ، ہر ایک شخص اپنے آرام کی جگہ ڈھونڈتا ہے (محاورات ہند ؛ نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

--- کا گُودَڑ امذ.
کوئی چیتھڑے لگی چیز ، خراب و خستہ چیز جو ٹکڑے ہو جائے روئی کے بونے اڑ گئے ، گلہری کا گودڑ ہو کے رہ گیا (۱۹۰۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۶۰). دوپٹے دونوں مرداروں کے گلہری کا گودڑ ہو گئے تھے (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۴ ، ۹ : ۳).

گِلَہْرِیا (کس گ ، فت مع ل ، سک ہ ، کس ر) امذ.
پتنگ جس پر کالی دھاریاں بنی ہوں.

اڑنا گلہرے کا بھی میں کیا کروں بیاں
دیکھیں درخت پر جیسے چڑھ کر گلہریاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). [گلہری + ا ، لاحقۂ نسبت].

گَلْہَڑ (فت گ ، سک ل ، فت ہ) امذ.
گلے کے غدود پھول جانے کا مرض ، اب وہ تھا اور اس کے اردگرد ... گومڑ اور گلہڑ کی بیماریاں (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). ایک بیماری جسے گاتیڑ یا گلہڑ کہتے ہیں (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۲۰۷). [گل (گلا (رک) کی تخفیف) + ہڑ = گرہ].

گَلْہی (فت گ ، ل) امث ؛ سے گلہی.
کشتی کا اگلا سرا ، جہاز کا اگلا حصہ ، سنگا ، چھوٹی کشتی اس بہانے سے اتاری کہ گلہی سے لنگر ڈالیں (۱۸۰۹ ، متنی کی انجیل ، ۳۰۲). [س : गल्ल + धुरा + गाह].

گَلْہَیّا (فت گ ، سک ل ، فت ہ ، شد ی) امذ.
(کشتی بانی) کشتی کے ملازمین یا ملاحوں کا جمعدار ، سرہنگ (اب و ، ۵ : ۱۶۷). [گلہی + یا ، لاحقۂ صفت].

گلّٹی (فت گ ، ل) امث.
رک : **گلٹی**. ایک ہی جہاز کی گلٹی پر دس ہزار کرنا اور دس ہزار نقارے دفعۃً بجائے جائے تو ... کوئی شخص نہیں سن سکتا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۶). [گلٹی (رک) کا ایک تلفظ و املا].

گِلّٹی (کس گ ، فت ل) صف.
گل سے منسوب ، مٹی کا ، گلی (پلٹس). [گل (رک) + ٹی ، لاحقۂ نسبت].

---چُنائی (---ضم چ) امث.
(معماری) وہ چنائی جس کی اینٹ یا پتھر کے ردّے چونے کی بجائے گارے سے چنائے جائیں (ا ب و ، ۱ : ۱۳۹). [گلٹی + چنائی (رک)].

گَلی (۱) (فت گ) امث.
محلہ یا بستی کا تنگ راستہ جس میں دو رویہ مکان بنے ہوں ، کوچہ ، تنگ سڑک.

شکر شکر کی خلق کوں ہر گلی
لگے بانٹنے راؤ راج ات بلی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۰).

مسکن ہوا ہے میرا جب سیں تری گلی میں
اے گل عذار تب سیں جنت کی نہیں تمنا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۳۶).

جز دلوں کھینچا تھا سر اس بادشاہ حُسن نے
ہر گلی میں اک فقیر اُس کو دعا کرتا تھا رات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۰۳). قربانی کے لیے منے کی کچھ تخصیص نہیں بلکہ منے اور مکے کی ایک ایک گلی میں قربانی ہو سکتی ہے. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹۳). ہم سب گلی میں جل چکے (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۲۰۳). [س : गल + इका].

---جھَکانا محاورہ.
جگہ جگہ پھرانا ، آوارہ پھرانا ، ادھر اُدھر گشت کروانا ، کبھی یہاں کبھی وہاں پھرانا.

رنگیں قائل ہوں اس کی نیرنگی کا
اس نے کیا کیا گلی جھکائی مجھکو

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ (ق) ، ۱۰۷).

---چَلنا محاورہ.
گلی میں آمد و رفت رہنا.

آنے جانے کی رسم جاری ہے
رات دن چلتی ہے گلی تیری

(۱۹۰۶ ، نذر خدا ، ۱۴۳).

---کَٹنا محاورہ.
مکانوں کے درمیان سے راستہ نکلنا ، راہ کا موڑ ہونا. حکیم محمود خاں صاحب کے مکان کے سامنے قاسم جان کی گلی کٹی ہے. (۱۹۲۹ ، آخری شمع ، ۲۱۰).

---کُوچَہ (---و مع ، فت چ) امذ.
ہر رہ گذر ، گلی گلی ، ہر گذر گاہ ؛ مراد : ہر گلی ، ہر راستہ. گلی کوچہ میں راہ چلتے ہوئے اگر کسی طاق پر تین لڑی کا سہرا یا کوئی مو کیا لیا ہوا اس میں پانچ پھول پڑے دیکھتے تو ... دونوں ہاتھ باندھ کر فاتحہ پڑھتے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰۹). اس مقدس درگاہ کی معمولی کرامتیں تھیں جن کا ہر گلی کوچے میں چرچا رہتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۱۳۵). جن کے گلی کوچے اور حویلیوں میں ہاتھی جھومتے تھے. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۲۰). [گلی + کوچہ (رک)].

---گَلی م ف.
ہر گلی کوچہ میں ، جگہ جگہ ، ہر جگہ ، ہر کوچہ میں ، کوچہ بکوچہ.

لے کر ہوس کی پوٹ نہ بیچو گلی گلی
ہو جوہری خدا کی پرت کا گھر رکھو

(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۷۵).

گلی گلی ہے مرا اب تو مصحفی چرچا
کسی کا راز نہاں یارب آشکار نہ ہو

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۰).

ہر کوچہ میں مقابر ، قبریں گلی گلی ہیں
آبادی زمانہ اوجڑی ہوئی بسی ہے

(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۷). کمل اوڑھے ہوئے مرشد کے گھر کا سودا گلی گلی خریدتا پھرتا ہے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۲۸۸). گلی گلی میں جلسہ کی خبر پھیل گئی ہے (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۸۳).

گَلی (۲) (فت گ) صف مث.
گلی ہوئی ، بوسیدہ ، خراب ، ناقابلِ استعمال ، خستہ. عیب دار مال بیچتے ہوئے ، گلی سڑی چیزیں فروخت کرتے ہوئے اسے ذرا لحاظ نہیں ہوتا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۰۶). [گلا (گلنا (رک) سے حالیہ تمام) کی تانیث].

گِلی (کس گ) صف ؛ امث.
گل ـ مٹی سے منسوب ، مٹی کا ، گارے کا ، کیچڑ کا ، مٹی کا بنا ہوا ، کچا. انہوں نے بےرحمی سے گلی اور خشتی کام اور سب قسم کی خدمت کیہت کی کروا کے ان کی زندگی تلخ کی. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۱۰).

بستر سے غرض ہے جہاں میں بس تو
بکل ہو کوئی ہو گلی یا کہ خشتی

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۳۸). گلی ظروف کے متعلق ہماری معلومات بہت کم ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۳۰۳). [گل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---آتشْ فِشاں (---مد ا ، فت نیز کس ت ، سکش ، کس ف) امذ.
آتش فشاں کی ایک قسم جن کے پھٹنے سے کیچڑ نکل آتی ہے. حقیقی گلی آتش فشانوں کی مثالیں آتش ثنلہ اور صقلیہ میں ملتی ہیں. (۱۹۳۹ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۰۷). [گلی + آتش فشاں].

گُلی (ضم گ). (الف) صف.

۱. **پھول کا جیسا ، پھول سے متعلق.** دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کے سابقہ لاحقہ سے اتنے مرکبات ہوں لاحقے، گلاب، گل آفتاب گلابی ... گل وش ، گلی . (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۲۲۰). ۲. **گلدار ، داغ دار ، دغیلا ، گلابی رنگ کے لحاظ سے کبوتر کی ایک قسم.**

مرغِ دل داغ کھانے کا جو ہوس
شبہ ہو کا گلی کبوتر کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۱). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... گلی ... پیازی ، یاہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). (ب) امث (قدیم). **چراغ کا گل.** جوں پھول میں باس یا دیوے کی گلی میں جوت. (۱۶۹۳ ، رسالہ وجودیہ ، میراں جی خدا نما ، ۵). [گُل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُلّی (کسی نیز ضم گ ، شد ل نیز بلا شد) امث.

۱. **لکڑی کا چھوٹا سا ہموار کیا ہوا ٹکڑا جس کے دونوں سرے نکیلے بنائے جاتے ہیں . لڑکے ڈنڈے سے مار کر گلی ڈنڈا (ایک کھیل) کھیلتے ہیں** (نوراللغات). ۲. **(پستنہاری) چکی کے اوپر کے پاٹ کے سوراخ کے بیچ میں آڑا لگا ہوا لکڑی کا ٹکڑا جس کے بیچ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس میں نیچے کے پاٹ کی کیلی رہتی ہے** . مالی (۱ ب و ، ۳ : ۱۱۸). ۳. **مخروطی شکل کی گول چھوٹی لکڑی.** ایک عورت دیکھی جس کے ہونٹ نہایت موٹے تھے اور نیچے کے ہونٹ میں آر پار چھید کر کے لکڑی کی گلی ڈالی تھی. (۱۸۹۲ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۹۵). ۴. **باجرے یا مکئی کا بھٹا جس میں سے دانے نکال لیے گئے ہوں ، مکئی کا بھٹا.** بُھٹے کھاتے بیٹھے تو گُلیوں کے ڈھیر لگا دیے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۰۷). باجرا : جوار سے ملتا جُلتا غلہ ہے مگر اس کی بال یا گلی لمبی اور نوکدار ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۰). ۵. **مہال (چھتہ) جس میں شہد ہوتا ہے ، موم کا ٹکڑا.** پانچ چھ سیر ست اُن کے ٹپک لگتا ہے تو جب ایک پونڈ وزنی موم کی گلی تیار ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۹). ۶. **سینگ کے خول کے اندر کا حصہ ، سینگ کا مغز.** سینگ کے گلی جس کو سنگی کہتے ہیں کسی طرح ہر خول کو چھوڑ دے تو ضرور بلنے لگے گا. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۲۵). ۷. **(جوہری ، ٹھک) مونگے کی شاخ ، مونگے کا دانہ** (۱ ب و ، ۸ : ۲۰۱). ۸. **تانبے ، چاندی یا سونے کی سلاخ یا چھڑ نیز تیار کیا ہوا کندلا.** رواج چاندی سونے کی گلیوں کا ہے اور ہر گُلی ایک تولے کے وزن کی ہوتی ہے اور ختامین ٹیل کہلاتی ہے. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳). ۹. **ایک قسم کی مینا.** یہ کبھی درختوں پر نہیں بیٹھتے ، نہ رات کو درختوں پر بسیرا لیتے ہیں ، مثلاً تکدری ، تکرار ، کنجشک ... گلی اور قمریاں وغیرہ. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۵). ۱۰. **کوئی گول چھوٹی چیز ، ڈھیلا ، چیچک ، کبوڑے کا پھول ، گھوڑے کی دم کی ہڈی ، ایک آلہ جس سے تلوار وغیرہ کا زنگ دور کرتے ہیں ، گنے کی پوری یا پوتی ، وہ دائرہ جو انگوٹھے اور چھنگے کی انگلی کے ملانے سے بنے** (پلیٹس ، نوراللغات ، فرہنگِ آصفیہ). ۱۱. **(قفل سازی) قفل کے کڑے کے منھ کا راستہ جہاں سے وہ اندر جا کر رُکتا ہے** (۱ ب و ، ۷ : ۷). [س : गुटिका].

ـــ بندھنا محاورہ.

ڈلا بندھنا ، مٹی کا جم کر ڈلا بننا ؛ پورا جوان ہونا ، سنِ بلوغ کو پہنچنا ، شہد کا مہال میں پک جانا ؛ روپیہ پیسہ پاس ہونا (فرہنگِ آصفیہ ، علمی اردو لغت).

ـــ ڈنڈا (ــــ فت ڈ ، سک ن) امذ.

لڑکوں کا ایک کھیل جس میں گُلّی (رک : معنی ۱) کو ڈنڈے سے مار کر اچھالا اور دور پھینکا جاتا ہے ، دوسرے کھلاڑی گلی کو واپس اس کی جگہ یعنی گچی (ایک چھوٹا سوراخ) پر لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں پہلے کوچنے (Catch) کی کوشش کرتے ہیں اگر کوچ نہ سکے تو گلی کو اٹھا کر رکھے ہوئے ڈنڈے پر پھینک کر مارا جاتا ہے اس میں کامیابی گلی کو ڈنڈے کو مارنے پر لوٹانے والے کی جیت سمجھی جاتی ہے.

کل تو کھیلے تھا وہ گلی ڈنڈا
ڈنڈ پیل آج ہو گیا سنڈا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (تحریر ، دہلی ، ۱ : ۱۰۵)). ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے ... مہاراج بھاگ کر مندر میں آ گھسے (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۳۹۸). کبھی گلی ڈنڈا ہے کبھی گولیاں اور کبھی کنکوے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۰). آپ نے گلی ڈنڈے میں یہ طولیٰ حاصل کر بھی لیا تو کیا ہوا. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۱۰۲). [گُلّی + ڈنڈا (رک)].

ـــ ڈنڈا کھیلنا ف م ، لا محاورہ.

۱. **گلی ڈنڈے کا کھیل کھیلنا.** ایک روز گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے ... مہاراج بھاگ کر مندر میں آ گئے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۹۸). اسے کوّن کے لڑکوں کے ساتھ گلی ڈنڈا کھیلنے میں بڑا مزہ آتا تھا. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، اگست ، Viii). ۲. **آوارہ پھرنا ؛ بے فائدہ کام کرنا** (علمی اردو لغت).

ـــ ڈنڈے کی جڑائی امث.

(معماری) دو تختوں کی درز سے درز ملا کر اوپر پتلی جفتی جما کر جوڑنے کا طریقہ . اس طرح جوڑ اوپر سے بند کر دیا جاتا ہے (۱ ب و ، ۱ : ۳۵).

گلے (فت گ) امذ.

گلا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل

ـــ اُترنا محاورہ.

گلے سے اترنا ؛ کسی بات کو ذہنی طور پر قبول کرنا. مشرف کہتا کہ اساتذہ کے کلام سے سند لیں گے میرے گلے نہیں اترتا (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۷۹).

ـــ باز صف.

خوش گو ، مترنم ، خوش آواز ، اچھی آواز سے گانے والا ، خوش الحان.

ساقیا دختر رز بھی ہے گلے باز کمال
شور قلقل سے ملا لطف ترنم مجکو

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۵). لشکر میں ایک رنڈی نہایت گلے باز رہتی تھی اس کا مجرا سنا. (۱۹۰۱ ، ذات شریف ، ۱۰۳). نیویارک سے کچھ گلے باز قسم کے شاعر بلوا لو اودھم مچانے والوں کی آواز دب جائے گی. (۱۹۹۱ ، افکار ، نومبر ، دسمبر ، ۲۰۷). [گلے + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
گانا ، خوش گلوئی ، ترنم سے پڑھنا حلق سوکھا جاتا ہے اور آپ کو گلے بازی کی سوجھی ہے اور وہ صاحب صلاح دیتے ہیں کہ ذرا سو رہو. (۱۸۹۴ ، پشتو ، ۳۶). آج کل کے با کمال اس کا خیال نہیں کرتے گلے بازی پر اتر آتے ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۲).

ہو رہی ہے گنگناہٹ سے گلے بازی کی مشق
چڑھ رہی ہے یعنی شمشیر ترنم دھار پر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۰۵). [گلے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---باندھنا عاورہ.
گلے بندھنا (رک) کا تعدیہ ، ذمہ ڈالنا.

گلے باندھا ہے اپنے دوستی کو
تو اے راسخ مگر دشمن ہے اپنا

(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۴). اس مطلع کو یار لوگوں نے شیخ ناسخ کے گلے باندھا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۹۵). ۲. زبردستی نکاح کر دینا. آفتاب کے ماں باپ نے زبردستی یہ لڑکی اس کے گلے باندھی ہے. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۸۸).

---بندھنا عاورہ.
۱. ذمے پڑنا ، بلا خواہش کسی چیز کا ذمہ دار ٹھہرنا یا سر پڑنا ، حوالہ ہونا ، سپرد ہونا.

اب تو گلے بندھا ہے زنجیر و طوق ہونا
عشق و جنوں کے اپنے ناموس دار ہیں ہم

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۹۵).

گلے بندھا تھا جو عاشق کی زیست کا جھگڑا
اجل سے پوچھو کہ کچھ فیصلہ کیا نہ کیا

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰). ۲. بلا پسند و خواہش عورت کا نکاح میں آنا ، منسا کحت ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پر چُھری پِھرنا عاورہ.
جان سے مارا جانا ، ظلم ہونا ، حق تلفی ہونا. جو بیچاری رانڈیں واقعی قابل امداد تھیں اُن کے گلے پر چھری پھر گئی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۸۶).

---پر چُھری پھیرنا عاورہ.
گلے پر چھری پھرنا (رک) کا تعدیہ ، حق تلفی کرنا ، ظلم کرنا ، قتل کرنا ، جان سے مارنا. بڑی داس جوں ہی گھر میں آتا لالہ جی اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتے ، اور جب وہ ٹال کر کوئی دوسرا ذکر چھیڑ دیتا تو بگڑ جاتے ، اور کہتے ظالم! تو جیسے جی میرے گلے پر چھری پھیر رہا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۸۴). ہم آپ کی خواہش اور مطالبے کو مانتے ہوئے عورتوں کے گلے پر چھری پھیر دیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جولائی ، ۳).

---پر چُھری چَلانا عاورہ.
گلے پر خنجر پھیرنا.

عرش باغ کے بیچ جاتا ہوا گلے پر چھری کو چلاتا ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۱).

---پر خَنجَر پھیرنا ف مر ؛ عاورہ.
گلے پر چھری چلانا ، گلے کو خنجر سے کاٹنا ، بہت ظلم کرنا ، سخت اذیت دینا.

پھرتے ہی آنکھ کے پھریں گے گلے پر خنجر
ہو چکا آپ کا معلوم ہے اپنا ہم کو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۲).

---پڑ کے دینا عاورہ.
زبردستی دینا ، بلا مرضی کوئی چیز کسی کے سر کرنا.

ہر طرح گلے پڑ کے دیا ہم نے تجھے دل
جب تجھ سا یہاں کوئی طرح دار نہ پایا

(۱۷۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۷). خیر اگر تمہاری مرضی نہیں تو جانے دو میں کچھ گلے پڑ کے تو لڑکی دینا نہیں چاہتا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۶۸).

---پڑ کے سَودا کَرنا عاورہ.
زبردستی بیچنا ، خواہ مخواہ کسی کے سر منڈھنا ، سر ہو کے کوئی چیز دینا.

گر نہ ہوتی طلب بوسہ تو زلفوں سے ترے
جنس دل کا نہ گلے پڑ کے میں سودا کرتا

(۱۹۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۳۰).

---پڑنا ف مر ؛ عاورہ.
۱. (الف) گلے میں پڑا ہونا ، گلے میں لٹکنا یا لٹکایا جانا ، گلے کا ہار بننا ، کسی شخص ، چیز یا مصیبت وغیرہ کا پیچھے لگنا.

منا کرنے پیرت پڑیا جنگ گلے
جکوی سمجے نا اس سنی کیا چلے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳).

گلے تیرے پڑے کیوں کر نہ یہ دل
تمہاری ہی بغل میں اس کون ہے کل

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۹).
عجب طرح کی فراغ بالی رہی کہ جب تک رہے عدم میں
پڑا گلے آ کے یاں عدم سے کہیں کا جھگڑا کہیں کا دکھڑا

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۳).

گردن میری چھوڑی بچاری تو کیوں ہو کے بلا گلے پڑی تو

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۴). عجب آفت نا گہانی گلے پڑ گئی ہے. (۱۹۳۰ ، انتخاب لاجواب ، ۹ جنوری ، ۱۷). وہ لڑکا بچارہ ڈرائیور کے گلے پڑ گیا ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب زیر لب ، ۱۸۳).

(اا) لپٹنا ، گلے لگنا.

گلے پڑ کر کبھو تو آشنا ہوں
میرے تسمے کا اب کرلے علی بند

(١٧٩٨ ، میر سوز ، د ، ١٠٧).

ابھی تو عاشقوں سے دور دور بھاگے ہو
گلے پڑو جو مزہ ہو گلے لگانے کا

(١٨٧٣ ، قدر ، ک ، ١٠٥). ٢. کوئی چیز بلا رضا و رغبت کسی کے ذمے پڑنا ، حصے میں آنا ، ملنا.

جب بکو اشک جا نہ سکا ہار تک تو آہ
آخر گلے پڑا یہ ہمارے ہی ہار کر

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١ : ٣١٣). پھر وہی مثل ٹھہری ہے کہ نماز چھڑانے گئے روزے گلے پڑے. (١٨٩٣ ، انسانے بہار بے خزاں ، ٧٥). وعظ میں شریک ہونے گئے اور پڑ کر سو گئے تو اور ثواب کے بدلے عذاب گلے پڑا. (١٩١٠ ، زبور اسلام ، ٥). ٣. کوئی بری بات سر تھوپنا ، متہم ٹھہرانا ، کسی فعل کا ذمہ دار قرار دینا.

ہم اس لیے کسی کی نہیں پڑتے بات میں
ناحق بری بھلی نہ ہمارے گلے پڑے

(١٨٥٦ ، کلیاتِ ظفر ، ٣ : ٢٢٠). ٤. کسی بات کے لیے کسی کے پیچھے پڑنا ، مُصر ہونا.

کہا بھید تجھ نہ دکھانا ولے
کروں کیا تو پڑتا ہے میرے گلے

(١٦٨٢ ، مثنوی رضوان شاہ و روح افزا ، ٩٣). تم اپنے قرض خواہوں کو ٹالنے کے لیے میرے گلے پڑتے ہو مگر یہ لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ میں جھوٹا ہوں. (١٩٢١ ، گورکھ دھندا ، ٨١). لیکن بات ہمارے منہ میں تھی کہ وہ گلے پڑ گئیں. (١٩٨٨ ، تبسم زیر لب ، ١٢٢). ٥. بے رضا و رغبت نکاح میں آنا. عبدالقدیر نے بھی سمجھ لیا کہ واقعی میں زندگی بھر کے واسطے یہ بلا گلے پڑی حتی الامکان اس کی نالائقیوں اور بد زبانیوں کی برداشت کرنا ہوں گا. (١٩٠٦ ، خورشید بہو ، ٢٢). یہ عورت تو خود میرے گلے پڑ گئی ، تم جانتے ہو میں سیلانی آدمی ، مجھے عورتوں وورتوں سے کیا واسطہ. (١٩٥٧ ، شاید کہ بہار آئی ، ١٣).

---پڑو (---فت پ ، و مع) صفت.
گلے پڑنے والا ، پیچھے لگ جانے والا. نامدار صاحب ! یہ شخص گلے پڑو ہے. (١٨٧١ ، خورشید بہو ، ١ : ٢١١). یہ عورت کوئی گلے پڑو معلوم ہوتی ہے. (١٩٠٩ ، خوبصورت بلا ، ٣٦).
[گلے + پڑ (پڑنا (رک) کا امر) + و ، لاحقۂ صفت]

---پڑی بجائے سدھ کہاوت.
جب سر پر آن پڑی تو کرنا ہی پڑتا ہے. لاچار کیا کرے گلے پڑی بجائے سدھ ، باوجود اس رسوائی کے وہ بھی اس کے ہاتھ نہ لگتا تھا. (١٨٠٣ ، حیدری (حیدر بخش) ، مختصر کہانیاں ، ٩٦).

---پڑے کا سودا فقرہ.
ایسا معاملہ جو بلا رضا و رغبت سر منڈھ جائے ، مجبوری یا زبردستی کا سودا یا معاملہ جو بار خاطر ہو.

وہ جنس اب نہ رہی اب نہ ہم رہے گاہک
گلے پڑے کا ہے سودا نباہ کرتے ہیں

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١٢٨).

تمہارے تیغ و تبر خاک کام کرتے ہیں
گلے پڑے ہی کے سودے مدام کرتے ہیں

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٣١).

---تک بھرنا محاورہ.
منہا منھ بھرنا ، لبریز کرنا ، لبالب بھرنا ، کسی ظرف کو پورا پورا بھرنا (فرہنگ آصفیہ ، علمی اردو لغت).

---تک پانی آنا محاورہ
پانی کا چڑھتے چڑھتے گلے تک آ جانا ، ڈوبنے کے قریب ہونا

جاں ابر دم شمشیر سے بچنے کی نہیں
ڈوبتا ہوں کہ گلے تک مرے پانی آیا

(١٨٧٠ ، دیوانِ اسیر ، ٣ : ١٨).

---چپکنا محاورہ.
گلے بندھنا (ماخوذ ; نوراللغات ، علمی اردو لغت).

---ڈالنا محاورہ.
رک : گلے باندھنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---سے اُتارنا محاورہ.
گلے سے اُترنا (رک) کا تعدیہ ، نگلنا. جسکیاں لے لے کر پیے گا اور پھر بھی اس کو گلے سے نہ اُتار سکے گا (١٨٩٥ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ١ : ٣١).

---سے اُترنا محاورہ.
١. حلق سے پیٹ میں جانا ، نگلا جانا.

مے نہ اُتری گلے سے جو اُس بن
مجھ کو یاروں نے پارسا جانا

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٣٧). ٢. دماغ میں بیٹھنا ، سمجھ میں آنا جس طرح کہ بنے بنائے تیار کپڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں ، اسی طرح سے اوروں کی سنی سنائی رائیں بھی بڑی جلدی گلے سے اتر جاتی ہیں. (١٩١٥ ، گوکھلے کی تقریریں ، ١٠٨).

---سے بندھنا محاورہ.
رک : گلے بندھنا (نوراللغات).

---سے پھندا چھڑانا محاورہ.
کسی مصیبت سے جان چھڑانا. آنسا نے جیسے گلے سے پھندا چھڑاتے ہوئے کہا ... یہ عادت پڑ جانے گی تو گھر کے دھندے کون کرے گا. (١٩٣٦ ، پریم چند ، واردات ، ٩٦).

---سے گلا لگانا محاورہ.
گلے لگانا ، گلے لپٹانا.

حنیف شاہ اشارت سوں لیئے بلا
انکھیاں پونچھ لائے گلے سوں گلا

(١٦٨١ ، جنگ نامۂ سیوک ، ٢٠٧).

---سے گھونٹ نہ اُترنا محاورہ.
گلے سے پانی نہ اترنا، پیا نہ جانا (نوراللغات؛ علمی اردو لغت).

---سے لپٹانا ف م.
معانقہ کرنا، گلے سے چمٹانا، پیار کرنا (نوراللغات؛ جامع اللغات).

---سے لپٹنا محاورہ.
سینے سے لپٹ جانا، گلے لگ جانا.

یہ دل تو کیا ہے تمہیں جان بھی حوالے کی
گلے سے میرے لپٹ جاؤ جانِ من اب تو
(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۱۷۹).

---سے لگانا محاورہ.
سینے سے لپٹانا یا چمٹانا، معانقہ کرنا.

وہ زرد پوش جبکہ پھر آغوش میں آیا
گویا کہ تب گلے سے لگائی بسنت رت
(۱۷۱۸ء، دیوانِ آبرو، ۱۰۳).

ہوا عید کے دن میں قربان تیغ پر
بُلا کر گلے سے لگایا تو ہوتا
(۱۸۳۶ء، ریاض البحر، ۴۲). گیتی آرا کی ماں نے بیٹی کی بلائیں لیں، قربان گئی، گلے سے لگایا (۱۸۹۰ء، فسانۂ دلفریب، ۲۹).
میں فرطِ طرب سے اُٹھا، اٹھ کے تجھ کو گلے سے لگایا
گناہوں کی سب داستانیں تجھے چپکے چپکے سنا دیں
(۱۹۶۰ء، لہو کے چراغ، ۹۳).

---سے لگائے رکھنا محاورہ.
نہایت پیار اور محبت کے سبب چھاتی سے چمٹائے رکھنا، الفت کے مارے جُدا نہ ہونے دینا (فرہنگِ آصفیہ).

---سے لگنا محاورہ.
بغل گیر ہونا، چھاتی سے لگنا، ہم کنار ہونا، ہم آغوش ہونا، ملنا، لپٹنا.

کبھی باتوں میں دل تھے بہلاتے
کبھی ہنس ہنس گلے سے لگ جاتے
(۱۹۰۷ء، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۸۲).

---سے مِلنا محاورہ.
بغل گیر ہونا، گلے لگنا، معانقہ کرنا.

رخصت ہے تن زار سے اب جانِ حزیں کی
مل جاؤ گلے سے کہ زمانہ ہے سفر کا
(۱۸۶۵ء، نسیم دہلوی، د، ۳۶).

غفلت میں تیری عید کے دن میرے گلے سے
وہ کون سا فتنہ ہے جو اُٹھ کر نہیں ملتا
(۱۸۹۲ء، مہتابِ داغ، ۳).

تھی وہیں منزل، فراق اُمید
موج و ساحل جہاں گلے سے ملے
(۱۹۷۲ء، دریا آخر دریا ہے، ۶۲).

---سے ننگا (---فت ن، غنہ) امذ.
جس کے تن بدن پر کپڑے نہ ہوں، بدحال. اناج کوٹھیوں میں بھرا پڑا ہے لیکن گلے سے ننگا ہے. (۱۹۰۶ء، حکمتِ عملی، ۲۴۳).

---کا تعویذ امذ.
۱. وہ تعویذ جو گلے میں ڈالتے ہیں؛ (کنایۃً) ہر وقت ساتھ رہنے والا (فرہنگِ آصفیہ؛ علمی اردو لغت). ۲. نہایت عزیز چیز جسے چھوڑنے کو دل نہ چاہے، بہت متبرک چیز، یادگار چیز جس کو الگ نہ کرے، کمالِ حفاظت سے رکھنے کے لائق چیز. یہ عجب کتاب ہے ... بھونیج لذیذ، عاشقاں کے گلے کا تعویذ. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۹۱).

اب تو ہے میرے گلے کا بُتو تُو ہی تعویذ
غم تمہیں لکھ کے جلایا کرے دشمن تعویذ
(۱۹۱۱ء، تسلیم، ۲، ۱۱۷).

---کا تعویذ بنانا محاورہ.
گلے کا ہار بنانا، پیراد بنانا، ہر وقت ساتھ رکھنا، گلے کا طوق بنا کر ساتھ رکھنا، جان کے برابر یا جان کے ساتھ رکھنا، جدا نہ ہونے دینا.

ضرور حفظ ہے نامہ کمر سے گر نہ پڑے
گلے کا اپنے بنا اس کو نامہ‌بر تعویذ
(۱۸۷۰ء، دیوانِ اسیر، ۳: ۱۳۱).

کمر سے نامہ اگر گر پڑا تو کیا ہو گا
گلے کا اپنے اسے نامہ‌بر بنا تعویذ
(۱۹۱۰ء، تاجِ سخن، ۴۶). تنقید کے اس مروّجہ تصوّر کو مکتبی، تاریخی، تمدّنی اور مارکسی نقادوں نے گلے کا تعویذ بنایا. (۱۹۸۹ء، نگار، کراچی، نومبر، ۶۶).

---کا توڑا امذ.
گلے میں پہننے کی سونے کی زنجیر.

مری گردن کی بھی زنجیر اُتروائیے اب
آپ نے اپنے گلے کا جو اُتارا توڑا
(۱۸۳۱ء، دیوانِ ناسخ، ۲: ۲۷).

---کا جوڑا امذ.
وہ لباس جو بدن پر ہو (نوراللغات).

---کا ڈورا امذ.
گلے کی رگ، رگِ گلو.

جراحِ زخمِ دل مرا قاتل ہے ٹانک دے
ڈورا ابھی گلے کا ہے تلوار سے الگ
(۱۸۶۱ء، کلیاتِ اختر، ۷۹۰).

---کا ڈھولنا امذ.
وہ تعویذ یا حمائل جو تانبے کے ٹلڑے میں بندھ کر نظرِ گزر کے واسطے گلے میں عورتیں ڈالتی ہیں؛ گلے کا ہار؛ جان کا ساتھی، ہر وقت ساتھ رہنے والا؛ چھاتی کا جم؛ بازو کی بیڑی؛ ناگوارِ خاطر (فرہنگِ آصفیہ؛ نوراللغات).

---کا طَوق امذ.
(مجازاً) اجیرن ، بارِ خاطر ، وبالِ جان ، چھاتی کا جم.

کرے کون آگے کو اب ذوق شوق
خدا جانے کس کے گلے کا ہے طوق

(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ٨). اگر خوبصورتوں کے دیکھنے کا دل میں شوق نہ ہوتا تو وہ بدبخت میرے گلے کا طوق نہ ہوتا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٥٨). اور جس نے ان کو مایوسی کے غار میں گرا دیا یہ بھی وہ چکی کا پاٹ ہے جو بہت لوگوں کے گلے کا طوق بنا. (١٨٩٧ ، دعوتِ اسلام ، ١٧٩). یہی وہی ٹیکنالوجی ملتی ہے جو ہمارے گلے کا طوق اور ہمارے حلق کی پھانس بن جاتی ہے. (١٩٨٥ ، فنون ، لاہور ، مئی ، جون ، ٢٧٩).

---کا ہار (الف) امذ.
ہار جو گلے میں پہنا جائے.

ہی تیرے اک شب میں یاں جو حال ہے
پوچھ لے اپنے گلے کے ہار سے

(١٨٣٠ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ٨٣). (ب) صف. ١. **پیچھا نہ چھوڑنے والا ، گریباں گیر ، وابستہ.**

گلے کے ہار رہینگے یہ تار اشکوں کے
یہ میرے واسطے پھولوں کے ہار سے ہیں نے

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٥٣).

نہیں ہے وحشتِ دل کچھ بہار پر موقوف
مرے گلے کا ہمیشہ یہ ہار رہتی ہے

(١٨٩٣ ، معیارِ نظم ، ٣٥٩). ٢. (اَ) **وہ (بچہ) جو ہر وقت ماں سے چمٹا رہے.** بچی بھی ہر وقت گلے کا ہار رہتی ہے. (١٩٠٩ ، خمارِ عیش ، ١٠). دو تصویریں پرپال سنگھ کے سامنے تھیں ، ایک معصوم گلے کا ہار تھا اور دوسری مظلوم بت بنی سامنے تھی. (١٩٨٧ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ٣٩٨). (اا) **نثار یا فدا ہونے والا ، گرویدہ نیز عزیز ، پیارا ، دم کا ساتھی.**

وہ گل کی طرح گلشن نوبہار
ہوا آکے میرے گلے کا وہ ہار

(١٧٩٣ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ٩٣).

اوس رشکِ گل کی خواہشِ بوس و کنار کو
اپنے گلے کا ہار کیا ہم نے کیا کیا

(١٨١٨ ، انشا ، ک ، ١٢). جو آج تیرے ساتھ بھاگنے کو تیار ہے کل اوروں کے گلے کا ہار ہوگی. (١٨٧٨ ، دلفروش ، ٥١٠).

دور سے دیکھو لو حسینوں کو
نہ بنانا کبھی گلے کا ہار

(١٩٥٧ ، گنجینہ ، ٣٣). (ااا) **زبردستی گلے پڑنے والا ، پیچھے لگنے والا ، دامن گیر ، سر ہو جانے والا.**

گلشن میں ذکر چھیڑ کے اس گل عذار کا
گل تو گلے کا ہار کیا ہم نے کیا کیا

(١٧٩٢ ، محب ، د (ق) ، ٥٠). جب وہ گلے کا ہار ہی ہو گیا تو اجازت دی. (١٨٧٣ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣٣). سے تھا کہ خاموش ہو جاتا مگر وہ تو گلے کا ہار ہو گیا (١٩٢٨ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ١٠١). ٣. **بارِ خاطر ، وبالِ جان.**

ہر تیری اولاد نے کی پیروی تیری نہ حیف
ہو گیا ان کا تعصب خود گلے کا ان کے ہار

(١٨٧٨ ، کلیاتِ نظم حالی ، ٢ : ١٠٦).

پھر میں اس گل کے عہد پر سائش کتنا نازہے
زندگی ظالم مگر اب تک گلے کا ہار ہے

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ٣ : ٣٠٨). وہ وقت بھی کسی قیامت کا ہوتا ہے جب ایک بڈھا کھوسٹ کسی دوشیزہ کے گلے کا ہار بن جاتا ہے. (١٩٨٢ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ١٠٩).

---کا ہار بَنانا محاورہ.
ہر وقت ساتھ رکھنا.

ہاتھ وہ گل سے جب ملاؤں اُسے
گلے کا ہار میں بناؤں اُسے

(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٣٠).

---کا ہار بَنْنا محاورہ.
ہر وقت ساتھ رہنا ، چمٹے رہنا. آدمی کو کچھ حیا بھی چاہیے ، وقت بے وقت جب تک گھر میں رہیں ، گلے کا ہار بنے رہتے ہیں. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ٣٧). مگر وہاں اماں جی ایسا گلے کا ہار بن گئیں کہ رات دو بجے تک بھی چھٹکارہ نہ ملا. (١٩٨٨ ، بھاگا ہوا غلام ، ٦٢).

---کاٹنا محاورہ.
انتہائی ظلم کرنا. محض اپنے نفس کے واسطے غریبوں کے گلے کاٹنے ، مسجدوں مدرسوں ... کا روپیہ اڑایا. (١٩١٧ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ١١). ہم ہیں کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں. (١٩٩٣ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ٧١).

---کو آ جانا محاورہ.
گلے پڑنا ، جان کو آ جانا. جب لڑکیاں لطف النساء کے گلے کو آ گئیں تو مرتا کیا نہ کرتا اس نے لڑکیوں کو مار ڈالنے کی دل میں ٹھان لی. (١٩٣٣ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ١٣٨).

---کی خَراش امث.
حلق یا گلے کا ورم جس کی وجہ سے خصوصاً کوئی چیز نگلنے میں تکلیف ہو ، گلے کی سوزش. ٥٦ سنتی گریڈ پر گلے کی خراش (Sore Throat) کے جراثیم مر جاتے ہیں. (١٩٨١ ، متوازن غذا ، ١٩١).

---کی رَگیں پُھلانا محاورہ.
بہت زور کی آواز میں اور غصے سے بولنا ، غصے کا اظہار کرنا ناراضگی ظاہر کرنا.

کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے
کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ پہ لاتے

(١٨٧٩ ، مسدس حالی ، ٥٦).

---کی رَگیں پُھولْنا ف م.
گلا سوج جانا (علمی اردو لغت).

---کی گلٹی امث.
گوشت کے ان دو ٹکڑوں میں سے ایک جو حلق کے دونوں طرف لٹکتے رہتے ہیں. وہ ہڈی ٹوٹنے ... اور ہڈی اتر جانے ... کا علاج کس حد تک جانتا ہے اور مثانے کی پتھری اور گلے کی گلٹی (Tonsil) نکالنے میں کتنی مہارت رکھتا ہے. (۱۹۸۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۵۶۵).

---گلے م ف.
۱. **گلے تک.** گلے گلے چڑھی ہوئی لہروں کو دیکھ کر وانگ لنگ کوسنے لگا. (۱۹۳۱ ، ہماری زمین (ترجمہ) ، ۳۳۳). ۲. **ہر طرح ، خواہ کچھ بھی ہو ، ہر حال میں.** تعلیمی کاموں کے لیے ہم گلے گلے حاضر ہیں. (۱۹۸۰ ، خمار گندم ، ۶۹).

---گلے پانی (---فت ک).(الف) امذ.
اتنا پانی جس میں انسان گلے تک ڈوب جائے ، ڈباؤ پانی. مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں گلے گلے پانی میں کھڑی ہوں. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱۸). (ب) م ف.
چاہے لبوں پر جان ہی کیوں نہ ہو ، خواہ کچھ بھی ہو ، ہر حالت میں ، ہر طرح. انعام آپ کے واسطے حق المحنت کافی ہے ، وہ تو آپ کو نوزشتہ گلے گلے پانی دلوا دے گی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۱۷۳).

---گیر ہونا محاورہ.
گریباں گیر ہونا (علمی اردو لغت).

---لانا محاورہ (قدیم).
گلے لگانا. گلے لایا بہوت منت کیا ... امیدوار ہو کر رضا دیا کہ توں جا (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۰).

> ہر کسی کوں گلے نہ لایا کر
> بات کہہ کر سبھی بھلایا کر

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶).

---(سے) لپٹنا محاورہ.
رک : گلے سے لگنا.

> یہ دل تو کیا ہے تمہیں جان بھی حوالے کی
> گلے سے میرے لپٹ جاؤ جان من اب تو

(۱۹۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹).

> بے اب خفا نہ ہو ، آؤ گلے لپٹ جاؤ
> تمام دن بھی گذارو گے رات بھر کی طرح

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۰).

---لگا کے رونا محاورہ.
گلے مل مل کے رونا ، باہم گریہ کرنا.

> بلائے عشق تو دشمن کو بھی نصیب نہ ہو
> مرا رقیب بھی رویا گلے لگا کے مجھے

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات داغ ، ۲۱۵).

---لگانا محاورہ.
۱. **پیار یا محبت سے ، سینے سے لگانا ، معانقہ کرنا ، چپٹانا ، بغل گیر ہونا.**

> ہر رات ایس کے لطف و کرم سوں بھلا کرو
> ہر دن کوں عید بوجھ گلے سوں لگا کرو

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۷). مثل مادر مہربان ایک ایک کوں گلے لگا ، مسلم کی خواری اور اون کی گرفتاری پر زار زار رو. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۳). یہ سنتے ہی بادشاہ کے لہو نے جوش مارا ، اٹھ کر محبت سے گلے لگا لیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۵). جب میں اس کو گلے لگاتا تھا تو شرما کر اپنا منہ دوسری طرف کرلیتی تھی. (۱۹۰۳ ، انتخاب توحید ، ۲۷). مولانا مل کر بہت خوش ہوئے گلے لگایا اپنے قریب بٹھایا. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۱۰۳). ۲. **محبت جتانا ، التفات کرنا ، تسلی دینا.** ننھیال نے مجھے لگایا ، سسرال نے سہارا دیا. (۱۹۶۸ ، غالب کون ہے ، ۴۷). ۳. **کسی ناگوار چیز کو اپنے یا کسی اور کے سر تھوپنا ، حوالے کرنا ، سر ڈالنا ، خواہش اور طلب کے بغیر نیز بلا رضا و رغبت نکاح میں دینا.** یہ ناکارہ جنس زبردستی ہمارے گلے لگائی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۸ : ۵). میرا دل اچانک انگریزی کی مزید تعلیم سے اچاٹ ہوگیا اور میں نے کورس کی ساری کتابیں زبردستی لوگوں کے گلے لگائیں. (۱۹۸۳ ، کاروان زندگی ، ۱۲۳).

---لگ (لگ) کر/کے رونا محاورہ.
رک : گلے لگا کے رونا ، کسی کے گلے میں ہاتھ ڈال کر رونا ، دردمندوں کا آپس میں اظہار غم کرنا.

> تو جس رات کو غیر کے پاس سویا
> میں تکیے سے تیرے گلے لگ کے رویا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۶۰).

> ترا بوٹا سا قد گلگشت میں یاد آگیا مجکو
> گلے لگ لگ کے رویا خوب میں سرو گلستان کے

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۹).

---لگنا محاورہ.
۱. **رک : گلے ملنا.**

> توں گلے کس کے لگے لیکن کسی بےرحم نیں
> گرم دیکھا ہوے گا تیرے تئیں انکھیاں ملا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱).

> مدعا سو گلے لگنے کا تو حاصل نہ ہوا
> جا لگے سلفی کچھ اور لگانے کے لیے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۶).

> ادھر آؤ گلے لگ جاؤ میرے
> کبھی تو دل کی پوری آرزو ہو

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۷۶). کیا بتائیں کیا ارمان ہیں ، کیا کبھی کس کے گلے لگنے کی تمنا ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱۳۷). ۲. **صلح صفائی کرلینا ، میل ملاپ کرنا یا ہونا.**

> ہے روز عید رنجش خاطر کو دو سلام
> آؤ گلے لگو مرے کیسی نہیں نہیں

(۱۸۶۸ ، آزردہ ، (صدرالدین) (فرہنگ آصفیہ)).

---لینا محاورہ.
مول لینا ، قبول کرنا ، ذمہ دار بننا ، اپنے سر لینا. یہ بلا ہم گلے نہیں لیتے (۱۹۷۸ ، ـــــ ، ۱۰۵).

ـــــمڑھنا محاورہ.
رک : سر منڈھنا. عرض اصلی گلی گزری ہوئی اور تکلیف و ایذا اُلٹی گلے مڑھی گئی ، مقصود تھی بردہ پوشی ۔ (١٨٧٧ء ، توبۃ النصوح ، ٣١٧). ایسا باہی طبیب ہمارے گلے مڑھ دیا. (١٩٣٣ء ، تاریخ الحکماء (ترجمہ) ، ٣٠٢).

ـــــملانا محاورہ.
بغل گیر کروانا ، صلح صفائی کرانا. بیوی نے نام سنا تو آواز پہچانی ، باہر آئی اور باپ بیٹے دونوں کو گلے ملایا. (١٩١٧ء ، حیات مالک ، ٢٢).

ـــــمل کے رونا محاورہ.
رک : گلے لگ کر رونا ، بغل گیر ہو کر رونا. جب وے آئیں بہنوں نے پہچانا اور گلے مل کر روئیں. (١٨٠٢ء ، باغ و بہار ، ٩٥).

ـــــملنا محاورہ.
١. گلے ملانا کا لازم ، بغل گیر ہونا ، ہم آغوش ہونا ، چھاتی سے لگنا ، لپٹنا.

صدا تج وصل من مانگے ، گلے ملنے لوں تن مانگے
زباں ہور میج دھن مانگے ، ادھر کی تج شکر ہر دم

(١٦٧٩ء ، شاہ سلطان ثانی ، ٢٠٠).

جان جاتی ہے نہ تم ہم سیتی بیدل جاؤ
گرچہ جانا ہے ضروری تو گلے مل جاؤ

(١٧٣١ء ، شاکر ناجی ، د ، ٣١٥).

عید آنکھ تک رہے کا گلا
ہو چکی عید تو گلے نہ ملا

(١٨١٠ء ، میر ، ک ، ٨٠٠).

یہ سن کے آپ آئے مسافر کے متصل
پھیلا کے دونوں ہاتھ کہا آ گئے تو مل

(١٨٧٤ء ، انیس ، مراثی ، ٢ : ٢٩٣). صاحب سلامت ہوئی گلے ملیں. (١٩٣٠ء ، بیگموں کا دربار ، ٧). میں پہلے مولانا سے گلے ملا بعدازاں جُھک کر دونوں بچوں کو گلے لگایا. (١٩٩٠ء ، قومی زبان ، کراچی ، ١٠ اکتوبر ، ٥٥). ٢. ملاپ کرنا ، سلوک کرنا ، صفائی کرنا.

نہ لڑتا تو ملتا گلے کب ہمارے
ستم میں بھی اس کے کرم دیکھتے ہیں

(١٨٠٩ء ، جرأت ، ک ، ١ : ٣٧٣). ٣. باہم متصل ہونا ، قریب آنا. دس بجے دن کا وقت تھا ، ساون بھادوں گلے مل رہے تھے ، آسمان کی بلندیوں سے کالے خیمے اندر خیمے لٹکے نظر آ رہے تھے. (١٩٨٧ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ١٧).

ـــــملوانا محاورہ.
گلے ملنا (رک) کا تعدیہ ، صلح صفائی کروانا ، دو حریفوں میں سمجھوتا کرانا.

دونوں میں جھگڑا پڑا ہے ان کو ملوا دے گلے
آج اے قاتل نشانِ تیغ و گردن توڑ کر

(١٨٦٧ء ، رشک (نور اللغات)).

ـــــملَوْل (ـــــ کس م ، فت ل ، شد و بفت) امذ.
صلح صفائی ، میل ملاپ. خدا وہ دن بھی کرے کہ گلے ملول ہو جائے. (١٩٣٥ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٣ : ٩).
[گلے + مل (ملنا (رک) سے) + ول ، لاحقۂ حاصل مصدر]

ـــــمنڈھنا محاورہ.
گلے مڑھنا ، زبردستی کوئی چیز حوالہ کرنا ، سر ڈالنا ، گلے ڈالنا ، سر کرنا. بیویاں بھی اُسے اپنی شامت اعمال سمجھتی ہیں کہ ایک ایک عدد شوہر ان کے گلے منڈھ دیا گیا ہے. (١٩٥٩ء ، شہرت کی خاطر ، ١٠٥).

ـــــمیں اُتارْنا ف م ؛ محاورہ.
کوئی چیز حلق سے نیچے اُتارنا ، پینا ، کھانا ، آواز کو کسی راگ ، دُھن یا لے کے لیے درست کرنا ، رواں کرنا ، دُھن یا لے وغیرہ کو آواز میں ڈھالنا. ان کی لے اور دُھنیں اپنے گلے میں اتاریں. (١٩٢٦ء ، شرر ، مضامین ، ٣٧).

ـــــمیں اُتْرنا محاورہ.
گلے میں اتارنا (رک) کا لازم.

کیا بادہ کشو محفلِ مے ہو گئی برہم
قطرے ابھی اُترے نہیں دو چار گلے میں

(١٨٣١ء ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٨٥).

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
گلے میں جو اُتریں وہ تانیں اڑاؤ

(١٩٢١ء ، اکبر ، ک ، ١ : ٣٣٩).

ـــــمیں اَٹَکنا ف م ؛ محاورہ.
١. کسی ناپسندیدہ یا بدمزہ چیز یا کسی بڑی جسامت کی چیز کا حلق سے نیچے نہ اترنا ، گلے میں پھنسنا ، دشوار محسوس ہونا ، مصیبت بن جانا.

لاغر ہیں ہم ایسے کہ نکل جائے جو سوئی
اٹکے نہ ہمارا بدن زار گلے میں

(١٨٣١ء ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٨٥). ٢. رنج یا دکھ یا ضعف وغیرہ کے باعث یا حسن سے بحث کی جائے اس کی خبر ہو جو کی ہے اس کی تکلیف کو سن کر ہونا نہ کھانے پینے کو دل نہ چاہنا.

وہ دن گئے کہ حرماتے تھے پولیٹی لا جرم
گلے میں آج جو پلاؤ کی پوٹ اٹکتی ہے

(١٨٣٦ء ، ریاض البحر ، ١٥٠).

ـــــمیں آ پڑنا محاورہ.
گلے پڑنا ، خواہمخواہ کسی چیز کی ذمہ داری ہو جانا. یہ احساس صرف شوہروں کا حصہ نہیں کہ ایک ایک عدد بیوی ان کے گلے میں آ پڑی ہے ، بلکہ بیویاں بھی اسے اپنی شامت اعمال سمجھتی ہیں. (١٩٥٩ء ، شہرت کی خاطر ، ١٠٥).

ـــــمیں باندْھنا محاورہ.
خوشی سے یا ناخوشی سے اپنے سر لینا ، جبراً سونپنا ، خواہمخواہ ذمہ دار ٹھہرانا.

ذوق مرتب کیونکہ ہو دیوان شکوۂ فرصت کس سے کریں
باندھے گلے میں ہم نے اپنے آپ ظفر کے جھگڑے ہیں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۸).

---میں بانہیں (باہیں) ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
گلے لگانا ، گلے ملنا ، بغل گیر ہونا ، معانقہ کرنا

گلے میں اپنے باہیں ہنستے ہنستے ڈال سکتے ہو
کرم ڈھونڈھے تمہارا تو بہانہ ہی بہانہ ہے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۷). کبھی بصد کرشمہ و ناز اٹھلا کر اٹھتا ہے مسکرا کر باہیں گلے میں افراسیاب کے ڈال دیتا ہے. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۸). یہ لوگ پل میں گلے میں بانہیں ڈال لیتے ہیں اور دوسرے لمحے چھرا نکال لیتے ہیں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۱۰).

---میں پانی ٹپکانا محاورہ.
دم نکلتے وقت حلق میں پانی چوانا ، حلق میں پانی ٹپکانا (ماخوذ : نوراللغات).

---میں پڑا رہنا محاورہ.
گلے کا طوق بنا رہنا ، ساتھ ساتھ رہنا. وہ ایک لاابالی انسان تھے رومان کی گلیوں میں گھومتے پھرتے اور سیاست بھی گلے میں پڑی رہی. (۱۹۵۷ ، نکتۂ راز ، ۱۶۸).

---میں پڑنا محاورہ.
ذمہ داری کا بوجھ ہونا. جب تک یہ ... گلے میں پڑا ہے اور قفس وجود میں طوق بندگی اس کا کلوگیر ہے چشم ظاہر بیں مشت خاک کے سوا کچھ نہیں دیکھتی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۳).

---میں پھانسی ہونا محاورہ.
پھانسی کا پھندا پڑ جانا ، پھانسی کا سبب ہونا.

بے شک تمہارا میں تنہا بھی ناسخ
پھانسی ہو وہی زلف گرہ گیر گلے میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۰).

---میں پھندا پڑنا ف مر ؛ محاورہ.
کھاتے پیتے میں لقمہ حلق میں پھنس جانا یا اچھو لگنا ، کسی چیز کا حلق میں اٹک جانا ، دقت اور دشواری محسوس ہونا.

دم الٹتا ہے گلوگیر ہے پینا ہوتا جو آب
پھندے پڑتے ہیں گلے میں مرے اچھو ہو کر

(۱۸۷۰ ، سحر بے مثال ، ۱۳۱).

---میں جان اٹکنا محاورہ.
نزع کا عالم ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

چھری ہے شہرت گردن گلے میں جان اٹکی ہے
بڑا ہے تنگ جینے دن سے کیسی فوس گریبان کا

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۲۲۵).

---میں (پر) چھری چلانا محاورہ (قدیم).
رک : گلے پر چھری چلانا. اگر ماں باپ میرے مجکو ... زبردستی سے ایران میں بھیجنے میں جیتا نہیں جاؤنگا اپنے گلے میں آپ میں چھوری چلاونگا. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز (ق) ، ۳۸).

---میں ڈھول ڈالنا محاورہ.
مصیبت مول لینا ، اپنے لیے خود مشکل پیدا کرنا. میاں اب گلے میں ڈھول ڈالا ہے تو بجانا ہی پڑے گا. (۱۹۳۲ ، کرتیں ، ۱۵۷).

---میں زنجیر پڑنا محاورہ.
پاؤں میں بیڑی پڑنا ، مقید ہونا ، جورو پلے بندھنا ، بیاہ ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---میں طوق پڑنا محاورہ.
غلام بنایا جانا ، اسیر کیا جانا ، دیوانے کا زنجیروں سے جکڑا جانا ، زندانی بنایا جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---میں طوق ڈالنا محاورہ.
رک : گلے میں طوق پڑنا. وہی غلامی یعنی ملازمت کا طوق گلے میں ڈالنا پڑتا ہے. (۱۹۰۸ ، مقالات حالی ، ۲ : ۸۹).

---میں کانٹے پڑنا محاورہ.
(پیاس کی شدت ، زیادہ چیخنے یا کسی اور وجہ سے) زبان اور حلق کا خشک ہو جانا ، حلق کا خشک ہو جانا. پیاس نے غلبہ کیا گلے میں کانٹے پڑے خشکی سے زبان اینٹھ گئی ، آواز بیٹھ گئی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۰۹).

---میں گرہ ہونا محاورہ.
آواز کا گلے سے نہ نکلنا ، ٹھیک طرح سے آواز نہ نکلنا ، آواز نکالنے (نکلنے) میں رکاوٹ ہونا (نوراللغات).

---میں گھنگھرو بولنا محاورہ.
نزع کے وقت گلے سے خرخراہٹ کی آواز نکلنا ، نزع کا وقت ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---میں ہاتھ پڑنا محاورہ.
گلے میں ہاتھ ڈالنا کا لازم

گلے میں ہار کے پڑنے کا ہاتھ ہے مشتاق
کسی غزال کی گردن کا یہ کمند نہیں

(۱۸۳۶ ، آتش (نوراللغات)).

---میں ہاتھ ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. گلے میں بانہیں ڈالنا ، گلے لگانا.

آتے ہی ڈال دیے ہاتھ گلے میں میرے
خوب سا روئے مرے ساتھ گلے مل مل کر

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۶). ۲. (گردن میں ہاتھ ڈال کر) کسی چیز کا سختی سے تقاضا کرنا ، جھنجھوڑنا ، کسی چیز کی تاکید کرنا.

سودا ہے مجھے شیشے پہ اے بادہ فروشو
کیوں ہاتھ نہ ڈالوں سر بازار گلے میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۸۵).

ـــ میں ہڈی اٹکنا محاورہ۔
مصیبت کا سامنا ہونا ، پریشانی میں مبتلا ہونا۔ یہ چوک اب بھی اس کے گلے میں ہڈی کی طرح اٹکی ہوئی تھی ۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۶)۔

ـــ میں ہڈی نہ ہونا محاورہ۔
(موسیقی) آواز کے اُتار چڑھاؤ پر پوری طرح قادر ہونا۔

گلے میں گوکلا گائن کے ہڈی ہے نہیں گویا
ہزاروں میں نہیں یہ حلق یہ تالو نکلتے ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۵)۔

ـــ نہ اُترنا محاورہ۔
قابل یقین نہ ہونا ، سمجھ میں نہ آنا ، دل کا قبول نہ کرنا۔ یعنی وسائل مجموعے کی بات تو میرے گلے نہیں اترتی ، تم ... چھپواؤ تو مجموعہ مخلوط ہونا چاہیے۔ (۱۹۵۲ ، زیر لب ، ۲۵۳)۔

ـــ ہونا محاورہ۔
گلے میں پہنا دیا جانا ، حوالے کیا جانا۔

اے مرتبہ اوس بندوں کا ملے
ولایتو کامل ہے جن کے گلے

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت (ق) ، ۲)۔

ہوئے گل ہار اپس ناز و نیاز
حسن دل کے گلے ہوا ہیکل

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۷)۔

گَلِیا (فت گ ، کس مع خف نیز سک ل) امذ۔
بیل جو چلتے ہوئے یا کام کرتے ہوئے بیٹھ جائے ، سُست بیل ، (مجازاً) کاہل اور سُست آدمی ، حیلہ جُو ، کام چور۔ چنانچہ گلیا ہوکر پلنگ پر نہ پڑا تکیہ لگا کر بیٹھا رہا کرتا تھا ، تا وقت وفات یہی حالت رہی۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۹)۔
[س : गाह+इक]۔

ـــ بیل ہے فقرہ۔
بے ہمت ، کاہل وجود ہے (جامع اللغات)۔

گَلْیا (فت گ ، سک ل) امذ۔
رنگریز جو ریشمی کپڑے وغیرہ رنگتا ہے (نوراللغات)۔ [مقامی]۔

گَلْیارا (فت گ ، سک مع نیز سک ل) امذ ، ← گلیارہ۔
گلی کی نسبت چھوٹا اور تنگ راستہ ، وہ تنگ راستہ جو دو دیواروں یا دو مکانوں کے درمیان آنے جانے کے لیے چھوڑ دیا جائے آگے اس گلیارے کے ایک گھر ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۹۳)۔ ایک محراب دار پھاٹک سے بارہ سو چالیس گز تک ایک خوبصورت گلیارہ چلا گیا ہے۔ (۱۹۲۶ ، نیکی کا پھل ، ۲۲)۔ روم کے گلیاروں میں جہاں ہم نلکوں سے پھل دھو دھو کر کھاتے تھے (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۶۰)۔ [گلی + ارا ، لاحقۂ اسمیت]۔

گَلْیاری (فت گ ، سک ل) امث۔
رک : گلیارا۔ گلیاری میں جھاڑو دے کر چھڑکاؤ کیا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳)۔ پیچھے کی طرف طویل گلیاری کے پیش میں کچھ کمرے ہیں۔ (۱۸۸۹ ، حسن ، ستمبر ، ۲ : ۹۳)۔ [گلیارا (رک) کی تانیث]۔

گَلِیاں (فت گ ، کس ل) امث۔
گلی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل۔

ـــ جھانکنا محاورہ۔
آوارہ پھرنا ، حیران و سرگرداں ہونا (جامع اللغات)۔

ـــ جھنکانا محاورہ۔
آوارہ پھرانا ، حیران و سرگرداں کرنا (جامع اللغات)۔

ـــ چھاننا محاورہ۔
تلاش و جستجو میں مارا مارا پھرنا ، گلی گلی پھرنا۔

ہم نے چھانی ہیں بہت دیر و حرم کی گلیاں
کہیں پایا نہ ٹھکانہ تیرے دیوانے کا

(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۳۰)۔

گَلِیانا (۱) (فت گ ، کس مع ل) ف م۔
گالیاں دینا (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [گلی (گالی (رک) کی تخفیف) + انا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

گَلِیانا (۲) (فت گ ، کس مع ل) ف م۔
کسی نہ کسی طرح جانور کے پیٹ میں غذا یا دوا پہنچانا۔

سنگ کر چار پیسے بھر کڑا کو
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲)۔ ورق الخیال ... پیس کر گلیا کر کھلانا۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۶۰)۔ [گلے + انا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

گَلِیانی (فت گ ، کس مع ل) امث۔
بدی ، بُرائی۔ میرے چال چلن کی نسبت کچھ بدگمانی ہو گئی جس کی وجہ سے آپ کے دل میں اس داسی کی طرف سے گلیانی ہو گئی۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳۸۳)۔ [گلی (گالی (رک) کی تخفیف) انی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گَلْیاؤ (فت گ ، سک ل) امذ۔
گالی گلوچ

غل شور ، دھینگا مُشتیاں ، لٹھ پونگا ، مار دھاڑ
گلیاؤ ، لام کاف ، دھنا جوکڑی ، لتاڑ

(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۲۹)۔ [گلیانا (۱) سے حاصل مصدر]۔

گَلْیَر (فت گ ، کس مع نیز سک ل ، فت ی) امذ۔
بوسیدہ ، سُست ، پھوہڑ ، غلیظ ، (مجازاً) گالی گلوچ کرنے والا جو بات بات میں گالی دے۔ ضلع جگت کے ماہروں ، یعنی ناروں اور گلیروں کے روز مرہ۔ (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۰)۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض کاہل گلیر ، گالی کو تکیۂ کلام بلکہ کلام کے طور پر استعمال کرتے ہیں (۱۹۸۶ ، زر گزشت ، ۲۰)۔ [گل (گالی (رک) کی تخفیف) + یر ، لاحقۂ صفت]۔

گلیز (کسر مع گ ، ی مج) امث.
پالش ، روغن کی تہہ ، قلعی کی تہہ ، چکناہٹ. اس طرح ان پر گلیز چڑھ جاتی ہے۔ (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۳۶۷). گلیز (Glaze) انگریزی میں صیقل یا پالش کرنے یا کسی چمکدار چیز کو قلعی چڑھانے کے مفہوم میں مستعمل ہے لیکن اردو میں یہ لفظ تنہا استعمال میں نہیں آتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۰). [انگ : Glaze].

گلیسَر (کسر گ ، ی مج ، فت س) امذ.
رک : **گلیشیر.** گلیسر کی تہہ میں پتھروں کے کھرچنے کے نشان بھی اپنی وضع علیحدہ ہی رکھتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیہ طبعی ، ۹۰). [گلیشیر (رک) کا ایک املا].

گلیسرول (کسر مع گ ، ی مج ، کسر س ، و مج) امذ.
رک : **گلیسرین.** یہ مرکب ایک دوسرے راستے سے گلیسرول بناتا ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۶۰). اس سلسلے کا سبب سے اہم ممبر گلیسرول (گلیسرین) ہے۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۳۵۲). [انگ : Glycerol].

گلیسرین (کسر گ ، ی مج ، کسر س ، ی مج) امث ؛ نیز گلسرین.
بے رنگ ، بے بو ، میٹھے ذائقے والا الکحلی قسم کا ایک مرکب جو چربی و تیل کی صابن سازی سے اخذ کیا جاتا ہے سیلولین اور لاکھ بنانے ، بطور محلل استعمال ہوتا ہے. اس میں سفائی پر نگاہ رکھنا اور تھوڑا گلیسرین لگانا. (۱۸۶۰ ، نسخہ عمل طب ، ۲۵۹). تارکول گلیسرین اور دوسری چیزیں مقطر کی جا سکتی ہیں۔ (۱۹۱۵ ، رموز فطرت ، ۳۷). گلیسرین دو تا چار ڈرام نیم گرم پانی کی مساوی مقدار کے ہمراہ جو ایک مناسب پچکاری کے ذریعہ مشرب کی جائے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۹۱). شیلے (Scheele) نامی سائنسدان نے متعدد تجربات کے ذریعے بہت سے نامیاتی مرکبات خالص حالت میں جاندار اجسام سے حاصل کئے جن میں ... میلک ایسڈ ، لیکٹک ایسڈ اور گلیسرین وغیرہ شامل ہیں۔ (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ۹). [انگ : Glycerine].

گلیسیَر (کسر گ ، ی مج ، کسر س ، فت ی) امذ.
رک : **گلیشیر.** رفتہ رفتہ یہ برف کے ذخیرے مختلف ڈھلانوں سے اتر کر جمع ہوتے ہوتے اتنے نیچے آ جاتے ہیں کہ برف اوپر سے دن کے وقت اور بھی زیادہ پگھلنے لگتی ہے اور یہ پانی ہی نیچے کی برف کو سخت کرتے کرتے یخ بنا دیتا ہے اور یہاں ایک یخ کا دریا بن جاتا ہے جس کو گلیسیر یا یخ کا دریا کہتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۸۹). [گلیشیر (رک) کا ایک املا].

گلیشَر (کسر گ ، ی مج ، فت ش) امذ.
رک : **گلیسیر.** وہ برف کے ایک بہت بڑے گلیشر کی طرح پگھلتی ، ٹوٹتی اور گرتی ہوئی دکھائی دی۔ (۱۹۳۹ ، اور انسان مر گیا ، ۹۱). تراب کی تشکیل اگر دریاؤں ، ہواؤں اور گلیشروں کے مواد جمع ہونے سے ہوئی ہے تو ایسی تراب میں نیم رخ زیادہ واضح نہیں ہوتا۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۵۶). [گلیشیر (رک) کا ایک املا].

گلیشَری (کسر گ ، ی مج ، فت ش) صف.
رک : **گلیشیائی.** جن علاقوں میں میدان گلیشری ملبہ سے بنے ہیں وہ علاقے معاشی مصروفیت کے بہتر مواقع فراہم کرتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۳۶). [گلیشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گلیشیائی (کسر گ ، ی مج ، کسر ش) صف.
برف کا بنا ہوا ، برفیلا ، بہت زیادہ مقدار میں برف یا گلیشیر کی موجودگی والا ، گلیشری. گلیشیائی علاقے کے میدان کی ایک اور قسم ہے جسے "آوٹ واش پلین" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۲۷). [گلیشیر (بحذف ر) + ائی ، لاحقۂ نسبت].

گلیشیَر (کسر گ ، ی مج ، کسر ش ، فت ی) امذ.
برف باری کے عمل سے برف کا بہم شدہ بہت بڑا انبار جو پہاڑوں سے آہستہ آہستہ نیچے سرک آئے ، یخ تودہ. برف کی ایک دیوار تھی جو گلیشیر سے شروع ہو کے میلوں لمبی وادی میں بڑھتی چلی گئی تھی۔ (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۸). گلیشیر برف کے بڑے بڑے تودے ہوتے ہیں جو زمین میں مرکزی کشش کے باعث خط یخ ... ذرا اوپر کے بالائی حصوں سے نشیبی علاقوں کی طرف سرکتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۵۱). [انگ : Glacier].

گُلیل (ضم گ ، ی مج) امذ.
رک : **غلیل.** ملکۂ معظمہ کی نئی سلطنت کی گلیل میں یہ غلّہ لگا کہ کینڈا میں اوّل فتنہ برپا ہوا۔ (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۱۱۱). [غلیل (رک) کا غلط تلفظ].

گُلیلا / گُلیلَہ (ضم گ ، ی مج / فت ل) امذ.
غلّہ جو غلیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے.

چمن میں پھینکا اس گل نے جو استنجے کے ڈیلے کو
گلیلا بن کے توڑا سنگ دانہ اس نے بلبل کا
(۱۸۳۲ ، چرکین ، ۱۰).

ذرا سی بٹیا ، گلیلہ سا پیٹ
آوے کا رہوا بھاڑے کا پیٹ
(۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النسا ، ۱۳۹). [گلیل (رک) + ا / ہ ، لاحقۂ صفت].

گِلیم (کسر نیز فت گ ، ی مج) امث.
۱. **اون کا بنا ہوا کپڑا جسے اوڑھا جائے ، کملی ، کمبل.**

جانم یہ طلب گلیم مکاو   صف گستران بوریا بچھاو
(۱۵۵۲ ، مثل خالق باری (ق) ، ۸).

بھلی ہور بری تہے نکہ رکھ زبان
گلیم اپنی بنتا ہے ہر یک یہاں
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۴۷۵).

گلیم بخت سیہ سایہ وار رکھتے ہیں
یہی بساط میں ہم خاکسار رکھتے ہیں
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۸).

سجدے کرے اُسے جو شبیہ قدر دیکھ لے
ہے میری زات سایہ کسی کی گلیم کا
(۱۸۹۹ ، تجلیات عشق ، اکبر ، ۳۵).
وہی ہوائیں جو کل لے گئی تھیں میری گلیم
انہیں کی زد پہ ترا طرّہ و قبا بھی ہے
(۱۹۹۰ ، بس انداز موسم ، ۳۳). **۲. فرش پر بچھانے والا اون کا بنا ہوا کپڑا ، ایک قسم کا فرش یا قالین ، معمولی قسم کا اونی قالین.** حضرت کون گلیم پر لٹا ایک طرف سے امام حسنؑ اور ایک طرف سے حضرت امام حسینؑ نے کاندھوں پر اوٹھا لے چلے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۸).
مولا کا ہوں غلام تکلّف سے کام کیا
قائم ہے ہے سوا مجھے بستر گلیم کا
(۱۷۸۲ ، دیوان عیش (ق) ، ۱).
گر فرش گلیم آپ کے گھر میں نہیں مشفق
تو آنکھیں ہی پاؤں کے لیے اوس کے بچھا دو
(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷۰). گلیم : جہاں پناہ نے طرح طرح کے قالین ایجاد فرمائے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ)، ۱ : ۹۳). [ف].

ـــ باف امذ.
گلیم باف کا کام : گلیم باف کی اُجرت. تاتاری عورتیں کارچوب پر گل دوزی یا کارگہ پر گلیم بافی یا دیوار پوشوں پر گل بوٹے کاڑھنے میں اپنا وقت صرف نہ کرتی تھیں. (۱۹۳۰ ، تیمور (ترجمہ)، ۳۳). [گلیم + ف : باف ، بافتن = بُننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف.
۱. کمبل پوش فقیر ، درویش.
خوگر جو رنج کے ہیں وہ راحت طلب نہیں
جسم گلیم پوش کو دیتی ہے شال رنج
(۱۸۴۷ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۱۸). میں نے حبیب بن یحییٰ ترمذی کو گلیم پوش اور بوریا نشین پایا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۹). **۲. (کنایۃً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سیاہ کمبل استعمال فرماتے تھے اس لیے کالی کملی والے اور گلیم پوش وغیرہ القاب سے حضور کی ذات مقدس مراد لیتے ہیں).** عین اس وقت جب اُس پر کسریٰ و قیصر کا دھوکا ہوتا تھا ، وہ گلیم پوش ، مکّے کا یتیم اور آسمان کا معصوم فرشتہ نظر آتا تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۵۵). اور جب دنیا کا یہ سب سے بڑا گلیم پوش تاج دار جو ایک ہی وقت میں فقیر بھی تھا اور بادشاہ بھی ... اپنے جاں نثاروں کو یہ پیغام دیتا گیا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں ، بحیثیت صحافی ، ۱۷۳). [گلیم + ف : پوش ، پوشیدن = پہننا].

ـــ گوش (ـــ و مج) صف.
جس کے کان بہت بڑے بڑے ہوں (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گلیم + گوش (رک)].

گلیمَر (کس مج ک ، ی مج ، فت م) صف.
دلفریبی ، دل کشی ، سحرکاری. اس کے والد متوسط طبقے کے ایک شریف آدمی تھے ، ماں بھی متوسط طبقے کی شریف خاتون تھیں ، ان کے یہاں کوئی گلیمر نہ تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۹). اس نے اپنے آپ کو ہمیشہ فیشن میگزین کے چکنے کور پر لگے دیکھا اور گلیمر کی الگنی تھامے ، اٹھلاتی ہوئی دوڑ لگا کر جوانی کی اونچی کھلی چھت پر جا پہنچی. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۲). [انگ : Glamour].

گِلِین (کس ک ، ی مج) صف.
گِل سے منسوب ، مٹی کا ، گلی. سنگین و گلین دیگچیوں میں بادشاہ کا خاصہ پکتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۹۴۳). شہر میں دو فصیلیں (حصار) تھیں ، ایک پتّھر کی (یعنی حصار سنگین) اور اس کے باہر دوسری مٹی کی (یعنی حصار گلین). (۱۹۶۹ ، تاریخ فروز شاہی ، سید معین الحق ، ۴۸۲). [گِل (رک) + ین ، لاحقۂ صفت].

گُلِینڈا (ضم ک ، ی لین ، مغ) امذ.
پھول کے اندر پھل کی بیٹھک یا بیج دانی (ا پ و ، ۹ : ۱۴۳). [گل + انڈا (رک) کا محرف].

گِلیوں (فت گ ، سک ل ، و مج) امث.
گلی کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ کی خاک چھاننا محاورہ.
مارے مارے پھرنا ، تلاش میں جگہ جگہ گھومنا. بہت سے لکھنوی تجربات بہیں کی گلیوں کی خاک چھاننے سے حاصل ہوتے ہیں. (۱۹۲۳ ، ہدا کرات نیاز فتح پوری ، ۱۲۲).

گَلّھڑ (فت گ ، شد لھ بفت) امذ.
ایک قسم کی بیماری جس میں غدۂ ورقیہ کا پھیلاؤ ہو گردن کے سامنے یا ایک طرف اُبھار سا بنا دیتا ہے ، گھینگا ، خوتر نیز بھیڑ کا مہلک کرمی مرض جو ہلکے سرخ رنگ کے کرم سے ہوتا ہے ، شروع میں یہ کرم بھیڑ کی آنتوں میں خارش جلن پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے آنتوں سے خون رسنے لگتا ہے اور خون آلود اسہال شروع ہو جاتے ہیں ، فضلے کا رنگ خون کی آمیزش سے سیاہی مائل ہوتا ہے ، نچلے جبڑے کے نیچے رطوبت جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس بیماری کو گلھڑ کہتے ہیں. گلھڑ کا مرض اس بات کی علامت ہے کہ آئیوڈین کی کمی ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذائیات حیوانات ، ۱۱۱). نچلے جبڑے کے نیچے رطوبت جمع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس بیماری کو گلھڑ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۹۰). [مقامی].

گَلْہیا (فت گ ، سک لھ) امذ.
کشتی کے ملازمین یا ملاحوں کا جمعدار ، سرہنگ (ا پ و ، ۵ : ۱۰۲). [مقامی].

گَلْہارا (فت گ ، سک لھ) امذ.
رک : گلیارا ، کوچہ جو عام گزرگاہ ہو. سلطان جی کی باؤلی پر سے جو گلہارا بائیں ہاتھ سے اندر جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۷). [گلیارا (رک) کا ایک املا].

گَم (فت گ) امذ.
۱. پانی میں حل پذیر چپکنے والا ایک مادہ جو بعض درختوں سے خارج ہوتا ہے اور مصنوعی طور پر بھی تیار کیا جاتا ہے ، **گوند ، سریش**. گم ادنیٰ درجے کے چوڑے کے کپڑے میں ملایا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱۰ : ۳۳۶). ۲. **شکر لپٹی ہوئی مٹھائی جو اندر سے ربڑ کی طرح ہوتی ہے ، چیونگ گم**. چاکلیٹ ، کینڈی ، چوسنے کا گم ... مٹھائی سے اسے سخت نفرت تھی. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۲۹۳). [انگ : Gum].

گُم (ضم گ) صف.
۱. **کھویا ہوا**.

جو کوئی عاشق اس پیو کے اسے جیو میں جانے
اسے دیکھت گم ہیے جیسے ہیں دیوانے

(۱۴۲۲ ، بندہ نواز گیسو دراز (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۳)).

سو فرمان سن گم رہیا رام راج
ملیا سخت بیری ہے ترک آج

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۹۷).

دل غم دیدۂ بیدار کئی دن سے ہے گم
کہہ تو ہے زلف میں یا تیرے زنخداں میں چھپا

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۶).

خلق کے اعمال نامے چھین لوں گا روزِ حشر
گم ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۷۰). گم ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھنی گناہ ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو دوسرے کو یہ کہنا مسنون ہے کہ خدا کرے وہ تجھے نہ ملے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۲۳).

کیسے سیلاب صفت لوگ ہوئے پیاس میں گم
کیا سمندر تھے کہ صحرا نظر آئے اب کے

(۱۹۷۵ ، دریا آخر دریا ہے ، ۶۳). ۲. **رائیگاں ، ضائع ، بے کار ، کھویا گیا ؛ بے حقیقت**. اتفاقِ زمانہ سے وہ رنگین فسانہ یادگار زمانہ گم ہوگیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳). ۳. **ضم ، مدغم**.

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۴۳). یہاں افراد کی شخصی حیثیت گم ہوکر رہ جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵۹). ۴. **نظروں سے اوجھل ، غائب ، غیر حاضر ، پوشیدہ**. اسی وقت آپ وہاں تشریف لائے اور بہت محنت سے جہاز کو نکالا اور پھر گم ہو گئے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۹۸۹). کٹیلے درخت اور جھاڑیوں کا سلسلہ دور تک جا کر گہرائی میں گم ہو گیا تھا. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۱۵). غالب جیسی شخصیتیں اس میں گم ہو جاتی ہیں. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۷۰). ۵. **سرگرداں ، حیراں ، ششدر**.

مجنوں نے کیا آپ کو گم مارے خوشی کے
جب ناقۂ لیلیٰ کو بیاباں میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۶۰). پٹھانی سپاہیوں کو دیکھ کر انگریز گم ہوئے ، وہ پٹنے پر تیار تھے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اُردو ، ۱۰۰). وہ ایکدم ایسے انکشاف پر بالکل گم سا ہو گیا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳۸). ۶. **محو ، غرق ، بیخود ، مبہوت**.

عجب پری ہے سو اس پر جو حور عاشق ہوے
مسیح دیکھ کے گم ہوے سور عاشق ہوے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۳).

کیا تلاش میں جس کے میں آپ ہی کو گم
بھلا پھر اوس کی مجھے کیونکہ جستجو نہ رہی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۷۳).

کس قدر طول خموشی نے کیا گم مجکو
یاد کچھ بھی نہ رہے طرزِ تکلّم مجکو

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۶۶). کانوں کے ہجوم میں اس طرح گم ہوگیا کہ خط بھیجنے کا خیال نہ رہا. (۱۹۳۵ ، کاروانِ خیال ، ۱۳۱).

ہم تعلق کی دلآویزی میں گم
کوچۂ اجداد سے نکلے تو ہر سُو تیرگی آغوش کھولے
منتظر تھی

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۹۰). [ف].

--- پَناہ (--- فت پ) امذ (قدیم).
کھویا جانا ، بیخودی کی کیفیت ، محویت. توں اس وقت بیخود ہوے کا تو گم پناہ حاصل ہوے گا. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۹۷). [گم + پناہ = پنا ، لاحقۂ کیفیت].

--- راہ صف ؛ ← گمراہ ، گمرہ.
۱. **بھٹکا ہوا ، راستے سے ہٹا یا بھولا ہوا ، بہکا ہوا**. کچھ جو کچھ نادانوں ، ناواقفوں ، گم راہوں نے اپنی اپنی فہم کے موافق سمجھا ہے اور عرف میں مشہور ہو گیا ہے اوس میں انھوں نے اپنا ہی رنگ رنگا ہے. (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲).

بُرا ہو ہائے سرکشی کا کہ تھک جانا نہیں آتا
کبھی گمراہ ہو کر راہ پر آنا نہیں آتا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۲۲). ۲. **دین سے پھرا ہوا ، بے راہ ، سرکش ، منحرف ، برگشتہ ، مغرور ، متکبر** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گم + راہ (ر ک)].

--- راہی امث ؛ ← گمراہی.
کج روی ، بے راہ روی ، بھٹکنا. جسے پیر نہیں اسے گمراہی ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۴۴).

اوس دین کے کلام سُن سُن کے
غیر کوں ہو گئی ہے گمراہی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۹). پس اب جس بات میں جو کچھ کہ صحابہ لوگ اجماع اور اتفاق کریں عین حق اور ہدایت ہے نہ ظلم اور گمراہی ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۳۹). ہم منزل مقصود کی طرف جا پہنچے ہیں یا بھٹک کر گمراہی کے جنگل میں پھنس گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱). تمام مخلوق اور فضل و کرم کا سرچشمہ اہر (اوزیرس) تھا جب کہ ست تمام تر تباہی اور گمراہی کا منبع تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۳ : ۱۰۳). [گم راہ + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- زُباں (ـــــ فت نیز ضم ز) صف (قدیم).
گونگا ، گم سُم ، خاموش.

دیں آگ ہو تجھ انگے گُم زباں
ہوا ہر اڑے جیو ہو تس کا دھواں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳). [گم + زباں (رک)].

--- سُم (ـــــ ضم س) صف.
۱. خاموش ، بے حس و حرکت ، چُپ چاپ. ناچار مجلس میں آئے تھے لیکن گم سُم بیٹھے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۴۲۳). ڈاکٹر صاحب بڑے بامذاق آدمی تھے مگر اب گم سُم تھے. (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۶). وہ اسی طرح گم سُم بیٹھی تھی جیسے اس نے میری بات نہ سنی ہو. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۸۱). ۲. ششدر ، حیران ، ہکا بکا ، حیرت زدہ. میری یہ باتیں سن کر وہ گم سُم ہو گیا. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۳). [گم + سم (س : شونیہ शून्य) =].

--- سُم کے لڈو کھانا محاورہ.
گُپ چُپ کے لڈو کھانا ، بےحواسی کے عالم میں ہونا ، کسی بات کا جواب نہ دینا ، خاموش رہنا ، بالکل چُپ رہنا. تم تو معلوم ہوتا ہے کہ گم سم کے لڈو کھائے ہوئے ہو. آخر چپ کیوں ہو. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۱۳).

--- شُدگی (ـــــ ضم ش ، فت د) امث.
کھویا جانا ، غائب ہونے کی کیفیت ، گم ہونے کی حالت ، معدوم ہونا ، نظروں سے پوشیدہ ہو جانا.

میں ایسا ہوا گُم کہ عزیزاں عدم بھی
گم ہو کے مری گُم شدگی کو نہیں پاتے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۹۹). اکثر و بیشتر اس گم شدگی کے عالم میں جہاں کہیں ٹھنڈی چھاؤں ملتی ہے ، اسی کو منزل فرض کر کے وہیں ٹھہر جاتا ہے. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۷). ان کے شاعرانہ انہماک اور گم شدگی کی بالکل وہی صورت رہی جو پہلے تھی. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۱۲۶). [گم شدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- شُدہ (ـــــ ضم ش ، فت د) صف.
۱. **کھویا ہوا ، بھٹکا ہوا ، راستہ بھولا ہوا.**

کسو نے کھو کے بھی پایا ہے اس طرح پھر دل
یہ تیر گم شدہ میرے سراغ سے نکلا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۱).

ڈھونڈوں متاع دل کو کدھر اب کہاں ملے
وہ جنس گم شدہ ہے نہ جس کا نشاں ملے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۴۹۵). اب اس نے اپنی عظمت گم شدہ کی واپسی کی انتہائی کوشش کی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۳۱).

اب اور طول نہ دے اس حسیں کہانی کو
پکار جلد مری گم شدہ جوانی کو

(۱۹۸۰ ، سمندر ، ۵۹). ۲. **مفرور ، فراری ، بھاگا ہوا ، راہ فرار اختیار کرنے والا ، غائب.**

تو ہی مجھ گم شدہ سے چھُٹ کے نہ ہو گا نالاں
اے جرس قافلے کا قافلے رونا ہو گا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳). [گم + شدہ ، شدن - ہو جانا ، ہونا].

--- صُم (ـــــ ضم ص) صف ؛ =گم سم.
گونگا ، بہرا ، خاموش ، ساکت ، چپ چاپ ، ہکا بکا ، ششدر و حیران ، سکتے کی کیفیت.

چاٹ لی صاف گلشن کی دم
رہ گئیں وہ بیچاریاں گم صُم

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۲). ایک لڑکا سات برس کا سرخ آنکھیں بالکل گم سم مخموروں کی طرح عالم سکوت میں بیٹھا ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۷۷). ممتاز بالکل گم صم بنے ہوئے کھڑکی کے باہر سمندر کی موجوں کو دیکھتے ہیں. (۱۹۳۲ ، انور ، ۹۹). [گم + ع : صم (اسم - بہرا کی جمع)].

--- صُم رَہ جانا / رَہنا محاورہ.
رک : گم سم رہ جانا ، خاموش اور چپ رہ جانا ، حیران و ششدر رہ جانا. آپ کی کھلائی مولوی سبحان شاہ صاحب کے پاس لے گئی اور عرض کیا یہ گم صم رہتے ہیں آپ دم ڈال دیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۱۶). شبانہ تو گم صم ہی رہتی ، میں بچوں کو باغ میں ٹہلا کر لے آتا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۲).

--- کَردہ راہ (ـــــ فت ک ، سک ر ، فت د) صف.
راستہ بھولا ہوا ، بھٹکا ہوا ، راستہ بھول جانے والا.

راہ سے اس کی ہوئے تم کس لیے گم کردہ راہ
غافلو تم کو کسی نے کرچہ بھٹکایا نہیں

(۱۸۶۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۲۴).

اس میں یہ دل مسافر گم کردہ راہ ہے
آندھی میں پڑ کے صورت طائر تباہ ہے

(۱۸۶۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۵۰). کیا میں تمہارے درمیان ایسے وقت نہیں آیا جبکہ تم گم کردہ راہ تھے اور خدا نے تمہیں راہ ہدایت دکھائی. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۸). اس کی کوٹھی میں کسی گم کردہ راہ مسافر کو ، کسی انجان راہی کو بار کہاں. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۳۸).

معاشرے کے نفوس گم کردہ راہ
تجھ کو بھی اپنی قسمت کی بھیک سمجھیں

(۱۹۸۶ ، تماشا طلب آزاد ، ۱۸۳). [گم کردہ + راہ (رک)].

--- کَرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **چھپانا ، غائب کرنا.**

گم کر دیا ہے مجھ کو ضعیفی نے یاں تلک
ڈھونڈھے دم اخیر تو دقت سے پائے مرگ

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۳۸۰).

ترے جمال نے گم کر دیے ہیں کتنے چراغ
فروغ نجم و ثریا نہ تابش قمری

(۱۹۳۷ ، نبض دوراں ، ۲۶۷). ۲. **بھلانا ، فراموش کرنا ، کھونا**

چلو باغ کی سیر ہم تم کریں
یہ سب غم کا نام و نشاں گم کریں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۴۰).

مجنوں نے کیا آپ کو گم مارے خوشی کے
جب ناقۂ لیلیٰ کو بیاباں میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۶۰).

کہتے ہو نہ دیں گے ہم ، دم اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجیے ، ہم نے مدعا پایا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۴۴).

جب تک مجھے گم نہیں کرو گے مجھ
کہتا ہوں کہ اپنے کو نہیں پاؤ گے

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۰۳). یہ عمل خود کو دریافت کرنے کا نہیں بلکہ خود کو گم کرنے یا کھونے کا عمل ہے۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۳۴). ۳. چُرانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---گشتگاں (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف ؛ ج.
کھوئے ہوئے لوگ ، لاپتہ ، جن کا سراغ نہ لگ رہا ہو۔ بعد ... مرحلۂ بعید کے ہم گم گشتگان وادی مصیبت و آوارگان صحرائے آفت کو ایک دوسرے کے دیدار فرحت آثار سے خوش و مسرور کیا۔ (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۱۰). [گم گشتہ (رک) کی جمع].

---گشتگی (---فت گ ، سک ش ، فت ت) امث.
گم شدگی ، کھویا جانا ، نظروں سے اوجھل ، غائب ، معدوم ، جس کا کوئی کھوج نہ ملے

کھو آپ کو کر ڈھونڈتا ہے عشق کی منزل
گم گشتگی اس رہ میں تری راہ نموں ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۰۴). ان کے طرز بیان میں کہیں صرف سنسنی اور ہیجان ہے اور کہیں واقعی گم گشتگی اور سرشاری ہے۔ (۱۹۸۶ ، نیم رخ ، ۷۵). [گم گشتہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گشتہ (---فت گ ، سک ش ، فت ت) صف.
رک : گم شدہ.

صدق و ایمان ہور شوق جان گم ہو تمہانے گم کہیں
سلطان نبی گم گشتہ یوں عالم ہوا ہے کیا سبب

(۱۶۷۳ ، دیوان سلطان (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۲۵)).

وہ تو گم گشتہ کہیں پیدا نہیں
ہاں تسلی یہ دلِ شیدا نہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۳۵).

گم گشتہ دل کی تا یکجا جستجو کریں
ہاں اور دل ملے تو تری آرزو کریں

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۹۶).

جلوۂ یوسف گم گشتہ دکھا کر ان کو
تپش آمادہ تر از خون زلیخا کر دیں

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۰۱). اس بلنک آوٹ میں وہ آنکھوں کے گم گشتہ گھر کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۸۴). [گم + ف : گشتہ ، گشتن - پھرنا ، گھومنا ، گشت کرنا].

---گشتہ رَہ (---فت گ ، سک ش ، فت ت ، ر) صف.
رک : گم کردہ راہ.

خدا کو مان اپنی راہ لے کعبے کو جا مومن
صنم خانے میں کیا لیوے گا اے گم گشتہ رہ رو کر

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۲). [گم گشتہ + رہ (راہ (رک) کی تخفیف].

---سُمھان (---فت م) صف.
سوچ میں ڈوبا ہوا ، خاموش ، گم سُم سا ، خیالوں میں کھویا ہوا گم سمھان ٹھیکدار صاحب یہ سن کر جاگ سے پڑے۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۰۱). [گم + سمھان (غالباً سستان (رک) کا بگاڑ)].

---نام صف ؛ رک : گمنام
۱. **غیر مشہور ، غیر معروف.**

سورت ترنگ کی دیکھ کر ابجھر ہوئے گم نام سب
چنچل کی چیلاتی ترک چیلا گگن میں جا دڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۷).

نہیں گم نام کچھ میں بھی ترا مشہور عاشق ہوں
مجھے کر بے نشاں ظالم ترا نام و نشاں ہو گا

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۵۷).

ناسور رہتے ہیں دائم طعن مردم کے ہدف
کیوں لگا کہنے کوئی اچھا برا گم نام کو

(۱۹۰۰ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۳۳).

سیٹ جانے بھاڑ میں ، میں تو خوش ہوں اس بات پر
نام مجھ گم نام کا چھپنے لگا اخبار میں

(۱۹۸۰ ، ط ظ ، ۶۶). ۲. **بے نام و نشان ، جس پر کوئی نام اور پتا نہ ہو ، نامعلوم ، جس کا کوئی اتا پتا نہ ہو ، جس کا سراغ نہ لگ سکے۔** فرانس کے مشہور اخبار ... میں ایک گمنام مضمون شائع ہوا ہے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۸۵) ان کی جان لینے کی دھمکیوں کے گمنام خط ان کے پاس آنے لگے۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۰۷). [گم + نام (رک)].

---نامَہ (---فت م) امذ ؛ رک : گمنامہ.
دستاویز جو کسی سرکاری کاغذ وغیرہ گم ہو جانے کے بارے میں اقرار نامے کے طور پر لکھی جائے۔ یہ گمنامہ لکھ دیا کہ سند ہو۔ (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی عدالت ، ۹۷). [گم + نامہ (رک)].

---نامی امث ؛ رک : گمنامی.
گم نام ہونے کی حالت یا کیفیت. گمنامی کے کونے میں بیٹھا اور اپنے ہمراہیوں میں سے ہر ایک کو ایک گوشہ میں چھپایا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۰). انہیں اسباب سے وہ ایسی گمنامی میں پڑ گئے کہ کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان میں سے کون کب مرا اور اس نے کہاں جان دی۔ (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۹). [گم نام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمّا (ضم گ ، شد م) امذ.
(اینٹ سازی) **لاکھوری اینٹ سے بڑی ، بھٹی میں پکائی ہوئی سرخی مائل رنگ کی بڑی اینٹ یہ عموماً آٹھ تو دس انچ تک لمبی اس کی نصف چوڑی اور تین انچ تک موٹی ہوتی ہے اس کی چھوٹی قسم کلّا کہلاتی ہے** (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۸۲). شاہان اودھ کے مورث منصور علی خاں صفدر جنگ کے مقبرے کے آس پاس گمّا اینٹ بنانے اور پکانے کے کارخانے جاری ہوئے. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۵۹). گمّوں میں سے ... خود رو گھاس باہر کو جُھک آئی تھی. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۵۹). وہ دونوں بنجر پر کھڑے ہوئے ببول کے درخت کے نیچے گمّا ڈیوٹ کے چبوتروں پر بیٹھ گئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۱). ۲. **پکی ہوئی اینٹ یا پتھر کا بڑا ٹکڑا.** دل میں تو آئی کہ ایک گمّا کھینچ ماروں ، پر ابا کے ڈر سے کچکچا کر رہ گیا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۱). [مقامی].

گُماشتگی (ضم گ ، سک ش ، فت ت) امث.
۱. **گماشتے کا کام یا پیشہ ، گماشتہ گری.** اس کے فرائض گماشتگی ایک ہائی کمشنر کے سپرد کر دیے جائیں گے. (۱۹۳۳ ، تاریخ دستور ہند ، ۱۳۹). ۲. **تقرر ، تقرری کا پروانہ** (پلیٹس). [گماشتہ (مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُماشتہ (ضم گ ، سک ش ، فت ت) امذ.
جس کے سپرد کوئی کام کر دیا گیا ہو ، کارندہ ، ایجنٹ نیز نائب مختار جو گھوم پھر کے کام کرے ، جس کے ذمے باہر کی آمد و رفت والا کام ہو. اکثر شہروں میں کوٹھیاں اور گماشتے خرید و فروخت کے واسطے مقرر تھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹).

میں پوچھتا نہیں تاجر کہاں سے ہے آیا
گماشتہ ہے کہ رکھتا ہے گھر کا سرمایہ

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۳۱). مولویوں کے گماشتوں نے حکومتِ عراق سے انہیں پاسپورٹ دلوا دیے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۹). شراب کے لئے چودھری صاحب نے اپنے گماشتے لدھیانہ روانہ کئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۷). [ف].

ـــ گَری (ـــ فت گ) امث.
گماشتہ کا کام یا گماشتہ ہونے کی حالت ، تقاضا کرنے کا کام ، کارندگی ، نیابت جبکہ حساب بایّام گماشتہ گری طلب کیا جائے. (۱۹۱۰ ، میعادِ سماعت (ترجمہ) ، ۲۹). [گماشتہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمان (ضم گ) امذ.
۱. **شک شبہ ، احتمال ، وہم.** از شکمِ مادر وقت زادن ترا عقل نہ بود اماتج میں تو گمان نہیں کہ توں ہے یا نہیں. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۹).

گر جیو منگے تو تج کوں غواصی ہو دیوں گا
راضی ہوں میں یقین کچ اس میں گمان نہیں

(۱۶۲۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).

خوبی کا آئینے نیں یقیں کر دیا گمان
دل میں پنہاں ہے اوس کا زیادہ ہوا غرور

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۰۰).

ذروں کی روشنی پہ ستاروں کا تھا گماں
نہر فرات بیچ میں تھی مثلِ کہکشاں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۸۶).

ہم عاصیوں کا بارِ گنہ سے جُھکا ہے سر
اور خلق کو گمان ہے ہم پر نماز کا

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، عزیز ، ۵۷). جب پہاڑیاں برف سے ڈھکی ہوتیں ، ہر طرف برف ہی برف ہوتی ... جب کوہ مری پر کسی بہت بڑے ہسپتال کی نرس کا گمان ہوتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۱). ۲. **خیال ، قیاس ، رائے.**

بُرا کچھ گمان دل میں توں تو نہ کر
اندیشا نہ کر توں ، اپے شیر نر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۰۳). اے بہتر و بہتر بنی آدم ، ایسا گمان کرتا ہوں کہ توں اون لوگوں سے ہے کہ صفت جس کی توریتِ موسیٰ و انجیلِ عیسیٰ میں پڑھا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۱). اس کو شر کا گمان اور فساد کا کھٹکا معلوم ہوتا ہے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۰).

انھیں بزمِ غیر میں تھا گمان کہ یہ سادہ لوح بہل گیا
مجھے خوفِ عزت و آبرو کہ رہا فقط اسی ڈر سے خوش

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۰۹). مجھے کبھی گمان بھی نہ تھا کہ نواب بھائی یہ رنگ لائیں گے. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۹۳).

علم کیا علم کی حقیقت کیا
جیسی جس کے گمان میں آئی

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۸۳). بڑھیا کو یہ گمان نہ تھا کہ اُس سے یہ سوال بھائے مقدّم تہنیت مالی موالی کے سنگھ بابو بالمشافہ خود کریں گے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۶۸). ۳. **غرور ، تکبر ، زعم ، پندار.** گمان جو اسے تھا سخت ، پانوں سوں پڑنے کا آیا وقت. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۱).

جب میں غرورِ گل کا ہوا اس کے تئیں یقیں
جاتا رہا ہے تب میں گمان عندلیب کا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷).

کیا ایک آن میں تیغِ قضا نے صاف دو ٹکڑے
گماں ہی رہ گیا دشمن کو آتش اپنے جوشن کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۱). جمشید کو سناٹا آ گیا اور کہا اے شہباز تم پر بڑا گمان تھا کہ تم لوح لے لو گے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۱).

اے شعلۂ وجود کوئی صورتِ نمود
ذروں کو یہ گماں ہے کہ سورج بکھر گیا

(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۳۶). ۴. **خوف و خطر ، ڈر ، ہوا.**

دیا ہوں شہاں کوں پکڑ جیو داب
مجھے کیا ہے ایسی پاجیاں کا گمان

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۲۱). آپؐ کی ولادت کے وقت عجیب و غریب باتیں پردۂ غیب سے ظاہر ہوئیں منجملہ ان کے یہ ہیں کہ ستارے آسمان سے زمین کی طرف شوقِ زیارت میں اس طرح جھکے پڑتے تھے کہ آپؐ کی پھوپھی کو گمان ہوتا تھا کہ میرے سر پر گر پڑینگے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۱۳۰). [ف].

---باندھنا محاورہ.
خیال کرنا. نصاریٰ نے اُنکی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا ابطال فرمائیں گے. (۱۹۱۱ ، ترجمہ قرآن مجید (تفسیر ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی) ، ۱۶۵).

---بھرا (---فت بھ) صف مذ (مث : گمان بھری).
غرور بھرا ، مغرور ، گھمنڈی ، متکبر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[گمان + بھرا (بھرنا (رک) سے صفتِ مذ کر)].

---پڑنا محاورہ.
شک و شبہ ہونا. پیغمبر علیہ السلام کوں دیکھا کہے تو عالمان کماں پڑا ہے (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۰).

گماں عماری لیلیٰ کا جس پہ پڑتا تھا
دریغ دور وہ محمل سوار ہم سے رہا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۵).

---توڑنا محاورہ (قدیم).
شک و شبہ ختم کرنا ، غرور توڑنا. اے شرح کہیا سو بھایاں کا گمان توڑنے کوں نہ کہ جاہلاں و نامحرماں کے واسطے ہے. (۱۷۳۰ ، ارشادالسالکین ، ۱۶).

---جانا محاورہ.
شبہ ہونا ، اندیشہ ہونا.

پڑتی ہے ان کی آنکھ سرِ بزم جب کہیں
جاتے ہیں اک نگاہ پہ سو سو گماں مجھے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۰).

---دوڑانا محاورہ.
قیاس آرائی کرنا ، خیال دوڑانا. وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمۃ القرآن ، ۹۶۷).

---رکھنا محاورہ.
شک و شبہ رہنا ، شک کرنا ، توجہ رکھنا ، خیال کرنا.

ابلیس کافر رکھیاں گماں   زاہیا گیا ہوا شیطان

(۱۶۳۰ ، کشف الوجود (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۰۲)). پڑھنے والوں کے متعلق یہ گمان رکھیے کہ ایک قابلِ توجہ ادیب کے بارے میں وہ ایسی باتیں جاننے کے خواہاں ہیں جو اب تک ان کے علم میں نہیں آئی ہیں. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۴).

---غالب کس صف(---کس ل) امذ.
ظنِ غالب ، ایسا خیال جو یقین کے قریب ہو ، کم و بیش پختہ یقین. مگر اس کو گمان غالب تھا کہ نواب مرزا اس کے تعاقب میں گئے ہیں. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۸۴). گمان غالب یہ ہے کہ شاید وہ اپنے بعض دوستوں کے مشورہ پر عقدِ ثانی چاہتے تھے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۱۸). [گمان + غالب (رک)].

---قوی کس صف(---فت ق) امذ.
پکا خیال ، احتمالِ قوی (مختی اُردو لغت). [گمان + قوی (رک)].

---گزرنا محاورہ.
شک و شبہ ہونا ، احتمال ہونا ، خیال میں آنا ، خیال کرنا.
بچھایا کمرے میں فرش جھٹ پٹ درست کی سیج کی سجاوٹ سنی جو میں نے کسی کی آہٹ گمان گزرا کہ یار آیا (۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۹).

نفرت کا گماں گزرے ہے میں رشک سے گزرا
کیوں کر کہوں ، لو نام نہ ان کا مرے آگے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۹).

خطا معاف ، زمانے سے بدگماں ہو کر
تری وفا پہ بھی کیا کیا ہمیں گماں گذرے

(۱۹۵۴ ، آتش گل ، ۱۸۱). اس عمر میں یہ گمان کیسے گزرتا کہ یہ انوکھے پہلو کسی شخص کے اپنے مشاہدے یا تجربے کا نتیجہ ہو سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۸۹).

---لے جانا محاورہ.
۱. مغالطے میں پڑنا ، شک کرنا ، شبہ کرنا ، شک گزرنا ، خیال کرنا ، خیال ہونا. مسلمانوں کے ساتھ سرا میں جا رہو تو سب آدمی ہنسیں اور تم پر گمان لے جاویں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۴).

اب تو فرقت میں تڑپنا بھی نہیں ممکن کہ تو
میری تاثیرِ محبت پر گماں لے جائے گا

(۱۹۱۸ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۲۸). ۲. خیال کرنا.

ہر زخم لہو روتا ہے اس تیرِ مژہ سے
لے جائے نہ کچھ اور گماں دیدۂ یعقوب

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۸۲). فضیل نے کہا کہ یہ مرد مجھ پر نیک گمان لے جاتا ہے. (۱۹۲۴ ، تذکرۃ الاولیا ، ۹۱).

---ہے فقرہ.
خیال ہے ، اغلب ہے ، یقین ہے.

گماں ہے ہمن پر کہ چندر بدن
کرے کچھ ہنر تو ہو پاوے دفن

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۱).

گمانا (فت گ) ف م (قدیم).
(وقت وغیرہ) گنوانا ، گزارنا ، بسر کرنا.

تو دونوں چل اپنا گمائیں گے وقت
بہوت دن کوں دونوں کے جاگے ہیں بخت

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۹۲). [گمنا (رک) کا تعدیہ].

گُمانا (ضم گ) ف م.
۱. کھونا ، ضائع کرنا ، گم کرنا.

جب سلیمان نے انگوٹھی دی گُما
سلطنت پر اس کی جن قابض ہوا

(۱۸۳۷ ، خارق الاشرار ، ۷). بعض دولت مند بھی آئے جنھوں نے اپنا ٹکٹ گما دیا تھا. (۱۸۹۷ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۸۶). ۲. بے خود بنانا.

میں قربان ہوں تیری نظروں کے یار
ملاتے ہی آنکھیں گمایا مجھے

(۱۸۳۳ ، شاہ نیاز ، د ، ۲۳۳). [گُم (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُمانی (ضم گ) صف.

۱. شبہ کرنے والا ، شک کرنے والا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۲. مغرور ، متکبّر ، گھمنڈی.

کر لطف و مہربانی — کال نہ دے گمانی

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۶). ۳. خیالی ، فرضی ، کہنے کو.

کچھ دہن ہی نہیں وہم شعرا کے نزدیک

سو ہے باریک کمر بھی ہے گمانی تیری

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۹). [گمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُمبد (ضم گ ، سک م ، فت ب) امذ ؛ = گنبد.

برج ، سقفِ مدوّر جو مساجد و مقابر میں ہوتی ہے.

کرے یک نظر گمبد اوپرال جب

پڑے کھل اپس تے اپس قفل تب

(۱۶۳۷ ، قصۂ بے نظیر ، ۴۹). قوّتِ برق بجلی کی شکل ہو کر بڑے بڑے سا کھو کے درختوں کو توڑ ڈالتی ہے اور بلند گنبدوں اور میناروں کو گرا دیتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ معجزات اسلامی بقاعدہ طاقتِ مقناطیسی ، ۳۷). ان مندروں کے پُرشان گمبدوں اور باریک تراشیوں سے ... اوتر کر بالشیانہ کے شہر میں پہنچ جاتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۹۹). اسی عمارت کا نام بھی تاج یعنی گمبد کی رعایت سے تاج محل رکھا گیا ہے جس کے معنی ہیں تاج یعنی گمبد والا محل. (۱۹۸۸ ، اُردو، کراچی، جولائی تا ستمبر، ۹۹). [گنبد (رک) کا تلفظی املا].

گَمبِھیر (فت گ ، سک م ، ی مع) ؛ = گنبھیر. (الف) صف.

۱. بھاری ، وزنی ، بوجھل ، عمیق ، گہرا.

غیر ہو یا ہو یگانہ خوف کیا گمبھیر سے

اے ظفر ہم ہیں فقط ہلکے شکم سے کانپتے

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۳۱۷).

میں اور بجوم سُفہا سے گھبراؤں

ذرّوں سے کبھی دبا ہے گمبھیر پہاڑ

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۰۶). اب کیا ہو گا اس سر پھرے کا انجام ؟ کہ پھر اس کی آواز آئی ، عجیب گمبھیر سی آواز. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۶۵). ۲. (أ) باوقار ، پُراثر. جس کا برس اور گمبھیر (گہرا) انتہ کرن ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳). ماضی کا وسیع سناٹا جو اب محض ناموں سے پُر ہے اس الوہی موسیقی کو زیادہ گمبھیر بنا دیتا ہے. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۳۰۸). اس گمبھیر خاموشی کے ماحول میں نور نے بڑی اونچی آواز سے کلمۂ طیبہ کا ورد شروع کر دیا تھا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۲۳). (أأ) تشویش ناک ، اُلجھا ہوا ، طلسمی ، نازک. ایک زمانہ میں وطنِ عزیز میں عیدین کے چاند کا مسئلہ بڑا گمبھیر بن چکا تھا. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۶۷). ۳. متحمّل ، بُردبار ، سنجیدہ ، دوراندیش ، اعلیٰ فطرت کا. چودھ بانی چونکہ ایک عالی ظرف متحمّل مزاج اور گمبھیر بیوی تھی ، وہ ہنس کر ٹال جایا کرتی تھی. (۱۸۷۳ ، انشاء بادی النساء ، ۲۳۷). جو بات سُن کر پی جائے وہ عالی ظرف ہے گمبھیر ہے ، اعلیٰ فطرت کا انسان ہے. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۳۶۸). (ب) امذ. ایک پھوڑا جو اکثر پیٹھ یا گردن پر نکلتا ہے ، خنبر بیگ یا خنازیر بھی کہتے ہیں (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گنبھیر (رک) کا تلفظی املا].

گَمبِھیرتا (فت گ ، سک م ، ی مع ، سک ر) امث ؛ = گنبھیرتا.

۱. سنجیدگی ، متانت ، تحمّل. نیلی آنکھوں میں گہرائی اور گمبھیرتا جھلکتی تھی. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۳۰). اس کی نظروں میں بلا کی گمبھیرتا تھی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۶). ۲. شان و شوکت ، بھاری بھرکم ہونے کی حالت ، رعب و دبدبہ.

اس جگ میں پوتڑوں کے جو یارو امیر ہیں

گمبھیرتا لیے ہوئے جن کے خمیر ہیں

(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۳۳۵). اُن کا مقصد سکوت اور ٹھہراؤ نہ تھا بلکہ زیادہ شوخی ، زیادہ حرکت ، زیادہ حُسن اور زیادہ گمبھیرتا. (۱۹۷۵ ، توازن ، ۱۳۳). ۳. گہرائی ، عُمق. یہ امیج انسان کے اندر ہیں اور تحت الشعور ہی سے ابھرتے ہیں ، ان کی گمبھیرتا ظاہر ہے. (۱۹۶۹ ، نقوش ، لاہور ، ۱۰۹ : ۱۵۷). ایک مسلسل بازگشت اپنی گمبھیرتا کے ساتھ کانوں میں گونج رہی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۱۸). [گمبھیرتا (رک) کا تلفظی املا].

گَمبِھیری (فت گ ، سک م ، ی مع) امث ؛ = گنبھیری.

عقل و دانش کی گہرائی ، گمبھیرتا.

اتنی گمبھیری پہ بھی سر سر کے جیتے ہیں جناب

سو جتن کرتے ہیں تو اک گھونٹ پیتے ہیں جناب

(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۱۶۳). [گمبھیر = گنبھیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَمت (۱) (فت گ ، م) امذ.

۱. راستہ ، راہ (پلیٹس). ۲. جہاز یا کشتی کے تختوں کی درزیں جن کے ذریعے نچلے حصّے میں دریا یا سمندر کا پانی جمع ہو جاتا ہے ، درازیں.

گر گمت سے آتا کچھ الزود آب

دور کر سکتے تھے پہا چاپ چاپ

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۳). [س : गमथ].

گَمت (۲) (فت گ ، م) امذ (قدیم).

کیچڑ کا کیڑا.

یا کیچ میں ہے گھومے کی گت لے

اس کیچ میں پھرتا گمت لے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۰). [مقامی].

گَمّت (فت گ ، م مشدّد) امذ.

۱. جمگھٹا ، مجمع ، جتھا ، ٹولی.

حضرت کے گھر ایک دن گمّت تھا

ان یاں بھی بہت اِن گت تھا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۷). کل رات تمہارے یہاں خوب دل لگی اور

جنگھٹ تھی ، تو مجھے بھی اس گنت میں بلاتا تو کیا میں تیرے شریک نہ ہوتا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۹۶). اس گروہ یا گنت نے ملک اور معاشرے میں ایک خاص وقار پیدا کر لیا تھا. (۱۹۷۵ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۱۵). ۲. **ہنسی مذاق ، دل لگی ، تفریح ، مزہ ، عیش و عشرت ، تماشا.**

اچھے طبع کی دوڑ کوں عقل رخش
گنت کوں خیالاں کی ہے فرح بخش

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲).

تس کوں کیا بوجتا ہے بحری کے
دل جو جس کا گنت میں جاتا ہے

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۲۰۶). آٹھ نو بجے رات تک بیٹ کا الاؤ بھڑک اٹھتا ، اسی کو دبانے ، بہلانے کے لیے دراصل یہ گنت ہوتی تھی. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۸۳). ۳. (موسیقی) **ساز کے کسی پردے کی آواز ، ہوا کا صدمہ یا تموج** (ا ب و ، ۲ : ۱۶۵).
[ب : गमती].

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ (قدیم).
تفریح کی جگہ ، تفریح گاہ.

نہ او کچھ ہمن سنگ بیگانہ تھا
کہ تس خانہ نسدن گنت خانہ تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۰). [گنت + خانہ (رک)].

ـــ گاہ امذ.
رک : گنت خانہ ، تفریح گاہ.

بند اپے عمل صاف خوش طرح کا
گنت گاہ عشاق ادک فرح کا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۵). [گنت + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

گُنٹی (ضم گ ، سک م) امث.
رک : گنٹی.

اوپر غلیف دریا آسمان گنٹی
دیوے تارے کلس قدرتی

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۷۹). [گنٹی (رک) کا ایک املا].

گُنَّٹ (ضم گ ، شد م بفت) امذ.
رک : گنبد. حضرت تمام اشتیاق سوں اس گنٹ کے نزدیک گئے.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۳).

پھر اور ہزاروں ساتھ چلے جو بہوت بری اور ابھس تھے
ڈیل اونچے اُنکے برج ثمن اور سیس بھی اُنکے گنٹ سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۵۲). [گنبد (رک) کا ایک تلفظ].

گِنٹی (۱) (کس گ ، سک م) امث.
ایک قسم کا موٹا سوتی کپڑا.

کون اور جالی چکن اور ٹپک
ہے سٹی اور گنٹی فل تین سک

(۱۸۹۳ ، مشفق البیان ، ۹۵). ڈمٹی کو گمٹی ، لینٹرن کو لالٹین ، ڈیوٹی کو ڈیٹی ... کر کے کس خوبصورتی سے اپنی زبان کا مانوس جزو بنا لیا ہے. (۱۹۱۱ ، عالمگیر کرزن ، ۳۲). کندھوں پر پڑی ہوئی گاڑھے یا گمٹی کی چادروں سے ہی زمین صاف کرنی شروع کر دی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۴).
[انگ : Dimity کا بگاڑ].

گِمٹی (۲) (کس گ ، سک م) امث.
ریل کی چوکی جو اس جگہ بنی ہوتی ہے جہاں ریل کی پٹری کسی سڑک پر سے گزرتی ہے اور چوکیدار ریل کا پھاٹک کھولتا بند کرتا اور جھنڈی دکھاتا ہے (فرہنگ اثر). [مقامی].

گُمٹی (ضم گ ، سک م) امث.
۱. **چھوٹا گنبد.** ان سنسان دوپہروں میں حویلی کی سب سے اونچی چھت کی گمٹی سے فاختہ کی آواز وقفوں سے آتی رہتی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۹۱). ۲. **گنبد دار عمارت ، اونچی چھت کی عمارت.** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچی گمٹی پر گذرے پوچھا یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص کی. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۱۰). ۳. **قلعے کا وہ حصہ جس پر توپیں چڑھاتے ہیں اور جو بشکل دائرہ آگے کو نکلا ہوا اور بغیر بناؤ کا ہوتا ہے ، اسے کنگرہ کہتے ہیں.** کپتان (کپتان) سلاکن نے حکم دیا کہ تم اس گمٹی میں (جو قریب ہی تھی) جا کر ٹھہرو ، جب تک اور سپاہی بھی پہنچ جائیں. (۱۸۴۷ ، حملات حیدری ، ۲۹۷). ۴. **مٹھ جس میں عموماً فقیر وغیرہ رہتے ہیں ، گمٹی ، خانقاہ.** سڑک کے موڑ پر اپنی ہرے رنگ کی گمٹی میں بیٹھے بیٹھے بلدیو نے اپنی یکساں آواز میں آخری سطر تک پہنچ کر زور سے رامائن بند کی. (۱۹۷۰ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۵۰). ۵. (کڑھت) **نوک دار ، ابھار ، پھول کے درمیان میں ابھرا ہوا حصہ.** اگر کسی پھول میں جالی گمٹیاں ہوں تو ان کی بھی جالی بنا لیجیے. (۱۹۳۲ ، کڑھت کی قسمیں ، ۱۰). ۶. **بغیر منھ کی سخت پھنسی جو نہ پکے نہ پھوٹے ، دب جائے اور بیٹھ جانے کے بعد بھی دنوں تک سخت رہے ، گمٹیا ، دُبیل.** شکستہ ہڈی پر ایک گمٹی سی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۶۰ ، استاد جراحی ، ۱۲۵). [گمٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تصغیر و لاحقۂ نسبت].

ـــ دار صف.
گمٹی کی شکل کا ، گنبد نما ، پھولا ہوا ، ابھرواں. سرو نما اور گمٹی دار درختوں کی سرسبزی اور خوبصورتی دل کو لبھا لیتی تھی. (۱۸۸۰ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ ، ۱۹). دو رومالی روٹیاں کھا لیتی جو گمٹی دار بڑے سے توے پر خاص طور سے اپنے لیے کشمشی چٹنی کی پکتی تھیں. (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۳ : ۴۵).
[گمٹی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

گُمٹیا (ضم گ ، سک م ، کس ٹ) امث.
رک : گمٹی معنی نمبر ۶. اس درجہ میں فائبر و پلاسٹک یا فائبرائڈ قسم کی چیز جسم کے مختلف مقامات میں جمع ہو جاتی ہے جس کو گمٹیا کہتے ہیں. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۴۲۸). [گمٹی (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُمَّج (ضم گ ، شد م بفت) امذ.
گنبد ، گمٹ (پلیٹس). [گنبد (رک) کا بگاڑ].

گنجا (فت گ ، سک م) امذ ؛ ← گنچھا.
چھوٹا کپڑا جو کھانا کھاتے وقت ہاتھ پونچھنے کو دسترخوان پر تہہ کر کے رکھ دیا جاتا ہے ، دست پاک (اب و ، ۳ : ۱۶۶).
[مقامی].

گُنجا (ضم گ ، سک م) امذ.
زردوزی کام پر سے مسالے کی بُرز جھیج اور کترن وغیرہ جو کام کرنے میں خارج ہوتی ہے اٹھانے کا موم یا آٹے کا گولا (اب و ، ۲ : ۲۰۸). [گنج + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُنجی (ضم گ ، سک م) امث.
رک: گھونگچی ، ماشے کا آٹھواں حصّہ ، رتی. گنجی ، آٹھ چاول کے مساوی وزن کا ایک باٹ ، ماشے کا ⅛ حصّہ. (۱۹۷۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۷ : ۱۲). [گھنگچی (رک) کا ایک تلفظ].

گنجھا (فت گ ، سک م) امذ.
رک : گنجا (پہلےمعنی). [گنجا (رک) کا ایک املا].

گُمراہ (ضم گ ، سک م) صف ؛ ← گُم راہ.
۱. بھٹکا ہوا ، راستے سے ہٹا ہوا ، بُھولا یا بہکا ہوا ، کج رَو ، منحرف ، سرکش. ایک دیو ہے بادشاہ رُوسیاہ ، گمراہ ، بدکار اس کے ناؤں رقیب نابرخوار دار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۷).

ستا ہی نہیں وہ بُتِ گمراہ کسی کی
گو آپ سفارش کرے اللہ کسی کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۵).

یا اس بُتِ گمراہ کو لا راہِ وفا پر
یا پھیر دے اے گردشِ دوراں مرے دل کی

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۱). ناواقفوں کو تمھارا حال بتاؤں ، گمراہوں کو راہِ راست پر لاؤں. (۱۹۰۰ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۹). یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ غالب ، بیدل کی پیروی سے گمراہ ہو گئے تھے. (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۳۰). ۲. دین سے پھرا ہوا ، بےدین ، بےراہ. تحقیق تمھیں ہور تمھاری سب جماعت گمراہ ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۸). استدراج وہ ہے کہ گمراہ لوگوں سے ... اونکے مطلب اور مرضی کے موافق صادر ہو. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۲). فرقہ مرجیہ محدثین کے نزدیک ایک ایسا گمراہ فرقہ تھا کہ اس کی شہادت قبول نہ تھی. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۲۶). روزہ کسی صورت میں نہیں چھوڑا جا سکتا ، جو لوگ یہ بات سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ گمراہ ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۸۰). ۳. الگ الگ ، بے ترتیب ، مُنتشر ، بکھرا ہوا. زمین کے اوپر ... دھواں کم و بیش مقدار میں ہمیشہ موجود ہوتا ہے جن کی وجہ سے شعاعیں منعکس ، گمراہ اور تتر بتر ہوتی رہتی ہیں. (۱۹۷۰ ، قدر نعیمی ، فوٹوگرافی ، ۹۱). [گُم + راہ (رک)].

— کُن (— ضم ک) صف.
گمراہ کرنے والا ، بھٹکانے والا ، مغالطہ دلانے والا. نفسِ بشری سے متعلق اس سے زیادہ بے بنیاد ، اس سے زیادہ گمراہ کن اور اس سے زیادہ غلط فہمی پر مبنی شاید ہی کوئی خیال ہو. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۹۹). میرے بچپن کے متعلق ایسے بیانات ہوں تو تھوڑا بہت سچ ہوتے ہوئے بھی گمراہ کن ہوں گے. (۱۹۳۵ ، روحِ کائنات ، ۷). یہ کہنا بالکل گمراہ کن ہوگا کہ ان میں سے کسی کو علومِ مخصوصہ کے اخذ کردہ نتائج کی محض ترتیب یا تعمیم سمجھا جائے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۸۱). [گمراہ + ف : کُن ، کردن ـ کرنا].

گُمراہی (ضم گ ، سک م) امث.
راہ سے ہٹ جانا ، گمراہ ہونے کی حالت ، کجروی ، ضلالت ، لامذہبیت ، بے دینی.

اوس دین کے کلام سن سن کے
غیر کون ہو گئی ہے گمراہی

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۳۹). پس اب جس بات میں جو کچھ کہ صحابہ لوگ اجماع اور اتفاق کریں ... نہ ظلم اور گمراہی ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۳۹). ایک بڑا مذہبی جلسہ منعقد ہوا جس نے پیروانِ ابن رشد کی گمراہی کا فتویٰ دیا. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۵ : ۵۶). ہم منزلِ مقصود کی طرف جا رہے ہیں یا بھٹک کر گمراہی کے جنگل میں پھنس گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۱). [گمراہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُمْرُک (ضم گ ، سک م ، ضم ر) امذ.
۱. مال کے درآمد اور برآمد کا محصول ، کسٹم. یہودی و نصاریٰ سے فی کس جزیہ وصول ہوتا تھا ، ان کے علاوہ چنگی اور گمرک کا محصول تھا. (۱۸۹۷ ، تمدنِ عرب ، ۲۵۷). ریاست کی آمدنی قریب دس لاکھ روپیہ کے ہے جس میں تین لاکھ ساٹھ ہزار گمرک (کسٹم) سے وصول ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۱۲۵). اس عہد کے بہت سے سرکاری کاغذات میں گمرک (چنگی) کی اصطلاح مذکور ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۵۴). ۲. وہ جگہ یا محکمہ وغیرہ جہاں درآمدہ مال کا محصول لیا جائے ، کسٹم ہاؤس. جب سے پارلیمنٹ کا نیا انتظام ہوا ہے گمرک (کسٹم ہوس) میں انتظام زیادہ عمدہ ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۲۷). [ت].

گُمْرَہ (ضم گ ، سک م ، فت ر) صف.
رک : گمراہ.

تو وہ عادل جو تیرے گل میں بھیج بل سرکشاں سیڑے
توں وہ ہادی جو سیدھی باٹ تج تھے گمرہاں بکڑے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، کہ ، ۷۸).

کتی کفر کی بس نکل جہاں سوں
تھی گرچہ کڑی ہو گمرہاں سوں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰). [گمراہ (رک) کا مخفف].

گُمْرَہی (ضم گ ، سک م ، فت ر) امث.
رک : گمراہی.

دنیا طلب نہ ہو کہ سراسر ہے گمرہی
طالب ہو دین کا جو کرے تج کوں رہبری

(۱۶۷۸ ، غواصی ، کہ ، ۱۰۰).

اللہ رے کمرہی بت و بت خانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھ
(۱۹۳۹ ، اک عشر خیال ، ۴۹). یہ کج بحثی ہے ابن منصور ، یہ کمرہی ہے اس سے بچو. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۱۹۱). [کمراہی (رک) کا مخفف].

کُمڑا (ضم ک ، سک م) امذ.
کومڑا ، ددوڑا ، جسم میں دانے جو (پھنسی) کے برابر ہوتے ہیں یا وہ سوجن کا ابھار جو ضرب آنے سے ظاہر ہو. اس کے نرم نازک جسم پر بستوں نے کاٹ کاٹ کر سرخ کمڑے ڈال دیئے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۵). [کومڑا (رک) کی تخفیف].

کُمڑی (ضم ک ، سک م) صف.
کمڑا (کومڑا) سے منسوب ، ابھرواں ، اُبھری ہوئی ؛ ترا کیب میں مستعمل. [کمڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُنائی (---ضم ج) امث.
(معماری) بڑے پتھروں کی ایسی چنائی جس میں پتھر کا روکاری رُخ ان گھڑت رکھا جائے ، جدید اصول تعمیر میں اس طریق کو ایک قسم کی خوشنمائی سمجھا جاتا ہے ، اگر پتھر کی چُنائی نہ ہو تو حسب ضرورت استرکاری میں مصنوعی نمونے بنا دیے جاتے ہیں (ا پ و ، ۱ : ۱۰۹). [کمڑی + چنائی (رک)].

کُمڑی (ضم ک ، سک م) امث.
چھوٹا برج ، برجی ، گمٹی ، گنبد کی تصغیر.
گنبد ہے اسکا زور بلندی سے بہرہ مند
گرد اس کے کمڑیاں بھی چمکتی ہوئی ہیں چند
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۶). اس طرح خود گنبد کے ڈھولنے کے اردگرد جو کمڑیاں تعمیر کی ہیں ان سے ... عمارت میں تنوع آ گیا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۳۵). [کمڑ (گنبد (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

کُمشُدگی (ضم ک ، سک م ، ضم ش ، فت د) امث.
گم ہو جانے کی حالت یا کیفیت ، معدوم ہو جانا ، اوجھل ہو جانا ، غائب ہو جانا ، کھویا جانا.
ہیں ایک کمشدگی جس کو زندگی کہیے
کچھ اعتقادوں میں کم ہے کچھ اعتباروں میں
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۵). [کمشدہ (بتبدل ہ بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کُمشُدہ (ضم ک ، سک م ، ضم ش ، فت د) صف.
کھویا ہوا ، گم ہو جانے والا یا گم ہو جانے والی. مال روڈ کی کمشدہ لڑکی بھی واپس آ چکی تھی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۰۹). [کم (رک) + ف : شدہ ، شدن - جانا ، ہونا].

گمک (فت نیز ضم گ ، فت م) امث.
۱. ڈھول ، ڈھولک ، طبلے یا باجے کی گونج دار آواز ، تھاپ ، خصوصاً بائیں پکھاوج کی آواز.
گتی بائیں کی آسماں تک گمک
اُٹھا گنبد چرخ سارا دھمک
(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۴۹).
پہنچے ہے آسماں تئیں مردنگ کی گمک
آواز گھنگروں کی قیامت جھنک جھنک
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۷).
وہ طبلے کی تھاپ اور گمک بائیں کی
زمیں سے سر چرخ پر جاتی تھی
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۶). باجوں کی گمک ، زنبوروں کی کڑک ، طبل کی گونج ، تُرئی کی دھوتو ، نوبت کی جھنکار. (۱۹۰۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵۵). ہارمونیم کی ہیں ہیں ڈھولک کی گمک اور مجیروں کے چھنا کنوں کے ساتھ مل کر ماحول کو جان دار بنائے ہوئے تھی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۳۷). ۲. **آواز کی گونج دار جنبش جو گانے والے کے گلے سے پیدا ہو ، آواز کی گونج.** کنچے سے گمک مہدی خاں کی دلکش آواز میں پیدا ہو گئی تھی. (۱۹۳۶ ، قدیم پتر و پترسنداں اودھ ، ۸۵). اوسط عمودی قد ، آواز بھاری نہیں تھی ، لیکن اشعار ہمیشہ ایسی گمبھیر آواز و انداز میں پڑھتے جس میں گونج اور گمک ہوتی. (۱۹۸۴ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۳). ۳. **بادل کی گرج ، کڑک.**
سنائی اپنی گمک بادلوں نے اے ساقی
صراحیوں کے گلے کا بھی میں ستوں گھٹکا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). ۴. (طبیعیات) **صوتی ارتعاش ، کسی اور جسم کی تھرتھراہٹ کے نتیجے میں کسی جسم میں متناسب تھرتھراہٹ پیدا ہونے کی کیفیت.** گمک کا اصول: جب ایک ہی تعدّد کے دو جسم ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک مرتعش کیا جاتا تو دوسرا جسم بھی اس کی وجہ سے ارتعاش کرنے لگتا ہے. (۱۹۲۱ ، طبیعیات عملی ، ۵). [گم - گھم (حکایت الصوت) + ک ، لاحقۂ کیفیت].

گُمک (ضم گ ، فت م) امث.
(معماری) **ابھرواں یعنی مدور شکل کی چُنائی** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۰). [کمڑ (بحذف ڑ) + ک ، لاحقۂ اسمیت].

گُمکا (ضم گ ، سک م) امذ.
بڑے منھ کا مٹی کا برتن ، نانْد ، کُنڈ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گُمکار (فت نیز ضم گ ، سک م) امث.
رک : گمک.
ہاں اب اے دل نواز سازندے
اور ، کچھ اور ، تھاپ کی گمکار
(۱۹۷۰ ، بادلوں کی برات ، ۳۰۹). [گمک (رک) + ا ، لاحقۂ کیفیت].

گمکارنا (فت نیز ضم گ ، سک م ، ر) ف ل.
گونجنا ، گرجنا ، گمک پیدا کرنا.
کیا قہر ہے بدمست جوانی تیری
گمکارتی ، گونجتی ، گرجتی ، کھنکھور
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۳۷۵). [گمکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گمکنا (فت نیز ضم گ ، فت م ، سک ک) ف ل.
گونجنا ، گرجنا ، گمک پیدا کرنا. ساعت نیک ستارہ کہکشاں چھیڑنے لگی ، طبلے گمکنے لگے۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۳).

گمکنے لگے ایسے مردنگ واں
کہ مجلس ہوئی ساری حیرت نشاں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۵۸).

اپنے گلوں کی جیب میں تھی قوس و کہکشاں
طاؤس ناچتے تھے گمکتی تھیں بدلیاں

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۰۵). [گمک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گمکیا (فت نیز ضم گ ، فت م ، سک ک) امذ.
گونج کے ذریعے آواز بڑھانے کا کوئی آلہ ، کسی سُر کا گمک کے ذریعے پتہ چلانے کا آلہ. گمکیا کوئی بھی آلہ ہوسکتا ہے جس کی خود اپنی فطرق ارتعاشی مدت موجود ہو مثلاً کوئی تار یا نے یا نلکی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۵۷). [گمک (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت].

گمگٹ (فت گ ، سک م ، فت گ) امث.
بھاری آواز جو گلے میں گلے سے نکلتی ہے ، ڈھول اور بین کی آواز (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گملا (فت گ ، سک م) امذ ؛ ــ گھملا.
ایک چوڑے مُنھ کا گہرا اور مختلف سائز کا ظرف جو عموماً مٹی کا ہوتا ہے جس میں مٹی بھر کر پودے لگاتے ہیں. جنوب رویہ بڑا چبوترا پختہ چونہ گچ جس پر بہت گملے پھول کے رکھے ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۸۰). چینی اور شیشے کے گملوں میں رنگ برنگ پھول لگائے گئے تھے۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳۲).

رنگین ہو گیا تھا بہت ہی معاملہ
بھینٹا جب اس نے پھول تو گملا بھی ساتھ تھا

(۱۹۸۶ ، قطعہ کلامی ، ۲۵). [ب : कमडलो].

گملٹ (کسر گ ، سک م ، فت ل) امذ.
۱. **پیچ لگانے کے لیے پیچ دار سوراخ کرنے کا آلہ ، برما**. پیچ جڑنے سے قبل بھی گملٹ سے سوراخ کر لیے جاتے ہیں ، پھر ایک اسکریوڈرائیور سے کس دیے جاتے ہیں. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۵). ۲. **لیموں کا رس ، چینی اور جن یا ووڈکا کی بنی ہوئی کاک ٹیل**. سکندری ان سب سے کٹا ایک طرف بیٹھا گملٹ میں اپنی کچھ دیر پہلے کی حزیمت کو ڈبو رہا تھا. (۱۹۶۶ ، لاحیوتی ، ۸۲). [انگ : Gimlet].

گمنا (فت گ ، سک م) ف ل (قدیم).
۱. **(وقت) گزرنا ، بسر اوقات ہونا**.

نہ گمتا دیکھت وقت اپنا کہیں
کیا فکر یک دیس من میں وہیں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۷). چند روز بہشت کی خدمت میں گمیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳). ۲. **(کوئی چیز) ضائع ہو جانا ، کھو جانا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ب : गमना (ह)].

گُمنا (۱) (ضم گ ، سک م) ف ل (قدیم).
گھومنا ، پھرنا ، سیر کرنا.

ادہی رات گمتے ہوئی ایسے دھات
بپہ مالفے ہو نیند کیرے سنگات

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۳۳).

غواصی منج دیوانے کوں نہیں ذرہ خبر کیج ہو
جو کاں گمتا ہوں کاں اچتا ہوں کس سنگت پھرتا ہوں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۴۳). [گھومنا (رک) کا قدیم املا].

گُمنا (۲) (ضم گ ، سک م) ف ل (قدیم).
۱. **گُم ہو جانا ، گمراہ ہو جانا ، پھر جانا ، کھو جانا ، غائب ہوجانا**.

خدا سوں گمے توں جہاں لئے خلیل
نہ عیسیٰ وہاں آئے نا جبرئیل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸). ناؤبند وہ کبوتر کہلاتے ہیں جن کے بچے نہ تو گمتے ہیں نہ اڑان میں کسی سے پیچھے رہتے ہیں. (۱۹۶۷ ، الدھیر نگری ، ۱۰). ۲. ریجھنا.

سہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں
کہ گمتی ہے سیتا نگر رام سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸). [گُم (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُمنام (ضم گ ، سک م) صف ؛ ــ گُم نام.
۱. **غیرمعروف ، جسے کوئی نہ جانتا ہو یا جو اپنے نام کو چھپائے**.

الہی میں اس جگ میں گمنام تھا
اد کہ پختہ کاراں میں ات خام تھا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۸).

سیستاں میں تھا فقط ایک وہ گمنام سابل
شاہنامہ جو کہا میں نے بنایا رستم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۴). کلیلہ دمنہ سنسکرت سے اولاً فارسی میں ترجمہ کی گئی تھی ... فارسی نسخہ بالکل گمنام ہو گیا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۶).

عبارت ہر لحد کی لوح پر لکھی نہیں جاتی
وہ خود گمنام ہیں جو نامیوں کا نام کرتے ہیں

(۱۹۸۳ ، تشبیہات ، ۱۵). ۲. **گھوڑے کی ایک بیماری جو گھوڑے کے پیشاب کے مقام پر ہو جاتی ہے ، اس میں ورم ہو کر دانے نکل آتے ہیں اور شدید خارش ہوتی ہے ، بدنام ، خنام**.

کوئی بدنام اور کوئی گمنام
پھر تشریح کرتے ہیں ارقام

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۸۹). اس عارضہ کے کئی نام ہیں جیسے بیل و بدنام و خنام و گمنام. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸۵). [گُم + نام (رک)].

گُمنامہ (ضم گ ، سک م ، فت م) امذ.
(قانون) دستاویز جو کسی سرکاری کاغذ وغیرہ گُم ہو جانے کے بارے میں اقرار نامے کے طور پر لکھی جائے. ایک دستاویز دو سو پچاس روپیہ کی ... میرے پاس سے گم ہوگئی ہے ... لہذا یہ گمنامہ لکھ دیا کہ سند ہو. (۱۸۸۰ ، کاغذات کارروائی ، ۱۴۷). [گُم + نامہ (رک)].

گمنامی (ضم گ ، سک م) امث.
بے نام و نشاں ہونا ، اخفا ، پوشیدگی ، مجہولیت. مظفر... گمنامی کے کونہ میں بیٹھا اور اپنے ہمراہیوں میں سے ہر ایک کو ایک گوشہ میں چھپایا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱ : ۳۳۰). انہیں اسباب سے وہ ایسی گمنامی میں پڑ گئے کہ کسی کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ان میں سے کون کب مرا. (۱۹۱۷ء ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۰۹). اچھے لکھنے والوں میں سے کئی ایسے ہیں جو گمنامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں. (۱۹۸۶ء ، غبارِ ماہ ، ۱۵). [گمنام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گمی (ضم گ) امث (قدیم).
۱. کھوئی ہوئی ، گمی ہوئی.

دے اس دن کی جلالت کے رنگے رات گمی
گویا جیوں آگ کے اوپر جاتا ہے موم پگل

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۲۵). کوئی کسی کو پکارتا ہو یا گمی چیز ڈھونڈتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لیے کوئی بات بلند آواز سے کہے. (۱۹۱۱ء ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا نعیم الدین ، ۸۸۶). ۲. (تصوف) محویت. صحیح میں دیکھتا ہوں دستا کیوں ہوے گا ، و لیکن گمی کہ عقل کوں فراموش اپنے حال میں نہ بیداری و نہ خواب دستہ جوں غائب. (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۳۷). [گم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گومیدک (ضم گ ، ی مع ، فت د) امث.
ایک قسم کا پتھر جس کو انگریزی میں زرکون ، عربی میں لعل اور سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں بہت خوشنما رنگوں میں ملتا ہے ، گومیدک ، زرقون. کہیں پکھراج ہی کی ہے ، کہیں نیلم ہی کی ہے کہیں گمیدک ہی کی ہے. (۱۷۳۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۶).

ہرچند کہ یاقوت کے ڈھنگ اس میں ہوں سارے
پر ہووے گمیدک کو نہ یاقوت کی توقیر

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۰). [مقامی].

گن (۱) (فت گ) امث.
۱. توپ نیز بندوق ، رائفل ، پستول. چڑھاؤ پر گن کھینچنے والے گتے چلے جاتے ہیں. (۱۸۷۷ء ، طلسم گوہر بار ، ۲۸۹). گن ، بندوق ، توپ یا رائفل کے لیے ایک عام لفظ ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۳). ۲. ٹیوب ، نلکی. ٹرینٹرون ٹیوب میں سبز رنگ والی گن کو دوسری دونوں گنز کی نسبت درمیان میں رکھتے ہیں. (۱۹۸۵ء ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۹۸). [انگ : Gun].

ـــ اٹیک (ـــ فت ا ، ی لین) امذ.
(عموماً طیاروں کا) بندوق سے خاص انداز میں حملہ کرنا. ایف ۱۶ اور ایف ۷ طیاروں کی ٹکڑیوں نے گن اٹیک کا مظاہرہ کیا. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ مارچ ، ۹). [انگ : Gun Attack].

ـــ بوٹ (ـــ و مع) امث ؛ ــ گنبوٹ.
جنگی کشتی یا چھوٹا جنگی بحری جہاز جس پر اس کی جسامت کے لحاظ سے نسبتاً بھاری توپیں چڑھی ہوتی ہیں اور جو کم گہرے پانی میں استعمال کیا جاتا ہے. گنبوٹ چھوٹا جنگی جہاز جس پر کم سے کم ایک توپ لگی ہو. (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۳۵). بحریہ نے ایک تباہ کن جہاز اور چند گن بوٹ مہیا کیں. (۱۹۷۷ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۹۰). [انگ : Gun Boat].

ـــ پوڈر (ـــ و لین ، فت ڈ) امذ.
بھک سے اڑ جانے والا مادہ جو شورہ ، گندھک اور کوئلے کا مرکب ہوتا ہے اور آتش بازی دھماکا کرنے اور بندوق وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے ، بارود. یہ تسلیم کرنا ضروری نہیں ہے کہ بارود سے مراد گن پوڈر ہی تھا. (۱۹۷۲ء ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۸۳). [انگ : Gun Powder].

ـــ کاٹن (ـــ فت ٹ) امذ.
بھک سے اڑ جانے والی روئی ، آتش گیر مادہ جسے روئی کو گندھک کے تیزاب میں تر کر کے بناتے ہیں ، بارودی روئی. گن کاٹن جا بجا رکھی گئی اور پشت مسجد پر سب جا چھپے. (۱۹۰۵ء ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۹۳). گن شاٹ ، گن کاٹن (بھک سے اڑنے والی روئی) جسے شورے اور گندھک کے تیزاب میں ملا کر بناتے ہیں). (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۳). [انگ : Gun Cotton].

ـــ میٹل (ـــ ی مج ، فت ٹ) امذ.
تانبے اور رانگ کی مرکب دھات جس سے توپ بنتی ہے. اس کے کئی مرکبات اردو میں مستعمل ہیں جیسے: ایر گن ، بڑی گن ... گن میٹل ... وغیرہ. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۴). [انگ : Gun Metal].

گن (۲) (فت گ) امذ.
۱. گروہ ، جماعت ، گلہ ، ریوڑ ، افراط ، کثرت ، مجموعہ ، نوع ، قوم ، ذات ، فرقہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۲. (جوتش) انسان کی قسم بہ اعتبار جبلت. تین گن انسان کے ہیں دیوتا و منکھ و راچھس جنکو عربی میں ملکی و انسانی و جنی کہتے ہیں. (۱۸۸۰ء ، کشاف النجوم ، ۵۷). سدھ ، گن ، راکشس ، پشاچ ، یوگنی اور ہر طرح کی حیوانات ، انسان اور دیوتاؤں کی رچنائیں دکھائی دیں. (۱۹۲۰ء ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۹۷). ۳. کمتر درجے کی دیویوں یا دیوتاؤں کا ہجوم جو شیو جی کے حواری کہلاتے ہیں اور گنیش جی یا مہادیو جی کی نگرانی میں رہتے ہیں.

اس لعین کو خبر روزِ قیامت دے کر
اوجھل آنکھوں سے ہوئے ساتھ گنوں کو لے کر

(۱۹۴۵ء ، کمار سمبھو ، ۶۹). ۴. تین حروف یا اجزاء کا مجموعہ ، ہندی پنگل کے آٹھ مشہور ارکان (مگن ، بگن ، رگن وغیرہ کا بنیادی رکن). دوہے میں کل ۴۸ ماترائیں ہوتی ہیں ... آخر میں سگن رگن اور لگن میں کوئی گن ہو سکتا ہے. (۱۹۷۰ء ، اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت ، ۲۰۸). ۵. لے سے پڑھی جانے والی نظم. گن عام نام ایسی نظموں کے لیے ہے جو لے میں پڑھی جاتی ہے. (۱۸۵۴ء ، تمہیدی خطبے ، ۱۱۲). [س : गण].

ـــ پت (ـــ فت پ) امذ.
رک : گن پتی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گن + پت (رک) (پتی کی تخفیف)].

---پتی (---فت پ) امذ.
(لفظاً) گروہ کا سردار (اصطلاحاً) دیوی دیوتاؤں کے گروہ کا سردار ؛ گنیش جی کا لقب جنھیں دانائی کا دیوتا سمجھا جاتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). گن پتی کی روح مقدس کا ایک عنصر خود اس برہمن کی ذات اور اس کی اولاد میں سات پشتوں تک سمایا ہے گا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۲۰۵). [گن + س गणपति].

---تُبھارنگی (---ضم ت ، فت ر ، غنہ) امث.
ایک درخت جس کی بیل کریلے سے مشابہ اور پتوں کا رنگ سرخ و سفید ہوتا ہے جن پر چیل کے پروں جیسے خال و خط ہوتے ہیں ، بطور دوا مستعمل ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۹۱). [مقامی].

---راج / راؤ (---/و مج) امذ.
رک : گن پت (پلیٹس). [گن + راج / راؤ (رک)].

گِن (کسر گ) امث.
۱. شراب کی ایک قسم جو غلّے سے کشید کی جاتی ہے ، جِن ، رَم ، گن اور نوی لانکرز تقریباً ۵۱ تا ۵۹ فیصدی. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸۸). ۲. تاش کے پتوں کا ایک کھیل ، جن رمی.

کوٹ پیس و گِن ، تیتا ہیں اکثر کھیلتے

(۱۹۲۳ ، تقہ ظریف ، ۲۰). [انگ : Gin (جن) کی تحریف].

گِن (۲) (کسر گ)
گننا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات).

---تارا امذ.
بچوں کو گنتی اور پہاڑے سکھانے کا ایک چوکھٹا، جس کے افقی تاروں میں رنگ برنگے منکے اڑے ہوتے ہیں. حساب لگانے کے لیے وہ زیادہ تر گن تارے سے مدد لیتے تھے. (۱۹۳۵ ، داستان ریاضی ، ۸). [گن (گنتی (رک) کی تخفیف) + تار (رک) + ا ، لاحقۂ اسم آلہ].

---دینا ف م.
شمار کر کے دینا ، گن کر جتا دینا (علمی اردو لغت).

---گن آوے ٹوٹا پاوے / جاوے کہاوت.
بہت ہوشیاری بھی آخر کو نقصان کا باعث ہوتی ہے ؛ جو نقصان ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے خواہ کتنی ہی احتیاط کرو ، باوجود بہت احتیاط کے بھی نقصان ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---گن کَر / کے م ف.
۱. ایک ایک کرکے ، پے در پے ، بار بار شمار کرکے ، حساب کرکے.

کھاتے ہیں گن گن کے روزے ساقیا ہم بے شراب
انتظار ایسا ہے ہم کو غرۂ شوال کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۲۱).

ابرا بکھیر دوں کا آہ شرر فشاں سے
گن گن کے بدلے لوں کا اک روز آسمان سے

(۱۹۱۸ ، سحر (سراج میر خان) ، بیاض سحر ، ۸۲).

تو ہم دونوں اکثر اُسی دیگچی میں
جو لقموں کو گن گن کے کھاتے ہوئے سوچتے تھے

(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۸۵). ۲. (وقت گزارنے کی نسبت) زحمت یا شوق کے ساتھ ؛ جوں توں کرکے ؛ انتظار کے ساتھ ؛ مصیبت یا مشکل سے. بچّہ کے ارمان میں ... تیں سال کا زمانہ دونوں ہی نے گن گن کر کاٹا. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳).

---گن کَر / کے بکھانْنا محاورہ.
چُن چُن کر ہر ایک کو گالیاں دینا.

جان اس میں اب نہ ہے نہ رہے میں نہ مانوں گی
گن گن کے اُن کی ننھی بڑی کو بکھانوں گی

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۶۹).

---گن کَر / کے پاؤں / قدم دَھرنا / رَکھنا محاورہ.
۱. آہستہ آہستہ یا احتیاط کے ساتھ چلنا ، ڈر ڈر کر یا سنبھل سنبھل کر چلنا ، حد درجہ احتیاط برتنا ؛ دور اندیشی سے کام لینا.

کوئے جاناں کی زمیں ایسے پکڑتی ہے پاؤں
ہم ظفر اس لیے رکھتے ہیں قدم گن گن کے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲۳۳).

تقلید کے پھندے ہیں گلے میں جن کے
واللہ قدم رکھتے ہیں کیا گن گن کے

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۲۰۲). ۲. نہایت نزاکت سے چلنا ، اٹکھیلیاں کرتے ہوئے چلنا ، آہستہ آہستہ چلنا.

رکھیے اب پھر عیادت نہ قدم گن گن کر
لے رہا ہے یہ مریض آپ کا دم گن گن کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۷).

کنگوتری سے نکلی مست خرام ہو کر
گن گن کے پاؤں نازک دھرتی ہوئی زمیں پر

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۹).

---گن کَر / کے دِن کاٹْنا محاورہ.
مصیبت سے دن یا عمر گزارنا.

سال و مہ اب تو گذرتے ہیں کہیں کیا تم بن
تم بن اب زیست کے دن کاٹے ہیں ہم نے گن گن

(۱۸۵۷ ، برق (مرزا رضا خاں) (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۲۷۵)).

---گن کَر / کے دِن کَٹْنا محاورہ.
گن گن کر دن کاٹنا (رک) کا لازم ، مصیبت سے دن یا عمر گزرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گن کَر / کے دِن گُزارْنا محاورہ.
رک : گن گن کر دن کاٹنا.

تھا ہمیں ہجر میں ایک ایک مہینہ برسوں
دن گزارے ہیں ترے سر کی قسم گن گن کر

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۹۷).

---گن کَر / کے دِن گُزَرْنا محاورہ.
رک : گن گن کر دن کٹنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گِن کَر/کے سُنانا محاورہ.
علانیہ گالیاں دینا ، چُن چُن کر گالیاں دینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گِن کَر/کے گالیاں دینا محاورہ.
کنبے کے ہر آدمی کو نام لے کر گالیاں دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---لینا محاورہ.
صاف طور پر شناخت کر لینا. وہ صاف شفاف آئینہ سا پانی جس کے نیچے کنکر پتھر گن لیا کرتے تھے کیسا میلا کچیلا ... ہو رہا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۳).

گُن (ضم ک) امذ.
۱.(ا) اچھی عادت یا خصلت ، وصف ، صفت ، جوہر ، خوبی ، کمال ، مدح و ثنا ، توصیف و تعریف.

انصاف کے دیکھ تج میں گن تقوا گن کا یاد گن
کہتا ہوں راسک راس سن جم راج کر اے راج توں

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۲۷). ان الکھن میں تین گن ہیں ، چغل ہیں ، بے وفا ہیں ، باوفا ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۱۹).

زن پنجاہ اور چہارم سن
خوش سلیقہ ہیں اس میں سیکڑوں گن

(۱۸۹۰ ، مثنوی بحر مختلف ، ۲۱).

الٰہی مری عادتوں کو بدل دے
وہ گن دے کہ اپنا بھلا کر سکوں میں

(۱۹۱۱ ، نذر خدا ، ۹۶). عورت کا تو یہ گُن ہے سدا سے مشہور ہر طرح کی تنگی بھی اٹھالے گی ، مگر جب جاپ کچھ بچا کے رکھنے کی ضرور. (۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۳۱). **(ا) نیکی ، بھلائی ، اعمال نیک.**

نام جس کا رہ گیا کچھ اس کا گُن باقی رہا
ورنہ جو یاں سے گیا ساتھ اس کے اس کا گن گیا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۴). **۲. اثر ، تاثیر** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). **۳. عمل ، کام.**

ہوئے ختم اس پر نبوت کے گُن
بجے طبل اس کا قیامت لگن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴). سلیم بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو ایسا پیارا لڑکا اور گن تیرے ایسے خراب. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۱).

ان گُنوں پر نجات کی امید
بیخود روسیاہ کیا کہنا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۵۷). غیر قومیں جتنا بھی اعتراض کریں کم ہے کیونکہ وہی کہاوت ہے اونچی دکان پھیکا پکوان مسلمانوں کی دھا ک تو اتنی گن دیکھو تو خا ک بھی نہیں. (۱۹۱۷ ، بیوی کی تعلیم ، ۱۳۶). **۴. عقل ، سمجھ ، ذاتی وصف ، عمل.** آدمی کی ہر کچھ عزت آبرو ہوتی ہے نفع ہوتا ہے سب اپنے گُنوں سے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۲۰۰). **۵. علم و ہنر ، فن.** گوالیر کے جاتران ، گن کے گران ، الوں بھی بات کوں کھولے ہیں ، یوں بولے ہیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰).

جس آن سے نہ ان نہ اُن تھا
نا گیان نہ گرب تھا نہ گُن تھا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۱). اسی میں سے ایک بید ہے کہ سارے گنوں کے بھید اسی سے کھلتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۶). گوروں میں ایک بات تھی یہ گُن کی قدر کرتے تھے (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۸۲). **۶. (برے معنوں میں) کرتوت ، لچھن.**

وو ناری تھی کیسی سو کیوں اوس کے گُن
سنے گی تو کہتا ہوں دھر کان سن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۷).

ہاتھ اپنے ان گنوں سے اٹھاؤ ابھی سُنا
دے بیٹھے بددعا نہ تمھیں کوئی جلا بُھنا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴۲). چکما بازی میں طاق ، جعل سازی میں شہرۂ آفاق سب گنوں پورے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۵۶). یہ گن اور لچھن خالی جانے والے تھوڑے ہی رہیں. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۴).

آخر اپنے ساتھ کبھی تو ا ک بے مہر مروت بھی
اپنے سارے نام بھلا کر ، کبھی خود اپنے گُن تو گنو

(۱۹۶۵ ، لوح دل (کلیات مجید امجد ، ۳۱۲)). **۷. احسان ، منت ، مہربانی ، نوازش ، عنایت ، کرم.**

ظاہر ہیں یوں تو سب پر تیرے گُن
لیکن نہ پایا تیرا سر و بُن

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۶۰). **۸.(ا) نفع ، فائدہ.**

ہم دل نہ دیں گے ہنس کر بولا یہ کیا سخن ہے
ہم نے کہا کہ حضرت اس نے کہا کہ گُن ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۸۲). **(ا) نتیجہ ، پھل** (فرہنگ آصفیہ). **۹.(ا) بوٹا رسّا جس سے ناؤ کو بہاؤ کے بر خلاف کھینچ کر لے جاتے ہیں.** تم نے تیہہ کی ناؤ کا گن ہاتھ میں لے کر اس کو ... سمندر میں چھوڑ دیا. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۴۴).

بحر غم میں اپنی کشتی کی تباہی کیوں نہ ہو
کب سے گُن ٹوٹا پڑا ہے بادباں بیکار ہے

(۱۸۹۰ ، اشک (علی حسن) ، معیار نظم ، ۱۹۸). **(ا) پھانسی دینے کی رسّی جو ڈھائی ہاتھ کی ہوتی ہے ؛ کمان کا چلّا ، کمان کی تانت** (فرہنگ آصفیہ). **۱۰. علم ، عرفان ، فضیلت ، لیاقت.** گُن یعنی علم و ہنر اور آچار یعنی کام اور چال چلن سے آدمی کا امتحان ہوتا ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندرکا ، ۱۳).

ہوئے پڑھ کے نجنت تو عہدہ ملا
ہوا گیان کا گُن کا جو شہر میں نام

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۵۲). **۱۱. (ریاضی) ضرب تیز حاصل ضرب ، دُگنا** (مرکبات میں) (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). **۱۲. (ہندسہ) قوس کا وتر** (فرہنگ آصفیہ). **۱۳.(ا) (فلسفۂ ہنود) خلقت یا تخلیق عالم کے تین بنیادی اجزا ہیں سے کوئی جوہر ، حرکت اور جمود یا مادہ).** ازل میں تینوں گن برابر برابر آپس میں ملے ہوتے تھے اور ایک دوسرے کے اثر کو زائل کرتا تھا. (۱۹۳۱ ، ارتقا ، ۵). **(ا) (فلسفہ) کیف ، وہ عرض جو بذاتہ تقسیم قبول نہ کرے** (جیسے سیاہی ، سفیدی ، نشہ ، خمار).

فلسفہ کی اس شاخ میں سات محمولات مذکور ہیں جن پر تمام فن کا انحصار ہے ... (۱) دَرَب (مادہ) (۲) گن (کیف) ... (۷) اَبہاوٗ (سلب). (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۷). ۱۴. سبب ، باعث ، کارن . انہیں کیوں یہ کہتی تھیں کہ میں بچاؤں گی. (۱۹۰۱ ، قصہ مہر افروز ، ۷). ۱۵. (فلسفہ) عرض ، قائم بالغیر (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۶. رسّی ، دھاگا ؛ ساز کا دھاگا یا تاز ؛ کسی کام کا غیر ضروری یا چھوٹا حصہ ؛ زیادتی ، کمی (بیماری وغیرہ کی) ؛ عنصروں یا اشیا کی خاصیت ؛ بار ، مرتبہ ؛ نقشہ ، وضع ، روپ ؛ حواس ؛ حواس خمسہ میں سے کوئی ایک ، اعراب کی پہلی آواز ؛ بہادری ، شجاعت (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [ب : गुण س गुण].

---اَوگُن (---و لین ، ضم گ) امذ (قدیم).
عیب و ہنر ، خوبی اور بُرائی.

گن اوگن سب جہت ہے تیری
تیری جہت پرواری بھیری

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۹). [گن (رک) + س : अवगुण].

---باچک (---فت ج) امذ.
(قواعد) صفت (فرہنگ آصفیہ). [گن + باچک (رک)].

---بِدیا (---کس ب ، شد د بکس) امذ.
علم و فن ، علم و ہنر. میں تو تیرے علم و ہنر کی خریدار اور سمجھنے والی ہوں ، تو میرے گن بدیا کا جاننے والا ہے . (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۷). [گن + بدیا (رک)].

---بَھرا (---فت بھ) صف مذ.
صاحب ہنر ، خوبیوں والا ، ہنر مند ؛ (طنزاً) شریر.

جتر گُن بھرا وو عطارد چنچل
رہیا مشتری شاہ کے محل تل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

یو گن بھرے دلبر ، یو نظر باز ، یو مجلس
یو پھول ، یو بلبل ، یو چمن چھوڑ نہ جانا

(۱۶۷۲ ، بحری ، ک ، ۱۲۵). [گن + بھرا (رک)].

---بَھرنا ف س ؛ محاورہ.
خوبیاں دینا ، علم و ہنر عطا کرنا.

قدرت نے بھرے تھے تجھ میں جو گن
جب تک وہ رہے نظر سے پنہاں

(۱۹۱۳ ، مکاتیب حالی ، ۱۰۲).

---بَھری (---فت بھ) صف مث.
خوبیوں والی ، ہنر مند ؛ (طنزاً) شریر.

رنگیلی سائیں تھے توں رنگ بھری ہے
سُگڑ سُندر سہیلی گُن بھری ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۷۱).

اما او جو استری میری ہے
دلدار میری ہے گن بھری ہے

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدانما ، نورتن ، ۵۷).

اس گن بھری چنچل نے لیا سکھ پہ جب انچل
قرباں کیا اپس پہ شہ خاوری کے تئیں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶۶).

چھبیلی چھل بلی چنچل بری ہے
رنگیلی رس میں ڈوبی گن بھری ہے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۹). [گن بھرا (رک) کی تانیث].

---بَھرے ہونا محاورہ.
۱. خوبیوں کا حامل ہونا ، (کسی میں) خوبیوں کا موجود ہونا ، ہنر مند ہونا ، خوبیوں والا ہونا ، (طنزاً) عیبوں والا ہونا. انہیں بھی تو پتہ چلے کیا گن بھرے ہیں اس میں جسے وہ سمجھتے ہیں بڑا شریف بڑا نیک. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۸۰). ۲. (طنزاً) شریر ہونا ، شرارت سے بھرا ہونا.

دل میں لا کھوں بھرے ہیں گن اے شاد
دیکھنے میں غریب کیسے ہیں

(۱۸۲۸ ، سخن بے مثال ، ۷۱).

خیر کیا تھی کہ سب کچھ گن بھرے ہیں ذات اقدس میں
غلط فہمی سے کیفی! آپ کو سمجھے تھے ہم اچھا

(۱۹۰۹ ، کیفی ، کیف سخن ، ۳۲).

---پارکی (---سک ر) صف ؛ امذ (قدیم).
قدر شناس ، ہنر پرکھنے والا.

گیانی ، گُنی ، گن پارکی ، چنچل ، چھبیلا ، نت جوان
کرتار اپی اوتار کر ایسے قول کوں نیبا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۹۸). [گن + پارکی (پارکھی (رک) کا قدیم املا)].

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
ہنر مند ہونا ، باشعور ہونا ، خوبی ، نیک یا ہنر وغیرہ اختیار کرنا.

سنے اے خیال توں کیچ پکڑ خوب گن
نہیں تو کتا ہوں تج یک بات سُن

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۷).

---تَرَنگ (---فت ت ، ر غنہ) امذ.
(موسیقی) ماہر سازندہ ، ماہر بجانے والا. گن ترنگ پکھاوجی پکھاوج بجاوتی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹۶). [گن + ترنگ (رک)].

---تِمَگوُرُو (---کس ت ، فت م ، و مج ، و مع) امذ.
ایک روئیدگی جس کے پتے عریض اور زرد ہوتے ہیں دواءً مستعمل (خزائن الادویہ ، ۶ : ۶۱). [گن + تمگورو (مقامی)].

---چھانٹنا محاورہ.
خوبیاں چھوڑ دینا ، گُن بیان نہ کرنا (جامع اللغات).

---دِکھانا محاورہ.
ہنر دکھانا ، کمال دکھانا ، مہارت کا مظاہرہ کرنا. خطوط شعاعی گن کی صورت یہ گن دکھاتی تھی کہ بے مدد بادبان کھینچے لاتی تھی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۲۵).

ـــ دینا ف م ؛ محاورہ.
نیکی یا خوبی عطا کرنا ، نفع پہنچانا ؛ احسان اُتارنا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ سنگھار (ـــ کسرِ س ، مغ) امذ (قدیم).
علم و دانش کی آرائش ، خلاصۂ خوبی ، خوبی کا نچوڑ

کہیں شہ کہ اے شوتی گُن سنگھار
توں دستا ہے میرا بہوت دوستدار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶). [گن + سنگھار (رک)].

ـــ سیکھ (کے) اوگن سیکھا کہاوت.
علم پڑھ کر جاہل بنا ؛ ہنر مند ہو کر بے ہنری کا ثبوت دینا ؛ بھلے ہو کر یا اچھا ہو کر بُرائی کرنا (خزینۃ الامثال ؛ نجم الامثال ؛ محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

ـــ کا پلٹا دینا محاورہ.
احسان اُتارنا ، بدلہ چکانا (جامع اللغات).

ـــ کار صف (قدیم).
بہت سی خوبیوں والا ، صاحبِ ہنر ، ہنر مند. جیسے گن کار کرتے ہیں گن ، اس باغ میں تی لیں گے پھول چُن چُن . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳). ہر یک باخبر کا کام نہیں ، جیتے ہوشیاراں ، جیتے فہم داراں جیتے گن کاراں ہوئے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۱). [گن + س : काय].

ـــ کاری صف.
وہ جس میں اچھے گن یا خاصیتیں ہوں ، نیک ، پارسا ؛ ہمدرد ، مدد کرنے والا ، فائدہ مند ؛ مفید ، موثر ، باثر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گن + کاری ، لاحقۂ صفت].

ـــ کرنا محاورہ.
فائدہ بخشنا ، شفا بخشنا ، صحت بخشنا ؛ موثر ہونا ، بھلائی کرنا ، نیکی کرنا ، نیک سلوک کرنا ؛ باثر ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ کَری / کَلی (ـــ فت ک) امث.
(موسیقی) مالکوس راگ کی ایک راگنی جو صبح کے وقت گائی جاتی ہے. گُن کلی روپ سروپ اس کا ایک مہ پارہ مہتاب کی کرن ... تصور دوست میں بصد انتظار کھڑی ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲۳). دونوں نے سنا تو میں گن کری کی گت بجا رہا تھا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی نقاب چہرے ، ۲۵۰). [گن + س : कली करी].

ـــ گان امذ.
ستائش ، تعریف یا توصیف ، گُن گانا. جس کی فضیلت کے گن گان سنیے. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۲۳۹). [گن + گان (رک)].

ـــ گانا محاورہ.
بہت تعریف کرنا.

زہرہ اس عید کی امکان سوں
شہ کے گن آسمان پہ گایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵۹).

وہ زرد پوش جس کا کہ گُن گاتے ہیں ہم
شوخی نے اوس کے ناچ نچائے بسنت رُت

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۰۳). برہم داس نام ، کالپی کا رہنے والا ... گُن گانے اس کا پیشہ تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۵).

سب اسیراں قفس گاتے ہیں صیاد کا گُن
کون اس بھول بھلیاں میں گرفتار نہیں

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۰۳).

جس کے بس میں جان مری اس کے گن گاؤں
آتی جاتی سانسوں پر میں کیا اتراؤں

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۱).

ـــ گَلی (ـــ فت گ) امث.
رک : گن کلی.

کسیکو گن گلی کی گن خوش آئی
کوئی لگتی ہے جان اپنی لگائی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۷۵). گن کلی لشاد کیہ لی سا گا ما یا پانچ سر آتے ہیں. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۷۹). [گن + س : कली].

ـــ گُنتی زنجیر (ـــ کسر گ ، سک ن ، فت ز ، سک ن ، ی مع) امث.
(الجبرا) سلسلۂ ہندسیہ (ماخوذ : جامع اللغات). [گن + گنتی + زنجیر (رک)].

ـــ گِننا محاورہ.
گُن گانا ، کارنامے بیان کرنا.

ادب کا بھاؤ سستا ہو رہا ہے
حکومت کے گنے جانے لگے گن

(۱۹۳۴ ، نگارستان ، ۱۷۱).

ـــ گیان (ـــ کسر مج گ ، ی مخ) امذ.
علم و ہنر ، علم و دانش ، سوجھ بوجھ ، عقل و فہم ، دانائی ، لیاقت ، زیرکی.

نہ پہنچے نہ پہنچیا ہے گن گیان میں
سو طوطی منج ایسا ہندوستان میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۵).

اے جگ ہی گن گیان کے جگ جو تلک ہے تو تلک
تج سیس ارزانی اچھو چھتر ہو افسر فتح کا

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۷).

دھن گن گیان بھی کام نہ آئے
نام ہری کا جپتا جائے

(۱۹۳۹ ، میرا جی ، ک ، ۲۳۹). [گن + گیان (رک)].

ـــ گیانی (ـــ کسر مج گ ، ی مخ) صف.
صاحبِ علم و ہنر.

ملا یک روز مجھ کو نا گیانی
بوڑھا سا یک برہمن گن گیانی

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۰)۔ [گن گیان + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ مالا امذ۔
ایک راگ کا نام۔ اس پر پربھاوتی اور بنگلہ کی تان اٹھی ، راگ آساوری اور گن مالا گائے گئے۔ (۱۷۹۶ ، پدماوت (اردو ، کراچی ، ۱۹۷۵ ، ۱ : ۵۱ ، ۱۸۹)۔ [گن + مالا (رک)]۔

ـــــ مان صف ؛ امذ۔
وہ جس میں اچھی خاصیتیں یا خوبیاں ہوں ، جیسے کوئی ہنر آتا ہو ، نیک ، صالح ، ماہر ، صناع ، عالم ، اُستاد ، ذہین اور ہوشیار آدمی ، بےعیب انسان ، نیک آدمی ، گنی (جامع اللغات ؛ پلیٹس) [گن + س : मान]۔

ـــــ ماننا محاورہ۔
احسان ماننا ، شکر گذار ہونا۔ آنسر پیغمبر نے یہ اُن کا گن مانا۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۶)۔ میر صاحب نے زیادہ سے زیادہ جائدادیں چھُٹنا مل کو دلوادیں ... چھُٹنا مل مالا مال ہو گئے ، اس کا اُنہوں نے گن مانا۔ (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلّی ، ۲۳۹)۔

ـــــ میں پُورا ہونا محاورہ۔
فن میں ماہر ہونا ، اُستاد فن ہونا ، کامل فن ہونا۔ میں نے سُنا ہے کہ دونوں گنوں میں وہ پورا ہے۔ (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۸)۔

ـــــ ندھان (ـــــ کس ن) صف۔
سہارا ، آسرا ، تکیہ ؛ (مجازاً) صاحبِ ہنر و خوبی ، خوبیوں سے بھرا ہوا ، ہُنرمند۔

کہاں ہے وو شہ نرسلا نوجوان
کہاں ہے وو شہ گُنوتا گن ندھان

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۶)۔

وہیں بات سن شاہ کی گن ندعان
کتاباں پڑیاں آنپے فن کہاں آن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۳)۔ [گن + س : निधान]۔

ـــــ والا صف۔
گن مان ، جس میں بہت سی صلاحیتیں ہوں ، خوبیوں والا ، قابل۔ اور میں کہے دیتا ہوں دوست بڑے گن والے ہو تم میں بہت صلاحیت ہے۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۷)۔

ـــــ وان صف۔
عالم ، علم رکھنے والا ؛ (مجازاً) جانکار ، واقف کار۔ اپنی اپنے سمدھی کو بلانے لائی ہوں وہ اس کا گن وان ہے۔ (۱۹۶۳ ، رنگ محل ، ۱۷۱)۔ [گن + وان ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ وَنت/وَنْتا (ـــــ فت و ، سک ن) صف مذ ؛ امذ ؛ ۔۔ گنونتا (شاذ)۔
باصلاحیت ، خوبیوں والا ، ہنرمند ، صاحبِ ہنر (ماخوذ : پلیٹس)۔ [گن + ونت / ونتا ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ وَنْتی (ـــــ فت و ، سک ن) صف مث ؛ ۔۔ گنونتی۔
گن ونتا (رک) کی تانیث ؛ (طنزاً) ہنر والی ، خوبیوں والی باصلاحیت خاتون۔

کہے شہ کہ اے گنونتی گن سنگھار
توں دستا ہے میرا بہوت دوستدار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶)۔

بزان شاہ اس گن ونتی کو کہا
جو کچ اپنے سر پر کھڑیا سو کہا

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۹۹)۔ بہو صاحب گنونتی ایسی ہیں کہ محلے کی بڑھیوں کو گلیاں دیتی ہیں۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷)۔ [گن ونت + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ ہار صف مذ ؛ ۔۔ گنہار۔
گن والا ، خوبیوں والا۔

او گنہار ہم ، حق سب گُنے
جس جس جس کی بینتی سُنے

(۱۶۵۷ ، گنج شریف ، ۹۱)۔ [گن + ہار ، لاحقۂ صفت]۔

گِنا (کس گ) صف۔
گننا (رک) کا ماضی ، گنا ہوا ، شمار کیا ہوا ، تراکیب میں مستعمل (پلیٹس)۔ [گننا (رک) کا حالیۂ تمام]۔

ـــــ جانا ف ل ؛ محاورہ۔
گنتی ہونا ، شمار کیا جانا ، سمجھا جانا۔

اس وقت ہم گئے احبابِ خاص میں
آیا جو تذکرہ کبھی لطفِ عمیم کا

(۱۸۵۵ ، کلیات شیفتہ ، ۲)۔ وہ راجہ ہندو راجاؤں میں جوٹی کا گنا جاتا تھا۔ (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰۳)۔ جب وہ نالی بہتی تھی تو اس کے گلے سے گزرتا ہوا ایک گھونٹ دور سے گنا جا سکتا تھا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۲۵)۔

ـــــ دینا محاورہ۔
شمار کرادینا ، اہمیت جتا دینا ، کسی بات کو جتانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ گنایا (ـــــ کس گ) صف مذ۔
گنا ہوا ، شمار کیا ہوا ، مُنتخب (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔ [گنا + گنایا (گنانا (رک) کا ماضی بطور تابع)]۔

گُنا (ضم گ) صف۔
(برائے ضرب و تضعیف) مرتبہ ، بار ، چند ، جیسے : دوگنا (دُگنا) ، تین گنا (تگنا) یا چار گنا (چوگنا) وغیرہ یہ کسی عدد کے بعد بطور لاحقہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جل کے اوپر دس گنا آگ ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۶)۔ سب سے پہلے آپ نے چاندی اور سونے کے اُدھار خرید و فروخت کو سود قرار دیا ، پھر دوگنے اور چوگنے سود لینے کی ممانعت آئی۔ (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۳۵)۔ تلی دو تین گنا بڑھ جاتی ہے گردے بھی معمول سے بڑے ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۳)۔ [س : गणित]۔

گنّا (فت گ ، شد ن) امذ.

۱. بانس کے درخت کی وضع کا پودا جو رسیلا اور میٹھا ہوتا ہے اس کے رس سے گڑ ، شکر ، کھانڈ وغیرہ بنائی جاتی ہے ، نیشکر (لاط: **Saccharum Officinarum**). میاں سامنے کھڑے گنا چھیل رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۲۱). گنا یعنی پونڈا ... زردی بیضۂ مرغ وغیرہ بھی آواز صاف کرنے کے لئے مفید ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۲). دو سخت مند گنوں کو توڑ کر ایک ساتھ مشین میں ڈال دیا... ان کا رس برتن میں آ چکا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۳). ۲. (مجازاً) بید ؛ سرکنڈا (پلیٹس). [پ : गंडेरी]

ـــــ پیلنا ف م.

بیلن ، کولھو یا مشین میں گنا ڈال کر اس کا رس نکالنا ، شکر یا کھانڈ بنانے کے لیے گنے کو مشین میں ڈال کر رس نکالنا. خیال ہے کہ کارخانہ ۷۶-۱۹۷۵ء کے گنا پیلنے کے موسم میں کام کرنے لگے گا. (۱۹۷۶ ، جواب الجواب ، ۷۲).

ـــــ کاٹنا ف م.

گنے کی فصل کاٹنا. گنے کے بعد اگر گندم لگانی ہو تو نومبر میں گنا کاٹا جاسکتا ہے. (۱۹۷۳ ، زراعت نامہ ، یکم جون ، ۱۳).

گِنّا (کس گ ، شد ن) ف م.

گننا ، شمار کرنا ، حساب کرنا ، گنتی کرنا.

گِنّا ہوا اب تو ہمیں دشوار سروں کا
اک مینہ سا برس جاتا تھا ہر بار سروں کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱۲). [گننا (رک) کا غلط املا].

گُنائیت (ضم گ ، ی مع) امث.

وہ جو خواہش یا ارادے سے پاک ہو ، بے غرض ، بے لوث ، بے نفس. تو گنائیت یعنی نشکام ہو جا کسی پرکار کی خواہش ہی نہ رکھ. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۸۰). [س : गुणातीत].

گِنار (کس گ) امذ.

(سلوتری) رک : کنار ، گھوڑے کی ایک بیماری (اب و ، ۵ : ۱۰۲). [کنار (رک) کا ایک املا].

گنارُو (فت گ ، و مع) صف.

گنوارو ، بدنما ، بھدا. جھوپاروں سے شیر خرمے کی نفاست اور ابتدائی میں فرق آتا ہے سوا گنارو ہو جاتا ہے. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۹). [گنوارو (رک) کا بگاڑ].

گِنانا (کس گ) ف م.

۱. شمار کرانا ، گنوانا ، گننے کا کام دوسرے سے کرانا ؛ تفصیل سے بیان کرنا ، ایک ایک کر کے بیان کرنا ، پوری طرح واضح کرنا. یہ تمام صفات جنہیں ہم ایک ایک کر کے گنا رہے ہیں یکجا نہیں ہوتیں. (۱۹۳۳ ، ریاست (ترجمہ) ، ۳۵۳). ۲. سنانا ، آراستہ کرنا.

اُترنے لگی رحمت اسمان ہر تھے
جو سہتر سوں ہو میزبانی گنایا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۶۷). ۳. میلاد وغیرہ پڑھوانا.

قطبا گنائیا ہے مولود آج تیرا
عشرت انند سے اس نت آ یار یاعلی توں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳). [گنوانا (رک) کی تخفیف].

گُناہ (ضم گ) امذ ؛ ـــ گنہ.

۱. خطا ، قصور ، لغزش. مجھے محبت کا اثر چڑھا کہ یہاں نہ گناہ تیرا ہے ، نہ کچھ تقصیر میرا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۷).

لیلو جھاری ہاتھ میں تیر تم کو پیالے آئی
مکھ سے نکلی گئی بات گناہ یہ ہم سے بن آئی

(۱۸۸۳ ، سانگ نوٹنکی ، ۵).

زندگی نام ہے گناہوں کا   عمر ذلت میں ابن آدم ہے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۱۸). ۲. **ایسا فعل جس کا کرنے والا مستحق سزا ہو ، جرم ، ناپسندیدہ فعل ، فعل ممنوعہ ، بری بات.**

کہیا او بجان و سرتاج شاہ
چکج دیکھیا ، سو بولنا نیں گناہ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۲۵). سب نے پوچھا ، اس کا کیا گناہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳). کام آکر اٹکا تو سیدھے منہ بات کرنی گناہ. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۰). قتل عام ، لوٹ مار اور مار دھاڑ کے دنوں میں گھیرا جانا کوئی گناہ نہیں. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۲۸). ۳. (شرع) **ایسا فعل کرنا جو شرعاً ممنوع ہو اور کرنے والا عذاب کا مستوجب ہو ، اوامر اور نواہی کی خلاف ورزی کرنا ، نافرمانی کرنا.**

ہوا ہوں شرمسار اپنے گناہاں تھے سدا میں
کرو تم حامی تا ناٹوں جاونے حامی کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳).

اگر آب ندامت کارگر ہو گا گناہوں کو
بہت آلودہ دامن ہوں کروں گا شست و شو برسوں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۶).

جس نے گناہ کیا ہے اُسے ہو گا بس عذاب
اسے بے گنا ہوا تم کو عبث کیوں ہے اضطراب

(۱۸۸۲ ، ظلم عمران روسیاہ (رونق کے ڈرامے ، ۱ ، ۵ : ۲۳۱)). گناہ پر عذاب کیوں ہوتا ہے گویا یہ پوچھنا ہے کہ جاندار زہر سے کیوں مر جاتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۶۲). کسی بھی شخص کا کسی ملک ، قوم یا برادری میں ... ایک دوسرے کو حقیر جاننا گناہ ہے. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۷). ۴. (أ) (طریقت) **اپنے آپ کو دنیا میں منہمک رکھنا اور حق سے غافل ہونا** (مصباح التعرف). (اا) (حقیقت) **اپنے وجود کو اور حق کے وجود کو علیحدہ علیحدہ سمجھنا** (مصباح التعرف). (ااا) (معرفت) **علم غیریت باقی رہنا** (مصباح التعرف). ۵. **عاشق کا اپنی خودی اور استحقاق کو معشوق کے روبرو ظاہر کرنا.** اما فرست اس کی جملہ شے کوں و لیکن حال تج میں کُھنا ، یہ تو گناہ کی بنی ہمارے پر. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۵). [ف].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.

گناہ کرنا ، عذاب پانا. جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمہ قرآن ، ۱۵۳).

۔۔۔اُڑ جانا محاورہ۔
گناہ ختم ہو جانا ، گناہ نابود ہو جانا (مہذب اللغات)۔

۔۔۔اوڑھنا محاورہ۔
گناہ گار ہونا ، جرم کمانا۔ خداوندا کیسا سراسر گناہ اوڑھ رہا ہے ، کندۂ جہنم ہوگا۔ (١٩٠٠ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ١ : ٣٦٢)۔

۔۔۔آلُود (۔۔۔و مع) صف۔
گناہوں سے پُر۔ مسعود اس گناہ آلود زندگی میں اپنی جوانی ، اپنی صحت ... خاک میں ملا بیٹھا ہے۔ (١٩٨٦ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ٣٨)۔ [گناہ + ف : آلود ، آلودن ـ لتھڑنا]۔

۔۔۔آمُرز (۔۔۔ضم م ، سک ر) صف۔
گناہ بخشنے والا ؛ مراد : خدائے تعالیٰ (نور اللغات)۔ [گناہ + ف : آمرز ، آمرزیدن ـ بخشنا]۔

۔۔۔بالَذّت (۔۔۔فت ل ، شد ذ بفت) امذ ؛ فقرہ۔
لذت کے ساتھ گناہ ، وہ گناہ جس میں لذت کا لالچ ہو ، وہ خطا جس میں فائدہ مد نظر ہو۔ ڈمرڈیل تو للچا کے فریفتہ ہوا حیف ، گناہ بالذت! وہ کیسا پاکیزہ نوجوان آدمی تھا۔ (١٩٨٦ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ١٣٣)۔ [گناہ + با (حرف جار) + لذت (رک)]۔

۔۔۔بَخش (۔۔۔فت ب ، سک خ) صف۔
رک : گناہ آمرز (جامع اللغات)۔ [گناہ + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا]۔

۔۔۔بَخشنا ف ل۔
گناہ معاف کرنا ، خطائیں معاف کرنا۔ توں چتر توں جونسار تجے سب قام ہے گناہ گار کوں گناہ بخشنا بہت بڑا کام ہے۔(١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٥١)۔ اگر تیری جناب میں مجھ سے کوئی گناہ ہوا ہووے تو بخشیو۔ (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٧٧)۔ [گناہ + بخشنا]۔

۔۔۔بَخشوا لینا محاورہ۔
خطائیں اور گناہ معاف کرا لینا۔

اگر بندہ بخشا جو لیوے گناہ
بندے کوں بخشنے کوں واجب ہے شاہ
(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٥٠)۔

۔۔۔بے لَذّت کس صف(۔۔۔فت ل ، شد ذ بفت) امذ۔
گناہ جس میں کوئی فائدہ یا لذت نہ ہو ، ایسی برائی جس میں کوئی لطف یا فائدہ بھی نہ ملے۔

ان دنوں کی جو آنے کی حسرت
کیجیے کا گناہِ بے لذت
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢٣٩)۔

قفس میں ذکر نشیمن گناہِ بے لذت
نہ ہم زباں نہ کوئی ہم خیال ہوتا ہے
(١٩٥٧ ، یگانہ ، گنجینہ ، ٦٩)۔ جب غزل ختم ہوئی تو ایسا لگا کہ ایک گناہِ بے لذت سے چھٹکارا ملا۔ (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ٥٠)۔ [گناہ + بے (حرف نفی) + لذت (رک)]۔

۔۔۔چھوڑنا محاورہ۔
بدی یا برائی کی نشانی چھوڑنا ، گناہ کرنا ، گناہ کی بنیاد ڈالنا۔ کمبخت عورت! تو نے ایسا گناہ چھوڑا ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا۔ (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٣٠١)۔

۔۔۔دُھل جانا / دُھلنا محاورہ۔
گناہ بخش دیا جانا ، خطا معاف ہو جانا۔ تیرے منھ میں خاک دھول ، اس کے تو گناہ دھلے ، تیرا ہی دین و دنیا دونوں ناس ہوئے۔ (١٩١٠ ، لڑکیوں کی انشا ، ٦٣)۔

اب کے آ جاؤ تو دُھل جائیں گناہ
اب کے آئی ہے غضب کی برسات
(١٩٦٠ ، لہو کے چراغ ، ١٢٠)۔

۔۔۔دھونا محاورہ۔
گناہ عفو کرنا ، قصور معاف کرنا۔

دھو گناہاں اپنے مصحف کے تلاوت سیتی تو
تج خلاصی تیں کرے حضرت دعائے صبح گہ
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٣٣)۔ جو ابر رحمت غفاریہ سے گناہوں کو ہمارے دم میں دھوئے طراوت پائے۔ (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٢)۔

دھوتے ہیں ہر ایک شے کو پانی سے مگر
آنسو ہیں فقط گناہ دھونے کے لیے
(١٨٧٥ ، دبیر ، رباعیات ، ٣٢)۔

۔۔۔رَکھنا محاورہ۔
کوئی گناہ کسی کے ذمے تھوپنا ، کسی پر ناکردہ قصور ثابت کرنا ، گناہ کی تہمت دھرنا۔

دل کو چُرا کے عشق کا مجھ پر رکھا گناہ
انصاف کیجیے میرا ہے یا آپ کا گناہ
(١٨٥٠ ، احسان (عبدالرحمن) ، (مضامین فرحت ، ٦ : ٢٣٦))۔

۔۔۔سَرزَد ہونا محاورہ۔
بغیر قصد گناہ ہونا ، غلطی ہونا ، جرم ہونا۔ اس کوشش اور جدوجہد میں گناہ کا سرزد ہونا اتنا بڑا جرم نہیں جتنا کہ کوشش اور جدوجہد ہی نہ کرنا۔ (١٩٩٣ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ٣٦)۔

۔۔۔سَر لینا محاورہ۔
گناہ اپنے سر لینا ، بیچ میں ٹانگ اڑانا ، اپنے ذمے الزام لینا ، اپنی گردن پر وبال لینا ؛ جو کام ہو نہ سکے اسے اپنے سر لینا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

۔۔۔سَمَجھنا محاورہ۔
معیوب جاننا ، بُرا خیال کرنا ، معصیت سمجھنا۔ شاید اس وقت وہ رنگ کھیلنے کو گناہ سمجھنا بھول گئی تھی۔ (١٩٦٢ ، آنگن ، ٥٠)۔

۔۔۔سَمیٹنا محاورہ۔
گناہوں کا وبال اپنے سر لینا ، گناہوں میں اضافہ کرنا ، گناہ جمع کرنا ، بالقصد گناہ کرنا۔ جو لوگ ایسی تہمت رکھتے ہیں ناحق ایک مسلمان کا گناہ سمیٹتے ہیں۔(١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ٦٠)۔

ـــــ سے بچنا محاورہ.
گناہ نہ کرنا ، بری باتوں سے پرہیز کرنا (پلیٹس).

ـــــ سے پاک ہونا محاورہ.
کوئی گناہ ذمے نہ ہونا ؛ گناہ سے بالکل دور ہونا ، گناہ سے بے بہرہ ہونا ، بری ہونا. جو فرمان کو سُن لیتا ہے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۳).

ـــــ صَغیرہ کس صف(ـــــفت ص ، ی مع ، فت ر) امذ.
وہ گناہ جس کا بُرا اثر کم سے کم ہو ، معمولی گناہ ، ادنیٰ گناہ (گناہ کبیرہ کے بالمقابل). حق تعالی سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ تیرے بخشے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۵). گناہِ صغیرہ کے بار بار کرنے سے ... گناہِ کبیرہ ... ہو جاتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۵). انبیا کے دامنِ عصمت ہر طرح کے گناہِ صغیرہ و کبیرہ اور ہر قسم کے عیب و برائی سے پاک سمجھتے ہیں. (۱۸۹۵ ، آیات بینات ، ۲ : ۱۲۵). مولانا یہ بتائیے کہ ... یزید گو برا گنہے والا کسی گناہ صغیرہ کا مرتکب ہو گا یا گناہ کبیرہ کا. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۲۸).
[گناہ + صغیرہ (رک)].

ـــــ عَظیم کس صف(ـــــفت ع ، ی مع) امذ.
بہت بڑا گناہ ، گناہِ کبیرہ. کسی کی دل شکنی ان کے مذہب میں گناہِ عظیم تھی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۸).
[گناہ + عظیم (رک)].

ـــــ کار / کاری امذ.
رک : گناہ گار جو فصیح ہے (پلیٹس). [گناہ + کار/کاری ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ کا وَبال پڑنا محاورہ.
گناہ کا خمیازہ بھگتنا (نوراللغات ، جامع اللغات).

ـــــ کَبیر کس صف(ـــــفت ک ، ی مع) امذ.
رک : گناہ کبیرہ جو زیادہ مستعمل اور فصیح ہے.

کلامِ حق میں ہے ثابت انہوں کا وصف کبیر
پھر ان سے بغض و حسد رکھنا ہے گناہِ کبیر

(۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۸۵). [گناہ + کبیر (رک)].

ـــــ کَبیرہ کس صف(ـــــفت ک ، ی مع ، فت ر) امذ.
بڑا جرم ، بہت بڑا گناہ ، شریعت کی رُو سے ایسا فعل جس کے ارتکاب پر حد مقرر ہو یا اس کے بارے میں وعید ہو یا دلیل قطعی کے ساتھ اس کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو یا ایسا فعل جو دین کی ہتک حرمت کا موجب ہو. عاشق مفلس عاشق کا ذخیرا سو ہو ہے ، عاشق میں گناہ کبیرا سو ہو ہے.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۸). گناہِ صغیرہ کے بار بار کرنے سے .... گناہ کبیرہ ... ہو جاتا ہے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۳۵). منشی کفایت علی مردوں کے بھی انگریزی پڑھنے کو گناہِ کبیرہ تصور کرتے تھے. (۱۹۱۲ ، یاسمین ، ۵۷). اگر اردو شعرا کو لڑکوں سے محبت ہے تو انہوں نے یہ کونسا گناہ کبیرہ کیا ہے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۳). [گناہ + کبیرہ (رک)].

ـــــ کَرنا محاورہ.
ایسے فعل یا اعمال کا مرتکب ہونا جس کی مذہب میں مخالفت ہو ، خطا کرنا ، قصور وار ہونا. میں تیری ہی گناہ کر ہوں ، دل کی ہی گناہ کار ہوں ، بڑا گناہ کری ہوں تم دونوں کی شرمسار ہوں.(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱).

یہ دل کو دے کے ہوں محبوب اس کے آگے میں
کہ جیسے کوئی کسی شخص کا گناہ کرے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۵). اسے ... گہرے درد کی ٹیس محسوس ہونے لگتی تھی کیونکہ اس مختصر وقفے میں اس نے پھر گناہ کیا تھا. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۱۵۲).

ـــــ کَلاں کس صف(ـــــفت ک) امذ (شاذ).
رک : گناہِ کبیرہ. ہم رشتہ کاراں تیرہ رواں سے گناہ کلاں صادر ہوا ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۷۳). [گناہ + کلاں (رک)].

ـــــ کَمانا محاورہ.
بالقصد گناہ کرنا ، گناہ کا مرتکب ہونا ، اپنے گناہوں میں اضافہ کرنا. اور جو کوئی خطا یا گناہ کمائے پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ قرآن ، ۱۵۳).

ـــــ کھولنا محاورہ.
گناہ ظاہر کرنا ، خطا کا اقرار کرنا. منکر نکیر سمجھ کر اپنے سارے راز اور گناہ کھولتی جاؤں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۸۰).

ـــــ گار امذ ؛ ــــ گناہگار ، گنہگار.
۱. (شریعت) وہ جو ایسا فعل کرے جو شرعاً ممنوع ہو ، وہ جو ایسا کام کرے جس کا حکم نہ ہو ، عاصی ، دوشی ، پاپی.

معانی گنہگار ہے بخش یارب
بندیا دل ترے مہر سوں توں ہے آگاہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۲).

گناہگار ہوں ، امیدوارِ رحمت ہوں
مجھے عمل پہ بھروسا نہیں ہے ناز نہیں

(۱۹۱۷ ، نقوش مانی ، ۴۶). لاحقوں کو بھی علاحدہ لکھا جائے گا ، جیسے : ... گناہ گار (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۷۰). ۲. مجرم ، خطا وار. میں تیری ہی گناہ گار ہوں ، دل کی ہی گناہ گار ہوں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۵۱)

حاتم عجب ہے رسم یہ اقلیم عشق کی
پاؤں کو ہاتھ لگتے گنہگار ہو گیا

(۱۷۵۴ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۲۶). ہم کس قدر کچے گناہ گار اور پکے نا تجربہ کار ہیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۸۱). [گناہ + گار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گار بنانا محاورہ.
گناہ میں مبتلا کرنا ، شرمندہ کرنا ، ملزم بنانا (علمی اردو لغت ، جامع اللغات).

ـــــ گار ٹھہرانا / ٹھیرانا محاورہ.
مُجرم قرار دینا ، قصور وار تجویز کرنا ، ملزم ٹھیرانا.

گناہ گار اُس گھڑی سب ہم کو ٹھہراتے ہیں حاکم کا
کبھی جو زیر دیوار اُن کے ہم جا کر ٹھہرتے ہیں
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۸۸).

ـــــ گار ٹھیرنا محاورہ.
گناہ گار ٹھیرانا (رک) کا لازم ، قصوروار تجویز ہونا ، ملزم ہونا (جامع اللغات).

ـــــ گار کرنا محاورہ.
گناہ گار بنانا ، شرمندہ کرنا.

شبِ وصال میں اول تو وہ جاگ کے کہتا
کہ تم نے پاؤں دبا کر گناہگار کیا
(۱۹۰۳ ، نظمِ نگارین ، ۲۳).

ـــــ گار ہونا محاورہ.
ایسے فعل کا مرتکب ہونا جو حلال و جائز نہ ہو ، ملزم ٹھیرنا ، مجرم و قصوروار ہونا ، گرفتار بلا و معصیت ہونا ، عذاب میں پڑنا.

تُم نہ ستم کرو تو کیوں دل مرا بے قرار ہو
میں نہیں چاہتی کہ تم میرے گناہگار ہو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۷).

ـــــ گاری امث ؛ رک : گناہگاری.
۱. گناہ کرنا ، جرم ، خطا. آدمی بھلے بھل کوئی چھوٹا موٹا گناہ کرتا ہے لیکن رفتہ رفتہ اس کی گناہ گاری کی کوئی حد نہیں رہتی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۴۷). ۲. (ا) **جرمانہ ، تاوان ، چٹی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) (**قانون**) وہ آمدنی جو عدالت کی طرف سے وصول کی جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **نقصان ، خسارہ** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گناہ گار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ گاری دینا محاورہ.
جُرمانہ دینا ، چٹی بھرنا ، تاوان دینا ، ٹوٹا بھرنا ، خسارہ دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ گردن پر ہونا محاورہ.
الزام یا گناہ کا بوجھ کسی کے ذمّے ہونا. قیامت کے دن اس کا گناہ میری گردن پر ہوگا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۸۱).

ـــــ لینا محاورہ.
اپنے ذمّے الزام لینا ، اپنی گردن پر وبال لینا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

گُناہوں (ضم گ ، و مج) امذ ؛ ج.
گناہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ترا قہر اگر گرمِ پرخاش ہو
گناہوں کی ہرگز نہ پاداش ہو
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۲۱۲).

ـــــ سے توبہ کرنا ف م ؛ محاورہ.
بدی یا بُرائی کے ارتکاب سے باز رہنا ، آئندہ غلطی نہ کرنے کا عہد کرنا ، برے کاموں سے تائب ہو جانا. انہیں خوب ڈانٹا بے ایمانو ، شیطانو ، باز آ جاؤ ، گناہوں سے توبہ کر ڈالو اور اچھے اچھے کام کیا کرو. (۱۹۸۲ ، انسانی تماشا ، ۵۰).

ـــــ کا بھگتان امذ.
گناہوں کا خمیازہ (فرہنگ اثر).

ـــــ کا پشتارہ امذ.
گناہوں کی کثرت ، لداوے کا لداوا (فرہنگ اثر).

ـــــ کی پوٹ امث.
گناہوں کی گٹھری ، بوجھ.

عدم کو لے کے یہ بارِ گراں چلا ہوں میں
کہ میرے سر پہ گناہوں کی پوٹ بھاری ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۶۶).

ـــــ کا پہاڑ امذ.
(کنایۃً) بہت سے گناہوں کا بوجھ.

حشر میں ہوگی بھیڑ بھاڑ سر پہ گناہوں کا پہاڑ
عرض کروں گا بار بار میری طرف بھی دیکھیے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۳۱).

ـــــ کی گٹھری امث.
بہت سے گناہوں کا بوجھ.

نہ کر اے یار پیاری مجھے تکلیفِ شراب
آگے ہی گٹھری گناہوں کی مری بھاری ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۶).

گُنْبَد (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ ؛ رک : گنبد.
۱. مُدوّر چھت جو عموماً مساجد و مقابر میں بنی ہوتی ہے ، برج نما چھت ، محدب ، اُبھرواں چھت.

گنبد اس کا سپید جوں موتی
آبِ گوہر بھی صدقے واں ہوتی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۲). منڈھی کا گنبد گنبدِ گرداں بے ستون کا جواب بنا ترسول گرا کھاروے کی جھنڈی پُھریُھر اڑی. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۷۳). بعد وفات ایک عالی شان گنبد مزار پر بنایا گیا. (۱۸۸۸ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱).

گنبد ہے ، مقبرہ ہے نہ لوحِ مزار ہے
تعویذِ قبر کا بھی پتہ مٹا ہوا نشان
(۱۹۲۱ ، مطلعِ انوار ، ۸۱). راستے میں ایک جگہ ... اجاڑ شکستہ گنبد نظر آیا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۵۶). ۲. (**مجازاً**) **حصار ، قلعہ ، پناہ گاہ**. ایک ... شخص ... جو اپنی نفسی فتح کے بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھ کر اپنے دشمن سے طرح طرح کے بھیانک انتقام لیتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات ، ۸۹). [ف].

ـــــ اَخْضَر کسر صف (ـــــ فت ا ، سک خ ، فت ض) امذ.
سبز گنبد ، ہرا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

طلب کرتا ہے آبِ خضر آبِ تیغِ قاتل سے
غرض جو سبز بخت اس گنبدِ اخضر کے نیچے ہے
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۶۲).
اس روضے پر ہے گنبدِ اخضر کا اشتباہ
اس شمس پر ہے مہرِ منور کا اشتباہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۳۰۱). [گنبد + اخضر (رک)].

---ازرق کس صف (---فت ا ، سک ز ، فت ر) امذ.
نیلا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان (نوراللغات). [گنبد + ازرق (رک)].

---افلاک کس اضا (---فت ا ، سک ف) امذ.
مراد : آسمان.
گنبدِ افلاک سے گذری ہماری آہ دل
کس ستم کا توڑ تھا یارب ہوائی تیر میں
(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۲۹).
ہیں تیرے تصرّف میں یہ بادل ، یہ گھٹائیں
یہ گنبدِ افلاک ، یہ خاموش فضائیں
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۲۸). [گنبد + افلاک (رک)].

---آبگینہ رنگ کس صف (---سک ب ، ی مع ، فت ن ، فت ر ، غنہ) امذ.
رک : گنبدِ نیل گوں ؛ (کنایۃً) آسمان.
لوح بھی تُو ، قلم بھی تُو ، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ ، تیرے محیط میں حباب
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۵۳). [گنبد + آبگینہ (رک) + رنگ (رک)].

---آسمان کس اضا (---سک س) امذ.
آسمان کا گنبد ؛ مراد : آسمان یا فضائے بسیط جو دنیا پر گنبد کی طرح چھائی ہوئی نظر آتی ہے. ۱۹۱۹ء کی صبح دلفریب اور آفتاب عالم تاب کی دل آویز کرنیں گنبدِ آسمان پر منتشر اور عالمتاب ہو رہی تھیں. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اردو ، ۱۲۱).
[گنبد + آسمان (رک)].

---آہو کس اضا (---و مع) امذ.
(کنایۃً) بیضوی شکل کا گنبد ، قبر نما گنبد ؛ مراد : برجِ جدی.
صحرا میں جا کے آپ جو آنکھیں دکھائیے
پنہاں ہو ڈر کے گنبدِ آہو میں آفتاب
(۱۸۵۴ ، گلستانِ سخن ، ۱۰۰). [گنبد + آہو (رک)].

---بان صف.
آسمان کا مالک ؛ مراد : اللہ تعالٰی. ایک سے دس حصے عشق ہو گیا پوچھا اے عزیز وہ لائق کون ہے جسے یہ تصویر جام دے کی بولا اے پیر گنبد بان کے سوا کوئی نہیں جانتا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۹ : ۳۷۹). [گنبد + بان / وان ، لاحقۂ صفت].

---بے در کس صف (---فت د) امذ.
گنبد جس میں دروازہ نہیں ہوتا ، بند جگہ ، محصور جگہ ؛ (کنایۃً) آسمان.
اس کی امّت میں ہوں میں ، میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس شہہ کے ، غالب ، گنبدِ بے در کھلا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱).
جب کہ بجتی ہے تیری نوبتِ صبح
گونج اٹھتا ہے گنبدِ بے در
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۲۰). میں نے غلط فہمی کے اس گنبد بے در میں رہنے والے شاعر کو ترحم کی نظروں سے دیکھا. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۰۰). [گنبد + بے (حرفِ نفی) + در (رک)].

---چاربند کس صف (---فت ب ، سک ن) امذ.
گھیرا ، ہر چہار سمت سے بند ؛ (کنایۃً) آسمان. حضرتِ انسان کے بھی کیا خیالات ہیں کہ زمین کو ایک ہموار میدان خیال کر کے آسمان کا گنبد چاربند اس پر قائم کیا اور خود اسی میں شہر بند ہوئے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۲). [گنبد + چاربند (رک)].

---چرخ کس اضا (---فت چ ، سک ر) امذ.
گھومنے والا گنبد ، آسمان کا گنبد ؛ مراد : آسمان.
گنبدِ چرخ ہوا کلبۂ پُردود اُسے
روح کو سینۂ حاسد میں بجائے خفقان
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۵). [گنبد + چرخ (رک)].

---چرخِ کہن کس اضا (---فت چ ، سک ر ، کس خ ، ضم مج ک ، فت ہ) امذ.
مراد : آسمان.
وہ بدخو طفلِ اشک اے چشمِ تر ہیں دیکھنا اک دن
گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخِ کہن بگڑا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱ : ۱۳۵). [گنبد چرخ + کہن (رک)].

---خاکی کس صف ، امذ.
قبر ، مزار ، مرقد. گنبدِ خاکی میں آرام کرنے والے عرش نشین مجھ دکھیاری کی التجا قبول فرما. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۳۰).
[گنبد + خاکی (رک)].

---خضرا کس صف (---فت خ ، سک ض) امذ.
۱. سبز گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.
جامِ بلوریں با مئے لعلیں صبحِ بہار و گلشنِ رنگیں
پنبۂ مینا بر سرِ مینا اخترِ صبح و گنبدِ خضرا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶). ساحروں نے بجا کر حکم ... کو سنایا انھوں نے قرنا اور نقاروں کو بجایا کاغ روزگار اور گنبدِ خضرا میں صدا گونجنے لگی. (۱۸۸۴ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲۰). **۲. پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ کا روضۂ مقدس جس کا گنبد سبز رنگ کا ہے.**
خضرِ رہِ مقصود ہو اے ولولۂ شوق
دکھلا دے مجھے گنبدِ خضرائے مدینہ
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیینؐ ، ۱۰۲).
اے قافلے والو ، کہیں وہ گنبدِ خضرا
پھر آئے نظر ، ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں
(۱۹۳۱ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۰۵). عصر اور مغرب کے درمیان اکثر شیدائیوں کی نظریں گنبد خضرا سے شغل کرتی ہیں. (۱۹۷۱ ، میاں کی اڑیا تلے ، ۵۳). [گنبد + خضرا (رک)].

---دار صف.
گنبد رکھنے والا ، جس پر گنبد بنا ہوا ، گنبد کی شکل کا ،

گنبد نما (عمارت) ، گنبد دار . جڑھان کے ایک حصے کو طے کر کے ٹھیک وسط میں انہیں بزرگ کا بہت اونچا گنبد دار مزار ہے. (۱۹۱۳ ، جھلاوہ ، ۸۱). عمارت کے بیرونی جانب بھی گنبد دار کارنسوں پر نہایت خوشنما منبت کاری کی گئی ہے .(۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۵۳). [گنبد + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ دَوّار کس صف(ـــ فت د ، شد و) امذ.
دن رات یا مسلسل گردش کرنے والا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان ، فلک.

کسوت پری کر دھر تری شبنم کے موتیاں میں ہو غرق
دیتی ہے جلوہ ہر گھڑی جیوں گنبد دوّار آج

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۴۴).

کہ انفعال ہو لاف و گزاف سے اُس کو
زمیں ہے صحن کی جس کے یہ گنبد دوّار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۹).

یوں وہ فلک حُسن یہ رخسار علمدار
کرتا ہے طواف ان کا سدا گنبد دوّار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۶ : ۷۷). [گنبد + دوّار (رک)].

ـــ دولابی کس صف(ـــ و مج) امذ.
گھومنے والا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

نہ دیا جب کہ مہ و مہر کو دم بھر آرام
کیا توقع ہمیں اس گنبد دولابی سے

(۱۹۰۷ ، دیوان تسلیم ، ۲۰۹). [گنبد + دولابی (رک)].

ـــ زرّیں کس صف(ـــ فت ز ، شد ر ، ی مع) امذ.
سونے کا گنبد ، سنہری گنبد ، طلائی گنبد ، گنبد زر ؛ مراد : شاہی محل.

دلدناتی گُنبد زرّیں میں گھس جاتی ہوں میں
چاٹ کر سونے کا پانی آگ برساتی ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۶). [گنبد + زرّیں (رک)].

ـــ فلک کس اضا(ـــ فت ف ، ل) امذ.
آسمان ، آسمان جو گنبد کی شکل میں نظر آتا ہے. سامعین تقریر و دلپذیر نے غلغلہ تحسین و آفریں تا گنبد فلک ہفتم پہونچایا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۷۸).

کہا یہ میں نے کہ اے زیور جبین سحر
غم فنا ہے تجھے؟ گنبد فلک سے اتر

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۱۲۰). [گنبد + فلک (رک)].

ـــ فیروزہ رنگ کس صف(ـــ ی مع ، و مج ، فت ز ، ر ، غنہ) امذ.
فیروزی رنگ کا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

کرسی وہ ہے کہ عقل فرشتوں کی دنگ ہے
یاقوت رنگ گنبد فیروزہ رنگ ہے

(۱۹۱۲ ، اوج (نور اللغات)). [گنبد + فیروزہ (رک) + رنگ (رک)].

ـــ کی آواز ہے فقرہ.
صدائے بازگشت کی طرح ہے جیسا کہو گے ویسا ہی جواب ملے گا.

بد گو ہیں بد نیک گو ہیں نیک سب زیر فلک
مُنھ سے کہہ کانوں سے سن گنبد کی یہ آواز ہے

(۱۸۳۰ ، شہید (کرامت علی) ، د ، ۸۵). بیوی تم نہ ڈرو ، کچھ خیال نہ کرو بے ایمان جھوٹی دغاباز ہے اس کی بات گنبد کی آواز ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۹۱). اتنا پڑھنے کے بعد بھی وہ لڑکی گنبد کی آواز ہے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۳۸).

ـــ کی آواز ہے جیسی کَہو وَیسی سُنو فقرہ.
برابر کے آدمی سے تحمل نہیں ہوتا . ہر شخص اپنے آرام کی جگہ ڈھونڈتا ہے ، جیسا کرو گے ویسا نتیجہ ہوگا.

تمہیں خبر نہیں گنبد کی یہ تو ہے آواز
کہو گے جیسی میاں ویسی ہی سنو گے تم

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش ، ۱۱۹).

ـــ کی صَدا ہے فقرہ.
رک : گنبد کی آواز ہے.

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۸).

جو مری آواز تھی آئی وہی برق دھوق
تھی یہ گنبد کی صدا جیسی کہی ویسی سنی

(۱۹۲۱ ، بتی پرتاب ، ۱۳).

ـــ گَردان کس صف(ـــ فت گ ، سک ر) امذ.
گردش کرتا ہوا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان ، فلک. گنبد گردان ، گردش لیل و نہار ... برستے ہوئے بادل ، کوئی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکا. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۸۷). [گنبد + گردان (رک)].

ـــ گَردُوں کس اضا(ـــ فت گ ، سک ر ، و مع) امذ.
آسمان کا گنبد ؛ مراد : آسمان.

کیا چیز بھلا قصر فریدوں مرے آگے
کانپے ہے پڑا گنبد گردوں مرے آگے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷۷). وہ ایک بارگی ناقوس اور نفیری اور نقارہ بجانے لگے کہ زلزلہ سا گنبد گردوں میں پڑ گیا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۲۰).

طلسم گنبد گردوں کو توڑ سکتے ہیں
زجاج کی یہ عمارت ہے سنگ خارا نہیں

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۶۶).

عقل شعر و سخن میں جب صدائے واہ وا
چھت اُڑا کر گنبد گردوں سے ٹکرانے لگی

(۱۹۸۲ ، ط ط ، ۱۰۳). [گنبد + گردوں (رک)].

ـــ لَیل و نَہار کس اضا(ـــ ی لین ، و مع ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) دنیا ، زمین و آسمان ، کائنات.

تیری یہ ضد ہے گنبد لیل و نہار میں
یا حرف کُن ہے خاطر پروردگار میں

(۱۹۸۲ ، جوش (مہذب اللغات)). [گنبد + لیل + و (حرف عطف) + نہار (رک)].

۔۔۔مینا کس صف(۔۔۔ی مع) امذ.
آبگینہ نما گنبد ؛ مراد : آسمان. ایسے اشخاص ... جن کے کارناموں سے آج بھی یہ گنبد مینا پُرشور ہے. (۱۹۳۳ ، حیات شبلی ، ۳۴۳). [گنبد + مینا (رک)].

۔۔۔مینائی کس صف(۔۔۔ی مع) امذ.
شیشے کا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

آہ یوں شیشۂ دل اُن نے جو توڑا میرا
گیا بگڑا تھا میں اس گنبد مینائی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷).

سرنگوں چار طرف گنبد مینائی ہے
واہ ، کیا حُسن تماشائے جبیں سائی ہے

(۱۹۲۹ ، نقوش مانی ، ۱۳۷).

عالم وحشت تنہائی ہے ، کچھ اور نہیں
سر پہ ایک گنبد مینائی ہے ، کچھ اور نہیں

(۱۹۶۰ ، لہو کے چراغ ، ۱۰۶). [گنبد مینا (رک) + ئی ، [لاحقۂ نسبت].

۔۔۔نُما (۔۔۔ضم ن) صف.
گنبد کے مانند ، گنبد کی شکل کا ، ابھرواں ، گمٹی دار. وہ زبی ایم ، ایم جو کبھی گنبد نما معلوم ہوتی ہے تو کبھی مستطیل ناقص. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۹۹). [گنبد + ف : نما ، نمودن = دیکھنا ، دکھانا ، سے صفت].

۔۔۔نُما چٹان (۔۔۔ضم ن ، فت چ) امث.
(جغرافیہ) لاوے کا وہ حصہ جو گنبد کی شکل اختیار کر کے ٹھنڈا اور ٹھوس ہو جائے (انگ : Laccolith) (رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۸۹). [گنبد نما + چٹان (رک)].

۔۔۔نیلگوں کس صف(۔۔۔ی مع ، سک ل ، و مع) امذ.
نیلا گنبد ، (کنایۃً) آسمان.

چرخ پر عالم چراغاں ہے
گنبدِ نیلگوں درخشاں ہے

(۱۹۲۴ ، مطلع انوار ، ۳۹). [گنبد + نیلگوں (رک)].

۔۔۔نیلوفری کس صف(۔۔۔ی مع ، و مع ، فت ف) امذ.
کنول کے رنگ کا گنبد ، نیلا گنبد ، (کنایۃً) آسمان جو نیلا نظر آتا ہے.

دیکھیے اس بحر کی تہہ سے اُچھلتا ہے کیا
گنبدِ نیلوفری رنگ بدلتا ہے کیا

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۵۴). [گنبد + نیلوفری (رک)].

۔۔۔نیلی رواق کس صف(۔۔۔ی مع ، فت نیز کس ر) امذ.
نیلے چھجے والا گنبد ؛ (کنایۃً) آسمان.

رستے ہیں یاد گنبد نیلی رواق کے
دلدل کی تیزیاں ہیں طرارے براق کے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۷۹). [گنبد + نیلی (رک) + رواق (رک)].

گُنبَدی (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب).(الف) امذ ؛
۱. **چھوٹا گنبد ، گمٹی ، برجی**. دانت ایسے ہیں کہ جیسے دروازے کے گنبدی. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۳). گرد و نواح ڈیڑھ فٹ بلند دیوار چونہ گچ سفید ، چاروں طرف چار گنبدیاں چونہ گچ. (۱۸۹۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۲۷). ۲. **ایک ستون والا خیمہ ، ایک چوبہ خیمہ** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **گنبد دار ، گنبد نما ، مدور ، گول.**

ادھر مسجد کی سقف گُنبدی ہے
صدا تکبیر کی واں گونجتی ہے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۲). [گنبد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت اور تصغیر و تانیث].

۔۔۔بھٹّی (۔۔۔فت بھ ، شد ٹ) امث.
بالائے زمین بھٹی جس کی شکل گنبد نُما ہوتی ہے ، چمنی دار بھٹی. گنبدی بھٹیوں میں بہت سی ترمیمات کی گئی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۱۰). گنبدی بھٹّی ، جھگڑ بھٹّی کے بالکل مشابہ ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۰۳). [گنبدی + بھٹّی (رک)].

۔۔۔چھت (۔۔۔فت چھ) امث.
(معماری) ایسی لداؤ کی چھت جو معمول سے زیادہ مدور یعنی نصف یا نصف سے کم دائرے کی شکل کی ہو جیسی گرجا یا بعض بڑے ہال کی بنائی جاتی ہے ، اس قسم کی چھت بغلی دیواروں کے آتاروں پر قایم کی جاتی ہے (ا ب و ، ۱ : ۱۵۰). [گنبدی + چھت (رک)].

۔۔۔ڈاٹ امث
(معماری) نصف گنبد کی شکل کی بنی ہوئی ڈاٹ ، اس ڈاٹ کی گہرائی کو اصطلاحاً شکم کہتے ہیں (ا ب و ، ۱ : ۱۵۰). [گنبدی + ڈاٹ (رک)].

گُنبَذ (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ.
رک : گنبد جو صحیح املا ہے.

وو میدان میں ہے یک گنبذ بے نظیر
کہ جس میں تھے بیٹھا ہے قدرت سوں نیر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹).

شکم ہے ڈول افعی کا بتارا
سر اوس کا گنبذ و گردن منارا

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۵۷).

نوح طوفاں میں یہ چاہ میں یوسف بے چین
کس کو آرام ملا گنبذِ گرداں کے تلے

(۱۸۷۳ ، دیوان فدا ، ۳۷۹). [گنبد (رک) کا ایک املا].

گُنبَذی (ضم گ ، سک م بشکل ن ، فت ب) صف.
رک : گنبدی. چھپن ستونوں پر گنبذی چھت بیضۂ عنقا کی طرح دھری تھی. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۶). [گنبذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُنبَڑ (ضم گ ، مغ ، فت ب) امذ.
رک : گومڑ جو فصیح ہے. پشانی ہموار ہوتی ، اس کی سطح پر شکن و گنبڑ نہیں ہوتے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۰۲). [گومڑ (رک) کا بگاڑ].

گَنبوٹ (فت گ ، سک ن ، و مع) امث.
رک : گن بوٹ. گنبوٹ چھوٹا جنگی جس پر کم سے کم ایک توپ لگی ہو. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۳۵). [انگ : Gun Boat].

گَنبھاری (فت گ ، سک م بشکل ن) امذ.
ایک درخت جس کی چھال سفید اور کچھ سفید بھورے رنگ کی اور صاف ہوتی ہے اس میں پیلے رنگ کے پھل اور پھول لگتے ہیں ، کاسمری. گنبھاری ... اس کے درخت ہمالیہ میں چناب سے پورب کی طرف اور ہندوستان میں سب جگہ خشک پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۳۳). [مقامی].

گَنبھی (فت گ ، مغ) امث.
ایک پھل اور اس کا پودا جو پیاز کا سا ہوتا ہے پتاں اور پھل کنار سے مشابہ ، یہ زمین پر بیل کی طرح پھیل جاتی ہے. گنبھی اس کا پودا پیاز کا سا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۱۳۳). [مقامی].

گَنبِھیر (فت گ ، سک م بشکل ن ، ی مع). (الف) صف.
۱. رک : گمبھیر ، گہرا ؛ (مجازاً) سنجیدہ ، متین ، بُردبار ، بھرم یا عزت رکھنے والا.

جو میانے سرو قد کھینچا تمارا یا امیر
پات بیرے سیس پر رکھ کر کرو سب میں گنبھیر
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۰).

کروں کیا میں تعریف اوس پیر کی
او ہے سروری شاہ گنبھیر کی
(۱۶۸۷ ، محی الدین نامہ (ق) ، ۷).

اوّل تو تجھے میر سے کیا پنجۂ نسبت
زنہار چھچھوروں سے نہ پنجہ کریں گنبھیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۴۴). وے ماہیت دریا کی رکھتے ہیں جیسا کہ وہ عمیق ہے ، ایسے ہی یہ بھی گنبھیر ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۲۷). دفعتاً ایک آواز ابھری سُریلی گہری گنبھیر. (۱۹۸۱ ، ہند یاترا ، ۱۵۹). ۲. سنجیدہ ؛ بڑا متین ، ہوشیار ، ذہین (قدیم اُردو کی لغت ؛ دکنی اردو کی لغت). (ب) امث. (کاشت کاری) اعلیٰ قسم کی زرخیز زمین (ا ب و ، ۶ : ۱۰۱). [گمبھیر (رک) کا ایک املا].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
گہرائی ، (مجازاً) ذہانت ، دانائی ، ہوشیاری. معظم خان کے سب افسران ماتحت اپنے افسر کی اجازت سے اورنگ زیب کی خدمت میں کمربستہ حاضر رہے اورنگ زیب کی اس حُسن تدبیر اور گنبھیر پن کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے اپنے سب کام پردہ میں کیے اور دارا و شجاع کو آپس میں لڑنے بھڑنے دیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۳۸۸). [گنبھیر + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گَنبِھیری (فت گ ، سک م بشکل ن ، ی مع) امث.
گہرائی ، گہرا برتن ، ظرف. تو سماؤ تو گنبھیری انوج کوں سہاوے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰). [گنبھیر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنپَت (فت گ ، سک ن ، فت پ) امذ.
۱. رک : گن پت ، چھوٹے دیوتاؤں کا سردار (ماخوذ : پلیٹس). ۲. (موسیقی) گمک کی بائیس قسموں میں سے ایک قسم. گنپت وہ ہے کہ ہر استھان پر اوس کا ایک سر بلند ہو جاتا ہے. (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۲۶). [س : गणपीत].

گَنپَتی (فت گ ، سک ن ، فت پ) امذ.
۱. گنیش جی کا نام جنھیں دانائی ، بصیرت اور دُور اندیشی کا دیوتا مانا جاتا ہے. گنیش جی یا گنپتی ... ہندوؤں میں دانائی کے دیوتا اور بہت بڑے مشکل کشا مانے جاتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۴۲). ۲. گنیش جی کا میلہ جو دس دن تک جاری رہتا ہے. آج گنیش کا آخری میلہ ہے جسے گنپتی کہتے ہیں ، ہزاروں بت سمندر میں ڈالے جا رہے تھے ، عجب بہار تھی. (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۴۳). [س : गणपति].

ـــــ میلہ (ـــــ ی مج) امذ.
رک : گنپتی معنی ۲. یہ میلہ جو کہ گنپتی میلہ کہلاتا تھا دس دن تک جاری رہتا تھا ، اس میں اس قدر اشتعال انگیز تقریروں ، ڈراموں اور نعرہ بازیوں سے کام لیا جاتا تھا کہ ہندو مشتعل ہو کر مسلمانوں پر حملے شروع کر دیتے تھے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۰۳). [گنپتی + میلہ (میلا (رک) کا ایک املا)].

گَنِت (فت گ ، کس ن) امث. (الف) امث.
حساب ، شمار ، عدد ، ہندسہ ، گنتی.

فضل میں اوّل ہیں محمدؐ نبی
گنت میں ہیں اوّل سو آدم صفی
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۹).

کتا کر سکوں شکر سُبحان کا
کہ ہیں کچھ گنت اُس کی احسان کا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۴۴).

نعمتاں کو نہیں ہے اُس کے شمار
فائدے اُس کے ہیں گنت سے بہار
(۱۷۷۲ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۶).

جسے اس قدر دولت بے گنت تھی
سہندس کو نہ طاقت تھی گنت کی

(۱۸۳۷ ، گلبن عصمت ، ۳۶). دن ڈھلے اپنی گنت پوری کر کے ڈیرے پر پہنچوں گا. (۱۹۳۱ ، تیہا رانا ، ۲۰). یہ کہہ کر رتو برن نے تل کو جوڑنے اور گنت کی دونوں ودیائیں دے دیں. (۱۹۸۵ ، مہا بھارت کتھن مالا ، ۳۴۵). (ب) صف. گنا ہوا ، شمار کیا ہوا (پلیٹس). [س : गणित].

ـــــ بِدّیا (ـــــ کس ب ، شد د بکس) امث.
علم ریاضی ، علم ہندسہ ، علم اعداد (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گنت + دیا (رک)].

---کار / کَر (---/فت ک) امذ.
پنت دان ، حساب دان ، ریاضی دان ؛ مہنوس ، منجم ، جوتشی ، اختر شناس(ماخوذ: پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گنت + کار / کر ، لاحقۂ فاعلی].

--- کَرْنا ف ل.
گنتی کرنا ، شمار کرنا. سنتاں یکنت ہیں اس کا گنت نا کیا جائے ،(١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٢٠٩).عاز میں ... رکھتاں ہور تسبیح کا گنت کرتا ہو، (١٨١٠ ، چونسٹھ گھر ، ١٥).

---وِدیا (--- کس و ، شد د بکس) امذ.
رک : گنت ودیا. جہاں میں پڑھتا تھا وہاں ہم لوگ فلسفے اور ساہتیہ کے بجائے گنت ودیا اور قانون اور طبعیات پر زیادہ دھیان دیتے تھے. (١٩٥٦ ، آگ کا دریا ، ١٠٦). [گنت + ودیا(رک)].

گِنْتارا (کس گ ، سک ن) امذ.
رک : گن تارا. صفر کی ایجاد نے انسانی ذہن کو گنتارا کی قید سے آزاد کر دیا. (١٩٣٥ ، داستان ریاضی ، ١٥٧). پرانے زمانے میں چینیوں کو عددوں سے بھی دلچسپی تھی ، گنتی کرنے کے لئے گنتارا انھیں نے بنایا.(١٩٧٥ ، سائنس کا آغاز، ٢٣). [گن تارا (رک) کا ایک املا].

گِنْتی (کس گ ، سک ن) امث.
١. **کسی چیز کی تعداد معلوم کرنے کا عمل ، گننے یا شمار کرنے کا عمل ، شمار.**

رکھو اون کی گنتی کا دل بیچ جوڑ
ارب چار ہوں اور نوہ کروڑ
(١٧٦٩ ، آخر گشت (ق) ، ٩٣).

اللہ رے رعب و صولت و شوکت دلیر کی
گنتی محال ہو گئی لاشوں کے ڈھیر کی
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٣٣).

نسلِ ابلیس کی گنتی ، نہ خداؤں کا شمار
الاماں! فتنۂ تسبیح و فریبِ زنّار
(١٩٣٨ ، نقشِ دوراں ، ١٩٠). آپ کی اس گنتی کے صحیح ہونے میں مجھے شک ہے. (١٩٨٥ ، مہابھارت کتھن مالا ، ٣٠٣).
٢. **تعداد ، حساب ، مقدار.** سری کرشن چندر گھبرا کر بولے کہ سُو میں ان چار کی گنتی میں نہیں. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٥٥).

شانہ کٹا کسی نے جو روکا سپر پہ وار
گنتی تھی زخمیوں کی نہ کشتوں کا کچھ شمار
(١٨٧٣ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٣٩). گنتی کے لحاظ سے ایک عرک کی موجودگی ... کو ایک نمبر ملے گا.(١٩٨٨ ، تحقیق ، ٢ : ٣٠٠).
٣. **معتبر یا کسی قابل لحاظ زمرے میں شمولیت ، قدر و قیمت ، اہمیت.**

شیشۂ دل ہے مرا کون سی گنتی میں بتاں
تم تو اک آن میں تاراج حلب کرتے ہو
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ١٢١). جب ملک کی مالک کا یہ حال ہو تو ہم کس گنتی میں ہیں. (١٨٧٣ ، مجالس النساء ، ١ : ٤٣). پیدائشی بالشیا تھا ... ہم کار گنتی شمار میں ہی نہ لاتے تھے.(١٩٨٣ ، اوکھے لوگ ، ٨٥). ٤. **معائنہ ، پڑتال ، سرشماری.** ہر مہینے ... کل کارخانوں کے جانور مع گاڑیوں کے شہر کے باہر میدان میں جمع ہوتے تھے اور رئیس وقت ان کا معائنہ کرتے تھے اس کا نام گنتی تھا. (١٩٢٩ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ٣٨٦). ٥. **مہینے کی آخری یا پہلی تاریخ جس میں سپاہیوں کا معائنہ اور پڑتال کرکے تنخواہ دی جائے ؛ یوم موجودات ؛ حاضری کا رجسٹر ، اسم نامہ** (فرہنگِ آصفیہ). ٦. **انتہا ، حد.**

دشمن فلک ، تعذیب عدو ، یار تُندخو
گنتی تھی ظلم کی نہ ستم کا شمار تھا
(١٩١٩ ، درِ شہوارِ بیخود ، ٣٠). [ب : गणतिश्या].

--- کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
١. **شمار کرنا ، گننا ، تعداد معلوم کرنا.** ترلوکی روپیں پر مانوتک گنتی کوئی بھی نہیں کرسکتا. (١٨٩٠ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ١ : ٢٥٠). الفا ذروں کی کل تعداد فلوری سنٹ سکرین پر قنابئوں کی گنتی کرکے معلوم کی گئی. (١٩٧١ ، ایٹم کے ماڈل ، ٢٠٦). ٢. **حاضری لینا** (فرہنگِ آصفیہ).

---کے / کی صف مذ مث.
چند ، جو بہت تھوڑی تعداد میں ہوں.

اودھر تھی فوج بے پایاں ادھر گنتی کے تن گنتی ایک
ہوئے لاچار جب وے بن گئے ایک ایک سیتی دو دو
(١٧٣١ ، شاہ کرناجی ، د ، ٣١٠). تمام اردو دیوانوں میں غیر مترادف غزلیں تلاش کی جائیں تو ایسی غزلیں شاید گنتی کی نکلیں. (١٨٩٣ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ١٧٣). مشکل یہ ہوئی کہ پہلے تو فقط گنتی کے تھے اب ہزاروں مخالف دکھائی دینے لگے. (١٩١٠ ، آزاد (محمد حسین) ، نگارستانِ فارس ، ١١٦). چغتائی صاحب ... دنیا کے گنتی کے چند عظیم مصوروں میں شمار کیے جاتے تھے. (١٩٨٩ ، بلا کشانِ محبت ، ٣٣).

---گِنانا محاورہ.
برائے نام شمار کرانا ، برائے نام اضافہ کرانا ، خانہ پری کرانا.

لوں میں تو چیزیں فقط گنتی گنانے کے لیے
ایسے توبے کو سلام آئے ہیں نوخوان عبث
(١٨٧٩ ، جان صاحب ، د ، ٢٣٩).

---گِنْنا محاورہ.
شمار کرنا ، حساب کرنا.

شبِ وعدہ رہا یہ شغل اپنا
کی گنتی ترے قول و قسم کی
(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٢٧). اپنے کمپیوٹر کی پروگرامنگ اس انداز سے کریں کہ کلاک پلس ملنے پر یہ 0 سے 7 تک گنتی گنے. (١٩٨٣ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ١٣٧).

---گِنْوانا محاورہ.
بلاجواز شمار میں آنا ، یونہی شمار میں لانا یا آنا ، خانہ پری کے لیے شمار میں آنا. علم کچھ فقط زباندانی کا نام نہیں فارسی یا عربی یا ترکی بولنے لگے اور زمرۂ علما میں گنتی گنوانے کے لیے شامل ہو گئے. (١٨٧٣ ، عقل و شعور ، ٧).

ـــــ لینا محاورہ۔
حاضری لینا ، موجودات لینا۔ لشکر اپنا سب دیکھا لشکر کی گنتی لیا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷۰)۔

ـــــ میں آنا محاورہ۔
شمار ہونا ، گنا جانا ، شمار و قطار میں آنا یا ہونا۔

ناز ہے ان کو کرم پر کہ نہیں جس کا حساب
کس خطاوار کی گنتی میں خطائیں آئیں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۶)۔

ـــــ میں پڑنا محاورہ (قدیم)۔
قریب المرگ ہونا (قدیم اردو کی لغت)۔

ـــــ میں ہونا محاورہ۔
۱. **کسی زمرے میں شامل ہونا ، شمار قطار میں ہونا ، لحاظ کے لائق ہونا ، کسی قابل ہونا۔** اب میں کس گنتی میں ہوں یہ چالیس میری بلا جانے۔ (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۸۱)۔ انتشار اردو ادب کو چھوڑو، وہ تو کسی گنتی ہی میں نہیں ہے۔ (۱۹۳۹ ، ۱۰ کے عشر خیال، ۵۳)۔ ۲. **شمار ہونا ، گنا جانا ، شامل ہونا۔**

سارے غصے کے غضب کی تاب رخساروں میں ہے
گل تو کیا پھولوں میں گنتی آج انگاروں میں ہے
(۱۹۰۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷۹)۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
گنتی کرنا (رک) کا لازم ، شمار ہونا ، گنا جانا۔

روز شمار تک بھی جن کی نہ ہووے گنتی
غم ہجر کے ہیں دل پر یہ بے شمار تاپے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۵)۔

گُنْتِیس (ضم گ ، سک ن ، ی مع) صف (قدیم)۔
رک : اُنتیس (پلیٹس)۔ [انتیس (رک) کا قدیم املا]۔

گَنْتھالَم (فت گ ، سک ن ، فت ل) امذ۔
(موسیقی) **طبلے کی قسم کا ایک دکھنی باجا** (ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۱۳۲)۔ [مقامی]۔

گُنْٹ (ضم گ ، سک ن) امذ (قدیم)۔
کنارہ ، سرا۔

سنیا جا کے اس غم ہو جوں پات اول
سو گئے گنٹ نے پات دونوں پھسل
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۲)۔ [مقامی]۔

گُنْٹا (۱) (ضم گ ، سک ن) امذ ؛ ــــ گنٹہ۔
۱. **تالاب یا جوہڑ جس میں برسات کا پانی جمع ہو جائے ، کُنڈ ، کنڈا۔**

یک دیس کھڑا اتھا او خوشی سات
گنٹے کے کنارے یوں گنا بات
(۱۶۵۹ ، میران جی ، رسالہ نورتن ، ۷)۔ اوس ڈونگر کے نیچے پانی کا ایک گنٹا تھا۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۶۲)۔ پانی خراب باؤلیوں گنڈوں یا غلیظ خندقوں سے نہ لیا گیا ہو۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ جہت مدارس ہند ، ۱۶۷)۔ ۲. **چشمہ ، سوتا ، تالاب ، حوض ، وادی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : कुण्ड + क]۔

گُنْٹا (۲) (ضم گ ، سک ن) امذ۔
(کاشت کاری) **بیگھے کا بیسواں حصّہ یا تین مربع گز۔** باغات کی زمین کے لیے ۱۰ گنٹے ... اور خشکی کی زراعت کے لیے ۲۰ گنٹے مقرر کئے جائیں۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۶)۔ [مقامی]۔

گَنْٹھ (فت گ ، غنہ) امذ۔
رک : گٹھ ، گانٹھ (پلیٹس)۔ [گٹھ (رک) کا انفی املا]۔

ـــــ بَنْدَھن (ــــ فت ب ، سک ن ، فت دھ) امذ۔
رک : گٹھ بندھن ، ہندوؤں کی شادی کی ایک رسم (پلیٹس)۔ [گنٹھ + بندھن (رک)]۔

ـــــ جوڑا (ــــ و مع) امذ۔
رک : گٹھ جوڑا ، ملانا ، جوڑنا ، منسلک کرنا ، مدغم کرنا ، گرہ لگانا (پلیٹس)۔ [گنٹھ + جوڑا (رک)]۔

ـــــ جوڑی (ــــ و مع) امث (قدیم)۔
رک : گٹھ جوڑ ، اتحاد ، ملاپ۔

بکھنڈ بس گنٹھ جوڑی کوں جو کھوں یک سور تارے توں
خزانے جیودلا مخزن ہئے گھر تھے چراغ کی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۳)۔ [گنٹھ جوڑا (مخفف) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ کَٹ (ــــ فت ک) امذ۔
رک : گٹھ کٹ ، جیب کترا۔ خبرداری اس طرح سے کرے کہ ضائع ہونے سے بچے ، چوروں ہٹ یاروں گنٹھ کٹوں کے ہاتھ اس پر نہ پہنچے۔ (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۵)۔ [گنٹھ + کٹ (کاٹنا سے)]۔

گُنْٹھ (ضم گ ، سک ن) امذ۔
رک : گنٹا (۲) ، تین ہندوستانی گز۔ ایک گنٹھ ... (۱۸۹۳ ، تسہیل الحساب ، ۸۰)۔ [گنٹھا (رک) کا مخفف]۔

گَنْٹھا (فت گ ، سک ن) امذ۔
پیاز کی گرہ ، گٹھی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گٹھا (رک) کا انفی املا]۔

گُنْٹھا (ضم گ ، مغ) امذ۔
(کاشت کاری) **رک : گنٹا (۲)** (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۹۹)۔ [رک : گنٹا باضافت ھ]۔

کَنْٹھری / کَنْٹھڑی (فت گ ، غنہ ، سک ٹھ) امث (قدیم)۔
رک : کٹھری۔

او کنٹھری بغل میں کھڑی ہو نہ سکیں
شتابی سوں اپنے چل گھر کوں وہیں
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵)۔

کج بست رکھے ہوں جیسے تین کنٹھڑی باند
آ کھول لے کھل ہے نہ وو تج بات بغیر
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۷۳).

سب نجاست بھری ہے (ہے) انتڑی
باند بھرتی ہیں پیٹ میں گوبر کی کٹھری
(۱۷۶۵ ، جوسرہار (ق) ، ۳۹). [کٹھڑی (رک) کا انفی املا].

کَنْٹھڑا (فت ک ، غنہ ، سک ٹھ) امذ.
اصل زر ، پونجی ؛ لین دین کی کوٹھی ، بنک ، مکمل پونجی (پلیٹس).
[پ : ग्रन्थ+र+क गठरवारे ؛ کٹھڑا (رک) انفی املا].

کَنْتَھم (فت ک ، سک ن ، فت تھ) امذ.
لوہے کا نوکیلا قلم جس سے کھجور کے پتوں پر لکھتے تھے (پلیٹس). [غالباً ، س : ग्रन्थ ←].

کَنْٹھنا (فت ک ، غنہ ، سک ٹھ) ف ل.
۱. رک : **گٹھنا ، بننا ، تیار ہونا ، بندھنا.** یہاں تک کہ ایک پورا منصوبہ افسانے کا کنٹھ گیا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۰۰) ، ۲. **(سازش میں) شریک ہونا ، مل جانا.** ایک میرا بھانجہ ہے ... اگر وہ کنٹھ جائے تو بس سارے کام آسان ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۹). مغلانی اور خواصیں اور گھر کی اور عورتیں تو کنٹھی ہوئی تھیں ہی سب ایک ایک دو دو کر کے ادھر ادھر چل دیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۸). ۳. **سیا جانا** (نوراللغات). [گٹھنا (رک) کا انفی املا].

کَنْٹھوارا (فت ک ، غنہ ، سک ٹھ) امذ.
جاٹوں کے ایک قبیلے کا نام (پلیٹس). [مقامی].

کَنْٹھولا (فت ک ، مغ ، و مج) امذ.
(باغ بانی) پور دار ڈنٹھل والا پودا یا درخت جس کے تنے میں تھوڑی تھوڑی دوری پر گانٹھ ہو ، جیسے : گنا وغیرہ (اب و ، ۶ : ۱۰۳). [کنٹھ (رک) + ولا ، لاحقۂ نسبت].

کَنْٹھی (فت ک ، سک ن) امث.
پیاز کی گرہ یا گٹھی. اگر کبھی اتفاق سے کوئی خیال زیادہ نازک اور پیچیدہ ہو گیا ... تو فوراً پیاز کی ایک کنٹھی اس خیال کے قائم مقام پیش کی جاتی تھی. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۷۲). پیاز کی کنٹھی میں برت کے نیچے برت نکلتے ہیں. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۱۰). پیاز کی فصل ہوتی تو گٹھی سے ایک کنٹھی فراہم کرلیتے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۶). [گٹھی (رک) کا انفی املا].

کَنْٹھیا (فت ک ، سک ن ، کس مج ٹھ) امذ.
(لوہاری) سیخیں بنانے کا لوہا (اب و ، ۸ : ۱۰). [مقامی].

کَنْٹھیا (فت ک ، مغ ، کس ٹھ) امث.
بدن کے جوڑوں کے درد کی بیماری ، گٹھیا. کنٹھیا کا آغاز پاؤں کے انگوٹھے سے ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۳۳). [گٹھیا (رک) کا انفی املا].

کَنْٹھیلا (فت ک ، مغ ، ی لین) صف.
گٹھیلا ، گانٹھوں والا ، مضبوط (پلیٹس). [کنٹھ (گانٹھ (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

کَنج (۱) (فت ک ، غنہ) امذ.
۱. **(عموماً قیمتی اشیاء کا) ذخیرہ یا مخزن ، خزانہ ، دفینہ ، کنز.**
موذن بلند بانگ دینے لگیا   زمیں تھیں نکل گنج آنے لگیا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۶).

او چشمۂ حیات کوں تالا خدا توں رنج
اُس دھن تھے عاشقاں کو ملیا ہے پرت کا گنج
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۷۱).

نور کا ہے گنج تیرا ہو جمال   حسن کے گوہر کا توں معدن ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۴). میں تمھیں وہ گنج دوں کہ نہال ہو جاؤ. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۹).

روایت کے ہیں جس کے پاس چند گنج
ہوا ہے اسی طرح سے وہ گہر سنج
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۱۱۰).

ہیں نے کہا کمال ہے اہلِ جہاں کا کیا
اس نے کہا کہ جمع کریں گنج و مال چند
(۱۹۱۷ ، مطلع انوار ، ۱۲۶). اپنے قارئین کو بھی مہم بازی کی ترغیب دیتا ہے اور تجربوں کے گنجِ گہر تک رہنمائی کرتا ہے. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۷۷). ۲. **منڈی ، آبادی ، بستی.**

خالِ حبشی کیوں لبِ شیریں پہ رہتا ہے سدا
گنج کا شکر کے پارو یہ کروڑا ہے مگر
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۹).

سنا ہے آپ کی تحصیل میں ہیں بانس بہت
جہاں سے گنج میں آئے وہاں ہے ٹال کی ٹال
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۶۷). ۳. **ڈھیر ، انبار ، کثرت.**

کہاں ڈھونڈے کوئی دل کو ہجومِ داغِ سوزاں میں
ملے کھوج ایک پروانہ کا کیا گنجِ چراغاں میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۳). اس ملک میں پہاڑ بالکل نہیں ... سمندر کنارے پر ریتی کے گنج. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۳۲). ۴. **بازار جہاں غلہ فروش غلہ جمع کر کے فروخت کرتے ہیں ، اناج منڈی.** جو اناج مختلف گنجوں میں فروخت ہونے کو آتا ہے اس کا روزانہ نرخ نکالنا چودھریوں اور تولیوں کے اختیار میں رہتا ہے. (۱۸۷۶ ، اخبار مفید عام ، آگرہ ، ۱۵ ستمبر ، ۲). کئی بازاروں اور اناج کے گنجوں اور تہ بازاری کے حقوق بھی ان کو عطا کیے. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۲۸۰). ۵. **انبار ، جس میں بہت سی چیزیں سمائی ہوتی ہوں ، وہ چیز جس میں چاقو ، قینچی ، موچنہ ، نشتر وغیرہ چھوٹے آلات رکھے یا لگائے جائیں.**

کھٹکے ہی رہیں دل میں ترے مژگاں برگشتہ
ہجومِ نیش کژدم سے اگر دل گنجِ نشتر ہو
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۶۰). پرکاروں کے گنج میں ایک آلہ ایسا بھی ہے جس سے یہ پرکار تیار ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۲). ۶. **گنج آتشی ، آتش کا انبار ، ڈھیر.** ہوائیوں کے گنج ہی چھوٹتے ہیں سو کش کش سے کوس تائیں آسمان کے تارے تو ڈھب جاتے ہیں. (۱۷۴۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۵۸).

لگے جب چھوٹنے گنج ہوائی
فلک پر خوشی یک بار چھائی

(۱۷۹۷ ، یوسف زلیخا ، فگار ، ۸۵).

نور کے قطرے فلک سے ہیں زمیں پر برستے
چھوٹنے گنج ستاروں کے کہاں ہیں پیہم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۰). **چھوٹی سی آبادی ، بستی ، جیسے : پہاڑ گنج ، کشن گنج وغیرہ.**

یار کا گنج تھا جو شاہ دڑا
سب نے رہنا وہیں کا جی میں دھرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۹۸).

ہو جہاں پیارے کی میرے بود و باش
وہ تو سب گنجوں سے پیارا گنج ہے

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۲۷۴). سعدآباد تو سعدآباد ، نصیرآباد تک میں جو مفتیوں کی بستی تھا اور خاندانوں کا گنج ، کوئی گھرانا اس کی ٹکر کا نہ تھا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۰). [ف].

--- اَفْراسیاب کس اضا (---فت ا ، سک ف ، کس س) امذ.
افراسیاب کا خزانہ جو خسرو پرویز کے ہاتھ لگا ، یہ خسرو پرویز کا چوتھا خزانہ کہلاتا ہے (ماخوذ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[گنج + افراسیاب (عَلَم)].

--- اِلٰہی کس صف (--- کس ا ، مد ل) امذ.
قرآن مجید ، کلام اللہ (فرہنگ آصفیہ). [گنج + الٰہی (رک)].

--- آبْ آوَرْد کس صف (--- سک ب ، فت و ، سک ر) امذ.
پانی کا لایا ہوا خزانہ ؛ (کنایۃً) آنسو.

موج دود آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنج آب آورد سے معمور ہے دامن مرا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۲۵۴). [گنج + آب (رک) + ف : آورد ، آوردن ـ لانا].

--- آتِشی کس صف (--- کس ت) امذ.
(آتش بازی) **ایک قسم کی آتش بازی ، ایک قسم کا پٹاخا جو ہوا میں اڑ جاتا اور اوپر جا کر پھٹتا ہے ، اڑن گولا** (ا پ و ، ۸ : ۷۸).
[گنج + آتش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- باد کس صف ، امذ.
رک : گنج باد آورد (جامع اللغات). [گنج + باد (رک)].

--- باد آوَر / آوَرْد / -- آوَرْدَہ کس صف (--- سک د ، فت و / سک ر ، د / فت و ، سک ر ، فت د) امذ.
۱. **ہوا یا سمندری ہوا کا لایا ہوا خزانہ ، خسرو پرویز کے آٹھ خزانہ میں سے دوسرا خزانہ ، شاہنامہ فردوسی کی روایت ہے کہ قیصر روم خسرو پرویز کے خوف سے اپنے خزانے کو کشتیوں میں لاد کر کسی جزیرے کو روانہ کیا تھا ، لیکن باد مخالف نے ان کشتیوں کو خسرو کے علاقے میں پہنچا دیا اور یوں سارا خزانہ خسرو کے ہاتھ آ گیا ، گنج شایگاں.**

گنج باد آور بہا لاوے جو خسرو ہو کوئی
اب بھی ہے آتش میان عالم اسباب موج

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷).

گر نہ خسرو خواہش خاتون ارمن ورنہ دیکھ
گنج باد آورد صرف رنگ و بو ہو جائے گا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۳۵). لیکن یہ سرمایہ بھی گنج باد آورد کی طرح افسانہ ہی افسانہ ہے. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو (مقدمہ) ، ۱ : ۲۵). ۲. **(مجازاً) دولت جو مفت ہاتھ آئے ، مال مفت.**

بوئے یار نسیم تن لاتی صبا
گنج باد آورد ہم کو مل گیا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۳). ۳. **نام لحن ، بار بد کا سولھواں راگ** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گنج + باد (رک) + ف : آور/آورد/آوردہ ، آوَرْدَن ـ لانا سے امر بطور لاحقۂ فاعلی].

--- بار کس اضا نیز بلا اضا ، امذ.
رک : گنج گو (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + بار (رک)].

--- بان امذ.
خزانچی (جامع اللغات). [گنج + بان ، لاحقۂ فاعلی].

--- بَخْش (--- فت ب ، سک خ) صف ، امذ.
۱. **خزانہ بخشنے والا ، بہت بڑا فیاض اور سخی ، لکھ داتا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **حضرت مخدوم علی ہجویری کا لقب جن کا مزار لاہور میں ہے ، انہیں داتا گنج بخش کہتے ہیں.**

کوئی تھا گنج بخش ان میں کوئی گنج شکر ان میں
خزانے معرفت کے ہیں بہت زیر مزار اب تک

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۱). ۳. **قطب الدین ایبک کا لقب ، یہ نہایت سخی اور فیاض تھا ، ہند کی ادنی قومیں اس کو پیر مانتی اور اس کے نام کی کشتیاں لڑوا کر شیرینی یا کھانا تقسیم کرتی ہیں** (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [گنج + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

--- بغیر / بے ، رنج نہیں کہاوت.
تکلیف اٹھائے بغیر فائدہ نہیں ملتا ہے ، امیر آدمی کو طرح طرح کی فکریں ہوتی ہیں.

تو کنارے پہ رہ نہ چھوڑ کے منج
گنج حاصل نہیں بغیر از رنج

(۱۸۲۰ ، میخانۂ وحدت ، ۳۶).

--- بے بَہا کس صف (--- ی مج ، فت ب) امذ.
بیش قیمت خزانہ ، انمول خزانہ ، گنج گراں مایہ.

مشہور ہے جو قیس ہزاری کے نام سے
تھا گنج بے بہا اسی میدان میں نہاں

(۱۹۲۹ ، مطلع انور ، ۸۱). مجھے جیسے ایک گنج بے بہا مل گیا تھا ، میں سینے سے لگا بیٹھا. (۱۹۸۵ ، آتش چنار پیش لفظ ، خ).
[گنج + بے بہا (رک)].

--- پاٹنا محاورہ.
چھوٹا سا بازار یا منڈی بنانا ، چھت دار منڈی. ڈہائی کے طور پر ایک گنج پاٹا گیا جو ایک مدت (عالم نگر) حلقہ میں ہے --- بغیر ضلع ہونے نہ اس کی آبادی بڑھے گی نہ رونق ! (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۲۰۵).

---پرکار کس صف(---فت پ ، سک ر) امذ.
وہ ظرف جس میں پرکار اور متعلقہ اوزار رکھتے ہیں. چونکہ میں نے کبھی گنج پرکار نہ دیکھا تھا میں نے اس کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲۲). [گنج + پرکار (رک)].

---پرویز کس اضا(---فت پ ، سک ر ، ی مج) امذ.
خسرو پرویز کا خزانہ ، اس کے آٹھ خزانے مشہور ہیں.

گنج پرویز کی جانب جو ہوا شہ کا گزر
گنجیاں لائے ہیں نذر خزانے والے

(۱۸۷۴ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۱۳). [گنج + پرویز (عَلَم)].

---چراغاں کس اضا(---کس ج) امذ.
چراغوں کی کثرت.

کہاں ڈھونڈے کوئی دل کو ہجوم داغ سوزاں میں
ملے کھوج ایک پروانے کا کیا گنج چراغاں میں
ملے کھوج ایک پروانے کا کیا گنج چراغاں میں

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۴۷). [گنج + چراغ (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---حکیم کس اضا(---فت ح ، ی مع) امذ.
(کنایۃً) سورۂ فاتحہ جو قرآن مجید کی پہلی سورت ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گنج + حکیم (رک)].

---خاکی کس صف ، امذ.
(کنایۃً) حضرت آدم علیہ السلام ؛ آدم کی اولاد ، بنی آدم (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + خاک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خانہ (---فت ن) امذ (قدیم).
خزانہ رکھنے کی جگہ ، مخزن.

دیا مہر کر چرخ نیلی مجے
نوے گنج خانے کی کیلی مجے

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹). [گنج + خانہ (رک)].

---خضرا کس صف(---فت خ ، سک ض) امذ.
سبز خزانہ ؛ خسرو پرویز کا چھٹا خزانہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + خضرا (رک)].

---خفی کس صف(---فت خ) امذ (قدیم).
چھپا ہوا خزانہ ؛ (مجازاً) اسرار معرفت.

تمام گنج خفی کا کیا ہے سیر سراج
صفا کی راہ میں ہے جس کے پاس شمع یقیں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۰). [گنج + خفی (رک)].

---خوبی کس اضا(---و مع) امذ.
اچھائیوں کا خزانہ ؛ (مجازاً) اچھی صفات سے متصف شخص ، بہت خوبیوں والا شخص ؛ مراد : حُسن ، خوبی. ایک نقب میں سما گئی پھر جو اس گنج خوبی نے سر نکالا ایک مکان سونے کا نظر پڑا (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش رُبا ، ۱ : ۹۲۷).

تو اسے چشم و چراغ ہند ہے دولت کا گنجینہ
ہوئے ہیں گنج خوبی تیری مٹی میں نہاں کیا کیا

(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۲ : ۱۵۳). گنج + خوبی (رک)].

---دار امذ.
خزانہ رکھنے والا ؛ (موسیقی) ایک سُر یا راگ کا نام (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دقیانوس کس اضا(---فت د ، سک ق ، و مع) امذ.
پرانا اور بڑا خزانہ ؛ دقیانوس کا خزانہ (دقیانوس ایک بادشاہ کا نام جو اصحاب کہف کے زمانے میں گزرا ہے).

نوید مالک گلزار کو کہ زر کی جگہ
ہر ایک کاسۂ گل میں ہے گنج دقیانوس

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰). [گنج + دقیانوس (عَلَم)].

---دیبا کس اضا(---ی مع) امذ.
خسرو پرویز کے تیسرے خزانے کا نام (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + دیبا (رک)].

---ڈالنا محاورہ.
۱. اناج کی منڈی قائم کرنا ، غلّہ وغیرہ فروخت کرنے کا بازار قائم کرنا ؛ ویرانے کو آباد کرنا. درنس صاحب نام کسو انگریز کا ہے اس نے یہ گنج ڈالا ہے. (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۴۳). ۲. ڈھیر لگانا ، انبار لگانا.

عدم کی راہ میں اک گنج ڈالتے اے بحر
ہمارے پاس نہ قارون کا خزانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۸).

---رواں کس صف(---فت ر) امذ.
۱. چلتا ہوا خزانہ ؛ مراد : قارون کا خزانہ جو حسب روایت برابر نیچے زمین میں دھنستا چلا جا رہا ہے (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. ایسا خزانہ جس کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو ، ہمیشہ گردش میں رہنے والا خزانہ.

جس قدر کرتے ہیں خرچ اخلاص کم ہوتا نہیں
آبرو گنج رواں ہے جگ میں مالِ دوستی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۵). [گنج + رواں (رک)].

---سوختہ کس صف(---و مع ، سک خ ، فت ت) امذ.
۱. خسرو پرویز کے پانچویں خزانے کا نام (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. ایرانی موسیقی کا اٹھارواں راگ (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات). [گنج + ف : سوختہ - سنجیدہ].

---شادآورد کس صف(---سک د ، فت و ، سک ر) امذ.
خسرو پرویز کے ساتویں خزانے کا نام (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنج + شاد (رک) + ف: آورد ، آوردن - لانا].

---شایگاں شایگاں کس صف(---کس ی ، سک ی) امذ.
۱. خسرو پرویز کا دوسرا خزانہ ، گنج باد آورد. وہ گنج مخفی حاصل کیا جس کے مقابلے میں گنج شایگاں کی کوئی حقیقت نہیں (۱۹۱۹ ، مخطوطِ محمد علی ، ۹۵). ۲. بہت بڑا خزانہ جو بادشاہوں کے لائق ہو ، بیش بہا خزانہ.

عیب ہیں میرے گراں سب کاغذ زر کی طرح
قافیے ہیں شایگاں لیکن ہیں گنج شایگاں

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۶۶).

بکھرے کی آہ ذائقۂ موت پر زباں
تھا گنج شائگاں کہ ہوا مفت رائگاں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۸)۔ آج کُنْتُ کَنزاً مَخفِیاً کے گنج شائگاں لٹی گے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۸۳) ۔ خریدار اگر گنج شائگاں اور دولت قارون بھی لے آئیں تو وہ بھی وفا نہ کر سکے ۔ (۱۹۸۹ ، دلّی کے آثار قدیمہ ، ۱۲۵)۔ [گنج + شائگاں/شایگاں (رک)]۔

ـــ شکر کسی اضا(ـــ فت ش ، ک) امذ.
(لفظاً) شکر کا انبار ، بہت شیریں ، بہت لذیذ اور میٹھا ، لقب حضرت بابا فریدالدین جن کا مزار پاک پٹن شریف ضلع ساہیوال میں ہے۔
کوئی تھا گنج بخش ان میں کوئی گنج شکر ان میں
خزانے معرفت کے ہیں بہت زیر مزار اب تک
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۶۱)۔
حضرت بابا فریدالدین شہ گنج شکر
خواجۂ مسعود زہدالانبیا کے واسطے
(۱۹۶۶ ، صد رنگ ، ۳۸)۔ [گنج + شکر (رک)]۔

ـــ شُہَدا کسی اضا(ـــ ضم مع ش ، فت ہ) امذ.
رک : گنج شہیداں.
تو پھر بیلداروں کا عہدہ کیا روہیلوں کا سب گنج شہدا کیا
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۷۷)۔ نشانی کسی شہید کی قبر کا علیحدہ گنج شہدائے ظاہر نہیں ہوا ہے سوائے حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ کے۔ (۱۸۸۹ ، نہرالمصائب ، ۲۶)۔ گنبد کے مشرق جانب ایک پختہ چبوترہ گنج شہدا کا ہے ۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، فروری ، ۱۶)۔ [گنج + شہدا (رک)]۔

ـــ شَہیداں کسی اضا(ـــ فت ش ، ی مع) امذ.
۱. وہ مقام یا قبرستان جہاں اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو اکٹھا دفن کیا گیا ہو ، شہیدوں کا مدفن.
کیونکہ پڑتے ہیں ترے پانْوں نسیم سحری
اس کے کوچے میں ہے صد گنج شہیداں یک جا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳)۔
شہید اتنی ہوئی تھیں حسرتیں سینے میں عاشق کے
کہ وہ سینہ نہ تھا گویا کہ اک گنج شہیداں تھا
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۶)۔ غسل و کفن سب کچھ دے کر نماز میت پڑھ کر اُسی غار عمیق میں سب کو دفن کیا گویا گنج شہیداں بنایا۔ (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۳۷۳)۔
جو معدہ گرانی میں سیروں کا ہو جو گنج شہیداں انیروں کا ہو
(۱۹۵۲ ، ضمیرخامہ ، ۱۵۳)۔ ۲. کشتوں کے پُشتے ، مردوں کا ڈھیر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۳. بہت سی ملی جُلی چیزوں کا انبار ، ڈھیر (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گنج + شہید (رک) + اں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــ شَہیدانی کسی صف(ـــ فت ش ، ی مع) امذ.
گنج شہیداں (رک) سے منسوب یا متعلق ، شہیدوں کے مدفن کا۔
ہر اک بسمل بنا ہے کشتگی غم کی حالت سے
زمیں سب ہو گئی ہے عرصۂ گنج شہیدانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفہ ولا ، ۹۵)۔
ہیں دفن اس ایوان میں اعظام بزرگاں بھی
اس گنج شہیداں سے آہستہ قدم گزرے
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۳۸)۔ [گنج شہیداں (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ عَرُوس کسی اضا(ـــ فت ع ، و مع) امذ.
خسرو پرویز کے پہلے خزانے کا نام جسے اس نے بذات خود جمع کیا تھا ؛ (مجازاً) بیش بہا خزانہ.
ہر اک کا زیور و زر لوٹ کر یہ کہتے تھے
کہ آج ہاتھ لگا ہے ہمیں یہ گنج عروس
(۱۸۸۷ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۲۳۰)۔ [گنج + عروس (رک)]۔

ـــ فَریدُون کسی اضا(ـــ فت ف ، ی مع ، و مع) امذ.
ایرانی موسیقی کا ایک راگ ، ایک سر (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [گنج + فریدون (عَلَم)]۔

ـــ قارُون کسی اضا(ـــ و مع) امذ.
قارون کا خزانہ ؛ (مجازاً) بہت بڑا خزانہ ، بے انتہا دولت.
گنج قارون ہی نہ پا کر رائگاں دیدوں ابھی
ہوں وہ مُسرف گر ملیں دونوں جہاں دیدوں ابھی
(۱۸۳۶ ، معروف ، د ، ۱۲۵)۔ چراپونجی کا فضول پانی کل گنج قارون کے خرچ کرنے سے بھی راجپوتانہ کی آب پاشی میں کام نہیں آسکتا۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۳)۔
سرمایۂ نخوت ہے جو گنج قارون؛
وہ تختہ تری میں بھی تو دھنس سکتا ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۲۹)۔ [گنج + قارون (عَلَم)]۔

ـــ کا چاقُو امذ.
وہ چاقو جس کے ساتھ ربتی ، آری ، قینچی وغیرہ بھی شامل ہوتی ہیں (ماخوذ : نوراللغات)۔

ـــ کاؤُس کسی اضا(ـــ و مع) امذ.
ایرانی موسیقی کا ساتواں راگ یا سر (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [گنج + کاؤس (عَلَم)]۔

ـــ کَرْنا محاورہ.
ذخیرہ کرنا ، ڈھیر یا انبار لگانا.
گلشن میں گل بدن کے تصدق کے واسطے
مالی نے لاکے گنج کیا کئی ہزار بار
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵۳)۔

ـــ کاؤ/ کاؤُسیش کسی اضا(ـــ سک و ، ی مع) امذ.
۱. خسرو پرویز کا آٹھواں خزانہ ، اس خزانے میں سونے چاندی کے گائے بیل اور دوسرے وحوش و طیور موجود تھے ؛ جمشید کا خزانہ جو بہرام گور کے زمانے میں ظاہر ہوا ، گنج باد.

کھود کر ہر طرف زمیں ڈھونڈا
گنج گاوں ملا یہ وو نہ ملا
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۰۳). ۲. ایکا سُر (جامع اللغات). [گنج + گوُ (رک) ، کاؤیش (رک)].

---گراں مایہ کس صف(---کس گ ، مغ ، فت ی) امذ.
گنج گراں بہا ، گنج بے بہا ، قیمتی خزانہ ، بیش بہا خزانہ.
مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہائے گراں مایہ کیا کیے
(۱۸۶۹ ، غالب ، ۲۳۳). ہم رسی کو کھینچ لیتے پھر ڈاک کی تھیلی کسی گنجِ گراں مایہ کی طرح کھولتے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۵). [گنج + گراں مایہ (رک)].

---لگانا محاورہ.
ڈھیر لگانا ، انبار لگانا (فرہنگ آصفیہ).

---مخفی کس صف(---فت م ، سک خ) امذ.
پوشیدہ خزانہ (کُنتُ کنزاً مخفیاً) کے لیے بطور تلمیح. اللہ تعالیٰ گنجِ مخفی کو عیاں کرنا چاہا تو اول اس میں سوں ایک نظر نکلی. (۱۶۷۵ ، امین الدین اعلیٰ (اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۷۶)). [گنج + مخفی (رک)].

---نامہ (---فت م) امذ.
وہ کتاب جس میں خزانے کی اشیا کی فہرست اور دیگر تفصیلات تحریر ہوں ؛ (مجازاً) گراں مایہ مضامین و مطالب پر مشتمل کتاب. گنج نامہ شاہنشاہی ... کی تکمیل کے لیے مصنف نے جملہ اقسام کے رنج اٹھائے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۳۷۳). [گنج + نامہ (رک)].

---و پیوند (---و مج ، ی لین ، فت و ، سک ن) امذ.
(خطاطی) **طغرا نویسی کی ایک قسم ، الفاظ ملا کر لکھنا تا کہ کم سے کم جگہ میں لکھا جائے ، جیسے : نیلیلیجھیلیجھیلی (نیلی نیلی چھیلی چھیلی).** گنج و پیوند ، طغرا نویسی کی ایک قسم ہے اس میں مختلف الفاظ کو ملا کر لکھا جاتا ہے کہ کم سے کم جگہ گھیریں. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۲۳۱). [گنج + و (حرف عطف) + پیوند (رک)].

---ہوائی کس صف(---فت ہ) امذ.
آتش بازی کی ایک اونچی اُڑنے والی قسم ، ہوائی کا انبار.
لگے جب چھوٹنے گنجِ ہوائی
فلک پر خورمن اک بار چھائی
(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۸۰). [گنج + ہوائی (رک)].

گنج (۲) (فت گ ، غنہ) امذ.
سر پر بال نہ جمنے اور گر جانے کا مرض ؛ گنجا پن ، بالخورا ؛ قدرتی طور پر بالوں کا سر سے جھڑ جانا. چھلنی سر پر نہ رکھو نہیں تو گنج ہو جائے گی. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۳). فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کی گنج جاتی رہی. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۲). وقت سے پہلے شروع ہونے والا بال خورہ ، اس حالت میں بلوغت کے بعد گنج پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، میڈویک میگزین ، ۵ مئی ، ۱۳). [س : گنج یا گھنج गंज ' घंज].

---پن (---فت پ) امذ.
گنجا ہونے کی بیماری. گنج پن ایک ایسا مرض ہے جس کے متعلق اخبارات و رسائل میں اکثر و بیشتر مختلف انداز کے فیچر لکھے جاتے ہیں. (۱۹۹۳ ، میڈویک میگزین ، ۲۶ مئی ، ۶). [گنج + پن ، لاحقۂ کیفیت].

گُنج (ضم گ ، غنہ) امث.
گونج ، گنبد کی آواز ؛ بھنبھناہٹ ؛ سائیں سائیں ؛ گھونگچی (جامع اللغات). [گونج (رک) کی تخفیف].

---مال / ہار امذ.
گھونگچیوں کا ہار (ماخوذ : جامع اللغات). [گنج + مال ~ مالا / ہار (رک)].

گنجا (۱) (فت گ ، سک ن) صف مذ (مث : گنجی).
۱. **(وہ شخص) جس کے سر پر بال نہ ہوں ، گنجے سر والا.** جس شخص کے سر کے بال گر گئے ہوں وہ گنجا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۳۳).
ہائے گنجے بے ناخن ، حکا ک
کر لیا سر کھجا کھجا کاوا ک
(۱۹۱۲ ، نذیر احمد ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۵). اس شخص کو گنجا ہونے کا خوف کبھی پریشان نہ کرے گا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۸). ۲. **(وہ سر) جس کے بال جھڑ گئے ہوں.** اس کے گنجے سر کو ہم اپنی تلواروں سے پارہ پارہ کر دیں گے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۳۰۳). اس کے گنجے سر کے کناروں پر سفید بالوں کی جھالر تھی. (۱۹۸۴ ، فنون ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۶۰). [گنج (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

---مرا کُھجاتے کُھجاتے کہاوت.
غریب آدمی ساری زندگی تکلیف میں گزار دیتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گنجا (۲) (---فت گ ، سک ن) امذ.
(کلہ بانی) **سوکھی گھاس کا قرینے سے لگایا ہوا انبار جو مویشیوں کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر کام آئے ، گھاس کے ڈھیر کا گٹھر باندھنے کی رسی** (ماخوذ : اب و ، ۵ : ۸۸). [گنجی (رک) کا اسم مکبر].

گُنجا (ضم گ ، غنہ) امث.
رک : **گنج** (جامع اللغات). [گنج + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُنجار (ضم گ ، غنہ) امث.
۱. **گونج ؛ بھنبھناہٹ.** مور اور کوکلا براجیں گے اور بھونرے کنول پر گنجار کریں گے. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۹). کوئل کی کوکو اور بھونروں کی گنجار. (۱۹۳۹ ، نگار خانہ ، ۲۹).

۲. سانس سانس کی آواز شیو راج سنکھ کے اندر طوفان سے کنجار اٹھی۔ (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۶۲)۔ [کنج (رک) + ار ، لاحقۂ اسمیت]۔

گُنجارَہ (ضم گ ، مغ ، فت ر) امذ۔
آواز کو زیادہ تیز کرکے دور تک پہنچانے والا آلہ ، آلۂ مکبرالصوت ، لاؤڈاسپیکر۔ لاؤڈاسپیکر کے لیے "گنجارہ" بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن انگریزی لفظ زیادہ عام ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۵)۔ [کنج (رک) + ارہ ، لاحقۂ صفت]۔

گُنجان (ضم گ ، غنہ) صف۔
۱. **گھنا ، شاخ در شاخ ، بھرابھرا ، گھچ بچ۔**

جوشِ وحشت کا یہ عالم ہے کہ دم رُکتا ہے
دشت میں نخل جو گنجان سے ہم دیکھتے ہیں

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۲۹)۔

منزلوں تک ہیں یہ گنجان درخت
کیا بھیانک ہیں یہ سنسان درخت

(۱۸۹۶ ، مثنوی امید و بیم ، ۳۲)۔ چپ چاپ جنگل گنجان درخت ، آدمیوں سے خالی حیوانوں سے بھرپور۔ (۱۹۲۹ ، کل کائنات بیتی ، ۲۵)۔ رات بھر یہ گاڑی سنگاپ کے پُراسرار گنجان جنگلوں سے گزرتی ... پہنچتی ہے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۶)۔ ۲. **(ڈاڑھی مونچھ وغیرہ) جس میں گھنے بال ہوں ، گھنی۔** گنجان اور مرغولہ ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرا۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۱۲)۔ ان کے چہرے کی شگفتگی اور گنجان مونچھوں میں سے پھوٹ کر کان کی لوؤں تک پھیلتی ہوئی ایک دلآویز مسکراہٹ دیکھنے کی چیز ہوتی۔ (۱۹۵۵ ، کتابی چہرے ، ۳۲)۔ ۳.(أ) **(علاقہ یا بستی وغیرہ) جہاں آبادی زیادہ ہو اور مکانات قریب قریب واقع ہوں ، گھنی (آبادی)۔** البتہ پرانی دہلی اسی طرح گنجان ہے بلکہ اب تو وہاں کی آبادی بہت زیادہ ہو گئی ہے اس لیے بازاروں ، سڑکوں اور گلیوں میں بےپناہ رش ہو گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، موسموں کا عکس ، ۲۶)۔ ہمیں سب سے پہلے موتی بازار کی ایک گنجان گلی میں خستہ سا مکان الاٹ ہوا۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۱۵)۔ (اا) **پرہجوم ، کثیرالتعداد ، گھنا یا گھنی۔** ایک گروہ کا خیال ہے کہ ہندوستان کی موجودہ پستی کا سبب یہاں کی اس قدر گنجان آبادی ہے۔ (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۶)۔ سبز کے عقب میں کوہ مری کی اصلی اور گنجان آبادی ہے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۶۱)۔ [پ : गजान]۔

۔۔۔ آباد صف۔
(علاقہ یا بستی وغیرہ) جہاں آبادی زیادہ اور مکانات قریب قریب واقع ہوں ، زیادہ آبادی والا۔ جب کسی گنجان آباد شہر میں وبا آتی ہے تو کوئی سرکاری عملہ خواہ کیسا ہی کامل جید ہو ، اس مصیبت میں کام جب تک نہیں کر سکتا کہ اس کو خارجی امداد نہ پہنچتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۰)۔ ماہی گیری کی منزل میں لوگ گنجان آباد علاقوں میں قیام کر سکتے ہیں وہ اس لیے کہ ان کی خوراک ماہی گیوں پر موقوف ہوتی ہے۔ (۱۹۷۵ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۳)۔ [گنجان + آباد (رک)]۔

۔۔۔ پَن (۔۔۔ فت پ) امذ۔
گھنا ہونا ، گنجان ہونا۔ ذیل کے جدول سے جو سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہے پتہ چلے گا کہ ہندوستان کے چند صوبوں کے اضلاع میں آبادی کے گنجان پن کی کیا کیفیت ہے۔ (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۷)۔ [گنجان + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

گِنجانا (کسر گ ، غنہ) ف م۔
ہاتھ سے ملانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

گُنجانا (ضم گ ، مغ) ف م۔
گونج پیدا کرنا ، گونج سے بھر دینا ، گونجنے دینا۔ تاہم قریب کے افسردہ نالوں کی طرح سچائی کی گرج گنجا دینا ویسا ہی آسان ہے۔ (۱۹۲۳ ، خطبۂ صدارت ، ۱۱۰ : ۲ ع)۔ [گونجنا (رک) کا تعدیہ]۔

گُنجانی (ضم گ ، غنہ) امث۔
گنجان ہونے کی حالت ، گھناپن ، گھچ بچ۔ نباتات اس کثرت اور گنجانی سے پیدا ہوتے ہیں کہ آدمی کا قدم آگے نہیں بڑھتا۔ (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۷)۔ ناہموار زمین اور خود کالدوئی صفوں کی گنجانی انھیں آسانی سے بڑھنے اور دوڑنے نہ دیتی تھی۔ (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۶۱۰)۔ ٹریفک کی گنجانی کے باعث اعلیٰ درجے کی پختہ سڑکوں کی تعمیر ایک فوری ضرورت ہو جائے۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۳۷۶)۔ [گنجان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُنجانِیَت (ضم گ ، غنہ ، کسر ن ، فت ی) امث۔
رک : گنجانی جو زیادہ فصیح ہے۔ متحدہ امریکہ کے شمال مشرق صنعتی علاقے آبادی کی زیادہ گنجانیت رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۹۷)۔ [گنجان (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُنجائش/گُنجایش (ضم گ ، غنہ ، کسر ء/کسر ی) امث۔
۱. **سمائی ، کھپت ، سمانے کی جگہ ، وسعت۔** اگر جمیع پیمبرین کا بیان کروں تو یہ کتاب گنجائش اس کی نہیں رکھتی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۵۰)۔ اپس ذات میں آپ مشغول تھا جو کسی صفت کی گنجائش نہیں تھی۔ (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ؛ تجلیات منہ نوریہ ، ۶ : ۳۹)۔ جو پانی نیل کا اس کی طرف آتا ہے گنجائش نہ پا کے پلٹ جاتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔

اللہ اللہ آرزو بھی ہے تمہاری تم بھی ہو
باہمہ تنگی یہ گنجایش ہمارے دل میں ہے

(۱۹۱۸ ، کلیات رعب ، ۲۰۳)۔ میں نے اپنے دونوں پیروں کو آگے کھسکایا مزید گنجائش پیدا کی۔ (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۶۸)۔ ۲. **موقع ، محل ، جگہ۔** اُس میں جرح و قدح کی بہت گنجائش پائی جاتی ہے۔ (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۵)۔ الفاظ کی بندش اور ترکیب ایسی ہوتی ہے کہ کسی کو حرف گیری کی گنجائش نہیں۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۵)۔ ماں اور بیٹے کے نفسی تعلق کی تشریح میں ایڈی پس الجھاؤ کے علاوہ بھی بہت کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ (۱۹۸۳ ، تحلیل اور لاشعوری محرکات ، ۱۹۵)۔

۴. ڈھیل ، چھوٹ. اللہ تعالٰی نے گنجائش اور آسانی کے طور پر مشروع فرمایا ہے. (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۹). دشمن کو کبھی ایسی گنجائش نہ دینا چاہیے کہ وہ کسی طرح کا ضرر پہونچا سکے . (۱۸۹۱ء ، بوستان خیال ، ۸ : ۱۰۲) . نجد کی وہابی تحریک کو اپنے احاطے سے نکل کر دیگر اسلامی ممالک میں پھیلنے کی گنجائش مل گئی. (۱۹۸۶ء ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۱۴۷) . ۳. بساط ، مقدور. (چوبیس روپے چار آنے) میں نے اپنے ذمے ڈالے ہیں اگرچہ ... مجھ میں دینے کی گنجائش نہیں ہے مگر میں ادا کر دوں گا انشاءاللہ تعالٰی. (۱۸۸۳ء ، خطوط سرسید ، ۱۰۹). ۵. بچت ، کفایت ، بچت کا راستہ. سوچا کہ کیا کروں؟ کہاں سے گنجائش نکالوں؟ پھر درویش بچان درویش صبح کو تبرید متروک ، چاشت کا گوشت آدھا ، رات کو شراب و کباب موقوف ، بیس بائیس روپے مہینہ بچا. (۱۸۶۲ء ، خطوط غالب ، ۹۷). ۶. نفع ، فائدہ (پلیٹس). ۷. قابل وصول مالگزاری، وہ خراج جو وصول ہو سکے (فرہنگ آصفیہ). ۸. (طبیعیات) برق بار کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت ، وہ برق تار جو موصل کی قوت میں اضافہ کرے. استقراری حلقے ... ہوائی تار کی برق گنجائش کو بڑھانے کی غرض سے استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۱۱ء ، برقابی ، ۴۳). کسی موصل کی گنجائش سے مراد وہ برق بار جو اس موصل کی قوۃ میں اکائی اضافہ پیدا کرے. (۱۹۲۲ء ، طبیعیات عملی ، ۲ : ۸۶). [ف].

---پذیر (---فت نیز کس پ ، ی مع) صف.
سمانے کے قابل ، جو سما سکے. اس نقشے کے الٹے کرنے کی دلیل مبسوط کتب میں بہت سی لکھی ہوئی ہیں اس مختصر میں گنجایش پذیر نہیں. (۱۸۵۹ء ، فواید الصبیان ، ۱۱۷) . [گنجائش + ف : پذیر ، پذیرفتن ـ قبول کرنا].

---ٹیکس (---ی لین ، سک ک) امذ.
کارخانے کی پیداواری گنجائش یا صلاحیت کے مطابق لگایا جانے والا محصول. حکومت نے سیلز ٹیکس کی جگہ فیکٹریوں پر گنجائش ٹیکس یا فکسڈ ٹیکس کی تجاویز پر غور شروع کر دیا ہے. (۱۹۸۹ء ، جنگ ، کراچی ، ۱۳ جون ، ۱۲). [گنجائش + ٹیکس (رک)].

گنجائشی (ضم گ ، غنہ ، کس ء) صف.
۱. زیادہ سمائی رکھنے والا ، زیادہ وسیع ، فراخ. سینے کا کام گنجائشی تھا ، اس واسطے کہ نہ صرف سینا سکھایا جاتا تھا بلکہ ہر ایک طرح کی جالی کاڑھنا ، ہر طرح کی سلائی ، ہر ایک طرح کی قطع ، مصالحے بنانا اور ٹانکنا. (۱۸۶۸ء ، مرآۃ العروس (دیباچہ) ، ۱۹۸). عربوں کے خیمے آج تک مشہور چلے آتے ہیں ... اٹھانے میں ہلکے اکھاڑنے اور گاڑنے میں سہل اور ساتھ ہی بڑے مضبوط اور گنجائشی. (۱۹۵۳ء ، حیوانات قرآنی ، ۵۱). ۲. جس میں نفع یا بچت ہو.

> دلبراں دل جس ہے گنجائشی
> اس میں کچھ نقصاں نہیں سرکار کا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۸۵۰). ۳. وہ اراضی جس میں اضافے کی گنجائش ہو (جامع اللغات ، نوراللغات). [گنجائش (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

کِنجائی (کس کا ، مغ) امث.
ایک کیڑا جو برسات میں پیدا ہوتا ہے ، کنسلائی معلوم ہوا سفید شفاف تختے پر کنجائیاں ، بیر بہوٹیاں ... بلیریں ، مرغابیاں ، غوغائیاں ، جونجم چانچ ، کر رہی ہیں . (۱۹۰۳ء ، انتخاب فتنہ ، ۱۰۸). [کنجائی (رک) کا اتفی تلفظ].

کُنجائی (ضم گ ، غنہ) امث (قدیم).
سمائی ، سما جانا ، بار پانا ، گھسنا.

> گھر دل کا بہت چھوٹا پڑ جائے تعجب ہے
> عالم کو تمام اس میں کس طرح ہے گنجائی

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۶۲۹).

> دشمن نے بھرے ہیں بہت اب کان تمہارے
> گنجائی سخن کو مرے کب ، گرچہ کہو ہے

(۱۸۲۲ء ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۱۰۸). [ف].

کُنجڑنا (ضم ک ، مغ ، فت ج ، سک ر) ف ل.
گونجنا ، دہاڑنا ، زور سے چیخنا ، غرانا (جامع اللغات ، علمی اردو لغت). [گنج (گونج (رک) کی تخفیف) + ر ، لاحقۂ نسبت + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَنجِفہ (فت گ ، سک ن ، کس ج ، فت ف) امذ ، گنجیفہ.
ایک کھیل جو تاش کے پتوں کی طرح کھیلا جاتا ہے ، اس کا پتا تاش کے برخلاف گول گتے کی شکل اور اوسط درجے میں روپے سے ڈیوڑھا یا سوایا ہوتا ہے ، گنجفے کی آٹھ بازیاں (رنگ) اور چھیانوے پتے ہوتے ہیں اور تین کھلاڑیوں میں کھیلا جاتا ہے آٹھ بازیوں میں چار بڑی اور چار چھوٹی بازیاں کہلاتی ہیں ، بڑی بازیوں کے نام تاج ، سفید ، شمشیر اور غلام ہیں ، چھوٹی بازیوں کے نام چنگ ، سرخ ، قماش اور برات ہیں. تاج کا میر ماہتاب اور سرخ کا میر آفتاب کہلاتا ہے جو اصطلاحاً رات اور دن کے کھیل کے میر کہلاتے ہیں (ا ب و ، ۸ : ۱۶۲).

> شطرنج گنجفہ نردلت تبوڑی پچیس ست گھڑے
> لے کر سہیلیاں کھیلتی جو دیکھنا تو جفت طاق

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲).

> تھا ابھی ہم پاس ابھی جاتا رہا غیروں کے پاس
> آشنائی میں وہ لڑکا گنجفے کا میر ہے

(۱۷۵۲ء ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۱۸).

> ہو سکا ہم سے نہ اجتماع حواس
> عمر بھر یہ گنجفہ برہم رہا

(۱۸۳۹ء ، ریاض البحر ، ۳۹).

> گنجفہ کھیلتے ہوئے آپ سے ہار ہم گئے
> اور انھیں کیا خیال ہے! ہم نے ملال کر دیا

(۱۹۲۳ء ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۹). ان کو اپنے نوجوان مرد احباب کے ساتھ گنجفہ اور بلیرڈ کھیلنے اور ہارمونیم بجانے سے کہاں فرصت تھی. (۱۹۹۰ء ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۴۳). [ف : گنجینہ کی تخفیف].

---ابتر ہونا محاورہ.
گنجفہ کے ناقص پتے حصے میں آنا ، کھیل بگڑ جانا.
ورق عقل و ہوش ہیں برہم
سخت ابتر ہے گنجفہ میرا
(۱۸۵۸ ، دیوان اسیر ، ۶۷).

---باز امذ.
گنجفہ کھیلنے والا ؛ (کنایۃً) مکّار ، عیّار ، شعبدہ باز.
عقلیں برہم کرے ہے گنجفہ باز خیال
ہیں ورق گردانیٔ نیرنگِ یک بتخانہ ہم
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۸۲). [گنجفہ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---بازی امث.
گنجفہ کا کھیل ، گنجفہ کھیلنا. گنجفہ بازی ...گنجفہ کا کھیل.(۱۹۳۳ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۱۶۳). [گنجفہ باز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بجھ جانا محاورہ.
کسی کی بازی میں سر نہ رہنا ، گنجفہ میں جب ایسا ہوتا ہے تو اس کے ورق ابتر کر کے کسی سے ایک ورق مانگ لیتے ہیں ، جس کا ورق نکلتا ہے وہ اپنے پتے کھیلتا ہے (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات).

---برہم ہونا محاورہ.
رک : گنجفہ ابتر ہونا.
اے میر حسن ہم کون برائے وصال دے
کب لگ دلوں کا گنجفہ برہم ہوا کرے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۷۸).

---ساز امذ.
گنجفہ بنانے والا ؛ مکّار ، عیّار ، شعبدہ باز (جامع اللغات).
[گنجفہ + ف : ساز ، ساختن - بنانا].

---کا ورق امذ.
گنجفے کا پتہ.
مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے
آفتاب ایک ترے گنجفہ کا گر ہے ورق
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۳۲).

---کھیل جانا محاورہ.
گنجفے کے وہ پتے ایک بار کھیل جانا جو سر ہوں.
گر گئے خانۂ اوراقِ زمانہ ابتر
گنجفہ کھیل گئے ہر وہ بُرا کھیل گئے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---کے تینوں کھلاڑی روتے ہیں کہاوت.
گنجفے کا ہر ایک کھلاڑی نقصان میں رہتا ہے ، ہر ایک شکایت کرتا ہے کہ اس کے پتے اچھے نہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گُنجک (ضم گ ، غنہ ، فت ج) امث ؛ رک گنجلک.
۱. (نجاری) دلے دار کواڑ کے چوکٹے کی آڑی پٹی عرض میں جڑی ہوئی پٹیاں (ا پ و ، ۱ : ۳۵). اف : ڈالنا ، پھنسانا ، لگانا.
۲. (کشتی بانی) ناؤ کی بنیادی قوس نما لکڑی جو ریڑھ کی ہڈی کی طرح پیندے میں شروع سے آخر تک ہوتی ہے اور جس پر پوری ناؤ کا ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے ، الٹا ، سوجھا (ا پ و ، ۵ : ۱۰۹).
[گنجلک (رک) کا بگاڑ]

گُنجل (ضم گ ، سک ن ، فت ج) امذ.
۱. شکن ، سلوٹ. سطح پر جگہ جگہ گنجل پڑ چکے تھے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۱۰). ۲. پیچیدگی ، الجھاؤ ، عقدہ. عصری سیاست و معیشت کے گنجل ہوں یا اخلاق و فکر کی گتھیاں ، اظہار ذات کے معمے ہوں یا سماجی پیچا ک ، مقبی شاعر انہیں سلجھانے اور حل کرنے میں مقدور بھر دلچسپی لیتا ہے.(۱۹۸۹ ، صحیفہ،لاہور ، جولائی تا دسمبر ، ۵۴).[گنجلک (رک) کی تخفیف].

گَنجلا (فت گ ، غنہ ، سک ج) صف.
گندلا کیا ہوا ، ایسا سالن یا پکوان جس پر سے تار اُتار لیا ہو ، لبدھڑا. ایک دیگ میں کچھم بے رونق گنجلا ہوا سالن بچا ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنااہل پڑوسی ، ۳۵).[گنجا (۲) کا محرف].

گَنجلایا (فت گ ، غنہ ، سک ج) صف.
الٹے پلٹے ، چونتُر جہاں بہ ہزارے الجھے ہوئے تھے" وہاں وہاں میلے کچیلے گنجلے گنجلائے بستر پڑے تھے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۰). [گنجلانا (رک) سے صفت].

گُنجلک (۱) (ضم گ ، غنہ ، سک ج ، فت ل) (الف) امث.
۱. (عبارت یا معنی میں) پیچیدگی ، الجھاؤ.
میر کی تیری کیا سلجھے گی حرف و سخن میں گنجلک ہے
کوئی بھی عاقل الجھ پڑے ہے ناصح ایسے دیوانے سے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۶).
جد و آبا کے سوا اور کی تقلید نہ ہو
لفظ مغلق نہ ہو گنجلک نہ ہو تعقید نہ ہو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۱۵). ایک مدت تک انداز بیان میں اس قسم کی گنجلک رہی کہ اس اردو کے مطالب کا سمجھنا گوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق رہا. (۱۹۲۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۳۸۹). بلاغت اس کلام کو کہتے ہیں جو مختصر ہو ، جامع ہو ، دل کش ہو اور گنجلک سے بَری ہو. (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۴۳).
۲. الجھیڑا ، الجھن ، بکھیڑا.
تصور گر کرے جعد جس کا
پڑے گنجلک میں دل نقاش جس کا
(۱۸۳۳ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۰۳). جب اونکے ایام حد کو پہنچے اور آثار ادبار و نکبت کے نمودار ہوئے تدبیروں میں گنجلک پڑنے لگی. (۱۸۰۳ ، حسن اختلاط (ق) ، ۵).
فیصلہ بوسوں کا کر لو کہ پھر انکار نہ ہو
کوئی گنجلک نہ رہے ، وقت پہ تکرار نہ ہو
(۱۹۳۸ ، دو نایاب زمانہ بیاض (شفا لکھنوی) ، ۲۶). ۳. گرہ ، گانٹھ ؛ کدورت.

کنجلک نہیں ملتی جو طبیعت میں پڑی ہے
دل تجھ سے کسی طور سے دلبر نہیں ملتا

(۱۸۸۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۴۸). ۳. **گرہ ، گرفت** . سنگر لُہار اور ماتا دین بڑھئی کے حساب میں کچھ کنجلک تھی اُسے صاف کرا لیا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۶). ۵. **شکن ، سلوٹ** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۱. **سکڈر ، گندہ ، گنجان ، الجھا ہوا ، گتھا ہوا**. کنجلک مقامات کی ہوا مفرح اور صحت بخش نہیں ہوتی بلکہ اکثر خراب ہوتی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۷۴). یورپ کا معاشرتی پس منظر انگلستان سے بھی زیادہ کنجلک تھا. (۱۹۵۸ ، ہمیں چراغ ہمیں پروانے (ترجمہ) ، ۲۸۳). غرض آج کا چبوترہ یعنی اسٹیج اتنا کنجلک ہو چکا ہے کہ امانت لکھنوی اور آغا حشر جیسے کینڈے کے لوگ بھی ہو کھلا گئے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۶۰). ۲. **گرہ دار**. آواز بھاری و کنجلک ہو کر جیسے کھکھی بندھ جانا کہتے ہیں ، بعض دفعہ بالکل بند ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۱۵۳). ۳. **الجھا ہوا ، پیچیدہ ، مبہم**. مولف نے اپنی کمی استعداد کی وجہ سے بے تیجہ ، پریشان کن اور کنجلک بحث کی ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۸ : ۳). مختارالدین احمد صاحب نے کراچی کے مطبوعہ اوراق کی ... کاپی منگوائی اور ان کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ متعدد مقامات پر عبارتیں کنجلک ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۵۷).

غزل کہا کرو اے بحر صاف صاف ایسی
بشکل موج نہ شعروں میں کنجلک دیکھیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۴). [ف: کنجلک / کنجلک ـ شکن ، چین].

ـــــ پن (ـــ فت پ) امذ.
پیچیدگی ، الجھاؤ. ان کے یہاں خیالات میں کنجلک پن اور انداز بیان میں ... ابہام ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، نظر اور نظریئے ، ۸۰). غالباً الفاظ کے کنجلک پن کے ردعمل کے طور پر معنوی آسان بن گئی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۰). [کنجلک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کی باتیں امث ، ج.
پیچیدہ باتیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

کُنْجَلَک (۲) (ضم گ ، غنہ ، سک ج ، فت ل) امث.
رک : **کنجک** (ا پ و ، ۱ : ۷۵ ؛ ۵ : ۱۷۹). [ف].

کَنْجنی (فت گ ، غنہ ، فت ج) امث.
ایک قسم کی خوشبودار گھاس ، گندھ بیل (لاط : Andropogon Schoenanthes) (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گندھنی گ्रंथनी =].

کَنْجُور (فت گ ، سک ن ، و مع) امذ.
۱. **صاحب خزانہ ، خزانے والا ، خزانے کا مالک**.

تو ان طواف اپس آپے نور نور کون میں پڑ کر کنجور
(۱۷۰۰ ، کشف الوجود (قدیم اردو ، ۱ : ۲۰۱)).

بھی کتنے گئے جمع اے کنجور راز
واسطے ان کے ہمیشہ پنج غاز

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۲ : ۹۳).

تیری کیا بات ہے کیا شان ہے اللہ غنی
تو ازل سے ہوا کنجور رموز احدی

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۱ : ۱۵). ۲. **خزانے کی نگرانی کرنے والا عہدہ دار ، خزانچی**.

نقد جان کا ہے خدا مالک امانت دار میں
جیسے سلطان کا خزانہ قبضۂ کنجور میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۴۰). کنجور منافع کی نگہداشت کرتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۲). ۳. **ترکیبات میں جزو دوم کے طور پر صاحب یا مالک کے معنی میں مستعمل** ، جیسے: **حضور فیض گنجور** الٰہی واسطہ اس نور سعادت گنجور کا (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۷۹۵). [گنج (رک) + ور ، لاحقۂ صفت].

کَنْجُوری (فت گ ، سک ن ، و مع) امث.
خزانہ داری ، خزانچی کا کام یا عہدہ. گنجوری خزانۂ حقیقت کی عطا ہوئی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۱). [گنجور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَنْجَہ (فت گ ، سک ن ، فت ج) صف مذ.
رک : **گنجا**. رزاق گنجہ ادھیڑ عمر کا مدقوق آدمی تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۷۰). [گنجا (رک) کا ایک املا].

کَنْجی (۱) (فت گ ، سک ن) صف مث.
وہ عورت جس کے سر پر بال نہ ہوں ، وہ چندیا جس پر بال نہ ہوں. گنجی چاند اور منحوس صورت یاد آتی ہے ، کھانا حرام ہو جاتا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۳). ان میں چار تو اندھی ہیں ایک کانی ہے ایک گنجی ہے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۱). بوم منتشر تھرتھر کانپتے ، اپنی گنجی چندیا کو سامنے جھکائے ہاتھ جوڑ آگے بڑھے. (۱۹۸۸ ، روز کا قصہ ، ۳۵). [گنجا (رک) کی تانیث].

ـــــ پنہاری / کونجڑی ، اور گوکھرو کا اینڈوا کہاوت.
۱. **کوئی اپنی حقیقت اور حیثیت سے بڑھ کر کام کرے تو کہتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع اللغات). ۲. **بوجھ لے جانا مشکل ہوا** (محاورات ہند).

ـــــ ستّی اوت پُجاری کہاوت.
جیسا آدمی ہو اس سے ویسا ہی سلوک ہوتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــ کبُوتری محل / محلوں / باغوں ، میں ڈیرا کہاوت.
بد قسمت اور بد صورت کا یہ رتبہ ، نا اہل کو اعلیٰ رتبہ ملنے کے موقع پر مستعمل (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

کَنْجی (۲) (فت گ ، سک ن) امث.
(کلہ بانی) سوکھی گھاس کا قرینے سے بنایا ہوا انبار جو

جاڑے اور گرمی کے موسم میں مویشیوں کے چارے کے لیے محفوظ رکھنے کو بنا لیا جاتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۸۸).
[گنج (۱) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ خانہ (ـــــ فت ن) امذ.
(کاشت کاری) اناج کا کوٹھا ، خرمن ؛ گھاس جمع رکھنے کی جگہ (ا ت و ، ۹ : ۱۰۰). [گنجی + خانہ (رک)].

گنجی (۳) (فت گ ، سک ن) امث.
۱. ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی یا زیرہ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالتے ہیں. برہمن کے اصرار پر تھوڑی سی گنجی بھی پی لیا کرتے. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۶۷). ۲. **ابلے ہوئے چاولوں کا پانی ، چاولوں کی پیچ**. عورت کو تصدیع بہت ہوتی تو گنجی یا کنکنا پانی لے کر ایک روز کو پانچ سات بار پسپنج سے دھوتا. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۳). ۳. **چاول کا آش ؛ معمولی کھانا**. ایک زاہد ... اچھا کھانا پور کیڑا چھوڑ کر گنجی کنل پو صبر کرتا تھا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۶۹).
[کانجی (رک) کا بگاڑ].

گنجی (۴) (فت گ ، سک ن) امث ؛ مـ گندی ــ جڑ.
(عو) شکرقندی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گنجی (۵) (فت گ ، سک ن) امث.
بُنی ہوئی چھوٹی کُرتی جو بدن سے چپکی رہتی ہے اور عموماً قمیص کے نیچے پہنی جاتی ہے ، بنیان ، نیم آستین (ماخوذ : شبد ساگر). [سندھی ؛ گجراتی].

گنجے (فت گ ، سک ن) امذ.
گنجا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب و محاورات میں مستعمل. اور چاہیے کہ سرپٹوں سے جیسے ڈھیرے ، لنگڑے اور گنجے برص والے اور جو ان کی مثال ہیں ، اجتناب کرے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۳۷). اس کے گنجے سر کو ہم اپنی تلواروں سے پارہ پارہ کر دیں گے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامہ اندلس ، ۲۲۳). اس طریقے کے ساتھ درآمد ہونے والے گنجے 13 کنز نرینک فلیکٹ عود اسی طریقہ کے چلتے پھرتے اشتہار ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ اپریل ، 12).

ـــــ کو خُدا ناخُن نَہ دے جو سَر کُھجائے / جو کُھجائے کُھجاتے سَر جائے کہاوت.
خدا ظالم کو صاحبِ اختیار اور کمینے کو صاحبِ ثروت نہ کرے (ورنہ وہ غریبوں کو بہت ستائے گا) (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ کو خُدا ناخُن نَہیں دیتا کہاوت.
نااہل کو خدا با اختیار نہیں کرتا (نوراللغات).

ـــــ کو ناخُن مِلْنا محاورہ.
کمینے یا نااہل کو اختیار حاصل ہو جانا.

سونپ تھیلی کا دے دینا تجھے بس قہر تھا
گویا گنجے کو ملے ناخون یا تو کو سناں
(۱۹۲۸ ، حسرت ، مضامین ، ۸۸).

ـــــ کے ایک رَگ زیادَہ ہوتی ہے کہاوت.
گنجا شریر اور چالاک ہوتا ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

ـــــ کے ناخُن ہونا محاورہ.
رک : گنجے کو ناخن ملنا. ارے باپ رے باپ ، یہ چھچھورا سلجھو تو آپے سے باہر ہو گیا ، گنجے کے ناخون (ناخن) ہوئے (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۱ : ۵).

گنجیا (فت گ ، غنہ ، کس خف نیز سک ج) امث.
۱. **گاڑی بان یا گھسیارے وغیرہ کے اوزاروں کا تھیلا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **چھوٹا تھیلا ، بوری** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنج (۱) + یا/یہ ، لاحقۂ تصغیر].

گُنجیا (ضم گ ، غنہ ، کس خف نیز سک ج) امذ.
کان کا ایک زیور (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : کنجکا कञ्जिका].

گنجیات (فت گ ، سک ن ، کس ج) امذ ؛ ج.
پاٹھ یا بازار جہاں کھانے پینے کی چیزیں لا کر فروخت کی جائیں. مالگزاری بہمہ جہت بالمقطع سوائے سایر گنجیات آبکاری اور تاڑی وغیرہ مسکرات حضور سے مشخص کر کے ٹھیکہ دیتا ہوا. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۲۵). سرکار نواب وزیرالممالک بہادر میں اگر کسی گنجیات یا بازار متعلقہ سرکار نواب وزیرالممالک بہادر بھیجا جائے محصول معمولی اوس گنج اور بازار کا اوس پر لیا جائے گا. (۱۸۹۶ ، سوانحات سلاطین اودھ ، ۱ : ۱۲۵).
[گنج (۱) + یات ، لاحقۂ جمع].

گنجیری (فت گ ، مغ ، ی مع) امث.
(ٹوکری سازی) **پھول پھل رکھنے کی پھیلواں منھ کی اتھلی ٹوکری ، ساجی ، پھول ڈلیا ، چنگیر** (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۷).
[گنج + یری ، لاحقۂ صفت تانیث].

گنجیڑی (فت گ ، مغ ، ی لین) صف ؛ امذ ؛ مـ گنجیلی.
گانجھا پینے والا ، گانجھا پینے کا عادی. کچھ صاحب لوگوں نے اس سرزمین پر آ کر بھنگیڑی ، گنجیڑی ، مدکچی ، افیونی اور چوسیے بننا اور اسی برادری میں شامل ہونا پسند فرمایا ہے. (۱۹۶۷ ، صدق جدید ، لکھنؤ ، ۲۷ اکتوبر ، ۳). [گنج (گانجا / گانجھا (رک) کی تخفیف) + یڑی ، لاحقۂ صفت].

گنجیفہ (فت گ ، سک ن ، ی مع ، فت ف) امذ.
رک : گنجفہ.

تارے جو تھے دیکھ یہاں کا بل
گنجیفے کے جوں ورق گئے چل
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۲۲).
گنجیفہ و چوسر و شطرنج ہوئے کہیں
تو ساری رات اس جا سے ٹلیں نہیں
(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۵۵۰)).
نہ شطرنج گنجیفہ کی بازیاں ہوں
اچھل کود ہو اور کلابازیاں ہوں
(۱۸۹۳ ، مجموعہ نظم بے نظیر ، ۶۷). [ف].

ـــــ باز امذ.
گنجفہ کھیلنے والا ؛ (کنایۃً) **مکار ، عیار ، شعبدہ باز.**

ہمدم و محرم تھے سب گنجیفہ باز
خوبی سے کرتے تھے راز و نیاز

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۱۳). [گنجیفہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا ، ہارنا].

گَنجیلی (فت گ ، غنہ ، ی مع) امذ.
کانجھا پینے والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گنجیڑی (رک) کا ایک املا].

گُنجِیلی (ضم گ ، مغ ، ی مع) صف مث.
گونج دار ، گونجنے والی ، بلند (آواز). اتنے میں سید صاحب نے اپنی بھاری گنجیلی آواز میں مسعود کو لوری سنانی شروع کی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۱۹۶). تانت کے تار ... سے بہت اونچی اور گنجیلی آواز نکلتی ہے. (۱۹۳۱ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۳ : ۱۵۵). [رک : گنج (گونج (رک) کی تخفیف) + یلی ، لاحقۂ صف تانیث].

ـــــ چھت (ـــــ فت چھ) امث.
(معماری) **آواز گونجنے والی چھت ، بادل گرج چھت** (ا پ و ، ۱ : ۱۰۳). [گنجیلی + چھت (رک)].

گنجِینَہ (فت گ ، سک ن ، ی مع ، فت ن) امذ.
۱. **مخزن ، خزانہ ، دفینہ.** میں طالبِ گنجینہ نہیں ، سائلِ خزینہ نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۹۹).

ہاں فکرِ رسا دیکھ بڑا بول نہ بول
گنجینۂ راز اندھی نگری میں نہ کھول

(۱۹۳۳ ، ترانۂ پاس ، ۱۳۸). وہاں بھی قومی دستاویزات کا ایک بیش بہا گنجینہ موجود تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار (پہلی بات) ، ک).
۲. **مخزن ، گودام ، ذخیرہ گاہ.** عجائب خانہ دنیا کے بہترین مصوروں کی صناعیوں کا گنجینہ ہے. (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۰۵). یہ شہر بھی مختلف فنون اور صنائع کا گنجینہ تھا. (۱۹۶۲ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۵). ۳. **ذخیرہ ، انبار ، مجموعہ.** میرے پاس سچے واقعات کا ایک گنجینہ ہے. (۱۹۸۷ ، ایک محشر خیال ، ۳۸).
۴. **وہ جالی دار الماری جس میں کھانے پینے کی چیزیں اور ظروف رکھے جائیں ؛ نعمت خانہ.** میں نے کہا دیکھوں کچھ رات کا بچا کھچا گنجینے میں دھرا ہو. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۷). اگر کھانا ہوتا گنجینہ کھول نکال کر تھوڑا بہت کھا لیا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۶۹). [گنج (۱) + ینہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بَخش (ـــــ فت ب ، سک خ) صف.
خزانہ بخشنے والا ، نہایت فیاض ، بڑا سخی.

تمام قدرت و آصف صفت سلیمان جاہ
سوارِ دولت و گنجینہ بخش و دشمن گیر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۳). [گنجینہ + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا].

ـــــ دار صف.
خزانہ رکھنے والا ، صاحبِ گنج ، خزینہ دار ؛ خزانچی.

تو ہی گنجینہ دار عالم ہے
ہیں تیرے سارے اہلِ زر محتاج

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۲۳).

خزانے کا تھا جو کہ گنجینہ دار
وہ رکھتا لقب تھا امانت شعار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۲۹).

اے فیضِ غوثیت کے گنجینہ دار ساقی
ہوں چشمِ مرحمت کا امیدوار ساقی

(۱۹۱۷ ، کلیات حیرت ، ۹۷). [گنجینہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا ، مالک ہونا].

ـــــ قارُون کس اضا (ـــــ و مع) امذ.
گنجِ قارون ، قارون کا خزانہ.

درمِ داغ کی دولت سے بھرے سینے ہیں
اے ظفر دیکھ کہ گنجینۂ قارون ہے بھرا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳). [گنجینہ + قارون (رک)].

ـــــ مَعْنی کس اضا (ـــــ فت م ، سک ع) امذ.
بہت سے معنی و مفہوم کا خزانہ یا مخزن.

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۳). یہ زبان تشبیہ ، استعارے ، علامت اور رمز و ایما کی وجہ سے گنجینۂ معنی کا طلسم ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۵۹). [گنجینہ + معنی (رک)].

گَنجِیوی (فت گ ، مغ ، ی مع) صف.
کانجھا پینے والا. اگر کسی غیر متبع شریعت ، جاہل ، بے نمازی ، گنجیوی (کانجھہ خور) یا مثل اس کے سے خرقِ عادت ظاہر ہوگیا سو وہ استدراج ہے. (۱۹۲۵ ، مناجات یعقوبی (سلہٹ میں اردو ، ۱۲۶). [گنج (۱) + یوی ، لاحقۂ نسبت].

گُنجھَلَک (ضم گ ، غنہ ، سک جھ ، فت ل) امث.
رک : **گنجلک (۱)**. یہ ایسی سادہ اور اچھی زبان میں لکھی گئی ہے اور مطلب کو بغیر گنجھلک کے ایسی صفائی سے بیان کیا گیا ہے کہ عام پڑھے لکھے اشخاص کو ... دشواری نہیں ہو گی. (۱۹۵۱ ، سیر افلاک (پیش لفظ)). [رک : گنجلک (۱) جس کی یہ تحریف ہے].

گُنجھیا (ضم گ ، غنہ ، سک جھ) امث.
(ہندو) **ایک قسم کا تلا ہوا سموسہ ، وہ سموسہ جس میں میوہ بھر کر تلتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گَنجھیل (فت گ ، مغ ، ی لین) صف ؛ امذ.
کانجھا پینے والا ، کانجھے کا عادی ، گنجیڑی (جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ نور اللغات). [کنجھ (کانجھا (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت].

گُنجھا (۱) (ضم گ ، غنہ) امذ.
(کاشتکاری) کھرپے کے پھل کی دستی (ا پ و ، ۹ : ۱۰۱).
[گونجھ (رک) کا بگاڑ].

گُنجھا (۲) (ضم گ ، غنہ) امث ؛ نیز گُونجھیا.
(موسیقی) وہ لے جو درت سے چلے، اس کے بعد مدھ اور بلمپت پر ختم ہو. گنجھا : اس لے کو کہیں گے کہ جو اوّل دھیما اور آخر جلدی چلیگی (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۳ : ۵). [مقامی].

گَنْد (فت گ ، سک ن) امث ؛ امذ.
۱. بدبو ، تعفّن ، سڑاند ، بساند. جھوٹے کے منہ میں دائم گند. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۷۵). ۲. نجاست ، گندگی ، غلاظت ، ناپاکی ؛ فضلہ. یہ محلہ ایک بدرو ہے جس میں تمام لنڈن کی بدمعاشی کا گند بہہ کر آتا ہے. (۱۹۲۵ ، موجودہ لنڈن کے اسرار ، ۲۱۳). وہ گند تو نہیں صرف صابن اور پانی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱). ۳. خراب اور نکمی چیز ؛ کوڑا کرکٹ ، خس و خاشاک. پژمردہ ساگ اور پیاز کے چھلکے پھیل جاتے ہیں ، گند بھی ہوتا ہے تو بھی لیکن تازگی بھی ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۳۸). ۴. جھگڑا ، بکھیڑا جو ناگوار طبع ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[ف : گند : قب : س : گندھ गन्ध].

---اُچھالنا محاورہ.
کسی پر شرمناک الزامات لگانا ، بدنام کرنا ، کیچڑ اُچھالنا. منادق صاحب ... بخشی صاحب سے الگ ہو گئے اور ان پر ایسی گند اُچھالی کہ الاماں والحفیظ. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۰).

---آب امذ ؛ نیز گنداب.
گندا پانی ، گٹر کا پانی ، رقیق فضلہ. گند آب کے لیے ان (سفالی نلوں) کا استعمال کیا جائے تو ان کو جلا دینی چاہیے تاکہ ترشوں کے تباہ کن اثر سے محفوظ رہیں. (۱۹۴۸ ، اشیائے تعمیر ، ۹۹). [گند + آب (رک)].

---پاک کرنا محاورہ.
آلائش دور کرنا ؛ جھگڑا ختم کرنا ، قصہ چکانا ، مصیبت دور کرنا.

تنہا کر معرکہ میں آتش آب تیغ قاتل سے
خدا چاہے تو پاک اس زندگی کا گند کرتے ہیں
(۱۸۴۹ ، آتش ، ک ، ۱۲۲).

---پاک ہونا محاورہ.
گند کٹنا ، جھگڑا پاک ہونا ، کسی رنج اور مشقت سے نجات پانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پڑنا محاورہ.
کوڑا کرکٹ پھیلنا ، بکھیڑا ہونا (فیروزاللغات).

---پھیلانا محاورہ.
کوڑا کرکٹ پھیلانا ، ماحول کو گندہ کرنا ؛ بدنظمی پھیلانا. آپ لوگوں نے یہاں کیا گند پھیلا رکھا ہے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۶۳).

---خور (--- و مع نیز معد) صف ؛ امذ.
۱. گندگی کھانے والا ؛ (نباتیات) نباتاتی عضویے یا پودے جو گلے سڑے نامیاتی مادے سے غذا حاصل کرتے ہیں (انگ : Saprophytic). بورنگیٹم اور منیتو (Mniu) گند خور (Saprophytes) ہیں ، جو گلی سڑی لکڑی پر اُگتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیو فائیٹا ، ۲۳۳). ۲. گندگی کھانے والا (کیڑا). فضلہ کولیاپٹرہ ... عظیم ترین عضیلہ ہے اس میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ انواع پائی جاتی ہیں ... بعض نبات خور ، بعض گند خور ، بعض مردار خور. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۰۹). [گند + ف : خور ، خوردن - کھانا].

---ڈالنا محاورہ.
میلا کرنا ، کوڑا کرکٹ پھیلانا ، جھگڑا بکھیڑا ڈالنا ؛ شرارت کرنا ؛ بدانتظامی کا موجب ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سمٹ جانا محاورہ.
رک : گند پاک ہونا. گر جائے تو پاپ ہی نہ کٹ جائے ، نامراد کا گند نہ سمٹ جائے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۲).

---کاٹنا محاورہ.
رک : گند پاک کرنا.

چھوٹا نہیں اس قید سے تُو ایک فقط
گویا کہ خدا نے گند سب کی کاٹی
(۱۷۸۶ ، میر حسن (فرہنگ آصفیہ)).

---کٹنا محاورہ.
پاپ کٹنا ، جھگڑا پاک ہونا ، قصہ کٹنا ، فیصلہ ہونا ؛ رنج و مصیبت یا محنت و مشقت کا دور ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---کھانا محاورہ.
دل پر میل آنا ، آزردہ یا رنجیدہ ہونا.

پھولتا ہے غیر کوں تیر مژہ کا چب گزند
زندگانی میں ہمارا جیو تب کھاتا ہے گند
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۷).

---گاڑی امث.
کوڑا کرکٹ اٹھانے والی گاڑی. کراچی ، شام کے وقت کمیٹی کے جوڑے اسے گند گاڑی میں ڈال کر لے گئے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۱۰۱). [گند + گاڑی (رک)].

---مچانا محاورہ.
۱. گندگی پھیلانا ، گندی حرکت کرنا. یہ چیز اس کے بس میں نہیں ... وہ صرف کتوں کی طرح گند مچا سکتا ہے. (۱۹۸۹ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۵۵). ۲. بدنظمی پھیلانا ، اودھم مچانا. تم لوگوں نے یہاں کیا گند مچا رکھا ہے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۲۷).

---نبات (--- فت ن) امذ.
(نباتیات) رک : گند خور. بہت کم زہراوی پودے گند نبات ہوتے ہیں.

کندبات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں. (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۳۹ے)۔ [کند + نبات (و ک)]۔

گِند (کس گ ، سک ن) امث ، امذ.
گیند.

وزن بھی ارادت کے گیند قصد کے چوگاں میں دھر
عرش کے میداں بیچ چال کا کیتا تہرن

(۱۶۷۳ ، نصرتی ، چرخیات ، ۴)۔ [گیند (رک) کی تخفیف]۔

ـــ بلّا (ـــ فت ب ، شد ل) امذ.
گند اور بلّا (... جیب سے کچھ پیسے نکالتے ہیں) یہ لو ، مگر دیکھو ، گند بلّا نہیں لینا اور خیر کی طرح ربوڑیاں مت کھانا. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۱۷)۔ [گند + بلّا (رک)]۔

گَندا (۱) (فت گ ، سک ن) صف مذ (ث : گندی).
ناپاک ، نجس ، غلیظ ، میلا ، بدبودار.

ہے اس پیٹ ، غم حرص و وسواس کا
گندا نفس چرکین سنداس کا

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۸ے)۔

فعل بد سے اپنے گو گندا ہوں میں
پر بہرصورت ترا بندا ہوں میں

(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۳)۔

اپنے اس میں کیا لایا بدبو ملا
کہ گندا دماغ اپنا جس سے ہوا

(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر ، (رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۳۹))۔ کیونکہ عام طور پر باورچی خانساماں گندے بہت ہوتے ہیں ... دیکھ بھال کرتے رہنے سے ایک حد تک باورچی خانہ بھی صاف رہے گا. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۳۵)۔ یہ گندے بستر ہٹاؤ ، جانے کا نیا سیٹ نکالو. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۱۰)۔ [گندہ (رک) کا ایک املا]۔

ـــ انڈا (ـــ فت ا ، سک ن) امذ.
۱. وہ انڈا جو خراب ہوگیا ہو ، سڑا ہوا انڈا ، باسی انڈا جس کے اندر ہوا بھر گئی ہو (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (مجازاً) بد چلن یا خراب اولاد. مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ گندے انڈے وہ گئے بھی الٹے اڑایا کرتے تھے. (۱۹۳۰ ، ہم اور وہ ، ۳۵)۔
۳. **خراب اور نکمی چیز.**

نیچوں کے مکانوں پہ ہے اونچا جھنڈا
ایمان بنا ہوا ہے گندا انڈا

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۷۷)۔ ۴. **بُرا آدمی ، بد کردار آدمی.** انھوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ اسمبلیوں میں سے بھی تمام گندے انڈے اٹھا کر پھینک دیں گے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ فروری ، ۳)۔ [گندا + انڈا (رک)]۔

ـــ آدمی (ـــ سک د) امذ.
وہ شخص جو میلا رہے ، بد زبان آدمی ، وہ آدمی جو معاملے کا خراب ہو (جامع اللغات). [گندا + آدمی (رک)]۔

ـــ پانی امذ.
۱. **میلا یا غلیظ پانی ، آب غلیظ** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. (کنایۃً) **پیشاب.**

کیا کہوں میں کہ کیسا کام کیا
گندے پانی سے آ کے دھار دیا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۵)۔

اک ذرا سے گندے پانی کے لیے
توبہ ، توبہ توڑ ڈالی جائے گی

(۱۹۳۰ ، تذکرۂ ریختی ، ۲۰)۔ ۳. (کنایۃً) **منی ، نطفہ.** پاک ہے وہ ذات جس نے اس جوان کو گندے پانی سے پیدا کیا ، کیسا عالی شان ہے وہ اللہ جو خوبصورت چیزیں پیدا کرتا ہے. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۳۲۷)۔ ۴. **(ہندو ، عو) آنسو** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گندا + پانی (رک)]۔

ـــ سُنڈا (ـــ ضم س ، سک ن) صف مذ.
میلا کچیلا ، ناپاک ، غلیظ ، نجس. یہ پیر پیغمبروں کی نیاز کی چیز ہے اس میں گندے سُنڈے ہاتھ نہیں ڈالا کرتے. (۱۹۰۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۳۱)۔ وہ ولایت کی مشہور پرفیومز فیکٹری سے نہایت خوبصورت شیشی میں آتی ہے اور وہی کسی گندے سندے حلوائی کی دکان سے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۸)۔ [گندا + سندا (تابع)]۔

ـــ مُوئِیہ (ـــ و مع ، فت ی) امذ.
وہ زرد چھوٹے چھوٹے پر جو طائروں کے بچوں کے نکلتے ہیں ؛ وہ بال جو اطفال کے جسم پر سب سے پہلے نکلتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گندا + ف : موئے = بال + ہ ، لاحقۂ اسمیت]۔

گَندا (۲) (فت گ ، سک ن) امذ.
(کاشت کاری) **گانو کے قریب کی زمین یا علاقہ** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی]۔

گُندا (ضم گ ، سک ن) صف.
موٹا ، دبیز. بمقتضائے احتیاط ایک شیشہ گندا اوس کے اوپر ٹھہرا کیا ، بجائے خود سخت اپنی تھا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۸)۔ [گُندہ (رک) کا ایک املا]۔

گَنداب (فت گ ، سک ن) امذ.
رک : **گند آب.** گنداب ... اور گند موری کی گیس ... کے متعلق یہ معلوم نہیں ہے کہ سرایت کے بدرقات کا کام کرتے ہیں. (۱۹۳۸ ، عمل طب ، ثیلر ، ۱۶۱)۔ عموماً بڑے پیمانے پر وبائیں پانی کی تقسیم کے مراکز کے گنداب سے آلودہ ہونے کی وجہ سے شروع ہوئی. (۱۹۶۹ ، امراض خرد حیاتیات ، ۲۵۹)۔ [گند + آب (رک) کی تخفیف]۔

گُنڈالی (ضم گ ، مغ) امث.
(کاشت کاری) **ایک قسم کی نرم گھاس ، دوب** (اب و ، ۶ : ۵۶)۔ [کُنڈالی (رک) کا عرف]۔

گندانا (فت گ ، سک ن) ف ل (قدیم).
گندا سڑنا ، بدبو پیدا کرنا. آفتاب کی دھوپ ہور سیہول کا پانی کوڑ پر پڑے تو گندا ہوتا ہے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی ، ۳۱۵) [گند (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُندانا (ضم گ ، مع) ف م (قدیم).
پرونا ، گوندھنا ، گندھوانا.

گُندایا بجن پھول پنس کھیل کر
سو جا بِس نقار خانے بھتر

(۱۶۱۳ ، پھوگ بل (ق) ، ۱۹۶).

عنبر اور مشک کوں سر پر اڑائے
کہ بالوں بال میں موتی گندائے

(۱۸۳۰ ، نورنامہ (ق) ، میاں احمد سورتی ، ۴۳). [گوندھنا نیز گندھوانا (رک) کا ایک قدیم اِملا].

گِنْدَر (کس گ ، سک ن ، فت د) امث ؛ = گِنْدھر.
ایک قسم کا کیڑا جو گیہوں کی بالوں اور چنے کے پودے کو نقصان پہنچاتا ہے ، **کھونگی** ، **گھنگی** (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [س : گندھ गन्ध + رچ].

گَنْدْراج (فت گ ، سک ن ، د) امذ.
ایک قسم کی **چنبیلی**. گندراج ، گل فانوس ، رکھ بجنی ... وغیرہ. (۴ ، باغبان ، ۱۳). [گندھراج (رک) کا بگاڑ].

گَنْدْرَبھ (فت گ ، سک ن ، فت د ، سک ر) امذ.
شادی کی رُسوم ادائیگی کے بغیر آپس کی رضامندی سے کسی جوڑے کا بیاہ کر لینا ، (ہندو) عورت اور مرد کے اپنی مرضی سے بغیر کسی رسم کے بیاہ کرنے کا طریقہ. اور گندربھ کی ریت سے اُس کے ساتھ شادی کی. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار تک ، ۹۳). [گندھرب (رک) کا بگاڑ].

گَنْدَک (فت گ ، سک ن ، فت د) امث = گَنْدھک.
ایک غیردھاتی عنصر جو سفید ، زرد یا سرخ رنگ کا ہوتا ہے ، اسے دیا سلائیوں کی نوکوں پر لگانے اور بارود وغیرہ بنانے میں استعمال کرتے ہیں ، **کبریت** ، **گوگرد**. گندک کا ارگجا لگتی ہے اور کوکل کا عطر ملتی ہے. (۱۸۰۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۱). دل میں آتا ہے کہ پارس کی گندک چین میں لے جاؤں سنا ہے کہ وہاں گراں قیمت ہے. (۱۸۵۵ ، ترجمۂ گلستان ، نظام الدین ، ۳۵۰). چیر کی لکڑی کو چیر کر پتلی پتلی تیلیاں بناتے اور ان کے سروں پر گندک لگاتے. (۱۹۰۴ ، آئین قیصری ، ۱). اس دوران میں گندک (سلفرڈائی آکسائڈ) خارج ہوتا ہے. (۱۹۵۹ ، سائنس سب کے لیے ، ۹۶۰). [ف : نیز س : گندھک (رک) کا ایک املا].

ـــ آنْوْلَہ سار (ـــ غنہ ، سک و ، فت ل) امث.
برصغیر میں اکثر پائی جانے والی گندک کی دو قسموں میں سے ایک قسم جو پیلے رنگ کی چمکدار ہوتی ہے (دوسری قسم مٹھا کہلاتی ہے جس کی ڈھلی ہوتی گول دتیاں ہوتی ہیں) ، آنولہ سار گندھک. جسم اسپ کو... گندک آنولہ سار... سالوتری ملا کر مالش کرنا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۹۷). [گندک + آنولہ (رک) + ف : سار ـ مانند ؛ رنگ کی مشابہت کی بنا پر].

گَنْدَگی (فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
بساند ، بدبو ، **عفونت** ؛ **ناپاکی** ، **میل کچیل** ، **نجاست** ، **غلاظت**.

دنیا کیرے گندگی تے دل پاک کر
اپس دل کے موتی کوں توں پاک دھر

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۸).

شفیع الامم کی نہ کر بندگی
لیا سچ اپس کے اوپر گندگی

(۱۷۴۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۵۷). شیطانی گندگی کو تم سے دور کر دے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲۳۲). بدن کا گندگی اور میل کچیل سے پاک رکھنا جسمانی طہارت ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۰۵). محلے کے بچوں کی پھیلائی ہوئی گندگی میں اس کے پاؤں پھسل رہے تھے. (۱۹۸۶ ، روز کا قصّہ ، ۱۶۸). [گندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُچھالْنا محاورہ.
اتہام لگانا ، بدنام کرنا ، ناشائستہ الزام لگانا ، بدگوئی کرنا. اس مقدّس اور معصوم خاتون کی عزت پر بھی گندگی اچھالنا چاہتے ہو. (۱۹۸۸ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۲۶).

ـــ پَھیلانا ف م ؛ محاورہ.
۱. بدبو پھیلانا ، سڑاند پھیلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. کسی جگہ کو میلا اور غلیظ کرنا ، نجاست پھیلانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. ناسہذب گفتگو کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. بُرے خیالات پھیلانا (نوراللغات).

ـــ پَھیلْنا ف ل ؛ محاورہ.
گندگی پھیلانا (رک) کا لازم (نوراللغات).

گُنْدَگی (ضم گ ، سک ن ، فت د) امث.
موٹائی ، **دبازت**. ہکلی کا بھی گنا پٹ نرم اور میٹھا ہوتا ہے لیکن وہ ساتھ ان خوبیوں کے پتلی اور گندگی رکھتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۰۱). ہر ایک درخت کی گندگی ایسی تھی کہ مردم بلند بالا کے کولے میں اس کا تنا نہ آتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۴ : ۲). [گندہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنْدَل (فت گ ، سک ن ، فت د) امذ.
۱. سرسوں کے ساگ کا ڈنٹھل جسے صاف کر کے اس کی بُھجیا پکاتے ہیں ساگ کی بھجیا خصوصاً گندلوں کی ... گوشت کا تو بس نام ہی نام ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۰۹). سرسوں کو عام طور پر... اس کے پتوں اور گندلوں کو ساگ کے طور پر بھی پکایا جاتا ہے. (۱۹۷۴ ، پنجاب کی سبزیاں ، ۲۱۳). ۲. مولی اور شلجم وغیرہ جڑ والی ترکاریوں کا ڈنٹھل جس میں بیج لگتا ہے جب شلجم کی پختگی کا سماں آتا ہے تو اس میں ایک موٹا تازہ سا تنا نکل آتا ہے جسے عرف عام میں گندل کہتے ہیں. (۱۹۶۶ ، جائزے ، ۲۰۰). [مقامی].

گَنْدْلا (فت گ ، غنہ سکتہ د) حنف مذ (مث : گندلی).
۱. مکدّر ، میلا ، گدلا. طائر آشیاں گم کردہ پھرنے لگے ، روئے آفتاب گندلا ہو گیا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۶۹۰).

اس دُھن میں کہ دنیا کو نظر آئے عتیق
گندلا کر لیتے ہیں یہ اپنا باق

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۷۳). اس کی گردن دھوپ کی چمک اور تپش سے گندلی ہو گئی تھی. (۱۹۶۰ ، سیب کا درخت ، ۱۵).
۲. (مجازاً) گلسنڈ ، الجھا ہوا ، جو صاف نہ ہو. عرصے سے خواجہ باقر دمشقی کو نہ گیا تھا ، اس لیے مدتوں کا حساب گندلا تھا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۲۸). [گدلا (رک) کا انفی تلفظ و املا].

گَنْدُم (فت گ ، سک ن ، ضم د) امذ.
گیہوں ، کنک. پانی پر ایک چکی بنائی تھی کہ دم بھر میں ایک بورا گندم کا پس جاتا تھا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۸). میرا نام دانۂ گندم ہے ... میں گھر سے باہر نکلا تھا کہ بھوکے ہندوستان کے کام آؤں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۸۵). وہ باراور ریگھاریوں میں گندم بھری راہوں کی نگراں تھی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۸۵). [ف].

---اَز گَنْدُم بِروَیَد جَو زِجَو کہاوت.
(فارسی کے مشہور شاعر مولانا روم کا مصرعہ بطور ضرب المثل مستعمل) جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے ، جیسے اچھے بُرے افعال ہوتے ہیں ویسا ہی نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---اَگر بَہَم نَرسَد جَو/بُھس ، غَنِیمَت اَست کہاوت.
بڑا فائدہ حاصل نہ ہو تو تھوڑا فائدہ ہی سہی ، اچھی چیز میسّر نہ ہو تو معمولی چیز ہی غنیمت ہے ، اصل چیز حاصل نہ کرسکے تو کھسیانا ہو کر کسی اور چیز پر اکتفا کر لینے کے موقع پر بولتے ہیں. اگر وہ طب یونانی اور انگریزی ڈاکٹری کا جامع ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور ، ورنہ نرا ڈاکٹر ورنہ نرا طبیب ، گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۲).

---رَنْگ (---فت ر ، غنہ) صف.
گیہوں کے رنگ کا ، گندمی ، سانولا ، سلونا. ناگاہ ایک مرد سفید لباس نورانی ، بلند قد ، گندم رنگ ، آسمان سے اُترا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۴۶).

دل کا لگانا نادانی ہے کام نہ ڈالے ان سے خدا
گندم رنگ بتاں ہیں جتنے ناک چنے چبواتے ہیں

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۵۲). توریت میں لکھا تھا کہ پیغمبر آخرالزماں خوبصورت ، پیچوان بال ، سیاہ آنکھیں ، میانہ قد ، گندم رنگ پیدا ہوں گے. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۹). [گندم + رنگ (رک)].

---گُوں (---و مع) صف.
رک : گندم رنگ.

کوئی گندم گوں تھی لنک سک میں درست
دلربائی میں بہت چالاک و چست

(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۱۱۲). باشندے یہاں کے گندم گوں مائل بسیاہی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱۳۲). اسی اثنا میں میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندم گوں تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۴۴). اہواز کی اس گندم گوں شہزادی کے ہوتے ہوئے آتش کریم کا بل کوئی دوسرا ادا کرتا. (۱۹۸۷ ، دامنِ کوہ میں ایک موسم ، ۳۳۸). [گندم + گُوں (رک)].

---گُونی (---و مع) امث.
گندمی رنگت ، سانولا پن. آبائی رنگ میں زمانے کی سرمئی رمق نے گندم گونی ابھار دی تھی. (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، جون ، ۸۳). [گندم گوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نُما (---ضم ن) صف.
دھوکے باز ، مکّار (نوراللغات). [گندم + ف : نُما ، نمودن - دکھانا (گندم نما جو فروش کا مخفف)].

---نُما جَو فَروش (---ضم ن ، و لین ، فت ف ، و مع) صف.
(لفظاً) گندم دکھا کر جو بیچنے والا ؛ (اصطلاحاً) جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو ، مکّار ، دغاباز ، دھوکے باز ، فریبی.

اہلِ بازارِ جہاں گندم نما ہیں جو فروش
غافلوں سے کب ہوا سودا خدا کی راہ کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴). بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ دنیا ایک نگارہ ... گندم نما جو فروش ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۳۵۶). عشاق اور گندم نما جو فروش دکان دار جو کھوٹے پیسے کا دل دے کر جواہرات کا سودا کرنے پر تُلے رہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۹۳). اس شخص کو تو چوری کے فن پر "پرائیڈ آف پرفارمنس" ملنا چاہیے ، کون سا میدان ہے جہاں گندم نما جو فروش اپنے جوہر نہیں دکھا رہا ہے. (۱۹۸۲ ، برشِ قلم ، ۲۹۱). [گندم نما + جَو (رک) + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---نُمائی (---ضم ن) امث.
دغابازی ، مکّاری ، فریب (عموماً "جَو فروش / فروشی" کے ساتھ مستعمل).

سب پر شعارِ حیدرِ کرّار تھا عیاں
کیوں جَو فروشی کرتے تھے گندم نمائیاں

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۵۹۵). عابدوں کی جَو فروشی اور گندم نمائی دیکھتے ہیں تو ان کو ساری دنیا مکر و زور سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۵). تم ہمیشہ "جو فروش" رہے اور کبھی گندم نمائی پسند نہیں کی. (۱۹۱۶ ، سکاتیبِ مہدی ، ۲۰۸). [گندم نما (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنْدُمی (فت گ ، سک ن ، ضم د) صف.
گندم سے منسوب ؛ گندم جیسا ، گندم کے رنگ کا ، سانولا.

گندمی رنگ اگر نہ ہوتے پیدا — حسن کا ان دنوں میں کال پڑے

(۱۷۸۰ ، مرزا مظہر جانِ جاناں ، د ، ۳۱۰).

ان کے رنگِ گندمی پر مفت اُلٹے دل جان دی
پھر عبث کہتا ہے تو دانا تھا ناداں میں نہ تھا

(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش (محمد حسن) ، ۲۳). کچھ عرصے میں وہ گوری نہیں رہیں گی بلکہ گندمی ، بھوری ، زرد یا کالی ہوجائیں گی. (۱۹۸۷ ، دعا کر چلے ، ۹۱). [گندم (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ رَنْگ (ـــ فت ر ، غنہ).(الف) امذ.
سانولا رنگ. مولینا ابوالعزیز کا قد لمبا ، چھریرا بدن ، گندمی رنگ ... اور ہاتھ دراز تھے. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اردو ، ۱۲۲). حلیہ کچھ عجیب سا تھا لمبا قد ، چھریرا بدن ، کھلتا ہوا گندمی رنگ. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۱۰). (ب) صف. جس کا رنگ سانولا ہو ، گندم گوں.

عجب ساقیٔ گندمی رنگ ہے
کہ پرتو سے جس کے دھانی شراب

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰۳). [گندمی + رنگ (رک)].

ـــ رَنْگَت (ـــ فت ر ، غنہ ، فت گ).(الف) امث.
(عو) رک : گندمی رنگ. اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں اور بھنورا سے کالے بالوں والی گندمی رنگت کی ماں کے خوابوں کا دیس. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۹۲). (ب) صف. گندم گوں ، سانولا.

اگر اوّل نہ آدم دانۂ گندم کے تئیں کھاتا
تو دل ان گندمی رنگت کی الفت میں نہ لے جاتا

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (تاباں) ، ۳۱۶). [گندمی+رنگت(رک)].

گَنْدُمِیں (فت گ ، سک ن ، ضم د ، ی مع) صف.
رک : گندمی.

ترا حسن کرشمہ ساز و سادہ
گلو سوز و ملیح و گندمیں ہے

(۱۹۷۶ ، خطایا ، ۸۳). [گندم (رک) + ف : یں ، لاحقۂ صفت].

گَنْدَن (فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
عطر یا خوشبودار تیل بیچنے والی عورت ، خوشبو ساز عورت. کوئی عورت اس کام کے واسطے گندن بن کر طرح طرح کے خوشبودار عطر یا تیل بیچنے کے بہانے سے جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۴۴). [گندی / گندھی (رک) کی تانیث].

گَنْدَنا (فت گ ، سک ن ، فت د) امذ.
ایک قسم کی ترکاری جو بُو میں لہسن کی طرح ہوتی ہے ، اور اس کے پتے ، تخم اور پھول شکل میں پیاز کے پتے پھول اور تخم سے مشابہ لیکن ان سے چھوٹے ہوتے ہیں ، یہ دوا میں بھی مستعمل ہے ، کراث ، (لاط: Allium Porrum) وہ خربوزے اور وہ گندنا اور وہ پیاز اور وہ لہسن. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۵۶۲). کراث گندنے کو کہتے ہیں جس کے پتے پیاز کے پتوں کے مانند ہوتے ہیں. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر ، ۵۲). آب گندنا میں سیر کہ ملا کر جوش دیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳). [ف].

گُنْدْنا (ضم گ ، غنہ ، سک د) (قدیم) ؛ ــ گوندھنا.(الف) ف م.
۱. پھول یا موتی وغیرہ دھاگے میں پرونا ، گوندھنا.

کھلیا ہے سب پُھلاں میں آج سر تھے ایک پُھل تازا
طرہ اس پھول کا گُند کر رکھیں اب زیب افسر کوں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۵).

نبی صدقے عبداللہ پھولیا ہو پھولاں
کہ جیوں پھول چُن چُن کے گندتا پُھلارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۵). ۲. سر کے بالوں کا گوندھنا ، چوٹی کرنا ، جوڑا بنانا.

رسن کر کر گیسو کوں مہ پر بندی
اُلٹے جعد اس دھات اپنے گندی

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۹).

سنو عورتاں جو گندے سر کے بال
نکھولے اوسے او رکھیے او بحال

(۱۸۳۹ ، رسائل سید محمد حیات ، ۱۱). ۳. بُننا. یہ جب جال اسی طرح گُندا گیا تو دونوں اوس کو پھانسنے کے لئے سبھا میں گئے. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۴۷). ۴. بسانا.

ترا روپ میں خوب دل میں گندیا
تو آخر ملیں گی کنکر دل بندیا

(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۵). ۵. (مجازاً) بنانا ، تیار کرنا.

دعا دینے کا مکر جوں یک گُندیا
سو چادر منے خاک اسکی بندیا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۷۵). (ب) ف ل. پرویا جانا ، گندھنا.

سبب ہے باغ کی قصہ کے پھولاں لڑ میں گندنے کا
جولیانے شوق دے مجھ اس ہنر پر اہلِ عرفانی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۸).

ہر مل منے دئے ہیں عشاق سب غواصی
کس پھول سوں گندیا کی یو ہار کوں بجانے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۶). [گُوندھنا / گُندھنا (رک) کا ایک قدیم املا].

گَنْدَوڑا (کس گ ، مع ، و لین) امذ ؛ ــ کھندورا.
(ہندو) سفید کھانڈ کی کلچے نما ٹکیا جو بتاشے کی جگہ شادی بیاہ کے موقع پر تقسیم کرتے ہیں. سبر شکر کر کے کھائے بیٹھا ، روٹیاں بالکل گندوڑے ، نہ کاٹے کٹیں نہ مارے مریں. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۹۷). [کھندورا (رک) کا بگاڑ].

گُنْدولَہ (ضم ہج گ ، سک ن ، و مج ، فت ل) امذ.
بجرا ، کشتی (جو وینس کی نہروں میں چلتی ہے). ایک اطالوی لفظ انگریزی کے توسط سے اردو میں داخل ہوا ہے جو خود اطالوی میں یونانی سے آیا ہے یہ گوندلہ (Gondola) ہے جو ایک خاص قسم کی کشتی کے لیے مستعمل ہے جو عام طور پر شہر وینس (اطالیہ) کی نہروں پر چلتی ہے ، اس کی حیثیت ایک مخصوص چیز کے نام کی سی ہوگئی ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۱). [انگ : Gondola اطالوی]

گندہ (فت گ ، سک ن ، فت د) صف.

۱. **ناپاک ، نجس ، پلید.**

یک لمحہ میں او ہادی تج کو ملاوے حق تے
گندہ وجود ہونے کا تیرا لباس مطلق

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۵۹).

پاک و ناپاک سے شمشیر اجل کو کیا کام
روز اس نے یوں ہی ستھرے یوں ہی گندے مارے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۲۷). ناراضی کی کالی تھی جو ماجد کے سارے وجود کو گندہ کر گئی۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۷).

۲. **بدبودار ، سڑا ہوا ، غلیظ ، گدلا ، ناصاف.**

ہے ہر یک چاہ میں پانی جو بیکار
سدا رہتا تھا گندہ اور بودار

(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۳۷۹). افسوس یہ ہے کہ ایک مچھلی نے سارا جل گندہ کیا۔ (۱۹۱۸ ، سرابِ مغرب ، ۲). ہے کتنا گندہ کمرہ ہو رہا ہے۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۸۵). ۳. **بد ، برا ، بیہودہ.** تیرے ہی پیار نے ان کے مزاجوں کو گندہ کر دیا۔ (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۸۳).

اب زیادہ حرص کا بندہ نہ بن
صاف رکھ اپنا چلن گندہ نہ بن

(۱۹۵۰ ، دم بد (ترجمہ) ، ۱۰۱). [ف].

---**بروزہ** (---کس ب ، و مج ، فت ز) امذ ؛ = گندہ فیروزہ ، گندہ بیہروزہ.

ایک سفید بدبودار مادہ جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے اور تارپین کا تیل بھی اسی سے بنتا ہے ، چیڑ کا گوند ، رال. گندہ بروزہ کو پیس کر ایک برتن میں کپڑے دھونے والے سوڈے میں ملائیں۔ (۱۹۶۷ ، راہِ عمل ، ۱۲۴). [گندہ فیروزہ (رک) کا بگاڑ]

---**بروزہ باخشکہ اگرچہ گندہ ولے ایجاد بندہ** کہاوت.

یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کو اپنی ناقص اور بیہودہ ایجاد پر ناز ہو. یہ نادان بے زبان کیا طاقت رکھتا ہے ، مثل مشہور ہے ، گندہ بروزہ باخشکہ اگرچہ گندہ و لیکن ایجاد بندہ۔ (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۸).

---**بغل** (---فت ب ، غ). (الف) صف.

جس کی بغل سے بدبو آتی ہو ؛ بدبودار (ایک قسم کا مرض ہے). اس خوبصورتی پر یہ شکل جیسے دیکھو بد ہیئت کالی رنگت گندہ بغل۔ (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۲۹۳). اسے اپنے ایک ایسے حبشی غلام کے سپرد کر دیا جو نہایت ہی سیاہ فام ، بد شکل ، گندہ بغل اور خود کام تھا۔ (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۷). (ب) امث. **وہ بھونری جو گھوڑے کی بغل میں ہوتی ہے ، سلطان اس بھونری کو معیوب کہتے ہیں.**

بغل میں جس کے بھونری کا خلل ہے
مخل کہتا اسے گندہ بغل ہے

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵). گندہ بغل ... یہ بھونری بغل میں خواہ آگے خواہ پیچھے سوائے بھونری اصلی کوکھ کے ہوتی ہے۔ (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۸). [گندہ + بغل (رک)].

---**بو** (---و مع) صف.

بدبودار. یہ حیوان ... گندہ بو ہوتا ہے ، اگر اس کو سرکہ میں پیس کر نوش کریں جونک جو حلق میں چمٹ گئی ہو اسکو باہر نکالتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۸۸). [گندہ + بو (رک)].

---**بہار** (---فت ب) امث.

موسم سرما میں ہونے والی بارش.

ہجرت میں برشکال تو گندہ بہار ہے
بھیجا خدا کے واسطے بادل اسی طرف

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۱۰). ابھی مصیبت کا خاتمہ نہیں ہوا ، گندہ بہار کے دن تھے ، یکایک رات کو ابر آیا اولے گرے اور اس زور کا مینہ برسا کہ باغ میں گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہوگیا۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳۳). [گندہ + بہار (رک)].

---**بہاری** (---فت ب) امث.

موسم سرما میں بارش ہونے کی حالت یا عمل.

چاہوں گر ابر بہاری تو سناتا ہے یہ رعد
تیرے گلشن پہ کبھی گندہ بہاری ہو گی

(۱۸۳۹ ، اسیر اکبر آبادی ، ۵ ، ۱۵۱). [گندہ بہار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---**بیروزا / بیروزہ** (---ی مج ، و مج / فت ز) امذ.

رک : گندہ بروزہ. گندہ بیروزا ... ایک ایسے درخت کا دودھ ہے جو سرو کے قدوں میں ہوتا ہے ... وید کہتے ہیں کہ چیڑ کے درخت میں سے گندہ بیروزہ نکالا جاتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۹۶ ، ۶۵). [گندہ بروزہ (رک) کا متبادل املا].

---**پانی** امذ.

رک : گندا پانی ، آب غلیظ (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ نوراللغات). [گندہ + پانی (رک)].

---**خور** (---و مع نیز معد) صف.

نجس چیزیں کھانے والا ، گندگی کھانے والا.

مطبع اوس کے مکر کتنے ہی خر ہیں
کہ ہے وہ گندہ پر وہ گندہ خور ہیں

(۱۸۱۳ ، برق لامع ، ۲). ایک دن اس گندہ خور کو اللے پکا کر کھلانے بہت پسند آئے۔ (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۱۲). [گندہ + ف : خور ، خوردن ـ کھانا].

---**دماغ** (---کس نیز فت د) صف.

مغرور ، سرکش (نوراللغات). [گندہ + دماغ (رک)].

---**دہان** (---فت د) صف.

رک : گندہ دہن ، **غلیظ گالیاں بکنے والا.**

اب جو حجام اپنے ساتھ ہے یاں
سو وہ بھڑوا ہلنت گندہ دہاں

(۱۷۹۵ ، قائم (طبقات الشعرا ، ۲۰۱)). ادنیٰ درجے کے ارذل و انفار کی خاص خصوصیت ہے کہ سختی کے وقت گندہ دہان ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۲۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۸۰). [گندہ + دہان (رک)].

ـــــ دہَن (ـــــ فت د ، ہ) صف.
۱. وہ جس کے منْھ سے بدبو آئے ، **بدبودار منْھ کا ، متعفن منہ.** حیوانات میں شیر کی برابر اور کوئی گندہ دہن نہیں ہوتا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۰۹).

چھوٹا گندہ دہن کا پاپی   پتا نہیں کوئی بھی پیاسا

(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۷۱). کریہہ ، جیسے کوئی پیرزال گندہ دہن ، نجس ، پلید ، گھروں سے بڑے پتکانی ہوئی. (۱۹۶۷ ، چراغ اور کنول ، ۸۸). ۲. **بدزبان ، گالی گلوچ کرنے والا ، بیہودہ گو.** شاعروں میں کوئی ہاجی ، ہزل گو ، ریختی گو اور گندہ دہن ایسا نہ ہو گا جو قوم کا مسلمان نہ ہو. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۷). ہزار شکر کہ ہم نہ گندہ دہن مولوی ہیں نہ سیہ مست بادۂ ریاکاری ورنہ شرعی شہدے ہوتے. (۱۹۰۵ ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۲۷۳). [گندہ + دہن (رک)].

ـــــ دہَنی (ـــــ فت د ، ہ) امث.
۱. **منْھ سے بدبو آنے کا مرض ، بخر ، منْھ کی بدبو.** مامون رشید نے کسی عورت سے نکاح کر کے جب قربت کرنا چاہا اس نے انکار کیا ، اور اس کا سبب گندہ دہنی بیان کیا. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۱۸). چند ہی روز میں بخر یعنی گندہ دہنی کا مرض پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۲۶). کھانا کھانے کے بعد گندہ دہنی میں کمی پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۹). ۲. **بدزبانی ، بیہودہ گوئی ، گالم گلوچ کرنا.** دیانند جی کو اپنی کتاب سے کوئی فائدہ نہ ہوا ہر فرقے کے اہل علم نے ان کی بدزبانی اور گندہ دہنی کی مذمت کی ہے. (۱۹۷۳ ، زام راج ، ۱۵). [گندہ دہن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ فیروزہ (ـــــ ی مع ، و مع ، فت ز) امذ.
رک : **گندہ بروزہ.** گندہ فیروزہ باریک پسا ہوا ایسا ڈالتا ہوں کہ تمام روئی بھر جاوے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۶ : ۷۰). [گندہ + فیروزہ (رک)].

ـــــ کام امذ.
ناپاک اور نجس کام ، میلا یا غلیظ عمل یا پیشہ ، خراب یا بُرا فعل ، حرام ، زنا ، بدکاری(ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گندہ + کام (رک)].

ـــــ کَرنا ف م ، محاورہ.
میلا کرنا ، ناپاک کرنا ، خراب کرنا ، عِفّت میں داغ لگانا ، عصمت میں بٹا لگانا ، آلودۂ جرم کرنا ، کسی جرم کی سزا میں قید یا جرمانہ کرانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ کُس (ـــــ ضم ک) امث.
(طب) **وہ عورت جس کے اندام نہانی سے پانی جاری ہونے کی وجہ سے بُو آتی ہو** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گندہ + کس (رک)].

ـــــ مغز (ـــــ فت م ، سک غ) صف.
سرکش ، شیخی باز ، بےوقوف ، کوڑھ مغز ، جس کا دماغ باطل خیالات کی آماجگاہ ہو. اے گندہ مغز ، بےوقوف! بلندے کو یہ تاب کہاں ہے کہ بےہودہ طور سے حق تعالیٰ کا امتحان کرے. (۱۹۷۶ ، حریت ، کراچی ، ۳۱ اگست ، ۲). [گندہ + مغز (رک)].

ـــــ مغزی (ـــــ فت م ، سک غ) امث.
غرور ، شیخی بازی ، بددماغی.

بوئے صہبا سے تجھے کیوں نہ ہو نفرت زاہد
گندہ مغزی سے تری ناک سڑی رہتی ہے

(۱۸۰۵ ، دیوان باقر آگاہ ، ۱۰۳). [گندہ مغز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ نَبات (ـــــ فت ن) امذ.
رک : **گند نبات (گند کا تحتی)** . طبعی حالت میں منھ کثیرالتعداد جراثیم کا مسکن ہوتا ہے اور اگرچہ ان میں سے اکثر بےضرر گندہ نبات (Saprophytes) ہوتے ہیں . (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۸). [گندہ + نبات (رک)].

ـــــ نمَک (ـــــ فت ن ، م) صف.
نمک حرام ، احسان فراموش ، غدار. یہ کم اصل حرام خوار ، گندہ نمک ، شریر ... اور بدخو ہوتے ہیں. (۱۹۶۹ ، تاریخ فیروز شاہی (سید معین الحق) ، ۱۶۷). [گندہ + نمک (رک)].

گُندَہ (ضم گ ، سک ن ، فت د) صف.
۱. **موٹا ، بھدّا ، دبیز (چلا یا باریک کی ضد).**

پتی کاغذ کی اک بنا گندہ   یعنی موٹی ہو وہ نہ پژمردہ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۷۳). تمہاری چادر ... بہت گندہ ہے. (۱۸۹۰ ، سیرۃ النعمان ، ۷۰). شاہی عہد میں بڑے بڑے موٹے گندے کاغذوں پر شقّے لکھے جاتے تھے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۳ : ۵). ۲. **تنومند ، فربہ (لاغر کی ضد).** موٹے اور گندہ اور جوان لوگوں کی صورت مانند پیر اور ضعیفوں کے ہو جاتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۳). [ف].

ـــــ اَندام (ـــــ فت ا ، سک ن) امذ.
فربہ جسم ، موٹا ، گندہ بدن. اوستاد تشریف لائے تو استاد کا چھوٹا قد کالا رنگ گندہ اندام توند اچھی ابھری ، اب اوستاد اوسی چارپائی پر لیٹے . (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۶۱). [گندہ + اندام (رک)].

ـــــ باف امذ.
موٹا کپڑا بُننے والا جولاہا. میں کپڑا ... قابل بادشاہوں کے بنتا ہوں کیا سبب ہے کہ مجھے روٹی بھی میسر نہیں اور اس گندہ باف نے اتنی دولت کہاں سے پیدا کی. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۳۶). [گندہ + ف : باف ، بافتن = بُننا].

ـــــ بدَن (ـــــ فت ب ، د) صف.
گندہ اندام ، فربہ ، موٹا (جامع اللغات). [گندہ + بدن (رک)].

گَنْدی (۱) (فت گ ، سک ن) صف مث.
گندا (رک) کی تانیث ، مرکبات میں مستعمل.

باپ اس کا سخت نادان نادرست
کوڑی کی سی گندی بلی قاق و سست

(۱۸۱۰ ، میر ، کـ ، ۱۰۴۳).

سوگندوں کی زبان سے گندی زبان ہے اُس کی
جس کو کہ کھاتے جھوٹی سوگند روز گذرے

(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۲). پھر لم دات ہے ... میل کچیل میں پیدا ہوتا اور گندی موریوں میں زندگی بسر کرتا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا کھر ، ۳۵). گندی یالیوں میں لکڑی کے دھوئیں بدبو والی چائے سے اسے بڑی کراہیت ہوتی تھی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۰).

---بات اسث.
شرم کی بات ، غیر مہذب بات ، گالی ، فحش بات. کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے. (۱۸۱۹ ، انجیل ، ۳۹۰).

---بوٹی کا گندا / بساہندا شوربا / شوروا / شروا کہاوت.
بدوں کی بد اولاد ، برے کا بُرا نتیجہ. نکوڑا بدوں کا بد ، گندی بوٹی کا بساہندا شوربا آخر اپنی اصالت پر گیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۲۳). ہندوستانی قانون سے مرتے ہیں اس وجہ سے ہمیشہ کمزور رہیں گے ان نکوڑوں کی اولاد بھی گندی بوٹی کا گندا شروا ہو گی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳۶ : ۹).

---بہار (---فت ب) اسث.
رک : گندہ بہار.

سرد مہری نے کیا ہے لطف اشک و آہ میں
باد و بارش موسم سرما کی ہے گندی بہار

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۸). [گندی + بہار (رک)].

---رُوح (---و مع) اسث.
وہ شخص جس کی فطرت گندگی کی طرف مائل ہو ، ناپاک روح ، نجس روح ؛ وہ روح جو بدبو کی طرف مائل ہو.

وہ زلف سونگھ کے میں نے جو مشک پھر سونگھا
تو بولے سن کے تمہاری ہے کتنی گندی روح

(۱۸۲۶ ، معروف (فرہنگ آصفیہ). [گندی + روح (رک)].

---گالی اسث.
فحش گالی ، بہت ہی خراب اور بُری گالی. وہ مجھے دیکھ کر طیش میں آ گیا اس نے بیل کو دو تین گندی گالیاں دیں. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۶۸). [گندی + گالی (رک)].

---گندی باتیں کَرْنا محاورہ.
گالیاں بکنا ، شرم کی باتیں زبان پر لانا ، فحش کلمات زبان سے نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---مَچْھلی (---فت م ، سک چھ) اسث.
(مجازاً) ایسا شخص جو اپنی بُری حرکتوں سے ماحول کو خراب کرے. اکثر بنکوں میں پیشہ سے ادائے قرض کی صلاحیت ہے ... لیکن عام طور سے کچھ «گندی مچھلیاں» بھی ہوتی ہیں. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۸). [گندی + مچھلی (رک)].

گَنْدی (۲) (فت گ ، سک ن) امذ.
عطر فروش ، خوشبو ساز. موتیا کی لپٹیں آرہی تھیں دُلہا دلہن کا کمرہ گلاب گندی کی دوکان تھی. (۱۹۲۰ ، نوحۂ زندگی ، ۳۸). [گندھی (رک) کا ایک املا].

گِنْدی (کس گ ، سک ن) اسث.
ایک وضع کی چادر جو پرانے کپڑوں کو رنگ کر اور ان کے چھوٹے چھوٹے مساوی ٹکڑوں کو باہم جوڑ کر بنائی جاتی ہے ، سندھ کی رلی. چولستانی مصنوعات میں گندی اپنی دلکشی کے اعتبار سے اولیت رکھتی ہے ، اس کا سائز بڑے بستر پوش جتنا ہوتا ہے ، فضا میں خنکی ہو تو رات کے وقت بطور اوڑھنی کے بھی استعمال ہو سکتی ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۹۳). [مقامی].

گُنْدی (۱) (ضم گ ، سک ن) اسث.
ایک پھول کا نام (حاشیہ مثنوی بہاریہ ، ۶). [مقامی].

گُنْدی (۲) (ضم گ ، سک ن) اسث.
گروہ ، ٹولی. چار بیتہ گو شعراء میں گروہ بندی عام تھی ... اس گروہ بندی کو اصطلاحاً گُندی یا لڑی کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۸ ، چاربیتہ ، ۱۹). [پشتو].

گَنْدِیدَگی (ضم گ ، سک ن ، ی مع ، فت د) اسث.
سڑاند ، سڑنے کی حالت. گندیدگی (سڑاند) ایک تخمیری عمل ہے جو جراثیم کی بعض انواع سے پروٹینڈ مادوں میں پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۸۲۲). [گندیدہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَنْدِیدَہ (فت گ ، سک ن ، ی مع ، فت د) صف.
سڑا ہوا ، بدبو دار. ہر طرح کے ماکولات ... بے سڑے اور گندیدہ ہونے رہ سکتے ہیں. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰). سوسی کا لہنگا اس میں گاڑھے کا پیوند ناک سے قطرات گندیدہ گرتے ہوئے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۷۷). [ف : گندیدن - سڑنا ، بدبو دینا سے حالیۂ تمام].

گَنْدَیلا (فت گ ، سک ن ، ی لین) امذ.
رک : گَنْدَر (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گند - گندھ + یلا ، لاحقۂ صفت].

گَنْدِیلا / گَنْدِیلَہ (فت گ ، مغ ، ی مع / فت ل) امذ ؛ - گندیلا.
ایک خانہ بدوش قبیلہ جو چڑیوں کے شکار پر گذراوقات کرتا ہے. خانہ بدوشوں کا ذکر ... گیدھیہ ، سانسیہ ، نٹ ، کنجڑ ، پنکھیہ ... کندیلہ. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۱۷). [مقامی].

گَنْدیلا (فت گ ، مغ ، ی مج) صف.
وہ گھوڑا جو اپنے سائیس کو بُو سے پہچانتا ہے اور اس سے کچھ نہیں کہتا اور دوسرے کی بو سونگھ کر غصہ کرتا ہے. اکثر کاٹھیاواڑ کے گھوڑے منہ ڈال بیٹھتے ہیں اور گندیلے بھی ہوتے ہیں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۴). [گند - گندھ + یلا ، لاحقۂ صفت].

گُندیلا (ضم گ ، مع ، ی مج) صف۔
گوند پیدا کرنے والا (درخت) ، وہ درخت جس میں سے گوند نکلتا ہے ، جیسے کیکر ، ڈھاک وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)۔ [گُند (گوند (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت]

گُندینی (ضم گ ، سک ن ، ی مع) صف۔
گندی کے پھول کا یا پھول جیسا۔

ارغوانی پھر یہ گندینی قبا
کی حنا رنگیں تب اپنے دست و پا

(۱۸۳۷ء ، مثنوی بہاریہ ، ۹)۔ [گُندی (رک) + ین ، لاحقۂ صفت]۔

گَندھ (فت گ ، سک ن) امث۔
۱. بو ، مہک ، کوئی مہکنے والی چیز۔ کیوڑ کی گندھ نہیں چُھٹتی۔ (۱۸۹۰ء ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۰)۔ تیسری کیفیت گندھ ہے جو صرف ناک سے ادراک ہو سکتی ہے۔ (۱۹۳۵ء ، تاریخ ہندی فلسفہ ، ۱ : ۳۶۶)۔ ۲. گھسا ہوا صندل ؛ صندل کا ٹیکا ؛ تعلق ، رشتہ ؛ مہندی ؛ تھوڑی سی چیز ؛ ہمسایہ (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : गन्धः : गन्ध]

ـــــ راج امذ ؛ ــــ گندھراج۔
خوشبودار پھول ، صندل۔ چند پھول ایسے بھی ہوتے ہیں مثلاً کارڈینا ، للی فولیا یعنی گندھراج جن کا رنگ سفید سے زرد ہو جاتا ہے۔ (۱۸۸۸ء ، رسالہ حسن ، ۱ اکتوبر ، ۲۲)۔ کانوں میں گندھ راج پھولوں کی بالیاں تھیں۔ (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۱۰۵)۔ [گندھ + رک : راج (۱)]۔

ـــــ وِیواہ (ـــــ ی مج) امذ۔
(ہندو) آٹھ طرح کے بیاہوں میں سے ایک جس میں عورت اور مرد اپنی خوشی اور رضامندی سے تعلقات زنا شوئی پیدا کر لیتے ہیں۔ عمل شریف کی آڑ میں گندھ ویواہ ہو گیا۔ (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۱۰۹)۔ [گندھ + ویواہ = بیاہ ، شادی ، نکاح]

گَندھار (۱) (فت گ ، سک ن ، دھ) امذ۔
(موسیقی) سات سُروں میں سے تیسرے سُر کے راگ کا نام (رکھب کا مقابل)۔ دوم رکھب ، سوم گندھار ، چہارم مدھم۔ (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۶۸)۔ رکھب کی جگہ گندھار اور گندھار کی جگہ پنچم بھلا یہ بھی کوئی طریقہ گانے کا ہے۔ (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۲۰۶)۔ درباری کی گندھار اور دھیوت اپنے مقررہ مقام سے ہٹ کر لگتی ہے۔ (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲)۔ ۲. شہر قندھار (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [س : गन्धार]

گَندھار (۲) (فت گ ، سک ن ، دھ) امذ۔
(کاشت کاری) کھیت کی جڑیں صاف کرنے اور زمین ہموار کرنے کا ایک قسم کا بھاری ہل جس میں دانتے نہیں ہوتے ، کاہن ، کاہنا (ا ب و ، ۶ : ۱۰۱)۔ [گندھ + ار ، لاحقۂ کیفیت بطور آلہ]

گَندھارا (فت گ ، سک ن) صف۔
دریائے کابل اور دریائے سندھ کا درمیانی علاقہ ، گندھار سے منسوب ، تہذیب و تمدن کے لیے مشہور۔ مقدم الذکر کرنے جن کو کھروشتی (خروشتی) یا گندھارا (لپی) حروف بھی کہا جاتا ہے اور جو بظاہر کسی سامی (اور شاید آرامی) زبان سے ماخوذ ہیں ہندوستان کی بعد کی تحریروں میں کوئی اثر نہیں چھوڑا ہے۔ (۱۹۲۹ء ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۹)۔ قدیم زمانے میں گندھارا دریائے کابل اور دریائے سندھ کے درمیانی علاقے کو کہتے تھے۔ (۱۹۶۵ء ، تاریخ پاک و ہند ، ۱۰۵)۔ [گندھار (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ آرْٹ (ـــــ مد ا ، سک ر) امذ۔
صنعت دستکاری وغیرہ جو گندھارا سے منسوب ہے۔ ان زمینوں کو گندھارا آرٹ سے روشناس کرایا۔ (۱۹۷۲ء ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۳۷)۔ [گندھارا + آرٹ (Art)]۔

گَندھاری (فت گ ، سک ن) امث۔
۱. قندھارا کے راجہ کی بیٹی ؛ (کنایۃً) نیک طینت عورت۔

عصمت کی دیویاں تھیں اور فخر خاندان تھیں
گندھاری نیک طینت ، عفت مآب تارا

(۱۹۱۹ء ، کلام محروم ، ۲ : ۹۰)۔

دیکھے کی کسے ، بوجھ لی ہے مجھ سے
خود مجھ میں چُھپی ہوئی کوئی گندھاری

(۱۹۷۸ء ، گھر آنگن ، ۹۳)۔ ۲. (موسیقی) مالکوس کی ایک راگنی کا نام نیز رک : گندھار۔

اوسی کے ذھن سے گندھاری نکلی
وہ کھِل کر کا بہت سا روئی آلی

(۱۷۵۴ء ، راگ مالا (ق) ، ۹)۔ مالکوس راگ ... گندھاری ، بھیم پلاس ... جملہ آٹھ بھارجائیں ... ہیں۔ (۱۹۰۵ء ، ترانۂ موسیقار ، ۳۵)۔ [گندھار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]

گَندھانا (فت گ ، سک ن) ف ل (قدیم)۔
رک : گندانا ، گلنا ، سڑنا ، بدبو پیدا کرنا۔

نقل گند مند کی بوں اس تن سوں آئے
کوتا گھور برہڑ کیوں سب گندھائے

(۱۶۹۵ء ، دیپک پتنگ (ق) ، ۳۰۹)۔ [گندانا (رک) کا ایک املا]

گُندھانا (ضم گ ، مغ) ف م۔
رک : گندھوانا۔

جلنا ہے رہنا نہیں اور جلنا بسونے ہیں
اپنے سیج سہاگ پر کون گندھائے سیس

(۱۸۹۲ء ، ایاغی ، ۵۹)۔ اب میں ہاتھوں میں کنگن ڈالوں گی اور سر کے بال گندھاؤں گی اور سولہ زیور سجا کر محبوب کو ملنے کے لیے جاؤں گی۔ (۱۹۶۲ء ، حکایات پنجاب ، ۱ : ۱۶۹)۔ [گندھنا (رک) کا تعدیہ]۔

گُندھاؤ (ضم گ ، مغ) امذ۔
رک : گندھاوٹ۔

سانپ کالے کو بناتا ہے وہ کیا گلگلے دار
سرخ موباف سے کرتا ہے جو چوٹی کا گندھاؤ

(۱۸۵۶ء ، ترانۂ ، کلـ ۱۷۰)۔ [گندھانا (رک) کا حاصل مصدر]

گُندھاوَٹ (ضم گ ، مغ ، فت و) امث.
گوندھنے کا عمل ، گندھاؤ ، بالوں کے گوندھنے کا انداز.

چوٹی کی گُندھاوٹ کہیں دکھلاتی ہے لہریں
دکھتی ہے کہیں زلفِ پریشاں تماشا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲). گندھانا ، گندھوانا ، گندھاوٹ ، گندھائی ... کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املاء ، ۲۰۲). [گندھانا (رک) کا حاصل مصدر].

گِندھو (کسر گ ، مغ ، فت دھ) امث.
(کاشت کاری) گندھر (گندر) گھونگی ، گھنگی ، ایک کیڑا جو گیہوں کے بالوں اور چنے کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [گندر (رک) کا ایک املا].

گَندھَرب (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) (الف) امذ.
۱. اندرسبھا میں گانے ناچنے والا ، آسمانی گویوں کا گروہ یا ان میں سے کوئی ایک ؛ (مجازاً) گویا ، گانے والا. دیوتا ، اربسی ، گندھرب ، کنسر اپنے اپنے تخت پر سوار ہو کر دیکھنے کو آئے. (۱۸۰۲ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۷). اپسرا اور گندھرب اپنے ناز و انداز سے راجہ اندر کو رجھا رہے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۰). یہ تماشے دیوتاؤں کے سامنے گندھرب اور اپسرایں کیا کرتے تھے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی ، ۶). (ب) صف. حسین و جمیل ، خوبصورت ، اچھا ، دلکش ، عمدہ ؛ اچھا راگ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : گندھ].

ــــ بیاہ / و بواہ (ـــ ی معد) امذ.
ایسا بیاہ جو رسومات کے بغیر عورت اور مرد اپنی اپنی رضا و رغبت سے کرلیں ، محبت کی شادی. اس کے تھوڑے دن بعد گندھرب بیاہ کا جشن ہوا. (۱۹۲۹ ، ناتک کتھا ، ۷۲).

میں تمانی تری بندی ، تمرو روت ولیاہ
میں ابھاگی تری راسی ، کروں گندھرب بیاہ

(۱۹۷۳ ، حدیث خواب ، ۷۲). [گندھرب + بیاہ / (رک) و بواہ].

ــــ نگر (ـــ فت ن ، ک) امذ.
گندھرب کے رہنے کی جگہ ؛ (مجازاً) ہیچ ، سراب ، خواب و خیال. رام جی یہ جگت بھرم سنہا ایسے ہوا ہے جیسے گندھرب نگر اور سپنے کا نگر ہے. (۱۸۹۱ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۸). [گندھرب + نگر (رک)].

گَندھَربی (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) امث.
گندھرب معنی نمبر ۱ (رک) کی تانیث ، ناچنے گانے والی. کوئی ناچتی ہے کوئی بجاتی ہے الٰہی یہ گندھربی لڑتی ہیں. (۱۸۳۹ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۲۰۶). [گندھرب (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گَندھَرپ (۱) (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) امذ.
رک : گندھرب. گندھرب وہ ہوتا ہے جو زمانۂ ماضی کے راگ اور مروجہ راگوں کو بالخوبی گا بجا سکتا ہو. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۳۸). [گندھرب (رک) کا ایک املا].

ــــ مزاج (ـــ کس م) صف.
ہاتھی کا وصفی نام جو منھ ، سر ، کان ، سونڈ ، ہاتھ ، پانو اور دم کو ہر وقت جنبش دیتا رہتا ہے. بلا اشارے کے کسی شے کو یہ ستائے تو اس جانور کو گندھرپ مزاج کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲۲۵). [گندھرپ + مزاج (رک)].

گَندھَرپ (۲) (فت گ ، سک ن ، دھ ، فت ر) امذ.
ایک قیمتی پتھر کا نام جو چمکدار خوشنما اور بلوری ہوتا ہے اور انگریزی میں ترملین اور عربی میں ترمیے کہتے ہیں. اس پتھر کو انگریزی میں ترملین ، سنسکرت میں گندھرپ ، عربی میں ترمیے کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۱). [مقامی].

گَندھَرو (فت گ ، سک ن ، دھ ، و مج) امذ.
(ہندو) رک : گندھرب. کسی لڑکے اور لڑکی کا باہمی خواہش سے باہم دگر تعلق پیدا کرنا وہ شادی ہے جس کو گندھرو کہتے ہیں. (۱۸۹۹ ، مجموعۂ دھرم شاستر ، ۱۰۸). [گندھرب (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

گَندھَرو واہ (فت گ ، سک ن ، دھ ، و مج) امذ.
رک : گندھرب بیاہ.

کہیں آشنائی کو گندھرو واہ
وَھُمْ فَاسِدُ الْفِطْرَۃِ فَاسِدُوْن

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۹۳). [گندھرو (رک) + واہ = ویاہ ، بیاہ ، شادی].

گَندَھک (فت گ ، سک ن ، فت د) امث ؛ ~ گدک.
ایک ہلکا پیلا ٹھوس عنصر جو دھات نہیں ہے اور آسانی سے جلنے لگتا ہے جلتے وقت نیلگوں شعلے تیز بو جس سے گھٹن پیدا ہو خارج کرتا ہے یہ تیزاب اور بارود بنانے کے کام آتا ہے دوا کے طور پر خصوصاً جلدی امراض میں بہت کام آتا ہے. اسکا حسن جو ہے سو گندھک ہے. (۱۸۳۹ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۳). اوس پہاڑ کی مٹی کھود کے رکھ دیتے ہیں اور جب باد سموم چلتی ہے وہ سب مٹی گندھک ہو جاتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۲۲۳). گندھک سرخ ، زرد ، کبودی اور سفید چار طرح کی ہوتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری ، ۱ : ۲ : ۹۳). گندھک ، بیرونی طور پر خارش میں بطور مرہم استعمال کی جاتی ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳۶). [س : गन्धक].

ــــ آمْلَہ سار (ـــ مد ا ، سک م ، فت ل) امذ.
صاف کی ہوئی گندھک جو ذائقہ میں بہت کھٹی ہوتی ہے. سیماب ، گندھک آملہ سار ہر ایک ، ایک تولہ دونوں کو یکجا کھرل کریں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۵۱). [گندھک + آملہ (رک) + سار = خالص ، مغز].

ــــ کا تیزاب (ـــ ی مج) امذ.
ایک قسم کا تیزاب جو بہت تیز ہوتا ہے. گندھک کا تیزاب ... ماخذ : سلفر ڈائی آکسائیڈ ... اس میں وزن کم از کم ۹۵ فیصدی ... موجود ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۸).

ـــــ کا چشمہ (ـــــ فت چ ، سک ش ، فت م) امذ.
ایسا چشمہ جس کے پانی میں گندھک کے اجزا کثیر مقدار میں ہوتے ہیں۔ پہاڑوں کے سینے سے ابلنے والے گندھک کے چشمے جلدی امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۳۲).

گندھکی (فت گ ، سک ن ، فت دھ) صف.
گندھک (رک) سے متعلق یا تعلق رکھنے والا. چار اجناس کے جراثیم گندھک کے پانی یا گندھکی زمین میں ملتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۴۰). [گندھک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گندھلا (فت گ ، غنہ ، سک دھ) صف.
میلا ، گدلا ، گندا. بڑا دریا ایک پتھر ڈالنے سے گندھلا نہیں ہوتا۔ (۱۸۵۵ ، گلستان (ترجمہ) ، منشی نظام الدین ، ۳۰۱).
[گندلا (رک) کا ایک املا]۔

گُندھنا (ضم گ ، غنہ ، سک دھ) ف ل.
گوندھنا کا لازم ، گُتھا ہونا. ایک چھڑی موتیوں کی گندھی ہوئی ، ہاتھ میں لیے ہوئے کمال ادا اور ناز اور لزاکت سے جلوہ گر ہے۔ (۱۷۹۲ ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۶۲). دونوں گندھی ہوئی زنجیروں کو ان کے خانوں سے لٹکا . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۲). اس کو چھوٹی سے کہانی ... معاشرتی اقتصادی تاریخی اور سیاسی کڑیوں کی ایک زنجیر میں گندھا ہوا پاتا ہے۔(۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۴۳). [گوندھنا (رک) کا لازم]۔

گُندھوانا (ضم گ ، غنہ ، سک دھ) ف م.
رک : گوندھنا جس کا یہ متعدی ہے۔

چنے پھنوا کے پسوائے باریک
اور اس کو خوب گندھوا کر کرے ٹھیک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۱)۔

اس وہم سے گندھوانے میں چوٹی کے وہ جھجکے
مشاطہ کا بہروپ نہ عاشق نے بھرا ہو

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۶۶)۔ [گوندھنا (رک) کا تعدیہ]۔

گندھی (فت گ ، غنہ) امذ ؛ ــ گندی.
عطر بیچنے والا اور بنانے والا ، عطّار ، عطر فروش. ایک ذات مانند گندھی کے ہے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۰۴). اتنے میں ایک گندھی آیا اور آداب بجا لایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶۸). سو روپے کے عوض عزت حسین نام بادشاہی گندھی کے حوالے کی۔ (۱۹۳۳ ، فراق ، مضامین ، ۱۴۰). گندھیوں نے اپنی بڑی بڑی پٹاریاں کھول رکھی تھیں ، ان کی چھوٹی چھوٹی عطر کی رنگ برنگی شیشیاں دور سے چمکتی نظر آ رہی تھیں۔ (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۳۸۰). [گندھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

گندھیل (فت گ ، مغ ، ی مج) امذ ؛ صف.
سرکنڈے کے مشابہ ایک پودا جس کا شگوفہ اور جڑ بطور دوا مستعمل ہے ، اس میں لطیف اور تیز خوشبو ہوتی ہے ، اذخر ، گندھ بیل ، لاط : Andropogon Schoenanthus ہندوستان میں جو اذخر پیدا ہوتا ہے ، اس کو گندھیل کہتے ہیں لیکن بہترین اذخر حجازی ہے جو کہ اذخر مکی کے نام سے مشہور ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۳). [س : गन्ध+वल्लि]۔

گُندھیل (ضم گ ، مغ ، ی مج) امذ.
(کاشتکاری) پرس اور ناگر کے جوڑ پر پھنسا ہوا چوبی پھنا جو ڈانٹ ہوتا ہے ، ہل (اب و ، ۶ : ۱۰۱)۔ [مقامی]۔

گَنڈ (۱) (فت گ ، غنہ) امث.
گانڈ (رک) کا مخفف (جامع اللغات).

گَنڈ (۲) (فت گ ، غنہ) امذ.
گال ، چہرے کی ایک طرف ؛ پھوڑا ؛ مہاسہ ؛ گنڑ ؛ گھینگا نشان ، داغ ، گینڈا ؛ دسواں یوگ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गण्ड]۔

ـــــ مال / مالا امذ.
گلے کے غدودوں کا پھول جانا. نواب مظفر جنگ کے وقت سے یہ بیماریاں سوزاک اور خون فساد اور گنڈمال اور بواسیر اور آنکھوں پر آشوب آجانا بہت ہیں۔ (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۲۵). گنڈمالہ یا کسی عضو کی سڑاوٹ جب باعث کمزوری کے ہو تو ان کو بھی کونین سے فایدہ ہوتا ہے۔ (۱۸۹۹ ، مطالبات بخار ، ۲۵). [گنڈ + مالا (رک)]۔

گُنڈ (ضم گ ، غنہ) امذ.
ناہموار بڑا پتھر نیز چٹان.

بولے بیہودے اے بڑے منڈ
پڑ جائے تجھے عقل پر بڑا گنڈ

(۱۸۳۱ ، من موہن آزاد ، ۸). تینوں گروہوں میں ایسے شخص تھے جو تذکرہ بالا دھاتوں اور گنڈوں (یعنی پتھر) سے تشبیہ تمام رکھتے ہیں۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، ستمبر ، ۲ : ۳۷). گنڈ کا کام اینٹ کے کام سے بالعموم ارزاں ہوتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۲۷). [مقامی]۔

ـــــ جوگ (ـــــ و مج) امذ.
(نجوم) جوگ کی ایک قسم جس میں پیدا ہونے والا کم زور ، فکرمند ، بد سلیقہ اور کم حیثیت ہوتا ہے. گنڈ جوگ : جو شخص اس جوگ میں پیدا ہو گا وہ مولود مفلس اور کم زرق ... نطفۂ حرام سے ہو گا۔ (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۵۸). [گنڈ + جوگ (رک)]۔

ـــــ چُنائی (ـــــ ضم چ) امذ.
(معماری) پتھر کی چُنائی. ہم یہ سمجھ لیں کہ مسالا بھری ہوئی گنڈ چنائی جس سے اصلی ڈھانچے کی صدر پیش چادر بنی ہوئی تھی اور جو ناقص ثابت ہوئی۔ (۱۹۳۹ ، آبپاشی ، ۳۱۶). [گنڈ + چنائی (رک)]۔

ـــــ طَور (ـــــ و لین) صف.
بدچلن ، بداطوار ، بدکار بد چلن (عیار) بیکار گنڈ طوروں کے ساتھ مت بیٹھ کہ ... صحبت کا اثر خواہ مخواہ ہوتا ہے۔ (۱۸۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۵). [گنڈ + طور (رک)]۔

گنڈا (فت گ ، سک ن) امذ ؛ ـ گنڈہ.

۱. رنگین کچا دھاگا جس پر دعا یا منتر پڑھ کر دم کرتے ہیں اور گرہ دیتے جاتے ہیں ، نظر بد اور مختلف بیماریوں اور دوسری ضرورتوں کے لیے گلے ، بازو اور کمر میں باندھتے ہیں ، بعض اوقات سر سے پانو تک کی لمبائی کے بقدر کچا دھاگا اس کام کے لیے استعمال کرتے ہیں ، بعض لوگ نیلا یا سیاہ رنگ کا ڈورا نظرگزر کے لیے بغیر دم کیے ہوئے بھی ہاتھ یا گلے میں ڈال دیتے ہیں ، کلاوہ.

نہیں وہ چشم کو سرمہ لگا ہے
گلے بیمار کے گنڈا بندھا ہے
(۱۷۷۳ ، تصویر جاناں ، ۲۵).

تپ غم سے ہوا یہ حال میرا تیری فرقت میں
کہ گنڈہ ضعف سے طوق گراں ہے میری گردن پر
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸) . اپنے قد کے برابر ایک کلاوہ مجھ کو ناپ دو میں تم کو ایک گنڈا بنوا دوں گی. (۱۸۶۸ ، مرآۃالعروس ، ۹۱). خالو شبّن کا گنڈا یہ دیکھو کمر پر بندھا ہے پیر جی محمود کے فلیتے روز جلاتی ہوں. (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۵۲). پانچ پیسے کا گنڈا اس نے اپنے دل کے پاس لٹکا لیا تھا مگر اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ روتے جاتی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۳۰). ۲. (ریاضی) چار اکائیوں کا ایک عدد ، عموماً چار کوڑیوں یا چار پیسے (آنہ) بطور ایک عدد (اس کا اطلاق چار روپے یا چار اشرفیوں پر بھی ہوتا ہے). ایسے بڑے ساہوکار کھری اسامی ہو تو ایک گنڈا چیکے سے نکال دو نہ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۴۷). بس دیدنے چار گنڈے ، چلّاتا ہی رہ گیا میاں یہ گیا. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۰۲). منڈاری گنڈا چار کی اکائی انہی معنوں میں پنجابی میں بھی مستعمل ہے اس قسم کی اور مثالیں بھی ملتی ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۱۰۸). ۳. وہ طوق جو بعض پرندوں (مثلاً طوطا ، فاختہ) کے گلے میں ہوتا ہے ، کنٹھ ، کنٹھا.

تپ سوزِ محبت کے لیے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈہ نیلگوں گردن پہ کیوں اے تفتہ جاں باندھا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸). ۴. سفید پر جو کبوتر کے بازو میں نکلتے ہیں. دو تین یا کبھار میں سفید پر نکل آتے ہیں اسی طرح گنڈے اور بالی اور بیرے بنائے جاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالۂ کبوتر بازی ، ۶). ۵. کوئی دھبا ، گول نشان. دہلی میں ملتا ہے ، اس کے دانت سیدھے اور کمر پر گنڈے بنکیوں کے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۲۵). ۶. رنگائی کا دھبا جو کپڑے پر یکساں رنگ نہ چڑھنے سے پڑ جائے ، تاگے کی بندش جو چندری رنگنے کے لیے کپڑے پر لگائی جائے (ا ب و ، ۲ : ۲۶). ۷. پٹا جو گھوڑے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے ، نیز گھوڑے کا ایک ساز جو گلے میں پہناتے ہیں ، یا کوڑیوں اور گھنگریوں وغیرہ کا حلقہ جو جانوروں کے گلے میں ڈالتے ہیں. ہمہ تن اوصاف کسی پر جڑاؤ زین بندھا ... گنڈہ پٹہ ساز براق جواہر نگار ، پوزی دمچی طرح دار. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۲). سونے چاندی کے ساز ، پینکل ، گنڈے ، پوزی ، دمچی ، کلغیاں لگی ... کلانیاں مارتے چلے آتے ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۳). ۸. انحصار ، تکیہ (فرہنگِ آصفیہ).
[پ : س : गण्डक : गंडश्री].

ـــــ باندھنا ف م ؛ محاورہ.
گنڈا گلے میں لٹکانا.

گردنِ مینا میں گنڈا باندھ دوں
تار ہیں کچھ جامۂ احرام کے
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ حیرت ، ۶۵).

ـــــ بڑھانا محاورہ.
نظر گزر یا منت کا گنڈا بچے کے گلے سے اُتار کنوئیں یا دریا میں ڈال دیتے ہیں ، اس موقع پر نذرنیاز کرتے اور غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں. مجھے اب بھی تم سے زیادہ بیٹی نہیں ہے کچھ وہم کے مارے نہیں بلایا تھا ، اس کا گنڈا بڑھانا تھا ، مستحق کھلانے تھے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۲۰۶).

ـــــ بڑھنا محاورہ.
گنڈا بڑھانا (رک) کا لازم.

اون کا بچپن کم ہوا تو اپنا سودا بڑھ گیا
طوق ادھر پہنا اودھر منت کا گنڈا بڑھ گیا
(۱۸۷۲ ، عاشق (میرزا والا جاہ)، فیض نشان ، ۴۴).

ـــــ بندھوانا محاورہ.
اپنے تحفظ کے لیے تعویذ یا گنڈا بنوانا یا کرنا. اب تم گنڈا بندھوانے کی فکر کرو ، تم نے تو کمال ہی کر دیا. (۱۹۸۲ ، غلام عباس ، زندگی ، نقاب چہرے ، ۳۶۱).

ـــــ پٹہ (ـــــ فت پ ، شد ٹ بفت) امذ.
گھوڑے کا پٹہ ، ساز جو گھوڑے کے گلے میں ڈالتے ہیں. گنڈہ پٹہ ، ساز براق جواہر نگار ، پوزی دمچی طرح دار. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۲). گھوڑے عربی ، ترکی تازی بعنی سجے سجائے گنڈہ پٹہ ، پیکل ، کلغی ، دمچی. (۱۸۵۷ ، گلزارِ سرور ، ۹۱)
[گنڈا + پٹہ (رک)].

ـــــ تعویذ (ـــــ فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ ؛ ـ تعویذ گنڈا.
عمل و عملیات مثلاً جھاڑ پھونک فلیتہ گنڈا تعویذ وغیرہ ، وہ مجموعی سامان جو عملیات سے متعلق ہیں.

جس پری کا مجھے سایہ تھا نہ اُترا لیکن
کام آیا نہ کسی شخص کا گنڈا تعویذ
(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۳۰).

وہ ملیں آ کے ملا کوئی نہ ایسا تعویذ
ہوں تو ہم سے نہ بچا ایک بھی گنڈا تعویذ
(۱۹۵۱ ، حسرت ، ک ، ۱۰۱). [گنڈا + تعویذ (رک)].

ـــــ دار ، ف.
ناغہ کے ساتھ ، بغیر تسلسل ، بے سلسلہ ، کبھی کبھی. بے دلی سے معمولات میں آیا فرق لگے وعظ ناغہ اور سبق گنڈہ دار. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۱). تمھاری ساری عمر کارِ خیر اور دوسروں کے لیے ہی سب کچھ کرنے گزری ہے اپنے لیے

ہی سب کچھ کرنے کرتی ہے اپنے لیے کچھ بھی نہیں حتی کہ نماز بھی گنڈا دار پڑھتے ہو (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۷). [گنڈہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
رنگین عموماً نیلا کچا ڈورا کچھ پڑھ کر دم کرنا اور اس پر گرہ لگانا.

چڑھی حرارت جو کھا کے الٹے ، بلایا کسی کو کر کے گنڈے
لگا کے تن من ہوئے جو ٹھنڈے تو مرزا جی کی سدھاری آتش
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، مخمس ، ۵۱).

گُنڈا (ضم گ ، سک ن) صف مذ.
غنڈا ، لچا ، شہدا ، بدمعاش.

جب کھوڑ کر قضا کے بانکے نے آ کے جھانکا
ٹیڑھا رہا نہ ترچھا گنڈا رہا نہ بانکا!
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۷).

کبھی گنڈا کبھی بانکا کبھی سادہ وضع بھولا
وہ ظالم ایک دن میں سیکڑوں طرحیں بدلتا ہے
(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۰۰). سماج میں ہر مزاج اور طبیعت کے لوگ پائے جاتے ہیں ... بازاری اور بے دھڑک ہیں ، لچے اور گنڈے ہیں. (۱۹۶۱ ، اُردو زبان اور اسالیب ، ۵۱). [س : गुंड+क].

ـــــ گَرْدی (ـــــ فت گ ، سک ر) امث.
بدمعاشوں کا دور دورہ ، غنڈوں کا راج (علمی اُردو لغت). [گنڈا + ف : گرد ، گردیدن - گھومنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کِنْڈار (کس گ ، سک ن) امذ.
ریشم کے کیڑے کی ابتدائی شکل جس کے پر نہیں نکلے ہوتے. خدا کی شان تو دیکھو جو کیڑا ایک کنڈار کی صورت میں کویہ کے اندر سمایا تھا وہ ایک پر دار تتلی کی صورت میں کویہ سے باہر آتا ہے. (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۱۳۹). [مقامی].

گَنْداس (فت گ ، مغ) امذ.
رک : گنڈاسا. جب موقع پر پہنچے تو ایک شخص نے گردن پر گنڈاس مارا. (۱۹۵۰ ، سوانحیات المتاخرین آنولہ (ق) ، ۲۷). [گنڈاسا (رک) کی تخفیف].

گَنْداسا (فت گ ، مغ) امذ ؛ نیز گنڈاس ، گنڈاسہ.
کتی کاٹنے کا آلہ جانوروں کا چارا گنڈیریوں کی شکل میں کاٹنے کا اوزار نیز تبر جس کی موٹھ بڑی ہوتی ہے. سیدھا آدمی تلوار اور گنڈاسہ اور طمنچہ اور بندوق لے کر ہم پر چڑھ آئے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۲۴۳). ہزاروں آدمی ... تلوار گنڈاسا وغیرہ لیے شہر میں پھرتے تھے. (۱۹۰۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۵۱). آہستہ آہستہ چھپریا کے پاس گئی جھپریا نے گنڈاسا نکالا. (۱۹۹۰ ، افکار ، فروری ، ۶۰). [س : गण्ड + असि + क].

گَنْداسی (فت گ ، مغ) امث.
گنڈاسا ، کی تصغیر و تانیث. گنڈاسی واسطے کاٹنے ا کھاڑی و کھیت جوار یا کسی جاینے کے ہے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۷). [گنڈاسا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گَنْداوَن (فت گ ، مغ ، فت و) امث.
(کاشت کاری) **دائیں کے بیلوں کے باندھنے کی رسی** (ا پ و ، ۲ : ۱۰۰). [مقامی].

گَنْدَرِیا (فت گ ، مغ ، فت د ، سک ر) امذ.
رک : گلدریا. فاسطوس جو گنڈریا تھا اون دو بچوں کو اٹھا کر اپنے پاس لے گیا. (۱۸۳۹ ، تذکرۃ الکاملین ، ۲). [گلدریا (رک) کا انفی تلفظ و املا].

گُنْڈَل (ضم گ ، سک ن ، فت ڈ) امذ (قدیم).
حلقہ ، کنڈل.

سبھیں خلق کوں موت مارکا گنڈل
ولے شاہزادے کی تیں تھی اجل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). [کنڈل (رک) کا ایک املا].

گُنْڈْلا (ضم گ ، مغ ، سک ڈ) امذ ؛ نیز گنڈل (قدیم).
حلقہ ، دائرہ ، کنڈل (نور اللغات). [کنڈل + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُنْڈْلی (ضم گ ، غنہ ، سک ڈ) امث (قدیم).
۱. **سانپ کی بیٹھک جس میں وہ حلقہ بناتا ہے** (جامع اللغات). ۲. **دائرہ ، حلقہ ، کنڈلی.** الماس کی تختی پر ہائے ہوز کاتب قدرت نے لکھی تھی یا پیٹ کے نیچے ناف کی کنڈلی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۷۶). ۳. **کپڑے وغیرہ کا گول بنایا ہوا حلقہ.** تہمد کھول کنڈلی بنا کر کندھے پر رکھ دیا کہ اس پر پتھر رکھو نہیں کندھا چھل جائے گا. (۱۹۰۷ ، اُمہات الامہ ، ۶۹). [کنڈل (رک) کا ایک املا].

ـــــ کھانا محاورہ.
چکر کھانا ، دائرہ بنانا ، گھومنا ، مڑنا ، بل کھانا. سڑک بل پر بل اور کنڈلیوں پر کنڈلیاں کھاتی ... ہر ہر قدم پر رخ بدلتی. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۸۵).

ـــــ مارْنا محاورہ.
سانپ کا اکٹھا ہو کر بیٹھنا ، چھوٹا حلقہ بنانا. سانپ جیسے کو کھا کر ایک درخت تلے کنڈلی مارے بیٹھا تھا. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۶۸). جس زمانے میں سہیل یمانی (تارہ) طلوع ہوتا ہے سانپ کنڈلی مار کے بیٹھنا بھول جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۴۳ : ۵).

ـــــ مَنْڈلی مارْنا محاورہ.
کنڈلی مارنا ؛ سمٹ سمٹا کے لیٹنا. دلہن کو جس طرح چھپر کھٹ پر ڈال دیا تھا بیچاری اسی طرح کنڈلی منڈلی مارے پڑی تھی (۱۹۳۳ ، شعلے ، ۱۹۰). جوں توں کر کے پلنگ کے نیچے برتن بچھا کر کنڈلی منڈلی مار پڑ گئیں. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۸۰).

کِنْڈورا (کس گ ، مغ ، و لین) امذ ؛ = گھنڈورا.
کھانڈ کی ٹکیاں جو خمیری نان کے برابر ہوتی ہیں نیز شکر کے لڈو ، کنڈورا. شکر کے لڈو وزن میں سیر سیر سے زیادہ باندھ لیتے ہیں ان کو کنڈورے کہتے ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۲۱). [کنڈورا (رک) کا ایک املا].

کَنْڈُونْا (فت ک ، مغ ، و مع ، سک ل) امذ.
بچوں کو پیروں چلنا سکھانے کی گاڑی ۔ رکابیاں جیسے پیالیاں شیشے کا سامان لکڑی کے کنڈونے گھرگھرے لٹو جھولے .. غرض کیا کیا بیان کروں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۵۲). [کڈونا (رک) کا ایک املا].

کَنْڈُوِیا (فت ک ، غنہ ، سک ڈ ، کس و) امذ.
ایک برساتی کیڑا ، کینچوا ، خراطین. لوگ اس کو ولی اللہ کہتے تھے اس نے خراطین (کنڈونے) طلب کئے ، ان کو گھس کر دو تین دن پلاتا رہا جس سے زہر دور ہو گیا. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۷۲). سینکڑوں کنڈونے ایک دوسرے میں گتھے کاہلی سے سرک رہے ہوتے ہیں ، ان میں ایک کنڈویا میں بھی تھا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۶۹). [مقامی].

کَنْڈی (۱) (فت ک ، سک ن) امذ.
۱. **جادو کا حلقہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **وہ مٹی کا بند جو تالاب کے گرد بناتے ہیں.** کنڈی اس موقع کو کہتے ہیں جو تالاب کے کٹنے کے شکستہ ہونے کے بعد دوبارہ بنائی جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۳۸). کنڈی: تالاب یا کنٹہ کے بند کی دراڑ. (۱۹۱۹ ، معیار فصاحت ، ۱۷۹). [س : कुक + गारक].

کَنْڈی (۲) (فت ک ، سک ن) امث.
کانڈو ، بزدل شخص ، کمزور آدمی ، نامرد (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [کنڈ (کانڈ (رک) کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

کُنْڈی (ضم ک ، سک ن) امث.
۱. **وہ کپڑے یا دھاگے کا مدوّر بٹن جس سے کرتے کے گریبان کو بند کرتے ہیں.**

اُنھے کنڈیاں شمہ کے جیّے اُبر
لگاتا اتھا اس کو وہ نامور

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۷۹). بچے اکثر کنڈیاں سکّے اور گولیاں منہ میں رکھتے ہیں اور بعض وقت ان کو اتفاق سے نگل جاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۲۲۲). اس سے کنگھیاں ، کنڈیاں ، پانی پینے کے پیالے اور دوسری چھوٹی اشیاء تیار ہوتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرفہ جنگلات ، ۳۳۹). ۲. **رخنہ ، پھٹاو.** پشتوں میں رخنے یا کنڈیاں محض بہاؤ کی ناکافی رعایت رکھنے سے پڑ جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، مٹی کا کام ، ۸۲). [کھنڈی (رک) کا ایک املا].

کَنْڈے (فت ک ، سک ن) امذ.
کنڈا (رک) کی **جمع یا مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.** سکینہ کے ہاں خوب آؤبھگت ہوتی ، کنڈے بنے ، تعویذ بندھے ، فلیتے جلے ، وہ خاطر مدارات کہ گویا اللہ میاں ہی آن اترے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۳۱). محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جھومنتر ہے ، نہ کنڈے نہ ٹونے ٹوٹکے. (۱۹۵۸ ، رسول عربی ، ۲۳۳).

ــــ دار صف.
۱. **حلقہ دار ، جس کی گردن میں طوق ہو.** کسی جا کبوتر گرہ باز... لیلے بھورے سبابلے ہرے بھورے کنڈے دار . (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۲). ۲. **دو رنگا ، گنگا جمنی.** یعقوب نے ہرے جوز اور بادام اور بارتنگ کی چھڑیاں لے کے ان کو کنڈے دار کیا . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۱۳).

کسی پر لگی گوٹ ہے کنڈے دار
کسی پر سنکالے کٹے طرح دار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۲). آپ کی داڑھی آسمان کے خطِ قوس قزح پر کنڈہ دار ہونے کی وجہ سے تف کر رہی ہے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲). ۳. **کوئی ایسا کام جس میں ناغہ ہو اور مسلسل نہ ہو ، غیرمسلسل ، بے ترتیب.** بھائی کوئی چھ سات برس پڑھے مگر کنڈے دار پڑھائی ایک دن حاضر تو دس دن غرّہ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۸). گاؤں تک مرزا نماز کا پورا پابند تھا ، تحصیل نے پابندی کو کنڈے دار کیا اور نا ق القوم ہوتے ہی وہ رخصت ہوئی. (۱۹۱۸ ، منازل ترقی ، ۲). بکری کے جو کنڈے دار ریشہ پنہاں اٹھتے ہیں بے چارے بمبئی والوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰۷). [کنڈے + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ــــ دار آواز امث.
(موسیقی) وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہ سے ٹوٹ جائے اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اسی جگہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کر کے اس کو آخر تک پہونچائے (نوراللغات).

کَنْڈیا (فت ک ، غنہ ، سک ڈ) صف.
(فحش ؛ بازاری) کانڈو ، نامرد.

رحیم ہو گیا ثابت کہ ہے ترا کنڈیا
تو اس کی جورو کی بھاڑیں گے یار اب انگیا

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۳۸). [کنڈ + یا ، لاحقۂ نسبت].

کَنْڈْیال (فت ک ، مغ ، سک ڈ) امث.
وہ مکان یا جگہ جہاں گڑ بنانے کی بھٹی ہو. میں کنڈیال میں بیٹھا ہوا تھا کہ بلی مرغیوں کے ڈربے میں گھس گئی اور جلال کی ماں نے شور مچا دیا. (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۱۰۳). [کنڈا ـ گنا پونڈا + یال ، لاحقۂ ظرفیت].

کَنْڈیری (فت ک ، مغ ، ی مع) امث.
۱. **گنے کی چھوٹی پوری ، چھلے ہوئے گنے کا چھوٹا ٹکڑا.** اس مکان دل ستاں میں کنڈیری اور نارنگیوں کے بہت سے چھلکے پڑے تھے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۷). کوئی پکارتا ہے کڑاکے کی ریوڑیاں ، کسی کی صدا ہے گاہی کنڈیریاں. (۱۸۶۹ ، جادۂ تسخیر ، ۸۷). خوانچے والے .... کنڈیریاں .... اور دوسری عام کھانے کی چیزیں فروخت کرتے ہیں. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۰۵). ۲. **کسی چیز کا چھوٹا گول ٹکڑا ، گانٹھ ، گرہ.** سرکنڈے کی ایک ننھی سی کنڈیری سے اس کو جوڑ دیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۹۵). ۳. **وہ گرہیں جو حقے میں نیچے کی بناوٹ میں لگائی جاتی ہیں** (نوراللغات). [کنڈ / کانڈ (کانٹا ـ کانٹا (رک) کا حاصل مصدر) یری ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

--- دار صف.
۱. کوئی ایسی چیز جو رنگ برنگ کی ہو، مختلف رنگوں کا ؛ حقے کا نیچا جس کی بناوٹ میں گرہیں ہوں (نوراللغات). ۲. کنڈلے دار، حلقہ دار، مروڑی والا. ہاتھوں میں چاندی کے کڑے، انگلیوں کی پوروں میں کنڈیری دار چھلے، سینہ ابھرا ہوا. (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۳۲). [کنڈیری + ف: دار، داشتن - رکھنا].

کنڈیرل (فت ک، مغ، ی مج، کس ر، فت ی) امث.
ایک طرح کی بڑی پتنگ جس کی شکل کنڈلے کی شکل کی طرح بنائی جاتی ہے. آسمان پر پتنگوں کا اژدہام تھا ... پیلی، چپ، چڑیے، کنڈیرل ... چور پریاں، مانگ دار سب ہی طرح کی پتنگیں تھیں (۱۹۶۳، دلّی کی شام، ۳۹). [کنڈ + یل، لاحقۂ صفت و نسبت].

کُنڈھل (ضم ک، سک ن، فت ڈھ) صف.
گانٹھ دار، گٹھل. اگر پنیری بڑی عمر کی ہو تو وہ کنڈھل ہو جاتی ہے اور شاخیں کم بناتی ہے. (۱۹۴۳، زراعت نامہ، جون، ۹۹). [گٹھل (رک) کا ایک املا].

کُنڈھی (ضم ک، سک ن) امث.
پہونچی یا کڑے کا وہ حصہ جو گھنڈی کے مثل ہوتا ہے. ہاتھوں میں کلی کریلیا تھی اور کنڈھی کے منہ کے کڑے. (۱۹۲۸، پس پردہ، ۷۵). [گھنڈی (رک) کا ایک املا].

کنڑ (فت ک، غنہ) امث
(فحش) کانڑ (رک) کا مخفف. ترا کیب میں مستعمل (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ).

--- پتّر (--- ضم پ، سک ت) امذ.
فحش بازاری) کانڑ سے جنا ہوا لڑکا جو خلاف قیاس اور ناممکن امر ہے (فرہنگ آصفیہ). [کنڑ + پتّر (رک)].

--- جھپ (--- فت جھ) امث.
(بازاری) کانڑ کے بل جھکنے کا فعل، کانڑ کے رخ کی کٹنی؛ (مجازاً) کنیانا، شرمانا (فرہنگ آصفیہ). [کنڑ + جھپ (رک)].

--- چِڑیاں لڑانا محاورہ.
(فحش) چوتڑ سے چوتڑ لڑانا، باہم چوتڑوں کو ٹکرانا، چپٹی لڑانا.

سامنے اپنی راجہ جال کے خوب کنڑ چڑیاں لڑاونگا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۱۰۵).

--- غمزہ (--- فت غ، سک م، فت ز) امذ.
(فحش) بھونڈا نخرا.

مقعد کی طرح منہ بھی میرے سامنے ڈھانکا
یہ آپ نے کنڑ غمزہ نکالا ہے کہاں کا

(۱۸۳۲، چرکین، د، ۵). [کنڑ + غمزہ (رک)].

--- کُھلا (--- ضم کھ) صف.
(بازاری) بالکل ننگا، جس کے پاس ایک لنگوٹ بھی نہ ہو

اوسی ڈیوڑھی پہ اوتی بیٹھا تھا
اتنے میں کنڑ کھلوں کا غول آیا

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۲۵). [کنڑ + کھلا، کھلنا (رک) کا حالیہ تمام].

--- گھِسّی (--- کس گھ، سک س) امث.
(بازاری) کنواروں کا پیخانہ پھر کر زمین سے چوتڑوں کو رگڑنا تا کہ صاف ہو جائیں، گھسی کرنا؛ (مجازاً) خوشامد درآمد، للّوپتّو، چاپلوسی (فرہنگِ آصفیہ). [کنڑ + گھسی (گھسنا (رک) کا حاصل مصدر)].

--- گھِسّی کَرْنا محاورہ.
کانڑ گھسنا، چوتڑوں کو زمین سے صاف کرنا، خوشامد کرنا تا ک رگڑنا، عاجزی کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

کنڑنا (فت ک، غنہ، سک ڑ) ف م (قدیم).
رک : گننا. معلوم ہوتا ہے لیکھا (لکھنا) کنڑنا (حساب) اور روپا (مصوّری) ابتدائی مدرسوں ہی میں سکھا دی جاتی تھی (۱۹۴۷، ہمارا قدیم سماج، ۳۳). [گننا (رک) کا قدیم املا].

کنڑیل (فت ک، مغ، ی مج) صف.
(فحش) کانڈو، بودا، بزدلا (فرہنگِ آصفیہ). [کنڑ + یل، لاحقۂ صفت].

کُنکلی (ضم ک، سک ن، فت ک) امث ؛ نیز کُن کَلی.
ایک راگ کا نام. رام کلی و کھٹ و کنکلی ... و دیگر راگ. (۱۸۰۸، دریائے لطافت، ۸۷).

کسی کو کن کلی کی گن خوش آتی
کوئی لکتی سے جان اپنی لگاتی

(۱۷۹۷، عشق نامہ، نگار، ۷۵). جسے تم ترغنہ کہتے ہو اسے ہم گورا اور کنکلی کہتے ہیں. (۱۹۳۳، فراق، مضامین، ۱۱۶). [مقامی].

گنگ (فت گ، غنہ) امث ؛ امذ.
رک : دریائے گنگا.

میں تجھ فراق سیتی رو رو سمند بھرتا ہوں
کوئی گنگ کوئی جمنا کوئی ساوری کہے ہیں

(۱۵۶۳، حسن شوق، د، ۱۶۳).

تیرے ہت میں دریا کابسدن ترنگ
تجھ انگلیاں تی نکلی پنج امرت کی گنگ

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۱۲).

اس ہوج کے باب دنگ ہوں دنگ
اتنا خشک ہوا ہے گیان کا گنگ

(۱۷۰۰، من لگن، ۸۸). دریائے گنگ کوہ ہمالہ کے جنوبی نشیب سے نکل کر پندرہ سو میل بہہ کر خلیج بنگال میں داخل ہوتا ہے (۱۸۸۳، جغرافیۂ گیتی، ۲ : ۳۰). سکندر نے اپنی فتوحات کو آب گنگ تک وسعت دی ... جو خزانہ اس کے ہاتھ آیا وہ حساب و شمار سے باہر تھا. (۱۹۰۳، مخزن، جنوری، ۵۷).

نعرہ سنا جو راوی شعلہ ترنگ کا
بانسے کی طرح اُڑ گیا سیلاب گنگ کا
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۴۹). [س : گنگا (عَلَم) کی تخفیف].

---بَرار (---فت ب) امث.
(کاشت کاری) **وہ زمین جو گنگا کی دھار سے کٹ کر پانی سے علیحدہ نکل آئی ہو.** قاعدہ گنگ شکست اور گنگ برار زمین کے ... زمین مالگذاری سے دسواں حصّہ دریا سے کٹ جائے یا نکلے تو نیا بندوبست ہو جاوے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۹). [گنگ + ف : برار ـ برآر ، برآوردن ـ باہر لانا ، برآمد ہونا ، نکل آنا].

---جہاں رَنگ کہاوت.
جہاں گنگا کا پانی پہنچتا ہے وہاں زمین بہت زرخیز ہو جاتی ہے اور لوگ مرفہ الحال ہو جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---شِکَسْت (---کس ش ، فت ک ، سک س) امث.
(کاشت کاری) **وہ زمین جو گنگا کی دھار سے کٹ کر بہہ گئی ہو اور اس جگہ نشیب ہوگیا ہو.** قاعدہ گنگ شکست اور گنگ برار زمین کے ... زمین مالگذاری سے دسواں حصّہ دریا سے کٹ جائے یا نکلے تو نیا بندوبست ہو جاوے. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۹). [گنگ + ف : شکست ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

---و جَمَن (---و مج ، فت ج ، م) امذ.
بھارت میں دو مشہور دریا گنگا اور جمنا.

اشنان کے بہانے سے اوئی ، ایسی رَن میں آگ
اللہ کرے لگے بوا گنگ و جمن میں آگ
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۲).

ہیں موجِ نور گنگ و جمن جام ساقیا
یہ رات یہ مقام یہ ماہِ تمام دیکھ
(۱۹۶۵ ، شبستان ، ۳۵). [گنگ + و (حرفِ عطف) + جمن جمنا (عَلَم) کی تخفیف)].

گُنْگ (ضم گ ، غنہ). (الف) صف.
۱. **جو بول نہ سکے ، بولنے سے معذور ، گونگا.**

تیرے کنہے بن ہے کوئی ہنگامہ میں کہے بڑے
بہو عجب ہے لئے کہ نیں ہوتا ہے گنگ اس کا زبان
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۹۲).

تیغ جب کاٹ سٹ دے ہو بے صدا ندا سوں
یوں گنگ ہو تو ہووے تس کے اچھرتے عزم
(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۰).

وہ نہیں کہتے تو کب سنتے ہیں ہم غیروں کی
وہاں زباں گنگ ہے یہاں گوش بھی کر رکھتے ہیں
(۱۸۷۴ ، کلیات قلق ، ۱۰۸). اور میں نے دیکھا کہ جرنیل ان کی تقریر کے بعد گنگ سے تھے. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۶۳). ۲. (مجازاً) **کان میں بھنبھناہٹ کی آواز، سماعت سے عارضی طور پر محروم ، بہرا ، بات سننے سے قاصر** (کان میں پانی بھر جانے یا توپ وغیرہ کی آواز کی وجہ سے). کان دیر تک گنگ رہے سائیں سائیں کے سوا اور سنائی نہ دیتا تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۹۱۱). نوجوانوں کے نعرہ ہائے خوشی سے کان گنگ ہوئے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۲۷۹). ۳. (مجازاً) **عارضی طور پر کند.** کچھ دیر سیٹی بجانے کے بعد اس کا دماغ گنگ تو نہیں ہو جاتا. (۱۹۸۷ ، اک عشر خیال ، ۲۶). (ب) امذ.
(کان کاری) **بہراپن ، کان میں ٹینٹ ہونے کی وجہ سے پردے میں حبس ہونا** (ا پ و ، ۲ : ۱۰۳). [ف : رہنا ، ہونا. [ف].

---چھَت (---فت چھ) امث.
(معماری) **وہ چھت جس میں آواز نہ گونجے** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۰). [گنگ + چھت (رک)].

---زُبانی (---فت نیز ضم ز) امث.
زبان کا بولنے سے قاصر ہونا ، گونگا پن. «زبانہائے لال» سے خود غالب کی گنگ زبانی مراد ہوگی. (۱۹۸۷ ، غالب فن و شخصیت ، ۱۹۲). [گنگ + زبان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---صُم (---ضم ص) صف.
گونگا بہرا ، گم صُم (فرہنگ آصفیہ). [گنگ + صُم (رک)].

---مَحَل (---فت مج م ، ح) امذ.
اکبر بادشاہ کا بنوایا ہوا وہ محل جس میں نومولود بچوں کی پرورش اس لیے کی جاتی تھی کہ انسان کی طبعی زبان کی دریافت کی جا سکے ، گونگوں کا مسکن. ایک مکان عالیشان سب ضروریات سے آراستہ کیا اور گنگ محل اس کا نام رکھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۰۳). [گنگ + محل (رک)].

گَنگا (فت گ ، غنہ) امث.
بھارت میں ایک مشہور دریا جو سلسلۂ کوہ ہمالیہ کے گنگوتری نامی ایک پہاڑ سے نکل کر مختلف علاقوں سے گزرتا ہوا خلیج بنگال میں گرتا ہے ، ہندو اس دریا کو نہایت مقدس مانتے ہیں اور اس میں نہانا باعث ثواب اور مُردوں کی راکھ یا ہڈیاں اس میں ڈالنا ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں ؛ (مجازاً) دریا.

گنگا رنگ چاندی سنے کے رلے ندی تند ہوکر دریا پر چلے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۳).

اِدھر تو گنگا اُدھر جمنا بیچ ترپینی
عجب طرح کا ہے تیرتھ پراگ پانی پر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۱).

اے آبِ رودِ گنگا وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۸۲). ماں کو بیٹی کے «پھول» گنگا میں بہانے کے لئے بنارس جانے والی گاڑی میں سوار کرا دیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۳۷). [س : गङ्गा].

---اُتَر جانا ف مر ، محاورہ.
دریا کا پانی کم ہو جانا ، چڑھاؤ ختم ہو جانا ، دریا کا پُرسکون ہو جانا ؛ جوش کا ٹھنڈا پڑ جانا ؛ تنزل کی طرف مائل ہونا ، پر کمالے لازوال

رہیں گے نہ ملاح یہ دن سدا
کوئی دن میں گنگا اُتر جائے گی
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۱۰).

۔۔۔اُترنا محاورہ.
دریا عبور کرنا ، مشکل کام انجام دینا.
جلد گنگا اوتر کہ زیست مری ہے بسانِ حباب اے قاصد
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۵۳).

۔۔۔اُٹھانا محاورہ.
(ہندو) گنگا جل ہاتھ میں لے کر قسم کھانا ، دریائے گنگا کی قسم کھانا.
جاہ اپنی ماننا نہیں وہ بے یقیں اگر
قرآں کا جانہ پہنیے گنگا اوٹھائیے
(۱۸۳۳ ، نسیم لکھنوی ، ۵ : ۲۸). تم نے اس غریب کو بیکار پھنسایا ہے دیکھنا کیا بھگتان بھگتے ہو اور پھر جھوٹی گنگا عدالت میں اٹھائی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۳). کئی ایسے واقعے یاد آگئے جبکہ جھوٹی گنگا اٹھانے والوں پر آسمانی بلائیں نازل ہو گئی تھیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۳۳۵).

۔۔۔اُٹھوانا محاورہ.
(ہندو) گنگا کی قسم کھلوانا ، گنگا جلی دینا. ان سے گنگا اٹھوائی... تب علاج شروع کرایا. (۱۹۳۱ ، تنہا رانا ، ۲۷).

۔۔۔اَشنان (۔۔۔فت ا ، سک ش) امذ ؛ گنگا نہان.
۱. دریائے گنگا میں نہانا خصوصاً ہر دوار یا دوسرے تیرتھ استانوں کے سالانہ میلے وغیرہ کے موقع پر. ایک موقع پر اور متشیوں نے گنگا اشنان کی رخصت لی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۳۵). جیتی بھی رہی تو ہر دوار میں بیٹھی گنگا اشنان کرتی رہے گی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۳۷). اپنی ماتا کو ساتھ لے کر گنگا اشنان کے لئے بنارس چلی جائے گی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۳۰). ۲. ہر دوار کا سالانہ میلہ جو کاتک کے اخیر دن ہوتا ہے ، ہندو اس غسل کا بہت بڑا ثواب خیال کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گنگا + اشنان (رک)].

۔۔۔اُلٹی بَہنا محاورہ.
اُلٹی بات یا کام ہونا ، اصل واقع کے متضاد یا برخلاف ہونا ، اصل سے ہٹ کر ہونا. اب تو دنیا ہی نرالی ہے گنگا الٹی بہتی ہے. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۵۵).

۔۔۔اور مَدار کا ساتھ (۔۔۔و لین ، فت م) امذ.
دو متضاد چیزوں کا ساتھ ؛ (کنایۃً) ہندو اور مسلمانوں کا اتحاد.
عقل اور عشق میں بھلا کیونکر بنے گنگا اور مدار کا ساتھ کیسا.
(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۳).

۔۔۔باسی امذ.
(ہندو) دریائے گنگا کے متصل رہنے والا شخص جو متبرک خیال کیا جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گنگا + باسی = باشندہ].

۔۔۔بَہانا محاورہ.
فیض جاری کرنا
تھا بڑا سید کا سچ پوچھو تو خشکی میں جہاز
دولت عالی نے اس خشکی میں گنگا دی بہا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۴۲). علوم مغرب کی گنگا بہائی. (۱۹۲۰ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۵۸).

۔۔۔بَہنا محاورہ.
فیض جاری ہونا.
کھیتوں کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۹۳). آج کل اس ریاست میں گنگا بہہ رہی ہے تم بھی ہاتھ دھو لو. (۱۹۲۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۷).
گو پیار کی گنگا بہتی تھی
وہ نار یہ ہم سے کہتی تھی
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۷۵).

۔۔۔بہی جائے کلواول / کَلوارن چھاتی پیٹے کہاوت.
کلواروں پر طنز ہے کہ اتنا پانی ضائع ہو رہا ہے کاش وہ شراب میں ملا کر بیچتی ؛ کسی کو فائدہ ہو تو بخیل کو دکھ ہوتا ہے ؛ لالچی ہر چیز خود لینا چاہتا ہے (جامع اللغات ، جامع الامثال).

۔۔۔پاٹ امث.
گھوڑے کے پیٹ پر ایک بھونری کا نام جو تنگ کسنے کے مقام سے باہر ہوتی ہے.
اور آئے تنگ کے باہر نظر جب
تو گنگا پاٹ اسے کہتے ہیں وہ سب
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۵).
نیک ہوتا ہے بیچ گنگا پاٹ
کر نہ تو دل کو اپنے اس سے اچاٹ
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۹۰). گنگا پاٹ : یہ بھونری تنگ سے باہر ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۱۰۹). [گنگا + پاٹ].

۔۔۔پار امذ ؛ م ف.
گنگا کی دوسری طرف ، گنگا کے دونوں اطراف ، وہ حصۂ زمین یا مقام جو دریائے گنگا کے دوسری جانب ہو ؛ (مجازاً) مشکل مرحلہ ، دشوار کام.
ہم چلے اپنے وطن کو ہو کے غربت میں فقیر
کشتیِ دریوزہ پر ہے عزم گنگا پار کا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۶).
ایک پیسہ میں یہ گنگا پار ہے
ورنہ دس کا زر بھی بیکار ہے
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۲۶).

۔۔۔پار اُتار دینا محاورہ.
ملک بدر کر دینا ، شہر بدر کرنا ، کسی مورد تقصیر کو جلا وطن کر دینا ؛ تقصیروار کو دیس نکالا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پار اُتَرنا محاورہ.
جلاوطن ہونا.

بے نظر میں جو صبح رخ کی بہار
اوتری شام فراق گنگا پار
(۱۹۲۰ ، عروج (باقر علی) ، شاہد نامہ (ق) ، ۲ : ۳۲).

---پار دِکھلا دینا محاورہ.
رک : گنگا پار اتار دینا (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات).

---پار کَر دینا / کَرنا محاورہ.
جلاوطن کر دینا ، دیس نکالا دینا ، شہر بدر کرنا.

کر دیا تھا جس کو گنگا پار کل کی بات پر
آج وہ ڈوبا ملا اے یار کل کی بات پر
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۷۳).

تراب اپنے رقیبوں کو میں گنگا پار کردوں جھٹ
مجھے گر شہر میں خوبوں کے دو دل کی نظامت ہو
(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۲۷).

---پُتّر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
۱. (ہندو) وہ برہمن جو گنگا کے چند متبرک مقامات اور خاص کر بنارس پر جاتریوں کو پنڈدان وغیرہ کراتے ہیں (فرہنگ آصفیہ). ۲. ادنی ذات کے ہندو جن کا پیشہ لاشوں کو اٹھا کر لے جانے اور جلانے کا ہے. اقوام موجودہ قصبہ گڑھ (ہنود) ... برہمن ، ناتوی برہمن ... گنگا پتر ... وغیرہ (۱۹۱۶ ، تاریخ گڑھ مانک پور ، ۱۰۹). [گنگا + پتر (رک)].

---پر ہاتھ رَکھنا محاورہ.
گنگا کی قسم کھانا ، گنگا کی قسم کھا کر کہنا (مہذب اللغات).

---پھل (---فت پھ) امذ.
کدو کی ایک قسم جس میں بعض کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے . قاش دار ہوتا ہے اور اندر سے گودا زرد یا سرخی مائل نکلتا ہے . گول کدو یا میٹھا کدو گرل کدو یا میٹھا کدو ... کاسی پھل اور گنگا پھل ... اسی کے نام ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۰۰). [گنگا + پھل (رک)].

---تیر (---ی مع) امذ.
ساحل گنگ ، دریائے گنگا کا کنارہ ، وہ علاقے جو سواحل گنگ پر آباد ہیں (فرہنگ آصفیہ). [گنگا + تیر (رک)].

---تیلی (---ی مع) امذ ؛ رک : گنگو تیلی
وہ تیلی جو راجہ بھوج کو ہاتھ پاؤں کٹنے کے بعد اٹھا کر لے گیا تھا (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [گنگا + تیلی (رک)].

---جاتری (---سک ت) امذ ؛ رک : گنگا یاترہ.
دریائے گنگا کی یاترا کرنے والا . ہندوؤں کے ایک فرقے کا نام جس کا عقیدہ ہے کہ جو گناہ بھی انسان کرے گنگا میں اشنان کرنے سے وہ سب دھل جاتا ہے. ہندوستان کے چند فرقوں اور ان کے بڑوں کا حال بیان کیا ہے ... فرقہ گنگا یاترہ (گنگا جاتری) اس عقیدے کے لوگ تمام ہندوستان میں پھیلے ہیں. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۲۰۶). [گنگا + جاتری (رک)].

---جان ہار ، بھاگیرتھ کے سَر پڑی کہاوت.
جو کام ہونا ہوتا ہے ہو کر رہتا ہے مگر نام کسی اور کا ہو جاتا ہے (جامع الامثال ، جامع اللغات).

---جَل (---فت ج) امذ.
۱. دریائے گنگا کا پانی جسے ہندو پوتر (مقدس) مانتے ہیں.

کر بھرم تیرا ہے ہم پر تو نہ کر گلشن میں دیر
شیشۂ غنچہ میں ٹپھدو جلد گنگا جل بھریں
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۴۰).

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل
(۱۸۷۶ ، کلیات نعت محسن ، ۹۵).

ہے کدے میں ہے برہمن کا عمل
ساقیا لا پوتر گنگا جل
(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۲۰۰). مسہری کو گنگا جل سے پوتر کرلیا. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۸۰). ۲. (مجازاً) راجہ کے پینے کا پانی ، جس طرح آب حیات بادشاہ کے پینے کا پانی (فرہنگ آصفیہ). [گنگا + جل (رک)].

---جل اُٹھانا / اُٹھوانا محاورہ.
گنگا کے پانی کی قسم کھانا / لینا.

مجھ سے ہو اٹھوا کے گنگا جل یہ دیتے ہیں حلف
تو نے دیکھیں تھی ہماری مئو عزت میں کلف
(۱۸۸۹ ، افکار سلیم ، ۲۳).

---جَلی (---فت ج) امث.
۱. وہ برتن (عموماً شیشی یا بوتل) جس میں گنگا کا پانی تبرک کے طور پر رکھا جائے ؛ (مجازاً) گنگا کا پانی.

سو وہ بین کاندھے پہ رکھ بول چلی
کہ لاوے کوئی جیسے گنگا جلی
(۱۷۸۸ ، سحرالبیان ، ۹۷). انٹاژ کے سر پر قرآن رکھو ، کھتان کے ہاتھ گنگا جلی دو. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۱۹۲). ہندو ہے تو گنگا جلی لے کر گواہی دے (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۶۳). تپال نے کہا کہ گنگا جلی اس صندوق میں ہے اسے اپنے سر پر لادو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۰ : ۱۰). ۲. (مجازاً) وہ تکلف برتن جس میں راجاؤں کے پینے کا پانی رکھا جاتا ہے ؛ (مجازاً) راجہ لوگوں کے پینے کا پانی ، جس طرح بادشاہوں کے پینے کا آب حیات (فرہنگ آصفیہ). ۳. (مجازاً) ہر قسم کا ملا جلا گیہوں کا اناج جس میں ادنی ، اعلیٰ ، سرخ ، سفید سب طرح کے دانے ملے ہوں ، کھچڑا (ا ب ر ، ۹ : ۱۰۱). [گنگا جل (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---جلی اُٹھانا محاورہ.
(ہندو) گنگا جلی (رک) کو ہاتھ پر رکھ کر قسم کھانا.

اشکِ رواں سے کیجیے ثابت بتوں کا عشق
گنگ جلی حضور برہمن اوٹھائیے
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۸۹)۔

---جَلی اُٹھوانا محاورہ۔
حلف لینا ؛ گنگا جلی اٹھانا (رک) کا تعدیہ۔ سکینو دوڑیں گے تو کون کمبخت منوہر نہ دوڑیں گے ، مجھ سے چاہے گنگا جلی اٹھوا لو ، میں کسی کے کھیت پر نہ جاؤں گا۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹)۔

---جَمْنا (---فت ج ، سک م) امث۔ (الف) امث
بھارت میں دو دریاؤں کے نام جن کو ہندو مقدس سمجھتے ہیں ، ان میں سے اول گنگوتری پہاڑ سے اور دوسرا جمنوتری سے نکلتا ہے ، گنگا سے دوسرے درجہ پر جمنا کو مانا گیا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ب صف۔ ۱۔ **دو رنگا ، سنہرا روپہلا ، گنگا جمنی ، رنگ برنگا**۔ ہزارہا مشعلچی گنگ جمنا دستیاں گلنار جوڑے لباس زرق برق مشروع کے پائجامے ، تیتو کے انگرکھے سُرخ پگڑیاں اُن پر سنہرے کام۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۹۲)۔ ۲۔ **ملا جُلا ، آمیختہ ، مخلوط** (فرہنگ آصفیہ)۔ [گنگا + جمنا (عَلَم)]۔

---جَمْنا بَہْنا محاورہ۔
دریا بہنا ؛ **مسلسل آنسو نکلنا ، بہت زیادہ رونا**۔ جو آنکھیں سخت سے سخت مصیبت میں نم نہ ہوئیں اب اُن سے گنگا جمنا بہہ رہی تھی۔ (۱۹۲۳ ، شب زندگی ، ۲ : ۶۹)۔

---جَمْنی (---فت ج ، سک م) (الف) صف۔
۱۔ **سونے اور چاندی کا بنا ہوا ، (وہ چیز) جس پر طلائی اور نقرئی دونوں کام ہوں**۔ قسم قسم کے کھانے نکال کر چُنے اور گنگا جمنی سلفچی آفتابہ سے ہاتھ دھلوا کر عرض کی کہ پیر و مرشد کچھ نوش کریں۔ (۱۸۰۲ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۳)۔ عصا سونے اور چاندی کا گنگا جمنی ہاتھ میں لیا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳)۔ پردے کے اندر سے بیگم کا دستِ سیمیں گنگا جمنی خاصدان لیے برآمد ہوا۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۹ : ۳)۔ چمک دار گنگا جمنی زیوروں سے مزین خوبصورت چہروں اور اٹھتی ہوئی جوانیوں سے مالا مال متحرک مورتوں کا قرب اور کبھی کبھی ان کا اتصال مجھے ایک خاص احساس بخشتا تھا۔ (۱۹۸۷ ، حیات مستعار ، ۵۸)۔ ۲۔ **سنہرا روپہلا ، دو رنگا**۔

چچا نے پیار سے انگیا بنائی تھی سو ٹکڑے جوڑ کے
کٹوریاں وو گنگا جمنی زری آثار دانے کا
(۱۷۹۶ ، ہاشمی ، د ، ۳۵)

واسطے زیبِ گوشِ احباب کے تھوڑا سا نظم و نثر کا گہنا گنگا جمنی تیار کرتے ، اب پہلے اس کے نثر کہ بمنزلہ کھوٹی چاندی کی ہے۔ (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱)۔

کوندہ (گوندھ) کر تارِ شعاعِ مہ و خورشید بہم
گنگا جمنی ید قدرت نے بنایا سہرا
(۱۸۹۱ ، دیوان ناظم ، ۲۰۹)۔

شعاعیں دریا کی ترنم خیز لہروں میں مِل جُل کے گنگا جمنی سماں پیدا کر رہی تھی۔ (۱۹۲۳ ، جنت نگاہ ، ۶۳)۔ ۳۔ **ملا جُلا ، مخلوط**۔ دل کے دانوں کو کھول کے سن لیں صوبہ سرحد کے اعوان ، خان ، کی گنگا جمنی وزارت جلد ہی دن کی ہے مہمان

(۱۹۳۸ ، چمنستان ، ۲۰۳)۔ مرثیہ گویوں کی طرح سامعین کی صفیں بھی گنگا جمنی تھیں۔ (۱۹۸۸ ، دہلوی مرثیہ گوئی ، ۳۲)۔ ۳۔ **پیتل اور تانبے کا بنا ہوا ، دھات کا بنا ہوا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴۔ (مختلف زبانوں کے الفاظ سے) **مخلوط**۔ بعض حصے بہ لحاظ ترکیب و تحلیل اجزائے السنۂ غیر گنگا جمنی ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۱ ، افادات مہدی ، ۴۰)۔ فراق نے اپنے گنگا جمنی یعنی ہندی اردو کی مشترکہ زبان میں لکھے ہوئے قطعات ... سنا کر مشاعرہ لوٹ لیا تھا۔ (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۰)۔ ۵۔ (i) **دو وضع کا ، مراد : انگریزی اور اُردو ذریعہ تعلیم**۔ میں مسلمانوں کو گنگا جمنی آدھا تیتر آدھی بٹیر تعلیم کی طرف بہت راغب دیکھتا ہوں۔ (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۲۳)۔ (ii) **بے جوڑ ، اَنمِل ، مختلف**۔ میں یقین نہیں کرتا کہ یہ گنگا جمنی رشتہ ہم دونوں میں سے کسی کو بھی سازگار ہو۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۲۶)۔ (iii) **دوغلا ، یوریشین**۔ یوریشن یا گنگا جمنی گورنس تو آج کل امارت کا ایک نشان ہے۔ (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۹۰)۔ (ب) امث ۱۔ **مختلف اشیا یا کیفیات کا میل ، آمیزش**۔ نغمہ اور تغزل کا امتزاج غزل اور گیت کے روح اور جسم کا امتزاج ... مذاق اور مزاج اور قبول عام کی یہ گنگا جمنی غور طلب مسئلہ ہے۔ (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۲۹)۔ ۲۔ **ایک قسم کا کان کا زیور** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۳۔ **بیلوں کی دو رنگی یعنی سیاہ و سفید بنی ہوئی جھول یا گھوڑے کی دو رنگی گردی ؛ سیاہ اور سفید رنگ ابلق ؛ کبوتر دال ، بن جلی دال** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گنگا + جمن (جمنا کا مخفف) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---جَمْنی تَمَدُّن (---فت ج ، سک م ، ی مع ، فت ت ، م ، شد د بضم) امذ۔
ہندو اور مسلمانوں کی ملی جلی ، معاشرت۔ جب کبھی نقاد اور محقق ہندو مسلم تہذیب و ثقافت اور گنگا جمنی تمدن کے احوال سے آگاہی کے آرزو مند ہوں گے۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۹)۔ [گنگا جمنی + تمدن (رک)]

---جَمْنی تَہْذِیب (---فت ج ، سک م ، فت مع ت ، سک ہ ، ی مع) امث
ہندو اور مسلمانوں کی ملی جُلی تہذیب۔ پنڈت موتی لال نہرو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا بہترین نمونہ تھے۔ (۱۹۸۷ ، آتش چنار ، ۲۰۹)۔ [گنگا جمنی + تہذیب (رک)]

---جَمْنی چُنائی (فت ج ، سک م ، ضم چ) امث۔
(معماری) **پتھر کی ایسی چُنائی جس میں تین چار ردّوں کے بعد ایک دو ردّے اینٹ کے لگائے جائیں** (ماخوذ : ا ص ط ، ۱ : ۲۵۰)۔ [گنگا جمنی + چُنائی (رک)]۔

---جَمْنی ڈورا (---فت ج ، سک م ، و مع) امذ
(علاقہ بندی) **سنہری روپہلی کلابتو اور ریشم کا بازو بٹ کر تیار کیا ہوا زیورات کا ڈورا ، رنگین ڈورا** (ماخوذ : ا ص ط ، ۲ : ۸۰)۔ [گنگا جمنی + ڈورا (رک)]۔

۔۔۔جمنی کَلابَتُو / کَلابَتُون (۔۔۔فتح ج ، سک م ، فت ک ، ب ، شد ت ، و مع) امذ.
(زرباف) سفید بادلے اور سرخ تار یا رنگین بادلے اور سفید تار سے بلا ہوا کلابتو جو دیکھنے میں دو رنگا معلوم ہو (ا پ و ، ۲ : ۱۹۸۰)۔ [گنگا جمنی + کلابتو / کلابتون (رک)]۔

۔۔۔جَمنی کوفْت (۔۔۔فتح ج ، سک م ، و مع ، سک ف) امث.
(کوفت کاری) سونے چاندی کی قلم کاری جو برتنوں وغیرہ پر کی جائے (ماخوذ : ا پ و ، ۳ : ۹۶)۔ [گنگا جمنی + کوفت (رک)]۔

۔۔۔جَمْنی گوٹا (۔۔۔فت ج ، سک م ، و مع) امذ.
(زرباف) سنہری روپہلی گوٹا ، رنگ برنگا یا رنگین گوٹا (ا پ و ، ۲ : ۲۰۳)۔ [گنگا جمنی + گوٹا (رک)]۔

۔۔۔جی امث.
(ہندو) احتراماً دریائے گنگا کو کہتے ہیں. وے گنگا جی کی سے اور یم مہادیو بولتے ہیں۔ (۱۸۲۴ء ، ہدایت المومنین ، قنوجی ، ۳)۔ اب اس گھر سے گوداوری کا تعلق صرف اس پرانی رسی کی طرح تھا جو بار بار گرہ دینے پر بھی کہیں نہ کہیں سے ٹوٹ ہی جاتی ہے اسے گنگا جی کے دامن میں پناہ لینے کے سوا اور کوئی تدبیر نہ نظر آتی تھی۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۶۲)۔ پہلے وہ باپ کی کھیڑی کمائے ، پھر کہیں جا کر گنگا جی میں نہائے (۱۹۸۰ء ، شہاب نامہ ، ۱۳۰)۔ [گنگا + جی ، لاحقۂ تعظیم]۔

۔۔۔دُہائی (۔۔۔ضم د) امث.
(ہندو) گنگا جی کی قسم یا فریاد (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گنگا + دہائی (رک)]۔

۔۔۔دیکھے سو جَمنا دیکھے کہاوت (قدیم).
بڑی چیز کو دیکھا تو چھوٹی کو دیکھ لیا. گنگا دیکھے سو جمنا دیکھے۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت))۔

۔۔۔دَھر (۔۔۔فت دھ) امذ.
(ہندو) شیو ، مہادیو ، شمبھو جنھوں نے پہلے گنگا کو اپنی جٹا میں رکھ لیا تھا (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : गङ्गाधर]۔

۔۔۔رام امذ.
ایک بہت بڑا ہاتھ بھر کا لمبا جوتا جو اکثر تحصیلداروں اور کوتوالوں کے پاس خراج نہ دینے والوں اور بدمعاشوں کو سزا دینے کے واسطے تحصیل یا کوتوالی میں رکھا رہتا تھا ، جس جوتے سے ہندو خطاوار کو سزا دی جاتی اسے گنگا رام اور جس سے مسلمانوں کو سزا دی جاتی اسے مولابخش کہا کرتے تھے . اکبر کے زمانے سے اس کا رواج ہوا تھا اور اب تک چلا آتا ہے (فرہنگ آصفیہ)۔ [گنگا + رام (رک) بطور تھپتی]۔

۔۔۔رینی (۔۔۔ی مج) امث.
ایک سخت اور گہرے سرخ رنگ کی لکڑی . گنگا رینی ... جنوبی ہندوستان میں لیچ ، پلنگ کے پائے اور باریک کاموں کے لئے استعمال کی جاتی ہے (۱۹۰۷ء ، مصرف جنگلات ، ۱۲۸)۔[تلنگی]۔

۔۔۔ساگر (۔۔۔فت گ) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں دریائے گنگا سمندر میں جا کر گرتا ہے ، دریائے گنگا کا دہانہ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. ہندوؤں کے استعمال کا سرپوش اور ٹونٹی دار ایک لوٹا ، آفتابہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گنگا + ساگر (رک)]۔

۔۔۔کا میلہ امذ.
(ہندو) ایک بڑا بھاری مذہبی میلہ جو دریائے گنگا کے کنارے پر ہوتا ہے ؛ ہردوار کا میلہ (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔کِس کی کُھدائی ہے کہاوت.
۱. بڑے بڑے کام قدرتی طور پر ہو جاتے ہیں عظیم کام تدبیر کے محتاج نہیں ہوتے ؛ یہ کام آپ ہی آپ ہوا ہے یا بے تدبیر ہوا ہے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال) . ۲. بیوقوفی کا سوال ، سوال بیجا (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔کو آنا تھا بھاگیرَت کے سر جَس ہوا کہاوت.
ایک بات ہونے والی تھی مگر ناموری قسمت نے مفت میں اور کو دے دی ، مفت کی ناموری کے موقع پر بولتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

۔۔۔کی مائیں پینڈ بَھرنا محاورہ.
(ہندو) گنگا کی جانب قدم رکھ کر قسم کھانا ، گنگا جی کی قسم کھانا ، حلف اٹھانا (فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔کے میلے میں چکّی رَہے کا کیا کام / کو کون پُوچھے کہاوت.
بڑے لوگوں کے مجمع میں ادنی کی کون سنتا ہے ؛ بے محل اور بے موقع کام کی قدر نہیں ہوتی (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

۔۔۔گئے تو گنگا رام جَمنا گئے تو جَمنا داس کہاوت.
موقع پرست اور موقع محل کے مطابق اپنا طور طریقہ بدلنے والے شخص کی نسبت بولتے ہیں. خوشی کا موقع ہو تو شنتو مذہب کی رسوم بجا لاتے ہیں ، کوئی موقع غمی اور ناشادی کا ہو تو بدھ مت کو اپناتے ہیں ، گنگا گئے تو گنگارام جمنا گئے تو جمنادانس۔ (۱۹۸۶ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جون ، ۵)۔

۔۔۔گئے مُنڈائے سِدھ کہاوت.
ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں آدمی بے نقصان اٹھائے نہ آئے یعنی کچھ نہ کچھ کھو کر آئے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔لاب / لابھ ہونا محاورہ.
(ہندو) دریائے گنگا کے کنارے جا کر مرنا ، گنگا پر جا کر دم دینا ؛ مکت ہونا ، نجات پانا ، بیکنٹھ کو سدھارنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

۔۔۔ماتا / مائی امذ.
عقیدت اور احترام سے گنگا کو کہتے ہیں جو ہندوؤں کے نزدیک

مقدس ہے۔ والگا ... نہ صرف ہندوستان کی گنگا ماتا سے لمبا بلکہ یورپ کے تمام دریاؤں سے لمبا اور بڑا دریا ہے۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۵)۔ خاص ہندوستان میں سورج دیوتا ، گنگا مائی اور اوتاروں کی پوجا ہو رہی تھی۔ (۱۹۳۵ ، سیرۃ النبیؐ ، ۵ : ۲۳)۔ [گنگا + ماتا / مائی (رک)]۔

---مائی کی جے فقرہ۔
(ہندو) جاتری دریائے گنگا کے میلوں کو جاتے ہوئے یہ نعرے لگاتے ہیں (جامع اللغات)۔

---مَدار کا ساتھ امذ۔
(کنایۃً) ہندو مسلمانوں کا اتحاد (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---مَدار کا ساتھ کیا کہاوت۔
دو متضاد چیزیں یکجا نہیں ہوتیں۔

ہوئے لیل و نہار کب یک جا ساتھ گنگا مدار کا ہے کیا

(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۳۷)۔

---مَدار کا کَون ساتھ کہاوت۔
اجتماع ضدین مناسب نہیں ہوتا ، دو متضاد چیزیں یکجا نہیں ہوتیں (گنجینۂ اقوال و امثال)۔

---میں چَراغ بَہانا محاورہ۔
(ہندو) منت ماننے یا منت پوری ہونے کے موقع پر چراغ جلا کر دریائے گنگا میں بہانا ، چراغ گنگا کی نذر کرنا۔

ہوئے ہیں عکس فگن میرے داغ گنگا میں
کہاں بہاتے ہیں ہندو چراغ گنگا میں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۰)۔

---نَصِیب ہونا محاورہ۔
(ہندو) گنگا جی پر مرنا ، بیکنٹھ ہو جانا (جامع اللغات)۔

---نَہان (---فت ن) امذ۔
گنگا میں نہانا ، رک : گنگا اشنان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔
[گنگا + نہان (رک)]۔

---نَہانا ف ل ؛ محاورہ۔
۱. گنگا پر جا کر اشنان کرنا ، گنگا میں نہانا ؛ گناہ سے پاک ہونا ، مشکل حل ہونا ، مصیبتوں سے نجات پانا۔

نہا لیجے گنگا بکھیڑا تھا پاک
گناہوں کو زم زم سے دھویا کیا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۱۹)۔ماتا پتا دونوں سورگ سدھار گئے گنگا نہائے گئے تھے پردوار جی۔ (۱۹۸۶ ، پرانا قالین ، ۳۷)۔
۲. مشکل کام سرانجام دینا ، محنت و مشقت سے فراغت پانا۔

یقیں ہے اس سے بھی ہو جائے چنگا
وہیں گویا نہا لیوے تو گنگا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳)۔

قاتل کی آب تیغ کے ممنوں نہ ہوئیں کیوں
ہم گھر میں بیٹھے مصحفی گنگا نہا چکے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، آیاتِ مصحفی ، ۱۳۷)۔

غم سے کہیں نجات ملے چین پائیں ہم
دل خون میں نہائے تو گنگا نہائیں ہم

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۳)۔ خدا خدا کر کے یہ دوسری مشکل بھی آسان ہوئی اور ہم سمجھے کہ چلو گنگا نہا لیے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۷)۔ ۳. پوتر ہو جانا ، گناہ سے پاک ہو جانا ، ثواب کمانا۔

پھر اوس کو لے کے گنگا میں بہایا
وہ اون کے پاپ سے گنگا نہایا

(۱۸۶۶ ، تیغِ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۰۶)۔ غدر میں کیا ہوا ہندوؤں نے شروع کیا ، مسلمان دل جلے تھے وہ بیچ میں کود پڑے ، ہندو تو گنگا نہا کر جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے مگر مسلمانوں کے تمام خاندان تباہ و برباد ہو گئے۔ (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۳۷۳)۔ ۴. فرض سے سبکدوش ہونا ، ذمہ داری سے فراغت پانا۔ منجھلی میاں ہوتی ہے ، رات دن اسی کا سہم چڑھا ہوا ہے ، کہ خدا اس کا گھر آباد کر دے تو گنگا نہاؤں۔ (۱۹۱۳ ، بےفکری کا آخری دن ، ۳۱)۔ ۵. قرضے سے سبکدوشی حاصل کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت)۔

---نَہائے فقرہ۔
بڑا پاپ کٹا ، بڑی مہم طے ہوئی ؛ بڑا پُن یا ثواب کمایا۔

بتوں پر رو مرے آنسو بہائے
عذابِ جاں گیا گنگا نہائے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بےمثال ، ۱۰۹)۔

دل سٹ گیا تو جانا کہ گنگا نہائے ہم
سر کٹ گیا تو سمجھے بڑا پاپ کٹ گیا

(۱۹۱۹ ، دُرِّ شہوار ، بیخود ، ۲۳)۔ اس جہاں گردی میں نہ شادی کی نہ کچھ جمع جوڑا ، پاکستان بنا تو جیسے گنگا نہائے ، وطن کی محبت نے جوش مارا اور واپس چلے آئے ۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۲۳)۔

---نَہائے پَھل ہوتے تو مینڈک مَچھلیاں تِر جاتیں کہاوت۔
اگر گنگا میں نہانے سے نجات ہو تو مینڈک اور مچھلیوں کی ہوتی چاہیے جو اسی میں رہتے ہیں ، محض رسموں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اعمال درست نہ ہوں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---نَہائے کیا پَھل پائے ، مُونچھ مُنڈائے گھر کو آئے کہاوت۔
طنز ہے کہ گنگا میں نہانے سے کیا ہوتا ہے صرف مونچھیں منڈ جاتی ہیں (جامع اللغات)۔

---نَہائے مُکت ہوتے تو مینڈک مَچھلیاں مُونڈوں مُنڈائے سِدھ ہوتے تو بھیڑ کَٹھیاں کہاوت۔
اگر گنگا میں نہانے سے نجات ہوتی ہے تو مینڈک اور مچھلیوں کی ہوتی چاہیے جو اسی میں رہتے ہیں ، اگر سر منڈانے سے مکتی ہوتی ہے تو بھیڑ کی ہوتی چاہیے جو ہر سال منڈتی ہے یعنی محض ظاہری رسوم سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــ ہاتھ پر رَکھنا محاورہ.
(ہندو) **گنگا کا پانی ہاتھ میں لے کر قسم کھانا ؛ قسم کھانا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ یاتْرا (ـــ سک ت) امث.
(ہندو) **گنگا کو نہانے کے لیے جانا ؛ قریب المرگ (کذا) آدمی کو دریائے گنگا کے کنارے پر پہنچانا** (جامع اللغات). [گنگا + یاترا (رک)].

گُنگا (ضم گ ، مغ) صف.
وہ شخص جو زبان سے بول نہ سکے ، گونگا ؛ (مجازاً) چُپ ، خاموش.

کیا میں نہ بات اس سبب سات دن
گنگا ہوئے کر جب رہا رات دن
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۹).

نہ آیا کچھ سخن اوسکی زباں سے
کہ گنگا ہو کے بیٹھا اس مکاں سے
(۱۷۶۴ ، عاجز ، گل و صنوبر (ق) ، ۱۰۸).

تھا گنگا ایک مادر زاد اون میں
سخن گوئی سے تھا آزاد اون میں
(۱۸۵۷ ، مصباح المجالس ، ۱۱۰م). تیرا باپ بشیر بوڑھا ہو گیا ہے اول تو اس کو موقوف کر میں پھر اور بڈھوں کو برطرف کروں گا ، اسحاق یہ سن کر گنگا ہو گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۱۳). [گونگا (رک) کی تخفیف].

گَنگال (۱) (فت گ ، غنہ) امذ.
دھات کا بنا ہوا پانی رکھنے کا بڑا برتن ، گاگر. سب سے بڑے برتن کا نام گنگال تھا جو اونچائی میں کم ہوتا مگر اس کی چوڑائی اور پانی کی سمائی زیادہ ہوتی. (۱۹۷۰ ، ذکر یار چلے ، ۶). [گنگ ـ گنگا (عَلَم) + ال ، لاحقۂ ظرفیت].

گَنگال (۲) (فت گ ، غنہ) صف.
غریب ، مفلس ، کنگال. جب وہ مفلس گنگال ہو جاتا ہے تو اس سے کچ ادائیاں کرتی ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۷).

گیہوں دی دھن وان کو اوس نے اور گنگال کو کنکی دی
اور منگتے کی جھولی میں بھی اس نے ڈال دیا ٹکڑا
(۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۳۰۴). [کنگال (رک) کا بگاڑ].

گَنگالا / گَنگالَہ (فت گ ، غنہ/فت ل) امذ.
(کاشت کاری) **وہ زمین جس تک دریائے گنگا کا چڑھاؤ پہنچتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ، پلیٹس). [گنگ ـ گنگا (عَلَم) + الا/ الہ ، لاحقۂ ظرفیت].

گَنگام (فت گ ، غنہ) امذ.
ایک قسم کا کپڑا

پھر اک گنگام کی انگیا سلائی
اور اوس پر توئی سوسی کی لگائی
(۱۸۱۸ ، مثنوی پنجۂ رنگین ، ۷۷). گنگام کے لہنگے کاڑھے کی چدریاں ... چلی جاتی ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۹۶).

جانگھیا فیشن میں داخل ہو گئی
کس لیے لہنگے بنیں گنگام کے
(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۹ : ۳). [مقامی].

گُنگچی (ضم گ ، غنہ نیز مغ ، سک گ) امث.
ایک وضع کا سرخ دانہ جس کا منھ سیاہ ہوتا ہے ، سرخ رتّی.

تو اس دیس جڑ اپلی گنگچی کی لیا
ملا پان سوں تار کوں توں کھلا
(۱۶۱۷ ، بھوگ بل (ق) ، ۸۲).

او گنگچی ، ماسا ، تولہ
کر دکھلاوے یک کولا
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۳۱).

غنچہ دہنوں کی جو مِسی دیکھ جل ہے
گنگچی انہیں باتوں سے سیہ رو ازل ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۱). [گونگچی (رک) کی تخفیف].

گُنگَر بالے (ضم گ ، مغ ، فت گ) صف (قدیم).
گھونگھر والے (بال) ، بل کھائے ہوئے (بال).

سین سلونے نین پیارے گنگربالے بال تمہارے
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۱۳۳). [گھنگرالے ، گونگریا (رک) کا ایک قدیم املا].

گَنگرِین (فت مع گ ، غنہ ، سک گ ، ی مع) امذ.
جسمانی نسیج کے سڑ جانے کا مرض ، عضو کا مردار پڑ جانا ، ورم فاسد. اگر ناک سے جست کے رنگ کا بدبودار مواد خارج ہو تو یہ پھیپھڑوں کے مرض گنگرین کی علامت ہے. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۲۳). [انگ : Gangrene].

گَنگلا شَلغَم (ضم گ ، غنہ ، سک گ ، فت ش ، سک ل ، فت ج) امذ.
وہ بڑا شلغم جو دریائے گنگا پر پیدا ہوتا ہے (فرہنگ آصفیہ). [گنگ ـ گنگا + لا ، لاحقۂ صفت + شلغم (رک)].

گَنگَن (فت گ ، مغ ، فت گ) امذ.
آسمان ، فلک.

ولایت کے گنگن کے چاند ہیں او
صحیح در فاطمہ کے کان کے دو
(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۸). [گگن (رک) کا انفی تلفظ].

گُن گُن (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) امث ؛ ـــ گنگن.
آہستہ آہستہ گانا یا پڑھنا ؛ بھنبھناہٹ ؛ اپنے آپ باتیں کرنا ؛ ناک میں بولنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [حکایت الصوت].

ـــ کَرنا ف ل ؛ محاورہ.
گنگنانا ؛ بھنبھنانا.

کچھ گن گن کرتے پروانے
دو ننھے ننھے دستانے
(۱۹۷۶ ، اختر (جان نثار) ؛ افکار ، کراچی ، ۱۰ اکتوبر ، ۱۹۹۲ ، ۲۳).

گُنگُنا (۱) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مذ (مث : گنگنی)۔
آواز جو ناک سے نکلے ، ایسا شخص جو ناک میں بولے ، غنغنا۔ آواز گنگنا نشان بےوقوف کا ہے اور بات بوجھ سے کبھی نشان خوبی کا ہے۔ (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۱۲)۔ اس عورت کو اس کوٹھری میں سے ایک گنگنے شخص کی آواز آئی۔ (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۸۷)۔ وہ کاہن نہیں ہے ، ہم کاہنوں کو دیکھ چکے ہیں ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کاہنوں کا نہ گنگنا ہے نہ قافیہ بندی۔ (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربی ، ۳۳)۔ [گن گن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

گُنگُنا (۲) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مذ (مث : گنگنی)۔
نیم گرم ، کنکنا۔ کنکنا پانی بھر کر ... مریض کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اوس برتن میں رکھیں۔ (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۱ : ۱۸۸)۔ ہندوستانی شراب ایک چھٹانک دو سیر گرم پانی میں ملا کر گنگنا پلا دیں۔ (۱۹۲۵ ، عجب الحواشی ، ۳۵)۔ سلونے سلونے گنگنے غسل خانے سے خوشبوؤں اور مخصوص لباس میں نکلی۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۶۲)۔ [گن گن (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ۔
نیم گرم ہونے کی کیفیت یا حالت۔ گنگنا پن اس کا جاڑے میں آبِ حمام کی کیفیت دکھائے۔ (۱۸۴۳ ، حیدری مختصر کہانیاں ، ۳۸)۔ [گنگنا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُنگُناٹ (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) امث (قدیم)۔
رک : گنگناہٹ (پلیٹس)۔ [گنگناہٹ (رک) کی تخفیف]۔

گُنگُنا جانا ف مر۔
کان گنگ ہو جانا۔ گفتگو ... نہ اس قدر زور سے کہ کان گنگنا جائیں اور نہ اس قدر آہستہ کہ کوئی سن نہ سکے۔ (۱۹۱۹ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۸۱)۔

گُنگُنانا (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) ف م ؛ ف ل۔
۱. **ترنم کے ساتھ دھیمی آواز سے گانا ، منھ ہی منھ میں گانا۔**

گنگناتا ہے جو ساقی مرا نشے میں کبھی
مست کر دیتی ہے آوازِ ترنم مجکو

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۳۶)۔

مرا ہر شعر تنہائی میں اس نے گنگنایا ہے
سنی ہیں میں نے اکثر چھپ کے نغمہ خوانیاں اس کی

(۱۹۳۷ ، آہنگ ، ۲۷)۔ اس کی عادت تھی وہ چلتے میں کچھ نہ کچھ ضرور گنگناتا رہتا۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۶۲)۔ ۲. **ناک میں بولنا ، غنغنانا۔** نیت کے بولنے میں گنگناتا تھا۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۱۵۹)۔ [گنگن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

گُنگُناہٹ (ضم گ ، سک ن ، ضم گ ، فت ہ) امث۔
گنگنانے کا عمل یا کیفیت ، غنغناہٹ۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ایک نوجوان بہتر سوسائٹی میں گنگناہٹ اور گفتگو کے دوسرے عیوب چھوڑ سکے۔ (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ)، ۱ : ۳۸)۔ یہ کسر نفسی تھی ورنہ شبلی کا ایک خاص ترنم تھا جس میں ایک گنگناہٹ سی ہوتی تھی۔ (۱۹۸۶ ، مولانا شبلی نعمانی ایک مطالعہ ، ۲۳)۔ [گنگنانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

گُنگُنی (۱) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مث۔
ناک میں بولنے والی ، ناک میں سے نکلنے والی (آواز)۔ جھوٹی جیتی گنگنی جس کا بول نہ مول۔ (۱۹۵۰ ، بیت کی ریت ، ۱۹۰)۔ وہ بھاری گنگنی آواز سے بھونکتا ہوا بھرنے لگا۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۲)۔ [گنگنا (۱) کی تانیث]۔

گُنگُنی (۲) (ضم گ ، سک ن ، ضم گ) صف مث۔
نیم گرم ، کنکنی۔ دن کا ٹرین سورج کی لالٹین لگائے پچھم کے اسٹیشن سے نکلا ہو اس کی گنگنی کرنیں کندن کی پچکاری کی طرح دنیا کے چہرے پر پڑنے لگی ہوں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۷)۔ یکایک اس کی آنکھوں کی تمام اداسی کافور ہو گئی تھی اس کی نگاہ سفید گنگنی دھوپ کی طرح لہرا اٹھی تھی۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۶۸)۔ [گنگنا (۲) کی تانیث]۔

گَنگو (فت گ ، غنہ ، و مع) امذ۔
میل جو کچی دھات میں شامل ہو ، لوث۔ گنگو زیادہ تر ریت یا گار کے اجزاء ہیں۔ (۱۹۳۸ ، انسانی تعمیر (ترجمہ) ، ۱۱۱)۔ [مقامی]۔

گَنگوا (فت گ ، غنہ ، سک گ) امذ۔
ایک وضع کی جھاڑی۔ جنگل یورش کرتا ہوا سمندر تک آ گیا ہے گنگوا ، کیوڑا ، باٹن اور سندری کے ذخیرے عام ہیں لمبے ساحل گول پتہ کے چوڑی چھتری تان دی ہے۔ (۱۹۶۲ ، در دلکشا ، ۱۲۵)۔ [مقامی]۔

گَنگوتری (فت گ ، غنہ ، و مع ، سک ت) امث
دریائے گنگا کا منبع جو ہمالیہ میں واقع ہے ، (اس کو گنگوتری پہاڑ بھی کہتے ہیں)۔

گنگوتری سے نکلی مستو خرام ہو کر
گن گن کے پائے نازک دھرتی ہوئی زمیں پر

(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۲۰۹)۔ ہاں تمہاری آواز میں گنگوتری کا راگ ہے۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶)۔ [س : گنگوتار गङ्गावतार]۔

گَنگوٹی (فت گ ، غنہ ، و مع) امث۔
دریا گنگ کا ریتا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [گنگ وٹی ، لاحقۂ تانیث]۔

گُنگی (ضم گ ، غنہ)؛ (الف) صف مث۔
۱. **گونگی۔**

تری عظمت کا دریا جب ہو زخار
زبان گنگی ہو ساحل پر سلف وار

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۹۹)۔ (ب) امث۔ **گونگا پن ، زبان سے بول نہ سکنا۔** وہ پاک ہے تمام صفات نقص و زوال سے یعنی مرگ ہور نادانی ... ہور کری ، ہور کورپی ، ہور گنگی ، ہور بیکاری سوں۔ (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد) انتباہ الطالبین ، ۷)۔

میری طلاقتِ لسان میری فصاحتِ کلام
چارۂ صد رہ آزما ازپئے کنگی و کری
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۱).
سُن کے نوائے جانفزا نکلے زباں سے واہ واہ
آئیں جو زاہد ان خشک، دفع ہو کنگی و کری
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۳۶). [گونگی (رک) کی تخفیف].

کُنگیانا (ضم ک ، غنہ ، سک گ) ف ل.
کان کنگ ہو جانا ، کچھ سنائی نہ دینا ، تھوڑی دیر کے لیے سماعت کھو دینا. برلبر کہتا ہے کہ اول اول میرے کان نوبت سے کنگیا جاتے تھے اور اس کی آواز ناقابل برداشت معلوم ہوتی تھی. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۹۹). [کُنگ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

کَنگیر (فت ک ، غنہ ، ی مج) امذ (قدیم).
ایک وضع کا پان.
دیوا ہور سوّر دہن و چاندی کے پان
سکھی ہور کنگیر یہ سر سے کو مان
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۷). [مقامی].

کَنگیرَن (فت ک ، مغ ، ی مج ، فت ر) امذ.
ایک درخت کا نام جو ایک گز تک اونچا ہوتا ہے ، شاخیں پتلی اور لمبی ہوتی ہیں ، پتے تل کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ، پھول سفید ہوتا ہے ، پھل چھوٹا ہوتا ہے اور پھل کا خوشہ یعنی گچھا ہوتا ہے ، مزے میں ترشی اور شیرینی اور بکساہٹ اور چرپرا پن ہے (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۵۷). [ب نیز مارواڑی].

کَنگیری (فت ک ، غنہ ، ی مج) امث.
ایک قسم کا پان. کنگیری ، یہ قسم دہلی اور آگرہ اور دکن کی طرف پیدا ہوتی ہے مگئی کے پنے سے اس کا پتا بڑا ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۴ : ۱۹). [کنگیر + ی ، لاحقۂ تانیث].

کُنْتی / کُنْ مَتی (ضم ک ، سک ن ، فت م) امذ.
عہد اکبری میں جہاز کا وہ ملازم جس کے ذمے جہاز کے اندر آئے ہوئے پانی کو باہر نکالنے کا کام ہوتا تھا. کن متی خلاصیوں میں سے ہوتے ہیں ، وہ کشتی کا پانی باہر نکالتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۲۰۹). گُنتی ... وہ شخص جو جہاز سے اس پانی کو نکالے جو جہاز کے سوراخ کے ذریعے اندر آ جائے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۳۲۱). [کُن (رک) + مَت (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گِنَن (کس گ ، فت ن) امذ (قدیم).
شمار کرنا ، گننا ، حساب لگانا ، جمع کرنا ، جوڑنا (پلیٹس). [س : گنن गणन].

---ہارا امذ ؛ ← گنتہارا (قدیم).
گننے والا ، شمار کرنے والا ، گنتی کرنے والا ، حساب کرنے والا
گنتہارے سب آئے گن کر سیاہ
لگے رونے او غم تھے فریاد خواہ
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۱۰۸). [گنن + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

گِننا (کس گ ، سک ن) ف م ؛ ف ل ؛ ← گن.
۱. شمار کرنا ، گنتی کرنا ، کسی چیز کی تعداد معلوم کرنا.
سرا پاپ اتیاں میں ہے بادشاہ
نہ گنے سکے کوئی اس کا سپاہ
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۲۲).
ہوا منتظر یہ کہ مرتا ہوں میں
دم واپسیں ہے کہ گنتا ہوں میں
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۵).
گنیں جس طرح سے وہ چھ رُت کو ہیں
بتاؤں میں تفصیل اون کی تمہیں
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۸).
شاہانہ سواری بھی ہر اک قسم کی طیّار
سڑکوں کی وہ کثرت ہے کہ گننا بھی ہے دشوار
(۱۹۱۰ ، فروغ ہستی ، ۵۷). جب سب سو جاتے تھے تو آدھی رات کو اٹھ کر ابا میاں صندوق کھولتے روپے گن کر اطمینان کرتے تھے کہ کوئی نوٹ کم تو نہیں ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۹۹).
۲. جاننا ، خیال کرنا ، سمجھنا ، ماننا.
ان سنگاپتے مجہ بھی گن تیرے عاشق چاروں جن
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۶).
سور کوں تج نور سوں میں کیوں برابر کر گنوں
نور تیرا سور تھے سج آنکھ تل ترسل لگیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۳۸). حُر کوں عرب میں ہزار سوار برابر گنتے تھے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳).
ہیں جو صاحب درد اون کو زہر ہے سامانِ عیش
موت کا سامان زخمی گنتے ہیں مہتاب کو
(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۴).
جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنِ مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۴۲).
دشمن کو تو اپنے سے جدا تم نہیں گنتے
میں وعدے پہ سوگند پرانی نہیں دیتا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۱). ہم غریب گھریلو نوکروں کو کوئی آدمی گننے کو تیار نہیں. (۱۹۷۱ ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۸).
۳. قابلِ توجہ سمجھنا ، خاطر میں لانا ، اہمیت دینا.
ہم کو اے دلبر تری محفل میں گنتا کون ہے
سچ ہے ایسے بے دلوں کو دل میں گنتا کون ہے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷۷).
طبیبوں کو گنیں کیا تیرے بیمار
اثر معلوم مرتے ہیں دوا پر
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۸۳).
دے رہی ہے شہ جوانی خودسری کو آج کل
اپنے آگے وہ نہیں گنتے کسی کو آج کل
(۱۹۲۳ ، شوق قدوائی ، د ، ۸۳). **۴. شامل کرنا ، قرار دینا ، شمار کرنا.** جو بات کہ کسی نے اختیار نہیں کی ... گنی نہ چاہیے کہ نہ کر. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۵۶).

عشق کے باعث گنے جاتے ہیں ناداتوں میں ہم
ورنہ گنتے اپنے آگے کس کو دانائی میں تھے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۷).

ہم کو انسانوں میں گنتی نہیں کیوں یہ دنیا
ہم تو ہندو بھی نہیں ہم تو مسلماں بھی نہیں

(۱۹۲۹ ، فکر جمیل ، ۳۹). ۵. جانچنا ، اندازہ کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : گن गणय + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُننا (ضم گ ، سک ن). (الف) ف ل ؛ ف م.

۱. **غور کرنا ، سوچنا ، سمجھنا ، عمل کرنا ، مشق کرنا.**

سعی و تلاش بہت سی رہیگی اس انداز کے کہنے کی
صحبت میں علما فضلا کی جا کر پڑھیے گُنیے کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۷). علم پڑھا ہے پر ابھی گنا نہیں (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۱ : ۲۰۳). صحابہ پڑھتے کم تھے اور گنتے زیادہ تھے. (۱۹۳۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۱۷). ۲. **تعریف کرنا ، ستائش کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) ف م. (ریاضی) ضرب دینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گُن गणय + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَنوا (فت گ ، مغ) امذ.

(ٹھگی) مکر و فریب (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۲). [مقامی].

گَنوار (فت گ ، مغ) امذ.

۱. **گانو کا باشندہ ، دیہاتی ، دہقان ، قصباتی.**

آہو کو اس کی چشم سخن گو سے مت ملا
شہری سے کر سکے ہے کہیں بھی گنوار بات

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۱۰). ممکن ہے کہ ہزاروں گنوار اور دیہاتی ایسے گزرتے ہوں کہ ان کو خدا نے اسی قدر عقل بخشی ہو جیسی حکیم ارسطو کو حاصل تھی. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۴۴). ہندی دو قسم کی ہے ایک جو دیہات میں بولی جاتی ہے اور گنوار بولتے ہیں ، دوسری جو شہر میں تعلیم یافتہ ہندو روزمرّہ استعمال کرتے ہیں. (۱۹۱۴ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۷۳). شہری اور دیہات کے ایک گنوار کے مکالموں میں فرق ہونا چاہیے. (۱۹۸۸ ، اردو کا افسانوی ادب ، ۷۶). ۲. **جاہل ، ان پڑھ ، اجڈ.**

جگ سجے بولتا کہ تو گیانی
کی ہوا اس گنوار پر قربانی

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۰۵). وحشی قومیں ... جاہل اور گنوار اس سے ناآشنا ہیں. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۹۰). ہندوستان کے گنوار مالی ، باغ میں یونہی بے ترتیب درخت لگاتے تھے. (۱۹۱۷ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۱۹۸). آپ اپنے اسی گنوار ستار بانو کو بلا کر حکم دیں سلاطین بناتے. (۱۹۸۹ ، انصاف ، ۱۵۸). ۳. **احمق ، نادان ، بےوقوف ، باہر بنلو.** وہ عورت عجیب ہے گنوار جو مرد کنے لڑ کر مکتی پیار. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۹). قصباتی و گنوار و باہر بنلو یعنی احمق. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۹۴). ۴. (مجازاً) **غیر مہذب ، غیر متمدن ، ناشائستہ ، بد سلیقہ.** اپنے تو ہم ہوں کہ ، گنوار ان پڑھ ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۷).

اور ایک عالم فاضل جس کے جذبات بھی تعلیم یافتہ ہوں ، عنقا کی طرح نایاب ہے ، بالعموم کوئی شخص جس قدر درسی علوم کا فاضل ہوتا ہے اسی قدر جذبات کے معاملے میں گنوار ہوتا ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۲۵). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + ار ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.

(کُشتی) ایک داؤ جو اس طور پر ہے کہ جب حریف سامنے کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں سے گردن پکڑ لے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ حریف کے دونوں ہاتھوں کے اوپر سے لا کر ایک دم جھک کر حریف کی داہنی ٹانگ میں ڈال کر اپنی داہنی طرف مڑے حریف کے دونوں ہاتھ بے قابو ہو کر حریف چت ہو جائے گا (رموز فن کشتی ، ۱ : ۶۳). [گنوار + بند (رک)].

---بھیلی دے (اور) گُنّا نہ دے کہاوت ؛ --- گنوار گنّا نہ دے بھیلی دے.

نادان معمولی خرچ میں خِسّت کر کے نقصان اُٹھاتا ہے ؛ ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی معمولی خرچ میں کنجوسی کرے اور بڑے خرچ کے لیے آمادہ رہے. اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر ، کتاب کے ڈاک میں بھیجنے میں پانچ آنے لگتے ہیں ، مثل مشہور ہے گنوار بھیلی دے اور گنّا نہ دے سو کتاب تو حاضر ہے مگر پانچ آنے محصول کے آپ کو دینے ہوں گے. (۱۹۰۸ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۵۰).

---پَن (---فت پ) امذ.

۱. **جہالت ، اُجڈ پن.** بس یہی تو گنوار پن ہے کہ بھلے بُرے میں امتیاز نہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۹۸). ۲. **نادانی ، بیوقوفی.** ملّا جیون تفسیر احمدی اور اصول فقہ میں نورالانوار کے مصنف تھے ، مگر علمی فضیلت اور استادی سے بڑھ کر ان کی سادہ لوحی اور گنوار پن کے قصے گھر گھر مشہور ہیں. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۸۹). ۳. **بد تہذیبی ناشائستگی ، اکھڑ پن.** ایک خالص مہذب ہندوستانی لہجہ بھی دیا ہے جس میں گنوار پن کے بجائے شائستگی گھلاوٹ نرمی اور مٹھاس ہے. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۱۹۸). [گنوار + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---سَنوار (---فت س ، مغ) امذ.

دیہاتی ، گنوار ، اُجڈ. وہ نبیرہ صاحب قران نہ ہونگے کوئی گنوار سنوار ہوگا کسی ٹٹوے پر سوار ہوگا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۳۰). [گنوار + سنوار (تابع)].

---کا لٹھ امذ.

(کنایۃً) **جاہل ، بیوقوف ، اُجڈ ، بد تمیز ، غیر مہذب شخص.** گنوار کا لٹھ ، عقل سے تو سروکار ہی نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۹۱). ان پڑھ گنوار کا لٹھ ہے دستخط نہیں کر سکتا انگوٹھا لگاتا ہے. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۳ : ۵). میں تو کتے کو بھی تمیز تہذیب سکھا دیتا ، یہ تو وہی گنوار کا لٹھ رہی. (۱۹۹۱ ، پالہ ، ۱۱۱).

---کا پانسا توڑ دے پانسا کہاوت.
بیوقوف کا مذاق بھی نقصان دہ ہوتا ہے ؛ ایسے شخص سے بہت خلط ملط نہ رکھنا چاہیے جس سے ضرر پہنچے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کو گانٹھ کا دیجیے / دیجیے عقل نہ دیجیے / دیجیے کہاوت.
گنوار کو نقد دے دینا چاہیے نصیحت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ، گنوار کو کچھ دانائی کی قدر نہیں ہوتی (جامع اللغات ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی عقل گُدّی میں ہوتی ہے کہاوت.
جاہل بغیر سزا کے سیدھا نہیں ہوتا (محاورات ہند).

---گنّا نہ دے بھیلی دے کہاوت ؛ = گنوار بھیلی دے گنّا نہ دے.
بیوقوف خِسّت کرکے نقصان اٹھاتا ہے. یہ کہاوت سنی ہوگی کہ گنوار گنّا نہ دے بھیلی دے اس میں ذرا جھوٹ نہیں. (۱۹۸۰ ، جزیروں کی پگڈنڈیا ، ۷۰).

---گنوں کا یار کہاوت.
رک : گنوار گون کا یار (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گون کا یار کہاوت.
خود غرض آدمی اپنے مطلب کا یار ہوتا ہے. خدا ان باہر والوں سے بچائے ، موئے نفاخئے ، گنوار گون کے یار. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۴۴).
ستی ہولہ ہے موا بڑا مکّار سچ کہا ہے گنوار گون کا یار
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہدنامہ (ق) ، ۲۵).

---گھڑا (۔۔۔فت گھ) امذ.
جاہل ، اُجڈ ، کندہ ناتراش شخص. سادہ لوح جاہل گنوار گھڑے ان کی تعریف کرتے ہیں اور ان دانش مند حکیموں کے مسہلات کا نام حکمت رکھتے ہیں. (۱۸۹۹ ، معارف ، اعظم گڑھ ، اپریل ، ۲۹۵).
[گنوار + گھڑا (رک)]

گنوارا (فت گ ، مغ) امذ (قدیم).
گہوارہ ، ہنڈولا ، پالنا.

کیچ اجلا اتم چاند کا بے بدل
گنوارے تے مشرق کے آیا نکل

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۳).

جو حق کے کرم سوں وو پائے خلاص
رکھے چند سورج گنوارے منی خاص

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۱۸۰).
بات کرتا اتھا گنوارے میں ا کثر اوقات چاند سرور سیں
(۱۷۷۰ ، ہشت بہشت ، ۳ : ۳۰)[گہوارہ (رک) کا ایک قدیم املا].

گنوار پاٹا / گنوار پاٹھا (ضم گ ، مغ) امذ ؛ = گنوار پاٹہ.
ایک پودا جو نصف گز تک بلند ہوتا ہے اس کے پتے گاؤ دم دبیز اور ان کے دونوں کناروں پر خار ہوتے ہیں ، پتوں کو کاٹنے سے زردی مائل لیس دار تلخ رطوبت نکل آتی ہے ، **گھیکوار** (رک).
سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ کے عرق گنوار پاٹہ میں ملا کر ایک جز کرے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۹۶). یونانی طبیبوں نے لکھا ہے کہ ایلوا گھیکوار کا عصارہ ہے جسے گنوار اور گنوار پاٹھا بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۴۳).
[س : کنواری + پاٹھا कुमारी + पाठा].

گنوارَن (فت گ ، مغ ، فت ر) امث.
گانو کی رہنے والی عورت ؛ (مجازاً) جاہل ، اُجڈ ، بدسلیقہ عورت.
شہر والیوں کی سی شستعلیق زبان گنوارنوں کو کہاں نصیب. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۷). کم بخت ، کدھی کہیں کی ، گنوارن ، تو وہاں کیسی کیوں تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱).
[گنوار (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گنوارُو (فت گ ، مغ ، و مع) صف.
۱. **گانو کا ، دیہاتی ، گنواروں کا**. علماء اس زبان کو دیہاتی گنوارو یا بازاری زبان کا نام دیتے ہیں. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۵۹). ہندی زبان اور ہندی شاعری فارسی کے لہجہ کے بغیر گنوارو اور دیہاتی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۰۴). ۲. **گنواروں کا سا ، بھدا ، بھونڈا ، بدنما**. بعض کے لباس نہایت سجیلے تھے اور بعض کی پوشا کیں گنوارو تھیں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۴۳). چھت کی سطح تک نقش و نگار ہیں ، مگر اوپر کا حصّہ سادہ بلکہ کسی قدر گنوارو معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۴۷). ۳. **بدتہذیب ، بدسلیقہ ، پھوہڑ**. بورڈنگ میں رہنے والی لڑکیاں کیا ایسی گنوارو ہوتی ہیں کہ چائے بنانے کا بھی سلیقہ نہ ہو. (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۳۷). ۴. **جاہلانہ ، غیر مہذبانہ**. تمہاری گنوارو لٹھ مار بندگی یہاں نہیں چلے گی. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۳). [گنوار (رک) + و ، لاحقۂ نسبت].

گنواری (فت گ ، مغ (الف) امث.
گانو کی رہنے والی عورت ، گنوارن ، گنوار کی تانیث.

وو چھند بند بھری ہے پیار بجھاتی
کی شوخی اُس سوں توں گنواری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۴۹). سکھی تم تو ہو اہیری گنواری اور متھرا کی ہیں سندر ناری. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸۹). برقان سمجھ گئی کہ یہ گنواری ہے عجب طرح کی باتیں کرتی ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۶۳۵). ایک گنواری نے دوسری گنواری سے کہا. (۱۹۵۶ ، سرے زمانے کی دلی ، ۱۱۳). (ب) صف مث. ۱. **گنواروں جیسی ، بھدی ، بھونڈی ، بدنما ، گنوارو**.

کو کھرو ، لہر ، بت ، لاک ، ستارے کیا چیز
اس سے ہو جاتی ہے کمبخت گنواری انگیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۹). وہ اپنی گنواری اکھڑ سواریوں کا کرایہ بھوڑا دیتے تو اسی رقم سے ان کو بہت زیادہ دینا پڑتا. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۱۴۴). تاہم میری گنواری عادتوں کو کیا کرتے. (۱۹۴۳ ، جھروکے ، ۱۰۳). ۲. **گنوار سے متعلق ، دہقانی ، دیہاتی**.

جب گنواری بگل گاؤں میں بجتا تھا سب گنوار جمع ہو جاتے تھے۔ (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۹۳)۔ سارنگ خان اپنی گنواری سپاہ کو لے کر آگے بڑھا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۳۰۲)۔ [گنوار (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

ـــ باتیں (ـــ ی مج) امث ، ج۔
دہقانوں کی سی باتیں ، گنْو والوں کی سی باتیں ؛ غیر معیاری زبان میں باتیں ، غیر مہذب گفتگو۔

یاد آتا ہے ترا کنیا کے عوض کا کہنا
ہائے پھر کب میں سنوں گا وہ گنواری باتیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۹)۔ [گنواری + باتیں (بات (رک) کی جمع)]۔

ـــ بولی / زُبان (ـــ و مج / فت نیز ضم ز) امث۔
گنْو والوں کی بولی ، غیر معیاری زبان ، دیہاتی زبان ، شہری بولی کا نقیض۔ باہر کی بولی اور گنواری کچھ اوس کے بیچ میں نہ ہو۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳)۔ کچھ تقلیبی گنواری زبان میں جو درمیان دو آب و ہریانہ کے دیہات میں عموماً بولی جاتی ہے۔ (۱۹۰۱ ، مقالات حالی ، ۲ : ۲۱۳)۔ ان کی باتیں ہماری سمجھ میں آ جاتی ہیں ان کی زبان ، گنواری ، زبان ہے۔ (۱۹۸۸ ، یاد عہد رفتہ ، ۵۴)۔ [گنواری + بولی / زبان (رک)]۔

گِنْوا لینا ف م۔
گنوانا ، شمار کرا لینا ؛ کوئی چیز گنوا کر لینا ، پوری پوری رقم وصول کرنا ، پورا پورا حساب لے لینا۔ اوس پر یہ طرّہ کہ ہر شخص سے تین تین شلنگ گنوالیے۔ (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۳۲)۔

گُنْوان (ضم گ ، سک ن) صف ؛ امذ۔
گن والا ، ہنر مند ، صاحب کمال ، عاقل ، دانا ، عالم ، فاضل۔ فیضی عالم نوجوانی میں بنارس پہنچا اور کسی بڑے گنوان پنڈت کی خدمت میں ہندو بن کر رہا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۶۳)۔ ۹۰۹ھ میں اکبر نے حکم دیا کہ سبھا بھارت کا ترجمہ کیا جائے ، بڑے بڑے گنوان پنڈت جمع ہوئے۔ (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۶۹)۔ انقلاب کے راج سنگھاسن پر براجنے گنوانو تم کیا دوگے گیان مجھے۔ (۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۲۸۳)۔ [گن (رک) + وان ، لاحقۂ صفت]۔

گَنْوانا (فت گ ، مغ) ف م۔
۱۔ **ضائع کرنا ، برباد کرنا ، کھونا۔** بہت جنے گنوایا ، اپنے دنیا میں کیا پایا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۳)۔

لگیں ہیں جی پر برہ کی گھاتیں تلپھ تلپھ کر بتائیں راتیں
تمہاری جی نے بتائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲)۔ نہایت ہشیار اور عیار تھا تمام دن پھرنے میں گنوایا۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۰۷)۔

کوچ سب کر گئے دلی سے ترے قدرشناس
قدر یاں رہ کے اب اپنی نہ گنوانا ہرگز

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۸۲)۔ مورکھ راجے سے تو اپنا دھن گنوانا پڑتا ہے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸)۔ مگر اس نے محض رونے دھونے میں وقت نہیں گنوایا بلکہ بہت سارا دھاگہ لیا اور اس سے رسی بٹ لی۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲۵۸)۔ ۲۔ **نقصان اُٹھانا ، خسارہ اُٹھانا۔** سمجیا سو پایا ، نیں سمجیا سو گنوایا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳)۔ ۳۔ **دور کرنا ، ہٹانا ، الگ کرنا۔**

عبدؔ محمدؔ جگ کہی چینھے نا کوی
احمدؔ میم گنوائیا کہو کیوں بھوجا ہوئی

(۱۶۶۱ ، شیخ پیارے صاحب (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۰۹))۔

برہ کا گرہ سب گنوا وصل پائے
دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آئے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰۳)۔

سہور مرشد کی سکھ بساوے
جنم جنم کے دکھ گنواوے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۲۲۴)۔ ۴۔ **خود کو مشغول کرنا ، خود کو کھو دینا۔** نیں کہے جیکوئی خدا کوں پایا... اپس کوں اس میں گنوایا۔ (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۳۷)۔ [س : گم + آپ गम+आपि]۔

گِنْوانا (کس گ ، سک ن) ف م۔
۱۔ **گنتی کرانا ، شمار کرانا۔**

تختۂ سینہ سیہ زردیٔ رُخ اور اشکِ سرخ
گل کھلے ہر رنگ کے گنوائیں اب کن کن کو ہم

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۷۷)۔ ناکامی سے جو غلطیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو گنوانا طولِ امل (عمل) ہے۔ (۱۹۳۱ ، تفسیاتی اصول ، ۱۹۶)۔ مسعود حسین خان نے تین بڑے مقصد پسندوں کے اسماء گنوائے ہیں۔ (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۱۶۷)۔ ۲۔ **شامل کرانا ، زمرے میں رکھنا۔**

نے سواری نہ سہی چال سمجھ کر چلیے
آپ گنواتے ہیں کیوں آپ کو نادانوں میں

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۵۶۲)۔ [گننا (رک) کا تعدیہ]۔

گَنْواؤ (فت گ ، مغ ، و مج) صف۔
ضائع کرنے والا ، گنوانے والا ؛ فضول خرچ (جامع اللغات)۔
[گنوا (گنوانا (رک) سے) + ؤ ، لاحقۂ فاعلی]۔

گَنْوَر (فت گ ، مغ ، فت و) امذ ؛ صف۔
گنوار (رک) کا مخفف ، تراکیب میں جزو اول کے طور پر مستعمل (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

ـــ بُدھ بھیڑ چال کہاوت
بغیر سوچے سمجھے دوسروں کی دیکھا دیکھی کوئی کام کرنے یا اندھا دھند تقلید کرنے کے موقع پر کہتے ہیں۔ ہر جگہ دیہات میں اور ایسے علاقوں میں خاص طور پر گنور بدھ بھیڑ چال ہوا کرتی ہے ، آپ کے واپس لے لینے کی خبر سنتے ہی ہر کوئی واپس لینے چلا آئے گا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۶۸)۔

ـــ دَل (ـــ فت د) امذ۔
گنواروں کا اژدحام ، دیہاتیوں کا مجمع ؛ جاہلوں کا جمگھٹا۔

اور کنور دل بگاڑ کر ہو ہوا ، اب تو لٹھ وار ہے لگانے کو (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۰۰ : ۲۷۰). ایک جانب کنور دل ، بڑے بڑے لٹھ کاندھوں پر (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۷۵).

تیری بالی دیکھنے کو جمع ہوتے ہیں عوام
گرد تیرے طائفے کے اک کنور دل ازدحام

(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۱۰ : ۳). اس کنور دل میں کیا پتہ چلتا کہ کون آتا ہے اور پھر ہر وقت کام میں مصروف ، چک پھیری سی ہوئی. (۱۹۸۶ ، جیسے ہے دور ، ۲۰۸). [کنور + دل (رک)].

کُنوری (ضم ک ، شد ن ، و مج) صف.
کنور سے منسوب جو ضلع بدایوں (یوپی) میں ایک قصبہ اور تحصیل کا صدر مقام ہے ، ترکیب میں مستعمل. [کنور (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ گھسّا (ـــ کس گھ ، شد س) امذ.
کشتی کا ایک داؤ جو اس طور پر ہوتا ہے کہ جب حریف نیچے ہو تو چاہیے کہ حریف کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کا جانگھیا پکڑ لے اور بایاں پیر حریف کے بائیں گھٹنے اور ران کے درمیان لگا کر ایک دم زور کر کے اپنی بائیں طرف چت کر دے اور گھٹنا حریف کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے سینے پر رکھ دے (ماخوذ : رموز فن کشتی ، ۱ : ۸۱). [کنوری + گھسّا (رک)].

کَنوَڑیا (فت ک ، مغ ، فت و ، سک ڑ) امث.
(تحقیراً) گنواری ، گانو کی رہنے والی عورت. آخر ہے تو ایک زمیندار کی بیٹی اور ہندوستانی کنوڑیا. (۱۹۲۹ ، تخت طاؤس ، ۳۰). [کنوری (گنواری (رک) کی تخفیف) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

کُنوریا (ضم ، نیز ک ، و مج ، کس ر) امذ.
ایک مردانہ جنسی بیماری جس میں پیشاب کی نالی میں زخم ہو جاتے ہیں اور پیشاب سوزش کے ساتھ آتا ہے ، سوزا ک انسان میں ... تانیسیریا گونوری ... سوزا ک یا کنوریا پیدا کرتی ہے (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۷۶). [انگ : Gonorrhoea].

کُنوَنت (ضم ک ، سک ن ، فت و ، سک ن) صف.
رک : گُوان.

سو گُنونت چتارا بہوت دھات دھات
کھیا نہ کوں سمجھا کے بہو دھات بات

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).
عجب جسونتہ شاہنشاہ ہے ہو عجب کنونت ظلّ اللہ ہے ہو (۱۶۳۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۵). جو کوئی اس نقل کو اپنے من کے کانوں اور ہئیے کی آنکھوں سے سنے اور دیکھے تو وہ بڑا سیانا کنونت ہووے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۲).

تم زانی گنونت ہو کومل تمہارے گت
اس لائق بانی نہیں کیا کہتی ہو بات

(۱۸۸۳ ، سانگ لونگی ، ۲۳). [گُن (رک) + ونت ، لاحقۂ صفت].

کُنوَنتا (ضم ک ، سک ن ، فت و ، سک ن) صف مذ (مث گنونتی).
گُوان ، گُنونت.

چتارا چتر گنونتا خوش لکھن کھیا کھول سب مشتری نار کی (۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۲).

ہنگام اوچھا ہو کہ جو کس سنجیدے گنونتے
میں فکر کر دیکھا تو ہیں مستعد پر ان میں تمہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۵). بادشاہ کو ضرور ہے کہ ... گیانی ہور گنونتے کو دیکھنا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۴۷). [گُن (رک) + ونتا ، لاحقۂ صفت مذ کر].

کُنوَنتی (ضم ک ، سک ن ، فت و ، سک ن) صف مث.
گنونتا (رک) کی تانیث.

کہی شہ کہ اے گنونتی گُن سنگھار
توں دستا ہے میرا بہوت دوستدار

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۶).
او عورت سندر گنونتی بے نظیر کہی عقل سوں ایک دن مرد دھیر (۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۵). [گُن (رک) + ونتی ، لاحقۂ صفت مونث].

گنوئیں گاؤں (فت گ ، مغ ، سک و ، ی مع ، و مج) امذ ؛ = گانو گنوئیں (عو) قصبہ ، گانو (نوراللغات). [گنوئیں = گنویں + گاؤں (رک)].

گنوی (فت گ ، مغ) صف ؛ امذ ؛ = گنویں.
گانو سے منسوب یا متعلق ، دیہاتی ، گنوار (ماخوذ : پلیٹس). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ گانو (ـــ مغ) امذ.
چھوٹے چھوٹے گانو ، دیہات (پلیٹس). [گنوی + گانو (رک)].

گنویلا (فت گ ، مغ ، ی مج) صف ؛ امذ ؛ = گنوہرا.
گنوار ، دیہاتی.

شہری قصباتی اور گنویلا ہے
زر ، اشرفی ہے ، پیسا ، دھیلا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۷۵). گاؤں کے گنویلے منھ پہ خاک پیٹ میں ڈھیلے. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۲ : ۱۲۷). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + یلا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گنویں (فت گ ، مغ ، ی مع) صف ؛ امذ.
رک : گنوی (پلیٹس). [گنو (گانو (رک) کا مخفف) + یں ، لاحقۂ نسبت].

گُنہ (ضم گ ، فت ن) امذ ؛ = گناہ.
معصیت ، خدا و رسول کی نافرمانی ، قصور ، خطا ، جرم ، عصیان.

گنہ کر اچھیگا تو منج بخش توں
نہ کر جُن جُھٹی ہوں میرے نخش توں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۷).

کھڑے چپ ہو دیکھتے کیا میرے دل اُجڑ گئے کو
وہ گنہ تو کہہ دو جس سے یہ دو خراب اوٹا

(۱۸۱۸ ، انشا ، کلام انشا ، ۲۷).

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار ، یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب ، اے خدا ، نہ مانگ

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۶).

بار گراں گنہ کا نہ لے جسم زار پر
چلنا ہو عدم میں ہے خنجر کی دھار پر
(۱۹۲۹ ، مطلع انوار ، ۵۹).

تم مجھے ایک گنہ کے لیے اُکساتے ہو
تم تو مفروضوں کی دنیا میں جیئے جاتے ہو
(۱۹۸۰ ، تشنگی کا سفر ، ۸۹). [گناہ (رک) کی تخفیف].

---آمرز (---ضم م ، سک ر) صف.
گناہ معاف کرنے والا ، گناہ بخشنے والا.

غرض جلیس ہے شب کو کہ غم شریک جو تھا
یہ سن کے اے گنہ آمرز اور عذر پذیر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۹۲). [گنہ + ف : آمرز ، آمرزیدن - معاف کرنا].

---دھونا محاورہ.
گناہ محو کرنا ، گناہ سے پاک کرنا.

جو جوش آلے دریا تیرے پیار کا
گنہ دھو سٹے تل میں سنسار کا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵).

اگر سو دریاں نے جو پاک ہوینگا
خدا کے کرم نے گنہ دھوینگا
(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۵۱).

---کاری امث.
گناہ گاری ، گناہ کا کام ، جرم ، قصور ، خطا.

بندا کدھیں تجے بھلوے سو کام اس حد لگ
جنم میں اپنے کیا نیں بغیر گنہ کاری
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۳). [گنہ + ف : کار ، کردن - کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کبیر (---فت ک ، ی مع) امذ.
بڑا گناہ ، بھاری جرم.

ہمن سے روس نہ ہے سبب سو کیا معنی
کبھو ہمن نے ترا کیا گناہ کبیر کیا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰). [گنہ + کبیر (رک)].

---کرنا ف م ، محاورہ.
۱. خدا کی نافرمانی کرنا ، کوئی ایسا کام کرنا جس کے کرنے سے شریعت نے منع کیا ہو ، ناجائز کام کرنا.

کیا ہوں گنہ میں نہایت کبیر
گنہ بخش ہو تول مجے دستگیر
(۱۶۷۹ ، قصہ ابوشحمہ ، ۲۲). **۲. جرم کرنا ، قصور کرنا.**

کیا ہے کیا گنہ ہم نے خدا کے واسطے کہہ دو
جدا کیوں ہم سے تُو لت اے بت مغرور رہتا ہے
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۶).

مار اتارا مجھے تڑپا کے جو بے موت اس نے
کیا گنہ میں نے کیا تھا شب تنہائی کا
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۳۸).

خفا ہے تو جو ترا کیا گنہ کیا واعظ
شراب پی تو خدا کا گناہگار ہوں میں
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۸۵).

---گار صف ، رک گنہگار.
۱. عاصی ، بدکار ، خدا کی نافرمانی کرنے والا.

بندہ ہوں گنہ گار ، خدا میرا گنہ بخش
نبی لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲). گنہ گاروں کو جہنم کا داروغہ مطبخ تھوہڑ کی بھجیا پکا پکا کر کھلایا کرے گا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۲۰۲). **۲. قصوروار ، خطاوار** جو کوئی اپنے گنہ گار کوں گناہ بخشے تو آپ جس کے گناہ کتنے ہوئے تس سے بھی بخشش چاہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۶۹).

دھوپ میں آگے کھڑا اسکے جلا کرتا ہوں
چاہ کر اسکے تئیں میں تو گنہگار ہوا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۳).

وہ ہے مختار سزا دے کہ جزا دے فانی
دو گھڑی ہوش میں آنے کے گنہ گار ہیں ہم
(۱۹۳۱ ، فانی ، ک ، ۱۱۸). [گنہ + گار ، لاحقۂ فاعلی].

---لازم و نیکی برباد کہاوت ، رک نیکی برباد گناہ لازم.
ایسے موقع پر بولتے ہیں جب بھلائی کرنے کے بدلے الٹی برائی حاصل ہو (عموماً) یوں بولتے ہیں : نیکی برباد گنہ لازم.

دے کے دل عشق میں مٹی ہوئی اپنی برباد
یہ مثل وہ ہے "گنہ لازم و نیکی برباد"
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشادورما ، ۳۱).

گُنہگار (ضم گ ، فت ن ، سک ہ) صف ، رک گنہ گار.
۱. گناہ کرنے والا ، عاصی ، بدکار ، خدا کی نافرمانی کرنے والا.

گنہگار پیاسے جلیں گے شتاب
پکڑ ٹانگ کافر کوں کھیچیں خراب
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۶۳).

غلط نہیں کہ گنہگار بال بال ہوں میں
بدن پہ رونگٹے مجکو بنے حساب ملے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲۰). خدا نے کہا میرا وعدہ گنہگار نہ پائیں گے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۶۱۳).

گنہگار عشر میں یوں مطمئن ہیں
شفاعت کا وہ اذن عام آ گیا
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۹۸). **۲. خطاوار ، قصوروار ، مجرم.** اگر تمہاری دانست میں ہیں ہوں گنہگار ، لیکن یہ طفل بے گناہ ہے خدا کیواسطے ایک قطرہ پانی کا اس بالک کے مونھہ میں چواؤ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷).

کیا گرفتار محبت کی بھی ہے تعزیر
بات بھی کرتے نہیں اپنے گنہگار سے آپ
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۲۰).

صرف ایک نظر کا تھا گنہگار
برچھی سی کلیجے کے ہوئی پار
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸). ہم تو مشہور نام طالب کے

نام عاصی سن لیجیے کے گنہگار ہیں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، پیاری دنیا ، ۴). میرا خارجی وجود ، جو میری نمود ہے ، مجھ سے فقط منسوب ہونے کا گنہگار ہے. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۱۴۳). ۳. (بطور انکسار) ضمیر متکلم «میں» کی جگہ مستعمل.

> ہاں رہیے تو آپ کا ہے گھربار
> اور چلیے تو ساتھ ہے گنہگار

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۶۳). [گنہ (رک) + گار ، لاحقۂ فاعلی].

---بنانا محاورہ.
شرمندہ کرنا ، ملزم ٹھیرانا. کیا خوب یہ آپ مجھ کو ناحق میں کیوں گنہگار بناتے ہیں. (۱۸۷۴ ، بنات النعش (نوراللغات)).

---کرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گناہ میں مبتلا کرنا.**

> طبعاً برا نہیں ہوں مگر اتفاق سے
> آوارہ خواہشوں نے گنہگار کر دیا

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۶۹). ۲. **شرمندہ کرنا ، ملزم ٹھیرانا ، الزام دھرنا.** سب کی رائے ہے کہ اب بڑے نیا گر کا آخری وقت ہے... اب مرتے دم انکو گنہگار نہ کرو سب پلٹ چلو. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۸۴).

---ہو جانا / ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **عاصی ہو جانا ، گناہ کا مرتکب ہونا ، معصیت کا مرتکب ہونا.**

> کی ترک مے تو مائل پندار ہو گیا
> میں توبہ کرکے اور گنہگار ہو گیا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱). ۲. **قصور وار ہو جانا ، ملزم ٹھیر جانا ، خطا وار ہو جانا.**

> حاتم عجب ہے رسم یہ اقلیم عشق کی
> پاؤں کو ہاتھ لگتے گنہگار ہو گیا

(۱۷۵۴ ، دیوان زادہ حاتم ، ۳۵).

> آزردہ ہو گیا وہ خریدار بے سبب
> دل بیچ کر ہوا میں گنہگار بے سبب

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۹). ماں غریب تو ایک بات کہہ کر گنہگار ہو گئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۴۲).

گُنہگاری (ضم گ ، فت ن ، سک ہ) امث ؛ = گناہ گاری.
۱. **گناہ کی بات ، گناہ کی حالت.** اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری. (۱۹۲۱ ، مولانا احمد رضا خان بریلوی ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۸۵۳). ۲. **قصور ، خطا ، جرم.**

> دم بہ دم اس رنجش بے جا کو کیا کہیے ہیں شوخ
> دل دیا تجکو تو ہم نے کچھ گنہکاری نہ کی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۹). ۳. **جرمانہ ، تاوان.** اور وہ قاضیوں کی تجویز کے موافق گنہگاری دیوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۹۲). ف : دینا. ۴. **نقصان ، خسارہ** (ماخوذ : نوراللغات).
[گنہگار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گنی (فت نیز ضم گ) امث ؛ = گونی.
رک : **بوری** (جامع اللغات). [انگ : Gunny].

گِنی (کس گ)
گننا کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام مونث ؛ مرکبات میں مستعمل.

---ہوئی مَیا / نَپا شوربا کہاوت.
ایسے موقع پر بولتے ہیں جب قلیل آمدنی کی وجہ سے بہت کھینچ تان کے خرچ پورا کیا جائے یا کنجوسی کے ساتھ خرچ کیا جائے ؛ صرف گزارے کے قابل آمدنی. پنشن کی گنی ہوئی نپے شوربے پر گزران کرتا تھا. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۹۳). بیچاری آج کل افسردہ رہتی ہیں ، میری تنخواہ گنی ہوئی نپا شوربا. (۱۹۱۵ ، مکاتیب مہدی ، ۲۰۰).

---چُنی (---ضم ج) صف مث.
کم ، چند ، معدودے چند ، تعداد میں تھوڑی ؛ خاص خاص ، چنندہ. کسی زبان کے ادب میں شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کرنے والی شخصیات گنی چنی ہوتی ہیں. (۱۹۸۶ ، غالب ایک شاعر ، ایک اداکار ، ۵). [گنی + چُنی (چُننا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام مونث)].

---ڈَلیاں ہیں فقرہ.
سخت کنجوس ہے ، آمدنی خرچ کے برابر نہیں ؛ تنخواہ کے علاوہ اور کچھ آمدنی نہیں (جامع اللغات).

---ڈلی نَپا شوربا کہاوت.
رک : **گنی ہوئی الخ** (جامع اللغات).

---گانے میں چوری نَہیں ہو سکتی کہاوت.
احتیاط کرنے سے نقصان نہیں ہوتا ، احتیاط سے کام کیا جائے تو نقصان نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گِنائی (---کس گ) صف مث.
گنی ہوئی ، مقررہ تعداد میں ، محدود تعداد ، تھوڑی تعداد میں. جانے پر گنی گنائی چیزیں ملتیں. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۵۰). ہر سانچے میں گنی گنائی تعداد اور ترتیب سے جمع کیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۷۳). [گنی + گنائی (گنانا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام مونث)].

گُنی (۱) (ضم گ) صف مث.
چند ، مرتبہ ، بار ، وار ، باری (تعداد یا مقدار کے ساتھ مستعمل ، مثلاً : دگنی ، تین گنی).

> ہیں چرائیں گے نہ ہرگز جان دینے سے کہیں
> فی المثل کر دس گنی طاقت سے بھی ہوں گے دو چار

(۱۸۷۸ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۴). آکسیجن گیس کی کثافت ہائیڈروجن کے بمقابلہ ۱۶ گنی ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۱۹۱).
[گنا (رک) کی تانیث].

گُنی (۲) (ضم گ) صف.
۱. **گن والا ، کسی علم یا فن میں ماہر ، ہنرمند ؛ کامل ، فاضل ، سیانا.** جیسان لگن گوالیر کے ہیں گنی ، انوں ہی جو بات گنی ہے سنی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۳).

سراسر جال گیا یکساں بُنی ہے
ہنر میں صید کے کامل گنی ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۰)۔ ناچنا تو ایسے گنی کے آگے بات ہے۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۵)۔ بڑے بڑے گنی پنڈت ... خدمت میں حاضر رہتے۔ (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۸۷)۔ اچھے اچھے گنی استاد ان کے سامنے زبان کھولتے ڈرتے تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۳۷)۔ مجھے علم تھا کہ وہ بہت بڑے فنکار ہیں گنی ہیں ادیب ہیں شاعر ہیں (۱۹۸۱ ، پند پالرا ، ۱۳۸)۔ ۲. سانپ کا کھلاڑی ، سانپ کا منتر جاننے والا ، سپیرا ؛ جادوگر ، جادو ٹونا کرنے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [گن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گِنی (کسر گ ، شد ن) امذ.
سونے کا انگریزی سکہ جو ۲۱ شلنگ کے برابر ہوتا تھا، اشرفی (اب یہ سکہ رائج نہیں رہا)۔ گنی یعنی ولایتی اشرفی کہ اس کا وزن ہوا میں ۱۲۹ گرین کا ہے۔ (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۸۲)۔ گنی جو پہلے پہل چارلس ثانی کے عہد میں مسکوک ہو کر ۲۰ شلنگ کے برابر جاری ہوئی اس وقت میں ۲۱ شلنگ پر چلنے لگی۔ (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، اگست ، ۱ : ۵۰)۔ ڈاکٹر صاحب نے لپک کر اپنا سیف کھولا اور گنیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکال لائے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۱)۔ رائج الوقت سکے جو گنی کہلاتے تھے انڈیلے گئے تھے (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۳)۔ [انگ : Guinea]۔

---پگ (---کسر پ) امذ.
جنوبی امریکہ کا چوہا جو حیوانی تجربات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک اہم تحقیقات اس مضمون پر ایک سلسلۂ تجربات کا ہے جو گنی پگس پر کیا گیا تھا۔ (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲ : ۹۵)۔ [انگ : Guinea-Pig Pigs]۔

---فول (---و لین) امث.
ایک مرغی جس کے پروں کا رنگ سرمئی اور ان پر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔ مرغ خاندان ... تیتر ، گراؤس ، گنی فول اور مور اسی خاندان کے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۱۷)۔ [Guinea-Fowl]۔

---گھاس امث.
ایک کاشت کی جانے والی گھاس جو ایک دفعہ بونے سے کئی سال تک پیداوار دیتی رہتی ہے۔ گنی گھاس سدا بہار ہے اور غذائیت کے لحاظ سے باقی گھاس سے بہتر ہے۔ (۱۹۶۹ ، تغذیہ و تغذیات حیوانات ، ۲۱۸)۔ [گنی + گھاس (رک)]۔

گُنی (ضم گ ، شد ن) امث.
(گنوار ، عو) **وہ کپڑے کا بنا ہوا کوڑا جسے گنوارین ہولی کے تہوار میں ایک دوسرے کو مارتی ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [س : گن + ا ؛ गुण + इका]۔

گِنے (کسر گ) امذ ؛ ج.
گنا کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام مذ کر جمع ، تراکیب میں مستعمل۔

---چُنے (---ضم چ) صف مذ.
چند ، محدودے چند ، تعداد میں تھوڑے ، خاص خاص مکے میں جو اصحاب اسلام لائے تھے ... وہ گنے چنے لوگ تھے (۱۹۰۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۷۸)۔ ڈھلوان پر کھڑے ہوئے گنے چنے مجاہد جہانبوں سے جہاد کر رہے تھے (۱۹۸۲ ، حصار ، ۷۳)۔ [گنے + چنے (چننا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام مذ کر جمع)]۔

---گناوے ٹوٹا / ٹوٹے پاوے کہاوت
باوجود بہت احتیاط کے بھی نقصان ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

گُنیا (۱) (ضم گ ، کسر نیز سکن ن) امذ
معمار ، بڑھئی اور سنگ تراش وغیرہ کا وہ اوزار جس سے سطح کی ہمواری اور زاویۂ قائمہ جانچتے ہیں ؛ بڑھئی کا آلہ جس سے لکڑی کو سیدھا اور چورس کرتے ہیں۔ لکڑی کو سدھانے اور چورس کرنے کا آلہ گنیا ، وہ ہے جس سے سدھائی اور چورسائی جانچتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، انجینئرنگ بک ، ۵)۔ گنیا لگا لگا کر فرمے کی پوری لمبائی کو جانچنا چاہئے (۱۹۶۷ ، فن آہن گری ، ۱۵۰)۔ [س : گن + ا ک ؛ गुण + इक]۔

گُنیا (۲) (ضم گ ، سکن نیز سکن ن) امذ.
(ریاضی) **مضروب فیہ ، جس میں ضرب دیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [س : گنیہ गुण्य]۔

گُنیا (۳) (ضم گ ، کسر نیز سکن ن) صف ؛ امذ.
رک : گنی ، گنوان.

جو ہوتا سو سات اس کے گنیا لہے
لکھے تو بڑا سب نے گنیا لہے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۹)۔ [گن (رک) + یا ، لاحقۂ صفت]۔

---تو گُن کہے نرگُنیا دیکھ کھنائے کہاوت
بےوقوف کو عقل مند کی بات بری لگتی ہے ، عقل مند آدمی عقل کی باتیں کرتا ہے ، نالائق آدمی ان سے نفرت کرتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

گُنیاں (ضم گ ، سکن ن) امث.
مرغابی کی ایک نوع جو پانی کے کیڑوں کے سوا اور کچھ نہیں کھاتی ، اسوج کے مہینے میں یہاں آتی ہے اور سب مرغابیوں کے پیچھے بیساکھ کے مہینے میں واپس چلی جاتی ہے ، نر کا سینہ سفید اور مادہ کا سُرخی مائل ، گوشت بدبودار ہوتا ہے۔ ڈنی مرغابی (ماخوذ : سیر پرند ، ۲۰۷)۔ [مقامی]۔

گُنیاں (ضم گ ، مغ ، شد ی) امث ؛ ج - گوئیاں
سہیلی ، عورتیں اپنی ہمنشین عورت کو یہ کلمہ کہہ کر پکارتی ہیں۔

کھیلے تھے رات جوڑ گنیاں ہو تہا ہارا
ہارے رقیب سامنے اور ہم میں رنگ مارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۰)۔ [گوئیاں (رک) کا بگاڑ]

گَنیس (فت گ ، ی مج) امذ.
(عو) گنیش (رک) کا ایک املا (پلیٹس). [ب : गणेश].

گَنیش (فت گ ، ی مج) امذ.
(ہندو) شوجی اور پاربتی کے بیٹے کا نام جو دانائی کا دیوتا اور مشکل کشا مانا جاتا ہے ، اس کا سر ہاتھی کی شکل کا ہوتا ہے. سر چوکھٹ پر ایک پتھر جس پر مورت گنیش ہے جڑی ہوتی ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۵۰). پہلے گنیش کی پوجا ہوتی ہے پھر جگ شروع ہوتا ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دہلی ، ستمبر ، ۳۳). وہ کونسی دکان تھی جہاں میں نے گنیش جی اور لکشمی دیوی کی مورتیاں اور تصویریں نہیں دیکھیں. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۳۰). [س : गणेश].

---چوتھ (---و لین) امذ.
ہندوؤں کا ایک تہوار جو گنیش جی کے نام سے چوتھی اگھن (آٹھواں مہینہ) کو منایا جاتا ہے ، اس روز برت رکھنا بڑا پُن سمجھا جاتا ہے. گنیش چوتھ کے بیان سے پیشتر یہ معلوم کر لینا ضرور ہے کہ گنیش جی کون ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دہلی ، اپریل ، ۳۲). [گنیش + چوتھ (رک)].

گَنیل (فت گ ، ی مج) امث ، امذ.
شہتیر جو ستون وغیرہ کے اوپر رکھا جائے. قطعۂ زمین ستون کے نیچے کا جس پر شہتیر یعنی گنیل دھری جاتی ہے ، بسبب زیادتی وزن کے دب جاتا ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۱۱۰). برآمدہ کی کڑی ... دوسری جانب برآمدہ کے کھمبوں کے اوپر کے گنیل پر ... کس دی جاتی. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۸۸). جو کرڈر دیواروں میں چنے ہوئے ہوتے ہیں اور گنیلوں کا عمل کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۶۸۸). [مقامی].

گَنیل (فت گ ، ی مج نیز شد ن) امث.
ایک قسم کی لمبی گھاس جو چھپر چھانے کے کام آتی ہے (پلیٹس ، جامع اللغات). [گنّا (بحذف ا) + یل ، لاحقۂ نسبت].

گَو (۱) (و لین) امذ.
چار کوس کا مساوی فاصلہ. موسیٰ علیہ‌السلام کا لشکر اُترا سو میدان ایک گو طول میں ایک گو عرض میں تھا. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۳۰). [مقامی].

گَو (۲) (و لین) امذ.
کھائی ، غار ، سوراخ ، گڑھا ، جنگلی جانور کا بھٹ ، شجاع ، پہلوان ، سردار ، حاکم (جامع اللغات). [ف].

گَو (و لین نیز و مج) امث.
گئو ، گائے (مرکبات کے لیے دیکھیے گئو کے تحتی الفاظ). گئو شالا اور گئو ہتیا میں لفظ گئو کا تلفظ کبھی «گَو» بھی کیا جاتا ہے اُردو میں یہ لفظ دونوں طرح سننے میں آیا ہے یعنی گَو اور گئو مگر آخری صورت میں زیادہ مستعمل ہے. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۳۸۶). [ف : نیز س : گئو (رک) کا ایک املا].

---سالَہ (---فت ل) امذ.
گائے کا بچہ ، بچۂ گاؤ. فارسی کا لفظ گو سالہ ہمزہ کے بغیر ہے اور اس کو اسی طرح لکھا جائے گا. (۱۹۷۳ ، اُردو املا ، ۳۸۶). [ف].

گُو (و مع) امذ ؛ --گُوہ.
غلاظت ، پیخانہ ، چرک ، گُوہ ، فُضلہ.

غلیظ آدمی کا ارواث و گو
بھی مرغیاں کا گو بھی مغلظ کی سو
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی (ق) ، ۷۷).

اور پرندے جو حرام ہیں ان سب کا گُو
ہے خفیفہ اس میں نہیں کچھ گفتگو
(۱۷۳۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۸).

کپڑے اجلے ہیں یا کہ میلے ہیں
سب یہ گو مکھیوں کے ہیلے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۹). دینے کے نام تو مُوت نہ دیں ، دیکھیے اپنا کلیجہ ہمارے گو تک کے تو کوڑے کھڑے کر لیتے ہیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۳). دونوں چھوٹے بچے اندر کوٹھری میں گو میں سنے چلا رہے تھے. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۳۱). [س : गूथ].

---اُٹھانا محاورہ.
پیخانہ کمانا ، نجاست ہٹانا ، بہت خدمت کرنا ، نہایت اعتقاد کی وجہ سے گندا اور ذلیل کام کرنا (فرہنگِ آصفیہ ، جامع اللغات).

---اُچھالنا محاورہ.
بُری بات کو شہرت دینا ، کیچڑ اُچھالنا ، بدنام کرنا ، ذلیل کرنا (فرہنگِ آصفیہ ، نوراللغات).

---اُچَھلنا محاورہ.
گُو اُچھالنا (رک) کا لازم.

جان دے بیت‌الخلا میں غیر سنگ سیرت کو جا
خوب گو اُچھلے گا رسوا جابجا ہو جائے گا
(۱۸۳۷ ، چرکیں ، د ، ۱۰).

---اُچَھلوانا محاورہ.
گو اچھالنا (رک) کا متعدی‌المتعدی ، بدنام کرانا ، رسوائی کرانا (فرہنگِ آصفیہ ، جامع اللغات).

---پَر مٹّی ڈالو فقرہ.
فتنہ فساد دبا دو ، جانے دو (جامع اللغات).

---تھاپتے پھرنا محاورہ.
ذلیل و خوار پھرنا ، پاگل پن گندگی کو ہاتھ لگانا ، شدتِ دیوانگی میں غلاظت کی تمیز باقی نہ رہنا

کل جو تیری قید گیسو سے چھُٹا تھا اے پری
کُو بکو گُو تھاپتا پھرتا ہے وہ دیوانہ آج
(۱۸۳۷ ، چرکیں ، د ، ۱۱).

---تھاپنا محاورہ.
دیوانہ ہونا ، پاگل ہونا ، ہوش میں نہ رہنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---خوری (---و مع) امث.
گو کھانے کا عمل ، گندگی کھانا. دہقان نے کہا کہ اس گو خوری سے آپ کو نفرت نہیں معلوم ہوتی. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۱۳).
[گو + ف : خور ، خوردن ـ کھانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---در گو/مُرغی کا گُو فقرہ ؛ کہاوت.
حد درجہ گندہ ، خراب بد سب سے خراب چیز کے لیے استعمال کرتے ہیں.

جانتا ہے آپ کو کھوپے سے بھی ناچیز تر
سچ تو ہے جرکیں سا کوئی بھی گو در گو نہیں

(۱۸۳۲ ، جرکیں ، د ، ۲۰). وہ باجی خداوند ہزار شکل چرخ گردان گو در گو مرغی کا گو کیا بلا ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، منیر ، ۳۴۴).

---سے گِھناوَنا کَرنا محاورہ.
کسی کو نہایت ہی ذلیل و حقیر کرنا ، قابلِ نفرین بنانا (پلیٹس ؛ مخزن المحاورات).

---سے نِکال کَر مُوت میں ڈالنا محاورہ.
نہایت ذلیل اور رسوا کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---سے نِکل کَر مُوت میں گِرے کہاوت.
وہیں کے وہیں رہے ، کوئی فرق نہ آیا ، ایک بلا سے نکل کر دوسری بلا میں گرفتار ہو گئے ، جب کوئی شخص کسی خراب حالت سے نکل کر کسی اس جیسی بُری حالت میں گرفتار ہو جاتے تو بولتے ہیں. وہ مثل ہوئی کہ گو سے نکل کر موت میں گرے پر کافر کے کافر رہے اور زیادہ گنہگار ہوئے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۲ : ۷۷).

---کا پُتلا ہے فقرہ.
ابھی جھوٹا بچّہ ہے (جامع اللغات).

---کا پُوت نوسادَر کہاوت.
سگِ زرد برادرِ شغال دونوں ایک ہی ہیں ، دو بُری باتوں یا بُرے شخصوں کی مساوات ظاہر کرنے کے موقع پر بولتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کا ٹوکرا سَر پَر اُٹھانا محاورہ.
اپنے سر بُرائی لینا ، دوسرے کی بُرائی اپنے سر لینا ؛ کسی بدنامی اور رسوائی کا کام اپنے ذمے لینا ، کمینہ کام اختیار کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا ٹوکرا سَر سے اُتارنا/پھینکنا محاورہ.
بدنامی کی بات دور کرنا ، بدنامی ، رسوائی یا ذلت سے بچنا ، رسوائی کا عمامہ اتارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا چوتھ امذ.
میلے کا ڈھیر ، بدنما ڈھیر ، گوبرگنیش (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا کیڑا امذ.
وہ کیڑا جو گو میں پیدا ہوتا ہے ، گندگی میں رہنے والا گندہ ہی ہوتا ہے ؛ (مجازاً) (عور) جھوٹا نوزائیدہ بچّہ (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کا کیڑا گُو ہی میں خُوش رَہتا ہے کہاوت.
جو شخص جیسی صحبت میں پلا ہوتا ہے ویسی ہی صحبت اسے بھلی معلوم ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کَرنا محاورہ.
گندہ کرنا ، ناپاک کرنا (عموماً کپڑے کے ساتھ).

اوجلی بگڑی ہے عبث اس کی تو بن آئی ہے
کپڑے لڑکے مرے دو روز میں گو کرتے ہیں

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۵۵).

---کی دارُو مُوت اَور مُوت کی دارُو گُو کہاوت.
ادلے کا بدلہ ہے ، بُرے کام کا بُرا نتیجہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کھانا محاورہ.
۱. حماقت کا کام کرنا ؛ نقصان اور ندامت اُٹھانا ، غلط کام کرنا ، ذلیل کام کرنا ، بکواس کرنا ، واہی تباہی بکنا. یہ بات واہیات وہ کیدی خر سُن کر جا سرور کی طرف کو کھانے کو گیا. (۱۸۱۷ ، نورتن ، سہجور ، ۷۸). میں نے جھک مارا ، گو کھایا جو تجھ کو گھر میں ڈالا. (۱۹۲۳ ، اہلِ علم اور نااہل پڑوس ، ۲۹). ۲. بیہودہ بکنا ، بکواس کرنا ، جھک مارنا.

گو نہ کھا دعویٰ بیجا ہے یہ او کبکِ دری
تیری رفتار الگ یار کی رفتار جدا

(۱۸۳۲ ، جرکیں ، د ، ۴). ۳. ذلیل و رسوا ہونا ، خوار ہونا. ابے چل ایسا ریپٹا دوں گا کہ کھوپڑی گو کھاتی پھرے گی. (۱۹۲۳ ، اہلِ علم و نااہل پڑوس ، ۳۷). ۴. حرام کھانا ، رشوت کا پیسا کھانا ؛ ذلیل یا بُرا کام کرنا.

یہ گو کھانا ہے جو دولت کما کر جمع کرتے ہو
سُنا تم نے نہیں اے غافلو افسانہ قارون کا

(۱۸۳۲ ، جرکیں ، د ، ۹). اگر اسی طرح گو کھانے سے کوئی سد گرو بنتا ہے تو میں اپنی سات پشت کے دشمن کو بھی سد گرو بننے ... کی رائے نہ دوں گا. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۲۰۶). ۵. اغلام کرنا ، زنا کرنا ، بُرا کام کرنا ؛ چوسری گوٹ کا اُس خانے میں آ جانا جہاں سے چال شروع ہوتی ہے اور پھر پھیر ہوانے نہ اٹھنا یا دوسرے کے ہوآنے پر مر جانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کھانے کال نہیں کَٹتا کہاوت.
ایمان بگاڑنے سے مصیبت دور نہیں ہوتی (جامع اللغات).

---گَڑھا (---فت گ ، ڑھ ، شد ی) امث.
فضلہ پڑنے اور جمع ہونے کی محدود بنی ہوئی جگہ (ا پ و د ، ۱ : ۲۰۸). [گو + گڑھا (رک)].

---منھ میں دینا محاورہ.
جھوٹا ثابت کر کے ذلت دینا ، ذلیل کرنا ، شرم دلانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---مُوت کَرنا محاورہ.
۱. چھوٹے بچے کا گوہ موت دھونا ، چھوٹے بچے کی پرورش اور خدمت کرنا، ننھے بچے کی ٹہل کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۲. بوڑھے یا بیمار یا اپاہج انسان کی خدمت کرنا. کوئی بیمار پڑا اور یہ آ موجود ہوئے ... اور بقول ہم پورب والوں کے اس کا گو موت کر رہے ہیں. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۱۵۶).

---میں ڈھیلا پھینکے گا سو چھینٹے کھائے گا کہاوت.
گو میں ڈھیلا ڈالیں الخ ، بُرے کو چھیڑنے سے برا جواب ملے گا ، رذیل سے مقابلہ کرنا ذلت اٹھانا ہے (ماخوذ ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں ڈھیلا ڈالیں نہ چھینٹیں پڑیں کہاوت.
گو میں ڈھیلا پھینکے گا ، کمینے آدمی کے نہ منھ آئے نہ ذلت اٹھائے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

---میں کَوڑی گری تو دانتوں سے اٹھالوں گا کہاوت.
اپنا حق نہ چھوڑوں گا ، کوڑی کوڑی وصول کروں گا (جامع اللغات).

---میں کَوڑی گرے تو دانتوں سے اٹھاتا ہے/ اٹھائے کہاوت.
بہت حریص اور بخیل آدمی کی نسبت کہتے ہیں ، بہت کنجوس ہے ، فائدے کے لیے ذلیل کام کرنے پر بھی تیار ہے (گنجینۂ اقوال و امثال ؛ جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

---میں نَہلانا محاورہ.
ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا.

چھوڑ اے پردہ نشیں مردم بازار سے ربط
گو میں نہلائے گا اک روز یہ اغیار سے ربط

(۱۸۳۲ ، چرکیں ، د ، ۱۳).

---نہ کَھا فقرہ ؛ کہاوت.
جھوٹ نہ بول ، غیبت نہ کر ؛ بیہودہ مت بک ، جھک نہ مار ، بکواس نہ کر (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---نَہیں چھپی چھپی کہاوت.
(عو) الفاظ سے کیا ہوتا ہے بات تو ایک ہی ہے ، تھوڑی ذلت ہو یا کھل کر. ذلت کے موقع پر بولتے ہیں ، دونوں طرح پر برائی یا رسوائی میں کوئی فرق نہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---ہونا محاورہ.
بے کار ہونا ، فضول ہونا ، بے قیمت ہونا ؛ ضائع ہونا ؛ میلا ہونا. بی جہاں آرا نے ایک کرتہ لگایا اور کل اس میں چار ٹانکے نکال کے چھوڑ دیا ... آخر وہ بقچی میں پڑا پڑا گو ہو گیا. (۱۹۰۳ ، آغا شاعر ، ڈھیٹ مریم ، ۴۷).

گُو (و مع تیز و مج) امذ.
گیند جو چوگان سے کھیلتے ہیں.

اگر کوئی کیاں چتر کیاں ہے
بدی پانچ کو پانچہ میدان ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۹۰).

پیا کے ابروئے کج نے کیا ہے دل کوں سرگرداں
کرو معلوم اس چوگان و گو سوں حال عاشق کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲).

اپنا سر شوریدہ تو وقفِ خمِ چوگاں ہے
بوالہوس گر ذوق ہے یہ گو ہے یہ میدان ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۴).

یہی گو ہے یہی میدان یہی معنی یہی لفظ
اپنی اپنی ہی دمِ معرکہ پر ڈانٹ ڈپٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۹). [ف].

گو (۱) (و مج) صف.
۱. فارسی گفتن سے صیغۂ امر ؛ مرکبات میں کہنے والا کے معنوں میں مستعمل.

سخن گو چشم ہے گر بے دہن ہو
کچھ آنکھوں ہی سے فرمایا تو ہوتا

(۱۸۳۶ ، دیوان گویا ، ۲۸).

واجد علی اولادِ نبیؐ کا ہے عزادار
مداح بھی ہے مرثیہ گو بھی یہ خوش اطوار

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۲۵۵). حق گو ، حق گوئی ، کم گو ، کم گوئی ، خوش گو ، خوش گوئی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۷). [ف : گفتن کا صیغۂ امر بطور لاحقۂ فاعلی].

---مَگو (---فت م ، و مج) (الف) امذ.
ایسی حالت کہ کسی بات کا کہنا یا کام کرنا بھی مشکل اور نہ کہنا اور نہ کرنا بھی دشوار ہو ، کشمکش ، کہے بنے نہ بغیر کہے بنے ، تذبذب کا عالم ، تذبذب ، تردد.

فی الحقیقت گو مگو کی ہے یہ جا
وہ کرے جو کچھ کہ چاہے ہم کو کیا

(۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۸).

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے
حیا ہے اور یہی گومگو تو کیونکر ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷). اسی گومگو میں مہینے گزر گئے قلم اٹھاتا ہوں اور رکھ دیتا ہوں. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۶). یاسمین گومگو کے عالم میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۷۰). (ب) صف. مبہم ، ناقابل بیان ، پیچیدہ ، ناگفتہ ، پوشیدہ.

کھلتا نہیں یہ عقدہ نہایت گو تنگ ہو
تیرے دہن کو کہتے ہیں سب سِرِّ گومگو

(۱۷۳۰ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۹).

بہتوں نے چاہا کہے یہ کوئی نہ کہہ سکا
احوال عاشقی کا مری گومگو رہا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۸).

ہے کون جو رنج مرگ سہنے کا نہیں
احوال یہ گومگو ہے کہنے کا نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۱۶۷).

مری مے خوارباں ہیں گومگو میں
مرا پینا بھی اک راز نہاں ہے
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۳۳۹). یہ گومگو کے قسم کا خط نہایت واہیات ہوتا ہے. (۱۹۵۲ ، جوش (سلطان حیدر) ، ہوائی ، ۶۰).
[گو + م (حرف نفی) + گو (رک)].

ـــ مگو رکھنا محاورہ.
تذبذب میں رکھنا ، اُلجھن میں رکھنا ، اشکال و ابہام میں الجھانا؛ خفیہ رکھنا ، راز میں رکھنا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ مگو میں پڑنا محاورہ.
تردّد یا تذبذب ہونا ، شک و شبہ میں پڑنا. سب لوگ گومگو میں پڑے ہوئے تھے کہ منشی ہادی علی نے اس وصلی کا ایک کونہ پھاڑ کے کاغذ کی تہہ کے اندر سے نکال کے اپنا کام دکھا دیا. (۱۹۰۶ ، شرر ، مشرق تمدن کا آخری نمونہ ، ۲۰۹). نوجوان آقا کے متعلق عظیم عقیدہ رکھنے کے باوجود گومگو میں پڑ گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۵).

گو (۲) (و مج) حرف ربط.
اگرچہ ، ہرچند ، گرچہ.

ہو کہ کر گیا واں تھی پرواز تو
سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لا کھ گو
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳۰).

بات جو ہم چاہتے ہیں سو تو ہے تم میں سجن
بے دہن کہتے ہیں تو کیا ڈر ہے تم کوں گو نہیں
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

کیا قدر ہے ریختے کی گو میں
اس فن میں نظیری کا بدل تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۳۸).

وعدے کو ہم نہ بھولیں گے گو خُرد سال ہیں
جھوٹے نہیں ہیں مُخبرِ صادق کے لال ہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰).

بخت گو ہے بیگانہ تصنّع سے تکلّف سے
مگر جب غیر بھی رہتے لگے کچھ بے تکلّف سے
(۱۹۱۵ ، نقوش مانی ، ۲۰). آدمی گو خاصا ذہین ہے مگر اس واقعے نے اس کے ذہن پہ اثر ڈالا ہے ، چنانچہ ڈیفنس کو اپنے ہاتھ میں ہی رکھنا پڑے گا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳۷). [ف].

ـــ کہ حرف ربط.
رک : گو. گو کہ ہمیں اس کے عام کارناموں کے متعلق کافی واقفیت ہے تاہم ... نجی زندگی کے بارے میں بہت کم علم ہو سکا ہے. (۱۹۶۶ ، آتھیلو (ترجمہ) ، ۱۰). [گو + کہ (رک)].

گوا (۱) (فت ک) امذ (قدیم).
رک : گواہ.

بند بند سب دیتی بجن بولے گوا ہے بات ہانوں
(۱۹۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۹).

ماں مری خیرالنساء فرزند ختم المرسلین
جس اوپر ہے کا کلام بضعۃ منّی گوا
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۹). [گواہ (رک) کی تخفیف].

گوا (۲) (فت گ) امذ (قدیم).
گائے ، بیل ، بھینس ، گو.

کیسے بھاگ تیرے ہوئے واہ واہ
پڑیا بخت تیرے او سانڈی گوا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۵)). [س : गौ+मय].

گوا / گُواَ (ضم گ) امذ.
کوہر نیز اُپلا ، کنڈا. اندر دکان کے نوکروں نے گوبے پر کڑھاؤ چڑھائے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۸۹).
[س : गवाक्ष].

ـــ بکھیری (ــــ فت ب ، ی مج) امث.
(مجازاً) رسوائی ، ذلت ، بری گت. جب مہتر سمجھیں کے کہ شہی کرم کرنے کے لیے کچھ قریب ہے تو اچھی طرح ان کی گوا بکھیری ہوگی. (۱۸۸۶ ، انتخاب فتنہ ، ۳۸). [گوا + بکھیری (بکھیرنا (رک) کا حاصل مصدر)].

گوار (فت نیز ضم ک ، و معد) امث.
ایک پودا جس کی کچّی پھلیوں کی بھجیا بھی پکا کر کھاتے ہیں ، مویشیوں کا دودھ بڑھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے ، بہت نیز دواۃً مستعمل ، لاط : Dolichos Feboe Formis. گوار بھی عمدہ چارہ ہے جس کو ہر فصل میں بو سکتے ہیں. (۱۸۹۴ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمعیل میرٹھی ، ۱۰۹). گوار ایک قسم کا غلہ ہے اس سے جانور خوب تیار ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۵۰) [س : गौ + पालना].

ـــ کی پھلی امث.
اس پودے کا پھل ، وہ چھیمی جس میں سے گوار نکلتی ہے اور کچی کو پکا کر کھاتے ہیں. تل اور گوار کی پھلی کو کوٹ کر پکا کر چوٹ یا موچ کی سوجن پر باندھا جائے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۷۷).

ـــ کھائے گنوار کہاوت.
آدمی کی خوراک اس کی حیثیت کے مطابق ہوتی ہے (جامع اللغات).

ـــ میل (ــــ ی لین) امذ.
وہ پھوک جو گوار سے عرق نکلنے کے بعد بچ رہتا ہے. اگرچہ گوار میل کا ذائقہ قدرے کڑوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے شروع میں ان کا کھلانا قدرے دقت طلب مسئلہ ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، جانوروں کی خوراک ، ۳۷). [گوار + میل (رک)].

• • • گوار (فت گ) لاحقہ.
گواریدن کا امر ، جلد ہضم ہونے کے قابل ، مرکبات میں جزو آخر کے طور پر مستعمل جیسے خوشگوار (ماخوذ : نوراللغات). [ف].

گوارا (۱) (فت نیز ضم گ) صف.

۱. **موافق طبع ، پسندیدہ ، لذیذ ، خوش مزہ.** اب مجھے زمانہ اور اہل زمانہ سے معاملہ کرنا پڑا اور یقین مانو وہ سارے گوارا اور ناگوارا طریقے مجھے اختیار کرنا پڑے جو اس سانگ کے لیے ضروری تھے. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، کائنات ، ۵۰). ۲. **لطیف ، خوش ذائقہ ، زود ہضم** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ف].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.

(کسی شخص سے) راضی ہونا ، (کسی چیز کو) پسند کرنا ، قبول کرنا ، برداشت کرنا ، ماننا ، منظور کرنا. جس صبر و قناعت کے ساتھ ان عورتوں نے اس تکلیف کو گوارا کیا نہایت قابل تعریف ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۴۷). وہ سچائی کی خاطر سب کچھ گوارا کر لیتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۱). وہ اقبال جیسے شاعر کے چند اشعار کو بھی گوارا نہیں کر سکتے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۰).

--- ہونا ف م ؛ محاورہ.

برداشت ہونا ، پسند ہونا ، سہا جانا.

شربت مرگ آب حسرت شور بختی زہر غم
تلخ کامی سے مجھے کیا کیا گوارا ہو گیا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶).
ابتدا وہ تھی کہ ہر شے عشق میں تھی ناگوار
انتہا یہ ہے کہ اب سب کچھ گوارا ہو گیا
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۳).
لب پہ ہو صلی علی دل میں ہے غیر از خدا
آسرا یہ غیر کا تکنا گوارا ہے تمہیں
(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۱۱۰).

گوارا (۲) (فت نیز ضم گ) امذ.

(رک) **گوار** سبز کھاد ترپھلہ ، بھنگ ، سن ، گوارا ... کی جڑوں اور جھوں کو زمین میں دبانے سے پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۶۸ ، کسانوی سامان حرب ، ۳۰۳). گوارا کی بجائی اپریل مئی میں ہوتی ہے اس کے لیے فی ایکڑ ۳۰ سیر بیج استعمال کرنا چاہیے. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۶). [گوار (رک) کا ایک املا].

گوارش (ضم گ ، کس ر) امث.

(طب) وہ خوش مزہ دوا جو غذا کے ہضم میں مددگار ہو ، جوارش. جوارش : حکیم مومن کا مقولہ ہے کہ یہ لفظ معرب ہے گوارش کا جس کے معنی ہضم کرنے والا ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۹۶). [گواریدن (رک) کا حاصل مصدر].

گواری (فت گ) امث.

گائیں باندھنے کی جگہ (پلیٹس). [س : गो+वाटिक].

گواگا (ضم گ) امذ.

گھوڑے کی نوع کا ایک بڑا جانور. گھوڑے کے قسم میں یہ بڑے بڑے جانور داخل ہیں گھوڑا ، گدھا ، ہسونس ، گواگا اور گورخر. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۳). [مقامی].

گوال (ضم مع گ) امذ.

گائے پالنے والا ، گائے کا دودھ نکالنے اور بیچنے والا ، گھوسی ، گوالا.

تھا اس بادشاہی میں گوال ایک
اسم اس کا اورک اتھا ناوں نیک
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۲۳)).
گوال ہیں توں برم گیانی
سیوال ہیں توں پاک پانی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳). درمیان اس ولایت انگلینڈ کے ایک قوم گوالوں کی ہے جو گایوں کا دودھ دوہتے ہیں. (۱۸۵۳ ، رسالہ تعلیم ، ۲). چرواہے یعنی گوال سے دریافت کر لینا چاہیے کہ سب مویشیوں نے پانی پیا ہے اور چارہ چرا ہے. (۱۹۲۵ ، محب المواشی ، ۶). ۲. **جانوروں کو پالنے کا کام یا پیشہ.** اس علاقے میں عام پیشہ گوال یعنی مویشی کی پرورش ہے. (۱۹۳۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۱۶). [س : गो+पाल ، گو - گئو + ال ، لاحقۂ نسبت].

--- بال امذ.

گوالے کا بچہ.

کرنے لگے یہ دھوم جو گردھاری نندلال
اک آپ اور دوسرے ساتھ ان کے گوال بال
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۶).
گوال بن کے بسر کی گوال بالوں میں
رہا بہار جناں بن کے نونہالوں میں
(۱۹۳۶ ، حرف تا تمام ، ۱۰). [گوال + بال (رک)].

گوالا (فت گ) امذ.

مویشیوں کو پالنے اور دودھ دہی کا کاروبار کرنے والا ، گھوسی ، گوال. ساسان بابک کا گوالا تھا اور ہمیشہ اپنے گلوں میں رہتا تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۶). بمشکل ایک گوالا گائے کا دودھ دینے پر راضی ہوا تھا. (۱۹۳۵ ، حرف آشنا ، ۱۲۵). ایک گوالا دودھ کے بڑے بڑے کمنڈل دونوں ہاتھوں میں لٹکائے ... چلا جا رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۵۱). [گو - گئو + الا ، لاحقۂ نسبت].

گوالن (فت گ ، ل) امث ؛ ج - گوالنیں.

گوال یا گوالے کی تانیث ، دودھ بیچنے والی ، گھوسن.

کانوں کوکل کا ہے ، پنڈا ہی نرالا ہے کہیں
گوالنیں بن کے کہیں ہنس کے دہی بیچتی ہیں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۴۹). گوالن کے پیسے چڑھ گئے تھے دینے پڑے. (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۵۹). میں نے بگی کی تصویر بنانی شروع کر دی ، بگی ایک گوالن ہے نہایت خوبصورت اور نہایت بے وقوف. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر ، طلسم خیال ، ۱۲۱). [گوالا (رک) کی تانیث].

--- اپنے دہی کو کھٹا نہیں کہتی کہاوت.

اپنی چیز کو کوئی برا نہیں کہتا (فیروزاللغات).

گوالہ (۱) (فت گ ، ل) امذ.
رک : گوالا. بمشکل ایک گوالا گائے کا دودھ دینے پر راضی ہوا تھا. (۱۹۸۷ء ، حرف آشنا ، ۱۲۵). [گوالا (رک) کا ایک املا].

گوالہ (۲) (فت گ ، ل) امذ.
اناج رکھنے کی بوری یا تھیلا. وہ تینوں وہاں گھس آئے اس کو ایک گوالہ میں ڈال کر گوالے کا مُنہ اچھی طرح بند کر دیا. (۱۹۷۸ء ، براہوی لوک کہانیاں ، ۳۳). [براہوی].

گوالی (فت گ): (الف) حف.
گوالے کا کام یا گوالے کا پیشہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امث. گوالا (رک) کی تانیث ، **گوالن** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

---گوالے کا دہی سہتوں کی بھینٹ کہاوت.
کام کسی کا تعریف کسی کی (جامع اللغات).

گوالیا / گوالیہ (فت گ ، کسں ل / فت ی) امذ.
رک : گوالا. نند نامی گوالیہ کی بیوی تھی. (۱۹۱۷ء ، کرشن بیتی ، ۳). یونانی سپاہیوں نے گوالیے بن گئے اور اپنی وردیاں وغیرہ سب اُتار کے پھینکدیں. (۱۹۲۸ء ، حیرت ، مضامین ، ۱۶۱). [گوال + یہ ، لاحقۂ نسبت].

گوانا (۱) (فت گ) ف م.
گانے پر آمادہ کرنا ، **گانے کی ترغیب دینا ، نغمہ سرائی پر** تیار کرنا. ایرج نوجوان نے عرض کی کہ آج تو خواجہ کو گوایئے. (۱۸۹۷ء ، طلسم ہفت پیکر ، ۲ : ۳۴). ریڈیو میں دوسروں کو گوانا جانتے تھے. (۱۹۵۸ء ، عمر رفتہ ، ۵۳۳). [گانا (رک) کا تعدیہ].

گوانا (۲) (فت گ) ف م (قدیم).
گنوانا ، ضائع کرنا ، برباد کرنا.

مانس کی امید پر مورکھ عمر گوائے
آکھے نوشہ قادری داتا آپ خدائے

(۱۶۵۰ء ، گنج شریف ، ۶۶).

بنے ہے ساقی کوثرؐ کے ہت تھے جام کوثر کا
سدا حضرت کیرا برمال شاہاں میں گواوو تم

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲).

گوائی جانا شیریں مثل فرہاد
اُٹھا جس نے لیا بار محبت

(۱۷۸۸ء ، جہان دار ، د ، ۸۸). [گنوانا (رک) غیر انفی املا].

گوانو (ضم گ ، و مج) امذ.
سمندری پرندوں کی بیٹ پر مشتمل قدرتی کھاد. مرغ اور کبوتر کی بیٹ بھی اعلیٰ قسم کا کھاد ہے بعض تجربہ کار تو کہتے ہیں کہ اس کی قوت گوانو کھاد سے کسی طرح کم نہیں. (۱۸۹۱ء ، کسان کی پہلی کتاب ، ۳ : ۱۲). [انگ : Guano].

گوانیڑ (ضم گ ، ی مج) امث.
(کاشت کاری) **گانو کے اطراف کی کھاد والے قطعات اراضی** جو ترکاری کی کاشت کے لیے نہایت عمدہ ہوتے ہیں لیکن ان میں نگراں کی بڑی ضرورت ہوتی ہے (ماخوذ : اب و ، ۹ : ۱۰۲). [گواں (گانو (رک) کا محرف) + یڑ ، لاحقۂ نسبت].

گوانیسی (ضم گ ، ی مج) امذ.
کالے سانپ کی ایک قسم جس کے سر گردن تک گائے کے سُم کی طرح نقش ہوتے ہیں (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۳). [گو = گئو + اں ، لاحقۂ نسبت + یسی / یسا ، لاحقۂ کیفیت].

گواہ (فت گ) امذ ؛ = گوا.
کسی امر کی شہادت دینے یا ثبوت بہم پہنچانے والا ، شاہد ، گواہی دینے والا ، شہادت دینے والا. ایاز کہا ... تون صاحب ہے میں بندہ ہوں اوس کوں گواہ خدا تعالیٰ کا خلق آدم علیٰ صورتہ ہے. (۱۹۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۵۷).

نالا ہمارے دل کے غم کا گواہ بس ہے
دینے کے تئیں شہادت انگشت آہ بس ہے

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو (ق) ، ۵۵).

کیرنا کوں کفیل کر کے میں
مصطفیٰ کوں گواہ اب کروں گا

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۵۳).

زردیِ رنگ و رونا دونوں دلیل کشتن
خوش طالعی سے میرے کیا کیا گواہ نکلے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۵۱۳). بیٹی اب تم سامنے والے کمرے میں چلی جاؤ وکیل گواہ آتے ہوں گے. (۱۹۲۹ء ، تمغۂ شیطانی ، ۷۰). قتل اور لوٹ کے مقدمہ کے گواہ ثبوت میں ایک چڑیا کو بھی پیش نہ کرسکیں گے. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۹۲). [ف].

---اُکھڑنا محاورہ.
(قانون) **گواہ کا اپنے بیان پر قائم نہ رہنا ، بیان بگڑ جانا گواہ کا بیان بدل دینا.** ابھی جرح ہوتی تو پولیس کے سارے گواہ اُکھڑ جاتے. (۱۹۳۲ء ، میدان عمل ، ۷۲).

---بنانا محاورہ.
۱. **شاہد ٹھہرانا.**

ہم خونِ آرزو کا جو محضر بنائیں گے
تجکو گواہ اے دلِ مضطر بنائیں گے

(۱۸۹۱ء ، تعشق ، د ، ۳۹). ۲. (قانون) **جھوٹا گواہ تیار کرنا** (نوراللغات).

---بے لوث کسی صف (---و لین) صف.
(قانون) **وہ گواہ جسے کسی فریق کی طرفداری منظور نہ ہو** (جامع اللغات).

---تعلیمی کسی صف (---فت ت ، سک ع ، ی مع) امذ.
(قانون) **ایسا گواہ جسے سکھا پڑھا کر تیار کیا گیا ہو سکھایا ہوا گواہ** (ماخوذ : نوراللغات ؛ اُردو قانونی ڈکشنری). [گواہ + تعلیم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ٹوٹنا محاورہ.
۱. **گواہ کا فریق مخالف سے مل جانا ، گواہ کا منحرف ہو جانا.**

اب منصفی ہے داورِ محشر کے علم پر

میرے گواہ ٹوٹ کے دشمن سے جا ملے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۷۵). ۲. کسی کے گواہ کا اس کے خلاف گواہی دینا ، گواہ کا بیان بگڑ جانا (نوراللغات).

---چُست مُدّعی سُست کہاوت ، ـــ مدعی سست ، جس کا کام ہے وہ پروا نہیں کرتا ، دوسرے کو فکر ہے (جامع اللغات).

---حاشِیَہ کس اضا(ـــ کس ش ، فت ی) امذ.

وہ گواہ جو کسی دستاویز کے حاشیے پر اپنے دستخط یا نشانِ انگوٹھا بنائے.

پھر کیف اس کو جا گم تک وہ لائے

گواہ حاشیہ بھی ساتھ آئے

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نوسنظوم ، ۲ : ۳۱۱). [گواہ + حاشیہ (رک)].

---دار صف (قدیم).

شاہد ، گواہ ، گواہی دینے والا. تو اپنی عقل پر میں گواہ دار سو وہ گواہ جز عرفان تو نہیں ، و گواہ داری یہی عارف الوجود ہے ، اس وجود کا عرفان سچ کیا تفاوت ہوے گا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۳۹). سو عشق ای دوست جانیا کہ ہینا پر گواہ دار. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ف) ، ۱۷۹).

اپنا آپس دیک دیدار اپنا آپس ہے گواہ دار

(۱۶۸۰ ، کشف الوجود (بحوالہ قدیم اردو ، ۱ : ۳۲۰)). [گواہ + دار + داشتن ـــ رکھنا].

---داری امث (قدیم).

گواہ کا بیان ، شہادت ، گواہی. تو اپنی عقل پر میں گواہ دار سو وہ گواہ جز عرفان تو نہیں ، و گواہ داری یہی عارف الوجود. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، جانم ، ۳۹). [گواہ دار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.

گواہ پیش کرنا ، گواہ لانا (نوراللغات).

---رُوَیَت کس صف(ـــ و مع ، فت ی) امذ.

(قانون) وہ گواہ جس نے اپنی آنکھ سے کوئی معاملہ دیکھا ہو ، چشم دید گواہ ، عینی شاہد (ماخوذ : اردو قانونی ڈکشنری). [گواہ + رک : رویت (۱)].

---سَرکاری کس صف(ـــ فت س ، سک ر) امذ.

(قانون) سرکار کی طرف سے مقرر فرد جو مقدمات میں سرکار کی طرف سے پیش ہوتا ہے. کہنے لگے ان کی نہ پوچھئے ، تمام عمر میخانہ میں رہے نکلے تو محتسب بن گئے میں نے کہا محتسب ہی نہیں گواہ سرکاری بھی. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گرانمایہ ، ۱۲۵). [گواہ + سرکار (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَماعی کس صف(ـــ فت س) امذ.

(قانون) وہ گواہ جو سُنی ہوئی بات کی شہادت دے ، سُنی ہوئی بات کی گواہی دینے والا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گواہ + سماع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---طَلَب کَرْنا محاورہ.

گواہ کا عدالت میں بلایا جانا ، شہادت دینے کے لیے طلب کیا جانا (جامع اللغات).

---طَلَب ہونا محاورہ.

گواہ طلب کرنا (رک) کا لازم ، گواہی کے لیے بلایا جانا.

پھر ہوئے ہیں گواہِ عشق طلب

اشکباری کا حکم جاری ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۲۳).

---عادِل کس صف(ـــ کس د) امذ.

سچا گواہ ، شاہدِ عادل. اس قوم کی شخصی سخت اس پر گواہِ عادل ہے. (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳۹). [گواہ + عادل (رک)].

---عَینی کس صف(ـــ ی لین) امذ.

(قانون) گواہِ رویت ، چشم دید گواہ ، وہ گواہ جس نے کسی بات (واقعہ) کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو (فرہنگ آصفیہ).

---فَرْعی کس صف(ـــ فت ف ، سکن ر) امذ.

عارضی گواہ ، غیر حقیقی گواہ ، وہ گواہ جو اصل نہ ہو. گواہ فرعی بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اصل گواہ ، فرعی گواہوں کے سامنے یہ کہیں کہ تم گواہ رہو میری گواہی پر اس بات کی کہ فلاں نے اس امر کا اقرار کیا تھا. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۹۶). [گواہ + فرعی (رک)].

---کَرْنا محاورہ.

۱. کسی کو کسی امر میں شاہد بنانا. ابوجہل نے لات و عزیٰ کی قسم کھائی اور کعبے میں جا کر ہُبل کو گواہ کیا. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۹).

محشر میں جا کے آخر کیا دادخواہ کرتے

کہتا اسی کی ایسی جس کو گواہ کرتے

(۱۹۰۰ ، دیوان صفی ، ۱۲۲). ۲. جتانا ، بتانا ، آگاہ کرنا. ہم نے رات کو نقیب خان کو گواہ کر دیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۶۵).

---گُزْرْنا محاورہ.

گواہ کا بیان گزرنا ، گواہی دینا.

دل کو چھپا لیے تھے وہ آنکھوں نے کہہ دیا

گزرے جو دو گواہ تو دعویٰ ٹھہر گیا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۵۶).

---لانا محاورہ.

صفائی یا ثبوت میں گواہ پیش کرنا ، شہادت پیش کرنا.

دعویٰ کروں جو ان پر لاؤں گواہ کس کو

دل تو وہ لے گئے ہیں سب خلق سے چھپا کر

(۱۸۷۷ ، درۃ الانتخاب ، ۶۵). حضرت عمر نے کہا اس روایت پر گواہ لاؤ. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۷۸).

گَواہی (فت گ) امث.

گواہ کا بیان ، شہادت ، توثیق ، تائید ، شاہدی.

اے شوخ تری شوخ نگاہی نظر آئی
ستے تجھے سہوں میں سو گواہی نظر آئی

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۵). اے طوطے تو اس کے خاوند کے پاس جا اور ان دونوں کو آپس میں ملا دے بلکہ اس کی عصمت پر گواہی دے . (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۸۱).

نہ بے نغم پرسشِ اعمال سے ہو فرشِ راحت پر
تفسیرِ خواب دیتی ہے گواہی جرمِ غفلت پر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۸). ہم نے اپنے دل کی گواہی کو جب جب آزمایا . (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۳۸).

تو شعاعوں کا تبسّم ، تو اجالوں کا سرور
ہر کرن تیری گواہی ، ہر سحر تیرا ظہور

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۰). [گواہ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ اُلٹی ہو جانا محاورہ.
شہادت مخالف ہو جانا ، شہادت کا برخلاف ہونا .

دمِ اظہارِ محبّت ٹھہرائے نالۂ دل
اولٹی ہو جائے نہ کمبخت گواہی تیری

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۳۷).

ـــــ ادا کرنا محاورہ.
رک : گواہی دینا . اس درخت میں ایک بڑا جوف ہے شب کو چلکر بیٹھ وہ دن کو جب قاضی آکر پوچھے تو گواہی ادا کرنا . (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۶).

ـــــ حاشیہ (ـــــ کس ش ، فت ی) امث.
تصدیق یا شہادت جو کسی تحریر کے حاشیے پر دستخط یا نشان کی شکل میں ہو. محررہ ۵ ، مارچ ۱۸۷۰ ، مصدقہ رجسٹری معہ گواہی حاشیہ مجھ گواہ مدّعا علیہم کے خاص زر خرید ہمراہ مکاں محمود خاں مدّعی کے ہے . (۱۸۸۰ ، کاغذاتِ کارروائی عدالت ، ۱۲۵). [گواہی + حاشیہ (رک)].

ـــــ دینا محاورہ.
۱. **اقرار کرنا ، تصدیق کرنا .**

گواہی دے اے مردِ دانش نمائے
محمدؐ ہے جگ میں رسولِ خدائے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۳۷). علی گڑھ سوسائٹی ... اپنے بانی کے حُسنِ سلیقہ اور نیک نیتی پر گواہی دیتی ہے . (۱۸۷۱ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷). جب لوگوں نے ان کے خلاف گواہی دی . (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۳۳).

تاریخ ہر اک موڑ پہ دیتی ہے گواہی
قدرت کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے

(۱۹۷۷ ، ماجرا ، ۳۳). ۲. **(دل کا) کسی خیال کی تائید کرنا** . میرا دل بھی یہی گواہی دیتا ہے . (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۶۶۳).

ـــــ شاہدی (ـــــ کس ہ) امث.
شہادت ، گواہی . ہم ایک خدا کے واسطے گواہی شاہدی میں کبھی کبھی نہ بھریں گے . (۱۹۰۰ ؟ ، خورشید بہو ، ۵۶) . [گواہی + شاہدی (رک) بطور تابع].

ـــــ کرانا محاورہ.
شہادت مہیا کرنا ، گواہی پیش کرانا ، کسی تحریر پر شہادت یا تصدیق کے لیے دستخط کرانا یا نشان انگوٹھا لگوانا . اس خیال سے کہ آئندہ کوئی اس کے قبضہ سے نکالنے نہ پائے شرعی گواہی کرا دی . (۱۸۹۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۶ : ۳۱).

ـــــ مانگنا محاورہ.
ثبوت مانگنا .

مانگو نہ گواہی اگر آنکھوں میں ضیا ہے
وہ کلمۂ حق دیکھ لو شانے پہ لکھا ہے

(۱۹۵۱ ، آرزو ، صحیفۂ الہام ، ۶۲).

کس کڑے وقت میں موسم نے گواہی مانگی
جب گریباں ہی اپنا ہے نہ دامن اپنا

(۱۹۸۱ ، ماجرا ، ۲۵).

گوائی (۱) (فت گ) امث.
گانے کی اُجرت (نوراللغات) [گوانا (رک) سے حاصلِ مصدر].

گوائی (۲) (فت گ) امث.
رک : گواہی (نوراللغات). [گواہی (رک) کا بگاڑ].

گوبَر (و مج ، فت ب) امذ.
گائے بیل یا بھینس کا فضلہ ، سرگین کو جو سوکھنے کے بعد جلانے کے کام آتا ہے .

سرگیں گوبر قلہ (ہے) بیوسی
جاں کُلّلہ جو کہیے کسی

(۱۶۲۱ ، خالقِ باری ، ۷۶).

سن مری بات تام لے ہر کا
چوکا ہوتا ہے اس کے گوبر کا

(۱۸۰۵ ، نظمِ رنگین ، ۲۵). سر کے بال صاف کروا کے صرف گائے کے گوبر کا گاڑھا گاڑھا لیپ کروا دیا . (۱۹۳۷ ، سلک الدّرر ، ۴۳). جگہ جگہ گوبر اور لید کے تودے لگائے ، پہلے لید کا ٹوکرا بھرا اور اُٹھا کر ... لے گئی . (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۹). [س : गो+वर]

ـــــ پاتھنا محاورہ.
گوبر کو ہاتھ سے تھپکی دے دے کر اُپلے بنانا ، اُپلے پاتھنا . دن بھر گھر میں کام ہوتا ہے ، کھانا پکانا ، بیل کو سانی دینا ، گوبر پاتھنا . (۱۹۸۷ ، حصار ، ۹۹).

ـــــ پتھوانا محاورہ.
گوبر پاتھنا (رک) کا تعدیہ . وہ جیز جو مجھکو باہر لائی میلخانہ پہونچایا ، رسیاں بٹوائیں ، ٹاٹ سلوائے گوبر پتھوائے اور مجبرہ جیسی گویا چھنوا دی مگر میں غیروں کی شکایت کس منہ سے کروں . (۱۹۲۸ ، طوفانِ اشک ، ۱۰۸).

ـــــ چک (ـــــ فت ج) امذ.
(ابتدائی براری) **وہ جگہ جہاں اُپلے تھاپنے کو گوبر جمع کیا جائے ، گوہاری** (اب و ، ۳ : ۵ ، ۱۰). [گوبر + (رک) چک (۱)].

---دھن (---فت دھ) امذ.
(ایندھن براری) رک : **گوبر چک** (ا ب و ، ۳ : ۱۰۵). [گوبر + دھن ، لاحقۂ ظرفیت].

---سوتنا محاورہ.
گوبر اکٹھا کرنا ، گوبر سمیٹنا. لکڑی کا پھاوڑا ہاتھ میں لے کر ایک ایک بیل بھینس گائے کے تلے سے گوبر سونتنا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۹).

---کا چوتھ امذ.
۱. **گوبر کا پٹلہ ، گائے یا بھینس وغیرہ کا ایک مرتبہ کا کیا ہوا گوبر کا ڈھیر** (ا ب و ، ۳ : ۱۰۳). ۲. (کنایۃً) **بدہیت ، بدشکل ، ناموزوں ، بھدا.** ان گوبر کے چوتھوں کو دیکھتے دیکھتے تو گھن آنے لگی. (۱۹۶۰ ، ماہ نو ، کراچی ، مئی ، ۳۹).

---کا کیڑا امذ.
رک : **گو کا کیڑا.** آدمی عالم یا متعلم ہے اور باقی گوبر کے کیڑے. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۱۳۶).

---کرنا محاورہ.
گائے بیل بھینس یا بھینسے کا ہگنا (نوراللغات).

---کی بھانی است.
ہندوؤں کے عقیدے میں زچہ خانے کی ایک دیوی کا نام جس کی شکل کھلی ہوئی قینچی کے مشابہ بنائی جاتی ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۷ : ۹۷).

---کی سانجھی است.
گوبر کی چھوٹی سی مورتی جو ہندو لڑکیاں بھادوں کے مہینے میں بناتی ہیں (جامع اللغات).

---کی سانجھی بھی بھریا اوڑھے اچھی لگتی ہے کہاوت.
بدشکل سے بدشکل بھی بناؤسنگار کی وجہ سے خوبصورت معلوم دیتی ہے (جامع اللغات).

---گنیش (---فت گ ، ی مج) امذ.
۱. **گنیش جی کا گوبر کا بت جو ہندو کوئی کام شروع کرنے سے پہلے بنا کر پوجتے ہیں.** تھا کروں کی پوجا میں سب سے پہلے گنیش جی کی پوجا کی جاتی ہے ... گوبر گنیش کا مرکب آپ کے روز مرہ اور لغات میں موجود ہے. (۱۹۳۱ ، منشورات ، ۱۰۳). ۲. (کنایۃً) **نہایت بدشکل ، بدنما ، بے ڈول چیز.**

گوبر گنیش توند ہی ایسی ہے شیخ کی
نسبت نہ ہووے بھینس کو جس کی شکم کے ساتھ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۰). ۳. (مجازاً) **سست اور کاہل آدمی ، گوبر کا چوتھ.** حاکم وہاں کے تھینی کے تھینا ، گوبر گنیش ... بیٹھا کرتے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی ، ۱۸۵).

بنو کاہلی سے نہ گوبر گنیش
وہی شے کا مرہم دیا جس نے نیش

(۱۹۱۹ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۲۱). ۴. (مجازاً) **بے وقوف ، احمق شخص.** اس بات پر وہ گوبر گنیش راضی ہوا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۶۰).

انہیں ہم نے جانا تھا گوبر گنیش
مگر یہ تو نکلے بڑے ہی فرنیس

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۶۶۷). [گوبر + گنیش (علَم)].

---گھنیس (---فت گھ ، ی مج) امذ.
رک : **گوبر گنیش.**

یاد کرتا تھا کوئی گوبر گھنیس
دل کو سمجھاتا تھا ہرپر ایک بھیس

(۱۸۳۹ ، مثنوی غزالیہ ، ۳۷). [گوبر + گھنیس (گنیش (رک) کا ایک املا)].

---نکال دینا فقرہ.
بھرکس نکال دینا ، بہت مارا پیٹا ، بہت سزا دی (جامع اللغات ، فیروز اللغات).

گوبرورا (و مج ، سک ب ، و لین) امذ.
رک : **گوبریلا.** خنفسا ... ہندی میں اس کو گوبرورہ کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۳). [گوبر + ورا ، لاحقۂ صفت].

گوبروندا (و مج ، سک ب ، و لین ، مغ) امذ.
رک : **گوبریلا** (پلیٹس). [گوبر + وندا ، لاحقۂ نسبت].

گوبرونی (و مج ، سک ب ، و مج) است.
اپلوں کا ڈھیر ، پتھوری (جامع اللغات) [گوبر + ونی ، لاحقۂ نسبت].

گوبری (۱) (و مج ، فت ب) امذ.
گوبر میں پانی ملا کر تیار کیا ہوا گارا. ابھی چوکے کی گوبری تک بھی نہیں دی گئی. (۱۸۹۱ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۰۱). اس پر پھر گوبری کی تہہ یا گیلی مٹی کی تہہ بچھا دیں. (۱۹۶۷ ، زمین و زراعت ، ۱۵۶). [گوبر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

---کرنا ف س.
گوبری سے لپائی کرنا ، گوبری لگانا ، گوبری سے لیپنا پوتنا. افریقہ کی بعض قوموں میں اب بھی جب مکان تیار ہو جاتا ہے تو اس کی چھتوں اور دیواروں پر گوبری کرنا عورت کے سپرد ہے. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۱۷). جب برہمن خود ایک ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں تو ہر ایک کے لیے پانی چھڑک کر گوبری کی جاتی ہے اور ... دسترخوان چنا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۵۹).

گوبری (۲) (و مج ، فت ب) است.
خسرہ ایک مرض جس میں بخار کے ساتھ جسم پر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ہلالی شکل کے نکلتے ہیں اکثر یہ مرض سات روز میں ٹھیک ہو جاتا ہے. انگریزی میں اسکو میزلس اور ہندی میں گوبری کہتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۷۶). لڑکی دس مہینے تک رہی اس کو گوبری نکل آئی نمونیہ ہو گیا. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۲۶). [مقامی].

گوبڑیا (و مج ، فت ب ، سک ڑ) امذ.
سلسلہ کوہ کے دامن میں پایا جانے والا بلند قامت درخت۔ (پائین کوہ ہمالیہ) ... میں بےشمار اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں ... سب میں اہم ترسال ، جنس مکو سال ... جنس جامن ، جنس گوبریا۔ (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۱۰۳)۔ [مقامی]۔

گوبریلا (و مج ، سک ب ، ی مج) امذ ؛ = گبریلا.
گوبر سے متعلق ، گوبر میں پیدا ہونے والا ایک کیڑا۔ اس گوبریلے کیڑے کا ذکر نہ کرو کہ اس کی سراسر ہمت اسی طرف ہے کہ دنیا جمع کرے۔ (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات اردو ، ۲۶۱)۔ پہاڑی ریل اس طور پر کھڑکھڑاتی ... کنکناتی گزرتی تھی جیسے بڑے بڑے گوبریلے یا بھونرے ایک کے پیچھے ایک چلے جا رہے ہوں۔ (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۲۳)۔ [گوبر (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

گوبڑورا (و مج ، سک ب ، و مج) امذ.
گوبر کا کیڑا ، گبروا ، گوبریلا۔ کوئی قوم اس خونخوار اور وحشت ناک قوم کی برابری نہیں کرسکتی ہے جو اپنی اعلیٰ درجہ کی لذیذ غذا ، کیڑے ، گوبڑورے ، چیونٹی کو سمجھتے ہیں۔ (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن فروری ، ۱۶)۔ [گبروا (رک) کا ایک تلفظ]۔

گوبلٹ (و مج ، سک ب ، کس ل) امذ.
گلاس ، جام ، قدح ، پیالہ۔ وہ شیشے کے ایک نازک گوبلٹ سے شراب پی رہی تھی۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱ : ۳۱۷)۔ [انگ : Goblet]۔

گوبند (و مج ، کس ب ، سک ن) صف ؛ امذ ؛ = گوند.
گوالا ۔ کرشن جی کا لقب ، ہندوؤں میں اسمائے خاص کا جزو۔

سب مل کے یارو کشن مُراری کی بولو جے
گوبند چھیل کنج بہاری کی بولو جے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۰۹)۔ [گووند (رک) کا محرف]۔

گوبی (و مج) امث.
رک : گوبھی.

بھیانک راستے جنگل ہیں اور پگڈنڈیاں گوپے
پڑا ہے اپنا منھ ڈھانکے اگر گوبی کا تختہ ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۸۵)۔ اردو میں گوبھی کے علاوہ ”گوبی“ بھی مروج ہے ، اس کا مرکب پھول گوبی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۴)۔ [گوبھی (رک) کا ایک املا]۔

گوبھ (و مج) امذ.
(کاشت کاری) پودے کی جڑیں ؛ شاخ در شاخ گھنا پھیلاؤ جو پودے کمزور کرے اور اس کے بڑھنے کو روک دے (ا پ و ، ۶ : ۱۴۳)۔ [مقامی]۔

گوبھی (و مج) امث.
ایک چھوٹا پودا یا اس کا پھول جو ترکاری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے پتے بڑے بڑے اور تعداد میں کم اور پھول رنگ میں سفید گھنا ہوا اور چھتری کی مانند کافی بڑا ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم بندگوبھی بھی ہے جس میں پھول کی جگہ صرف پتوں کا ایک بڑا بند گٹھا ہوتا ہے لاط : Elephantophus Seaber۔

وہ گوبھی کے پتے اکوڑنے لگے
بتاشے بھی دو چار پڑنے لگے

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۳۷)۔ وہ غذائیں جن میں فاسفورس بکثرت موجود ہوتا ہے یہ ہیں ... گوبھی ، گانٹھ گوبھی ، گوشت اور مچھلی (۱۹۳۰ ، ہماری غذا ، ۳۳)۔ [س : गो + जिह्वका]۔

--- تِتلی (--- کس ت ، سک ت) امث.
سفید یا سفیدی مائل تتلی جس کا لاروا گوبھی کے پتے کھا کر نشوونما پاتا ہے ، کلم تیتری۔ شاہ تتلی (Danais) موتلی سا (Vanessa) گوبھی تتلی (Pieris) اور ریشم پروانہ ، چاند پروانہ ... جن کے حشرے سب کے پھل میں ملتے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۳۰)۔ [گوبھی + تتلی (رک)]۔

--- کا پُھول امذ.
(مجازاً) بہت بڑا ، پُھولا ہوا۔ دس ہوئے اس بدصورت لڑکے کی گوبھی کے پھول کی سی بڑی ناک پر تھپے پڑے۔ (۱۹۶۱ ، ستاروں کی سیر ، ۱۳۰)۔

گوپ (و مج) امذ.
۱۔ گوالا ، گوجر ، گائے چرانے والا۔ یہ لڑکیاں ان ہی گوپوں یعنی گوالیوں کی تھیں۔ (۱۹۰۷ ، کرشن بیتی ، ۳۰)۔

کبھی کھیلیں آپس میں ہم گوپ لیلا
بھی کیا ہے بھی کاننا ہے

(۱۹۶۳ ، قارقلیط ، ۳۱)۔ ۲۔ سونے کا ہار ، گندھے ہوئے ریشم کا کمربند ، سونے چاندی کے تاروں کی گندھی ہوئی زنجیر (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [س : गोप]۔

گوپا (و مج) امذ.
چولستان جھاڑی سے بنی ہوئی مخروطی جھونپڑی جس کو اندر سے لکڑیوں سے سہارا دیا جاتا ہے۔ موٹی لکڑی زمین میں گاڑی ہوتی ہے جو بلندی پر چھت کا وزن اٹھائے رکھتی ہے چولستانی اس کو ”گوپا“ کہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۹۸)۔ [مقامی]۔

گوپارَم (و مج ، فت ر) امذ ؛ = گوپرم.
مندر کا گنبد ، گوپرم۔ اس معبد کا گوپارم یا گنبد سو فٹ بلند ہے۔ (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم ، ۱ : ۱۳۹)۔ [گوپرم (رک) کا اشباعی املا]۔

گوپال (و لین) امذ.
۱۔ گوالا ، چرواہا ، گایوں کو پالنے والا (ماخوذ : جامع اللغات)۔
۲۔ کرشن جی کا لقب ، بھگوان۔

سو گوبند جگ دیو گوپال ہے   سو کرپال گرپال دیپال ہے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲)۔ جگت روپی پش کا پالنے والا گوپال ہے (۱۸۹۰ ، ترجمہ جوگ بششٹھ ، ۲ : ۹۸)۔ [گو (گائے) (رک) + پال ، پالنا (رک) سے]۔

--- بھوگ (--- و مج) امذ.
فرخ آباد میں پیدا ہونے والا ایک آم جو بہت میٹھا ہوتا ہے۔

اس ضلع میں دو سو چھیالیس قسم کے آم ہوتے ہیں ... بہت زیادہ میٹھے عام پسند چھ سات قسم کے ہیں یعنی لنگڑی ، نودھا ، گوپال بھوگ ، چون ، دسہری . (۱۹۳۶ ، خطبات مدراس ، ۱ : ۳۵۸). [گوپال + بھوگ (رک)].

گُوپال (و مج) امذ.
لوہے کا جنگی ہتھیار ، گُرز.
اگر مرتضی شاہ ذوالحال ہے   خداوند شمشیر گوپال ہے
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۰).
لے گوپال اس مغز بیرون کرو   زمیں کوں تمام غرقۂ خوں کرو
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۶۵).
کدخدا ہونے کو چلا دولھہ   بال و گوپال عظم سے جوں شہہ
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۵۷).

دو سمت بڑے قتل شہہ بیکس و دلگیر
گوپال و سناں و تبر و خنجر و شمشیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۷). الات اور سامان جنگ یہ تھے گوپال ، گرز ... اختر ، سراپردہ. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۷۰).

جب کہ ان کے اسلحہ تھے تیر و گوپال و کمند
جب کہ ان کے مرکبوں میں تھے ابل ، خچر ، حمار

(۱۹۳۰ ، احسن مارہروی ، احسن الکلام ، ۲۳۰). [ف].

گوپالی (و لین) صف.
گوپال (رک) سے متعلق یا منسوب ، گوپال کا. یہ انگریزوں سے پہلے زرعی سے زیادہ ایک گوپالی (Pastoral) معاشرہ تھا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۵۸). [گوپال رک + ی ، لاحقہ نسبت].

گُوپتی (و مج ، سک پ) صف.
پوشیدہ : **چھپی ہوئی ، گپتی.**

تو عالی خاندان و اہل عزت نام والا ہے
زباں کو روک کے اپنی نہ کر باتیں گوپتی سے

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۶۷). [گپتی (رک) کا اشباعی املا].

گوپَد (و مج ، فت پ) امذ.
وہ مکان یا مقام جہاں گائے اور بیل وغیرہ باندھتے ہیں ، گوتھان ، گئو شالہ. وہ اس جگت کو گوپد کی طرح اپنے پرشارتھ سے نانگھ جاتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۲). [گو (گائے) + پد (رک)].

گوپُر (و مج ، ضم پ) امذ.
مندر جس پر نقش و نگار ہوں یہ دروازہ بہت بلند ہوتا ہے اور اس پر دیوتاؤں کی مورتیں بنی ہوتی ہیں ، گوپُرم. انہیں اہرامی گوپروں کی وجہ سے دکن کے مندروں نے ایک خاص شکل پیدا کی ہے وسعت کے لحاظ سے ہر ایک گوپر بجائے خود ایک مندر ہے. (۱۹۶۲ ، تمدن ہند ، ۲۸۱). [مقامی].

گوپُرَم (و مج ، ضم پ ، فت ر) امذ.
رک : **گوپُر.** زمانۂ مابعد کے مندروں کو ، دروازوں پر گوپرم کے ساتھ ساتھ بہت سی حلقہ بندیوں اور دوہری بڑی ہوئی کگنیوں کی وجہ سے ممتاز کیا جاسکتا ہے. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۲۷). [گوپر (رک) + م ، لاحقۂ صفت].

گوپَن (و مج ، فت پ) امذ.
رسی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں یا حریف کو مارتے ہیں ، گوپھن ، گوپیا ، فلاخن ، ڈھیلوا ؛ منجنیق.

سبہ ہر طرف اس کے گھیتیں ہی صف
لیتے تیر و شمشیر و گوپن بکف

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۴). اس لشکر نے حمص پر جا کر محاصرہ کیا اور ایک گوپن مغربی جس کا وزن ایک سو چالیس شامی تھا معہ اور گوپنوں کے لشکریوں نے کھڑی کی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۰). حصین بن نمیر کوہ ابو قبیس پر کھڑا ہوا گوپن کے ذریعے سے پتھر چلا رہا تھا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۸۱). پٹیل پٹواری تو آپ جیسے ولائتی اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کو گوپن کے پتھر کی طرح ایسے گھما گھما کر پھینکیں گے کہ پتہ بھی نہیں چل سکے گا. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۲۷۰). [گوپھن (رک) کا ایک املا].

گوپِن (و مج ، کس پ) امث.
رک : **گوپی ، دودھ بیچنے والی ، گوپے کی بیوی.**

دھن دھن ہماری قسمت درشن تمہارے پائے
جو کچھ لکھے ہیں تھے گوپن کو پڑھ سنائے

(۱۸۷۹ ، دیوان بیکل ، ۴۴). [گوپ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گوپِنی (و مج ، کس پ) امث.
رک : **گوپی.**

ہر یک گوپنی شہ کی جیوں ماہ ہے
کہ اس دور میں کیشن او شاہ ہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳). [گوپن (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گوپی (و مج) امث.
دودھ بیچنے والی ؛ گوپے کی بیوی ، گوالوں کی لڑکیاں جن کے ساتھ کرشن جی بچپن میں کھیلا کرتے تھے.

خوباں منے بیٹ توں بسر گوڑیاں کوں
سن دیک ایس بانٹ لیتا گوپیاں کوں

(۱۶۷۴ ، نصرتی (بحوالہ قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۸)).

سسّی اور پنّو گوپی اور کنہیا
زلیخا اور یوسف ، ہیر اور رانجھا

(۱۷۷۵ ، عزلت (از چمنستان شعرا ، ۴۷۴)). کہیں راون اور لنکا کا بکھیڑا ... مرلی بجائی اور گوپیوں سے دھومیں مچائی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۲).

ہنستی ہوئی جو پھرتی ہیں ساتھ ان کے گوپیاں
ہیں ان میں رادھا ایسی کہ تاروں میں چندریاں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۱). آج سینکڑوں آدمی اسے گھیرے ہوئے تھے ... گوپیوں میں کنہیا بنا ہوا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۲۲۹). سنگیت رس کے دیوانے اس کے اردگرد اس طرح منڈلاتے تھے جیسے کرشن مہاراج کے اردگرد گوپیاں. (۱۹۸۴ ، اوکھے لوگ ، ۳۰۲). [س : गोपी].

---جنتر (---فت ج ، سک ن ، فت ت) امذ.
تنبورے کی قسم کا ایک تارا ساز جسے بھکاری بھجن گاتے وقت ٹنٹناتے رہتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۱۳۵)۔[گوپی + جنتر (رک)]۔

گوپیا (و مج ، کس پ) امذ ؛ امث.
رک : گوپن ؛ گوپھیا. کسی رسّی کا گوپیا بنا کر اسے پھرائیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۳۰)۔ [مقامی]۔

---پھرانا / چلانا محاورہ.
فلاخن سے پرندوں کا اُڑانا (علمی اُردو لغت).

گوپین (و مج ، ی مج) امذ (قدیم).
رک : گوپن.

پتے مارے وال خشت و گوپین و تیغ
کہ جوں ہولے برسیا اسی ٹھار میغ

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۵۰)۔ [گوپن (رک) کا ایک قدیم اِملا]۔

گوپھا (۱) (و مج) امذ.
غار ، کھوہ ، چھپنے کی جگہ. تس سمے وہ اسر ایک ایک کو اُٹھائے لے جائے اور پربت کی گوپھا میں رکھ اس کے اوپر شلا دھر موند کے چلا آئے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۶۳).

کہا مال نے شہ سے نہ کر کچھ فکر
وہ بیٹھے ہیں گوپھا میں جا دھوپ کر

(۱۸۵۶ ، قصہ گوپی چند ، ۹). ایک پہاڑ کا گوپھا ہے جو دور تک چلا گیا ہے. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۸)۔[گُپھا (رک) کا ایک اِملا]۔

گوپھا (۲) (و مج) امذ.
۱. حلقہ ، دائرہ ، کولا ، کولیا. بعضے کی جڑیں اس قدر موٹی ہوتی ہیں کہ بیس آدمی کے گوپھے میں نہیں آ سکتی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین ، ۸۳). سپاہی کو باہر نکال لیا اور گوپھے میں لے کر سہیلی کے گھر پہونچا دیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۳). ۲. اینٹھوا ، بگیا ، پگڑی. سر پر ایک موٹے سفید کپڑے کا گوپھا مار لیا ہے بدن میں ایک بہت لمبی اور ڈھیلی عبا ہے. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۵۲)۔ [مقامی]۔

گوپھن (و مج ، فت پھ) امذ.
گوپن ، رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس کے بیچ میں پتھر رکھتے ہیں اور ہاتھ سے گردش دے کر اس پتھر کو حریف پر مارتے ہیں ، فلاخن. آدمیوں کو یہی گمان ہوا کہ جنوں نے نمرود کو گوپھن بنانا سکھایا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصّفا ، ۱۴). حصین بن نمیر ابو قبیس پہاڑ پر سے گوپھن میں پتھر مارتا تھا اور غلاف کعبہ اس کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۱۷). ان شرمیلے پرندوں کا شکار چمڑے کے گوپھن میں پتھر رکھ کر کیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۳)۔ [س : गोफिया]۔

گوپھنی (و مج ، فت نیز سک پھ) امث.
گوپھن (رک) کی تصغیر ، فلاخن ، ڈھیلوا. گوپھنی ، گوپھیا ، رسّی سے بنا ہوا ہوتا ہے کہ اس میں ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں. (۱۸۳۹ ، کھیت کرم ، ۸۰)۔ [گوپھن (رک) کی تصغیر]۔

گوپھنا (و مج ، فت نیز سک پھ) امذ.
(کاشت کاری) رک : گوپھن (ا پ و ، ۶ : ۱۰۲)۔ [گوپھن (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

گوپھیا (و مج ، کس نیز سک پھ) امذ.
رک : گوپھن ، گوپھنی ، گوپھیا ، رسّی سے بنا ہوا ہوتا ہے کہ اس میں ڈھیلا رکھ کر پھینکتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۸۰). رکھوالوں کے شور ، گوپھیوں کے تڑاقے ، گھنٹیوں کی آواز ، جھٹ پٹے کا وقت. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۳). اسے گوپھیے کی طرح گھما کر ذخیرے کی طرف پھینک دیا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۲۸)۔ [گوپھن (رک) کی تصغیر]۔

گوت (و مج) امذ ؛ امث.
۱. (اُ) (ہنود) کسی ذات کی ذیلی تقسیم ، خاندان ، نسب ، نسل. اتنا معلوم ہوا کہ ذات کا کھتری اور گوت کا ٹنڈن تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۳۸). اگلے بھی ایسی ہی کچھ بجاتے ہوتے ہیں ... ہم میں اور میں کچھ گوت کی تو میل نہیں ہے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۸). جاٹوں کی بہت سے گوتوں ... میں یہ رسم ہے. (۱۹۲۰ ، انتخاب لاجواب ، ۴ دسمبر ، ۶). پھر اس نے سوال کیا «لالہ تیری گوت کیا ہے؟». (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۳۷). (اُا) خاندانی نام ؛ (عموماً طور پر) ذات ، قسم ، نوع (کسی قوم کی) (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. قبیلہ ، قوم. کشمیر کے اصلی باشندے اپنے گوت کا ایک لقب رکھتے ہیں. (۱۸۹۶ ، سیرۃ فریدیہ ، ۴). ایسی قوم کے لیے جو خاندانوں یا چھوٹے چھوٹے گوتوں میں منقسم ہو ... گائے کے ایسا ہمدرد رفیق ایک نعمت غیر مترقبہ تھا. (۱۹۴۳ ، ویدک ہند ، ۲۰۸). جاٹوں کی روایت کے مطابق یہاں سہارا تھ گوت آباد تھی اور یہی سہارا تھ بگڑ کر میرٹھ ہو گیا. (۱۹۸۴ ، اکائی (دیباچہ) ، ۱۱)۔ [س : गोत्र]۔

---بھائی امذ.
ایک ہی گروہ یا جماعت سے تعلق رکھنے والا مرد ، یک جدی. آپ تو آپ ہمارے گوت بھائی ہیں میں بھی ہواڑ راجپوت ہوں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، فراق دہلوی ، ۷۶)۔ [گوت (رک) + بھائی (رک)]۔

گوتا (۱) (و مج) امذ.
رک : گوت جو فصیح ہے (پلیٹس)۔ [گوت (رک) + ا (زائد)]۔

گوتا (۲) (و مج) امذ.
رائی کا دانہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

گوتا (۳) (و مج) امذ.
غوطہ (رک) کی بگڑی ہوئی شکل (پلیٹس)۔[غوطہ (رک) کا بگاڑ]۔

گوتر (و مج ، فت ت) امذ.
خاندان ، نسل ، گھرانا ، گوت. دونوں طرف کے پشتوں کے بزرگ کا نام بیان کیا اور ان کا گوتر بتایا. (۱۹۲۶ ، رسوم ہند ، ۵۲)۔

ہر ایک ہندو ایک ہی وقت میں کسی خاص ذات اور کسی خاص گوتر کا رکن ہوتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۳۰۴).

نہ گوتر ہے نہ برہمن ہے جنم سے گوتی
فضول کیوں پھر اسے برہمن کہے گوتی

(۱۹۵۰ ، دھم پد (ترجمہ) ، ۱۵۲). [س : गोत्र].

کوٹرا (و مج ، سک ٹ) امذ.
رک : **کوتر** (پلیٹس). [کوتر (رک) + ا (زائد)].

کوٹراجا (و مج ، سک ٹ) صف ، امذ.
ایک ہی نسل کا فرد ، یک جدی ، رشتہ دار . بمبئی میں جب بیوہ کوترا جا سپنڈ کی حیثیت سے وارث ہو تو وہ اپنے شوہر کے لیے متبنٰی نہیں لے سکتی. (۱۹۶۱ ، قانون و رواج ہنود ، ۱ : ۳۶۳) [کوترج (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

کوٹرج (و مج ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
رک : **گوتر**. سکولیا اور سماتودک سلسلۂ بالا سے واضح ہو کہ کہ نزدیک کے تمام گوترج سپنڈوں کا خاتمہ کرا دیتا . (۱۸۹۹ ، مجموعۂ دھرم شاستر ، ۹۶۸). [س : गोत्रज].

کوٹرہ (و مج ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
رک : **کوتر** (پلیٹس). [س : गोत्र].

گوتم (و لین نیز مج ، فت ت). (الف) امذ.
۱. **بدھ یا ساکیا منی کا نام جو بدھ مذہب کا بانی تھا .**

قوم نے پیغام گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی

(۱۹۰۸ ، بانگ درا ، ۲۷۰).
اگر میں بھاگ جاتا زندگی سے تو گوتم کی طرح نروان ہوتا (۱۹۸۳ ، بے نام ، ۹۹). ۲. **چھتریوں کے ایک خاندان کا نام جو گوتم اول کی نسل سے ہے.** چھتریوں میں گوتم بے شمار ہیں ... گوتم. (۱۸۸۴ ، توصیف زراعات ، ۲۳۷). ۳. **جین مت کے اخیر اوتار یعنی مہابیر سوامی کا پہلا چیلا** (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. **گوتم سے منسوب ، گوتم کی نسل سے متعلق یا وابستہ** (پلیٹس). [س : गौतम (علم)].

---دھاری (---فت د ، کس ر) صف ، امذ.
بدھ مت کا پیروکار ، گوتم بدھ کا ماننے والا.

بھوکا ہو انسان ، تو پھر مسلم ہو یا زُنّاری ہو
پارسی ہو ، سکھ ہو ، عیسائی ہو یا گوتم دھاری ہو

(۱۹۳۳ ، شعر انقلاب ، ۲۰۱). [گوتم (رک) + دھار ، دھارنا (رک) سے اسم فاعل].

---راجپوت (--- سک ج ، و مج) امذ.
راجپوتوں کے متعدد وحدتوں پر مشتمل قبیلے کا ایک لقب (پلیٹس). [گوتم (رک) + راجپوت (رک)].

گوتمی (و لین نیز مج ، فت نیز سک ت) صف.
گوتم (رک) سے منسوب یا متعلق ، گوتم کا ، بدھ مت کا. وہ گیروا رنگ کا ایک گوتمی بانا پہنے ہوئے ہے. (۱۹۳۳ ، چیو ، ۵۲۱) وہ گیان سے پہلے گوتمی شریر تھا (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۳۳) [گوتم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوتمیان (و لین ، فت ت ، کس م) امذ.
رک : گوتم راجپوت (پلیٹس). [علم].

گوتی (و مج) صف.
ہم نسل ، ایک ہی ذات یا قوم کا ، رشتہ دار.

دنیا اس گھڑی جاں ہوئی سیر تے
کھلے بخت گوتیاں کے یک دیر تے

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۷). [گوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---بھائی امذ.
گوت بھائی ، برادری کا بھائی ، دینی بھائی (فرہنگ آصفیہ). [گوتی (رک) + بھائی (رک)].

---ناتی ، قلیا چپاتی کہاوت
قرابتی مہمان کی تواضع کو قلیا چپاتی کافی ہے تکلف کی حاجت نہیں (جامع اللغات).

گُوتھ (و مج) امذ.
گولا یا گیند (روئی دھاگے وغیرہ کی) نیز (کسی چیز کا) دھاگا یا ڈوری (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوتھنا (رک) کا امر].

گوتھ (و مج) امذ.
جُوا (جو بیلوں کی گردن پر رکھا جاتا ہے) ، پنجالی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، س : गो+स्थ].

گوتھان (و مج نیز لین) امذ.
(گلہ بانی) چراگاہ کو جانے کے لیے قصبے کے گائے بیل کے جمع ہونے کی جگہ جہاں اگر وہ ازخود ٹھہر جائے اور چرواہے کا انتظار کرتے ہیں ، گائے بیل یا دوسرے مویشیوں کا طویلہ ، گئو تھان (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [س : گو = گائے + تھان (رک)].

گوتھک (و لین ، کس تھ) صف.
رک : **گوتھ** (گاتھ) ، **ایک الماتوی قبیلے سے منسوب . گوتھی.** گوتھک وضع کے اس پُرانے عالی شان دو منزلے مکان میں جو حکام و والیان ملک کے ٹھہرنے کے لیے مخصوص تھا جا کے قیام کیا . (۱۸۹۰ ، مفتوح فاتح ، ۴۷). انگلینڈ اور مغربی یورپ کی تمام نورمن اور اکثر گوتھک کلیسا بہت پہلے اس زمانے سے موجود ہیں کہ انڈیا میں مسلمانوں کی عمارات کا آغاز ہوا . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۷). گرجے ... کی چھت میں گوتھک طرز کی جالی دار اونچی محرابیں تعمیر کی گئیں . (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۱۸). [انگ : Goth].

گوتھکی (و لین ، کس تھ) صف
رک : **گوتھک.** میں اس عالیشان عمارت کے متعلق ... کچھ جو وزیر ہند کے دفتر کے لیے بنائی گئی ہے اسکا طرز تعمیر غیر گوتھکی اور خالص اطالوی ہے . (۱۸۹۱ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۲ : ۳۰۲). [انگ : Gothic].

گُوتھنا (۱) (و مع ، سک تھ) ف م ـــ ؛ گونتھنا.
۱.(اَ) پرونا ، لڑی بنانا ، گوندھنا. آصفیہ میں بھی گوتھنا ، گتھنا ... نون کے بغیر ہیں. (۱۹۷۳ء ، اردو املا ، ۲۲۲). (اا) (علاقہ بندی) زیور کے علیحدہ علیحدہ حصوں کو ایک ڈورے میں منسلک کرنا (ا پ و ، ۔ : ۸۰ ؛ نوراللغات). ۲. بُرے طریقے سے موٹا موٹا سینا یا باہم ملا کر جوڑنا. بھدی صورت شیان اور جھابے ہیں یا پھر وہ جال ہیں جو شاخوں کو باہم گوتھ کر مچھلی پکڑنے کے لیے بنائے جاتے تھے. (۱۹۱۶ء ، گہوارۂ تمدن ۵۶). ۳. (مجازاً) سوچنا ، دل میں کسی بات کی تشویش کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [پ : गूठ्यो ، س : ग्रथन].

گُوتھنا (۲) (ضم گ ، سک تھ) ف ل.
گُتھنا ، چمٹنا ، چپکنا. کمل کے پھول میں بھونرا موندھ جاتا ہے اور رات بھر اس کے اوپر گوتھا رہتا ہے. (۱۸۰۳ء ، پریم ساگر ، ۸۵). [گتھنا (رک) کا اشباعی املا].

گُوتھن سِیتْلا (و مع ، فت تھ ، ی مع ، فت نیز سک ت) امث.
چیچک کا ٹیکا. اس زمانے میں اہل یورپ نے گوتھن سیتلا کا عمل خوب پیدا کیا ہے. (۱۸۷۵ء ، اخلاق کاشی ، ۱ : ۲۲). [س : گو ـ گائے + تھن (رک) + سیتلا (رک)].

گُوتھی (و لین) صف.
رک : گوتھک (وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۲۷۹). [گوتھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گوٹ (۱) (و مج) امث.
۱. چادر وغیرہ کے گردا گرد یا کپڑے وغیرہ کے دامن پر لگی ہوئی پٹی جو لباس کے کنارے پر یا گردا گرد لگاتے ہیں ، گوٹ آڑی اور سیدھی دونوں طرح کی لگتی ہے ، کناری.

فلک سرہانی مخمل کے ملک درزیاں سوتاواں لے
شفق کی گوٹ لالہ سے منطب نوری ... ہیں

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶).

سیج پھولوں کی یاد ہے انشا
اور ظالم وہ گوٹ تکیہ کی

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۲۷).

لباس شاہ تھا اوس روز دھانی
لگی تھی گوٹ جس میں آسمانی

(۱۸۶۱ء ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۹۹۳). ٹوپی کو ... سر کی ناپ کے برابر سی لیا نیچے پتلی سی گوٹ دے دی. (۱۹۲۸ء ، آخری شمع ، ۳۹). اماں نے کہا جو ... غرارے کی گوٹ پہ جنگلی کا جال بنا رہی تھیں. (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۰۷). ۲. کلائی بند ، کنگن ، چوڑی (پلیٹس). ۳. وہ لکڑی جو تخت یا صندوقچے وغیرہ کے گردا گرد وصل کرتے ہیں (نوراللغات). [ف : لگانا ، لگنا. س : गोटक].

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
دیوار کے زیریں حصے پر لکڑی یا رنگ وغیرہ کا حاشیہ ، بعض اوقات گوٹ بندی تختہ بندی سے کی جاتی ہے. (۱۹۱۷ء ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۱۰۳). [رک : گوٹ (۱) + بند (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوٹ (۲) (و مج) امث.
چوسر یا پچیسی نیز کیرم ، لوڈو وغیرہ کھیلنے کا مہرہ ، نرد.

نسب طرف سے ہے بتوں کی مار مار
گوٹ ہے چوپڑ کی ان ساروں میں دل

(۱۷۶۱ء ، چمنستان شعرا (عبدالوہاب یک رو) ، ۳۲۷). چوپڑ کا کھیل بڑا پرانا ہے اس میں سولہ گوٹیں اور تین پانسے شش پہلو ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۷). لکڑی کے بیج اس طرح ادھر اُدھر پڑے تھے جیسے بہت سے دیو لوڈو کھیلنے کے بعد گوٹیں وہیں چھوڑ گئے ہوں. (۱۹۸۳ء ، ڈنگو ، ۸۰). [س : गोटिका].

ـــ اَڑْنا محاورہ.
کسی دباؤ میں آنا ، مجبور ہونا ، کنی دبنا ، گوٹ پھنسنا ، مار لینا ، باہر کرنا. آج کل میری گوٹ اڑی ہے ، وہ جو چاہیں سو کریں. (۱۹۷۵ء ، اردو نامہ ، ۵۰ : ۲۳۷).

ـــ پِیٹْنا محاورہ.
چوسر ، لوڈو وغیرہ کے کھیل میں کسی گوٹ (مہرہ) کو خارج یا ساقط قرار دے دینا. حضور اب کی ہاتھ میں یہ گوٹ نہ پیٹوں تو عباسی نام نہ رکھوں. (۱۸۸۰ء ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۸۶).

ـــ پَھنْسْنا محاورہ.
کسی گوٹ (مہرہ) کا حریف کی زد میں آ جانا ، زد سے نکل نہ سکنا. مقابل کے بارہ تھے اسکی گوٹ پھنسی ہوئی تھی. (۱۹۶۷ء ، عشق جہانگیر ، ۳۹).

ـــ پَھنْسی ہونا محاورہ.
کسی سے کسی کی کوئی غرض اٹکی ہونا ، کسی سے کسی کا کوئی کام پھنسا ہونا (مہذب اللغات).

ـــ لال ہونا محاورہ.
۱. پچیسی یا لوڈو وغیرہ کی گوٹ کا سب خانوں میں پھر کر اُٹھ جانا (نوراللغات). ۲. کامیاب ہونا. تم کو فکر کیوں ہو آج کل تمہاری گوٹ لال ہے ، صاحب بہادر کی ناک کے بال بنے ہوئے ہو. (۱۹۷۵ء ، اردو نامہ ، ۵۰ : ۲۳۷).

ـــ مار کَر / کے بیٹھنا محاورہ.
پالتی مار کر بیٹھنا. پانو پر پانو دھر کر نہ بیٹھے اور گوٹ مار کے نہ بیٹھے. (۱۸۳۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۵). نماز ... سے فارغ ہوتے تو گوٹ مار کر بیٹھتے. (۱۸۶۵ء ، مذاق العارفین ، ۳ : ۵۳۳).

ـــ مارْنا محاورہ.
گوٹ پیٹنا ، مخالف کی گوٹ کو اس کے خانے سے ہٹا کر اپنی گوٹ بٹھانا.

یوں جدا ہو تجھ سیں میرے دل نیں آخر ہی دیا
جوں جدا ہو جگ ستی مرتی ہے چوپڑ بیچ گوٹ

(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۰۳).

یہی گین باز ایک کھلاڑی بڑے ہی تھے
آساں نہیں ہے مارنا کچھ ان کی گوٹ کا

(۱۸۱۸ء ، انشا ، کلام ، ۳۹). کوڑیاں کھڑک رہی ہیں گوٹیں ماری جا رہی ہیں شطرنج کی بازی بچھی ہوئی ہے نہ کھانے کا خیال نہ مارے جانے کی فکر. (۱۹۱۱ء ، نشاط عمر ، ۲۵۲).

---مر جانا محاورہ.
(چوسر) گوٹ کا پٹ جانا (مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
(ٹھگی) کسی مسافر کا ٹھگوں کے دام فریب میں آنا (ماخوذ: مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۲).

گوٹ (۳) (و مج) امذ ؛ امث ؛ = گوٹھ.
۱. (i) مجمع ، جمگھٹا ، گروہ ، منڈلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
(ii) ضیافت ، جشن جس میں خورد و نوش بھی ہو.

کوئی کوہ پر کوئی گلشن میں جا
کریں مل کے گوٹیں یہی سب جا بجا

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۹۵). نوجوان بہ اجازت منیجر صاحب یہاں گوٹیں کرتے ہیں کئی کئی دن و رات ناچ رنگ رہتے ہیں. (۱۸۹۹ء ، ہیرے کی کنی ، ۲۹). ۲. بستی ، گاؤں ، موضع ، دیہہ ، قریہ.

اس طرح سارے گاؤں گوٹ تباہ
جیسے گدڑی ہو ڈاکوؤں کی سیاہ

(۱۹۵۲ء ، ضمیر خامہ ، ۱۳۱). اف : کرنا ، ہونا. [س : **गोष्ठी**].

---گنوار (--- فت ک ، مغ) امذ.
دیہاتی ، اجڈ ، جاہل. میں گوٹ گنوار کاشت کار ووٹروں کی خوشامد کرتا پھروں کہ بھیا ریحو ہمارا ووٹ دینا. (۱۹۲۷ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳ : ۳). [گوٹ + گنوار (رک)].

گوٹ (۴) (و مج) امذ.
چھوٹے قد کا طاقتور گھوڑا ، ٹٹو. ہندوستان کے اصلی گھوڑے پست قد ہوتے ہیں جن کو اس زمانے میں گوٹ یا ٹانگن کہتے ہیں. (۱۹۱۳ء ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۳). [مقامی].

گوٹا (و مج) امذ ؛ = گوٹہ.
سونے چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت اور خوش نمائی کے لیے ٹانکی جاتی ہے اس کا عرض آدھ انچ سے لے کر بالشت بھر بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے.

حقہ دور چراغاں تھا پرنور
لہر گوٹے کی سی اس میں سر بہ سر

(۱۷۹۹ء ، مثنوی شادی آصف الدولہ ، مثنویات میر حسن ، ۱ : ۳۵)

گوٹا ٹانک کے پاجامے پر تازہ قیامت برپا کی
طرہ کیا دستار پہ رکھا یار نے قتل عام کیا

(۱۸۳۶ء ، ریاض البحر ، ۳۵). عورتیں گنواریاں لہنگے گلبدن کے چھوٹا گوٹا جوڑا جوڑا. (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۷۹).

اس زمانے میں گوٹے کی ٹوپیوں کا یہاں بہت رواج تھا. (۱۹۲۹ء ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۵۱۸). اس نے اپنے طور پر بھی چھوٹا گوٹا خرید کر خوب لیا ہوتا تھا. (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۴۳). [گوٹ (۱) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

---باف امذ.
(گوٹا سازی) زری گوٹا بُننے والا کاری گر (ا ب و ، ۲ : ۲۰۳). [گوٹا (رک) + ف : باف ، بافیدن - بُننا].

---بافی امث.
(گوٹا سازی) گوٹا باف کا کام ، گوٹا سازی کی صنعت یا پیشہ (ا ب و ، ۲ : ۲۰۳). [گوٹا باف (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---(و) ٹھپّا (--- و مج) فت ٹھ ، شد پ) امذ ؛ = گوٹہ و ٹھپّہ.
۱. گوٹا اور ٹھپّا ، نقرئی اور زریں گوٹا جو منقش ہو جاتی ، کشیدہ اور گوٹے ٹھپّے کے کام بھی مجھ سے بار بار لے چکیں (۱۸۷۴ء ، مجالس النسا ، ۱ : ۷۶). گوٹے ٹھپّے میں زیادہ رقم لگانا روپے کے چار آنے کرنے ہیں. (۱۹۰۸ء ، صبح زندگی ، ۲۴۴) ۲. وہ لباس جس میں زری گوٹے کا کام ہو. مکھ چندرما پر زلفیں مسلسل و پیچدار ... گوٹہ و ٹھپہ پہنے ہوئے. (۱۸۵۵ء ، بہکٹ مال ، ۴۲). [گوٹا + (و ، حرف عطف) + ٹھپّا (رک)].

---سارنا محاورہ.
(گوٹا سازی) گوٹے کا تانا دُرست کرنا ، بُنائی کے عمل کے لیے تیار کرنا (ا ب و ، ۲ : ۲۰۳).

---کناری (--- کس ک) امذ.
۱. گوٹا اور کناری جو چاندی سونے کے تاروں کی لیس جو ریشم کے بانے سے بنی جاتی ہے ، لباس کی تزئین کا سامان.

گو گوٹے کناری میں تو بجلی کی چمک ہے
لیکن وہ تمامی کی کٹوری ہے عجب کچھ

(۱۷۹۵ء ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۳۸). اچھے اچھے تھان پوشاک اور گوٹا کناری اور میوہ خشک و تر خرید کرکے اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا. (۱۸۰۲ء ، باغ و بہار ، ۲۳۳). ہر شخص کا بناؤ کا خیال تھا گوٹا کناری برسوں کا رکھا ہوا بک گیا. (۱۸۹۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۲۹۷). کلوم: جس میں ٹانکا ہو گوٹا کناری (۱۹۰۷ء ، سفینہ جون ، ۵۹). گوٹا کناری لگے لہنگے اور چولیاں پہنے ... ساز و آواز کا جادو جگاتے تو ان کے سامنے کبھی کبھی مشہور طوائفوں کا رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا. (۱۹۸۳ء ، کیمیا گر ، ۱۰). ۲. وہ لباس جس میں گوٹا کناری لگا ہوا ہو ، مزین لباس.

تم سلامت رہو صدقے میں تمہارے صاحب
کتنا پہنوں گی ابھی گوٹا کناری مرزا

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۰۳). [گوٹا (رک) + کناری (رک)].

---والا امذ.
گوٹا بنانے یا بیچنے والا (پلیٹس). [گوٹا (رک) + والا ، لاحقۂ صفت].

گوٹا (۲) (و مج) امذ.
۱. روڑے ، کنکر ، سنگ ریزہ ، ذرہ (مصطلحات ٹھگی ، ۳۰).
۲. چبینا یا مسالا جو خصوصاً عشرہ محرم میں ڈلی ، الائچی ، کھوپرے ، دھنیا وغیرہ سے ترکیب دے کر بناتے اور پان کی جگہ کھاتے ہیں ، بعض لوگ شوقیہ بھی استعمال کرتے ہیں. کترا ہوا کھوپرا اس میں ملا کے گوٹا بنایا (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۳۹). پان کی بجائے ان لوگوں نے گوٹا ایجاد کیا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، ۱۰۵). گوٹے کے پھنکے لگاتی ہوا مدن طمانیت سے جا کر ایک کونے میں بیٹھ گئیں. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۳۳). [س : गुलिका سے مشتق].

گوٹار (و مج) امث.
مینا کی ایک قسم جو سب سے بڑی ہوتی ہے. اس کے کئی نام ہیں ، شارک ، ڈہابلو ، گرس ، گوٹار ، دیسی مینا ، بنگالے کی مینا بھی اسی قسم سے ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۸). [مقامی].

گوٹارا (و مج) امذ.
(کاشت کاری) گانو کے اردگرد کی زرخیز زمین (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : گوٹ (۱) + ارا ، لاحقۂ اسمیت].

گوٹی (۱) (و مج) امث.
۱. پتھر یا پلاسٹک وغیرہ کا چھوٹا گول ٹکڑا جس سے مختلف کھیل (کیرم ، لوڈو وغیرہ) کھیلتے ہیں. چھوٹے چھوٹے گول ٹکڑے ہوتے ہیں جن کو کھیل کی زبان میں ٹہنی یا گوٹی کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، کھیلوں کا انسائیکلوپیڈیا ، ۵۱۰). ۲. (چوسر وغیرہ میں) مُہرہ ، نرد ؛ پھنسی نیز چھالا ، دانہ (خصوصاً چیچک کا) نیز چیچک (پلیٹس) [س : गुटिका].

گوٹی (۲) (و مج) امث.
رہنے بسنے کی جگہ ، قیام گاہ ، پناہ گاہ. شیر تک کو اُس کی گوٹی میں جا کر مارتے ہیں. (۱۹۰۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۲). [رک : گوٹ (۳) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گوٹے (و مج) امذ ؛ ج.
گوٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. تب دُلہن بیگم نے اس کو گوٹے اور موتیوں سے بنے ہوئے نقلی کرن پھول بھی تحفے میں دے دیئے تھے. (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۱۴۴).

---کا ہار امذ.
ہار جو پھولوں کی بجائے لچکے گوٹے سے تیار ہوتا ہے اور شادی بیاہ کی تقریبات میں استعمال کیا جاتا ہے.

ہم سنگیوں کا بخت جو چمکے وہ جشن ہو
ہر شیشی کے گلے میں ہو گوٹے کا ہار روز

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۹۶).

سلسلہ باتوں کا گر اس سیم تن سے بن پڑا
ہار گوٹے کا نیالا الجھی دل جائے گا

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---کی تھالی امث.
وہ کپڑا جس پر گوٹا ٹانک کر خاصدان کی تھالی میں بچھا دیتے ہیں

مسالا تم نے محرم پر جو ٹکوایا محرم میں
تو عالم پر کٹوری پر ہوا گوٹے کی تھالی کا

(۱۸۳۷ ، کلیاتِ منیر شکوہ آبادی ، ۱ : ۵۸).

---والا امذ.
گوٹا ، لچکا اور زری وغیرہ بنانے اور فروخت کرنے والا. بنیا اور قسائی اور گوٹے والا ، ٹھٹیرا اور بزاز اور سنار غرض جس سے معاملہ پڑا اسی نے دھوکا دیا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۲۵). تم کو ایک موڈرن باشعور انسان سمجھا تھا لیکن تم بھی شیخ عبدالباسط گوٹے والے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۶۹).

گوٹینٹھا (و مج ، ی مج) امذ.
اپلا ؛ گونٹھا. اُپلے (جس کو گوٹینٹھا بھی کہتے ہیں) سُلگا دیں. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۳۲). [مقامی].

گوٹیکا (و مج ، ی مج) امذ.
کسی گانو کا منتظم اعلیٰ ، بڑا لمبردار (پلیٹس). [س : गौष्ठिक].

گوٹھ (۱) (و مج) امث.
۲. ضیافت. میں نے میواڑ کے ایک بڑے سردار کی گوٹھ کی. (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۳۴۲). [مقامی].

گوٹھ (۲) (و مج) امذ.
گانو ، بستی ، موضع. ۲۰۰۰ء تک ہر گوٹھ میں صحت کے مراکز قائم کردیے جائینگے. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مارچ (اداریہ) ، ۳). [رک : گوٹ (۳) کا ایک املا].

گوٹھ (۳) (و مج) امث (قدیم).
موتی جوڑی ، کنگن نیز زیور.

پلٹے سو کڑے جوڑ گوٹھاں کنگی
پلالاں بھرباں سیج کا سب کنگن

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۹۴). [رک : گوٹ (۱) کا ایک املا].

گُوٹھَل (و مع ، فت ٹھ) صف.
جس کی دھار خراب ہوگئی ہو ، کند ، بوتھرا ، کُٹھل. تلوار کی دھا پتھر مارنے سے گوٹھل ہو جاتی ہے ... میری برچھی اس براہ پر لہس جلتی ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). چکنائی کے داغ پر فرنچ چاک پیس کر لگا دیا جائے اس کے بعد گوٹھل چھری سے اس کو کھرچ دیا جائے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۱۲۸). [کُٹھل (رک) کا بگاڑ].

گوٹھلی (و مع ، سک ٹھ) امث (قدیم).
رکنا : کٹھلی.

کہ جاسوں ہور ابہ کی گوٹھلی
بھی کر گیند لیا پیس ہا اوکھلی

(۱۶۱۸ ، بھوگ بل (ق) ، قریشی ، ۶۰). [کتھلی (رک) کا اشباعی املا].

گونٹھن (و مج ، فت ٹھ) امذ (قدیم).
گھٹنا ، زانو (قدیم اُردو کی لغت). [گھٹنا (رک) کا قدیم اِملا].

گوچ (و لین) امث.
ایک بیل جو سال کے جنگلوں میں پائی جاتی ہے اور فصلوں کے لیے نقصان‌دہ ہوتی ہے . ہندوستان کے سال کے جنگلوں میں مالجھن ، گوچ اور مولا بہت مشہور اور نقصان رساں بیل ہیں . (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۱۸۰). [مقامی]

گُوجَر (و مج ، فت ج). (الف) صف.
گجرات سے منسوب یا متعلق (پلیٹس) . (ب) امذ. راجپوتوں کی ایک ادنیٰ ذات یا اس کا کوئی فرد ، بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل یہ لوگ قوم کے اہیر یا گوالے ہیں ، متھرا ان کا منبع ہے ، کنھیاجی کے زمانے میں گائیں چرایا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کا نام یا لقب گوجر پڑ گیا ، گوالا ، چرواہا. وہ چند گوجروں کا سر کاٹ کر لایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۹). پہاڑوں پر گوجروں کی جھونپڑیوں سے خوشنما دھواں نکل رہا تھا. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۸۱). اکبر شہنشاہ نے ... ایک رات کو قیام کیا تو وہاں کی گوجر ... نے بادشاہ کی سیوا خدمت کی. (۱۹۹۰ ، تاریخ پھتی ، ۷۳).
[پ : गुज्जरो].

---رانگھڑ دو ، کُتّا بِلّی دو ، یہ چاروں نہ ہوں تو کھلے کواڑوں سو کہاوت.
گوجر اور رانگھڑ یا کتے اور بلی وہ دونوں اور یہ دونوں نہ ہوں تو پھر کوئی خطرہ نہیں (ماخوذ : محاورات ہند).

---سے اوجڑ بَھلی اوجَڑ سے بَھلی اُجاڑ ، جہاں گوجر کو دیکھیے وہیں دیجے مار کہاوت.
گوجر سے ویرانی بہتر ہے ، جہاں گوجر ملے اسے مار دینا چاہیے ، گوجروں کی مذمت میں کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گوجَر (و مج ، فت ج) امذ.
کن کھجورا ، ہزارپا (لاط : **Scolopendra**) (پلیٹس). [مقامی].

گوجْرا (و مج ، فت نیز سک ج) امذ.
(کاشت‌کاری) اناج جس میں گیہوں اور جو ملے ہوئے ہوں ، گجئی (ا پ و ، ۲ : ۱۰۲ ؛ پلیٹس). [گو - گوچ (رک) + جو (رک) + را - س : गोधूम+क].

گُوجَرَن (و مج ، فت ج ، سک ر) امث ؛ = گوجری.
گوجر ذات کی عورت ، گوجر کی بیوی ، گوالن (پلیٹس). [گوجر (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گُوجْری (۱) (و مع ، فت نیز سک ج) امث ؛ = گوجری.
۱. (الف) گوجر (رک) کی تانیث ، گوالن.

رانجھا بغور سن اگر تجھ کو سنائیں ہم خبر
گوجری ہیر نامی ہے ، ایک حسن سے للا

(۱۸۸۰ ، رونق کے ڈرامے ، ۵ : ۱ ، ۱۲). (ب) گجراتی زبان کا ایک نام. یہی وجہ ہے کہ ... گجرات کی زبان کو گجراتی اور گوجری ... بھی کہا گیا. (۱۹۵۲ ، ادب و لسانیات ، ۹۱). ۲. پانو اور ہاتھ کا ایک بھاری اور دندانےدار زیور (عموماً گوجر ذات کی عورتیں پہنتی ہیں). کوسوانے لڑکیوں کے کان سے اور گوجریاں بیبیوں کے پاؤں سے اینچ لیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۷). وہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ گوجری بھی اسی طرح کا زیور ہے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵۷). ۳. میگھ راگ کی ایک راگنی جو دوپہر کو گائی جاتی ہے ، گوجری.

سماپا دیکھ زن نے دل کو خون کر
بنا کے گوجری گائی جنوں کر

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۹۳).

دخل لک سوت پدر کو بھی تو دے
تا یہ سمجھے ہے لغت یا گوجری

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۳۷). راگنیوں میں ... تیسری گوجری اس کا وقت دوپہر دن کا ہے. (۱۸۴۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۲۲۷) . سوم گوجری ، سمپورن ہے ، سرگم یا ، دھانی ، ساپا ، گاپے ... اور گانے کا وقت دوپہر دن ہے. (۱۹۰۵ ، ترانۂ موسیقار ، ۶۰). یہ راگ دیس کار ، دیو سا گھ ، گوجری ... وغیرہ اقسام کے راگوں سے زیادہ مشابہ ہے . (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۲۰۰) .
[گوجر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُوجْری (و مع نیز مج ، سک ج) امث.
گجیا ، ایک وضع کی مٹھائی. شیرہ کو پکا کر ایک تار کی چاشنی لے کر گوجریوں کے اوپر ڈال دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دستر خوان ، ۲۳۰). [گجیا (رک)].

گوجْری (و مج ، فت نیز سک ج) امث.
رک : گوجرا ، گجئی (پلیٹس). [گوجرا (رک) کی تانیث].

گوجْڑی (و مج ، سک ج) امث.
ایک طفیلی کیڑا جو جانوروں کے جسم پر پرورش پاتا ہے ، مویشیوں کی جوں. کئی بیماریاں ایسی بھی ہیں جو چچڑ ، پسو اور گوجڑی کے کاٹنے سے واقع ہوتی ہیں. (۱۹۶۹ ، امراض خرد حیاتیات ، ۱۰۲). [رک : گوجڑی (۲) کا عرف].

گوجَنی (و مج ، فت ج) امث.
(کاشت‌کاری) اناج جس میں گیہوں اور جو کی آمیزش ہو (پلیٹس ؛ علمی اُردو لغت). [گو (گیہوں (رک) کی تخفیف) + جنی (رک)].

گُوجی (و مع نیز مج) امث.
چھڑی ، عصا ، لاٹھی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गौ+जलि].

گُوجھا (و مج) امذ.
ایک وضع کا میٹھا پکوان ، گجھا ، گُجیا. گھیور ، پاپڑ ، جلیبی ، لڈو ، گھیورے ، امرتی ... گجیاے ، گوجھے ... بھانت بھانت کے بھوجن سجن جن رکھدیے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۳۳). سات خواص مینا کار تشتریوں میں پکوان طرح دار گوجھے سنبوسے کباب فزوں ازحد حساب لیے کھڑی تھیں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۳ : ۷۵). گلگلے ، گوجھے ، بُورنان ، لڈو کی پوٹلی کھول

پیٹ بھرنے بیٹھ گئے. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ، ١٤ ، ٣٠ : ٣). ساگنا ، تیری ، قبولی ، خشکہ ، گوجھے ، سنگچیاں اور رنگھونٹے (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٢٠٠). [مقامی].

گوجھا (و مج).(الف) امذ.
١. (عو) جیب ، یا کٹ ، کیسہ ، خریطہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
٢. ایک خار دار گھاس ، گجھا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
٣. ایک وضع کا پکوان ، سموسہ ، گنجی (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. چھپا ہوا ، خفیہ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گجھا (رک) کا اشباعی املا].

ـــ بھَرْنا ف س ؛ محاورہ.
جیب بھرنا ، رقم بٹورنا (ماخوذ : پلیٹس).

گُوجھے کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ کہاوت.
گھر کی تکلیفوں کو گھر والے ہی جانتے ہیں (جامع اللغات).

گوچَر (و مج نیز لین ، فت چ).(الف) امذ.
(لفظاً) چراگاہ ؛ (مجازاً) ستاروں کی نحوست یا ان کا اثر. مولیا اسی وقت بغل میں پترا مار دروازے پر آ پکارا ، مولیا ، جوتشی پنڈت پات دیکھیں ، گرہ گوچر دیکھیں. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٣٩). (ب) صف. نظر آنے والا ، ظاہر ، معلوم ، محسوس کرنے کے قابل. مول سنسکرت شلوک اور اردو خط میں اس کا بھاشیہ مثل دھوپ سایہ کے ہمارے درشٹ گوچر ہیں. (١٩٢٨ ، بھگوت گیتا اردو (تمہید) ، ١). [س : گو - گائے + چر (چرنا (رک) کا حاصل مصدر)].

گوچَہ (و مج ، فت چ) امذ.
(باغ بانی) بڑی قسم کے درخت لگانے کو تیار کیا ہوا گڑھا ؛ کھاد بنانے کا گڑھا (ا ب و ، ٦ : ١٣٣). [گوچہ (رک) کا بگاڑ].

گوچْری (و مج ، سک چ) امث.
گائے چرانے کی اجرت ، مویشی چرانے کا ٹیکس ؛ وہ بھیک جو گھر گھر پھر کر مانگی جائے ، بھیری ، بھکشا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گو - گائے + چری ، چرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گوچْڑی (و مج ، سک چ) امث.
ایک طفیلی کیڑا جو مویشیوں کے جسم پر پرورش پاتا ہے. بہ روایت کہ جاڑے کے جسم پر مکھیاں اور گوچڑیاں بہت ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے وہ ہر وقت دم ہلاتا رہتا ہے. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ١ : ١٦٧). [گو - گائے + چڑی (چچڑی (رک) کی تخفیف)].

گوچْنا (١) (و مج ، فت نیز سک چ) امذ.
(کاشت کاری) غلہ جس میں گیہوں اور چنا ملے ہوئے ہوں ؛ جوچنی ، گجنی ، گوچنی ، گیہچنی (ماخوذ : ا ب و ، ٦ : ١٠٢ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گو (گوہوں/گیہوں (رک) کی تخفیف + چنا (رک)].

گوچْنا (گوچ لینا) (٢) (و مج ، ف نیز سک چ) ف م ؛ گونچنا.
کسی چیز کو زمین پر گرنے سے پہلے ہاتھ یا ہاتھوں پر لے لینا ، فضا ہی میں پکڑ لینا ، لپک لینا. اس نے پیکٹ اس طرح گوچ لیا جس طرح کوئی مشاق کھلاڑی کرکٹ کی گیند. (١٩٦٢ ، آفت کا ٹکڑا ، ١٧٠). [مقامی].

گوچْنی (و مج ، فت نیز سک چ) امث.
(کاشت کاری) چنا ملا ہوا گیہوں. میرے برابر والا مسافر گوچنی کی خشک روٹیاں لئے بیٹھا تھا. (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ٣٣٧). [رک : گوچنا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گوچَہ (و مج ، فت چ) امذ.
(باغبانی) بڑی قسم کے درخت لگانے کو تیار کیا ہوا گڑھا ؛ کوچر ، گوچہ (ماخوذ : ا ب و ، ٦ : ١٣٣). [گو - گائے + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گوچی (و لین) امث ؛ س کچی.
١. سوراخ نیز چھوٹا سا گڑھا. وہ گھوڑا بھی دور نہ گیا تھا کہ پانو اس کا گوچی میں آ گیا اور ٹوٹ گیا. (١٨٠٢ ، خرد افروز ، ٤٧). ٢. گائے کے کُھر کا نشان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوچہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث].

گوچی (و مج) امث.
(کتائی سوت) تاگے کے دو سروں کو عارضی طور پر جوڑنے کا عمل ، آنٹ (ا ب و ، ٢ : ١٧). اف : پڑنا ، دینا ، لگانا. [پنک].

گوچْھڑی (و مج ، سک چھ) امث.
رک : گوچڑی. مثلاً بچھو ، مکڑیاں ، مائیٹس اور ٹکس ، کلّی یا گوچھڑی. (١٩٣٩ ، ابتدائی حیوانیات (محمد سعید الدین) ، ٣٣٦). [گوچڑی (رک) کا ایک املا].

گُوچَھنی (و لین ، فت چھ) امث.
رک : گوچھی (١) ، شگوفہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوچھی (١) کا ایک املا].

گُوچھی (١) (و لین) امث.
کونپل ، شگوفہ ، کلی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : गांछिआ].

گوچھی (٢) (و لین) امث.
رک : گوچی ، چھوٹا گڑھا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوچی (رک) کا ایک املا].

گَود (و لین) امث ؛ س گھود.
گُچھا (انگور ، کھجور اور کیلے وغیرہ کا). کیلا یہاں ایک ایک گود میں ہزار ہزار پھلتا ہے. (١٨٦٣ ، انشائے بہار بے خزاں ، ٤٧). بوٹی نے ایک گود کیلے کی مول لی. (١٩٢٨ ، اختری بیگم ، ١٤٣). [گھود (رک) کا ایک املا].

گُود (و مج) امذ.
مغز ، گودا. ایک سخت ناریل کا گود کھرچ کر نکالو (١٩٠٨ ، خوان یغمی ، ٩٥). [س : गोद].

ـــــ کی ہنڈی امث.
وہ ہنڈی جس میں گودا ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گود (۱) (و مج) امث.
(باغ بانی) **پودوں کی جڑوں کے پاس کی مٹی کریدنے اور پولا کرنے کا عمل** (ا پ و ، ۶ : ۱۳۳). اف : کرنا ، لگانا. [گودنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ گود کر/کے م ف.
کرید کرید کر ، پیچھے پڑ کر. اس کے بعد بہتیرا گود گود کے پوچھا مگر پھر انہوں نے اور کچھ نہ بتایا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۳).

گود (۲) (و مج) امث.
۱. **آغوش ، کنار ، پیٹ کا زانو.**

تو ما باپ فرزند کوں بچ گود دھر
بھروسا بہوت کرتی ہے دائی پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰).

عجب کل رات میں یک خواب دیکھیا
سنے ہتوں گود میں مہتاب دیکھیا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۹).

پلنگ کوں چھوڑ خالی گود میں جب اُٹھ گیا میتا
چترکاری لگے کھانے ہمن کوں گھر ہوا چیتا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹).

بیٹھو کوئی آن گود میں اس کی
کبھی تو دل بھریں گے میرے بھی
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۷۲).

بہنیں ہیں بے قرار پھوپھی بے حواس ہے
مادر کی گود خالی ہے جھولا اداس ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱۲). پھر وہ اوندھے منہ میری گود میں گر پڑی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۰). ۲. (کنایۃً) **آگے کا دامن.**

کہ سرحد پکڑ شاہ کے گھر تلک
سنا گود بھر بھر لیا دان تک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۳).

گلوں سے کوئی گود بھرنے لگی
کوئی پھول کانوں پہ دھرنے لگی
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۹). [س : گوڈ].

ـــــ آباد ہونا محاورہ.
صاحب اولاد ہونا ، ماں بننا. گود آباد ہو گئی اور یہ ان کی ازلی تشنگی اور ابدی بھوک تھی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۷۳).

ـــــ آنا محاورہ.
(قبالت) **عورت کے جوان ہونے کی علامت کا ظاہر ہونا ، چھاتیاں ابھرنا** (ا پ و ، ۷ : ۶۸).

ـــــ بٹھانا محاورہ.
زانوؤں پر بٹھانا ، لے پالک بنانا. ماں سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم اس کو گود بٹھا لیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۵۲).

ـــــ بیٹھنا محاورہ.
گود بٹھانا (رک) کا لازم ، لے پالک ہونا ، متبنّیٰ ہونا. آپ کسی امیر کی گود کیوں نہیں بیٹھ جاتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۵).

ـــــ بَھرا (ـــــ فت بھ) امذ.
صاحب اولاد (جامع اللغات) [گود + بھرا (بھرنا کا ماضی)].

ـــــ بَھرانا/ بَھرْوانا محاورہ.
گود بھرنا (رک) کا متعدی.

جواہر ستی گود اس کا بھرائے
بچے کو لے جا گود میں اس کے بھائے
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۱۲).

ـــــ بَھرائی (ـــــ فت بھ) امث.
گود بھرانے یا بھرنے کا عمل یا اس کی رسم.

عجب نہیں ہے اگر دل ہی دل میں پچھتائیں
اٹھا کے گود بھرائی کے ناریل بیکار
(۱۹۱۷ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۸۵). [گود بھرنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ بَھر بَھر م ف (قدیم).
خوب دامن بھر کے ، گودیوں میں بھر کر ، بار بار گودی بھر کر ، افراط سے. امید کے چمن میں تی گود بھر بھر پھول چنیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۱).

ـــــ بَھرْنا/ بَھری جانا ف ل ، محاورہ.
۱. **حمل کے ساتویں مہینے میں رسم کے مطابق قرابت دار عورتوں کا جمع ہو کر حاملہ کو دلہن بنانا اور اس کی اوڑھنی کی جھولی میں سات قسم کے میوے ، سات قسم کی ترکاریاں ، پان کا بیڑا اور نقدی وغیرہ ایک رومال میں باندھ کر رکھنا ، عورتیں اس سے شگون لیتی ہیں کہ اس حاملہ کی گود ہمیشہ اولاد سے بھری پری رہے.** تیاری گود بھرنے کی ہونے لگی. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۵).

آج دروازے پہ نوبت جو دھری جاتی ہے
میری کوکا کی ابھی گود بھری جاتی ہے
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۵۳)). دلہن کی گود بھری ... گود کا میوہ ، روپے اوڑھنی ، ترکاری بہنوں نے لے لی. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۶۳). حاملہ عورت کی گود بھرنے کے لیے ... عورتیں جمع ہوتی ہیں. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۱۷). ۲. **سرسبز و شاداب کرنا نیز صاحب اولاد کرنا ، حاملہ کرنا.** اک پھول تھا جو جنگل میں کھلا اور کھل کے وہیں مرجھا بھی گیا فطرت نے زمیں کی گود بھری ، عذرا کی جوانی کیا کہیے (۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۸۶). ۳. **کسی چیز سے دامن بھرنا.**

سو جنے چمن گشت کرنے لگیاں
کلیاں چوں چوں گود بھرنے لگیاں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۱۷).

ـــــ بَھری (ـــــ فت بھ). (الف) صف مث.
جس کی گود یا آغوش میں بچہ ہو ؛ (کنایۃً) بچے والی ، صاحب اولاد (پلیٹس). (ب) امث. رک : **گود بھرائی ، گود بھرنے کا عمل.**

اوس کی پشواز کی سی لاثی باس
اوس کی میں گود بھری پر عش ہوں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۶)۔ [گود بھرا (رک) کی تانیث]۔

---بھری جانا محاورہ۔
گود بھرنا (رک) کا لازم (جامع اللغات)۔

---بھری رہے فقرہ۔
عورتوں کے لیے ایک دعائیہ کلمہ ، اولاد کی جانب سے شاد و آباد رہے گود میں ہر وقت بچہ رہے ، اولاد زندہ سلامت رہے۔ گڑگڑا ، گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہی ہے ، الٰہی میری گود بھری رہے۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۵)۔

---پسار کے کوسنا محاورہ۔
دامن پھیلا کے بددعا کرنا ، بُری طرح سے کوسنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---پسارنا محاورہ۔
کسی چیز کے لینے کو دامن پھیلانا ؛ مانگنا ، سوال کرنا ؛ بچے کے لینے کو دونوں ہاتھ آگے کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---پیٹ (---ی مج) امذ۔
قرابت دار جن سے خونی رشتہ ہو یا ایک ہی باپ کی اولاد ہوں ، قریبی رشتہ دار ، ماں پیٹ۔ اپنا ہی ہے تو گود پیٹ میں حقّے بھیج دینا۔ (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۵)۔ [گود + پیٹ (رک)]۔

---پیٹ کا صف مذ۔
قرابت قریبہ کا ، خونی ، جگری ، بہت قریبی رشتہ۔ پروین بیگم کی نسبت دارا بخت میاں سے ٹھہر چکی تھی یہ گود پیٹ کے رشتے تھے۔ (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۵۰)۔

---پھیلا کر/کے ، دُعا مانگنا محاورہ۔
نہایت عجز سے دُعا مانگنا ، گڑگڑا کر دُعا مانگنا ، دل سے دُعا مانگنا۔ انھوں نے حضور کی صحت کے واسطے گود پھیلا کر دعا مانگی۔ (۱۸۸۵ ، انشائے داغ ، ۳۱)۔

---پھیلا کر کوسنا محاورہ۔
دامن کی جھولی بنا کر کوسنا ، جوش میں آ کر بد دعائیں دینا۔ غرض جب ملکہ نے ڈوپٹا اُٹھا کر گود پھیلا کر کوسنا شروع کیا حنظل نے اسکو گھُرکا کہ چل چُپ رہ تُو تُو چلی جاتی ہے۔ (۱۹۰۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۲)۔

---پھیلانا ف م ؛ محاورہ۔
۱. کوسنے ، دُعا کے لیے یا کسی سے کچھ طلب کرنے کے لیے دامن کے سرے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر پھیلانا۔ میں تو رات دن گود پھیلائے یہی دعا کرتی رہتی ہوں کہ آپ شاداں و فرحاں رہیں۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم ، ۳ : ۶۹۵)۔ ۲. بچے کو گود میں لینے کے لیے دونوں ہاتھوں کو آگے بڑھانا ؛ آغوش وا کرنا۔ صورت دیکھتے ہی نہال نہال ہوگئے ، لپٹ گئے ، گود پھیلا دی۔ (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، تربیت نسواں ، ۴۳)۔ ۳. سوال کرنا ، کسی چیز کے لینے کے لیے پلہ پھیلانا ، کوئی چیز مانگنا (مخزن المحاورات)۔

---پھیلنا محاورہ۔
گود پھیلانا (رک) کا لازم ، آغوش وا ہونا۔

جزو تن بھی باتعلق سے کنارہ کرتے ہیں
گود پھیلی گور کی جب میں اکیلا ہو گیا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات))۔

---خالی کَرنا محاورہ۔
بچے کا ماں کی گود سے اُٹھ جانا ، بچے کا فوت ہو جانا۔ تمہارا ایک بھائی مُنیر تھا جو سوا برس کا ہو کر گود خالی کرگیا۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۱۰۸)۔

---خالی ہونا محاورہ۔
۱. کسی عورت کا بے اولاد ہونا یا ہو جانا ؛ (عموماً) شیرخوار بچہ مر جانا ، اولاد کا فوت ہو جانا۔ زاہرہ کی گود خالی ہوئی۔ (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۵۸)۔

اس کی آمد سے ہوا کرتی ہیں گودیں خالی
اس کے سائے سے ہوا کرتی ہیں مانگیں سُونی

(۱۹۶۷ ، لطیف آبگینہ ، ۷۱)۔ ۲. لاوارث ہونا ، مٹنا ، ختم ہونا ، نام لیوا باقی نہ رہنا۔

لوٹ سے محظوظ کی کچھ دن اور اگر غفلت رہی
گود خالی ایک دن ہو جائے گی اسلام کی

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۳۲)۔

---دینا محاورہ۔
اپنی اولاد کسی اور کو دے دینا (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔

---دھرنا محاورہ (قدیم)۔
گود دینا ، اپنے بچے کو پرورش اور دیکھ بھال کے لیے دوسرے کے سپرد کر دینا۔

تو ما باپ فرزند کوں بیچ گود دھر
بھروسا بہوت کرتی ہے دائی پر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰)۔

---کا صف مذ۔
وہ (بچہ) جو گود میں ہو ، دودھ پیتا (بچہ) ، ننھا سا ، شیرخوار (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

---کا بچّہ امذ۔
شیرخوار بچہ ، ننھا بچہ ، وہ بچہ جو گود میں ہو ، گود کا کھلایا بچہ۔ گود کے بچوں کا علاج معالجہ ہو یا گھرداری کے انتظامات ، خاندان میں کوئی بھی بیمار ہو ، اپنی تیمارداری کرتی نظر آتیں۔ (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۳۱)۔

---کا پالا صف مذ۔
گودوں کھلایا ، پیارا۔

کیا ہوا گود کا پالا میرا ۔۔۔ کیا ہوا گیسوؤں والا میرا

(۱۸۷۴ ، گلزار خلیل ، ۳۹)۔

غم گود کے پالوں کا بُرا ہوتا ہے
اکثر یہ درد جان گزا ہوتا ہے
(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۲۰۳)۔

---کا چھوڑ (ڈال/ کھو) کر پیٹ کے کی اس کہاوت۔
موجودہ چیز کھو کر آئندہ نفع کی امید کرنا ، اُدھار کے بھروسے نقد کو کھو دینا (جامع الامثال ؛ نجم الامثال)۔

---کا کھلایا صف مذ۔
رک : گود کا پالا۔ حضرت حسن بصری! وہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ کی گود کے کھلائے تھے۔ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۵۲)۔

---کا کھلایا گود میں نہیں رہتا کہاوت۔
آدمی ہمیشہ یکساں نہیں رہتا ، حالات بدلتے رہتے ہیں ، زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---کا میوہ امذ۔
وہ میوہ جو گود بھرنے کے وقت دلہن یا حاملہ کی گود میں عورتیں رکھتی ہیں یہ میوہ عموماً سات قسم کا ہوتا ہے۔ گود کا میوہ ، نیگ کے روپے اور اوڑھنی دولہا کی بہنیں لے لیتی ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۷)۔

---کی صف مث۔
گود کا (رک) کی تانیث ، ننھی سی ، دودھ پیتی ، شیرخوار بچی۔ گود کی لڑکی جاگ اُٹھی ، تھپکا دودھ دیا مگر وہ کسی طرح نہ سوئی۔ (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۳)۔

---کھلانا محاورہ۔
(بچہ) گود میں لینا ، بچے کی پرورش کرنا ، گود میں لے کر بہلانا ، بچے کی ماں بننا ؛ گود میں پالنا ؛ بچے کو دودھ پلانا ، دایہ گری کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

---کھلائی (---کس کھ) صف مث۔
گود کی کھلائی ہوئی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کھولنا محاورہ۔
گود یا دامن پھیلانا ، آغوش وا کرنا۔ جب وہ پھسل کر غاروں میں لڑھک جاتی تھی غار گود کھولے بنتُ القمر کی یاد میں بے تاب نظر آتے تھے۔ (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۰۳)۔

---لیتے گرا پڑتا ہے فقرہ۔
خاطرداری کے باوجود سیدھا نہیں ہوتا (محاورات ہند ، ۱۶۳)۔

---لینا ف مر ؛ محاورہ۔
۱. آغوش میں لینا ، گود میں بٹھانا ؛ خاطرداری کرنا۔
چو رومی کرے تخت پر شاہ زنگ
لے جاند کوں گود لینا ہی ننگ
(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۶)۔ امام مظلوم اسے گود لے رن کے لڑنے آگے رکھ میدان میں سدھارے۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷)۔ ۲. ایسے نہیں بیٹھے کہ انگلی پکڑا دینے کے سہارے سے کھڑے ہوجائیں ، ہم کو تو گود لیجیے۔ (۱۸۹۷ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۷۸)۔ ۳. متبنیٰ بنانا ، لے پالک بنانا ؛ (عموماً) بے اولاد عورت کا کسی دوسرے کے بچے کو اپنا بچہ اختیار کرنا۔
بچا زاغ کا گود کرکنی لیا
تڑس کرگ سوں دوستی جا کیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۹۶)۔ اکثر کی یہ رائے ہے کہ میں کسی کا بچہ گود لوں۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۶)۔
اس کو تم گود لے نہیں سکتے
ایسے ہی حکم ہیں منو جی کے
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۳)۔ میں نے ایک اپنی بہن کی بچی کو گود لے لیا تھا لیکن وہ بچی بھی اللہ کو پیاری ہو گئی۔ (۱۹۸۹ ، بلا کشانِ محبت ، ۳۵)۔

---میں بچہ / لڑکا شہر میں ڈھنڈورا کہاوت۔
رک : بغل میں لڑکا شہر میں ڈھنڈورا (اس چیز کی تلاش کے موقع پر کہتے ہیں جو پاس ہی پڑی ہو)۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ گود میں بچہ اور شہر میں ڈھنڈورا۔ (؟ ، گھر کی کہانی ، ۱ : ۲۸)۔

---میں پالنا محاورہ۔
لاڈ پیار سے پرورش کرنا۔
ناز کا اے طرز ہے ، کھینچے وفا پر قلم
غمزے کا اے طور ہے ، گود میں پالے ستم
(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۳۸ ، ۱۹۵۰))۔

---میں پلنا محاورہ۔
پرورش پانا ، تربیت حاصل کرنا ، پروان چڑھنا۔ میں یہ دعویٰ کروں کہ شعر و سخن کی گود میں پلا ہوں تو بے جا نہ ہو گا۔ (۱۹۱۶ ، خطوط محمد علی ، ۱۲۵)۔

---میں پہنچ جانا محاورہ۔
نہایت قریب ہوجانا ، کسی کا پروردہ بن جانا ، حاشیہ بردار بن جانا وہ ایشیا کی ایک اور عظیم طاقت چین کی گود میں پہنچ جائیں گے (۱۹۶۲ ، آتش چنار ، ۱۹۷)۔

---میں ڈالنا محاورہ۔
بچے کو کسی کو پرورش کے لیے دے دینا ، بچے کو اچھی تربیت کے لیے کسی کے سپرد کرنا۔ یہ ثابت ہے کہ ایام طفولیت میں ان کو حضرت مولانا صاحب کی گود میں ڈالا گیا تھا۔ (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۳)۔

---میں کھلانا محاورہ۔
لاڈ پیار سے پرورش کرنا ، محبت سے پالنا ، دودھ پلانا۔ لہٰذا ! کے ساتھ شادی کریں گے بچے تمھارے گود میں کھلائیں گے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۰۹)۔

---میں کھیلنا محاورہ۔
گود میں کھلانا (رک) کا لازم ، پرورش پانا۔ شاہ صاحب حکیم صاحب کے سامنے پیدا ہوئے ، ان کی گود میں کھیلے اور بڑے ہوئے۔ (۱۹۰۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۳۰۲)۔

---میں لینا محاورہ.
آغوش میں بٹھانا.

بڑھتے بڑھتے اشکِ دامن تک گذر کرنے لگے
رفتہ رفتہ گود میں لینا پڑا اطفال کو

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۸۹). یہ زبان منے کو گود میں لئے اس سے باتیں کرتا رہتا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۱۱).

---والی امث.
پرورش کرنے والی صاحبِ اولاد ؛ مراد : ماں.

ہوں جس کی پژمردہ کلی ، اُس خشک ڈالی کو سلام
کھلی ہوں جس کی گود میں ، اُس گود والی کو سلام

(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷۵).

---وا ہونا ف م ؛ محاورہ.
آغوش کُھلی ہونا ، گود کُھلی ہونا (مہذب اللغات).

---ہری بھری رہنا محاورہ.
اولاد زندہ سلامت رہنا. اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اِس کی گود بال بچوں سے ہری بھری رہے اور اس کو اچھا پھل ملے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۶).

---ہری بھری ہونا محاورہ.
ماں بننا ، صاحبِ اولاد ہونا. اُن کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اور تمہاری گود پڑوسنوں تک کے شکرنے سے ہری بھری ہے. (۱۹۰۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۷۸).

---ہری کرنا محاورہ.
بے اولاد عورت کو صاحبِ اولاد بنا دینا. پھر دیکھو مخلوقِ خدا کیسی کیسی مرادیں لے کر آتی ہے اور لوگ کیسے کیسے نذرانے پیش کرتے ہیں کہ یہ لوٹ کا مال ہے ، بلکہ بیویاں اور بیٹیاں بھی لائیں گے کہ اُن کی گودیں ہری کردی جائیں. (۱۹۳۹ ، عبدالرحمان آزاد فتحپوری ، رام راج ، ۱۶۹).

---ہری ہونا محاورہ.
بچہ پیدا ہونا ، صاحبِ اولاد ہونا ، ماں بننا. سوچ میں پڑ گئی کہ کیا ترکیب ہو جو اس کی گود بھی ہری ہو جائے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں (مصر) ، ۱ : ۱۲۲).

گود (۳) (و مج) امذ.
مغز ، گودا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गोद].

گود (۴) (و مج) امذ.
سوجن ، فیلپا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُودا (۱) (و مع) امذ.
۱. (الف) **ہڈیوں اور ہڈیوں کا اندرونی ملائم مادہ.** لوہ ہڈی کا گُودا نکالتی تھی. (۱۸۰۲ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی ، ۹۹). وہ قیروطی بھی فائدہ کرتی ہے جو ... گائے کی پنڈلی کے گُودے اور لعابِ بہدانہ سے بنائی گئی ہو. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۷). ہڈیوں کا گُودا جما دینے والی برف بار ہوا کا زور کچھ کم ہوا تھا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سُوس ، ۱۰۱). (ب) **سر کا مغز ، بھیجا.**

کس سے رکتی ہوں جب اپنی بات پر آتی ہوں میں
سلطنت کے سر کا گُودا تک چبا جاتی ہوں میں

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۷). بچپن کی بعض باتیں ذہن کے گودے میں یوں دھنس جاتی ہیں کہ نکالے نہیں نکلتیں. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۰۳). ۲. (الف) **کسی پھل ، ترکاری یا بیج وغیرہ کا وہ نرم حصہ جو چھلکے کے اندر ہوتا ہے.** جو لیے بقدر معمول حالتوں میں بوئے جاتے ہیں اُن میں ٹھوس گُودا فیصدی چودہ یا پندرہ جز کے حساب سے ہوتا ہے. (۱۸۶۵ ، رسالہ علم فلاحت ، ۱۵۲). پوست کے اندر گُودا یا مغز جو ہوتا ہے وہ بھی سفید. (۱۹۳۰ ، شفتالو ، ۵). پھلوں کا گُودا آسانی سے گٹھلی سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۴۴۵). (ب) **ٹکڑا (ڈبل روٹی وغیرہ کا) ؛ موٹی روٹی کا اندرونی نرم حصہ ، ڈبل روٹی کا نرم حصہ جو سخت چھلکا کاٹ دینے کے بعد باقی رہ جاتا ہے.** نان پاؤ کا گُودا نکال کر اس کے روے کو الگ الگ کر کے ان ٹکیوں پر جماؤ. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۰۳). (ج) **کسی چیز کا اندرونی حصہ ، پودوں کے بیج کی نس** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. (الف) (مجازاً) **اصل جوہر ؛ اصل چیز ، اہم چیز.** گُودا گُودا تو سرکار نکال لیتی ہے باقی بچی ہڈیاں ان کو زمیندار اور کاشتکار پڑے چچوڑا کریں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۰). (ب) **لُبِّ لباب ، خلاصہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : क + गोद].

---نکالنا ف م.
ہڈی سے مغز باہر نکالنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

گُودا (۲) (و مع) امذ.
(کاغذ سازی) **دہی کے مانند کاغذ بنانے کا تیار مسالا جس کو حسبِ ضرورت پانی میں گھول کر پتلا کر لیا جائے ، گھولوا** (ا پ و ، ۴ : ۱۹۰). [مقامی].

گودا (۱) (و مج) امذ.
(باغ بانی) رک : **گود (۱)**. (ا پ و ، ۶ : ۱۴۴). [رک : گود (۱) + ا (زائد)].

گودا (۲) (و مج) امذ.
۱. (بیل بانی) رک : **دغونا ، ڈھوروں پر نشانی کا داغ لگانے کا آہنی ٹھپا** (ا پ و ، ۵ : ۹۱). ۲. (اچار سازی) رک : **کچوکا ، اچار یا مُربّے کے پھل وغیرہ پر سوئی جیسی نوک دار چیز کا گودا ہوا نشان** (ا پ و ، ۳ : ۱۸۶). [گودنا (رک) کا ماضی ، بطور صفت].

گودا (۳) (و مج) امذ.
رک : **گود (۲)** ، آغوش (ماخوذ : پلیٹس). [گود (۲) + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

گُودام (و مج نیز ضم گ ، و غنہ) امذ.
۱. **سامان رکھنے کی جگہ ، کوٹھی اسٹور نیز جہاز کا پچھلا یا**

نچلا حصہ جہاں سامان رکھا جاتا ہے۔ اسٹور (گودام) نیچا کچھ بھرا پڑا ہے۔ (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳)۔ ترسوں کے کمروں میں ایک کمرہ گودام کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔ (۱۹۲۹ ، خطوطِ محمد علی ، ۲۱۰)۔ کسانوں کو کچھ دانے اور کچھ ”وعدے“ دے کر انہیں اپنے اپنے حالات کی کوٹھریوں میں بالکل اسی طرح مقفّل کر دیتا ہے جیسے گوداموں میں اناج کی بوریوں کو چھپا کر تالے لگا دیتا ہے۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۹)۔ ۲۔ **(مجازاً) ذخیرہ ، ڈھیر۔** یہ نہ ہونا چاہیے کہ تجویزوں کے انبار لگائے جائیں اور کاغذات کانفرنس کو گودام بنایا جائے۔ (۱۸۹۸ ، معارف ، جولائی ، ۲۰)۔ [ملائی : Godong کا مورّد ؛ قب ، انگ : Godown]۔

---گھر (---فت گ ھ) امذ۔
تجارتی یا دوسرے قسم کا سامان رکھنے کی جگہ ، کوٹھا ، گودام خانہ۔ کمشنریٹ والا صاحب اس کے کام سے اس قدر خوش ہوا کہ اسے گودام گھر کا گماشتہ مقرّر کر دیا۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، آشوب دہلوی ، ۹۲)۔ جس کوٹھری میں مجھے بٹھایا گیا وہ میرے ساتھیوں کا گودام گھر تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۷۳)۔ [گودام + گھر (رک)]۔

گودائی (و مج) امث۔
(کاشت کاری) فصل کی بوائی سے پہلے زمین سے گھاس پھوس صاف کرنا ، نلائی کرنا۔ زمین سے گھاس پھوس اور جڑی بوٹی صاف کرنے کو گودائی کہتے ہیں۔ (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۶)۔ [رک : گود (۱) + ائی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گودَیل (و مج ، سک د ، ی لین) امث۔
ورزش کرنے کا ایک آلہ۔ پکّہ ، کریلے ، نالی ، گودیل ، نالیاں ، نال ، مگدروں کی جوڑیاں کھنیاں وغیرہ قاعدے سے رکھی تھیں۔ (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷)۔ [مقامی]۔

گُودْرَہ (و مع ، فت نیز سک د ، فت ر) امذ۔
پھٹے پُرانے کپڑوں سے بنایا ہوا لحاف یا لباس ؛ (مجازاً) گودڑ ، گُدڑی۔ اس نے سواری پیش کی انہوں نے قبول نہ فرمائی وہ بجد ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اچھا پہلے گودرہ ہمارا اٹھا کر ہاتھی پر رکھ پھر ہم بھی سوار ہو جاویں گے۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۱۱)۔ [گودڑا (رک) کا ایک املا]۔

گُودَڑ (و مع ، فت د) امذ۔
۱۔ **کپڑے کے ٹکڑے جو بُنے میں ناکارہ ہو جائیں یا کسی اور طرح کٹ پھٹ جائیں۔** ردی کاغذ اور گودڑ جو دوسری طور پر کارآمد ہو سکتا ہے جل جاتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۰۹)۔ اتنا بہرکیف متحقق ہے کہ چین میں خالی گودڑ سے کاغذ کی طیاری قرن دوم کے وسط سے پہلے شروع ہو گئی تھی۔ (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۵۵)۔ ۲۔ **پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑے ، چیتھڑے۔** تانگوں میں پھٹا پرانا پائجامہ آستینوں دار آصف خانی پھٹے پرانے گودڑ میں معلوم ہوتا تھا۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۵۳)۔ بعض کپڑے خراب ہو گئے اور پھر گودڑ کی طرح بکسوں میں بھر دیئے گئے۔ (۱۹۲۲ ، نقشِ فرنگ ، ۱۱۵)۔ اماں نے اپنا گودڑ سمیٹا ، بڑی بہو نے پھٹی ساڑی کا پہلو سر پر سنبھالا۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۱۹۰)۔ ۳۔ **پُرانی روئی جو لحاف ، گدّے یا تکیے وغیرہ سے نکالی جائے۔** کانوں کانوں سے کاٹھ کباڑ لائے لاکے اس کے چار اور لگا دیئے گودڑ ڈال کر گھی تیل سے بھگوائے آگ لگا دی۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۰۱)۔ گودڑ کی گڑیاں خاص لکھنؤ کی عورتیں ایسی نفیس بناتی تھیں کہ منہ سے بولنے کی کسر رہتی تھی۔ (۱۹۳۶ ، قدیم ہنرمندانِ اودھ ، ۱۸۶)۔ گودڑ میں لپٹے ہوئے ہاتھ میں لکڑی تھامے ہتھولہ پر پٹیاں چڑھے ، پاؤں سے لنگڑاتا ہوا چل کر تانگے میں آ بیٹھا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۲)۔ ۴۔ (کنایۃً) **وہ میل جو نیند کے خمار کی حالت میں آنکھوں سے برآمد ہوتا ہے** (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۵۔ (کنایۃً) **نکمّی اور ناکارہ یا ردی چیز ، فضول چیز۔**

کسی کا ہے قماش ایسا گودڑ ہیں بھرے سارے
دیکھو نہ جو لوگوں کے دیوان نکلتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۸)۔ انگریزی معلومات کو دیکھ لیا ، سب گودڑ ہے۔ (۱۹۰۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۸۳)۔ یہاں بول چال کی زبان کی شعری زبان میں تقلیب نہیں ہوتی ، ان کے دواوین کو گودڑ کہا ہے۔ (۱۹۸۸ ، اسلوبیات میر ، ۹۴)۔ ۶۔ **ایک قسم کا نہایت نرم ریشمی کپڑا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [غالباً گودا بمعنی نرم (رک) سے]۔

---خَیل (---ی لین) صف مث۔
۱۔ **گھٹیا ، نکمّی (چیز)** (دریائے لطافت ، ۹۱)۔ ۲۔ **گدڑ خیل نیچ قوم کی اور بدشکل (عورت)** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۳۔ **بے وقوف ، اُجڈ ، غیرمہذب (عورت) ؛ پھوہڑ ، بدسلیقہ** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گودڑ + خیل (رک)]۔

---سے پیٹ بَھر دینا محاورہ۔
حیلے حوالے سے باتیں بنا کر راضی کر دینا (محاوراتِ ہند)۔

---سے لَعْل بَنانا محاورہ۔
ادنیٰ سے اعلیٰ بنا دینا ، بے کار چیز کو کارآمد کرنا ، غیر اہم کو اہم بنا دینا۔ خدا بھلا کرے بڑے میاں کا کہ مشرکہ کو گودڑ سے لعل ، پتھر سے نیلم اور ناصرہ سے بیگم بنا دیا۔ (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۴۷)۔

---کا لال / لَعْل امذ۔ رک : گدڑی کا لعل۔
۱۔ **مراد : ایسا شخص جو شریف اور نجیب ہو کر مفلسی میں گرفتار ہو یا وہ حسین یا صاحبِ کمال جو پھٹے پُرانے لباس میں ہو ، چھپا رستم۔**

روا رکھ کلفتِ ایّام میں بھی قدر نیکوں کی
پھٹے کپڑوں میں بھی ان کو سمجھ لے لعل گودڑ کا

(۱۸۳۹ ، آتش ، ک ، ۳۲)۔ تم چاہے جس حیثیت سے رہو حسن گلوسوز نہیں چھپ سکتا ، گودڑوں کی لعل ہو۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۶)۔ ۲۔ **کوئی عمدہ یا قیمتی چیز جو خراب حالت یا مقام میں ہو۔**

گُودڑ کا لال کیوں نہ کہوں اس کے حسن کو
میلا ہے کتنی قدر ہے مگر خوش نما لباس
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د ، (انتخاب رامپور) ، ١٠٢).
گُودڑ کا لعل شاعر مفلس کے شعر میں
ٹوٹا ہوا قلم ہے تو پھیکی دوات ہے
(١٨٩٢ ، شعور (نوراللغات)).

---کی پوٹلی امث.
پھٹے پرانے کپڑوں کی پوٹلی ؛ مراد : فضول ، گندی چیزوں کا ڈھیر. جی ہاں یہ قلم لائق ہے ... یہاں عشق ، شادی اور بیوپار سب گودڑ کی پوٹلی کی طرح ہے. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ٦٧).

---گادڑ (---فت د) امذ.
پھٹے پرانے کپڑے ، چیتھڑے گودڑے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گودڑ + گادڑ (تابع)].

---گانٹھنا محاورہ.
پھٹے پرانے کپڑے جوڑ جاڑ کے سینا ، پیوند لگانا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---میں / سے گِندوڑا نِکلا فقرہ.
جاہلوں کے ہاں عالم پیدا ہوا، حقیر جگہ بڑی چیز ملی (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---میں گِندوڑا امذ.
رک : گودڑ کا لعل ، وہ شخص جس کی ظاہری حالت سے اس کا عالی خاندان ، عالم یا صاحب کمال ہونا نہ معلوم ہو ، ادنیٰ لوگوں میں لائق آدمی ، بُروں میں اچھا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---میں لال نَہیں چُھپتا کہاوت.
قابل آدمی چاہے غریب ہی ہو شہرت پاجاتا ہے ، سچائی چھپ نہیں سکتی (جامع اللغات).

گُودڑا (و مع ، سک د) امذ.
رک : گودڑ ، پھٹا پرانا لحاف یا لباس.
لنگوٹی کھتی ہور سڑیا گودڑا
بچھانے کوں کی ، یک پھٹیا بوریا
(١٦٣٥ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ١ : ٢٧٢)). [گودڑ + ا ، لاحقۂ تصغیر].

---پوش (---و مع) امذ.
پھٹے پُرانے کپڑے جوڑ کر پہنے والا ؛ مراد : فقیر ، درویش.
فقر کی چادر میں ہرگز تنیں ہے میرا دل جدا
یہ بھی لال ان گودڑے پوشوں کے پیوندوں میں ہے
(١٨٤٧ ، دیوان قاسم ، ١٥٨). [گودڑا + ف : پوش ، پوشیدن - پہنانا ، پہننا].

گُودڑی (و مع ، سک د) امث ؛ ---گدڑی.
پھٹا پرانا لباس یا لحاف نیز بستر.
یوں پھوڑ کیا گگن او سو دھن
جوں گودڑی سات تہ کی سوزن
(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٠).
تا کہ دس دن بعد بخشا یک خدا
گودڑی جوانی نوی تھیکل لگا
(١٧٣٣ ، پنچھی نامہ ، ٣٩). جس گودڑی پر آپ بیٹھے رہتے تھے اسی کو بوقت شب اوپر لے کر استراحت فرماتے تھے. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٢١٨). گودڑی کو کوئی سا نام بھی دے دیجیے ، رنگ آمیزی کی کوشش کے باوجود پیوند زدہ چادر ہی رہے گی. (١٩٨٦ ، فیضان فیض ، ٦١). [گودڑ + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُودَ کَڑا (ضم ک ، و مع ، فت د ، شد ک بفت نیز بلا شد) امذ.
آغوش ، گود ، گودی (بطور تمسخر یا تحقیر). تمہارے ماں باپ تو کبھی تمہیں گود کڑے میں چڑھا کے لوگوں کو دکھانے نہیں لے گئے. (١٩٣٠ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٩ ، ٧ : ٥). [گود (رک) + کڑا ، لاحقۂ تصغیر].

گود کَڑے میں چڑھائے رَکْھنا محاورہ.
(بچے کو) ہر وقت گود میں لیے رہنا (جامع اللغات).

گودَن (و مج ، فت د) امث.
(کاشت کاری) زمین کو کھود کر نرم یا پولا کرنے کا عمل. کبھی کبھی تلائی کی مشین سے گودن کرو. (١٩٢٨ ، دیہاتی اصلاح ، ٢٨). [گودنا (رک) کا حاصل مصدر].

گودْنا (١) (و مج ، سک د) ف م ؛ ---گودھنا.
١. (ا) گڑونا ، چھیدنا ، چبھونا.
آغوش میں ہم کے سجن کوں کیا کنار
ماروں کا اس رقیب کو چھریوں سے گود کر
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ١١٨). ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ایک سینک گوشت میں گود کر دیکھو. (١٩٣٢ ، مشرق مغربی کھانے ، ١٩٦). جن کی کاوشوں نے گویا دل کو گود گود کر آنسوؤں کو مرجان کے دانے بنا دیا ہے. (١٩٩٢ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ٢٩).
(اا) زمین کو کھود کر نرم یا پولا کرنا.
کبھی تخم پاشی کریں گود کر
پنیری جماویں کہیں کھود کر
(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٣٩). چند لڑکوں نے اکھاڑے کو گودنا اور برا کرنا شروع کیا. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٣ : ٢١٠). اس ہجوم کے درمیان میدان میں ایک شخص اکھاڑا گود رہا تھا (١٩٤٣ ، جہان دانش ، ١٣٢). **(ااا) کھودنا ، جسم کے کسی حصے پر سوئی سے کچوکنے کے بعد نقش و نگار میں سرمہ یا نیل بھرنا.** اپنے باپ دادا کے نام پر گودتے ہیں اور ان میں اپنی بڑائی جتاتے ہیں. (١٨٣٠ ، تنبیہ الغافلین ، ٣٠٠). یکایک کچھ خیال آیا ، سوئی سے پنڈلی کو گودا اور اس میں سرمہ بھرنے لگی. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٥). ناک چھیدنا ، کانوں میں سوراخ کرنا ، زیور پہننا ، مہندی لگانا ، بال کھانا ، گودنے گدانا وغیرہ یہ سب قدیم مراسم ہیں. (١٩٩٢ ، نگار ، کراچی ، جون ، ٧٦).

۰.(مجازاً) کچوکے لگانا ، طنز کرنا ، لعن طعن سے دل کو صدمہ پہنچانا. اُدھر ہمارے صوبہ دار صاحب گودتے ہیں ادھر ہمارے حضور طعنے دیتے ہیں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۵۸). بی جعفری اس کو اپنے باپ کے ٹکڑوں پر پڑا ہوا سمجھ کے ہر وقت گودتی رہتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹۱). ۳. کانٹے ، سُوئے یا اور کسی نوک دار آلے سے پھل ، ترکاری یا گوشت وغیرہ میں آہستہ آہستہ ہر طرف سوراخ کرنا تاکہ مسالا یا مربّے کا شیرہ اندر تک سرایت کر سکے. متعدد کانٹے جو مٹھائی بنانے کی بعض ترکاریوں کے گودنے کے لیے ضروری ہیں. (۱۹۲۳ ، حلوائی کی تعلیم ، ۲۲). سیب کو چھیل کر کانٹے سے گود لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۳۷). [گوڑنا (رک) کی ایک شکل].

گودنا (۲) (و مج ، سک د) امذ.

۱. (ا) جسم گودنے ، اچار یا مربّا ڈالنے کے پھل اور ترکاریوں کو گودنے کا آلہ ، کچوکنا. اور اپنے اوپر گودنے سے نشان نہ دو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۴۳). (ا۱) ایک اوزار جس سے نیشکر کھودتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. نقش و نگار یا نشان جو سوئی وغیرہ سے گودنے کے بعد جسم پر بنائے گئے ہوں. مستورات بھی اسی طرح کی پوشاک پہنتی ہیں اور تِل کے گودنے آنکھ سے ٹھوڑی تک گُواتی ہیں. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۶۹). کان کی لووں میں مُرکیوں کے پہننے کے چاک موجود تھے اور بائیں ہاتھ میں گودنا گُدا ہوا تھا. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۸۹). ۳. طعنے مہنے (جامع اللغات). [گود (گودنا (رک) سے) + نا ، لاحقۂ اسم آلہ].

ـــ گوڈنا محاورہ.

بدن پر سوئی سے نشان ڈالنا ، طعنے مہنے دینا (جامع ، مہذب).

گودنی (و مج ، سک د) امث.

(اچار سازی) رک : گودنا ، معنی نمبر ۱ (ا ب و ، ۳ : ۱۸۶).
[گودنا (رک) کی تانیث].

گودوں (و مج) امث ؛ ج.

گود (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ کھلانا محاورہ.

لاڈ پیار سے پرورش کرنا. اُمہات المومنین نے انہیں گودوں کھلایا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۵۰).

ـــ کھلائی (ـــ کس کھ) صف مث.

لاڈ پیار سے پالی ہوئی ، ہاتھوں میں کھلائی ہوئی ، ہاتھوں میں پرورش پائی ہوئی.

جنوں ، بیکسی جس پہ چھائی ہوئی
اجل جس کی گودوں کھلائی ہوئی

(۱۹۰۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۲۹). [گودوں + کھلائی (رک)].

گُودہ (و مع ، فت د) امذ.

رک : گودا ، مغز. نصف چھٹانک البلی کا گودہ ... لے کر اس کو کافی یا دودھ میں ڈال کر جوش دیں (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۱۲۵). اگر ناسور کو بھرانا منظور ہو تو روئی کا گُودہ ... کا مرکب بنا کر ناسور پر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۸۳).
[گُودا (رک) کا ایک املا].

گودی (۱) (و مج) امث.

رک : گود.

بعد یک لحظے کے پھر کر وہ نزول
دائی کی گودی میں آ کے جیوں کہ پھول

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۳۴).

آپ ہی ماتا آپ ہی بتا آپ ہی اپنا بالا ہے
اپنی ہی گودی آپ ہی کھیلے ہو کر موہن لالہ ہے

(۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۲۷۸). لے لو ایک جو آئی انہیں کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ میں سے اُچک لے گئیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۹).

اگر گودی میں بچّہ غیر کا نام خدا ہو گا
جو پوچھے گا کوئی وہ نام میرا ہی بتا دیں گے

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱ : ۳).

گودیوں سے جو جُدا ہیں بچّے
اُن کو سینے سے لگالیں مائیں

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۹۲). [گود (رک) کی تصغیر].

ـــ اُٹھانا محاورہ.

گود میں لینا ، آغوش میں لینا.

وہ دولہا کا دُلہن کو گودی اُٹھا
بٹھانا محلے میں آخر کو لا

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۲).

ـــ بھرنا (الف) ف ل م.

کوئی چیز بہت سی پلّے میں ڈالنا (جامع اللغات). (ب) محاورہ دامن بھر جانا ، مالا مال ہونا (عموماً اولاد سے).

گلشن یہ پھلے پھولے ہر طرح مبارک ہو
آتے ہی بھرے گودی اولاد کی نعمت سے

(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۳۹).

ـــ بھری رہنا محاورہ.

رک : گود بھری رہنا.

بانوے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچّوں سے گودی بھری رہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۱).

پُھولو پھلو دنیا کے چمن میں سدا رہو آباد
بھری رہے تیری اماں کی گودی ، رہے تیرے بابا کا نام

(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، ۳۱).

ـــ پھیلا پھیلا کر دعا دینا محاورہ.

دل سے دُعا دینا ، جی سے اسیس دینا ، دامن پھیلا پھیلا کر خدا تعالیٰ سے کسی کے واسطے کچھ مانگنا یا طلب کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---پھیلا کر دُعا مانگنا محاورہ۔
دل سے دعا مانگنا۔

گودیاں پھیلا کے جب مانگیں کی باصدق و صفا
عورتیں اولاد کے پیدا نہ ہونے کی دُعا
(۱۹۳۲ء ، فکر و نشاط ، ۲۰۰)۔

---خالی ہونا محاورہ۔
رک : گود خالی ہونا ، بچوں کا مر جانا۔

معصوموں کے سونے کی جگہ پائیں گی خالی
بچوں سے بھری گودیاں ہو جائیں گی خالی
(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۹)۔

---دینا محاورہ۔
پیار کرنا ، گود میں لینا۔

مزا جاتا رہا لونڈے کا حسن اب ہو گیا سیٹھا
کوئی گودی نہیں دیتا اوسے پر چند دے میٹھا
(۱۷۱۸ء ، دیوان آبرو ، ۱۱)۔

---کا پالا صف مذ۔
گود کا پالا ہوا (جامع اللغات)۔

---کا پَلا صف مذ۔
رک : گود کا پلا ، لاڈ پیار سے پلا ہوا۔

سیل کے کونڈے اوسی کے آج ہیں گیا اے ذدا
ہے چھوٹا سا جو لڑکا تیری گودی کا پلا
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۸۹)۔

کیا غلط میں وہ آپ کی گودی کے پلے تھے
میں نے انہیں روکا نہیں لشکر پہ چلے تھے
(۱۸۷۴ء ، انیس (نوراللغات))

---کا لڑکا سَڑ جائے پیٹ آگ بُجھائے کہاوت۔
بڑے سے بڑے رنج و غم کے بعد بھی کھانا پینا ترک نہیں ہو سکتا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---لینا ف م ؛ محاورہ۔
۱. گود میں لینا۔

جواں ازبسکہ تھا سر مست ساغر
لیا معشوقہ کو گودی اُٹھا کر
(۱۷۵۹ء ، راگ مالا ، ۵۰)۔ جب گودی میں آنے کو کہے ، گودی لے لو جب اترنے کو کہے فوراً اتار دو۔ (۱۹۳۵ء ، بیگمات شاہان اودھ ، ۷۸)۔ ۲. **گود لینا ، بیٹے بنانا ، کسی لڑکی یا لڑکے کو اولاد بنا لینا** منش کے جلانے پر انہی نے کہا تھا کہ وہ رسکینا کو گودی لے لے گا۔ (۱۹۳۴ء ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۶۹)۔

---لیے پھرنا ف م ؛ محاورہ (قدیم)۔
گود میں اٹھائے پھرنا ، لاڈ پیار کرنا۔

کیوں جدا مجھ سیتی کیے تجھ کوں
پھر میں گودی لئے پھروں کس کوں
(۲ ، دیوان ہاشم علی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۹۵)۔

---میں بیٹھ کے آنکھ میں اُنگلی ڈاڑھی نوچے کہاوت۔
بہت گستاخ یا ناشکرا ہے ، جس سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی کی بے عزتی کرتا ہے یا اسی کا نقصان کرتا ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---میں کھیلنا محاورہ۔
گودی میں پرورش پانا ، عمر میں بہت زیادہ تفاوت ہونا۔

مجھے کسبی سمجھ کر گھورتا ہے دیکھو میلے میں
مہیتوں پانی جی لڑکا مری گودی میں جو کھیلا
(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۱۰۵)۔

---میں لینا ف م ؛ محاورہ۔
آغوش میں لینا ، گود میں اُٹھانا۔ ابراہیم کو گودی میں لے کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (۱۹۰۶ء ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۳۷)۔

گودی (۲) امث۔
۱. **بندرگاہ کا وہ حصہ جہاں جہاز پر ساز و سامان لادا یا اتارا جاتا ہے ، دھکا ، جیٹی۔**

گرداب و چاہ تمری گئی لگ آ چھنگیں لیکن
ڈونگی گودیاں میں تج بو غب غب ستی ہوا حد
(۱۶۷۹ء ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۳۱)۔ پانچ میل تک اس کی گودیاں اور پختہ کنارے اور لنگر گاہیں جہاں جہازوں کا اسباب اتارا جاتا ہے بنی ہوئی ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۳)۔ یہ گودی کے مزدوروں اور فیکٹریوں کی ہڑتال نہیں جن سے تجارتی نقصانات ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۴ء ، صدا کر چلے ، ۱۳۲)۔ ۲. **وہ جگہ جہاں جہازوں کی مرمت کی جاتی ہے نیز جہاں جہاز بنائے یا توڑے جاتے ہیں ، ڈاک۔** گودی کا پانی اپنے مقابل کے پانی سے موازی افق ہوتا ہے۔ اس وقت دروازہ باسانی کھلتا بند ہوتا ہے۔ (۱۸۳۸ء ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۵۸)۔ ۳. **ریلوے انجن دھونے کا حوض جو پٹریوں کے بیچ میں بنا ہوتا ہے۔** وہ بے چارہ چلا رہا تھا کہ ہم گودی میں نہ گر جائیں۔ (۱۹۷۴ء ، اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۸۸)۔ [مقامی]۔

گُودے (و مع) امذ ج۔
گودا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

---دار صف۔
گودے والا ، وہ چیز جس میں گودا ہو۔ بعض گودے دار پھل جب پک جاتے ہیں تو ان کا گودا گاڑھا لیس دار مادہ بنا لیتا ہے۔ (۱۹۸۵ء ، حیاتیات ، ۲۷۷)۔ [گودے + ف : دار ، داشتن - رکھنا ، پاس رکھنا]۔

---کی ہَنڈی امث۔
وہ ہنڈی جس میں گودا ہو ، گودے والی ہنڈی۔ اس نے فوراً گودے کی ہنڈی پلیٹ میں رکھ دی۔ (۱۹۸۴ء ، مری زندگی فسانہ ، ۱۸۱)۔

گُودیا (و مع ، کس د) صف۔
خواہش مند ، آرزو مند ، شائق (دہلی)۔ [غالباً ، گودا (رک) + یا ، لاحقۂ صفت]۔

گوڈیوں (و مج ، سک نیز کس ڈ ، و مج) امث ، ج.
گودی (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ پلنا محاورہ.
لاڈ پیار سے پلنا ، ناز و نعم میں پرورش پانا.

جہاں ابن آدم پلا گودیوں
جہاں نسل انساں چلی گھٹنیوں

(۱۹۳۹ ، جوئے شیر ، ۱۵۹).

ـــ کا کھلایا ہوا صف مذ.
سامنے کا پروردہ ، وہ جس کا بچپن سامنے گزرا ہو یا جسے بچپنے میں گود میں کھلایا ہو (ماخوذ : مہذب اللغات).

ـــ میں پالا ہے فقرہ.
بچپن سے خدمت کی ہے ، لاڈ پیار سے پالا ہے. میں نے شاہزادہ ایرج اور ان کے والد قاسم شیر دل کو گودیوں میں پالا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۳).

ـــ میں کھلانا محاورہ.
لاڈ پیار سے پرورش کرنا ، گود میں کھلانا ، گود میں پرورش کرنا.

نبیؐ نے تجھے گودیوں میں کھلایا
سرافیل جبریل تیرے مصاحب

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر شکوہ آبادی ، ۳ : ۵۳). نانی اماں کے زمانے کی بڑھیا ہے ، گودیوں میں کھلایا آج ہم کیا اس کے سامنے تیز ہو کر بولیں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۶).

گودھ (و لین) امث.
۱. رک : گود معنی گچھا.

پری گودھ کیلے کی تھی جو ادھر
بنی جھاڑ بکھراج کا سربسر

(۱۸۹۰ ، کتاب مبین ، ۹۱). کیلے پر گودھ عمر میں صرف ایک دفعہ آتی ہے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۰). ۲. آم ، انگور ، کھجور وغیرہ کی شاخ جس پر پھل ہوں (جامع اللغات). [گود (رک) کا ایک املا].

گودھا (و مج) امث.
چمڑے کا ٹکڑا جو تیر انداز بائیں بازو پر باندھتے ہیں تا کہ کمان کی تانت سے زخم نہ لگے (جامع اللغات). [س : गोधा].

گودھڑ (و مج ، فت دھ) امذ.
جنگلی بوٹیاں اورگھاس جو کھیتوں میں سے نکالی جائیں (ماخوذ جامع اللغات). [گودھ + ڑ ، لاحقۂ نسبت].

گودھڑا (و مج ، سک دھ) امذ.
شاخ ، ٹہنی (ماخوذ : پلیٹس ، جامع اللغات). [گودھڑ + ا ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

گودھڑی (و مج ، سک دھ) امث.
گودھڑا (رک) کی تصغیر ، شاخ (پلیٹس). [گودھڑ + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

گودھل (و مج ، فت دھ) امث.
(باغ بانی) گھاس کی لمبی جڑیں جو زمین کے اندر دور تک پھیل کر چھوٹے پودوں کو نقصان پہنچائیں (ا ب و ، ۶ : ۱۳۳). [رک : گودھڑ (ڑ مبدل بہ ل)].

گودُھم (و مج ، ضم دھ) امذ.
گیہوں (پلیٹس ، جامع اللغات). [گودھوم (رک) کا مخفف].

گُودھنا (و مع ، سک دھ) ف م.
رک : گوندھنا (پلیٹس). [گوندھنا (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گودھنا (و مج نیز مع ، سک دھ) ف م (شاذ).
رک : گودنا ، چھیدنا ، کھودنا. قرآن میں گودھنے کی ممانعت نہیں ہے. (؟ ، مقدمۂ قرآن مجید ، مترجم ، ۹). جسم کو چاقو کے در پے واروں سے گودھ دیا. (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۲۰۳ : ۲). [گودھنا (رک) کا ایک املا].

گودھورا (و مج ، و لین) امذ.
شام ، غروبِ آفتاب کا وقت (پلیٹس ، جامع اللغات). [گودھن (رک) کا عرف].

گودُھول (و مج ، و مع) امث.
۱. گایوں کا اپنے مقامات پر واپس آنے کا وقت یعنی شام کا وقت ، غروب آفتاب.

تو آشاؤں کا ناوک ، یاس کی گودھول بیلا میں
دلوں کے گھاٹ پر سنگیت کی نیا کو کھے کر لا

(۱۹۶۲ ، کلک موج ، ۲۳۳). ۲. وہ دھول جو شام کے وقت چراگاہوں سے پلٹتے ہوئے مویشیوں کے کھروں سے اڑے.

پرانے وقت کے برگد کی یہ اداس جٹائیں
قریب و دور یہ گودھول کی ابھرتی گھٹائیں

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۲۳۸). [گو ـ گئو + دھول (رک)].

گودُھولی (و مج ، و مع) امث.
رک : گودھول (پلیٹس). [گودھول + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گودُھوم (و مج ، و مع) امذ.
گیہوں (پلیٹس ، جامع اللغات). [س : गोधूम].

گوڈ (و مج) امذ.
گھٹنا ، زانو ، ٹانگ (قدیم اردو کی لغت). [رک : گوڈا (بحذف ا)].

گوڈا (و مج) امذ.
۱. گھٹنا ، زانو ، رکبہ ، بندساق ، ٹانگ کا درمیانی جوڑ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). ۲. (مجازاً) پایہ (کرسی وغیرہ کا). ہماری کرسی کے گوڈے سے لگ کر بیٹھ گئے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۳۲). [مقامی ا بن].

گُوڈَر (و مع ، فت ڈ) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کی گھاس ، جڑیں اور جھاڑی کا سمیٹا ہوا انبار ، اکن ، کھور (ا ب و ، ۲ : ۱۰۲). [گودھڑ (رک) کا عرف].

کوڈری (و مج ، فت نیز سک ڈ) امث.
ایندوا ، ایندوی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [غالباً س : गडर+इक्का].

کوڈنا (و مج ، سک ڈ) ف م.
۱. رک : کوڑنا ، کھودنا ، زمین کو بوائی کے لیے نرم یا پولا کرنا. شکرقندی اور اروی وغیرہ کے کھیت کو داری سے کوڈے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعت ، ۳۴). کریمن بُوا نے کیاری کا کوڑا صاف کر کے اسے کھٹنے تک کوڈا تھا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۹۱). ۲. خلال کرنا (جامع اللغات). [کوڑنا (رک) کا (قدیم) املا].

کوڈوں میں سر دینا ف س ؛ محاورہ.
گھٹنوں میں سر دینا ؛ غمگینی کی صورت بنانا ، رنج و غم ظاہر کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

کُوڈی (و مع) امث.
(قصائی) ہاتھ یا پیر کی پوری سربند نلی یا نلیاں جن میں گودا بھرا ہوتا ہے ، گودے دار نلی یا ہڈی ، پیر اور گھٹنے کے درمیان کی نلی (ا پ و ، ۳ : ۸۷). [کوڈا (رک) کا محرف].

کوڈی (و مج) امث.
(کاشتکاری) زمین کھودنے یا مٹی کو کسی چیز سے اُوپر نیچے کرنے کا عمل (خصوصاً بوائی کے لیے). نہ زمین کو مضبوط کرنے کے لیے کھاد اور نہ کوڈی کرنے کے لئے مزدور. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۹۲). کھیت میں گھاس وغیرہ اُگ آنے یا زمین سخت ہو جانے تو لائنوں کے درمیان کوڈی کر دی جاتی ، یہ کوڈی ہاتھ یا ترپھالی سے کی جا سکتی ہے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۰). [کوڈنا (رک) کا حاصل مصدر].

کوڈے (و مج) امذ ، ج.
کوڈا (رک) کی جمع تراکیب میں مستعمل.

---رگڑ رگڑ کر مرنا محاورہ.
بہت کسمپرسی کی حالت میں مرنا.

کیا کیا نیاز طینت اے ناز پیشہ تجھ بن
مرتے ہیں خاک رو سے کوڈے رگڑ رگڑ کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۳).

---گٹے (---کس گ ، شد ٹ) امذ ، ج.
گھٹنے اور ٹخنے ؛ مراد : پاؤں. اُن کے کوڈے گٹے چھونے کے بعد دوبارہ اپنی پہلی پوزیشن پر آ جاتیے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۳۰).

---کوڈے ، ف.
گھٹنے گھٹنے ، گھٹنوں تک. گلی میں کوڈے کوڈے پانی بھر چکا تھا. (۱۹۸۸ ، افکار ، مئی ، ۶۸).

کوڈیشیا (و مج ، ی مج ، سک ش) امذ.
ایک پھول اور اس کا پودا (جامع اللغات). [انگ : Godet].

گَور (۱) (و لین) امث.
(موسیقی) ایک راگنی کا نام (نوراللغات). [مقامی].

گَور (۲) (و لین). (الف) صف.
سفید ؛ پیلا ؛ گورے رنگ کا ، گورا ؛ زرد ؛ سرخ ؛ زردی مائل سرخ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. ۱. ایک نوع کی بھینس اس کا نام ہمارے ملک کے قواعد شکار میں گور یا گوری گائے لکھا ہوا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۳۹). ۲. چاند ؛ سفید والی ؛ کنول کا ریشہ ؛ زعفران ؛ چاولوں کی ایک قسم (جامع اللغات). ۳. آٹھ ماتراؤں کا وقفہ (قدیم اردو کی لغت). [س : गौर].

---وَرْن (---فت و ، سک نیز فت ر) امذ.
گوری رنگت (قدیم اُردو کی لغت). [گور + س : गौरां].

گَور (۳) (و لین) امث.
پاربتی دیوی کا نام ؛ ہندوؤں کی ایک رسم جس میں بیاہی جانے والی لڑکی کی اس کے قریبی رشتہ دار پوجا کرتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गौरी].

گَور (۴) (و لین) امث.
(عو) رک : غور.

میں گور کروں گا کبھی ہرگز بھی نہ اس پر
اُردو میں تو کیوں لایا ہے لکھوا کے یہ ابجی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۸). [غور (رک) کا بگاڑ].

گور (و مج). (الف) امث.
۱. قبر. پیغمبران نماز کیے ہیں ، اپنی گور میں. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۳۷). اگر اس وقت تجھے دنیا کوں بسرے گیں نہ ملی تھار تو یاد کر گور کا عذاب قیامت کا بوجھ بجار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۱).

اس خاک پہ قدم رکھ تجھ کوں ثواب ہو گا
کہتے ہیں آبرو کی یاں گور ہے مولا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (ق) ، ۹۳).

گور اندھیری کیا بھائی × جہاں نہ اماں نہ دائی
دل میں تیرے کیا آئی ، خالی تیرا پالنا

(۱۷۷۵ ، گلشن اعجاز (کرم علی) (تحریر ، دہلی ، ۱ : ۱۹۶۷ ، ۱۳۰)).

گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک
شعلہ اک صبح یاں سے اُٹھتا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۶).

اف ترے کشتہ کا سوز دل کہ ظالم سنگ بھی
گور پر اُس کی رہا حشر تلک جلتا ہوا

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹). زر کے عوض موت نصیب ہوتی ، گور کی منزل قریب ہوتی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۳۸). اس نے آپ اپنی گور انگاروں سے بھری ، دوسرے اللہ میاں جواری کو بھی نوازتے ہیں. (۱۹۴۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۳۴ ، ۳ : ۳۴). یہ پولیس کے تعاقب میں اور کبھی پولیس ان کے پیچھے ، بولو تو بوٹوں کے ٹکڑے گور تک نہ سنبھلے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۸۶). ۲. دشت ، صحرا ، جنگل. گور جنگل اور صحرا کے معنی میں ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۰). ۳. رک : گورخر ، جنگلی گدھا

جلے بونچ دو جاں کا دنبال کر
جوں بہرام نکلیا ہے گوراں اُپر
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ (ق) ، ۲۰).
بسکہ تھا گور کے شکار کا شوق
بعد موت وہ پھیر آیا ذوق
(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۱۰۱).
قصر کو جانے دو باشندوں کو واں کے دیکھو
تکیۂ گور و گوزون آج ہے ہر اک کا مزار
(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۱۵).
بہرام جو گور کو پکڑ لیتا تھا
خود گور کی ہے گرفت میں اب بہرام
(۱۹۸۲ ، دشتِ زرفشاں ، ۳۰). ۳. شراب ؛ خوشی ، عیش و عشرت ؛ دسترخوان کے ہڑے ؛ کنجوس (جامع اللغات). (ب) امذ. (کنایۃً) گورستان (نوراللغات). [ف]

---بَغلی کس صف (---فت ب ، سک غ) امث.
ایک قسم کی قبر جس میں مردہ رکھنے کی جگہ یعنی لحد قبر کے ایک طرف بنائی جاتی ہے ، بغلی قبر.
تم بیٹھے بغل میں جو رقیب دغلی کی
کی گرم بغل ہم نے بھی گور بغلی کی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۲). [گور + بغل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---بَنانا ف مر ؛ محاورہ.
قبر کھودنا ، کسی کی تباہی کا سامان کرنا (نوراللغات).

---پَر چُونا پھرنا محاورہ.
مرے ہوئے کی یاد تازہ ہونا.
معلوم ہو کہ کشتۂ دندان یار ہوں
چونا پھرے جو موتیوں کا میری گور پر
(۱۸۷۴ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۲۷).

---پَر چُونا پھیرنا محاورہ.
قبر پر قلعی ہونا ، سفیدی ہونا ؛ مرے ہوئے کا نام روشن ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَر رونا محاورہ.
قبر پر جا کر گریہ و زاری کرنا.
لکھنؤ میں شاد سوموں کی ہے جشت آجکل
گور پر حاتم کے روتی ہے سخاوت آجکل
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۸۷).

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
قبر کو پوجنے والا ؛ مراد : قبروں کی تعظیم کرنے والا اور قبروں پر جا کر مرادیں مانگنے والا. قبر کے مجاوروں اور گور پرستوں کو اس قسم کی حکایتیں بہت یاد ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۳۷). [گور + ف : پرست ، پرستیدن - پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
قبر کی پرستش کرنا (جامع اللغات). [گور پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَر گور بَنانا محاورہ.
قبر پر قبر بنانا ، مُردے پر مُردہ رکھنا ؛ ایک کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل چاہنا جو خلاف سررشتہ اور ناممکن ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس).

---پَر گور کَرنا محاورہ.
رک : گور پر گور بنانا.
نہ جانا میں کہ ایک اور مر رہا ہے
عبث کرتی ہے کیا پھر گور پر گور (کذا)
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۳۳۳).

---پَر گور نَہیں ہوتی کہاوت.
ایک شخص کے قابض ہوتے ہوئے دوسرے کا دخل نہیں ہوتا (نوراللغات).

---تک پہنْچنا / پہونْچنا محاورہ.
مرنا ، فوت ہو جانا.
ازل سے چلتے چلتے گور تک پہونچے ہیں مشکل سے
کنارہ اب تلک پایا نہیں مقصد کی منزل کا
(۱۸۲۹ ، دیوان گویا ، ۱۸). بوڑھے کو انگلی سے پکڑ کر گور تک پہنچنے میں مدد دیتی ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۸).

---جھانْک آنا / جھانْکنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، مرتے مرتے بچنا ، سخت مصیبت میں پڑنا
شب فراق میں سو بار گور جھانک آئے
کبھی سفر نہ ہوا روز یا تراب رہا
(۱۸۵۷ ، سحر (شیخ امان علی) ، ریاض سحر ، ۵).
اب کی تو پھر ہار میں ہم گور جھانک آئے
جیتے ہیں تو کسی سے نہ پھر دل لگائیں گے
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۱).

---جَھکانا / جُھنکانا محاورہ.
مرنے کے قریب پہنچانا ، قریب بہ ہلاکت کرنا.
گور ہی اس کو جھنکائی عشق جس کے ہاں گیا
اس طبیب بد شگوں نے کس کے تئیں اچھا کیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۶).
وائے ناکامی دیدار نہ جھانکا اوس نے
موت سو بار مجھے گور جھکا بھی آئی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۶).

---خانَہ (---فت ن) امذ.
۱. مدفن ، مقبرہ. یہ ... گورخانہ ہے ، پہلے گنواروں نے اس مسجد اور مقبرے میں گھر بنا لیے تھے. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۲۵). ۲. غار ، گڑھا ؛ کوٹھری جس میں کھڑکی نہ ہو (جامع اللغات). [گور + خانہ (رک)].

---خَر (---فت خ) امذ.
۱. جنگلی گدھا جو گدھے سے بڑا اور گھوڑے سے چھوٹا ہوتا ہے ، رنگ خاکی اور گردن سے دُم تک ایک کالی دھاری ہوتی ہے.

کہا کانے جنگلی ہور سا یا ہے ہرن یا گورخر
(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۱۰۳). گورخر و خرگوش کوتاہ پاچہ و خوک صحرائی و ماہی کا شکار بکثرت. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۸۹). موسمِ گرما میں ... گورخر کا شکار کھیلنے کو ... جاتا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۲۱۵). گورخر کا گوشت پارسی لوگ بہت لذیذ جانتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۰). ۲. جنگلی گھوڑے کی ایک قسم ، زیبرا، زیرا یا گورخر : یہ اصل میں گھوڑے کی جنگلی قسم ہے جس کے بدن پر دھاریاں ہی ہوتی ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۳).

گورخر کی دھاریوں کو دیکھ لو
سرٹ چوپائے بھی لیتے ہیں سیلا

(۱۹۸۳ ، سلیم احمد (نیا اور پرانا ادب ، ۲۱۸)). [گور+خر(رک)].

---سے پیٹھ لگنا محاورہ.
(مرنے کے بعد) تسکین ہونا ، آرام ملنا.

گور سے پیٹھ نہیں لگنے کی سب سُن رکھیں
بعد مردن جو عزیزوں نے کفن ہمکو دیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱).

---غریباں کس اضا (---فت غ ، ی مع) امذ.
وہ قطعۂ زمین جہاں مسافروں یا غریبوں کی قبریں ہوں ، وہ قبرستان جہاں پردیسی اور غیر معروف اشخاص دفن کیے جائیں ، عرفِ عام میں کوئی قبرستان.

کہو کہ گور غریباں میں رکھیں قائم کو
کہ اوس کا جیتے بھی اکثر وہی ٹھکانا تھا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۷).

ابر مت گور غریباں پہ برس غافل آہ
ان دل آزردوں کے جی میں بھی لہر آوے گی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۰).

وہ گئے گور غریباں پہ تو آئی یہ صدا
تھم ذرا او روشِ ناز سے چلنے والے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۹۷). انگریز اس کو ٹھوکریں ماریں ، ہندو مرگھٹ میں لے جائیں اور مسلمان گور غریباں میں دفن کر آئیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، (الف) ۷).

غم کی تاریک فضاؤں سے گزرنے والے
شمع روشن ہے سر گور غریباں کوئی

(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۲۷). [گور(۱) + غریب (رک) + ان ، لاحقۂ جمع].

---کا عذاب مُردہ ہی خُوب جانتا ہے کہاوت.
رک : قبر کا حال مُردہ ہی خوب جانتا ہے ، جو زیادہ مستعمل ہے. مولانا کو اس ... حال میں دیکھ کر سخت افسوس ہو رہا ہے آغا محمد یوسف نے فرمایا حضرت گور کا عذاب مُردہ ہی خوب جانتا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، مکتوبات ، ۲۹).

---کا گڑھا امذ.
قبر کی اندرونی شکل.

بھر گیا آنکھوں میں آتش گور تیرہ کا گڑھا
خاک اوڑائی میں نے جب سوچا مآلِ کار کو

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۳).

---کا لُقمہ ہونا محاورہ.
موت کے مُنھ میں جانا ، مر جانا.

خوانِ الوانِ فلک پر کیا مسرت ہو مجھے
گور کا لقمہ ہوا جو اس کا مہمان ہو گیا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۱۵).

---کا مُنھ جھانک آنا/جھانک کر پھرنا محاورہ.
کسی مُہلک بیماری سے نجات پانا ، ازسرِنو زندگی حاصل کرنا ، سخت بیمار ہو کر اچھا ہونا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

---کا مُنھ جھانکنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، حالتِ نزع میں ہونا.

حلقۂ زانو میں سر ہے گیا تیشہ رنجور کا
زندگی سے تنگ ہے منہ جھانکتا ہے گور کا

(۱۸۸۱ ، منیر (نوراللغات)).

---(و) کَفَن (---و مع ، فت ک ، ف) امذ.
تجہیز و تکفین.

مت پوچھ حال اپنے تو بیمار عشق کا
ہونے لگی اب اس کے تو گور و کفن کی بات

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۶۳).

شاید کہ آج حسرتِ جوہر نکل گئی
اک لاش تھی پڑی ہوئی گور و کفن سے دور

(۱۹۳۱ ، جوہر ، محمد علی (قومی زبان ، جنوری ، ۱۹۸۶ ، ۹)).
[گور + و (حرفِ عطف) + کفن (رک)].

---(و) کفن کرنا محاورہ.
۱. تجہیز و تکفین کرنا. اگر مر گئی تو گور و کفن کیونکر کروں گی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۱). ایک امیر آن کر ٹھہرا اور اس کسی کا گور و کفن کیا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹). ۲. نیست و نابود کرنا (نوراللغات).

---کَن (---فت ک) امذ.
۱. قبر کھودنے والا ، وہ شخص جس کا پیشہ قبر کھودنا اور مُردہ دفن کرنا ہو.

نہ یاں کپڑے کا ٹکڑا ہے کفن ہے
نہ کوئی ساتھ اپنے گورکن ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۲۶). گورکن قبرستان کے مجاور ہوتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ترجمہ ، ۲۹۹). اب باقی کون رہا گورکن وہ بھی بات کی بات میں آن موجود ہوگا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸). لاہور میں تو چند روز یہ حالت رہی کہ گورکن بھی نہ مل سکتے تھے. (۱۹۲۸ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۹۹). عام طور پر نقاد ، عقل کو گورکن کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۳۶). ۲. بجّو (نوراللغات).
[گور + ف : کَن ، کندن - کھودنا ، کھدائی کرنا].

--- کِنارے (---فت نیز کس ک) صف.
قریب المرگ ، جاں بلب ، کوئی دم کا مہمان.

بحر مشکل ہے بہت بحر محبت سے عبور
ہم نے پیراک بڑے گور کنارے دیکھے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۰).

حصّہ یہ تمھارا تھا سو پہونچا تمھیں بارے
مالک ہو تمھیں ہم تو ہیں اب گور کنارے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۵۵).

جلد آجاؤ کہ ہیں گور کنارے مشتاق
دم میں آجائیں نہ حوروں کے تمھارے مشتاق
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۶۲). [گور + کنارے (رک)].

--- کِنارے آجانا محاورہ.
جاں بلب ہونا ، قریب المرگ ہونا ، نہایت کمزور ہونا ، بہت بوڑھا ہونا (جامع اللغات).

کِنارے لگانا/لگوانا محاورہ.
مرنے کے قریب کر دینا ، قبر کے قریب پہنچانا.

ہو بوس و کنار آج کنارا نہ کرو تم
لگواتے ہو کیوں گور کنارے مرے دل کو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۰۵).

جو تم کو ہم سے کنارہ ہی کرنا ہو منظور
تو پہلے گور کنارے ہمیں لگا دینا
(۱۹۰۵ ، دیوانِ انجم ، ۱۱).

---(کے) کِنارے لگنا/آ لگنا/جا لگنا محاورہ.
جاں بلب ہونا ، بوڑھا ہو جانا.

کنارے گور کے محب جا لگے عاشق تو یہ جانے
کہ آیا پاس دریائے محبت کا کنارہ ہے
(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۹۲).

جا لگے گور کے کنارے ہم
کوچ کی ٹھہری بات اب کیا
(۱۸۳۶ ، دفتر فصاحت ، ۶۰).

چین مشتاق ہم آغوش کو کیوں کر ہو صنم
ہمکناری سے لگے گور کنارے احباب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۰۵).

--- کِنارے ہونا محاورہ.
نہایت ضعیف ہونا ، مرنے کے قریب ہونا.

اب کس کا بھروسا علی اکبر تو سدھارے
ظاہر میں تو زندہ ہیں یہ ہیں گور کنارے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۹۰).

جب وہ دریا کے کنارے گئے مارے افسوس
آپ صدمے سے ہوئے گور کنارے افسوس
(۱۹۱۲ ، اوج لکھنوی (نوراللغات)).

--- کَنی (---فت کن) امث.
گورکن (رک) کا کام یا پیشہ ، قبر کھودنے کا پیشہ. تجہیز کے معنی سامان کرنا میت کے سامان کرنے میں غسل اور گورکنی اور دفن بھی داخل ہے. (۱۸۴۵ ، علم الفرائض ، ۸). یہ گورکنی یا تاجرانہ انداز ... انسانی ہمدردی اور صحتِ عامہ کے اعتبار سے بڑی خدمت ہے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۶۰۸). [گورکن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کی گود میں پَلْنا محاورہ.
مصیبت اور تکلیف میں پرورش پانا ، نہایت خستہ و خراب حالات میں بسر کرنا.

ایک آفت ہو تو انسان کہے حال اوس کا
گور کی گود میں پلتا ہوں میں پیدا ہو کر
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۹۱).

--- کی مَنْزِل امث.
قبر کی منزل ، مراد : قبر (مہذب اللغات).

--- کے سوتے صف مذ ، ج.
اہلِ قبور ، قبر کے مُردے.

صورِ سرافیل ہے نالہ مرا
گور کے سوتوں کو خبر کر گیا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۴۳).

--- کے کِنارے پہنچا دینا محاورہ.
قریب المرگ کرنا ، جاں بلب کر دینا. تُو نے مجھے گور کے کنارے پہنچا دیا ہے. (۱۹۸۷ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۲ : ۵۳۳).

--- کے مُردے اُکھاڑنا/اُکھیڑنا محاورہ.
رک : گڑے مُردے اُکھیڑنا.

کہتے ہیں ذکرِ لیلیٰ و مجنوں جو چھیڑیے
چُپ رہیے ہیں نہ گور کے مُردے اوکھیڑیے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۴۹).

جھگڑے دبے دبائے عدو نے نکال کر
مُردے اُکھاڑے گور کے پتھر تلے کے ہیں
(۱۸۶۲ ، ظفر (نوراللغات)).

چشم دیدہ سو مجھ سے نہ شنیدہ مانو
گور کے مردے اوکھیڑا نہ کرو آنھ پہر
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۳).

--- کے مُردوں کو جَگانا محاورہ.
صورِ اسرافیل کا کام کرنا یعنی مردوں کو بیدار کرنا؛ (مراد) زور کی آواز نکالنا ، چونکانے والی آواز نکالنا.

اس صاف ہتھیلی کا قیامت ہے تڑاقا
جس کی صدا گور کے مُردوں کو جگاتی
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د ، ۱۷۹).

--- کے مُرْدے سے بَدتَر ہو جانا محاورہ.
کمال لاغر اور ضعیف ہو جانا ، نہایت بُرا حال ہو جانا.

ہو گئی گور کے مُردے سے ہوں بدتر بتو
جان صاحب کی جدائی سے عجب حال ہوا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۱۸).

---کے مُنھ کا نوالا ہو جانا محاورہ.
مر جانا ، جان دینا. اس کے واسطے بیکار کو کڑھ کڑھ کر گور کے منہ کا نوالا ہو جانا. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۹).

---کھائے فقرہ.
(عو) مر جائے ، دفع ہو جائے.

وہ کم بخت غارت ہو ، چولھے میں جائے
وہ دنیا سے اُٹھ جائے ، اُسے گور کھائے
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵).

---گاں صف.
عیش و عشرت کرنے والا ؛ مراد : بادشاہ نیز تیمور بادشاہ کا لقب (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گور + گاں ، لاحقۂ لیاقت].

---گڑھا (---فت ک) امذ.
۱. قبر ، لحد.

کیا سخت مکاں بنواتا ہے کھم تیرے تن کا ہے پولا
تو اُونچے کوٹ اُٹھاتا ہے ، واں گور گڑھے نے منھ کھولا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۰۰). تو خدائی فوجدار بن کے آیا ہے ، اُنھوں نے بُرا کیا تو ان کے گور گڑھے میں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، ۹۰). ۲. کفن دفن ، تجہیز و تکفین. صندوقچہ میں چار اشرفیاں اور کچھ روپے ہیں میرا گور گڑھا اسی سے کروا دینا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۳۳). خدا قدر دان آقا خورشید مرزا کو سلامت رکھے اُن کی بدولت گور گڑھا ہو جائے گا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۸۹). [گور + گڑھا (رک) بطور تابع].

---گڑھا دینا محاورہ.
کفن دفن کا سامان بہم پہنچانا. جو ... تڑپ رہے تھے ان کو باتی بلا کر لشکر میں لے آئے اور جو مر گئے تھے اون کو گور گڑھا دے آئے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۲۰۹).

---گڑھا کرنا محاورہ.
۱. مُردے کی تجہیز و تکفین کرنا ، نیست و نابود کرنا (نوراللغات). ۲. کوسنا ، بُری بھلی باتیں کہنا. نہ خیر خیریت ، آٹھ برس بعد لوٹیں تو چھوٹتے ہی گور گڑھا کرنے لگیں. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۱۳۰).

---گڑھا نصیب نہ ہونا محاورہ.
ایسی موت ہونا کہ تجہیز و تکفین کا سامان بھی نہ ہو (فرہنگِ اثر).

---منزل کرنا محاورہ.
گور گڑھا کرنا ، تجہیز و تکفین کرنا. ہم اپنے طریقہ کے مطابق ان کی گور منزل کریں. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۶۵).

---میں انگارے بھرنا محاورہ.
۱. عذاب مول لینا ، گنہگار ہونا. اِدھر مڑو سوال کرو ، جواب پر خیال کرو ، کسی پر الزام نہ دھرو ، گور میں انگارے نہ بھرو. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۳۲). ۲. جلن پیدا کرنا ، حسد میں مبتلا کرنا ، جان جلانا ، انتہائی تکلیف دینا.

غیروں کے ساتھ کیا تمہیں آنا ضرور تھا
وہ کل چڑھا کے گور میں انگارے بھر گئے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۳).

---میں پانو لٹکا کے / لٹکائے بیٹھنا محاورہ.
نہایت بوڑھا ہونا ، قریب المرگ ہونا ، مرنے کے قریب ہونا ، چند روز کا مہمان ہونا.

میں جاں بلب ہوں یار خفا موت بے خبر
لٹکا کے بیٹھوں گور میں تا نفخِ صور پاؤں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳۳۳).

---میں پانو لٹکانا محاورہ.
موت کے انتظار میں ہونا ، مرنے کے قریب ہونا نیز نہایت بوڑھا ہونا. پاؤں تو گور میں لٹکا چکا ہوں ، ایک روز مرنا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۴۳).

تجربہ ترک و تعاون کا کریں یہ نونہال
گور میں جو پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں اُنکو کیا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۷).

---میں پانو لٹکائے بیٹھے ہیں فقرہ.
چند روزہ مہمان ہیں ، نہایت بوڑھے ہیں ؛ مرنے پر تیار اور آمادہ ہیں.

بزمِ خوباں میں نہ کیوں رہوں سر کو نہوڑائے ہوئے
گور میں بیٹھے ہیں ہم تو پاؤں لٹکائے ہوئے
(۱۸۲۶ ، معروف (نوراللغات)).

---میں پانو لٹکتے ہیں فقرہ.
پیر فرتوت مرنے کے نزدیک ہے (جامع اللغات).

---میں چھوٹے بڑے سب برابر ہیں کہاوت.
مرنے کے بعد امیر اور غریب سب یکساں ہوتے ہیں (جامع الامثال).

---میں دُھواں اُٹھنا محاورہ.
(بطور بد دعا) عذابِ قبر سے دوچار ہونا (ماخوذ : جامع اللغات).

---میں کیڑے پڑیں (پڑ گے) فقرہ.
(بد دعا) عذابِ قبر میں مبتلا ہو ، جہنم رسید ہو.

خراب اُس نے کیا تجھ کو وہ جائے گا جہنم کو
پڑیں کے گور میں کیڑے الٰہی مردک اس کی
(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۳۷).

---میں گاڑنا ف م ؛ محاورہ.
دفنانا ، مار دینا ، موت کے منھ میں دینا.

لو ہمیں گور میں گاڑے جو نہ بولے ہم سے
ہم کو یہ یہ کریے جو اب نہ گلے لپٹا لے
(۱۸۸۰ ، قلق ، لکھنوی (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۰۳)).

---میں گاڑوں فقرہ.
(عو) دفن کروں ، موت کے منھ میں دے دوں. دُنیا بھر کا اُٹھائی گیرا تجھے گور میں گاڑوں الٰہی اے تو کفن بھی نصیب نہ ہو. (۱۹۱۰ ، جواہرِ بستی ، ۳۶).

ـــ میں لات مار کر کھڑا ہونا محاورہ۔
(عو) مرتے مرتے بچنا ، سخت بیماری کے بعد شفا پانا ، موت کے چنگل سے چھوٹنا (نوراللغات)۔

ـــ و کفن (ـــ و مع ، فت ک ، ف) امذ۔
رک : گور کفن۔

مر کے بھی چاہیے ہے گور و کفن
کون ہے جس کو احتیاج نہیں

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۹۵)۔ [گور + و (حرف عطف) + کفن (رک)]۔

ـــ و کفن نصیب نہ ہونا محاورہ۔
برے حالوں مرنا ، نہایت کسمپرسی میں جان دینا۔

آخر ہوا نصیب نہ گور و کفن مجھے
مارا قضا نے کر کے غریب الوطن مجھے

(۱۸۸۳ء ، دیوان رند ، ۲ : ۲۷۵)۔

گَوْرا (۱) (و لین) امذ۔
چڑا (انگ : Cock-Sparrow)۔ (ماخوذ : پلیٹس)۔ [گوریا (رک) کی تذکیر]۔

گَوْرا (۲) (و لین) امذ۔
گوالوں کے ایک قبیلے کا نام نیز ژالہ ، اولا (پلیٹس)۔ [گورا کہا (رک) کی تخفیف]۔

گَوْرا (۳) (و لین) امث۔
(ہندو) پاربتی دیوی (پلیٹس)۔ [رک : گور کی تانیث]۔

گورا (۱) (و مج)۔ (الف) صف مذ۔
۱. (i) اجلے ، صبیح رنگ والا ، سفید اُجلے رنگ کا ، صاف رنگت والا۔

بھیرو کر نور گورا بھال تِلک چندرا
تری نیترا بِتا مکٹ گنگا دھرا

(۱۵۹۹ء ، کتاب نورس ، ۹۷)۔

گوری کا رنگ گورا اور لال رنگ کی چادر
اے ہاشمی تپتا ہے سورج شفق کرن پر

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۷۵)۔

تکیں حسن کا شکار کروں
کیوں مروں پلکے پھلکے گوروں میں

(۱۷۳۱ء ، شا کرناجی ، د ، ۱۳۷)۔

افشاں جبیں پر سربسر مہتاب و انجم جلوہ گر
اور گورے ہاتھوں میں حنا نور سحر رنگو شفق

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۲۳۳)۔

گورا وہ ہاتھ اور وہ تلوار کی چمک
تھی صاف تیغ حیدر کرّار کی چمک

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۲)۔

جو آئے وہ گورا بدن میرے ہاتھ
تو بن کر لہو میں رہوں اسکے ساتھ

(۱۹۱۰ء ، قاسم اور زہرہ ، ۲۶)۔

یہ محبت کی سلطنت ہے یہاں
سانولوں کے غلام ہیں گورے

(۱۹۸۰ء ، شہر سدا رنگ ، ۱۰۴)۔ (ii) (کنایۃً) حسین ، خوبصورت۔

گوروں سے دور گاڑیو مجھ ناصبور کو
ورنہ یہیں گا زلزلہ اہل قبور کو

(۱۷۹۵ء ، حسرت (جعفر علی)، ک ، ۲۸۵)۔ (iii) سرخ (جب مویشی کے لیے استعمال ہو) (پلیٹس)۔ (ب) امذ۔ ۱. یورپین یا انگریز سپاہی یا سنتری ، یورپین ، انگریز ؛ فرنگی ؛ ادنیٰ درجے کا انگریز۔

جو گورے کا سر لائے میرے حضور
تو سو دوں اوسے روپیہ بالضرور

(۱۷۹۳ء ، جنگ نامہ دوجوڑا ، ۵۳)۔ قریب اوسکے چھاونی گوروں کی قابل دیکھنے کے تھی۔ (۱۸۳۷ء ، عجائبات فرنگ ، ۱۱)۔ اپنا ہوش نہیں لڑکوں کو کون سنبھالے اس پر یہ خوف کہ کوئی ظالم گورا بےعزت نہ کرے۔ (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دل فریب ، ۵)۔ اب فضل لیجر سے رتبہ مغربیت حاصل ہوا ہے ، کالے ہیں مگر چال ڈھال گوروں کی رکھتے ہیں۔ (۱۹۱۸ء ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۳)۔ فرنگی برق پر نگہ پڑی ، سُن سی رہ گئی ، چند گھنٹے قبل بالکل ایسا جھنڈا سنبھالے گوروں نے دھاوا بولا تھا۔ (۱۹۸۷ء ، گردش رنگ چمن ، ۱۰۷)۔ ۲. (بیل بانی) ہلکا بھورا یا مٹی کبھی رنگت کا سفید بیل (اپ و ، ۵ : ۶۰)۔ [پ: गोरखी س: गोरे]۔

ـــ بَھبُوکا (ـــ فت بھ ، و مع) صف۔
سرخی مائل سفید رنگ کا ، سرخ دہکتے ہوئے رنگ کا ، شعلہ بھبوکا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ [گورا + بھبوکا (رک)]۔

ـــ بُھچ ہونا محاورہ۔
بہت زیادہ گورا ہونا۔ پچیس چھبیس برس کا ایک نوجوان ہے بہت گورا بھچ نہیں ہے مگر بڑا خوبصورت آدمی ہے۔ (۱۹۲۳ء ، خونی راز ، ۲۷)۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ۔
گوری رنگت ، گورا ہونا ، صباحت ، سفیدی (جسم کی)۔ گورے صاحب جنھوں نے اپنے گورے پن کے گھمنڈ میں حکیم آبنوس کا بے جا مذاق اڑایا۔ (۱۹۳۲ء ، اخوان الشیاطین ، ۳۵۱)۔ [گورا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ پِنڈا (ـــ کس پ ، سک ن) امث۔
گورا جسم ؛ (کنایۃً) حسین بدن۔

ہوئے کھل کھل کے گورے پنڈوں پر
ہو کفن برگو یاسمن اپنا

(۱۸۳۱ء ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۲)۔ میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ تم نہ بیٹھو ، گورا پنڈا ہے ، تم نے نہ مانا۔ (۱۸۹۵ء ، حیات صالحہ ، ۱۳۰)۔

گورے پنڈے پر نہ کر ان کے نظر
کھینچ لیتے ہیں یہ ڈورے ڈال کر

(۱۹۷۳ء ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۷)۔ [گورا + پنڈا (رک)]۔

---چٹّا (بـــ کس چ ، شد ٹ) صف مذ.
بہت گورا ، سرخ و سفید ؛ (کنایۃً) ، خوبصورت.

گو حسن پر ہیں نازاں سہرو یہ گورے چٹے
لیکن کوئی بلا ہے وہ سانولا سلونا

(١٨٠٩ ، جرأت ، ک ، ١١). کالا آدمی تو ہم حبشی کو کہتے ہیں ، یہ تو گورا چٹا خوبصورت آدمی ہے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ١٨). ایک ٦ برس کی عمر کا گورا چٹا لڑکا باہر گیا اس کا بھی کام تمام کر دیا گیا. (١٩١٣ ، مرقع بلجیم ، ٨٦). خواجہ صاحب بڑی عمر کے گورے چٹے عیش پسند آدمی تھے. (١٩٨٨ ، یادوں کے گلاب ، ٣٠٢). [گورا + چٹا (بطور تابع)].

---چمڑا (بـــ فت چ ، سک م) امذ/امث : چمڑی.
سفید جلد ، پھیکا رنگ ، گورا جسم ؛ (کنایۃً) حسن بے نمک یعنی جس میں کشش نہ ہو.

گورے چمڑے پر نہیں موقوف خوبی حسن کی
چاہیے اوس کو نہیں ہم جس میں رعنائی نہ ہو

(١٨٠٥ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ١٠٣). جنٹلمین گورے چمڑے سے انسان نہیں ہوتا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ١٨). [گورا + چمڑا (رک)].

---شاہی (الف) صف.
فرنگیوں کے دور کا ، برطانوی عہد حکومت کا ، برصغیر میں حکومت کرنے والے انگریزوں جیسا ، مضبوط ، مستحکم. لارڈ ریڈنگ کے گورا شاہی دبدبہ اور جبروت کے عین شباب میں ... یہ کھلا دیا تھا. (١٩٥٣ ، اکبر نامہ ، ٢٠١). (ب) امث. ایسی زبان جو لہجے اور قواعد کے لحاظ سے درست نہ ہو ، ٹوٹی پھوٹی زبان جس میں انگریزی کے ساتھ ہندوستانی لفظ بھی ملے ہوئے ہوں ، برصغیر میں آ کر ہندوستانی بولنے کی کوشش کرنے والے انگریزوں کا (لب و لہجہ). اردو تو گئی مگر ہندی نہ آئی بلکہ اس کی جگہ گورا شاہی آ گئی. (١٩٣٣ ، میر محفوظ علی ، مضامین ، ٢٨). (ج) امذ. بہت مضبوط بوٹ جیسے فرنگی سپاہی پہنتے تھے (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [گورا + شاہی (رک)].

---فوج (بـــ و لین) امذ.
انگریز فوج ، سپاہ انگلستان. لال حویلی کی کوکھ جل گئی ، قلعہ میں گورا فوج رہنے لگی. (١٩٦٧ ، اجڑا دیار ، ٣٥٣). [گورا + فوج (رک)].

---گٹھا (بـــ ضم گ ، سک ٹ) صف.
گورا اور موٹا تازہ ، سرخ و سفید ، گورا اور صحت مند. سونے روپے کے کھانان کے سرنکا رنگ روپ نکیا ... گورا گٹھا ہوا. (١٩٣٥ ، شاہ ابوالحسن ، سکھ انجن (دکھنی اردو کی لغت)). لڑکے کا رنگ و روغن پہلے ہی سے اچھا تھا گورا گٹھا. (١٩٠٨ ، اقبال دلہن ، ١٧). [گورا + گٹھا ، گٹھا ؛ مراد : سفید مرمریں گنبد].

---میشا (بـــ ی مع) امذ.
(پاپوش دوزی) بھیڑ کا پکایا ہوا چمڑا جو اپنے اصلی رنگ پر ہو (ا پ و ، ٢ : ٢١٥). [گورا + میش (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

گورا (٢) (و مع) امذ.
(رنگائی) نیل کی ٹکیہ بنانے کا سانچہ (ماخوذ : ا پ و ، ٢ : ٣٦). [مقامی].

گوران (و مع) امذ.
ایک درخت جس کی لکڑی عموماً جلانے اور چھال چمڑا رنگنے کے کام آتی ہے (پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ٤٤). [مقامی].

گورانی (و مع) امث.
علاقۂ گوران کی زبان. چوتھے حصے میں رسوم و قوانین (امر ونہی) کی مفصل کیفیت لکھی گئی ہے ... گورانی متن بھی دیا گیا ہے. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٥٨٥). [گوران (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوراتی (و مع) امث.
بہٹ کی پھلی. سنسکرت کا نام گوراتی ہواو جھول ہے ہندوستان میں بھٹ کی پھلی کہتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ٤٤). [مقامی].

گورائی (و لین ، و غم) امث (شاذ).
گرو ہونے کا مرتبہ یا حالت ، گرو ہونا ، پیری. میں چاہتی ہوں کہ گدی آپ کی میرے خاوند کو ملے تا کہ ہماری اولاد میں یہ شرف گورائی رہے. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ١٣٢). [گورو ــ گرو (بحذف و) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گورائی (١) (و مع) امث.
ریتلی زمین (اردو قانونی ڈکشنری). [گور ــ گورستان + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گورائی (٢) (و مع) امذ.
ضلع آگرہ میں راجپوتوں کے ایک گروہ یا فرقے کا نام (پلیٹس). [(عَلَم)].

گورایَت (و مع ، فت ی) امذ.
فصل کی حفاظت کرنے والا. پاسبان یا گورایت (جس کا فرض تھا کہ فصل کی حفاظت کرے). (١٩٣٣ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ١٠٦). [غالباً ، گورَیت (رک) کا بگاڑ].

گورْب (و لین ، سک ر) امذ.
غرور ، تکبر ، نخوت. کام ایسا کرو بس تمہارا بڑے گورب اپنا کھٹانا مناسب نہیں. (١٩١٥ ، آریہ سنگیت راماین ، ١ : ١٠٣). [گرب (رک) کا اشباعی املا].

گورْبھائی (و لین ، سک ر) امذ.
گرو بھائی ، گرو کے چیلے ، ایک استاد کے شاگرد ، پیر بھائی. اس سہنت کے پاس دو نوکر ، ایک برہمن نان پز اور دوسرا خراس والا اور دو گوربھائی. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ٤٣٨). [گور ــ گرو + بھائی (رک)].

کوڑیا (و مج ، سک ڑ) امذ.
کھوڑا. گھوڑے کو گوڑیا کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

کوڑیی (و مج ، سک ڑ) امث.
گھوڑی ، گھوڑے کی مادہ. دنال گھوڑوں کی بولی سیاہ کو سُریا کہتے ہیں ... گھوڑے کو گوریا ... اور مادہ کو گوریی کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۴). [گوریا (رک) کی تانیث].

گُورُتْو (ضم گ ، و مع ، ضم ر ، سک ت) امذ.
نیلم کی ایک قسم جو حجم کے لحاظ سے وزن میں زیادہ ہو ، کہتے ہیں کہ اس کے پہننے سے دلی مرادیں بر آتی ہیں (قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۱). [س : गुरुत्व].

گورَٹ (و مج ، فت ر) امث.
(کاشت کاری) ریتلی زمین ، گورانی (ماخوذ : ا پ و ، ۶ : ۱۰۲). [گور ـ گورستان + ٹ ، لاحقۂ تانیث].

گوڑنی (و مج ، سک ڑ) امث.
(موسیقی) دیپک راگ کا پانچواں پتر.

وہ جوگی نے نظر میں لے سمایا
بنا کر گوڑنی پتر کو گایا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۶۸). [مقامی].

گورَج (و مج ، فت ر) امذ.
مرواریہ ، موتی کی ایک عیب دار قسم جس کے اُوپر سوراخ ہوتا ہے. گورج ، جس کے اوپر سوراخ ہو (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۹). [س : गोरज].

گورْخُشی (و مج ، سک ر ، ضم خ) صف.
برطانوی ، گوراشاہی. حکومت کے کانسٹبل سے اس کی رُوح تک لرزتی ہے اور گورخشی احکام کو نا کم بدہن مکہ شریف سمجھتا ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی (ملا رموزی) ، ۶۱). [مقامی].

گورْخی (و مج ، سک ر) امث.
نیپال کا رہنے والا ، گورکھا. اے عربستانی و کردستانی ... آرمینی و گورخی (گورکھی) و ترکی ... آو بہادرو بکڑو ، باندھو. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بنکی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۳۹ : ۱۳)). [گورکھی (گورکھا کا ایک املا)].

گُورْدَوارَہ (ضم گ ، سک ر ، فت نیز ضم د ، ر) امذ.
گردوارہ ، سکھوں کی عبادت گاہ. انصاف کا خون کرے مگر مقصود تو قیامت برپا رکھنا ہے ، گوردوارے کسی کے ہیں مگر قیامت آپ کی اور آپ کے قانون کی ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۱۰). اسے ایک گوردوارے میں پناہ مل گئی. (۱۹۳۹ ، اور انسان مر گیا ، ۳۸). [گردوارہ (رک) کا اشباعی املا].

گورْزُو (و مج ، سک ر ، و مع) امذ.
کرز ، ایک بہت بڑا پرندہ.

بازیرہ گورزو کا کب تلک رہیگا مطیع
ہو سکیگا کیوں ہرن کا شیر ہوتا ہے شکار

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳۳). [کرز رک کا اشباعی املا].

گورِسْتان (و مج ، کس ر ، سک س) امذ.
رک : قبرستان.

کریں قصد جتا گورستان پر
چلیا لیں جنازہ سو میدان پر

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۰). مجھ کو مصر میں مت گاڑیو کہ میں اپنے باپ دادوں کے پاس سوؤں گا اور تو مجھے مصر سے باہر لے جائیو اور ان کے گورستان میں گاڑیو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۹۶) . ایران خراسان تک ان ہی کی تواریخ کا گورستان ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۸). ہمارے کالج میں سوسائٹیوں کا گورستان انسانی گورستان سے کم آباد نہیں. (۱۹۲۳ ، مقالات شیرانی ، ۲۵۲).

جگہ تھوڑی سی گورستانِ تاریخ
میں اپنی لاش اٹھائے آ رہا ہوں

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۲۸). [ف].

گورَکھ دَھندا/دَھندھا (و مج ، فت ر ، سک ک ، فت دھ ، غنہ) امذ.
۱. **گورکھ دھندا ، ایسا الجھاؤ جس کا سلجھنا مشکل ہو ، پیچیدہ معاملہ.**

عشق ظفر ہے گورکھ دھندھا اس کے کھولے پیچ کوئی کیا
ایک کھلا تو دوسرا محکم پیچ کے اوپر پیچ پڑا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶).

پیچ سے زلف کے دوبر ہے مرا چھٹکارا
جان کے ساتھ ہے اے فیض یہ گورکھ دھندا

(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۶۷). ۲. **ایک قسم کا قفل جس کا کھولنا بمشکل ہوتا ہے ؛ ایک آلہ یا کھلونا ؛ (کنایۃً) وہ چیز جو انسان کو مشکل میں ڈالے ، بکھیڑے کا کام** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گورکھ دھندھا (رک) کا ایک املا].

گورَکھ (و مج ، فت ر) امذ.
۱. **گائے کی حفاظت کرنے والا ، گوالا.**

منتر جنتر اُن کے کافر جادو میں سب پڑھتے ہیں
گورکھ کوہی چھند پھندر ہیں آپس میں تینوں ایک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۱). ۲. (ہندو) مراد : **گورکھ ناتھ ، ایک بہت بڑے سادھو.** جوگی گورکھ کے گیان میں دھیان لگائے رہتا ہے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۹).

دماغ ان کے تھے یادِ حق سے مزّین
تھے گورکھ سے جوگی بھگت مثل پورن

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۰). [س : गो+रक्ष].

ـــ اِمْلی (ـــ کس نیز فت ا ، سک م) امث.
افریقہ کا ایک بڑا درخت جس کا تنا موٹا اور پتا بہت بڑا ہوتا ہے ، اس کی لکڑی کمزور ہوتی ہے جس میں بہت جلد دیمک لگ جاتی ہے (لاط : Adansonia Digitata). جنگلی سینھی (جنس) بجینا

اور گورکھ املی (چلغوزہ) قابلِ تذکرہ ہیں۔ (۱۹۰۶ء ، مصرف جنگلات ، ۲۶)۔ گورکھ املی ... یہ درخت ہندوستان میں کہیں کہیں ہوتے ہیں ؛ بعض کہتے ہیں کہ سیتھل کا نام ہے۔ (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۱)۔ [گورکھ + املی (رک)]۔

ـــ منڈی (ـــ ضم م ، سک ن) امث۔
منڈی ، ایک ہندوستانی چھتہ دار گھاس (لاط: **Sphaeranthus Indicus**)۔ (خزائن الادویہ ، ۶ : ۳۲۳)۔ [گورکھ + منڈی (رک)]۔

گورکھا (و مج ، سک ر) امذ۔
۱. علاقہ نیپال کا باشندہ یہ لوگ عموماً جفاکش ، محنتی اور اچھے فوجی سپاہی مانے جاتے ہیں۔

ہماری سپہ پاک ہو بہتر اس
کھتری ، دھنگراں ، گورکھے ، ڈھیر ہیں

(۱۷۰۸ء ، داستان فتح جنگ ق ، ۱۵۵)۔ اپنے گوروں اور گورکھوں اور پنجابیوں کے سپاہیوں سے جابجا میدان ہائے جنگ میں باغیوں کو شکست دے کر ان کو پامال کیا۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۱۰۹)۔ کنوئیں پر ایک گورکھا قسم کا پستہ قد ریٹ لگا ہوا ہے۔ (۱۹۷۳ء ، جہان دانش ، ۲۳۷)۔ ۲. چھوٹی کھونٹی کا آدمی ، پستہ قد آدمی ، بونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، علمی اردو لغت)۔ [گورکھ + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

گورکھ دَھنْدا/ دَھنْدھا (و مج فت ر ، سک کھ فت دھ غنہ) امذ۔
۱. ایک قسم کا تالا جس کے کھولنے میں وقت اور عقل درکار ہوتی ہے ، قفل ابجد ، قفل وسواس (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ ۲. بچوں کا کھلونا جس میں ایک دھاگا ہوتا ہے اگر وہ کھینچا جائے تو ایک طرف سے ایک رنگ کا اور دوسری طرف سے دوسرے رنگ کا نکلتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ ۳. ایک قسم کا پھندا جس میں گرہیں ہوتی ہیں اگر ایک خاص جگہ سے کھولا جائے تو تمام پھندے ازخود کھل جاتے ہیں ؛ اسی طرح بچوں کے دوسری قسم کے کھیل جن کا سمجھنا مشکل اور اس کے لیے عقل درکار ہو ؛ (کنایۃً) بکھیڑے کا کام ، پیچیدہ معاملہ یا عقدہ۔ گویا حقیقت میں یہ بیان ریسمان گرہ در گرہ ہے جس کو ہندی میں گورکھ دھندا کہتے ہیں۔ (۱۸۶۷ء ، تیغ تیز (افادات غالب) ، ۳۹)۔ کوئی آیاؤ بتاؤ کہ یہ گورکھ دھندا کیسے کھلے اور بات بنی رہے۔ (۱۹۲۶ء ، نانک کتھا ، ۹۲)۔ یہ عورت ذات بھی عجیب گورکھ دھندا ہے۔ (۱۹۳۲ء ، پرایا گھر ، ۹۲)۔ ۴. (کنایۃً) بکھیڑا ، جھگڑا ، جنجال۔ دن رات یہاں کے گورکھ دھندوں میں الجھے رہیں۔ (۱۸۹۲ء ، دیوان حالی ، ۱۰۵)۔ یہ سارا گورکھ دھندا اس لیے کیا تھا کہ مجھے تحقیق کے ساتھ معلوم ہوجائے۔ (۱۹۳۰ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۰)۔ زندگی اور اس کا سارا گورکھ دھندا ہیچ لگنے لگتا ہے ... آپ اڈے تک سواری کی تلاش میں آئے۔ (۱۹۹۱ء ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۵)۔ ۵. شعبدہ ، تماشا ، کھیل۔

تار و پود ہستی موہوم تھا بے اعتبار
اپنے گورکھ دھندے سے کب تک تونگر کھیلتے

(۱۹۷۳ء ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۹۲)۔ انسان کی حقیقت اور ہستی کیا کہ اُسے اختیار کا ذریعہ عطا ہو ؛ تدبیر گورکھ دھندھا ہے عقل سراب۔ (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۲)۔ یحییٰ خاں ... اعداد و شمار کے گورکھ دھندوں میں پھنس کے یقین کیے بیٹھے تھے۔ (۱۹۷۹ء ، دیدہ ور ، ۲۳۷)۔ ۶. (وہ شعر یا نظم) جس کے معنی میں الجھن پیدا ہو اور پیچیدگی اس قدر بڑھ جائے کہ وہ معمہ یا چیستاں بن جائے۔ بجائے اس کے کہ کلام ان کا خاص و عام کے دلوں پر تاثیر کرے وہ مستعد لوگوں کی طبع آزمائی کے لیے ایک دقیق معمے اور عوام کے لیے ایک عجیب گورکھ دھندا تیار ہوگیا۔ (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۵۷)۔ محض ایک لفظوں کا گورکھ دھندا بنایا جاتا ہے۔ (۱۸۹۳ء ، مقدمہ شعر و شاعری ، ۱۷۳)۔ ان کے اس طرح سمجھانے سے الفاظ کا یہ گورکھ دھندا بآسانی سلجھ گیا۔ (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۵۳)۔ خواجہ صاحب مفہوم اور مقصود کو ان لفظی بازی گریوں یا گورکھ دھندے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۱۹۱)۔ ۷. ناچنے کا طریقہ ، رہائش ؛ کئی قسم کے پیچیلہ کھلونے ؛ بھول بھلیاں (جامع اللغات)۔ [گورکھ (عَلَم) + دھندا (رک)]۔

ـــ لگ رَہا ہے فقرہ۔
پیچدار معاملہ درپیش ہے (محاورات ہند)۔

گورکھی (و مج ، سک ر) صف ؛ امذ۔
۱. گورکھا ، علاقہ نیپال کا رہنے والا ، گورکھا سپاہی۔ اے عربستانی و کردستانی ... آرمینی و گورخی (گورکھی) ... آو بہادرو بکڑو۔ (۱۹۰۳ء ، جنگ نامہ بلقی (اردو نامہ ، کراچی ، جولائی ، ۳۹ : ۱۳))۔ ۲. ایک ہتھیار کا نام (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰)۔ [گورکھ گورکھا + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گورْک (و لین ، فت ر) امذ۔
۱. (کشتی بانی) رک : لنہاس ، جہاز یا کشتی کو کنارے کی طرف کھینچنے کا موٹا رسّا ؛ کشتی کے بیچ میں بنا ہوا بڑا کمرہ (ا ب و ، ۵ : ۱۷۹)۔ ۲. (تیلی) کولھو کی ڈانڈ کی وہ لکڑی یا رسی جو ڈانڈ کے سرے پر بندھی رہتی اور اس کو ایک طرف کو کھینچے رکھتی ہے تا کہ وہ ہچکولا نہ کھائے (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۱۷۹)۔ [مقامی]۔

گُورْکا (ضم گ ، و غم ، سک ر) امذ۔
رک : گرگا ، ادنیٰ ، ملازم ، شاگرد۔ اوّل پلٹن میں گورکا ، بعدازاں سپاہی پھر خدمت گار سرکار ... مقرر ہوا۔ (۱۸۹۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۱۶۵)۔ [گرگا (رک) اشباعی املا]۔

گُورکابی (ضم گ ، و غم ، سک ر) امث۔
گرگابی ، ایک قسم کی جوتی۔ گورگابی مجھے پسند نہیں ، ایسی ویسی عورتیں سب پہنے پھرتی ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، سراری دادا ، ۳)۔ [گرگابی (رک) کا اشباعی املا]۔

گورگان (و مج ، سک ر) امذ۔
امیر تیمور اور اس کے خاندان کا لقب ، امیر تیمور نے چونکہ ترکوں کے خاندان میں شادیاں کرلی تھیں (اور گورگان ترکی میں داماد کو کہتے ہیں) اس لیے اس کے اہل خاندان کا لقب گورگان پڑ گیا۔ لقب گورگان کا اس واسطے ہوا کہ اُس کے معنی داماد کے ہیں۔ (۱۸۹۰ء ، تذکرۃ الکرام ، ۲۱۲)۔ [گور (رک) + گان ، لاحقۂ لیاقت]

گورَل (و مع ، فت ر) امذ.
ایک جانور جس کا رنگ گہرا بادامی لیکن پچھلے حصے پر کسی قدر ہلکا ہوتا ہے اور گردن پر ایک بڑا سفید دھبا ہوتا ہے ، قد ڈھائی فٹ یا کچھ کم اور سینگ چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں ، اس کی جسمانی ساخت بکرے سے ملتی جلتی ہوتی ہے. گورل چھوٹے چھوٹے گروہ میں جس میں صرف پانچ چھ جانور ہوتے ہیں رہا کرتے ہیں. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۷۷) [مقامی].

گوُرِلّا (و مع نیز ضم گ ، و نیز ضم ، کس ر ، شد ل) امذ.
بن مانس کی ایک قسم جو ۶ فٹ تک لمبا پایا جاتا ہے اور نہایت طاقتور ہوتا ہے انسان سے بہت ملتا جلتا ہوتا ہے ، گوریلا. ڈاروں تیرے صحرائے وحشت کا ایک بے تمیز گورلا ہے. (۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، ۲۳۳).

گورلا اور بن مانس کی صورت ہم سے ملتی ہے
مگر ہم عقل کے باعث سے انسان اور وہ بندر ہیں

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۲۰). بن مانسوں میں گورلا سب سے طاقتور اور بڑا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۱). [گوریلا (رک) کی ایک اردو شکل].

گورمَتا (و مع ، سک ر ، فت م) امذ.
(کنایۃً) **گٹھ جوڑ ، سازش.** گورمتا کی اصل دیکھو گورو اور مت سے مرکب ہے لیکن اب مل کر سازش کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۸۸). [گور ~ گورو + مت (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گورمُکھ (و مع ، سک ر ، ضم م) امذ.
گرو کا دیا ہوا منتر یا نصیحت.

منتر میڈم کا بھی لیا تھا
کولھوبی نے گورمکھ دیا تھا

(۱۹۰۳ ، سرشار (سرشار ایک مطالعہ ، ۲۵۵)). [گور ~ گورو + مکھ (رک)].

گورمُکھی (و مع ، سک ر ، ضم م) امث.
۱. **گرمکھی؛ پنجابی زبان کا رسم الخط ، سکھوں کا گرنتھ.** گورمکھی میں تحریر ہوتا ہے اور ان کا گرنتھ شاستری میں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۷۲۸). تمام رسم الخطوں مثلاً ناگری ، بنگالی اور گورمکھی وغیرہ میں ان آوازوں کے لیے صرف ایک ایک حرف مستعمل ہے. (۱۹۶۷ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۱۵).
۲. **سکھوں کے گرنتھ کی زبان.** مشترک حروف گورمکھی و زبان گورمکھی حرف اردو. (۱۸۸۸ ، اختر شاہنشاہی ، ۱۳۹). آئندہ وہ بجائے اردو کے گورمکھی پڑھیں گے. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر ، ۵۱). پرائمری اسکولوں میں اردو اور گورمکھی کی جگہ ہندی کو رائج کیا جائے. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۷۸). [گورمکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَوَرْنْمِنْٹ (فت گ ، و ، سک ر ، کس مع م ، غنہ) امث.
(رک : گورنمنٹ ، حکومت. بلاشبہ ہماری گورنمنٹ کو نہیں معلوم تھا کہ ہماری رعیت پر دن کیسا گزرتا ہے اور رات کس مصیبت کی آتی ہے. (۱۸۵۸ ، اسباب بغاوت ہند ، ۱۲). نجاشی حبشہ کا بادشاہ تھا تو عیسائی مگر وہ رعایا کے دین و مذہب سے متعرض نہیں ہوتا تھا جیسے ہماری برٹش گورنمنٹ. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (حاشیہ) ، ۶۰). اس لفظ میں "ن" کے اسقاط سے "گورمنٹ" بھی رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۵). [انگ : Government].

گَوَرْنْمِنْٹی (فت گ ، و ، سک ر ، کس مع م ، غنہ) صف.
گورمنٹ (رک) سے منسوب ، سرکاری. گورمنٹی نواب جو باوجود رئیس و جاگیردار ہونے کے کمبل پوش ہیں. (۱۹۰۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۳۰۲). مجھے اطلاع دی کہ وہ خالص "گورمنٹی بالبر ہے". (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۹۶). [گورمنٹ + ی ، لاحقۂ صفت].

گَوَرْنْمِنْٹِیا (فت گ ، و ، سک ر ، سک مع م ، غنہ ، کس ٹ) امذ.
(طنزاً) **سرکاری ملازم.** اب ملا رموزی کی بات کو وہ گورمنٹیے بھی سمجھنے لگے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۱). [گورمنٹی (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

گورمَنگ (و مج ، سک ر ، فت م ، غنہ) امذ.
وہ قوم جو بھیک مانگنے کے بہانے سے دیہات میں جا کر چوری اور نقب زنی کرتی ہے. راول جوگی ، اوان ، گورمنگ مسلمان ، پٹھان ولایتی ... جرائم پیشہ قومیں مشہور ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ سراغ رسانی ، ۹۷). [مقامی].

گَوَرْن (فت گ ، و ، سک ر) امث.
حکومت کرنا. سوسائٹی پر گورن کرتی ہیں تین چیزیں ، مذہب ، گورنمنٹ ، رسم و رواج. (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۸۸). [انگ : Govern].

گوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف م.
رک : **گوڑنا جو فصیح ہے.** جبکہ جوار ہاتھ ہاتھ بھر کی زمین سے نکل آتی ہے تب نرائے ہیں بعد اوس کے جوت دیتے ہیں کہ اوس جوتنے کو گوڑنا کہتے ہیں. (۱۸۶۷ ، اخبار مفید عام ، آگرہ ، یکم ستمبر ، ۳). [گوڑنا (رک) کا ایک املا].

گوُرنْٹ (و لین ، فت ر ، غنہ) امث.
ریشم اور سوت ملا کر بُنا ہوا چکنی سطح کا کپڑا. تین گز سرخ گورنٹ پنچے کے لیے بلکہ چار گز ، اس کا عرض کم ہوتا ہے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۳۸). کافوری زمین کی بوٹے دار اودی چھینٹ کی دلائی جس پر گورنٹ کی گوٹ. (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۵۷). [مقامی].

گورنْڈ (و مج ، فت ر ، سک ن) امذ.
وہ شخص جو دھرم کا ناس کرے ، وہ جو اعتقاد کو خراب کرے (جامع اللغات). [مقامی].

گَوَرْنَر (فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امذ.
۱. **کسی ملک کے صوبے یا ریاست کا حاکم اعلیٰ ، صوبائی انتظامی کا افسر اعلیٰ ، والی ، نواب ، عامل.**

نشاط بخش ہے ایسی ہوائے پٹیالہ
کہ ہم‌عنانِ گورنر ہے ہر سپاہی آج

(۱۸۲۲ ، راسخ (عظیم آبادی) ، د ، ۳۲۰). جب مرو سے بغداد روانہ ہوا تو وہاں کے گورنر کو تاکید کرتا آیا کہ اسد کی اولاد کو معزز عہدے دیے جائیں. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۲).

دل کشی چال میں ایسی کہ ستارے رُک جائیں
سرکشی ناز میں ایسی کہ گورنر جُھک جائیں

(۱۹۰۷ ، کلیات اکبر ، ۱ : ۲۸۸). وہ اس میں گورنر کے دباؤ سے مجبور ہوکر شامل ہوئے تھے . (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۶۷۹) . **۲. مشین کا لٹو ، وہ پُرزہ جس کے ذریعے مشین کو گیس پہنچتی ہے.** کاربوریٹروں میں گورنر لگائے جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینئر ، ۱۷۸). بھاپ انجن کے گورنر اور اسی قسم کا ایک اور پُرزہ جو ہوا پنکھیوں کو استعمال کرتا ہے اور گراموفون کی رفتار کو کم و بیش ہونے سے روکتا ہے. (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے ، ۱ : ۳۲۳). [انگ: Governor].

ـــــ جنرل (ـــــ فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.
کسی مملکت کا حاکم اعلیٰ جس کے ماتحت اس کے نائب (گورنر) ہوں ، صوبہ‌دار ، زیر انتظام اعلیٰ ، ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک اعلیٰ عہدے‌دار کا نام جو ہندوستان یا کسی اور علاقے کا انتظامی سربراہ ہوتا تھا. نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً اس کام کے لیے مقرر فرمائیں. (۱۸۸۲ ، مجموعہ ضابطۂ فوجداری ایکٹ نمبر ۱۰ ، ۳). یہ محکمہ تحصیل دار سے شروع ہوکر گورنر جنرل پر جا کر منتہی ہوتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۱۲). قیام پاکستان کے بعد قائداعظم پاکستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳). [انگ: Governor General].

ـــــ جنرلی (ـــــ فت ج ، سک ن ، فت ر) امث.
گورنر جنرل کا عہدہ یا منصب نیز اس عہدے کا کام ، گورنر جنرل ہونا. گورنر جنرلی کے سنہری اور آئینی پنجرے میں بند ہوکر صبر و شکر سے بیٹھا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۶۳۴). [گورنر جنرل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کونسل (ـــــ و لین ، سک ن ، کس س) امث.
گورنر کی مجلسِ انتظامیہ. علاقہ مدراس: یہ علاقہ گورنر کونسل کے تابع میں ہے ، اتر کی طرف مبئی علاقہ و ملک نظام سرکار. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۱۴). [انگ: Governor Counsil].

گَوَرنَری (فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امث.
گورنر (رک) کی عمل‌داری یا اس کا عہدہ یا منصب.

رکابِ فیض میں دوڑے اگر کوئی گورا
تو آئے ریل میں اوس کی گورنری کا رول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۲۲). اس بدنصیب ملک کا ایشور ہی مالک ہے گورنری تو لالہ کو کہیں مل نہیں جاتی ، زیادہ سے زیادہ کلرکی مل جائے گی. (۱۹۳۰ ، غبن ، ۳۰۲). صاحب‌زادہ نواب عیث خان گورنری پر فائز ہوئے. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۱۹۰). [گورنر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَوَرنَس (فت گ ، و ، سک ر ، فت مج ن) امث.
بچوں کو (گھر پر) تعلیم و تربیت دینے والی عورت ، معلمہ ، استانی ، خاتون اتالیق. ان کی فطری ذہانت نے قابل اتالیقوں اور گورنسوں کی زیر نگرانی جلا پائی. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اکتوبر ، ۳۵). ابتداء میں ایک گورنس اس کی ٹیوٹر مقرر ہوئی. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۷). [انگ: Governess].

گَوَرنْمَنْٹ (فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس مج م ، سک ن) امث.
۱. کسی ریاست یا مملکت یا اس کے کسی حصے کے نظم و نسق کا ادارہ ، حکومت ، سرکار. خاص علامات حکومت گورنمنٹ کو مٹایا جاوے. (۱۸۵۸ ، سرکشی ضلع بجنور ، ۱۶۳). کابل کی گورنمنٹ کے حکم سے محمود زئی کے ملک میں حکیم محسن خان غازی آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۱). سرسید کو گورنمنٹ کی ملازمت کا خیال پیدا ہوا. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۷). گورنمنٹ ... رفاہ عام میں بڑی فیاضی کر رہی ہے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۵۴). **۲. وہ علاقہ جس پر حکومت کی جائے ، ملک ، مملکت.** اوس نے تمام قوموں اور گورنمنٹوں کی توجہ کو ہمہ‌تن اپنی طرف مصروف کر لیا ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۳). یہ امر زیادہ قابل لحاظ ہے کہ ذمیوں کو رتبہ اور اعزاز کے لحاظ سے اسلامی گورنمنٹ اور اسلامی پبلک میں کیا درجہ حاصل تھا. (۱۹۰۴ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۲۰۹) . **۳. انتظامِ مملکت ، راج ، طرز حکومت.** تقریر کرتے ہوئے ، ایسے الفاظ استعمال کیے ، جن کے ذریعہ گورنمنٹ ... کے خلاف لوگوں میں نفرت و حقارت پھیلانے کی کوشش کی. (۱۹۲۲ ، قول فیصل ، ۱۵۵). [انگ: Government].

ـــــ اِسکُول (ـــــ کس ا ، سک س ، و مع) امذ (شاذ).
وہ اسکول جو حکومت کے زیر انتظام ہو ، سرکاری مدرسہ. مناظرے اکثر گورنمنٹ اسکولوں کی گراونڈ میں منعقد ہوتے تھے. (۱۹۸۷ ، شہاب‌نامہ ، ۱۶۱). [انگ: Government School].

ـــــ رَس (ـــــ فت ر) صف.
سرکار یا حکومت تک رسائی رکھنے والا ، جس کی رسائی ارباب اقتدار تک ہو. آپ کو خدا نے گورنمنٹ رس کیا ہے. (۱۹۲۷ ، فرحت اللہ بیگ ، مضامین ، ۵ : ۳۲). [گورنمنٹ + ف : رَس ، رسیدن - پہنچنا].

ـــــ سَروِس (ـــــ فت س ، سک ر ، کس و) امث.
سرکاری ملازمت ، حکومت کی ملازمت ، نجی ملازمت یا پرائیویٹ سروس کے مقابل. طلبہ اس تعلیم کو گورنمنٹ سروس ... کی نردبان کی سیڑھیاں بناتے ہیں . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۱۵). [انگ : Government Service].

ـــــ سَروَنْٹ (ـــــ فت س ، سک ر ، فت مج و ، سک ن) امذ.
حکومت یا سرکار کی ملازمت کرنے والا ، سرکاری ملازم ، حکومت کا اہلکار یا نمائندہ . گورنمنٹ سرونٹس کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے اور خاص کر مسلمانوں کو. (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳). [انگ : Government Servant].

---ہاؤس (---و مج) امذ.
وہ سرکاری مکان جس میں گورنر رہتا ہے یا جس میں اس کا دفتر واقع ہو. کل گورنمنٹ ہاؤس میں رونق افروز ہیں. (۱۹۴۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۱۸۰). پارٹی کی تشکیل گورنمنٹ ہاؤس میں براہ راست ان کی سربراہی میں ہوئی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۷۵). [انگ : Government House].

---ہوز (---و لین) امذ.
رک : **گورنمنٹ ہاؤس**. جلسۂ سالگرۂ حضور پُرنور جو گورنمنٹ ہوز واقع گلبرگہ میں منعقد ہوا تھا. (۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۴). [گورنمنٹ ہاؤس (رک) کا بگاڑ]

گَوَرْنْمِنْٹی (فت گ ، سک ر ، ن ، کس مج م ، سک ن) صف.
گورنمنٹ (رک) سے **منسوب یا متعلق ، سرکاری ، حکومت کا ، حکومتی**. اب تو مسلمان گورنمنٹی خوشنودی کے لیے ترکوں اور عربوں کے خلاف ، رنگروٹ بھرتی کراتے ہیں. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۸۴). گورنمنٹی نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے تو ... کوئی معمولی بات نہیں . (۱۹۷۷ ، دعا کر چلے ، ۳۰۷). [گورنمنٹ + ی ، لاحقۂ صفت].

گَوَرْنِنگ باڈی (فت گ ، و ، سک ر ، کس ن ، غنہ) امث (شاذ).
مجلس منتظمہ ، پنشتو حاکمہ. وہ بھی ایک نئی پوسٹ کا اضافہ نہ کرواسکے ، گورننگ باڈی نے ان سے اتفاق نہیں کیا (۱۹۷۹ ، آوازگان عشق ، ۸۷). [انگ : Governinig Body].

گوڑُو (و مج ، و مع) امذ.
۱. **جانور ، مویشی جن کے سینگ ہوں ، گائے ، بیل ، بھینس وغیرہ ، ریوڑ**. خدا کنہا ای لوکاں گوروان ایسے بلکہ اونوتے ہی کم ہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ق) ، ۷۲).

گورو پنکھی حیوان پرہان
شیطان وحشی ہور بشر

(۱۶۳۵ ، تحفۃالمومنین ، ۱۲). گورو ہانک یک دن او آتا انہا. (۱۷۰۹ ، من سمجھاون (دکھنی اردو کی لغت)). ای لوکاں گوروان ایسے بلکہ گوروان تھے بھی کم. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار (ق) ، ۴). اس ملک میں اصل کھاد گوروں کے گوبر کی ہے. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۱۷). تم سب کے سب وہاں کیا کرتے ہو ، گھر میں آؤ سانجھ کی بیرا ہے ، گورو آتے ہوں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۳). ۲. **گائے**. بکری کے دود سے اور گورو کے دودھ سے لڑکے کو پالتی تھی. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (ق) ، ۱۰). [گو ـ گائے + رو (روپ کا مخفف)].

---باڑا امذ.
مویشیوں کے باندھنے کی جگہ ، باڑا ، گؤ خانہ. ان جانوروں کے گورو باڑے کو گؤ خانہ خاصہ کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸۱). [گورو + باڑا (رک)].

---را کَنا ف س ؛ محاورہ (قدیم).
ریوڑ ہانکنا ، مویشی چرانا.

کنہی من میں کیا خوب سید لیے جان
گورو را کنا کر ہوئی پشیمان

(۱۷۰۹ ، من سمجھاون (دکھنی اردو کی لغت)).

گُورُو (ضم گ ، و مع ، و مع) امذ.
رک : **گُرو**. گورو صاحبان خوش الحانی سے سنسکرت کے پستک پڑھتے ہیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ستمبر ، ۳۳). دیوی یا دیوتا کی پرستش کا مفہوم اور گورو یا استاد کا احترام اس لفظ کے مفاہیم میں شامل ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۷۳). [گرو (رک) کا اشباعی املا].

---پَرَنالی (---سک پ ، فت ر) امث.
سکھ مذہب کی کتاب. گورو پرنالی سے استنباط کر کے مفصل حال اس کا بطور نقشہ درج ذیل ہوتا ہے. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۵۳). [گورو + س : प्रणाली ـ سرچشمہ].

---دوارا / دُوارَہ (---فت نیز ضم د) امذ.
گردوارا ، سکھوں کی عبادت گاہ. کوتوالی سے ورے گورو دوارہ کے سامنے کی لین میں بسکٹ فروش کی دوکان کے قریب ہے. (۱۹۱۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۹۰). [گورو + دوارا (رک)].

---دیو (---ی مج نیز مع) امذ.
رک : **گرو دیو**. مجھے بھی ... درشن کرادے ... میں تیرا گورو دیو ہوں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۹۴). [گورو + دیو (رک)].

---گرَنْتھ (---سک گ ، فت ر ، سک ن) امذ.
گرو گرنتھ ، سکھوں کی مقدس کتاب. مسٹر ٹرنپ نے گورو گرنتھ صاحب کے کچھ حصہ کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا. (۱۹۶۱ ، تین ہندوستانی زبانیں ، ۹۴). [گورو + س : ग्रन्थ].

---گھَنْٹال (---فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : **گرو گھنٹال**. گورو گھنٹال ، بڑا گورو ، عیب سے مبرا نہیں. (۱۹۲۳ ، سرگزشت الفاظ ، ۸۸). وہ سمجھتے تھے ، میں بھی بڑا سیانا ہوں یہ نہ جانتے تھے کہ یہاں ان کے بھی گورو گھنٹال ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۲۷). [گورو + گھن ، سابقۂ تکثیر + ٹال ، لاحقۂ صفت].

گَوْرُوا (و لین ، ضم ر) امذ.
راجپوتوں کی ایک ادنیٰ ذات کا نام (پلیٹس). [عَلَم].

گوڑُوا (و مج ، ضم ر) امذ.
رک : **گورو ، مویشی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گو ـ گائے + روا (روپا (رک) کا مخفف)].

---ڈُھکان (---ضم ڈھ) امذ.
گودھولی ، چراگاہ سے مویشیوں کی واپسی کا وقت ، شام (پلیٹس). [گوروا + ڈھکان (مقامی)].

گوڑُواری (و مج ، ضم ر) صف مث.
گوروا (رک) سے **منسوب یا متعلق ، مویشیوں کی** (پلیٹس). [رک : گورو + ا ، لاحقۂ نسبت + ری / لی ، لاحقۂ صفت تانیث]

ـــــ بیرا / بیلا (ـــــ ی مج) امث.
چراگاہ سے مویشیوں کی واپسی کا وقت ، شام ، مغرب کا وقت (پلیٹس)۔ [گوروارِی + بیرا / بیلا ـ ویلا]۔

گورُوت (و مج ، و مع) امذ.
دو کوس کا فاصلہ (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [س : गो+रूत]۔

گورُولا (و مج ، و مع) امذ.
رک : گورلا ، گوریلا. بعض قسمیں مثلاً گورولا وغیرہ لاٹھی لے کر بالکل آدمیوں کی طرح چلتے ہیں۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۵۵)۔ [گوریلا (رک) کا محرف]۔

گوزَہ (۱) (و مج ، فت ز) امث.
ایک خوشبودار شے جو سفید سیاہی مائل ہوتی ہے ، یہ ایک جانور کی تراوش ہے جو عالم مستی میں ٹپکتی ہے۔ آئین اکبری میں لکھا ہے کہ خوشبودار تین چیزیں ہیں ... ایک کا نام زباد ہے دوسری کا گورہ تیسری کا مید۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۳۶)۔ [مقامی]۔

گوزَہ (۲) (و مج ، فت ز) امذ.
رک : گورا نمبر ۲ ، انگریز. کل صاحب بہادر ... تلنگہ اور گورہ مین پوری سے کوچ کر کے ... علاقہ مضور تحصیل مقام کریں۔ (۱۸۶۴ ، دستور العمل انگریزی ، ۳۲۹)۔ [گورا + (رک) کا ایک املا]۔

گورَہ دیہَہ (و مج ، فت ر ، ی مج ، فت ہ) امذ.
اراضی متعلقہ آبادی موضع ، آبادی کے گرد و نواح کی زمین. شاملات میں ، کنواڑ میں ، گورہ دیہہ میں ، سڑکوں پر ، راستوں پر ، ڈولوں پر غرض ہر خالی جگہ پر درخت لگاؤ۔ (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۵۹)۔ [گورہ ـ گوڑھا + دیہہ (رک)]۔

گوری (۱) (و لین) امث.
۱. (ہندو) شیوا جی کی زوجہ پاروتی دیوی کا نام.

مگر وہ تیرھویں کیلاس میں جا
کرے ہے گوری اور شنکر کی پوجا

(۱۸۶۰ ، نوائے غیب (ق) ، ۲۰۸)۔

کس قدر اور یہ تکلیف سہیں کی گوری
کیا ہمیشہ اسی الجھن میں رہیں کی گوری

(۱۹۳۵ ، کمار سمبھو ، ۱۰۲)۔ ۲. **نوجوان لڑکی (تقریباً آٹھ دس سال کی) ، باکرہ ، دوشیزہ ، کنواری** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔
۳. (موسیقی) **مالکوس کی دوسری راگنی کا نام ، گورا.**

کہ گوری راگ جو گاوے تو گوریاں کا ملک جیتا
سو سارنگ لیتی سب رنگ میں سو رنگاں سوں سہاتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۷۷)۔

وہ رقصِ بتاں اور وہ ستھری الاپ
وہ گوری کی تانیں وہ طبلوں کی تھاپ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۰)۔ حضور سے حکم ہوا گوری کا وقت ہے۔ (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۹۱)۔ آنکھوں میں نشہ آیا ... تار میں سُر ملایا راست الاپا جو گوری کے بندھان سے ملتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۶)۔ گوری روپ سروپ اس کا ایک نوجوان عورت پری چہرہ خُوب رُو خوش گلو۔ (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۲۳)۔ مرثیہ کس راگ راگنی میں پڑھا جانا چاہئے ، مثلاً کامڑا ، گوری ، ملہار۔ (۱۹۸۸ ، دہلوی مرثیہ گو ، ۱۶۲)۔ [س : गौरी]۔

ـــــ شنکر (ـــــ فت ش ، غنہ ، فت ک) امذ.
۱. (ہندو) مہادیو کا لقب (پلیٹس)۔ ۲. **تمام دنیا میں سب سے بلند پہاڑ کی چوٹی جو نیپالی ہمالیہ میں واقع ہے ۲۹۱۳۰ فٹ بلند ہے ، کوہ ایورسٹ** (جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۳)۔ [گوری + س : शङ्कर]۔

ـــــ گائے امث.
رک : گور (۲) ؛ **گائے کی قسم کا ایک قدآور جانور ، جسم کا رنگ گہرا بادامی اور ٹانگیں سفید اور اگلی ٹانگیں پچھلی ٹانگوں سے بہت چھوٹی ہوتی ہیں** ؛ (لاط : Gavaeus Gaurus)
سرکار عالی کے قانون شکار میں اس کو گوری گائے لکھا گیا ہے۔ (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۹۳)۔ اس کو علاوہ گور کے گوری گائے ، جنگلی کھلگا ، بن کتو ، بن پڑا وغیرہ ناموں سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۰۲)۔ [گوری + گائے (رک)]۔

گوری (۲) (و لین) امث.
ایک قسم کا درخت جس کا تنا سیدھا اور گولائی پانچ چھ فٹ ہوتی ہے نیز اس کی لکڑی ، جنگلی. ہندوستان میں اس کام کے لیے حسب ذیل مخصوص لکڑیاں استعمال کی جاتی ہیں ... گوری (ساحل مغربی) گون سی (انڈمان) ، لال چونی (انڈمان) ، میا کت چا (برما)۔ (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۱۲۷)۔ جنگلی ... گجراتی میں گوری کاف فارسی کے فتح اور یائے معروف سے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۰)۔ [گجراتی]۔

گوری (و مج) (الف) صف مث.
۱. **اجلے رنگ والی ، گورے رنگ کی ، سُرخ و سفید.**

چندر مو کھ کی گوریاں پریاں نور کیاں
مجالس میں جیوں شمع کافور کیاں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۵۱)۔

رنگ مہندی کا تری گوری ہتیلی میں ہے یوں
بادۂ گل رنگ جیسے ساغرِ بلور میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۹)۔ (۲) (مجازاً) **بھوری ، بھورے رنگ کی.** اس کی کھال کی سیاہی کی نسبت ہاتھی کینڈے کی کھال گوری ہے۔ (۱۷۶۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۲)۔
(ب) امث. ۱. **گورے رنگ کی عورت ؛ (کنایۃً) حسین عورت ، محبوبہ.**

گوری سروپ ناری بہو چھند سوں اپ سواری
تو سائیں کے سوتن میں ہوی ہے وو ناری پیاری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۹)۔

لگے کی ہاتھ کب وہ گوری ابھری گت ، ہے ظالم
کفِ افسوس جس کے واسطے مل مل کے نالاں ہوں

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۵۴۴)۔

سانجن کا اصرار کہ ہم تو گیت سنیں گے
گوری چپ ہے لیکن مکھ کی لالی گائے
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۴۴). ۲. انگریز یا یورپی عورت. حسین شاہ ایک گوری عورت کو اپنے ساتھ لے آیا ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴۰). [گورا (۱) کی تانیث].

---تیرے سنگ میں گئی عمریا ، بیت اب چالی سنگ چھوڑ کے یہ نہ ریت پریت کہاوت.
قریب المرگ آدمی روح کو خطاب کرتا ہے کہ اے محبوبہ تیرے ساتھ عمر بیت گئی ، اب تُو ساتھ چھوڑ رہی ہے تو یہ محبت کے خلاف ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چٹی (---کس چ ، شد ٹ) صف مث.
سرخ و سفید ؛ (کنایۃً) خوبصورت. عورتیں عموماً باریک کپڑے پہنتی ہیں کہنے کو تو گرمی کی وجہ سے مگر نہیں اصل میں منظور ہوتی ہے زینت اور گوری چٹی ہے تو رنگت کی جھلک. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۲۲). میں نے اپنی دادی کو دیکھا ہے ، بڑی گوری چٹی پٹھان تھیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، مئی ، ۹) . [گورا چٹا (رک) کی تانیث].

---چمڑی (---فت چ ، سک م) امث.
۱. (ا) گوری رنگت ، اجلا بدن ، گوری جلد. مغربیوں سے دوستی یہاں اسٹیٹس سمبل ہے ، محض گوری چمڑی کی وجہ سے میری اس قدر آؤ بھگت. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۸۳). (ا ا) (کنایۃً) یورپی. سفیدفام روسیوں کو برا کر گوری چمڑی کی برتری ختم کر دی. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۳۰). ۲. حسن بے نمک ، پھیکا شلغم (فرہنگ آصفیہ). [گوری + چمڑی (رک)].

---قوم (---و لین) امث.
(کنایۃً) یورپی ، فرنگی ، انگریز قوم. منطقہ حارہ کے بارانی علاقوں میں گوری قوموں کی آبادی نسبتاً بہت کم ہے. (۱۹۵۳ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۲۹). [گوری + قوم (رک)].

---کا جوبن چنکیوں میں اُڑ جانا محاورہ.
کسی چیز کا مفت اور عبث رائیگاں ہونا ، کسی چیز کی خوبی کا ضائع ہونا ، جلد اور تیزی سے مٹ جانا.

کل تیرے گل کیر میں یوں شمع کے قزاق نے
چٹکیوں میں اڑ گیا گوری کا جوبن رات کو
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعرا (شان) ، شوق ، ۳۸۹). گوری کا جوبن چٹکیوں میں اڑ گیا. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۳).

---کا جوبن چنکیوں میں جانے کہاوت.
مال کے ستیاناس ہو جانے کے موقع پر بھی کہتے ہیں ، تھوڑے میں کوئی چیز ختم ہو جائے تو کہتے ہیں ؛ حسن یا جوانی یوں ہی رائیگاں جاتی ہے ناپائیدار ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

گلبدن پہنے ہے وہ یہ رشک مجھ کو آتے ہے
مفت میں گوری کا جوبن چٹکیوں میں جائے ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (نوراللغات)).

---کا حُسن چٹکیوں میں جانا محاورہ.
رک : گوری کا جوبن الخ (نوراللغات).

---گوری (---و مع) صف مث.
نہایت گوری ، سُرخ و سفید ، حسین ، خوبصورت. نندہ کی گوری گوری کلائیوں اور جسم ہے جس کا چھریراپن سات پردوں میں ملبوس ہونے پر بھی دکھائی دے رہا تھا. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۹۶). ایسی ہوتی ہیں دلہنیں ، گوری گوری. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۶۵). [گوری + گوری (رک)].

---مت کر گورے رنگ پہ گُمان ، یہ ہے کوئی دم کا مہمان کہاوت.
حُسن پر غرور نہ کر یہ عارضی ہے ، رنگ رُوپ پر اترانا نہیں چاہیے یہ پائیدار نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---نَسْل (---فت ن ، سک س) امث.
سفید فام قوم ، یورپی نسل. نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ گوری نسل کی تجارت دنیا بھر میں پھیل گئی. (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۱۲). [گوری + نسل (رک)].

گورے (و مع) امذ ؛ ج.
گورا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ، گورے رنگ کے ؛ مراد : انگریز ، یورپی. باقی اور تو کوئی نہیں آتا سو اب کے شکاری بھی نہیں آئے ہیں دو گورے البتہ شکار کھیلتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۷). ”تو کیا واقعی“ کچھ دیر کے بعد میں نے پوچھا ، ”دوسرے لڑکے گورے لڑکے؟“ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۶۱).

---چمڑے پہ نہ جا یہ چھچھوندر سے بدتر ہے کہاوت.
گورے رنگ پر ریجھنا نہیں چاہیے کیونکہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے ، نوجوان آدمی جو رنڈی پر عاشق ہو جائے اسے بطور نصیحت کہتے ہیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

گورنیا (و مع ، سک ر ، کس ن) امث.
رک : گوریا جو فصیح ہے گورنیا : یہ بھی نقصان رساں ہے لیکن کم ، یہ بالیوں سے دانہ نکال لیتی ہے. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۴۷). [گوریا (رک) کا ایک املا].

گَوَرَیّا (و لین ، فت ر ، شد ی). (الف) امذ.
چڑیا ، کنجشک خانگی. یہ ایک پرند ہے جو گوریا سے مشابہ زرد رنگ کا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۴۴۳). (ب) امذ. مٹی کا چھوٹا حقہ . جن جن چیزوں میں تمبا کو رکھ کر پیتے ہیں ان کے نام یہ ہیں ... گوریا. (۱۸۴۸ ، توصیفِ زراعات ، ۱۳۳). ڈھریا اور گوریا دونوں کے بڑے شائق ہیں ؛ دنیا کے ہاتھ کا پانی نہیں پیتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۴۱). [گورا (رک) کی تانیث/تصغیر].

گَوْزبانی (و لین ، سک ز) امث.
گرو کا منصب یا کام ، پیری ، اُستادی.

سکھی تاپس رُوپ تان گوربانی بھی تاتھہ
سکھی آپا کھاوتاں سانت بسیرے ماتھہ

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۱). کرم چند نے شاہجہاں کے دربار میں گوربانی اور باپ کے قصاص کا علی الترتیب دعوٰی کیا. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۱۱). [گروانی (رک) کا بگاڑ].

گورَیت (و مج ، ی لین) امذ.
(کاشت کاری) گورَیت ، گانو کی حفاظت کرنے والا (پلیٹس). [گورَیت (رک) کا ایک املا].

گورِیٹھا (و مج ، ی مع) امث.
ایک رونیدگی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب اس کو گائے یا بیل دیکھتا ہے تو چلانے لگتا ہے (خزائن الادویہ ، ۶ : ۸۲). [گو - گائے + ریٹھا (مقامی)].

گورِیسَر (و مج ، ی مع ، فت س) امث.
ایک سیاہ رنگ کی بیل جس کی جڑ دوا میں کام آتی ہے ، اننت مول. اننت مول ... مارواڑی میں گوریسر اور مرہٹی میں سفید ایل سری. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۰۷). [مارواڑی].

گورِیلا (۱) (و مج ، ی مع) امذ.
رک : گوریلا. قد میں گوریلا انسان سے کچھ ہی کم ہوتا ہے سیدھا چل سکتا ہے. (۱۹۰۸ ، تحفۂ سائنس ، ۱ : ۹۶). اُسے گرفتار کر کے لوہے کے ایک پنجرے میں ، جس میں گوریلا کو رکھا جاتا ہے ... قید کر دیا. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۶۲). [انگ : Gorilla].

گورِیلا (۲) (و مج ، ی مع) امذ.
چھاپا مار ، وہ شخص یا سپاہی جو بے قاعدہ لڑائی میں حصّہ لے. اب تک حریّت پسندوں کی سرگرمیوں کا دائرۂ کار فلسطینی گوریلوں تک محدود تھا. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، جنوری ، ۵). [انگ : Guer(r)illa].

--- جَنگ (--- فت ج ، غنہ) امث.
بے قاعدہ جنگ ، چھاپا مار لڑائی ، میدان میں مخالف فوج کا سامنا کرنے کے بجائے چھپ کر کمیں گاہوں سے وار کرنا اور پھرتی سے فرار ہو جانا. گوریلا جنگوں اور چھاپہ ماروں نے بڑے بڑوں کی نیند حرام کر دی. (۱۹۸۷ ، اُردو کا افسانوی ادب ، ۱۳۳). [گوریلا + جنگ (رک)].

--- لَڑائی (--- فت ل) امث.
رک : گوریلا جنگ ، مخالف فوج کا مقابلہ کرنے کے بجائے چُھپ کر حملہ کرنا. گوریلا لڑائی یا گوریلا جنگ بھی اُردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۹۶). [گوریلا + لڑائی (رک)].

گوڑ (و لین) امذ.
۱. بنگال کا وسطی حصّہ ، قدیم دارالسلطنت کا نام نیز اس مقام کا باشندہ (عموماً سحر بنگال کے حوالے سے مستعمل).

تجھ نین کے اَنجن کوں ہو زاہداں دوانے
کوئی گوڑ ، کوئی بنگالا کوئی سامری کتے ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۶۳).

مگر گوڑ کا سحر تجھ پت لیے
چنگ چھند دیکھانے کی سب گت لیے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۵).

سو ہے سورنگ ڈوری سکل لوچن میں تج تکسیر سے
اس نین کی تاثیر نے سب گوڑ بنگالا ہوا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۵). ۲. **برہمنوں کی ایک ذات.**

تان جس دم گوڑ گانے گوڑ تھے
ریستاں لے دوڑ آتے گوڑ تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). یہاں کوئی ہندو ہے نہ مسلمان ، سکھ ہے نہ عیسائی گوڑ برہمن نہ اچھوت. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۳۱). ۳. **(موسیقی) سمپورن جاتی کا ایک راگ جس میں سب شدھ سُر لگتے ہیں.**

تان جس دم گوڑ گانے گوڑ تھے
ریستاں لے دوڑ آتے گوڑ تھے

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۹). [س : گوڑ गौड़].

--- سارَنگ (--- فت ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) گوڑ اور سارنگ کو ملا کر بنایا ہوا ایک راگ ، یہ گریشم رت (موسم گرما) میں دوپہر سے پہلے گایا جاتا ہے. اس میں رکھب وادی اور مدھم سموادی ہوتا ہے. عام طور پہ سُر گوڑ سارنگ یا ملہار میں گایا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، عکس لطیف ، ۹۳). [گوڑ + سارنگ (رک)].

--- مَلہار (--- فت م) امذ.
گوڑ اور ملہار کو ملا کر بنایا ہوا ایک راگ ، یہ عموماً برسات کے موسم میں رات کے دوسرے پہر گایا جاتا ہے ، کچھ لوگ اسے ملہار راگ کی راگنی بھی مانتے ہیں. چمپا اپنی صحنچی میں بیٹھ کر گوڑ ملہار گاتی. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۲۵۱). [گوڑ + ملہار ~ ملّار].

گُوڑ (ضم گ ، غم و) امذ.
رک : گُڑ ، گنے کا جما ہوا رس ، قند سیاہ. گوڑ کا پاتی ہور کھرا ہور بیل ہوتا ہے ہور سب توڑ کر یک جاگا کیے تو گوڑیچہ ہوتا ہے (۱۷۶۵ ، چھ سر ہار (ق) ، ۷۵).

مردانہ زباں بولتی ہو
کیوں قند میں گوڑ کو گھولتی ہو

(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۳). ایک سیر گوڑ یا قند کا قوام کریں (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۰). [گڑ (رک) کا اشباعی املا].

--- بھَرا ہَنسیا نَہ نِگلنے کا نَہ تھُوکنے کا کہاوت.
رک : گڑ بھرا ہنسیا ہے الخ (خزینۃ الامثال).

--- بھَرا ہَنسیا ہے نَہ نِگلتے بنے نَہ اُگلتے بنے کہاوت ؛ = گڑ بھرا الخ.
جہاں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں پس و پیش یا تذبذب ہو

وہاں یہ مثل بولتے ہیں یعنی نہ کیے ہی بنتی ہے نہ چھوڑے ، ہر طرح نقصان ہے. ایک مصیبت آن پڑی ہے ، گوڑ بھرا پنسیا ہے نہ نگلے بنے نہ اگلے بنے کہوں تو ماں ماری جائے نہیں تو باپ کتا کھائے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۴۳).

---چُراؤ تو پاپ ، تِل چَراؤ تو پاپ کہاوت.
چوری معمولی چیز کی بھی گناہ ہے (خزینۃ الامثال).

---دھانی امث ، نیز گڑ دھانی.
گرم گرم بھنے ہوئے چاولوں میں گڑ کا شیرہ ملا کر بنائے ہوئے لڈو ، بھنے ہوئے گیہوں میں گڑ ملا کر بنائے ہوئے لڈو. اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ ہندو جیوتشیوں کے ہاں ڈھونڈتے پھریں ، بندروں کو گوڑ دھانی کھلائیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۹۱). [گوڑ + دھان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---سے جو مَرے تو زَہر کیوں دیجیے کہاوت.
جب نرمی سے کام نکلے تو سختی کی کیا ضرورت ہے.

بیفائدہ ہے یہ غصہ و قہر
گوڑ سے جو مرے تو دیجے کیوں زہر

(۱۸۲۷ ، دیوانِ تعشق ، ۸۱).

--- کھائیں بُوبے میں چھید کریں کہاوت.
رک : گوڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز (خزینۃ الامثال).

--- کھائیں گُلگُلوں سے پَرہیز کہاوت.
جس بات یا جس چیز کو ایک صورت میں ناپسند کریں اسی کو دوسری صورت میں قبول کرلیں ، شوربا حلال بوٹی حرام ، بڑی بات کو کرنا اور چھوٹی سے پرہیز کرنا ، بڑی بدنامی کا خیال نہ کرنا چھوٹی سے پرہیز کرنا ، ادنیٰ برائی سے بچنا اور بڑی برائی کرنا ، بڑوں سے ملنا اور چھوٹوں سے دور رہنا (خزینۃ الامثال).

گوڑ (و مج) امذ.
پیر ، پانو ، پنڈلی ، گھٹنا. جب پاؤں کچل گیا ... گوڑ کاٹ ڈالیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۷). [س : گم + ر गम्म+र].

---پَڑنا محاورہ.
قدم لینا ، پانو پڑنا ، پانو پر گر کر معافی مانگنا. پرنام کے تایا نے ترلوکی کے باپ کو بیٹھنے کی اجازت نہ دی حالانکہ وہ اس کے گوڑ تک پڑا. (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۱۵۴).

---لَگنا محاورہ.
رک : پانو پڑنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گوڑا (۱) (و مج) امذ.
(کاشت کاری) گانو کے اطراف کی کھاد والی زمین جو خصوصاً ترکاری کی کاشت کے لیے بہت عمدہ ہوتی ہے ، گوہانی (ماخوذ : اپ و ، ۶ : ۱۰۲). [مقامی].

گوڑا (۲) (و مج) امذ نیز گوڑ.
۱. پیر ، پانو (پلیٹس). ۲. گھٹنا ، زانو ، گھٹنے کی چپنی (فرہنگ آصفیہ). ۳. وہ رسی جو چوپایوں کے پانو میں باندھتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [رک : گوڑ].

گُوڑاڑ (ضم گ ، ضم و) امذ.
ایک پودا اور اس کی پھلی جو مویشیوں کو کھلاتے ہیں تا کہ دودھ زیادہ دیں ، کہا جاتا ہے کہ اس کے پتوں کے رس کو آنکھوں میں لگانے سے رتوندھ دافع ہوتی ہے. یہ دوا لگائی جائے ، چوڑی کانچ سیاہ ایک تولہ خوب پسی ہوئی اور کپڑے سے چھنی ہوئی درخت گوڑاڑ کی جڑ ۹ ماشہ خوب باریک پیس کر ملا دیں. (۱۹۲۵ ، عجب النوادر ، ۳۰). [گوآر (رک) کا بگاڑ].

گُوڑا کُھو (ضم گ ، ضم و ، و مج) امذ (قدیم).
گڑ ملا ہوا تما کو جو حقے میں استعمال ہوتا ہے ، گڑا کو.

گوڑا کھو ہو گئے سارے حسودان
اڑائے ہیں انوں کو ہم نے سوکے

(۱۶۷۱ ، چمنستان شعراء (کلام سامان) ، ۴۹۲). [گڑا کو (گڑ + تما کو) کا محرف].

گوڑائی (و مج) امث.
۱. گوڑنے کا عمل ، مٹی کو کھود کر نرم اور پولا کرنے کا کام. ترائی کے ساتھ گوڑائی بھی کرتے جانا چاہیے اور ہر بوشے پر مٹی بھی چڑھاتے جانا چاہیے. (۱۹۱۹ ، علم زراعت ، ۱۴۲). تھوڑی بہت پیداوار بہت معمولی محنت صرف کھدائی گوڑائی سے ہوتی رہتی تھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۹۱). ۲. (کاشت کاری) گوڑنے کی اُجرت (اپ و ، ۶ : ۱۰۳). [گوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گوڑ کے رَکھ دینا محاورہ.
بگاڑ دینا ، خراب کر دینا ؛ (پڑھا لکھا) بُھلا دینا.

خطِ پیشانی کو اپنی پڑھ سکیں کیا شاد ہم
رکھ دیا لکھا پڑھا جو تھا وہ سارا گوڑ کے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۲۹).

گوڑَل (و مج ، فت ڑ) امث.
ایک پہاڑی بکری ، راعیں. گوڑل یا راعیں ، یہ بکری آزاد کشمیر وادیٔ کاغان قبائلی کوہستان سوات اور دیر میں تین ہزار فٹ سے لے کر آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر ملتی ہے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۵۲). [مقامی].

گوڑلا (و مج ، سک ڑ) امث.
جھینگا. آٹھ دس بڑی جنگڑی یعنی گوڑلا مچھلی ... اس کے انڈوں سمیت لے لو. (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی (ترجمہ) ، ۴۹). [مقامی].

گوڑْمَنْدان (و مج ، سک ڑ ، فت م ، سک ن) امث (قدیم).
قوس قزح ، دھنک (قدیم اردو کی لغت). [گوڑ = گوٹ + منڈان (منڈل = آسمان)].

گُوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف م.
(کاشت کاری) اناج بُھس سے نکالنا ، صاف کرنا ، گاہنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گوڑنا (و مج ، سک ڑ) ف م.

۱. (أ) تخم ریزی کرنے یا قلم وغیرہ لگانے کے لیے زمین گود کر تیار کرنا ، کھرپی یا کدال سے زمین کھودنا۔ زمین میں پانی پہنچانے اور سینچنے گوڑنے کا طور اور نادھے بنانے کا انداز دریافت کرنا. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۹۱). پودے کا ایک تھالا بنا کر اس کے گرد ایک بینلڈھ قائم کر دی پھر کھرپی لے کر اندر کی مٹی کو گوڑ دیا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خواب و خیال ، ۸). حضرت عیسیٰ ... نے دیکھا ایک بوڑھا شخص کدال لئے زمین گوڑ رہا ہے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۹۹). (أأ) اکھاڑے کی زمین کی سطح کو کھود کر پولا یا ملائم کرنا . اکھاڑا گوڑا جاتا ، جٹ لنگوٹ تیار ہوتے ، خم ٹھونکے جاتے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۹ : ۹). خاص طور پر اکھاڑا گوڑنا ان سب ورزشوں میں بہت زیادہ سخت ورزش ہے. (۱۹۶۲ ، رستم زماں گاماں ، ۱۹۳). ۲. نِرانا ، نلانا (فرہنگ آصفیہ) . ۳. خراب کرنا ، بگاڑنا ، تباہ و برباد کرنا.

ہو کے مفلس بیٹھے ہم دولت کی کھیتی گوڑ کر
منہ کی کھائیں جس سے کچھ مانگیں کبھی منہ پھوڑ کر

(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۲۵).

یارو بس اُلٹی گنگا بہانے کو چھوڑ دو
ایسا نہ ہو کبھی کہ بنی بات گوڑ دو

(۱۹۱۳ ، انق (لختِ جگر ، ۲ : ۳۵۶)).

جو توبہ کہ ہم نے کی اسی کو توڑا
ہم نے سب ننگ و نام اپنا گوڑا

(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۸). [گوڈنا (رک) کی تصحیف].

گوڑی (ی لین) امث.

۱. گَو کی شراب ، ایک راگنی کا نام (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [س : گوڑی गौड़ी].

گوڑی (ضم گ ، غم و نیز و مع) امث (قدیم).

چھوٹا مندر ، فقیر کا تکیہ ، کٹیا.

گئے دوڑے اس گوڑی میں اطفال
لائے کئی اپنی اپنی فی الحال

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۶۹). [مقامی].

گوڑی (۱) (و مج) امث.

۱. فائدہ ، نفع ، وہ مال جو بے محنت و مشقت حاصل ہو ، گوڑائی. واللہ آج بڑی گوڑی کی ، افسوس صد افسوس. (۱۸۸۰ ، آزاد ، ۳ : ۴۴). ۷۷ء تک تو فریقوں کا حساب برابر ہے پر کچھ لینا دینا نہیں رہا اور اس کے بعد ۱۰۵ روپے باقی بچے ہیں تو بھی گوڑی شرا کتی قیمت سے برابر ہو گئے. (۱۹۸۰ ، جائزۂ زبان اردو ، ۱ : ۸۳) . ۲. (کاشت کاری) باغ یا کھیت سے خودرو گھاس پھوس نکالنے کا عمل ، نرائی ، گوڑائی. بے کار گھاس پھوس کو جڑ سے ایسا اکھیڑا جائے کہ پھر سر نہ اٹھا سکیں ، اس بناؤ کو کہیں گوڑی تو کہیں نردھنی کہتے ہیں . (۱۹۶۶ ، جدید کاشتکاری ، ۸۸). [گوڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

---جمانا محاورہ.

فائدے یا مطلب نکالنے کا ڈول ڈالنا (ماخوذ ؛ نوراللغات).

--- کرانا محاورہ.

فائدہ کرانا ، نفع دلانا. بھئی واہ صبح ہی صبح اچھی گوڑی اللہ نے کرائی. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۸).

--- کرنا محاورہ.

کمانا ، فائدہ اٹھانا.

وہی اہلِ دول کا ہووے ندیم
گوڑی ان سے کیا کرے زر و سیم

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۳۲ الف).

---ہاتھ سے جانا محاورہ.

شکار نکل جانا ، موقع جاتا رہنا ، کمائی نہ ہونا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---ہونا محاورہ.

کمائی ہونا ، فائدہ ہونا. پانچ آنے روز کی گوڑی ہوتی. (۱۸۹۴ ، پشو ، سرشار ، ۹). وکلاء اور محرروں کی گوڑی ہوتی ، بات بات پر انعام اور کام کام پر دونا معاوضہ. (۱۹۳۳ ، جشنِ نگاہ ، ۵۴).

گوڑی (۲) (و مج) امث.

پیر کا گٹا. گھٹنے کا اور گوڑی کا یعنی گٹہ کا جوڑ بہت مضبوط ہوتا ہے. (۱۹۲۵ ، محب النواشی ، ۲۸). [گوڑ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوڑے (و مج) امذ ؛ ج.

گوڑا (۲) کی جمع یا مغیرہ حالت ، مرکبات میں مستعمل.

---پڑنا محاورہ ؛ = گوڑے لگنا.

نہایت تعظیم سے پیش آنا ، قدم لینا ، پانو پڑنا ؛ سجدہ کرنا معاف چاہنا ، عفو کا خواستگار ہونا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---پسارنا/پسار دینا ف م ؛ محاورہ.

پانو پھیلانا ، مر جانا ؛ ہمت ہارنا ، جی چھوڑ دینا ؛ کاہل یا سست ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---توڑنا محاورہ.

تھکانا ، پھرانا ، حیران کرنا ؛ پیر دوڑی کرنا ، کوشش کرنا ؛ مایوس کرنا ، تھکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ٹوٹنا محاورہ.

ٹانگوں کا تھک جانا ، چلنے کی طاقت نہ رہنا ، ہمت ہار جانا ، مایوس یا ناامید ہو جانا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---رگڑنا محاورہ.

۱. گھٹنے رگڑنا ، تعظیم کے لیے دو زانو ہونا.

پرتو نہیں کہ پہونچیے دو پاٹوں ہیں مگر
گوڑے رگڑنے کی ہے سدا جنکو آرزو

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۸). ۲. پانو رگڑنا.

کیا کیا نیاز طینت اے ناز پیشہ تجھ بن
مرتے ہیں خاک رہ سے گوڑے رگڑ رگڑ کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۳).

ــــ لگنا محاورہ.
رک : گوڑے پڑنا (مخزن المحاورات).

گوڑِیا (و لین ، کس ڑ) امذ.
گوڑ (رک) کا باشندہ ؛ برہمن فلسفی چیتنیہ سا کن ندیا (۱۵ ویں صدی عیسوی) کے پیرو ، یہ وشنومت کا اخیر رفارمر تھا ، اس کا پنتھ وشنومت کی ایک شاخ قرار دیا گیا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گوڑ (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

گُوڑِیا (و مع ، کس ڑ) امث.
رک : گُڑیا (پلیٹس). [گڑیا (رک) کا اشباعی املا].

گُوڑَیت (ضم ک ، غم و ، ی لین) امذ.
۱. گانو کا چوکیدار. مجھ کو رندھیر سنگھ نے جو میرا پشت سے اور جنم کا دشمن ہے اور اس کے گوڑیت کلوباسی نے آکر پکڑ لیا. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۳۵). ۲. اطلاع پہنچانے والا ، ایک گانو سے دوسرے گانو میں خط پہنچانے والا ہرکارہ . ایک گوڑیت لاٹھی کاندھے پر رکھا آیا ... ایک لفافہ نکال کر دیا. (۱۹۱۳ ، جذب دل ، ۱۰). [غالباً س : کھور **घोर** + یت ، لاحقۂ صفت].

گُوڑَین (ضم ک ، غم و ، ی لین) امث.
تلور ، ایک پرند جو بڑے مرغ کے برابر ہوتا ہے ، اس کی پنکھ کا رنگ خاکی ، منھ پر کالے کالے خال ، دونوں طرف گردن پر سفید سیاہ پر لٹکتے ہوئے اور پر بہت ملائم ہوتے ہیں. قسم دوم تکدری۔ اس کو گوڑین اور تلور بھی کہتے ہیں یہ بڑے مرغ کے برابر ہوتی ہے گوشت اس سے بھی زیادہ نکلتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۱۸). [مقامی].

گَوڑھ (و لین) امذ.
ایک راگ ، رک : گوڑ. کلیان ٹھاٹھ سے کئی راگ نکلتے ہیں مثلاً شدھ کلیان ... جیت کلیان ، کدارا ، چھایا نٹ ، کامود ، ہنڈول ، گوڑھ ... اور چندر کانت وغیرہ . (۱۹۲۳ ، عکس لطیف ، ۳۶). [گوڑ (رک) کا بگاڑ].

گُوڑھ (و مع) صف.
۱. چھپا ہوا ، پوشیدہ ، خفیہ ، مخفی. سری بھگوت گیتا کے پڑھنے اور اس کو سمجھنے سے ... سب شاستروں کے تتو یعنی گوڑھ باتیں معلوم ہوتی ہیں. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو (تمہید) ، ۴). ۲. مشکل ، دقیق. جہاں دقیق اُردو کو نظرانداز کیا ہے وہاں گوڑھ بھاشا سے بھی احتراز کیا ہے . (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۲). [س : گوڑھ **गूढ**].

ــــ چار / چال امذ.
جاسوس ، مخبر ، بھیدی ، خفیہ پولیس (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : گوڑھ چر **गढ़चर**].

گُوڑھا (۱) (و مع) صف.
خفیہ ، پوشیدہ ، پُراسرار. نیم غنودگی کے عالم میں لیٹا میں سوچتا رہا کہ جائے جنت میں اور سانپ میں کیا ایسا گوڑھا سمبندھ ہے کہ جنت کا نام لو تو سانپ حاضر. (۱۹۸۹ ، دریا کے سنگ ، ۲۶۴). [گوڑھ (رک) + ا (زاید)].

گُوڑھا (۲) (و مع) امذ.
رک : گُڑھا (شہتیر ، جہاز یا کشتی کے بیچ کا شہتیر) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گی + رَ کشک **गाध** + **रक्षक**].

گوڑھا (و مع) امذ.
(کاشت کاری) وہ کھیت جو گانو کے قریب ہوں ؛ مکان (مع شاگرد پیشہ کی کوٹھریوں وغیرہ کے) ؛ مزرع (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [س : گوشٹھک **गोष्ठक**].

گوڑھ کَرْنا ف س ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) پودوں کی جڑوں کے پاس کی مٹی کو کریدنا اور پولا کرنا ، گود کرنا ، گوڑنا (اب و ، ۶ : ۱۳۳).

گُوڑَھل (و مع ، فت ڑھ) صف.
اچھی طرح گوڑا ہوا ، اچھی طرح گایا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوڑھ (گوڑنا (رک) سے) + ل ، لاحقۂ صفت].

گُوڑَھل (ضم ک ، غم و ، فت ڑھ) امذ ؛ ــ گڑھل.
ایک پودا اور اس کے پھول جو بہت خوبصورت عموماً سرخ تیز اور کئی رنگ کے اکہرے اور دوہرے ہوتے ہیں. دلی سے گلقند گوڑھل کے پھولوں کا بھیجا گیا تھا. (۱۸۹۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۳۳). [گڑہل (رک) کا ایک املا].

گوڑْھنا (و مع ، سک ڑھ) ف م.
کدرنا ، کھرچنا ، کریدنا ، کھودنا ، کھرچ کر کھوکھلا کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : کٹ **कुट्** سے مصدر].

گوڑھیا (و مع ، کس ڑھ) امث.
رک : گوڑھا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گوشٹھکا **गोष्ठिका**].

گُوز (و لین نیز مج / مع) امذ.
اخروٹ ؛ کسی گٹھل کی گری جیسے چلغوز جو بگڑ کر چلغوزہ ہوگیا ہے (اسٹین گاس ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

گُوز (و مج نیز مع) امذ.
وہ گندی ہوا جو مقعد سے آواز کے ساتھ خارج ہو ، پاد ؛ ریاح ، باآواز ریاح.

غیر نے پادا جو کوکا اس کبوتر باز نے
گوز کا نالہ کبوتر کا سا بس مخفوں ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۵). لب عمدہ وہ ہے کہ ... آواز گوز کی نہ نکلے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۳). لوگوں کو گوز پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت کی کہ ... اس چیز پر کیوں ہنسے جسے خود کرتا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۵۸). [ف].

ـــ اُڑانا ف م ؛ محاورہ.
پادنا ؛ بیکار وقت ضائع کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ بَند ہونا ف م ؛ محاورہ.
پیٹ میں ریاح کا رُک جانا ؛ سٹ پٹا جانا ، ہوش جاتے رہنا.

سن کے نالوں کو میرے چوں نہ کرے گلشن میں
گوز بہ بند ہو اے مرغِ خوش الحان تیرا

(۱۸۳۲ ، جرکین ، د ، ۲).

ـــ ہر گوز ، وُضو ہر وُضو کہاوت.
بڑے مکّار کی نسبت بولتے ہیں ، گناہ کرتے رہنا اور معافی طلب کرتے رہنا، مکّاری اور عیّاری سے کام لینا (ماخوذ: نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــ چھُوٹنا محاورہ.
باد نکلنا ، ریح خارج ہونا.

جو کڑھی میں نہ چھوٹتے ہوں گوز
بجتی رہتی تپک کہاں سے روز

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳).

ـــ چھوڑنا ف م ؛ محاورہ.
پادنا ، ریاح خارج کرنا ؛ افترا پردازی کرنا.

عطر کی بُو سے معطر ہوا بلبل کا دماغ
گوز اک تُو نے جو اے غنچہ دہن چھوڑ دیا

(۱۸۳۲ ، جرکین ، د ، ۹).

ـــ سَرزَد ہونا محاورہ.
باد نکلنا ، ریح خارج ہونا. اثنائے گفتگو میں اس عورت کے گوز سرزد ہو گیا. (۱۹۸۲ ، بوستانِ تہذیب ، ۳۵).

ـــ شُتُر کس اضا (ـــ ضم ش ، ت) امذ.
اونٹ کا گوز ؛ (کنایۃً) بے نتیجہ یا لاحاصل بات ، ایسی بات جو بے بنیاد اور بے وقت ہو ، لغو بات ، واہیات.

اس شخص کا جو حدث ہے سو یہ ہے میرے یار
ہرچند اس کو گوز شتر جانتے سب دیار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۲۹). ہاں جب مانوں کا کہ کوئی رئیس عظیم الشان تیری ضمانت کرے ورنہ بات گوز شتر ہے. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۹۱۱). کانگریس کی آواز کو گوز شتر کے رتبے سے اٹھا کر آنے والی ہندوستانی قوم کی آواز بنا دیا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۶۹). چودھری صاحب نے کھر صاحب کی دھمکیوں کو گوز شتر سے بھی زیادہ حیثیت نہ دی. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۵۳). [گوز + شتر (رک)].

ـــ شُتُر زمین کا نہ آسمان کا کہاوت.
بے تُکی بات ، بے تُکی بات ہے نہ یہاں کا نہ وہاں کا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ شُتُر سَمَجھنا محاورہ.
بیہودہ اور لغو خیال کرنا ، بے وقعت سمجھنا ، خاطر میں نہ لانا. بھلا میرے قول کو گوز شتر سمجھتے ہیں. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط غالب ، ۲۰۸). ہمارے کہنے کو تو گوز شتر سمجھ کر بالکل اس پر عمل نہیں کرتا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۲ : ۴۳).

ـــ شُتُر کَر دینا محاورہ.
کسی بات کو یونہی اُڑا دینا ، خیال میں نہ لانا ، توجہ نہ دینا.

سرکا نہ سن کے ناقۂ لیلیٰ کے پہلو سے
مجنوں نے کر دی گوز شتر ساربان کی بات

(۱۸۳۸ ، نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۵).

ـــ کَرنا ف م ؛ محاورہ.
پادنا. یعنی جانور جس وقت آواز سے گوز کرتا ہے اس وقت یہ بولتے ہیں. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۵۸).

ـــ لگانا ف م ؛ محاورہ.
پادنا ؛ بیکاری میں وقت ضائع کرنا. کتھر دانس شہر میں پڑا ہوا گوز لگایا کرتا ہوگا. (۱۹۰۶ ، مرآتِ احمدی ، ۱۱۹).

ـــ مارا کَرنا محاورہ.
نکمّا پڑا رہنا ، بیکار بیٹھا رہنا ، خالی پڑا رہنا.

گھر میں اے جرکین کبتک گوز مارا کیجئے
دیکھیئے اب جا کے گوکا پیر کی درگہ کو

(۱۸۳۲ ، جرکین (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــ مارنا ف م ؛ محاورہ.
۱. پادنا ، ریاح خارج کرنا.

کہ تُو نے تین پیہم گوز مارے
چلے خجلت کے تیرے سر پر آرے

(۱۸۶۲ ، طلسمِ شایان ، ۱۰۳). ایک جانور ہے کتّے کے بچے سے بڑا اور اس میں سے بدبو آتی ہے اور وہ بہت گوز مارتا ہے. (۱۹۰۶ ، حیات الحیوان ، ۲ : ۱۲۱). شیطان ... گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے. (۱۹۵۶ ، مشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۳). ۲. بیکاری میں وقت ضائع کرنا.

رفوگر چکن دوز خوگیر دوز
دوکانوں پہ مارے تھے بیٹھے وہ گوز

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵).

ـــ نِکالنا ف م ؛ محاورہ.
پادنا ، گوز مارنا. بڑی بڑائی دُم ہلاتی کان کُھجائے ایک عدد راحت افزا گوز ٹھنڈی سانس کی طرح نکال دیا. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۷ : ۵).

گُوزا ک (و مع) امذ.
وہ سخت سوزا ک جو اغلامیوں کو مفعول کے اثر گوز یا سُرینے کی گرمی سے اُن کے بقول ہو جاتا ہے.

بیشتر کو کھائے ہے کوا سیانا ہے مثل
غیر اغلامی پڑا سڑتا ہے اب گوزا ک میں

(۱۸۳۲ ، جرکین ، د ، ۴۳). [گوز (رک) + ا ک ، لاحقۂ نسبت].

گُوزْبری (و مع ، سک ز ، فت مع ب) امث.
ایک قسم کا انگور کی شکل کا پھل. گوزبری کی جھاڑیوں کے ساتھ ہی ساتھ سیب و ناشپاتی و آلوبیہ اور انگور موجود ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۰). [انگ : Goaseberry].

گوزَن (و لین ، فت ز) امث.
ایک نوع کا ہرن جس کے سینگ شاخ در شاخ اور لمبے ہوتے ہیں ، بارہ سنگھا.

اتال تیغ کوں دکھلاتا ہوں زور جنگ
دیکھینگے ہی حردان گوزن اور پلنگ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۶).

شکاریں بھریں وہاں سبھی بے شمار
گوزن و ہرن مثل خرگوش وار

(۱۷۵۶ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۱۶). چیتا گوزن پر لپکا ، سیاہ گوش ہرن پر دوڑا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۷۹). چشمے ہر طرف موجزن ... گور و گوزن و ہرن چاندی میں پھرتے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۷). شاخ گوزن سوختہ ، تجلہ سوختہ ، کرنجوہ ہر ایک ایک تولہ . (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۱). [ف].

گوزہ (و مع ، فت ز) امذ.
خشخاش کا پوست ، ڈوڈا جو نشہ آور ہوتا ہے. بھائیو سمجھ لو وہ کون ہیں نماز روزہ بھنگ گوزہ سر جھکانا عمل بھانا ان کو مبارک. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۰۳). [ف].

گُوسا (و مع) امذ.
(عو) اُپلا ، گوبر ، گائے بھینس کا فضلہ ، کنڈا ، گوئٹھا ، گوبا (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

گوسالا (و لین نیز مع) امذ ؛ ← گوشالا.
گایوں کو رکھنے کی جگہ یا باڑا (ماخوذ : پلیٹس). [گو (رک) + سالا = شالا].

گوسالہ (و مع ، فت ل) امذ.
۱. گائے کا یک سالہ بچہ ، گائے کا بچہ ، بچھڑا.

شتاب ایک آگے گوسالہ مقابل
کرے تھا رقص ہو کر محو پائل

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۸۱). اس گوسالے کو لے جا اور محافظت سے رکھ. (۱۸۶۳ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۲۰).

جھکے اسلام کی چوکھٹ پر استعمار کی گردن
بندھا ایماں کے کھونٹے پر یہ گوسالۂ کوکل

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۱۵). ۲. اس سونے کے بچھڑے کا نام جسے سامری جادوگر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیرموجودگی میں جادو کے زور سے منھ سے بولتا ہوا بنایا تھا اور بنی اسرائیل سے اسے پوجنے کو کہا تھا (بعض لوک کہتے ہیں کہ سامری نے حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُموں کی مٹی اس بچھڑے میں بھر دی تھی جس کے سبب سے وہ بولنے لگا تھا).

طلسم ایک تھا اس میں از سامری
بمانند گوسالۂ سامری
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۷۱).

بول اٹھے صورتِ گوسالۂ عزالی تصویر
آپ اگر چشمِ فسوں گر سے اشارا کیجے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۴۲). حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ... سامری سے گوسالہ کے بنانے پر مواخذہ کیا. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۱۲۸). ۳. بچۂ شتر و فیل (فرہنگ آصفیہ). [ف : گو = چھوٹا ، بچہ نیز گائے + سال (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---پرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
بچھڑے یا گائے کو پُوجنے والا. اس قوم کے لوگ سبطی اور گوسالہ پرست ہیں. (۱۹۳۰ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۲ : ۶۵). [گوسالہ + ف : پرست ، پرستن نیز پرسیدن = پوجنا].

---پرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
بچھڑے یا گائے کو پُوجنا. کہ وہ حضرت موسیٰ ... کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں. (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مرادآبادی ، ترجمۂ قرآن (تفسیر) ، ۲۷۳). گوسالہ پرستی کا ذکر بھی قرآن اور توریت دونوں میں موجود ہے. (۱۹۵۸ ، حیوانات قرآنی ، ۵۰). [گوسالہ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَن/ما پیر شُد و گاؤ نہ شُد کہاوت.
فارسی کہاوت اردو میں مستعمل ؛ بڈھے ہو گئے مگر بچپنا نہ گیا. یہاں مفت خوروں نے میری بیخ کنی کے لیے یہ بنی مگر آپ تو سادہ لوح ہیں سنتے ہی نادری حکم دیدیا کہ نکال دو ، افسوس ، ع : گوسالۂ ما پیر شد و گاؤ نہ شد ، نام خدا سیانے ہو کھانڈ ہو نہ دیوانے ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۴۳).

---فَلَک کس اضا (---فت ف ، ل) امذ.
(کنایۃً) برج ثور (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوسالہ + فلک (رک)].

گوسائیں (و مج ، ی مع) امذ ؛ گسائیں.
۱. سنیاسی ، سنت ، جوگی ، ہندو فقیروں کا ایک فرقہ نیز اس کا فرد. دور سے ایک دھرم سالہ نظر آئی اس میں ایک گوسائیں رہا کرتا تھا. (۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۳۷). فقیر ، گوسائیں ، جنگم ، بھاٹ ، مثلاً ... ان کے انعامات کی دریافت محکمہ انعام میں ہو گی. (۱۹۰۹ ، بیج ناتھ ، احکام متعلق عطیات ، ۳۸). طلسم بس اتنا ہی ہے جتنا ایک گوسائیں کے اسمِ اعظم میں ہے. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۲۸۷). ۲. مہنت ، بزرگ ، سوامی ، مالک.

بھرم ما تنہہ سُدھ سُدھ سرائیں
تو پاندا کہلائے گوسائیں

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۵۶). ۳. گایوں کا مالک ، گھوسی ؛ (مجازاً) کرشن (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گو = گائے + سائیں (رک)].

گوسِپ (و لین ، کس س) امث (شاذ).
گپ شپ ، ادھر اُدھر کی باتیں ، **افواہ**. یہ لوگ نگار شہوار حمالت کی وجہ سے ایکسپوز ہو گئے محض سوشل سطح پر گوسپ کی حد تک. (۱۹۸۸ ، گردش رنگ چمن ، ۳۵۲). [انگ : Gossip].

گوسپند (و مج ، سک س ، فت پ ، سک ن) امث ، امذ.
بھیڑ ، بکری ، دنبہ ، بکرا (نر و مادہ دونوں کے لیے مستعمل ہے). اور کہا کہ میں سوا اسرائیل کے گھرانے کی گوسپندوں کے جو گم شدہ ہیں کسی پاس بھیجا نہیں گیا. (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۳۳). گوسپندوں نے اپنے قسائیوں کو سامنے آتے ہی پہچان لیا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۲۵).

نہ پھیر گردنِ مجبور پر چھری ظالم
زبانِ صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۳۲۱). [ف].

گوسفند (و مج ، سک س ، فت ف ، سک ن) امث.
رک : گوسپند.

لعنت کی اتھی سو سچ ہے اے ہا ک
اس کاٹنے نے گوسفند لگ ہا ک

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۶).

وہ دیے لا کر اسے یک گوسفند
وہ پڑھا افسوں کچھ اے ارجمند

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۲). اگر سینگیاں ہرن کی گوسفند کے گھی میں جوش کرے اور ملے تو خشکی ہاتھ پاؤں کی جاتی رہیگی. (۱۸۳۳ ، مفید الاجسام ، ۸۳). گوسفند ... سال میں دو ایک بچے سے زیادہ نہیں دیتی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۱). ایک ذہین اور تجربہ کار گوسفند نے پیغمبری کا دعویٰ کیا. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لئے ، ۳۰۶). [گوسپند (رک) کا متبادل املا].

گوسفندانہ (و مج ، سک س ، فت ف ، سک ن ، فت ن) صف.
گوسفند جیسا ، بھیڑ کا ، بکری کا. آٹھ بجے پہنچوگے تو کیا وہ گوسفندانہ نغمہ تمہارا خیر مقدم نہ کرے گا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۵۵). [گوسفند (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت].

گوسفندی (و مج ، سک س ، فت ف ، سک ن). (الف) صف.
گوسفند (رک) سے منسوب یا متعلق ؛ (مجازاً) بزدلانہ ، عاجزانہ ، ہمت سے عاری. یہ ایک نہایت Subtle طریق تسیخ کا ہے اور یہ طریق وہی قومیں اختیار یا ایجاد کرسکتی ہیں جن کی فطرت گوسفندی ہو. (۱۹۱۶ ، مکاتیب اقبال ، ۱ : ۳۵). افلاطون کا فلسفہ ... ہامیت کا مرکز ہے اور اقوام اسلامیہ کو گوسفندی مسلک کی طرف لے گیا ہے. (۱۹۸۵ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۲). (ب) امث. گوسفند کی فطرت ، بزدلی ، کم ہمتی ، عاجزی.

نکو کرہ کہ شیروں کے مس سے ہوش اڑ جاتی
نہ آو سرد کہ ہے گوسفندی و میشی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۳۷). [گوسفند (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و کیفیت].

گوسئیاں (و مج ، فت س ، شد ی) امذ.
(پیار سے) **گوسائیں**. گوسیاں جب گلّے پر گاڑی آئے گی تب ہکارس کہ چل پٹ حرام جادے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۷۷). [گوسائیں (رک) کی تصغیر].

گوش (۱) (و مج) امذ.
سننے کا عضو بدن ، کان ، اُذن. چھوٹا سجیاں کے گوشاں کا اسپند. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۵۷).

بادۂ وحدت پلا دے کب تلک کھینچوں خمار
منتظر بانگِ مؤذّن کا ہے گوشِ روزہ دار

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۸). مسموع گوش شریف ہوا تھا. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۵۳).

الہیٰ داغِ دل بھی دیدۂ مشتاق بن جائے
جگر میں زخمِ پیکاں سے جو پیدا گوش ہوتا ہے

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، ۱۰۹). جس کا مثل نہ چشمِ فلک نے دیکھا ہو نہ گوشِ ملک نے سنا ہو. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۰۵). ۲. (تصوف) اسم سمیع میں فنا حاصل کرنا اور بےحرف و صوت کلام کی طرف متوجہ ہونا (مصباح التعرف). [ف].

---آشنا (---سک ش) صف.
۱. جس کے کانوں میں کوئی بات پڑ چکی ہو ، جس نے کوئی بات پہلے سے سن لی ہو ، جو کسی بات کو سن کر واقف ہو چکا ہو. اردو شاعری سے صوبۂ دکن اچھی طرح گوش آشنا ہو چکا تھا. (۱۹۰۹ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۹). ۲. **گوش زد ، مسموع**. ہم ایسی زبان بولنے اور لکھنے پر مجبور ہوں گے جس کے الفاظ کا کوئی جز گوش آشنا اور مانوس نہ ہو گا. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۸).

موتی تمہارے کان کے تھرا رہے ہیں کیوں
فریاد کسی غریب کی گوش آشنا ہوئی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۹). [گوش + آشنا (رک)].

---بَدَر (---فت ب ، د) صف ، م ف.
دروازے کی طرف کان لگائے ہوئے ، آہٹ کا منتظر ، کسی بات کے سننے کا منتظر ، کسی خبر کا امیدوار ، **گوش بردر ، گوش برآواز** (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوش + ب (حرف جار) + در (رک)].

---بَراہ (---فت ب) صف ، م ف.
وہ جو کسی کے آنے کا منتظر ہو ، گوش برآواز ، کسی بات کے سننے کا منتظر (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گوش + ب (حرف جار) + راہ (رک)].

---برآواز صف ، م ف.
آواز پر کان لگائے ہوئے ، سننے کے لیے بیتاب رہنے والا ، کسی بات کے سننے کا منتظر ، کسی خبر کا امیدوار.

یہاں تک گوشِ برآواز قاصد ہے فغاں کل سے
اگر کچھ بولتا ہے تو نہیں سنتا سخن اپنا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۸۴).

اٹھتا ہے تیرے کوچے سے کب شورِ قیامت
لا کھوں ہیں یہاں گوش بر آواز یہیں سے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۹).

دل سے بھی اب آتی نہیں فانی خبر اپنی
مدت ہوئی ہم گوش بر آواز نہیں ہیں
(۱۹۴۱ ، فانی ، ک ، ۱۵۱).

یہاں دستک ہے وہاں گوش بر آواز کوئی
در و دیوار سے مشکل کیا گھر میں رہنا
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۳۴). ف : بیٹھنا ، رہنا ، ہونا.
[گوش + بر (حرفِ جار) + آواز (رک)].

----بردر (---فت ب ، سک ر ، فت د) صف ؛ م ف.
دروازے پر کان لگائے ہوئے ؛ گوش بر آواز ، دروازے پر دستک سننے کے لیے تیار رہنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[گوش + بر (حرفِ جار) + در (رک)].

----بر صدا (---فت ب ، سک ر ، فت ص) صف ؛ م ف.
رک : گوش بر آواز.
روحِ نوائے سرمدی آج ہے گوش بر صدا
بزمِ سکوتِ شام میں روح کی نغمگی تو دیکھ
(۱۹۴۴ ، روح کائنات ، ۲۰۴). [گوش + بر حرف جار + صدا].

----بریدہ (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
کان کٹا ہوا ، کن کٹا ، بُوچا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[گوش + ف : بریدہ ، بریدن - کاٹنا].

----بفریاد (---فت ب ، ف ، سک ر) صف ؛ م ف.
کسی کی فریاد سننے پر متوجہ.
کوئی سنتا نہیں فریاد کسی کی بلبل
کہنے کو جتنے ہیں گل گوش بفریاد ہیں سب
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۵۷). [گوش + ب (حرف جار) + فریاد (رک)].

----بگوش (---فت ب ، و مج) م ف ؛ = گوش بہ گوش.
۱. **(لفظاً) ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی پوری طرح ، اچھی طرح کان دے کر ، پوری توجہ سے.**
مجھ سے سنتا جو مری بات کو وہ گوش بگوش
اس سے میں برہمی زلف کا شکوا کرتا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۶۵). ۲. **روایت کے طور پر ، روایتاً ، سن کر.**
گوش بگوش اپنے بڑوں سے سنا ہے. (۱۸۹۵ ، تجیب التواریخ (ق) ، ۱۳۲). افواہیں دو کی نو اور نو کی نتانوے ہو کر گوش بہ گوش تیرا کرتیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۲). [گوش + ب / بہ (حرف جار) + گوش (رک)].

----بہ دل (---فت ب ، کس د) صف ؛ م ف.
دل کی آواز سننے کی طرف متوجہ ؛ مراد : ضمیر کی آواز.
مدام گوش بہ دل رہ یہ ساز ہے ایسا
جو ہو شکستہ تو پیدا نوائے راز کرے
(۱۹۰۵ ، بانگ درا ، ۱۱۰). [گوش + بہ (حرف جار) + دل (رک)].

----بہرا ہونا ف س ؛ محاورہ.
کان سے سنائی نہ دینا ، قوتِ سامعہ کا ختم ہو جانا.
کیا سنایا کیا پڑھایا اے چمن آرا الٰہی
گوشِ گل بہرا دہانِ غنچہ گونگا ہو گیا
(۱۸۳۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۹).

----بین (---ی مع) امذ.
(طب) کان کے اندر دیکھنے کا ڈاکٹری آلہ. اسی طرح ... حنجرہ بین و گوش بین کے مانند کئی دوسرے آلات ... کے میل و ترتیب کا انحصار کلیات انعطاف پر ہے. (۱۹۵۵ ، سائنس سب کے لئے ، ۱ : ۲۰۱). [گوش + ف : بین ، دیدن - دیکھنا].

----بھرنا محاورہ.
کان بھرنا ، چغلی کھانا ، بدظن کرنا.
اُڑے یارب وہ مثلِ نگہتِ برباد رہ رہ کر
بھرے ہیں گوشِ گل جس نے بُرا بلبل کو کہہ کہہ کر
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹۳).

----بارہ (---فت ر) امذ (قدیم).
کان کا بالا ، آویزہ.
گوش بارے جو کاناں تئے پینی ہے لیو
قطبا کی نجھل موتی زین بتاں ہیں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۹۳). [گوشوارہ (رک) کا ایک قدیم املا].

----پڑنا محاورہ.
کان میں پڑنا ، سنائی دینا.
وہ اُڑتی سی نوبت کی دھیمی صدا
کبھی دور سے گوش پڑتی تھی آ
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۹۰).

----پیچ (---ی مج) امذ.
گلوبند یا مفلر جیسا کپڑا جو سردی سے بچنے کے لیے پگڑی کی طرح کانوں پر لپیٹ لیا جائے ؛ ایک طرح کا آرائشی زیور جو پگڑی میں لگایا جاتا تھا. ایک خواجہ سرا معتبر سر پر سر پیچ اور گوش پیچ اور کمر میں پیٹی باندھے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). بی کافور یہ کنگا حل پر گوش پیچ کی گوٹ تو ٹاٹ کی انگیا موتچھ کا بخیہ ہو گئی. (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۰). [گوش + ف : پیچ ، پیچیدن - لپیٹنا].

----پھاڑنا محاورہ.
شور و غل سے پریشان کرنا.
ہوا ڈونگر او سب بلا سینہ پوش
انکے پیل کے پھاڑتا تھا ہی گوش
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۸۹).

----پھوٹ جانا محاورہ.
کانوں کی سماعت جاتی رہنا ، کان بہرا ہو جانا.

شورِ اوس خرامِ ناز کا محشر سے بڑھ گیا
کیا گوشِ خلق پھوٹ گئے گوشِ نقش ہا
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۵).

---توَجّہ سے م ف.
کمالِ توجّہ یا پوری توجّہ کے ساتھ.
لو سنو گوشِ توجہ سے ذرا نظمِ فصیح
وہ مٹے صاف نہیں نام کو جس میں تلجھٹ
(۱۹۰۰ ، امیر (مہذب اللغات)).

---جاں رَکھنا محاورہ.
سننے کے لیے پوری طرح متوجہ ہونا ، ذوق و شوق سے سننے کے لیے تیار رہنا.
رکھیو اب آگے مطلعِ تازہ پہ گوشِ جاں
خورشید کی ثنا گوئی سنتا ہے ذرہ وار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۷).

---جاں سے سُننا محاورہ.
پورے ذوق و شوق اور توجہ سے سننا.
اے نصیحت کوں گوشِ جاں سوں سن
دل کوں میرے مکانِ غم مت کر
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۵).
گوشِ جاں سے تم سنو اے بی بیاں
یوں کہے ہیں خاتمِ پیغمبراں
(۱۸۳۹ ، رسائل سید محمد حیات ، تعلیم النساء ، ۸۱).

---حَقْ شُنُو کس صف (---فت ح ، سک ق ، کس نیز ضم ش ، و لین) امذ.
حق بات سننے والا کان ؛ مراد : آدمی.
دیکھیے جس کو یہاں وہ دیں سے بیگانہ ہے
چشمِ حق میں خواب گوشِ حق شنو افسانہ ہے
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۳۵). [گوش + حق (رک) + ف : شنو ، شنودن - سننا].

---حَقْ نِیُوش کس صف (---فت ح ، سک ق ، کس ن ، و مع نیز مع) امذ.
وہ کان جو ہمیشہ حق بات سُنتا ہو (مہذب اللغات). [گوش + حق (رک) + ف : نیوش ، نیوشیدن - سننا].

---دار صف.
۱. **محافظ ، نگہبان.**
بھی صلصال سوں ہوئیا ہوں گوشِ دار
تیرا نغز ہے عقل سنتی بے بار
(۱۷۷۹ ، خاورنامہ ، ۹۲۷). ۲. **ایسا گھوڑا جس کے تیسرا کان ہو ، تین کانوں والا (یہ عیب میں داخل ہے)** (زینت الخیل ، ۱۳۱ ؛ رسالہ سالوتر ، ۲ : ۳۳). [گوش + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
نگہداری ، نگہبانی.
ترے ہیں دعاگو سُنا خوب ہی
فقیروں کی کر گوش داری رہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۹۵). [گوش دار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دِل دَھرْنا محاورہ (شاذ).
سننے کے لیے پوری طرح متوجہ ہونا ، شوق سے کان دھرنا.
ہر ایک کی راگنی پانچ آٹھ پتر
سمایا سن ہر ایک گوشِ دل دھر
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲).

---دِل سے سُنْنا محاورہ.
ذوق و شوق سے سننا ، توجہ یا انہماک سے سننا. نصیحتِ مشائخوں کی گوشِ دل سے سنے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷).
گوشِ دل سے سن شہیدانِ محبت کی صدا
سبزۂ عمرِ ابد ہوتا ہے پامالِ فراق
(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۵).
سُن گوشِ دل سے اہلِ نظر کا یہ مشورہ
دو سال رہ گئے ہیں رئیس انتظار کر
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۵ جنوری (رئیس امروہوی) ، ۳).

---رَکھنا محاورہ.
پوری توجہ سے سننا ، کان دھرنا ، سننے کے لیے متوجہ رہنا.
زمزمہ پر رکھے ہے تو مرغِ چمن کے گوشِ دل
نالہ کبھی سنا تو کر اپنے بھی دادخواہ کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳).
اے سخن سنجانِ عالم گوش رکھیو ٹک ادھر
نالہ اک موزوں میں رکھتا ہوں بسانِ عندلیب
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۲۳۶).

---رَنْبے لَگْنا محاورہ.
سننے کے انتظار میں رہنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---زَد (---فت ز) صف.
وہ بات جو سُنی جائے ، مسموع (نوراللغات). [گوش + زد زدن - مارنا].

---زَدْ کَرْنا ف م ، محاورہ.
سُنانا ، (کسی سے) بیان کرنا.
گوشِ زد کی اس صنم کے داستانِ شرحِ شوق
دل مرا نالوں سے ناقوسِ کلیسا ہو گیا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۱۳).
بے تابیوں کے دُکھ جو دلِ زار نے سہے
ہے کس کی تاب یہ کہ اسے گوش زد کرے
(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۲۱۲).

---زَد ہونا ف م ، محاورہ.
سننے میں آنا ، سنا جانا.
جب ہوئی گوش زدِ خلق حکایت میری
چشم پُر آب ہوا سن کے حقیقت میری
(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۱۲۹).

کیا پھر شہ نے چوتھے روز دربار
ہوئے یہ گوش زد ناگہ اخبار

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۶۹). یہ مطلع بارہا پڑھنے اور سننے میں آ چکا تھا مگر اس وقت ایسا معلوم ہوا گویا زندگی میں پہلی مرتبہ گوش زد ہوا. (۱۹۳۰ ، کاروانِ خیال ، ۸۹).

---زدہ اثرے دارد کہاوت.
کان پڑی بات اثر رکھتی ہے ، سنی ہوئی بات کبھی کبھی کام آتی ہے. اپنے کاموں کے برے نتائج جتلا دئے جائیں تو سرور ہے کہ گوش زدہ اثرے دارد. (۱۹۰۹ ، حرز ظفلان ، ۱۱۰).

---سماعت کسرِ اشا(---فت س ، ع) امذ.
کان جو سننے کا عضو ہے ، سننے والا کان ؛ مراد : سماعت ، قوتِ سماعت.

میری بگڑی ہوئی تقدیر کو روتی ہے گویائی
میں حرفِ زیرِ لب شرمندۂ گوشِ سماعت ہوں

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۶۳). ہم اپنے ہی زخم خوردہ وجود اپنے بچھڑے ہوئے سائے اور اپنے ہی ضمیر کی گلوگیر آواز کو سنتے ، اپنے روحانی وجود سے ہم کلام ہوتے اور گوشِ سماعت سے سرگوشیوں کے نغمے سننے کے اہل ہو جاتے ہیں. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۰). [گوش + سماعت (رک)].

---شنوا کسرِ صف(---فت نیز کسرِ ش ، فت ن) امذ.
سننے والا کان ؛ مراد : طاقتور سماعت ، توجہ دینے والی سماعت.

گوشِ شنوا ہو تو مرے زیر کو سمجھے
حق یہ ہے کہ میں سازِ حقیقت کی ندا ہوں

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۳۳).

نہیں سنتے بلبل کی فریاد و زاری
گلوں کے مگر گوشِ شنوا نہیں ہے

(۱۸۷۸ ، آغا ، د ، ۱۴۷). کہا کہ اگر یہ بھی نہوتے فرمایا کہ گوش شنوا بہتر ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیاء ، ۱۶۳). بڑے آدمی ہم سے نہیں بولتے ہیں کہ ہمارے گوش شنوا ہوں اور روحیں بات سننے پر آمادہ. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۹۶). [گوش + شنوا (رک)].

---عبرت کسرِ اشا(---کسر ع ، سک ب ، فت ر) امذ.
(کنایۃً) وہ کان جو بات سن کر عبرت حاصل کرے ، عبرت گیر سماعت.

فیضِ باری سے گل و نرگس ہیں دونوں بہرہ یاب
اس نے پایا گوشِ عبرت اس نے چشمِ اعتبار

(۱۹۱۶ ، نظمِ طباطبائی ، ۲۰۳). [گوش + عبرت (رک)].

---کترنا محاورہ (شاذ).
کان کترنا ، کسی امر میں کسی سے سبقت لے جانا.

اے ظفر اک بات میں مقراضِ فکر تیز ہے
کترے ہے وقتِ سخن تو طالبِ آمل کے گوش

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۱۷).

---کرنا محاورہ.
سننا ، توجہ کرنا.

یکبار مری بات اگر گوش کرے تو ،
ملنے کوں رقیباں کے فراموش کرے توں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۷).

واماندگانِ راہِ عدم گوش کیجیو
بانگِ جرس نہیں یہ ہے فریادِ رفتگان

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۱۹). اب تم میری طرف گوش کرو چند خاص خاص باتیں ظاہر کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۷۵).

---کر ہونا ف ل.
کان بہرے ہونا.

ہوئے ہیں گوش کر نالوں سے اپنے سننے والوں کے
نکل جائے کسی دن کاش یہ جی ساتھ نالے کے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۵۱).

---کھڑے ہونا محاورہ.
چونکنا ، چوکنا ہونا ، خوابِ غفلت سے بیدار ہونا ، ہوشیار ہو جانا

کیوں نہ یہ سن کر کھڑے ہوں باغ میں بلبل کے گوش
صبح دم شبنم نے یکسر بھر دیے ہیں گل کے گوش

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۰۷).

---کھل جانا محاورہ.
چوکنا ہو جانا ، سبق ملنا ، اپنی غلطی سے آگاہ ہو جانا ، حقیقت واضح ہو جانا.

غزل اور اس زمیں میں چاہئے کہہ ایسی ہی جرأت
پر اک اہلِ سخن کا جس کو سن کر گوش کھل جائے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰۳).

---کھولنا محاورہ.
۱. سننے کے لیے متوجہ ہونا.

باتاں بول تو اپنا رکھ کر بھی ہوش
زباں کوں سنبال ہور توں کھول گوش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۹۳). **۲. آگاہ کرنا ، خبردار کرنا ، مطلع کرنا.**

آوارگی تھی گرچہ مری اس پہ سب عیاں
تو بھی یہ کھول دیجو صبا گوشِ نقش پا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۸).

---گراں کسرِ صف(---کسر نیز فت گ) امذ.
اونچا سننے والا کان ، ثقلِ سماعت.

کوئی جدید بشارت نہ کوئی تازہ خبر
نوائے درد کی گوشِ گراں سے ہے ٹکر

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۷۶). [گوش + گراں (رک)].

---گزار فرمانا محاورہ.
(احتراماً) گوش گزار کرنا. آپ مہربانی کر کے یہ تمام حالات صاحب کے گوش گزار فرما دیں. (۱۹۰۸ ، مکتوباتِ حالی ، ۱ : ۱۹۷).

---گزار کرنا محاورہ.
سنانا ، بتانا ، مطلع کرنا ، شناسا کرنا ، آگاہ کرنا ، کان میں ڈالنا.

ماجرا من و عن اپنے باپ کے گوش گذار کیا۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۸۶)۔ جمع الجمع کی کیفیت بخوبی گوش گزار کر کے فرمایا کہ اب حرف کا بیان سنو۔ (۱۸۵۳ ، عقل و شعور ، ۸۱)۔ نئی طرز زندگی کے متعلق جس میں تم نے ابھی قدم دھرا ہے اور جس کا تم کو مطلق تجربہ نہیں کچھ ضروری امور تمہارے گوش گزار کردوں۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۷)۔ انہوں نے تارک کی تمام چیرہ دستیوں اور اپنی بے بسی کی روداد برہما کے گوش گزار کر دی۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۴۳۵)۔

۔۔۔گزار ہونا محاورہ۔
کان میں پڑنا ، سننے میں آنا ، اطلاع ہونا ، خبر ہونا۔ آخر اس کی بھی شکایت شدہ شدہ انجینیر صاحب کے گوش گزار ہوئی۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۹۸)۔ جب اس کے گوش گزار ہوا کہ لیلیٰ مر گئی تو بنی عامر کے قبرستان میں پہنچا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۱)۔ مطلب کے سارے سوال جواب گوش گزار ہو جاتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۲)۔

۔۔۔گزاری (۔۔۔ضم گ) امث۔
اطلاع ، خبر ، رپورٹ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گوش + ف : گزار ، گزاردن ۔ گزارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔لگے رہنا/ہونا محاورہ۔
متوجہ رہنا ، سننے کا منتظر ہونا۔

کیا جانے آئی شہر خموشاں سے کیا خبر
اب تک اسی طرف ہیں لگے گوش نقش پا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰)۔

۔۔۔مال/مالی امث ؛ گوشمال/گوشمالی۔
(سزا کے طور پر) کان مروڑنا ، تادیب ، تنبیہ ، سرزنش (پلیٹس)۔ [ف : گوش + ف : مال ، مالیدن ۔ ملنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔ماہی کس اضا نیز بلا اضا امذ۔
صدف ، سیپ ، سیپی۔ جب خشک ہو جائے تھوڑا سا گوش ماہی یعنی صدف میں لے کر آب صمغ ملا کر کام میں لاویں۔ (۱۸۴۳ ، ارژنگ چین ، ۲۲)۔ گوش ماہی ... سیپ یا سیپی۔ (۱۹۲۶ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۶۳)۔ [گوش + ماہی (رک)]۔

۔۔۔موش کس اضا (۔۔۔و مع) امث۔
ایک بوٹی کا نام جس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ، ایک قسم کھڑی رہتی ہے اور اس کے دونوں طرف دو پتے چوہے کے کان کی مانند ہوتے ہیں ، دوسری قسم بیلدار اور زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے ، چوہا کنی ، آذان الفار۔ گوش موش ... چوہا کنی۔ (۱۹۵۱ ، کلید عطاری ، ۹۰)۔ [گوش + موش (رک)]۔

۔۔۔میں پھونکنا محاورہ۔
کان میں کچھ کہنا ، سنانا۔

پھونکا ہے کس نے گوش محبت میں اے خدا
افسون انتظار ، تمنا کہیں جسے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۸)۔

۔۔۔ناآشنا (۔۔۔سک ش) صف۔
جو کانوں نے کبھی نہ سنا ہو ، ناشنیدہ ، نامانوس (بات یا لفظ)۔ سنسکرت کے الفاظ ... ان کے لئے بالکل گوش ناآشنا ہیں۔ (۱۹۱۶ ، مقالات شبلی ، ۲ : ۷۵)۔ [گوش + نا (حرف نفی) + آشنا (رک)]۔

۔۔۔ناشنوا کس صف (۔۔۔کس ش ، فت ن) امذ۔
نہ سننے والا کان ، مراد : وہ کان جو دوسروں کی بات پر توجہ نہ دے۔ آواز نوحہ و بکائے اہل ماتم گوش ناشنوا تک پہنچی۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۹۳)۔ [گوش + نا (حرف نفی) + شنوا (رک)]۔

۔۔۔نصیحت نیوش کس صف (۔۔۔فت ن ، ی مع ، فت ح ، کس ن ، و مج نیز مع) امذ۔
نصیحت سننے والا کان۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۰)۔ [گوش + نصیحت (رک) + ف : نیوش ، نیوشیدن ۔ سننا]۔

۔۔۔نما (۔۔۔ضم ن) صف۔
کان جیسا ، کان کی شکل کا ؛ (نباتیات) کان کی طرح زائدے رکھنے والا۔ گوش نما (Auriculate) اگر پتا بے ڈنٹھی ہو اور اس کا پردار برگی اساس تنے کو جزوی طور پر گھیرے ہوئے ہو تو ایسی صورت میں برگی اساس ... علیحدہ رہتے ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۱ : ۷۹)۔ [گوش + ف : نما ، نمودن ۔ دکھانا ، دکھائی دینا]۔

۔۔۔ہوش کس اضا (۔۔۔و مج) امذ۔
ہوشیاری ، توجہ ، (سننا کے ساتھ مستعمل)۔

سن اس بات کوں خوب با گوش ہوش
دیا جواب یوں اوس کہ اے سبز پوش

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۸)۔ [گوش + ہوش (رک)]۔

۔۔۔ہوش پر مکھی بھی نہ بھنبھنانا محاورہ۔
بالکل خبر نہ ہونا ، کسی بات کا اثر نہ ہونا ، کسی بات کی مطلق پروا نہ ہونا ، غافل ہونا۔ پہاڑوں کا دل چیرنے والے چانک کی تری رانیہ بھیم کنور کی کھوپڑی پر سے پھسل گئی ، اس کے گوش ہوش پر مکھی بھی نہ بھنبھنائی۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۸)۔

۔۔۔ہوش سے سننا محاورہ۔
غور سے سننا ، دھیان دے کر سننا۔ سنو اور گوش ہوش سے سنو۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۱۹۳)۔

للّٰہ گوش ہوش سے سن وقت کی پکار
پھلکے کے پاس بیٹھ ، چپاتی کا ساتھ چھوڑ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۳۱)۔

۔۔۔ہونا محاورہ۔
کان لگے ہونا ، دھیان لگا ہونا۔

اس کے دل میں تو شہید کربلا کا جوش تھا
تعزیے پر دھیان تھا اور مرثیے پر گوش تھا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۹).

گوش (۲) (و مج) امذ (قدیم).
رک : گوشت.

رہا باقی کہ جب وہ گوش تھوڑا
دگر شیرانگیں ان نے دیا تھا
(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر (ق) ، عاجز ، ۳۷).
بالک کی بھابی باہیری میرپیچ خاطر لاؤ ڈھونڈ
دیو سب کو چاول گوش گیہوں گھیو ساگ میٹھی سوٹے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۳). [گوشت (رک) کی تخفیف].

گوش (۳) (و مج) امذ.
گوشہ (رک) کی تخفیف ؛ مرکبات میں مستعمل.
ـــــمَحَل (ـــــفت مج م ، فت ح) امذ.
زنان خانہ جو مکان کی ایک طرف گوشے میں بنا ہوا ہو. ابھی اس سرا کے اس کونے میں وہ سامنے والے گوش محل میں جلوہ دکھا دیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۸۹). بارہ دریں زنانے استعمال کے لیے گوش محل موجود ہیں جن میں پردہ وغیرہ کا حسب ضرورت پورا لحاظ رکھا گیا ہے. (۱۹۱۷ ، رہنمائے سیر دہلی ، ۷). گوش محل ، شیش محل ، سہ نشین اور بالاخانے اور دو مسجدیں تھیں. (۱۹۸۹ ، جوالا مکھ ، ۱۳۷). [گوش + محل (رک)].

گوشا (و مج) امذ.
رک : گوشہ.

مجے گوشا نہیں یاد پردیس کا
توں اپہ راجداری میرے دیس کا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۳۹).
بیٹھ رہنے کے لیے کر اختیار
مختصر سے ہو جو گوشا مختصر
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۳). [گوشہ (رک) کا ایک املا].

گوشالا (و لین نیز مج) امذ.
رک : گوسالا (پلینس). [گوسالا (رک) کا متبادل املا].

گوشائیں (و مج ، ی مع) امذ.
(مو) رک : گوسائیں. پھر پکارا ، او گوشائیں جی ، اب بھی کچھ جواب نہ ملا. (۱۸۸٦ ، درگیش نندنی ، ۵۲). یہ سنیاسی یا گوشائیں گروہ در گروہ بھیک مانگتے ہوئے سارے ملک میں پھرتے ہیں اور دولت جمع کرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، عبدالرحمان آزاد ، رام راج ، ۳۳). [رک : گوسائیں (س مبدل بہ ش)].

گَوشْت (فت گ ، و ، سک ش) امذ.
(عربی و عجمی موسیقی) دو راگوں سے مرکب ایک راگ یا نغمے کا نام ، اس طرح کے چھ مرکب راگ ہیں جنھیں اصطلاحاً آہنگ کہتے ہیں. بہ ظاہر ان راگوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے مگر انہوں نے چھ ہی بتائے ہیں جن کو اپنی اصطلاح میں وہ آہنگ کہتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں (۱) سلمک (۲) گردانیہ (۳) نوروز (۴) گوشت (۵) ماوہ (٦) شہناز. (۱۹۱۹ ، ہندوستان کی موسیقی ، شرر ، ۱٦). [ف].

گوشت (و مج ، سک ش) امذ.
۱. **کسی جاندار کے جسم کا وہ نرم حصہ جو کھال اور ہڈیوں کے درمیان ہوتا ہے ، لحم ، ماس ، ہڈیوں کے اردگرد کا حصہ.** او بازار چوبیس جنسان کاں تھا، یعنی بازار اول گوشت. (۱۳۲۱ ، بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ٦۲)).

چرندے ہی صحرا میں کرتے کول
سو پک گوشت ہوتے تھے یعنی تن
(۱٦۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۱). بانجھ کی ماں کے ، ہاڑ ، گوشت ، رگاں ، چمڑا ، بال. (۱۷۳۰ ، ارشاد السالکین ، ۲).
اس طرح مسلمانوں کا خون اور گوشت اور پوست ہندوستان ہی کی پیداوار ہے. (۱۸٦۷ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، سرسید ، ۳۰). بجائے غذا کے ہمارے سانس کے ساتھ ہمارا گوشت اور خون جلے گا. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ٦۰). کوئی اپنے گوشت میں گہرے گہرے زخم ڈال لیتا ہے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۱۳۲). ۲. **(أ) حیوان کا گوشت ، گائے بکری اور دیگر حلال جانور کا گوشت.**

اسی سے جو وہ گوشت لیتے تھے آ
قصائی ہوا تھا بہت آشنا
(۱۷۸٦ ، میر حسن (مثنویات حسن ، ۱ : ۲۵)). چیچک نکلے تو گوشت نہ بگھارو. (۱۸۷۳ ، مجالس النساء ، ۱ : ۵۷). گوشت ترکاری کے ساتھ ارلڈ کے ہی منگوانے فرض تھے. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۳). ہفتہ میں تین چار روز گوشت بھنا کرتا تھا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳٦۲). **(اا) پکا ہوا گوشت ، سالن.**

ماش کی دال کا نہ کریے گا
گوشت یاں ہے کبھو کسو کو ملا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۳). پھر لنچ کے روح رواں یعنی گوشت کی باری آتی ہے. (۱۹۳۰ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۷۸). [ف].

ـــــاُتر جانا محاورہ.
دبلا ہو جانا ، لاغر ہو جانا. اس کے سبب سے مجھے اس قدر پسینہ آیا کہ تمامی گوشت میرے چہرے کا اتر گیا. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۷۳٦).

ـــــبنانا محاورہ.
گوشت کو چھیچھڑوں وغیرہ سے صاف کر کے حسب ضرورت ٹکڑے کرنا. کچھ اس میں ذبح کریں شتر کو اور کچھ لوگ گوشت اس کا بنائیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٦۱).

ـــــپارا / پارہ (ـــــ/فت ر) امذ.
گوشت کا ٹکڑا ، بوٹی.

ہوئے صبح شکاری آشکارا
وہ سمجھا لعل کو ہے گوشت پارا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۲۳)۔ [گوشت + پارا / پارہ (رک)]۔

--- پوشت (---و مج ، سک س) امذ۔
گوشت اور کھال ؛ (کنایۃً) تمام اعضا ، پورا جسم۔ میرا گوشت پوست میرا خون میری ہڈیاں پروردگار عالم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸۸)۔ وہ ہماری جیتی جاگتی زندگی کا گوشت پوست ہے پُر ایک مکمل آدمی تلاش کرنے ، کس قدر دشوار اور مشکل کام ہے۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۳)۔ [گوشت + پوست (رک)]۔

--- چڑھنا محاورہ۔
موٹا ہونا ، فربہ ہونا۔ اس کے بدن پر گوشت نہ چڑھا تھا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۸)۔

--- خَر کسی امذ (--- فت خ) امذ۔
گدھے کا گوشت ؛ (مجازاً) بیکار چیز (ماخوذ : نوراللغات)۔ [گوشت + خر (رک)]۔

--- خَر دَنْدان سگ کہاوت۔
جیسے کو تیسا ؛ بُرے کو بُری چیز ہی ملتی ہے۔ اس نے کہا مجھے کیا تم لڑا کرو گوشتِ خر دندان سگ۔ (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۵)۔ تم نے اس کا بھلا خیال کیا ، جانے دو ، دور کرو گوشتِ خر دندان سگ۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۲۳)۔

--- خوار (---و معد) صف ؛ ← گوشت خور۔
گوشت کھانے والا ، وہ جس کی خوراک گوشت ہو ، گوشت خور (سبزی یا گھاس کھانے والوں کے مقابل)۔ مختلف جانور مختلف قسم کی غذا پر زندگی بسر کرتے ہیں ، بعضے بالکل نباتات پر زندگی کرتے ہیں اور وہ علف خوار حیوان کہلاتے ہیں دوسرے بالکل گوشت پر اور وہ گوشت خوار کہلاتے ہیں ... اور گوشت خوار جانوروں کی خاصیتیں رکھتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت بجہت مدارس ہند ، ۹۳)۔ جس طرح گوشت خوار نے لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں اسی طرح غیبت کرنے والے نے اپنے بھائی کی عزت کا خون کر دیا۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۸)۔ جانفشانی کاؤ کشی ... سے عراق کی گوشت خوار آبادی بہت ناراض ہوئی۔ (۱۹۰۵ ، ذرائع محاصل سلطنت مغلیہ ہند ، ۱۲)۔ آدمی کی انگلیوں کے بجائے کسی وحشی نیم گوشت خوار مخلوق بجو ، ریچھ ، گوریلا وغیرہ جیسے جانور کے پنجے کی یاد دلاتے۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۷۹)۔ [گوشت + ف : خوار ، خوردن ۔ کھانا]۔

--- خوار جانور (---و معد ، سک ر ، ن ، فت و) امذ۔
درندہ جانور ، شیر بھیڑیا وغیرہ جو گوشت کھاتے ہیں (چرنے یا گھاس کھانے والے جانوروں کے مقابل) (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [گوشت خوار + جانور (رک)]۔

--- خور (---و معد نیز مج) صف۔
رک : **گوشت خوار۔** گھوڑے ہم سب جانتے ہیں کہ نبات خور یا چرنے والے جانور ہیں ان کی ڈاڑیں دیکھ کر معلوم ہوسکتا ہے کہ کس قسم کی غذا یہ کھاتے ہوں گے ، بخلاف ، کرم خورہ جانوروں کے جن کے دانت تیز اور نوک دار ہوتے ہیں یا ، گوشت خور جانوروں کے جن کے دانت قینچی کے پھلوں کی طرح چلتے ہیں (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۵)۔ کچھ حیوانات صرف دوسرے حیوانات کے اجسام یا گوشت ہی کھاتے ہیں ان کو ، گوشت خورہ کہا جاتا ہے (۱۹۸۱ ، انسانی حیوانیات ، ۹۹)۔ [گوشت + ف : خور ، خوردن ۔ کھانا]۔

--- خورَہ (---و مج ، فت ر) امذ۔
(طب) **وہ زخم جو کسی عضو کی ساخت کو کھاتا اور گلاتا چلا جائے ، آکلہ** (مخزن الجواہر)۔ [گوشت + ف : خور ، خوردن ۔ کھانا + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

--- خوری (---و معد نیز مج) امث۔
گوشت کھانا ، گوشت کو خوراک بنانا۔ عرب گوشت خوری پر فخر و ناز کیا کرتے تھے۔ (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۱۱۲)۔ ماہرین کے نزدیک یہ تیز دھار دانت گوشت خوری پر دلالت کرتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، بیمیلیا ، ۵۵)۔ [گوشت خور + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

--- دار صف۔
جس میں گوشت بھرا ہو ، گوشت والا۔ ہم اپنے اعضا کو اپنے جسم کے گوشت دار حصوں سے حرکت دیتے ہیں یہ گوشت دار حصے عضلات کہلاتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت بجہت مدارس ہند ، ۲۵۰)۔ [گوشت + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا]۔

--- سے ناخُن جُدا کَرْنا محاورہ۔
۱. **کوئی ایسا کام کرنے کی کوشش کرنا جو ناممکن ہو ، کسی انتہائی تکلیف دہ کام کرنے کی کوشش کرنا ، ایسی دو چیزوں کو جو لازم و ملزوم ہوں جدا رکھنا ، قریبی اور فطری تعلق نظرانداز کرنا** ان کی خدمات اردو کو نظرانداز کرنا گوشت کو ناخن سے جدا کرنا ہے۔ (۱۹۳۳ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۶۵)۔ ۲. **آپس میں پھوٹ ڈالنا ، قریبی رشتہ داروں یا گہرے دوستوں میں تفرقہ ڈالنا۔**

منع کرتے ہو مجھے ملنے سے ناصح کیا خوب
آپ تو گوشت سے ناخن کو جدا کرتے ہیں
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۳۸)۔

--- سے ناخُن جُدا نَہیں ہوتا کہاوت۔
عزیز یا قریبی رشتہ داروں میں قطع تعلق نہیں ہو سکتا ، جدا نہیں ہوتے (جامع الامثال)۔

--- سے ناخُن جُدا ہو جانا/ہونا محاورہ۔
کسی امر محال یا ناقابل تصور بات کا واقع ہونا (جو ممکن نہ ہو)۔

دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جُدا ہو جانا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۶)۔

---سے ناخُن چُھٹانا محاورہ.
رک : گوشت سے ناخن جدا کرنا.
کو نجات انسان کو مکروہات دنیا سے نہیں
جن سے چھٹنا گوشت سے ناخن چھٹانا ہے مگر
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸۰).

---فَروش (---فت ف ، و مج) امذ.
گوشت بیچنے والا ، **قصائی**. قصائی عربی میں گوشت فروش کے معنوں میں نہیں بولا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۰۳). [گوشت + ف : فروش ، فروختن - بیچنا].

---کا پانی امذ.
یخنی ، پتلا شوربا. غذا کی حقیقت یہ ہے کہ صبح کو اٹھ دس بادام کا شیرہ ، دوپہر کو سیر بھر گوشت کا پانی ، دو گھڑی دن رہے دو یا تین تلے ہوئے کباب اور بس. (۱۸۶۰ ، نادر خطوط غالب ، ۳۵).

---کا لوتھڑا (الف) امذ.
مضغۂ گوشت ، گوشت پارہ ، **گوشت کا بڑا لکڑا**. حلق میں موجود گوشت کے لوتھڑے یعنی زبان سے آواز کے زیر و بم کو قابو میں کرنے سے پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، اسلوب دفتری زبان ، ۱۱). (ب) صف. ۱. **بالکل نکما** ؛ **سست** ؛ **بیوقوف** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **موٹا اور بے وقوف آدمی** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھا لیتے ہیں ہَڈّیاں پھینک دیتے ہیں کہاوت.
اچھی چیز استعمال کی جاتی ہے اور بُری چیز ضائع کر دی جاتی ہے ؛ اچھی چیز استعمال کرنی چاہیے ، بری چیز سے پرہیز کرنا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھائے گوشت بَڑھے ساگ کھائے اوجھڑی تو بل کہاں سے ہو کہاوت.
گوشت کھانے سے آدمی عموماً موٹا تازہ ہوتا ہے ، ساگ پات یا سبزی کھانے سے پیٹ بڑھتا ہے طاقت نہیں آتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھائے گوشت بَڑھے ، گھی کھائے بَل ہوئے ، ساگ کھائے اوجھ بڑھے تو بَل کہاں سے ہوئے کہاوت.
گوشت کھانے سے آدمی موٹا ہوتا ہے ، گھی کھانے سے طاقت آتی ہے ، سبزیاں کھانے سے پیٹ بڑھتا ہے مگر طاقت نہیں آتی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھائے گوشت لُڑائے گوشت ہی پَر سوئے کہاوت.
(بازاری) عیاش آدمی گوشت کھاتا ہے اور عیاشی کرتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---لَڑانا محاورہ.
(بازاری) مجامعت کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---نُچْوانا محاورہ.
(کسی کے ہاتھوں) **سخت تکلیف یا ایذا اُٹھانا**. تم چاہتے ہو کہ میں دیو سے گھر جاؤں کہ اس بوڑھے سے گوشت نُچواؤں. (۱۹۷۱ ، دیوار کے پیچھے ، ۹۳).

---و پوسْت (---و مج ، و مج ، سک س) امذ ؛ سرگوشت پوست.
گوشت اور کھال ؛ (مجازاً) **وجود مادی**. گوشت و پوست اور مادیت سے بھرے ہوئے لفظ کا خدا پر مجازاً اطلاق بھی کہاں تک جائز ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۹۳). [گوشت + و (حرف عطف) + پوست (رک)].

---و پوسْت ہونا محاورہ.
جزو بدن ہونا ، **خون میں شامل ہونا**. حرام خوری پر آدمی کے واسطے گوشت و پوست ہو رہی ہے. (۱۸۹۶ ، جوہر عقل ، ۵۱).

گوشْتابَہ (و مع ، سک ش ، فت ب) امذ.
شوربا ، **یخنی**، طرح طرح کا گوشت ، کباب ، گوشتابہ چاول اور ترکاری کھاتا ہے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۱۹۵). کشمیری کھانے کو کھانوں کا بادشاہ مانتے ، شب دیگ ، گوشتابہ ... ایک طویل فہرست تھی. (۱۹۵۵ ، کتابی چہرے ، ۳۲). [گوشت + آب (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گوشْتاوَہ (و مع ، سک ش ، فت و) امذ.
(عو) رک : **گوشتابہ** (پلیٹس). [رک : گوشتابہ (ب مبدل بہ و)].

گوشْتی (و مج ، سک ش) صف.
گوشت سے متعلق ، **گوشت کا** ، **گوشت والا**. اور بعض اوقات سارکس مادہ یعنی گوشتی مادّہ کے جابون میں تیل کے روغن کے ویسا اور دانےدار ہو جاتا ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۲۰). [گوشت + ی ، لاحقۂ صفت].

گوشْتِیں (و مج ، سک ش ، ی مع) صف.
۱. گوشت کا ، **گوشت کا بنا ہوا**. تمہارے جسم میں سے سنگیں دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتیں دل میں تم کو عنایت کروں گا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۸۱). ۲. **پُرگوشت** ، **موٹا** ، **فربہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوشت (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

گوشْٹھی (و مع ، سک ش) امث (شاذ).
جلسہ ، **بزم** ، **محفل** ، **انجمن**. دوسری ایک تفریحی صحبت ہوتی تھی ، جس کا نام «گوشٹھی» تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۱۹۱). [س : गोष्ठी].

گوشَجات (و مج ، فت ش) امذ.
گوشہ (رک) **کی جمع** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوشہ (بحذف ہ) + جات ، لاحقۂ جمع].

گوشَک (و مج ، فت ش) امذ.
۱. (حیوانیات) **بیرونی کان کا چوڑا بالائی حصہ**. اس کے لیے بیرونی کان یا گوشک کی موجودگی ایک اور نئی خاصیت ہے. (۱۹۷۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰۹). آنکھوں کے پیچھے متحرک کانوں کا ایک جوڑا ہوتا ہے انہیں گوشک (Pinna) بھی کہتے ہیں. (۱۹۶۵ ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۲۲). ۲. (نباتیات) **چھوٹی پتی**

جیسا زائدہ جو کسی پتی کے ڈنٹھل کے نچلے سرے پر ہو. یہ ڈھنپے پتیوں اور گوشکوں (Stipules) کی ظاہری سطح پر نظر آتے ہیں. (۱۹۷۰ ، فنجائی اور مشابہ پودے ، ۱۶۷) . گوشک ، یہ ایک یا دو عدد ہوتے ہیں اور پوزیشن کے اعتبار سے جانبی ہوتے ہیں جو کہ دو چھوٹی چھوٹی (Out-Gowth) کہلاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱ : ۷۰). [گوش (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گوشمال (و مج ، سک ش) امذ ؛ امث.
سزا کے طور پر کان اینٹھنا ؛ تنبیہ ، تادیب ، سرزنش.

اگر سیف عقل اٹھا بد سگال
بھلاتیں کیا جو دیا گوشمال

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

ترے شعلے تھے باس پا کر شمال
نسیم صبا کوں دیوے گوشمال

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۲).

جو عشرت کا آتا کسی کو خیال
تو کرتا تھا اک ایک کو گوشمال

(۱۷۸۶ ، میر حسن (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۱)).

چمن کی سیر کو وہ شوخ طبع آ نکلے
گلوں کے کان بھی ہوں گوشمال سے واقف

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۹۰).

ایسے دوں گا تجھ کو بہت گوشمال
طمانچوں سے منھ تیرا کر دوں گا لال

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۳۷). اف : دینا ، کرنا. [گوش (رک) + ف : مال ، مالیدن = ملنا].

گوشمالی (و مج ، سک ش) امث.
۱. رک : **گوشمال**.

دے اپنے نفس کے تئیں گوش مالیاں
سو وہیں دینے لگیا اپس کو گالیاں

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق) ، ۷).

کرے ہربط کے تئیں کوئی گوشمالی
بھرے ہر دل منے شوقوں الالی

(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، اپریل ، ۱۹۶۸ ، ۲۳)). سخن چیں صاحب غرض کو اس طرح پر گوش مالی ملے کہ اوروں کی عبرت کا سبب ہوتا. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۱۳۶). جانتا ہوں کہ ایسی گوشمالی دوں کہ سرکشی چھوڑ دیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۵۲). میں خودسر کی گوشمالی کرنا جانتا ہوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۵). رہزنوں اور چوروں کی گوشمالی کے لیے پوری مساعی جمیلہ کیں. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۲۲۹). ۲. اہل ہنر کا کسی اہم کام کے انجام دیتے وقت استاد کو یاد کر کے اپنے کان پکڑنا (ماخوذ : نوراللغات). اف : کرنا ، ہونا. [گوشمال (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گوشوار (و مج ، سک ش) امذ.
کان کا زیور ، آویزہ ، بالا ، بُندا ، بالی.

اتھے اس کے میدان میں سو سوار
اتھا طوق زر ان کو ہور گوشوار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۷۸۱).

کہاں ہے لعل کا یہ گوشوار اب
کیا ہے عشق پیچاں نے بہار اب

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۷). کبھو الفاظ رنگین اوس ہوائے تموج سے موج زن ہو کر کانوں کے گوشوار ہوویں. (۱۸۰۵ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ جنوری ، ۱۹۷۳ ، ۱۱۱)).

کان میں گوشوار پھولوں کے
اور گلے میں ہیں ہار پھولوں کے

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۵۲). [گوش + وار ، لاحقۂ صفت و قابلیت]

گوشوارا (و مج ، سک ش) امذ.
رک : گوشوارہ.

دیے یوں اس میں پرنور ایک تارا
کہ جیوں روشن حسن کا گوشوارا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۸).

گل کو شرمایا کہ آویزہ نہ شبنم کا کرے
زیب گوش اے شوخ تُو نے گوشوارا کیا کیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۹).

نمایاں جیبِ گیسو سے جو تیرا گوشوارا ہے
منجم کہتے ہیں یہ برجِ عقرب میں ستارا ہے

(۱۸۳۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۱۹۷). [گوشوارہ (رک) کا ایک املا].

گوشوارہ (و مج ، سک ش ، فت ر) امذ.
۱. کان کا بالا ، بالی ، آویزہ ، بُندا.

گوشوارہ عقل کے توں گوش کا
ہے تجلا تجھ سیں روشن ہوش کا

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۲۳). موتیوں کا مالا ، بازو بند ، گوشوارے انگوٹھیاں چمکتے ہیرے اور جواہرات قیمتی کی پہنیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۹۰). ان زیورات میں بیشتر گوشوارے اور ہار ہیں. (۱۹۶۴ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۹۸). لکھنؤ کے مشہور اور مقبول زیور یہ ہیں ... جھپکا ، بُندہ ، آویزہ ، کرن پھول ، گوشوارہ ... بالی. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۳۱). ۲. وہ موتی جو سیپ کے اندر سے ایک ہی نکلتا ہے دُرِ یتیم ؛ بڑا موتی ؛ تاج کا موتی. دو گوشوارہ عرش عظیم ، شہادتین مجسم. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۰).

نہیں زلفوں میں اس کی گوشوارہ
پروئے تار میں دل ہائے پارہ

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۱۷). وہ گوشوارہ عرش بریں داہنی کروٹ صدر زین سے زمین پر تشریف لائے. (۱۸۸۴ ، تہرالمصائب ، ۲ : ۹۹). گیارہ فرزند دلبند و ارجمند اس کے دُرۃ التاج فرقدین گوشوارۂ عرش بریں ہیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۰). ۳. (ا) زردوزی کی پٹی جو زیبائش کے لیے دستار میں باندھتے ہیں نیز وہ زیور مرصع جو پگڑی پر باندھتے یا لٹکاتے ہیں ، طرہ

شملہ سر پر رکھ کر پیچھے گوشوارہ آگے موتیوں کا گُچھا سہرہ ... باندھا. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۹۰). نوج دار خان کے سر پر دستار ، دستار پر گوشوارہ کلغی ، ایک ہاتھ میں گج باگ. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۵). بادشاہ سلامت نے ایک دستار سربستہ مع گوشوارہ کے اور ایک کمخواب کی قبا ، سہ رقم جواہر ایک دو شالہ مرحمت فرمایا. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۱۲۵). سر پر دستار اور دستار پر گوشوارہ. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۳۶). (اا) وہ کامدار پٹی جو عموماً پہلے پہل کی چھٹی میں زچہ کے سر سے باندھ کر اور اسے رانی بنا کر بٹھاتے ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۳.(ا) خلاصۂ حساب ، چٹھا ، میزان ، جوڑ. تحصیل دار فہرست گوشوارہ ... کواغذات کا واسطے یادگاری اور وقت باز پرس اوس کی کا سرکار سے ، نزدیک اپنے رکھتا ہوے. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۵۱). ضمیمے کے طور پر اعداد اور گوشوارے ہوتے ہیں جن سے گاؤں کی موجودہ حالت اور پچھلی سرگذشت معلوم ہوتی ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۶۶). • ڈویژن کی تمام گاڑیوں کی نگہداشت اور ان کے اخراجات کے ماہانہ گوشوارے •. (۱۹۸۳ ، دفتری مراسلات ، ۱۲۸). (اا) کسی کاغذ کا خلاصہ یا اختصار ، معلومات نیز اعداد و شمار کی فہرست یا جدول ہٹی. ان کا فارسی ترجمہ گوشواروں وغیرہ میں داخل کرنا کچھ ضرور نہیں ہے. (۱۸۸۳ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۲۰). تجویز بالا کے مطابق ایک گوشوارہ جماعت کی تعلیم کا تیار کر کے پیش کیا جائے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۴۰). جب کبھی گوشوارہ مرتب ہوتا ہے تو عورت کو بوجھے بنا اس کے خانے میں « خانہ داری » کا لفظ لکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۹۷). ۵. کسی نقشے یا رجسٹر کی پیشانی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. کن چھیدن (فرہنگ آصفیہ). [گوش (رک) + وارہ ، لاحقۂ صفت و قابلیت].

گوشہ (و مج ، فت ش) امذ.

۱. کونا ، کنج.

چمن میں گر ہے تو بلبل تو من بعد
ہیں ہم اور گوشۂ گلخن ہمارا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۵).

جل کے خرمن ہوا یوں خاک کہ خوشہ نہ ملا
کشمکش میں کہیں چھپنے کو بھی گوشہ نہ ملا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۹۰).

پیشِ نظر جس وقت ہمارے ، حسن رخ جاناں نہ تھا
دل کا ہر ہر گوشہ گویا ، ایک تجلی خانہ تھا

(۱۹۳۷ ، سنگ و خشت ، ۵۹). زاویے کے گوشوں میں ، خانقاہ کے دالانوں میں ... ہر جگہ تلاش کیا جائے. (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۴۰۱). ۲. جانب ، سمت ، پہلو ، طرف. ایک گوشۂ صحرا سے دو خوبصورت ہرنا ... چوکڑیاں بھرتے نمودار ہوئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۳). ہر گوشہ سے لبیک کی صدائیں خود بخود آنے لگیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۵). بھوپال کے ایک گوشہ کے کمرے میں بات چیت ہوئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۲). ۳. پلو ، سرا ، کنارا (چادر یا کپڑے وغیرہ کا).

اشک میرے کا نہ ہووے کبھی طوفاں مانع
ہے مگر یار ترا گوشۂ داماں مانع

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۳).

خدایا ہاتھ اٹھاؤں عرضِ مطلب سے بھلا کیوں کر
کہ ہے دستِ دعا میں گوشۂ داماں اجابت کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲). رضاعی والد آئے ، آپ نے ان کے لیے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۹۸).

برہم نہ بازیِ شبِ میخانہ ہو سکی
الٹا ہزار صبح نے گوشہ بساط کا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۰۸). ۴. آنکھ کا کونا ، کویا.

چشم کے گوشہ سے آنے کا اشارہ کر گیا
بات وہ سچ ہے نہیں جس کا کرے اقرار مست

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۶). بھنویں تن گئیں اور دونوں آنکھوں کے گوشے سرخ ہو گئے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۳۷۷). ۵. (مجازاً) خلوت ، تنہائی کی جگہ ، تخلیہ.

رکھے ہے منج گوشہ میں اپنے دل خواہ
ہزاراں شکر کرتا ہوں تا سحر گہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱).

گوشے کے بیچ کہا کہا تھا شوق جو کہ دل کا
چالیس دن میں چھرا زاہد کا خوب چلّا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰).

نے تیر کماں میں ہے نہ صیاد کمیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۵). کبھی ... گوشہ نہیں ملتا تو وہ اس کو میدان ہی میں لے جاتا ہے گفتگو ہوتی ہے گلے شکوے ہوتے ہیں. (۱۹۶۵ ، شاعری اور شاعری کی تنقید ، ۱۳۵).

گوشے میں اس قفس کے میں خوش ہوں کہ ہمنشیں
اب بجلیوں کی زد میں مرا آشیاں نہیں

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۷۹). ۶. حاشیہ ، کنارا (دستاویز یا کاغذ کا). اور اس سطر کے نیچے گوشے میں وہ کلمات جو خط کے بھیجنے کے واسطے دعا کے طور پر ہوتے ہیں. (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۳۷). تمہارے خط کے گوشے پر بنارس کے جلے ہوئے مردے کی تصویر تھی. (۱۸۸۶ ، زبان داغ ، ۲۶۹). ۷. کسی چیز کا باہر کو نکلا ہوا حصہ یا سرا ، کھونٹ. راس ایک گوشہ زمین کا ہے جو دریا میں نکلا ہوا رہتا ہے اس کا سرا راس کہلاتا ہے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۵). لمبی پتلی گردن میں سفید چمکتا ہوا خوب کلفدار اکہرا سخت پٹھا ، ٹھوڑی کے نیچے سے گوشے مڑے ہوئے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۷). اس کے بعد سوؤں کو باہر نکال کر اور گوشوں کو گھما کر پمپ کے اوپر کے حصہ کو اوپر اٹھا لیتے ہیں. (۱۹۴۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۱۲۳). ۸. کمان کا سرا ، کمان کے سروں کا کھانچا جس میں تانت باندھی یا اٹکائی جاتی ہے ، گھد. نکسی کو چلہ پور گوشہ نہیں. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، شکار نامہ (شہباز ، فروری ، ۶۳)). قاب قوسین او ادنا یعنی خدا کوں دو کمانان کے گوشاں کے میانے اس تھے بھی نزدیک کر دیکھیا. (۱۷۶۵ ، چہ سر بار (ق) ، ۴۳).

خود اسر نے ڈانڈ پھینک کے قبضے میں لی کماں
گوشوں کو بڑھ کے کاٹ گئی تیغ بے اماں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸)۔ ۹. **رہنے کی جگہ ، مکان ، رہائش (توشہ کے ساتھ مستعمل)**۔ توشے کا وہ حال گوشے کی یہ صورت۔ (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۵۷)۔ جو گوشے اور توشے پر قناعت نہ کرے اس کی حالت وہ ہو جو اس مریض پلی کی ہوتی (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۶۰)۔ ۱۰. **رُخ ، پہلو ، زاویہ**۔ اصلاح تعلیم ... کا کوئی گوشہ ایسا نہیں تھا کہ جس میں ہم نے بحث نہ کی ہو اور اب بحث نہ کریں۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۳۵)۔ بعض ایسے گوشوں کا احساس دلایا جو آج بھی تشنہ تشریح و توجہ ہیں۔ (۱۹۸۳ ، دید و باز دید ، فرمان فتح پوری ، ۲۳)۔
۱۱. **صحافت کسی مجلہ کے وہ صفحات جو مخصوص نگارشات کے لیے مختص کیے جائیں یا کسی شاعر یا ادیب کے لیے مخصوص کیے جائیں**۔ بزرگ ادیبوں کے بارے میں جو مضامین و مقالات پڑھے گئے ... «قومی زبان» کے الگ الگ شمارے میں گوشے کی صورت میں شائع ہوئے۔ (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۴)۔ ۱۲. **(موسیقی) راگ یا راگنی**۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ پانچ گوشے یعنی موافق صنم ، آوان ، فرغنہ بھی امیر ہی کی ایجاد ہیں۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۷۵)۔ [ف]۔

ــــ اِختیار کَرْنا محاورہ۔
تارک الدنیا ہونا ، خلوت نشیں ہونا۔ لازم ہے کہ اب گوشہ اختیار کر اور یہ سودا دینے دلانے کا چھوڑ دے۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۳۵)۔

ــــٔ اَزَل کس اضا (ـــــ فت ا ، ز) امذ۔
(موسیقی) ایک راگ کا نام۔ ایرانی ، عربی ، موسیقی میں بھی راگ اور راگنیوں کی طرز قائم ہو چکی تھی ، مثلاً ... گوشۂ ازل اور شدھ ٹوڑی میں بڑی مماثلت تھی۔ (۱۹۵۸ ، ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی ایک جھلک ، ۲۵۶)۔ [گوشہ + ازل (رک)]۔

ــــٔ اَمْن کس اضا (ـــــ فت ا ، سک م) امذ۔
کُنجِ عافیت ، امن و سکون کی جگہ۔ جائے امان اور گوشۂ امن کا ملنا انہیں مزید مضطرب اور متلاشی کیے ہوئے تھا۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۵۹)۔ [گوشہ + امن (رک)]۔

ــــ پَکَڑْنا محاورہ۔
۱. **خلوت یا علیحدگی اختیار کرنا ، گوشہ نشین ہونا ، تارک الدنیا ہونا**۔

مگر جگ تی گوشہ پکڑ عزم سوں
سنواریا اتھا باغ کی بزم کوں

(۱۶۵۹ ، گلشن عشق ، ۵۳)۔

جن نے پکڑا گوشۂ آزادگی　اس کوں موج بوریا شمشیر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۷)۔ بادشاہ نے گوشہ پکڑا اور حاتم کو قائم مقام کیا۔ (۱۸۰۲ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۱۹۱)۔ گوشہ پکڑنے اور نئی بستیاں دریافت کرنے کی خواہش ایک ہی آرزو کی دو صورتیں ہیں۔ (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۱)۔
۲. **کونے میں چھپنا**۔ کبھی تیراندازوں کو لاتا ہے گوشہ پکڑ کر اُن کو لڑواتا ہے۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۵۵)۔

ــــٔ تَنْہائی کس اضا (ـــــ فت ت ، سک ن) امذ۔
تنہائی کی جگہ ، خلوت گاہ۔

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق
کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۲)۔ وہ حریص نہ تھے اور اپنے اس ذاتی گوشۂ تنہائی کو سلطنت کے خاردار تاج سے بدلنا نہ چاہتے تھے۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۰۸)۔ وہ نہایت عزلت پسند تھا اور ہمیشہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ... کسی اہم مسئلے پر غور کرتا رہتا تھا۔ (۱۹۸۹ ، ریگ رواں ، ۳۳)۔ [گوشہ + تنہائی (رک)]۔

ــــٔ جِگَر کس اضا (ـــــ کس ج ، فت گ) امذ۔
لخت جگر ، (کنایۃً) بہت عزیز ، بہت پیارا ، جگر گوشہ ، اولاد (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گوشہ + جگر (رک)]۔

ــــٔ جُنُوب و مَشْرِق کس اضا (ـــــ فت ج ، و مع ، و مج ، فت م ، سک ش ، کس ر) امذ۔
وہ سمت جو عین پورب اور دکھن کے درمیان ہے ، اگنی کون ، دکھن پورب کا کونہ ، جنوب مشرق حصہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گوشہ + جنوب + و (حرفِ عطف) + مشرق (رک)]۔

ــــٔ جُنُوب و مَغْرِب کس اضا (ـــــ فت ج ، و مع ، و مج ، فت م ، سک غ ، کس ر) امذ۔
وہ سمت جو عین دکھن اور پچھم کے درمیان ہے ، نیرت کون ، دکھن اور پچھم کا کونہ ، جنوب مغربی سمت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گوشہ + جنوب + و (حرفِ عطف) + مغرب (رک)]۔

ــــٔ چَشْم کس اضا (ـــــ فت چ ، سک ش) امذ۔
۱. **آنکھ کا کونا ، آنکھ کا سرا یا پہلو**۔

گوشۂ چشم سے ایما جو کیے جاتے تھے
جام پر جام ہمیں لوگ دیے جاتے تھے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات))۔ لیکن گوشۂ چشم سے مجھے اردگرد کے نظارے بھی دکھائی دے رہے تھے۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۲)۔ ۲. **(کنایۃً) نظر ، نگاہ ، التفات**۔

گوشۂ چشم غم یار ہے جب تک کہ ادھر
کون کافر ہے جو طالب ہو کسی شادی کا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳)۔ کیمرے کا گوشۂ چشم ہماری طرف منعطف ہوا۔ (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۸۳)۔ [گوشہ + چشم (رک)]۔

ــــٔ خاکی کس صف ، امذ۔
زمین کا کونا ، سرزمین۔

تیری جنت ، ترے فردوس سے نفرت ہے مجھے
ہاں اسی گوشۂ خاکی سے محبت ہے مجھے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۷۸)۔ [گوشہ + خاک (رک) + ی ، لاحقہ نسبت]۔

ــــٔ خَلْوَت کس اضا (ـــــ فت نیز کس خ ، سک ل ، فت و) امذ۔
تنہائی کی جگہ۔ تکہ پر سوار قلعے کی طرف چل پڑے ، جہانا گوشۂ خلوت تلاوہیں آسن جما دیا۔ (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۷۵)۔ [گوشہ + خلوت (رک)]۔

---دار صف.
کونے رکھنے والا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گوشہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دِل میں جگَہ دینا عاورہ.
یاد رکھنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---زَنْجیر کس اضا(---فت ز ، سک ن ، ی مع) امذ.
زنجیر کا حلقہ یا سرا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گوشہ + زنجیر (رک)].

---شِمال و مَشْرِق کس اضا(---کس ش ، و مج ، فت م ، سک ش ، کس ر) امذ.
وہ سمت جو اُتر اور پورب کے درمیان ہے ، ایشان کون ، اُتر پورب کا کونا ، اُتر اور پورب کا زاویہ شمال مشرق سمت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [گوشہ + شمال + و (حرفِ عطف) + مشرق (رک)].

---شِمال و مَغْرِب کس اضا(---کس ش ، و مج ، فت م ، سک غ ، کس ر) امذ.
وہ سمت جو اُتر اور پچھم کے درمیان ہے ، وایو کون ، اُتر پچھم کا کونا ، اُتر اور پچھم کا زاویہ شمال مغربی سمت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [گوشہ + شمال + و (حرفِ عطف) + مغرب (رک)].

---عافِیَت کس اضا(---کس ف ، فت ی) امذ.
امن کی جگہ ، پُرسکون جگہ. گوشۂ عافیت میں یادِ الٰہی کرتے تھے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۱). اس درخت کی پھننگ میرے لیے گوشۂ عافیت ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۵). معتبر ترقی پسند ادیب و شاعر ... گوشۂ عافیت میں بیٹھ گئے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۱۳) [گوشہ + عافیت (رک)].

---عُزْلَت کس اضا(---ضم ع ، سک ز ، فت ل) امذ.
کنجِ تنہائی ، وہ جگہ جہاں تنہائی ہو.

مصحفی گوشۂ عزلت کو سمجھ تختِ شہی
کیا کرے گا تو عبث ملکِ سلیماں لیکر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۸۹). ہمارے اس گوشۂ عزلت میں ہمارے دہلی کے مکانوں سے زیادہ بھیڑ رہنے لگی. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۹۹). [گوشہ + عزلت (رک)].

---کَرْنا عاورہ (قدیم).
خلوت میں رکھنا ، پردہ کرانا.

گوشہ کروں موہنوں کوں گوشہ تھے سر بروں کرے
خاصہ و عام میں منجے اب تو اہیں حضور کر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۹).

---کُشادَہ (---ضم ک ، فت د) صف.
وہ لفافہ یا کونی اور چیز جس کے کنارے کھلے ہوئے ہوں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوشہ + کشادہ (رک)].

---کَمان کس اضا(---فت ک) امذ.
کمان کی نوک جس میں تانت لگی رہتی ہے ، کھبہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گوشہ + کمان (رک)].

---گُزِیں (---ضم گ ، ی مع) صف.
تنہائی میں رہنے والا ، خلوت نشیں ، سب سے الگ رہنے والا ، تارک الدنیا. خلافت کے لیے ایسا شخص چاہیے جو جانشین و گوشہ گزیں ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۳۳۶).

یاد ہے کہ مر کے بھی شاد نہ پاؤ گے نجات
اہلِ جہاں سے ڈر کے تم گوشہ گزیں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲). اف : ہونا. [گوشہ + ف : گزیں ، گزیدن ـ چننا].

---گُزِینی (---ضم گ ، ی مع) امث.
گوشہ گزیں ہونا سب سے الگ رہنا ، تنہائی میں رہنا ، خلوت نشینی.

ہو گوشہ گزینی کا معلوم نہیں پھیرا
جب ہم سے کماں ابرو تک حلقہ بگوش آئے

(۱۷۰۷ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۹۰). گوشہ گزینی کے باعث سے ویرانے میں خوار اور ذلیل رہتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۹). [گوشہ گزیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گُمْنامی کس اضا(---ضم گ ، سک م) امذ.
دنیا والوں سے بے تعلق ، الگ تھلگ جگہ جہاں کوئی جاننے والا نہ ہو ، گمنامی. ہمارا رسالہ ایک مدت تک گوشۂ گمنامی پڑے رہنے کے بعد اب چند احباب کی مدد سے باقاعدہ نکلنا شروع ہوا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۱). سب سے اہم کارنامہ گوشۂ گمنامی میں سسکتے ہوئے میر امان علی دہلوی (المعروف میر امن دہلوی) ... کو منظرِ عام پر لانا ہے. (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۲۵۷). [گوشہ + گمنامی (رک)].

---گِیر (---ی مع) صف.
رک : گوشہ گزیں.

کماں ہوا ہے قد ابرو کے گوشہ گیروں کا
لٹا ہے حال تری زلف کے اسیروں کا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷).

گوشہ گیرو پوچھتے ہو حال مجھ رہرو کا کیا
دور سے آیا ہوں رکھتا ہوں ارادہ دور کا

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ صفدر ، ۹). علامہ رفتہ رفتہ گوشہ گیر ہو گئے. (۱۹۷۸ ، اقبال سب کے لئے ، ۲۲). اف : ہونا. [گوشہ + ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا].

---گِیری (---ی مع) امث.
رک : گوشہ گزینی.

عشق جب آیا تو ترکِ آبرو کرناں لگا
گوشہ گیری چھوڑ سیر کوبکو کرناں لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۷۲).

نام چاہے تو نہاں ہو نظرِ عالم سے
گوشہ گیری سے ہوا شہرۂ عنقا کیسا

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۲۸). اب خواتین کی وہ گوشہ گیری باقی نہیں ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۲). [گوشہ گیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---لینا محاورہ.
گوشہ گیر ہونا ، ٹھکانا پکڑنا ، خلوت نشیں ہونا.

کہ گو رکھتے نہیں کچھ پاس توشہ
پر اب لازم یہی ہے لیجے گوشہ

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۳).

---محل (---فت مج م ، فت ح) امذ ، سرگوش محل.
عمارت کا وہ حصہ جو خواتین کے لیے مخصوص ہو ، زنان خانہ.

عجب میں ہوں مرے آنسو کی آب پاشی میں
نین کا گوشہ محل خواب کہ کس کا ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۸۳). [گوشہ + محل (رک)].

---نشیں (---کس نیز فت ن ، ی مج) صف.
تنہائی میں رہنے والا ، سب سے الگ رہنے والا ، خلوت نشیں ، تارک الدنیا.

تسخیر کی خواہش ہے تو مت گوشہ نشیں ہو
مانند کماں قد کوں تواضع سیتی خم رکھ

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۰۹). درویش بے طمع اور گوشہ نشیں بے ریا کو جہاں سنے جا کر دیکھے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷). بچپن ہی سے وہ مرتاض اور گوشہ نشیں تھا. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۱۰۰). لڑکپن اور جوانی کے زمانے میں چغتائی صاحب اتنے کم آمیز اور گوشہ نشیں نہیں تھے. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۳۳) اف: ہونا. [گوشہ + ف: نشیں ، نشستن - بیٹھنا].

---نشینی (---کس نیز فت ن ، ی مج) امث.
تنہائی میں رہنا ، سب سے الگ رہنا ، خلوت نشینی ، عزلت ، تنہائی. راج پاٹ چھوڑ کر فقیری اختیار کیا اور باقی عمر گوشہ نشینی میں گذاری. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۲۹). قناعت کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۱۳۸). [گوشہ نشیں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---نکالنا محاورہ.
بات میں بات نکالنا ، نیا پہلو نکالنا (فرہنگ اثر).

گوشی (و مج) صف.
گوش سے منسوب یا متعلق ، جو رازداری سے کان میں کہا جائے ، کان میں کہنے یا سننے کے لائق ، خفیہ ، آہستہ کہی ہوئی بات ، کانا پھوسی ، آہستہ سے کان میں کچھ کہنا (بطور لاحقہ مستعمل؛ جیسے : سرگوشی وغیرہ).

کیا نہیں ہوں رقم خط میں اس سبب داؤد
میں نامہ بر سوں کہا ہوں کہ راز ہے گوشی

(۱۷۵۰ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۹۳).

کھولتے ترکش اگر اپنی زباں
گوش سے آ سنتے گوشی داستاں

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۲). [گوش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گوشے (و مج) امذ.
گوشہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---گوشے سے م ف.
کونے کونے سے ، ہر طرف سے ، ہر جگہ سے. دنیا کے گوشے گوشے سے اس کی وسعت و ہمہ گیری اور ہر آن بدلتی ہوئی کیفیت پر اظہار خیال کیا جاتا رہتا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۵۵).

---گوشے میں م ف.
کونے کونے میں ، ہر طرف ، ہر جگہ. تحریک کے دوران گوشے گوشے میں پیغام پہنچایا گیا تو اسی زبان (اردو) کے ذریعے. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۲۶).

---میں بٹھانا محاورہ.
۱. الگ تھلگ یا علیحدہ کرنا ، بے تعلق کرنا ، خلوت نشیں کرنا. ملک مالک کو بے دخل کر کے گوشے میں بٹھا دیا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۸۷). ۲. پردے میں بٹھانا ، خانہ نشیں کرنا.

گوشے میں بٹھایا یاسمن کو
پنہاں کیا شمع انجمن کو

(۱۸۸۷ ، ترانہ شوق ، ۱۰۴).

---میں بیٹھنا محاورہ.
۱. معتکف ہونا ، خلوت نشیں ہونا.

تجھ بھوں کو جب ہوں دیکھا تجھ پاس اے سری جن
گوشے میں بیٹھ جلد مثل کماں ہوا خم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۵). ۲. پردے میں بیٹھنا ، خانہ نشیں ہونا. عورتوں کے لیے گوشے میں بیٹھنا اور گھر بار کا سنبھالنا زیبا ہے. (۱۸۹۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۶۰).

---ہونا محاورہ.
کونے میں ہو جانا ، کنارہ کش ہونا ، الگ ہٹ جانا ، روپوش ہونا.

شیخ اس کی چشم کے گوشے سے گوشے ہو کہیں
کس طرف جاتا ہے بہکا راہ میخانے کی ہے

(۱۷۵۴ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۳۰).

جب برد دل حضرت عشق آن پکارے
گوشے ہوئی عقل اور ہوئے اوسان کنارے

(۱۸۳۴ ، نیاز بریلوی ، د ، ۲۲۳).

گوشیارا (و مج ، سک ش) امذ (قدیم).
کان کا بالا ، آویزہ. کرن میں گوشیارے توڑتن کے. (۱۶۳۵ ، جنت سنگار ، ۵۱).

تج کان کا جھمکتا موتی وو گوشیارا
دستا ہے منج ثریا کا عین جیوں ستارا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۳). [گوشوارہ (رک) کا ایک قدیم املا].

گوفن (و مج ، فت ف) امذ (شاذ).
رسی کا بنا ہوا ایک آلہ جس میں پتھر یا مٹی کی گولی رکھ کر اور ہاتھ سے گردش دے کر پھینکتے ہیں ، گوپھن. کاشتکاروں کے لڑکے گوفن سے جانوروں کو اڑایا کرتے ہیں. (۱۸۹۰ ، حسن ، حیدرآباد ، ۳ ، ۱۲ : ۳). [گوپھن (رک) کا بگاڑ].

گوک (و لین) امث.
رک : **گوکھ**. گوک یعنی برآمدہ بالائے صدر دروازہ. (۱۸۷۸ ، وصف زراعات ، ۲۹۹). [گوکھ (رک) کا ایک املا].

گوکُرو (و مج ، سک نیز ضم ک ، و مع) امذ.
۱. رک : **گوکھرو**. دھنک کو موڑ کر چنے کے برابر پھول دار مخروطی شکل کی بنائی ہوئی گوٹے کی ایک قسم جس کی بناوٹ گوکرو نامی ایک جنگلی بوٹی کے تخم سے ملتی ہے. (۱۹۳۰ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۱ : ۲۰۵). ۲. (کشتی) **تہ موئے آہنی کانٹے جو حریف کی روک کے لیے میدان میں بچھا دیے جائیں** (ا ب و ، ۸ : ۶۰). [گوکھرو (رک) کا ایک املا].

گوکُل (و لین نیز مج ، فت نیز ضم ک) امذ.
۱. (ہندو) **متھرا کا نواحی علاقہ جہاں کہا جاتا ہے کہ کرشن جی پیدا ہوئے اور گائیں چرایا کرتے تھے** ، کرشن جی کا مولد شہر ، گئو شالہ.

دے صد ارم باغ گلزار کا
گوکل ہے مگر کشن اوتار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۳).

گھر میں اشنان کریں سرو قداں گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل
(۱۹۰۵ ، محسن ، ک ، ۹۵). نمبردار نے عالمانہ انداز سے فرمایا کرشن مہاراج نے سارے گوکل کو بچا لیا تھا ، چھوٹا بھائی تو پھر بھائی ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۸). قصیدہ نعتیہ ہے لیکن اس کی تشبیب خالص ہندوانہ ہے اور اس میں کاشی ، متھرا ، گنگا جل ، گوکل ، کنہیا اور گوپیوں کا ذکر کیا گیا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۹). ۲. **گایوں کا غول** ، **مجموعہ** (علمی اردو لغت ، جامع اللغات). [گو - گائے + کل (رک)].

گوکھ (و لین) امث.
کسی عمارت کے سامنے کا وہ کھلا ہوا حصہ جو ستونوں پر کھڑا ہو ، **برساتی** ، **غلام گردش** ، **چھجا** ، **گھر** ، **کُرما**.

بیٹھے تھے لیے غیر کو کل گوکھ میں اپنی
شر ہے کہ نہیں تم ہو بس دیکھ کے کھانسے
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۸۰). دونوں طرف طوائفوں کے کوٹھے تھے ، محرابی برآمدوں ، چھجوں اور گوکھوں میں مہ لقائیں عارت گر ایمان و ہوش بنی بیٹھی تھیں. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۵). [س : गो+मख]

گوکھا (و لین) (الف) امذ.
گائے کا چمڑا ، **گائے کی کھال**. اقسام چرم میں سے گوکھا ، بھینس ، بھیڑ ، بکری کی کھالیں زیادہ تر ہندوستان میں استعمال ہوتی ہیں. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۰۱). (ب) صف. (مجازاً) **گاؤدی** ، **نادان** ، **بے وقوف**. الٹے ٹانگے جاؤگے عدالت کے دروازے پر ، گوکھا کہیں کا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۶۹). ایسے ہی تم بالکل گوکھے ہی رہے ، ہمارے بابو صاحب امریکہ سے آئے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۱۳). [گو - گائے + کھا (کھال (رک) کی تخفیف)].

گوکُھرُو (و مج ، سک نیز ضم کھ ، و مع) امذ ؛ ← گوکرو.
۱. **ایک بوٹی اور اس کا خاردار پھل جو چنے کے برابر اور سہ گوشہ ہوتا ہے اور تینوں گوشوں پر خار ہوتے ہیں اس کے پتے چنے کے پتوں سے مشابہ لیکن ان سے چھوٹے اور پھول چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے ہوتے ہیں** ، خسک ، خار خسک (لاط : Ruellia Longifolia). خسک : خار گوکھرو. (۱۸۳۳ ، بحرالفضائل ، بلخی (مقالات شیرانی ، ۱ : ۲۹۰)).

چُبھا بصورتِ پیکاں جو گوکھرو کوئی
تو اور پانوں کو پر لگ گئے بسانِ خدنگ
(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) (مجمع البحرین ، ۲ : ۱۷۱)). ادھر ادھر سے گھاس پات اُکھیڑ کر اپنی کیاری میں لگائے اور ان کو اپنی پسند کے پھل پھول اور ترکاریوں کے نام دینے شروع کر دیے مثلاً گوکھرو کو رس بھری کہنے لگے. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۴۳). پڑپڑا کر بالٹی اس کے ہاتھ سے لی ، پھر دھوبی اس کے ساتھ مل کر جھاڑ جھنکار صاف کئے ، سوٹ پر گوکھرو چپک گئے تھے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۳۶). ۲. **گوکھرو سے مشابہ لوہے کے کانٹے جو دشمن کی راہ میں ڈال دیئے جاتے ہیں تا کہ دشمن آگے نہ بڑھ سکے**. لوہے کے گوکھرو اپنی آنکھ کے ڈھیلوں سے کچلتے ہیں. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۶۸۵). انہوں نے توپ کا رخ دروازوں کی جانب کر دیا تھا اور دروازوں کے گردا گرد لوہے کے گوکھرو ڈال دیئے تھے. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۱۰۰ : ۶۶). ۳. **کان کا ایک زیور جو گوکھرو سے مشابہ ہوتا ہے** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. **کلائی میں پہننے کا زیور** ، **چوہے دنتیاں** ، **کنگن جن پر سونے کے گوکھرو لگے ہوں**.

وہ چوڑیوں کا پھیرنا کہنا تھا دیکھ کر جنہیں
پُنہچے کا ان کا گوکھرو نہ پہنوں گی کبھی اِنہیں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۶). ۵. **پیروں میں پہننے کا زیور** ، **بچھوا**.

کروں گوکھرو کی میں تعریف کیا
کفِ پائے نظارہ میں گڑ گیا
(۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۳۹). ۶. **دھنک یا مقیش وغیرہ کا تکھونٹا موڑا ہوا گوٹا** ، **یہ کئی قسم کا ہوتا ہے** ، **عورتیں لباس میں اسے زیبائش کے لیے ٹانکتی ہیں**.

دکھاوے کوئی گوکھرو موڑ موڑ
کہیں سوت بوٹے کہیں تار توڑ
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۱). لباس پُر زر یعنی جوڑے رنگین بنت گوکھرو لچکہ لگا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۸۹). پھول دار اطلس کا پاجامہ ہو ، اماّ یہ ضرور خیال ہو گوکھرو کا پشت ماہی جال ہو. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۸۹). ریخت گوکھرو کی کرتی انگیا ، کاشانی مخمل کی کُرتیاں کندھوں پر کچھ سکھپال اٹھائے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۳۳). ۷. **ایک قسم کا مرض جو چوپایوں کے کھروں اور انسان کے کفِ پا میں ہوتا ہے** ،

اس مرض میں انگوٹھے ، انگلی یا پانو کے کسی حصے میں کھال سخت ہو کر مردہ ہو جاتی ہے اور گٹا پڑ جاتا ہے۔

اے جنوں کچھ نہ ملا آبلہ پائی کا مزا
گوکھرو پاؤں میں کیوں خارِ مغیلاں نہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۲)۔

خار دینے کو جنوں نے جو نکالا ہوتا
گوکھرو پاؤں میں پڑتے جو نہ چھالا ہوتا

(۱۸۴۷ ، سخن بے مثال ، ۷)۔ اسے گوکھروؤں (Corns) اور مسوں (Warts) کے تلف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۹)۔ ۸. مسے کی طرح جسم پر اُبھر آنے والا گوشت ، بدگوشت. آپ بہرحال میں پھکوٹے ہوئے صاف بلیڈ یا نشتر سے گوکھرو نکال سکتے ہیں ، لیکن ان کو جڑ سے نکالنا شرط ہے ورنہ یہ پھر پھوٹ پڑیں گے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۱۳)۔ ۹. ایک پُھلی دار کیل جو جوتوں میں ٹھوکتے ہیں ، پھلی. گوکھرو اس خیال سے ٹھکوا دیے تھے کہ ایڑیاں اور سول گھس نہ جائیں۔ (۱۹۸۸ ، یادِ عہدِ رفتہ ، ۷۶)۔ [س : गो+क्षुर+क]۔

ـــ سانپ (ـــ غنہ) امذ.
سانپ کی ایک قسم ، اس سانپ کے جسم پر کانٹے ہوتے ہیں. ایک دو بات کہتے ہیں گوکھرو سانپ کی طرح پھن جوڑ کر پھنکارنے لگتے ہیں۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۷۶)۔ [گوکھرو + سانپ (رک)]۔

گوگا (۱) (و مج) امذ ؛ ــ گاگا.
خاکروبوں کے ایک پیر کا نام جو محمود غزنوی کے عہد سے پہلے علاقہ بیکانیر میں پیدا ہوا تھا ، خاکروب اسے بڑا مقدس مانتے ہیں ؛ نیز کتب میں مستعمل.

جو گھورا ان کا پیارا کوئی آنے جانے پر
گوگا کی قسمیں کھانے لگیں وہ کمانے پر

(۱۸۶۷ ، مسدس بے نظیر ، جان صاحب ، ۱۷)۔ [عَلَم]۔

ـــ بڑا کہ بھگوان کہاوت.
ادنیٰ اعلیٰ کی برابری نہیں کرسکتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

ـــ پیر (ـــ ی مع) امذ ؛ ــ گاگا پیر.
عزت سے گوگا کو کہتے ہیں ، ظاہر پیر. ایسا معلوم ہوتا جیسے اس کے سر گوگا پیر آ گیا ہے۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۹)۔ [گوگا + پیر (رک)]۔

ـــ پیر کا میلہ امذ.
رک : گوگا پیر کی چھڑیاں.

جلیں گے دیکھنے جس روز گوگا پیر کا میلا
بنے گا مہتروں کا ٹوکرا تختِ رواں اپنا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳)۔

ـــ پیر کی چھڑیاں امث ؛ ج.
ظاہر پیر کے سادھ لینے کا دن یا تاریخ جس میں اس کی زیارت کے واسطے تمام ملک کے خاکروب اپنے اپنے شہروں میں جمع ہو کر چھڑیاں نکالتے اور گوگا کے مزار تک مرادیں لے کر جاتے ہیں جہاں میلہ لگتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

گوگا (۲) (و مج) امذ.
جوار کی ایک قسم ، جس کے بُتے کی ڈنڈی کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اس کا بُھٹا سب سے وزنی ہوتا ہے اور پودا بہت سی شاخیں پیدا کرتا ہے ، اسی وجہ سے اس کے دانے کی پیداوار دوسری اقسام کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے. ضلع ڈیرہ غازی خان کی مشہور اقسام جوار ، بودھ ، باگر ، اٹور ، گوگا ، چتیالہ سکھ اور لنڈی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، چارے ، ۱۱۱)۔ [مقامی]۔

گوگرْد (و مع ، کس گ ، سک ر) امث.
گندھک.

چشمۂ چشم میں یوں رکھتے ہیں ہم آتش و آب
کانِ گوگرد میں ہے جیسے بہم آتش و آب

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۲۷)۔ حکما نے اس کے نزدیک کانِ گوگرد کو قیاس کیا ہے۔ (۱۸۰۲ ، رسالہ کائنات جو ، ۳۵)۔ بُت خانے کے نزدیک دامنِ کوہ میں ظاہراً گوگرد کی کان معلوم ہوتی ہے اور اثر آتش و تابش سے ہمیشہ آتشی شعلے نکلتے رہتے ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۱۶۵)۔ [ف]۔

ـــ اَحْمَر کس صف (ـــ فت مع ا ، سک ح ، فت م) امذ.
سرخ گندھک جو کم یاب ہے (کنایۃً) نایاب شے۔ حقیر گدائی چھوٹا اور تخت بادشاہی ہاتھ لگا ، لیکن فی الحقیقت گوگردِ احمر کو کنوایا۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۳۸)۔

ہو جب تک کیمیا نایاب تر گوگردِ احمر سے
رُخِ اہلِ ہوس ہو زرد تر رو تیغ اخضر سے

(۱۸۵۸ ، کلیات منیر محسن ، ۷۳)۔

دُرِّ یتیم و لعلِ سپید و
گوگردِ احمر خیر و نجابت

(۱۹۹۳ ، کلک موج ، ۱۸۱)۔ [گوگرد + احمر (رک)]۔

ـــ سُرْخ کس صف (ـــ ضم س ، سک ر) امث.
رک : گوگردِ احمر. واصل و طالب کا جمع ہونا گوگردِ سرخ اور ابلقِ عنق کے ملنے سے بھی زیادہ دشوار ہے۔ (۱۸۶۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۸۶)۔ [گوگرد + سرخ (رک)]۔

گُوگَل (و مع ، فت گ) امذ.
ایک بڑا درخت اور اس کا گوند جو سرخ زردی مائل اور مزے میں تلخ ہوتا ہے ، عموماً ہندو اسے لوبان کی طرح دھوں کے لیے استعمال کرتے ہیں ؛ فارسی میں اس گوند کو بوئے جہوداں کہتے ہیں اس لیے کہ یہودی لوگ اس کو زیادہ سلگاتے ہیں ، گوگل کئی قسم کا ہوتا ہے جو مائل بہ سرخی ہے اسے مقلِ ازرق کہتے ہیں اور جو مائل بہ زردی ہے اسے مقل الیہود کہتے ہیں ؛ دواءً مستعمل. (لاط : Amyrisa gallochum). گندھک کا ارگجا لگاتی ہے اور گوگل کا عطر ملتی ہے۔ (۱۸۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۰۱)۔

برابر اس کے منگوائے تو گوگل
کچل کر ہاؤ پھر گُرمیں انہیں مَل

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۴)۔ ہماری پوجا کا تھیلا لاؤ اگیاری کرو

کوکل سلگاؤ (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۲۳). چنانچہ مصطگی اور رب السوس کہ اصلاح کے واسطے ایسے مرکب میں ڈالتے ہیں یا مقعد کو نقصان نہ پہنچنے کی وجہ سے گوگل وغیرہ کو شریک کر دیتے ہیں. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۳۱). [س : गौकल].

گوکلز (و مج ، فت گ ، سک ل) امذ ؛ ج.
رک : **کاکلز**. «ہاں واقعی یہ اتنی خوبصورت جگہ ہے تا» گنّی نے چاروں طرف دیکھ کر گوکلز اتارتے ہوئے کہا. (۱۹۳۹ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۰۸). اعلیٰ افسر کی بیگم اور سالی گوکلز لگائے آرام کرسیوں پر دھوپ کے رُخ بیٹھی تھیں. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۲۳۵). [کاکلز (رک) کا ایک املا].

گول (و مع) امث.
(کاشت کاری) **نالی جس کے ذریعے سے نہر وغیرہ کے پانی کو کھیتوں تک لے جاتے ہیں.** نہری پانی اگر باغ میں پیشتر سے آتا ہو تو گول کی ریت صاف کرا دی جاوے. (۱۹۰۳ ، باغبان ، ۵). [پ : कुल्लाह].

گول (۱) (و مج). (الف) صف.
۱. **کوئی چیز جو مدوّر ہو ، مدوّر کُروی نیز دائرہ دار ، چکردار.** انار کے بیچ اس کی نازکی و پتلائی کو کہاں پہنچتے ہیں ، وے تو گول ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۳۸).

بند شلوار سے چسپیدہ سو اس روپ کے ساتھ
موم پر مہر کوئی گول سی جوں آوے اوچٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۳۸).

ایک تو آفت تیری گوری کلائی گول ہے
اور پھر اس میں غضب چوڑی طلائی گول ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۵۲). کائنات عالم گول بوند بن کر شبنم کے قطرے تک میں پیدا ہے. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۸۹). خلیات سائز کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اس کے علاوہ شکل کے اعتبار سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں ، مثلاً Oval ، گول. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۹۰). ۲. **مبہم ، مشکوک ، پیچیدہ.**

اقرار وصل میں بخدا دلکیھو دلا
باتیں کرے ہے کیا ہی وہ خانہ خراب گول

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۳).

بیان صاف پر ان کے پھسل پڑیں گوہر
فلک کا دل بھی ہو لٹو کریں جو باتیں گول

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۹۰). ماہر معالجوں ہی کو تشخیص نہ کر ملا کہ تخم عمل روئیدگی سے عاری ہے یا زمین شور ہے اور بات گول ہی گول رہی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۸۳). ۳. **خاموش ، بے حس و حرکت.** بے ساختہ فرمایا «جی ہاں ، مگر میرے ساتھ گول ہی بیٹھے رہیے». (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی ، ۸۳). ۴. **معدوم ، غائب.** لفظ گول اردو میں غائب کے معنی بھی دیتا ہے جیسے شام کا کھانا گول کر دو. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۰۷). ۵. (i) **بے کار ، فضول ، (مجازاً) موٹی عقل.**

ناحق ہم فلک سے امید شراب عیش
سمجھاؤں کیا سمجھ بھی تو رندوں کی گول ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۴۸). (ii) **نادان ، بے وقوف ، مجہول الحال.** مہراج بلی اوّل تو گول آدمی اس پر خبط یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۳۵). نہ عشق بازی کا ڈھب نہ محبت سازی کا سلیقہ بالکل کورے ، سپاٹ ، گول دوتیو. (۱۹۰۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۵۰). (iii) **موٹا ، بھدا ، بے ڈھنگا ، بے ڈول.**

تمہارا گول عاشق ہے نہیں فٹ بال سے کچھ کم
ذرا چلنے میں جڑ کر اس کو ٹھوکر دیکھتے جاؤ

(۱۹۴۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۹۹). (ب) امث. ۱. **مٹی کا بڑا مٹکا ، گھڑا ، مٹکا.**

جام و مینا و سبو سے تو بُجھی اپنی نہ پیاس
ہم نے ساقی منھ سے اب بھر کر لگائی گول ہے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۵۲). یکایک حضور والا نے ایک گول دریا میں دیکھی جو ڈوبتی اچھلتی پانی میں چلی جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۸۹).

یہ صراحی ہے یہ جھجّھر ہے یہ مٹکا یہ گول
یہ ہے صحنک یہ سبو بھر شراب و روغن

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۱۸۳). ۲. **پتنگ کی ایک قسم.** طرح طرح کے پتنگ بنے ، گول ، دوپنا ، ماہی جال ، مانگدار ، بھیڑیا ، طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ ، چپ ، تکل ، کنکیا ، سفید ، للپٹا ، کمپتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۱). [س : गोल].

--- اَشْرَفی (--- فت ا ، سک ش ، فت ر) امذ.
عہدِ اکبری کا ایک گول سکہ جس کا وزن ۱۱ ماشے کا ہوتا تھا اور اس کی قیمت نو روپے ہوتی تھی. گول اشرفی: یہ سکہ وزن اور قیمت میں عدل گتکہ کے برابر ہے لیکن اس کا نقش مختلف ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹). [گول + اشرفی (رک)].

--- باگ امث.
(زین سازی) **چھوٹی لگام جو منھ زور گھوڑے کے دہانے میں باندھ کر کمر کے ساز یعنی بنگیے کی کڑی میں ڈال دی جاتی ہے ، اس کی وجہ سے گھوڑا ٹھوکر کھاتے اور زمین کی طرف منھ مارنے سے بچا رہتا ہے** (اپ و ، ۵ : ۳۸). [گول + باگ (رک)].

--- بَدَن (--- فت ب ، د) امذ.
پُرگوشت ، بھرا ہوا جسم.

ہم تو کسی کے گول بدن پر ہیں شیفتہ
اپنا دکھا رہی ہے کسے جسم زار شمع

(۱۸۴۵ ، دیوان باسی ، ۱ : ۹۱). بی رام کنور آئیں ، جتنی تعریف کی گئی تھی کچھ اس سے بھی سوا نکلیں ، ٹُھنا سا قد ، گول بدن ، پتلی کمر ... غرض ہر عضو دل میں کھبا جاتا تھا. (۱۹۲۹ ، باسی پھول ، ۳۵). [گول + بدن (رک)].

--- بَسْتَہ (--- فت ب ، سک س ، فت ت) امذ.
(معماری) **محراب کے دہن میں لگانے کو چوبی ، سنگین یا دھات کا جالی دار بنایا ہوا پٹ جس کی شکل محراب کی شکل جیسی ہوتی ہے اور محراب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ، ادھے کا بستہ** (اپ و ، ۱ : ۳۵). [گول + بستہ (رک)].

---پَھل (---فت پھ) امذ.
گول پھل سوتے سوراخ ڈالنے اور کھر بنانے کے کام آتا ہے. (انجنیری کارخانے کے عملی چالیس سبق ، ۳۵). [گول + پھل (رک)].

---ٹوپی (---و مج) امث.
بتاری نما ٹوپی جس کی باڑ کھڑی اور چندوا گول ہوتا ہے (اپ و ، ۲ : ۱۵۵). [گول + ٹوپی (رک)].

---ٹھپّہ (---فت ٹ ، شد پ بفت) امذ.
(آہن گری) آہن گر کا ایک اوزار جو گول شکلوں کو درست کرنے اور گول باریوں کو سیدھا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے. گول ٹھپہ گول شکلوں کو درست کرنے اور گول باریوں کو سیدھا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۳۶). [گول + ٹھپہ (رک)].

---خانہ میں چوکُھنٹی چیز کہاوت.
بے جوڑ چیز اور بے موقع بات کے لیے بولتے ہیں. دیباچہ کو نسبتاً اتنا ہی ہونا چاہیے جیسے کھانے میں نمک ، سیکڑوں صفحے الٹنے کے بعد بھی اصل کتاب کا پتہ نہیں چلتا ... پردہ کی بحث ڈائری آف اے ٹرک کے ساتھ کہاں تک خارج از موضوع یعنی گول خانہ میں چوکھنٹی چیز ہے. (۱۹۰۵ ، افادات مہدی ، ۸۰).

---دِریچی (---فت د ، ی مج) امث.
جانوروں میں بیرونی کان کی چھوٹی گول درز. دوسری درز یعنی گول دریچی اس دباؤ کی شدت کو کم کرتی ہے جو اندرونی کان میں رکیب کے اندر باہر حرکت کرنے سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۶۹ ، تفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۱۷). [گول + دریچہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---دُودا (---و مع) امذ.
کیچوا یا خاص طور پر کیچوے نما کوئی جان دار جو لقاریہ جان داروں کی انتڑیوں سے چپٹا رہتا ہے ، پیٹ کا کیڑا ، جسم کے اندر رہنے والا باریک کیڑا. سوّر اور گھوڑے کی چھوٹی آنت میں بحیثیت طفیلی کے پائے جاتے ہیں اور گول دودے کہلاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۳۳۳). [گول + رک : دودھ (۳) کا ایک املا].

---ڈاٹ امث.
(معماری) نصف دائرے کی شکل کی ڈاٹ جس کو اصطلاحاً گول ڈاٹ کہتے ہیں ، ادھے کی ڈاٹ (اپ و ، ۱ : ۱۵۱). [گول + ڈاٹ (رک)].

---رُوپ (---و مع) امذ.
گول ، گول شکل کا ، مدوّر (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گول + روپہ (رک)].

---رَوزَن (---و لین ، فت ز) امذ.
گول سوراخ یا چھید. مادہ کے دوسرے چلنے کے پیر کے ورک یا پر ایک گول روزن ہے جس میں سے انڈے دیئے جاتے ہیں. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۵۷). [گول + روزن (رک)].

---رہنا محاورہ.
خاموش رہنا ، چُپ رہنا. جنگ ترنگ کی بلا یہی یہ کہہ کر ٹل گئی کہ پر گیارہ نومبر کو دو بجے تک گول رہا کرنا ورنہ پھر لوٹ آؤں گی (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۹).

---سا صف.
مخروطی ، مستدیر ، گول ، مدوّر (ماخوذ : پلیٹس ؛ علمی اردو لغت جامع اللغات).

---شاخ امث.
بھری ہوئی ٹہنی جو کسی جانب دبی ہوئی نہ ، سڈول گدا (ماخوذ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گول + شاخ (رک)].

---کَٹا (---فت ک) صف.
دندانے دار ، جس کے دندانے گول ہوں (ماخوذ : علمی اردو لغت جامع اللغات).

---کَدُو (---فت ک ، و مع) امذ.
میٹھا کھا ، ایک ترکاری. گول کدو یا میٹھا کدو ... ایک قسم کا کدو ہے بعض کا رنگ اوپر سے زرد اور بعض کا سرخی مائل ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۰). [گول + کدو (رک)].

---کَر جانا / کَرنا محاورہ.
(کسی بات یا چیز کو) موقوف یا ملتوی کرنا ، ٹال دینا ، کسی بات کو ٹالنے کے لیے خاموشی اختیار کرلینا. اتنی اچھی بیوی سے شطرنج کے پیچھے لڑنا حماقت ہے کون لڑے ، گول کرو. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۱۰۹). اس منزل کو ہمارے یہ حق گو اور جمہوریت پسند ادیب بالکل گول کر گئے ہیں. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۳۱۱).

---کَمْرَہ (---فت ک ، سک م ، فت ر) امذ.
ملاقات کا کمرہ ، ڈرائنگ روم. شہزادی صاحبہ نے بھی گھر کا لباس پہنا اور ہم دونوں اندر کے گول کمرے میں باتیں کرنے آئے. (۱۹۳۳ ، ساقی ، دہلی ، ۷ ، ۳ : ۱۳). ان کے بیرے نے گول کمرے میں بٹھایا لیمونیڈ کا گلاس لا کر دیا. (۱۹۸۷ ، گردش رنگِ چمن ، ۲۸۳). [گول + کمرہ (رک)].

---کھیت (---ی مج) امذ.
مدوّر سطح ، کروی سطح (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گول + کھیت (رک)].

---گَپّا (---فت گ ، شد پ) ۱. (الف) امذ.
چھوٹی پھولی ہوئی خستہ پوری جو سونٹھ زیرے کے پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہے ، پانی پوری ، سونٹھ کے بتاشے. بازار میں پہونچے تو دکانیں جمی ہوئیں ، کڑاہے تیل کے لڈو گول گپے مسالح کے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۸۵). وہ گول گپے بیچتا تھا سر پر بڑا سا تھال رکھے جس پر کچے گھڑے میں کھٹا پانی اور ٹین کے ڈبے میں گول گپے ہوئے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، مئی جون ، ۳۰۰). (ب) صف. پھولا ہوا ، پُر گوشت ، موٹا تازہ ، فربہ ، تندرست ، توانا.

جب وہ ادھیڑ تھی تو کیسی گول گپا تھی۔ (١٩٣١ ، پیاری زمین (ترجمہ) ، ٣٥٨)۔ ریشی ٹرالر کے گول گپے چہرے کو تکے جانا وہ کس طرح برداشت کرتا۔ (١٩٨٢ ، تلاش (ترجمہ) ، ٩١)۔ [گول + گپا (رک)]۔

---گپے والا (---فت گ ، شد پ) امذ۔

گول گپے اور چاٹ بیچنے والا، پانی پوری اور سونٹھ کے بتاشے والا۔ جاتے ہی گول گپے والے سے پیسے کے کچالو دھیلے کے دہی بڑے دھیلے کی سونٹھ کی ٹکیاں لیں۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ١٨٨)۔ دکانوں کے باہر برآمدوں میں جوس والوں ... گول گپے والوں کے اسٹال کھل گئے۔ (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ٥٣)۔

---گول (---و مج) صف ؛ م ف۔

١۔ مدور ، گول (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ ٢۔ **(مجازاً) مبہم ، مشتبہ ، مشکوک۔** ایسی گول گول عبارت لکھنے سے سوائے اس کے کم فہم جاہلوں کو مغالطے میں ڈالنے کے دوسرا فائدہ نہیں۔ (١٨٧٠ ، آیات بینات ، ١ : ٨٥)۔ صحن میں دونوں لڑ رہی تھیں ، شروع شروع میں تو مکالمے گول گول تھے۔ (١٩٨٦ ، جوالا مکھ ، ٥٩)۔ [گول + گول (رک)]۔

---گول بات (---و مج) امث۔

ایسی بات جس کے کئی پہلو ہوں ، مبہم بات ، پہلودار بات۔ گول گول بات ... مبہم جو واضح نہ ہو۔ (١٨٠٨ ، دریائے لطافت ، ٧٧)۔ تم اب گول گول باتیں کرتے ہو صاف صاف نہیں بیان کرتے کہ اصل بات کیا ہے۔ (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٢٢٧)۔ [گول + گول (رک) + بات (رک)]۔

---گول رکھنا محاورہ۔

کسی بات کا مبہم رکھنا ، خفیہ رکھنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---گول کہنا محاورہ۔

گھما پھرا کر بات کرنا ، صاف صاف نہ کہنا۔

گول گول آپ سے کہتا ہوں میں یعنی ہے یہ بات
مانگتا ہے جو کوئی اہل کرم دیتے ہیں

(١٨٨٩ ، دیوان عنایت و سفلی ، ٦١)۔

---گھر (---فت گھ) امذ۔

گول خانہ؛ (مجازاً) قید خانہ۔

گول گول ایسے ہیں موتڑے کہ کریں دل میں اثر
گول گھر میں ہو فلک قید پڑے آنکھ اگر

(١٩٠٠ ، امیر (نوراللغات))۔ [گول + گھر (رک)]۔

---مال (الف) امذ۔

١۔ **اُلٹ پُلٹ ، خلط ملط۔** ان حضرات مشائخ نے ایسا گول مال لگایا ہے کہ اسلام کے سارے مجر کو ملیا میٹ کر دیا۔ (١٨٩٩ ، رویائے صادقہ ، ١٦٨)۔ یہ تو بڑا گول مال ہوا جاتا ہے سب چیزیں تم نے بے ترتیب رکھدی ہیں۔ (١٩٠٧ ، اجتہاد ، ٢٦)۔ ٢۔ **سازش ، سانٹ گانٹھ ، چکر۔** یہ سب کیا گول مال ہے جو تم کرنے والے ہو۔ (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ٢٣٢)۔ ٣۔ **غبن ، خیانت۔** گیان شنکر نے کاغذات دیکھے تو انہیں بڑا گول مال دکھائی دیا۔ (١٩٢٢ ، گوشۂ عافیت ، ١ : ٣٠١)۔ ہم نے کہا ظلم چل رہا ہے ، اسلحہ چل رہا ہے ڈکیتی اور اغوا چل رہا ہے ، جھوٹ اور فراڈ چل رہا ہے گول مال چل رہا ہے۔ (١٩٩١ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ٥٨)۔ (ب) صف۔ ١۔ **پیچیدہ ، مبہم۔** تعلیم کے مسئلے کو اور بھی گول مال کرنا چاہتے ہو۔ (١٩٠٣ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٥١٢)۔ ٢۔ **گول مٹول ، موٹا تازہ ، بھدا ، بدہیئت ، بے ڈھنگا ، سست اور کاہل۔**

کولے ہلا ہلا کے وہ چلنا مٹک کے چال
تھے بیوقوف یہ کہ سراپا تھے گول مال

(١٩٠٥ ، کلیات ظریف ، ٣ : ٢١٨)۔ ٣۔ **(سناری) جھانجن کی قسم کا ایک زیور (ا ب و ، ٣ : ٣١)۔** اف : چلانا ، چلنا ، لگانا۔ [گول + مال (تابع)]۔

---مال کر دینا / کرنا محاورہ۔

١۔ **غائب کر دینا ، بیچ دینا۔**

لڑکے : کباب و قہوہ کے شوق میں گول مال کر دیں
مرشد روم : بتاؤ تم کس دکان پہ بیچ آئے ہو کتابیں

(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٢٣)۔ ٢۔ **گھپلا کرنا ، پیچیدگی پیدا کرنا ، رکاوٹ ڈالنا۔** تب اردو ادب کے معاملات میں گول مال کرنے (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ٥٣٠)۔

---مٹول (---فت م ، و مج) صف۔

١۔ **چھوٹے قد کا ، مدور ، پُر گوشت جسم والا ، موٹا۔** گول مٹول کندھے ، پھدکتا سا قد ، دھاڑتا ہوا سینہ ، بازوؤں کی مچھلیاں وہ تنی جکڑی کہ ہونٹوں سے رال بھسل پڑے۔ (١٩٣٧ ، قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے ، ٧٣)۔ میں پہلے بھی کئی بار بابا کو بڑ کے درخت کے نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور گول مٹول باوا قسم کے لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔ (١٩٨٩ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ٨٠)۔ ٢۔ **اُلجھا ہوا ، پیچیدہ۔** ان میں سب شاعروں کے رویے ایک دوسرے سے مماثل اور گول مٹول قسم کے ہیں۔ (١٩٨٣ ، مذاکرات ، ١٠١)۔ [گول + مٹول (تابع)]۔

---مرچ (---کس م ، سک ر) امث۔

سیاہ مرچ ، سفید مرچ ، دکنی مرچ۔ یہاں سے گول مرچ اور الائچی بہت باہر جاتی ہے۔ (١٨٨٣ ، جغرافیۂ گیتی ، ١ : ٢٩)۔ ملتانی گول مرچ ۴ تولہ ... ادرک اور لہسن سے دھنیہ قدرے زیادہ ہونا چاہیے۔ (١٩٣٧ ، شاہی دستر خوان ، ٣٣)۔ [گول + مرچ]۔

---مُنْھ (---ضم م ، غنہ) امذ۔

آفتابی چہرہ ، ماہتابی چہرہ جو خوبصورتی میں شمار کیا جاتا ہے لمبے یا کتابی چہرے کے مقابل (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ فیروزاللغات)۔ [گول + منھ (رک)]۔

---مولا (---و مج) صف۔

١۔ **گولائی لیے ہوئے ، مدور ، گول مٹول۔**

موتھ دیکھو ماہ کا کہ وو لقشا تیرا منا لائے
صورت خدا نے اوس کو بھی ایک گول مول دی
(۱۸۰۹ء ، جرأت ، د ، ۳۲۳)۔ خود اس کے چرخ پر چڑھ کر گول مول ہو جاتے ہیں۔ (۱۸۷۵ء ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۷۱)۔ اُسی گول مول لوتھڑے پر جس کی نہ کچھ شکل تھی نہ صورت ، مادہ لکھا ہوا تھا۔ (۱۹۰۹ء ، مقالات ناصری ، ۳۳۵)۔ میں جو گول مول کر کے کاغذات کا بنڈل لے گیا تھا اس کو انہوں نے دیکھا۔ (۱۹۸۹ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۹)۔ ۲. (أ) موٹا تازہ ، گول مٹول ، فربہ۔ ایک جوان سی گول مول لڑکی بند ہوٹل سے باتی کا گھڑا بھر کے ایک دو منزلہ مکان کے نچلے دروازے سے اندر جا رہی تھی۔ (۱۹۳۶ء ، آگ ، ۱۸۵)۔ (آ) (کنایۃً) بے وقوف (علمی اُردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. (محاورۃً) مبہم ، جس میں کھساؤ پھراؤ ہو ، غیر واضح۔ بات پھر بھی گول مول ہی رہی۔ (۱۸۱۳ء ، ام الائمہ ، ۷۳)۔ ایسی گول مول بات کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رہا سہا اطمینان بھی جاتا رہے گا۔ (۱۹۱۲ء ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۳)۔ لالی نے گول مول جواب دیا سوچا اسی رستے سے چلا جاؤں۔ (۱۹۸۶ء ، جانگلوس ، ۷۰۲)۔ ۴. خاموش ، دم بخود۔

تاشے نہ شادیانے کے بجتے کہیں نہ ڈھول
مخبوط بدحواس پریشان گول مول
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳۹۷)۔ [گول + مول (تابع)]۔

---مول رہنا/ہو رہنا محاورہ۔
خاموش ہو رہنا ، جواب نہ دینا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ فیروز اللغات)۔

---میز (---ی مج) اسث۔
مدور میز ، مستدیر میز ، وہ میز جس کے اوپر کا تختہ گول ہو خصوصاً وہ داستانی میز جو گول شکل کی بنائی گئی تھی تا کہ فرقِ مراتب باقی نہ رہے۔

لوڈیوں کی پر اک دلیل جب کہ ہے خس سے بھی ذلیل
بیٹھ کے گول میز پر دینے لگے وہ رائے کیوں
(۱۹۳۰ء ، بہارستان ، ۶۱۱)۔ [گول + میز (رک)]۔

---میز کانفرنس (---ی مج ، سک ز ، ن ، فت ف ، ر ، سک ن) اسث۔
(سیاسیات) ایسی کانفرنس جس میں مندوبین گول میز کے گرد بیٹھ کر مسائل کو زیر غور لائیں تا کہ مراتب کا امتیاز باقی نہ رہے ، مثال کے طور پر ۱۹۳۰ء میں جب متحدہ ہندوستان میں سول نافرمانی تحریک شروع ہوئی تو حکومتِ برطانیہ نے اہلِ ہند کے مطالبات پر غور کرنے کے لیے پہلی بار لندن میں ایک کانفرنس بلائی۔ خود دیسی حکمران بھی پہلی گول میز کانفرنس منعقدہ لندن (۱۹۳۰ء - ۳۱ء) میں شریک ہوئے تھے۔ (۱۹۳۱ء ، انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ، ۳۵۹)۔ وفدِ خلافت کو گول میز کانفرنس سے ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ اور نہ ملا۔ (۱۹۸۷ء ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۰۱)۔ [گول میز + کانفرنس (رک)]۔

---ناکا اند۔
(سوئی سازی) سوئی میں تاگا ڈالنے کا گول نقطے کی مانند سُوراخ ، کٹواں ناکا یا چرواں ناکا کے مقابل جو لمبا سوراخ ہوتا ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۱۰۳)۔ [گول + ناکا (رک)]۔

---نُقطَہ (---ضم ن ، سک ق ، فت ط) اند۔
گول نشان جو بطور علامت قل استاپ کے لیے استعمال ہوتا ہے صفر کا نشان (چوکور نقطے کے مقابل)۔ گول نقطہ لگانا یا ڈاٹ کا طریقہ اعداد و شمار کے نقشہ جات میں موزوں ترین طریقہ ہے۔ (۱۹۶۳ء ، عملی جغرافیہ ، ۳۵)۔ [گول + نقطہ (رک)]۔

---ہونا محاورہ۔
چُپ سادھ لینا ، ٹال جانا ، خاموش ہو جانا۔ میں تو پھر بھی اپنے ارادے پر قائم رہا مگر عتیق صدیقی ہی گول ہو گئے۔ (۱۹۸۳ء ، زمین اور فلک اور ، ۳۲)۔

گول (۲) (و مج) اند۔
مویشیوں کا غول جو دوسرے گانو ، علاقے ، کسی دریا کے کنارے یا پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس زیادہ ہو چرنے کے لیے جائے (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔ [غول (رک) کا بگاڑ]۔

---آنا محاورہ۔
مویشی کے ریوڑ کا دریا یا پہاڑ کی طرف چرائی کے بعد واپس آنا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---جانا محاورہ۔
مویشی کے غول کا چرائی کے لیے دوسری جگہ جانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

گول (۳) (و مج) اند۔
نشان ، ہدف ؛ (فٹ بال ، ہاکی وغیرہ) دو کھمبوں کے درمیان کا خطِ مستقیم جس سے گیند گزر جانے پر ہار جیت ہوتی ہے ، ایک بار کی جیت۔ دونوں ٹیموں کی چڑھی ہوئی مشق اور بڑھے ہوئے جوش کا یہ عالم تھا کہ گول نہ اِدھر ہوتا تھا نہ اُدھر۔ (۱۹۲۹ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ : ۵)۔ کل میں نے اس کی ٹیم کے خلاف سات گول بنائے تھے ، آج نو۔ (۱۹۸۹ء ، پرانا قالین ، ۱۰۳)۔ [انگ : Goal]۔

---بَرابَر کَر دینا محاورہ۔
حساب برابر کرنا ، حساب چکانا۔ میں نے بڑی معصومیت سے وہی ہتھیار ان کے خلاف استعمال کر کے گول برابر کر دیا۔ (۱۹۹۱ء ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۸)۔

---کیپَر (---ی مع ، فت پ) اند۔
(ہاکی ، فٹ بال) گول (رک) کا محافظ ، گول کو بچانے والا ، گول ہونے سے بچانے والا کھلاڑی۔ تماشائیوں کی نظریں بس علیگڑھ کے گول کیپر پر جمی ہوئی تھیں۔ (۱۹۳۵ء ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۰۱)۔ خود ہی گول کیپر ، خود ہی ٹیم ، خود ہی کھلاڑی۔ (۱۹۸۷ء ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۲)۔ [انگ : Goal Keeper]

گول (۴) امذ.
گولا (رک) کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

---اَنداز (---فت ا ، سک ن) امذ ؛ ← گولنداز.
رک : **گولہ انداز**. توپیں چڑھی ہوئی ہیں ، گولنداز بیٹھے ہیں . (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۸۴۰). شمیر جیلر یعنی گولندازی جن کا تعلق دستی گولوں ، توپوں ، نقل پذیر سرنگوں اور مصنوعی آگ وغیرہ کے تیار اور استعمال کرنے سے تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۲). [گولا انداز (رک) کی تخفیف].

---اَندازی (---فت ا ، سک ن) امث ؛ ← گولندازی.
رک : **گولا اندازی** ، **توپ چلانا** ؛ (**مجازاً**) **گپ اڑانا**. گولندازی کا سلسلہ جاری رہا چھ ترکی توپ خانے کام کر رہے تھے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰۵). [گولا اندازی (رک) کی تخفیف].

---چَلا (---فت چ) امذ ؛ ← گولچلا.
گولا انداز ، گولا چلانے والا ، توپ چلانے والا. لڑکا بڑھ کے بڑا تلواریا ، بڑا گولچلا ، بڑا قادر انداز ہو گا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۶). [گول + چلا (چلانا (رک) سے)].

---چَلی (---فت چ) امث.
نجاری کور کا رندہ ، **لکڑی کا کنارا گول کرنے اور سطح پر دھاریاں ڈالنے کا رندہ** (ا پ و ، ۱ : ۳۵). [گول + چلی ، لاحقۂ تصغیر].

گولا (۱) (و مج) امذ ؛ ← گولہ.
۱. **لوہے ، مٹی وغیرہ کی بنی ہوئی کوئی گول مدوّر چیز ، گیند کی مانند گول چیز**. اس میں ایک گولا پھنسایا جاتا ہے ، یہ گولا سٹ ایکسل کے ساتھ جڑا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، موٹر انجینئر ، ۳۵۵). انڈونیشیا کے بعض جزائر میں اب بھی رواج ہے کہ لڑکی کی پیدائش کے بعد ہر سالگرہ پر مٹی کا ایک چھوٹا سا گولا بنا کر رکھ دیا جاتا ہے. (۱۹۸۶ ، ہندسے اور ان کی تاریخ ، ۱). ۲. **چمڑے ، کپڑے یا ربڑ کی وہ گیند جو زمین پر پھینکنے سے اُچھلتی ہے ، بڑی گول گیند**. ایک پھکنا لیو اور اس میں ہوا بھر کر ... اگر اس کو زمین پر ماریں تو مانند گیند کے یا گولے کے اچھلے گا. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۱۰۳). ۳. **مثلاً** لوہے کا خالی گولا لے کر اس کو لبالب پانی سے بھر لو اور اس کا منھ خوب کس کر بند کردو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۶۸). ۴.(i) **اُون یا تاگے کی گولی ، پھچک**. گویا تاگوں کا گولا ہوتا ہے کہ دوسروں کی طرف پھینکا ہے لیکن ایک دوسرا اپنے کپڑوں میں الجھا ہوا ہے. (۱۸۹۵ ، تہذیب الاخلاق ، ۹۳). صوفے پر پلاسٹک کی باسکٹ میں سرخ اون کے گولے پڑے تھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۷). (ii) (**پتنگ بازی**) **لپٹی ہوئی ڈور ، ڈور کا پنڈا ، دھاگے کا گولا**.

ڈور کے گولے چرخیاں لے کر
رہیں میدان قلعہ میں دن بھر

(۱۹۳۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۲ : ۳). (iii) **مصنوعی کرۂ زمین جس میں تمام دنیا کا نقشہ بنا ہوتا ہے ، گلوب ، کرہ**.

ہے چرخ سب مثل گولے کے ہیں
سدا رہتے ہیں سب کے سب گشت میں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶). اب ہم جان گئے ہیں کہ زمین ایک گھومنے والا گولا یا کرہ ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱). (**iv**) **افیون کی یا افیون سے مرکب بڑی گولی**.

غرض وہ خوب جل کر جبکہ ہو ٹھیک
تب اس گولے کو کٹوا خوب باریک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳). مستوجبہ کھول افیون کا گولا نگل اوپر سے بھرا کٹورا پانی کا پی لیا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۸). ۵. (معماری) **ستون کے اردگرد ابھرا ہوا حلقہ ، مرغول ، مرغولہ ، گول کنگنی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. **قالب جس پر دستار بند پگڑی لپیٹتے یا گول ٹوپی ہموار کرتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۷. **ناریل کی پوری گری** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۸. **کنوئیں کے اندرونی دور کی پختہ چُنائی ، کوٹھی نیز پختہ کنواں**. جب تک گولے کی چُنائی خشک نہ ہو جائے کھدائی نہ کرنا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بک ، ۱۰۳). گولا کنوئیں کو بھی کہتے ہیں. (۱۹۷۱ ، اُردو کا روپ ، ۳۳۵). ۹. **گول شہتیر ، لٹھا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الغلات ؛ علمی اردو لغت). ۱۰. **ایک وضع کی آتش بازی**. روشنی کا بند ہونا تھا کہ گولے پھٹنے لگے. (۱۹۳۵ ، موت سے پہلے ، احمد علی ، ۱۶). وہ گولے اڑا رہے تھے جو بمبار طیاروں کی طرح جھنوں جھنوں گزرے. (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۳ ، ۳ : ۲۷). ۱۱. **جلانے کی لکڑی کا بڑا اور موٹا لکڑا** (چری ہوئی لکڑی کے مقابل). اندر دکان کے نوکروں نے گولے پر کڑھاؤ چڑھائے تھے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۶). ۱۲. **ریاح جو پیٹ میں گولے کی شکل میں اٹھ کر درد پیدا کرتے ہیں ، باؤ گولہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۱۳. (**کبوتر بازی**) **کبوتر کی ایک نوع جو دو طرح کا ہوتا ہے ٹینی اور اصیل** ، ٹینی سے مراد بد رنگ ہے اور اصیل سے مراد خوش رنگ ہے جو لڑانے اور اُڑانے کے واسطے نہیں ہوتا ، **ٹینی اُڑانے اور لڑانے کے لیے مخصوص ہے جو قد میں بڑا اور دونوں بازوؤں کے پر سخت اور دراز اور دم کے پر چھوٹے اور آنکھیں سرخ اور ٹانگیں مضبوط اور چھوٹی ہوتی ہیں**. اڑنے والے گولے ، لمبی اڑان کے گرہ باز اور صرف پالنے کے شیرازی اور انواع و اقسام کے کبوتر تھے. (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۵۰). کوئی کبوتر اڑتا دیکھ کر اس پر چھوڑیں وہ اڑیگا ... اور ایسا آئے گا جیسا گولہ اوپر ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۹). وہاں نکو ہے ، گولے ... کبوتر آ آ کر بیٹھ رہے تھے. (۱۹۹۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۳). ۱۴. **اناج کا کوٹھا ، کھتا ، اناج کی منڈی ، گنج** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۵. **پختہ سیدھی سڑک جو چوڑائی میں سطح زمین سے کسی قدر اٹھی ہوئی ہو** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۱۶. **قمقمہ ، گولا بلب ، چھوٹی قندیل**. ہر ایک عمارت کو ... بجلی کے گولوں سے سجایا گیا تھا. (۱۹۴۷ ، ساقی ، کراچی ، جنوری ، ۲۷). ۱۷. (**کمہاری** (**خراطی**)) **مراد کسے ہوئے بانے میں لٹو کی وضع کی بنی ہوئی شکل** ، **بنک** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۵). ۱۸. **حقے کے پیالے کے نیچے کا حصہ جو گول شکل کا مراد کیا یا بنا ہوا ہوتا ہے** (ماخوذ : ا پ و ، ۷ : ۹۹). ۱۹. **سوجن ، ورم ، آماس** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : **गोलक**].

۔۔۔اُٹھانا محاورہ.
آگ میں ہاتھ ڈالنا ، (پرانی رسم کے موافق قسم کے طور پر) اپنی صداقت اور بے گناہی کے ثبوت میں تپتے یا جلتے ہوئے لوہے کو ہاتھ میں پکڑنا.

دوری سے اس نے گرم یہ گولا اٹھایا ہے
دستِ فلک میں صبح نہیں آفتاب گول
(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۳۳).

۔۔۔باڑی امث.
اناج کی کوٹھی (جامع اللغات). [گول + باڑی (رک)].

۔۔۔بید (۔۔۔ی لین) امث.
گول بید جو ٹوکرے وغیرہ بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے. اور بھی بہت سی بید یا جنس تاڑ کی بیل مثل گولا بید .... وغیرہ ٹوکرے بنانے کے لیے استعمال ... ہوتی ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۳۲۹). [گولا + بید (رک)].

۔۔۔پشاوری (۔۔۔کس پ ، فت و) امث.
گول مرچ جو پشاور میں پیدا ہوتی ہے. مرچ کی قسم گولا پشاوری پر اس بیماری کا حملہ کم ہوتا ہے. (۱۹۷۳ ، پنجاب کی سبزیاں ، ۱۷۷). [گولا + پشاور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔دَنگ (۔۔۔فت د ، غنہ) صف ؛ رک گولا دھن.
نہایت موٹا تازہ ، گول مٹول. قد تھوڑی کے برابر ہے ، گولا دنگ بنی ہوئی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۷). [گولا + دنگ ـ دھن / دن (رک) کا محرف].

۔۔۔دَن (۔۔۔فت د) امذ ؛ صف.
موٹا تازہ ، تندرست ، توانا ، فربہ ؛ توپ کے گولے کی مانند (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گولا + دن (حکایت الصوت) توپ کے گولے کی آواز].

۔۔۔دَن بنا ہوا ہے فقرہ.
نہایت موٹا تازہ ہے ، فربہ ہے ، تندرست ہے (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۔۔۔دھار بَرَسْنا محاورہ.
موسلا دھار بارش ہونا ، اتنی بارش ہونا کہ پرنالے سے دھار بہنے لگے. جب گولا دھار برسنے لگا تو سمرا کھڑکی کھول کر اندر آگئی. (۱۹۶۵ ، ادھ کھایا امرود ، ۸۷).

۔۔۔دَھن ہو جانا محاورہ.
(خصوصاً بچوں کا) چاروں شانے چت ہو جانا ، بے سدھ ہو کر گر پڑنا ، قلا بازی کھانا. بے بنا پلنگ دولھا کی خاطر کے واسطے بچھا ہے کہ وہ اس پر بیٹھتے ہی گولا دھن ہو جائے. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۰۳).

۔۔۔ڈَنڈا (۔۔۔فت ڈ ، سک ن) امذ.
رک : گلّی ڈنڈا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گولا + ڈنڈا (رک)].

۔۔۔ڈَنگ (۔۔۔فت ڈ ، غنہ) امذ ؛ صف.
رک : گولا دنگ. دیو کی بچی سامنے کھڑی ہے گولا ڈنگ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۵۰۵). [گولا + ڈنگ (دنگ (رک) کا ایک املا)].

۔۔۔کَرْنا محاورہ (قدیم).
الٹ پلٹ کر یا بے ترتیبی سے سمیٹنا ، اکٹھا کرنا ، لپیٹنا.

رکھ اپنا ہاتھ وہاں یوں اس کو بولا
کہ چادر کو کرے وہ جلد گولا
(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۵۷).

۔۔۔لاٹھی امث.
۱. ہاتھ پانو سمیٹ کر لیٹنے کی حالت ، سکڑے یا گٹھری بنے ہوئے ہونے کی حالت. رنڈا ہو کر گولا لاٹھی بن کر تینوں سامنے آ پڑے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، منیر ، ۱۱۶). کتھیا کے سبب اس کے ہاتھ پاؤں ایسے اکڑ گئے تھے کہ گولا لاٹھی اور گول مٹول ہو گیا تھا. (۱۹۲۲ ، دل کی جان کنی ، ۶۹). ۲. بانک کا ایک داؤں. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور اک دستی ، دو دستی ... گولا لاٹھی ... قفل ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۵۸). بہت سے داؤں بھی ہوتے ہیں ، مثلاً : پٹکوڑا ، بغل گیر ، حلقوم ، گولا لاٹھی ، بازو بند وغیرہ. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۲۶). [گولا + لاٹھی (رک)].

۔۔۔لاٹھی بنانا محاورہ.
رک : گولا لاٹھی کرنا. تو نہیں جانتا کہ اسے کیا ہوتا ہے کہ ایک شخص مجھ کو گولا لاٹھی بنا کے دروازے سے باہر نکال دیتا ہے. (۱۸۹۰ ، حسن ، جون ، ۳۷).

۔۔۔لاٹھی دَم ہونا محاورہ.
قلا بازی کھانا ، بے سدھ ہو کر گر پڑنا. بغیر بُنا ہوا پلنگ ہو اس پر چادر تان دو کہ بیٹھتے ہی گولا لاٹھی دم ہو جائیں. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۹۳).

۔۔۔لاٹھی کَرْنا محاورہ.
ہاتھ پیر باندھ کر اور ایک لاٹھی یا ڈنڈا ڈال کر اُٹھانا ، گٹھری بنانا ، ڈنڈا ڈولی کرنا. سب کا سب لُوٹ کر لے گئے اور اس کو گولا لاٹھی کر کے ایک غار کے اندر ... ڈال دیا. (۱۸۰۳ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۳۰۶). چیتھڑے گدڑے لیٹے گولا لاٹھی کیا اور ایک گوشہ میں کھڑا کر دیا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۲ : ۹).

گولا (۲) (و مج) امذ.
کیلڈو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ فیروز اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [کولا (رک) کا ایک املا].

گولا (۳) (و مج) امذ.
غلام ، نوکر ، ادنیٰ ملازم

تب میں سمجھ پیارا تولا — آپ ہی صاحب آپ ہی گولا
(۱۷۹۲ء ، غلام قادر شاہ ، جرنجی نامہ ، ۳۵). عجب والہانہ انداز میں فرمایا میں تو اس در کا گولا (غلام ہوں مگر وہاں جانہیں سکتا (۱۹۸۹ء ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۵۶). [غلام (رک) کا بگاڑ].

گولا (۳) (و مج) امذ ؛ — گولہ.
سڈول بڑی گولی جو توپ میں رکھ کر مارتے ہیں.

فرنگیاں زنبوریاں کے گولے چھوٹے
سو چوندھرتے بانان شراشر اوٹھے

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۷).

گولے کی صدا سے توپ حیران
بھرے ہوئے سنیں جو رعد کے کان

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۰۶). گولا اپنے نشانے تک پہنچتے پہنچتے خاصا وقت لے لیتا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۰). [گولہ (رک) کا ایک املا].

--- بارُود (---و مج) امذ.
رک : **گولہ بارود**. میں جب سادھے خفیہ طریقے سے گولا بارود فراہم کراتا رہا. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۰ : ۹). [گولا + بارود (رک)].

--- بارُود کَہیں جائے ، طَلَبْ سے کام کہاوت.
کسی کا کام بگڑے یا بنے انھیں اپنے فائدے سے غرض ؛ خود غرض کو کسی کے نفع یا نقصان کی پروا نہیں ہوتی وہ اپنا فائدہ مدِ نظر رکھتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گولاڑا (و مج) امذ.
(پیار سے) **گولا**. وہ میری پیاری ننھلیاں جن کی نرم و نازک کلائیوں میں شیشے کی سیاہ چوڑیاں جھلملاتی ہیں گنگریاں اور گولاڑے ان کو زیب دیتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، عکسِ لطیف ، ۱۹۵). [گولا + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

گولاوَٹ (و مج ، فت و) امث.
گولائی ، گول ہونے کی حالت. تعداد وتروں کی مقدار گولاوٹ پر منحصر ہے. (۱۸۶۹ ، رسالہ ہفتم درباب پیمائش ، ۱۹۰). [گولا + وٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گولائی (و مج) امث.
گول ہونے کی حالت ، کسی چیز کا گول ہونا. ہمارے حرم میں ایک سو باون تے ہیں جن کی صورت گولائی میں اُلٹی کڑاہی کی سی ہے. (۱۹۰۶ء ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۲۰۱). رو (Current) کی جانب جو جوڑ ہوں اُن کو «گولائی» یا «میون» دے کر بنایا جاتا ہے. (۱۹۰۷ء ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۶۶). نصف دائرہ ... اور اگر اچھی طرح گولائی ہو جائے تو کارآمد پانڈی ہے. (۱۹۹۲ء ، نگار ، کراچی ، جون ، ۳۳). [گول + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

گولڈ (و مج ، سک ل) امذ (شاذ).
سونا ، زر ، طلا ؛ تراکیب میں مستعمل. گولڈ یعنی سونا ، پلاٹینا یعنی طلائے سفید ... نکل یعنی قلعی. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۰۰). گولڈ (Gold) سونا یا طلاء کے معنی میں بات چیت میں مستعمل ہے ، اس کا ایک مرکب «گولڈ فش» چین کی سرخ مچھلی کے لیے بول چال میں چالو ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۷۸). [انگ : Gold].

--- فِش (--- کس ف) امذ (شاذ).
چین کی سرخ مچھلی جس کا رنگ عموماً سنہرا اور نارنجی ہوتا ہے. سانپ کی جلد پر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سنہری مچھلی (گولڈفش) کی طرح چھوٹی چھوٹی کھپریاں جنھیں سپر کہتے ہیں لگی ہوئی ہیں (۱۹۱۰ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۰). [انگ : Gold Fish].

--- فِنچ (--- کس ف ، غنہ) امذ (شاذ).
ایک یورپی مغنی پرندہ جس کے پروں پر سنہری نشان ہوتے ہیں ، طلائی برقش ، سنہری سہر. گولڈ فنچ اور جے کی بعض انواع ... دوسرے پرندوں کو پاس نہیں آنے دیتیں. (۱۹۷۳ء ، حیوانی کردار ، ۳۳). [انگ : Gold Finch].

--- مائِن (--- کس ء) امث (شاذ).
گنجینۂ زر ، خزینۂ زر ، سونے کی کان ، زمین کے اندر کا وہ مقام جہاں کھدائی کر کے معدنیات اور سونا نکالا جاتا ہے. میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں جنوبی افریقہ میں ایک سونے کی کان (گولڈ مائن) ضرور دیکھوں گا کہ سونا کس طرح نکالتے ہیں. (۱۹۸۷ء ، رینگ رواں ، ۲۳۸). [انگ : Gold Mine].

--- میڈَل (---ی مج ، فت ڈ) امذ.
سونے کا تمغہ جو چاندی کے تمغے سے بڑا اور پلاٹینم کے تمغے سے چھوٹا سمجھا جاتا ہے اور انعام کے طور پر دیا جاتا ہے ، طلائی تمغہ ، تمغۂ زر. اسے آرنلڈ گولڈ میڈل ملا. (۱۹۳۳ء ، مرحوم دہلی کالج ، ۶۸). ایک کوئی پچیس سالہ نوجوان کوٹ کے کالر پر گولڈ میڈل لگائے. (۱۹۸۷ء ، گردشِ رنگِ چمن ، ۳۸۲). [انگ : Gold Meda].

--- میڈَلِسْٹ (---ی مج ، فت ڈ ، کس ل ، سک س) صف (شاذ).
طلائی تمغہ یافتہ ، جس نے سونے کا تمغہ حاصل کیا ہو. میں بھی نوکری کروں گی ... گولڈ میڈلسٹ ہوں. (۱۹۸۸ء ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۰۶). [انگ : Gold Medallist].

گولڈَن (و مج ، سک ل ، فت ڈ) صف (شاذ).
سنہرا ، سونے کا ، سنہری ، طلائی ؛ (کنایۃً) قیمتی ، عمدہ. انگریزی میں مثل ہے کہ بیچ کا راستہ گولڈن یعنی سنہرا ہے. (۱۹۸۳ء ، دیگر احوال یہ کہ ، ۹۶). [انگ : Golden].

--- جُوبْلی (---و مج ، سک ب) امث.
جشنِ زرّیں ، پچاس سالہ جشن ، طلائی جوبلی ، جشنِ پنجاہ سالہ. اپنی زندگی کے پچاس برس بھی مکمل کیے ہیں گویا مظفر حنفی اپنی نجی اور اشاعتی زندگی کی گولڈن جوبلی بہ یک وقت منا رہے ہیں. (۱۹۸۵ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۸). ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہے. (۱۹۹۰ء ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳). [انگ : Golden Jubilee].

---چانس (---غنہ) امذ (شاذ).
سنہرا موقع ، مناسب ترین وقت ، بہت اچھا موقع. اتنا گولڈن چانس ہے کیریر بنانے کا. (١٩٦٥ ، معذرتیں ، ٦٩). [Golden Chance].

---فُرُوٹ (---ضم ف ، و مع) امذ.
سنہرے رنگ کا پھل ؛ (کنایۃً) نارنگی ، سنگترہ. مگر نارنگی (سنگترہ) کھائے جاتے اور ان کے اوصاف بیان کرتے جاتے اور انگریزی لفظ ان کے لیے گولڈن فروٹ کہہ کر کھاتے تھے. (١٩٤٧ ، خطوط عبدالحق ، ١٠). [انگ : Golden Fruit].

---نائٹ (---کس ء) امث.
(لفظاً) سنہری رات ؛ شبِ زرّیں. (اصطلاحاً) شادی کی پہلی رات ، شبِ زفاف. گولڈن نائٹ کی تقریب بہت شاندار تھی ، نجمہ نے مہمانِ خصوصی کے فرائض بھی بہت باوقار طریقے پر انجام دیے. (١٩٨٧ ، پھول پتھر ، ٢٩٢). [انگ : Golden Night].

گُولَر (و مع ، فت ل) امذ.
١. ایک تناور درخت اور اس کا پھل جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے اس درخت میں پھول نہیں ہوتا کچے گولر کو توڑنے سے اندر سے دودھ نکلتا ہے اور پکا توڑنے سے اندر سے ننھے منے زندہ بھنگے نکلتے ہیں نیز بڑ وغیرہ کا پھل (لاط: Ficus Glomerata).
املی کی جڑ سے بادام نکلنا اور گولر کے درخت سے آم نکلنا آسان ہے مگر نوخیز عورت کو علحدہ مکان میں یکہ و تنہا چھوڑنا ... ایں خیال است و محال ست و جنوں. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٢٣٠). پھلوں کے مضر اثرات کا انہیں بہت وسیع علم تھا ، گولر اور جنگلی بیر کے سوا اور ایسا کوئی پھل نہ تھا جسے وہ بیماریوں کا گھر نہ سمجھتے ہوں. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١ : ١٤٣). کمروں کے آگے برآمدے ، بالکنیاں ، محرابیں اور محراب نما کھڑکیاں جن پر بڑ کی گولر بھری شاخیں جھکی رہتیں. (١٩٨٨ ، صدیوں کی زنجیر ، ٢٩٢). ٢. روئی کا کچا اور بند ڈوڈا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ٣. گولر کباب جو اُبلے اور پسے ہوئے گوشت کے اندر پودینہ ، ادرک اور پنیر بھر کر پکائے جاتے ہیں جن کی شکل گولر کی طرح ہوتی ہے. قالودے ، تنکی و باقرخانی و روغنی و شیرمال ، گولر اور چھوٹی نان کلیچہ اور کماچ. (١٧٣٦ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ١٤). [س : गूलर + र].

---کا بُھنگا امذ.
(کنایۃً) ایسا شخص جو گھر سے باہر نہ نکلتا ہو ، کنویں کا مینڈک. مغرور آدمی کی مثال گولر کے بھنگے کی سی ہے کہ اپنی محدود جولا نگاہ کو عرصۂ زمین و آسمان سمجھتا ہے. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٣ : ١٠٩). مدت سے گولر کا بھنگا ہو رہا ہوں. موسم کے چڑھاؤ اتار نے اس دفعہ کچھ زیادہ ستایا. (١٩٢١ ، مکاتیب مہدی ، ١٣٢).

---کا پیٹ پھاڑنا / پَھڑوانا محاورہ.
بھید کھلنا ، راز ظاہر ہونا ، قلعی کھلوانا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا پیٹ پَھٹنا / پُھوٹنا محاورہ.
گولر کا پیٹ پھاڑنا (رک) کا لازم. وہ تو گولر کا پیٹ پھوٹنا تھا ، جب اماں جان بہت سر ہوئیں تو محاق جان نے صاف صاف کہہ ڈالا. (١٩١٠ ، لڑکیوں کی انشاء ، ٣٩). جب عزیز کے کامیاب ہو کر ہندوستان آنے میں کوئی چھ مہینے باقی رہ گئے تو گولر کا پیٹ پھٹنا ہی تھا. (١٩٣٠ ، مس عنبریں ، ٥٠).

---کا پُھول امذ.
(ہندو) کہتے ہیں کہ گولر کا پھول دیوالی کی رات نکلتا ہے جسے راتوں رات پریاں لے جاتی ہیں ، جس مرد کو دکھائی دے جاتا ہے راجہ یا بادشاہ ہو جاتا ہے ؛ (مجازاً) نہایت کمیاب بلکہ نایاب یا ناپید چیز نیز عجیب و غریب چیز.

گولر کا پھول ہے اس کا رخِ رنگیں
پایا نہ پتا ہم نے کبھی اسکے نشاں کا

(١٨٣٢ ، چرکیں ، د ، ٥).

تیرے مریضِ لب کی دوا جب تلاش کی
گولر کا پھول باغ میں عناب ہو گیا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٥). میری تنخواہ میں ایسا کہاں کا گولر کا پھول پڑا تھا جو کوریوں پر کوریاں کھاتی اور کھلاتی. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٧ : ٣). سارا خرچہ اسی کے بوتے پر چلتا تھا ، نہیں تو میری تنخواہ میں ایسا کہاں کا گولر کا پھول پڑا تھا. (١٩٥٩ ، گناہ کا خوف ، ١٠١).

---کا پُھول ، پیپَل کا مَدھ ، دودھ کھوڑی کھوڑے کی جگالی کبھی نہ پاوے اور پاوے تو دین دیوالی کہاوت.
یہ باتیں ناممکن ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا پُھول پُھولنا / کِھلنا محاورہ.
ناممکن یا عجیب و غریب امر واقع ہونا.

بلبل اگر نصیب میں ہے تو دکھائیں گے
گولر کا پھول دل ہے ، ہمارا جو کھل گیا

(١٨٧٨ ، سخنِ بے مثال ، ١٣).

سودائے زلفِ یار میں گل کھائے شیخ نے
گولر کے پھول پھولے دوالی کی رات ہے

(١٨٨١ ، منیر (نوراللغات)).

---کا کیڑا امذ.
ایک کیڑا جو گولر میں سوراخ کر کے انڈے دیتا ہے جب بچے نکلتے ہیں تو وہ گولر کا گودہ کھاتے ہیں ، گولر کے پھٹنے پر نکل کر اڑ جاتے ہیں ، گولر کے اندر کا بھنگا ؛ (کنایۃً) وہ شخص جو گھر سے باہر نہ نکلتا ہو ، خلوت پسند ، گوشہ نشین. ہم تو گولر کے کیڑے ہیں ، گھر کی چار دیواری میں قید مردوں کے ہاتھ میں ہماری نکیل. (١٩٢٠ ، بیوی کی تربیت ، ٣٧).

---کَباب (---فت ک) امذ.
گولر کے کباب ، رک : گولر معنی نمبر ٣. وہ بولا صاحب یہ گولر کباب ہے شیرمال خستہ پھریری کی کیا آب و تاب ہے. (١٨٩٢ ، شبستان سرور ، ١٥٦). [گولر + کباب (رک)].

ـــ کپکنا محاورہ.
منھ میں کھنکھیاں بھر لینا ؛ چبا چبا کر باتیں کرنا ؛ مری ہوئی آواز سے بولنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــ میں پھول آنا / نکل آنا محاورہ.
رک : گولر کا پھول پھولنا.

کیا تعجب ہے جو گولر میں نکل آئے پھول
کیا تعجب ہے اگر سرو میں آ جائے پھل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۶). بارہ برس پیچھے گولر میں پھول آیا وہ بھی پرائے گھر کا. (۱۹۳۲ ، ہرن کا دل ، ۳۰).

گُولرا (و مع ، سک ل) امذ.
(شیرینی سازی) عموماً چاول کے آٹے کی تیار کی ہوئی پنجیری (ا پ و ، ۳ : ۲۱۰). [ہں].

گُولَڑ (و مع ، فت ل) امذ.
رک : گولر نمبر ۲ . ، روئی ، نشو و نما کے بعد اندر سے اپنے گولڑ کو پھاڑ کر باہر آتی ہے. (۱۹۳۰ ، مقالاتِ شروانی ، ۲۶۸).
[گولر (رک) کا ایک املا].

گُولڑا (و مع ، سک ل) امذ.
(قصاب) ران کے اندر کا گوشت. گولڑا : ران کے اندر کا گوشت (۱۹۲۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۶ ، ۶۰). [مقامی].

گُولڑہ (و مع ، سک ل ، فت ڑ) امذ.
رک : گولر. باقی قیمہ شامی کبابوں کی طرح تیار کر کے مصالحہ ، ایک انڈا نیبوں کا عرق وغیرہ دے کر اندر انڈے کا کچومر بھر کر گولڑہ کی طرح گول کباب بنائیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۰۱).
[گولر ~ گولڑ + ہ (زاید)].

گولف (و مج ، سک ل) امذ.
ایک کھیل جس میں ایک چھوٹی سی گیند کو لکڑی سے مار کر گڑھے میں ڈالتے ہیں ، گلف. افسوس کہ آپ کو پولو اور گولف کی سہارت نہیں ورنہ آپ کی منزل بڑی حد تک آسان ہو جاتی. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۰). نیشنل پارک کے گولف کورس میں دو گھنٹے تک گولف کھیلا. (۱۹۶۷ ، جنگ ، کراچی ، ۷ اگست ، ۱۶).
[انگ : Golf].

گولک (۱) (و مج ، فت ل) امث.
وہ ظرف جس میں سوراخ ہوتا ہے جس میں بکری کی رقم یا چندہ کی ہوئی رقم یا کسی بھی طرح کے پیسے جمع کیے جاتے ہیں ، گلک ، غولک. اس کی طرف سے شہر کے قبرستان میں ایک گولک رکھ دی جائے کی جس میں فاتحہ خواں حسبِ مقدور چندہ ڈال دیا کریں گے. (۱۹۳۳ ، مقالاتِ گارساں دتاسی ، ۲ : ۱۰۹). دھارا نے مسکرا کر گولک بڑھائی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۲).
[غولک (رک) کا ایک املا].

گولک (۲) (و مج ، فت ل) امذ.
۱. (نجاری) تختے پر لکیریں ڈالنے کی گول منھ کی نہانی لگا ہوا رندہ ، گردا (ا پ و ، ۱ : ۸۵). ۲. (سوہن سازی) سوراخ یا قوس نما بناوٹ کی چیزوں کی سطح صاف کرنے کی گول شکل کی سوہن (ا پ و ، ۸ : ۱۰۵). ۳. (ورزشی کھیل) گولیوں کے کھیل کی کپھی جو گول شکل کی بنائی جاتی ہے اور ایک مقررہ فاصلے پر کھڑے ہو کر گولیاں اس میں پھینکی جاتی ہیں ، گل کچھیا (ا پ و ، ۸ : ۱۰۲). [گولا (رک) کی تصغیر].

گولک (۳) (و مج ، فت ل) امذ.
کھیلنے کی گیند ؛ کسی جیوہ کا حرامی بچہ ؛ آنکھ کا گڑھا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गोलक].

گولکا (و مج ، سک ل) امذ.
تاڑ کی جنس کا ایک درخت جس کے پتے چھانے کے کام آتے ہیں. چھانے کے کام کے لیے جو پتے کثرت کے ساتھ استعمال کیے جاتے ہیں زادہ تر جنس تاڑ سے حاصل ہوتے ہیں ، جیسے : گولکا ، رانکا ... وغیرہ. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۳۳۳).
[مقامی].

گَولَن (و لین ، فت ل) امث.
رک : گوالن ، دودھ بیچنے والی. رضیہ : اچھا ، اپیرن ... گولن ... چمارن وغیرہ عورتیں جو گھروں میں آتی جاتی ہیں اُن سے پردے کا کیا حکم ہے. (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۹۱). آپ جانتے ہیں گولنوں کا حسن اور گولیوں کی قوت مشہور ہے. (۱۹۳۲ ، نواب قطب یار جنگ ، ۲ : ۷). [گوالن (رک) کی تخفیف].

گولَن (و مج ، فت ل) امث.
گولا (کبوتر کی ایک قسم) کی تانیث. رفتہ رفتہ ان کا میلان خاطر ایک صاف ستھری گولن کبوتری کی طرف ہوا. (۱۹۳۸ ، سیرِ پرواز ، ۳۸). [گولا (رک) کی تانیث].

گولَنداز (و مج ، فت ل ، سک ن) امذ.
رک : گولہ انداز ، توپ چلانے والا ، توپچی. توپیں چڑھی ہوئی ہیں گولنداز بیٹھے ہیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۸۷۰). خمبر جیلر ، یعنی گولنداز ، جن کا تعلق دستی گولوں ، بموں ، نقل پذیر سرنگوں اور مصنوعی آگ وغیرہ کے تیار اور استعمال کرنے سے تھا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۲).
[گولا انداز (رک) کا مخفف].

گولَندازی (و مج ، فت ل ، سک ن) امث.
گولہ اندازی ، توپ چلانا ؛ (مجازاً) گپ اُڑانا. گولندازی کا سلسلہ جاری رہا پھر ترکی توپخانے کام کر رہے تھے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰۵). [گولنداز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گولَہ (۱) (و مج ، فت ل) امذ.
کبوتر کی ایک قسم ، رک : گولا. ان میں دو بڑی قسمیں ہیں ایک گولہ دوسری نسادرہ. (۱۸۹۷ ، سیرِ پرند ، ۳۳۱). واضح ہو کہ کبوتروں کی قسموں میں ایک قسم گولہ کی ہے. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳). [گولا (رک) کا ایک املا].

گولہ (۲) (و مج ، فت ل) امذ.
لوہے کی بڑی گولی جو توپ میں ڈالتے ہیں ، توپ کا گولہ.

توپ کا گولہ جبکہ چلتا ہے
سہم کے مارے جی نکلتا ہے

(۱۹۱۷ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۶). [ف].

ـــــ اُتارْنا محاورہ.
گولہ باری کرنا ، بکثرت گولے پھینکنا ، توپ سے گولہ پھینکنا. لکھنؤ میں ہزاروں بم کے گولے اُتارے ، آگ برسا دی معاذاللہ شہر میں چل ہوں مچ گئی ، بہ حال ہوا صدہا مکان ٹوٹے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵).

ـــــ اَنْداز (ـــــ فت ا ، سک ن) امذ.
توپ چلانے یا توپ کا گولہ مارنے والا ، توپچی. پان صاحب گولہ انداز کا بہنوئی مددگار ہے اور شاعر کا سالہ بھی جانبدار نہیں. (۱۸۵۷ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۱۰). گولہ اندازوں نے آواز دی جو جہ سے ہو سکے وہ کر ہم پھاٹک نہیں کھولیں گے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۲). فصیلوں پر توپیں چڑھی ہوئی تھیں ، گولہ انداز تیار کھڑے تھے. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۲۳). [گولہ + ف : انداز ، انداختن ـ ڈالنا ، پھینکنا].

ـــــ اَنْدازی (ـــــ فت ا ، سک ن) امث.
گولہ انداز کا کام یا منصب ، توپ چلانا. معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کی جماعت ہماری جماعت سے کم ہے خوف دلانے کے لیے گولہ اندازی شروع کر دی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۸). [گولہ انداز (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بار امذ.
(سپاہیوں یا مسافروں کا) کرمچ کا تھیلا جو پیٹھ پر باندھ لیا جاتا ہے ، بقچہ ، بوغبند. ایک عیار الماس پوش کو دیکھا کہ ایک گولہ بار زمین پر رکھا ہے اس کے پاس بیٹھا ہوا اس کے بندوں کو کھول رہا ہے. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۶۸۳). [گولہ + (رک) بار (۱)].

ـــــ باروت (ـــــ و مع) امذ.
رک : **گولہ بارود.** جنگی جہازوں میں فوج اور توپیں اور گولہ باروت ہوتا ہے. (۱۸۶۹ ، رسالہ چند پند ، ۳۲). مولوی صاحب اگر ایک شعر پڑھتے تو میں دو پڑھنے کو تیار ہو جاتا ، غرض جب فریقین اپنا ہندوستانی گولہ باروت ختم کر چکے تو یورپ ... کے شعراء اور فلسفیوں کے مقولوں کا نمبر آیا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۵). [گولہ + باروت (بارود (رک) کا محرف)].

ـــــ بارُود (ـــــ و مع) امذ.
گولیاں اور بارود وغیرہ جو توپ ، رائفل اور دوسرے آلات حرب میں استعمال کی جاتی ہیں. جدید آلات جنگ ... گولہ بارود سے ان کی بہاڑیاں پھر سرمہ ہوتے ہوتے کچھ دن کے لیے بچ جائیں گی. (۱۸۹۸ ، انتخاب فتنہ ، ۵۵). اسے معلوم تھا کہ محب وطن افراد کے پاس کتنا گولہ بارود ہے. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۰۳). [گولہ + بارود (رک)].

ـــــ باری امث.
کثرت سے گولے پھینکنے یا توپ چلانے کا عمل. دشمن کی گولہ باری دم نہ لیتی تھی. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۳۲). دشمنوں کے مورچوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا اور پھر نشانوں پر گولہ باری کرواتا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۰۵). اف : کرنا ، ہونا. [گولہ + ف : بار ، باریدن ـ برسنا ، برسانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.
ڈول یا ڈھار بنانے کا عمل. ایک ایک جگہ تھوڑے گھاسوں کا تودہ بنا کر رکھیں پھر وہاں سے اُٹھا کر ایک جگہ گولہ بندی کریں. (۱۸۳۵ ، دولت ہند ، ۵۰).

جو تھی گولہ بندی بھی مدِّنظر
لیے پھرتی تھیں بیلچے عمدہ تر

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۰۹). [گولہ + ف : بند ، بستن ـ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ زَنی (ـــــ فت ز) امث.
توپ چلانے یا گولہ مارنے کا عمل ، گولہ باری. ۱۱ جولائی کو انگریزوں نے اسکندریہ پر گولہ زنی شروع کی. (۱۹۰۳ ، محاربات عظیم ، ۸۰). [گولہ + ف : زن ، زدن ـ مارنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُولی (و لین) امذ.
چرواہا ، گڈریا ، مویشی چرانے والا ، گلے کا نگراں. ایک لشکری نے گائے وہاں چرتے دیکھی تو پکڑ کر ذبح کر کے چٹ کر گیا. گولی نے بادشاہ سے فریاد کی. (۱۹۲۴ ، سیر عشرت ، ۵۲). ایک نہایت زبردست گولی اور اس کی ساتھ اس کی جوان اور حسین بیوی ... اس مقام پر پہنچے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۷). [گوالا / گوالی (رک) کی تخفیف].

گولی (و مج) امث.
۱. (اَ) (مٹی ، پتھر ، کاغذ وغیرہ کی) **کوئی چھوٹی گول چیز.** گود میں کاغذ کی گولی آ کر گری کھولا تو انشاءاللہ خاں کا شعر تھا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۳). ان میں سے ایک تھرمامیٹر کی گولی یعنی بلب کے گرد کپڑے کا ایک گیلا ٹکڑا لپیٹ دیا جاتا ہے. (۱۹۶۶ ، حرارت ، ۲۹۹). (اا) (کنایۃً) **چھوٹی گیند.** اس نے بیس بال کے کھیل میں ۳۱۶ فٹ تک گولی (گیند) پھینک کر تمام حریفوں کو شکست دی. (۱۹۵۸ ، قطبی برفستان ، ۱۰). ۲. **سیسے کی مدوّر یا مستطیل بنی ہوئی چیز جو بندوق پستول وغیرہ میں رکھ کر مارتے ہیں.**

اس کی نگہ آنے کا میں کیا کروں بیاں
بجلی تھی یا کہ تیر تھی گولی تھی یا سناں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳۱). اس طمنچہ کو جس میں گولی نہیں تھی سیر کیا. (۱۸۸۰ ، رام چندر ، ماسٹر رام چند اور اردو نثر کے ارتقا میں ان کا حصّہ ، ۱۹۲). ہنگامۂ غدر میں ان کے والد گولی سے شہید ہوئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام پور ، ۳۵۵). ایک ہی گولی کی آواز پر ادھر سے ڈھیروں گولیاں سر ہو جائیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۱). ۳. **دوا کی چھوٹی گول یا**

چیلی لگیا ، قُرصِ باحب. مراقبہ کی گولی مشاہدہ کے کاسے سی میکائیل کے مقدد کے پانی سوں علی کا کاڑا کر کر پیلانا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۱۹). شیر مادہ شتر یا سکہ گاؤ میں بقدر تخمِ خرما گولی بناویں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہِ شوکتی ، ۱۳۹). یہ نہایت بزدل اور بے غیرت بنا دینے والا نشہ ہے جسے گولی بنا کے کھاتے اور پانی میں گھول کے یا حقے میں رکھ کر پیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۸). ۴. لاکھ یا شیشے وغیرہ کی گولی جس سے بچے کھیلتے ہیں ، کنچا. تم اس وقت بچوں کے کھیلنے کی ایک چھوٹی سی گولی اس کی دھار کے مقابل میں رکھو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۳۸). ہندوستانی کھیل یعنی گلی ڈنڈا ، پتنگ ، آتی پاتی ، چھلچل ، کبڈّی ، آنکھ مچول ، ست گھڑا ، گیل ، گولیاں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی بارات ، ۱۹۸). ۵. افیون کی گولی جسے افیونی کھاتے ہیں (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). ۶. آٹے کی گولی جس میں وہ کاغذ بند ہوتا ہے جس پر کوئی اسم یا دعا لکھی ہوتی ہے اور دریا میں ڈالتے ہیں.

عشقِ خالِ لبِ عارض نے کیا دل کو شکار
گولیاں ڈال کیا دعوتِ ماہی کر دی

(؟ ، راسخ (نوراللغات)). ۷. مٹی کا پختہ ظرف جس میں پانی یا غلہ رکھتے ہیں. ہر ایک گولی کے منہ پر ایک سونے کی اینٹ اور ایک بندر جڑاؤ کا بنا ہوا بیٹھا ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۲).

وہ جو پانی کی گوری گولی ہے
وہی آٹے کے مول گولی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۲). مٹی کے ایک لمبوترے برتن میں پانی کا ذخیرہ کیا جاتا اس کا نام گولی تھا. (۱۹۷۱ ، ذکر یار چلے ، ۸۰). [گولا (رک) کی تصغیر].

---اُڑا جانا محاورہ.
افیون کی گولی کھا جانا (جامع اللغات).

---اُڑانا محاورہ.
مداری کا پیالے میں سے گولی غائب کر دینا (جامع اللغات).

---اَندَر ، دَم باہَر کہاوت.
نیم حکیموں کی دواؤں کے متعلق کہتے ہیں ، نیم حکیم یا اناڑی کی دوا انسان کو مار سکتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بارُوت/ بارُود کہیں جائے طلب لینے سے کام کہاوت.
کسی کا کام بنے یا نہ بنے اپنے فائدے سے غرض ، کام ہو یا نہ ہو اُجرت سے غرض (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---بچانا محاورہ.
کسی آفت یا مشکل کام سے الگ رہنا.

کیا کیا فریب کر کے مزے لوٹتے ہیں ہم
گولی بچا گئے کبھی گولا اٹھا لیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۷).

روز مجھ کو ملاتے رکھتا تھا
اپنی گولی بچائے رکھتا تھا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۷۳).

---بَنانا محاورہ.
کسی چیز کو مدوّر شکل میں بنانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---بَیٹھ جانا محاورہ.
بندوق کی گولی کا کسی جگہ لگ جانا (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---بِیس قَدَم اَور بَندَہ چالِیس قَدَم کہاوت.
کمال ہوشیاری یا چالاکی ظاہر کرنے کے موقع پر ذرا سے اشارے سے مطلب تاڑ جانا. لوگوں کے بے جا غرور کی وجہ سے میرا تو ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ گولی بیس قدم اور بندہ چالیس قدم. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۹۱).

---پَٹیانا محاورہ.
بندوق کی نال چھٹ کر گولی کا ہوا میں چپٹا ہو جانا اور نشانہ نہ لگنا ، گولی میں یہ نقص سیسے کے میل کی وجہ سے ہوتا ہے (ا ب و ، ۸ : ۹۰).

---پَر گولی اُڑانا/ لَگانا محاورہ.
لگاتار گولیاں چلانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پِلانا محاورہ.
بندوق وغیرہ میں گولی بھرنا ، گولی چلانا یا مارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---پِیتنا محاورہ.
گولی کا بندوق کی نال سے نکل کر حسبِ طاقت اوپر چڑھ کر قوس کی شکل بناتے ہوئے نشانے پر پہنچنا (ا ب و ، ۸ : ۹۰).

---ٹَک (---فت ٹ) امذ.
بچوں کا ایک کھیل ، گولیوں کا کھیل. کیل کیل کانٹیاں ، گولی ٹک ، کنچے ، گلی ڈنڈا ، آنکھ مچولی ... شکار کھیلنا. (۱۹۸۷ ، ریگِ رواں ، ۱۶). [گولی + ٹک (حکایت الصوت)].

---چَٹخانا/ چَٹکانا محاورہ.
گولی مارنا ، گولی چلانا. ایک ظالم نے گھوڑے ہی پر سے گولی چٹخائی وہ ایک بچے کی کنپٹی میں لگی. (۱۹۲۸ ، پسِ پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۹۳).

---چَلانا محاورہ.
گولی مارنا ، بندوق اور پستول وغیرہ داغنا. زید پر یہ نالش ہوئی کہ اس نے عمرو پر ہلاک کرنے کے ارادے سے گولی چلائی. (۱۸۷۶ ، شرح قانونِ شہادت ، ۷۸). گولی چلانا تو اس لڑکے کو میں خود سکھاؤں گا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۹). اگر تم نے گولی چلائی تو تم بھی زندہ نہیں جاؤ گے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۶۳).

---چَلْنا محاورہ.
گولی چلانا (رک) کا لازم. میری تقریر شروع ہوئے چند ہی منٹ ہوئے تھے کہ گولی چل گئی. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۶۵).

---چُوکنا محاورہ.
گولی کا نشانے پر نہ لگنا ، نشانہ خطا ہونا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ فیروزاللغات).

---چھوڑنا محاورہ.
گولی چلانا ، گولی سے نشانہ لگانا. چترال کی سپاہ کی تبدیلی جو موسم خزاں میں ہوا کرتی ہے وہ بغیر ایک گولی چھوڑے ہو جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۴۴).

---خطا جانا محاورہ.
رک : گولی چوکنا. ہماری گولی خطا نہ جائے . (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۷۵).

---داغنا محاورہ.
گولی چلانا. انہوں نے آناً فاناً اس کے ماتھے پر گولی داغ دی. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۱۴۰).

---دَغنا محاورہ.
گولی چلنا. چڑیا بولی اور یہ سمجھے کہ گولی دغی ، کسی نے کہا اور ان کے نزدیک بم کا گولا پھٹا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳).

---دِکھاؤ فقرہ.
(بطور طنز) ختم کرو ، جان سے مارو ، لعنت بھیجو ، دور کرو. ابے گدھا جوت رکھا ہے ابے ابے تو گولی دکھاؤ ... وہ اپنی ریڑی آگے نکال لے گئے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۱۷).

---دینا ف مر ؛ محاورہ.
دوا کی ٹکیہ کھلانا ، دوا کی گولی دینا ؛ پٹی پڑھانا ، بہکانا ؛ فریب دینا ، دھوکہ دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---ڈھالنا محاورہ.
سانچے میں گولی کا بنانا (ماخوذ : فیروزاللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سَر کرنا محاورہ.
گولی چلانا ، بندوق ، رائفل یا پستول وغیرہ چلانا. متواتر تین آوازوں کے بعد گولی سر کر دی. (۱۹۱۸ ، آفتاب دمشق ، ۳۹).

---سے اُڑانا محاورہ.
گولی سے مار ڈالنا. بے قصور بغیر تحقیقات گولی سے اُڑا دیا. (۱۹۵۹ ، نقش آخر (ڈرامہ) ، ۸۳). تمام نوجوانوں ، بچوں اور بوڑھوں کو آن کی آن میں گولی سے اُڑا دیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۸).

---سے بُھون ڈالنا محاورہ.
رک : گولی سے اُڑانا. سارے قصبے کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ، کتنی مسلمان گولیوں سے بھون ڈالے گئے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۰۴).

---(بھر) کا ٹپّا امذ.
گولی کی مار یا پہنچ کی حد جہاں وہ گرے ، وہ فاصلہ جہاں تک گولی یا گیند وغیرہ جا کر گرے. کانوں یہاں سے کوئی دس بارہ گولی کے ٹپے پر ہے کانوں اور ہوگا کانوں کی ایک ہی کہیں یہ شہر ہے یا کانوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۲۴). بادشاہ نے اس کوہستان ... کا فاصلہ پوچھا ملاح نے عرض کیا کہ گولی بھر کے ٹپے پر ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۷).

---کان پَر سے نِکَل جانا محاورہ.
کسی آفت یا صدمہ سے بال بال بچ جانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ فیروزاللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کی چوٹ امث.
ڈنکے کی چوٹ ، کھلے عام. وہ نیک شگون نیک فال کے ساتھ گولی کی چوٹ شہر میں داخل ہوا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱۲).

---کھانا محاورہ.
گولی کی چوٹ کھانا ، گولی سے زخمی ہونا.

کھائی ہے دل پہ خال کی گولی جو اے شعور
تو بھی نگاہِ شوق کا کوئی خدنگ پھینک
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

دل دھڑکنے سے یہ ہوتی ہے مری کیفیت
کھا کے گولی کبھی جس طرح تڑپ جائے ہرن
(۱۹۴۳ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۲۸۵).

---کِھلانا محاورہ.
گولی کھانا (رک) کا تعدیہ.

نہ بندے کوا کہ گولی اس کی کھلائی
تمہیں ہو گیا اتنا پیارا طمنچہ
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۵۲).

---لگانا ف مر ؛ محاورہ (شاذ).
گولی مارنا ؛ لاتعلقی اختیار کرنا.

کشتہ کا مرغِ روح ہے مشتاقِ خال رخ
اوڑتے ہوئے شکار کو گولی لگائیے
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۲۱۷).

---لگاؤ فقرہ.
رک : گولی مارو جو زیادہ مستعمل ہے. ابھی اس جھگڑے کو گولی لگاؤ ، لو ذرا اپنے بوتے کو تو کھلاؤ. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۴۴).

---لگنا ف مر ؛ محاورہ.
گولی جسم میں پیوست ہونا ، گولی سے زخمی ہونا ، گولی کا نشانہ بننا.

بیلانا شہریوں سے آنکھ ہے یہ صحرائی
میں کہتا شاد ہوں گولی اگر ہرن کو لگے
(۱۸۸۳ ، دیوان زادہ ، ۲ : ۲۹۵). سورت کے محاصرہ میں اس کے گولی لگی ، ایک مہینے میں اچھا ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۴۰۲). خان دوران کو عین معرکۂ جنگ میں نماز پڑھتے ہوئے گولی لگتی ہے ، وہ شہید ہو جاتا ہے . (۱۹۱۳ ، مضامین ابوالکلام آزاد ، ۲۸۰).

---مارنا ف م ؛ محاورہ۔
۱۔ **بندوق یا پستول وغیرہ کی گولی سے زخمی یا ہلاک کرنا ، جان سے مار دینا۔** ارے یہ کسی مردود کی شرارت ہے گولی مارنے کا کام کیا۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۰۹)۔ تلخی اتنی بڑھ گئی کہ میں اسے گولی مارو دوں گا۔ (۱۹۹۵ ، چوراہا ، ۳۲)۔ ۲۔ **(کسی چیز سے) بے تعلق یا بے پروا ہو جانا ، دست کش ہو جانا۔**

بندوق کا نہیں ہے جو لیسنس غم نہیں
میں نے تو اس خیال ہی کو گولی مار دی
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۹)۔

---مارو فقرہ۔
چھوڑو ، جانے دو ، لعنت بھیجو ، نام نہ لو ، دفع کرو۔
بات کاٹ کر ، مارو گولی اونہیں :
« تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو »
(۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۸۷)۔ اجی گولی مارو اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکیوں کو ، سوائے استانیاں بننے کے کسی مصرف کی نہیں ہوتیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۸۳)۔

---نکالنا محاورہ۔
سزا دے کر راز معلوم کرنا ، سرزنش یا تنبیہ کر کے کوئی بات اگلوانا۔ دیکھیے ہمارے مرزا صاحب چین کی لڑائی پر گئے تھے ظالم نے سوچا کہ انگریز عقل کے پتلے ہیں انتڑیوں تک کی گولی نکال لائیں گے۔ (۱۹۱۸ ، منازل ترقی ، ۳)۔

گولے (و مج) امذ ؛ ج۔
۱۔ **گولا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ،** وہ آنسوؤں کے بڑے بڑے گولے بے حد ضبط سے حلق کے پار اتارتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۱۵)۔ ۲۔ **(کنایۃً) غلام ، خادم ، خدمت گار ، نوکر چاکر ، خدم و حشم۔** نہ سائیں تیرے چاکر موجود ہیں ، تیرے گولے حاضر ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۲۰۳)۔

---اُتارنا محاورہ۔
توپ کے گولے پھینکنا یا چلانا۔ اگر اُدھر سے نہ چلے تو کیا کچھ فرض ہے کہ ہم بھی خاموش ہی رہیں ہم تو گولے اتار دیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۰)۔

---اُترنا محاورہ۔
گولے اُتارنا (رک) کا لازم ، گولے پھینکے جانا۔

دو طرفہ سے گولے اوترنے لگے
دو جانب ہزاروں ہی مرنے لگے
(۱۸۶۸ ، شکوہ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، ۱۹۲۳ ، ۱۰۹))۔

---چھوڑنا ف م ؛ محاورہ۔
آتش بازی کے گولے (جن سے زوردار آواز پیدا ہوتی ہے) چلانا۔ سب سے پہلے بالدار ہوائیاں اور گولے چھوڑتے ہوئے نکلتے ہیں۔ (۱۹۰۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۳)۔

---دار پگڑی (---فت پ ، سک گ) امث۔
ایک وضع کی گول بندھی ہوئی یا قالب پر چڑھی ہوئی پگڑی جس کا اگلے بادشاہوں کے وقت میں دربار میں باندھ کر جانے کا دستور تھا۔ اندر سے ایک مرد ضعیف باریش سفید قبائے زربفتی پہنے سر پر گولے دار پگڑی باندھے ہوئے ایک عصا ہاتھ میں باہر نکلے۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۹۳)۔ منڈیلیں ، بنارسی دوپٹے ، گولے دار پگڑیاں مسلمانوں کا حصہ تھا۔ (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۷)۔ [گولے + ف : دار ، داشتن - رکھنا + پگڑی (رک)]۔

---داغنا ف م ؛ محاورہ۔
گولے چلانا ، توپ سے گولے نشانے پر پھینکنا۔ ہماری طرف مشین گنیں دندنانے لگیں ، توپیں گولے داغنے لگیں۔ (۱۹۶۵ ، جنگ آمد ، ۵۳)۔

---کا تعْوِیذ امذ۔
(گورکنی) قبر کا وہ تعویذ جس کے اوپر کا حصہ محراب دار ہو ، اسے محرابی بھی کہتے ہیں (ا پ و ، ۷ ، ۱۰۹)۔

---کا داسَہ امذ۔
(سنگ تراشی) سادی روکار کا صرف گولا یا چپٹی دھار بنا ہوا داسہ جو لکڑی کا ہوتا ہے ، کھانے کا داسہ (ا پ و ، ۱ : ۷۳)۔

---کا رَنْدَہ امذ۔
(نجاری) لکڑی کی سطح پر گول ابھرواں نشان بنانے کا رندہ (ا پ و ، ۱ : ۳۵)۔

---کُمھار (---ضم ک) امذ۔
(کمھاری) چاک پر اعلیٰ قسم کے برتن بنانے والا کمھار جو درجۂ اول کا کاری گر سمجھا جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۶)۔ [گولے + کمھار (رک)]۔

---کی پرکار امث۔
(نجاری) لکڑی کی گولائی ناپنے کی پرکار (ا پ و ، ۱ : ۳۵)۔

---کے کَباب امذ ؛ ج۔
قیمے کے گول کباب۔ دلی کے سیخ کے کباب اور گولے کے کباب مشہور ہیں۔ (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۱۷۳)۔

---لُڑْکانا محاورہ۔
قیاسی گھوڑے لگانا ، فضول باتیں کرنا ، گپ مارنا۔ شیخ کو یہاں کی معلومات تاریخی حیثیت سے بہت اچھی ہے ، خدام حرم تو یوں ہی گولے لڑکایا کرتے ہیں۔ (۱۹۱۱ ، روزنامچہ سفر ، مصر و شام و حجاز ، حسن نظامی ، ۹۷)۔

گولیاں (و مج ، کس ل) امث ؛ ج۔
۱۔ **گولی (رک) کی جمع ، دوا وغیرہ کی چھوٹی گولی ، تراکیب میں مستعمل۔** گولیاں سہل الاستعمال ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مقبول عام ہوتی ہیں۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۱)۔

۲. کانچ کی بنی ہوئی گولیاں جس سے بچے کھیلتے ہیں ، کنچے. چھوٹے چھوٹے بچے آنکھ مچولی ، پہاڑوا ... اوڑان چھلا ، چوہ ڈھیری ، گولیاں .... کھیل کھیلتے تھے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اورنااہل پڑوس ، ۶).

---برسانا محاورہ.
پستول یا مشین گن یا دوسرے آتشیں اسلحہ سے لگاتار گولیاں چلانا. ڈاکو اور راہزن سفر نامہ نگار پر حملہ آور ہوتے ہیں ، گولیاں برساتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۳۶۳).

---چھانٹنا محاورہ (قدیم).
رک : گولیاں برسانا.

اُٹھیا ہوا کا فوج ہولا شبنم کی گولیاں چھانٹنا
ڈر سوں اگن موں چھانپ لے ڈر رہی ہے تھارے تھار آج

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۶).

---کھیلتے ہیں فقرہ.
ابھی تک بچے ہیں، ناسمجھ ہیں (نوراللغات؛ فرہنگ آصفیہ).

---کھیلنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گولیوں کا کھیل کھیلنا ، کنچے کھیلنا ، گولیوں کا مینہ برسنا.**

برستے دیکھ کے اولے نشے میں یہ سوجھا
فرشتے گولیاں کیا آسماں پر کھیلے

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۶۸).

جو طفل اوس کی رعایا کی گولیاں کھیلیں
ہر اک صدف میں بنیں موتیوں کے دانے گول

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۱۷). باشو آنگن میں گولیاں کھیل رہا تھا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۰۱). ۲. **بچپن کا زمانہ ہونا ، ہنوز طفل ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گولیوں (و مج ، کس ل ، ی مخت ، و مج) امث ، ج.
گولی (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---کا مینہ برسنا محاورہ.
بارش کی طرح گولیاں چلنا ، بکثرت گولیاں چلنا. مال روڈ پر گولیوں کا مینہ برس رہا ہے. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۲۱۳).

گوم (و مج) امذ.
۱. **کنکھجورا ، کوبر ، ہزارپا** (لاط : Scolopendra). بچھو ، مکڑیاں ، بگیاں وغیرہ اور صدپا (گوم ، کھنکھجورا) اس گروہ سے متعلق ہیں. (۱۹۶۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۸۳). ۳. **گھوڑے کی ایک بھونری جو عموماً ناک کے قریب ہوتی ہے مسلمان جسے نیک اور مرہٹے ، جاٹ وغیرہ منحوس سمجھتے ہیں.**

لے آیا پھر پر خدا کے مکوم
دو گھوڑے ایس اے بھضے ہو گوم

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰).

گھوڑے اک دم نہیں اس پاس رہے
زباں اپنی میں ہیں گوم اس کو کہتے

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۵).

گوم کے نام سے وہ ہے موسوم
کوئی کہتا ہے نیک کوئی شوم

(۱۸۷۱ ، زینت الخیل ، ۶۲). گوم .... ناک کے پاس عقریب اصلی بھونری کے ہوتی ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۸). [مقامی].

گُوما (و مع نیز مج) امذ ؛ ج گوماں.
ایک پودا نیز اس کا پھل جو برسات میں خریف کی پیداوار کے ساتھ ویران مقاموں پر پیدا ہوتا ہے ، یہ بطور دوا خصوصاً کان کے درد اور کبکبی وغیرہ کو نافع ہوتا ہے ، کمبھا گوما ... مرہٹی میں کمبھا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰). [ف].

گوما (۱) (و مج) امذ.
دم دار ستارے کا وہ حصہ جو سر کے گرد ژولیدہ ابر کے مانند پایا جاتا ہے ، سر اور دم کا درمیانی حصہ. دم دار تارے کے سر اور گوما اور دم کا حال بیان کرو. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۶۹). [مقامی].

گوما (۲) (و مج) امذ.
گانٹھ کی شکل کا پھل جو جڑ کے اوپر پیدا ہو ، جیسے : انناس (ا ب و ، ۹ : ۱۴۴). [مقامی].

گوماچھی (و مج) امث.
بڑ مکھی نیز کھڑ مکھی ، گھوڑوں کو کاٹنے والی مکھی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गो+मक्षिका].

گُوماں (و مع نیز مج) امذ.
رک : گوما. گوماں (گومہ) ایک سلگی بوٹی ہے جو موسم برسات میں خریف کی پیداوار کے ساتھ بکثرت پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۳). [گوما (رک) کا انفی املا].

گومُتا (و مج ، ضم م) امذ.
ایک دوا کا نام (نوراللغات). [مقامی].

گومتی (و مج ، سک م) امث.
ہندوستان کے علاقے اودھ کی ایک مشہور ندی جو شاہ جہاں پور کی ایک جھیل سے نکل کر لکھنو سے گذرتی ہوئی سید پور کے پاس گنگا میں جا ملتی ہے.

گومتی میں ہوئے شامل جو مرے چار آنسو
لکھنؤ فیض قدم سے مرے پنجاب ہوا

(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۳۶). [س : गोमती].

گُومَڑ (و مع ، فت م) امذ.
رک : **گومڑا جو زیادہ مستعمل ہے.** ماتھے پر ایک گومڑ دکھائی دے (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۹۳). اب وہ تھا اور اس کے اردگرد بھ... کھکرے ، گومڑ اور بگھڑ کی بیماریاں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [گومڑا (رک) کا مخفف].

گُومڑا (و مع ، سک م) امذ.
۱. (جسم خصوصاً سر پر کسی چوٹ کا) ورم ، سوجن ، اُبھار

ہاتھ ایسے غضب کڑے پڑے تھے
سر میں کئی جا پہ گومڑے تھے
(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۱)۔ میرا سر پھٹ گیا دیکھو میرے ماتھے پر کتنا بڑا گومڑا ہے۔ (۱۸۹۶ ، توبۃ النصوح ، ۷ : ۶۹۸)۔ ننانوے ہنسی کے لوٹ گئی پتھر کا ستون قریب تھا ایسی ٹکر لگی کہ کنپٹی میں گومڑا پڑ کر کسی قدر خون نکل آیا۔ (۱۹۲۳ ، اہل علم اور نااہل پڑوس ، ۲۳)۔ اس کے استوانہ نما جسم پر متعدد گومڑے ہوتے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریئے) ، ۱۹۱)۔ **۲. وہ گڑھا یا ابھار جو چوٹ لگنے سے برتن وغیرہ میں پڑ جائے۔** تانبے کے برتن دھڑا دھڑ گرتے اور گومڑے پڑتے۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۸۱)۔ یہ لے روڈ ہے ، یہاں دو چار گومڑے تو آئے دن پڑتے ہی رہتے ہیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۰۳)۔ **۳. (لکڑی یا درخت وغیرہ کی) گانٹھ ، گرہ ، ابھار۔** گومڑے ، گرہ ، چکر دار لکڑی ... معمولی لکڑی سے عموماً وزن دار ہوتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۶)۔ اس درخت میں سیکڑوں چھوٹے بڑے گومڑے ابھرے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۶۷)۔ **۴. پھوڑا ، دنبل ، دانہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔
[گمڑا (رک) کا اشباعی املا]۔

گومڑی (و مع ، سک م) امث۔
۱. چھوٹا گومڑا ، دانہ ، پھنسی۔ یہ گومڑی جگر کی بالائی سطح پر خانہ دار جھلی میں پیدا ہوتی ہے۔ (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۸۹۹)۔ یہ حلقے الحاق نسیج کی مخروط گومڑیاں ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۳۰۵)۔ **۲. چھوٹی گرہ یا ابھار (کسی چیز کا)۔** ان میں جابجا گومڑیاں بھی بنی ہوئی ہوں گی۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائکلوپیڈیا ، ۲۱۳)۔ [گومڑا (رک) کی تصغیر]۔

گومڑے (و مع ، سک م) امذ ، ج۔
گومڑا (رک) کی جمع یا حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل۔ گومڑے ہوں تو کند آلہ کو ہتھ نیکی پر مضبوط پکڑو۔ (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۱۳)۔

ـــــ دار صف۔
جس میں گانٹھ یا گرہ ہو ، ابھار دار ، ابھرواں۔ اخروٹ کی گومڑے دار لکڑی سادھی لکڑی کے مقابلے میں بڑی قیمت دار ہوتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۸۳)۔ [گومڑے + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

گومکھ (و مع ، ضم م) امذ۔
۱. ایک قسم کا ساز (بگل کی طرح کا) ؛ ایک قسم کی سیند یا نقب جو چور لگاتے ہیں ؛ تھیلی جس میں مالا رکھتے ہیں (پلیٹس)۔ **۲. (کشتی) ایک داؤ جس میں داہنے بانو کا تختہ بائیں جوڑ کے نیچے اور بائیں بانو کا تختہ داہنے جوڑ کے نیچے رکھ کر تن کر بیٹھ جاتے ہیں پھر بایاں ہاتھ بغل سے پیچھے پھیر کر اوپر کو اور داہنے ہاتھ کی کہنی اوپر کو کر کے ہاتھ کو پیچھے کی طرف موڑ کر اس سے بائیں ہاتھ کی انگلی پکڑتے ہیں۔** طاقت آزمائی کے بعد دانوں پیچ شروع ہوئے ... گومکھ ، بغلی ، گلند ، پری بند۔ (۱۹۶۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸)۔
[گو - گائے + مکھ (رک)]۔

گومکھی (و مع ، ضم م)۔ (الف) صف مث۔
گاؤ چہرہ ، گائے کے چہرے سے مشابہ۔ لیموتری (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ (ب) امث۔ **بانات کی وہ تھیلی جس میں ہندو مالا ڈال کر جپا کرتے ہیں** (ماخوذ ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔
[گومکھ + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گومگو (و مع ، فت م ، و مع)۔ (الف) امذ۔
۱. (کہنے اور نہ کہنے کے سلسلے میں) تذبذب اور دھکڑ پکڑ۔ کسی بات کے کہنے نہ کہنے کی حالت ، کہنے میں پس و پیش یا وسوسہ ، شک شبہ ، تذبذب ، پس و پیش ، کشمکش۔

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے
حیا ہے اور یہی گومگو تو کیوں کر ہو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۷)۔

اس کو میں ظالم کہوں یا بدمعاش اس کو کہوں
گومگو کی بات ہے اکبر برا کس کو کہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۳۳)۔ دو طرفہ محبت میں گومگو کی حالت نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۱۲۳)۔ **۲. (شاذ) چپ رہنا ، خاموشی اختیار کرنا ، کچھ نہ کہنا۔**

فی الحقیقت گومگو کی ہے یہ جا
وہ کرے جو کچھ کہ چاہے ہم کو کیا

(۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۸)۔ (ب) صف۔ **۱. وہ راز جس کے انکشاف میں تذبذب ہو ، تذبذب آمیز ، مخفی ، خفیہ۔**

کھلتا نہیں یہ عقدہ نہایت گو تنگ ہو
تیرے دہن کو کہتے ہیں سب سرّ گومگو

(۱۸۳۱ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۲۹)۔

سنے نہ کسو کی نہ اپنی کہے
بیاں اس کا کچھ گومگو ہی رہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۶۵)۔ نوے ہزار باتیں گومگو خدا سے کرے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۸۰۶)۔ **۲. ناگفتہ بہ ، قابل خاموشی ، ناگفتنی۔**

حقیقت گومگو ہے سوز بیارے بوجھ کر چپ رہ
جدھر دیکھا خدا ہے اور جہاں دیکھا خدا ہی ہے

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۲۸)۔

سنے نہیں کہے جو نہ کہے تو دم رکے
کچھ پوچھیے نہ قصہ ہمارا ہے گومگو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۲۲)۔

کچھ گومگو ہی رہنے دو جانے دو چپ رہو
مضمون آج تک تو دہن کا کھلا نہیں

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۲۳)۔

وبال بیان بے نیازی کو دو پہر
عجب گومگو ہے مری خستہ حالی

(۱۹۰۰ ، نظم دل افروز ، ۳۵)۔ **۳. مبہم ، مشکوک ، مشتبہ**

کچھ گومگو ہے یارو یہ اس بندگی کا
انکار ہے اپنیھا اقرار ہے تعجب

(۱۷۹۲ء ، محب ، ۲ (ق) ، ۹۵). کسی گومگو معاملے پر کھٹک کر الگ ہوتے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۶۷). بعض والیانِ ملک نے ... پیچیدہ اور گومگو مصلحت آمیز جواب دیئے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۶۰). خط پہنچا اور جلد پہنچا ... بہت غنیمت ہے، ورنہ آج کل خطوں کا معاملہ بہت گومگو ہے. (۱۹۳۸ ، خطوطِ عبدالحق ، ۸۵). (ج) م ف. چُھپ کر ، در پردہ (وانشگاف کا نقیض) (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ف : گو ، گفتن = کہنا + م (حرفِ نفی) + گو (رک)].

---رکھنا محاورہ.
پوشیدہ رکھنا ، خفیہ رکھنا ، چھپانا ، تذبذب میں رکھنا ، صاف صاف بیان نہ کرنا.

نامہ بر اچھا نہ تھا دیتا کُھلا گر وہ جواب
حرفِ مطلب اوس نے رکھا گومگو اچھا ہوا

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۰).

---میں پڑنا محاورہ.
تذبذب میں مبتلا ہونا ، شک شبہ میں پڑنا. سب لوگ گومگو میں پڑے ہوئے تھے کہ منشی ہادی علی نے ... اپنا کام دکھایا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدّن کا آخری نمونہ ، ۲۰۹). جہاندیدہ مقدّم اپنے نوجوان آقا کے تعلق عظیم عقیدہ رکھنے کے باوجود گومگو میں پڑ گیا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۷۵).

---میں ہونا محاورہ.
۱. تذبذب میں ہونا ، وسوسے میں مبتلا ہونا ، مشکل میں ہونا. وہ ابھی تک گومگو میں تھے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ شبلی ، ۶۵۸). گومگو ہی میں تھے کہ خیال آیا کہ بہترین جگہ پولیس اسٹیشن ہو سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۸۳). **۲. پوشیدہ ہونا ، مخفی ہونا ، راز میں ہونا.**

مری بے خواریاں ہیں گومگو میں
مرا پتا بھی اک رازِ نہاں ہے

(۱۹۳۰ ، ریاضِ رضواں ، ۳۳۶).

گُومَہ (و مع نیز مج ، فت م) امذ.
رک : گوما ، ایک پودا (کلیدِ عطاری ، ۹۰). [گوما (رک) کا ایک املا].

گومید (و مج ، ی مج) امذ.
۱. ایک قیمتی پتھر جو سُرخی مائل زرد رنگ کا اور نورتنوں میں شمار ہوتا ہے ، لعل. اس پتھر کو انگریزی میں زرکون ، عربی میں لعل اور پنجابی میں گومید ... کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آب ، ۳۸). **۲. ایک قسم کا جوہر ہے ، ترش ، گرم اور ہلکا ، ہاضم ہے اور بھوک بڑھاتا ہے** (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۰۱). [س : गोमेद].

گومیدَک (و مج ، ی مج ، فت د) امذ.
رک : گومید. اس پتھر کو انگریزی میں زرکون ... سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قیمتی پتھر اور آب ، ۳۸). [گومید + ک ، لاحقۂ نسبت].

گومیدھ (و مج ، ی مج) امذ.
۱. رک : گومید. اس پتھر کو ... ہندی میں گومیدھ اور سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آب ، ۳۸). **۲. (ہنود) گائے کی قربانی کی ایک مذہبی رسم.** گومیدھ یگ تو ان کی ایک مقدّس مذہبی رسم تھی جس میں گائے کی قربانی دی جاتی تھی. (۱۹۷۹ ، نوائے وقت ، لاہور ، ۵ ، ستمبر ، ۳). [س : गोमेध].

گَوَن (فت گ ، و) امذ.
۱. جانے کا عمل ، جانا ، کوچ ، چلنا (خصوصاً آوا گون کی ترکیب میں مستعمل).

بکٹ بن میں وان تی کیا سو گون
سرب بول آخر کیا ہو ہون

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۰۷).

شہادت کے سما اوپر شہنشہ جب گون کینے
ملک لہو سوں شفق کے پُر گگن کے سب لگن کینے

(؟ ، رمزی (بیاضِ مراثی ، ۳۹)). **۲. (مجازاً) مرنا** (قدیم اردو کی لغت). [پ : गमन].

گَون (۱) (و لین) امذ.
۱. (أ) خصوصاً انگریز یا یورپین عورتوں کا لمبا اور ڈھیلا ڈھالا ایک لباس جو اوپر سے پہنا جاتا ہے.

پنڈلی سے گون اونچی ہو اے ماہ لندنی
سایہ ترا بلند ہے شمعِ نور سے

(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۶۷). اس حالت سے یہ ثابت ہوتا تھا گویا کوئی حسین عورت گون پہنے ہوئے ہے. (۱۸۹۹ ، شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۱۹).

وہ فقط وضع کے کشتہ ہیں نہیں قید کچھ اور
بھینس کو گون پہنا دیجئے عاشق ہو جائیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۸۱). سلیپنگ سوٹ اور ایک گون کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۷). (أأ) لباس. گون لباس کے مفہوم میں عام ہے جیسے (۱) نائیٹ گون جو زیادہ تر بول چال میں ہے (۲) عورتوں کا گون. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۱۱). **۲. خاص وضع کا جبّہ جو جج ، وکیل اور سند یافتہ طلبا وغیرہ خاص مواقع یا تقریبات میں زیب تن کرتے ہیں.** ہر طالبِ علم کیپ اور گون پہنے ہوتا چاہیے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جولائی ، ۲). آپ خود بھی پہلی بار بیرسٹر کا گون زیب تن کر کے میرے دفاع میں عدالت کے سامنے پیش ہوئے تھے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۱۷). **۳. ایک قسم کا کپڑا.**

گون اور جالی چکن اور پنک
ہے سٹی اور کُنٹی فل این سک

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۵۹). [انگ : Gown].

گَون (۲) (و لین) امذ ؛ امث.
۱. جائے پناہ ، خلوت گاہ ، گوشہ ، آشرم.

کعبہ رہنے کی کہاں گون ہے بناویں گے ہم
کسو میخانے کی دیوار تلے گھر اپنا

(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۳۳). ۲. **کوچہ ، سایہ دار جگہ جہاں بیل باندھے جاتے ہیں.** انہوں نے دیکھا کہ بہربر اور جلعاد کی سرزمین مواشی کی گون ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۶۵۸). سیڑھے کی آخیر حد یعنی گون پر پہنچے اور انہوں نے اچھل کر ایک پچکولا دیا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، ۱ کتوبر ، ۱۸).
[س : गमन].

گون (۳) (و لین) صف.
غیر ضروری ؛ ذیلی ، ضمنی ، ادنیٰ ، گھٹیا ؛ مجازی (پلیٹس).
[س : गौण].

---خَرْچَہ (---فت خ ، سک ر ، فت چ) امذ.
متفرق مصارف ، متفرقات (پٹواری کی کتاب ، ۱۱). [گون + خرچہ (رک)].

گون (۴) (و لین) (الف) امث.
۱. **غرض ، مطلب ، مقصد.**

بھول ، بھولا تمہیں کہا ہے آپ
اپنے گون کو بڑے سیانے ہیں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۱).

شکوۂ جور جو کرتا ہوں تو فرماتے ہیں
لا کہ بار آپ کو گون ہو تو گوارا کیجیے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۰). ان کو سوائے اپنی گون کے کسی سے واسطہ ہی نہیں رہتا. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۳). ان دونوں میں سے کسی ایک کے بھی گون کے آدمی نہیں تھے. (۱۹۸۷ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۲۷). ۲. **موقع ، گھات.**

تجویز رہا تھا گھات گون کی
ناگہ وہ مست خواب چونکی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۵).

زخمی ہوا ہے ، پاشنہ پائے ثبات کا
نے بھاگنے کی گون ، نہ اقامت کی تاب ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۰۶). انجان ہستی میں چوٹے و دغابازوں کو البتہ گون ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۳۳). آج گھوڑے نظر آئے تو جی چاہتا ہے کہ اگر گون سے ملے تو لے لوں. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۱۲). ۳. **واسطہ ، لگاؤ.**

کیوں جلاتی ترستو راسخ یہ کیا گون کیا غرض
بے سبب بے فائدہ بے کار بے مطلب چراغ

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳۳). اب بھی خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے میرے ماں باپ گون کے رکھنے والے مٹ نہیں گئے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۳). ۴. **خواہش ، ضرورت ، مقصد ، مطلب.**
اس وقت نشے کی لذت میں آ لیٹ ہوئی تھی اس گون سے کچھ تیر نگہہ کے چلتے تھے ، کچھ تیغ اگلتے تھے بھوں سے (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۴۷). لکھنؤ کو چھوڑ کر تو بہشت جانے کی بھی گون نہیں ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۹۱).

اب میرے گھر میں نگوڑی حرام کی کمائی آئے ، ناصاحب ہم اس گون کے نہیں. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۰۸). (ب) صف.
۱. **سزاوار ، لائق ، قابل.**

ہیں دوچار ننگ پاں گون ہیں پیارے نام کے تیرے
نہ بھائے دل کا گر ٹکڑا کوئی لخت جگر لے جا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۳۵). مجبور ہوں کوئی تیرے دل بہلانے کی گون نہیں جسے چھوڑ جاؤں. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۳۱).

سیر قابل ہیں اس کے دیوانے
سننے کے گون ہیں ان کے افسانے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۹).

قتل کے لطف تڑپنے کے مزے کچھ اوٹھے
حیف اس گون بھی ہمارا تن رنجور نہیں

(۱۸۹۹ ، دیوان ظہیر ، ۱ : ۱۵۸). ۲. **گوارا ، پسند.** ان لوگوں کو دو کی جگہ تین دیتے گون (گوارا) ہیں لیکن عظمت ایسی کو آنچ آنے دے کر گھر لٹوانا منظور نہیں. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۷۶).
۳. **(کسی کے) ڈھب کا ، مطلب کا.**

قصد اپنا جو تھا سو ہو نہ سکا
کہ تجھے اپنے گون بنانے کا

(۱۷۷۹ ، مثنوی خواب و خیال ، سید محمد میر اثر ، ۱۰۹).
[غالباً : س : गमन].

---پَڑْنا محاورہ.
کام پڑنا ، مطلب پڑنا (جامع اللغات).

---کا صف.
۱. **مطلب کا ، غرض کا ، لالچی ، موقع پرست** (عموماً اپنی کے ساتھ مستعمل).

یار تم کو دل نہیں دینے کا لے بوسہ لیے
تم جو اپنی گون کے ہو میں بھی ہوں اپنی گھات کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷).

تم اگر اپنی گون کے ہو معشوق
اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۸). ۲. **پسند کا ، مرضی کا.** یہ مکان ہماری گون کا نہیں. (۱۹۹۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱ : ۹۸).

---کا یار امذ.
مطلب کا یار ، خود غرض آدمی ، مطلب پرست.

بول اور چال میں اگرچہ گنوار
پر سنا تم نے ہو گا گون کے یار

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۲۶).

کوئی مونس ہے نہ اب غمخوار ہے
اور کوئی ہے تو وہ گون کا یار ہے

(۱۸۳۳ ، داستان رنگیں ، ۵). بیہودی ... بڑا خرانٹ ، بڑا کائیاں آدمی ، بڑا گون کا یار. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۹).

سب یہ الفت ہے جتانے کے لیے
یار اپنا اپنے گون کا یار ہے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۷۹).

---کی صف مث.
کام کی ، مقصد کی ، ڈھب کی ، کارآمد.

جو لکڑی اوس میں ہو گون کی
تو اوس کے تو بناوے چونکی

(۱۸۳۰ ، نورتن رنگین ، ۵۹).

اُنہیں گون کی چیز اک نئی مل گئی ہے
اُسی سے وہ سمجھے ہیں شانِ شہی ہے

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۵۰).

---گانٹھنا محاورہ.
(چاپلوسی یا تدبیر سے) مطلب نکالنا ، غرض پوری کرنا ، کام نکالنا. جس طرح بنے گون گانٹھیے اور مطلب نکالیے. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۵۲).

ارے گون گانٹھتا ہے یہ بدذات
تو نہیں جانتی ہے اس کی گھات

(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (نوراللغات)).

---گانٹھیا (---ٹھہ ، سک نھ) صف.
گون گانٹھنے والا ، مطلب نکالنے والا ، خوشامدی.

وہ محمود ، ابھی ایک گون گانٹھیا
مجھے اس نے برسوں ہی چکما دیا

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۳۱). [گون + گانٹھ (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

---گیر/گیرا (---ی مع) صف.
موقع سے فائدہ اُٹھانے والا ، غرض کا بندہ ، ابن الوقت ، خوشامدی. وہ اس کو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گون گیرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲). یا اللہ! مسلمانوں کو منطق سکھا دے کہ یہ صحیح نتیجہ نکالنے پر قادر ہو جائیں ورنہ ہر ایک گون گیرا ان کی چندیا ایسے ہی بکھیڑے بھیلا کے روز مونڈے گا. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۵ : ۷). وہ لوگ (بدگمانی کرنے والے) ان سے اس حیثیت سے نہیں ملتے تو وہ اس کو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی گون گیر اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۹۶۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹). [گون + ف : گیر ، گرفتن - پکڑنا/۱ ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

---گھات امث.
داؤ گھات ، موقع ، مطلب (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گون + گھات (رک)].

---نکالنا محاورہ.
کام نکالنا ، مطلب برآری کرنا ، غرض نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---نِکَل گئی آنکھ بَدَل گئی فقرہ ؛ کہاوت.
خود غرض کی نسبت کہتے ہیں ، ایسے شخص کے بارے میں بولتے ہیں جو مطلب حاصل ہو جانے کے بعد بے مروتی برتے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---نکلنا محاورہ.
مطلب نکلنا ، کام پورا ہونا ، مراد حاصل ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گُون (و مع) امذ.
رنگ ، قسم ، طرز ، طرح ، طرز کے معنوں میں ، عموماً مرکبات میں جزوِ دوم کے طور پر مستعمل جیسے گلگوں ، نیل گوں ، گندم گوں وغیرہ.

پلا ساقیا بادۂ لعل گوں
کہ ہو جائیں سرخ آنکھیں مانندِ خوں

(۱۸۰۱ ، میر، ک ، ۹۶۱). حلیہ شریف گندم گوں میانہ قد فراخ چشم. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص ، ۲ : ۹۰۱). گوں ... آب گوں ، آتشی گوں ، شعلہ گوں ، نیلگوں ، سیہ گوں ، گندم گوں ، لالہ گوں ، زمرد گوں وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۸).

فلکِ نیلگوں کی پہنائی
آج آدم کی زد سے دور نہیں

(۱۹۶۶ ، بوئے رسیدہ ، ۳۵). [ف].

گون (۱) (و مج) امث.
ایک قسم کا لمبا اور بیچ میں سے کھلا ہوا سامان لادنے کا موٹے کپڑے کا تھیلا جو عموماً چھٹی یا پالان کے اوپر بیل یا لدّو جانور کی کمر پر دونوں طرف لٹکتا ہوا ڈال دیا جاتا ہے ، دو رخی بوری. شہری بھینسا تو فقط لکڑہارے ہی کے کام کا ہے کہ وے لکڑیاں یا گونیں اس پر لادیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱). حضرت ابن زبیر نے ایک لاکھ اسی ہزار درم دو گونوں میں حضرت عائشہ کے پاس بھیجے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۴۸). ریٹ میں نہ تو کوئی گونیں ہوتی ہیں کہ بارش کی چار بوندیں پڑنے پر بھر جائیں اور نہ ہی کوئی رسہ ہوتا کہ ٹوٹنے اور کسی کی جان لے. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۲۰). [س : गोणी].

گون (۲) (و مج) صف (قدیم).
معاون ، مددگار نیز بزرگ.

جا میں گون گیان کی ہوئے برہم گیانی کہے سوئے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۲۱۲). [مقامی].

گَوْنا (و لین نیز فت گ ، و) امذ.
۱. (ہنود) بالغ ہونے کے بعد دلہن کو لینے کے واسطے دولہا کا اپنے سسرال جانا اور دلہن کو وداع کر کے گھر لانا ، مکلاوا.

ڈولی آتی ہے اون کے گونے کی
پھول تکتا ہے راہ دونے کی

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۵۹). لڑکی اس سن تک گونے کے قابل بن گئی. (۱۹۵۳ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۱۸). ۲. خلوت ، سہاگ رات ، شب زفاف ، شب عروسی (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [س : गमन+क].

---کرنا محاورہ.
رخصت کرنا ، وداع کرنا ، دلہن کو وداع کرنا ، دلہن کو رخصت کرنا ، وداع کر کے لانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کرنے جانا محاورہ.
بیاہ کے بعد دولہا کا دلہن کو گھر لانے کے واسطے بعد از بلوغ جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
گونا کرنا (رک) کا لازم ، وداع کی رسم کا ادا ہونا ، دلہن کا سسرال جانا (رخصتی کے لیے). تیرے بیاہ کو تو پانچ برس ہو گئے ہوں گے اور تو بھی پندرہ برس کی ہوئی ، اب گونا کب ہوگا (۱۸۶۸ء ، رسومِ ہند ، ۲۶).

گَونا (و لین) امذ.
(ٹھگی) چوری کا مال جو چور کے پاس ہو یا جس کو وہ اُٹھا کر لے جا رہا ہو (اپ و ، ۸ : ۱۰۲). [مقامی].

گُونا (ضم ک ، و غم) صف.
رک : گُنا. ظاہر ہے کہ ... ۳ ہزار میل بہ نسبت ... ۲۳۰ میل کے ساتھ گونا کم ہے (۱۹۲۱ء ، القمر ، ۲۱). [گُنا (رک) کا بگاڑ].

گُونا (و مع). (الف) صف.
گونہ ، یک گونہ ، ایک طرح کا ، ذرا سا.

سربش ہجر ہو اچھا جو نکلے دل کی بھڑاس
ابھی نہ جانیے گونا بخار باقی ہے
(۱۸۷۷ء ، انور ، د ، ۱۰۳).

بچوں کی ابھی تربیت ہو سکتی ہے گونا
گھوڑے کو لگی ایڑ تو ممکن نہیں چھونا
(۱۹۳۶ء ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۰۱). (ب) امذ. ایک سنہرا رنگ (روغن یا سفوف) جو سونے یا پیتل سے بنایا جاتا اور صندوقچوں یا شیشوں اور تلوار کی میانوں وغیرہ میں لگایا جاتا ہے.

کیا سنہرا رنگ ہے جو عکس سے
آئینہ پر صاف گونا ہو گیا
(۱۸۳۱ء ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۶).

اے بت اللہ رے ترا کندن سا رنگ
شرم سے سونا بھی گونا ہو گیا
(۱۸۶۷ء ، رشک ، د ، ۹۲). [گونہ (رک) کا ایک املا].

گونا (و مج) امذ (شاذ).
رک : گون ، دورخا بورا. گیہوں میرے گونے میں جمع کرو (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۷۸). [رک : گون (۱) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گُونا گُوں (و مع ، و مع) صف.
طرح طرح کا ، مختلف قسم کا ، وضع وضع کا نیز رنگ برنگ ، بوقلموں. سو نورو قدرت سو زیور پائے گونا گوں ... دیکھلایا (۱۵۸۲ء ، کلمۃ الحقائق ، ۵۹).

سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گونان گوں مجھے
سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیوں مجھے
(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۲۰۹). کئی ہزار سواروں کا ہرا لباس گونا گوں اور اشیاء بوقلموں سے آراستہ ہوکر داہنی طرف رہے (۱۸۰۳ء ، گل بکاؤلی ، ۸۱). چمن سرسبز رونس خوش وضع کھلائے بوقلموں میوہ ہائے گونا گوں (۱۸۹۰ء ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۱۱).

غضب تھی عشق کے جذبات گونا گوں کی رنگینی
دلِ حسرت بھی اک نیرنگ ہے رازِ محبت کا
(۱۹۲۶ء ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۹۹). انسان ایک ایسی مخلوق ہے جسے گونا گوں ذہنی صلاحیتوں سے سرفراز کیا گیا ہے (۱۹۸۷ء ، فلسفہ کیا ہے ، ۲۷۰). [گُوں + ا (حرفِ اتصال) + گوں (رک)].

گُونا گُونی (و مع ، و مع) امث.
طرح طرح کا ہونا. زندگی کی اصل حقیقت تنوع اور گونا گونی ہے (۱۹۳۰ء ، مکاتیبِ اقبال ، ۲ : ۳۷۲). وہ معلومات جس کی گونا گونی پہلے کے طالبِ علموں کو وحشت زدہ کر دیا کرتی تھی (۱۹۷۰ء ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۳۰). [گونا گوں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گون پال (و مج ، مغ) امذ.
رک : گوپال ، کرشن جی کا لقب (قدیم اُردو کی لغت). [گوپال (رک) کا انفی املا].

گونْت (و مج ، غنہ) امذ.
رک : گوت ، برادری ، ذات ، خاندان.

دولہ مولی اپنی گونت کے اپنی موج کے موجی بندے
(۱۹۳۶ء ، لبیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۲۸۰). [گوت (رک) کا انفی املا].

گونْتَرِیا (و مج ، سک ن ، فت ت ، سک ر) امذ.
مہمان. تم تو ہمارے گونتریا (مہمان) ہو ، کنور نے سلونے انداز میں کہا (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۸۲). [مقامی].

گُونْتْنا (و مع ، غنہ ، سک ت) ف م (قدیم).
رک : گوتھنا ، ٹانکنا ، نتھی کرنا ، باندھنا. مجازی میں گونتے تو جُپ سر کنولے (۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق (دکھنی اُردو کی لغت). [گوتھنا (رک) کا انفی املا].

گونْتھ گانْتھ م ف.
بُری بھلی سلائی کرکے ، کسی طرح سی کر ، ٹانک کر ، پرو کر. یہ کام ہم جیسے غریب آدمیوں کی بہو بیٹیوں کے ہیں ، بھلا یا بُرا جیسا آیا گونتھ گانتھ اپنا تن بدن ڈھانک لیا (۱۸۹۵ء ، حیاتِ صالحہ ، ۵۷). [گونتھنا گانٹھنا (رک) کا حاصل مصدر].

---کے م ف.
تیار کر کے ، راضی کر کے ، منت سماجت کر کے. ایک دفعہ ... حاضرین نے انہیں زبردستی گونتھ گانتھ کے نماز پڑھانے کھڑا کر ہی دیا (۱۹۶۷ء ، بزمِ خوش نفساں ، ۵۶).

گُونْتھنا (و مع ، غنہ ، سک تھ) ف م.
۱. (آ) گوتھنا ، پرونا ، شامل کرنا ، نتھی کرنا. بادشاہ کی تعریف کے جواہر نظم کی لڑی میں گونتھ کر شہرت کے بازار میں رواج دیجیے (۱۸۰۳ء ، گنجِ خوبی ، ۲۰۷). کسی نے بالیاں بھریں ، کسی نے کنٹھے گونتھے ... (۱۸۷۳ء ، انشائے ہادی النسا ، ۱۳۳).

کتنی محبت سے میرے بالوں میں پھول گونتھے تھے۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۱۸)۔ (اا) سینا ، سلائی کرنا ، ٹانکے لگانا۔ دو جوڑے ابھی دھو کے سوکھنے کے لیے ڈال کے آیا ہوں ، وہ بھی کئی جگہ سے گونتھ رکھے ہیں۔ (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۰۳)۔ ۲. ریشم کے تاروں کو آپس میں لپیٹنا ، گوندھنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [گونتھنا (رک) کا انفی تلفظ]۔

---- کانتھنا / کانٹھنا ف م.

سینا پرونا ، جیسے تیسے ٹانکنا یا تہی کرنا۔ غرض اس وقت تو پریالی نے کسی طرح گونتھ کانتھ کر فرش کو پورا کیا۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۹۶)۔ الفاظ کے پھولوں کو انھوں نے گونتھا کانٹھا کبھی اُس کا سہرہ بنا لیا۔ (۱۹۱۰ ، ذکاءاللہ دہلوی ، مضامینِ تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۰۲)۔ [گونتھنا کانتھنا (رک) کا انفی املا]۔

گونٹ (و مج ، غنہ) امث.

رک : گوٹ ، حاشیہ ، سنجاف۔ سرکار میں جاتے تو عبا اور گونٹ وغیرہ کی سادی مندیل پہن لیتے تھے۔ (۱۹۸۳ ، امیرمینائی اور ان کے تلامذہ ، ۱۷)۔ [گوٹ (رک) کا انفی املا]۔

گونٹا (و لین ، مغ) امذ.

کنّو کے اخراجات (جامع اللغات)۔ [گون - کانو + ٹا ، لاحقۂ نسبت]۔

گونٹا (و مج ، مغ) امذ.

رک : گوٹا۔ سر پر چھوٹے گونٹے کی ٹوپی ہے۔ (۱۸۷۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۸۷)۔ [گوٹا (رک) کا انفی تلفظ]۔

گونٹی (و لین ، مغ) امث.

(نباری) رک : چھیڑا ، وہ دھات یا مسالا جس کے اثر سے دوسری دھات تیزابی محلول سے جُدا ہو جائے ، رافق ، کاسی (اب و ، ۳ : ۱۰)۔ [مقامی]۔

گونٹیا (۱) (و لین ، مغ ، کس ٹ) امذ.

نمبردار ، گانو کا سکھیا ، پٹیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : गोष्ठ]۔

گونٹیا (۲) (و لین ، مغ ، کس ٹ) امث.

چھوٹا گانو (پلیٹس)۔ [س : ग्राम + स्थ + इका]۔

گونٹھ (۱) (و مج ، غنہ) امذ.

رک : کونٹ وہ زمین جو مذہبی کاموں کے لیے جاگیر دی جائے (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : ग्रामस्थ]۔

گونٹھ (۲) (و مج ، غنہ) امذ.

ایک وضع کی چوڑی سلائی (پلیٹس ، جامع اللغات)۔ [غالباً س : ग्रन्थ]۔

گونٹھا (و مج ، مغ) امذ.

(ایندھن براری) گائے بھینس کا سوکھا ہوا گوبر جو جلانے کے کام آئے ، اُپلا نیز گائے بھینس وغیرہ کے گیلے گوبر کو حسبِ ضرورت ٹکیا کی شکل میں بنا کر سکھایا ہوا اُپلا جو عام طور سے گھر پر بنا لیا جاتا ہے ، تھپواں اُپلا (اب و ، ۳ : ۱۰۰۵)۔ [س : गो + विष्ठा]۔

گُونتھنا (و مع ، غنہ ، سک تھ) ف م.

رک : گونتھنا (پلیٹس)۔ [گونتھنا (رک) کا ایک املا]۔

گُونٹھوانا (و مع ، غنہ ، سک ٹھ) ف م.

رک : گنتھوانا ، گونتھنا (رک) کا متعدی المتعدی (پلیٹس)۔ [گنتھوانا (رک) کا بگاڑ]۔

گُونج (۱) (و مع ، غنہ) امث.

۱. (ا) وہ آواز جو گنبد یا بند مکان میں دیر تک سنائی دیتی ہے ، آوازِ بازگشت۔ جب گونج ٹھہر گئی تو سید صاحب نے لکچر دینا شروع کیا۔ (۱۸۸۳ ، سید احمد خاں کا سفرنامۂ پنجاب ، ۱۰۹)۔ چونکہ اُس کی آواز زمانہ کی گونج کے موافق تھی اُس نے توقع سے بہت زیادہ کامیابی حاصل کی۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۱۷۰)۔ کسی بڑے تار گھر میں چلے جائیے ... انسانی انگلیاں حرکت کر رہی ہوں گی اور کھٹکے کی گونج اُن سے نکل رہی ہو گی۔ (۱۹۰۹ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۵۲)۔

جب آنکھ کُھلی اور ہوش آیا تب سوچ لگی ، اُلجھن سی ہوئی پھر گونج سی کانوں میں آئی وہ سُندر تھی سپنوں کی پری (۱۹۳۷ ، میراجی کی نظمیں (کلیاتِ میراجی ، ۷۲))۔ ان انسانی رجحانات کے ساتھ کبھی کبھی اس کے یہاں اخلاق آہنگ کی گونج بھی سنائی دینے لگتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۸۹)۔ (اا) (طبیعیات) ایسی مرتعش حرکت جو کسی جسم میں کسی دوسرے جسم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے (آواز علی ناصر زیدی ، ۳۲۱)۔ ۲. بھنبھناہٹ (خصوصاً بھونروں کی)۔

گونج بھونروں کی یہ ڈھاتی ہوئی جادو دل پر
یہ وہ رُت ، جس میں نہیں رہتا ہے قابو دل پر

(۱۹۱۳ ، اکسیرِ سخن ، ۹۸)۔

ساکھ لایا ہے نوید آمد فصلِ بہار
گونج بھونرے کی ہے اک ٹھمری مبارکباد کی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۶۸)۔

اور بھونروں کی وہ گونج
سچ بتا ! کانوں کو کیا اب بھی بھلی لگتی ہے

(۱۹۸۲ ، سازِ سخن بہانہ ہے ، ۱۳۳)۔ ۳. (مجازاً) آواز ؛ (کنایۃً) خواہش ، ارمان۔ بھائیو اور بہنو! میں نے راجن بابو کے یہاں ہونے سے فائدہ اُٹھا کر یہ جو باتیں کہیں وہ میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے دل کی گونج ہیں۔ (۱۹۳۰ ، تعلیمی خطبات ، ۹۷)۔ (اا) گرج ، بھاری یا رُعب دار آواز۔

ڈر کے ساقی ہو گیا بےہوش مستوں کی طرح
شب کو میخانے میں سُن کر ایک متوالے کی گونج

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اُردو ، ترکی ، ۸)۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اعتماد و اعتقاد کو لہجہ میں گونج اور گرج کے خطیب تھے۔ (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فنِ خطابت ، ۲۸)۔ (اا) (کنایۃً) پختگی ، استحکام۔ ہماری آواز میں ایسی گونج پیدا ہو گئی ہے کہ ... بزرگ بھی تسلیم کرنے لگے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۲۳)۔

۴. شیر کی آواز یا ڈکار. کسی گوشہ سے ایک مہیب شیر ڈکارتا ہوا نکلا ، اس کی پُررعب گونج ... نے اس شخص کے دل کو لرزا دیا. (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۴ : ۵). ۵. ڈھول نقارے وغیرہ کی آواز (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. سانپ کی پھنکار.

وقتِ گریہ آہ عاشق کا ہے جیسا زور و شور
اے شہیدی یوں نہ ہو برسات میں کالے کی گونج

(۱۸۳۰ ، شہیدی (کرامت علی) ، د ، ۳۳).

بیش جانے کی نہ ترکی آپ کی افسوں گری
ہوش اُڑ جائے گا سُن کر زلف کے کالے کی گونج

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ترکی ، ۸). ۷. (کسی تحریر یا اسلوب کی) نقالی ، اثر ، تکرار. یہ جملہ کثرت کے ساتھ دُہرایا جا رہا ہے اور ہر طرف اِسی کی گونج سنائی دیتی ہے. (۱۹۸۱ ، افادی ادب ، ۷). ہر بڑے شاعر کے یہاں اس کی سماجی اور تمدنی روایات کی گونج سنائی دیتی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۵۲). ۸. شہرت ، دھوم نیز غل. آج یورپ کے الحاد کی گونج نے دنیا کے گوشہ گوشہ کو پُرشور بنا دیا ہے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۰۵). ہندوستان میں ... چار دانگ اس سیمینار کی گونج گئی تھی. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۶).

---اُٹھنا محاورہ.
۱. (کسی جگہ کا) آواز یا شور و غل سے بھر جانا ، گونجنا ، پھیل جانا. شہر منافقوں سے بھرا پڑا تھا جنہوں نے دم بھر میں اس خبر کو اس طرح پھیلا دیا کہ سارا مدینہ گونج اُٹھا. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۵۴).

گونج اُٹھی فضا میں کوئی چیخ
اور نظروں میں موت اُبھر آئی

(۱۹۵۴ ، تشنگی کا سفر ، ۱۱۵). ۲. دوہرایا جانا نیز مقبول ہونا ، شہرت پانا. یہ لفظ ایسے بارعب اور جذبے کے لہجے میں کہے گئے تھے کہ سارے کوہستان میں گونج اُٹھے. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۰۵).

---پیما (---ی لین) امذ.
ایک آلہ جس سے گونج نیز اس کے قائم رہنے کی مدت ناپی جاتی ہے (انگ : Echo Meter). راڈار کا اگر تجزیہ کیا جائے تو یہ ایک قسم کا ایکومیٹر یعنی گونج پیما ہوتا ہے. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرنوں کے عملی اطلاقات ، ۳۰۸). [گونج + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا].

---دار صف.
جس میں گونج ہو ، گونجیلا ، گونجنے والا ، پرشور ، آزاد ، جیری ، اور گونج دار ارتعاشات کا مطلب بیان کیجیے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۴۷۵). [گونج + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دار آواز امث.
گونج پیدا کرنے والی آواز ، دیر تک سنائی دینے والی آواز ، بلند یا تیز آواز. اپنی بھرائی ہوئی گونج دار آواز میں نعرہ لگایا «اس گھر میں کوئی زندگی گھس آئی ہے». (۱۹۸۱ ، پیاری زمین ، ۲۵۴). «وائے شیطانو»! اس نے دھواں کی سمت گونج دار آواز میں دہرایا. (۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۱۱). [گونج دار + آواز (رک)].

---عَمَل پیما (---فت ع ، م ، ی لین) امذ.
(سمکیات) رک : **گونج مصوات جو زیادہ صحیح ہے.** جدید جال کش کشتی میں راڈار ، خودکار پائلٹ ، گونج عمل پیما اور گونج پیما لگے ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۲۰). [گونج + عمل (رک) + ف : پیما ، پیمودن = ناپنا].

---عَمَل پیمائی (---فت ع ، م ، ی لین) امث.
(سمکیات) **گونج عمل پیما کے ذریعہ زیر آب چیزوں کی موجودگی کا اندازہ کرنا.** اب گونج پیمائی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۲۰). [گونج عمل پیما + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مِصْوات (---کس م ، سک ص) امذ.
(سمکیات) **صوتی آلہ جس کے ذریعے پانی یا پانی کے اندر کسی شے (خصوصاً مچھلی) کی گہرائی کا تعین کیا جاتا ہے** (انگ : Echo Sounder). ایک آلہ جس کو آلۂ بازگشت یا گونج مصوات کہتے ہیں ، کشتی پر لگا دیا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۲۴). [گونج + ع : مصوات].

گُونْج (۲) (و مع ، غنہ) امث ؛ رک گونجھ.
۱. **نتھ یا کان کی بالی یا بالے کا ذرا مڑا ہوا نوک دار سرا جو دوسرے سرے کے منھ میں اٹکا دیا جائے.**

نیش زن گونج ہے بالے کی تری جوں عقرب
ہو کے زیر آب جو پلکوں سے مرا دل ٹپکا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۹۳). اوڑھنی سر سے گر کر کان پر آ پڑی ، کان میں تھیں بالیاں ، گونج اُلجھ گئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۴).

گونج سے بالے کی زلف اُلجھی میں عاشق ہوگیا
یہ نہ خوف آیا کہ وہ افعی ہے یہ زنبور ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۸۶). خود غرضی کے تربیت یافتہ قزاقوں نے نتھوں اور بالیوں کے لیے کان ، بلاقوں اور نتھوں کے لیے ناکیں کاٹ لی تھیں مگر گونجیں کھولنے کی تکلیف گوارا نہیں کی تھی. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۰۷). ۲. (i) **نوک دار سرا ، کیل.**

تم جو نکلے کھینچ کر سرمہ سے دنبالے کی گونج
گڑ گئی سینہ میں میرے بن کے وہ بھالے کی گونج

(۱۸۸۶ ، کلیات اردو ترکی ، ۸). (ii) (نعل بندی) **نعل میں ٹھونکنے کی کیل کی پھلی جو گھنڈی نما ہوتی ہے** (ا پ و ، ۵ : ۶۶). (iii) (نجاری) **دلے دار کواڑ کے چوکٹے کے جوڑوں پر جڑی ہوئی چوبی میخ جو عموماً بانس کی ہوتی ہے** (ا پ و ، ۱ : ۳۵). [گونجھ (رک) کا ایک املا].

گُونْجا (۱) (و مع ، مغ) امذ.
(کاڑی بانی) **دھرے کے سروں کی ٹیک یعنی پہیے کی نا (نال) کی حد کا حصّہ چھوڑ کر دھرے کا اُبھرا ہوا چکر جس پر نا (نال)**

کا اندر کا منہ پکتا ہے (اپ و ، ۵ : ۱۳۲)۔ [گونج + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

گُونجا (۲) (و مع ، مغ) امذ۔
کٹے ہوئے یا گرے ہوئے بالوں کا گچھا ، بالوں کا مجموعہ۔ مرغی کے پاؤں میں بالوں کا گونجا اُلجھ جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۸ ، ۳ : ۳)۔ [گُچھا (رک) کا بگاڑ]۔

ـــ مُونجا کَرنا محاورہ۔
گوندھنا ، گچھا بنانا ، آپس میں اُلجھانا ، ملنا۔ بھٹیاری نے پانی پینے کے کٹورے میں ایک بال گونجا مونجا کر کے ڈال دیا۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۵)۔

ـــ ہُوا (ـــ ضم ہ) صف۔
گندھا ہوا ، گچھا بنایا ہوا ، موڑا ہوا (بال دھاگا وغیرہ)۔ نائی نے پانی اُنڈیلا ، گونجا ہوا بال پانی پر ترا۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳ : ۵)۔

گونجا (و مع ، مغ) امذ۔
(حلوائی) کھوئے کا بنا ہوا سموسا (اپ و ، ۳ : ۲۱۳)۔ [س : गुह्यक]۔

ـــ غِلافی (ـــ کس غ) امذ۔
(حلوائی) میوہ بھر کر بنایا ہوا سموسا جس میں کھویا وغیرہ بھی ہوتا ہے (اپ و ، ۳ : ۲۱۳)۔ [گونجا + غلاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گُونجار (و مع ، مغ) امث۔
رک : گونج نیز گونجنے والی آواز۔

اور گونجے میرے سینے مدھ بھری گونجار سے
کیوں اکارت جا رہی ہیں آہ یوں راتیں مری

(۱۹۶۶ ، گلِ نغمہ ، عبدالعزیز خالد ، ۹۰)۔ [رک : گونج (۱) + ار ، لاحقۂ نسبت]۔

گُونجانا (و مع ، مغ) ف م۔
پھیلانا ، عام کرنا ، شہرت دینا۔ ماسون تجارت کے فلسفے کا راگ چاروں طرف گونجایا کرتا تھا۔ (۱۹۳۷ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۵۶)۔ [رک : گونج (۱) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

گُونجلا (و مع ، غنہ ، سک ج) امث۔
۱. (آہن گری) **رک : زنبور ، گول حلقے دار منھ کی سنسی ، بعض کاری گر کلے دار سنسی کہتے ہیں** (اپ و ، ۸ : ۲۰)۔ ۲. (کندلا کشی) **لچھا بننے کے لائق جندر میں کھینچا ہوا تار ، ڈوری ، کارچوبی ، زردوزی** (اپ و ، ۲ : ۱۸۰)۔ [رک : گونج (۲) + لا ، لاحقۂ نسبت]۔

گُونجنا (و مع ، غنہ ، سک ج) ف ل۔
۱. **کسی جگہ ، گنبد یا مکان میں کسی آواز کا ٹکرا کر دیر تک قائم رہنا ، آواز ٹکرا کر واپس آنا۔**

آنے والوں کو بھی میرے بعد دنیا تھی خبر
دل کا ہر نالہ فضا میں حشر تک گونجا کیا

(۱۹۱۶ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۳۳)۔ قرۃالعین حیدر کے فقرے میرے ذہن میں گونج گئے۔ (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۲۹)۔ ۲. **کوئی جگہ یا مکان آواز سے بھر جانا ، آواز یا بات کا خوب پھیلنا ، شہرہ ہونا۔** ہوش میں آ کر ایک آہ جگر سوز بھری ، سارا مکان گونج گیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۰)۔

کہ ڈیرہ گیا گونج رنگ اُڑ گئے
حواس ان کے جیسے پتنگ اُڑ گئے

(۱۸۸۰ ، قمقام الاسلام ، ۱۱)۔ سیرۃ نبویؐ ، جس کے غلغلے سے ہندوستان کا گوشہ گوشہ گونج رہا ہے۔ (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ (دیباچۂ طبع اوّل) ، ۱ : ۱)۔ اقبال کی آوازیں بھی جدید اُردو شاعری کی فضاؤں میں گونجنے لگیں۔ (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۶۷)۔ ۳. (أ) **بولنا ، گونجتی ہوئی آواز نکالنا ، شور مچانا۔** وہ دونوں جن و پری کبوتر کی آواز میں گونجتے چلے آتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، منیر ، ۹۰)۔ آپ کو ان شعرا کی عظیم و ضخیم شاعری ، سمندر کی طرح لہراتی ، جھومتی اور گونجتی ہوئی محسوس ہو گی۔ (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹)۔ (أأ) **بلند ہونا ، اٹھنا (آواز وغیرہ کا)۔** کم بخت کافر کانگرسیوں کے خلاف کوئی نعرہ نہ گونجتا۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۳۱)۔ ۴. **شیر یا چیتے کا دھاڑنا۔** شیر کی مانند گونج کر مرکب کو ڈپٹ کر فوج کے درمیان گھسا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۱۳)۔

شغال و گرگ ہیں بے حد و بے شمار یہاں
پلنگ گونجتے ہیں جابجا ہیں شیر شریر

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن دہلوی ، ۳۳)۔ الفاظ کے شکوہ کا یہ انداز ہے کہ گویا شیر گونج رہا ہے۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۴۹)۔ ۵. **کبوتر یا قمری کا مستی میں بولنا ، ہنکارنا۔**

نامہ کیا یار کو پہنچایا کہ معراج ہوئی
عرش پر بیٹھ کے گونجے گا کبوتر اپنا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۴۷)۔ کبوتری پر نر گونجے اور کبوتری نر کے آگے تیرے۔ (۱۸۹۱ ، رسالہ کبوتر بازی ، ۱۵)۔ قمریاں خدا کی پیدا کی ہوئی جگہوں میں گونج رہی ہیں۔ (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۵ : ۲۳)۔ ۶. **بھونرے یا مکھی کا بھنبھنانا۔**

مست بھونرا گونجتا پھرتا ہے کوہ و دشت میں
روح پھرتی ہے کسی وحشی کی گھبرائی ہوئی

(۱۹۲۵ ، نقش و نگار ، ۳۹)۔ بھونرے گونجتے تھے۔ (۱۹۷۵ ، پر پرواز ، ۵۱)۔ (أ) **بجنا (گیت وغیرہ)۔** میں نے کوئی توجہ نہ دی کہ وہ کیا گنگنا رہا ہے اور اس نے بھی مجھ سے نہ پوچھا کہ میرے ذہن میں ہنکج ملک کا گیت کیوں گونج رہا ہے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۶۲)۔ (أأ) **نقارے یا بنسری وغیرہ کا بجنا** (نوادرالالفاظ ، ۳۸۳)۔ ۸. **سانپ یا اژدہے کا پھنکارنا۔**

پراگندگی تھی اس انبوہ میں
کہ گونجی بلائے سیہ کوہ میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۶)۔ ۹. **(بادل ، توپ وغیرہ کا) گرجنا ، کڑکڑانا۔**

بڑھے سینۂ دشت پر گونجتے
کبکجاتے گرجتے ہوئے توپ خانے

(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ٢٦). ١٠. **کسی کھانے کی چیز کو بری طرح ملنا کہ دیکھ کر کراہت پیدا ہو؛ کسی کپڑے کو بری طرح مل ڈالنا کہ شکنیں پڑ جائیں** (نوراللغات). [رک : گونج (١) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُونچلی (ضم گ ، و غم ، بغ ، ی مع) صف مث.
گونج دار ، گونجنے والی (عموماً آواز کے لیے مستعمل). پھر تھوڑی تھوڑی گونجیلی آواز ان کے تھنوں سے نکلنے لگتی ہے (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٣٠٨). بھولے عوام سبز باغ کے جلسۂ عام میں راہبروں کی کھوکھلی اور گونجیلی تقریریں سننے میں ... محو ہیں. (١٩٧٠ ، جنگ ، کراچی ، ٦ فروری ، ٣). [رک : گونج (١) + یلی ، لاحقۂ صفت تانیث].

گُونجھ (١) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **گونج (١) ، آواز بازگشت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گونج (١) + ھ (زائد)].

گُونجھ (٢) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **گونج (٢) ، کان کی بالی کا مڑا ہوا سرا** (پلیٹس). [رک : گونج (٢) + ھ (زائد)].

گُونجھا (و مع ، مغ) امذ.
رک : **گوجھا ، سموسہ** (پلیٹس). [گوجھا (رک) کا انفی املا].

گُونجھنا (و مع ، غنہ ، سکِ جھ) ف ل.
رک : **گونجنا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گونجنا (رک) کا ایک املا].

گُونچ (١) (و مع ، غنہ) امث.
بڑی ذات کی بغیر فلس کی مچھلی جس کا منھ چوڑا اور چپٹا ہوتا ہے ، وزن میں کئی کئی من اور گوشت اس کا زرد رنگ کا اور ادنیٰ قسم کا ہوتا ہے. ہندوستان کے دریاؤں میں جو مچھلیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں ، ماہی شیر ، گونچ (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٩٤). [مقامی].

گُونچ (٢) (و مع ، غنہ) امث.
رک : **گھنگچی ، ایک (سرخ) رتی** (ماخوذ : نوراللغات ؛ پلیٹس). [س : शङ्ख].

گونچڑی (و مع ، غنہ ، سکِ چ) امث.
ایک چھچڑی یا طفیلی کیڑا جو مویشیوں وغیرہ کے جسم پر بیٹھتا ہے ، کوچری. جب شیر سو جاتا ہے اوس کے جسم کی گونچڑیاں چن چن کر کھاتا ہے. (١٨٩٨ ، شکر نامۂ نظام ، ٨٠). [کوچڑی (رک) کا انفی املا].

گونچنا (و مع ، غنہ ، سکِ چ) ف م.
رک : **کھینچنا ، پکڑنا ، کھینچ کرنا**. اس نے اپنے ہاتھ کا یوں اندازہ بتایا جیسے کہ میری کھڑکی سی پھینکنا چاہتی تھی اور میں اس کو گونچ لینے کے لیے تیار ہو گیا. (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ٥٠). [کوچنا (رک) کا انفی تلفظ].

گُونچی (و مع ، مغ) امث (قدیم).
رک : **گونچ (٢) گھونگچی**.

گونچی سب تن لوہو بھر
لالا ٹیکا موتہ پر دھر

(١٥٠٣ ، نوسرہار (اردو ادب ، علیگڑھ ، ٢ ، ٦ : ٧٨)). [رک : گونچ (٢) + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

گُونچھیا (و مع ، غنہ ، سکِ چھ) امذ.
(موسیقی) جتی کی پانچویں قسم جس کے اول میں لے درت ہو درمیان میں مدھ ہو آخر میں بلمپت ہو (نغمات الہند ، ١ : ٩٠). [کوچھیا (رک) کا انفی املا].

گُونخرچہ (و لین ، مغ ، فت خ ، سکِ ر ، فت چ) امذ.
رک : **گونتا ، کانو کے اخراجات.** فصل چوتھی دستورات دیہی تقرر نمبردار اور انتقال حقیقت و سہنیہ و مقدم و تحصیل و گونخرچہ. (١٨٣٦ ، کھیت کرم ، ١٩). [گون (کانو (رک) کی تخفیف) + خرچہ (رک)].

گوند (١) (و مع ، غنہ) امذ.
١. **ایک چپچپا دار مادہ جو درختوں کے تنوں سے نکلتا ہے اور خشک ہو کر ڈلیاں بن جاتا ہے (یہ مصنوعی طور پر بھی تیار کیا جاتا ہے) اس کی ڈلیوں کو پانی میں بھگونے سے لیس دار مادہ حاصل ہوتا ہے جو کاغذ وغیرہ چپکانے کے کام آتا ہے ، ضمغ.**

چوں تہینہ بختوبی کوں کیا ڈھولنے تیو گوند سوں
تھا کر سرور پیتا کروں پانی میں چپ کھنگال کر

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، ٤ ، ٦٩).

رکھیے تو شربت کسی جا شیرا
دیوے گوند کے بدلے کتیرا

(١٨٣٥ ، رنگین (شہر آشوب رنگین ، ١٦٩)).

گوند بھی پیڑوں کا سلگے مثل عود
پھول کی رگ جل کے بن جائے اگر

(١٨٧٣ ، کلیات قدر ، ٤٣). گوند ، کتیرا ، افیون ہر ایک تین تین ماشہ. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٩). پچھلے جنم کی باتیں یاد کرنے لگا ، جب درختوں سے گوند نکالنے کا کام کیا کرتا تھا. (١٩٨٧ ، حصار ، ٢١). ٢. **اصلی گھی میں بھون کر کھانڈ کے قوام میں پکایا ہوا گوند جو اکثر زچہ کو طاقت کے واسطے کھلاتے ہیں (اس میں عموماً ناریل ، بادام ، چھوہارے ، کشمش ، سونٹھ ، سوجی ، مکھانے ، کیکر کا گوند پانچوں مغز وغیرہ کوٹ کر ملاتے ہیں) ، گوند مکھانے.** زچہ کو تین وقت اچھوانی دو وقت گوند ، تیسرے روز مکھانے ناتوانی دور ہونے کی غرض سے کھلاتے ہیں (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ١٢) دوسری طرف کچھ عورتیں مکھانے اور گوند بنا رہی تھیں. (١٩٦٣ ، نور مشرق ، ١٣١). [غالباً ، س : कन्दु].

---پَنْجِیری (---فت پ ، مغ نیز سکن ن ، ی مع) امث.
گوند ملی ہوئی پنجیری جو زچہ کو کھلاتے ہیں (لغات النساء ؛ فرہنگ آصفیہ). [گوند + پنجیری (رک)].

---پَنْجیری اَور (اُڑائیں) ہی کھائیں جچّا (زچہ) رانی پڑی کراہیں کہاوت.
تکلیف کوئی سہے مزہ کوئی اٹھائے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

---دار امذ.
(طبیعیات) ناقص اور منفی جھٹکا. جھٹکے کی دو قسم ہیں کہ جس کو چند عقلا کالج دار یعنی کامل جھٹکا اور مثبت اور گوند دار یعنی ناقص جھٹکا اور منفی کہتے ہیں. (١٨٣٩ ، ستۂ شمسیہ ، ٩ : ٣٦). [گوند + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دانی امث.
ظرف جس میں بھیگا ہوا گوند رکھتے ہیں ، یہ گوند کاغذ چپکانے اور جوڑنے کے کام آتا ہے. کانیڈ نے جلدی سے انگلی فٹ ہاتھ سے اٹھالی ، اور .... گوند دانی نکال کر گوند سے بھر اپنی انگلی کو ہاتھ میں چپکا دیا. (١٩٦١ ، ستاروں کی سیر ، ١١١). [گوند + دان ، لاحقۂ ظرف + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---سے پٹّیاں جَمانا ف مر ؛ محاورہ.
عورتوں کا بالوں میں محرابیں بناتے وقت گوند سے چپکانا تا کہ محرابیں بگڑنے نہ پائیں (مہذب اللغات).

---کُش (---فت ک) امذ.
وہ آلہ جس سے گوند پھیلاتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوند + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا].

---مَکھانے (---فت م) امذ ؛ ج.
رک : گوند پنجیری (جامع اللغات). [گوند + مکھانے (مکھانا (رک) کی جمع)].

---ہو جانا محاورہ.
گوند کی طرح لیسدار ہو جانا ، چکنا ہو جانا ، چپچپا ہو جانا ، چیکٹ ہو جانا. آج رات کو ذرا سی بوندوں سے سڑکیں گوند ہو گئیں. (١٩١٢ ، روز نامچۂ سیاحت ، ٣ : ٣٧٨).

گونْد (٢) (و مع ، غنہ) امث.
ایک گھاس جو پانی میں پیدا ہوتی ہے پتی پتلی اور نرم ہوتی ہے جس سے چٹائیں بنی جاتی ہیں. مضبوط چٹائی گوند کی ہوتی ہے اس کے دام بھی زیادہ لگتے ہیں. (١٩٢٦ ، خزائن الادویہ ، ٦ : ١٠١). [س : गन्द्र].

گونْد (٣) (و مع ، غنہ) امث.
روئی کا ڈھیر. ہاں یہ سچ ہے یہ ہمارے دھونکل پہلوان کی توند ہے یا روئی کی گوند ہے. (١٩٠١ ، عشق و عاشقی کا گنجینہ ، ٨). [رک : گیند (ی مبدل بہ و)].

گونْد (٤) (و مع ، غنہ) امث (قدیم).
سوچ ، فکر.

دنے گوند اس وضع سوں دل منے
دنے سمٹ او اسباب یک پل منے

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٧). [مقامی].

گُونْدا (و مع ، مغ) امذ.
ایک رنگ جو جسم کے کسی حصے خصوصاً ہاتھ یا بازو کو گود کر اس میں بھرتے ہیں. اہلِ قزوین میں رسم ہے کہ جسم کے مختلف حصوں جیسے ہاتھ ، بازو پر شیر ، چیتے وغیرہ کی تصویریں اتروا کر گوندا لگواتے ہیں. (١٩٣٩ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ١ : ٣٨). اف : لگانا ، لگوانا. [گودا (گودنا (رک) کا حاصل مصدر) کا انفی املا].

گونْدا (١) (و مج ، مغ) امذ.
١.(i) بُھنے ہوئے چنوں کا گندھا ہوا آٹا جو بلبل کو کھلایا جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ii) (چڑی ماری) پرند کو کھلانے کی آٹے، گھی اور شکر کی بنائی ہوئی چکھی (ا ب و، ٣ : ٧٣). (iii) گوندھے ہوئے آٹے کا لوندا جو مچھلی پکڑنے کے لیے کانٹے میں لگاتے ہیں. کل کے ڈالتے ہی بہت سی مچھلیاں پانی کے اندر گوندے کے گرد جمع ہو جاتی ہیں. (١٩٢١ ، شمع ہدایت ، ١١٠). ٢. کنھی ، گھوٹ کر پکائے ہوئے چاول. یہ غذا جو لعاب سے گوندا بن جاتی ہے معدے میں اس کو کون پہونچاوے. (١٨٦٥ ، مذاق العارفین (ترجمہ) ، ٣ : ١٥١). دکان سے ... قلاقند خریدا اس میں سنکھیا ملا ایک جان کر لیا جب وہ گوندا سا ہو گیا تو اس کے لڈو باندھ لیے. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٩٠). ٣.(i) گندھی ہوئی مٹی کا لوندا. دوسرا کمرہ بھی اسی کمرہ کی طرح نفیس تھا ، یعنی کچے گوندے کا بنا ہوا تھا. (١٩٠٧ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ٥ : ٣٧٣). (ii) (کمہاری) برتن تیار کرنے کو پانی سے گوندھ کر لوچدار بنائی ہوئی مٹی (ا ب و ، ٣ : ١٦). [گوند (گوندھنا) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---پر لگانا محاورہ.
(چڑی مار) پرند کو چکھی کی چاٹ لگانا (ا ب و ، ٣ : ٧٣).

---دِکھانا محاورہ.
پرندوں کو لڑانے کے لیے ایک کو گوندا دکھا کر دوسرے کو دمنہ دینا ، چڑانا ، بھیڑنا ، شہ دینا ، بھڑکانا ، اُکسانا ، لڑوانا (جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---دے کَر بُلْبُل پَکَڑتے ہیں کہاوت.
لالچ کی وجہ سے آدمی پھنستا ہے (جامع الامثال).

---کَرْ دینا محاورہ.
پکا کر للو کی طرح کر دینا ، کنھی کر دینا (فرہنگ آصفیہ).

گونْدا (٢) (و مع ، مغ) امذ.
ایک قسم کا درخت. ان کے علاوہ تواڑی ، گوندا ، برنا ... کا بیان بھی موجود ہے. (١٩٢٥ ، اردو ، ١ ، ٥ : ١٨٥). [مقامی].

گونْدان (و مج ، سک ن) امذ.
وہ ظرف جس میں بھیگا ہوا گوند رکھا جائے ، گوند رکھنے کا ظرف ، گوند دانی۔ بن کشتی ایک ، گوندان ایک ، پیپرویٹ دو یا تین. (۱۹۱۶ ، خانہ داری ، معیشت ، ۵۹). [رک : گوند (۱) + دان ، لاحقۂ ظرف].

گونْدانی (و مج ، سک ن) امث.
رک : گوند دانی ، وہ ظرف جس میں گوند بھگو کر لفافے وغیرہ جوڑنے کے لیے رکھتے ہیں (جامع اللغات). [گوند دانی (رک) کا بگاڑ].

گونْدْرا (و مج ، غنہ ، سک د) امذ.
رک : گونڈرا (پلیٹس). [گونڈرا (رک) کا ایک املا].

گُونْد کَرْنا ف س (قدیم).
رک : گوندھنا (۱).
سر میرے جوڑا گوند کرے ـ ـ ـ ـ شہ آپس کال بھرے
(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۶۸).

گونْدَل (۱) (و مج ، مغ ، فت د) امث.
رک : گوندلا جو زیادہ مستعمل ہے (ماخوذ : کلید عطاری ، ۹۰).
[گوندلا (رک) کا مخفف].

گونْدَل (۲) (و مج ، مغ ، فت د) امث.
پنجاب کی ایک قوم یا ذات کا نام. گوندل ، وڑائچ ، بھٹی ، چوہان ، جنجوعہ وغیرہ ... مشہور ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخ آزاد ، ۱ : ۵۹).
[مقامی].

گُونْدَلا (و مج ، مغ ، فت نیز سک د) صف ، امذ.
گول ، مدوّر ، حلقہ ، دائرہ ، گولا (پلیٹس ، علمی اردو لغت).
[غالباً کنڈلا (رک) کا بگاڑ].

گونْدْلا (و مج ، غنہ ، سک د) امذ.
۱. رک : گوند (۲) ، ایک درخت کا نام.
جہاں جس جگہ گوندلا ہے لگا
وہاں کھاتے ہیں جاکے ٹھنڈی ہوا
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۶). ۲. ایک قسم کی گھاس جس سے چٹائی بنائی جاتی ہے. تیسری چٹائی گوندلے سے بنائی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۳). [س : गोंदल].

گونْدَل کَرْنا محاورہ.
(ٹھگی) مُردے کی لاش کو پکا گاڑنا (مصطلحات ٹھگی ، ۳۳).

گونْدْلی (و مج ، غنہ ، سک د) امذ.
سنبھل یا طبلہ بجانے والا (فرہنگِ عثمانیہ ، ۱۴۳). [مقامی].

گُونْدْنا (۱) (و مج ، غنہ ، سک د) ف م.
رک : گوندھنا (۱). آپ نے آٹا تو گوندھ لیا اب پکنے کی فکر کیجئے. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۳۲). [رک : گوندھنا (۱) کا ایک املا].

گُونْدْنا (۲) (و مج ، غنہ ، سک د) ف م.
رک : گوندھنا (۲) جو فصیح ہے ، پرونا.
کرتار تیں کیس میں توں پھول نہ گوندا
قدرت کی کلیاں کاہے لٹاں میں سہکارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۵). [رک : گوندھنا (۲) کا ایک املا].

گُونْدْنا (۳) (و مج ، غنہ ، سک د) ف م (قدیم).
سوچنا ، خیال کرنا.
اپس میں اپے فکر کچھ گوند کر
رہیا غنچے کے نمنے مکھ موند کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۹).
گوند اپنے دل منے اس بات کا ہار
مدن کے ناد راوین پر ہوا اسوار
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۵۰). [مقامی].

گُونْدَن ہار (و مج ، مغ ، فت د) صف.
گوندھنے والا ، پھول پرونے والا.
گوندن ہار اس پھول کے ہار کا
طبیعت دھرن ہار اک ہار کا
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۵۰). [گوندن ـ گوندنا (۲) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گُونْدْنی (۱) (و مج ، غنہ ، سک د) امث.
مولسری کی طرح کا ایک پیڑ اور اس کے زرد رنگ کے پھل کا نام جو بہت لیس دار اور میٹھا ہوتا ہے ، اس میں پھل بکثرت لگتے ہیں ، گوندی (لاط : Cordia Rothii).
گوندنی میں سب منے کا گوند ہے
عقل دل کوں اس سہوندا ہوند ہے
(۱۷۵۳ ، ریاضِ غوثیہ ، ۳۸۸). مشرقی حصّہ ملک میں ... جس گوندنی پائی جاتی اور مغربی حصّہ بالکل ریگستانی طرز کا ہے. (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۱۷). ایک بہت بڑی بارہ دری تھی جس میں گوندنی ، لِسوڑے ... آم کے بہت پیڑ تھے. (۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۱۴). [رک : گوند (۱) + نی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ سا پھَلْنا محاورہ.
(آبلوں سے) بھر جانا ، بہت آبلے نکلنا ، کثرت سے سیتلا نکلنا
جلائیں جلن والیاں ، جی جلے
پھپھولوں سے دل گوندنی سا پھلے
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۶).

ـــــ سا لَدْنا محاورہ.
بکثرت پھل لگنا ؛ بدن کا چیچک کے دانوں سے بھرا ہوا ہونا ، بہت زیادہ آبلے پڑنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــــ کی طرح جھُکو ، نیم کی طرح کَڑْوی و سَرکَش نہ ہَو فقرہ.
عاجزی سے میٹھی باتیں کرو ، کڑوی کسیلی نہ ہو (لغات النساء).

ـــــ کی طَرَح لَدا ہونا محاورہ.
بہت سے طلائی زیورات پہننا ، بکثرت طلائی زیورات سے سنورنا

تم جواہرات سے گوندنی کی طرح لدی ہوگی ... گھبراؤ نہیں (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۲۵). ایک مہری سر سے پاؤں تک سونے چاندی کے زیور میں گوندنی کی طرح لدی ہوئی ہاتھ میں گنگا جمنی خاصدان. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۳ : ۱۰).

گونْدَنی (۲) (و مج ، غنہ ، سک د) امث.
رک : **گوند (۲)** . **ایک قسم کی گھاس جس سے چٹائیاں بناتے ہیں** (لاط : Typha Angostifolia). (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوند (۲) + نی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گونْدی (۱) (و مج ، مغ). (الف) امث.
۱. رک : **گوندنی (۱)**. ایک چبوترہ بلند جس پر بہت سے درخت وں و گوندی موجود ہیں. (۱۹۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۹۱).

چمکتے ہیں گوندی کے پھل دور سے
کہ یہ قدرتی زرد موتی پھلے

(۱۸۹۰ ، کتابِ مبین ، ۹۰). ۲. **درختوں سے نکلنے والا لیسدار مادہ ، گوند جیسا مادہ.** تناجر گوریا کے رنگین رشتہ دار ہیں ... یہ پھل اور گوندی کھاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، جنوبی امریکہ کے پرندے ، ۱۲). (ب) صف. **گوند کا ، گوند جیسا ، جس میں گوند ہو.** اندک کی چھال کے شگاف یا زخموں میں سے ایک شفاف گوندی رال نکلتی ہے. (۱۹۰۷ ، معرفِ جنگلات ، ۲۸۵). [رک : گوند (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گونْدی (۲) (و مج ، مغ) امث.
رک : **گوندنی (۲)** . **ایک قسم کی گھاس.** چند قسم گھاس کی ایسی ہیں کہ ان کے پیدا ہونے سے زمین بگڑ جاتی ہے ... گوندی. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۵). [رک : گوند (۲) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گونْدی (۳) (و مج ، مغ) امث.
۱. **گارا ، گندھی ہوئی مٹی.** گرمی کے موسم میں چھت کی تیاری کے بعد مٹی کی گوندی بنا کر بچھا دینا چاہیے . (۱۹۱۳ ، انجینئرنگ بُک ، ۱۷). ۲. **گوندھی یا پھینٹی ہوئی کوئی چیز ، لئی کی طرح بنائی ہوئی چیز ، نرم کی ہوئی چیز آٹا چاول وغیرہ.** مرغ کے انڈے کی گوندی کا لعاب سریش ان چیزوں ... میں ملائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۹). [گوندا (رک) کی تصغیر].

گونْدی (۴) (و مج ، مغ) امث.
بدن پر سجاوٹ کے لیے نشان بنانا ، گودنا نیز گودنے کا نشان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گودی (رک) کا انفی املا].

گونْدے (و مج ، مغ) امث.
گوندا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

۔۔۔ کا حلْوا سوہَن امذ.
ایک ملائم حلوا سوہن جو گوندے کی طرح چمکنے والا ، یہ دودھ کو پھاڑ کر بناتے ہیں اور قدرے سوجی اور نشاستہ اور گھی شکر شامل کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ حلوائی کی تعلیم).

۔۔۔ کی دِیوار امث.
وہ کچی دیوار جو خمیر کی ہوئی مٹی کے ردے رکھ کر بناتے ہیں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

گونْدِیلا (و مج ، مغ ، ی مج) صف.
جس سے گوند نکلتا ہو یا جس میں گوند ملا ہوا ہو ، لیس دار. بھٹیوں کے راس سے خارج ہونے والے گوندیلے مادے میں دو ھدبہ دار متحرک خلیوں کی کثیر تعداد میں موجودگی کی وجہ سے ڈوسٹل نے ان ساختوں کو زواجہ دان تصور کیا. (۱۹۶۸ ، الجی ، ۱۰۶). [گوند (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گونْدھ (و مج ، غنہ) امث.
گوندھنا (رک) کا امر نیز گوندھنے کا عمل (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گوندھنا (رک) کا امر بطور حاصلِ مصدر].

گونْدھا (و مج ، مغ) امذ.
۱. **بھونے ہوئے چنوں کا گوندھا ہوا آٹا جو پرندوں کو کھلایا جاتا ہے ، گوندا.** بجائے دانہ کے اسے بھونے چنے کا گوندھا کھلائیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ شیر بازی ، ۳۱). ۲. (بیلداری) **ملنے کی مٹی کا بنا ہوا گارا ، پھکسا** (ماخوذ : ا پ و ، ۱ : ۸۵). [گوندا (رک) کا ایک املا].

گُونْدھان (و مع ، مغ) امذ.
گوندھنا ؛ گندھی ہوئی چیز (خصوصاً آٹا) ؛ بُننا ، مینڈھی کرنا ، چوٹی کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوندھنا (رک) کا حاصل مصدر].

گُونْدھاوَٹ (ضم گ ، و غم ، مغ ، فت و) امث.
بالوں کو گوندھنے کا انداز ؛ سر کے بالوں کو باہم بننا ، گندھائی. ان لوگوں نے بال کی گوندھاوٹ ہی پر قومیت اور نسل کا امتیاز منحصر کر دیا ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، فروری ، ۲ : ۱۳). [گندھاوٹ (رک) کا اشباعی املا].

گُونْدَھن (و مع ، مغ ، فت دھ) امذ.
گوندھنا ، گندھی ہوئی چیز ؛ بُننا ، مینڈھی کرنا ، چوٹی کرنا (رک) گوندھان (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوندھنا (۱) کا مخفف].

گُونْدْھنا (۱) (و مع ، غنہ ، سک دھ) ف م.
۱. **کسی خشک چیز (مٹی یا آٹا وغیرہ) کو پانی میں سان کر ہاتھوں سے دبانا یا ملنا ، ماندنا ، آٹے میں پانی ملا کر روٹی بنانے کے قابل کرنا ، مٹی ، میدے یا کسی چیز کے برادے میں پانی یا کوئی رقیق شے وغیرہ ملا کر ملنا**

ویں ان سب کو کوٹ اور چھان باریک
پھر ان کو گوندھ کر پانی میں کر ٹھیک

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۰). اگر کسی خادم کے ساتھ سفر میں جائے آٹا خود گوندھے (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۷). پکانے والی نے آٹا گوندھا تھا ، اب روٹی پکا رہی ہے. (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۱۳). میدہ میں آٹا ، نمک اور دو چمچہ گھی ڈال کر گوندھ لیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۵۵۱).
۲. **مہندی گھولنا**

گوندھا تھا مگر بے ٘ میں صنم تو نے شب ، اوس کو
جو کرتی ہے عاشق کو تری بوٹی جتا مست
(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۷۵). ۳. شامل کرنا ، ملانا. یہ رسم پشتون معاشرے کے خمیر میں گوندھی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۳۵). ۴. تیار کرنا ، تربیت کرنا. یہ وہ جگہ تھی جہاں ایک نوجوان کے ضمیر کو نئے سرے سے گوندھا اور بنایا جاتا تھا. (۱۹۸۳ ، دشت سُوس ، ۹۰). [س : गूंथ].

گُوندھنا (۲) (و مج ، غنہ ، سک دھ) ف م.
۱. **بالوں کی لڑیاں بنانا ، سر کے بالوں کی لڑیاں بنا کر باہم بتنا ، چوٹی کرنا.** ایک سنگار نے زلفیں اپنی گوندھیں کہ میں علوی ہوں. (۱۸۰۱ ، باغِ اُردو ، ۶۵).
اُلٹھ ستم ترغہ میں بیچاری کو لے گا
گوندھا ہوا سر لاشۂ قاسم پہ کھلے گا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۳۵). ایک سیاح جو اپنے دونوں گیسو اس لیے گوندھے ہوئے تھا کہ علوی ... سمجھا جائے. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۶۳).
یہ تھل کی نور بھری پریاں کہ جن کے لئے
چٹائیں گوندھ کے جوگی بنے بلوچ تمن
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۵۱). ۲. **کئی تاگوں یا تاروں کو گُھما کر اس طرح ایک دوسرے پر چڑھاتے ہوئے پھنسانا کہ ایک لڑی سی بن جائے ، پرونا ، موتیوں یا پھولوں کی لڑیاں بنانا ، سہرا ، گجرا وغیرہ بنانا.**
گوندھے گئے سو تازہ رہے جو سبد میں تھے سو ملامت سے سوکھ کے کانٹا پھول ہوئے وے اس کے گلے کے ہار بغیر (۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۷۷). بہار نوخیز ... اپنے ہاتھوں سے پھولوں کو گوندھتی ہے. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۱۷۲). اب وہ کس کے ... گلے میں کالے ڈورے میں کوڑیاں گوندھ کر پہنائے گی. (۱۹۱۶ ، بازارِ حسن ، ۲۵۷). مگر زیادہ تر کلیوں کو پھول بننے سے پہلے گجرے میں گوندھ دیا جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۰). ۳. **نتھی کرنا ، باہم جوڑنا ، منسلک کرنا ، ملانا.** سرشار نے مختلف مضامین کی کڑیوں کو گوندھ کر افسانہ کا سلسلہ نکالا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۳۰). [گونتھنا (رک) کا محرف].

گُوندھوانا (ضم گ ، و مع ، غنہ ، سک دھ) ف م.
گوندھنا (رک) کا متعدی المتعدی ، گندھوانا.
خوش میں بھی ترے زیورِ گُل سے ہوں کسی دن
گوندھوا کے مرے تار رگِ جاں میں بھی پھول
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲۱). [گندھوانا (رک) کا ایک املا].

گوندھے (و مج ، مع) امذ ؛ ج ؛ = گوندے.
گوندھا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت، تراکیب میں مستعمل.

---کی چُنائی امث.
(معماری) مٹی کے لوندوں کی چُنائی جس میں اینٹ پتھر نہ ہو (اب و ، ۱ : ۱۵۱).

---کی دِیوار امث.
(معماری) مٹی کے لوندوں کی بنی ہوئی دیوار (اب و ، ۱ : ۱۵۱).

گُوندھی (ضم گ ، و مع) صف مث.
گندھی ہوئی ، خمیر کی ہوئی ، پانی ملائی ہوئی (مٹی وغیرہ). موم ہو خواہ گارا فطرت مذہب کے لئے بمنزل مادہ کے ہے مثل موم اور گوندھی مٹی کے ہس تعجب نہ کرنا چاہئے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۵ : ۱۹۳). [گندھی (رک) کا اشباعی املا].

گَونڈ (و لین ، غنہ) امذ.
کانوں سے ملحق کسی معین عرض کا حلقہ (وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۵۷۲). [گون ~ گانو + ڈ ، لاحقۂ نسبت].

گونڈ (و مج ، غنہ) امذ.
۱. **وہ شخص جس کی ناف اُبھری ہوئی ہو ، اونچی سونڈی والا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **ایک ادنیٰ ذات کے ہندو فرقے یا وحشی قوم کا نام ، وہ لوگ جو دریائے نربدا اور کرشنا کے درمیان علاقہ گونڈوانا میں آباد ہیں.**
کیا روہ کے دھیلے کیا ملک کے گونڈ
لوٹے میں شاہ پاس کیا ان کر گھمنڈ
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۹۰). گنور کہ ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا. (۱۸۶۲ ، تاریخ بھوپال ، ۱ : ۷). اگر آئندہ اس ملک میں کول ، گونڈ اور بھیلوں کی قسمت کا دروازہ اپنے لئے نہیں کھولنا منظور ہے تو اربابِ حل و عقد اس نازک مسئلہ پر غور فرمائیں. (۱۹۲۵ ، فغانِ نازی ، ۶۳). ایسا نہ ہو کہ اُن کی زندگی گونڈ اور بھیل اقوام کی طرح ہو جائے. (۱۹۳۱ ، اقبال نامہ ، ۲ : ۳۸۷). گونڈ ، بھیل ، سنتھال ، کھاسی ، مونگ ، پونڈے غرض کہ بے شمار ایسی ذاتیں مل جائیں گی جو ... آگے نہیں بڑھی ہیں. (۱۹۷۶ ، موسیٰ سے مارکس تک ، ۲۳). ۳. **(موسیقی) بھیروں تھاٹھ کا ایک راگ جو برسات کے موسم میں گایا جاتا ہے.**
نظر میں جواں نے سب سمایا
بنا کر گونڈ دل سے خوش ہو گایا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵۵). برسات کے گیت گونڈ اور ملار راگنی کی دھن میں گائے جاتے ہیں. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۷۲). کلیان ، وانسکا ، وینا کھ ، گوجری ، گونڈ ، ... بھیروں ، مارو اور بنگال راگوں میں فارسی راگ فرغانہ کی مشابہت پائی جاتی ہے. (۱۹۶۰ ، حیاتِ امیر خسرو ، ۱۴۸). [س : गौण्डिक].

---سارَنگ (---فت ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) کلیان تھاٹھ کی ایک راگنی کا نام. اس میں جو راگ راگنیاں شامل ہیں ، یہ ہیں ... شام کلیان ، ہنڈول ، گونڈ سارنگ. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۶). [گونڈ + سارنگ (رک)].

---کَلی (---فت ک) امذ.
(موسیقی) ایک راگنی کا نام. گونڈ کلی یہ گرو گورکھناتھ کا اختراع کیا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۷۲). [گونڈ + کلا (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

ــــــ ملار (ـــ فت م) امذ.
(موسیقی) کھماج ٹھاٹھ کا ایک راگ. وہ اپنے پلنگ پر اُٹھ کر بیٹھ گئی اور اس نے گونڈ ملار کا ترانہ شروع کیا. (١٩٣٠ ، چار چاند ، ٤٠). کھماج ٹھاٹھ ... اس میں یہ راگ شامل ہیں کھماج ، جھنجوٹی ... گونڈ ملار. (١٩٦٨ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ١٣٦). [گونڈ + ملار (رک)].

گَونڈا (و لین نیز مج ، مغ) امذ.
١. گانو ، موضع ، کھیڑا ؛ گاڑی کی سڑک ، شاہراہ ؛ آنگن ، انگنائی ، صحن ، چوک ؛ وہ جگہ جو پہاڑوں ، جنگلوں یا آبادیوں میں چارپایوں کے بسیرا لینے کے لیے بنادی جاتی ہے (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). ٢. وہ خیرات جو دلہن کے گانو یا گھر پر برات پہنچنے کے وقت نچھاور کی جاتی ہے (پلیٹس ؛ نوراللغات). ٣. (کاشت کاری) گانو کے اطراف کے کھاد والے قطعۂ اراضیات جو ترکاری کی کاشت کے لیے بہت عمدہ ہوتے ہیں (ا پ و ، ٦ : ١٠٢). [گونڈ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ــــــ سینچنا ف م.
شادی کے موقع پر خیرات کرنا ، نچھاور کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گونڈا (و مج ، مغ) امذ.
گوالوں کی ایک ذات کا نام ؛ گوالوں کے رہنے کی جگہ ؛ گائیوں کے رہنے کی جگہ ؛ بھیڑوں کے رہنے کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، س : गौ+ष्ठ+क].

گونڈرا (و مج ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
اونچا تالاب جس میں نچلے تالاب سے پانی چڑھاتے ہیں (جامع اللغات). [رکنہ : گونڑا (١) کا بگاڑ].

گونڈنی (و مج ، غنہ ، سک ڈ) است.
گونڈ نسل کی عورت. گونڈ اور گونڈنیاں دن بھر چُن چُن کر اور کھود کھود کر جمع کی ہوئی جنگلی جڑی بوٹیاں ... بیچنے کے لیے بازار کو لیے آ رہے ہیں. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، لاہور ، ٣ جون ، ١٧). [گونڈ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

گونڈوانا / گونڈوانہ (و مج ، غنہ ، سک ڈ ، فت ن) امذ.
(سی پی کے قریب) ہندوستان کا وہ علاقہ جہاں گونڈ قوم رہتی ہے. وہ بھاگ کر گونڈوانہ کی پہاڑیوں میں جا چھپا. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٩٢١). [س : गोण्ड्+वन+क].

گَونڈی (و لین نیز مج ، مغ) صف.
باشندہ ، گانو کا رہنے والا.

سکھا سانپ تیسی تیل ، مکئی تریا ملے اکیل
گاؤں کے گونڈی ملے کالا ، کوئی جتن نہ کاج سدھانا

(١٨٨٠ ، کشاف النجوم ، ١٢٨). [گونڈ + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُونڈی (و مع ، مغ) است.
(مرچ ، بھنگ وغیرہ کو پیسنے کا) مٹی کا چھوٹا کونڈا جو تنور نما ہوتا ہے.

میں ہوں وہ رند کہ سبزے کا گر آ جائے خیال
کہکشاں کنکہ ہو گونڈی فلک دون ہو جائے

(١٨٣٩ ، اسیر اکبر آبادی ، د ، ١٥٧). اگر سرمایہ کم ہو تو مٹی کی گونڈی سے بھی کام چل سکتا ہے. (١٩٢٣ ، پنواڑی کی دوکان ، ٩٢). [کونڈی (رک) کا غلط املا].

گونڈی (و مج ، مغ) است.
علاقہ گونڈ کی زبان یا بولی ، گونڈ قوم کی ایک زبان. تامل ، تلگو ، ملیالم ، کناری اور گونڈی وغیرہ اس کی اہم شاخیں ہیں. (١٩٤٧ ، اُردو زبان کی قدیم تاریخ ، ١٣٨). [گونڈ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُونڈھاوَٹ (ضم گ ، و مع ، مغ ، فت و) است.
رک : گوندھاوٹ ؛ بال گوندھنے کا انداز.

گوندھ کہنائی گونڈھاوٹ کا   اور بنا کر عجب سجاوٹ کا

(١٨١٠ ، مثنوی بہشت گلزار ، ٥٣). [گوندھاوٹ (رک) کا ایک املا].

گُونڑا (و مع ، مغ) امذ.
جہاز یا کشتی کا درمیانی شہتیر (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لُغت). [غالباً ، س : गाधा+रक्षक].

گونڑا (١) (و مج ، مغ) امذ.
رک : گونڈرا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [غالباً ، س : कुण्डक+क].

گونڑا (٢) (و مج ، مغ) امذ.
رک : گونڈا ، گانو ؛ گانو کے قریب کا کھیت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گونڈا (رک) کا محرف].

گونْسی (و مج ، سک ن) است.
ایک وضع کی لکڑی کا نام جو جلد خشک ہو جاتی ہے اور نسبتاً کم سڑتی اور پھٹتی ہے (مختصر جنگلات ، ٥٩). [مقامی].

گونگ (و مج ، غنہ) است ؛ امذ.
(طشتری کی شکل کی) گھنٹی ؛ گھنٹا. خدایا ان کو ہوش نہیں ، ڈنر کی گونگ دو دفعہ بجائی جا چکی ہے. (١٩٨٨ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ٧٣). [انگ : Gong].

گونگ گورا (و مج ، غنہ ، و مج) امذ.
ایک وضع کا پودا جس کے پتے کھانے میں استعمال کیے جاتے ہیں. بچے نے ... دودھ کی جگہ املی اور گونگ گورا کے پتوں کی چٹنی کھانا سیکھ لیا. (١٩٧٧ ، کرشن چندر ، جب کھیت جاگے ، ١٠). [مقامی].

گُونگا (و مع ، مغ) صف ؛ امذ.
١. وہ شخص جو بولنے سے معذور ہو ، وہ جو زبان سے بول نہ سکے ، وہ شخص جو قوت گویائی سے محروم ہو.

حقیقت یار کی منصور سا کوئی ہو تو بکہ بیٹھے
زبان دلدار کی ہوتا ہے جو پہلے بنے گونگا

(١٨٣١ ، شاکر ناجی ، د ، ٣٨). یہ وقت تو خوشی کا ہے گونگا سا بیٹھ رہنا کیا فائدہ ہے. (١٨٨٠ ، قصۂ گل و ہرمز ، ٣٦).

آزادی نے گونگوں تک کو گویا کر دیا ہے۔ (۱۸۹۹ء ، حیاتِ جاوید (دیباچہ) ، ۱ : ۳)۔ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ نے ایک گونگے کو اچھا کیا۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۲۰۹)۔ جو ازلی طور پر اکیلا ہو گونگا ہو اسے رشتوں سے کیا تعلق۔ (۱۹۸۳ء ، اوکھے لوک ، ۳۴)۔ ۲. خاموش ، چپ چاپ اس قسم کے جذبات کے واسطے دنیا کے تمام لغات گونگے ہیں۔ (۱۹۲۰ء ، روحِ ادب ، ۱۳۶)۔ میں دیر تک گونگے رسیور کو کان کے ساتھ لگائے کھڑا رہا۔ (۱۹۵۵ء ، سعادت حسن منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۳)۔ ۳. جس کا اظہار نہ کیا جا سکے ، دبایا ہوا ، ضبط کیا ہوا (غصہ ، جذبہ وغیرہ کے لیے مستعمل)۔ سات برس اس نے گونگے اور بانجھ غصے کے عالم میں گزارے۔ (۱۹۸۵ء ، سائنسی انقلاب ، ۲۰۰)۔ [گنگ (رک) سے مشتق]۔

ـــ بنانا محاورہ۔

خاموش کر دینا ، چپ کرا دینا۔ خدا جانے آپا اتنا کم کیوں بولتی تھیں کیا محبت لوگوں کو گونگا بنا دیتی ہے؟ کیا محبت کا نام الفاظ کی موت ہوتا ہے۔ (۱۹۶۲ء ، آنگن ، ۳۸)۔

ـــ بن جانا / بننا محاورہ۔

گونگا بنانا (رک) کا لازم ، خاموش ہو جانا ، چپکا رہنا۔ اس سے بہتر ہے کہ چپکا رہوں یہ سمجھ کر گونگا بن گیا۔ (۱۸۰۱ء ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۵۶)۔

شوق اوس کی گالیوں سے ہو گئے سُن اہلِ بزم
کوئی گونگا بن گیا اور کوئی بہرا ہو گیا
(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، د ، ۳۷)۔

میں گونگا ، بہرہ بنا کچھ نہ بول پایا
(۱۹۸۱ء ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۳۸)۔

ـــ پن (ـــ فت پ) امذ۔

گونگا ہونے کی حالت۔ ایک رباعی میں اپنے گونگے پن اور زبان کھل جانے کے بعد بھی لُکنت کے باقی رہنے کا حال یوں بیان کیا ہے۔ (۱۹۶۷ء ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۳۱)۔ [گونگا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کرنا محاورہ۔

خاموش کرنا ، چپ کرنا۔ یہ گھوڑا شوخ ہے اس کے پاس اپنے گھوڑے کو نہ باندھ اب اُس نے اپنے تئیں گونگا کیا ہے۔ (۱۸۰۱ء ، طوطا کہانی ، ۳۳)۔

راشد صاحب کی خاموشی یقیناً راز ہے
کچھ تو ہوگا جس نے ان حضرت کو گونگا کر دیا
(۱۹۸۲ء ، سنگ و خشت ، ۳۹)۔

ـــ ہو جانا / ہونا محاورہ۔

بولنے سے معذور ہونا ، گویائی سے محروم ہو جانا ، بول نہ سکنا ، خاموش ہو جانا۔ تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہو گئے اور سلاطین اس دن گونگے ہو گئے۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ۳ : ۶۸۴)۔ مولانا قیامت کب آئے گی ... جب مرغی بانگ دے گی اور مرغا گونگا ہو جائے گا۔ (۱۹۷۸ء ، بستی ، ۱۳۰)۔

گونگا (و مج ، مغ) امذ۔

تاڑ کی قسم کا ایک پیڑ جس سے شیریں عرق نکلتا ہے۔ اکثر جنس تاڑ سے شیریں عرق نکلتا ہے جن میں سے مخصوص ناریل ، تاڑ ، ماڑی ، ٹانگ آن ، گونگا اور سیندھی ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، مصرفِ جنگلات ، ۳۲۲)۔ [مقامی]۔

گُونگچی (ضم گ ، غم و ، غنہ ، سک گ) امث ، نیز گھونگچی ، گُنگچی۔

سُرخ رنگ کا ایک چھوٹا بیج جس کا منّھ سیاہ ہوتا ہے دیکھنے میں بہت خوبصورت لگتا ہے وزن ۱/۸ ماشے ہوتا ہے عموماً سنار سونا تولنے کے لیے استعمال کرتے ہیں (رک : رتّی)۔ بادشاہ زادی کے ربھانے کے واسطے لال کپڑے پہن آوتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے گونگچی۔ (۱۸۳۶ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۸۷)۔ گونگچی جس کو زرگر تولنے کے لئے استعمال کرتے ہیں سخت زہر ہے جو مجرمانہ زہر خورانی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱۹۰۷ء ، مصرفِ جنگلات ، ۲۱۹)۔ [مقامی]۔

گُونگلُو (و لین ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ۔

شلجم ، شلغم۔

کھیا کدو گونگلو شلغم ۔۔۔ لیس لعاب کف و جھگ بلغم
(۱۹۳ء ، ذوق الصبیان (مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۶))۔ گونگلو آج کل پنجابی سانا جاتا ہے اور اردو میں غیر مستعمل ہے لیکن مغلیہ عہد سے قبل کے اہلِ لغات اس لفظ سے واقف ہیں۔ (۱۹۶۶ء ، مقالاتِ شیرانی ، ۲ : ۱۲۷)۔ [گوگلو (رک) کا اتفی تلفظ]۔

گُونگی (و مع ، مغ) امث۔

۱. عورت جو بول نہ سکتی ہو ، بولنے سے معذور عورت ، گویائی سے محروم عورت۔ ایک گونگی لڑکی زاں کی تصویر بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ (۱۹۷۵ء ، خاک نشیں ، ۶۶)۔ ۲. (کنایۃً) خاموش ، چپ رہنے والی ، تعریف کا حق نہ ادا کر سکنے والی۔ احمد آباد کی عمارات کی تعریف میں زبان گونگی ہے۔ (۱۸۶۷ء ، تاریخِ ہندوستان ، ۳ : ۷۰۰)۔ زبان ایسی گونگی کہ نفسِ مطلب کو شاعرانہ زبان میں ادا نہیں کر سکتا ٹھونس ٹھانس کے تک بندی کر لیتا ہے۔ (۱۹۳۳ء ، غالب شکن ، ۲)۔ [گونگا (رک) کی تانیث]۔

ـــ بہری (ـــ فت مج ب ، سک ہ) امث۔

عورت جو نہ سُن سکے اور نہ بول سکے ، بولنے اور سننے کی طاقت سے محروم عورت ؛ (کنایۃً) کم گو ، چپ رہنے والی۔ یہ وہی کاٹھ کی پُتلی گونگی بہری اور بچوں کا کھلونا تھی میری دعا سے خدا نے اسے جان عطا کی۔ (۱۸۳۵ء ، حکایتِ سخن سنج ، ۷۰)۔

دنیا کی اوقات کبھی کچھ اپنی بھی اوقات کبھو
کب تک چاک دہن کو سی کر گونگی بہری بات کہو
(۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۰۸)۔ [گونگی + بہری (رک)]۔

ـــ پہیلی (ـــ فت پ ، ی مج) امث۔

وہ پہیلی جو منّھ سے نہ کہی جائے بلکہ اشاروں سے بوجھی جائے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گونگی + پہیلی (رک)]۔

---جورو بھلی ، گُونگا نازیَل نہ بھلا کہاوت.
گونگی بیوی اچھی ہے مگر بے آواز حقہ اچھا نہیں ، حُقہ وہ مزے دار ہوتا ہے جس میں سے گُڑ گُڑ کی آواز نکلے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا گُڑ کھانا محاورہ.
چُپ سادھ لینا ، خاموش ہو جانا. کیا منھ تکنے کو آئی ہو جو گونگی کا گڑ کھا کر بیٹھی ہو. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ١٩٣).

---گُڑیا (---ضم گ ، سک ڑ) امث.
(کنایۃً) خاموشی سے اشاروں پر ناچنے والی ، چُپ رہنے والی. ان کا خیال تھا کہ وہ اس گونگی گڑیا کو سنگھاسن پر بٹھا کر اپنی من مانیاں کر سکیں گے. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٨١٣). [گونگی + گڑیا (رک)].

---مِٹھائی (--- کس م) امث.
(کنایۃً) ایسی مٹھائی جس کا مزہ بیان کرنے سے انسان قاصر ہو.

> فیض گونگی مٹھائی ہیں وہ لب
> ہر سرا منہ کبھی نہ میٹھا کیا

(١٨٦٦ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ٦٤). [گونگی + مٹھائی (رک)].

---مَحفِل (---فت مع م ، سک ح ، کس ف) امث.
ایسی محفل جس میں سب خاموش ہوں (ماخوذ : مہذب اللغات). [گونگی + محفل (رک)].

---ہڑپ (---فت ہ ، ڑ) امث ؛ فقرہ.
چُپ سادھنے کا عمل ، کبڈی کے کھیل میں جب بولنا بند ہو تو کھلاڑی گونگی ہڑپ کہہ کر پالے میں آتا ہے اور کبڈی کبڈی بولنے کے بجائے خاموش رہتا ہے. مگر اس کے بعد پھر گونگی ہڑپ کا سا معاملہ ہوا. (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت ، ٢٤٣). آخرکار جب ہفتہ کا دن آگیا اور شیخ جی اس مسئلہ پر گونگی ہڑپ کیے رہے تو میر صاحب سے نہ رہا گیا. (١٩٥٣ ، پیر نابالغ ، ٣١). [گونگی + ہڑپ (رک)].

گُونگے (و مع ، مغ) امذ ؛ ج.
گونگا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. ایسی آوازیں نکالا کرتے تھے جیسے گونگے نکالا کرتے ہیں. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٠٣). اس قسم کے جذبات کے واسطے دنیا کے تمام لغات گونگے ہیں. (١٩٢٠ ، روح ادب ، ٣٦). سات برس اس نے گونگے اور بانجھ غصے کے عالم میں گزارے. (١٩٨٥ ، سائنسی انقلاب ، ١٠٣).

---بہرے (---فت مع ب ، سک ہ) امذ ؛ ج.
بولنے اور سُننے سے معذور ؛ (کنایۃً) خاموش ، چُپ رہنے والے.

> آتے جاتے لوگ تو گونگے بہرے نکلے
> گرم ابلتی آنکھوں سے
> کب تک ایک سا منظر دیکھوں

(١٩٧٥ ، تلملانے ، ٥٦). [گونگے + بہرے (رک)].

---پیر کا روزَہ رکھنا ف م ؛ محاورہ.
چُپ سادھنا ، زبان بند رکھنا. اگر کچھ بھی شرم اور غیرت ... ہوتی تو اس کے کنارے میں بھلا کچھ نہیں تو پچاس برس کا گونگے پیر کا روزہ تو رکھتے. (١٨٨٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٢٠٩).

---چوپائے (---و لین) امذ ؛ ج.
بے زبان جانور. یہ کشمیری عوام کے سیاسی روحانی اور اخلاق انتشار کا عمل مکمل کروں گا ان کو بعد میں گونگے چوپائیوں کی طرح ہانکنا آسان بن جائے گا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٧٣٨). [گونگے + چوپائے (رک)]

---کا اِشارَہ گونگا ہی سَمَجھے کہاوت.
ہر جنس اپنی ہی جنس سے خوب میل کھاتی ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---کا خواب امذ.
١. وہ بات جسے آدمی دیکھے مگر کہہ نہ سکے ، ناگفتہ بہ بات یا معاملہ.

> کچھ راز نہاں دل کا عیاں ہو نہیں سکتا
> گونگے کا سا ہے خواب بیاں ہو نہیں سکتا

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٩٢).

> چرچا کہاں سے ہو گا ناحق ہے بدگمانی
> مجھکو تو وصل تیرا گونگے کا خواب ہوگا

(١٩٥٠ ، ترانۂ وحشت ، ٣١). ٢. مبہم بات جس کا سمجھنا مشکل ہو.

> پوشیدہ دل کا حال ہے کیا پوچھیئے مآل
> تعبیر کیا کہے کوئی گونگے کے خواب کی

(١٨٥٤ ، گلستان سخن ، ٢١٣). اکبر اس گونگے کے خواب کی مصوری اپنے مرقع میں کرتے ہیں. (١٩٥٣ ، اکبرنامہ ، عبدالماجد ، ٨٧).

---کا سپنا امذ.
رک : **گونگے کا خواب**. یہ سمجھنا کہ جو کچھ دیکھا یا سنا ہے گونگے کا سپنا ہے. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ١ : ٤٣). مجھ سے یہ ممکن نہیں کہ پانچ چھ سو روپے بھیک مانگوں اور پھیراؤں "گونگے کا سپنا ہے". (١٩٠٧ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ٤٠).

---کا گُڑ امذ.
وہ چیز جس کی لذت بیان نہ کی جا سکے. گونگے کا گڑ ہے کہ دل ہی دل میں مزا اٹھاتے ہیں (١٨٥٥ ، بھگت مال ، تلسی رام ، ٣ : ٢٠٠). علم حقیقت کچھ گونگے کا گڑ نہیں ہے جسے فلسفی اکیلے اکیلے چکھے اور دوسروں کو اس کے مزہ سے آگاہ نہ کرے. (١٩٣٢ ، ریاست (مقدمہ) ، ٢٢).

---کا گُڑ کھانا محاورہ.
کچھ بیان نہ کر سکنا ، چُپ سادھنا. کیا خط منہ تکنے کو آئی ہو جو گونگے کا گڑ کھا کر بیٹھی ہو. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ١٩٣). کیا گونگے کا گڑ کھایا ہے کمبخت. (١٩٨٧ ، گردش رنگ چمن ، ٦٦).

---کا گُڑ کَھنا نہ بیٹھا کہاوت.
کسی بات کا اظہار نہ کر سکنا ، کسی بات کا مفہوم نہ ہونا ، کچھ کہنے کی بات نہیں (نجم الامثال ؛ گنجینۂ اقوال و امثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---کا گُڑ کِھلانا محاورہ.
بولنے سے عاجز کر دینا ، خاموش کر دینا ، گُپ چُپ کی مٹھائی کھلا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی بات امث.
وہ بات جس کا اظہار نہ کیا جا سکے.

فرباد کے سوا نہیں آتا سمجھ میں کچھ
سب مدعائے دل مرے گونگے کی بات ہے

(۱۸۸۸ ، دیوان جلال ، ۳ : ۲۰۷).

---کی داسْتان امث.
ان کہی داستان ، ناقابل فہم بات یا امر.
یہ مرغِ تصویر کی فغاں ہے یہ دل کے گونگے کی داستان ہے
جو حال سننا تمہیں گراں ہے وہ خود ہمیں سے بیاں نہ ہو گا
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۳۲).

---کی مِٹھائی امث.
ایسی لذت یا ایسا لطف جو بیان سے باہر ہو، گونگی کی مٹھائی.

گونگے کی ہے مٹھائی جانے ہے وہ یہ لذت
جس نے کسی صنم کی منہ میں زباں لی ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۳۱).

---نے سپْنا دیکھا مَن ہی مَن پچْھتائے کہاوت.
جب کسی بات کے بیان کرنے کو جی چاہے اور بیان نہ ہو سکے تو کہتے ہیں (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

گُنگیر (و لین ، مغ ، ی مع) صف.
غرض رکھنے والا ، خود غرض ، مطلبی.

وہ منتظم ہے بپے جس کی جز و کل پہ نظر
نہ کر سکے کوئی گونگیر کاروبار میں لوٹ

(۱۹۰۷ ، دیوان حبیب ، ۱۷). [ف : گون + گیر ، گرفتن ـ پکڑنا سے اسم فاعل].

گَونگیرا (و لین ، مغ ، ی مع) امذ ، صف.
رک : گونگیر. وہ اس کو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گون گیرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲). [گونگیر + ا ، لاحقۂ تکبیر].

گونْ مَتھون (و مع ، سک ن ، فت م ، و مع) امذ.
(عو) **منہ پھلا کر چُپ ہو جانے والا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گول مٹول (رک) کا بگاڑ].

گونْدی (و مع ، سک ن) امث.
رک : گوندی. عورت کا حسن ہی کیا جو اوپر کے سبب کان نہ چھدے ہوں ... صورت ہی نہیں نکلتی جب تک کہ نرم نرم کان گونتی کی طرح نہ جھکے پڑے ہوں، (۱۹۶۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۶). [گوندی (رک) کا تلفظی املا].

گونُو (و مج ، مع) امذ.
ایک گھاس خور جانور ، گھاس کھانے والا ایک چوپایہ. ان کے پسندیدہ شکار کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ یہ کوڈو ، گونو ، ہرن سب کا شکار کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، افریقہ کے جانور ، ۵). [مقامی].

گَونہ (و لین ، فت ن) امذ.
(ہندو) رک : گونا ؛ **شادی کے کئی سال بعد رخصتی کی ایک رسم.** لوگ حیران تھے کہ یہ کیسا گونہ ہے شادی تو ہوئی نہیں گونہ کیسا. (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۵۶). [گونا رک کا ایک املا].

گُونَہ (۱) (و مع ، فت ن) (الف) امذ.
۱. **رنگ ، گُون.**

کیوں نہ ہو رنگ زعفرانی خوب
گونۂ زرد سب کا ہے مرغوب

(۱۸۱۰ ، ہشت گلزار ، ۳۸). ۲. **ایک سرخ پوڈر ، غازہ ، گلگونہ.**

اور ہی رنگ آج ہے عارض گل عذار کا
خون دل اپنا تھا مگر گونۂ رخ طراز میں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۷). ۳. **قسم ، نوع ، صنف ، جنس ، طرح** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. **طور ، طرز ، ڈھنگ ، وضع ، طرح** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) م ف ؛ صف. **کسی قدر ، کچھ ، ذرا سی.** سگ ہشت نے جواب دیا کہ ... اگر گونہ بھی صورت راحت پیش آتی تھی تو فوراً یاد تیری مبدل برنج کر ڈالتی تھی. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۹۷).

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۱۹). یہ خط پڑھ کر عثمان کے دل کو گونہ مسرت ہوئی، (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۵۲). ہمارے لیے یہ امر گونہ خوشگوار تھا، (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۳۵). مجھے بابائے اردو اور میر تقی میر میں ایک گونہ مماثلت محسوس ہوتی ہے،(۱۹۸۰، محمد تقی میر ، ۹). [ف : گونہ ـ طرز ، اسلوب].

---گُونَہ (---و مع ، فت ن) صف ؛ م ف.
انواع و اقسام کا ، طرح طرح کا ، وضع وضع کا.

وہ گونہ گونہ مدارا وہ بات بات میں مہر
کشائش گرہ کینۂ دشمناں کے لئے

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۳۸).

الٰہیٰ آج مرے گھر میں کون آتا ہے
کہ گونہ گونہ ہیں آرائش مکاں کے لیے

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۴). [گونہ + گونہ (رک)].

گُونَہ (۲) (و مع ، فت ن) امذ.
رک : گُنا ؛ بطور لاحقہ مستعمل.

حقیقت میں جو ہووین سو گونہ نظر
زباں پر رکھیں عیب سے سب پنر

(۱۵۶۶ ، علی نامہ ، ۷۰۳). ثواب اس طرح ہوتا ہے کہ دس گونہ سے سات گونہ تک. (۱۸۵۵ ، الدرالفرید ، ۳). ہمیشہ سونے کی قیمت چاندی کے ساتھ پندرہ گونہ کے اوپر اور سولہ گونہ کے اندر تھی. (۱۸۹۸ ، معارف ، اگست ، ۵۱). مخفی طور سے گرفتار کر کے کسی تنگ و تاریک قید خانے میں اسیر کر دیا جائے جو موت سے ہزار گونہ بدتر تھا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۲۵). جدید فکر و خیال کے تقاضے ہزار گونہ ہیں ... غزل ان سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی. (۱۹۶۱ ، میزان ، فروری ، ۱۳۰). [گُنا (رک) کا ایک املا].

گونہار (و لین ، سک ن) امذ ؛ ج.
وہ لوگ جو دولہا کے ساتھ کونا لینے جاتے ہیں ، دلہن کی رشتہ دار عورتیں جو دلہن کے ساتھ میکے سے سسرال آتیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گونا (بحذف ا) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گونہاری (و لین ، سک ن) امث.
(مشاط گری) نئی نویلی دلہن (ا ب و ، ۷ : ۸۶). [گونہار + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گونہجا (و لین ، غنہ ، سک ہ) امذ.
گنوار ، دیہاتی یا بیوقوف ، احمق (جامع اللغات). [مقامی].

گونی (۱) (و لین) امث.
(چوروں کی اصطلاح) جُوتی (ا ب و ، ۸ : ۲۰۱). [مقامی].

گونی (۲) (و لین) امث.
قدیم وضع کے کولھو کا ناند کی شکل کا حصہ جس میں گنے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں (ا ب و ، ۳ : ۲۰۱). [مقامی].

گُونی (و مع) صف (شاذ).
گُون (رک) کی طرف منسوب ، طرح کی ، رنگ کی ، وضع کی.

دنیاں تے جو دھن پائے توں اے یار عزیز
ہے مرد تو کھائے گا کر رس گونی چیز

(۱۶۷۳ ، نصرتی (قدیم اردو ، ۱ : ۵۲۶)). [گُون (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گونی (و مج) امث.
بوری ، ٹاٹ وغیرہ کا چھوٹا تھیلا ، چھوٹا گون.

یک یک جنس گونیاں بھریاں کئی ہزار
کتل کا وڑاں ہور کتک سر کے بھار

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۹).

گونیاں میں بھرا اس لے کو
پس منگے میں آیا دھاں سو

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۲).

کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونی پلا سر بھارا
کیا گیہوں چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں کیا انگارا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۹). ایک اعرابی نے اونٹ پر ایک گونی اناج کی بھری. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۹۳). دوپہر اس نے فیل یا پر سرسوں کی کھلی گون کی طرح سو سو کر گزار دی تھی. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۱۶۲). [رک : گون + ی ، لاحقۂ تصغیر و تانیث نیز قب : گجراتی گونی].

گونے (۱) (و لین) امذ ؛ ج.
گونا (شادی کی رسم) (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---آئے برات بہو کو لگی ہگاس کہاوت.
عین موقع پر تیاری نہ ہو تو کہتے ہیں یعنی شکار کے وقت کتیا ہگاسی (ماخوذ : خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات).

---کی ڈولی امث.
دلہن کی رخصتی کی سواری.

ڈولی آتی ہے اون کے گونے کی
پھول نکلتا ہے راہ دونے کی

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۵۹).

گونے (۲) (و لین) امذ ؛ ج.
گونا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---سے لیا جانا محاورہ.
(چوروں کی اصطلاح) چور کا چوری کے مال کو لے جاتے ہوئے پکڑا جانا (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۲۰۱).

---سے ہونا محاورہ.
(چوروں کی اصطلاح) چور کا چوری کے مال کو لیے ہوئے ہونا (ا ب و ، ۸ : ۲۰۱).

گُونیا (و مع ، کس ن) امذ.
کشتی کو رسّی کے ذریعے کنارے کی طرف کھینچ کر لے جانے والا ، ملّاح کا مددگار (ا ب و ، ۵ : ۱۷۹). [مقامی].

گُونیا (ضم گ ، غم و ، کس ن) امذ.
(معماری) دیوار کی کجی جانچنے والا ، مثلث کی شکل کا آلہ ، معماروں کی ڈوری (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گُنیا (رک) کا اشباعی املا].

گُونیات (و مع ، سک ن) امذ.
(ٹھگ) وہ آدمی جس کا ایک یا دونوں ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہوں (ا ب و ، ۸ : ۲۰۲). [مقامی].

گُونیہ (و مع ، کس ن ، فت ی) امذ.
(معماری) رک : گونیا ، گُنیا. زاویہ ط کی پیمائش ایک ایسے گونیہ (زاویہ پیما) سے ہوسکتی ہے جس کا کنارا افقی قاعدے میں ہو. (۱۹۳۱ ، طبیعیات عملی ، ۱۰۳). [گونیا (رک) کا ایک املا].

گونیہائی (و لین ، ی مج) امث.
دلہن جو گونے کے موقع پر سسرال آئے (جامع اللغات).
[گونے (رک) + ہائی ، لاحقۂ فاعلی تانیث].

گُووْنا (و مج ، سک و) ف م.
چھپانا ، خفیہ رکھنا ، پوشیدہ کرنا (جامع اللغات).

گُوہ (و مج) امذ ؛ ــــ گُو.
پاخانہ ، فضلہ ، چرک ؛ (کنایۃً) بہت میلا ، گندا ، گوبر.

بزیدیاں کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھاں سر بھی ڈبایا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۶). مثل مشہور ہے جھوٹھ بولنا گوہ کھانا برابر ہے. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۲۶). قلندروں ... سے شہر کا گوہ موت اٹھوایا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۹۶۷). خیمے کے دروازے پر اوپر اوپر سے ڈھونڈ کر لکڑیاں جمع کیں گوہ کے ٹکڑے اور قدید کی لمبی لمبی جلتی آگ پر ڈالیں. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۶۶). [ب : गूह].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
بہت خدمت کرنا ، گو موت کرنا ؛ گندا کام کرنا.

اٹھائے گوہ مرا کیونکر نہ مجنوں دشتِ وحشت میں
سعادت مند لڑکے خدمتِ استاد کرتے ہیں

(؟ ، شیخ باقر علی (فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۵)).

ـــ اُچھالنا محاورہ.
پھبڑی پیٹنا ، بُری بات کی تشہیر کرنا ، بدنام کرنا ، ذلیل کرنا. میری حق تلفی نے یہ گوہ اچھالا ہے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۲۰).

ـــ اُچھلنا محاورہ.
رُسوائی ہونا ، نِکّا فضیحتی ہونا ، شرمناک لڑائی ہونا ، گالی گلوچ ہونا ، جُوتی پیزار ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ اُچھلوانا محاورہ.
رُسوائی کرانا ، فضیحت کرانا ، رُسوائی یا بدنامی مول لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ تھاپتے پھرنا ف س ؛ محاورہ.
دیوانوں کی سی حرکتیں کرتے پھرنا ، تنکے چُنتے پھرنا ، دیوانہ ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ تھاپنا محاورہ.
نہایت پاگل اور دیوانہ ہونا ، ہوش میں نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ دَرگوہ (ـــ فت د ، سک ر ، و مج) صف ا م ف.
بُرے سے بُرا ، نہایت نجس ، بہت گندا ، بعد غلیظ (فرہنگِ آصفیہ).
[گوہ + ف : در (حرفِ جار) + گوہ (رک)].

ـــ سے گھناؤنا کرنا محاورہ.
بہت زیادہ ذلیل اور رُسوا کرنا ، حد درجہ قابلِ نفرت سمجھنا ، کراہت کی نظر سے دیکھنا (فرہنگِ آصفیہ ، جامع اللغات).

ـــ سے نِکال کر مُوت میں ڈالنا محاورہ.
بہت ذلیل کرنا ، رُسوا کرنا (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

ـــ کا پُوت نوسادر/ نوشادر کہاوت ؛ ــــ گو کا پُوت نوشادر.
گو کا/ موری کا کیڑا گو ہی میں خوش رہتا ہے ، بُرے کو بُری صحبت ہی راس آتی ہے (خزینۃ الامثال).

ـــ کا ٹوکْرا امذ.
(کنایۃً) بدنامی کی ڈلیا ، بدنامی کا ٹوکرا ، گندگی کا ڈھیر ، غلاظت ہی غلاظت ، بدنامی و بد کرداری کا پیکر ، بہت زیادہ بدنامی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ کا ٹوکْرا سَر پَر اُٹھانا محاورہ.
کمینگی کا کام اختیار کرنا ، بدنامی یا رُسوائی کا کام اپنے ذمّے لینا ، بدنامی اور بُرائی سر لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروز اللغات).

ـــ کا ٹوکْرا سَر سے اُتارْنا محاورہ.
بُرائی اور بدنامی سے نجات دلانا ، رُسوائی کا داغ دھونا.

عمامہ جل کے سر سے زاہد اتارتے ہیں
اس گوہ کے ٹوکرے کو سر سے اتارتے ہیں

(۱۹۲۸ ، شیخ افسر علی (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــ کا ٹوکْرا سَر سے پھینکْنا محاورہ.
بدنامی یا رُسوائی سے بچنا ، ذلّت کے کاموں سے دور بھاگنا.

نادان اُٹھا نہ بارِ عصیاں
یہ ٹوکرا گوہ کا پھینک سر سے

(۱۹۲۸ ، شیخ افسر علی (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــ کا چوتھ امذ.
گوبر گنیش ؛ لونڈا سا ، بدنُما ڈھیر ، خراب (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ کا کیڑا امذ.
(لفظاً) وہ کیڑا جو گوہ میں پیدا ہوتا ہے ، جُنجھنا ، کرم ؛ (کنایۃً) چند روز کا زائیدہ بچّہ جس کے مر جانے کا کم افسوس ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ کا کیڑا گُوہ میں رَہے کہاوت.
رک : گو کا کیڑا الخ (خزینۃ الامثال).

ـــ کَر دینا / کَرْنا محاورہ.
غلاظت سے بھر دینا ، غلیظ اور گندا کر دینا ، ناپاک کر دینا ؛ میلا کر دینا ، چکٹ کر دینا. بچے نے چار دن میں انگرکھا گوہ کر دیا ہے ، کیسے جلدی کپڑے گوہ کر دیتا ہے. (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۶).

ـــ کی طَرح چھپانا کہاوت.
مراد : بلی کے گو کی طرح چھپانا ، پوری طرح چھپانا ، ڈھانکتے پھرنا ؛ کمال احتیاط سے رکھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---- کھانا (الف) ف مر ؛ محاورہ.
۱. حرام کی کھانا ، رشوت خور ہونا ، اغلام کرنا ، حرام کاری کرنا ، منھ کالا کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۲. جھک مارنا ، بیہودہ بکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. جھوٹ بولنا ، دروغ گوئی کرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴. غیبت کرنا، بدی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. چوسر کی گوٹ کا اس خانے میں آ جانا جہاں سے چال شروع ہوتی ہے اور پور پھر ہو آنے نہ اٹھنا یا دوسرے شخص کی ہو آ جانے سے مر جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. اغلامی ، لوطی ، مُغلِم ؛ جھک مارنے والا ؛ نہایت جھوٹا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گوہ + کھانا = کھانے والا].

---- کھانے کال نہیں کٹتا کہاوت.
بُرا یا ذلیل کام کرنے سے مصیبت نہیں ٹلتی (فرہنگ آصفیہ).

---- مُوت کرنا محاورہ.
پاخانہ پیشاب کرنا ، گندگی کرنا ؛ چھوٹے بچے کا گُو مُوت دھونا بڑی خدمت انجام دینا ؛ ٹہل کرنا. اپنی والدہ کی خدمت اور ان کے پالنے اور گودکھ میں رکھنے کا اور گوہ موت کرنے کا حق سمجھے گا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۸۸).

---- میں ڈھیلا پھینکو نہ چھینٹیں اُڑیں کہاوت.
رذالے کو چھیڑے گا سو گالیاں سنے گا ؛ بُروں کے منھ لگو نہ گندی باتیں سنو.

گوہ میں جو ڈالے گا ڈھیلا چھینٹیں کھائے گا ضرور
شیخ صاحب بچنا رندوں سے کچھ بہتر نہیں

(۱۹۲۸ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۷)).

میں ڈھیلا پھینکے گا سو چھینٹے کھائے گا کہاوت.
رذالے کو چھیڑے گا سو گالیاں سنے گا (فرہنگ اصفیہ).

---- میں ڈھیلا ڈالیں نہ چھینٹیں پڑیں کہاوت.
رک : گوہ میں ڈھیلا پھینکو نہ چھینٹیں اُڑیں (جامع اللغات).

---- میں کوڑی گرے تو دانتوں سے اُٹھالے / اٹھالیں کہاوت.
خسیس اور بخیل آدمی کے بارے میں بولتے ہیں (نور اللغات).

---- میں نہانا محاورہ.
بہت بدنام و ذلیل ہونا ، رُسوا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---- میں نہلانا محاورہ.
بہت ذلیل کرنا ؛ بہت شرمندہ کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---- نہ کھا فقرہ.
۱. جھک نہ مار ، بیہودہ مت بک ، بکواس نہ کر.

کہتا ہوں عرضِ حال تو کہتا ہے گوہ نہ کھا
ہوتا ہے دردِ سر تری گفتار سے ہمیں

(۱۹۲۸ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۷)). ۲. جھوٹ مت بول ، جھوٹا دعویٰ نہ کر ، شیخی مت مار (فرہنگ آصفیہ). ۳. غیبت نہ کر ، بہتان مت لگا ، تہمت نہ دھر (فرہنگ آصفیہ).

---- نہیں چھی چھی کہاوت.
بُرائی یا رُسوائی میں کوئی فرق نہیں ، کسی کی تھوڑی ذلت اور خفیف رسوائی پر بولتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---- ہو جانا / ہونا محاورہ.
گوہ کرنا (رک) کا لازم ، غلیظ اور گندا ہو جانا ، بہت میلا ہو جانا. سارے کپڑے گوہ ہو گئے. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ۴ : ۱۰۶).

گوہ (و مج) امث.
چھپکلی سے مشابہ مگر بڑا صحرائی جانور جس کی دو زبانیں ہوتی ہیں ، زمین میں بھٹ بنا کر رہتا ہے مُردار کھاتا ہے ، اس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً بڑا گوہ ، چندن گو ، رک : سوسمار. عام میں مشہور ہے کہ گوہ اور ہرن آپ سے باتیں کرتے تھے. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۰). گوہ ، گرگٹ اور بکری کا خون بھی فائدہ دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۳). یہاں پر جو گوہ پائی جاتی ہے وہ کرۂ ارض کے دیگر علاقوں میں بھی پائی جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، کرۂ ارض کا حیواتی جغرافیہ ، ۱۳۸). [پ : गोधा ؛ س : गोह].

گوہا (و مج) امذ.
گوبر (خواہ خشک ہو یا گیلا). گوہا یعنی گوبر جس کا برہمن رسوئی باورچی خانہ میں لیپن دیتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۵۱). ایک دیہاتی عورت روز جنگلی گوہے چننے جایا کرتی تھی. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۱۸۳). [گوہ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---- چھی چھی امث.
۱. غلاظت ، نجاست ، پلیدی ، گندگی.

گوہا چھی چھی پر مزاج یار پھر مائل ہوا
غیر سگ سیرت کی پھر صحبت میں وہ داخل ہوا

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳). ۲. بک بک ، جھک جھک ، گالی گفتار ، بدتہذیبی ، لڑائی جھگڑا ، بحث تکرار.

گوہا چھی چھی سے نہ مطلب نہ الجھنے سے غرض
غیر کے ان سے جلن جلتے ہیں ہم شر کے عوض

(۱۹۲۸ ، شیخ باقر علی (فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۰۷)). ۳. بدنامی ، رُسوائی ، ذلت و خواری. اس نے اس گوہا چھی چھی سے بندے کو اپنے گھر سے نکالا کہ گویا لاکھ لوکرے گو کے سر پر پڑ گئے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۶۸).

---- چھی چھی ہونا محاورہ.
جوتم پزار ہونا ، لڑائی جھگڑا ہونا ، گالی گفتار ہونا (فرہنگ آصفیہ).

گُوہار (ضم گ ، غم و) امث ؛ امذ ؛ = گہار.
۱. واویلا ، ہانک پکار ، فریاد ، توبہ دھاڑ ، استغاثہ.

لکا کے کان کلون کی گوہار تو سن لو
زبان گل سے صدائے بہار تو سن لو

(۱۹۰۸ ، مخزن ، ستی ، ۶۸). ۲. (ا) غل غپاڑا ، شور ، شور و غل.

ان کے میلے اور ان کی جماعتیں دوسری قوموں کی نظر میں ایک گوہار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۹۳)۔ میں اپنے سور چرا رہا تھا کہ کانوں میں گوہار ہوئی۔ (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۱ : ۵۵)۔ (آآ) لڑائی کا غل ، شور ، کائیں کائیں کرکے بچھڑ پڑ جانے کا عمل (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳۔ ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے لٹ کر لڑنا ، ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ. مجھ پر جدا منہ آتے ہو ، مولوی نجف علی اور میاں داد خاں سے جدا بگڑتے ہو بھائی صاحب ، مغلوبہ بن پر آ گئے ، گوہار لڑتے ہو۔ (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۶۱۷)۔ ۴۔ ایک آدمی کا کئی آدمیوں کو گالی گلوچ کا جواب دینا ، ضلع جگت میں کئی آدمیوں کا مقابلہ کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۵۔ ٹھٹھا ، مذاق ، ہنسی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۶۔ گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۷۔ (پٹا بازی) ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ کرنا. آپ نہیں سمجھے لکڑی گوہار میں لڑنا استاد گتکہ لے کر اکھاڑے میں آیا دس دس بارہ بارہ آدمی چوٹیں لگاتے اور وہ بچاتے ہیں۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۹)۔ ۸۔ آدمیوں کا گروہ جو لڑائی کے موقع پر ادھر اُدھر سے جمع کیا جائے ، امدادی فوج. گورنمنٹ کی مخالفت میں ایک گوہار جمع ہو۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۸)۔ بہت ہی قلیل عرصے میں لوگوں کی گوہار فسطین کی جانب حرکت کرتی نظر آئی۔ (۱۹۱۲ ، محاربات سلیبی ، ۱۰۵)۔ [س : घोष+का]۔

ـــ آنا محاورہ۔
لڑائی میں مدد کے واسطے آنا. دوسرے دن راجہ نواب علی خان کی گوہار آئی جابجا مکانوں میں اترے فی الجملہ عافیت ہوئی۔ (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۲۲۰)۔

ـــ لڑنا محاورہ۔
۱۔ ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے ایک وقت لڑنا ، چومکھی لڑنا ، پٹے بازی میں ایک شخص کا کئی آدمیوں سے مقابلہ کرنا۔

چلا ہے ایک بیٹی کا باندھ کر جکڑ
کھڑا ہے ایک لیے سیف لڑ رہا ہے گوہار

(۱۸۸۵ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۶۳)۔ ۲۔ گنواروں کا لاٹھیوں سے لڑنا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳۔ ضلع جگت یا پھکڑ بازی کرنا ، ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے پھکڑ بازی میں مقابلہ کرنا ، گالی گلوچ کرنا. بھائی صاحب مغلوبہ بن پر آ گئے ہو گوہار لڑتے ہو۔ (۱۸۶۹ ، خطوط غالب ، ۶۱۷)۔

گُوہارْنا ف س ؛ محاورہ۔
آواز دینا ، شور مچانا ، فریاد کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔

گوہاری (و مج) (الف) صف۔
ساتھی ، مددگار ، معاون (مہذب اللغات ؛ نوراللغات)۔ (ب) امث۔ (أ) (ایندھن ہاری) وہ جگہ جہاں اُپلے تھاپنے کو گوبر جمع کیا جائے ، گوبر ڈھن ، گوبر چک (اپ و ، ۳ : ۵۰۵)۔ (اا) بہت زرخیز زمین (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گوہار + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گُوہال (و مع) امذ۔
مویشیوں کا مکان ، گئو شالہ ، مویشیوں بالخصوص گائیوں کے رہنے کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گو - گائے + ہال (رک)]۔

گَوہان (و لین) امذ۔
۱۔ وہ گانو جو کسی شخص کو دوامی بندوبست پر بحیثیت زمیندار دیا جائے (جامع اللغات)۔ ۲۔ زرخیز زمین ، گانو کے نزدیک کی زرخیز زمین. کھیت قریب گاؤں کی آبادی کے ہو ... گوہان کہتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۴)۔ ہان کے معنی ہندی میں جگہ کے ہیں جیسے گوہان اور گیرہان۔ (۱۸۴۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۱)۔ باغ لگانے کے واسطے گوہان کی زمین بہت بہتر ہے۔ (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون ، ۲۳۱)۔ ۳۔ (کاشت کاری) وہ زمین جو گانو کے نزدیک ہوتی ہے اور گانو کے نزدیک ہونے کی وجہ سے باشندگان دیہہ اکثر صبح و شام اسی زمین پر ضروریات رفع کرتے جاتے ہیں (علم زراعت ، ۲۷)۔ [گو (گانو کی تخفیف) + ہان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

گُوہانْجنی (و مع ، غنہ ، سک ج) امث۔
آنکھ کی وہ پھنسی جو پلک کے نیچے ازروئے روایت گوہ کو ٹوکنے سے نکل آتی ہے ، انجن ہاری ، کنجیا ، گوہانی. اگر گوہانجنی نکل رہی ہو تو انگلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر گھس کر بار بار آنکھوں پر پھیریں۔ (۱۹۳۲ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۲)۔ گوہانجنی پپوٹوں کی سب سے عام بیماری ہے۔ (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۹)۔ [گُوہ - پاخانہ + انجن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

گَوہانَہ (و لین ، فت ن) امذ۔
وہ گانو جس میں زمینداری کی پوری سہولت حاصل ہو ، گانو ، دیہات. ایک بھیڑ روز گوہانے سے لا کر میاں اِدھر اُدھر بیچتا ہوں۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۳۴)۔ [رک : گوہان + ہ ، لاحقۂ تذکیر و نسبت]۔

گَوہانی (و لین) امث۔
کھاد ملی ہوئی زمین جس پر ڈھور چرانے اور چھوڑے گئے ہوں اور وہ ان کے پیشاب اور گوبر سے زیادہ کھدیلی ہو گئی ہو ؛ گانو کی آبادی سے قریب کی وہ زمین جس میں کھاد پڑی ہو. یہ زمین پیداواری میں اچھی اور بھاری ریت پر جوتی جاتی ہے اس کا نام گوہانی ، گوبرا ، باڑا ، گوینڈے۔ (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۸)۔ اور جو زمین کہ گاؤں کی آبادی کے قریب ہے اور کھاد اس میں پڑتا ہے اس کو گوہانی کہتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۲۱)۔ [رک : گوہان + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

گُوہانی (و مع) امث۔
رک : گوہانجنی ، جو زیادہ مستعمل ہے. گوہانی بھی زیادہ تر کم عمر بچوں کو ہوتی ہے ، یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ جوان اس سے محفوظ ہیں۔ (۱۹۱۰ ، ادیب ، اگست ، ۷۳)۔ [گوہانجنی (رک) کی تخفیف]۔

گوہانی (و مج) امث۔
۱۔ (کاشت کاری) بیلوں سے روندوا کر اناج کے دانے نکلوانے کا عمل ، گاہنا (ماخوذ : پلیٹس)۔ ۲۔ (کاشت کاری) گانو کی زمین (اردو قانونی ڈکشنری)۔ [گو - گائے + ہانی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گُوہانی (و مع) امث.
رک : گوہانجی ، انجن ہاری (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[گُو (گوہ کی تخفیف) + ہانی ، لاحقۂ صفت تانیث].

گُوہَتیا (و مع ، فت ہ ، شد بکس ت) امث.
گئو کشی ، گائے مارنا یا ذبح کرنا. مسٹر اسٹیڈ ... نے یہ تحریک بھی پیش کی تھی کہ بادشاہ سلامت کے قیام ہندوستان میں گوہتیا نہ کی جائے . (۱۹۶۱ ، مضامین سلیم ، ۲ : ۱۶۸).
[گئوہتیّ (رک) کی تخفیف].

گَوہَر (و لین ، فت ہ) امذ.
۱. موتی.

سگل جھاڑاں کوں لاگے ہیں جواہر کے تِن پھولاں
سو پھولاں سوں کرے تل تل پیا پر گوہر افشانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳۰).

کیا ہے آبرو کے شعر نہیں نایاب گوہر کوں
چھپے دریاؤں میں شرمندہ کی سیں جا دُرِ یکتا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۲۰).

کوں کر سکتا ہے سینہ کو صدف کے چاک اب
واسطے گوہر کے تیرے عہد میں اے درفشاں

(۱۸۰۲ ، ایمان ، ایمانِ سخن ، ۳۲).

بزم کا التزام گر کیجے ہے قلم میرا ابرِ گوہربار

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۴۶). اس گوہر درخشندہ کی چمک ایک دنیا کی آنکھیں خیرہ کر رہی ہے . (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۶۵). اثر آبلہ سے جادۂ صحرائے جنوں چراغاں نظر آتا ہے ، مصور شاعر نے ہر آبلے کو گوہر اور اس کے نقش کو روشنی کی لکیر بنا دیا ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ۵۰).
۲. قیمتی پتھر جیسے یاقوت یا ہیرا وغیرہ.

کہتا ہے شعر شکر کے گوہر سیں خوب تر
ہاتی ہے آبرو نیں جو نعمت کی کھان آج

(۱۷۱۸ ، دیوانِ ابرو ، ۱۱۵).

خسروِ انجم آیا صرف میں شب کو تھا گنجینۂ گوہر کُھلا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۹).

ہوا جو حاکمِ عادل یہاں کا ہیبت جنگ
تو اس کے فیض سے گویا تھے رشک گوہر سنگ

(۱۸۷۵ ، فروغِ ہستی ، ۳۲).

حکایت عجب ایک بھی بولتا
گویا کان گوہر کی ہے کھولتا

(۱۹۶۷ ، اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۲۵۶). ۳. کسی شخص یا شے کی اصل ، اصل نسل ، مادہ ، ماہیت ، جوہر. مرزا کے خاندان اور اصل و گوہر کا حال جیسا کہ انہوں نے اپنی تحریروں میں جابجا ظاہر کیا ہے یہ ہے. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۹). ۴. آدمی کی چھپی ہوئی خوبیاں ، عقل و دانش ، پوشیدہ صلاحیت ، جوہر (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۵. تلوار کی آب یا جوہر ، جوہر شمشیر (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. بُندا ، گوشوارہ.

احمد نے دیا دختر کافر کو بھی زیور
اور گوشِ سکینہ ہوئے زخمی پئے گوہر

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۱۷). ۷. (کنایۃً) بیٹا ، فرزند (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۸. (کنایۃً) شبنم. گوہر ایک جسم بخاری ہے کہ ہوا کے سرد ہونے سے پیدا ہوتی ہے یہ ... زمین کے قریب معلق رہتے ہیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۸۵). [ف].

ـــ اَفْشاں (ـــ فت ا ، سک ف) صف.
(لفظاً) موتی برسانے والا ؛ (کنایۃً) فیض پہنچانے والا ، خوش بیان (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) . [گوہر + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا ، برسانا سے لاحقۂ صفت].

ـــ اَفْشانی (ـــ فت ا ، سک ف) امث.
موتی بکھیرنا ، موتی برسانا ؛ (کنایۃً) خُوش بیانی ، خوش المعانی تعریف و توصیف.

سگل جھاڑاں کوں لاگے ہیں جواہر کے تن پھولاں
سو پھولاں سوں کرے تل تل پیا پر گوہر افشانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۳).

عارفاں بولیں گے جان و دل سوں لا کھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں گوہر افشانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱). مرزا داغ کی ایک غزل کو پسند فرمایا اور خود بھی اس زمین میں گوہر افشانی کی. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی مکاتیب ، ۱۶). نہایت نفاست کے ساتھ خوشبودار پیک تھوک کر گوہر افشانی کے لئے تیار ہوئے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۳).
[گوہر افشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آبْدار کس صف (ـــ مد ا ، سک ب) صف ؛ ج : گوہر آبداراں.
چمک دار موتی ، تابدار موتی. اس صدف کے بطن میں جس مقدس شے کا گوہر آبدار چمکتا تھا وہ غائب کر لی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۰). گل دستۂ حضرت کے نسب کا تار سنبل گزار ابراہیم سے سربستہ ہے اور گوہر آبداراں سے حسب کا آب بحرین دیدۂ یعقوب سے دریائے یکتائی میں پیوستہ ہے . (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، جنوری ، ۳۷).
[گوہر + آبدار (رک)].

ـــ آگیں (ـــ ی مع) صف.
وہ چیز جس میں جواہر جڑے ہوں ، جواہر سے پُر (مہذب اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گوہر + ف : آگیں ، آگیدن ـ پاٹنا ، ڈھیر کرنا سے صفت].

ـــ آمائی (ـــ مد ا) امث.
موتی پرونا ، زینت کاری.

پسنے میں جو یہ تر ہے تو اس پر دام جوہر ہے
گُہر ریزی جو اس میں ہے تو اس میں گوہر آمائی

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۳). [گوہر + ف : آمائی ، آمودن ، آماید ـ بھرنا ، سنوارنا سے اسم کیفیت].

---آمود (---مد ا، و مع) صف.
موتیوں سے مزین ، جواہرنگار. کس کے ہاتھ میں کشتی جس پر گوہر آمود کشتی پوش پڑا ہوا (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۰).
[گوہر + ف : آمود ، آمودن - بھرنا ، سنوارنا سے صفت].

---بار صف.
رک : گوہر افشاں.

تجھ نور کی نسبت پیاسا تو سمندر سات ہند
خورشید یک گوہر اہے حسن گوہر بار کا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۴۹).

بحر بے پایاں نے مجھ انجھواں سی پایا ہے فیض
ابر نیساں عید ہے مجھ چشم گوہر بار کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، کد ، ۱۷).

کر دیا آویزۂ گوش جہاں حق کا کلام
حوصلہ ہے یہ اسی کے لعل گوہر بار کا
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۲).

کیف میں اک لغزش پا کلکِ گوہربار کی
اضطراری ایک جنبش سی لبِ گفتار کی
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۷). سرسید کے فیضانِ کرم کا یہ گوہربار سلسلہ اب تک جاری ہے. (۱۹۸۵ ، تخلیقات و نگارشات ، ۷). [گوہر + ف : بار ، باریدن - برسانا سے صفت].

---باری امث.
رک : گوہر افشانی.

ہار موتی کا مجھے آج پہننے کو ملا
دیکھ لیجیے مرے اشعار کی گوہرباری
(۱۹۳۹ ، چمنستان ، ۲۲۵). [گوہر بار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بَدَسْت (---فت ب ، د ، سک س) م ف ؛ صف.
ہاتھ میں موتی لیے ہوئے ، موتیوں سے پُر ہاتھ ؛ (کنایۃً) مالامال

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست
وائے محرومی خزف چین لبِ ساحل ہوں میں
(۱۹۰۵ ، بانگ درا (کلیات اقبال ، ۱۰۷)). [گوہر + بہ (حرف جار) + دست (رک)].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) امذ.
کمربند جس پر موتی ٹکے ہوں (جامع اللغات). [گوہر + ف : بند ، بستن - باندھنا سے لاحقۂ صفت].

---بے آب کس صف ؛ امذ.
وہ موتی جس میں چمک نہ ہو ، ناقص موتی ؛ (کنایۃً) بے وقعت چیز.

آبرو بے تاب کب پاتیں وہ جو بے علم ہیں
مرتبہ ہوتا نہیں کچھ گوہر بے آب کا
(۱۹۳۵ ، لالہ کشن نرائن بیتاب (مہذب اللغات)). [گوہر + بے (حرف نفی) + آب (رک)].

---بے بہا کس صف (---فت ب) امذ.
قیمتی موتی ، گوہر نادر ، انمول موتی ؛ (کنایۃً) باوقعت ، نایاب شے.
انہوں نے غوطہ لگایا اور یہ گوہر بے بہا ڈھونڈ لائے. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۳). [گوہر + بے بہا (رک)].

---بیز (---ی مع) صف.
گوہربار ، موتی برسانے والا ، موتی دینے والا (مہذب اللغات).
[گوہر + ف : بیز ، بیختن - چھاننا سے لاحقۂ صفت].

---پِنْدْھنا ف ل ؛ محاورہ.
موتی میں سوراخ کرنا ، چھیدنا.

دل عاشق میں کرے کیوں کہ نہ آنسو سوراخ
اسی الماس سے جاتا ہے یہ بیندھا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۵).

---پارَہ (---فت ر) امذ.
قیمتی موتی کا ٹکڑا ؛ مراد : چھوٹا موتی.

باقی سارے گوہر پارے
خاک کے ذرے ریت کے دانے
(۱۹۷۳ ، لوح دل ، ۶۱). [ف : گوہر + پارہ (رک)].

---پَرْوَر (---فت پ ، سک ر ، فت و) صف.
وہ عورت جو خوبصورت بیٹی کی ماں ہو (جامع اللغات). [ف : گوہر + پرور ، پروردن - پالنا سے لاحقۂ صفت].

---تاب امذ.
ایک پیرہن جسے عورتیں گرمیوں کے موسم میں پہنتی ہیں ، وہ اس قدر باریک ہوتا ہے کہ اندر سے بدن صاف جھلکتا ہے (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گوہر + تاب (۱)].

---تَر (---فت ت) امذ.
سخن آب دار ؛ (مجازاً) آنسو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[گوہر + تر - گیلا].

---توڑْنا ف م ؛ محاورہ.
موتی کے دو ٹکڑے کرنا ؛ کوئی مشکل کام انجام دینا ، ناممکن کو ممکن کرنا.

اے صبا وہ دُرِ مقصد ترا ہر لائیں گے
پر جبریل نے جن کے لئے گوہر توڑا
(۱۸۳۷ ، کلیات صبا ، ۹).

---ٹانْکنا ف م ؛ محاورہ.
موتی ٹانکنا یا لگانا ، سجانا ، سنوارنا ، تزئین کرنا.

جب تلک جوشِ بہاراں سے ہوا اے دمِ صبح
ٹانکے شبنم سے سرِ دامنِ صحرا گوہر
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲۷).

---ٹَکْنا ف م ؛ محاورہ.
جواہرات سے مزین ہونا.

تاج میں جن کے ٹکتے تھے گوہر
ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ کاسۂ سر
(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۱۶).

---خانہ (---فت ن) امذ.
ذخیرہ جس میں موتی وغیرہ رکھے جائیں (ماخوذ : جامع اللغات).
[گوہر + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

---خوش آب کس صف(---و معد) امذ.
دُرِ خوش آب ۔ اچھی آب کا موتی ، آب دار موتی.

جب تک نہ روئیں ہم درِ دنداں کی یاد میں
آنسو شمار گوہرِ خوش آب میں نہیں

(؟ ، مہذب اللغات ، ۱۰ ، ۳۶۳)). [گوہر خوش + آب (رک)].

---خیز (---ی مج) صف.
موتی اُگلنے والا ، زرخیز.

ہو ترے لیتی قدم سے جو زمیں گوہر خیز
ہو نصیبہ صدفِ نقشِ کفِ پا گوہر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۲۶). [گوہر + ف : خیز ، خاستن ۔ اُٹھنا سے لاحقۂ صفت].

---دار صف.
آب دار ، چمک دار ، موتی والا ، موتیوں سے مزیّن.

کلک کوں مج سلکِ گوہر دار کر
بیت میں ہر اک درِ شہوار کر
بیت میں ہر اک درِ شہوار کر

(۱۷۵۴ ، ریاض غوثیہ ، ۹). جزیرہ سراندیپ کہ اس کو سیلان کہتے ہیں ... وہاں سے گوہر دار سیپ نکلتا ہے.(۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۲۲۱). [گوہر + ف : دار ، داشتن ۔ رکھنا سے لاحقۂ صفت].

---دل (---کس د) امذ ؛ صف.
بہادر ، شجیع ، جی دار ، بے باک (جامع اللغات ؛ اسٹین گاس).
[ف : گوہر + دل (رک)].

---رولنا ف م ؛ محاورہ.
موتی سمیٹنا ، بیننا.

عقدے دلوں کے پاؤں پہ منہ مل کے کھول لوں
نقشِ قدم سے گوہرِ شہوار رول لوں

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۵۶).

---ریز (---ی مج) صف.
رک : گوہر بار (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات). [گوہر + ف : ریز ، ریختن ۔ گرانا ، بہانا سے لاحقۂ صفت].

---ستان (---کس س) امذ.
وہ جگہ جہاں بہت سے موتی ہوں (جامع اللغات). [گوہر + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

---سُخَن (---ضم نیز فت س ، فت خ) امذ.
۱. خوش گوئی ، خوش بیانی ، جس کا سخن موتی کی طرح آبدار ہو.
دریا دل گوہر سخن کوں حضور بلانے بات دینے بہوت مان دینے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷). ۲. (تصوف) اشارہ واضح کو کہتے ہیں جو مادہ اور مادہ میں محسوس اور معقول ہو (مصباح التعرف).
[گوہر + سخن (رک)].

---سَنْج (---فت س ، غنہ) صف.
موتی کا پارکھ ، موتی کو پرکھنے والا ، تولنے والا ؛ (کنایۃً) خوش بیان.

میرے آنسو ہیں موتیوں کے گنج
ہے ترازوئے دیدہ گوہر سنج

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۹). [گوہر + ف : سنج ، سنجیدن ۔ تولنا سے لاحقۂ صفت].

---سُفْتَہ کس صف(---ضم س ، سک ف ، فت ت) صف.
چھدا ہوا موتی ؛ (مجازاً) جو بات مشہور و معروف ہو (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گوہر + ف : سفتہ ، سفتن ۔ چھیدنا ، بیندھنا سے اسم مفعول بطور لاحقۂ صفت].

---شاہوار کس صف(---سک ہ) امذ.
دُرِ شہوار ، گوہر شہوار.

میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہوں خزف تو تُو مجھے گوہرِ شاہوار کر

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل (کلیاتِ اقبال ، ۷)). [ف : گوہر + شاہ (رک) + وار ۔ لائق ، قابل ، لاحقۂ صفت].

---شَبْ تاب کس صف(---فت ش ، سک ب) امذ.
ایک قسم کا لعل جو رات کو روشنی دیتا ہے ، گوہر شب چراغ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گوہر + شب + ف : تاب ، تافتن ۔ چمکنا سے لاحقۂ صفت].

---شَبْ چراغ (---فت ش ، سک ب ، فت نیز کس چ) امذ.
لعل یا موتی جو رات کو روشنی دیتا ہے ، گوہر شب تاب.

دسیں روپ میں گوہر شب چراغ
کہ تھا اس تی انور عمارت و باغ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۳). دوسری سطر میں گوہر شب چراغ اور نیلم اور الماس. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۲۱). شمع کو دیکھ کر سر میں درد ہوتا ہے اس واسطے گور شب چراغ منگا لیجے. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۵۲).

روشنی بخش شش جہت گوہر شب چراغ ہے
یا تو شرابِ نور کا زریں کوئی ایاغ ہے

(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۳۵). اب بھی ان ہی لوگوں کی زبان سند ہو سکتی ہے جو ..... دبستانِ ادب کے گوہر شب چراغ تھے (۱۹۸۸ ، فن خطابت ، ۹۳). [گوہر + شب + چراغ (رک)].

---شناس (---فت ش) صف.
جوہری ، موتی کی پہچان رکھنے والا ، پرکھنے والا ؛ (کنایۃً) صلاحیتوں کو جانچنے والا. آپ کا وہ ساتھی بڑا گوہر شناس ہے. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۹). [گوہر + ف : شناس ، شناختن ۔ پہچاننا سے امر بطور لاحقۂ صفت].

---شناسی (---فت ش) امث.
گوہر شناس ہونا.

گوہر شناسی کے فکر گوہر سیاں نہاں کئے جمع
گوہر شناساں نے کہے سچ ہے ہو گوہر کا پاس

(۱۸۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۹). [گوہر شناس + ی ، لاحقہ کیفیت].

ـــ شہوار کس صف (ـــ فت مع نیز ، سک ہ) امذ.
قیمتی موتی جو بادشاہوں کے لائق ہو ، درشہوار.

صفا و صدق میں ناجی تمہارا ہے مخلص
یہ تیری مدح میں پستے ہیں گوہر شہوار
(۱۷۰۳ء ، شا کرناجی ، د ، ۳۰ء).

ہوئے عرق عرق جو شرم عصیاں سے وہ پاک اوتھے
ہوا کرتے ہیں پیدا گوہر شہوار پانی میں
(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۱۵۶). [گوہر + شہ (شاہ کی تخفیف) + وار - لائق ، قابل].

ـــ عشرت کس اضا (ـــ کس ع ، سک ش ، فت ر) امذ.
مراد : عیش و عشرت.

الغرض وہ فسوں اثر لذت
جس میں غلطاں ہے گوہر عشرت
(۱۹۶۰ء ، جدید شاعری ، ۲۰۹). [گوہر + عشرت (رک)].

ـــ غلطاں کس صف (ـــ فت غ ، سک ل) امذ ؛ صف.
سڈول اور چکنا موتی ؛ مراد : اعلیٰ قسم کا موتی ، چمک دار موتی ، آب دار یا قیمتی موتی.

یہی اور تھی کا وہ عالم کہ چھیدے دل جس نے
حور جنتی کی جھلک گوہر غلطاں پری
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۷).

رخ روشن کی دمک گوہر غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغ مہہ و اختر سہرا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۸۷). [گوہر + ف : غلطاں ، غلطیدن - لڑھکنا ، لوٹنا سے صفت].

ـــ فروز (ـــ فت نیز ضم ف ، و مع) صف.
چمک بڑھانے والا ، چمک دار.

جھمکنے لگی تیغ گوہر فروز
ہوا کالا چشم فلک سات روز
(۱۶۴۹ء ، خاور نامہ ، ۳۸۷). [گوہر + ف : فروز (افروز ، افروختن - روشن کرنا ، امر کی تخفیف) بطور صفت].

ـــ فروش (ـــ فت ف ، و مع) صف.
گوہر بیچنے والا ، موتی فروخت کرنے والا ، جواہر کا کاروبار کرنے والا ، جوہری (اسٹین گاس ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ عامرہ). [گوہر + ف : فروش ، فروختن - بیچنا سے صفت].

ـــ فشاں (ـــ کس ف) صف.
گوہر افشاں (رک) کی تخفیف.

مجھ چشم اشکباری کی جس نے لکھا ہے شرح
ہر نقطہ اس کے کلک سیں گوہر فشاں ہوا
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۱۶۱). [گوہر + ف : فشاں ، فشاندن - جھاڑنا ، چھڑکنا سے صفت].

ـــ فشانی (ـــ کس ف) امث.
موتی بکھیرنا ؛ (مجازاً) خوش گفتاری ، گوہر افشانی.

جو توں مجھ پہ گوہر فشانی یہ آئے
فلک میرے دامن کا حسرت لے جائے
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۲۹).

گوہر فشانی لہو دریا نثار میں
موتی ہوا ہے شرم سیں خلوت گزیں آب
(۱۷۳۹ء ، کلیات سراج ، ۲۱۳).

سن کے یہ گوہر فشانی چپ رہی دل کو نہ تاب
پھر تو شاعر نے دیا ہنس کر یہ عالم کو جواب
(۱۹۲۷ء ، فکر و نشاط ، ۵۸). [گوہر فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ کُش (ـــ فت ک) امذ.
سونے چاندی کا ہاتھ میں پہننے کا ایک زیور جس میں زر و جواہر لگے ہوئے ہیں. کلائیوں پر گوہر کش ، گلے میں ست لڑا. (۱۹۷۸ء ، کار جہاں دراز ہے ، ۵۷). [گوہر + ف : کش ، کشیدن - کھینچنا سے صفت].

ـــ گَرَجْنا ف م ؛ محاورہ.
موتی میں بال پڑ جانا.

آپ کے فیض نے جب ابر کرم برسایا
رعد کے بدلے گرجنے لگے کیا کیا گوہر
(۱۸۷۳ء ، کلیات منیر ، ۱ : ۲۷).

ـــ گوش ہونا ف م ؛ محاورہ.
زینت سماعت ہونا ، گوش گزار ہونا.

ہم تو پھرتے ہیں نظیر عشق میں اب خانہ بدوش
کل عجب طرح کا اک نکتہ ہوا گوہر گوش
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۸۹).

ـــ مُراد کس اضا (ـــ ضم م) امذ.
(کنایۃً) **دل کی مراد ، اہم خواہش ، دُر مقصود.** شب کو ساتھ ملکہ کے عقد کیا گوہر مراد حاصل ہوا. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۵۸). گوہر مراد حاصل کر کے کامیاب و کامران واپس آنا ہے. (۱۹۸۷ء ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۴۳). [گوہر + مراد].

ـــ مَطْلَب کس اضا (ـــ فت م ، سک ط ، فت ل) امذ.
گوہر مراد ، گوہر مقصود. اس عرصہ میں ... کچھ عذر نہ کروں گی تیرا دامن امید گوہر مطلب سے بھروں گی. (۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۱۷). [گوہر + مطلب (رک)].

ـــ مَعانی کس اضا (ـــ فت م) امذ.
(تصوف) **صفات اور اسماء الٰہی کو کہتے ہیں** (مصباح التعرف). [گوہر + معانی (رک)].

ـــ مَقْصَد کس اضا (ـــ فت م ، سک ق ، فت ص) امذ.
مراد : مقصد خاص ، گوہر مقصود ، گوہر مراد (جامع اللغات). [گوہر + مقصد (رک)].

ـــ مَقْصُود کس اضا (ـــ فت م ، سک ق ، و مع) امذ.
مراد : مقصد ، دُر مقصود ، اُمید ، اصل مقصد. مرنے کے بعد

بڑا یار ہو جائے گوہر مقصود ہاتھ آئے ایک عالم زیر ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۹ : ۲۷۰). راجہ کے سفیر مہینوں اور مدتوں دور دور پھرتے رہے مگر کہیں کوئی گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا. (۱۹۰۲ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۹۱). یہ سب اپنی جگہ درست ہے لیکن گوہر مقصود وہ گفتگو ہے جو تحریر میں آئی ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۱۱). [گوہر + مقصود (رک)].

ــــ نایاب کس صف ؛ امذ.
انمول موتی ، بہت قیمتی موتی ؛ (مجازاً) خاص شے. ایک ایک لائبریری کو چھانا اور گوہر نایاب تلاش کر کے لائے. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۱۷). [گوہر + نایاب (رک)].

ــــ نگار (ــــ کس ن) صف.
جواہر و موتیوں سے مزیّن ، جڑاؤ.

جوانان انچے نامور دہ ہزار مرصّع کمر بور گوہر نگار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۶۹). مجھ کو طلبہ اس صندوق کی کہ جس میں تیغہ گوہر نگار ہے دے تو میں تیرے پاس آؤں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۰۸). [گوہر + نگار (رک)].

ــــ یتیم کس صف (ــــ فت ی ، ی مع) امذ.
سیپ کا اکیلا موتی ، دُرِ یتیم ، بے نظیر ، نایاب موتی ، دُرِ یکتا.

ملی ازل سے مجھے آبروے یکتائی
نہ آسمان ہیں صدف گوہر یتیم ہوں میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۷). [گوہر + یتیم (رک)].

ــــ یکتا کس صف (ــــ فت ی ، سک ک) امذ.
۱. **دُرِ یکتا ، گوہر نایاب ، قیمتی موتی.** اگر ایک بڑا قطرہ ایک دفعہ ہی جا پڑا ہے تو گوہر یکتا ہوگا (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۷۷). ابر نیساں کی طرح یہ موتی برساتی ہے لیکن ہر موتی گوہر یکتا ہے ، اگر موتی گم ہو گیا تو پھر کوئی کیمیائی نسخہ اسے بنا نہیں سکتا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹). ۲. (کنایۃً) **نایاب شخصیت ، بڑا آدمی.**

جتنے جتنے یہ ہیں یاں گوہر یکتا تہہ خاک
دفن ہو گا نہ کہیں اتنا خزانہ ہرگز

(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۸۲). [گوہر + یکتا (رک)].

ــــ یک دانہ کس صف (ــــ فت ی ، سک ک ، فت ن) امذ.
۱. **دُرِ یکتا ، بیش قیمت موتی ، نایاب گوہر.**

مشکل دوئی پسند نہیں میری آنکھ کو
ٹپکا جو اشک گوہر یک دانہ ہو گیا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۱). ۲. (کنایۃً) **نایاب شخص ، بڑا آدمی.** عبدالرحمٰن صدیقی کی وفات نے ایک اور گوہر یک دانہ ہم سے چھین لیا ... یہ جگہ اب کبھی پُر نہ ہو گی. (۱۹۵۳ ، کلکدۂ ، رئیس احمد جعفری ، ۲۳۶). [گوہر + یک (رک) + دانہ (رک)].

گُوہَر (و مع ، فت ہ) امذ ؛ ـــ گوہرا.
بھینس ، گائے کا فضلہ ، گوبر ؛ اُپلا ، کنڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : گوہ + ر ، لاحقۂ نسبت].

گُوہَر (و مع نیز مج ، فت ہ) امذ ؛ ـــ گُوہار.
جنگ کی تیاری کا حکم ، الارم (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گُوہار (رک) کی تخفیف].

گوہر (۱) (و مج ، فت ہ) امذ.
مویشیوں کا راستہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گودھر गो+धर].

گوہر (۲) (و مج ، فت ہ) امث.
کنویں میں لگائی جانے والی ایک لکڑی. ایک لکڑی ببول کی لمبی تو ہاتھ کی کہ اس کو آرے سے چیر کر مثال گوہر کے جو چاہ میں لگی ہے بناتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۰۹). [مقامی].

گُوہَرا (و مع ، سک ہ) امذ.
اُپلا ؛ کنڈا. گوبر کے اُپلے تھاپتے ہیں اور ان کو کنڈا اور گوہرا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۲۲). [گوہ + را ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گوہِرا (و مج ، کس مج ہ) امذ ؛ ـــ گُہیرا.
رک : **گُہیرا.** چوتھی قسم کا زہر سانپ و گوہرا و دبڑا و دہامن کا ہے. (۱۹۲۵ ، محب الحواشی ، ۱۸). [گوہ (و مج) + ہرا (رک) کی تخفیف) ، لاحقۂ تذکیر و صفت].

گَوہَری (۱) (و لین ، فت ہ) امذ ؛ ـــ جوہری (قدیم).
ہیرے جواہرات یا موتی بیچنے والا ، جوہر فروش.

نہ گوہر کوں بوجھے بجز گوہری
نہ جوہر کوں سمجھے بجز جوہری

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۷). [گوہر + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَوہَری (۲) (و لین ، فت ہ) امث.
اُبلی ہوئی جوار جسے تل کر کھاتے ہیں. جوار کو جوش کر کے تل ملا کر کھاتے ہیں اوس کو گوہری کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۰ ، ستمبر ، ۳). [گوہر (جوار (رک) کا محرف) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گَوہَرِیں (و لین ، فت ہ ، ی مع) صف.
ہیرے جواہرات سے مزیّن ، زرنگار ، موتی کی طرح صاف.

ہجوم اشک سے آنکھ اس کی ابر نیساں ہے
یہ محو رونے میں تو گوہریں پرند ہوا

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۳۲).

اک موج گوہریں سی ہر پھول پر ہے رقصاں
نغمے کی روح رنگیں جس میں سما رہی ہے

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۱۵). [گوہر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

گُوہڑا (و مع ، سک ہ) صف مذ.
گہرا ، بہت زیادہ (جامع اللغات). [گہرا (رک) کا محرف].

ــــ یار ہے فقرہ.
بہت دوست ہے ، جگری یار ہے (جامع اللغات).

گُوہڑیا (و مع ، فت ہ ، سک ڑ) امث.
وہ جگہ جہاں گندگی پھینکی جائے ، گوہ گڑا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گوہ (رک) + اڑیا (گڑیا (رک) کی تخفیف)].

گوئن (و مج ، فت ہ) امذ.
(کاشت کاری) وہ ڈھلوان راستہ جس پر بیل چرسے کو کھینچتے وقت چلتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گو - کانّے + س : بن (رک)].

گوہُوں (و مج ، و مع) امذ.
رک : گیہوں (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ ہندی اُردو لغت). [پ : गाहुआ ؛ س : गोधूम].

گوہُونا (و مج ، و مع) امذ.
بڑا سانپ یا اژدھا جو سوبشی کو نگل جاتا ہے (علمی اُردو لغت ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गा+सद्न+क].

گوہی (و مج) صف.
جو گو سے پلید ہو (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گُوہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُوہِیَل (و مع ، کس ہ ، فت ی) صف.
گندہ ، غلیظ.

طفل مہتر کو دل دیا چرکیں
کیسے گوہیل پہ تجھ کو پیار آیا

(۱۸۳۲ء ، چرکیں ، د ، ۸). صرف گوہیل طبیعت کے اصحاب ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے خاندانوں میں ان کے طائفے گانے بجاتے ہیں. (۱۹۰۸ء ، انتخاب فتنہ ، ۱۰۸). [گُوہ (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

گُوہٹھا (و مع ، سک ہ) امذ.
وہ اُپلا جو جنگل میں سُوکھا ملے ، اَرنا اپلا ، کنڈا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گوئیٹھا (رک) کا ایک املا].

---جلے اُپلا ہانسے کہاوت.
بیوقوف کے متعلق کہتے ہیں جو دوسروں کے نقصان پر ہنستا ہے حالانکہ اس کا اپنا نقصان بھی اسی طرح ہونے والا ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گونجا (و مج ، کس ہ) امذ.
کھارے پانی کی ایک مچھلی. کھارے پانی کی مچھلیاں جو زیادہ اہم ہیں وہ ہیں ڈانگری ، ربشی ، یا گونجا. (۱۹۷۳ء ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۵۰). [مقامی].

گوئندہ (و مج ، کس ہ ، سک ن ، فت د) امذ ؛ ج گوئندے.
راوی ، کہنے والا ، بیان کرنے والا ؛ (کنایۃً) جاسوس ، بھیدی. گوئندوں نے جھوٹ سچ لگا دیا کہ وہ بھی مفسدوں کے زمرے میں تھا. (۱۸۳۸ء ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۶). مرزا کے گوئندے طرح طرح کے بھیس بدل کر گھومتے پھرتے تھے. (۱۹۶۷ء ، اُجڑا دیار ، ۲۰۲). [گوینده (رک) کا ایک املا].

گوئنڈ (و مج ، کس ہ ، سک ن) امث.
(کاشت کاری) گانو کے قریب کی اعلیٰ درجے کی زمین (ماخوذ : مہذب اللغات). [گوینڈ (رک) کا ایک املا].

گوئنڑا (و مج ، کس ہ ، مغ) امذ.
(کاشت کاری) گانو کے قریب کی زمین (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گوئینڑا (رک) کا ایک املا].

---کھیتی ، سیکھا سانپ ، مائی بھٹے کارن ، بادی باپ کہاوت.
گانو کے قریب کی زمین ، آدم خور سانپ ، لڑاکا ماں اور بدمزاج باپ بُرے ہوتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گوئی (و لین) امث.
دزہ ، گپھا ، غار ، کھوہ. ہو عشق کا کھورا نیں باگاں کی گوی ہے. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۸۰).

ہل بوج مجاز معنوی ہے   یوں باگ نہ باگ کی گوی ہے

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۲۵). آتش بازی کی بھی بعض وقت ضرورت پڑتی ہے جب کہ شیر گوئی میں جا کر بیٹھ جاتا ہے. (۱۸۹۲ء ، فنونِ سپہ گری ، اسپورٹس ، ۱۵۹). [کانی / کھانی (رک) کا محرف].

گوئی (۱) (و مج) امث.
بولنے یا کہنے کا عمل جیسے حق گوئی ، بدگوئی ، راست گوئی ؛ بطور لاحقہ مستعمل. مشتاق اور پُر گوئی سے واقعی شاعری کی قیمت گھٹتی ہے. (۱۹۳۲ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۵ : ۳). مولانا تاریخ گوئی کے بےمثل استاد تھے. (۱۹۷۱ء ، ہمارے عہد کا ادب اور ادیب ، ۱۱۰). [ف : گوْ (گفتن - کہنا سے امر) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مُشکِل وَگرنَہ گوئی مُشکِل کہاوت (شاذ).
رک : گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل جو زیادہ مستعمل ہے.

نے کہتے بنے ہے کچھ نہ چپ ہی رہتے
گوئی مشکل وگرنہ گوئی مشکل

(۱۷۹۵ء ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۹۳).

گوئی (۲) (و مج) امث.
۱. دو بیل جو ہل میں جتیں ، بیل کی جوڑی. محتی ہیں ایک گوئی بیل کی خرید لیں گے. (۱۸۹۱ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۵۹۰). ایک ہزار میں دو بیلوں کی دو گوئیاں اور دوسرے اوزار آجائیں گے. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۲۸). ۲. روئی کی وہ مقدار جو ایک بار انگلیوں سے توبی جائے (نوراللغات ؛ جامع اللغات) ؛ [گو - کانے + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُوئے (و مع) امذ ؛ ج گوئی.
گیند.

حلقۂ زلفِ شبِ آسا میں ترا روئے سفید
طُرفہ چوگاں ہے سیہ تاب و عجب گوئے سفید

(۱۷۹۵ء ، دیوانِ قائم ، ۵۱).

ہوتی ہیں بسکہ آنکھیں لوٹ اس کی جامہ زیبی پر
نگاہیں کھیلتی ہیں گیند اس گوئے گریباں کا

(۱۸۷۲ء ، مراۃ الغیب ، ۳۵).

کون ہو گا مردِ میدان اب مصافِ دہر کا
ہاتھ میں کس کے چلا ہے گوئے و چوگاں چھوڑ کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۷۷)۔ [ف]۔

---باز امذ۔
گیند کھیلنے والا ، وہ بازی گر جو کئی گیندیں اچھالتا ہے اور پکڑتا ہے (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔ [گوئے + ف : باز ، باختن ۔ کھیلنا ، ہارنا سے صفت]۔

---بازی امث۔
گیند کھیلنا ، بازی گر کا کئی گیندیں اچھالنا اور پکڑنا ؛ (کنایۃً) پائمال۔

مان کہنے کو مرے ترکِ رعونت کر کہ یہاں
گوئے بازی بیشتر دیکھا ہے سر مغرور کا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۱)۔ [گوئے باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---خُوبی (---و مع) امث (قدیم)۔
اچھائی یا برتری کی گیند ؛ مراد : سبقت ، خوبی ، اچھائی ، فوقیت۔

بزرگاں تمام داد گر بودہ اند
اِنو گوئے خوبی کی بربودہ اند
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۳)۔ [گوئے + خوبی (رک)]۔

---زَمِین (---فت ز ، ی مع) امث۔
(کنایۃً) کلوب ، دنیا۔

ایک لمحہ کے لئے اذنِ وغا بل جائے
چینِ ابرو کی قسم گوئے زمیں ہل جائے
(۱۹۶۵ ، آئین وفا ، ۱۷)۔ [گوئے + زمین (رک)]۔

---سَبقَت لے جانا محاورہ۔
سبقت لے جانا ، بازی لے جانا ، کسی سے آگے بڑھ جانا ، مخالفین (مقابلہ کرنے والوں) کو پیچھے چھوڑ دینا۔ جمیع فنون کمالات میں گوئے سبقت اپنے امثال سے لے گیا تھا۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۵)۔ دوسری بار یہ اخبار جاری ہوا تو سرسید کی مخالفت میں تمام اگلے پچھلے مخالفوں سے گوئے سبقت لے گیا۔ (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۳۰۳)۔ ایک حلقے کو مقبولیت عطا کی تو دوسرے حلقے نے گوئے سبقت لینے کے لیے اپنے جلسے میں سیاسی موضوع ... پر گفتگو کا اہتمام کیا۔ (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۵۸۳)۔

---طِفلاں (---کس ط ، سک ف) امث۔
بچوں کے کھیلنے کی گیند ؛ (مجازاً) دل بہلانے کی چیز ، کھلونے انسان واقعتاً ایک چوبیر صحرا یا گوئے طفلاں ہو کر رہ گیا ہے۔ (۱۹۷۳ ، توازن ، ۲۳۹)۔ [ف : گوئے + طفلاں (طفل (رک) کی جمع)]۔

---گِریبان (---کس گ ، ی مع) امذ۔
گریباں کا تکمہ۔

اب تلک غنچے کی گردن ہے جُھکی خجلت سے
اس نے دیکھے تھے ترے گوئے گریبان کہیں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۳۲۵)۔

کا ہے اک بیاضِ نور اوس خورشیدِ ناطق کا
کیا گوئے گریباں کو ستارہ صبحِ صادق کا
(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خان) ، بیاضِ سحر ، ۴۴)۔

گر بھی مہر کو تھی جلوہ نمائی منظور
کیا سمجھ کر یہ ترا گوئے گریباں نہ ہوا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ تسلیم ، ۱۰۱)۔ [گوئے + گریبان (رک)]۔

---لے جانا محاورہ۔
بازی لے جانا ، سبقت لے جانا

او مردی کے میدان کوں آئے جب
بھی او گوئی مردان تھے لیجائے تب
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۰)۔

نکل کر کہکشاں اوس مانگ کی تحریر سے پائے
وہ افشاں لے گئی گوئے ضیا میدانِ انجم سے
(۱۷۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۸)۔

---و چوگاں کھیلنا ف مر ؛ محاورہ۔
پولو کھیلنا ، چوگاں کھیلنا ؛ (مجازاً) روندھنا ، ٹھکرانا ، پائمال کرنا۔

قلم و حرف نہیں پیشِ نظر ہیں اس دم
سرحاسد سے دل کھیلتا گوئے و چوگاں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶)۔

گوئیاں (و مج ، کس ء) حرف ؛ م ف۔
رک : گویا۔

گوئیاں ناسورِ زخمِ دل تھی یہ اے ہمنشیں
پیش ازیں کیا کیا نہیں دکھلاتی تھی خونبار چشم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۵)۔

سنعموں کی ہم غریبوں پر نظر پڑتی ہے یوں
گوئیا سر رشتۂ تقدیر دستِ زد میں ہے
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۴۲)۔ [ف : گویا]۔

گوئیّا (و مج ، کس ء ، شد ی) امذ۔
گانے والا ، گویا ، گلوکار آپ نے مجھے گوئیا مقرر کیا ہے ، ہر جلسہ میں مجھ سے فرمایش ہوتی ہے۔ (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۹۴)۔ [گویا (رک) کا ایک املا]۔

گُوئیّاں (ضم گ ، مع و ، کس ء ، شد ی) امث۔
گُیاں ، سہیلی ، بہنیلی (عورتیں اپنی ہم دم اور ہم نشیں عورت کو گوئیاں کہہ کر پکارتی ہیں)۔ میں جو اتنی لڑکیں کی گوئیاں ہوں مجھے ساتھ اپنے لے کے آئیں۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۱)۔ آہو چشم کو لکھ بھیجا ہے کہ اپنی گوئیاں کو آکر سمجھاؤ ہماری بی بی جانے کی طیاری (تیاری) کر رہی ہیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوش ربا ، ۵ : ۵۱۳)۔

پہلے سنتے تھے صدائیں مرد میداں کون ہے
اب تو یہ سرگوشیاں ہیں میری گوئیاں کون ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۳۹). او اپنے بالم سے او اپنے ساجن سے ملنے جاتی ہو اری او گوئیاں. (۱۹۸۴ ، سفر مینا، ۳۹۵). [مقامی].

گوئیں (و مع ، ی مع) امذ.
۱. (کاشت کاری) بیلوں کی جوڑی ، ہل میں جوتے جانے والی بیلوں کی جوٹ. پچھلے سال الگونیشر کے میلے سے بیلوں کی ایک اچھی گوئیں مول لائے تھے، پچھائیں نسل کے خوبصورت بیل تھے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ۱ : ۱۳۱).
۲. (کاشت کاری) کھیتی باڑی کا شریک کار ، ہم راہی ، ہم عمر دوست (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [مقامی].

گویا (و مج). (الف) صف.
۱. (i) بولنے والا (گونگا کی ضد).
اوس نے کی ہے اپنی وحدت پر مری گویا زباں
دل میں باصدق و یقیں مجھ کو عطا ایماں کیا
(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۱۰). آزادی نے گونگوں تک کو گویا کر دیا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۳). (ii) خوب بولنے والا ، چرب زبان ، بہت بولنے والا. یہ شخص نہایت گویا اور وجیہہ اور شعبدہ باز تھا. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۳۰). (iii) بولتا ہوا، بولنے کی حالت میں.
تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳). میرے سوال کے جواب میں یوں گویا ہوئے. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۲۱). (ب) م ف. ۱. غالباً، ظاہرا ، واضح طور پر. اور دنیا کی نظروں میں گویا روپوش ہو گئے. (۱۹۳۳ ، بزم قدرت ، ۱۱). ۲. مانا کہ ، تسلیم کیا ، مان لو ، فرض کر لو.
فوارہ حوض نادر سہاے روپ میں یوں
گویا جوں تال کے اوپر کنھلیا ہے جل میں کنول
(۱۶۷۹ ، کلیات عادل شاہ ثانی ، ۷۰). لیلا کی صورت بہائی سے اتنی مشابہ تھی گویا جیسے وہ اسی کی سگی بہن ہو. (۱۹۳۲ ، میدان عمل ، ۱۱). (ج) حرفِ تشبیہہ. جیسے: مانند ، ہو بہو ، طرح ، جیسا ، مثل.
او جس جس جاگے تھے تیر چھوڑیا رشت
او اس جاگے لگ گویا پک میل پست
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۵۷). سکھیاں جو اوس کی سب آتی ہیں تو ان کی آمد ایسی ہوتی ہے کہ گویا ہزاروں چاند چلے آتے ہیں. (۱۷۳۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۷).
دل تو تیرا مکاں ہے گویا
بلکہ تو دل کی جاں ہے گویا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۷۵).
قیامت کا تعلق ہے قیامت کی محبت ہے
مرے زخموں کی گویا جان ہے تیرے نمکداں میں
(۱۹۵۱ ، حسرت موہانی ، ک ، ۲۶). کبھی کبھی وہ شعر اس طور پر بھی کہتے ہیں گویا ایک ہی جیسے تلفظوں سے کوئی دیوار چن رہے ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲).

--- اِن تِلوں میں تیل نہیں فقرہ ; کہاوت.
بے مروت اور طوطا چشم آدمی کے بارے میں بولتے ہیں ، بالکل روکھا اور بے مروت (فرہنگ آصفیہ).

--- ہونا ف ل ; محاورہ.
بولنا ، گفتگو کرنا ، بولنا شروع کرنا ، لب کُشائی کرنا ، کہنا ، بات کہنا.
خلوت میں ہوا پری سے گویا
دنیا میں ہیں سب وطن کے جویا
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۳).
تاکہ نظر آئے نشان فوج ستم کے
اعدا کا سنا شور تو گویا ہوا تھم کے
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہین غم ، ۹). سنسان پہاڑی سے ایک شہزادہ نمودار ہوا... بالکل خلاف سروش غیب کے نغمۂ قدس میں گویا ہوا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۱۶). وہ ملک کے سامنے یوں گویا ہو گئے تھے تو اس کے صاف معنی یہی تھے. (۱۹۹۲ ، آتش چنار ، ۵۱۷).

گَوَیّا (فت گ ، و ، شد ی) صف مذ.
گاہک ، گانے والا ، کلاونت.
گویّا دوبدرو بیٹھیاں تھیں
رباب و چنگ لے کر گاتیاں تھیں
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳).
میں جیسے نالے کرتا ان کے خیال میں
گانے تو اس طرح سے گویا خیالیا
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۱). جو گویّا ... رات اور دن بھیرویں ہی الاپے جائے اس کا گانا اجیرن ہو جاتا ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۱۳۳). یہ لذت ... اسی طرح کی لذت ہے جو کسی گویّے کو پراگندہ آوازوں کے ایک نغمے یا راگ میں منتظم کر دینے سے حاصل ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۵۸). [ف].

گویاں (۱) (و مج) صف ; م ف.
رک : گویا. سائل مرگ کا لیک گویاں ہوا. (۱۸۳۵ ، تذکرہ خوش معرکہ زیبا ، ۳۵).
در آتی میں لیک گویاں
مگر سیلا ہوا اس کا نہ رویاں
(۱۸۷۷ ، ابر کرم ، ۲۳). [گویا (رک) + ں (زائد)].

گویاں (۲) (و مج) امذ (قدیم).
غار ، کھو.
گویاں ہور غاراں گزرتا چلیا
درندیاں ستے کچھ نہ ڈرتا چلیا
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ روح افزا ، ۹۱). [رک : گویا (رک) کا اتفی تلفظ].

گویان (۳) (و مج) امث (قدیم).
رک : **گونیاں**.

گلشن جوبن بر ہے تاہو گویاں جھوم جھناتا

(۱۸۹۷ ، چندراول ، ۱۴)۔ [گونیاں (رک) کا محرف]۔

گویائی (و مج) امث.
۱. نطق ، گفتار ، بول چال ، بات چیت ، گفتگو.

اب ہوا ہے سخن ہمارا سبز طوطیوں کی عبث ہے گویائی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۹)۔ ہر ایک کی گویائی اور بولی جُدی جُدی تھی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار (مقدمہ) ، ۵)۔

ہم میں کچھ جرأت گویائی بھی ہو گی کہ نہیں
پستر ناصیہ فرسائی بھی ہو گی کہ نہیں

(۱۹۳۱ ، صبح بہار ، ۳۰) اسے پڑھتے ہوئے ایک بیساختہ گویائی کے شدید خلوص کا احساس ہوتا ہے ۔ (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۵۳)۔ ۲. بولنے کی طاقت ، ناطقہ ۔ اس نے کہا کہ امید غالب ہے کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ قدرت کاملہ سے ... درخت کو گویائی بخشے۔ (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۱۳۶)۔ اُس کو مارتے مارتے بیدم کر دیا یہاں تک کہ اُسمیں نہ قوتِ گویائی رہی اور نہ ہوش و حواس بجا رہے۔ (۱۸۴۷ ، تاریخِ سیرالمتقدمین ، ۲ : ۳۸)۔ بخلاف اس کے اگر حیوانیت اور گویائی سے قطع نظر کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۲۲)۔ اس لئے نہیں کہ نحیف و نزار ہو اور گویائی سے محروم ہو۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۰۰)۔ ۳. **خوش گفتاری** ، **خوش کلامی** ، **شگفتہ گفتگو**.

شیریں لباں کوں اوسکے فقط توت مت کہو
گویائی اونکی دیکھ کے طوطی کہو بہ یا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۰)۔ اس گویائی سے بولتا تھا کہ گویا بلبلِ ہزار داستان ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۳)۔ عمرو نے کہا اے لسانِ جادو مجھ کو نہ ستاؤ اپنی گویائی نہ جتاؤ ۔ (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۱۰۳)۔ ان کی شاعری کا معیار ... تازہ نفس ، بے بدل گویائی کے لحاظ سے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے ہم عصر شعرا میں اپنا جادو رکھتا ہے۔ (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۹)۔ [ف]۔

ــــ کَرْنا محاورہ.
بولنا ، بات کرنا۔ ان کے خلاف گویائی کرنا محض سبک سری ہے۔ (۱۹۳۶ ، افسانۂ پدمنی ، ۴۷)۔

گوبِیرا (فت گ ، ی مج) امث.
گانو کے آس پاس کی زمین جو کھیتی کے لیے بہت عمدہ ہوتی ہے۔ یہ زمین پیداوار میں اچھی اور بھاری ریت پر ہوتی جاتی ہے اس کا نام گوہانی ، گویرا ، باڑا گوینڈ ... کہتے ہیں ۔ (۱۸۳۶ ، کرپیٹ کرم ، ۸)۔ [گو (گانو (رک) کی تخفیف) + یرا ، لاحقۂ صفت]۔

گوبِیک (و مج ، فت ی) امذ.
(حیوانیات) چھوٹے عضویوں نسیجوں یا شریانوں وغیرہ کا گُچھا خصوصاً گردے کے اندر عروقِ شعریہ کا گُچھا (انگ : Glomerulus) تیفون کے مقابل لمشائی پرت کا ایک تاپچک دار برغمو ظاہر ہوتا ہے وہ گویک کہلاتا ہے اور خون سے نُر ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۲۵)۔ [گوے (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر]۔

گویَم مُشکِل وگرنہ گویَم/نگویَم مُشکِل کہاوت.
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کا کہنا بھی مشکل ہو اور نہ کہنا بھی مشکل ہو۔ کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا ، چپ رہوں تو رہا نہیں جاتا ، گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۸۳)۔ یا اللہ میں کیا کہوں ، گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ (۱۹۲۳ ، شمیم ، ۳۱۲)۔ عجیب چہ کنم میں گرفتار تھی گویم مشکل وگر نگویم مشکل (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۹۳)۔

گوینْدگی (و مج ، فت ی ، سک ن ، فت د) امث.
بول چال ، گفتگو ، گفتار.

کسی کو طاقتِ گویندگی نہ تھی ان میں
تھا سر جُھکائے ہوئے فرقۂ غلام تمام

(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۱۰۳)۔ [گوینده (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

گوینْدَه (و مج ، فت ی ، سک ن ، فت د) امذ ؛ ← گوئندہ.
۱. کہنے والا ، گویا۔ خواب میں دیکھا کہ گوینده کہتا ہے نذر وفا کر۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۷)۔ زبان ایک اعلیٰ نعمت ہے مگر جب اس سے بھی کلمات شنیع اور الفاظ سفیہ اطلاق پاتے اور نکلتے ہیں تو گوینده کے واسطے شامتِ اعمال ہو جاتی ہے۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، اگست ، ۴۲)۔

حال دل کا دہانِ زخم سے گوینده ہوں
مژدہ باد اے مرے قاتل میں ابھی زندہ ہوں

(۱۹۸۳ ، دامنِ یوسف ، ۱۳۵)۔ ۲. (مجازاً) **مخبر** ، **جاسوس** ، **بھیدی** ، **خفیہ نویس**۔ ایسے آدمیوں سے کہ اس سے دشمنی نہ رکھتے ہوئیں اور گویندے سے دوستی نہ رکھتے ہوئیں ... تن سے کنی کنی طرح تحقیق کرے۔ (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۳۸)۔ جب وہیں بلوا ہوا گویندوں نے جھوٹ سچ لگا دیا کہ وہ بھی مفسدوں کے زمرے میں تھا۔ (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹)۔ ان کا کوئی عزیز گویندوں کی طرح تمہارے پیچھے لگا ہو گا۔ (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۶)۔ مگر مختارالدولہ کے گویندوں نے ان کو ان منصوبوں کی خبر کر دی۔ (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۳۱)۔ ۳. **گانے والا** ، **گویا** ، **مغنی**.

جمع یوں ہوتے ہیں اہلِ وجد گویندوں کے پاس
جس طرح رقاص مل بیٹھے ہیں سازندوں کے پاس

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۱۰۲)۔ مطرب اور قوال اور گویندے اور کلانوت اور نائک اور ... موسیقار۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸)۔ [ف : گُفتن ـ کہنا ، بولنا کا اسمِ فاعل]۔

ــــ گَری (ـــ فت گ) امث.
مخبری ، جاسوسی۔ میر سعید کا آ کر گوینده گری کرنا خان صاحب کا بھانڈا پھوٹنا گوردایں کا کان پکڑ کر نکلا جانا۔ (۱۸۷۸ ، توابی دربار ، ۷)۔ [گوینده + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گوَینڈ / گوَینڈا (فت بج گ ، ی مج ، سک ن) امذ.
۱. **گانو کے آس پاس کی کھاد ملی ہوئی زمین جو زرخیز ہوتی ہے** یہ زمین پیداوار میں اچھی اور بھاری زیت پر جوتی جاتی ہے اس کا نام گوہانی ، گوہرا ، باڑا ، گوینڈ ... کہتے ہیں. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۷). ۲. **گانو کا قرب و جوار ، مضافات ؛ گانو کے قریب کے کھیت ؛ مزرع ؛ باڑا ؛ قرب و جوار** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[س : گرامانت ग्रामान्त].

گہ / گَہہ (۱) (فت مج گ) امذ.
۱. **کمرے یا مکان کی بلندی یا اونچائی.** دیوانِ عام کا دالان جو سنگِ سرخ سے بنایا گیا ہے شمالاً جنوباً ۱۶۸ فٹ لمبا ہے اور اسکی گہہ ۵۶ فٹ کی ہے. (۱۹۰۳ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۲۳۸). اندر ایک چھوٹا سا درہ شمال رویہ جس کی گہ دو یا سوا دو گز سے زیادہ نہیں. (۱۹۲۳ ، اہل علم و نااہل پڑوس ، ۱۵). ۲. **عمارت کی منزل ، درجہ ، طبقہ.** پہلی خانے کی اندر کی گہ چھپ بھی گئی ہے. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۵). اس کے صحن کے گرد کے دالان پانچ گہ کے ہیں. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۵۵). ۳. **ہتھیار کو پکڑنے کی جگہ ، دستہ ، قبضہ ، موٹھ ، ضرب.**

بڑھ کے گہ ایسی ہی لگا پیارے
نہ بچے جو لگا کمر کا تار

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۸۱). ۴. **گرفت ، پکڑ ، قابو.**

دل کیوں خیال ابرو کر کر نہوے سپاہی
شمشیرِ مغربی کی آتی ہے موٹھ گہہ میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۶).

وہ سورج کی اٹی کٹوری دکھاؤں
کہ اس چاند کو اپنی گہ میں میں لاؤں

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۱۲۷). ۵. **گہنا (رک) کا فعل امر ، تراکیب میں مستعمل.** [س : گرہا ग्रह یا گہنا (رک) کا مادہ].

ـــ باندھنا محاورہ
قبضۂ شمشیر میں لتا باندھنا ، گرفت مضبوط کرنے کے جتن کرنا ، گرفت مضبوط کرنے کی مشق کرنا.

دل کسی کا ہاتھ میں لینا کب اس کو یاد ہے
تیغ کے قبضہ کے باندھے ہے گہ و بیگاہ گہ

(۱۹۱۷ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۹۸).

ـــ بانک (ـــ غنہ) امث.
پٹش قبض یا چھری سے لڑنے اور حملہ کرنے کا ایک داؤں یا بانک جو چار طرح سے کرتے ہیں ، اول بیٹھ کر ، دوسرے داہنا پانو آگے بڑھا کر اور بایاں گھٹنا ٹیک کے کھڑا ہو کر ، تیسرے کھڑے ہو کر اور چوتھے کرسی پر بیٹھ کر کرتے ہیں (ماخوذ : آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۶). سب سے بہتر اور اول گہہ بانک ہے ... اس بانک کو چار طرح کرتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۳۰).
[گہ / گہہ + بانک (رک)].

ـــ بیٹھنا محاورہ
تلوار کے قبضے کا ہاتھ میں پوری طرح آ جانا ، گرفت مضبوط ہونا.

جو ہاتھ چڑھا اس کے دل خون ہی کیا اس نے
اس پنجۂ رنگیں کی اب میر نہ گہ بیٹھے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲). قبضہ تلوار کا ہاتھ میں گہہ بیٹھا ہے ... خون ٹپک رہا ہے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۳۷۷).

جسم تر خون میں ہوئے شاہ کے غمخواروں کے
قبضے گہ بیٹھے تھے ہاتھوں میں جگرداروں کے

(۱۹۳۳ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ۹۷).

ـــ جانا محاورہ.
۱. **کسی سخت یا کڑی چیز کا گھس جانا.**

بنا یگنہ قتل کتنے کیے
جو قبضہ ترے ہاتھ میں گہ گیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۲). ۲. **گہن لگ جانا ، گہن میں آ جانا.**

تم کو حسنِ عارضی پر اس قدر غرا ہے کیوں
دیر بھی کچھ چاند کو لگتی ہے گہہ جاتے ہوئے

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۳۱).

گزرے ہیں اس دیار میں یوں اپنے روز و شب
خورشید بجھ گیا کبھی مہتاب گہ گیا

(۱۹۸۷ ، حرف سردار ، ۲۲۶).

گہ / گہہ (۲) (فت مج گ) ؛ (الف) م ف.
۱. **گاہے ، کبھی ، کسی وقت.**

گرم آہ آبرو کی رہتی ہے آنجھواں سے
بجلی کوں کیا ضرر ہے گہ مینھ کا برسنا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵).

گہ کبھی تھی تھام کر کلیجا
کون اس جلاد سے کہے جا

(۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲۶).

گہ کالے بادلوں سے چمکنا بہ آب و تاب
گہ ابر تر میں ڈوب کے ہونا غریق آب

(۱۹۱۱ ، مطلع انوار ، ۱۳۲). (ب) امث. **جگہ ، مقام (تراکیب میں بطور جزو دوم مستعمل).**

جلوہ گہ ہے اوسی کی جلوہ گری
عشوہ پرداز ہے وہی تو پری

(۱۷۷۹ ، مثنوی خواب و خیال ، ۹۷).

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہ محبت وہ نگہ کا تازیانہ

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۲۳).

اے کہ ترا سنگِ در سجدہ گہہ زور و زر
اے کہ فرو فال کا قبلہ ترا نقشِ پا

(۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۳). [گاہ (رک) کی تخفیف].

ـــ گہ م ف (قدیم) ؛ ـــ گہ گہ.
کبھی کبھی ، گاہے گاہے.

میں طفل ہو تمہارے مکتب تھے علم بوجھیا
تو دیوبیں عالماں سب شب باشی جکوں گہ گہ

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۲۱). [گہ + گہ (رک)].

---گہے (---فت گ) م ف.
کبھی کبھی ، گہے گہے

سخت مشکل ہے جان عاشقاں
کہ گہے نوشاب لب پینے کو دو

(۱۹۶۳ ، نکک موج ، ۵۱) [گہ + گہے (گہے (رک) کی تخفیف].

---و بیگاہ (---و مع ، ی مج) م ف.
وقت بے وقت ، وقتاً فوقتاً.

دل کسی کا ہاتھ میں لینا کب اس کو یاد ہے
تیغ کے قبضہ کے باندھے ہے گہ و بیگہ گہ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۹۸).

اتنا فرماؤ کبھو و بے گہ تو آیا کروں
بات مانی میں نے جو کچھ تم نے فرمائی مجھے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۹). [گہ + و (حرف عطف) + بے (حرف نفی) + گہ (رک)].

گُہ / گُہہ (ضم مع گ) امذ ، سکوہ.
گو ، پاخانہ ، غلاظت.

یہی بس ہے جواب اس گہ کی بُو کا
کہ یہ اس ہو کے منہ پر ہم نے تھوکا

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۱۹). [ف].

---پر مٹی ڈالنا محاورہ.
فتنہ و فساد کو دبا دینا ، درگزر کرنا (محاورات ہند).

---کی دارُو مُوت کہاوت.
جیسا گناہ ہوتا ہے قابو پانے پر ویسی ہی اس کی سزا دی جاتی ہے (محاورات ہند).

--- کھانا محاورہ.
جھک مارنا ، جھوٹ بولنا ، بیہودہ بکنا. یشیب جبُّی نے کہا او ملعون و مرتد کیا گہہ کھاتا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۷۲). اس سب نے گہ کھایا جو ہمارے خلاف مدعا لکھ مارا. (۱۹۰۲ ، شطرنج ، ۱۲۳).

---میں کَوڑی گِرے تو دانت سے اُٹھا لینا محاورہ.
کوڑی کوڑی وصول کرنا ، اپنا حق نہ چھوڑنا (محاورات ہند).

---میں گھسیٹنا محاورہ.
نہایت ذلیل و خوار کرنا ، طعنہ دینا (محاورات ہند).

---نکال دینا محاورہ.
بہت مارنا پیٹنا ، بے طاقت کر دینا (محاورات ہند).

گُہاجنی (ضم گ ، سک ج) امث ، سکہاجنی.
آنکھ کی پھنسی جو پلک کے نیچے نکلتی ہے ، گوہانجنی. آنکھ کی گہاجنی جب پک کر پھوٹ گئی تھی اور پیپ نکل گئی تھی تو نشتر کیوں کھایا. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۵۳). [گوہانجنی (رک) کی تخفیف].

گُہار (ضم مع گ) امث.
۱. شور و غل ، چیخ پکار.

یہ ہھول سا وقت صبح اور یہ ڈبکار
یہ گونج یہ گھن گرج یہ کھڑکھڑ یہ گہار

(۱۹۶۷ ، نجوم و جواہر ، ۱۹۶). **۲. آدمیوں کا گروہ جو لڑائی کے وقت مدد کے لیے اکٹھا کیا جائے ، کمک.**

تلنگوں نے لی جبکہ راہِ فرار
تو پھر بابو نے بھی بلائی گہار

(۱۸۵۰ ، مثنوی تفضیح الشقی فی احوال التقی ، ۱۰). سراط پفت رنگ کو اپنا خداوند جانتے ہیں ، اٹھارہ سے قریہ کی گہار آنے کی زمین تھرائے گی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۳۳۱). زمیندار کو جوش جرات آیا باہر آ کر گہار جمع کی آپ ٹٹو پر سوار ہوا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۱۱). **۳. ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے مقابلہ ، چومکھی (لڑائی).** بڑی گہار کی لڑائی لڑنے لگا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۶۹) **۴. واویلا ، فریاد ، کالی گلوچ** (نوراللغات). [گوہار (رک) کی تخفیف].

---لڑنا محاورہ.
ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے زبان یا ہتھیار سے مقابلہ کرنا ، چومکھی لڑنا. ہمارے استاد تیس تیس آدمیوں سے گہار لڑتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۳). میری مبادرت بھی عجیب و غریب ہے کہ لکھنؤ کی سرزمین پر کھڑے ہو کر لکھنؤ سے گہار لڑنے کو آمادہ ہوں. (۱۹۲۷ ، منشورات کیفی ، ۲۲۳).

---مچانا محاورہ.
شور کرنا ، **واویلا کرنا** ، فریاد کرنا. کسی جولاہے نے جو یہ کمنہ سا تو گہار مچائی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۲ : ۱۰).

گُہانجنی (ضم مع گ ، غنہ ، سک ج) امث.
رک : گہاجنی. اردجو کا لیپ بھی گہانجنی کو حل کر دیتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۳). [گوہانجنی (رک) کی تخفیف].

گہائی (فت گ) امث.
گندم کی بالوں سے اناج جھاڑنا ، یہ عمل مشینوں سے اور بیلوں کے پیروں سے روند کر بھی کیا جاتا ہے یورپی ممالک سے کافی تعداد میں گہائی کرنے والی مشینیں درآمد کی گئی تھی. (۱۹۶۳ ، راہ عمل ، ۷۳). اپریل اور مئی میں یہ تغیرات عام طور پر مشاہدہ میں آتے ہیں یہ نہ صرف اس کی کٹائی میں دشواریاں پیدا کر دیتے ہیں بلکہ اس کی گہائی اور باربرداری میں بھی بہت سی رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۳۳). [گاہنا (رک) کا حاصل مصدر].

گہُر (فت گ ، ہ) امث.
کیلے کی پھلی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُہَر (ضم گ ، فت ہ) امذ ، سکوہر.
۱. قیمتی پتھر ، جوہر ؛ موتی ، مروارید.

گہردان دونے سیں دریا لہے   بوقت تبسم ترنا لہے
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۱).

گہر پاکاں سیں تھے پنجیا گہر
عشق کا جینا سو ابید ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳۰۲).

پھتر کوں دیا گہر کے سماں
خنجر سوں لیا سپر کے کاماں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳).

عرق آلود اس خورشید کی جب زلف ہوتی ہے
ستاروں کے گہر تارِ شعاعی سیں پروتی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۳).

اختر سے وہ چمکتے ہوئے کان کے گہر
رشکِ ہلال طوق گلے غیرتِ قمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳).

لیا جو رنگ بھرا پھول سیں تو بُو نہ رہی
ہوا گہر پہ ملمّع تو آبرو نہ رہی

(۱۹۲۳ ، فروغِ ہستی ، ۳۶).

حیف اذنِ حضوری ملے تو عرض کروں
ابھی تو میرے ہی دامن میں ہیں گہر میرے

(۱۹۸۴ ، ذکر خیرالانام ، ۶۴). **۲. اصل ، نسل ، ذات.**

گردن پر پھیرنے لگا خنجر جو بد گہر
آئی صدا علی کی کہ ہے ہے مرے پسر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲).

اک دوسرے کے عضو ہیں انسان ہیں جس قدر
اک خاندان سبھی کا ہے ، اک اصل اک گہر

(۱۹۱۵ ، کلامِ محروم ، ۱ : ۱۳۳). **۳. تلوار کی آب و تاب ، جوہر.**

سراسر گہر ہوں ہے تجھ کھڑگ کا
مگر خوں ازل تی دیے سرگ کا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۳). **۴. بیٹا ، فرزند** (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [گوہر (رک) کی تخفیف].

---افشاں (---فت ا ، سک ف) صف ؛ = گہر فشاں.

۱. موتی برسانے والا (چشم ، ابر وغیرہ کی تعریف میں مستعمل).

چشمِ گہر فشاں مری جبکہ ہوئی نہ کامیاب
مان لیا کہ سب سے آپ بڑھ کے حسیں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲۷).

کبھی ابر گہر افشاں کی صورت
کبھی مثلِ سحابِ شادمانی

(۱۹۸۷ ، سمندر ، ۲۹). **۲. کنایۃً فیض پہنچانے والا ، خوش بیان** (نوراللغات). [گہر + ف : افشان ، افشاندن = چھڑکنا].

---افشانی (---فت ا ، سک ف) امث ؛ = گہر فشانی.

۱. موتی برسانا ؛ (کنایۃً) فیض رسانی.

بے مژگاں نیں ہماری چشمِ گریاں نیں سخی ہو کر
گہر افشانیوں کا آستیں سے ہاتھ کاڑھا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۷۷). **۲. (کنایۃً) خوش بیانی ، شیریں کلامی.**

مشاعرے میں آپ کی گہر افشانی و شرکت کا حال معلوم ہو کر خوش ہوا. (۱۸۹۱ ، مکاتیبِ امیر مینائی ، ۳۶۶).

سراپا رنگ و بو ہے پیکرِ حسن و لطافت ہے
بہشتِ گوش ہوتی ہیں گہر افشانیاں اس کی

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۶). [گہر افشان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آبدار کس صف (---سک ب) امذ.

چمک دار موتی.

جو اس میں روشنی ہے وہ اس میں چمک کہاں
چشمک ہے اشک کی گہرِ آبدار پر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۵). شبنم اس پر گہر آبدار نچھاور کرتی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۱۹). [گہر + آبدار (رک)].

---بار صف.

موتی برسانے والا (ابر ، قلم اور زبان وغیرہ مستعمل) ، فیّاض.

اوّل مان ہو پان تس راج تھانوں
گہربار لکھنے کنک کیر تانوں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۲).

سخاوت کی ہے موج میں بحر دل
گہربار تس کف تی بادل خجل

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲۷).

آج دربار گہربار شہِ والا ہے
چھائی ہے کیا در و دیوار پہ درباری عید

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۹۳). حمد و نعت و مناجات خود اپنی زبان سے کہہ رہی ہے کہ ہمارے اشعار گہربار کو مولانا کی تمام نظموں پر اولیت کا فخر حاصل ہے ، ناظرین صدق دل سے پڑھیں گے. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظمِ بے نظیر ، ۲۱).

ہر شب تھا گہر ساز و گہر ریز و گہربار
ساغر مرا ساغر تھا کہ آغوشِ صدف تھا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸). [گُہر + ف : بار ، باریدن = برسنا ، برسانا ، چھڑکنا].

---باری امث.

موتی برسانا ، گہر افشانی.

لکھوں بطرزِ مخاطب یہاں کوئی مطلع
سُنے جو اس کو تو نیساں کرے گہرباری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰). [گُہربار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بندی (---فت ب ، سک ن) امث.

موتی پرونا ، موتیوں کی گندھائی.

یہاں عاشق نے چشمِ تر سے باندھا تار اشکوں کا
وہاں کانوں کے بالوں پر گہر بندی لگی ہونے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۳۵). [گُہر + ف : بند ، بستن = باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بیز (---ی مج) صف.

موتی چھاننے والا.

عارض کے دمکنے میں جھلکتی ہوئی سرخی
گل ریز و گہر بیز و گل اندام و گل آرا
(۱۹۹۲ء ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۵). [گُہر + ف : بیز ، بیختن - چھاننا].

---بیزی (---ی مع) امث.
موتی چھاننا ؛ (مجازاً) گہر باری ، موتی بکھیرنا ، برسانا.
غم امت میں ہے چشم پیمبر اشک‌بار اب بھی
گہربیزی میں ہے مصروف ابر نوبہار اب بھی
(۱۹۳۰ء ، بہارستان ، ۳۱۵). [گہر بیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پاش صف.
موتی برسانے والا ؛ بافیض (نوراللغات). [گُہر + ف : پاش ، پاشیدن - جھڑکنا ، بکھیرنا].

---پاشی امث.
موتی برسانا ، گہر افشانی.
آساں نہیں نام گہر پاشی احساں
کیوں خشک ہے پانی لبِ دریا کی خبر لیو
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۸۷).
اُٹھی وہ گھٹا رنگ سامانیاں کر
گُہر پاشیاں کر زر افشانیاں کر
(۱۹۳۳ء ، سیف و سبو ، ۲۴۶). [گہر پاش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پوش (---و مع) صف.
موتیوں سے ڈھکا ہوا ، موتیوں سے آراستہ.
لب اس یاقوت میں چشمۂ نوش تھا
وو یاقوت جانو گہرپوش تھا
(۱۶۴۰ء ، خاورنامہ ، ۳۱۱). [گہر + ف : پوش ، پوشیدن - پہننا ، چھپانا].

---جوش (---و مج) صف.
موتی اُگلنے والا ، موتی لٹانے والا (دریا وغیرہ).
گل چین ستائش ہوں چمن ساز جہاں کا
دریا ہے گہرجوش مری طبع رواں کا
(۱۹۳۷ء ، بیدار ، ۵ ، ۲). [گہر + ف : جوش ، جوشیدن - اُبلنا ، جوش مارنا].

---خیزی (---ی مع) امث.
موتی پیدا کرنا ، گہر برآری ، گہرزائی.
سنا ہے چار دن میں سیکھ لی نیساں نے بھی آ کر
گہر ریزی گہر بیزی گہر خیزی گہر زائی
(۱۹۱۶ء ، نظم طبا طبائی ، ۲۰). [گہر + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، اٹھانا ، پیدا کرنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ریز (---ی مع) صف.
موتی برسانے والا ، گہربار ، گہر پاش (ابر ، چشم ، قلم ، زبان وغیرہ کی تعریف میں مستعمل).
دیکھ کر چشم گہرریز مری کی بارش
ابر نیساں عرق شرم میں گل ، آب ہوا
(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۰).
جس گھڑی ہووے گہرریز ترا ابر کرم
ہاتھ پھیلا کے کہے حاتم طائی مجھ کو
(۱۸۵۹ء ، احسان (مضامین فرحت ، ۶ : ۱۶۵)).
جہاں ابر کرم تھا کل گہرریز
وہاں اولے فلک برسا رہا ہے
(۱۹۳۷ء ، نغمۂ فردوس ، ۱ : ۴۹).
تجھ سے ممکن ہو تو ان کو بھی بنا قطرۂ مے
مظہری خانۂ معنی کو گہرریز نہ کر
(۱۹۸۰ء ، فکر جمیل ، ۱۱۷). [گہر + ف : ریز ، ریختن - گرانا ، بکھیرنا ، بہانا].

---ریزی (---ی مع) امث.
گہر پاشی ، موتی برسانا ؛ (کنایۃً) فیض رسانی ؛ خوش بیانی.
لازم ہے کہ قلم گوہربار سے اس عالی ہمم کی مدح میں گہرریزی کرکے صفحۂ قرطاس کو آبرو دے. (۱۸۵۷ء ، مینا بازار اردو ، ۱۲). گہرریز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---زائی امث.
گہر خیزی ، موتی پیدا کرنا.
سنا ہے چار دن میں سیکھ لی نیساں نے بھی آ کر
گہر ریزی ، گہر بیزی ، گہر خیزی ، گہر زائی
(۱۹۱۶ء ، نظم طبا طبائی ، ۱۰). [گہر + ف : زا ، زائیدن - جننا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ساز صف.
موتی بنانے والا.
ہر شب تھا گہر ساز و گہر ریز و گہر بار
ساغر مرا ساغر تھا کہ آغوش صدف تھا
(۱۹۶۸ء ، غزال و غزل ، ۸۰). [گہر + ف ساز ، ساختن - بنانا].

---سنج (---فت س ، سک ن) صف.
موتی تولنے والا ؛ (کنایۃً) خوش بیان ، سخن سنج
انا اے خرد گنج در گنج ہو
انا اے طبیعت گہر سنج ہو
(۱۶۳۵ء ، قصہ بےنظیر ، ۱۲).
نبی لبانے سو راز کا گنج تونج
حقایق کے در کا گہر سنج تونج
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۱). [گہر + ف : سنج ، سنجیدن - تولنا]

---شبْ چراغ کس صف (---فت ش ، سک ب ، فت ج) اند : سم گوہر شب چراغ.
ایک قسم کا لعل جو رات کو روشنی دیتا ہے.
ہوا گلنے چنگیاں کی ہوئی باغ باغ
دھواں تس میں ہر گل گہر شب چراغ
(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۶۷). [گہر + شب (رک) + چراغ (رک)].

ـــــ فشاں (ـــــ کس ف) صف.
گہر افشاں ، گہر ریز.

گہر فشاں ہے خلائق پہ بسکہ دستِ کرم
برس رہا ہے عجب ابرِ رحمتِ باری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۶).

چشمِ گہر فشاں مری جبکہ ہوئی نہ کامیاب
مان لیا کہ سب سے آپ بڑھ کے حسیں ہوئے تو کیا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۵۲). [گہر + ف : فشاں ، فشاندن ـ چھڑکنا ، بکھیرنا].

ـــــ فشانی (ـــــ کس ف) امث.
گہر افشانی ، دُر باری ، دُرفشانی ، گہر ریزی.

صحرا میں ہوئی گہر فشانی   کام آئی مری برہنہ پائی

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۵). [گہر فشاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَہْرا (فت مع گ ، سک ہ) صف مذ (مث : گہری).
۱. جو سطح سے نیچے کی طرف عمق رکھتا ہو ، **عمیق.** اور بیچ میں گہرا اتنا ہے کہ کئی بلی پانی ہے لیکن شفاف پانی کی سی زمین نظر آتی ہے. (۱۸۰۲؟ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۳). بہت سے امور اس کاشت کاری کے ساتھ ہیں مثلاً زیادہ یا کم گہرا جوتنا پاس یا دور بونا. (۱۸۳۵ ، مزید الاسوال ، ۷۵). بلا ضرورت گہرا شگاف دے کر بے احتیاطی سے ... عطرنا کہ علوی الشہاب کے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱ : ۳). سمندر کا پانی بہت گہرا اور نمکین ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، سمندری پودے ، ۳). ۲. جو درمیان سے نیچا ہو ، مقعر (کمبی دار کی ضد). چولھے پر گہرا توا چڑھائیں اور بہت دھیمی آنچ رکھیں. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۳۳). ۳. شدید ، سخت (صدمہ یا رنج وغیرہ). شوہر کی بیکاری کا زاہدہ کے دل پر ... گہرا صدمہ تھا. (۱۹۱۶ ، جوہرِ قدامت ، ۳۶). اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا اس پر گہرے غم کا نشان تھا. (۱۹۸۰ ، سفر در سفر ، ۹). ۴. **مضبوط ، پکا ؛** گہری صلح ، گہرا تعلق. یمن میں اور عثمانیہ میں بہت گہری صلح ہو گئی ہے. (۱۹۱۲ ، روزنامچہ سیاحت ، ۲ : ۳۶۵). غزل میں اشعار کی تعداد کا غزل کی معنویت سے گہرا تعلق ہے. (۱۹۷۶ ، سخن ور (نئے اور پرانے) ، ۱ : ۴۳). ۵. گاڑھا رنگ جس میں سیاہی جھلکتی ہو.

روسیاہی سے شیخ کو کیا کام
جھینٹ گہرے خضاب کی سی ہے

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۳۳). گہرا سانولا رنگ اور یہ رنگت کوئی عیب بھی نہیں تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۱ : ۳۵). ۶. **گھنا ، سیاہ ، گھنگھور.**

یہ سبزہ اور یہ آبِ رواں ، ابر یہ گہرا
دیوانا نہیں گھر میں رہوں چھوڑ کے صحرا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹). عروسِ چمن نے گہرا گہرا سرمہ چشمِ فتاں میں لگایا تھا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۵۰۶).

گہرا گہرا ہلکا ہلکا   یہ مرگ و حیات کا دھندلکا

(۱۹۵۲ ، نقشِ دوراں ، ۱۳۷). ۷. **دیرپا ، پائیدار.** روحانی اثر خواہ کیسا ہی گہرا ہو مگر اس نے اب تک بیرونی عمل نہیں کیا تھا. (۱۸۸۳ ، مقدمۂ تحقیق الجہاد ، ۲۳). کچھ عارفانہ ترنگ اور کچھ بے ثباتی کا گہرا نقش. (۱۹۷۶ ، سخن ور (نئے اور پرانے) ، ۱ : ۴۷) اساتذۂ سخن کے باعث یہاں شعر و سخن میں درستگی پیدا ہوئی وہاں معاشرے پر بھی استادوں کا گہرا اثر پڑا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۳). ۸. **بہت زیادہ ، ازحد ، بے حد.**

سن کر ہوا گہرا شاد   پائی جیو کی خواست مراد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۱)).

تھا چراغ اس کا وہ روئے دلفروز
ہو گیا گہرا اجالا زلف کا

(۱۸۵۱ ، پروانہ ، ک ، ۱۲۷).

اک مکمل خامشی اک بیکراں گہرا سکوت
آج صحرا کا بھی دیوانے سے جی گھبرا گیا

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۵۸). ۹. **دور رس ، عالی.**

مدتوں گہرے خیالوں میں جہاں کھویا رہا
آج اس سایۂ دیوار سے بھی ڈرتا ہے

(۱۹۵۵ ، دو نیم ، ۶۷). شخصی تصاویر اس کے گہرے مشاہدۂ زندگی پر دلالت کرتی ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۸۵). ۱۰. **دقیق ، مشکل ، عسیر الفہم ، جو تہ بہ تہ دبیز پردوں میں پوشیدہ ہو.** اس آیت نے بڑے گہرے راز معرفت کے کھولے ہیں. (۱۹۳۷ ، دنیا کا آخری پیغمبر ، ۳۴). بھیس بدل کر کسی گہرے راز کی تلاش میں ... ملازمت کر رہا ہو. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۶۸). ۱۱. **تیز ، ہوشیار.** عبدالعزیز شاویش سے ملاقات ہوئی ، بڑا تیز طرار ، ہوشیار اور گہرا شخص ہے. (۱۹۰۱ ، روزنامہ سفر ، حسن نظامی ، ۴۳). [س : گمبھیر गम्भीर].

ـــــ اِخْلاص (ـــــ کس ا ، سک خ) امذ.
نہایت ارتباط ، ازحد تپاک ، بے حد محبت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گہرا + اخلاص (رک)].

ـــــ پا امذ.
گہرا ہونا ، گہرا پن. گہرایوں نے انھیں اندر لے لیا ، پتھر کی مانند تہہ کو چلے گئے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۶۸). [گہرا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ پَرْدا / پَرْدَہ (ـــــ فت پ ، سک ر / فت د) امذ.
بہت زیادہ حجاب ایسا پردہ جس سے جھلک بھی دکھائی نہ دے.

اب تو اگلی سی طرح کا نہیں گہرا پردا
رہ گیا آپ میں اور ہم میں اک گہرا پردا

(۱۸۱۸ ، انشا اللہ خان ، ک ، ۲۱). مجھ سے گہرا پردا کرنے کی بھی کوئی وجہ ضرور ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۶۹). [گہرا + پردا / پردہ (رک)].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
گہرا ہونا ، گہرائی ، عمق (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت). [گہرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دوسْت (ـــو مع ، سک س) امذ.
پکّا دوست ، قریبی دوست. اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن الحکیم ، ۱۵۷). وہ اختر حسن کے بہت گہرے دوست ہیں. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۵۲۲). [گہرا + دوست (رک)].

ـــ رِشْتَہ (ـــ کس ر ، سک ش ، فت ت) امذ.
قریبی تعلق ، مضبوط ربط.

وقت کے پیکاں بے شک تن پر آن لگے
دیکھو اس لمحے سے کتنا گہرا رشتہ ہے

(۱۹۸۲ ، ساز سخن بہانہ ہے ، ۳۲). [گہرا + رشتہ (رک)].

ـــ رَنْگ (ـــ فت ر ، غنہ) امذ.
شوخ ، تیز یا گاڑھا رنگ ، گاڑھا رنگ جس میں سیاہی نمودار ہو. گہرے رنگ کے کپڑے کو ہلکا رنگ دینا ہو تو ... پہلا رنگ کاٹنا ضروری ہوتا ہے. (۱۹۴۰ ، کھربلو انسائیکلو پیڈیا ، ۳۹۸).

حنا تو دے نہیں سکتی ہے اتنا گہرا رنگ
کسی کو راہ میں تلووں سے تو کچل آیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۱). [گہرا + رنگ (رک)].

ـــ زَخْم (ـــ فت ز ، سک خ) امذ.
کاری زخم ، بھاری گھاؤ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گہرا + زخم (رک)].

ـــ سُہاگ (ـــ ضم س) امذ.
بہت زیادہ محبت و موافقت (خصوصاً زن و شوہر میں) ، ربط ضبط ، کمال میل جول ، پیار ، اخلاص.

غنی دوالی پہ کیوں دسہرا ہے
اُن میں کیسا سہاگ گہرا ہے

(۱۸۹۳ ، نکہت (نوراللغات)). [گہرا + سہاگ (رک)].

ـــ کَٹا (ـــ فت ک) صف.
(نباتیات) وہ پتا جس کا کنارہ بہت کٹا ہوا ہو (جامع اللغات). [گہرا + کٹا (کَٹنا (رک) کا فعلِ ماضی نیز حالیۂ تمام)].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. بہت نیچے تک کھودنا ، نیچا کرنا ؛ شوخ رنگنا (جامع اللغات). ۲. شدّت پیدا کرنا. اس ہجو میں شاعرانہ مبالغے نے طنز و مزاح کی کیفیت کو گہرا کر دیا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۸۹۶).

ـــ کُھونْگَٹ (ـــو مع ، مغ ، فت گ) امذ ؛ = گہرا گھونگھٹ. لمبا گھونگٹ ، بڑا گھونگھٹ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گہرا + گھونگٹ (رک)].

ـــ نَشَہ (ـــ فت ن ، ش) امذ.
بہت تیز نشہ ، مدھوشی.

مئے محبت کا اُس کی دل کو
ہو گیا ہی گہرا نشہ دوبالا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰). [گہرا + نشہ (رک)].

ـــ ہاتھ رَہنا محاورہ.
بہت دخل رہنا ، اہم کردار رہنا. ان اوصاف کی شیرازہ بندی میں ان کی طبعِ بے نیازی کا گہرا ہاتھ رہا ہے. (۱۹۷۹ ، آثار و افکار ، ۱۹۱).

ـــ ہاتھ لَگانا محاورہ.
زور کا ہاتھ مارنا ، کاری زخم لگانا.

ہاتھ گہرا لگا کوئی قاتل زورلذّت ہے زخم کاری میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۲).

ـــ ہاتھ مارْنا محاورہ.
۱. گہرا ہاتھ لگانا ، بڑا بھاری غبن کرنا ، بہت بڑی چوری کرنا ؛ خوب ہاتھ رنگنا ، بہت سا مال مارنا. اب کے ایسا گہرا ہاتھ مارو کہ صفایا ہی ہو جائے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الزین ، ۳۰). ۲. بہت نفع حاصل کرنا ، بہت سا منافع کمانا ؛ کسی عمدہ خاندان کی یا نہایت حسین عورت کو بھگا کر لے جانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ یارانَہ (ـــ فت ن) امذ.
پکّی دوستی. انھیں وجوہ سے باہم بڑا گہرا یارانہ تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۲۵). [گہرا + یارانہ (رک)].

گَہْرا (۲) (فت مع گ ، سک ہ) امذ.
اناج کی بالوں کا بڑا گٹھا جس میں دس سیر اناج ہوتا ہے ، فصل کاٹنے والوں کی روزانہ مزدوری ؛ پولا ، پولی ، بنڈل ، مٹھا (جامع اللغات). [س : گرہ + رٗ + ک [illegible]].

گَہْرانا (فت مع گ ، سک ہ). (الف) ف ل.
عمیق ہونا ، گہرا ہونا. ندی تو گہرائی کیوں ہے ، میں پہلے ہی پاؤں نہیں رکھتا. (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۲۸). (ب) ف م گہرا کرنا. پہئے کے بیرنگ یعنی سہاروں کو خرادنے یا گہرانے کی غرض سے بھیجا جاتا ہے یعنی یہ کہ کچا ٹانکا دیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، انجینرنگ کالج کے چالیس عملی سبق ، ۷۵). [گہرا (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُہْرانا (ضم مع گ ، سک ہ) ف م.
بلند آواز سے بلانا ، زور سے پکارنا ، آواز دینا. تیرے ہی گن گاؤں گی اور گورکھ گورکھ گہراؤں گی. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۳۵). [س : گو + ہار गो + हार].

گَہْرانْد (فت مع گ ، سک ہ ، ن) امث.
درخت کو چاروں طرف سے حلقے کی شکل میں گہرائی تک کاٹنا تا کہ اس کی جڑیں بیکار ہو جائیں اور آخرکار اس کے عرق کا نیچے کی جانب اترنا مسدود ہو جائے اور آخرکار درخت سوکھ جائے. اس درخت کی لکڑی جو گہراند کے ذریعے خشک کیا گیا ہو ، اس درخت کی لکڑی سے کمزور ہوتی ہے جو خام قطع کیے جانے کے بعد بتدریج خشک کیا گیا ہو. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۴۴). [گہرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گہراؤ (فت سج گ ، سک ہ ، و مج) امذ.
۱. **گہراپن ، عمق ، گہرائی.** اوس کا گہراؤ اتنا ہے کہ اگر اوس میں ایک پتھر ڈالا جاوے تو ہزار برس تک نیچے کو چلا جاوے. (۱۸۰۲ ، سعادت دارین ، ۲۶). وہ ایسا گہرا ہے کہ اسکے گہراؤ کی حد نہیں معلوم ہوتی ہے. (۱۸۹۹ ، سفر نامۂ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ، ۳۲). ہر شعر ایسا ہے جس کی شرح سے حسن مطالب اور معنی کا گہراؤ ہر طرح نمایاں ہو جائے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۳۰۱). ۲. **تہہ ، تھاہ.** سمندر کی چمکتی سطح بتا رہی ہے کہ گہراؤ میں ایک موتی چھپا ہوا ہے. (۱۸۹۱ ، حرم سرا ، ۲ : ۱۹). ۳. **کھڈ ، نشیب.** گہراؤ کے چشمے اور آسمان کے دریچے بند ہو گئے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۴). تو نے ان کا پیچھا کرنے والوں کو گہراؤ میں ڈالا جیسا پتھر سمندر میں پھینکا جاتا ہے. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۳۸۰) فاصلہ کو اس طور ملیامیٹ کرتے کہ گہراؤ کے دونوں کنارے ایک ہو جائیں. (۱۹۸۴ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۹۹). ۴. **جوف ، خلا.** جب کسی نعل میں گہراؤ یا جوف ڈالا جاوے تو نالی بنائی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعلبندی اسپاں ، ۹۸). [گہرا (۱) + ؤ ، لاحقۂ کیفیت].

گہرائی (فت سج گ ، سک ہ) امث.
رک : **گہراؤ.** اکثر کتب فارسی کو گہرائی تظاہر اوس کی حد سے باہر اور خاص و عام پر ظاہر ہیں. (۱۸۰۵ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، لاہور ، ۹۲ : ۱۰۲)). یہ ناول نہ صرف موضوع ، اسلوب اور اچھوتے انداز نگارش کا آئینہ دار ہے ، بلکہ اس میں فن و شعور کی گہرائی بھی ہے گیرائی بھی ہے. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۹). وہ اپنی قوت ارادی کے بل پر ناقی کی انتہائی گہرائی سے اٹھا اور خیرہ کن ضوفشانیوں سمیت نمودار ہوا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۰۹). [گہرا (۱) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

---مارگولہ (---و مج ، فت ل) امذ.
وہ بم جو آبدوز کشتی کو تباہ کرنے کے لیے جہاز سے سمندر کے نیچے پھینکتے ہیں. خطرناک کشتی کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ... ان میں سب سے زیادہ کامیاب حربہ گہرائی مارگولہ ہے اس گولے کی صفت یہ ہے کہ نیچے گہرائی میں جا کر پھٹتا ہے. (۱۹۶۸ ، کیمیاوی سامان حرب ، ۷۷). [گہرائی + مار (مارنا (رک) سے) + گولہ (رک)].

گہری (۱) (فت سج گ ، سک ہ) صف مث.
گہرا (۱) کی تانیث ؛ مرکبات میں مستعمل.

نظر آئے نہ مجھے بعد فنا شکل عذاب
اتنی گہری تو ہو لے قبر سیاہی تیری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۸). یمن میں اور عثمانیہ میں بہت گہری صلح ہو گئی تھی. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۳۶۵). انہوں نے ہمارے کام کی پیش رفت میں مسلسل اور گہری ذاتی دلچسپی لی. (۱۹۸۹ ، وفاقی محتسب کی سالانہ رپورٹ ، ۲۲). [گہرا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---بات امث.
فکر انگیز بات ، دور کی بات ، دقیق اور مشکل بات ، باریک خیال.

بس بس نہ بناؤ گہری باتیں
ان پاتھوں کو یاد ہیں وہ لاتیں

(۱۸۹۶ ، کلیات اختر ، ۹۶۷). [گہری + بات (رک)].

---چھاپ امث.
پائدار نقش ، گہرا اثر. ہر شخص کے دماغ پر خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور مذہب کی گہری چھاپ تھی. (۱۹۶۷ ، افکار محروم ، ۱۷). اس لیے کہ اردو شعر و ادب پر اس کی گہری چھاپ ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۱۹). [گہری + چھاپ].

---چھاننا محاورہ.
پکی دوستی کرنا ، نہایت ربط و ضبط بڑھانا ، میل جول جتانا.

ہر شوخ گلبدن سے گہری ہی چھانتا ہے
اس بات کو ہماری اللہ ہی جانتا ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۲۰).

---چھاؤں (---و مج) امث.
گھنا سایہ. مومن ہمیشہ جنت میں رہیں گے ... گہری گنجان چھاؤں میں داخل کریں گے. (۱۹۳۲ ، ترجمۂ قرآن ، تفسیر شبیر احمد عثمانی ، ۱۵۱). [گہری + چھاؤں (رک)].

---چھننا محاورہ.
۱. **خوب گاڑھی بھنگ چھننا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **پکی دوستی ہونا ، نہایت بے تکلفی ہونا . پکا یارانہ ہونا ، کمال میل جول ہونا.** تمہاری اور ان کی کبھی نہ بنے گی اور گہری نہ چھنے گی. (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۳۱۳).

جوانی میں بہت صحبت رہی ہے سبزہ رنگوں سے
ہماری ان کی برسوں ایک جا گہری چھنا کی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۸۵). یہ کون بزرگ ہیں؟ کس طرح کے آدمی ہیں؟ تم سے اتنی گہری کیوں چھننے لگی ہے ، کیا تمہیں پسند ہیں؟ (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۹۹). میر صاحب کے کنبے کی ان کے گھرانے سے بہت گہری چھنی اور اب تک چھن رہی ہے. (۱۹۷۶ ، نقوش (سالنامہ) ، لاہور ، ۶۵).
۳. **سخت لڑائی ہونا ، بہت جھگڑا ہونا ، خوب تکا فضیحتی ہونا.**

گہری چھنے گی آپ سے اور مجھ سے کس طرح
ظاہر ہے خستگی مرے داماں جال سے

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۰۹).

وہ بگڑ بیٹھے سوال وصل پر
میری ان کی آج گہری چھن گئی

(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۰).

---دوستی (---و مج ، سک س) امث.
مضبوط دوستی ، پکی دوستی ، بیحد یارانہ. اس سے میرزا حیرت کی گہری دوستی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۳۹). کاظمی صاحب نے کہا ان سے میری گہری دوستی ہے. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۲). [گہری + دوستی (رک)].

ـــــ رات امث.
اندھیری رات ، تاریک شب. وہ سامان جن سے خواب بُنتے ہیں ، ہم ایسے ہی ہیں اور خواب گہری راتوں میں تمام شب اپنی آنکھیں کھولتے ہیں۔ (۱۹۷۷ ، اثبات و نفی ، ۶۳)۔ [گہری + رات (رک)]

ـــــ رَقْم مارْنا محاورہ.
لمبا ہاتھ مارْنا ، بڑی رقم غبن کرنا ، ناجائز طریقے سے بڑی رقم حاصل کرنا. اسے بھی اچھی طرح سے مونڈتا ہے ... وہ کوئی گہری رقم مار کے کل رات سے کہیں اپنا بوریا بدھنا دبا کر چل دیا ہے۔ (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۳۱)۔

ـــــ سانْس (ـــــ غنہ) امث.
لمبی سانس ، آہ سرد.

> تک صبا کی بھریاں دیکھو
> سانسیں یہ گہری گہریاں دیکھو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۹۵)۔ [گہری + سانس (رک)]۔

ـــــ سانْس بھرْنا / لینا محاورہ.
دیر تک سانس لیے جانا (حسرت و افسوس سے) ، آہ سرد بھرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ گِنْتی (ـــــ کس گ ، سک ن) امث.
الجبرا ، جبر و مقابلہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گہری + گنتی (رک)]

ـــــ گوڑ جھانکے فقرہ.
(کوسنا) **مر جائے ، گہری قبر میں گڑے.** یااللہ میاں ، یہ گہری گوڑ جھانکے ، جیسی موئی کٹنی نے بھانجی ماری ہے۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۰)۔

ـــــ گوڑ میں تو پوں فقرہ.
(کوسنا) **دفن کروں ، مار ڈالوں.** تیرے استاد کو گہری گوڑ میں توپوں اور تیرا حلوا اور بھتی کھاوں۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹۱)۔

> جانتی ہے کہ میں 'کیھلائی' ہوں
> اے تجھے گہری گوڑ میں توپوں

(۱۹۰۰ ، عروج لکھنوی ، شاہد تلنہ (ق) ، ۵۷)۔

ـــــ گُھٹْنا محاورہ.
رک : **گہری چھننا.**

> بھنگ پینے میں کہیں ہم سے نہ ہونگے لہری
> سبزہ رنگوں سے گھٹا کرتی ہے اکثر گہری

(۱۸۴۶ ، معروف (نوراللغات))۔

ـــــ لالی دیکھ کر بُھول گُمان / بھنے ، کتنے / کتنے باگ جہان میں لگ لگ / لا سوکھ گئے کہاوت.
خوبصورتی یا حسن کا غرور نہیں ہونا چاہیے ، سیکڑوں باغ دنیا میں لگ لگ کر سوکھ گئے یا سوکھ جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ نَظَر (ـــــ فت ن ، ظ) امث.
۱. **باریک بینی ، غائر نگہ.**

> دیکھیے گہری نظر سے وقت کی رفتار کو
> انقلاب گردش شام و سحر پہچانیے

(۱۹۸۶ ، غبار ماہ ، ۸۱)۔ ۲. **عمیق مطالعہ ، گہرا مشاہدہ.** شیخ محی الدین کی تصانیف پر مرزا کی گہری نظر ہے۔ (۱۹۹۰ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۳۰)۔ [گہری + نظر (رک)]

ـــــ نَظَر ڈالْنا محاورہ.
غور سے دیکھنا ، بغور مطالعہ کرنا. اور جو لوگ ان کے کلام پر ذرا گہری نظر ڈالیں گے وہ اس کی تائید کریں گے (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۲۰)۔

ـــــ نَظَر رَکْھنا محاورہ.
بھرپور توجہ دینا ، اچھی طرح باخبر ہونا ، بھرپور آشنائی ہونا. فلاں بیم صاحب شہر کے معاملات میں گہری نظر رکھتی ہیں۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۰)۔ مدنی دانش حاضر کے سواد کے شاعر ہیں وہ دانش وری کی روایت پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۷)۔

ـــــ نِگاہ (ـــــ کس ن) امث.
رک : **گہری نظر.** اس پر ان کی گہری نگہ تھی۔ (۱۹۹۰ ، اردونامہ ، لاہور ، مئی ، ۲۵)۔ [گہری + نگہ (رک)]۔

ـــــ نِینْد (ـــــ ی مع ، غنہ) امث.
پُرسکون نیند ، اطمینان کی نیند ، آسودگی و سکون کی نیند. وشو اپنی گہری نیند سے اسی وقت جاگتا ہے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۱۰۹)۔ [گہری + نیند (رک)]۔

ـــــ نِینْد سونا ف ل ؛ محاورہ.
خواب غفلت میں ہونا ، پُرسکون نیند سونا ، نہایت بے خبر اور غافل ہو کر سونا.

> ہمارا ملک جو مدت سے گہری نیند سوتا ہے
> یکایک جاگ جائے گا جو اعلان سحر ہوگا

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۵۰)۔

گَہْری (۲) (فت مع گ ، سک ہ) امث.
(کاشت کاری) **نیچی دلدلی زمین ، چاول کی کاشت کے لیے موزوں** (پلیٹس)۔ [گہرا (رک) سے]

گَہْری (۳) (فت مع گ ، سک ہ) امث.
رُک رہنا ، وقفہ ، توقف ، دیر ، تاخیر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [س : گرہ गृह]۔

گَہْرے (فت مع گ ، سک ہ) صفت.
گہرا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ چلو فقرہ.
(ٹھگی) **جاتے ہوئے مسافر کو مار دو ، راہ گیر کا کام تمام کردو** (فرہنگ آصفیہ)۔

---سانس بھرنا محاورہ.
ٹھنڈے سانس لینا ، آہ سرد نکالنا ، دم سرد کھینچنا ، دیر دیر میں سانس لینا ، لمبے سانس کھینچنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- کرانا محاورہ.
خوب نفع پہنچانا ، بہت سا مال دلانا. ایک ملازم خاص کو اس بدمعاش نے گانٹھا ، اسے یہ دلاسا دیا کہ گہرے کرادوں گا. (١٩٦٧ ، عشق جہانگیر ، ٢٣٩).

--- کرنا محاورہ.
خوب نفع اٹھانا ، بڑا فائدہ حاصل کرنا ، مال مارنا.
کیجے اے خضر تم نے خوب نقد عمر کے گہرے
خیال آیا نہ اے حضرت مگر آخر خسارے کا
(١٨٨٨ ، گلزار داغ ، ٣٠).

---گہرے سانس لینا محاورہ.
لمبے لمبے سانس لینا ، ٹھنڈی آہیں بھرنا. گہرے گہرے سانس لینا ہوا میں سونے کی کان تک آیا. (١٩٨٩ ، ریگ رواں ، ٢٣٠).

---میں ہونا ف م ؛ محاورہ.
گہرائی میں ہونا ، تہ کے قریب ہونا. اونی یہ تو بہت گہرے میں ہے ... اس نے کھلکھلا کر کہا اور دریائی جھاڑی میں پھنسا ہوا پاؤں نکالنے لگی. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ١٠).

---ہونا محاورہ.
خاطرخواہ فائدہ ہونا ، بہت نفع حاصل ہونا ، عیش ہونا ، وارے نیارے ہونا. صاحب کے گہرے ہو گئے اور وہ اس قدر خوش ہوئے جس کی انتہا نہیں. (١٨٩٩ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ٣٣). جب تک مسلمانوں میں نااتفاق نہ ڈلوائی جائے گی اپنے گہرے ہونے ممکن نہیں. (١٩٢٨ ، مضامین حسرت ، ٢٣٣).
شال خس جو ڈربٹوں میں بہ گئے تو کیا
اوسی کے گہرے ہیں یاں ڈوب کر جو تہ بیٹھے
(١٩٥٧ ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ٦٣).

گُہَرِیں (ضم مع گ ، فت ہ ، ی مع) صفت.
گہر (رک) سے منسوب ، موتی کا ، موتیوں سے بھرا ہوا.
نظر اس کی ہے مری سمت ابھی مرا دامن گہریں نہ دیکھو
ابھی خون دل ہے رکا ہوا ابھی آنسوؤں سے بہ تر نہیں
(١٩٢٨ ، انجم کدہ ، ٤٧). [گہر (رک) + یں ، لاحقۂ نسبت].

گَہَک (١) (فت گ ، ہ) امث.
خوشی ، جوش ، ولولہ ، ترنگ ، سرشاری ؛ (موسیقی) گانے میں تان لیتے وقت گلے کی خاص حرکت.
تھی گہک تان کی وہ ہوش ربا
کھینچے لیتی تھی دل جو ہر اک کا
(١٨١٠ ، مثنوی بہشت گلزار ، ٥٨). [گہکنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- کر بولنا محاورہ.
نہایت گرم جوشی اور تپاک سے بولنا ؛ للکار کر بولنا ، ترخ کر جواب دینا ، سخت کلامی سے جواب دینا ، تیز ہو کر بولنا ، ترش ہو کر بولنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کر مِلنا محاورہ.
خوشی سے ملنا ، گرم جوشی سے ملنا ، بڑھ کر ملنا. دونوں بھائی جس سے ملتے تھے گہک کر ملتے تھے اور ملنے والوں کو اپنا سا انسان تصور کر کے ملتے تھے. (١٩٥٦ ، میرے زمانے کی دلی ، ١ : ٢٧٧).

---گہک کر/کے م ف.
خوش ہو ہو کر ، ترنگ میں آ آ کر ، لہک لہک کر. کبھی گہک گہک بدعاوے گاتی تھیں. (١٨٠٢ ، نثر بے نظیر ، ١٣٣). خوش آئند لہجے میں سریلی آواز سے گہک گہک کر الاپ رہا ہے. (١٩٠٨ ، مخزن ، ١ اکتوبر ، ١٩).

گَہَک (٢) (فت گ ، ہ) امذ.
گاہک ، خریدار. مہاجن سر سر سے لڑنے لگا کہ ہمارے گہک کو کیوں پکڑا یہ بڑا بھولا آدمی ہے. (١٨٩٦ ، طلسم ہوشربا ، ٧ : ٣٩٨). [گاہک (رک) کی تخفیف].

گَہہ کَر چُھوٹْنا محاورہ.
گہنائے چاند کا گہن سے نکلنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

گَہَکْنا (فت گ ، ہ ، سک ک) ف ل.
تیز آواز سے بولنا ، چہکنا ، چمکنا ؛ نہایت تپاک اور گرمجوشی سے کلام کرنا ؛ خوشی میں آ کر بہ آواز گفتگو کرنا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : گرہم + کر हुं - स्वद].

گَہکی (١) (فت گ ، فت نیز سک ہ) صف ؛ امذ.
گاہک ، خریدار.
آگے جو بتایا تو بکا تیس روپے سیر
اور گہکی گئے لے اسے پچیس روپے سیر
(١٨٣٠ ، نظیر اکبرآبادی ، کہ ، ٢ : ١٤٣). [رک : گہک (٢) + ی (زائد)].

گَہکی (٢) (فت گ ، فت نیز سک ہ) امث.
خریدنا ، لینا (پلیٹس). [س : گراہک + اِکا ग्राहक + इका].

گَہگَڈ (فت مع گ ، سک ہ ، فت گ) صف.
گہرا ، بھاری (صرف نشے کے لیے مستعمل) ، جیسے : گہگڈ نشہ ہو رہا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : گہ + گڈ گاڑھ ग्राह + गाढ].

گَہگَہانا (فت مع گ ، سک ہ ، فت گ) ف ل.
جنبش ہونا ، ہلنا ، لہرانا ، موجیں مارنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : گرہ ग्रह سے مصدر].

گَہگیر/گہ گیر (فت مع گ ، سک ہ ، ی مع) صف.
بے سدھا ، سرکش ، اڑیل (گھوڑا). گہگیر : اڑیل جانور ، گدھا ، گھوڑا ، بیل وغیرہ. (١٩٧٨ ، سندھی نامہ ، ١٣٠). [ف : گہ ، زیرجامہ + گیر ، گرفتن - پکڑنا].

گَہَل (فت مع گ ، فت ہ) امث (مسرگیل).
انگوروں ، کھجوروں یا کیلوں کا گچھا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : گِرہ + ل + ग्रह + ल].

گَہْلا (فت مع گ ، سک ہ) صف.
اُترایا ہوا ، نازاں ، آزاد.

کشش سے دل کی اُس ابرو کمان کو ہم رکھا بہلا
جو کر قبضے میں دل سب کا پھرے تھا سب سے وہ گہلا

(۱۷۴۷ ، دیوان زادہ حاتم ، ۱۱). [اہلا گہلا (رک) کا مخفف].

گَہما گَہم / گَہما گَہمی (فت مع گ ، سک ہ ، فت گ ، ہ / سک ہ) امث.
چہل پہل ، گرم بازاری ، رونق ، دھوم دھام.

کیا کہوں اس وقت کی میں گہما گہم
ایک عجب ہنگامہ پہنچا تھا بہم

(۱۸۲۸ ، مہر و مشتری ، ۱۰۵). شہر میں چاروں طرف طرفہ چہل پہل عجب گہما گہمی تھی. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۴). لشکرِ اسلام اُسی طور سے فروکش ہے اور وہی گہما گہمی ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۱۰۴۷). ناز جب اپنے گھر میں اُتری تو حیران رہ گئی تھی کس قدر گہما گہمی تھی. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنے رات ، ۴۲). [س : گہنا گہنہ घनाघन].

گَہْمَن (فت مع گ ، سک ہ ، فت م) امذ.
سانپ کی ایک قسم کا نام. ہمارے یہاں سانپ کے یہی چند معمولی نام ہیں ، کالا ، گہمن ، کریتا ، ناگ وغیرہ. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۹۹). [مقامی].

گَہَن (فت مع گ ، فت ہ) امذ.
۱. چاند یا سورج کا جزوی یا کلی طور پر تاریک ہو جانا ، بدر کے وقت اگر زمین سورج اور چاند کے درمیان آ جائے تو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اور سارا چاند یا اس کا کچھ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے یہ چاند گرہن یا خسوف کہلاتا ہے ، اگر ہلال کے وقت چاند زمین اور سورج کے درمیان آ جائے تو سورج یا اس کا کچھ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے یہ سورج گرہن یا کسوف کہلاتا ہے (پرانے زمانے کے ہندوؤں کا خیال تھا کہ راہو چاند یا سورج کو پکڑ لیتا ہے تو گہن ہوتا ہے). آفتاب عالمتاب گہنا کر گہن میں پوشیدہ ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۱۰). گفتگو چاند کی حرکت اور چاند اور سورج کے گہن کے بیان میں. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۰).

ظلم اعدا نے کیا جب سے تمہیں گوشہ نشیں
چاند سورج کو ہے گردوں پہ اُسی دن سے گہن

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۳۰).

جہاں پر سہارا ہو جھوٹا ہی جھوٹا
وہاں چاند کیسا گہن ہی گہن ہے

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۰۲). وہ پہلا شخص ہے جس نے ایک گہن کا معائنہ کیا. (۱۹۸۹ ، ریگزر زوال ، ۱۰۷). ۲. (مجازاً) داغ ، عیب ، کلنک ، دھبا.

لگا نام آبا کو ہم سے گہن ہے
ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۹). ۳. تاریکی ؛ پستی. ابھی ذہنوں نے بھی گہن سے نکلنے میں دیر لگائی. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۱۲). [س : گرہن ग्रहण].

ـــ اُتَرْنا محاورہ.
گہن دور ہونا ، کسوف یا خسوف ختم ہو جانا.

پھر اُجالا ہو گیا اُترا گہن
کفر ٹوٹا طے ہوئی منزل کٹھن

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۷۰).

ـــ بھاری ہونا محاورہ.
گہن کا منحوس ہونا ، گہن کا گراں گزرنا.

عشاق پر کمال ہی بھاری ہے یہ گہن
اے ماہ رُو عذار پہ آئے نہ ہائے زلف

(۱۸۷۸ ، بحر (مہذب اللغات)).

ـــ پَڑْنا محاورہ.
سورج یا چاند گرہن ہونا ، کسوف یا خسوف ہونا.

وہ مکھڑا چاند سا خط کی جوہیں نکلی کرن بگڑا
فروغِ چہرۂ مہتاب پڑتے ہی گہن بگڑا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۴). ایامِ حمل میں گہن پڑا تھا اور آپ کی والدہ نے پوری احتیاط نہ کی تھی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴).

ـــ چُھٹْنا / چُھوٹْنا محاورہ.
گہن دور ہونا ، گہن کا اثر ختم ہونا ، چاند یا سورج میں گہن کے بعد روشنی آنے لگنا.

بتاؤں ٹوٹکا وہ چھوڑ دیں رنڈی کو خود بھیا
تو اپنی پائیں لٹ چھٹنے لگے جس دم گہن دھونا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۲۱).

ہے دن بھی رات کہ ہے مانند آس کا سورج
یہ دیکھتا ہوں کہ چھوٹا نہیں گہن اب تک

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵۹).

تجھے چاند کی ہے اگر لگن تو سکھی کے بدلے دُکھی نہ بن
وہ چھٹا گہن وہ چھٹا گہن وہ چھٹا گہن وہ چھٹا گہن

(۱۹۳۵ ، سرود و خروش ، ۶۹).

ـــ سے چُھٹْنا / چُھوٹْنا محاورہ.
خسوف یا کسوف کی حالت سے نکلنا ، گہن کا اثر دور ہونا.

اب تقید نہیں صنم پر شکر
چاند میرا گہن ستی چھوٹا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷).

یوں نکلے یہ تعجیل اسیری کے محن سے
جس طرح گریزاں ہو قمر چھٹ کے گہن سے

(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۸۷).

ـــ سے نِکَلْنا محاورہ.
رک : گہن سے چھٹنا.

رُخ جلوہ گر ہوا شبہِ زلفِ سیاہ سے
موت کے بعد چاند گہن سے نکل گیا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۵)۔ ندوہ پر بھی یہ روزِ بد گزرا ... لیکن خدا کا شکر ہے کہ آفتابِ عالم تاب اب گہن سے نکلتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۷۷)۔

آزاد ہوئیں جانکی بھی قیدِ محن سے
نکلا مہِ انوار فشاں آج گہن سے

(۱۹۰۶ ، مطلعِ انوار ، ۱۱۰)۔

ـــــ کامِل کس صف(ـــــ کس م) امذ۔
چاند یا سورج کا مکمل گرہن ، مکمل تاریکی (گہن ناقص کی ضد)۔ اگر چاند سایہ کے مخروط کے عین درمیان میں سے گزرے تو گہن کامل ہو گا۔ (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۳۰۹)۔ [گہن + کامل (رک)]۔

ـــــ کَرْنا محاورہ (قدیم)۔
سورج یا چاند کو گہن لگنا۔

کُھلے بال سر جھک رہے غم سے آہ
گہن ہیں کیے جیسے خورشید و ماہ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵)۔

ـــــ کی نماز امث۔
چاند یا سورج گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز ، نمازِ کسوف یا خسوف۔

طاعت میں ہے یار خطِ شب گوں
پڑھتا ہوں نماز میں گہن کی

(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۳۷۰)۔

ـــــ لگنا محاورہ
چاند یا سورج کا ماند پڑ جانا ، کسوف یا خسوف ہونا۔

ہو کال ہو گھٹتا ہے مرے دل یہ غمِ سراج
اس چاند کوں لگا ہے گہن سرسوں باؤں لگا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۰۵)۔ سچ سچ یہ تماشا ہوا جیسے چودھویں رات کے چاند کو گہن لگتا ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷)۔ تمام عالم از مشرق تا مغرب تیرہ و تاریک ہو گیا اور آفتاب کو گہن لگ گیا۔ (۱۸۸۷ ، نیرالنصائح ، ۳۷)۔ ایک دفعہ آفتاب میں گہن لگا ، اتفاق سے اُسی دن آپ کے کمسن فرزند حضرت ابراہیم نے وفات پائی تھی ... آپ نے اس موقع پر حسبِ ذیل خطبہ دیا (۱۹۰۹ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۸۳)۔

کہتے ہیں پورے چاند کو گہن لگ جاتا ہے
مگر آج تو بارہویں شب ہے

(۱۹۸۱ ، ملاقاتوں کے درمیان ، ۲۰۰)۔

ـــــ میں آنا ف ل ؛ محاورہ۔
۱. کسوف یا خسوف ہونا ، گہن لگنا۔

جامۂ مہر اگر تیرے بدن میں آ جائے
تو ہے وہ ماہِ درخشاں کہ گہن میں آ جائے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۶۸)۔

محل ہوا شہر میں خورشید گہن میں آیا
چھپ گیا جب تہِ گیسوئے معنبر عارض

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۹۹)۔

شب زاد گردشوں نے کیا کیا نہ جال پھینکے
لیکن وہ ماہِ تاباں آیا نہیں گہن میں

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۵۰)۔ ۲. **زوال میں آنا۔** مدراس میں ایک بہت بڑے آدمی سے ملاقات ہوئی جو گہن میں آگئے تھے۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۱۰)۔ ۳. **انسان یا حیوان کے کسی عضو کا ٹیڑھا یا ناقص پیدا ہونا ، عوام کا خیال ہے کہ پیدائش کے وقت یا ایام حمل میں گہن پڑے اور اس کا اثر زچہ پر ہو تو بچہ کے کسی نہ کسی عضو میں فرق آ جاتا ہے** (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

ـــــ میں ہونا ف ل ؛ محاورہ۔
زوال میں ہونا ، پژمردہ ہونا۔

روسیہ ہو گیا ترے آگے   چاند اے ماہ رو گہن میں نہیں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۲)۔

ـــــ ناقِص کس صف(ـــــ کس ق) امذ۔
دھندلا گہن جو بالکل سیاہ نہ ہو (گہن کامل کی ضد)۔ جب چاند ان حصوں میں ہوگا تو اس کی روشنی معمول سے کم ہوگی اور ایسے گہن کو گہن ناقص کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۳۰۹)۔ [گہن + ناقص (رک)]۔

گَہْنا (۱) (فت مع گ ، سک ہ) امذ ؛ س گہنہ۔
۱. جواہرات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیز یا پھولوں کا گجرا وغیرہ جو زیبائش کے لیے پہنا جائے ، زیور۔

جو بخت میرے خوب ہیں آیں سجن چل آنس کے
سکھلا سے گہنے باندھ کر کوں پسانا کو لگوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۷)۔

زری جوڑا ، جواہر کا تھا گہنا
کہ جس دیکھے لگے سورج کو گہنا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۳)۔

دستِ گُل خوردہ مرا کیوں نہ حمائل کیجے
کہ ہے پھولوں کی تو نسبت یہی یہ گہنا بہتر

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۶)۔

گرمی میں پہن کر کبھی گہنا نہ صنم جا
بے روپ کرے گا ترے زیور کو پسینا

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۰)۔ بانجھ کا پتر گہنا (زیور) پہنے ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۳)۔ نہ آنکھوں میں کاجل ، نہ بدن پر کوئی گہنا۔ (۱۹۳۵ ، گئودان ، ۵۶)۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ گہنے کی قیمت لگا کر وہ لوگ تبادلہ کرلیں۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۹۳)۔ ۲. **گروی ، رہن۔** ۳. **وہ بھاری لکڑی جو ہل چلانے کے بعد کھیت پر بیلوں کے ذریعے کھینچتے ہیں تا کہ ڈھیلے پھوٹ جائیں ، سہاگا** (جامع اللغات)۔ [س : گرہن + کہ ؛ ग्रहण + क]۔

ـــ بڑھانا محاورہ.
گہنا اُتارنا.

سر قبر آئے ہو تم جو بڑھا کے اپنا گہنا
کوئی پھول چھین لیتا جو گلے میں ہار ہوتا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۷).

ـــ پاتا امذ.
زیورات ، گہنا وغیرہ. اس کی یہی سزا ہے کہ گہنا پاتا جو کچھ اس کے ہاتھ گلے میں ہے اتار لو (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۹). خدا کا دیا کپڑا لتا گہنا پاتا سب کچھ ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۵). بیوی بڑے گھرانے کی لڑکی ہیں ، شادی کے وقت بہت کچھ ملا ، کپڑا لتا ملا ، گہنا پاتا ملا. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۸۷). اپنی کمائی کا کپڑا گہنا پاتا شوق کے ساتھ پہنا رہی ہیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۹۰). [گہنا + پاتا (رک)].

ـــ پہن کر ڈھک چلے ، پُوت جَن کر نیو چلے کہاوت.
اللہ تعالیٰ دولت دے تو اسے چھپا کر رکھے اور اولاد دے تو انکسار سے کام لے ، اترانا کسی حال میں اچھا نہیں (ماخوذ نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

گَہنَنا (۲) (فت مع گ ، سک ہ). (الف) ف ل.
سورج یا چاند وغیرہ کو گہن لگنا ، گہن میں ہونا.

جو آنکھوں سے اشک اس کے بہنے لگا
تو مہ کی طرح وہ بھی گہنے لگا
(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۸۵).

خط شبرنگ تیرا خوش نما ہے تیرے عارض پر
وگرنہ چاند کا ہالا میں گہنا کچھ نہیں اچھا
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۴ : ۵).

رکعتیں سنت ہیں جب سورج گہے
دو نفلی پیچھے امام جمعہ کے
(۱۸۹۱ ، کنزالآخرۃ ، ۳۶).

دنیا کو خیر باد کوئی آج کہہ گیا
ماہ سپہر فضل و ادب لو گہہ گیا
(۱۹۱۰ ، سرور جہان آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸۹).

گزرے ہیں اس دیار میں یوں اپنے روز و شب
خورشید بجھ گیا کبھی مہتاب گہہ گیا
(۱۹۸۳ ، حرف حق ، ۱۳۷). (ب) ف م. ۱. **ہاتھ سے پکڑنا.**

آ خدا کے واسطے اس بانکپن سے درگزر
کل تو میں نے یوں گہا داماں کہ کر پیار کا
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د (ق) ، ۲۰۲).

جو اب پرسوں نہیں جاتے تو کچھ پروا نہیں اس کو
گئے وہ دن جو بہلاتا تھا وہ دامن کو گہہ گہہ کر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۰۸).

نسیم بہار سے غنچے کا ہاتھ گہتی ہے
اور باغباں سے بلبل کھڑی یہ کہتی ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۸). گھر جانا ، گھر ویران ہونا کی بجگہ ، گہنا ، پکڑنا کے بدلے... اب کون لکھتا ہے. (۱۹۷۵ ، مشورات ، گیفی ، ۱۳۰). ۲. **زور لگانا ، زور شور سے کوئی کام کرنا.** اس نے اور بھی ایسا گہہ کر پکڑا کہ یہ بے قابو ہو گیا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۱). وہ خوب گہہ کے گرجے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۲۵). ۳. **رخنہ بندی کرنا ، روئی یا لتے سے ناؤ کے رخنے کو بند کرنا** (نوراللغات). [س : گرہنا (ت)(ग्रह) مادہ : گرہ ग्रह].

ـــ بچّہ (ـــ فت ب ، شد چ بفت) امذ.
(قبالت) گہنایا ہوا بچہ ، جس کے کسی عضو میں نقص ہو (ا پ و ، ۷ : ۶۹). [گہنا + بچہ (رک)].

گَہنا (۳) (فت مع گ ، سک ہ) امذ (شاذ).
گہن ، کسوف یا خسوف.

زری جوڑا ، جواہر کا تھا گہنا
کہ جس دیکھے لگے سورج کو گہنا
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۳). [گہن (رک) + ا (زائد)].

گُہنا (ضم مع گ ، سک ہ) ف م.
(چوٹی یا پھول وغیرہ) گوندھنا. چوٹی کے گہنے کے جو یہ پیچ ہیں سو پیچ نہیں ہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲).
[س : گُہ गुन्थन + ف ـــ سے مصدر].

گَہنان (فت مع گ ، سک ہ) امذ (قدیم).
گہنا ، زیور. یہ جڑاؤ گہنان ... انگارے ہو کے مجھے جلاوتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۵۰). [گہنا (۱) کا املائی تلفظ].

گَہنانا (فت مع گ ، سک ہ). (الف) ف ل.
۱. **چاند یا سورج کی روشنی کا گہن کی وجہ سے ماند پڑ جانا ، گہن میں آنا.** چالیس دن مہر و ماہ گہنائے ہوئے ہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۷).

چاند نکلا تھا گہن سے جو وہ پھر گہنا گیا
چار دن کی چاندنی تھی پھر اندھیرا چھا گیا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۱۸۵). جس طرح آفتاب ... کبھی کبھی گہنا جاتا ہے ندوہ پر بھی یہ روز بد گزرا ہے. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۸ : ۷۷). اک چاند تھا جو گہنا گیا اک پھول تھا جو مرجھا گیا. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۵). ۲. (ا) **ماند پڑ جانا ، تاریک ہو جانا.**

نکھرتے ہیں جو یاں وہ گدلاتے بھی ہیں
چمکتے ہیں جو یاں وہ گہناتے بھی ہیں
(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۴۳). فارسی زبان کا ستارہ گہنانے لگا. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۹۰). (ii) (مجازاً) **زوال پذیر ہونا.** قسمت شامل حال نہ ہو تو ساری قابلیت اور صلاحیتیں بالعموم گہنا جاتی ہیں. (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۰۳). ۳. **انسان یا جانور کے کسی عضو کا پیدائشی طور پر ٹیڑھا یا ناقص ہونا** (کہا جاتا ہے کہ ایام حمل یا بچے کی پیدائش کے وقت زچہ پر گہن کا اثر پڑنے سے ایسا ہو جاتا ہے). ننھے پھپکنی کی طرح پھیلے ، ایک کان گہنایا ہوا. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۴ : ۳). (ب) ف م. ۱. **روشنی ماند کر دینا ،**

تاریک کر دینا ؛ (مجازاً) بدنما بنانا ، بدصورت کر دینا. اس لڑکی کی عمر میری ہی عمر کے برابر تھی اور اس کے سرخ و سپید چہرے کو تین نیلے نیلے داغوں نے گہنا رکھا تھا. (۱۹٦٦ ، راجہ مہدی علی خان ، ستارۂ صبح ، ۳۲). جب زندگی کے حسن کو کوئی چیز گہناتی ہے تو وہ ان کو ایک آنکھ نہیں بھاتی. (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۱٤۳). ۲. (مجازاً) شہرت یا ناموری کو ماند کر دینا. پروفیسر محمود مسعود مخدوم نے دوسری یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے استادوں کو گہنا دیا تھا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۳۲). [گہن (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَہنایا ہُوا (فت مع گ ، سک ہ ، ضم ہ) صف.
بھدا ، بھرا ہوا ، پیدائشی ٹیڑھا ، ناقص الخلقت. ایک کان گہنایا ہوا. (۱۹۳۰ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ۳۰ : ۳). [گہنایا (گہنانا (رک) کا حالیۂ تمام) + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی].

ـــ بانو (ـــ منع ، و مع) امذ.
بھرا ہوا یا پیدائشی بھدا اور مڑا ہوا بانو (فرہنگ آصفیہ).
[گہنایا ہوا + بانو (رک)].

ـــ ہاتھ امذ.
پیدائشی مڑا ہوا ہاتھ ، خلقی خمیدہ ہاتھ (فرہنگ آصفیہ).
[گہنایا ہوا + ہاتھ (رک)]

گَہنوں میں گہنا پیتل کی نَتھ کہاوت.
زیورات ہیں تو وہ بھی پیتل کے اور ایک نتھ ؛ مراد : ہر چیز یکسر بے وقعت اور بے قیمت ؛ کل لے دے کر یہی ہے سو ہے بیکار ؛ بہت غریب ہیں (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات)

گَہنی (فت مع گ ، سک ہ) امث.
گہنائی ہوئی گائے ، وہ گائے جس کے اعضا میں خلقی نقص ہو ، ناقص الخلقت گائے ؛ چھوٹے قد کی گائے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گہنا (رک) سے حالیۂ تمام مونث].

گَہنے (فت مع گ ، سک ہ) امذ.
۱. گہنائے ہوئے ، پیدائشی ٹیڑھے یا ناقص.

زہے تیرے پاؤں اس لونڈی کے گہنے
لگا وہ دیکھ کر یوں اون کو کہنے

(۱۸۰۵ ، پنجۂ رنگین ، ۱۱). ۲. گہنا (۱) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ گرو ، گروی ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ رَکھنا محاورہ.
زیورات کو گرو رکھنا ، رہن کرنا ، بندھک رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

ـــ کا تارْ باقی نہیں فقرہ.
کسی قسم کا زیور باقی نہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گَہوا (فت مع گ ، سک ہ) امذ.
بال ؛ کھاڑے کا چھوٹا جیسا ، سوچنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[گہنا - پکڑنا ، سے اسم آلہ].

گَہوارَہ (فت مع گ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
۱. جھولے نما کھٹولا جس میں شیر خوار بچوں کو جھلاتے اور سلاتے ہیں ، پالنا ، جھولا ، پنگوڑہ ، مہد. فاطمۃ الزہرا کا نکاح بہشت میں ہوا اور ان کا گہوارہ جبرئیل جھولایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۵).

الٹا ہے دو انگشت سے دروازۂ خیبر
چیرا ہے کس انداز سے گہوارے میں اژدر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۳).

دالان سے کیا ہو گیا گہوارۂ اصغر
اجڑا ہوا لوگو نظر آتا ہے مجھے گھر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۸). دیکھو نادان بے بس بچہ گہوارے میں سوتا ہے. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۲ : ٦۱). کسی نے گہوارے سے لگ کر ننھی ننھی ککڑیوں کو سنتے کے جتن کئے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ٥۷). ۲. وہ چارپائی جس پر محراب نما لکڑیاں باندھ کر عورتوں کا جنازہ لے جاتے ہیں. اوپر جنازے کے چند چوب مضبوط کی گئیں بشکل گہوارہ. (۱۸٥۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ٥۷۳). اگر عورت کا جنازہ ہوا تو گہوارہ باندھ کر چادر ڈالتے ہیں. (۱۹۰٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۱۰۹). خاموشی کے ساتھ گہوارہ میں میری میت کو لے جانا اور راتوں رات پیوند زمین کر دینا. (۱۹۳۱ ، سیدہ کا لال ، ٥۷). ۳. (مجازاً) پرورش گاہ ، نشو و نما کی جگہ. لاہور کے بعد دہلی مرحوم گہوارۂ علوم تھی. (۱۹۱۷ ، مقالات شروانی ، ۲۰۱). پاکستان کی سرزمین ہزاروں برس سے علوم و افکار کا گہوارہ رہی ہے. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۱۸). [ف].

گَہوارے (فت مع گ ، سک ہ) امذ.
گہوارہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ کا تعوِیذ امذ.
(گورکنی) زنانی قبر کا تعویذ جس کے اوپر وسط میں تکیے نما شکل بنا دیتے ہیں جو زنانی قبر کی علامت سمجھا جاتا ہے ، اسے گہوارے کا تعویذ کہتے ہیں (ا ب و ، ۷ : ۱۳۲).

ـــ میں م ف.
شیر خوارگی کے دنوں میں ، بہت چھٹپن میں. بچوں کی منگنی گہوارے ہی میں ہو جاتی ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۳٦۹).

گِہواں رَنگ (کس مع گ ، سک ہ ، فت ر ، غنہ) امذ.
گندمی رنگ (نوراللغات ؛ فیروزاللغات). [گہواں (گیہواں (رک) کی تخفیف) + رنگ (رک)].

گِہُوں (کس مع گ ، و مع) امذ (قدیم).
گیہوں ، گندم. ابن عباس کہے ہیں فوم کا معنی روٹی اور عطا کہے فوم سو گیہوں اور کلبی کہے فوم سو لہسن. (۱۸٦۰ ، فیض الکریم ، ۳۰). [گیہوں (رک) کا بگاڑ].

گَہے (فت گ) م ف.
گاہے ، کبھی

دیہی جو کچھ سور گہی ڈوبے کیا ہے ڈر
سکے سور جوو نور سدا دیہی میرے گھر
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٢٣).

نہیں روشن دلاں کو وسعتِ روزی زمانے میں
کہ مہ کوتاں گہے پاوکہ آدھی گہی ساری
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ١٨١).

کہ مطلعِ ابرو سے گہی مقطعِ لب سے
یہ مصرعِ شمشیر توارد ہوا سب سے
(١٨٧٥ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ٣ : ١١٣). [گاہے (رک) کی تخفیف].

گُہیرا / گُہیرہ (ضم گ ، ی مج / فت ر) امذ ؛ = گوہیرا.
ایک چھوٹا سا شیالے رنگ کا زہریلا جانور جو اکثر جنگلوں یا کھنڈروں میں بل بنا کر رہتا ہے ، ایک قسم کا نہایت زہریلا گرگٹ. دو چار پرند اور حشرات الارض ایسے ہیں کہ بعض اوقات بہ لحاظ ضرورت اون کو مارنا پڑتا ہے مثلاً کوّا ، چیل ... گہیرا ، نیولا یا سنگوش ، ناگن ، بچھو وغیرہ. (١٩٣٢ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ١ : ١٢٠). [گوہیرا (رک) کی تخفیف].

گُہیری (ضم گ ، ی مج) امث.
آنکھ کی پھنسی جو پلک کے نیچے نکلتی ہے ، **گوہانجنی**. اگر آنکھ میں اِنجھاری (گہیری) نکل آئے تو جس طرف کی آنکھ میں نکلی ہو اُسی طرف کے ہاتھ کی ہتھیلی پر چھنگیا گھس کر لگانے سے دفع ہوجاتی ہے. (١٩٢٠ ، انتخاب لاجواب ، ٩ ، مارچ ، ٧). [گہہ (گوہ کی تخفیف) + یری ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گُہیل (ضم گ ، سک ہ ، فت ی) صف.
١. گوہ میں لتھڑا ہوا گندہ ، غلیظ ، ناپاک.

کیا حال مجھ بگوڑے کا ہمدم ہو پوچھتے
گہیل پری کی رہتی ہے تصویر ہاتھ میں
(١٨٣٢ ، چرکین ، د ، ٢٠). جن اس گہیل نصیب کو لت پت جو ہو رہا تھا لایا. (١٨٦٢ ، شبستانِ سرور ، ٣ : ٦٩). میں بھی ایسے گہیل سے آشنائی کروں گی جس کا ثانی اکھوڑ بن میں کوئی نہ ہو. (١٩٠٧ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٢ ، ٨ : ١٠). ٢. **خراب اور نکمی چیز ؛ لغو اور پوچ آدمی** (نوراللغات). [گُہ (گوہ (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت].

گہیلا (فت گ ، ی مج) صف مذ (مونث : گہیلی) (قدیم).
حسین ، نازنین ، نازاں.

نے سولہ سنگاراں تیرے انگ تھے
کہ سب خوباں میں توں دستی گہیل
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٣٦). [گہیلا رک کا ایک املا].

گہینا (فت گ ، ی مج) امذ (قدیم).
گہنا ، زیور. جہاں کہ گہینا دیکھیں گا. (١٧٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [گہنا (رک) کا قدیم املا].

گئو (فت گ ، و مع). (الف) امث.
گائے

داب دہانے تیرن سے باشنک جی دھرکاویں گے
حکم اللہ محمدؐ جی سوں گئوں سے سینگھ تڑاویں گے
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٣٠١).

جب تلک ہے ما کماں وقت سے ان کو گریز
گویا یہ ہندو ہیں انگریزی گئو کا ماس ہے
(١٨٩١ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ٢٣). یہ ہندوستان کی بڑی بدنصیبی ہے کہ گئو ایسا مفید جانور ... اس بے رحمی سے تباہ ہو. (١٩٢٥ ، اسلامی گئو رکھشا ، ٢). اردو میں یہ لفظ دونوں طرح سُننے میں آیا ہے ، یعنی : گو اور گئو مگر آخری صورت میں زیادہ مستعمل ہے. (١٩٧٣ ، اردو املا ، ٣٨٩). (ب) صف. (کنایۃً) **فرمانبردار ، بھولا بھالا ، سیدھا سادا**. اس ٹوٹکے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ گئو اور تابعدار بنا رہے. (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ٨٣). [گاؤ (رک) کی تخفیف].

---آدمی (---سک د) امذ.
سیدھا سادا انسان ، بھولا بھالا شخص ، کاؤدی ، بدھو. ہمارے ابا گئو آدمی تھے ان کو موئے جعلیوں نے فریب دیا. (١٩٠٠ ، ذات شریف ، ٣٣).

گاندھی ہے گئو آدمی ، وہ بیل تو نہیں ہے
گجرات ہی کی بات ہے ، کابل تو نہیں ہے
(١٩٢١ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ٢٠). [گئو + آدمی (رک)].

---بھکشک (---فت بھ ، سک ک ، فت ش) صف.
گائے کا گوشت کھانے والا شخص. گئو رکھشا گئو رکھشک (محافظانِ گاؤ) اور گئو بھکشک (گاؤ خواراں) کا سوال پیدا کر سکتی ہے. (١٩١٧ ، ملفوظاتِ ناظر ، ٣٣). [گئو + س : بھکشک [illegible] - کھانے والا].

---بھگتی (---فت بھ ، سک گ) صف.
گائے کی حمایت اور حفاظت کرنے والا ، گاؤ کشی کا مخالف. مہاتماجی کو افسوس ہے کہ جس ملک میں اتنے گئو بھگتی ہوں ، وہاں گئوئیں ماری جائیں. (١٩٢٥ ، اسلامی گئو رکھشا ، ١٩). [گئو + بھگتی (رک)].

---پُتّر (---ضم پ ، سک ت) صف.
گائے کا بچہ. (مجازاً) سادہ لوح ، بے وقوف. اُسی طرح ، گئو ، کو بھی لکھنا چاہیے ، اس طرح : گئو پتر ، گئو لوچن ، گئو گھاٹ. (١٩٧٣ ، اردو املا ، ٣٨٥). [گئو + پُتر (رک)].

---پُوجا (---و مع) امث.
گائے کو پوجنا ، گائے کی پرستش. صاف ظاہر ہے کہ سکھ مذہب میں گئو پوجا قطعاً نہیں. (١٩١٩ ، بابا نانک کا مذہب ، ٦٠). [گئو + پوجا (رک)].

---تھان امذ ؛ = گوتھان.
(گلہ بانی) چراگاہ کو جانے کے لیے قصبے کے گائے بیل کے جمع ہونے کی جگہ جہاں آ کر وہ ازخود ٹھہر جاتے اور چرواہے کا انتظار کرتے ہیں (اپ و ، ٥ : ٨٩). [گئو + تھان (رک)].

---چرائی (---فت ج) امث.
(گلہ بانی) گائیں چرانے کی اُجرت (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [گئو + چرائی (چرانا (رک) کا حاصل مصدر)].

---چیچک (---ی مع ، فت ج) امث.
چیچک کی ایک قسم جو گایوں کو ہو جاتی ہے اور پھر ان سے انسانوں کو لگ جاتی ہے. جب کوئی شخص گئو چیچک کے مرض میں مبتلا ہو جائے تو پھر کبھی اسے چیچک نہیں نکلے گی. (۱۹۷۰ ، زمانے سائنس (ترجمہ) ، ۲۳۷). [گئو + چیچک (رک)].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
گایوں کے رہنے کی جگہ. گئو خانہ میں گایوں کے بچھڑے اور اسطبل میں گھوڑیوں کے بچھڑے پیدا ہو کر پروان چڑھتے تھے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۵۶). [گئو + خانہ (رک)].

---دان امذ.
(ہندو) خیرات یا صدقے میں گائے دینا ، گائے خیرات کرنا (جو مشکلات یا بیماری وغیرہ کے موقع پر ہوتا ہے) شیو کی پوجا دشتو کی پوجا اور گئودان ... سب کو منع کیا. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۳۲). گئودان ، گئو شالا اور گئو پتیا میں لفظ گئو کا تلفظ کبھی «گو» بھی کیا جاتا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۳۸۵). [گئو + دان (رک)].

---دَنْتا (---فت د ، سک ن) امذ.
۱. (سنگ تراشی) سفید دھاریوں والا سیاہ رنگ کا پتھر جو بہت کمیاب ہے ، اس سے تسبیح کے دانے بنائے جاتے ہیں سنگ سلیمانی (ماخوذ: ا پ و ، ۱ : ۵۳). ۲. ایک قسم کا سانپ جو سفید اور ستر گرہ لمبا ہوتا ہے (تریاق مسموم ، ۳۰). [س : گودنت गोदन्त = سفید + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---دَنْتی (---فت د ، سک ن) امث.
ایک سفید رنگ کی چمک دار ڈلی جس کا کُشتہ دوا میں مستعمل ہے ، ایک قسم کی ہڑتال. کشتہ گئو دنتی کو ہر قسم کے بخار خصوصاً موسمی بخاروں میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۳). کشتہ گئو دنتی ، معجون جو گراج کو گل میں ملا کر صبح کو کھلائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۸۹). [س : گودنت गोदन्त + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---رَس (---فت ر) امذ.
دودھ دہی ، چھاچھ ، لسی (ماخوذ: نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گئو + رس (رک)].

---رَکْشا (---فت ر ، سک ک) امث.
رک : گئو رکھشا. اس روایتی عمل کے ذریعہ صحیح معنی میں گئو رکشا کا ٹھیک ٹھیک حق ادا کیا تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۲). [گئو + رکشا (رک)].

---رَکْھشا (---فت ر ، سک کھ) امث.
گائے کو نسل کُشی یا ذبح ہونے سے بچانا ، گائے کی نگہبانی پھر گئو رکھشا یا گئو پوجا کے متعلق سکھ صاحبان کا طرز عمل بھی یہی ظاہر کرتا ہے. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۶۰۱). گئو رکھشا کے بہانے مسلمانوں کے گھروں کو لوٹا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۲۷۰). [گئو + رکھشا (رک)].

---رَکْھشَک (---فت ر ، سک کھ ، فت ش) صف.
گائے کا محافظ ، گائے کے ذبح کا مخالف. اگر تمام ہندو کسی امر پر ... اتفاق کر سکتے ہیں تو وہ گئو رکھشا ہے ، جو بوقت ضرورت گئو رکھشک ... اور گئو بھکشک ... کا سوال پیدا کر سکتی ہے. (۱۹۱۳ ، ملفوظات ناصر ، ۲۳). [گئو + رکھشک (رک)]

---سالَہ/شالَہ (---فت ل) امذ.
گایوں کے رہنے کی جگہ (خصوصاً عمر سے اُتری ہوئی یا آوارہ گایوں کے لیے).

نرگسِ جادو کو اُس گل کی دکھایا چاہیے
سامری کافر کو گئو سالہ بنایا چاہیے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۷۳). شریف ہندوؤں کی رحم دلی و احساس مذہبی و حرارت دینی کی وجہ سے گئو شالے چل رہے ہیں. (۱۹۱۳ ، ملفوظات ناظر ، ۲۳). بوڑھی گائے جب نہ دودھ دے سکتی ہو نہ بچے ، تو اس کے لیے گئو سالہ سے بہتر کوئی جگہ نہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۹۲). کسی ریاکاری یا مذہبی سنک کے تحت گایوں کے باڑے اور گئو شالے بنائے پڑے تھے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۱). [گئو + سالہ / شالہ (رک)].

---سُوکْھیا (---و مع ، سک کھ) امذ.
گائے کو سکھا دینے والی بیماری ، گائے کی ایک بیماری جس میں وہ بہت دبلی ہو جاتی ہے. گئو سوکھیا کی وبا شدید ہو گئی ، جراثیم بڑے زور کے ساتھ ... اُڑ اُڑ کر لگنے لگے. (۱۹۸۶ ، جوالہ مکھ ، ۲۳۰). [گئو + سوکھیا = سوکھا].

---کُشی (---ضم ک) امث.
گائے کو ذبح کرنا یا جان سے مارنا. شہروں میں ... گئو کشی بند کرنے کا باقاعدہ قانون بنا دیا جائے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۳). [گئو + ف: کُش ، کشتن = مار ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کوس (---و مع) امذ.
وہ بُعد یا فاصلہ جہاں تک گائے کی آدھی رات کے وقت کی آواز جائے ہندی کوس (فرہنگ آصفیہ). [گئو + کوس (رک)].

---کھا امث.
(دباغت) گائے کا چمڑا جو پکایا اور کمایا ہوا ہو (ا پ و ، ۲ : ۲۱۵). [گئو + کھا (کھال (رک) کا مخفف)].

---کھی امث.
گائے کے چمڑے کی بنی ہوئی جوتی (فرہنگ آصفیہ). [گئو کھا (رک) کی تانیث]

---گھاٹ امذ.
دریا یا تالاب وغیرہ کا وہ مقام جو گایوں اور دوسرے مویشیوں کے پانی پینے کے لیے مخصوص ہوتا ہے . اندر تہہ خانے میں جانے کے واسطے راستہ بطور گئوگھاٹ بنا ہوا ہے. (۱۸۶۳ء، تحقیقات چشتی ، ۲۳۳) . ایک جانب پہاڑ پر ایک نہایت پختہ گئو گھاٹ تقریباً پاؤ میل اونچا بنا ہوا ہے. (۱۸۸۰ء، مقالات حالی، ۱ : ۵۵). گئو گھاٹ کی پشت پر دور تک ... میدان چلا گیا ہے. (۱۹۴۳ء ، جہان دانش ، ۱۷). [گئو + گھاٹ (رک)].

---لوچن (---و مج ، فت ج) امذ.
ایک زرد رنگ کا مادہ جو گائے کے پتے میں نکلتا اور بعد میں جم جاتا ہے ، گائے روں اس کا تلک لگاتے اور دوائیوں میں استعمال کرتے ہیں (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [س : گوروچن गोरोचन].

---لوک (---و مج) امذ.
وشنو یا کرشن کی قیام گاہ ؛ سورگ ، جنت . وہ تو گئو لوک میں کتوویں چراتے ہوں گے . (۱۹۲۱ء ، بنتی پرتاپ ، ۱۳). [گئو + لوک (رک)].

---ماتا امث.
(ہندو) احتراماً گائے کو کہتے ہیں . «یہ گالیاں نہیں ہیں ، گئو ماتا کی قسم ، یہ تو چمیلی کے پھول ... رانی»... (۱۹۳۲ء ، شکست ، ۱۶۰). وہ گائے سچ مچ گئو ماتا تھی اور بیل بکے کماؤ پوت. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۳۱). [گئو + ماتا (رک)].

---ماس امذ.
گائے کا گوشت . وہ مسلمانوں سے صرف اس وجہ سے نفرت کرتے ہیں کہ مسلمان گئو ہتیا کرتے ہیں اور گئو ماس کھاتے ہیں. (۱۹۲۵ء ، اسلامی گئو رکھشا ، ۴۷). [گئو + ماس (رک)].

---مُتْر (---ضم م ، سک ت) امذ.
گائے کا پیشاب (جسے ہندو متبرک سمجھتے ہیں) بدھ سماجی آریہ سماجی اپنی اپنی بھول کی پیالیوں میں گئو مُتر لیے شدھ کرنے کو موجود ہوگئے . (۱۹۲۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۴۳ : ۳). [گئو + س : مُتر (مُوتْر मूत्र - پیشاب کا مخفف)].

---مُکھ (---ضم م) امذ.
۱. گائے کے منہ جیسا ، گائے کے منہ کی شکل کا ظرف . کمبری نے گئو مکھ سے چشمے کا پانی خود اَنجلی بھر بھر کر روزیے کو پلایا . (۱۹۶۲ء ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۰۲). ۲. کوہ ہمالیہ کی ایک کھوہ کا نام جہاں سے دریائے گنگا نکلتا ہے ، گنگوتری . سطح بحر سے ۱۳ ہزار فیٹ کی بلندی پر برف کی تین سو فٹ موٹی اور منجمد تہہ میں «گئو مکھ» دریائے گنگا کا منبع ہے اور اس مقام کا نام گنگوتری ہے . (۱۹۳۳ء ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶). ۳. سنکھ یا ترئی کی قسم کا ایک ساز ؛ ایک قسم کی سیند یا نقب جو چور لگاتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [گئو + مکھ (رک)].

---مُکھ آنگَن/صَحْن (---ضم م ، مغ ، فت ک / فت ص ، سک ح) امذ.
(معماری) گائے کے منہ کی طرح کا آنگن ، وہ آنگن جو دروازے کی جانب تنگ اور اصل عمارت کی طرف چوڑا ہو . ہندوؤں میں مبارک سمجھا جاتا ہے (ا ب و ، ۱ : ۱۵۱ ، ۱۰۱). [گئو + مکھ آنگن / صحن (رک)].

---مُکھی (---ضم م) . (الف) امث.
رک : گئو مکھ نمبر۲ ، بانات وغیرہ کی وہ تھیلی جس میں ہندو مالا ڈال کر جپ کرتے ہیں ؛ ہمالیہ پہاڑ کی ایک کھوہ کا نام جہاں سے گنگا نکلتی ہے ، گنگوتری (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
(ب) صف . گاؤ چہرہ ، گائے کے چہرے سے مشابہ ، لمبوتری (فرہنگ آصفیہ). [گئو + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

---مُوتْر (---و مع ، سک ت) امذ.
رک : گئو مُتر . سونگا کو گنگا جل ، گئو موتر اور ... کئی چیزیں ملا کر پلائیں . (۱۸۶۸ء ، رسوم ہند ، ۱۱۲). [گئو + س : مُوتر मूत्र - پیشاب].

---ہَتْیا (---فت ہ ، سک ت نیز شد بکس) امث.
گائے کو ذبح کرنا یا جان سے مارنا ، گائے کو ذبح کرنے یا مارنے کا پاپ ، گاؤ کشی . ہندوستان کی بہت بڑی بدقسمتی اور نحوست کا سبب گئوہتیا ہے . (۱۹۲۵ء ، اسلامی گئو رکھشا ، ۱). [گئو + ہتیا (رک)].

---ہَتْھیا (---فت ہ ، شد تھ بکس) امث.
رک : گئو ہتیا . گئو رکشا کے جے کارے مارنے والے گئو ہتھیا کر بیٹھے ہیں . (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۲۳۷). [گئو + ہتھیا (ہتیا (رک) کا بگاڑ)].

---ہیرا (---ی مع) امذ.
(گلہ بانی) جنگل میں گائے بیل بند کرنے کو لکڑیوں کی بنائی ہوئی باڑ (ا ب و ، ۵ : ۸۹). [مقامی].

گَئی (فت گ) امف مث.
گیا (رک) کی تانیث ، گزری ہوئی ، رفتہ ، گزشتہ ، ترا کیب میں مستعمل . معتبر لوگوں سے اور ساز سرانجام سے کبھی نہ کرے کہ دشمن قابو طلب ہوتا ہے کہ گئی بست پھر ہاتھ آنی مشکل ہے . (۱۸۰۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۳).

چمنستان کی گئی نشو و نما پھرتی ہے
رت بدلتی ہے کوئی دن میں ہوا پھرتی ہے
(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۲۳۷).

بل بنائے ، گئی عمر جوانی ، بھیجے ساقی
نے ایسی صراحی کوئی صہبائے کہن کی
(۱۹۳۲ء ، ریاض رضوان ، ۳۶۷).

گئی رتوں کا تعلق بھی جان لیوا تھا
بہت سے پھول نئے موسموں میں مرنے لگے
(۱۹۷۸ء ، جاناں جاناں ، ۱۰۸).

---اور آئی فقرہ.
فوراً واپس آؤں گی.

بس بلاٹوں گئی میں اور آئی
ابھی لائی ابھی ، ابھی لائی
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۵۸۰).

---بو بودار کی اور رہی کھال کی کھال کہاوت.
رتبہ کھو کر جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے ، اپنا علیحدہ وصف کھو کر جیسے تھے ویسے ہی نکمے رہ گئے ، بن بنا کر بگڑ گئے (فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند ؛ نجم الامثال).

---بیتی (---ی مع) صف.
گزری ہوئی ، فراموش شدہ ، ناقابلِ اعتبار ، نکمی (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [گئی + بیتی (بیتنا (رک) سے)].

---جوانی پھر نہ باہورے لا کھ ملیدا / ملیدہ کھاؤ کہاوت.
جوانی ایک دفعہ جا کر پھر نہیں آتی چاہے کچھ کرو / خواہ کیسی ہی غذا کھاؤ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---چودھراہٹ پھری ہے کہاوت.
گئی ہوئی عزت دوبارہ ملی ہے (جامع اللغات).

---کرنا محاورہ.
۱. **تغافل کرنا ، کوتاہی کرنا ، کمی کرنا ، چوکنا.**

ہم تو سمجھ چکے ہیں غنیمت میں جان گئی
تو بھی ستم میں کیجو نہ اے آسماں گئی
(۱۸۷۹ ، سالک ، ک ، ۲۰۸). جس سے ہوسکے وہ اسوقت میں گئی نہ کرے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۵۷).

کیا دورِ غم تو نہ کرنا گئی
بہار آئی ساقی بہار آ گئی
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۵۲). ۲. **چشم پوشی کرنا ، درگزر کرنا ، جانے دینا.** آج کا دن ایک مبارک دن سمجھ کر ہر قسم کی بات بسکر گئی کرنی پڑتی ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۵). تو اپنی اپج اور باوہ سبھی دکھا چکی ، اب گئی کر. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۹۳).

---گزری / گذری (---ضم گ ، سک ز / ذ). (الف) صف مث.
۱. **بری ، خراب ، ناقص.** سندھ کے مسلمانوں کی تمدنی اور تعلیمی حالت ہندوستان کے تمام صوبوں سے گئی گذری ہے. (۱۹۰۸ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۷۵). بدنصیب قوم کو بتایا ہے کہ اس کی اپنی تہذیب بھی کچھ ایسی گئی گذری اور اس کی تمام رسوم ایسی لغو ، بے معنی اور فضول نہ تھیں. (۱۹۳۵ ، علامہ راشدالخیری ، ۱۳۲). ۲. **بے کار ، نکمی ، ناکارہ.** پھربلی بھی ایسی گئی گزری جس کے پنجے آگ میں سے وہ شاہ بلوط کے پھل بھی نہ نکال سکے جن پر شمال کی مقدس مہاتما مورت یعنی شہنشاہِ روس للچا رہے تھے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۲۱). ۳. (أ) **حقیر ، بے وقعت ، کم حیثیت.** اللہ اللہ! میں ان سب سے گئی گذری ہوئی ، بلانا تو کیسا مجھ کو خبر تک نہ کی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۳۶). اب میں ایسی گئی گزری ہوئی کہ ایسا ذلیل و بیہودہ غلام میری تعریف میں شعر پڑھتا ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین شرر ، ۳ : ۳۹). (آآ) **کم مایہ.** مبتدی سے منتہی کے درمیانی طبقے کے لیے ہر گئی گزری زبان ضروری علمی سرمایہ مہیا کر سکتی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۱۸).
۴. **پرانی ، فرسودہ.**

گل ہائے داغ عشق میں وہ تازگی نہیں
اپنی بہار اب گئی گزری بہار ہے
(۱۹۳۱ ، اعجاز نوح ، ۳۰۰). ۵. **بے شرم ، بے غیرت ، بے حیا.** چکبست سے کچھ دن پر بنائے ناز معشوقانہ روٹھی رہی کہ لو صاحب منت خوشامد ایک طرف مجھ سے امید رکھتے ہیں کہ ان کی تلاش میں ساری ساری پھروں نندی ایسی کہاں کی گئی گزری ہے. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۵۱). (ب) **فعل ماضی.**

گئی گذری دنیا سے عزت ہماری
نہیں کچھ ابھرنے کی صورت ہماری
(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۳۰). [گئی + گزری (گزرنا (رک) سے)].

---گزری (ہوئی) بات (---ضم گ ، سک ز) امث.
بیتی ہوئی بات ، بھولی بسری بات ، پرانی بات.

اے بڑی دائی گئی گذری ہوئی باتیں نہ چھیڑ
نوچتی کیوں ہے بھلا اس دل کے زخموں کے کھرنڈ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۳). گئی گزری بات کا اب کیا کہنا. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۳۱). دو گھڑی کی خوشی ہے بچوں کو خوش ہولے دو یہ کہہ کر وہ لوگ اٹھ گئے اور گئی گزری بات ہوئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۵). اب کیا گریہ ہے گئی گزری باتوں کی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۶۲). [گئی گزری + بات (رک)].

---گزری (ہوئی) حالت ---ضم گ ، سک ز ، فت ل.
خراب حالت ، ابتر حالت ، خستہ حالی. گئی گزری ہوئی حالت میں بھی مسلمانوں کو اپنی قومی تاریخ سے خاص شیفتگی ہے. (۱۸۹۷ ، البرامکہ ، ۲۹). تم کو اپنے وطن کو دشمن کے ناپاک قدم سے پاک کرنا ہے اور ان کو دکھانا ہے کہ مسلمان اس گئی گذری حالت میں بھی اخوۃ کی دولت سے مالا مال ہیں. (۱۹۲۳ ، تیغ کنال ، ۴۲). [گئی گزری + حالت (رک)].

---گزری ہونا محاورہ.
۱. **وقت گزشت ہونا ، آئی گئی ہونا ، بات بھول جانا.** کسی نے جادو سمجھا کسی نے معجزہ ، بات گئی گزری ہو گئی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۹۱). بات گئی گزری ہوئی ، معاملہ ختم ہوگیا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۱۷). ۲. **دور ہونا ، رفع ہونا ، کالعدم ہونا.** غصہ اور خفگی گئی گذری ہوئی بیوی کی بدمزگی کا ملال باقی رہ گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۴۴). ۳. **بگڑ جانا ، خراب ہو جانا.** اب تو وعدہ کر کے آیا ہوں خالی ہاتھ جاؤں گا تو بات بالکل ہی گئی گزری ہوگی. (۱۹۱۷ ، طوفانِ حیات ، ۱۰). ۴. **محروم ہو جانا ، بے بہرہ ہو جانا.** نماز نہ پڑھنے والی لڑکی سب سے پہلے تو آدمیت سے گئی گزری ہوئی. (۱۹۱۲ ، بے فکری کا آخری دن ، ۳۰).

۵. بیکار ہو جانا ، عضو معطل ہو جانا ، معذور ہو جانا. چند روز بعد ٹانگیں بھی گئی گذری ہوئیں ، بھیک بھی نصیب نہ ہوئی.
(۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۹۸).

گئے (فت گ) مذ ، ج.
گیا (رک) کی جمع مذکر ، تراکیب میں مستعمل.

---بیچارے روزے رہے ایک کم تیس کہاوت.
پہلا روزہ رکھ لیا تو باقی روزے آسان ہو جاتے ہیں ، جب کوئی مشکل کام شروع کر دیا تو پھر اس کا پورا کرنا آسان ہو جاتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---پر/پَہ م ف (قدیم).
جانے کے بعد ، جانے سے.

> تمے گئے پہ تنہائی سوں ہیں مروں
> انسی تھے ایک ارداش تم سوں کروں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۳).

---تھے روزے چھڑانے نماز گلے پڑی کہاوت.
رک : گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑ گئے ، ایک کام سے جان چھڑانے چھڑانے ایک اور کام مل جائے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تھے نماز بخشوانے/معاف کرانے/اُلٹے روزے گلے پڑے کہاوت.
ایک مشکل سے بچنا چاہا ، دوسری مشکل اس سے زیادہ آ پڑی ، ایک کام سے عذر کیا دوسرا کام اور سپرد ہوا ، اُلٹے لینے کے دینے پڑ گئے. گئے تھے نماز معاف کرانے اُلٹے روزے گلے پڑے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲). بیوی کی بدمزگی کا ملال باقی رہ گیا ، گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے.
(۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۸۳).

---جوبن بھتار کہاوت.
جوانی جانے کے بعد ، خاوند اور وقت گزر جانے کے بعد ، ضرورت کی چیز کے ملنے کا کیا فائدہ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---حال پر م ف.
گئی گزری حالت کے باوجود ، بُرے حال میں بھی. اے بادشاہ اس گئے حال پر اتنا جانتی ہوں کہ تمہارے کنبے میں ... یہ ملتی نہیں ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش رُبا ، ۳ : ۳۹۳).

---دَرجے (---فت د ، سک ر) م ف.
ہار کے ، آخرکار ؛ مجبوراً ؛ کم سے کم ، کم از کم (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---دکّن/دکھّن ، وہی کرم کے لکھّن/لچھّن کہاوت
رک : جاؤ پوت دکن الخ :
کہیں جاؤ قسمت ساتھ رہتی ہے (جامع اللغات ؛ خزینۃ الامثال).

---دِن (--- کس د) امذ ، ج.
گزرے ہوئے ایام ، بیتا ہوا زمانہ ، ایامِ رفتہ. مدّتوں سے بےچاریاں اچھی گھڑی اور گئے دن پلٹنے کے انتظار میں تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰). [گئے + دن (رک)].

---سے گیا صف مذ.
سب سے ادنیٰ ، سب سے نکما ، حقیر ترین ، بےوقعت ، جس کی کوئی قدر نہ ہو. جو گئے سے گیا ہوگا وہ بھی کچھ نہ کچھ ہنر رکھتا ہوگا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵۰).

---کا غم ، نہ آئے کی خوشی/شادی کہاوت.
کسی کے آنے جانے کی کوئی پروا نہیں ، بےپروائی یا لاتعلقی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں.

> یہ خانۂ جہاں ہے ہستی سرائے کی
> یاں کچھ نہ غم گئے کا نہ شادی ہے آئے کی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۷).

---کٹک رہے اٹک کہاوت.
ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کسی کے واپس آنے کی اُمید بہت کم ہو ، (کٹک ، جگن ناتھ کے مندر کے پاس ایک شہر کا نام جہاں سے خرابی آب و ہوا اور بُعدِ مسافت کے باعث تیرتھ کر کے صحیح سلامت اور تندرست آنا مشکل ہے) (فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---کناگت ٹوٹی آس باہمن/باہمن ، روویں چولھے پاس کہاوت.
کام کا وقت نکل گیا اب بیٹھے رویا کرو (کناگت ، آسوج کے مہینے کے پندرہ دن جن میں ہندو ، برہمنوں کو خوب کھانا کھلاتے ہیں (ماخوذ : نجم الامثال ؛ محاوراتِ ہند).

---کو م ف (شاذ).
گئے ہوئے ، گزرے ہوئے ، بیتے ہوئے. وہاں گئے کو دو برس ہو گئے. (۱۸۶۱ ، خطوطِ غالب ، ۶۵).

---گُزرے/گُذرے (---ضم گ ، سک ز/ذ) : (الف) صف بد.
بُرے ، بیکار ، نکمے ، حقیر ، بےوقعت.

> پر وقت جو اب ہم کو تم گالیاں دیتے ہو
> نہیں ہم بھی میاں صاحب ایسے تو گئے گزرے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، ک ، ۵۳۳). مطلب میرا یہ ہے کہ کوئی بڑے عالی خاندان نہیں ہیں اور نہ ایسے گئے گذرے ہیں کہ اپنی حالت پر اُن کو خواہ مخواہ شرم آئے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۷). جانور تو بہت سی باتوں میں قانونِ قدرت کے تحت چلتے ہیں ، ہم تو اُن سے بھی گئے گذرے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۸). قرآن انہیں کالانعام ، یعنی حیوانات کی مانند بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے قرار دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں (منٹو ، نوری نہ ناری ، ۱۵۱)). (ب) فعلِ ماضی.
کسی کام کے نہ رہے ، کسی قابل نہ رہے ، برباد ہوئے.

> اگر راہ میں اس کی رکھا ہے گام
> گئے گزرے خضر علیہ السّلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۰۷).

نہ آئے پھر ہمارے ہوش جا کر
گئے گزرے تمہیں مہماں بلا کر

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱ : ۶۱). [گئے + گزرے (گزرنا (رک) سے]۔

---گُزرے زَمانے میں م ف.

بُرے وقت میں ، بدحالی کے زمانے میں. جس میں دو سو روپیہ کا تو ایک زردوزی جوڑا جوتیوں کا تھا اور اس گئے گزرے زمانے میں تین سو روپیہ سے کم کی نتھ میں موتیوں کی جوڑی نہ تھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۳۸). اگر اس گئے گزرے زمانے میں بھی سندا جار اس درجہ تک بڑھ جاتا ہے تو اس میں شک نہیں کہ جب صرف روپیہ کمانا ہی کام کرنے کا واحد مقصد نہ رہے گا. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۵۳).

---گُزرے وَقت میں م ف.

۱. **بُرے وقت میں ، ناداری میں ، تنگ دستی میں.** بھیجی اماں! اس گئے گزرے وقت میں بھی اتنا داں دہیز (جہیز) لانے کی کہ گھر بھر کر باہر بھرے گا. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۴۷). ۲. **تنزل کے زمانے میں ، بداقبالی کے زمانے میں.** لڑکیاں اپنے محسن کو یاد رکھیں اور ان کو معلوم ہو کہ اسلام کے کیسے عاشق زار اس گئے گذرے وقت میں بھی ہوچکے ہیں. (۱۹۳۵ ، بزم رفتگاں ، ۴۷).

---گُزرے وَقتوں میں م ف.

بُرے وقتوں میں ، بدحالی کے زمانے میں. ان گئے گزرے وقتوں میں بھی ... دلی میں ایسے ایسے شاعر موجود تھے کہ ہر شخص اپنی طرز کا استاد تھا. (۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۱۰).

---گُزرے ہونا محاورہ.

۱. **بگڑ جانا ، خراب یا مکدر ہو جانا.** میں نے ان بچوں کو کیسا غارت کیا میری دیکھا دیکھی یہ بھی گئے گزرے ہوئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۶۰). ۲. **بیکار ہونا ، برباد ہونا ، کالعدم ہونا.** جو نیک عمل ان لوگوں نے دنیا میں کئے آخرت میں سب گئے گزرے ہوئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۳۵۵).

---وَقت میں م ف.

اس بُرے وقت میں ، اس بداقبالی کے زمانے میں. اس گئے وقت میں ہمارے سرکار کے دردولت کی زیارت کیجیے. (۱۹۳۱ ، نور اللغات ، ۴ : ۱۳۵).

---وَقتوں میں م ف.

اگلے زمانے میں. گئے وقتوں میں چمڑے کے مشکیزوں کا استعمال نہایت دلفریب معلوم ہوا. (۱۹۷۳ ، فاختہ ، ۱۳).

---وہ دِن جو خَلیل خاں فاختہ مارتے تھے کہاوت؛
سے گئے وہ دن جبکہ خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے.
خوش اقبالی کا زمانہ جاتا رہا ، اب ادبار کا زمانہ ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---ہوش ٹھکانے آنا محاورہ.

پھر سے حواس درست ہو جانا. یہ چھوٹی سی جگہ بڑی پناہ گاہ کا گھر معلوم ہوا ، گئے ہوش ٹھکانے آئے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۳۲۷).

• • • گی (۱) مت.

گا (رک) کی تانیث ، اپنے فعل کے آگے لگا کر فعل مستقبل اور صیغہ واحد نیز جمع مونث بناتے ہیں. کبھی بلائیوں گی. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۹۳). میں خواہ مخواہ جی دوں گی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۹). میری انا آ کے مجھے چھاتی سے لگائیں گی. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۹۳). جو کچھ کروں گی اپنی مرضی سے کروں گی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۰).

• • • گی (۲) مت.

کلمے کے آخر میں آ کر حاصل مصدر یا اسم کیفیت کے معنی دیتا ہے. عبادت بندگی ہور خدمت گاری. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳). جو کام سرانجام نہ ہونے تو دوہری آزردگی ہونے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۶۸). اتنے میں اور لڑکیاں بھی اپنی خواندگی دوہرا لیتی ہیں. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۷۱). دیوانگی ، خستگی ، آوارگی ، زندگی. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۱۸). بڑی درندگی کے ساتھ اسے جانوروں کی طرح چبا ڈالتا جاتے ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۰۲). [ف].

گے حرف.

اے ، ایے ، ری.

تھوڑا بہوت جانی ہے بھی جان گے
مری بات تو سانچ کر مان گے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۰). ذراسا تو فوراً ماما کو ڈانٹتی ، کیوں گے (ری) ، کیوں چپ کی چپ سنا رٹی (رہی ہے) اسکوہ (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص نا تمام ، ۹۷).

• • • گے مذ ، ج.

گا (رک) کی جمع ، اپنے فعل کے آگے لگا کر فعل مستقبل اور صیغہ جمع مذکر بناتے ہیں.

جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے
سو منج تے طرز شعر کا پائیں گے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۳). تم پیر ہو ہم کوں بخشو ، پھر نہ آویں گے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۸۰). ابھی سے کان میں ڈال رکھو گی تو اس وقت سمجھ میں خوب آئیں گے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۵۵). پھر وہ دونوں رجسٹرار آفس جائیں گے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱۸).

گیا (۱) (فت گ). (الف) صف.

۱. **گزشتہ ، گزرا ہوا ، ماضی.**

مہرباں ہو کے بلا لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۶). ۲. **جانے والا ، روندہ (آیا کے ساتھ).** اپنا ، بیگانہ ، آیا گیا جو سنتا ہے ٹھنڈی سانس

پھر کر رہ جاتا ہے۔ (۱۸۷۳ء ، مجالس النساء ، ۱ : ۹)۔ (ب) ف ل ، ۔ جانا (رک) کا ماضی ، چلا گیا ، جاتا رہا۔ جن بادشاہوں نے دشمن کے سلوک پر بھروسہ کیا ان کی بادشاہیں بھی گئیں اور وہ بھی گیا ہے۔ (۱۸۷۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۳)۔

چشمِ خوں بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا
ہم نے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۲۸)۔

نہ سنی میری شاق تو کہا غیروں سے
نہیں معلوم وہ ناکام گیا یا نہ گیا

(۱۸۷۸ء ، سخن بیمثال ، ۲۳)۔ ۲. گریزاں ہوا ، دور ہٹا ، بچا ، رہا۔ وہ اس کا حال سننے سے گیا اور یہ باہر جا کر سنانے سے رہی۔ (۱۹۱۷ء ، سنجوگ ، ۵۹)۔ ۳. (کسی کام یا عمل کے سلسلے میں) مجبور ہو جانا ، گوارا نہ ہونا۔

گرچہ کا ہوں پجاری علی کا بندہ ہوں
کہ پاس شانِ خدا دیکھ کر رہا نہ گیا

(۱۹۵۵ء ، یاس و یگانہ ، گنجینہ ، ۱۰)۔ ۴. کوئی واسطہ اور تعلق نہ رہا۔

اس بن کسی سے ملنے کو جی چاہتا نہیں
گویا کہ جگ سے ہم گئے اور ہم سے جگ گیا

(۱۸۰۹ء ، جرات ، د ، ۶۱)۔ ۵. کام کا نہ رہا ، ناکارہ ہوا ، بیکار ہوا۔

دیں دیکھے گیا کفر کے بھی کام سے عاشق
تسبیح کے ساتھ اس نے تو زنار بھی چھوڑا

(۱۸۳۹ء ، ظفر ، ک ، ۲ : ۹)۔

آج کل نالۂ بلبل میں بھی تاثیر نہیں
کیا عجب گل یہ پکارے کہ مرے کان گئے

(۱۸۹۲ء ، مہتاب داغ ، ۱۹۰)۔ [جانا (رک) کا ماضی یا حالیۂ تمام]۔

ـــــ اور آیا فقرہ۔
فوراً واپسی کی جگہ کہتے ہیں ، یعنی میری واپسی میں قطعاً دیر نہ ہوگی (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ بیتا (ـــــ ی مع) صف مذ۔
گذرا ہوا ، نکما ، بے کار ، ناقص ، خراب ، ناقابل استعمال (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گیا + بیتا (بیتنا (رک) کا ماضی]۔

ـــــ پر گیا فقرہ۔
جا کر رہا ، پر حال میں گیا ، ضرور گیا۔ تیرے بمجھول آئیں پھر جائیو مگر بوجہ کی شد ، نہ مانا ، گیا پر گیا۔ (۱۹۳۹ء ، ناٹک کتھا ، ۳)۔

ـــــ تو گیا فقرہ۔
گذرا سو گذرا ، گیا سو گیا ، جو ہو چکا ، گزر چکا یا نقصان پہنچ گیا اس کا ذکر یا غم کرنا بے سود ہے۔ گیا تو گیا اور آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ (۱۹۱۵ء ، پیاری دنیا ، ۹)۔

ـــــ سو گذرا فقرہ۔
رک : گیا سو گیا۔

جو اٹھ کے گیا عدم کی جانب کو عزیز
آیا نہ وہ پھر ادھر گیا سو گذرا

(۱۸۸۳ء ، نذرِ خیام ، ۵۹)۔

ـــــ سو گیا فقرہ۔
گیا تو گیا ، جانے کے بعد پھر نہیں آتا۔

نہ جا کہیں کہ نظر سے جو یاں گیا سو گیا
ہے مفت وقت کوئی آن یہ بہم جینا

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۳۳)۔

ـــــ سو گیا ، رہا سو رہا کہاوت۔
جو نقصان ہو گیا وہ ہو چکا ، جو باقی ہے اسے غنیمت سمجھو (جامع الامثال)۔

ـــــ گانو جہاں ٹھا کر ہنسا ، گیا رُکھ جہاں بگلا بسا ، گیا تال جہاں ابھی بکی کائی ، گیا کوپ جہاں بھٹی اتھائی کہاوت۔
جس گانو کے مالک نے عیش و عشرت میں زندگی گزاری وہ اجڑ جاتا ہے ، جس درخت پر بگلے کا بسیرا ہو ، وہ درخت سوکھ جاتا ہے ، جس تالاب یا حوض میں کائی لگ جائے اور جس کنویں کی تہ بیٹھ جائے وہ بیکار ہو جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ گُزرا (ـــــ ضم گ ، سک ز) (الف) صف مذ۔
۱. (أ) گزرا ہوا ، بیتا ہوا ، رفتہ و گزشتہ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ (ii) پرانا دھرانا ، بہت پرانا۔

شراب عشق لے ہے لذت پیمانہ ہی کیفی
گیا گزرا ، پرانا کیا دھرا ہے ساغر جم میں

(۱۹۰۹ء ، کیف سخن ، ۴۳)۔ (iii) تباہ و برباد ، نیست و نابود۔

پھر گیا گزرا ہی دنیا سے سمجھ لو تم اسے
جس کسی کا اس کے کوچے میں گزر ہونے لگا

(۱۸۵۱ء ، پروانہ (جسونت سنگھ) ، ک ، ۱۰۹)۔ ۲. (أ) جو اپنی صفات یا خصوصیات کھو چکا ہو ، جس میں خوبی نہ ہو؛ جو پستی یا تنزل میں ہو ، خستہ حال ، بزدل ، فقیر و حقیر ، ناتواں ، بے قدر ، خراب ، برا ، بدتر ، تباہی کی حالت میں۔

سوز کے قتل پر کمر مت باندھ
ایسا جاتا ہے گیا گزرا

(۱۷۹۸ء ، میر سوز (فرہنگ آصفیہ))۔ ایسا کون گیا گزرا مسلمان ہو گا جو مسلمانوں کی سلطنت سن کر خوش نہ ہوتا ہو گا۔ (۱۸۹۸ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۱۰)۔ اگرچہ میں غریب ہوں مگر ایسا گیا گزرا نہیں کہ یہ تقریب ذرا دھوم دھام سے نہ کرتا (۱۹۳۵ء ، چند ہم عصر ، ۱۶۵)۔ مسلمان کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو جب اس کے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کسی جانب سے حملہ ہو تو اس کی شریانوں میں خون کھولتے ہوئے پانی کی طرح ابلنے لگتا ہے۔ (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۲۲۵)۔ (ii) بدچلن ، بداطوار ، بے حیا ، بے غیرت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۳. بے تعلق ، بے واسطہ ، کوئی واسطہ نہ رکھنے والا۔

تمہارے گھر میں ہے اس کا ٹھکانا
گیا گزرا ہو جو دنیا و دیں سے

(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۲۶۰)۔ (ب) م ف۔ افلاس میں ، تنگ دستی میں ، مفلسی میں ، کم سے کم ، گئے درجے میں (فرہنگ آصفیہ

(ج) ف س، ۱. باز آیا (فرہنگِ آصفیہ). ۲. کسی کام کا نہ رہا، کسی قابل نہ رہا.

اگر راہ میں اُس کی رکھا ہے گام
گئے گزرے خضر علیہ السلام

(۱۸۱۰، میر، ک، ۲۰۷).

پھنسا عشق کے دام میں جو غریب
گیا گزرا وہ آپ سے ہو غریب

(۱۸۳۳، مثنوی ایوبیہ کشن کنور، ۶۳). [گیا + گزرا (گزرنا (رک) کا ماضی)].

---گزرا ہونا ف س، محاورہ.
بیکار ہونا، ناکارہ ہونا. یہ بھل ضرور ملا کہ دو سروتوں کی ڈنڈیاں ٹوٹیں ایک قینچی کا پھلرا ٹوٹا اور ایک دست پناہ گیا گزرا ہوا. (۱۹۲۹، تحفۂ شبطانی، ۵۲).

---گوایا (--- فت گ) صف مذ.
جو گزر چکا یا جا چکا ہو، بیتا ہوا، رفتہ و گزشتہ. گیا گوایا پھر آ گیا. (۱۹۰۱، فرہنگِ آصفیہ، ۳: ۳۸۰). [گیا + گوایا (تابع)].

---مرد جن کھائی/کھائت کھٹائی، گئی رانڈ جن کھائی مٹھائی کہاوت.
کھٹائی کھانے سے مرد نامرد ہوجاتا ہے اور مٹھائی کھانے والی عورت بد چلن ہو جاتی یا بھکانے میں آسکتی ہے (ماخوذ: نجم الامثال؛ جامع الامثال).

---وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہاوت.
(مشہور شاعر میر حسن کا مصرع بطور ضرب المثل مستعمل) جو موقع ہاتھ سے نکل جائے وہ پھر میسر نہیں آتا، پچھتاوا اور افسوس رہ جاتا ہے.

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(۱۷۸۳، سحرالبیان، ۹). دیکھیے بھیروین کا لطف جاتا ہے گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا ہے. (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۱: ۳). دوسرے بچوں کی طرح تم کو بھی مستقل مزاج اور جفا کش ہونا چاہیے ... اس وقت کو غنیمت سمجھو جو کچھ کرنا دھرنا ہے کرلو، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں. (۱۹۰۹، حرزِ طفلاں، ۳۳).

---ہے سانپ نکل اَب لکیر پیٹا کر کہاوت.
موقع نکل گیا اب پچھتانے کے سوا کچھ نہیں (جامع الامثال).

گیا (۲) (فت گ) امذ (سم گوا).
بھارت کے صوبۂ بہار کے ایک شہر کا نام جو بڑا تیرتھ کا مقام ہے

میں عالمِ حدیث وہ پنڈت کتھا کے ہیں
میں رہنے والا کعبہ کا اور وہ گیا کے ہیں

(۱۸۸۹، دیوانِ عنایت و سفلی، ۵۶).

میں بدھ مندرِ گیا کی سقفِ کہنہ پر ہوں استادہ
طبیعت جوش پر ہے ذہن ہے طوفان آمادہ

(۱۹۳۷، شعرِ انقلاب، ۳۰). [س : गया].

---جی کرنا ف س، محاورہ.
ہندوؤں کے مرکز "گیا" کی زیارت کرنا، "گیا" کی زیارت کی رسوم ادا کرنا. مٹھوں پھر پھر دونوں کے بال نچ گئے، گویا گیا جی کر آئیں. (۱۹۱۵، سجاد حسین، احمق الذین، ۲۲).

گیا (کس مع گ)) امث.
گھاس.

ہر کسی کا حکم لاتا ہے بجا
قطع وہ کرتا ہے بے آب و گیا

(۱۷۸۰، تفسیرِ مرتضوی، ۱۳۲).

آگے پھر اس کے لق و دق صحرا
کہ نہ جس میں تھا آب اور نہ گیا

(۱۷۹۰، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۳۳). [گیاہ (رک) کا مخفف].

گیّا (فت گ، شد ی) امث.
چھوٹی گائے، گائے.

ہم دھونیں گیّا کے سینگ تم بیچو سرحد پر پینگ

(۱۹۲۱، اکبر، ک، ۳: ۲۷).

گیّا مری پیار
بنے دیّا
گیّا مری پیار

(۱۹۸۸، میں مٹی کی مورت ہوں، ۲۸۵). [گائے (رک) کی تصغیر].

گیابھ (کس گ، ی مخت) امذ.
(کھوسی) رک: گیابھ (اب و، ۳: ۹۵). [گیابھ (رک) کا ایک املا].

گیابن (کس گ، ی مخت، فت ب) امث.
(کھوسی) رک: گیابھن (اب و، ۳: ۹۵). [گیابھن (رک) کا ایک املا].

گیابنی (ی مخت، فت ب) امث.
رک: گابھنی. مگر باوجود اس حلم کے رعب و جلال اُن کا ایسا تھا کہ گیابنی گیاب ڈالتی تھی. (۱۹۱۱، ظہیرالدین، داستانِ غدر، ۱: ۲۲۵). [گابھنی (رک) کا ایک املا].

گیابھ (کس گ، ی مخت) امذ.
جانور کا حمل، گائے بھینس بکری وغیرہ کے پیٹ میں بچّہ ہونے کی حالت، گابھ. بھینس ... جب بچّہ دینے کے قریب ہو تو اس کو ... جانوروں سے علیحدہ رکھو کہ اس کے پیٹ میں کوئی جانور سینگ یا سر مار دیوے اور وہ گیابھ پھینک دیوے. (۱۹۲۵، عجب المواشی، ۸). [گابھ (رک) کا ایک املا].

---ڈالنا محاورہ.
وقت سے پہلے بچّہ جننا، حمل گرانا؛ بہت دہشت ہونا. دبنگ ایسے کہ گیابھن گیابھ ڈال دے. (۱۹۲۰، لختِ جگر، ۱: ۵۳).

گیابھن (ی مخت ، فت بھ) امث ؛ نیز گیاین.
حاملہ جانور ، گابھن. خواجہ صفدر علی کی گھوڑی کی ماں جو گیابھن تھی اور عنقریب بچّہ دینے والی تھی. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۲۳). پیٹ چاک کیا گیا ... اس وقت مقا کہ جلّاد نے اتنا کہا اوہو یہ گیابھن تھی. (۱۹۰۳ ، انتخاب توحید ، ۸۳). وہ دراصل ایک چٹان تھا ... جن کے نیچے سے گیابھن بھینس باآسانی نکل جاتی ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۵۹). [گابھن (رک) کا ایک املا].

ـــ کرنا محاورہ.
حاملہ کرنا. گھوڑیوں کو گیابھن کرنے کے بعد وہ چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں. (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۰۸).

گیاتا (کسر گ ، ی مخت) صف.
واقف حال ، خبردار ، عالم. ارتھات ... گیاتا گیان (جانتا) گیئی (جانا گیا) ، داشتا (دیکھنے والا) ، درشن (دیکھنا) ، درشیہ (دیکھا گیا) (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳). گیان اور گیاتا یہاں دونوں مل کر ایک ہو رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، بوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۲۰۹). [مقامی].

گیاراں (کسر گ ، ی مخت) صف.
رک : گیارہ.

> پھر اس دایہ کے گیاراں نور دیدے
> ہوئے اندھے سے پیدا برگزیدے

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۱۰۸). [گیارہ (رک) کا ایک املا].

گیارم (کسر گ ، ی مخت ، فت ر) صف.
رک : گیارہ جس کا یہ عدد ترتیبی بقاعدہ فارسی ہے. دو گیارم بائیس دو بارم چوبیس. (۱۸۵۶ ، علم حساب ، ۱۵). [گیارہ (بحذف ہ) + م ، لاحقۂ صفت بمعنی گنا].

گیارواں (کسر گ ، ی مخ ، سک ر) امذ.
گیارہ حصوں میں سے آخری ، گیارواں نمبر. تاریخ ہجرت باجاہ و جلال کے یک ہزار و دو سو (ہجری) پر گیارواں سال ہے. (۱۸۰۵ ، دیباچہ گلزار عشق (صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، ۱۹۷۳ ، ۱۱۵)). [گیارھواں (رک) کی تصحیف].

گیارہ (کسر گ ، ی مخت ، فت ر) صف.
دس اور ایک کا مجموعہ ، دس سے ایک زیادہ ، بارہ سے ایک کم ، (ہندسوں میں) ۱۱. کہے یوسف اپنے باپ کوں کہ اے باپ تحقیق میں دیکھا خواب میں گیارہ تارے. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۶۵). گیارہ بڑے بڑے پادری مل کر بادشاہ کے ہاں گئے. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۸۳). قرآن مجید نے ابلیس کا ذکر نام لے کر گیارہ جگہ کیا ہے. (۱۹۹۱ ، اُردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۱۳۳). [پ : एकादश].

ـــ دو تیرہ ہونا محاورہ.
بھاگ جانا ، رفو چکر ہو جانا ، نو دو گیارہ ہونا. خورشید ... فلک پر نمودار ہوا رنگ نور قمر بد رنگ ہوا کواکب سب گیارہ دو تیرہ ہوئے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۵).

گیاری (کسر گ ، ی مخت) امث.
بسوہ دار متوفی کی زمین جو لاوارث پڑی ہو نیز وہ زمین جو اسامی کے گانو چھوڑ کر چلے جانے کے بعد مال گزار کے انتظام میں آ جائے (اُردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

گیارھواں (کسر گ ، ی مخت ، سک رھ) صف مذ.
ترتیبی یازدہم ، گیارہ سے منسوب. گیارھواں سردار بنی افرائیم میں سے فرعاتونی بنایاہ تھا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۳۲۰). [گیارہ + واں ، لاحقۂ صفت ترتیبی].

گیارھویں (کسر گ ، ی مخت ، سک رھ ، ی مع). (الف) صف مث. گیارہ سے منسوب ، گیارھواں کی تانیث. گیارہ سو ستائیس ہجری میں گیارھویں تاریخ رمضان کی ، لڑائی کا آراستہ میدان ہوا. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۲۰). (ب) امث. حضرت محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم بڑے پیر کی نیاز جو ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو ہوتی ہے (جو آپ کا یوم وفات ہے) نیز اس تاریخ کی تقریب. بہت دھوم دھام سے گیارھویں ہوا کرتی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۸۰).
کہاں کے مسلم کہاں کے ہندو بھلاتی ہیں سب نے اگلی رسمیں عقیدے سب کے ہیں تین تیرہ نہ گیارھویں ہے نہ اشٹمی ہے (۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۸). [گیارہ + ویں ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ شریف (ـــ فت ش ، ی مع) امث.
احتراماً گیارھویں معنی نمبر ۲. بیچارے بڑی دھوم سے گیارھویں شریف کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۹ : ۹). [گیارھویں + شریف (رک)].

گیارھویں (کسر گ ، ی مخت ، سک رھ ، ی مج) صف مذ.
دس کے بعد کا ، گیارہ سے نسبت رکھنے والا ، گیارھواں (رک) کی مغیرہ صورت. میں نہایت شرمندہ ہوں کہ گیارھویں گھنٹے میں معذوری پیش کرتا ہوں. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۱). [گیارہ + ویں ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گیاز (کسر مع گ) امث.
رک : گیس. شاید چند جسم گیاز کے ... ایک جائے معین میں کم و بیش مقدار سے مل کر کرتے ہیں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۱۵۷). [گیاس ـ Gas کا ایک املا].

گیاس (کسر مع گ) امث.
رک : گیس. اگر جسم گیاس ہے تو یہ بھی گیاس ہونگے. (۱۹۰۵ ، مقالات شبلی ، ۷ : ۳۶). یہ گیاس ہائپو کا ایک مستطیل فریم ہے جو کینوانس سے ڈھانک دیا جاتا ہے. (۱۹۲۱ ، جیبریات ، ۱ : ۶). [گیس ـ Gas کا ایک املا].

گیال (فت مع گ) امذ.
ایک جنگلی بیل جس کا رنگ سیاہی مائل اور ٹانگیں بھوری یا سفید ہوتی ہیں ، سر چوڑا اور پیشانی چپٹی ہوتی ہے ، سینگ موٹے وزنی اور سیاہ ہوتے ہیں. گیال کے نر اور مادہ دونوں کا رنگ

کسی قدر سیاہی مائل لیکن ٹانگیں بھوری یا سفید ہوتی ہیں۔ (۱۹۳۲ء، عالمِ حیوانی، ۳۰۳)۔ [مقامی]۔

گیالری (ی مخت، سک ل) امث۔
رک : گیلری۔ گیالری عام ہے اس کا مرکب آرٹ گیالری بھی زبان و ادب میں رائج ہے۔ (۱۹۵۵ء، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۲۱۱)۔ [ا : گیالری Gallery]۔

گیالَن (کس گ، فت ل) امذ۔
رک : گیلن۔ ظرف میں ایک گیالن ہوا اپنی حالتِ قدرتی میں سما سکتی ہے۔ (۱۸۳۸ء، ستہ شمسیہ، ۳ : ۵۳)۔ اُردو میں عام ہے اور پٹرول کے ساتھ عام طور پر مستعمل ہے جیسے ایک گیالن پٹرول وغیرہ۔ (۱۹۵۵ء، اردو میں دخیل یورپی الفاظ، ۱۳۸)۔ [گیلن (رک) کا ایک املا]۔

گیان (ی مع) امذ۔
۱. **عقل، فہم، فراست، سمجھ، دانائی، زیرکی۔** انسان یعنی گیان، جس میں کچھ گیان نہیں وہ حیوان۔(۱۶۳۵ء، سب رس، ۱۳)۔

سو یاقوت ہور لعل مرجان سوں
جڑے تھے محلاں ادک گیان سوں

(۱۶۳۵ء، قصہ بے نظیر، ۹۶)۔

اس گیان گہر کوں آب تجھ تے
تاکے کوں نظر کے تاب تجھ تے

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۴)۔

قوتِ ادراک ایسی ہے زائل وزنہ یہ نسیان نہیں
عالم علم میں ایک یہی ہم نے حیف ہے ان کو گیان نہیں

(۱۸۲۲ء، راسخ (غلام علی)، ک، رباعیات، ۱۲)۔ محض صداقت سے واقف ہونا چاہتے ہیں وہ گیان مارگ (راہِ عقل) میں داخل ہوتے ہیں۔ (۱۹۳۵ء، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۶۳۲)۔
۲. **علم، واقفیت، دانش۔**

جس آن منے نہ اِن نہ آن تھا
نا گیان نہ کرب تھا نہ گن تھا

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۱)۔ جان گلکرسٹ صاحب ... نے اپنے گیان اور اکت سے تلاش و محنت سے قاعدوں کی کتابیں تصنیف کیں۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار (مقدمہ)، ۶)۔ روح اور اس کا فلسفہ کیا تھا ان میں گیان اور علم اور جان کاری پیدا ہو جاتی ہے۔ (۱۹۸۱ء، سفر در سفر، ۹۳)۔ ۳. **ظن، خیال یا گیزہ، یقین۔**

کہیا اے فقیر اس بیابان میں
خوشی آئی ہے کیا تیرے گیان میں

(۱۶۳۹ء، طوطی نامہ، غواصی، ۱۷۳)۔

کِتی ہو کیسا ہی دھیان جسکا ترے کنوں سے لگا ہے پیارے
گیان پریت بھی ہے جو اسکا تو چھوڑ اس کو سنک رہا ہے

(۱۷۸۰ء، سودا، ک، ۱ : ۱۷۲)۔ تلا پر جھک دھن پر گیان دوڑایا۔ (۱۸۰۲ء، نثر بے نظیر، ۹)۔ تیری استری کے بیچ کچھ گڑبڑ کا گیان معلوم ہوتا ہے۔ (۱۹۵۳ء، شاید کہ بہار آئی، ۳۳)۔ اس وقت پتہ نہیں کیوں میرے اندر ایک گہرا گیان پیدا ہوا۔(۱۹۸۱ء، راجہ گدھ، ۱۵۳)۔ ۴. **معرفتِ الٰہی، کشف یا معرفت، علم و عرفان۔**

الٰہیٰ مرے دل میں یوں گیان دے
ہمیشہ توں منجھ میں ترا دھیان دے

(۱۶۷۹ء، قصہ ابوشحمہ، ۱)۔

نہیں جُز خدا کے لگاتی دھیان
خدا سے اسی کا لگا ہے گیان

(۱۷۶۸ء، اردو کی قدیم منظوم داستانیں، ۲۹۰)۔

فی الحقیقت وہ ہے اہلِ امتحان
آزمائش سب کی اوس کے گیان میں

(۱۸۲۴ء، سیر عشرت، ۳)۔ نئی پود کی قوموں میں نہ تو کوئی مذہب ہے نہ دین نہ سچائی نہ ایمان نہ دھیان۔ (۱۹۳۲ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۱۷، ۳ : ۳)۔ ارے یہ درخت تو وہ آکاش ہے جس کے نیچے بڑے بڑے مہاتماؤں کو گیان حاصل ہوا۔ (۱۹۹۰ء، افکار، کراچی، اپریل، ۶۱)۔ ۵. **قوتِ باطنی جیسے: اندری گیان، سرت گیان وغیرہ۔**

پانچ تو ہیں کرم اندر پانچ گیان
ان دسوں اندری کا سُن مجھ سے بیان

(۱۸۰۲ء، رمز العاشقین، ۳۰)۔

جلوت کدہ مایا کا ہے یہ ہستیِ موہوم
اگیان میں موجود ہے اور گیان میں معدوم

(۱۹۲۵ء، مطلع انوار، ۱۹۰)۔ [س : ज्ञान]۔

---بڑھے سوچ سے روگ بڑھے بھوگ سے کہاوت۔
عقل سوچنے سے بڑھتی ہے اور بیماری جماع کرنے سے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---چالیسی (---ی مع) امث۔
عقل کی چالیس باتیں، عقل کے چالیس اقوال۔ ایک تو گیان چالیسی (چالیس اقوال) جو ہندی دوہوں کی شکل میں ہے۔ (۱۸۵۶ء، خطبات گارساں دتاسی، ۲۰۵)۔ [گیان + چالیس (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

---چرچا (---فت چ، سک ر) امذ۔
علمی ذکر و اذکار، (ہندو) دھرم شاستر کا بکھان، علمی یا مذہبی مباحثہ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گیان + چرچا (رک)]۔

---چوسَر (---و لین، فت س) امث۔
ایک قسم کی کاغذ پر چھپی ہوئی چوسر جس میں دو بڑے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے سانپ بنے ہوتے ہیں اور سیڑھیاں بھی ہوتی ہیں، چوسر دو گوٹوں اور چار، پانچ یا سات کوڑیوں سے کھیلی جاتی ہے، کسی خانے میں نرد کے جانے سے دوزخ میں جانا اور کسی میں گوٹ کے جانے سے جنت میں جانا خیال کیا جاتا ہے۔

آتی پاتی ڈھول ڈھپا کانا کوا نکی سونہ
چڑیا کانٹا تیر کھنڈی گیان چوسر کھیلتے

(۱۹۲۳ء، تقۂ ظریف (بیدھب بدایونی)، ۲۰۰)۔ [گیان + چوسر]۔

---دھیان (---کس دھ) امذ۔
الٰہیات کے بارے میں غور و فکر، معرفتِ الٰہی کی محویت، مراقبہ،

اُلُوہیت کے مسائل میں انہماک. گیان دھیان کے کام محمدؐ نے لیایا ، جو کچھ پانا تھا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶). آج تک مہاراج ہر گیان دھیان جمائے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۰۲). اس کو گیان دھیان کی سوجھتی ہے. (۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۰۷). یوں بیٹھے تھے جیسے گیان دھیان میں مگن ہوں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۸۲). [گیان + دھیان (رک)].

---سکھی (---فت س) امث.
رس کے دوسرے طرز کی گیارھویں صورت جس میں سکھیاں ایک صف میں کھڑی ہو کر کوئی چیز گائیں (ماخوذ : لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۸۸). [گیان + سکھی (رک)].

---کانڈ (---غنہ) امذ.
وید کے تین کانڈوں (بابوں) میں سے ایک جس میں وحدانیت کا ذکر ہے. اپنشد کی تعلیم میں گیان کانڈ ... آخری صداقت اور حقیقت کی نوعیت کا اظہار کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ)، ۱ : ۶۳۱). [گیان + کانڈ (رک)].

---کی گٹھڑی امث.
علم کا گٹھر ، ڈھیر سا علم.

> ہے جو یہ سر پہ گیان کی گٹھڑی
> کھول کر بھی اسے کبھی دیکھا
> (۱۹۶۲ ، لوح دل ، ۲۹۳).

---گُدڑی (---ضم گ ، سک د) امث.
فقیروں کا خرقہ ، سادھوؤں کا پہناوا (فرہنگ آصفیہ). [گیان + گدڑی (رک)].

---گُن (---ضم گ) صف.
علم و فضل ، علم و ہنر.

> اِدھر ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا
> کہ تھا گیان گُن کا لدا یاں سے ڈیرا
> (۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۲۵).

---گُنی وہ مُورکھ مارے وہ جیتے جو پہلے مارے کہاوت.
جو پہلے کام نکال لے یا کر گزرے وہی ہوشیار ہے ، عقل مند آدمی بے وقوف کو مار لیتا ہے ، جو پہلے حملہ کرے وہ جیت جاتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---مارگ (---سک ر) امذ.
راہِ معرفت یا طریقت. وہ گیان مارگ (راہِ عقل) میں داخل ہوتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۲). گیان مارگ ... بلند مرتبہ افراد کے لئے ہے جو صرف حصولِ طمانیت اور نجاتِ کامل کے لیے واصل بالحق ہونا چاہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، عروجِ اقبال ، ۱۵۰). [گیان + مارگ (رک)].

---وان صف ؛ ~گیانوان.
گیانی ، بدھی مان ، عقل مند ، پنڈت ، عالم ، فاضل ، گُنی ، ہنرمند.
کرم اگیانیوں کے لیے ہیں اسی طرح گیانوان کے لیے گیان بھی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۵۲). [گیان + وان ، لاحقۂ صفت].

---وَنْتا (---فت و ، سک ن) صف مذ ؛ ~گیان ونتھ.
عقل والا ، عقلمند ، دانا.

> بڑا گیان ونتا رتن پارکھی
> رتن پارکھی ہور اچھن پارکھی
> (۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۱).
> سو تھا تیسرا پنڈت گیان ونتھ
> اچارج کہیں نام ، اس کا مہنتہ
> (۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۰۳). [گیان + ونت ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---وَنْتی (---فت و ، سک ن) صف مث.
عقل والی ، عقلمند.

> ہے گیان ونتی کی بھری ہر بات میں بھی ہوتی ہے
> بھی ہے قبول صورت تک یک پکی جوانی میں بھی جاق
> (۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۲). [گیان + ونت ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

---یوگ (---و مج) امذ.
حصولِ نجات کا فلسفہ ، عقل کے ذریعے نجاتِ عقلی کی کوشش ، حق کی ایسی معرفت جو واصل بہ حق کر دے. مذہب ہنود میں کرم یوگ ، پریم یوگ ، راج یوگ اور گیان یوگ اصولاً علیحدہ علیحدہ ہیں. (۱۹۲۵ ، فضائل اسلام ، ۲۳). [گیان + یوگ (رک)].

گَیان (فت گ ، شد ی) امث ؛ ج.
گائیں.

> جرانگو کونسل کی رونق ہیں دونوں
> مسیحا کی بھیڑیں کنھیا کی گیاں
> (۱۹۳۰ ، دیوان جی ، ۳ : ۳۰۳).
> نکے کا چارہ نہ گیاں کو زندگی میں دیا
> جو مر گئی ہے تو سونے کے مول ناند ہوتی
> (۱۹۷۹ ، خوشبو ، ۲۸۵). [گیا (رک) کی جمع].

گُیاں (ضم گ ، شد ی) امث ؛ ~گوئیاں.
۱. سکھی سہیلی ، کھیل کا ساتھی. ہم اپنی گیاں سے کچھ باتیں کر رہے ہیں تم کو کیوں بتائیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۳۰).

> گر بنے برہنہ یا قیس سرا پھجولی
> لیلیٰ پردہ نشیں آپ کی گیاں ہو جائے
> (۱۹۳۷ ، ظریف ، دیوان جی ، ۱ : ۱۱۲). ۲. ساتھی ، شراکت دار.

حکومت بھی اس کی گیاں (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۹ : ۹). [گوئیاں (رک) کا مخفف].

گیانی (کسر گ) صف.
گیان ونتا ، عقلمند ، سوجھ بوجھ والا ؛ درویش ، مراقبہ کرنے والا.

> زمانے میں یہ جوڑ ثانی نہیں
> زمیں پر تو یہ سار گیانی نہیں
> (۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۹۹).

سو اُنت سے وہ اب کئی بھی نہ پاوے
یہ جانُو رکھیے پکا کوئی بھی گیانی
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۳).
لیے راحل کو اپنے ساتھ گیانی
سعد کے سر کو اور یک لول پانی
(۱۷۹۹ ، مثنوی قصہ لڑائی بتراالالم کا (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۳۲۶)). گیانی لوگ اس راہ میں پانوں نہیں رکھتے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۸) ، فتح کا منتر جو کسی گیانی گوان یا پنڈت بدیاوان نے بتایا تھا جپے جاتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۶۹).
توحید کی سُنا کر دل کش کہانیوں کو
دیتا کہاں ہے سکشا تو اپنے گیانیوں کو
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۱۸). علم انہوں نے ... موسیقی کے بڑے بڑے گیانیوں کی صحبت میں بیٹھ کر ان سے سیکھا تھا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۰۲).
[گیان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــــ دھیانی (ـــــ کس دھ) صف.
رک : گیانی مانی.
ابدال قطب اور غوث ولی ہے دھیان میں تیرے دل سب کا
کیا گیانی دھیانی نار و مُنی کیا جوگی جنگم گُر چیلا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹). ہمارا باورچی ایک ہندو تھا ... بڑے گیانی دھیانی کا روپ دھارن کر کے بولا کہ پرماتما جو کرتا ہے وہی ہو گا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۸). [گیانی + دھیان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــــ مانی صف.
قابل احترام عالم ، محترم پنڈت ، گیان وان. شکنتلا نے بے خیالی میں کسی ایسے کی توہین کر دی جو بڑا گیانی مانی تھا. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۹۵) [گیانی + مانی (رک)].

گیاہ (کس گ) امث.
گھاس ، ہری گھاس ، سبزہ ، دوب.
تربت پہ شامیانۂ ابر سیاہ ہے
صحرا میں قبر پوش غریباں گیاہ ہے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۳۱). ایک ناچیز ریشۂ گیاہ جو تنہا نہایت کمزور ہوتا ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۹۸) . چٹانوں پر گیاہ و شجر نمودار ہو جاتے ہیں . (۱۹۶۳ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۳۹). [ف]

ـــــ بُن (ـــــ ضم ب) امذ.
گھاس کے جڑواں ڈنٹھل یا تنے جو زیادہ تر سرکنڈے یا اُوِنی کی طرح پھیلتے ہیں لیکن بانس میں درخت کی طرح اوپر جاتے ہیں ، نرکل ، نرسل ، ساق گیاہ. گیاہ بُن (Culm) یہ اصطلاح بانس اور گھاس جیسے پودوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے ، ان پودوں کے تنے میں کریب پھولے ہوئے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے تنہ (تنا) جوڑ دار دکھائی دیتا ہے ، ان جوڑدار تنوں کے کراتب ٹھوس اور ... کھوکھلے ہوتے ہیں . (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۵۰). [گیاہ + بُن (بنیاد (رک) کا مخفف)].

گیاہستان (کس گ ، ۔۔ ، سک س) امذ.
ایسا میدان جس میں لمبی لمبی گھاس اُگی ہوئی ہو ، سبزہ زار ، سرسبز گھاس کا میدان. ہمارے آباؤ اجداد ایک ہی جگہ کے رہنے والے تھے اور وہ بھی وسطی ایشیا کے گیاہستان کے. (۱۹۶۷ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ۳۰۰) . [گیاہ (رک) + ستان ، لاحقۂ ظرفیت].

گیاہی (کس گ) صف.
گیاہ سے منسوب ، گیاہ سے تعلق رکھنے والا ، پُر گیاہ ، گھاس دار. گنے کا تعلق پودوں کے گیاہی خاندان سے ہے. (۱۹۷۶ ، گنے کی کاشت ، ۳). [گیاہ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ ماس امث.
ایک خودرو گھاس کی قسم جو زمین سے اپنی جڑوں کے ذریعے لپٹی ہوتی ہو ، دوب کی طرح کی ایک گھاس ، نم گیاہ ، سوار. سفیگنم کو عام زبان میں ... کتا ماس (Dog Moss) گیاہی ماس (Truf Moss) اور سیاہ ماس (Beat Moss) کا نام دیا جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۰۱). [گیاہی + انگ : Moss].

گیبرڈین (ی مج ، فت ب ، سک ر ، ی مج) امذ.
سوت ، ریشم یا اُون کا گھنا بُنا ہوا کپڑا جس پر آڑی باریک دھاریاں ہوتی. نوجوان بہت حسین تھا ... بڑے تکلف سے گیبرڈین کا سوٹ پہنے. (۱۹۳۶ ، آگ ، ۳۲۶). [انگ : Gabardine].

گیپ (ی لین) امذ.
وقفہ ، فاصلہ ، خلا. خواتین و حضرات توجہ فرمائیے گیپ یعنی بہت بڑا وقفہ اندھیرے غاروں سے زیادہ بھیانک خلا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۹۰). [انگ : Gape].

گیپا (ی مج) امذ.
ایک قسم کا پلاؤ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ف].

گیپانی (ی مج) امذ.
پلاؤ بیچنے والا شخص.
اس سخن کو اپنے جی میں ٹھان کر
پہنچا گیپانی کی وہ دوکان پر
(۱۸۱۳ ، حکایاتِ رنگین ، ۳۹).
دیکھو نیرنگ چرخِ مینائی سنگ تشنید بجائے گیپانی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم خیال ، ۶۸). [گیپا (رک) + نی ، لاحقۂ نسبت].

گیت (ی مج) امذ
گانا ، راگ ، نغمہ ، سرود.
منڈل کاڑ منڈل بجانے لگے
گیتاں کاڑ پکریاں سو لیانے لگے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۶۶).

سعدی غزل انگیختہ شیر و شکر آمیختہ
در ریختہ در ریختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

(۱۷۵۱ ، نکات الشعرا سعدی دکھنی ، ۱۰۳) فن موسیقی کے ہنرمند ... گیت اور سنگیت کی تالوں سے ماہر تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳). وہ تمام قصص اور گیت جو اسلام کے متعلق ... رائج تھے ہم نہیں سمجھتے کہ مسلمان ان کو سن کر کیا کہیں گے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۸۳).

اُڑی چڑیا گاتی جائے
میٹھا گیت مٹھاس بہائے

(۱۹۳۶ ، طیور آوارہ ، ۱۷۲). مسعود صاحب نے اپنی شاعری کی ابتدا گیت سے کی. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۲۰۱). [س : गीत].

ـــــ اُٹھانا محاورہ.
رک : گیت گانا. جھیل کے کنارے ... سب اکٹھے مل کر ایک پرانا گیت اٹھا رہے تھے. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۷).

ـــــ الاپنا محاورہ.
بلند آواز سے گانا ، اونچی لے میں گانا.

جنگلے پر پل بھر کو جھکا اور انگیوں سے اسے تھپکایا
کوئی مسافر مزے مزے میں پیت کا گیت الاپ چلا

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۵).

ـــــ بدھائی (ـــــ فت ب) امذ.
پیدائش کا گانا (جامع اللغات). [گیت + بدھائی (رک)].

ـــــ بنانا محاورہ.
گانا لکھنا ، گیت نظم کرنا. بیگم خاص محل نے بہت گیت بنائے. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۱۱۱).

ـــــ چھیڑنا محاورہ.
گانا شروع کرنا ، گیت گانا. نشہ اُتار پر جب آیا تو اُس نے رو کر دوبارہ گیت چھیڑا. (۱۹۷۵ ، نظمانے ، ۱۰۰).

ـــــ سو جو بھاٹ نے اور کھیتی سو جو جاٹ نے کہاوت.
جو جس کا کام ہے ، وہ اس سے خوب ہوتا ہے (نجم الامثال ، جامع اللغات).

ـــــ کار امذ.
گیت کہنے والا ، گیت لکھنے والا ، گیت نویس. چرنجیت ، تم گیت کار تھے ، غزل کار کیوں بن بیٹھے. (۱۹۸۳ ، اُردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۲۸۲). [گیت + ف : کار ، لاحقۂ فاعلی].

ـــــ گانا ف ل ، محاورہ.
۱. راگ الاپنا ، نغمہ سرائی کرنا ، تعریف کرنا. اوسکے عشق میں ہر شب پانی سے نکلتی اور عاشقانہ گیت گاتی. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۲). ابتدائی حکومتوں نے انہیں انقلابی عطرناک اور روگی قرار دیا لیکن چونکہ لوگ انہیں پڑھتے تھے ان کی کہانیاں کہتے ان کے گیت گاتے. (۱۹۳۱ ، ہماری زمین ، ۱۸). ملک کی تاریخ پر فخر کریں اور اپنے ملک کی عظمت و شان کے گیت گائیں. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۳).

مدتوں اُن کو فقط اُن کو سنانے کے لیے
گیت گائے دلِ آشفتہ نوا نے اے دوست

(۱۹۷۸ ، ابن انشاء ، دل وحشی ، ۸۱).

کون گیت گاتے ہیں شہر کی ہواؤں کے
زیبِ تن ہیں شہروں میں اب لباس گاؤں کے

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۴۰). ۲. طول و طویل بیان کرنا ، کہانی کہنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ مالا امذ.
ایک سے زیادہ گیتوں کا مجموعہ ، گیتوں کا کوئی انتخاب. جس طرح گیت مالا میں گیت پروئے ہوتے ہیں بالکل اسی طرح سفرنامہ نگار اپنے سفر کی ڈور میں جھوٹی سچی کہانیاں پروتا چلا جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۴۹۳). [گیت + مالا (رک)].

ـــــ نویس (ـــــ فت ن ، ی مع) امذ.
گیت لکھنے والا ، گیت کار. یہ تصنیف گیتوں پر تنقید بھی ہے اور گیت نویسوں کا ایک قسم کا تذکرہ بھی. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۲۳۰). [گیت + ف : نوشتن ـ لکھنا سے لاحقۂ فاعلی].

گیتا (ی مع) امث.
۱. راگ ، گیت ، بھجن.

سرت کے تار ابجد ایک سُر ہو مل کے سب بولے
کہ جیوں کر گیا ہوا اس جان کو ہر تان سے گیتا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹). ۲. ایک نام جو اکثر مباحثے یا تذکرے یا ملفوظات وغیرہ کی قسم کی ہندی کتابوں کا رکھا جاتا ہے نیز بھگوت گیتا جس میں معرفت الٰہی کا ذکر ہے ، اس میں کرشن جی اور ارجن کے وہ سوال و جواب ہیں جو مشکل مسائل الٰہیات پر باہم طے ہوئے ہیں اور ارجن نے کرشن جی سے مہابھارت کے بعد سوال کیے ہیں اور انہوں نے اس کے جواب دیے ہیں.

اُپدیش سے گیتا کے ملی ہستی جاوید
ذرّے کو میسّر ہوئی ہم بزمیٔ خورشید

(۱۹۲۵ ، مطلع انوار ، ۱۶۱).

کہیں توریت اور انجیل تجھ میں
کہیں گیتا کہیں قرآں تو ہے

(۱۹۸۶ ، سمندر ، ۳۶). ۳. چرچا ، بحث مباحثہ ، ذکر ، بکھان تذکرہ ؛ مقولہ ، قول (فرہنگ آصفیہ). [س : गीता].

ـــــ گُزیاں (ـــــ ضم گ ، سک ز) امث ، ج.
گیت جوڑنے والی کنوار عورتیں ، گیت بنانے والیاں (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گیتا + گُزیاں (مقامی)].

گیتار (ی مع) امذ.
(موسیقی) رک : گٹار.

یہ کھرجتا ، جھنّاتا (ناخُون سے)
یوں لگے گیتار ہے جس کو بجائیں جانہ زربفت میں
ملبوس ہم

(۱۹۷۳ ، پرواز عقاب ، ۷۵). [گٹار (رک) کا غلط تلفظ].

گیتی (۱) (ی مج) امث.
عالم ، جگت ، سنسار ، دنیا ، جہان ، (مجازاً) زمین.

ہم بھلا عالمِ گیتی کی کریں گے کیا یاد
ایک دن بھی نہ کٹا ہم کو بہ آرام تمام

(۱۸۰۶ ، جرأت ، ک ، ۳۹۸).

لا کھوں ہیں کوئی قبل کوئی بعد آئے گا
گیتی ہلے گی جب پسرِ سعد آئے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۵).

صحنِ گیتی سے اوجِ گردوں سے
تابہ انجم سے آبِ جیحوں سے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۰۹).

اس کی لوحِ قبر پر تاریخِ رحلت اے شمیم
حیف گیتی سے اُٹھا جابر علی سید لکھو

(۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۱). [ف].

ــــ افروز (ـــ فت ا ، سک ف ، و مج) امذ.
عالم تاب ، جہان کا روشن کرنے والا ؛ (کنایۃً) آفتاب ، سورج (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [گیتی + ف : افروز ، افروختن ـ روشن کرنا].

ــــ آرا (ـــ مد ا)۰(الف) صف.
دنیا کو آراستہ کرنے والا ، نہایت خوبصورت (اسی رعایت سے یہ عورتوں کا نام رکھا جاتا ہے) (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **بادشاہ ؛ ایک قسم کا گلاب جو بصرے میں پیدا ہوتا ہے اس کی خوشبو مشک و عنبر کی طرح ہوتی ہے اور اس کی پتیاں دیر تک تر و تازہ رہتی ہیں سوکھنے پر کپڑوں کے درمیان رکھ دی جاتی ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [ف : گیتی + آرا ، آراستن ـ سجانا].

ــــ آفرین (ـــ مد ا ، سک ف ، ی مج) صف.
جہان کو پیدا کرنے والا ، خدا تعالٰی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گیتی + آفرین ؛ آفریدن ـ پیدا کرنا ، سے صفت فاعلی].

ــــ بان صف.
دُنیا کا محافظ ؛ ہفت اقلیم کا بادشاہ ، بادشاہ (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [گیتی + بان ، لاحقۂ فاعلی].

ــــ پناہ (ـــ فت پ) صف مذ.
ساری دنیا جس کی پناہ میں ہو ، بادشاہ یا مذہبی پیشوا وغیرہ.

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا وہ شہنشاہِ گیتی پناہ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۹). حضرت شاہزادہ ان القاب سے ملقب ہیں ... جہاں پناہ ، عالم پناہ ، گیتی پناہ ، جہان و جہانیاں پیر مرشد. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۳). شاہ گیتی پناہ نے رتق و فتق مملکت سے نجات پائی تو شہزاد روکش گلرخان ... نے کہانی یوں سنائی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۳). [گیتی + پناہ (رک)].

ــــ ستاں (ـــ فت س) صف.
تمام دنیا پر قبضہ کرنے والا ، مراد بہت بڑا بادشاہ. اے سلطان گیتی ستان! تیسری بات یہ ہے کہ اُٹھ بیٹھنے سے چلنا پھرنا خوب ہے. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۶۷).

تاج دین بخش شہاں گیتی ستاں عالم پناہ
اے سپہرِ سروری آوردہ از جاہ تو جاہ

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۳۷).

سلطانِ شرع و خسروِ گیتی ستانِ دین
شاہِ زماں ، خدیوِ جہاں ، قہرمانِ دین

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۳۷). [ف : گیتی ، ستاں ، ستاندن ـ لینا کا اسم فاعل].

ــــ نَوَرْد (ـــ فت ن ، و ، سک ر) صف.
دنیا میں پھرنے والا ، سیر کرنے والا ، تمام جہان دیکھنے والا ، جہاں گرد.

لکھا ہوں جو سخن وہ پھولتا ہے دور دور
کیا توسنِ قلم مرا گیتی نورد ہے

(۱۸۵۶ ، قدا ، د ، ۳۵۷). ہال میں گیتی نورد ہسپانوی لڑکیاں ... گا گا کر ناچ رہی تھیں. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [ف : گیتی + نورد ، نوردیدن ـ لپیٹنا].

گیتی (۲) (ی مج) امث ؛ مـ گینتی.
(معماری) ملبہ کریدنے کا (دو طرفہ یا یک طرفہ) نکیلی چونچ کی شکل کا اوزار جس میں پھاوڑے کی طرح کھڑا چوبی ڈنڈا لگا ہوتا ہے. کیاریوں کو گیتی یا پھاوڑے سے کھود کر نئی کھاد بقدرِ ضرورت ڈالی جائے. (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳ ، ۱ : ۳۱۴). بھنبھور شہر کی کھدائی کا افتتاح بھی اپنے ہاتھ سے گیتی مار کر کیا تھا. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اکتوبر ،). [مقامی].

گیٹ (ی مج) امذ.
دروازہ ، پھاٹک ، بڑا دروازہ. سینما میں ہڑبونگ سی مچ گئی ، گیٹ پر ایک خوانچے والا کھڑا تھا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۸۱). ہم دونوں آفس روم سے باہر آئے پھر گیٹ سے نکل سڑک پر آ گئے. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۶). [انگ : Gate].

ــــ کیپر (ـــ ی مج ، فت پ) امذ.
گھر کا محافظ جو دروازے پر بیٹھتا یا ٹہلتا ہے ، دربان ، چوکیدار ، کسی عمارت کے پھاٹک پر حفاظت کے لیے مقرر کیا ہوا شخص ؛ سنیما کا وہ ملازم جو ہال کے دروازے پر ٹکٹ دیکھ کر اندر جانے دیتا ہے. میں نے اسے تو گیٹ کیپر کی طرف دھکیلا اور خود دروازہ کھول کر باہر دوڑا. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۸۱). ایک شام کچھ لوگ بیٹھے شراب پی رہے تھے ان میں بالا گیٹ کیپر بھی تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۱۹). [انگ : Gate Keeper].

ــــ کیپری (ـــ ی مج ، فت پ) امث.
چوکیداری ، چوکیدار کا کام ؛ سنیما کے ملازم (جو گیٹ پر ٹکٹ دیکھ کر اندر جانے دیتا ہے) کا کام. میں نے ... گیٹ کیپری کا ارادہ ترک کرکے ریلوے گارڈ بننا اپنا زندگی کا نصب العین بنالیا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۳). [گیٹ کیپر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گیٹ اَپ (ی مج ، سک ٹ ، فت ا) امذ.
(تیاری کے بعد) ظاہری خوبصورتی ، حُسن اور جاذبیت ، انداز ، وضع ، طرز ، اُسلوب (خصوصاً کتاب وغیرہ کا). کتاب اچھے گیٹ اپ سے چھپی ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۷۵).
[انگ : Get Up].

گیٹ آؤٹ (ی مج ، سک ٹ ، مد ا ، و مع) امر ؛ فقرہ.
دور ہو ، دفع ہو. انہوں نے ڈانٹتے ہوئے دو مرتبہ کہا گیٹ آوٹ. (۱۹۸۵ ، ایمرجنسی ، ۱۲). [انگ : Get Out].

گیٹس (ی مج ، کس ٹ) امذ.
۱. چمڑے یا موٹے کپڑے کی بنی ہوئی پٹی جسے اکثر سوار لوگ بوٹ پہن کر پنڈلیوں پر بٹنوں یا بندوں سے کس لیتے ہیں ، ساق پوش. گھوڑے کی سواری کی وجہ سے چمڑے کے گیٹس بھی لگا لیتے تھے. (۱۹۱۰ ، عمر رفتہ ، ۲۱۹). ۲. ربڑ یا سوت کا فیتہ جو موزوں پر چڑھا دیا جاتا ہے تاکہ وہ نیچے کو نہ اُتر سکیں (ماخوذ: نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [انگ : Gaiters].

گیج (ی مج) امذ.
موٹائی کی ناپ ، لوہے وغیرہ کی چادر کی موٹائی ناپنے کا پیمانہ. فولادی سلیپروں سے پٹریوں کا گیج صحیح رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، مٹی کا کام ، ۵۰). ۱۶ گیج کی نرم لوہے کی چادر درکار ہو گی. (۱۹۷۰ ، دھات کاری ، ۹۶). [انگ : Gauge].

گیجن (ی مج ، فت ج) امث.
(صنعت سازی) چمڑا چھیلنے کا رانپی کی قسم کا ایک اوزار (اب و ، ۲ : ۲۱۵). [مقامی].

گید (۱) (ی مج) امذ (قدیم).
رک : گیت.

مستاں کیاں اُس دن کتاں بک پینگ پر گد گانی نس
عاشق کیاں اپنے یے دھڑک یا گید گاتی ہے ہر روز

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۵). [گیت (رک) کا قدیم املا و تلفظ].

گید (۲) (ی مج) امث.
آنکھ کے کونے میں جمع ہو جانے والی گندگی ، آنکھ کا میل ، چیڑ ، کیچ. سہارانیہ کی آنکھیں کچھ کھلی اور کچھ بند تھیں اور ان کے کونوں میں گید گندے بیروزے کی طرح تہہ در تہہ جم رہی تھی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۰۷). [مقامی].

گیدا (ی مج) امذ.
(چوری ، ٹھگی) مسافروں کی تلاش یا قتل کے وقت روشنی کرنے والا ٹھگ ، دھوکا دے کر لوٹ مار کرنے والا ٹھگ ، لیپ والا ٹھگ (ماخوذ : اب و ، ۸ : ۳۰۲). [مقامی].

گیدڑ (ی مج ، فت د) امذ.
۱. کتّے سے مشابہ اور قدرے چھوٹا ایک درندہ جو خصوصاً جاڑے میں رات کے وقت تنہا یا گروہ کے ساتھ بولتا ہے ، شغال ، سیار ، لاط : Canis Aureus.

روبہ نے کم بن شیر نر کھاویں دغا تس مکر میں
دل کا تو گیدڑ نے کہا بن نسل ہے کفار کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۹).

سوا اسکے گلہری اور گیدڑ
دبا کرتے ہیں یوں ہی لوگ اکثر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳).

قدم غوک سے گرد کاچل گیا
بھروسا تھا گیدڑ پہ سو ٹل گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۹). سلطان سکندر لودھی کا مقبرہ استقبال کو کھڑا تھا ، ہاتھ ملایا ، ملاقات ختم نہیں ہوئی تھی کہ ایک گیدڑ برابر سے نکل کر بھاگا. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۰۰). اسے ایک پاگل گیدڑ نے کاٹ لیا تھا. (۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۱۳). ۲. (مجازاً) بزدل ، کم ہمت ، پست. شاعروں نے ... اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہا ... انہوں نے شیروں کو گیدڑوں میں تبدیل ہوتے دیکھا انہوں نے مرد حق کو زنار بندی کے خیال میں غلطاں پایا. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، آزادی نمبر ، جولائی ، ۶۲). جیل کے اندر جب قیدی داخل ہوتے ہیں تو دیواروں پر لکھا نظر آتا ہے کہ شیر کی طرح آئے ہو گیدڑ بن کر جاؤ گے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲ اکتوبر ، ۶). [س : गादड़ + द].

---اُچھلا اُچھلا جب اَنگور کے خوشے تک نہ پہنچا تو کہا اخ تھو/انگور کھٹے ہوتے ہیں کہاوت.
بھیری تدبیر کی جب ایک نہ چلی تو دوسروں ہی کا قصور بتایا جب کوئی تدبیر بن نہیں پڑی تو اپنی شرمندگی مٹانے کو دوسروں کا قصور بتاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---اَوروں کو شگون بَتانے / بَتائیں / آپ اَپنی گَردن کتّوں سے تُڑوانے / کٹوائیں کہاوت.
اپنی مصیبت کی فکر نہیں اوروں کو تدبیر بتاتے پھرتے ہیں ، اوروں کو نصیحت اپنے کو فضیحت (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---بولنا محاورہ.
بدشگونی ہونا نیز ویران ہونا ، تباہ و برباد ہونا ، اُلّو بولنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---بَھبکی/ بَھپکی (---فت بھ ، سک ب/پ) امث.
گیدڑ کی طرح غرا کر حملہ کرنے کی دھمکی جو محض دکھاوے کی ہوتی ہے ، خالی خولی دھمکی.

بھول جائیں گی یہ گیدڑ بھپکیاں حاسد تری
دیکھ لینا ایک دم میں کیا سے کیا ہو جائے گا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاض سحر ، ۲۵). تیری گیدڑ بھپکیوں سے ہم جیسے دلیر نہیں مرتے. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۹). بدقسمتی سے خون ریزی کی دھمکی سے جو محض گیدڑ بھبکی ہے اور جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے برطانیہ نرغے میں آ جاتا ہے تو اس مرتبہ اسلامی ہند غیر جانبدار اور تماشائی نہیں رہے گا. (۱۹۳۶ ، خطبات قائداعظم ، ۳۵۲). محض تفنن طبع کے طور پر گیدڑ بھپکیوں سے کام لینا شروع کرتے تھے (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۶۳۳). [گیدڑ + بھبکی/بھپکی (رک)].

---بھبکی میں آنا محاورہ۔
دھمکی یا ڈراوے میں آنا ، کسی بات سے خوف زدہ ہونا ، گھبراہٹ یا تذبذب کا شکار ہونا۔ کیا میں تیری ان گیدڑ بھبکیوں میں آجاؤں گی۔ (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۷۲)۔

---جب جھیرے میں گرا تو کہا آج یہیں مقام ہے کہاوت۔
مجبوراً بھی شیخی سے باز نہ آیا ، شرمندہ ہونے مگر بات وہی رکھی ، مجبوری میں بھی شیخی نہ گئی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کو پکاس لگنا محاورہ۔
گیدڑ کو بھونکنے کا شوق چرانا ، گیدڑ کا اپنی بولی بولنا ، دوست کے ساتھ دغا کرنا (فرہنگ اثر)۔

---کی جمعداری اَنگی ہوتی ہے کہاوت۔
زبردستی کی حکومت ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کی سَو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی سے بہتر ہے کہاوت۔
کوئی بڑا کارنامہ آدمی کو ہمیشہ زندہ رکھتا ہے خواہ اس کی طبعی عمر کم ہی کیوں نہ ہو۔ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے ، ڈرتا نہیں دنیا میں مسلمان کسی سے۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۵۲)۔

---کی کمبختی (شامت / موت) آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے کہاوت۔
جب بُرے دن آتے ہیں تو اُلٹی ہی تدبیر سوجھتی ہے۔ تقریر سنتے ہی بدن میں آگ لگ گئی ، بھری بیٹھی تھی کہ گیدڑ کی شامت آئی اور شہر کی طرف رخ کیا۔ (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۵۷)۔ ایسی گستاخی تو کبھی دیکھی نہ سنی ، کہتے ہیں کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، جھانسی کی رانی ، ۹۱)۔

---کی مٹھائی اسث۔
عبث ، بے فائدہ (محاورات ہند)۔

---کے کہنے سے بیر نہیں پکتے کہاوت۔
اُمیدیں حسب خواہش پوری نہیں ہوا کرتیں (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات)۔

گیدڑی (ی مج ، سک د) امث۔
گیدڑ (رک) کی مادہ ، گیدڑ ہونے کی کیفیت ، بزدلی ، سفلہ پن۔

زخم سے ہر ایک کے تھا خوں رواں
آ گئی ایک گیدڑی واں ناگہاں

(۱۸۱۳ ، ایجاد رنگین ، ۸۹)۔ [گیدڑ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

---دوڑنا محاورہ۔
خوف پیدا ہونا نیز پوشیدہ بات کا پھیل جانا (محاورات ہند)۔

---کا بچہ امذ۔
بزدل ، ڈرپوک ، کم ہمت۔ ایک چانٹا مارا کہ ابے جا گیدڑی کے بچے ، شیر نے ... جست کی اور جنگل کی طرف نکل گیا۔ (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۲)۔

گیدی (ی مج) صف۔
۱. مردی غیرت اور حمیت سے محروم ، بے غیرت ، بے حمیت ؛ (بھاڑا) دیوث ، احمق ، بے وقوف ، بھڑوا ، ہیجڑا۔

ساتھ حرم کے جائیں بزبدی
کافر سے بدتر وہ گیدی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۳۱)۔ مرزا صاحب : ... خبردار اور گیدی ، منہ سنبھال کر ، نہیں سارے دانت توڑ کر حلق میں ڈال دوں گا۔ (۱۸۷۸ ، نوابی دربار ، ۹۱)۔ تم بھی نرے گیدی ہی نکلے۔ (۱۹۱۵ ، فسانہ لندن ، ۱ : ۲۰۷)۔ خواجہ صاحب کو اپنے اخبار میں گڑگڑا کر معافی مانگنی پڑی ، ہت تیرے گیدی کی دم میں تمدا۔ (۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۲۳۹)۔ ۲. بے وقوف ، احمق ، نادان۔

راکب اس کا کہتا ہے سن کر تبسم یہ بات
یعنی ان گیدیوں کا کچھ ہے دماغوں میں خلل

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۲)۔ [گید - چیل + ی ، لاحقۂ صفت]۔

---خَر (---فت خ) امذ۔
بہت بڑا بے وقوف ، نہایت بے غیرت۔

جورو اپنی یہ جب کرے ہے تغر
اس کے کہتا ہے تب یہ گیدی خر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳)۔

کس قدر بے عقل ہیں یہ گیدی خر
ایک دن ہاتھی انہیں آیا نظر

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۴)۔ گدھا تو گدھا ہی ہے اب اصل میں تو ہم ہی گیدی خر ہیں۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۵۹)۔ [گیدی + خر (رک)]۔

---نَفَر (---فت ن ، ف) امذ۔
رک : گیدی۔

رقیب رُوسیہ کی کل جو تم تعریف کرتے تھے
میں اس کو آج جو دیکھا تو اک گیدی نفر سا ہے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۱۱۵)۔

گیڈیا (ی مج ، سک د) امذ۔
(ٹھگی) چوکیدار (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۴ ؛ ا ب ۳ ، ۸ : ۲۰۲)۔ [مقامی]۔

گیڈَر (ی مج ، فت ڈ) امذ۔
رک : گیدڑ۔ نواب رشید خاں نے اپنے لوگوں سے کہا اس پر اس قدر شکاری کتے چھوڑو کہ ایک گیڈر اس میں سے زندہ جانے نہ پائے۔ (۱۹۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۳)۔ [گیدڑ رک کا بگاڑ]۔

---بَھبکی / بھبکی (---فت بھ ، سک ب / ب) امث۔
رک : گیدڑ بھبکی / بھبکی۔

تا کجا اعدا کی گیڈر بھبکیاں
الغیاث اے شیر یزدان الغیاث

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۷)۔

اسد چرخ کو کنام تیل میں ہل چل پڑی گاؤ سرا گیڈر بھبکی میں تحت الثریٰ سے نکل پڑی. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ١ : ٨٠). میں ایسی گیڈر بھبکیوں میں آنے والا نہیں ہوں جا سارے شہر میں ڈھنڈورا پیٹ دے. (١٩٤٧ ، فرحت ، مضامین ، ٥ : ٧٥). [گیڈر + بھبکی / بھبک (رک)].

گیر (کس مج گ) امذ ؛ جمع گیئر
دندانے دار چکر یا پہیوں کا جوڑ ، جوڑ کا دندانہ نیز وہ پرزہ جو پہیے کو موڑ سے ملاتا ہو. سیدھا موٹر کی طرف بڑھا ... اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا ، گیر درست کرکے سلف دبایا تو انجن چل پڑا. (١٩٥٥ ، سعادت حسن منٹو ، نمرود کی خدائی ، ٥٩). [انگ : Gear].

---آئیل (---مد ا ، ی مج) امذ.
ایک خاص قسم کا تیل جس سے گیر رواں رہتا ہے. گیر بکس کے لئے خاص قسم کا تیل استعمال ہوتا ہے جو کہ پتلا ہوتا ہے اور گیر آئیل کہلاتا ہے. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ١٠٦). [انگ : Gear Oil].

---بدلنا محاورہ.
گاڑی کی رفتار بڑھانے یا کم کرنے کے لیے کلچ دبا کر گیر بدلتے ہیں جس سے رفتار میں اضافہ یا کمی ہوتی ہے. ڈرائیور موٹر کا گیئر بدلتا ہے. (١٩٣٦ ، آگ ، ١٧٠). انجن ایسا جام ہوا تھا کہ اس طرف گیئر ہی نہیں بدلتا تھا. (١٩٨١ ، سفردرسفر ، ١٠٦).

---بکس (---فت ب ، سک ک) امذ.
گراری دان ، دندانے دار پہیے کا حفاظتی خول. گیر بکس میں کئی دانتوں دار پہیے ہوتے ہیں جو کہ ایک دوسرے سے مل کر چلتے ہیں. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ١٠٣). [انگ : Gear Box].

---ڈالنا محاورہ.
رک : گیر بدلنا. گیر ڈالتے ہی فوراً کنکشن ہو جاتا ہے. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ٩٨).

--- کھینچنا محاورہ.
رک : گیر بدلنا. گیئر کھینچ کر بس کو حرکت میں لے آیا. (١٩٨٣ ، خانہ بدوش ، ٣٠٦).

---لیور (---ی مج ، فت و) امذ.
گیر تبدیل کرنے والے ڈنڈے کا وہ حصہ جس کی مدد سے گیر تبدیل ہوتا ہے. انجن صرف دو حالتوں میں فری ... چل سکتا ہے (١) کلچ اون on ہو ، لیکن گیر لیور Gear Lever نیوٹرل ... میں ہو. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ٩٨). [انگ : Gear Lever].

---وہیل (---ی مج) امذ.
دندانے دار پہیہ. اس میں ایک کیس میں دو گیر وہیل ... ہوتے ہیں. (١٩٢٣ ، آئینۂ موٹر ، ٧٠). [انگ : Gear Wheel].

گیر (ی مج) امذ.
پکڑو. زمرد نے جو یہ ہنگامہ دیکھا دور سے سحر کیا اور آواز گیرو دی. (١٩٠١ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٢ : ٣٨٦). [ف : گرفتن (= پکڑنا ، لینا) سے فعل امر].

• • • گیر (...ی مج) لاحقہ
١. لینے والا ، پکڑنے والا نیز قبضہ کرنے یا فتح کرنے والا ، تراکیب میں مستعمل.

ان پری زاد جوانوں نے کیا پیر مجھے
کر دیا ضعف سے جوں سایہ زمیں گیر مجھے

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٦١).
وہ ہوتا زمیں گیر کیا فرش پر قدم اس کے سایے کا تھا عرش پر (١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٢٠). مسکن وہ تھا جو شہر گیر و مشہور ہے. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٣ : ٢٩). جس کے سائے میں تمام نسلیں عافیت کے ساتھ گوشہ گیر تھیں. (١٩٢٥ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ٣١٠). کوئی سمیلنوں میں اردو کے شعرا اور ادبا کو بھی حصہ گیر ہونا چاہیے. (١٩٣٠ ، دستورالاصلاح ، ٣٠). ٢. گھیرنے والا ، پھیلا ہوا. لوگوں کو ملک گیر پیمانے پر ووٹ دینے کی رسم میں شامل ہونے کی ترغیب دینا. (١٩٦٧ ، جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی ، ٣٤٢). [ف : گیر ، گرفتن = پکڑنا].

---و دار (---و مج) امث ؛ جمع دار و گیر.
١. پکڑ دھکڑ ، گرفتاری.

روز محشر میں نہیں غم مجکو گیر و دار کا
نامۂ اعمال کے بدلے ہے نامہ یار کا

(١٨٣٦ ، مہر ، د ، ٣٩). میرا آنا تھا کہ مجلس میں فساد ہوا ، پولیس نے گیر و دار کی. (١٨٩٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٣٣٣).
٢. جنگ و جدال.
سواراں پیلاں کئے گیر و دار دولوں کون کئے گرد ہی سوار (١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٧٩). بادشاہ کی فوج سنگین گیر و دار میں گرم تھی. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٨ : ٦٢).

صفیں درست رہیں وقت گیر و دار کا ہے
یہ جنگ اس سے ہے مالک جو ذوالفقار کا ہے

(١٩٣٣ ، عروج (سید خورشید حسن) ، عروج سخن ، ١٧٢).

امن و امان کا ذکر ہے عرصۂ گیر و دار میں
مائل صلح و آشتی ، ہولی ہے شب برات ہے

(١٩٨٢ ، ط ط ، ٦٨). ٣. (مجازاً) تسلط ، سلطنت کا رعب ، ترک و احتشام.

علی کا دیکھیا یونچ او گیر و دار
کنوایا سو جوں باگ ڈھونڈیا شکار

(١٦٣٩ ، خاور نامہ ، ٩٨).

تج کو سجے سپہر ہو قہر جم اے جگ پتی
تج کوں سہاوے ، سدا داد و ستد گیر و دار

(١٦٧٨ ، غواصی ، ک ، ٥٦).

مامور اس امر مامور ہوئے یہاں
طرفہ یہ کاروبار عجب ہے یہ گیر و دار

(١٨٠٩ ، شاہ کمال ، د ، ٩٦). وہ گیر و دار سلطنت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٧).

وہ سنتے رہتے ہیں بس حکم ما کنناں جہاں
طواف کرتے ہیں اربابِ گیر و دار کے گرد

(۱۹۶۷ ، لہو پکارتا ہے ، ۸۰)۔ [گیر + و (حرف عطف) + دار ، داشتن - رکھنا ، سے امر]۔

گیرا (ی مع) (الف) صف.

۱. **گرفت میں لانے یا لینے والا ، پکڑنے والا۔**

ہم پر ہے التفات ہمارے حبیب کا
گیرا مگر نہیں ہے قفس عندلیب کا

(۱۸۶۹ ، شیفتہ ، د ، ۹)۔ اسی طرح فاصلۂ دراز سے پکڑوا کے ایسے سیر کراویں کہ مرغابی پر دلیر اور گیرا ہو۔ (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۸۲) ۔ ۲. **پچوں پر کسا ہوا پہیہ وغیرہ** ، یہ پھاٹک ایک گیرے کی مدد سے اونچے نیچے کیے جاتے ہیں جو پایوں پر نصب ہوتے ہیں ۔ (۱۹۳۹ ، آپ بیاتی ، ۱۶۲) ۔ ۳. **پکڑنے والا**، بطور لاحقہ تراکیب میں مستعمل. اس کی مثالیں آپ نے دی ہیں ... نم گیرا ، اٹھائی گیرا ، کون گیرا بہتر ہو اگر گیرا ، گیری الگ الگ قائم کیے جائیں.(۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۲۰)۔(ب) امذ. ۱. (آہنگری) **ایک آہنی اوزار جس میں کوئی چیز پکڑ کر کس دی جائے حسب ضرورت چھوٹا بڑا مختلف قسم کا ہوتا ہے ، بانک ، شکنجہ ، پتھکل** (اب و ، ۸ : ۱)۔

ہائے وہ کیا دل میں دامن گیریوں کی آرزو
سبزۂ تربت مرا ہے پنجۂ گیرا ہنوز

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۷۰)۔

ناخنِ نیزہ وہ گیرا ہے اگر چاہے وہ
خارِ ماہی کی طرح تیغ سے کھینچے جوہر

(۱۸۸۱ ، اسیر (مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۵۲)۔ ۲. **کتاب کے پشتے کو کس کر دبانے کی کل ، شکنجہ** (اب و ، ۳ : ۲۳۰)۔ ۳. (نباتیات) **موٹے حساس ریشہ حاسہ پودے کا حسی عمل یا اس کا حساس غدودی رُواں جس میں حس کی قوت موجود ہوتی ہے۔** ورقے کی بالائی سطح پر متعدد سرخی مائل لمبے بال پائے جاتے ہیں جن کو گیرے کہتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۰۷)۔ ۴. **لامس جانوروں کا آگے کو نکلا ہوا عضو جس سے وہ ٹٹولنے یا کسی شے کو پکڑنے میں مدد لیتے ہیں۔** شکار کو پکڑنے کے لیے منہ کے اطراف میں انگلی نما حصے پائے جاتے ہیں ، ان کو گیرے (پکڑنے والے اعضا) کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۰ ، حیوانیات ، ۱۲)۔ حیوانچے کے دائری حاشیے پر متعدد گیرے ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، حیوانی نمونے ، ۱۶۳)۔ [گیر ، (گرفتن سے فعل امر) + ا ، لاحقۂ فاعلی]۔

گیراج (ی لین) امث ؛ ← گیرج.

رک : **گیرج جو زیادہ مستعمل ہے۔** اسی گیراج میں وہ ان کی خاطر مدارات کرتے تھے۔ (۱۹۵۰ ، سعادت حسن منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۹۰)۔ [انگ : Garage]۔

گیرانا (ی مع) ف م.

(کسی پہیے وغیرہ پر) **پچوں پر کسنا.** ایک درمیانی پہیے کے ذریعے ... جو ایک کل میخ پر لگا ہوا ہے گرایا جائے گا (۱۹۳۸ ،

گیرائی (ی مع) امث.

۱. **گرفت ، پکڑ ، جکڑ بندی (مجازاً) تسلط۔**

انجینیری کالج کے عملی چالیس سبق ، ۹۳)۔ [گیرا (رک) + ئی ، لاحقۂ مصدری]۔

شوق کہتا ہے پکڑیوں دوڑ کر دامانِ یار
کیا کروں مستی سے کچھ ہاتھوں میں گیرائی نہیں

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۳)۔

اس طرح لے ہے جھپٹ گیرائی اس مژگاں کی دل
کاٹھ لے ہے صید کو جس طرح چنگل باز کا

(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۲)۔

نہیں کچھ سبحہ و زنار کے پھندے میں گیرائی
وفاداری میں شیخ و برہمن کی آزمایش ہے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۴)۔

بیرو اہلِ دل میں یہ کماں بردوش رہتا ہے
اسی کے ناوکِ دلدوز میں ہے زور گیرائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸۵)۔ جوش نے ... لفظوں کی مرصع کاری سے بڑا کام لیا لیکن اس میں اقبال جیسے فکر و شعور کی وسعت اور گیرائی کی کمی ہے۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۵۷)۔ ۲. **پکڑ دھکڑ کا دفتر ، خفیہ پولیس یا اس کا محکمہ.** یہ امور بھی محکمۂ گیرائی کے سپرد ہوں اور عملے کی حیثیت کی نگرانی رہے۔ (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۳)۔ اس نے یہ تجویز کی کہ محکمۂ گیرائی ، آبکاری اور تحصیل مالگزاری میں جتنی آسامیاں خالی ہوں مجروح سپاہیوں کو ... دی جایا کریں۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۹۹)۔ ۳. **محکمۂ ٹھگی ، وہ محکمہ جس میں ٹھگوں کے پکڑنے کا کام ہوتا ہے** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گیرا (رک) + ئی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گیرائے (ی مع) امذ.

رک : **گیرائی معنی نمبر ۲.** کپتان رینالڈ نے جو گیرائے کے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ تھے مجھ کو یہ تختہ برائو عنایت دیا تھا۔ (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۳)۔ نواب محمد علی خان والی ٹونک کے زمانے میں محکمۂ گیرائے کے ناظم مقرر ہوئے۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۲۳۵)۔ [گیرائی (رک) کا ایک املا]۔

گیرج (ی لین ، کس ر) امذ ؛ ← گیراج.

۱. **وہ جگہ جہاں موٹر کار یا دوسری گاڑیوں وغیرہ کی مرمت کی جاتی ہو ، موٹر کاروں کا گودام.** گیرج میں یا کہ موٹر بند جگہ پر کھڑی ہو وہاں انجن زیادہ دیر تک چلانا ٹھیک نہیں ہے۔(۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر ، ۳۱)۔ ۲. **موٹر گاڑی وغیرہ کھڑی کرنے کی جگہ ، موٹر خانہ.** وہ لوگ اپنی کار ہمیشہ گیرج میں رکھنے کے عادی ہیں۔ (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۸۸)۔ [گیراج (Garage) کی تصحیف]۔

گیرڑا (ی مع ، سک ر) امذ.

پہاڑی تیتر سے مشابہ ایک پرندہ ، چکور کی نسل کا ایک پرندہ. الوں کا اوپچ قصہ ہے کہ تیتر ہوز گیرڑا ایک روزہ دار بلی سوں واقعہ پڑے۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۱)۔ [س : गिरर + जा]۔

ـــ گیرنا (ی مج) ف م.
۱. (عو) گرانا ، لگانا ، داخل کرنا ، ڈالنا جیسے کسی چیز میں ہاتھ گیرنا. گیرنا قاعدہ تعدیہ کے عین مطابق گرنا سے بنا. (۱۹۲۵ ، منشورات کیفی ، ۱۶۳). ۲. سارنا ، لگانا ، آنکھ میں کاجل یا سرمہ گیرنا (فرہنگ آصفیہ). ۳. ظروف مسالے قوام وغیرہ میں بنانا ، تیار کرنا ، جیسے اچار گیرنا (فرہنگ آصفیہ). [گرنا (رک) کا تعدیہ].

گیرندہ (ی مج ، کس ر ، سک ن ، فت د) (الف) صف.
وصول کرنے والا ، پکڑنے والا ، ماننے والا ، لینے والا. بوطہ دار رقم کی ادائی کریگا ... لکھیگا اور اپنی کردی میں اور نیز برات یا براآورد پر گیرندہ کے دستخط لے لیگا ... نقدی نویس کے حوالے کریگا. (۱۸۹۶ ، ہدایاتِ متعلقہ حسابات ، ۹). اس اجازت نامے کا نمبر ، گیرندہ کا پتہ ، تاریخ داخلہ درج کر لیا جائے. (۱۹۶۱ ، انتظام کتب خانہ ، ۷۲). (ب) امذ. (برقیات) آواز کو پکڑ کر جمع کر کے محفوظ کرنے کا آلہ. گیرندوں کے لیے بھی بہت بہت اونچے اونچے ہوائیے جن میں چار چار سو تار لگے ہوئے تھے استعمال کرنے پڑتے تھے. (۱۹۰۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۷۲). آپ کے ریکارڈ پلیئر کے قلمی گیرندے میں داب برق ہی کارفرما ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۳۳۸). [ف : گیر ، گرفتن ـ پکڑنا + ندہ ، لاحقۂ فاعلی].

گیرُو (ی مج نیز ی لین ، و مع) امذ.
ایک قسم کی لال مٹی جس سے اکثر جوگی وغیرہ اپنے کپڑے رنگتے ہیں. ہمیشہ فقیر کہلاتے اور دستار برنگ گیرو رکھتے تھے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۶۹). ڈھیلے کا گیرو پھیر لینے سے شکلوں کی صورت کچھ اور نکل آتی ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۳). نسخہ ... لوبان ، میدہ ، لکڑی ، گل رومی گیرو ... سب کے برابر برابر اجزاء لیکر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لیکر لطوخ بنایا جائے. (۱۹۰۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۹۳). [س : गैरिका].

گیرُوا (ی مج ، سک ر) صف.
گیرو (رک) کے رنگ کا ، جسے گیرو میں رنگا گیا ہو ، جوگیا رنگ کا.

گل صد برگ پھول کر دکھایا
لباس اپنے کو گیروا رنگایا

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۶۲).

چادر ماہ تھی جو کونپلے پر
لے لیا اُن نے گیروا بستر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۸). قبر کے سرہانے ... ایک جھنڈی برنگ گیروا کھڑی ہوئی ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۵۷). ارادہ کرلیا تھا کہ گیروا کپڑے پہن کر... مزار پر جاؤں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۲۶۷). ڈبے میں ایک گیروے کپڑوں والا سرمنڈا مدراسی سادھو ... بیٹھا تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۰۱). [گیرو (رک) + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف مذ.
گیرو کے رنگ کے کپڑے پہننے والا ، جوگی.

یہ گیروا پوش کیوں پھرتے ہیں کوئی تو ان پاس جا کے پوچھو
مگر کوئی دل پڑا ہے مارا کہ پھرتے ہیں داد خواہ لا کھوں

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۱۸۰). [گیروا + ف : پوش ، پوشیدن ـ پہننا].

گیرُونی (ی مج ، و مع) امث ، ـــ گیروی.
اناج میں لگنے والا ایک سرخ کیڑا ، رک : گیروی (ب). خداوند تجھ کو تپ دق اور بخار اور سوزش اور شدید حرارت اور تلوار اور باد سموم اور گیرونی سے ماریگا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۱۹۳). [گیروی (رک) کا ایک املا].

گیرُوی (ی مج ، سک ر) (الف) صف مث.
گیرو کے رنگ کی ، گیروا.

گلے میں گیروی کفنی ہے اب میر
تمہاری میرزائی ہو چکی ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۴). ایک ساحر باریش سفید گیروی تہمت باندھے ہوئے اسی رنگ کا کرتا پہنے ... یہ برق اسی کے آمد کی ہے. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۸۵۹). (ب) امث. ایک قسم کا سرخ کیڑا جو اناج کو لگ جاتا ہے (جامع اللغات). [گیرو (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گیری (۱) (ی مج) امث.
گیرو (رک) کی مٹی. اگر سیدھا سینگ ہے تو الٹے پٹھے پر اور اگر الٹا سینگ ہے تو سیدھے پٹھے پر ... گیری کا داغ گول لگا کر اندر اس کے آڑے ٹیڑھے داغ لگا دیویں. (۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۲۶). [گیرو + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

گیری (۲) (ی مج) صف مث.
دہلی آگرہ وغیرہ کی منڈی میں گھوڑے کی قیمت ٹھہرانے کے موقع پر خریدار کے روبرو دلالوں اور دکانداروں کی اصطلاح کا ایک لفظ اور مختلف لفظوں کی ترکیب کے ساتھ مختلف رقوم کے معنی میں اعانی لفظ (کوڈ ورڈ) کے طور پر مستعمل (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

ـــ ـــ ـــ گیری (ی مج) امث.
لینا ، پکڑنا ، گرفت کرنا ، قبضے میں لانا ، فتح کرنا ، اختیار کرنا ، بطور لاحقۂ مستعمل. گوشہ گیری اور قناعت کے سبب حاسد ادمیوں کی عداوت سے بچ رہیں. (۱۸۳۳ ، ترجمہ گلستان ، ۳۸). جس کو میں نے جورو گیری ہی سے خارج بتایا وہ بال بچوں والی بیوہ ہے. (۱۹۳۹ ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳). گیر (ف) کے ذیل میں دَم گیرا ، اٹھائی گیرا ، کوپ گیرا ، بھتر ہو گیرا ، گیری ، الگ الگ قائم کیے جائیں. (۱۹۷۲ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۲۰). [گیرا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گیڑا (ی مج) امذ.
۱. گول لکڑی یا ڈنڈا ، بلی.

کہ اک چوب کا گیڑا موٹا سا لیں
اُسے جا کے چولہے میں گاڑ دیں

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۹۰). ۲. (معماری) چھپر یا کھپریل کے ٹھاٹ کے عرض میں لگائی جانے والی پتلی قسم کی بلی یا بانس (ا ب و ، ۱ : ۱۷). [س : गगढ].

گیڑی (ی مج) امث (ج : گیڑیاں).

۱. لڑکوں کا ایک کھیل جس میں دو پالے بنا کر بیچ میں لکیر کھینچتے ہیں اس پر ایک گول لکڑی رکھ دی جاتی ہے ، ایک کھلاڑی اس پر اپنے ہاتھ کی لکڑی تان کر زور سے مارتا ہے جس کی رکھی ہوئی لکڑی مقررہ حد سے دور جا پڑے وہ جیت جاتا ہے اس طرح دوسری لکڑی نشانہ لگانے کو رکھی جاتی ہے ، ناکام کھلاڑی کو بٹھا دیا جاتا ہے نیز وہ کھپنی دار منھ کی ڈیڑھ دو فٹ لمبی اور اوسط درجے کی موٹی لکڑی جو اس کھیل میں استعمال ہوتی ہے (بطور کھیل عموماً جمع میں مستعمل) . گیڑیاں کھیلو پتنگ لڑاؤ. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۹).

کھلائی گیڑیوں کے بدلے ہاکی
تلاق کی بھی صاحب نے تو کیا کی

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۱۸) . گیڑیوں کا کھیل بھی عجیب تھا لکڑی کو لکڑی سے مارنا اور اس کو کسی خاص مقام سے پار کرنا یہ بھی گویا مار پیٹ کرنے ... کی علامت تھی . (۱۹۸۸ ، یادِ عہدِ رفتہ ، ۵۱) . ۲. ایک خاص قسم کے درخت کا لمبا اور اوسط درجے کا موٹا تنا جو چھپر اور کھپریل چھانے کے کام آتا ہے ، بلی (ا پ و ، ۸ : ۱۰۳). [گیڑا (رک) کی تصغیر].

---- پار امث.

رک : گیڑی معنی نمبر ۱ ؛ لڑکوں کا ایک کھیل (ماخوذ : پلیٹس).
[گیڑی + پار (رک)].

گیڑیاں (ی مج ، سک ڑ) امث ؛ ج.

رک : گیڑی جس کی یہ جمع ہے ، کھیلنے کی بہت سی لکڑیاں . تمہارے لڑکے نے بڑا سراٹھا رکھا ہے... دن بھر گیڑیاں ہیں یا گلی ڈنڈا ہے اور یہ ہے. (۱۸۷۳، انشائے ہادی النساء، ۹۰).
[گیڑی (رک) کی جمع].

---- کھیلنا ف س ؛ محاورہ.

۱. لکڑیوں سے کھیلنا . اگرچہ گیڑیاں کھیلنے کو اشراف معیوب جانتے تھے مگر ان کے بزرگوں نے اجازت دے رکھی تھی . (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۳۶) . گیڑیاں کھیلنا سستا اور ورزشی کھیل تھا. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۶۳) . ۲. (مجازاً) **نادان اور بے وقوف ہونا ، بے ہنر ہونا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گیزیٹیر (ی مج ، ی مج ، کسرِ ٹ ، فت ی) امث.

کسی خاص ضلعے یا علاقے کے تاریخی ، **جغرافیائی اور** معاشی و سماجی مصدقہ حالات پر مبنی سرکاری دستاویز ، گزیٹیر ، **فرہنگِ جغرافیہ**. اوس کی کتاب سے ہندوستان کی گیزیٹیر نہایت صحیح تصنیف ہو سکتی ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۲ : ۲۷۵). [انگ : Gazetteer].

گیس (ی لین) امذ ، امث.

۱. (i) **مادہ جو بھاپ یا بخارات کی شکل میں پایا جاتا ہے اور کئی طرح کا ہوتا ہے**. خود غرضی اور حسد بھی ایک جسمانی مادہ ہے جو مسامات جسم سے گیس کی شکل میں باہر نکلا کرتا ہے . (۱۹۲۱ ، توپ خانہ ، ۵۳) . غسل خانے میں نہاتے نہاتے کوئلوں کے گیس سے گھٹ کر مر گئی تھیں . (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۲۰). (ii) **کوئلوں کی کانوں میں پایا جانے والا زود احتراق ہوا اور گیس کا آمیزہ جو ایندھن کے طور پر اور چولھوں میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے** ، قدرتی گیس جو سوئی گیس کے نام سے بھی پاکستان میں جانی جاتی ہے . سب سے پہلے پانی ، بجلی ، گیس ... جیسی ضروریات کی فراہمی کی طرف توجہ دی جانی چاہیئے . (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اگست ، ۳) . ۲. **ایک وضع کی لالٹین جو باریک تاروں کی بیضوی بنی چڑھا کے سپرٹ سے گرم کرنے اور پھر لیمپ کی ٹنکی میں لگے ہوئے پمپ میں ہوا بھرنے سے مٹی کا تیل گیس بننے سے جلتی ہے** ، گیس کی لالٹین ، پیٹرو میکس (رک : گیس کا ہنڈا). دو طرفہ شاخوں آہنی پر فانوس اور گیس جلتے. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۷). ضیائے گیس میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہزاروں ماہتاب نکلے ہیں . (۱۸۷۳ ، تاریخِ نثرِ اردو ، ۱ : ۳۱۰). تمام شہر اور چھاؤنی میں گیس کی روشنی ہوتی ہے. (۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، جنوری ، ۲۷) . ایک بڑا جلوس جھنڈوں ، جھنڈیوں اور گیسوں سے سجا ہوا ہمارے مکان کے سامنے سے گزر رہا ہے. (۱۹۳۶ ، سودیشی ریل ، ۱۸). ۳. **ہائیڈروجن وغیرہ جو غبارے میں بھری جاتی ہے.**

کیوں گیس کے ساتھ اڑیے ، کرمِ کی طرح لیے
دونوں ہی میں زحمت ہے ، للہ کہیں چھپیے

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، گاندھی نامہ ، ۳۶). ۴. **زہریلی گیس جس سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور کچھ دیر کے لیے بصارت زائل ہو جاتی ہے** ، اشک آور گیس ، آنسو گیس نیز وہ گیس جو **دشمن کو ہلاک یا بےہوش کرنے یا غلبہ حاصل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے.**

امن و اطمینان اچھی چیز ہے یا توپ و گیس
حضرتِ چرچل ہیں کچھ واقف انھیں سے پوچھیے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۸۳).

گیس آنسو رُلا رہی ہے غضب
چار جانب پولس کا ڈیرا ہے

(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دلِ وحشی ، ۱۰۲) . ۵. **ریاح ، ریح ؛ نیز ریح کی بیماری**. سنا ہے ان کے پاس گیس کا بہت اچھا علاج ہے. (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳). [انگ : Gas].

---- پیما (---ی لین) امذ.

ایک آلہ جس سے گیس کی مقدار معلوم کی جاتی ہے . یہ ہوا شہری نل کے سرے پر دریچوندار گیس پیما رکھ کر جمع کر لی جاتی ہے ... اس کا بہت اثر پڑتا ہے. (۱۹۲۵ ، عملی کیمیا (ترجمہ) ، ۱۷۷). [گیس + پیما ، پیمودن - ناپنا].

---- ٹیوب (---کس ٹ ، ی مخت ، و مج) امذ.

نلکی جس میں گیس بھری ہو ؛ سائنسی آلات میں مستعمل . ایکس ریز کو حاصل کرنے کے لیے تین طرح کے آلات ایجاد کیے گئے ہیں جو گیس ٹیوب ، کولج ٹیوب اور بیتاٹران کہلاتے ہیں . (۱۹۸۲ ، بنیت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۲۳). [انگ : Gas Tube].

---چیمبر (---ی مج ، سک م ، فت ب) امذ.
وہ کمرہ جس میں موت کے سزا یافتہ کو زہریلی گیس کے ذریعے ہلاک کیا جاتا ہے. گیس چیمبروں میں مرنے والے یہودیوں کی اولاد کس طرح نازیوں کے ہی نقش قدم پر چل رہی ہے . (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳۵). [انگ : Gas Chamber].

---روزن (---و مج ، فت ز) امذ.
گیس کے اخراج کے سوراخ ، ہوا دان جو عموماً فولادی بھٹیوں میں ہوتے ہیں. گیس روزن فرنیس کے آخری حصہ میں دونوں طرف ... ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۲۰۰). [گیس + روزن (رک)].

---کا ہنڈا امذ.
ایک وضع کی لالٹین جو مٹی کے تیل سے پیدا ہونے والی گیس سے جلتی ہے ، گیس کی لالٹین.

ان گیس کے ہنڈوں سے کہدو کوئی محلوں میں
باہر تو ذرا دیکھیں ، کیسا گھپ اندھیرا ہے

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲۳۹). گیس کے چھوٹے ہنڈے لگا کر ان کو ... منور کیا گیا تھا. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۵ / دسمبر ، ۲۵).

---کٹر (---فت ک ، ٹ) امذ.
گیس کے شعلے کے ذریعے لوہا یا فولاد کاٹنے والا آلہ . الجھی اور پھنسی ہوئی جھوٹی باریاں گیس کٹر سے کاٹ کر کام میں لائی جا سکتی ہیں . (۱۹۷۶ ، فن آہن گری ، ۵۶) . [انگ : Gas Cutter].

---لیمپ (---ی لین ، سک م) امذ.
رک : گیس کا ہنڈا. کیمپ پر نگرانی رکھنے کے لیے چاروں طرف گیس لیمپ نصب کرنے کے لیے بیسیوں کھمبے کھڑے کیے گئے . (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۳۶). [انگ : Gas Lamp].

گیس (کس مج ک ، لم ی) امذ.
قیاس ، اندازہ نیز اندازہ کرنا ، اٹکل سے بتانا ، قیاساً بتانا ؛ تراکیب میں مستعمل (انگریزی اردو ڈکشنری، عبدالحق) [Guess].

---پیپر (---ی مج ، فت پ) امذ.
(تدریس) قیاس اور اندازے پر مبنی امتحانی پرچہ ، کسی امتحان کے متوقع سوالات کا پرچہ . میری بڑی بہن ... کاپیاں اور گیس پیپر تیار کرتی تھی . (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۲۳) . [انگ : Guess Paper].

گیسٹ (ی مج ، سک س) امذ (شاذ).
مہمان. جس گیسٹ کو لینے جانا تھا اس کا جہاز اسی وقت آیا تو میں کیا کروں. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۴۴). [انگ Guest].

---روم (---و مج) امذ.
مہمانوں کے ٹھہرانے کا کمرہ . اوپر گیسٹ روم میں کیوں نہیں ٹھہرایا انہیں . (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۸۷) . [انگ : Guest Room].

---ہاؤز / ہاؤس (---و مج / و مج) امذ.
مہمان خانہ . اس قدر شاندار ہیں گویا کسی بڑی ہندوستانی ریاست کے گیسٹ ہاؤس ہوں. (۱۹۵۹ ، آگ کا دریا ، ۳۵۴). میں کل صبح گیسٹ ہاؤز کے لیے دریافت کروں گا. (۱۹۶۵ ، نذر مسعود ، ۳۹۹). [انگ : Guest House].

گیسٹرک (ی لین ، سک س ، کس مج ٹ ، کس ر) صف (شاذ). معدے یا پیٹ سے متعلق ، شکمی ؛ بطور سابقہ تراکیب میں مستعمل. [انگ : Gastric].

---جوس (---و مج) امذ.
(حیاتیات) معدے میں بننے والا ایک سیّال اور تقریباً بے رنگ ترشہ جو ہاضم ہوتا ہے. معدہ کے عرق کو انگریزی میں گیسٹرک جوس کہتے ہیں یہ عرق بھی سفید شفاف ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۳۰) . گیسٹرک جوس میں موجود ایک خامرہ پیپسن پروٹین کو پیپٹائڈ میں تبدیل کر دیتا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۲). [انگ : Gastric Juice].

---غُدُود (---ضم غ ، و مج) امذ ؛ ج.
(حیاتیات) وہ غدود جو معدی رطوبت (گیسٹرک جوس) کو رگوں یا ریشوں میں پہنچانے کا فعل انجام دیتے ہیں. پروٹین جب معدے میں پہنچتی ہیں تو یہاں پر ان کا انہضام شروع ہوتا ہے معدے میں گیسٹرک غدود ہوتے ہیں جو ایک رطوبت گیسٹرک جوس افراز کرتے ہیں . (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۱۶۲). [گیسٹرک + غدود (رک)].

گیسٹرو پوڈ (ی لین ، سک س ، کس مج ٹ ، و مج ، و مج) امذ.
(حیوانیات) صدفیات میں سے کوئی ایک صدفیہ بشمول گھونگا نیز ناتمہ ؛ معدہ پا. گیسٹرو پوڈ خطرے کے وقت خول کے اندر گھس کر ڈھکنا بند کر لیتے ہیں. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۷۰). [انگ : Gastropod].

گیسُو (ی مج ، و مج) امذ ؛ ج.
۱. سر کے لمبے بال (خصوصاً عورتوں کے).

عشق کی سرفرازی اس کے گیسو میں تھی بندھا ہے
تو اس کے ہاتھ تھے اپنے محبت کے نگاراں خوش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۰).

خم گیسو میں اپنے تو گرہ کھول
کھلے تا عقدۂ مشکل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۱).

جوش وحشت میں کیا دامان شب کو چاک چاک
خواب میں جب یار کا گیسو نظر آیا مجھے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰۶). سر کے بال اکثر شانے تک لٹکے رہتے تھے ، فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا تو شانوں پر چار گیسو پڑے تھے. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۰۹۸).

عارض پہ گیسوؤں کو سجایا نہ کیجیے
چھپتا ہے کہ تو بام پہ آیا نہ کیجیے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۲۰). ۲. (تصوف) طریق ظلمت جو عالم ہویت میں ہو ، حبل المتین (مصباح التعرف). [ف].

---بُریدہ (---ضم ب ، ی مع ، فت د) صف.
جس کے بال کٹے ہوئے ہوں ؛ (مجازاً) بے حیا ، بے شرم (خصوصاً عورت) ، فاحشہ. او گیسو بریدہ ننگِ خاندان یہ کیا غضب کیا تو نے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۶۳۸). [ف : گیسو + بریدہ ، بریدن - کاٹنا].

---ئے پُر پیچ کس صف(---ضم پ ، سک ر ، ی مع)امذ ؛ ج.
خم در خم زلفیں ، گھونگھر بالے بال ، باندھے ہوئے بال.

ابروئے خم گشتہ کشتی چہرہ ہے دریائے حسن
کُھل گیا جب گیسوئے پُرپیچ لنگر ہو گیا

(۱۸۸۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۲۶). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + پر (رک) + پیچ ، (رک)].

---ئے پُرتاب کس صف(---ضم پ ، سک ر) امذ ؛ ج.
چمکتے ہوئے گیسو نیز خمدار زلفیں ، سنوارے ہوئے بال.

دیکھا تھا یہ خواب اوس کی نگہ نے کیا زخمی
اور حلقہ ہوا گیسوئے پُرتاب کا ہالا

(۱۸۸۳ ، وزیر لکھنوی ، دفتر فصاحت ، ۵۵). [ف : گیسو + ئے (حرف اضافت) + پر (رک) + تاب ، تافتن - چمکنا].

---ئے پُر شِکَن (---ضم پ ، سک ر ، کس ش ، فت ک) امذ ؛ ج.
پُر پیچ زلفیں ، خم در خم گیسو ، گھنگھر بالے بال.

بل کھا رہے ہیں چہرے پہ گیسوئے پُرشکن
مارِ سیاہ کھیل رہے ہیں چراغ سے

(؟ ، (مہذب اللغات)). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + پر (رک) + شکن (رک)].

---پَریشان ہونا محاورہ.
گیسو بکھرنا (مہذب اللغات).

---ئے تاب دار کس صف ؛ امذ ؛ ج.
بہت سیاہ اور پُرشکن بال ، گھونگھر بالے بال ، خم در خم گیسو.

گیسوئے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر قلب و نظر شکار کر

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸). گیسوئے تاب دار کا فقرہ گیسوئے داب دار دجلہ و فرات کی یاد دلاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اثبات و نفی ، ۳۱). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + تاب ، تافتن - چمکنا + دار ، داشتن ، رکھنا].

---تَراشی (---فت ت) امث.
بال کاٹنا ، بال کاٹنے کا پیشہ مثلاً حجام ، جس کا پیشہ گیسو تراشی کا تھا ..... شاعری کے باب میں ان سے گفتگو کرتا. (۱۹۸۶ ، پاکستانی معاشرہ اور ادب ، ۲۸). [ف : گیسو + تراش ، تراشیدن - کترنا ، کاٹنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جَھٹنا محاورہ.
زلفوں کا بکھر کر شانے پر لہرانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ئے خَم دار (---فت خ ، سک م) امذ ؛ ج.
پُر پیچ زلفیں ، گھنگھر بالے بال.

عادت کی ہے یہ بات ارادہ ہو یا نہ ہو
خود ہاتھ سوئے گیسوئے خمدار جائے گا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۸۲). [ف: گیسو + ے (حرف اضافت) + خم (رک) + دار ، داشتن - رکھنا].

---دار صف ؛ امذ.
گیسو والا ؛ (مجازاً) پیرزادہ ، سید زادہ (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گیسو + دار ، داشتن - رکھنا].

---دانی امث.
وہ ڈبیا وغیرہ جس میں عورتیں اپنے گرے ہوئے بال احتیاط سے اُٹھا کر رکھ دیتی ہیں. کنگھی میں سے بال نکال ان کی گچھی بنا گیسو دانی میں رکھ ، کنگھی کو شانہ پیچ میں رکھ رہی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۱). [گیسو + دانی (دان (رک) کی تصغیر)].

---دَراز (---فت د) صف ؛ امذ.
۱. **لمبے لمبے بالوں والا ؛ لٹوریہ ، (مجازاً) فقیر ، سادھو ، بزرگ.** حال والے بھی دیکھنے میں آ گئے اور قال والے بھی ، اچھے اچھے عابد ، زاہد ، مرتاض بھی اور بعض برے دکاندار قسم کے گیسو دراز بھی. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۲ : ۴۰). ۲. **سلسلۂ چشتیہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ سید محمد بن یوسف (بندہ نواز) کا ایک لقب.** حضرت چراغ دہلی ... نے رحلت کے وقت حضرت سید گیسو دراز کو اپنی جانشینی کے لیے منتخب فرمایا. (۱۹۲۱ ، حضرت بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ے). [ف : گیسو + دراز (رک)].

---ئے رَسا کس صف(---فت ر) امذ ؛ ج.
لمبے بال ، گیسوئے دراز.

اے صنم ان کو کمر تک بھی خدا پہونچا دے
دوش تک تو ترے گیسوئے رسا جاتے ہیں

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۱۳). [ف: گیسو + ے (حرف اضافت) + رسا ، رسیدن - پہنچنا].

---رَکھنا محاورہ.
بال بڑھانا ، سر کے بال اتنے بڑھانا کہ وہ کان پر لٹکنے لگیں.

پہلو میں رہا دل کی طرح کس کے یہ دلدار
کس بی بی نے گیسو ہیں یہ منت کے رکھے چار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۶۱).

---ئے سُنبُل کس صف(---ضم س ، سک م بشکل ن ، ضم ب) امذ ؛ ج.
سنبل جیسے خوشبو والے بال.

اس لہو میں آج بوئے گل بھی ہے
پیچ و تاب گیسوئے سنبل بھی ہے

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی (مہذب اللغات)). [ف : گیسو + ے (حرف اضافت) + سنبل (رک)].

---سنوارنا ف م ، محاورہ.
کنگھی کرنا ، بال درست کرنا ، زلفیں بنانا .

کبھی جو اٹھی ہو گیسو سنوارنے کے لئے
تو آئینے نے تمہیں ہم کنار دیکھا ہے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۷۷).

---ئے شبگوں (---فت ش ، سک ب ، و مع) امذ ، ج.
بہت کالے بال ، سیاہ زلفیں.

جی اولجھنے لگا آنکھوں میں اندھیرا چھایا
جب تصور ترا اے گیسوئے شبگوں باندھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۳). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + شب (رک) + گون (رک)].

---ئے شمع کس صف(---فت ش ، سک م) امذ ، ج.
موم بتی یا شمع کا دھواں (ماخوذ : جامع اللغات ، نوراللغات).
[ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + شمع (رک)].

---ئے عنبر شمیم کس صف---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر ، فت ش ، ی مع) امذ ، ج
ایسے گیسو جن سے عنبر کی خوشبو آئے ، خوشبودار بال.

نکہت جو سربسر تھی رسولِ کریم کی
بو سونگھتے تھے گیسوئے عنبر شمیم کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۰۸). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) + شمیم (رک)].

---ئے عنبر فام کس صف(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر) امذ ، ج.
عنبر کے رنگ کی زلفیں ، بھورے رنگ کے بال.

ہے بگڑنا ان حسینانِ جہاں کا اک بناؤ
پیچ و تابِ روح ہے گیسوئے عنبر فام روح

(۱۸۴۳ ، وزیر لکھنوی ، دفترِ فصاحت ، ۶۹). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) + فام (رک)].

---ئے عنبر فشاں کس صف(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، سک ر ، کس ف) امذ ، ج.
رک : گیسوئے عنبر شمیم.

قسم اس گیسوئے عنبرفشاں کی
قسم اس ابروئے جادو کماں کی

(؟ ، ؟ (مہذب اللغات)). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) فشاں (رک)].

---ئے عنبریں کس صف(---فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب ، ی مع) امذ.
خوشبودار زلفیں ، مہکتے ہوئے بال.

عبث چھوا ترے گیسوئے عنبریں کا سانپ
ہوا ہے ہاتھ مرا میری آستیں کا سانپ

(۱۸۵۳ ، وزیر لکھنوی ، دفترِ فصاحت ، ۶۳). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + عنبر (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

--- کمند (---فت ک ، م ، سک ن) صف.
وہ معشوق جس کے بال دلِ عاشق کے لیے کمند کا کام کریں (جامع اللغات). [گیسو + کمند (رک)].

---کی لہر امث.
بالوں کی لٹ ، خمدار لٹ.

رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی
جو ادا اوس کی تھی قیامت تھی

(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۳).

--- کھل جانا / کھلنا ف م.
بال بکھر جانا ، زلفیں منتشر ہونا (جامع اللغات ، مہذب اللغات).

---ئے مشکبو کس صف(---ضم م سک ش ، ک ، و مع) امذ ، ج
وہ زلفیں جن سے مشک کی بو آئے ، خوشبودار بال.

رخِ صبح پہ گیسوئے مشک بو کا ہجوم
فرشتے جانبِ افلاک ، پر اٹھائے ہوئے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۸۹). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + مشک (رک) + بو (رک)].

---ئے مشکیں کس صف(---ضم م ، سک ش ، ی مع) امذ ، ج
گیسوئے مشکبو ، گیسوئے مشک فام.

جب ہوا سے یار کے گیسوئے مشکیں ہل گئے
مشکنافہ صاف پر اک گھر کا روزن ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۸).

دیکھو گردن کہیں ہے سر ہے کہیں
بکھرے جاتے ہیں گیسوئے مشکیں

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۵۱).

سنہری دھوپ کی کرنوں نے بام پر تم کو
بکھیرے گیسوئے مشکیں بہار دیکھا ہے

(۱۹۳۱ ، صبحِ بہار ، ۷۶). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + مشک (رک) + یں ، لاحقۂ صفت].

---ئے معنبر کس صف(---ضم م ، فت ع ، سک م بشکل ن ، فت ب) امذ ، ج.
خوشبودار زلف ، عنبریں زلفیں

خلوتِ آئینہ و پرتوِ رخسارِ حسیں
صحبتِ شانہ و گیسوئے معنبر ہمہ پیچ

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۲۱). [ف : گیسو + ے (حرفِ اضافت) + معنبر (رک)].

گیسواں (ی مج ، سک س) امذ ، ج (قدیم).
گیسو (رک) کی جمع ، زلفیں.

تھا بال بال اس کا رگ و جانِ مصطفیٰ
تر کرتے خوں میں کاش کے حوروں کے گیسواں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۹۸). خالِ سبز اور رکو ہاشمی چہرۂ انور پر نمایاں تھے گیسواں خلیل اور کلالۂ سلسلۂ اسمعیلی دوش پر چھوٹے ہوئے تھے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۱۷).
[گیسو + اں ، لاحقۂ جمع].

گیسولین (ی لین ، و مع ، ی مع) امذ.
پٹرول سے حاصل کی ہوئی گیس جو حرارت اور روشنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے. پٹرول خودبخود ہوا سے مل کر گیس میں جاتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام گیسولین ہے. (١٩٢٣ ، آئینہ موٹر ، ٣٠). کاربن ڈائی اوکسائڈ اور پانی کے بخارات کو اس نظام کے اخراجی نالی میں داخل کرنے اور... واپس لے آنے سے گیسولین پیدا نہیں ہوسکے گا. (١٩٦٩ ، حرحرکیات ، ١١١). [انگ : Gasolene].

گیسوؤں والا (ی مع ، و مع ، و مع) صف ؛ امذ.
١. لمبے لمبے بالوں والا ، خاص انداز کی زلفیں رکھنے والا.
کس نے وصل کا سورج دیکھا ، کس پر ہجر کی رات ڈھلی
گیسوؤں والے کون تھے کیا تھے ، ان کو کیا جتلاؤ گے
(١٩٦٨ ، سر وادیٔ سینا ، ٩٧). ٢. (کنایۃً) محبوب ، پیارا ، دلبر ، دل رُبا ، معشوق .
کیا مزہ ہے ادھر اُٹھی ہے دھواں دھار گھٹا
اُدھر آیا ہے مرا گیسوؤں والا بن کر
(١٩١٠ ، تاج سخن ، ٩٨). ٣. مراد: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم.
خواب میں زُلف کو مکھڑے سے لگائے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
(١٩١٠ ، سرور جہاں آبادی (ارمغان نعت ، ٣٥٢)). [گیسوؤں (گیسو (رک) کی جمع) + والا ، لاحقۂ صفت].

گیسی (ی لین) صف.
گیس (رک) سے منسوب ، گیس کا ، گیس سے بھرا ہوا.
کرۂ ہوائی ایک گیسی سیال ہے جو جاذبۂ ارض کے زیر عمل ہے. (١٨٩٣ ، علم ہیئت ، ٥٦). ہوا کا تقریباً ٧٩ فیصد حصہ (بہ لحاظ حجم) نائٹروجن پر مشتمل ہوتا ہے لیکن پودے اس کو گیسی حالت میں استعمال نہیں کر سکتے. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات (سید حسین الدین) ، ٢ : ٦٦٨). [گیس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---تنّور (---فت ت ، و مع نیز شد ن) امذ.
گیس سے جلنے والا تنور یا بھٹی جس کا اب عام رواج ہے. جس شخص کو... زہر دیا گیا ہو اگر اس کے سر کو گیسی تنور میں رکھا جائے تو اس کے خون کے صرف ایک قطرے کے امتحان سے فیصلہ ہو جائے گا. (١٩٥٤ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ١ : ٢٣٨). [گیسی + تنور (رک)].

---حاصل (---کس ص) امذ.
کوئلے وغیرہ کے جلنے کے نتیجے میں حاصل ہونے والی گیس یا مائع. دودراہ ... احتراق کے گیسی حاصل اس راستے سے باہر نکل جائیں. (١٩٣٨ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ٢١٢). [گیسی + حاصل (رک)].

---نقاب (---فت نیز کس ن) امث.
گیس سے بچاؤ کا ماسک ، ایک نقاب نما شے جس میں سانس لینے کا آلہ لگا ہوتا ہے اور جو زہریلی گیسوں سے بچاؤ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے (انگ : Gas Mask). کیمیائی جنگ میں گیسی نقاب بچاؤ کا ایک نہایت موثر آلہ ہے. (١٩٦٨ ، کیمیاوی سامان حرب ، ٦٠). [گیسی + نقاب (رک)].

گیسیہ (ی لین ، سک نیز کس مع س ، فت ی) صف.
گیس (رک) سے منسوب ، گیس کا. یہ شے ... بہت زیادہ حرارت پیدا کر کے حالت سائیلہ اور گیسیہ میں منتقل کی جا سکتی ہے. (١٩١٠ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ٢١٥). [گیس + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گیشا (ی مع) امث (شاذ).
ایک خاص جاپانی طوائف جو نہایت تربیت یافتہ ، مہذب ، خوش گفتار اور ہنرمند ہوتی ہے اور عموماً ناچ گا کر اور بامذاق گفتگو سے گاہکوں کا دل بہلاتی ہے ، جاپانی رقاصہ. گیشا کو مرد کی رگ رگ سے واقف کیا جاتا ہے کہ کس طرح اسے بہلاتے ہیں. (١٩٦١ ، سات سمندر پار ، ٢١). [جاپانی].

---خانَہ (---فت ن) امذ.
(جاپان) طوائفوں کا کوٹھا ، ایک طرح کا نائٹ کلب ، عموماً کاروباری دعوتیں گیشا خانوں میں دی جاتی ہیں. (١٩٦١ ، سات سمندر پار ، ٢١). [گیشا + خانہ (رک)].

---گھر (---فت گھ) امذ.
رک : گیشا خانہ. تفریح کے لیے وہ کپڑے بدل کر سیدھا گیشا گھر پہنچتا ہے اور وہیں دن بھر کی تھکن اتارتا ہے (١٩٦١ ، سات سمندر پار ، ١٠). [گیشا + گھر (رک)].

کیگا (ی مع ، سک گ) امذ.
کنکڑا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : कर्कटक].

کیگلا (ی مع ، سک گ) صف مذ.
١. بھولا ، سادہ لوح ، کم عقل ؛ بھوہڑ. بنیوں اور بنگالیوں کی طرح گیگا اور پھسپھسا اور بودا نہیں سمجھا جاتا. (١٨٩٥ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٥٠). رحیمن کے بھائی میاں جھونو تھے تو کیگلے سے آدمی مگر ان کے کاٹے کا بھی منتر نہ تھا. (١٩٣٣ ، عزیبی ، انجام عیش ، ١). گنیش کے بڑے بھائی کیگلے سے آدمی تھے. (١٩٨٨ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ٢٢). [گگا (رک) کا محرف].

---پَن (---فت پ) امذ.
سادہ لوحی ، سادہ مزاجی ؛ بے سلیقگی ، بھوہڑپن ، بے ڈھنگاپن. جمال کی نیک بختی اور کیگلے پن میں کوئی شبہ نہیں ہے. (١٨٨٠ ، ربط ضبط ، ٢ : ٨٣). قدسیہ اپنے مخصوص کیگلے پن پر اتر آئی. (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ٢١٥). [گیگلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

کیگلی (ی مع ، سک گ) صف مث.
رک : کیگلا جس کی یہ تانیث ہے ، بھولی ، کم عقل ، بے وقوف ، نجی ، احمق عورت. میں سب سے اپلی اور کیگلی سی تھی مولوی صاحب کے دباؤ میں رہتی تھی. (١٨٩٩ ، امراؤ جان ادا ، ٢١).

وہ بے چاری اللہ میاں کی گئے ، تو ہیں ، گیگلی خدا کے کرم و فضل سے تین بچوں کی ماں ہو چکی ہے۔(۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۵)۔ [گیگا (رک) کی تانیث]۔

گیگم (ی مج ، فت گ) امث.
گاڑھے کی وضع کا ایک دھاری دار اور کُھردرا کپڑا (عموماً بوڑھی یا ادھیڑ عمر عورتوں کے پاجاموں میں استعمال ہوتا تھا)۔ بیگم! پہلے تو میں نے سمجھا ، ہو نہ ہو گیگم کا پیجامہ ہو ، مگر جب دیکھا تو بھاری کمخاب (کمخواب) کا نکلا۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۲۰۹)۔ پہلے تافتہ و بافتہ و تیبو و سینو و گیگم و ملتانی اور فرخ آبادی و مدراسی چھینٹیں عمدہ کپڑے گنے جاتے تھے۔ (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۵)۔ [مقامی]۔

گیل (۱) (ی لین) امث.
پھولوں یا پھلوں کا گُچھا ، مثلاً کیلے کی گیل ، کھجوروں کی گیل ، کھود۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۸۷)۔ باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی گیلیں مارے بوجھ کے ٹوٹی پڑتی ہیں ۔ (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۵۸۰)۔ [مقامی]۔

گیل (۲) (ی لین): (الف) امث.
راستہ ، راہ ، باٹ ، پگڈنڈی۔ کنو : اپنی بہن کو گیل بتاؤ ، شارنگرو : بہن جی ، ادھر سے چلنا ہے۔ (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۰۶)۔ (ب) م ف. ۱. (کسی کے) ساتھ ، ہمراہ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. (نھگ) قریب قریب ، برابر برابر (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲)۔ [پ : समिदा]۔

---بھیجْنا محاورہ.
ہمراہ کرنا ، کسی کے ساتھ بھیجنا ، سنگ کر دینا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---جانا محاورہ.
ساتھ جانا ، ہمراہ جانا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---کَرْنا محاورہ.
ہمراہ کرنا ، کسی کے ساتھ کرنا ، سنگ کر دینا ، ساتھ بھیجنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---گَیل (---ی لین) م ف ؛ صف.
ساتھ ساتھ ، سنگ سنگ (جامع اللغات)۔ [گیل + گیل (رک)]۔

---لگے پھِرْنا محاورہ.
پیچھا نہ چھوڑنا ، کسی کے ساتھ نتھی ہو جانا ، درپے ہونا ، پیچھا لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---لینا محاورہ.
ہمراہ لینا ، ساتھ لینا (فرہنگ آصفیہ)۔

گیل (ی مج) امث.
گیلا پن ، نمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : क्लिन्न]۔

---سِیل (---ی مج) امث.
رک : گیل (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گیل + سیل (رک)]۔

گیلا (۱) (ی مج) صف مذ.
۱. جس میں نمی یا تری ہو ، بھیگنے کے بعد جو ابھی خشک نہ ہوا ہو ، نم ، تر ، بھیگا ہوا۔ جو آگ پر پارا چلتا ، تو سوکا ہور گیلا مل جلتا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰)۔

گل کے بندھن ہوئے ہیں ڈھیلے سب
پا کھیے رہنے لگے ہیں گیلے سب

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۱)۔ خشخاش دھو کر مع پیاز ، مرچ ، ادرک کے خوب مہین پیس لیجیے ، مگر گیلا بالکل نہ ہو۔ (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۱۳۰)۔ اس میں گیلا جمعہ نہ ڈالیں۔ (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۳۵)۔ ۲. (فحش بازاری) وہ (لڑکا) جو جلدی بدفعلی پر راضی ہو جائے ، جسے بدفعلی کرانے کا شوق ہو ، گانڈو (مہذب اللغات)۔ [س : किल्विष]۔

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
گیلا ہونے کی حالت ، گیلا ہونا ، نمی (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ [گیلا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

---رِیشَم (---ی مج ، فت ش) امذ.
مصنوعی ریشم۔ آج کل گیلے ریشم کا رواج اتنا عام ہے کہ اصلی ریشم کی قدر ہی جاتی رہی۔ (۱۹۳۵ ، کپڑے کی چھپائی ، ۳۲)۔ [گیلا + ریشم (رک)]۔

---سِیلا (---ی مج) صف.
جس میں سیل کی وجہ سے نمی ہو ، نم (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [گیلا + سیلا (رک)]۔

گیلا (۲) (ی مج) امذ.
ایک جنگلی بیل (لاط : Mimosa Scandens)۔ (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

گیلاس (ی مج) امذ.
رک : گلاس ؛ وہ ظرف جس میں شمع روشن کرتے ہیں۔

چنے ہر طاق میں شیشے کے گیلاس
گلابی بیل کی تھی اون کے اون پاس

(۱۸۳۳ ، پنجۂ رنگین ، ۲۵۳)۔

خالے ٹٹر میں جس قدر تھے بندھے
سب میں گیلاس نعنعہ جلتے تھے

(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۱۲۹)۔ [انگ : Glass]۔

گیلان (ی مج) امذ.
بغداد کے قریب واقع ایک گانْو اور دریا ، حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی امام طریقت قادریہ اسی علاقے سے منسوب ہیں۔ تمام رُبع مسکون میں پندرہ دریا بڑے ہیں ، دریائے رُوم دریائے جُرجان دریائے گیلان ... وغیرہ۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۶۹)۔

گرمی رفتار سے طے دم میں کی راہِ فنا
تو میں عمر رواں رہوار ہے گیلان کا

(۱۸۷۵ ، شہید ، د ، ۲۰)۔ [علم]۔

گیلانی (ی مع) صف ، امذ.
مقام گیلان (رک) سے منسوب یا متعلق ، گیلان کا باشندہ ، مثلاً شیخ عبدالقادر گیلانی (پلیٹس)۔ [گیلان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

گیلاؤ (ی لین ، و مع) امذ.
(جرائم پیشہ) ساتھ ساتھ چلنے والا ، ہمراہی ، ساتھی (ا ب و ، ۸ : ۲۰۲)۔[رک : گیل (۲) + او ، لاحقۂ صفت]۔

گیلانی (ی مع) امث.
گیلاپن ، نمی (پلیٹس)۔ [رک : گیلا (۱) + انی ، لاحقۂ کیفیت]۔

گیل بُولس (ی لین ، سک ل ، ضم ب ، و غم ، فت ل) امذ.
صنوبر کے درخت کا پھل ، جوز عرعر ، جوز صنوبر صنوبر ... اس کے پھل کو جوز صنوبر یا جوز عرعر (گیل بولس) کہتے ہیں ۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۹)۔ [انگ : Galbulas]۔

گیلری (ی لین ، سک ل) امث.
۱۔ مکان یا کمرے وغیرہ کے آگے بنی ہوئی گزرنے یا بیٹھنے کی جگہ ، راہداری ، برآمدہ ، غلام گردش۔ سلیہ تیسری منزل کی گیلری سے گزرتی ہوئی بارہ دری میں پہنچی۔ (۱۹۳۷ء ، آخری چٹان ، ۱ : ۸)۔ ان مقبروں یا مدفن گاہوں کی نوعیت دراصل زیر زمین بڑی بڑی گیلریوں کی سی ہے۔ (۱۹۹۰ ، بھول بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۷۰)۔ ۲۔ تنگ راستہ یا کمرہ جہاں عموماً تصاویر یا نوادرات کی نمائش یا فروخت ہوتی ہو ، تصویر خانہ ، نگار خانہ ۔ سب کی تصویریں ہمارے حافظے کی گیلری میں آویزاں ہیں ۔ (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۶۹) ۔ نہ کوئی ایسی گیلری قائم کی گئی جہاں جا کر لوگ اپنے آپ کو اُس مسرت و شادمانی سے ہم کنار کر سکیں جو مصوری کے فن سے حاصل ہوتی ہے ۔ (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبت ، ۳۹)۔ [انگ : Gallery]۔

گیلڑ (ی لین ، فت ل) صف.
۱۔ سابق خاوند کی وہ اولاد جسے عورت اپنے دوسرے خاوند کے ہاں لائی ہو ، کدھیرا ، سوتیلا ۔ جن بی بیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو ان کی گیلڑ لڑکیاں ... تم پر حرام ہیں ۔ (۱۸۹۵ء ، ترجمۂ قرآن حکیم ، نذیراحمد ، ۱ : ۱۱۰)۔ ایک صاحبزادی حضرت فاطمہ تھیں اور باقی صاحبزادیاں حضور کی اپنی صُلب سے نہ تھیں بلکہ گیلڑ تھیں ۔ (۱۹۷۸ء ، سیرت سرور عالمؐ ، ۲ : ۱۱۵)۔ ۲۔ (مجازاً) کوئی چیز جو ساتھ لگ کے آئے۔ اردو میں پیدا ہوئی ، مسلمان اِسے ساتھ نہیں لائے جسے گیلڑ کہا جائے۔ (۱۹۰۹ء ، مقالاتِ عام ، مٹی ، ۹)۔ [س : गमिदहो]۔

گیلس (ی لین ، فت ل) امذ.
پتلون کو سہارا دینے والا الاسٹک جس کے سرے کھونوں پر لگا لیتے ہیں۔ پتلون پہنے کندھے پر ایک گیلس ، دوسرا لٹک رہا ہے۔ (۱۹۸۸ء ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۸۷) [انگ : Gallus]۔

گیلک (ی مع ، کس ل) صف.
قدیم فرانس کے باشندوں کا ، فرانسیسی بلٹ ... یہ لفظ اُردو کے علاوہ آئرش ، گیلک ... اور ڈنمارک کی زبانوں میں بھی مستعمل ہے۔ (۱۹۵۵ء ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۵۳)۔ [انگ : Gallic]۔

گیلَن (ی لین ، فت ل) امث.
سیال یا رقیق شے ناپنے کا پیمانہ جو عموماً دوسیر دس چھٹانک یا چار کوارٹ کے مساوی ہوتا ہے ، مائعات کا پیمانہ۔ میں مانتا ہوں کہ اس دربار کی شان و شوکت و عظمت کے بیان کرنے میں کاغذ کے رم کے رم اور سیاہی کے گیلن خرچ ہوتے ہیں۔ (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۳۷)۔ درخت فضا میں سو گیلن پانی کی ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ (۱۹۸۳ء ، سندھ اور نگاہِ قدرشناس ، ۱۳۰)۔ [انگ : Gallon]۔

گیلنا (ی مع ، سک ل) ف ل.
گیلا ہونا ، تر ہونا۔ پانی میں بھیگنا ، گلنا ، اُردو کا بول گیلنا بھی معنی دیتا ہے جس کا بھروپ سیلنا بھی ہمارے یہاں چالو ہے۔ (۱۹۷۱ء ، اُردو کا رُوپ ، ۳۳۵)۔ [رک : گیل + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

گیلوانو میٹر (ی مع ، سک ل ، و مع ، ی مع ، فت ٹ) امذ.
(طبیعیات) برق رو کی موجودگی معلوم کرنے اور اس کی مقدار ناپنے والا آلہ۔ گیلوانو میٹر کی جگہ ایک کواڈرینٹ الیکٹرو میٹر کا استعمال کیا گیا ہے۔ (۱۹۷۱ء ، ایٹم کے ماڈل ، ۱۰۷) ۔ [انگ : Galvano Meter]۔

گیلَہو (ی لین ، فت ل ، و مع) امذ.
مسافر ، راہرو (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک : گیل (۲) + س क+क]۔

گیلی (ی مع) صف مث.
نم ، تر ، بھیگی ہوئی۔

> کب تلک ابر کے پرتو سے رہے گیلی دھوپ
> بار آلہا نکل آئے کہیں چٹکیلی دھوپ

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۸۶)۔

> گویا وہ زمین ہے ریتلی   مینھ سے ہوجاتی ہے جو گیلی

(۱۹۲۸ء ، تنظیم الحیات ، ۸۷)۔ اس طرح گیلی ریت کھائی میں لپٹ کر آ جاتی ہے۔ (۱۹۹۲ء ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۸)۔ [رک : گیلا (۱) کی تانیث]۔

--- سُوکھی دونوں جَلتی ہیں کہاوت.
سخت اندھیر ہے ، نیک و بد میں تمیز نہیں۔

> گیلی سوکھی دونوں جلتی ہیں ہوا سرکار میں
> چاندنی خانم عجب اندھیر ہے دربار میں

(۱۸۷۹ء ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۸۹)۔

--- گیلی (--- ی مع) صف مث.
بھیگی ہوئی ، بہت نم ، بھیگی بھیگی۔ لین کراؤ کی صبح کچھ عجیب سی تھی ، گیلی گیلی سلگتی۔ (۱۹۶۱ء ، سات سمندر پار ، ۱۲۹)۔ [گیلی + گیلی (رک)]۔

--- لکڑی (--- فت ل ، سک ک) امث.
نم لکڑی جس میں لچک ہوتی ہے ؛ (مجازاً) قابل اصلاح (بوڑھا) جس کی عادات پختہ نہ ہوئی ہوں اور اسے حسب منشا راستے پر لگایا جا سکتا ہے اب بھی گیلی لکڑی ہے کچھ نہیں گیا ہے جدھر چاہو موڑ سکتی ہو۔ (۱۸۷۴ء ، انشائے ہادی النسا ، ۹۱)۔ [گیلی + لکڑی (رک)]۔

ـــــ لکڑی سیدھی ہو سکتی ہے کہاوت۔
بچے کی تربیت ممکن ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ مٹی (ـــــ کس نیز فت م ، شد ٹ) امث۔
گندھی ہوئی مٹی ، پانی سے گارا کی ہوئی مٹی۔ گیلی مٹی سے اس کی مورتیاں بنا کر ان پر خوبصورت نقش و نگار بنائے جاتے ہیں۔ (۱۹۹۰ ، بھول بسری کہانیاں (بھارت) ، ۲ : ۳۷)۔ [گیلی + مٹی (رک)]۔

گیلی (ی مج) امذ۔
(پٹری ، لائن ، اصطلاحاً) طباعت کے لیے سیسے کے کمپوزشدہ حروف کا مجموعہ۔ سال کی گیلی پر تاریخ تاری کے ساگ میں لپیٹ کر دیا جلایا۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۱ : ۱۰۲)۔ ایمسٹرڈم کی بنیادیں لکڑی کے بڑے بڑے شہتیروں اور گیلیوں پر جمی ہوئی ہیں۔ (۱۹۲۱ ، تحدیث نعمت ، ۱۰۱)۔ [انگ : Galley]۔

گیلے (ی مج) امذ ؛ ج۔
گیلا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل۔ انان گیلے بال جھٹکتی ہوئی غسل خانے سے نکل آئیں۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۱۰)۔

ـــــ میں سونا ، سوکھے میں سُلانا محاورہ۔
خود تکلیف اٹھا کر دوسرے کو آرام پہنچانا۔ وہی ... مہربان ہستی میری ہر وقت کی نگراں جو آپ گیلے میں سوتی اور مجھے سوکھے میں سلاتی تھی۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۶۳)۔

گیلیری (ی مج ، ی مج) امث۔
رک : گیلری جو زیادہ مستعمل ہے۔ بادشاہ گیلیری کے اوپر بیٹھا ہے اور بڑے آدمی اسٹیج کے اوپر ایکٹر ہیں۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۲۳۵)۔ [انگ : Gallery]۔

گیلیکٹوز (ی مج ، ی مج ، سک ک ، و مج) امذ ؛ ج۔
(حیاتیات) دودھ۔ یہ خامرہ لیکٹوز کو گلوکوز اور گیلیکٹوز میں تبدیل کرتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات (معین الدین) ، ۲ : ۷۵۳)۔ [انگ : Galactose]۔

گیلیَم / گیلیئم (ی مج ، سک نیز کس مع ل ، فت ی / ی مج ، ی مع ، فت ء) امث۔
ایک قسم کا نرم نیلگوں سفید دھاتی عنصر جس کا نقطۂ پگھلاؤ بہت کم اور نقطۂ کھولاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ عناصر سلیکان ، گیلیئم ... تھے جو بعد میں دریافت ہوئے۔ (۱۹۷۰ ، زعمائے سائنس ، ۲۸۳)۔ گیلیم اور انڈیم کے ایٹم میں تین تین ویلنس الیکٹرون ہوتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، ٹرانسسٹرز ، ۲۰)۔ [انگ : Gallium]۔

گیلی نیشیا (ی لین ، ی مج ، کس ش) امذ۔
دجاجی پرندوں کی عام جنس (اس میں مرغیاں ، کبوتر ، تیتر وغیرہ شامل ہیں)۔ دجاجیہ (گیلی نیشیا) میں مرغی داخل ہے جس کی نسل کہا جاتا ہے کہ ہندوستان سے آئی ہے۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۴۲)۔ [انگ : Gallinacea]۔

گیم (ی مج) امذ۔
۱. کھیل ، بازی۔ گیم - کھیل کے معنی میں اُردو میں عام ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۰)۔

مشاعرہ کا بھی تفریح اہم ہوتا ہے
مشاعرہ بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۱۰۷)۔ ۲. شکار۔ صبح پانچ بجے بیلدی اور ناشتہ جب آپ گیم سے ۹ یا دس بجے واپس آئیں۔ (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۲۰۶)۔ [انگ : Game]۔

گیما (۱) (ی مج) امذ ؛ ۔ گما۔
(طبیعیات) یونانی حروف تہجی کا تیسرا حرف جو شمار کرنے میں ۳ اور C کے بجائے استعمال ہوتا ہے ، کاربن کے بعد والے کاربن ایٹم بالترتیب B (بیٹا) Y (گیما) اور S (ڈیلٹا) کاربن کہلاتے ہیں۔ (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۲۰۹)۔ [انگ : Gamma]

ـــــ شُعاع (ـــــ ضم ش) امث۔
(طبیعیات) تاب کار ایٹموں کے توڑ پھوڑ کے نتیجے میں خارج ہونے والی شعاع یا برقی مقناطیسی موج جس کا طول بہت چھوٹا ہوتا ہے (ماخوذ : کوانٹم نظریہ ، ۱۶)۔ [گیما + شعاع (رک)]۔

ـــــ لوہا (ـــــ و مج) امذ۔
(فلزیات) معمولی لوہے کی ایک بہروپی شکل جس میں وہ گرم کرنے پر یا بعض عملیات سے مستقل طور پر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ آہنی کاربائڈ گیما لوہے میں بہ آسانی گھل جاتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، فلزیات ، ۲۵۶)۔ [گیما + لوہا (رک)]۔

گیما (۲) (ی مج) امذ۔
(نباتیات) کونپل ، شگوفہ وغیرہ ؛ تراکیب میں مستعمل۔ [انگ : Gemma]

ـــــ پیالہ / کپ (ـــــ کس پ ، فت ل / فت ک) امذ۔
(نباتیات) پیالہ نما جسم جو نمو پانے والی راسوں سے ذرا پیچھے درمیانی رگ کے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں۔ کیپول یا گیما پیالے یا کپ ... ان کی تعداد مارکینشیا پالیمارفا میں زیادہ ... ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۶۹)۔ [گیما + پیالہ / کپ (رک)]۔

گیمبوج / گیمبُوجیا (ی مج ، سک م ، و مج / کس ج) امذ۔
جنس گارسینیا کے درختوں کی کئی اقسام سے حاصل ہونے والا لاکھ جو طب میں بطور مسہل اور زرد رنگ رنگنے میں استعمال ہوتا ہے۔ گیمبوجیا (ل) گیمبوج (س) ... والی ملا ہوا گوند ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۱۲۵)۔ [انگ : Gamboge]۔

گیمز (ی مج ، سک م) امذ ؛ ج۔
گیم (رک) کی جمع۔ عرصہ ہوا کہ ایشین گیمز کی ایک ٹیم آئی۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۵۳)۔ [انگ : Games]۔

گیمس (ی مج ، سک م) امذ ؛ ج۔
گیم (رک) کی جمع۔ بہت سے کھیل۔ اسپورٹ ... کی اصطلاحیں اور

مرکبات مثلاً اسپورٹسمین ، اسپورٹنگ کلب ، گیمس اینڈ اسپورٹس وغیرہ بھی رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۱)۔ [انگ : Games]۔

--- کلب (---فت ک ، ل) امذ (شاذ).
کھیلوں کی انجمن. میور سینٹرل کالج میں گیمس کلب بالکل طالبعلموں کے ہاتھ میں تھا. (۱۹۳۳ ، سوانح عمری و سفرنامہ حیدر ، ۲۱)۔ [انگ : Games Club]۔

گیموپیٹلس (ی مج ، و مج ، ی مج ، فت ٹ ، ل) امذ ؛ ج.
(نباتیات) ایسے پھول جن کی پنکھڑیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں (آسان نباتیات ، ۸۹). [لاط : Gamopetalous]۔

گیموپیٹلی (ی مج ، و مج ، ی مج ، سک ٹ) امذ ؛ ج.
(نباتیات) پودوں کی ایک جماعت جس میں اکمامہ اور کیجہ موجود اور متعدد ہوتے ہیں اور ترکوٹ چند ہوتے ہیں جو اکیجہ سے جڑے ہوئے ہیں (آسان نباتیات ، ۱۳۶). [لاط : Gamopetalae]۔

گیموسیپلس (ی مج ، و مج ، ی مج ، فت پ ، ل) امذ ؛ ج.
(نباتیات) ایسے پھول جن کی کٹوریوں کے جز ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں (آسان نباتیات ، ۸۸)۔[لاط: Gamosepalous]۔

گیمی (ی مج) امذ.
(نباتیات) ایک خاص قسم کے نباتیاتی شگوفے جو اکثر نباتیاتی افزائش نسل کرتے ہیں (برائیوفائیٹا ، ۱۵)۔[انگ : Gemmae]۔

گیمیٹ (ی مج نیز لین ، ی مج) امذ.
(نباتیات) دونوں تناسلی جرثومی خلیوں میں سے ایک جو مل کر نیا عضویہ بناتے ہیں، صنفی تخم، زواجہ. ترکیمیٹ جسامت میں بہت چھوٹا ... ہوتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا، ۲)۔[انگ: Gamete]۔

--- بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
(نباتیات) معدل شاخ گمٹے پیدا کرنے والی شاخ، زواجہ بردار. یہ اعضا ... خاص قسم کی شاخوں پر پیدا ہوتے ہیں ان شاخوں کو گیمیٹوفور یا گیمیٹ بردار کہتے ہیں۔(۱۹۷۰، برائیوفائیٹا ، ۱۳)۔ [گیمیٹ + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

گیمیٹوفائیٹ (ی مج ، ی مج ، و مج ، ی مج) امذ.
(نباتیات) تدریجی نسلوں کے پودے کی جنسی شکل نیز گمٹی پودا. وہ مادہ جنسی اعضا یا گیمیٹوفائیٹ کے کسی دوسرے حصے کے اندر ہی رہ جاتا ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۱)۔ [انگ : Gameto Phyte]۔

گیمیٹوفور (ی مج ، ی مج ، و مج ، و مج) امذ.
(نباتیات) رک : گیمیٹ بردار. پروٹونیما ... کے اوپر ایک یا زیادہ جنسی شاخیں یعنی گیمیٹوفور پیدا ہوتی ہیں (۱۹۷۰، برائیوفائیٹا، ۱۲)۔ [انگ : Gameto Phore]

گیمیٹنجیا (ی لین ، ی مج ، ی لین ، سک ن ، کس ج) امذ.
(نباتیات) وہ عضو یا جسم جو گمٹہ پیدا کرے ، زواجہ کیسہ ، زواجہ دان. بہت کم ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک گیمیٹنجیا میں سپور پیدا کرنے کی بافت اور بیضے دونوں بنتے ہیں۔(۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۳۷)۔ [انگ : Gametangia]۔

--- بردار (---فت ب ، سک ر) امذ.
(نباتیات) رک : گیمیٹ بردار. تھیلس سے کئی ایستادہ شاخیں بن جاتی ہیں جو معمر ہو کر کئی گیمیٹنجیا بردار بنا دیتی ہیں . (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۳۲) . [گیمیٹنجیا + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا].

• • • گیں / گین (...ی مع) لاحقہ.
تراکیب میں بطور جزو دوم (کسی کیفیت سے) بھرا ہو یا آلودہ کے معنی دیتا ہے ، جیسے : خشمگیں ، سرمگیں ، ترنگیں ، غمگین وغیرہ میں.

کبھی کبھی جو تری شرم گیں نگہ ملے
تو میں بناؤں اسے چھیڑ چھیڑ کر گستاخ

(۱۹۳۱ ، اعجاز نوح ، ۹۹). [ف : آگیں (رک) کی تخفیف].

گین (ی مج) امذ (شاذ).
نفع ، فائدہ ، منافع ، حاصل.

لگ گئے ہیں فون کے لگنے میں پورے سولہ سال
لاس ہے سارف کو اس سے اور نہ کوئی خاص گین

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۸۷)۔ [انگ : Gain]۔

گینا (۱) (ی لین) امذ.
گہنا ، زیور (سامانِ آرائش خصوصاً عورتوں کا). کہنے لگی کہ گینا کر اب معلوم ہوتا ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۷)، [گہنا (رک) کا بگاڑ]۔

گینا (۲) (ی لین) امذ.
۱. چھوٹے قد کا بیل ، ٹھنگنا بیل. اس کے بیل بھی بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، انہیں گینے کہتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۳)۔ ۲. بچھڑا (خصوصاً خصی جو کھانے کے لیے پالا جاتا ہے) نیز جھاڑی (پلیٹس؛ جامع اللغات)۔[مقامی]۔

گینت (ی لین ، سک ن) امذ.
زمین وغیرہ کھودنے کا ایک نوکدار آہنی اوزار، کدال ، گیتی (ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گینتی (رک) کی تخفیف].

گینتی (ی لین ، مغ) امث.
ایک روئیدگی جس کی بیل زمین پر بچھی ہوتی ہے یا دوسرے پاس کی چیزوں پر چڑھ جاتی ہے ، پتے انار کے پتوں کی طرح اور ان سے چھوٹے ہوتے ہیں (خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۱)۔ [ہنگ].

گینتی (ی لین نیز مج ، مغ) امث.
رک : گیتی.

جب مسجد لاہور کو سکھوں نے گرایا
انگریزوں کے قانون کی گینتی کی مدد سے

(۱۹۳۱ ، چمنستان ، ۲۸۳)۔[گیتی (رک) کا انفی تلفظ].

گینٹھی (ی مج ، سک ن) امث.
کٹھڑی (جامع اللغات). [مقامی].

ـــ سَنبھار مَدھری چال آج نہ بھنجو بھنجو کال کہاوت.
آہستہ آہستہ کام ہو جائے گا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گینج (ی مج ، غنہ) امث.
ایک قسم کا کھانا جو عموماً محرم میں پکتا ہے ، ملیدہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گینجنا (رک) کا حاصل مصدر].

گینجائی (کسر گ ، ی مع ، مغ) امث.
ایک برساتی کیڑا جس کی پیٹھ پر دھاریاں ہوتی ہیں ، کن سلائی ، گجا. برسات کے موسم میں جو گینجائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اُن میں سے ایک گینجائی سُرخ اور بڑی لے کر آگ پر جلائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۳۳). [گجائی (رک) کا انفی تلفظ و املا].

گینجَن (ی مج ، مغ ، فت ج) امذ.
گلمنڈ ، کج بچ (جامع اللغات). [مقامی].

گینجنا (ی مج ، غنہ ، سک ج) ف م.
ہاتھ سے مل ڈالنا ، خراب کر دینا (جامع اللغات). [ب : गञ्जय].

گیند (فت گ ، ی ، سک ن) امذ.
بڑا ہاتھی ، گج (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [ب : गयिंद].

گیند (ی مج ، غنہ) امث ، امذ.
۱. چمڑے ، کپڑے یا ربڑ وغیرہ کا وہ گولہ جس سے بچے کھیلتے ہیں اور ہاکی ، کرکٹ یا ٹنس وغیرہ کے کھیل میں مختلف جسامت کا استعمال ہوتا ہے ، گوئے.

تری بچا کر ناناں باناں
کھیں سو کھیلے گیند چوگاناں

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۱).

پہلا آن دے خوشی ہو میدان ہے
سر اس گیند بچہ تیغ چوگاں ہے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۲۰). کوئی پھولوں کی گیندوں سے کھیلتی ہیں ، کوئی دوڑتی پھرتی ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہرافروز و دلبر ، ۱۹۵). اگرچہ گیند کی حرکت کشتی نشینوں کی نظر میں ایک خط مستقیم پر معلوم ہوتی ہے. (۱۸۳۳ ، مفتاح الافلاک ، ۲۸). لڑکے یہ کھیل کھیلا کرتے ہیں کہ برف کی گیندیں بنایا کرتے ہیں ، اس کو جتنا ہاتھ سے بھینچتے ہیں اتنی ہی ہوا اس میں سے باہر نکلتی جاتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۷۹). پہلی گیند ٹھیک کورٹ میں نہ گرے تو دوسری گیند پھینکنے کی اجازت دی جاتی ہے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معاشرت) ، ۱۹۱). اس کے پاس گالف کھیلنے کی کچھ گیندیں تھیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۳۸).
۲. گیندے کا پھول ، زرد رنگ کا پھول.

باس باساں سوں محبت گیند میں
بہار پُھل نا لیتہ میری نٹی بال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۱).

گیند نے اپنا بنایا رنگ زرد
سن رہی تھی زعفران آ اوس کا درد

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۵). ۳. (أ) روشنی کا گولا (جو اکثر میدان جنگ میں پھینکا جاتا تھا).

غیروں سے تم نے پیچ لڑائے پتنگ کے
شعلے ہماری آہوں کے ہیں گیند جنگ کے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). (أأ) دیوالی میں چراغ کی طرح جلانے کا گولہ جس کے اندر کا ایک تار نکال کر تیل کی کپی سے متصل کر دیتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۴. لکڑی وغیرہ کا گول قالب جس پر پگڑی وغیرہ لپیٹ کر درست کی جاتی ہے (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۵. (کنایۃً) جوان عورت کی سخت ، گول اور چھوٹی چھاتیاں.

دو گیند میرے سینے پر لگتی تھیں شب وصل
کھیلا کیے وہ مجھ سے عجب گیند تڑی رات

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۰). [س : गन्दुक].

ـــ بلّا (ـــ فت ب ، شد ل) امذ.
کرکٹ (رک) کا کھیل. اس وحشی نے جواب دیا ، آپ گیند بلے کو پوچھتے ہیں مجھے اس کی بابت کچھ معلوم نہیں. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۱). کرکٹ کو تو گیند بلا بھی کہا گیا. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۹). [گیند + بلا (رک)].

ـــ تڑی (ـــ فت ت) امث.
بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک بچہ دوسرے بچے یا بچوں کے گیند مارتا ہے اور جس کے وہ گیند لگ جاتی ہے وہ کھیل میں چور بن جاتا ہے اور مارنے والے کو مقررہ طور پر کندھے یا پیٹھ پر چڑھاتا (چڈی دیتا) ہے.

چوگاں سے کمر کے بنا سر کی گیند مار
کھیلا جب آکے گیند تڑی ، تب خبر پڑی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۶۷).

دو گیند میرے سینے پہ لگتی تھیں شب وصل
کھیلا کیے وہ مجھ سے عجب گیند تڑی رات

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۸۰). گیند تڑی ... یہ کھیل بہت اچھا ہے ، ورزش کی ورزش اور تفریح کی تفریح. (۱۹۲۸ ، کھیل ہنسی ، ۱۳). [گیند + تڑی (رک)].

ـــ چڈّی / چڈّھی (ـــ فت چ ، شد ڈ / ڈھ) امث.
رک : گیند تڑی. جو چھوٹے چھوٹے بچے ... گیند چڈھی ، گیند کبھی ، اوڑان چھڈا ... کھیلتے تھے ، اس کھنکار سے اپنے اپنے گھروں میں جا چھپے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۲). گیند چڈی ... اور فہم و وقوف گلی ڈنڈا کھیلتا پھرے یا نہیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۷). [گیند + چڈی / چڈھی (رک)].

ـــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
بلیرڈ یا ٹینس کھیلنے کا اونچا قوسی مکان ، ٹینس کورٹ ، اسپورٹس کمپلکس. گیند خانہ اس طرح کا بنا گویا سبقت فلک سے لے گیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۳۵). [گیند + خانہ (رک)].

۔۔۔دَھڑَکّا (۔۔۔فت دھ ، ڑ ، شد ک) امذ.
رک : گیند تڑی ، گیند کا کھیل ، کھیل کُود. ہمارے تمہارے گیند دھڑکا نہیں ہوا. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۲۱۶). منظر گل بازی نہ اِدھر کے نہ ادھر کے بیچ ادھڑ میں گیند دھڑکا ہو رہے ہیں (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۳ : ۹). [گیند + دھڑکا (رک)].

۔۔۔دَھڑَکّا کَر دینا محاورہ.
ہاتھ میں اٹھا کر دے مارنا. ایسے ہر زمین گیر کی کیا حقیقت ہے ان کو فقروں میں اُڑا دونگا ، جس گیند میں سب کمال ہے اس کو گیند دھڑکا کر دوں گا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۷۳).

۔۔۔قَلعَہ (۔۔۔فت ق ، سک ل ، فت ع) امذ.
ایک کھیل جس میں کم سے کم چار لڑکے دن میں کسی دیوار کے نیچے یا چبوترے کے سہارے کھیلتے ہیں ، کھیل کے سامان میں ایک گیند اور چھ ٹھیکرے ہوتے ہیں ، ٹھیکرے تلے اوپر گلدی بنا کر رکھے جاتے ہیں پھر اس کو گیند کے نشانے سے گرایا جاتا ہے ، ایک لڑکا گلدی کو سنبھالتا ہے اور دوسرا گیند پکڑ کر مارنے کی کوشش کرتا ہے اگر سنبھالنے والے کو گیند لگ گئی تو وہ چور بنتا ہے (کھیل تسبیحی ، ۲۰۰). [گیند + قلعہ (رک)].

۔۔۔کَپڑا (۔۔۔فت ک ، سک پ) امذ.
زرد رنگ کا کپڑا (جو کرشن جی کے پیرو پہنتے تھے) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گیند + کپڑا (رک)].

۔۔۔گَدَوَل (۔۔۔فت گ ، د ، شد و بفت) صف.
گیند کا کھیل ، گونے بازی (دریائے لطافت ، ۸۲). [گیند + گد (حکایت الصوت) + وَل ، لاحقۂ صفت].

۔۔۔گَہوارَہ (۔۔۔فت مج گ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
ایک قسم کا پھول جو ترازو کے پلڑے کی شکل کا ہوتا ہے اور بُت پر چڑھاتے ہیں (جامع اللغات). [گیند + گہوارہ (رک)].

۔۔۔گَھر (۔۔۔فت گھ) امذ.
رک : گیند خانہ ، ٹینس کورٹ. آپ موافق اپنے معمول کے گھوڑے پر سوار ہو گیند کھیلنے کو گیند گھر میں تشریف لے چلیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۲۸). وہاں گیند گھر بھی موجود ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۵۱). اس نے بادشاہ ہوتے ہی قصرالمنصور کے سامنے ایک گیند گھر بنانے کا حکم دیا. (۱۹۰۵ ، لمعۃ الضیا ، ۹۸). [گیند + گھر (رک)].

۔۔۔گھوڑا (۔۔۔و مج) امذ.
ایک کھیل جس میں دو لڑکے دو گیندیں زمین پر پھینک دیتے ہیں پھر ایک لڑکا دوسرے لڑکے کی گیند کو نشانہ لگاتا ہے ، اگر نشانہ لگ کر گیند دور چلی جائے تو جس کی گیند کو نشانہ لگا ہو وہ پہلے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر گیند کے فاصلے تک لے کر جاتا ہے ، اسی طرح باری باری دونوں ایک دوسرے کو نشانہ لگا کر جلدی دیتے ہیں (کھیل تسبیحی ، ۱۳۰). [گیند + گھوڑا (رک)].

گیندا (ی مج ، مغ) امذ ؛ ب گیندہ.
۱. دو ڈھائی ہاتھ اونچا ایک پودا نیز اس کا خوشبو والا گچھے دار زرد پھول ، گل صد برگ. گرک ، گیندہ. (۱۵۳۹ ، ریاض الادویہ (پنجاب میں اردو ، ۲۲۲)).

جوہن گیندا ہے ، لب لالہ ، زبان سوسن ، انکھیاں نرگس
ہوے ہیں پھول ہو اتے تمہارے قد کی ڈالی سوں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۹۲). رنگ تمام جسم کی گیندے کے پھول کی طرح زرد. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۰۰).

ڈالی جو نظر حُسنِ شہ جن و ملک پر
گیندے کی ہے زردی گلِ خورشید فلک پر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۷).

یہ رنگ اڑے جیسے آندھی سے دھول
یہ رُخ زرد ہو جیسے گیندے کا پھول

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۷۳). اس کے چہرے کی چاندنی گیندے کے پھول کی طرح زرد ہو گئی تھی. (۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷۳). ۲. آتش بازی کا زرد رنگ کا پھول. لال ٹینوں میں سے بتہ پھول ، پھلجھڑیاں ... گیندا ، چنبیلی اس ڈھب سے چھٹے جو دیکھنوں کی چھاتیوں کے کواڑ کُھل جائیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۴۹). [گیند (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔کھیلنا محاورہ.
لڑکیوں کا ایک کھیل جس میں ایک دوسرے پر گیندے کے پھول پھینکتی ہیں.

ناتوانی میں بھی نہ بل ہے جو گیندا کھیلو
پھول کیا تم کو ہم آنکھوں سے اوٹھا لیتے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۱).

وہ گیندا کھیلتے جس دم ہیں بےتابی سے سینے میں
دلِ عشاق مانند گل بازی اوچھلتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۶۱). کئی ہزار کنیزیں ... کھڑی گیندا کھیل رہی تھیں. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۵۷).

گیندئی (ی مج ، مغ ، فت د). (الف) صف.
گیندے کے رنگ کا ، سرخی لیے ہوئے زرد رنگ کا.

لگیں شامیانے جو ہر ایک جا
وہ ہوں گیندئی اور بہت خوشنما

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۶). (ب) امث. گیندے کا رنگ ، پیلا رنگ (پلیٹس). [گیندا (ا مبدل بہ ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گیندی (ی مج ، مغ) امث.
چھوٹی گیند ، چھوٹا گیندا (پلیٹس). [گیند + ی ، لاحقۂ تصغیر].

گَینڈ (ی مج نیز لین ، غنہ) امذ.
رک : گینڈا. اگر اس کی چال کو مناسبت گینڈ یا ہنس یا چکور کی دیجیے تو ان کی چال تو سوق بھاری ہے اور اس کی چال نازک ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۵). [گینڈا (رک) کا مخفف].

گینڈ (ی مج ، غنہ) امذ.
بام مچھلی سے مشابہ ایک مچھلی جس کا منہ چونچ دار ہوتا ہے. بام کا منہ سانپ کا سا ... اور گینڈ کا منہ چونچ دار ہوتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۹۳). [مقامی].

گینڈا (ی لین ، مغ) امذ.
(لفظاً) گول تکیہ ؛ (زراعت) کھیت کی زمین ہموار کرنے کا لکڑی کا بھاری بیلن (ا پ و ، ۲ : ۱۰۳). [غالباً ، س : गण्डक].

گینڈا (ی مج نیز لین ، مغ) امذ.
۱. ہاتھی کے برابر اور بھینسے سے مشابہ موٹی کھال کا ایک نہایت طاقت ور جانور ، جس کی ناک پر ایک سینگ ہوتا اور اس کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں.

خبر اس کی سن کر نہ گینڈا چلے
کہ ہاتھی بھی ہو مست اینڈا چلے

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۷۲).

تھے جتنے کہ ارنے اور گینڈے
اکھڑ پر اپنے اپنے اینڈے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۷۸).

ہے دیکھنے کا بو تن و توش او زبوں شعار
گینڈے کی ڈھال کاٹتی ہے تیغ آبدار

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۱). چیتا ، گیدڑ ، کفتار ، گینڈا اور مگرمچھ بھی منجملہ درندے جانوروں کے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۳). اگر یہ دانت ہیں تو پھر گینڈے کی ناک پر ابھری ہوئی نوکیلی چیز کو سینگ کیوں کہتے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ فروری ، ۳). ۲. (کنایۃً) بھاری جسم کا ، تن و توش والا ، بہت موٹا . ایک سینڈھا مر گیا ، کیسا تیار تھا کہ میں کیا کہوں گینڈا بنا ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۳). [س : गण्डक].

گینڈری (ی مج ، مغ ، فت نیز سک ڈ) امث.
گھڑوں اور مٹکوں وغیرہ کے نیچے رکھا جانے والا حلقہ (تاکہ وہ لڑھکنے نہ پائیں) ، اینڈوا ، اینڈوی. واشنگٹن کے نیشنل میوزیم میں درختوں کے ریشہ کی اینڈوباں یا گینڈریاں زمانۂ قدیم کی رکھی ہوئی ہیں. (۱۹۰۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۹۶). [گینڈلی (رک) کا محرف].

گینڈک (ی مج ، مغ ، فت ڈ) امذ.
رک : گینڈا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : गण्डक].

گینڈلی (ی مج ، مغ ، فت نیز سک ڈ) امذ.
کنڈلی ؛ سوت کا لچھا ، لچھی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گینڈ ـ گینڈ + لی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ مار کَر بَیٹْھنا محاورہ.
رک : کنڈلی مار کر بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گینڈو (ی مج ، و مع) امذ.
رک : گینڈ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گینڈ (رک) کا بگاڑ].

گینڈوا (ی مج ، غنہ ، سک ڈ) امذ.
۱. ایک قسم کا لمبے قد کا کینچوا. غذا کی کمی اور خراب ہوا اور سردی کا پھرنا اور تبورات کا دب جانا اور دانتوں کا نکلنا اور گینڈوے وغیرہ ، بعض اوقات اس مرض کے سبب باعث ہوتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۳۰۳). ۲. (خیاطی) گلو تکیہ (ا پ و ، ۲ : ۱۵۵). [گیندوا (رک) کا ایک املا].

گینڈولی (ی مج ، مغ ، و مج) امث.
(کاشت کاری) رک : گینڈوری . گینڈولی بہ معنی اینڈوی بھی آتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۰۳). [گینڈلی (رک) کا بگاڑ].

گینڈی (ی مج ، مغ) امث.
رک : گیڑی ، ڈنڈے کا کھیل ، میدانی کھیل (کھیل انیسی ، ۳۳۰). [گیڑی (رک) کا انفی املا].

گینڈے کی ڈھال اَور بِجلی کی تَلْوار کہاوت.
دونوں بہت اچھی ہوتی ہیں (بنانے والے کہتے ہیں کہ وہ تلواریں بجلی سے گرم کرکے بناتے ہیں) (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

گینڑا (ی مج نیز لین ، مغ) امذ.
رک : گینڈا (پلیٹس). [گینڈا (رک) کا متبادل].

گینڑی (ی مج ، مغ) امث.
رک : گیڑی ، پتلی قسم کی نلی یا بانس (ا پ و ، ۱ : ۱۷). [گیڑی (رک) کا انفی تلفظ].

گینگ (۱) (ی لین ، غنہ) امذ.
گروہ ، جماعت ، ٹولی ، (عموماً) سماج دشمن سرگرمیوں میں ملوث لوگوں کا گروہ. ملزم ذاکر علی اپنے پورے گینگ کے ساتھ وہاں پہنچا اور ... اس نے معصومہ کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۲۸). [انگ : Gang].

ـــــ مَین (ـــــ ی لین) امذ.
(مختلف محکموں میں) کارکنوں یا مزدوروں کی ٹولی کا فرد. انہوں نے ... ریلوے پٹری کی درستگی کے لیے دو سو گینگ مینوں کو متعین کر دیا ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۱۱). [انگ : Gang Man].

ـــــ وے امذ.
جہاز کے اندر کا راستہ یا جہاز تک آنے جانے کا جڑ تختہ ، عموماً وہ سیڑھی جس کے ذریعے ساحل سے جہاز پر چڑھتے یا اترتے ہیں. گینگ وے اٹھنے سے ذرا پہلے بارش شروع ہو گئی. (۱۹۸۳ ، اُجلے پھول ، ۱۷۵). [انگ : Gang Way].

گینگ (۲) (ی لین ، غنہ) امذ.
(معدنیات) کچ دھات کے ساتھ ملا ہوا پتھر یا مٹی ، سنگ معدن. لوہے کی معدنیات عموماً کچھ ناکارہ اضافی معدنیات کی آمیزش کے ساتھ پائی جاتی ہیں ، ان آمیزشی معدنیات کو گینگ کہتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۹). [انگ : Gangue].

گینگٹا (ی مج ، غنہ ، سک گ) امذ.
کیکڑا ، سرطان. سرطان : یہ چوتھا برج گینگٹے کی شکل ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۰۰). [کیکٹا (رک) کا انفی تلفظ].

گینگلا (ی مج ، غنہ ، سک گ) صف ؛ امذ.
رک : گیگلا ، احمق ، بے وقوف. کبوتر بولنے لگا ایسے گینگلے مجھے جھٹکارے کی طرح معلوم ہوتی ہے. (۱۸۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۳). [گیگلا (رک) کا انفی تلفظ].

۔۔۔پن / پنا (۔۔۔فت پ) امذ.
رک : گیگلا پن ، حماقت (پلیٹس). [گینگلا + پن/پنا ، لاحقۂ کیفیت].

گینہ (ی مع ، فت ن) امذ.
آبگینہ (رک) کا مخفف بمعنی شیشہ نیز بطور لاحقہ مستعمل . گنہ (ف) آبگینہ ، عاگینہ وغیرہ . (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۲۰). [آبگینہ (رک) کا مخفف].

گینْہْوں (ی مع ، مغ ، ضم ہ) امذ.
رک : گیہوں (پلیٹس). [گیہوں (رک) کا بگاڑ].

گینْہوں (ی مج ، مغ ، و مع) امذ.
رک : گیہوں (پلیٹس). [گیہوں (رک) کا انفی تلفظ].

گَینی (ی لین) صف مث.
۱. (ا) **چھوٹے قد کی گائے** . ایک قسم اس جانور کی گوٹ سے مشابہ ہوتی اور بے حد خوش شکل ہوتی ہے اس کو گینی کہتے ہیں . (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۲۸۱) . (اا) **نوجوان گائے جس نے ابھی تک کوئی بچھڑا نہ جنا ہو** (پلیٹس). ۲. **دو پہیوں والی گاڑی یا بگھی وغیرہ جسے بچھڑا کھینچتا ہے جو گینا کہلاتا ہے** (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [رک : گینا (۲) کی تانیث].

گیو (ی مع ، سک و) امذ.
شاہ نامے کے ایک مشہور اور طاقتور پہلوان کا نام (جو گودرز کا بیٹا اور بیژن کا باپ تھا) ؛ مراد : بہت طاقتور پہلوان.

کیا تنگ اُنہیں سر افراز نیو
ماریا تیغ یک برسر دست گیو

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۴).

صلابت میں راکس سہابت میں دیو
دلیری میں رستم ہیں قوت میں گیو

(۱۸۰۷ ، داستان فتح جنگ ، ۱۵۷).

کہاں رستم و گیو و افراسیاب
سخن سے رہی یاد یہ نقل خواب

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۲۳).

خلش کرتا نہ کر تو دیدم پر نشتر مژگاں
کہ اس جا گیو و رستم کو بھی اب ڈر آوے ہی آوے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۹). رستم سہراب گیو ، سب نے اُس کے آگے کان پکڑے سر سر گئے . (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۲).

طاقت میں ہے ہٹس کی حقیقت نہ گیو کی
انگلی سے پھیرتا ہوں کلائی میں دیو کی

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [ف].

گیوا (ی مع) امذ.
(مشرقی بنگال کا) ایک درخت جس کی لکڑی نرم اور کاغذ بنانے کے کام آتی ہے. ان جنگلات میں گوران اور گیوا کے درخت بھی ملتے ہیں گیوا درخت کی لکڑی نرم ہوتی ہے . (۱۹۶۶ ، پاکستان کا معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۴۴). [انگ : Geiva].

گیُومَرْتان (فت گ ، و لین ، فت م ، سک ر) امذ.
(لفظاً) ذاتِ فانی ؛ (زردشتی مذہب کے مطابق) پہلا انسان ؛ مراد : حضرت آدم علیہ السلام. سب سے پہلا آدمی گیومرد یا گیومرتان تھا جسکے معنی ذاتِ فانی کے ہیں . (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۶۴). [ف].

گیُومَرْد (فت گ ، و مع ، فت م ، سک ر) امذ.
رک : **گیومرتان**. پہلا انسان گیومرد یا گیومرتان اس بادشاہ سے مختلف ہے جس کے دو پوترے تاز اور سیوشنگ تھے . (۱۹۴۴ ، مخزن علوم و فنون ، ۶۲). [ف].

گیوَہ (ی مع ، فت و) امذ.
رک : **گیوا** ، **ایک درخت کا نام**. سندری ، گیوہ ، گوارن ، گوالپاتا اور تیمر یہاں کے خاص درخت ہیں . (۱۹۶۹ ، پاکستان کا حیوانی جغرافیہ ، ۳۹). [انگ : Geiva].

گِیَہ (کس گ ، فت ی) امث.
رک : **گیاہ** (پلیٹس). [گیاہ (رک) کا مخفف].

گیہْ (ی مج ، سک ہ) امذ.
گھر ، مکان (جامع اللغات). [س : गेह].

گِیَہا (کس گ ، فت ی) امث.
رک : **گیاہ جو فصیح ہے** (پلیٹس). [گیاہ (رک) کا بگاڑ].

گَیہان (ی لین) امذ.
دنیائے عناصر ، جہان ، دنیا ، عالم.

ہستی سوں اپج یو گیان ہے ہاں
اس گیان سوں یو تمام گیہاں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۲). جس وقت نامہ حضرت خدیو گیہاں ... نام زد شجاع الشمس سے کیجیے ، بھیجیے گا . (۱۷۹۲ ، شاہ عالم ثانی ، عجائب القصص ، ۶۶).

زیبا ہے اگر تجھے کہوں میں گیہان و خدا یگان اقبال

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۳۱۵).

بیخود و مست و پراگندہ بیاں میں ہوں مدّاحِ رسولِ گیہاں

(۱۹۶۵ ، کفِ دریا ، ۱۷٦). [ف].

۔۔۔پَناہ (۔۔۔فت پ) صف ؛ امذ.
جہاں پناہ ، شہنشاہ. گیہاں پناہ نوشیرواں عادل کا بیٹا نوش زاد باپ کے کیش و آئین کے خلاف عیسائی ہو گیا تھا . (۱۹۰۰ ، ایامِ عرب ، ۲ : ۱۹۲). [گیہاں + پناہ (رک)].

۔۔۔خُدیو (۔۔۔ضم نیز فت خ ، ی مع ، سک و) امذ.
خداوند عالم ، بادشاہ جہاں ، دنیا کا مالک.

ظالم شکار بن گیا گیہاں خدیو کا
کافر وہ تھا تو ہاتھ بھی مارا جنیو کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۰۶). [گیہاں + خدیو (رک)].

گیہر (ی لین ، کس ہ) صف.
رک : **گیہرا** (پلیٹس). [گیہرا (رک) کا مخفف].

گیہرا (ی لین ، سک ہ) صف.
رک : گہرا (پلیٹس). [گہرا (رک) کا بگاڑ].

گیہرائی (ی لین ، سک ہ) امث.
رک : گہرائی (پلیٹس). [گیہرا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

گیہنا (ی لین ، سک ہ) امذ.
گہنا ، زیورات.

جو گیہنا لیے ہندوی رنت کا   جواہر جو ہے بکرم آجیت کا
(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، ۸۵). [گہنا (رک) کا ایک املا].

گیہواں (ی مج ، ضم ہ). (الف) صف.
گیہوں کے رنگ کا ، سانولا ، گندمی ، چمپئی ، ملیح (عموماً رنگ کے ساتھ مستعمل). جبش میں کوئی ہمارے ملک کا گیہواں رنگ آدمی جا نکلے تو اس کو مبروص سمجھ کر اُس کی چھاتوں سے دور بھاگیں. (۱۹۰۵ ، امہات الامۃ ، ۲۳). گیہواں رنگ کے علاوہ اس کا مشرق تا ک نقشہ بھی بہت دل کش تھا. (۱۹۸۸ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۵۰). (ب) امذ. گندم کا رنگ نیز ایک قسم کی گھاس (پلیٹس). [گیہُ (گیہوں (رک) کی تخفیف) + واں ، لاحقۂ تذکیر].

گیہوں (ی مج ، و مج) امذ.
سفید رنگ کا ایک مشہور غلہ جو ایک طرف سے مخروطی اور جس کے دوسری طرف بیچ میں جڑی ہوئی کھال کی طرح خط ہوتا ہے اس کے آٹے سے روٹی پکائی جاتی ہے جو عموماً کھانے میں استعمال ہوتی ہے ، گندم ، کنک.

قطرا پانچ سیر گیہوں اور دا کھ
دس سیر جوار اور خرما آ کھ

(۱۵۰۳ ، لازم المبتدی ، ۵). گیہوں ... ہور تور ری بھری وغیرہ سب اناج ہور ترکاری جو کھانے کو آتے ہیں سو پیدا کیا. (۱۶۹۷ ، پنج گنج ، محمد مخدوم ، ۲۰۹). جب مینگنی چوہے کی گیہوں میں پڑ کر پس جاوے ... تو اس کا کھانا جائز ہے. (۱۸۶۹ ، تہذیب الایمان ، ۱۲۷).

کچھ مزا گیہوں کا کچھ حوّا کے کہنے کا خیال
آپ ہی کہیے کہ اس موقع پر آدم کیا کریں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۳۲). جو کام عورت ہاتھ سے کرتی تھی اس کی جگہ مشینوں نے لے لی یعنی گیہوں کا چھڑنا ، فصل کاٹنا ... وغیرہ. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۸۹). [س : गोधूम].

--- بھی گیلے جانگر بھی ڈھیلے کہاوت.
کام بھی مشکل اور کوشش بھی پوری طرح نہیں تو پھر مقصد کیسے حاصل ہو. گیہوں بھی گیلے جانگر بھی ڈھیلے ، ہسائی ہو تو کیونکر. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۱۰).

--- جنگلی (--- فت ج ، غنہ ، سک گ) امذ.
گیہوں سے مشابہ ایک لمبی کرخت گھاس (کلید عطاری ، ۹۱). [گیہوں + جنگلی (رک)].

--- دے کر گجریں کھانیں کہاوت.
(کسی ضرورت سے) عمدہ چیز دے کر ادنٰی چیز (بدلے میں) لینا بےوقوفی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کی بال / بالی ، نہیں دیکھی کہاوت.
نہایت ناتجربہ کار اور نادان ہے ، گھر کی چار دیواری سے بھی نہیں نکلے ، یہ بھی معلوم نہیں کہ گیہوں کا پیڑ اور اس کی بالی کیسی ہوتی ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کی بالی امث.
خوشۂ گندم (مہذب اللغات).

--- کی روٹی کو فولاد کا / فولادی ، پیٹ چاہیے کہاوت.
نعمت کھا کر پچانے کو بڑا حوصلہ چاہیے ، دولت یا مرتبہ پانے کے بعد اپنی حد سے نہ بڑھنا بڑے حوصلہ مند آدمی کا کام ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کی ہَضم نہیں ہوتی کہاوت.
دولت یا کسی قسم کی ترقی ہو جانے پر مزاج کا بدل جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

--- کے ساتھ گُھن بھی پِسنا / پِس جاتا ہے کہاوت.
بُرے کے ساتھ اچھا بھی نقصان اٹھاتا ہے ، زبردست کے ساتھ کمزور بھی مارا جاتا ہے. بس ایسا معلوم ہوا کہ ناتکار تنکوں کے گیہوں کے ساتھ بہتیروں کا گھن پستا ہے ، چلیے تشریف لے چلیے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۳). مجھے بڑی فکر ان غریب عورتوں اور بچوں کی ہے گیہوں کے ساتھ یہ بے گناہ گھن کی طرح پسے جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۱ : ۹۳). میر عاشق۔ ہاں یہ تو سچ ہے کہ بادشاہ کا کوئی قصور نہیں لیکن گیہوں کے ساتھ گھن بھی پستا ہے. (۱۹۵۹ ، نقش آخر ، ۳۳). آپ روس کے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۷ مارچ ، ۳).

--- کے ساتھ گُھن پِس گیا فقرہ.
زبردست کے ساتھ کمزور بھی مارا گیا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).

--- کے کھیت میں کرنجوا اُگا کہاوت.
اچھے کی اولاد بُری ہوتی ہے ، بھلائی کے بجائے بُرائی پلے پڑی (جامع الامثال ؛ علمی اردو لغت).

گیہونوا (ی مج ، و مج ، مغ) صف.
رک : گیہواں ، گیہوں کے رنگ کا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گیہوں (رک) + وا (واں (رک) کی تخفیف) ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

گیَیہ (ی مج ، فت ی) صف.
جس کا جاننا ضروری ہو ، جو جانا جا سکے ، جاننے کے قابل. راجن یہ گییہ جاننے جوگ ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بسشٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۱۱۳). [س : ज्ञेय].

گیہ / گیہ (ی لین) امث.
(معماری) عمارت کا آگے پیچھے بنا ہوا ہر ایک درجہ (ا پ و ، ۱ : ۲۵۱). [گہ (رک) کا بگاڑ].

گھ

گھ (فت گھ) حرف مذ.

۱. صوتی اعتبار سے اُردو حروفِ تہجّی کا (بشمول ہائیہ حروف) بیالیسواں حرف جو تحریر میں ''ھ'' کی شمولیت کی وجہ سے ''گ'' کی ہائیہ شکل کہلاتا ہے ، دیوناگری میں چوتھا مصمتہ (घ) ہے ، یہ کلمے کے شروع ، وسط اور آخر میں بھی آتا ہے. گھ ، ہندی الف بے تے کا چوتھا حرف صحیح ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان، ۳۳)، قدیم ہند آریائی کے دم کشیدہ حروف صحیح (بھ ، گھ ، دھ ، جھ) اس زبان میں اب تک محفوظ ہیں. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۱۳)، گھر کا صحیح اور حکمیاتی تجزیہ گھ + ر اور بھر کا بھ + ر ہے. (۱۹۶۶ ، اردو لسانیات ، ۵۷). ۲. گھرگھر کی آواز. گھ ... کے لغوی معنی سنسکرت لغت میں گھرگھر سے مشابہ آواز کے ہیں. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۳).

گھاب امذ.

(کاشت کاری) نشیبی زمین جہاں پانی جمع ہو جائے. دلدلی زمین، بعض جگہ ایسے لعاب دار مٹی و پانی ملکر ہو جاتا ہے کہ اس میں سے نکلنا مشکل ہوتا ہے ، اس کے نام یہ ہیں بچھا ، گھاب ... ، لیڈر ، دلدل ، کھانچا. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۴). [مقامی].

گھابر (فت ب) صف.

رک : گھابرا (الف) جو زیادہ مستعمل ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھبرانا (رک) سے صفت].

گھابرا (سک ب). (الف) صف مذ.

گھبرایا ہوا ، پریشان ، سراسیمہ.

> اٹھا شور ہر طرف سوں مارمار
> ہوئے گھابرے ملک پیادے سوار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۸)، نظر ہو خبر سن بہوت گھابرا ہوا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۵). تم گھابرے نہ ہوتا میں اپنے لڑکے کو یہ بات کہتی ہوں وہ دعا کرے گا تو تمہاری مراد برآویگی. (۱۸۹۰ ، فیض الکریم ، ۲۸۳). (ب) امث. گھبراہٹ ، پریشانی.

> تنبولی اسے دیکھ دل میں کڑا
> اد ک دل میں اسکے لگا گھابرا

(۱۸۵۲ ، قصہ قاضی و چور کا ، ۸۷). [گھبرانا (رک) سے صفت].

گھابرات (سک ب) امث.

رک : گھبراہٹ. اگے ماؤلی تیرے سوں ہو کی گھابرات دسنی ہے. (۱۷۹۵ ، انوار سہیلی ، ابراہیم بیجاپوری (دکھنی اردو کی لغت)). [گھابرا + ت ، لاحقۂ کیفیت].

گھابری (سک ب) صف مث.

گھبرائی ہوئی ، پریشان.

> یکایک صبا ہوی سو ہو گھابری
> وہیں کاڑ سوت سٹی زرزری

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۵).

> پوچھی ہو گھابری او لوگاں سو
> چھوڑی تھی یہاں میں ایک بچے کو

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۴۳). عورتیں ان داغوں اور پوست کے تڑکنے کو دیکھ کر بےسبب گھابری ہوتی ہیں. (۱۸۳۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۵۳). [گھابرا (رک) کی تانیث].

گھات (۱) امث.

۱. تاک ، داؤں ، شکار کی چھپواں تلاش ، (کام یا عمل کا) مناسب وقت یا موقع ، کمیں ، کمیں گاہ. اور ان کا محاصرہ کرو ، اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو. (۱۸۸۸ ، تحقیق الجہاد ، ۳۰).

> چوروں کو اپنی گھات کا سودا نہیں رہا
> اور شاطروں کو مات کا سودا نہیں رہا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۹۶). دور دور تک گھات میں کھڑی جیپیں حرکت میں آنے لگیں. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۱۰). ۲. دھوکا ، فریب ، چال بازی.

> آپ کی ہر بات میں یہ بات ہے
> چال ہے فقرہ ہے دم ہے گھات ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۸۷).

> ہم کو دیکھی ہوئی چالوں سے بچے رہنے کا سوچ
> ان کا اس کھیل میں ہر داؤں نیا گھات نئی

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۶).

> میرے لیڈر کو لگی ہے جو مساوات کی رٹ
> یہ بھی بیکار الیکشن کی کوئی گھات نہ ہو

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۶). ۳. وہ جگہ جہاں دشمن یا شکار کے انتظار میں بیٹھیں ، کمیں گاہ. اوس کی صورت انسان کی ہے راہوں میں گھات سے تاک میں بیٹھتا ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۳۶). ۴. (أ) انداز ، ادا ، آن ، سج دھج ، جھیڑ جھاڑ.

> گھاتیں ہوئیں دلربائیوں کی باتیں ہوئیں آشنائیوں کی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴).

> بھولے بھالے ہیں گھات کیا جانیں
> ابھی وہ اور بات کیا جانیں

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۳۲).

برہمن نے کہا بس آپ کی باتیں ہی باتیں ہیں
ابھی یہ وصل کی راتیں نہیں ہیں اُن کی گھاتیں ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۰۶). بانکی چتونوں کی ایک ایک گھات بدن کا ہر پیچ و خم روپے کی ہر چھب داؤ پر لگا دی. (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۹۰). (ii) ڈھب ، ڈھنگ ، طور طریقہ.

ہم سے آنکھوں میں جو رہتے تھے اشارات نہ بھول
تیرے دل لینے کی جو گھات ہے سو گھات نہ بھول

(۱۷۸۲ ، دیوان محبّت (ق) ، ۲۱۵).

دیکھو جب بنی سنورتی ہے وہ زلف
مار رکھنے کی یہ اچھی گھات ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۰۷).

خود ہم نہ ملیں گے نہ کہیں جائیں گے مہماں
کی آپ نے واللہ نئی گھات سے توبہ

(۱۸۹۰ ، مہتابِ داغ ، ۱۵۱).

رکھا آسماں اُن کے قدموں پہ سر
لیا بوسۂ پا اسی گھات سے

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۱۶۸).

لیکن میں شادماں ہوں کہ شہباز مفت میں
معلوم مجھ کو جوری کی ہر گھات ہو گئی

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۹۰). ۵. ایسا موقع یا تدبیر جس سے کسی کو شک نہ ہو . خفیہ تدبیر.

رکھ تو سرگوشی کے حیلے کو تو منہ پر قائم
بوسہ لینے کی اس انبوہ میں گو گھات نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۵). ایک روز آدھی رات کے وقت گھات پا کے اوس طوطے کو پر نوچ کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۴۳). اب بھی اگر گھات تجھ کو ملے تو یہاں سے نکل جا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۸). رات دن تاک جھانک میں رہنا ، لیکن گھات نہ ملتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۶۲). ۶.(i) داؤ پیچ. ایک دوسرے سے کس کس گھات سے لڑتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۸).

ہمارے سامنے شکوہ عدو کا
ہماری گھات اے ظالم یہیں سے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۶۱). میرے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے سارے داؤں گھات بھول بیٹھی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۸۱). (ii) (بنوٹ) لڑائی کا ایک طریقہ جس میں چھپ کر کسی پر وار کرتے ہیں. گھاتی ... اور الفاظ گھات اور گھتیل اسی سے مشتق ہیں. (۱۸۳۶ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۱۶). (iii) (کشتی) حریف پر وار کرنے کے لیے اپنے بچاؤ کے ساتھ موقع کی تلاش (اب و ، ۸ : ۶۲). ۷. چال ، تدبیر ، تاک.

ہر سحر دریے آرام ہے آشناں ہے
مکر و طامات کی اک گھات چلی جاتی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۸).

کچھ اشارے جو کیے میں نے تو جنجھلا کے کہا
تم رہا کرتے ہو دن رات انہیں گھاتوں میں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲۳).

وہ صدمے جو لگے رہتے ہیں اس آسائش کی گھاتوں میں
وہ دنیا سسکیاں بھرتی ہے جو تاریک راتوں میں

(۱۹۳۰ ، فکر و نشاط ، ۷۷).

میں کمزور ہوں   پر مری گھات مضبوط ہے

(۱۹۷۳ ، زرد آسمان ، ۱۲۰). ۸. (i) گُر ، نکتہ ، رمز. وہ اپنے بچوں کو اکثر کہانیاں نقلیں سنایا کرتی تھی اور ہر ایک فن کی گھاتیں بتایا کرتی تھی. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۵۰). وہ ... حُسنِ بیان اور لطفِ تحریر کی گھاتوں سے واقف نہیں ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۸۳). رمزوں اور گھاتوں کو وہ کیا سمجھیں جو صرف اہلِ زبان ہی کا حصّہ ہیں. (۱۹۲۱ ، دیباچہ دیوان ریختی ، ۲). (ii) پوشیدہ بات ، راز ، چال. سبب ازالۂ مرض صاف صاف کیوں نہیں بتاتا ہے اس میں ضرور کوئی گھات ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹). ۹. قابو ، اختیار.

وہ رشکِ مہر و قمر گھات پر نہیں آتا
کبھی اندھیرے اُجالے نظر نہیں آتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۱). ۱۰. غرض ، مقصد ، مطلب.

یار تم کو دل نہیں دینے کا بے بوسہ لیے
تم جو اپنی کون کے ہو میں بھی ہوں اپنی گھات کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۷). ۱۱. (مجازاً) جادو ، ٹونا ، جھومنتر ، موٹھ ، دشمنی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : घात].

---آنا محاورہ.

طور طریقہ معلوم ہونا ، ڈھنگ آنا.

رکھ کے اوروں پہ بُرا مجکو کہا کرتے ہو
گالیاں دینے کی ابھی تمہیں گھاتیں آئیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۵۰).

---پانا محاورہ.

۱. موقع پانا. طوطے کے درپئے ہلاکت ہوئی ، ایک روز آدھی رات کے وقت گھات پا کے اوس طوطے کو پر نوچ کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۴۳).

باتوں باتوں میں جو بات پائی
شب کے پردے میں گھات پائی

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۲۱). اُن حضرات نے موقع اور گھات پا کر ایسے ایسے رخنے اور جھگڑے بکھیڑے شروع کر دیے کہ تم کو ریاست ملنے پر دھن نہ بندھنے پائے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنج ، ۳۵). ۲. مقصد حاصل کرنا ، قابو حاصل کرنا.

بیداری شب کی گھات پائی   حکمت سر دست ہاتھ آئی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳۶). جب گھات اپنی پاؤں گی ، تمہیں درخت میں بٹھاؤں گی. (۱۸۵۳ ، شرح اندر سبھا ، ۹۳).

---پر آنا محاورہ.

قابو میں آنا ، چال میں آنا ، داؤں پر چڑھنا ، ہتھے چڑھنا

وہ رشکِ مہر و قمر گھات پر نہیں آتا
کبھی اندھیرے اُجالے نظر نہیں آتا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۱).

---پر/پہ چڑھنا محاورہ.
گھات پر آنا ، داؤں پر چڑھنا.

کیا چڑھو گے نہ کسی روز مری گھات پہ تم
آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢٠٥).

پوچھوں گا پھر مزاج ترا اضطراب دل
بھولے سے بھی وہ چڑھ گئے گر میری گھات پر
(١٨٤٣ ، نشید خسروانی ، ٩٦).

---پر لانا محاورہ.
قابو میں لانا ، داؤں پر چڑھانا.

ہم بھی خواب ناز میں سُنتے ہیں بدذات کی
رات بھر کرتا رہا وہ گھات پر لانے کی بات
(١٩٢١ ، دیوان ریختی ، ٢٦).

---تا کنا محاورہ.
گھات لگانا ، موقع ڈھونڈنا (ماخوذ : نوراللغات).

---چڑھنا محاورہ (قدیم).
رک : گھات پر چڑھنا ، ہتھے چڑھنا.

گھات چڑھ من ہرن لگا ونے
دوڑیو یہ شکار جاتا ہے
(١٧٣٣ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ١١).

---چلانا محاورہ.
وار کرنا ، داؤں چلانا ، ہتھ چلانا ، جادو کرنا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات).

---چل جانا/چلنا محاورہ.
چال یا چال بازی کا کارگر ہونا ، بس چلنا ، داؤں چلنا.

یا خدا آج تو غیروں کی نہ کچھ گھات چلے
نے کبھی ساتھ میرے وہ بشر بدذات چلے
(١٨٤٢ ، مظہر عشق ، ١٣٩).

کٹیے ہم سے جلد تو بن جائے بات
ملے اُس سے مُنھی تو چل جائے گھات
(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ٢٠).

---سُوجھنا محاورہ.
تدبیر سوجھنا ، چال سمجھ میں آنا.

نہ راہ ہی مجھے سوجھی نہ پھاندنے کی گھات
پھرا کیا پس دیوار و پیش در خاموش
(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٣٨).

---کرنا محاورہ.
١. موقع تا کنا ، داؤں لگانا ، دھوکے سے وار کرنا.

مبادا اپنی پر کرے گھات کیچ
کہ سُنتا نہیں کس کی ہو بات کیچ
(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٢٧).

بداندیش نے جوں کیا اس پو گھات
شراب کا جو پیالا دیا اس کے ہات
(١٦٧٩ ، قصۂ ابوشحمہ ، ٢١).

کوئی دشمن کیا نہیں واللہ
میں ہی منجھ حق میں ہے کیا ہوں گھات
(١٧١٨ ، بحری ، ک ، ١٥٠). نظر اس کی ایک مرغ خانگی پر جا پڑی ... گھات کرکے چاہا کہ اس کو شکار کرے. (١٨٠٢ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ١٩١).

گھاتیں ہزار کرتا تھا وہ لاکھ مکر و زور
لیکن کہاں چراغ کہاں مہر دیں کا نور
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٢٦١). **٢. دغا کرنا ، چال بازی کرنا ، دھوکا دینا ، فریب دینا.**

کہتا ہے بھی راز سب کھول اُسے
کیا گھات سچ پر بھی بول اُسے
(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢٠).

کاٹی عیار نے شکووں میں ملاقات کی رات
یار پرفن نے میرے ساتھ عجب گھات کی رات
(١٨٥٨ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ١٣٨). آپ سچے میں جھوٹا ، لیکن یہ تو کہیے کہ اس سے گھات کرکے مجھے ملے گا کیا؟ (١٩٣٨ ، شکنتلا (ڈاکٹر اخترحسین رائے پوری) ، ٢١١). **٣. تدبیر کرنا ، چال چلنا ، راہ نکالنا** قضا حیران تھی کہ کم جراتوں کا خاک میں پردہ چھپانے کو کون سی گھات کرے. (١٨٥٧ ، گلزار سرور ، ٥٩).

ہم کو بھی پرکھا ہم سے بھی کھیلی نئے پرانے کھیل
گھات کرے الجھنوں والی بات کرے بے میل
(١٩٦٧ ، لاحاصل ، ٧٣). **٤. (قدیم) آفت ڈھانا ، ایذا دینا ، ظلم کرنا.**

فلک نے کیا گھات ایسے منیں
ہوی دلگیری سب دین و دنیا منیں
(١٦٧٩ ، قصۂ ابوشحمہ ، ١١).

لگے خوب کہنے اہل مجلس کی بات
کہ ظلم نے کیا ہے میرے جی پہ گھات
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٥٠).

---کی بات اسم.
بھید کی بات ، راز کی بات.

ہم تم کو بتائیں آج اک گھات کی بات
جو گھات کی گھات ہو اور بات کی بات
(١٨٤٧ ، دستنبوئے خاقانی ، ٢٢٢).

---کھیلنا محاورہ.
دوسرے کو غافل پا کر اپنا مطلب نکالنا (ماخوذ : نوراللغات ، جامع اللغات).

---لگانا/لگائے بیٹھنا محاورہ.
کسی کی تاک میں چھپ کر بیٹھنا ، موقع تا کنا.

اوسوز آگے سنبھل کے جانا
بیٹھا ہے لائے گھات بانکا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷۸).

شہد ان پہ آٹھ پہر لگائے رہے ہے گھات
قند و شکر بھی دل سے فدا ہوں دن اور رات

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۷). وہ ہمیشہ ان کی سرحد پر گھات لگائے بیٹھی رہتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۳۳). تیندوا اور چیتا ... درختوں پر بھی چڑھ کر گھات لگاتے ... ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹). یوں لگتا ہے جیسے بھری دوپہر میں رات نے گھات لگا کر حملہ کیا ہے. (۱۹۸۳ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۹۹).

---لگنا محاورہ.

۱. **گھات لگانا (رک) کا لازم ، شکار یا دشمن کی تلاش میں چھپ کر بیٹھنا.**

بلبل کر اس چمن میں سمجھ کر ٹک آشیاں
صیاد لگ رہا ہے تری گھات سے طرح

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۵۲). نئی دہلی کے ایوانوں میں میرے بہ مخالف خاموش رہے لیکن ... اسی دن سے گھات لگی رہی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۰۹). ۲. **ہتھے چڑھنا.**

وہ بدبخت سنتے ہی بولا یہ بات
کہ اچھا لگی آج تو میری گھات

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۷۲).

---مارنا محاورہ.

تاک کر یا چُھپ کر حملہ کرنا. جب وہ واپس لوٹ رہے تھے تو نگروٹہ کے قریب ایک سکھی ٹولی نے ان پر گھات ماری. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۷).

---ملنا محاورہ.

موقع ہاتھ آنا. رات دن تاک جھانک میں رہنا ، لیکن گھات نہ ملتی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۶۲).

---میں آنا محاورہ.

دھوکے میں آنا ، دام میں آنا ، جال میں پھنسنا (فرہنگ آصفیہ).

---میں بیٹھنا محاورہ.

دشمن یا شکار کی تاک میں چُھپ کر بیٹھنا ، موقع کی تاک میں رہنا. لشکر شاہی اترا اور دست برد کی گھات میں بیٹھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۶).

فتنہ اُٹھے کوئی یا گھات میں دشمن بیٹھے
کار اُلفت یہ تو اب حضرت دل ٹھن بیٹھے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۰۳). ہر قدم پہ ، ہر موڑ پہ کسی وجود کسی سانحے کا انتظار ، حادثہ کوئی دم سادھے گھات میں بیٹھا ہو. (۱۹۸۹ ، پُرانا قالین ، ۲۰۹).

---میں پھرنا محاورہ.

تلاش میں پھرنا ، جستجو میں رہنا ، تاک میں رہنا.

کوئی بُت خانہ کو جاتا ہے کوئی کعبے کو
پھر رہے گبرو مسلماں ہیں تری گھات میں کیا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۸). یہود ایسی گھات میں پھرتے تھے کہ کہیں قافلے سے آپ کو پہچان لیں تو ہلاک کریں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۱۸).

---میں رہنا محاورہ.

موقع ڈھونڈنا ، موقع تاکنا ، مناسب وقت کی تلاش میں رہنا (عموماً لوٹنے یا مارنے کے لیے).

کنگھی تری ہاتھ میں رہی ہے   چتون تری گھات میں رہی ہے

(۱۷۸۳ ، لیلیٰ مجنون ، ہوس ، ۳۸).

گھات میں رہتا ہے چور اُسکی کف رنگیں کا
تابمقدور تو کرتا ہوں خبرداری دل

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۰۳).

کم ہے ، اعلیٰ صفات میں یوں
درپردہ رہے نہ گھات میں کیوں؟

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۶). سیاست و معاشیات کے علاوہ بھی تو اور بہت سی ترغیبیں اور تحریکیں ہیں جو آزاد منشوں کی گھات میں رہتی ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۹۷).

---میں لگنا محاورہ.

تاک میں ہونا ، کسی کی فکر اور تجسس میں ہونا.

بھاندے کے بیچ غیب میں آ جا تو کیا عجب
دل آج اپنے گھات میں جا کر لگا تو ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۰).

لگ ہوئی ہے صبا گھات میں مجھے ڈر ہے
نہ کھول دے کہیں وہ زلفِ عنبریں اپنی

(۱۸۷۹ ، عیش ، د ، ۱۹۸). قوم ہوازن کے لوگ گھاٹی کے قریب مسلمانوں کی گھات میں لگے تھے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۱۶). کوئی چوہا رات کو کھانے کی تلاش میں تھا ، اُلّو نے دیکھ لیا ، اور گھات میں لگا. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۹۷).

---میں لگے رہنا محاورہ.

ہر وقت موقع کی تلاش میں رہنا ، گھات میں لگنا. یعقوب و ربنا دونوں بھائی بھاگنے کی گھات میں لگے رہتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۳۳۶).

---میں ہونا محاورہ.

تاک میں ہونا ، موقع کی تلاش میں ہونا.

نمود خط ہوا حُسن و جمال لینے کو
یہ چور گھات میں تھا کب سے مال لینے کو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۰۳). جاذبۂ لطف الٰہی ہر وقت انسان کی گھات میں ہے. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۷۷). ایک دفعہ ایک شخص کو لوگ گرفتار کر لائے اور عرض کی کہ یہ حضور کے قتل کی گھات میں تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۳). کہانیوں اور ڈراموں کی انارکلی اپنے محبوب کو بیچ کر رہی تھی کہ دل آرام گھات میں ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۱۰۰).

ـــــ ہونا محاورہ.
کھات کرنا (رک) کا لازم ، تدبیر ہونا.

سوجھی فرقت ہی کی ظالم کو جو سوجھی تدبیر
اوس کی وصلت کی فلک سے نہ کوئی کھات ہوئی

(١٨٨٣ ، مضامین رفیع ، ٨٣).

کھات (٢) امذ.
١. (أ) قتل ، ہلاکت ، بربادی ، تباہی.

سُنیا بلبل ہو بےرحمی ستی بات
اوسے لیا بات پنجرے میں کیا کھات

(١٦٦٥ ، پھول بن ، ٢٩).

اس جسم مثال کو نہیں کھات
ہے قائمی اس کو روح کے ساتھ

(١٨٤٣ ، جامع المظاہر فی منتخب الجواہر ، ٥٠). میں نے بڑا اپات کیا ، جو چند روزہ زندگی کے لیے بڑے بھائی کا کھات کیا. (١٩١٥ ، آریہ سنگیت رامائن ، ٢ : ٣٣٣). (أأ) غارت ، زخمی کرنا ، ضرب لگانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ٢. صدمہ ، ضرب ، آزار ، ایذا.

خدایا توں حاضر ہے ہر بات کا
کہ منج پر پڑیا کام کیا کھات کا

(١٦٤٩ ، قصۂ ابوشحمہ ، ٢٢).

لگی ہیں جی پر برہ کی کھاتیں تلپھ تلپھ کر بتائیں راتیں
تمہاری جن نے بتائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٤). ٣. (حساب) حاصل ضرب ، گن پھل (پلیٹس). ف : کرنا ، ہونا. [س : घात].

ـــــ میں پڑنا محاورہ (قدیم).
آفت میں پھنسنا ، مشکل میں پڑنا ، مصیبت میں مبتلا ہونا.

پڑیا تھا پرت پنت کے کھات میں
رہیا تھا سنپڑ دیو کے ہات میں

(١٦٠٩ ، قطب مشتری ، ٩٩).

جو زن مرد رو سے پڑے کھات میں
ہور اس شکل کو لیوے وہ ہاتھ میں

(١٧٧٤ ، ـــــ ، ٥ : ٨١).

کھات (٣) امث.
١. رک : گھاٹ ، راہ ، راستہ. شراب مرکب ہے محبت کے بات کا ، شراب پادی ہے اس کھات کا. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٩).
٢. نقصان ، گھاٹا.

اد کت بیروی میں انوں کی ہے کھات
کتا ہوں سن اے بادشاہ نیک بات

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٤٧). [گھاٹ (رک) کا قدیم املا].

کھاتا (الف) امذ.
١. کوئی چیز جو سودے کے بعد مفت دی جائے ، چنگا ، رونگھن ، لپھاؤ ، کھلوا. وہاں سے جو کچھ لایا وہ کھاتے میں پایا. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ١ : ٨٨). دو پیسہ کا سودا لو اس پر دو ہری مرچیں بھی کھاتے میں نہیں دیتے. (١٩٥٨ ، میلہ گھومنی ، ٢٠٨).
٢. ایک قسم کا کھلونا (پلیٹس). (ب) صف. مفت ، زاید. نوکری پیش قرار اور کھاتے میں جوزو نیک کردار پائی کمال خوش ہوئے. (١٨٥٩ ، سروش سخن ، ٢١). مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں سب مال و متاع بادشاہ ضبط نہ فرمائے اور کھاتے میں سولی پر نہ چڑھائے. (١٩٠١ ، الف لیلہ ، سرشار ، ٣٣٩). اگر میں تم سے چوبیس دنوں تک تمہاری دو آنے والی آئس کریم روز لوں تو جوتا بھی آ جائے گا اور آکتی بھی کھاتے میں بچے گی. (١٩٦٩ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ٣٢). [س : घातक].

کھاتک (فت ت). (الف) امذ.
١. قاتل ، خونی ، سفاک ، جلاد ، قصاب. کسی کو پتا نہ چلتا تھا کہ کسی کھاتک کو پھانسی کی سزا سے عمر قید میں بدل جانے یا بالکل ہی چھوٹ جانے میں شیلو کا کتنا ہاتھ تھا. (١٩٦٦ ، لاجونتی ، ٨٣). ٢. جانی دشمن ، جان کا لاگو ، لہو کا پیاسا ؛ مارنے کا ہتھیار (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. ١. تکلیف دہ ، اذیت دینے والا ، موذی ، بےرحم ، ظالم تیز تند مزاج. کہنے لگی ، بیٹا کیا خاک اچھی ہوں بڑھاپے کی لائیں ایک جوان بیٹا ہے اسے بھی بواسیر کے کھاتک مرض نے دبا رکھا ہے. (١٩٣٤ ، سلک الدرر ، ١١٣). ٢. (أ) منحوس ، اشبھ ، طالع بد ، برا ستارہ. جب راس پیدائش کے مخالف درجہ واقع ہو اس کو کھاتک کہتے ہیں. (١٨٨٠ ، کشاف النجوم (ترجمہ) ، ٨٥). (أأ) بُرا (وقت) ، بدشگون (جامع اللغات). [رک : کھات (٢) + ک ، لاحقۂ صفت].

کھاتکی (فت ت) صف مذ.
کھات میں لگا رہنے والا ، قاتل ، جلاد ، دشمن. میرا کھاتکی بن کر میری آتم کھات کرتا ہے. (١٩٢٣ ، پنجاب میل ، ٦٥). [س : کھاتک घातक + ی ، لاحقۂ نسبت].

کھاتُو (و مع). (الف) صف.
١. رک : کھاتک ، مراد : مہلک ، جان لیوا. لے کتنا نہیں بلکہ ہے بڑا دغاباز ہور کھاتو کڑا ہے. (١٧٦٥ ، دکھنی انوار سہیلی ، ٦٥).
٢. کھات لگائے رہنے والا ، دغا باز ، مکار (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) امذ. ماہر بھیروں کا گیت (ہماری موسیقی ، ٣٣). [کھات (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

کھاتوں میں آنا محاورہ.
چالوں میں آنا ، فریب میں آنا.

دل کچھ آگہ تو ہو شیوۂ عیاری سے
اس لئے آپ ہم آتے ہیں تری کھاتوں میں

(١٨٨٣ ، آفتاب داغ ، ٦٠).

کھاتہ (فت ت) امذ.
وہ تھوڑی سی چیز جو سودا خریدنے کے بعد اوپر سے لی یا دی جائے ، رونگھن ؛ (مجازاً) مالگزاری یا نذرانہ وغیرہ کے اوپر لی جانے والی زائد رقم. پہلی مد مالگزاری سرکار اور اس کا کھاتہ یعنی ابواب ہیں. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١١ : ٣). [کھاتا (رک) کا ایک املا].

گھاتی (۱) صف.

۱. موقع تاکنے والا ، گھات لگانے والا ، گھات میں رہنے والا ، گھاتک.

بن کئے صید نہ چھوڑے گا کسی کے دل کو
واقعی سچ ہے تو اے شوخ بڑا گھاتی ہے

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۸۷). ۲. چالیا ، چالباز ؛ خود غرض ، مطلبی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھات (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گھاتی (۲) صف ؛ امذ.

قتل کرنے والا ، قاتل.

جو دوکھ آج سب جیو کا ساتھی ہوا
جو ساتھی سو سب جیو کا گھاتی ہوا

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۳). جس نے سری کرشن چندر کو لے جانے متھرا میں لبھایا اور کنس کو مروایا ... ایک ان میں سے بولا کہ یہ بسواس گھاتی پھر کہنے کو آیا. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۸۹). [گھات (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت ، قب ، س : گھاتی घातिन].

گھاتے امذ.

کھاتا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- میں م ف.

۱. خریدی ہوئی چیز کے علاوہ ، کھلونے یا کھلوں کے طور پر ، مفت میں. گندھی کی دوکان پر تیل لینے گئیں تو عطر کا پھویا بھی گھاتے میں لے لیا اور چوڑی چوڑی گوٹ کا پیجامہ پھڑکاتی ہوئی چلیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۲ : ۲۲۷). ۲. (مجازاً) (ہاتھ آنے والی چیز کے) علاوہ ، مزید برآں. بیٹے کو دیکھ کر سجدہ بدرگاہ باری کیا ، پوتا گھاتے میں ملا اور کلمات شکریہ اس سے کرنے لگا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۰۳). ٹٹو پر سے زمین پر لڑھکی کھائی اور جگت ہنسائی جو ہوئی وہ گھاتے میں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۹۱). اجنبی کا انداز اس قدر بشاش ، ہمدردانہ اور بےتکلفانہ تھا اور گھاتے میں یقیناً کچھ شرارت آمیز بھی کہ پرسیئس جب تک اسے تکتا رہا روح بالیدہ ہوتی رہی. (۱۹۵۵ ، حیرتناک کہانیاں ، ۲۲).

گھاتیا (کس ت) صف.

۱. تاک میں رہنے والا ، گھات لگانے والا ، دشمن جاں.

مہربانی بے سبب اسکی نہیں
گھاتیا ہے اسمیں بھی کچھ گھات ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۰). ۲. گون کا یار ، مطلبی. وہ اسکو بھی اپنی طرح ایک خوشامدی اور گون کیرا اور گھاتیا سمجھتے ہیں. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۸۲). ۳. فریبی ، دھوکے باز ، مکار ، چال باز.

جینے کے کل کھلا کے انگوٹھا دکھاتے ہیں
اللہ اللہ آپ بڑے گھاتیے ہوئے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۲۰). [گھات (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

گھاتیں امث.

گھات (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل. یہ سب شعرا کی باتیں ہیں ، فریب کی گھاتیں ہیں. (۱۸۹۹ ، لعل نامہ ، ۱ : ۲۱۶). بادشاہ نے جو اس ساحرہ کی زبانی معشوق کی گھاتیں اور عشق کی باتیں سنیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۷۹). آرائش و زیبائش کے سامانوں میں نفاست اور عیش و آرام کے حصول کی نت نئی ترکیبیں اور گھاتیں... اور وہی جذبے جو دہلی میں تھے ان کی پذیرائی کا سامان ... بہم پہنچایا گیا. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۰۰).

--- بتانا ف س ؛ محاورہ.

چالیں سکھانا ، ترکیبیں بتانا.

ایسی گھاتیں تو بتا دیتے ہیں ہم اوروں کو
چالیے جانیے بس دیجیے دم اوروں کو

(۱۸۶۵ ، ناظم (فرہنگ آصفیہ)).

--- چلنا محاورہ.

چالیں چلنا ، چال بازیاں کرنا.

چلنے لگے مجھ سے آ کے گھاتیں
اون سے چکناؤ جا کے باتیں

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۹۷).

--- لگانا محاورہ.

تاک میں بیٹھنا ، شکار یا دشمن پر وار کرنے کے لیے کسی جگہ چھپ کر بیٹھنا.

لٹ گیا سارا کارواں اپنا
رہزنوں نے لگائی تھیں گھاتیں

(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۷).

--- لگنا محاورہ.

زخم لگنا ، چوٹیں لگنا.

لگیں ہیں جی پر برہ کی گھاتیں تلپھ تلپھ کر بتائیں راتیں
تمہاری جن نے بنائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۰).

--- ہونا محاورہ.

چالیں چلنا ، ترکیبیں ہونا ، تدبیریں ہونا ، اشارے کنایے ہونا ، اشاروں سے باتیں ہوئیں عیاری کی گھاتیں ہوئیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱).

--- یاد ہونا محاورہ.

ڈھب یاد ہونا ، طریقے معلوم ہونا ؛ داؤ یا چال جاننا ، ڈھنگ جاننا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گھاٹ (الف) امذ.

۱. (أ) دریا یا تالاب وغیرہ کے کنارے پر بنی ہوئی سیڑھیاں ، جہاں پانی بھرتے اور نہاتے دھوتے ہیں ، پانی بھرنے یا نہانے دھونے کی جگہ ، وہ سیڑھیوں دار مقام جہاں لوگ نہاتے ہیں.

کھڑے گھاٹ پر ہیں سی سیم بر
خجل ان کے مکھ سے سورج اور چندر

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۳۱). گھاٹ ندی کا پانی بھرنے کا اور مردوں کے نہانے کا جدا ہوئے اور عورتوں کے نہانے کا جدا ہوئے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۲۴).

پانی پہ چوکیاں ستم آرا بٹھاتے ہیں
دریا کے گھاٹ برچھیوں سے روکے جاتے ہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۱). کنوؤں کے گھاٹوں کو عورتوں اور مردوں کے لیے جدا جدا کرنے اور دولاب کھینچنے کے لیے کسی پا کیزہ آدمی کو مقرر کرنے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۴۷۳).

جمنا جی کے پاٹ کو دیکھا
اجھے ستھرے گھاٹ کو دیکھا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۲۶۶).

اشنان کرنے گھاٹ پر آتی ہیں دیویاں
آنچل کی اوٹ میں رُخِ زیبا لیے ہوئے

(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۵۶). **(ii) ساحل پر وہ مقام جہاں سے دریا کو پار کریں ، وہ مقام جہاں سے کشتی پر سوار ہوں یا اُتریں.** عبداللہ خاں بہادر کو معلوم ہوا کہ دھرم پوری کے گھاٹ سے دریا خان نے عبور کیا ہے تو اُس نے بھی اسی گھاٹ کے عبور کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۶). دریا اترنے کے لیے اب تک یہاں ایک گھاٹ موجود ہے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۳۱). تجارتی جہازوں کے لیے باقاعدہ گھاٹ اور بندرگاہیں بنی ہوئی تھیں. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۸۲). **(iii) دریا یا تالاب وغیرہ کے کنارے پانی پینے کی جگہ ، مشرب ، آبخور.** آبخور... مقام آب خوردن کہ اہل ہند گھاٹ گویند. (۱۵۱۹ ، مؤید الفضلا ، ۱ : ۳۱).

وائے محرومی نہ پونہچے چشمۂ مقصود کو
سو کھے گھاٹوں تشنہ کاموں کا اوتارا ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵). (لاٹھی کا مارنا تھا) کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیا. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۳). ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا. (۱۹۲۰ ، مولانا احمد رضا خان ، ترجمۃ القرآن الحکیم ، ۱۶). ایسا امن ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۱۵). (iv) دریا یا **تالاب وغیرہ کے کنارے وہ مقام جہاں دھوبی کپڑے دھوتے ہیں ، دھوبیوں کے کپڑے دھونے کی جگہ.** دو چار دھوبی ... لادیاں سلے کپڑوں کی لادے گھاٹ پر کپڑے دھونے کو لئے جاتے ہیں. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۴۹). اس کاغذی گھاٹ پر آتی ہے ، جُتری چولا دُھلوانے لاتی ہے ، تو میری بات مان ، یہ چولا من کے صابن سے دُھلے گا. (۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۹). **۲. تلوار کا خم ، خم شمشیر ، باڑھ سے اوپر کا حصہ.** فوج عدو کا زندگی سے دل سیراب اور اُچاٹ تھا ، تیولیاں پر تلوار کا گھاٹ تھا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۶۷). ہر ایک موج شمشیر بڑاں ہے گرداب ، حلقۂ ماتم ، گھاٹ اس کا تلوار کا گھاٹ ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۵۲).

ہو کے میں تشنہ جگر تا درِ قاتل آیا
تیغ کے گھاٹ مجھے لیکے میرا دل آیا

(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۱۰). **۳. مقام ، منزل ، راستہ ، سمت ، رخ.**

کہ ہے گھات بھو دھات پر گھاٹ میں
کہ تھنڈ دھوپ پور باد ہے باٹ میں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۰).

ہو نشو نمائی اس کو ہر گھاٹ
ہر منزل و ہر مقام میں ٹھاٹ

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۷۳).

کیا جانئے کس گھاٹ لیے جاتا ہے
آنکھیں جو دکھائیں دیکھ لے دل کی نہ پوچھ

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یاس ، ۸۳). شیخ جی نے کہا بابا ہم اس گھاٹ نہیں ہیں. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۳۳). **۴. انگیا کے سامنے کا مثلث نما کُھلا ہوا حصہ ، انگیا کا گریبان.**

یکایک گھاٹ جو انگیا کا توڑا
تو آیا ہاتھ مرغابی کا جوڑا

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۵۲).

انگیا کے گھاٹ تک نہ رسائی ہوئی مگر
شب بھر کھڑا رہا ہوا دیوار کی طرح

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۳). **۵. (i) تراش خراش ، وضع قطع ، روپ ، صورت ، ڈول** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **(ii) ڈھنگ ، انداز ، طرز.**

دم اپنا بڑھانے کو لہو چاٹ رہی تھی
کس گھاٹ سے اعدا کے گلے کاٹ رہی تھی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ ، ۳ : ۳۲). اس گھاٹ سے تلوار نہ پڑی کہ جو زورق حیات انکی طوفانی ہوتی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱۸). ۶. **(i) راہ ، راستہ.**

کٹھن دھوپ گھٹنا چلیا تھا سو باٹ
یکایک انگے یک لگیا سخت گھاٹ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۲).

جو دیکھے تو ہے شیر وس گھاٹ پر
کلاونت پکڑے وسی گھاٹ پر

(۱۷۵۲ ، قصہ کامروپ و کلاکام ، ۵۵).

نہیں گھاٹ پر گو ترقی کے آئے
نئی بات سے ناک بھوں ہیں چڑھائے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۹۰). **(ii) دشوار گزار پہاڑی راستہ ، گھاٹی ، درۂ کوہ ، پہاڑ.**

پھرا جب جنگ عسرت سے شہنشاہ
یک آیا گھاٹ شب کے وقت در راہ

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۳۰). ایک گھاٹ کارا کورم کا نسبت سطح سمندر کے (۱۸۶۰۰) فٹ بلند ہے. (۱۸۷۱ ، رسالہ علم جغرافیہ ، ۲ : ۴۹). **(iii) پہاڑ ، پربت.** ضلع بیڑ کی خوش قسمتی ہے کہ گھاٹ کا شمالی حصہ آدھے ضلع کو گھیرے ہوئے ہے. (۱۹۰۴ ، مخزن ، جنوری ، ۲). اس قسم کی چٹانوں کو بعض اوقات زینہ نما کہتے ہیں خود گھاٹ کے لفظ کا بھی مفہوم اور

اسی وجہ سے مغربی گھاٹ کے پہاڑوں کو یہ نام دیا گیا ہے. (۱۹۳۸ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲). ۷. (پنجابی) دُلہن کا لہنگا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۸. (شکاری) شیر یا کسی اور جنگلی جانور کا رات کے وقت شکار کرنے کے لیے درخت کے اوپر گھات میں بیٹھنے کی بنائی ہوئی جگہ ، مالا (ا پ و ، ۳ : ۷۸). ۹. (پنجابی) جَو کی تانت لگی ہوئی گری جو نرمی / نمی دے کر نکالی جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۰. ناؤ کا کرایہ ، گھاٹ اترائی ، پُل کا محصول (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۱. (باجا سازی) طبلے کی آٹھ طنابوں میں سے ہر ایک طناب جو اس کے گردے کو چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۳۰). ۱۲. کمی ، نقصان ، گھاٹا. تم نے ایک دوست کے ساتھ گھاٹ کے وقت پر کتائی کاٹی. (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنج ، ۱۳). ۱۳. کوتاہی ، قصور. تلوار نے گھاٹ نہ کی سر شاہزادے کا کٹ گیا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۸۷). ۱۴. (مرصّع کاری) نگینے کی سطح کے بنائے ہوئے درمیانی پہل جو کور سے اوپر ہوتے ہیں (ا پ و ، ۳ : ۶۳). ۱۵. (جلد سازی) کتاب کے ورقوں کی سلائی کا چھوٹا سا کھانچہ جس میں تانکے کا ڈورا بیٹھ جائے (بنانا ، کاٹنا) (ا پ و ، ۳ : ۲۳۰). (ب) صف. ۱. کم ، کمتر.

خوب محمدؐ کنے بچار چودہ گھاٹ اوس برس ہزار

(۱۵۷۸ ، خوب ترنگ (پنجاب میں اردو ، ۱۲۰)).

یارو میں زیادہ نہیں کہتا ہوں چل کے دیکھ لو

حسن میں کچھ ماہ اوس زہرہ جبیں سے گھاٹ ہے

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۹۹). ۲. گھٹیا ، پست. اے بھڑوے گنگا رانی کوئی بھی ایسا گھاٹ کام کرتا ہے کہ جیسا تُو نے طوفان اس آن برپا کیا ہے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۶۲). [س : گھٹ घट्ट]

---اُتارْنا ف م ؛ محاورہ.

۱. ساحل تک پہنچانا ، دریا کو عبور کرانا ، پار کرانا.

دریائے مے کے گھاٹ اتارینگے ہم اونہیں

شیریں کا جوئے شیر کا اگلا زمانہ تھا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۶۸). ۲. (تلوار یا موت وغیرہ الفاظ کے ساتھ) ہلاک کرنا ، قتل کرنا.

میں اب انھیں بےجان سے مارے نہ پھروں گا

بے تیغ کے گھاٹ ان کو اُتارے نہ پھروں گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۰). باسدیو کے باپ دادا کے تخت پر قبضہ کیا تھا اس کے باپ کو تلوار کے گھاٹ اتارا تھا. (۱۹۱۷ ، کرشن بیتی ، ۲۵۰). جلّاد کے پاس جن لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے بھیجا گیا تھا ان میں شیخ ابوالحسن نوری بھی شامل تھے. (۱۹۸۵ ، طوبیٰ ، ۵۳۰). ۳. (مجازاً) کسی جگہ یا حالت تک پہنچا دینا.

کے بیوفا کوں کیا آشنا کیا ہے

تو آبرو تئیں کس گھاٹ لا اتارا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۱). کیا بڑی بات ہے آپ دیکھتے رہیں میں اسکو کس گھاٹ اتارتا ہوں. (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۷۲).

اس وقت سے جو شراب کی آن ٹوٹی ... آخر ایران کو زوال کے گھاٹ اتار کر ہی چھوڑا. (۱۹۳۹ ، مطالعۂ حافظ ، ۹۵).

---اُتَرْنا ف ل ؛ محاورہ.

گھاٹ اتارنا (رک) کا لازم ، گھاٹ کو عبور کرنا (تلوار یا موت وغیرہ الفاظ کے ساتھ) قتل ہونا ، مارا جانا.

چرکی کے لوگ اوٹھ گئے گھیرا کے گھاٹ سے

تیغوں کے گھاٹ اوتر گئے دریا کے گھاٹ سے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۶۳).

دیندار و بُت پرست اُترتے ہیں ایک گھاٹ

کیا معجزہ ہے جنبشِ ابروئے یار میں

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۰۱). عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث بغاوت کی پاداش میں قتل کیا گیا اور تمام ساتھی بھی اسی گھاٹ اتر گئے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۹).

---آنی امث ؛ ← گھاٹانی.

(کشتی بانی) محصول ، گھاٹ اُتروائی (ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). [گھاٹ + آنی (آنا (رک) سے)].

---باٹ امذ.

۱. گھاٹ کی طرف جانے والا راستہ (پلیٹس). ۲. ایسی جگہ جہاں سے دریا کو پار کیا جا سکے. اے ملکہ! اگر حکم ہو تو گھاٹ باٹ اس دریا کا دیکھوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۶۳). [گھاٹ + باٹ (رک)].

---باری امث.

محصول جو گھاٹ پر لیا جاتا ہے ، گھاٹ پر آنے اور ٹھہرنے کا محصول جو کشتی بان سے گھاٹ سے روانگی کے وقت لیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ ا پ و ، ۵ : ۱۸۰). [گھاٹ + باری (غالباً باڑی (رک) کا بگاڑ)].

---باڑھ امذ.

تلوار کا خم اور دھار ، دم شمشیر.

لوہے کے بیش و کم کا اور ہی حساب ہے

شمشیر زن ہو سو ہے ہے گھاٹ باڑھ جانے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۹).

سیل فنا تھا جنگ میں کاٹ اس کی دھار کا

دم خم تھا گھاٹ باڑھ میں سب ذوالفقار کا

(۱۹۱۲ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۲). [گھاٹ + باڑھ (رک)].

---باندْھنا محاورہ.

شکار کرنے کے لیے درخت پر مچان بنانا (ا پ و ، ۳ : ۷۸).

---تولْنا ف م.

کم تولنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا پَتّھر امذ.

اپنی جگہ سے نہ ہلنے والی چیز ، مضبوطی سے جمی ہوئی چیز. ہاتھی تو گھاٹ کا پتھر بنا ہوا تھا ذرا اپنی جگہ سے جنبش نہ کرتا تھا. (۱۹۲۸ ، روشنی ، ۹۳).

--- کَپْتان (---فت ک ، سک پ) امذ.
بندرگاہ کا منتظم یا نگران کار (پلیٹس). [کھاٹ + کپتان (رک)].

--- کَرْنا محاورہ.
۱. خسارے اور کھاٹے سے دوچار کرنا ، دھوکا کرنا ، دغا کرنا ، بہانہ سازی سے کام لینا۔ ایک تو کدرا کی جورو نے اس کے ساتھ کھاٹ کی دوسرے یہ اور جڑکے دیتی ہیں۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۷۹۹)۔ تم نے مجھے دھوکا دیا میرے ساتھ کھاٹ کی۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۳۶۳)۔ ۲. کوتاہی کرنا ، کمی کرنا۔ تلوار نے کھاٹ نہ کی سر شاہزادہ کا کٹ گیا۔ (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۸۷)۔

--- کھاٹ کا پانی پینا محاورہ.
جگہ جگہ پھر کر تجربہ حاصل کرنا ، مختلف ملکوں کا سفر کرنا ، جہاں دیدہ اور تجربہ کار ہونا۔ نواب صاحب قبل ازیں ایک شخص کی بے اعتنائی سے مگڑے ہو آئے گرم و سرد زمانہ دیکھا کھاٹ کھاٹ کا پانی پیا۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۲)۔ بیس برس کے سن میں ہم کھاٹ کھاٹ کا پانی پی چکے تھے۔ (۱۹۵۶ ، چنگیز (ڈرامہ) ، ۲۰)۔ سیاح تھیلہ کندھے پر لٹکائے زمین کو قدم قدم ناپتے ہیں کھاٹ کھاٹ کا پانی پیتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۷۲)۔

--- لَگْنا محاورہ.
۱. بہت سے آدمیوں کا دریا سے پار اترنے کے لیے کنارے پر اکٹھا ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۲. پانی پینے کے لیے جمگھٹا لگنا ، کھاٹ پر جمع ہونا۔ ہر لحظہ ایک نئی ہوا کیڑوں کی نمی سے پیاس بجھا کر چلی جاتی ہے اور دوسری جلدی سے اس کی جگہ آتی ہے کیڑوں پر ہواؤں کا کھاٹ لگ جاتا ہے۔ (۱۸۷۵ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۳۳)۔ ۳. کنارے لگنا ، پار لگنا۔

وہ سمندر ہے کہ جس کا نہ کہیں پاٹ لگے
کشتیٔ عمر مری دیکھیے کس کھاٹ لگے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۱۷)۔

کس کھاٹ لگوں رے پروبا سارا جگ جل اور میں نیا
(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۸۹)۔

---مار صف.
جو کھاٹ سے اترنے کا محصول اور چنگی اور راہداری کا محصول نہ دے ، جو ٹیکس اور ڈیوٹی ادا کیے بغیر چوری چھپے مال درآمد یا برآمد کرے ، اسمگلر۔ حاصل تجارت کی بہت کچھ آمدنی کھاٹ ماروں سے بچ کر ریاست کو حاصل ہوگی۔ (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۵۲۳)۔ [کھاٹ + مار مارنا (رک) سے]۔

---مارْنا محاورہ.
پل کا محصول نہ دینا ، اترائی کا محصول مار کر چلا جانا ، اسمگل کرنا ، محصول مال چھپا لینا (پلیٹس ؛ نوراللغات)۔

---مانْجھی (---سغ) امذ.
وہ ملاح جو کشتیوں کے کرایہ کا انتظام اور سواریوں کی فراہمی کا کام کرتا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [کھاٹ + مانجھی (رک)]۔

---ملانا محاورہ.
(باجا سازی) طبلے کی طنابوں کے گٹے ٹھونک کر گردے کے تناؤ کو درست اور صحیح کرنا (ا پ و ، ۳ : ۱۳۲)۔

---وال امذ.
۱. کھاٹ کا نگہبان جو کھاٹ پر کشتیوں کے آنے جانے کی نگرانی کرتا ہے اور کھاٹ اترائی کا محصول وصول کرتا ہے۔ کسی برندۂ مال کھاٹ وال وغیرہ کی طرف سے خیانت و جرمانہ (۱۸۹۸ ، مجموعۂ ضابطۂ فوجداری جدید (ضمیمہ) ، ۵۲)۔ جو مال کہ مشتری کو نہ پہونچے اوسکے ثمن کا ادا کرنا اس پر واجب نہیں ہے ، بجز اس کے کہ حوالگی اس طرح پر عمل میں آئے کہ مشتری اوس شے کے صحیح و سالم رکھنے یا حوالہ کرنیکی ذمہ داری کھاٹ وال یا برندہ مال پر عاید کرسکے۔ (۱۹۳۸ ، قانون معاہدہ سرکار عالی ، ۴۷)۔ ۲. وہ برہمن جو کھاٹوں پر اشنان کراتا اور ٹیکا لگاتا ہے ، کھاٹیا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [کھاٹ + وال (والا (رک) کی تخفیف)]۔

کھاٹ (۲) امث.
گردن کا پچھلا حصہ ، گلا ، حلق ، حلقوم ، حنجرہ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : کھاٹا घाटा]۔

کھاٹ (۳) امذ.
کھوڑا (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : घाट]۔

کھاٹا امذ.
۱. نقصان ، خسارہ ، زیان ، ٹوٹا۔ ہم تمہارا امتحان کچھ میں لیں گے تھوڑا ڈر ، تھوڑی بھوک ، تھوڑا کھاٹا (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۶)۔ کھاٹے میں نہیں نفع ہی میں رہے گا۔ (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۳۲)۔

تم کو کیا کھاٹا دل والو!
تم جو سچے ہو ، گن والے ہو!
(۱۹۶۶ ، شہر درد ، ۶۲)۔ ۲. کمی۔

علم کی دولت نے تھا ہم کو کیا بالا نشیں
جاہلوں کا تھا ہماری قوم میں کھاٹا یونہیں
(۱۸۸۹ ، افکار سلیم ، ۵۰)۔ جس قدر قوم میں بھیک مانگنے والوں کی کثرت زیادہ ہوتی جاتی ہے اسی قدر قوم کی دولت میں ... ہمت و اولوالعزمی میں کھاٹا ہوتا جاتا ہے۔ (۱۹۰۶ ، مقالات حالی ، ۱ : ۲۹۱)۔ ۳. (گنوار) کٹے اور چھڑے ہوئے جو کا شوربہ ، آش جو (فرہنگ آصفیہ)۔ [کھٹنا (رک) سے مشتق]۔

---اُٹھانا محاورہ.
نقصان یا خسارہ برداشت کرنا۔ یہ عشق و محبت کیا ہے جس کے لیے انسان بڑے سے بڑا کھاٹا اٹھا لیتا ہے۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۶)۔

---آنا محاورہ.
نقصان ہونا ، خسارہ ہونا۔ میں نوکروں پر چھوڑتی تو ضرور کھاٹا

آجاتا. (۱۹۲۳ء ، انشائے بشیر ، ۲۲۳). کیوں کہ مال کھرا ، خریدار اتنا بڑا اور سودا خاطر خواہ نہ ہوا بلکہ گھاٹا آیا. (۱۹۸۸ء ، مقالات تحقیق ، ۱۱۰).

ـــ بھرنا محاورہ.
پلّے سے دینا ، گرہ سے دینا ، نقصان پورا کرنا ، نقصان کی تلافی کرنا ، کمی پوری کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ پڑنا محاورہ.
نقصان ہونا ، گھاٹا آنا ، کمی پڑنا. ایک ایسے کام میں اپنی پونجی لگا بیٹھا جس میں تباہ کن گھاٹا پڑا. (۱۹۷۵ء ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۱۱).

ـــ پہنچانا محاورہ.
نقصان پہنچانا. افسوس ہے ڈنڈی ماروں پر کہ ... جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دینا پڑے تو ان کو گھاٹا پہنچائیں. (۱۸۸۵ء ، محصنات ، ۹۹).

ـــ ٹوٹا (ـــ و مج) امذ.
نقصان اور خسارہ. جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لے آتا ہے تو پھر گھاٹے ٹوٹے کا اس کو ڈر نہیں رہتا. (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۲). [گھاٹا + ٹوٹا (رک)].

ـــ دیکھنا محاورہ.
خسارے کا اندیشہ کرنا.

متاعِ حسن کی کب تک ہے کی گرم بازاری
کسی پر بیچ ڈالا جس نے گھاٹا مال میں دیکھا

(۱۸۹۲ء ، مہتاب داغ ، ۳۳).

ـــ کھانا محاورہ.
نقصان اٹھانا ، خسارہ برداشت کرنا.

گھاٹا کھا کر ذرا سے جی کا
ٹھیکا لے لے وہ زندگی کا

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، مثنوی حسن ، ۲۳).

ـــ لادنا محاورہ.
خسارے کا بوجھ ڈالنا ، خسارہ برداشت کرانا. خزانۂ عامرہ پر کروڑوں روپے کا گھاٹا لادا جا رہا تھا. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۸۰۹).

ـــ ہونا ف مر ؛ محاورہ.
نقصان یا خسارہ ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گھاٹا (۲) امذ.
۱. دو پہاڑوں کے درمیان کی زمین یا راستہ ، گھاٹی. یہ گھاٹا جس قدر دشوار تھا اسی قدر شاداب اور فرحت انگیز بھی تھا. (۱۹۳۷ء ، واقعات اظفری ، ۶۵). **۲. اترائی ، نشیب.** نواب ... جب ندی کے گھاٹے میں آئے ، بہای احمد خاں رسالدار اور مانا ابراہیم خاں باجمعیت شایستہ ندی کا گھاٹا باندھے ہوئے ، مورچہ سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۸۷۳ء ، نتائج المعانی ، ۱۳۷). [س : گھٹ + ک घट्ट+क].

ـــ باندھنا محاورہ.
مورچہ بندی کرنا. نواب ... جب ندی کے گھاٹے میں آئے ، بہای احمد خاں رسالدار اور مانا ابراہیم خاں باجمعیت شایستہ ندی کا گھاٹا باندھے ہوئے ، مورچہ سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے. (۱۸۷۳ء ، نتائج المعانی ، ۱۳۷).

گھاٹانی امث.
(کشتی بانی) رک : گھاٹ آنی (ا ب و ، ۵ : ۱۸۰). [گھاٹ + آنی (آنا (رک) سے)].

گھاٹلا (سک ٹ) امذ.
(گلہ بانی) بھگوڑے بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا ہے اور ڈھور کے چلنے کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے ، اگر ڈھور تیز قدم چلنے یا بھاگنے لگے تو یہ ڈنڈا اس کی دونوں اگلی ٹانگوں کے بیچ میں اٹک جاتا ہے اور اسے بھاگنے نہیں دیتا ، لنگر ، آڑ گوڑا (ا ب و ، ۵ : ۸۹). [گھاٹ (۲) + لا ، لاحقۂ صفت].

گھاٹن (فت ٹ) امث.
پہاڑی علاقے میں رہنے والی عورت.

درکار رنگ تازہ بہر فصل بہار
پنجاب کی مٹیار ، دکن کی گھاٹن

(۱۹۶۳ء ، کلک موج ، ۲۲۲). [گھاٹ (۱) + ن ، لاحقۂ صفت].

گھاٹوال (سک ٹ) امذ.
رک : **گھاٹ وال (گھاٹ کے تحت).** زید نے بکر گھاٹوال کو جس کے گھاٹ پر اس کا تیس تن روغن موجود ہے حکم دیا. (۱۹۰۲ء ، ایکٹ معاہدہ ہند (ایکٹ ۹ مصدرہ ۱۸۷۲ء) ، ۷۳). [گھاٹ (۱) + وال (والا (رک) کی تخفیف)].

گھاٹوں (و مج) امذ.
ایک راگنی کا نام ؛ ایک قسم کا گیت جو چیت بیسا کھ میں گایا جاتا ہے. ٹھمری گانا شہزادی کا راگنی گھاٹوں میں. (۱۸۶۱ء ، اندر سبھا ، مداری لال ، ۱۰۷). [غالباً ، س : گھٹ घट्ट سے].

گھاٹہ (فت ٹ) امذ.
رک : **گھاٹا (۲) ، گھاٹی.** دو پہاڑ نہایت بلند تھے ... ان پر چڑھائی نہ تھی مگر بیچ میں ایک گھاٹہ کھلا تھا. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۸۶). [گھاٹا (۲) کا ایک املا].

گھاٹی (۱) امث.
۱. دو پہاڑوں کے بیچ کا راستہ ، درہ ، وہ میدان یا نشیبی زمین جو پہاڑوں یا پہاڑوں کے درمیان واقع ہو ، پہاڑوں کا نشیب.

قیامت کی گھاٹی کی اب بات سن
جو وہ بات سن کر ہے سینس دھن

(۱۶۷۹ء ، آخر گشت ، ۳۰). لوگوں کا یہ قول ہے کہ اوٹ دار گھاٹیوں اور پہاڑوں کے ڈھلاؤ میں ... چاہ خوب پیدا ہوتی ہے. (۱۸۳۵ء ، مزید الاحوال ، ۱۲۹). ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا ، میدانوں اور گھاٹیوں میں ہر جگہ ڈھونڈا مگر آپؐ نہیں

ملے۔ (۱۹۲۳ع ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۰۳)۔ گھاٹیوں پر چھائے ہوئے صنوبر ہواؤں میں جھومتے اور موروں کے رنگ برنگے پر ادھر ادھر اڑتے رہتے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۸)۔ ۲. پروانۂ راہداری جو محصول ادا کرنے کے بعد دیا جاتا ہے ، رونہ ، چالان (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [س : گھٹ + اکا घट्ट+इका]۔

گھاٹی (۳) امث۔
گلا ، حلق ، حلقوم ، نرخرہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [گھانٹی (رک) کا غیر انفی تلفظ]۔

--- کرنا ف م۔
(کنواں) گلا کرنا ، گلا اٹھانا ، حلق کے کوّے کو اس کی جگہ پر لے جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

گھاٹے امذ ؛ ج۔
گھاٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل۔

---- کا سَودا امذ۔
ایسا تجارتی معاملہ جس میں خسارہ ہو؛ (مجازاً) وہ کام جس میں نقصان اٹھانا پڑے ، نقصان کی بات۔ حکومتیں مقروض ہو جاتی ہیں اس لیے جنگ گھاٹے کا سودا ہے۔ (۱۹۳۲ع ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۲۳ : ۳)۔ پیسے اور وقت دونوں ہی کا زیاں کرنا حماقت ہی تو ہے ، گھاٹے کا سودا۔ (۱۹۸۸ع ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۳۷)۔

---- میں آنا محاورہ۔
خسارے میں مبتلا ہونا ، نقصان اٹھانا۔ پھر اس کے بعد تم بڑے گھاٹے میں آ گئے ہوتے۔ (۱۸۹۵ع ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۵)۔ چند سال کے بعد یکایک وہ میلاد کرانے والا گھاٹے میں آیا۔ (۱۹۱۶ع ، میلاد نامہ ، ۵)۔

---- میں رہنا محاورہ۔
خسارہ برداشت کرنا ، نقصان اٹھانا۔ آپ بالکل گھاٹے میں نہ رہیں۔ (۱۹۲۶ع ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۲)۔ مجید نے کہا ملاتے جاؤ گے تو گھاٹے میں رہوگے۔ (۱۹۸۶ع ، او کھے لوگ ، ۶۳)۔

---- میں ہونا محاورہ۔
خسارے میں ہونا ، نقصان اٹھانا۔ اور جو اس سے انکار رکھتے ہیں تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ (۱۸۹۵ع ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۲۸)۔

بہت کچھ کام نکلے تھے تری مشکل کشائی سے
بڑے گھاٹے میں ہوں اے آرزو تیری جدائی سے
(۱۹۲۷ع ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۹)۔

گھاٹیا (کس ٹ) امذ۔
(ہندو) گھاٹ پر بیٹھنے اور اشنان کرانے والا برہمن ، گھاٹ پر رہنے والا برہمن۔ سنگل ایک گھاٹیا برہمن ہے جو دریا کے کنارے بیٹھا رہتا ہے۔ (۱۹۰۹ع ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۰۳)۔ [گھاٹ (۱) + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

گھار (۱) امذ۔
پانی کے بہاؤ سے کٹ کر بنا ہوا گڑھا ، کھائی ؛ چکنی مٹی کی نشیبی زمین ، جہاں بارش کا پانی کچھ عرصے کھڑا رہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : گھرشٹ घृष्ट]۔

گھار (۲) امذ (قدیم)۔
تھال ، برتن (قدیم اردو کی لغت)۔ [مقامی]۔

گھارا (۱) صف۔
ٹوٹا پھوٹا ، چُور چُور۔ اس کے بدن کو اس سبب سے چھوٹے نے گھارا کر دیا۔ (۱۹۶۲ع ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۵۰)۔ [غالباً ، گھار (۱) + ا ، لاحقۂ صفت]۔

گھارا (۲) امذ۔
(چھتری سازی) چھتری کے کھٹکے کا گھر یا سوراخ ؛ تانی کے منھے کا کھانچا یا کھانچے (ا پ و ، ۱ : ۸)۔ [گھار (گھر کا اشباعی املا) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

گھاری امث۔
۱. وادی ، گھاٹی۔ تمامی گھاریاں اور بلندیاں ان کے قبضہ میں تھیں۔ (۱۹۰۷ع ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۱۰۳)۔ ۲. گوشمالہ ، مصیبت ، آفت (جامع اللغات)۔ [گھار (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گھاڑ امث۔
گلا ، حلق ، حلقوم ، نرخرہ (پلیٹس)۔ [گھاٹ (۲) کا محرف]۔

گھاڑا امذ۔
گھاس کے گٹھوں کا انبار۔ صاحب ہم گھاڑا بھی بنائیں گے ، اور دو ایک درختوں پر گھاس بھی اکٹھی کریں گے۔ (۱۹۲۲ع ، شکست ، ۱۷۱)۔ [گٹھا (رک) کا محرف]۔

گھاڑ لینا ف م ؛ محاورہ ؛ سگھاڑنا۔
چھین لینا ، ہتھیا لینا ، قبضے میں کر لینا۔ سوچا نسخہ بڑے کام کا ہے سادھو سے گھاڑ لینا چاہیے۔ (۱۹۷۳ع ، جنگ ، کراچی ، ۷ نومبر ، ۵)۔

گھاڑنا (سک ڑ) ف م۔
(ٹھگی) پھانسی دینا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲)۔ [گھاڑ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

گھاس امث ؛ سگھانس۔
۱. خود رو نرم روئیدگی جو عموماً جانوروں کے چارے کے کام آتی ہے ، کاہ ، گیاہ۔ سبزہ ؛ گیاہ یعنی گھاس۔ (۱۸۳۳ع ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۷))۔

کاہ ہیزم گھاس کاٹھی جانیہ
اینٹ مائی خشت گل پہچانیہ
(۱۶۲۱ع ، خالق باری ، ۱۷)۔ ایک پہاڑ دیکھا کہ وہاں پانی اور گھاس بہت ہے۔ (۱۷۳۲ع ، کربل کتھا ، ۲۴۴)۔ نام ان گھاسوں کے کہ جن کے اگنے سے زمین خراب ہو جاتی ہے۔ (۱۸۳۸ع ، توصیف زراعات ، ۵)۔

سب گھاس جل شوق تری گرم روی سے
اب کیا ہو جو پوچھے کوئی آہو ، کہ چروں کیا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۷). عورت کو زمین کے کنارے اگی خود رو گھاس کی طرح سمجھتے تھے. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۶۹). ۲. پھونس ، تنکا. گھانس آگ کھانے جائے تو جلنا ، بجلی خشکی پر پڑے تو تلنا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

شیخ ان لبوں کے بوسے کو اس رش سے نہ جھک
رکھتا ہے کون آتش سوزندہ گھاس پاس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۰). جلتی ہوئی گھاس کو مٹی کی ایک ہانڈی میں ڈال دیا جاتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۶). ۳. (مجازاً) بے وقعت شے ، بے حقیقت چیز ، ناکارہ شے. یہ کس کھیت کی مولی اور کس کیاری کی گھاس ہے. (۱۹۲۲ ، اودھ پنچ (ضمیمہ) ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۱۰). ۴. ایک وضع کا ریشمی کپڑا ، گھاس کی بیل جیسی ریشمی گوٹ ، دوپٹے پر ٹانکی جانے والی گھاس کی بیل جیسی ریشمی پٹی. دلبر سفید گھاس کی پشواز اور اوڑھنی جس میں روپہری تارکشی کی ہے سو پہنتی ہے. (۱۷۹۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۷).

جو حُسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے
ترے دوپٹہ کی گھانس اے صنم ہری ہو جائے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۲۰). ۵. کاغذ یا پتی وغیرہ جو قینچی سے باریک باریک کتر کر تعزیہ وغیرہ پر کھڑی ہوئی جمائے ہیں (فرہنگ آصفیہ). [گھانس (رک) کا غیر انفی املا].

ـــــ اُکھاڑنا ف م.
گھاس کو ہاتھوں سے کھینچ کر باہر نکالنا ، گھاس کھودنا (جامع اللغات).

ـــــ اُکَھڑنا ف ل.
گھاس کھودی جانا ، گھاس کا ہاتھوں سے کھینچ کر نکالا جانا (جامع اللغات).

ـــــ پات امذ.
۱. گھاس اور پتے ، سبزی. جب گرسنگی ہوتی ہے گھاس پات کھاتا ہوں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۱). حضرت انسان جنھوں نے یہ شوکت و شان بنائی ہے حیوانوں سے بدتر ہو جائیں گے پھل پھلاری ، گھاس پات چرتے پھریں گے. (۱۸۸۱ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۴۷). وہ گھاس پات اور درختوں کے پھل کھاتا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۳۱). ۲. خس و خاشاک ، گھاس پھونس. گلدستے سجانے والے باغبان ہیں نہ کہ گھاس پات اکھاڑنے والے مالی. (۱۹۰۷ ، مضامین پریم چند ، ۳۹). جملہ رقبے کو ... گھاس پات سے صاف کر لیا جائے. (۱۹۳۷ ، انگور ، ۲۲). [گھاس + پات (رک)].

ـــــ پُھوس / پُھونس (ـــــ و مع ، غنہ) امذ.
۱. سوکھی ہوئی گھاس یا تنکے. یہ آدمی ہوشیار اہل دانش میں تھا ، اول اسی نے گھاس پھوس کے مکان بنائے پھر خیمہ و خرگاہ ایجاد کیے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۱ : ۱۶۷). دیہات میں ... مٹی کی چار دیواری پر گھاس پھوس کا چھپر ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸). وہ گھاس پھوس پر بچھی دری کے اوپر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا. (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۱۲۹). ۲. خس و خاشاک ، کوڑا کرکٹ ، بے حقیقت شے. دریائے مواج کے آگے گھاس پھوس کی کیا حقیقت ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۶۳).

عاشق زلف روند ڈالے گا
جان کر گھانس پھوس سنبل کو

(۱۹۰۵ ، طوفان نوح ، ۷۷). ۳. (طنزاً یا تحقیراً) داڑھی ، داڑھی کے بال ، مطلق بال ؛ موٹے بال (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھاس + پُھوس / پھونس (رک)].

ـــــ جڑ (ـــــ فت ج) امث.
بنیادی شے یا ماخذ ، اصل جڑ ؛ (سیاست) عوام الناس (انگ : Grass Roots کا ترجمہ). ایک مفلوج قسم کی جمہوریت جسے "گھاس جڑ" والی جمہوریت کا نام دیا گیا. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۹۵). [گھاس + جڑ (رک)].

ـــــ چارَہ (ـــــ فت ر) امذ.
گھاس کی صورت میں جانوروں کی خوراک ، گھاس اور دانہ. جاپانیوں کی کچھ مسلح جمعیت ہمارے گاؤں میں آئی اور ... جتنا گھاس چارہ ہمارے گاؤں میں موجود تھا سب لوٹ کر لے گئی. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۴۷). [گھاس + چارہ (رک)].

ـــــ چَرْنا محاورہ.
گھاس کھانا ؛ بے عقل ہو جانا ، احمق بن جانا. ہم نے اس خط کو پڑھا اور دل ہی دل میں کہا کہ "کچھ گھاس چر گیا ہے معلوم ہوتا ہے". (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۶۳). ان کی عقل و خرد عین موقع پر جبکہ تصفیہ تقریباً ان کی گرفت میں ہو جاتا تھا گھاس چرنے کے لئے چل جاتی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۸۵).

ـــــ چھیلْنا ف م.
رک : گھاس کاٹنا ، کھرپے سے گھاس کو جڑ کے پاس سے کاٹنا. اخیر عمر میں گھانس چھیلنا ترک کر دی تھی. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رامپور ، ۳۹۶). تب سے بابو جی گھاس چھیل کر پیٹ پالتی ہوں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۶۸).

ـــــ خور (ـــــ و مع) صف.
گھاس کھانے والا جو گوشت نہ کھاتا ہو ؛ (کنایۃً) سبزی خور. گوشت کھانے والے حضرات نباتات کھانے والوں کو گھاس خور وغیرہ تحقیر کے کلمات سے پکارتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مخزن ، اگست ، ۳۷). [گھاس : ف : خور ، خوردن - کھانا].

ـــــ دانَہ (ـــــ فت ن) امذ ؛ ~ دانہ گھاس.
گھاس اور اناج ملا ہوا ، جانوروں کا چارہ. حاکم نے کہا ... گھاس دانہ اون کوں اور سہماں باہر ہی بھیج. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۳). مدت معین تک دودھ کے لئے گھاس دانہ کے عوض یا معین دامون کے عوض کہ گھاس اوس کے ذمہ ہے درست ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۴۵۳). [گھاس + دانہ (رک)].

---ڈالنا محاورہ۔
کسی کو کوئی اہمیت دینا ، کسی کو توجہ کے قابل سمجھنا۔ لگی لگائی ملازمت بھی ہاتھ سے جائے گی پھر تو کوئی گھاس ڈالنے والا بھی نہ ملے گا۔ (۱۹۵۵ء ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۲۰۲)۔ جب وہ مردوں کو ہی نہیں گانٹھتے تھے تو بھلا عورتوں کو کیا گھاس ڈالتے۔ (۱۹۶۲ء ، گنجینۂ گوہر ، ۳۱)۔ اس کے بعد یوروپ اور کسی حد تک امریکہ نے انہیں گھاس ڈالنی شروع کی۔ (۱۹۷۷ء ، دعا کر چلے ، ۷۷)۔

---کا ٹِڈّا امذ۔
ایک قسم کا پردار کیڑا (ٹڈا) جو گھاس میں پایا جاتا ہے۔ سیدھے پروں والے کیڑے ... اس گروہ میں ٹڈی گھاس کے ٹڈے اور آگ کا ٹڈا شامل ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، حشرات الارض اور وغیل ، ۱۳)۔

---کاٹنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **گیاہ کاٹنا ، گھاس تراشنا۔**

سنیو معشوق اس زمانے کے
کاٹتے ہیں عاشقوں کو جیسے گھاس
(۱۷۹۸ء ، سوز ، د ، ۲۶)۔

بناتا ہے خط گل چہرہ یار یوں حجام
چمن کی گھاس کو جس طرح باغباں کاٹے
(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۱۶۷)۔ وہ سب کے سب صدیوں پہلے گھاس کاٹا کرتے تھے۔ (۱۹۸۶ء ، قطب نما ، ۱۳)۔ ۲. **بیکار کاٹنا ، بے دلی سے کرنا ، خانہ پری سے کام لینا ، ٹال و متول کے ساتھ کرنا۔** نماز تو کیا پڑھتا تھا گھاس کاٹتا تھا۔ (۱۸۷۷ء ، توبۃ النصوح ، ۴۴)۔ برخلاف دیگر تمام قوموں کے بہت صحت کے ساتھ اعمال بجا لاتے ہیں محض گھاس نہیں کاٹتے۔ (۱۹۱۲ء ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۲۱۰)۔ آدھا صفحہ مزے لے لے کر لکھا ہے تو آدھے صفحے میں گھاس کاٹی ہے۔ (۱۹۸۵ء ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۱۴۳)۔

---کے گٹھے میں سے سُوئی کا ڈھونڈنا کہاوت۔
عبث محنت کرنا ، بیکار کوشش کرنا ، ناممکن کام ہے ، مشکل ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---کھا جانا محاورہ۔
حیوان بن جانا ، احمق ہو جانا ، گدھے پن کا کام کرنا ، بیوقوف ہو جانا۔ معلوم ہوا کہ تو گھاس کھا گیا ہے۔ (۱۹۰۲ء ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۳۰۷)۔ شرنگار رس یہاں ملے گا؟ گھاس تو نہیں کھا گئے؟ (۱۹۸۷ء ، گردش رنگ چمن ، ۹۷)۔

---کھا گھاس فقرہ۔
جب کوئی گاہک کسی چیز کے بہت کم دام لگاتا ہے یا بہت سستی چیز مانگتا ہے تو دکاندار اس کے جواب میں یہ فقرہ بولتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی جانوروں کے کھانے کی چیز نہیں جو تو اتنی سستی مانگتا ہے ، تو اس کی بجائے گھاس خرید کر کھا لے ، تو اس چیز کی قدر کیا جانے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

---کھانا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **جانوروں کا چارہ کھانا ، گھاس چرنا ، گھاس کو بطور خورا ک لینا۔**

توشہ نہیں درویش کی ایک سوں ہوئے پچاس
دیویں البرت دودھ کر جو گئو واں کھاویں گھاس
(۱۶۵۸ء ، گنج شریف ، ۲۹۵)۔ دونوں قسم کے ہرن ایک ہی گھاس کھاتے ہیں۔ (۱۹۲۳ء ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۸۹)۔ ۲. **حیوان بننا ؛ بے عقل یا بیوقوف بننا۔** کچھ آج گھاس تو نہیں کھا لی ہے۔ (۱۹۳۲ء ، انوز ، ۱۱۶)۔

---کھانے دِن کٹے تو سب کوئی کھائے کہاوت۔
اگر روکھی سوکھی کھا لینا کافی ہو تو کوئی محنت مشقت کرنے کا روادار نہ ہو ، اگر زندگی معمولی ناکارہ باتوں / چیزوں سے آرام سے کٹے تو تمام لوگ آرام سے عمر کاٹیں (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات)۔

---کھودنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. **زمین سے گھاس نکالنا یا اکھاڑنا۔** طوطا کہتا ہے کہ ایک گھسیارا تھا کہ ندی کے کنارے گھاس کھودتا تھا۔ (۱۷۸۶ء ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۲۱)۔

اگا ہے گھر میں ہر سو سبزہ ویراں تماشا کر
مدار ، اب کھودنے پر گھاس کے ہے ، میرے درباں کا
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۵۷)۔ ۲. **عقل و دانش کے خلاف کام کرنا ؛ ذلیل کام کرنا ، حقیر کام کرنا ، بے فائدہ کام کرنا ، لاحاصل محنت کرنا۔** یہ بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے کچھ پڑھایا گھاس کھودی۔ (۱۸۵۹ء ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲)۔ آخر اتنی عمر تک تم کیا گھاس کھودتے رہے یا بھاڑ جھونکتے رہے کہ پھلکے تک نہیں بنا سکتے۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، واردات ، ۹۹)۔ ہم نے فلسفہ پڑھا ہے گھاس نہیں کھودی ہے۔ (۱۹۶۹ء ، کپاس کا پھول ، ۲۷۶)۔ ۳. **بے سوچے سمجھے جلدی جلدی پڑھنا ، بھونڈے پن سے کوئی کام کرنا** (دریائے لطافت ، ۹۴)۔

---مَلمَل (---فت م ، سک ل ، فت م) امث۔
ایک وضع کا نفیس باریک کپڑا ، ململ کی ایک قسم۔ کامدانی گھاس ململ کا چنا ہوا دوپٹہ۔ (۱۹۸۷ء ، پھول پتھر ، ۲۱۹)۔ [گھاس + ململ (رک)]۔

---میں کیا سانپ نہیں پھرتا کہاوت۔
ہر جگہ تکلیف ہوتی ہے ، ہر جگہ خطرہ ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---نطّاط (---فت ن ، شد ط) امذ۔
گھاس کا ٹڈا (انگ : Grass Hopper)۔ پچھلے پیر ... کی مدد سے ٹڈی کو اچھلنے میں مدد ملتی ہے اسی بنا پر اس کو ٹڈا یا گھاس نطاط ... کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹ء ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۸)۔ [گھاس + ع : نطاط - اچھلنے یا کودنے والا]۔

---والا امذ (امث : والی)۔
گھاس بیچنے والا ، گھاس کاٹنے والا (نوراللغات ؛ پلیٹس)۔

۔۔۔ہو جانا محاورہ.
بے وقعت ہو جانا ، حقیر ہو جانا. ان کی نظر میں راجہ گھاس ہوگئے. (۱۹۶۹ء ، افسانہ کر دیا ، ۶۳).

گھاسڑ پھوسڑ ہے فقرہ.
سیدھا سادھا ہے ، بے زیب و زینت ہے (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

گھاس لیٹ (۔۔۔سک س ، ی مج) امذ ؛ ←گھاسلیٹ.
۱. مٹی کا تیل. اول قسم کے کپڑے ... گھاس لیٹ کے لگانے سے مر جاتے ہیں . (۱۹۲۵ء ، عجب المواشی ، ۱۳) . یہ موا گھاسلیٹ کا تیل کڑھائی کرنے کو رکھا ہے. (۱۹۵۴ء ، ہیر نابالغ ، ۳۹) ، ۲. (مجازاً) ناکارہ چیز ، واہیات چیز . «نوراللغات» بھی نری گھاس لیٹ ہے. (۱۹۳۵ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۷ : ۳). [انگ : گیس لائٹ Gas Light کی تارید].

گھاسی امذ.
گھاس کاٹنے والا ، گھاس بیچنے والا ، گھسیارا.
سمے کے ساتھ زمانہ بدلے ، گرمی ، بارش ، پالے
«گھاسی» کوٹ سیلا کر بیچے ، «ڈاچی» سرپہ ڈالے
(۱۹۷۷ء ، من کے تار ، ۱۳۲). [گھاس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

گھاگ صف ؛ ←گھاگھ.
۱. بوڑھا تجربہ کار ، پرانا اور تجربہ کار ، خرانٹ ، کارآزمودہ ، جہاندیدہ . کوئی بڑے پڑھے لکھے ، پرانے دھرانے ڈاگ بوڑھے گھاگ یہ کھٹراگ لائے . (۱۸۰۳ء ، رانی کیتکی ، ۳) . میں ایک گھاگ عورت ہوں . (۱۸۹۹ء ، امراؤ جان ادا ، ۳۲۸) . کنجی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے ہیں ، گھاگ معلوم ہوتا ہے . (۱۹۳۷ء ، خان صاحب ، ۱۳۵). اور تو اور ، جوش ایسے گھاگ شاعر کے وہاں بھی یہ کمزوری ... محسوس ہوتی ہے. (۱۹۸۳ء ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۲۳۹). ۲. سیانا ، ہوشیار ، چالاک . تراب علی ایک ہی گھاگ ہے. (۱۸۸۷ء ، جام سرشار ، ۳۳۱). گیان شنکر نے پُڑیے کو جیب میں رکھ لیا اور مُسکرائے بڈھا کیسا گھاگ ہے . (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۶۱) . گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہوا ، ہزار پیشہ ، جتنا گھاگ چالاک اور ہوشمند ہوتا اتنا ہی کم تھا ، مگر یہ اتنا سیدھا سادا. (۱۹۷۹ء ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۳۵۰). [س : گرگ गर्ग].

گھاگر (۱) (فت گ) امث ؛ ←گھاگھر.
بڑے قد کا پہاڑی شیر. واجد علی طولعمرہ کا ختنہ کر دیا اللہ مبارک کرے ، دوچار شیر گھاگر بہت عمدہ صورت دار ضرور ہمراہ لانا . (۱۸۶۸ء ، سرور (رجب علی بیگ)؛ انشائے سرور ، ۳۳) . جب کوئی بوری کسی گھاگر پر بڑھ کر لات مارتا ہے تو منہ کی کھاتا ہے. (۱۹۰۵ء ، معرکۂ چکبست و شرر ، ۳۲۵). رحیم بھائی بھوک کی شدت میں ایک مرتبہ ایک مسلم جیتا جاگتا ، گھاگھر شیر کچا نگل گئے تھے. (۱۹۴۲ء ، انور ، ۲۳) . [رک : گھاگ + ر ، لاحقۂ نسبت].

گھاگر (۲) (فت گ) امذ ؛ ←گھاگھر.
وہ رسّی جس سے ہاتھی کے پانو باندھتے ہیں ، ہاتھی کے پاؤں میں بندھی ہوئی رسّی (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

گھاگرا / گھاگرہ (سک گ/فت ر) امذ ؛ ←گھاگھرا.
۱. لہنگا. پانجامے کے اوپر ایک گھاگھرہ پہنتی ہیں. (۱۹۳۳ء ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۱۸۳). چولستانی خواتین گھاگرے پر کسی ہوئی مختصر چولی پہنتی ہیں. (۱۹۸۴ء ، چولستان ، ۳۱). ۲. ایک پودے کا نام (فرہنگ آصفیہ). ۳. ہلکی نیلی رنگت اور سرخ آنکھ والا کبوتر جو کابلی کبوتر کی قسم سے ہوتا ہے.
سیمانیے ، اور گھاگھرے ، تنبولیے پان لال
کوچہ اگرنی ، اور سرمئی اور عنبری ، اور خال
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۶). ۴. ایک دریا کا نام جسے سرجو بھی کہتے ہیں.
گھاگھرا پر نہ ہوا ہوگا نہ جمنا پر بھی
آج گنگا کے برابر لبِ دریا میلا
(۱۸۳۶ء ، دیوانِ مہر ، ۵۲).
گھاگرا کے پاس باڑا ہو اگر کوئی وسیع
بیل رکشا کی نمائش کا وہاں ہو اہتمام
(۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۷ : ۳). ۵. ایک کھلونا ، جھنجھنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : گھر گھر घर्घर].

۔۔۔پلٹن (۔۔۔فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امث.
اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی گوروں کی پلٹن جو ایک قسم کا گھاگرا پہنتی ہے. جمنا کی اماں ، ہمارے آنے سے گھاگرا پلٹن میں ایک سپاہی بڑھ گیا. (۱۹۲۱ء؟ ، بتی پرتاپ ، ۱۲۰). پلٹن سے ایک مرکب گھاگرا پلٹن یا گھگرا پلٹن نکلا ہے. (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵۳). [گھاگرا + پلٹن (رک)].

گھاگری (سک گ) امث ؛ ←گھاگھری.
چھوٹا لہنگا. ایک گھاگری و ایک لوگڑی ، ایک ٹکڑہ ڈور دری کے کنارہ کا تخمیناً سوا ہاتھ لمبا ... پولیس اسٹیشن میں لایا. (۱۹۰۸ء ، عیاروں کا عیار ، ۸۱). یہ سنتے ہی امیال بی نے اپنے تین پیجامے پھاڑ کر میری اور رجن کی درجن بھر گھاگریاں سی ڈالیں. (۱۹۳۷ء ، ہم اور تم ، ۹). [گھاگرا (رک) کی تصغیر].

گھاگرے دار (سک گ) صف.
بڑے گھیر والا ، پھیلا ہوا. اس نے پیازی رنگ کا ایک باریک اور گھاگرے دار ننی فراک پہن رکھا تھا. (۱۹۸۷ء ، دانش کوہ میں ایک موسم ، ۹۰). [گھاگرے (گھاگرا (رک) کی مغیرہ حالت) + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

گھاگس (فت گ) امذ ؛ ←گھاگھس.
۱. اونچے باڑ اور جسیم نسل کا مرغ جس کے پر نرم گھنے اور خوش رنگ ہوتے ہیں ، اس کی مادہ بہت انڈے دیتی ہے، ایک دوغلا مرغ. قدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے ... اناو ... لگھورنیے ، گھاگھس. (۱۹۵۴ء ، اپنی موج میں ، ۲۷). ۲. وہ شیر جس کے حلقوم پر دو سیاہ کنٹھ ہوتے ہیں اور اس کی مادہ کے ایک کنٹھ ہوتا ہے

اس بٹیر کو جاڑے میں لڑایا جاتا ہے. بٹیر کی چار قسمیں ہیں ایک چنک دوسرا کھاگس. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۱۴). ۲. (مجازاً) جاہل آدمی، ان پڑھ آدمی ، بیوقوف شخص ، نادان. وہ کھاگس عبدالواسع ہانسوی لفظ «نامراد» کو غلط کہتا ہے. (۱۸۶۲ ، خطوط غالب ، ۱۹۱). اگر کوئی شخص کھاگھ ہونے کا مدعی ہو تو پھر سمجھ لینا چاہیے وہ کھاگھ نہیں کھاگھس ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۰۳). [کھاگوس (رک) کی تخفیف].

ـــ کلفا (ـــ فت ک ، سک ل) امذ.
وہ بٹیر جس کے پروں پر ایک خط زیادہ ہوتا ہے یہ کھانے کے کام آتا ہے ، لڑائی کے قابل نہیں ہوتا. بٹیر کی چوتھی قسم کھاگس کلفا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۱۴). [کھاگس + کلفا].

کھاگھ صف.
رک : کھاگ. کوئی تجربہ کار/کھاگھ ایسی بات منہ سے نکالتا تو اس کو لوگ احمق بناتے. (۱۹۲۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۵). کھاگھ اہل کار نے مصلحتاً راز کو پوشیدہ اور چند اپنوں ہی تک محدود رکھنے کے لیے پگڑی کی آڑ کر لی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۵۵). [کھاگ (رک) کا ایک املا].

کھاگھر (فت گھ) امث.
رک : کھاگر. چاروں طرف جو غور سے دیکھا تو ہزاروں کھاگھر بٹیر وہاں پھر رہے ہیں. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۴). بٹیر دو قسم کے ہوتے ہیں ۱. چنک ، ۲. کھاگھر. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۶۰). [کھاگر (رک) کا ایک املا].

ـــ لڑانا محاورہ.
بٹیر لڑانا، بٹیر بازی کرنا. ادھر روہیلکھنڈ کے شوقین تو خیر کھاگھر لڑاتے ہیں. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۲۲).

کھاگھرا (سک گھ) امذ ؛ ــ کھاگرا.
۱. لہنگا ، سایہ. راجپوتانے کی عورتوں کے کھاگھروں کا گھیر بہت بڑا رہتا ہے. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۸۷). کم از کم عورتوں کو تو انگریزی کھاگھرے اور سایہ سے بچنا چاہیے. (۱۹۴۳ ، مقالات گارساں دتاسی (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۷). ۲. ایک قسم کا کبوتر.

سیالیے اور کھاگھرے ، تنبولیے ، پان لال
کچھ اگرئی ، اور سرمئی اور عنبری اور خال

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۶). کبوتروں کی آنکھ کالی مکو کی طرح ہوتی ہے اور رنگ کے لحاظ سے سفید بے داغ ... کیرے ، کاسنی کھاگھرے ، آتشی. (۱۹۷۰ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ۱۳۸). ۳. ایک دریا کا نام.

آنکھوں نے رو کے نام ہی بالکل ڈبو دیا
گنگا کا ، کھاگھرا کا ، اٹک کا ، چناب کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۴). [کھاگرا (رک) کا ایک املا].

ـــ کول / کھول (ـــ و مج). (الف) صف.
گڈمڈ ، الٹ پلٹ ، پریشان ، حواس باختہ. بجھو تو پانی میں نہیں جا سکتا تھا اس کدھن سوں سے کھاگھرا کھول ہو گیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۴۰۱). (ب) امذ. گھبراہٹ ، پریشانی ، بےچینی ؛ بدانتظامی (جامع اللغات). [کھاگھرا + کول / کھول (رک)].

کھاگھس (فت گھ) امذ.
رک : کھاگس.

ہے تیری ماں اصیل اور باپ کھاگھس
ہوا ہے جب تو توں لم ڈنگ سارس

(۱۸۱۴ ، برق لامع ، ۳۸). کھاگھس مرغی لینی سے ذرا بڑی اور خوب پردار پاموز ہوتی ہے. (۱۹۲۴ ، پرندوں کی تجارت ، ۳۵). اگر کوئی شخص کھاگھ ہونے کا مدعی ہو تو پھر سمجھ لینا چاہیے وہ کھاگھ نہیں کھاگھس ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۰۴). [کھاگس (رک) کا ایک املا].

کھاگھی امذ.
(ماہی گیری) بہت بڑی قسم کا اور نہایت مضبوط جال جو بڑی مچھلیاں پکڑنے کے کام آتا ہے ، مہا جال (ا پ و ، ۳ : ۶۱). [کھاگھ + ی ، لاحقۂ صفت].

کھال (۱) امث.
آفت ، مصیبت ، بربادی ، تباہی.

دیسے کھال اس موج کیرا اُبھال
کدھیں سو تلیں ہور کدھیں اوپرال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲). [کھالنا کا حاصل مصدر].

ـــ میل (ـــ ی مج). (الف) امذ.
میل ملاپ ، ربط ضبط ، تال میل. عورتوں اور مردوں کا کھال میل ہونا اور ایمان کھونا عجب تماشا ؛ کہیں اس قدر جہالت ہے کہ تیروں پر ناچ راگ ہوتا ہے. (۱۸۵۲ ، تقویٰ ، ۳۳). جب مسلمان بزرگوں نے اپنے کشف و کرامات دکھائے تو بہت سے ہندو عقیدت مندی کی لڑی میں منسلک ہوگئے موجودہ ماحول اس آپس کے کھال میل اور اتحاد و محبت کا نتیجہ ہے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۷). صدیوں کے اس کھال میل اور میل ملاپ میں ہل چل اور گڑ بڑ پیدا ہو گئی. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۴۱). (ب) امث. گڑ بڑ ، جھمیلا.

اس چرخ کج روش کی عجب کھال میل ہے
وہ کیا کرے ادھر سے ڈھکیلم ڈھکیل ہے

(۱۸۴۷ ، دیوان قاسم ، ۱۹۴). (ج) صف. گڈمڈ ، ملا جلا ، خلط ملط (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [کھال + میل (رک)].

ـــ میل رکھنا ف م ؛ محاورہ.
میل ملاپ رکھنا ، ربط ضبط رکھنا ، اتحاد رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ میل کر دینا ف م ؛ محاورہ.
گڈمڈ کر دینا ، ملا جلا دینا ، خلط ملط کر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ میل کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
خلط ملط کرنا ، گڈمڈ کرنا ، ایک دوسرے میں ملانا. اپنی ... کالی کالی پنڈلیاں اور رانیں اپنی بہنوں کی مرمریں پنڈلیوں رانوں میں گھال میل کئے راستہ طے کر رہی ہے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۲).

ـــــ میل ہونا ف م ؛ محاورہ.
میل ملاپ ہونا. یہ تو بھیا اور بتی کا گھال میل ہو گیا. (۱۹۸۰ ، خیمے سے دور ، ۵۱).

گھال (۲) امذ ؛ مستعمل.
بھیڑوں پر لگایا جانے والا ایک قسم کا ٹیکس. ہاں تو نئے رواج نے «گھال» کو رائج کیا گیا ، یعنی ہر بیس بھیڑوں پر سال میں ایک بھیڑ سردار کی. (۱۹۷۶ ، بلوچستان ، ۷۲). [مقامی].

گھالا امذ.
نقصان ، مصیبت ، آفت ، صدمہ ، تباہی ، بربادی. اناج اسیں سوں اٹھا لیکر بچیا سو پہلے کے سرپکا ڈھالپ ڈھونپ کو دبا رکھتا تو کچھ گھالا نیں پڑیگا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۳۰). [گھال (۱) + ا (زائد)].

گھالِن (فت ل) صف مث.
برباد کرنے والی ، اجاڑنے والی.
اے ری ، آج کون تیاگے ہرم ہیہ ہیں میرے لالن؟ کہا کہوں کچھ بن نہیں آوے ، نہ جانوں ایسی کون ہے گھرگھالن (۱۷۹۰ ، نادرات شاہی ، ۲۶۹). [گھال (گھالنا (رک) سے) + ن ، لاحقۂ صفت مونث].

گھالنا (سک ل) ف م.
۱. ڈالنا.

بھرے سمند میں جیو بھریا ایک سات
نہ گھالیں اڈھک ہونے گھریں نہ گھاٹ

(۱۶۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).

سُرا ہو قرآں لے جالیا
برا خو کہ دوزخ اہیں گھالیا

(۱۵۶۸ ، پرت نامہ (اردو ادب ، جون ۱۹۵۶ء ، ۹۹)). اپنے گھر لے جا کر بندی خانے میں گھالیا کینک دیس پونچہ ٹالیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۲). جس قدر لغت اور محاورے گ یا گھ سے مرکب ہوں گے ان سب میں معانی ذیل جو اس حرکت کے خاصہ میں داخل ہیں کچھ نہ کچھ ضرور پائے جائیں گے ، مثلاً گھاٹ ، گھائی ... گھالنا بمعنی اندر ڈالنا وغیرہ. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). ۲. (عام طور پر گھر کے ساتھ مستعمل) تباہ کرنا ، برباد کرنا ، خراب کرنا.

کبھو ہاں جواب میں کروں کیا ایتال
مجے پھالیے دام کر کام گھال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۳۶).

آہ ہر آہ نالے ہر نالہ
عشق صاحب نے میرا گھر گھالا

(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۴۲).

بال کی کھال کھینچنے والا
جس نے تنہا سینکڑوں کا گھر گھالا

(۱۸۱۰ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۸۹).

پیٹ سے پاؤں اگر ایسے نکالوں میں بھی
ایک کیا دیکھنا گھر سینکڑوں گھالوں میں بھی

(۱۸۹۸ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۷۹). سینکڑوں گھر اس نے گھالے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۵). جن ساتاؤں نے سارا جوبن گھالا جب ایک لالہ پالا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۸۷). ۳. گھولنا ، حل کرنا ، ملانا.

پنا مشک پھل نیر میں گھال کر
دکھائے نوا نِک برش گل کر

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۷). ۴. گھسیڑنا ، ڈالنا ، دخول کرنا.

بجلے تار رانا کے درمیاں بھے
فرج میں ذکر گھال تاری کے بھے

(۱۶۱۳ ، بھوگ بل (ق) ، ۳۷). ۵. بندوق چلانا ؛ بنیاد رکھنا ؛ پھیلانا ؛ مقرر کرنا ، گڈمڈ کرنا ؛ کپڑے پہننا ؛ درخواست کرنا ؛ کسی کام پر لگانا ؛ پھینکنا ؛ قائم کرنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھولنا (رک) کا تابع ؛ قب : س : گھٹن گھٹ • घटन+घट्ट].

گھام امث ؛ امذ.
۱. دھوپ. اپیر نے کہا گسیاں تم گھام سے چلے آئے ہو کہو تو دودھ دوہ کر لاؤں وہ پیو جل نہ پیو. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۲). گھام بہت کڑی پڑتی ہے. (۱۹۳۲ ، زہرۂ مینا ، ۱۰۵). ہم سب اتنی گھام میں مارے مارے پھرنے کے بعد یہاں آ کر بیٹھے ہیں اس لئے خواہ مخواہ سکون محسوس ہو رہا ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۶). ۲. تپش ، حدّت ، گرمی ، سختی ؛ کرختگی ، کُھردری ، عذاب.

مہر از روئے سفلی جو لب بام آیا
دیکھیے دیکھیے اب دھوپ کٹی گھام آیا

(۱۹۳۸ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۳۰). دوپہریا بھر مرے سے پنکھا لگا کر ٹانگ پھیلا کر سووت ہو اور دن بھر کی گھام اس پر گزرتی ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۹). ۳. گرمی دانے. ان دنوں میری کمر چٹکیاں لینے والے گھام سے چھپی پڑی تھی. (۱۹۸۳ ، جہان دانش ، ۸۵). ۴. پسینہ (فرہنگ آصفیہ). [س : گھرم घर्म].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
سورج نکلنا ، دھوپ پھیلانا ، اُجالا کرنا ، روشنی بکھیرنا ، سور کرنا. دیو دیو گھام کرو ، تمہرے بالک کو لگتا جاڑ. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۰).

ـــــ لینا محاورہ.
دھوپ کھانا ، دھوپ تاپنا.

ڈاڑھی سورج کی تھام لیتا ہوں
مدعا یہ کہ گھام لیتا ہوں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ۱ : ۳۳۸).

کھانڑ (فت م) صف.

۱. گرمی کی ماری ہوئی (گائے) ، وہ بدحواس اور بروقت ہانپنے والی گائے جسے گرمی مار گئی ہو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۲. جس کے ہوش ٹھکانے نہ ہوں ، **بیوقوف ، احمق ، گاؤدی ، بدھو**. یہاں ہر فن کا استاد ہے ، سیکڑوں کھانڑ بد عقل. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۶). ادھر ادھر دیکھ کر وہ تو چل دیا ، پاگل ہی تو ہے ، کھانڑ زمانے بھر کا. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۰۹). خدا جانے کون کھانڑ ہے جو انبساط اور انقباض میں فرق نہیں کرتا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۵). اب بھی اس قدر کھانڑ نہ سمجھیں ، میں جانتا ہوں عورت کو شیطان بھی نہیں کہا سکتا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۰). ۳. **پھوہڑ ، بدسلیقہ ، اجڈ**. بھلا ہمارے مصاحب کا اور اس کا کیا مقابلہ کہا یہ طرار ظریف بذلہ سنج ، کہا وہ کھانڑ ، بدتمیز بے سلیقہ. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۷).

کھانڑ ان پڑھ ڈگا رکھو میلا اور کچیلا رکھو

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۳۰۲). میں تو اپنی بیٹی کی کسی لکھ پتی سے شادی کروں گی ، چاہے وہ بالکل ان پڑھ کھانڑ گدھا ہی کیوں نہ ہو. (۱۹۷۷ ، کرشن چندر (نگار ، کراچی ، مارچ ، ۱۹۸۸ ، ۳۰)). ۴. **سست ، کاہل ، الکسیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۵. **بھونڈا ، بھدا ، بے ڈھنگا**.

شکل بھونڈی سی ہے کھانڑ ہے سراسر نقشا

تارا دمدار ہے یا چغد کے سر میں سودا

(۱۸۶۳ ، واسوخت رعنا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۳۳۸)). چوڑا چہرہ ، کھانڑ نقشہ. (۱۸۸۷ ، خیالات آزاد ، ۱۴۳). طبی معلومات رکھنے کے علاوہ ... ان کے کھانڑ طریقوں کے ضرب و کرب جھیل کر اپنے اترے ہوئے کولھے یا بازو ٹھیک کرائے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۱۸۳). [رک : کھام + ڑ ، لاحقۂ نسبت].

---پن / پنا (---فت پ) امذ.

بیوقوفی ، بدسلیقگی ، اجڈ پن. اتنے دن انہیں شہر میں رہتے ہوئے گزرے مگر کھانڑ پن نہ گیا. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۱۰۱). [کھانڑ (رک) + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

کھانڑا (سک م) صف.

رک : **کھانڑ**.

بدظنی دل میں ، حسد دل میں ، تمنا دل میں

کھانڑے ، شوق سے بھر لیتے ہیں کب کیا دل میں

(۱۹۵۳ ، صفی اورنگ آبادی ، فردوس صفی ، ۸۸). [کھانڑ (رک) + ا (زائد)].

کھانٹا (سک م) ف ل.

رک : **کھومنا جس کا یہ تابع ہے ، سیر و تفریح کرنا**. ایک روز شرما جی بیٹھے بیٹھے اُکتا کر سیر کرنے نکلے گھومتے گھامتے کھلیان کی طرف نکل گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱۵۳). وہ خود گھوم گھام لے گا. (۱۹۷۳ ، پیمان ، کراچی ، اپریل ، ۱۰). [گھومنا (رک) کا تابع].

کھاسی امث.

(کاشت کاری) بارش نہ ہونا ، امساک باراں (ا پ و ، ۹ : ۱۰۳). [کھام (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

کھان امذ.

۱. (ا) **اناج کی وہ مقدار جو ایک دفعہ چکی یا اوکھلی میں ڈالی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (اا) **کٹے ہوئے گنے یا تلوں اور سرسوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کولھو میں ڈالی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ااا) **چنوں وغیرہ کی وہ مقدار جو ایک دفعہ بھاڑ میں بھوننے کے لیے ڈالی جائے**. ابن الوقت کو دور سے بس ایسا سن پڑتا تھا کہ بھاڑ میں گویا چنوں کے کھان بھن رہے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۱). ۲. **پکوان کی وہ مقدار جو ایک دفعہ کڑھائی میں تلنے کے واسطے ڈالی جائے**. تمہاری پھلکیاں واللہ ایسی اچھی معلوم ہوئیں ، ذرا ایک کھان خوب کھرا کرکے نکالو تو ایک آنہ کی حکیم صاحب کے لیے لیتا جاؤں گا. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۱). باقی کھان میں نکال دوں گی اور واقعی وہ باورچی خانے میں پہنچ بھی گئی. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۳۷). ۳. **گنے کے رس کی وہ مقدار جو ایک بار گڑ بنانے کے واسطے کڑھائی میں ڈالی جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **دفعہ ، موقع ، باری ، وار** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. (کھنساری) **گنے کا رس نکالنے کے قدیم وضع کے کولھو کے ناندکی شکل کا حصہ جس میں گنے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں ، کونڈی ، کونی** (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). ۶. **کھیپ ، مجموعہ**. جب دیکھو ایک نہ ایک متقاضی ہے کہ میرا سبق کم رہ گیا ہے ، میں اسی وقت قلم برداشتہ لکھ دیا کرتا تھا یوں کتابوں کا پہلا کھان پورا ہوا. (۱۹۰۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۳۳۷). ۷. **صنعتی کام کے مال کی ایک مقررہ مقدار جو بوقت واحد کام میں لائی جائے**. خوشبو ملا کر سانچوں میں بھر دیں ... اسی کو دوسرے دن کھان میں شامل کرلیں. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۳). ۸. **تارا گری سنہری ، رپہلی پرانا گوٹا ، زری اور ظروف وغیرہ جو بوقت واحد گلانے کے لیے جمع کیے جائیں** (ا پ و ، ۳ : ۱۰). ۹. **گروہ ، لوگ**. انگریزی میں دیکھیے کہ سیکڑوں لٹر رائٹر موجود ہیں مگر پھر بھی تابڑ توڑ تازہ کھان چلے ہی آتے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۷). یکایک کبڈی کھیلنے والوں کے درمیان شور ہونے لگا اور لوگ کھان توڑ کر دوسرے راستوں پر بھاگنے لگے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۶۱). ۱۰. **دولت جو ایک دم سے ہاتھ آجائے ، اسی معنی میں اڑا کھان مستعمل ہے** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : کھن खन].

---اُتارْنا محاورہ.

۱. **تل کر نکالنا ، تلنا ، بگھارنا** (فرہنگ آصفیہ). ۲. **کھان تیار کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---اُتْرنا محاورہ.

تل کر نکلنا ، پکوان کا کڑھائی سے نکلنا ، پکوان کا تیار ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---پڑ جانا محاورہ.
کوئی کام شروع ہو جانا ، خمیر پڑ جانا (فرہنگ آصفیہ).

---پڑنا ف ل ؛ محاورہ.
بہت سی چیزوں کے ایک ساتھ تیار ہونے کا ڈھنگ پڑنا ، ایک دفعہ تلے جانے کے قابل پکوان کی مقدار کا کڑھائی میں ڈالا جانا ، کڑھائی میں پڑنا (فرہنگ آصفیہ).

---ڈالنا محاورہ.
۱. کسی معیّن مقدار کا ایک دفعہ کڑاہی ، چکّی ، اوکھلی یا بھاڑ میں ڈالنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. کسی کام کو ہاتھ لگانا ، کوئی کام شروع کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

کھانا (۱) امذ.
تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ ، کولھو.

تیا ک اس دل کا نیں کرتے مگر ملتے ہیں پاواں سوں
کہ جیوں تل پلتے میں کھانے میں تبہیں ہے عار تیلی سوں

(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی بیدری (اردو ، کراچی ، ا کتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۶)).

بدکار رگڑے جاتے یوں		کھانے میں جوںکہ تیشکر

(۱۶۳۵ ، تحفۃالمومنین ، ۱۱).

ہوس دل میں سدا تیرے ہے سونے ہور کھانے کا
پھرے اس فکر میں نس دن ہو اندھا بیل کھانے کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴۷). جونکہ مٹھی بھر تل کھانے میں ڈالیے تو تیل نہیں نکلتا ہے. (۱۷۶۵ ، جھ سر ہار ، ورق ، ۲۶). لکڑی کی یہ صفت بہت سے کاموں کے لحاظ سے پسندیدہ ہے مثلاً شکر اور تیل کے کھانے گاڑی کی چاک اور دہرے ڈیروں کی میخ ، کندہ کرنے کے کندے ... وغیرہ. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۸). [س : گھن + ک घन+क].

کھانا (۲) امذ (قدیم).
گہنا ، زیور.

ملنے پان ہے زیور ، کاجل حرام
دیے خوب کھانے انگارے تمام

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی ، ۱۳۵). [گہنا (رک) کا ایک قدیم املا].

کھانانا (نانا) امث ، م ف.
بادل کی مسلسل گرج ؛ مسلسل گرج کے ساتھ.

کھانانا نانا برسے گھور گھور بادل رحمت کا ، چمکا ہے
ارض و سما کھانانا ، کھلا ہے کیا گلزار ، جگت میں

(۱۸۹۳ ، گرو زرینہ (متفرق مصنفین کے ڈرامے ، ۹۳)).
[حکایت الصوت].

کھانت (غنہ) امث (قدیم).
رک : کھات.

نے تو پا ک ان پاتوں سیتی ہے
تو ہے ناپاک ان کھانتوں ستی ہے

(۱۶۹۷ ، یوسف زلیخا ، امین گجراتی ، ۱۳۸). [کھات (رک) کا انفی تلفظ].

کھانتی (مغ) امث (قدیم).
گھنٹی ، جرس ، درائے ، کھانٹی. (۱۹۲۶ ، شرف نامہ ، احمد منیری (پنجاب میں اردو ، ۲۱۷)). [کھانٹی (رک) کا ایک قدیم املا].

کھانٹ (۱) (غنہ) امذ (قدیم) ؛ ~ کھنٹ.
رک : کھنٹہ.

انو کا وہاں لگ تو سرحد اہے
جہاں باجتا کھانٹ اَن حد اہے

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (قدیم اردو ، ۲۹۲)).

سوکیج انگٹ زری کسوت جھلے رُل جُھن توپلا رت
سہاوت ہے نجھل یا کھر ، بجیں کھانٹاں منا منگل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۲۰). [کھانٹا (رک) کی تخفیف].

کھانٹ (۲) (غنہ) امذ (قدیم).
گرہ ، عقدہ.

اور ایک مثال تج کوں بولوں
معراج کے کھانٹ تجھکو کھولوں

(۱۶۵۹ ، میراں جی خدا نما ، رسالہ نورتن ، ۱۶). [گانٹھ (رک) کا ایک قدیم املا].

کھانٹا (مغ) امذ (قدیم).
رک : کھنٹہ.

سنوں میں وو کھانٹے کی آواز جوں
ہولا لیتوں کر ہت سوں درباز تئوں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).

سدا ہے جاہ باقی توجھ لے یوسف کہاں تاجی
کہ پہنچا مصر کے تئیں کارواں بجنے بہہ کھانٹے

(۱۷۳۱ ، شاہ کرناجی ، د ، ۲۳۸). [گھنٹا رک کا ایک قدیم املا].

کھانٹی (۱) (مغ) امث (قدیم).
گھنٹی ، جرس ، نوبت ، نقارہ. درای ؛ جرس یعنی آنکہ در گردن شتر بندند ، ہندوی کھانٹی. (۱۴۳۳ ، زفان گویا (اردو ، کراچی ، جولائی ، ۱۹۶۷ ، ۱۰۳)).

پھر کبھی ہونے اتھے الے بن برف
وہی اُسی آواز کھانٹی کے نمن

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۶ : ۹۰). [گھنٹی (رک) کا ایک قدیم املا].

---تلے ماٹی کہاوت.
مالک بروقت کام کرواتا ہے ، حلق سے نیچے غذا کا کوئی مزہ نہیں ہوتا ، جیسی مٹی ویسی وہ (کھانٹی = حلق ، ماٹی = مٹی) (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

کھانٹی (۲) (مغ) امث (قدیم).
گلا ، حلق ، حلقوم ؛ حلق کا کوّا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[گھنٹکا घांटिका].

---کرنا محاورہ.
بچّے کے حلق کے کوّے کو انگلی سے اٹھانا. دنیا میں آتے ہی بغیر گلے میں کھانٹی کئے ایسا دہاڑی کہ توبہ بھلی. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۹).

گھانٹی (۳) (مغ) امث.
کنٹھ ؛ مختلف رنگ کی دھجیاں جو محرّم کے فقیر بانو میں باندھتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کانٹھنا (رک) سے حاصل مصدر].

گھانٹی (۴) (مغ) امث (قدیم).
(پہاڑ کی) گھاٹی (قدیم اُردو کی لغت) [گھاٹی (رک) کا انفی املا].

گھانس (غنہ) امث.
رک : گھاس.

روئی گھانس تھیں آگ جھانپی نے جائے
تپ او گھڑ کیا کُچھ سکے چُھپائے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۷). گھانس آگ کھائے جائے تو جلتا ، بچھلی خشکی پر پڑے تو تلملا . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۳).

ہیں سیک یا کانس بانی کی گھانس
زمین و ہوا آب و آتش اداس

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۳).

وہ مجنوں ہوں شکو جو صحرا میں پھنکوں
چراغِ سر راہ ہو گھانس جل کر

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲۵). خداوند تعالیٰ نے گھانس اور جھاڑی بوٹی کو پیدا کیا جس میں خود بخود بیج پیدا ہوتا ہے . (۱۹۰۹ ، حرز طفلاں ، ۳۲). گھانس کا صحیح املا گھاس ہے. (۱۹۸۶ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۳۶). [گھاس رک کا ایک املا].

---پات امذ.
رک : گھاس پات.

اگر کنش ملے گاوں تو پالے آش
وگرنیں تو تھا گھانس پانچ معاش

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۰). بیل ، گھانس پات اور ناموافق زمینات کے نقصانوں کی بحث اپنک ہو چکی ہے . (۱۹۰۶ ، تربیتِ جنگلات ، ۲۰۱). [گھانس + پات (رک)].

---پُھوس / پُھونس (---و مع / غنہ) امذ.
رک : گھاس پھوس / پھونس. جن کے شمار میں گھانس پھونس ، درخت پتھر ، دریا ، پہاڑ ، کوا کب ، روحوں ... اور فلسفیانہ بت پرست بھی شامل ہیں . (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام (دیباچہ) ، ۸). ظاہری زندگی جانور اور گھانس پھوس بھی رکھتے ہیں مگر حقیقی زندگی اسی کو ملتی ہے جو حقیقت کی معرفت حاصل کرتا ہے . (۱۹۱۰ ، سی پارؤ دل ، ۱۴۳). اسی طرح دمہ (Asthma) اور تپ کاہی (Hay Fever) کی وجہ جسم میں گھانس پھونس (Weed) کے زردانے (Pollen) کی بیرونی پروٹین کا جسم میں داخل ہونا بتائی جاتی ہے . (۱۹۸۰ ، نامیاتی کیمیا ، ۱۲۱۸) .
[گھانس + پُھوس / پُھونس (رک)].

---چرنا ف ل ، محاورہ.
رک : گھاس چرنا.

جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے
گیا درد کر کاٹے تیغ ڈرے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲).

---چھیلنا ف م ، محاورہ.
رک : گھاس چھیلنا . کسی کے گھر چھتری دھو رہے ہیں ، کسی جنگل میں گھانس چھیل رہے ہیں. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۲۱۰). یہ بھی اُنھیں گھسیاروں میں مل گئے اور گھانس چھیلنے لگے. (۱۹۰۷ ، اقتباسِ شجاعت ، ۱ : ۲۹۳).

---دانا / دانہ (---/فت ن) امذ ؛ گھاس دانہ گھانس.
رک : گھاس دانہ . رکھے تھے اس طرف سب گھانس دانہ . (۱۶۳۵ ، جنت سنگار ، ۵۰). گھوڑوں اور بیلوں کے گھانس دانے کی نقدی ہو گئی . (۱۸۶۵ ، خطوطِ غالب ، ۳۸۱). [گھانس + دانا / دانہ (رک)].

---کاٹنا ف م ، محاورہ.
گھاس کاٹنا ، بے سلیقگی اور بے دلی سے کوئی کام کرنا.

قصّہ کہنے میں نظر جب آگیا مجکو وہ گل
گھانس کاٹی عارض رنگیں کا سبزہ دیکھ کر

(۱۸۵۸ ، دیوان امانت ، د ، ۴۳).

---کا چکّا امذ.
(کاشت کاری) مٹی کا مربع نُما ٹکڑا جس پر گھاس لگی ہوئی ہو (ایسے ٹکڑے کھود کر جہاں گھاس کا میدان تیار کرنا ہو ساتھ ساتھ لگا دیتے ہیں پھر پانی دیتے ہیں تو بہت جلد میدان تیار ہو جاتا ہے) (جامع اللغات ؛ پلیٹس).

---کے ڈھیر میں سُوئی ہونا محاورہ.
اس طرح گُم ہونا کہ ڈھونڈنا مشکل ہو ، ایسا غائب ہونا کہ ملنا تقریباً ناممکن ہو. اور ایک قصّہ کو دوسرے قصہ میں ایسا پھنسا دیتی ہیں کہ مطلب کی بات گھانس کے ڈھیر میں سوئی ہوکر رہ جاتی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۹۱).

---کھا جانا / کھانا محاورہ.
رک : گھاس کھا جانا. قربان آپ کے امن و امان کے آپ تو کچھ گھانس کھا گئے ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۸).

---کھودنا ف م ، محاورہ.
گھانس کاٹنا ، گھانس چھیلنا. ایک مرد نظر آیا جو گھانس کھود رہا تھا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۳۵) . ہم نے بھی بارہ برس تک چاہ بابل میں چلہ کھینچا ہے گھانس نہیں کھودی ہے. (۱۹۱۷ ، گلستانِ باختر ، ۳ : ۱۳۱).

---مکھ میں پکڑنا محاورہ (قدیم).
عاجزی کرنا ، پناہ مانگنا ، مغلوب ہونا.

نین مرگوں کی گھانس پکڑے مکھ
دیکھ تیری انکھیاں کا دنبالا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۶).

گھاں سَپ (مغ ، فت س) امذ.
(کشتی بانی) کشتی کی درز کو جس سے پانی اندر آئے بند کرنا ، کشتی کے رساؤ کو روکنا ، گانسنا (اپ و ، ۵ : ۱۸۰). [مقامی (غالباً گانسنا (رک) سے)].

گھانْس لیٹ (غنہ ، سک س ، ی مج) امذ.
مٹی کا تیل. اسی گھانس اور گیس کو ملا کر انھوں نے گھانس لیٹ بنایا یعنی مٹی کا تیل جیسے حیدرآباد میں گیاس کا تیل بھی کہنے تھے (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۳).[گاس لیٹ (رک) کا الفی املا].

گھانْسی (مج) امث.
ایک قسم کی بہت باریک ریشمی اوڑھنی جو لہنگے کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [مقامی].

گھانگرا (غنہ ، سک گ) امذ.
رک : گھاگرا ، لہنگا.

دھڑی لب سوں ٹوٹ مانگ لٹ کھول کر
سٹی سوں ادھر گھانگرا کھول کر

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ؛ ۵۵). جھلا بور کا گھانگرا ... تس پر سوہے موتی ٹکے ہوئے . (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۹) . کنہا ، کارچوبی ، مکٹ ، کار چوبی گلوبند ، کھٹا ، جانگھیا ، گھانگھرا ، چاندی کی بانسری. (۱۹۵۷ ، لکھنؤ کا شاہی اسٹیج ، ۱۰۸). [گھاگرا (رک) کا الفی تلفظ].

ـــــ کھول (ـــــ و مج) صف.
۱. کلمئہ ؛ تتر بتر ، اُلٹ پلٹ ، پریشان ، متذبذب.

پریکا جھشت نہ جھٹے اس سوں جب
بوجھاتا ہوا گھانگرا کھول سب

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸). ۲. پریشان . معشوق ڈاواں ڈول نہں ہوتے ، معشوق گھانگرا کھول نہیں ہوتے .(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵). [گھانگرا + کھول (کھولنا (رک) سے)].

کھاں کھاں (مج) امث.
ریل وغیرہ کے چلنے کی آواز ، گھڑگھڑ. ایک کوس کے فاصلے پر ریلیں کھاں کھاں کرتی گزر جاتی ہیں . (۱۹۶۳ ، کپاس کا پھول ، ۱۰۸) . [حکایت الصوت].

گھانی (۱) امث.
۱. (أ) تلوں یا سرسوں کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو میں پیلنے کے لیے ڈالی جائے ، کسی چیز کی وہ مقدار جو ایک بار چکی میں پیسنے کے لیے ڈالی جائے . پہلی گھانی اچھی طرح پس چکنے تک ڈاٹ لگائے رکھتے ہیں . (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۵۵). (اا) کسی چیز کی مقدار جو ایک دفعہ کڑاہی یا ہانڈی میں ڈالی جائے. جیسے ہی پہلی گھانی کا کڑا کھولا گیا پورے گھر میں لوبان کی خوشبو مہکنے لگی. (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۳۷). ۲. تیل یا رس نکالنے کی مشین ، کولھو ؛ بیلن ؛ چکی. جواز چرخ روغن گران ، ہندوی گھانی. (۱۳۳۳ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۳)). یہ ہو تو کھیتوں کی جتائی بھی ہو سکے اور تیل گھانی بھی چل سکے .(۱۹۳۱ ، ہماری زمین (ترجمہ) ، ۱۷۰).

سرسوں کی دھری ہے جو گھانی میں ریل دو

(۱۹۳۳ ، دل کی چند عجیب بستیاں ، ۲۳۲). [گھان (رک) + ی : [illegible]].

ـــــ کرْنا محاورہ.
کولھو چلانا ، تیل نکالنا ، سرسوں یا تل پیلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ میں پیلْنا محاورہ.
نہایت سخت سزا دینا ، سخت تکلیف اور اذیت سے مار ڈالنا.

اگر جانیں تم نہانے کی سبیل
سٹوں سب کے تہواد گھانی میں پیل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۹).

گھانی (۲) صف.
گھان ڈالنے والا ، کولھو چلانے والا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھان (رک) + ی ، لاحقۂ فاعلی].

گھانی (۳) امث.
مٹی کا تغار (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [بن].

گھاواں چڑھنا محاورہ (قدیم).
زخم آنا ، گھاؤ لگنا. انگ پر گھاواں بور واراں چڑھے تھے . (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

گھائل (کس ء) صف ؛ سنگھائل.
۱. زخمی ، مجروح ، زخم رسیدہ.

سیلے کجیلے دیکھت کتی دل کٹے ہیں گھائل
ہوے قتل جگ کرے جو سنگار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۲). تیر نگاہ اُس کے سے گھائل اور جان و دل سے مائل ... ہوا ہے. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع تحسین ، ۲۹۱). اس بے رحم نمک حرام کثر سنگدل نے تلوار سے مجھے گھائل کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۷).

دیکھا کہ تڑپتا ہے پسر صورت بسمل
چھاتی بھی ہے زخمی جگر و دل بھی ہے گھائل

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۷۱). چلو اور ذرا آہوان شوخ و شنگ کو اپنی تیغ آبدار سے گھائل کرو. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۵). ثاقب دونوں گھائل آدمیوں کی طرف دیکھ رہا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۹۳). ۲. (مجازاً) عشق کا مارا ، دل فگار.

ہوا ہوں ان دنوں مائل کسی کا
نہ تھا میں اس قدر گھائل کسی کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۵۱). ۳. (مجازاً) فریفتہ ، دل دادہ. میں ان کی باتوں اور ان کی تحریروں کا گھائل تھا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۱). ف : کرنا ، ہونا. ۴. ایک قسم کا کنکوا جو خون کی طرح سرخ ہوتا ہے.

دم بدم بڑھتی ہے لے ناسخ جو شمشیر نگہ
جو پتنگا اس نے اڑایا بس وہ گھائل ہو گیا

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)). [س : گھات + ال[illegible]].

ـــــ کا سانگ امذ.
ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگی اپنے تمام جسم پر جھوٹ

کتاریں اس طرح لگا لیتا ہے کہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ اس کے جسم کے اندر گھسی ہوئی ہیں (فرہنگ آصفیہ ، ۲ : ۱۱۲).

---کی گت گھائل جانے اور نہ جانے کوئی کہاوت.
مصیبت زدہ کا حال مصیبت زدہ ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا. گھائل کی گت گھائل جانے اور نا جانے کوئے ... ہوا کی نگاہ ہمدردی سے چھلکتی ہوئی اٹھی.(۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۲۳۰).

گھاؤ (و مج) امذ.
۱. **گہرا زخم.**

ہر ہر حطے ہر ہر گھاؤ   لہو کیری گھال بہاؤ
(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۴۷).

سوتنہ ہات کا ایک اسے گھاؤ لگ
دو لکڑے ہوا سیس تے پانو لگ
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

ہر ایک بات پردے سے اپنا دکھاؤ
کہ کس بات کا اوس جگر پر ہے گھاؤ
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸).

ٹپکا کرے ہے آنکھ سے لوہو ہی روز و شب
چہرے پہ میرے چشم ہے یا کوئی گھاؤ ہے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۶).

وہ زخم ہے بدن پر یہ گھاؤ ہے جگر میں
جو بات ہے نظر میں کب ہے روالور میں
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵۲). اس کی روح کے اندر ایک بہت بڑا گھاؤ پیدا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۹۹). ۲. **(مجازاً) نقصان ، ٹوٹا ، خسارہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [س : گھات घात].

---آنا محاورہ.
گھائل ہونا ، زخمی ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بھرنا محاورہ.
۱. **زخم کا اچھا ہو کر برابر ہونا ، زخم کا مندمل ہونا ؛ انگور بندھ جانا.**

وہ پھر آتا ہے ، اس کا گھاؤ جیتے جی نہیں بھرتا
کٹاری ہے ، چھری ہے ، بڑھ کے سمجھو مار تیور کی
(۱۹۳۸ ، سربل بانسری ، ۸۴).

برچھ کی چھاؤں میں میں نہ بیٹھا کبھی
گھاؤ جب بھر گئے میرے ہر انگ پر
(۱۹۷۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۱۲۳). ۲. **ٹوٹا پورا ہونا ، نقصان کی تلافی ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پر گھاؤ کھانا محاورہ.
زخم پر زخم سہنا ، دُکھ پر دُکھ اُٹھانا. مگر اس کا شعور باطن برچھی پر برچھی اور گھاؤ پر گھاؤ کھاتا رہتا ہے. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۸۱).

---پر لون چھڑکنا محاورہ.
زخم پر نمک چھڑکنا ، دکھ پر دکھ پہنچانا ، رنجیدہ کو اور رنجیدہ کرنا.

پھر کہا یہ اوس نے آ کر تاؤ پر
لون مت لوگوں کے چھڑکو گھاؤ پر
(۱۸۳۳ ، داستان رنگین ، ۶۳).

---پر نمک چھڑکنا محاورہ.
رک : گھاؤ پر لون چھڑکنا.

کیا گھات پر دل پو زخم فلک
پرت گھاؤ پر پھر چھڑکنا نمک
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۸۳). توں گھاؤ پر نمک چھڑکتا ہے کیوں؟ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۶۹).

---پڑنا ف س ؛ محاورہ.
گھاؤ لگنا ، زخم ہونا. بہت دیر تک ان کو پیٹھ پر لاد کر چلنا پڑتا تھا ، ساری پیٹھ پر گھاؤ پڑ گئے تھے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۷۸). کتے نے تو اسے ایسا بھنبھوڑا کہ اس کے سارے بدن میں گھاؤ پڑ گئے. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۱).

---تازہ ہونا محاورہ.
زخم یا صدمہ برقرار ہونا ، زخم ہرا ہونا ، گزشتہ صدمے یا حادثے کا اثر عود کر آنا. ایسے نازک وقت میں جب کہ غدر کا گھاؤ تازہ تھا ایسی کتاب لکھنا جان سے کھیلنے کے مساوی تھا. (۱۹۶۰ ، سرسید احمد خاں ، ۱۹۹).

---ڈالنا ف س ؛ محاورہ.
گھاؤ پڑنا (رک) کا تعدیہ ؛ گہرے اور بڑے زخم لگانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

---سینا محاورہ.
زخم کو ٹانکے لگانا.

بخیہ گر کا جو لیا نام کسی زخمی نے
گھاؤ سینے کے لیے تیغ نے ڈورا کھینچا
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۵).

چند آنسو ، غم گیتی کے لئے چند نقش
ایک گھاؤ ہے جسے ہونٹ ہی سے جاتے ہیں
(۱۹۸۳ ، سر و سامان ، ۷۰).

---کرنا محاورہ.
زخم ڈالنا ، زخم لگانا.

جو اوس کی چوٹیں ہیں اعدا کا دل ہی جانتا ہے
کہ جیسے گھاؤ کرے دل میں ابرو دلدار
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۳۶).

---کشت (--- کس ک ، سک ش) امث.
(حیاتیات) خردنامیوں کی وہ کشت جو سوئی کے ذریعے ٹھوس واسطے کے اندر گہرائی تک پہنچائی جاتی (انگ : Stab Culture). گھاؤ کشت ... ٹھوس واسطے مثلاً غذائی آگر میں ایک سیدھی سوئی کے ذریعے جو پہلے ہی خردنامیہ کاشت سے ملوث کرلی گئی ہو گھاؤ لگایا جاتا ہے تاکہ کشت آگر کی گہرائی تک پہنچ سکے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خردحیاتیات ، ۱۰۹). [گھاؤ + کشت].

--- کو ٹھیس لگنا محاورہ.
کسی صدمے یا حادثے کی یاد تازہ ہونا ، دکھی کو اور دکھ پہنچنا. کڑیل کا کڑیل بیٹا گزر چکا تھا ، ذکر میں جو اس کا نام آیا ، کھاؤ کو ٹھیس لگی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۷).

--- کھانا محاورہ.
زخم سہنا ، زخمی ہونا.

بھیج کر اکبر کو نیزوں میں کھڑے ہیں چپ حسین
غم کی اس برچھی کا گہرا گھاؤ کھانے کے لئے

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۷۵) تم خاموشی سے وقت کے گھاؤ کھا رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنے رات ، ۱۵۸).

--- لگانا ف م ؛ محاورہ.
زخم لگانا ؛ زخمی کرنا. اب یہ دیواریں گرا دی جائیں گی ، اس زمین کے سینے پر گھاؤ لگائیں گے. (۱۹۷۵ ، خاک نشین ، ۵۶).

--- لگنا محاورہ.
زخم پڑنا ، زخمی ہونا ، گزند پہنچنا.

ہنس ہنس کے جسم پر تیر و تیغ و تبر کھائیں
گہرے لگیں جو گھاؤ بدن پر تو مسکرائیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۵). کیونکہ انسپکٹر یہ جاننا چاہتا ہے کہ میرا قاتل کون ہے گھاؤ کہاں کہاں لگے ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۱۱).

--- میں نون مرچ / مرچیں لگانا محاورہ.
دکھ پر دکھ پہنچانا ، رنجیدہ کو اور رنجیدہ کرنا. تسلی کی جگہ مرنے والے کی خوبیاں یاد دلائیں یعنی مرہم کے عوض گھاؤ میں نون مرچیں لگائیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۱).

--- ہرا ہونا محاورہ.
زخم تازہ ہونا ، گزرا ہوا صدمہ یا رنج یاد آنا. کیوں؟ پرانے گھاؤ پھر ہرے ہو گئے! (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۳۱).

گھاؤ گھپ (و مج ، فت گھ) (الف) صف.
۱. نہایت فضول خرچ شخص ، گھاؤ اڑاؤ ، مسرف ؛ وہ گھر جس میں جو کچھ آئے وہ خرچ ہو جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. چٹورا ، بلاچٹ ، بلانوش ، ہر کچھ کھا جانے والا ، شکم بندہ (فرہنگ آصفیہ). ۳. غبن کرنے والا ، تغلب کرنے والا ، لوگوں کا مال کھا جانے والا ، خائن (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. فریبی ، دغا باز ، دھوکے باز ، مکار (ماخوذ : نوراللغات). (ب) امذ. تغلب ، غبن ، خیانت ، تصرف بےجا (نوراللغات). [گھاؤ (مقامی) + گھپ (حکایت الصوت) بطور صفت].

--- ہو جانا محاورہ.
کھانے پینے میں صرف ہو جانا ، فضول خرچی میں ختم ہو جانا. شاستری جی کو اپنے تجربے سے گدی سرکتی دکھائی دی ... چین اور پاکستان کا ہوا دکھا کر سارا سونا بھی لے لیا یہ بھی سارا گھاؤ گھپ ہو گیا. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۵۲).

گھاؤں گھاؤں (و مج ، مغ ، و مج) امت.
گاڑی کے چلنے کی آواز ، گھڑ گھڑ. ہزاروں بسیں اور موٹریں گھاؤں گھاؤں کر رہی تھیں. (۱۹۷۵ ، لبیک ، ۱۳۸). سری نگر روڈ پر لاریوں اور ٹرکوں کی گھاؤں گھاؤں درختوں کا حصار توڑ کر مزار سے ٹکرانے لگی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۰). [حکایت الصوت].

گھائی (۱) امث.
۱. **دو انگلیوں کے درمیان جڑ کی جگہ ، انگوٹھے اور انگلی کے درمیان کا زاویہ.**

ایک پتلی ہے ایک گھائی میں
سینکڑوں ایک چارپائی میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۴). برق نے فوراً جام شراب لبریز کیا گھائی سے پڑیہ داروے بیہوشی کی شراب میں ملائی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۱۷).

آتے ہیں مرے قتل کو وہ باندھ کے تلوار
لو اور سنو گھائی میں جن کی کمر آئے

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۷۳). خیاط کی کارگہ میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کی گھائیوں میں سفلگی کے بیلن کو دبا کر کج فہمی کا بٹا کھٹ کھٹا کر بولے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۷ : ۳). ۲. **وہ زاویہ جو درخت کے تنے اور شاخ سے پیدا ہوتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **کسی مشین یا پیچ کے سلسلہ وار نقطوں یا خطوط کا درمیانی فاصلہ** (مثلاً دندانے دار پہیے کے دندانوں کے درمیان کا فصل). دو متصل نشانوں کا درمیانی فاصلہ دونوں پیچوں کی گھائی کے مساوی ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، علم ہیئت ، ۵۱). کھردری گھائی کے نقش تراش کو پہلے تقریباً پیچ کی گھائی کے برابر ایک مثلث سوہن سے چھیل لیتے ہیں (۱۹۳۸ ، انجینیری کارخانے کے چالیس عملی سبق ، ۱۲). ۴. **ڈھلان یا جھکاؤ کا درجہ ، ڈھال.** مرغولہ کی گھائی ستون کے قطر کی $\frac{1}{9} = \frac{1}{18}$ تک ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، رسالہ تعمیر عمارت ، ۳۸). ۵. (پوربی) **پانچ کا مجموعہ ، پنجہ ، پانچ عدد** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. **چولہے کا وہ حصہ جہاں روٹی سینکی جاتی ہے ،** بغلی تیلے رنگ کی روٹیاں نہیں جو گھائی میں سینکنے کی وجہ سے راکھ میں بھری ہوئیں تھیں. (۱۹۰۸ ، مخزن ، مئی ، ۵۳). پھوپھی صبح صبح ایک سوئی سی ٹکیا گھی ملا گھائی میں سینک لیتی تھیں. (۱۹۶۹ ، ساقی ، کراچی ، ۳ ، ۳۰ : ۲۶). [گھہ (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پکنا محاورہ.
ہاتھ یا پیر کی دو انگلیوں کے جوڑ کی جگہ پر زخم آنا یا مواد پڑنا (اب و ، ۷ : ۳۳).

--- کی میری توے کی تیری کہاوت.
خود غرضی یا مفاد پرستی کے موقع پر کہتے ہیں ، پہلے میں بعد میں تو (خزینۃ الامثال).

گھائی (۲) امث.
۱. (پٹے بازی) چھے مخصوص ضربوں کا نام جو تلوار یا لکڑی سے حریف کے جسم کے کسی حصے پر ترتیب وار لگائی جاتی. گھائی یہ ہے کہ چھوٹوں چوٹوں مذکورہ کو ترتیب وار لگائیں (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۳۵).

روئیں تنوں کو تاب نہ تھی ایک وار کی
ٹکڑے تھے دو کے ہاتھ یہ گھائی تھی چار کی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۶). پہلی گھائی اور دوسری گھائی میں صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی گھائی میں ہاتھوں کو سر کے گرد یعنی باہر کا چکر دیتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۵). ہاں انہوں نے دو چار گھائیاں مجھ سے سیکھی ہیں. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۳۰). ۲. وہ دھوکا جو پٹے باز اپنے حریف کو دیتا ہے جیسے سر کا وار دکھایا اور پاؤں پر ضرب لگائی ؛ مطلق فریب ، چَل ، دھوکا ، مغالطہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[س : گھات + کا घात + कला نیز گھات].

ـــــ بَتانا محاورہ.
فریب دینا ، دھوکا دینا ؛ جعل سازی کرنا ، ٹالنا ؛ حیلہ بہانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ چَلْنا محاورہ.
گھائی کا داؤں استعمال کرنا ، مخصوص ضرب لگانا. چار کی گھائی چل کہ ہاتھوں کو بائیں کندھے پر بلند کر کے ایک ساتھ دائیں ہاتھ سے الٹا. (۱۹۲۵ ، فن تیغ زنی ، ۲۷).

ـــــ کھولْنا محاورہ.
داؤں لگانا ، چال چلنا ؛ ضرب لگانا. چچا تم ڈال ڈال ہم پات پات! اپنا اپنا داؤں ہے ، دیکھا ، ایک ہی گھائی کھولی تھی جو چت ہو گئے. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۴۳).

گھائی (۳) امث (قدیم).
زخم ، گھاؤ.

پکڑ کھول پور بولتے بھائی بھائی
سلای نیزہ بازی میں تیرہاں کی گھائی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸۵). [گھاؤ (رک) کا ایک قدیم املا].

گھائی (۴) امث.
باغبانی. زیادہ پھلے ہوئے درخت کی کمزور شاخوں کو سہارنے والی لکڑی جو بطور آڑ لگائی جائے ، جیلن ، چُلی ، سہار (ا ب و ، ۶ : ۱۳۶). [مقامی].

گھائی (۵) امث.
(کاشت کاری) گاہنے کا عمل ، گاہنے کا کام (ا ب و ، ۶ : ۱۰۳). [گاہنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھائی (۶) امث.
(دباغت) تولھ ، آنت سوتنے اور صاف کرنے کا بانس کا چھوٹا تلوا (ا ب و ، ۲ : ۲۱۵). [مقامی].

گھائیا (کس ء) صف.
دھوکا دینے والا ، چَل دینے والا ، فریبی ، دغا باز.

یہ لوگ گھائیے ہیں مروت نہیں انھیں
مکار ہیں کسی کی محبت نہیں انھیں

(۱۸۶۸ ، واسوخت شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۹)). [گھائی (۲) + ا ، لاحقۂ صفت].

گھائیاں (کس ء) امث ، ج.
۱. گھائی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ اُڑانا محاورہ.
(پٹے بازی) مخصوص ضربیں (گھائیاں) لگانا.

پونچیں دست و بازو کی سرسائیاں
اڑائیں گئیں ہاتھ میں گھائیاں

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۴۰).

اس قدر تیری پھکیتی کی ہوائیں بندھ گئیں
جو تری تعلیم پر آیا اوڑائیں گھائیاں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۳۰).

ـــــ بَتانا محاورہ.
۱. دھوکا دینا ، جھانسا دینا ، فریب دینا.

گھائیاں جس کو ہم بتاتے تھے
اب لگا کھیلنے وہ ہم سے چھوٹ

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۴۳).

ٹھاٹ پر تم آگئے یا ٹھاٹ باندھا ساز کا
بھاؤ عقل میں بتایا یا بتائیں گھائیاں

(۱۸۶۱ ، سراپا سخن ، ۲۳۰). ۲. ٹالنا ، آلا بالا بتانا واز بہانا ، داؤں بچانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گھائیں (ی مج). (الف) امث ؛ صف.
(پوربی) طرف ، جانب ؛ ساتھی ، ہمراہی ، مددگار ، جانب دار ، طرفدار (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (ب) م ف. طرف سے اور سے ؛ بار ، دفعہ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ سائیں کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
۱. ادھر ادھر کر دینا ، غائب کر دینا ، چرا لینا. خوب تول جونکھ کے سرکار کے سامنے پھیلائیں ، آنکھ بچا دیں بس ان میں سے گھائیں سائیں کیں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۸). ۲. آجکل کر دینا ، ٹال دینا (فرہنگ آصفیہ).

گھایَل (فت نیز کس ی) صف.
رک : گھائل ، زخمی.

سنگے تول سو اُن کول دیتی امان
دیے گھایلاںکوں اپس جیوداں

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۳).

تیرے کوچے میں نگہ سے تیرے
آیا جو کوئی سو گھایل ہی گیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۲).

ستم کیا کیا نہ ہوگا اس قمر طلعت کے کشتے پر
کرے گی چاندنی اب ناز معشوقانہ گھائل سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۶). معاشرے کی تگ و دو میں ایک زیادہ گھائل فرد کا سراغ بھی ہے. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۷). [گھائل (رک) کا ایک املا].

---کی گت گھائل جانے کہاوت.
مصیبت زدہ کا حال مصیبت زدہ ہی جانتا ہے. مگر یہ باتیں صرف سوچنے ہی کی ہیں ، ان کو کوئی نہیں سمجھے گا ، گھائل کی گت گھائل جانے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۳۳۰).

گھبا (فت گھ ، شد ب) امذ.
روئی دار ملائم گدا ، توشک. کھانے کے کمرے کے اندر چاندی کی ایک گول میز بچھی ہوئی تھی ... اس کے گرد گھبے بچھے ہوئے تھے ، ہم سب آلتی پالتی مار کر میز کے گرد گھبوں پر ہو بیٹھے. (۱۹۳۷ ، اصلاح حال ، ۳۹). [گبھا (رک) کا ایک املا].

گھبرا (فت گھ ، سک ب)
گھبرانا (رک) سے ماخوذ ؛ تراکیب میں مستعمل.

---اُٹھنا محاورہ.
دفعتاً پریشان ہو جانا ، یکایک گھبرا جانا. خواجہ قبلہ یہ دیکھیے واللہ ہے کہ میں بھی گھبرا اٹھا یہ بےحیائی دیکھی نہیں جاتی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (مہذب اللغات)). مجھے وہاں بیٹھنے کے لیے ان چیزوں کی جگہ بگاڑنا پڑی تو وینا گھبرا اٹھی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۷).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. بدحواس ہو جانا ، بوکھلا جانا ، مضطرب ہو جانا ، سراسیمہ ہو جانا ، پریشان ہو جانا.

ان آبلوں سے پانو کے گھبرا گیا تھا میں
جی خوش ہوا ہے ، راہ کو پُر خار دیکھ کر

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹). ہم بھی گھبرا گئے بلکہ کچھ زیادہ ہی گھبرا گئے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۹۸). خوف زدہ ہو جانا ، ڈر جانا. صحرا کی سنسان تاریکی میں ستاروں کو دیکھتی اور اس سے گھبرا جاتی. (۱۹۲۲ ، نگار ، ۱ ، ۱ : فروری ، ۳۳). ، کیا واقعی نہیں مرا ...؟ ارے ہے میں تو اتنا گھبرا گئی کہ میرا تو دم ہی نکل گیا تھا ،. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۵۸).

---دینا ف م ؛ محاورہ.
بدحواس کر دینا ، بوکھلا دینا ، پریشان کر دینا ، سراسیمہ کر دینا. خواجہ عمرو فرماتے ہیں اے بہار تم ایسا گھبرا دیتی ہو کہ پہلے ہی سے ہوش اُڑ جاتے ہیں (؟ ، طلسم ہوشربا (مہذب اللغات)).

---کر/کے م ف.
پریشان ہو کر ، مضطرب ہو کر. گھبرا کے جب ہوش میں آتے ہیں سب بےاختیار ہو کے پھر گِرنے لگتے ہیں. (۱۸۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۱).

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر گئے پر نہ لگا جی تو کدھر جائیں گے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).

اُٹھا جو درد تو گھبرا کے میرے دل نے کہا
کہ تو بھی داغ مجھے دے گا کیا جدائی کا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۸۳). میں نے گھبرا کر اپنی ساری کو دیکھا. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۰۹).

---لینا ف م ؛ محاورہ.
رک : گھبرا دینا.

گھیرا لیا دعاؤں کی کثرت نے پہلے ہی
سرکارِ حق میں چھپ کے نہ کیونکر اثر ہے

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۲۳). اور گھبرا لے ان میں جس کو تو گھبرا سکے اپنی آواز سے. (۱۹۱۷ ، محمود الحسن ، ترجمۂ قرآن ، ۳۹۸).

گھبراٹ (فت گھ ، سک ب) امث (قدیم).
گھبراہٹ.

پری ہور تیل جوں بھگاٹ سوں
اوڑیا سکہ ہوئے رنگ گھبراٹ سوں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ورق ، ۲۱). حجامتی گھبراٹ سوں اُٹھ نیں سکی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [گھبراہٹ (رک) کا قدیم املا].

گھبرانا (فت گھ ، سک ب) (الف) ف ل.
۱. مضطرب ہونا ، بدحواس ہونا ، بوکھلانا ، پریشان ہونا ، ڈر جانا.

بھابھی کا بولانے جانا بچی کا وہ حال دیکھ
لوری دینا اور گھبرا کر تھپکنا دیکھیے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۶).

بہت پھڑکانے کا صیاد تم کو
اسیران قفس گھبراتے کیوں ہو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۰۶). وکیلوں نے رائے دی ہے کہ گھبرانے کی بات نہیں ہے مقدمہ جاندار ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۷).

دور دور تک جا جا کے پھر آنے لگی واپس نگہ
پاؤں کی آہٹ پہ گھبرانے کا موسم آ گیا

(۱۹۳۷ ، نبض دوراں ، ۳۵). وینا خواہ مخواہ ہی گھبرانے لگی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۷). ۲. خفقان ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. عاجز اور بیچارہ ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. اچاٹ ہونا ، دل برداشتہ ہونا.

خانہ زاد زلف ہیں ، زنجیر سے بھاگیں گے کیوں؟
ہیں گرفتار وفا ، زنداں سے گھبراویں گے کیا!

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۵). شاہی دربار میں اپنی نوکروں جیسی حیثیت سے گھبرا کر پشکن نے احتیاط کا دامن چھوڑ دیا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۶۷). (ب) ف م. حواس باختہ کرنا ، بوکھلا دینا ، سراسیمہ کرنا ، پریشان کرنا ، ڈرا دینا. بھواہ نے پچھلے ہوتے اس آگ اور بدل کے ستون میں سے

مصریوں کی سپاہ پر نظر کی اور مصریوں کی سپاہ کو گھبرایا ، (۱۸۲۲ ، توریت مقدس ، ۲۶۶).

مجھ کو گھبرانے میں کچھ ان کو مزا آتا ہے
زہل کا وقت نہیں ہے کہ رہا جاتا ہے

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۹۵). [س : گہور गह्वर ، یا گڑبڑانا (رک) کی ایک شکل].

گھبراہٹ (فت گھ ، سک ب ، فت ہ) امث.
۱. بے اوسان یا حواس باختہ ہونے کی کیفیت ، بدحواسی ، بوکھلاہٹ ، اضطراب ، بیقراری ، بے چینی. کل تنسانے ... اور گھوڑے کا ہانپنا اور گھبراہٹ اور تھرتھراہٹ اور سانسیں بھرنا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۹).

ذبح کے وقت اُس کی گھبراہٹ
دیکھ کر مجکو پیار آتا ہے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۶). نیکوکاروں کو وہ بڑی گھبراہٹ (قیامت) غمگین نہ کرے گی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۶). ان کی گھبراہٹ کو کسی طریقے سے دور کیا جا سکتا ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ ، روایت اور فن ، ۲۲). ۲. خفقان ، تپا کے قلب (فرہنگ آصفیہ). ۳. جلدی ، شتاب کاری (فرہنگ آصفیہ). [گھبرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گھبراؤ (فت گھ ، سک ب ، و مج) امذ.
رک : گھبراہٹ.

اُسوقت تو پڑتا ہے غضب جان میں گھبراؤ
دل سینے میں بیکل ہو یہی کہتا ہے کہا تاؤ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۵۶) [گھبرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گھبرانی ڈومنی پھر پھر سُہیلے گائے کہاوت.
گھبراہٹ میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی یعنی جب ڈومنی گاتے گاتے یا بیل لیتے لیتے گھبرا جاتی ہے تو پھر پھر کر ایک ہی گیت گانے لگتی ہے اور اسے یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ ابھی تو میں اس گیت کو گا چکی ہوں (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

گھبرائے ڈومنی پھر پھر سہرے گائے کہاوت.
گھبراہٹ میں موقع بے موقع کچھ نہیں سوجھتا (محاورات ہند).

گھبرایا ہوا پھرنا محاورہ.
پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر پھرنا ، بولایا ہوا پھرنا.

جب یہ سنتے ہیں کہ ہمسایہ میں آپ آئے ہوئے
کیا در و بام پہ ہم مرتے ہیں گھبرائے ہوئے

(۱۸۰۹ ، جرأت (مہذب اللغات)).

کس سے وعدہ ہے جو گھبرائے ہوئے پھرتے ہو
یہ وہ گردش ہے جو میرے بھی مقدر میں نہیں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۶۲).

گھبرو (فت گھ ، سک ب ، و مع) صف ؛ ← گبرو ، کبھرو.
نوجوان ، نوخیز جس کی ابھی ڈاڑھی نہ نکلی ہو. لونڈا ہے گھبرو اور گورا چٹا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۱۸۲). دیکھ تو کیسا گھبرو ہے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۵). [گبرو (رک) کا ایک املا].

۔۔۔جَوان (۔۔۔فت ج) امذ.
نوجوان آدمی ، مرد جوان.

گھبرو جوان جو ساتھ ہی مسلی کو لوٹ جائیں
ہم جانتے نہیں کہ یہاں ان کا خون بہائیں

(۱۹۸۳ ، قہر عشق ، ۱۵۹). [گھبرو + جوان (رک)].

گھبری (فت گھ ، سک ب) امث.
۱. گھبراہٹ ، بے چینی.

گھبری ہے مجھے گناہ میری
کب ہووینگی یک نگاہ تیری

(۱۶۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۸۰). ۲. خفقان ، جلدی ، شتابی (فرہنگ آصفیہ). [گھبرانا (رک) کا قدیم حاصل مصدر].

گھبونی (فت گھ ، و مع) امث.
وہ زمین جو گانو کے ارد گرد ہو ، گورہ دیہہ (اردو قانونی ڈکشنری). [مقامی].

گُھبیالی (ضم گھ ، سک ب) صف.
(نباتیات) وہ پھولداری جس میں مادی محور کا اختتام ایک پھول پر ہوتا ہے ؛ وہ شاخ جس پر ایک ہی پھول کھلے ، گویا (Cymose) گھبیالی پھولداری میں اُم المحور ایک پھول پر ختم ہو جاتا ہے. (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۹۹). [گھبی (گھپی (رک) کا محرف) + الی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گھپ (فت گھ) امث.
گہرے پانی میں ڈوبنے کی آواز ، غپ. الغرض حرف گھ کی آواز صاف کہے دیتی ہے کہ گھرائی کا کُل مجھ میں ہے گھیرنے اور گھیر کر لانے کا وصف مجھ میں ، نہ تو میں اس آواز سے جدا ہوں جو گہرے پانی میں ڈوبنے سے مثل گھپ یعنی غپ پیدا ہو. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۶). [حکایت الصوت].

گُھپ (ضم گھ) صف.
۱. نہایت تاریک.

کبھی گھومنا مری نظر میں سکل
کبھی گھپ ہو گیا تمام جہاں

(۱۹۰۵ ، انجم (نور اللغات)). ۲. بے حد اندھیرا ، سخت تاریکی.

تجھ بن اندھارا ہے گھپ ہی کیا لگے
میرے گھر کا تو ہے اجیالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱).

گر نکل کر ایک ذرا حلقوں سے باہر دیکھئے
ہے اندھیرا گھپ در و دیوار پر چھایا ہوا

(۱۸۸۰ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۳۵).

ظلمت حیرت سے یارب دے نجات
اس اندھیرے گھپ میں دل گھبرا گیا

(۱۹۲۸ ، مرقع لیلیٰ مجنوں ، ۷۱). [س : گپت गुप्त].

۔۔۔اَندھیرا (۔۔۔فت ا ، مغ ، ی مج) امذ.
مکمل تاریکی ، سخت اندھیرا ، گہری ظلمت. مگر وہ اندھیرا گھپ تھا

کہ پاس کے درختوں کی بھی صرف جھومنے کی آواز آ رہی تھی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۴۷)۔ یورپ کے کھپ اندھیرے میں مشعل علم سے نور پھیلایا۔ (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۳۵)۔ اندر نکل کھپ اندھیرا اور دھواں ہوتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، آباؤ افریقہ ، ۱۰۹)۔ [کھپ + اندھیرا (رک)]۔

ـــــ کھاپ صف.

سخت تاریک ، سیاہ اندھیرا۔ بہت ہی کھپ کھاپ اندھیر ہو گیا تھا۔ (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۹۵)۔ [کھپ + کھاپ (تابع)]۔

ـــــ ہونا محاورہ.

۱. بہت اندھیرا ہونا ، اندھیرا چھانا.

کرکے تسلیم گئے گھر سے جو دونوں باہر
سامنے آنکھوں کے گھپ ہو گیا آئے تیور

(۱۹۱۷ ، گلزار رشید ، ۲۲)۔ ۲. اوجھل ، غائب ، اندھیر ہو جانا.

کبھی کھوما مری نظر میں مکاں
کبھی گھپ ہو گیا تمام جہاں

(۱۹۰۵ ، انجم (نوراللغات))۔

گھپا (ضم گھ) امث.

غار ، کھوہ.

بستی کے سوکھے جوہڑ سے پرے برگد کی چھاؤں میں
رات وہ مجھ سے آن ملی تھی رات کی گھور گھپاؤں میں

(۱۹۵۶ ، چاندنی کی پتیاں ، ۲۹)۔

اور پھر اندھی گھپا کے اندر
روشنی پھوٹی تو ظاہر یہ ہوا

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۲۹)۔ [گپھا رک کا ایک املا]۔

گھپا گھپ (ضم گھ ، گھ) صف.

بہت زیادہ تاریک۔ اور گھپا گھپ اندھیروں کو کجلائی ہوئی رات کے ہر پہر کی جولانگاہ بنا دیا۔ (۱۹۷۰ ، دعائے صباح ، ۱۷)۔ [گھپ (رک) + ا (حرفِ اتصال) + گھپ (رک)]۔

گھپ گھوڑا ، رُوٹھا چا کر ، اِن کا اعتبار نہیں کہاوت.

گھوڑا جو سدھا ہوا نہ ہو اور نوکر جو ناراض ہو نقصان پہنچاتے ہیں اندھے گھوڑے اور ناراض نوکر کا کوئی اعتبار نہیں ہے ان سے نقصان ہو سکتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

گھپلا (فت گھ ، سک پ) امذ.

۱. گڑبڑ ، جھمیلا ، جھگڑا۔ مشین کسی دوسرے کی کہہ کر دوگنی قیمت پر خرید لی کچھ گھپلا ہوا تو شاندار دعوتیں کیں۔ (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۷۸)۔ گھپلا اس وقت ہوا جب ہمیں یہ احساس ہوا کہ وہ لوگ بھی خود کو برتر اور ہمیں حقیر سمجھتے ہیں۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۶)۔ ۲. (حساب میں) غلطی ، ہیرپھیر ، دھاندلی۔ مالکان کسی حسابی گھپلے کے ذریعے پیسہ کھا جائیں۔ (۱۹۷۸ ، دعا کر چلے ، ۵۷)۔ ۳. گڈمڈ ، خلط ملط۔ تاہم اس کے ذہن میں بار بار گھپلا ہو جاتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۰۹)۔ [گھپ (رک) + لا ، لاحقۂ صفت نذ کیر]۔

ـــــ پڑنا محاورہ.

گڑبڑ ہو جانا ، جھمیلا پڑنا ؛ حساب میں غلطی ہو جانا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

ـــــ چلانا محاورہ.

گڑبڑ کردینا ، جھمیلا کھڑا کرنا۔ مستشرقین نے ایک گھپلا یہ چلایا کہ اسے بھی انفرادی فکر کی طرح اکتسابی سمجھ بیٹھے۔ (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۸۳)۔

ـــــ ڈالنا محاورہ.

جھگڑا ڈالنا ، گڑبڑ کر دینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ کرنا ف س ؛ محاورہ.

گڑبڑ کرنا ، بے ایمانی کرنا ، غبن کرنا۔ لین کے معاملے میں وہ بہت سخت تھے ، ادب اور شرافت کا گھپلا نہیں کرتے تھے۔ (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۱۰۸)۔ اس وقت روپے پیسے کا گھپلا کرتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۵۰)۔

گھپلے (فت گھ ، سک پ) امذ.

گھپلا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ بازی امث.

دھوکا فریب ، بے ایمانی ، حساب وغیرہ میں گڑبڑ یا غبن کرنا۔ سب سے پہلے عورت نے شروع کیا بعد میں مرد اپنی دھاندلی اور گھپلے بازی سے اس پر سبقت لے گئے۔ (۱۹٦۷ ، نقش ، کراچی ، اپریل ، ۱۵۷)۔ لیکن کم از کم مجھے یہ بات پہلی بار معلوم ہوئی کہ وہ گھپلے بازی کے بھی ماہر ہیں۔ (۱۹۷۵ ، اردو تحقیق اور ملک رام (تحریک ، جنوری ، ۱۲۰))۔ [گھپلے + ف : باز ، باختن ۔ کھیلنا + ی ، لاحقہ کیفیت]۔

ـــــ میں پڑ جانا محاورہ.

اِلتوا میں پڑ جانا (جامع اللغات)۔

گھپنا (کس گھ ، سک پ) ف ل.

کھونا جانا ، گھپنا۔ انڈے کی زردی گھپی کہ نہیں۔ (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۳ : ۱۰۸)۔

گُھپنا (ضم گ ، سک پ) ف ل.

۱. مارا جانا ، تباہ ہونا.

کہ آدھا کھپ گیا ہے اپنا لشکر
رہا باقی سو او بھی ہوگا ابتر

(۱۸۵۲ ، قصہ لڑائی بیرالعلم ، ۱۳۶)۔ ۲. گھپنا.

کھپوں میں گریہ و زاری میں مثل مردم دیدہ
بنا دے بارآلہا مجھکو تو پتلا ملانوں کا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱۲)۔ [غالباً کھپنا (رک) کا بگاڑ]۔

گُھپونا (ضم گھ ، و مج) ف م.

کسی دھار دار چیز کا بھونک دینا ، چبھونا ، گھونپنا۔ اس ملعون نے نہایت بے رحمی کے ساتھ آپ کی کوک میں خنجر گھپو دیا۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ۱۲۶)۔ وہ ایک ہاتھ سے خنجر

گھونی تھی دوسرے ہاتھ سے اس پر مرہم رکھ دیتی تھی۔ (۱۹۳۰ ، حکایۂ لیلیٰ مجنوں ، سجاد حیدر ، ۹۱)۔ گویا بیل ہیں کہ آرہی گھپوؤ اور ساتھ منہ سے بھی ٹنکاری دو۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۰۲)۔ [گھونپنا (رک) کا ایک املا]۔

گَھت (فت گھ) صف (قدیم)۔
مضبوط ، پکّا ، قوی۔

بولا ہے گھت اُمید مجھے
حق دیوے گا یک پوت تجھے

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۷)۔ [مقامی]۔

گَھتّا (فت گھ ، شد ت) امذ۔
ایک کھیل جو کپڑے کی ایک گیند اور لکڑی کے ایک ایک فٹ لمبے ڈنڈوں سے کھیلتے ہیں۔ گھتّا : اس کھیل کو چار یا زیادہ لڑکے دن میں کسی کھلے میدان میں کھیلتے ہیں۔(۱۹۲۸ ، کھیل تہیں ، ۱۵)۔ [مقامی]۔

گَھتَر (فت گھ ، ت) امث (قدیم)۔
صبح ، فجر۔

وو جُوتس دونوں گھتر اوٹ کر
چلے رقّے منج پر سبا کوٹ کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۱)۔

گھتر ہوئے تلگ دہر کے رن سور
ابلتے تھے غضب سوں جیونکہ سمدور

(۱۷۳۱ ، تیہ درپن (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۸۵))۔ [مقامی]۔

گَھت لَگانا محاورہ (قدیم)۔
گھات لگانا ، تاک میں رہنا ، چھیڑ چھاڑ کرنا۔

میاں باندی پر گھت لگانے لگے
کہ چوری کا گڑ بہت میٹھا لگے

(۱۷۸۱ ، مجموعۂ ہندی ، ۶۳)۔

گَھتِیا (فت گھ ، کس ت) امذ۔
قاتل۔

سنا جاتا ہے اے گھتیے ترے مجلس نشینوں سے
کہ تو دارو پیے ہے رات کو مل کر کمینوں سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۶)۔ [گھاتیا (رک) کی تخفیف]۔

گَھتِیلا (فت گھ ، ی مع) صف۔
گھات لگانے والا ، داؤ پیچ جاننے والا ، چالاک ، عیار۔ پھر بہت بھیڑوں کا گھتیلے اور داؤں کرنے ایک شیر کے سامنے بھی جمع ہونا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ (۱۸۵۸ ، مقالات سرسید ، ۳۳۵)۔ [گھت (گھات (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت]۔

گَھٹ (۱) (فت گھ) (الف) امذ۔
۱. دل ، من ، جی ، روح ، آتما ، ضمیر۔

مجھ گھٹ میں اے نگھرگھٹ شوق ہے تجھ گھونگھٹ کا
دیکھیں سوں لٹ گیا دل تری زلف کا لٹکا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۸)۔ گھ کے سنسکرت لغت میں گھر گھر سے مشابہ آواز کے ہیں جس میں گھڑگھڑاہٹ اور گھنٹے کی آواز بھی شامل ہے دوسرے معنی گھٹ بمعنی بطون اندر ، بھیتر ہے۔ (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۳)۔

اے گھٹ گھٹ کے انتر جامی
سب کے داتا سب کے سوامی

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۲۲)۔ ۲. گلا ، حلق۔ وہ تصوف کی ابجد سے ناواقف تھا اور تصوف سے دلچسپی کے باوجود اسے اپنے گھٹ میں نہیں اُتار پایا تھا۔ (۱۹۸۶ ، نمک اور زخم ، ۱۱۷)۔
۳. خیال۔

داتا کی گھٹ کچھ ہور ہے   ناداں کی ہٹ کچھ ہور ہے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۶)۔ ۴. بدن ، جسم ، کالبد۔

آگے طوطے کے گھٹ میں تھا وہ گیا
اُسی طوطے کو میں رکھا ہے لا

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۳۲)۔

کہ قالب میں جس کے ارادہ کروں
نکل اپنے گھٹ میں سے اس میں رہوں

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۸۵)۔ برہمو نے سب کو دکھیت جان اس کے کسی پکڑ میچ سے نیچے نکا اور اوپر سے آپ بھی کودے کہ اس کا جی گھٹ سے نکل سکا۔ (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۷۶)۔ ۵. گھڑا ، سبو ، مٹکا۔ مٹی سے کمھار گھٹ بناتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، جوگ بشسٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱۰)۔ ۶. بادل ، گھٹا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ (ب) صف۔
مضبوط ، پیوستہ ، جڑا ہوا ، سخت ، ٹھوس ، پکّا۔

دونوں مل کے یک دل ہو کر راجوٹ
کئے کام ادھر جانے کا آج گھٹ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۳)۔ خانہ دار سانچے میں مرکب ہو کر ایک گھٹ متجمد بناوٹ ہوتی ہے۔ (۱۸۸۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۲۶)۔ ریتیلا پتھر اور چونے کے پتھر جیسی رسوبی چٹانیں خواہ گھٹ ہوں یا دانہ دار۔ (۱۹۸۳ ، مٹی کا کام ، ۹۱)۔ [س : घट]۔

ـــ باندْھنا / بَنْدھنا محاورہ۔
مضبوطی کے ساتھ باندھنا۔

کمر گھٹ بند کے ہمت دل میں گھیرو
جو طالب ہو طلب سوں مکھ نہ پھیرو

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۵۳)۔

ـــ پَکَڑنا محاورہ۔
سخت اور مضبوط گرفت کرنا۔ جو کام پکڑے بھی گھٹ پکڑنا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۰)۔

ـــ کا امذ۔
دل گردے کا ، باحوصلہ۔ جو سب میں گھٹ کا ہو اُسے سو درہم سے کم نہ چاہیے۔ (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۰۶)۔

ـــ میں بَسْنا ف ل ؛ محاورہ۔
دل میں جگہ پانا۔ یوں جو اپنے ہر سے پیت کرے اور گھٹ میں جس کے وہ بسے پردے میں سمائے تن من اُسی کے نام پر سائے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۹۰)۔

---میں بیٹھنا محاورہ۔
ذہن نشین ہونا ، دل میں جگہ پانا۔ یہ ایک ایک کے گھٹ میں بیٹھی ہوئی ہے۔ (۱۹۱۱ ، عاکمۂ مرکز اردو ، ۳۷)۔

گھَٹ (۲) (فت گھ) امذ۔
گھاٹ (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ جیسے: پن گھٹ وغیرہ۔ کوئی دم میں مُرلیا باجے گی اور بین کی بدلی برسے گی ندی نالے سوکھے تھے ، گنگا جمنا پیاسی تھیں ، گھٹ کے تیرتھ سُونے تھے۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۱۰)۔ برخلاف اس کے وہ پانی جس کے گھٹ میں میل ہے۔ (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۲۳۰)۔

---گھَٹ م ف۔
جگہ جگہ ، جابجا۔ ہندوستان میں گھٹ گھٹ میں باسی بھگوان کے پیروؤں نے معصوم مسلمانوں پر جو مظالم توڑے ہیں ان کا کفارہ تو وہ سات جنم میں ادا نہیں کرسکتے۔ (۱۹۵۶ ، کالے صاحب ، ۷۶)۔

---وار/وال امذ۔
گھاٹ والا ، ملّاح ، کشتیاں چلانے والا ، کشتی بان (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [گھٹ + وار/وال ، لاحقۂ صفت]۔

گھَٹ (۳) (فت گھ) صف۔
کم (گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر ؛ تراکیب میں مستعمل)۔

---بڑھ (---فت ب ، سک ڑھ) امث۔
کمی بیشی ، گھٹنا بڑھنا ، کم و بیش ہونا۔

شعر ہوں اون تینوں کے برابر
گھٹ بڑھ ان میں نہوئے مقرر

(۱۸۳۵ ، رنگین ، شہر آشوب رنگین ، ۱۵۹)۔

تول لیتے ہیں یہ نظروں میں کھرے کھوٹے کو
خوب گھٹ بڑھ کے حسینوں کو حساب آتے ہیں

(۱۸۷۳ ، دیوان ہادی علی بیخود ، ۵۱)۔

خود روکتا نہ تھا وہ سیادت پناہ دھوپ
گھٹ بڑھ سے تھی پھر رہے کے کہ چھاؤں کہ دھوپ

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۱۰)۔ بناوٹ میں یہ خیال رکھیں کہ درمیان میں کہیں گھٹ بڑھ نہ جائیں۔ (۱۹۳۵ ، اون کام سلائیوں سے ، ۵۲)۔ مسلمان جب ہندوستان میں آئے تو اپنا کلچر ساتھ لائے تھے جس میں دیسی کلچر کے میل سے کچھ گھٹ بڑھ ہوئی۔ (۱۹۷۲ ، اوراق ، سرگودھا ، اکتوبر ، نومبر ، ۲۸۹)۔ [گھٹ (۳) + بڑھ (بڑھنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

---بڑھ رہنا محاورہ۔
کم یا زیادہ ہونا ؛ برابر ٹھہرنا۔ تگا دوی ہوئی سات قدم گینڈا اس کا اور پانچ قدم کھوڑا شہزادہ کا گھٹ بڑھ رہا دونوں نے رانوں میں مسل کر سانتا کیا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۹۸)۔

---تُوسَر (---و لین ، فت س) امذ۔
سانپ کی ایک قسم جو دو فٹ لمبا ہوتا ہے۔ چوتھا گھٹ توسر ، یہ پھلسری اور کوڑیالے سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۱۸)۔ [گھٹ + توسر (مقامی)]۔

---جانا ف ل ؛ محاورہ۔
۱. گھٹنا ، کم ہونا۔

کون سی شب نیند آئی چین کی
کون سے دن غم کی شدت گھٹ گئی

(۱۹۸۵ ، اکائی ، ۱۰)۔ ادیب کا مقام شریک حیات کی نگاہوں میں بلند ہونے کی بجائے الٹا گھٹ جانے کا خطرہ ہے۔ (۱۹۸۷ ، اک عشر خیال ، ۱۱۱)۔ ۲. (مرغ بازی) بٹیر یا مرغ کا مقابلے میں ہار جانا۔ گھٹ جانا ، بٹیر یا مرغ کا اپنے مقابل سے ہار جانا۔ (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ : ۳۵)۔

---چلنا محاورہ۔
کمی واقع ہونے لگنا ، کمی بیشی ہونے لگنا۔ طلاق کی تعداد اس کی اوسط سے بمقدار ۱۱۰۰۰ کے بڑھ گئی اور شادیوں کی تعداد اپنے اوسط سے بمقدار ۸۳۸۸۹ گھٹ چلی۔ (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، مسلمان عورت ، ۹۹)۔

---قِیمَت (---ی مع ، فت م) صف۔
کم قیمت ، ادنیٰ۔ تمہاری فرمائش کے بموجب پانچ انگوٹھیاں گھٹ قیمت کی سر دست میرے پاس موجود تھیں بطریق نشانی بھیجی جاتی ہیں۔ (۱۸۵۸ ، تاریخ غزالہ ، ۳۷)۔ [گھٹ + قیمت (رک)]۔

---کا مال امذ۔
ادنیٰ درجے کا مال ، کم قیمت مال۔

جو دل کو ڈھالیے بوسے یہ تو وہ کہتا ہے
کرو نہ مول بڑھا کر یہ مال ہے گھٹ کا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۷)۔

گھَٹ (۴) (فت گھ) امث ؛ امذ : غٹ۔
جلدی جلدی پینے کی آواز ، بڑے گھونٹ کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل۔ [حکایت الصوت]۔

---گھَٹ م ف ؛ امذ : غٹ غٹ۔
گھٹ کی آواز کے ساتھ ، جلدی جلدی ، تیزی سے۔ ریچ کے گھٹ نکو ہی گھٹ گھٹ ، اگر کچھ نہیں تو تک پکار تو ہی الھ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳)۔ [گھٹ (حکایت الصوت) کی تکرار]۔

---گھَٹ پینا محاورہ۔
کسی رقیق چیز کا پینا (آواز کے ساتھ) ، غٹ غٹ پینا ، غٹا غٹ پینا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

گُھٹ (۱) (ضم گھ)
گھٹنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل۔

---جانا ف ل ؛ محاورہ۔
رک جانا ، ٹھہر جانا۔

جب سے ارزاں ہوگئی یہ کار بے دام و درم
کوچہ و بازار میں چلنے سے گھٹ جاتا ہے دم

(۱۹۵۸ ، ضمیریات ، ۳۱)۔ اس کی آواز گھٹ گئی وہ بے حد جذباتی ہو رہی تھی۔ (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۲۶)۔

وہاں دُھواں گھٹ جانے کی وجہ سے آگ قائم نہ رہ سکتی تھی. (١٩٩٢ ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ١٢٥).

---- کَر م ف.
خاموشی اور ضبط کی کوفت اٹھا کر. غم و غصے کے جذبات لے گھٹ کر بستر یا کی صورت اختیار کرلی. (١٩٦٥ ، کانٹوں میں پھول ، ١٠٠). ماں باپ کے سلجھے ہوئے نام میں گھٹ کر زندگی گزار دینا عین سعادت ہے. (١٩٨٧ ، اک محشر خیال ، ٩٨).

---- کَر بَیٹھنا محاورہ.
تنہائی کی کوفت برداشت کرنا. چاہے میری جان جائے یا رہے مجھے تو سیر کا لپکا ہے گھر میں گھٹ کر تو نہ بیٹھوں گی. (١٨٨٢ ، طلسم ہوش ربا ، ١ : ٦٣٢).

---- کَر رَہ جانا محاورہ.
گھٹ جانا ، دب جانا ، گھٹنا.

> گھر میں بھی نہ سر اٹھا سکیں گے تو سکھی
> رہ جائے گا ان کا دم نہ سچ مچ گھٹ کر

(١٩٧٨ ، گھر آنگن ، ٨٨).

---- کَر مَر جانا محاورہ.
بہت رنجیدہ ہو کر مرنا ، شدید صدمہ کی وجہ سے موت واقع ہو جانا. میں ان سے کہتی ہوں اس تاریکی سے باہر نکلو ورنہ گھٹ کر مر جاؤ گے. (١٩٨٧ ، سارے فسانے ، ٣٨٢).

---- کے مَر جانا محاورہ.
رک : گھٹ کر مر جانا.

> تڑپنا ، تولنا ، خاموش رہنا ، گھٹ کے مر جانا
> چمن والو بتاؤ آج کل شرطِ وفا کیا ہے

(١٩٨٦ ، غبار ماہ ، ١٨٢).

---- گُھٹ کَر/کے م ف.
بہت زیادہ دب کر ، بہت زیادہ ضبط کر کے ، بہت خاموشی سے.

> غم سے ہو حال برا نوعِ دگر
> دم فنا ہونے لگے گھٹ گھٹ کر

(١٨٨٥ ، نغمہ راز ، ٥). میری بچی گھٹ گھٹ کے دُبلی ہو جائے گی. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٥ : ٢٨٢).

> وہ تمنائیں جو گھٹ گھٹ کے بھی ظاہر نہ ہوئیں
> ان تمناؤں کی تفسیر بنا بیٹھا ہوں

(١٩٦٢ ، پتھر کی لکیر ، ٩٢).

---- گُھٹ کے دَم نِکَلنا محاورہ.
رک : گھٹ گھٹ کر مرنا.

> اگر نہ روؤں گھٹ گھٹ کے دم نکلتا ہے
> ہے اب رگوں کی عوض آنسوؤں کی تار میں روح

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٨٣).

> گھٹ گھٹ کے یہ دم نکلا ہے اے توسنِ جاناں
> کھیرے جو غبار اپنا تو ہو جائے فرس بند

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٣٤٣).

---- گُھٹ کَر رونا ف ل ; محاورہ.
آنسو اور چیخ کو دبائے ہوئے رونا ، چپکے چپکے رونا. سب لوگ منہ بنا کر بیٹھے ہیں ، وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی. (١٩٦٢ ، آنگن ، ١٣).

---- گُھٹ کَر/کے رَہ جانا ف ل ; محاورہ.
دل تنگ یا منقبض ہو ہو کر رہ جانا ، مجبوری سے چپ رہنا ، کچھ کہہ نہ سکنا. سخت صدمہ ہوا جواب دینے کا موقع نہ تھا دل میں گھٹ گھٹ کے رہ گئی. (١٩٢٣ ، اختری بیگم ، ٥٥).

---- گُھٹ کَر رَہنا محاورہ.
غم اور دکھ کو خاموشی سے سہہ لینا.

> کیا غرض یہ تھی کہ گھٹ گھٹ کے رہا کرتے ہم
> بولنے سے بھی گئے اشک بہاتے بھی ہیں

(١٩١٠ ، بہارستان خیال ، ٦٣). اپنے شور و غل کے سناٹوں سے گھٹ گھٹ کر اس سے منھ کھولے بغیر رہا ہی نہ جائے. (١٩٩١ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ٤٣).

---- گُھٹ کَر/کے مَرنا محاورہ.
تنہائی کی کوفت سے مرنا ، قید و بند کی صعوبتیں اٹھا اٹھا کر مرنا ، بڑی اذیت اور تکلیف میں مرنا ، تنگی اور تکلیف سہہ کے جان دینا.

> گھٹ گھٹ کے جہاں میں رہے جب میر سے مرتے
> تب جا کے یہاں واقفِ اسرار ہوئے ہم

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٨٤٦).

> قفسِ تنگ گھٹ گھٹ کے نہ مرتے کیوں کر
> نازِ پروردۂ آغوشِ گلستاں ہم تھے

(١٨٩١ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ٣٢).

> ارمان دل کے دل ہی میں گھٹ گھٹ کے مر گئے
> غم بھر رہا ہے لاشۂ بیدل کے آس پاس

(١٨٩٣ ، دفتر حسن ، ٥٣).

---- گُھٹ کَر مَرنا محاورہ.
تنگی اور تکلیف برداشت کر کے جان دینا ، بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں مرنا.

> جس طرح سے تم نے جان کھوئی
> گھٹ گھٹ کر یوں مرے نہ کوئی

(١٨٨٢ ، تفسیر عفت ، ٣٢). اس سے کیا حاصل کہ انسان خود ہی سوچتا رہے اور گھٹ گھٹ کر مر جائے. (١٩٨٦ ، قطب نما ، ٣٨). ایک بے معنی ڈھانچے میں مقید رہتے رہتے گھٹ گھٹ کر مر جائے گی. (١٩٩٢ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ١٦).

---- گُھٹ کے مِٹنا محاورہ.
بے کسی اور کسمپرسی کی حالت میں ختم ہو جانا ، لاچارگی کی موت ، تکلیف اور صعوبت سے مرنا.

> یونہی گھٹ گھٹ کے مٹے گا آخر
> عقدۂ دل کسی سے وا نہ ہوا

(١٩٠٥ ، گل کدہ (عزیز لکھنوی) ، ٤٠).

ـــ گُھٹی (ـــ ضم گھ) امث.
گردن ، گلا ، ٹینٹوا. جی چاہا کہ اپنے ہاتھوں اپنی گھٹ گھٹی مسل دیجئے یا آنکھوں میں جلتی سلائی پھروا لیجیے۔(۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۱۱۷)۔ [گھٹ + گھٹ + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــ مُٹ رَہنا محاورہ (قدیم).
گھٹنا ، رنجیدہ ہونا ، غمگین ہونا. اگر کچھ دل پو رنجش پڑی ہور نہیں کہا جائے تو سگل سانڈے گھٹ مٹ رہ کر کیا فائدہ. (۱۷۶۵ ، ۱ دکھنی انوار سہیلی ، ۲۱۷)۔

گھٹا (۱) (فت گھ) امث.
۱. کالا اور گہرا بادل ، ابر سیاہ ، بدلی ، سحاب ، بادلوں کا ہجوم.

دیکھو اس بن کی گھٹاتے ندیے دعوپ کہیں
دساویں باج کے تخنے چاروں جناں ہونجھل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۷)۔

سوز دل کی گھٹا ہے آنکھوں میں
مینہ برسنے لگا انگاروں کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۸۷). ایک دن ہر چہار طرف گھٹا امڈی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۱)۔

بھاپ اٹھے کی سمندر سے تو امڈے کی گھٹا
آسماں برسے گا جب ، اگلے گی تب دولت زمیں

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۹۸)۔

تجھ کو روق ہوئی ساون کی گھٹائیں آئیں
ابرنیساں کی طرح سونے گلستاں آیا

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۹۸)۔

امید جدائی میں دکھ اس کا ہے ساتھ اپنے
ہمراہ گھٹاؤں کے اک چاند بھی چلتا ہے

(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۹۶)۔ ۲. (مجازاً) غبار ، کدورت جیسے غم کی گھٹا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) ۳. اجتماع ، مجموعہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. گروہ ، ہجوم (جامع اللغات ؛ پلیٹس). ۵. ہاتھیوں کا ہجوم جو جنگ کے لیے ہو (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : घटा]۔

ـــ اُٹھنا محاورہ.
ابر چھانا ، بادلوں کا آنا ، بادلوں کا اُفق سے اُٹھ کر آسمان پر پھیلنا. دوپہر کے وقت دھواں دھار گھٹا پورب سے اٹھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۱)۔

یہ کہاں کسی کی مجال ہے جو مقدرات بدل سکے
جو تو اذن دے تو اٹھے گھٹا ، جو تو حکم دے تو چلے ہوا

(۱۹۸۸ ، میرے آقا ، ۲۰)۔

ـــ اُمَڈنا / اُمَنڈنا محاورہ.
بادلوں کا گھر آنا ، ابر کا کثرت سے چھانا. ایک دن ہر چہار طرف گھٹا امڈی. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۱)۔

جوش گریہ یہ سمجھے ہے کہ میں خود کہتا ہوں
صف مژگاں نہیں امڈی ہے گھٹا ساون کی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۸۹)۔

ـــ بَرسنا (ـــ ف ر س) محاورہ.
موسلا دھار بارش ہونا ، زور کا مینھ برسنا.

دیدنی ہے یاس اپنے رنج و غم کی طغیانی
جھوم جھوم کر کیا کیا یہ گھٹا برستی ہے

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۲۳۶). گھٹا دیکھنے میں تو معمولی تھی مگر ایسی برسی کہ جنگل اور بستی صداقت کے قطروں سے جل تھل ہو گئے. (۱۹۳۶ ، نالہ زار ، ۷۹)۔

زرد تمام برگ تھے سارے نشاں مرگ تھے
ایسی گھٹا برس پڑی باغ ہرا بھرا ہوا

(۱۹۸۵ ، اکائی ، ۱۳۵)۔

ـــ ہائی ہائی ہونا محاورہ.
بہت بارش ہونا.

ابر مژگاں کو جو میں رخصت بارش دیتا
ہائی ہائی ابھی ساون کی گھٹائیں ہوتیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۰۱)۔

ـــ ٹوپ (ـــ و مج) (الف) امذ.
۱. وہ غلاف جو پالکی ، رتھ اور سکھپال وغیرہ پر گرد و غبار اور بارش سے محفوظ رکھنے کے لیے ڈالتے ہیں.

گرمی سے عرقناک ہے سب شمع کی تمثال
محمل تھی گھٹا ٹوپ میں فانوس کے دستور

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۸۵)۔

اوڑادے اپنی محمل کا گھٹا ٹوپ آج اے لیلیٰ
کہ آج اس قافلے میں قیس عالی دودماں بھی ہے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲۸)۔

لازم اس مہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ بھی ہے
نہ بھگو دے ترے سکھپال کا سب نور گھٹا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۹). ۲. غلاف ، لوپ ، ٹوپا ؛ (مجازاً) گرد و غبار. یہ ایک بندی پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۷)۔ سائنس داں شیشے کا ایک ایسا گھٹا ٹوپ ایجاد کرتا ہے. (۱۹۳۲ ، مضامین فلک پیما ، ۲۹۵). (ب) صف. (مجازاً) بہت سیاہ. رات کی گھٹا ٹوپ چادر اب پورے طور سے تمام عالم پر چھا گئی. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۳۲)۔ میدان میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۷۷). میں نے پہلا شعر برسات کی ایک گھٹا ٹوپ رات میں چمکنے والی بجلی سے متاثر ہو کر کہا تھا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۷)۔ [گھٹا + ٹوپ (رک)]۔

ـــ ٹوپ اَنْدھیارا ـــ و مج ، سک پ ، فت ا ، غنہ ، سک دھ) امذ.
بہت زیادہ تاریک اندھیرا ، رات کی سیاہی. اس ثوت کے گھٹا ٹوپ اندھیارے میں مہاتما گاندھی اپنے کردار اور گفتار سے علامہ اقبال کے اس شعر کی مجسم تصویری بن گئے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۶). وہ بھی گھٹا ٹوپ اندھیاروں کا شکوہ کرتے کرتے ہلکان ہو گئے ہیں. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷)۔ [گھٹا ٹوپ + اندھیارا (رک)]۔

۔۔۔ٹوپ اندھیاری (۔۔۔و مج ، سک پ ، فت ا ، غنہ ، سک دھ) امث.
رک : گھٹا ٹوپ اندھیارا. ایک دن شام کا وقت تھا آفتاب رخصت ہو چکا تھا گھٹا ٹوپ اندھیاری کی چادر عالم پر پھیل چکی تھی ... کہ ایک جھکی ہوئی کمر کی بڑھیا گدڑی پہنے ہوئے میرے سامنے آئی. (۱۸۹۱ء ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۱۰۱). [گھٹا ٹوپ + اندھیاری (رک)].

۔۔۔ٹوپ اندھیرا (۔۔۔و مج ، سک پ ، فت ا ، غنہ ، سک دھ) امذ.
تاریک اندھیرا ، رات کی سیاہی. فرش سے عرش تک ایک ہی قسم کی تاریکی چھائی ہوئی تھی گھٹا ٹوپ اندھیرا. (۱۸۹۳ء ، بی کنہاں ، ۱). لیکن مکانوں کی تعمیر میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ہروقت گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا رہے (۱۹۸۳ء ، دیگر احوال یہ کہ ، ۱۰۶). آج مشرق میں ، ہر صنعتی علاقہ ، ہر بڑا شہر کارخانوں ، مشینوں ... کے استعمال کی بنا پر گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے. (۱۹۹۳ء ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۱۳). [گھٹا ٹوپ + اندھیرا (رک)].

۔۔۔جُھوسْتی آنا محاورہ.
گھٹا کا چاروں طرف سے گھرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات).

۔۔۔جُھومنا محاورہ.
سیاہ بادلوں کا چھانا یا گھرنا ، بادلوں کا ہوا کے زور سے ہچکولے کھاتے ہوئے اُمڈنا.

> نہی ہے جھوم گھٹا زلف کی ترے رخ پر
> عروس حسن کوں گویا کہ ہے محافۂ مشک
>
> (۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۲۹۹).

۔۔۔چھانا محاورہ.
سیاہ بادلوں کا چاروں طرف آسمان پر گھر آنا ، گھٹا گھرنا.

> جلوہ ہر ایک داغ میں ہو برقِ طور کا
> گر اپنے دودِ دل کی گھٹا چھائے سور پر
>
> (۱۸۵۷ء ، غنچۂ آرزو ، ۶۱).
>
> آپ ہی آپ گھٹا چھاتی ہے
> آسماں صاف نظر آتا نہیں
>
> (۱۹۸۸ء ، کلیاتِ میرا جی ، ۱۳۷).

۔۔۔چَھٹ جانا محاورہ.
مطلع صاف ہو جانا ، بادلوں کا آسمان پر نہ ہونا ، تکدُّر نہ رہنا. گھنگھور گھٹائیں جب چھٹ جاتی ہیں تو خورشید تاباں ضیا گستری کرتا ہے. (۱۹۱۴ء ، سیرة النبیؐ ، ۲ : ۵۴).

۔۔۔گھِر کَر آنا محاورہ.
گھٹا آنا ، زور کے بادل آنا ، گھٹا امڈنا.

> جب بھی برسات کے دن آئے بھی جی چاہا
> دھوپ کے شہر میں بھی گھر کے گھٹا آئی ہو
>
> (۱۹۷۶ء ، خوشبو ، ۱۰۳).

گَھٹا (۲) (فت گھ) امذ.
گھٹنا (رک) کا ماضی ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے: گھٹا دینا ، گھٹا کر وغیرہ.

۔۔۔بَڑھا (۔۔۔فت ب) امذ.
کسی چیز کے ناپ تول میں کمی اور زیادتی ، کمی بیشی ، گھٹ بڑھ.

> بیٹھے لگا جو صبر تو سودا سوا بڑھا
> آتا ہے آسمان کو بھی کتنا گھٹا بڑھا
>
> (۱۸۶۸ء ، واسوختِ شکوہ (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۵۹۷). [گھٹانا بڑھانا (رک) کا حاصل مصدر].

۔۔۔بَڑھا کے م ف.
تحریف کرکے ، اپنی طرف سے کمی بیشی کرکے. یہ صحیح ہے کہ طنز نگار بسا اوقات کسی معاملے کے ایک رخ کو نمایاں کرتا ہے یا ایک رخ کو نمایاں کرنے کے لیے بات کو گھٹا بڑھا کے یا توڑ مروڑ کے پیش کرتا ہے. (۱۹۶۰ء ، شہرت کی خاطر ، ۱۶).

۔۔۔دَبا کَر/کے م ف.
کم کرکے. ہم کوشش کرتے ہیں کہ گھٹا دبا کر اپنی ذہانت کو بھی اسی حد تک لے آئیں. (۱۹۶۳ء ، تجزیہ نفس (ترجمہ) ، ۴۳).

۔۔۔دینا محاورہ.
درجہ یا مرتبہ کم کر دینا ، کم کر دینا. اکبر نے ... صدر کے اختیارات کو بھی گھٹا دیا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۱۰).

۔۔۔کر/کے م ف.
کم کرکے ، کمی کرکے. اسے گھٹا کر موجودہ تعداد کی چوتھائی کر دینی چاہیے. (۱۹۷۸ء ، اعلیٰ تعلیم ، ۱۹).

۔۔۔کی عقل اُور داڑھی بڑھا کی کہاوت.
جوں جوں داڑھی بڑھتی گئی عقل کم ہوتی گئی یعنی عمر بڑھنے کے ساتھ عقل اور سمجھ میں اضافہ نہیں ہوا. یہ تو کہاوت ہے اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں ، مردوں کے بارے میں بھی ایسی ہی کہاوتیں ہیں : گھٹا کی عقل اور داڑھی بڑھا کی. (۱۹۲۳ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۹ : ۶).

گُھٹا (ضم گھ) صف مذ.
گھٹنا (رک) کا ماضی ؛ تراکیب میں مستعمل.

۔۔۔کَرْنا محاورہ.
گھٹنا ، گھٹتے رہنا.

> عین دریا میں صدف تشنہ رہا کرتی ہے
> ابر کو دیکھ کے حسرت سے گھٹا کرتی ہے
>
> (۱۹۸۳ء ، رامائن (امتیازالدین) ، ۱۰۱).

۔۔۔ہُوا (۔۔۔ضم ہ) صف.
۱. مضبوط ، گمبھیر ، جان دار. اس میں پلاٹ نہایت گٹھا ہوا اور مضبوط ہے. (۱۹۶۹ء ، نذیر احمد اور اردو ناول نگاری ، ۸۰). افسانہ اتنا گھٹا ہوا اور موثر ہے کہ اس کا تاثر بڑا گہرا ہو جاتا ہے. (۱۹۸۷ء ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۳۸).

۲. پختہ کار ، تجربہ کار ، آزمودہ کار (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. (کنایۃً) ہوشیار ، چالاک ، عیّار ، چلتا ہوا ، جیسے وہ کس کے دم میں آتا ہے بڑا گھٹا ہوا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ ہُوا سَر (ـــــ ضم ہ ، فت س) امذ.
گنجا سر ، منڈھا ہوا سَر. ان کا گھٹا ہوا سر ... ان کا بات بات پر جزبزانا ، ہم میں سے ہر ایک کو انھیں چھیڑنے پر اکساتا تھا (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۲۰۳). یہ ان کی نصیر میاں کی ہدایت کے مطابق مالش کیا کرتے ہوں گے سر گھٹا ہوا ، چار ابرو کا صفایا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۲۰). کسی ماں نے ایسا کوئی مائل بہ خیر یا صالح بچہ نہیں جنا جو گھٹے ہوئے سر پر چپت رسید کرنے کے عوض کسی مریض کے پاؤں دباتے دیکھا گیا ہو. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۸ اپریل ، ۱۳).

گَھٹّا (فت گھ ، شد ٹ) امذ ؛ سہ گتّا.
۱. سوکھا ، سیندھ ، نقب. نقب زنی یعنی ایسی چوری جو مکان کی دیوار میں گھٹا پھوڑ کر کی جاتی ہے. (۱۹۳۳ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری (ترجمہ) ، ۲۳۰). ۲. **رخنہ ، چھید ، بڑا سوراخ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **دراڑ ، دوڑیر ، شگاف.** پرنالے کے دونوں طرف جو اچھل کر برساتی پانی بہا ہے اس نے مٹی کھلا کر منڈیر سے زمین تک لمبا گھٹا کھول دیا ہے. (۱۹۳۲ ، ویرۂ مینا ، ۱۳). ۴. **وہ اُبھرا ہوا کالا نشان جو سجدوں کی کثرت سے ماتھے پر پڑ جاتا ہے.** ماتھے پر سجدے کا گھٹا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷۶).

بتوں سے جاملے کٹ کر ہمارے مولوی ہم سے
نہ رکھی شرم انھوں نے اپنی پیشانی کے گھٹے کی

(۱۹۳۷ ، چمنستان ، ۱۵۸). ۵. **وہ اُبھرا ہوا نشان جو اعضا پر رگڑ کی وجہ سے پڑ جاتا ہے.** اس بات میں جیبان کے پاؤں کو پڑے ہیں گھٹے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۷).

گھٹے شمشیر زنی سے کفِ نازک میں ہیں
یہ جگرداری تھی کس خون کے سزاوار کے بیچ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۱۳). چکّی پسنے سے اور پشتِ نازک میں اول ہاتھوں کے پانی بھرنے سے گھٹے پڑ گئے تھے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۹۷).

گھٹے مرے ہاتھوں میں نہ دیکھو گے تم اتنے
پتلون میں پیوند نظر آتے ہیں جتنے

(۱۹۱۶ ، نگارستان ، ۱۷) ان گھٹوں کو چھلنے سے بچاتا ہوں جو کمان کی ڈوری کی وجہ سے میری کلائی پر پڑ گئے ہیں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۸۳). ۶. (پنجاب) **دھول ، گرد و غبار** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۷. **مدوّر نالی جس میں چونا وغیرہ پیسا جاتا ہے.** چونے کی طرح گھٹے میں پیس کر حنا کی طرح سفوف بنا کر ایک کے بعد دوسری بوری میں ... بھر کر روانہ کیا جائے. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۳۳). [مقامی].

ـــــ پَڑنا ف ل ؛ محاورہ.
ہاتھوں اور جوڑوں پر رگڑ کی وجہ سے یا سجدے کی زیادتی سے ماتھے پر سیاہ نشان پڑ جانا. ہر شب ہزار رکعت نماز پڑھتے یہاں تک کہ سجدے کئے کہ پیشانیٔ مبارک پر گھٹے پڑ گئے. (۱۸۱۲ ، گُلِ مغفرت ، ۲۶). زاہد شب بیدار مسجد کے حجرے میں تہجد ادا کر کے مصلے کے اوپر سجدے میں پڑا ہے ، ماتھے پر گھٹا پڑ گیا مگر سر رگڑے جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۳۳).

ـــــ کُھلْنا محاورہ.
۱. **کُھلنا ، پھٹنا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **دراڑ پیدا ہونا ، شگاف ہونا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۳. **سر پھوٹنا ، سر کا پھاٹک کی طرح کُھل جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ مخزن المحاورات). ۴. **بڑا بھاری ٹوٹا آنا ، گھاٹا ہونا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). ۵. **دیوالا نکل جانا ، دیوالیہ ہو جانا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس).

گَھٹاکا (فت گھ) امذ (ج : گھٹاکے).
گھٹ گھٹ کی آواز کی کیفیت ؛ ڈھولک یا طبلہ وغیرہ کی گمک. تالیوں اور ڈھول کے گھٹاکے ، قوالوں کی سنجھی ہوئی بے روک آوازوں کے ساتھ مل کر اپنا کام کر چکے تھے (۱۹۳۰ ، جزیرے ، ۳۳). [گھٹ (حکایت الصوت) + اکا ، لاحقۂ اسمیت تذکیر].

گَھٹانا (فت گھ) ف م.
۱. (اَ) **کم کرنا.**

وضع کا بھی تجھے کچھ پاس ہے اُلفت نہ سہی
اسقدر ربط بڑھا کر تو نہ اے یار گھٹا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۴۳).

اپنی عادت نہیں یہ اے غمِ عشق
ہم بڑھا کر تجھے گھٹائیں کیوں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۱۳). جنگ بالغوں کی آبادی کے تناسب کو گھٹا سکتی ہے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۷۹).
(اا) **لمبائی میں کمی کرنا.**

آج رہی نہیں خامے کی زباں رکھیے معاف
حرف کا طول بھی جو مجھ سے گھٹایا نہ گیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۲). ۲. **نرخ کم کرنا ، بھاؤ اُتارنا ، قیمت توڑنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. **مرتبہ کم یا پست کرنا ، درجہ کم کرنا ، وقعت کم کرنا ، گھٹیا سمجھنا**

بڑھ گئی یاس کی شب اور گھٹا روزِ اُمید
غیر کو جب سے بڑھا تو نے گھٹایا مجھکو

(۱۸۷۲ ، دیوان محب (ق) ، ۱۳۶).

انناس سے بہتر یہ سمجھتے ہیں خلف کو
دُر کو تو گھٹاتے ہیں بڑھاتے ہیں صدف کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳). ایک کو بڑھا کر دوسرے کو گھٹانا ٹھیک نہیں. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ) ، ۲۷۸). ۴. **زائل کرنا ، دور کرنا ، کھونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). ۵. (ریاضی) **تفریق کرنا.** مراد نے جلدی ہی جوڑنا اور گھٹانا ضرب اور تقسیم سب سیکھ لیے. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۱۹۶). ۶. **راستہ قطع کرنا.**

کھٹاوے سو کھٹے ہو کٹھن دن کوں ہاٹ
برمائی ہو سووے سنپے تس کوں کاٹ
(۱۶۵۷ء ، گلشن عشق ، ۵۰) ۔ ۷. **دبلا کرنا ، لاغر کرنا**۔
نہ دو ہفتہ کرے گا ظاہر تہارے آگے کمال آدھا
رُخِ منوّر کرے گا آخر گھٹا گھٹا کر ہلال آدھا
(۱۸۳۸ء ، ناسخ (فرہنگِ آصفیہ)) ۔ ۸. **کم تولنا** (نوراللغات)۔
[گھٹنا + (رک) کا تعدیہ]۔

گُھٹانا (ضم گھ) ف م ؛ سے گُھٹوانا۔
۱. **سر یا داڑھی مونچھوں وغیرہ کے بال ایسے منڈانا کہ کھونٹی تک نہ بچے ، استرا پھروانا ، بال صاف کروانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۲. **چکنا کرانا ، سہرانا ، پتنگ کے کاغذ کو کسی چکنی چیز مثلاً کوڑی وغیرہ سے رگڑنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۳. **حل کرانا ، کھرل کرانا** (ماخوذ : جامع اللغات)۔
[گھوٹنا (رک) کا تعدیہ]۔

گَھٹاؤ (فت گ ، و مج) امذ۔
۱. **کمی ، قِلّت ، تخفیف ، تنزّل**۔
ہر ایک ناخن تو بدر و ماہِ کامل ہے
سوا ترقی کے کب ہے گھٹاؤ کا مذکور
(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۷)۔ بشرطیکہ وہ گھٹاؤ خود شخص ذمہ دار نان و نفقہ کے کسی بالارادہ فعل سے نہ واقع ہوا ہو۔ (۱۸۹۹ء ، دھرم شاستر ، ۶۵)۔ زمین کی قیمت میں جو گھٹاؤ پیدا ہوگا اس کا ذمہ دار غاصب ہو گا۔ (۱۹۳۳ء ، جنایات جائیداد ، ۱۳۷)۔
۲. **طول میں چھوٹا ہونا**۔ حرکت سالانۂ زمین اور اس کے محور کی مایلیت کے سبب دن رات کا گھٹاؤ اور بڑھاؤ اور انواع اقسام کا اختلاف موسم پیدا ہوتا ہے۔ (۱۸۳۷ء ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۶)۔ بہت سی نظموں میں غیر ضروری اضافے پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے نظم کا گھٹاؤ ختم ہو جاتا ہے۔ (۱۹۸۸ء ، فیض احمد فیض ، ۸۹)۔ ۳. (ریاضی) **تفریق ، منہائی** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔ ۴. **دریا کا اُتار (چڑھاؤ کا نقیض)** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---بڑھاؤ (---فت ب ، و مج) امذ۔
۱. **کمی و بیشی ، ترقی و تنزل ، گھٹنا بڑھنا**۔ عورت ہوکر یہ کمال موسیقی کہ ہر طرح کے گھٹاؤ بڑھاؤ پر کامل دسترس تھی (۱۹۵۰ء ، ٹھگ ، ۱ : ۲۲۹)۔ ۲. **صُعود و نزول** (فرہنگِ آصفیہ)۔ [گھٹاؤ + بڑھاؤ (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

---ہُوا (---ضم ہ) صف مذ۔
بھرا ہوا ، گٹھیلا ، کٹھیلا ، گتھا ہوا (جسم کی صفت)۔ تو آپ ہیں قمرالاحسن ، اور یہ گھٹے ہوئے بدن والا پستہ قد نوجوان۔ (۱۹۸۸ء ، زمیں اور فلک اور ، ۵۰)۔ ہاں بالکل وہی شخص ، وہی انداز بیان ، مشکوک حرکات و سکنات گھٹا ہوا مشقی جسم۔ (۱۹۹۲ء ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۳۵)۔ [گھٹا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)]۔

گُھٹاؤ (ضم گھ ، و مج) امذ۔
۱. **حبس ، انقباض** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۲. **سانس کی تنگی ، ضیق ، تنگی نفس** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۳. **اُمس ، گھمس** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ [گُھٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

گَھٹائی (فت گھ) امث۔
گھٹاؤ ، کمی ، گھٹنا ، چھوٹا پن ، نیچ پن۔ ایک پتی ، من کا کپٹی استری پر وو جت ہو گھٹائی کرے۔ (۱۸۳۳ء ، قسانۂ عجائب ، ۲۰)۔
[گھٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

گُھٹائی (ضم گھ) امث۔
۱. **کسی چیز کو گھوٹ کر یک جان کرنے کا عمل ، مکمل ردّو کد**۔
اب گھٹائی کر کے تُو نے پھر نہ دی ہم کو شراب
جی ترستا ہی رہا میرا اے ساقی واہ واہ
(۱۸۳۷ء ، تاباں ، د ، ۵۳)۔ پھر اس میں رنگنے سے کپڑے میں ایسے دھبے پڑ جاتے ہیں کہ اون کا دور ہونا مشکل ہوتا ہے اس لیے نیل کی پسائی گُھٹائی میں بہت احتیاط کرنی چاہیے۔ (۱۹۱۶ء ، معیشت ، ۳۸۱)۔ ۲. **گھوٹنے کی اُجرت** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۳. **بالوں کا ایسا مونڈا جانا کہ چکنا پن پیدا ہو جائے**۔ لوگوں کے بالوں کی گُھٹائی کے علاوہ ٹھنوں کے بال کھینچنے اور تراشتے ہیں۔ (۱۹۸۵ء ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، جون ، ۸۲)۔ ۴. **ریگ مال وغیرہ کے ذریعے صفائی کرنے کا عمل ، رگڑائی گھسائی**۔ یہ منکے تکمیل کے مختلف مدارج یعنی تراشتے یرت جماتے ، گُھٹائی اور سوراخ کرنے کی حالت میں پائے گئے تھے۔ (۱۹۵۹ء ، وادی سندھ کی تہذیب ، ۱۰۸)۔ ۵. **چُونے کی استرکاری یا استرکاری پر سفیدی وغیرہ کی تہہ کو کوڑی سے چکنانے کا عمل**۔ کوٹائی کے بعد چونے کا پلاستر کر کے سخت کی گُھٹائی کرنا چاہیے۔ (۱۹۱۳ء ، انجینیرنگ ، ۱۷)۔ [گھوٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر]۔

گَھٹائیں (فت گ ، ی مج) امث ؛ ج۔
گھٹا (رک) کی مغیرہ صورت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل۔
تپتی دوپہروں میں آسودہ ہوئے بازو مرے
تیری زلفیں اس طرح بکھریں گھٹائیں ہو گئیں
(۱۹۷۸ء ، جاناں جاناں ، ۹۸)۔

---جھوم اُٹھنا محاورہ۔
رک : گھٹائیں جھومنا۔ پورب سے اُودی اُودی گھٹائیں جھوم کر اٹھی تھیں۔ (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۱۵۶)۔

---جُھومنا محاورہ۔
رک : گھٹا جُھومنا جس کی یہ جمع ہے۔ آسمان پر سہاگنی گھٹائیں جھومنے لگیں۔ (۱۹۶۷ء ، اجڑا دیار ، ۵۳)۔ آسمان پر کالی گھٹائیں جھوم رہی تھیں۔ (۱۹۸۱ء ، چلتا مسافر ، ۷۸)۔

---چھانا محاورہ۔
رک : گھٹا چھانا جس کی یہ جمع ہے۔ گھٹائیں چھا رہی ہیں مطلع مکدر ہے۔ (۱۹۵۸ء ، آزاد (ابوالکلام) ، مضامین ، ۸۱)۔

گھٹت (فت گ ، ٹ) امث.
گھٹنے کا عمل ، کمی ، گھٹاؤ. گھٹت بڑھت کی پتلیاں جو بناوٹ کے کپڑے پہن کر ٹھیک ٹھاک بن بیٹھتی تھیں انھیں بھی جھٹ پکڑ لیتی تھی. (١٨٨٠ ، نیرنگ خیال ، ٢ : ١٣١). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- بڑھت (--- فت ب ، ڑھ) امث.
گھٹنے بڑھنے کا عمل ، کمی بیشی ، گھٹنا بڑھنا. گھٹت بڑھت کی پتلیاں جو بناوٹ کے کپڑے پہن کر ٹھیک ٹھاک بن بیٹھتی تھیں انھیں بھی جھٹ پکڑ لیتی تھی. (١٨٨٠ ، نیرنگ خیال ، ٢ : ١٣١). [گھٹت + بڑھت (رک)].

گھٹِت (فت گھ ، کس ٹ) صف.
سازشی ، بنایا ہوا ، گھڑا ہوا ؛ (مجازاً) چال بازی. نذر دینا بھی انوکھی بات تھی جس کی تہ میں جینک کو گہری گھٹت کی جھلک نظر آئی. (١٩٢٩ ، ناٹک کتھا ، ٩٥). [س : घटित].

گھٹتی (فت گھ ، سک ٹ) امث.
١. کمی ، نقص ، خرابی. خچر کی سواری سے عار نہ فرمانے اپنی شان و شکوہ کی گھٹتی نہ سمجھتے. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٧). ٢. زوال ، انحطاط ، اتار.

مقدور والے عہد کی گھٹتی سہا کیے
افسانے تیری جود کے ہر دم کہا کیے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٣٩٨). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- کا پھیرا / پہرا امذ.
عمر کا آخری زمانہ ، زوال کے دن ، تنزل کا زمانہ ، نقصان کا زمانہ. دن پھریں گے اب کیا خاک گھٹتی ہی کا پھیرا ہے. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ٣٩). اس گھٹتی کے پھیرے میں وہ انہیں طرح طرح کی تدبیروں سے پھر رجوع کرانے کی کوشش کرتی ہے. (١٩٣٣ ، انجام عیش ، عزمی ، ٨٥). موجودہ زمانے کو گھٹتی کا پہرہ کہتے ہیں. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٢ : ١١٧).

گھٹتے گھٹتے م ف.
کم ہوتے ہوتے ، گھٹ کر ، تخفیف کے بعد. گھٹتے گھٹتے اتنی چھوٹی ہو گئی. (١٩٨٧ ، روز کا قصہ ، ١٥٣).

گھٹڑی (فت گھ ، سک ٹ) امث.
رک : گٹھری (مع تحتی الفاظ). کتابوں کو دیکھے بھالے بغیر ایک طرف سے پانچ گھٹڑیاں بندھوا کر ماموں کو بھیج دیں. (١٩٣٣ ، تاریخ الحکما ، ٦١). [گٹھڑی (رک) کا محرف].

گھٹس (ضم گھ ، شد ٹ بفت) امث.
١. حبس ، گھٹن (ماحول کی).

طپش یہ جو ہوتی ہے برسات کی
یہ گھٹس جو ہوتی ہے ہر رات کی

(١٨٥٩ ، حزن اختر ، ٣٣). دروازے ... بند رہتے تو ایسی گھٹس ہو جاتی تھی کہ بیٹھنا دشوار ہوتا. (١٨٩١ ، یوسف و نجمہ ، ٢٣). ٢. جذبات کی گھٹن.

رُک جانے یہ گھٹس ہے رو دینے یہ جل تھل ہے
اُمڈا ہوا جی اپنا ، برسات کا بادل ہے

(١٩٣٨ ، سُریلی بانسری ، ١٣٩). اے بی نانی ، اس گھٹس میں بھلا کون اندر دم سادھے بیٹھا رہے گا. (١٩٦٧ ، اجڑا دیار ، ٥١). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھٹکا (فت گھ ، سک ٹ) صف مذ.
گھٹیا ، ادنیٰ درجے کا. اپنی اسی رائے کی بنیاد پر بے غرضانہ ہر انگریز کو ، اگرچہ گھٹکا بے حیثیت یوریشین ہی کیوں نہ ہو ، بڑی وقعت کی نظر سے دیکھنا. (١٨٨٨ ، ابن الوقت ، ٥). اور یہ جو گھٹکے مولوی گاؤں گاؤں دورے کرتے پھرتے ہیں ان کا بھی کیا حال ہے. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٣١). ایک مرد ... معترض ہوا کہ یا ابن رسول اللہ اگر اس سے گھٹکا لباس زیب تن فرماتے تو انسب تھا. (١٩٠٥ ، لمعۃ الضیاء ، ١٧). [گھٹ (گھٹنا (رک کی تخفیف) + کا (رک)].

گھٹّل (فت گھ ، شد ٹ بفت) صف.
گھٹیا ، کم درجے کا. ہم پوچھتے ہیں کہ آیا گورنمنٹ اسکول سے آپ اپنے کالج کو عمدہ قائم کرنا چاہتے ہیں یا گھٹل. (١٨٧٣ ، مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز ، ١٥٥). [گھٹ (گھٹنا (رک) کی تخفیف) + ل ، لاحقۂ نسبت].

گھٹلی (ضم گھ ، سک ٹ) امث ؛ رک : گٹھلی.
١. کسی پھل کے اندر کا سخت بیج. برسات کے دنوں میں مکھیوں کی بھنکی ہوئی جھوٹی گھٹلیاں چوس چوس کر پیٹے میں سرگئے. (١٩٦٢ ، آنگن ، ٩٠). ٢. گرہ جو بُنائی میں پڑ جاتی ہے ، گانٹھ. میرے سوزوں میں پھر گھٹلیاں ڈال دی ہوں گی. (١٩٣٧ ، آخری چٹان ، ٤٩٣). ٣. گرہ جو انسان کے عضو میں خودبخود پڑ جاتی ہے (نوراللغات). ٤. وہ گرہ جو گندھے ہوئے آٹے وغیرہ میں پڑ جاتی ہے (نوراللغات). [گٹھلی (رک) کا محرف].

گھُٹَن (ضم گھ ، فت ٹ) امث.
١. دم گھٹنے اور دم رکنے کی کیفیت ، ماحول کی گھٹن. ان کو علی گڑھ کی فضا میں اندر سے گھٹن ہونے لگی. (١٩٤٣ ، حیات شبلی ، ٥٨٧).

ان عزم سفر کے فسخ ہونے کی گھٹن
جذبات رواں کی سانس رک جاتی ہے

(١٩٣٧ ، سنبل و سلاسل ، ١٩٦). مجھے بھی یہاں کے علاقے میں گھٹن محسوس ہوتی ہے. (١٩٦١ ، سنگم ، ٢٢٦). اس طرح کے ترجموں میں گھٹن پیدا ہوتی ہے اور صدیوں کے بند کمروں کی سی فضا ان میں رچ جاتی ہے. (١٩٨٥ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ٩٩). ٢. حبس کی وہ کیفیت جو ہوا بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے ، گھمس. گرمی ہو ، برسات کی گھٹن اور گھمس ہو مگر زچہ اور بچہ مکان کے اندر ہی کوٹھڑی میں بند رکھے جاتے ہیں. (١٩١٧ ، بیوی کی تعلیم ، ٧٩).

گھٹن ہے ایسی کہ صرصر کو بھی ترستے ہیں
کسے پکاریں کہاں جائیں اے خدائے صبا

(١٩٨٥ ، خواب در خواب ، ٢٩). ٣. جذبات کی گھٹن جو خاموش

لانے سے پیدا ہوتی ہے ، جی گھبرانا. رشید احمد صدیقی صاحب ایک آدھ دلچسپ جملہ بول کر گھٹن کو کم کرنے کی کوشش کرتے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۱۷). [گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھَٹن ہار (فت گھ ، ٹ) صف (قدیم).
گھٹنے والا ، کم ہونے والا.

ہونہار ہے توں بھی خوش دن ہو دن
گھٹنہار تیرا ہے ہو غم کٹھن

(۱۶۲۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۳). [گھٹن (گھٹنا (رک) کا حاصل مصدر) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گَھٹْنا (فت گھ ، سک ٹ) ف ل.
۱. تھوڑا ہونا ، کم ہونا.

گھٹنا نہ کچھ مری مردی و دیں سے
مجھے ان بےحیاؤں نے جو پھیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۰) عورتوں کی تعداد کا تناسب ... گھٹتا ہوا معلوم ہو رہا ہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۷۳).

رابعہ کیوں کر اس کو روکے اور پرچا کیا کرے
بڑھ گئی جس شے کی جو قیمت وہ گھٹتی ہی نہیں

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۶). ۲. تنزل ہونا ، زوال ہونا ، رتبہ کم ہونا.

گھٹنا نہ تھا کچھ اس سے صنم حسن کا پایا
کوٹھے سے ہیں دیکھ اتر آتے تو ہوتے

(؟ ، سرور کاکوروی ، انتخاب دیوان ، ۱۷).

جوشِ گریہ تا فلک پونہچا ہجوم رنج سے
اشکِ تر ایسے بڑھے رتبہ گھٹا برسات کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۵۹). اس طرح برہما دیوتا پر دورخی ساز بڑتی رہی اور اس کا مرتبہ گھٹتا چلا گیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۸۷). ۳. بھاؤ کم ہونا ، مندا ہونا ، نرخ کم ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴.(۱) چھوٹا ہونا ، کوتاہ ہونا ؛ گر جانا ، پست ہو جانا.

بڑھ گئی یاس کی شب اور گھٹا روزِ امید
غیر کو جب سے بڑھایا تو نے گھٹایا مجکو

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت (ق) ، ۱۳۶). رات دن کا گھٹنا بڑھنا ، چاند سورج ... غروب ہونا. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲).

وصل میں جلد نہ کٹ جاتا تھا
آج ہی رات کو گھٹ جانا تھا

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۸).

جہلِ خرد نے دن یہ دکھائے
گھٹ گئے انساں بڑھ گئے سائے

(۱۹۵۳ ، آتش گل ، ۱۷۳). (ا) طول میں کم ہونا ، لمبائی کوتاہ ہونا.

گھٹی نخلِ حیا کی جس گھڑی شاخ
بڑھا خود بےتامل دستِ گستاخ

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۲ : ۳۹۵). ۵. لاغر ہونا ، دبلا ہونا ، حجم میں کم ہونا.

اِسی نار کوں ڈیک میں سد سٹیا
اسی نار کے عشق میں ہوں گھٹیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). انہی افکار میں آپ ... روز بروز گھٹتے جاتے ہیں. (۱۹۰۶ ، مکاتیب مہدی ، ۶).

گھٹ کر کبھی ہوں قطرہ بڑھ کر کبھی ہوں دریا
آج ابتدا کا جلوہ کل شانِ انتہا ہوں

(۱۹۳۳ ، فکر و نشاط ، ۳۸). ۶. زیر ہونا ، دبنا ، ہارنا.

رخش ہر غول پہ مانند ہوا جاتا تھا
وہ گھٹے جاتے تھے یہ شیر بڑھا جاتا تھا

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۳). جس وقت لڑوائے تو اپنے مرغ کے دونوں کان میں اللہ الصمد باوضو ہو کر ایک ایک بار پڑھ کر پھونک دے انشاءاللہ تعالیٰ کبھی مرغ نہ گھٹے گا. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۹). [ب : घटना (ते) س घट्ट (इ)].

ـــــ بڑھنا ف س ، محاورہ.
کم و بیش ہونا ، کم زیادہ ہونا.

کیا پتا پہنچیں گے کب منزل تلک
گھٹتے بڑھتے فاصلوں کا ساتھ ہے

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۱۰۰).

گُھٹْنا (۱) (ضم گھ ، سک ٹ) ف م (قدیم).
گھونٹ لینا ، پینا. پڑپڑا اٹھیا ، اپنا لہو آپی گھٹیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۷). [گھٹ (گھوٹ/گھونٹ (رک) کی تخفیف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھٹْنا (۲) (ضم گھ ، سک ٹ) ف ل.
۱. گھرل ہونا ، پسنا ، حل ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. خوب گھل مل جانا ، گل کر پریشہ ہو جانا ، اچھی طرح مخلوط ہو جانا. چاول گل کر اور گھٹ کر یک جان ہو جاویں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷۶). ۳. رگڑا یا گھِسا جانا ؛ پالش ہونا. اس کے اوپر سفیدی گھٹ رہی تھی. (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۲۳). ۴. سر منڈانا ، استرہ پھرنا اس طرح کہ سر یا داڑھی کے بالوں کی کھونٹی بھی نہ رہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۵. دم رُکنا ، کسی تنگ و تاریک جگہ میں دم اُلٹنا.

روح گھٹتی ہے مری رات جہاں گھٹتی ہے
کہیں وہ یہ نہ کہیں جانے دو ہو پھٹتی ہے

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۶۸). مکانوں دکانوں اور مندروں کی چھتیں ٹوٹ گئیں باشندے گھٹ کر مر گئے (۱۹۰۶ ، جغرافیۂ طبعی ، ۲۷). پیپ کی زیادتی سے مریض گھٹ کر مر جاتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۳). ۶. خاموشی اور ضبط کی کوفت اٹھانا ، ضیق میں ہونا ، جی گھبرانا.

چلاتی ہے سکینہ کہ ابھی مرے بھیا
محمل میں گھٹ گئی مجھے گودی میں لو ذرا

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۲).

دوں گھٹ کے اپنی جان سوا اس کے کیا علاج
اپنی زباں تو لائقِ فریاد بھی نہیں

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۱۷). قرائن سے

یہ معلوم ہوا کہ دل ہی دل میں بہت گھٹے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۰۶)۔ ۷. بھرنا ، سمانا ، اَٹنا.

اس زلف کا بے طرح جما دل میں تصوّر
اندھیر ہے اس گھر میں ہوا گھٹ کے دھواں بند

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۸۶)۔ وہاں دھواں گھٹ جانے کی وجہ سے گ قائم نہ رہ سکتی تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارہ تمدن ، ۱۸۳)۔ ۸۔ بہت موافقت ہونا ، خوب نبھنا ، گھل مل کر باتیں ہونا.

گھٹی وحشیوں سے تجھے ناصحا
یہ پھاڑیں گریباں تو سہی بڑا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۷)۔ بس کوئی دوکان کرلوں چھوٹی موٹی سی اور پھر ہماری تیری گھٹے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۵۸)۔ صبوحی صاحب سے ان کی خوب گھٹتی تھی. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۲۵)۔ [پ : [illegible] ؛ س : [illegible]]۔

گُھٹنا (۳) (ضم گھ ، سک ٹ) امذ.
ران اور پنڈلی کے درمیانی جوڑ کے اوپر کا حصہ ، گوڈا ، گوڑا.

ترے در پہ بیٹھا ہے گھٹنوں کو پکڑے
یہی مصحفی کو بہانا ہوا ہے

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۱۲)۔

میری ہی تو آنکھوں میں غضب نیند بھری ہے
میری ہی جبیں ہے یہ جو گھٹنے پہ دھری ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۴۳)۔ اس کی سوکھی سوکھی ٹانگوں کے گھٹنے ان کے کانوں سے اوپر نکل گئے تھے. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۰۹)۔ وہ ایک کپڑا پہنتے ہیں جو کمر سے گھٹنوں کے نیچے تک لٹکتا رہتا ہے. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۱۵۸)۔ [پ : [illegible] ؛ س : [illegible] ؛ [illegible]]۔

گُھٹَنّا (ضم گھ ، فت ٹ ، شد ن) امذ.
۱. (زین سازی) گھوڑے کے گھٹنے پر باندھنے کی چمڑے کی بنی ہوئی گدی جو ایسے گھوڑے کے باندھی جاتی ہے جس کو گھٹنے کی بیماری ہوتی ہے (اب و ، ۵ : ۳۸)۔ ۲. ایک پاجامہ جو گھٹنوں تک کا اور جانگیے سے بڑا ہوتا ہے ، ڈھیلے پاجامے کی پوشش ، تنگ پاجامہ ، چوڑی دار پاجامہ ، اونچا پاجامہ کمخواب کی مرزائی انگرکھے کجراتی مشروع کے گھٹنے . (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۱۱۶)۔ ایک گلی میں برات چلی جارہی تھی ساتھ والوں کے گھٹنوں سے معلوم ہوا کہ ... کسی مولوی کے مقلد ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۸)۔

اِدھر ستھار بیٹھے ہیں اُدھر ستھار بیٹھے ہیں
گھٹنا بیچ میں پہنے وہ چوڑی دار بیٹھے ہیں

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۵۳)۔ چوڑی دار گھٹنا اب تک زیب جسم کیے ہوئے تھے. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۹۷)۔ ناول کی ہیروئین اپنے شوقین مزاج تلونی شہریار دولہا کا حلیہ اس طرح بیان کرتی ہے ... اودے گرنٹ کا چوڑی دار گھٹنا (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۴۴)۔ [رک : گھٹنا (بتشدید ن)]۔

گھٹْنائی (فت گھ ، سک ٹ) امث.
... حادثہ گھٹنائیوں کا ساگر اس طرح سوکھ جائے جس طرح اندر کی چوٹی پر سندرا کا پار سوکھ گیا تھا. (۱۹۹۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۷)۔ [س : گھٹنا + ائی ، لاحقۂ تانیث]۔

گَھٹَنْت (فت گھ ، ٹ ، غنہ) امث.
رک : گھٹنت.

سپہر کے جوں حمل میں آنے سے
شب کو آفاق میں لگے ہے گھٹنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۶)۔ [گھٹنت (رک) کا املی تلفظ]

گُھٹْنوں (ضم گھ ، سک ٹ ، و مج) امذ ؛ ج.
گھٹنا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل جیسے : گھٹنوں کے بل چلنا ، گھٹنوں گھٹنوں وغیرہ. انہوں نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہا یارسول اللہ قصور وار تو میں ہی ہوں. (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ ، ۲) ، ۱۱۲)۔

۔۔۔ چَلْنا ف ل ؛ محاورہ.
گھٹنوں کے بل چلنا ، شیرخوار بچوں کا دونوں گھٹنے ٹیک کر چلنا ، آہستہ آہستہ چلنا ، رینگنا ، گھٹنیوں چلنا. ایک بچہ جو ابھی دودھ پیتا یا گھٹنوں چلتا ہو اسے تو کس بات کا ہوش ہے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۳ : ۳۳)۔

۔۔۔ کے بَل چَلْنا محاورہ.
رک : گھٹنوں چلنا.

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثل برق
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

(۱۸۸۰ ، آب حیات (مرزا عظیم بیگ عظیم) ، ۲۶۳)۔

وہ گود میں پل کر بڑھتا ہے یا اک سانچے میں ڈھلتا ہے
کس پیار سے ماں کو تکتا ہے جب گھٹنوں کے بل چلتا ہے

(۱۹۲۹ ، متاع درد ، ۱۶)۔

۔۔۔ گُھٹْنوں (تک) م ف.
گھٹنوں تک ، بہت آگے تک ، آخری حد تک. مولوی صاحب سازش کی دلدل میں گھٹنوں گھٹنوں تک تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۷)

۔۔۔ گُھٹْنوں پانی امذ.
کھڑے ہوئے آدمی کی نصف ٹانگوں تک پانی ہونا ، زمین سے گھٹنوں تک پانی ہونا. ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا جس میں اکثر گھٹنوں پانی رہا کرتا تھا. (۱۸۹۱ ، یوسف و نجمہ ، ۲۳)۔ ایسی موسلا دھار بارش ہوئی کہ پل پل میں گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہو گیا. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ اگست ، ۳)۔

۔۔۔ گُھٹْنوں چَلْنا محاورہ.
گھٹنوں کے بل چلنا ، گھٹنوں چلنا.

انساں ابھی چل رہا ہے گھٹنوں گھٹنوں
اور آپ کو ہے قرب قیامت کا یقیں

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۱۵)۔ گھٹنوں گھٹنوں چلتے ہوئے اور رام رام جپتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے آ گئے (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۷۸)

---میں سَر دے کے بیٹھنا ف م ؛ محاورہ.
غمگین یا فکرمند ہو کے بیٹھنا ، سوچ میں بیٹھنا ؛ مایوس ہو کر بیٹھنا. اس کے گئے پیچھے سے جو غیرت بیگم گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھی تو دوپہر ڈھلتے ڈھل گئی مگر اللہ کی بندی نے گردن اونچی نہ کی. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۳۵).

---میں سَر دے لینا محاورہ.
سرنگوں ہونا ، شرمانا ، لاج کرنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---میں سَر دینا ف س ؛ محاورہ.
گردن پکڑ کر گھٹنوں میں دے دینا ، مایوس ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گُھٹنے (ضم گھ ، سک ٹ) امذ ؛ ج.
گھٹنا (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل ، جیسے : گھٹنے ٹیکنا وغیرہ. وہ تمام رات گھٹنے سینے سے لگائے پلنگ پر بیٹھی رہی ، صبح اسے تیز بخار تھا. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۲۸۹). نکولائی نے گھٹنے تک گہری خندق کھودلی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۶۳).

---بَندھنا محاورہ.
ٹانگوں کے جوڑ شل ہو جانا ، سردی کی وجہ سے گھٹنوں کا کام نہ کر سکنا. غضب کی سردی میں پاؤں سن اور حس و حرکت سے عاری ہو گئے دشت ارژن کی ٹھنڈی ہوا میں گھٹنے بندھ گئے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۵۴).

---پیٹ کو جاتے ہیں کہاوت.
ہر شخص اپنوں کی پاس داری کرتا ہے.

یہ مثل سچ ہے کہ گھٹنے پیٹ کو جاتے ہیں شاد
جو پھل پھولی وہ سوئے اصل خم ڈالی ہوئی

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۶).

---پیٹ کو ہی نِہُڑتے ہیں کہاوت.
عزیز اپنے عزیز کی پاسداری ضرور کرتا ہے ؛ اپنوں کی رعایت سب کو منظور ہوتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---ٹیک دینا ف س ؛ محاورہ.
۱. پورا زور لگا دینا ، پوری قوت صرف کر دینا.

ٹھہرایا برج زیں پہ اساسب کا آفتاب
گھوڑے نے گھٹنے ٹیک دیئے خاک پر شتاب

(۱۹۲۰ ، اوج (نوراللغات ، ۳ : ۱۱)). ۲. کسی کے آگے جھک جانا ، سر خم کر دینا ، شکست مان لینا. لندن کی پانی کی رسد کو منقطع کر دیا جاتا تو حکومت کو چند گھنٹوں میں گھٹنے ٹیک دینا پڑتے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۴۴).

فضا پہ ٹیک دے چنگھاڑ مار کر گُھٹنے
اِس آسمان پہ رکھ دوں جواں زمینوں کو

(۱۹۳۸ ، سموم و صبا ، ۱۸۰). تمہید انتہائی دلربا اور پُرکشش تھی پھر رشتہ داری کا مسئلہ بھی تھا لہٰذا گھٹنے ٹیک دیئے. (۱۹۸۸ ، تبسّم زیر لب ، ۲۶).

---ٹیکنا محاورہ.
رک : گُھٹنے ٹیک دینا . پروفیسر سہیل کے علم کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے بعد میں نے تیسرا سجدہ سیمی شاہ کو کیا. (۱۹۸۱ ، راجہ گدھ ، ۲۱). فرنگی طالع آزماؤں کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ وہ اپنی عسکری طاقت اور جنگی حکمت عملی کے بل بُوتے پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہیں کر سکتے. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۳۷).

---سے لَگا کَر بِٹھانا محاورہ.
بیٹی کو پاس سے جُدا نہ ہونے دینا ؛ آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دینا ؛ دم سے جُدا نہ کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---سے لَگ کَر بَیٹھنا محاورہ.
(عور) گھٹنے سے لگا کر بٹھانا (رک) کا لازم. اگر اسی طرح بیاہی بیٹیاں ماؤں کے گھٹنے سے لگی بیٹھی رہیں تو پھر بیاہنے سے فائدہ. (۱۹۱۷ ، انشائے بشیر ، ۱۲۵).

---سے لَگْنا محاورہ.
(عور) لڑکی کا ماں کے گھر میں رہنا ، بن بیاہی رہنا. یہی نہ کہ تینوں میرے گھٹنے سے لگی لگی بوڑھی ہو جائیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸).

---سے لَگے رَہنا محاورہ.
(عور) ہروقت قریب رہنا ، جُدا نہ ہونا. یہ نگوڑا جو ہروقت میرے گھٹنے سے لگا رہتا ہے. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۵۴).

---نِیویں گے تو پیٹ ہی کو نِیویں گے کہاوت.
اپنوں کی طرف سب ڈھلتے ہیں ؛ ہرشخص اپنوں ہی کا فائدہ ڈھونڈتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

گُھٹْنیوں (ضم گھ ، سک ٹ ، کس ن ، و مج)
گھٹنوں کے بل ؛ بچوں یا پانو پیے ہوؤں کا زمین پر دونوں ہاتھ ٹیک کر زانو کے بل آنا.

جیسے سے گھٹنیوں اگر اصغر بھی آئے گا
جُز آبِ تیر پانی کا قطرہ نہ پائے گا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۰۲).

---چَلْنا ف س ؛ محاورہ.
۱. بچوں یا پانو پیے ہوؤں کا زمین پر دونوں ہاتھ ٹیک کر گھٹنوں کے بل چلنا ؛ رینگنا. اس پر سے اتر کر گھٹنیوں چل کر ہارے کسو نہ کسو طرح زمین پر پہنچا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸۰).

آنکھیں بچھائیں ماں نے جو تم گھٹنیوں چلے
تلووں سے اس نے دیدۂ حق میں سدا ملے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۳۵).

گزر گئے جو کچھ ایام شیرخواری کے
تو گھٹنیوں لگے چلنے مگر گرے اکثر

(۱۹۱۰ ، کلام مہر (سورج نرائن) ، ۲ : ۲۲۶). سال بھر کا معصوم گھٹنیوں چلتا ... ماں کو ڈھونڈتا پھرتا تھا. (۱۹۲۹ ، وداع خاتون ، ۲۱). ۲. سُستی کے ساتھ ترقی کرنا ، آہستہ آہستہ کوئی کام کرنا ، آہستگی اور ڈھیل سے کچھ کام کرنا.

ابھی تو گھٹنیوں چلنا بھی انسان نے نہیں سیکھا
ابھی سے کس لیے فطرت تھکی معلوم ہوتی ہے
(۱۹۵۰ ، نو بہاراں ، ۱۳۲). ۳. ترقی نہ کر سکنا ، زور نہ دکھانا. ان کا علمی مذاق آسمان کے قرائے بھر رہا ہے اور ہم ابھی گھٹنیوں ہی چل رہے ہیں. (۱۹۲۰ ، لغت جگر (دیباچہ) ، ۱ : ۲۰).

گھٹوار (فت گھ ، سک ٹ) امذ.
ملاح ، کشتی بان (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھٹ (گھاٹ (رک) کی تخفیف) + وار/وال ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گھٹوال (فت گھ ، سک ٹ) امذ.
گھاٹ کا مالک. جملہ یجمان کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختیار ہے واسطے برقرار کیے جانے گھٹوال کے جس کو کہ پولیس نے موقوف کر دیا ہو. (۱۸۷۹ ، شرح قانون شہادت ، ۲۱۷). [گھٹ (گھاٹ (رک) کی تخفیف) + وال ، لاحقۂ صفت و نسبت].

گھٹوانا (فت گھ ، سک ٹ) ف م.
کم کرانا ، تخفیف کرانا ، کمی بیشی کرانا ؛ منہا کرانا (ماخوذ : جامع اللغات). [گھٹانا (رک) کا تعدیہ].

گھٹوانا (ضم گھ ، سک ٹ) ف م.
۱. کھرل کرانا ، خوب رگڑوانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. سر یا داڑھی موچھوں کو ایسا منڈوانا کہ کھونٹی باقی نہ رہے ، اُسترہ پھروانا. باایں ہمہ تقدس دونوں حضرات داڑھی گھٹواتے تھے. (۱۸۷۵ ، مقالات حالی ، ۱ : ۳۸). پیر بخش کو خط گھٹوانے کا شوق جو چرایا تو حجام کو بلوایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۳۲). ۳. چکنا کرانا ، مہرہ کرانا. سر کو بڑی شدت اور اہتمام سے ایسا گھٹوایا کہ اس مُدور چیز پر اکثر بزرگواروں کو سنگدر کی بڑی کوڑی کا دھوکا ہوا. (؟ ، سوانح عمری مولانا آزاد ، ۹ : ۶۸). [گھوٹنا (رک) کا تعدیہ].

گھٹوتی (فت گھ ، و لین) امث.
(سِین یا املاک وغیرہ کی) قیمت میں کمی ، تخفیف ، کٹوتی ، کمی. وتی (+) حاصل مصدر ، گھٹوتی ، کٹوتی ، من سمجھوتی وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۳۶). [گھٹ (گھٹنا سے) + وتی ، لاحقۂ حاصل مصدر].

گھٹور (فت گھ ، و مج) امث.
چُپ ، خاموش ؛ لونڈی جو کام کرنے میں سستی کرے ، کام چور کنیز (ماخوذ : سرمایہ زبان اردو ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

گھٹوتی (ضم گھ ، و لین) امث.
(ٹھگی) پھانسی یا پھانسی کا پھندا (اپ و ، ۸ : ۲۰۲). [گھٹ (گھٹنا/گھوٹنا (رک) کی تخفیف) + وتی ، لاحقۂ تانیث].

گھٹّہ (فت گھ ، شد ٹ بفت) امذ.
رک : گٹھا. گھٹہ دم کا ہوا یعنی چٹا ہوا ہو تو بہتر ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۱۹۲). [گٹھا (رک) کا ایک املا].

گھٹی (۱) (فت گھ) امث.
گھڑی ، ساعت. اس جگت میں یہ جو گھٹی جنتر کی طرح بھٹکتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲۳۱). [س : घटि].

گھٹی (۲) (فت گھ) امث.
۱. گھاٹا ، نقصان. تا کہ راگ والے جانیں کہ اون کو کیا ملا اور کس نفع کی سوداگری میں گھٹی اٹھائی. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۲۷۲). ۲. کمی ، کوتاہی ؛ قلت (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) [پ : घटी ؛ س : घटित].

گھُٹی (ضم گھ) صف مث.
گھُٹنا (رک) کا ماضی مونث ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- گھٹی (--- ضم گھ) صف ؛ م ف.
۱. گھٹی ہوئی ، گھُٹ جانے والی.
نہ جانے کس گوشۂ زمین سے ، رُکی رُکی سی تھمی تھمی سی
گھُٹی گھُٹی سی ہزار پردوں سے آج چھَن چھَن کے آ رہی ہے
(۱۹۸۳ ، سروساماں ، ۱۵۱). ۲. چُپ چُپ ، افسردہ ، کبیدہ خاطر بڑی چچی گھٹی گھٹی سی بیٹھی تھیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۳۶). [گھٹی + گھٹی (رک)].

--- گھُٹی آواز میں بولنا محاورہ.
روندھی ہوئی آواز میں بولنا ، بھرائی ہوئی آواز سے بولنا. لیکن ... یہ سچ ہے انڈین غصہ کے مارے گھٹی گھٹی آواز میں بولا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۲۳).

--- گھُٹی چیخیں مارنا ف س ؛ محاورہ.
دبی دبی چیخیں نکالنا ، خوف اور غم سے آلودہ چیخیں مارنا رو رو کر روندھی آوازیں نکالنا. کچھ جھومتی کچھ ... گھٹی گھٹی چیخیں مارتی پھر غش کھا کر گر پڑتی. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۱۰۰).

--- گھُٹی رہنا محاورہ.
چُپ چُپ رہنا ، رنجیدہ رہنا ، کوفت میں بسر کرنا ، ضیق میں مبتلا رہنا اس قصے کے بعد اماں کیسی چپ چپ گھٹی رہیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۷۱).

--- ہوئی صف مث.
تنگ ، تنگ جگہ ، گھُٹنے والی ، ایسی جگہ جہاں سانس گھٹتا ہو مجھ کو یہ جگہ ہر طرف سے نہایت بند اور گھٹی ہوئی معلوم ہوتی (۱۸۸۷ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۰).

--- ہوئی آواز امث.
رندھی ہوئی آواز. خدا حافظ میں نے گھٹی ہوئی آواز سے کہا (۱۹۸۷ ، گردش ، ۵۹).

گھٹّی (فت گھ ، شد ٹ) امث.
۱. دریا کا چھوٹا گھاٹ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فیروز اللغات) ۲. سیڑھیاں جو مکان سے دریا کی طرف بنائی جائیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घट्ट].

گُھٹّی (ضم گھ ، شد ٹ) امث ؛ رک گھوٹی۔
وہ دست آور رقیق دوا جو نوزائیدہ بچے کا پیٹ صاف کرنے کے لیے پلائی جاتی ہے۔

آزار نہیں معلوم کچھ جس کی دوا میں اب کروں
بہلائے کر گودی بہتر گھوٹی پلاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱)۔

شربت ہے مجھے زہر غم ہجر کہ میری
گھٹی ہو بنی روز تولد سو وہ سم ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۸۵)۔

طفلی ہی سے ہے شوق شراب آب کے مانند
گھٹی مری پیری میں بھی زنہار نہ چھوٹی

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۴۲)۔ ہمارے ملک میں شہد چٹاتے ہیں اور پھر گھٹی دیتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۳۲)۔ ان کے ہاتھ سے گھٹی پینے والے بچوں کی گنتی ہی نہ تھی ... غرض کوئی ایسا کام نہ تھا جس ... بڑمیاں نہ کرسکیں۔ (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۹۵)۔ [گھوٹی (رک) کی تخفیف]۔

ـــ پلانا / دینا ف م ؛ محاورہ۔
نوزائیدہ بچے کو پیٹ صاف ہونے کی دوا پلانا۔ قبض ہو تو گھٹی پلاوے ، بڑا بچہ ہو تو جلاب دے۔ (۱۹۱۶ ، معلمہ ، ۱۳۴)۔

ـــ کا چور (ـــ و مج) صف۔
جس کی فطرت میں چوری کرنا ہو ، عادی چور ، طبعاً چوری کی طرف مائل یہ تو چور کا بھائی گھٹی چور ہے۔ (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۱۳۰)۔

ـــ میں پڑنا محاورہ۔
خمیر یا فطرت میں ہونا ، سرشت میں پایا جانا۔ بناوٹ سجاوٹ تو میری گھٹی میں پڑی تھی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۸)۔

کریں کیا رند توبہ سے ہے زاہد
کہ یہ تو ان کی گھٹی میں پڑی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۹)۔ ایسے ایسے قانونی پیترے تو ہماری گھٹی میں پڑے ہیں۔ (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۳۳)۔ خود پسندی اور ظلم و جور اس کی گھٹی میں پڑا تھا۔ (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۱۶)۔

ـــ میں پڑے ہونا محاورہ۔
رک : گھٹی میں پڑنا۔ یہ الفاظ ہماری گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، اشاراتِ بشیر ، ۱۸۰)۔

ـــ میں پلانا محاورہ۔
بطور گھٹی کے دینا ، بچپن یا کم عمری سے کسی بات کا عادی بنانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــ میں داخل ہونا محاورہ۔
رک : گھٹی میں پڑنا۔ لوگ اس کے پینے کے ایسے خوگر ہو گئے تھے کہ گویا ان کی گھٹی میں داخل تھی اگر ایک دم سے حرام کر دی جاتی تو لوگ تعمیلِ حکم نہ کرتے اور نہ کر سکتے۔ (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۲)۔

ـــ میں ڈالنا محاورہ۔
عادت ڈالنا ، سرشت میں داخل کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــ میں رچنا محاورہ۔
رک : گھٹی میں پڑنا۔ عرب میں چونکہ شاعری کا عام رواج تھا اور فصاحت و بلاغت تو پہلے ہی عربی زبان کی گھٹی میں رچی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۷ ، خشک چشمے کے کنارے ، ۳۰)۔

ـــ میں ملنا محاورہ۔
رک : گھٹی میں پڑنا ، سرشت میں داخل ہونا ، عادت پڑ جانا ، خمیر میں سرایت کرنا۔ حُسن پرستی ان کی گھٹی میں ملی ہوئی تھی۔ (۱۹۸۵ ، داغ دہلوی حیات اور کارنامے ، ۳۰)۔

ـــ میں ہونا محاورہ۔
بچپن سے کسی بات کا عادی ہونا ، سرشت میں ہونا ، جبلّت میں ہونا ، مزاج میں ہونا۔

جو ناسپاس نعمت پروردگار ہے
گھٹی میں اس کے میل ہے آبِ حمیم کا

(۱۸۴۶ ، کلیات منیر ، ۱۶۴)۔ گویا ہر بڑھتے سورج کی پوجا ان کی گھٹی میں ہے۔ (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۱۱۶)۔

گھٹے بڑھے کی سار نہ جانے پیٹ بھرن سے کام کہاوت۔
بیوقوفوں کو پیٹ پالنے ہی سے کام ہوتا ہے (نجم الامثال)۔

گَھٹیا (فت گھ ، سک ٹ) صف۔
۱. کم قیمت کا ، ادنیٰ قسم یا درجے کا ، ارزاں۔ پانچواں امتحان یہ ہے کہ کپڑے گھٹیا پہنے اگر تنہائی میں نفس ان پر راضی نہ ہو تو کبر ہوگا۔ (۱۸۹۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۳۳)۔ اس صورت کے کپڑے بادشاہ اور بیگم کے کپڑوں سے ذرا گھٹیا ہوتے ہیں۔ (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۹۲)۔ عادت بگڑ چکی تھی گھٹیا طوائف سے ملنا خلافِ شان تھا۔ (۱۹۲۳ ، سرابِ عیش ، ۸)۔ مبادا اس کی حیثیت گھٹیا تسلیم کرلی جائے۔ (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۳)۔ ۲. نیچ ، کمینہ ، ارزل۔

میں قوم کی اونچی ہوں بڑا میرا گھرانا
وہ ذات کی گھٹیا ہے نہیں اسکا ٹھکانا

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۰۵)۔ میں ... ایک دقیانوسی کمرے میں داخل ہوا ... اس کی ابتر حالت سے پتہ چلتا تھا کہ ایک گھٹیا قسم کا دفتر ہے جہاں گھٹیا آدمی بیٹھ کر گھٹیا ذرائع سے قیدیوں سے معلومات اخذ کرتے ہیں۔ (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۷)۔ صرف ایسی کم معیار اور گھٹیا کتابیں شائع کرتے ہیں جن کی نکاسی جلد سے جلد ہو جائے۔ (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۶)۔ [گھٹ (گھٹنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــ پن / پنا (ـــ فت پ) امذ۔
ذلالت ، کمینگی ، اوچھا پن ، گری ہوئی حرکت کرنا۔ میں ذرا گھٹیا پن برتنا چاہتا تھا۔ (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۱۹)۔ اس ترجمے کا گھٹیا پن اور اس کی بے تکی سے ناظرین کو اس کا اندازہ بھی ہوسکے گا۔ (۱۹۸۸ ، مغرب سے نثری تراجم ، ۴۲۹)۔ [گھٹیا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

---ذات صف.
ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والا. جس مسلمان کو گھٹیا ذات قرار دے کر ہم اس سے رشتے استوار نہیں کر سکتے اس کو اپنا بھائی کس طرح کہہ سکتے ہیں. (۱۹۹۳ ، اردونامہ ، لاہور ، اپریل ، ۳۵). [گھٹیا + ذات (رک)].

---ذَرائع (---فت ذ ، کس ء) امذ ؛ ج.
غیرمعیاری طریقے ، غیرمہذب ہتھکنڈے یا ذریعے. ایک گھٹیا قسم کا دفتر ہے جہاں گھٹیا آدمی بیٹھ کر گھٹیا ذرائع سے قیدیوں سے معلومات اخذ کرتے ہیں. (۱۹۷۵ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۷۷). [گھٹیا + ذرائع (رک)].

---سَمَجْھنا محاورہ.
کم تر خیال کرنا ، ادنیٰ درجے کا سمجھنا ، ذلیل خیال کرنا. انگریزی لکھنا پڑھنا شائستگی کی علامت ہے اس کے مقابلے میں اردو کو گھٹیا سمجھا جاتا ہے (۱۹۹۱ ، اردونامہ ، لاہور ، جنوری ، ۹).

---سیاسَت (---کس س ، فت س) امث.
غیرمعیاری حکمت عملی ، جوڑ توڑ کا رویہ یا ہتھکنڈے. اگر تم اپنے چچا کے اثر و رسوخ اور گھٹیا سیاست کے باعث یہاں جڑا جم خانہ کے ممبر بن ہی گئے ہو تو کیا ہوا. (۱۹۸۶ ، جوراہا ، ۸۰).

یہ گستاخیاں اور یے باکیاں
یہ گھٹیا سیاست یہ چالاکیاں

(۱۹۸۸ ، ضمیر خامہ ، ۱۵۰). [گھٹیا + سیاست (رک)].

---قِسم کا/کی امذ.
کم تر ، ارزل. میرے طنز و مزاح لکھنے کی دوسری وجہ بہت گھٹیا قسم کی ہے. (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۸۰).

---لَذَّت (---فت ل ، شد ذ بفت) امث.
ارزل لطف ، غیر معیاری حظ. شہوانی تعیشات کی بابت کہتا ہے کہ وہ گھٹیا لذتیں ہوتی ہیں. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۳۲). [گھٹیا + لذت (رک)].

---ہے فقرہ.
کم قیمت ہے (محاورات ہندوستان).

کھچا بچ (فت کھ ، کس ب). (الف) امث.
بھیڑ ، ٹھٹ ، جمگھٹا. سواروں اور پیدلوں کی کھچا بچ رہتی تھی. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۱۲۱). (ب) صف ؛ م ف.
کھچا کھچ ، بھرا ہوا. گاڑی ... جس میں سید صاحب اور ہم سب تھے ریلوے کیٹرج کثرتِ احباب سے کھچا بچ بھر گئی اور نہایت خوشی سے رستہ کٹنا شروع ہوا. (۱۸۸۳ ، سفرنامہ سید احمد، سفرنامہ پنجاب ، ۳۵). [کھچا بچ (رک) کا عرف].

کھچا کھچ (فت کھ ، کھ) امث ؛ = کھچا کھچ.
۱. گوشت کے اندر ہتھیار کے متواتر گھسنے اور نکلنے کی آواز (نوراللغات). ۲. جلدی جلدی ، جلد بازی.

وگر ہل ہو ذوق محبت سے تر
کھچا کھچ سے تو تل ہی جائیں گے تل

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲ : ۲۲). [کھچ (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ اتصال + کھچ (رک)].

کھچ بچ (کس کھ ، ب). (الف) امث.
بھیڑ ، جمگھٹ. بہت گنجان اور پاس پاس لکھا ہوا.

پھروں کی یہ کچھ ہوتی کھچ بچ
لگا کاغذ بھی کرنے اب بچ بچ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۹۳). چالیس پچاس ہزار آدمیوں کی بھیڑ کھچ بچ لگی رہتی تھی. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکہ وکٹوریہ ، ۳۵۷). بیویوں کی کھچ بچ ، شام کا وقت ، ہوا بند. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۵). ۲. گنجان پن ، ایک دوسرے میں یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہونے کی کیفیت. اس کی کھچ بچ پر ہزاروں خوش نویسیاں نثار. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۷۰). (ب) صف. باہم پیوستہ ، قریب ، نزدیک ، باہم ملحق و منسلک. جس قدر نظر اس کے قریب آتی جاتی ہے ستارے اور بھی کھچ بچ معلوم ہوتے جاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، مسودات غیر مطبوعہ (تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۱۷۳)). حاجی سلطان تھانیسری نے ... جو جو فروگزاشتیں پہلی دفعہ رہ گئی تھیں انہیں طابق النعل بالنعل درست کیا ، ... جز کھچ بچ لکھے ہوئے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵۵). شہر کے بازار نہایت تنگ اور دکانیں بہت کھچ بچ ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). ارے میاں کیا بتاؤں یہ جگہ جہاں میں مقیم ہوں اس قدر کھچ بچ علاقہ ہے کہ رستہ گزرنا مشکل ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۹ دسمبر ، ۳). [کھچ + بچ (رک)].

---بچ بَکْنا/بولْنا محاورہ.
اس قدر جلدی جلدی بولنا کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت).

---بچ لِکھنا ف م ؛ محاورہ.
گنجان ، قریب قریب لکھنا ، خراب لکھائی لکھنا ، بد خط میں لکھنا. سو جز کھچ بچ لکھے ہوئے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۵۵). کھچ بچ اور گھسیٹ خط دیکھنے میں بُرا اور لکھنے والی کی بدسلیقگی ... کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۶).

کھچکی (فت کھ ، سک چ) امث.
ملنا ، رگڑنا ، چربا ، چربا اتارنے کا کام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

کھچولنا (فت کھ ، و مج ، سک ل) ف م.
کُھلنا ، بھینچنا ، مسلنا ، نچوڑنا ، گودا نکالنا ؛ دونوں ہاتھوں سے ملنا ؛ پانی یا کسی رقیق چیز میں ہاتھ ڈال کر ہلانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گھر (فت گھ) امذ.

۱. **کسی فرد یا خاندان کے رہنے کی جگہ ، رہائش گاہ ، جائے سکونت ، مکان ، مسکن ، حویلی ، کوٹھی ، بنگلہ.**

تو سون اپنا لپیٹ کر سی بڑی روق سو کوٹے میں
الگن ہور گھر جھڑایا عجب ہنسا ہو دھیان ٹھنڈ کالا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۳). اتنا کہیے کہ صندوق کو ڈیر میں لا ایک گھر میں رکھ دروازہ مضبوط کر قفل بھاری دیے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۸).

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲).

سب گھر تھا وہ بے چراغ روشن
اس قبر کا تھا وہ رنگ روغن

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۵). اسی طرح ہم اپنے گھروں کا کوڑا اپنے پڑوسی کے گھر کے سامنے ڈال دیتے ہیں (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ فروری ، ۳). ۲. **خانہ داری ، اثاث البیتہ ، سامان خانہ داری ، گرہست پن** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. (۱) **ٹھور ، ٹھکانا ، جگہ ، اڈا ، مرکز.** وہ بستی جس کے گوہر آبدار سنی اور لاکھی کا گھر تھے ، خزاں کے ظالم ہاتھوں سے پھولوں کی طرح جھڑنے شروع ہوئے. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کرتہ ، ۶). شخصی سلطنتیں سازش کا گھر ہوتی ہیں. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۲). (۲) **پڑاؤ ، صدر ، دفتر ، آفس جیسے تارگھر ، ڈاک گھر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **گھونسلا ، آشیانہ ، پرندوں کے بسیرا کرنے کی جگہ.** اور درخت کی گھنی شاخوں میں بئے کے چونچ لٹک رہے ہیں ... بئے کے گھونسلے ان کے گھر. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۱۳). ۵. **بھٹ ، کھوہ ، بل** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. **امن کی جگہ ، جائے پناہ ، آرام و راحت سے بسر کرنے کا مقام** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ہر سہر میں ہے مہرۂ شطرنج کا سماں
اس گھر کے درمیاں کبھی اس گھر کے درمیاں

(۱۹۱۲ ، ریاض شمیم ، ۲۵۲). گھر: چوسر کے کالموں کا خانہ جس کا شمار فی کالم ۸ ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر ، ۵). ۷. **جائے پیدائش ، دیس ، وطن.**

جو گھر سے اقبال دور ہوں میں ، تو ہوں نہ محزوں عزیز میرے
مثال گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا

(۱۹۲۴ ، بانگ درا ، ۱۳۷). محسن کی غزل میں گھر کی علامت اکثر وطن کے معنوں میں استعمال ہوئی ہے. (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۰۰). ۸. (۱) **گھر کے تمام افراد ، اہل خانہ ، گھر کا گھر ، پورا گھر ، خاندان ، کنبہ.**

دیکھے جو یہ رنگ اوس قمر کے
ہوش اوڑنے لگے تمام گھر کے

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۵۰). تمام گھر ان کو استانی کہتا ہے ، جگت استانی ہیں. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۳۵). کہتے ہیں اس گلی میں انہیں صرف ہمارا گھر شریف نظر آیا ہے. (۱۹۸۷ ، سارے فسانے ، ۲۳۱). (۲) (کنایۃً) **اپنے لوگ ، عزیز و اقارب.** غیر جگہ شادی کرنا ہمارے کنبے میں نہیں چلتا ہم گھر ہی میں شادی کریں گے. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۳۱). ۹. (ہیئت) **کسی ستارے کا دائرۂ گردش جسے اس کا مقام ، گھر یا منزل کہتے ہیں ، برج.**

سنے لال گوریاں سوں پٹلی کجل
کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۳).

کیا شب فرقت کی تاریکی ہے یارب الاماں
اپنے گھر کا راستہ بھولا ہے ہر سیارہ آج

(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۰۱).

زہے آبرو ہے ترا دیدۂ روشن ایسا
مشتری جیسے کہ ہو قوس کے گھر کا تارا

(۱۸۷۵ ، شہید دہلوی ، د ، ۳۳). ۱۰. **نگینے کا گھاٹ ، وہ جگہ جہاں نگینہ جڑا ہوتا ہے.**

بھرا تیری بخشش نے اے نامور
جواہر سے انگشتری کا بھی گھر

(۱۸۳۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۱۳). ۱۱. (۱) **ایسا سوراخ جو آر پار نہ ہو ، کم گہرا سوراخ یا چھید.** شکل نمبر ۸۸ ، ۸۹ یہ برما پھل ہیں ، ان میں سے گول پھل موٹے سوراخ ڈالنے اور گھر بنانے کے کام آتا ہے. (۱۹۳۸ ، انجنیری کالج کے عملی چالیس سبق ، ۳۵). (۲) **گنجائش ، سمائی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (۳) **غار ، گڑھا ، قعر ، گہرائی** (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). ۱۲. **چوسر ، پچیسی یا لوڈو میں بنے ہوئے چار خانوں کے درمیان کا بڑا خانہ جس میں گوٹ جانے سے گوٹ پکی ہو جاتی ہے اس کو چاروں رنگوں کا گھر کہتے ہیں.** نقشے پر اس طرح کے خانے بن گئے ہیں کہ جیسے چوسر اور شطرنج میں گھر بنے رہتے ہیں. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۱۳). درمیان میں ایک بڑا سا مشترک خانہ ہوتا ہے جس کو چاروں رنگوں کا گھر کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۳۱۵). ۱۳. **اون یا تاگے کی بُنائی میں وہ پھندے جو بُنتے میں سلائی پر ڈالے جاتے ہیں ، سونٹر.** پھر دو گھر سیدھا ایک کر کے الگ الگ کے بعد ، پھر ۳ گھر خالی ـ ۲ گھر سیدھے ویسے ہی ۲-۳ ۲ گھر کا دو دو دفعہ بُنو. (۱۹۳۵ ، اون کام سلائیوں سے ، ۵۲). اس لڑکی نے سوئیٹر کے گھر گن کر کہا ، آپ کو سردی لگتی ہو تو میری شال اوڑھ لیجیے. (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۸۸). ۱۴. **وہ خانے جو تعویذ کے نقش میں بناتے ہیں.** خط طولی کھینچنا اور ان کے طرفین طولی کھینچنا اس صورت میں دو خانے ہوتے ہیں ، ان کے اوپر صفر دے کر ۲ کا عدد دوسرے گھر میں لکھے. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۷).

نقش ہستی کو ذرا دیکھ کے بھرنا غافل
سب غلط ہوگا یہ تعویذ جو اک گھر بہکا

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۵۳). ۱۵. **مقام سُر ، راگ کا مقام ؛ خوش الحان پرند کی آواز ؛ بلبل کی نغمہ سنجی پر بھی گھر کا اطلاق کیا جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۱۶. (۱) **کسی چیز کے رکھنے کا خانہ : جیسے میان ، نیام ، غلاف** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (۲) **عینک رکھنے کا خانہ ، خول ، کیس.**

مثلِ عینک مجھے غربت ہے وطن سے بہتر
بانی آنکھوں پہ جگہ میں نے اگر گھر نہ ہوا

(۱۸۹۰ ، شعور (مہذب اللغات)). ۱۷. **تیکنیک ، انداز ، طریقہ.** اکثر یہ کہتے سنا گیا ہے کہ "یہ چار پتہ میں میں نے ایک نئے "گھر" میں کہا ہے" اس سے شاعر کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی تکنیک یا فارم بالکل نئی ہے. (۱۹۷۸ ، چار پتہ ، ۸). ۱۸. **(بازاری) کون ، مقعد.** گھر ، کنایہ ہے مقعد سے. (۱۹۲۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ششم ، ۱۰۳). ۱۹. **(مجازاً) قبر ، گور ، ابدی آرام گاہ.**

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(۱۹۲۳ ، بانگ درا ، ۲۶۶). ۲۰. **(ا) آقا ، مالک.**

گھر دھنی ووجہ جس کوں گھر ہے خوب
ووجہ صاحب جسے نفر ہے خوب

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۹). **(ii) خاوند ، بر ، دولھا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۱. **مخزن ، منبع ، سرچشمہ ، بنیاد ، وجہ ، علامت ، گودام.**

سینہ وہ آئینہ ہے کہ صدق و صفا کا گھر
مسکن ادب کا ، علم کا ماخذ ، حیا کا گھر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۲۵). بیر وغیرہ نہ کھایا کرو یہ کھانسی کا گھر ہے جس طرح مکھیاں بیماری کا گھر ہیں. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۱). ۲۲. **دراز ، الماری یا میز کا خانہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۳. **گرہ ، جیب ، کب** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲۴. **داؤ پیچ ، کشتی ، ضرب ، چوٹ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : घर]

---اُٹھا دینا محاورہ.
گھر کرایہ پر دینا ، کرایہ دار کا گھر میں آنا. بھائی جان آپ نے بہت دیر کر دی ، ہم نے ابھی کل ہی یہ گھر تین سو روپے پر اٹھا دیا. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۲).

---اُٹھانا محاورہ.
گھر کی خبر گیری کرنا ، گھر کا خرچ اُٹھانا (فرہنگ آصفیہ).

---اُٹھنا محاورہ.
۱. **گھر کرائے پر دیا جانا ، گھر میں کرائے دار کا آنا.** مہینوں سے گھر خالی تھا تو کوئی نہ آیا ، کل ہی گھر اٹھ گیا تو پچاسوں لوگ آ رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۲). ۲. **مکان کا از سر نو تعمیر ہونا.**

بگڑ جانے ہوں ان کے یہ غم ہے ورنہ
بہت گھر گریں گے بہت گھر اُٹھیں گے

(۱۹۳۲ ، بینظیر شاہ ، کلام بے نظیر ، ۲۳۶). ۳. **(موسیقی) سُر کے مطابق آواز نکلنا.**

بیٹھی ہوئی آواز سے کرتا ہوں جو نالے
وہ کہتے ہیں ہم سے تو ترا گھر نہ اوٹھے گا

(۱۸۷۵ ، نظم دردمند ، ۵۸).

---اُجاڑَن (---ضم ا ، فت ڑ) امث.
گھر کو اجاڑنے والی ، منحوس عورت. انھوں نے اسے "ڈائن ، گھر اُجاڑن اور بھن بھیری ٹھہرا دیا". (۱۹۳۹ ، باسی پھول ، ۱۵۶). [گھر + اجاڑن (اجاڑنا (رک) سے حاصل مصدر) بطور فاعل].

---اُجاڑْنا محاورہ.
خانہ ویراں کرنا ، میاں اور بیوی میں جھگڑا کرانا ، نااتفاقی کرانا. اس کمبخت بھاوج کی زندگی کا خاتمہ کرتی ہوں جو میرا ہی گھر اجاڑنے کی فکر میں ہوئی. (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۷۷).

---اُجالا کَرْنا محاورہ.
بول بالا کرنا ، آبرو قائم رکھنا.

گھر اجالا تم کوں کرنا ہو اگر احساں کا
تو دیا جو کچھ کہ ہو پھر نام اوس کا لو نہیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۰).

---اُجَڑْنا محاورہ.
۱. **میاں بیوی میں نااتفاقی یا جدائی ہونا.** عورت کو گھر کے اجڑنے کا بڑا صدمہ ہوتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۵۲). ۲. **شوہر یا بیوی کا مر جانا.** عدو دولہا کا بیوی کے مرنے سے گھر اجڑا. (۱۹۸۳ ، روح تغزل ، ۹). ۳. **گھر برباد ہونا ، خانہ ویراں ہونا ، گھر کے لوگوں کا تتر بتر ہونا.**

صدقے گئی ہوں رن کبھی پڑتے نہیں دیکھا
اک دن میں بھرے گھر کو اجڑتے نہیں دیکھا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳). بسا بسایا گھر ایک روز اجڑنا تھا اجڑ گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۹۳).

---اُف ہو جانا محاورہ.
خانہ خراب اور برباد ہو جانا ، گھر میں کچھ نہ رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---آباد کَرْنا محاورہ.
۱. **شادی کرنا ، بیاہ کرنا ، نکاح کرنا.** اب تم جوان ہو گئے ہو تنہا نہ رہنا چاہیے ، اپنا گھر آباد کر لینا چاہیے (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۶). چہلم نہیں ہونے پاتا کہ مرد اپنا گھر آباد کر لیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۳۰۰). ان ہاتھوں نے سیکڑوں گھر آباد کیے. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۹۷). ۲. **دلہن کو ساتھ سلانا ، ہم بستر ہونا ، گونا کرنا ، مکلاوا کرنا ، بسنا ، رہنا ، ٹھہرنا** (فرہنگ آصفیہ).

---آباد ہونا محاورہ.
۱. **بیاہ ہونا ، بیوی کا گھر میں آنا.** یا تو یہ چاؤ لگ رہا تھا کہ ... گھر آباد ہو ... یا غیر ہو گئی. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۱). میرے سامنے اس کا گھر آباد ہو گیا. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۱). جس کے کن کہے بغیر بہو کا گھر آباد نہیں ہوتا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۲). ۲. **گھر بسنا ، دلہن کے ساتھ ہم بستری ہونا ، شوہر والی ہونا ، سہاگن ہونا ، شوہر کا زندہ ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---آ بیٹھنا محاورہ.
گھر میں بیٹھ جانا ، بیکار ہو جانا ، معطل ہو جانا ، خالی بیٹھنا.
جس سال اس نے ایم ، اے میں داخلہ لیا باپ ریٹائر ہو کر گھر آ بیٹھا. (۱۹۸۳ء ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۵۱).

---آ پڑنا محاورہ.
کسی کے گھر میں جا کر ٹھہر جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---آنگن (---مع ، فت گ) امذ.
گھر اور آنگن سے متعلق فضا ، گھریلو فضا ، گھریلو زندگی.
اردو میں گھر آنگن کی شاعری بہت کم رہی ہے (۱۹۷۸ء ، گھر آنگن ، ۹). [گھر + آنگن (رک)].

---آنگن کا رشتہ امذ.
ایک زمرے ، حلقے یا عملداری میں ہونا ، چولی دامن کا ساتھ ؛ مراد : بہت قریبی تعلقات. جب شمال اور جنوب میں گھر آنگن کا رشتہ قائم ہوا تو اس عہد کے دکنی شعراء ... برابر مائل بہ حرکت رہے. (۱۹۸۳ء ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۱۹۶).

---آئی کُتیا کو بھی نہیں نکالتے کہاوت.
رک : گھر آئے کُتے کو بھی الخ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---آئی لچھمی کو لات مارنا اچھا نہیں ہوتا کہاوت.
جو ملتا ہو اسے نہیں چھوڑنا چاہیے ، اچھے موقعے کو نادانی سے کھونا نہیں چاہیے ، جو ملے وہ لے لینا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---آئے بیری کو بھی نہ ماریے کہاوت.
جو شخص گھر آئے اس سے برا برتاؤ نہیں کرنا خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---آئے پیر نہ پوجے باہر پوجن جا کہاوت.
قابو کے وقت کام نہ کرے پھر تدبیر کرتا پھرے ، وقت پر کام نہ کرنا پھر تدبیریں کرتے پھرنا ، گھر آئی دولت کو چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش کرنا (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---آئے کُتے کو بھی نہیں نکالتے کہاوت.
اگر اپنے گھر کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ اور ذلیل سے ذلیل آدمی بھی آئے تو اس کی بھی خاطر مدارات کی جاتی ہے (نور اللغات؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---آئے کی شرم/لاج امث.
گھر پر آئے کا پاس و لحاظ ، مہمان کا پاس خاطر.

ذرا گھر آئے کی کر شرم ، کیا ستم ہے کہ یار
نہ ہووے صاحب خانہ کو مہمان کی خبر

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

---آئے ناگ نہ پوجے بانبی پوجن جائے کہاوت.
گھر آئی دولت چھوڑ کر دوسری جگہ تلاش میں جانا ، موجودہ نفع چھوڑ کر غائب کی امید پر جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---آیا نہ پوجیے بِمَی پوجن جا کہاوت.
جو موجود ہو اس کو کھو کر پھر اس کی تلاش (محاورات ہند).

---بار امذ.
گھر اور گھر کا ساز و سامان ، مال و متاع ، بال بچے ، کنبہ.

دشمن ارسنج ہر کرے گا دشمن کی جب نظر
مرتضیٰ کے کھڑگ تھے گھر بار اس ہو کا تباہ

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳). ایک مرد غریب ، مسافر ، گھرانے عزت و پاک کے سے ہوئے اور اپنے گھر بار و شہر و دیار سے دور پڑا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۰۱). جہاں یخ بندی معلوم ہوئی سب گھر بار باندھا اور دامن کوہ میں اتر آئے. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۳۵). گھر بار اور لکھنؤ چھوڑ کر جانا انہیں اچھا نہیں معلوم ہوا. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۹). روگردانی کرنے والے کو کڑی سزا دی جاتی ہے جس میں اس کا گھر بار جلا دینا بھی ہے. (۱۹۸۲ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۴۴). [گھر + رک : بار (۱)].

---بار بسانا محاورہ.
گھر آباد کرنا (فرہنگ آصفیہ).

---بار بسنا محاورہ.
گھر آباد ہونا ، شادی ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

---بار تمہارا ہے کوٹھی کُٹھلے / کوٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا کہاوت.
جھوٹی باتوں سے کسی کا دل خوش کرنا. وہی مثل سمجھو کہ گھر بار آپ کا مگر کوٹھی کوٹھلہ کو ہاتھ نہ لگانا. (۱۹۱۷ء ، بیوی کی تعلیم ، ۱۴۳). گھر بار تمہارا مگر کوٹھی کٹھلے کو ہاتھ نہ لگانا. (۱۹۲۳ء ، انشائے بشیر ، ۱۷۳).

---بار چھوڑنا محاورہ.
خانہ ویران ہونا ، گرہستی کے سب تعلقات چھوڑنا ، دیس چھوڑنا. جب لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں تو نئے ملک میں ان کے پاس صرف ایک چیز کی کمی رہ جاتی ہے ... وہ عزت ہوتی ہے. (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۳۳۵).

---بار خالصے لگ جانا محاورہ.
گھر بار کا ضبط ہونا ، برباد ہونا ، تباہ ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---بار دیکھنا محاورہ.
خانہ داری کا انتظام کرنا.

کہتی ہے روح دل سے دم نزع ہوشیار
ہم تو عدم کو جاتے ہیں گھر بار دیکھنا

(۱۹۰۷ء ، دفتر خیال ، ۸۹). حضرت آپ اپنا گھر بار دیکھیے. (۱۹۷۸ء ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۲۱۸).

---بار کا دھندا امذ.
خانہ داری کا کام (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ بار کا ہونا محاورہ۔
شادی ہونا ، گھر کا مالک ہونا ، بال بچوں کا بوجھ سر پر آ پڑنا۔
بی ہم کو سمجھتی ہو کوئی لچر   گھربار کی ہوگئیں چلو خیر
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۸۰)۔

ـــــ بار لُٹانا محاورہ۔
مال و دولت لٹا دینا یا برباد کر دینا۔
نہ چھیڑا کرو مجھ کو ہر بار تم   لُٹایا کرو بیٹھے گھربار تم
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۵)۔

ـــــ لُٹنا محاورہ۔
بے نشان ، بے ٹھکانا ہو جانا۔
لی جو کاغذ کے سفینوں میں پناہ
عشق کا بھی لٹ گیا گھربار کیا
(۱۹۸۸ ، دل کی زبان ، ۳۵)۔

ـــــ بار ہونا محاورہ۔
اہل و عیال کا موجود ہونا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جن کا گھربار ہوتا ہے وہ گھر کے سنبھالنے کی ذمہ داری اپنے سر لے لیتے ہیں (۱۹۷۷ ، مہذب اللغات ، ۱۰ : ۳۸۵)۔

ـــــ بارُود (ـــــ و مع) صف۔
وہ شخص جو گھر اور بیوی بچے رکھتا ہو ؛ (مجازاً) قابل اعتماد ، قابل اعتبار (نوراللغات)۔ [گھر + رک : بارُو (۲)]۔

ـــــ بار والی امث۔
شوہر اور بچوں والی عورت ، گھر کی مالکہ۔ وہ بھی تو گھربار والی ہے ہر وقت تیری وحشت ناک صورت کہاں تک تکے جائے گی۔ (۱۹۸۵ ، پرایا گھر ، ۸۵)۔

ـــــ باری امذ ؛ صف۔
۱. گھر کا مالک ، گھر والا ، خانہ دار ، عیال دار ، ٹبر والا۔
بن میں کھڑی بنجاری روئے   گھر جو لٹا گھرباری روئے
(۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۳۹)۔ ۲. دنیا داری ، مادہ پرستی کی طرف مائل ہونا ؛ گرہستی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گھربار (رک) + ی ، لاحقۂ صفت]۔

ـــــ باندنا / باندھنا محاورہ (قدیم)۔
۱. مکان بنانا۔ بادشاہ سواری میں سے نکیا ہور پوچھیا کہ بہلول کوں کیا کرتے ہیں تو کہے بہشت میں گھراں باندتا ہوں۔ (۱۷۶۵ ، چہ سرہار (ق) ، ۹۹ الف)۔ ۲. قدم جمانا ، ایک جگہ رہنا۔ جنے بھوک پیاس میں باندیا گھر ، وو نڈر اسے کیا ڈر۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۳)۔

ـــــ باہر (ـــــ فت ہ) امذ۔
۱. گھر کے اندر اور گھر کے باہر ، کوچہ و بازار ، ہر جگہ۔
گھٹا چھائے سے ہے طوفاں اندھیرا
کہ گھر باہر ہے اب یکساں اندھیرا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۰)۔
منوّر ہے جو گھر باہر رسول اللہ آئے ہیں
ہے مولود آجکل گھر گھر رسول اللہ آئے ہیں
(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۷۲)۔ ۲. دیس ، پردیس۔
کیا وطن میں تھا جو میرے لئے غربت میں نہیں
مرد درویش ہوں یکساں ہے مجھے گھر باہر
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۹۱)۔ [گھر + باہر (رک)]۔

ـــــ بٹھانا محاورہ۔
شادی شدہ لڑکی کو سسرال نہ بھیجنا ، میکے میں بٹھا لینا۔ کیا کبھو کی تم اپنے آپا سے بھی نا کہ بیاہی ہوئی بیٹی کو گھر بٹھالیں۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۵)۔

ـــــ بَدَری (ـــــ فت ب ، د) امث۔
گھر سے نکلنا ، گھر سے بے گھر ہونا۔ اسٹور میں اوڈیپس کو گھر بدری کی سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ (۱۹۹۲ ، اُردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۱۲۸)۔ [گھر + (رک) بدر (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ بَرباد کَرنا محاورہ۔
میاں بیوی کو جُھڑا دینا ، گھر لُٹانا ؛ گھر کا پیسہ اور سامان ضائع کرنا۔ تم لوگوں کو چھوڑ دیں تا کہ تم دونوں اور لوگوں کے گھر برباد کرتے پھرو (۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۲۵۳)۔

ـــــ بَرباد ہونا محاورہ۔
شوہر یا بیوی کا مر جانا۔ ہزاروں لڑکیوں کے گھر برباد ہو گئے (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۸۸)۔

ـــــ بَسا (ـــــ فت ب) صف مذ۔
جس کا گھر آباد ہو۔
کون چاہے کا گھر بسے تجھ کوں
مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۸)۔
ہے طرح اس گھر بسے کی یاد میں
اب تڑپتا ہے دلِ خانہ خراب
(۱۷۸۰ ، عشق (مرزا جمال) ، د ، ۲۰۹)۔
دلا تڑپھ کے تو نکلا پڑے ہے سینہ سے
یہ گھر اُجاڑ نہ اے گھر بسے پکڑ ٹک دھیر
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۹)۔ [گھر + بسا (بسنا (رک) سے حالیۂ تمام)]۔

ـــــ بِسارْنا محاورہ۔
گھر چھوڑنا۔ باپ نے کہا کہ اتنے دنوں سے تو کہاں تھا اور کس واسطے گھر کو بسارا۔ (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۵۰)۔

ـــــ بَسانا ف م ؛ محاورہ۔
گھر آباد کرنا ، شادی بیاہ کرنا۔ بڑی کو بیٹھا رہنے دوں اور چھوٹیوں کے گھر بسا دوں تو بڑی دل میں کیا کہے گی۔ (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸)۔ دو برس تک راشد کو بھی اماں کے بکنے ہونے ستائی اور آپا کی صورت بہت یاد آتی اور پھر ... اس نے وہیں گھر بسالیا۔ (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۸۱)۔

ـــــ بَسْنا ف ل ؛ محاورہ.

۱. **گھر آباد ہونا.**

گھر بس گیا میرا جو سواری تری پہنچی
اب تو یہی ویرانہ ہے تصویر چمن کی

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۵۵). ۲. **بیاہ ہونا.** تمہارا گھر بس گیا تو اس رنج سے چھوٹ کر شاید کچھ دن اور جی لوں. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، گرادب حیات ، ۱۱۰). ۳. **دولھا دلہن کا ہم بستر ہونا ؛ گھر کا کام کاج چلنا ، گھر کا خرچ چلنا ؛ پچیسی کی گوٹ کا خانے میں رکھا جانا** (نوراللغات ، فرہنگ آصفیہ).

ـــــ بَسی (ـــــ فت ب) امث.

۱. **بیوی ، شادی شدہ عورت.** اپنی گھر بسی ہم کو بھی دکھا دو کچھ مرد تو ہوں نہیں کہ ڈرو گے کہ لے بھاگوں. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۵۷). بی گھر بسی بھی بچوں کی والدہ: ناک بھوں چڑھائے توے کی ڈھال کفگیر کا تیر لیے آمادہ تعباد. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۶ : ۵). ۲. (مجازاً) **خانہ خراب ، گھر اُجاڑ ، رانڈ بیوہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھر بسنا (رک) کی تانیث].

ـــــ بِگاڑْنا محاورہ.

گھر تباہ کرنا ؛ میاں بیوی میں نااتفاقی یا ناچاقی کرانا. ابو عمر عثمان کی بیوی سے ناجائز تعلق پیدا کرکے اس کا گھر بگاڑ دیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۶۰۶).

ـــــ بِگَڑْنا محاورہ.

۱. **گھر والوں میں ناخوشگواری یا ناچاقی ہونا.** جب اسی طرح بگڑے گی تو گھر ہی بگڑ جائے گا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۲۳).

ہم کو نئی روش کے حلقے جکڑ رہے ہیں
باتیں تو بن رہی ہیں اور گھر بگڑ رہے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۸). ۲. **بیوی یا شوہر کا مر جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــــ بِکَھر (ـــــ فت ب ، کھ) م ف.

دربدر ، گھر گھر.

کنور کی خوشی سب ہوا گھر بہ گھر
کیا جشن تو روز سارا نگر

(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۱۵).

کوئی قابل تھا نہیں عصمت کا تیرے کل تلک
گھر بکھر پھرتا تھا میں اور ہاتھ پر قرآن تھا

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، ۳۰). محض تیر تکہ پر گزران ہے بھوک لگتی ہے تو گھر بکھر جلاتے پھرتے ہیں. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۵۱). [گھر + ف : ب (حرفِ جار) + گھر (رک)].

ـــــ بَنانا ف ل ؛ محاورہ.

۱. **مکان بنانا ، مکان کی تعمیر کرنا.**

گھر بناؤں جا کے اس وحشت کدے میں ناصحا
آئے جب مزدور مجھ کو گورکن یاد آ گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۰۰). ۲. **رہ پڑنا ، قیام پذیر ہونا ؛ ٹھکانا بنانا ، ٹھکانا کرنا.**

جو کوئے یار میں بیٹھوں تو یار کہتا ہے
یہاں یہ گھر تو نہ اے خانماں خراب بنا

(۱۸۴۰ ، الماس درخشاں ، ۳۳). الفاظ جو ... زبان میں گھر بناتے ہیں وہ اکثر تجارت کی وکالت یا قوموں کے ارتباط سے راہ پاتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۱ : ۲۲). ۳. **گھر میں دولت جمع کرنا ، گھر بھرنا ؛ (کنایۃً) دوسرے کا مال مار کر دولتمند ہونا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۴. **گھر سنوارنا ، درست کرنا ، سجانا ، خانہ داری کا عمدہ انتظام کرنا.** ماماؤں کی جُوتیوں کو کیا غرض تھی کہ محبت پھکتیں اور گھر بناتیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۰۰). اشفاق اور قدسیہ نے مل کر گھر بنایا تھا. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۲۹). ۵. **کسی جانور کا بھٹ یا بل وغیرہ بنانا ؛ بیاہ کرنا ، گھر میں بیوی لانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ بَنْدانا محاورہ (قدیم).

گھر پر چھپر ڈلوانا ، گھاس پھوس کا سائبان ڈلوانا.

آگ کا ڈر اسے ہے اوّل تے
گھر چکوئی گھاس کا بنداتا ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۵).

ـــــ بَنْد کَرْنا محاورہ.

شطرنج وغیرہ کی چال میں بادشاہ یا کسی اور مہرے کو کسی خانے میں جانے سے روکنا.

تعجب کیا کوئی ادنیٰ اگر غالب ہو اعلیٰ پر
پیادے بھی شہِ شطرنج کا گھر بند کرتے ہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۳).

ـــــ بَنْدْنا / بَنْدْھنا محاورہ.

مکان بننا

بادشہ بندتا ہے اس جائے یہ گھر
توڑ لے جا گھر کو اپنے پر کدھر

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۲۲).

ـــــ بَنْد ہونا محاورہ.

۱. **گھر کو تالا لگنا ؛ گھر کا کوئی والی وارث نہ رہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). ۲. **رک : گھر بند کرنا جس کا یہ لازم ہے.**

یہ چوسر عشق بازی کی ہے اے دل
نہ چلنا چال وہ جس سے ہو گھر بند

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۵). ۳. (پنجاب) **بیوی کا مر جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ بَنْدی (ـــــ فت ب ، سک ن) امث.

وہ لونڈی جو خانہ زاد ہو (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [گھر + بندی (بندہ (رک) کی تانیث)].

ـــــ بَنْنا محاورہ.

۱. **گھر آراستہ ہونا ، گھر تعمیر ہونا ، جگہ بننا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. **قدم جمنا ، گھر میں دولت آنا ، گھر میں بیوی آنا** (فرہنگ آصفیہ).

---بول اُٹھنا محاورہ۔
گھر کے آثار سے ظاہر ہو جانا ، نمایاں ہو جانا ، عیاں ہونا ، ظاہر ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---بولْنا محاورہ۔
چہچہانا ؛ بارونق ہونا (نوراللغات)۔

---بیاہ اور بَہُو پہلوں کہاوت۔
سخت بدانتظامی ہے ؛ بےموقع کی خوشی کے وقت مستعمل یا جب ماں باپ چین کریں اور اولاد مصیبت بھگتے اس وقت بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---بِٹھا کَرْنا محاورہ۔
مطمئن کر دینا ، خوشحال اور فارغ البال کر دینا ، کام کاج سے بےنیاز کر دینا۔ امیر نے وہ مشک زر سے پُر کروا دی اور بدرقہ ہمراہ دے کر اسے گھر بٹھا کر دیا۔(۱۸۲۴ ، سیر عشرت ، ۱۰۱)۔

---بیٹْھنا محاورہ۔
۱. خانہ نشین ہونا ، بیکار بیٹھنا ؛ معطّل ہونا۔ اب چھ مہینے سے ماں کے گھر بیٹھی ہوئی تھی۔ (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۰۳) ۔ ۲. بیکار ہونا ، بےروزگار ہونا۔ عملِ صحت کے بعد معزول ہوتے نہا دھو کے گھر بیٹھے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۶۲)۔ ۳. نوکری چھوڑنا ، پینشن لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔ ۴. مکان کا بارش یا سیلاب کے سبب اچانک گرنا (اس معنی میں بیٹھ جانا بھی مستعمل ہے) ، گھر ڈھینا۔

نہ پوچھو عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفاں اُٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۹)۔

بیٹھے جس گھر میں ترا شیفتہ باچشمِ پُرآب
کیا عجب گریہ کے سیلاب سے وہ گھر بیٹھے

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۱۴۴)۔ ۵. کسی طوائف کا کسی کے گھر میں رہ پڑنا ، مدخولہ ہونا ، طوائف کا کسی کے لئے بغیر نکاح کے مخصوص ہو جانا۔ آپ اکبر علی خاں کے گھر بیٹھ گئی تھیں۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۶۶)۔ ۶. عورت کا شوہر کی موت یا طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر لینا یا کسی مرد کی رفاقت حاصل کر لینا۔ وہ بھی گھر ہی افراسیاب جادو کے بیٹھے کی میری سوت بنے گی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۸۹۰)۔ بےشرمی کی ملکہ بیوہ ہونے کے بعد وہ اقیولوس نام ایک معزز شخص کے گھر بیٹھ گئی۔ (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱۸۰)۔

---بیٹھی روٹی انث۔
وہ روزی جو محنت مشقت کے بغیر ملے ؛ (مجازاً) وظیفہ ، پنشن یا کرایہ (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ مہذب اللغات)۔

---بیٹھے م ف۔
کہیں آئے جائے بغیر ، فکر و تردّد کے بغیر ، سعی و کوشش کے بغیر ، مفت میں۔

خالی جاتی ہے کوئی گھر بیٹھے
پختہ کاری کے تئیں سفر ہے شرط

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۴۴۳)۔

خدا کی ہے عجب بندوں پہ رحمت
کہ گھر بیٹھے عطا کرتا ہے دولت

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۸۹)۔ بارہ ہزار درہم سالانہ مقرر کئے ، یہ رقم ہر اُم المومنین کو سال کے سال گھر بیٹھے پہونچ جایا کرتی تھی۔ (۱۹۰۷ ، اُمہاتِ الامۃ ، ۱۳۳)۔ کھانے کے لئے سال کا اناج مل جاتا ہے گھر بیٹھے۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۷۳)۔

---بیٹھے آدھا بَھلا کہاوت۔
رک : گھر کی آدھی بھلی ، گھر بیٹھ کر آرام سے ہونے والی تھوڑی آمدنی بھی اچھی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---بیٹھے پیر دَوڑانا محاورہ۔
جادو کے زور سے کسی کو اپنے گھر بلوانا ، گھر میں بیٹھ کر تسخیر کا عمل کرنا ، موکل دوڑانا ، موٹھ چلانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

---بیٹھے خِضْر ملے کہاوت۔
دل کی مراد پائی ، جس کی تلاش تھی مل گیا۔ گاڑی ... جب قریب پہونچی تو واہ وا گھر بیٹھے خضر ملے ، منہ مانگی مراد پائی وہی رانی صاحبہ ... گاڑی میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۳۵۷)۔

---بیٹھے کی نَوکْری انث۔
وہ ملازمت جس میں کچھ کام نہ کرنا پڑے ، وہ تنخواہ جو بغیر خدمت کے ملے ، بےفکری کی نوکری ، پنشن ، علوفہ ، وظیفہ۔ گھر بیٹھے کی نوکری کو کیا سمجھتے ہو چلتی پھرتی یہ پنشن ہے۔ (۱۹۱۶ ، مکاتیب مہدی افادی ، ۲۱۴)۔

---بیٹھے مول لینا محاورہ۔
بازار نہ جانا اور گھر کے دروازے پر سودا خرید لینا ؛ مفت کی ذمہ داری سر لینا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔

---بھائیں بھائیں کَرْنا محاورہ۔
گھر سے خوف آنا ، گھر کا ہیبت ناک و وحشت ناک ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---بَھر (---فت بھ) م ف۔
سارا گھر ، گھر کے سارے افراد۔ ابھی خاصی طرح گھر بھر رات کو سو کر اُٹھے ... باپ بیٹھے وضو کر رہے تھے۔(۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۱۰)۔ لگاتار خدمت جس میں گھر بھر کا پکانا اور سینا پرونا اور جھاڑو بہارو شامل ہے۔ (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۳)۔ گھر بھر میں شور مچا ہوا تھا ہائے کمبخت یہ دھوبی کپڑے کب لائے گا۔ (۱۹۷۸ ، بےسمت مسافر ، ۸۴)۔

---بَھرائی (---فت بھ) انث۔
نئے گھر میں آباد ہونے اور بسنے کی رسم جو عام طور سے

مکان میں آنے سے قبل غریبوں کو کھانا کھلوا کر ادا کی جاتی ہے ، گھر بھروتی. آدمی اپنے نئے مکان میں اُترے تو سب سے پہلے گھر بھرائی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۶ جون ، ۳). [گھر + بھر (بھرنا (رک) سے) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھر کر باہر بھرے فقرہ.
(بطور دعا مستعمل) اس قدر دولت کہ گھر میں رکھنے کو جگہ نہ ملے اور وہ باہر رکھی جائے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---بھر کی جان صف.
سارے گھر کی توجہ کا مرکز ، گھر میں سب سے پیارا. البتہ یہ گھر بھر کی جان ہوتی ہے.(۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالۂ زار ، ۳۵).

---بھرنا ف م ؛ محاورہ.
۱. مہمانوں یا لوگوں کا مکان میں جمع ہونا ؛ سوراخ بند ہونا. (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. مکان کو مال اسباب یا غلے وغیرہ سے پُر کرنا.

کہ دیکھا منعموں نے مال و زر سے گھر بھرے
اور کبھی دیکھا کہ ہے تعمیر بھی خالی پڑے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰۳). گھر کو روپیہ اشرفیوں سے بھر لوں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۶۴).

ہے سوز دروں بھی زمانے کی غم بھی
انہی دولتوں سے میں گھر بھر رہا ہوں

(۱۹۷۹ ، دامن یوسف ، ۸۰). ۳. دوسروں کی دولت چرا کر اپنے گھر میں بھرنا ، کسی کا مال مارنا ؛ اپنے گھر کو آسودہ کرنا. طرح طرح کی چالا کیوں کے ساتھ خزانۂ سلطنت سے انہوں نے اپنا گھر بھرنا شروع کیا.(۱۹۰۴ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸). وہ خلق خدا کو لوٹ لوٹ کر اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے گھر بھرتے ہیں. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲). ۴. مالا مال کرنا.

تُو نے بھر بھر کے دیے جام دیا کیا میں نے
تیرا گھر بھردوں اگر مجکو خدا دے ساقی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۶).

---بھرُوتی (---فت بھ ، و مع) امث.
(معماری) نئے گھر میں آباد ہونے اور رہنے بسنے کی رسم جو عام طور سے مکان میں آنے سے قبل غریبوں کو مکان میں جمع کر کے اور کھانا وغیرہ کھلا کر ادا کی جاتی ہے (ا پ و ، ۱ : ۱۵۲). [گھر + بھر (بھرنا (رک) سے) + وتی ، لاحقۂ کیفیت].

---بھُول جانا ف م ؛ محاورہ.
گھر کا راستہ بھول جانا ، گھر جانے کا رستہ یاد نہ رہنا ، گھر یاد نہ رہنا ؛ نظر انداز کرنا (کسی کو) ؛ غافل ہو جانا (کسی کی طرف سے).

میں ڈھونڈتا پھرتا ہوں وہ قاتل نہیں ملتا
گھر بھول گئی ہے مری تقدیر اجل کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۲).

---بھُولنا محاورہ.
جب کوئی کہیں بہت عرصے کے بعد جاتا ہے تو جس کے گھر جاتا ہے وہ طنزاً اور شکایۃً کہتا ہے.

چلے بڑھ کیوں غریب خانے سے
بھولے گھر کیا ابھی مرے آؤ

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۳).

---بھُولی (---و مع) امث.
دھتورے کے بیج یا ان بیجوں کا پھل جس کے لیپ سے برص اور جذام کو نفع ہوتا ہے ، اس کے کھانے سے عجیب حالت طاری ہوتی ہے ، کبھی آدمی ہنستا ہے کبھی روتا ہے اور بہکی باتیں کرتا ہے ، بدن کے کپڑے اُتار کر پھینک دیتا ہے وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اس کے کھانے کے بعد آدمی کو اپنے مکان کی سُدھ بُدھ نہیں رہتی (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۹ : ۱۰۵). [گھر + بھول (بھولنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(کاشت کاری) زمین پر مکان بنانے کا محصول (ا پ و ، ۶ : ۱۰۳). [گھر + پٹی (رک)].

---پر آیا آدمی امذ.
(کنایۃً) مہمان. اصول کا لحاظ ، اِدھر گھر پر آیا آدمی ، دروازے پر ڈولی ، مختصر یہ کہ دروازے کُھلے اور بی الجم اندر داخل ہوئیں. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۹۰).

---پر جانا ف م ؛ محاورہ.
کسی کے گھر ملاقات کے لیے جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پر گنگا آئی فقرہ.
مقصد بے مشقت حاصل ہو گیا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---پر ہاتھی جُھولنا محاورہ.
بہت دولت مند ہونا ، صاحب ثروت ہونا ؛ در یا دروازے پر ہاتھی جھولنا. کہاں تو گھر پہ ہاتھی جھولتا تھا ، کہاں یہ عالم ہو گیا کہ جسم پر ایک لنگوٹی کے سوا کچھ باقی نہ رہا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۳).

---پڑنا محاورہ.
۱. عورت کا کسی مرد کے گھر بیٹھنا ، نکاح میں آنا ، مدخولہ ہونا. جس دن سے میں نگوڑی نصیبوں جلی تمہارے گھر پڑی جلتی رہی (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۱۷).

دختر رز گریہ پہلے بھی غضب کی تھی شریر
پڑ کے بھولا رام کے گھر اور نٹ کھٹ ہو گئی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۸۹). ۲. گھر میں رہ جانا ، گھر میں داخل ہو جانا. میں تمہارے ساتھ دوستی کیے جاتی ہوں ، خان بہادر کے گھر پڑ جاؤ. (۱۹۴۰ ، مقالات ماجد ، ۳۰۰). ۳. لاگت بیٹھنا ، خرچہ پڑنا (فرہنگ آصفیہ).

---پکڑنا محاورہ.
جمنا ، قدم جمانا ، جڑ پکڑنا ، قدم جما کر بیٹھ جانا ، مقیم ہونا.

رتن تعریف کے تیرے بکھیریا دیکھ نادر میں
دراں سمندر کے جالا جیوں سوں سیپیاں کے گھراں پکڑے

(۱٦۴۸ ، غواصی ، ک ، ۹۴).

مرے ہر رونگٹے نے جال کی جالی میں گھر پکڑا
اسے خود ہوگیا جنجال اس جا دام کیا کرتا

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۱۰۰۸).

---پنساری (---فت پ ، سک ن) امذ.
پرانا لگا بندھا پنساری. مگر یہ ہیں پڑھیوں سے گھر پنساری محلے بھر کے اَن داتا. (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۴۱).
[گھر + پنساری (رک)].

---پُوچھنا محاورہ.
ٹھکانا معلوم کرنا جس سے حیثیت کا پتہ چلے.

مزاج مبارک اگر پوچھتے ہیں
تو وہ باتوں باتوں میں گھر پوچھتے ہیں

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۴۲).

---پُورا کَرنا محاورہ.
گھر کی ضرورتیں پوری کرنا. یہ ثابت ہوا کہ ماما اسی گھر کے سودے میں اپنی بیٹی خیراتن اور دو تین ہمسائیوں کے گھر پورے کرتی تھی. (۱۸٦۸ ، مرآۃ العروس ، ۱٦۳).

---پیچھے م ف.
فی مکان ، گھر پڑتی ، ہر گھر سے. ہر ایک مردوں میں سے اپنے باپ کے گھرانے کے واسطے ایک برہ گھر پیچھے ، ایک برہ اپنے لیے لیوے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس (ترجمہ) ، ۲۵۱). گھر پیچھے سیر بھر گھی ٹھکانے دار کے غازی مرد کے واسطے اور دس روپے سالانہ ٹھکانے دار کے چنور کا مقرر ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۹).

---پھاڑے کھاتا ہے فقرہ.
گھر کی ویرانی اور وحشت ناکی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.

بے یار پھاڑے کھایا کیا گھر تمام رات
ہر دم رہا نگہ میں اژدر تمام رات

(۱۸۴۲ ، مظہرِ عشق ، ۵٦).

---پھاندنا محاورہ.
کسی کے گھر میں بُری نیت سے کُودنا. ذر کلجے کا ہم نے کسی کی چوری کی ہے ، کسی کا گھر پھاندا ہے ، کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لے گئے. (۱۸۴۸ ، نوابی دربار ، ۵۸).

گھر پھاندنے کا قصد جیسے ہجر کی شب ہو
تکیے کی طرح لے سر دیوار بغل میں

(۱۸۹۲ ، شمور (نوراللغات)).

---پھٹنا محاورہ.
مکان میں درز آنا ، دراڑ پڑنا ، ناگوار ہونا ، بُرا لگنا ، دوبھر ہونا ، بھاری ہونا ، گانٹھ پھٹنا ، سفرہ چرنا ، بچہ پیدا ہونا ، مصیبت پڑنا ، اَن بن ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پھڑکانا محاورہ.
(مُرغ بازی) مرغ کے بچے کو اپنی جگہ پر لڑنے کی مشق کرانا ، کمزور مرغ کے ساتھ سٹ بھیڑ کرانا (ا پ و ، ۸ : ۱۲۳).

---پُھوٹنا محاورہ.
نقب زنی ہونا ، کونبھل کیا جانا ، چوری ہونا.

اندھیری رات میں گھر چوٹوں کے پھوٹے ہیں
سبھوں کو دن کے تئیں ساہوکار لوٹے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۲۵۰).

---پُھوٹے ، گَنوار لُوٹے کہاوت.
گھر میں نااتفاق ہو تو غیرلوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پھوڑنا محاورہ.
۱. نقب زنی کرنا ، چوری کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. گھر تباہ کرنا ، گھر میں بدکاری کرنا.

نہ رہ سکی وو عورت اپس شرم چھوڑ
پڑی فسق کے کام میں گھر کوں پھوڑ

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۱۴).

---پُھونک تَماشا (---و مع ، غنہ ، سک ک ، فت ت) امذ.
وہ تجربہ جو نقصان اُٹھا کر حاصل کیا جائے ، بڑے نقصان کے عوض معمولی سا فائدہ. بھائی ایسے کھیل کو دور سے سلام جس سے ملک کی دولت برباد ہوتی ہے اگھر پھونک تماشہ اچھا نہیں. (۱۹۱۳ ، انتخابِ توحید ، ۸۰). [گھر + پھونکنا (رک) کا امر) + تماشا (رک)].

---پُھونک (کَر/کے) تَماشا/تَماشَہ دیکھنا محاورہ.
اپنا گھر خود تباہ کرنا ، اپنی تباہی پر خوش ہونا ، نقصان اٹھا کر بھی خوش ہونا.

دل جلا کر رخ محبوب کا جلوہ دیکھا
ہم نے گھر پھونک کے کیا خوب تماشا دیکھا

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۴). گھر پھونک کر تماشہ دیکھنا کون سا مشکل کام ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۵). ایسی بھی عورتیں ہوتی ہیں جو گھر پھونک تماشہ دیکھتی ہیں ، میاں کی آمدنی دس تو اُن کا خرچ بیس. (۱۹۴۸ ، روشنی ، ٦۸).

---پُھونک دینا/پُھونکنا محاورہ.
گھر کو آگ لگانا ، گھر جلانا.

تاثیر ہو مُرغانِ قفس کی جو فغاں میں
صیاد کا گھر پھونک دے اوڑ کر شرر گل

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۲۰).

گھر پھونک دیے آتشِ الفت نے ہزاروں
یہ آگ قیامت کی لگی دل کی لگی ہے

(۱۹۰۵ ، داغ (محاوراتِ داغ) ، ۳۱۸).

کوئی گھر پھونکتا ہے اور کوئی چولھے جلاتا ہے
جمیل اک آگ ہے ان کی جمیل اک آگ تھی اپنی
(۱۹۷۱ ، فکر جمیل ، ۱۳۳).

---پُھونک کَر برا ساڑنا محاورہ.
بے حد بے احتیاطی کرنا (علمی اردو لغت).

---تا کْنا محاورہ.
کہیں اور جانا ، نظر میں رکھنا ، گھر دیکھ لینا ؛ لُوٹنے یا چوری کرنے کے لیے کسی کی تلاش کرنا.

اور گھر تا کو کوئی حضرتِ ناصح جا کر
کس کو کرتے ہو نصیحت ابھی بس جاؤ بٹو
(۱۹۱۰ ، کلیاتِ شایق ، ۲۲۳).

---تَباہ کَرْنا محاورہ.
گھر اُجاڑنا ، گھر برباد کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---تَجْنا محاورہ.
گھر چھوڑنا ، تیاگنا ، گھر برباد کرنا ، ویران کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---تَعْمِیر کَرْنا محاورہ.
گھر بنانا ، ذاتی گھر بنانا ، مکان بنانا.

شارعِ سیلِ بلا ہم کو بنا دے اے چرخ
جی میں ہے ہم بھی کوئی گھر کہیں تعمیر کریں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۳).

---تک پَہنْچانا محاورہ.
انجام تک پہنچانا ، اخیر تک پہنچانا ؛ پورا پورا قائل کرنا ، کوئی حجت باقی نہ رکھنا.

پہونچا ناسور سینہ تا بہ جگر
ہم نے پہونچایا چور کو گھر تک
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۱۸).

---تک پَہنْچْنا ف ل ؛ محاورہ.
کسی کے مکان تک جانا ؛ ماں بہن کی گالی دینا ؛ کنبے والوں کو بکھانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---تِنکا تِنکا ہونا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا ، اُجڑ جانا. اس کا گھر تنکا تنکا ہو گیا ، بکھر گیا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۱۸).

---تَنگ بَہُو جبر جَنگ کہاوت.
اپنی بساط سے بڑھ کر کام کرنے کے موقع پر کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---تَنگ روزی فَراخ کہاوت.
مال میں فراخی ہونی چاہیے گھر کی تنگی میں بسر ہوسکتی ہے (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---جاتا رَہْنا محاورہ.
گھر اُجڑنا ، گھر تباہ ہونا ، برباد ہو جانا.

فقر میں شاہد پرستی کب شہیدی سے تھی
شاہِ ہندوستاں کا ان کاموں میں گھر جاتا رہا
(۱۸۳۰ ، شہیدی ، د ، ۳۲).

---جانا محاورہ.
گھر اُجڑنا ؛ میاں بیوی کا قطعِ تعلق ہونا ، مطلقہ ہونا ؛ محبت ختم ہونا ، تعلق نہ رہنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---جانی مَن مانی فقرہ.
اپنی خواہش کے مطابق ہر کام کرنا چاہیے.

دل میں گھر کرنا پھر اپنے گھر کے جانے کا خیال
واہ صاحب یہ بھی کیا گھر جانی من مانی ہوئی
(۱۹۱۰ ، جلیل (نوراللغات)).

---جانے کا راسْتَہ نَہ مِلْنا محاورہ.
گھبرا جانا ، سٹ پٹا جانا ، آوارہ ، سرگرداں ہونا (ماخوذ : علمی اردو لغت).

---جَگَت (---فت ج ، گ) امث.
گھر کے خرچ میں کفایت شعاری ، امورِ خانہ داری میں چیز رسی ؛ گھرداری کا سلیقہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھر + جگت (رک)].

---جَلا (---فت ج) صف.
خانہ خراب ، خانہ سوختہ ، بے گھر بار.

مت دکھا دیدار کے مکتا کوں ظالم شکل زر
گھر جلے کے دل کے حق میں ہو ہے یہ دینار نار
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۱). [گھر + جلا ، (جلنا (رک) سے حالیہ تمام)].

---جَل گیا تَب چُوڑیاں پُوچھیں کہاوت.
سخت شیخی خورے کے متعلق کہتے ہیں ، ایک عورت نے نئی چوڑیاں پہنیں مگر کسی نے ان کے متعلق دریافت نہ کیا اس نے غصے میں گھر کو آگ لگا دی اور جب ایک ہمسائی کو ہاتھ آگے کرکے حالات بتانے لگی تو اس نے چوڑیاں دیکھیں اور اس نے پوچھا کہ چوڑیاں کب پہنیں تو نے اس پر اس عورت نے یہ فقرہ کہا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَلے تو جَلے پَر چال نَہ بِگَڑے کہاوت.
نقصان ہو تو ہو پر وضع میں فرق نہ آئے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---جَلے کسی کا تاپے کوئی کہاوت.
کسی کو نقصان پہنچے اور کوئی اس سے فائدہ اُٹھائے ، کوئی برباد ہو اور کوئی اس پر خوش ہو (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

ــــ جلے گُنڈا تاپے کہاوت.
نقصان کسی کا ہو اور فائدہ کوئی اور اُٹھائے (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

ــــ جلے کھور/ دُھواں بَتا دے کہاوت.
بے پروا آدمی نقصان کو روکنے کی تدبیر نہیں کرتا اور بات ٹالنے کی کوشش کرتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ــــ جَم (ـــ فت ج) صف.
ہمیشہ گھر میں رہنے والی ؛ (کنایۃً) پرانی ملازمہ ، کنیز کی بیٹی ، پشتینی ملازمہ. اس پر تین قبریں ایک آغا جان کی اور ایک دوسری اس کی بہن بخت بھری کی اور تیسری پیراں اس کی گھر جم یعنی کنیزک زادی کی. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۶۹۸). [گھر + جم (جمنا (رک) سے]۔

ــــ جَمائی (ـــ فت ج) امذ.
گھر داماد ، گھر جنوائی. اور کونر دھن سنگھ کے سسرال والوں نے بہتیرا چاہا کہ وہ گھر جمائی بن کر رہیں. (۱۹۸۶ ، جوالامکھ ، ۹۷). [گھر جنوائی (رک) کا ایک اِملا]۔

ــــ جَمْنا محاورہ.
مکان کا ساز و سامان سے درست ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

ــــ جَنْوائی/جَوائی (ـــ فت ج ، مع). (الف) امذ
وہ داماد جو سسرال میں رہے ، گھر داماد (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) امث. بیٹی کو بیاہ کر داماد سمیت اپنے گھر رکھنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھر + رک : جنوائی / جوائی (۲)]۔

ــــ جَوائی (ـــ فت ج) صف.
گھر داماد. بڑے شوق سے گھر جوائی ہی رکھیے. (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۷۷). اس کے خاندان میں روایت تھی کہ ... دولہا گھر جوائی کی حیثیت سے رہتا تھا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۶۳). [گھر جنوائی (رک) کا مخفف]۔

ــــ جوت (ـــ و مع) امث.
(کاشت کاری) اپنی کھیتی ، گھر کی کھیتی ، مالک اراضی کی اپنی کھیتی (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گھر + رک : جوت (۲)]۔

ــــ جھانکنا ف ل ، محاورہ.
گھر میں تھوڑی دیر کے لیے آنا ؛ سُن گُن لینا ، کسی کے گھر کی باتوں کی ٹوہ میں رہنا. میں نے تنہا کیا دان کی رسم ادا کی آپ گھر جھانکنے تک نہیں اور لطف یہ آپ مجھ سے روٹھ بھی گئے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، واردات ، ۱۷).

ــــ جَھکْنی (ـــ فت جھ ، سک ک) صف مث.
وہ عورت جو پاس پڑوس کے گھروں میں سُن گُن لینے کے لیے آتی جاتی ہو ، دوسرے کی باتوں کی ٹوہ میں رہنے والی ؛ اسم اور مصدر کے مرکبات جو صفت کا کام دیتے ہیں مثلاً تھر تھر کنپی ، گھر جھکنی ، کوٹے اُڑاتی. (۱۹۲۸ ، سلیم (پانی پتی)، افاداتِ سلیم ، ۹). کنویں میں جھنکانا مع نون کے سنا گیا ہے اور ... گھر جھکنی ... کو بغیر نون لکھا گیا ہے. (۱۹۷۳ ، اردو اِملا ، ۲۱۱). [گھر + جھک (جھانکنا (رک) سے) + نی ، لاحقۂ تانیث]۔

ــــ جَھنکانا محاورہ.
آوارہ پھرانا ، سرگرداں کرنا.

وہ در بدر پھرے جیسے در بدر بھٹکائے تو
جس کو بلائے ، پھر نہ کوئی گھر جھنکائے تو
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان (ترجمہ) ، ۸۱).

ــــ چارْدَہ کَرْنا محاورہ.
گھر تباہ کرنا.

جوڑے میں پائجامہ جو ہے چارخانے کا
گھر چاردہ کرے گی یہی کھلتا حال ہے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۷).

ــــ چِرْنا محاورہ.
رک : گھر پھٹنا (فرہنگِ آصفیہ).

ــــ چَڑْھ کَر لَڑْنا محاورہ.
کسی کے گھر پر جا کر اس سے لڑنا ، خوامخواہ کسی کے سر ہونا ، زیادتی کرنا.

ظلم ہے مجھ سے وہ لڑتے ہیں مرے گھر چڑھ کر
سبزۂ تیغ کسی کے سر دیوار نہیں
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۳۵). کاظم موقع ضرور ڈھونڈ رہا تھا لیکن ایسا شریرالنفس نہ تھا کہ گھر چڑھ کر لڑنے جاتا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۲۱).

ابھی ڈولی کھڑی ہے پھر جاؤ
ہم سے گھر چڑھ کے لڑنے آئی ہو
(۱۹۷۰ ، شاہد نامہ ، عروج لکھنوی ، ۹۳).

ــــ چَلانا محاورہ.
گھر کا بندوبست کرنا ، خانہ داری کا انتظام چلانا. تجھے کیا معلوم ہے کہ کیسی تنگا ترشی سے ہم گھر چلا رہے ہیں. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۵۷).

ہونٹوں سے ہونٹ مل گئے دل سے ملا نہ دل
یہ بات بھول جاؤ اگر گھر چلانا ہے
(۱۹۸۲ ، ستارۂ سفر ، ۳۳).

ــــ چَلْنا محاورہ.
چلانا (رک) کا لازم ، گھر کے اخراجات پورے ہونا ، گھر کا کام چلانا. اس گھر کا بے عورت کے چلنا اور ان ... بچوں کا بے ماں کے پلنا بہت ہی مشکل ہے. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۷۶).

جاں قربت غم دوری تو گراں ہے لیکن
بیٹھ جاتا ہیں اگر گھر میں تو کیا گھر چلتا
(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۱۰۷).

---چین تو باہر چین کہاوت.
گھر میں آرام ملے اور دل خوش ہو تو ہر چیز بھلی معلوم ہوتی ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

---چُھٹنا محاورہ.
گھر کا چھوٹ جانا ، گھر سے بے تعلق رہنا ، گھر سے تعلق باقی نہ رہنا ، گھر میں آمد و رفت نہ رہنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---چھوٹا سَندھیانہ بڑا کہاوت.
حیثیت کم شہرہ زیادہ (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چھوڑ خَطیرہ قائم کہاوت.
مکان چھوڑ کر جھونپڑا اختیار کرنا ، نفع چھوڑ کر نقصان کی طرف دوڑنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---چھوڑ دینا / چھوڑنا محاورہ.
۱. مکان کو چھوڑ دینا ، بود و باش چھوڑ دینا ، گھر میں آمد و رفت نہ رکھنا.

اُس ستمگر کو یہاں تک تو مرے ساتھ ہے ضد
میں نے گھر ڈھونڈھ نکالا تو وہ گھر چھوڑ دیا
(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۲۰).

داغ وارفتہ طبیعت کا ٹھکانا کیا ہے
خانہ برباد نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۰). ۲. کرایہ دار کا مکان خالی کر دینا. میں بہت شدت سے یہ گھر چھوڑنے کی سوچ رہا تھا. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۵۸).

---چھوڑ کَر نِکَل جانا محاورہ.
آوارہ ہو جانا ، بے ٹھکانا ہو جانا ، مارا مارا پھرنا (ماخوذ : علمی اُردو لغت).

---خاک سیاہ کَر دینا / کَرنا محاورہ.
جلا کر خاک سیاہ کر دینا ، نیست و نابود کر دینا ، گھر کو تباہ و برباد کر دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---خاک میں مِلانا محاورہ.
گھر تباہ و برباد کر دینا ، ازدواجی زندگی میں بگاڑ پیدا کرنا ، میاں بیوی میں ناچاقی پیدا کرنا.

گھر خاک میں ملایا مثل ہے ہوا کیا
اوّل خصم ہی کرنا نہ تھا گر کیا ، کیا
(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)).

---خالی کَرنا محاورہ.
مکینوں کو موت کے گھاٹ اُتار دینا ، گھر ویران کر دینا ، گھر برباد کر دینا.

پیچ میں جس کو لیا ڈس کے اسے مار رکھا
گھر بہت کر چکی ہے زلف کی ناگن خالی
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵).

---خاوَنْد (---فت و ، سک ن) امذ.
گھر کا مالک. جس جگہ میں گھر خاوند نہ ہو یا جگہ اوپری ہوئے یا مجلس مدعیوں کی ہوئے تہاں مت بیٹھ کہ اس میں بدنامی ہے اور ضرر بھی ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۷۳). [گھر + خاوند (رک)].

---خَراب کَرنا محاورہ.
(کوسنے کے طور پر) تباہ کرنا ، مٹا دینا ، برباد کرنا.

خدا اس بزہ کا کریے گھر خراب
کہ ناحق مجھے آج دیتا عذاب
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۷).

---خَراب ہونا محاورہ.
گھر برباد ہونا ، غیرآباد ہونا ، اُجاڑ ہونا.

نقصاں نہیں ، جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۸).

---دار امذ.
۱. کنبے والا ، بال بچے والا ، گھر بار والا ، گھر والا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. گھر بار ، گھر داری. گھردار اپنا دیتا سب اسی کے ہات ، اس کے سامنے بھی بھر کے نہیں کرتا بات. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲).

اسی کو بکاؤں گا بازار میں
کتک روز کھاؤں گا گھردار میں
(۱۷۶۸ ، قصہ قاضی و چور (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۲۳۳)).

چھوڑ کر گھردار میں جاؤں کہاں
بھی کہاں بیٹی کروں اپنی تہاں
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۱۲۲). شہر کے متمول لوگ بغیر انجام بینی کے گھردار چھوڑ کر فرار ہو گئے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، اکتوبر ، ۲ : ۷۳). عبادت الٰہی میں یہ تن ایسے محو تھے کہ پھر پلٹ کر گھردار کی خبر نہ لی. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۱۳۵). بچارہ کھیت گھردار والا آدمی تھا. (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۳۱). [گھر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار کَرنا محاورہ.
خانہ داری کا بندوبست کرنا ، گھر گرہستی کرنا. دل نے خاطر قرار کیا ، گھردار کیا روزگار کیا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵).

---داری امث.
خانہ داری ، گھر گرہستی ، گھر کے کاموں کی مصروفیت. اگر گھرداری دھندہ کچھ قائم ہے ، تو مرد کا دل پات لینا بہت بڑا کام ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۲۳۱). اصول خانہ داری ... سو حُسن کا ایک حُسن یہی ہو ، جس میں گھرداری کا سلیقہ نہیں ہوگا اس سے پھوہڑ دنیا بھر میں نہ ہوگی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۰۳). وہ اپنی جوانی کے دنوں میں ... گھرداری کے بوجھ سے جھکی ہوئی نہیں ، بس ایسے ہی جیسے میری بڑی بہن کتنی تھی. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۵۸). [گھردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ داماد امذ.
وہ داماد جو اپنی سسرال میں رہے، شوہر جو بیوی کے والدین کے گھر رہتا ہو ، سسرال میں رہنے والا مرد. اگر لڑکی کا باپ نہ ہو اور صرف ماں ہو تو گھر داماد بہت مفید ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۵۹). بلبھور کے ماں باپ مر چکے ہیں اس کا خیال ہوگا کہ اسے گھر داماد بنا کر رکھیے گی. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۰۰). [گھر + داماد (رک)].

ـــ داماد رَکھنا محاورہ.
رک : گھر داماد لینا. انہوں نے صاف لفظوں میں اس کا اظہار بھی کیا تھا ، جیسے گھر داماد رکھنے پر اصرار بھی کیا تھا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنی رات ، ۱۳۳).

ـــ دامادْ لینا محاورہ.
بیٹی کو اس شرط یا وعدے پر بیاہنا کہ اس کا شوہر بھی بیٹی کے گھر یعنی سسرال میں رہے گا ، داماد کو بیٹا بنا کر گھر رکھنا. میں گھر داماد لوں گی اپنے جگر کے ٹکڑے کو گھر سے رخصت نہ کروں گی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۳۷). آئندہ اگر تمہیں گڑیوں کی شادی کرنی ہو تو دولہا کو گھر داماد لو ، جب تک جی چاہا رکھا ، جب چاہا نکال باہر کیا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۷۲).

ـــ دَر (ـــ فت د) امذ.
گھر بار ، اپنا گھر.

خانہ ویران ہو برباد ہو ، گھر در چُھوٹے
ہر کسی کا نہ کسی سے کبھی دلبر چُھوٹے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۱۳). پرائی لڑکی کو گھر در سب چھوڑ کر جھانسی میں رکھ چھوڑا ہے. (۱۹۳۸ ، بحر تبسم ، ۱۲۵). [گھر + در (رک)].

ـــ دِکھانا ف م ، محاورہ.
کسی شخص کو اس غرض سے مکان پر لانا کہ پھر وہ کسی رہبر کے بغیر آ سکے ؛ کرایہ دار کو مکان کا ملاحظہ کرانا ، کسی کو مکان پر جانے کے لیے مجبور کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ دُوار (ـــ فت نیز ضم د) امذ ؛ ـــ گھر دوارے.
رک : گھر در. آج باچھ جرمانہ فوجداری کی گھر دوارے پر ہوتی تھی گھر ۵ پڑا. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۲۷). تیرے جی میں جو آئے کر اپنا گھر دوار سنبھال. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۰۱). اگر تمہارا بیج نہ ہوتا تو پرمیشر جانے کبھی گھر دوار نہ چھوڑتا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۱۳۹). [گھر + دوار (رک)].

ـــ دُواری (ـــ فت نیز ضم د) امث.
ایک محصول جو فی گھر یا دکان یا چولہے کے پیچھے لیا جاتا تھا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھر دوار (رک) + ی ، لاحقۂ اجرت و ادائگی].

ـــ دُور پہونچنا بھاری کہاوت.
گھر دور ہے اور بوجھ بہت ہے ، سخت مشکل یا سخت مصیبت کے وقت بولتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــ دیکھ پانا / لینا محاورہ.
۱. گھر دیکھ لینا ، (کسی ضرورساں شے کے بار بار آنے کے موقع پر بولتے ہیں).

وہ آنکھیں جو بھولیں تو یاد آئیں زلفیں
بلاؤں نے گھر دیکھ پایا ہمارا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۵۸). ایک مسئلہ طے ہو گیا کہ اب دفعہ ۱۳۳ کے عزرائیل نے گھر دیکھ پایا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۱۰). ۲. راستہ جان لینا ، مکان جان لینا ؛ گھر سے مانوس ہو جانا، راستے سے واقف ہونا. ہوتے ہوتے کوڑیوں سے اشرفیاں ہو جاتی ہیں لچھمی نے مادھو پرشاد کا گھر دیکھ لیا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۸۹).

عرش سیر کو پھونکا کبھی کشتہ دل کو
آپ کے شعلۂ عارض نے تو گھر دیکھ لیا

(۱۹۲۲ ، دیوان جگر (افتخار علی ، ۲۵)). ایسا دھوکہ باز اطمینان قلب سے محروم کر دیا جاتا ، روگ بیماریاں اُس کا گھر دیکھ لیتی ہیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۸).

ـــ دیکھنا محاورہ.
گھر پر توجہ دینا ، گھر کی دیکھ بھال کرنا. سید کاظم ... دنیا کے جھگڑوں سے بالکل علیحدہ تھا اس کو ناز روزے سے فرصت نہ تھی جو گھر کو دیکھتا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۳).

ـــ ڈال لینا محاورہ.
بغیر نکاح کے حرم میں داخل کرنا ، گھر میں ڈال لینا ، داشتہ کے طور پر رکھنا. حضور تو دیکھ کر جامے میں پھولے نہ سمائیں کہ چاہیں تو بیاہ لیں چاہیں تو گھر ڈال لیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱). برسوں سے لکھنؤ والی کلو کو گھر ڈال رکھا تھا. (۱۹۵۰ ، یاد کی ایک دھنک جلے ، ۱۳۲).

ـــ ڈُبانا ف م ، محاورہ (قدیم).
رک : گھر ڈبونا.

ہوتا اگر نہ خانہ خرابی میں کچھ مزا
کاہے کو بحر بیچ ڈباتا حباب گھر

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۰۰).

ـــ ڈُبونا ف م ، محاورہ.
۱. گھر تباہ کرنا ، اُجاڑنا.

فلک نے کیا کیا قہر ہائے ہئے
ڈبویا پٹھانوں کا گھر ہائے ہئے

(۱۷۹۸ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۵). علی نقی خان وزیر نمک حلال نے گھر ڈبویا ... اگر وہ حال بُرملال مفصل تحریر کروں ، ایک تاریخ جداگانہ مسطر کروں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴). ۲. خاندان کو داغ لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ ڈُوبنا محاورہ.
۱. خانہ ویران ہونا ، گھر اُجڑنا.

اس طرح قصر بیٹھ گیا ہر حباب کا
گھر ڈوبے جس طرح کسی خانہ خراب کا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۹)۔ ۲. زیر اثر ہونا ، رنگ میں رنگا ہونا. ان رنگینیوں میں میرا گھر ڈوبا ہوا تھا۔ (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنی رات ، ۱۳۳)۔

---ڈھانا محاورہ.
گھر منہدم کرنا ، بیخ کنی کرنا.
باز آؤ بتو ، دل کا ستانا نہیں اچھا
یہ گھر ہے خدا کا اسے ڈھانا نہیں اچھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۲۵)۔
فرمایا جانِ عم یہ بشر تھا کہ دیو زاد
ڈھایا ہے تم نے کفر کا گھر خانۂ عناد
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵)۔

---ڈھونا محاورہ.
گھر کا مال و اسباب لوٹ لے جانا ، گھر لوٹ لینا.
نہیں سنئے میں آئی کیا یہ خبر
لے گئی وہ فلاں کا گھر ڈھو کر
(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۱)۔

---رکھنا محاورہ.
گھر یا گھر کے معاملات کی نگہداشت کرنا ، امور خانہ داری کا انتظام کرنا. جس کو اپنی چیز کا درد نہ ہو وہ کیا گھر رکھے گا.
(۱۹۰۶ ، اتالیق بی بی ، ۳۷)۔

---روبا (---و مج) صف مذ.
جس کا گھر تباہ ہو گیا ہو ، گھر کھوج مٹا ، خانہ خراب (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [گھر + روبا (رونا (رک) کا ماضی)]۔

---رونی (---و مج) صف مث.
وہ عورت جو گھر سے بے گھر ہوئی ہو ، گھر کھوج مٹی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔

---رہے نہ تیرتھ گئے ، مُونڈ مُونڈا کے مُونڈ آئے جوگی بھئے / فضیحت بھئے کہاوت.
کسی کام کے نہ رہے ساری محنت رائگاں گئی ، مفت کی بدنامی ہوئی فائدہ کوئی نہ ہوا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---سبیل (---فت س ، ی مج) امث.
روپیہ جو سرکار کی طرف سے زمینداروں کو گھر بنانے کے لیے دیا جائے ، تقاوی مکانات (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھر + سبیل (رک)]۔

---سر پر اُٹھانا محاورہ.
بہت شور غل مچانا ، شور برپا کرنا ، گھر میں اودھم مچانا ، ہنگامہ بپا کرنا. بچی نے وہ غل مچائے کہ گھر سر پر اٹھا لیا.
(۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۵)۔ چڑیاں کل سے کچھ بے چین ہیں ، صبح سے شور مچا مچا کر انہوں نے گھر سر پر اٹھا رکھا ہے
(۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۰)۔

---سکھ تو باہر چین کہاوت.
جب اچھے دن آتے ہیں تو ہر جگہ فائدہ ہوتا ہے ، خوش اقبالی میں گھر میں بھی آرام ملتا ہے اور باہر بھی (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---سنبھالنا محاورہ.
گھر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینا. اب تم خدارا میری حالت پر رحم کرو اپنے غصے کو تھوک ڈالو ... گھر میں آؤ ، اپنا گھر سنبھالو.
(۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۸)۔

---سنوارنا محاورہ.
گھر بنانا.
تنکے تھے بہت جانور اس پیڑ کے اوپر
اس نے بھی کسی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹۷)۔

---سُونا ہو جانا محاورہ.
گھر کی رونق چلی جانا ، لوگوں کا گھر سے چلا جانا ، گھر میں افراد کی کمی ہو جانا ، جس کے دم سے رونق تھی اس کا گھر سے چلا جانا ، بہت آدمیوں کا گھر سے چلا جانا ، گھر بے رونق ہو جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---سے م ف.
۱. گرہ سے ، جیب سے ، پلے سے.
کیا حشر کے دن دولتِ دیدار ملے گی
دینا نہ پڑے نقع کی امید میں گھر سے
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۱۳۵)۔ ۲. اندرون خانہ سے ، پشت پناہ لوگوں کی طرف سے ؛ (کنایۃً) بیوی کی طرف سے ، گھر والی سے (نوراللغات)۔

---سے اُٹھنا محاورہ.
گھر سے نکلنا.
عازم دشت جنوں جو کے میں گھر سے اوٹھا
پھر بہار آئی ، قدم پھر نئے سر سے اوٹھا
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، د ، ۱۵)۔

---سے آباد ہونا محاورہ.
اپنے گھر کا ہو جانا ، گھر بار کا ہو جانا ، گھر بس جانا ، شادی بیاہ ہونا. لڑکی ہمارے ہاں آ جائے ، بھائی بھی اپنے گھر سے آباد ہو جائے. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸۵)۔

---سے آئے کوئی ، سندسا دے کوئی کہاوت.
رک : گھر سے آئے ہیں الخ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---سے آئے ہیں سندیسا لائے ہیں کہاوت.
جب کسی شخص پر کچھ بنی ہو اور اس سے زیادہ سر گذشتہ دوسرا آدمی اس کو سنانا چاہے تو اس وقت وہ یہ فقرہ کہتے ہیں تم مجھ سے زیادہ واقف حال نہیں ہو ، کوئی غیر متعلق شخص دخل دے تو کہتے ہیں (جامع الامثال ؛ نوراللغات)۔

---سے باہَر بَھلا کہاوت.
عورتیں جگھڑالو خاوند کے متعلق کہتی ہیں کہ گھر سے باہر ہی خوب ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---سے باہَر پانْو/قَدَم نکالْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر سے باہر جانا.
باہر قدم نکالیں جو ہم گھر سے کیا مجال
یہ ضعف ہے کہ آپ سے باہر نہ ہو سکے
(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۰۵).
گھر سے نکالوں پاؤں تو سر کاٹ ڈالیں گے
لوگو بہانہ کیا کروں مرزا کے سامنے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۰۱). ۲. بساط سے بڑھ کر چلنا ، حد سے تجاوز کرنا (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات).

---سے باہَر کَرْنا محاورہ.
گھر سے نکالنا ، گھر میں نہ رکھنا.
وہ آتا ہے اے مردم دیدہ دیکھو
تمہیں چشم کے گھر سے باہر کرونگا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰).

---سے باہَر نِکَلْنا ف م ؛ محاورہ.
گھر سے باہر آنا ، گھر سے نکلنا.
گھر سے باہر نہ نکلتا کبھی اپنے خورشید
ہوس گرمیٔ بازار لئے پھرتی ہے
(۱۸۵۳ ، ذوق ، د ، ۸۲).

---سے باہَر نَہ جانا محاورہ.
چار دیواری سے باہر نہ جانا ، گھر میں بیٹھے رہنا ، گھر کے اندر بیٹھا رہنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سے باہَر نَہ نِکَلْنا محاورہ.
دنیا نہ دیکھنا ، سیر نہ کرنا ، گوشہ نشینی ترک نہ کرنا ، وطن نہ چھوڑنا ، پردیس نہ جانا.
وادی عشق کی سیریں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانے کبھی گھر سے نہ باہر نکلا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۳۶).

---سے بَن جانا محاورہ.
کسی امیر آدمی کی امداد سے مال دار ہو جانا.
کم نہیں سامان میں ہنگامۂ محشر سے آپ
دیکھئے دل کو دعائیں بن گئے اس گھر سے آپ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۴۷).

---سے بے گَھر ہونا ف م ؛ محاورہ.
بے ٹھکانہ ہونا ، دربدری زندگی بسر کرنا ، خانماں خراب ہونا ، دربدر ہونا. بچوں کے ... پیار کو چھوڑ کر اپنی من مرضی سے گھر سے بے گھر کیوں ہو جائے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳۸).

---سے جاتا رَہنا محاورہ.
آوارہ یا خراب ہو جانا.

اثر ہوا ہے صحبت مردم میں طفل اشک
جاتا ہے نہ گھر سے یہ لڑکا شریر ہے
(۱۸۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۳۳).

---سے خوش صف.
کھاتے اپنے گھرانے کا ، فارغ البال.
میکدے میں آ کے پیتے ہیں پلاتے ہیں ریاض
کہہ رہی ہے وضع ان کی ہیں یہ اپنے گھر سے خوش
(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۳۶).

---سے دُور کَر دینا محاورہ.
گھر سے لاتعلق کر دینا ، گھر کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دینا. تمہاری ماں نے مجھے گھر سے دور کر دیا ہے.
(۱۹۶۲ ، آنگن ، ۴۲).

---سے فالتُو صف.
گھر میں زائد ، بیکار ، کسی کام کا نہ ہونا (جامع اللغات).

---سے کافُور ہو فقرہ.
گھر سے نکلو ، دور ہو ، چلو اپنی راہ لو.
گرمیاں یہ اوپری اوروں کو تمہاری بھائیں گی
ٹھنڈے ٹھنڈے ہوجئے گھر سے مرے کافور آپ
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۲۳۳).

---سے کھونا محاورہ.
گرہ سے خرچ کرنا ، ضائع کرنا ، نقصان اٹھانا (نور اللغات).

---سے کھوئیں تو آنکھیں رَوئیں کہاوت.
نقصان اٹھا کر تجربہ ہوتا ہے ، کچھ کھو کے عقل آتی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---سے لَڑ کَر تو نَہیں چَلے فقرہ.
کوئی زبردستی بگڑتا اور جگھڑتا ہے اور خواہ مخواہ کسی کے سر ہوتا ہے تو یہ جملہ کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

---سے مَرْتے دَم نِکَلْنا محاورہ.
مرنے سے پہلے گھر نہ چھوڑنا ، جیتے جی گھر کو ترک نہ کرنا.
اپنا تم نے کہا کیا اے جان
گھر سے رنڈی کے مرتے دم نکلے
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲ : ۳۲۳).

---سے نکالْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر میں نہ رہنے دینا.
گھر سے تم کیوں نکالے دیتے ہو
کیا قصور اس غلام کا نکلا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۴). اس کے شوہر کا دشمن ہو جائے گا ، اور اس کو اس کے گھر سے نکالنا چاہے گا. (۱۹۲۵ ، مینا بازار ، شرر ، ۲۶). ۲. رخصت کرنا. آج یہ وقت ہے کہ ماں باپ جیسے شفیق اور بھائیوں جیسے رفیق مجھ کو گھر سے نکال رہے ہیں. (۱۹۲۲ ، گرداب حیات ، ۱۶).

---سے نِکَلْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. گھر سے باہر جانا ، گھر چھوڑ دینا.

شیخ مت گھر سوں نکل آج توں خوباں کے حضور
کول دستار تری باعث رسوائی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۵۲).

تن سے جانیں نکل گئیں لا کھوں
گھر سے اپنے وہ جب کبھی نکلے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۴۷۲). پتہ نہیں چلا کہ رات کس وقت گھر سے نکل گئی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۸). ۲. وطن چھوڑ کر جانا ، پردیس جانا.

تنگ آیا ہوں وطن سے میں شرر کی صورت
پھر نہ آؤنگا نظر جس گھڑی گھر سے نکلا

(۱۹۰۷ ، دیوان تسلیم ، ۸۷).

---سے نِکَلْوانا ف مر ؛ محاورہ.
گھر سے باہر کر دینا ، گھر میں نہ رہنے دینا.

آتش دی دلوں کو آہ تونے گھر لا کھوں کئے سیاہ تونے

(۱۸۲۲ ، راسخ (شیخ غلام علی) ، ک ، ۲۰).

تم نکلواتے ہو جب گھر سے تو ہم دیوانے
تمہارے دروازے کی زنجیر کھڑکے رہتے ہیں

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۹۲).

---سینا محاورہ.
نکما بیٹھا رہنا ، بیکار پڑا رہنا. جو شخص نکھٹو ہو کر گھر سیتا ہے ہر ایک اپنا بیگانہ اس کو طعنہ اور مہنا دیتا ہے. (۱۸۶۲ ، خط تقدیر ، ۶۷).

---صاف کَرنا محاورہ.
گھر میں کچھ نہ چھوڑنا ، گھر تباہ و برباد کرنا ، گھر کا اسباب لوٹ لے جانا ، گھر کا ساز و سامان لے اُڑنا.

کو سیلِ خرابی نے کیا گھر کو مرے صاف
صد شکر کہ اب زحمتِ جاروب نہیں ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹۳).

---صاف ہو جانا محاورہ.
گھر کے باشندوں میں سے کوئی زندہ نہ رہنا ؛ جھاڑو سے گھر کی صفائی ہو جانا ؛ بہت نقصان ہونا.

گھر کے گھر صاف ہوئے جاتے ہیں ہم لوگوں کے
دل میں کچھ اور دنوں کینہ وری رہنے دے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۵).

گھر ہوئے ہیں صاف عشقِ ابروئے سفاک میں
مردمِ عالم کو سرمہ نے ملایا خاک میں

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۲۲۳).

---عید تو باہر بھی عید کہاوت.
گھر سکھ تو باہر چین.

ہیں خوش مرے احباب بھی خوش ہیں اے داغ
سچ کہتے ہیں ، گھر عید تو باہر بھی عید

(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۲۰۹).

---قَبر ہونا محاورہ.
گھر قبر کے مثل تاریک ہونا ، گھر میں دم گھٹنا.

گھر قبر ہو گیا جو مجھے ہجر یار میں
گھبرا کے سونے گورِ غریباں نکل گیا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹).

---کا م ف.
۱. گھر بار والا ، گھر والا. جس جامع المتفرقین نے تین لڑکیوں کو گھر کا کردیا ہے ، وہی ہلک نواز ان بچیوں کا بیڑا بھی پار لگائے گا. (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۳۸). ۲. ذاتی ، اپنا. گھر کی زمینداری ہے خوش حال باپ کا بیٹا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۳). ۳. آپس کا ، رشتے کا ، رشتہ دار ؛ قدیمی جو ہمیشہ خدمت کرتا ہو (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---کا اُجالا صف مذ.
گھر کی رونق ، نہایت عزیز ہستی ؛ (کنایۃً) بیٹا ، لڑکا.

عاشق تھے جس کے سیّد والا وہ اب نہیں
جو تھا علی کے گھر کا اوجالا وہ اب نہیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۹۲). ماں آنکھ کا تارا ، باپ گھر کا اوجالا سمجھتا تھا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۱).

اے میرے چاند مرے گھر کے اجالے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹا لے آجا

(۱۹۲۵ ، ریاض امجد ، ۱۳۰).

---کا اَسْباب امذ.
متاعِ خانہ ، اثاث البیت ، مال و اسباب (جامع اللغات).

---کا اَور دِل کا بھید ہر ایک کے سامنے نہ کہیے کہاوت.
اپنے دل اور گھر کی بات ہر ایک سے نہیں کہنی چاہیے ، رازداری سے کام لینا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا آٹا کَون گیلا کرے کہاوت.
اپنی گرہ سے کون خرچ کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کا آدْمی امذ.
بھائی بند ، رشتہ دار ؛ ذاتی ملازم ، جان پہچان والا ؛ بندہ ، مملوک ؛ شوہر ؛ جورو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کا آنگن ہو جانا محاورہ.
۱. گھر کا تباہ ہو جانا ، خانہ ویران ہونا ؛ کسی شخص کا بالکل برباد ہو جانا ، مفلس ہو جانا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات). ۲. (بطور ظرافت) کسی عورت کے بالد بچّہ یا بچے ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کا بابا / باوا آدَم نِرالا ہے کہاوت.
ہر بات نئی ہے ، ہر بات نرالی ہے ، اس گھر کی ہر بات انوکھی ہے (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کا باہَمن امذ.
خاندان کا پروہت ، گرو ، پیشوائے دین ، برہمن (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ کا بوجھ امذ.
گھر کی ذمہ داری.

بھیا یہ نقاہت مری اور بوجھ یہ گھر کا
کیا زور ہے جو حکم شہ جن و بشر کا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۷۷).

ـــ کا بوجھ اُٹھانا محاورہ.
گھر کا انتظام کرنا ، امور خانہ داری کا سرانجام دینا ، گھر کا خرچ اپنے ذمہ لینا ، اخراجات خانہ کی ذمہ داری قبول کرنا (جامع اللغات).

ـــ کا بوجھ پڑنا محاورہ.
امور خانہ داری میں گرفتار ہونا ، گھر کے کام کاج میں مشغول ہونا. ابھی کم عمر ہے بال بچے ہوں گے گھر کا بوجھ پڑے گا مزاج خودبخود درست ہو جائے گا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۶۱).

ـــ کا بوجھ سنبھالنا محاورہ.
رک : گھر کا بوجھ اٹھانا ، گھر کا خرچ اپنے ذمے لینا ، گھر کے اخراجات کا کفیل ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ کا بہادُر امذ.
وہ شخص جو گھر میں شیر ہو (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ کا بھاڑا امذ.
کرایہ مکان (جامع اللغات).

ـــ کا بھولا صف مذ.
اپنے خاندان میں سب سے زیادہ بیوقوف ، سیدھا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ کا بھید جیھیں پایا ، چوک بھوں کو ڈھکنا آیا کہاوت.
چھوٹی چھوٹی باتوں اور معمولی چیزوں سے گھر کی حیثیت ظاہر ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کا بھیدی امذ.
وہ شخص جو گھر کے سارے راز جانتا ہو ، اندرونی معاملات سے آگاہ ، رازداں.

گھر کا بھیدی ہوں کسی بات کا پردہ نہ کرو
کون سے روز نیا روزن دیوار نہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۵). گوریاں کھانا اور بے دھڑک ہم کو بے حجاب دیکھ جانا اور پتنگ ڈھانا اور خط بھجوانا ، سارا کچا چٹھا کسی گھر کے بھیدی نے دولھا بھائی سے کہہ دیا (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۳). نوکری میں آنے کے بعد گھر کا بھیدی بن کر دوسرے یا کستانی قبائل کی عسکری قوت بیدردی کے ساتھ کچل دینے میں سکندر کا پورا پورا ہاتھ بٹایا. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۲۳۳).

ـــ کا بھیدی لنکا جائے (قدیم) کہاوت.
رک : گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. رام ہو جان کر راون پر آئے ، گھر کے بھیدی نے لنکا جائے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۰).

ـــ کا بھیدی لنکا ڈھائے کہاوت.
رازدار کی دشمنی بڑا نقصان پہنچاتی ہے اس موقع پر مستعمل ہے جب کوئی رازدار فتنہ برپا کر دے ، رامائن کے قصے کی طرف تلمیح ہے جس میں راون نے رام کو لنکا کے قلعے کی تسخیر کا بھید بتا دیا تھا.

دھن سمجھا جو فوج لائی ہے
گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۵۰). یہ نہ جانا کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا ترجمہ ، ۲ : ۱۶۷). اب بہرام باہر اور اتکا اتان اندر ، مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. (۱۹۲۸ ، باقر علی (داستان گو) کانا باتی ، ۲۵). گھر کے اندر بیٹا چوہا بن کر کتر کر لے گیا ، گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۸۴).

ـــ کا پرسیا اَندھیری رات کہاوت.
اپنوں کی مدارات اپنوں میں ، اپنا آدمی دینے والا ہو تو خوب رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کا پیر امذ.
خاندانی مرشد ، پیشوا ؛ (کنایۃً) اپنا ، نسبتی ؛ جیسے : گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ (کہاوت). جوں ہی اردو سے متعلق لکھنؤ کا نام زبان پر آیا کہ دہلی گھر کے پیر یا پروہت کی طرح سامنے آ کھڑی ہوئی. (۱۹۴۷ ، منشورات کیفی ، ۲۰۷).

ـــ کاٹ کھانے / کاٹنے ، کو دوڑتا ہے / کاٹے کھاتا ہے فقرہ.
ایسے موقع پر مستعمل جب دل غمگین ہونے کی وجہ سے گھر بھیانک اور ویران معلوم ہو ، پریشانی میں کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی ، گھر میں رہنے سے وحشت ہوتی ہے.

تھے وہ جس گھر میں وہاں وہم اکر دوڑے ہے
کاٹنے کو وہ مجھے آگے سے گھر دوڑے ہے

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۷۱).

فراق یار آہو چشم میں گھر کاٹے کھاتا ہے
گمان شیر نیستاں کا ہے مجھ کو شیر قالی پر

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۶۷). ابا جان کے گھر میں نہ ہونے سے گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۹). گھروں پر سامان پہنچایا آخر میں تو خالی گھر کاٹنے کو دوڑ رہا تھا. (۱۹۸۷ ، بھول بھٹر ، ۱۷۲).

ـــ کاٹنا محاورہ.
گھر لوٹنا ، گھر کا روپیہ پیسہ تباہ برباد کر دینا. ایسے نمک حرام ... میرے بچے کو زہر کھلا کھلا کر کھلا دیا ، میرا گھر کاٹ کاٹ کر محتاج کر دیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۸).

ـــ کاٹے کھانا محاورہ.
مکان میں جی نہ لگنا ، گھر میں گھٹن یا الجھن محسوس ہونا.

کیا جدائی سے جان پر ہے گزند
کاٹے کھاتا ہے میرا گھر مجکو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۰).

--- کا جوگی جوگڑا کہاوت۔
رک : گھر کا جوگی جوگنا ، الخ ۔ اگر گھر کے آدمی اُسے نتی کا سادھو سمجھتے نہیں تو سمجھا کریے ، گھر کا جوگی جوگڑا ۔ (۱۹۷۳ ، دانہ و دام ، ۳۶)۔

--- کا جوگی جوگنا باہَر کا جوگی سدھ کہاوت۔
انسان کی وطن میں قدر نہیں ہوتی اپنے گانو میں فقیر ہوتا ہے دوسرے گانو میں اولیا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو ان کی تحریروں کے واسطے سے کتنے اُردو والے جانتے ہیں یا جاننے کی کوشش کرتے ہیں ایسے کہتے ہیں گھر کا جوگی جوگنا باہر کا جوگی سدھ ۔ (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی (ابن انشا) ۹ ، جولائی ، ۵)۔

--- کا چَراغ امذ۔
خاندان کا نام روشن کرنے والا ، نورِ چشم ، بیٹا ؛ گھر کا اُجالا۔

اس بات کا اس کے تھا دل پہ داغ
نہ رکھتا تھا وہ اپنے گھر کا چراغ

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۰)۔ پانچ برس کے سن تک وہ نورِ مجسّم حلیمہ کے گھر کا چراغ رہا جس کی روشنی سے آنکھوں کو نور ... ملتا تھا۔ (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفےٰ ، ۹)۔ بچاروں کے گھر کا چراغ بجھ گیا۔ (۱۹۸۵ ، بارش سنگ ، ۱۷۷)۔

--- کا حِساب امذ۔
ذاتی حساب کتاب ، خانگی لین دین ؛ اپنی ہی سمجھ کا حساب (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

--- کا خَرچ امذ۔
خانگی اخراجات ؛ وہ خرچ جو صرف گھر ہی سے تعلق رکھتا ہو (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

--- کا دِیا جَلانا محاورہ۔
گھر کا خیال کرنا ؛ گھر کی مفلسی دور کرنا۔ مسعود صاحب نے غیرت دلائی کہ گھر کا دیا پہلے جلاؤ مسجد کا چراغ جلانے والے بہت ہیں۔ (۱۹۵۶ ، لکھنویات ادیب ، ۳۳۲)۔

--- کا دَھندا امذ۔
گھر کا کام کاج ، امورِ خانگی ، کاروبارِ خانہ داری۔ ماں غریب کو گھر کے دھندوں سے اتنی فرصت ہی کہاں ملے گی۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۴۰)۔

--- کا راستَہ / رَستَہ امذ۔
وہ راستہ جو کسی کے گھر کو جائے ، راہ خانہ ؛ وہ زمین جو اپنی طرف سے آنے جانے کے لیے چھوڑی گئی ہو ؛ ذاتی سڑک یا راستہ ؛ آسان کام (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

--- کا راستَہ بَتانا محاورہ۔
ٹالنا ، بے نیل مرام رخصت کرنا ، چلتا کرنا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

--- کا راستَہ بُھول جانا محاورہ۔
بدحواسی سے گھر کا راستہ یاد نہ رہنا ، کہیں ایسا جی لگنا کہ گھر جانے کا خیال بھی نہ آنا۔ ایسا تو کبھی نہ ہوا ہوگا کہ کوئی اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جائے۔ (۱۹۸۷ ، پرایا گھر ، ۱۰۲)۔

--- کا راستَہ سَمَجْھنا محاورہ۔
آسان کام سمجھنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

--- کا راستَہ لو فقرہ۔
چلتے پھرتے نظر آؤ ، دور ہو۔

بحر دربان بے مروت ہے   ہوچکی راہ گھر کا رستا لو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱)۔

--- کا راستَہ / رَستَہ لینا محاورہ۔
گھر کو سدھارنا ، گھر واپس جانا ، راہ لگنا۔

کہدو توبہ سے کہ لے قاضی کے گھر کا رستہ
فصلِ گل آ گئی کچھ اور ہے نیت میری

(۱۸۹۲ ، تجلیات عشق ، ۲۶۳)۔

--- کا صَفایا کَرْنا محاورہ۔
پورے گھر کو موت کے گھاٹ اُتار دینا ، تباہ کر دینا ، برباد کر دینا۔ طاعون نے ان کے گھر کا صفایا کر دیا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرہ کاملان رام پور ، ۱۸۲)۔

--- کا کام امذ۔
گھر کا دھندا ، گھریلو مصروفیت۔

یہ اک دن کا ہے ذکر اے خوش مقام
لکھا میں نے کاغذ پہ کچھ گھر کا کام

(۱۸۵۹ ، حُزنِ اختر ، ۶۶)۔

--- کا کُوڑا امذ۔
مراد : بالکل بیکار چیز ؛ ناکارہ چیز ، پھینکنے کے لائق چیز۔ ایک دفعہ بھیج پھٹ کر خبر نہ لی کہ بہو تھی یا گھر کا کُوڑا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۱۱)۔ وہ مجھے گھر کے کُوڑے سے بھی گیاگزرا سمجھتی تھیں۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۱۹)۔

--- کا گَھر امذ۔
۱. گھر کے تمام افراد ، پورا کنبہ ، گھر بھر۔

نگہ دل سے لڑے مژگاں جگر سے
بندھا ہے مورچہ کیا گھر کے گھر سے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۹)۔ گندم عشق ، گنجیرو عشق ، تو عشق سب کو عشق کا طاعون ہو گیا ، گھر کا گھر ہی مجنون ہو گیا۔ (۱۹۰۷ ، سفینۂ نوح ، ۳۶)۔

سلاخوں میں ادھر ہے طائرہ اور اس طرف منظر
بنا رکھا ہے اک بیدادگر نے گھر کا گھر قیدی

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۸۰)۔ ۲. گھر کا تمام مال و اسباب ، سارا ساز و سامان۔

یہ کیا ایسی وحشت ہوئی داغ کو
اُٹھا کر کہاں گھر کا گھر لے گیا

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۷)۔ ۳. پورا گھر ، نجی گھر ، ذاتی گھر

کیوں نہ ہم پہلو ہو یاں درد سوا پہلو سے
گھر کا گھر بیٹھ گیا وہ جو اٹھا پہلو سے

(۱۸۹۲ ، مسرور (نوراللغات)). زردار خان کے پاس ایک اپنا گھر کا گھر ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۷ : ۵).

ــــ کا گھر صاف ہو جانا محاورہ.
گھر کے بیشتر افراد کا مر جانا ، گھر بھر کا وفات پا جانا پورے خاندان کا تباہ ہو جانا.

سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید
گھر کا گھر صاف ہوا ، ٹوٹ پڑا کوہ الم

(۱۹۱۳ ، شبلی ، کلیات ، ۳۸).

ــــ کا گھڑوا امذ.
(کنایۃً) گھر کی تباہی ، بربادی. جب جی میں آتی الٹھیں اور ریل میں بیٹھیں میاں پریشان نوکر حیران ، گھر کا گھڑوا. (۱۹۲۳ ، بچہ کا کرنا ، ۹).

ــــ کا گھڑوا کرنا محاورہ.
گھر کو گھروندا بنا دینا ، تباہ کر دینا ، پورے گھر کو نقصان پہنچانا ، گھر کا ناس ملا دینا. میں تو جب جانوں جب اس لڑکی کو ٹھیک کرو کمبخت نے گھر کا گھڑوا کر رکھا ہے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۷). سچ کہا ہے ہوا کہ زر ، زمین ، زن تین چیزیں گھر کا گھڑوا کر دیتی ہیں. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۳۷).

ــــ کا گھڑوا ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. گرہستی برباد ہو جانا ، گھر کا تباہ ہو جانا ، گھر کا سامان منتشر ہو جانا. میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤں تو گھر کا گھڑوا ہو جائے گا. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴). ایسی بچھل پائی آئی ہے کہ گھر کا گھڑوا ہو گیا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۸۸). ۲. خون یا خیانت سے گھر تباہ ہو جانا (فرہنگ آصفیہ).

ــــ کا گھڑوایا امذ.
رک : گھر کا گھڑوا. بچے سبھی کے ہوتے ہیں مگر گھر کا گھڑوایا کہیں نہیں ہوتا. (۱۹۹۸ ، خاکم بدہن ، ۱۴۸).

ــــ کا گھروندہ بنانا محاورہ.
گھر میں ابتری یا بے رونقی پیدا کرنا. اچھا گھر کا گھروندہ بنایا. (۱۸۴۳ ، نتائج المعانی ، ۶۵).

ــــ کا مال امذ.
گھر کی دولت ، گھر کا سرمایہ ، مال و متاع ، اسباب خانہ ، ملکیت ، ملک ، مقبوضہ ، ذاتی روپیہ ، ذاتی دولت (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ــــ کا مالک امذ.
گھر والا ، شوہر ، پتی ، مالک مکان (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ــــ کا مرد امذ.
شوہر ، خاندان یا کنبے قبیلے کا بڑا ؛ (تحقیراً) وہ شخص جو گھر میں شیر اور باہر بھیڑ ہو (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ــــ کا نام اُچھالنا/ڈبونا محاورہ.
خاندان کی عزت برباد کرنا ، خاندان کو بٹہ لگانا (نوراللغات).

ــــ کا نہ گھاٹ کا امذ ؛ م ف.
بے ٹھکانہ ، بے مصرف ، کسی لائق نہیں ، وہ جس کا کہیں ٹھکانا نہ ہو (رک : دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا). راہ کا آشنا باٹ کا ، گھر کا نہ گھاٹ کا. (۱۸۶۳ ، شبستان سرور ، ۲۴).

بیٹھے بیٹھے آن اچانک لگا کلیجے تیر
نہ گھر کے نہ بیچ گھاٹ کے بیچ مرے اخیر

(۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۳۱۲). تمہارا پردادا ایک آوارہ گرد اوغان تھا گھر کا نہ گھاٹ کا. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۳۸).

ــــ کا ہوا نہ در کا فقرہ.
رک : گھر کا نہ گھاٹ کا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ــــ کاج بہو کیلاونکو کہاوت.
جو عورت کام کاج سے جی چرائے اس کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ــــ کتی کا صف مذ (مث : گھر کتی کی).
۱. گھر کے کتے ہوئے سوت کا ، گھر کا کتا ہوا ، گھر کا بنا ہوا سوت (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (کنایۃً) سلف کا. اہل اسلام کی یہ گھر کتی کی بولی ہے اور صاحبان ہنود کی تسلیم و پسند کردہ. (۱۹۱۱ ، مجا کتبہ مرکز اردو ، ۳۸).

ــــ کر گھر سنتر بلا سر (پر) دَھر کہاوت.
گھر بار کی وجہ سے بڑی بڑی آفتیں اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں ، گھر کا انتظام آسان نہیں ، گھر چلانا بڑا دردِ سر ہے. یہ تو سب ہی کو معلوم ہے کہ گھر کر گھر سنتر بلا سر پر دھر. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، دامن مریم ، ۹۳).

ــــ کرنا محاورہ.
۱. جگہ کرنا ، گنجائش پیدا کرنا. تمام عرب میں اسلام کی شوکت اور حقانیت نے اپنا گھر کر لیا. (۱۹۰۷ ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۸۳). ساتھ ہی ساتھ رہ رہ کر بے معنی اور ناقابل یقین وسوسے بھی گھر کرتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹۳). ۲. بیاہ کرنا ، شادی کر لینا. جب تیرا باپ مرا تو میں روپا سے دو ہی چار سال بڑی تھی اسی وقت کوئی گھر کر لیتی تو تم لوگوں کا کہیں پتہ نہ لگتا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۳۳). ۳. گھر بنا لینا ، رہنا ، بسنا ، مستقل سکونت اختیار کرنا.

گلی میں تیری وہ آ گھر کرنے اے خانہ آبادان
جو اپنے ہاتھ پہلے کر لے ویران خانمان اپنا

(۱۸۸۸ ، جہاں دار ، د ، ۵۷). ۴. کھبنا ، چبھنا ، گھسنا.

ہر اس نگہ کا گر دل مضطر میں گھر کرے
ناسور عشق زخم کے ہر گھر میں گھر کرے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۹).

اور تیروں نے تو سینے میں کیا گھر اپنا
ناوک ناز کے حصے میں مرا دل آیا

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۰).

قید کتنے ہر بھی عابد ہیں گرفتار عشق
پاؤں میں گھر کر چکی ہے ہر کڑی زنجیر کی
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، صحیفۂ الہام ، ۲۹). **۵. سرایت کرنا ، اثر کرنا ، (دل میں) بیٹھ جانا.**

دل ہی دل میں ہاں محبت اپنا گھر کرتی ہے
ہم ہیں غافل وہ سو ٹکڑے جگر کرتی ہے
(۱۸۲۸ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۵۰).

ہزار طرح کا پیدا کرے اثر تعویذ
تمھارے دل میں کرے گا نہ کبھی گھر تعویذ
(۱۸۸۳ ، دیوان جرار ، ۳۷). گفتگو کا وہ موثر طرز و انداز اختیار کرنا چاہیے جو دل میں گھر کرے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۵۴). جنم بھومی کے رہنے والے «ساتول» شیر افضل جعفری کے دل و دماغ میں اس طرح گھر کیے ہوئے ہیں کہ ان کا دین و ایمان بن گئے ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل تا جون ، ۷۸). **۶. پرندوں کا گھونسلا ، بِل یا موکھا وغیرہ بنانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). **۷. چھید کرنا ، سوراخ کرنا.**

کیڑا ذرا سا وہ کہ جو پتھر میں گھر کرے
انساں وہ کیا نہ جو دلِ دلبر میں گھر کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۹). **۸. گھر گرہستی کرنا ، گھر داری کرنا ، امور خانہ داری انجام دینا.** نوکروں کو یہ خوف تھا کہ بڑی صاحب زادی لاکھ ہوشیار ہیں پھر بھی سامنے کا بچہ ہیں ، کبھی گھر کیا نہیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۲). **۹. جمنا ، منجمد ہو جانا.**

قاتل مرے لہو کو شتابی سے دھو کہیں
جوں مورچہ نہ یہ ترے خنجر میں گھر کرے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، ک ، ۱ : ۳۸۶). **۱۰. رواج پانا ، مروج ہو جانا.** اہل مشرق کی مذہبی رسمیں رومہ میں گھر کرتی جاتی تھیں (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت رومہ (ترجمہ) ، ۲۸۸). **۱۱. آپس میں نباہ کرنا ، جوڑا لگانا ، ساکھت کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات).

--- کو آگ لگانا محاورہ.
گھر کو جلانا ؛ گھر تباہ کرنا ، ازدواجی زندگی برباد کرنا.

تماشا ہو اگر وہ چھوٹ جاوے
کہ گھر کو آگ کس کس کے لگاوے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۶). اس سرے سے اُس سرے تک سارے گھر کو آگ لگا دی .... موئے چماروں حلال خوروں کا گھر بھی تو اچھا ہو گا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۸).

جلا کے مشعلِ جاں ہم جنوں صفات چلے
جو گھر کو آگ لگائے ، ہمارے سات چلے
(۱۹۶۲ ، غزل ، مجروح سلطان پوری ، ۷۷).

--- کو بے چراغ کرنا محاورہ.
گھر کو ویران کر جانا ؛ اولاد نرینہ کو قتل کر دینا یا مار دینا. بادشاہ فرزند کو آغوش میں دبائے ... کہتے تھے کہ بابا گھر کو بے چراغ ہم کو سیاہ کر گئے تھے. (۱۸۵۹ ، سروش سخن ، ۱۳۸).

--- کو بھر جانے فقرہ.
ملاقات کے وقت دوست سے اشتیاق یا شکایت کے اظہار کے لیے مستعمل (دریائے لطافت ، ۸۲).

--- کوں دیوا تو مسجد کوں دیوا کہاوت (قدیم).
آدمی کو اپنا حق ملے تو وہ خدا کا حق بھی ادا کرتا ہے. گھر کوں دیوا تو مسجد کوں دیوا. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۲۰).

--- کی ء ف.
خانہ ساز ، خانگی ، ذاتی ، اپنی. گھر کی زمینداری ہے ، خوش حال باپ کا بیٹا ہے (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۵۴). دھان کوٹنے یا کنویں سے پانی لانے کا کام گھر کی عورتوں کو ہی کرنا پڑتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶).

--- کی آدھی نہ باہر کی ساری کہاوت.
اپنے وطن میں رہ کر اگر کم آمدنی بھی ہو تو بیرون ملک کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے ، گھر کی کم آمدنی باہر کی زیادہ آمدنی سے بہتر ہے ، گھر میں آدھی روٹی کھانا پردیس میں جا کر ساری کھانے سے بہتر ہے. میرا تو دل جانے کو نہیں چاہتا وہ مثل ہے گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۳۵).

--- کی بات امث.
۱. آپس کی بات ، نجی معاملہ. وہیب کو اس تجویز پر اطلاع ہوئی تو گھر کی بات تھی ، اس نے اس پیام کو خوش دلی کے ساتھ منظور کرلیا. (۱۹۰۷ ، اُمہات الاُمّہ ، ۳۸). **۲. اپنے ہاتھ کا کام ، اپنے اختیار کا کام ، بہت آسان کام ؛ گھر کا بھید ، پوشیدہ راز** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

--- کی باندی امث.
گھر کی نوکرانی ، گھر کے کام والی. بیوی کو دیکھو سر جھاڑ منہ پہاڑ ، جیسے بڑے گھر کی باندی. (۱۹۶۷ ، ادیبہ ، ۱۷۰).

--- کی بلا گھر ہی میں کہاوت.
وہاں کہتے ہیں جہاں کسی بیوہ عورت سے اس کے متوفی خاوند کا بھائی یا قریبی عزیز شادی کرلے (ماخوذ : جامع اللغات).

--- کی بلی امث.
پالتو بلی ؛ (کنایۃً) قریبی شخص ، گھر کا پروردہ. افسوس جب بڈھے شیر (منعم خاں) نے دور تک میدان صاف دیکھا تو پہلے حملے میں گھر کی بلی کو شکار کیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۸۲).

--- کی بلی اور گھر ہی میں شکار کہاوت.
گھر میں آپس کے جھگڑے فساد کے موقع پر کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کی بہو امث.
بیٹے کی بیوی ؛ بہو. سائرہ بھی بابا کی دیکھ بھال میں لگی رہتی لوگوں کی خاطرداری کرتی ... جیسے وہ گھر کی بہو ہو. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۷۲).

--- کی بی بی امث.
گھر کی مالکہ ، خاتون خانہ ، بیوی. مسافر کی آواز سُن کر گھر کی بی بی باہر آئی ... مسافر نے پوچھا ، تمھارے میاں گھر پر ہیں؟ (۱۹۶۸ ، روشنی ، ۲۵۳).

---کی بیوی ساگ برابر کہاوت۔
رک : گھر کی مرغی دال برابر۔ ہاں صاحب وہ مثل نہیں سنی گھر کی بیوی ساگ برابر۔ (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۲)۔

---کی بیوی/بی بی ، باندی/باندنی گھر کتنو جوگا کہاوت۔
جب گھر کی مالکہ ادھر ادھر پھرے گی اور گھر میں نہ بیٹھے گی تو گھر میں کتنے ہی لوٹیں گے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی پُنگی اث۔
کسی بات کی خرابی یا ناپسندیدگی پر کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ محاورات ہند)۔

---کی پُنگی (اور) باسی ساگ کہاوت۔
بیجا شیخی بگھارنے والے کے بارے میں مستعمل ، گھر میں دیکھو تو مٹی کے برتن اور باسی ساگ کے سوا کچھ نہ نکلے گا باہر صرف شیخی ہی شیخی ہے۔ آزاد : ایک شہزادے دو لاکھ روپیہ اس تصویر کا دیتے تھے ، عباسی : گھر کی پُنگی اور باسی ساگ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۶)۔ چلو بیٹھو بھی ! گھر کی پنگی باسی ساگ ، ابھی دن وہ بیں آئی تھیں نہ ڈا کنٹری ، اُسے آپ سر کہنے لگے۔ (۱۹۰۳ ، راج دلاری ، ۶۱)۔

---کی پُونجی اث۔
۱۔ ذاتی سرمایہ۔ کتنی ہی روشن خیال ہو گھر کی پونجی کے بغیر کام نہیں چلتا۔ (۱۹۰۶ ، مکاتیب مہدی ، ۱۹۳)۔ ۲۔ گھر کی کُل کائنات ، سب سے عزیز ملکیت ، عزیز شے یا شخص۔

جلد اچھا ہو یہ تعالیٰ اللہ
ہی انشا کے گھر کی پونجی ہے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۲)۔

---کی ٹہل اث۔
خانہ داری کے کام (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت)۔

---کی جلی بَن میں گئی بَن میں لاگی آگ بَن بیچارہ کیا کرے کرموں لاگی آگ (جو ہیں ہمارے بھاگ) کہاوت۔
بدنصیب کا کہیں ٹھکانا نہیں جہاں جائے گا بدقسمتی کی وجہ سے سختی اٹھائے گا۔ شادی کے بعد ساس جیٹھ جیٹھے بھی زندہ نہیں رہیں ، میری تو وہی مثل ہے گھر کی جلی بن میں گئی بن میں لگی آگ بن بیچارہ کیا کرے کرموں لگی آگ۔ (۱۹۶۷ ، ادیبہ ، ۶۹)۔

---کی جورُو (چور) کی چوکسی کہاں تک کہاوت۔
اپنے ہی گھر میں رہنے والے شخص کی نگہبانی کرنا بہت مشکل ہے ، گھر کے چور کی نگرانی بہت مشکل ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی چار دیواری اث۔
گھر کے اندر کی دنیا۔ بڑے کاموں کا سلیقہ تم کو حاصل کیوں کر ہو گھر کی چار دیواری میں تو تم قید ہو ، کسی سے ملنے کی تم نہیں۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۵۰)۔

---کی چوکَھٹ اث۔
(کنایۃً) گھر کی بیوی۔ اچھا میں تو جاتا ہوں ، جب تمہارے میاں آجائیں تو انہیں سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل دے ، میاں شام کو گھر پہنچا تو بیوی نے یہ بات اسے کہہ سنائی۔ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۵۴)۔

---کی راہ پکڑنا محاورہ۔
رک : گھر کی راہ لینا۔

ہے ہے ہزار افسوس ہے ! آخر کو پکڑوں گھر کی راہ
(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۳۲)۔

---کی راہ لینا محاورہ۔
رخصت ہونا ، چلتا بننا۔

سُن کے عبداللہ از شرم گناہ
اونٹھ کے عقل سے چلا لی گھر کی راہ

(۱۷۸۰ ، تفسیر مرتضوی ، ۵۵)۔ اپنے گھر کی راہ لو نہیں میں آپ شہر چھوڑتی ہوں۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۷۲)۔

---کی راہ نہ مِلنا محاورہ۔
ایسا بدحواس ہو جانا کہ گھر کا راستہ بھی نہ ملنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کی رَونق اث۔
نہایت عزیز ہستی جس سے گھر میں رونق نظر آتی ہو۔ دروازے میں گھستے ہی ازسرنو کہرام مچ گیا دیکھا تو گھر کی رونق جا چکی تھی۔ (۱۹۲۱ ، فغان اشرف ، ۹۳)۔

---کی طَرَح بَیٹھنا محاورہ۔
کھل کر بیٹھنا ، پاؤں پسار کے بیٹھنا ، اطمینان سے بیٹھنا ، آرام سے بیٹھنا ، بہت سی جگہ گھیر کر بیٹھنا ؛ ذرا سکڑ سمٹ کر بیٹھنا ، بہت سی جگہ گھیر کر نہ بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

---کی طَرَح رَہنا محاورہ۔
بے تکلفی کے ساتھ رہنا ، بے تکلفانہ برتاؤ رکھنا ، اپنا سا گھر سمجھ کر رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---کی سوبھا گھر (والی) والے سے کہاوت۔
مکان کی رونق مکین سے ہوتی ہے (فرہنگ آصفیہ)۔

---کی سوبھا گھر والی/والے کے سَنگ کہاوت۔
مکان کی رونق اور زیب و زینت مکان والے سے ہوتی ہے ؛ زیب و زینت صاحب خانہ سے ہوتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ مہذب اللغات ؛ لغات النساء)۔

---کی کھانڈ کِرکِری ، چوری کا گُڑ میٹھا کہاوت۔
گھر کی قیمتی چیز کی بہ نسبت مفت کی چیز زیادہ اچھی لگتی ہے ؛ لوگ حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے حرام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---کی کھیتی امث.

۱. ذاتی کھیتی باڑی ، مالک زمین کی اپنی بوئی ہوئی کھیتی ؛ موروثی مال (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (کنایۃً) سر ، داڑھی اور موچھوں کے بال جنھیں ہر وقت منڈوا دینے اور رکھنے کا اختیار ہے. مونچھیں تو گھر کی کھیتی ہیں جب چاہا پھر پھر اُگ آئیں گی. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۳).

---کی لونڈی امث.

۱. کنیز ، ملازمہ. ہر لمحہ ٹہوکے اور کچوکے دے دے کر یاد دلایا جاتا ہے کہ تُو اس گھر کی لونڈی ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۷۰). ۲. وہ چیز جو زیر نگیں یا اختیار میں ہو. زبان تو اُن کے گھر کی لونڈی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۰). زبان ان کے گھر کی لونڈی تھی اور بیان کا زور انہیں ورثے میں ملا تھا. (۱۹۸۵ ، بزمِ خوش نفساں ، ۸).

---کی مٹّی لے ڈالنا محاورہ.

پیچھا پکڑنا عموماً رشتے لینے والے کے مسلسل اصرار پر کہا جاتا ہے. منجھلے چچا نے پیغام دیا تھا .... بڑی آپا جان کا بچہ ناصر موجود ہے ، چھوٹوں اشارہ پا جائیں تو گھر کی مٹی لے ڈالیں. (۱۹۰۸ ، سرابِ مغرب ، ۱۳۷).

---کی مُرغی امث.

وہ قابل قدر چیز جس کی کوئی قدر نہ ہو. میں تو تمہارے لیے گھر کی مرغی باسی ساگ ہوں. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۰).

---کی مُرغی دال بَرابَر کہاوت.

گھر کی عمدہ چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی ، صاحب کمال آدمی کی اپنے گھر میں قدر نہیں ہوتی. گھر کی مرغی دال برابر ؛ بیٹے عزیز دوست باوفا ؛ غلام کی ناقدری. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت (ترجمہ) ، ۱۰۹). بقول شخصے کہ گھر کی مرغی دال برابر. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۳۸).

جس نے کہا ہے سچ یہ کہا ہے
گھر کی مرغی دال برابر

(۱۹۳۰ ، منظوم کہاوتیں ، ۳۸). صدر ایوب اپنے سیکرٹری کو گھر کی مرغی دال برابر سمجھ کر کسی قدر بے توجہی سے سا کن و جامد بیٹھے ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۷۳۷).

---کی مُرغی کا دال بَن جانا محاورہ.

رک : گھر کی مرغی دال برابر. جب گھر کی مرغی دال بن جائے تو پھر بارہ مسالحوں کی چاٹ کے لیے مرد باہر بھاگنے پر مجبور ہوتا ہے. (۱۹۹۸ ، نکتہ اور نقطے ، ۱۱۳).

---کی مری اور مرا ساگ کہاوت.

رک : گھر کی پکی باسی ساگ (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کی مَلِکَہ امث.

مراد : بیوی ، گھر والی. گھر کی ملکہ اور شوہر کی راج دلاری اور شرعِ اسلام کے موافق بیوی ہو. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۳۵).

---کی مُوچھیں ہی مُوچھیں ہیں کہاوت.

بڑی باتیں ہی باتیں ہیں بال بیچ ، قلاش آدمی کے متعلق کہتے ہیں یعنی گھر میں کچھ نہیں ہے (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---مُولی سَمَجھنا محاورہ.

کم حیثیت جس کی قدر نہ کی جائے ، بہت معمولی ، نہایت بے وقعت سمجھنا. نوجوان زبان عربی کو بحر زخار کے بجائے گھر کی مولی سمجھنے لگے ہیں. (۱۹۷۳ ، متاعِ لوح و قلم ، ۱۰۳).

---کے بَرتَن باہَر پُھوٹنا محاورہ.

گھر کی بات کا باہر والوں کو پتہ چلنا. گھر کے برتن باہر نہیں پھوٹے اور ہم میں سے کسی نے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اعلان بغاوت نہیں کیا. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۳۱).

---کے پیروں کو تیل کا مَلیدَہ کہاوت.

اپنوں کی بے قدری یا بے توقیری اور غیروں کی قدردانی یا قدرافزائی حقداروں کے ساتھ کم سلوک کرنے اور غیروں کی خاطرداری کرنے کے موقع پر مستعمل. خداوند کریم کو ایسی تقدیر کرنا کیا ضرور تھی کہ جس میں سر تا سر ہمارا نقصان ہے ، یہ وہی مثل ہے کہ گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۶۸۳). مرزا خدا کی قسم تمہاری باتوں سے بہت جی جلتا ہے ، اپنے غیروں کے حالات گھسیٹے چلے جاتے ہو اور گھر کے پیروں کو تیل ہی کا ملیدہ کھلاتے ہو. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹). باہر والوں کو پوجتے ہو گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدہ ، اب تک وہ تمہارے دعاگو ہیں اگر خدا نہ کرے ... الٹی تسبیح پھیر دی تو رو گے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۹۳).

---کے لَکّے باسی ساگ کہاوت.

شیخی بگھارنے والے کے بارے میں مستعمل (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---کے جالے لیتے پھرنا / لینا محاورہ.

بے فائدہ کام کرنا ، گھر کا کونا کونا جھانکنے اور ہر ایک چیز ٹٹولتے پھرنا (نوراللغات).

---کے جَلے بَن گئے بَن میں لاگی آگ بَن بیچارا کیا کرے جو کرموں لاگی آگ کہاوت.

بدنصیب کا کہیں بھی ٹھکانا نہیں جہاں جائے گا وہیں سختی اُٹھائے گا (فرہنگِ آصفیہ ؛ محاورات ہند).

--- کے رووِیں باہر کے کھائیں دُعا دینے قلندَر جائیں کہاوت.

گھر والوں سے بُرا سلوک اور باہر والوں سے اچھا سلوک (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے رہے نَہ دَر کے فقرہ.

گھر کا رہنا نہ در کا ، کہیں کا نہ رہنا.

ہے دم کی بات جو تھے مالک یہ اپنے گھر کے
جب مر گئے تو ہرگز گھر کے رہے نہ در کے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۰).

--- کے رہے نہ بار کے فقرہ.
رک : گھر کے رہے نہ در کے. اتنے دن فاقہ کشی کر کے مصیبت سے دو چار ہوئے تباہی میں گرفتار ہوئے نہ گھر کے رہے نہ بار کے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۳۲).

--- کے کھیر کھائیں اور دیوتا بھلا منائیں کہاوت.
نکی وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے ، اوروں کے نام سے اپنا کام نکالنا یا اوروں پر احسان دھر کے اپنا مقصد حاصل کرنا (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

--- کے گوڈڑے امذ ؛ ج.
پھٹے پرانے کپڑے ، گھر میں سب سے زیادہ اور نکمی ؛ کسی چیز یا بات کی ناپسندیدگی کے اظہار کے لیے مستعمل (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

--- کے گھر م ف.
۱. (ان معنوں میں گھر کے گھر میں بھی مستعمل ہے) ، گھر ہی میں ، گھر کے اندر ؛ برابر سرابر ، نفع میں نہ نقصان میں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. بہت سے گھر ، بہت سے خاندان.

ابر مژہ یہ چشم تو کیا ہے کہ گھر کے گھر
تو نے برس برس کے ہزاروں بٹھا دیئے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۷۱).

نوجوانوں کے دل کو داغ دیے
گھر کے گھر اس نے بےچراغ کیے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۵). دلی کی ویرانی اور بربادی کا یہ عالم تھا کہ گھر کے گھر بےچراغ ہو چکے تھے. (۱۹۸۸ ، کچھ نئے اور پرانے شاعر ، ۱۲).

--- کے گھر بند ہو گئے فقرہ.
بیماری یا آفت وغیرہ کی وجہ سے بہت سے گھر تباہ اور ویران ہو گئے ، بہت سے گھر بے وارثے اور غیر آباد ہو گئے بہت سے گھر تباہ و برباد ہو گئے ، حاکم کے ظلم سے گانو کے گانو ویران ہو کر دوسرے علاقے میں جا بسے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

--- کے گھر بیٹھ گئے فقرہ.
بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات گر پڑے.

نہ پوچھو عشق کی شورش نے عالم میں کیا کیا کیا
عجب طوفان اٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۸۹).

--- کے گھر چوپٹ کرنا محاورہ.
رک : گھر کے گھر خالی کرنا.

اپنے دروازے آگے رکھ نٹ کھٹ
کیے ہیں ان کے گھر کے گھر چوپٹ
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۸).

--- کے گھر خالی کرنا محاورہ.
گھر کے گھر تباہ کرنا ، متعدد گھر برباد کرنا.

کیا ستھراؤ قاتل نے نظر بھر کر جدھر دیکھا
محلے کے محلے کر دیے ہیں گھر کے گھر خالی
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۲۳).

--- کے گھر رہنا محاورہ.
برابر سرابر ہونا ، نہ تو نفع ہی ہونا نہ نقصان ، نہ تو کچھ کمانا اور نہ گرہ سے کھونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کے گھر صاف ہو جانا محاورہ.
بہت سے گھروں کا تباہ و برباد ، ویران اور خراب ہو جانا.

بانکپن نے ترے عالم میں کیا کیا ستھراؤ
گھر کے گھر ہو گئے ظالم تری تلوار سے صاف
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۷).

--- کے گھر میں م ف.
آپس میں ، باہمی طور پر ، گھر ہی میں. دنیا میں جہاں تک ہو سکے میل ملاپ کو بڑھانا چاہیے ، گھر کے گھر میں نسبت ناتہ کر لیا تو کیا شادی بیاہ؟. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۲۶۱).

کیوں جائے کوئی جھگڑا محشر کے شور و شر میں
آؤ یہیں نہ کر لیں مل مل کے گھر کے گھر میں
(۱۹۳۶ ، شعاع مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۷۱).

--- کے ہی نہ گھیرتے کہاوت.
کسی لائق ہوتے تو اپنا ہی کام/نام نہ سنبھالتے (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

--- کھانے جاتا ہے فقرہ.
گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے ، گھر کا ماحول الجھن کا سبب ہے ، پریشانی کے سبب گھر میں دل نہیں لگتا ہے.

تمہارے رونے سے بند کو کلیجا آتا تھا
یہ گھر خدا کی قسم ہم کو کھانے جاتا تھا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۱).

--- کھڑا ہونا محاورہ.
گھر تعمیر ہونا ، گھر بنانا ، رہنے کے لیے ٹھکانا کرنا. بنجر زمین پر یہ گھر کھڑا تھا (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۵۲).

--- کھلوانا محاورہ.
پچیسی یا چوسر وغیرہ کی ایسی چال چلنا کہ مہرے کے بٹانے کا راستہ نکل آئے.

بازیاں سب بند ہیں اختر نے گھر کھلوا دیے
نہ جیتی چوسر میں بالکل ہم سے ہاری رات کو
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۱۶).

--- کھوج (---و مج) امذ.
گھر کا پتہ ، رہنے کا پتہ ، نشان.

چند خیال اپنے لے آیا
جن کا گھر کھوج جانتا ہی نہ تھا
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۸۷). [گھر + کھوج (رک)].

--- کھوج مٹنا صف.
بے ٹھکانا ، بے گھر در کا.

توج ایسے کہیں اور ہوں گھر کھوج منے لوگ
سب تاڑ گئی ہے یہ بڑا شہر دو گانا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶).

--- کھوج مٹانا محاورہ.
نام و نشان مٹانا ، نیست و نابود کرنا.

کیسا یہ چلن ہے چال کیسی گھر کھوج مرا مٹا رہے ہو

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۵۳).

--- کھود کَر مَیدان کَرْدینا محاورہ.
گھر گرا دینا یا منہدم کردینا ، تباہ برباد کردینا (علمی اردو لغت).

--- کھودے ایندھن بہت کہاوت.
امیر غریب بھی ہو جائے تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھو کَر تَماشا دیکھنا محاورہ.
گھر پھونک تماشا دیکھنا ، گھر برباد کرکے عیش منانا ؛ عیش و عشرت میں مال دولت لٹا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

--- کھونا محاورہ.
گھر اُجاڑنا ؛ ازدواجی زندگی بگاڑ لینا.

چشم اس طرح اگر خوں جگر روتی ہیں
میرا کیا جانے کا اپنا ہی وہ گھر کھوتی ہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۰۳). یہ کیا خیال گھر کھونے کا دل میں سمایا. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۲ الف). اس بےوقوف نے تو اپنی عقلمندی سے گھر کھویا ہی تھا مگر یوں کہیے کہ خدا نے ہماری طرف دیکھ لیا ، نہیں تو عمر بھر سر پر ہاتھ رکھ کر روتی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۵).

--- کھیر تو باہر بھی کھیر کہاوت.
آسودہ حال کی باہر بھی خاطرداری ہوتی ہے ، خوش حال باہر بھی سراہا جاتا ہے (جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

--- گانو امذ.
وہ گانو جو دیسی سکھ یا دیسی پانڈیوں کو شاہان سلف سے بطور معاف عطا ہوا جس میں وہ اپنا گھر بنا کر رہتے ہیں.

ہیں سب ناؤں اوسی کے جس ناؤں نیں
زمیں آسماں اوس کوں گھر گانوں نیں

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۳۱). ○گھر گانوں اور ہالم ہٹ سے وہ مواضعات مقطعہ مراد ہیں جو زمینداروں کو عطا ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، احکام متعلق عطیات ، ۳۱). [گھر + گانو (رک)].

--- گِرِہَسْت / گِرِہَسْت (--- کس گ ، فت ر ، سک ہ / سک ہ ، س) صف.
گھر کا انتظام چلانے والا ، گھر کے کام کاج میں دلچسپی لینے والا ، قابل اعتماد. ماما نے کہا حضور ہمارے ساتھ چلے چلیں وہ گھر گرہست ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۹). گھر گرست محنتی عورتیں ... اپنی تھکن مٹانے اور دل بہلانے کی غرض سے ٹھہر ٹھہر کر گا رہی ہیں. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲ : ۷۱). اگر کوئی گھر گرہست لینا چاہے تو تو ہم بیچ دیں گے. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۲۸). [گھر + گرست / گرہست (رک)].

--- گِرَسْتی / گِرِہَسْتی (--- کس گ ، فت ر ، سک س / سک ہ ، س) امث.
۱. انتظام خانہ داری ، گھریلو کام ، گھرباو کے کام کاج. جب میں کسی جوان جہان کو بال بچوں میں گھر گرہستی کے کاموں میں مشغول دیکھتا ہوں تو حضرت مریم کی پاکدامنی ... یاد آ جاتی ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکہ ، ۸۲). ۲. گھر کا اسباب ، گھر کی چیزیں ، گھرداری. گھر گرہستی سب کچھ رما جما لٹ گیا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۶۱). [گھر گرست / گرہست (رک) + ی ، لاحقہ کیفیت و نسبت].

--- گڑنا محاورہ.
گھر تباہ ہونا.

بگڑ جائے ہوں بن کے یہ غم رہے ورنہ
بہت گھر گریں گے بہت گھر اٹھیں گے

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۳۹).

--- گنگا آئی فقرہ.
محنت کے بغیر مطلب حاصل ہو گیا (جامع اللغات ؛ فرہنگ اثر)

--- گَئی صف مث.
خانہ خراب ، نگوڑی ؛ رانڈ ، بیوہ.

ہیں پر خا کستری قمری کے اور سیل ہے گردن میں
کہو چھوڑا ہے کیا ان گھر گئی نے فرق جوگن میں

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا (مجذوب) ، شوق ، ۳۸۳). [گھر گیا (رک) کی تانیث].

--- گَیا صف مذ.
خانہ خراب ، خانماں برباد ، نگوڑا.

مجھ خانماں خراب کو دیکھ اس نے یوں کہا
بیٹھا ہے کون در پہ ہمارے یہ گھر گیا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱ : ۸۰).

دیکھ تیرے عشق میں کیا کیا ہوا اے گھر گئے
صبر اور تسکیں یاں سے کوچ کب کے کر گئے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۷۶). [گھر + گیا (جانا (رک) سے حالیۂ تمام)].

--- گھاٹ امذ.
۱. چال ڈھال ، رنگ ڈھنگ ، طور طریق ، طرز ، وضع ؛ داؤ گھات.

بھلا حاصل جو دیدے دھوے دھانے سنت یاں سے
کہ یاں گھر گھاٹ سب معلوم ہے اونکی صفائی کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۶). غرض تماش بینوں کو پھنسانے کے جتنے گھر گھاٹ اور جتنے چونچلے ہیں سب بتلا دیتے. (۱۹۱۱ ، پہلا پیار ، ۳۰). ۲. جائے سکونت ، ٹھور ٹھکانا ، پتا نشان.

یکھا جاہ کے دریا کے بڑے پاٹ کو سوچ
بے دھڑک پاؤں نہ دھر پہلے تو گھر گھاٹ کو سوچ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۲)۔ جن کا کوئی گھر گھاٹ نہیں ... اون کو جلا وطن کر دیا جائے۔(۱۹۳۸ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۵)۔ نہ انہیں اپنی جنم بھومی کی چاہ رہتی ہے نہ گھر گھاٹ کی۔ (۱۹۳۹ ، نگارخانہ ، ۵۸)۔ سیاح کو ... گھر گھاٹ کے بندھنوں سے نجات دلا کر نئی سرزمینوں کی سیر پر اکساتے رہتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۶۷)۔ ۳. **داؤ گھات ، مراد : کمینہ پن۔**

مجھ کو نظروں میں کیا اُڑاتے ہو
جانتا ہوں جناب کا گھر گھاٹ

(۱۸۹۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۱۱۸)۔ [گھر + گھاٹ (رک)]۔

--- گھاٹ پانا محاورہ۔
رک : گھر گھاٹ معلوم ہونا۔ اکڑ تکڑ اوس میں بہت سما رہی تھی ، کسی کو کچھ نہ سمجھتا تھا ، پر کسی بات کی لوچ کا گھر گھاٹ پایا نہ تھا۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۶)۔

--- گھاٹ معلوم ہونا محاورہ۔
اصلیت جاننا ؛ حسب نسب کا سراغ لگنا ؛ داؤ گھات ؛ رنگ ڈھنگ یا طور طریق معلوم ہونا ، تمام باتوں سے آگہ ہونا ، سب بھید جاننا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

--- گھالنا محاورہ۔
۱. **گھر اجاڑنا ، لوٹنا ، تباہ کرنا ، دھوکے اور فریب سے مال مارنا۔** ان چھنال نے میرا گھر گھالی ، ان چھنال نے مجھے دیس اتر دی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۶)۔

گردش چشم دکھا عکوں دیے ہیں بالے
گوشۂ چشم ستی دیکھ بہت گھر گھالے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۳)۔

شکر اللہ کہ میرے پاتوں پہ گرتے ہیں وہ شوخ
ویسے کوئی خانہ خرابوں کے جو گھر گھالے ہیں

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۲۰)۔

ابھی تو تم نے پردے میں ہی ایک عالم کا گھر گھالا
مجھے تو فکر ہے صورت دکھاؤ گے تو کیا ہوگا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۹۷)۔ جذبۂ عشق کی یہ کہہ کر تحقیر کی کہ اس نے سیکڑوں گھر گھالے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۰)۔ ۲. **فریفتہ کرنا ، عاشق و شیدا بنانا ، موہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

--- گھالو (---و مع) صف۔
گھر برباد کرنے والا۔ عشق بادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تی یک گھر گھالو دغاباز عیال نام نقاش کوں سنگھات لیایا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷)۔ [گھر + گھال (گھالنا (رک) سے) + و ، لاحقۂ فاعلی]۔

--- گھر (---فت گھ) م ف۔
ہر ایک گھر میں ، جگہ جگہ ، سب کے پاس ، سب جگہ۔

حضرت علیؑ مولود تھے سب مومنان کا عید ہے
یاراں خوشیاں گھر گھر کرواے دوستان کا عید ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۹۳)۔

چُھپا راز رکھنا تو ہوئی جیو یہ خوار
جو بولوں تو ہوئیگا گھر گھر پکار

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی ، ۳۱)۔

مکھ ترا آفتاب محشر ہے
شور اس کا جہاں میں گھر گھر ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۶)۔

سیم و زر ہی پہ فقط کچھ نہیں موقوف صلا
لینے کو لعل و گُہر کہتے ہیں گھر گھر اشعار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۳۰۱)۔

مصر میں ایک ہی یوسف تھے یہاں کی نہ کہو
لکھنؤ شہر وہ ہے جس میں ہیں گھر گھر معشوق

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۹۳)۔ اس وقت زبان کی اشاعت کے تین ذریعے ہوسکتے ہیں، ایک اخبارات کا جن کا پیام گھر گھر پہنچتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۵۹)۔ ہل ہاروں نے گھر گھر جا جا کر کاشت کار سے ادائیگی کی تیاری کا حکم دیا۔(۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۱۳)۔ [گھر + گھر (رک)]۔

--- گھرانا (---فت گھ) امذ۔
خاندان ، حسب نسب ، گھرانا ، شریف خاندان ، مہذب خاندان۔ اور تو اور گھر گھرانوں کی کنواریاں ، المومنات الغافلات نہیں ، شوخ و بیباک کھیل کھائی ہوئی۔ (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۱۱۲)۔ [گھر + گھرانا (رک)]۔

--- گھر بہت نہ کیجئے تو کانو کانو تو کیجئے کہاوت۔
اگر بہت لوگوں سے دوستی نہیں ہوسکتی تو چند آدمیوں سے ہی سہی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- گھر تاکتے پھرنا محاورہ۔
بھیک مانگنا ، گدائی کرنا (جامع اللغات)۔

--- گھر چراغ جلنا محاورہ۔
ہر گھر میں خوشی ہونا ، ہر جگہ خوشی ہونا۔

کون ہے دل میں داغ زلف نہیں
شب کو گھر گھر چراغ جلتے ہیں

(۱۸۴۸ ، سخن بے مثال ، ۶۳)۔

--- گھر شادی گھر گھر چین کہاوت۔
اچھی حکومت ہو تو لوگ بھی خوشحال ہوتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

--- گھر عید ہونا محاورہ۔
ہر جگہ خوشی ہونا ، ہر جگہ کے لوگوں کا خوش ہونا (جامع اللغات)۔

--- گھر کا ایک ہی لیکھا کہاوت۔
سب کا ایک ہی حال ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---گھر کا ، ساتھ نَر کا کہاوت.
گھر اپنا بہتر ہے اور دوست بہادر آدمی ہونا چاہیے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر کے جالے بُہارتی پھرتی ہیں کہاوت.
جو بہت دفعہ گھر بدلے یا جو عورت اِدھر اُدھر ماری ماری پھرے یا جو ہر ایک کی خوشامد کرے اس کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھر کے مزے چکھنا محاورہ.
بہت جگہ ملازمت کرنا ؛ اُس ملازمہ کی نسبت کہتے ہیں جو مختلف مقامات پر رہے اور کہیں نہ ٹکے ؛ تجربہ کار ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---گھر مٹیالے چُولھے ہیں کہاوت.
کوئی آسودہ حال نہیں سب ایک جیسی حالت میں ہیں ، سچ کہا ہے گھر گھر چولھے مٹیالے. (۱۹۱۷ ، مُراری دادا ؛ کیفی ، ۱۱)

---گھروندہ (---فت کھ ، و لین ، غ ، فت د) امذ.
گھر وغیرہ ، مٹی کا چھوٹا گھر ؛ کمزور گھر ، ناپائیدار ٹھکانہ. اسکی حیثیت گھر گھروندے کی سی تھی. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۲۸۵). [گھر + گھروندہ (رک) بطور تابع].

گُھسنا (---ضم گھ ، سک س) صف مذ.
گھر میں گھسے رہنے والا ، زیادہ وقت گھر میں رہنے والا ، خلوت گزیں جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا ضدی ... گھر گھسنا زنانہ مزاج بنتا گیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۴). اس میں شک نہیں کہ گھربار کی محبت کا پیدا ہونا ... آدمی کو گھر گھسنا بناتا ہے (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۰). [گھر + گھسنا (رک)].

---گُھسنا پَن (---ضم گھ ، سک س ، فت پ) امذ.
گھر میں زیادہ وقت گزارنے کی عادت ، گوشہ نشینی ، گھر میں پڑا رہنا. سیر سے انسان کے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور گھر گھسنے پن کی جو تنگ خیالی ہوتی ہے رفع ہو جاتی ہے. (۱۹۰۷ ، رسالہ مخزن ، دسمبر ، ۴) . [گھر گھسنا + پَن ، لاحقۂ کیفیت].

---گُھسیڑنا محاورہ.
گھر میں داخل کرنا ، گھر میں جگہ دینا ، پرورش کرنا ، گھر میں بُلانا. اس تنگ حرام کو گھر گھسیڑا اور آنکھیں موندے بیٹھے رہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ؛ ترنگ ، ۳۶).

---گھوڑا ، گاڑی ، ان تینوں کے دام کھڑا کھڑی کہاوت.
ان تینوں چیزوں کی قیمت فوراً ادا ہونی چاہیے ، ادھار نہیں (ماخوذ : جامع اللغات).

---گھوڑا / گھوڑی ، نخاس مول کہاوت.
(لکھنؤ) چیز تو گھر میں ، مول تول بازار میں ، جب کوئی شخص بے دکھائے کسی چیز کی تعریف اور توصیف کرے تو اس کی نسبت کہتے ہیں. وہ بولا کہ یہ وہی نقل ہے گھر گھوڑا نخاس مول. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۳) . گھر گھوڑا نخاس مول ، پہلے اپنے بھائی کو لاؤ مالک کا سامنا کروا دو ، بات چیت جو کچھ ہونا ہوگی ہو جائے گی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۵). آخر کچھ انصاف ہے گھر گھوڑی نخاس مول ، کیسے دوا تجویز کروں. (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۲).

---گُھومنا محاورہ.
گھروں کے چکر لگانا ، اس گھر سے اُس گھر جانا ، اِدھر اُدھر گھومتے پھرنا ، وقت ضائع کرنا ، بے مقصد گھر گھر جانا ، بلاوجہ دوسروں کے گھر جاتے رہنا. بے فائدہ دوسروں کے گھر گھوما کرے اور اپنے گھر کی چیزوں کی حفاظت نہ کرے ایسی بیبیاں چور کہلاتی ہیں. (۱۹۰۹ ، فلسفۂ ازدواج ، ۵۶).

---گھیرنا ف م ؛ محاورہ.
گھر کا محاصرہ کرنا ؛ بار بار آنا ، پیچھا لینا ، قبضہ جمانا

وہاں سے جو آئے یہاں اپنے گھر
سپہ نے لیا گھیر پھر ان کا گھر

(۱۷۹۳ ، جنگ نامہ دو جوڑا ، ۱۶).

اس میں جو ہوئی ہو سو ہو ہم تو
بیٹھے اب تو اسکا گھر گھیر کر

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۳۶۰).

دل میں ہے تو سمایا آنکھوں میں تیرا جلوا
اللہ بت نے کیسا گھیرا ہے گھر خدا کا

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی) ، بیاض سحر ، ۵۰). یہاں تو مصیبت نے گھر گھیر رکھا تھا. (۱۹۳۸ ، دلی کا سنبھالا ، ۱۳).

---لُٹانا محاورہ.
بہت زیادہ فضول خرچی کرنا ، ضرورت سے زیادہ داد و دہش کرنا ، بے دریغ خرچ کرنا.

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لُٹاتا نہ گھر کو میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۰).

نہ دل میں حسرتیں اب ہیں نہ دل ہے سینے میں
بُتوں کی راہ میں بیٹھے ہیں گھر لٹائے ہوئے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۳۶).

اب کیا ہے جو فکر و غم ہے گھیرے
دعوت کر اُن کی گھر لٹا کے

(۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۱۷۶).

---لُٹ جانا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر کا مال و اسباب چھن جانا ، گھر میں چوری ہو جانا ؛ گھر تباہ ہو جانا ، برباد ہو جانا.

میرا گھر لٹ گیا تو اس سے کیا
زندگی اور بھی حسیں ہو گی

(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۸). ۲. کسی کی موت سے گھر کا تباہ ہو جانا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

ـــــ لُٹنا ف ل ؛ محاورہ۔
گھر کا مال و اسباب چھین لیا جانا ، گھر میں چوری ہونا ، گھر کا برباد ہونا۔ قتل عام ہوا گھر جلے گھر لٹے (۱۹۸۷ ، پلک پلک سنتی رات ، ۱۶۷)۔

ـــــ لَگانا محاورہ۔
کنکوے کا خوبصورت پیچ لڑانا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔

ـــــ لَگا ہونا ف ل۔
گھر کا ملحق ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ لُوٹنا ف م ؛ محاورہ۔
گھر کا مال و اسباب زبردستی چھین لینا ، چُرا کر لے جانا ، تباہ و برباد کرنا۔
روز نئے دل لائیں کہاں سے ایسے تحفے پائیں کہاں سے
چاٹ پڑی ہے تجکو دلوں کی لوٹنے جائیں کس کا گھر ہم
(۱۸۹۷ ، دیوان مائل ، ۱۲۲)۔ سپاہیوں نے ان کا گھر اور تمام اسباب لوٹ لیا ہے۔ (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۱۸)۔ تنہا کر ہی نے خانہ بدوش کا گھر لوٹا تھا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۸۷)۔

ـــــ لینا ف م۔
۱۔ مکان کرائے پر لینا ، مکان میں کرائے پر رہنا۔

اس نے ہمسائے میں آ کر گھر لیا تو کیا ہوا
اب اُسے آواز میں اپنی سناؤں دور یار

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۳۳))۔ ۲۔ مکان خریدنا ، گھر مول لینا۔

میں ناتواں تا نہ وہاں تک پہونچ سکوں
لیتا ہے گھر وہ اپنے لیے میرے گھر سے دور

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۸)۔

گذر جو عالمِ ارواح سے ہو دنیا میں
خیالِ گور بھی رکھنا جو کوئی گھر لینا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۸)۔

ـــــ لیے بَیٹھنا محاورہ۔
گھر کا خرچ چلانا۔ بیوی اس دو سو میں گھر لیے بیٹھی تھیں اور میاں کو الگ بھرتیں۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۲)۔

ـــــ مِٹانا ف م ؛ محاورہ۔
گھر برباد کرنا ، تباہ کرنا۔

تجکو اے ناصح نا فہم خبر کیا اس کی
گھر مٹانے سے دلِ یار میں گھر ہوتا ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۳۲)۔

ـــــ میں نَنگا تو باہر مَنجھا کہاوت۔
غربت و افلاس ہے (منجھا چھوٹی سی چارپائی کو کہتے ہیں) (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ مِٹنا ف ل ؛ محاورہ۔
گھر برباد ہونا۔

نہ آنچ آئے ہم پر نہ یہ گھر بٹے
وہی بے حیا جل بجھے مر مٹے

(۱۹۱۰ ، مثنوی قاسم و زہرہ ، ۷۷)۔

ـــــ مَعمُور ہونا ف م ؛ محاورہ۔
گھر آباد ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ مِلانا محاورہ۔
پکھاوج کی آوازوں کو ٹھونک کر مطلوبہ حالت میں لانا۔ پکھاوج کے سب گھر ملا کر بجاویں۔ (۱۸۷۵ ، سرمایۂ عشرت ، ۱۳۶)۔

ـــــ مِلتا ہے تو بَر نہیں مِلتا بَر مِلتا ہے تو گھر نہیں مِلتا کہاوت۔
بیٹیوں کے لیے اچھا رشتہ نہ ملنے پر کہتے ہیں یعنی امیر ہے تو لڑکا اچھا نہیں ، لڑکا اچھا ہے تو ناداری ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــــ مُوسْنا محاورہ۔
گھر لُوٹنا ، گھر کا صفایا کرنا ، گھر میں چوری کرنا ، گھر پر جھاڑو پھیرنا۔

گھر مرا موسا گھر آبادی کا آباد کیا
اجڑنے ہی آلو خصم نے کیا برباد مجھے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۱۰)۔

ـــــ میں م ف ؛ امث۔
گھر کے اندر ؛ (مجازاً) بیوی ، اہلیہ۔ اول زکریا مطلع ہوئے اور اپنے گھر میں کہا وہ بولی یہ وہ مریم نہ ہو جس سے عیسیٰ پیدا ہو گا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۹۸)۔ میرے گھر میں اس کی بڑی تعریف کیا کرتی تھیں۔ (۱۹۱۶ ، بازار حسن ، ۲۰۳)۔ اگر تمہارے گھر میں اور بچے آئیں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (۱۹۵۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۸)۔

ـــــ میں اُتارْنا محاورہ۔
گھر میں جگہ دینا ، گھر میں رکھنا ؛ کرایہ دار کو گھر میں لانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــــ میں اُجالا ہونا محاورہ۔
گھر میں اولاد ہونا ، اولاد سے روشنی ہونا (مہذب اللغات)۔

ـــــ میں اَللّٰہ کا دِیا سَب ہے فقرہ۔
گھر خوشحال ہے ، کسی چیز کی کمی نہیں

گھر میں اللہ کا دیا سب ہے
حکمِ خوردن نہیں ہے مکتب ہے

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۶۷)۔

ـــــ میں اَناج نہیں مُلک کا کَریں راج کہاوت۔
پاس کچھ نہیں شیخی بہت (مخزن الامثال ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ میں آگ لَگانا ف م ؛ محاورہ۔
گھر کو جلانا ، گھر کو تباہ و برباد کرنا ، نیست و نابود کرنا۔

اگر ہیں بھی کہیں کچھ دبی چنگاریاں باقی
لگائیں گی وہ گھر میں آگ جب سلگائیں گے اُن کو
(۱۸۸۹ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۶۲).

---میں آگ لگنا ف ل.
گھر جلنا.

نالۂ گرم سے شب آگ مرے گھر میں لگی
ہے محلّے میں عبث مورد الزام چراغ
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---میں آنا ف ل ; محاورہ.
مکان میں داخل ہونا ؛ کسی ستارے کا برج میں داخل ہونا ؛ چوسر کی گوٹ کا کسی خانے میں آنا ؛ اپنی ذات کو فائدہ پہنچنا ؛ اپنے ہاتھ لگنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں آئی تو بانکی بگڑی سیدھی ہوئی کہاوت.
جب بیوی گھر میں آئی تو سب اینٹھ نکل گئی (محاورات ہند).

---میں آئی جو ٹیڑھی بگڑی سیدھی ہو کہاوت.
بیاہ کرنے سے ساری شیخی جاتی رہتی ہے. اس پر عورتوں نے ایک قہقہہ لگا کر کہا ، گھر میں آئی جو ٹیڑھی بگڑی سیدھی ہو (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۶۶).

---میں آئی جونے ٹیڑھی بگڑی سیدھی ہونے کہاوت.
بیوی کے آنے سے سارا بانکپن نکل جاتا ہے ، بیاہ ہوتے ہی ساری شیخی جھڑ جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں بٹھا رکھنا محاورہ.
جوان ہونے کے باوجود یا رشتے آنے پر بھی لڑکی کی شادی نہ کرنا. میں نے انکار کر دیا تو پھر سکینہ کیا کرے گی یقیناً وہ بول ہی گھر میں بٹھا نہ رکھی جائے گی اور تمہیں اندازہ کرو کہ اس پر کیا گزر جائے گی. (۱۹۱۵ ، شہاب کی سرگزشت ، ۲۳).

---میں بٹھا لینا ف ل ; محاورہ.
۱. گھر میں ٹھہرا لینا ، شادی کر لینا.

جو مل جائے کہیں کوئی راہ چلتا
اسے اپنے گھر میں بٹھا لیجیے گا
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۴۷). ۲. کسی بیوہ ، مطلقہ یا بازاری عورت کو نکاح میں لے آنا یا مدخولہ بنانا ، گھر میں ڈال لینا ، بغیر نکاح کے بیوی کی طرح رکھنا. سادھوؤں کی ذات کیا اپنے عیش و آرام کے لیے جس عورت کو چاہا گھر میں بٹھا لیا. (۱۹۰۳ ، چھلاوہ ، ۵۰).

---میں بٹھانا محاورہ.
مدخولہ بنانا ، گھر میں ڈال لینا. اس نے کہار کی جورو گھر میں بٹھائی ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۷۵۵).

---میں برکت ہے فقرہ.
گھر میں مہمان ہے ؛ (کنایۃً) مصروفیت ہے ، فرصت نہیں ہے. صاحب خانہ نے کہا اس وقت معاف کرو گھر میں برکت ہے. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۷۳).

---میں بلّوتی / بلّی یا گھر کہاوت.
معمولی آدمی بھی گھر میں بڑا بہادر ہوتا ہے ، اپنے گھر میں آدمی دلیر ہوتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں بی بی لکھو اوتار باہر میاں تھانہ دار کہاوت.
گھر میں بیوی اوتار (ولی) بن کے موسن باہر میاں حکومت جتا کر لوٹیں ؛ بیوی افیون بنی بیٹھی ہے ، میاں شیخی میں تھانہ دار بنے پھرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---میں بیٹھ رہنا محاورہ.
گوشہ نشین ہو جانا ، سب سے بے تعلق ہو جانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---میں بیٹھنا محاورہ.
۱. زنِ بازاری کا پیشہ ترک کر کے کسی کے گھر پڑ جانا یا زوجیت میں آ جانا.

شیخ و زاہد کی ذرا تاک تو لینا ساقی
دختر رز گھر میں کسی کے تو نہیں بیٹھ گئی
(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۱۰۷). میں تو خدا کی قسم ان کے گھر میں بیٹھ جاتی مگر خدا ان استاد جی کا ستیاناس کرے (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۶۵). ۲. گھر میں قیام کیے رہنا ، گھر میں پڑے رہنا ، گھر میں زیادہ وقت رہنا.

اٹھ اے رشک اس شوخ کو ڈھونڈھتے چل
جسے گھر میں بیٹھا ہوا چاہتا ہے
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

ہے جو پابند توکل تو خدا دے گا رزق
بیٹھ گھر میں نہ اوٹھا جوش جتائے غربت
(۱۸۷۰ ، چمنستان جوش ، ۳۳).

---میں بیٹھے شکار کرنا / کھیلنا محاورہ.
گھر میں چھپ کر عیاشی کرنا ، گھر کے اندر مزے اڑانا ؛ گھر بیٹھے لوگوں کا مال مارنا ؛ گھر ہی میں کام نکالنا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ).

---میں بھونی بھانگ نہیں کہاوت.
گھر میں کچھ بھی نہیں ، بالکل مفلس قلاش ہے. اب یہ حال ہے کہ گھر میں بھونی بھانگ نہیں ، جو کچھ دھرا ڈھکا تھا سب کا صفایا ہو گیا. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۵۶).

یہ افلاس اور سبزہ خطوں سے حسن پرستی سوجھی ہے
گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر مستی سوجھی ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۲۰۲).

---میں بھونی بھانگ نہیں اور الفت سبز رنگوں سے کہاوت.
کوئی افلاس کی حالت میں بڑی بڑی آرزوئیں یا ناداری میں امیروں کی ریس کرے تو اس کے متعلق کہتے ہیں. اسی کیرے کرستان کا بیٹا رومیلاں میں لنچ کھائے ، گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور الفت سبز رنگوں سے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۹۲).

---میں بھوں بھانگ (بھنگ) نہیں اور باہر نیوتے سات کہاوت.
مُفلس یہ کچھ اور حوصلہ یا شیخی وہ کچھ ، اس شخص کے متعلق کہتے ہیں جو باوجود افلاس اپنی حیثیت سے زیادہ عالی حوصلگی کرے (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---میں بھیروِیں ناچ رہا ہے کہاوت.
گھر سُونا پڑا ہے (فرہنگِ اثر).

---میں پاؤں رکھنا محاورہ.
مکان میں داخل ہونا.

مجال کیا کہ ترے گھر میں پاؤں رکھوں میں
یہ آرزو ہے میرا سر ہو تیری چوکھٹ پر
(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

---میں پڑنا محاورہ.
کسی عورت کا کسی کی مدخولہ بن کر رہنا ، کسی کسبی کا پیشہ چھوڑ کے کسی کے گھر میں بیٹھ جانا.

ہوا اس عشق کا آخر یہ انجام
کہ گھر میں پڑ گئی اوس کے وہ گلفام
(۱۸۶۳ ، شامِ غریباں ، ۳۲۹). وہ اپنا پیشہ چھوڑ کر رای پران کشن کے گھر میں پڑ گئی تھی. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۳۳).

کہتا ہے کون شیخ کے گھر میں تو پڑ نہیں
کر لے تو شوق سے بُرا کوہر مگر نہ چھوڑ
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۷).

---میں بکیں چوہے اور باہر کہیں ہاتے کہاوت.
مُفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں ، گھر میں کچھ نہیں ہے مگر شیخی مارتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں جورُو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے کہاوت.
اپنی عزت اپنے مُنہ سے نہیں ہوا کرتی (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---میں جو شہد ملے تو کاہے بَن کو جائیں کہاوت.
اگر بغیر محنت مشقت کے روزی ملے تو دوڑ دھوپ کی ضرورت کیوں پڑے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں جھاڑُو پھرنا محاورہ.
گھر کا سب مال اسباب لُٹنا یا چوری ہو جانا ، گھر کا صفایا ہونا ، تباہی آ جانا. اِدھر ان کی آنکھیں بند ہوئیں اُدھر گھر میں جھاڑو پھر گئی. (۱۹۵۱ ، گناہ کا خوف ، ۳۰۳). گھر میں جھاڑو پھر چکی تھی. (۱۹۸۸ ، تبسم زیرِ لب ، ۱۵۵).

---میں جھاڑُو پھیر دینا محاورہ.
سب مال اسباب تلف کر دینا یا چُرا لینا (ماخوذ : فرہنگِ اثر).

---میں جھاڑُو دینا محاورہ.
گھر کا مال اسباب چُرانا ، گھر کا صفایا کر دینا. میرن آ کر دن دہاڑے تمام برتن چرا کر لے گیا ، مزاج دار اُٹھ کر جو دیکھیں تو گھر میں جھاڑو دی ہوئی ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۸۷). خالی ہاتھ نہیں گئے ہیں گھر میں جھاڑو دے کر گئے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۸۲).

---میں چراغ نہیں باہر مشعَل کہاوت.
غریب آدمی دکھاوے کو خرچ کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں چنے کا چون نہیں گیہوں کی دو پلائیو کہاوت.
غریب شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں چوہے / ڈنڈ کرتے ہیں / لوٹتے ہیں / قلابازیاں کھاتے ہیں کہاوت.
اس قدر مُفلسی ہے کہ گھر کے چوہے تک بھوک سے بیتاب ہیں ، یعنی بہت ہی مفلس ہے (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں خاک اُڑانا محاورہ.
گھر میں کچھ نہ چھوڑنا ، بالکل مفلس کر دینا.

گھر میں جنوں نے خاک اُڑا دی دشت میں دل بہلانے دو
اُجڑے گانو کا ناتا کیا ہے ، ذکر اس کا اب جانے دو
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، ۵ ، ۱۲۱).

---میں خاک اُڑنا محاورہ.
نہایت مُفلسی ہونا.

وہ محروم دولت ہوں برگشتہ قسمت
اُڑے خاک گھر میں جوہی نکلے باہر
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۲).

---میں خرچ نہ ڈیوڑھی پر ناچ کہاوت.
مُفلسی میں شیخی مارنا (جامع اللغات).

---میں خرچ نہیں اونٹھی بھری بکھراج جڑل سَو کھ ڈاہانے کہاوت.
گھر میں کچھ نہیں اور پکھراج کی انگوٹھی دکھاتی پھری ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں دوا ہانے ہم مرے کہاوت.
بیوقوف آدمی کے متعلق کہتے ہیں ، جس کے پاس چیز ہو اور اسے اس کا استعمال معلوم نہ ہو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں دِیا تو مسجد میں دیا کہاوت.
پہلے گھر والوں سے سلوک ہونا چاہیے پھر باہر (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں دیا نہ باتی منڈ پھرے اِتراتی کہاوت.
ناداری میں شیخی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں دیکھو چھلنی نہ چھاج باہر میاں تیر انداز کہاوت.
غریب شیخی خورے کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں دھان نہ پان بی بی/بیٹی کو بڑا گمان کہاوت۔
عورتیں مفلسی میں غرور کرنے اور شیخی بگھارنے والی کی نسبت بولتی ہیں (مجمع الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---میں دھول اُڑنا محاورہ۔
رک : گھر میں خاک اڑنا. مجھے علم تھا کہ گھر میں دھول اڑ رہی ہے ، جب امی نے اسکیچ کے پینسٹھ روپے بتائے ... اور کاپک اٹھ کر چلا گیا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۷)۔

---میں ڈالنا محاورہ۔
مدخولہ بنانا ، کسی کسبی یا نہایت کم ذات عورت کو زوجہ کی حیثیت سے رکھنا.

دختر رز کچھ ایسی تھی تیری جو تجھ پر ہے حرام
ہم نے تیری ضد سے اب وہ گھر میں ڈالی محتسب

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۹۰). بیتلا نے اس کو گھر میں ڈال لینے کا پہلے پہل کچھ یوں ہی سا ارادہ کیا. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۶۳). وہ ایک بازاری عورت ہے اس کو میں نے تنہائی کے خیال سے گھر میں ڈال لیا تھا۔(۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۳۰). ایک دھوبن گھر میں ڈال رکھی تھی. (۱۹۸۵ ، بہادر شاہ ظفر ، ۳۲)۔

---میں رہے نہ تیرتھ گئے ، مُونڈ مُنڈا کر جوگی بھئے کہاوت۔
دھوکے باز سادھوؤں کے متعلق کہتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---میں رہے نہ تیرتھ گئے مُونڈ/ مُنڈ مُنڈا فضیحت بھئے کہاوت۔
مفت کی بدنامی اٹھائی. ان نے عورت ہو کر مجھ مرد پیر کو خراب کیا ، میں رنڈی کے چرتر میں پڑا ، اب میری وہ کہاوت ہوئی گھر میں رہے نہ تیرتھ گئے ، مونڈ منڈا فضیحت بھئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۲). جس وقت وہ وزیرزادہ نکلتا ہے تو وہ شکست آرزو میں یہ کہاوت پڑھتا ہے ، گھر میں رہے نہ تیرتھ گئے ، منڈ منڈا فضیحت بھئے. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۲۹۰)۔

---میں سانپ پالنا محاورہ۔
دشمن کی پرورش کرنا ، بدخواہ یا موذی سے میل ملاپ رکھنا. مرد کی ذات ایسی ڈاکو ہوتی ہے کون ایسے سے دوستی کر اپنے گھر میں سانپ پالے. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۲۱)۔

---میں سفیدی پھرنا ف مر.
گھر میں رنگ روغن ہونا.

آمد آمد ہے آج کس کی داغ
یہ سفیدی جو گھر میں پھرتی ہے

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۱۹)۔

---میں سُوت نہ کپاس جُلاہے سے لٹھم لٹھا کہاوت۔
رک : سوت نہ کپاس الخ ، اس کے متعلق کہتے ہیں جو خواہ مخواہ لوگوں سے جھگڑا کرے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---میں سے امث.
بیوی ، اہلیہ . خان بہادر صاحب ، آپ اطمینان رکھیں کل گھر میں سے یہاں آ جائیں گی اور سب چیز دیکھ لیں گی . (۱۹۳۹ ، شمع ، ۳۶۳)۔

---میں شیر باہر بھیڑ کہاوت۔
اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو گھر والوں پر بیجا رعب جمائے اور باہر والوں سے دب جائے ، گھر والوں پر بلاوجہ سختی کرنا اور باہر والوں سے نرم سلوک کرنے والا. ہمارے ہی سامنے سب ہیکڑی ہے ، گھر میں شیر باہر بھیڑ. (۱۸۸۸ ، نوابی دربار ، ۵۸)۔

---میں عید ہو جانا محاورہ۔
نہایت خوشی ہونا. عید ہو جانا محاورہ نہایت خوشی ہونا یہ محاورہ اکثر لفظ گھر کے ساتھ آتا ہے جیسے: ع رندوں کے بھی گھر میں عید ہو جائے .. (۱۸۶۷ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۸۳)۔

---میں قدم جانا محاورہ۔
مکان میں داخل ہونا.

تیرے گھر میں جو نہیں جاتے قدم
کیا مرے تلوے جلا کرتے ہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۲)۔

---میں کانی چڑیا نہیں فقرہ۔
گھر میں کوئی موجود نہیں ، خالی پڑا ہے (فرہنگ اثر)۔

---میں کُتّے لوٹتے ہیں فقرہ۔
گھر بالکل ویران ہے (فرہنگ اثر)۔

---میں کُودنا محاورہ۔
چوری چھپے بدکاری کے لیے کسی کے گھر جانا. کسی کا خون کیا ہو ڈاکہ مارا ہو ، چوری کی ہو ، کسی کے گھر میں کودتے ہوئے تو کچھ دے دلا کر منت خوش آمد کر کے سعی سفارش بہم پہنچا کر بھی بچ سکتے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۶)۔

---میں کوسوں کی منزل ہونا محاورہ۔
بہت دیر تک گھر کے اندر ہی پھرتے رہنا (اگر چلا جائے تو اتنی دیر میں کوسوں کی مسافت طے ہو جائے)۔

مضطرب اس فکر میں پھرتا ہے جاؤں یا نہیں
روز قاصد کو مرے کوسوں کی منزل گھر میں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۶۶)۔

---میں کھانے کو نہیں اٹاری پر دھواں کہاوت۔
شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---میں گڑ (تو) باہر شکر کہاوت۔
گھر والوں کی نسبت باہر والوں سے اچھا سلوک کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---میں گھر اچھا نہیں ہوتا کہاوت.
گھر کے اندر دوسرا گھر بنانا نقصان دہ ہوتا ہے ، گھر میں گھر ہونے سے لڑائی جھگڑے کا زیادہ امکان ہوتا ہے.

سنو یہ پند مردم گھر میں گھر اچھا نہیں ہوتا
نہ رہنے پائے ہرگز غمزۂ غماز آنکھوں میں

(۱۸۹۲ ، شعور (نور اللغات)).

---میں گھر لڑائی کا ڈر کہاوت.
اگر ایک گھر میں دوسرا گھر بنا دیا جائے تو ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---میں لگاؤ ہونا محاورہ.
چوری ہونے یا سیندھ لگنے کا اندیشہ ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---میں نعلین اتارنا محاورہ (قدیم).
ٹھہرنا ، قیام کرنا. زاہد اس کا بلاوا مان لے کر اس کے گھر میں نعلین اتاریا (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)).

---میں نہ سمانا ف م ؛ محاورہ.
گھر میں نہ آ سکنا ، مکان کا گنجائش سے کم ہونا ؛ گھر میں داخل نہ ہونا ، گھر میں لوٹ کر نہ آنا.

عدو کے گھر میں چلے ہو تو پھر رہو گے کہاں
خوشی سے آپ وہ گھر میں نہیں سمانے کا

(۱۸۷۷ ، انور دہلوی ، د ، ۳۰).

---میں نہیں اناج ملک کا کریں راج کہاوت.
رک : گھر میں ہل الخ (جامع اللغات).

---میں نہیں بور بیٹا مانگے موتی چور کہاوت.
بچہ اپنے باپ کے مقدور سے زیادہ کچھ مانگے تو کہتے ہیں (نجم الامثال).

---میں نہیں تاگا البیلا مانگے پاگا کہاوت.
گو باپ بے مقدور ہے مگر بیٹے کو چھیلا بننا ضرور ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

---میں نہیں (ہیں) دانے اماں چلیں بھنانے کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں. گھر میں نہیں ہیں دانے اماں چلیں بھنانے نہ روٹی نہ کپڑا ایک کا لہاؤ اتنا بڑھا کہ دوسری کے مرنے جینے کا خیال ہی نہ رہا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۹ : ۵). آپ کی تو وہی بات ہو گئی گھر میں نہیں دانے اماں چلیں بھنانے. (۱۹۷۳ ، ساہیم ، ۵۳۰).

---میں نہیں دانے اماں/بڑھیا بی بی چلی بھنانے کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

---میں نہیں کوڑی گنے والے ہوت کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں. اور وہ ابھی ان لوگوں کے واسطے جن کے پاس ہے ، ان کے لیے نہیں کہ گھر میں نہیں کوڑی گنے والے ہوت. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۳۵).

---میں ہل نہ بلدیہ مانگے ایکھ بلدیہ کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

---میں ہل نہ بلایا ، یہ مانگے ایکھ بلایا کہاوت.
مفلسی میں بڑی بڑی خواہش کرنا (جامع الامثال).

---نکالا ملنا کہاوت.
گھر سے نکالا جانا.

ماں ! یہ کیسا جنم دیا ؟
کہ گھر میں ہی گھر نکالا ملا

(۱۹۸۳ ، طوق و دار کا موسم ، ۸۳).

---نہ بار/دوار میاں محلے دار کہاوت.
بیجا شیخی مارنے والے کے متعلق کہتے ہیں. وہ تو کنگال باکا ہے گھر نہ بار میاں محلے دار. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۲).

---نہ بر فقرہ.
اکیلی عورت کے متعلق کہتے ہیں (جامع اللغات).

---نہ دروا رونے ڈھاڑھی جرا کہاوت.
جس کا کوئی گھر بار نہیں ہوتا وہ بدقسمت ہے (جامع الامثال).

---نہ گھاٹ کہاوت.
کوئی ٹھکانا نہیں. گھر نہ گھاٹ ، آج یہاں ، کل وہاں شہر آیا تو حضرت بل کی والدی نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۹).

---نہ ہونا کہاوت.
آپس میں نباہ نہ ہونا ، خانہ داری کا انتظام نہ ہونا.

آ خانہ خرابی اپنی مت کر
قحبہ ہے یہ اس سے گھر نہ ہو گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۵).

سونا کبھی شوہر کو میسر نہیں ہوتا
عورت انہیں باتوں سے ترا گھر نہیں ہوتا

(؟ ، نازنین (فرہنگ آصفیہ)).

---نہیں دانے میاں چلے بھنانے کہاوت.
مفلس شیخی باز کے متعلق کہتے ہیں. بھلا بتاؤ اس فقرے کے مجھ پر چاہیے ہوں گے گھر نہیں دانے میاں چلے بھنانے ، خود دنیا بھر کو موستا چارسوبیس کرتا پھرتا ہے ، مجھ پر اس کا چاہیے ہو گا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۰۷).

---وار امذ.
خاندان ، کنبہ ، گھربار. ان کو گھروار چھوڑ کر ایسی جگہ چلا جانا پڑتا ہے جہاں اس قسم کی ترغیب و تحریک نہ ہو. (۱۹۱۱ ، نشاط عمر ، ۹۷). میں اپنے گھروار کا مختار ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں. (۱۹۵۹ ، وہی ، ۹۶). [گھر بار (رک) کا ایک املا]

---وارہ (ـــفت ر) امذ.
وہ ٹیکس جو ہر گھر پر لیا جاتا ہے. ٹیکس والا ... پکار گیا ہے

اب دیکھیں کہاں سے آتا ہے روپیہ وہی گھر وارہ بھی ڈے جائیں گے جن کو روپیہ قرض دیا گیا ہو گا. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۲). [گھر + وارہ ، غالباً ، وار (رک) + ہ ، لاحقۂ صفت].

---واس امذ.
رہنے کی جگہ ، مکان (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھر + س : واس वास].

---والا امذ.
۱. مکان کا مالک ، صاحبِ خانہ. ہر ایک طرف کا دیکھناں یہ وضع بلکی ہے ... کہ جس کے دیکھنے سے گھر والا شرمندہ ہوئے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۳۵). آریا کے ہا ک ذات فرقہ نے ہندوستان کے اصل گھر والوں کو جنگل اور پہاڑوں میں دھکیل کر ملکشی نام رکھ دیا. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۲۵). ہم نے اسی دن کو اپنا عیش حرام کیا تھا کہ جب یہ پل پلا گھر والے ہوں تو تم گھر کی مالک اور ہم گھر کے رکھوال. (۱۹۳۶ ، راشدالخیری ، نالہ زار ، ۱۳). جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملنے جائے اور وہ گھر والا اس کی عزت کے لئے گدالا بچھائے یا اس کے اکرام کا خیال کرے تو اللہ تعالیٰ مہمان کی عزت کرنے والے کی مغفرت فرماتا ہے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۶۶). ۲. شوہر ، میاں ، پتی. میرا گھر والا بہت دکھی ہے بابا. (۱۹۸۵ ، بارشِ سنگ ، ۱۵۹). [گھر + والا (رک)].

---والی امث.
۱. وہ عورت جو گھر کی مالک ہو ، مکان کی مالکہ.

کہ گھر کے مرد اٹے لڑکی کہاں ہیں
جو گھر میں اب فقط گھر والیاں ہیں

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۱۷۲). معقلانی سے گھر والی ہوئی ، گھر والی سے راج دلاری. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳). ۲. بیوی ، اہلیہ ، بیگم ، خاتون خانہ.

میں گھر والی ہوں بازاری نہیں ہوں
جو عزت کھوؤں اپنی آبرو دوں

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایان ، ۲ : ۳۱۹). اے میری نادان گھر والی ! تو اس اونٹ کے جاتے رہنے پر کیوں غم کرتی اور روتی ہے. (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۲۰۱). ڈولی سے اتری تو میری گھر والی نے بھی دیکھا. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۷). [گھر + والی (والا (رک) کی تانیث].

---والی سے گھر ہوتا ہے کہاوت.
عورت سے گھر بنتا ہے. میری والدہ بھی چل بسیں ہم تین دم تو تھے ہی گھر والی سے گھر ہوتا ہے وہی نہ رہیں تو ہمارا کہاں ٹھکانہ. (۱۹۳۳ ، آج کل ، دہلی ، ۲ ، ۱۱ : ۳۶).

---والے امذ ؛ ج.
ایک گھر میں رہنے والے ، گھر کے لوگ ، اہلِ خانہ. جب اس نے دیکھی ایک آگ تو کہا اپنے گھر والوں کو ٹھہرو میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۸۰). وہ تین بولیاں بولے گا ، کوئی نہ سمجھے گا ، گھر والے کہیں گے بھوکا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۹).

بھیج کر تنہا مسافت پہ مجھے گھر والے
اپنے مکتوب میں اب حدِ سفر کھینچتے ہیں

(۱۹۸۸ ، آنگن میں سمندر ، ۹۵). [گھر + والے (والا (رک) کی جمع)].

---والے کا ایک گھر نگھرے کے سَو گھر کہاوت.
بدمعاشوں کا ہر جگہ ٹھکانا ہو جاتا ہے ، آزاد اور درویش جہاں بھی ٹھہر جائے وہی اس کا گھر ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نجم الامثال).

---وَر (---فت و) امذ.
گھر وغیرہ. دیکھو تو سہی یہ ہیں تمیزداری کی باتیں کہو اب تو تمہیں گھر ور نہیں یاد آتا. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۲۳). آپ فقط شادی کر لیجیے گھر ور کا انتظام ہمارے ذمہ رہا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۳۳). وہ سخت بیمار ہیں میں گھر ور کچھ نہیں بند کر رہی ہوں. (۱۹۷۱ ، فہمیدہ ، ۲۰). [گھر + ور (تابع)].

---وِیران کَرنا ف م ؛ محاورہ.
گھر اجاڑنا ، گھر تباہ و برباد کرنا ؛ گھر کے تمام آدمی مار دینا (جامع اللغات).

---وِیران ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. گھر اجڑنا ، گھر تباہ اور برباد ہونا.

گیا ہے جب سے تو ویران ہے گھر میرے دل کا
کہ زیبِ خانۂ خاتم کو ہے نگینہ سے

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۱۰۶).

گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ، ویراں ہوتا
بحر گر بحر نہ ہوتا ، تو بیاباں ہوتا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). ۲. بیوی کا مرنا ؛ میاں بیوی میں نااتفاق ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---ہَنسائی (---فت ہ ، مغ) امذ.
گھر والوں کا مذاق اڑانا ، گھر میں فضیحت ، گھر میں تضحیک.

غیبت و جگ ہنسائی کے ماحول میں
کیا یہ کم ہے یہاں گھر ہنسائی ہوئی

(۱۹۸۲ ، ضمیریات ، ۳۰). [گھر + ہنسائی (جگ ہنسائی (رک) کا بگاڑ)].

---ہو آؤ فقرہ.
یہ کام یا معاملہ تمہاری خواہش کے موافق نہیں ہو گا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---ہونا محاورہ.
۱. تباہ ہونا ، میاں بیوی میں موافقت ہونا ، خانہ داری ہونا.

فاحشہ خانہ برانداز ہے ہرجائی ہے
گھر میں دنیا کو جو ڈالوں گا تو گھر کیا ہو گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰). ۲. چھید ہونا ، سوراخ ہونا (ماخوذ :

(فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. سمائی ہونا ، گنجائش ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. جمنا ، قیام ہونا.

جو نہ ہوتا عمر بھر دشمن سے بھر کر ہو گیا
اے نگوِ یار اب دل میں ترا گھر ہو گیا

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود دہلوی ، ۲۵). ۵. جگہ ہونا ، جا ہونا.

لیا آج تاجانے ہو کُل اگر
تو ہوئے گا ان کے پیچھ فتنے کو گھر

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۵۳).

خاکساری سرمہ ساں شیوہ کرے گا تو اگر
دیدۂ اہلِ نظر میں تیرا گھر ہو جائے گا

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۳).

گھر تھا مردم کی طرح چشمِ بنی آدم میں
یہی باعث ہے جو بے مثل تھا یہ عالم میں

(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۷).

---ہی میں پیدا مرے کیسے کہاوت.
جب انتظام ہو سکتا تھا تو نقصان کیسے ہوا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---یار کے ، پوت بھتار کے کہاوت.
عیاش آدمی کے متعلق کہتے ہیں جس کی اولاد رنڈیوں کے یہاں ہوتی ہے اور گھربار کوئی نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)

گِھر (کس گھ)
گھرنا (رک) سے مشتق ، تراکیب میں مستعمل.

---آنا ف ل.
اُمڈ آنا ، چھا جانا ، جھوم کر آنا ، ہجوم کر لینا. اسی وقت خوب بدلی گھر آئی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب ، ۲۲۹). لیکن جب رات آئی تو بادل گھر آئے اور اندھیرا چھا گیا. (۱۹۸۵ ، ہندی شاعری میں مسلمانوں کا حصّہ ، ۳۲).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. چاروں طرف سے گھیرے میں آ جانا ، نرغے میں آ جانا ، محصور ہو جانا.

نکلتے زلف کے کوچے سے دل میں دیکھا تھا
غبارِ خط میں کہیں آ کے گھر گیا ہوگا

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۹). سرسر جو بھاگ رُفیل سن کر سمجھی کہ تو گھر جائے گی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۹۸).

ذہن میں جو گھر گیا لا انتہا کیونکر ہوا
جو سمجھ میں آ گیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی ، ک ، ۲ : ۱). گھر جانے کا تصوّر ، اپنی کائنات کے وسیع روابط سے کٹ جانے کا احساس اس کا باعث ہے. (۱۹۸۷ ، ملت اسلامیہ تہذیب و تقدیر ، ۱۰۱). ۲. رنج و الم میں مبتلا ہو جانا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---کر اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
گھر آنا ، چاروں طرف چھا جانے کے بعد بلند ہونا. بدلی صبح سے گھر کر اُٹھی تھی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۵).

---کَر/کے آنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : گھر کر اُٹھنا. لاچین والا تکین نے نکل کر حکم دیا یہ ابر کندہ بہار گھر کر آیا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۵۸۹).

گھر کے گھنگھور گھٹائیں جو ادھر آتی ہیں
گھوم کر طبقۂ وسطیٰ ہی میں رہ جاتی ہیں

(۱۹۳۵ ، کُنار سبھو ، ۲). صدر دین نے اس کا کوئی جواب نہ دیا چپ چاپ چولھے کے پاس پیڑھی کے اوپر بیٹھا گھر کر آتے ہوئے سیاہ بادلوں کو گھورتا رہا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۲۵۰).

---گِھر کَر آنا ف ل ؛ محاورہ.
اُمڈ اُمڈ کر آنا ، جُھوم جُھوم کر آنا ، زور شور سے آنا. ادھر ابر گھر گھر کر آتا تھا اُدھر ان کا گھر میں دل گھبراتا تھا. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، ۱ : ۲). کیسی کیسی سنجیدہ باتوں پر ہنسی آتی ہے اور کیسی گھر گھر کر آتی ہے. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۵۰).

---بیٹھ کر بَیٹھنا محاورہ.
کسی کے چاروں طرف بیٹھنا ، مل جُل کر بیٹھنا ، گھس مل کر بیٹھنا. بچے گھر س کر بیٹھ گئے بیوی ان کے برابر اپنی جگہ ٹیک پر بیٹھ گئیں. (۱۹۲۳ ، اہل علم اور نااہل پڑوسی ، ۶).

گَھرّا (فت گھ ، شد ر) امذ.
۱. ایک قسم کی دوا یا ضماد جو آشوب چشم کے لیے مفید ہے

کیوں نہ پہونچے نزع کی نوبت یہاں گھرّا لگے
آنکھیں آئیں یار کی تیار گھرّا ہو گیا

(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۲ : ۷۶). دو دن گھرّا لگا لے ، تیسرے دن تارا سی آنکھیں ہو جائیں گی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۰). آنکھوں میں گھرّا یا چاکسو (آنکھ دکھنے کی دوا) ڈالنا (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۶۱۳). ۲. وہ آواز جو نزع کی حالت میں گلے میں سانس کے رُک رُک کر نکلنے سے پیدا ہوتی ہے ؛ غرہ ، گھرالا.

سانس آتی ہے نہ گھرّے کی صدا باقی ہے
او مسیحا ترے بیمار میں کیا باقی ہے

(۱۸۳۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۳۰۵). آہ کی آواز آئی گھرّا لگ گیا اور چند لمحوں میں کچھ بھی نہ تھا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۱۹۹). ہمارے زمانے کی موت کا گھرّا ہے... ہمارا زمانہ مرنے سے پہلے یہ یوں سانس لے رہا ہے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۲۷۳). ۳. گراری دار رہٹ. ایک دفعہ ایک انصاری کے باغ میں گئے ایک اونٹ گھرّا چلا رہا تھا آپ کو دیکھ کر وہ بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۶۶). [گھرّا ، گھر گھر (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چلنا محاورہ.
مرتے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا ؛ گھونگرو بولنا ، نزع کا عالم ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ لگنا عاورہ.
مرتے وقت سانس کا رُک رُک کر نکلنا ، حالتِ نزع ہونا ، جانکنی کا وقت ہونا.

وہاں آنکھیں ہیں اُس کی دُکھنے آئیں
ہیں یاں موت کا گھرا لگا ہے

(۱۸۵۸ ، امانت لکھنوی ، د ، ۹۸). جب ہونٹوں پر جان آئی گھرا لگا سنکا ڈھلا تو شاگرد نے وعدہ یاد دلایا. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱۳ : ۳).

گھراتی (فت گھ) صف.
گھر والے ، گھر کے لوگ ، مراد : لڑکی کی طرف سے شرکت کرنے والے ، لڑکی والے (براتی کا نقیض) . براتی ڈرے کہ کہیں گھر میں بند کر کے مرمت کرنے کا ارادہ تو نہیں ، گھراتی پریشان کہ خان صاحب کو کیا بات ناگوار ہوئی کہ اندھیری رات میں یوں تن تنہا چل دیے (۱۹۵۳ ، ہماراگاؤں ، ۷۰) [گھر + ات ، لاحقۂ اسمیت + ی ، لاحقۂ نسبت].

گھراٹ (فت گھ) امذ.
خاندان ، گھرانا. لالہ کانشی رام کا گھراٹ گانو میں سب سے نامی گھراٹ تھا. (۱۹٦٦ ، کرشن چندر کے بہترین افسانے ، ۵۳). [گھرات (گھر + ات ، لاحقۂ اسمیت کا محرف].

گھَرّاٹا (فت گھ ، شد ر) امذ.
وہ آواز جو سوتے میں ناک سے نکلتی ہے، خراٹا ، گھر گھر کی آواز (نوراللغات ، جامع اللغات). [گھر گھر (حکایت الصوت) + اٹا ، لاحقۂ اسمیت].

گھرامی (فت گھ) امذ.
(کاشت کاری) وہ شخص یا مزارع جو گانو میں اپنا گھر رکھتا ہو (ا پ و ، ٦ : ۱۰۳). [گھر + ام (گرام کی تخفیف) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گھرّامی (فت گھ ، شد ر) امذ.
جھپر بند ، چھپّر چھانے کا کام کرنے والا. ۹ انچ کے موٹے چھپر میں گھانس ۵۰ . ۷ پولہ ... اور محنت ے گھرامی اور تین قلیوں کی کاو ہے. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۲۲). [گھر + امی (کامی (رک) کی تخفیف)].

گھرانا (فت گھ) امذ ؛ گھرانہ.
۱. **خاندان ، کنبہ ، خانوادہ.**

شہنشاہ نے تب چھوڑ اس کا دنبال
منگے تس گھرانے پہ کرنے کون چال

(۱٦٦۵ ، علی نامہ ، ۹۹). کہا ! اے ماں میں ایک مردِ غریب مسافر ، گھرانے عزت و پاکی سے ہوں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۰). اپنا ایک بھائی مجھ پاس چھوڑو اور اپنے گھرانے کے لیے کال کی خورش لو اور جاؤ. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۷۲). کسی ایک گھرانے کی بھی اولاد کو بتاؤ جس نے عمدہ تعلیم و تربیت پائی ہو. (۱۸۷۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۸۳). قدیم سربرآوردوں اور زمینداروں کے گھرانوں اور ٹھکانوں کا یک قلم استیصال کر دیا گیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۵۵). ہمارے پاس بے شمار دولت تھی اور گھرانا بہت فارورڈ تھا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۳۷). ۲. **سلسلہ ، نسب ، پیڑھی ، پشت ، نسل ، اولاد** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھر (رک) + انا/انہ ، لاحقۂ نسبت].

گھُرّانا (ضم گھ ، شد ر) ف ل.
(گنوار) غرّانا (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات). [غرانا (رک) کا ایک املا].

گھرانْد (کس گھ ، غنہ) امث.
(پورب) پیشاب کی بُو ، بدبو ، گھرائد (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [گھر (س : گھرن) + اند ، لاحقۂ اسمیت].

گھرانہ (فت گھ ، ن) امذ.
رک: **گھرانا.** اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھرانہ کو دنیا کے بدلے آخرت عنایت کی ہے. (۱۹۰۳ ، مقدمۂ تاریخ ابن خلدون (ترجمہ) ، ۲ : ۲۲۳). پٹواری کے مرنے کے بعد گاؤں کا یہ مال دار گھرانہ بہت تنگ ترشی سے گزارہ کر رہا تھا. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۱۹۳). [گھر + انہ ، لاحقۂ نسبت].

گھِراؤ (کس گھ ، و مج) امذ.
۱. **گھرا ہوا ہونے کی حالت یا کیفیت ، احاطہ.** کسی قسم کے جسمانی احاطہ کے یہ احاطہ مشابہ نہیں ہے ... ایسا گھراؤ اور احاطہ کسی محیط اور محاط میں نہیں ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ٦۰). ۲. **گھیراؤ ، محاصرہ.** اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ امید رکھنی چاہیے کہ پاکستان کے اقتصادی گھراؤ میں سے کوئی راستہ پیدا فرما دے گا. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲٦ فروری ، ۱۰). ۳. **چھانا ، محیط ہونا.** اولوں اور آندھی کے طوفان کہرے کا گھراؤ اور ٹڈی دل ان میں سے ہر ایک زراعت کو خاک میں ملانے کے لیے کافی ہے. (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ٦۹٦). ۴. **پھیلاؤ ، وسعت.** جس سے معلوم ہو کہ کیسے گھراؤ سے چشمے جاری ہوتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۵۱). [گھرنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھِرائی (کس گھ) امث.
(کسان) وہ اجرت جو مویشیوں کے گھیر کر رکھنے اور چرانے کی بابت دی جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھر (گھرنا (رک) سے) + ائی ، لاحقۂ اسمیت بمعنی اجرت].

گھُڑباہا (ضم گھ ، سک ڑ) امذ.
سائیس (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھر ـ گھڑ + باہا ، س : واہک वाहक سے ماخوذ].

گھُڑبھاکا (ضم گھ ، سک ڑ) امث (قدیم).
(لفظاً) گھوڑے پر کی زبان ؛ مراد : بازاری زبان ، حقیر زبان.

گھڑبھاکا چھوڑ دیجے چن معنی مانگنہ لیجے

(۱۶۹۳ ، شہادت التحقیق (اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۳۷)). [گھر (گھوڑا (رک) کی ایک قدیم شکل) + بھاکا (رک)].

گِھرت (کس مع گھ ، کس ر) امذ.
۱. **گھی ، روغن زرد.** قربانی کے لیے جلائی جانے والی آگ میں گھرت (Ghrta) یعنی گھی ڈالا جائے تو اس وقت یہ منتر یعنی کلیتری پڑھا جائے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۸۳). ۲. (مجازاً) **جوش ، شہوت ، شہوانی آگ** دادا نے آدمی زات کو اپنے شریر میں گھرت کا یقین کر کے اس ... بھگتی کو... مُشترک کر دیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۷ : ۳). [مقامی].

گُھرَت (ضم گھ ، فت ر) امذ.
مویشیوں کا باڑا (پلیٹس). [مقامی].

گَھرتَکی (فت گھ ، سک ر ، فت ت) صف (ج : گھرتکیاں).
جڑاؤ ، کھڑی ہوئی ، کھڑا ہوا.

سنے ہور ربے ہور جڑت کیاں پتیاں
سو پھلیاں ہیں سجلیاں گھرتکیاں پتیاں

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۷). [گھرت = گھوٹ + ک ، لاحقۂ اسمیت + ی ، لاحقۂ صفت].

گَھرَٹ (فت گھ ، ر) امث.
خراش ، رگڑ. جب تم کہیں سڑک وغیرہ پر گر جاتے ہو تو گھٹنے یا پیر میں گھرٹ تو آ جاتی ہے مگر خون نہیں نکلتا. (۱۹۲۵ ، کارخانۂ عالم ، ۱۶۹). [مقامی].

گَھرَج (۱) (فت گھ ، ر) امث.
لکڑی یا ہاتھی دانت کا ٹکڑا جو ستار میں لگاتے ہیں اور جس پر تار رکھتے ہیں.

وہاں پر یہ گت ہو گئی آشکار
گھرج پر چڑھے سب ستاروں کے تار

(۱۸۹۳ ، قصۂ شاہ اختر پری پیکر ، ۲۹). [گھُرج (رک) کا ایک املا].

گَھرَج (۲) (فت گھ ، ر) امذ.
ایک مردار خور پرندہ ، گدھ ، کرگس. ان کی نظر بھی چیل کی طرح ویسی ہی تیز ہوتی ہے کہ اُڑتے اُڑتے اس بلندی پر سے لاش کو زمین پر پڑا دیکھ لیتے ہیں ... ہمیشہ پنجاب میں رہتے ہیں ، یہاں عموماً ان کو گھرج کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۲۱). [مقامی].

گَھرْرَر (فت گھ ، سک ر ، فت ر) امث.
مشینوں یا پہیوں وغیرہ کی حرکت کا شور ، سخت چیزوں کے باہم رگڑنے کی آواز. گھرور کر کے جیپ مکان کے عقبی حصے میں آم کے جُھنڈ کے پیچھے کھڑی ہو گئی. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۰۵). [حکایت الصوت].

گَھرَرگَھرَر (فت گھ ، ر ، سک ر ، فت گھ ، ر) امث.
رک : **گھرور** ہچکولے کھاتے پھر یوں گھرگھر کرنے لگا جیسے اس کے یکایک لوہے کے پہیے لگ گئے ہوں ... (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۱۲). [حکایت الصوت].

گَھرَڑ (فت گھ ، ر) امذ.
خشک چنے یا موٹھ جو مویشی کو بطور چارہ دیتے ہیں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گَھرَڑگَھرَڑ (فت گھ ، ر ، سک ڑ ، فت گھ ، ر) امث.
چکی کے چلنے کی آواز ؛ نیز رک : گھرگھر. ٹھک ٹھک کی آواز اب چکی کی گھرڑ گھرڑ میں تبدیل ہو گئی تھی. (۱۹۸۷ ، گلی گلی کہانیاں ، ۱۶۵). [گھرڑ (حکایت الصوت) + گھرڑ (رک)].

گِھرَسْت (کس گھ ، فت ر ، سک س) امذ.
خانہ داری ، گھر کے کام کاج ، امور خانہ داری.

من کا پنچھی جوش میں پر تولے ہر آن
رسی باندھی گھرست کی کیوں کر کرے اڑان

(۱۹۵۰ ، بیت کی ریت ، ۱۷۳). [گرہست (رک) کا بگاڑ].

گِھرَسْتَن (کس گھ ، فت ر ، سک س ، فت ت) امث.
سگھڑ بیوی ، کنبہ والی عورت ، گھر میں بیٹھنے والی عورت. وہ بھی بال بچوں میں گھری ہوئی بالکل میلی کچیلی گھرستن بن گئی تھی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۷۱). اجناس کو پھیری لگا کر ... فروخت کریں تا کہ بی بیوں اور گھرستنوں کو اشیائے ضرورت گھر بیٹھے اور اپنی پسند سے مل جائیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۱۸). [گرِہستن (رک) کا بگاڑ].

گُھرَسْنا (ضم گھ ، فت ر ، سک س) ف م.
کسی چیز میں اٹکا دینا ، ٹھونسنا ، اڑسنا ، کھسیڑنا.

اک جمع کے سر اوپر روز سیاہ لایا
پگڑی میں بال اپنے نکلا جو وہ گھرس کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۴). اس نے روپیہ دھوتی کے چھور میں باندھ کر اس کو اپنی کمر میں گھرس لیا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۱۸۳). ایک سفید لنگی کمر میں لپٹی ہے جس میں پیش قبض گھرسی ہوئی ہے. (۱۹۲۵ ، لعبت چین ، ۳۰). جلدی جلدی گہرے گہرے کش لگائے اور پورا پورا دھواں چھوڑ کر چلم جھاڑ دی اور دھوتی میں گھرس لی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶۰). [غالباً ، س : گھرشٹ घृष्ट سے].

گُھرَسْواں (ضم گھ ، فت ر ، سک س) صف.
گھرسا ہوا ، اڑسا ہوا ، اٹکا. حسینی کی بی بی کی طرح گھرسواں پائجامہ پہن کر ٹھمک ٹھمک چلتا ایسے آتے ... (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۲۷). [گُھرس (گھرسنا (رک) سے) + واں ، لاحقۂ صفت].

گِھرکا (کس گھ ، سک ر) امذ.
لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لکڑی زمین میں گاڑتے ہیں اور دوسری اس کے اوپر رکھ کر دو لڑکے اس کے سروں پر بیٹھ کر اس کو چلاتے ہیں ، ترازو جھولا (ماخوذ : جامع اللغات). [گِھر = گھیر (گھیرنا (رک) سے) + کا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھرک بیٹھنا ف ل.
گھرکی دینا ، جھڑک دینا. اور میں کسی بات پر گھرک بیٹھتی تھی

تو کئی کئی دن تک مجھ سے بولنا چھوڑ دیتی تھیں. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (نوراللغات)).

گھُرکنا (ضم گھ ، فت ر ، سک ک) ف م ؛ گھڑکنا.
سخت آواز سے تنبیہ کرنا ، ڈانٹنا ، ڈپٹنا ، جھڑکنا ، سرزنش کرنا. ایک بارگی باگ موڑ کر ایک نعرہ مارا اور گھرکا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۷). جس کو سبق یاد نہ ہوتا اس کو کچھ نہ دیتے اور گھرک دیتے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۳۷) مارنے میں ان کو تامل نہ تھا ، گھرکنے میں ان کو لحاظ نہ تھا. (۱۹۲۰ ، گرداب حیات ، ۲۷). کسی کو کھینچتا ہے ، کسی کو گھرکتا ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۸۳). [س : گھر + کرج + [illegible]].

ـــ جھڑکنا ف م.
ڈانٹنا ڈپٹنا ، لعنت ملامت کرنا. لوگ ان کے سبق پڑھنے اور مولوی صاحب کے گھرکنے جھڑکنے کا تماشہ دیکھنے دور دور سے آتے تھے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۲۳ : ۱۰). کبھی ایک کو ڈانٹنا ڈپٹنا پڑتا ہے اور کبھی دوسرے کو گھرکنا جھڑکنا پڑتا ہے (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۹۳) [گھرکنا + جھڑکنا (رک)]

گھُرکی (ضم گھ ، سک ر) امث ؛ گھڑکی.
جھڑکی ، ڈانٹ ، ڈپٹ ، دھمکی. کوئی غیرت والا ہوتا ہے جو ایک ذرا سی گھرکی کو ساری عمر نہیں بھولتا (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۵). اچھا صاحب ؛ اب سے ہم کسی نوکر کو گھرکی تک نہ دیں گے. (۱۹۱۷ ، مُراری دادا ، ۸) چادر اُٹھانے کی کوشش کی تو تھپڑ ، پوچھنے کی کوشش کی تو گھرکی ، بھائیوں سے خود بات کرنے کی ہمت کی تو ڈانٹ. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۸۴). [گھرکنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــ بتانا محاورہ.
ڈانٹنا ، جھڑکنا ، تنبیہ کرنا.

> وہ تو کسی طرف کو نہ گھرکی بتاتی تھی
> نہ مُنھ کو موڑتی تھی نہ پنجہ اُٹھاتی تھی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۱۵).

ـــ جھڑکی (ـــ کس جھ ، سک ڑ) امث.
ڈانٹ ڈپٹ ، لعنت ملامت. میں تمہارا ہاتھ جوڑنا دیکھ رہی تھی بڑے سپاہی ہو خوب گھرکیاں جھڑکیاں اٹھائیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۸۹). وہی ماں جو جان چھڑکتی تھی آج ان کے پاس پھٹکنے کی بھی روادار نہیں ، جب پاس جائیں گھرکی جھڑکی اور دھتکار پڑتی ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۸۳). [گھرکی + جھڑکی (رک)].

ـــ دینا محاورہ.
جھڑکنا ، ڈانٹنا ، دھمکانا ، ڈرانا. کلی اس کے حال پر بسورتی تھی غنچے چٹکتے تھے یا گھرکیاں دیتے تھے گل فرط غصہ سے منھ لال کئے تھی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۶۴۴). انہوں نے ایک گھرکی دی تو میرا تو دم ہی نکل جانے کا (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۶۸). بندر گھرکی دیتا ہے گرگٹ رنگ بدلتا ہے لومڑی چکمہ دیتی ہے. (۱۹۸۴ ، قلمرو ، ۱۹۲).

ـــ سُننا ف م.
ڈانٹ سننا ، جھڑکی سہنا ، دھمکی سننا.

> ہم اسیروں پہ ہے وہ ظلم کسی پر نہ ہوا
> قید میں گھرکیاں سنتے ہیں نگہبانوں کی

(۱۸۹۷ ، راقم ، ک ، ۲۵۱). بکری کا بچّہ بھیڑیے کی ہیبت ناک صورت دیکھ کر اور اس کی گھرکی سن کر کانپنے لگا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۶۲).

ـــ کھانا محاورہ.
گھرکی برداشت کرنا ، جھڑکی سننا.

> کس کو میں اپنا حال مصیبت سناؤں گی
> فاقہ میں گھرکیاں میں لعینوں کی کھاؤں گی

(۱۸۷۵ ، دبیر (نوراللغات)).

گھَرُک (فت گھ ، ضم ر) امذ.
ایک راگ کا نام.

> وہ اربابِ عشرت کا آپس میں مل
> جمانا گھرک راگ کا دے کے دل

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۱۲۸). [مقامی].

گھَرگَھٹ (فت گھ ، سک ر ، فت گھ) امذ.
ایک قسم کی مچھلی (لاط :
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घरघट].

گھِرگِھٹ (کس گھ ، سک ر ، فت نیز کس گھ) امذ (قدیم).
چھپکلی سے مشابہ مگر قدرے بڑا جانور جو آفتاب نکلنے پر طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے ، گرگٹ. آفتاب پرست ... اہل ہند گھرگھٹ خوانند. (۱۷۳۹ ، اداۃ الفضلاء ، (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۶۷ ، ۱۲). [گرگٹ (رک) کا ایک قدیم املا].

ـــ کی دوڑ باڑی لگن کہاوت (قدیم).
ہر شخص کی کوشش وہیں تک ہوتی ہے جہاں تک اس کی رسائی ہو ، اپنے مقدور اور حوصلے کے مطابق کام کیا جا سکتا ہے. گھرگھٹ کی دوڑ باڑی لگن ، بگولا ہزار پر دھرے گا تو کیا بہری کام کرے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

گھِرگھِر (کس گھ ، سک ر ، کس گھ) امث.
چکی یا کسی قسم کی مشین تیز گاڑی کے چلنے کی آواز. دیکھنا کیسی گھرگھر چکی چلاتی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۷۵).

> موٹروں کی ہوتی بہت گھرگھر
> ایک سناٹا پھر ہوا باہر

(۱۹۳۶ ، چک بیتی ، ۲۵). ہمارے دیہات کی گھرگھر کرنے والی چکیاں جن پر گھر کی بی بی تڑکے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے. (۱۹۶۷ ، جلتے ہو تو چین کو چلیے ، ۸۵). [حکایت الصوت].

گھِرگھِرا (کس گھ ، سک ر ، کس گھ) امذ.
ایک قسم کا کھلونا لکڑی کے کنڈولنے ، گھرگھرے ، لٹو ، جھولے ،

سیٹیاں ، گیند ، گولیاں غرض کیا کیا بیان کروں. (۱۹۷۴ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۵۲). [گھرگھر (حکایت الصوت) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھرگُھرا (ضم گھ ، سک ر ، ضم گھ) امذ.
۱. (طب) **وہ زخم جو گوشت اور ساخت اعضاء کو کھاتا اور گلاتا چلا جائے ، قرحۂ اکّالا ، السر (Ulcer) کی ایک قسم.** ان کے ٹخنے میں گھرگھرا (زخم معروف) تھا وہ زخم کھولے بیٹھے تھے. (۱۹۱۸ ، پیمبران سخن ، ۱۳۱). ۲. **ایک قسم کا جھینگر ؛ ایک قسم کا کٹھ بھوڑا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : گھرگھرک घुरघुरक].

گھَرگھَرانا (فت گھ ، سک ر ، فت گھ) ف ل.
گھرگھر کی آواز نکلنا. ذرا ذرا دیر بعد اِدھر اُدھر دیکھ کر اپنی گھرگھراتی بلغمی آواز میں دھیرے دھیرے آواز لگاتا. (۱۹۶۹ ، وہ جسے چاہا گیا ، ۳۱). [گھرگھر (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُھرگُھرانا (ضم گھ ، سک ر ، ضم گھ) ف ل.
غرّانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) [گُھرگُھر (حکایت الصوت + انا ، لاحقۂ مصدر].

گھَرگھَراہٹ (فت گھ ، سک ر ، فت گھ ، ہ) امث.
۱. **چکی ، مشین یا گاڑی وغیرہ کی گھرگھر کی آواز.** گھڑی بھر ایک بڑی گھرگھراہٹ کے ساتھ بجی دس بجے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جون ، ۳۱). چکیوں کی گھرگھراہٹ ، چھاج کی پھٹک ... اسی ہنگامۂ ہستی کا پتہ دے رہی تھی جو طاعون کے مہلک حملوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتا تھا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۲۷۱). باہر پتھریلی زمین پر گاڑیوں کی گھرگھراہٹ ... نے ایک بلاخیز طوفان اٹھا رکھا تھا. (۱۹۴۴ ، چیو ، ۱۱۰). ۲. **سانس کی گھرگھر کی آواز.** اب وفات کا وقت قریب آ رہا تھا ... سینہ میں سانس کی گھرگھراہٹ محسوس ہوتی تھی. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۸۱). سانس میں جھٹکا ہے اور ... گھرگھراہٹ بھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۶۴). [گھرگھرانا (رک) کا حاصل مصدر].

گِھرنا (۱) (کس مع گھ ، سک ر) امث.
کراہت ، بیزاری ، گھن ؛ نفرت ، ناگواری ، ناپسندیدگی ؛ حقارت. جو نہ کسی سے گھرنا (نفرت) کرتا ہے نہ کسی چیز کی اِچھا کرتا ہے وہی پکا سنیاسی ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۱۵۸). [س : घृणा].

گِھرنا (۲) (کس گھ ، سک ر) ف ل.
۱. (۱) **گھیرے میں آنا ، نرغے میں آنا ، محصور ہونا ، بند ہونا (ہجوم وغیرہ میں) پھنسنا.**

ابروؤں سے قتل کرتا ہے تو کافر قتل کر
اِک مسلماں گھر گیا ہے دوہری شمشیروں کے بیچ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۲۶).

وہ شرماتی ہوئی آنکھیں وہ گھبراتی ہوئی باتیں
نکل کر گھر سے وہ گھرنا ترا امیدواروں میں
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۵۴). کلکٹر کی کوٹھی میں اپنے بد باطن محافظوں میں گھرے ہوئے تھے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۷۲). اورنگ آباد شہر پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے باغوں کی کثرت ہے. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۵۷). ۲. **چھانا ، امنڈنا ، جھومنا.**

لحد پر آ کے جب احباب نے برپا کیا ماتم
گھرا اپنا دھنواں نالوں کا گویا شامیانہ تھا
(۱۸۷۸ ، کلیات صفدر ، ۶۱).

پھر سَر پر ابر دورِ جُنوں ہے گھرا ہوا
پھر دل میں ہوئے زلفِ پریشاں ہے کیا کروں
(۱۹۳۹ ، سموم و صبا ، ۴۴). ۳. (مجازاً) **رنج و الم میں مبتلا ہونا.**

جب بے کسی میں گھر کر کوئی غریب رویا
رقت ہوئی وہ طاری ہلنے لگا کلیجا
(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۳۹). ۴. **طاری ہونا.** واصلاں پر بھی کوئی وقت یوں یک حال گھرتا ہے. (۱۹۶۵ ، چھ سرہار ، ورق ، ۷۰).
[گھیرنا (رک) کا فعل لازم].

گھرنائی / گھرنئی (کس گھ ، سک ر/فت ن) امث.
ایک قسم کی ناؤ جو گھڑوں سے بناتے ہیں.

نصیب میں ہے تو کوثر کے گھاٹ اُتریں گے
بنا کے چار عناصر کی ایک گھرنائی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۱۸). عابد علی نے چار گھڑوں کی ایک گھرنئی بنائی اور ایک گھڑے کے پیندے پر مولوی صاحب کو بٹھایا. (۱۹۳۶ ، ہنر مندان اودھ ، ۱۳۸). [گھڑا (بحذف ا) + نائی / نئی (ناؤ (رک) کا محرف)].

گھَرنی (فت گھ ، سک ر) امث.
بیوی ، گھر والی. گھرنی کے بغیر یہ گھر آپ کو بھوت کا ڈیرا سا معلوم ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۲۱).
[س : گرہنی गृहिणी].

گِھرنی (۱) (کس گھ ، سک ر) امث.
۱. **چرخی ، گھمانے کا آلہ ، پہیا ، کنوئیں سے پانی نکالنے کی چرخی.** گھر کی بیچ میں کنواں جو اس گھر میں ہو اور اسکی گھرنی ... داخل ہے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۶). چار گھرنیاں (چرخیاں) لگی ہوئی ہیں ، چاروں طرف سے پانی کھینچا جا سکتا ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، عبدالماجد ، ۲۳۰). ۲. **رسی وغیرہ بٹنے یا کپڑا بننے کی کل.** مختلف قسم کے کارخانوں میں اسی کی موزونیت کے لحاظ سے مشینری ہوتی ہے مثلاً کپڑا بننے کی گھرنی کو لو. (۱۹۲۱ ، شمع ہدایت ، ۲۷۴). ۳. **جہاز پر بھاری سامان چڑھانے اور اتارنے کا آلہ ، جرثقیل** (اب و ، ۵ : ۱۸۰). ۴. (گنوار) **سر کا چکر ، دوران سر.** اس کے بعد اسے کچھ پتا نہ رہا کہ کیا ہو رہا ہے ، وہ بے حد گھرنی کھا رہا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۳۲). ۵. **ایک آبی پرند کا نام جو اکثر دریا کے کنارے پر رہتا اور مچھلیاں کھاتا ہے، رام چڑیا** (فرہنگ آصفیہ). ۶. **لوٹن کبوتر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھری (رک) کا محرف].

ـــ دار صف.
گھومنے والا ، چکر کھانے والا . جوڑ کنپٹی کا نہایت پیچیدہ گھرنی دار ہے اس وجہ سے بیٹھا نہیں تو کنپٹیاں باہر نکلی ہوئی ہیں . (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۲). [گھرنی + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

ـــ کھانا محاورہ.
چکر کھانا ، گھومنا.

چھوٹ کر عشق کے پھندے سے کدھر جائے گا
گھرنیاں چاہِ زنخداں میں مرے کھائے گا

(؟ ، واسوخت ، میر ظہور علی (فرہنگ آصفیہ)).

گِھرنی (۲) (کس گھ ، کس ن) اث.
(لکھنؤ) **چھوٹی ناؤ** (ماخوذ : فرہنگ اثر). [گھرنائی/گھرنئی (رک) سے ماخوذ].

گُھرنی (ضم گھ ، سک ن) اث.
لڑھکنا ، چکر کھانا ، گھومنا ؛ سر کا چکر (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [س : گھورن + کا घूर्णि + का].

گِھرنیوں کی جوٹ اث.
چرخیوں کا سلسلہ یا نظام (پلیٹس).

گَھرُّو (فت گھ ، شد ر ، و مع) صف.
گھریلو ، خانگی. یہ بھجن بنانے والے عموماً سادہ اور گھرو چیزوں کی مثالیں دیتے ہیں . (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۵). [گھر (رک) + و ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَھرْوا (فت گھ ، سک ر) امذ.
گھر کی تصغیر بالتحقیر ، چھوٹا گھر ، کٹیا ، جھونپڑا.

غافل ہو کے فقیرا سویا
اس بیری نے گھروا کھویا

(۱۸۵۱ ، مورکھ سمجھاوے ، ۹). جب جی میں آئی اٹھیں اور ریل میں بیٹھیں ، میاں پریشان نوکر حیران گھر کا گھروا ، یہ قرینہ ہے کہاں کا . (۱۹۲۳ ، بچے کا کرتا ، ۹). [گھر (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھرْوَار (فت گھ ، ر ، شد و) امذ.
خاندان والا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [گھر (رک) + وار/وال ، لاحقۂ صفت].

گِھرْوانا (کس گھ ، سک ر) ف م.
احاطہ کروانا ، محدود کروانا ، پابند کروانا ، گھیرا ڈلوانا ، حصار کھنچوانا ، مقید کروانا. بموجب ان کی درخواست کے قنات باغ کی پشت پر دور تک گھروا دی . (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۸). [گھرنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَھرْوَاہا / گَھرْوَایا (فت گھ ، سک ر) امذ.
رک : **گھروا.**

لے کے ساجق ترے گھرواہے میں آتی ہوں میں
آج تیاری مری چوہوں کی کروا سمدھن

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوان رنگین و انشا ، ۴۲)). اگر قرض کی جگہ تم گھرواہے کی خبر لیتے رہتے تو میں کلیجے کو روتی . (۱۹۱۹ ، اتالیق بی بی ، ۳). اس کے علم کو لے کر کیا ہم چاٹیں جب گھروایا ہی اوندھ جائے . (۱۹۲۰ ، لحت جگر ، ۱ : ۲۲۳). [گھر (رک) + واہا/وایا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھرْوِیا (فت گھ ، و مع) اث (قدیم).
اُنس ، محبت ، چاہت ، پیار ، قُربت ، پسندیدگی ، تعلق ، واسطہ ، ربط ، وابستگی ، لگاؤ.

ہیں دو کیاں ساوان بھی اپ آپ میں
ہیں تی بی لئی کچھ گھرویا دھریں

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۱۸). [مقامی].

گِھرول (کس گھ ، و مج) امذ.
ہجوم (دریائے لطافت ، ۹۴). [گھر (گھرنا (رک) سے) + ول ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گَھرَونجی / گَھرَونْچی (فت گھ ، و مج نیز لین ، مغ) اث.
لکڑی کا چوکھٹا جس پر پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں ، اوپر اسی چبوترے کے ایک گھرونچی جوبی اور اس پر سبوچۂ آب رکھا ہے . (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۷۳۴). ان میں منبر ، قوارے ، ظروف ، حوض ، مرتبان اور گھرونجیاں شامل ہیں . (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۱۵۱). [گھڑونچی (رک) کا بگاڑ].

گَھرَونْدا (فت گھ ، و لین ، مغ) امذ.
مٹی کا چھوٹا سا گھر جو بچیاں گڑیاں کھیلنے کے لیے بنا لیتی ہیں ؛ وہ گھر جو بچے گیلی ریت کے اندر پانو رکھ کر سوکھا سا بنا لیتے ہیں اور پھر اسے کھیل کر توڑ ڈالتے ہیں ؛ (مجازاً) چھوٹا موٹا ناپائدار گھر.

وہ بدخو طفلِ اشک اے چشمِ تر ہیں دیکھتا اک دن
گھروندے کی طرح سے گنبدِ چرخ کہن بگڑا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۱).

تھا جو کچھ کھیلنا ہم کھیل چکے جاتے ہیں
اب بگڑنے کو ہے دنیا یہ گھروندا تیرا

(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۳۰). مینا سر کے بال کھولے آنگن میں گھروندا بنا رہی تھی . (۱۹۳۳ ، دودھ کی قیمت ، ۳۸). ان کی امیدوں کے گھروندے مسمار ہو چکے ہیں . (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۲۰). [گھر (رک) + وندا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھروں گَھر (فت گھ ، و مج ، فت گھ) م ف.
گھر گھر ، ہر ایک گھر میں ، تمام گھروں میں ، سارے گھروں میں ، کُل کے کُل گھروں میں.

گھروں گھر بٹیں ہیں مٹھائی کے تھال
ہو پوری کچوری کا کھانا محال

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۸۱). [گھر (رک) + وں ، لاحقۂ جمع برائے ربط + گھر (رک)].

گھِڑی (کس گھ ، شد ڑ) امث.
چرخی ، گھمانے کا آلہ. گھری یا چرخی دوسرا آلہ جرثقیل کا ہے (۱۸۷۱ ، علم طبیعیات ، ۱ : ۵۱). پنکھے اور جھاڑ وغیرہ لٹکانے کے قبل ان کڑوں کی اچھی طرح آزمائش کرلی جائے جن پر آویزاں کئے جاوینگے نیز پنکھا کھینچنے کی گھڑی (۱۹۱۹ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۲). آپ نے دیکھا ہوگا کہ کنویں پر ایک لوہے کی گھڑی لگی ہوتی تھی. (۱۹۵۹ ، مقالاتِ ایوبی ، ۱ : ۹۰).
[گھر (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ تانیث و اسمیت].

گھُڑی (ضم گھ ، شد ڑ) امث.
ایڑی (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گَھڑیا (فت گھ ، سک ڑ) امث.
۱. کھریا مٹی کی بنی ہوئی کلھیا جس میں دھات چاندی یا سونا گلاتے ہیں ، کٹھالی. کندن سنار نے گھریا میں سوہاگا ڈالا سونا گلایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۸). گدازگر ... چاندی اور سونا گلا کر گھریوں میں ڈالتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ۱ : ۳۳). ذرا دیر میں سب کا سب سونے کا پھندا بنا کر گھریا میں سے نکال کے داروغہ جی کے ہاتھ پر رکھ دیا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۷۵). ۲. کمہاری کا مٹی کا گھر (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. شہد کی مکھیوں کا چھتا. (شہد کی مکھی) مٹی کی چھوٹی سی گھریا بنا کر اس میں رکھتی ہے. (۱۹۵۰ ، سوانحات السلاطین ، ۶۲). [س : گھٹکا घटिका ، نیز گھر (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

گَھرِّیا (فت گھ ، ر ، شد ی) صف.
گھر سے تعلق رکھنے والا ، گھر کا. حوالدار صاحب بولے نایبصاحب تکسیر معاینہ ہو کوئی گھریّا چور ہے ، گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرح دار لونڈی ، ۶۰).
[گھر (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

گِھڑیا (کس گھ ، سک ڑ) امث.
نرغہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھرنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

ـــ میں گِھڑنا ف ل ؛ محاورہ.
نرغے میں پھنسنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

گھُڑّیاں (۱) (ضم گھ ، شد ڑ بکس) امث ؛ ج.
گھڑی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ جوتنا محاورہ.
ایڑیاں رگڑنا ؛ سخت مصیبتیں برداشت کرنا ، سخت تکلیف میں بسر کرنا. بس تو اس ناقدری میں گھڑیاں جوتتے ایک عمر ہوگئی. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۵).

ـــ گِھسنا محاورہ.
گھڑیاں جوتنا ، ایڑیاں رگڑنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گھُڑّیاں (۲) (ضم گھ ، شد ڑ بکس) امث ؛ ج.
گھورنا (رک) حالت و کیفیت بطور جمع تراکیب میں مستعمل.

ـــ گھونٹنا محاورہ.
آنکھوں ہی آنکھوں میں ناگواری کا اظہار کرنا ، گھور گھور کے دیکھنا. میں بھی وہیں جا کر بیٹھ گئی اور استاد جی گھڑیاں گھونٹتے رہ گئے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۵۹). اس تبسم زیر لب نے شیخ جی پر بجلیاں گرا دیں کچھ بن نہ پڑا گھڑیاں گھونٹ کر رہ گئے. (۱۹۵۳ ، پیر نابالغ ، ۶۶).

گَھرَیتَن (فت گھ ، ی مج ، فت ت) امث.
گھر بار والی ، شادی شدہ. صفیہ برس چھ مہینے کی بیاہی تھی بیس بائیس برس کی گھریتن ، نہایت ہی استقلال سے شوہر کا مقابلہ کیا. (۱۹۲۱ ، نسوانی زندگی ، ۳۸). [گھر (رک) + یت ، لاحقۂ صفت + ن ، لاحقۂ تانیث].

ـــ بَریتَن (ـــ فت ب ، ی مج ، فت ت) امث.
رک : گھریتن. جو آج معصوم ہیں انشاء اللہ گھر بار والے ہوں گے ، ان کی بیویاں تمہاری طرح گھریتن بریتن ہوں گی. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ۱۳). [گھریتن + بریتن (تابع)].

گَھرے گَھر (فت گھ ، ی مج ، فت گھ) م ف (قدیم).
ہر ایک گھر میں ، گھر گھر میں.

گھرے گھر سو گلزار سب باغ ہوا
پھولے پھول بن دیں ہنگام ہی ہوا

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۱۱۳).

گھرے گھر اللہ سکھ سبور تھا
خلق شاد سب ملک معمور تھا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۰).

کہ ہوئے گا پیمبر عتیہ بےشک
گھرے گھر بولتے یہ بات ہریک

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۶۲).

گَھریلا (فت گھ ، ی لین نیز مج) صف.
رک : گھریلو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھر (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گَھریلُو (فت گھ ، ی مج ، و مج) صف.
۱. گھر کی طرف منسوب ، گھر سے متعلق ، گھر کا ، خانگی. گھریلو جھگڑے سے ہم تو واقف نہیں (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ۱۰). دونوں دیر تک ایسے ہی گھریلو باتیں کرتے رہے. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۶). مثال کے طور پر ایک گاؤں کی عورت گھریلو کام کاج کے لیے اوسطاً ۲.۵۰ کیلوریاں فی گھنٹہ خرچ کرتی ہے. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۳۹). ۲. گھر میں رہنے والی ، گھربار والی ؛ (مجازاً) سیدھی سادی.

ہے بجا تصویر اگر لے لیں تو رسوائی نہیں
پر گھریلو ہے وہ ، کچھ بے پردہ ہرجائی نہیں

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۱). معمولی شدبُد رکھنے والی گھریلو عورت کو ڈاکٹری کی کتابوں کا کیا پتہ؟ (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۵۸).

٣. خانہ ساز ، گھر کا بنا ہوا ، گھر میں تیار کیا ہوا. عام طور پر ہم نیم حکیم قسم کے اطبا یا گھریلو نسخوں ہی کو استعمال کرتے ہیں. (١٩٨٥ ، سائنسی انقلاب ، ١٧٣). ٣. گھر میں پالا ہوا ، پالتو ، اہلی (چرند ، پرند وغیرہ جانور). تعداد مویشی صرف نو کروڑ چند لاکھ ہے جس میں بھیڑ بکری اور دیگر گھریلو چوپائے بھی شامل ہیں. (١٩٢٥ ، اسلامی گئورکھشا ، ٣٨). اسی طرح گھریلو چڑیاں ... شمالی اور جنوبی امریکہ میں دن بدن پھیلتی چلی جا رہی ہیں. (١٩٧٧ ، کرۂ ارض کا حیواتی جغرافیہ ، ٦٢). [گھر (رک) + یلو ، لاحقۂ صفت].

---پَن (---فت پ) امذ.
گھر کا سا ماحول یا فضا ، گھریلو زندگی کی عکاسی ، گھریلو ماحول کی ترجمانی ، گھر والی خصوصیات ، گھریلو انداز. حسرت نے اپنی شاعری میں محبوب کے اعضائے جسمانی کے علاوہ اس کے لباس اور دیگر لوازمات کا ذکر کیا ہے جس کی بنا پر ان کی شاعری میں گھریلو پن آگیا ہے. (١٩٨٨ ، مزاج و ماحول ، ٢٣٦) [گھریلو + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---زِنْدَگی (---کس ز ، سک ن ، فت د) امث.
خانگی زندگی ، ازدواجی زندگی. سیاسیات ، عمرانیات گھریلو زندگی اور زن و شو جیسے بنیادی معاملات سے تعلق رکھتے تھے. (١٩٨٥ ، نئی تنقید ، ٣٥١). [گھریلو + زندگی (رک)].

---صَنْعَت (---فت ص ، سک ن ، فت ع) امث.
گھریلو دستکاری یا اشیا کی تیاری ، وہ صنعت جو گھر میں چلائی جائے. گھریلو صنعتوں میں سے ہر صنعت کے اپنے خاص مسائل ہوتے ہیں. (١٩٥٩ ، گھریلو صنعتیں ، ٢٦). [گھریلو + صنعت (رک)].

---کارِیگَر (---ی مع ، فت گ) امذ.
اپنے گھر میں چیزیں بنانے والا ، دستکار. پسماندہ ممالک میں گھریلو کاریگر کی حیثیت ایک اُجرت حاصل کرنے والے مزدور سے زیادہ نہیں. (١٩٥٩ ، گھریلو صنعتیں ، ٢٥). [گھریلو + کاریگر].

---کَبُوتَر (---فت کَ ، و مع ، فت ت) امذ.
(کبوتر بازی) پالتو کبوتروں کی ایک قسم جس میں لقا ، موتڈھی ، لوٹن اور یاہو داخل ہیں ، دوسری قسم کو تیز پرواز کہتے ہیں (ماخوذ : اب و ، ٨ : ١٣٣). [گھریلو + کبوتر (رک)].

---کھیل (---ی مع) امذ.
گھر کے صحن میں کھیلنے کے کھیل ، مقامی کھیل. آنکھ مچولی، آنی باتی ، کبڈی ، پہل دوج ، ست گھرا یہ چند گھریلو کھیل تھے. (١٩٩٣ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ١٦) [گھریلو + کھیل (رک)].

---مَصْنُوعات (---فت م ، سک ص ، و مع) امذ ا ج.
گھر میں بنائی ہوئی اشیا ، گھریلو صنعت کی چیزیں. گھریلو مصنوعات کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں استعمال ہونے والا خام مال بیشتر خود متعلقہ ممالک میں دستیاب ہو جاتا ہے. (١٩٥٩ ، گھریلو صنعتیں ، ٢١). [گھریلو + مصنوعات].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
گھروں میں پائی جانے والی مکھی. گھریلو مکھیاں گندی جگہوں میں انڈے دیتی ہیں. (١٩٠١ ، لڑائی کا گھر ، ٣٩). گھریلو مکھی اپنے پنجوں سے بناؤ سنگھار وغیرہ کرتی ہے. (١٩٦٣ ، حشرات الارض اور وھیل ، ٦٦). [گھریلو + مکھی (رک)].

---نَظَرِیَّہ (---فت ن ، ظ ، کس ر ، شد ی بفت) امذ.
وہ نظریہ جو گھر کی سطح تک اثر انداز ہو ، مقامی زاویۂ نظر. موجودہ نظام تعلیم کی زیر سرپرستی جو تعلیمی نصاب سے متعلق کتب پڑھائی جاتی ہیں ان میں گھریلو نظریہ ... ملکی نظریہ ... اور عالمی نظریہ ... پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے. (١٩٦٣ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ٨٦). [گھریلو + نظریہ (رک)].

گُھڑ (١) (ضم گھ) امذ.
گھوڑا (رک) کا مخفف ، تراکیب میں مستعمل.

---باپا امذ.
سائیس (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [گھڑ + باپا - س : واپک वाहक].

---بَہَل (---فت مج ب ، فت ہ) امث.
گھوڑوں کی رتھ ، گھوڑا گاڑی.

> گھڑ بہل ، فیل بہل ، شتر بہل ، راہ وار
> ہرنوں کی بہل ، بکری بہل ، گھنٹے گھنگرو دار

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٢٢٦). ایک عرضی بادشاہ کو ، دوسری مبارکباد ولیعہد کو لکھ ، گھر بہل میں دیول دیوی کو بٹھایا (١٨٨٣ ، قصص ہند ، ٢ : ٣٣). ایک روز حضرت شاہ عالم گھڑ بہل میں سوار جا رہے تھے اور میاں مخدوم شاہ (احمد) بھی ہمرکاب تھے. (١٩٣٣ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام ، ٢٨). [گھڑ + بہل (رک)].

---بَہْلی (---فت مج ب ، سک ہ) امث.
رک : گھڑ بہل. تمام نامی سردار اور درباری منصب دار تھے سانڈنیوں پر بیٹھ کوتل گھوڑے اور گھڑ بہلیں لئے ... جنگل اور پہاڑ کاٹتا چلا. (١٨٨٣ ، دربار اکبری ، ٣٣). [گھڑ + بہلی (رک)].

---چِڑْیا (---کس چ ، سک ڑ) امث.
(یونانی اساطیر) ایک پردار گھوڑا جس نے کوہ (Helecon) پر اپنی ٹاپو سے چشمہ بہا دیا تھا جہاں سے شاعروں اور ادیبوں کو فیضان حاصل ہوتا ہے ، (انگ : Pegasus). میں نہیں مانتا کہ پگاسس بھی کوئی چیز ہے ایسی مضحکہ خیز گھڑ چڑیا آج تک نہیں بنی. (١٩٥٥ ، حیرتنا ک کہانیاں ، ١٩٧). [گھڑ + چڑیا (رک)].

---چَڑْھا (---فت چ) امذ.
١. گھوڑے پر چڑھا ہوا ، سوار. اسم اور ماضی کے مرکبات جن سے فاعل کے معنی پیدا ہوتے ہیں مثلاً جیب کترا ، پتھر چٹا ، کن بندھا ، کم تولا ، گھس کھدا ، گھڑ چڑھا. (١٩٢٨ ، سلیم (وحید الدین) ، افادات سلیم ، ٩). اس زمانے میں کبھی کبھی

گھڑ چڑھے فقیر آیا کرتے تھے. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۳۹). ۲. عمدہ سواری کرنے والا ، گھوڑے پر خوب بیٹھنے والا ، پکا سوار (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات) . ۳. ایک قسم کا سوانگ جس میں سوانگ کرنے والا اپنی کمر سے کاٹھ کے گھوڑے کا ڈھانچ اسی طرح باندھ لیتا ہے کہ جیسے گھوڑے پر چڑھا ہوا ہے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھڑ + چڑھا (چڑھنا (رک) کا ماضی نیز حالیہ تمام)].

---چڑھی (---فت چ) امث.

۱. ایک ہندی رسم جس میں دولھا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کے گھر جاتا ہے. بنجیس کی گھڑ چڑھی ، چھنکی برات اور سنمی کا ڑہار ہے تنہا مل جی نے سانپ بھیجی ہے (۱۹۲۹ ، بہارِ عشق سرفراز حسین ، ۳۹). ۲. شہسواری . میدان میں زیر جھروکے نکل کر تیراندازی اور چوگان بازی کریں تو گھڑ چڑھی اور کسب ہر ایک کا ظاہر ہو. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۵۰). ۳. ایک قسم کی چھوٹی توپ جسے گھوڑے پر سوار ہو کر چلاتے ہیں ؛ وہ توپ جسے گھوڑے پر رکھ کر آسانی سے ہر جگہ لے جا سکتے ہیں ؛ رہکلہ.

گھڑ چڑھی توپیں ہیں سرکار کی کیا توپی دار
توپوں پر گھوڑے ہیں ہر گھوڑوں پہ توپوں کا محل

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۰) ۴ رسالہ ، سواروں کی فوج (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [گھڑ + چڑھی (چڑھا (رک) کی تانیث)].

---دوڑ (---و لین) امث.

۱. گھوڑوں کا شرط بد کر دوڑانا ، گھوڑوں کی دوڑ ، ریس. مجکو انکی ایک ہی بات کھٹکتی ہے کہ بازی بد کر گھڑ دوڑ کی لت ہے. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۲۰). گھڑ دوڑ میں بھی مُنظم اور باقاعدہ شرط بدھنے کے طریق کو روکنے کی قانون حتی الوسع کوشش کرتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۷). ستّال سے لے کر سنّہ ، گھڑ دوڑ اور دلّال تک کوئی جتن ایسا نہیں جو بمبئی میں نہ کیا جاتا ہو. (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۲۹). ۲. وہ میدان جہاں گھوڑوں کی دوڑ ہو ، ریس کورس. گھڑ دوڑوں میں گھوڑے دوڑاتے تھے اور اکثر شرطیں جیتتے تھے. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۱۲۶) گھڑ دوڑ میں گھوڑے دوڑانے پر جھگڑا ، کھیتوں میں بکریاں چرانے اور چشموں پر پانی بھرنے پر فساد اور فساد بھی خون ریز . (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۱۳). ۳. (مجازاً) مقابلہ ، مسابقت : تعلیمِ نسواں کی گھڑ دوڑ میں بھی صوبۂ بہار کے مسلمانوں کی عورتیں نہایت پھسڈی ہیں. (۱۸۷۹ ، خیالاتِ آزاد ، ۱۸۳). [گھڑ + دوڑ (رک)].

---دوڑ کا گھوڑا امذ.

وہ گھوڑا جو اسپ بازی کے واسطے سدھایا ہوا ہو (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---دوڑ کا میدان امذ.

وہ میدان جو گھڑ دوڑ کے لیے مخصوص ہو ؛ (مجازاً) تاخت و تاز کی جگہ ، حملوں کا نشانہ. اس کی سرسبزی اور زرخیزی اور اعتدال ہوا نے بلائے جان ہو کر ہمیشہ اسے غیر قوموں کی گھُڑ دوڑ کا میدان بنائے رکھا ہے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۶).

---ڈنڈی (---فت ڈ ، سک ن) امث.

ڈھال پر تختوں سے بنایا ہوا وہ راستہ جس پر ٹھیلے کو گھوڑا آسانی سے کھینچ سکے. بعض اوقات ایک ایسا چارۂ کار اختیار کرنا پڑتا ہے جس کو گھُڑ ڈنڈی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام ، ۷۰). [گھڑ + ڈنڈی (رک)].

---سار / سال امذ.

اصطبل ، طویلہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھڑ + سار / سال ، لاحقۂ ظرفیت].

---سوار (---فت س) امذ.

وہ جو گھوڑے پر سوار ہو ، گھوڑے پر سوار سپاہی ، گھوڑے کی سواری کرنے والا . پیدل فوج اور گھڑ سوار دستے ساتھ بھیجنے کے لیے دیتے . (۱۹۶۳ ، ساڑھے تین یار ، ۹۹) . عوامی ہال کے باہر صبح سے ڈیوٹی دینے والے گھڑ سوار بھاری ٹرک ، موبائل اور بکتر بند گاڑیاں رفتہ رفتہ اپنے اپنے ٹھکانوں کی جانب پیش رفت کر رہی ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۲). [گھڑ + سوار (رک)].

---سواری (---فت س) امث.

گھوڑے پر چڑھنا اور دوڑانا ، گھوڑا دوڑانا ، گھوڑے پر سوار ہونے کی مہارت ؛ گھوڑے پر سوار ہو کر گھومنا پھرنا. مجھے گھڑ سواری یا کوہ پیمائی کا شوق ہے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۳۸). ہاتھیوں اور گھڑ سواری میں انتہائی طاق تھا (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۲۱). [گھڑ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سیم (---ی مع) امث.

ایک قسم کی بڑی سیم (جامع اللغات) [گھڑ + سیم (رک)].

---مکھی (---فت م ، شد کھ) امث.

بڑی مکھی جو گھوڑے کو کاٹتی ہے. مکھیاں صرف پانی جیسے مادّے اور رس پر زندگی بسر کرتی ہیں ، اس کی مثال مچھر اور گھڑ مکھی ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۲۰). [گھڑ + مکھی (رک)].

---منڈی (---فت م ، سک ن) امث.

مویشیوں کا بازار جہاں وہ خریدنے اور بیچنے کے لیے لائے جاتے ہیں ، گھوڑوں کی خرید و فروخت کا بازار ، نخاس (ماخوذ : ا پ و ، ۵ : ۳۱). [گھڑ + منڈی (رک)].

---مُنّہا (---ضم م ، مغ) صف.

گھوڑے جیسے مُنہ والا ، لمبے منہ یا تھوتنی والا ، گھوڑے جیسا. یہ لوگ ہیں ... طنزاً ... گھڑ منہا کہتے ہیں. (۱۹۴۳ ، اردو ، اورنگ آباد ، جنوری ، ۱۵۵) [گھڑ + منہ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت

---نال امث.

وہ توپ جسے گھوڑے پر لے جائیں ، رہکلہ. ایسی سواری کے

ہاتھی اور گجنالیں شترنالیں کے اونٹ اور گھڑنالیں و جزایروں کے اونٹ (۱۸۰۲ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۲). پانسو گھڑنال اور شترنال زنبورک ساتھ تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۷). شترنال ، گھڑنال ہی کی بڑی قسم ہے (۱۹۳۵ ، دیباچہ سفر نامۂ مخلص ، ۱۱۵). [گھڑ + نال (رک)].

---نعل ڈاٹ (---فت ن ، سک ع) امث.
(معماری) **گھوڑے کے نعل کی شکل کی وضع پر بنائی ہوئی ڈاٹ** (اب و ، ۱ : ۱۵۲). [گھڑ نعل + ڈاٹ (رک)].

---نعلی (---فت ن ، سک ع) صف.
گھوڑے کے نعل کی شکل کا، محرابی شکل کا. خردبین ... ستون جو گھڑ نعلی (Horse Shoe) شکل کے وزنی قاعدہ سے جڑا ہوتا ہے ... اور آئینہ وغیرہ کو تھامے رہتا ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۱۶۵). [گھڑ + نعل (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

گھُڑ (۲) (ضم گھ) امث.
(کاشت کاری) **وہ گاؤ دُم لکڑی جس پر ہل کی پھار جڑی ہوتی ہے** (اب و ، ۶ : ۱۲۲). [مقامی].

گھڑا (فت گھ) امذ.
مٹکے سے چھوٹا اور چھوٹے منھ کا پانی رکھنے کا برتن ، پانی رکھنے کا پیندے دار چھوٹے منہ کا مٹی کا برتن ، گگری.

دیکر کچھ نہ مایے بھرے میں بھریا
گھڑے میں سماوے کا کیونکر دریا

(۱۶۱۸ ، قصۂ خواجہ منصور حلاج ، ۹۳).

قدح دو ستی ہور جویں خوب تر
گھڑے دو مشک ایک پانی سیں بھر

(۱۶۹۳ ، وفات نامۂ بی بی فاطمہ ، ۹).

نور کے دریا سے بھر بھر کر گھڑے
سر اُپر لیے لے فرشتے ہیں کھڑے

(۱۷۶۹ ، مثنوی شادیٔ آصف الدولہ (مثنویات حسن ، ۱ : ۳۹)) وہ گھڑا کہ چھینکے پر لٹکا تھا پھوٹ گیا (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۱۶). کبوتر باز کبوتروں کے جوڑے ملا کر کابک یا گھڑے میں بند رکھتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صیدگۂ شوکتی ، ۲۲۷). کورے کورے جھجھر کے گھڑے جھجھریاں صراحیاں ابھی تک آبدار خانوں میں نہیں سجائی گئیں. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۵). اس نے چارپائی سے نیچے اتر کر گھڑے میں سے ٹھنڈے پانی سے مٹی کا وہ پیالہ بھرا جس سے گھڑے کو ڈھانپا گیا تھا (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۵۸). [س : گھٹ + ک घटक].

---ہر بار سالم نہیں نِکلتا کہاوت.
کوشش ہر بار کامیاب نہیں ہوتی ، ناکام بھی ہو جاتی ہے. بوڑھے عطر فروش نے کہا مثل ہے کہ گھڑا ہر بار سالم نہیں نکلتا. (۱۹۰۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۵۷).

گھڑا (فت گھ) مذ.
گھڑنا (رک) کا ماضی مطلق بطور صفت ؛ مرکبات میں مستعمل.

---گھڑایا (---فت گھ) صف.
ڈھلا ڈھلایا ، بنا بنایا ، تیار شدہ. حسب ضرورت انگریزی لہجہ اور بول چال کی مشق بہم پہنچائی اور یک گھڑے گھڑائے جنٹلمین بن گئے. (۱۹۲۷ ، عظمت مضامین ، ۲ : ۱۳۰). اپنا لکھنا ، اپنا سوچنا ، گھڑے گھڑائے استعاروں اور تشبیہوں پر قناعت نہ کرنا. (۱۹۸۷ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۲۲). [گھڑا (گھڑنا (رک) سے ماضی) + گھڑایا (گھڑانا (رک) سے ماضی

گھڑّا (فت گھ ، شد ڑ) امذ.
ایک قسم کا ضماد جو آنکھوں پر کرتے یا لگاتے ہیں (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گھرا (رک) کا ایک املا].

گھڑانا (فت گھ) ف م.
تیار کروانا ، بنوانا ، گھڑوانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ فرہنگ اثر). [گھڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گھڑاوَن (فت گھ ، و) امث.
زیور وغیرہ گھڑنے کی اُجرت یا خدمت.

اوتھا گنہ کی نہ بھاری بہنگی
سونے سے ہے گھڑاون مہنگی

(۱۸۳۰ ، امتحان رنگین ، ۱۵). [گھڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھڑائی (فت گھ) امث.
۱. **گھڑنے کی اُجرت ، زیور وغیرہ بنانے کی مزدوری.**

حسن جو ہوتا ہے بندش میں وہ مضموں ہی کہاں
بڑھ کے سونے سے ہے قیمت میں گھڑائی ہوتی

(۱۹۳۳ ، صوت تغزل ، ۲۵۷). ۲. **گھڑنے کا عمل ، ڈھلائی.** یہ خراد ... نمونہ سازی ، **گھڑائی** ... کے تمام کاموں کے لیے مفید ہے. (۱۹۴۸ ، انجینری کارخانہ کے عملی چالیس سبق ، ۶۸). اعلیٰ اقسام کے فولاد جو گھڑائی فورجنگ (Forging) اور انجینیرنگ میں استعمال ہوتے ہیں وہ کُلّی طور پر آکسیجن سے پاک (کلڈ Killed) ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۰۶). ۳. **گھڑت ، بناوٹ ، ساخت** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھڑنا (رک) سے حاصل مصدر].

گھڑَت (فت گھ ، ڑ) امث.
۱. (۱) **بناوٹ ، ساخت.**

کتنی عطر دان واں مرصّع دھرے
انوکھی گھڑت کے کتنی چوگھڑے

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۷۶). سیدھے سیدھے واقعہ کو ایک عجیب گھڑت اور الف لیلہ کے قصوں سے عجیب تر قصہ کر کر بیان کیا ہے. (۱۸۷۰ ، خطبات احمدیہ ، ۵۳۶).

ہیں شہرے باجی ہماری گت کے ، جگت شرارت چکت چپت کے
یہ راگ سن سن نئی گھڑت کے ، نہ لینگے کروٹ نواب کب تک

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۱). (۲) **تصنّع ، تکلّف.**

تاثیر ہو کیا خاک جو باتوں میں گھڑت ہو
کچھ بات نکلتی ہے تو بے ساختہ پن میں

(۱۸۷۳ ، کلیات اسمٰعیل ، ۲۹۲) ۲. **من گھڑت یا گھڑی ہوئی بات.**

جھوٹی بات ، ایسی بات جس میں اصلیت نہ ہو. جو کچھ وہم سے ٹٹولنے یا عقل سے تولتے ہو سب گھڑت ہے - (۱۸۸۳ ، تذ کرۂ غوثیہ ، ۳۰۹) . یہ عض ایک گھڑت ہے اور بالکل قابل وقعت نہیں ہوسکتی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۰۲). معلوم نہیں کہ یہ شاعر کے تخیلات ہیں یا مدافعت کا جوش بڑھانے کے لئے کوئی گھڑت کی گئی تھی - (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۱۷) - ۳. (جوہری) وہ موتی جس میں چمک نہ ہو. عیوب ... ۵. گھڑت۔ جس میں چمک نہ ہو. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۳۹). [گھڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھُڑنج (ضم گھ ، فت ڑ) امث.
موسیقی کے کسی ساز کی کھوڑی جس پر تار رکھتے ہیں - ہوائے جاری پر ایک تانت پر عمل کرکر اس کو کئی وہیں گھڑنجوں پر تقسیم کرتی ہے . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۸۷) - [کھوڑی (رک) کی تصغیر].

گھُڑسنا (ضم گھ ، فت ڑ ، سک س) ف م.
رک : گھسنا ، اُڑسنا. دوپٹہ اُتار کر اس ماہ دو ہفتہ نے طوق کے چاند میں گھڑس لیا ، چھاتیوں کو چھپایا تھا - (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۰۵) . پریتیا نے زیور کی پوٹلی کو بغل میں دبا اور خط کو لہنگے کے نیفے میں گھڑس ستان شاہ کی طرف چلتی ہوئی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۱۹) - نیفے میں کوئی نہ ہونگی نہ ہونگی تو چھٹانک بھر الاچیاں گھڑسی ہوئی تھیں - (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۹۸) . [گھُرسنا (رک) کا ایک املا].

گھُڑکنا (ضم گھ ، فت ڑ ، سک ک) ف م.
رک : گھُرکنا. عمر نحس گھڑک کہا : اے ملعون ، یہ لڑکا کیوں کرہے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۶) . اندر سے گھڑک کر بولے اس وقت دروازہ کھولنے کا حکم نہیں . (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳).

روتے تھے کہ اناں میں خفا ہونے کی خُو ہے
گُھڑکا تھا کلیجہ میرا اس غم سے لہو ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۴). ماسٹر صاحب نے گھُڑک کر کہا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۶). [گھُرکنا (رک) کا بگاڑ].

گھُڑکی (ضم گھ ، سک ڑ) امث.
رک : گھُرکی.

کتنا چاہا تھا کہ میں سبز کروں اپنا سخن
اک ہی گھڑکی میں ہوا یہ دل ناکام سفید

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۰۰).

کیا خوب نکالے ہیں میاں پیٹ سے پاؤں
مکتب میں ذرا گھڑکی سے اُستاد کی دب شوخ

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۳۲). جھلّا کر گھڑکی دی کہ یہ ... زنانہ سازی کی باتیں نہ کرو . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۷) . ہمیشہ کی طرح میں ان کی گھڑکی سے ڈر کر سکنے لگی -(۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۱۳۲) . [گھُرکی (رک) کا بگاڑ].

ـــــ جمانا محاورہ.
گھڑکی دینا ، گھڑکنا ، جھڑکنا ، ڈانٹنا. ایک دن دودھ نہ پہنچے یا دیر ہو جائے تو لوگ گھڑکیاں جمانے لگتے ہیں - (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۳۱۲).

ـــــ دینا ف س ؛ محاورہ.
ڈانٹ ڈپٹ کرنا ، جھڑکنا ، دھمکانا.

لیتی کبھی چٹکیاں ہزاروں دیتی کبھی گھڑکیاں ہزاروں

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۹).

تھپڑے کا جو نام لیتا ہے آج
اسے گھڑکیاں رعد دیتا ہے آج

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۳۲۳).

ـــــ سہنا ف س ؛ محاورہ.
ڈانٹ ڈپٹ برداشت کرنا. لوگوں کی گھڑکیاں سہتا ہے گالیاں سنتا ہے ذلتیں اٹھاتا ہے اتنا سب کرنے کے بعد ... طعنے تشنے کس لئے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۶۶) .

گَھڑگَھڑ (فت گھ ، گھ). (الف) امث.
چکی ، مشین ، گاڑی یا گرج کی آواز. اتنے میں بگی کی گھڑگھڑ کی آواز آئی. (۱۸۹۶ ، مضامین سرسید ، ۳۷). سڑک پر ٹریم کی گھڑگھڑ اور وہی سودے والوں کی آوازیں ایک یاس اور ناامیدی کا سماں پیدا کر رہی تھیں . (۱۹۳۴ ، شعلے ، ۵۴). دیر تک موٹر کی گھڑگھڑ سنتے رہنے کے بعد انجن بند ہوا تو ہر طرف سے سکوت دل و دماغ پر مسلط ہو گیا. (۱۹۶۶ ، اُڑن کھٹولے سے جٹ طیارے تک ، ۱۲۲). (ب) م ف. **گھڑگھڑ کرتا یا کرتی.** گاڑی ... دھواں اڑاتی ، گھڑ گھڑ ، گھڑ گھڑ چلی آ رہی ہے . (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۷).

صدیاں ، سال ، مہینے ، جس کے گھوڑے
گھڑ گھڑ گھڑ گھڑ بھاگتے جائیں

(۱۹۸۴ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ، ۱۳۰) . [حکایت الصوت].

گَھڑگَھڑانا ف م.
گھڑگھڑ کی آواز پیدا کرنا. بھدی پھاٹک تک بھی نہیں پہنچنے پایا تھا کہ ایک گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی داخل ہوئی . (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۱۰). ایک اونچے چوبی پلیٹ فارم پر ایک موٹر سائیکل گھڑگھڑا رہی تھی. (۱۹۶۷ ، پت جھڑ کی آواز ، ۸۸). [گھڑگھڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گَھڑگَھڑاہٹ (فت گھ ، سک ڑ ، فت گھ ، ۰) امث.
۱. گھڑ گھڑ کی آواز جو چکی ، مشین یا گاڑی وغیرہ کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے کی کیفیت کا نام. کوئی گاڑی سڑک پر جا رہی تھی جس کی گھڑگھڑاہٹ سے چونک کر اسی طرف دیکھ کر اُکتیں. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۱ : ۶۷). سال خوردہ تانگے کی گھڑگھڑاہٹ سنی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۲۰۹). جھونپڑی کے قریب پہیّوں کی گھڑگھڑاہٹ ہوئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۳۰). **۲. بادل کے گرجنے کی آواز ، گھن گھرج.** بجلی بہت زور سے چمکی

لمحہ بھر بعد ایک عجیب سی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۰۹). [کھڑکھڑ (حکایت الصوت) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

کُھڑکُھڑی (ضم کھ ، سک ڑ ، ضم کھ) امث.
وہ آواز جو نزع کی حالت میں گلے سے نکلتی ہے. اس کا شوہر اگرچہ ادھ موا پڑا اور گلے میں اوسکے کھڑکھڑی لگی تھی ہشیار ہوا. (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۷۱). [کھڑکھڑ (حکایت الصوت) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

کَھڑَم (فت کھ ، ڑ) امث.
بھاری ، زوردار آواز. جب دیکھا کہ میدان بالکل صاف ہو گیا تو بندہ دھرم سے کودا اور کھڑم سے میدان میں آڈٹا. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۱ : ۵۵). [حکایت الصوت].

کَھڑَم کَھڑَم (فت کھ ، ڑ ، سک م ، فت کھ ، ڑ) امث ؛ م ف.
کھڑکھڑ ، کھڑکھڑ کرتی. ہماری گاڑی سیکڑوں کھڑی ہوئی گاڑیوں کی قطاروں کے درمیان سے کھڑم کھڑم شائیں شائیں کرتی. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۹۷). [کھڑم (حکایت الصوت) کی تکرار].

کَھڑْنا (۱) (فت کھ ، سک ڑ) ف م ؛ سرکا ھنا.
۱. بنانا ، وضع کرنا ، ساخت کرنا. اگر تقدیر باشد یوں طریق بیرد تو تو ویسا سب کھڑے گا. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۷۸). ہاں ئی موتی کھڑیا ، موتی بی پانیچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیلہ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳).

جوں اور نہ خاک کا کھڑیا جان
اپروپ اپرستی پڑیا جان

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۳).

داغوں نے طرفہ پیرہن تن کو زیب دی
دو تین چار پھول نئے کب کھڑے نہیں

(۱۸۵۴ ، ریاض مصنف ، ۲۹۸). سات ساہ میں جو چار بادشاہ ... کھڑے گئے ان میں چوتھے بادشاہ محمد شاہ رنگیلے تھے. (۱۹۳۳ ، یہ دلی ہے ، ۳۱). ہر ایک نے سنسکرت کے بولوں سے پراکرت کے بول کھڑنے کے قاعدے لکھے ہیں. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۶). ۲. تراشنا ، کاٹ کر ہموار کرنا ، اینٹ پتھر وغیرہ کو تراش کر درست کرنا.

پتھر تھے برج کے بجر سے کھڑے
انھے وو سب ننھے ننھے ہور بڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳). کوئی قوم نہا کر دیوتا ، دیبی وغیرہ کی مورتیں کھڑ کر ... ان کی پوجا ... کرتی ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۳). چشمے اور نہریں رواں ہیں جن کی بندش کھڑے ہوئے اور چکنے پتھروں کی ہے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۱۸). ۳. زیور بنانا (سونے چاندی وغیرہ سے).

زرگر پسر جو ماہ پارہ
کچھ کھڑتے سنوارتے پکارا

(۱۳۲۴ ، امیر خسرو (مخزن نکات ، ۲)).

سونے کی جیوں کھوٹی گھڑ
ہیرے مانک موتی جڑ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)). سناراں اس انگشتری کوں ایسے وقت کھڑے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۱). پھر اسکی نظم جو بقسم سوبڑیے سونے کے ہے اس کے کھڑلائی کھڑے. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۱).

مرد ، لوہے کے جھنکتے زیور
نوک شمشیر سے کھڑ جاتے ہیں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۴۰). ۴. ڈھالنا ، بنانا. ایک فٹ لوہا بچھایا جاوے یا ایک پہیہ کھڑا جاوے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۸۳). ہتھیار خانوں میں اسلحہ کھڑے جا رہے تھے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۳۰). ۵. گوندھ کر روٹی وغیرہ بنانا

ایک نے پوری کھڑ کے ڈال ایک
ایک نے تل وویں نکال ایک

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۸۷). آٹا گوندھے کمہار روٹی کھڑ کر لالہ صاحب کو دے کمہار. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۸۹). ۶. جھوٹی بات یا جھوٹا قصہ گانٹھنا ، بات بنانا ، افسانہ تراشی کرنا. جس وقت توں وہاں تی بھی قدم اگے رکھے گا اے یار ، تجھ لئی لئی قصے کھڑیں گے اس نھار. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۹).

آصف نہ چھٹے عشق بتاں دل سے ہمارے
سو بار اگر پھر بھی بتاویں اسے کھڑ کر

(۱۸۰۱ ، گلشن ہند (نواب آصف الدولہ) ، ۱۵). مسائل دینی آدمیوں کے بنائے ہوئے معمے اور لوگوں کی کھڑی ہوئی پہیلیاں نہیں ہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۸۱). میں نے ایک وارنٹ تلاشی جو کوتوالی میں ہی کھڑا گیا تھا اٹھا کے ان کے سامنے پھینک دیا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۹). عاشق کو بھی اپنے مطلب کے لیے کیسے کیسے پلاٹ کھڑنے پڑتے ہیں. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۱۲۸). ۷. مارنا ، پیٹنا ، زد و کوب کرنا ؛ لکڑی یا جوتی سے مارنا.

وہیں سے اسے خوب کھڑتا ہوا
وہ اپنے گھر الٹا روانہ ہوا

(۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد (محمد حسین) ، ۲ : ۸۵). [س : کھٹ + تے घट+तै].

کَھڑْنا (۲) (فت کھ ، سک ڑ) ف ل (قدیم).
واقع ہونا ، آ پڑنا.

دیں جائے یو دوکھ جس پر کھڑیا ہے
جکوئی بپت کے پھاندے میں پڑیا ہے

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۱).

کہاں او ملک ہور پریاں کا تخت
کھڑیا تج اپر ہائے یو کیسا وقت

(۱۹۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۱۲). [س : کھٹن घटन].

کَھڑْناو/کَھڑْنائے (فت کھ ، سک ڑ ، و مج) امث.
کھڑوں یا مٹکوں پر بنائی ہوئی ایک قسم کی کشتی ، کھرنائی.

میسر ہاں سواری کبھی ہی آئے
معطل ہے بجز کشتی کی گھڑنائے

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات حسن ، ۱۹۰))۔ بعض اوقات اسے سوئی پڑی ہوئی دلدار گھڑناؤ میں بیٹھے بیٹھے نیند آ جاتی. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۸۹)۔ [گھڑ (گھڑا (رک) کی تخفیف) + ناؤ/نائے (ناؤ (رک) کا بگاڑ)].

گھڑنت (فت گھ ، ڑ ، سک ن) امث.
رک : گھڑت. اس قسم کے الزام کم و بیش لوگوں کی گھڑنت تھے. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۸۶۶)۔ یہ حق کون دے سکتا ہے کہ اظہار خیال کے لیے نئی گھڑنت کے محاورے ... بے تکلف بنائیں. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، جولائی ، ۸۳)۔ [گھڑت (رک) کا ایک املا].

گھڑنہارا (فت گھ ، ڑ سک ن) صف.
گھڑنے والا ، بنانے والا. بزروپ سونا و کرتوت کو ملا بار کیا سو گھڑنہارا تو ظاہر سب قدرت باطن نور و محیط ذات با قدرت. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۵۹)۔ [گھڑن (گھڑنا (رک) سے) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

گھڑوانا (فت گھ ، سک ڑ) ف م.
بنوانا کبھی کوئی زیور ہی گھڑوا دیا. (۱۸۷۳ ، انشاء ہادی النساء ، ۸۹)۔ [گھڑنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گھڑولنا (فت گھ ، و مع نیز مج ، سک ل) امذ: سرگلدولنا.
پہیوں والا لکڑی کا ایک چوکھٹا جس کے سہارے بچہ کھڑا ہونا اور چلنا سیکھتا ہے. لکڑی کے ایک چوکھٹے میں جس کو عرف عام میں گھڑولنا کہتے ہیں پہیے لگا کر اس کے سہارے سے بچے کو کھڑا کر دیتے ہیں. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۳۶)۔ [مقامی].

گھڑولی (فت گھ ، و مع) امث.
چھوٹا گھڑا ؛ (مجازاً) ایک قسم کے گیت جو شادی کی ایک خاص رسم کے موقع پر گائے جاتے ہیں (اس رسم میں دولھا کی بہن اور بہنوئی وغیرہ کسی کنوئیں سے پانی بھرکے لاتے ہیں). سندھی زبان میں ان کے دوہوں اور کافیوں کے علاوہ سرفنامہ ، قتل نامہ ، مرثیے اور وحدت نامہ وغیرہ ... اردو میں غزل ، ریختہ اور گھڑولی وغیرہ موجود ہیں. (۱۹۷۳ ، سچل سرمست ، ۹۲)۔ [گھڑ (گھڑا (رک) کی تخفیف) + ولی ، لاحقۂ تصغیر].

گھڑوں (فت گھ ، و مج) امذ ، ج.
گھڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---پانی پڑ جانا محاورہ.
نہایت شرمندہ ہونا ، شرم کے مارے پسینوں میں ڈوب جانا ، شرم سے پسینے پسینے ہو جانا. بی بی نے جو نماز کو سن کر ایسا تعجب ظاہر کیا تو نصوح پر گھڑوں پانی پڑ گیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۹)۔ اس انکشاف حقیقت سے مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا. (۱۹۳۴ ، سرگذشت عروس ، ۷۰)۔ لطیف صاحب نے کہا کہ مولانا کی یہ بات سن کر مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۶)۔

---نَدامَت بَرَسْنا محاورہ.
نہایت شرمندہ و پشیمان ہونا. شکل پر گھڑوں ندامت برس رہی تھی. (۱۹۷۹ ، کوہ دماوند ، ۳۵)۔

گھڑونچی (فت گھ ، و مع نیز لین ، مغ) امث.
پانی کے گھڑے یا مٹکے رکھنے کی تپائی یا چوکی وغیرہ جس کے بیچ میں گھڑا رکھنے کے لیے خلا ہوتا ہے. کوری کوری ٹھلیاں روپے کی گھڑونچیوں پر سافیوں سے بندھیں اور بجھروں سے ڈھکی رکھی ہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۵)۔ گھڑونچی کے پاس گیا اور سرپوش گھڑوں کے اٹھا کر سب کو دیکھا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۵۸)۔ گھڑونچی پر رکھے سب گھڑے کھولے پھر ویسے ہی ڈھانک دیے. (۱۹۱۳ ، چھلاوا ، ۲۸)۔ پاؤں کی بیڑیاں گھسیٹتے ، گھسٹتے گھڑونچی تک پہنچے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۹۸)۔ [گھڑا + چوکی (مخفف چ)].

گھڑوی (فت گھ ، سک ڑ) صف مث.
گھڑی ہوئی ، سانچے یا قالب میں ڈھالی ہوئی.

یہ گڑوی زنجیر ہنسلیاں کس کے گلے اور ہاتھ میں
ڈالوں بولاق اور گھونگرو بنوا پنہاؤں اب کیسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱)۔ [گھڑنا (رک) سے حالیۂ تمام ، بطور صفت].

گھڑی (فت گھ)؛ (الف) امث.
۱. دن رات کا ساٹھواں حصہ ، ایک گھنٹے کا حصہ ، ۲۴ منٹ کا وقفہ ، ۶۰ پل.

شب مرگ یا جان کا کال تھی
درازی میں ہر ہر گھڑی سال تھی

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۲)۔

کہہ کر آئے تھے کہ ہم پانچ گھڑی بیٹھیں گے
ہیں نے اس دھڑکے سے کل اونکی گھڑی ڈالی توڑ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۶۱)۔ شاہ صاحب نے کہا بے شک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۹)۔ شبانہ روز کو ۶۰ حصوں میں تقسیم کیا ہے ہر حصے کو گھڑی کہتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۲)۔ ۲. لمحہ ، لحظہ ، پل ، موقع. اپنی جفا دل پڑی ، تو میسر ہوئی ہر وصال کی گھڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳)۔

یاری سوں ہاشمی تجھ تو ہر گھڑی کتا ہے
پھانکو تکو سو لچھن تجھ دل چنور ہرنے کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰)۔ ماں جس کا چہرہ ایک لمحے دمکتا تھا اور دوسری گھڑی زرد پڑ جاتا تھا. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۱۰۳)۔ ۳. وقت ، سماں ، زمانہ.

سب تس گھڑی چلونگی جاگہ سوں تا پلونگی
تا جل کو کیا کرونگی اول سوں مرتی ہوں

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۸))۔

عجب دن ہور گھڑی ہے اسے نہیں ہے کوئی دن اس سم
کہ اس دن تھے کلکی ہر سور سکھ ہے ہر زماں روشن
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۸).

چلا تھا جس گھڑی مجھ سے لگا وداع ہونے
سفارش اوس کی ہی کرتا ہوا لگا رونے
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۵).

چلا اکبرآباد سے جس گھڑی
در و بام پر چشمِ حسرت پڑی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۷۴).

عباس یہ بولے وہ گھڑی حق نہ دکھائے
آقا پہ جو آتی ہو بلا ہم پہ وہ آئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۱۳).

کیا گھڑی ہے کیا سماں ہے کیسں غضب کا جوش ہے
عشق کی بےتابیاں ہیں حُسن کا آغوش ہے
(۱۹۳۳ ، شعلۂ طور ، ۹۰). وہ گھڑی بڑی برکت والی تھی جب ستی انا (پاربتی) کے نام سے پیدا ہوئی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۱۹). ۴. **وقت بتانے کا آلہ ، واچ ، کلاک ، ساعت.**

گھڑی جیسے فرنگی بولتی ہے دل بھی ہے یوں ہی
یہ خطرہ ہے کہ تو کوئی بگاڑ اسکی نہ کل ڈالے
(۱۸۱۸ ، انشاء ، ک ، ۲۰۶).

منت ہے پہر فرقت یار میں
گھڑی بھی شبِ غم میں چلتی نہیں
(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۲۴۴). مدرسے کے دروازے پر ایک ایوان تھا جس میں ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گھڑی رکھی تھی. (۱۹۱۳ ، شبلی ، مقالات ، ۳ : ۴۷). جیسے ہی اس نے اپنی جیب سے گھڑی نکالی اسے فوراً گرفتار کرلیا گیا. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۲). سرور کی حیثیت وزیراعظم کے ہاتھ کی گھڑی اور ان کے جیب کی گھڑی کی ہو گئی. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۵ فروری ، ۳). ۵. **موگری سے بجائی جانے والی برنجی تھالی یا پیالہ نما گھنٹہ جس کے بیچ میں لنگر ہوتا ہے جسے ہلا ہلا کر آواز پیدا کرتے ہیں.**

بھرے انکھیوں میں جب پانی اوٹھے تب دل ستی نالا
جبھی ڈوبے گھڑی باجے تبھی گھڑیال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۳).

جرس کوب کو وصل کی شب یہ کد تھی
گھڑی ڈوبتے ہی بجاتا گجر تھا
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۲۳). (ب) م ف. **کبھی ، کسی لمحے ، کسی وقت.**

مجھے دولت سرائے یار تک قسمت جو پہونچاوے
گھڑی چوموں گھڑی لپٹوں نہ چھوڑوں آستاں برسوں
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۰).

گھڑی چپ ، گھڑی کرنے لگتی تھی باتیں
سرہانے مرے کاٹ دیتی تھی راتیں
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۸). [پ : घटिका ا س : घाटका]

ـــــآدھ گھڑی (ـــــمد ا ، سکن دھ ، فت گھ) م ف.
گھنٹہ آدھ گھنٹہ ، خاصی دیر تک ، کچھ دیر. ادریس کے لوٹنے کا انتظار گھڑی آدھ گھڑی تک تو بدنصیب ماں کرتی رہی. (۱۹۲۱ ، گرداب حیات ، ۸).

ـــــآنا محاورہ.
متوقع یا شدنی بات کا ہو کے رہنا ، لمحہ آنا ، وقت آ جانا. خاطر جمع رکھیے حواس نہ ہو ، جب وہ گھڑی آئے گی یہ منزل سخت ... طے ہو جائے گی. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۶).

کیا گھڑی آ ہی گئی آپ کی رسوائی کی
دیکھیے کوئی بدل دے نہ جہاں کی تقدیر
(۱۹۵۱ ، لہو کے چراغ ، ۳۹).

ـــــآن پُہنچنا محاورہ.
رک : گھڑی آنا. اسے قومی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی گھڑی بھی آن پہونچی تھی. (۱۹۸۷ ، آتش چنار ، ۲۲۹).

ـــــبجانا محاورہ.
مقررہ وقتوں پر وقت بتانے کے لیے گھنٹہ بجانا ، اطلاع دینا.

وصل کی ہے رات گھڑیوں کی بجاوے دیر میں
میں کسی ہمدم کو اپنے آج گھڑیالی کروں
(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ (رنگین) ، ۱۰۱).

ـــــبجنا محاورہ.
گھڑی بجانا (رک) کا لازم ، گھڑیاں بجنا.

گھڑی بجی نہ شبِ وصل جب پہر کی طرح
تو کان خود مرے بجنے لگے گجر کی طرح
(۱۸۷۸ ، سخن بےمثال ، ۳۴).

نصف شب پر بجی جو ایک گھڑی
ایک بہ بارہ میں نے دیکھی گھڑی
(۱۸۸۵ ، مثنوی عالم ، ۵۲).

ـــــبھر م ف.
ذرا دیر ، تھوڑی دیر. گھڑی بھر ایک جا کا دونوں مست ہو کر پڑیں. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۷).

گھڑی بھر اس نے پھانکے تو اصول بھر جا کے ہلی ہوئی
کسے کوں گنہ سب کاری ہوا آزار چوری سوں
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۳۶). جب گھڑی بھر دن باقی رہ جاتا. (۱۸۴۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸).

کٹے چین سے زندگانی ہماری
جو سن لو گھڑی بھر کہانی ہماری
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۳). آپ نے گھڑی بھر بھی آرام نہیں پایا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۳).

ـــــبھر آنا محاورہ.
گھڑی بھر دن چڑھنا ، تھوڑا سا دن چڑھنا.

میرے افسانے کو پورا نہ ہوا روزِ جزا
ڈھل گیا دن تو یہ جانا کہ گھڑی بھر آیا
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۲).

---بھر کی بے شرمی ، سارے دن کا آرام / آدھار کہاوت.
بے شرم کچھ نہ کچھ حاصل کر ہی لیتا ہے (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

---بھر کے لیے م ف.
چند لمحوں کے لیے ، تھوڑی دیر کے واسطے. اس وقت گھڑی بھر کے لیے مجھے تنہا چھوڑ دو. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۲۳). وہ کون سی ترکیب ہو سکتی ہے جس سے یہ کھیل گھڑی بھر کے لیے تھم جائے. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۸).

---بھر میں م ف.
دم بھر میں ، آناً فاناً ، فوراً ، جلدی ، ایک دم ، سُرعت سے. لاٹھی چارج کی مہیب صدا کانوں میں پڑی گھڑی بھر میں افراتفری مچ گئی. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۳۱).

---بھر میں گھر جلے اور اڑھائی / ڈھائی ، گھڑی کی ، میں ، بھدرا کہاوت.
ایک آفت نے تو کام تمام کر دیا اب آئندہ کی آفتوں کو کون جھیل سکے گا. اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ گھڑی بھر میں گھر جلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۹۱). یہاں گھڑی بھر میں گھر جلے اڑھائی گھڑی میں بھدرا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۶۷).

---پر گھڑی ف م.
ہر وقت ، ہر گھڑی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پل کا مہمان امذ.
دم بھر کا یا تھوڑی دیر کا مہمان ، مرنے کے قریب.

کیا یقیں ان کی آج کا کل کا
دم تو مہمان ہے گھڑی پل کا

(۱۸۹۳ ، کلیاتِ حیرت ، ۲۸).

---پل کی آس نہیں کرے / کہے کال کی بات کہاوت.
دم بھر کا بھروسا نہیں آیندہ کا بندوبست کرتا ہے/کل کی بات کرتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---پہاڑ ہونا محاورہ.
وقت بمشکل کٹنا ، گھڑی کا گزرنا ، نہایت شاق ہونا ، بے حد مشکل ہونا (علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---تولا گھڑی (میں) ماشا کہاوت ؛ ---پل میں تولہ الخ.
کبھی کچھ کبھی کچھ ، لمحے لمحے میں مزاج کو بدل لینے والا ، غیر مستقل مزاج ، دم بدم طبیعت بدلنے والے کی نسبت کہتے ہیں.

مزاج اپنا نہیں رہتا کسی دم ایک صورت پر
گھڑی تولہ گھڑی ماشہ تغیر ہے تبدل ہے

(۱۹۲۳ ، دیوان بشیر ، ۹۵).

---ٹلنا محاورہ.
کسی خاص ساعت کا گزرنا ، غفلت کی بنا پر وقت گزر جانا یا نکل جانا. جو گھڑی ٹلتی جاتی ہے اس پر حیرت ہے. (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۲۷۲). لگن کا مہورت جس گھڑی نکلا ہو وہ گھڑی ٹلنا نہیں چاہیے. (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۸).

---چُوڑی (---و مج) امث.
ہاتھ میں کڑے کی طرح پہننے والا ، زیور جس میں گھڑی لگی ہوتی ہے. جڑاؤ نکلس ، گھڑی چوڑی اور قسم قسم کے زیور تیار کروا لیے. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۷۵). [گھڑی + چوڑی (رک)].

---خلاف (--- کس خ) م ف.
گھڑی کی سوئیوں کی حرکت کے خلاف یا گھڑی کے مخالف سمت میں حرکت یعنی دائیں سے بائیں ، خلاف ساعت (ساعت وار کی ضد). اگر خط کے گھومنے کی سمت گھڑی خلاف ہو تو اس کے زاویے کی علامت کو مثبت فرض کیا جاتا ہے. (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۲۱). [گھڑی + خلاف (رک)].

---خلاف مِعیار (--- کس خ ، سک ف ، فت مج م ، سک ع) امذ.
گھڑی کی سوئیوں کے مخالف سمت میں چلنا ، جب کوئی قوت کسی جسم کو اس سمت میں گھمانے یا گھمانے کی کوشش کرے جو گھڑی کی سوئیوں کی گردش کی سمت کے مخالف ہو تو ایسی قوت کے معیار کو گھڑی خلاف معیار کہتے ہیں (ماخوذ : مادے کے خواص ، ۵۵).

---دو گھڑی م ف.
تھوڑی دیر ، ذرا دیر.

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینہ میں ہو گی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۲). اس قید تنہائی میں آکر گھڑی دو گھڑی کے لیے اس سے ملے. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۲۳۸).

کیا جھیلتی ہے دل کو گھڑی دو گھڑی کے بعد
کیا علم اور کیا ہو گھڑی دو گھڑی کے بعد

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۹). اس کے پاس اتنی فرصت نہ تھی کہ بیٹیا کے پاس گھڑی دو گھڑی کے لیے آ بیٹھے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۳۰).

---دو میں مُڑلیا باجے کہاوت.
تھوڑی دیر میں رنگ دگرگوں ہو جائے گا ، اصلیت سامنے آ جائے گی (ماخوذ : فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---ساز صف مذ.
گھڑی بنانے یا تیار کرنے والا ؛ گھڑی کی مرمت اور صفائی کرنے والا. بنگال میں دو شخص ایک مسٹر الورڈ ہیر صاحب جو کلکتہ میں گھڑی ساز تھے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۸۷). گھڑی بگڑ جائے تو گھڑی ساز کے ... نخروں کا ممنون ہونا پڑتا ہے. (۱۹۳۳ ، ہمدرد صحت ، جولائی ، ۹۵). [گھڑی + ف : ساز ؛ ساختن - بنانا ، بننا].

---سازی امث.
گھڑی صاف کرنے ، بنانے اور درست کرنے کا عمل. فرض کیجیے

کہ گھڑی سازی کا ایک چھوٹا کارخانہ بڑے کارخانے میں تبدیل کر دیا جاتا ہے . (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۳۱) . [گھڑی سازی + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــــ ساعَت (ـــــ فت ع) م ف.
تھوڑی سی دیر.

تک اے مرغِ چمن رکھ گوش کو ایدھر گھڑی ساعت
میں کیا کیا طرز تو اس کام میں ایجاد کرتا ہوں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۹).

ـــــ ساعَت پَر ہونا محاورہ.
قریبِ مرگ ہونا ، جاں کنی کی حالت میں ہونا ، کوئی دم کا مہمان ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ ساعَت کا مُہمان ہونا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، جاں کنی میں ہونا ، چند ساعت زندہ رہنا ، تھوڑی دیر کی زندگی باقی رہنا . دفعۃً کتاب خانے کے کوٹھے پر سے گر پڑا ، جاننے والے جان گئے کہ گھڑی ساعت کا مہمان ہے . (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۱۲).

انہیں بھی دیکھ آ جا کر جدائی دیکھنے والے
گھڑی ساعت کے ہیں شامِ جدائی دیکھنے والے

(۱۹۰۶ ، تیر و نشتر ، ۹۰).

ـــــ ساعَت کا نَقشَہ ہونا محاورہ.
رک : گھڑی ساعت کا مہمان ہونا.

ترے کوچے میں مدت سے ہے ہم پر نزع کا عالم
گھڑی ساعت کا نقشہ ہم نے دیکھا ہے انہیں برسوں

(۱۸۷۳ ، نواب کلب علی خاں (مہذب اللغات)).

ـــــ ساعَت ہونا محاورہ.
رک : گھڑی ساعت کا مہمان ہونا . بیمار کیسی ، گھڑی ساعت ہو رہی تھی ، مجھے تو تن بدن کا ہوش نہ تھا . (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۳۹).

ـــــ صاف کَرنا محاورہ.
گھڑی کے پرزوں سے میل صاف کرنا اور ان میں تیل وغیرہ ڈالنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کا لَنگَر امذ.
گھنٹے کا لٹکن یا رقاص ، پنڈولم.

پہلو میں نہیں قرار دم بھر دل ہے گویا گھڑی کا لنگر

(۱۸۸۴ ، ترانۂ شوق ، ۱۲۵).

ـــــ کَل (ـــــ فت ک) امذ.
وہ کل جس کی ساخت گھڑی کی سی ہو . ایک گھڑی کل یا کسی دوسرے قسم کے حرا کہ سے گھمایا جاتا ہے . (۱۹۳۱ ، تجربی نفسیات (ترجمہ) ، ۳۹) . [گھڑی + کل (رک)] .

ـــــ کُوکْنا محاورہ.
گھڑی میں کوک بھرنا ، گھڑی کو چابی دینا ، گھڑی کو چالو کرنا.

کہوں کیا شب وصل گھڑیالیوں کی
گجر سے ملایا گھڑی کو جو کوکا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰).

چھلنے دنیا میں کڑی ہیں بہی
کوکنے دنیا کی گھڑی ہیں بہی

(۱۹۰۰ ، افکار سلیم ، ۷۷).

ـــــ کی چَوتھائی میں م ف.
(مزاحاً یا بطور مبالغہ) لمحے بھر میں ، فوراً سے پیشتر ، ابھی کے ابھی ، فی الفور . میاں صاحب ... گھڑی کی چوتھائی میں اپنے گھر سدھارے . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۶۲).

ـــــ گُزَرْنا محاورہ.
ایک ساعت گزر جانا.

جدائی کے زمانے کی سجن کیا زیادتی کہیے
کہ اس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گزری سو جگ بیتا

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹) . وقت کی جو گھڑی گزر گئی وہ پھر کسی طرح قابو میں نہیں آسکتی . (۱۹۸۵ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۶۶).

ـــــ گَھڑی (ـــــ فت گھ) م ف.
بار بار ، لمحہ بہ لمحہ ، لحظہ لحظہ ، وہ وہ کر . ایس میں وو تپہ کیے لگیے لگی گھڑی گھڑی ، بھی وہی محبت وہی پیار . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳) . یہ گھڑی گھڑی ہوٹل کی عمارت کو نظر اٹھا کے دیکھتے جاتے تھے . (۱۹۲۸ ، اختری بیگم ، ۲۰۹) . کھانے کی میز پر مسٹر راؤ اپنی بیوی سے گھڑی گھڑی اس کی عافیت پوچھ رہے تھے . (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۳۱۰).

ـــــ مِلانا محاورہ.
سُست یا تیز چلتی ہوئی گھڑی کو صحیح گھڑی کے وقت کے مطابق کرنا ، گھڑی کا وقت درست کرنا.

تیری ہی روشنی اس دل میں ہے اے غیرتِ مہر
ہم نے یہ دھوپ گھڑی تجھ سے ملا رکھی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۸۲).

ـــــ میں م ف.
تھوڑی دیر میں ، لمحہ بھر میں . زورآور کا پیار ، گھڑی میں بھرتے لیں بار . (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۰).

تلوّن اس قدر اے داغ پھر یہ صبر کے دعوے
گھڑی میں توبہ کرتے ہو گھڑی میں دم نکلتا ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۱).

ـــــ میں اَولیا گَھڑی میں بُھوت کہاوت ، ــــ گھڑی تولہ الخ.
کبھی بہت مہربان کبھی بہت نامہربان . اپنے پھوپا جان کا مزاج تو تم خود ہی جانتی ہو گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت . (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۰).

ـــــ میں تولَہ گَھڑی میں ماشا کہاوت.
رک : گھڑی تولا گھڑی ماشا . حاکموں کے مزاج کا ٹھکانا

نہیں ہوتا گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ. (١٨٩٨ ، لکچروں کا مجموعہ ، ٢ : ٣٠٩). طوائفوں کا عالم ، جہاں رنگ و بو ، یہ گرگٹ کے سے رنگ بدلتا ہے گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ. (١٩٥٨ ، شمع خرابات ، ٢٣٢).

ـــــمیں کُچھ گھڑی میں کُچھ کہاوت.
گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشا ، پل میں تولہ پل میں ماشا ، کبھی کچھ اور کبھی کچھ.

کسے بھروسا کہ دم کا نقشا
گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

(١٨٣٣ ، نسیم لکھنوی ، ٥ ، ٥٥).

ـــــمیں گانو/گھر ، جلے تو گھڑی کا بھدوا کہاوت.
مصیبت ایک دم میں آتی ہے ، خوشی کی گھڑی دیر میں آتی ہے ، نجومیوں پر طنز ہے ایک آفت نے تو کام کردیا اب آیندہ کی آفتوں کو کون جھیل سکے گا یا کس طرح جھیلا جائے گا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــمیں گھڑیال ایک دم میں بھونچال کہاوت.
دم بھر میں کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے ، زمانے کا حال دگرگوں ہوتے دیر نہیں لگتی ؛ مر جانے میں دیر نہیں لگتی. ارے بی بی ابھی کیا تھا کیا ہو گیا ، سچ ہے بزرگوں کا قول سچ ہے گھڑی میں گھڑیال ایک دم میں بھونچال. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ١٢٣).

ـــــمیں گھڑیال ہونا محاورہ.
ایک دم کچھ سے کچھ ہو جانا. بادشاہ کی جان گئی کسی طرح سے نہ بقر ہوا ... دنیا سے سفر ہوا بعلت سرطان گھڑی میں گھڑیال ہوا. (١٨٦١ ، فسانۂ عبرت ، ٥٦). زبان کو لگام دیجئے اور ذرا منہ سنبھال کر کلام کیجئے ، ورنہ گھڑی میں گھڑیال ہو جائے گا. (١٩٠٥ ، آریہ سنگیت راماین ، ١٠٣).

ـــــمیں گھڑیال ہے کہاوت.
ایک دم یا اچانک کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے ، یک بیک زمانہ بدل جانا. شاید اس ماہی سے کچھ مراتب زیادہ ہو تو عجب نہیں کیونکہ بقول شخصے مثل گھڑی میں گھڑیال ہے. (١٨١٢ ، نو رتن ، ١٣٠).

امید ترقی کی تنزّل میں رہی
اے کشتۂ یاس ہے گھڑی میں گھڑیال

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٨١).

ـــــمیں ماشا گھڑی میں تولہ کہاوت.
رک : گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ. بسم اللّٰہ ... ہمارے مزاج کی نہ پوچھو گھڑی میں ماشا گھڑی میں تولہ. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٠٤).

ـــــوار صف.
ساعت وار ، گھڑی کی سی چال ، گھڑی کی سوئیوں کی حرکت کے مطابق ، بائیں طرف سے گھوم کر دائیں طرف آنا ، (گھڑی خلاف کی ضد). اگر یہ خط ایک پورا چکر لگائے تو یہ اپنے پہلے مقام کے ساتھ ٣٦٠ درجے کا زاویہ بنائے گا؛ اگر خط کے گھومنے کی سمت گھڑی وار (Clock Wise) ہو تو اس کے زاویے کی علامت کو منفی ... فرض کیا جاتا ہے. (١٩٦٥ ، طبیعیات ، ٢١). اس کوانٹم نمبر سے پتہ چلتا ہے کہ الیکٹران کا گھماؤ یا اسپن گھڑی وار ہے یا مخالف گھڑی وار. (١٩٨٥ ، نامیاتی کیمیا ، ظہیر احمد ، ٨١). [گھڑی + وار ، لاحقۂ صفت].

ـــــوار مِعْیار (ـــــکس نیز م ، سک ع) امذ.
جب کوئی قوت کسی جسم کو اس سمت میں گھمانے یا گھمانے کی کوشش کرے جس میں گھڑی کی سوئیاں گھومتی ہیں تو ایسی قوت کے معیار کو گھڑی وار معیار کہتے ہیں (سادے کے خواص ، ٥٥). [گھڑی وار + معیار (رک)].

گھڑے (فت گھ) امذ ؛ ج.
گھڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

نئے رنگیں وہ نازک جو گھڑے تھے
انوکھی وضع کے بس وہ گھڑے تھے

(١٧٩٦ ، پدماوت ، ٥٥) دوسرے کونے پر مٹی کے دو بڑے بڑے گھڑے رکھے ہوئے تھے. (١٩٨١ ، قطب نما ، ٥١).

ـــــسے گھڑا نہیں بھرا جاتا کہاوت.
قرض پر قرض نہیں ملتا ، قرض لے کر قرض ادا نہیں کیا جاتا (علمی اردو لغت ؛ جامع الامثال).

ـــــلُنڈھانا محاورہ.
گھڑوں کا پانی بہانا ، خجالت ، شرم وغیرہ کے لیے کسی کو شرمندہ کرنا ؛ افراط کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

گَھڑْیا (فت گھ ، سک ڑ) امث.
١. پھولے پیٹے کا چھوٹا برتن ، چھوٹا گھڑا (عموماً پانی کے لیے مستعمل). کچھ نہ تو پانی کی گھڑیا ہی رکھ دو. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٢٢). ہر وقت پانی کی گھڑیا وضو کے واسطے اولے پر رکھی رہتی تھی. (١٩٢٢ ، سراغرسان مغرب ، ٣٤). ٢. کٹھالی جس میں سونا چاندی پگھلاتے ہیں. گھڑیا میں جب چاندی سونا دھرتا ہے آگ میں پانی کا کرشمہ کرتا ہے. (١٨٣٥ ، مرقع پیشہ وراں ، ٣٣). ٣. شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا چھتہ ، مہال ؛ رحم ، بچے دانی (ماخوذ: جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھڑا (رک) کی تصغیر].

گُھڑْیا (ضم گھ ، سک ڑ) امث.
چھوٹے قد کی گھوڑی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھوڑی (رک) کی تصغیر].

گَھڑْیال (١) (فت گھ ، سک ڑ) امذ.
١. سات دھاتوں سے بنایا جانے والا یا برنجی گھنٹہ جو چپٹا تھالی کی شکل کا بھی ہوتا ہے اور جوف دار بھی جس کو موگری مار کر بجایا جاتا ہے الٹے پیالے کی شکل کا بھی ہوتا ہے جس میں لٹکن ہوتا ہے عموماً امیروں کے دروازوں پر یا مندروں میں بجاتے ہیں.

ٹلتی نہ اُجڑی رات ہو پیکی سوں نیں ، بجتا گھڑیال
اکثر گھڑیالی سر گیا دو ٹکڑے ہوئی گھڑیال کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۸).
جو جو گھڑیال وہ بجاتا تھا دل مرا سنسنایا جاتا تھا
(۱۸۶۸ ، زہرِ عشق (مہذب اللغات)). چاند تو غروب ہو چکا ہے مگر میں نے گھڑیال نہیں سنا. (۱۹۰۳ ، تلاطم ایران ، ۳۰). پچھلا پہر ، نورِ قمر ، ہوا کی سنک ، گھڑیال کی کھنک. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۷۱). ۲. رقاص (پنڈولم) یا بجلی سے چلنے والا گھنٹہ جو میناروں وغیرہ پر آویزاں ہوتا ہے اور ہر گھنٹے پر بجتا ہے. ہسپتال کے ماتھے پر لگے گھڑیال میں دس بجے ہیں. (۱۹۹۵ ، جزاپا ، ۵۷). [घटिकालि: ب].

ـــــ خانہ (ـــــ فت ن) امذ.
گھنٹہ گھر ، نوبت خانہ. بندگان قرآن خواں کتاب خانہ و علم خانہ و گھڑیال خانہ میں متعین کیے گئے. (۱۹۳۸ ، تاریخ فیروز شاہی (عفیف) ، ۱۹۲). [گھڑیال + خانہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ دان امذ.
وہ فریم جس میں گھڑیال حفاظت کے لیے رکھا ہوتا ہے. دوسرے دلچسپ مشاغل یہ ہو سکتے ہیں ... گھڑیال دان اور دیواری جیب (۱۹۷۴ ، حرفتی کام ، ۱۳۵). [گھڑیال + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ کا کٹورا امذ.
ایک کٹورا جس کے پیندے میں سوراخ کر کے پانی بھری ہوئی ناند میں چھوڑ دیتے ہیں اور وہ کٹورا اتنا بڑا اور اس کا سوراخ اس انداز کا ہوتا ہے کہ ایک گھنٹے میں کٹورا پانی سے لبریز ہو کر ناند میں ڈوب جاتا ہے اس وقت گھڑیال بجایا جاتا ہے (نور اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ کی گَجَر امث.
گھڑیال کے بجنے کی آواز. باجوں کا شور گھڑیالوں کی گجر ، دیوانِ خاص کے آگے نمگیرہ کا ہوا سے جھومنا. (۱۹۱۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۱۳).

گھڑیال (۲) (فت گھ ، سک ڑ) امذ.
مگرمچھ ، نہنگ. ایک گھڑیال اس کو نگل گیا. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۵۹).
نہنگ سونس گھڑیال رہ رہ گئے
مگرمچھ نہ جانے کدھر بہ گئے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۳).
کچھوے اور سانپ چھپکلی گھڑیال
ہیں یہی اُن کے چار ہیں طبقات
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۱). دنیا کی تمام مخلوق اپنی نمائندگی کرے گی ... حتیٰ کہ پانی کے اندر سے مچھلیاں اور گھڑیال تک آئیں گے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۳۲).
[س : घाटरका + आल].

گھڑیالچی (فت گھ ، سک ڑ ، ل) امذ.
گھڑیال بجانے والا. اس نے گھڑیالچیوں کو حکم دے رکھا تھا کہ ہر ہر گھنٹے پر آ کر چلایا کریں کہ "موت سر پر کھڑی ہے" (۱۹۲۱ ، شیخ ہدایت ، ۳۷۳). [گھڑیال (۱) + چی ، لاحقۂ فاعلی].

گھڑیالی (فت گھ ، سک ڑ) امذ.
گھڑیال بجانے والا ، گھنٹا بجانے والا.
ٹلتی نہ اُجڑی رات ہو پیکی سوں نیں بجتا گھڑیال
اکثر گھڑیالی سر گیا دو ٹکڑے ہوئی گھڑیال کر
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۶۹).
بجاتی جس کی گھڑیالی ہے یہ دھوم
کہ لرزے ہے بڑا لے شام تا روم
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۶).
شبِ وصال جو آئی تو ہائے گھڑیالی
کوئی گھڑی میں لگا ہے گجر بجانے کو
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۳۹).
اوس کے کوچے میں جگاتے ہیں ہمیں گھڑیالی
بج گئے تین پہر خاک اب آرام کریں
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۱۱). کسی حال پر قرار نہ آتا تھا ... گھڑیاں کاٹے نہ کٹتی تھیں. گھڑیالی گھڑیال بجاتے وقت ہمیشہ سو جاتا تھا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۸۷). [گھڑیال + ی ، لاحقۂ نسبت].

گھڑیاں (فت گھ ، سک ڑ) امث ، ج.
گھڑی (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.
نت اس عارف جگا جوتی کے دربار
جو بجتے ہیں گھڑیال دن رات ہوربار
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۹۵). اس ریاست میں قدیم سے کتنی گھڑیاں بجا کرتی ہیں. (۱۸۷۳ ، اخبار مفید عام ، یکم مئی ، ۱۳).
گھڑیاں جو برہ کی بِیتیں لوٹنے جاتیں
دکھ سکھ کے سبھی خیال چھوٹنے جاتیں
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۷۴).

ـــــ بھرنا محاورہ.
وقت گزارنا.
یہ گھڑیاں زندگانی کی ہے بھرنا
کوئی نسخہ نہیں ہے کام کرنا
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۳۶۵).

ـــــ دراز کرنا محاورہ.
وقت بڑھانا ، وقت کو طول دینا. اپنے وطن کو رہن رکھ کر اپنے اقتدار کی گھڑیاں دراز کر رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۳۱).

ـــــ گِننا محاورہ.
بے چینی سے انتظار کرنا ، کسی کے لیے وقت کا حساب کرنا.
کٹے ہے روز جیسے گنتے دم بدم گھڑیاں
جو شب ہو کرتا ستاروں کے تئیں شمار ہوں میں
(۱۷۸۸ ، جہان دار ، د ، ۱۱۹). گھڑیاں گننے لگا کہ کب اتنی رات تمام ہو. (۱۸۸۲ ، باغ و بہار ، ۳۶).

کبھی کٹتا نہ گھڑیاں جوشِ وحشت میں شبِ فرقت
نہ گھٹتا گھر اگر ہوتا الف چاکِ گریباں کا
(۱۹۳۷ء ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۲). اس الف لیلائی ساعت کے انتظار میں بستی کی یہ دس بارہ عورتیں گھڑیاں گن رہی تھیں. (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۳۲).

گھَڑیوں (فت گھ ، سک ڑ ، و مج)۰(الف) امث ؛ ج.
گھڑی (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ہے. (ب) م ف. گھنٹوں ، دیر تک ، لگاتار. مزہ لے لے کے اے نواب گھڑیوں وجد کرتا ہوں. (۱۸۷۷ء ، درۃ الانتخاب ، ۱۶۹).

---کھڑے رہنا محاورہ.
گھنٹوں کھڑے رہنا ، **پہروں انتظار کرنا**. بادشاہ انکی طرف آنکھ اٹھا کے نہ دیکھتے ، گھڑیوں کھڑے رہتے. (۱۹۱۵ء ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۶۶).

گھَس (فت گھ) امث.
گھاس (رک) کا مخفف ؛ تراکیب میں مستعمل.

---کٹا (---فت ک) امذ.
بڑھی ہوئی گھاس کاٹنے والا ؛ مزدور (ا پ و ، ۵ : ۸۹). [گھس + کٹا (کٹنا (رک) سے ماضی) بطور صفت فاعلی].

---کھُدا (---ضم کھ) ؛ سـ گھس کھودا ۰(الف) امذ.
۱. **گھاس کھودنے والا ، گھسیارا ، چرکٹا**.
جولاہے ، دھوبی ، گھس کھدے اور کمہار
تمولی و تیلی بڑھئی اور لوہار
(۱۷۹۳ء ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۳) مسلمان سائیسی خانسامانی خدمتگاری گھس کھودنے ہونے کے سوا اور کسی درجے میں نہ رہیں گے. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۳۱۷). ۲. **اناڑی ، جاہل ، مطلق ، ناشائستہ آدمی**. پانسہ پلٹا تو ایسا پلٹا کہ چند جاہل گھس کھدوں نے آناً فاناً میں زیر و زبر کر دیا. (۱۹۱۱ء ، ظہیرالدین دہلوی ، داستان غدر ، ۹۱). چند شہریوں نے انگریزی لشکر کے قریب سے دو اونٹ گھس کھدوں کے آٹھ ٹٹو ایک گھس کھدا اور چالیس بکریاں گرفتار کیں. (۱۹۲۵ء ، غدر کی صبح و شام ، ۲۳۲). (ب) صف. **ادنیٰ ، کمینہ ، کم قدر ، رذیل ، کم رو ، بد رونق ؛ نادان ، بے وقوف ، احمق ، ناکارہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھس + کھدا (کھدنا (رک) کا ماضی) بطور صفت فاعلی].

گھِس (کس گھ) امث.
گھسنا (رک) سے فعل امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---پٹی (---کس پ) امث.
۱. **رگڑ**. اور یوں گھس پٹی کھا کر گھسنے جاتے ہیں. (۱۸۹۰ء ، جغرافیہ طبعی ، مولوی ذکاء اللہ ، ۱ : ۵۷). ۲. **مار کٹائی ؛ زد و کوب**. آپ کے ساتھ کے آدمیوں کی خوب گھس پٹی کی. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۹۰). اس کی مونچھیں پکڑ کر سڑک پر خوب اس کی گھس پٹی کی ، اور مار مار کر اُلّو کر دیا. (۱۹۰۳ء ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ۳۰۹). [گھس + پٹی (پٹنا (رک) سے ماضی صیغۂ واحد مونث اور حاصل مصدر)].

---پٹے دینا / کرنا محاورہ.
خوب رگیدنا ، خوب مارنا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---پس (---کس پ) امث.
ایک پر ایک ہونے کی کیفیت ، **باہمی اختلاط ، باہم پیوستگی ، ملاپ**. طخاریائی کی دو بولیاں تھیں ، ہتائیٹ کے مقابلے میں اس میں صوتی گھس پس زیادہ دکھائی دیتی ہے. (۱۹۵۶ء ، زبان اور علم زبان ، ۱۹۳). [گھس + پس (پسنا (رک) سے)].

---پس جانا محاورہ.
بالکل فرسودہ ہو جانا. پرانے ورقوں میں بڑے گھس پس گئے تھے. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۵۷۲).

---پس (کر) پرانا ہونا محاورہ.
رک : گھس پس کر اترنا. بوا تمہارے بچے کی ہزاری عمر ، کُرتا ٹوپی گھس پس پرانا ہو. (۱۹۱۰ء ، لڑکیوں کی انشا ، ۹).

---پس کر اُترنا محاورہ.
کپڑے کا بہت دن چلنا ، بہت عرصے تک کام دینا.
ہو مبارک ستم نئی پوشاک
اترے تم پر سے یہ بھی گھس پس کے
(۱۸۸۶ء ، دیوان سخن ، ۱۸۷). پہلے جو کپڑا آتا تھا برسوں چلتا تھا گھس پس کر اترتا تھا. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۵۳).

---گھس (---کس گھ) امث.
۱. **سُست اور تاخیری کارروائی ، بے جا رکاوٹ**. نہ کوئی محکمہ نہ بندوبست تھا فقط زبانی جمع خرچ تھا ، رحواڑی گھس گھس تھی. (۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۲۵). ۲. **گھسنے کا عمل ، لکھائی**.
یہ لالہ صاحب کی آنکھوں پہ عینک
قلم کی یہ ان کو گھس گھس مبارک
(۱۹۰۸ء ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۶). آپ اس سے یہ نہ سمجھ لیں کہ انہیں قلم کی گھس گھس کا معاوضہ بھی ملتا ہو گا. (۱۹۷۱ء ، سرگشتیہ ، ۱۸۹). ۳. **پُرانا پن ، فرسودگی**.
دربار دہلی اک طرف لوکل مجالس اک طرف
مرزا کا چم خم اک طرف بدھو کی گھس گھس اک طرف
(۱۹۲۱ء ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۷۲). [گھس + گھس (رک)].

---گھس کر چلنا محاورہ.
(جوتے کا) بہت عرصے تک کام دینا ، **بڑا مضبوط ہونا ؛ آہستہ آہستہ چلنا** ؛ کپڑے کا خوب اور مدت تک کام دینا ، کپڑے کا اخیر تک مضبوط اور دیرپا رہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---گھس کرنا محاورہ.
۱. کسی چیز کو دیر تک گھسنا ، رگڑنا ، دیگر کریوں کی طرح بوش سے

گھٹنوں گھس گھس کرنے ... کی مطلق ضرورت نہیں. (۱۹۳۳ ، صنعت و حرفت ، ۶۵). یہ پنسل کاں لے کر گھس گھس کرنے سے کچھ نہیں ہو گا. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۰۵). ۲. دیر لگانا ، آہستہ آہستہ چلنا. گھس گھس کر کے ریل سکندرآباد پہنچ ہی گئی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۲).

---گھس کے چوڑی اُترے فقرہ.
(عور) سہاگ قائم رہنے کی نشانی چوڑیاں ہاتھوں میں رہیں ، مطلب سہاگ قائم رہے (دعائیہ کلمہ). لکھنے والی کیسی سہاگن بیوی ہیں ... الہی سہاگ قائم رہے اور گھس گھس کے چوڑی اترے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۵۶).

---گھساؤ (---کس گھ) امذ.
رگڑنے کا عمل ، سائیدہ کرنے کا عمل ، رگڑ ، شکست و ریخت. بلکہ وہ ساری زمین پر گھس گھساؤ کرتی ہے اور صورت کچھ سے کچھ بنا دیتی ہے. (۱۸۷۵ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱ : ۵۵).

---لگانے کو نہ دینا محاورہ.
سخت بخیل ہونا ، بہت کنجوس ہونا. ایک کانی کوڑی بھی گھس لگانے کو نہ دے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۸۲).

---لگانے کو نہ مِلنا یا نہ ہونا محاورہ.
کسی چیز کا نایاب ہونا ، بمشکل دستیاب ہونا.

> ابر فصل بہاری سے گلستاں ہیں نہال
> گھس لگانے کو بھی شاخ بے ثمر ملتی نہیں

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۶۶).

---(کَر) لگانے کو نہیں فقرہ.
کسی چیز کی نایابی کے موقع پر بولتے ہیں ، ناپید ہے ، ذرا بھی نہیں ، مطلق نہیں. ایک کوڑی بھی گھس کر لگانے کو نہیں نظر آتی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۰۵). انسان آج کل گھس لگانے کو بھی نہیں (۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۲۰).

---گھسا کَر م ف.
سٹ مٹا کر ، فرسودہ ہو کر ، ٹکراؤ کے سبب ، فنا ہو کر. مغربی فکر مسلمانوں کی تحریک آزادی کے تھپیڑوں سے گھس گھسا کر بالکل تبدیل ہو گئی ہے. (۱۹۹۲ ، اردونامہ ، لاہور ، ۱۱).

---مِس کَرْنا محاورہ.
کانا پھوس کرنا (مخزن المحاورات).

گُھس (ضم گھ) امر.
گھسنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

---آنا ف ل.
زبردستی یا بغیر اجازت اندر چلا آنا ، داخل ہو جانا ، پوچھے بغیر گھر میں داخل ہونا.

> میں بھی گھس آتا ہوں اس شیش محل میں دیکھو
> سب ہنسی روک کے کہتے ہیں نکالو اس کو

(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۳۵۵).

---بَیٹْھنا محاورہ.
۱. اندر ہو بیٹھنا ، اندر چھپ جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. پاس پاس بیٹھنا ، ایک دوسرے سے لگ کر بیٹھنا. عیدگاہ پہنچے اور آگے پیچھے جہاں جگہ ملی گھس بیٹھ کر نماز میں شریک ہوئے. (۱۹۰۸ ، مقامات ناصری ، ۱ : ۲۹۳). ۳. کسی جگہ پر قبضہ کرنا. پھر ایسا سن پڑا کہ انگریز جابجا مکانوں میں گھس بیٹھے ہیں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۱).

---پٹ کَر/کے م ف.
گھس پل کے ، زور لگا کر ، زبردستی. اندر دو تین تین سواریاں گھس پٹ کر بیٹھ جاتی تھیں. (۱۹۶۷ ، جلا وطن ، ۳۳).

---پڑنا محاورہ.
بے کھٹکے کسی کے مکان میں داخل ہونا ؛ کسی کام میں بے دھڑک ہاتھ ڈال بیٹھنا ، کسی کام میں بے فکر و اندیشہ دخیل ہو جانا ، بے سمجھے بوجھے کسی کام کو شروع کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---پَل کَر/کے م ف.
زور اور قوت کے ساتھ ایسی جگہ پہنچنا جہاں گنجائش نہ ہو.

> دم دیدار اے بت محشری میدان محشر میں
> لگائیں لاکھ ٹھٹھ ہم تو تجھے دیکھیں گے گھس پل کے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۷).

> چس کا کہ بھرتے پھرتے ہیں اب کام تھا تمام
> گھس پل کے بیٹھ ہی گئے قصہ ہوا تمام

(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۲۰۸). سیکڑوں ، بلکہ ہزاروں کو ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے مایوسی ہوئی اگرچہ انہوں نے گھس پل کے جگہ کرنا چاہی. (۱۹۴۳ ، جنت نگہ ، ۱۳۲).

---پَیٹھ (---ی لین) امث.
دخل ، رسائی ، پہنچ ، باریابی.

> تیر مژگاں ترے سیکھے ہیں کچھ ایسی گھس پیٹھ
> چھوٹتے ہی دل عشاق میں گھر کرتے ہیں

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۲). [گھس + پیٹھ (پیٹھنا (رک) کا حاصل مصدر)].

---پَیٹھ کَر/کے م ف.
راہ و رسم پیدا کر کے ، واقفیت پیدا کر کے ، کوشش کر کے. خانساماں ... لوگوں میں گھس پیٹھ کر جلاد سے کہنے لگا کہ رک جا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۲۵۹).

---پَیٹھ کَرْنا محاورہ.
رسائی پیدا کرنا. یونانی ... گھس پیٹھ کرنے میں بڑے استاد ہوتے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۹۰۲).

---پَیٹْھیا (---ی لین ، سک ٹھ) صف ؛ گھس بیٹھیا.
دوسرے کے علاقے میں چھپ کر تخریبی کارروائی کرنے والا ، باغی. ہدایت کی کہ ... سازشی گھس پیٹھیوں پر کڑی نظر رکھیں. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۱۲ جنوری ، ۱۲). [گھس پیٹھ + یا ، لاحقۂ صفت].

---گُھسا کر/کے م ف.
زبردستی داخل ہو کر. میرا چھوٹا بھائی ... ایک دن کانٹوں میں گھس گھسا کے تھوڑے پھول چن لایا (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۶۶).

---گُھس میرے کان میں گُھس کہاوت.
ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جب بالکل جگہ نہ ہو اور پھر بھی مزید لوگوں کو بٹھایا جائے. خدیو یہ جہاز یورپین جہازوں کی طرح صاف ستھرا نہیں ہے اور نہ مسافروں کے بھرنے کی حد مقرر ہے ، جو آیا گُھس گُھس میرے کان میں گُھس. (۱۹۱۱ ، روزنامہ باتصویر ، سفر مصر و شام و حجاز ، ۸۸).

گِھسا (کس گھ) صف مذ.
کہنہ ، فرسودہ ، پرانا ؛ تراکیب میں مستعمل. ایک سرخ رنگ کا گھسا ہوا پرانا قالین بچھا تھا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳). [گھسنا (رک) کا ماضی) بطور صفت].

---پِٹا (--- کس پ) صف مذ.
پرانا ، فرسودہ ، استعمال شدہ. گلزار نسیم کا شعر بہت چلا ہوا اور گھسا پٹا سہی پھر بھی ہے حسب حال. (۱۹۶۸ ، صدق جدید ، ۱۸ ، ۳۳ : ۲). یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے بلکہ گھسا پٹا ہے (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۱۱). [گھسا + پٹا (پٹنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

---پِسا (--- کس پ) صف مذ.
رگڑ کھایا ہوا ، کہنہ ، فرسودہ ، رگڑا ہوا. کچھ کچھ گھسے پسے نقش موجود ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۰). [گھسا + پسا (پسنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

گِھسّا (کس گھ ، شد س) امذ.
۱. رگڑنے کا عمل چاہے زمین پر ہو یا فرش پر ، رگڑ ، رگڑا ، ہاتھ کی رگڑ.

داب کر نیچے دو دئے گھسّے
روئیں تن مانگے الاماں جس سے

(۱۸۰۱ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۹۸). صدیوں سے سارنگی صرف گھسّے سے بجتی چلی آ رہی تھی ، بندو خاں نے اس میں انگلیوں اور گز کی ضرب سے بجانے کے اصول داخل کیے (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۱). ۲. مرد کے عضو تناسل کا عورت کی فرج میں آنا جانا ، رگڑا (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۳. صدمہ ، ضرب ، دھکا. ابوالفضل کو زمانے کے گھسّوں نے خوب سبق پڑھائے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۶۱). مجھے اڑتالیس برس کے گھسّے اور رگڑ کے بعد صوبیداری ملی. (۱۹۰۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۲۵). ۴. پھرا ، دھوکہ. کرفت میں ان لونڈیوں کے گھسّے میں بھلا کب آنے والا تھا. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۳۵). ۵. رگڑ جو ایک پتنگ کی ڈور سے دوسرے پتنگ کی ڈور پر پڑتی ہے. لڑکا پتنگ کی ڈور سنبھالتا ہے تو اسے ... ڈور کا گھسّا مانجھے کا کٹاؤ ، ہوا کا زور ... اپنی پور پر محسوس ہوتا ہے. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۲۲۹). ۶. گھوڑے کو سدھانے کا تختہ جو تقریباً چار چھ انچ موٹا ہوتا ہے اور گاڑی کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے اس کے ذریعے گھوڑا گاڑی کھینچنے کی مشقت اٹھانے کا عادی ہو جاتا ہے. بگی کے واسطے گھوڑا سدھایا ... اب دھیما ہو گیا ہے ، گھسے میں لگایا ہے ، گھسا لکڑی کا ہے جس پر کوچوان کھڑا ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ۹۳). لپ لینڈ میں اس کا دودھ بھی پیتے ہیں اور گھسے یا بے پہیے کی گاڑی میں جوت کر اس سے سواری بھی لی جاتی ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیہ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۰۲). ۷. کشتی کے فن میں ایک داؤ. طاقت آزمائی کے بعد داؤں پیچ شروع ہوئے اور ایک دستی دو دستی ... گھسا ... قتل ہوتے ہوتے شہزادے نے رخشاں کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال کر ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (۱۹۳۲ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۸). ۸. کلابتو بٹتے وقت سلائی یا دھوک کو ہاتھ کی رگڑ سے چکر دینے کا عمل جو کاریگر پنڈلی کے اوپر لگا کر دیتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۹۷). [گھسنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

---بِتانا محاورہ.
زور سے رگڑ لگانا. میاں مظہر نے اٹنی دے کے ان کو زمین پر دے مارا اور ایک دو تین گھسّے بتا دیے کس کے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۳۷).

---بیٹھنا محاورہ.
گہرا رگڑا لگنا ، شدید ضرب لگنا ، رگڑ کا اندر تک پہنچنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پڑنا محاورہ.
رگڑ لگنا ، رگڑ کا نشان ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---جمنا محاورہ.
رک : گھسا بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ).

---دینا محاورہ.
۱. رگڑ لگانا ، رگڑنا ، رگڑ دینا. کُنّے مارے اور غوطہ دے کر جو ایک گھسا دیتا ہوں تو وہ کاٹا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۷۷). انگوٹھی کو ایک خفیف سا گھسا دیا اور موکل حاضر. (۱۹۰۳ ، مضامین محفوظ علی ، ۱۰۰). ۲. جھانسے پر چڑھانا ، چکنی چپڑی کر کے قابو میں لانا. واہ میاں بیرم خوب گھسا دیا واللہ ان سیانی ذاتوں کو شیشے میں اتارنا یاروں ہی کا کام ہے. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۶۹). کیوں بے! مجھے گھسا دیتا ہے ، سالے! یہ روپے کہاں سے آئے؟ اس نے تین روپے نکال کر سینا کے سامنے کر دیئے. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۲۹). ۳. نئے گھوڑے یا کسی جانور کو سدھانے کے لیے گھسے میں چلانا (ا پ و ، ۵ : ۳۲).

---ڈالنا محاورہ.
رگڑا دینا ، نشان ڈالنا. ہم نے پھرتی سے تلوار ان کی گردن پر رکھ دی ، جی میں تو آیا کہ گھسا ڈالیں مگر اس کے انجام نے باز رکھا. (۱۹۶۸ ، معذرتیں ؟ ، ۱۱۰).

--- کرنا محاورہ.
رگڑائی کرنا ، بدن ملنا ، سہلانا ، آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنا. غواص نے کنگھی کی ، سہتا سہتا گرم پانی ڈالا ، آہستہ آہستہ گھسنا کرنا شروع کیا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۱۲۸).

--- کھانا محاورہ.
رگڑا جانا ، رگڑ کھانا. زمانۂ گزراں کی درانتی کے نیچے انہیں بھی گھسنا کھانا پڑا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲ : ۱۳۳).

--- لگنا محاورہ.
رگڑ آنا ، رگڑ لگنا ، خراش آنا ، رگڑ کا نشان پڑنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- مارنا محاورہ.
۱. **رگڑ لگانا ، رگڑنا.** علمشاہ کوہان قزاق کو پکڑ لائے ، زمین پر لا کر دو تین گھسنے مارے کہ پوست ماتھے کا اڑ گیا. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال ، ۲ : ۵۰). پان کھاتے وقت ہونٹوں پر کاغذ تھوک سے تر کر کے گھسنا مار لیتیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۹۶). ۲. **مرد کا اپنے عضو تناسل کو فرج میں داخل کرکے بار بار اندر باہر کرنا** (جامع اللغات).

--- میری (--- ی مع) امث.
بچوں کا ایک کھیل جس میں ڈور کے ٹکڑوں کو لیکر اور ڈور میں ڈور ڈال کر کھینچتے ہیں ، جس کی ڈور کٹ جاتی ہے وہ ہار جاتا ہے ، کھیم گھسا لانگر لگا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[گھسنا + میر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- پتکٹی (--- فت پ ، سک ت ، فت ک) امث.
(کشتی) **داہنے ہاتھ سے حریف کا جانگیا پکڑ کے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اپنے بائیں پیر سے حریف کا بایاں بازو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ سے اٹھا کر اسے چت کرنے کے لیے اپنا داہنا گھٹنا اس کی دونوں ٹانگوں میں سے سینے پر لے جانا** (رموز فن کشتی ، ۱ : ۸۲).
[گھسنا + پتکٹی - پتھ کٹی].

گُھسارْنا (ضم گھ ، سک ر) ف م (قدیم).
گھسانا ، گھسیڑنا.

امشب بہ کوے دوست عطا پھر بہار ہے
تو بھی گھسر بستر کشش در پر گھسار چشم

(۱۷۵۳ ، مخزن نکات (عطا) ، ۳۰). [گھسارنا (گھسڑنا (رک) کا تعدیہ) کا ایک املا].

گِھسانا (کس گھ) ف م.
گھسوانا ، رگڑ لگانا ، رگڑا دینا. اب سوچنا چاہیے کہ اس عمارت پر کس چیز نے عمل کیا ہے ... پتھروں کے گھسانے والی کیا چیز ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، مولوی ذکاءاللہ ، ۱ : ۵۵).
[گھسنا (رک) کا تعدیہ].

گُھسانا (ضم گ) ف م.
اندر داخل کرنا ، گھسیڑنا ، آلانا ، سمانا ، بھرنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [گُھسنا (رک) کا تعدیہ].

گِھساؤ (کس گھ ، و مج) امذ.
رگڑنے یا رگڑے جانے کا عمل ، فرسودگی. اب میں اسی بات کو تمہیں خوب سمجھاتا ہوں کہ یہ گھٹاؤ اور کٹاؤ اور گھساؤ کیوں ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبیعی ، مولوی ذکاءاللہ ، ۱ : ۵۶). تمام ریتلے ... مواد ... پانی کے عمل تسرف و تخریب اور گھساؤ کا نتیجہ ہیں. (۱۹۱۶ ، طبقات الارض ، ۹۳). لائنر چونکہ سخت دھات سے بنے ہوتے ہیں اس لیے رگڑ اور گھساؤ کے خلاف ان میں مدافعت زیادہ ہوتی ہے. (۱۹۷۵ ، پٹرول انجن ، ۹۹).
[گھسنا (رک) کا حاصل مصدر].

گِھسائی (کس گھ) امث.
رگڑنے یا رگڑے جانے کا عمل ، رگڑائی.

اک شغل ہوا ہے کف افسوس کا ملنا
ہر وقت کی یہ ہاتھ گھسائی نہیں جاتی

(۱۸۸۲ ، سایر دہلوی ، ریاض صابر ، ۲۳۸). کوئی بڑھیا ٹھیریا آ بھی جاتی تو پلے کچھ نہ پڑتا ، مفت کی قلم گھسائی تھی. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۳). [گھسنا (رک) کا حاصل مصدر].

--- کٹائی (--- فت ک) امث.
عمل فرسودگی یا سائیدگی (ماخوذ : انگریزی اُردو فوجی فرہنگ).
[گھسائی + کٹائی (رک)].

گِھسَٹ (کس گھ ، فت س) امذ.
گھسٹنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

--- آنا ف ل ؛ محاورہ.
کھنچ آنا ، بندھا ہوا یا گھسٹتا ہوا چلا آنا.

زور سا زور ہے کچھ پاؤں میں اس کے جو پڑے
عرش آئے ابھی زنجیر کے ہمراہ گھسٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۳۰).

--- کر/کے م ف.
۱. **زمین پر رگڑ کر.** بڑی مشکل سے گھسٹ کر اور لڑھک کر بچہ کمرہ کے قریب پہنچا. (۱۹۳۶ ، تربیت نسواں ، ۱۰۹). بستر پر بیٹھے بیٹھے گھسٹ کر اس نے ٹانگیں سیدھی پتلون میں ڈال دیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۲۰). ۲. **کھینچ تان کر ، بڑی مشکل سے.** میں کھینچ گھسٹ کر بی-اے تک پہنچ تو گیا مگر میرا نام مدرسے اور کالج کی تعریفی رپورٹوں میں کبھی نہ آ سکا. (۱۹۳۸ ، تعلیم و تہذیب ، ۵۱).

--- گھسٹ کے م ف.
زمین پر پڑے بدقت گھسٹتے ہوئے.

اٹھ نہ ہو سکا سفر دور راہ عشق
لا کھوں گھسٹ گھسٹ کے بیاباں میں مر گئے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د ، ۱ : ۳۳۹). جو شخص تم میں سے اس کو پاوے تو اُن کا ساتھ دے ، گو کہ برف پر گھسٹ گھسٹ کے ہو. (۱۸۷۷ ، مقالات سرسید ، ۶ : ۱۳۹).

گھسٹے پھرنا محاورہ.
۱. مارے مارے پھرنا ، دربدر پھرنا ، کھنچے کھنچے پھرنا. بی بی اب میری عمر ایسی نہیں کہ رات برات گھسٹتا پھروں. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۶۱). ۲. لیے لیے پھرنا ، ہمراہ رکھنا ، ساتھ لیکر پھرنا. میاں ، بریف کیس کیوں ہر جگہ گھسٹے پھرتے ہو. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۲۰)

گھسٹنا (کس گھ ، فت س ، سک ٹ) ف ل.
۱. لیٹے ہوئے بدقت آگے بڑھنا (خصوصاً) چلنے سے معذوری کی حالت میں. نہ دیکھے گا اللہ قیامت کو اسکی طرف جو شخص دراز کرے اپنا کپڑا یہانتک کہ گھسٹتا چلے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ ، ۱ : ۵۳۶). چلنے کے بجائے باقاعدہ گھسٹنا شروع کر دیا تو بڑی کا خون کھولنے لگا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، ۵۳). ۲. کھنچنا ، کھینچ کر آنا یا جانا. مجھے اس کا بھی ڈر نہ ہوا کہ میں عدالت میں گھسٹوں گا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۶۸). فرض خواہ عدالتہ انگریزی میں دعویٰ کرتے ہیں اور شہی کچہری میں گھسٹنا پڑتا ہے تو خاندان تیموریہ کی بڑی بدنامی ہوتی ہے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۶۵). بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کرایا ورنہ کوتوالی میں نجانے کس کس کو گھسٹنا پڑتا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۶۶). [س : [illegible]].

گھسٹواں (فت نیز کس گھ ، کس س ، سک ٹ) م ف.
گھسٹتا ہوا ، کھنچا ہوا ، جلدی ، گھبراہٹ میں یا بے دلی سے لکھا ہوا. خط اتنا کج پیچ اور گھسٹواں تھا کہ پڑھا ہی نہ جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۷۷). [گھسیٹواں کی تخفیف].

گھسٹوانا (کس گھ ، فت س ، سک ٹ) ف م.
رک : گھسٹنا جس کا یہ متعدی ہے ، زمین سے رگڑاتے ہوئے لے جانا. بعد مرنے کے اس کی ٹانگ سے بندھوا کر سارے شہر میں گھسٹوایا. (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۹). زندگی کی گاڑی گھسٹوانے کے لئے کئی وضعدار بھٹے ساتھ دینے کو موجود تھے. (۱۹۴۳ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۲۲). بڑی مشکل سے بھنگیوں کی مدد سے گھسٹوایا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۳). [گھسٹنا (رک) کا تعدیہ].

گھسٹے گھسٹے پھرنا محاورہ.
کھنچے کھنچے پھرنا ، بگڑے بگڑے پھرنا (فرہنگ آصفیہ).

گھسر پھسر (ضم گھ ، فت س ، ضم پھ ، فت س) امث.
کھسر پھسر ، کانا پھوسی ، سرگوشی. منشی شمس الدین ابھی گھسر پھسر کر رہے ہیں. (۱۸۹۲ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۲۹۷). [کھسر پھسر (رک) کا ایک املا].

گھسرا (فت نیز کس گھ ، سک س) امذ (قدیم).
رگڑا ، گھسا ، خراش.

کرسرن بحری توں جس کے سر پر انس
عشق کا گھسرا ہے اسے

(۱۷۱۷ ، بحری ، کہ ، ۲۰۲). [گھسنا (رک) کا قدیم املا].

گھسڑنا (فت نیز کس گھ ، فت س ، سک ڑ) ف ل.
زمین سے لگ کر چلنا ، گھسٹنا ، گھسڑنا. دزد نے سانپ کی چال زمین پر گھسرتے گھسرتے ... قلعے کے ہاتے میں اپنے تئیں پہنچایا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۰۹). [گھسڑنا (رک) کا محرف].

گھسڑ (کس گھ ، فت س) امذ.
گھسڑنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

--- گھسڑ (--- کس گھ ، فت س) امث.
قدم پوری طرح اٹھائے بغیر جوتے کے زمین پر گھسٹنے کی آواز. جب وہ گھسڑ گھسڑ پاؤں مارتا چلا جا رہا تھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۵۷). [گھسڑ (حکایت الصوت) + گھسڑ (رک)].

--- گھسڑ کر / کے م ف.
گھسٹ گھسٹ کر ، زمین پر رگڑ رگڑ کے. جب یہ سیل بیچ گھسڑ گھسڑ کر کتل معدنیات پر چلنا شروع کرتی ہے. (۱۸۹۰ ، جغرافیہ طبعی ، ذکاء اللہ ، ۱ : ۸۱).

گھسڑ پسڑ کرنا محاورہ.
معاملے میں گنجلک رکھنا (اصطلاحات پیشہ وراں ، ستیر ، ۱۳۰).

گھسڑ (ضم گھ ، فت س) مذ.
گھسڑنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

--- پنچ (--- فت پ ، غنہ) صف.
ہر معاملے میں ٹانگ اڑانے والا. یہ تو اتفاق ہے کہ دھڑکے دھڑی میں مجھ سا گھسڑ پنچ دخیل در معقولات بیٹھے میں پیر دینے والا منتخب ہو جائے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۴ : ۳). [گھسڑ + پنچ - بچولیا].

گھسڑنا (فت نیز کس گھ ، فت س ، سک ڑ) ف ل.
گھسنا ، گھسٹ کر چلنا. ایک شخص چوتڑوں کے بل زمین پر گھسڑتا ہوا ... محل کے دروازے سے یہاں آیا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۹۷). وہ گھسڑتی گھسڑتی آرام کرسی پر آبیٹھتی ہے. (۱۹۴۳ ، افسانچے ، ۱۵۱). [گھسٹنا (رک) کا ایک املا].

گھسکی (ضم گھ ، سک س) صف مث.
کم بولنے والی مگر بات دل میں رکھنے والی (عورت) ، گھنی.

بوپنی بھی تو تھی بہن اس کی
نسبت اس کی تھی وہ بہت گھس کی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۰). رضیہ بیگم کو کوئی کم نہ جانے وہ ایک چپکی اور گھسکی ہیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۲۶). [مقامی].

گھسلنا (کس گھ ، فت س ، سک ل) ف ل.
گھسٹنا ، زمین پر رگڑ کر چلنا. یہ اپنی پسلیوں ... کے بل زمین پر بڑی تیزی سے ... گھسلتا ہوا چلتا ہے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۴۶). قلم سے انگلی پکڑ کر جب چلنا بلکہ چلنا کیوں کہیے گھسلنا سیکھا اور زبان کو کچھ شدبد آ گئی. (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۹۶). [رک : گھسڑنا / گھسرنا (ر مبدل بہ ل)].

گِھسَّم گِھسّا (کس گھ ، شد س بفت ، کس گھ ، شد س) امذ.
۱. ایک کا دوسرے کو زمین پر رگڑے دینا. گھسم گھسا تھکم تھکا شدن حلاوت ندارد و دانستم. (۱۷۱۳ء ، جعفر زٹلی ، ک ، ۲). ۲. ایک پتنگ کی ڈور کا دوسری پتنگ کی ڈور کو رگڑا دینا ، گھسا ، رگڑ ، خراش (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھس (رک) + م (لاحقۂ اتصال) + گھسا (رک)].

گَھسَن (فت گھ ، س) امث.
رگڑنے کا عمل ، رگڑ ، خراش (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھسنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ پَٹّی (ـــ فت پ ، شد ٹ) امث.
مار کٹائی ، زد و کوب ؛ دم دینا ، پھسلانا ، بہلانا ، بہکانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھسن + پٹی (رک)].

گِھسْنا (کس گھ ، سک س). (الف) ف ل.
۱. رگڑ کھا کر مٹتا جانا ، فرسودہ ہونا ، بگڑنا.

اسقدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی
گھس کے الٹا ہو گیا قط خامۂ تقدیر کا

(۱۸۷۲ء ، مرآۃ الغیب ، ۶۳).

کوئی یہ کہہ دے کہ کیا خنجر ترا گھس جائے گا
وہ چلا جاتا ہے مجھ کو نیم جاں چھوڑے ہوئے

(۱۸۹۸ء ، خانۂ خمار ، ۸۲). کرسیوں کی نشستیں مخمل کی تھیں تا کہ بڑے آدمیوں کی پتلونوں کا کپڑا گھسنے نہ پائے. (۱۹۶۶ء ، سرگزشت ، ۸۷). ۲. رگڑ کھا کر جھڑ جانا. قالین کے روئیں کافی گھس چکے تھے. (۱۹۸۹ء ، پرانا قالین ، ۷). ۳. تھوڑا ہونا ، (وزن میں) کم ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۴. لباس کا پرانا ہونا (نوراللغات). (ب) ف م. ۱. کسی چیز کو رگڑ رگڑ کر پیسنا ، کھرل کرنا.

روز شبہ ہوا جو غالیہ سا
شب کو باد سحر نے مشک گھسا

(۱۸۱۰ء ، بہشت گلزار ، ۱۶). ۲. رگڑنا ، مس کرنا تا کہ گرمائی پیدا ہو جائے. دونوں کو گھس کر گرم کرو. (۱۸۵۶ء ، فوائد الصبیان ، ۱۲۸). ۳. چھیلنا ، کھردرا کرنا ، ریتنا. دانت ... ٹھیک ہوجائیں تو بہتر ہے ورنہ دوسرے تیسرے دن پھر گھسو. (۱۹۳۷ء ، جراحیات زہراوی ، ۶۵). ۴. (مجازاً) کھچائی کرنا ، کسی کو باتیں سنانا.

اوس کو گھستے تھے روز باتوں سے
صاف کرتے تھے ہاتھ لاتوں سے

(۱۸۶۱ء ، کلیات اختر ، ۹۵۸). [پ : घिसना : घसणा ؛ س : घर्षति]

گُھسْنا (ضم گھ ، سک س) ف ل ؛ = گھس جانا.
۱. اندر جانا ، داخل ہونا. غول کبوتروں کا اس کے اوپر سے اندر گھستا ہے. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۳۷). رہیمہ نے دیکھا کہ ایک غیر شخص اس بے باکی سے اندر گھسا چلا آتا ہے. (۱۹۱۷ء ، حیات مالک ، ۲۲). یہ پوچھو کہ یہ دائرے میں گھسا کیسے. (۱۹۸۷ء ، حصار ، ۱۳۸). ۲. حریف کی فوج میں داخل ہونا ، مداخلت کرنا ، دخل دینا ، بیچ میں پڑنا ، تکلف میں بے حکم داخل ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [پ : घसना].

گُھسْنہار (ضم گھ ، فت س ، سک ن) صف.
گھسنے والا.

لہنا تھا ولے سخت ہیرے کا چور
گھسنہار پولاد کے کہن میں دور

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۰۳). [گھس (گھسنا (رک) سے) + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

گِھسْنی (کس گھ ، سک س) صف.
۱. گھساؤ ، رگڑ (پلیٹس). ۲. کم آمدنی کا شخص جو اسنا ک زیادہ رکھتا ہو (اصطلاحات پیشہ وراں ، ۸ ، ۴۴). [گھسن + ی ، لاحقۂ صفت].

گِھسُّو (کس گھ ، شد س ، و مع) صف مذ.
رک : گھسنا. دفتر میں انہیں گھسو اور پستو وغیرہ کے خطابات ملے ہوئے ہیں. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، واردات ، ۱۱). [گھسنی (رک) کی تذکیر].

گَھسْوا (فت گھ ، سک س) امذ.
(تصغیراً) گھاس (پلیٹس). [گھاس (رک) کی تصغیر].

گُھسْوانا (ضم گھ ، سک س) ف م.
رک : گھسانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [گھسانا (رک) کا تعدیہ].

گُھسونا (ضم گھ ، و مع) ف م.
گھسانا ، اندر کرنا ، داخل کرنا ، دخول. ہارا ہوا مرغ اپنا سر ایک کونے میں گھسو کر دبک رہا. (۱۹۳۷ء ، قصص الامثال ، ۲۰۷). [گھسانا (رک) کا ایک املا].

گِھسَّہ (کس گھ ، شد س بفت) امذ.
رک : گھسا. تین لاکھ سوار و پیدل نے جو دیکھا کہ ہمارا افسر نیچے مجبور پڑا ہے اور رستم گھسہ دیا چاہتے ہیں لینا لینا کہہ کر دوڑ پڑے. (۱۸۹۷ء ، طلسم ہفت پیکر ، ۵۹۷). داؤں کی تعداد قریب قریب نو کے لگ بھگ ہے جن کے نام یہ ہیں ... گھسہ ، کنڈا ، کمر پٹہ. (۱۹۶۲ء ، رستم زماں گاما ، ۱۹۵). [گھسا (رک) کا ایک املا].

گِھسی (ـــ کس گھ) صف مث.
گھسا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل ، استعمال شدہ ، پرانی. چھمی لڑنے بھڑنے کے بعد اب گھسی ہوئی سوئیوں سے گراموفون ریکارڈ بجا رہی تھی. (۱۹۶۲ء ، آنگن ، ۲۰۰). [گھسا (رک) کا ماضی مجہول بطور صفت].

ـــ پِٹی (ـــ کس پ) صف مث.
استعمال شدہ ، ناکارہ ، پرانی. گھسا ہوا مال ہے قطامہ کے پاس ، گھسی پٹی کوروں کی چھوٹی اینگلو انڈین چھوکریاں. (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۳۱). بہارستان عشق اور بے نظیر بدر منیر گھسی پٹی کہانیوں کے حامل ڈرامے ہیں. (۱۹۸۶ء ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۱۳۸). [گھسا پٹا (رک) کی تانیث].

ـــــ پسی (ـــــ کس پ) امث.
رک : گھسا پسا جس کی یہ تانیث ہے. بھوجن بناتی ہوئی کھلاتی ہوئی ، ملی جلی ہر طرح ہوشیار ، گھسی پسی تجربہ کار. (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۲۶). [گھسی + پسی (رک)].

گھسیارا (فت گھ ، سک س) امذ ؛ صف.
۱. گھاس کھودنے والا ، چرکٹا ، گھاس بیچنے والا ، گھاس جھیلنے والا. تو نے گھسیارے کی نقل نہیں سنی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۲۲۱).

ایک گھسیارا تھا تو مرد غریب
کھودتا تھا گھاس تو اے بدنصیب

(۱۷۷۴ ، رموزالعارفین ، ۲۱). کنجڑے ، بھٹیارے ... دھوبی ، گھسیارے ... بلکہ بھنگی تک پڑھنے پر اُتر پڑے. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۳). یہاں کی آبادی کو گھسیاروں ، خانساماؤں کی آبادی کہتے ہیں. (۱۹۳۳ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۲۲). ایک گھسیارے اور کمہار نے اونٹ پر ایک طرف گھاس اور دوسری طرف مٹی کے برتن لا دے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۳۸). ۲. ادنیٰ ، کمینہ ، رذیل ، کم رُو ، بدہیئت ؛ اناڑی ، جاہل مطلق ، ناشائستہ ، ان گھڑ ، نادان ، احمق ، مودھو ، بیوقوف (فرہنگ آصفیہ). [گھس (گھاس (رک) کا مخفف) + یارا ہارا (رک) کا محرف].

گھسیارن (فت گھ ، سک س ، فت ر) امث.
رک : گھسیارا جس کی یہ تانیث ہے ، **گھسیارے کی بیوی**. اسی کھرپے سے جو گھسیارن یہاں رکھ جاتی ہے میں سب کو موت کے گھاٹ اُتار دیتی. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۱۰۳). [گھسیارا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گھسیاری (فت گھ ، سک س) امث.
رک : گھسیارن.

چرکٹی کتنی اور گھسیاری
چارا لانے کو نکلی بے چاری

(۱۸۰۱ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۳۵). بلبل خان ایک گھسیاری کے گھاس کے گٹھے میں چھپ کر قید سے نکل آیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۵۷). چل چخی دور ہو... نگوڑی گھسیاری بازار کی رہنے والی ، ہم کو بُرا کہنے والی. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۲۰). [گھسیارا (رک) کی تانیث].

گھسیٹ (فت گھ ، ی مع). (الف) امث.
۱. گھسیٹنے کا عمل.

تہذیب دم بخود ہے طبع کی گھسیٹ سے
حضرت بھی کام لینے لگے مارپیٹ سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۹). ۲. **وہ نشان یا لکیر جو کسی شے کے زمین وغیرہ پر گھسیٹنے سے پڑ جائے** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۳. **رواروی میں لکھی جانے والی تحریر ، جلدی جلدی یا تیزی سے لکھی ہوئی تحریر ؛ بدخط تحریر**. دیہات کے بنیے کی بدخط گھسیٹ پڑھنے میں البتہ بہت دقت ہوگی. (۱۸۵۶ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۲۰۱). جب ہاتھ نے ایک روش اختیار کرلی تو گھسیٹ میں بھی وہی شان باقی رہتی ہے. (۱۸۷۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۰۳). رفتہ رفتہ یہ خط ، دوسرے خطوں کے برخلاف ، باضابطگی سے زیادہ قریب نہیں رہ پایا . اسے گھسیٹ کہنے لگے. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۶). ۴. (برقیات) **مقناطیسی امالہ یہ برق ، گھسیٹ ، برق رو کے ساتھ موجود مقناطیسی میدان کے ختم ہونے کی وجہ سے نمودار ہوتی ہے**. (۱۹۶۸ ، فتوحات سائنس ، ۹۲). (ب) صف. **تیزی سے لکھا ہوا ، جلدی جلدی لکھا ہوا ، گھسیٹا ہوا**. کتنا ہی تیز اور گھسیٹ خط شکستہ تحریر کیا جائے ، اسے نستعلیق کی طرح نہایت آسانی سے پڑھا جا سکتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۲۳). (ج) م ف. **گھسیٹ کر ، پکڑ کر ، کھینچ کر ، زبردستی**.

بہت اسپ و اشتر موئے ہاتوں پیٹ
نکالا انھیں خیمہ گہ سے گھسیٹ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۸۹). [گھسیٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

ـــــ پینچ (ـــــ ی مج ، غنہ) امذ.
(پتنگ بازی) **وہ پینچ جس میں پتنگ اُڑانے والا دوسرے کی پتنگ کی اپنی طرف کھنچائی کرے ، ڈھیل کا پینچ کے مقابل** (ا پ و ، ۸ : ۱۳۵). [گھسیٹ + پینچ (رک)].

ـــــ جانا محاورہ.
بُرے بھلے گزار لینا ، کسی طرح وقت کاٹنا ، بسر کرنا (مہینا سال وغیرہ). بظاہر ... معلوم ہوتا ہے کہ مہینا بھر تو کیا شاید اور پچاس ساٹھ برس تم گھسیٹ جاؤ. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۳).

ـــــ دینا محاورہ.
جلد جلد لکھ دینا ، تیزی سے لکھ دینا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

ـــــ ڈالنا محاورہ.
جلدی جلدی لکھ ڈالنا ، جیسا تیسا لکھ دینا. وہاں سے انعام ملا یہاں شیر کے منھ کو خون لگ گیا ، اوپر تلے کئی کتابیں گھسیٹ ڈالیں ، جو کتاب لکھی اس پر انعام ملا. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۳۷).

ـــــ کر/کے م ف.
۱. **کھینچ کر ، زبردستی پکڑ کے**.

لے ہی گئے گھسیٹ کے مجھ کو ہریٹ پر
تیار ہو رہا تھا میں جنت کے واسطے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۲۹۸). بندہ علی کو تو ڈھائی سال پہلے پھانسی کے تختہ پر سے گھسیٹ کر جیل کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۰۷). ۲. **بُرا بھلا لکھ کر ، جلدی جلدی لکھ کر**. ایک قصیدہ ناتمام سا نکل آیا ، اسے جلدی جلدی گھسیٹ کر اور اس میں نام درج کر کے دو گھنٹے میں لے گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۲۳۵).

ـــــ کرنا محاورہ.
بہت جلدی جلدی لکھنا ، رواروی میں لکھنا ، بہت تیز تیز لکھنا.

صاحب ہم نے تو کبھی ان کو گھسٹ کرتے دیکھا نہیں۔ (۱۹۶۳، قاسمی جی، ۳ : ۳۰۳)۔

ـــــ گھساٹ کَرْ/کے م ف.

کھینچ تان کر، زبردستی، بزور. اور ان کی تشریف آئی تو گھسکر پلنگ یا تخت کے نیچے بیٹھ جاتے پھر گھسیٹ گھساٹ کر نکالتی۔ (۱۹۶۹، وہ جسے چاہا گیا، ۳۶)۔

ـــــ گھسیٹ کَرْ م ف.

کھینچ کھینچ کر، زبردستی، زمین پر رگڑتے ہوئے. ایک دن ابوبکر اگر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان قصابوں کے پنجہ سے نہ چھڑاتے تو اونھوں نے کھینچ کھینچ کر اور زمین پر گھسیٹ گھسیٹ کر جان ہی سے مار ڈالا ہوتا۔ (۱۹۲۳، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ، ۴۴)۔ اس کو اندر سے گھسیٹ گھسیٹ کر لے گئے۔ (۱۹۸۶، آئینہ، ۳۰۳)۔

ـــــ لانا محاورہ.

۱. گھسیٹتے ہوئے لانا، پکڑ لانا، زبردستی لانا. عبا کے دامن پکڑ کے اس طرح گھسیٹ لایا، جس طرح گھوڑی کو اکثر جبلے سے نکالا کرتا تھا۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، حاجی بغلول، ۵۴)۔ فاقہ زدہ دادا کو اندر گھسیٹ لایا۔ (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۱۰۵)۔ ۲. زبردستی شامل کر دینا، ملوث کر دینا، پھنسانا. وہ لکھنؤ کے اہلِ زبان شعرا سے لڑتے لڑتے غالب کو اس لڑائی میں گھسیٹ لائے تھے۔ (۱۹۹۲، صحیفہ، لاہور، جولائی تا ستمبر، ۲۹)۔

ـــــ لڑانا محاورہ.

گھسیٹ کا پیچ پڑنا، پتنگ اڑانے والے کا دوسرے کی پتنگ کاٹنے کے لیے کھنچائی کرنا. کوئی ڈھیلم لڑانے کا استاد ہے کوئی گھسیٹ ایسی لڑاتا ہے کہ آج تک کسی نے نہ لڑائی ہو۔ (۱۸۸۰، فسانۂ آزاد، ۳ : ۱۳۱)۔

گھسیٹا (فت گھ، ی مع) امذ.

۱. گھسیٹنا (رک) کا ماضی نیز گھسیٹنے کا عمل، کھینچاؤ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. وہ گاڑی جس سے گھوڑے کو گاڑی کھینچنے کی مشق کراتے ہیں (نور اللغات) ۳. (لفظاً) گھسیٹا ہوا؛ عموماً مَردوں کا ایک نام، کسی کے بچے مر جانے پر اور بچہ پیدا ہو تو اسے ٹوکری میں ڈال کر گھسیٹتے ہیں، یہ ایک قسم کا ٹونا ہوتا ہے، ہندوؤں میں گھسیٹا رام اور مسلمانوں میں میاں گھسیٹا کہتے ہیں (جامع اللغات). [گھسیٹنا (رک) کا ماضی]۔

ـــــ گھسائی (ـــــ فت گھ) امث.

اینچا تانی، کھینچا کھانچی، کشمکش (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [گھسیٹا (گھسیٹ + ا، لاحقۂ اتصال) + گھساٹ + ی، لاحقۂ تانیث]

گھسیٹم گھساٹ (فت گھ، ی مع، فت ٹ، فت گھ) امث.

گھسیٹا گھسائی، کھینچا تانی. قبر سے کسی کے بلبلا بلبلا کر چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں خوب گھسیٹم گھساٹ اور ایسی طرح کھینچ تان کرنے کے بعد اسے واویلا اور منت سماجت کرنے والے پر رحم آیا۔ (۱۹۳۳، نیرنگ خیال، لاہور، اپریل، ۲۷)۔ [گھسیٹ + م (حرف اتصال) + گھساٹ (گھسیٹ (رک) کا عرف) بطور تابع]۔

گھسیٹَن (فت گھ، ی مع، فت ٹ) امث.

۱. کسی چیز کو گھسیٹ کر لے جانے کا وہ نشان جو زمین وغیرہ پر پڑ جاتا ہے، لکیر، رگڑ، خراش، سحق جیسے گھسنا، گھسا، گھسیٹن ... وغیرہ وغیرہ۔ (۱۸۹۵، علم اللسان، ۳۵)۔ یوں سمجھئے سانپ نکل گیا اور ہم لیک سے گھسیٹن بھی نہ پیٹ سکے۔ (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۲۰۷)۔ ۲. (کنایۃً) کشا کشی (فرہنگ آصفیہ). [گھسیٹ + ن، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ میں آنا محاورہ.

کشمکش میں مبتلا ہونا، بلاوجہ اُلجھن میں پڑ جانا، زبردستی ملوث کر دیا جانا. مرزا بہ حیثیت منیجر گھسیٹن میں آتے ہونگے۔ (۱۹۳۲، اخوان الشیاطین، ۳۳۰)۔

گھسیٹنا (فت گھ، ی مع، سک ٹ) ف م.

۱. زمین پر گرا کر کھینچنا، زمین سے رگڑتے ہوئے لے جانا، کشاں کشاں لے جانا، رگیدنا.

تو میں پتنگ سرتاج ہوں فکر نیٹ
چڑاتا ہوں سولی پو سبکوں گھسیٹ

(۱۶۹۵، دیپک پتنگ، ورق، ۱۰۳)۔ ٹانگ پکڑ کے گھسیٹ کے بوٹے نے بادشاہزادے کوں ایک طرف ڈال دیا۔ (۱۷۳۶، قصۂ مہر افروز و دلبر، ۸۳)۔ میں نے اس کو روپیہ دیا، یہ زیادہ مانگنے لگی اور مجھے یہاں تک گھسیٹ لائی۔ (۱۸۹۲، خدائی فوجدار، ۲ : ۱۵۳)۔ جہاں کہیں کسی نے آپ کو اکیلا دوکیلا پایا، پکڑا کھینچا اور خوب مارا گھسیٹا۔ (۱۹۲۳، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ، ۴۲)۔ رسی لے کر جاؤ اور کمر میں باندھ کر نکا گھسیٹتے ہوئے لاؤ۔ (۱۹۸۶، آئینہ، ۳۲۵)۔ ۲. (اَ) شریکِ حال کرنا، (آفت میں) پھنسانا. عشرت نے کہا، یہ ہاں جی، گویا مجھے بھی اس بحث میں گھسیٹ رہی ہے۔ (۱۹۵۳، شاید کہ بہار آئی، ۱۹)۔ (آ) پکڑوا کر بلوانا.

یا دفعۃً قضا نے گھسیٹا ہمیں وہاں
رکھا گیا ہے نام لحد جس مکان کا

(۱۹۲۷، شاد عظیم آبادی، سروش ہستی، ۱۰)۔ سچ کو سامنے لانے کی پاداش میں انہیں تھانوں میں گھسیٹا گیا۔ (۱۹۸۳، طوق و دار کا موسم، ۱۶)۔ ۳. (تلوار کے لیے) نیام سے کھینچنا، نکالنا، سونتنا. جلاد ... ننگی تلواریں ہاتھوں میں گھسیٹے کھڑے ہیں۔ (۱۹۰۸، آفتاب شجاعت، ۱، ۵ : ۸۱۷)۔ ۴. جلدی جلدی لکھ مارنا، بُرا بھلا تیزی سے لکھ دینا، زیادہ غور و فکر کیے بغیر تیزی سے لکھ ڈالنا. تعلقہ دار بڑے طنطنہ کے آدمی تھے گرم دیکھا نہ سرد جھٹ استعفا ہی دھر گھسیٹا۔ (۱۹۲۵، وقار حیات، ۳۷۶)۔ میں نے ان لمحوں کو غنیمت سمجھا اور کاغذ پنسل لے کر یہ چند سطور گھسیٹنے لگا۔ (۱۹۸۴، ارمغان مجنوں، ۲ : ۳۳۹)۔ ۵. چُوسنا، جذب کرنا (فرہنگ آصفیہ).

۶. نیچے سے بے پروا ہو کر چلانا یا استعمال کرنا (مشین وغیرہ). دن رات مشین گھسیٹ کر عید سے پہلے ہی پہلے ادا کروں گا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۰). ۷. سمیٹنا ، جائز ، ناجائز کا خیال کیے بغیر ہتھیا لینا ، سمیٹ کر لے جانا ، حاصل کرنا. لوگ کُھلم کُھلا روپیہ گھسیٹتے ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خادم دین ... ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۳ : ۳۰۹). جو کچھ ہو سکے یہاں سے گھسیٹ لو نہیں تو ولایت جا کر ساری کسر نکل جائے گی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۲). ۸. مسلسل برداشت کرنا ، اٹھانا. کالج کی معیت اور ساتھ ہی ٹیوشن کی پریشانی گھسیٹنی ہوتی ہے. (۱۹۵۰ ، زیر لب ، ۳۵). [گھسنا (رک) کا تعدیہ].

گھسیٹی (فت گھ ، ی مع ، سک ٹ) امث.
شکار یا کسی اور چیز کے گھسیٹنے کا نشان. یہ ناامید ہو کر اس جستجو کو دوسرے دن کے واسطے ملتوی کرنے ہی کو تھا کہ شکار کی گھسیٹی پر اس کی نگہ پڑ گئی. (۱۹۳۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۲۳). [گھسیٹ + ی ، لاحقۂ اسمیت].

گھسیرا (فت گھ ، ی مع) امذ.
گھسارا

گھسیرے و سائیس و ہیزم فروش
نہ کھوریں و کھوریہ کو ہاری کا ہوش

(۱۷۹۴ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۵). ابراہیم ادہم نے تو ہمارے لیے تخت و تاج چھوڑا ، مگر تم نے کیا چھوڑا ، فقط ایک گھسیرے کی زندگی کو خیرباد کہا. (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۲۳۸). [گھسارا (رک) کا مخفف].

گھُسیڑنا (ضم گ ، ی مج ، سک ڑ) ف م.
۱. اندر داخل کرنا ، ایک چیز کو دوسری چیز میں ٹھونس دینا.

خشک تنکا نہیں سماوے جس جگہ
واں گھسیڑے خلق چوب تر تلک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۷). قریب تھا کہ میں ایکبارگی اٹھ کھڑا ہو جاؤں اور تلوار اس کے بدن میں گھسیڑ دوں. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیر علی ٹھگ ، ۲۷۳). آنکھوں میں مرچیں گھسیڑدیں لیجئے اچھے ہوگئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۹). اوپر سے پھر اتنے زور سے پٹخا کہ تحت الثریٰ میں گھسیڑ دیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۹). ۲. (مجازاً) بلاوجہ بیچ میں لانا. کنایات و اشارات و استعارات و دلالات کی قسم کو اس میں گھسیڑ کر اس کو کھینچنا اور تاننا نہیں چاہیے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۹۸). یہ چھوٹے نواب کو ہو کیا گیا ہے ، ایسے آدمیوں کو گھسیڑتے ہیں. (۱۹۰۱ ، ذات شریف ، ۸).

لکھ ذرا اس کے مناقب میں کوئی مطلعِ نور
اس قصیدے میں غمِ دہر کا مضمون نہ گھسیڑ

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہی) ، ۱۱ ستمبر ، ۳). [غالباً ، س : [illegible] + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھسیلا (فت گھ ، ی مع) صف مذ.
گھاس سے منسوب یا متعلق ، پُرگیاہ ، گھاس سے بھرا ہوا ، گھاس دار یا گھاس والا ، دوہیا. کسی گھسیلے تنے مثلاً (رائی یا بل بل) کے صرف گودے کی پتلی قاشوں کا معائنہ کرو. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۰). جب کوئی آسٹریلوی وحشی یہ چاہے کہ اسے راستے میں شام نہ ہو تو وہ ڈوبتے سورج کے بالکل سامنے کسی درخت کے دو شاخے پر ایک گھسیلا یا دوبیا ڈھلا رکھ دیتا ہے. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۱۶۳). [گھس (گھاس (رک) کی تخفیف) + یلا ، لاحقۂ صفت].

گِھکڑنا (کس گھ ، فت ک ، سک ڑ) ف م.
چھوانا ، مسلنا ، رگڑنا ، گھسڑنا. نیلوفر چتا ہوا شفون کا دوپٹا ایڑیوں سے گھکڑتی ... دم بھر کو بہنوں کے جھمگٹے میں بیٹھتی پھر اٹھ کھڑی ہوتی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۱۳). [مقامی].

گھکوار (کس گھ ، سک ک) امذ.
رک : گھیکوار ، ایک قسم کا پودا ، چکنے لمبے پتے ہوتے ہیں اور ان کے دونوں کناروں میں کانٹے ہوتے ہیں.

نت تو لذت پر اک تنک کی چکھیں
عرقِ گھکوار میں بھی تو ہی ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۲ : ۶۰۳). [گھیکوار (رک) کا مخفف].

گھگر (فت گھ ، فت گھ) امذ.
ایک آبی پرندہ ہے اور مچھلیاں کھاتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں گھگر کلاں ، گھگر سلیر ، گھگر خورد ، گھگر دیسی قسم آبی (ماخوذ : سیر پرند ، ۳۵). [مقامی].

ـــــ خُورْد (ـــــ ضم خ ، و معد ، سک ر) امذ.
ایک آبی پرندہ جو بالکل سیاہ رنگ اور قد میں چھوٹے قد کے کبوتر کے برابر ہوتا ہے صرف مچھلیاں کھاتا ہے. گھگر خورد یہ بالکل سیاہ رنگ اور چھوٹے کبوتر کے برابر قد میں ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸۲). [گھگر + ف : خرد = چھوٹا کا ایک املا].

ـــــ دیسی (ـــــ ی مع) امذ.
ایک آبی پرندہ جو گھگر خورد سے بھی چھوٹا ہوتا ہے. گھگر دیسی قسم آبی ، یہ قسم سوم سے بھی چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸۲). [گھگر + دیسی (رک)].

ـــــ سِلْیَر (ـــــ کس س ، سک ل ، فت ی) امذ.
ایک آبی پرندہ جس کی گردن لمبی اور خوبصورت ہوتی ہے ، بازو سیاہ اور جالی دار مرغابی کی طرح ہوتے ہیں ، صرف مچھلیاں کھاتا ہے. گھگر سلیر مسافر فصل ربیعہ ، اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہوتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸۱). [گھگر + سلیر (مقامی)].

ـــــ کَلاں (ـــــ فت ک) امذ.
ایک آبی پرندہ جس کا رنگ بالکل سیاہ ، چونچ تیز اور سیدھی باریک اور خاردار ہوتی ہے صرف مچھلیاں کھاتا ہے ، قد میں بوتے کے برابر ہوتا ہے. گھگر کلاں مسافر ربیعہ ... ہمیشہ اپنے ہال میں رہتا ہے جس میں مچھلیاں کثرت سے ہوتی ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۷۹). [گھگر + کلاں (رک)].

--- کھائی امث.
خشکی کا ایک گوشت خور پرندہ جو سفید چیل کے برابر اور رنگ میں باز سے مشابہ ہوتا ہے ، بازرنگی. یہ گھگر کو بھی کھا جاتی ہے اس لیے اس کو گھگر کھائی بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۲۳). [گھگر + کھانا ـ کھانے والا + ی ، لاحقۂ تانیث].

گھگْرا (۱) (فت گھ ، سک گ) امذ.
رک : گھاگرا. لو یہ ساڑی اور گھگرا پہن کر بیٹھ جاؤ اور چکی چلاؤ. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۳۵). چولستان میں سب خواتین گھگرا یا لہنگا پہنتی ہیں جو ٹخنے یا چھینٹ کے ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۳۴۵). [گھاگھرا (رک) کی تخفیف].

--- پلٹن (---فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امث.
رک : گھاگرا پلٹن ، اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی گوروں کی وہ پلٹن جس کی وردی کا ایک جز گھاگرا سا ہوتا ہے. پلٹن سے ایک مرکب گھاگرا پلٹن یا گھگرا پلٹن نکلا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو دخیل یورپی الفاظ ، ۱۵۳). [گھگرا + پلٹن (رک)].

گھگْرا (۲) (فت گھ ، سک گ) امذ.
(شکر سازی) گنے کا رس نکالنے کے قدیم وضع کے کولھو کی ناند کی شکل کا حصہ جس میں گنے کے ٹکڑے رس نکالنے کو بھرے جاتے ہیں ، کونڈی (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). [مقامی].

گھگْری (فت گھ ، سک گ) امث.
چھوٹا گھگرا. پیتل کا وہ کھوکھلا چھلا جس میں گھونگرو ہوتے ہیں اور جو ہلانے سے بجتا ہے یہ سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنا جاتا ہے (پلیٹس). [گھگرا (رک) کی تصغیر].

گھگْریا (فت گھ ، گ ، کس ر) امث.
گھگری ، چھوٹا گھاگرا. پیا کا ازاربند اتنا چھوٹا ہو گیا تھا کہ اس کی گھگریا میں آگے طاقچہ کھلا رہتا تھا. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۷). [گھگرا (رک) کی تصغیر].

--- پلٹن (---فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امث.
رک : گھاگرا پلٹن ، ہالینڈ والوں کی پلٹن جو نکر کے اوپر ایک کپڑا لپیٹ کر اس پر پیٹی باندھ لیتے ہیں (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). [گھگریا + پلٹن (رک)].

گھگْریل (فت گھ ، سک گ ، ی مع) امث.
گھگریا ، گھگری ، چھوٹا گھاگرا. ایک شوخ اور عشوہ طراز خادمہ نے اپنی چھینٹ کی گھگریل ایک طرف سے پکڑ کر گھٹنے تک اوپر اٹھائی. (۱۹۲۸ ، جانگوس ، ۱۳۶). [گھگر + یل ، لاحقۂ تصغیر].

گُھگّو (ضم گھ ، شد گ نیز بلا شد ، و مع). ~ گھگھو. (الف) امذ.
۱. الو ، بوم ، الو کی ایک قسم.

ہما کا اچھے آشیانا جہاں
گھگو کا ستجر ہوئے کیوں کہہ وہاں
(۱۶۳۰ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۵۲).

یہ بد ہیں گھگو کی جیوں تعس جھانوں
دیے تس سر کے ویراں گوشے میں ٹھانوں
(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۲۲).

چلائے مور ، سارس اور پھڑپھڑائے گھگو
گدھ اور چغد دہاڑے اور پھڑپھڑائے الو
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۷). جنگل کا سناٹا ، گھگوؤں ، چندوں کا بولنا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، منیر ، ۱۲۳).

جو گھگو کی طرح آنکھیں تو باجی منہ کو یوں سمجھو
کہ جیسے چیل کوّے کی کھلی منقار رہتی ہے
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲۷). گھگو کی آواز سنی. (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۱۲۵). ۲. مٹی کے ایک کھلونے کا نام جو پھونکنے سے بجتا ہے. وہ اپنی سہیلی کی تمام مجبوریاں بھول کر صرف وہ عورت بن گئی جس کے دامن سے لپٹا بچہ گھگو گھوڑوں کے لیے رو رو کر ضد کر رہا ہو. (۱۹۶۵ ، جوراہا ، ۲۹). ۳. الو کی ہوک ، فاختہ کی کوکو ، دخانی کارخانوں کے انجن کی آواز ، بھونپو (پلیٹس ؛ نوراللغات). (ب) صف ؛ امذ. (کنایۃ) بیوقوف ، احمق ، سادہ لوح ، بھولا. سیاح تو وہ اچھے تھے مگر آدمی گھگو ہی تھے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۰۳). [گھگھو رک کا ایک املا].

گھِگْوار (کس گھ ، ضم گ) امذ. ~ گھیکوار.
ایک پودا جس کے پتوں میں لیس ہوتا ہے اور مختلف امراض کے لیے استعمال ہوتا ہے. ایک ... چشمہ ... گھگوار کے پتے پر سے دھار کی صورت میں ... گر رہا تھا. (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۸۷). [گھیکوار (رک) کا بگاڑ].

گِھگّی (کس گھ ، شد گ نیز بلا شد) امث.
خوف یا دہشت کے باعث یا روتے روتے سانس کے رُک رُک کر نکلنے کی حالت ، آواز رندھنے کی حالت ، روتے وقت منہ سے نکلنے والی آواز (عموماً بندھنا کے ساتھ مستعمل) (ماخوذ : پلیٹس ؛ نوراللغات). [گھگھی (رک) کا ایک املا].

--- بَنْدھ جانا / بَنْدھنا محاورہ.
۱. روتے روتے سانس بند ہونے لگنا ، روتے روتے گلے سے آواز کا رُک رُک کر نکلنا.

مجکو بدخوابی ہوئی ہے رات کو
خواب وہ دیکھا کہ گھگی بندھ گئی
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۰). ایک دن دیکھتی کیا ہوں سرہانے کھڑی آپا جان ، آپا جان چیخ رہی ہے گھگی بندھی ہوئی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۳۸). اس وقت مولانا کے تاثر کی یہ کیفیت تھی کہ روتے روتے گھگی بندھ گئی تھی (۱۹۸۵ ، حیات جوہر ، ۳۵۴). ۲. (ڈر کے مارے) بول نہ سکنا ، سکتے کا عالم ہو جانا ، گھگیانے لگنا. نہ بولنے کی قدرت نہ چلنے کی طاقت منہ میں گھگی بندھ گئی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۸). کچھ عجب نہیں کہ قیامت کے حالات سن کر اسکی گھگی بندھ جائے. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۳). میری گھگی بندھی ہوئی تھی. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۸). ایک بار تو وہ اس پر اس طرح جھپٹ کر سوار ہو گیا کہ خوف کے مارے شامی کی گھگی بندھ گئی. (۱۹۵۷ ، خدا کی بستی ، ۳۰).

ـــــ بیٹھنا محاورہ.
اوسان خطا ہونا ، بے حواس ہو جانا ، گھگھی بندھ جانا ، حد درجہ خوف زدہ ہو جانا. اُن کی گھگی بیٹھ گئی اور چیخیں نکل گئیں. (۱۹۷۰ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۶۱).

گُھگّی (ضم گھ ، شد گ) امث.
۱. (اَ) تکونا لپٹا ہوا کمبل جسے کسان یا گڈریے دھوپ بارش یا سردی سے بچنے کے لیے سر پر ڈال لیتے ہیں.

گھگیاں اوڑھے آ بیٹھے ہیں کچھ
سر سے سر جوڑے جا بیٹھے ہیں کچھ

(؟ ، ادیب (فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۵۵)). (اا) گوہیا ، گوبھیا (سیرالبیان ، ۹). ۲. فاختہ ، لولرو (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

گِھگیانا (کس گھ ، گ) ف ل.
۱. گھگی بندھ جانا ، خوف یا دہشت کے باعث سانس کا مُنھ سے رک رک کر نکلنا. ایک لحیم شحیم ہاتھ اس کے سینے پر رکھا ہے گھگیا کر اُٹھ بیٹھی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۷). پروفیسر نے گھگیا گھگیا کر اپنے گلے سے کچھ آوازیں برآمد کر کے حسب توفیق داد دی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵۰). ۲. گڑگڑانا ، عاجزی یا منت سماجت کرنا. ام کلثوم نے گھگیا کر کہا اے شمر کہہ کہ ہم عورتوں کوں شہر میں سرِراہ نہ لے جاویں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۶). ہر چند میں نے خدا کے واسطے دیے اور گھگیایا ہرگز رحم نہ کھایا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۴۳). لڑکے نے امرود کی ٹہنی جھکائی ہی تھی کہ سامنے سے ماسٹر صاحب آ گئے ، بے چارہ وہیں سہم کر گھگیانے لگا. (۱۹۸۳ ، اُردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۵۶). [گھگی (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گُھگھارُو (فت گھ ، و مع) امذ.
ایک قسم کا پودا ، بھنہ (لاط : Cartilaria). مغربی پاکستان کی جنگل کاری کے متعلق کافی مشاہدات کیے ہیں ، ان علاقوں کے پودوں میں ... بھنہ (گھگھاروں) اندرائن ... اور کنڈی قابل ذکر ہیں. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۵۹). [مقامی].

گِھگھانا (کس گھ) ف ل.
رک : گھگیانا معنی نمبر ۲ ، گڑگڑانا. اور جو ہیں سو دیو کی منت کرتے ہیں ، گھگھاتے ہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۶). [گھگھیانا (رک) کا بگاڑ].

گھگھرا (فت گھ ، سک گھ) امذ.
رک : گھگرا. نوجوان عورت تھی ، خوب گھیردار گھگھرا پہنے ہوئے تھی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۵۵۴). [س : घघ्घर+क].

گھگھری (فت گھ ، سک گھ) امث.
گھگری ، چھوٹا گھاگرا. پھر وہ چھوٹی سی گھگھری اور پیٹ کھلے بلاؤز میں سینہ تان کر باہر آ گئی. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۳۰). [گھگھرا (رک) کی تصغیر].

گُھگُّھو (ضم گ ، شد نیز بلا شد گھ ، و مع) امذ ؛ = گھگو.
۱. الو کی آواز ؛ فاختہ کی کوک ؛ الّو ؛ جنگلی فاختہ (پلیٹس). ۲. (مجازاً) احمق ، بیوقوف ، سادہ لوح شخص. نرا گھگھو ہی ہے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۵۸۶). کوئی گھگھو ملا اور جھٹ سے ہاتھ پکڑ کے لاٹ صاحب نے اسے کونسل کا ممبر بنا دیا. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳۳ : ۹). ۳. مٹی کا ایک کھلونا جو پھونکنے سے بجتا ہے. انسانی اعضا کے لوتھڑے ، مٹی کے ٹوٹے پھوٹے گھگھو گھوڑے ... ہر شے بے ترتیبی سے بکھری وحشت پھیلائے تھی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۷۶). [س : घुग्घू].

گُھگُھوا (ضم گ ، ضم گھ) امذ.
گھگو ، الو نیز جنگلی فاختہ ؛ (مجازاً) گاؤدی ، بیوقوف (پلیٹس). [گھگھو + ا ، لاحقۂ تحقیر].

گِھگھی (کس گھ ، شد گھ نیز بلا شد) امث.
گھگی ، نیم سکتے کی حالت. اس کی دہشت سے چاروں درویشوں پر گھگھی طاری ہو گئی تھی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۶۶). [س : घिग्घ+हुक्का].

ـــــ بندھ جانا محاورہ.
گھگی بندھ جانا ، ڈر ، خوف سے یا روتے روتے سانس کا رک رک جانا. اتنا رویا اتنا رویا کہ گھگی بندھ گئی. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۵۶). ایک روز شاہدہ کو اپنے کمرہ میں ڈر لگا ، سوتے سوتے کچھ ایسی ہیبت بیٹھی کہ گھگھی بندھ گئی. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۳۱). دفتر کے چپراسی گووندہ کے زور سے بولنے پر بھی اس کی گھگھی بندھ جاتی تھی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۸).

ـــــ بیٹھنا محاورہ.
خوف سے یا روتے روتے آواز کا رُک جانا نیز اوسان خطا ہونا. اس نے میرا سہما ہوا چہرہ دیکھا اور ایک خوفناک قہقہہ لگایا میری گھگھی بیٹھ گئی. (۱۹۷۵ ، موت سے پہلے ، ۲۷).

گُھگھی (ضم گھ) امث.
نقب زنی ، سیندھ لگانا. ہوا صرف اتنا تھا کہ گھگھی ڈالی تھی. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۵۰). [مقامی].

گُھل (ضم گھ) مذ.
گھلنا (رک) کا صیغۂ امر ؛ تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات).

ـــــ جانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. پگھل جانا

کچھ نہ بولو گے تو گھل جاؤ گے شمعوں کی طرح
اپنی سوچوں کو زباں سے بھی بیاں ہونے دو

(۱۹۷۸ ، لوح خاک ، ۱۹). ۲. گداز ہو جانا ، ملائم یا نرم ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. (ا) پتلا ہو جانا ، پانی ہو جانا ، رقیق ہو جانا ، سیّال ہو جانا ، حل ہو جانا ، تحلیل ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (اا) پتلا پڑ جانا (برف وغیرہ کا).

تو تمہارے لیے میں ملائی کی برف لایا ہوں ، پیالہ لے کر بی بی نے شکریہ ادا کیا، دیکھا تو برف بالکل گھل گئی تھی . (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۶) . ۴. مضمحل ہو جانا ، تھک کر بیٹھ جانا ، تھک جانا .

غم میں تیرے راحت و آرام سے جاتے ہے
گھل گئے ایسے کہ ہم سب کام سے جاتے ہے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۳۹۲) . ۵. (ا) دبلا ہو جانا ، لاغر ہو جانا ، جسم پر گوشت نہ رہنا .

سرگرمِ سوزِ عشق یہ ہے بہ مثلِ شمع
تن گھل گیا ہے اور پگھلتی ہیں ہڈیاں

(۱۷۸۶ ، میر حسن (مہذب اللغات)) .

میں کہتا تھا عاشق نہ ہو مصحفی
تُو ایسی ہی باتوں میں تو گھل گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، ک ، ۱ : ۱۴) . یہ وہ علت ہے کہ دونوں موسم گرمی و سردی میں ہوتی ہے کہ جانور گھل جاتا ہے اور دبلا ہو کر مر جاتا ہے . (۱۸۸۳ ، صیدگو شوکتی ، ۲۳۶) . اگرچہ ورق کو بےہودہ نہیں کہنا چاہیے لیکن یہ گھٹیا غذا کھا کھا کر میں تو گھل گئی ہوں . (۱۹۶۵ ، چوراہا ، ۱۰۰) . (اا) گداز ہو جانا ، کمزور ہو جانا (ہڈیاں وغیرہ) .

گھل گئیں غم کھاتے کھاتے ہڈیاں
میں نے کیا کھایا وہ جنکو کھا گیا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۹۲) . ۶. گھل مل جانا ، شامل ہو جانا ، اچھی طرح تحلیل ہو جانا .

گردشِ ارض میں گھل جاؤں گا ، کھو جاؤں گا
جم کے رہ جائے گا اشک کی پلکوں پہ لہو

(۱۹۸۳ ، سروساماں ، ۲۳) . ۷. گزر جانا ، بیت جانا (وقت اور زمانے کے ساتھ) . غرض ایک ہی مقدمے میں سارا دن گھل گیا . (۱۸۹۱ ، ایامی ، ۳۲) . گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹا کھانے میں گھل گیا . (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۹۳) . ۸. (داؤں) جانا رہنا ، برابر ہو جانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [گھلنا (رک) کا امر] .

---گھل کَر / کے م ف .

تحلیل ہو ہو کر ، دبلا ہو ہو کر نیز تکلیف برداشت کر کے ، ایذا اٹھا اٹھا کر .

مرے گھل گھل کے گورے پنڈوں پر
ہو کفن ہرگز یاسمن اپنا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۲) .

ہوں مری طرح اگر شرم سے پانی پانی
جسم بہنے لگے گھل گھل کے گنہگاروں کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۵۹) .

تقلیلِ غذا ، قید کا دکھ ، باپ کا ماتم
گھل گھل کے ارس دن میں عجب ہوگیا عالم

(۱۹۱۵ ، ذکر الشہادتین ، ۸۳) .

---گھل کَر / کے آخر ہونا محاورہ .

رک : گھل گھل کے مرنا جو زیادہ مستعمل ہے ، تحلیل ہو ہو کر مرنا ، غم ، بیماری یا عشق سے رینجھ رینجھ کر دم دینا (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ) .

---گھل کَر باتیں کَرنا محاورہ .

پیار اور محبت سے بات چیت کرنا ، بےتکلفی سے بات کرنا ، گھل مل کر باتیں کرنا . کل نو بجے ملیں گے اور گھل گھل کر باتیں کریں گے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹۱) .

---گھل کَر / کے تمام ہونا محاورہ .

رک : گھل گھل کے مرنا جو زیادہ مستعمل ہے .

یہ گیا ہو کے لہو ہوں یہ دلِ زار تمام
آہ گھل گھل کے ہو جیسے کوئی بیمار تمام

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۹۷) . جب اپنی لعل سی جان گھل گھل کے تمام ہوگئی تو سہاگ کو لے کے جائیں گے . (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۸۸) .

---گھل کَر / کے کانٹا ہو جانا محاورہ .

غم یا بیماری کے باعث بےحد دبلا ہو جانا ، سوکھ کر کانٹا ہو جانا .

بہار افروز مارا میر گُل کی مجھ کو چاہت نے
بدن میرا اسی غم سے ہوا گھل گھل کے کانٹا ہے

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۰۰) .

---گھل کَر / کے مَرنا ف ل .

(غم ، بیماری یا عشق میں) نہایت تکلیف سے جان دینا ، دبلا ہو کر نحیف ہو کر مرنا .

ہم زبانِ شمع سے سنتے ہیں ہجرِ یار میں
چاہیے گھل گھل کے مرنا عشق کے آزار میں

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۵۵) . خاوند کی مصیبت کے غم و رنج میں گھل گھل کر وہ مری تھی . (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۸ : ۸۷) . اسی کے صدمے سے وہ گھل گھل کے مر گئیں . (۱۹۲۳ ، عوفی راز ، ۵۰۱) . وہ کھیتوں میں محنت کرتے کرتے گھل گھل کر مر گئے . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۴۷۷) .

---مِل (---کس م) . (الف) صف .

تحلیل شدہ ، ملا ہوا ؛ (مہربانی سے) گداز (ماخوذ : پلیٹس) . (ب) امث . گھلنے ملنے کا عمل ، ارتباط ، پیار محبت ، بےتکلفی .

بیعت پیر مغاں کرتے بڑی مشکل سے ہم
ہو گئے تسخیر ساقی کی مگر گھل مل سے ہم

(۱۹۳۳ ، آجکل ، دہلی ، یکم جولائی ، ۲۸) . [گھل + مل (ملنا (رک) کا امر)] .

---ملائی (---کس م) امث .

دو چیزوں کو ملا کر پگھلانے کے بعد ایک کر لینے کا عمل . گھل ملائی کے طریقے سے باآسانی پٹواں لوہا اس سے تیار ہو سکتا ہے . (۱۹۳۸ ، انشائے تعمیر (ترجمہ) ، ۲۲۷) . [گھل + مل (ملا ـ ملانا کا امر) + ئی ، لاحقۂ کیفیت] .

۔۔۔مِل جانا ف مر ؛ محاورہ۔

۱. **ایک جان ہو جانا ، باہم بیحد ربط ، وابستگی اور خلوص پیدا کر لینا ، دوستی گانٹھ لینا نیز بے تکلف یا مانوس ہو جانا۔**
ہر کسی سے جھٹ پٹ کُھل مِل جانا عیب میں داخل ہے۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۹۰)۔ مگر اس بات سے اس کا دل جلتا تھا کہ نوجوان عورتوں سے بہت کھل مل جاتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، سجاد حیدر یلدرم ، مطلوب حسینان ، ۲۷)۔ صاحبزادیوں میں اس طرح کھل مل جاتی جیسے یہ انہی میں سے ایک ہے۔ (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۰۱)۔ ۲. **پوری طرح آمیز ہو جانا ، تحلیل ہو جانا ، اچھی طرح شامل ہو جانا۔** محاسنِ لفظی ... عبارت میں اس قدر کھل مل جاتے ہیں کہ جب تک بنظر غور نہ دیکھا جائے عام بیان ان سے سادہ نظر آتا ہے۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۰۲)۔ پندرہ بیس برس ہو گئے تو یقین ہے کہ خوب خوب کھل مل گیا ہوگا۔ (۱۹۲۳ ، اُلٹا پُلٹا شیر ، ۱۵۷)۔

۔۔۔مِل کَر/کے م ف۔

پوری طرح آمیز ہو کر نیز مِل جُل کے ، پیار محبت سے ، بے تکلفی کے ساتھ۔

دل کے ٹکڑے آنسوؤں میں خوب کُھل مِل کر بہے
روشنی داغوں کی تھی دریا کنارے رات کو
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۱۵)۔

کُھل مِل کے پلاتے ہو رقیبوں کو تو ساغر
کیا میرے لیے زہر بھی گھولا نہیں جاتا
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگار داغ ، ۷)۔ دل کی بے چینی ... اس قیامت خیز کھن گرج میں کھل مل کر ، ایسی ایک بے آواز سی دھڑکن بن گئی ہے۔ (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۴۳۱)۔

۔۔۔مِل کَر/کے باتیں کَرْنا ف م۔

پیار ، خلوص اور محبت سے بولنا ، بے تکلفی سے بات چیت کرنا

چار باتیں بھی کبھی آپ نے کُھل مِل کے نہ کیں
اِنہیں باتوں کا ہے رونا مجھے رونا کیا ہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۵۵)۔ چوکیدار کی جورو منشی جی کی بیوی سے ملنے کو آئی ، اُس سے خوب کُھل مِل کے باتیں کیں۔ (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۰۹)۔ ہم اکھٹے بیٹھ کر چائے پیتے ، کھل مل کر باتیں کرتے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۲۱)۔

۔۔۔مِل کَر/کے باتیں ہونا محاورہ۔

کُھل مِل کر باتیں کرنا (رک) کا لازم ، پیار محبت سے باتیں ہونا

رقیبوں سے کُھل مِل کے باتیں نہ کیوں ہوں
کہ منظور ہے دل جلانا کسی کا
(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۴۳)۔

۔۔۔مِل کَر بَیٹْھنا محاورہ۔

مِل جُل کر بیٹھنا ، پیار ، اخلاص سے بیٹھ کر بات چیت کرنا ، محبت سے پاس جا کر بیٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

۔۔۔مِل کَر/کے رَہْنا محاورہ۔

مِل جُل کر رہنا ، آپس میں میل محبت رکھنا ، محبت سے بسر کرنا۔

رہو کُھل مِل کے اور سیدھی طرح گر تم کو رہنا ہے
عزیزو تم سے آخر میں بھی اتنا ہی کہنا ہے
(۱۸۹۸ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۱۹)۔ بُوآری ازم سے تو ہر حال میں بچو اور کھل مل کر رہو۔ (۱۹۳۵ ، لقمان قاری ، ۲۵)۔

گُھلا (ضم گھ) صف مذ۔

۱. **گُھلا ہوا ، پگھلا ہوا۔**

یہ نیم تیرہ فضا روز گرم کا تابوت
دھواں دھواں سی زمیں ہے گُھلا گُھلا سا فلک
(۱۹۳۴ ، مشعل ، ۱۶۸)۔ ۲. **نرم ، ملائم ، گداز۔** سودے والے پکار رہے ہیں ... گھلے فالسے ہیں شربت کو۔ (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۵۶)۔ ۳. **اچھی طرح لگا ہوا ، سجا ہوا (کاجل ، سرمہ)۔**

ہے لہر وہ سرمہ تلا تلا
کچھ زہر وہ کاجل گُھلا گُھلا
(۱۷۷۴ ، طبقات الشعراء (مشتاق) ، ۳۲۳)۔ ۴. **پکا ہوا ، میٹھا اور رسیلا (پھل) (پلیٹس)۔** [گھلنا (رک) کا ماضی]۔

۔۔۔جانا ف مر ؛ محاورہ۔

۱. **کمزور ہونا ، دبلا ہوا جانا (فکر یا بیماری وغیرہ میں)۔**

گُھلا جاتا ہے زاہد آرزو میں حوضِ کوثر کی
کوئی تصویر اوس کی کھینچ دے میرے پیالے میں
(۱۸۸۷ ، گلزار داغ ، ۲۰۳)۔

تن بہے ہیں آپ فکر جاہ کے ہتلوں میں
میں گُھلا جاتا ہوں فکر رزق کی افیوں میں
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۳۱۳)۔ ۲. **تحلیل ہونا ، حل ہونا۔**

اجنبی! آپ مجھے آنکھ جھپک لینے دیں
رات کی سانس میں جذبات گُھلے جاتے ہیں
(۱۹۶۷ ، پتھر کی زبان ، ۱۹۲)۔

۔۔۔دینا محاورہ۔

۱. **پگھلا دینا ، گداز کر دینا۔**

اوس شعلہ خو سے بزمِ جہاں میں لگا کے لَو
مانندِ شمع آپ کو ہنسنے گھلا دیا
(۱۸۵۹ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۰)۔ ۲. **لکھ کر ضائع کرنا ، لکھنا۔** خبر خیریت میں دو سطریں گُھلا دینا فضول ، خط کا لکھنا ہی خود دلیلِ خیریت ہے۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۲۸)۔

۔۔۔کَرْ مارْنا محاورہ۔

رک : گھلا گھلا کر مارنا جو زیادہ مستعمل ہے۔

نہ کیا قتل یونہی سب کو گُھلا کر مارا
مرنے والوں کے سر احسان رہا ہے نہ رہے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۰۲)۔

۔۔۔گُھلا کے مارْنا محاورہ۔

کمزور یا دُبلا کر کے مارنا ، اذیت دے دے کر مارنا۔

گُھلا گُھلا کے فراقِ صنم نے مارا ہے
تنِ نحیف سے میرے فشار دور رہے
(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۱۹۶)۔

افسوس ایک دن بھی دیکھا نہ تم نے آ کے
ہم کو تیرہ دُروں نے مارا کُھلا کُھلا کے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲۳).

ـــــ مِلا (ـــــ کس م) صف مذ.
۱. بے تکلف ، یک جان. خدیو بھی انگریزوں کے ساتھ بہت ہی کھلے ملے ہوتے ہیں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۵۱).
وہ بھی نہ میرے سوزِ دُروں کو سمجھ سکے
اِک عمر جن کے ساتھ رہا میں کُھلا مِلا
(۱۹۶۳ ، الف ، ۲۸). ۲. **گداز ، زود فہم ، رواں (شعر).** تمھاری طبیعت زبردست مضمون آور ہے مگر کُھلے ملے شعر پُراثر کم کہتے ہو. (۱۹۰۳ ، انشاء داغ ، ۱۱۷). ۳. **خوب مِلا ہوا ، حل کیا ہوا ، تحلیل شدہ** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [کھلا + ملا (ملنا (رک) کا ماضی)].

ـــــ مِلا دینا محاورہ.
دو یا کئی چیزوں کو آپس میں حل کر دینا ، آمیزہ کر دینا. عسکری صاحب نے بھی اردو کے اپنے اسالیب کُھلا ملا دیے ہیں کہ خوش گوار سی حیرت ہوتی ہے. (۱۹۸۴ ، ترجمہ روایت اور فن ، ۷۰).

ـــــ ہُوا (ـــــ ضم ہ) صف.
۱. **پگھلا ہوا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **گداز ، نرم ، پلپلا.** دودھ کو بھی جوش دے کر ان کُھلے ہوئے چاولوں میں ملا دو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۳۴). ۳. **تحلیل شدہ ، جو کسی چیز میں حل ہو گیا ہو.** عشق کا سارا کلام عشقیہ ہے جس میں تصوف کا رنگ کھلا ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخِ ادبِ اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۳۸). ۴. **لگا ہوا (کاجل وغیرہ) ، جذب شدہ.**
غُلّہ سی آنکھیں اُن میں بھی کاجل کُھلا ہوا
کلّے لبیں تھی گوری مگر مُنہ کُھلا ہوا
(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۱۲). [کُھلا + ہوا ہونا رک کا ماضی].

کُھلا کَر/ کے م ف (قدیم).
حل دے کر ، پُھسلا کر (قدیم اردو کی لغت).

کُھلال (ضم کھ) امذ (قدیم).
رک : گلال ، گلابی رنگ.
کیا پھوڑ سر سب کے لہو میں کُھلال
لہو کے ہے کا لوے ہیں پولال
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۶۵). [گلال رک کا قدیم املا].

کُھلانا (۱) (ضم کھ) ف م.
۱. **گھسنا ، رگڑنا ، ضائع کرنا ، گھٹانا.**
کھلانے کا مری یوں ہڈیاں جو تو اے غم
ہنر تھا سکو بار آ کے کھانے کا پھر کیا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۲).
آتشِ عشق نے بے طور کُھلایا تم کو
چند روزوں میں سخن سوکھ کے تم قاق ہوئے
(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۳۸).

دل سے نکالیے اسے برسوں کُھلا کے ہم
ہم سے تمھارے تیر کا پیکاں اٹک گیا
(۱۹۱۹ ، درِ شہوار بے خود ، ۲۵). (اا) **جلانا ، تکلیف میں مبتلا کرنا ، اذیت دینا.**
کہاں وہ پوچھنا ہنسنا کھلانا نظر پر سوز کی مملوک رہنا
(۱۷۲۷ ، دیوان عطا ، ۳۶۰). بانی کو بھی بہت کھلانے لگی دل میں خوش ہو موں پر انجوان نکل. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۳). ۲. **دبلا کرنا ، لاغر کرنا.**
اے غم ہمیں اس درجہ کُھلا دے ترے صدقے
ہو بار احبّا نہ خیال کفن اپنا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۷۶). میر زاہد کی موت نسیمہ کے لئے ایک کاری زخم تھا جس نے اندر ہی اندر کُھلانا شروع کر دیا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۲۱). اس کی ذہنی پرورش کے خیال سے خود کو مت کھلاؤ. (۱۹۶۳ ، آبلہ پا ، ۱۸۰). ۳. **مضمحل کرنا ، ناتواں کرنا ، تحلیل کرنا ، اذیت پہنچانا.**
فکرِ زلف و رُخ تجکو روز و شب کھلاتی ہے
شمع استخواں سے کر جستجوئے عالمتاب
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۲۸۸).
یہ دلِ تاریک روشن ہو چکا
کیوں کُھلاتا ہے تو اپنی جان کو
(۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۷۹). ۴. **رقیق کرنا ، پتلا کرنا.** مریض کو قراغت سے یخ کے ٹکڑے منہ میں کھلانے کو دینا. (۱۸۶۰ ، نسخہ عملِ طب ، ۹۰). ۵. **لگانا ، سارنا ، پیوست کرنا (سرمہ یا کاجل)** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۶. **گزارنا ، بِتانا.** سارا دن اپنی باتیں شانیں میں کُھلا دیتے ہیں. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۷۵). ۷. **میل جول پیدا کرنا ، فریفتہ کرنا.**
نینو کھلاتی سندری تب قطب شہ کوں بھاوتی
مل سیج میں ریجھاوتی چو سارتوں پر باب میں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۹۰). [کُھلنا (رک) کا متعدی].

کُھلانا (۲) (ضم کھ) ف م.
پُھسلانا ، بہلانا.
گماں کی نت سہیلی کر کھلا مجلس میں لیایا ہے
(۱۶۷۲ ، شاہی (دکھنی اردو کی لغت)). [غالباً کُھلانا (رک) کا قدیم املا].

کُھلاؤ (ضم کھ ، و مج) صف.
۱. **پگھلنے والا ، کُھلنے والا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **فریفتہ کرنے والا ، شیدا بنانے والا ، دلکش.** اون کے کُھلاؤ باتاں ہو الٹ نا جانا. (۱۷۹۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۶). ۳. **دغا باز ، دھوکے باز ، فریبی ، جعل ساز** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کُھلا (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

کُھلاؤ (ضم کھ ، و مج) امذ.
۱. رک : **کُھلاوٹ ، گداز ، نرمی.** لچاؤ ، کُھلاؤ ... داب گانس کے بغیر سارنگی میں مزہ پیدا نہیں ہوتا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲).

۲. گھلی ہوئی چیز. تھوہر چونا نمک کی طرح گھل کر سیال ہو جاتا ہے اور اس گھلاؤ کو چونے کا پانی کہتے ہیں. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم (ترجمہ) ، ۹۵). [گھلانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُھلاوَٹ (ضم گھ ، فت و) امث.
۱. گداز ، لطافت ، نرمی نیز دلکشی.

اور جس پہ سُرخ جوڑا ، یا اُودی اوڑھنی ہے
اس پر تو سب گُھلاوٹ برسات کی چھنی ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۳۹). ان تصنیفوں میں عربی نے ملاوٹ بہت کی ہے ، مگر گھلاوٹ نہیں پائی. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۶۲). زبان میں ... محاورہ کی گھلاوٹ اور فصیح و بلیغ الفاظ کی شوکت یا کسی پُرمعنی و مناسب محل ضرب المثل کی چاشنی لطف آمیز ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۰ : ۳). ان کے لہجے میں جو گھلاوٹ ہے وہ ویسی ہی ہے جیسی میر کی عشقیہ شاعری میں نظر آتی ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۷۸۲). ۲. آمیزش ، ملاوٹ ، شمولیت.

اس طرح تبسّم میں تحکّم کی گھلاوٹ
جس طرح مئے تند کی تلخی ہو گوارا

(۱۹۳۸ ، نقش و نگار ، ۳۲). معاشرے کی خارجی و داخلی زندگی میں نئے عناصر کی گھلاوٹ سے ترتیب اور ہو گئی تھی. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۲۳). ۳. سرمہ یا کاجل لگانے کا عمل یا حُسن ، وہ کیفیت یا زیبائش جو اچھی طرح کاجل لگانے سے ہوتی ہے.
مر جائے لہو چاٹ نہ کوئی ہو وہ کیونکر جو شخص کہ دیکھے سرخی تری آنکھوں کی اور ابرو کی کھینچاوٹ سرمہ کی گھلاوٹ (۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶). [گھلانا (رک) کا حاصل مصدر].

---- کی آنکھ امث.
وہ نگہ جو اپنی طرف مائل کر لے ، محبت کی نگہ ، پُرکشش نگہ.
آنکھ اک ایک پر گھلاوٹ کی بات اک ایک سے لگاوٹ کی
(؟ ، شوق (نوراللغات)).

گُھلاہَٹ (ضم گھ ، فت ہ) امث.
رک : گھلاوٹ (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھلانا (رک) کا حاصل مصدر].

گُھلائی کا جَنْدَر امذ.
(کندلا کشی) سونے چاندی یا کندلے کا تار کھینچنے کا وہ چرخ یا دبلل جس میں سجا اور دوسرے تیسرے درجے کا پتلا تار کھینچا جاتا ہے ، لولی کا جندر (اپ و ، ۲ : ۱۸۰).

گُھلْگُوت (ضم گھ ، سک ل ، و مع) امذ.
بخور جو دیوتوں پر بھینٹ چڑھاتے وقت خوشبو کے لیے جلائی جاتی ہے. جنوں کو اور شیطانوں کو اپنا مسخّر کرنا ... اور نرسو ، ہنومان بھواتی وغیرہ جو ان کے بڑے ہیں ان سے التجا کرنا ... اور ان کے مناسب عود گھلگوت جلانا ضرور ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۵۳). [مقامی].

گُھلَن (ضم گھ ، فت ل) امث.
پگھلنا ، گُھلنا ، پانی ہونا ، گلاوٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [گھلنا (رک) کا حاصل مصدر].

گُھلْنا (ضم گھ ، سک ل) ف ل.
۱. رک : گُھل جانا ، گداز ہونا.

میں نہ کہتا تھا کہ لے لیجیے دل گُھلتا ہے
دیکھیے آپ کی غفلت ہے کہ غفلت میری

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۵۵). تڑکنا ، گھلنا ، پگھلنا ، گھولنا ، ان سب کا تحزن کیا ہے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۱۰۶).
۲. (أ) حل ہونا ، تحلیل ہونا ، نہایت آمیز ہونا.

ترے لباں کی حلاوٹ کو رکھ نظر بہتر
شکر گھلی ہے جُدی ہور گھلا ہے قند جُدا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲).

ہمارے اس لبِ شیریں کے حرف میں آخر
تمام مصری کی ڈلیاں زہر میں گھلیاں ہیں

(۱۷۳۷ ، دیوانِ قاسم ، ۱۳۵). ایک سمت افیون بیٹھے ہیں افیون گھلتی ہے گٹے چھلتے ہیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۵۳).

شعلے وہ سُرخ سُرخ دلوں میں تُلے ہوئے
وہ سُرخیوں میں نرم تبسّم گھلے ہوئے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۷۲).

جہاں تک بھی فریادِ بُلبل گئی ہے
اثر کی رگوں میں غزل گھل گئی ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۲۷). (أأ) جذب و پیوست ہونا محبت آنکھیاں میں گھلنے لگی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۳).
۳. (أ) پتلا پڑ جانا ، رقیق ہو جانا. نوبت بہ اینجا رسید کہ برف گھل کے پانی ہو گئی. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دُلہن ، ۹۷).

پانی ہوئے ہیں غم سے گھل گھل کے آہ دونوں
نکلے ہیں اشک بن کر آنکھوں سے آہ دونوں

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۹۲). (أأ) رقیق ہو کر بہہ نکلنا.

وہ دھوتی جب لگے گی اس کو جا کر
گھلے گا مغز تیٹ اس کا نکل کر

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۷).

نہ اک شمع ساں جل بُجھا رہ گیا
گُھلا ، اشک ریزاں ہوا بہ گیا

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۲). ۴. فکر ، غم یا بیماری میں کمزور ہو جانا ، لاغر ہونا ، دُبلا ہونا.

ایسا گھلا ہوں کاکلِ پیچاں کے عشق میں
ہر استخوان شانہ کا دندانہ ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۱).

کس قدر تھا زور تھیں میرے بدن میں ہڈّیاں
کیا ہوا کیوں گھل گئیں آ کر دکن میں ہڈّیاں

(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۲۰). بیاں بے چاری دن رات اسی فکر میں گھلی جاتی تھی کہ کسی طرح اس کے دو بول ہو جائیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۲).

فکر روشن میں گھلوں میں کس لئے
سوت سے جلتا ہے جب میرا چراغ

(۹۸۲، ط ط، ۳۹). ۵. پھیلا ہونا، نرم پڑنا، ملائم ہونا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). ۶. گھل مل جانا، ملنا جلنا، محبت پیار رکھنا. ان سے زیادہ ملتی ہوں محبت زدوں سے گھلتی ہوں. (۱۸۶۲، خط تقدیر، ۱۲۳). ۷. سرمہ یا کاجل اچھی طرح لگنا، آرایش اور زیبایش کی غرض سے کاجل یا سرمہ لگانا.

تیرے نین میں جو گھلتا ہے ناز سوں کاجل
سو ہے یقیں وہ سحر حلال کا تعویذ

(۱۶۷۸، غواصی، ک، ۱۱۷). ۸. گزرنا، بیت جانا نیز ضائع ہونا

کہا جو کوئی یہ مہربانی
گھلتی ہے اسی طرح جوانی

(۱۷۸۳، لیلیٰ مجنوں، ہوس، ۲۴). ۹. جاتا رہنا، برابر ہونا، خضاب کا گھلنا.

دھوکا تھا جس کو سمجھے ہوئے میں شباب تھا
دو چار دن میں گھل گیا جتنا خضاب تھا

(۱۸۹۳، معیار نظم، ۳۸). ۱۰. خستہ ہونا، خراب ہونا، کہنہ ہونا، پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا. قرض خواہ الگ بوٹیاں نوچتے پھرتے ہیں، مکان الگ گھلتے چلے جاتے ہیں. (۱۹۱۶، مظلمہ، ۱۵۷). ۱۱. کشتی لڑنا، جھگڑا کرنا، دنگا فساد کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : घुलन].

--- ملنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. باہم خوب مل جانا، ایک دوسرے میں حل ہو جانا، شامل ہو جانا. ہر دوا دوسری سے گھل مل نہیں جاتی. (۱۹۱۰، معرکۂ مذہب و سائنس (مقدمہ)، ۴۴). زمانوں کا شعور بھی گھل مل کر ایک ایسی اکائی بن جاتا ہے جو ہر دور میں ذہن انسانی میں اعتماد کا صور پھونک کر تخلیقی تسکین بہم پہنچاتا ہے. (۱۹۶۹، نئی تنقید، ۲۳۶). ۲. ارتباط پیدا کرنا، یارانہ گانٹھنا، بے تکلف ہونا. میری اس قدر گھل ملی کہ ... ہر روز آتی اور گھنٹوں بیٹھتی. (۱۸۹۱، ایامیٰ، ۱۷). مگر اتنی گھلنا ملنا نہیں کہ گھر کے معاملوں میں صلاح ہی لینے لگو. (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۳۶). ڈاکٹر صاحب گھلنے ملنے اور تقریبوں میں شرکت کرنے سے اب برتنائے ضعف بچتے ہیں. (۱۹۸۸، قومی زبان، کراچی، اپریل، ۲۲).

گھلنت (فت کھ، ل، سک ن) امث.
(کھیل) اڑان جھلا کے کھیل میں زمین پر دو فٹ سیدھی کھنچی ہوئی لکیر. پہلے سب لڑکے چلنت، گھلنت، پرنت اور کوڑے کے نشان بتاتے ہیں. (۱۹۲۸، کھیل بتیسی، ۲۹). [گھلن ~ گھلانا + ت، لاحقۂ اسمیت].

گھلوا (فت نیز ضم کھ، سک ل) امذ.
کسی چیز کی وہ اضافی مقدار جو دوکاندار، سودا خریدنے والے کو خوش کرنے کے لیے مفت دیدیتا ہے، وہ چیز جو سودا دینے کے بعد مفت دیں، روکھن. انھوں نے کہا «نہ صاحب! یہ تو گھلوا ہے اور تیل تو یہ ہے». (۱۸۲۳، مختصر کہانیاں، ۱۳۶). [مقامی].

گھلوانا (ضم کھ، سک ل) ف م.
ملوانا، آمیز کرانا، حل کرانا. تیلی نے کہا کہ «میاں! میں تو کھلوادوں گا پر تم لو گے تو رکھو گے کہاں». (۱۸۲۳، حیدری، مختصر کہانیاں، ۱۳۵). پربالی نے کھوسن سے مل کر اسی کے گھر دودھ میں سنکھیا گھلوائی. (۱۸۸۵، فسانۂ مبتلا، ۲۵۹). [گھولنا (رک) کا متعدی المتعدی].

گھلو مٹھو کرنا محاورہ.
بہت زیادہ گھلنا ملنا، گہرا ارتباط پیدا کرنا، اخلاص پیار بڑھانا. دشمنوں سے ایسی گھلو مٹھو کی آخر دشمن تو دشمن ہی ہوتا ہے بابو صاحب کے ایک دن موقع پا کر دو ٹکڑے کر ہی دیے. (۱۹۲۱، گاڑھے خان کا دکھڑا، ۵).

گھلو مٹھو ہو جانا محاورہ.
گھلو مٹھو کرنا (رک) کا لازم ؛ گھل مل جانا، بے تکلف ہو جانا، ارتباط پیدا کر لینا. جو مرد اپنی عورتیں پردے میں رکھیں انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ دوسروں کی عورتوں سے گھلو مٹھو ہوں. (۱۹۱۴، راج دلاری، ۵۸).

گھم (۱) (فت کھ) امذ.
آسمان.

زمیں پھر جو تجھ جس ہوا جوش میں
گیا نھار جا گھم کے سرہوش میں

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۳).

انگارا سورج لال جھاتی بولے
دکھوں سوں شہیداں کے جلتا ہے گھم

(۱۷۰۵، مبارک، بیاض مراثی، ۱۰۹). [گھن (رک) کا عرف].

گھم (۲) (فت کھ) امث.
گھونسا وغیرہ لگنے کی آواز. کسی سفید پوش شریف مرد آدمی کو پیچھے سے جا کر ایک گھونسہ گھم سے رسید کیا. (۱۹۳۸، بحر تبسم، ۲۲۰). [حکایت الصوت].

گھما (ضم کھ)
گھمانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- پھرا کر/کے م ف.
۱. الٹ پلٹ کر کے، ادھر ادھر کر کے. پرپال سنگھ نے گھما پھرا کر ہر طرح سے کوڑے کو دیکھا. (۱۹۸۷، ابوالفضل صدیقی، ترنگ، ۶۹). ۲. سیاق و سباق تبدیل کر کے، بدل کے، توڑ مروڑ کے، گول مول کر کے. تعلقدار صاحب جن کا نام نامی مخبر جانب دار ہے ہماری عبارت کو گھما پھرا کے راجہ سرامپال سنگھ ... کی طرف لے گئے. (۱۹۲۳، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۹، ۳۹ : ۱۰).

--- دینا محاورہ.
۱.(اً) غائب کر دینا، اڑا لینا (مال، دل وغیرہ). مجھے بھی ٹال ٹال کے کوئی اور بتایا ہے کہ مال گھما دیا ... میں مارے مار کے بکھیاں توڑ دوں گا. (۱۸۸۲، طلسم ہوشربا، ۱ : ۶۸۳). (اا) کسی اور طرف مائل ہونا (عموماً دل کا).

خدا کا کام ہے یہ دوست یا دشمن بنا دینا
اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے دل کا گھما دینا
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۵۸). (ااا) **کھو دینا ، گم کر دینا.** واللہ نے میرے کچھ نوٹ گھما دیے تھے ان کا پتہ لگائیے. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۵۳). ۲. **ٹھیک کرنا ، درست یا بجا کرنا ، راہ پر لگانا ، شکست دینا.** عبدو سینہ تان کے بولے اگر استاد کی دعا ہے تو دو ہی چار دن میں گھمائے دیتا ہوں بلو کو. (۱۹۵۴ ، محلسرا ، ۲۲۳).

---گُھما کَر ، ف.

۱. رک : **گُھما پِھرا کے.** اس کے پاس گنتی کے چند اصولی دعوے ہیں جنہیں وہ گھما گھما کر مختلف اسالیبِ بیان کے ساتھ اپنی ہر تقریر میں دہراتا رہتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۰۸). ۲. **(گردن) موڑ موڑ کر ، پھیر پھیر کر.** نادر علی گردن گھما گھما کر اور نظریں پھیر پھیر کر دائیں بائیں ... جائزہ لے کر ... اندر داخل ہوا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۳۷).

---گُھما کَر باتیں کَرْنا محاورہ.

گول مول باتیں کرنا ، غیر واضح اور مبہم باتیں کرنا ، پیچ در پیچ بات کرنا ، ایسی باتیں کرنا جو سمجھ میں فوراً نہ آئیں. کاش اس جادوگر کے سامنے میری زبان کھلتی وہ اس طرح گُھما گُھما کر باتیں کرتے ہیں. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۳۶).

گُھمّا اِینْٹ (ضم گھ ، شد م ، ی مع ، غنہ) امث ؛ رک : گما اینٹ.

بڑی اور موٹی اینٹ ، ڈبل اینٹ ، بہت مضبوط (زیادہ پکی ہوئی) اینٹ. شاہ صاحب نے ایک گھما اینٹ کی طرف اشارہ کیا. (۱۹۳۲ ، ریزۂ مینا ، ۱۹). بعض لوگ بک ڈڑ کا کام گُھما اینٹوں سے لیتے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۵۹). [گُھما (گما (رک) کا ایک املا) + اینٹ (رک)].

گَھما گَھم (۱) (فت گھ ، گھ). (الف) صف.

گاڑھا ، موٹا ، کثیف ؛ جہاں بہت بھیڑ ہو ؛ گھنا ؛ بہت پھیلا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امث ؛ امذ. ۱. **گاڑھا پن ، کثافت ؛ تیزی ؛ خوشبو کی پھیلاوٹ** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. **آدمیوں کی کثرت ، بھیڑ.** نادان ملاح ہماری مان صلاح. تو اللہ سے دعا مانگ راہ میں بندر نہ لائیے سانگ ناؤ میں گھما گھم ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۰۰). ۳. (مجازاً) **چہل پہل ، گرم بازاری ؛ رونق.** یہاں کی ہر ایک بستی میں گھما گھم ... سُتھری یا کیرہ پختہ و متعدّد سرائیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۹). لشکر اس کا لشکر سے مل کر ملکہ کے اترا گھما گھم ہونے لگی بازاریں کھل گئیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۶). شہر میں بھی گھما گھم ہو گئی اور قلعہ میں بھی رونق نظر آنے لگی ، شاہ کی سفارش اور کہنے کا بہت کچھ پاس و لحاظ کیا جاتا تھا. (۱۹۲۸ ، مرزا حیرت دہلوی ، حیات طیبہ ، ۶۸).

جام کھنکتے ہیں بزم میں ہے گھما گھم
ساقیٔ گل چہرہ سلسبیل بنا ہے
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۰۷). [س : घमाघम].

گَھما گَھم (۲) (فت گھ ، گھ). (الف) امث.

وہ آواز جو کنویں میں ڈول کو جنبش دینے سے پیدا ہوتی ہے. دم سے ڈول کنویں میں اُتر گیا ، گھما گھم کی صدا آئی. (۱۹۸۵ ، تخلیقی ادب ، ۸۱). (ب) م ف. **گھم گھم کی متواتر آواز کے ساتھ.** دو تین پتھر بڑے بڑے اُٹھا کر اس چشمے میں گھما گھم ڈالے کہ تمام پانی اس کا تلے اوپر ہو گیا اور چشمے میں بڑا تلاطم ہوا. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (ترجمہ) ، ۳ : ۳۰۷). گھما گھم چار گھونسے اس نے اس کی پیٹھ پر مارے. (۱۹۷۰ ، فضل قدیر ، ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۵). [گھم (حکایت الصوت) + ا (حرفِ اتصال) + گھم (رک)].

گَھما گَھمی (فت گھ ، گھ) امث.

رک : گہما گہمی. راوی بیان کرتا ہے کہ ... ہمہ وقت شہر میں گھما گھمی رہتی ہے ، اہل شہر سب خوش پوشاک ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۷۷۸). یہ زندگی بڑی دلچسپ معلوم ہوئی ، اس میں ہلچل تھی ، گھما گھمی تھی. (۱۹۵۵ ، اندھیرا اور اندھیرا ، ۱۰۳). [گہما گہمی (رک) کا محرف].

گُھماں (ضم گھ) امذ.

دو بیگھہ زمین ، ایک ایکڑ کے قریب اراضی. اب یہ تکیہ ایک ٹیلے پر واقع ہے زمین اس تکیہ کی تین گھماؤں ، تین کنال دس مرلہ. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۷۰). [مقامی].

گَھمانا (فت گھ) ف م.

دھوپ سینکنا ، دھوپ میں رکھنا ، دھوپ میں رکھ کر گرم کرنا (جامع اللغات). [مقامی].

گُھمانا (۱) (ضم گھ) ف م.

۱. **چکر دینا ، پھرانا.**

کرے ملک سب اسکی تسخیر میں
گھماوے حکومت کی زنجیر میں
(۱۷۹۰ ، جنگ نامۂ عالم علی خاں ، ۸). رخصت بخیر لیے میدان میں گیا اور نیزہ گھمانے لگا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۶۲). ناگے کے سِروں کو دو لکڑیوں میں باندھ کر ایک کو دوسرے پر گھماتے تھے اور اس طرح اس میں بل پڑ جاتا تھا. (۱۹۱۹ ، گہوارہ تمدن ، ۹۲). کانٹا نے ایک مشعل جلا کر گھمائی تھی. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۱۹). ۲. **کسی کو گھما پھرا کر حیران اور سرگشتہ کرنا ، راہ گم کرانا.** کمال خطابت یہی ہے کہ آپ انہیں چشم زدن میں پہاڑوں پر لے جائے ... اور سمندروں میں گھمانے لگے ہیں. (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۹۸). ۳. **سیر کرانا ، گشت کرانا.** انہیں ملک کے اہم شہروں میں گُھمایا گیا ، جہاں ان کی خوب آؤ بھگت اور خاطر تواضع ہوئی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷). ۴. **رُخ موڑنا ، راستہ بدل دینا ، پھیرنا.** جیت رائے نے شہزادہ داراشکوہ کو بھلاوا دیکر اپنی فوج گھما دی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸۴). ۵. **کوئی لفظ یا بات استعمال کرنا ، ادا کرنا ، کہنا خصوصاً (کسی کو دھوکا دینے یا نقصان پہنچانے کے لیے).** ممکن ہے کہ کچھ

لڑکیوں سے تقریر میں انہوں نے نکاح کا لفظ اپنے مخصوص انداز میں گھمایا ہو. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹۷). [گھومنا (رک) کا متعدی].

---پھرانا ف م ؛ محاورہ.
۱. کسی کو سیر کرانا ، گشت کرانا. انا جیسی ... پیار کرلے ، گود میں لے کر گھمانے پھرانے ... والی ہستی کا مرتبہ ... بہت بلند تھا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۵۳). ۲. گول مول باتیں کرنا (پلیٹس).

گُھمانا (۲) (ضم گھ) ف م.
چُرانا ، غائب کر دینا نیز کھو دینا ، گنوا دینا. آدھی رقم تو انہوں نے پہلے ہی گھمانی . (۱۸۸۹ ، سیر کُہسار ، ۱ : ۱۳۹) . [گُھمانا (رک) کا ایک املا].

گُھماں گُھسّا (فت گھ ، کس گھ ، شد س) امذ.
ہجوم میں ایک دوسرے سے متصادم ہونے کی کیفیت ، گھچ مچ.

کہنی بازو میں لگ رہے گھسے
اور دھکا پیل اور گھماں گھسے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۷۹). [گھم (گھماگھم (رک) کا مخفف) + اں (لاحقۂ جمع) + گھسّا (رک)].

گُھماؤ (ضم گھ ، و مج) امذ.
۱. پھیر ، چکر ، موڑ. کیا معلوم بھنور میں گرے پیچھے اس کو کوئی جانور نگل لے گا یا پانی کا گھماؤ اسکو نہیں اچھلنے دے گا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۱). ہم دونوں خراسان سڑک کے گھماؤ سے گزرتے ہوئے سین زیبوکی طرف چل رہے تھے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۰۰). یہ کوانٹم نمبر الیکٹران کے گھماؤ یا اسپن کو ظاہر کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، نامیاتی کیمیا ، ۸۱). ۲. نامکمل گولائی ، گھماؤ. شاخوں ، پتّیوں اور پھولوں کے جوڑ اور ان کے مختلف گھماؤ کہتے ہیں . (۱۹۶۳ ، ہماری مصوّری ، ۷۳) . ۳. حیلہ ، فریب ، دھوکا.

جو بات ہے وہ گھماؤ کی ہے ہر چال تمہاری داؤ کی ہے

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۱۲۳). ۴. (کاشت کاری) زمین کا وہ ٹکڑا جسے بیلوں کی ایک جوڑ دن بھر میں جوت ڈالتی ہے ، ایک جوٹ بیل سے ایک دن کی جتائی یا ہلائی (نوراللغات ، ۱ : ب و ، ۶ : ۱۰۳). [گھم ـ گھوم + او ، لاحقۂ صفت و نسبت].

---پھراؤ (---کس پھ) امذ.
پیر پھیر ، پیچ و خم. وہ ایک لمحہ میں کسی گھماؤ پھراؤ کے بغیر روح کے کسی نہ کسی جذبہ کو ننگا کر دیتا ہے . (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے (دیباچہ) ، ۱۱) . فرائڈ نے مزاج کو دو حصّوں میں تقسیم کیا تھا ، ایک وہ جو بے ضرر اور معصوم ہوتا ہے ہر طرح کے پیچ اور گھماؤ پھراؤ سے عادی اور کسی بڑے مقصد کی اطاعت سے آزاد . (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۳). [گھماؤ + پھراؤ (رک)].

---مشین (---فت م ، ی مع) امث.
وہ آلہ جو سیاروں کی گردش بتاتا اور ثابت کرتا ہے ، حرکت پیما ، دور پیما (انگ : Gyrostat) . گھماؤ مشین ... میں یہ اہم خاصیت پائی جاتی ہے کہ جب وہ تیز رفتار سے گردش میں ہو تو اس کے محور کی سمت برقرار رہتی ہے . (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۵). [گھماؤ + مشین (رک)].

گُھماؤں (ضم گھ ، و مج) امذ.
تقریباً ایک ایکڑ یا دو بیگھے زمین. جو زمین بابا خاکی کو زاویہ نے دی تھی وہ مشرق و جنوب رویہ اس خانقاہ کے تھی اس میں سے دو سو گھماؤں زمین خاکی مجاور نے ان کو دی. (۱۸۶۳ ، تحقیقاتِ چشتی ، ۱۸۳) . یہاں بارش ہو گئی ہے اور اسی قدر گھماؤں میں گندم بوئی گئی ہے . (۱۸۹۸ ، اُردو خط و کتابت ، ۷۲) . [گُھماں (رک) کا ایک املا].

گَھمبِیر (فت گھ ، سک م ، ی مع) صف.
۱. رک : گمبھیر ، گہرا ، عمیق. نظریاتی پختگی نے ان کے ردِّعمل کو گھمبیر انداز میں پیش کیا ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۰۱). ۲. پیچیدہ ، اُلجھا ہوا ، دقیق. اندرونی سفر بہت مشکل ہوتا ہے ... کبھی کبھی یہ اتنا گھمبیر ہوتا ہے کہ آدمی آپے سے باہر ہو جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۳). ۳. (آ) بھاری ، گونجیلا ، بوجھل (آواز کے لیے مستعمل). پھر خوبصورت گھمبیر آواز والا جوان اپنے سنہری بالوں کو جھٹک کر دوسرا بند پڑھتا. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنّم ، ۱۹۶). ۴. متین ، سنجیدہ. شوکت تم تو جانتی ہو نوید کیسا گھمبیر لڑکا ہے . (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۲۷۵). ۵. متحمّل ، بُردبار ، باوقار. وہ ایک گھمبیر ، ٹھوس شخصیت کے مالک تھے. (۱۹۹۱ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۶). [گمبھیر (رک) کا بگاڑ].

گَھمبِیرتا (فت گھ ، سک م ، ی مع ، سک ر) امث.
جامعیت ، گہرائی ، عمق نیز سنجیدگی . تلازمات و تجربات اور موضوعیت کی گھمبیرتا نظر آتی ہے. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، ۲۷۲). [گھمبیر + تا ، لاحقۂ کیفیت].

گَھمبِیل (فت گھ ، سک م ، ی مع) صف.
رک : رعب داب والے ، مرعوب کن . انگریز چیف کمشنر اور انگریز ڈپٹی کمشنر بڑے گھمبیل تھے. (۱۹۶۹ ، میرا افسانہ ، ۱۲۸). [گھمبیر (رک) کا متبادل].

گُھمَڈ آنا ف ل.
گھرنا ، چھا جانا (بادل کا).

گھمڈ آیا ہے ابر از غرب تا شرق
بچھے ہے کشتی تو ہرگز نہ کر غرق

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۹۲).

گُھمَّر (ضم گھ ، فت م) امث.
چکّی کی آواز ، گھرگھر. کئی چیزوں کی آوازوں کے لیے مختلف الفاظ ہیں ، مثلاً بادل کی گرج ، بجلی کی کڑک ... چھکڑے کی چوں اور چکّی کی گُھمر. (۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فنِ خطابت ، ۱۰۷). [گھم (حکایت الصوت) + ر ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

گُھمَّر (ضم گھ ، شد م ، بفت نیز بلا شد) امذ.
(لفظاً) گھیرا، حلقہ؛ (مجازاً) ایک لوک ناچ ، جھمر. جھمر ناچنے کو جھمر مارنا کہا جاتا ہے ، ناچنے والے جھمری کہلاتے ہیں ؛ جھمر کو گھمر یا دھریس بھی کہا جاتا ہے. (۱۹۳۹ء ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۵۵). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + ر ، لاحقۂ اسمیت].

---- دار صف.
گھمروا ، گھیر دار یا گھیر والا ، گھوم دار (عموماً لہنگا). ایک عورت ادھیڑ موٹی تازی توند نکلی ہوئی بڑے گھیر کا گھمر دار لہنگا پہنے ... سامنے آئی. (۱۸۷۷ء ، طلسم گوہر بار ، ۲۷۷).
[گھمر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

گُھمْرا (ضم گھ ، سک م) امذ.
۱. ایک پودا (لاط: Phlomis Indica). تاہم بہت سے خاص خاص پودے عام طور سے بلا ضرورت پیدا ہو جاتے ہیں اس نام سے مشہور ہیں ، ہرن کھڑی ... ہونلی ، امرا گھمرا ، ہردوا ، پھلوا گھاس ... وغیرہ وغیرہ. (۱۹۱۶ء ، علم زراعت ، ۱۲۵). ۲. کیڑے مکوڑے کی ایک قسم (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) را ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھمَر گُھمَر (ضم گھ ، فت م ، ضم گھ ، فت م) امث.
چکی چلنے کی آواز نیز کسی بھاری اور ٹھوس چیز کے گھومنے کی آواز.

وہ گھمر گھمر چکی ہے چلی
آواز بھلی کیا آتی ہے
(۱۹۲۳ء ، دیوان بشیر ، ۱۳۹).[گھمر (حکایت الصوت) کی تکرار].

---- چلْنا ف ل ؛ محاورہ.
گھمرگھمر کی آواز کے ساتھ چلنا ، شور مچاتے ہوئے چلنا ، تیز آواز کے ساتھ چلنا.

چلتی ہے ہر دوار کی چکی گھمر گھمر
لیکن ہے اس کے پاس ہی اسلام کا خراس
(۱۹۳۷ء ، چمنستان ، ۱۰۷).

---- کَرْنا محاورہ.
۱. گھمرگھمر کی آواز پیدا کرنا. یہ نیک بخت ... ٹھمک چال چلتی چکی گھمرگھمر کرتی آپ ہی آپ مسکراتی چلی آتی ہیں (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۸). نہ معلوم کیسی بلا کی طاقت آگئی تھی اس دھان پان عورت میں ، اس اُبلتے چکراتے گھمرگھمر کرتے پانی کے اندر رانے ہتھوڑا کی کیل کی طرح جمی کھڑی تھی. (۱۹۸۷ء ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۶). ۲. چکر لگانا نیز شور مچانا. کئی بھنوروں کی طرح گھمرگھمر کرتے داخل ہوئے. (۱۹۷۳ء ، اوراق ، سرگودھا ، مارچ ، ۲۶۰).

گُھمَر گُھوں (ضم گھ ، فت م ، و مع) امث.
چکی چلنے کی پُر شور اور بلند آواز ، چکی کے چلنے سے پیدا ہونے والی تیز آواز.

بجھلے کو چکی کی گھمرگھوں کے ساتھ
ہونٹوں پہ اک زمزمۂ آتشیں
(۱۹۷۵ء ، خروش خم ، ۱۰۶). [گھمر (حکایت الصوت) + گھوں (حکایت الصوت)].

گُھمَّرْنا (ضم گھ ، فت م ، سک ر) ف م.
گھمرگھمر کی آواز پیدا کرنا ، لہرانا. گھرتی ، گھومتی ، گھمرتی ... گھونگر والی بر کھا. (۱۹۷۰ء ، یادوں کی برات ، ۸۰). [رک : گھمر (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمَّرْوا (ضم گھ ، فت م ، سک ر) صف.
گھماو والا ، دائرہ نما ، گھیر دار. کوٹ اینٹھ گئی ، چشک لگانے میں ذرا سی چکی ڈھیلی ہوئی اور گھمروا لہنگا ایک طرف سے اونچا ایک طرف سے نیچا ہو گیا. (۱۹۵۹ء ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۱۷). [رک : گھمر (۱) + وا ، لاحقۂ صفت].

گُھمْرَوڑی (ضم گھ ، سک م ، و مج) امث.
گلٹی ، چوٹ کا ابھرا ہوا نشان ، سوجن. اس عارضہ کی شدید علامات گھمروڑیاں ، مہکرے دانے سے ہوتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، علاج بالمثل ، ۱۲۳). [گومڑی (گومڑا (رک) کی تصغیر) کا ایک املا].

گُھمْرَول (ضم گھ ، سک م ، ولین) امث.
بھیڑ ، ہجوم ، دنگا فساد ، گڑبڑ ، ابتری ، الجھن ، پریشانی ، افراتفری (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घन+घर+ल].

گُھمْری (ضم گھ ، سک م) امث.
دوران سر، گھمیر ، چکر (ماخوذ : پلیٹس). [گھمر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

گُھمْرِیاں (ضم گھ ، سک م ، کس ر) امث ؛ ج.
گھمری (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---- لینا محاورہ.
چکر کھانا ، گرد پھرنا ، چک پھیریاں لینا.

گھمریاں لیتی ہے بہار چمن
نکہت آتی سو مونہہ پہ دھر دامن
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۶۵).

گُھمَّڑ (ضم گھ ، فت م) امذ.
(عو) سوجن یا ورم جو سر پر کسی قسم کی ضرب لگنے سے پیدا ہو ، گومڑا. میرے سر میں اس کی ضرب سے گھمڑسا پڑگیا تھا. (۱۹۸۷ء ، شہاب نامہ ، ۶۳۳). [گھمڑا (رک) کی تخفیف].

گُھمْڑانا (ضم گھ ، سک م) (الف) ف ل.
گھومنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) ف م. گھمانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھمرانا (گھمر + انا ، لاحقۂ تعدیہ) کا بگاڑ].

گُھمَّڑْنا (ضم گھ ، فت م ، سک ڑ) ف ل.
۱. امڈنا ، بادل یا دھوئیں کا چھانا.

آہ دی سینے میں آتش کون سے بے درد نے
دل سے لے کر منہ تلک گھمڑا ہوا اک دود ہے

(۱۸۵۳ ، مخزن نکات (پنجاب) ، ۱۹۷)۔ ۲. گھومنا (پلٹنی)۔
[گھمرنا (گھمر + نا ، لاحقۂ مصدر) کا بگاڑ]۔

گھَمَس (فت گھ ، م) امث۔
حبس ، گرمی اور اُمس کی وہ کیفیت جو ہوا کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے ، دھوپ کی گرمی۔ دن کی دھوپ اور گرمی اور ہوا بند ہونے پر حبس کی گھمس اور ہوا چلنے پر گرم ہوا ... زیادہ تکلیف دیتی تھی۔ (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱۵۶)۔ پیاسی زمین کی قسم ، گرمی اور گھمس کی قسم ، دھوپ اور لو کی قسم۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، حسن نظامی ، ۱۲)۔ گرمیوں میں تپتی چٹانوں کی گھمس چوس کر آتی ہے کہ رواں دواں جلاتی ہے۔ (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۲۹۶)۔ [گھم (گھام (رک) کی تحقیف) + س ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

گھَمسام (فت گھ ، سک م) امذ۔
رک : گھمسان۔

لڑائی ہوئی خوب گھمسام کی
یہاں پاسداری رہی نام کی

(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین ، مارچ ۱۹۷۳) ، ۷۷)۔
[گھمسان (رک) کا قدیم املا]۔

گھَمسان (فت گھ ، سک م)۔(الف) امذ۔
۱. بڑی لڑائی ، معرکۂ عظیم۔

یاد آنکھوں کی ہوئی ابروؤں کا دھیان ہوا
دیدہ و دل میں مرے قہر کا گھمسان ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۰۸)۔ زندگی کے حقیقی گھمسان سے اتنی دانش تلاش کر لاتی ہیں کہ ان کے سامنے ایک بڑی لائبریری بھی حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۶۳)۔ ۲. قتل عام ، عام قتل و غارت۔

تیغ پکڑ ہاتھ میں سب سے ملاتا ہے آنکھ
آج کرے گا یہاں پھر کہیں گھمسان تو

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۹۸)۔

رزم کے شورش کدوں میں ، جنگ کے گھمسان میں
نغمۂ تسکیں سنا دینے کا موسم آ گیا

(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۶۵)۔ ۳. جنگ اور خون ریزی کا زور ، معرکہ آرائی کا وفور۔ عجب گھمسان کا رن پڑا۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۲۳۶)۔ تمام دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی لیکن انگریز جیت میں رہے۔ (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۱۳)۔ تعاقب ... اگر بروقت بھی ہوتا تو بھرپور گھمسان کا مقابلہ ہوتا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۰۸)۔ ۴. لاشوں کے انبار ، کشتوں کے پشتے ؛ بربادی ، تباہی ، غارت گری ، ویرانی (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔
۵. بھیڑ ، ازدحام ، ہجوم۔

کون ہے اوس کے برابر امتحاں کی خاطر آج
خوب رُویوں کا مرے گھر میں بڑا گھمسان ہے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۱۳)۔

ریل گاڑی پہ یہ گھمسان ، الہیٰ توبہ !
نہ مروت نہ تکلف نہ تبسم نہ ادا

(۱۹۵۵ ، فکر سخن (ایم ڈی تاثیر) ، ۲۰۹)۔ (ب) صف۔
۱. زیر و زبر ، تہہ و بالا (فرہنگ آصفیہ)۔ ۲. شدید (صرف لڑائی کے لیے مستعمل)۔ صبح سے شام تک خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۱۹۳)۔ غزوۂ بدر کی گھمسان لڑائی میں ۳۰۰ نہتے مسلمانوں کے قدم ... ڈگمگا جاتے تھے تو دوڑ کر مرکزِ نبوت ہی کے دامن میں آ کر پناہ لیتے تھے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۴۴)۔ ۳. (شاذ) گھنا۔ کیمپ پر تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اپنے کام خود کرتے ہیں ... گھمسان جنگلوں میں گھومتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۵۱)۔ [رک : گھم (۲) + سان ، لاحقۂ صفت]۔

—— پڑنا محاورہ۔
کشت و خون ہونا۔

مارے گئے اتنے کہ ہوئے لاشوں کے تودے
گھمسان پڑا عشق کے میدان میں دیکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (نوراللغات))۔ پھر جو جنگ کا گھمسان پڑا ہے الہیٰ توبہ۔ (۱۸۹۸ ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۹۱)۔

—— سے م ف۔
پوری شدت اور قوت سے ، بڑے زور سے ، خون ریزی کرتے ہوئے کشتوں کے پشتے لگاتے ہوئے۔ مخمور نے لوگوں کو مست ولایعقل بنایا۔ تلوار سحر کی بڑے گھمسان سے چلنے لگی لاش پر لاش گرنے لگی۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۱۷)۔

—— کا صف مذ۔
بہت خون ریز ، انتہائی شدید لڑائی کا ، پُرزور جنگ و جدل کا ، بڑے معرکے کا (رن وغیرہ)۔

خطروں میں وہ بارہا پڑا تھا
گھمسان کے معرکے لڑا تھا

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۲)۔

—— کا رَن امذ۔
۱. شدید لڑائی ، معرکے کی لڑائی۔ گھمسان کا رن تھا کہ ہزاروں سر تن سے جدا ہو رہے تھے۔ (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۹۹)۔ بسوں ، موٹروں برق ریلوں کی اتنی ریل پیل ہے زندگی گھمسان کا رن معلوم ہوتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، سر و سامان (پیش لفظ) ، ۵۵۹)۔
۲. بڑے لڑائی کا میدان ، میدان جنگ۔

سارا جگ گھمسان کا رن ہے
تو کیوں اپنی دھن میں مگن ہے

(۱۹۴۹ ، میرا جی ، ک ، ۵۲۱)۔

—— کا رَن پڑنا محاورہ۔
خون ریز اور شدید معرکہ ہونا ، کشتوں کے پشتے لگنا ، بڑی لڑائی لڑی جانا۔ جب گھمسان کا رن پڑا ، تو ایک کافر ان کی زد میں آیا۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۳۹۷)۔ دونوں کے درمیان گھمسان کا رن پڑا۔ (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۷۱)۔

--- کَرْنا محاورہ.
۱. خوں ریزی کرنا ، کُشت و خون کرنا.

جس صف پہ جھک کر گری گھمسان کر آئی
جمعیتِ اعدا کو پریشان کر آئی

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۹۹). ۲. جان توڑ کر لڑنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- کی صف مث.
بڑے زوروں کی ، بڑے معرکے کی.

سر کٹ گئے اک اُلفتِ قاتل میں ہزاروں
وہ رات کو گھمسان کی تلوار چلی ہے

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۱).

--- کی لَڑائی امث.
بڑی بھاری لڑائی ، بڑا معرکہ ، جنگِ عظیم ، انبوہ اور کشمکش کی لڑائی. خوب گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مضامین ، ۳۰). تمام دن گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی. (۱۹۲۵ ، غدر کی صبح و شام ، ۲۱۳). پندرہ بیس منٹ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۳۷).

--- کی مار ہونا محاورہ.
زبردست جنگ ہونا ، قیامت کی لڑائی ہونا (مہذب اللغات).

--- ہو جانا/ہونا محاورہ.
۱. بڑی خون ریز لڑائی ہونا.

یاد آنکھوں کی ہوئی ابروؤں کا دھیان ہوا
دیدہ و دل میں مرے قہر کا گھمسان ہوا

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۰۸). ۲. فوج کا ہجوم ہو جانا ، لشکر اکٹھا ہو جانا ، فوج کا جمع ہونا.

طبلِ وغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا
دونوں طرف لڑائی کا سامان ہو گیا

(۱۸۵۸ امانت (مہذب اللغات)). ۳. کُشتوں کے پُشتے لگ جانا.

کربلا میں حیف یاروں کیا ہوا گھمسان آج
ظالماں شہ کا بدن لہو میں کیے غلطان آج

(۱۶۳۵ ، قدیم اردو مراثی (داسی) ، ۴۴).

گھمس مارْنا محاورہ (قدیم).
معرکہ آرائی کرنا ، مار دھاڑ کرنا.

لگے مارنے جیوں ترنگا گھمس
دھریں تیر تروار ادلہ او بی دھس

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۲۸).

گھمسنا (فت گھ ، م ، سک س) ف م.
(لغک) قتل و غارت گری کے لیے مسافروں کے قافلوں پر جا پڑنا ، لوٹ مار کرنا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [گھمس (گھمسان (رک) کا مخفف) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھمسی (فت گھ ، سک م) امث.
ہوا کا بند ہو جانا ، حبس ، گھمس (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[گھمس + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

گھمک (فت گھ ، م) امث.
ایسی ضرب جس میں آواز نکلے نیز گھونسے کی آواز.

جڑی لات و تبرا کی وہ لات سر پر
کہ سکتا نہ ہو رعد کا اوس گھمک کا

(۱۸۹۸ ، انشا ، ک ، ۹). [رک : گھم (۲) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

گھمکا (فت گھ ، سک م) امذ.
رک : گھمس ، وہ کیفیت جو برسات میں ہوا کے رُکنے اور زمینی بخارات کے نکلنے سے پیدا ہوتی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : घम+स].

گُھمکّا (ضم گھ ، فت م ، شد ک) امذ.
گھونسا (مہذب اللغات). [گھمک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گُھمکّڑ (ضم گھ ، فت م ، شد ک بفت) صف.
بہت گھومنے پھرنے والا ، آوارہ گرد ، سیلانی ، بے مقصد پھرنے والا. وہ سیلانی آوارہ گرد گھمکڑ نوجوان تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۹۱). ثریا ... یورپی ممالک میں گھمکڑ مشہور ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۵۵). [گھم (گھوم (رک) کا مخفف) + کڑ ، لاحقۂ صفت].

گُھمگُھانا (ضم گھ ، سک م ، ضم گ) ف ل (قدیم).
گنگنانا ، گن گن کرنا.

اوسی دھات اول بھنور گھمگھا
کیا کان میں اوس کے جیوں زمزما

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۳). [گنگنانا (رک) کا قدیم املا].

گَھم گَھم (فت گھ ، گھ) صف.
گول (بات) (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [مقامی].

گُھم گُھم (ضم گھ ، ضم گھ). (الف) امث.
۱. (مجازاً) رتھ ، چار پہیوں والی گاڑی. چلو بھئی گُھم گُھم میں بیٹھ کے اپنی بیوی کو بھی لے چلیں. (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۵).
۲. ڈولی یا پینس کے کہاروں کی وہ آواز جو چلتے وقت دم بھرنے کے واسطے نکالتے ہیں ؛ رتھ کے چلنے کی آواز (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. شور ، غلغلہ ، غل (بجنا کے ساتھ).

جو ذرا راست کیا دم تو اوٹھا غلغلہ پیہم
بجی برہما میں بھی گھم گھم کہ وہاں کا شہِ اظلم

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۶۷). (ب) م ف. جھوم جھوم کے ، لہرا لہرا کر.

گھم گھم اُبلے ، دھڑنیں کے دل
جگ جگ پھیل گئے کاجل

(۱۹۷۳ ، مجید امجد ، شبِ رفتہ کے بعد ، ۳۵). [حکایت الصوت].

گُھمگُھما (ضم گھ ، سک م ، ضم گھ) امذ.
چکر کھانا ، گھومنا نیز گردش ، چکر ؛ بہانہ ، عذر ؛ شک ، شبہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + گھم + ا ، لاحقۂ اسمیت].

گھمَگھمانا (فت گھ ، سک م ، فت گھ) ف ل.
(خوشبو کی طرح) پھیلنا ؛ خوشبودار ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[مقامی].

گُھمگُھمانا (۱) (ضم گھ ، سک م ، ضم گھ) ف ل.
چکّر کھانا ، گھومنا ، بہانہ سازی کرنا ، ٹالنے کی باتیں کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، ادھر اُدھر کی باتیں کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھمگھما (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمگُھمانا (۲) (ضم گھ ، سک م ، ضم گھ) ف ل.
گھم گھم کی آواز نکالنا.

بھور یاس نے اس کے یوں گھمگھمانیں
سکھیاں جیوں شہانی اوپر بھبھانیں

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۰۱). [گنگنانا (رک) کا قدیم املا].

گُھمگُھمی (ضم گ ، سک م ، ضم گھ) امث.
گھمیری ، گھمڑی ، چکّر ، دوران سر (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + گھم + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُھم گُھمیٹی (ضم گھ ، گھ ، ی مج) امث.
گھومنے والی چیز ، گردش کرنے والی چیز. تم گُھوم گیانان صیب ، گھم گھمیٹی کے ساتھ ، کہستانی زور سے ہنسا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۰۹). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + گھم + یٹی ، لاحقۂ تصغیر برائے تانیث].

گَھمْلا (فت گھ ، سک م) امذ ؛ ← گھملہ.
رک : گملا جو زیادہ مستعمل ہے.

ہو نہ گل میدھی کے گٹبن ، رشکِ گل گھملوں میں تو
آ کھڑا ہو رکھ کے میرا کاسۂ سر زیر پا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۸۱). اندر ... گھملوں میں طرح طرح کے درخت اور پھول اور بیل دار درخت لگے ہوئے تھے. (۱۸۸۷ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۰۹). کیاری کی دیکھ بھال میں مصروف تھی ، خوش رنگ پُھولوں کے گھملے چاروں طرف رکھے ہوئے تھے. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۳۷). میرے گھر میں ایک ایسے درخت کا گھملہ ہے جس میں پھول پھل تو نہیں آتا مگر ہاں اس کے پان کے سے پتے ... بھلے معلوم ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۹۸). [گملا (رک) کا ایک املا].

گُھمَّن (ضم گھ ، شد م بفت نیز بلا شد) امذ.
۱. سر کا چکّر ، دوران سر. میری اہلیہ کو دو تین قے آئی اور گھمن تو سب عورتوں کو چار پانچ دن رہی. (۱۹۲۶ ، محمد علی ، ۱ : ۳۵۸). ۲. سانپ کی ایک قسم. ایک سانپ کفچہ دار ہوتا ہے ... یہ ہمارے ملک کے گُھمن سانپ سے مشابہت رکھتا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۰۶). ہمارے یہاں سانپ کے بھی چند معمولی نام ہیں ، کالا ، گھمن ، کوبتا ناگ وغیرہ. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکر بلیغ ، ۹۱). ۳. ایک قوم کا نام. ان قوموں کے ماتحت سندھو ، چیمہ ، گھمن ، کھوڑ ، توانہ ... قومیں تصور کی جاتی ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۳۳). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + ن ، لاحقۂ اسمیت].

ـــــ گھیر (ـــــ ی مج) امذ.
بھنور ، گرداب.

مانجھی ہوں گھمّن گھیر کا میری تو کشتی ہے بھنور

(۱۹۸۰ ، شہر صدا رنگ ، ۱۳۳). [گھمن + گھیر (رک)].

ـــــ گھیری (ـــــ ی مج) امث ؛ ← گھمنگھیری.
۱. گرداب ، بھنور ، چکّر. ذات کی گھمن گھیریوں نے تو ہمیں لٹو بنا رکھا ہے. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۳۸). ۲. (مجازاً) گردش ، ابتلا ، مصیبت ، مشکل ، الجھن. جہاں قابلیت ہوتی ہے ، وہاں گھمنگھیری ضرور ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، پند پاترا ، ۲۳۹).
[گُھمّن گھیر + ی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ گھیریاں کھانا محاورہ.
چکّر کھانا. درجن بھر گُھمّن گھیریاں کھانے کے بعد وہ ہانپنے لگا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۹۱).

گُھمْنا (ضم گھ ، سک م) ف ل (قدیم).
۱. گھومنا ، گشت کرنا.

بھنور جھونڈ ہو بن میں گُھمنے اتھے
سو بھولاں کرے موکھ چُمنے اتھے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۹). ۲. (کنایۃً) ٹکرا کے گونجنا ؛ ٹکرانا (آواز کا) ، لوٹ کر آنا. ایک تیر کسی ڈونگر کے دامن میں ٹھمکتا ٹھمکتا پھرتا تھا ہور اس کے ٹپکنے کا آواز پہاڑوں میں گھمتا. (۱۷۶۵ ، دکنی انوار سہیلی ، ۲۰۰). [گھومنا (رک) کی تخفیف].

گَھمَنْڈ (فت گھ ، م ، غنہ) امذ نیز امث.
۱. نخوت ، غرور ، مان ، تکبّر ، کبر.

بجا ہے محبت سخن میں اگر
کرے سارے ہندوستان سے گھمنڈ

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۹۹). جس گھڑی درختِ عظیم کو دیکھتا ... اُکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہ بیت پڑھتا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۰۳). مرزا عظیم بیگ تھے کہ سودا کے دعوے شاگردی اور پُرانی مشق کے گھمنڈ نے ان کا دماغ بہت بلند کر دیا تھا. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۲۶۲). وہ لوگ جنھوں نے جوانی میں بہت کچھ مزا کُ اُڑائی ہے اور جوانی کے گھمنڈ میں اُن کو اپنے تن بدن کی کچھ سُدھ نہ رہی ، وہ اس عمر میں ضرور محسوس کریں گے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۵۸). اس رہگذرِ ارضی پر جو انسان کے تکبّر اور گھمنڈ کی گرد اڑ رہی ہے وہ ہمیشہ کے لیے بیٹھ جائے گی. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۱۲). ۲. خود نمائی ، خود پسندی ، نمود ، دکھاوٹ نیز فخر ، ناز ، شیخی.

وہ جس گھمنڈ سے بچھڑا گلہ تو اس کا ہے
کہ ساری بات محبت میں رکھ رکھاؤ کی تھی

(۱۹۸۸ ، جانان جانان ، ۱۰۸). ۳. برتا ، بل ، زور ، حمایت. بعض ان میں سے وسائل کے گھمنڈ میں بہت آزادی برتتے ہیں. (۱۹۲۵ ، وقار حیات ، ۳۰۵). کسی دنیا دار نے دولت ... کے گھمنڈ میں بزرگوں کے ساتھ گستاخی کی. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند (ترجمہ) ، ۱۰۷). ۴. بھروسا ، سہارا ، آسرا ، پُشت پناہی.

اس جیش بے حیا کو بھروسا یزید پر
سر دو تن کو دین کے سالار پر گھمنڈ

(۱۸۷۱ ، ایمان ، ۵۵)۔ کسی کے گھمنڈ پر نہ رہیو ، تکیے کے سے بل نکال دوں گی۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۲)۔
[غالباً ، س : गरिमन्]۔

---پر آجانا/آنا محاورہ۔
اترانے لگنا ، مغرور ہو جانا ، شیخی کرنا۔

دیکھی ہے نورتن کی بھین جب سے ڈنڈ پر
پھر آ گیا ہے وہ بت کافر گھمنڈ پر

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۸۵)۔

---پر رہنا محاورہ۔
کسی کی حمایت پر اترانا ، کسی کے آسرے پر اکڑنا۔ کسی کے گھمنڈ پر نہ رہیو ، تکیے کے سے بل نکال دوں گی۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۲)۔

---پر ہونا محاورہ۔
اترانا ، مغرور ہونا ، مُتکبّر ہونا ، نازاں ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---توڑنا محاورہ۔
غرور ختم کرنا ، اکڑ ختم کر دینا۔ اور تمہیں جو اپنے زور کا گھمنڈ ہے سو میں اُسے توڑوں گا۔ (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۴۹۷)۔ اس کا گھمنڈ میں توڑ دوں گا۔ (۱۹۱۰ ، ادیب ، ستمبر ، ۱۳۱)۔

---ٹوٹنا محاورہ۔
غرور ختم ہونا ، اکڑ جاتی رہنا۔ خانصاحب کا خلاف اسلام گھمنڈ ٹوٹ گیا۔ (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۸۵)۔

---خاک میں مِلنا محاورہ۔
رک : گھمنڈ ٹوٹنا۔ آج تیرا گھمنڈ خاک میں ملا کہ ایک غیر جنس تیری جنس پر حکومت کرتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۹۲)۔

---دُور کرنا محاورہ۔
غرور بھول جانا ، غرور سے باز رہنا۔

چار دن کا ہے سب غرور گھمنڈ
کیجیے اپنے دل سے دور گھمنڈ

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۲)۔

---رکھنا محاورہ۔
اترانا ، غرور کرنا ، اکڑنا۔ بلاؤ اُن لوگوں کو جن پر تم گھمنڈ رکھتے ہو۔ (۱۸۹۵ ، تصانیف احمدیہ ، ۱ ، ۸ : ۱۳۹)۔

---کرنا ف م۔
۱۔ تکبر کرنا ، غرور کرنا ، اترانا ، مان کرنا۔

اے ابر گھمنڈ دیکھ تو مت کیجو
ہے مجھ کو بھی خوب یاد رونے کی طرح

(۱۷۸۲ ، دیوان محبت ، ۱۸۳)۔ اپنے کھانے کپڑے پر گھمنڈ کرتے ہوں گے ، میں ان جیسے دس کو کھانا کپڑا دے سکتا ہوں۔ (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۷۵)۔ یہ جواب کہلا بھیجا ، بدر کی کامیابی پر گھمنڈ نہ کرو۔ (۱۹۱۹ ، جویائے حق ، ۲ : ۸۸)۔ ۲۔ شیخی کرنا تیز فخر کرنا ، ناز کرنا ، نازاں ہونا۔

کودک مزاج ہے فلک پیر خوب کر
غافل نہ کر گھمنڈ جوانی کے زور پر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۱)۔ جس مکان پر اتنا گھمنڈ کیا وہ سدا رہنے والا نہ تھا۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۱۳)۔ ہمارے ملک میں تو پالیٹیشن (Politicians) گرج گرج کر جھوٹ بولنے سے خوش ہوتے ہیں اور گھمنڈ کرتے ہیں۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۱۹)۔

---مِٹانا محاورہ۔
گھمنڈ توڑنا ، کسی کے غرور کو شکست دینا۔

سب گھمنڈ اپنے رقیبوں کے مٹا دیتا میں
پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا

(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی (مہذب اللغات))۔

---مِٹ جانا محاورہ۔
گھمنڈ مٹانا (رک) کا لازم ، غرور ختم ہو جانا ، اکڑ نکلنا۔

سانس ٹوٹی مٹ گیا سارا گھمنڈ
بھس بھرے تاگے یہ تھا کتنا گھمنڈ

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵۳)۔

---معلوم ہونا محاورہ۔
بڑا بول سامنے آنا ، بڑے بول کا سر نیچا ہونا۔

بے مثالی کا گھمنڈ آپ کو ہوتا معلوم
پر یہ کہیے کہ خود آئینہ مقابل نہ ہوا

(؟ ، علق (فرہنگ آصفیہ))۔

---میں آ جانا/آنا محاورہ۔
تکبر کرنا ، غرور کرنا ، گھمنڈ کرنا۔ تم اس کے گھمنڈ میں نہ آ جانا جس کے حُسن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فریفتہ کر لیا ہے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۳۰۸)۔

---میں رہنا محاورہ۔
غرور کرنا ، اترانا ، فخر کرنا۔ اماں جان نے بھی کبھی ہمارے والد کو خوش نہ رکھا ، وہ بھی علم کے گھمنڈ میں رہیں۔ (۱۹۱۶ ، گرداب حیات ، ۴۳)۔

---میں ہونا محاورہ۔
نخوت دکھانا ، اترانا ، ناز کرنا ، فخر کرنا۔ آگے میں جو غصہ تھا وسکے دل میں ویسا ہی گھمنڈ میں تھی اور ہرمز کی طرف متوجہ نہ ہوتی۔ (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۹۷)۔

---نکال دینا محاورہ۔
غرور ختم کرنا ، زور گھٹا دینا ، نیچا دکھا دینا ، بل نکال دینا۔

زلف جاناں سے کبھو کیوں کرتی ہے اتنی کجی
شانہ دے گا سب نکال اس کج ادائی کا گھمنڈ

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۳۷)۔

ـــــ نکل جانا محاورہ.
غرور جاتا رہنا ، زور ڈھ جانا.

کھینچا ہے جذبۂ عشق نے تم کو مری طرف
سارے گھمنڈ آپ کے اے جان نکل گئے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۶).

ـــــ ہونا ف م.
غرور ہونا ، تکبر ہونا ، فخر و ناز ہونا. سبھوں کو عمرو کی عیاری پر گھمنڈ ہے تم پہلے عمرو ہی کو قتل کرنا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۰۸). ان میں حا کم قوم ہونے کا گھمنڈ اور غرور بھی نہیں ہوتا. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۳۳).

اُسے ہے سطوتِ شمشیر پر گھمنڈ بہت
اُسے شکوہِ قلم کا نہیں ہے اندازہ

(۱۹۸۳ ، بے آواز گلی کوچوں میں ، ۱۱۳).

گُھمَنْڈ (ضم گھ ، فت م ، سک ن) امذ.
بادلوں کا جھمکتا ، ہجوم ، بادلوں یا دھنوّیں کا گھرنا یا چھانا (پلیٹس ؛ نوراللغات). [ب : घुमण्ड].

ـــــ آنا محاورہ.
بادلوں کا چھا جانا ، بادلوں کا اُمنڈ آنا.

آتی ہے جوں بہار جوانی تری اُمنڈ
آتا ہے ابر اشک ہمارا بھی یوں گھمنڈ

(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د (انتخاب) ، ۸۸).

ـــــ گُھمَنْڈ کَر آنا محاورہ.
بادلوں کا گھر گھر کر آنا ، ابر کا چھا جانا. صبح تو گھمنڈ گھمنڈ کر گھٹائیں آ رہی تھیں. (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۱۲).

گَھمَنْڈانا (فت گھ ، م ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
گھمنڈ کرنا ، اترانا.

ابر تر ہو اپنے تو گھمنڈا رہا ہے اے فلک
کیوں بچا ہے شرط میں بھی اشکِ خوں جاری کروں

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۲۱). [گھمنڈ + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمَنْڈْنا (ضم گھ ، فت م ، غنہ ، سک ڈ) ف ل.
بادل یا دھنوئیں کا گھرنا یا چھانا ، ابر چھا جانا. بدلی گھمنڈ رہی تھی ، پھوئیاں پڑ رہی تھیں بجلی بھی کوند رہی تھی اور ہوا نرم نرم بہتی تھی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۳). آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی تھی ، زمین پر گویا لال گھٹا اُمنڈ رہی تھی. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۶۵).

گنگنی ، گُھمنڈتی ، گرجتی گھٹائیں
چلو چل کے جنگل میں منگل منائیں

(۱۹۲۹ ، سموم و صبا ، ۸۵). [گھمنڈ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمَنْڈی (فت گھ ، م ، سک ن). (الف) صف.
۱. اترانے والا ، متکبر ، مغرور ، خود پسند نیز شیخی خورا. ہم نے نواب کے گھمنڈ کی بابت سُنا ہے کہ وہ بڑا گھمنڈی ہے. (۱۹۵۱ ، کتابِ مقدس ، ۶۷۳). وہ ایسی نہ تھی جیسی گھمنڈی لڑکیاں ہوتی ہیں. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۸۶). ۲. غرور کا ، شیخی پر مبنی (بات وغیرہ). میں نے وفا کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا لیکن جیت رکمنی کی ہوتی ہے ، اُس کی گھمنڈی باتیں دیوتا کے غرور کو بیدار کردیتی ہیں. (۱۹۶۹ ، خورشید (مقدمہ) ، ۱ : ۱۲). (ب) امذ. مغرور یا شیخی باز آدمی (پلیٹس). [گھمنڈ + ی ، لاحقۂ نسبت].

گُھمْنی (ضم گھ ، سک م) امث.
رک : گھمری ، چکر ، دورانِ سر (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + نی ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ چڑھنا محاورہ.
سر چکرانا ، سر گھومنا. بٹلر ... کو صاحب بہادر نے ... پنجرے میں ڈال کر تجربتاً چکر دلوائے ، بٹلر کو گھمنی چڑھی اور طبیعت بگڑنے لگی. (۱۹۸۶ ، اُردو ڈائجسٹ ، لاہور ، دسمبر ، ۱۷۳).

گُھمُو (فت گھ ، و مج) امث.
رک : گھمونی جو فصیح ہے. چاروں طرف گھمو اور پتاور کی لمبی لمبی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۵۷). [گھمونی (رک) کی تخفیف].

گُھمْوانا (ضم گھ ، سک م) ف م.
چکر دلوانا ، گھمانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھمانا (رک) کا متعدی المتعدی].

گَھمَوری (فت گھ ، و مج نیز لین) امث.
گرمی دانہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ب : घमनउल्लिखा].

گَھمُوہ (فت گھ ، و مج نیز مع) امث.
رک : گھمو. کہیں کائی نے کاہی رنگ پھرا ہے ، کسی جا گھموہ اور کٹیلے کا کھیت ہرا ہے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۱). [گھمو + ہ (زاید)].

گَھمُوئی (فت گھ ، و مج نیز مع) امث.
کٹیل ، ایک خار دار پودا جس میں زرد پھول کھلتے ہیں (پلیٹس). [مقامی].

گَھمونی / گُھموی (فت گھ ، و مج) امث.
۱. رک : گھام (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. ایک دوا کا نام ، ناخونہ ، گیاہ قیصر ، اکلیل الملک. گھموی کے عرق میں ... کھرل کریں. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۱۲۶). [گھم (گھام (رک) کی تخفیف) + وی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

گُھمیر (ضم گھ ، ی مج) امث.
دورانِ سر ، چکر ، دردِ سر. گ ، گھ سے مرکب لغت اور محاورے بھی معانی ذیل میں داخل ہوں گے جیسے موڑ ، چکر ، پیچیدگی ، دور... گھیر ، گھیرا ، گھمیر ، گھومنا وغیرہ. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). [گھم (گھوم (رک) کی تخفیف) + یر ، لاحقۂ اسمیت].

---آنا محاورہ.
چکر آنا ، سر گھومنا ، سر چکرانا.

اور ہی مضمون کوئی لاتا ہیں گھیر
گر نہ آ جاتی طبیعت کو گھمیر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۷۱). ہوائی جہاز نے رن وے پر تین کھیت دوڑ کر ایک دم ٹیک آف کیا ، ابھی چار بانس ہی اوپر اٹھا ہوگا کہ ایسی گھمیر آئی کہ کیا بتاؤں. (۱۹۷۶ ، زرگزشت ، ۱۶۳).

---چڑھنا محاورہ.
نشہ یا غنودگی طاری ہونا ، بے سدھی کی حالت ہونا. تھوڑی دیر کے بعد ہی لوگوں کو پھر نیند کی گھمیر چڑھ گئی. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۹۲).

---عَمَل (---فت ع ، م) امذ.
ریشم کی صنعت کاری کا وہ ابتدائی طریقہ جس میں ریشے کو ککون سے کھولا اور سلجھایا جاتا ہے اور اس کے بعد ریشے میں مضبوطی پیدا کرنے کے لیے اس کی بٹائی کی جاتی ہے (انگ : Ling Process). گھمیر عمل کے بعد خام ریشم حاصل ہوتا ہے جسے ریشمی اشیاء تیار کرنے والی ملوں کو روانہ کر دیتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۳).
[گھمیر + عمل (رک)].

گُھمیرا (ضم گھ ، ی مج). (الف) امذ.
چکرانے کا عمل ، چکر ، گھمیر.

رات کے دل میں بھید چھپے ہیں ، بھید بھنور ہے گھوم گھمیرا
چین کی راہ نہ پائے مورکھ جس کے دل پر ڈالیں گھیرا

(۱۹۳۹ ، میراجی ، ک ، ۱۲۷). (ب) صف. گھوما ہوا ، بل کھایا ہوا ، گھنگریالا (بال). وہ تو جیسے منہ بند کلی سے کھل کر پھول بن گئی ، جسم بھر گیا ، بال گھمیرے ہو گئے. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۲۵). [گھمیر + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گُھمیرنا (ضم گھ ، ی مج ، سک ر) ف م.
رک : گھمیر عمل. ریشم صنعت کاری کا ابتدائی طریقہ گھمیرنا کہلاتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۳).
[گھمیر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گُھمیری (ضم گھ ، ی مج) امث.
چکر ، دورانِ سر.

عشق کے بیچ میں جو کوئی آیا
جوں بگولا اسے گھمیری ہے

(۱۷۷۲ ، دیوانِ قاسم ، ۱۸۵). [گھمیر (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---اُڑان (---ضم ا) امث.
وہ اڑان جس میں کبوتر چکر کاٹتا ہے. کوٹھی ... کی ڈیوڑھی پر جو آہنی تیلوری چھتری نصب تھی وہاں ... کبوتر آ آکر بیٹھ جاتے تھے ... کوٹھے کو گھمیری اڑان کا سودا ہو رہا تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۰). [گھمیری + اُڑان (رک)].

---آنا محاورہ.
گھمیر آنا ، سر چکرانا. کئی دفعہ ایسا ہوا کہ چلتے چلتے گھمیری آئی اور وہیں بیٹھ گئی. (۱۹۱۹ ، شبیر زندگی ، ۱ : ۶۰). ایک گھمیری سی آئی اور پھر کچھ نشہ سا طاری ہو گیا. (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۱۲۳).

---ریشم (---ی مج ، فت ش) امذ.
خام ریشم جو گھمیر عمل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور عام طور سے سستے قسم کے کپڑے وغیرہ تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے. گھمیری ریشم بہت ہی نازک ہوتا ہے جو بہت سے صنعتی مقاصد پورے کرنے سے قاصر رہتا ہے. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۳). [گھمیری + ریشم (رک)].

---زِینَہ (---ی مع ، فت ن) امذ.
(معماری) لاٹ یا مینار کے اندر بنا ہوا مدوّر زینہ ، چکر دار زینہ خواہ عمارت کے اندر ہو جیسے لاٹ وغیرہ کے اندر بنا ہوتا ہے یا علیحدہ بنا ہوا ہو (ا پ و ، ۱ : ۱۵۲). [گھمیری + زینہ (رک)].

---کھانا محاورہ.
چکرانا ، گھومنا ، چکر کھانا. جہاز چکرایا کیا گھمیریاں کھایا کیا. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۷). فیلڈن نے ایک گھمیری کھائی ، سنبھلے تو بولے ماؤنٹ ایورسٹ فتح کرنے آئے ہو. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۲).

---لینا محاورہ.
چکرانا ، گھومنا. سر نے تو وہ گھمیری لی کہ خدا کی پناہ. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۶۱).

---مَشین (---فت م ، ی مع) امث.
ریشم کے ریشوں کو الگ کرنے والی مشین. وہ ککون جو گھمیر عمل کے لیے مناسب نہیں ہوتے تو ان سے کپاس کی مانند گھمیری مشین کی مدد سے ریشہ کو الگ کر کے صاف کر لیتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۳۵۳). [گھمیری + مشین (رک)].

گھَن (۱) (فت گھ). (الف) امذ.
۱. آسمان ، چرخ.

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پرکٹ جوں جت
تب تھے سبت گھن جہت پا کر جھلکن لاگے ہیں علی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۷).

جو قرو جاہ سوں تو گھر سے تھے نکلے بہار
تو سور گھن تھے اتر آئے سلام کرنے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۷).

ترے دیکھے چکوروں کی نہ ہوئی کیوں آرزو حاصل
ہوا عالم میں روشن چاند پورا حسن کے گھن کا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۶۹).

خسرو نور کی یلغار سے رن کانپ اٹھا
نور کی فوج ظفر موج سے گھن کانپ اٹھا

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۳۵). ۲. بادلوں کا ہجوم ، گھنے بادل.

جب جھوم کے بادل گھن آتے ہیں مستی کا رنگ جماتے ہیں
جھینے طنبور بجاتے ہیں گاتی ہے ملار ہوا بادا
(۱۹۳۷ ، نقشِ فردوس ، ۱ : ۲۰۹)۔

بجلی چمکے بادل گرجے برسے میگھا چھم چھم
جھوم جھوم آیو بادروا گگن گھن جھوم جھوم

(۱۹۷۳ ، برگ خزاں ، ۱۰۲)۔ ۳.(i) **بڑا اور وزنی ہتھوڑا جسے دونوں ہاتھ سے پکڑ کر لوہا وغیرہ کوٹتے ہیں۔**

ہجر کی سختی سہتی لے من ہرن
دل کے شیشے پر لگا ہے غم کا گھن

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۳)۔ اپنے سر کو لہار کے گھن سے پٹواتا تھا ، تب فی الجملہ قرار پاتا تھا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۱۱)۔ ایک طرف لوہے کی موٹی موٹی سلاخوں پر سینکڑوں من کا گھن پڑتا تھا۔ (۱۸۹۴ ، سفر نامۂ روم و مصر و شام ، ۹۳)۔ کھانچے میں خانہ پھانس دیا جاتا ہے اور گھن سے خوب کوٹا جاتا ہے۔ (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام ، ۶۰)۔ لوہار کے گھن کے نیچے لوہے کی شکل تبدیل ہو رہی ہے۔ (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر دسمبر ، ۵۴۴)۔ (ii) **سندان ، نہائی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۴. **گھنٹہ ، گھڑیال ؛ گھنٹے کی موگری ، پینکڑا** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۰)۔ فرانس کی ہر ایک بندرگہ میں جہاز کے گھن کی آواز سنائی دینے لگی۔ (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۳)۔ ۵.(i) **سکّہ گھڑنے کا عمل ، گھڑاؤ ، ٹکسال۔** چمکتی چمکتی نئے گھن کی اشرفیاں بھلا میرے دل سے کب نکلتی تھیں۔ (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۰۹)۔ وہ کشیدہ قامت مرد ... اسی طرح آیا گیا اور نئے گھن کے چمکتے دمکتے درہم لے کے گوشت لے جایا گیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲ : ۲۲۷)۔ انگلستانی مداری کی ڈھیٹ ہندی کنکری کو نئے گھن کا روپیہ بنا کر دکھانے میں کامیاب ہو جانے گی۔ (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۲۲ : ۳)۔ (ii) **سکّہ ، رقم (کھنکتا ہوا)۔**

اس چلن سے دھن نہ جڑ جانے کا کھوٹی بات ہے
لے کے گھن اے اشرفی خانم دیا ٹکا عبث

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۲۷)۔ ۶.(i) (پارچہ بافی) **چولی یعنی زنانے سینے بند کا ریشمیں کپڑا جو خاص اسی ضرورت کے لیے بنایا جاتا ہے اور دکن کی عام بول چال میں چولی کا کپڑا یا گھن کہلاتا ہے ، ایک گھن چوبیس یا تیس انچ لمبا اور ایک چولی کے لیے کافی ہوتا ہے ، سادی ، لکدی** (ا پ و ، ۲ : ۸۶)۔ (ii) (باغبانی) **پودے کے پتوں اور شاخوں وغیرہ کا زیادہ پھیلاؤ ، گھیر** (ا پ و ، ۶ : ۱۴۴)۔ (iii) **ہجوم وغیرہ ، کثرت جیسے: گھن کے بال ، درخت۔** ٹھنڈے ملکوں میں کتوں کے لمبے اور گھن کے بال ہوتے ہیں ، اور گرم ملکوں میں چھوٹے چھوٹے۔ (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد (محمد حسین) ، ۲ : ۳۶)۔

یہ گھن زلفوں کا اور یہ سرمہ گیں آنکھیں معاذاللہ
وہ دیوانہ ہے اس کو دیکھ کر جو ہو نہ سودائی

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۸)۔ ۷. **مضبوطی ، استحکام** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۸.(i) **گھن ، وہ باجا جو چوٹ اور ہاتھ کی ضرب سے بجایا جاتا ہے** (خمارستان ، ۱۲۲)۔ (ii) **ڈھولک کی سترہ تالوں میں سے ایک تال۔** اس کے بعد چھن اور بھنان ، گھن اور گھنتال ... سترہ تالیں مطابق اوزان عجمی ... مروج کیں۔ (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۹۱)۔ (ب) صف۔ ۱. **موٹا ، دبیز ، دلدار ؛ ٹھوس ، بھاری** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ ۲. **مستحکم** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۳. **بھرا ہوا ، پُر ، معمور (اظہار کثرت اور زیادتی کے لیے)۔**

سکتی دھام ، دھرلوک نواسی ، انتر گھٹ کے باسی
ست پد ، چیتنس گھن ، نروالی ، سکھ انند کے داسی

(۱۹۲۰ ، یوگ واشسٹ (ترجمہ) ، ۱۱)۔ [س : घन]۔

--- بجانا محاورہ۔
(لفظاً) ہتھوڑے سے پیٹنا ، گھن چلانا ؛ طعنوں اور چوٹوں کا نشانہ بنانا۔ آج اپریو گریبیو نے اس کا سر سندان پر رکھ کر خوب گھن بجائے تھے۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۱۶۶)۔

--- پڑنا محاورہ۔
بھاری وار ہونا ، سخت چوٹ لگنا ؛ شدید طنز کا نشانہ بننا۔

پہلوان مانتے ہیں دب کے تمہارا لوہا
ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے

(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۳۷۳)۔ زویا کے کلیجے پر گھن سا پڑتا ہے ، تلملا اٹھتی ہے۔ (۱۹۸۷ ، ڈھائی بانکیں ، ۳۴)۔

--- جمانا محاورہ۔
رک : **گھن بجانا۔** تمہری نے لوہے کو گرم کر کے گھن جمایا ، جسے دیکھو وہ مجھی کو چھیڑتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، گئو دان ، ۴۰)۔

--- چکر (--- فت ج ، شد ک بفت)۔ (الف) امذ۔
۱. **گردشِ آسمانی ، چکر ، گردش۔** جس کو دیکھو وہ گھن چکر میں لگا ہوا ہے۔ (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۶)۔ ۲. **آتش بازی کا پہیہ جو بانس وغیرہ پر نصب کیا جاتا اور آگ دینے کے بعد خوب گردش کرتا ہے۔**

جس کو گھن چکر کہتے ہیں وہ نہ تھا
وجد میں آتش کا دل تھا برملا

(۱۷۶۹ ، مثنوی شادی آصف الدولہ (مثنوی میر حسن ، ۱ : ۳۶))۔

چھوٹے گھن چکر اس انداز سے کھا کر چکر
چرخ میں آیا جسے دیکھ کے گردوں وزم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۱)۔ مانند گھن چکر کے چرخ مارنے لگا اور باغ میں دوڑنے لگا۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ : ۲۳۰)۔ پھل جھڑیوں گھن چکروں گولوں غباروں پٹاخوں ہوائیوں توڑوں اور اناروں کی رنگین اور طلسمی جگمگاہٹوں کے ساتھ ساتھ۔ (۱۸۷۰ ، بادوں کی برات ، ۸۶)۔ ۳. **سورج مکھی کا پھول۔**

چادر ، جاہی ، جوہی ، گھن چکر
چھار چھولیں ، جھلکے روشنائی

(۱۷۹۷ ، نادرات شاہی ، ۱۰۹)۔ ۴.(i) **چکر کھانے والا ، گھومنے والا ، متحرک۔**

یہیں بولے ہیں ہانی بھربھر کر
ہے چکا ہو کا حوض گھن چکر

(۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۵۰۳)۔ (ii) (گھڑی سازی) **باج کا کنڈلی نما بنا ہوا تار جس پر گھن (گھنٹے کی موگری) کی**

ضرب لگتی ہو (ا پ و ، ا : ۱۷۰)۔ ۵. **بہت گھومنے والا ، گردش کرنے والا ، بہت پھرنے والا ، آوارہ گرد.**

شعلہ بار آہیں بھی کیں گھوما کئے مضطر بنے
گردشِ تقدیر عاشق بن کے گھن چکر بنے

(۱۸۹۹ ، دیوانجی ، ا : ۱۱۳)۔ ۶. **وہ شخص جس کی عقل چکر میں رہے ، بے وقوف ، احمق ، کم عقل ، نادان.** یہاں کا حال کچھ عجب طرح کا ہے بعض بعض جگہ تو میرا دماغ گھن چکر ہو جاتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۶)۔ چشم دید شہادتیں ... کہ یونانی شکست کھا کے کیسے بے رحم ، کیسے بزدل اور کیسے گھن چکر بن جاتے ہیں۔ (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامینِ حیرت ، ۱۳۳)۔ [گھن + چکر (رک)].

ـــــ چکّر بَنْنا محاورہ.
گھومنا ، چکر کھانا ؛ الجھن میں پڑنا ، پریشانی میں پڑنا. اس نے چکر دینا شروع کیا ، اب اس گھن چکر بنے سے ... سحر جادو سب رفو در چکر ہو گیا۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۶۱)۔ بعض لوگ خط ایسا الٹ پلٹ لکھتے ہیں کہ سنجھے ہی سلانے میں آدمی گھن چکر بن جاتا ہے۔ (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۱۴)۔

ـــــ چکّر میں آنا محاورہ.
۱. **گردش میں مبتلا ہونا ، مصیبت میں پھنسنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت)۔ ۲. **گھبرا جانا ، سٹ پٹا جانا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ چلانا محاورہ.
بھاری ہتھوڑا چلانا ؛ بڑا وار کرنا ، بڑا حملہ کرنا. سمر کانت نے ہتھوڑے سے کام نہ چلتے دیکھ کر گھن چلایا۔ (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۵۳).

ـــــ دار صف.
گھن والا ، گھنا ، گنجان ، پاس پاس ہونا (شاخوں وغیرہ کا). جب اسے کوئی شکار نظر نہیں آتا تو یہ ترکیب کرتا ہے کہ ہل چلے ہوئے کھیت میں سے ایک ڈھیلا اٹھا لے جاتا ہے اور بڑے بڑے گھن دار درختوں پر جا کر اوپر سے وہ ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۳)۔ اس طریقے پر یہ جلوس صاف آسمان اور سرسبز گھن دار درختوں کے نیچے سے ہو کے نکلا۔ (۱۹۰۳ ، چراغِ دہلی ، ۳۳۹)۔ مُلّا جی ادھیڑ عمر کے آدمی ، داڑھی گھن دار اور ناف تک لمبی تھی۔ (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۴۲)۔ اتنی حریص روحوں کی کثافتوں کو بڑی بڑی گھن دار داڑھیوں کی اوٹ میں چھپائے ہوئے پارسا بنے پھرتے اور کلمہ کا ورد کرتے رہتے۔ (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۵۲۱)۔ [گھن (گھنا (رک) کی تخفیف) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ شام / شیام (ـــــ گھنشام). (الف) امذ.
۱. **کالی گھٹا ، ابر سیاہ** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔
۲. **(ہندو) سری کرشن کا وصفی نام.**

کیوں ہوک اُٹھ رہی ہے آرام کیوں نہیں ہے
شام آ گئی ہے لیکن گھنشام کیوں نہیں ہے

(۱۹۵۸ ، ہری چند اختر ، کفر و ایمان ، ۹۲)۔

مسجد سے جبریل آیا ہے یہاں گانے دے پجاری گانے دے
یہ اپنے من کا روگی ہے لیکن گھنشیام کا جوگی ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۷۶)۔ (ب) صف. **کالے رنگ کا ، سیاہ فام.**

کہا دربان سے کہہ دو کہ اک ناکام آیا ہے
بچشمِ حسرت دیدِ رُخِ گھنشیام آیا ہے

(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۵۶)۔ [گھن + شام / شیام (علم)].

ـــــ کا صف مذ.
ہجوم یا انبوہ کیے ہوئے ، جو افراط سے ہو ، گھن دار.

ملے جاویں اگر بیچ اس میں چمن کے
تو ہوں بال اس کے لٹے اور گھن کے

(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۷)۔

توڑ کر تعویذ حرزِ جاں بناتے ہیں مرید
ریچھ کے سے بال ہیں زاہد کے گھن کے رونگٹے

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۳۷)۔ سبزہ زار کشتِ زعفران سے کم نہیں درختوں کے جھنڈ ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہیں ، گھن کے بنے ، گہری گہری چھاؤں ، آم کی ٹہنیاں ، جامن سے کہیں کچھڑی ہو رہی ہیں۔ (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۵)۔ رنگ صاف و صبیح لمبے لمبے بال گردن کی طرف خوب گھن کے تھے۔ (۱۹۲۹ ، تاریخِ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۳۱۷).

ـــــ کا سکّہ امذ.
سکّۂ رائج الوقت ، ٹکسال کا سکّہ (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

ـــــ کی امث.
رک : گھن کا جس کی یہ تانیث ہے. اور ان کو ہم داخل کریں گے گھن کی چھاؤں میں۔ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۷۸)۔

ہمیشہ ٹھیکری پر اوس کی چھاؤں کی یہ صورت ہے
جٹا گھن کی کسی جوگی کے جیسے سر کے اوپر ہو

(۱۸۳۰ ، امتحانِ رنگین ، ۲۳)۔ چلو ایک چھاؤں کی طرف جس کی تین پھانکیں ہونگی نہ گھن کی چھاؤں اور نہ تپش میں کام آسکے۔ (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۰۷).

ـــــ کی چوٹ امث.
ضربِ شدید ، کاری ضرب ، بھرپور وار ، بڑا حملہ. ک اور گھ سے مرکب لغت اور محاورے اکثر زیادتی کے معنی میں آتے ہیں جیسے گھنا گھن کی چوٹ اسی سے بنا ہے۔ (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵).

ـــــ کے رُوپے امذ ؛ ج.
وہ روپے جو رائج الوقت ہوں یا سکّے جو رائج ہوں (علمی اُردو لغت).

ـــــ گَرَج / گھَرَج (ـــــ فت گ ، ر). (الف) امث.
(لفظاً) **بجلی کے کڑکنے یا بادل کے گرجنے کی آواز ؛ مراد : زوردار آواز ، کڑک ، زور کی کڑک.**

چلی گھن گرج اور سنگھار دل
کہ آواز سے جس کی دہلے جبل
(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۱).

مے پلا تند گھن گرج پُر شور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۳).

بادل کی گھن گرج میں ہے لذّتِ ترنم
بجلی کی بے کلی میں آثار ہیں ہنسی کے
(۱۹۲۷ ، روح رواں ، ۱۲۹).

ہر قدم پر توپ کی سی گھن گرج کے ساتھ ساتھ
گولیوں کی سنسناہٹ کی صدا آتی ہوئی
(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۵۷).

گھن گرج سے گونج اٹھے ہیں زمین و آسمان
تیز شعلوں میں گھرے ہیں دشت ، دریا ، وادیاں
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۸۲). (ب) صف. **بادل کی طرح گرجنے اور کڑکنے والا ، گرجتا کڑکتا ہوا ، زور کی آواز والا.**

مے نہ دے ساقی تو ایسے گھن گرج نالے کروں
چرخِ مینائی زمین پر گر کے چکناچور ہو
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۲). [گھن + گرج / گھرج (رک)].

---گَرَج خِطابَت (---فت گ ، ر ، کس خ ، فت ب) امث.
گھن گرج کی تقریر ، پُر زور انداز تقریر. ہم اُن کی یہ گھن گرج خطابت سنا کرتے اور کبھی کبھی مصنوعی خوف طاری کر کے کپکپا اٹھتے تھے. (۱۹۵۸ ، قطبی پرستان ، ۱۶۰). [گھن گرج + خطابت (رک)].

---گَرَج کی تَقْرِیر امث.
تقریر جو بلند آواز سے کی جائے ، ہاٹ دار آواز والی تقریر. اس اجلاس میں اسلامی ہند کے چوٹی کے لیڈر شریک تھے پہلی مرتبہ بنگال کے وزیر اعظم اور شیر بنگال مولوی فضل الحق نے اس اجلاس میں ایسی گھن گرج کی تقریر کی جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے : تزلزل در ایوان کسری فتاد ا . (۱۹۵۳ ، گل کدہ ، رئیس احمد جعفری ، ۳۳۸).

---گَرَج ہونا ف ل ؛ محاورہ.
زور شور ہونا ، ، غل غپاڑا ہونا ، رجائیت ہونا. ان کے کلام میں وہ گھن گرج ہے جس سے ایک انقلابی کی آواز پہچانی جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۲۳).

---گھور (---و مج) (قدیم : گھنگور). (الف) امذ.
کالا خوفناک بادل ، گہری ڈراؤنی گھٹا برسانے والا بادل ، بہت سیاہ بادل.

مِری جب آہ کا اٹھتا ہے گھنگور
اُڑاتا ہے وہاں سے بھاگ جیوں چور
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (ساحی) ، ۳۱۸). (ب) صف ؛ م ف.
۱.(اُ) **چاروں طرف گھرا ہوا سیاہ اور گہرا (بادل) ، ابر مہیب ، ابر تیرہ و تار ، نہایت گہری گھٹا.**

آگ برسے تو نہیں جانے عجب فرقت میں
ہے یہ دورِ دلِ سوزاں نہیں گھنگھور گھٹا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۸).

اے فلک ہجر میں گھنگور گھٹا چھائی ہے
دامنِ ابر بھی میرا ہی گریباں ہوتا
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۱۷).

غم کا غبار لے کے جو آہِ رسا گئی
کالی گھٹا سی چرخ پہ گھنگور چھا گئی
(۱۹۱۵ ، کلام محروم ، ۱ : ۴۲).

جوہر اتنے ہیں کہ دیکھے سے سرور آتا ہے
تیغ کے گھاٹ پر گھنگور گھٹا چھائی ہے
(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۱۵). (اُا) **ہمہ گیر کیفیت یا اثر (جو ہر طرز یا ہر شے پر مسلط ہو).**

مے پلا تند گھنگرج پُر شور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور
(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۳). دفعۃً گھنگھور اندھیرے میں دل بادل پھٹکر دنیا کو آفتاب کی تیز شعاعوں سے منور کر دیتے ہیں. (۱۹۱۲ ، خیالات عزیز ، ۲۲).

شمعوں پر جلا رہا ہوں پیہم شمعیں
ظلمت ہے کہ گھنگور ہوتی جاتی ہے
(۱۹۵۳ ، سموم و صبا ، ۳۳۰). اس کی طبیعت پر شروع ہی سے ایک اداسی چھائی ہوتی ہے ایک گھنگھور اداسی. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۱۹). ۲. **شدت کے ساتھ ، جو طرقہ.**

چلی ایسی تلوار گھنگھور واں
کہ دریا ہوا اک لہو کا رواں
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۳۷).

---گھور لَڑائی (---و مج ، فت ل) امث.
بڑی زبردست جنگ ، بڑی خوں ریز لڑائی ، معرکۂ عظیم ، گھمسان. بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی صفوں کی صفائی ہوئی. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۷).

---گھَن م ف.
مسلسل ، پے در پے ، یکبارگی.

بھرے نیناں سے تیرے پیارے جیو یہ گھن گھن
کہ جیوں ریشم کے تاراں میں مقیشے کا چیر پھرنا
(۱۵۹۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

---مارْنا محاورہ.
وزنی اور بڑا ہتھوڑا چلانا ، شدید ضرب لگانا.

مصحفی چاہے تو اس سے بھی غزل گرم کہے
اس زمیں میں جو کوئی تیری طرح گھن مارے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۲۲۲).

پیستے ہو ہمیں غیروں کو دکھا کر اے شاہ
ہم پہ گھن مارتے ہیں اپنے چلن بھول گئے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۶۹).

گھن (۲) (فت گ ہ) امث.
یکجائی ، ایک جگہ ہونا. شانت روپ چلو گھن بربہم شلا گھن کی طرح اپنے آپ میں استھت ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۲). [گھنا (رک) کی تخفیف].

گھِن (کس گ ھ) امث.
۱. (کسی مکروہ یا گندی چیز کو دیکھ کر) جی اوپر تلے ہونا یا طبیعت بے کیف ہونا ، کراہیت ، نفرت. دنیا میں کوئی زبوں نہ کبھی اور پاس بیٹھنے والے گھن نہ کریں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۴۴).

اک وقت یہ ہے ہائے جو سب کرتے ہیں اب گھن
یا ایک وہ ایام تھے یا ایک یہ ہیں دن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۱۳). جس کسی کو کوئی گھن کی بیماری ہو مثل برص و جذام و بواسیر وغیرہ کے تو ان کا ذکر کرنا اچھا نہیں. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۱۳۵). مکھی کو دیکھ کر دل میں گھن آ گئی. (۱۹۱۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۶). ۲. (کنایۃً) ناپسندیدگی ، نفرت یا بیزاری. روایت ہے کہ انسان کے بجائے اُسے بکری بہشت چڑھائی گئی تو اس نے گھن کے مارے منہ پھیر لیا. (۱۹۶۲ ، روح اسلام ، ۱۹). اسر (اوزیرس) کو ان حرکتوں سے سخت گھن آتی تھی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۱۳۸). [پ : घिन ؛ س : घृणा].

ـــ آنا ف ل ؛ محاورہ.
کراہیت محسوس ہونا ؛ متلی آنا ، ناپسندیدگی ہونا. دیکھو کیسے میلے کپڑے ہو گئے ہیں ، دیکھنے سے بھی گھن آتی ہے. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۲۵). دوسری کوئی عورت ایسا بے باکانہ طرز عمل اختیار کرتی تو مجھے ضرور گھن آنے لگتی. (۱۹۲۶ ، سیری عینک ، ۱۲). اس کی گندی زبان اور میلے تالو دیکھ کر گھن آ گئی. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۹).

ـــ کرنا ف م ؛ محاورہ.
رک : گھن کھانا. ایک شخص قریش میں سے اُس سے رُکا اور گھن کی تو وہ شخص نہ مرا جب تک کہ اُسی سائل کے موافق اپاہج نہ ہو گیا. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۴ : ۳۹۸).

ـــ کھا کر/کے م ف.
کراہیت سے ، نفرت سے. سوداگر بچے کو یہ حرکت پسند نہ آئی گھن کھا کر ہاتھ کھانے میں نہ ڈالا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵). انھوں نے نہیں معلوم گھن کھا کر یا ڈر کر جیر پھاڑ سے کنارہ کیا. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۲). ساتھ کے کھانے والے گھن کھا کر الگ ہو گئے اور کہا کہ میاں گیدو ایک پیالہ سالن کا اور لانا. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۳۱).

ـــ کھانا محاورہ.
کراہیت یا نفرت کرنا. مسلمان تیرے میلے مٹلے ہاتھ پاؤں دیکھ کر گھن کھاتا ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۷۰). ہر بڑا ذہن خوشامد ، کاسہ لیسی اور بھٹئی سے اس طرح گھن کھاتا ہے جس طرح کوڑھ سے. (۱۹۸۲ ، برش قلم ، ۲۳۶).

ـــ کھایا صف مذ (مث : گھن کھائی).
جس کو دیکھ کر گھن آئے ، گھناؤنی صورت کا. گھن کھائی صورت ، بھن بھنائی صورت کیونکر سنواری ، جوبن لکھاری عجب تجھے دکھاتی. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۲۳). [گھن + کھائی / کھایا (کھانا (رک) کا ماضی)].

گُھن (ضم گ ھ) امذ.
۱. (i) ایک کیڑا جو لکڑی کو کھا کر آٹا آٹا کر دیتا ہے نیز وہ کیڑا جو غلے میں لگ جاتا ہے جیسے سرسری ، ڈھوڑا وغیرہ.

گو سلامت ہوں میں ظاہر میں یہ دل کے خطرات
رات دن گھن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۹). گھن کے کیڑے نے عصائے مبارک کھایا اور حضرت سلیمان زمین پر گر پڑے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۵۲). وہ اخلاق کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ یا لکڑی کو گھن. (۱۸۷۹ ، مقالات حالی ، ۱ : ۱۱۶). گیہوں ... کا ذخیرہ زیادہ دن تک گھن کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکتا. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۳۰۸). یہ کالج الٹسٹری اندر ہی اندر گھن کی طرح چاٹ جاتی ہے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۰). (ii) کیڑا لگنے کے بعد لکڑی وغیرہ سے جھڑا ہوا بُرادہ. گھن کھایا ہوا. باورچی خانہ کا پٹا دھنیا یا چائے پانی کا اوٹھا ہی ہے تو اتنا پرانا کہ آدھا کوڑا آدھا گھن ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۴۷).

دل غم حال ہو کے پھنسا دور چرخ میں
دانے کے ساتھ گھن بھی یہ کولھو میں پل گیا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳). اڑل کے سر پھکے اناج کے گھن پر ٹوٹے پڑتے ہیں. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۱۰).

جس کو امریکی سوز کھاتے تھے وہ کھانے کا کون
ساتھ میں گندم کے مستر گھن کو پسوانے کا کون

(۱۹۷۶ ، جعفری (سید محمد) ، شوخیِ تحریر ، ۱۲۲). ۲. (مجازاً) کوئی اندرونی روگ ، بیماری ، غم یا فکر جو بدن کو گھلاتا جائے اور پنپنے نہ دے. وہ بیماریاں مشکل سے جاتی ہیں جیسے لکڑی کو گھن لگ جاتا ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۶۸).

رہنماؤں سے تمنائے وفا دل تو کیا روح کا گھن ہوتی ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۳۹). [س : घुण].

ـــ جانا ف ل ؛ محاورہ.
کسی چیز کو گھن لگ جانا.

ہوا غم سے یوں جسم عاشق کا زار
شجر جس طرح خشک ہو گھن گیا

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۶).

ـــ جھاڑنا محاورہ.
گھن جھڑنا (رک) کا تعدیہ. غرض بھگوتے پالکی کو جو ڈھوڑی کی چھت میں بندھی ہوئی تھی صندلی لا کر اُتارا اور اس کے گھن کو جھاڑا ، جگہ جگہ رسیوں سے باندھا اور کھولا جو ٹوٹ گیا تھا ، پالکی میں اس کی جگہ تختے بچھائے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۲).

---جَھڑنا محاورہ.
لکڑی کا بُرادہ ہو ہو کر جھڑنا. بُرادہ یا میدہ سا جو کیڑے کے کھا لینے کے بعد لکڑی وغیرہ سے جھڑتا ہے چنانچہ اسے گھن جھڑنا کہتے ہیں. (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۳۸).

---دار صف.
گھن کھایا ، گھن والا ، کرم خوردہ ، ناکارہ. وہ ٹکڑے گھن دار اور کرم خوردہ نہ ہوں. (۱۲۰۹ ، امام ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدایق الانوار ، ۲۳۵). [گھن + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---کی طَرَح کَھانا محاورہ.
پوشیدہ طور پر کوئی خرابی پیدا ہونا ، خفیہ طور پر کوئی بیماری یا مرض لگنا.

> گو سلامت ہوں میں ظاہر میں پہ دل کے خطرات
> رات دن گھن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۹۳). صرف انسانی وجود کو ہی نہیں بلکہ اس کے دم قدم سے قائم معاشرے کو بھی گھن کی طرح کھا جاتی ہیں. (۱۹۶۲ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۱). جب تک ان عیوب کو پہلے دور نہیں کیا جاتا جو قوم کو گھن کی طرح کھائے جا رہے تھے ... آزادی ، ملک کی تباہی کا باعث ہوگی. (۱۹۸۷ ، حیاتِ مستعار ، ۵۳).

---کی طَرَح کَھوکَھلا کَرنا محاورہ.
رک : گھن کی طرح کھانا. سیٹھی ... کی مالیت بیس کروڑ سالانہ سے تجاوز کر گئی تھی اور ریاست کی آمدنی کے ذرائع کو گھن کی طرح کھوکھلا کر رہی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۳۹).

---کی طَرَح گیہُوں کے ساتھ پِسنا محاورہ.
کسی کی وجہ سے سزا پانا. پہلوانوں کے رفقاء کی یہ سزا ہے کہ ... ہم ناحق گھن کی طرح گیہوں کے ساتھ پسنے ہیں. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۳).

---لَگا دینا / لَگانا محاورہ.
ایسے آزار یا فکر یا رنج و غم میں مبتلا کر دینا جو اندر ہی اندر کھلا دے ؛ جان لیوا مصیبت میں پھنسانا.

> کیوں جوانی کو گھن لگاتے ہو
> جان کیوں مفت میں گنواتے ہو

(۱۸۵۷ ، بحر الفت ، ۲۵).

> گھن لگا دیتا ہے یہ روگ بلائے بد ہے
> عشق گیسو میں بہت جلد بشر لُٹتا ہے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۵۸). میں کیوں ان کاغذوں میں اوقات ضائع کروں ضمیر کو گھن لگاؤں. (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۵۹). روایت پرستی ، مصنوعی اخلاق تصنع اور تکلف نے معاشرے کو ترقی کی راہ دکھانے کی بجائے اس کو گھن لگا دیا. (۱۹۸۲ ، آج کا اردو ادب ، ۲۲۷).

---لَگانے کو نَہِیں فقرہ.
نام کو بھی نہیں (دریائے لطافت ، ۸۳).

---لَگنا (لَگ جانا) محاورہ.
۱. گھن لگا دینا (رک) کا لازم ؛ جان کا لاگو ہونا ، صحت کی ایسی خرابی کہ جینے کی اُمید نہ ہو.

> گھن دل کو لگا قصد یہ ہے عید کو ان سے
> میں اب کے ملوں تھوڑا سا گھن ندر پکڑ کر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۸).

> مریضِ عشق کو گھن لگ گیا ہے
> پنپتا ہی نہیں بیمار پڑ کر

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۵۱). لیکن الجھانے میں اندر گھن لگتا جا رہا تھا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۰۶). ۲. ایسی خرابی یا بگاڑ پیدا ہونا کہ اصلاح ممکن نہ ہو. طرزِ معاشرت اور سوسائٹی میں گھن لگ گیا ہے. (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۳ ، ۳ : ۱۵۵).

گَھنا (فت گ ہ) صف مذ (مث : گھنی).
۱. گھن کا ، گھن دار ، گنجان ، گہرا.

> گھنا دیک پوسیجہ گھنا اید آئے
> ایسے بھی سو بوندان کے وقاص لیائے

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۹۶). مقام پاکیزہ تھا ، مکانات اس میں سہاونے اور درخت گھنے تھے. (۱۸۰۱ ، باغِ اردو ، ۱۲). چار چار پانچ پانچ انگل گھنے گھونگر والے سیاہ بال. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۳). ملک میں پہاڑوں پر گھنے جنگل چھائے ہوئے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۲).

> گھنے پیڑ تھے دونوں جانب سڑک کے
> وہ لوٹ آنے کو تھی کہ اک اوٹ میں سے

(۱۹۳۹ ، جگ بیتی ، ۲۱). ۲. (قصبات) بہت سا ، ان گنت ، انگاروں ، ڈھیر سا ؛ (مجازاً) بڑا.

> منگا بھیج دے عود و عنبر گھنا
> منگا بھیج دے مشک و اذفر گھنا

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۸۱).

> ہن او اوچ بلند پر سیج تے
> بچھڑ تے تُھما گھنا ہے گج تے

(۱۶۰۰ ، من لگن ، ۹۸).

> سالن بتاؤ مجھے پاج کا کے بھاؤ ہے
> ایک گھربدار کو اس کا گھنا چاؤ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۴۳) میں تو گھنے دن سے تیری باٹ دیکھ رہی تھی. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۷۵). [س : घन+क].

---اَنْدھیرا (---فت ا ، سک ن ، ی مع) امذ.
گہرا اندھیرا ، گہری تاریکی.

> قدم قدم پہ دیا ساتھ اس طرح اس نے
> گھنا اندھیرا رفیقِ سفر لگا مجھ کو

(۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۳۵). [گھنا + اندھیرا (رک)].

---بیلا (---ی مع) امذ.
گھنا جنگل جو دریا کے کنارے اُگ آیا ہو. طغیانی کے زمانے میں ... دریا کا پانی اکثر کناروں سے چھ چھ میل دور تک نکل جاتا ہے اور یہاں جگہ جگہ دلدلیں اور گھنے بیلے ہو گئے ہیں. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۱). [گھنا + بیلا (رک)].

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
گھن ، گنجان پنا ، زیادتی. آب و ہوا ، زمین کی مٹی ، آبادی کے گھنے پن اور دوسری کئی چیزوں میں بھی بڑا فرق ہے. (۱۹۵۳ ، خطے اور ان کے وسائل ، ۹). زندگی اور اس کے گھنے پن سے ساق کا رشتہ ہمیشہ مضبوط تھا. (۱۹۷۹ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ۲۶۱). [گھنا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---جال امذ.
جال قریب قریب بنا ہوا ہو ، باریک جال (چھدرے جال کے مقابل). «سابقاً متشکل» ... یہ بہت سے میلانات کے درمیان تعلقات در تعلقات کا ایک نہایت گھنا جال بنتا ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۵۳۷). [گھنا + جال (رک)].

---کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
مضبوط کرنا ، بڑا کرنا ، گھمبیر کرنا. اپنے اپنے دفاع کو مزید «گھنا» کرسکیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۳۹).

---گَھن (---فت گھ) م ف ؛ صف.
گھن کی آواز کے ساتھ ، گھن گھنا کر ، متواتر.

کتنے چھناچھن ناچتی صدیاں
کتنے گھناگھن گھومتے عالم

(۱۹۵۸ ، لوح دل ، ۴۹). جس میں چھ سانچوں کے الفاظ ہیں ، دقیق مطالع کا مطالبہ کرتی ہے ، بھنا بھٹ .. گھنا گھن ، گھنا گھن (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۸۴). [رک : گھن (۱) + ا (لاحقۂ اتصال) + گھن (رک)].

---گَھنا (---فت گھ) صف مذ.
بہت گھنا ، بہت گہرا ، بہت زیادہ گھنا. بعض پر فراق کے حیات افروز اور رومان پرور تغزل کا گھنا گھنا سایہ ہے. (۱۹۷۹ ، زخم ہنر ، ۱۲). [گھنا + گھنا (رک)].

---گَھنا سایَہ (---فت گھ ، ی) امذ.
گہرا سایہ ، گھنی چھاؤں.

یہ زندگی کے کڑے کوس ، یاد آتا ہے
تری نگاہ کرم کا گھنا گھنا سایہ

(۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۸۶). [گھنا گھنا + سایہ (رک)].

گُھنا (ضم گھ) صف مذ (مث : گُھنی).
جس کو گُھن لگ گیا ہو ، گُھنا ہوا. کٹا ، گھنا ، پرانا اور کچا بیج جمتا نہیں. (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۲۰۲). چاہے گھنے ہی گیہوں ملے مگر ملے تو سہی. (۱۹۰۶ ، انتخاب فتنہ ، ۱۱۳).

کس نگیں پر ہیں ترے نقش کے آثار عیاں
نوک پک تیری شکستہ تیری پنسل ہے گُھنی

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۹۵). [گھن + ا ، لاحقۂ نسبت تذکیر].

---ہُوا (---ضم ہ) صف مذ.
جس کو گھن لگ گیا ہو ، کرم خوردہ ، گُھن کھایا ، بوسیدہ ، کھوکھلا. ایک مکان کی دیوار خام دروازہ گھنا ہوا زنجیر میں بالد بندھے ہوئے. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۹). گھوڑے کو جو دانہ دیا ہے وہ بالکل گُھنا ہوا ہے. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۳۵). دو چار کو ہنٹروں سے ہٹانے کے بعد قطار میں بذریعہ لا سکی خبر دوڑ گئی کہ «مال گھنا ہوا ہے». (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۵۶۶). [گھنا + ہوا (ہونا (رک) کا ماضی)].

---ہُوا مال (---ضم ہ) امذ.
خراب و خستہ چیز ، بوسیدہ مال. «کوئی لونڈیا تکنی ہی نہیں بیچارے کے پاس سے یار لوگ لے اُڑتے ہیں ، گُھنا ہوا مال ہے ، جبھی تو نخرے برداشت کرلیتا ہے». (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۳۸). [گھنا ہوا + مال (رک)].

گُھنّا (ضم گھ ، شد ن) صف مذ (مث : گُھنّی).
بات کو بخوبی سمجھ کر کسی غرض سے انجان بننے والا ، مکرا ، دل میں بات یا بغض رکھنے والا ، مُنھ چُھپا ، منافق.

ایسے گُھنّے کہاں زمانے میں
بات بیخود نے کب کہی دل کی

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۳۱). «یہ سراسر ہونے کے کردار کا آئینہ ہے گُھنا اور مُقطّع چقطع ـ چلو آ گئے». (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۳۷). [س : [illegible]].

---بَنْنا ف ل ؛ محاورہ.
مکرا بن جانا. کبھی کبھی جان بوجھ کر گھنے بھی بن جایا کرو. (۱۹۸۰ ، پرواز ، ۱۳۹).

---پَن / پَنا (---فت پ) امذ.
بات کو بخوبی سمجھ کر کسی مقصد سے انجان بن جانا ، مکرا پن. اسی طرح اس میں غور و فکر اور گھنے پن کی سی حالت کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۳۸۶). ان میں جوان سال کی شوخی ہے اس کے ساتھ ہی ایک گُھنّا پن ہے. (۱۹۸۷ ، کرنیں ، ۱۳). [گھنا/گھنّا + پن/پنا ، لاحقۂ کیفیت].

گَھنانا (فت گھ ، شد ن) امذ.
گھن گھن کی آواز ، کسی چکر کے گھومنے کی صدائے بازگشت. یکایک آواز پر گھنانے کی آواز ہوئی ، میری بھیجی ہوئی موٹھ چاروں طرف رقص کرتی ہوئی گنیش مہاراج کے مکان کی طرف آنا شروع ہوئی. (۱۹۶۹ ، نقش ، کراچی ، ۳ ، ۳ / ۶۹ ، ۱۵۹). [گھن (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَھنالا (فت گھ) صف (قدیم).
گھنیرا ، گھن دار ، گھن کا ، گنجان.

دیکھ تیرے سو یو گھنالے بال
رشک سوں جل گئے ہیں کلے کال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۰). [گھن (رک) + الا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَھنان (فت گھ) امث.
ڈھولک کی سترہ تالوں میں سے ایک تال. اس کے بعد جھن اور جھنان ، گھن اور گھنان ... سترہ تالیں مطابق اوزان عجمی کہ جن میں تیرہ بھوریں مروج کیں. (۱۹۶۰ ، حیات امیر خسرو ، ۱۹۱). [حکایت الصوت].

گِھنانا (کس گھ) صف مذ (مث : گھنانی ، گھناوَنی گھنوری ، گھنونی) صف مذ.
گھنور ، گھناؤنا ، گھنورا ، گھنونا جسے دیکھ کر گھِن آئے ، مکروہ صورت ، قابلِ نفرت.

کیا ہوں میں خدا کی ایک چوری
جو یوں کوئی نا کیا ہوئیگا گھنوری

(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق) ضعیفی ، ۵). تم نے ہمیں فرعون اور اس کے خادموں کی نظر میں ایسا گھنونا کیا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۲۶). اس کے گھنانے بدن کے تصور سے ... پھریریاں سی آنے لگتی ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، لاہور ، ا کتوبر ، ۶۳). ایسی مکروہ اور گھنونی معلوم ہوں کہ طبیعت مالش کرنے لگے. (۱۹۳۲ ، انور ، ۱۶۲). [گھِن + انا ، لاحقۂ نسبت].

گِھنّانا (کس گھ ، شد ن) ف م.
گھن کرنا ، گھِن کھانا ، کراہت کرنا. دیہات میں ہیضہ اور طاعون کی عام گرو دبا سے اتنا نہیں ڈرا کرتے جتنا کوڑھ سے خائف ہو کر چھوت کرتے اور گھناتے ہیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۶). [گھِن + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

گُھنّانا (ضم گھ ، شد ن) ف ل.
گُھنّا بن جانا ، گھنّا بن برتنا ، مکرا بن جانا. بڑھیا صرف گھنا کر دیکھتی اور منھ پھیر لیتی. (۱۹۳۳ ، ضدی ، ۲۳). [گھنّا + نا ، لاحقۂ مصدر].

گِھناؤنا (کس گھ ، و مع) صف (مث : گھناؤنی).
جس سے کراہت محسوس ہو یا گِھن آئے ، نفرت ہو. غارت کرے خدا تجھ کو... میرے بانی کو گھناؤنا کر دیا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۱۰۲). مریض کے گھناؤنے حالات کی تفصیل سے دوسروں کو دلچسپی ہی کیا ہو سکتی ہے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۵۶). [گھِن + اونا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ.
گھنا پن ہونا ، کراہت دار ہونا. اس گھناؤنے پن کو محسوس کر لیتے ہیں. (۱۹۶۰ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۲۱). جرمن نے تیزی سے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا گھناؤنے پن سے اس کے شانوں ، رانوں اور گھٹنوں کو چھوا. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۶۲۷). [گھناؤنا + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چِہرَہ (ـــ کس مع چ ، سک ہ ، فت ر) امذ.
قابلِ نفرت رُخ یا پہلو. اس ترجمے کا مقصد لذت کشی نہیں بلکہ قدیم ہندوستان کے گھناؤنے چہرے کی نقاب کشائی. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۵۸). [گھناؤنا + چہرہ (رک)].

گِھنانی (کس گھ) صف مث.
رک : **گھنانا جس کی یہ تانیث ہے.** خیال طہارت واجب ہے نہیں تو گھنانی کہلائے گی. (۱۸۷۳ ، تہذیب النساء ، ۳۷). [گھِن + انی ، لاحقۂ نسبت تانیث].

گِھناؤنی (کس گھ ، سک و) صف مث.
رک : **گھناؤنا جس کی یہ تانیث ہے.** یہ کیا ڈراؤنی اور گھناؤنی تصویر تھی. (۱۹۲۶ ، میری عینک ، ۳۹). وہ لڑکی اسے یہ سمجھانا چاہتی تھی کہ ... لوگوں کی نہایت گھناؤنی تصویر پیش کی تھی. (۱۹۷۴ ، آخری چٹان ، ۱۰۵). یہ صورتِ حال کچھ لوگوں کو تاریک گھناؤنی وحشیانہ اور بیزارکن محسوس ہوتی ہے. (۱۹۸۶ ، فکشن فن اور فلسفہ ، ۱۳۹). [گھِن + اونی ، لاحقۂ صفت].

گَھنائی (فت گھ) امث.
بانسوں کا تھالڑ جس پر کشتی کی طرح بیٹھ کر دریا عبور کرتے ہیں. جب ندی کے منجدھار میں پہنچے اچانک گھنائی کے بند ڈھیلے ہو کر ٹوٹ گئے. (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات ، ۲۶۹). [مقامی].

گَھنبِیر (فت گھ ، سک ن بشکل م ، ی مع) صف ؛ = گنبھیر.
۱. **گہرا ، عمیق (دریا وغیرہ).**

فہم کا سو گنبھیر دریا ہوں میں
جواہر کے مرجاں سوں بھریا ہوں میں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۷).

گھنبیر اس سجن کی ہیرت کے سُمُدر آنگے
دستا ہے قعر دریا سنج آج مرد بالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۹). ۲. **بُردبار ، حلیم ، متین.**

جہاں لگ قطب غوث اور پیر تھے
جہاں لگ ولی خاص گنبھیر تھے

(۱۷۱۹ ، جنگ نامۂ عالم علی خان ، غضنفر حسین ، ۱۳). اس حوالے سے سجاد کی شخصیت گھنبیر گھکھیو کی ہے. (۱۹۸۶ ، اوکھے لوگ ، ۱۸۳). ۳. **بڑا ، پُرعظمت ، بزرگ.**

وزیراں منیں سے بولا اک وزیر
فہم اور فراست منیں تھا گھنبیر

(۱۷۱۱ ، اسمعیل امروہوی ، قصۂ معجزہ انار (اردو کی دو قدیم مثنویاں ، ۱۰۲)). ۴. **گنجلک ، دگرگوں.** اس واقعے کے بعد حالات گنبھیر ہو گئے. (۱۹۸۶ ، نئی تنقید ، ۱۸۷). [گنبھیر (رک) کا ایک املا].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ.
سنجیدگی ، متانت ، بردباری ، حلم. اللہ تعالیٰ آدمیاں کو جو چیز دیا سو کیا ہے کہیے تو صبر ہور گھنبیر پنا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۳۰۷). [گھنبیر + پن/پنا ، لاحقۂ کیفیت].

گَھنبِیرا (فت گھ ، سک ن ، ی مع) صف مذ (قدیم).
رک : **گھنبیر.**

تجھا دیکھتا ہوں تو کون و مکاں میں
اس ایسا نہیں کوئی گروا گھنبیرا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰). [گھنبیر + ا (زائد)].

گُھن پُن (ضم گھ ، پ) امث.
چہ میگوئیاں. ایسیاں باتاں سن سن گھر گھر ہوتی گھن پن ، چاروں طرف ہوتا غل لوگاں کوں اوٹھے پیٹ میں سل. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۷). [حکایت الصوت].

گھنٹ (١) (فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : **گھنٹا ، گھنٹی ، گھڑیال.**

گھنگرو و گھنٹ مست جھنک ساز کر چلے
سونا دستک مست متی جائیں بار ڈر

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٠٣).

بید پوراں قرآن کتاباں
گھنٹ سنکھ مردنگ ربابان

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٢٠١). آگ دہک رہی ہے ، گھنٹ گھڑیال بجتے ہیں ، ناقوس پھنکتا ہے. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٨٢٧). برہمن دیر میں گھنٹ و ناقوس بجانے لگے. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١ : ١٠١). لوگ سجدے کو جھک گئے ، گھنٹ و ناقوس بجنے لگے. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٨٥٣). [گھنٹا (رک) کی تخفیف].

ـــ نَواز (ـــ فت ن) امذ.
گھنٹا بجانے والا شخص. میلہ جمع ہے ہزارہا زن و مرد سامنے دست بستہ اس شجر کے استادہ ہیں زیر شجر گھنٹ نواز ہار پھول پھینک رہے ہیں. (١٨٩٦ ، طلسم ہوشربا ، ٧ : ٢٠٥). دیکھا ، ہزاروں گھنٹ نواز ناقوس نواز جمع ہیں. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٥٠١). [گھنٹ + ف : نواز ، نواختن ـ نوازنا].

گھنٹ (٢) (فت گھ ، سک ن) امذ.
(ہندو) **میت کے نام پر پانی رکھنے کا مٹکا جو کسی درخت میں لٹکا دیا جاتا ہے** (اپ و ، ٧ : ٩٠٩). [مقامی].

گُھنٹ (ضم گھ ، غنہ) امذ.
گھٹ (رک) کا الفی تلفظ ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ گُھنٹ کے م ف.
رک : **گھٹ گھٹ کے.**

دم نکل جانے کا گھنٹ گھنٹ کے غم فرقت میں
روؤ دل کھول کے اے بحر جو رونا آئے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٦١).

گھنٹا (فت گھ ، سک ن) امذ ؛ = گھنٹہ.
١. **کسی دھات کا توا وغیرہ جسے موگری سے بجاتے ہیں.** صدہا مندر جو ہے سر بفلک کشیدہ آسمان سے باتیں کرتا ہوا ، صبح و شام ، گھنٹا ٹھنا ٹھن بج رہا ہے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ١٣٠). کوتوالی کا من سوا من کا گھنٹہ دوپہرے پہرے میں اٹھالے گئے. (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ١٥٠). ہندو اپنی عبادت میں گھنٹے کا بھی استعمال کرتے ہیں. (١٩١٣ ، تمدن ہند ، ٣٣٨).

گھنٹہ نہیں بجتا ہے مہادیو کا اُن میں
ان سب میں ہمیشہ کے لیے پڑ گیا تالا

(١٩٣٦ ، چمنستان ، ٩٦). ٢. **لٹکانے کی کٹوری نما تال جس کے بیچ میں ایک لٹکن ہوتا ہے اور تال کے ہلنے سے باج کی آواز دیتا ہے ، بیل یا اونٹ وغیرہ کے گلے میں لٹکانے کی گھنٹی.** نوشیرواں نے ویسا ہی کیا کہ ایک گھنٹا اپنی خواب گہ کی چھت میں لٹکوا دیا. (١٨٣٣ ، سیر عشرت ، ١٥). نواب موتی بیگم صاحبہ بیوہ مرزا محمد جمشید بخت بہادر نے ایک بہت خوبصورت گھنٹہ بادشاہ سلامت کی خدمت میں نذرانے کے طور پر پیش کیا. (١٩٣٢ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ٦٢). ٣. **وقت بتانے اور باج بجانے کی بڑی گھڑی جو عموماً دیوار وغیرہ میں لٹکاتے یا بنیاد میں نصب کرتے ہیں.** میں نے ایک گھنٹہ اپنے کمرے میں لگایا ہے ، اس کا لنگر ٹوٹ گیا تھا. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٥٠). تم گھنٹے کے لنگر کو یا گھڑی کی رفتار ٹھیک کرنے والے چکر کو ہلتا ہوا دیکھتے ہو. (١٨٨٩ ، مبادی العلوم ، ٣٧). پھر سر پر اوٹھا لیا مجھ سوتی کو جگا دیا ، گھنٹہ دیکھوں کتنی رات ہے. (١٩٠١ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ٢٩). ٤. **وہ مینار نما عمارت جس میں وقت کا اعلان کرنے کے لیے گھنٹی لگی ہوتی ہے ، گھنٹہ گھر.** وسط میں ایک بلند مینار ہے جس کی پہلی منزل میں ایک گھنٹہ ہے اور اوپر کی منزل میں لائٹ ہاؤس. (١٩٣٧ ، فرحت المضامین ، ٥ : ١٣٠).

چھاؤنی کے ایک کیمپ کا گھنٹہ ٹن ٹن آٹھ بجاتا ہے
شنٹ کا انجن دھواں اڑاتا آتا ہے کبھی جاتا ہے

(١٩٧٨ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ٥٥). ٥.(أ) **ساٹھ منٹ یا ڈھائی گھڑی کا وقت.** ساعت سے ایک گھنٹا ظاہر ہوتا ہے. (١٨٧٣ ، رسالہ علم ہیئت ، ١٣٥). ہر روز ایک گھنٹہ لکھنے کی تعلیم ہونا چاہیے. (١٨٨٦ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ١٣). اس ایک تو مان (روپے) ماہوار پر شاید گھنٹا بحث میں لگا ہو گا. (١٩٠٢ ، روزنامچۂ سیاحت ، ١ : ٩٧). (آ) **اسکول وغیرہ میں کسی مضمون کی تعلیم کا مقرر یا محدود وقت ، پیریڈ.** ان کی غیرحاضری ... ان گھنٹوں سے جو ہفتے میں دینیات کی تعلیم کے واسطے مقرر ہے ، مثل معمولی غیرحاضری کے متصور نہ ہو گی. (١٨٨٣ ، مکاتیب سر سید ، ١ : ١٦٣). جب ریاضی کا گھنٹہ آیا ... جو جو ریاضی کا پڑھنے والا تھا ماسٹر صاحب کی خدمت میں آ حاضر ہوا. (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٣). [گھنٹہ (رک) کا متبادل املا].

ـــ گھر (ـــ فت گھ) امذ.
وہ اونچا مینار جس میں چاروں طرف بڑی بڑی سوئیاں اور نشانات ہوتے ہیں اور ہر طرف سے وقت بتاتے ہیں.

کبھی گنتا نہ گھڑیاں جوش وحشت میں شب فرقت
نہ گھنٹا گھر اگر ہوتا الف چاک گریباں کا

(١٨٩٩ ، دیوانجی ، ١ : ٢). ضرورت ہے کہ ان کی یادگار میں وقتر رخصت گھنٹہ گھر تعمیر کیا جائے. (١٩٠٣ ، انتخاب فتنہ ، ٧٣). بلدیہ کے دفتر اور گھنٹا گھر بھی یہیں ہیں. (١٩٦٧ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ٣ : ٢١٧). [گھنٹا + گھر (رک)].

ـــ ہلانا عاورہ.
وقت گزاری کرنا ، دن گزارنا ، وقت پورا کرنا. اگر حقیقت اس صورت کی معلوم ہو جائے گی تو میں بھی چندے یہیں گھنٹہ ہلاؤں گا. (١٨٨٢ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ٩٩).

گھنٹال (فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : **گھنٹہ.**

رفعت و شانِ بزرگی میں کہوں کیا اس کی
مرتفع جس کے مہ و مہر سے ہوویں گھنتال
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۸۰).
بجے ہے ایک طرف بین اک طرف قانون
کوئی رباب بجاتا ہے اور کوئی گھنتال
(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱۳۰). [گھنٹہ (بحذف ہ) + ال ، لاحقۂ صفت].

گَھنتالی (فت گھ ، سک ن) امذ.
گھنٹا بجانے والا ، گھڑیالی (فرہنگ اثر). [گھنتال + ی ، لاحقۂ نسبت].

گَھنٹکا (فت گھ ، غنہ ، سک ٹ) امذ.
حلق کا کوّا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घण्टिका].

گَھنٹوں (فت گھ ، سک ن ، و مج) امذ ؛ ج ؛ م ف.
گھنٹہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، دیر تک ، بہت دیر میں ، تاخیر سے ؛ تراکیب میں مستعمل جیسے گھنٹوں انتظار کرنا ، گھنٹوں میں وغیرہ. مگر وہ گھنٹوں ، پہروں اپنے دروازے سے لگ کر کھڑا ... اس کی ایک جھلک کا منتظر رہتا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۶۵). ان کی گفتگو اتنی دلچسپ ہوتی ہے کہ گھنٹوں سنی جا سکتی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۵ نومبر ، ۹).

---- کھانا ف م ؛ محاورہ.
دیر تک کھانا کھانا ، بہت دیر میں کھانے سے فارغ ہونا. والد صاحب اس کے لیے میز کرسی لگوانے ، انگریزی کھانا تیار کروانے اور پھر گھنٹوں اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۳۷).

گَھنٹہ (فت گھ ، سک ن ، فت ٹ) امذ.
رک : گھنٹا. کلاک ، گھنٹہ اور گھڑیال سے ، گھنٹہ ہونے ہونے پر آواز نکلتی ہے گھڑی سے نہیں. (۱۹۶۳ ، غالب کون ہے ، ۱۵۰). دو دو چار چار گھنٹے تک بجلی غائب رہنے کے بعد یہ فالٹ دور ہو جاتے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ فروری ، ۳). [گھنٹا (رک) کا ایک املا].

---- گھر (---- فت گھ) امذ.
رک : گھنٹا گھر. چاندنی چوک کے وسط میں گھنٹہ گھر ہے. (۱۹۲۲ ، رہنمائے سیر دہلی ، ۷). یورپ میں میناروں کی تلاش میں ✻ تو بیشتر گرجا گھر میں ملے یا گھنٹہ گھر میں ، کچھ مینار پرانے قلعوں کے دیکھے. (۱۹۷۳ ، آواز دوست ، ۱۸). [گھنٹہ + گھر (رک)].

---- والا امذ.
گھنٹہ بجانے والا ، گھنٹہ گھر کا نگراں.
کیا عیاں ہو گیا سفیدۂ صبح
گھنٹے والے گجر بجاتے ہیں
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۱۹۷).

گَھنٹی (فت گھ ، سک ن) اث.
چھوٹا گھنٹہ. ایک صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر وحی کیونکر آتی ہے ، آپ نے فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح میرے پاس آتی ہے اور مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۱). محل کی گھنٹی دوسری مرتبہ بجی اور وہ جلدی سے چل دی. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۶۸). [گھنٹا (رک) کی تصغیر].

---- تَرَنْگ (---- فت ت ، ر ، غنہ) امذ.
(موسیقی) وہ ساز یا باجا جس میں سے گھنٹی کی سی آواز نکلے. اسی طرح کے ساز گھنٹی ترنگ اور گجر ترنگ اور جھانجھ ترنگ وغیرہ ہوتے ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۰۳). [گھنٹی + ترنگ (رک)].

---- ٹُنْٹُنانا ف م ؛ محاورہ.
زور سے گھنٹی بجنا. مندر میں سنکھ اور گھنٹیاں ٹنٹناتیں تو شہر سے سیکڑوں ہندو دیو مان پھول پان لیے مندر میں آ جاتیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۸).

---- دینا محاورہ.
(گھنٹی بجا کر) آگاہ کرنا ، باخبر کرنا. میں نے تاکید کر دی جب ان میں سے کوئی گھر پر آئے مجھے فوراً گھنٹی دینا. (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۵۷). اہل محلہ کی موت ، اہل شہر کی موت سب درجہ بدرجہ اس کو اس کی موت کی گھنٹی دیتی ہے. (۱۹۲۵ ، مجالس حسنہ ، ۱ : ۶۲).

---- نُما (---- ضم ن) صف.
گھنٹی کی شکل کا ، گھنٹی سے مشابہ یا ملتا جلتا. گھنٹی نما (Bell Shaped) اگر Corolla کا Shape کچھ اس طرح ترتیب پا جائے کہ اس کی شکل گھنٹی سے ملتی جلتی ہو تو اس کو (Bell Shaped Campunolate) کہتے ہیں. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۹۰). [گھنٹی + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دکھنا].

---- ہونا محاورہ.
گھنٹی بجائی جانا ، گھنٹی کے ذریعے اعلان ہونا.
بس اب چلنے ہی کو ہے پادری صاحب کا اسپیشل
وہ دیکھو ہوچکا سگنل یہ دیکھو ہو گئی گھنٹی
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۳۶۸).

گَھنٹے (فت گھ ، سک ن) امذ ؛ ج.
گھنٹا / گھنٹہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل

---- کی اث.
بچوں کا ایک کھیل جس میں ایک بچہ بے خبری میں دوسرے کی گُدی پر دھپ لگا کر کہتا ہے ، گھنٹے کی. مولا بخش سے کسی نے کہا کہ مولا بخش تک آنے تو مولا بخش اپنا ایک پاؤں اٹھا لیتا اور وہی لڑکا جب گھنٹے کی کہتا تھا تو مولا بخش زمین پر پاؤں رکھتا تھا. (۱۹۲۸ ، بہادر شاہ کا مولا بخش ہاتھی ، ۹).

ـــ مورچھل سے اُٹھانا محاورہ.
(ہندو) گھنٹے بجانے اور مورچھل کرنے اور روپیہ پیسہ وغیرہ کسی بڈھے مُردے پر سے بکھیرتے ہوئے ، جلانے کے لیے لے جانا ، دھوم دھام کے ساتھ بڈھے مردے کی نکاسی کرنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

گَھنْج (فت گھ ، غنہ) امذ.
گردن ، گلا ، حلق ، نرخرا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [کھج (کھنْ (۱) کا عرف) کا انفی املا].

گُھنْڈا (ضم گھ ، سک ن) امذ.
(کاشتکاری) بال یا بُھٹے کا اُبھار (ا ب و ، ۲ ، ۶ : ۱۰۳) . [گھنڈی (رک) کی تکبیر و تذکیر].

ـــ جَھُٹنا ف ل ؛ محاورہ.
(کاشت کاری) بال یا بھٹے پیدا ہونا (ا ب و ، ۶ : ۱۰۳).

گُھنْڈی (ضم گھ ، سک ن) امث.
۱. کپڑے کی گول (سلی ہوئی) گٹھلی سی جو حلقے یا کاج میں لگ جاتی ہے (دونوں حصوں کو ملا کر گھنڈی تکمہ کہتے ہیں) بٹن کی ایجاد سے پہلے بھی گریبان کو بند کرنے کے لیے استعمال ہوتی تھی.

کبھی سرخ نیمہ بدن میں جیسے
زمرد کی گھنڈی لگی ہے جیسے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲). مرد و زن ... گھنڈیاں اور متدرے اور حلقے اور انگوٹھیاں اور سب ظروف سونے کے لائے (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۵۷). ایک دن بادشاہ نے جو قبا پہنی تو اس میں لعل کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰۷). صاحبو! یہ بٹن ہی اچھے رہتے ہیں اور بازار سے لے آئیں گے گر ٹوٹ گیا ، بلکہ پرانے زمانے کی گھنڈیاں اور تکمے اور اچھے تھے . (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۳۱۳) .
۲. کسی چیز کا کوئی گول اُبھرا ہوا حصہ جیسے گھڑی میں کوک بھرنے کی چابی کا موٹا سرا یا بلب روشن کرنے کا بٹن وغیرہ. ان زرد گھنڈیوں کے نل کی چوٹی پر ایک اور گھنڈی نظر آئے گی. (۱۸۹۱ ، کسانی کی پہلی کتاب ، ۱ : ۲۰). طلبا کلدار کھلونا نہیں سمجھے گئے کہ کسی گھنڈی کے دبانے سے ... مرضی کے موافق کوئی نشست و برخاست کی وضع اختیار کر لیں. (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۱۶) . ٹی وی میں ایک گھنڈی ہوتی ہے جب چاہیں گھما کر اسے بند کر سکتے ہیں. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ دسمبر ، ۹). ۳. دھان کی دوبارہ پھوٹی ہوئی جڑ. دھان کا تنہ اور اس حصے ، ڈنڈی ، ثانوی شاخ گھنڈی. (۱۹۷۰ ، چاول ، دستور کاشت ، ۲۶). ۴. وہ ڈنٹھل جو چنے کا بُھس نکال کر رہ جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۵. گرہ ، بندش ؛ (مجازاً) دل کی گرہ ، بال ، فرق ، کدورت.

خدا کے واسطے اے یار ہم سے آ مل جا
دلوں کی کھول گُھنڈی غنچے کی طرح کھل جا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۹۱).

نہ لگا رشتۂ الفت میں گرہ جانے دے
دل کی گھنڈی کسی مہجور کی آ کھول کے چل

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۰۹).

کس لیے چپ چاپ ہے اے میرے پیارے کچھ تو بول
اس قدر کیوں ہو گیا دلگیر گھنڈی دل کی کھول

(۱۹۵۶ ، ظفر علی خاں ، نگارستان ، ۳۳). ۶. (کاشت کاری) گنّے کی پوری پر نئی شاخ کے پھٹاو کا نشان ، اکھوا (ا ب و ، ۶ : ۹) . ۷. ارنڈ کی شاخ پر پیدا ہونے والی ابھرواں چیز. علاج اس کا یہ ہے کہ گھنڈیاں ارنڈی کی آدھ پاؤ کھاری نمک آدھ پاؤ دونوں کو باریک پیس کر تین روز تک گھوڑے کو کھلائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۹). ۸. آم یا کیری کے منہ کا ابھار جس کو ہٹانے سے پھل میں سوراخ ہو جاتا ہے اور رس نکلنے لگتا ہے . آم کو پلپلا کر اس کی گھنڈی اکھیڑ کر دونوں ہونٹ چسپاں کرکے رس چوستا. (۱۹۷۵ ، لغتِ کبیر ، ۲ ، ۱ : ۵۲۶). [مقامی].

ـــ پَرْدَہ (ـــ فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
پانی کے آلے یا نل وغیرہ میں پانی کی رکاوٹ جو گھنڈی دار ہوتی ہے. آلوں کے پردے طرح طرح کے ہوتے ہیں ... اور دوسرے کو گھنڈی پردہ اور دم پردہ کہتے ہیں (۱۸۳۳ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۰). [گھنڈی + پردہ (رک)].

ـــ پَڑْنا محاورہ.
سانس رُک جانا.

پسلی کتنی گھنڈی پڑی کوّا گرا تو دائی سے
ملواؤں اے لوگو کیسے پوچھوں پوچھاؤں اب کیسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۲).

ـــ دار صف.
جس میں گھنڈی یا مروڑی سی لگی ہو ، جس کا ایک سرا گول ہو ، نکیلے کی ضد. پہلے تو ہر ایک کاغذ اور پنسل لے کر ہو بیٹھی پھر ایک ایک پنکھڑی کو کاغذ پر گھنڈی دار سوئیوں سے چپکا کر خاکہ اُتار لیا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۹۶) . [گھنڈی + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــ ڈالْنا محاورہ.
ماتھے پر شکن ڈالنا ، تیوری پر بل ڈالنا ، تیوری چڑھانا. کیا مطلب نصیر احمد نے ماتھے پر گھنڈی ڈالتے ہوئے پوچھا ، چچا میاں کا یہ احسان کم ہے کہ ... جنید کو بھیج دیا ہے . (۱۹۸۷ ، پھول پتھر ، ۳۷).

ـــ کھولْنا محاورہ.
گرہ کھولنا ، بند کھولنا ، بٹن کھولنا ؛ شکایت دور کرنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ لَگانا محاورہ.
بٹن لگانا ، بند باندھنا ، تکمہ کو حلقے کے اندر داخل کرنا ؛ گھنڈی ٹانکنا ، بٹن ٹانکنا (فرہنگ آصفیہ).

ـــــ نُما (ـــــ ضم ن) صف.
گھنڈی سے مشابہ ، گھنڈی جیسا . نوخیز تشمیر قطربنہ پر ایک گھنڈی نما اُبھار کی شکل میں نمودار ہوتی ہے . (۱۹۸۰ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۵۶۳). [گھنڈی + ف : نما ، نمودن - دکھانا ، دیکھنا].

گَھنْس (فت گھ ، غنہ) امذ (قدیم).
۱. **راز ، بھید.**

جز کل میں چھپے نہ عکس اس کا
یو بول نہ صاف بل گھنس کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰). ۲. **گھاس.**

نبی صدقے قطب کے دشمناں کوں کاٹنے گھنس جوں
توا چند کابلی خنجر پکڑ کر ہتا میں آیا عید

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۷). [مقامی].

گُھنْس (ضم گھ ، مغ) امث.
گھونْس (رک) کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ مُوہا (ـــــ و مغ) صف (مث : گُھن موہی/موہی).
گھونس کا سا منھ رکھنے والا ، نوکیلا ، چونچدار . بتو ... چار خانے کا انگا لہنگا سا پھڑکاتی ، گھنس موہی (موہی) ہوتی بکری کی سی کھرپان ... جھٹ دیتی اندر گھس آتی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر ، ۸۴). [گھنس (رک) + مُوہ (منھ (رک) کا ایک املا) + ا ، لاحقۂ نسبت].

گَھنْشام/گھنشیام (فت گھ ، سک ن) امذ.
رک : **گھن** (تحتی الفاظ).

کونال وہ تھا جس نے اعداد نکالے ہیں
گھنشام وہ تھا پہلے جو قائل وحدت ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ۱۷۳).

مسجد سے جمیل آیا ہے یہاں گانے دے بچاری گانے دے
یہ اپنے من کا روگ ہے لیکن گھنشام کا جوگ ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۷۶). [گھن + شام / شیام (علم)].

گُھنْگَٹ (ضم گھ ، مغ ، فت گ) امذ (قدیم).
رک : **گھونگٹ.**

گھنگٹ کھول ہوسے لیے ذوق سوں
سو چولی کے بند توڑ سب شوق سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۶).

برقے سوں جیوں لایا گھنگٹ میں دغا کھایا

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱۲).

سو سنگار ایسی کر گھنگٹ ناز سات
چلی وہیں لنگتی بدھی کے سنگات

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۴۷). [گھونگٹ (رک) کی تخفیف].

گُھنْگچی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث : گونگچی ، گھونگچی ، گھونگھچی.
سرخ اور گول ، کالے منہ کا بیج جو تسبیح کے دانے کے برابر ہوتا ہے اور اس سے سونا تولتے ہیں ، رتی ، رک : گونگچی.

ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں
انکھیاں لال گھنگچیاں ہر یک نار کیاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲) . گھونگچی کے گلدستہ نے گلدستہ شقائق و ریاحین کے تئیں اپنی روشنی ... سے داغ داغ کر دیا تھا. (۱۷۷۵ ، نو طرز مرصع ، تحسین ، ۱۳۴).

سرخی ان ایڑیوں کی سوتیوں کو جوتی کے
گھنگچیاں کرکے دکھا دے تجھے یہ جیسا بن

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶۶). ایک جا پر تولتے ہیں گھنگچی اور یاقوت کو. (۱۸۳۵ ، حکایات سخن سنج ، ۱۳). حکمائے ہند نے اشیا کے وزن کی ابتدا ایک گھنگچی سے کی ہے . (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۱۸).

گھنگچی دہن لبوں کو مسّی نے بنا دیا
اے شاد نکتہ ہیں کو بھی یہ سوجھتی نہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۹۰). یہ بیل آس پاس کے درختوں پر پھیل جاتی ہے ... ان پھلیوں میں سے بیضوی شکل کے اور براق بیج نکلتے ہیں جو گھنگچی کہلاتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۰۶). ایسے لفظ جن میں ایک ہائے مخلوط لکھی جانے کی بھاہیں ... گھنگرو ، گھنگچی ، گھنگرانے . (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۲۳۱). [گھونگچی (رک) کی تخفیف].

گُھنْگَر (۱) (ضم گھ ، مغ ، فت گ) امذ ؛ س گھنگھر.
رک : **گھونگر ، بالوں کا حلقہ ، بالوں کا بل یا گھماؤ**. اس عمل کو کٹے بکھے دہرانے سے بال اپنے آپ گھنگر قبول کر لیتے ہیں. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۲۰). [گھونگر (رک) کی تخفیف].

ـــــ وال/والا صف.
گھونگربالے ، گھونگر والے (بال).

ہو اُمیداں کے انند پھول چمن من میں کھلے ہیں
گھنگروال بال پیالے مئے مد بھرکے پلاتے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۳۱). میوزیم میں ایک عورت کی تصویر کا ایک ٹکڑا ہے جس کے بال سیاہ اور گھنگر والے ہیں. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۴۴). [گھنگر + وال / والا (رک)].

ـــــ بالا صف.
رک : **گھنگر والا** . چمکدار پیشانی پر سیاہ گھنگربالے بال کیسے بھلے معلوم ہو رہے ہیں. (۱۹۳۰ ، روشنک بیگم ، ۲۰۶). سر پر گھنگھربالے بال جن میں کوئی چیز چمک رہی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۹). [گھنگر + بالا ، لاحقۂ صفت].

گُھنْگَر (۲) (ضم گھ ، مغ ، فت گ) امذ.
رک : **گھنگرو.**

جب جب بن بیں گھنگر باجے وہ مستی میں ڈولے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۶۹). [گھنگرو (رک) کی تخفیف].

ـــــ بَنْد بھائی (ـــــ فت ب ، سک ن) امذ.
ناچنے گانے والے ایک دوسرے کو آپس میں کہتے ہیں ، کنچن بھتہ (نور اللغات). [گھنگر + ف : بند - بستن - باندھنا + بھائی (رک)].

گُھنگرالا (ضم گھ ، غنہ ، کس گ) صف مذ.
گھونگر والا ، بل کھایا ہوا (بال وغیرہ). ایسے لفظوں کی نا تمام فہرست یہ ہے ، ... گھنگھی ، گھنگرالے ، گھنگریا ، گھنگرا. (۱۹۰۷ ، اردو املا ، ۳۳۱). [گھنگر + الا ، لاحقۂ صفت].

گُھنگرالی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) صف مث.
گھنگرا (رک) کی تانیث ، مڑی ہوئی ، بل کھائی ہوئی (زلف ، اون وغیرہ). اس پر بھیڑ کے نرم نرم گھنگرالی اون کا نفیس کوٹ اور پھر شادی کا سرخ ساٹن کا لبادہ. (۱۹۳۱ ، پیاری زمین ، ۳۲۲). [رک : گھنگر (۱) + الی ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

گُھنگرانا (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) ف ل.
بل دار ہو جانا ، حلقے کی طرح مڑ جانا (بالوں کے لیے مستعمل).

پھانسی دے دیجیے گھنگرائے ہوئے بالوں سے
آخری سانس میں ہو مشکو ختن کی بو باس

(۱۹۰۶ ، نثر و نظم ، ۷۰) [رک : گھنگر (۱) + انا ، لاحقۂ مصدر].

گُھنگرو (ضم گھ ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ ؛ گھنگھرو.
۱. **مٹر کے برابر یا اس سے کچھ بڑا دھات کا بنا ہوا گول دانہ (خول والا) جو ہلنے سے بجتا ہے نیز اسی قسم کے دانوں سے بنا ہوا ایک زیور جو اکثر ناچنے والیاں/والے ناچتے وقت پہنتے ہیں ، زنگلہ.**

گھنگرو و گھنٹ مست جھنک ساز کر چلے
سونا دستک مست متی جانیں ہار ڈر

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۱۳).

امرت کی کچھ نیں حاجت مردے اٹھیں گے جی کر
گھنگرو کا گر سناویں جھنکار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱).

سو لچھمن چل چال جب پگ اوٹھا
بجے پگ میں گھنگرو محل جھنجھنا

(۱۷۵۲ ، قصۂ کام روپ و کلا کام ، ۱۸).

جی اوٹھے مُردے ہزاروں سن کے گھنگرو کی صدا
واسطے زندوں کے لایا موت کا پیغام رقص

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۳).

حاصل ہو لطفِ رقص بھی ہر چوکڑی کے ساتھ
سونے کے گھنگھروؤں کے ہیں قابل ہرن کے پانو

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰).

آتی تھی خوشبوں سے ہر بار
رقاصہ کے گھنگھروؤں کی جھنکار

(۱۹۲۶ ، سیف و سبو ، ۱۱۱). سب سے پہلے تو میں نے یہ کام کیا کہ اپنے پانو سے گھنگرو اتار کر پھینکے ، یہ کم بخت میری آمد کا اعلان کرتے جاتے تھے. (۱۹۸۹ ، غالب راتل پارک میں ، ۶۵). ۲. **وہ آواز جو نزع میں دم اٹکنے سے نکلتی ہے ، گھرا ، بلغم جمع ہو جانے سے تنفس میں پیدا ہونے والی آواز.**

جان قالب میں نہ ٹھیری رقصِ جاناں دیکھ کر
مجکو گھنگرو اوس کی سارنگی کا لہرا ہو گا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳).

بن کے معشوق جو عاشق کی قضا آتی ہے
ساف خلخال کی گھنگرو سے صدا آتی ہے

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۲۵۳). ہوائی گذرگاہوں میں مخاط کے اجتماع سے تنفس کی وہ شکل پیدا ہو جاتی ہے جسے گھنگرو کہتے ہیں. (۱۹۳۷ ، طب قانونی اور سمومیات ، ۵۳). ۳. **سنی کا پھل جس کے اندر اس کا بیج گھنگرو کی طرح بجتا ہے ، لوڈا ، چنے کا خول** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [س : [illegible]].

---- باندھنا ف س ؛ محاورہ.
۱. **گھنگرو پہننا ، ناچنے کی تیاری کرنا.** شعلہ تقی نے گھنگرو پانوں میں باندھے سازندوں نے ساز ملائے شعلہ تقی نے گت ناچنا شروع کی. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۱). ۲. **ناچنے میں شاگرد کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---- بجانا ف س ؛ محاورہ.
۱. **گھنگرو کی آواز نکالنا.** اپنے پیروں میں بندھے ہوئے گھنگھرو بجاتے ہوئے چلا کرتے تھے. (۱۹۳۹ ، اور انسان مر گیا ، ۸۱). ۲. **گھرا لگنا.**

امیدوار تھے فرصت نصیب اس دن کے
بجایا موت نے گھنگرو تو شادیانہ ہوا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۶۷).

---- بجنا محاورہ.
گھنگرو بجانا (رک) کا لازم ، گھنگرو کا آواز دینا ، گھنگرو کا آواز پیدا کرنا ، گھرا لگنا.

اے بحر قطعِ زیست ہوئی رنج کٹ گیا
گھنگرو بجا خدا نے سنائی صدائے عیش

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۳). رقاصہ کے پیروں میں پڑے ہوئے ... گھنگھرو باری باری بجتے تھے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۸۹).

---- بَند بھائی (---- فت ب ، سک ن) امذ.
ناچنے گانے والے آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں ، کنچن بچہ ، بولی زادہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھنگرو + ف : بند ، بستن = باندھنا + بھائی (رک)].

---- بَندھنا محاورہ.
گھنگرو باندھنا (رک) کا لازم ، ناچنا.

دنیا کا حال غیر ہے خلخال یار سے
گھنگرو بندھیں گے شیخ کے پانے ثبات میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۵).

---- بولنا محاورہ.
جاں کنی کے وقت سانس کا رُک رُک کر چلنا ، قریب المرگ ہونا.

انسان کا دم نزع نہیں بولتا گھنگرو
زنگولہ بنی ہے کمر پیکِ اجل کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۲). بیمار کو جھک کر دیکھتے ہیں تو سانس اُکھڑ چکا ہے اور گھنگرو بول رہا ہے. (۱۹۲۹ ، ولایتی تنہی ، ۳). اللہ تعالیٰ اپنے ... بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کا گھنگرو نہیں بولتا. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۶۱).

ـــ دار صف۔
گھنگرو جیسا گول اور کھنکتا ہوا ، گھنگرو کی طرح کا۔ گھنگرو دار کنکر سب قسم کے کنکروں سے اچھا ہوتا ہے۔ (۱۹۱۳ ، انجنیرنگ بک ، ۹)۔ [گھنگرو + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ سا لَدا ہونا محاورہ۔
سر سے پیر تک لدا ہونا ، کثرت سے ہونا۔
یہ سوختہ آبلوں سے دیکھو
گھنگرو سا لدا ہوا کھڑا ہے
(؟ ، احسان (نوراللغات))۔

ـــ سا / کی طرح لَدنا محاورہ۔
کثرت سے پھنسیاں نکلنا یا آبلے پڑنا ، سیتلا کا خوب بھر کر نکلنا (فرہنگ آصفیہ)۔

ـــ کا شَرِیک امذ۔
اہل رقص کی برادری میں شامل (دریائے لطافت ، ۱۰۵)۔

ـــ کَھنَکنا محاورہ۔
گھنگرو بجنا ، گھنگرو کا آواز کرنا۔
کچھ تار طنبوروں کے جھنکے ، کچھ ڈھمڈھمی اور منھ چنگ بجی کچھ گھنگرو کھنکے چھم چھم چھم ، کچھ گت گت پر آہنگ بجی (۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲ ، ۹۶)۔

ـــ لَگنا محاورہ۔
گھنگرو بولنا ، جان کنی کے وقت خرخر آواز نکلنا۔
ناچ میں توڑالیا تم نے تو دم ٹوٹا مرا
موت کا گھنگرو لگا پازیب کی چھم چھم کے ساتھ
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۹۷)۔

گُھنگَری (۱) (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث۔
رک : گھگی ، کمبل یا چادر جو اس طرح سر پر ڈالیں کہ آنکھوں کے اوپر نوک سی نکل آئے (پلیٹس)۔ [گھونگی (رک) کا محرف]۔

گُھنگَری (۲) (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث۔
رک : گھنگرو۔
گھنگریاں باندھ کے پیروں میں صبا اٹھلائی
جیسے انداز ترنم پہ کوئی قید نہیں
(۱۹۶۶ ، شکیب جلالی ، روشنی اے روشنی ، ۱۳۰)۔ [گھنگرو (رک) کی تصغیر]۔

گھنگَرْیا (کس گھ ، مغ ، فت گ ، سک ر) امث ؛ ـــ گھنگھریا۔
ایک قسم کا چھوٹا لہنگا جو بچیاں پہنتی ہیں۔ اس کو ریشمی خوبصورت گھنگریا اور شلوکہ پہنا دیا گیا تھا۔ (۱۸۸۷ ، جان عالم ، ۳۰)۔ اس نے بندریا کو ایک گھنگھریا پہنا رکھی تھی۔ (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۸)۔ [گھنگر ـ گھگر + یا ، لاحقۂ تصغیر]۔

گُھنگَڑی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث۔
رک : گھنگری ، کملی ، کمبل (گدڑیوں کا)۔ سہتر موسی کون گھنگڑی اوڑنے کا ہوس پیدا ہوا۔ (۱۶۶۷ ، شمائل الاتقیا (دکھنی اردو کی لغت))۔ [گھنگری (رک) کا ایک املا]۔

گُھنگْنی (ضم گھ ، غنہ ، سک گ) امث ؛ ـــ گھنگھنی۔
اُبلے ہوئے چنے ، لوبیا یا گیہوں جو بعض تقریبات میں تقسیم کیے جاتے ہیں (عموماً جمع میں مستعمل)۔ گیہوں کو غصب کر کے اسکو پیس ڈالا ... اور اکثر منافع بھی اوسکے جیسے حریسہ اور گھنگنیاں وغیرہ فوت ہو گئے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۳۵)۔ صفر کے مہینے میں تیرہ تیزی کہنا اور اسے منحوس سمجھنا اور گھنگھنیاں پکانا ... یہ باتیں خلاف شرع ہیں۔ (۱۹۱۶ ، تعلیمہ ، ۱۵۹)۔ ان کے لیے میٹھے چاول ، گھنگنیاں اور مرونڈا تیار کیا جائے۔ (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳)۔ [گھونگنی (رک) کی تخفیف]۔

گُھنگْنِیاں (ضم گھ ، غنہ ، سک گ ، کس ن) امث ، ج۔
گھنگنی (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل ، چنے وغیرہ کے اُبلے ہوئے دانے جو نمک مرچ ، کھٹائی ملا کر کھائے جاتے ہیں۔
کس طرح سوز غم کا کہوں چارہ گر سے حال
چھالے پڑے ہیں منہ میں مرے گھنگنیاں نہیں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۴۰)۔ گیہوں کی گھنگنیاں آتی اور ... کنبے میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۳۲)۔ [گھنگنی + اں ، لاحقۂ جمع]۔

ـــ مُنْھ میں بَھر کَر / بَھرے بَیٹْھنا محاورہ۔
چپ سادھ لینا ، خاموش بیٹھنا ، کسی بات کا جواب نہ دینا۔
نہ ڈال آبلے اے گرمئ فغاں منہ میں
کہ چپکا بیٹھ رہوں بھر کے گھنگنیاں منہ میں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۳۶)۔
گھنگنیاں منہ میں بھرے بیٹھے ہیں
نہیں سنتا وہ ہماری باتیں
(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۵۹)۔

ـــ مُنْھ میں بَھرْ لینا / بَھرْنا محاورہ۔
چپ سادھ لینا ، کسی بات کے جواب میں خاموشی اختیار کرنا۔
ہونٹوں کو تو کھول ہے کہاں تو
کیا منہ میں بھرے ہے گھنگنیاں تو
(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۳۶)۔ کبھی تو ہو گی کہ کانوں میں ٹیٹیاں اڑا کر بیٹھ گئی یا منھ میں گھنگنیاں بھر لیں۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۹)۔

ـــ مُنْھ میں بَھرے ہونا محاورہ۔
چُپ سادھنا ، خاموشی اختیار کرنا۔
لایا نہ کچھ جواب پیام او پیامبر
کیا گھنگنیاں تھیں منھ میں وہ اپنے بھرے ہوے
(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۷۶)۔

گُھنگھوٹا (ضم گھ ، مغ ، و مج) امذ۔
فریب ، چال بازی ، دھوکا (عموماً چھال کے ساتھ مستعمل)۔

جُب رہو اتنے جھنال گھنگوٹے نہ کر نسوے نہ بہا۔ (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۴۸)۔ [گھنگوٹ (گھونگھٹ (رک) کا بگاڑ) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

گھنگور (فت گھ ، غنہ ، و مج) صف۔
۱. رک : گھن گھور ، نہایت سیاہ اور مہیب (بادل ، گھٹا وغیرہ)۔ آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے ، زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور امنڈ رہی ہے۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۹۳)۔

گھنگھور گھٹا تُلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹۰)۔ گھنگور گھٹا گھری ہوئی تھی بادشاہ زادی جھولا جھولنے لگی۔(۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۴۰)۔ ۲. گہرا ، تیز (نشہ وغیرہ)۔

مے پلا تند گھنگھرج پُرشور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شفشقیہ ، ۱۳۱)۔[گھنگھور(رک) کا ایک املا]۔

ـــ اَندھیرا (ـــ فت ا ، مغ ، ی مج) امذ۔
بہت زیادہ تاریکی ، بہت گہرا اندھیرا ،گھپ اندھیرا (مہذب اللغات)۔ [گھنگور + اندھیرا (رک)]۔

ـــ ہونا محاورہ۔
سیاہ یا مہیب ہونا ، چھا جانا ، پھیل جانا۔

شمعوں پہ جلا رہا ہوں پیہم شمعیں
ظُلمت ہے کہ گھنگور ہوتی جاتی ہے

(۱۹۵۲ ، سموم و صبا ، ۴۴)۔

گھنگول (فت گھ ، مغ ، و مج) امذ۔
نیلوفر ، کنول (لاط: Nymphaea Lotus) (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

گھنگولنا (فت گھ ، مغ ، و مج ، سک ل) ف م۔
۱. (۱) پانی کو ہاتھ سے اچھی طرح چاروں طرف ہلانا ، پانی کو ہاتھ سے متھنا ، کسی رقیق چیز خصوصاً پانی میں ہاتھ ڈال کر چاروں طرف چلانا ، گھمانا اور ہلانا جس سے جمی ہوئی چیز پانی میں حل ہو جائے۔

اِسے بھینچو دباؤ یا ٹٹولو
اُسے چھیڑو اُچھالو یا گھنگولو

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۴۴)۔ ایسے لفظ جن میں ایک ہائے مخلوط لکھی جاتی ہے ... گھنگریا ، گھینگرا ، گُھنگیاں ، گھنگولنا ، گھونگر۔ (۱۹۷۴ ، اُردو املا ، ۲۲۱)۔ (۲) گھولنا ، خوب ہلانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ ۲. اُلٹ پلٹ کرنا (کسی چیز یا مقصد کی تلاش میں)۔

اللہ رے کسی دُرِ مقصد کی جستجو
عشاق پھینک دیتے ہیں دریا گھنگول کر

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۵۴)۔ چوہیا ایسی اترائی کہ سارا جنگل کھوند مارا کبھی دریا کو گھنگولتی کبھی درختوں کا ستھراؤ کرتی۔ (۱۹۳۳ ، آج کل ، دہلی ، جولائی ، ۲۸)۔ ۳. چُھری ، چاقو وغیرہ پیٹ میں مار کے ہاتھ کو گُھما دینا۔

کوئل کا دُور دُور درختوں پہ بولنا
اور دل میں اہلِ درد کے نشتر گھنگولنا

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۱۰)۔ اس نے اپنا خنجر آبدار اپنے پیٹ میں گھنگول لیا۔ (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۵)۔ [س : घुंघु سے ماخوذ]۔

گُھنگَونا (ضم گھ ، مغ ، و لین) امذ۔
بجنے والا کھلونا ، جُھنجُھنا ، آواز والا کھلونا (جامع اللغات ، پلیٹس)۔ [س: घुघु र+आपिः]۔

گُھنگی (ضم گھ ، مغ) امث۔
(کاشتکاری) ایک کیڑا جو گیہوں کی بالوں اور چنے کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے (ا پ و ، ۲ ، ۱۰۳)۔ [گھونگی(رک) کی تخفیف]۔

گھنگیر (فت گھ ، مغ ، ی مج) امذ۔
رک : کنگیری ، ایک خاردار درخت (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۲ ، ۱۰۹)۔ [مقامی]۔

گھنگیرا (فت گھ ، مغ ، ی مج) امذ۔
گھگھرا ، پیٹی کوٹ (پلیٹس)۔ [گھنگھیرا (رک) کا ایک املا]۔

گِھنگھانا (کسر گھ ، مغ) ف ل۔
رک : گڑگڑانا ، التجا کرنا ، گھگھیانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گھگھیانا (رک) کا بگاڑ]۔

گُھنگھٹ (ضم گھ ، مغ ، فت گھ) امذ۔
رک : گھونگھٹ۔

اگر نانچنانچ ہے تو گھنگھٹ ہے کیا
نکل جائیں چل بیگ یاں پٹ ہے کیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۳)۔

تک تک کے کہیا تو گھنگھٹ میں منہ چھپال
آپس میں آپ ہنستی کہتا ہو کیا ہے سانا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۷۲)۔ [گھونگھٹ (رک) کی تخفیف]۔

گُھنگھٹا (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ) امذ۔
رک : گھنگھٹ۔

کچھ تو بتا کسی کی میٹھی بتیاں سن کر
بات بات تو گھنگھٹا میں مسکاتی ہے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی بتیاں ، ۳۳)۔ [رک: گھنگھٹ + ا ، لاحقۂ تکبیر]۔

گَھنگَھرج (فت گھ ، سک ن ، فت گھ ، ر) امث۔
رک : گھن گرج۔

مے پلا تند گھنگھرج پُرشور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگور

(۱۸۸۷ ، ساقی نامہ شفشقیہ ، ۱۳۱)۔ [گھن گرج (رک) کا ایک املا]۔

گُھنگھرُو (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ ، و مع) امذ۔
رک : گھنگرو۔

حاصل ہو لطفِ رقص بھی ہر چوکڑی کے ساتھ
سونے کے گھنگھروؤں کے ہیں قابل ہرن کے پانوں
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۰۰). [گھنگرو (رک) کا ایک املا].

گُھنگَھڑبالا (ضم گھ ، مغ ، فت گھ ، سک ڑ) صف.
رک : **گھنگربالا** ، **حلقہ دار (بال)**. لمبی ناک ، کشادہ پیشانی ، سر پر گھنگربالے بال جن میں کوئی چیز چمک رہی تھی۔ (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۹۹). [گھنگربالا (رک) کا ایک املا].

گَھنگَھس (فت گھ ، مغ ، فت گھ) امذ.
جاٹوں کی ایک قوم کا نام (پلیٹس). [مقامی].

گَھنگَھن (فت گھ ، سک ن ، فت گھ) امث.
چرخی یا پہیے کی جلدی جلدی چلنے کی آواز ، بھاری بھرکم آواز ، (ہن چک کی) (پلیٹس). [گھن (حکایت الصوت) کی تکرار].

گِھنگِھنا (کس گھ ، سک ن ، کس گھ) صف مذ.
گھناؤنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھن (رک) + گھن + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گَھنگَھنانا (فت گھ ، سک ن ، فت گھ). (الف) ف ل.
(کسی پہیے کا) گھن گھن کی آواز پیدا کرنا ، گھنگھناہٹ پیدا کرنا ، گھن گھن کی آواز دیتے ہوئے گھومنا. چرخی بانس میں سے نکل کر سڑک پر گھن گھناتی ہوئی دوڑی۔(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۳ ، ۲۷ : ۶). (ب) ف م. **پرشور بنا دینا ، گھن گھن کی آواز سے چکرا دینا (سر وغیرہ)**. گھڑگھڑانا ، گھنگھنانا ... پنپنانا وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۳۸). دھماکے کی آواز آئی اور میز پر رکھے ہوئے صفیہ کے سر کو گھنگھناتی ، دیواروں کو تھرتھراتی ، فضا میں ایک چیخ سار کر نہ جانے کہاں نکل گئی. (۱۹۷۳ ، رنگ روتے ہیں ، ۲۰۱). [گھن (حکایت الصوت) + گھن + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

گِھنگِھنانا (کس گھ ، سک ن ، کس گھ) ف ل.
گھن کھانا ، نفرت کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھن (رک) + گھن + انا ، لاحقۂ مصدر].

گَھنگَھناہٹ (فت گھ ، غنہ ، فت گھ ، ہ) امث.
چرخی یا پہیے کے چلنے کی آواز ، گھن گھن کی آواز ، بھاری بھرکم آواز. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وحی کو جو آپ پر اترتی تھی ... گھنٹی بجنے اور مکھیوں کی گھنگھناہٹ کی آواز میں اس کو پاتے تھے .(۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۳). اس کے پہیوں کی گھنگھناہٹ میرے کانوں میں آ رہی تھی . (۱۹۲۱ ، خونی شہزادہ ، ۱۷۵). ساری لڑکیاں کھڑی ہوئی یہ مسلسل گھنگھناہٹ سنتی رہیں . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲). [گھن (حکایت الصوت) + گھن (رک) + اہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

گُھنگَھنی (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ) امث.
رک : **گھنگنی ، اُبلے ہوئے چنے ، گیہوں وغیرہ.** کھولتے ہوئے پانی میں اُبالیں ، گھنگھنیاں پسائیں . (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶۳). [گھنگنی (رک) کا ایک املا].

گُھنگھنیاں (ضم گھ ، غنہ ، سک گھ ، کس ن) امث ؛ ج.
گھنگھنی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.
وہ ہوں برگشتہ مقدر آسمانِ دوں نواز
گھنگھنیاں مانگوں تو لوہے کے چنے چبوائے گا
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۹). [گھنگھنی + اں ، لاحقۂ جمع].

---منہ میں بھرے بیٹھنا محاورہ.
چپ سادھ لینا ، خاموش رہنا. میں نے دوبارہ کہوایا پھر بھی آپ منہ میں گھنگھنیاں بھرے بیٹھی ہے۔(۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۶۳).

گھنگھور (فت گھ ، مغ ، و مع) صف.
۱. **نہایت سیاہ ، خوفناک ، مہیب ، ڈراونی آواز والا (بادل وغیرہ).** دفعتاً گھنگھور اندھیرے میں بادل پھٹ کر دنیا کو ... تیز شعاعوں سے منور کر دیتے ہیں . (۱۹۰۲ ، خیالات عزیز ، ۲۲).
فردا کا پُرپیچ دھندلکا ماضی کی گھنگھور سیاہی
یہ خاموشی ، یہ سناٹا اس پر اپنی کور نگاہی
(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۸۱). ۲. **گہرا ، شدید ، کڑا ، سخت (کوئی حالت یا کیفیت).** اس کی طبیعت پر شروع ہی سے ایک اُداسی چھائی ہوئی ہے ایک گھنگھور اداسی. (۱۹۷۶ ، ہجر کی رات کا ستارا ، ۱۱۶). ۳. **معرکے کا ، گھمسان کا ، زور کا.**
چلی اپنی تلوار گھنگھور واں
کہ دریا ہوا آگ لہو کا رواں
(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۴۷). [گھن گھور (رک) کا ایک املا].

---بادَل (---فت د) امذ.
نہایت کالے اور ڈراونے بادل ، گھنگھور گھٹا.
خدا کے واسطے ساقی پیالے جام بھر کر دے
ہوائے سرد ہے چھایا ہوا گھنگھور بادل ہے
(۱۸۷۳ ، دیوانِ جرار ، ۱۰۳). پھر گھنگھور بادل چھا گئے ، تیز تیز ہوائیں چلنے لگیں. (۱۹۸۷ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۹۱). [گھنگور + بادل (رک)].

---بَدَرْیا (---فت ب ، د ، سک ر) امث.
رک : **گھنگھور بادل.**
ایک تو یہ گھنگھور بدریا پھر برہا کی مار
بوند پڑے ہے بدن پہ ایسے جیسے لگے کٹار
(۱۹۶۱ ، جدید شاعری ، ۵۲۷). [گھنگھور + بدریا (بدری / بدلی (رک) کی تصغیر)].

---گَھٹا (---فت گھ) امث.
رک : **گھنگھور بادل ، نہایت گہری اور ڈراونی گھٹا.**
جھوم جُھوم آتی ہے گھنگھور گھٹا ساون کی
ٹھنڈی ٹھنڈی چلی آتی ہے ہوا ساون کی
(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۴۷۲) آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۲۲۸).

ناسی کی گھنگھور گھٹا میں چپکا بیٹھا سوچ رہا ہوں
کس کی یاد چمک اٹھی ہے دھندلے خاکے ہوئے اجاگر
(۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۱۳۵) . اف : آنا ، چھانا ، گھرنا
[گھنگھور + گھٹا (رک)].

---گھٹا اُٹھنا محاورہ.
خوب گھٹا چھانا ، بادلوں کا امڈ کر آنا ، گہری گھٹا چھانا
فرقتِ یار میں گھنگھور اٹھی ہے جو گھٹا
اشکِ خوں آنکھ بھی آمادہ ہے برسانے کو
(۱۹۰۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۷۹).

گَھنگھورْنا (فت گھ ، مغ ، و مج ، سک ن) ف م.
رک : گھنگولنا جو فصیح ہے ، خوب ہلانا (جامع اللغات ؛ پلیٹس).
[رک : گھنگھولنا (ل بہ بدل ن)].

گَھنگھولْنا (فت گھ ، مغ ، و مج ، سک ل) ف م.
رک : گھنگولنا ، خوب ہلانا (پلیٹس). [گھنگولنا (رک) کا ایک املا].

گُھنْنا (ضم گھ ، سک ن) ف ل.
گھن لگنا (لکڑی یا اناج وغیرہ کا) کیڑا لگنے سے خراب و خستہ ہو جانا ؛ (کنایۃً) کسی فکر یا دکھ میں مبتلا ہونا ، رنجیدہ ہونا.
ہوا کیا گر بظاہر خوب ہے احوال قائم کا
وہ باطن میں تو تجھ بن طرح سے لکڑی کی گھنتا ہے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۸۹).
کیوں کی ہو خبر پمضیرو خزاں سے ہر شاخِ تر گھنتی ہے
پریدہ رنگِ رخِ چمن ہے خبر یہ اوڑتی ہوئی سنی ہے
(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۹۷). گُھنتا (گُھن سے). (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۵۱). [گُھن (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گَھنور (فت گھ ، و مج) صف (قدیم).
رک : گھنا ، گنجان.
لٹ تیری کنجلی ، تو کھب ہے گھنور
چک تیری ات اپک ، تو چھب تپتال
(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۶۳). [گَھن (رک) + ور ، لاحقۂ صفت].

گِھنَور (کس گھ ، و لین نیز مج) صف مذ (قدیم).
مکروہ ، گھناؤنا ، جس سے گھن آئے ، گندہ ، غلیظ شخص.
اے یار ہو دو تو چور ہے اسے
ہو چور تو او گھنور ہے اسے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۳). [گھن (رک) + ور ، لاحقۂ صفت].

گِھنَوری (کس گھ ، و لین نیز مج) امث (قدیم).
قابلِ نفرت کام ، گندی حرکت ، گناہ.
کیا ہوں میں خدا کی ایک چوری
جو ہوں کوئی نا کیا ہوئے کا گھنوری
(۱۶۸۸ ، قصۂ کفن چور (ق) ، ضمیمی ، ۵). [گھنور + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گَھنُوں (فت گھ ، و مج) صف.
بہت ، بے حد ، بے شمار ، وافر. لا گھنوں کی جاگیر تھی اللہ نے گھنوں روپیہ دیا تھا. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۸۰). [گَھن (رک) + وں ، لاحقۂ صفت].

گِھنَونا (کس گھ ، و لین نیز مج) صف مذ.
گھناؤنا ، قابلِ نفرت ؛ (مجازاً) ذلیل ، جس سے گھن آئے ، میلا ، گندہ ، غلیظ. تم نے ہمیں فرعون اور اس کے خادموں کی نظر میں ایسا گھنونا کیا ہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۲۶) . مکھی بھدیسلے ، گیگلے اور گھنونے ہوتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۲۰). [گھن + ونا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

---پَن (---فت پ) امذ.
گھنونا (رک) کی حالت ، مکروہ کام ، گندی حرکت. پوچھا کہ حضرت یہ کیا گھنونا پن ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۰ : ۵) [گھنونا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---کام امذ.
وہ کام جس سے کراہت محسوس ہو ، گندی حرکت ، گندہ کام. کمار بابو نے کہا - اس گھنونے کام سے کراہت نہیں آتی. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۷۵). [گھنونا + کام (رک)].

---کَرْنا محاورہ.
قابلِ نفرت بنا دینا ، کسی چیز کو مکروہ صورت کر دینا. اس زمین کے باشندوں میں ... مجھے گھنونا کر دیا. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۳۵).

گِھنَونْدا (کس گھ ، و مج ، غن) صف.
رک : گھنونا (پلیٹس). [گھن (رک) + وندا ، لاحقۂ تصغیر مذکر].

گِھنَونی (کس گھ ، و لین نیز مج) صف مث.
۱. مکروہ ، گندی ، غلیظ. وہ اُس سے انتہا کی نفرت کرتا تھا... جیسے کوئی شخص کسی سبب سے زیادہ گھنونی اور ذلیل شے سے نفرت کرتا ہے . (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۲). ۲. قے لانے والی. نہ وہاں ناک سے رطوبت نکلے گی ، نہ بلغم اور کھنکھار جیسی گھنونی چیزیں ہونگی. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۳۹). [گھنونا (رک) کی تانیث].

گَھنی (فت گھ) صف مث.
۱. گنجان ، پاس پاس ، متصل. اسی طرح اگر قحط مقامی بھی ہو تو اس کا اثر نہایت جانفرسا ہوتا ہے کیونکہ آبادی بہت گھنی ہے. (۱۹۲۳ ، وید کر پند ، ۷). ۲. بہت ، وافر ، ڈھیر ساری ، زیادہ (مذ : گھنا) . راجہ نے ایک ہانڈی بدھ سے بھری پردھان کے آگے رکھوا دی پل مارنے میں گھنی مکھیاں اس پر آن جمیں قلب پردھان نے سیس نوا کر کہا میرے چت میں آیا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۷). ۳. جس کی شاخیں یا ریشے وغیرہ بہت پاس پاس ہوں یا بہت سے ہوں (درخت ، پودے وغیرہ).

پھر خواب میں دیکھا کہ اچھی گھنی سات بالیں ایک نال پر نکلیں. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۱۶۲). سرپت اردگرد ہوئی ہوئی ایسی گھنی کہ چڑیا تک کا گزر نہ ہو سکے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰).

کتنے سپنوں کی تمنائیں رہیں اضطرار
ان گھنی پلکوں کی رنگیں چھاؤں میں ہیں بیقرار

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۳۰). ۴. **گنجان سایہ (جس میں دھوپ نہ چھنے ، چھانو کے لیے مستعمل).**

کہتا ہے مسافر سے یہ ہر نخلِ مدینہ
آرام ذرا لے لو یہاں چھاؤں گھنی ہے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیین ، ۱۳۷).

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

(۱۹۱۱ ، حفیظ جونپوری ، د ، ۱۶۸).

بادوں کی گھنی چھاؤں بھی رخصت ہوئی کہر سے
اک اور سفر کے لیے لوٹ آؤ سفر سے

(۱۹۷۷ ، دریا آخر دریا ہے ، ۵۳). ۵. **سیاہ رات ؛ مراد : سیاہ ، مہیب ، ڈراؤنی.**

نیند تو خواب ہے اور ہجر کی شب خواب کہاں
اس اماوس کی گھنی رات میں مہتاب کہاں

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۱۴۴). [گھنا (رک) کی تانیث].

--- داڑھی / ڈاڑھی امث.
وہ داڑھی جس کے بال برابر ایک دوسرے سے ملے ہوئے نکلے ہوں (چھدری کی ضد). لانبا قد ، دہرا بدن ، سر پر پٹے ، گھنی داڑھی ، بالوں پر مہندی لگاتے تھے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳). [گھنی + داڑھی / ڈاڑھی (رک)].

--- گُھنی (...ف گھ) صف مث.
نہایت گھنی ، بہت گنجان.

بڑ ایسے کسی شجر کے نیچے
کیا چھاؤں دلا گھنی گھنی ہے

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۳۵۱). [گھنی + گھنی (رک)].

--- گھور (...و مج) صف.
نہایت گنجان.

یہ اُبلتی بہکتی ہوئیں وادیاں
سبزہ و خار و گل کی گھنی گھور آبادیاں

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۵۲). [گھنی + گھور (رک)].

گُھنی (ضم گھ) صف مث.
خراب ، دیمک کھائی (لکڑی) ؛ جسے جگہ جگہ سے کیڑوں نے کھا لیا ہو. تیسرے قلابے میں کمان کو توڑ کر پھینک دیا اور کہا اس گھنی کمان پر یہ گھمنڈ تھا. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۵۸۳). [گھنا (رک) کی تانیث].

--- ہونا محاورہ.
گھن لگی ہونا (مہذب اللغات).

گِھنّی (کس گھ ، شد ن) امث.
۱. **چکر ، چکر کھانا ، چکر کے ساتھ گھومنا.** اُس گھن چکر سے اور گھنی یعنی چرخ کھانے سے سحر جادو سب رفو دو چکر ہوگیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۶۱). ۲. **(کاشتکاری) وہ پتلی لکڑی جو پتا میں سوراخ کر کے ڈالتے ہیں** (ماخوذ : توصیف زراعات ، ۵۸). ۳. **چرخی ؛ کندا (لکڑی کا)** (انگلش اینڈ ہندوستانی ٹیکنیکل ٹرمز ، ۲۹). [گھرنی (رک) کا بگاڑ].

--- چڑھنا محاورہ.
چکر آنا ، سر گھومنا. حسد سے اس کی روح ایسا تلملائی کہ اسے گھنی چڑھ گئی. (۱۹۸۳ ، قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے ، ۹۱).

--- کھانا محاورہ.
چکرانا ، چکر کھانا ، گھومنا. اس کا سر گھنی کھا کھا کر نیند کی بیہوشی میں غرق ہو جاتا. (۱۹۳۰ ، جزیرے ، ۵۳).

گُھنّی (ضم گھ ، شد ن) (الف) صف مث.
۱. **دل میں بات رکھنے والی ، کینہ پرور (عورت).** ایسی بیچاری بنی ہے دیدے پٹم گھنی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۳).

اکیتوبا وہ آپ کی بیگم حیا شعار
شرمیلی ، چپکی ، گھنی جو لگتی ہے بردبار

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۱۱). ۲. **مکار ، چالاک ، تیز.** یہ چالاک اور گھنی قوم جسماً و طبعاً بہت موزوں ثابت ہوتی. (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۵۷). اپنا راز کبھی شئیر نہیں کرتی بڑی گھنی ہے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۶۵) (ب) امث. **چُپ ، خاموشی** (فرہنگ آصفیہ). [گھنا (رک) کی تانیث].

--- سادھنا محاورہ.
قصداً چُپ رہنا ، سُنی اَن سُنی کر دینا ، خاموشی اختیار کرنا.

چپکے بیٹھے ہوئے ہو کیا معنی
گھنی سادھے ہوئے ہو کیا معنی

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲۰۳). گھنی کیوں سادھ لی منہ سے بھوٹ. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۶۷).

--- مُسْمُسی (... ضم م ، سک س ، ضم م) صف مث.
گربۂ مسکین ، غریب صورت ، شیطان صورت ، بدذات. تمیزاً گھنی مسمسی ، چھوٹی ، علامہ ، مکار شاہزہ تمیزاً کی لڑائی کیا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۵۸). [گھنی + مسمسی (مسمسا (رک) کی تانیث)].

گُھنیا (ضم گھ ، کس ن) صف.
کپٹی ، کینہ توز ، کینہ ور ، خبیث ، بد باطن ، گھنا (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : [illegible]].

گِھنیانا (کس گھ ، ن) ف ل.
گھن کھانا ، (کراہت یا نفرت سے) جی اوپر تلے ہونا. اس نے کہا اُف میرا پھوڑا دبا ، وہیں اس نے (چور نے) گھنیا کر چھوڑ دیا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۷۰). وہ دال جس سے

میرا دل گھنیایا تھا وہ ایسے مزے کی معلوم دی کہ کسی چیز میں مجھے ایسا مزہ نہیں آیا. (۱۹۲۰ ، لغت جگر ، ۱ : ۷۹)۔ [گھن (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر]۔

گھنیانی (کس گھ ، سک ن) صف مث.
جس کو دیکھ کر گھن آئے ، گندی. یے دین لوگ اعتراض کرتے تھے کہ مسلمانوں کا کیسا خدا ہے کہ ایسی گھنیانی بے حقیقت چیزوں کی مثالیں دیتا ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۳)۔ [**گھن** (رک) + یانی ، لاحقۂ صفت]۔

گھنیر (فت گھ ، ی مج) صف (قدیم).
کثیر ، بسیط ، وسیع.

کاں یہ ذرہ کاں یہہ خورشید منیر
کاں یہہ قطرہ کاں وہ دریائے گھنیر

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۳)۔

ہیں مرے آنو رسائے اے گھنیر
شاہ کے احوال میں ہیں بے نظیر

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت (دیباچہ) ، ۹)۔ [گھن = زیادہ + یر ، لاحقۂ صفت]۔

گھنیر (فت گھ ، ی مج) صف.
رک : **گھنیرا جو فصیح اور زیادہ مستعمل ہے** (پلیٹس)۔ [گھنیرا (رک) کا مخفف]۔

گھنیرا (فت گھ ، ی مج) صف مذ.
۱. **بہت ، بے حد ، زیادہ ، کثیر ، وسیع ، زیادہ مقدار میں ، تعداد میں زیادہ ، وافر.**

پیا بچھڑا ہے منج کوں دکھ گھنیرا
نہ جانوں کب ملے گا پیو میرا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹)۔

اگر دشمن نے سیدھا ہاتھ میرا
کیا تن سے جدا ، دوکھ دے گھنیرا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۰)۔

چنور لے کر کھڑا پیچھے تھا چیرا
کہ وہ بھی حُسن رکھتا تھا گھنیرا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۶۸)۔ کربل کتھا میں پنجابی کے بے شمار الفاظ استعمال ہوئے ہیں . سیاپا (ماتم) گھنیرا (بہت زیادہ) لاڈن (محبوب)۔ (۱۹۸۳ ، تنقید اور تحقیقی جائزے ، ۳۳)۔
۲. **گہرا ، سیاہ.**

ہر دم سحر عید نہ شام اور نہ سویرا
نِنے جو ہزاروں ہیں تو سایہ ہے گھنیرا

(۱۸۹۳ ، ریاض شمیم ، ۱ : ۶۳)۔

کیا جانے کیا دکھائے ہے کہ سر سے جائے
چھایا ہوا ہے یارو بادل بہت گھنیرا

(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۰۰)۔ ۳. **گھنا ، گنجان ، جس کی شاخیں پاس پاس اور بہت سی ہوں** (درخت). بہت بلند اور گھنیرا چنار کا درخت دیکھا. (۱۸۹۶ ، تورخ نامہ ، ۷ : ۹۳۸)۔

ساحل کے گھنیرے پیڑوں میں
برکھا کی ہوائیں گونجتی ہیں

(۱۹۳۶ ، اخترستان ، ۳۷)۔ باغ ہیں ، گھنیرے درخت ہیں ، ان کے سایوں میں جی لیں گے. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۱۳۷)۔ [گھنیر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

گھنیری (فت گھ ، ی مج) صف مث.
۱. **گھنی ، گھری.**

دھریا خوب بچار کر بات کے
گھنیری چکر تیز دعوات کے

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۰)۔

کھڑی تھی آگے آئینہ لے چیری
وہ چھب کو اپنی دیکھے تھی گھنیری

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵)۔ فریدون شوکت ایک چشمۂ آب کے قریب کچھ گنجان درختوں کے گھنیری چھاؤں دیکھ کر خوش ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۴۳)۔

جہاں ، چڑیاں گھنیری جھاڑیوں میں چہچہاتی ہوں
جہاں ، شاخوں پہ کلیاں نت نئی خوشبو لٹاتی ہوں

(۱۹۳۹ ، نغمۂ حرم ، ۴۴)۔ قناعت ، صبر اور یکسوئی کے ساتھ اس کی گھنیری چھاؤں میں آ بیٹھے. (۱۹۸۳ ، سمندر ، ۸)۔
۲. **بہت زیادہ سیاہ جس میں روشنی کا گذر نہ ہو (گھٹا، رات وغیرہ)۔**

نکلے گھنیری رات کا کہسار کاٹ کر
اب روشنی کے دام سے بچنا محال ہے

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۱۶۰)۔ [گھنیرا (رک) کی تانیث]۔

ـــ داڑھی امث.
رک : **گھنی داڑھی.** سفید گھنیری داڑھی ... دوہرا بدن جس میں بڑھتی ہوئی عمر نے ذرا سا خم پیدا کر دیا تھا. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۱۵)۔ [گھنیری + داڑھی (رک)]۔

ـــ گھٹا (ـــ فت گھ) امث.
رک : **گھنگھور گھٹا.**

گھنیری گھٹاؤں میں بجلی کی چشمک
یہ لب ہائے لعلیں ، یہ زلفِ پریشاں

(۱۹۳۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۸۳)۔ [گھنیری + گھٹا (رک)]۔

گھنیسر (فت گھ ، ی مج ، فت س) صف.
گھنی جس میں پر پاس پاس نکلے ہوں (دم). سر چھوٹا چونچ خورد و قد بڑا دم گھنیسر ، پر لانبے اور بازو بھی لانبے ہوتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۱۵)۔ [گھن (رک) + یسر ، لاحقۂ صفت]۔

گھنے گھنے (فت گھ ، گھ) صف اج.
بہت گھنے ، نہایت سیاہ.
آج کی رات اماوس ہے ، آج گگن پر چاند نہیں نہیں تو سائے گھنے گھنے ہیں ، تبھی ستائے سالد نہیں (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۵۵)۔ [گھنے (گھنا (رک) کی جمع) + گھنے]۔

گُھوآ/ گُھوا (و مع / ضم گھ) امذ.
۱. جھینگر کی قسم کا ایک کیڑا جو اکثر پانی کے کنارے یا کیچڑ میں رہتا ہے اور اسے بلبل وغیرہ پرند شوق سے کھاتے ہیں اور چڑی مار چھوٹے پرندوں کو پکڑنے کے لیے اسے بطور چکھی استعمال کرتے ہیں نیز مچھلیاں پکڑنے کے لیے کنٹیے میں لگاتے ہیں.

ماٹس نہیں گھونس یا گھوا ہے
مانی میں چکڑ میں پڑ سوا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۶). جب کام اس گھوئے کو کھاتے آتا ہے .... اس کے پر بندھ جاتے ہیں. (۱۸۹۱ ، رسالہ بٹیر بازی ، ۱۰۲). ۲. لکڑی میں سوراخ کر دینے والا کیڑا ؛ سرکنڈے کے اوپر کا پھول جو روئی کے مانند ہوتا ہے ، پھونی نیز مدار یا سینبھل کی روئی (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

گھوّا (فت گھ ، شد و) امذ (قدیم).
لاسا یا کیڑا جو کپّے میں باندھا جاتا ہے (پرندوں کو پکڑنے کے لیے مستعمل). باغ والے کی چھاتی میں بلبل کے کدھن سوں سلسلاٹ پیدا ہو کر کھٹولنا بنا کر گھوّا لگا کر اس کے اترنے کی جگہ رکھ کر بہت تنتر منتر سوں اسے پکڑایا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۱۷). [مقامی].

گھوال (کس گھ) صف.
جس میں بہت گھی ہو ، گاڑھا (دودھ) (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھ (گھی (رک) کا مخفف) + وال ، لاحقۂ صفت].

گھوپ (و مج) امذ.
رک : گھوپا ؛ (مجازاً) غار.

نہیں تو چہچہاؤ طائروں کے ساتھ لوہوں میں
پسند آئے جو تنہائی چھپو گلپوش گھوپوں میں

(۱۹۳۳ ، عروسِ فطرت ، ۳۸). [گھوپا (رک) کا مخفف].

گھوپا (و مج) امث.
موڑے ہوئے کناٹے کی بوری ، چٹائی یا کمبل وغیرہ جو سردی ، دھوپ یا بارش سے بچاؤ کے لیے سر پر اوڑھتے ہیں ، گھگی.

مُنھ پہ چھلنے کو ایک نے رویا
ایک نے سرکی کا کیا گھوپا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۶).

جس طرح دلو گدائے نازک دنیائے زشت
اپنے گھوپے میں چھپائے ساز و سامانِ بہشت

(۱۹۵۱ ، صفی ، لکھنوی ، د ، ۱۰۶). ۲. (کنایۃً) دائرۂ اختیار ، عمل دخل نیز قبضہ ، نرغہ. مسولینی اوروان ہنڈنبرگ بھی خوشامد خوروں کے گھوپے میں ہیں. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲ : ۹). [غالباً ، س : कम्बल+क].

---- مارنا محاورہ.
دوپٹے یا چادر سے سر اور منھ کو ڈھانک لینا (مہذب اللغات).

گھوپنا (و مج ، سکن پ) ف م.
بھونکنا (مہذب اللغات). [گھونپنا (رک) کا ایک املا].

گُھوت (و مع) امذ (قدیم).
رک : گھونٹ.

انکھیں بولا پیالے دو بول مکھ تھے کئیے
امرت کی گھوت پیانی دستی اس میں جم جم

(۱۶۷۲ ، عادل شاہ ثانی ، ک ، ۱۳۲). [گھونٹ (رک) کا قدیم املا]

گُھوٹ (و مع) امذ.
رک : گھونٹ.

جنگیری ہے چالیاں کے غمزیاں کے موٹ
سو باتاں میں تاپات متصری کے گھوٹ

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۳).

مُنھ میں زاہد کے ابھی بھر آئے پانی کر کہوں
ہیں شرابِ عشق کے کیا واہ کیفیت کے گھوٹ

(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۴ : ۳۵). عالمِ بیہوشی میں ہر وقت نماز پڑھتے تھے ، پانی تین گھوٹوں میں پیا کرتے تھے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۳۶۴). [گھونٹ (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گھوٹ (و مج) امث.
گھوٹنے کا عمل ، گھٹائی ، گھوٹنا ؛ حبس کا احساس (پلیٹس ؛ نوراللغات). [س : घृष्ट].

---- گھوٹ کَر/کے م ف.
۱. نہایت باریک کر کے ، اچھی طرح رگڑ یا کچل کے ، ملا کر. دال ترکاری گھوٹ گھوٹ کے بیٹوں کو کھلانے لگیں. (۱۹۸۷ ، تذکرہ ، انتظار حسین ، ۵). ۲. رگڑ رگڑ کے. خط نہیں بڑھاتا بلکہ گالوں پر گھوٹ گھوٹ کر استرا پھیرتا ہے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۰۰). ۳. (گلا) دبا دبا کر ، اذیت دے دے کر ، تڑپا تڑپا کر. یہ تاریکی جو قبر سے زیادہ ہے مجھے گھوٹ گھوٹ کر زندہ درگور کیے دیتی ہے. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۲۵).

---- گھوٹ کَر رَکھنا محاورہ.
دبا دبا کر رکھنا ، زبردستی روک کے رکھنا.

کرم رو راہِ عدم کا ہوں اگر آئے تو آ
سانس کو اب تک تو چھاتی میں رکھا ہے گھوٹ گھوٹ

(۱۹۳۸ ، شاہ نیاز ، د ، ۱۷۵).

گھوٹا (و مج) امذ ؛ جمع گھوٹے.
۱. (اُ) کسی سطح کو چکنا کرنے کا پتھر یا مہرہ وغیرہ (خاص کر کاغذ گھوٹنے کا). گھٹائی کے لیے .... پتھر یا لکڑی کا گھوٹا کام میں لایا جاتا ہے. (۱۹۴۹ ، کاغذ بنانا ، ۱۸). (اا) (نگینہ گری) سان کی سطح کو کُھردرا بنانے کا چوبی اوزار ، جب نگینوں کی گھسائی سے سان کی سطح چکنی ہو جاتی ہے تو اس اوزار سے رگڑ کر اُس کو کُھردرا بناتے ہیں (اپ و ، ۴ : ۴۴ ؛ پلیٹس). ۲. چار ابرو کا صفایا ، سر ، داڑھی وغیرہ کی اُسترے سے گُھٹائی (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. (حلوائی) چاشنی وغیرہ گھوٹنے کا کھونچا ، ڈوئی یا ڈائی وغیرہ (اپ و ، ۳ : ۲۱۳). ۴. بھنگ گھوٹنے کا ڈنڈا ، موسل ؛ گھٹی ہوئی بھنگ ، ٹھنڈائی (جامع اللغات). [گھوٹنا (رک) کا حاصل مصدر بطور اسم آلہ].

ـــــ پھروانا محاورہ.
اُسترے سے سر صاف کرانا ، داڑھی ، مونچھوں وغیرہ کو اس طرح منڈوانا کہ کھونٹی تک نہ رہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ دینا محاورہ.
پتھر وغیرہ کو رگڑ رگڑ کر چکنا کرنا. بادشاہ نے آ کر چینیوں کا کام دیکھا ... چینیوں کی تصاویر و تماثیل کا عکس ان گھوٹا دی ہوئی دیواروں پر پڑا. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳).

ـــــ کرنا محاورہ.
پتھر وغیرہ کی سطح کو رگڑ رگڑ کر چکنا کرنا. جو کچھ چینیوں نے نقاشی کی تھی وہ اسی گھوٹا کی ہوئی دیوار پر اس قدر خوبصورت معلوم ہوتی کہ آنکھوں کو حدقۂ چشم سے باہر کھینچے لیتی تھی. (۱۹۳۹ ، حکایات رومی (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳).

ـــــ لگانا محاورہ.
رٹنا ، تکرار کر کے یاد کرنا ، رٹّا لگانا. ریاضی پڑھنی ہے تو گنتی کا گھوٹا تو لگانا ہی پڑے گا. (۱۹۷۱ ، غالب کون ، ۸۹).

گھوٹالا (و مع نیز ضم گھ ، غم و) امذ ؛ = گھوٹالہ.
کچھ کا کچھ جو پریشانی یا نقصان کا باعث ہو ، گھپلا ، گڑبڑ. ابے خبیث ، یہ گھوٹالہ تکلا میں نے تجھے بندھی ہوئی اٹھنی دی تھی بندھی ہوئی. (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۵۸). کچھ نہیں ، وشنو بھائی ، بہت گھوٹالہ ہو گیا ہے ، کورٹ میں جانا ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۲۰۱). [گھوٹ (گھوٹنا) + الا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

گھوٹائی (و مع نیز ضم گھ ، و غم) امث.
(مہرے وغیرہ سے) گھوٹنے کا عمل یا گھوٹنے کا معاوضہ. اس سفیدی کا یہ خاصہ تھا کہ جب اس کی گھوٹائی کی جاتی تھی تو بلامبالغہ چمک دمک میں جلی آئینہ بن جاتی تھی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۵۲). [گھوٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

گھوٹک (و مع ، فت ٹ) امذ.
گھوڑا (ہلیتس). [س : घोटक].

گھوٹن (و مع ، فت ٹ) امث.
(تزئین لباس) کپڑے کو چکنا کرنے کا استری کی قسم کا اوزار جس سے رگڑ کر کپڑے کی سطح چکنی اور چمک دار بنائی جاتی ہے (ا پ و ، ۲ : ۳۳). اف : پھیرنا. [گھوٹ (رک) + ن ، لاحقۂ تانیث].

گھُوٹنا (۱) (ضم گھ ، غم و ، سک ٹ) امذ (قدیم).
ٹانگ کا درمیانی جوڑ ، گھٹنا. لوگوں کے حضور گردن سے تلے اور کہنی سے اوپر اور گھوٹنوں سے اوپر پلڈا ننگا نہ کرے اور لوگوں کے آگوں سوئے نہیں. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۵). [گھٹنا (رک) کا اشباعی املا].

گھوٹنا (۲) (و مع ، سک ٹ) ف م.
۱. (پانی وغیرہ) حلق سے اُتارنا ، آہستہ آہستہ پینا.

یہ رشک نے پھول لہو گھوٹ کر
سرِ بن جھل نے غنچے سیا پھوٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶).

برنگِ غنچہ تھی اوس کی غذا غم
لہو کے گھونٹی تھی گھونٹ ہر دم
(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۳۵).

گھونٹیں ہم یہاں لہو کے گھونٹ پڑے
پیٹھ پاں اس کے تئیں چباتے دو
(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۹). ۲. نگلنا ، کوئی چیز حلق سے اُتارنا.

جو کوئی چیز دیوے نت ہاتھ اوٹھے ہیں
گڑ ، بیر ، مولی ، گجر لے مُنھ میں گھوٹتے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۰۶). [گھوٹ (گھونٹ (رک) کا غیر انفی تلفظ) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھوٹنا (۱) (و مع ، سک ٹ) ف م ؛ = گھونٹنا.
۱. کسی چیز کو کھرل ، کونڈی وغیرہ میں ڈوئی یا گھوٹنے وغیرہ سے چلا کر باریک کرنا. تھوڑا سا نمک کھانے کا اس میں ڈالیں اور پانی ڈال کر خوب گھوٹیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۹۱). تمہاری اماں کی طرح دو من حلیم رات بھر گھوٹنے. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۱۰۸). جب پیاز سرخ ہو جاتی تو چاروں سیخیں اور چاروں بھیجے اس میں ڈال کر گھونٹ دیتے. (۱۹۶۶ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۳۹). ۲. (أ) کسی چیز کی سطح کو مہرے وغیرہ سے چکنا کرنا. انسان پتھروں کو توڑ کر ... کھالوں کے گھوٹنے کے لیے آلات بناتا تھا. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدن ہند ، ۲۰). (أأ) استرے سے خوب صاف کرنا ، اچھی طرح مونڈنا ، مونڈ کر چکنا کرنا.

گھونٹ کر کھوپڑی تم شیخ جی داڑھی کو منڈاؤ
کچھ یہ آئینہ نہیں جس کو تم پوش کرو
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۲۹۰). حجام نے پھر استرا پھیرا ، خوجی نے پھر ٹٹول کر کہا اور گھوٹو ، ابھی کھونٹی باقی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۱ ، ۲ : ۲۷۷). ۳. (گلا) اتنا دبانا کہ دم رُکنے لگے ، (گردن) مروڑنا ، گلا دبانا کہ سانس رُکنے لگے یا رُک جائے.

کیا مصحفی میں سعی کروں روزگار میں
تقدیر گھونٹتی ہو جو تدبیر کا گلو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۰). جب تو بچہ تھا اور نہایت ہی کمزور تھا تب ہی تیری گردن گھوٹ دینا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیرعلی ٹھگ ، ۹۱۷).

ابھر ابھر کے بیٹھے آہ! حوصلے اکثر
کہ ہیں کمینہ سے گھوٹے گئے گلے اکثر
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۲۶۹). ۴. سانس بند کرنا ، روکنا. قرو کے خیال پر وہ ایک دم ماضی کی دم گھوٹنے والی فضا سے لوٹ آئیں. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۲۲۱). ۵. حبس میں رکھنا ، تنگ کرنا ، ستانا ، تڑپانا.

دم رُکا جاتا ہے نکل اے آہ
بس دھوئیں میں زیادہ ہی کو نہ گھونٹ
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۳۶). یہ سنگ دل انسان اس بے زبان

بجی کو گھونٹ گھونٹ کر موت کے گھاٹ اُتاریے گا. (۱۹۲۹ ، خاتون ، ۵،۵). ۹. بار بار دہرانا ، متواتر اعادہ کرنا ، رٹنا. نیکی پر متوجہ ہوتے ہیں تو اس کو اتنا گھوٹتے ہیں کہ بدمزہ ہو جاتی ہے.(۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲:۹۹۲). جتنے وقت والد صاحب نے دو کتابیں خرید دیں ، الکلام اور رسائل شبلی انھیں لا کر سپاہور میں گھوٹنا شروع کیا. (۱۹۷۳ ، معاصرین ، ۶۶). ۷. (دل میں) دبا دبا کر رکھنا ، ضبط کرنا. اوپر بہت کچھ کڑوی کسیلی سنا گئی ہوں ، مگر ایسی تلخیاں دل میں گھوٹی نہیں جا سکیں. (۱۹۳۳ ، حرف آشنا ، ۶۶). [گھوٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

گھوٹنا (۲) (و مج ، سک ٹ) امذ.
رک : گھوٹا ، کسی چیز کی سطح کو چکنا کرنے کا پتھر یا مہرہ (پلیٹس). [رک : گھوٹ + نا ، لاحقۂ آلہ].

گُھوٹنا (ضم گھ ، غم و ، سک ٹ) امذ.
کھونٹ ، ٹخنا (پلیٹس). [گھٹنا (رک) کا اشباعی املا].

گُھوٹنّا (و مع ، فت ٹ ، شد ن) امذ (قدیم).
گھٹنوں تک کا پانجامہ نیز پتلی موری کا پانجامہ. دوسرے دن درزی نے میرے واسطے کلہاڑی رسی اور گھوٹنا پانجامہ مول لے دیا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۵۷). [گھٹنا (رک) کا ایک اشباعی املا].

گھوٹو (و مج ، و مع) صف.
ملائم ، خوشامدانہ (الفاظ) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھوٹ (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

گھوٹوا (و مج ، سک ٹ) امذ.
وہ رقیق چیز جسے خوب گھوٹا گیا ہو ، اچھی طرح گھوٹی ہوئی رقیق شے. ڈھولو بولے ، اری تو روز دال ہی کا گھوٹوا پکا لیتی ہے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نا اہل پڑوس ، ۳۸). [گھوٹ (رک) + وا ، لاحقۂ اسمیت].

گُھوٹوانا (ضم گھ ، غم و ، سک ٹ) ف ل.
اُسترے سے اس طرح منڈوانا کہ کھونٹی تک باقی نہ رہے (جامع اللغات). [گھٹوانا (رک) کا اشباعی املا].

گُھوٹی (۱) (و مع) امث.
ٹخنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : घुटिका].

گُھوٹی (۲) (و مع) امث.
رک : گھٹی ، ایک دوا (پلیٹس). [گھٹی (رک) کا اشباعی املا].

گھوٹی (و مع نیز مج) امث.
وہ زمین جس میں گزشتہ فصل دھان کی بوئی گئی ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھوٹ (رک) + س : ईका].

گھوٹی (و مج) امث.
(جلا کاری) جلا کار کا برتن پر جلا کرنے کا اوزار جو ایک چوبی بنا ہوتا ہے جس کے منھ پر عقیق لگا رہتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۵۱).

گُھور (۱) (و مع) امذ.
۱. (أ) کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ، گندگی ، غلاظت نیز کوڑے یا اُپلوں کا ڈھیر. گھور پر دھوپ پڑتی ہے تو اس میں سے بڑی بُو آتی ہے. (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۵۷). اس میں پرانے گھور کی مٹی بہ مقدار کافی ملا کر جڑوں میں ڈالیں. (۱۹۳۷ ، انگور ، ۶۷). (أأ) (کاشتکاری) کھیت کی گھاس ، جڑیں اور جھاڑی کا سمیٹا ہوا انبار ، گوڈڑ ، آکٹ (ا ب و ، ۶ : ۱۰۲). (أأأ) کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ (قدیم اردو کی لغت). ۲. چرک ، غلاظت ، میل (بدن وغیرہ کا). گھور یعنی چرک وغیرہ میں غلاظت پائی جاتی ہے. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). ۳. ریتلی نرم زمین (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [گھورا (رک) کا مخفف].

---بَرار (---فت ب) امذ.
۱. (قانون) وہ محصول جو ہر حصہ دار اور اجارہ دار پر ان مصارف کے سبب سے جو ایک سال میں ہوں لگایا جائے (پلیٹس ؛ اردو قانونی ڈکشنری). ۲. (کاشت کاری) گانو کی صفائی کا محصول جو ہر شخص سے اس کی حیثیت کے موافق لیا جاتا ہے (ا ب و ، ۶ : ۱۰۳). [گھور + برار (رک)].

گُھور (۲) (و مع).(الف) امذ.
تاکنا ، نظر بازی نیز غصے کی نظر ، تیز نظر (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
(ب) م ف. گُھور کر ، نظر گاڑھ کر ، غصّے کی نظر سے ، طیش بھری نگاہ سے ، برہمی سے ، ناراضگی سے.

ہونٹوں میں جو کی میں طلب بوسہ تو ناگہ
نظروں میں جتایا مجھے یوں گھور کسی نے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۰). [گھورنا (رک) کا حاصل مصدر].

---کَر/کے دیکھنا ف مر ؛ محاورہ.
غصّے کی نظر سے دیکھنا ، تیز نظر سے دیکھنا نیز نہایت انہماک سے دیکھنا.

توں گھور کر دیکھ رکھی ہے کن یہ طرا
کتے کاندیاں پوچھوں نا بوجھے کالفے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۵۸).

اگر تک گھور کے دیکھیں تو عاشق جی سے جاتا ہے
عبث ناوک لگا یاں ہاتھ میں صمصام لیتے ہیں

(۱۷۹۳ ، بیدار ، د ، ۷۲).

مت دیکھو اس کو گھور کے کب تاب ہے اسے
ہے جس کی چشم مست کو مے کا خمار بار

(۱۸۲۷ ، دیوان شادان ، ۲ : ۸۰). سوہن نے مجھے گھور کے دیکھا. (۱۹۸۳ ، زمین اور فلک اور ، ۱۳).

---گھار امث.
خوب آنکھیں کھول کر محبت بھری نظر سے دیکھنا ، تاک جھانک ، دیدہ بازی ، نظر بازی.

لیکن نہ تھا غیوری کو پایاب کوئی سکال
دونوں طرف سے ہوتی تھی آپس میں گھور گھار

(۱۷۹۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۱۵).

وہ گھور گھار میں استاد ، تا ک جھانک میں فرد
وہ ایک آنکھ ہے یا دوربین چشم میں
(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۵۸)۔ [گھور + گھار (تابع)]۔

ـــ گُھور کَر محاورہ۔
ٹکٹکی باندھ کر ، غصے کی نظر سے۔ وہ کبھی گھر کے کواڑوں کو دیکھتی ہے ، کبھی جگمگاتے ہوئے تاروں کو گھور گھور کر کھائے جاتی ہے۔ (۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۸۹)۔

ـــ گُھور کَر دیکھنا محاورہ۔
تیز نظر سے دیکھنا ، غصے یا بُری نیت سے بار بار دیکھنا۔ یہ نگوڑا منڈی کاٹا جھکو گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۲۸)۔ میں نے چپکے سے کہا ، مہنگا سنسان ہے .. بس قہر ٹوٹ پڑا ، اپنے اُپنے دیدوں سے گھور گھور کر دیکھا کہ تن بدن میں آگ لگ گئی۔ (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۹۷)۔ لوگ مجھے اس طرح گھورگھور کر دیکھ رہے تھے کہ جیسے میں کوئی عجوبہ تھا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۵)۔

گھور (۱) (و مع)؛(الف) صف۔
۱. **بہت زیادہ ، شدت کا ، نہایت۔** جس سمے تجھے گھور ویراگیہ ہو جائے ترا من سب سے کنارہ کر جائے تب تو سمجھ لینا کہ ترا اتنہ کرن شدھ ہو گیا۔ (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا ، ۹۰)۔ ۲. **شدید ، گھمسان کا ، خوں ریز (لڑائی وغیرہ)۔** طرفین کے لشکروں کا ایک دوسرے پر بل پڑنا اور دوبدو ہو کر لڑنا بڑے گھور سنگرام کے بعد فوج لنکا کا شکست کھا کر بھاگ جانا۔ (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۴ : ۲۰۷)۔ ۳. **ڈراؤنا ، خطرناک ، خوفناک ، دہشت ناک ، مہیب آواز ، گہری تاریکی۔** بادلوں کی گھور گرج کے ساتھ ایک سخت طوفان نے اس کو گھیر لیا۔ (۱۸۹۳ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمعیل میرٹھی ، ۱۰)۔
آنکھیں کھول کے دیکھ دوالی بیچ اندھیرا گھور
دیپ جلانے لوٹ رہے ہیں کیسے دھاڑی چور
(۱۹۵۱ ، تار پیراہن ، ۱۴۳)۔ ۴. **گھنا (جنگل وغیرہ)۔**
گھور پلکوں کے سیہ تیروں کی ٹھنڈی چھاؤں میں
قتل کے اقدام کو سُرما کے چھپ کرتے ہیں آپ
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۹۷)۔ ۵. **گہرا (رنگ ، نیند وغیرہ)** (پلیٹس)۔ (ب) امث۔ ۱. (لفظاً) **طبل کی آواز ؛ (مجازاً) آواز ، زور کی آواز (عموماً چکی وغیرہ کی)۔** عجیب بات ہے کہ گھور سنتا ہوں اور چکی نہیں دیکھتا۔ (۱۸۹۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۰۸)۔ برسوں میرا بے خبر لڑکپن ٹمٹماتے دیئے کی نیم جاں روشنی میں سو کر چکی کی گھور میں بیدار ہوتا رہا۔ (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۲۰)۔ ۲. **گہرا رنگ (بیشتر گھوڑے اور بھیڑ کا)** (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ ۳. **رات ، شب** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. **خوف ، ڈر ، دہشت۔**
رات دن اس کا لگا ہے مجھکو گھور
نیں ہے چلتا اس پہ میرا کوئی زور
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۴۹)۔ ۵. **خوفناک کام ؛ گرج ، کڑک ؛ میل ، غلاظت ؛ خوفناک ہستی ، شیوجی کا لقب** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔
(ج) م ف۔ **بہ افراط ، بڑی تعداد میں۔**

باغ میں شب کو واہ واہ کیا ہی مزوں کے گھور تھے
طوطے و بگلے مور تھے ، فاختوں کے بھی شور تھے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۳۲)۔ [س : घोर]۔

ـــ اَنْدھیاری (ـــ فت ا ، غنہ ، سک دھ) امث۔
خوفناک تاریکی ، گھپ اندھیرا۔ بات کچھ اور ہے ... ایسی گھور اندھیاری میں ابھی میں بھٹک رہا تھا۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳)۔ [گھور + اندھیاری (رک)]۔

ـــ اَنْدھیرا (ـــ فت ا ، مغ ، ی مج) امذ۔
شدت کی تاریکی ، بہت تاریکی ، مہیب اندھیرا ، گھپ اندھیرا ، گہری اور خوفناک تاریکی۔
دور ہی دور سے آس کی کرنیں چمک دمک دکھلائیں
جن کے گھروں میں گھور اندھیرے اُن کے پاس نہ آئیں
(۱۹۵۹ ، لاحاصل ، ۳۹)۔ شہزادی کو اس گھور اندھیرے میں زندگی بسر کرتے کئی قرن گزر گئے۔ (۱۹۸۳ ، اجلے پھول ، ۴۳)۔ [گھور + اندھیرا (رک)]۔

ـــ کا تار امذ۔
(موسیقی) سوتی آواز کا تار ، تار کھرج۔
سلطان ہو سن پکار تانا
جوں گھور کے تار جھڑجھڑاتا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۶)۔

ـــ گھور (ـــ و مج) صف۔
بہت زیادہ خوفناک ، نہایت ڈراؤنا (تاریک ، رات وغیرہ)۔
آگہی اور آگہی دیجیے آگہی کچھ اور
تیرگی گھور گھور ہے بھیکیے روشنی کچھ اور
(۱۹۷۸ ، فکر جمیل ، ۱۰۷)۔ [گھور + گھور (رک)]۔

ـــ گُھونٹ رَکْھنا محاورہ۔
غصہ یا نفرت وغیرہ کو چھپانا۔ جس دن سے آپ آئے ہیں آپ نے گھور گھونٹ رکھا تھا .. آپ مری ناک چوٹی کاٹے بغیر تھوڑے ہی چھوڑتے۔ (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۴۳)۔

ـــ گُھونٹنا محاورہ۔
رک : **گھور گھونٹ رکھنا** (پلیٹس)۔

ـــ نَرَک (ـــ فت ن ، ر) امذ۔
نہایت ڈراؤنا دوزخ ، وہ دوزخ جس میں سخت عذاب ہو (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گھور + نرک (رک)]۔

گھور (۲) (و مع) امذ۔
رک : **گھوڑ ، گھوڑا** (پلیٹس)۔ [گھوڑ (رک) کا ایک املا]۔

گھورا (و لین) امذ۔
مویشی کے رہنے کی جگہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

گُھورا (و مع) امذ۔
۱. **گندگی اور کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ، گو ، غلاظت۔**

گھورے پر سے جو اٹھ نہ سکتے تھے
دے بھی کتنا پوچ بکتے تھے
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۷).

بلبلوں کے بدلے ہے ہنگامۂ زاغ و زغن
کل جہاں انبار گل تھا آج گھورا ہو گیا
(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۱۸۵). وہ اسے گھر بھاگا کہتے ہیں یعنی وہ زبان جو گھورے پر کی ہے. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۳۷). گوبر کا لبالب بھرا ٹوکرا ایک سانس میں اٹھا کر گھورے پر لے جاتی ہے. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۶). ۲. کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ ، کھتا. جو کنواں ... گھورے کے نزدیک ہو .... اس کا پانی پینا بھی صحت میں خلل انداز ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۸۷). کتا گھوروں اور کوڑے کے ڈھیروں پر اپنا آذوقہ تلاش کرتا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۱۳). ہر کنوئیں گھورے کنارے جگہ جگہ جاگ پڑتی ہے یہ بھی ہیم الٰہی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۷۸). ۳. مٹی ، کھاد وغیرہ ؛ عارضی چولھا ، انگیٹھی (پلیٹس). [س : [illegible]].

---اندازی (---فت ا ، سک ن) امث.
کوڑا کرکٹ پھینکنا ، گندگی اٹھا کر لے جانا ، گھوڑے کی کھاد کھیت میں ڈالنا ، کوڑا کرکٹ اٹھا کر لے جانے اور پھینکنے کا کام. گھورا اندازی کا خرچ قریب دو روپیہ کے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۶۱). [گھورا + ف : انداز ، انداختن - پھینکنا ، ڈالنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
(کاشتکاری) کھیت میں کوڑا کرکٹ ڈالنا کھاد ڈالنا. گھورا دینے سے کھیت زوردار ہو جاتا ہے. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۲۷)

گھورا گھاری (و مع) امث.
رک : گھور گھار ، نظر بازی ، گھورنا. اے نامعقول دو گھڑی گھورا گھاری ، چہل دل لگی ہو گی. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۹۳). ذرا ہوشیاری کرو ، زیادہ نہ گھورا گھاری کرو. (۱۹۰۰ ، قتل نظیر ، ۳۱). اگر ان صاحب کی ... گھورا گھاری سے چھٹکارا ملا تو پھر باتیں کرلیں گے ، نہیں تو خدا حافظ. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۵۸). [رک : گھور (۲) + ا (حرفِ اتصال) + گھاری (تابع)].

گھورَت (و مع ، فت ر) امذ.
رک : گھرت ، مویشیوں کے بند کرنے کا احاطہ (ماخوذ : پلیٹس). [گھرت (رک) کا بگاڑ].

گھورَج (و مع ، فت ر) امث.
نرکل کی جڑ یا جھاڑی.

کلا تمہارا تونبا ، قد ہے تمام ڈنڈی
گھورج ہے ناے منہ پر اور ہیں یہ تار مونچھیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۵۰). [رک : گھور (۱) سے مشتق].

گھورچی (و مع ، سک ر) امث.
(تاگے وغیرہ کی) گرہ نیز گتھی (پلیٹس). [س : [illegible]].

گھورَم گھارا (و مع ، فت ر) امذ.
گھور گھار ، نظر بازی. آپس میں بانکے گھورم گھارا کر رہے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸۲۸). [رک : گھور (۲) + م (حرفِ اتصال) + گھار (تابع) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

گھورَم گھارَم (و مع ، فت ر ، ر) امث.
رک : گھورا گھاری.

گھورم گھارم کیھا کہ ام کھمکارم
تیرم تیرم ترازہ ام تلوزام
(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (عظام) ، ۱۸). [رک : گھور (۲) + م (حرفِ اتصال) + گھار (تابع) + م ، لاحقۂ کیفیت].

گھوڑنا (و مع ، سک ر) ف م.
۱. غور سے نظر جما کر دیکھنا ، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا ، تا کنا ، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا.

سکیں یکس ایک کوں دور کر
نہ دیکھیں یکس ایک کوں گھور کر
(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۸۹).

ہو فوج مینے گرم جو دیکھیے نظر بھر گھور جس
تن جل پستدر میں سکل سر کونسا ہو کر پڑے
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۸).

خیر کر یارب دلِ بیتاب کی
بے طرح سیں گھورتا آتا ہے شوخ
(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۷۰).

یہ دُکھتی نگاہوں سے گھورا مجھے
کہ دُکھنے مرے دل کا پھوڑا لگا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۷).

کاندھے سے ہاتھ میں لیا لوہے کی ڈھال کو
چمکائی تیغ گھور کے حیدر کے لال کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸). آسمان کو گھورتی تھی ، مگر صبح کسی طرح نہ ہوتی تھی. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۷). چاند بھی رات بھر منتظر رہتا ہے ... جہاں سے اسے موقع ملے گھورتا رہتا ہے. (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۵). ۲. غصے کی نظر ڈالنا ، بری سے دیکھنا ، خفگی یا عداوت کی نگاہ سے دیکھنا ، خشمگیں نگاہوں سے دیکھنا.

سورج کوں جو گھورے توں تک دانت کر
پڑے عرش پر دھاک نے لہاٹ کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۲).

کیا بلا افسوں کیا ناجی کسی نے اوس اوپر
دیکھ کر آگے تو ہنس دیتا تھا اب رہتا ہے گھور
(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۱۰۵).

کسی غنچہ کو چھوا اور نہ کوئی گل توڑا
گھورتی کیوں ہے مجھے آنکھیں نکالے بلبل
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۷۹).

مے نہیں کچھ بادہ کش کیوں گھورتا ہے محتسب
آبلے ہیں دل کے یہ خوشہ نہیں انگور کا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۳۹). بادشاہ نے غلام کی طرف جو

گھور کے دیکھا تو اُس نے قاب کی قاب اوندھا دی. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۲). اجنبی نے قدرے غصّے سے جواب دیا اور پھر ... گھورنے لگا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۲).
۳. پسندیدگی اور محبت کی نظر سے دیکھنا ، دیدار بازی کرنا ؛ بُری نظر سے دیکھنا.

ہے ایسا شوق ہر بوڑھے بڑوں کو
کہ گھوریں خوبصورت چھوکروں کو

(۱۸۰۳ ، قصہ تمیم انصاری ، ۵).
گھورا جو انہیں بہت تو بولے　　کچھ تو حق چھوڑو آرسی کا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۵۸). جس عورت پر نظر پڑی عاشقی کے واسطے گھورنے لگے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۸). آپ سب خاموش ٹک ٹک ، ہم سب کو گھورے جاتی ہیں. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). [رک : گھور (۲) + نا ، لاحقۂ مصدر].

---گھاڑنا محاورہ.
نظر جما کے دیکھنا ، بہت غور سے دیکھنا. شام تک پہاڑ کی کھوکریں کھائیں ، گھور گھار کر دیکھا ، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا ... اور تین چار میل اسی تلاش میں نکل گیا. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۲۷).

گھورَہ (و مع ، فت ر) امذ.
رک : گھورا. آلو میں لاگت آٹھ سو روپیے کھات ، گھورہ ، ترائی یعنی لولائی میں لگتا ہے اور پیداوار کو بہت مفید ہے. (۱۹۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۲). [گھورا (رک) کا ایک املا].

گھوری (و مج) صف ؛ امذ.
رک : اگھوری ، گندا ، میلا شخص. انقباض ، گھناؤ ، بسنگی ، کراہت ، غلاظت وغیرہ جیسے ... گھور ، گھوری ، گھورا گھن گھناؤنا وغیرہ وغیرہ. (۱۸۹۵ ، علم اللسان ، ۳۵). [اگھوری (رک) کا مخفف].

گھوری سے دیکھنا محاورہ (شاذ).
گھور کے دیکھنا ، نظر جما کے دیکھنا ، چالاکی و مکاری کے ساتھ دیکھنا ، نقصان پہنچانے کی نظر سے دیکھنا. جو شخص آنکھیں بہت جھپکے اور گھوری سے دیکھے وہ چور اور مکار ہو گا. (۱۷۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم ، ۱۵۶).

گھورِیے (و مع) امذ ؛ ج.
گھورا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ہوتی ہے مشاعروں میں بُو گھورے کی
حاجی بخش اللہ کی ، میاں بُھورے کی

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۲۷۳). آدمی کو وجود کے گھورے پر پھینک دیا گیا ہے جہاں نیستی نے اسے اپنے حصار میں لے لیا ہے. (۱۹۸۵ ، نقدِ حرف ، ۱۱۲).

---پر چوکا لگانا محاورہ.
گندگی کو صاف کرنا ، بے کار کام کرنا ، بے مقصد کام کرنا ، بے فائدہ کام کرنا ، غلط جگہ کھانا پکانے کا انتظام کرنا. آپ خاص قسم کے پیر ہیں ، گھورے پر چوکا لگانے سے فائدہ (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۱۳۰).

---کا ہیرا امذ.
بظاہر گندہ باطن صاف اور چمکیلا ؛ اہم ، قابلِ قدر (زبان کے لیے مستعمل). یہ زبان گویا گھورے کا ہیرا ہے ، کوئی معقول آدمی ایسے ہیرے کو گندہ سمجھ کر پھینک نہیں دے گا. (۱۹۳۳ ، اردو کی ابتدائی نشو و نما ، ۳۸).

---کے دِن پھِرنا محاورہ.
خستہ حالی کا خوشحالی میں بدل جانا ، حالات کا سازگار ہو جانا ، بُرے دنوں کے بعد اچھے دن آنا ، حالات بہتر ہونا.

جائے میخانہ بنی ہے مسجد
کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۰۹). بارہ سال بعد تو گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۱).

گھورِیا (و مع ، کس ر) امذ.
گندگی کا ڈھیر ، کوڑے کرکٹ کا ڈھیر (پلیٹس). [رک : گھور (۱) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

گھوڑ (و لین نیز مع) امث.
رک : گھور ، گھود (جامع اللغات). [گھور (رک) کا ایک املا].

گھوڑ (و مع) امذ (قدیم).
رک : گھور (۱) ، گھورا ، غلاظت ، گندگی ، چرک ، آلودگی ، کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ، خس و خاشاک کا انبار.

کبھی کس گھانس کے جڑواں نہیے بن عنبریں بالا
سُوکا کیں گھوڑ اگر ہے تو اچھے او گھوڑ صندل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۵۰).

یعنی اس آدمی کوں کیا جانے
جو او ہوے ہیں گھوڑ گلشن کوں

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۱). [گھور (گھورا (رک) کی تخفیف) کا محرف].

---اُوپَر / پَر ، گونہراں رولنا محاورہ (قدیم).
کھڑے پر موتی رولنا ؛ فضول اور بے حاصل کام کرنا.
تمہیں تو غرض کیا تُجے بولنا　　ستم گھوڑ اپر گونہراں رولنا
(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱ : ۱۳۱)).

گھوڑ (۱) (و مج) امذ.
رک : گھوڑا.

یہ کہہ اک بھیل نے کہا سنیہ کھول
جیے تو کر سپاہی گھوڑ کا مول

(۱۷۹۱ ، حسرت ، طوطی نامہ ، ۳۳). [گھوڑا (رک) کی تخفیف].

---بہل (---فت مع ب ، فت ہ) امث.
وہ رتھ جس میں گھوڑا یا گھوڑے جوتے جاتے ہیں ، گھوڑا گاڑی. این نوع راہ دور دراز ... بسواری اسپ و گہ بسواری گھوڑ بہل طے فرمودہ. (۱۶۰۵ ، تزوک جہانگیری (سرسید ایڈیشن) ، ۸).

بڑے کی گھوڑ بہل کی معمولی دوڑ جو آدھی ساعت تک نظر آتی ہے وہ دوڑ عرصۂ مِردنگ میں ... بارھویں حصّے کے برابر ہے. (۱۸۳۹ ، ستۂ شمسیہ ، ۵ : ۹۳). گھوڑے ، اونٹ اور گھوڑ بہل کی سواری میں دو مہینے کی راہ تو دن کے اندر طے کر کے دفعتاً غنیم کے سر پر جا پہنچا . (۱۸۹۰ ، اردو کی چوتھی کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۵۳). [گھوڑ + رک : بہل (۱)].

---بَہلی (---فت مع ب ، سک ہ) امث.
رک : گھوڑ بہل (نوراللغات). [گھوڑ بہل + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پُوجا (---و مع) امث.
گھوڑے کی پرستش ... راقم نے ... بہ چشمِ خود دیکھا کہ ایک شخص قومِ ہنود سے گھوڑ پوجا میں مشغول ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷). [گھوڑ + پوجا (رک)].

---چَڑھا (---فت چ) امذ.
رک : گھڑ چڑھا ، سوار ، سپاہی ، پکّا سوار ، عمدہ سواری جاننے والا ، سپاہی جس کی سواری کے لیے آقا کے ہاں سے گھوڑا مقرر ہو. سکھ لوگ فقیری کی حالت چھوڑ کر مسلح اور گھوڑ چڑھے ہو گئے . (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۱۸) . اب بھی فوج میں گھوڑ چڑھے دستوں کو جو اہمیت حاصل ہے اُس کا حال کوئی فوج ہی کے سرداروں سے پوچھے. (۱۹۵۴ ، حیوانات قرآنی ، ۷۱). [گھوڑ + چڑھا (چڑھنا (رک) سے مشتق)].

---چَڑھی (---فت چ) امث.
۱. رک : گھڑ چڑھی ، چھوٹی توپ جسے سوار گھوڑے پر لے کے بیٹھتا ہے. گھوڑ چڑھی اور بیل باتری توپ خانے سب چل رہے تھے . (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ۱۰۹). ۲. رسالہ ، سواروں کی فوج ؛ بیاہ کے موقع پر دولھا کا گھوڑے پر سوار ہو کر دلہن کے گھر جانا (نوراللغات). [گھوڑ چڑھا (رک) کی تانیث].

---دَوڑ (---و لین) امث.
۱. رک : گھڑ دوڑ ، گھوڑوں کو شرط بد کر باہم دوڑانے کا عمل ؛ گھوڑوں کی بدی ہوئی دوڑ نیز وہ میدان جہاں گھوڑوں کی دوڑ ہو . گھوڑ دوڑ درست ہے اگر شرط یک طرفہ ہو اور حرام ہے اگر دونوں جانب شرط ہووے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۴ : ۷۷). انگلستان میں ایک گھوڑ دوڑ کا گھوڑا ساڑھے چار لاکھ روپے پر فی الحال فروخت ہوا ہے. (۱۹۰۶ ، انتظام فتنہ ، ۱۳۱). بلچیں ... گھوڑ دوڑ اور جوئے کی لت کی وجہ سے اپنا کاروبار نہ جما پایا تھا . (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۰۷). ۲. (مجازاً) ایک دوسرے سے بڑھ جانے میں مقابلہ ، آدمیوں کا دوڑنا. اگر مسلمان اپنی حالت کو سنبھالیں اور اپنی حریف قوموں سے جو ... دماغی اور ذہنی ترقیوں کی گھوڑ دوڑ میں سبقت نہ کریں. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۳۳۷).

ترقی کی اِدھر گھوڑ دوڑ اُدھر یہ پیرِ ناطاقت
وہ آسانی سے کیا دوڑے کہ جو مشکل سے اُٹھتا ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۹). [گھوڑ + دوڑ (رک)].

---دَوڑ مَچانا محاورہ.
بھاگ دوڑ اور اُچھل کود سے ہنگامہ کرنا. جب یہ پردہ کی دیواروں کی آڑ میں گھوڑ دوڑ مچاتے ہیں تو ایسا شور کرتے ہیں کہ یقین نہ آئے گا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۳۰).

---دَوڑ مَچنا محاورہ.
بھاگ دوڑ ہونا ، بھگدڑ مچنا. مینجر جنرل مینجر چھوڑ ڈائریکٹر اور جنرل ڈائریکٹر تک گھوڑ دوڑ مچ جاتی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۱).

---رَتھ (---فت ر) امذ.
رک : گھوڑ بہل. اگر احیاناً تم سوار گھوڑ رتھ کے بسرعت تمام راستے سے شمال نار کے گذرو جن کی مینڈیں عمود دار راستے سے ہوں تو یہی سمجھو گے کہ وے مینڈیں تمام طرف مخالف روانگی گھوڑ رتھ کے چلی جاتی ہیں. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۵۶). [گھوڑ + رتھ (رک)].

---سال امذ.
اصطبل ، طویلہ. اُن کا اصطبل گھوڑوں کی کثرت سے سوداگر کا گھوڑ سال معلوم ہوتا تھا. (۱۹۵۶ ، بیگمات اودھ ، ۱۲۵) . [گھوڑ + رک : سال (۲) لاحقۂ ظرفیت].

---سَوار (---فت س) امذ.
رک : گھوڑ چڑھا، گھوڑے پر بیٹھا ہوا شخص ؛ (مجازاً) سپاہی. گھوڑ سوار دیوانہ وار خندق کے تختے پر حملہ کرتا ہے. (۱۹۶۴ ، تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات ، ۳۱۶). [گھوڑ + سوار (رک)].

---سَواری (---فت س) امث.
گھوڑے پر سوار ہونا ، گھوڑا دوڑانا. مجھے بڑے دنوں کے بعد گھوڑ سواری کا اپنا شوق پورا ہوتا دکھائی دیا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۲۹۲). [گھوڑ سوار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گاڑی امث.
رک : گھوڑا گاڑی جو زیادہ مستعمل ہے. بعضوں کا تخیلہ ہے کہ بہ صورتِ مجموعی گھوڑ گاڑی کی ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۲ : ۲۲). [گھوڑ + گاڑی (رک)].

---مَکّھی (---فت م ، شد کھ) امث.
جانوروں پر بیٹھنے والی قدرے بڑی مکھی ، گھوڑوں کو تنگ کرنے والی مکھی ، جانوروں پر بھنکنے والی مکھی. تیسری مثال گھوڑ مکھی کی ہے جو ... گھوڑوں ، خچروں ... گدھوں اور اونٹوں کا خون چُوس کر ان میں سرہ بیماری کے جراثیم داخل کرتی ہے . (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۱۲۳). [گھوڑ + مکھی (رک)].

---مُوہا (---و مع) صف ؛ امذ.
جس کا مُنھ گھوڑے کی طرح ہو ، لمبے مُنھ یا تھوتھنی والا شخص. کسی بزرگ کا جہاز گھوڑ موہوں کے جزیرے میں جا پڑا. (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۴۲). [گھوڑ + موہ = مونھ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

گھوڑ (۲) (و مج) امذ.
سوراخ (پلشی). [گوڑھ ـ گڑھا (رک) کا بگاڑ].

--- بھوڑ (---و مج) امذ.
چھپکلی کی ایک قسم ، گوہ (لاط : **Lacerta Scincus**).

کتے جانچا یوں زنبوریاں کوں چھوڑ
مگر دھوپ لینے پڑے گھوڑ بھوڑ

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۳).

لے آیا گھوڑ بھوڑ یک آپنے سنگ
رکھا تھا آستیں میں اُسکوں وہ سُنگ

(۱۶۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۲۲). کسان کو مجبور کرتے ہیں کہ اپنے جھونپڑے اور کھیتیا کھیت سے گھوڑ بھوڑ کی طرح چمٹا رہے. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲۵). [گھوڑ + بھوڑ (بھوڑنا (رک) کا حاصل مصدر)].

گھوڑا (و مج) امذ.
۱. بار برداری اور سواری میں کام آنے والا ایک مشہور چوپایہ گدھے یا ٹٹو سے مشابہ مگر ان سے بڑا اور خوبصورت جو مختلف رنگوں کا ہوتا ہے ، تانگہ اور بگھی وغیرہ کو کھینچنے اور چلانے کا کام بھی کرتا ہے.

تجے دیوں تنہے دام گھوڑے کپڑے باندہ غلام

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ : ۴۳)).

پکڑ یک گھوڑے کوں کاٹیا بچھاڑ
کباباں کیا سب وویپڑے کوں کاڑ

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۲).

نہ دوڑ سک ہے تیرے ہرت کے میدان آ
مرے خیال کے چالاک تند گھوڑے سب

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۵).

اس قدر ترک سجن یہ چشم گھوڑا ہے مگر
چابکی یاں لگ ترے ابرو یہ کوڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۹).

قدم گھر سے رکھے وہ شخص باہر
جسے دمڑی کا گھوڑا ہو میسّر

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات میر حسن ، ۱ : ۱۹۰)).

خاک میں کس کس کوملاوے پھونک دے کس کس کا گھر
باؤ کے گھوڑے پہ وہ آتش کا پرکالا چڑھا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰). تم نہ صرف گھوڑے چور تھے بلکہ مجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۳). ۲. **بندوق کے پٹاخے پر مارنے والا گھوڑے کے چہرے کی وضع کا پرزہ جس کی ضرب سے پٹاخے کا مسالہ بھڑک اٹھتا ہے اور بارود میں آگ لگا دیتا ہے ،** بندوق کا طوطا ، کتّا. جس وقت گولی اس بندوق میں بھر کر ب کے گھوڑے کو چڑھاتے ہیں ... تو وہ گھوڑا ... کرتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۳ : ۶۰). گھوڑا گرانے سے چلنے والی بندوق آگرے میں ڈھلنے لگی تھی (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۳۳). ۳. **شطرنج کے ایک مہرے کا نام جو ہر بازی میں دو ہوتے ہیں اور بادشاہ کی صف میں فیل کے برابر بٹھائے جاتے ہیں (یہ مہرہ ڈھائی گھر آڑا چلتا ہے).**

گھوڑا ، فیل ، بسات کوں سب سات جلد دوں
پاوں پیادی ہوں بھروں جو شہ رہتاوں

(۱۲۶۵ ، بابا فرید شکر گنج (رسالہ اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۲۲)).

اے شاطر زمانہ تصدق ہو پیل چرخ
شطرنج عشق میں ترے گھوڑے کی چال کے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۹). اگر خان صاحب نہ بولتے تو گھوڑا مفت پٹ گیا ہوتا. (۱۹۳۲ ، رُوحِ ظرافت ، ۱۲۲). ۴. (شاذ) **(لکڑی کا) ڈھانچا جس پر کپڑے رکھتے ہیں.** کاغذ سازی کے لیے ضروری سامان ... پیسنے والا میز ، کپڑے رکھنے کے لئے لکڑی کا گھوڑا. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۲۳). ۵. **کھونٹی (جو گھوڑے کی شکل کی ہو).** چرخا ... سہتا ... اس کے دونوں کنایے پر کونٹی ... گاڑی جاتی ہے اُن کا نام گھوڑا کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، توصیف زراعات ، ۵۸). [پ : घोड़का : س : घोटक].

--- اُتارنا محاورہ.
گھوڑے کو دریا کے پار اُتارنا یا لے جانا (علمی اُردو لغت ؛ جامع اللغات).

--- اُٹھانا / اُوٹھانا محاورہ.
گھوڑے کو چلانا ، آگے بڑھانا ، گھوڑے کو تیز دوڑانا. گھوڑا اوٹھا ، حضرت پاس آ. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۳). سوار ہو کر جنگل میں گیا اور ایک شکار کے پیچھے گھوڑا اٹھایا (۱۸۰۳ ، مذہب عشق ، ۸).

لکھے منظر خانہ سے اوصافِ چشمِ یار
آہوے دشتِ حُسن پہ گھوڑا اٹھائیے

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۲۰۳).

--- اُڑانا محاورہ.
گھوڑا اٹھانا ، گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا. دونوں نے گھوڑے اڑا کر پتر پہلوانی دکھائے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۸۵). تھوڑی دُور آگے چل کر گھوڑا اُڑایا اور سیدھا بیرم خاں کے خیمے میں آیا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷). وہ لڑائی کے لیے جھپٹے اور برچھیاں تانے ، گھوڑے اُڑا کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنتِ روما (ترجمہ) ، ۳۱۲).

--- اُڑنا محاورہ.
گھوڑے کا اپنی جگہ سے نہ ہٹنا ، سرکشی کرنا ، قابو سے باہر ہونا. امیر خسرو نے کہا ہے :
پان سڑا کیوں ، گھوڑا اڑا کیوں ، پھیرا نہ تھا.
(۱۳۲۴ ، امیر خسرو (انشائے بشیر ، ۸)).

--- اُکھڑنا محاورہ.
گھوڑے کا قدم برابر نہ پڑنا ، چال سے اُکھڑ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---**اُلانگنا** محاورہ.
نئے گھوڑے پر پہلی مرتبہ سواری کر کے اس کی جھجک نکالنا ، نئے گھوڑے پر چڑھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---**اُلٹنا** محاورہ.
گھوڑے کا روگرداں ہو جانا ، واپس مڑنا.

> پھر میں ابلقِ ایام بھی کاوش میں رہا
> بارہا میری سواری میں یہ گھوڑا الٹا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

---**اور مَیدان دونوں حاضِر ہیں** فقرہ.
آزما کے دیکھ لو ، جس طرح جی چاہے جانچ لو ، پرکھ لو ، امتحان لے لو. کھاتا ہے تو ہکا لے ، آزمانا ہے تو آزمالے ، حال ہمارا ظاہر ہے ، گھوڑا اور میدان دونوں حاضر ہے. (۱۸۳۵ ، بوچن شال (ق) ، ۳).

---**آپ ہی بادے آپ ہی بَھرائے** کہاوت.
کسی کام کو خود کر کے پریشان ہونا یا تعجب و وہم کرنا (ماخوذ : قصص الامثال).

---**بَچ** (---فت ب) امث.
رک : بچ (۱) جو زیادہ معروف ہے ، ایک درخت کی جڑ (لاط : Acorus Clamus Odoratus) گھوڑا بچ گجرات میں بچ کو کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۳۲۴). [گھوڑا + س : वच]

---**بڑھانا** محاورہ.
گھوڑے کو آگے کرنا ، تیز چلانا ، گھوڑے کو بھگانا ، گھوڑے کو دوڑانا.

> ایک پر عونِ دلاور نے اٹھایا گھوڑا
> ایک شامی پہ محمد نے بڑھایا گھوڑا

(۱۸۷۴ ، انیس (نوراللغات)).

---**بڑھ جانا** محاورہ.
گھوڑے کا سبقت لے جانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---**بگّی** (---فت ب ، شد گ) امث.
وہ گاڑی جس میں دو یا چار گھوڑے جوتے جاتے ہیں. وہ بھی گھوڑا بگی کی جگہ موٹر کار میں بیٹھ کر جاتے ہیں. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۱۶۹). [گھوڑا + بگی (رک)].

---**بَنانا** محاورہ.
۱. کسی کی دونوں ہتھیلیاں اور گھٹنے زمین پر ٹکوانا (عموماً کھیل میں). گورا خالہ کی گردن پکڑے گھوڑا بنائے کھڑا ہے. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۴). ۲. گھوڑے کی تربیت یا دیکھ بھال کرنا ، گھوڑے کو چست و چالاک بنانا. شیخ پیر علی کے شاگرد تھے یہ بھی گھوڑے خوب بناتے تھے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۸۲).

---**بننا** محاورہ.
گھوڑا بنانا (رک) کا لازم ، گھوڑے کی تربیت کرنا ، گھوڑا سدھانا. تو ذرا گھوڑا بن جا کہ میں چلی توڑوں. (۱۹۳۶ ، ستونتی ، ۱۳۰).

---**بیچ کَر سونا** محاورہ.
گہری نیند سونا ، سکون و اطمینان سے سونا ، بے فکری کی نیند سونا (اکثر جمع میں مستعمل). ایک خوابِ خرگوش میں کروٹ نہیں بدلتا جیسے گھوڑا بیچ کر سو رہا ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵). تم تو آج گھوڑا بیچ کر سوئی نہیں گیا. (۱۹۰۵ ، حورعین ، ۲ : ۸۹).

---**بَھر جانا** محاورہ.
گھوڑے کا بند بند تھکن سے جکڑ جانا ، سینہ بند ہو جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---**پالا بَنْنا** محاورہ.
گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا (نوراللغات).

---**پائے پَر چڑھانا** محاورہ.
بندوق کی جانب کو ہتائے پر ضرب دینے کے لیے اٹھا کر اس کے پائے پر لا رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---**پَچھاڑ** (---فت پ) امذ.
ایک نہایت مہیب صورت اور سخت زہریلا سانپ. کم بخت پدم دار ، گھوڑا پچھاڑ اور بندا تو ایسے بھیانک صورت تھے کہ دیکھتے ہی پیشاب خطا ہوتا تھا. (۱۹۶۶ ، انجام ، کراچی ، ۲۲ مئی ، ۳).

---**پَلانا** محاورہ.
(اسپ سواری) گھوڑے پر کاٹھی یا زین رکھنا ، چارجامہ کسنا (فرہنگ آصفیہ).

---**پے کرنا** محاورہ.
گھوڑا پن کرنا ، احمقانہ کام کرنا. خونخوار کود کر گھوڑا پے کرنے حریف کا چلا تھا کہ شہزادہ بھی کودا وہ دوڑ کر لپٹ گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۸۹۲).

---**پِھرْنا** محاورہ.
گھوڑا پھیرنا (رک) کا لازم ، گھوڑے کا محدود جگہ میں چلنا یا گردش کرنا.

> اٹھا نہیں جاتا کہ بدن چور ہیں سارے
> گھوڑے کہیں پھر جائیں نہ لاشوں پہ ہمارے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۸۹).

---**پھیرْنا** محاورہ.
۱. (اسپ سواری) گھوڑے کو داہنے ، بائیں یا پیچھے کی جانب یکایک موڑنا نیز گھوڑے کو چال اور دوڑ کی مشق کرانا. وہ بھی اپنے فن کا بڑا استاد تھا ، اس کو گھوڑا پھیرنے کے ہزاروں کرتب یاد تھے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۲ : ۲۴). شیریں جس خوبصورتی اور صفائی سے ... جلت پھرت سے گھوڑا پھیر پھیر کے گیند کو روکتی اور الٹا واپس کرتی تھی. (۱۹۰۰ ، ایام عرب ، ۲ : ۱۲۰). ۲. کسی محدود جگہ میں گھوڑے کو گردش دینا ، چلانا ، گھوڑا دوڑانا.

شہید ناز کی تربت پہ پھیریے گھوڑا
مٹائیے یہ نشانِ مزار باقی ہے
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۳).

---پھینکنا محاورہ.
گھوڑے کو کسی کے پیچھے یا کسی خاص سمت دوڑانا. ایک ہرن کے پیچھے سب لوگوں کو چھوڑ کر گھوڑا پھینکا تھا. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۸).

---ٹھنڈا ہونا محاورہ.
گھوڑے کی شہوت رفع ہونا.
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
تو باسی پانی لے کر تھوڑا تھوڑا
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۲۱).

---جَمْنا محاورہ.
گھوڑے کا کودنے کے لیے رُکنا ، ٹھہرنا (نوراللغات).

---جوتنا ف م.
گاڑی کھنچوانے کے لیے گھوڑے کو گاڑی میں لگانا ، جوڑنا (اب و ، ۵ : ۳۳).

---جوڑا (---و مج) امذ.
(کنایۃ) قیمتی ساز و سامان جو بخشش کے طور پر ملے ، مال و اسباب جو بطور انعام و اکرام ملے. جو کوئی حضرت مسلم کے پتیموں کو دارالامارت میں لادے گا گھوڑے جوڑے سے سرفراز ہوویگا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۵۸). ہوا میں اپنے گھوڑے جوڑوں سے باز آئی ، بلا سے ننگے کان ہوں مگر گز بھر کی زبان نہ ہو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۸). [گھوڑا + جوڑا (رک)]

---چاہیے بدانیکی کو ذرا پھرتا / پُھرتی سا / سے آنا / آنیو کہاوت.
دولھا کے واسطے گھوڑے کی ضرورت ہے جلدی آنا ، حاجت مند کو بہانے سے ٹالنا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---چراغ پا ہونا محاورہ.
گھوڑے کا پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو جانا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات).

---چڑھانا محاورہ.
۱. بندوق کا گھوڑا اونچا کرنا یا اٹھانا. کسی لمحے بھی شکار سامنے آ سکتا ہے • مجھے گھوڑا چڑھا لینا چاہیے •. (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۳۴). ۲. گھوڑے کا گھوڑی سے جفتی کرانا.
جب وہ آنگ کا کرے کوڑا
آخر آنگ میں چڑھا گھوڑا
(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۸۹).

---چلانا محاورہ.
کسی مسلک یا راستے کا اختیار کرنا.

میں گھوڑا دینِ احمدؐ میں چلایا
دل و جاں راہِ احمدؐ میں گنوایا
(۱۷۷۱ ، منصور نامہ ، ۱۹ (الف)).

---چمکانا محاورہ.
گھوڑے کو تیز رو کرنا ، گھوڑے کو تیز چلانا.
چمکائے ہی جاتا ہے زمیں سے جو فلک پر
سب کہتے ہیں خورشید درخشاں ہے یہ گھوڑا
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۴۲).

---چھُڑوانا محاورہ.
گھوڑے کو تخم لینے کے لیے گھوڑی پر چڑھوانا.
جب آنگ اسکی آخر ہونے پر آئے
تب اس پر چاہے گھوڑا تو چھڑوائے
(۱۷۹۵ ، فرس نامۂ رنگین ، ۲۲).

---چھُوٹے ہاتھی چھُوٹے کہاوت.
خدا جانے کیا انجام ہو ، کیا نتیجہ نکلے. ان دونوں ممبروں نے یہ سوچ کر کہ خدا جانے گھوڑا چھوٹے ہاتھی چھوٹے دادا جان کو حلف دلانے سے انکار کر دیا. (۱۹۴۷ ، فرحت مضامین ، ۳ : ۴۶).

---چھوڑنا محاورہ.
گھوڑے کو تخم لینے کے لیے گھوڑی پر چڑھانا ؛ گھوڑا دوڑانا ؛ گھوڑے کو اس کی مرضی پر چلنے دینا ؛ جتے ہونے یا سواری کے گھوڑے کا چار جامہ وغیرہ اتار ڈالنا ، گھوڑا کھولنا ، چرائی پر ڈالنا ، گھوڑے کے چرنے کے لیے کھول کر چرائی کی جگہ پہنچا دینا ؛ خوید پر چھوڑ دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---چھیڑنا محاورہ.
گھوڑا تیز چلانا ، گھوڑے کو ایڑ لگانا (علمی اردو لغت).

---داغ ہونا محاورہ.
سواروں کے زمرے میں نوکر ہونا (زمانۂ شاہی میں جو سواروں کے زمرے میں نوکر ہوتا تھا اس کے گھوڑے کو داغ دیتے تھے) (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دانے ، گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا کہاوت.
معاملہ کی جگہ مروت برتنے سے نفع نہیں ہوتا ، اگر کوئی شخص اپنے نفع کی پروا نہ کرے تو بھوکا مرتا ہے (نوراللغات).

---دبانا محاورہ.
بندوق کے کُتّے کو ہٹانے پر زور ڈالنے کے لیے چلانا. شیر نزدیک آ گیا ... میں نے شست لی اور گھوڑا دبا دیا. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۲۲۰). پنچھی کے سامنے کھڑے ہو کر نشانہ باندھا اور گھوڑا دبا دیا. (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۳۹).

---دوڑانا ف م ؛ محاورہ.
گھوڑا بھگانا ، گھوڑا سرپٹ چھوڑنا ؛ گھوڑا ڈالنا.

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے
(۱۹۱۱ ، بانگِ درا ، ۱۸۱)۔

---دینا محاورہ۔
اسپِ نر کو مادیان پر چھوڑنا (نوراللغات)۔

---ڈالنا محاورہ۔
۱. گھوڑے کو کسی کے پیچھے دوڑانا ، تعاقب میں گھوڑا دوڑانا۔ ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالے ہوئے اسی طرف آ نکلے۔ (۱۸۰۳ ، مذہبِ عشق ، ۸)۔ ایک کے پیچھے فریدون شوکت نے گھوڑا ڈالا دوسرے کے تعاقب میں وزیر زادہ چلا۔ (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹)۔ اب کوئی سامنے نہیں آتا ، یہ برابر گھوڑا ڈالے چلا آتا ہے۔ (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۹۰۲)۔
۲. گھوڑے کو گھوڑی سے جفت کرانا۔

سیل کر پھر کرے کبھی مادہ
ڈال گھوڑا تو اس پہ دوبارہ

(۱۸۳۱ ، زینت الخیل ، ۱۸۷)۔ بعض گھوڑیاں ایسی بھی دیکھی گئی کہ ان پر کئی تھان یعنی کئی دفعہ گھوڑا ڈالوایا گیا لیکن ... گابھن نہ ہوئیں۔ (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۳)۔

---ڈپٹنا محاورہ۔
گھوڑے کو تیز دوڑانا ، گھوڑے کو مہمیز کرنا۔

بزدلے جو کہ ستم اس کے سے منہ پھیر گئے
ان بھگوڑوں کو یہ گھوڑے کو ڈپٹ کر مارا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۰)۔

---ڈٹانا محاورہ (قدیم)۔
رک : گھوڑے کو مہمیز کرنا ، گھوڑے کو ڈپٹانا۔

سو در حال گھوڑا ڈٹایا او نے
او خاقان کے نزدیک آیا او نے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۸۳)۔

---ران کے نیچے ہونا محاورہ۔
گھوڑے پر سوار ہونا ، گھوڑا قابو میں یا زیرِ ران ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات)۔

---سنوارنا محاورہ۔
گھوڑا سدھانا ، گھوڑے کو تربیت دینا۔ جس کسی کا گھوڑا سنوارنا ہو ، یہ لوگ سنوارتے ہیں اور انہیں یہاں کی اصطلاح میں چابک سوار کہا جاتا ہے۔ (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۸۳)۔

---کُدانا ف م ، محاورہ۔
گھوڑے کو اس طرح چلانا کہ وہ اُچھلتا ہوا چلے ؛ گھوڑے کو تیز دوڑانا۔

وہ سامنے سے جو گھوڑا کُداتے آتے ہیں
ہمارا مزرعِ ہستی نہ پائمال کریں

(۱۸۴۷ ، کلیاتِ صبا ، ۷۰)۔

---کڑکانا محاورہ۔
گھوڑے کو بہت تیز دوڑانا ، سرپٹ دوڑانا۔

پرتوِ مہر سے نیزوں کی چمک ملنے لگی
گھوڑے کڑکائے سواروں نے زمین ہلنے لگی

(۱۹۳۲ ، خمسۂ متحیرہ ، ۷۳)۔

---کڑکڑانا محاورہ۔
گھوڑے کو بہت تیز بھگانا (مہذب اللغات)۔

---کسنا محاورہ۔
سواری کے لیے گھوڑے پر زین باندھنا ، سواری کے لیے گھوڑے کو تیار کرنا۔ سپاہیوں کی عورتیں ... گھوڑے کستی تھیں سوار ہوتی تھیں۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۶)۔ حکم دیا کہ گھوڑا کسو تا کہ ہم جنگل میں پھریں اور دیکھیں کیا ظہور میں آتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۱۰۵)۔

---گاڑی امث۔
وہ گاڑی جسے ایک یا دو گھوڑے کھینچتے ہیں ، بگھی ، وکٹوریہ ، ٹم ٹم۔ گھوڑا گاڑی میں پندرہ گھنٹہ میں یہ سفر پورا ہوتا ہے۔ (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمن کا سفر قسطنطنیہ ، ۴۳)۔ مرنے سے پہلے جائداد اور مکان کیا گھوڑا گاڑی ، مکان کا اسباب تک چھوٹی بیوی کے نام کرگئے۔ (۱۹۲۲ ، گردابِ حیات ، ۱۰۱)۔ تھک ہار کر انھیں باہر جا کر گھوڑا گاڑی کی۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۳۹)۔ [گھوڑا + گاڑی (رک)]۔

---کُدکُدانا محاورہ۔
گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز دوڑانا ، ہانکنا یا تیز کرنا (محاوراتِ ہند ؛ مہذب اللغات)۔

---گرانا محاورہ۔
بندوق چلانے کے لیے اس کا کھٹکا نیچا کرنا۔ رنجک کے سوراخ یعنی بندوق کے کان کے قریب پتھر کے کئی ٹکڑے لگا کر اس نے گھوڑے کو گرایا۔ (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ یافرہنگ ، ۳۰)۔

---گر جانا محاورہ۔
بندوق کا کھٹکا گر جانا ، بندوق چل جانا۔ تخت پر کارتوس بھری ہوئی بندوق رکھی تھی ، میں نے ہاتھ میں اٹھائی اور پھر ایک دوسرے شخص کے ہاتھ میں دے دی اتفاق سے گھوڑا گر گیا۔ (۱۹۰۷ ، حیاتِ شبلی ، ۳۶۱)۔

---گھاس سے آشنائی کرے تو بھوکا مرے / آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا کہاوت۔
معاملے کی جگہ مروت برتنے سے نفع نہیں ہوتا ، کوئی شخص اگر اپنے کام کے نفع کی کچھ پروا نہ کرے تو گزارہ ناممکن ہے ؛ مزدور مزدوری نہ لے تو بھوکا مر جائے ؛ اپنا مطلب کوئی نہیں چھوڑتا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---گھاس سے یارانہ / یاری ، کرے تو بھوکا مرے / کرے گا تو کھائے گا کیا کہاوت۔
رک : گھوڑا گھاس سے یاری یا آشنائی کرے تو بھوکا مرے۔

گھوڑا گھانس سے یارانہ کرے تو بھوکا مرے ایسی مروت سے در گزرا (۱۸۸۶ء ، جام سرشار ، ۱۲۸)۔ گھوڑا گھاس سے یاری کرے گا تو کھائے گا کیا ، ہم کو کیا ایک آنہ تک حلال کا ہے باقی تو مالک کا ہے۔(۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۷۰)۔

ـــــ گھڑسال ہی میں قیمت پاتا ہے کہاوت۔
ہر چیز کی قدر و قیمت اسی کے محل اور موقع پر ہی ہوتی ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند ؛ نوراللغات)۔

ـــــ گھوڑا کھیلنا محاورہ۔
بچوں کا ایک کھیل کھیلنا جس میں وہ ڈنڈے پر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر/کے دوڑتے ہیں. پردار عصا ! کسی بچے کو گھوڑا گھوڑا کھیلنے کو یہ مل جائے تو یہ لکڑی بڑی اچھی ہے۔ (۱۹۵۵ء ، حیرتنا ک کہانیاں ، ۱۶۷)۔

ـــــ لگانا محاورہ۔
گاڑی میں گھوڑا جوتنا. رتھوں میں گھوڑے لگائے جاتے جن کے منہ میں لگام ہوتی. (۱۹۱۳ء ، تمدن ہند ، ۱۹۶)۔

ـــــ مارنا محاورہ۔
گھوڑے کو ایڑ لگانا یا مہمیز کرنا ، دوڑانا ، ڈپٹانا۔

گھوڑا مار او سارا لشکر پھیریا
ہر یک خیمہ خرگہ کوں جا کر دیکھیا

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۵۹۲)۔ ہر ایک امیر اپنی اپنی فوج کو لیے کھڑا تھا اور خان خانان گھوڑا مارے ایک ایک غول کو دیکھتا پھرتا تھا اور سب کے دل بڑھاتا تھا۔ (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۳۴)۔ پولیس کے کئی سر کردہ فوجی وردی میں گھوڑے مارے چلے آتے تھے۔ (۱۹۰۹ء ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۲۰۵)۔

ـــــ مکھی (ـــــ فت م ، شد کھ) امث۔
ایک چھوٹا سا کیڑا جو گنے کے پودے کا رس چوستا ہے جس سے پتے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں. گنے کی گھوڑا مکھی ... یہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کے بچے اور جوان رس چوستے ہیں۔ (۱۹۷۳ء ، زراعت نامہ ، فیصل آباد ، جون ، ۱۳۶)۔
[گھوڑا + مکھی (رک)]۔

ـــــ نکلا تو کوڑا بھی نکل جائے گا کہاوت۔
بڑا یا مشکل کام ہو گیا تو چھوٹے یا آسان کام کی کیا فکر وہ بھی ہو جائے گا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع اللغات)۔

ـــــ ملنا ف م۔
گھوڑے کو کھریرا پھیرنا تا کہ وہ چاق و چوبند رہے. کسی پہاڑ پر لکڑیاں چُن رہے ہوں گے کسی کا گھوڑا مل رہے ہونگے۔(۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۲ : ۳۱۰)۔ تین سو طلبا میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس کی خدمت میں ملازم نہ ہو جو گھوڑا ملتا تھا بوٹ ہتھیار صاف کرتا تھا۔ (۱۹۰۷ء ، نپولین بونا پارٹ ، ۱ : ۲۶)۔

ـــــ نکالنا محاورہ۔
گھوڑے کو سواری یا گاڑی کے لیے سدھانا ؛ گھوڑا بڑھانا ، گھوڑا آگے لیجانا ؛ ایامِ محرم میں اہلِ تشیع کا دُلدل نکالنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ نکل آنا/نکل جانا/نکلنا محاورہ۔
گھوڑا سواری یا گاڑی کے لیے سدھایا جانا ، گھوڑا آگے بڑھنا ؛ محرم میں اہلِ تشیع کا دُلدل نکالنا (جامع اللغات)۔

ـــــ ہسپتال (ـــــ فت ہ ، سک س ، فت پ) امذ۔
گھوڑوں کے علاج کا شفاخانہ ؛ بیطاری ، سلوتر. ریشم کی روزانہ مرہم پٹی ہوتی تھی اور ہفتے میں ایک دو دفعہ اسے گھوڑا ہسپتال بھیجا جاتا تھا۔ (۱۹۶۷ء ، چٹ جھڑ کی آواز ، ۸۱)۔
[گھوڑا + ہسپتال (رک)]۔

گھوڑانا (و مج) ف م۔
گھوڑے پر سوار ہو کر جانا ،گھوڑے کو آگے بڑھانا. میں نے کچھ ان کی طرف توجہ نہ کی اور قلعہ کی جانب روانہ ہوا وہاں سے چند قدم گھوڑایا تو کیا دیکھتا ہوں۔(۱۹۱۱ء ، ظہیرالدین ، داستان غدر ، ۹۷)۔ [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + انا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

گُھوڑدوڑ (ضم گھ ، غم و ، سک ڑ ، و لین) امث۔
رک : گھڑدوڑ (گھڑ کے تحتی الفاظ) (نوراللغات). [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + دوڑ (رک)]۔

گھوڑنس (و مج ، سک ڑ ، فت ن) امث۔
وہ موٹی نس جو پیر میں ایڑی سے اوپر کی طرف جاتی ہے. بعد راج بیٹھ کی مار کے پھر گھوڑنس پر مارنا۔ (۱۹۲۵ء ، حربۂ احمدیہ ، ۳)۔
[گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + نس (رک)]۔

گھوڑوں (و مج ، و مج) امذ ؛ ج۔
گھوڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ راج بیلوں اناج کہاوت۔
حکومت فوج کے ذریعے اور اناج کی پیداوار کھیتی باڑی کے ذریعے ہوتی ہے (محاورات ہند ؛ مہذب اللغات)۔

ـــــ کو گھر کتنی دُور کہاوت۔
گھوڑوں کے آگے مسافت اور فاصلے کی کوئی حقیقت نہیں ؛ کام کرنے والے لیے سب آسان ہے ، حیلے حوالے بے سود ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال ؛ نوراللغات)۔

ـــــ کی طاقت/قوّت (ـــــ فت ق/ضم ق ، شد و بفت)۔
اسپی طاقت ، مشینی طاقت بتانے کی اکائی ، ۵۵۰ پونڈ وزن کو ایک فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے اُٹھانے یا کھینچنے کی طاقت. کس رفتار سے میلوں میں فی گھنٹہ گاڑیاں ۸۰ ٹن کی ایک کل ۲۰ گھوڑوں کی طاقت سے کھینچے گی. (؟ ، سوالات جرثقیل ، ۲۲)۔ ۲۵۰ گھوڑوں کی قوت کا موٹر اس کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ (۱۹۲۳ء ، نگار ، جولائی ، ۷۶)۔

گھوڑی (و مج) امث۔
۱. مادۂ اسپ. اس پری کے سر میں پیالا مارا اور کہا کہ گھوڑی ہو جا وہ گھوڑی ہو گئی۔ (۱۷۳۶ء ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۸)۔

اتفاقاً زیر سواری ایک کھوڑی بادپیما ، تند قدم ، تیز رو تھی . (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۸۳۰). اِدھر اُدھر ڈھونڈ بھال کھوڑی مار در دولت پر آ گئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۷). کھوڑی کی باگ تھاموں گی. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۶۶). شیو راج سنگھ کے اصطبل میں تو بالعموم دو کھوڑیاں ایک سواری اور ایک نسل کشی کی غرض سے بنی ہی رہا کرتی تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۳)۔ ۲. (پکوان پوری) سوباں توڑنے کی ڈھبکلی کی قسم کی دستی کل جس میں اوکھلی کی وضع کا ایک سوراخ دار توا معہ موسل کے ہوتا ہے اور موسل کی داب سے سویوں کا لچھا نکلتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۱۷۸). ۳. (سلائی بنائی) ریشم کے بنائی کے تاروں کو اوپر اٹھائے رکھنے والا چوبی چوکھٹا جس سے تار لٹوؤں میں بندھے لٹکے رہتے ہیں جن کو گھما کر تار بنا جاتا ہے ، چمیل (ا پ و ، ۲ : ۲۷). ۴. (دری باف) وہ لکڑی جس پر مکڑا ٹکا رہتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۰۶). ۵. (کھوڑی سازی) کھوڑی کے چکر کی چوکی کے سوراخ کا توا یا پروا ، پلیٹ ، ڈڑی (ا پ و ، ۱ : ۱۶۶). ۶. دوچوبی پایوں پر لٹواں جڑا ہوا ڈنڈا جس پر عموماً کپڑے لٹکائے جاتے ہیں. بیگم شائستہ رانا ایک بار پھر بڑے سکون سے ڈریسنگ روم میں واپس چلی گئیں تیز نارنجی رنگ کی سلک کی ساری اتار کر کھوڑی پر ڈالی. (۱۹۶۹ ، وہ جیسے چاہا گیا ، ۸۱). ۷. (نائی) بیچ میں سے چری ہوئی کھپچی جس سے ختنہ کے وقت کھال دبا کر کاٹتے ہیں تا کہ کھال پیچھے نہ سرک جائے. دن بھر انتظار رہا کہ دیکھیے کب تسلا ، لوٹا ، کھوڑی ، استرا آکھت کا سامان آتا ہے. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۰ ، ۲۱ : ۹). ۸. بیاہ کے گیت جو وداع سے قبل گائے جاتے ہیں (ان معنوں میں عموماً بصیغۂ جمع) ، سہاگ کھوڑیاں.

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ
محل میں ادھر کھوڑیاں اور سہاگ

(۱۷۸۳ ، سحرالبیان ، ۱۳۰). پریزادوں کا بیٹھ کر کھوڑیاں اور سہاگ کا گانا ... پھولوں کے ہاروں کا پکھروٹوں کا بانٹنا . (۱۸۰۳ ، گلزار چین ، ۱۰۹). لچھمن کا بیاہ ہو گا میں اس کی کھوڑی گاؤں گی. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۶۶). سہاگ ، کھوڑیوں ، کامن ، سٹھنیوں اور ڈولی چڑھنے کے گیتوں میں بالکل ویسی ہی سچی اور کھری واقفیت ہوتی ہے جیسی دوسرے گیتوں ... میں علی العموم پائی جاتی ہے. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۱۵۶). ۹. (کھیل) چلدھی چڑھول ، آنکھ مچولی یا چندر چھپّول وغیرہ میں جس پر وہ سوار ہوتا ہے جس کی چلدھی لیں اسے کھوڑی کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۱۰. ٹکٹکی جو نیچے میں ہوتی ہے تا کہ ٹلے کی لے یا لمبی سنگ کے بوجھ سے حلقہ گر نہ جائے. چلم کہ ڈیڑھ پاؤ تمبا کو آئے ، نے ہے کہ یہاں سے وہاں تک چلی گئی ہے نے کو سنبھالنے کے لیے کتنی کتنی کھوڑیاں دے رکھی ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۸). ۱۱. لکڑی کے قبضے یا پائیدان جن میں دو تین سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں ، جو مکانات کی تعمیر یا پتائی وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں. کھوڑیوں یا خالی ڈبوں سے عملی پلیٹ فارم بنا لیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چنائی ، ۴۵). ۱۲. چھوٹی خانے دار الماری جس کے اوپر یا جس میں جوتے رکھے جاتے ہیں. بوٹ ریک (BootRack) جوتے رکھنے کی کھوڑی ایک عدد. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۵۰). ۱۳. لکڑی یا ہاتھی دانت کا ٹکڑا جو ستار میں لگاتے ہیں اور جس پر تار رکھتے ہیں. تکس پر ہاتھی دانت کی ایک کھوڑی ... نصب ہوتی ہے جس پر سے تار گزر کر دوسری طرف لکڑی کی چابیوں میں جڑے ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۵۶۷). [کھوڑا (رک) کی تانیث].

ـــــ بھرانا محاورہ.

(سالوتری) کھوڑی کو گابھن کرنا. یاد رہے کہ موسم سرما میں کھوڑی بھرانا بہتر ہے. (۱۹۲۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۳).

ـــــ بھرنا محاورہ.

(سالوتری) کھوڑے کا کھوڑی سے جفتی کرنا (ا پ و ، ۵ : ۳۳).

ـــــ بھسیلے ہی میں دم لے گی کہاوت.

کھوڑی پر پھر کر اپنے اڈے یا جائے سکونت ہی پر آ جائے گی ؛ اس شخص کے بارے میں بولتے ہیں جو گھر سے زیادہ دن دور نہ رہ سکے. تمہارے تفضل ماموں ... آج نالپارہ گئے ہیں کہتے تھے کہ وہاں رہ کر ملازمت کی کوشش کروں گا ، میرا دل کہتا ہے کہ دو ایک دن نالپارے میں رہ کر کھوڑی بھسیلے ہی میں دم لے گی. (۱۹۳۲ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۱۷).

ـــــ چڑھانا محاورہ.

۱. چری ہوئی لکڑی سے بچے کے عضو تناسل کی کھال پکڑ کر ختنہ کرنا تا کہ کھال پیچھے نہ کھسک جائے ، عضو تناسل کی کھال کو کھپچی سے کس دینا. کھپچی کی کھوڑی چڑھا کر جس قدر کھال تراشنی منظور ہوتی ہے اسے اس کھوڑی سے دبا لیتا ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۶). لال داڑھی کے جان علی حجام نے کھوڑی چڑھا کر میرا ختنہ کر دیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۷۳). ۲. ختنہ کے بعد جب زخم بھر جائے تو لڑکے کو دولھا بنا کر اور کھوڑی پر بٹھا کر کسی درگاہ وغیرہ پر لے جانے کی رسم. جب بچے کا زخم اچھا ہو جاتا ہے تو ... اب کھوڑی چڑھانے کی رسم ادا کی جاتی ہے. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۳۷). گھنو بولیں ... میں تو اپنے کلن کو کھوڑی چڑھاؤں گی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ و نااہل پڑوس ، ۳۵). ۳. برات چڑھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ چڑھنا محاورہ.

کھوڑی چڑھانا (رک) کا لازم.

کونی دن کتنے گھر پہ سہرا بندھے گا
مبارک وہ دن جب تو کھوڑی چڑھے گا

(۱۹۱۰ ، کلام مہر ، ۲۰۰). غرض کیا بتاؤں کہ گھر کا کیا پدڑا تھا آج ہی شام کو کھوڑی چڑھتی تھی. (۱۹۶۰ ، ایک ہنگامے پہ (ماہ نو مئی) ، ۳۷).

ـــــ مارنا محاورہ.

کھوڑی دوڑانا. اور پھر جلدی جلدی ادھر اودھر ڈھونڈ بھال کھوڑی مار در دولت پر آگئے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۶۷).

---والے اسذ.
دکن کی فوج ، گھڑ سوار دستہ (دریائے لطافت ، ۱۲۵).

گھوڑے (و مج) اسذ ؛ ج.
گھوڑا (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---اُٹھانا محاورہ.
گھوڑوں کو تیار کرنا ، حملے کے لیے تیار ہو جانا ، گھوڑے کی باگ اٹھانا. مرحبا شاباش بہادر و حیدر صفدر اسداللہ الغالب کا نام لیکر گھوڑے اٹھالو ، کاٹھیوں سے تلواریں کھینچ کھینچ کر فوج دشمن پر جا پڑو. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۵۳).

---بیچ کَر سونا محاورہ.
نہایت اطمینان سے سونا ، ہاتھ پسار کے سونا ، بے فکری سے سو جانا (طنزاً یا مزاحاً غافل ہونے والے کے لیے مستعمل). کئی دن سے نیند بھر کے سونے نہیں پائے تھے لہذا سوئے تو گویا گھوڑے بیچ کر. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۵). چار روز کے بعد کل شب سکھ کی نیند آئی یہ سمجھیے کہ گھوڑے بیچ کے سویا. (۱۹۳۰ ، مکتوبات عبدالحق ، ۲۳۷). بتاؤ نیند کے بارے میں تمہارا کیا تجربہ ہے اس میں کچھ محبوب کا پرچھائی پن ہے یا تم گھوڑے بیچ کر سوتے ہو. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۹۹).

---بیچ کَر نِیند آنا محاورہ.
رک : گھوڑے بیچ کر سونا ، غفلت کی نیند سونا ، انتہائی بے خبری کے عالم میں سونا.

جب تھکے اوس کی سواری دوڑ کر یوں سوئے ہم
جیسے سوداگر کو گھوڑے بیچ کر آتی ہے نیند
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۶).

---بَھینسے کی لاگ کہاوت.
گھوڑا اور بھینسا جب بھی ملیں گے لڑائی ضرور ہو گی ، سخت دشمنی کے لیے کہتے ہیں (جامع اللغات).

---پَر چڑھنا محاورہ.
ختنہ ہونے کے بعد کی رسم ادا کرنا ، گھوڑی چڑھنا. میں نئی نئی نوکر ہوئی ہوں ، وہی چھوٹے نواب ماشاءاللہ سے گھوڑے پر چڑھے ہیں. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۲).

---پَر سَر سے کَفَن باندھ کَر بَیٹھنا چاہیے کہاوت.
گھوڑے کی سواری خطرناک ہوتی ہے (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---پَر سَوار آنا محاورہ.
عجلت میں آنا ، جلدی میں آنا ، تھوڑی سی دیر کو آنا ، مختصر وقت کے لیے آنا ، کم وقت کے لیے آنا.

ابھی آیا ابھی اٹھ کر چلا اے مردوے دم لے
کبھی بھولے سے آیا بھی تو گھوڑے پر سوار آیا
(؟ ، بیگم (تذکرۂ ریختی) ، ۲۰).

---پَر کوڑا کَرنا محاورہ.
گھوڑے کو تیز دوڑانے کے لیے کوڑا مارنا. برائے خدا میرے ساتھ آنے کا قصد نہ کریں یہ کہہ کر گھوڑے پر کوڑا کیا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۳۲).

---پھِرنا محاورہ.
رک : گھوڑے دوڑنا.

گھوڑے پھریں گے خاک پہ اوس شہسوار کے
خاکے بہت اڑیں گے ہمارے غبار کے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶۹).

---جوڑے (---و مج) اسذ ؛ ج.
(کنایۃً) انعام و اکرام ، ساز و سامان. آج پسر زیاد نے حکم کیا تھا کہ جو کوئی حضرت مسلم کے بیٹوں کو دارالامارت میں لاوے گا گھوڑے جوڑے سے سرفراز ہووے گا. (۱۸۱۲ ، گل مغفرت ، ۵۸). ہُوا میں ایسے گھوڑے جوڑوں سے باز آئی ، بلا سے ننگے کان ہوں مگر گز بھر کی زبان نہ ہو. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۸). [گھوڑے + جوڑے (رک)].

---جوڑے کی خَیر فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) میاں بیوی اور سواری کا گھوڑا سلامت رہے.

جو چاہے تو مجھ سے بسوڑے کی خیر
تو یوں دیکھ اس گھوڑے جوڑے کی خیر
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۶).

---چڑھائی (---فت ج) امث.
ختنہ کے بعد گھوڑے پر بٹھانا ، گھوڑی چڑھنا (مہذب اللغات).

---چڑھنے کی شادی امث.
ختنہ کے بعد کی رسم یا خوشی بچے کو گھوڑے پر بٹھانے کی رسم. جب لڑکوں کا ختنہ ہوتا ہے اس کے بعد ان کا غسل صحت ہو تو ایک شادی ہوتی ہے جس کا نام گھوڑے کے چڑھنے کی شادی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۲۶).

---دار صف.
وہ بندوق جو گھوڑے سے چلائی جائے. گھوڑے دار بندوقوں میں ریباؤنڈک لاک والی بندوق افضل ہے. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ یا فرہنگ ، ۹۲). [گھوڑے + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دوڑانا محاورہ.
۱. سخت محنت کرنا ، سعی بلیغ کرنا. میدان ترقی میں اس کے ساتھ گھوڑے دوڑائے تھے. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۸۹).
۲. (کسی بات کو) بہت شہرت دینا یا بہت عمل میں لانا.

جھوٹ کے دوڑائے ہے گھوڑے یہ باتوں رقیب
اس کے پر پھرائے سے تم منہ پھرا بیٹھا کرو (کذا)
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۳۶۲).

---دوڑ چکے / لیے فقرہ.
طاقت یا خواہش ختم ہو گئی (جامع اللغات).

---- دَوڑنا محاورہ.
گھوڑے دوڑانا (رک) کا لازم ۔ پیغام سلام ہونا. ملک و دولت کے شکار پر گھوڑے دوڑنے لگے۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۳۷). ابھی فریقین میدان جنگ میں نہ اُترے تھے کہ صلح کے گھوڑے دوڑنے لگے۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۳۲).

---- سَوار (---- فت س)۔(الف) امذ.
گھوڑے پر چڑھا ہوا آدمی ، شہسوار ، راکب ، گھوڑے پر بیٹھنے والا ، گھڑ سوار.

میں دروازے میں جا کر دیکھا جہار
گھوڑے مستعد ہو کر گھوڑے سوار

(۱۶۷۹ ، قصہ تمیم انصاری (ق) ، کبیرا ، ۳۶۷). (ب) صف. (کنایۃً) جلد باز ، شتاب کار ، عجلت کرنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھوڑے + سوار (رک)].

---- کا بَنانا محاورہ.
گھوڑے کو سواری کے لیے تیار کرنا ، گھوڑے کو سدھانا. مجھے ایک استاد چابک سوار کا شاگرد کرایا اور سواری سکھلائی ، گھوڑے کا بنانا اور چڑھنا ، تیار کرنا عیب و صواب سے آگاہ ہونا سب باتیں میرے استاد نے بتائیں. (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین ، داستان غدر ، ۲۷).

---- کا گرا سَنبھلتا ہے نَظروں کا گرا نہیں سنبھلتا کہاوت.
انسان ایک بار نظروں سے گر جائے تو پھر اسے عزت نہیں ملتی (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- کو اِشارَہ کافی ہے گَدھے کو لاٹھیاں پیٹا کرو کہاوت.
شریف اشاروں سے مان جاتا ہے ، کمینہ یا ذلیل پٹ کر بھی نہیں سمجھتا (محاورات ہند ؛ جامع الامثال).

---- کو اَشارَہ گَدھے کو لَٹھ کہاوت.
رک : گھوڑے کو اشارہ کافی ہے الخ ، عقل مند کو اشارہ کافی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---- کو تَنگ آدمی / مَرْد ، کو ہَنگ / جَنگ کہاوت.
چُست اور ہوشیار کرنے کے لیے عاقل کو ایک اشارہ کافی ہے (نوراللغات ؛ محاورات ہند ، نجم الامثال).

---- کو ٹانگ مَرْد کو بانگ کہاوت.
رک : گھوڑے کو تنگ آدمی کو جنگ ، نادان سختی کرنے سے مانتا ہے اور عقل مند کو اشارہ کافی ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---- کو جَولانی دینا محاورہ.
گھوڑے کو چاروں طرف گھمانا ، اُچھالنا ، کُدانا. مریم گھوڑے کو جولانی دینے لگی اور کہا ہے کوئی بہادر جنگجو جو میرے مقابلے میں آئے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۷۳).

---- کو چَمکانا محاورہ.
رک : گھوڑا چمکانا ، گھوڑے کو دوڑانا. شہزاد بہادر سامان جنگ سے آراستہ ہو کے میدان میں آیا اور مردانہ وار گھوڑے کو چمکا کے سرملوق بن سرمالوق کے مقابل ہوا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۴۶۳).

---- کو رَو میں ڈالْنا کہاوت.
گھوڑے کو تیزی سے منزل کی طرف دوڑانا (مہذب اللغات).

---- کو سیدھا کَرْنا محاورہ.
گھوڑے کو دوڑنے کا اشارہ کرنا ، گھوڑے کا رخ درست کرنا ، لڑائی کے لیے تیار کرنا ، حملہ کرنے کے رُخ پر لانا.

نعرہ کیا شیروں نے کہ یاحضرتِ شبیؑر
سیدھے کیے گھوڑے کہ کمانوں سے چلے تیر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۳).

---- کو گھر کیا دُور ہے کہاوت.
گھوڑے کے آگے فاصلہ اور مسافت کچھ چیز نہیں ، کام جاننے والے کے لیے کوئی کام مشکل نہیں : چالاک شخص اپنا مطلب جلد نکال لیتا ہے (محاورات ہند).

---- کو لات (اَور) آدمی کو بات کہاوت.
نادان کو مارپیٹ مگر عقل مند کو اشارہ کافی ہے ، گھوڑے کو تنگ آدمی کو تنگ (محاورات ہند ؛ جامع اللغات).

---- کو نَعل ٹُھکواتے دیکھ کَر ہی مینڈَکی بھی نَعل لگوانا چاہیں کہاوت.
رک : گھوڑے کے لگے تھے نعل مینڈکی بولی میرے بھی جڑ دو. خدا دے تو آدمی خرچ بھی کرے لیکن گھوڑے کو نعل ٹھکواتے دیکھ کر ہی مینڈکی بھی نعل لگوانا چاہیں یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۷۶).

---- کی اَگر دُم بَڑھے گی تو اَپنی ہی مکھیاں اُڑاوے گا کہاوت.
ہر ایک کو اپنا مطلب پہلے ملحوظ ہوتا ہے ، ہر شخص اپنی ترقی سے خود فائدہ اٹھاتا ہے (محاورات ہند ؛ نوراللغات).

---- کی باگ اُٹھانا محاورہ.
گھوڑے کو لگام کے اشارے سے دوڑنے کے لیے آمادہ کرنا ، اُکسانا. میں نے فوراً گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور سرپٹ دوڑایا. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۳ : ۳۶).

---- کی ٹاپ امث.
گھوڑے کے قدموں کی آواز. شہسوار نے آ کر اطلاع دی کہ ہاتھی نالے میں سو رہا تھا گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سن کر جاگ اٹھا ، میں نے فوراً گھوڑے کی باگ اٹھائی اور سرپٹ دوڑایا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۶).

میاں آویں کیونکہ جانوں گھوڑے کی ٹاپ پہچانوں

(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، ۱۰).

---کی سَواری چلتا جَنازہ کہاوت.
گھوڑے کی سواری خطرناک ہوتی ہے (جامع اللغات).

---کی شادی کَرْنا محاورہ.
گھوڑے کو فروخت کرنا چونکہ گھوڑے بیچنا فال بد خیال کیا جاتا ہے اس لیے اس کے فروخت کرنے کو شادی کرنا کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ نوراللغات).

---کی گَردَنی امث.
وہ کپڑا یا کمبل جو گھوڑے کی گردن پر ڈالتے ہیں.

وہ ماہ ہے تو کہ چاندنی سی
تیرے گھوڑے کی گردنی ہے

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)).

---کی ہَنسی اَور بالَک کا دُکھ جانا نَہیں پَڑْتا / جاتا کہاوت.
گھوڑے کی ہنسی اور بچے کی تکلیف معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ بتا نہیں سکتے ، بے زبان کی بات کوئی نہیں سمجھ سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے پیٹ کی آواز امث.
وہ آواز جو دوڑتے وقت بعض گھوڑوں کے پیٹ سے نکلتی ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---کے دانْت کی سیاہی امث.
وہ سیاہی جو گھوڑے کے دانتوں پر زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے آ جاتی ہے اس سے گھوڑے کی عمر کا اندازہ ہو سکتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کے لَگے نَعل مینڈْکی بولی میرے بھی جَڑ دو کہاوت.
بڑے آدمی کی ریس میں چھوٹے یا ادنیٰ لوگ بھی ویسی ہی آرزو کرنے لگتے ہیں (محاورات ہند).

---کھیلْنا محاورہ.
گھوڑوں کی دوڑ میں حصہ لینا. جو مہا لکشمی ریس کورس میں گھوڑے کھیلتا تھا. (۱۹۷۳ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۳ اپریل ، ۱۲).

---گدھے کو ایک لاٹھی ہانکْنا محاورہ.
اچھے بُرے سب لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا. خدا ان بمستربتوں کو غارت کرے ، گھوڑے اور گدھے کو ایک لاٹھی ہانکتے ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۲۶).

---گئے گدھوں کا / کو ، راج آیا کہاوت.
اشراف گئے گزرے ہوئے ، کمینوں یا کم اصلوں نے ان کی جگہ لے لی (محاورات ہند ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گھوڑے لَڑیں (اَور) موچی بَدْنام ہو / موچی کا زین ٹُوٹے کہاوت.
لڑے کوئی نقصان کسی کا ، زبردست کے جھگڑے میں غریب یا نادار لوگوں ہی کو نقصان پہنچ جاتا ہے. فوجدار نے کہا نہ رشک حمار کا قصور ہے نہ ہتھیار کی درستی کا فتور ہے ، یہ سب ہماری ہی بے وقوفی ہے ، بدھو بولے جی ہاں ... گھوڑے لڑیں بدنام ہو موچی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۲۷). مفت میں جوتیاں کھائیں یہ وہی مثل ہے کہ گھوڑے گھوڑے لڑیں اور موچی کا زین ٹوٹے. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۱۶۱).

گُھوڑیا (ضم گھ ، غم و ، سک ڑ) امث.
۱. **چھوٹی گھوڑی ، گھوڑیا.** دامن کوہ میں گھوڑیا پاؤں سنے ہوئے چوکڑی بھرتی تھی. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۸۶). بجلی جو چمکی تو گھوڑیا رسی تڑا کے باہر نکل گئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲ : ۳). ۲. (معماری) سنگین چھجے کی چھاؤن کو سہارنے یا اُٹھائے رکھنے والا مثلثی شکل کا بنا ہوا پتھر ، حسب ضرورت سادہ منقش ، بڑا یا چھوٹا توڑا ، بندل (ا ب و ، ۱ : ۵۶). ۳. کوئی چوبی چوکھٹا یا ٹیک جس پر چیزیں لادی جائیں. معمولی کولھو میں دو بڑے بیلن ہوتے ہیں یہ ایک لکڑی کی گھوڑیا پر کسے رہتے ہیں. (۱۹۱۶ ، علم زراعت ، ۶۱). اب گھوڑیا پر سے کھال اٹھا کر ڈھول میں ڈالو. (۱۹۵۰ ، چرم سازی ، ۷۸). [گھوڑی + ا ، لاحقۂ تصغیر].

گھوڑیاں (و مج ، سک ڑ) امث ، ج.
گھوڑی (رک) کی جمع ؛ شادی بیاہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت.

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ
محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۳۰). اپنے بیٹوں کے بیاہ کی گھوڑیاں ہی گا دے. (۱۹۶۰ ، ظلمت نیم روز ، ۲۹۵). کہنے لگے پہلے ساری بہنیں مل کر بھائیوں کی گھوڑیاں گاؤ پھر ملے گی (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۶۶). [گھوڑی + اں ، لاحقۂ جمع].

گھوڑیتی (و مج ، ی لین) امث.
گھوڑے کی سواری کا فن. گھوڑیتی اور پھکیتی اور نیزہ بازی میں بھی فائق ہوا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۱۳). [گھوڑ ، گھوڑا (بحذف ا) + یت ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

گُھوس (و مع) امذ ، سم گھونس.
۱. ایک قسم کا بڑا چوہا جو زمینوں کو کھوکھلا کر دیتا ہے.

کہیں گھوسوں نے کھود ڈالا ہے
کہیں چوہے نے سر نکالا ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹). ۲. رشوت ، منھ بھرائی.

جعفر اب کیا کیجیے جوبن چلا ہے روس
پھر نہ آوے جو بنا لا کھوں دیجے گھوس

(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی (اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۲۵۶)). گھوس رشوت کسی سے نہ لیگا. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۱۵۱). اتنی تو میں قسم کھا سکتا ہوں کہ مرزا نے کبھی ایک پیسہ گھوس کا نہیں کھایا. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۵۳). ان سے تو جتنے صاحب لوگ کی ملازمت کی اتنی گھوس اتنی کھاتا

ہے کہ اپن تو بس سوچتے ہیں یہ سالا پاکستان چل کیسے رہا ہے۔ (١٩٩٩ ، وہ جسے چاہا گیا ، ٩٧)۔ [گھوس ـ گُھس (گھسنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

ـــ دان امذ۔
چوہے دان (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [گھوس + دان ، لاحقہ ظرفیت]۔

ـــ پَچّر (ـــ فت پ ، شد چ بفت) امذ۔
مُنھ بھرائی ، رشوت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [گھوس + پچّر (رک)]۔

گھوسی (و مج) امذ۔
دودھ بیچنے والوں کی ایک ذات ؛ اس قوم کا ایک فرد ، گوالا ، گھوسی (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : घोष]۔

گُھوسا (و مع) امذ ؛ ← گُھونسا۔
کسی کے مارنے کے واسطے انگلیوں کو کفِ دست سے ملانا ، مکّا ، گھونسا (تحتی کے لیے دیکھیے گھونسا)۔ [گھوس ـ گُھس (گھسنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ نسبت]۔

گُھوسَٹ (و مع ، فت س) امذ۔
جوان اُلّو کا (نر یا مادہ) بچّہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

گھوسلا (و مج ، سک س) امذ ؛ ← گھونسلا۔
چڑیوں (پرندوں) کا گھاس پھونس کا گھر ، گھونسلا ، نشیمن۔

گھونسلے سقف میں لا کھوں ہیں ابابیلوں کے
مسکن فاختہ ہے قصر کا پر نقش و نگار

(١٨٣٦ ، قصۂ اگرگل ، ٨٤)۔

بنایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا
سو ایک ایک تنکا اکٹھا کیا

(١٩١١ ، اسمٰعیل میرٹھی ، ک ، ٣٢)۔ [گھونسلا (رک) کا غیر انفی تلفظ]۔

گُھوسَم گھانسا (و مع ، فت س ، سک م ، مغ) امذ۔
رک : گھونسم گھاسا ، گھونسوں کی لڑائی (فرہنگ آصفیہ)۔ [گھوس (گھوسا (رک) سے) + م ، لاحقۂ اتصال + گھانسا (تابع)]۔

گھوسَن (و مج ، فت س) امث۔
دودھ بیچنے والی ، دودھ کا کاروبار کرنے والی۔ گھوسن بڑے سویرے آتی اور سب سے پہلے بہیں کا راتب لاتی۔ (١٨٨٥ ، فسانۂ مبتلا ، ٢٠٢)۔ پیر جلیلوں والی سکھیا کسی روپ روغن کی گھوسن ہے۔ (١٩١٥ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ٨)۔ ایک گھوسن ادھر قدموں کی تھاپ کے ساتھ انگلی آسمان کی طرف اٹھائے چکر پھیری لیتی۔ (١٩٩٣ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ١٣)۔ [گھوسی (رک) کی تانیث]۔

گُھوسنا (و مع ، سک س) ف ل (قدیم)۔
رک : گُھسنا۔

سو ہیبت زدہ ہو نکل خاک تیں
گھوسے جا کے پاتال منے دھاک تیں

(١٥٦٤ ، حسن شوقی ، د ، ١٠٣)۔ کنکر میں گھوس کر پہاڑ کوں کون دیکھیا ہے۔ (١٦٣٥ ، سب رس ، ١٠٨)۔ [گُھسنا (رک) کا قدیم املا]۔

گُھوسوں / گُھونسوں میں اُدھار کیا / کیا اُدھار کہاوت۔
اپنا بدلہ فوراً لے لینا چاہیے ، لڑائی میں وار کا جواب فوراً دینا چاہیے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

گھوسی (و مج) امذ۔
١. گائے بھینس رکھنے ، چرانے اور ان کا دودھ بیچنے والا ، گوالا۔ ایک گھوسی کا لڑکا جوگن کی دعا سے اچھا ہو گیا تھا۔ (١٨١٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ١٢٧)۔ اب غرب رویہ موضع مزلک کوٹھ بانے خام گھوسیوں کے آباد ہیں۔ (١٨٦٣ ، تحقیقاتِ چشتی ، ٢٩٧)۔ کرشن جی نے گوکل میں جو گھوسیوں کا گاؤں تھا پرورش پائی۔ (١٩١١ ، سی پارۂ دل ، ١٨٨)۔ دودھ لینے گھوسی کے گھر جانے کا تہیّہ تھا۔ (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ٣٨)۔ ٢. گھسیارا (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : گھوس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

گھوش (و مج) امذ۔
شور غل ؛ ڈھول کی آواز ؛ دھاڑ ، چنگھاڑ ؛ گوالوں کے رہنے کا مقام ، گوالوں کی ایک ذات ؛ کمان کی تانت کی آواز ؛ آگ کے جلنے کی آواز ؛ پانی کی آواز ؛ طوفان کا شور (جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [رک : گھوس]۔

گھوشنا (و مج ، سک ش) ف م۔
زور سے بولنا ، شور مچانا ، ڈھنڈورا پیٹنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [گھوش (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

گھوکُرُو (و مج ، سک ک ، و مع) امذ۔
رک : گھوکھرو۔ دوپٹے رنگ برنگ آنچل پلو... گھوکھرو بنت اور کرن سے سجے سجائے۔(١٨٦٣ ، انشائے بہار بے خزاں ، ٥٢)۔

یہ دشتِ عشق مقامِ ادب ہے دیوانو
کسی کے پانو کے نیچے نہ گھوکرو آئے

(١٩٥٣ ، حکیم صفی ، فردوسِ صفی ، ١٧٧)۔ [گوکھرو (رک) کا ایک املا]۔

گھوکنا (و مج ، سک ک) ف م۔
رک : گھوشنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [گھوشنا (رک) کا ایک املا]۔

گھوکا (١) (و مج)۔ (الف) امذ۔
مرغ وغیرہ کی دانہ پانی بھر لینے کی پوٹلی جو معدے کے بجائے گردن کے نیچے سینے کے سامنے ہوتی ہے ، سنگ دانہ ، پوٹا ، اوجڑا (ا پ و ، ٨ : ٣٢٣)۔ (ب) صف۔ نادان ، بے وقوف ، ناسمجھ۔ میں ایسا بیوقوف گھوکا نہیں ہوں۔ (١٩٢٠ ، انتخابِ لاجواب ، ٣ ، مئی ، ٣٠)۔ [گھونگھا (رک) کا ایک املا]۔

گھوگا (۲) (و مج) امذ.
رک : گھونگا ، سنکھ ، خرمہرہ. ریت ، شنگل ، گارا ، گھوگے بڑی مواداب میں ریت اور شنگل کے علاوہ سمندری جانوروں اور پودوں کے ڈھانچے بھی ملے ہوتے ہیں. (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۳۹۹). [گھونگا (رک) کی ایک شکل].

گھوگرو (ضم گھ ، غم و ، سک گ ، و مج) امذ (قدیم).
گھنگرو (رک).

کوئی باند گھوگرو و جڑت روپ ہوئی
کنھوں ناد نچنا او نہ پاؤں جیوں

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۵۷). [گھنگرو (رک) کا قدیم املا].

گھوگس / گھوگھس (و مج ، فت گ / گھ) امذ.
محل یا قلعے کے سامنے کھینچی ہوئی دیوار یا تعمیر ، گھونگٹ. اورنگ زیب کے عہد میں ان دونوں دروازوں کے آگے گھوگھس بنائے گئے ہیں. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳۰). دروازے کی مزید حفاظت کے لئے اسکے سامنے ایک گھوگھس تعمیر کی تھی. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۹). قلعۂ معلیٰ کے لاہوری دروازہ کے گھوگھس یا (گھونگھٹ) کی کھائی کے کنارے ... حویلی محبوب علی خاں تھی. (۱۹۷۱ ، اُردو مصدر نامہ ، ۹). [مقامی].

گھوگی (و مج نیز و مع) امث.
۱. تہہ کیا ہوا کمبل بوریا وغیرہ جو سر پر ڈال لیا جائے (خاص طور پر بارش سے بچاؤ کے لیے). بورے کو نفاست سے طے کر کے گھوگی تیار کی گئی. (۱۹۳۹ ، ریزۂ مینا ، ۳۵۳). ۲. فاختہ ، کھگ ، ٹوٹرو. ہر قسم کے کوّے ، چڑیاں ، تلیر ، گھوگی یعنی فاختہ ، طوطے ، تیتر اور وہ چھوٹے چھوٹے پرندے جو جھاڑ کے جھاڑ زمین پر بیٹھ کر دانہ چگتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۷). [گھونگھی (رک) کا مخفف].

گھوگھا (و مج) امذ.
رک : گھونگا. اسپنج ، مونگا ، سیپ اور گھوگھا بھی ایک قسم کی روح ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۳۱۹). [گھونگا (رک) کا ایک املا].

گھوگھی (و مج) امث.
کمبل یا چادر کو اس طرح لپیٹ کر سر پر ڈالنا کہ آنکھوں کے اوپر چونچ سی نکل آئے ، جھمپ ، چوٹ ، کھگ. سر پر کنل کی ایک ٹوپی ، بدن میں گزی کے ایک انگرکھے اور گھٹنوں تک ایک گزی کا سوتھن اور کاندھے پر کنل کی ایک گھوگھی ایسے کپڑے پہنا کر اوس نامراد کو سرکار نے اس ملک سے نکال دیا. (۱۸۵۹ ، مرآت الصدق ، ۶۴).[گھونگھی (رک) کا غیر انفی تلفظ].

گھول (۱) (و مج) امث.
ایک قسم کی سرخ و سفید مچھلی ، کولا کھول ، بھوئی ، فلسفہ یا چھوٹے چھوٹے کولوی جس کو جھینگا کہتے ہیں ... کم کانٹے والی ہوتی ہیں. (۱۹۴۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۱۵). سوایا گھول مچھلیاں فروری سے اپریل تک اور پھر ستمبر سے نومبر تک بڑی تعداد میں مغرب سے مشرق کی جانب آتی ہیں. (۱۹۷۵ ، سمکیات ، ۱۲). [گھولا (رک) کا مخفف].

گھول (۲) (و مج) امث.
چھاچھ. میوا دودھ یا گھول یہ دودھ سے مکھن بلو کر نکال لینے کے بعد بچا ہوا رقیق حصّہ ہے. (۱۹۶۰ ، اصول حفظان صحت ، ۶۴). [س : घोल].

گھول (۳) (و مج). (الف) امذ.
پانی میں حل کیا ہوا محلول ، گھلی ہوئی چیز ، گھولوا. چینی مٹی اور لیٹی کا گھول صابون کے گھول کے ساتھ اچھی طرح حل کرکے لیدی میں ملایا جائے. (۱۹۳۶ ، کاغذ بنانا ، ۱۷). (ب) گھولنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ دینا محاورہ.
ملا دینا ، حل کر دینا.

خواب شیریں میں گیا گر بخت ہے
گھول دونگا دیشۂ دربان میں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۷۳).

چمن میں چاندنی ہے ہم نفس بھی
ہوا میں گھول دو نغموں کا رس بھی

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۲۵).

ـــ کر پلانا محاورہ.
۱. (تسخیر کے لیے) پانی میں حل کر کے کوئی چیز مثلاً تعویز ، گنڈا یا دوا وغیرہ پلانا. اس ظالم نے نواب کو خدا جانے کیا گھول کر پلا دیا ہے. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۰).

جانے کیا گھول کے کسبی نے پلایا ان کو
شیخ جی گھل گئے رنجور ہوئے بیٹھے ہیں

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۶۵). ۲. آسان بنا کر دل و دماغ میں اُتار دینا ، پوری طرح ذہن نشین کر دینا. دل تو یہ چاہتا تھا کہ جو کچھ بھی مجھ کو آتا ہے بیٹے کو گھول کر پلا دوں. (۱۸۹۶ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۶). عملی طور پر اس فن کے مشکل مشکل اصول گھول کر پلا دیے تھے. (۱۹۳۳ ، انجام عیش ، ۲۰). انھوں نے کچھ پرپال سنگھ کو ہی گھول کر نہ پلا دیا تھا. (۱۹۸۹ ، ترنگ ، ۱۳).

ـــ کر پی جانا / پینا ف مر ، محاورہ.
۱. محلول بنا کر پینا ، پانی میں حل کر کے پینا. اس کے بعد نعمت نعیمی گھول کر پیتے تو وہ لطف آتا جو گھر پر لذیذ ترین غذائیں کھا لینے کے بعد حاصل نہیں ہو سکتا. (۱۹۲۶ ، ظلیعہ ، ۲۰). تم مجھے تعویذ کی طرح گھول کر پی بھی جاؤ تو میں ... اسی طرح طلوع ہوتی رہوں گی جیسے گل آفتاب. (۱۹۸۰ ، ملاّمتوں کے درمیان ، ۱۹۳). ۲. مار ڈالنا. کیوں مرا جاتا ہے ، ناحق گھبراتا ہے ، کیا کوئی گھول کے پی لے گا. (۱۸۷۸ ، دلفروش ، ۲۹). ۳. دل و دماغ میں اُتار لینا ، ذہن نشین کر لینا. جو لوگ فارسی عربی منقول معقول سب کچھ گھول کر پیے بیٹھے ہیں ان کو بھی روٹی کما کھانے کا ہنر نہیں آتا. (۱۸۹۵ ، لکچرو کا مجموعہ ، ۲ : ۵۱).

۴. کوبھ حقیقت نہ سمجھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

ـــ کھال کے م ت.
جلدی سے یا بے دلی سے تیار کر کے.

نہ بوسہ دے شکر لب کا تلخ کاموں کو
نظر گذر کا تو شربت ہی کھول کھال کے پھینک

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۵۱).

ـــ کھلاؤ (ـــ ضم کھ ، و مع) صف ؛ م ف.
ٹال مٹول ، حیلے حوالے (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [کھول + کھلاؤ (تابع)].

ـــ میل (ـــ ی مع) امذ.
تال میل ، میل جول ، ربط ضبط مذکورہ بالا تین قسموں کے مشاہدات کا مجموعہ ہے جس میں نظریات کا کھول میل کیا گیا ہے. (۱۹۳۲ ، اساسِ نفسیات ، ۱۰۱). [کھول + میل (رک)].

کھول (۴) (و مج) امذ.
مچھلی کے پر یا کھپرے ، سفنے. اس کی پشت پر فلس یعنی سفنے بہت سخت اور مقدار میں ہتھیلی کے برابر ہوتے ہیں جن کو کھول کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳۸۸). [مقامی].

کھولا (و مج) امذ.
۱. **پانی میں حل کی ہوئی افیون ، افیون کا محلول ، کھولوا.**

رات ثریا کے نشے نے الٹ ڈالا واہ
کوئی کھولا تو وہ تھا یا کہ سہ سم یا معبود

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۷).

نہ کہہ مجذوب ہے کامل جو ہو مجنوں لا یعقل
نہ اہلِ سکر ہے پینا ہے جو افیون کا کھولا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۱۶). بعض مقام پر افیونی بیٹھے کھولا پیتا ، داستان ہوتی ، گپّے چھلتے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۲). ۲. **ایک قسم کی مچھلی (رک : کول (۱))** (پلیٹس). [کھول (کھولنا (رک) سے) + وا ، لاحقۂ مفعول].

کھولم کھالا (و مج ، فت ل) امذ.
کھولی ہوئی افیون ، کھولا ؛ سخت مشکل (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [کھول + م (لاحقۂ اتصال) + کھالا (تابع)].

کولنا (و مج ، سک ل) ف م.
۱. **رقیق چیز میں حل کرنا ، محلول بنانا.** اس بات کوں ... کوئی آبِ حیات میں نئیں کھولیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱). نمک کو پانی میں کھول کر آگ پر رکھیں. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۱۳۷).

گھول مل کے پلاتے ہو رقیبوں کو تو ساغر
کیا میرے لیے زہر بھی کھولا نہیں جاتا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۷). رنگ کھولنے کے لیے پہلے برتن میں رنگ رکھیے. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۹۹). ۲. **ایک چیز کو دوسری چیز میں گڈمڈ کرنا ، مخلوط کرنا.** شاعر نے آپ بیتی کو کھول کر جگ بیتی میں ملا دیا ہے. (۱۹۷۱ ، ارمغانِ حالی ، ۱۰۶). ۳. **کسی بات میں الجھانا یا مصروف کر لینا ، محو کرنا.**

ندیم اس کو پھر خوش ہو ناناں میں کھول
کھیا کون محبوب تیرا ہے بول

(۱۹۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۲۹). [رک : کھول (۳) + نا ، لاحقۂ مصدر].

کھولوا (و مج ، سک ل) امذ.
۱. **محلول ، دواؤں وغیرہ کا عرق ، مکسچر ، رقیق مرکب ، جیسے : پانی اور شکر ؛ افیون کا کھولا.** افیون کا کھولوا اور پوست کا پانی ٹپکتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگِ خیال ، ۱۳۱). افیون کھولتے تھے اس کھولوے کی چسکی لگاتے تھے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۷۶). ۲. **کوئی رقیق پتلی ہوئی چیز ، جیسے : دلیا ، شوربا ، پیچ وغیرہ.** گھوڑوں کو تقویت دینے کے لیے ایک گھولوا پلایا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، ۲۶). ۳. (کمہاری) **آب خورہ ، کوزہ ، کلھڑ** (ا پ و ، ۳ : ۷). ۴. (کاغذ سازی) کاغذ بنانے کا دہی کے مانند مسالا جسے حسبِ ضرورت پانی میں کھول کر پتلا کر لیا جائے ، **لگدی** (ا پ و ، ۳ : ۱۹۰). ۵. (مجازاً) **بار بار کسی بات کا ذکر.** جب دیکھو وہی کھسر پھسر ، ایک بات کا مہینوں کھولوا رہتا ہے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۳ : ۲۸۰). [کھول (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر و تذکیر].

ـــ پڑنا محاورہ.
کسی کام میں دقت پیش آنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــ پینا محاورہ.
ٹھنڈائی ، خیساندہ وغیرہ پینا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

ـــ کھولنا محاورہ.
کسی معاملے میں دیر لگانا ، ڈھیل کرنا ؛ **مختلف چیزوں یا حالتوں کو گڈمڈ کر کے ایک نئی شکل دینا.**

یا کہ بوسہ دے مجھے وہ شوخ یا دشنام دے
ہو شکر یا سم فغاں یہ کھولوا مت کھولنا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۴۷).

کیا فدائی تیرے بہروپیے بن پھرتے ہیں
کھولوا نت یہ نئے سانگ کا کھولے نکلے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۳).

شیخ جی بادۂ گلرنگ کو تم کیا جانو
کھولوا کھول کے افیون پیا کرتے ہو

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سخن ، ۶۶).

ـــ لُٹنا محاورہ.
(کاغذ سازی) کاغذ بنانے کے مسالے کو **خوب باریک کوٹنے اور صاف کرنے کے بعد اچھی طرح ملنا ، ملانا** (ا پ و ، ۳ : ۱۹۰).

کھولوایا (و مج ، سک ل) امذ.
رک : **کھولوا.** آنے والوں کے لیے ایک کھولوایا بنایا تھا جس سے ان کے ہاضمے میں کسی قدر توانائی آ جائے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۳۲). [کھولوا (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

کھولویں میں ڈالنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، کھولوا کھولنا (فرہنگ اثر).

گھولے (و مع) امذ ، ج.
گھولا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــمیں پڑنا محاورہ.
بکھیڑے میں پڑ جانا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

ـــــمیں ڈالنا محاورہ.
ٹال مٹول کرنا ، وعدے کر کر کے کسی کو دوڑانا ؛ مشکل میں پھنسانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گھوم (و مع) امذ.
۱. **چکر ، گھماؤ ، پھیر.** اس میں پیچ در پیچ گھوم ہیں اور ان کو وہی آدمی پہلے سے دھیان میں رکھ سکتا ہے جس نے یہاں کی تلاش میں اپنی ساری عمر بسر کر دی ہو. (۱۹۳۶ ، بیان العجم ، ۶۵). بانٹے دل میں وہ صبح عید کی دھومیں ، الگنائی میں وہ رنگوں کی گھومیں وہ سقف و بام کے قہقہے. (۱۹۷۰ ، یادوں کی بارات ، ۹۰). ۲. **بچوں کا ایک کھیل جس میں وہ دونوں ہاتھ دائیں بائیں پھیلا کر گھومتے ہیں اور "جھائیں مائیں" کہتے جاتے ہیں** (نوراللغات). ۳. **گھومنے کی جگہ ، جس جگہ ایک سمت سے دوسری سمت گھوما جائے ،** موڑ. بات کیا تھی کہ گاڑی جب گھوم پر مڑتی ہے ، جب قینچی سے آ کر کٹتی ہے. (۱۹۳۰ ، ادبستان ، ۲۶۶). [گھومنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــپڑنا محاورہ.
واپس مڑ جانا.

بھاگے وہ یہ بات سن کے آخر
یہ گھوم پڑا اسی طرف پھر

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۰).

ـــــپھر کر/کے م ف.
پھر پھرا کر ؛ پرپھر کر. یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم گھوم پھر کے اس مقام پر آ پہنچے ہوں. (۱۹۶۹ ، تعصبات ، ۴۴). اس موضوع پر توجہ اوروں نے بھی کی لیکن وہ گھوم پھر کر انہیں تینوں کے دائرۂ خیال میں گردش کرتے رہے. (۱۹۸۷ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۷).

ـــــجا فقرہ.
(کہار) **کاندھا بدل لو** (جامع اللغات ؛ ا پ و ، منیر ، ۶۲).

ـــــجانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **ایک جھلک دکھا کر گزر جانا ، نظر میں پھر جانا.** اس کے سامنے اپنے بھائی کا چہرہ گھوم گیا. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۲۰۸). ۲. **کھو جانا ، گم ہو جانا ، چوری ہو جانا.** مہارن کی چھوکری ہم کو بھرا دے کے بھگالے گئی زیور وغیرہ جو لائی تھی گھوم گیا اور الو الگ بنے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۵۵۷). ۳. **مڑ جانا.** ٹینک کچھ دور سیدھا جا کر گھوم گیا پھر باغ میں گھس گیا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۶۴). ۴. **چکرا جانا ، گھمیری آ جانا.** مجھے خیال ہوا کہ کہیں ان میں گیا کر نہ ہو جو میں گھوم جاؤں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۹). ۵. **ضرب کی شدت سے رخ تبدیل ہو جانا.** انہوں نے ہولی کو اتنے زناٹے کا تھپڑ رسید کیا کہ غریب کا چہرہ گھوم گیا. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۲۸).

ـــــدار صف.
پاٹ دار ، بڑے گھیر والا ، گھیردار ، لہراتا ہوا. اسی پاٹ کا گھوم دار لہنگا پہنے ، لال چندری اوڑھے گھونگھٹ نکالے چلی جا رہی تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۶). [گھوم + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــکر/کے م ف.
چکر کھا کر ، واپس مڑ کر ، پلٹ کر.

حصۂ بخت کا مانع ہے یہی دور فلک
بڑھ گیا گھوم کے رستہ مرے پیمانے کا

(۱۹۳۴ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۸). میں نے باہر سے اندر تک سب گھوم کر دیکھا بس چولھے جلنے کی دیر ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۳).

ـــــگھام امث.
۱. **بے فائدہ سیر گشت ، آوارہ گردی** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **وہ راستہ جس میں پھیر ہو** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [گھوم + گھام (تابع)].

ـــــگھام کر م ف.
پھر پھرا کر ، گھوم پھر کر ، پرپھر کے. چاروں طرف سے گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۶). گھوم گھام کر سوم کے دن ہی یوم حساب آ گیا. (۱۹۷۲ ، نیا دور ، کراچی ، ۵۹ : ۵۶).

ـــــگھما کر م ف.
آخر کار ، آخر کو ، پرپھر کر. خوف و ہراس کے سارے راگ کی لے گھوم گھما کر پنڈت جی کی انگلیوں کے ساز پر نغمہ سرائی کرنے لگی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۲).

ـــــگھمالا امذ.
بڑے گھوم کا ، گھوم دار. جھلا بور کا گھانگرا گھوم گھمالا ... پہنے. (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۱۳۶). [گھوم + گھم (رک) + الا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــــگھوم کر م ف.
چکر لگا کر ، پھرپھر کر. کولھو کولھو گھوم گھوم کے بھیلیوں کی گنتی کروں گا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۳۰).

گھوما (و مع) امذ.
(لفظاً) **گھاس کا پولا نیز بچوں کا ایک کھیل جو گھاس والے میدان میں برسات کے موسم میں کھیلا جاتا ہے ،** کھیل اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے سب لڑکے ایک میدان میں اکٹھے ہو کر کسی ایک لڑکے کو چور بنا لیتے ہیں باقی سب لڑکے پوار کا ایک ایک پولا بنا لیتے ہیں ، ان پولوں کو گھوما کہتے ہیں ، کھلاڑی موقع پا کر

اپنے اپنے گھومے گھونٹی کے پاس سے اٹھا لے جانے کی کوشش کرتے ہیں ، اگر گھومے والا کسی کھلاڑی کو اپنی باری میں مار دے یا چھو لے تو نئے چھوٹے ہوئے کھلاڑی کو رسی پکڑ کر گھوما کی حفاظت کرنا پڑتی ہے اور وہ چور بن جاتا ہے ، لیکن اگر سب کھلاڑیوں نے ہوشیاری سے سب گھوما گھونٹی کے پاس سے اُٹھا لیے اور رکھوالا کسی کو نہ چھو سکا تو اُس کو پدنا پڑتا ہے اور بھاگ کر تھان کی طرف جانا پڑتا ہے ، یہ تھان گھوما کی گھونٹی سے ۳۰ ہاتھ کی دوری پر کوئی نشان بنا کر یا پیڑ وغیرہ کے سہارے مان لیتے ہیں ، تب گھوما اُٹھ جانے پر رکھوالا رسی چھوڑ کر تھان کی طرف بھاگتا ہے باقی لڑکے اپنا اپنا گھوما پھینک کر راستے بھر اسے مارتے ہیں اگر وہ اس وقت کسی کا گھوما اُٹھا کر چوم لے تو اس گھوما والے لڑکے پر ہار پڑ جاتی ہے (کھیل بتیسی ، ۹۰). [مقامی].

گُھوما گھامی (و مع) امث.
گھومنا پھرنا ، چکر لگانا. اس گھوما گھامی میں کسی بھی ایک خوبصورت عورت کا دوپٹہ ہاتھ میں آ جائے تو گالیاں افسانہ نویس کو نہیں ، مجھے پڑتی ہیں. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۹۳). [گھوم (رک) + ا (لاحقۂ اتصال) + گھام (گھوم کا تابع) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

گُھومتا گھامتا (و مع ، سک م ، م) م ف (مث گھومتی گھامتی).
پھرتا پھراتا ، گردش کرتا. گھومتی گھامتی جب سورج اور چاند کے بیچ میں زمین آ پڑے گی چاند گہن ہوگا. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۲۷۱). ہم تھکے ہارے گھومتے گھامتے اپنی زمینوں پر پہنچے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۳).

گُھونچھی (و مع ، سک م) امث.
گھونگچی ، کنگچی ، رتی. سرخ سرخ ساری میں لپٹا ہوا چمک دار سیاہ رنگ ، یقین جانیے کہ ہم نے اس قد و قامت کی گھونچھی اب تک نہیں دیکھی تھی. (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۹۶). [گھنگچی (رک) کا ایک املا].

گُھومڑ (و مع ، فت م) امذ.
سوجن یا ورم جو سر پر کسی قسم کی ضرب کا ہوا ، گومڑ ، گومڑا.

دیکھ گھومڑ وہ چھیلا ، شغلم سا
رام زیرِ نقاب ہنستا تھا

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۸۷). [گومڑ (رک) کا ایک املا].

گُھومنا (و مع ، سک م). (الف) ف ل.
۱. گردش کرنا ، چکر لگانا.

پڑھ دوگانہ اور حجر اسود کو چوم
پھر صفا مروہ کے اندر جا کے گھوم

(۱۸۹۱ ، کنز الآخرۃ ، ۱۱۲). اسی طرح دوسرے سیارے بھی اپنے اپنے محوروں پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں ، کئی سیاروں کے اپنے اپنے قمر بھی ہیں. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۲۸).

دریا دریا گھومے مانجھی پیٹ کی آگ بجھانے
پیٹ کی آگ میں جلنے والا کس کس کو پہچانے

(۱۹۸۳ ، اُردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۲۶۳). ۲. چلنا ، گھومنے پھرنے کے لیے جانا ، سیر و تفریح کے لیے جانا ؛ مارا مارا پھرنا. آج اتنا گھوما کہ ٹانگوں کے پاہو کی کلیاں درد کرنے لگیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۶). خدا کی دنیا اور خدا کے بندوں میں گھومیں پھریں. (۱۹۳۲ ، روحِ تہذیب ، ۲۳). ۳. ایک رُخ سے دوسرے رُخ مُڑنا.

بھاگے وہ یہ بات سن کے آخر
یہ گھوم پڑا اسی طرف پھر

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۲).

بے قصد گھومے جاتے ہیں اللہ رے نازکی
بل کھا رہی ہے زلف جو اک پیچ و تاب میں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۳۹). (ب) صف. گھومتا ہوا ، چکر لگاتا ہوا ، چکر لگانا. کبھی وضع مصدر ہی کو (بلا علامت) اسم فاعل میں بولتے ہیں مثلاً ... گھومنا لٹو. (۱۹۱۴ ، قواعد اُردو ، ۲ : ۷۱). [س : घूमना].

---- پھرنا محاورہ.
سیر و تفریح کرنا. ان باتوں میں کیا رکھا ہے آؤ کہیں چلتے ہیں ترقی پسندوں کو گھومنا پھرنا چاہیے! (۱۹۷۹ ، آوارگیِ عشق ، ۹۰).

---- گھامنا ف ل ؛ محاورہ.
بلاضرورت چکر لگانا. میں اِدھر اُدھر گھومتا گھامتا پھرتا تھا ، مگر سر پیٹرک کا مکان نہیں ملتا تھا. (۱۸۸۹ ، گلگشت فرنگ ، ۱۲۷). وہ چند شاہی عمارات میں گھوم گھام کر چلے آئے. (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعہ دہلی ، ۷۸). ہم ... گھومتے گھامتے اپنی زمینوں پر پہنچے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۳).

گُھومنی (و مع ، سک م) امث.
دورانِ سر ، چکر ، گھمیری ، گھمیر. مجھکو یکایک ایسی گھومنی آئی کہ میں زمین پر گر پڑی. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۹۲). گھومنی یا دورانِ سر یہ مرض عورتوں کو حمل کے زمانے میں زیادہ ہوتا ہے. (۱۹۲۱ ، ہندوستانی گھروں میں تیمارداری ، ۱ : ۱۴۱). [گھوم (رک) + نی ، لاحقۂ اسمیت و تانیث].

گُھومی ہوئی صف مث ؛ م ف.
بل دار ، مڑی ہوئی ، خمیدہ. ہنود جوتہ نہیں پہنتے باہر جانے کے وقت ایک قسم کی زیرپائی جس کی نوک گھومی ہوئی ہے پہنا کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۳۹۰).

گُھونا (و مع ، شد ن) صف مذ.
گُھنا (رک)؛ بات کو سمجھ کر انجان بن جانے والا ، کینہ پرور.

نہ پوچھا آبرو کا غم نہانے میں چھوٹا بن کے
تم اس لڑکے کے تئیں نادان مت جانو یہ گھونا ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱).

خموشی پر تو نہ جانا رقیب کی پیارے
مگر سنا نہیں بدذات ہووے ہے گھونا

(۱۷۹۵ ، کلیاتِ قائم ، ۱ : ۳۹).

بچپنے سے اس نے سیکھا پک پنا
بھولا بھولا ہو کے گھونا ہو گیا
(۱۸۹۷ ، رشک ، د ، ۹۲)۔ [گُھنا (رک) کا اشباعی املا]۔

گھونْپ (و مج ، غنہ) امر۔
گھونْپنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل۔ ایک تنکا کھاتوؤں میں گھونپ گھر والوں کے حوالے کیا۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۱۲۸)۔

---دینا ف م۔
گھونپنا ، چبھو دینا ، گاڑ دینا۔ اس نے لوہے کی ایک سلاخ کو خوب گرم کرکے شیر کے پہلو میں گھونپ دیا۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۹۳)۔

گُھونْپا (و مج ، مغ) امذ۔
غار ، کھوہ ، کھائی ، کھاڈ ، گپھا۔ ناتربیت یافتہ قوموں کے جھونپڑے اور ان کے رہنے کے گھونپے درختوں پر باندھے ہوئے ٹانڈ ... بھی تہذیب سے خالی نہیں۔ (۱۸۷۳ ، مقالات سرسید ، ۵)۔ [گوپا (۱) (رک) کا ایک املا]۔

گھونْپْنا (و مج ، غنہ ، سک پ) ف م۔
۱۔ نوکدار چیز کی نوک گھسیڑنا ، چبھونا۔ اسے روندا یا مارا جائے یا اس میں چاقو گھونپا جائے تو وہ اس کی تکلیف اس طرح محسوس کرے گا کہ گویا خود اس کو روندا ، پیٹا یا چاقو مارا گیا ہے۔ (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۸۳)۔ اچانک اس نے پوری قوت سے کھرپی زمین میں گھونپی۔ (۱۹۸۷ ، پہلی بوند سمندر ، ۱۳۰)۔ ۲۔ موٹا جھوٹا بُری طرح سینا ، گودڑ گانٹھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ [گوپھنا (رک) کا انفی املا]۔

---گھانْپنا محاورہ۔
چبھونا ، ٹھونسنا۔ لو اور سنو غضب وہ تھا کہ یہ ، کہ سوئیاں گھونپ گھانپ خاتمہ ، پھر لا کھ دفعہ کہا ایسے مریض کو تو رہنے دو۔ (۱۹۳۱ ، عظیم بیگ ، لفٹینٹ ، ۵۹)۔

گُھونْٹ (و مج ، غنہ)۔(الف) امذ ؛ امث۔
۱۔ رقیق چیز کی وہ مقدار جو ایک دفعہ حلق سے اُترے ، جُرْعہ نیز پانی وغیرہ کی بہت کم مقدار۔ کھانا بھوک کے نوالے ، پور پینا پیاس کے گھونٹ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۳)۔

آدمی گرد اس کے سب بیاسے ہوئے
بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نے ہوئے
(۱۸۰۱ ، باغ اُردو ، ۱۰۵)۔ ایک گھونٹ منہ میں ڈالیں تو حلق سے قطرہ نیچے نہ اترے۔ (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۳)۔

دے دے مے خانے کا مے خانہ بلانوشوں کو
گھونٹ دو گھونٹ سے اب پیر مغاں کیا ہو گا
(۱۹۳۷ ، اعجاز نوح ، ۵۱)۔ چند گھونٹ ٹھنڈے پانی کے پینے جس سے اسے ہلکا سا اچھو لگا۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۲)۔ ۲۔ حقّے کا دم ، کش۔ جو شخص حقّے کا ایک گھونٹ پی کر آیا تمام عمر خون کے گھونٹ پینے نصیب ہوئے۔ (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، ۲۹)۔

بھر لے حقّہ مار لوں گھونٹ
پینا چھا گئی چاروں کھونٹ
(۱۹۱۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۰۹)۔ (ب) م ف۔ تھوڑا تھوڑا کرکے ، گھونٹ بھر۔

بغیر یار پیش ہے جو ہم تو اُچھو ہو
کبھی وہ گھونٹ نہیں حلق سے اُترے کے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۶۷)۔ گلاس میں سے ایک گھونٹ لے کر بولی۔ (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۵۲)۔ [پ :]۔

---اُتارْنا محاورہ۔
پانی ، شربت یا اس نوع کی کسی رقیق شے کو حلق سے نیچے اُتارنا ، پینا ، گھونٹ لینا۔

ہچکی لگی ہے دھیان میں اک آفتاب کے
کیونکر گلے سے گھونٹ اتاریں شراب کے
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۱)۔

تبرید نہ لاؤ شب فرقت میں طبیبو
اک گھونٹ اوتارا تو حرارت ہوئی دونی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۲۸)۔

---اُتَرْنا ف م۔
پانی ، شربت یا اور کسی رقیق شے کا حلق سے نیچے اُترنا ، حلق کے اندر چلا جانا۔

ساقی نہیں کیوں کر نہ پڑیں حلق میں پھندے
ہم لا کھ پیئں گھونٹ اترتے ہی نہیں ہیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰۰)۔

---بھرْنا محاورہ۔
چُسکی لینا ، تھوڑا سا پینا ، حقّے کا ایک دَم لگانا۔ میں نے قہوے کا ایک گھونٹ بھرا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۷)۔

---پی کَر رَہ جانا محاورہ۔
ضبط کرکے رہ جانا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---پینا محاورہ۔
جرعہ لینا ، کش لینا ، گھونٹ لینا۔

مرے دوست تو شہد کے گھونٹ پئے
تجھے تلخ مزے کا پتہ ہی نہیں
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۹۳)۔

---پھینکْنا محاورہ۔
شراب گرانا (جامع اللغات)۔

---گُھونْٹ (و مج ، غنہ) م ف۔
تھوڑی تھوڑی مقدار میں ، ایک ایک گھونٹ ، تھوڑا تھوڑا۔ اس نے اس کے قریب بیٹھ کر گھونٹ گھونٹ چائے پلائی۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۸)۔ گلاس اس کے سامنے تپائی پر رکھ دیا گھونٹ گھونٹ پی لو۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۸۹)۔

---گُھونْٹ کَرکے اُتارْنا محاورہ۔
تھوڑا تھوڑا کرکے پینا ، ذرا ذرا پینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---گھونْٹنا محاورہ۔
گھونٹ پینا ، گھونٹ نگلنا ؛ غصہ ضبط کرنا۔

جب حنا تم نے لڑائی میں نے
گھونٹ گھونٹا ہی کیا لوہو کا
(۱۸۹۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۹۷).

ـــ لڑانا محاورہ.
تمبا کو یا حقے وغیرہ کا کش لگانا. نہرو بھائی دو گھونٹ ہم بھی لگالیں. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۳۱).

گھونٹ (۱) (و مج ، غنہ) سف ؛ ← گھوٹ.
گھونٹنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ جانا محاورہ.
کسی کی واجب الادا رقم کو ہضم کر جانا ، نہ دینا (جامع اللغات).

ـــ کے رکھنا محاورہ.
ضبط میں رکھنا ، دبا کر رکھنا ، بولنے نہ دینا.
پھل صبح و شام پھوٹ کے چکھنے سے فائدہ
چھوٹی بہن کو گھونٹ کے رکھنے سے فائدہ
(۱۹۴۷ ، سنبل و سلاسل ، ۷۹).

ـــ گھونٹ کر م ف.
گلا دبا کر ؛ (مجازاً) بے چارگی ، مجبوری یا گھٹن میں رہ کر. اچھا ہوا تمہاری بیوی بچاری چل بسیں ورنہ تم تو ان کو گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۶۶). یہ سنگدل انسان اس بے زبان بچی کو گھونٹ گھونٹ کر موت کے گھاٹ اتارے گا. (۱۹۴۳ ، وداعِ خاتون ، ۱۵).

ـــ گھونٹ کے جان دینا محاورہ.
جل جل کے جان دینا ، کڑھ کڑھ کر مر جانا (مہذب اللغات).

ـــ لینا محاورہ.
آواز کو گلے سے نکلنے نہ دینا ، روک لینا. اسے دیکھ کر میں نے اپنی چیخ گلے میں گھونٹ لی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۷۹).

گھونٹ (۲) (و مج ، غنہ) امذ.
ایک درخت کا نام جس کا خام پھل چمڑا رنگنے کے کام آتا ہے. گھونٹ اس کو گھنور ، گھٹار ، گھٹ بور بھی کہتے ہیں وسط ہند میں بکثرت ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، نباتی دباغت ، ۱۳۸). [مقامی].

گھونٹنا (و مج ، غنہ ، سک ٹ) ف م.
گھونٹ بھرنا ، حلق کے نیچے اتارنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[گھونٹا (رک) کا انفی تلفظ].

گھونٹنا (و مج ، غنہ ، سک ٹ) ف م.
۱. **کھرل یا کونڈی میں خوب باریک کرنا ، گھلنا ، رگڑنا ، حل کرنا ، گھوٹنا.** اگر پتلا کرنا منظور ہو تو دودھ آدھ سیر اور بقیہ پانی دے کر گھونٹ کے پتلا کرے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۳۷). جب آلو گل جائیں تو گھونٹ کر کھیر کی شکل بنا لیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۶۵). ۲. **صفا چٹ کرا دینا ، مونڈانا ، صفایا کرانا.**

گھونٹ کر کھوپڑی تم شیخ جی داڑھی کو منڈاؤ
کچھ یہ آئینہ نہیں جس کو نمد پوش کرو
(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۹۰). تین شخص قلندرانہ صورت بنائی داڑھی مونچھیں گھونٹ کے منڈائے اس شہر کی وضع سے یگانے ہیں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۴۴). ۳. **کوڑی وغیرہ سے رگڑ کر کاغذ کو چکنا کرنا** (مہذب اللغات). ۴. **ضبط کرنا ، اندر ہی اندر جلنا ، کڑھنا ، مجبوری سے چپ رہ جانا ، دبا کر رکھنا ، ظلم برداشت کرنا.** اب کیا ہوتا ہے میری بچی کی تقدیر پھوٹ گئی اس نے اپنے کو ایسا گھونٹا ہے اور ایسی چپ لگائی ہے کہ اندر ہی اندر گھن لگ گیا. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۳۳۷).
[گھوٹنا (رک) کا انفی تلفظ].

گھونٹوانا (و مج ، غنہ ، سک ٹ) ف م.
گھونٹنا (رک) کا متعدی المتعدی ، استرے سے اس طرح بال منڈوانا کہ کھونٹی کا نشان باقی نہ رہے ، گھٹوانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [گھونٹنا (رک) کا تعدیہ].

گھونٹی (و مع ، مغ) امث.
گھٹی (رک) جو بچوں کو دیتے ہیں. نصیبوں جلی زچہ گوند پنجیری کو ترس رہی ہے بچے کے لیے گھونٹی کہاں سے آئے. (۱۹۷۵ ، اچھے مرزا ، ۳۰). [گھٹی (رک) کا ایک املا].

گھونٹوان گھونٹنا محاورہ.
کسی تکلیف دہ بات کا بار بار اعادہ کرنا (زبان سے یا دل میں) رنج و ملال کی بات کو بار بار کہنا. پھول کنور پھر تنہائی میں گھونٹوان گھونٹنے کو اکیلی رہ گئی. (۱۹۴۳ ، جنت نگاہ ، ۱۰۶).

گھونچا (و مج ، مغ) امذ.
پنجرا ، قفس ؛ گھونسلا. چار دیواری کی بیٹھنے والی بیگم اور گھونچے کی پلی لڑکی نے آج عمر میں پہلی مرتبہ دیکھا ، یہ آدمی ہے یا کوئی اور مخلوق. (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۴۰). مویشی خانہ سے نکل کر وہ گلیاریے میں سے گزرے ، دونوں جانب ادھر ادھر گھونچوں اور چوکوں میں جگہ جگہ تھان اور چرنیاں تھیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۵۲). [مقامی].

گھونچو (و لین ، مغ ، و مع) امذ.
احمق ، بیوقوف. صمد میاں کے سارے دوستوں کو دیکھا تھا کمبخت سب ہی تو چمرخ مرکھلے اور گھونچو تھے. (۱۹۶۶ ، دو ہاتھ ، ۱۰۵). [مقامی].

گھونس (و مع ، غنہ) امذ ؛ ← گھوس.
۱. **چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے ، گھوس.**
سانس نہیں گھونس یا کھوا ہے
ماٹی میں چکڑ میں پڑا ہوا ہے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۴۶).
گھونس ہی کیا وہ تو لڑ سکتی نہ تھی
وہ تو چوہیا بھی پکڑ سکتی نہ تھی
(۱۸۱۳ ، ایجاد رنگین ، ۷۷). گانے والی سامنے آئی اس کا

منھ گھونس کا سا ہے ... گھونس کی سی شکل والی مغنیہ گا نہیں چیخ رہی ہے۔ (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۳۰۲)۔ ۲. (مجازاً) رشوت۔

گوشت کی بوٹی ، میں اے شہباز چھوتا تک نہیں
گھونس لیکن جس قدر مل جائے کھا لیتا ہوں میں
(۱۹۸۳ ، ط ظ ، ۸۱)۔ [گھوس (رک) کا انفی تلفظ]۔

---بھرنا محاورہ۔
رشوت دینا ، **سود بھرنا**۔ تین چار سال میں اپنے پاس بھی ایشور نے چاہا تو اتنا روپیہ جمع ہو جائے گا کہ گھونس بھر دیں۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۳۲)۔

---پجّر دینا محاورہ۔
رشوت دینا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات)۔

---دان امذ۔
بڑا چوہے دان۔ نہال نے اندر سے گھونس دان منگوالیا۔ (۱۹۶۳ ، دل کی شام ، ۳۸۵)۔ [گھونس + دان ، لاحقۂ ظرفیت]۔

گھونسا (و مع ، مغ) امذ ؛ =گھونسہ۔
۱. **مکّا** ، **ڈگ** ، **دھموکا** ، **گھوسا**۔ حضرت نے فرعون کو منع کیا ، اس نے نہ مانا ، تب ایک گھونسا اس کی پیشانی پر مارا۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۷۱)۔ حریف سر مارے تو اپنے بائیں ہاتھ سے روک کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کے منہ پر گھونسا مار کر گرا دیوے۔ (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۷۳)۔ منہ ، چھاتی اور کمر کی مناسبت سے طمانچہ ، گھونسا اور لات استعمال کئے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۲ ، ۷۲)۔ ۲. (کنایۃً) **ضرب** ، **چوٹ** ، **صدمہ** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [گھوسا (رک) کا انفی تلفظ]۔

---بازی امث۔
باہم ایک دوسرے کو مکّوں سے مارنا ، **مکّوں سے لڑنا** ، **باکسنگ**۔ تیسویں اولمپیا میں گھونسہ بازی شروع ہوئی۔ (۱۹۲۷ ، تاریخ زبان قدیم ، ۳۰)۔ [گھونسا + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---پلانا محاورہ۔
ڈک مارنا ، **زور سے مارنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

---تاننا محاورہ۔
گھونسا دکھانا ، **گھونسا مارنے کے لیے آمادہ ہونا** ، **مکّا مارنے پر آمادگی ظاہر کرنا**۔ ہر رات جب یہ شخص گھر آیا کرتا تھا تو آنکھوں سے شعلے نکلتے ہوتے تھے اور گھونسا تان کے اپنی بیوی کو دکھاتا تھا۔ (۱۹۳۱ ، زہرہ ، ۹۱)۔

---جڑنا محاورہ۔
مکّا لگانا ، **مکّا مارنے کے لیے آمادہ ہونا** ، **مکّا مارنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

---جما دینا محاورہ۔
رک : **گھونسا جڑنا**۔ ریڑھ کی ہڈی کے بالکل بیچوں بیچ گھونسا جما دیا۔ (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۳۸)۔

---رسید کرنا محاورہ۔
گھونسا مارنا ، **مکّا مارنا**۔ اب کی دفعہ اگر وہ مسکرائے تو کسی بہانے سے قریب بلا کر منہ پر ایسا گھونسا رسید کروں ... کہ ہونٹ نہ ہل سکیں۔ (۱۹۳۹ ، پندرہ صحت ، دہلی ، مارچ ، ۲۰)۔ لڑکی کے کاندھے پر ایک گھونسا رسید کیا۔ (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۵۵)۔

---سیٹی کرنا محاورہ۔
رک : **گھونسا پلانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---گھانسی (--- مغ) امث۔
گھونسا بازی ، **ایک دوسرے کو گھونسا مارنا** ، **گھونسوں کی لڑائی**۔ دو چار تماشائیوں میں لپا ڈگی ، گھونسا گھانسی ہو کر معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۱۹۰)۔ [گھونسا + گھانسی (تابع)]۔

---لگانا ف م ؛ محاورہ۔
مکّا مارنا ، **صدمہ پہنچانا**۔

ترے بالوں کے جوڑے نے لگایا دل پہ جو گھونسا
ہوا اک درد دل پیدا کچھ ایسا ہے کہ کیا کہئے
(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۷)۔

---لگنا محاورہ۔
(دل پر) **صدمہ پہنچنا** ، **دھچکا لگنا**۔ شوہر کے سینے پر قیامت کا گھونسا لگا اور ماتا کی ایک چیخ اس کے حلق سے نکلی۔ (۱۹۲۹ ، تحفۂ شیطانی ، ۳۹)۔ خبریں سن سن کر اس کے دل پر گھونسا سا لگتا (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۵۶۲)۔

---مار پانی نکالنا محاورہ۔
غیر ممکن یا مشکل کام انجام دینا ، **وہ کرنا جو دوسرے سے نہ ہو سکے** (دریائے لطافت ، ۷۵)۔

گھونسلا (و مع ، غنہ ، سک س) امذ ؛ =گھونسلہ۔
۱. **جھونجھ** ، **چڑیوں اور پرندوں کا گھر** (عموماً تنکوں سے بنا ہوا) ، **تنکوں سے بنا ہوا پرندوں کا گھر** ، **آشیانہ** ، **جھونجھ**۔

سرب سر کے بالاں میں خوش ٹھاؤں لے
بندے ہیں پنکھی کے تمن گھونسلے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۰۹)۔

ہر تلک تنکے تھے کچھ ایک نئے
سو وے چڑیوں کے گھونسلوں کو گئے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۱۳)۔ کنجشک کے جوڑے نے ایک گھر میں گھونسلا لگا کے بچے نکالے تھے۔ (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۸)۔ اس مقدس فاختہ کا گھونسلا سینٹ پیٹرس میں بنایا۔ (۱۹۲۲ ، نقش فرنگ ، ۱۲۵)۔ ایک بیا (پرندہ) اپنا گھونسلا جس طرح ہزاروں سال پہلے بناتا تھا۔ (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۲۸)۔ ۲. (مجازاً) **چھوٹا سا مکان** ، **گھروندا** ، **جھونپڑا**۔

فلک گھونسلا اس جہاں گرد کا
سمجھتا ہے سب بھید زن و مرد کا

(۱۹۹۵ ، دیپک پتنگ (ق)، ۸۱ ب). میجر جنرل قاضی نے انہیں واپس اپنے اپنے گھونسلے میں بٹھایا۔ (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۶۸). [گھونس (گھس) + لا ، لاحقۂ تصغیر].

۔۔۔ بنانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **تنکے وغیرہ جوڑ کر بسیرے کی جگہ بنانا ، کسی پرند کا کہیں گھر بنانا.** ایک ایک تنکا لا کر گھونسلا بناتا ہے ، جب گھونسلا بن جاتا ہے تو یکایک تیز ہوا چلتی ہے اور گھونسلے کے سارے تنکے تتر بتر ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۵ ، خاک کف نشیں ، ۵۶).
۲. **(تحقیراً) گھر تعمیر کرنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

۔۔۔ بُننا ف م.
گھونسلہ بنانا ، تعمیر کرنا.
چڑیوں کی چوں چوں ، کووں کا ایک ایک تنکا چننا نیم کی سب سے اونچی شاخ پہ جا کر رکھ دینا اور گھونسلہ بننا (۱۹۶۵ ، سرو سامان ، ۳۰۰).

۔۔۔ رَکھنا محاورہ.
پرند کا پھونس لا کر رکھنا ، آشیانہ بنانا ، بسیرے کی جگہ قرار دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ لگانا محاورہ.
رک: **گھونسلا بنانا.** کنجشک کے جوڑے نے ایک گھر میں گھونسلا لگا کے بچے نکالے تھے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۸۱).

۔۔۔ نوچنا محاورہ.
آشیانہ ویران کرنا یا کھسوٹنا ، پرند کا گھر اجاڑنا ، پرندے کے گھر کا پھونس نکال کر پھینک دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

گھونسم گھانسا/گھونسا (و مع ، مغ ، فت س) امذ؛ امر
گھوسم گھانسا
ایک دوسرے کو گھونسے مارنے کا عمل. وہ شخص جس کی بےعزتی ہوتی ہے جذبے سے کام لے گا ... اور سخت کلامی اور گھونسم گھونسا کی ، بوچھاڑ شروع ہو جائے گی. (۱۸۹۵ ، فرینالوجی ، ۱۶۰). خود ہی گھونسم گھانسا ، لاٹھی پونگا ، کھولا کھالم کیا ، خود ہی پکڑا ، خود ہی اس آرڈیننس کی رو سے حکم سنایا. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۵ ، ۱۷ : ۱۰).
[گھوسم گھانسا (رک) کا انفی تلفظ].

گھونسنا (و مع ، غنہ ، سک س) ف ل (قدیم).
رک : **گھسنا.**

مارنا گرز دسرا بتارک پرش
گھونسیا سینے میں جا کر اس کا سرش

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۶۶۲).

میں نے شمشیر کو علم کر کر
جلد گھونسنا ہوں گھر کے تب اندر

(۱۷۷۲ ، پشت بہشت ، ۳ : ۳۹). [گھسنا (رک) کا قدیم املا].

گھونسوں (و مع ، مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
گھونسا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

۔۔۔ کا/میں اُدھار کیا/کیا اُدھار کہاوت.
گھونسوں میں مارنے کی جگہ فوراً مارنا چاہیے توقف اچھا نہیں ، انتقام فوراً لینا چاہیے ، جرم کی سزا فوراً ملنی چاہیے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات ہند).

۔۔۔ لَڑنا محاورہ.
ڈک بازی کرنا ، مکوں سے جنگ کرنا (فرہنگ آصفیہ).

گھونسہ (و مع ، مغ ، فت س) امذ.
رک : **گھونسا.** بشیر نے بلا تامل ایک گھونسہ اس کے مارا وہ ہائے ہائے کرتا ہوا بھاگا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۰۳). ایسا گھونسہ دوں گا کہ دانت ٹوٹ جائیں گے. (۱۹۷۵ ، خاک کف نشیں ، ۶۸). [گھونسا (رک) کا ایک املا].

۔۔۔ سا پڑنا محاورہ.
گھونسا لگنا ، مکا لگنا ؛ صدمہ پہنچنا ؛ دکھ ہونا ، رنجیدہ ہونا. فوزیہ کے سینے پر ، چلا گیا ، کے لفظ پر گھونسہ سا پڑا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۹۲).

۔۔۔ سا لگنا محاورہ.
گھونسا لگنا.

سن کے گھونسہ سا لگا دل نے کہا اے آسمان
اب کہاں سے لائے گا تو ایسی نادر ہستیاں

(۱۹۶۰ ، سرو سامان ، ۳۳۴).

گھونسے (و مع ، مغ) امذ ؛ ج.
گھونسا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

آپ جس وقت گھر سدھارے ہیں
گھونسے پہلو میں دل نے مارے ہیں

(۱۸۹۷ ، دیوان مائل ، ۱۲۳). اس گھونسے سے میرے اپنے دل و دماغ کے تار ... شدت سے جھنجھنا اٹھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۸).

۔۔۔ بَرسانا ف م ؛ محاورہ.
مکے مارنا ، صدمہ پہنچانا. علامہ اقبال کے مصرعے گھونسے برسانے لگے. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۱۸۸).

۔۔۔ چلنا محاورہ.
مارپیٹ ہونا ، تنازع ہونا. احمدیوں اور حنفیوں میں گھونسے چل رہے ہیں. (۱۹۳۷ ، اشارات ، ۱۲۸).

۔۔۔ لات جڑنا محاورہ.
مار پیٹ کرنا ، گھونسوں اور لاتوں سے مارنا.

جو بازو چھوڑتے تھے ، تو کمر پکڑتے تھے
ہر ایک طرف سے تئے گھونسے لات جڑتے تھے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۲۸).

---مارنا محاورہ.
گھونسے برسانا ، صدمہ پہنچانا.

آپ جس وقت گھر سدھارے ہیں
گھونسے پہلو میں دل نے مارے ہیں

(۱۸۹۷ ، دیوان مائل ، ۱۲۳).

گھونسیا (و مع ، غنہ ، سک س) صف.
رشوت خور ، مرتشی ، منْھ بھرائی لینے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [گھونس (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت و صفت].

گھونگا (و مع ، مغ) امذ ؛ سے گھونگھا.
۱. ایک دریائی یا سمندری کیڑا جو چکر کی صورت میں سیپی یا گھونگے کے خول میں لپٹا رہتا ہے ، خول خشک ہو جاتا ہے اور اس کو پھونک کر چونا بناتے ہیں. سنکھ بالکل برہنہ نرم اور بلبلا نظر آتا ہے ، گھونگا بھی ننگا اور بلبلا ہے لیکن اس نے اپنے واسطے ایک کھپری بنالی ہے جس میں وہ حفاظت سے رہتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۸). مچھلی کے چھوٹے بچوں کی خوراک چھوٹے چھوٹے خردبینی جانور اور پودے ہوتے ہیں لیکن بڑی ہونے پر یہ مچھلی گلنے سڑنے والے نباتاتی مادے ، کیڑے مکوڑے ، گھونگے وغیرہ کھاتی ہے. (۱۹۷۰ ، گیرنلو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۳۵). ۲. دریائی یا سمندری کیڑے کا خول جو ہڈی کی مانند اور گنبد نما پیچ دار ایک جانب سے کھلا اور دوسری جانب سے بند ہوتا ہے ، سیپی ، سنکھ (لاط CochleaHelix). چھوٹی چھوٹی چیزوں کی خرید و فروخت میں گھونگے جن کو کوڑی کہتے ہیں تمام بنگال احاطے میں چلتے ہیں. (۱۸۷۹ ، علم حساب ، ۱۰۷). یہ بہت بڑا جزیرہ ہے جس میں عود ، سونا ... شنک (سنکھ ، بڑا گھونگا) ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۹۱). ان چٹانوں میں گھونگوں ، ہڈیوں ، مونگوں اور سمندری گھاس اور کائی کی بہت کثرت ہوتی ہے. (۱۹۶۳ ، رہبر طبعی جغرافیہ ، ۱۹۲). ۳. کان کا بیرونی سیپ نما نرم ہڈی کا بنا ہوا حصہ. اسی طرح کان کے گھونگے میں بھی گول قوزی قائل ہوتی ہے. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۳۲). ۴. بے وقوف ، احمق ، بدھو. توبہ ، عجب گھونگے ہو ، جو بات آدمی کی سمجھ میں نہ آئے اس کا کہنا کیا ضرور ہے. (۱۹۳۳ ، بین بیسے کی چھوکری ، ۱۷). [س : घूर्णी+क].

گھونگٹ (و مع ، مغ ، فت گ) امذ ؛ سے گھونگھٹ.
۱. چادر ، دوپٹے وغیرہ کا منھ کے آگے جھکا ہوا یا نقاب کی طرح پڑا ہوا پلو.

دل کوئی دھرتے ہیں طبع اس چھند بھری کے ناز کا
تس ناز ہور گھونگٹ کے تیں دھرتا اپے چادر طبع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۵۹). گھونگٹ میں سوں چھوپا کر دکھلاتا ہے عشق بڑھانے خاطر. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۲).

بن کر تھا خوشی میں رنگ تھا
وہ مکھڑا چاند سا گھونگٹ میں چمکا

(۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۹۹). گرمی قیامت کی تھی ، اندر کوٹھری میں ہوا کا گذر نہیں ، اس پر گھونگٹ اور بھاری کپڑے. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۲۹). اس نے اس وقت بھی ہلکا سا گھونگٹ نکال رکھا تھا. (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۳۶۵). ۲. پردہ ، حجاب ، روک.

ساحر سے ہیں کہاں کیا بتا کتا ہے عشب
میں چھپا لایا ہوں گھونگٹ میں دوشالے کے چراغ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۸۷).

نہ پہلے کبھی داؤ اپنا چلایا
سپر کے تہ گھونگٹ میں منہ کو چھپایا

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۲۲). ۳. دروازے کے سامنے کی اندرونی دیوار ، گھوگس. اس نے وہاں جا کر دیکھا تو گھونگھٹ زنانی ڈیوڑھی کے پردے کے پاس عقب میں بنا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۱). دروازے سے ذرا آگے گھونگٹ تھا ، گھونگٹ کیا تھا پرانے قلعے کے دروازے کا گھونگٹ تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۹۸). ۴. سقے یا مزدور وغیرہ کی اندھیری ؛ شرم ، حیا ؛ عضو تناسل کے آگے کی کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [گھونگھٹ (رک) کا ایک املا].

---اُٹھانا محاورہ.
منھ کے آگے دوپٹے یا چادر وغیرہ کے پڑے ہوئے کنارے کو اٹھا کر چہرہ دیکھنا ، حجاب اٹھانا.

شاہد کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگٹ
چشم کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

(۱۸۷۹ ، کلیات نعت محسن ، ۹۸).

---اُٹھنا محاورہ.
گھونگٹ اٹھانا (رک) کا لازم.

دکھایا بے تکلف ہو کے منہ اس حور طلعت نے
اٹھا گھونگٹ کہ دروازہ کھلا گلزار رضواں کا

(۱۸۵۳ ، وزیر ، دفتر فصاحت ، ۶). دو ہی باتوں میں میاں تو تاڑ گئی ، گھونگٹ کا اٹھنا تھا کہ خانہ داری میں مصروف ہوئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۲۷).

---کا چراغ دان امذ.
وہ شمع دان جس میں شمع کی لو کو ہوا سے بچانے کے لیے آڑ بنی ہوتی ہے ، ایک قسم کا چراغ دان جس میں روشنی ایک طرف کو پڑتی ہے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کاڑھنا محاورہ.
دوپٹے یا چادر کا کنارہ ، اتنا کھینچنا کہ چہرہ پلو کی آڑ میں رہے ، گھونگٹ نکالنا ، پردہ کرنا. بے حیائی دیکھو کہ گھونگٹ تک نہ کاڑھا. (۱۹۶۷ ، جلاوطن ، ۱۳۵).

---کرنا محاورہ.
۱. پردہ کرنا ، گھونگٹ نکال لینا ، گھوڑے کا اپنی گردن پیچھے کی طرف موڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. فوج کا پسپا ہونا

آنکھ لڑتے ہی ہوئے آپ کے تیور میلے
دیکھیے کر گئی گھونگٹ صف مژگاں ہم سے

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۸۷).

---کی آڑ میں شکار کھیلنا محاورہ.
(عورت کے لیے مستعمل) **بظاہر نیک و باعصمت بن کر بدکاری کرنا** (فرہنگ اثر).

---کی چوٹ امث.
(فن کشتی) **چُھپی ہوئی چوٹ ، پردے کی چوٹ**. دونوں طرف باڑہ بنا کر ان اندر کا چکر اولٹا سر مار کر گھونگٹ کی چوٹ مارے. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۰).

---کی ضرب امث.
رک : **گھونگٹ کی چوٹ**. گھونگٹ کی ضرب مار کر باہرہ پر باہرہ سر پر سرائی برائی ماریں. (۱۸۹۸ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ۹۵).

---کھانا محاورہ.
فوج کا میدان جنگ سے بھاگنے کے ارادے سے مُنھ پھیرنا ، ادھر اُدھر چُھپتے پھرنا.

حیدری نعرہ تُو جب روز وغا میں کھینچے
لشکر شام ترے آگے سے کھاوے گھونگٹ

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۵۰). میدان سے کٹ کر پہلے گھونگٹ کھایا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۷۴۹). خلجیوں کے ہرے نے گھونگٹ کھایا ، مگر سپہ دار پے سپہ ... شہاب ثاقب برساتا رہا. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۳۰).

---کھولنا محاورہ.
چہرے سے پردے کا ہٹانا ، بے پردہ کرنا.

ہوا شوق ہر شوق اس شاہ کوں
سو دیکھیا گھونگٹ کھول اس ماہ کوں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۹).

---مارنا محاورہ.
رک : **گھونگٹ کاڑھنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---نکالنا محاورہ.
دوپٹے کے کنارے کو کھینچ کر مُنھ پر لانا ، (رک) **گھونگٹ کاڑھنا** مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادر کے گھونگٹ نکال لیا کریں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۲۵). ایک ہندو عورت اپنے خاوند کے رشتہ داروں اور محلے والوں سے ڈیڑھ ہاتھ کا گھونگٹ نکالے گی. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۵۷). حضرت فاطمہؓ سسرال میں جا کر گھونگٹ نکال کر نہ بیٹھیں اور شوہر کی موجودگی میں باپ نے پانی مانگا تو خود کھڑے ہو کر پانی لے آئیں. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۶۸).

---والی امث.
عورت نما مرد کے لیے خطاب (دربائے لطافت ، ۷۸).

گُھونگچہ (و مع ، غنہ ، سک گ ، فت چ) امذ.
چھوٹا ، معمولی اور گھٹیا گھونگا. گوہر شاہوار ہند و نصائح کے اس کے روبرو گھونگچے سے بدتر تھے. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۹۳). [گھونگا (بحذف ا) + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

گُھونگچی (و مع ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : **گھنگچی** ، سرخ رتی ایک پودے کا سُرخ بیج جس کا مُنھ سیاہ ہوتا ہے عموماً سنار ، سونا وزن کرنے میں استعمال کرتے ہیں. گھونگچی دانہ سرخ و سیاہ. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۸۱).

الغرض تھا جہاں جہاں دنگل بن گیا گھونگچیوں کا وان جنگل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۱). گھونگچی جس کو سراف بجائے وزن ایک رتی کے رکھتے ہیں ، اس کی مالا بہت بہنا کرتے تھے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۶۳). گھونگچی کو زیادہ تر بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۹). [گھنگچی (رک) کا ایک املا].

گُھونگَر (۱) (و مع ، مغ ، فت گ) امذ : گھونگھر.
بالوں کا قدرتی پیچ ، بالوں کا حلقہ. یوسف علیہ السلام سفید رنگ حسن الوجہ اور بال ان کے گھونگر والے اور آنکھیں سیاہ نہ بہت بڑیں نہ چھوٹیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۹۵).

وہ بالوں کے گھونگر نہیں جن کی گتی
وہ کنپٹی کے گیچھے لٹکتے ہوئے

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۱۶۹). نظریں بالوں کے گھونگر سے نکل کر جھکی ہلکی پیشانی سے پھسلتی ... بازوؤں کے آثار چڑھاؤ میں جکڑا گئیں. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۹). [س : **घूँघर+कर**].

---وال صف.
پیچ در پیچ ، حلقے دار. جس ناگھن کا بال گھونگرو وال ہوتا ہے اس کو حبشی کہتے ہیں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۱۲). [گھونگر + وال ، لاحقۂ صفت].

---بالا صف مذ (امث : گھونگربالی).
رک : **گھونگروال**.

گھونگربالے ہیں جس طرح سے ہو جال
بال تو ہو گئے ہوا جنجال

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۱۰). صنوبری رنگ کے بالوں کی گھونگربالی لٹیں ... شانوں پر جھول رہی تھیں. (۱۹۷۵ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۹۲). [گھونگر + بالا ، لاحقۂ صفت].

گُھونگَر (۲) (و مع ، مغ ، فت گ) امذ. (قدیم).
رک : **گھنگرو (۱)**.

جوبن ستین سج کر گج مست ہو چلی ہے
لنگر سو پیجناں ہور گھونگراں کی کھیلی ہے

(۱۵۸۰ ، ظہور ابن ظہوری (دکنی ادب کی تاریخ ، ۴۳)).

پری پیکر آئی اور گھیر تھے برون
بندی پانو میں گھونگر از دونوں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۶). [رک : گھونگرو (۱) کی تخفیف].

گُھونگرُو (۱) (و مع ، غنہ ، سک گ ، و مع) امذ : گونگھرو.
رک : **گھنگرو**.

یہ گھڑوی زنجیر ہنسلیاں کس کے گلے اور ہاتھ میں
ڈالوں بولاق اور گھونگرو ہنوا پنھاؤں اب کسے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۱). بیلوں کے گلے میں گھونگرو ہیں

نہ بیبیوں میں جانچھ . (۱۸۷۴ع ، توبۃ النصوح ، ۳۲). گھونگھرو . یہ سونے کے چھوٹے گھنگرو ہوتے ہیں ، انہیں ایک ایک پاؤں میں چھ سے زائد ریشم میں گانٹھ کر ... باندھتے ہیں. (۱۹۳۹ع ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۵). [گھنگرو (رک) کا ایک املا].

---بَنْدْ بھائی (---فت ب ، سک ن ، د) امذ.
بھائبند (مخزن المحاورات). [گھونگرو (۱) + ف : بند ، بستن : باندھنا + بھائی (رک)].

---کے شَرِیک رَہنا محاورہ.
اہلِ رقص کی برادری میں شریک ہونا (دریائے لطافت ، ۸۵).

گُھونگْرُو (۲) (و مع ، غنہ ، سک گ ، و مع) صف.
گھونگر دار ، گھونگر والا. تیکرورو یعنی شیدی ہیں انہوں کا رنگ سیاہ ، ناک چپٹی اور گھونگرو بال. (۱۸۷۷ع ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۵۵). [رک : گھنگر (۱) + و ، لاحقۂ صفت].

گھونگْری (و مع ، غنہ ، سک گ) امث ؛ = گھونگھڑی.
ٹاٹ کی بوری ، کملی.

کل رات کالی گھونگری آئی اوڑ کر تو کیا ہوا
مالن تو آ جھس پھول چن بر کیسے لائے ہات میں
(۱۶۹۷ع ، ہاشمی ، د ، ۱۲۳).

کچھ ہوا پر بھی تم رکھیو ہو نگاہ
گھونگری ، پٹو کچھ بھی ہے ہمراہ
(۱۷۸۰ع ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۱). ایک میلی کچیلی اور بوسیدہ گھونگری ... جس میں لاتعداد جوئیں بھری ہوئی تھیں کمر سے باندھے رہتے. (۱۹۲۲ع ، غریبوں کا آسرا ، ۱۸۳). [گھگی (رک) کا ایک املا].

گُھونگْرِیلا (و مع ، غنہ ، سک گ ، ی مع) صف (مث : گھونگریلی).
رک : گھونگر والا ، جس میں گھونگر ہوں ، بل دار ، مڑا ہوا. جیسے کسی گھر سے ننھے ننھے سرخ رخساروں والے گھونگریلے بالوں والے ... بچے ہنستے ہوئے کھیلتے جا رہے ہوں . (۱۹۳۶ع ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۳۸). گھونگریلی پلکوں اور پھریا جفتوں کی ہندوانی آرائشوں نے ... ان سب پر پردہ ڈال دیا ہے. (۱۹۵۳ع ، ثقافتِ پاکستان ، ۸۳). [گھونگر + یلا ، لاحقۂ صفت].

گُھونگْنی (و مع ، غنہ ، سک گ) امث.
اُبالا ہوا غلہ عموماً چنے ؛ مٹر یا گیہوں وغیرہ جس میں نمک ملا کر کھاتے ہیں اور بغیر نمک بھی ، گھنگنی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : घुग्नी+क].

گُھونگی (و مع ، مغ) امث ، = گھونگھی.
۱. چھوٹے چھوٹے مخروطی یا مدوّر سنکھ نما کیڑے جو برسات میں اکثر دیواروں وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں . وہ کیڑے مکوڑے گھونگھیاں اور کنارے کی گھاس جو ان کی مرغوب غذا ہے ، کھا لیں گی. (۱۹۴۷ع ، پرندوں کی تجارت ، ۹). ۲. (خیمہ و چھتری سازی) بوریا یا اسی قسم کی کسی چیز کا سموسہ نما یعنی تکونی شکل کا بنا ہوا آسرا جو چرواہے اور دیگر زراعت پیشہ مزدور بارش اور دھوپ سے بچاؤ کے لیے سر پر اوڑھ لیتے ہیں ، کھونٹی ، کرسی (ا ب و ، ۱ : ۲). ۳. کیھرپل کے دو کھپروں کے اوپر ان دونوں کی ٹکر کو چھپانے کی الٹی مخروطی نالی. ایک طرف کے نگلوں میں یاقوت کی گھونگھیاں اور زمرد کے کھپرے ہیں. (۱۸۸۸ع ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۲۰۶). ۴. (کاشت کاری) ایک کیڑا جو گیہوں کی بالوں اور چنے کے پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۶ : ۱۰۳). [گھونگا (رک) کی تصغیر].

---پھینکنا محاورہ.
(جرائم پیشہ) مال کی تقسیم کے لیے پانسہ ڈالنا ، کوڑی پھینکنا (ا ب و ، ۸ : ۲۰۲).

گُھونگھا (و مع ، مغ) امذ.
رک : گھونگا. ایک کالے کوے کو کہیں جو ایک گھونگھا ملا چونچ سے کھٹوں اس نے اِدھر اُدھر ٹھونکا مگر توڑ نہ سکا. (۱۸۸۶ع ، جوہرِ اخلاق ، ۲۶).

اس قدر پھیلا دہن تیرا کہ گھونگھا بن گیا
اس قدر سمٹیں تری آنکھیں کہ ٹیال ہو گئیں
(۱۹۳۷ع ، ظریف لکھنوی ، دیوان جی ، ۹۰). معلوم ہوتا ہے کہ کارخانۂ قدرت نے سفید مونگے ، سفید سیپیاں اور گھونگھے پیس کر یہ ریت خاص طور پر ماریشس کے ساحلوں پر بچھانے کے لیے تیار کی ہے. (۱۹۹۲ع ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۲۷). [گھونگا (رک) کا ایک املا].

گُھونگھَٹ (و مع ، مغ ، فت گھ) امذ ؛ = گھونگٹ.
۱. رک : گھونگٹ معنی نمبر ۱.

تقدیر نے میرے تئیں گھونگھٹ میں ہی افسوس
میرے پیے کی بھیجی لا ، لاش دیکھائی
(۱۷۳۹ع ، کربل کتھا ، ۱۶۳).

لیا گھونگھٹ کو منہ پر ناز سیتی
وہ ریجھی اپنے اس انداز سیتی
(۱۷۵۹ع ، راگ مالا ، ۵۷). شہزادہ گھونگھٹ میں اسی کی جھلک دیکھ کر ذرا ٹھہرا تھا. (۱۸۰۱ع ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۱۹۰).

سر سے اوڑھو نہ دوپٹا مجھے کھٹکا یہ ہے
بن کے گھونگھٹ کہیں چہرے پہ نہ آنچل آئے
(۱۸۷۲ع ، مراۃ الغیب ، ۳۰۹).

کب خواب میں بھی پائے گی گھونگھٹ دولھن ایسا
خود فصلِ بہاری نے نہ دیکھا چمن ایسا
(۱۹۲۷ع ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۸۳). بہو تو گھونگھٹ نکال کر دور ہی رہ گئی لیکن ٹھکرائن آپا سنبھالتی قریب کو آ گئیں. (۱۹۸۷ع ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۹۰). ۲. (معماری) دروازے کی اندرونی دیوار ، وہ دروازہ جس کے سامنے کوئی آڑ اس طرح بنی ہوئی ہو کہ دروازہ سامنے سے نظر نہ آئے اور اوٹ میں رہے ، کھوگس. اس نے وہاں جا کر دیکھا تو گھونگھٹ زنانی ڈیوڑھی کے پردے کے پاس عقب میں بنا ہے. (۱۸۹۰ع ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۹۱). ۳. پردہ ، اوٹ.

شفق کے لال گھونگھٹ پر سوادِ شام چھا جائے
دکھائے وہ مہِ تاباں جو اپنے روئے زیبا کو

(۱۸۷۳ ، دیوانِ جرار ، ۸۰). چاند لجا کر بادل کے گھونگھٹ میں چھپ جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۶۰). ۴. **عضوِ تناسل کے آگے کا چمڑا جو ختنہ کر کے کاٹ دیتے ہیں** (یعنی جسم اجوف ، ذکر ، گھونگھٹ) ادعیۂ منی ، غدۂ مندرجیہ ، فوطہ (۱۹۳۳ ، ہمدردِ صحت ، دہلی ، جولائی ، ۲۹). ۵. **جنگ کا مورچہ.**

جو سردار اور اہلِ رایات تھے
لڑے خوب گھونگھٹ میں گھس کر لڑے

(۱۸۸۰ ، نظام الاسلام ، ۲۹). ۶. **پہاڑ وغیرہ کی آڑ ، اوٹ ، پردہ** پہاڑ ... کے درمیان میں قدرت نے گھونگھٹ دے دے کے یکے بعد دیگرے بہت سے مرغزار پیدا کر دیے ہیں. (۱۸۹۳ ، مفتوح فاتح ، ۹۱). سوادِ قبیلہ کے پہاڑوں کی ایک محفوظ گھونگھٹ میں عاشق و معشوق ایک دوسرے سے ملے.(۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۶۱) ۷. **گھوڑے کا گردن اونچی کر کے سر جھکانا ؛ گھوڑے یا سفے کی اندھیری** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : **घर्षी + कृत**].

---**اُٹھانا** ف م.
رک : **گھونگھٹ اُلٹنا**. منہ پر سے گھونگھٹ اٹھا کر دیکھیں تو اس کے اتباع سے نادم و خجل ہوں. (۱۸۹۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۳۲). اور نائن نے گوری کا گھونگھٹ اٹھا کر کٹورا آگے بڑھا دیا. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۹).

---**اُلٹنا** ف م ؛ محاورہ.
۱. **گھونگھٹ ہٹا دینا ، گھونگھٹ اُلٹ دینا.**

پوچھیے اس سے کہ دنیا کیا تھی اور کیا ہو گئی
جس نے گھونگھٹ بھی نہ الٹا تھا کہ بیوہ ہو گئی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۱۸). ۲. **پردہ اُٹھانا ، عیاں کرنا**. شاعری کی دیوی نے اپنا گھونگھٹ الٹا تو عقل کا رنگ ہی اور تھا. (۱۹۷۹ ، شیخ ایاز ـ شخص اور شاعر ، ۱۲).

---**بڑھانا** محاورہ.
رک : **گھونگھٹ کاڑھنا ، گھونگھٹ نکالنا.**

کسی نے گھونگھٹ بڑھا لیا ہے
کہ دھوپ سائے میں کھو گئی ہے

(۱۹۵۸ ، فکرِ جمیل ، ۱۷۹).

---**دُور ہونا** محاورہ.
پردہ ہٹنا ، پردہ نہ رہنا.

وہ منہ چھپاتے ہیں جب تک حجاب ہے شبِ وصل
عذارِ صبح سے شب کا نہ دور گھونگھٹ ہو

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۹).

---**سرکنا** ف م.
رک : **گھونگھٹ ہٹنا**. جیسے نئی نویلی دلہن کا گھونگھٹ سرکتا ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۳).

---**کا چراغ دان** امذ.
رک : **گھونگٹ کا چراغ دان.**

یہ آئینہ ہے وہ فانوس یاجی کب دبتی
چراغ دان بہو نے دیا نہ گھونگھٹ کا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۲۳).

---**کاڑھ لینا / کاڑھنا** محاورہ.
رک : **گھونگھٹ نکالنا**. دلہن لباسِ عروسی پہنے سر تا پا جواہر میں غرق گھونگھٹ کاڑھے بیٹھی ہے. (۱۸۰۲ ، نثرِ بے نظیر ، ۱۳۵). پھول کنور نے وید راج کو دیکھتے ہی ہاتھ بھر کا گھونگھٹ کاڑھ لیا. (۱۹۳۳ ، چشمِ نگاہ ، ۸۸). ساری کا گھونگھٹ کاڑھ کر وہ بھی چل پڑیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۳۲).

---**کر لینا / کرنا** محاورہ.
۱. **پردہ کرنا ، گھونگھٹ نکال لینا**. گردھر لال جی کیطرف اشارہ کر کے کہا تیرا دولہا یہ ہے میراباتی نے والدہ کی شرم سے اپنے دولہا سے گھونگھٹ کرلیا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۴۴).

نہ کرنا اے سکھی پھر ہی سے گھونگھٹ
چمٹ جانا بدن سے اس کے جھٹ پٹ

(۱۸۸۳ ، تیرہ ماسہ ، ۲۷). ۲. رک : **گھونگھٹ کھانا**. ان کے مقابل میں راون کی سپاہ تر بتر ہو جاتی اور گھونگھٹ کرتی تھی. (۱۸۹۰ ، سیرِ کہسار ، ۲ : ۲).

---**کی دیوار** امث.
وہ دیوار جو باغ یا مکان کے آمد و رفت کے دروازے کے مقابل کھینچ دیتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---**کی ضَرب** امث.
رک : **گھونگٹ کی ضرب**. جھکائی دے کر پھر گردش سے اولٹا سر اور گھونگھٹ کی ضرب مار کر گردش دیکر طمانچہ کمر بائیں کمر داہنی پابر بر پابرہ ... مار کر لچھے کی چوٹ ماریں. (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۸۸).

---**کھانا** محاورہ.
فوج کا میدانِ جنگ سے بھاگنے کے ارادے سے مُنھ پھیرنا ، فوج کا میدانِ جنگ میں پسپا ہونا.

جوں نقاب اپنا اٹھا اس نے لڑائی ہم سے آنکھ
فوجِ صبر و تاب و طاقت واں یہ گھونگھٹ کھا گئی

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۱۴).

بس کھا گئی گھونگھٹ سپہِ شام سمٹ کر
دیکھا جو نقابِ رخِ پُرنور اولٹ کر

(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، براہین غم ، ۱۹۰).

ساتھ اس کے فوج جو آئی تھی گھونگھٹ کھا گئی
یوں لڑے دونوں بہادر پرتھوی تھرّا گئی

(۱۹۲۱ ، سیتا رام ، ۱۵۰). یہ بھی ممکن ہے کہ دشمن میدان میں رو در رو آنے کی جرأت نہ کرے اور کبھی آئے تو گھونگھٹ کھا کر نکل جائے. (۱۹۷۵ ، اینٹی مرزا ، ۵۱).

---**کھینچنا** محاورہ.
رک : **گھونٹ کاڑھنا**. چہرے پر تھوڑی سی گرد مَل لی اور گھونگھٹ کھینچ لیا. (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۱۳۰). میں نہیں کھاؤں گی ،

گوری نے یہ الفاظ اونچی آواز میں کہے اور گھونگھٹ کھینچ کر دیوار سے لگ گئی. (۱۹۸۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۰۶). اپنے آنسو چھپانے کی کوشش کی چہرے پر گھونگھٹ کھینچ لیا . (۱۹۸۳ ، ڈوبتا ابھرتا آدمی ، ۲۷۵).

ـــــ لینا محاورہ.
چہرے کو گھونگھٹ میں چھپا لینا.

کوئی گھونگھٹ لے تھا بے ثام و ننگ
کوئی تھا شمع تیغ اوپر پتنگ

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۲۳).

چاند پر ابر جو آوے تو بُرا لگتا ہے
ہم نے دیکھا جو اسے اسنے لیا کیوں گھونگھٹ

(۱۸۲۳ ، دیوانِ شاداں ، ۱ : ۲۹).

پھر کسی لئے گھونگھٹ رخِ روشن پہ لیا ہے
پھر کیوں تئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۱).

ـــــ والی امث.
برقع پوش ، باحیا ، دلہن (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ ہٹانا محاورہ.
۱. **منھ کھولنا ، گھونگھٹ کو پیچھے سرکانا ، ظاہر کرنا ، نقاب اٹھانا ، بے حجاب ہونا.**

گھونگھٹ ہٹا کے ہم کو دکھاؤ تو رخ کا نور
پاس اب نہ آ سکیں گے کہ ہوتے ہیں تم سے دور

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۳). ۲. **بادل ہٹنا.** عروسِ فلک نے گھونگھٹ ہٹایا اور حسن سامنے آیا جیسے چاند کہتے ہیں آفتابِ عید ... طلوع ہو گیا. (۱۹۳۰ ، گلدستۂ عید ، ۲۷).

گھُونگھَٹہ (و مع ، غنہ ، سک گھ ، فت ٹ) امذ (قدیم).
رک : گھونگٹ.

خواجہ نصیرالدین جنے سائباں پیو بنائے
جیو کا گھونگھٹہ کھول کر پیا مکھ آپ دکھائے

(۱۴۲۱ ، حسینی گیسودراز ، شہباز (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰)). [گھونگھٹ (رک) کی تکبیر].

گھُونگھچی (و مع ، غنہ ، سک گھ) امث ؛ = گھنگچی.
۱. رک : **گھنگچی ، رتی** گھونگھچی کے گلدستہ نے گلدستۂ شقائق دریا حین کے تئیں اپنی روشنی کے شعشہ سے اس کے جگر کو حسرت سے داغ داغ کر دیا تھا. (۱۷۷۵ ، نوطرزِ مرصع ، تحسین ، ۱۳۸). ۲. **گھنگچی کے پودے کا بیج جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن اس کے منھ پر سیاہ چتی ہوتی ہے ، رتی ؛ (کنایۃً) کالے منھ کا آدمی یا عورت جس نے سرخ چادر اوڑھی ہو.** ایک آزاد آیا اور آوازہ کسنے لگا کہ کیوں کالے منہ کی گھونگھچی کچھ واحد شاید ہو یاروں سے. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۵۲). [گھنگچی (رک) کا ایک املا].

گھُونگھَر (و مع ، مغ ، فت گھ) امذ.
رک : گھونگر.

ہوں دائرے گیسوؤں کے گھونگھر
یا دیدۂ نیم باز دل بر

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۲). ایک آدمی نظر آیا ، سرخ رنگ موٹا بھدّا بالوں میں بہت گھونگھر پڑے ہوئے ایک آنکھ سے کانا آنکھ ایسی معلوم ہوتی تھی کہ ابھرا ہوا انگور ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۳۲). ٹوپی کے نیچے تو سیاہ ریشم کے گھونگھر ہی گھونگھر بھرے ہوئے نکلے. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۹۸). [گھونگر (رک) کا ایک املا].

گھُونگھْرو (و مع ، غنہ ، سک گھ) امذ.
رک : گھنگرو. اور اوپر ہی اوپر ... جل ترنگ مونہ چنگ گھونگھرو ، تبلے ، کٹ تال اور سیکڑوں اس ڈھب کے انوکھے باجے بجتے آتیں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۹).

پہلے ہی چال آپ کی تھی فتنہ زا حضور
گھونگھرو نے اور فتنۂ محشر بنا دیا

(۱۸۷۰ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۳۷). رقص کے گھونگھرو کی آواز کان میں آئی کہ نگاہیں وہیں تھیں. (۱۹۳۹ ، ریاض خیرآبادی ، نثرِ ریاض ، ۱۲۳). ہرن خود کچھ کم تیز رفتار تھا کہ اس کے پاؤں میں گھونگھرو بھی ڈال دیے گئے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۴). [گھنگرو (رک) کا اشباعی املا].

گھونگھی (و مع ، مغ) امث.
۱. **گھونگھا (رک) کی تصغیر** (جامع اللغات). ۲. **گھونگے کی شکل کا ٹکڑا جس کو کھپروں کے بیچ میں کھپریل میں رختہ بندی کے لیے رکھتے ہیں.** ایک طرف کے بنگلوں میں یاقوت کی گھونگھیاں اور زمرد کے کھپرے ہیں اور دوسری جانب کے بنگلوں میں زمرد کی گھونگھیاں اور یاقوت کے کھپرے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۰۶). [گھونگا (رک) کی تصغیر].

گھُوں گھُوں (و مع ، و مع) امث.
۱. **کاتنے یا چرخا چلنے کی آواز.** بہرام بھی اس طرح گیا جیسے سودیشی کا پرچار یا چرخے کی گھوں گھوں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۹ : ۹). ۲. **رکشہ ، بس یا موٹر وغیرہ کے انجن چلنے کی آواز.** ہر طرف قدموں کی تھپ تھپ ہر طرف موٹروں ، ٹیکسیوں ، رکشوں اور بسوں کی گھوں گھوں. (۱۹۸۰ ، دیوار کے پیچھے ، ۳۵). ۳. **چکی چلنے کی آواز.** جانگاہ مشقت اور چکی کی مسلسل گھوں گھوں جو مسرت کا کچھ بگاڑ سکی. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۲۲). ۴. **وہ آواز جو کبوتر کبوتری کے پرچانے کے لئے اپنے منھ سے نکالتا ہے غٹرغوں ، غوں غوں.** بہت سے سراج ، لکہ اور دیسی قسم کے کبوتر گھوں گھوں کرتے ہوئے اپنی گردنوں کو پھلا رہے تھے. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۳). [حکایت الصوت].

گھُونی (و مع) صف مث.
رک : گُھنّی.

تا سحر لوٹے مزے ہیں تو نے
خرچی اب دی نہ اسے موئی گھونی

(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۷۴). اپنے گھونی پن کی کتھ ...

اری کمبخت اپنی دن کے لئے آستین میں سانپ پالا تھا۔ (۱۹۰۹ ، روشنک بیگم ، ۱۰۰)۔ [گھنی (رک) کا متبادل]۔

---گھسکی (---ضم گھ ، سک س) صف مث۔
منافقانہ ، ریاکارانہ ، مکاری کی۔ اگرچہ بمجہول الافعال ہیں لیکن زمانۂ دراز تک مستعمرات میں گھونی گھسکی چالیں کھیل چکے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۵ : ۱۰)۔ [گھونی + گھسکی (تابع)]۔

---مُنْمُنی (---ضم م ، سک ن ، ضم م) صف مث۔
رک : **گھنی منمنی ؛ مسکین ، خرانٹ صورت ، مکری عورت ، کھٹ رکھنے والی عورت** (مخزن المحاورات ؛ مہذب اللغات)۔ [گھنی + منمنی (رک)]۔

گھونیا / گھونیاں (و مع ، مغ) اث۔
رک : **گھونیا / گھونیاں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [گونیا / گونیاں (رک) کا انفی املا]۔

گھونٹی (و مع) اث۔
ایک بوٹی جو بارش میں اونچی زمین پر اُگتی ہے۔ (نکونے تنے والی جڑی بوٹیاں) ... جو افزائش نسل اور خوراک کے ذخیرہ کے کام آتی ہیں ان کی مثالیں گھونٹیں ، ڈیلا بوٹیں ہیں۔ (۱۹۷۰ ، چاول : دستور کاشت ، ۹۹)۔ [مقامی]۔

گھونیا / گھونیاں (و مع ، کس ن) اث ؛ ج۔
ایک ترکاری ، اروی ، اروی ... اس کو گھونیاں ہندی میں کہتے ہیں۔ (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۰۹)۔ گھونیاں اور بنڈا دونوں ایک ہی قسم کی ترکاری ہیں البتہ بنڈا بمقابلہ گھونیوں کے خستہ ہوتا ہے (۱۹۰۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۳۵)۔ [س : घरगी + इकना]۔

گھنی (فت گھ) اث۔
(کاشت کاری) مٹی کا چبوترا جس پر اناج کے بولے یا گھنے رکھتے ہیں ؛ سہارا ، آڑ ، ٹیکن (جامع اللغات)۔ [کھانی (رک) کی تخفیف]۔

گھی امذ۔
۱. **دہی کو بلو کر نکالی ہوئی چکنائی ، رواز یا ملائی کو بھون کر یا مکھن کو تا کر نکالا ہوا روغن نیز رک : بناسپتی گھی۔**

گھی میں آٹے میں نون پانی میں
سب سے ربط ان کو زندگانی میں

(۱۷۷۶ ، مثنوی ہجو حویلی (مثنویات حسن ، ۱ : ۱۹۲))۔ چوہا گھی میں گر جائے تو کیا حکم ہے (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۲۸)۔ دودھ میں سے ملائی اور گھی کو نکال کر مٹھے کو الگ کر دیتا ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۳۷)۔ مکھن ، پنیر ، گھی ، کھویا اور ان کے سارے مرکبات اور آمیزے۔ (۱۹۵۳ ، حیوانات قرآنی ، ۴۳)۔ قربانی کے لئے جلائی جانے والی آگ میں گھرت یعنی گھی ڈالا جائے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۸۳)۔ ۲. **نرم ، ملائم** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [س : घृत ب : घिउ]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
کسی پکوان وغیرہ میں گھی کا کھپایا جانا ، گھی جذب کرنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---بھی کھا اور پگڑی بھی رکھ کہاوت۔
اچھا کھانے میں خرچ کرو مگر اتنا کہ پہننے کے لیے بھی بچے اور عزت برقرار رہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---جاٹ کا اور تیل ہاٹ / ہاتھ کا کہاوت۔
گھی کانو سے منگوایا ہوا اور تیل تیلی کی دوکان سے لیا ہوا اچھا ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال)۔

---چُپڑنا محاورہ۔
گھی لگانا ، روٹی ، ٹکیاں وغیرہ پر گھی ملنا ، پھیرنا یا پھیلا کر لگانا۔ اس پر گھی چپڑ کر اس روٹی کو لپیٹ کر موٹی بتی سا کر لیتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۲)۔ دوسرے وقت پراٹھے یا گھی چپڑے پھلکے بنتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶۲)۔

---چُپڑی (---ضم چ ، کس پ) صف مث۔
گھی لگی ہوئی ، مراد : اچھا کھانا (روکھی سوکھی کے مقابل)۔ ہاتھ پاؤں تھک جائیں تو کھٹیا پر پڑے پڑے بھوکے نہیں مرو گے کسی نہ کسی بہانے گھی چپڑی نہیں روکھی سوکھی چٹنی سے ملے گی ہی۔ (۱۹۸۳ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، مئی ، ۲۳)۔ [گھی + چپڑی (چپڑنا (رک) سے حالیۂ تمام بطور لاحقۂ صفت]۔

---چھوڑنا محاورہ۔
سالن وغیرہ بھونتے وقت گھی کا مسالے سے علیحدہ ہو کر نمایاں ہونا۔ مصالحہ گھی چھوڑ دے اور اس کے بھننے کی خوشبو آنے لگے تو اس میں گوشت کو ... چھوڑ دو۔ (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۱۸)۔ جب دال گھی چھوڑے تو کیوڑہ ڈال کر اتارلیں۔ (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دسترخوان ، ۱۵۱)۔

---داغ کَرْنا محاورہ۔
سالن یا دال میں گھی کا بگھار لگانا ، گھی کڑکڑانا۔ ترکاری چھیلنی ، پیاز کترنی ، گھی داغ کرنا ، ... یہ سب کام آپ کرتی۔ (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۰)۔

---دیت باسھن نریانے کہاوت۔
گھی دیتے ہوئے برہمن گھبراتا ہے ، اچھی چیز دینے کو کسی کا دل نہیں چاہتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---سا صف۔
گھی جیسا ، مراد : نرم ، ملائم (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---سنوارے سالن کو / سالنا اور بڑی بہو کا نام / ناؤ کہاوت۔
کام کوئی کرے اور نام کسی کا ہو تو کہتے ہیں۔ تو یوں کہیے کہ گھی سنوارے سالن کو اور بڑی بہو کا نام ، بہر حال آج سے آپ نے مجھے اپنا مرید کر لیا۔ (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۳۰)۔

---سیدھی انگلیوں نہیں نِکَلْتا کہاوت ؛ سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا.
نرمی سے کام نہیں چلتا ، سختی کیے بغیر کوئی بات نہیں بنتی. بھیے ... آنکھوں کے رنگ نے بہت خراب کیا ہے ، جس نے اپنے بیاروں کی بقا کے لئے گھی مانگا اور گھی سیدھی انگلیوں نہیں نکلتا ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۹۸).

---شکر ہونا محاورہ.
گھل مل جانا ، ایک دوسرے سے مسلک ہو جانا ، آپس میں بہت میل جول ہونا ؛ شیر و شکر ہونا. انہیں اس بات کا یقین تھا کہ شاہی خاندان کے ممبر آپس میں گھی شکر ہو چکے ہونگے. (؟ ، دربار پیرس کے اسرار ، ۱ : ۳۱۱).

---کا ڈورا امذ.
پگھلے ہوئے گھی کی تیرتی ہوئی چکنائی ، گھی کا تار. جب پانی خشک ہو جائے اور گھی کا ڈورا رہ جائے تو اس میں پسا ہوا گرم مصالحہ ڈال کر اتار لو. (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۲۱).

---کا کُپّا/ کُپہ ، لُنڈھنا محاورہ.
کسی اہم شخصیت یا بڑے دولتمند کا وفات پانا ، خصوصاً بادشاہ کا مر جانا. ولی عہد تاج اور لباس اور زر و جواہر اور زیور کا خوان لیے بیٹھے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ میں کب سنوں کہ گھی کا کپہ لنڈھ گیا. (۱۹۳۳ ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۲۱). جب کسی بادشاہ کا انتقال ہو جاتا تو ... یہ بات کہی جانے لگی تھی ، کہ گھی کا کپہ لنڈھ گیا خاموشی کے ساتھ میت کو نہلا دھلا کفنا کر ... دفن کرنے بھیج دیا جاتا ہے. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۳۸).

---کا لَڈّو ٹیڑھا بھی بَھلا کہاوت.
اگر زیادہ فائدہ ہو تو تھوڑے نقصان میں بھی مضائقہ یا حرج نہیں ہوتا (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کاندُو (---مغ ، و مع) امذ.
عمدہ چاول کی ایک قسم یا نوع. چاولوں کی تفصیل قلم بند کرنے پر آتا ہے تو رانی بھوگ ... گھی کاندو ... دیول اور اُجان سب کچھ گنا جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو ، کراچی ، ۵۱ ، ۱ : ۲۰۰). [گھی + کاندو (عَلَم)].

---کا نوالہ کِھلانا محاورہ.
پیار کرنا ، قدر کرنا ، چاؤ سے پالنا. پہلے قصائی بن کر ڈانٹے پھر ماں بن کر گھی کا نوالہ کھلائے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۰).

---کڑ کڑانا محاورہ.
گھی داغ کرنا ، گھی سے بگھار کرنا. پھر آدھ پاؤ گھی دیگچی میں لونگوں کا بگھار دے کر کڑ کڑایا. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۲۰۷).

---کہاں گیا کِھچڑی میں کہاوت.
جو مال اپنی ذات پر یا یگانوں پر خرچ ہو جائے یا جو دولت کسی اپنے ہی کام میں صرف ہو اس کا ملال نہیں ہوتا. برس پورا ہونے آیا ، بی بی کے نام زبانی ہبہ کر دیا ، گھی کہاں گیا کھچڑی میں ... زکوۃ کا وقت آیا پھر اپنے نام ہبہ کرالیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۴۳). بیس روپیہ سیکڑہ خردبرد ہو جائے کچھ پروا نہیں گھی کہاں گیا کھچڑی میں. (۱۹۰۹ ، صلائے عام ، مارچ ، ۳۲).

---کے جَلْنا محاورہ.
مراد پوری ہونا ؛ مطلب حاصل ہونا (فرہنگ آصفیہ).

---کے چَراغ جَلانا محاورہ.
مراد بر آنے کی خوشی میں روشنی کرنا ؛ خوشی منانا ، خوشی کی تقریب منعقد کرنا ، جشن منانا.

آنکھیں مری کرے جو منور جمالِ یار
گھی کے چراغ طور کے اوپر جلاؤں میں
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۰۳).

سن کر نوید جشن کی شاہی پیام سے
گھی کے چراغ ہم نے جلائے ہیں شام سے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۵۸). تھانہ والے گھی کے چراغ گھروں میں جلا کر آدھی رات گھیسے ، بوری دبش لے کر روانہ ہوئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۳۰).

---کے چَراغ جَلْنا محاورہ.
گھی کے چراغ جلانا (رک) کا لازم ، خوشی ہونا ، جشن منایا جانا ، خوشی کی تقریب کرنا.

مارا شبِ فراق نے مجکو ہزار حیف
گھی کے چراغ آج رقیبوں کے گھر جلے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۷). لکھنؤ میں اس کے آتے ہی اہل ہنر کے گھر میں گھی کے چراغ جل گئے. (۱۹۳۳ ، مغل اور اردو ، ۱۱۳). ہوئے کے ہوئے مخالفین کے گروہ میں تو گھی کے چراغ جل گئے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۰۹).

---کے چَراغ رَوشَن کَرْنا محاورہ.
رک : گھی کے چراغ جلانا. ادھر ناظم کا تبدیل ہونا سنا اُدھر کولیوں نے گھی کے چراغ روشن کیے. (۱۹۰۶ ، مراۃ احمدی ، ۱۳۸).

---کے دیے امذ ؛ ج.
(رک) گھی کے چراغ.

ٹمٹاتے ہوئے بت ؛ یہ گھی کے دیے
ایک پدماوتی ، لاکھ بہروپیے
(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۰).

---کے دیے جَلانا محاورہ.
رک : گھی کے چراغ جلانا ، خوشی منانا ، جشن منانا

جگمگادی دن کے تئیں رت جگا مناتی ہے
چھچھوندر اور بھی گھی کے دیے جلاتی ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ ، ۲ : ۳۳۹)

تو پھر اپنے وطن کی روح بن کر مسکراؤں گا
دیئے گھی کے جلا کر میں بھی دیوالی مناؤں گا
(۱۹۳۳ ، شعر انقلاب ، ۱۲۳). وہ بھی شاعرانہ چلبیوں سے

اُکتا گئی ... اس پر فکر نے دریردہ گھی کے دیئے جلانے ، شاعرانہ بتی کو تم مل گیا. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۳۳).

---کے ڈلے امذ ؛ ج.
(کنایۃً) سفید شلجم (دلی وغیرہ میں سبزی فروشوں کی صدا) (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کے سے گھونٹ آتے ہیں فقرہ.
بہت گھی پڑا ہوا ہے ، گھی کی بہتات ظاہر کرنے کے لیے مستعمل (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع الامثال).

---کے کُپّے سے جا لگنا محاورہ.
کسی مالدار سے وابستہ ہو جانا ، سونے کی چڑیا ہاتھ آنا (مخزن المحاورات ؛ علمی اردو لغت).

--- کھاوَت بَل / تَن میں آوے ، گھی آنکھن کی جوت بدھاوے کہاوت.
گھی کھانے سے بدن میں طاقت اور آنکھوں میں نور آتا ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھچڑی کَرنا محاورہ.
شیر و شکر کرنا ، مخلوط کرنا ، یک جان دو قالب کرنا. خود ہندوؤں نے اپنی زبان میں فارسی کے الفاظ لے کے ہندی کو گھی کھچڑی کر دیا. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۰).

--- کھچڑی لانا محاورہ.
زچگی کے موقع پر ننھیال والوں کا چھٹی میں گھی اور کھچڑی لانا.
فاقہ مست عدوے بد ایسا ہی چھٹی زاچا ہے
نائی جس کی آتی چھٹی میں دھوم سے لے کر گھی کھچڑی
(؟ ، شوق ، غلام رسول (نور اللغات)).

--- کھچڑی میں دعوے ہے کہاوت.
اس کے متعلق کہتے ہیں جسے بہت کچھ مل جائے پھر بھی مزید کا دعویٰ کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کھچڑی ہونا محاورہ.
گھی کھچڑی کرنا (رک) کا لازم ، شیر و شکر ہونا ، گُھل مل جانا. درختوں کے جھنڈ ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہیں ... آم کی ٹہنیاں جامن سے گھی کھچڑی ہو رہی ہیں ، فالسے کی شاخیں کھرنی سے جا الجھی ہیں. (۱۸۸۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۵). اسی گروہ میں کچھ بانکے ترچھے شاطر بھی گھی کھچڑی ہو رہے تھے ، انھیں اس کوچہ گردی سے معلومات میں اضافہ مقصود نہ تھا. (۱۹۳۳ ، جنت نگہ ، ۶۸). بظاہر میں گھی کھچڑی تھا دریردہ کچھ اور. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۲۸).

---کے گھڑے ڈھلکنا محاورہ.
رک : گھی کے کُپّے لنڈھنا. اور پھر وہ دیدہ دلیری تو دیکھو کہ ... یوں چاہے گھی کے گھڑے ڈھلک جائیں وہ ہندی جگہ سے نہ سرکے گی. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، کشکول ، ۶۰۱).

---گِر پڑا / گیا ، تو اُبالی / رُوکھی ، سُوکھی ہی بھاتی ہے کہاوت.
جب کچھ نہیں ہوتا تو تھوڑا ہی غنیمت ہے ، مجبوری اور شرمندگی کو چھپانے کے لیے بات ٹالنے کے موقع پر کہتے ہیں. شاستری جی نے کہنا شروع کر دیا کہ ہمارا مقصد لاہور پر قبضہ کرنا تھا ہی نہیں ہم تو صرف اپنا بچاؤ کر رہے تھے ، حملہ تو پاکستان نے کیا ہے اور جنگ ہم پر ٹھونسی ہے یعنی گھی گر گیا تو اُبالی ہی بھاتی ہے. (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، ستمبر ، ۱۳۵).

---گُڑ میں گڑے رَہنا محاورہ.
پُرتعیش زندگی بسر کرنا ، مزے اڑانا ، عیش کرنا ، اچھے سے اچھا کھانا. ساری عمر گھی گُڑ میں گڑی رہی تھیں کبھی کانٹے کو ہی برا کہاہا تھا ، مگر وہ مشرقی عورت تھیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۳۶۲).

---مسالا کام کرے اور بڑی بہو کا نام ، کرے/ہو
رک : گھی سنوارے سالن کو الخ (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

---والا امذ.
روغن فروش (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پینڈی (---ی مج ، مغ) امث.
(کھوسی) گھی رکھنے کی ہنڈیا یا برتن (ا ب و ، ۳ : ۹۶). [گھی + پینڈی (ہانڈی (رک) کا محرّف)].

گِھیا (کس رگھ) (الف) امذ.
۱. لوکی ، کدّو (لاط : Cucurbita Lagenaria).
گھیا کدّو کونگو شلغم لیس لعاب کف و جھگ بلغم
(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۲۶)). گھیئے کی تلاجی ، بادشاہ پسند کریلے ... طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۵). ایک سیر گھیا لے کر چھیل لیں ... ابال لیں. (۱۹۶۸ ، کیماوی سامان حرب ، ۲۰۰). ۲. گول کدّو جس کا گودا پیلا ہوتا ہے. دو قسم کا سالن ، قورمہ اور میٹھے گھیے کا (۱۹۶۳ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱). (ب) صف نرم ، ملائم ، گھی کی طرح کا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[س : घृत+क].

---تُرئی / توری (---ضم ت ، فت ر ، و مج) امث.
چکنی جلد کی ترئی جو خوش ذائقہ پکتی ہے اور مطلق تلخ نہیں ہوتی ، کھترا ترئی کا نقیض. گھیا توری ، اس کا بیرونی پوست چکنا اور ہموار ہوتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۳۸).
[گھیا + ترئی / توری (رک)].

---سیم (---ی مج) امث.
سیم کی ایک قسم ، چھوٹی سیم جو نہایت نرم ملائم ہوتی ہے. چھوٹی سیم کو گھیا سیم اور مکھن سیم اور سیمی سے بھی موسوم کرتے ہیں ، اودی سیم کو گھماج سیم بھی کہتے ہیں. (۱۹۰۸ ، ترکاری کی کاشت ، ۴۷). [گھیا + سیم (رک)].

---کَش (---فت ک) امذ.
رک : کدو کش (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [گھیا + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

گُھیّا (ضم گھ ، شد ی) امث.
رک : گُھیاں. کچھ ذکر اروی کا آ گیا جس کو دیہات میں گُھیا کہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۳۰۲). [گُھیاں (رک) کا مخفف].

گِھیالْنا (کس گھ ، سک ل) ف ل (قدیم).
جھیلنا ، برداشت کرنا ، ڈالنا.

ستم ہور نازوک گھیالیا اپنال
کروں فکر کیا میں تم ہاریا اپنال

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۰۳). [مقامی].

گُھیّاں (ضم گھ ، شد ی) امث.
اروی ، گھوباں. اتنے میں آواز آئی ، سلجم ، گُھیاں مولی بیگن آلو لو ترکاری لو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۱۰). گُھیاں... ایک نبات کی مشہور جڑ ہے ، زیادہ تر بطور نانخورش مستعمل ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۲۵). [گھوباں (رک) کی تخفیف].

---جھیلْنا محاورہ.
بے کار کام کرنا ، تضیعِ اوقات کرنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

گِھیاواں (کس گھ) امذ ؛ ج (قدیم).
گھاؤ (رک) کی جمع ، زخم.

احمدؐ مدد تھے ہور علی صفدر کے زوراں تھے سدا
دشمن کلیجے میں کھڑک سو سار گھیاواں عید کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۹). [گھاؤ (باضافت ی) + اں ، لاحقۂ جمع].

گھیپْنا (ی مج ، سک پ) ف م.
۱. متھنا ، گھوٹنا. ان تینوں چیزوں کو گھیپو اور کشتہ دھات اس میں ڈال دو. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۲۲ : ۹). ۲. جھیلنا کھرچنا ، آٹے بعنی ہاتی ڈال کر لئی سی بنانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : (ख) घेपष].

گھیتَل (ی مج ، فت ت) امذ.
چُھپ کر وار کرنا. گھاتی کے معنی وار کے ہیں کیونکہ گھاتی بچاتا وار بچانے کو کہتے ہیں اور الفاظ گھات اور گھیتل اسی سے مشتق ہیں. (۱۹۳۹ ، رسالہ بانک پنوٹ ، ۱۶). [مقامی].

گھیتْلا / گھیتَلہ (ی مج ، سک ت / فت ل) امذ ؛ صف (مث : گھیتلی).
نیچی ایڑی ، سپاٹ تلے اور مڑی ہوئی لمبی نوک کا بھدا جوتا. ہندوستان میں گھیتلا ، سلیم شاہی ... گول پنجے کا جوتا رائج تھا. (۱۸۸۹ ، حسن ، حیدرآباد ، دسمبر ، ۱۱). ایک زمانہ تھا کہ کھڑکی دار پگڑی اور گھیر دار جامہ اور گھیتلہ جوتے کا رواج تھا. (۱۸۹۷ ، تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۰۰). ایک جوڑا برات کا جس میں ... گھیتلی جوتی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۶۷).

بدن پر ترتیب کا انگرکھا ... پاؤں میں گھیتلی جوتی ، ہاتھ میں بچوان کی اسٹک تھی. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۱۵). [پ : घेतला : ज़ूता].

گھیٹو (ی مج ، و مع) امذ.
اقلیت کا علاقہ یا محلہ ؛ معاشی مجبوریوں یا اکثریت کی جانب سے سماجی پابندیوں کے باعث شہر کا وہ علاقہ جہاں اقلیتی فرقے کے لوگ رہتے ہیں. تانی ویرا نے یہ خبر بھی سنائی کہ جرمن ... تلاش کر رہے ہیں سنا ہے انہیں ورونشلوف کے مضافات میں کہیں بھیجا جا رہا ہے جہاں سنتے ہیں گھیٹو قائم کیا گیا ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۹۸). [انگ : Ghetto].

گھیچُڑ (ی مع ، فت چ) امذ.
(مجازاً) بیوقوف ، احمق. اگر کوئی رئیس آ بھی نکلا تو بے حواسی کا مارا ہوا گھیچڑ سا گنجا رئیس ہو گا. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۲۵۸). [مقامی].

گھیر (ی مج). (الف) امذ.
۱. محیط ، دور ، پھیلا.

اشک نے میرے ملائے کتنے ہی دریا کے پاٹ
دامنِ صحرا میں ورنہ اس قدر کب گھیر تھا

(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۳۲). البیرونی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے زمین کے گھیر کا حساب لگانے کا ایک نہایت سادہ طریقہ معلوم کیا. (۱۹۷۵ ، تین مسلمان سیاح ، ۳). ۲. پشواز ، انگرکھے ، پائجامے وغیرہ کا پھیلاؤ.

آشنا ڈوبے بہت اس دور میں
گرچہ جامہ یار کا کم گھیر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۸).

تری بادلے کی یہ اوڑھنی اپنے برق کوندے نظر میں تب
کرے یہ گھٹا جو مقابلہ کسی پیشواز کے گھیر سے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۶۵). پچاس پچاس گز گھیر کے جامے پہنے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۶۳). گھیر بارہ گز سے اوپر. (۱۹۳۰ ، سفرِ حجاز ، ۲۷۰). دلہن بیگم نے بچی کی فراک کا گھیر کاڑھتے ہوئے بڑے فلسفیانہ انداز میں کہا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۱). ۳. (أ) حلقہ ، دائرہ ، چکر ، احاطہ ، رقبہ. پہاڑ دیکھا آدھ کوس کے گھیر میں تھا. (۱۸۴۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۲۳). ہماری کوٹھی سے بالکل ہی اوپر تقریباً دو میل کے گھیر کا ایک مسطح تختہ ہے. (۱۹۴۴ ، سوانح عمری و سفرنامۂ حیدر ، ۲۳۱). شہر کی فصیل اینٹ اور پتھر سے بنائی گئی جس کا گھیر اتنا بڑا ہے کہ قیاس میں بھی نہیں آ سکتا. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۹۹). (ا‌ا) (معماری) عمارت کے گرد چھوڑا ہوا صحن. ہماری حویلی کے دوسری طرف ... ایک بڑا گھیر تھا اور اس میں ان کے کئی خاندان آباد تھے. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۰۰). ۴. گھیر جانے یا گھرا ہونے کی کیفیت ، گھراؤ ، محاصرہ.

نحوست کا اس پر عجب گھیر تھا
نہ تھا نور آنکھوں میں اندھیر تھا

(۱۸۴۴ ، مثنوی ابوزبہ کش کشور ، ۸۱). ۵. (أ) (ملاحی) جہاز یا

کشتی کا سب سے نیچے کا گہرا اور پھیلا ہوا درجہ ، تلیٹا (ا ب و ، ۵ : ۱۸۰)۔ (۱۱) (ملاحی) بادبان کے نیچے کا پھیلاؤ جو ہوا بھرنے سے پھول جاتا ہے (ماخوذ : ا ب و ، ۵ : ۱۸۰)۔ ۵. (قفل سازی) قفل کے ڈھانچے کے اندر کی وہ پوری جگہ جس میں پرزے جڑے ہوتے ہیں ، نیز قفل کے دور کی گہرائی (ا ب و ، ۷ : ۷)۔ ۶. (جوتا سازی) پنجے اور ایڑی کے درمیان جوتی کی باڑ یا اٹھان ، دیوار (ا ب و ، ۲ : ۲۲۲)۔ ۷. بہتان ، الزام ، شکایت ، تنبیہ (جامع اللغات)۔ (ب) صف۔ گول ، کھلا ، چوڑا (جامع اللغات)۔ [س : घेर]۔

--- بھیر (--- ی مج) امذ۔
۱. وسعت ، پھیلاؤ۔ خدائی قانون انسان کے فعلوں پر اتنا چھایا ہوا نہیں جتنا تعزیرات ہند کا گھیر بھیر ہے۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۹ : ۱۰)۔ ۲. جسم کا پھیلاؤ ، جسامت ، حجم۔ ہوتے ہوتے ان کا گھیر بھیر ایسا بڑھا کہ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۱)۔ [گھیر + بھیر (رک)]۔

--- تارا امذ۔
پھولوں کا ایک گچھا یا چھوٹا دائرہ جو دو متقابل پنکھڑیوں کے بعض گوشوں سے ابھرنے والی تقریباً دو بےساق کلیوں کے خوشوں سے بن جاتا ہے۔ برگوں کی بغل سے نکلنے والے پھولوں کے دونوں گچھے کریب پر ایک کاذب گھیرا بناتے ہیں جس کو گھیر تارا کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۳۲)۔ [گھیر + تارا (رک)]۔

--- چِیک کے م ف۔
زبردستی ، گھیر کے ، کبوتر کی مدد سے دوسرے کے کبوتر کو گھیر کر اپنے پاس بلوا لینا۔ بازی میں ہمیشہ شیخ جی کے ایک آدھ پٹھے کو ضرور گھیر چیک کے لے آتے۔ (۱۹۳۳ ، شعلے ، ۲۸)۔

--- دار صف۔
بڑے گھیر والا ، چوڑے ، کشادہ ، پھیلے ہوئے دامن کا۔

سروں پہ چیرے ہیں تک دار زعفرانی رنگ
بروں میں زرد نیٹ گھیردار جامے تنگ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۰)۔ پشواز آب رواں کی گھیردار کہ جس پر آب رواں نثار ہو۔ (۱۸۰۳ ، نثر بے نظیر ، ۵۷)۔

کسی کا تھا لہنگا بہت گھیردار
لچکتی تھی جس سے کمر بار بار

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۴۰)۔ پاجامہ سرخ اطلس کا گھیردار ہے۔ (۱۹۰۶ ، مقالات شبلی ، ۶ : ۱۶)۔ وہ ڈھیلے ڈھالے کرتے اور خوب گھیردار شلواریں پہنے ہوئے تھے۔ (۱۹۸۶ ، جانگلوس ، ۱۰۸)۔ [گھیر + ف : دار ، داشتن = رکھنا]۔

--- رَکھنا محاورہ۔
احاطہ کرنا ، گھیراؤ کرنا۔

جامہ زیباں کوں کیوں نجوں کہ مجھے
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷)۔

جس کا دل فوج غمِ یار نے ہو گھیر رکھا
ہے ستم اوس پہ کہ وہ ناز کا لشکر کھینچے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۷۳)۔ تنگ خیالی اور تنگ نظری نے اس قوم کو گھیر رکھا ہے۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۳۵)۔

--- کا م ف۔
گھیردار۔

لہنگا کوئی گھیر کا ہے پہنے
پہنے کوئی جڑاؤ گہنے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، ۱۲)۔

--- کَر م ف۔
چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ، گھیر گھار کر۔ ان تین دن میں شاہی فوج نے اسے گھیر کر راہ فرار مسدود کر دی۔ (۱۹۶۷ ، جاتے ہو تو چین کو چلیے ، ۱۸۱)۔

--- گھار امذ۔
۱. لباس کی چوڑائی اور ڈھیلا پن (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔
۲. روک ٹوک ، محاصرہ۔

فوجیں چھپا کے لائے بڑی پیچ راہ کے
لشکر میں اپنے ہی بی پسد انکے گھیر گھار

(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۵)۔ [گھیر + گھار (تابع)]۔

--- گھار کَر/کے م ف۔
اِدھر اُدھر سے سمیٹ سماٹ کر نیز قابو میں لا کر ، زبردستی۔ وہ کچھ لوٹتے گھیر گھار کر ان کو ایک طرز پر بڑھا چلتا ہے یا بڑھوا چلتا ہے۔ (۱۸۹۰ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۸۹)۔ محمود علی اور حامد حسین کو تاکید تھی کہ کسی جتن سے گھیر گھار کے انہیں پھر لائیں۔ (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۱۳۰)۔ پلٹنوں کو گھیر گھار کر ان کا مکمل صفایا کر دیا۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۷۳)۔

--- گھار کَرنا محاورہ۔
روک ٹوک یا محاصرہ کرنا ، مجبور کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

--- گھوٹ/گھونٹ کَر م ف۔
جتن سے قابو میں لا کر۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جو خیال دو تین چھوٹے چھوٹے جملوں میں سلامت سے ادا ہو سکتا تھا گھیر گھوٹ کر ایک لمبے اور پیچیدہ جملے میں الجھا دیا جاتا ہے۔ (۱۹۰۳ ، منشورات ، ۳۰۳)۔ اس زبان کو بمشکل گھیر گھونٹ کر احاطۂ تحریر میں تو لے آئی ہوں۔ (۱۹۶۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۳۲)۔

--- گھیر کَر مارنا محاورہ۔
ہر طرف سے روک کر راستہ بند کر کے مارنا۔ پولیس نے پھر لاٹھی چارج کیا اور طلبا کو گھیر گھیر کر مارا۔ (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۹)۔

--- گھیر کے لانا محاورہ۔
رک : گھیر لانا۔ مشرک بدوی قبائل کو گھیر گھیر کے لائے تھے اور لڑاتے تھے۔ (۱۹۱۸ ، جوبائے حق ، ۲ : ۲۷۵)۔

--- لانا محاورہ.
مجبور کر کے لانا ، زبردستی لانا ، گھیراؤ کر کے لانا. کوسوں کا جنگل اور پہاڑوں سے جانوروں کو گھیر لاتے تھے. (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۸).

--- لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. **گھیرا ڈال کر روک لینا ، راستہ مسدود کر دینا.** بہت سے بہادروں نے آکر شاہ صاحب کا گھر گھیر لیا۔ (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۱۲). اتفاق سے راہ میں چوروں نے آکر گھیر لیا اور قریب تھا کہ سب کا مال و اسباب لے کر راہی ہوں. (۱۹۲۳ ، انوارالاذکیا ، ۱۳۱). وہ اپنے ٹرکوں کے ساتھ راستے میں اسے گھیر لیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اردو افسانہ ، روایت اور مسائل ، ۲۹۸). ۲. **باڑ لگانا ، چار دیواری بنانا ، جنگلہ لگانا** (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

گھیرا (ی مج) امذ.
۱. **حلقہ ، دائرہ ، کنڈل.**

چندر سورج کے دو گھیرے کلس تج توکڑی کیرے
صلع سنجوت سو تیرے دسیں آیات فرقانی

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۹۷).

حلقہ دورہ گردہ گھیرا گشت وگزارگرد ہے پھیرا

(۱۷۹۳ ، ذوق الصبیان (مقالات شیرانی ، ۲ : ۱۰۶)). اس میں چربی نکل کر بالوں کے گرد جمع ہو کر گھیرا سا بنا دیتی ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۳ : ۱۰۲۸). دائرہ کی تعریف جو اقلیدس میں ہے گیا اس کے لئے ہم چکر ، کنڈل ، منڈل ، گھیرا ... مستعمل کر سکتے ہیں. (۱۹۰۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۳۵). پیتل کے اندر کی طرف یہ پھول کی پتیوں کا تیسرا گھیرا ہے. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۷۵). ۲. **احاطہ ، چکر ، باڑا ، رقبہ وغیرہ.** پہلے بازار بادشاہی میں آیا، اس کا کوس کا گھیرا تھا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۷۵). ۳. **دور ، محیط.** سرنگ کا جتنا گھیرا بنانا مقصود ہو اس میں سوراخ کر کے بارود بھر دی جاتی ہے. (۱۹۷۵ ، سرنگ ، ۷). ۴. **چاروں طرف سے گھیرے ہونے کی صورت حال ، نرغہ ، محاصرہ.**

غضب ہے آپ کی مژگاں نیزہ باز کی فوج
نکلہ صاف نکلتی ہے کیسی گھیرے سے

(۱۸۷۲ ، عاشق (میرزا والا جاہ)، فیض نشان ، ۲۷۳). ۵. **حلقہ ، دائرہ.** بارود چھاننے کی چھلنی ... کا گھیرا لکڑی کا ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، آتشبازی ، ۱۳). پہلا پہیہ غالباً کسی درخت کے تنے کو کاٹ کر بنایا گیا ہو گا پھر انسان نے اس میں دھرا ڈالا اور آرے لگائے ، لوہے کا گھیرا چڑھایا. (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۷۵). ۶. **کبوتر کے بیٹھنے کا تھالر جو بلی کاڑ کر باندھ دیا جاتا ہے ، چھتری ، اڈا.** پھر جب کبوتری کو گھیرے پر کھول دے بعد چار روز گھیرے یا چھتری یا اڈہ پر بٹھائے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۲۰۰). ۷. (ظروف سازی) **مٹکا رکھنے کا مٹی وغیرہ کا بنا ہوا حلقہ ، چٹا** (ا پ و ، ۳ : ۱۰۶). ۸. (سیف بازی) **ڈھال ، چھوٹی قسم کی سپر** (ا پ و ، ۸ : ۹۳). ۹. **پلنگ جو بنا ہوا نہ ہو ، پلنگ کی نواڑ کھول کر اوپر سے کوئی فرش بچھا دیتے ہیں اس پر جو کوئی دھوکا کھا کر بیٹھ جاتا ہے گر پڑتا ہے ؛** (کنایۃً) **جنجال ، دقت** (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [گھیرنا (رک) سے مشتق].

--- بنانا محاورہ.
دائرہ بنانا ، دائرے کی شکل میں جمع ہونا ، دائرے کی شکل میں اکٹھا ہونا. حضرت علامہ کے خاص خاص احباب کا مجمع تھا سب گھیرا بنائے بیٹھے تھے میں اس وقت آٹھ دس سال کا ہوں گا. (۱۹۸۳ ، نایاب ہیں ہم ، ۱۳).

--- پڑنا محاورہ.
محاصرہ ہونا ، گھیر لیا جانا. قصہ مختصر ... ہاتی بت کے گرد گھیرا پڑ گیا. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۷).

--- تنگ کر لینا محاورہ.
کسی کے گرد محاصرہ کر لینا ، اتنے قریب ہو جانا کہ مقابل نکل نہ سکے. سپاہیو! شرم کرو ! اکیلا آدمی تم سے زیر نہیں ہو رہا ، یہ سن کر سپاہیوں نے گھیرا تنگ کر لیا اور گھر کی حدود میں داخل ہو گئے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۶۹).

--- تنگ ہونا محاورہ
گھیرا تنگ کرنا (رک) کا لازم. حویلی کے گرد حملہ آوروں کا گھیرا تنگ ہوتا جا رہا تھا. (۱۹۴۹ ، خاک و خون ، ۳۵۸). ان کے گرد چاپلوسی کا گھیرا تنگ ہوتا گیا اور ان کا تعلق عوام سے بڑی حد تک ٹوٹ گیا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۸۷).

--- ڈالنا محاورہ.
چاروں طرف سے گھیر لینا ، گھیر کر چاروں طرف کھڑے ہو جانا ، محاصرہ کرنا. باد انگیز نے آکر گھیرا ڈالا ، ملکہ نے جوں ماں کو دیکھا گھبرا گئی. (۱۹۰۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۳). وہ اس سرحدی چوکی کے قریب گھیرا ڈالنے میں کامیاب ہو گیا. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۸۶).

--- کرنا محاورہ.
احاطہ کرنا ، حاوی ہونا ، سمیٹنا ، یکجا کرنا. آپ کی ذات بابرکات تمام اوصاف حمیدہ کا گھیرا کیے ہوتے تھی. (۱۸۷۲ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۶).

--- گھیر (--ی مج) امذ.
محاصرہ ، محصور کرنا ، مقید ہو جانا ، گھیرے جانے کی حالت یا کیفیت ، گھیر جانے کی حالت.

اس طرف پیو کی نگہ اور اوس طرف بیرا جنوں
مجھ دل بیکل کو ہر جانب سیں گھیرا گھیر ہے

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۲۲۰). [گھیرا + گھیر (رک)].

گھیراؤ (ی مج) امذ.
۱. **باہم مل کر دباؤ ڈالنا ، بچ کر نکلنے نہ دینا.** اس قسم کے اقدام کا مطلب صنعت و تجارت کا " گھیراؤ " نہیں بلکہ انہیں جدید تقاضوں پر پورا اترنے کے قابل بنانا ہے. (۱۹۷۱ ، تعلقات عامہ ، ۲۰۶). ۲. **محاصرہ ، نرغہ ، ہجوم ، آدمیوں کا حلقہ.** اب سندر صاحب ہر طرف سے گھیراؤ میں ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳ مئی ، ۳). [گھیرنا (رک) کا حاصل مصدر].

---جلاؤ (---فت ج) امذ.
گھیرے اور جلانے کا کام یا عمل. تشدد کا پرچار کیا گیا اور گھیراؤ جلاؤ کے نعرے لگائے گئے تو میری جماعت سختی سے مزاحمت کرے گی. (۱۹۷۰، جنگ، کراچی، ۷ اپریل، ۱). [گھیراؤ + جلاؤ (جلانا (رک) سے حاصل مصدر)].

گھیرنا (ی مج) (الف) ف م.
۱. (ا) **چاروں طرف سے محاصرہ کرنا، احاطہ کرنا.**

خوش بو بدن پہ تیری زلفاں نہیں ہیں جوندھر
کالے بھجنگ مل کر گھیرے درخت صندل

(۱۷۰۷، ولی، ک، ۲۰۲).

ناز و انداز و ادا نے دل کو یوں گھیرا ہے آہ
صید کہ میں گھیرتے ہیں جس طرح نخچیر کو

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۲۱۲). کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کو سات آٹھ اونچی اونچی بلائیں گھیرے کھڑی ہیں. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳: ۱۳۶). (ii) **راستہ روکنا.**

عجب اک جلالت سے بڑھ کر وہ شیر
کھڑا ہو گیا راہ حضرت کی گھیر

(۱۹۸۸، معراج نامہ، میر مظفر حسین، ۲۲).

گھیرا تو ہے سر رہ ہوں منتظر و لیکن
کیا جانیے کدھر کو ہوگا عبور تیرا

(۱۷۹۴، بیدار، د، ۴).

دیکھ اپنے در پہ مجھ کو یوں کہا منہ پھیر کے
یہ دوانہ کس لئے بیٹھا ہے رستہ گھیر کے

(۱۸۰۹، جرأت، ک، ۱۷۳). (iii) **قابو میں لانا، بند کرنا، حبس کرنا.**

پھر کے ان کے گرد دل کے گھیر ان کے دل کو تو
اس طرف سے اس طرف کو پھیر ان کے دل کو تو

(۱۹۲۵، شوق قدوائی، عالم خیال، ۲۰). لمبے لمبے ستونوں سے باندھ کر شعلوں کی لپیٹ میں گھیر دیا جائے گا. (۱۹۸۰، تجلی، ۵۸). ۲. **باڑ کھینچنا، احاطہ، چار دیواری یا جنگلہ وغیرہ بنانا، حد بندی کرنا.**

احاطہ کئی میل کا گھیر کر　　ہوا اک شہر آباد بس عمدہ تر

(۱۸۹۳، صدق البیان، ۱۸۲). غرض مدرسے نے کوئی دو میل کا رقبہ گھیر رکھا ہے. (۱۹۴۷، فرحت، مضامین، ۳: ۳). ۳. **ہجوم کرنا، چاروں طرف جمع ہو جانا، نرغے میں لینا، گھیرے میں لینا.** ملکہ ... سحر ساز قصر عالی پر آ کر بیٹھی مصاحبوں نے گھیر لیا. (۱۸۹۲، طلسم ہوشربا، ۶: ۳۷). ہزارہا اہل غرض اسے گھیرے رہتے ہوں گے. (۱۹۳۵، سفرنامہ، مخلص (دیباچہ)، ۱۶). کتوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا. (۱۹۸۶، جانگلوس، ۲۲۳). ۴. **چرائی وغیرہ کے لیے کسی کے مویشی لینا** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات). ۵. **کسی عورت کو گھیر میں ڈال لینا، مدخولہ بنانا؛ بیوہ سے شادی کرنا** (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). ۶. **پیچھا لینا، سر رہنا.** شطرنج پہلے حکیم شرافت علی خاں سے سیکھی، اب مومن خاں کو گھیرے رہتے ہیں. (۱۹۲۸، آخری شمع، ۶۸).

میں سمجھ چکا ہوں چالیں
جھپے اور اب نہ گھیرو میرے مہرباں وڈیرو

(۱۹۸۱، ماجرا، ۱۳۶). ۷. **آڑ کے طور پر کوئی چیز روکنا، روکنا، حائل بنانا.**

کچھ گھیرنے کے واسطے خیمے سے منگالو
یا پردے کی خاطر مرے اکبر کو بلالو

(۱۸۷۵، دبیر، دفتر ماتم، ۱: ۲۳۱). ۸. **پکڑنا، جکڑنا (کسی مرض وغیرہ کا).** ناگہ تپ محرقہ نے اسے گھیرا اور شانے کا درد علاوہ. (۱۸۹۹، غالب کی نادر تحریریں، ۲۷). بیماری نے گھیرا تو غضب ہی ہو گیا. (۱۸۹۳، بی کہانی، ۵۱). (ب) امذ. (کتاب سازی) **چمڑے کے گول ٹکڑے کاٹنے کا کٹے نما گول کینڈا** (اب و، ۳: ۲۰). [گھیر (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

گھیروا (ی مج، سکد ر) امذ.
(کاشت کاری) **رہن کی ایک قسم جس میں زمین بطور ضمانت کے رکھی جائے اور سود قابل ادا ہو** (ماخوذ؛ اردو قانونی ڈکشنری). [گھیر + وا، لاحقۂ اسمیت].

گھیری (ی مج) امث (قدیم).
۱. **سر کا گھومنا، سر کا چکر، گھمیری.**

سوں سکھ میں دنگ سوں پھیری لگی
فلک سیتی حالت سوں گھیری لگی

(۱۶۵۷، گلشن عشق، ۴۰). ۲. (کاشت کاری) **ایک قسم کا بیلن جس سے کھیت کی زمین ہموار کی جاتی ہے نیز کھیت کی جڑیں صاف کرنے کا ہل** (اب و، ۶: ۱۰۳). [گھیر + ی، لاحقۂ کیفیت].

گھیرے (ی مج) امذ.
گھیرا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع تراکیب میں مستعمل.

---آنا محاورہ.
چکر آنا، گھمیری آنا. لاری ... گونج رہی تھی اور اسے گھیرے آ رہے تھے. (۱۹۳۲، گرہن، ۱۹۱).

---بیٹھنا محاورہ.
گھیرے میں لے لینا، محاصرہ کر لینا، گھیر کر بیٹھنا، چاروں طرف سے گھیر لینا. منتظمین سفی کے دروازے پر نظم کہلانے کے لیے گھر گھیرے بیٹھے ہیں. (۱۹۵۳، دیوان سفی، ۳۰).

---توڑنا محاورہ.
اجارہ داری ختم کرنا، زور توڑنا، ناکہ بندی توڑنا. دشمن کی فوجوں نے یہاں بھی راستہ روکا ... لیکن تمام انقلابی گھیرے توڑتے گئے. (۱۹۶۷، جلتے ہو تو چین کو چلیے، ۱۸۸).

---رہنا محاورہ.
گھیرے میں لے رہنا، قابو میں کیے رہنا، چاروں طرف گھیرا ڈالے رہنا، محاصرہ کیے رہنا.

گر یہی وحشت ہے تو کل کو نکل جائیں گے ہم
کیا ہوا جو آج تو ہمدم ہیں گھیرے رہا

(۱۸۰۹، جرأت، د، ۵۶). ہر وقت دو چار آدمی گھیرے رہتے تھے. (۱۸۹۵، حیات صالحہ، ۲۰).

۔۔۔میں آنا محاورہ۔
گھر جانا ، محصور ہو جانا۔ جنگی قیدیوں سے حاصل کی ہوئی معلومات ... میں مدد ملا کرتی ہے خصوصاً جب دشمن کی بہت بڑی تعداد گھیرے میں آ جائے۔ (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استعبارات ، ۲۹)۔

۔۔۔میں لانا محاورہ۔
گھیراؤ کر لینا ، گھیر لینا۔ جوں وہ فوج آنی گرد پیش سے اوس کے گھر کوں گھیرے میں لاتی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۰)۔

۔۔۔میں لے لینا محاورہ۔
گھیر لینا ، چاروں طرف سے راستہ روک لینا ، محصور کر لینا۔ افسران فوج یزید نے ... امام صاحب کو اپنے گھیرے میں لے لیا ان پر پانی بند کر دیا۔ (۱۹۲۵ ، اسلامی گئو رکھشا ، ۳۸)۔ وہ دوشیزہ کو لے کر چلا گیا ہے بادشاہ نے وزیر کے گھر کو گھیرے میں لے لیا ، وزیر کے بیٹے نے کہا کہ دوشیزہ کو میں لایا ہوں۔ (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں ، ۲۹)۔

گھیکُوار (ی مع ، ضم ک) امذ۔
ایک پودے کا نام جس کے پتھوں میں لیس ہوتا ہے اور وہ آنکھ کی دوائی میں اکثر کام آتا ہے ، اس میں پتہ علیحدہ نہیں ہوتا البتہ اس کے پتھوں کے کناروں پر کانٹے ہوتے ہیں ، اس کا گودا نہایت ملائم ہوتا ہے ، چنانچہ اسی وجہ سے گھی اور کواری سے مشابہت دی گئی ہے [لاط : **Aloeper Foliata**]۔ گھیکوار یعنی کنوار پاٹھ کجلہ کو ... باقی سب ادویہ کو خوب باریک کوٹ کے ... ایک جز کرلے (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۹۶) جب گھیکوار کے ... پُرخار پتے کاٹے جاتے ہیں تو ان میں سے ... رطوبت رستی ہے (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۵۸)۔ [س : **घटत+कमारी**]۔

گھیگا (ی مع) امذ۔
گلے کا ایک مرض ، غدۂ درقیہ کا پھیلاؤ جو گردن کے سامنے یا ایک طرف اُبھار سا بنا دے ، گلھڑ ، غوتر ، غر۔ کھاری پانی پینے سے اسہال ، پیچش اور بہت دونوں تک پینے سے بوجہ زیادتی چونہ میگنیشیا کے سنگِ مثانہ ، سنگ گردہ ، گھیگا وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ (۱۹۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۸۹)۔ [مقامی]۔

گھیگھا (ی مع ، فت گھ) امذ ؛ ← گھیکھہ۔
رک : **گھیگا ، گھینگھا۔** غدود مذکور میں سے ایک تو تہائی رائیڈ کتنی ہے ... اور جس کے بڑھ جانے کو گھیکھہ بولتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، رسالہ علم فزیالوجی ، ۲۶۹)۔ مرض مزمن دیرپا مرض جس کی علامتیں ہلکی ہوتی ہیں اور دیر تک رہتا ہے مثلاً ... گھیگھا۔ (۱۹۱۶ ، افادہ کبیر محلل ، ۱۴۳)۔ [گھیگا (رک) کا ایک املا]۔

گُھیّل (ضم گھ ، شد ی بفت) صف۔
گندا ، غلیظ۔

کبھی پلید کبھی گھیل اور کبھی عجزیل
پر ایک آن نئے ملتے ہیں خطاب ہمیں
(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۳۱۱)۔

پیشاب کے لیے بھی نہیں ہے کوئی مقام
گھیل سرا کہیں تو مناسب ہے اس کا نام
(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۲۳)۔ [گُہ (گوہ (رک) کی تخفیف) + یل ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

گھینٹ (ی مع ، غنہ) امذ۔
گلا ، حلق (فرہنگ آصفیہ)۔ [س : **घुंट / घंट**]۔

۔۔۔کاڑھنا محاورہ۔
گلا پھاڑ پھاڑ کے چیخنا ، شور مچانا ، چلانا (فرہنگ آصفیہ)۔

گھینٹا (۱) (ی مع ، مغ) امذ۔
دخانی جہاز کا **بھونگا یا بھونپو** (اب و ، ۵ : ۱۸۰)۔ [مقامی]۔

گھینٹا (۲) (ی مع ، مغ) امذ۔ (مث : گھینٹی)۔
۱. **سؤر کا بچہ۔** بھنگی سؤر کا بچہ ہاتھ میں لیے ہوئے آیا اور دو چار دفعہ لڑکے کے سر پر وار کر چھوڑا اور کہا کہ گھینٹے کی چھڑوائی کا پیسہ مل جائے۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۸)۔ ۲. **بھیڑ بکری کا بچہ** (اب و ، ۵ : ۸۹)۔ [س : **घुंटि+क**]۔

گھینگا / گھینگھا (فت گھ ، مع) امذ ؛ ← گھیگا۔
۱. رک : **گھیگا۔** جو کوئی وہاں کا پانی پیے اس کے گلے میں گھیگا ... ہو جائے۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۰)۔ اس کی ڈاڑھی کی آڑ میں سے اس کا گھینگا جھانک رہا تھا۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۹۰)۔ ۲. **ایک کھانا جو آٹے اور چاول سے بناتے ہیں** (پلیٹس)۔ [گھیگا (رک) کا اتفی املا]۔

گھیو (کس گھ ، ی مخت ، و مع) امذ۔
رک : **گھی۔**

پیاری وو ہو ایک پول پیو سوں
کہ جیوں دود مل کر اچھے گھیوں سوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۵)۔ پنجابی زبان کا ایک محاورہ ہے کرے گھیو نہ ماں کرے نہ پیو (جو کچھ کر سکتا ہے وہ نہ ماں کر سکتی ہے نہ باپ)۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن ، ۷)۔ [مقامی : پن]۔

گھیوَر (ی مع ، فت و) امذ۔
ایک مٹھائی جو آٹے ، گھی ، دودھ ، شکر اور ناریل کی آمیزش سے بناتے ہیں ، پتلے بھینٹے ہوئے میدے کا گھی میں چھنچھناتا ہوا موٹا چیلا جو تلنے میں اسپنج کی شکل کا بن جاتا ہے اس کو میٹھا کرنے کے لیے شیرہ اور گھی اس کے سوراخوں میں بھر جاتا ہے جو اس کو مزیدار بنا دیتا ہے ، کھاجا ، کھجلا۔ وہاں ... گھیور ، پاپڑ ، جلیبی ، لڈو ، کچوریے ، امرتی ، پھینی ، پیڑے ... کچوری آدبکواں ... رکھ دیئے (۱۸۰۳ ، پریم ساگر ، ۲۳)۔

وہ خوب جلیبی اور کھجلے وہ گھیور بالوشاہی بھی
سب اتنے واں تیار ہوئے جو تھوڑا لو کہنے کو پانی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۱)۔ [س : **घट+वर**]۔

ل

ل اسد.
تلفظ «لام» ہے ، اُردو حروفِ تہجّی کا تینتالیسواں ، عربی کا تیئیسواں اور فارسی کا ستائیسواں حرفِ صحیح (مصمت) اور حرفِ مذلقہ یعنی کنارۂ زبان سے ادا ہونے والے حرفوں میں سے ایک ہے جس کے ادا کرنے میں زبان کا اگلا بالائی حصّہ سامنے کے اوپر کے دو دانتوں سے قدرے اوپر کے گوشت سے ملتا ہے ؛ کلمات کے شروع میں بھی آتا ہے اور درمیان و آخر میں بھی جیسے : لوگ ، قلم ، سال وغیرہ جمل کے حساب سے تیس (۳۰) عدد کا قائم مقام ؛ قرآن پاک میں حروفِ مُقطّعات میں بھی شامل جیسے : الم حرفِ شمسی و حرفِ جار ہے ۔ اردو کے مصادر لازم میں دوسرے حرف کے بعد تعدیے کے لیے مستعمل ، جیسے : پینا سے پلانا ، جینا سے جلانا ؛ مصادر متعدی میں تعدیے سے پہلے تعدیے کی تاکید کے لیے مستعمل ، جیسے : دکھانا سے دکھلانا ، بٹھانا سے بٹھلانا ، کبھی کبھی فارسی الفاظ میں رائے مہملہ یا کافِ عربی سے بدل جاتا ہے ، جیسے : الوند سے اروند (۔ ہمدان کا مشہور پہاڑ) ، تلول سے تلوک (۔ جوان گائے یا گدھا) ، تبول سے تبوک (۔ کمان) کبھی لفظ کے آخر میں علامتِ صفت کے طور پر آتا ہے، جیسے: بوجھل ، کٹھل وغیرہ میں ؛ (مجازاً) فعلِ لازم اور شوّال کا مخفف اور محبوب کی زلف کے لیے بھی بطور علامت مستعمل. مابعدالطبیعات کی فصل «ل» کا مقادِ اوّل عربی میں ترجمہ ہوا. (۱۹۵۹ء ، مقدمۂ تاریخِ سائنس (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۵۵۵).

• • • ل لاحقہ.
۱. وصفیت کے معنی میں ، جیسے : بوجھل ... توندل ... وغیرہ (وضعِ اصطلاحات ، ۱۲۰). ۲. (حروفِ مصوت کے بعد) اسمیت کے معنوں میں ، جیسے : دیکھ بھال ، میل جول ، بول چال وغیرہ (جامع اللغات).

لِ (کسرِ ل) سابقہ.
لیے ، واسطے ، برائے ، جیسے : للّٰہ ، لہٰذا ، للغایت وغیرہ میں (جامع اللغات). [ع].

لا (۱) امد.
۱. لانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل . یہ باتیں رعونت کی موقوف کر ، حزینہ جو لانا ہے لا . (۱۷۹۲ء ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۳۰۰).

ابر و ہوا ہے چمکے ہے بجلی
مت روٹھ ساقی نہ جام سے لا
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۱).

لا پھر اِک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی
(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۱۷). ۲. چل ، آ کی جگہ ، متوجہ کرنے کا کلمہ.

کون ایسا اب کہے یہ سودا گلی میں اس کی
لا تجھ کو لے چلیں ہم دل کھول کر کے رو لے
(۱۷۸۰ء ، سودا (نوراللغات)) . ۰ لا ، میں تجھے اپنے پروں پر بٹھا کر لے جاؤں . (۱۹۳۲ء ، سیلاب و گرداب ، ۵۱). ۳. لا کر یا لا کے کی تخفیف (فعلِ مرکب متعدی میں مستعمل) جیسے : لا بٹھایا ، لا اُتارا وغیرہ.

نہیں درکار کچھ تربت پہ میری شمع لا رکھنا
ہنوز آتش میں حسرت کے ہمارا جیو جلتا ہے
(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۴۳).

گر وہ رلایا چاہے تو دشمن سے لا دلائیے
اور جو نہ دے ، تو دوست بھی پھر اپنا منہ چھپائیے
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۹) . بہت سے اچھوتوں کو مسندِ عزت پر لا بٹھایا. (۱۹۳۷ء ، خطباتِ عبدالحق ، ۱۱۹). [لانا (رک) کا امر].

---تو روزی (ہے) نہیں تو روزہ (ہے) کہاوت.
کماؤ گے تو کھاؤ گے نہیں تو بھوکے رہو گے. شکار وکار مل گیا تو لاوینگے ، ورنہ شام کو خالی ہاتھ جُھلاتے آوینگے ؛ لا تو روزی ہے نہیں تو روزہ ہے. (۱۸۷۳ء ، تہذیب النسا ، ۱۱).

---لینا ف م (قدیم).
(دکن) لانا ، لے آنا.

رشکِ گل کو مرے گھر تک تو مرے پہنچا دے
وہ ابھی راہ میں ہے جلد اسے لالے تو
(۱۸۳۸ء ، شاہ نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۹۹).

---ہاتھ (اِدھر دے) فقرہ.
ہاتھ ملا کر داد طلب کرنے کے موقع پر مستعمل ، کیسی اچھی کہی کیا خوب کام کیا ، کیا کہنا ، سبحان اللہ وغیرہ.

کیا ہاتھ لگایا ہے کہ دو ٹکڑے ہوا غیر
قربان صفائی پہ ترے ہاتھ کی لا ہاتھ
(؟ ، کفایت (فرہنگِ آصفیہ)).

لا (۲) امث (قدیم).
کیچڑ.

گِل ولا تجھ گلی کا اس کے حق کے بیچ صندل ہے
چلے گا سر سیں اپنے گو کہ عاشق کا قدم چھلا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷). [مقا : لای (= کیچڑ کی تخفیف)].

لا (۳) امث.
تہ ، پرت ، پردہ جیسے یک لا ، دو لا ؛ مقراض ، لاف و گزاف کا مخفف (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [ف].

لا (۴) امذ.
قانون. اس شُبہہ کو کہ فقۂ حنفی رومن لا سے ماخوذ ہے ، دفع کیا ہے. (۱۸۹۲ ، مقالات حالی ، ۲ : ۱۹۷). آج مستقلاً جتنے علوم نکل پڑے ہیں ... لا آف نیچر کے معجزات میں سے ہیں. (۱۹۰۲ ، افادات مہدی ، ۵). اس نے لا ، کی ڈگری لے کر ملازمت چھوڑ دی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۹۹). [انگ : Law].

--- کورٹ (---و مع ، سک ر) امذ.
عدالت (جامع اللغات). [انگ : Law Court].

لا (۵) مذ.
۱. (اُ) **نہ ، نہیں ، نا ، بغیر ، انکار ،کلمۂ نفی بطور سابقہ مستعمل.**

جس کے تئیں "لا" نہیں ہے بخشش میں
منگتا ہے سب "نعم" جلو یاراں

(۱۶۳۹ ، ہاشم علی (قدیم اردو مراثی ، ۱ : ۲۹۵)).

جو امر اس نے کیا کر سنے اسے مشرک
نہ صرف لا ہے منھ سے مگر یہی کہ نعم

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۹۵). اگر کچھ کہو ، تو فضل سے کہو والا ، لا. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۳۸۲).

تجھ سا ساقی کوئی دریا دل نہیں اس دور میں
پر کبھی لب پر نعم ہے لفظِ لا کس نے سنا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۱۸). وہ "لا" سے اثبات پیدا کرتا ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۹۳). (اا) **لفظاً لا کی شکل (ایک جسم کے دو ٹکڑے ہونے یا بیچ میں خط پڑ جانے سے)**

بڑھ کر کبھی تو حشر بپا ہو کے رہ گیا
گردن سے تا کمر کوئی لا ہو کے رہ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۲۴۳). (ااا) **نیست ، نہ ہونے کے برابر ، معدوم ، بے حقیقت ، بے وجود.**

لا کہہ کے دہن کو ہم ہوئے نیست
دو حرف میں ختم گفتگو کی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۰۱). ۲. **"لا اِلٰہ الا اللہ" میں سے لا الہ کوئی اللہ نہیں ہے کی تخفیف.**

گر شوق ہے تجھ وصل کا الا کوں میں دیکھ توں
ہے عین الا وو ولی جس نے خودی کوں لا کیا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمہ) ، ۳).

فقط لا کفر ہے الّا میں دیں ہے
مسلمانی رکھی ہے حق نے کل میں

(۱۷۷۴ ، شا کرناجی ، د ، ۱۵۱).

لبالب شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مئے "لا" سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ الّا

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۳۹). سوشلزم کو علامہ اقبال نے نامکمل اسلام قرار دیا ہے کیونکہ یہ لا تک آتا اور الّا کی منزل تک نہیں بڑھتا. (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۱۳۱). ۳. (**جبر و مقابلہ**). **مقدار نامعلوم کی علامت یا قائم مقام.** اس لا کی اصل قیمت تو شاید کبھی معلوم نہ ہو سکے گی ، لیکن حساب کی اس مشق میں ہم سب کے لیے لذت ہے. (۱۹۶۹ ، لا = انسان ، ۲۳).

---اُبالی (---ضم مع ا). (الف) صف ؛ =لااوبالی.
۱. (اُ) **بے پروا ، بے فکر ، غافل نیز نڈر ، بیباک.**

ہمیں لااُبالی اپیں باولے
ہمیں جان خیالی ہیں او تاولے

(۱۶۰۹ ، قطبِ مشتری ، ۵۶).

بجری ہو اشارتاں ہیں عالی
بوجے سو او لوگ لاابالی

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳۸).

پڑا تھا شور جیسا ہر طرف اُس لااُبالی کا
رہا ویسا ہی ہنگامہ مری بھی زار نالی کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۲). مراسلے جاری کئے گئے مگر جواب ندارد حکیم صاحب تو عجیب لااُبالی آدمی ہیں. (۱۹۲۳ ، خطوط عبدالحق ، ۲۵۶). وہ نہایت لااُبالی اور غیر ذمہ دار تھا بات کرنے میں بھی بہت بیباک تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۶۰). (اا) **آزاد منش ، رندِ مشرب.**

یہ قلندر منش جلالی تھا عاشقِ رند لااُبالی تھا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۳).

نشستو شیخ نے اس وقت تو چھاتی پکا ڈالی
لے آوے یہاں کوئی اب جا کے رند لااوبالی کو

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۸۱).

واعظا ہو نہ درپے ناسخ عاشقِ رند لااُبالی ہے

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۵۹).

نہیں کرتا ہے ملاقات تو زاہد نہ کرے
لااُبالی ہیں ترے رند انہیں ارمان ہے کچھ

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۸۷). لااُبالی اور سنکی جیسے جب تھے ، اب بھی ہیں. (۱۹۹۰ ، اب کم ، ۲۶۹). (ااا) **شوخ ، گستاخ ، بے شرم ، بے لحاظ.**

تصور میں ترے کہیو صبا اُس لااُبالی سے
گلے لگ لگ میں رویا رات تصویر نہالی سے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۰۲).

اُس نے غرفہ سے جب نکالی آنکھ
موند لی ہم نے لااُبالی آنکھ

(۱۸۶۲ ، ظفر (بہادر شاہ) ، (فرہنگ آصفیہ)). یہ بائیں ہاتھ والی لااُبالی البیلی چھبیل چھبیلی بکھراج بری کہلاتی ہے. (۱۸۹۳ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۸۶). رنگین لااُبالی بے پرواہ شکل و صورت دیکھنے تو صرف دوپٹے کی کسر تھی. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۵۳). ۲. (**مجازاً**) **بے نیاز ، خدائے تعالیٰ.**

مجھے مذہب لا پرائی کی سوں
مجھے مشرب لااوبالی کی سوں

(۱۷۶۶ ، حسن شوق ، د ، ۹۵). حضرت یوسف علیہ السلام اور بھی رونے کہ ان کی آواز سے فرشتوں پر ایک حالت بعصیت پیدا ہوتی تو درگاہ لااُبالی میں ملتمس ہوئے کہ یا الہیٰ یہ آواز چھوٹے لڑکے کی ہے. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۵). ۳. (مجازاً) **معمولی ، سرسری ، بے مقصد.**

مجازی صورتوں پر ہے بحالی حقائق ہو چکے ہیں لااُبالی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۲۹). (ب) امذ. **(تصوف) وہ شخص جو کسی شے سے خوف نہ رکھے ، جو کچھ سلوک میں اُس کو پیش آوے وہ کہے اور کرے** (مصباح التعرف). (ج) امث. **معمولی کام ، بے فکری ، بے پروائی ، بیباکی ، شوخی.**

لااُبالی محبّت کا ستم تو دیکھو
خون عاشق سے کیا رنگ حنا کا ایجاد

(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۵۹). ملکہ بیدار ہوئی ، سمجھی فعل حکیم حکمت سے خالی نہیں ، یہ امر لااُبالی نہیں. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۹ : ۳۹۲).

چمن میں دیکھ ذرا کج کلاہیوں کی بہار
مزاج غنچہ میں ہیں لااُبالیاں تیری

(۱۹۳۳ ، رُوح کائنات ، ۲۱۱). وہ اپنی آمدنی اور بیوی بچوں کا خیال کیے بغیر اپنی لاابالیوں میں روپیہ پیسا اُڑاتے رہتے ہیں. (۱۹۹۱ ، اُردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۲۴). [لا + ع : ابالی (ب و ل) ، مصدر ابالۃ سے مضارع معروف نفی واحد متکلم – میں پروا نہیں کرتا].

---اُبالیانہ (---ضم مع ا ، کس ل ، فت ن) صف ؛ م ف. **بے فکر اور غافلوں کی طرح ، لا پرواؤں جیسا.** زیر و بم لااُبالیانہ تاروں اور پردوں میں کہیں بکھرا پڑا ہے. (۱۹۲۱ ، کلیات پطرس ، ۱۳۸). [لااُبالی + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---اُبالی پَن (---ضم مع ا ، فت پ) امذ. **بے پروائی ، بیباکی.** اُن کی بے پروائی اور لااوبالی پن سے کچھ بعید نہیں. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۳۵۸). سب میں لااُبالی پن پایا جاتا تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہمعصر ، ۱۱۷). مجاز کی طبیعت میں ایک لا اُبالی پن تھا. (۱۹۷۹ ، آوارگان عشق ، ۱۳). [لااُبالی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---اُبالی سَرکار (---ضم مع ا ، فت س ، سک ر) امث. **بہت بدانتظامی اور لاپروائی کی جگہ.**

پروائے نفع و نقصان مطلق نہیں ہے اُس کو
اس کی تو لااُبالی سرکار ہے ہمیشہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۸۶). [لااُبالی + سرکار (رک)].

---اُبالی کارخانہ (---ضم مع ا ، سک ر ، فت ن) امذ. **جہاں کسی کی پروا نہ کی جائے ، نہایت بدانتظامی ، افراتفری ، بھونڈ پن کا رویہ.**

پھراتا ہے عبث واعظ سر اپنا بک کے رندوں سے
تکلف برطرف یاں لااُبالی کارخانہ ہے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۶۲). [لااُبالی + کارخانہ (رک)].

---اُحصیٰ (---ضم مع ا ، سک ح ، ا بشکل ی) صف ؛ ف م.
شمار نہیں کیا گیا ، حساب نہیں کیا گیا ؛ مراد : جس کا شمار یا احاطہ نہ کیا جا سکے ، غیر محدود ، بے حد و حساب.

محمدؐ جو آدمیاں میں مختار ہے
زباں اس پہ لااحصیٰ اقرار ہے

(۱۶۴۹ ، خاورنامہ ، ۸).

لا احصیٰ شان ہے تری بار گر ایک وگر ہزار تو ہے

(۱۸۹۸ ، سوز ، د ، ۳۴۴). الیاؤں کی زبان پر جو اشرف الناس ہیں لا احصیٰ ہے. (۱۸۳۵ ، بالی گاٹ ، ۲). [لا + ع : احصیٰ (ح ص ی)].

---اَخلاق (---فت ا ، سک خ) صف.
خوش خلقی کی ضد ، بدخلقی. ان لا اخلاق جبلتوں اور رجحانوں میں خیر و شر دونوں کے امکانات پوشیدہ ہیں. (۱۹۳۵ ، اصول تعلیم ، ۹۱). [لا + اخلاق (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---اَدری (---فت ا ، سک د) صف ؛ ف م.
۱. **مجھے معلوم نہیں ؛ مراد : غیر معلوم ، لا اعلم (عموماً شعر وغیرہ کا مصنف معلوم نہ ہونے کی صورت میں مستعمل).** ایسے شخص صورت میں بہت گورے چٹے معلوم ہوتے ہیں مگر باطن میں آہن زنگ خوردہ کہ جو کسی کام میں نہ آوے ، لاادری سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا. (۱۸۵۹ ، رسالہ تعلیم النفس (ترجمہ) ، ۲ : ۵). ۲. **جس کا مسلک یہ ہو کہ کسی شے کی حقیقت نفس الامری معلوم نہیں ہو سکتی ، حقائق معلوم نہ ہو سکنے کا قائل.** ان کا زمانہ ایسا تھا کہ "لاادری" کہہ کر ان کا پیچھا چھوٹ گیا. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۲۶). بیس اور تیس سال کی عمر کے مابین ، میں بتدریج لاادری اور لامذہب ہو گیا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۵۰). الحاد و دہریت کی منزل پر بھی قیام کیا اور لاادری بھی ہوئے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۱۹). [لا + ع : ادری – میں نہیں جانتا ، ثلاثی مجرد (دری) سے مضارع متکلم].

---اَدرِیانہ (---فت ا ، سک د ، کس مع ر ، فت ن) صف ؛ م ف.
لاادری معنی نمبر ۲ (رک) سے منسوب ؛ لاادری مسلک کے مطابق. ہندوستان آ کر وہ نیم ملحدانہ اور لا ادریانہ زندگی بسر کرنے لگا تھا. (۱۹۳۳ ، عزیزی ، انجام عیش ، ۱۵). [لاادری (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---اَدرِیَت (---فت ا ، سک د ، کس ر ، فت ی) امث.
یہ نظریہ کہ حقیقت کا ادراک ممکن نہیں ، وہ مسلک جو اشیا کے نفس الامر کی لاعلمی کا قائل ہو ، اشیا کی حقیقت نفس الامری معلوم نہ ہو سکنے کا مسلک. دہریت اور بے دینی اور لاادریت نے

مذہب کے مقبوضہ ممالک پر قبضہ کرنا شروع کیا. (۱۸۹۸ ، معارف ، دسمبر ، ۱۸۹). سو فسطائیوں نے یقیناً لاادریت اور تشکیک و ارتیاب جیسے سلبی رجحانات کو فروغ دیا. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۰۵). [لاادری (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــاَدْرِیَہ (ـــــفت ا ، سک د ، کس ر ، فت ی) امذ.
(فلسفیوں کا) **وہ گروہ جو لاادریت (رک) کے مسلک کا قائل ہے.** حکما میں ایک فرقہ ہے جس کو لاادریہ کہتے ہیں. (۱۹۱۴ ، شعرالعجم ، ۵ : ۴۴). اس سے زیادہ مضحکہ خیز تناقض کوئی نہیں ہوسکتا، جیسا کہ لاادریہ کا ہے.(۱۹۳۰ ، اصول تقسیات، ۲ : ۴۴). [لاادری (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــاِسْتِنادِیَت (ـــــکس ا ، سک س ، کس مع ت ، کس د ، فت ی) امث.
اسناد پر بےاعتمادی کا نظریہ یا کسی قسم کی اتھارٹی یا تحکم قبول کرنے کا رویہ (انگ : **Anti Authoritarianism**). فلسفۂ تشکیک ، لااستنادیت نیز تقدیر پرستی اور وقتی لذات سے بلادریغ لطف اندوزی کے حق پر اصرار بطور خاص شامل ہیں (۱۹۵٦ ، افکار حاضرہ ، ۳۸۰). [لا + استناد (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــاِسْمُ لَہٗ (ـــــکس ا ، سک س ، فت م ، ل ، ضم مع ہ مثل و مع) صف ؛ امث.
(لفظاً) **اس کا کوئی نام نہیں (طب) گردن ، سینہ اور حنجر سے گزرنے والی وہ شریان جس کا کوئی نام نہ تھا اس لیے اس نام سے موسوم کرتے ہیں** (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ٤٣٣). [لا + اسم (رک) + ع : ل (حرف جار) + ہ ، ضمیر متصل مذکر واحد غائب].

ـــــاِسْمی (ـــــکس ا ، سک س) صف ؛ امث.
رک : **لا اسمُ لہ.** دایاں عصب بیخ گردن پر زیر تر قوی شریان کے سامنے یا پیچھے سے لا اسمی شریان کے برابر برابر آورطہ کے محراب کی پشت تک چلاجاتا ہے.(۱۹۳۴ ، عصبیات، ۳۲۳). [لا + اسم (رک) ع : + ی ، ضمیر متصل مذکر واحد غائب].

ـــــاَصْلَ لَہٗ/لَہا (ـــــفت ا ، سک ص ، فت ل ، ل ، ضم مع ہ/مثل و مع ، فت ل) م ف ؛ صف.
جس کی کوئی جڑ بنیاد نہ ہو ، (وہ وجود) جو فی نفسہ لاموجود اور محض اعتباری ہو جس کی کسی قول سے سند نہ ملتی ہو ، درحقیقت کچھ نہیں ، نفس الامر میں بے وجود ہے ، بے اصل.

تم گریباں میں منہ ڈال کے دیکھو تو ذرا
تھی یہ سب سحر بیانی مری لا اصل لہا

(۱۸٦۸ ، واسوخت رعنا (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۴۳۸)). بعض لوگ نماز جمعہ یا کسی اور نماز کے بعد خصوصیت کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ، یہ بھی لااصل لہ ہے. (۱۹۰۹ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۹٦). [لا + اصل (رک) + ع : ل (حرف جار) + ہ (ضمیر مذکر غائب)/ ہا (ضمیر مونث غائب)].

ـــــاِعْتِبار (ـــــکس مع ا ، سک ع ، کس مع ت) صف.
جس پر بھروسا نہ کیا جا سکے ، غیر معتبر ، بےاعتبار ، ناقابل یقین ، جس کی کسی بات میں ثبات نہ ہو.

کہی یوں کہ اے نحس لااعتبار
تری زندگانی ہو لعنت ہزار

(۱٦۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۰). [لا + اعتبار (رک)].

ـــــاَعْلَم (ـــــفت ا ، سک ع ، فت ل) فقرہ ؛ امذ.
میں نہیں جانتا ؛ جب کسی شاعر کا نام یا تخلص معلوم نہ ہو تو نام کی جگہ لکھ دیتے ہیں (جامع اللغات). [لا + ع : اعلم (ع ل م)].

ـــــاَقَل (ـــــفت ا ، ق) م ف.
کم سے کم. یہ آیت اس امر پر متضمن ہے کہ لااقل قرآن کے اجزاء کی نقلیں عام کے استعمال میں موجود تھیں. (۱۸۹٦ ، مضامین تہذیب الاخلاق، ۲ : ۱۳۸). عمرو نے اقرار کیا کہ وہ لااقل ایک بار ہر مہینے میں محمود سے زر نقد سمجھ لیا کرے گا. (۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدۂ ہند ، ۹ ، ۱۸٤۲ ، ۱۰۱). [لا + ع : اقل (ق ل ل)].

ـــــاِکْراہَ فِی الدّین فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل ، کلام پاک کی ایک آیت ہے) ، دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے. خوش قسمتی سے مسلمان " لا اکراہ فی الدین " کا اصول اپنے ساتھ لائے تھے. (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۱۹).

ـــــاِلٰہ (ـــــکس مع ا ، ل بمد) کلمۂ نعوذ.
۱. رک : **لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ.**

لَا اِلٰہ نہیں اورخدا اِلَّا اللّٰہ ایک سوا

(۱٦۵۴ ، گنج شریف ، ۱٦۸).

اے لَا اِلٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتار دلبرانہ ، کردار قاہرانہ !

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۸۰). وہ لا الٰہ کے نور سے روشن ضمیری حاصل کرتا ہے.(۱۹۸٤ ، طواسین اقبال ، ۱ : ٤۸). ۲. **(مجازاً) معاذاللہ ، توبہ ، خدا کی پناہ ، خدا اپنی پناہ میں رکھے.**

فرزند نوح کج روش کی چلا جو راہ
طوفاں میں اس نے کھائے یہ غوطے کہ لا الٰہ

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی (نوراللغات)). [لا + الہ (لا الہ الااللہ (رک) کی تخفیف)].

ـــــاِلٰہَ اِلّا (ـــــکس ا ، ل بمد ، فت ہ ، کس ا ، شد ل) کلمۂ توحید.
لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مُحمد رسولُ اللّٰہ (رک) کا مخفف ، مراد : کلمۂ طیبہ.

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لَا اِلٰہ اِلّا
لُغت غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ٦۸).

ـــــاِلٰہَ اِلّا اللّٰہ (ـــــکس مع ا ، ل بمد ، فت ہ ، کس ا ، شد ل ، غم ا ، شد ل بمد) کلمۂ توحید.
۱. **سوائے اللّٰہ کے کوئی معبود نہیں.**

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ٦۹). ۲. رک : لا الٰہ ، معاذاللہ مراد یہ ہے کہ ایمان سے کہتا ہوں.

وہ رو کے بولے کہ اماں یہ کیا خیال ہے آہ
کچھے کا حرف نہیں لا الٰہ الاّ اللہ؟

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ٦۳). ۳. اللہ کی شان ہے ، سبحان اللہ (تعجب اور اعتراف شرف کے موقع پر مستعمل).

تری وہ شان کی رفعت ہے یارسول اللہ
کہ لامکاں نے کہا لا إلٰہ اِلّا اللہ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۵۲). ۴. قسم کے موقع پر.

نبی کے دل کے یہ ٹکڑے تھے دو جدا آنکھ
نظیر اُن کا نہ تھا لا إلٰہ الاّ اللہ

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۹ : ۳۰). [لا + إلٰہ (رک) + الاّ (رک) + اللہ (رک)].

ـــ اللہ اِلّا ہُو (ـــ کس مج ا ، ل مد ، فت ہ ، کس ا ، شد ل ، و مع) عربی فقرہ.
اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں.

کسی طرف نہیں تسکیں کا کوئی پہلو
قرار کس کو یہاں ، لا إلٰہ الا ہو

(۱۹۳۱ ، نقوشِ مانی ، ۱٦۰).

مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لا الٰہ اِلا ہُو

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۹). [لا + الٰہ (رک) + اِلّا (رک) + ع : ہُو ، ضمیر غائب].

ـــ اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسُولُ اللہ کلمۂ طیبہ.
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں.

کلمہ پڑھ پڑھ پہنچیا یا کے حضور تو شام
لا إلٰہ اِلّا اللہ مُحمّدٌ رّسُولُ اللہ

(۱٦۵۳ ، گنج شریف ، ۱٦۸). سکریٹ لائٹر کو دیکھو ، اس پر بڑی خوبصورتی سے لا إلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ نقش کیا ہوا ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۵٦۹).

ـــ اِلٰہ کا پَرْچَم لہرانا محاورہ.
عَلَمِ توحید بلند کرنا ، اسلام کا جھنڈا لہرانا ، دین اسلام کی تبلیغ کرنا ، اسلام پھیلانا. یہ ولید بن عبدالملک ہی تھے جن کے عہد میں مسلمان ایک طرف اسپین پہنچے دوسری طرف چین و کاشغر اور تیسری طرف سندھ کے علاقے میں لا إلٰہ کا پرچم لہراتے آگے بڑھے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۸۵).

ـــ اِلٰہِیّت (ـــ کس مج ا ، ل مد ، کس ہ ، شد ی بفت) امذ.
خدائے تعالیٰ کے وجود سے انکار ، کفر ، الحاد ، دہریت. ہم تین مثالیں ان کے انداز کی امتیاز کر سکتے ہیں ، وحدت وجود ، اُلہیت اُلہیت اور لاالہیت. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۱). [لا + اُلہیت (رک)].

ـــ اُمّتان (ـــ ضم ا ، شد م بفت) صف (قدیم).
رک : لااُمّتی ، منکر خدا و رسول.

کلمہ کہے تو کیا ہے		اُوسکوں سمجھ لااُمّتان

(۱۷۸۱ ، چار کرسی ، ۲۱). [لا + امت (رک) + ان ، لاحقۂ نسبت بقاعدۂ قدیم].

ـــ اُمَّتی (ـــ ضم ا ، شد م بفت) صف.
۱. جو اُمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو ، منکر رسول ، منکر خدا ، کافر ، مشرک ، بے پیرا ، بے استادا ، خود مُنّدا ، ناقابلِ اعتبار (فرہنگ آصفیہ). [لا + اُمّت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ اِنْتِہا (ـــ کس ا ، سک ن ، کس مج ت) صف.
۱. (i) جس کی حد نہ ہو ، بے حد ، لامتناہی ، لامحدود. اس فضائے لاانتہا میں کہ جہاں راہ ، نہ رہنما ، نظر دور تک کام نہ کرسکتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۹۸). غور کرنے سے تم کو اس قادرِ مطلق کی لاانتہا طاقت اور بیحد عقل کا حال کھلے گا. (۱۹۰٦ ، جغرافیۂ طبعی ، ۱۱۹).

ذہن میں جو گھر گیا لاانتہا کیونکر ہوا
جو سمجھ میں آگیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۱). پُوری تخلیقی دنیا خود اللہ میں سمائی ہوئی تھی ، وہ لاانتہا تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۱). (ii) بہت زیادہ ، بےحساب. ایٹموں کو پورے طور پر ڈس انٹیگریٹ ہونے کے لیے لاانتہا وقت درکار ہوتا ہے. (۱۹۷۲ ، تابکاری ، ۳۵). [لا + انتہا (رک)].

ـــ اِنْتِہائِیَت (ـــ کس ا ، سک ن ، کس مج ت ، کس ء ، بفت ی) امث.
لاانتہا ہونے کی حالت ، لامتناہیت ، لامحدودیت. رموزِ بےخودی میں فرد و ملت کے روابط اور ملتِ اسلامیہ کی زمانی و مکانی لاانتہائیت کی بحث ہے. (۱۹٦۷ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۱۱). [لاانتہا + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اُوبالی (ـــ ضم مج ا ، غم و) صف. (قدیم).
۱. رک : لااُبالی جو صحیح املا ہے.

بجے مذہبہو لابزالی کی سوں
بجے مشربو لااوبالی کی سوں

(۱۵٦۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۵) ہو لااوبالی درگہ ، یاں کیا فقیر کیا بادشاہ ، گناہ ہور ثواب سب بہار ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۰۹).

پھرے ہے مست اکڑتا لااوبالی
ہوا بانکا سج اب اور ہی نکالی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۰). لااوبالی بنا بنا کر رخصت ہوا اور اپنے گھر آیا. (۱۸٦۷ ، عجائبات فرنگ ، ۵۲).

ہم نے دیکھا تھا ہے وہی تو نیاز
لاابالی سا اک جوانِ خموش

(۱۹٦۳ ، نگار ، کراچی ، نیاز نمبر ۲ : ۱۱۷). [لاابالی رک کا املا].

ـــ اُوبالی پَن (ـــ ضم مع ا ، و غم ، فت پ) امذ.
رک : لا اُبالی پن. اُن کی بے پروائی اور لااوبالی پن سے کچھ بعید نہیں. (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۳۵۸). [لااوبالی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَوَّل (ـــ فت ا ، شد و بفت) صف.
جس کی کوئی ابتدا نہ ہو. علمِ الٰہی میں لاینحل کی مثالیں متعدد ہیں جیسے اللہ تعالٰی اشیاو لااول پر قادر ہے یا نہیں. (۱۹۷۲ ، مسئلۂ جبر و قدر ، ۵). [لا + اوّل (رک)].

ـــ اَولاد (ـــ و لین) صف (قدیم).
جس کے اولاد نہ ہو ، جو اولاد سے محروم ہو ، بے اولاد. نامُدی تو کس کا بیٹا ہے اور یہ بات کس سے کہتا ہے؟ میں تو خود لااولاد ہوں. (۱۸۰۳ ، حیدری مختصر کہانیاں ، ۱۱۵). [لا + اولاد (رک)].

ـــ آغاز صف.
(لفظاً) جس کی کوئی ابتدا نہ ہو ؛ (مراداً) ابتدائی ، قدیم ترین ، بہت پرانا ، ازلی. رنگ برنگ عالم کے ہمارے تمام تصورات (اگرچہ وہ لاآغاز زمانے سے جاری ہوں) باطل ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۶۳۷). [لا + آغاز (رک)].

ـــ آل صف.
جس کی اولاد یا ذرّیات میں کوئی نہ ہو.

لا ولد لا والد لا آل اس کے مرد درویش عیال

(۱۹۵۳ ، گنجِ شریف ، ۹۱). [لا + آل (رک)].

ـــ بَاْسَ (ـــ فت س) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) لاباس بہٖ (رک) کا مخفف ، کوئی مضائقہ نہیں. فرمایا حلال ہے یا فرمایا لاباس. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۸۳). [لا + ع : باس - حرج].

ـــ بَاْسَ بِہٖ (ـــ فت س ، کس مع ب ، کس ، مثل ی مع) فقرہ.
اس میں کچھ مضائقہ نہیں ، کوئی قباحت نہیں ؛ (مراداً) جائز ، روا. شمس الائمۃ ... کہا گھوڑے کو خصی کرنا ہمارے اصحاب پاس لاباس بہ ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۴۱۷). جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور بڑھیا سے لاباس بہ ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶۶). [لا + ع : باس - حرج ، اعتراض + ع : ب (حرف جار) + ہ ، ضمیر واحد غائب].

ـــ بَاْسَ طَہُور (ـــ فت س ، ط ، و مع) امذ.
بیماری کے غم نہ کھاؤ وہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے ، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلّم کا طریقہ تھا کہ جب آپ کسی کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس سے فرماتے ، لا باس طہور ان شاءَ اللہ (یعنی اس بیماری کے غم نہ کھاؤ کہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر اللہ چاہے) ؛ مراد : کفّارہ. بیمار کو تسلی دیتے ، لاباس طہور (یا کفّارہ) انشاء اللہ فرماتے. (۱۹۶۹ ، طبّی سماجی بہبود ، ۱۸). [لاباس + طہور (رک)].

ـــ بُدّ (ـــ ضم ب) (الف) م ف.
یقیناً ، لازمی طور پر ، بالضرور.

ورنہ جو ہے آخر تشہد
ہے اس میں درود فرض و لابُد

(۱۷۹۲ ، ہشت بہشت ، ۸ : ۱۲۶).

جب قرینہ قدیم ہو حادث
لابُد اس کا فنا اثر ہونا

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۱۱). جو شخص درپئے تحصیل کمال ہے وہ لابد دوستوں کے بڑھانے کی فکر میں رہے گا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۲۲۹). قیام میرے پاس لابد ہو گا. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیرمینائی ، ۲۸۶). معجزہ بالکل کائنات کے مانند ہے تو لابد معجزہ بھی کائنات کی طرح خالق ہی کا فعل ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۳۵). ۲. جس قدر ضرورت ہو ، بقدر ضرورت ، ضرورت بھر. شریعت میں قناعت کا معنی بس کرنا لابد پر ہے. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انشاء الطالبین ، ۹۱). (ب) صف.
جس سے چارہ نہ ہو ، ضروری ، لازم ، ناگزیر. موت کی آمد ناگزیر اور لابد سمجھ کے اوس سے مطلق خوف نہیں کرتے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۰).

جس جا سے ہوتہ اس جا یہ میں آیا اے یار
لابُد ہے کہ واں جاؤں گا پھر آخرکار

(۱۸۹۵ ، انشائے نظم ، ۳۱).

خوب یہ نکتہ ہے مشتاقِ خودی کے غور کو
سالکوں کو بےخودی کا مرحلہ لابُد رہا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۷). ان کے سیاسی فلسفہ کی بنیاد بھی اسلام کے دو اہم و لابد عناصر پر قائم تھی. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، اپریل ، جون ، ۱۳). (ب) امذ (قدیم). ضرورت کی چیز ، لازماً احتیاج.

لیتا ہے ہر یک سبب سو اس کا
دیتا ہے ہر یک کوں لابُد اس کا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۷). [لا + ع : بد (بروزن فعل) - چارہ].

ـــ بُدی (ـــ ضم ب) امث.
۱. ضروری ، یقینی ، لازمی.

نہیں رہتا بنا دیکھے بتاں کے
کرے کیا دل میرا یہ لابُدی ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۶۹).

ہوئی سب صرف خرچِ لابُدی میں
رہے اوقات وہ گزرے خوشی میں

(۱۸۹۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، ۳ : ۷۷۷). کبر نفس یہ ہے کہ جو حالت انسان پر لابدی طور پر واقع ہو ... نفس کو اس کی پروا نہ ہو. (۱۹۰۶ ، حکمت عملی ، ۲۱). اس طویل اور شدید تعلیمی بحران کے اسباب تو بلا شبہ کئی ہیں اور ہر ایک کا ازالہ لابدی ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۲). ۲. بے چارگی.

یہ طور تیرے دیکھ کر ہے دل میں میرے کچھ بدی
گر تو جدا سمجھے مجھے اس بات سے ہے لابدی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۵۵). [لابد + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بشرطِ شے (---فت ب ، ش ، سک ر ، کس ط) م ف.
(منطق) **مرتبۂ احدیت ، تنزّلِ حق کے چھ مراتب میں اوّل ، منطق کا ایک مشکل مسئلہ.** اربابِ تصوف نے اس کو اور نام بھی دیئے ہیں ، احدیتِ مطلقہ ، احدیتِ صرفہ ، احدیتِ لاتعین ، لابشرط شے ، عالم لاہوت. (۱۹۸۸ ، اقبال ، ایک صوفی شاعر ، ۳۸). [لا + ع : بہ (حرف جار) + شرط (رک) + شے رک].

---بیان (---فت ب) (الف) م ف.
بیان سے باہر. سرو جھاڑ درخت میوہ دار ہزار دو ہزار لابیان. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۸۷).

جین آرام جو صاحب کی بدولت پائے
لابیان ہیں وہ زباں پر کوئی کیونکر لائے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۳۷). (ب) صف. **جو بیان پر قادر نہ ہو ، خاموش.** دل اُن کا زبان لابیان سے موافق نہ تھا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۱۵۲). [لا + بیان (رک)].

---پتا / پتہ (---/فت ت) صف.
جس کا پتا نہ ہو ، مفقود ، گُم ، غائب. آہ! لاپتہ دنیا تیرا منظر کیسا دلفریب ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، جون ، ۱۷). اس کا بھائی لاپتا ہو چکا تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۵۵). [لا + پتا/پتہ (رک)].

---پروا (---فت پ ، سک ر) صف.
بے پروا اور خیال نہ کرنے والا ، جسے کسی بات کی پروا نہ ہو ، بے خبر ، غافل. اس کے معاونین اس کی طرف سے بالکل غافل و لاپروا ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، جنوری ، ۳۵). تم تو سدا کے لاپروا ہو ... بیماری کی اگر ابتدا میں ہی دیکھ بھال کرلی جائے تو وہ کبھی تشویش ناک صورت اختیار نہیں کرتی. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۵). [لا + پروا (رک)].

---پروائی (---فت پ ، سک ر) امث.
بے خبری ، غفلت ، نڈر پن ، بے خوف. فوج انگریزی بیدھڑک اور لاپروائی کے ساتھ ... شہر کے اندر داخل ہوئی. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۶). ایسی لاپروائی بھی کس کام کی ، اچھے سے غرض نہ بُرے سے مطلب. (۱۹۳۶ ، راشد الخیری ، سیل ہوئی پتیاں ، ۲۸). اس نے لاپروائی سے گھڑی کی طرف دیکھا اور کرسی پر بیٹھ گیا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۶۰). [لاپروا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تجسّسُوا (---فت ت ، ج ، شد س بفت ، و مع) فقرہ.
(غیر ضروری باتوں کی) تلاش یا کرید مت کرو ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح ہے. ایک مسلمان کے دسترخوان پر ... شبہات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ، کیا آپ کو لاتجسّسُوا کا قول یاد نہیں ہے. (۱۹۱۲ ، چند ہم عصر ، ۹۹). [ع].

---تُحصٰی (---ضم مع ت ، سک ح ، اشکل ی).
نہیں گھیرا گیا ؛ مراد : اَن گنت ، حد اور شمار سے باہر ، بے اندازہ ، قیاس سے زاید ، بے حساب (بیشتر ، «لاتعداد» یا «لاتعد» کے ساتھ مستعمل).

وہ ذات ہے جس جگہ تنزّل فرما
موجود وہاں صفات ہیں لاتحصیٰ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷). تھوڑی دور جا کر دیکھا کہ ایک صحرائے پُرفضا اور شکار لاتعد و لاتحصیٰ ہے. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۶). مسلمانانِ عالم کی لاتعداد و لاتحصیٰ دولت ارضِ پاک حجاز کی نذر ہو چکی ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۹۶).

صفاتِ نُور قلمُوں لَاتعدّ و لَاتحصیٰ
ثنائے خواجہ سے معذور ہیں زبان و قلم

(۱۹۶۶ ، مُنحَمنا ، ۵۳). [لا + تحصیٰ (رک)].

---تخف (---فت ت ، خ) (الف) فقرہ.
۱. (عربی فقرہ اُردو میں مستعمل ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح ہے) **تو خوف مت کر ، نہ ڈر (قرآن پاک کا کلمہ جو حضرت موسیٰ سے اس وقت ارشاد ہوا تھا جب وہ اپنے عصا کو زمین پر پھینکنے اور اس کے اژدھا بننے کے بعد اس سے ڈر گئے تھے).**

مومن کا مددگار ہے شاہِ نجف اے دل
حامی ہے ترا شیرِ خدا «لاتخف» اے دل

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۹۳).

ہر وار پر تھا نعرہ ، مدد یا شہِ نجف
حُر کو صدا علی کی یہ آتی تھی «لاتخف»

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱ : ۳۵).

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طُور سے آتی ہے بانگِ لَاتخف

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۶۱). یہ مردِ حُر «لاتخف» کے ورد سے عکم ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۴۸). (ب) صف. (مجازاً) **بے خطر ، بے خوف ، نہ ڈرنے کے قابل ، جس میں کسی (صعوبت) کا ڈر نہ ہو ، آسان ، سہل.**

حامی ہمارے حال کا شاہِ نجف ہوا
دشوار تھا جو اس دلا «لاتخف» ہوا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۲۸). [لا + ع : تخف ـ تخوف (خ و ف)].

---تذر (---فت ت ، ذ) فقرہ.
(مجھے تنہا) مت چھوڑ ؛ مترادف : میرا کوئی رفیق پیدا کر دے (قرآن پاک سے ایک دعا سے ماخوذ).

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لاتذر میں

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۱۳۳). [لا + ع : تذر (و ذ ر) ـ مت چھوڑ ، فعل نہی واحد غائب].

---تساوِیات (---فت ت ، کس مع و) امث ؛ ج.
(ریاضی) **عدم مساوات ، تفاوتیں** (انگ : **Inequalities**). مثلف اعداد کی صورت میں لاتساویات صرف مقیاسوں کے درمیان رشتوں میں واقع ہو سکتی ہیں. (۱۹۳۷ ، مثلف متغیر کے تفاعل ، ۳). [لا + تساوی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

---تساوی پن (---فت ت ، پ) امذ.
(ریاضی) **عددی طور پر برابر نہ ہونے کی حالت.** بنیادی اعداد کے

ان رشتوں کو بنیادی اعداد کا لاتساوی پن کہتے ہیں۔ (۱۹۶۹ ، نظریۂ سیٹ ، ۸۵)۔ [لاتساوی + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---**تُعَدّ / تُعَدُّ** (---ضم مع ت ، فت ع / شد د بضم) صف۔
اَن گنت ، شمار سے باہر ، بے حساب ، بے حد۔ آں حضرتؒ بابرکت کے مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد و لا تحصٰی ہیں۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۳)۔

آگے بڑھے تو رنج و تعب لاتعد ہوا
باجوں کا شور فتح کا غل گوش زد ہوا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۱۶۷)۔

ایک دل اور سینکڑوں دلبر
ایک صید اور لا تُعد صیاد

(۱۹۲۵ ، معارف جمیل ، ۵۸)

صفاتش ہو قلمون لَا تُعَدُّ ؛ لَا تُحصٰی
ثنائے خواجہ سے معذور ہیں زبان و قلم

(۱۹۶۹ ، متحمنا ، ۵۳)۔ [لا + ع : تعد ـ تعدد (ع د د)]۔

---**تَعْداد** (---فت ت ، سک ع) صف۔
اَن گنت ، بے شمار ، بے حساب۔ کرامات حضرت حسینؑ کی ... لاتعداد و لاتحصٰی ہیں۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۳۹۸)۔ حضرت یوسف کی دوراندیشی نے اس وقت خدا کی لاتعداد مخلوق کو بچا لیا۔ (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۷۳)۔ بے شمار آدمی کھڑے ہمیں دیکھ رہے تھے ، ... غرضیکہ لاتعداد ہجوم جمع تھا۔ (۱۹۸۷ ، مد و جزر ، ۱۰۵)۔ [لا + تعداد (رک)]۔

---**تُعَدّ و لا تُحْصٰی** (---ضم مع ت ، فت ع ، و مع ، ضم مع ت ، سک ح ، ا بشکل ی) صف۔
بے شمار ، بے حد ، اَن گنت ، بے حساب۔ آں حضرتؒ بابرکت کے مقامات اور خوارق اور کرامات لاتعد و لاتحصٰی ہیں۔ (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۲۳)۔ [لا تعد (رک) + و (حرف عطف) + لا تحصٰی (رک)]۔

---**تَعْقُل** (---فت ت ، سک ع ، کس ق) صف۔
غافل ، بے خبر تیز بے وقوف ، لا یعقل۔

ہوا میں مست و لاتعقل گئی سب عقل و دانائی
غرض عالم میں اب مجھکو ہوئی ہے سخت رسوائی

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۵)۔ [لا + ع : تعقل (ع ق ل)]۔

---**تَعَلُّق** (---فت ت ، ع ، شد ل بضم) صف۔
کوئی تعلق یا علاقہ نہ رکھنے والا ، غیر متعلق ، الگ ، بے تعلق۔ بہت سے لاتعلق افراد کا رشتہ یکایک عکسے اور اس کے عملے سے قائم ہو گیا۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۲۹)۔ [لا + تعلق]۔

---**تَعَلُّقانہ** (---فت ت ، ع ، شد ل بضم ، فت ق) صف م ف۔
الگ تھلگ ، بے تعلق۔ یعنی روایاتی اور لاتعلقانہ قدامت پسندی یا آئینی شورش میں ہندوؤں کا ساتھ دینا۔ (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی جدیدیت ، ۲۶۹)۔ [لاتعلق + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

---**تَعَلُّقی** (---فت ت ، ع ، شد ل بضم) امث۔
علیحدگی ، کنارہ کشی ، (کسی بات سے) تعلق یا علاقہ نہ ہونا ، بے لاگ لگاؤ ہونا۔ امریکہ اور برطانیہ کی لاتعلقی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (۱۹۶۶ ، جنگ ، کراچی ، ۳۰ ، ۷۷ : ۱)۔ ان تحریروں میں ذاتی تاثر کے ساتھ ساتھ جو اجتماعی شعور اور جو لا تعلقی (Detachment) ہے اس نے انہیں غالب کی تحریروں سے زیادہ ادبی اور آفاقی بنا دیا ہے۔ (۱۹۸۵ ، سید سلیمان ندوی ، ۱۱۹)۔ [لاتعلق + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---**تَعَیُّن** (---فت ت ، ع ، شد ی بضم) صف و امذ۔
۱. **وہ جس کا تعین نہ ہوسکے ، وہ جس کی حدبندی نہ کی جاسکے وہ جس کا احاطہ نہ کیا جا سکے۔**

گر دیکھیے تو عینِ تعین ہے اوسے
ہوتا ہے اور لاتعین انسان

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۸)۔ پہلے کچھ نہ تھا فقط ایک الگ یعنے ذاتِ لاتعین بے نام و نشان تعینات حسی سے منزہ و مبرا۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۳۱)۔ ۲. **(تصوف) وہ ذات جو حواسِ ظاہر و باطن کی گرفت سے بالاتر ہے ، وہ ہستی جو اپنے صفاتِ کمالیہ کی بنا پر تعین اور احساس سے منزہ ہے ، خدائے تعالٰی نیز مرتبۂ ذات۔**

از بسکہ ہیں محو لا تعیّن
ہر جا بے اختیار ہیں ہم

(۱۷۸۴ ، درد ، د ، ۳۶)۔

تراب اوس لاتعین سے پڑا ہے ذائقہ جس کو
وہ کب غفلت سے پڑتا ہے تعین کے بکھیڑے میں

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۱۳۲)۔ امام ربانی مجدد الف ثانی نے اسی مرتبے کا نام " لا تعین " رکھا ہے۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۳۷)۔ تعینات (مظاہر) کی حیثیت گویا بساطِ لاتعین کی شکنوں کی سی ہے۔ (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری ، ۱۳۸)۔ [لا + تعیّن (رک)]۔

---**تَقْدِیرِیَّت** (---فت ت ، سک ق ، ی مع ، شد ی مع بفت) امث۔
۱. **(فلسفہ) مسئلۂ اختیار کے اعتبار سے ما بعد الطبیعیات کو تسلیم کرنے کا مسلک ، اپنے اعمال پر مختار نہ ہونا۔** لاتقدیریت کی طرف جب تک ارادے کی آزادی کو نہ تسلیم کریں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ انسان کوئی اخلاق حکم لگا سکتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۲۲۰)۔ ۲. **(فلسفہ) مسئلۂ اختیار کے اعتبار سے مابعد الطبیعیات کو تسلیم کرنے والے گروہ کا عقیدہ یعنی عالمِ مادی سے ماورا حقائق کی جستجو۔** وہ جو کہ اس کو تسلیم کرتا ہے اور اس کا حامی ہے لا تقدیریت کہا جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۰)۔ [لا + تقدیر (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

---**تَقْرَبا** (---فت ت ، سک ق ، فت ر) فقرہ۔
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح) تم دونوں قریب مت جاؤ (خدائے تعالٰی نے جنت میں آدم اور حوا کو ایک (گندم کا) پودا دکھا کر فرمایا کہ اس پودے کے قریب نہ جانا)۔

ابتدا میں شرحِ رمزِ آیۂ لاتقربا
کس قدر مشکل تھا پہلا امتحان اہلِ درد
(۱۹۳۸ ، اقبال ، باقیات اقبال ، ۱۰۳). [لا + ع : تقربا (ق ر ب)]۔

---تقطیبیت (---فت ت ، سک ق ، ی مع ، کس ب ، فت ی) امث۔
طبیعیات کی رُو سے قطبین کی سدھ میں واقع مقناطیسی اجسام کا سمت بدلنا ور برقیات کی رُو سے مقناطیسی عمل سے گردش کرتی ہوئی امواجِ نور پر سے اثر کو زائل کرنا (انگ : Depolarization)
جن قلموں کی لاتقطیبیت اکائی سے بڑھ کر ہے ان میں دامن اثر کی حدت زیادہ ہے۔ (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۳۳۷). [لا + ع : تقطیبیت (ق ط ب)]۔

---تقفّی (---فت ت ، ق ، شد ف ، ا بشکل ی) صف۔
جس کی پیروی نہ ہو سکے ، جس کے پیچھے چلا نہ جا سکے۔
مقدور بالفعل لاتناہی نہیں ہے بلکہ بالقوت ہے اسی کو فلسفی لاتناہی لاتقفّی کہتا ہے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۷۳)۔ [لا + ع : تقفّی ، قفا ـ پشت (ق ف ی)]۔

---تقلّب (---فت ت ، ق ، شد ل بضم) امذ۔
(زوعی حشریات) وہ حشرہ جس کی قلبِ ماہیت یا کایا پلٹ نہ ہو سکے۔ کچھ نچلے درجے کے حشروں میں تقلّب نہیں پایا جاتا ، اس کی مثال روپہلی مچھلی میں ملتی ہے ، ایسے حشروں کو لاتقلّب کہتے ہیں۔ (۱۹۹۷ ، بنیادی حشریات ، ۴۷)۔ [لا + ع : تقلّب (ق ل ب)]۔

---تقنطُوا (---فت ت ، سک ق ، فت ن ، و مع ، سک ا) فقرہ۔
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) مایوس نہ ہو ، یاس کو پاس نہ آنے دو ، آیۂ قرآنی ، لاتقنطُوا مِنْ رَحْمَۃِاللّٰہ ـ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو کی طرف تلمیح۔
کہ بولا ہے توں آپ لا تقنطوا
بجز وصل تیرے نہیں آرزو
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۲۷)۔
نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو
کہ قرآں میں آیا ہے لا تقنطوا
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۱)۔
امید رکھ بخشش کی تو بر آئے گی یہ آرزو
فرماتا ہے لاتقنطوا گویا خدا قرآں میں
(۱۸۲۶ ، دیوانِ گویا ، ۵۸)۔
دوزخ ہے گو وسیع تو رحمت وسیع تر
لاتقنطوا جواب ہے ھَل مِن مَزِید کا
(۱۸۹۲ ، دیوانِ حالی ، ۵۳)۔
نہ بھولا کبھی کے اعدا میں بھی حسرت
ترے فرمودۂ لاتقنطوا کو
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۳۳)۔
لاتقنطو ، کا ہم کو دے کر اصول تو نے
پھینکے ہیں جھولیوں میں رحمت کے پھول تو نے
(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۳۷)۔ [لا + ع : تقنطوا (ق ن ط)]۔

---تقنطُوا مِنْ رَحْمَۃِاللّٰہ (---فت ت ، سک ق ، فت ن ، و مع ، کس م ، سک ن ، شد ر بفت ، سک ح ، فت م ، کس ت ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ۔
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو ، آیۂ قرآنی کی طرف تلمیح
الٰہی دے مرا مقصودِ دلخواہ کہ ہے لاتقنطوا من رحمۃاللّٰہ
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۹)۔ جیسا اون کو خیال گذرا تھا خدا کو بناتے کچھ دیر نہیں لگتی لاتقنطوا من رحمۃاللّٰہ۔ (۱۸۹۶ ، قیصرالتواریخ ، ۲ : ۱۰۹)۔ [لاتقنطوا + ع : من (حرفِ جار) + رحمت (رک) + اللّٰہ (رک)]۔

---تناہی (---فت ت) (الف) صف۔
جس کی کہیں انتہا نہ ہو ، بے انتہا۔
محدودِ عطیۂ الٰہی محرومِ رموزِ لاتناہی
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۹۳)۔ چار اجزا ہیں اور پھر آٹھ اجزا ہیں ، بہرحال سلسلۂ اجزا لاتناہی جائے گا۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۹۲)۔ (ب) امث۔ ۱. **بے کرانی ، لامحدودیت۔**
دکھادیں وہ زلفِ مسلسل اگر کھلیں معنی لاتناہی ابھی
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۵۶)۔
میرا فسانۂ غم مصداقِ ناتمامی
میری شبِ مصیبت مفہومِ لاتناہی
(۱۹۱۷ ، کلیاتِ رعب ، ۳۳۸)۔ مقدور کی لاتناہی کے معنی یہ ہیں کہ مقدور کی قدرت بالفعل لاتناہی ہے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۷۲)۔ ۲. **(ریاضی) غیر محدود مقدار یا حجم۔** مکافی کا مرکز لاتناہی پر ہوتا ہے۔ (۱۹۳۹ ، ہندسۂ تحلیلی ، ۳۶)۔ [لا + ع : تناہی (ن ہ ی)]۔

---تناہی پَر کا خَط امذ۔
(ریاضی) اگر ایک خطِ مستقیم کی مساوات میں لا اور ما دونوں کے سر صفر ہوں تو خطِ مستقیم بالتمام لامتناہی فاصلہ پر ہوگا ، اس خط کو لاتناہی پر کا خط کہتے ہیں (ہندسہ تحلیلی ، ۲۹۲)۔

---تَنہر (---فت ت ، سک ن ، فت ہ) فقرہ۔
جھڑکو مت ، آیۂ قرآنی و اماالسّائِلَ فلا تَنْہَر (سوال کرنے والے کو مت جھڑکو) کا مخفف۔
مجکو کامل وثوق ہے تم پر
تم سے حق نے کہا ہے لاتنہر
(۱۹۰۹ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۲۵)۔ [ع]۔

---تیقّن (---فت ت ، ی ، شد ق بضم) امذ۔
(طبیعیات) اصول لاتیقن ، میکانیات سے متعلق اصول جو ایک معیّن وقت پر ایک سے زیادہ قابلِ مشاہدہ مقدار (جیسے ایک برقیے کا مقام یا اس کی سمتی رفتار) کی تجرباتی صحت و درستی کے ناممکنات کو بیان کرتا ہے ، غیر یقینی ہونے کی صورت ، بے یقنی۔ الیکٹران کو تعین کرنے کا نتیجہ ... اس کے معیار حرکت میں ایک لاتیقن پیدا کرتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۱۱)۔ [لا + تیقّن (رک)]۔

ـــــ ثانی صف.
جس کا ثانی نہ ہو ، بے نظیر ، بے مثال ، لاجواب.
گرچہ نقاشی میں لاثانی ہے مانی کا قلم
لیکن اس کے ناز کی صورت بناتاں کیا سکت
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۲۳).
طلعتِ یوسف صباحت میں ہے لاثانی ولے
یہ تنک یہ خال و خط ، یہ زلف یہ ابرو کہاں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۸۵). حُسن میں ایک ایک لاثانی ، ہر ایک میں بہار جوانی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۳۸).
ہدیہ کیا ، ایک سادہ دفتر پر
لکھ کے لائی ہوں لفظ « لاثانی »
(۱۹۲۰ ، فردوس تخیل ، ۱۶۹). اسُر کی بیوی اَست (آتسی) نے ... جادو منتروں کی تاثیر سے اس کا بدن لاثانی بنا دیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۷۱).[لا + ثانی (رک)].

ـــــ جُرْعَہ (ـــــ ضم ج ، سک ر ، فت ع) (الف) م ف.
بغیر گھونٹ لیے ، ایک ہی گھونٹ میں. جامِ شراب دستِ ساقی سے لے کر لاجُرعہ کھینچ لیا. (۱۸۵۵ ، طلسم حکیم اشراق ، ۱۲۶). وہ جام بے تاب ... لاجرعہ اور لے جرعہ کہہ کے بے اندیشہ انجام پی لیا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۷۹). (ب) امث. **ایک گھونٹ میں پانی پی جانا.** (نوراللغات). [لا + جرعہ (رک)].

ـــــ جَرَم (ـــــ فت ج ، ر) م ف.
۱. **کوئی چارہ نہیں ، مراد : بلاشبہ ، یقیناً ، بے شک.**
اپس میں تو کاماں نہیں بیش و کم
کیا مدح دسریاں کا پھر لاجرم
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۴۰۶).
تب اس نے سونپے رستم سرفراز
کیا لا جرم ہاتھ اپنا دراز
(۱۸۱۰ ، شمشیرخانی ، ۱۹۰). لاجرم سراسیمہ و بدحواس دوڑ کر عنانِ اشہبِ تیزگام ان کی پکڑی. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۹). لاجرم بادشاہ عناصر اپنے رب النوع کے فرمانبردار ہوئے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۷۷).
۲. **مجبوراً ، لامحالہ ، لازماً ، یقیناً ، ناچار ، کوئی چارۂ کار نہ پا کر ، بے بس ہو کر.**
لاجرم بحرِ معانی میں لگا کر غوطے
فکرِ غوّاص نے پیدا کیے صدہا گوہر
(۱۸۸۱ ، کلیات امیراللہ تسلیم ، ۹).
تہنیت کا بزم میں دیکھا نہ رنگ
لاجَرَم ہم مرثیہ خواں ہو گئے
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۸۱). [لا + ع : جرم - کوئی گناہ نہیں ، کوئی تقصیر نہیں].

ـــــ جُزْو (ـــــ ضم ج ، سک ز) صف.
جس کا جزو نہ ہو سکے ، لا یتجزیٰ ، ناقابلِ تقسیم. بہرحال نیائے کے نزدیک سالمات لاجزو ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۵). [لا + جزو (رک)].

ـــــ جُنْب (ـــــ ضم ج ، غنہ) صف.
جو اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکے ، مستعد ، بے دریغ ، پہلوتہی کیے بغیر ، غیر مذبذب. معیت اور بہبودی میں اس کا شریک لاجنب رہوں گا. (۱۸۶۶ ، صلحنامجات و عہدنامجات و اسناد ، ۲ : ۱۴).
رہتا ہے لاجنب ہمیشہ
اس کو نہیں کچھ بھی اندیشہ
(۱۹۵۰ ، دھمپد (ترجمہ) ، ۱۲). [لا + ف : جنب - جنبش (رک) کی تخفیف].

ـــــ جَواب (ـــــ فت ج) صف.
۱. **جس کا جواب نہ ہو ، بے نظیر ، لاثانی ، بے مثال ، یکتا ، اعلیٰ.**
حسن کا حکم لاجواب دل میں تی عشق کون میدان میں کاڑے.
(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۰).
جتی صف میں شہ کی رزم کا کہتا ہوں رمز میں
ہر خارجی دھمک سوں وہاں لا جواب تھا
(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (رمزی) ، ۳۶).
لا کھوں میں انتخاب ہزاروں میں لاجواب
تھا خشک و تر پہ جن کا کرم صورتِ سحاب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۷۰). فنِ انشا پردازی میں لاجواب ہوئے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۲). غزل دیکھ کر بھیجتا ہوں مطلع لاجواب لکھا ہے. (۱۹۱۳ ، حالی ، مکتوبات ، ۱ : ۲۰۶). تیری خاطر یہ لاجواب منصوبہ بنایا ہے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۶۷۸). ۲. **جس سے جواب نہ بن پڑے ، جواب سے معذور ، چپکا ، خاموش.**
عشق کے درس کے بہتر فرہاد
بحث تیری سوں لاجواب ہوا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱). اس نے ایسی معقول گفتگو کی کہ مجھے لاجواب کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۱۹). بعض مواقع پر جو ان کے حریف کہتے ہیں تو ہمیں بھی لاجواب ہونا پڑتا ہے. (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۳۹۲).
جتا رہے ہیں وہ مجھ پہ الفت رقیب کو قبض تاب کر کے
میں ان کی عقل سے اٹھ تو آیا مگر انہیں لاجواب کر کے
(۱۹۱۷ ، بہارستان ، ۶۲۷). تاہم بات کرنے اور مخالف کو لاجواب کرنے کے فن میں ہم یکتا نہیں. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۳). ۳. (شمشیرزنی) **لھالھ پر کھڑا ہو کے داہنا پانو آگے بڑھا کے سیدھا کاٹ مارنے اور چکر کھا کے بائیں پانو پر آ کے سپر کو داہنی گردش سے آگے لانا پھر داہنا پانو اُلٹا کاٹ مار کے آگے بڑھانا اور سپر کو بائیں گردش سے آگے لانا پھر داہنا کاٹ مار کے چکر کھا کے بائیں پانو پر آ کے سپر کو داہنی گردش سے آگے بڑھانا پھر اسی طرح ضربیں مارنے مثل حلقہ کے کرنا** (آئین حرب و قوانین ضرب ، ۳۴). اف : کرنا ، ہونا. [لا + جواب (رک)].

ـــــ جَوابی (ـــــ فت ج) امث.
۱. **بے مثالی ، اعلیٰ درجے کا ہونا.** اس اہم حصۂ انشا ... کی لاجوابی کے اعتراف و اقرار میں دوست تو دوست ان کے دشمن تک شریک ہیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رموزی (مقدمہ) ، ۳).

۲. (جواب نہ بن پڑنے کے باعث) **خاموشی ، سکوت**.

نہ پوچھو اب ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگیں
لبِ تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). [لاجواب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چار (الف) صف.

جس کے پاس چارۂ کار نہ ہو ، ناچار ، مجبور ، بے بس ، بے چارہ ؛ (مجازاً) اپاہج ، معذور.

رکھتا ہے گرچہ آئینہ فولاد کا جگر
تیری نگہ کے سامنے لاچار ہوئیگا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۹۵).

نہایت کوں لاچار عیسیٰ ہوئے
فنا ہونے یحییٰ خدا پا گئے
(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۳۰).

دل جو اک پردہ نشیں پر مبتلا ہے کیا کریں
دیکھ کر منظر اوسے ہیں ششدر و لاچار سے
(۱۸۰۹ ، جراُت ک ، ۱۳۵).

جوں قبر و نشور جنت و نار
تفصیل سے جن کے ہیں ہوں لاچار
(۱۸۷۳ ، جامع النظائر ، ۳۷). خدا کی قدرت اور طاقت کے سامنے دونوں لاچار اور درماندہ ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۴۹۷).

ہم بھی شکستہ پائی سے لاچار ہو گئے
منزل سے دور خوگرِ آزار ہو گئے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۹۳). (ب) م ف. **مجبوراً ، ہار مان کر ، بے بس ہو کر**. لاچار حضرت زاری اور رونے اس کے سے ، آپ زرہ بکتر علی اکبر کوں پنہائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۵). لاچار وہ بھی ہر روز ایک صراحی پانی کی دے جاتی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۸). وقت بہت تنگ رہ گیا ہے تو لاچار لکھنے بیٹھا ہوں. (۱۸۹۶ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۷). لاچار ان ہی کے مضامین میں ، ایم ایس سی کی فرسٹ کلاس ڈگری بھی مار لی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۵۱). [لا + چار (چارہ (رک) کی تخفیف)].

---چار کرنا محاورہ.

مجبور کرنا ، بے بس کرنا ؛ عاجز کرنا ؛ تھکانا ؛ اپاہج کرنا ، محتاج کرنا ، معذور کرنا ؛ کام کا نہ رکھنا ، نکما کرنا ؛ مفلس بنانا ، تنگدست کرنا (فرہنگِ آصفیہ).

---چار ہونا محاورہ.

۱. **مجبور ہونا ، بے بس ہونا ، عاجز ہونا ؛ مغلوب ہونا ، تھکنا ، ہارنا**. دیکھا بادشاہ نے کہ مانتا نہیں تد لاچار ہو کے رخصت کیا. (۱۷۳۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۶۳). اوس کی قوم میں قحط پڑا لاچار ہو کر اپنے وطن یعنی اوس بَن سے ... باہر نکلا. (۱۸۰۲ ، گنجِ خوبی ، ۲۶).

قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۹). مگر میں کیا کروں ، لاچار ہوں اپنی ضرورت سے. (۱۹۰۱ ، گورکھ دھندا ، ۷۸). ۲. **لاعلاج ہونا ؛ اپاہج ہونا ، محتاج ہونا ؛ نکما ہونا ؛ معطل ہونا ، بیکار ہونا ، معذور ہونا ، مفلس اور کنگال ہونا ، تنگدست ہونا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---چارگی (فت نیز سک ر) امث.

لاچارگی ، مجبوری ، معذوری ، بے بسی نیز مفلسی.

اغنیا کے دربدر مقدور جب تک ہو نہ پھر
سخت حاجت ہو تو یہ لاچارگی ہے جا ضرور
(۱۸۳۱ ، ثنا کرناٹکی ، د ، ۱۰۵). اے تو ایسی لاچارگی کی کون سی بات ہے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۹۵). عوام کی غربت ، مفلسی ، محتاجی ، لاچارگی اور غریبی کے دُکھ جھلکتے ہیں. (۱۹۸۹ ، تاریخ اور آگہی ، ۸۷). [لاچار (رک) + گی ، لاحقہ کیفیت].

---چاری امث.

رک : لاچارگی ، مجبوری.

جلنے کوں پھر کیا جلاؤں لیکن سن اے محترم
کہتی ہوں لاچاری سوں لیتی ہوں اب راہِ عدم
(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۷۳).

میں سُنتا ہوں آواز آسمان کوں
ہے لاچاری اس کو یہ آواز سوں
(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۵ : ۶۵).

تم کو اے یار جو ہم سے ہے یہی بیزاری
خیر مختار ہو اس امر میں ہے لاچاری
(۱۸۵۱ ، نوحۂ بسمل ، ۲۱). یعنی اشیائے مذکورہ حرام ہیں لیکن جب کوئی بھوک سے مرنے لگے تو اس کو لاچاری کی حالت میں کھا لینے کی اجازت ہے. (۱۹۳۶ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۴۴). مسٹر بھٹو نے بڑی لاچاری کے عالم میں انھیں جواب دیا. (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۷۵). [لاچار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---چاری پربت سے بھاری کہاوت.

لاچاری سخت مصیبت ہے ، مصیبت ادنیٰ بھی بہت ہے.

کہہ گئی سچ اک راج کماری لاچاری پربت سے بھاری
(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۱۷).

---چاری درجہ م ف.

مجبوری کی حالت میں. ٹکا پاس نہ تھا لاچاری درجہ کیا کرے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد (فرہنگِ اثر ، ۲ : ۵۱۲)).

---حاصل (--- کسر ص) (الف) صف ؛ م ف.

۱. **جس سے کچھ حاصل نہ ہو ، بے سود ، بیکار ، بے نتیجہ ، بے فائدہ**.

شبنم کی طرح رو کے تشائی ہم اُٹھ گئے
لاحاصل اس چمن میں ہے تاخیر کی نشست
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۲۰). اکثر زمینیں یہاں کی جو قابل جوتنے بونے کے ہیں اُن کی زراعت موقوف بارش پر ہے ، سینچنا وہاں متعذر اور لاحاصل. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۱).

عبث مذکور لاحاصل وقائع
سحر سے شام تک اوقات ضائع

(١٨٤٢ ، عامد خاتم النبیینؐ ، ٢٠٢). ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہوسکتا تو بھی ان میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش لاحاصل نہیں سمجھی جا سکتی. (١٩٠٣ ، مکاتیب حالی ، ٥٣). علمی بحث میں جو جنگ کی جاتی ہے وہ صرف اپنے نفس کے واسطے ہوتی ہے ، یہ لاحاصل چیز ہے. (١٩٥٣ ، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ، ٧٨). **٢. جو کسی طرح حاصل نہ ہو ، جس کا حصول ناممکن ہو.** کیا تم بھی میری طرح لاحاصل کی تلاش میں ہو ، (١٩٨٨ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ٣٧). (ب) امذ. **وہ آراضی جس سے کوئی پیداوار یا آمدنی نہ ہو** (جامع اللغات؛ نوراللغات). [لا + حاصل (رک)].

---حاصِلی (--- کس ص) امث.
١. غیر افادیت ، بےمعنویت ، غیر منفعت بخشی ، بےنتیجہ ہونا. اس کے بعد نادیو مذہب کے خارجی اعمال کی لاحاصلی کا پول اسی طرح کھولتا ہے. (١٩٦٣ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ٣٥٢). **٢. (شاذ) بنجر پن ، عدم زرخیزی.** ہم اس بات پر ایسے ہی مجبور ہیں جیسے حیاتیاتی نقطۂ نظر سے کسی صحرا کے مطالعے پر، تاکہ اس کی خشکی اور لاحاصلی کا اندازہ کر سکیں. (١٩٥٧ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ١ : ٣٣). [لاحاصل + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حَدّ (--- فت ح) صف.
بے حد و انتہا ، بے شمار ، غیر محدود.

جہاں دیکھیے دیسے ایک لامکاں لاحد پر ٹیک

(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٤١).

لاحدٌ ہیں تجلیاتِ حق اے غمگیں
جس پر کہ نہ گزریں کسی طرح پھر ہو یقیں

(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٢٢). [لا + حد (رک)].

---حَرَکِیَّت (--- فت ح ، ر ، شد ی مع فت) امث.
(نفسیات) ساکن ہونا ، بےحسی ، غیر مستقل مزاجی (انگ : Immobility). بےجا خوف و ہراس میں اندھا دھند فرار اور کبھی ... لاحرکیت اور ارادے کا مفلوج ہو جانا بھی شامل ہوتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ١١٦). [لا + حرکی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---حِسّی (--- کس ح) امث.
تخدیر ، مصنوعی بے ہوشی ، عدم احساس کی مصنوعی طور پر پیدا کی گئی صورت (خصوصاً درد کے لیے) (انگ : Anesthesia). یہ واقعہ ہے کہ ... ایتھر کی دریافت سے عین قبل بہت بیماروں پر جراحی لاحسی کے لیے عمل تنویم کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا تھا. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٩٣). [لا + حس (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---حِسّی اِدْراک (--- کس ح ، شد س ، کس ا ، سک د) امذ.
خارج از حواس ادراک؛ وہ ادراک جو طبعی حواس کی حد سے باہر ہو. یہ سب امروز و فردا کے وقوعات ، واردات اور احتمالات ہیں جنھیں میرے لاحسی ادراک نے روئے کائنات پر منکشف کر دیا ہے. (١٩٨٣ ، شمع اور دریچہ ، ١٣٦). [لا + حس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت + ادراک (رک)].

---حَل (--- فت ح) صف.
جس کا حل نہ ہو ، جو حل نہ ہو سکے ، مشکل ، دشوار ، دقیق (مسئلہ ، عقدہ یا معاملہ).

ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے لیکن
تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے لاحل

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٢٢). عجب طرح کا ایک معمائے لاحل اور مقدمہ بہت مشکل در پیش ہے. (١٨٩٣ ، کوچک باختر ، ٧).

عقدۂ لاحل تھی مجھ سے سخت جاں کی جانکنی
تم نے آکر اور بھی یہ راز مبہم کر دیا

(١٩٢٢ ، انجم کدہ ، ٥٠). [لا + حل (رک)].

---حَوْل (--- و لین) کلمۂ نفرت : امث.
١. لعنت ، پھٹکار نیز کلمۂ لاحول ولا قوۃ الّا باللہ (رک) کا مخفف جو شیطان کو دفع کرنے کے لیے پڑھا جاتا ہے.

غلط میں نے کہا لاحول اے دل
رسولِ حُسن پر آیت ہے نازل

(١٧٧٣ ، تصویر جاناں ، ١٦).

کہا میرے خاوند کیا ڈول ہے
کرو دور غم کو یہ لاحول ہے

(١٨٣٣ ، مثنوی ایورب کشن کنور ، ٩١). مولویوں کی شکل دیکھ کر قریب تھا کہ کلیم اسی طرح بھاگ کھڑا ہو جیسے لاحول سے شیطان. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٩٦). جی میں بول زبان پر لاحول. (١٩٠١ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ٥). **٢. اظہار نفرت کے لیے مستعمل ، حقارت کا کلمہ.**

دل میں لاحول ہے سامع کی زباں پر تحسین
جی میں بول جلد اوٹھے یاں سے یہ پڑھ کر اشعار

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٣٢٠). نتیجہ یہ ہوا کہ اب شریف آدمی گانے بجانے پر لاحول کہتے ہیں. (١٩١٣ ، زاغ دلاری ، ٨٣). **٣. بُری بات پر تاسّف ظاہر کرنے کے لیے بھی مستعمل.**

جو کہا وہ ہی کرو جو نہ سنا جانے دو
توبہ لاحول تمہیں فائدہ تکراروں سے

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٦٥٩). [لا + حول (رک)].

---حَوْل بولْنا محاورہ (قدیم).
رک : لاحول پڑھنا جو زیادہ مستعمل ہے.

پھر اس دھات عورت زباں کھول کر
جو اوس وقت لاحول اوٹھی بول کر

(١٨٠٣ ، قصۂ تیم انصاری (ق) ، ٨٠).

---حَوْل بھیجْنا محاورہ.
١. نفرت اور حقارت سے ٹھکرانا ، لعنت بھیجنا. سیکوئی کہتا ہے کہ میں خدا کا ذوق لیتا ہوں !! اس پر لاحول بھیجے. (١٩٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ١٩١).

جھوٹے کو سچا کرتے تھے وضعی حدیث بول
لاحول بھیجتے تھے سب اُن کے چلن سیتی
(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۶۸).

بنا تھا یہ تمیم انصاری کا ڈول
کہ جو دیکھے وہ بھیجے اُن پہ لاحول
(۱۸۰۳ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۹). دل میں تو ایسے شخص پر لاحول ہی بھیجتی ہے. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۸). **۲. لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ (رک) پڑھ کر شیطان کو دفع کرنا.**

بس اب تو جانے دو لاحول بھیجو شیطان کو
تمہارے شعروں سے اختر مجھے ہوا ہے قلق
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۵۲).

---حَول پَڑھنا محاورہ.
۱. (اَ) رک : لاحول بھیجنا.

کری جب او عورت یکایک نظر
پڑی ڈر کو لاحول اُسے بھیج کر
(۱۶۳۵ ، قصّہ بے نظیر ، ۳۱).

پھر پڑھا لاحول اتنے میں شتاب
آگ لگ جلنے لگا خانہ خراب
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۱۳). میں لاحول پڑھ کر چپ ہو رہا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۳).

سمایا دل میں تھا جو خوفِ حجّام
پڑھی لاحول دیکر سخت دشنام
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۳۳۲). ایک قسم کا غرور دل میں جگہ کرنے ہی کو تھا کہ انہوں نے اُسے ایک شیطانی وسوسہ تصوّر کرکے لاحول پڑھی. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۲۷). ان کا مقولہ تھا کہ ماحول بُرا ہو تو لاحول پڑھو. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۵۵). **(اا) اظہارِ تاسف یا حقارت کرنا.** شعیب نے بھی اپنی حرکت پر لاحول پڑھی اور اپنی کامیابی کی داستان سنا دی. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۸۱). **۲. چیز گم ہو جانے پر لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ پڑھنا (کہا جاتا ہے کہ اس کلمے کی برکت سے گم شدہ چیز مل جاتی ہے)** (فرہنگ آصفیہ).

---حَول کہنا محاورہ.
رک : لاحول بھیجنا نمبر ۱.

دروغ و راست کا لایا وہ درمیاں میں کلام
یہ آگے اور چلیں کہہ کے زیر لب لاحول
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۱). نتیجہ یہ ہوا کہ اب شریف آدمی گانے بجانے پر لاحول کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۳).

---حَول گو (---و مج) امذ.
لاحول پڑھنے والا ، لاحول بھیجنے والا. سب لاحول گویاں متوجّہ ہونے لبیک لبیک زبان پر جاری کیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵۲). [لاحول + ف : گو (گفتن = کہنا) ، لاحقۂ فاعلی].

---حَولَ وَلا (---و لین ، فت ل ، و) کلمۂ نفرت.
رک : لاحول ولا قوۃ کی جگہ مستعمل.

کرتا ہوں تو کرتا ہوں بتوں کی میں پرستش
لاحول ولا شیخ مرے پاس سے جا بھی
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۳۵۵).

نھتّھی سے کوئی کہتا ہے ، کر شکل پہ رحمت
«لاحول ولا ، دیکھیے بوڑھے کی حماقت»
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۱۱۵).

بدگماں ہوگئے میں نے جو کہا حور تمہیں
کس قدر وہم ہے لاحول ولا ، استغفار
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۳۳). ہمارا اختیار چلتا تو ہم بھی تمہارا ساتھ دیتے ... تقدیر نے لاچار کردیا ورنہ بھلا یہ دنیا رہنے کے قابل ہے؟ ، لاحول ولا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۲۰۵). عشق؟ توبہ لاحول ولا ، شریف زادیاں عشق کرتی ہیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۱۸). [لاحول ولا قوۃ الا باللہ (رک) کا مخفف].

---حَولَ وَلا قُوّت/قُوَّۃ (---و لین ، فت ل ، و ، شد و مع بفت ، فت ۃ) کلمۂ نفرت.
رک : لاحول ؛ شیطان کو بھگانے نیز اظہار نفرت اور بےزاری کے موقع پر مستعمل.

کس طرح سے کانوں میں کٹتی نہیں یہ زحمت
کیا فکر کروں اُس کا لاحول ولا قوت
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۳).

وہ اُٹھ گئے پہلو سے آوازِ عدو سُن کر
لاحول ولا قوۃ شیطان اسے کہتے ہیں
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۳۱). لاحول ولا قوۃ یہ تو خارج الذکر مبحث شروع ہوگیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۱۰). اے بھیا یوں کیا ہوتی ہے ، انسان ہے ، لاحول ولا قوۃ! «اے بھیا ، یہ بھی تو اللہ کی مخلوق ہے». (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۳۷). [لاحول ولا قوۃ اِلا باللہ (رک) کا مخفّف].

---حَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلّا بِاللّٰہ (---و لین ، فت ل ، و ، شد و مع بفت ، فت ۃ ، کسر ا ، شد ل ، کسر ب ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ.
۱. (عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) خدا کے سوا کسی میں زور و توانائی نہیں ؛ مراد : شیطان ، بھوت ، جملہ خبائث اور غصّے کو دفع کرنے کی غرض سے نیز اظہار نفرت کے لیے مستعمل.

سُن کے لاحول ولا قوت اِلّا باللہ
جس طرح بھاگ کے فی النار ہو شیطان پلید
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۹۵). لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ ، خدا معلوم کس نے تمہیں میرا بیٹا بنادیا. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۷). **۲. رباعی کا ایک وزن.** یہ خیال غلط ہے کہ رباعی کا وزن صرف لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ ہے. (۱۹۶۲ ، اُردو رباعی ، ۹۴). [لاحول (رک) + و (حرف عطف) + لا (رک) + قوۃ رک + الا : حرف استثنا + ع : ب (حرفِ جار) + اللہ (رک)].

---حَول وَلا قُوَّۃ اِلّا بِاللّٰہ العلی العَظیم (---و لین ، فت ل ، و ، شد و مع بفت ، فت ۃ ، کسر ا ، شد ل ، کسر ب ، غم ا ، ل ، شد ل بمد ، کسر ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، شد ی مع بکسر ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، ی مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) خدائے برتر و بزرگ کے سوا

کسی میں زور و توانائی نہیں ؛ مراد : رک : لا حول ولا قوۃ نیز تلاوت یا قرأت میں بسم اللہ سے پہلے مستعمل . قاضی نے ... اپنی ریش کثیف کو ہلا کر کہا کہ نعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ، لا حول ولا قوت اِلّا باللہ العلی العظیم. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۴۷). موئی روح لا حول ولا قوۃ اِلّا باللہ العلی العظیم ، کیا بد تمیز شخص ہے ، آگے تو بک کیا بکتا ہے. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۹). [لَا حَول وَلا قوۃ اِلّا باللہ (رک) + ال (۱) + علی (رک) + رک : ال (۱) + عظیم (رک)].

---خُدائی (---ضم خ) صف.
خدا کے بغیر لا الہ کا قائل ، خدا پر یقین نہ رکھنے والا ، خدا کی وحدانیت کو نہ ماننے والا. مذہب بودھ جس کو اب تک یوروپی محققین ایک لا خدائی مذہب سمجھے ہوئے تھے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۸). [لا + خدا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خِراج (---فت نیز کس خ) (الف) صف.
وہ (زمین ، جائیداد) جو ٹیکس سے مستثنیٰ ہو ، وہ جس پر سرکاری محصول نہ لگتا ہو. جو مکان وقف اور لا خراج ہیں اون کو ظالموں اور بے دینوں سے چھین کر جو شخص کہ صاحب ایمان اور دیانت دار ہوں سپرد کرے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۱). جو علاقہ لاخراج کا ہے اور اب تک بغیر شرکت دوسرے کے میرے قبضۂ مالکانہ میں رہا ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۳۱). اراضی لاخراج کی قیمت شامل کر لی جائے. (۱۹۳۴ ، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری ، ۵۴). (ب) امث. (کاشت کاری) **وہ زمین جس پر سرکاری محصول نہ ہو ، معاف ، بغیر لگان کی زمین.** تمام بنگالہ میں مغل و افغان و عمّال مقرر کیے اور بہت لاخراج بزرگان اسلام کو دیئے. (۱۸۹۱ ، حقیقت مسلمانان بنگالہ ، ۵۳). [لا + خراج (رک)].

---خِراج باس (---فت نیز کس خ) امذ.
(قانون) **وہ گھر جو لاخراج زمین پر بنایا جائے** (پلیٹس ؛ اردو قانون ڈکشنری). [لاخراج + باس (رک)].

---خِراج دار (---فت نیز کس خ) امث.
(کاشت کاری) **وہ زمیندار جو ٹیکس سے مستثنیٰ ہو ، معاف دار.** جیسے کہ ہمارے ہندوستان میں ملکیوں اور لاخراج داروں کا حال تھا. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۰). [لاخراج + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---خِراج داری (---فت نیز کس خ) امث.
رک : لاخراج دار جو صحیح ہے (جامع اللغات). [لاخراج دار + ی ، لاحقۂ تانیث].

---خِراجی (---فت نیز کس خ) صف.
رک : لاخراج (الف) ، محصول سے مستثنیٰ. موازی پچاس بیگہ زمین لاخراجی جو اس شہر میں واقع ہے اور مملوکہ وہ مقبوضہ بلا شراکت غیر میری ہے. (۱۸۶۳ ، انشائے اردو ، ۳۰). [لاخراج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---خَیر (---ی لین) امذ.
جس سے کوئی بھلائی عمل میں نہ آئے یا جس کی حرکات خرابی کا باعث ہوں. یا چند لاخیروں نے فقط کھیل تماشے کے لیے اس رسم کو دل سے گھڑا ہو. (۱۸۹۳ ، صورت حال ، ۱۷). [لا + خیر (رک)].

---دَخل (---فت د ، سک خ) صف.
جس کو دخل اندازی کا حق یا امکان نہ ہو ، بے دخل.

سیدھا تو ہے مضموں یہاں مکر کو کیا دخل
پر عقل رسا ہوتی ہے اعجاز میں لا دخل

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۵ : ۳). [لا + دخل (رک)].

---دَعوىٰ (---فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) (الف) صف.
جس کا دعویٰ نہ ہو ، آزاد ، بے دعویٰ.

کراماتی ہو دعوے دار مرشد لا دعویٰ سجیار

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۳۹). (ب) امذ. (قانون) **وہ دستاویز جس میں کسی استحقاق سے دست برداری کا اقرار ہو ، فارغ خطی ، دست برداری ، بے دعویٰ یا بے تعلق ہو جانا.** تو ہمیں لادعویٰ لکھ دے ، کہ باپ کے مال و اسباب سے مجھے کچھ علاقہ نہیں. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۳۶). لو بھئی یہ راج وید سے معاملہ طے پا لیا ... پانچ ہزار دے کر اس سے لادعویٰ لکھا لیا. (۱۹۲۱ ، بنتی پرتاپ ، ۱۲۸). [لا + دعویٰ (رک)].

---دَعوىٰ دینا محاورہ.
دست بردار ہو جانا ، کسی حق کو چھوڑ دینا ، کسی دعوے کو چھوڑ دینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---دَعوىٰ لکھنا ف مر ؛ محاورہ.
دست برداری اور عدم دعوے کی دستاویز لکھ دینا ، دست بردار ہو جانا ، دعوے سے ہاتھ اُٹھا لینا.

تمنائے شہادت لکھ کے لادعویٰ بھی جب لکھا
لہو سے مہر کی سرنامۂ مکتوب دل پر پر

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۹۳).

---دَعوىٰ ہونا محاورہ.
(قانون) **دست بردار ہونا .** اگر بیگم صاحبہ لادعویٰ ہوں اور اپنے آٹھ ہزار روپوں کا نوشتہ دے دیں تو یہ روپیہ ان کو دے دینا چاہیے. (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۷۷).

---دَوا (---فت د) صف.
جس کی دوا نہ ہو ، لاعلاج ، بے درماں ، جو (شخص یا مرض) علاج کے لائق نہ ہو ؛ (مجازاً) جس سے کوئی تدبیر نجات نہ مل سکے.

و لیکن سو ہے لا دوا ہو بلا
کرے گی سو ہر حال اسے مبتلا

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۶۳).

ہوا ہے درد دل کا لا دوا یاں تک کہ حسرت سوں
جو میرا حال دیکھے سو کفِ افسوس مل جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۶۱).

نہیں ہے مرگ بجھٹ اس درد لادوا کا علاج
خدا کسی کو مرض دے نہ زندگانی کا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵).
منت کشی سے غیر کی مجھکو بچا دیا
خالق نے میرے درد مجھے لادوا دیا
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۹۰).
درد دیا ، کرم کیا اب اسے لادوا بنا
شیشۂ دل عطا کیا اب اسے پاش پاش کر
(۱۹۳۱ ، فانی بدایونی ، ک ، ۱۰۱).
مرا روگ ہی جو ہو لادوا ، نہیں چارہ گر سے کوئی گلہ
ہمیں جن سے چاہ دعا کی تھی ، وہی سرگراں سے گزر گئے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۳۳). [لا + دوا (رک)].

ـــدَوام (ـــفت د) امذ.
اس سے مراد اور اشارہ مطلقہ عامّہ کی جانب ہوتا ہے ، مطلقہ عامہ وہ ہے جس میں محمول کے وجود کا یا اس کے سلب کا حکم از منہ ثلثہ میں سے کسی ایک زمانے میں کیا جائے ، مراد یہ کہ جو ماضی ، حال ، مستقبل پر محیط ہونے کے بجائے کسی ایک زمانے تک محدود ہو (مصطلحات علوم و فنون عربیہ ، ۲۳۵).
[لا + دوام (رک)].

ـــدِین (ـــی مع) صف ؛ امذ.
جس کا کوئی دین یا مذہب نہ ہو ، بے دین ، دہریہ ، ملحد.
لادیں ہو تو ہے زہرِ ہلاہل سے بھی بڑھ کر
ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک!
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۲۳). پروفیسر راجو ... حق کی تلاش میں بُدھ مت ترک کر کے ... لادین ہو گئے تھے. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۶۷). [لا + دین (رک)].

ـــدِینی (ـــی مع) (الف) امث.
کفر و الحاد ، بے دینی ، دہریت.
بتوں کو میری لادینی مبارک
کہ ہے آج آتشِ اللہ ہو سرد!
(۱۹۳۸ ، ارمغان حجاز ، ۲۵۲). (ب) صف. **غیر دینی ، غیر مذہبی ، دنیاوی** (انگ : Secular). انسانی نظام زندگی کو لادینی خطوط پر استوار کرنے میں آسانی ہوگئی (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۳۰). [لادین + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

ـــدِینِیَّت (ـــی مع ، کس ن ، فت ی) امث.
۱. **لادین ہونے کی حالت ، مذہب سے کوئی تعلق نہ ہونا ، الحاد ، دہریت.** اقبال کی نظر میں ملک کی اکثریت کی طرف سے مسلمانوں کو لادینیت کی طرف لے جانے اور دین اور سیاست کو علیحدہ علیحدہ قرار دینے کی کوشش تھی. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۸۸). ۲. (سیاسیات) **یہ عقیدہ کہ ریاستی نظام کو مذہبی عقائد پر مبنی نہ ہونا چاہیے** (انگ : **Secularism**). (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۳۷۰). [لادین (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــڈَھڑَک (ـــفت دھ ، ڑ) صف ؛ م ف.
بے دھڑک ، نڈر ہو کر ، بے کھٹکے. بپاسِ ادب بیساختہ اور لاڈھڑک بالمشافہہ جرأت عرض کرنے کی کسی کو نہ تھی. (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۸۸). [لا + دھڑک (رک)].

ـــذاتِیَّت (ـــ کس ت ، فت ی) امث.
(فلسفۂ اخلاق) **اخلاق مقاصد کا موضوع (فاعل) کی ذات کے علاوہ دیگر افراد ہونے کی صورتِ حال ، افراد (انسان) کا اجتماع یا ان کی معاشرت.** اون کا خود موضوع (فاعل) کی ذات ہے ، یہ طریقہ (انانیت) ہے یا اور افراد میں یہ لاذاتیت ہے. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۵). [لا + ذات (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــرَیب (ـــی لین) م ف.
یقیناً ، بے شک ، بلاشبہ.
عنایت جسے رب کی لاریب اچھے
کہ اس دہات گنجینہ از غیب اچھے
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۹).
لاریب فتحِ جنگ کا یونہی تھا حال سال
اور ہجر جسم و جان سے یوں تھا دلوں کا حال
(۱۷۶۱ ، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم) ، ۲۳).
کافی ہے دو جہان میں مولا کا میرے نام
لاریب اس پہ آتشِ دوزخ ہوئی حرام
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۵).
حُر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب
دامنِ حضرتِ شبیر نے ڈھانپے مرے عیب
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷).
رنج شوق اک نمونہ ہے لاریب راحتِ عالمِ جاودانی کا
(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۵۷). سفر لاریب زندگی ہے لیکن کبھی کبھار موت کا بہانہ بھی بن جاتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۶). [لا + ریب (رک)].

ـــرَیبَ فِیہ (ـــی لین ، فت ب ، ی مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) **اس میں شک نہیں ، یہ بات بلاشک درست ہے.**
لاریب فیہ مصحفِ پروردگار ہے
واضح یہ ہے کہ جلد سے خط آشکار ہے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۳۸).
میں ازل سے ہوں قدردان حُسن کا لاریب فیہ
کون جانے ہے تری اے تسترن رخسار سار
(۱۷۶۱ ، چمنستان شعرا (صاحب) ، ۴۹۹). [لاریب (رک) + ع : فی (حرفِ جار) + ہ (ضمیر غائب مذکر)].

ـــرَیبی (ـــی لین) صف.
جس میں شک نہ ہو ، شک و شبہ سے پاک. اے فضل اشارت ہے یہ اشاراتِ غیبی سے ، اور بشارت ہے بشاراتِ لاریبی سے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۶۰). [لاریب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔زُبان کرنا محاورہ۔
خاموش کر دینا، بیان پر پابندی لگا دینا۔ پانی کے توڑ کے دھارے کو یکایک رُکوا دینے میں اتنا خوف نہیں ہے جو رعایا کو لازبان کر دینے میں ہے۔ (۱۹۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸)۔

۔۔۔زمان (۔۔۔فت ز) امذ ؛ صف۔
جس کا وجود وقت کی حُدود و پابندی سے آزاد ہو ، زمانے کی قید سے بَری نیز (خدائے تعالٰی) جو وقت سے پہلے بھی تھا اور وقت کے بعد بھی ہو گا۔ معاف کیجئے میرا اگلا جہاں لازمان ، لامکاں حقیقتوں کا ہے جہاں میں نیستی کا جزو بن جاؤں گا۔ (۱۹۷۱ ، دیوار کے پیچھے ، ۲۷۷)۔ [لا + زمان (رک)]۔

۔۔۔زمانی (۔۔۔فت ز) صف۔
جو زمانے کی قید سے آزاد ہو ، وقت کی قید یا حدوں سے آزاد ، دائم ، ابدی۔

محکم کیسے ہو زندگانی
کس طرح خودی ہو لازمانی

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۰)۔ افلاطون ... کے خیال میں رُوح لافانی اور لازمانی ہے۔ (۱۹۸۶ ، سلسلہ سوالوں کا ، ۲۷)۔ [لا زمان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔زمانیت (۔۔۔فت ز ، شد ی مع بفت) امث۔
زمانے کی قید سے آزاد ہونے کی حالت ، ابدیت۔ جو تنقیدی مکاتب نصابات میں شامل کیے گئے ہیں ان کا بنیادی مقصد طالب علموں کو حال سے بیگانہ کرنا اور لازمانیت کے عقیدے کو فروغ دینا ہے۔ (۱۹۹۲ ، پتھر آنکھیں (دیباچہ) ، ۲)۔ [لازمان + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔زوال (۔۔۔فت ز) صف۔
جس کو زوال نہ ہو ، غیرفانی ، مستقل ، ہمیشہ رہنے والا ، ازلی ، ابدی۔ ان کی تعلیم و تلقین کی بنیاد اسی لازوال مسئلہ پر ہے۔ (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲۹)۔ اس بادشاہ سے مانگو! جس کا خزانہ لازوال دولت سے مالا مال ہے۔ (۱۹۱۹ ، شہید مغرب ، ۳۸)۔ اس کے دو بیٹے تھے اور ہر بیٹا اتنا بڑا تھا جتنی کوئی جھیل ، اس کی جسمانی قوت لازوال تھی۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۱)۔ [لا + زوال (رک)]۔

۔۔۔سُخُن (۔۔۔ضم نیز فت س ، فت نیز ضم خ) صف۔
جو کہنے کے لائق نہ ہو ، مراد : ناشائستہ بات ، ناگفتنی۔ ہر کارہ نے دوبارہ خبر دی اور منہ سے لاسخن کہا کہ نالایق تو بیٹا ہے۔ (۱۸۳۰ ، وقائع خاندان بنگش ، ۲۹)۔

لاسخن کچھ بیٹھے ہیں لڑتے ہیں
واہ کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۸)۔ [لا + سخن (رک)]۔

۔۔۔سُخُن نکالنا محاورہ۔
کسی کو سخت سُست کہنا ، گالیاں دینا ، تُو تڑاق سے بات کرنا بُرا کہنا (نور اللغات)۔

۔۔۔سِلکی (۔۔۔کس س ، سک ل) صف ؛ امث۔
بے تار کا ؛ (مواصلات) بے تار برق پیغام رسانی یا اس کا نظام۔ اس وقت لاسلکی اور ٹیلی گراف نے پیام رسان کبوتروں کی اہمیت کو بہت کم کر دیا ہے۔ (۱۹۲۳ ، نگار ، اگست ، ۱۰۹)۔

تار برق کہو کہ لاسلکی
جی کو ہر گہ ملاپ ہے جی سے!

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۹۵)۔ [لا + سلکی (رک)]۔

۔۔۔سِلکی تار (۔۔۔کس س ، سک ل) امذ۔
(مواصلات) بے تار برق کے ذریعے اطلاع یا اشارہ بھیجنے کا سامان۔ لاسلکی تار کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی گئی اور مشاہدات کے دائرہ میں وسیع اضافہ ہوا۔ (۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰)۔ [لاسلکی + تار (رک)]۔

سِمتی (۔۔۔فت نیز کس س ، سک م) صف۔
جس کی کوئی سمت نہ ہو ؛ (مجازاً) آوارہ ، بے ٹھکانا۔ اس لاسمتی ہوا نے زندگی میں پہلی بار قدسیہ کو زچ کر دیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۲۰۹)۔ [لا + سمت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔سِمتِیت (۔۔۔فت نیز کس س ، سک م ، کس ت ، شد ی بفت نیز لا شد) امث۔
لاسمتی ہونے کی حالت ، بے سمتی۔ « تقارہ لاسمتیت » ... جیسی ترا کیب ، جن میں ایک آنچ کی کسر ہے یعنی جو زبان کے جوہر سے برآمد نہیں ہوئیں۔ (۱۹۸۳ ، اثبات و نفی ، ۲۰۳)۔ [لا سمتی + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

۔۔۔سُود (۔۔۔و مع) صف۔
بے سود ، بے فائدہ ، فضول ، بے مصرف۔ ایسا ارادہ بھی لاسود تھا۔ (۱۹۰۲ ، افتاحی ایڈریس ، ۹)۔ [لا + سود (رک)]۔

۔۔۔شُبّہ (۔۔۔ضم ش ، سک ب) م ف۔
بغیر کسی شک و شبہ کے ، بلاشبہہ۔ بے چوں و بے چگونہ تھا و چوں و چرا نہ باید گفتن و لیکن ہستی باقی لا شک و لاشبہ۔ (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۲۲)۔ [لا + شبہ (رک)]۔

۔۔۔شَخصی (۔۔۔فت ش ، سک خ) صف۔
شخص یا ذات سے غیر متعلق ، لاتعلق ، معروضی انداز کا ، جماعتی ، اجتماعی۔ اس صورتِ حال کا مدرس کے معیار سے مشاہدہ کرنے کے بجائے لاشخصی طور پر اس کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔ (۱۹۳۸ ، مدرسے میں پس افتادگی (ترجمہ) ، ۸۱)۔ کئی لوگ جو دیہات سے مانوس اور مربوط ماحول سے آتے ہیں ، شہروں کی نامانوس اور لاشخصی فضا میں کھو جاتے ہیں۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۵۲۳)۔ [لا + شخص (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

۔۔۔شِرک (۔۔۔کس ش ، سک ر) امث۔
(خدائے تعالٰی کی) وحدت ، توحید۔ ہمیشہ بھگوت بھجن لاشرک میں آنند اور لوگوں کو بھگوت بھگتی میں مستقل کرنے والے ہوئے۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۳۴)۔ [لا + شرک (رک)]۔

ــــ شَرِیک (ـــ فت ش ، ی مع) صف ؛ امذ.
۱. جس کا کوئی شریک نہیں ؛ مراد : **خدائے تعالیٰ جو واحد (و) احد ہے.** قسم اس خدا کی جو واحد اور لاشریک ہے! میں اسے دیکھ کر پھر بیہوش ہوگیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۵۹).

دوئی کو دور کرو گے تو ایک پاؤ گے
وہ لاشریک ہے بس اس کی ذات اتنی ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۵).

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۶۱). میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہے اور لاشریک ہے. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۷۹). ۲. **جو شریک نہ ہو ، جو شامل نہ ہو ، الگ (کسی معاملے یا کام سے).** یہ تو نہیں کہا جاسکتا ، کہ سب سے پہلے اس خیال کو کس ذہن نے جنم دیا ، لیکن اتنا یقینی ہے ، کہ اس نامبارک مشن کی تکمیل میں ناصر علی لاشریک ہے. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی (مارچ) ، ۴۳ ، ۱۰۷). [لا + شریک (رک)].

ــــ شَرِیکَ لَکَ (فت ش ، ی مع ، فت ک ، ل ، ک) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) **تیرا کوئی شریک نہیں.**

دل میں آباد ہیں صنم خانے
لب پہ لبیک لاشریک لک

(۱۹۶۵ ، کف دریا ، ۱۷). [لاشریک + ع : ل (حرف جار) + ع : ک ، ضمیر واحد مخاطب].

ــــ شَرِیکَ لَہٗ (ـــ فت ش ، ی مع ، فت ک ، ل ، ضم ہ ، ی مع) فقرہ.
(خدائے تعالیٰ) **اس کا کوئی شریک نہیں.**

میرے مولیٰ کی ذات پاک ہے وہ
جس کو کہتے ہیں لاشریک لہ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۵۱).

ہے کا توہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اتر گیا جو ترے دل میں لاشریک لہٗ!

(۱۹۳۶ ، ضرب کلیم ، ۱۶۷). اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ہرگز شریک نہیں اور یقین کا مقتضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو مطلقاً واحد لاشریک لہ اعتقاد کر کے موحد کامل بن جائے. (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۳۸). [لاشریک (رک) + ع : ل (حرف جار) + ع : ہ ، ضمیر واحد غائب].

ــــ شَرِیکی (ـــ فت ش ، ی مع) امث.
وحدت ، توحید ، شریک نہ ہونا.

لاحد در صفت ہو لاعدو کی ذات ہو
لاشریکی لالیا ہے لاثنا کی عاملی

(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۱۰۳). [لاشریک + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ شُعاع (ـــ ضم ش) امث.
(طبیعات) رک : **ایکس ریز (انگ : X-Ray).** لاشعاعوں ... کا طول موج نور کے طول موج سے بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے ان کی پیمائش کی اکائی ۱۰-۱۳ میٹر یا ۱۰-۱۱ سنٹی میٹر ہے. (۱۹۳۹ ، طبیعی مناظر ، ۱۵۳). دوسری طرف لاشعاعیں جاندار نسیج کو تباہ کر دیتی ہیں ، زیر سرخ شعاعیں اسے گرما دیتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳). [لا + شعاع (رک)].

ــــ شُعاعی (ـــ ضم ش) صف.
لاشعاع رک سے منسوب ، ایکسرے کا لاشعاعی تشخیص آج کل بہت عام ہے. (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، کراچی ، ۲ ، ۳ : ۵۱). [لاشعاع + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ شُعُور (ـــ ضم مج ش ، و مع) امذ.
ذہن کا وہ حصہ جس میں موجود جبلتوں ، محرکات ، تمناؤں اور تصورات تک شعوری طور پر رسائی ممکن نہیں. ہر شخص کو قدرت نے ایک تحت الشعور اور ایک عدد لاشعور عطا کیا ہے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۱۰). اردو رسم الخط کی تبدیلی کی مخالفت کرنے والوں کے لاشعور میں بھی یہی رویہ کار فرما رہا. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۱۷۸). [لا + شعور (رک)].

ــــ شُعُوری (ـــ ضم مج ش ، و مع) صف.
لاشعور (رک) سے منسوب ، لاشعور کا. جن کے جمع کرنے میں متمیز رنگ کی لاشعوری کوشش کا پتا چلتا ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۴۶). تشویش کی بنیادی وجوہ احتیاسی اور لاشعوری ہو سکتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۳۱). [لاشعور + ی ، لاحقۂ نسبت].

ــــ شُعُورِیَت (ـــ ضم مج ش ، و مع ، کس ر ، فت ی) امث.
(نفسیات) **نفسیات کا یہ تصور کہ بہت سی باتیں انسان کے لاشعور میں پنہاں یا محفوظ ہوتی ہیں ، شعور نہ ہونے کی حالت ، علم نہ ہونے کی صورت.** اول الذکر ، شعور و ارادہ کی دسترس سے باہر ، اضطرار و لاشعوریت کے دائرے میں ہوتے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفہ اجتماع ، ۱۹۵). [لاشعور (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ شَک (ـــ فت ش) م ف.
بلاشبہ ، بغیر شک و شبہہ. سوال : تو یہ بھاؤ تا کیا کچ بجھے ہے؟ جواب : لاشک تج تھے. (۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۴۳).

کینک روزیاں اچھ مرے پاس تول
کہ لاشک ترا پانے کا آس کون

(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۰۹).

کہ ہر ایک بولد سیں ہر چیز یک یک
کیا ہے حق تعالیٰ ہوج لاشک

(۱۸۳۰ ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی (ق) ، ۲۵).

حُر پکارا کہ بجا کہتے ہو لاشک لاریب
دامن حضرت شبیرؑ نے ڈھانپے مرے عیب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۸۷). [لا + شک (رک)].

---شمار (---ضم ش) صف.
بےشمار ، ان گنت ، بےحساب. صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لاشمار ہے کہاں لگ بولنے گا. (۱۷۰۸ ، رسالہ تصوف ، عبدالقادر باحلیم ، ۱ : ۱). [لا + شمار (رک)].

---شے صف.
۱. **ہیچ ، بےوقعت ، نا چیز نیز معدوم محض.**

کہیں یہ لطفِ نشۂ ہے ہے
کہیں ایسا بھی ہے کہ لاشے ہے

(۱۸۲۸ ، سراپا سوز ، ۲۳). لوگوں نے عورتوں کو نہایت حقیر ... اور لاشے سمجھا ہے. (۱۸۸۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۷۱).

اپنے کو سمجھ رہا ہے لاشے
عاجز متحمل اس لیے ہے

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۹۰).

لاشے کو مجسم و مصور کر کے
ہم صورت گر ، نہیں ، کو ، ہے ، کہتے ہیں

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۱). ۲. **(طبیعیات) خلا.** سائنس دانوں کو جس مسئلے نے پریشان کیا وہ امواج کا کسی لاشے (خلا) میں سے گزر جانے کا امکان تھا. (۱۹۷۰ ، زمانے سائنس ، ۲۰۲). ۳. **(حساب) صفر.** موجودہ دور کی ایک ارب گھوڑوں کی قوت کی بنیاد اسی لاشے یعنی صفر پر رکھی گئی ہے. (۱۹۳۳ ، آدمی اور مشین ، ۵۶). ۴. **حالات و صفات سے منزہ اور بری.**

جس کو کہ کہیں ہے تو بشرطِ لاشے
عنگیں اوسے جانتے ہیں ہم احدیت

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۹). ۵. **(تصوف) عدم حقیقی نیز موجودات و تعینات اعتباری یعنی ممکنات کیونکہ ممکن خود کچھ نہیں ہے بلکہ وجود اس میں وجود واجب کا ہے** (مصباح التعرف). [لا + شے (رک)].

---شیئیت (---ی لین ، کس ء ، شد ی بفت نیز بلاشد) امث.
لاشے (رک) ہونے کی حالت یا کیفیت ، عدم محض نیز حالات و صفات سے منزہ ہونا. ان کا کہنا ہے کہ لاشیئیت یا نیست سے مادہ کی مسلسل تخلیق ہو رہی ہے. (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، کراچی ، ۲ : ۱۱۸). ہر شے پر بےاعتمادی اور ہر چیز کی لاشیئیت کا یقین پختہ تر ہوتا چلا جا رہا ہے. (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۷). [لاشے (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---صورت (---و مع ، فت ر) صف.
جسامت و صورت سے مبرا ، مادیت سے پاک.

میں بیچوں بیچگونہ لاشکل لاصورۃ و لا نشان

(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶). [لا + صورت (رک)].

---طائل/طایل (--- کس ء/فت ی) صف.
فضول ، بیکار ، بےنتیجہ ، بےفائدہ.

یعنی آشنا مینائے مئے ہے ہرزہ خاموشی
برائے ہرزہ گو گفتار لاطائل ہے شیشے میں

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۰۶). پشت میں رسالے تو رکھتے ہیں لیکن امتحان اور آزمایش میں استوار نہیں یہی اس کی تحصیل لاطائل ہے. (۱۸۵۳ ، مراۃ الاقالیم ، ۲۵). رئیس اور رئیس زادے نے اس مہمل لاطائل گفتگو کا بڑا لطف اٹھایا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹۰). بعض وقت بعض انسانوں کی گفتگو محض بکواس اور گفتگوئے لاطائل سمجھی جاتی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۹۱). میں اس سے زیادہ مہمل اور لاطائل فسانہ بھی لکھ سکتا ہوں. (۱۹۸۳ ، ارمغان مجنون ، ۲ : ۲۰). [لا + ع : طائل/طایل (ط و ل)].

---طائلیت (--- کس ء ، ل ، فت ی) امث.
فضول یا بیکار ہونے کی حالت ، بےمعنویت ، لایعنیت. ان کے اشعار کی مدد سے زندگی کی لاطائلیت کے ادراک و احساس کو تجربہ پیش کیا تھا. (۱۹۸۳ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ۲۰۷). [لاطائل + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---طمع (---فت ط ، م) صف.
جو حریص نہ ہو ، قانع ، حرص و ہوس سے پاک ، بےلوث و بےغرض.

کہیا بعد ازاں او ستیاسی کہ میں
ہوں لاطمع منج مال کا طمع نئیں

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۱۵).

تواں ہے دریا فقر کا لاطمع
ہدایت سوں جلتا ہے روشن ضمیر

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۷). سیکڑوں کے کام یونہی کر دیتے ہیں اور لاطمع ایسے جب کام ہو جائے جو چاہے دے دیجیے ، چاہے نہ دیجیے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ۳۶). [لا + طمع (رک)].

---ظل (---کس ظ) صف.
کثافت سے پاک ، کھوٹ کے بغیر ، بغیر سیاہی کا ، جس میں سیاہی نہ ہو (عموماً تانبے کے لیے مستعمل).

مٹا سکتا نہیں کوئی کسی کے عیبِ اصلی کو
کبھی تانبا سفید ایسا نہیں ہوتا کہ لاظل ہو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۶).

دھوپ سے تنبا گیا ہے رنگ لیکن تل نہیں
کون کہتا ہے کہ دنیا میں مسِ لاظل نہیں

(۱۸۷۴ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۱۳۲). [لا + ظل (رک)].

---عدد (---فت ع ، د) صف.
ان گنت ، بےشمار ، جس کی حد مقرر نہ ہو.

وقت کیا؟ کوئی جس کی تحدی نہ حد
لا عدد ، لا عدد ، لا عدد ، لا عدد

(۱۹۶۸ ، الف ، ۱۳۱). [لا + عدد (رک)].

---عقل (---فت ع ، سک ق) صف.
بےعقل ، بےوقوف ، ناسمجھ.

لیجا کی غنیماں کوں سارے بچھار
ہوا ساتکوں لاعقل کی جھاڑے جھار

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا ، ہاشمی (ق) ، ۲۵۹). [لا + عقل (رک)].

ـــعقْلِیَت (ـــفت ع ، سک ق ، کس ل ، فت ی) امث.
(فلسفہ) غیر معقولیت پسندی ، ایک نظریہ جو عقل کو جبلّت ، وجدان اور ایمان کے مقابلے میں مسترد کرتا ہے (انگ: **Irrationalism**)۔ میرا خیال ہے کہ اس کو اجمالاً دو موٹی موٹی سرخیوں یعنی جبریت اور لا عقلیت کے تحت بیان کر دیا جا سکے گا۔ (۱۹۵۶ ، افکار ماصرہ ، ۳۳۹)۔ [لاعقل + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــعِلاج (ـــکس ع) (الف) صف.
۱. **لا دوا ، جس کا علاج نہ ہو ، بے درماں.**

ٹکڑے ٹکڑے کی احتیاج اس کو
مرضِ جوع لاعلاج اس کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۹)۔

اب مجھ کو فائدہ ہو دوا و دعا سے کیا
وہ منھ پہ کہہ گئے یہ مرض لاعلاج ہے
(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۱۸۳)۔

لاعلاج اب نہ ہے سینۂ تاریخ کے زخم
جنگ بھی ختم ہوئی ، جنگ کے عفریت بھی ختم
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۰۳)۔ ۲. **مجبور ، مایوس.** ہمت کا آدمی لاعلاج ہو کر کچھ ہی دیتا ہے بچارا کیا کرے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۴)۔

گویا ننگ و ناموس دے چھوڑ لاج
یکایک چلے اژ کو ہو لاعلاج
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۳۶)۔

جو دیکھے سو جانے کہ سید سراج
فلانے کا عاشق ہے اور لاعلاج
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹)۔ (ب) م ف. **ناچار ، مجبوراً.** آخر کچھ تدبیر نیں دسی لاعلاج ناخوش ہو کر اپنے شہر ادھر پھریا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷۹)۔

ہوا اس کے ہمراہ میں لاعلاج
کہ پاوے کہیں چین میرا مزاج
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۵)۔

تدبیر جب ہوئی مرضِ عشق میں مضر
پرہیز زندگی سے کیا ہم نے لاعلاج
(۱۸۵۲ ، کلیات منیر ، ۲ : ۳۰۳)۔ [لا + علاج (رک)]۔

ـــعِلاجی (ـــکس ع) امث.
۱. **علاج نہ ہونا ، لادوا ہونا.** لاعلاجی پر کیا تنہا کیا بڑا ، وان خدا سب جاگا حاضر کھڑا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۲)۔

بیمار ایسا ، دیکھیں تو کیا ہو
پھر لاعلاجی ، پھر بے دوائی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۶۳)۔

لاعلاجی میں تھی بہت تسکیں
بڑھ گیا اور درد درماں سے
(۱۸۷۳ ، تشید خسروانی ، ۲۰۹)۔ ۲. **مجبوری ، ناچاری ، مایوسی.**

بجا ہو کہ پوچھا شہ نامدار
کہی لاعلاجی سوں تب یو بچار
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، مثنوی عشقیہ ، ۲۰)۔

لاعلاجی ہیں سینہ جلتا ہے
خارِ غم کا جگر میں سلتا ہے
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲۱)۔

جب سنا ہے وہ جواں اس بات کو
لاعلاجی سے رہا خاموش ہو
(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۲۵)۔ [لاعلاج (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]

ـــعِلْم (ـــکس ع ، سک ل) صف.
جو جانتا نہ ہو ، جسے معلوم نہ ہو ، جسے (کسی بات کی) خبر نہ ہو ، ناواقف.

غرض جعفر سے کیفیت جو پوچھی
وہ تھا لا علم لا علمی بیاں کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۸۰)۔ ہندوستانی طلبہ ... اپنے ملک کی تاریخ اور جغرافیے کے بارے میں قطعاً لاعلم نظر آتے ہیں۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۵۵۳)۔ [لا + علم (رک)]۔

ـــعِلْمانَہ (ـــکس ع ، سک ل ، فت ن) صف ؛ م ف.
جاہلانہ ، جہالت پر مبنی ، علمیت سے خالی. مقلدانہ اور لاعلمانہ کلام اس قابل نہیں ہوتے کہ کوئی اس کی شرح میں فکر کرے۔ (۱۹۰۵ ، بے خبر (غلام غوث) ، انشائے بے خبر ، ۵۸)۔ [لاعلم (رک) + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز]۔

ـــعِلْمی (ـــکس ع ، سک ل) امث.
جہالت ، بے خبری ، ناواقفیت ، علم نہ ہونا ، آشنائی نہ ہونا ، معلوم نہ ہونا.

غرض جعفر سے کیفیت جو پوچھی
وہ تھا لا علم لا علمی بیاں کی
(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نومنظوم ، شایاں ، ۲ : ۵۸۰)۔ اگر لاعلمی ہی خیام کا فلسفہ ہے ، تو جتنے جاہل ہیں سب فلسفی ہیں۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵۲)۔ نادانستگی اور لاعلمی سے ہم ان کی نیک نامی میں بٹا لگانے کے موجب بنے۔ (۱۹۸۷ ، غالب فکر و فن ، ۹۱)۔ [لاعلم (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــعَیْن (ـــی لین) صف.
ذات سے الگ یا خارج. صفاتِ باری تعالٰی ... نہ لاعین نہ لاغیر (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۷۵)۔

نہ دوری ہے نہ نزدیکی نہ مابین
عبارت منقطع لاغیر و لاعین
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۹)۔ یہاں یہ وہم نہ ہونا چاہیے کہ صفت جب نہ عین ہے نہ غیر ہے تو لاعین اور لاغیر ہوئی نہیں۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر ابوبی ، ۱ : ۱۰۹)۔ [لا + عین (رک)]۔

ـــغالِب اِلّا ہُو (ـــکس مع ل ، فت ب ، کس ا ، شد ل ، و مع) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) ، اس کے سوا کوئی غالب نہیں ہے ، مراد : اللہ کے سوا کوئی کسی پر غلبہ پانے والا یا قدرت رکھنے والا نہیں ہے.

لادینی و لاطینی! کس پیچ میں اُلجھا تو!
دارو ہے ضعیفوں کا لَاغالِبَ اِلاَّ ہو
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۷۵). [لاغالب + الاّ (رک) + ہو (رک)].

---غایَت (---فت ی) صف.
جس کی کوئی انتہا نہ ہو ، بہت پھیلا ہوا. وہ مقرون ہے لیکن ماورا ہے اس کے چُھو جانے سے لطیف مادّے کے علمی مرکب کی تحریکات میں یگانگت حاصل ہوتی ہے ورنہ وہ لاغایت اور مبہم رہتا. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۳).
[لا + غایت (رک)].

---غَرَض (---فت غ ، ر) صف.
جسے (کسی بات سے) کوئی واسطہ اور تعلق نہ ہو ، بے تعلق ، بے نیاز ، غافل.
بحر جہاں میں کوئی نہیں ہے کسی کا دوست
صاحب جو لاغرض ہیں تو ناآشنا ہوں میں
(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقعِ زیبا ، ۶۶). جنگل کے لاغرض پرندے آنند بدھاوے میں مشغول تھے. (۱۹۸۳ ، درشن زین ، ۱۴۳).
[لا + غرض (رک)].

---غَیر (---ی لین) صف.
ذات میں شامل یا عین ذات. صفاتِ باری تعالیٰ نہ عینِ ذات ہیں نہ غیرِ ذات نہ لاعین نہ لاغیر. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۷۵).
نہ دوری ہے نہ نزدیکی نہ مابین
عبارت منقطع لاغیر و لاعین
(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۹). یہ وہم نہ ہونا چاہیے کہ صفت جب نہ عین ہے نہ غیر ہے تو لاعین اور لاغیر ہوتی نہیں بلکہ نفس صفتِ مشہورہ کی نفی ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر ایوبی ، ۱ : ۱۰۹).
[لا + غیر (رک)].

---غَیری (---ی لین) امث.
عموماً « انا و لاغیری » یعنی مرکب کی صورت میں مستعمل. اس بلاغے کی عقل جاتی رہی ہے ، قہر و سطوت و دعویٔ انا و لاغیری کو سلطنت کہتے ہیں یہ اس میں مطلق نہیں ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۲ : ۵). [لاغیر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---فانی صف.
جو فنا نہ ہو ، باقی رہنے والا ، دائمی ، ابدی.
رقص کیا ہے؟ ، خاک کے دل میں خروشِ کائنات
پیکرِ فانی میں گرمِ نازِ ، لافانی حیات
(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۰۹). ان کے نزدیک وہ فانی نہیں لافانی تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۲۸).
[لا + فانی (رک)].

فانِیَّت (---کس ن ، شد ی مع یفت) امث.
فنا نہ ہونے کی حالت ، ابدیت. شیو نے اُسے لافانیت بخشتے وقت شرط ہی یہ رکھی تھی کہ وہ شیو کو کوئی آزار نہیں پہنچائے گا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۰۹).
[لافانی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---فَتا / فَتیٰ (---فت ف / ا بشکل ی) امذ.
عربی مصرع « لافتاالاعلی لاسیف آلا ذوالفقار » (حضرت علی سے بڑھ کر کوئی جوان (بہادر) نہیں اور (ذوالفقار) سے بڑھ کر کوئی تلوار نہیں) کا مخفف.
لاحد در صفت ہو لاعدد کی ذات ہو
لاشریک لالیا ہے لافتا کی عاملی
(۱۶۷۲ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۱۰۳). میں ہوں بیٹا شہریار لافتیٰ کا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۷۱). اے شہسوار لافتا و اے تاجدار سورۂ ہل اتیٰ ... اب ہمارے اور تمہارے درمیان وقتِ جدائی نزدیک پہنچا. (۱۸۱۲ ، گلِ مغفرت ، ۲۸).
ہل اتیٰ ہے جس کی مدحت لافتیٰ ہے جس کا وصف
شامیانہ چرخ ہے اوس شاہ کے ایوان کا
(۱۸۷۸ ، آغا (حسین اکبرآبادی) ، د ، ۲). وہ لافتیٰ کی قوت کے ساتھ خیبر فتح کرے گا. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۸۰). [لا + ع : فتا / فتیٰ = جوان].

---فَتیٰ الأعلیٰ (---فت ف ، ا بشکل ی ، کس ا ، شد ل ، فت ع) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) لافتیٰ الاعلی لاسیف الا ذوالفقار (رک) کا مخفف.
نہیں ہے خطِ پیشانی ترے ابرو پہ کاتب نے
یہ حرف لافتیٰ الاعلی شمشیر پر لکھا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۲۷). [لافتیٰ الاّ علی لاسیف اِلاّ ذوالفقار (رک) کا مخفف].

---فَتٰی اِلاَّ عَلی لاسَیفَ اِلاَّ ذُوالفِقار (---فت ف ، ا بشکل ی ، کس ا ، شد ل ، فت ع ، ی لین ، فت ف ، کس ا ، شد ل ، ضم ذ ، غنم و ، ا ، سکن ل ، فت ف) فقرہ.
(عربی مصرع اُردو میں مستعمل) رک : لافتا (حضرت علی کی شان میں یہ حدیث ہے) نیز (جعفری) کہا جاتا ہے کہ جب جنگِ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے حضرت علی چاروں طرف اپنی تلوار (ذوالفقار) چلا رہے تھے اس وقت جبرئیل علیہ السلام فضا میں یہ آواز بلند کر رہے تھے « لافتٰی اِلاّ علی » الخ.
روحی تو بھی جس وقت کچھ مشکل اچھے تو صدق سوں
کہہ لافتی اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار
(؟ ، روحی ، بیاضِ مراثی ، ۵۱).
جُھک گئے گردن کشوں کے سر جہاں میں نے کہا
لَافتی اِلّا علی لَاسیفَ اِلاّ ذُوالفقار
(۱۸۱۰ ، میر ، کب ، ۱۳۲۸).
لَافتی اِلّا علی لَاسیفَ اِلاّ ذُوالفقار
وقتِ مشکل میں یہی مصرع ہے وردِ شیخ و شاب
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۳۶).
لافتی اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار
بلبلِ سدرہ نے کیا مصرع کیا ہے انتخاب
(۱۹۱۲ ، شمیم ، ق ، ۴). قلندر نے صحن میں نعرہ حیدری بلند کیا .

لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار. (۱۹۸۷ء ، گردشِ رنگِ چمن ، ۲۵۹). [لافتیٰ (رک) + اِلّا (حرفِ استثنا) + علی (علَم) + لا (حرفِ نفی) + سیف (رک) + الا (حرفِ استثنا) + ذوالفقار (رک)].

--- فَنا (--- فت ف) صف.
غیر فانی ، فنا نہ ہونے والا.

حُسنِ ذات ، اے حُسنِ ذات فضلِ حق
ہے بلاشک لازوال و لافنا
(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، ۵ : ۲۶).

وقت فی الحال و فی عہدِ اسلافنا
لافنا ، لافنا ، لافنا ، لافنا
(۱۹۶۳ء ، الف ، ۱۳۱). [لا + فنا (رک)].

--- فَوت (--- و لین) صف.
غیر فانی.

بقائی ہے تجھے اول تا آخر
صحی لافوت ہے فانی سی باہر
(۱۸۳۰ء ، نورنامہ ، میاں احمد گجراتی ، ۳). [لا + فوت (رک)].

--- فَہم (--- فت مع ف ، سک ہ) صف.
۱. **ناسمجھ ، بے عقل ، کم عقل ، نادان.** اے دوست اس کتاب کوں ... اس قوم لافہماں کوں دیکھلانا ہور سُنانا بھی خوب ہے. (۱۶۹۷ء ، پنج گنج (محمد مخدوم عبدالحق) ، ۱۷). ۲. **سمجھ میں نہ آنے والا ، مہمل ، بے معنی.** اس چند روزہ لافہم ... دنیا کا خاتمہ قریب تر آتا جا رہا تھا. (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۱۱۳). [لا + فہم (رک)].

--- قانُونی (--- و مع). (الف) اث.
قانون کا فقدان ، کوئی قاعدہ قانون نہ ہونا نیز قانون کی خلاف ورزی ، سرکشی. تیموریوں نے وراثت تک کا کوئی قانون نہیں بنایا ... اس لاقانونی کا اتنا فائدہ ضرور تھا کہ شاہی کے امیدواروں کو تدبیر کی لیاقت اور شمشیر کی مہارت بغیر یہ قیمتی ترکہ میسّر نہ آتا تھا. (۱۹۵۳ء ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۴۴۶).

کس لیے ملک میں ہر سُو نہ ہو لاقانونی
اپنے قانون کو وہ آپ ہی لا کہتے ہیں
(۱۹۸۲ء ، ط ظ ، ۳۸). (ب) صف. **قانون کے خلاف یا بے ضابطہ ، ناجائز ، ممنوع.** درحقیقت یہ امر جو ہوا ہے یہ لاقانونی ہے ، خلاف قانون ہے. (۱۹۵۲ء ، مقصودِ کائنات ، ۶). [لا + قانون (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

--- قانُونِیَت (--- و مع ، کس ن ، فت ی) اث.
(سیاست) قانون کے خلاف عمل درآمد ؛ (مجازاً) بغاوت و سرکشی. مسلمانوں کے لیے کون سا راستہ سب سے زیادہ قابلِ عمل ہو گا ... ہندو انتہا پسندوں سے انقلابی لاقانونیت میں تعاون کرنا. (۱۹۸۹ء ، برصغیر میں اسلامی جدیدیت ، ۲۹۹). [لاقانون (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- قَدَر (--- فت ق ، د) فقرہ.
(عربی فقرہ اُردو میں مستعمل) قضا و قدر یا حکمِ الٰہی کوئی چیز نہیں.

کہتا ہے جو «لاقدَر» ہے وہ زندیقی
قُل قدرُاللہ وما شاءَ فعَل
(۱۹۶۷ء ، لحنِ صریر ، ۲۰۳). [لا + قدر (رک)].

--- قَزَحِیَت (--- فت ق ، ز ، کس ح ، فت ی) امث.
آنکھ کی ایک بیماری. اُم الصبیان اور ... لاقزحیت ، وراثتی کہے جاتے ہیں. (۱۹۵۷ء ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۲ : ۹۶۹). [لا + قزح (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

--- قَطعِیَت (--- فت ق ، سک ط ، شد ی مع بفت) امث.
قطعی نہ ہونے کی حالت ، غیر یقینی صورتِ حال ، غیر قطعی پن. ہم چونکہ ایک عبوری دور سے گزر رہے ہیں اس لیے زندگی کی تخلیقات اور خاص کر ادب میں انتشار اور لاقطعیت کا ہونا خلاف توقع نہیں. (۱۹۸۳ء ، ارمغانِ مجنوں ، ۲ : ۲۱۳). [لا + قطعیت (رک)].

--- قَید (--- ی لین) صف (قدیم).
آزاد.

نوشہ ہم لاقید ہیں ہمیں کون بیگانہ خویش
جگت تماشا دیکھنے آئے ہیں درویش
(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۲۷۸). [لا + قید (رک)].

--- قِیمَت (--- ی مع ، فت م) صف.
جس کی قیمت ادا نہ ہوسکے ، نہایت قیمتی ، انمول. اگر معذرت قبول ہو تو چہار لاقیمت موتی جو میرے حاصلِ زندگی ہیں بطورِ تحفہ بھیجتا ہوں. (۱۹۳۹ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۶). [لا + قیمت (رک)].

--- کَلام (--- فت ک) (الف) صف.
۱. **خاموش ، چُپ.** یہ سب کے سب ایسے لاکلام ہیں گویا اس کے زرخرید غلام ہیں نہ زبان ہلانے کی طاقت ہے نہ بات کرنے کی لیاقت ہے. (۱۹۱۵ء ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۱۰۶). ۲. **جس میں بحث کی گنجائش نہ ہو ، مسلّم ، مانا ہوا ، غیر متنازع فیہ.** وہ وحی کو تو لاکلام سمجھتے تھے مگر رسول اللہ کی ذاتی رائے کو لاکلام نہیں سمجھتے تھے. (؟ ، حلال و حرام ، ۲۳۲). (ب) م ف. **یقیناً ، ضرور ، بے شک ، بے چون و چرا.**

اہلِ سنت کا سخن در ہر مقام
ہیں کا اس آئین اوپر لاکلام
(۱۷۹۲ء ، تحفۃ الاحباب ، باقر آگاہ ، ۵۷).

اور اگر غافل ہے یا نادان ہے
صحبت اوس کی سم ہے تجھ کو لاکلام
(۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۲۰۳).

پہلے مرنے کا آپ سے یہ باوفا غلام
رو کر کہا کہ ہاں یہی ہوئے گا لاکلام
(۱۸۷۳ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵۲).

خدا کی شان کریمی کو دیکھنا تھا مجھے
قصور میں نے کیا اور لاکلام کیا
(۱۹۲۸ ، اعجاز نوح ، ۵۹).

نہ آیا نام تو دشمن کا بھی ہونٹوں پہ بسمل کے
مگر آنکھوں میں چہرہ دوستوں کا لاکلام آیا
(۱۹۸۱ ، حرف دل رس ، ۱۴۷).

---کلامی (---فت ک). (الف) امث.
خاموشی ، چپ رہنا.

کیا کہوں غنچۂ گل سیم وہاں ہے کچھ اور
لاکلامی ہے وہاں ، بات یہاں ہے کچھ اور
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۳۰). (ب) م ف. **یقینی ، بلاشبہ.**

ہوا خط آشکارا حسن عارض کی تمامی ہے
دہن کا اب تو بوسہ دو یہ باقی لاکلامی ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۳۹). (ج) صف. **ضروری ، ناگزیر.**
تمام مدّات فضول جو اکثر اوقات لابُدی اور لاکلامی ہو جایا کرتے ہیں ، اس کے لیے روپیہ کہاں سے آئے. (۱۹۹۰ ، ذاتِ شریف ، ۹۵). [لاکلام (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و نسبت].

---مُتَناہی (---ضم م ، فت ت) صف.
غیر محدود ، جس کی حد و انتہا نہ ہو ، بے انتہا ، بے نہایت.

وہ لامتناہی کس طرح ہو واعظ
ذرہ بھی وجود سے ہو جس کے خالی
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸).

پردے سے اس کی ذات کو کیا کام تھا امیر
چھپ کر صفات لامتناہی میں رہ گئی
(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۶۹). لوگ لامتناہی ظلم و ستم کی چکی میں پسنے لگے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۲۳۶). [لا + متناہی (رک)].

---مُتَناہِیَّت (---ضم م ، فت ت ، شد ی مع بفت) امث.
لامتناہی ہونے کی حالت ، لامحدودیت. یہ دونوں انفرادیت کے حقوق اور ہر فرد کی اندرونی لامتناہیت کے احساس پر بہت زور دیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفہ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹۰). خالص عقل اور مذہبی سائیکالوجی میں (جس سے مراد تصوف ہے) جو آئیڈیل ظاہر ہوتا ہے ، وہ لامتناہیت کا سمجھنا اور اس سے حظ اٹھانا ہے. (۱۹۸۷ ، طواسین اقبال ، ۱ : ۱۹۸). [لامتناہی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مِثال / مِثْل (--- کس م / کس م ، سک ث) صف.
جس کی کوئی نظیر و مثال نہیں ، بے نظیر ، لاجواب.

جیسا کہ انبیا میں ہے لامثال احمدؐ
تیسا تو اولیا میں ہے بےنظیر صاحب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۹). کسی نے کہا ، مصر جو شہر مشہور ہے لامثل انتخاب ہے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۱۳۳). جن لامثال اوصاف کے لیے آج درجنوں مرثیے تصنیف ہو رہے ہیں ... مرحوم انہیں بھی اپنے ساتھ ... لے گئے. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۳۸۶). مثالوں سے عقدہ حل نہیں ہوتا ، بعض لوگ لامثال ہوتے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۸). [لا + مثال / مثل (رک)].

---مِثالا (--- کس م) صف (قدیم).
رک : لامثال.

ہوں جان نرال حق تعالیٰ
صورت سے ہے پاک لامثالا
(۱۶۵۹ ، میراں جی خدانما ، نورنین ، ۵۷). [لامثال + ا (زاید)].

---مَحال (---فت م) م ف.
رک : لامحالہ جو زیادہ مستعمل ہے. زمانہ بعد از جنگ کی ملوکانہ اقتصادی اور سیاسی تباہی سے جس سے ہندوستان کو لامحال دوچار ہونا پڑے گا ہم بخوبی آگاہ ہیں. (۱۹۳۵ ، آتش چنار ، ۹۰۹). [لا + محال (رک)].

---مَحالَہ (---فت م ، ل) م ف.
یقیناً ، بالضرور نیز مجبوراً.

تیرے صغیر سِن میں ہوئے تو لامحالہ
ہوئے مرید تیرے شیخ الکبیر صاحب
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۹۹).

اور کسی کا حوصلہ دل اوس کا اور اوس کا کرم
کوہ ہو کاہِ اہم گر لامحالہ ہوگا کہ
(۱۸۹۵ ، چمن تاریخ ، ۲۶). اُن کی زندگی میں رُپیہ لامحالہ سب سے اہم ترین چیز بن جاتا ہے. (۱۹۴۳ ، آدمی اور مشین ، ۱۹۵). مولانا کو لامحالہ اپنے ہی ذہن و فکر کے لالہ‌زار کو سجانا پڑا. (۱۹۸۸ ، اُردو کی ترقی میں مولانا ابوالکلام آزاد کا حصّہ ، ۱۷). [لامحال + ہ ، لاحقۂ تانیث].

---مُحْتاج (---ضم مع م ، سک ح) صف.
بے نیاز ، جس کو کسی کی احتیاج نہ ہو ؛ مراد : خدائے تعالیٰ. موجد ممکن کا لازم ہے کہ واجب اور لامحتاج ہوتا اور اس واجب کوں حق اور خدا اور اللہ کہتے ہیں. (۱۷۷۴ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۸۲). [لا + محتاج (رک)].

---مَحْدُود (---فت مع م ، سک ح ، و مع) (الف) صف.
جس کی حد و انتہا نہ ہو ، حدبندی سے پرے ، حدود سے ماورا ، بے حد و حساب. یہ اس وسیع لامحدود قانون کی پہلی دفعہ ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۱۹).

میں ترا عبد تو میرا معبود ایک محدود ایک لامحدود
(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۱۳۷). (ب) امذ. (فلسفہ) **انسانِ مطلق.** یہ وہ لامحدود تھا ، جو تمھارے اندر ہے. (۱۹۷۳ ، النبی ، ۱۰۲). [لا + محدود (رک)].

---مَحْدُود سیٹ (---فت مع م ، سک ح ، و مع ، ی مج) امذ. (ریاضی) اگر کوئی ایسا سیٹ ہو جو اپنے کسی واجب تحتی سیٹ کے مساوی القوت ہو تو کو لامحدود سیٹ کہتے ہیں (انگ : **Infinite Set**) (نظریۂ سیٹ ، ۷۵). [لامحدود + سیٹ (رک)].

ـــــمَحْدُودِیَت (ـــــفت مج م ، سک ح ، و مع ، کس د ، فت ی) امث.
محدود نہ ہونے کی حالت ، بے کرانی ، بے پایانی ، بے حساب وسعت. محدودیت اور لا محدودیت میں یہاں بحث ہو رہی ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۸۷). شعری اور جمالیاتی تجربوں کی لامحدودیت کا احساس ملنے لگا. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۰۲). [لامحدود (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَحْسُوس (ـــــفت مج م ، سک ح ، و مع) صف.
جو محسوس نہ ہو سکے ، جو محسوس نہ کیا جا سکے. زمین ... سورج کے گرد ایک لامحسوس اور خاموش گردش میں گرداں رہتی ہے (۱۹۸۹ ، کلیات احمد فراز (دیباچہ) [لا + محسوس (رک)].

ـــــمُخْتَتِم (ـــــضم م ، سک خ ، فت ت ، کس ت) صف.
ختم نہ ہونے والا ، دائمی ، ابدی ، لامتناہی.

ہم تیرے بندے ، ہمیں تجھ سے ملے
حُزن لازم ، حسرتِ لا مُختتِم

(۱۹۷۵ ، خروش خم ، ۱۰). [لا + ع : مختتم (خ ت م)].

ـــــمَذْہَب (ـــــفت م ، سک ذ ، فت ہ) صف.
جس کا کوئی مذہب نہ ہو ، ملحد ، مشرک ، دہریہ ؛ (مجازاً) وہ جس کا (معاملات وغیرہ میں) کوئی خاص مسلک نہ ہو ، ابن الوقت.

ہم لامذہب سب مذہب پھرے
ہم لامشرب سب مشرب پھرے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸).

وہ لامذہب چڑھا جب بامِ عالم تاب پر اپنے
مسلماں پر گرے ہندو گرے ہندو مسلماں پر

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۳۸۲). ایک فریق کیوں دوسرے فریق کو بدعتی اور لامذہب کہتا ہے. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۷۸). غلیظ ہیں اور آوارہ ہیں اور غیر منظم زندگیاں بسر کرتے ہیں اور لامذہب ہیں. (۱۹۸۸ ، تشیب ، ۶۱). [لا + مذہب (رک)].

ـــــمَذْہَبی (ـــــفت م ، سک ذ ، فت ہ) امث.
لامذہبیت ، لادینیت ، الحاد ، دہریت نیز (معاملات وغیرہ میں) کسی خاص مسلک کی عدم پابندی ، ابن الوقتی.

برہمن کے سامنے قصاب ہوں
میری یہ لامذہبی ایمان ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۶۷۷). لامذہبی کچھ حکمت اور فلسفے کا خاصۂ لازمہ نہیں ہے. (۱۹۰۶ ، سائنس و کلام ، ۱ : ۳). [لامذہب (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَذْہَبِیَّت (ـــــفت م ، سک ذ ، فت ہ ، شد ی مع بفت) امث.
لامذہب ہونا ، الحاد ، لادینیت. یہ لامذہبیت ہی کا نتیجہ ہے کہ ترکان احرار نے بالشویک حکومت سے معاہدہ ... کر لیا (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، جون ، ۳۰۱). جواہر لال نہرو کی طرح ، لامذہبیت میں پرورش ہوئی تھی. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۲۹۶). [لامذہب (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَرْکَزِیَّت (ـــــفت م ، سک ر ، فت ک ، شد ی مع بفت) امث.
ارتکاز کی ضد ، (جماعت کا) انتشار ، عدم اجتماعیت ، بے مرکز ہونا. دہلی کی مرکزیت ختم ہونے کے بعد اسلامی تہذیب و تبلیغ کو جو فائدہ پہونچا اسے لامرکزیت نہیں کہا جا سکتا. (۱۹۱۹ ، سوانح خواجہ معین الدین چشتی ، ۹۲). وہ انتشار اور لامرکزیت کا شکار ہو کر اپنے معیار سے گر جائے گی. (۱۹۸۶ ، اردو اسٹیج ڈراما ، ۵۰). [لا + مرکز (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَشْرَب (ـــــفت م ، سک ش ، فت ر) صف.
جس کا کوئی مشرب نہ ہو ، بے مسلک ، بے عقیدہ ، بے دین ؛ مراد : لامذہب.

ہم لامذہب سب مذہب پھرے
ہم لامشرب سب مشرب پھرے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۹۸). [لا + مشرب (رک)].

ـــــمَعْدُوم (ـــــفت م ، سک ع ، و مع) صف.
جو معدوم نہ ہو ، موجود ، حاضر. لاموجود و لامعدوم ، خدا نہ موجود ہے نہ معدوم ، اسی طرح قدیم نہ موجود ہے نہ معدوم. (۱۹۷۳ ، تاریخ اور کائنات ، میرا نظریہ ، ۷۳). [لا + معدوم (رک)].

ـــــمَعْلُوم (ـــــفت م ، سک ع ، و مع) صف.
جس کا علم نہ ہو ، جس سے واقفیت نہ ہو ، محض پوشیدہ ، لاعلم. لامعلوم عیب انسان کے دل میں گھس جاتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۰۰). ہم نے ... بہت سی نئی باتوں کا انکشاف کیا ہے جو اب تک ... مبہم و لامعلوم تھیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۸). [لا + معلوم (رک)].

ـــــمَعْنَوِیَّت (ـــــفت م ، سک ع ، فت ن ، شد ی مع بفت) امث.
معنی سے عاری ہونا ، بے معنویت ، مہملیت ، لایعنیت. جدیدیت کے عوامل تنہائی انسان ، زیست پرستی ، علامت پسندی ، لا معنویت حسن عسکری کی بیشتر تحریروں میں جدیدیت کو فروغ اور رنگ دینے اور اس کی تفسیر کرنے کے لیے کافی ہیں. (۱۹۸۷ ، تنقید و تحقیق ، ۱۵۱). [لا + معنوی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَقْصَدِیَّت (ـــــفت م ، سک ق ، فت ص ، شد ی مع بفت) امث.
مقصد نہ ہونا ، بے مقصدیت. کون بالکل ہی لایعنیت ، لامقصدیت ، حتیٰ کہ لالذتیت تک کا شکار ہے. (۱۹۷۶ ، صدا کر چلے ، ۷۲). [لا + مقصد (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــمَکاں (ـــــفت م) (الف) امذ.
عالمِ قدس یا عالمِ الٰہی جو مکانیت اور جہت سے بری ہے ، الوہیت ، ربوبیت.

میں بیچوں بیچگونہ لامکاں لاصورۃ و لانشاں

(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶).

کہ لامکاں و قلم لوح عرش ہور کرسی
فلک ستارے چندر سور برق ہور بدل

(۱۶۷۸ ، غواصی ، کہ ، ۶۳).

اُٹ واں نے ترنگ کوں بھکیلیا
میداں میں لامکاں کے لھیلیا
(١٧٠٠ ، من لگن ، ١٠).

دل کو جو خوب دیکھا تو ہو ، کا مکان ہے
ہے اس مکاں میں ساری وہی لامکاں کی طرح
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٦٨).

کیا حقیقت دوجہاں کی وسعتِ دل کے حضور
لامکاں اک مختصر گوشہ ہے اس تعمیر کا
(١٨٧٢ ، مرآۃ الغیب ، ٦٣).

زمیں کو تھا دعوےٰ کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لامکاں ہوں
(١٩٠٥ ، بانگ درا ، ٣٩). مکاں اور لامکاں کے تقابل اور لفظ ساری کی پہلو داری نے اس شعر کو قدرِ اوّل بنا دیا ہے ، (١٩٨٩ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ١٣٨). (ب) صف. **وہ جو مکان یا جگہ کے بغیر ہو** (پلیٹس). [لا + مکاں (رک)].

---مکاں پرواز (---فت م ، پ ، سک ر) صف.
عالمِ بالا تک پہونچنے والا (نوراللغات). [لامکاں + پرواز (رک)].

---مکاں پروازی (---فت م ، پ ، سک ر) امث.
عالمِ قدس تک پہنچنا ؛ (مجازاً) بہت اعلیٰ اور بلند پایہ ہونا.

حسد کیوں لامکاں پروازیِ افکارِ محسن کا
کسی دن معرکہ ہو گا عطارد میں سخنور میں
(١٩٠٠ ، کلیاتِ نعت محسن ، ٢٠٧). [لامکاں پرواز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مکاں سیر (---فت م ، ی لین) صف.
رک : **لامکاں پرواز** (پلیٹس). [لامکاں + سیر (رک)].

---مکانی (---فت م) امث.
١. **لامکاں ہونے کی حالت ، لامکاں ہونا.**

کیسے ہوں ہم بھی ملائیں ہاں میں ہاں ہر بات میں
دل میں جب گھر ہو تو کیسی لامکانی آپ کی
(١٨٩٥ ، خزینۂ خیال (مہدی) ، ٢٦٢).

وہ اپنی لامکانی میں رہیں مست
مجھے اتنا بتادیں میں کہاں ہوں!
(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١١٦). ٢. **بے گھر ہونا.** حیدرآباد سے یہاں منتقل ہونے کے بعد جو لامکانی کا عالم رہا اس میں نہ اپنی خبر رہی نہ دوسرے رفیقوں کی. (١٩٦٨ ، نذرِ مسعود ، ٣٢٧).
[لامکاں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مکانیت (---فت م ، شد ی مع فت) امث.
بے گھر ہونا (اصطلاحاً) لامکاں ہونے کی حالت یا کیفیت. دنیا میں دربدری بے یاری اور لامکانیت کے بھی کچھ اصول اور قاعدے ہیں. (؟ ، گھر کی کہانی ، ٢ : ٧). [لامکاں + ی ، لاحقۂ نسبت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---مُمکِن (---ضم م ، سک م ، کس ک) صف.
جو ممکن نہ ہو ، ناممکن ، امکان سے باہر ، مشکل اور دشوار. پہاڑ کی قطار اس قدر بلند اور بیندی ہے کہ اوس پر سے گزر لاممکن ہے. (١٨٤٨ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ١ : ٥٩). اِن عبارتوں کے حقیقی معنی لاواقعی ہے لاممکن ہے. (١٩٢٣ ، مفتاح المنطق ، ٢٣٦). [لا + ممکن (رک)].

---مُنْتَہا (---ضم م ، سک ن ، فت ت) صف.
جس کی انتہا نہ ہو ، بے حد وسیع ، بہت پھیلا ہوا ، بے حد ، بے کراں.

کچھ آج ہی نہیں یہ غم نہ مٹے روزِ حشر تک
بے حد و بے شمار ہے لامنتہا ہے یہ
(١٧٣١ ، شا کرناجی ، د ، ٣١٣). [لا + مُنتہا (رک)].

---منتہانہ (---ضم م ، سک ن ، فت ت ، ن) صف ؛ م ف.
غیر محدود. اگر ماحول کی جانب سے کیس پر پڑنے والے دباؤ کی قیمت میں لامنتہانہ طور پر چھوٹی سی کمی کردی جائے تو نظام اور ماحول کا توازن ٹوٹ جائے گا. (١٩٦٩ ، حرحرکیات ، ٣٨).
[لامنتہا (بحذف ا) + نہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

---مَوت (---و لین) صف.
کبھی نہ مرنے والا ، لافانی ، لایموت ، حی.

ایسی بھی کہیں ہے ہاتھ لے یار
لاموت کو بولے مار ہے مار
(١٨٣١ ، من موہن ، آزاد ، ٢٢). [لا + موت (رک)].

---مَوجُود (---و لین ، ضم ج) صف.
جو موجود نہ ہو ، غائب ، نابود (موجود کی ضد). انسان کی کبریائی ... فطرت یا غیرذات پر عمل پیرا ہونے میں ہے نہ کہ فطرت کو لاموجود اور نابود سمجھنے میں ہے. (١٩٦١ ، ادب اور شعور ، ١٨٨).
[لا + موجود (رک)].

---نُسَلِّمُ (---ضم مع ن ، فت س ، شد ل بکس ، ضم م) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) **ہم تسلیم نہیں کرتے ، ہم نہیں مانتے ، (یہ) ہمارے نزدیک درست نہیں** (نوراللغات). [لا + ع : تسلم (س ل م)].

---ئے نافیہ/نفی (--- کس مع ف ، فت ی / فت ن) امذ.
(**قواعد**) **وہ حرف «لا» جو نفی کے معنی دیتا ہے.** خلاصہ یہ ہے کہ لائے نافیہ کی جھاڑو لا اور دل کے ایوان سے شرکِ فی الوجود کی گرد جھاڑ ڈال. (١٨٥١ ، نادرات غالب ، ٢ : ١٨). بدح اور مذمت دونوں کے لحاظ سے عقلمند لوگ انہیں لائے نفی کی حیثیت دیتے ہیں. (١٩٣٧ ، واقعات اظفری ، ١٠٨). عربی سے باخبر شخص یہ جان لے گا کہ یہاں «لا» دراصل لائے نافیہ نہیں بلکہ لام کے فتحہ کو ذرا کھینچ کر پڑھنے سے لا کی صورت ہو گئی ہے. (١٩٩٣ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ١٢). [لا + ئے (حرفِ اضافت) + نافیہ / نفی (رک)].

---نِشان (--- کس ن) صف.
بے نشان ، جس کا پتا اور نشان نہ مل سکے ، بے سراغ ، غائب ، حواسِ خمسہ کی رسائی سے بالاتر.

میں بیچوں بیچگونہ لامکاں لاصورۃ و لانشاں
(۱۵۸۲ ، کلمۃ الحقائق ، ۳۶). [لا + نشان (رک)].

---نُور (---و مع) صف.
بے نور ، جس میں نور نہ ہو ، بُجھا ہوا ، بے جان. حقیقت مطلقہ نور ہے اور مادہ لانور ہے. (۱۹۸۳ ، اُردو ادب کی تحریک ، ۸۵). [لا + نور (رک)].

---نِہایَت (--- کس ن ، فت ی) صف ؛ م ف.
بے حد و انتہا ، غیرمحدود ، لامتناہی ، لامنتہا. اس کی ستایش لانہایت خامہ اور زبان میں دائر اور سائر ہے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۲). پس منظر میں جو آپ نے ایک شان «لانہایت» کی پیدا کر دی ہے وہ کسی معمولی نقاش کے فکر کا نتیجہ نہیں ہو سکتی. (۱۹۲۳ ، مکتوبات نیاز ، ۸۰). ہر حادث سے قبل حادث یا عدم حادث موجود ہے ... ابتداؤں کا سلسلہ لانہایت جا رہا ہے. (۱۹۵۹ ، تفسیر انُوبی ، ۸۳). [لا + نہایت (رک)].

---نِہایَتی (--- کس ن ، فت ی) امث.
بے حد و انتہا ہونے کی صفت ، غیرمحدودیّت.
ہم کہ زندانیٔ سنین و شہود ہم میں کیوں لانہایتی کا شعور
(۱۹۶۳ ، الف ، ۱۱۵). [لانہایت + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وارِث (--- کس ر) صف.
۱. **وہ (شخص) جس کا کوئی والی وارث نہ ہو ، نگوڑا نانٹھا.** مسلمانوں کے صغیرالسن بچے یتیم اور لاوارث رہ جاتے ہیں . (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۹۱). جہانگیر نے ... یہ حکم دیا کہ جو شخص لاوارث مرے اس کے متروکہ سے مسجدیں اور سرائیں ... تعمیر کیے جائیں. (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۶ : ۲۰۷). پھر بھی لوگ مجھے پکڑدھکڑ اسپتال لے گئے اُسے لاوارث سمجھ کر مُردہ خانے میں پھینک دیا گیا تھا. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۷۱). ۲. **وہ (چیز) جس کا کوئی حق دار نہ ہو ، بے مالک (مال).** لاوارث مال کے لیے کھنڈی مقرر کیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۱۶). [لا + وارث (رک)].

---وارِث خِطّہ (--- کس ر ، خ ، شد ط بفت) امذ.
(فوج) دونوں حریفوں کے مورچوں کے درمیان کی زمین ؛ زمین جس کی ملکیت مشتبہ ہو ، وہ علاقہ جو دو حریف ملکوں کے درمیان واقع ہو اور اس کی ملکیت متنازع ہو. آزاد کا منصوبہ ہے «لاوارث خطہ (دونوں فوجی حریفوں کے مورچوں کے درمیان وہ علاقہ جس کی ملکیت مشتبہ ہو) میں چند منتخب ممبروں کو فوجی تربیت کے لیے برکت اللہ کے پاس روانہ کرنا اور اسلحہ اور دیگر گولا بارود تیار کرنا .(۱۹۲۳ ، ابوالکلام آزاد کے پاسپورٹ کا خفیہ فائل ، نگار ، کراچی ، فروری ۱۹۹۰ ، ۳۱). [لاوارث + خطّہ (رک)].

---وارِثا (--- کس نیز سک ر) امذ.
رک : لاوارث.
نِتھنوں میں کیوں اُڑاتے ہو انگریزی ڈالوں تم
لاوارثا سمجھ کے ہمیں آنکھ مار کے
(۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۶۳). [لاوارث (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

---وارِثی (--- کس نیز سک ر) امث.
۱. **وارث نہ ہونے کی صورت حال ، والی وارث نہ ہونا ؛ (مجازاً) پرسان حال نہ ہو.** مورث زندگی میں لاوارثی کا مزہ چکھتا ہے . (۱۹۳۱ ، یادگار روزگار ، ۵۰). تنہائی اور لاوارثی کیا ہوتی ہے مجھے اپنی بیماری کے دوران محسوس ہو رہا تھا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سپنی رات ، ۱۰۹). ۲. **وہ چیز جس کا کوئی مالک نہ ہو ، جس پر کوئی دعویٰ نہ کرسکے.** تمام مال بوجہ لاوارثی نزول ہو جائے. (۱۸۹۳ ، ایکٹ ۱۹ ، ۱۸۷۳ ، ۱۹). [لاوارث (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---وارِثی چِٹھی / خَط (--- کس ر ، کس چ ، شد ٹھ / فت خ) امث.
وہ خط جو مکتوب الیہ تک پتہ کی غلطی کی وجہ سے پہنچایا نہ جا سکے اور ڈاک خانے واپس آ جائے (ماخوذ : نوراللغات). [لاوارثی + چٹھی / خط (رک)].

---واقِعی (--- کس مع ق) صف.
غیرحقیقی ، فرضی. ان عبارتوں کے حقیقی معنی لاواقعی ہے ، لاممکن ہے. (۱۹۲۳ ، مفتاح المنطق ، ۲۳۶). [لا + واقع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---وَالِد (--- کس ل) صف (قدیم).
جس کا باپ نہ ہو ، جس کا پیدا کرنے والا نہ ہو ، جو ولدیت کا محتاج ہو.
لاولد ، لاوالد ، لاآل اس کے مرد درویش عیال
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۱). [لا + والد (رک)].

---وَاللّٰہ (--- فت و ، غم ال ، شد ل بفت) قسم.
نہیں ، خدائے تعالیٰ کی قسم جیسا تم کہتے یا سمجھتے ہو ایسا نہیں ، خدا کی قسم ایسا نہیں.
حسین امام نے رو کر کہا کہ لا واللّٰہ
امام ہو کے خلاف خدا کروں میں آہ
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۱۷۷). لاواللّٰہ ہم اس واقعے کو کبھی نہ لکھتے. (۱۹۳۳ ، ذوالنورین ، ۲۱). [لا + ع : و (حرف قسمیہ) + اللّٰہ (رک)].

---وُجُود (--- ضم و ، و مع) صف.
وجود نہ رکھنے والا ، نیست ، معدوم ، نادر ، نایاب.
ہو گیا ہے قطع تیرا دستِ جود
تو سخاوت کو ہے سمجھا لاوجود
(۱۸۹۹ ، مثنوی نان و نمک ، ۲۰). دوستی نایاب اور لاوجود چیز چیز کا خیالی نام ہے. (۱۹۳۱ ، یادگار روزگار ، ۵۶۲). [لا + وجود (رک)].

---وَطَن (--- فت و ، ط) صف.
جس کا کوئی وطن نہ ہو ، ہر جگہ رہ سکنے والا. اقبال دنیائے اسلام کے ناقابل تقسیم ہونے اور اسلام کے لاوطن ہونے کے قائل تھے. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۸۲). [لا + وطن (رک)].

ـــــوَلَد (ـــــفت و ، ل) صف.
جس کے اولاد نہ ہو ، جس سے کوئی پیدا نہ ہوا ہو.

لا ولد ، لا والد ، لا آل
اُس کے مرد درویش عیال

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۹۱).

جہاں دل بند ہو ناجی کا وہیں آوے خلل کرنے
رقیب لاولد ناصح گویا لڑکوں کا باوا ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۹). ایک روز پہلی جورو سے ... کہا کہ جو کوئی لاولد مرتا ہے دوزخ میں جاتا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳۳). پہلا سردار لاولد مر گیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۵۸). چوتھے صاحبزادے نوعمر لاولد مر گئے. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۹۶). غالب ایک لحاظ سے لاولد تھے...سولہ سالہ ازدواجی زندگی میں ان کے سات بچے پیدا ہوئے لیکن کوئی بھی بچات نہ تھا. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۷). [لا + ولد (رک)].

ـــــوَلَدی (ـــــفت و ، ل) امث.
بے اولادا پن ، اولاد کا نہ ہونا.

بجھے لاولدی سے طبع نے آ گھیرا
اور لڑکا بھی پری زاد تھا

(۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۵). لاولدی کے سبب سے اپنے مال و املاک کے لیے ایک وارث چاہتا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ : ۶۸). خدا نے کوئی اولاد نہ دی تھی ، حنّہ کو لاولدی کا نہایت صدمہ تھا. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۱۳). ان کی لاولدی کا خلا بندر کی پیاری پیاری باتوں نے پُر کر دیا تھا. (۱۹۸۸ ، دبستانِ لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۹۵). [لاولد (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــوَلَدِیَت (ـــــفت و ، ل ، کس مج د ، فت ی) امث.
بے اولاد ہونے کی صورتِ حال. انیس ناگی غالب کی خاندانی ، ازدواجی ... اور لاولدیت کے معاملات ... زیرِ بحث لائے ہیں. (۱۹۸۶ ، غالب ایک شاعر ، ایک اداکار ، ۸). [لاولد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــو نَعَم (ـــــو مع ، فت ن ، ع) کلمات نفی و ایجاب.
« ہاں » اور « نہیں » ؛ مراد : اقرار یا انکار میں صاف جواب نیز ٹال مٹول ، حیل حُجّت ، بہانہ ، ٹالنا. ہر چند پنشن کے باب میں ہنوز لا و نعم نہیں ، مگر کچھ فکر کر رہا ہوں. (۱۸۶۰ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۵۱). اس خط کا جواب لا و نعم میں بذریعۂ تار دے دیں. (۱۹۱۳ ، سید سلیمان ندوی ، ۲۱۸). [لا + و (حرفِ عطف) + ع : نعم (ن ع م)].

ـــــہُوت (ـــــو مع) امذ.
۱. (تصوّف) عالمِ ذاتِ الٰہی جس میں سالک کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے ، گنجِ مخفی ، مقامِ محویت. چوتھی منزل لاہوت سو عارف الوجود کے شہر کوں پونچے. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۳).

ہمیشہ وہ رہتے ہیں جبروت میں
کدیں جا کے بستے ہیں لاہوت میں

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، گنج مخفی (از قدیم اردو ، ۱ : ۲۶۱)).

تجھ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھ عشق کا مجھ دل منے جبروت اور لاہوت ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۰). تب سا کنانِ ملکوت و لاہوت و سالکِ دو جہاں مشتاق دیدارِ حبیب ہوئے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۹۳). دوسرا وہ عالم ہے جو دل کی آنکھ کو دکھائی دیتا ہے ، اس کو عالمِ باطنی یا معنوی یا روحانی یا لاہوت کہتے ہیں. (۱۸۹۳ ، تعلیم الاخلاق ، ۸). ناسوت ایک مقام کا نام ہے اس کے بعد اس سے اونچا ملکوت ہے ، لاہوت ہے ، جبروت ہے ، ہاہوت ہے. (۱۹۲۶ ، کائنات بیتی ، ۲۲). ان کا انقسام یا بالفاظِ دیگر لاہوت اور ناسوت کا انقسام مٹ جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۷). ۲. (تصوّف) وہ حیات جو اشیائے ناسوت میں ساری و طاری ہے جس کا محل روح ہے نیز مرتبۂ ذات (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۲). [لا + ہوت (رک)].

ـــــہُوتی (ـــــو مع) (الف) صف.
لاہوت (رک) سے منسوب ، عالمِ لاہوت کا ، مقامِ محویت کا. جہاں کو بوسیلۂ ذات پاک مظہرِ کُل موجودات مصدر لاہوتی جمیع صفات ... مرتب کیا. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲).

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی!

(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۸۳). اعلیٰ ظرفی ، وسیع النظری اور سیر چشمی راقم الحروف کے نزدیک ملکوتی اور لاہوتی صفات ہیں جو ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کے حصے میں نہیں آتیں. (۱۹۸۹ ، فاران ، کراچی ، ستمبر ، ۳۸). (ب) امذ. **وہ سالک جسے فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہو.**

ناسوتیوں سے چھین کے صبر و قرار و ہوش
لاہوتیوں کو وجد کے عالم میں لائے جا

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۱۵۸). [لاہوت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــہُوتِیَت (ـــــو مع ، کس مج ت ، فت ی) امث.
لاہوتی ہونے کی کیفیت ، لاہوتی ہونا. ایک خصوصیت تو یہ لاہوتیت اور دوسری نورانیت. (۱۹۸۲ ، انسانی تنقید ، ۲۵۳). [لاہوت + یت ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــیَبْقا / یَبْقیٰ (ـــــفت ی ، سک ب / ا بشکل ی) صف.
باقی نہ رہنے والا ، فانی ، فنا ہو جانے والا.

مالِ دنیائے دوں ہے لا یبقیٰ
علمِ دیں لایزال دے یارب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۹). [لا + ع : یبقیٰ (ب ق ی)].

ـــــیَتَجَزّا / یَتَجَزّیٰ (ـــــفت ی ، ت ج ، شد ز / ا بشکل ی) صف.
جس کے جزو نہ ہو سکیں ، جو تقسیم نہ ہو سکے ، ناقابلِ تقسیم. جسم اگر اجزائے لایتجزیٰ سے مرکب ہو تو یہ اجزا باہم ملیں گے یا نہیں. (۱۹۰۰ ، علوم طبیعیہ شرق کی ابجد ، ۱۰).

وہ داستان کے ایسے اجزأ ہیں جن کو اجزائے لایتجزأ قرار دیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۸۸ء ، دستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۳۳۰)۔ [لا + ع : یتجزا/یتجزیٰ (ج ز ء)]۔

--- یَحزَنُون (---فت ی ، سکِ ح ، فت ز ، و مع) فقرہ۔
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) وہ کسی بات پر حزن و ملال نہیں کرتے (کلام پاک کی آیت جس میں مومنین کی طرف اشارہ ہے)۔

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر
شریکِ زمرۂ لایحزنون کر

(۱۹۳۵ء ، بالِ جبریل ، ۴۴)۔ [لا + ع : یحزنون (ح ز ن)]۔

--- یُخلِفُ المِیعاد (---ضم ی ، سک خ ، کس ل ، ضم ف ، غم ا ، سک ل ، ی مع) فقرہ۔
عربی فقرہ اردو میں مستعمل) اِنّ اللّٰہ لَا یُخلِفُ المِیعاد (اللہ تعالیٰ وعدہ خلاف نہیں کرتا) کا مخفف۔

اے مسلمان ہر گھڑی پیش نظر
آیۂ لا یُخلِفُ المیعاد رکھ

(۱۹۲۴ء ، بانگِ درا ، ۳۲۰)۔ [ع]۔

--- یَزال (---فت ی) صف ، امذ۔
ہمیشہ رہنے والا ، بے زوال ، پائدار ، قدیم ، ازلی و ابدی (عموماً خدا تعالیٰ کے لیے مستعمل)۔

مخلوق کا سخن وہی اب بے زوال ہے
خالق کی حمد میں جو کہ وہ لا یزال ہے

(۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۱۹)۔

اے تاثیر مصاحبِ داداز بے ہمال
دے مشورت شریک خداوند لا یزال

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۱۸۳)۔ سبحان اللہ ! صلحِ کُل عجیب دولتِ لایزال ہے۔ (۱۸۶۳ء ، تحقیقات چشتی ، ۹۱)۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ لایزال کے دروازے ان پر کھلے رہیں۔ (۱۹۳۶ء ، غالب ، غلام رسول مہر ، ۹)۔ ایک معمولی مکھی بھی خدائے لا یزال کی رحمتوں سے نوازی گئی۔ (۱۹۸۷ء ، طواسین اقبال ، ۱ : ۳۵)۔ [لا + ع : یزال (ز و ل)]۔

--- یَزالی (---فت ی) (الف) صف۔
لایزال (رک) سے منسوب ، ازلی ، قدیمی۔

محے مذہبِ لایزالی کی سوں
محے مشربِ لااوبالی کی سوں

(۱۵۶۴ء ، حسن شوق ، د ، ۹۵)۔

بجا لیا حکمِ دین مرد جلالی
سبل بل پہلوانِ لا یزالی

(۱۶۸۳ء ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۲۲۰)۔

الہی کر لبالب جام خالی
دکھا مجہ کوں جمالِ لایزالی

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۶)۔

قیامت میں جو دیکھا جلوہ حسنِ لایزالی کا
تصور بندھ گیا ہم کو کسی کی بے مثالی کا

(۱۸۷۳ء ، نشید خسروانی ، ۱۷)۔

پاک ہو جانے کا نیند اور موت کے اطلاق سے
جس میں ہو بیتاب پیدا لایزالی کیفیت

(۱۹۳۸ء ، کلیات بیتاب ، ۳۴)۔ (ب) امث۔ **لایزال ہونا ، ابدی ہونا** ایک ربِ مسبب الاسباب ، روح کی لایزالی ، گناہ اور اس کی پاداش کے بجائے اب ہم فطری انسان کو اور اس کی اس دنیا کو جو سائنس نے بےنقاب کی ہے حقیقی تسلیم کرتے ہیں۔ (۱۹۶۸ء ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۲۷۸)۔ [لایزال (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

--- یَزَل (---فت ی ، ز) صف۔
رک : **لایزال ، ازلی ، دائمی ، قدیم**۔ یہ منزل قدیم اور لاانتہا ، یعنی سکون عشق کی منزل ہے ، یہ صفر ہے ، غیر متحرک اور قائم لایزل و لایزال۔ (۱۹۷۴ء ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۲۹۰)۔ [لا + ع : یزل (یزال (رک) کی تخفیف)]۔

--- یَزُول (---فت ی ، و مع) صف۔
رک : **لایزال ، ازلی و ابدی۔**

خود فنا ہو کر ، شہادت کی ادا توحید کی
یعنی اس کی ذات ہے بس ، لم یزل اور لایزول

(۱۹۲۸ء ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۶۶)۔[لا + ع: یزول(زول)]۔

--- یَعقِل (---فت ی ، سک ع ، کس ق) صف ؛ امذ۔
بے عقل ، نادان ، غافل ، بے خبر۔ اس لایعقل کوں ، اس جاہل کوں ... اس باغ میں تی باہر کاڑو۔ (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۲۴۳)۔

ہرزہ بکتا ہوں مجھے معذور رکھ
مست لایعقل ہوں متوالا نہیں

(۱۷۳۲ء ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۶۹)۔

قیامت ہے کوئی معروف کوچہ ذوق بخش اُس کا
کہ آ کر وجد میں ہشیار و لایعقل اُچھلتا ہے

(۱۸۲۶ء ، معروف ، د ، ۱۵۱)۔ اشخاص انہیں پُرجوش اور لایعقل بنانے والے ہیں۔ (۱۸۸۹ء ، رسالہ حسن ، مئی ، ۲۹)۔

جنوں دل کو نہ میرے بیٹھنے دے
اُٹھا دے مست لا یعقل بنا کر

(۱۹۰۵ء ، دیوان انجم ، ۵۸)۔ جو لوگ زندگی میں احمق اور لایعقل مشہور تھے جب ان کے دماغ کو وزن کیا گیا تو تیس اوقیہ سے کسی حالت میں زیادہ ثابت نہیں ہوا۔ (۱۹۵۸ء ، آزاد (ابوالکلام) مسلمان عورت ، ۳۰)۔ [لا + ع : یعقل (ع ق ل)]۔

--- یَعقِلانَہ (---فت ی ، سک ع ، سک ق ، فت ن) صف۔
بے عقلوں ، نادانوں ، غافلوں یا حیوانوں کا سا۔

لایعقلانہ طرز ہیں سارے جہان کے
کیسی شراب دور میں ہے آسمان کے

(۱۹۳۳ء ، صوت تغزل ، ۱۸۶)۔ [لایعقل + انہ ، لاحقۂ صفت]۔

--- یَعقِلی (---فت ی ، سک ع ، کس مج ق) امث۔
نادانی ، بے عقلی ، غفلت۔ جس طریقے کو حضرات علماء کے انہوں نے دیکھا ، لایعقلی ، ناسمجھی ، ناعاقبت اندیشی پر محمول کیا۔ (۱۹۰۵ء ، سائنس و کلام ، ۷)۔ [لایعقل + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---یَعْلَم (---فت ی ، سک ع ، فت ل) صف.
جاہل ، ناواقف ، بےعلم ، غافل. ایسے لایعلم معمور سے کیا صناعی کی امید ہو سکتی ہے۔(۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۳۲).
[لا + ع : یعلم (ع ل م)]

---یَعْنی (---فت ی ، سک ع) صف.
بے معنی ، بے سروپا ، لغو ، مہمل ، فضول. خدا کہا ای جانتے ہیں کہ جینا سو دنیاں میں اچھے ہے کہ کھیل کھیل نے لایعنی وقت گمان نے ہور اپن بڑے ہیں کر کہتے ہور دوسرے کون کم گنتے.
(۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۶۵).

یہ جو سودا بکے ہے لایعنی
آپ کرتا ہے دُزدیٔ معنی

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۸۱). دربان نے ... کچھ لایعنی اور ناشائستہ کہا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۳۸). میں نے ازراہِ تعجب کے پندا سے کہ میرا دوست تھا کہا کہ یہ کیا لایعنی حرکت ہے.
(۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۹۸).

زندگی بھر یوں تو اُس نے آہ دُکھ پایا بہت
ضبطِ غم کی سعی لایعنی میں غم کھایا بہت

(۱۹۱۳ ، نقوشِ مانی ، ۱۳). ہمارے ہاں حالی کو پوری غزلیہ شاعری لایعنی دکھائی دینے لگی تھی. (۱۹۸۷ء ، مقتدرہ اسلامیہ تہذیب و تقدیر ، ۱۳۶). [لا + یعنی (رک)].

---یَعْنِیَت (---فت ی ، سک ع ، کس ن ، فت ی) امث.
بےمعنویت ، لغویت ، بےسروپائی ، بے تکا پن. وجود کی اس کمتری اور بےمعنویت نے انسان کو لایعنیت اور مغائرت کے علاوہ فنا آشنا بھی کیا ہے. (۱۹۸۸ ، کچھ نئے اور پرانے شاعر ، ۱۳۸). [لایعنی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---یُغْلَب (---ضم ی ، سک غ ، فت ل) صف.
جس پر کوئی غالب نہ آ سکے ، جو شخص مغلوب نہ ہو سکے ، ناقابلِ تسخیر. اسلام ایک لایغلب اور فوق العادت قوت ہے.
(۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۹۰).

ہے یہ اک قوتِ لایغلب و فوق العادت
حُسن میں ناز ہو معشوق میں بے پروائی

(۱۹۶۵ ، کفرِ دریا ، ۲۵۳). [لا + ع : یغلب (غ ل ب)].

---یَقِینِیَّت (---فت ی ، ی مع ، شد ی مع بفت) امث.
بےیقینی کی حالت ، بدگمانی ، بےاعتباری. انسانی سماج میں جاری و ساری بیہودگیاں ، الفاظ کی کوکھ کا بڑھتا ہوا بنجر پن ، لایقینیت اور فسردگی کا فروغ ایسے مسائل ہیں جن سے ان کی شاعرانہ فکر کا وظیفۂ حُسن کاری نبرد آزما رہتا ہے.(۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۳). [لا + یقین (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

---یُمْلَک (---ضم ی ، سک م ، فت ل) صف.
جس کو ملکیت نہ بنایا جا سکے ، جس پر تصرف نہ ہو سکے ، جو مملوک نہ ہوسکے (حدیث الوقف لایملک (= مال وقف کو ملکیت نہیں بنایا جا سکتا) سے ماخوذ).

مالِ کیا جان مری وقف ہے اور لایملک
میں فقیر اور فقرا ہوتے ہیں سب لاوارث

(۱۸۴۵ ، شہید (احمد علی) ، د ، ۵۵) [لا + ع : یملک (م ل ک)

---یَمُوت (---فت ی ، و مع) صف.
۱. **غیر فانی ، نہ مرنے والا ، امر.** بجز لایموت کے سب معدوم و ناپیدا ہیں. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۵۷).

ہے بھر جدی اور دلو و میزان و حوت
ہے بھر قوس باقدرتِ لایموت

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۸). اس جذبہ کو لافانی اور لایموت بنا دینے والی گہری حقیقت. (۱۹۳۳ ، تذکرۂ شاعراتِ اردو ، ۲۳۵).
۲. **جو زندہ رہنے کے لیے کافی ہو ، ذرا سا ، تھوڑا سا (خوراک وغیرہ عموماً قوت کے ساتھ مستعمل).** حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم تھا کہ اپنی مزدوری سے قوت لایموت حاصل کریں.(۱۸۸۳ ، تذکرہ غوثیہ ، ۲۳۹).جس وقت یہ قوتِ لایموت مل گئی تو پھر اسے کوئی چیز خوابِ غفلت سے بیدار نہیں کر سکتی.
(۱۹۱۳ ، تمدّنِ ہند ، ۱۳۹).

میرے دم سے پھوٹتی ہے وہ اُمنگ
جھونپڑوں میں جو ہے قوتِ لایموت

(۱۹۳۹ ، سر و سامان ، ۱۱۱). [لا + یموت (رک)].

---یَنَام (---فت ی) صف ، امذ.
نیند اور اونگھ سے پاک ، کبھی نہ سونے والا ، ہمیشہ جاگنے والا ، بیدار ؛ مراد : اللہ تعالیٰ.

سلطان اگرچہ خواب میں غافل مدام ہے
کیا فکر ذاتِ حضرتِ حق لاینام ہے

(۱۸۲۸ ، سیرِ عشرت ، ۵).

عشاقِ سلطنت پہ کیا خواب و خور حرام
دکھلا کے خوابِ فتح شہِ لاینام نے

(۱۹۱۳ ، فردوسِ تخیل ، ۱۷). [لا + ع : ینام (ن و م)].

---یَنْحَل (---فت ی ، سک ن ، فت ح) صف.
جو حل نہ ہو سکے (مسئلہ وغیرہ) ، جس کے حل کرنے کی ضرورت ہے ، غیر حل شدہ ، جو کُھل نہ سکے (گرہ وغیرہ).

اب توں کر تشخیص ، جو کچھ بول دے
مرضِ لاینحل کا عقدہ کھول دے

(۱۷۵۳ ، رباضِ غوثیہ ، ۵۰).

سر اٹھا خوابِ تغافل سے ذرا ہوش میں آ
حل ہوئے جتنے کہ عُقدے تھے ترے لاینحل

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۳۷). یہ مسئلہ اب بھی اسی طرح لاینحل ہے. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۲۵۰). ابھی بہت سے معاملات لاینحل پڑے ہیں. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۹۷).
[لا + ع : ینحل (ح ل ل)]

---یَنْحَل پَن (---فت ی ، سک ن ، فت ح ، پ) امذ.
حل نہ ہو سکنے کی حالت یا صورتِ حال. جبر و قدر کی بحث سے قبل یہ بات سمجھنی ضروری ہے کہ لاینحل پن کیا چیز ہے.
(۱۹۷۳ ، مسئلہ جبر و قدر ، ۷). [لاینحل + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــینفع (ـــفت ی ، سک ن ، فت مج ف) صف.
بے قاعدہ ، بے سود ، فضول. مؤلف تاریخ ہذا نے اوس کا ترجمہ لاینفع سمجھا. (۱۸۸۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۵).
جہل ہے کسب علم لاینفع   یاد رکھ اے جوان پر ارمان!
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۱۸۵). [لا + ع : ینفع (ن ف ع)].

ـــینفک (ـــضم ی ، سک ن ، فت ف) صف.
جو جُدا نہ ہو سکے ، اٹوٹ.
زبان پر ہو گیا ہے نام اس کا حرفِ لاینفک
نگین کندہ سے ظاہر مرا ذکر زبانی ہے
(۱۸۸۳ ، اُنس ، د ، ۶۷). جب ایک نیا فرد اس جنس ... کا وجود میں آتا ہے تو ایک نئی لاینفک نسبت پیدا ہوتی ہے. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۵۵۶). یہی تھیٹر کے وہ اجزائے لاینفک ہیں کہ جن کے بغیر تھیٹر اور ڈرامے کا تصور ممکن نہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو اسٹیج ڈراما ، ۱۹). [لا + ع : ینفک (ف ک ک)].

ـــینقسم (ـــفت ی ، سک ن ، فت ق ، سک س) صف.
جو تقسیم نہ ہو سکے ، ناقابل تقسیم. حقیقت واقعیہ بسیط ، قطعی مجرّد اور لاینقسم ہے. (۱۹۷۴ ، تاریخ اور کائنات میرا نظریہ ، ۳۳۰). [لا + ع : ینقسم (ق س م)].

... لا لاحقہ.
بطور لاحقۂ تصغیر اُردو میں مستعمل جیسے کوٹلا (کوٹ ـ قلعہ سے) ، کٹھلا (کوٹھی سے) کھنڈلا (کھنڈ سے) ... وغیرہ (وضع اصطلاحات ، ۱۳۶).

لاب (۱) امذ و ـــلابھ.
۱. (رک : **لابھ جو فصیح ہے ، فائدہ ، نفع**
سوئی بول جس تھیں دراس آئے کونے
کہ تس بول تیں لاب ہن ہان ہونے
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۷).
شاہ کہیں گے جو سین مرحبا مشتاقیا
اوہی مجھے ہے صلۂ اوہی اہے منج کوں لاب
(۱۵۲۸ ، مشتاق بہمنی (اردو ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ : ۳۱)).
سو تب یل پوچھا کہ یج باب میں
دھنی کج کہیا زبان ہور لاب میں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۴).
تجھ حُسن کے بازار میں ہونے کا اسی کوں لاب کچھ
مرچی کا جیو کا نقد ہور سودا کرے پربھیر کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی بیجاپوری ، ۵۰ ، ۲).
جو کوئی ساتھ ہو تو کم ہو ثواب
اکیلا جو جاؤں تو ہو بہت لاب
(۱۶۷۸ ، قصہ قاضی و چور کا (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱))
اگر گیارہویں گھر میں ہوں یہ عیاں
کہ ہے لاب اور عمر کا یہ نشان
(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۳۸). ۲. **تفریح ، مزہ ، لطف.**
اس عشق کے کوچے میں کچک لاب سو ہو ہے
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ (دکھنی اردو کی لغت))
اسی باغ میں خسروی داب سوں
کرن سیر آیا بڑے لاب سوں
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰۳). ۳. **مطلب ، پالنا** (قدیم اردو کی لغت)). [لابھ (رک) کا ایک املا].

لاب (۲) امث.
(کاشت کاری) دھان کی پنیری ، پود (عموماً لگانا کے ساتھ مستعمل). لاب لگانے کے ایک دو دن پہلے کھیت میں پانی بھر کر لاب لگا دی جائے. (۱۹۶۳ ، زراعت نامہ ، لاہور ، جون ، ۵۸). [پن].

لابٹ (کس نیز فت ب) امذ.
چڑیا سے بڑا خاکی رنگ کا ایک شکاری پرندہ. ایک شکاری پرند ہے جسے شیر کنجشک کہتے ہیں ، ہندی میں لابٹ نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۴۷). [مقامی].

لابسٹر (سک ب ، س ، فت ٹ) امث ؛ امذ.
جھینگا مچھلی ، ایک بڑی خوردنی آبی ڈنٹھل نما آنکھ والی دہ پا قشردار مچھلی جس کے دو بڑے پنجے ہوتے ہیں جو ٹانگوں کی پہلی جوڑی کی اصلاح شدہ صورت ہے. اگر لابسٹر بڑی ہوں تو آٹھ ورنہ دس عدد لے لو. (۱۹۰۸ ، خوان ہندی (ترجمہ) ، ۳۵). [انگ : Lobster].

لابنگ (کس ب ، غنہ) امث و ـــلوبنگ.
کسی نکتے یا کسی مسئلے کی تائید یا تردید کے لیے دوسروں کو ہموار کرنا ، ہم خیال بنانا ، اوروں پر زور ڈالنا ، اپنا موافق بنانا. پاکستانی سفیر شاہنواز اس سلسلے میں لابنگ کر رہے ہیں. (۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۹۰ مارچ ، ۱). [انگ Lobbying].

لابہ (فت ب) امث.
نرم خوئی ، خوشامد ، آرزو ، خواہش. سب سے بصد لابہ و آرزو بیعت لو. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۸۸).
نخوتِ گیچھر اگر لندن کو ارزانی ہوئی
یاد ہے کاشی کو بھی ڈھب لابۂ اورنگ کا
(۱۹۳۲ ، بہارستان ، ۵۰۵).
صداقت کو لاغ و لابہ سے کد
نفاق و دروغ رطب لسان
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲). [ف].

ـــگری (ـــفت گ) امث.
چاپلوسی یا خوشامد کرنا ، مکھن لگانا. سامنے اپنے بلایا اور کمال لابہ گری و دلجوئی سے کہا ... کبھی تجھ سے یہ انجمن ہماری خالی نہووے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۳۳۶). عذر پذیری کے زمانے میں بزرگان دولت کا تکبر اور بڑھا اور لابہ گری اور نیاز گزاری کام میں نہ آئی. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۶۰).
مانا کہ لیگ کرتی ہے ڈھنگوں کی پرورش
پنجابیوں کی لابہ گری کی خوبہ ہے
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۵۲۹).

ایثار کا ذہن قوم کو جو درس دیں وہی
پیشہ کریں بے ضمیری و لابہ گری

(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۲۳۲). [لابہ + گر ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لابی امث.
۱. (ا) (سیاست) پیش ایوان ، غلام گردش جہاں ممبر رائے دینے کے لیے جاتے ہیں نیز (پارلیمنٹ کا) بڑا کمرہ جو لوگوں کے لیے کھلا ہو اور مقننہ کے اجلاس گاہ سے متصل ہو. یہ لابی ہے جو اردو میں پارلیمنٹ کے اس بڑے کمرہ کے لئے رائج ہے جس میں پبلک کو آنے کی اجازت ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹). (اا) (سیاست) کوئی شخص یا لوگوں کا گروہ جو خاص مفادات کی نمائندگی کرتے ہوئے ذاتی ترغیب کے ذریعے قانون سازوں پر رائے دینے اور دوسرے فیصلے کرنے کے معاملے میں اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے. یہ سارا شاخسانہ اسرائیلی اور امریکی لابی کا تھا. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۵۷). ۲. برآمدہ ، کھلا کمرہ جو انتظارگاہ یا گزرگاہ کے طور پر کسی تھیٹر یا کمروں والی عمارت یا ہوٹل میں استعمال ہو. ہوٹل کی لابی میں اس کے نام تین خط تھے. (۱۹۷۸ ، عزیز احمد ، رقص ناتمام ، ۳۶۶). [انگ : **Lobby**].

---باز امذ.
(سیاست) حمایت حاصل کرنے والا ، رائے پر اثرانداز ہونے والا (ممبروں کے) ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا. لابی ... اس کا مرکب «لابی باز» بھی اردو میں رائج ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۹). [لابی + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

لابھ امذ.
۱. فائدہ ، نفع ، سود. پہلی حکایت مثر لابھ کی یعنی فائدہ جو یاروں سے یاروں کو حاصل ہو. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۷). مسلسل اور مفصل لکھو جس سے پڑھنے والوں کو کچھ لابھ بھی ہو. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲۱).

لیکن اس سے ان جسموں کو اب کیا
لابھ ہے جو خود تو اب مٹی ہیں اور

(۱۹۷۶ ، لوحِ دل (کلیات عبید امجد) ، ۹۹۳). ۲. حرص ، طمع ، لالچ.

حرص ہوس ، سوبھا ، لوبھ لابھ مایا
کتنے جال ، جنجال بنا لیے ہیں

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۹۰). ۳. تحصیل ، اکتساب ، حصول ، بالائی آمدنی ، رشوت ، نجوم چاند کی گیارہویں منزل (نوراللغات ، فرہنگِ آصفیہ). [س : लाभ].

---اُٹھانا محاورہ.
۱. (کسی سے) فائدہ اُٹھانا ، نفع حاصل کرنا. سادھارن لکھے پڑھے ... اس سے لابھ اُٹھا سکتے ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۲). سجنوں نے اپنے کھٹنے ہوئے سر پجاریوں کے حضور میں پیش کر کے لابھ اُٹھایا. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن) ، مطائبات ، ۱ : ۱۲۳). ۲. کمانا دھمانا ، منافع کمانا ، کھانا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---بغیر/بنا ہر کے نہیں/نہیں ہر کے کہاوت.
خدا تعالٰے کی امداد کے بغیر فائدہ نہیں ہو سکتا نیز لالچ بغیر عبادت بھی نہیں کرتے (فرہنگِ آصفیہ ؛ محاورات ہند).

دائک (---کس ء) صف.
فائدہ دینے والا ، فائدہ مند ، نفع پہنچانے والا. ایسی لابھ دائک پستک ہے ، کہ اس کا ... آریہ مندر میں ہونا نہایت ضروری ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۶). [لابھ + س : दायक].

---کا صف.
فائدے کا ، فائدہ مند ، فائدہ دینے والا (پلیٹس).

---کار امذ.
(دکان داری) جنس سے جنس کا نفع سے تبادلہ (ا ب و ، ۷ : ۵۰). [لابھ + رک : کار (۱)].

---کاری صف.
رک : لابھ کا (پلیٹس). [لابھ کار + ی ، لاحقۂ صفت].

---کَر (---فت ک) صف.
رک : لابھ کاری ، فائدہ مند (پلیٹس). [لابھ + کر ، لاحقۂ فاعلی].

---کرنا محاورہ.
حاصل کرنا ، پانا (پلیٹس).

لابھا لابھ امذ.
نفع نقصان ، سود و زیاں (پلیٹس). [لابھ + ا (حرفِ اتصال) + لابھ (رک)].

لابھے لوہا ڈھوئے بن لابھ نہ ڈھوئیے روئی کہاوت.
فائدے کے واسطے نہایت مشقت کا کام بھی کیا جا سکتا ہے بے فائدہ معمولی کام بھی نہیں ہو سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لاپ (۱) امث.
۱. (نجاری) بسولے کا مُنھ یعنی دھار دار حصّہ (ا ب و ، ۱ : ۲۶). ۲. (سان گری) تلوار وغیرہ کی دھار کا میدان جو سلامی دار اور ہتھیار کے حسبِ حیثیت چھوٹا بڑا ہوتا ہے ، باڑ (ا ب و ، ۸ : ۱۰۸). [مقامی].

لاپ (۲) امث.
شمالی اسکنڈی نیویا کی ایک قوم کی زبان ، لیپی زبان. اگرچہ وسط ایشیا میں کئی ایک لسانی گروہ ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو آباد ہیں لیکن ہم اپنی کاوشوں کو صرف یورال الٹائی گروہ کی زبانوں کے مطالعہ تک محدود رکھیں گے ، فنلینڈی ، استونی ، لاپ ، ہنگری ... وغیرہ اس گروہ کی بڑی بڑی شاخیں ہیں. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۲۳۰). [انگ : Lop].

لاپ (۳) امث.
(انجنیرنگ) کسی چیز کا وہ حصّہ جو دوسری چیز کو ڈھکنے کے بعد باہر نکلا ہے نیز اس حصّے کی مقدار. جب اصطلاحات لاپ اور لیڈ استعمال کی جاتی ہیں تو یہ سمجھو کہ ان سے بیرونی لاپ اور لیڈ کا صرف حوالہ دیا گیا ہے. (۱۹۰۶ ، پریکٹیکل انجنئرز ، ۲ : ۳۰۳). [انگ : Lop].

لاپنا (سک پ) ف ل (قدیم).
رک : **الاپنا**.

سبھی دل ربائی کے لاپے ہیں گت
کہ جاتی ہے جان و دل کی سکت

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳). [الاپنا (رک) کی تخفیف].

لات (۱) امث.
۱. **(حیوان یا انسان کا) پانو ، پیر نیز ٹھوکر ، پانو کی ضرب.**

مُکّے لات تھے ماریا کیتے ہزار
ستمگر نے مرداں کو در مرغزار

(۱۶۰۹ ، خاورنامہ ، ۶۹۳).

بغل میں خواہشِ دنیا کا بُت نہیں
کچلا میں نے لات سے سر اس منات کا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۱).

اصنام بھی کچھ کم تھے نہ کفار تھے تھوڑے
طاقت تھی کہ عزیٰ کو کوئی لات سے توڑے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸).

اہلِ بت خانہ کو ٹھکرائے چلے جاتے ہو
ہو نہ جائے کہیں اس طرح سبک لات کی بات

(۱۹۳۵ ، ناز (میر علی نواز) ، ک ، ۶۹). منہ ، چھاتی اور کمر کی مناسبت سے طمانچہ ، گھونسا اور لات استعمال کیے ہیں. (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۲). جب گدھے نے آن کر لات اٹھائی تو ذلت کے صدمے سے دل اس کا چور ہو گیا. (۱۸۳۵ ، جواہرِ اخلاق ، ۲۸). [لاتھ (رک) کا ایک املا].

ـــــ جانا محاورہ (شاذ).
دوہے جانے کے وقت (جانور کی) لات چلنا ، گائے بھینس کا دودھ سے ہٹ جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

ـــــ جڑنا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، پانو سے ضرب لگانا.

جڑی لات و عزا کی وہ لات سر پر
کہ بکا نہو رعد کا اوس کھنک کا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹).

ناقۂ لیلٰی نے مستی میں جڑی مجنوں کے لات
یہ شترِ غمزہ برنگِ لغزشِ مستانہ تھا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۵).

ـــــ جمانا محاورہ.
رک : **لات جڑنا**. پردہ اُٹھاتے ہی دیکھا کہ نورا دربان ... تپائی پر بیٹھا اونگھ رہا ہے مارے غصّے کے کس کر ایک لات جمائی. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۱۷۲). ماسٹر نے زبان کے ساتھ پیر کا استعمال بھی شروع کر دیا اور ایک لات جما کر بولا. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۵۶).

ـــــ چلانا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، پانو کی ضرب لگانا نیز ٹانگ ہلانا.

ہاتھ اوٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پانوں

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۰۲).

ـــــ چلنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **لات چلانا (رک) کا لازم ، ٹھوکر لگنا.**

لگی چلنے لات اور لگی ہونے بات
لگی کشمکش کے ہونے داوں گھات

(۱۸۰۲ ، بہارِ دانش ، طپش ، ۸۳).

کیا مزے وصل میں ہوں اتنا جو اُٹھ جائے حجاب
کبھی ہاتھ اپنا چلے ان کی کبھی لات چلے

(۱۸۷۲ ، مظہرِ عشق ، ۱۳۹). ۲. **ٹانگ ہلنا ، پانو چلنا ، پانو کو جنبش ہونا.**

پانوں رُکتا نہیں مسجد سے دمِ آخر بھی
مرنے پر آیا ہے پر لات چلی جاتی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۳۸).

ـــــ دینا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، لات سے مارنا.

لات دی میں نے ہنسی سے تو یہ اوس بت نے کہا
ایڑی چوٹی یہ ترے صدقے اُتارے تلوے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۳۶). اب جاتا ہے یہاں سے ، یا تجھے آ کر دوں ایک لات. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۶۶).

ـــــ رسید کرنا محاورہ.
رک : **لات دینا**. آج تو بکرا بہت مچا رہا ہے ، اُٹھ کر اس کے دو لاتیں رسید کیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۳).

ـــــ کرنا محاورہ (قدیم).
ایڑ لگانا ، رکاب میں پیر ڈالنا.

توں دے تماس عقل لات کر
فہم پاؤلیاں سوں چلا واٹ کر

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل ، ۹).

ـــــ کھانا محاورہ.
لات سے پٹنا ، ٹھکرایا جانا ، دولتی کھانا ، ذلیل ہونا ، رُسوا کیا جانا.

اچھوں ہی بلبلاں چڑچڑ سو وو سر کھاتیاں لاتاں
کتہاں تھے اس کے قد کے سم کیا جاو و درازی رے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۶۳). آپ سوں آپ بادشاہ کے حضور کا خواہش کر کر حضور میں جانے چاہا تو میسر نا ہووے گا بلکہ لات کھاوے گا. (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۳۹).

تجھ سے وہ لگ چلے کھائی ہو جسے لات کوئی
ہاتھ کس طرح لگاوے تجھے بہات کوئی
(١٨٠٥ ، دیوان بیختہ ، ١٢٦).

ـــلگانا محاورہ.
ٹھوکر مارنا ، ٹھکرانا ، ضرب لگانا ، زک پہنچانا.
پڑیاں ٹوٹ بجلی تمن باندیاں
لگا لات موکھی ، جکڑ باندیاں
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٩٦).
کُھل گیا سر عُزّا میانِ بیت اللّٰہ
سوار دوش نبی نے لگائی لات بڑی
(١٨٧٨ ، سخن بیمثال ، ١٢٣).
مہاراج نے اپنی قدرت دکھائی
وہیں لات نادر کے سر میں لگائی
(١٩٠٩ ، مظہرُالمعرفت ، ٩٢).

ـــلگنا محاورہ.
لات لگانا (رک) کا لازم ، پانو کی ضرب لگنا. اس کے بے موقع لات لگی ہے کہ اب تک اس کا سانس پیٹ میں نہیں سمایا . (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ٢١٠).

ـــمار پانی نکالنا محاورہ.
ایسا مُشکل کام کرنا جو دوسرے سے نہ ہو سکے (ماخوذ : دریائے لطافت ، ٧٥).

ـــمار کر م ف.
ٹھکرا کر ، ٹھوکر مار کر ، جتن سے ، قوت کے ساتھ.
یہ بیماری نہیں ٹلتی دعا ہے
کھڑی ہووں پلنگ کو مار کر لات
(١٨٧١ ، عنبر ہندی ، ٣٢). ہماری معزز محربہ چارپائی پر لات مار کے اٹھ کھڑی ہوں اور انشاء اللہ سال آئندہ مع اپنے چاند سے صاحبزادے کے شریک جلسہ ہوں . (١٩٣١ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ٢٠ : ٢٨).

ـــمارنا ف م ، محاورہ.
١. **پانو کی ٹھوکر لگانا ، پانو سے ضرب لگانا.**
جو ہر و اندھر لات مارے ہیں بیٹ
اسی مار سوں کھن کی نیلی ہے پیٹ
(١٦٩٥ ، دیپک پتنگ ، ٣٩). بڑے بھائی کا دامن پکڑا کہ شاید یہ حمایت کریگا ، اس نے لات ماری. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٣٣). ایک لات ماری استخوان چُور چُور ہوئی. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٥٠٦). صاحب یہ جانور ہے اس کو بڑے چھوٹے کی کیا تمیز ذرا ہٹ جائیے کہیں لات نہ مار دے. (١٩٩٦ ، سرگزشت ، ٩) .
٢. **اظہار بیزاری کرنا ، حقیر سمجھنا.** تصویر تھی یا بتان آذری پر لات ماری تھی. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٩٢٨). جھگڑوں کو لات مار ... ذات میں سما جا. (١٩١٥ ، سی پارۂ دل ، ١ : ١٣٣). جو سچا مومن ہے وہ اللہ کی بندگی کرے گا اور قوم ، وطن اور ملک کو لات مار دے گا. (١٩٧٨ ، سیرتِ سرور عالمؐ ، ٢ : ٧٦٣) .

٣. **ناقدری سے ٹھکرانا ، بے حقیقت سمجھ کر چھوڑ دینا ، ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا.**
نوشہ مرد بروبر سوں کرے جو دیر کی بات
آپے کھنڈے دھار پر مورکھ مارے لات
(١٦٥٣ ، گنج شریف ، ٢٧٥).
چھوڑ دے مار لات دنیا کو
کچھ نہیں ہے ثبات دنیا کو
(١٨٠١ ، جوشش ، د ، ١٣٧).
جو کچھ کہا ہے منھ سے میں تو وہی کرونگی
دولت یہ اور حشمت پر لات ماری ہوں
(١٨٧١ ، عنبر ہندی ، ٧٥). آپ نے سب پر لات مار دی اور ہر قسم کی تکلیفیں اذیتیں برداشت کیں. (١٩١٨ ، اُمت کی مائیں ، ٣٩). وہ شخص ... پاکستان کے تہذیبی محاذ پر داد شجاعت دینے کی غرض سے برٹش انڈیا آرمی کے ایک اعلیٰ عہدہ پر لات مار کر آیا تھا. (١٩٨٨ ، فیض شاعری اور سیاست ، ٥٠) .
٤. **(روزی) چھڑوانا یا چھیننا (عموماً پیٹ یا روزی پر لات مارنا میں مستعمل ہے) نیز چھوڑنا.** ایک زمانے میں ان کی روزی پر لات ماری تھی. (١٩٦٣ ، آبلہ پا ، ٢٢٠).

ـــمکّی (ـــضم م ، شد ک) امث.
لاتوں اور گھونسوں کی لڑائی ، لپاڈگی. یہ بات سُن کر وے غصے ہوئے اور لات مکّی کرنے لگے. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ١٠٢).
بڑی دیر تک لات مکّی رہی　　عداوت بڑھی لپاڈگی رہی
(١٨٣٨ ، بستر حیدری ، اختر (واجد علی شاہ) ، ١٠٦). ظریف نے غلاموں سے کہا «بیکار کیوں کھڑے ہو ، چھڑیاں آئے تک لات مکّی ہی سے کام لو». (١٩٢٥ ، لطائف عجیبہ ، ٢ : ٢١). [لات + مکّی (رک)].

ـــمکّی کھانا محاورہ.
لاتوں اور گھونسوں کی مار کھانا.
مزے کو عشق کی ذلت کے جانتا ہے وہی
کسو کی جن نے کبھو لات مکّی کھائی ہو
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٣٨).

ـــوا امذ.
(بیل بانی) لات جھاڑو ، لات مارنے والا بیل ، لتوآ (ا ب و ، ٥ : ٦١). [لات + وا ، لاحقۂ فاعلی].

لات (٢) امذ.
عرب جاہلیت کے تین مشہور اور بڑے بُتوں میں سے ایک بُت کا نام جو طائف میں نصب اور بنی ثقیف کا معبود تھا ؛ (مجازاً) بُت.
ترے ذات کے دیدے تل انگت
دیے دھاک دھر لات عزا منات
(١٦٥٧ ، گلشن عشق ، ١٢). مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے اور لات منات کا دشمن ہے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٦١). اے سلطان لات و جبل ... گوش ہوش سے سنو. (١٨٩١ ، طلسم ہوشربا ، ٥ : ٧٣٦).

اسلام کے معانی کر لیں گے گھر دلوں میں
رہ جائے گی بہ شکلِ لات و منات رکتھی
(۱۹۲۰ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۹۳). اسناف روم نہ ہو بُت کدہ ہو ، سارے لات و منات سر نگوں بیٹھے ہوں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۷۷). [ع : (عَلَم)].

لاتوں (و مج) اث ، ج.
لات (۱) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.
دیا بالکی سے تلے اس کو ڈال
کیا اوس کا لاتوں سے تن پائمال
(۱۸۳۷ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۶).

--- کا آدمی باتوں سے نہ مانے گا کہاوت.
رک : لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے جو زیادہ مستعمل ہے. فوجدار دل میں سوچے کہ ان لوگوں سے گفتگو ہی کرنا فضول ہے ، یہ یوں نہ مانیں گے ، لاتوں کا آدمی باتوں سے نہ مانے گا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹۹).

--- کی دیبی باتوں سے نہ مانے گی کہاوت.
بُری عورت پٹے بغیر باز نہیں آتی ، خراب عورت بنا سزا کے نہیں رہ سکتی.
نہ مانے گی باتوں سے لاتوں کی دیبی
بڑی ہی کو عقل آئے گی مار کھا کر
(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۹۰).

--- کے بھوت باتوں سے نہیں سیدھے ہوتے کہاوت.
رک : لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے جو زیادہ مستعمل اور فصیح ہے.
سیدھے باتوں سے نہیں ہوتے ہُوا لاتوں کے بھوت
لات جب تک کھا نہ لیں ان کو نہیں آئے کی بات
(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۶).

--- کے بُھوت/دیو باتوں سے نہیں مانتے کہاوت.
جوتی خورا زباں سمجھانے سے نہیں سمجھتا ، بدآدمی پٹے بغیر نہیں مانتا ، شریر یا سرکش مار پیٹ ہی سے درست ہوتا ہے. کیا انگریز اور کیا روسی لاتوں کے بھوت ہیں باتوں سے نہیں مانتے. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۱۳۸). میں اس کو راجا بنا دیتا مگر یہ اس لائق نہیں ، لاتوں کے دیو باتوں سے نہیں مانتے. (۱۹۳۱ ، رسوا ، بہرام کی رہائی ، ۱۱۹). یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ... اسے ہنسی آ گئی. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۰).

لاتی صف.
لات (۲) سے منسوب ، لات کا ماننے والا ، بُت پرست.
ہیں زندہ ابھی تک حسنی اور حسینی
لاتی کا پتہ ہے نہ نشان ہے ہبلی کا
(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۱۱۰). [رک : لات (۲) + ی ، لاحقۂ صفت].

لاتی لَگانا محاورہ.
(شکار) شیر وغیرہ کے شکار کی گھات میں بیٹھنے کے لیے **اودی بنانا.** قراول لاتی لگانے کی فکر میں پھرنے لگے. (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۳۳۷).

لاتیں (ی مج) اث ، ج.
رک : لات (۱) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل ، ٹانگیں. میری نظر میں تو زمین کی طرف تیرا سر ہے اور آسمان کی طرف لاتیں. (۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۴۳). [رک : لات (۱) + یں ، لاحقۂ جمع].

--- جَمانا محاورہ.
لاتوں سے مارنا ، ٹھوکریں لگانا ، ٹھکرانا. اب کے بیٹا قارن کے لاتیں جماؤں اور ان مسخروں کے سونٹی جھاڑوں. (۱۸۸۶ ، حباب کے ڈرامے ، ۸ : ۲۰۱).

--- چلانا محاورہ.
رک : لاتیں جمانا. جب بچوں کے نیچے سے نکلنے لگے تو جو بچے اوپر بیٹھے تھے انہوں نے خوب لاتیں چلائیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۳).

--- چلنا محاورہ.
لاتیں چلانا (رک) کا لازم ، **لاتوں کی ضرب لگنا ، ٹھکرایا جانا.**
لاتیں چلیں کی سینہ پر اپنے شبِ وصال
کیا کیا نہ غل مچائے کی خدحال ہائے دوست
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۲۹).
اگر مختلف فیہ ہیں چند باتیں
تو کیوں اُن پہ مُکّے چلیں اور لاتیں
(۱۹۰۳ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۱۴۳).

--- رَسِید کَرنا محاورہ.
لاتیں جمانا ، ٹھوکریں مارنا ، لاتیں مارنا. بڑبڑانے لگا کہ آج تو بکرا بہت مِیا رہا ہے ، اٹھ کر اس کے دو لاتیں رسید کیں. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۱۰۴).

--- کَھانا محاورہ.
لاتوں سے پٹنا ، ٹھکرایا جانا ، رد کیا جانا ، فراموش کیا جانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ).

--- کِھلْوانا محاورہ.
لاتیں کھانا (رک) کا متعدی المتعدی ، **لاتوں سے پٹوانا ، لاتوں کی ضرب لگوانا نیز ذلیل کروانا.** چھوٹے بچوں کو بٹھا کر اونچی جماعت والوں کو لاتیں کھلوانا کسی طرح مناسب نہ تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۸).

--- مارْنا محاورہ.
لاتیں جمانا ، ٹھوکریں مارنا ، لاتیں رسید کرنا ، لاتوں سے پٹنا. سزا کے طور پر لاتیں جمانا. عمرو نے ... دونوں لاتیں اس کی چھاتی پر ماریں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۹۱۶).

لاتینی (ی مع) صف (قدیم).
رک : **لاطینی جو زیادہ مستعمل ہے**. لندن یونیورسٹی کا امتحان زبانہٗ لاتینی اور جرمنی اور فرانسیسی میں دے کر درجۂ اوّل کی سند پائی. (۱۸۷۱ ، قواعدالعروض ، ۳). لاتینی خاندان کی یورپی زبانوں میں علمی اصطلاحی صورۃً مشترک ہیں ، تلفظ کے لحاظ سے مشترک نہیں. (۱۹۷۳ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۴۴ : ۱۰). [لاطینی (رک) کا ایک املا].

لاتھ است.
رک : **لاٹ (۱) معنی نمبر ۴**. راجہ اشوکا کی لاتھ جس کا حال تیسرے باب میں آئے گا. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۴۳). [رک : لاٹ (۱) کا بگاڑ].

لاٹ (۱) (الف) امث.
۱. **آگ وغیرہ کی اونچی لو ، جوالا مکھی ، شعلے کی لپٹ ، شعلہ.**

دیکھ قدرت کے کھیل ہمارے دیکھ قدرت کے کھیل
آپے دیا آپے باتی آپے لاٹ اور تیل

(۱۹۵۳ ، گنج شریف ، ۷۰).

کسو ہندو بچہ کی یاد میں آنکھوں سے اے انشا
نکلتا ہے بڑا جوالا مکھی کے لاٹ کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۴۲). باغبان نے سحر پڑھ کر دستک دی کہ دھوئیں کی ایک لاٹ از زمین تا چرخ بریں بندھ گئی. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۳۱). کسی دیئے کی لاٹ اونچی رہتی ہے کسی کی ہوا سے دبتی اور بجھتی رہتی ہے. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۷۰). ۲. **شعلے کی لپک ، روشن چیز کا عکس جو بلند نظر آئے ، روشنی ، چمک.** شہزادی جب محل میں جھولا جھولتی تو جھولے کی "لاٹ" (روشنی) سات کوس تک دیکھی جاتی تھی. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۶۰). ۳. **پتھر، لوہے یا اینٹوں کا اونچا ستون ، کھمبا یا مینار جو بطور یادگار ، نمائش یا علامت بنا ہوا ہو (جیسے اشوک کی لاٹ یا قطب کی لاٹ یا لاٹھ).**

دو تین دن تو ہو چکے اب پھر چلو وہیں
فیروز شہ کی لاٹ کے اوس چونپے کھنڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵). قطب صاحب کا لاٹ مشہور ہے (کذا) (۱۸۹۰ ، تذکرۃالکرام ، ۳۵۳).

ریت کے تودے سے بڑھ کر پھُس پھُسی ثابت ہوئی
مالوی جی جس کو تھے سمجھے ہوئے لوہے کی لاٹ

(۱۹۲۵ ، بہارستان ، ۴۷۵). اس لاٹ کے لیے پتھر کہاں سے لایا گیا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۶). ۴. **چکر کا مرکزی کیلا ، محور ، دھری ، دھرا (جیسے چک یا گھڑی وغیرہ کا محور)** (ماخوذ : اب و ، ۱ : ۷۰). ۵. (اَ) **کولہو کی لمبی موٹی لکڑی جس کے دباؤ سے تیل نکلتا ہے ، کولہو کا لٹّھا.**

لاٹ چلتی ہے ترے کولہو میں یوں تیلی کی
شیخ کی پگڑی ہے جوں وجد میں مسوا کے چلے

(۱۸۰۵ ، دیوان بیختہ ، رنگین ، ۲۲۸). تیلی تیل نکال رہا ہے... لاٹ پھر رہی ہے. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۸۸). (اا) **(بیلداری) چونا چکی کے چاک کی نلی** (اب و ، ۱ : ۹۰).
الف : ڈالنا ، لگانا. (ااا) **بُنائی کے چرخے کی وہ لکڑی جس پر بُنا ہوا کپڑا لپیٹا جاتا ہے.** تاگہ کو بُنا جاتا ہے اور ساتھ ہی لاٹ پر لپیٹا جاتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، حیدرآباد ، مئی ، ۵۶). ۶. **(قفل سازی) قفل کے اندر کا ایک پرزہ جس پر کنجی گھومتی یا گھمائی جاتی ہے اور جو آہنی میخ کی شکل قفل کے گھیر کے مرکز میں جڑا ہوتا ہے** (اب و ، ۷ : ۷). ۷. **(قدیم) توشک.**

پک کھاٹ نہ دھڑ نہ باٹ پک دھڑ
تسیر نہ نمد کی لاٹ پک دھڑ

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۷). [لاٹھ (رک) کا ایک املا].

---لگنا محاورہ.
(زرباقی) تار کا زیادہ تپ جانا جس سے وہ کمزور ہو جاتا ہے (اب و ، ۴ : ۱۸۸).

---ہاتھی امذ.
طویل الجثہ ہاتھی. بڑے ہاتھیوں کو لاٹ ہاتھی کہتے تھے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۲۳۰). [لاٹ + ہاتھی (رک)].

---ہونا محاورہ.
بگڑ جانا ، خراب ہو جانا ، ملیا میٹ ہو جانا (جیسے : سب گڑ لاٹ ہو گیا) گڑ وغیرہ اس وقت لاٹ ہو جاتا ہے جب قوام کو زیادہ آنچ پہنچ جاتی ہے ، ایسا گڑ بھربھرا نہیں ہوتا بلکہ کھاتے وقت دانتوں میں چپکتا ہے (ماخوذ : گنجینۂ اقوال و امثال ، ۱۳۰).

لاٹ (۲) امث.
۱. **چیزوں کا ڈھیر ، تھوک ، گدا ، گٹھا ، بنڈل** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. **(قانون) حصۂ جائداد جو عام بیع کے لیے نامزد کیا جائے** (اردو قانونی ڈکشنری). [انگ : Lot].

---بَنْدی (--- فت ب ، سک ن) امث.
۱. **چیزوں کے انبار کو الگ الگ کر دینا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. **(قانون) ایک جائداد کو اس طرح حصّوں میں تقسیم کر دینا کہ اس کا ٹھیکہ یا نیلام کیا جا سکے ، ہر حصّہ دار کو الگ الگ حصّہ مل سکے.** علیحدہ علیحدہ نیلام ہونے کی غرض سے جائداد کی لاٹ بندی کی جائے. (۱۹۰۴ ، جدید مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ، ۱۱۰). [لاٹ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاٹ (۳) امذ ؛ ← لاٹھ لارڈ.
۱. **امیر ، رئیس ، دولت مند شخص ، بڑا انگریز ، گورا افسر.**

ایک صاحب سے ہوئے ہند میں اب سیکڑوں لاٹ
زلف میں ایک کے پڑتے ہی نہ کیوں جوئیں ہو جائے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۱۷). کسی نے کہا (کوئی بڑا لاٹ آیا ہو گا). (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۵). اوہو یہ دماغ گویا اس کا شوہر لاٹ ہی تو ہے. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۳۲). رائل اوورسیز لیگ دقیا نوسی پلمیوں اور سامراجی لاٹوں کی کلب تھی (۱۹۷۵ ، سلامت روی ، ۲۲۵). ۲. **صوبے کا حاکم اعلیٰ ، گورنر جنرل ، وائسرائے.**

تو یہ وہ جا کہو ذی مرتبہ اے لالوں کے لاٹ
ہیچ ہے جس کے مقابل میں اشوکؔ سمراٹ
(١٩٥٠ ، ضمیر خامہ ، ٢٧٢). بعض عہدوں کے نام اُردو میں بہ تصرّف آ گئے تھے مثلاً ... فیر (فائر) کارتوس (کارتوج) لاٹ (لارڈ) وغیرہ (١٩٩٠ ، اُردونامہ ، لاہور ، نومبر ، ٩). ٣. سپہ سالار کمانڈرانچیف.

فتح کے دمامے پہ لکڑی کون ٹھوکے
جیا لاٹ کا تھاٹ سنگاٹ لوکے
(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٥٥).

طوریاب و نامی یہ تھے صدر میں
یہی فوج کے لاٹ تھے غدر میں
(١٨٦٨ ، شکوۂ فرنگ ، آغا حجو (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ١٩٤٣ ، ٣٣)). کئی دفعہ شہر کی حالت دیکھنے کو اپنے لاٹھ بھیجے (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ١٣٩). [انگ : Lord کا مورّد].

---بَہادُر (---فت ب ، ضم د) امذ.
رک : لاٹ صاحب جو زیادہ مستعمل ہے.

کہاتے ہیں اس میں لاٹ بہادر ہی حاضری
دونوں طرف چمن میں ہیں تصویریں بھی کھڑی
(١٨٦٧ ، مسدس تہنیت جشن بے نظیر ، ٣). [لاٹ + بہادر (رک)].

---پادْری (---سک د) امذ.
پادریوں کا سربراہ ، بشپ ، ارچ بشپ نیز مضافات ہند و پاک کے گرجا گھر کا پادری. ملک کا پیٹری آرک یعنی لاٹ پادری مقرر ہوا. (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٣١). ہمارے کالج میں سالانہ جلسہ ہوا اور لارڈ لیفرائے ہندوستان کے لاٹ پادری تشریف لائے (١٩٢٨ ، مضامین فرحت ، ١ : ٥٥). پادری اردو کے علاوہ پرتگالی میں بھی اسی روپ میں رائج ہے ... اُردو میں اس کے مرکبات لاٹ پادری اور بڑا پادری بھی مستعمل ہیں . (١٩٥٥ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٣١٣). [لاٹ + پادری (رک)].

---صاحِب (--- کس ح) امذ.
١. لفٹنٹ گورنر ، گورنر یا گورنر جنرل ، وائسرائے.

گورنر کے دفتر میں ہے اختصاص
یہ ہیں لاٹ صاحب کے منشی خاص
(١٨٦٨ ، شکوۂ فرنگ ، آغا حجو (اورینٹل کالج میگزین ، جون ، ١٩٤٣ ، ٣٣)). پار سال کا مذکور ہے کہ لاٹ صاحب جامع مسجد دیکھنے گئے . (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ١٥٠). ٢. **(طنزاً) بڑے عہدیدار یا صاحب اقتدار کے لیے بولتے ہیں.** لاٹ صاحب طنزاً بھی مستعمل ہے جیسے آپ لاٹ صاحب ہیں. (١٩٥٥ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٤٨٣). ٣. **گورنر ، میر عدالت عالیہ ، چیف جسٹس.** لاٹ صاحب کے جواب میں درج تھا کہ عثمان ایسوسی ایشن کو اب اپنا خول بدلنا اور سمجھنا چاہیے کہ مسلم لیگ کے سوا کوئی اور جماعت ... مسلمانوں کی وکالت کا ... حق ادا نہیں کر سکتی. (١٩٨٨ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ٢٧). [لاٹ + صاحب (رک)].

---صاحِب کا دَفتر امذ.
وہ دفتر جہاں لاٹ صاحب کے سیکریٹری کام کریں ، سیکریٹریٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---صاحِب کے تَن کی مُحافِظ امث.
وہ فوج جو لاٹ صاحب کی حفاظت کرے ، باڈی گارڈ (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ پلیٹس).

---صاحِب کے دَفتر کا دارالاِنْشا امذ.
رک : لاٹ صاحب کا دفتر ، سیکریٹریٹ (پلیٹس).

---صاحِب ہے فقرہ.
(طنزاً) بہت بڑا آدمی ہے (جامع اللغات).

---صاحِبی (--- کس ح) امث.
(طنزاً) حکومت ، شان و شوکت ، رعونت نیز السری ، گورنری. وہ ہندوستان نہ تھا جہاں یہ طُرّم بازخانی یا لاٹ صاحبی جتائی گئی. (١٩٢٣ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ٨ ، ٩٢ : ٩). [لاٹ صاحب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی جَنی امث.
(طنزاً) گورنر یا وائسرائے کی بیٹی ، امیر کبیر عورت. اے لو اور سنو! لاٹ کی جنی کا میں بھرا دوں گی . (١٩٨١ ، چلتا مسافر ، ١٠٣).

---مُصاحِب (---ضم م ، کس ح) امذ.
گورنر جنرل یا کمانڈر انچیف کا ایڈی کیمپ سپاہی ، مشیر سلطنت ، امور سلطنت کی انجام دہی میں مشورہ دینے والا. لاٹ مصاحب اور لاٹ پادری ہماری زبان اور ادب میں رائج ہیں. (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٤٨٣). [لاٹ + مصاحب (رک)].

لاٹ (٤) (الف) صف.
پُرانا ، گھِسا ہوا ، میلا (کپڑا) (ماخوذ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **کپڑے ، پوشاک ؛ پُرانے کپڑے ؛ بچپن کی باتیں ، فضول باتیں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लाट].

لاٹ (٥) امذ.
پرندوں کا ایک گروہ جسے عموماً لاٹ لٹورا کہتے ہیں ؛ مراد : مہرلاٹ. یہ پرندہ لاٹ لٹورے سے مختلف ہے ، مگر اور ساری حرکتیں عادتیں اور طریق معاش اس سے ملتا ہے اس لیے اس کا نام بھی لاٹ مشہور ہو گیا ہے. (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ١١١). [مقامی].

---سَفید (---فت س ، ی مج) امذ.
ایک گوشت خور چھوٹا پرندہ جس کے سینے کا رنگ سفید اور پشت کا خاکی سیاہی مائل ہوتا ہے. یہ شکاری پرندوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ... لاٹ سفید ، لاٹ سیاہ یعنی کالا کرنچی. (١٨٩٧ ، سیر پرند ، ٧). [لاٹ + سفید (رک)].

---سِیاہ (--- کس س) امذ.
ایک گوشت خور چھوٹا پرندہ جس کا رنگ چونچ سے دُم تک سیاہ ہوتا ہے اور اپنی بہادری کے باعث سپاہی پرندہ کہلاتا ہے ،

کال کلچی ، کالی لاٹ ، چکاوک. یہ شکاری پرندوں سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ... لاٹ سیاہ یعنی کاڑ کڑیچی . (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۷). [لاٹ + سیاہ (رک)].

ـــــ لٹور (ـــــ فت ل ، و مج) امذ.
لٹور (رک) کی ایک قسم کا نام. سب قسم کے لاٹ لٹور مکڑی کے جالے سے اپنا گھونسلا درختوں پر بناتے ہیں. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۱۰). [لاٹ + لٹور (رک)].

ـــــ لٹورا (ـــــ فت ل ، و مج) امذ.
رک : لاٹ لٹور. ہر قسم کے لاٹ لٹورے کو باشہ و شکرا مار لیتا ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۱۱). [لاٹ لٹور + ا (زاید)].

لاٹَر (فت ٹ) صف.
لاٹ کی صورت میں نیلام کرنے والا، بیچنے یا نیلام کرنے کے لیے سامان کا ذخیرہ رکھنے والا. شجاعان ناوک افگن سلح خانہ بازار میں اور سوداگروں کے اور لاٹروں کے اور دوکانداروں کے گھروں پر جا کر قیمت پہلے دیتے تھے. (۱۸۳۵ء ، حکایت سخن سنج ، ۱۶۰). [انگ : Lotter].

لاٹری (سک ٹ) امث.
۱. نمبر پڑے ہوئے ٹکٹوں میں سے قرعہ اندازی کے ذریعے جیتنے والے ٹکٹ یا کسی اور ذریعہ سے جس کے ٹکٹوں کی فروخت سے حاصل شدہ رقم میں سے انعامات تقسیم کرنے کا کاروبار یا مشغلہ. کالج فنڈ کمیٹی ... تعمیر کے فنڈ کی امداد کے لیے بذریعہ لاٹری کے فنڈ جمع کرنے کی اجازت چاہتی ہے. (۱۸۷۸ء ، مکاتیب سرسید احمد خاں ، ۱ : ۱۲۳). لوگ کہتے ہیں کہ ڈربی کی لاٹری اور جورو قسمت سے ملتی ہے. (۱۹۰۹ء ، خوبصورت بلا ، ۲۲). سیدھی سادی قرعہ اندازی یا لاٹری ہے ، یہ کام کوئی بھی کر سکتا ہے. (۱۹۷۸ء ، جانگلوس ، ۱ : ۳۱). ۲. لاٹری میں ملنے والی چیز یا رقم وغیرہ؛ مراد: انعام، مفت کی چیز. «سولہ لاکھ ہوں گے ، وہ بھی یوں سمجھیے کہ ہم آپ سے کچھ نہیں لیں گے، اگر آپ ... یہ گھر خرید لیتے ہیں تو لاٹری سمجھ لیں». (۱۹۸۸ء ، تبسم زیر لب ، ۲۳). [انگ : Lottery].

ـــــ ڈالْنا محاورہ.
۱. بیچنا خریدنا ، لاٹری کے ٹکٹ کا لین دین کرنا . ایک دفعہ تیس ہزار کی لاٹری ڈالی ... بعد تقسیم انعامات کے بیس ہزار کے قریب کالج کو بچ رہا. (۱۸۹۹ء ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۰۱). ۲. پیسی یا کمیٹی وغیرہ کے ذریعے بچت کرنا. اس نے جھٹ لاٹری ڈالی اور ایک سلائی کی مشین خرید لی. (۱۹۸۳ء ، اوکھے لوگ ، ۲۰۱).

ـــــ کا ٹِکَٹ نِکَل آنا محاورہ.
رک : لاٹری نکلنا جو زیادہ مستعمل ہے. ان کے نام کوئی لاٹری کا ٹکٹ نکل آیا ہے یا گھر میں کوئی خزانہ ابل پڑا ہے. (۱۹۵۳ء ، پیر نابالغ ، ۱۲۱).

ـــــ کَرانا محاورہ.
لاٹری کے طریق کار کے ذریعہ کسی چیز کی فروخت کا انتظام کرنا. اس کار کی بڑے طنطنے اور دھوم دھام کے ساتھ لاٹری کرائی گئی. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۶۳۳).

ـــــ نِکَلْنا محاورہ.
قرعہ اندازی کے ذریعہ انعام حاصل ہونا نیز قسمت یا اتفاق سے دولت ملنا. ادھر ایک لاٹری پانچ لاکھ کی علی جان کے نام نکلی. (۱۹۲۳ء ، اختری بیگم ، ۱۳).

لاٹْنا (سک ٹ) ف م (قدیم).
دھتکارنا ، حقیر و ذلیل کر کے دھکیلنا ، ذلیل کرنا. حضرت کہے ہیں جو سچ نبی کے زق ، کہ «الکذاب لا امتی» جھوٹے کوں لاٹنا ، جھوٹے کی جیب بچھاڑ کاٹنا. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۷۵).

بھی تکبیر تحریمہ ہے آلوان
موں دسوایی خناس کہ لاٹ وان

(۱۶۶۶ء ، شریعت نامہ ، شاہ ملک ، ۶۲). [مقامی].

لاٹِن اِزْم (کس ٹ ، ا ، سک ز) امذ.
لاطینیت ، لاطینی محاورہ جو کسی دوسری زبان میں استعمال کیا گیا ہو نیز لاطینی کلیسا کی خصوصیت یا اثر. اس مقالے میں اقبال کے خلقی اور طبعی خصائص ... (رومانیت اور لاٹن ازم ، المانیت اور مغربیت ، سامیت اور اسلام) کے متضاد عناصر کے باہم تال میل سے اقبالیت کی تشکیل کا خاکہ کھینچا گیا ہے. (۱۹۸۵ء ، تفہیم اقبال ، ۱۵). [انگ : Latinism].

لاٹی امث.
ایک قسم کی بڑی ، خاکی اور سیاہ رنگ کی چیل جس کے بال و پر پانو تک ہوتے ہیں ، لوندھی. شہین ... قد میں لاٹی کے برابر ہوتی ہے. (۱۸۹۷ء ، سیر پرند ، ۱۲۵). [مقامی].

لاٹھ (۱) امث.
۱. رک : لاٹ (۱) ، ستون ، مینار ، کھمبا. پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا زنانہ ہوگا. (۱۸۸۵ء ، بزم آخر ، ۹۸).

راج پر راجہ اشوکا کے ہیں وہ لاٹھیں گواہ
جن پہ فرماں اس کے اب تک ثبت ہیں بے اشتباہ

(۱۸۷۸ء ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۲۱). یہ لاٹھ ایک سو فیٹ اونچی ہے اور کسی قدر ابھرے ہوئے نقش و تصاویر تراش کر اس کی زینت بڑھائی ہے. (۱۹۲۹ء ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۶۵۱). داخل ہوتا ہوں تو ... پھر آگے کوئی لاٹھ کھڑی ہوئی ، کچھ ستون کوئی بلند قامت موری. (۱۹۸۰ء ، زمیں اور فلک اور ، ۶۹). ۲. رک : لاٹھی جو زیادہ مستعمل ہے ، لٹھ. دونوں سروں سے ایک ایک انچ چھوڑ کے لاٹھ کے اوپر دو نوکدار کڑیاں پہنائی جاتی ہیں. (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۳۰۷). ۳. چکی کی کیلی ، دھری ، بخور ، کولھو کا لٹھا ، موسل ، دستہ ، موگری ، چرخے کی لمبی اور بیچ کی کھونٹی جس میں سے مال آتی جاتی ہے اور وہ دونوں کڑیوں کے بیچ میں رہتی ہے (فرہنگ آصفیہ) [پ : लट्ठी : س : यष्टि]

ـــــ کی لاٹھ صف مث.
عظیم الجثہ ، اچھے ہاتھ پانوں کی، موٹی. ذرا اپنی طرف بھی دیکھ لاٹھ کی لاٹھ جوان بیٹی بیٹھی ہے. (۱۹۶۸ء ، ماں جی ، ۱۳۰).

لاٹھ (٢) (الف) امذ.
رک : لاٹ (٢) ، **لارڈ** ، حاکمِ اعلیٰ. سیکرٹری کو جب کبھی گے سکتر کبھی گے لارڈ کو لاٹھ ، لفٹینٹ کو لفٹنٹ ، کرنل کو کرنیل بولیں گے. (١٩١١ ، محاکمۂ مرکزِ اردو ، ٣٣). (ب) صف. **درازقد، طویل القامت** ، **لمبو** ؛ (مجازاً) **بڑا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [رک : لاٹ (٢) کا ایک اِملا].

---صاحِب (---کس ح) امذ.
رک : لاٹ صاحب. لاٹھ صاحب کے یہاں زنانہ جلسہ کل ہے. (١٩٢٩ ، تمغۂ شیطانی ، ٤٩). [لاٹھ + صاحب (رک)].

---گُوَرنَر (---ضم مع گ ، فت و ، سک ر ، فت ن) امذ.
بڑا گورنر ، **گورنر جنرل**. کمشنر سے آگے لاٹھ گورنر موجود ہے ایک نہ سنے گا تو دوسرے سے فریاد کریں گے . (١٩٧٥ ، لغتِ کبیر ، ١ ، ٢ : ٣٧٦). [لاٹھ + گورنر (رک)].

لاٹھا امذ.
سونٹا ، **ڈنڈا** ، **موٹی چھڑی نیز ستون وغیرہ** (ماخوذ : پلیٹس) . [رک : لاٹھ (١) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

لاٹھوال (کس ٹھ) امذ.
لاٹھی والا ، **جس کے پاس لاٹھی ہو** (پلیٹس) [رک : لاٹھ (١) + وال ، لاحقۂ فاعلی].

لاٹھی امث.
اوسط درجے کی موٹی اور قدرے لمبی لکڑی (عموماً بانس کی) ، **عصا** ، **چوبِ دستی**.

سوا لاکھ پربت کون کاٹھی بٹھاؤ
پہر سال کندن کے لاٹھی بٹھاؤ

(١٥٦٣ ، حسن شوقی ، د ، ٨٣). حضرت شعیب نے اپنی بیٹی سے فرمایا کہ ایک لاٹھی موسیٰ کو لا دے کہ بکریاں چرانے اور موذیوں سے بچانے. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٣٧٦). خدا نے موسیٰ سے کہا کہ اپنی لاٹھی ڈال دے . (١٨٩٨ ، سرسید، تصانیفِ احمدیہ ، ١ ، ٥ : ٢٢٢). محلّے والے لاٹھیاں وغیرہ لے کر جمع ہو گئے. (١٩٥٩ ، نقشِ آخر ، ٤٩). میرے ایک ہاتھ میں لاٹھی تھی ، دوسرے میں لالٹین . (١٩٨٩ ، دریچے ، ٧٩) . [لاٹھ (١) + ی ، لاحقۂ تصغیر].

---اُٹھانا ف م.
مارنے کے لیے عصا اونچا کرنا ، **لڑنے مارنے کے لیے آمادہ ہونا** (جامع اللغات).

---باندھنا محاورہ.
ہاتھ میں لاٹھی لے کر تیار ہونا ، **لاٹھی سے مسلّح ہونا**. اس درگاہ میں لاٹھی باندھ کر جانے کی اجازت نہیں. (١٨٨٩ ، سیرِ کہسار ، ١ : ٣٣).

---بننا محاورہ.
بیسا کھی بننا ، **سہارا ہونا** ، **مددگار ہونا**. جنت تو تو پہلے بھی کہتی تھی کہ میرا عبدالکریم میری لاٹھی بن جائے گا . (١٩٨٧ ، جنگ ، کراچی ، ١٨ فروری ، ٩).

---پاٹھی امث.
١. **لاٹھی پونگا**. لوگ لاٹھی پاٹھی لیے کسی کھیت کے لیے لڑنے مرنے پر تلے ہیں . (١٩٥٨ ، خون جگر ہونے تک ، ٣٠) .
٢. **مار** ، **ضرب**.

کھانے پر جب وہ جی چلاتا ہے
لاٹھی پاٹھی بھی کھانے جاتا ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣٣) . ٣. **زدو کوب** ، **مار پیٹ** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). [لاٹھی + پاٹھی (تابع)].

---پونگا (---و مع ، مغ) امذ.
١. **لٹھ اور بانس وغیرہ** ، **لاٹھی یا دیگر لکڑی کے ہتھیار**. لاٹھی پونگے مار کے ... جو چاہا ان سے چھین لیا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٩ : ١٣٧). ٢. **مارپیٹ** ، **لٹھم لٹھا** ، **سر پھٹول** . مسلمان کس قدر جلد لاٹھی پونگے پر اُتر پڑنے والے لوگ ہیں . (١٨٩٢ ، لکچروں کا مجموعہ ، ١ : ٣٠١). خود ہی گھونسم گھانسا لاٹھی پونگا ، کوئلہ کالا کیا خود ہی پکڑا ، خود ہی اس آرڈیننس کے رو سے حکم سُنا دیا . (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ١٥ : ١٠). ایک اور بحث جگر مرادآبادی کے ایک شعر پر چھڑ گئی جس پر روزانہ ہی لاٹھی پونگا رہتا. (١٩٨٧ ، خبرگیر ، ٣٣). [لاٹھی + پونگا (رک)].

---پونگا کَرْنا محاورہ.
لڑنا ، **مارپیٹ** ، **سر پُھٹول کرنا**. دونوں بھائی جب تک آپس میں لاٹھی پونگا نہیں کریں گے وہ ہماری بات کا اعتبار نہیں کریں گے. (١٩٧٠ ، بُرشِ قلم ، ٢٥٣).

---ٹُوٹے ، نَہ باسَن پُھوٹے کہاوت.
اس طرح کام نکالنا جس میں کسی کا نقصان نہ ہو ، **کام بھی ہو جائے اور کسی کا نقصان بھی نہ ہو** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---ٹیک کے جانا / چَلْنا ف م ؛ محاورہ.
بیماری یا معذوری کی وجہ سے لکڑی کے سہارے چلنا ، **لاٹھی کے سہارے چلنا** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---ٹیکْنا محاورہ.
لاٹھی کا سہارا لینا ، **بمشکل چلنا**.

جاتے ہیں لاٹھی ٹیک کے دل شاد ہم وہیں
جو ہم کو دیکھتا ہے ، وہ کہتا ہے آفریں

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ ، ٢ : ١٢٣). ایک بوڑھا لاٹھی ٹیکتا آیا. (١٩٣٢ ، سیلاب و گرداب ، ٤٢).دادا ... لاٹھی ٹیکتے برآمدے تک آ کر پکارتے ، « راگھو نہیں آیا ابھی » . (١٩٨٨ ، اپنا اپنا جہنم ، ١٩٩).

---ٹُھکْرانا محاورہ.
لاٹھی سے کھٹکھٹانا ، **لاٹھی کے ذریعے کھٹ کھٹ کی آواز**

پیدا کرنا (خصوصاً عرب اس عمل سے اشارے کا کام لیتے ہیں) - عربوں ... کا لاٹھی ٹھکرانے کا مخصوص طریقہ ہے . (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، ۶۳).

---چارج (---سک ر) امذ.
لوگوں کو ہٹانے کے لیے پولیس وغیرہ کا لاٹھیوں سے حملہ . عورتوں اور بچوں پر گولیاں چلانا اور لاٹھی چارج ، یہ سب کشمیر میں پھر وہی حالات پیدا کر دیں گے . (۱۹۸۶ ، آگ ، ۱۵۱) . آزادی کی تحریک اپنے عروج پر پہنچی جلسوں ، جلوسوں ، اشک آور گیس ، لاٹھی چارج ... سے ہوتی ہوئی ساحل مراد تک آئی . (۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر (دیباچہ) ، ۹). اف : کرنا ، کرانا ، ہونا . [لاٹھی + انگ:Charge].

---ڈالنا محاورہ.
لاٹھی زمین پر پھینکنا. فرمایا موسیٰ ! اس (لاٹھی) کو زمین میں ڈال دو چنانچہ موسی نے لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ ہے . (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۳۳۳).

---کہار سے بھیٹ نہیں ، جھوٹوں باپ باپ کہاوت.
مارپیٹ سے ابھی واسطہ نہیں پڑا اور بیکار ہائے باپ چلانا شروع کر دیا ، قبل از مرگ واویلا ، ناحق کی فریاد (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---کے ہاتھ مال گُزاری بیباق کہاوت.
مار پیٹ سے معاملہ جلدی طے ہو جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

---لَٹھوَل (---فت ل ، ٹھ ، شد و بفت) امث.
سرپھٹول ، جوتی پیزار ، جُوتم جاتا ، مارپیٹ (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لاٹھی + لٹھ (رک) + وَل ، لاحقۂ اسمیت].

---لیے پانْو پَر خا ک کہاوت.
مسافر کے متعلق کہتے ہیں ، مسافر کی نشانی ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مارے پانی جُدا نہیں ہوتا کہاوت.
کسی کے بہکانے سے قرابت داری ختم نہیں ہوتی ، بھائی بندوں میں فرق ڈلوانے سے تفریق نہیں ہوتی. میرا دل الٹا ہوا ہے ، جان دینے کو جی چاہتا ہے ، وہ مثل کہتے ہیں کہ لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا ، میں نے چاہا کہ تجھ کو ایک نظر دیکھ لوں . (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۲۱). میں جناب اس کو نہیں مان سکتا ، لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا. (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۷۰).

---نُما (---ضم ن) صف.
لاٹھی جیسا ، لاٹھی کی شکل کا ، عصا کی طرح کا. ان کا (سانپوں کا) جسم لاٹھی نما اور لچک دار ہوتا ہے . (۱۹۸۶ ، جنگ ، کراچی ، ستمبر ، ۵ ، ک ، ۲). [لاٹھی + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

---ہاتھ کی ، بھائی ساتھ کا کہاوت.
لاٹھی وہی اچھی ہے جو ہاتھ میں ہو اور بھائی وہ اچھا جو ساتھ دے ، جو پاس ہے اُسی کا اعتبار کرنا چاہیے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لاج (۱) امث ؛ امذ.

۱. (اَ) **حیا ، شرم ، لحاظ ، غیرت ، حجاب ، عار.**

بیٹھا سور جب نور کا تاج کر
بیٹھی رات کوہ‌قاف میں لاج کر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۱).

جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں
پھلاں غنچے ہو جائیں بھر لاج سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

وہ شوخ مجھ کوں آ کے ملا اس سبب ولی
شادی میں اس کی صرف کیا ہوں میں لاج آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۶۹). ایک رات رانی کیتکی اوسی دھیان میں اپنے مدن بان سے کہہ اوٹھی ، اب میں نگوڑی لاج سے کٹ کرتی ہوں . (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۱). نوج ایسی لاج بھی کیا ! (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۵) . (اَاَ) **شرمندگی ، خجالت** (جامع اللغات). ۲. (اَ) **عزت ، آبرو ، ناموس ، حُرمت.** بس لئے خالق اس پیدا کرنے کی تجھے لاج . (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۳). گھرانے کی لاج پر خیال کر کے بی بی کا پاس خاطر بہت مدنظر رکھتے تھے . (۱۸۸۰ ، آب حیات ، ۵۰۹). ماں باپ کی لاج کے لیے جو جو تکلیفیں اُٹھائیں وہ ثابت کر رہی ہیں وہ کیسی اچھی اور کتنی اچھی بیٹی تھیں . (۱۹۴۳ ، سیدہ کی بیٹی ، ۲۳۹).

تو ہر ایک دکھ کا علاج ہے ، ترا نام عشق کی لاج ہے
تو ہی دل زدوں کا ہے مُدعا ، تو ہی غم زدوں کا ہے آسرا

(۱۹۸۳ ، مرے آقا ، ۲۰). [ب : लज्जा].

---آنا محاورہ.
شرم محسوس ہونا ، شرم آنا.

تاسوں مانگوں جو نہیں محتاج اور سے مانگیں آوے لاج

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۶).

کرے کون میرے مرض کا علاج
حکیموں سے کہتے میں آتی ہے لاج

(۱۸۹۳ ، ماہ و اختر ، قصہ پری پیکر ، ۷). انہاں کو خود لاج آتی تھی دوپٹے کے بغیر اچھلتی کودتی عالیہ کو دیکھ کر . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۰۷).

---پکڑْنا محاورہ (قدیم).
حیا کرنا ، شرمانا نیز شرمندہ ہونا.

نا سکے جبریل کچ کہنے تمارے وصف کوں
بندہ خدمت میں چو کیا کر سب بندیاں میں پکڑیا لاج

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۷).

---ڈھونا محاورہ.
شرم رکھنا ، عزت بچانا ، عزت بنی رکھنا. یہی سب کا حال ہے ، بس لاج ڈھوتے ہیں اور کیا. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۷).

---دُولارا (---ضم د ، غم و) صف (شاذ).
مراد : **معصوم** ، **باحیا** ، **پاکیزہ نیز پیارا** ، **چھوئی موئی**۔ تو عالم نباتات میں ایک لاج دولارا پودا ہے۔ (۱۹۴۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸۵)۔ [لاج + دولارا (رک)]۔

---رَکھ لینا / رَکْھنا محاورہ۔
بھرم رکھنا ، **آبرو بگڑنے نہ دینا** ، **عزت بچانا** ، **شرم رکھنا**۔ اُن آبِ حیات نے اس آبِ حیات کا رکھنا ہے لاج۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۶)۔ قوم میں کچھ جان باقی ہے تو وہ ضرور ان معزز ناموں اور معزز کنبوں کی لاج رکھے گی۔ (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱ : ۲۱۶)۔ اگر ہندو دھرم کی لاج رکھنی ہے تو اُٹھو۔ (۱۹۳۸ ، شہید مغرب ، ۵۶)۔ حضرت مولانا شہر میں واپس آگئے تو میں نے ہاتھ جوڑ کر کہا حضرت دیکھنا میری لاج رکھنا۔ (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۶۹)۔

---رَہ جانا / رَہْنا محاورہ۔
بھرم قائم رہنا ، **عزت رہ جانا** ، **آبرو رہنا**، **شرمندہ ہونے سے بچنا**۔

اس وقت کیا رہیگا تیرا لاج
جاگیو جاگنا بھلا ہیگا

(۱۹۲۶ ، پنجاب میں اردو(میر صابر)، ۲۶۷) والدہ ... کی دانشمندی کے صدقے والد مرحوم کے بعد ہمارے کنبے کا اتحاد قائم رہ سکا تھا اور ہماری لاج رہ گئی تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۷)۔

---سے م ف۔
شرما کر ، **لجا کر** ، **حیا کے ساتھ**۔

بیٹھے بیٹھے تو نے کتنی لاج سے دیکھا ،
پیتل کے اس اک تل کو جو تیری ناک میں ہے ،

(۱۹۷۰ ، کلیات مجید امجد ، ۳۷۶)۔

---سے مَرْنا محاورہ۔
بے حد شرمندہ ہونا ؛ **غیرت کے مارے زمین میں گڑنا** (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات)۔

---شَرْم (---فت ش ، سک ر) امث۔
شرم و حیا۔ قوم میں انسانیت اور لاج شرم نہیں ہے۔ (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۷)۔ [لاج + شرم (رک)]۔

---کَرْنا محاورہ (قدیم)۔
شرم کرنا ، **لحاظ کرنا** ، **عزت کا خیال رکھنا**۔

سجن اب کر کسے کی لاج کر ری
مروں ہوں در عقب تک او گہر ری

(۱۶۲۵ ، افضل جھنجھانوی ، بکٹ کہانی ، ۱۶)۔

دختر رز کو بھری ، بیٹھے ہو ، عقل میں لیے
ہے کشور ناک کی حرمت کی تو کچھ لاج کرو

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعراء (حافظ بدھا شیفتہ) ، ۵۸۲)۔

---کی آنکھ پَہاڑ / جَہاز سے بھاری کہاوت۔
پہاڑ یا جہاز اپنی جگہ سے چل سکتا ہے مگر غیرت مند کی آنکھ اپنی جگہ سے نہیں اُٹھ سکتی (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ محاورات نسواں)۔

---کی ماری امث۔
شرم کرنے والی ، **باحیا عورت**۔ لاج کی ماریاں کنوؤں سے جاہ کرتی تھیں۔ (۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، خشک چشمے کے کنارے ، ۹۵)۔

---کے مارے م ف۔
شرم کے باعث ، **حیا کی وجہ سے**۔ دن بھر دھوپ میں چلا تو رتوندی ہو گئی ، مگر لاج کے مارے کسی سے کہا تک نہیں۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۱۹)۔ ساس سُسر کی باتیں سُن سُن کر پاگل ہوئی جا رہی تھی پر مارے لاج کے کچھ نہ کہہ سکی۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۰۸)۔

---کھانا محاورہ۔
شرم کرنا ، **شرم آنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---کھونا محاورہ۔
بے حیا ہو جانا ، **بے شرم ہو جانا** (جامع اللغات)۔

---گَنْوانا محاورہ۔
رک : لاج کھونا۔

بدھ کھوئی او لاج گنوائی
اجھوں اپس دہری لڑائی

(۱۶۳۹ ، ملک محمد جائسی ، پوتھی چتر ریکھا ، (ق) ، ۷)۔

---لَجانا محاورہ۔
شرمانا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---لَگانا محاورہ۔
شرمندہ کرنا ، **شرم سے (کسی کا) سر جھکانا** ، **ذلیل کرنا**۔ ایسی بھدی انگوٹھی پہنے ہوئے ہیں ، جس نے ہاتھ کو بھی لاج لگا دی ہے۔ (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۲۹)۔ شہر کی فصیل کچی بنائی گئی جس نے شہر کی شان کو لاج لگا دی۔ (۱۹۳۰ ، چار چاند ، ۱۳)۔

---لَگْنا محاورہ۔
شرم آنا نیز بدنامی ہونا۔

بولے اے خدایا میرے دل کوں آج
ہو ساری خلق میں لگی مجکوں لاج

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۲۲)۔ وہی چیزیں جو کسی وقت مکان کی زینت اور آرائش کا سامان تھیں ، آج بیٹھنے والے کو بھی لاج لگتی تھیں۔ (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۰۲)۔

---مِٹانا محاورہ۔
خجالت دُور کرنا ، **شرمندگی مٹانا**۔ یہ کسی ہارے ہوئے دشمن کی شکست کی لاج مٹاتی ہیں۔ (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات، ۸۹)۔

---مَرْنا محاورہ۔
شرم کے مارے گڑ جانا ، **غیرت سے مرنا** ، **آپ ہی اپنا گھٹنا کھولے آپ ہی لاجوں مرے**۔ اپنا گھٹنا کھولیے اور آپ ہی مریئے لاج۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۲۳)۔

۔۔۔نبھانا محاورہ (شاذ)۔
لحاظ کرنا ، آبرو رکھنا ، عہد نبھانا۔

آن کی آن میں مٹ جاتا ہے
ان کی پیت کا کھیل
یہ کیا جانیں لاج نبھانا

(۱۹۵۹ ، تیز ہوا اور تنہا پھول ، ۹۵)۔

۔۔۔والا صف ، امذ۔
آبرو رکھنے والا ، (کسی کی) عزت رکھنے والا ، شرمندگی سے بچانے والا ، کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مراد لیتے ہیں۔

السلام اے دو جہاں کے تاج والے السلام
السلام اے بیکسوں کی لاج والے السلام

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (مولانا حامد بدایونی) ، ۱ : ۲۶۹)۔ [لاج + والا ، لاحقۂ فاعلی]۔

۔۔۔ونت / ونتا (۔۔۔فت و ، سک ن) امذ ؛ ← لاجونت۔
شرمیلا ، شرم و لحاظ والا ، حیادار مرد (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس)۔ [لاج + ونت ، لاحقۂ صفت + ا ، لاحقۂ تذکیر]۔

۔۔۔ونتی (۔۔۔فت و ، سک ن) امث۔
۱۔ رک : **لاجونتی ، باحیا ، پاک دامن ، شرم والی عورت۔**

کچھ بوجھ نہ ایسی لاجونتی کی حیا
شرماتے ہوئے بھی شرم آئے جس کو

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۱۸۳)۔ ۲۔ **ایک قسم کی چھوئی موئی** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [لاج ونت (رک) کی تانیث]۔

۔۔۔ہونا محاورہ۔
لحاظ ہونا ، شرم و حیا ہونا۔

نہ دیکھا آنؑ کیا پیدا کیے کی لاج ہے جس کو
اسی کا آسرا ہے منھ دکھاؤں اور اب کس کو

(۱۹۲۳ ، مطلع انوار ، ۱۵۳)۔

لاج (۲) امذ۔
ایوان ، مکان ، منزل ، عمارت۔

دل ملیں تو کیا ملیں اہل قوم کے باہم
ایک آیا کعبہ سے ایک آیا لاج سے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۹۶)۔ کراچی میں فری میسن لاج کی بنیاد ۱۸۴۴ء میں رکھی گئی۔ (۱۹۸۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ جولائی ، ۵)۔ [انگ : Lodge]۔

لاج (۳) امذ۔
بھگویا ہوا اناج ، گیلا اناج (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس)۔ [س : **लाजा**]۔

لاج (۴) امذ۔
نقش۔ زبان فارسی میں لاج نقش کے معنی میں ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۲۷)۔ [ف]۔

۔۔۔آوَرْد (۔۔۔فت و ، سک ر) صف۔
نقش لانے والا۔ اصل میں لاج آورد تھا جس کے معنی نقش لانے والے کے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۲۷)۔ [لاج + ف : آورد ، آوردن ۔ لانا]۔

لاجا (۱) امث۔
رک : لاج (۱) ، حیا ، شرم۔

کھول گھونگٹ چھوڑی لاجا دو جو بھوں کبری کاجا

(۱۵۶۵ ، جواہر اسرار اللہ ، ۲۰۸)۔ [لاج + ا ، لاحقۂ تصغیر]۔

لاجا (۲) امذ۔
بھنا ہوا یا بھیگا ہوا اناج (جامع اللغات)۔ [س : **लाजा**]۔

۔۔۔مَنْڈ (۔۔۔فت م ، سک ن) امذ۔
جوار کو بلول اور چاولوں کے ساتھ پکا کر تھوڑی سی کالی مرچ ڈال کے تیار کی ہوئی مرکب غذا جو تپ کے مریض کو دیتے ہیں۔ پہلی ترکیب کا نام باد منڈ ہے اور دوسری ترکیب کا نام لاجا منڈ ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۶)۔ [لاجا + س : [illegible]]۔

لاجا لُوجی (و مج) امث۔
انکسار ، خاکساری ، گڑگڑانا۔ ساری استمالت لاجا لوجی ، خوشامد درآمد تعظیم تکریم میں ظاہرداری کے سوا کچھ نہ تھا۔ (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳۳ : ۹)۔ [لاج + ا : لاحقۂ اتصال + لوج (لاج کا تابع) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لاجِک (کس ج) امث ؛ امذ۔
وہ علم جو عقلی دلائل سے حق کو حق اور ناحق کو ناحق ثابت کرتا ہے ، منطق۔ ہندوؤں ... نے تمام علوم ریاضیات ، ہندسہ ، حساب ، لاجک ، فلاسفی ، مارل سینس میں ترقی کی۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۳۲)۔ لاجک کی فی الحال آپ کو ضرورت نہیں ہے۔ (۱۹۲۲ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۱۶۱)۔ ماڈرن لڑکی کی طرح ہمیشہ بک بک کرتے رہنا ، بغیر لاجک کے۔ (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۰۳)۔ [انگ : Logic]۔

۔۔۔گیٹ (۔۔۔ی مج) امذ۔
(کمپیوٹر) کمپیوٹر میں استعمال ہونے والا الیکٹرانک سرکٹ جس کی مختلف ان پٹ (آغاز) میں کچھ اصولوں کے مطابق برق رو گزارنے پر ایک خاص آوٹ پٹ (انجام) حاصل ہو۔ الیکٹرانک سرکٹ کو لاجک گیٹ کہتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۳۵)۔ [انگ : Logic Gate]۔

لاجْنا (سک ج) ف ل (قدیم)۔
شرمانا نیز شرمندہ ہونا۔

بی بی فاطمہ عرش کے تاج ہیں
ان نور تھے حور جنت کی لاجے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۷)۔

چلے آئے ہوپ باجتے گاجتے
کتا تاک لے ہاتھ میں لاجتے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامہ سیوک ، ۳۴)۔ [رک : لاج (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

لاجِنگ (کس ج ، غنہ) امث.
کسی مکان کا جزو کرائے پر لے کر سکونت ، بورڈنگ یا ہوسٹل وغیرہ میں سکونت یا عارضی قیام نیز جس مکان میں مالکِ مکان خود رہتا ہو اس کا کرائے پر اٹھا ہوا حصّہ. لاجنگ میں نے کرائے پر لیا. (۱۸۶۹ ، مکاتیب سرسید ، ۱ : ۲۱). میں نے آپ کے قیام کے لیے ایک لاجنگ پہلے ہی سے ٹھیرا رکھی ہے . (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۴۷). لاج ... اس کے مرکبات لاجنگ اور لاجنگ اینڈ بورڈنگ بھی مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۸). [انگ: Lodging].

---اینڈ/ اور بورڈنگ (---ی مج ، غنہ ، و مج ، سک ر ، کس ڈ ، غنہ) امث.
کرائے پر مکان یا اس کا کوئی حصّہ لینا اور سکونت اختیار کرنا. ممکن ہو تو لاجنگ اور بورڈنگ کی فیس کا بھی اُدھر سے وصول کر کے بنام مولوی عبدالاحد صاحب ... مطبع مجتبائی کے پتے سے بھجوا دینا چاہیے. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳۵). لاجنگ اور لاجنگ اینڈ بورڈنگ بھی مستعمل ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۳۸). گنجائش کافی تھی اس لیے لاجنگ بورڈنگ بھی ہو جاتی تھی. (۱۹۸۷ ، غالب ، جولائی ، ۲۶۹). [انگ: Lodging (and) Boarding].

لاجْ وَرْت (سک ج ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : لاجورد. اس کو ... ہندی میں لاج ورت کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۱). [لاجورد (رک) کا سہنْد].

لاجْوَرْد (سک ج ، فت و ، سک ر). (الف) امذ.
۱. فیروزے کی قسم کا مگر اس سے زیادہ عمدہ ، مور کی گردن کے رنگ کے مشابہ جوہردار پتھر ، سنہری نقطوں والا زیادہ قیمتی اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہے اسے پیس کر تصاویر وغیرہ اور دواؤں میں بھی استعمال کرتے ہیں (انگ: Lapis Lazuli).

چمن در چمن خوش بہیا نیر سب
رنگا میز لاجورد سندھیر سب

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۳). کان لاجورد و نقرہ بھی وہاں سے قریب ہے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۱). کوہ بدخشاں ... میں سونے اور چاندی اور لاجورد کی کان ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۷۶). مکان کا دروازہ سونے چاندی اور لاجورد کا ہے. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۱۸۵). لاجورد کا نیلا رنگ اب ماضی کی بات ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۹۱). ۲. (گندھک کی آمیزش سے بنا ہوا) ایک ولایتی نیل (فرہنگِ آصفیہ). (ب) صف. نیلا ، نیلے رنگ کا.

دو کنہ ہوا پریا زرد　　　طوق گلے میں لاجورد

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۷۹)).

سات مشعل دیکھے پھر ہو سات مرد
نور اون کا تھا سپہر لاجورد

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۵۳).

حیوان زمیں کے نور سے ہے چرخ لاجورد
مانند کہربا ہے رُخ آفتاب زرد

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱). [ف].

---شُوئی (---و مع) امث.
لاجورد صاف کرنے کا عمل یا پیشہ. بعض شعراء کے مکاسب یہ تھے ... نقاشی ، لاجورد ، شوئی ، کتاب فروشی ، تجارت ... وغیرہ وغیرہ . (۱۹۶۵ ، مباحث ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ۳۸۰) . [لاجورد + ف : شو ، شستن - دھونا سے فعل امر + ی (حرف اتصال) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---مَغْسُول کس صف(---فت م ، سک غ ، و مع) امذ.
(طب) دھویا ہوا لاجورد ، نیل جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. لاجورد مغسول معجون تیار ہو جانے کے بعد ملایا جائے. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۲۱). [لاجورد + ع : مغسول (غ س ل)].

لاجْوَرْدی (سک ج ، فت و ، سک ر). (الف) صف.
۱. لاجورد کے رنگ کا ، نیلا ، نیلگوں ، نیلے رنگ والا.

ہوا پردۂ لاجوردی خیام　　　دسیا جوں کہ شنگرف زنگارفام

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۶۹). جب اُڑتا ہے تو اس وقت سبز نیلے اور لاجوردی اور سفید ملے جلے (پر) بڑی بہار دیتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۷۶). دریا کی رواں آسمان کی لاجوردی فضا ، صبح و شام کا طلوع رات کی تاریکی . (۱۹۲۲ ، نگار ، فروری ، ۹).

کچھ دیر ہے غبار شب نوردی
کچھ کی ہیں قبائیں لاجوردی

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۳۲). ۲. ؁لاجورد؁ پتھر یا اس کے برادے سے بنا ہوا. دروازہ اس کی میں لاجوردی اور طلائی کام ... ہوا ہے. (۱۷۶۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۵).

جس طرح ہووے لاجوردی طلا　　　کسی دیوار خام کے اوپر

(۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۹).

شرابِ سرخ جو ہو جام لاجوردی میں
ہے نظر میں نہ اپنے وقار شام و شفق

(۱۸۴۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۳۴). جن میں آگرہ کے دونوں برجوں کی طرح طلائی لاجوردی نقش و نگار بنے ہوئے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۲۹). منصور کا نقرئی سگریٹ کیس لاجوردی میناکاری کے مونوگرام سے مزیّن. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۶۹۵). (ب) امذ. برادۂ لاجورد عرق لیمو اور جفرات سے بنایا ہوا رنگ ، سبز طاؤسی رنگ ، نیل کی رنگت کا چمکیلا رنگ.

ایک کا ہے دوسرے سے رنگو زینت میں فزوں
قرمزی ، اودا ، سنہری ، لاجوردی ، لالہ گوں

(۱۹۲۶ ، مطلع انوار ، ۹۶). رنگریز کپڑا رنگنے میں کمال رکھتے ہیں ... تربوزی ، کاسنی ، گلنار ، لاجوردی . (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۳۳). [لاجورد + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاجْوَرْدِیَت (سک ج ، فت و ، سک ر ، کس د ، فت ی) امث.
لاجورد (رک) کی حالت یا خصوصیت . اس پتھر میں کسی قدر لاجوردیت ہوتی ہے (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۲۸۷). [لاجورد + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لاجْوَرْدِیَہ (سک ج ، فت و ، سک ر ، کس د ، فت ی) امذ.
ایک روئیدگی جس کے عصارے کو گوند کے ساتھ پیسنے سے

وہ لاجورد کی طرح ہو جاتا ہے. صاف ہونا ... کو گوند کے ساتھ پیستے اور لاجورد کی طرح ہو جاتا ہے اس کو لاجوردیہ بھی کہتے ہیں (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۸۳). [لاجورد + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لاجون (و مج) امث ؛ ج.
رک : **لاج (۱) کی جمع نیز مغیرہ حالت ترا کیب میں مستعمل** (ماخوذ : جامع اللغات).

---تے م ف (قدیم).
شرما کر ، شرم و حیا سے ، غیرت سے.

میٹھائی دیک کہ انجیر کی پھیکا ہو سدا
لاجوں تے موم کے پردے میں چھپا جا کے عسل

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۲۷).

---مرنا محاورہ.
نہایت شرم و لحاظ سے بیٹھا جانا ، بہت شرمندہ ہونا ؛ جیسے: اپنی ٹانگیں کھولیے اور آپ ہی لاجوں مریے (مشہور کہاوت).

ایک بیٹی ہے دوسری ہے بہن
ٹانگ کو کھولوں اپنی ، لاجوں مروں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۴). غیرت کے مارے ہنستے ہنستے ہو گئی لا کہ چاہا کہ اپنی ٹانگ آپ کیوں کھولوں جو لاجوں مروں اسے کسی صورت سے تھکا فضیحتی کی خبر نہ ہو. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۷). اپنا گھٹنا کھولیں آپ ہی لاجوں مریں. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۷۸).

لاجْوَنْتی (سک ج ، فت و ، سک ن) امث.
۱. **شرمیلی ، باحیا ، پا کدامن عورت.**

کچھ پوچھ نہ ایسی لاجونتی کی حیا
شرماتے ہوئے بھی شرم آئے جس کو

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۱۸۳). اس جانِ حیا نے لجا کر آنکھوں کے پردے گرا لیے اور لاجونتی کی طرح سمٹ کر چادر اور چار دیواری میں محبوس ہو گئی. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۹۰). ۲. **چھوئی موئی کا پودا.** ایسا معلوم ہوتا تھا ، کہ لاجونتی کی ڈالی جیسے کسی نے چھو لیا ہو، جھوم رہی ہے . (۱۹۲۸ ، ٹانگ کتھا ، ۱۰). [لاج ونت (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لاجَہ وَرْدی (فت ج ، و ، سک ر) صف (قدیم).
رک : **لاجوردی ، نیلا** (قدیم اردو کی لغت). [لاجوردی (رک) کا قدیم اِملا].

لاجی امذ.
زمین ناپنے کا ایک پیمانہ. ترہت کا بیگھہ ۴۰۰ مربع لاجی کے برابر ہوتا ہے یعنی ۴۲۲۵ مربع گز کے اور اوڑیسہ کا بیگھہ برابر ایک ایکڑ کے ہوتا ہے. (۱۸۵۶ ، کتاب حساب ، ۱۱۸). [مقامی].

لاجھا امذ.
لس ؛ چمٹنے یا چپکنے کی لوت ، لسلساہٹ ، چپچپاہٹ نیز مٹی (پلیٹس). [غالباً ، س : लास].

لاچا امذ ؛ لاچہ.
ریشمی تہبند. لمبا کرتہ اور نیلا لاچا ، سر پر چدریا. (۱۹۵۰ ، خالی بوتلیں خالی ڈبے ، ۱۶۵). وہ لنگیاں ، پٹکے اور لاچے ... سب ایک طرف رہ گئے. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۳۰). [پن].

لاچِین (ی مع) امذ.
۱. **ایک قسم کا شاہین شکاری جو بحری کی طرح شکار کرتا ہے مگر طاقت میں اس سے کم ہوتا ہے ، دوڑی.** باز کو بقدر چار سرخ ، شاہین و لاچین کو تین سرخ باشہ وغیرہ کو دو سرخ دیویں. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۱۳۵). لاچین ایک ترکی لفظ ہے جس کے معنی باز یا شاہین کے بھی ہوتے ہیں. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو (محمد وحید مرزا) ، ۲۲). ۲. **نوکر ، غلام.** لاچین ایک ترکی لفظ ہے جس کے معنی باز یا شاہین کے بھی ہوتے ہیں اور غلام کے بھی. (۱۹۲۹ ، امیر خسرو ، (محمد وحید مرزا) ، ۲۲). [تر].

---بچّہ (---فت ب ، شد ج بفت) امذ.
لاچین (رک) کا ایکم نام. ترکی میں لاچین بچہ کہتے ہیں ہندی میں اوسکو دوڑی کہتے ہیں. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۳۰). [لاچین + بچہ (رک)].

---سُرْخ کس صف (---ضم س ، سک ر) امذ.
لاچین (رک) کی ایک قسم جو پہاڑوں میں ہوتا ہے. لاچین سرخ کہ ماں اوس کی موش خوار سیاہ اور باپ اوس کا لاچین بچہ ہے. (۱۸۸۳ ، صید گہ شوکتی ، ۳۰). [لاچین + سرخ (رک)].

---کافُوری کس صف (---و مع) امذ.
لاچین (رک) کی ایک قسم جس کا رنگ کلنگ سے مشابہ ہوتا ہے. لاچین کافوری کہ کلنگ کی رنگت رکھتے ہے (کذا) آشیانہ اوس کا کنارہ کوہ و دشت میں ہوتا ہے (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۳۰). [لاچین + کافور (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاحِق (کس ح). (الف) صف.
۱. **پیچھے سے آ کر ملنے والا ، بعد میں آنے والا (سابق کی ضد).**

جیوں عدم کو وجود ہے لاحق
جیوں قوم کو حدوث لازب ہے

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۰).

ہے حُسن ذات و خوبی لاحق میں ایک فرق
بُو اوڑ گئی یہ رنگ نہ گل سے جدا ہوا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۶۱).

ہے تیرا اوّل و آخر مطابق
نہ تیرے ساتھ لاحق ہے نہ سابق

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۸). ۲. **چسپیدہ ، وابستہ ، چمٹا ہوا ، پیچھے لگا ہوا ، عارضی.**

بجھے تو دیکھ ہمدم جاں بلب دلگیر ناحق ہے
حوالے کر دے بس تقدیر کے تدبیر لاحق ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۵). ایسی مرض میں جو ... ان کو لاحق تھا دہلی میں وفات پائی. (۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۱ : ۱۷).

ادیب نے ہر وقت اور ہر دور میں یکجہتی کو لاحق خطروں کی نشان دہی کی ہے۔(۱۹۸۲ ، قومی یکجہتی میں ادب کا کردار، ۸۵)۔ (ب) امذ. ۱. **آگے پیچھے ، سیاق و سباق ، لاحق و سابق.** اس کے ساتھ ساتھ تقریر کے لاحق و سابق پر نظر ڈالی جائے۔ (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۲۰)۔ ۲. **(قواعد) وہ لفظ جو کسی لفظ کے شروع یا بعد میں درج ہو لاحقہ یا سابقہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ ۳. **(شاعری) ایک شعری صنعت ، تجنیس کی نوعی قسم.** تجنیس لاحق اور وہ یہ ہے کہ الفاظ متجانس کے بعض حروف میں اختلاف ہو مگر یہاں بھی شرط یہ ہے کہ ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے تشابہ میں بُعد واقع ہوجائے گا۔ (۱۸۸۱ ، بحرالفصاحت ، ۹۱۰)۔ جو صنعتیں استعمال کی گئی ہیں وہ یہ ہیں ... ارصاد ، رجوع ، لاحق ، تضاد ... توشیح وغیرہ۔ (۱۹۷۹ ، تساخ (حیات و تصانیف) ، ۲۰۶)۔ ۴. **(فقہ) اس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ (نماز میں) شریک ہونے کے بعد یا شریک ہونے سے پہلے ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں.** لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو کس وقت اور کس طرح پوری کرے (۱۹۵۳ ، کفایت اللہ (مفتی) ، تعلیم الاسلام ، ۴ : ۳۳)۔ [ع : (ل ح ق)]۔

ـــــ رَہنا محاورہ.

پیچھے لگا رہنا ، عارض ہونا ، چمٹا رہنا. مقرر کے ، اس خوف کو ختم کر دیتے ہیں جو اسٹیج سے پیدا ہوتا اور کئی دفعہ ذہن کی لہروں کو لاحق رہتا ہے۔(۱۹۷۵ ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ۵۲)۔

ـــــ کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.

جوڑنا ، وابستہ کر دینا ، چسپاں کر دینا ، ملا دینا ، بطور تتمہ شامل کر دینا. درمیان اوس چیز کے کہ لاحق کیا اجبار سے۔ (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۱)۔ یہ ترجمہ حیات النبیؐ کے ساتھ لاحق کر دیا گیا ہے۔ (۱۹۷۶ ، مقالات کاظمی ، ۲۵)۔

ـــــ ہونا محاورہ.

۱. **چمٹنا ، لپٹنا ، وابستہ ہونا.** مخمور سوچی کہ شاہزادے کو تیرے کم سن ہونے کا حال سنکر فرحت حاصل ہوئی تھی مگر اب پھر کچھ فکر لاحق ہوئی ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوش ربا ، ۱ : ۳۵۳)۔ یہ تکلیفیں میرے جسم کو لاحق ہیں۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچۂ حسن نظامی ، ۱۷۱)۔ الیاسف کو اپنے مرنے کے بعد اپنے جسم کی سلامتی کی فکر لاحق ہوئی۔ (۱۹۸۷ ، حصار ، ۵۵)۔ ۲. **(بیماری) لگنا ، (مرض) لگ جانا.** یہ مرض اگر طبی نقطۂ نظر سے جوان العمر یا ادھیڑ کو لاحق ہو جائے تو یہ عسیرالعلاج سمجھا جاتا ہے۔ (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۳۲)۔

لاحِقَہ (کس میج ح ، فت ق) (الف) صف.

بعد میں آنے والا یا بعد کو پیوست ہونے والا ، چسپاں ، وابستہ ، ملحقہ.

کھو جو کھایا سو پایا ذائقہ
ذائقہ اس نطق سوں میں لاحقہ

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۱۲۶)۔ روز و شب جس طرح حرکات سابقہ سے محدود ہو سکتے ہیں اسی طرح حرکات لاحقہ سے بھی۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۹)۔ جس جگہ کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اس میں ... وہاں کے لاحقہ و عارضہ تغیرات ... کا اثر شامل حال ہوتا ہے۔ (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۲)۔ اس سلسلے میں اور بھی واقعات سابقہ و لاحقہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات (ترجمہ) ، ۳۲۹)۔ (ب) امذ. ۱. **تتمہ ، ضمیمہ ، تکملہ.** وہ براہ راست ... عمل پیدائش کا ناگزیر لاحقہ ہیں۔ (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰)۔ ۲. **(قواعد) کسی کلمے یا جزو کلمہ کے بعد وہ حرف یا ادھورا یا پورا لفظ جس سے ایک کلمہ بن جائے یا جو نحوی شکل بنانے میں کام آئے.** ہم چاہتے ہیں کہ ... ایسے نئے الفاظ بنائیں جو ہمارے لاحقوں اور سابقوں کے لگانے سے تیار کیے گئے ہوں۔ (۱۹۲۸ ، سلیم (وحیدالدین) ، افادات سلیم ، ۲۳)۔ اس کے لیے وہ نئے لسانی لاحقے تعمیر کرتے ہیں جو غزل کے ... معنی کی پیروی نہیں کرتے۔ (۱۹۸۶ ، غالب ، ایک شاعر ایک اداکار ، ۱۰۵)۔ ۳. **کوئی عضو جو دوسرے عضو سے ملحق ہو.** پیٹ پر سے ٹانگیں پر یا اور کوئی لاحقہ نہیں ابھرتے اور جسم کا یہ حصہ بیضوی اور ہموار ہے۔ (۱۹۷۳ ، چیونٹی نامہ ، ۸۵)۔ [لاحق + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ لَگانا محاورہ

کسی لفظ یا کلمے کے آخر میں کوئی لفظ یا کلمہ جوڑ دینا. فارسی میں خوش کو اگر سرور کے معنی میں استعمال کرنا ہوتا ہے تو کوئی مناسب لاحقہ لگا دیتے ہیں۔ (۱۹۸۶ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۳۶)۔

لاحِقی (کس میج ح) صف.

(قواعد) لاحقہ معنی ۲ (رک) سے منسوب ، لاحقوں سے مرکب (زبان). ماہرین لسانیات نے صرف و نحو کے اعتبار سے زبانوں کو تین خاندانوں میں تقسیم کیا ہے ، ایک انفرادی دوسری لاحقی تیسری تصریفی (۱۹۳۵ ، خطبات گارساں دتاسی ، ۳۶۳)۔ [لاحق + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لاحِقِین (کس میج ح ، ی مع) امذ ؛ ج.

(کسی کے) رشتہ دار یا نوکر چاکر (بیشتر جن کا وہ کفیل ہے)، متعلقین ، زیر کفالت لوگ. لاحقین نے کہا کہ یہ الف نون فاعل کا ہے۔ (۱۸۶۱ ، غالب کی نادر تحریریں ، ۳۳)۔ تین تین نسلیں متعدد لاحقین اور رشتہ داروں کے ساتھ یکجا رہتی سہتی ہیں۔ (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶)۔ [لاحق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

لاغ لاحقہ.

کلمۂ ظرف جو کثرت یا جگہ پر دلالت کرتا ہے (عموماً ترکیب میں مستعمل جیسے : سنگلاخ) کثرت کی جگہ ، کلمۂ ظرفیت.

اے شہنشاہ سچ کو اپنے ہے جسد کا خوب کاخ
ہور صدر کر بیٹھنے سچ ہے صفا دل کا ہو لاغ

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۲۰۸)۔

نشیب لاخ ضلالت کے گوشہ گیر اٹھے
بذوقِ سیر و تماشائے عالمِ انوار
(۱۹۰۷ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲). لاخ (ف) (ظرفیت) سنگلاخ ، دیو لاخ وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۲۱). [ف].

لاد امث.
۱. (گدھے یا خچر وغیرہ کا) بھار ، لدا ہوا بوجھ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. (کُشتی) ایک داؤں جس میں حریف کو کولھے یا کندھے پر اٹھا لیتے ہیں. کشتی کے پینچ مثل بولیاں یا پٹ لینا ، سکی ، بابری ، لاد ، کولا ، دھوبی پاٹ. (۱۹۳۹ ، رسالہ بانک بنوٹ ، ۳۰). [س : लाद].

ـــ پھانْد (ـــ غنہ) امث.
اسباب کا باندھنا اور بار کرنا (نوراللغات ؛ پلیٹس). [لاد + پھاند (پھاندنا (رک) کا حاصل مصدر)].

ـــ پھانْد کے م ف.
اسباب ساتھ لیے ہوئے (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ جانا محاورہ.
(دودھیلے جانور کا) دودھ سے ہٹ جانا (عا کنۂ مرکز اردو ، ۴۴).

ـــ چلْنا محاورہ.
کوچ کرنا ، بوریا بستر سمیٹ کر رخصت ہونا تیز دنیا سے سدھارنا.
کچھ دن یہ ظریف تماشا ہے پھر آگے چل کے کچھ بھی نہیں
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
(۱۹۳۰ ، دیوانجی ، ۳ : ۱۰۳).

ـــ دو/دے لَدا/لَدْوا دے اَور لادْنے والا بھی ساتھ دو/دے کہاوت.
جو کچھ کرنا ضروری ہے وہ تم ہی کرو ، ہم سے کچھ نہ ہو سکے گا (ہر قسم کا بوجھ دوسروں پر ڈالنے والے کے لیے مستعمل). بُوا افروز! تم نے تو وہ مثل کی: «لاد دے ، لدوادے ، لادنے والا ساتھ دے» نظموں کا نام بھی بتاؤں اور لکھوا کر بھی میں ہی بھجواؤں. (۱۸۷۴ ، انشا ہادی النساء ، ۱۷۵). یہ تو ایسے احدی بندے ہیں کہ لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو تب کہیں جگہ سے ہلیں تو ہلیں. (۱۸۸۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۱۷).

ـــ دے لَدا دے ہاکَن والا ساتھ دے کہاوت.
رک : لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو (خزینۃ الامثال).

ـــ دینا محاورہ.
زبردستی بوجھ ڈالنا ، کسی کو بہت کام یا خدمات سپرد کرنا. ہندی ... مسلمان بچے اور بچیوں کے ذہنوں پر بھی لاد دی جائے گی. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۳۳۱).

ـــ لَگانا محاورہ.
لاٹ لگانا ، بوجھ لادنا ، سامان کا انبار لگانا ، کام یا خدمات سپرد کرنا ، مزدوری کی نئی ٹولی کو کام پر لگا دینا. دن کو جو مزدور کام کر چکتے ان کو رات بھر آرام دیا جاتا اور شب کو اور لاد لگائی جاتی. (۱۸۷۹ ، سراب حیات ، ۲۰).

لادا (۱) امذ.
۱. (کنواں) لاڈا ، کچی یا نیم پختہ پتیوں والا نیل کا درخت (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. (رنگائی) نیل کے درخت کا بھوک جو رنگ نکلنے کے بعد باقی رہ جائے (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۳۷). [مقامی].

لادا (۲) امذ.
(پہاڑ بھونجائی) ڈھینکی کی داب یعنی وہ نلی جس میں موگری لگی ہوتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۱۳). [مقامی].

لادا (۳) امذ.
(شکر سازی) گنے کے رس کا میل جو رس کو گرم کرنے سے پھین کی شکل میں اوپر آ کر جم جاتا ہے ، پھوئی ، پھین (ا پ و ، ۳ : ۱۹۱). [مقامی].

لادا (۴) امذ.
رک : لاڈا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لاڈا (رک) کا املا].

لادَن (فت د) امث.
ایک خوشبو کا نام جو ریگستان کی ایک گھاس میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے ، جب بکرا اس کو چرتا ہے تو یہ خوشبو اس کی داڑھی وغیرہ سے لپٹ جاتی ہے جسے چھڑا کر دوا وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں ، صاحب فرہنگ عمیر اور اسٹین گس کے مطابق ایک پھول کا نام. نسخۂ اکسیر .... عنبر ، لادن دو نیم دام . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۸). [ف].

لادْنا (سک د) ف م.
۱. (جانور ، گاڑی ، چھکڑے یا آدمی وغیرہ پر) سامان وغیرہ رکھنا ، بہت سا بوجھ رکھنا.
خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر
سو اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۷). سب اسباب لاد کے نقارہ کوچ کا بلند کیا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۵۴).
دن جو ساون کے ہیں کوچے میں ترے پھرتے ہیں
باغباں مہندی کے لادے ہوئے پشتارے کو
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۹۲).
احمقوں کو کو کہ دنیا نے دیا ظاہر وقار
فی الحقیقت پر وہ لادا گوُ خر پر بوجھ ہے
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۴۹). ایک شخص نے ایک چوپایہ کو گیہوں کی ایک مقررہ مقدار لادنے کے لیے کرایے پر حاصل کیا. (۱۹۳۳ ، جنایات برجایداد ، ۱۷۶). اسے چٹائی سمیت جس پر وہ سو رہا تھا اونٹ پر لاد دیا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۵۷). ۲. (کھیت وغیرہ یا ذخیرے کی جگہ سے) منڈی میں بھیجنا. کاشتکار طرف پسند کرنے زمین اور بیج اور تردد اور طیاری اور باندھنے و لادنے تنبا کو ... توجہ تام مصروف کریں. (۱۸۳۵ ، مزید الاموال ، ۱۲۹). ۳(أ) (مجازاً) کسی کے ذمے عائد کرنا،

سر تھوپنا ، زبردستی ٹھونسنا. چوری لادنے والوں کے پاس گواہ نہیں تھے ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس چور کی برات ظاہر ہوئی۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۶۹۵). عکسوں کو ایسے گوناگوں کاموں سے لاد دیا گیا جو ان کے متعلق نہ تھے۔ (۱۹۶۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۵۲۸). نہ کوئی لفظ معنی پر لادا گیا ہے اور نہ معنی لفظ پر لادے گئے ہیں۔ (۱۹۷۹ ، زخمہ ہنر ، ۱۰). (ii) طاری کرنا. انہوں نے اپنی غلامی کو ذہن و دل پر لادے بغیر وزیرِ ہند ... لارڈ ویول سے ملاقاتیں کیں۔ (۱۹۸۷ ، اُردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۷۳). ۴. (کشتی) حریف کو کولھے یا کندھے پر اُٹھا لینا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. (ٹھگ) پھانسی دینا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [لاد (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

--- پھاندنا محاورہ.
رختِ سفر باندھنا ، بوریا بستر سنبھالنا. بچا کھوپا اور پھر قافلے کا قافلہ لاد پھاند کر آگے بڑھ گیا۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۱۱۵).

لادو (و مع) صف.
بار بردار جانور ، بوجھ ڈھونے والا جانور ، لدّو ، کوتل جس پر لادا جائے ، بوجھ اُٹھا کر لے جانے کا کام کرنے والا (عموماً کوئی جانور). ایک لادو گھوڑا اور دو سواری کے گھوڑے اور اُس کے ساتھ تھے۔ (۱۸۹۳ ، عجائباتِ امریکا (تاریخِ نثر اُردو ، ۱ : ۲۲۶)) . وہ لادو جانوروں پر سواری نہ کرتے۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۳۶). ہریانہ نسل کے لادو بیل جیسا پُرشکن اور تنگ ماتھا۔ (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۱۰). [لاد (رک) + وُ ، لاحقۂ فاعل].

لادو (و مج) امذ.
رک : لادا (۳) ، پتوتی (ا پ و ، ۳ : ۲۰۱). [مقامی].

لادو و لدا دو اور لادنے والا بھی ساتھ کر دو کہاوت.
رک : لاد دو لدا دو الخ. بھئی وا ، لاد دو لدا دو اور لادنے والا بھی ساتھ کر دو ، عقل کے ناخن لیجیے حضرت ، اتنی ناز برداری تو ہم نے کہیں بھی کسی کی نہ دیکھی نہ سُنی۔ (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۳۵).

لادی امث.
۱. دھوبی کی گٹھڑی ، دُھلائی کے کپڑوں کی گٹھڑی.

بیل اُلدو ایک دھوبی پاس تھا
اوس پہ لادی تھا وہ دایم لادتا

(۱۸۱۳ ، ایجادِ رنگین ، ۶۰). مشکیں باندھ کے گدھے پر لاد دھوبی کی لادی کی طرح رکھ دے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳۲).

گھر چھوڑ کے اپنا وقتِ سحر ، کیا گھاٹ کو دھوبی جاتا ہے
کچھ رات گئے پھر بیل پہ لادی لاد کے گھر کو آتا ہے

(۱۹۲۴ ، دیوانِ بشیر ، ۱۵۰).

لادی اُٹھا کے گھاٹ پہ جانے لگے ہرن
کیسے عجیب دور میں پیدا ہوا ہوں میں

(۱۹۹۲ ، اسیج ، ۹۳). ۲. لد جانے کے قابل بوجھ ، بھار ، بوجھا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [رک : لاد + ی ، لاحقۂ اسمیت].

لاڈیا (کس د) امذ.
سر یا گاڑی وغیرہ پر بوجھ لاد کر لے جانے والا شخص ، باربردار مزدور (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لاد (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لاڈیا (سک د) امذ.
رک : لادا (۲) (ا پ و ، ۳ : ۱۱۲). [مقامی].

لا دینا (ی مج) ف م.
لگائی بجھائی کرنا. ادھر حسن ہور دل کوں دغا دی ، ادھر رقیب کوں لا دی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس (دکھنی اردو کی لغت)). [پ : لادن ـ لگانا].

لادے لادے پھرنا محاورہ.
بوجھ اُٹھائے ادھر اُدھر پھرنا ، کاندھوں پر اُٹھائے پھرنا. کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی (اپنے اوپر لادے) لادے نہیں پھرتے۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۵۸۹). اب سخت متفکر ہے کہ بھائی کی لاش کو کیا کرے ، لادے لادے پھر رہا ہے۔ (۱۹۴۴ ، ملک خطا کے شہزادے (نگار ، کراچی ، ستمبر ۱۹۹۳ء ، ۲۹)).

لاڈھنا (سک ڈھ) ف ل.
باربرداری. چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ بڑے جو لادھنے کے کام آتے ہیں ، کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ۔ (۱۹۱۱ ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی ، تفسیر القرآن الحکیم ، ۲۳۶). [لادنا (رک) کا ایک اِملا].

لاڈ امذ ؛ ~ لاڑ.
پیار ، دُلار ، اعتدال سے زیادہ محبت ، ناز ، نخرا ، چوچلا.

توں ہے لاڈلی لاڈ سوں آتی لہے ری
عشق چونپ سوں من میں بھاتی لہے ری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲).

جو کچھ دیکھا تجھے ، اچھی طرح سے نقش خاطر ہے
وہ الکھیل سے ہنسنا لاڈ سے رونا کہاں بھولے

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۵۵). جو وہ کہتا ہے وہ تم منظور کر لیتے ہو ، ... اسی لاڈ میں تو لڑکا غارت ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۷). مس فلاں اپنے امیر ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہے ، ظاہر ہے کہ وہ لاڈ کی بگاڑی ہوئی ... ہوگی۔ (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۱۱). لڑکے کو نانا نانی کے لاڈ نے بگاڑ رکھا ہے۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۳۷).

--- اُٹھانا محاورہ.
نخرے برداشت کرنا ، ناز اُٹھانا.

ہم اپنے داغ سے قائل ہیں خود نزاکت کے
اُٹھائے گا گُل لالہ بہت ہمارے لاڈ

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۵۵). ماں باپ کا لاڈلا تھا ، سدا کا روگ

ذہنی اور جسمانی طور پر بیمار ، تیمارداروں نے اس کے لاڈ اُٹھائے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۵۰).

--- اُٹھوانا محاورہ.
لاڈ اٹھانا (رک) کا متعدی المتعدی ، پیار کروانا ، اپنی نازبرداری کروانا.

میری چیتوں نے شیخ کے سر سے
خوب اُٹھوائے مار مار کے لاڈ
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳٦).

--- پیار (--- کس پ ، ی مخ) امذ.
بے جا پیار محبت ، ناز نخرا. وہ اپنی سسرال میں رہتی تھی ، غرض جس کے گھر میں اتنی دولت اور ایک لڑکا ہو اس کے لاڈ پیار کا کیا ٹھکانہ ہے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹).
بیجا نہیں لاڈ پیار میرا   بروا ہے یہ ہونہار میرا
(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۳۳). کیسا نازک وقت ہے کہ ایک لاڈ پیار کا پلا پلایا ، بچہ کیسی کیسی مصیبتیں جھیل رہا ہے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ٦٦). ماں نے تو لاڈ پیار میں ان کا کباڑا کر دیا تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۰). [لاڈ + پیار (رک)].

--- پیار ہونا محاورہ.
حد سے زیادہ پیار کیا جانا ، ناز نخرے برداشت کیا جانا. وہ بچے جن کا ، دورانِ علالت میں زیادہ لاڈ پیار ہوتا ہے ، بیمار زیادہ پڑتے ہیں. (۱۹۸۹ ، میرتقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۲۵۳).

--- دُولار (--- ضم د ، و غم) امذ.
رک : لاڈ پیار. خورشید بہو کا مزاج قدرتی طریق سے آگ کا بنا ہوا تھا اس پر جو بچپن سے لاڈ دولار میں پلی ہو جس کی زبان ماما اصیلوں سے بحث بحث کے صاف ہو رہی ہو. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۷). [لاڈ + دولار (رک)].

--- سَہْنا محاورہ.
نخرے برداشت کرنا ، ناز اُٹھانا ، جائز ناجائز بات ماننا. ان کے لاڈ ہم اس قدر سہتے ہیں کہ ان کی خاطر ہم روپے کی قیمت کم کر دیتے ہیں. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۳۱ مارچ ، ۳).

--- کا مُنْھ ٹیڑھا کہاوت.
جس بچے کے لاڈ اُٹھائے جاتے ہیں وہ بدتہذیب ہو جاتا ہے. نہ ہم لاڈ کرتے نہ یہ اتنی بےادب ہوتی ، ... بس بیوی لاڈ کا منھ ٹیڑھا. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۲۲۷).

--- کا نام امذ.
پیار سے پکارا جانے والا نام ، عرفیت. مائیکل پیری کا لاڈ کا نام پیری ٹیڈو تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۹۳).

--- کا نام / ناؤں بھنبار / بھنبڑ خاتُون کہاوت.
چاؤ چوچلے سے اولاد ابتر ہو جاتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ خزینۃ الامثال).

--- کَرْنا محاورہ.
(عموماً بچے کا) چاؤ چوچلے کی اداؤں کا اظہار کرنا ، بے جا محبت کرنا ، پیار کرنا ، چمکارنا ، چومنا. اس کے گلے سے لگ کر لاڈ کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۲۷). ماں کی گردن میں ہاتھ ڈال کر لاڈ کرنے لگا کہ میری اماں تیرے صدقے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٥٦٧). اُس نے ان کی گود میں سر رکھ دیا اور لاڈ کرنے لگا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۷).

--- لَڈانا محاورہ.
ناز نعمت ، چاؤ چوچلے سے پرورش کرنا ؛ (جا بیجا) ناز برداریاں کرنا. پیار کرنا لاڈ لڈانا گود میں لیکر سیر کرانا آشیرباد دینا (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۳۵۲).

--- میں آنا محاورہ.
(محبت کے بھروسے پر) ناز نخرے دکھانا ؛ (فرطِ محبت سے) بہت ناز اُٹھانا ، پیار کرنا. ٹھہریے ، بہت لاڈ میں نہ آئیے ، پہلے اس کا جواب دیجیے کہ آپ میرے کمرہ میں چپکے سے کیوں گھس آئے. (۱۹۱۳ ، راج دُلاری ، ۴۴).

--- میں آوے / آئے ککڑی بل بل جاوے / جائے کوّا کہاوت.
رک : جیسی روح ویسے فرشتے (خزینۃ الامثال ؛ جامع الامثال).

لاڈا (الف) صف.
لاڈلا ، چہیتا ، پیارا ، محبوب ، معشوق ، وہ جسے ناز و نعمت سے پالا ہو (جامع اللغات). (ب) امذ. بیل کا کچا پودا ؛ ایک سوانگ کا نام ، لاڈا لاڈی کا سوانگ ؛ عاشق ، دولھا (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [لاڈ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

--- لاڈی امث.
عاشق معشوق ؛ دولھا دلہن ، بنا بنی (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لاڈا + لاڈی (لاڈا (رک) کی تانیث)].

--- لاڈی کا سُوانگ امذ.
ایک قسم کا کھیل جس میں دولھا دلہن یا عاشق معشوق کا سوانگ بناتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لاڈلا (سک ڈ) صف ؛ امذ.
۱. پیارا ، ناز پروردہ ، محبوب ، چہیتا (بچہ).
شفاعت گرسہار سب کا تمہیں   ابی لاڈلا ایک رب کا تمہیں
(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۹).

حلب میں تھا پسر اک شیشہ گر کا
نہایت لاڈلا مادر پدر کا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ٦۸).

چلا رہا ہوں یادِ دلِ گم شدہ میں میں
لے میرے لاڈلے سرے پیارے کدھر گیا
(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۰۳).

رکھتے ہیں ماں باپ سے بڑھ کر جہاں ان کا خیال
لاڈلوں کی طرح ناز ان کے اٹھاتے ہیں یہاں
(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۳۰).

گائے ماتا کا لاڈلا ہو کر
ڈالڈا کھا کے جی رہا ہوں میں
(۱۹۸۲ء ، ظ ظ ، ۱۰۹). ۲. (طنزاً) وہ لڑکا جو ماں باپ کی محبت سے آوارہ اور بد راہ ہو گیا ہو. ماں باپ اپنے لاڈلے کو خوب جانتے تھے. (۱۹۵۲ء ، اک عشرِ خیال ، ۱۷). ۳. پیار بھرا ، محبت والا ، نرم. فرنانڈس بھی ایسا رویہ اپناتا جیسے جینی کا اپنی لڑکی کے ساتھ تھا ایک دم ٹھنڈا اور لاڈلا رویہ. (۱۹۸۸ء ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۷۰). [لاڑلا (رک) کا ایک املا].

---بچہ جُواری / کانڈو کہاوت.
بہت لاڈ سے بچے خراب ہو جاتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

پُوت (---و مع) امذ.
وہ لڑکا جو ماں باپ کی حد درجہ محبت کے سبب بگڑ گیا ہو. وہ آپ کا لاڈلا پوت جو رات دن آوارہ گھومتا رہتا ہے. (۱۹۶۲ء ، آنگن ، ۱۷۹). [لاڈلا + پوت (رک)].

---پُوت کٹورے مُوت کہاوت.
چاؤ چوچلے سے پالے ہوئے بچے ابتر ہوتے ہیں (محاورات ہند ؛ نجم الامثال).

لاڈلی (سک ڈ) صف مث.
پیاری ، دلاری ، چہیتی بیٹی.

توں ہے لاڈلی لاڈ سوں آئی لہہ ری
عشق جوبن سوں من میں بھاق لہے ری

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۲). قصبے بھر میں مجھ سے بڑھ کے لاڈلی لڑکی اور کوئی نہ تھی (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۹۷). آج تو اس کی لاڈلی کے خریدار بھی آنکلے ہیں کہیں سے. (۱۹۴۳ء ، آنچل ، ۳۶). اندرا گاندھی ... جواہر لال کی لاڈلی بیٹی کی حیثیت سے انکے ساتھ رہتی تھیں. (۱۹۸۲ء ، آتش چنار ، ۳۳۴). [لاڈلا (رک) کی تانیث].

---لڑکی چھنال کہاوت.
لاڈ سے بچے خراب ہو جاتے ہیں ، زیادہ پیار دلار کرنے سے بچے بگڑ جاتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لاڈو (و مع) امذ.
رک : للو (پلیٹس). [للو (رک) کا بگاڑ].

لاڈو (و مج) صف امث.
پیاری (بیوی یا بیٹی) نیز دلہن (عموماً پیار سے لڑکیوں کو کہتے ہیں). نہیں لاڈو! ایسی بات پھر نہ کہنا. (۱۸۷۴ء ، مجالس النساء ، ۱ : ۳۶). لاڈو تیرا دولھا چاؤ کر کے بن ٹھن کے آیا ہے. (۱۹۰۵ء ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۹۴). [لاڈ (رک) + و ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

--- کوڈو (---و مج ، و مج) امث.
رک : لاڈو (پلیٹس). [لاڈو + کوڈو (تابع)].

لاڈوک (و مج) امذ.
شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر گائے جانے والے گیت. لاڈوک وہ گیت ہے جسے کسی خوشی کے موقع پر گاتے ہیں. (۱۹۶۱ء ، ہماری موسیقی ، ۱۵۹). [بلوچی].

لاذِع (کس مج ذ) صف.
چُبھن یا سوزش پیدا کرنے والا ، جلانے والا ، تکلیف پہنچانے والا. دودھ ، لاذع ، اکّال ... اور جاذب سم حیوانات ہے. (۱۹۲۹ء ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰). ایک کیمیائی لازع (لاذع) مادے کا مخاطی سطحوں اور دوسری گہری بافتوں پر اثر فوری اور ایک جیسا ہوتا ہے. (۱۹۶۳ء ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۲۷). [ع : (ل ذ ع)].

لاذِعَہ (کس مج ذ ، فت ع) صف مث.
سوزش پیدا کرنے والی (دوا). ادویہ لاذعہ و سہجہ سے مقام لدغ کی طرف. (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیر (مجمل) ، ۲۳۹). [لاذع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لار (۱) امذ (قدیم).
رک : لاڑ.

بکن بالی لار لراؤ   دیکھو را کبھی اس تراؤ

(۱۵۰۳ء ، نوسرہار ، ۲ ب). [لاڑ (رک) کا ایک املا].

لار (۲) (الف) امث.
قطار ، پرا ، صف ؛ اونٹوں کی قطار ؛ رال ، لعاب دہن ، تھوک (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) م ف. عقب میں ، پیچھے نیز معیت میں (پلیٹس). [غالباً ، س : लार].

لار (۳) امذ.
ایک مشہور خوشنما پھول جو کئی قسم کا ہوتا ہے. لار وہاں تینتیس قسم کا ہوتا ہے چنانچہ ایک قسم تو گلاب کی باس رکھتا ہے. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۳۱). [مقامی].

لارا (۱) امذ.
آس ، امید نیز عذر ، بہانہ وغیرہ.

حشر کے دن ہی سہی لیکن مجھے
کوئی لارا کوئی تارا چاہیے

(۱۹۸۰ء ، شہر سدا رنگ ، ۱۸۴). [مقامی ؛ قب : پن].

---لَپّا (---فت ل ، شد پ) امذ.
جھوٹا وعدہ ، لیت و لعل ، ٹال مٹول ، حیلہ بہانہ. انہیں کہا تھا کہ وہ حکومت کے لارے لپے میں نہ آئیں. (۱۹۹۲ء ، جنگ ، کراچی ، ۲۳ نومبر ، ۱). [لارا + لپا (تابع)].

---لیری (---ی مج) امث.
حیلہ حوالہ ، ٹال مٹول ، لیت و لعل ، عذر معذرت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لارا + لیری (تابع)].

---لیری کا ہار ، کَبھی نَہ اُترا / اُترے پار کہاوت.
حیلہ ساز ، فضول گو کبھی کامیاب نہیں ہوتا (جامع الامثال ؛ محاورات ہند).

---لیری لگانا محاورہ.
آج کل کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، ٹالنا ، بہانے کرنا (جامع اللغات ؛ نور اللغات).

لارا (۲) صف مث.
ڈبلی پتلی (لڑکی). فاطمہ لارا (ڈبلی پتلی) جو علاقۂ گوران کے بارانشاہی قبیلے کی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۸). [مقامی].

لارچ (سک ر) امذ.
ایک قسم کا اونچا خوبصورت درخت جس سے گندہ بروزہ ، پائیدار عمارتی لکڑیاں اور دباغت کے کام کی چھال حاصل ہوتی ہے ، دیودار اسی خاندان کا بھی ذکر کرنا ضرور ہے جس میں صنوبر ، شمشاد ، لاربس (لارچ) دیودار... درختوں کا شمار کیا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۲۸). [انگ : Larch]

---بارک (---سک ر) امذ.
لارچ کے درخت کی چھال (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۰). [انگ : Lark Bark].

لارڈ (۱) (سک ر) امذ.
برطانوی امرا کا لقب اور کلمۂ توقیر جو امارت ، بزرگی اور بڑائی کو ظاہر کرتا ہے. یہ وہ شخص ہے جو جناب لارڈ کیننگ اور جناب لارڈ الگن کا معتمد دولت اور شریکِ مشورہ تھا. (۱۸۶۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱). ڈنر میں متعدد ڈیوک ، بہت سے لارڈ اور بڑے انجینئر شریک تھے. (۱۹۳۸ ، حالات سرسید ، ۳۷). لیبر پارٹی میں لارڈ اور سر نہیں ہیں. (۱۹۸۹ ، نگار، کراچی ، جولائی ، ۱۵). [انگ : Lord].

---بشپ (---کس مج ب ، فت ش) امذ.
مذہبی تقریبات میں بشپ کے تخاطب یا خطاب کا کلمہ نیز بڑا بشپ. ۱۰۵۳ء میں پوپ نے جس کا نام لیون تھا ، افریقہ کے عیسائیوں کو ایک خط لکھا جس میں تاکید کی تھی کہ کارتھج کے بشپ کو لارڈ بشپ تسلیم کریں. (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۱ : ۱۳۹). یہ لفظ اصطلاح یا نام کے جز یا عہدہ کے لیے رائج ہے جیسے لارڈ شپ ، لارڈ بشپ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [انگ : Lord Bishop].

---چانسلر (---فتہ ، سک س ، فت ل) امذ.
اعلٰی قانونی اور عدالتی افسر، دارالامرا کا میر مجلس. لارڈ چانسلر (دارالامرا کا میر و مجلس) پروچانسلر، وائس چانسلر ، پرو وائس چانسلر وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۶). [انگ : Lord Chancellor].

---رکٹر (---کس مج ر ، سک ک ، فت ٹ) امذ.
اسکاٹ لینڈ کی جامعہ کا صدر (۱۹۲۲ء سے پہلے). لارڈ رکٹر (اسکاٹ لینڈ کی جامعہ کا صدر) ... لارڈز. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [انگ : Lord Rector].

---شپ (---کس ش) امث.
حکومت ، سرداری ، آقائیت ، نوابی. لارڈ شپ بالکلیہ اسی کا حصہ ہے ، یہاں کوئی قانون ساز نہیں ہے. (۱۹۲۸ ، سیرت سرورِ عالم ، ۲ : ۳۸۰). [انگ : Lord Ship].

---صاحب (---کس ح) امذ.
رک : لاٹ صاحب (طنزاً) امیر کبیر شخص. بچہ بچہ خواہ وہ لارڈ صاحب کا بچہ ہو یا کسی تاجر کا یا کسی پیشہ ور ماں باپ کا سپاہی پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۲۵). [لارڈ + صاحب (رک)].

---میور/میئر (---فت مج م ، و مج/فت ء) امذ.
برطانیہ کے بڑے شہروں کا رئیسِ بلدیہ. مرکب کی صورت میں یہ لفظ اصطلاح یا نام کے جز یا عہدہ کے لیے رائج ہے جیسے لارڈ شپ ... لارڈ میور. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۳). [انگ : Lord Mayor].

لارڈ (۲) (سک ر) امث.
سور کی چربی (خصوصاً پیٹ کی). بسکٹ وغیرہ خریدتے وقت یہ ضرور پڑھ لیا کہ کہیں اس میں لارڈ یعنی سور کی چربی تو استعمال نہیں ہوئی ہے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، جمعہ ایڈیشن، اپریل، ۷). [انگ : Lard].

لارک (۱) (سک ر) امذ.
رک : لارچ ، دیودار. جنگلات میں ... لارک کے درخت پھیلے ہوئے ہیں. (۱۹۸۳ ، آج کل ، دہلی ، یکم اکتوبر ، ۱۵). [لارچ (رک) کا ایک املا].

لارک (۲) (سک ر) امث.
بھورے مٹیالے رنگ کے پرندوں کی قسموں میں سے کوئی ایک جن کی پچھلی انگلیاں بڑی ہوتی ہیں (خصوصاً چنڈول). ایک بھورے رنگ کی لارک آگے بڑھی. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۹۲). [انگ : Lark].

لارک ایسڈ (کس ر ، ی مج ، کس س) امذ.
(کیمیا) ایک سفید قلمی تیزاب جو سبزیوں کی چکنائی میں گیسرائڈ کی صورت میں پایا جاتا ہے اور کاسمیٹکس (غازہ ، کریم وغیرہ)، صابن اور عاری الکحل بنانے میں استعمال ہوتا ہے. بہت سے آرگینک کمپاؤنڈ یعنی نامیاتی مرکبات مثلاً لارک ایسڈ ... پال میٹک ایسڈ ... بڑے کارآمد ثابت ہوتے ہیں. (۱۹۷۱ ، مشت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۲۰۸). [انگ : Lauric Acid].

لارل (فت مج ر) امذ.
ایک چھوٹا سدا بہار ، کافوری درخت (اس کے پتے فتح یا امتیاز کی علامت سمجھے جاتے ہیں). لارل ایک درخت کا نام جسکے پتے سدا ہرے رہتے ہیں. (۱۸۸۷ ، خیالات حیدری ، ۳۰۱). ان کے داہنے ہاتھ میں لارل کی ڈالی ہوتی. (۱۹۹۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۳۰۱). [انگ : Laurel].

لاروا (سک ر) امذ.
(کیڑوں اور بعض دوسرے جانوروں کا) پہلا روپ ، انڈے اور جسم کے بین بین ایک مادہ جو نشو و نما پا کر کیڑا وغیرہ بن جاتا ہے ، کیڑا جو انڈے اور پیوپا کی درمیانی منزل میں ہو. اس کی سنسکرت اور یونانی سے مماثلت ایسی ہی ہے جیسی لاروے کی نقل ہے. (١٩٦٣ء ، زبان کا مطالعہ ، ١٠٨). جلد میں اپنے سوراخ ہو جاتے ہیں جن کے ذریعے لاروے سانس لیتے رہتے ہیں. (١٩٨٠ء ، جانوروں کے متعدی امراض ، ٢٧). [انگ : Larva].

لاروَل (سک ر ، فت و) صف.
لاروا (رک) سے منسوب ، پہلا روپی ، سنڈی کا. کتوں کے فیتا نما کرم ایکائی نوکوکس گرینولوسس اپنی لارول حالت میں ... ہوتا ہے. (١٩٨٠ء ، جانوروں کے متعدی امراض ، ١٩٥). [انگ : Larval].

لاری (١) امث.
(ریل کے اوسط درجے کے ڈبے سے قدرے چھوٹی) مال برداری یا سواری کی گاڑی جو عموماً سڑک پر پٹرول وغیرہ سے چلائی جاتی ہے ، بس یا ٹرک نیز لمبی نیچی گاڑی جس میں کنارے نہ ہوں.

لاری لاگے سب بہر دھان   آپ گیان اور آپ دھیان
(١٧٩٢ء ، غلام قادر شاہ ، مثنوی رمزالعشق ، ٥٢).

مبارک باد دے کر کہہ دو ان رجعت پسندوں سے
تمہیں چھکڑا مبارک ہو ہمیں لاری مبارک ہو

(١٩٣١ء ، بہارستان ، ٦٩٧). اس زمانے میں قصور سے لاہور کے لیے لاری کا کرایہ چھے آنے ہوتا تھا. (١٩٨٩ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ١٩). [انگ : Lorry].

---اَڈّا (---فت ا ، شد ڈ) امذ.
بس کھڑی کرنے کا وہ مقام جہاں سے مسافر (عموماً) ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے ہیں. کتابوں کا ایک بنڈل لے کر لاری اڈے کی طرف چل پڑا. (١٩٨٧ء ، کچی پکی کہانیاں ، ٣٧). [لاری + اڈّا (رک)].

---اِسْٹینڈ (---کس ا ، سک س ، ی مع ، غنہ) امذ.
رک : لاری اڈّا. لاری اسٹینڈ سنسان پڑا تھا. (١٩٧٨ء ، جانگلوس ، ١٥). [انگ : Lorry Stand].

---ڈرائیوَر (---کس مع ڈ ، ی مع ، فت و) امذ.
لاری چلانے والا. ایک لاری ڈرائیور تھا اور ایک شخص چمڑے کا کاروبار کرتا تھا. (١٩٣٧ء ، زندگی نقاب چہرے ، ٧). [Lorry Driver].

---والا امذ.
لاری رکھنے یا چلانے والا ، لاری ڈرائیور. لاری والا بھڑک گیا بولا کہ تمارے کیا باوا کی لاری ہے. (١٩٢٧ء ، تراثی اُردو ، ٧٥). [لاری + والا ، لاحقۂ فاعلی].

لاری (٢) امذ.
فارس کا ایک نقرئی سکّہ. غرض چار لاکھ لاری پر صلح ہو گئی. (١٨٩٧ء ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٦٠). [ف].

لارے امذ ، ج.
لارا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---لَپّے دینا محاورہ.
جھوٹے وعدے کرنا ، ٹال مٹول کرنا ، حیلہ حوالہ کرنا ، بہانے بنانا. میں بار بار حاجی کے پاس جاتا وہ مجھے لارے لپّے دیتا. (١٩٧٨ء ، جانگلوس ، ٥٥٢).

---لَگانا محاورہ.
حیلے حوالے کرنا ، بہانہ بازی کرنا ، فریب دینا.

فائدہ اس کا کچھو بارے ہمیں
کیوں لگاتے ہو میاں لارے ہمیں

(١٧٩١ء ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٣٥٩).

لارِیس (ی مع) امذ.
رک : لارچ ، دیودار. اس خاندان کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے ، جس میں صنوبر ، شمشاد ، لاریس (لارچ) ... درختوں کا شمار کیا جاتا ہے. (١٩١٠ء ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ١٣٨). [غالباً ، لارچ (رک) کا بگاڑ].

لاڑ (١) (الف) امذ (قدیم).
رک : لاڈ ، پیار محبت.

لاڑوں لاڑ چاؤں چاؤ سب کوتوں کی پیاری
نت سنبھال عین جھوالی محبت کی پیاری

(١٣٣٠ء ، شمس العشاق (میراں جی) ، ٥٣٧).

کون پالے ان کی لاڑ   سیتے آیا ارا پہاڑ
(١٥٠٣ء ، نوسرہار ، ١٣).

شراب خانے کا مسکیں ہوں دیکھ مستی میں
کہ لاڑ ابر پہ کروں ، حکم تل سو تازہ کروں

(١٦١١ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٧٥).

بےسبب وہ اچپلا گستاخ حاتم سے نہیں
جان کر عاشق اسے دکھلاوتا ہے اس کو لاڑ

(١٧٣٨ء ، دیوان زادہ ، حاتم ، ٩٩). [غالباً ، س : लाल].

---بھوگنا محاورہ (قدیم).
آرام کرنا ، ناز و نعم سے رہنا ، عیش کرنا.

جس سان بھوگیا دکھ سکھ لاڑ
اس پر بھائی لیں سب دھاڑ

(١٥٠٣ء ، نوسرہار ، ٢٠).

---چَلانا محاورہ (قدیم).
ناز اُٹھانا.

وہی شاہ عالم میں عارف کوائے
ہنر وند کا لاڑ ہے کوئی چلائے

(١٦٠٩ء ، قطب مشتری ، ٧٥).

چلایا مرا لاڑ حد سوں ادیک
ہزاراں پریاں جو بھی مرنے نزیک

(١٦٨٢ء ، رضوان شاہ و روح افزا ، ٣٣).

--- کرنا محاورہ.
رک : لاڈ کرنا ، پیار کرنا ، ناز اٹھانا
میں ہے کبھوں گا تو ہی اب کیج دل منے توں لیا تکو
ساتا ہوں تیرے عشق کا کرتا ہوں تج پر لاڑ میں
(۱۹۶۸ ، غواصی ، ک ، ۱۳۲).

--- لڑانا محاورہ (قدیم).
رک : لاڈ لڑانا ، ناز و نعم سے پالنا.
رتن جڑاؤ کو پالنا بناؤں سرڑا ! کیر کی نند کوں جھلاؤں
لوریاں دے دے لاڑ لڑاؤں مکھڑا چوم اور لے کر آپ کھلاؤں
(۱۹۷۰ ، نادرات شاہی ، ۹۶).

لاڑ (۲) امذ.
جنوبی سندھ.
جُگ جُگ کا جادو ہے تیری سانجھی بیلا لاڑ
تال ترائی پر اڑتی جب کونجیں ڈالیں چھاپا
(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۱۰۵). [سندھی].

لاڑاں امذ ؛ ج (قدیم).
لاڑ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- سوں پالنا محاورہ (قدیم).
نہایت پیار محبت سے پرورش کرنا ، ناز و نعم سے پالنا.
اوسے باپ لاڑاں سوں پالا بہوت
درد ہور دوکھ میں سنبھالا بہوت
(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۵۲)).

--- کی کھیلی صف مث (قدیم).
رک : لاڈلی ، ماں باپ کی محبت سے بگڑی ہوئی لڑکی.
پرت سوں پیو کے ہو کر ریلی
او یوں چلتی اتھی ، لاڑاں کی کھیلی
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۹۳).

لاڑکی (سک ڑ) صف مث.
لاڈلی ، پیاری ، محبوب ، دل و جان سے عزیز.
یہ باندی میاں کی ہوئی لاڑکی
بہت پیاری ہو گوشت کی ہاڑکی
(۱۶۸۱ ، مجموعۂ بندی ، ۳۷). [رک : لاڑ (۱) + کی ، لاحقۂ صفت].

لاڑلا (سک نیز کس ڑ) صف ؛ امذ (قدیم).
رک : لاڈلا ، پیارا ، محبوب.
و حضرت عزیرا نبی ایک تھے خدا کے بڑے لاڑلے ایک تھے
(۱۵۹۱ ، قصۂ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۳).
لاڑلا سلطان کا جو کوئی ہوئے
ہے دیوانہ جو ڈھونڈ ہے اور کوئے
(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۶).
جگر گوشے میں اشک اور دل کے پیارے
تم ایسے لاڑلوں کو رانتے ہو
(۱۸۰۵ ، باقر آگاہ ، د ، ۱۰۰). [لاڑ (رک) + لا ، لاحقۂ صفت].

لاڑی امذ.
جنوبی سندھ کا باشندہ.
سیج کے اپنی کھیتی باڑی شام پڑے جب سارے لاڑی
(۱۹۷۹ ، حلقہ مری زنجیر کا ، ۲۵۶). [رک : لاڑ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاڑیلا (ی مع نیز مج) صف ؛ امذ.
رک : لاڈلا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لاڑلا (رک) کا بگاڑ].

لاڑھی امذ.
غیر معتبر یا اوباش لڑکا (لونڈے کے ساتھ مستعمل) ، لاڑی جل ترنگ والا اپنے لونڈے لاڑھیوں کو لیے ہوئے بیٹھا ہے ۔ (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۲۱۹). اپنے پالتو خرگوش اور محلے کے لونڈے لاڑھیوں کی مدد سے دو ہی دن میں سارا لان کھود پھینکا. (۱۹۶۸ ، خاکم بدہن ، ۸۲). [لونڈا (رک) کا تابع].

لاڑھیا (سک ڑھ) ، (الف) امذ.
خراب یا کم قیمت کو اچھی یا بیش قیمت بنا کر بیچنے یا بکوا دینے والا شخص ؛ گندم نما جو فروش ؛ خریداروں کو دھوکا دینے والا تاجر یا دلّال (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ) . (ب) صف. پیارا ، محبوب ، عزیز نیز جعل ساز ، فریبی ، مکّار ، یارمار (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [لاڑھ ~ لاڑ (رک) + یا ، لاحقہ نسبت وصفت].

--- پن (--- فت پ) امذ.
۱. خراب یا کم قیمت مال کو اچھا یا بیش قیمت بنا کے بیچنا یا بکوانا. مگر وہ ہے لاڑھیا پن یعنی مال کی قیمت زیادہ کہہ دینی . (۱۸۹۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۳ : ۲۷) . ۲. دھوکے بازی ، جعل سازی ، فریب ، دغا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [لاڑھیا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لازب (کس ز) صف.
۱. (مجازاً) لازم و ثابت ، وابستہ ، چسپیدہ.
جیوں عدم کو وجود ہے لاحق
جیوں قدم کو حدوث لازب ہے
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۹۰).
یہ بد ہمیشہ سے ہو خوار طیر لازب ہے
نہ خوفِ مرگ ، نہ اندیشۂ عواقب ہے
(۱۹۶۲ ، برگِ خزاں ، ۳۹) . ۲. چپکنے والا ، چپ دار (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت) . [ع : (ل ز ب)].

لازق (کس ز) صف.
چپکنے والا ، چپ دار ، چپچپا. جب وہ ڈھیر کی شکل میں ہوتے ہیں تو تھوڑنے سے بین خلوی لازق مادّے کے ذریعے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں . (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۲۱) . [ع : (ل ز ق)].

لازم (کس ز) ، (الف) صف.
۱ (ا) ہمیشہ کسی سے لگا رہنے والا ، وابستہ ؛ مراد: واجب،

ضرور ، فرض ، لابد. پور جیکوٹی بوجھے ہیں اتو پر فرض ہے کہ دائم لازم ہے کر لینا ایس ہو. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۵).

مست ہے دل کون ہے حذر لازم
نین تیرے بہت ہوے سرشار

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۹).

بیٹھنا پاس تمہیں غیر کے کیا لازم تھا
تم نے اتنا بھی کبھی پاس ہمارا نہ کیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۹).

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستا کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں؟ اب رہو تنہا کوئی دن اور

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۰). رات کا سایۂ عاطفت جو بقاءِ حیات انسانی کے واسطے لازم ہے، صفحۂ ہستی سے ناپید کردیں. (۱۹۱۲ ، شہید مغرب ، ۹۱). اس سیاسی زور آزمائی کے موقع پر لازم تھا کہ اپنی سیاسی قوت کا بھرپور مظاہرہ کیا جائے. (۱۹۸۶ ، مسلمانانِ برصغیر کی جد و جہد میں مسلم لیگ کا کردار ، ۱۷۳). (اا) مناسب ، شایاں ، زیبا ، روا. بادشاہوں کو ، فقیر ہونا لازم نہیں. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰).

بیٹوں کو تھا علی کا اشارہ کہ بیٹھ جاؤ
لازم نہیں کہ وعظ میں نانا کو تم ستاؤ

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳). ۳. (قواعد) وہ فعل جو فاعل پر تمام ہو جائے اور اسے مفعول کی ضرورت نہ ہو. مصدر اوپر دو قسم کے ہے ، لازم اور متعدی. (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۳۳).

کون کہتا ہے سمجھنا بھی ہے سمجھا دینا
واقعی فہم ہے لازم متعدی افہام

(۱۹۱۵ ، وفا ، ک ، ۱۹). (ب) امذ. ضروری چیز ، مقتضا نیز سر، ذمہ ، تعلق (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [ع : ل ز م].

ـــُـ الاِحْتِرام (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، کس مع ا ، سک ح ، کس مع ت) صف.

جس کا احترام ضروری ہو ، عزت کرنے کے قابل (جامع اللغات). [لازم + رک : ال (ا) + احترام (رک)].

ـُـ التَّکْرِیم (ـــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ت بفت ، سک ک ، ی مع) صف.

جس کو مکرم سمجھنا ہو، جس کی تکریم ضروری ہو، جس کی تکریم و تعظیم واجب ہو. کتاب کریم اور کلام لازم التکریم میں ... اس خطاب دلنواز سے معزز اور سرفراز کیا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۰). [لازم + رک : ال (ا) + تکریم (رک)].

ـــ آنا محاورہ.

ضروری ہو جانا ، یقینی نتیجہ نکلنا ، نتیجۃً پیدا ہونا. مست کون سمجھا جاتا ہے، نہ کہ دیوانے پر جھوٹے پر خون لازم آتا ہے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۱۵).

مجھ کو اس رہ پر ہوا تا گہ عبور
پس توقف لازم آیا بالضرور

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۷). اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ یہ کس شے سے بنے ہوئے ہیں. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲). اگر ان کے مخالف نظریات کو مانا جائے ، تو ان سے فلاں فلاں اخلاق کش نتائج لازم آتے ہیں. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاق یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲). یہ ایک ضمنی بات ہے اور اس سے ناول کی برائی لازم نہیں آتی. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، جون ، ۳۱).

ـــ بِالْمَلْزُوم (ـــ کس ب ، سک ل ، فت م ، سک ل ، و مع) صف (شاذ).

رک : لازم و ملزوم جو زیادہ فصیح اور مستعمل ہے. جہاں ایک ہوگا وہاں انیک تو ضرور ہی رہیگا ، کیونکہ دونوں لازم بالملزوم ہیں. (۱۹۲۰ ، یوگ واسشٹ (ترجمہ) ، ۲ ، ۳۳۱). [لازم + ب (حرف جار + رک : ال (ا) + ملزوم (رک)].

ـــ پڑْنا محاورہ.

رک : لازم آنا ، ضروری ہونا ، جزو لاینفک ہونا.

چمکنا برق کا لازم پڑا ہے ابر باراں میں
تصور چاہیے رونے میں اوس کے روئے خنداں کا

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳).

ـــ پکَڑْنا محاورہ.

ضروری خیال کرنا ، ناگزیر سمجھنا ، فرض کا درجہ دینا. فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو وہ یہی ہے لازم پکڑو تم. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۰). امیرالمؤمنین نے ... فرمائش کی ہے کہ میں اوس کی طرف مائل ہوں اور اوس کی طرز و اسلوب کو لازم پکڑوں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۱). عمرو عاقل ، خوش فہم ، صحیح الفکر شخص تھا ، اسی لئے اس نے یحییٰ کی صحبت کو لازم پکڑ لیا. (۱۹۰۸ ، شبلی ، مقالات ، ۹ : ۱۲۲). اپنے ہر معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو لازم پکڑیں .... (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہلحدیث ، ۹ فروری ، ۵).

ـــ جانْنا محاورہ.

ضروری سمجھنا. خدمت خلق ... اور حلال کی روزی کو اپنے لیے لازم جانتا ہے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، لاہور ، اکتوبر ، دسمبر ، ۲۵).

ـــ کَرْنا محاورہ.

کسی بات کو فرض یا واجب قرار دینا ، کسی بات کا پابند کرنا، ضروری قرار دینا. اگر ایسے معلوم ہوا کہ دوسرا کوئی اپنے پیر تے زیاست ہے تو یک مثال تجھ پر لازم کرتا ہوں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۵۱).

ـــ و مَلْزُوم (ـــ و مع ، فت م ، سک م ، و مع) صف.

۱. ایک دوسرے کے لیے ضروری ، ایک دوسرے پر موقوف ، وہ (دو چیزیں) جن میں ایک دوسرے سے جدائی ناممکن ہو.

عجب کہ غفلت و بینش ہیں لازم و ملزوم
بغیر چشم نہیں رنگرِ خواب کا شیشہ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۰۲). تینوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۳). علم اور یقین یہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۷). دونوں

(میاں بیوی) وجود اور بقائے منزل کے لیے لازم ملزوم ہیں. (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۷۳). خدا کا شکر ہے کہ اس نے پڑھنا اور پڑھانا دو مختلف نعمتیں بنائی ہیں جو لازم و ملزوم نہیں. (۱۹۸۵ ، انشائیہ اردو ادب میں ، ۲۱۸). ۲. **واجب ، ضروری ، لابد.** وہ اعلان اور ۹۰۰ سو سپاہیوں کا افسانہ لازم و ملزوم ہیں. (۱۹۰۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۳ : ۲۱۳). [لازم + و (حرف عطف) + ملزوم (رک)].

۔۔۔ہونا محاورہ.
ضروری ہونا ، فرض ہونا (لازم کرنا (رک) کا لازم).

یہی لازم ہوئے تج اوپر سو دیسے
ہو سُن کر ایسا کام کوئی نا کرے

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابوشحمہ ، ۳۲).

دل کوں لازم ہے سپہر دیدار
زخمیِ تیغِ انتظار ہوا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۸۸). اس صورت میں ان کو لازم ہو کہ اقرارنامہ ... لکھ دیں. (۱۸۹۳ ، ایکٹ نمبر ۹ ، ۱۸۷۳ ، ۱۲۸).

ایسی آنکھیں جو ملی ہیں اس کو
کچھ تو لازم ہوا وحشت کرنا

(۱۹۷۹ ، خوشبو ، ۱۱۶).

لازماً (کسرِ مع ز ، فتحِ بفتح) م ف.
ضروری طور پر ، یقیناً ، بلاشبہ. تیسرا داؤں ہونے کی وجہ سے اس کو لازماً پہلے دو حصوں سے اچھا ہونا چاہیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱). امریکا کا ہدف لازماً روس ہے. (۱۹۸۷ ، ریگ رواں ، ۳۳۰). [لازم + اً ، لاحقۂ تمیز].

لازمات (کسرِ مع ز) امذ ؛ ج.
ضروری امور ، وہ باتیں جو (کسی کام کے لیے) ضروری ہوں. اپنے تمدن کے فوائد پھیلانا لازمات سے ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۵۰۳). [لازم + ات ، لاحقۂ جمع].

لازمہ (کسرِ مع ز ، فت م) امذ.
وہ امر یا سامان جو کسی کام وغیرہ کے لیے ضروری ہو ، جوڑ یا میل کی چیز ، منجملہ ضروریات ، ضروری اسباب.

نازک دلی ہے لازمۂ صاف طینتی
ظاہر ہے شکلِ موج سیں چینِ جبینِ آب

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۱۲).

جمع کیوں صبح و شفق چرخ پہ رہتے ہیں مدام
گرمیِ سرخ نہیں لازمۂ موئے سفید

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۱). یہ لازمۂ حسد ہے کہ خواہاں اس کے زوالِ دولت کے ہوتے ہیں. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۲۷). ان باتوں کے لیے کرامات کا لازمہ بھی ضرور ہے. (۱۸۸۳ ، تشنیفِ ہند ، ۲ : ۹۲). لازمۂ تحصیلِ علوم خشکی ہوا کرتی ہے ، تازگی نہیں. (۱۹۲۸ ، نکاتِ رموزی ، ۲ : ۲۱۲). بہت چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں نہیں جو وقت کے تغیرات کا خوش کن لازمہ کہی جا سکتی ہیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۲۲). [لازم + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لازمی (کسرِ مع ز) صف.
لازم ، ضروری ، لابدی.

ضروری سر انجام کے واسطے
کسی لازمی کام کے واسطے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۱). کسی ملک کی زرخیزی اور خوبی ... اس کی شایستگی کے واسطے کوئی لازمی سبب نہیں ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۶۹). اپیل پر ان کے دستخط لازمی ہیں. (۱۹۳۲ ، مکاتیبِ اقبال ، ۲ : ۲۸۵). ہم ہندوستان کے مسلمان ... عربی زبان کے مفید ثمرات اور لازمی فوائد سے محروم رکھے گئے. (۱۹۷۹ ، سلہٹ میں اردو ، ۲۰۸). [لازم + ی ، لاحقۂ تاکید (موضوع اردو ، عربی میں نا درست)].

۔۔۔طُفیلی (۔۔۔ضم ط ، ی مع) امذ.
(حیاتیات) **وہ طفیلی (کیڑا) جو مرض آوریت کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے اور صرف انسان میں بیماری پیدا کرتا ہے (انگ : Obligate Parasite)** (بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۹۳). [لازمی + طفیلی (رک)].

۔۔۔ناہوا باش (۔۔۔فت ہ) امذ.
(حیاتیات) **جراثیم کی ایک قسم جو نہ صرف آکسیجن کی غیر موجودگی میں نمو پاتی ہے بلکہ تھوڑی مقدار میں آکسیجن کے ماحول میں رہ جائے تو اس کی بالیدگی رک جاتی ہے (انگ : Obligate Anaerobes)** بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۷۲). [لازمی + نا (حرف نفی) + ہوا (رک) + ف : باش ، باشیدن - رہنا].

۔۔۔واقعات (۔۔۔کسر مع ق) امذ ؛ ج.
(قانون) **وہ واقعات جن کے بغیر فعل کا وقوع میں لے آنا ممکن نہ ہو** (علم اصول قانون ، ۳۴). [لازمی + واقعات (رک)].

۔۔۔ہوا باش (۔۔۔فت ہ) امذ.
(حیاتیات) **وہ جراثیم جو اعلیٰ پودوں کی طرح آکسیجن کی موجودگی میں نمو پاتے ہیں (انگ : Obligate Aerobes)** (بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۷۲). [لازمی + ہوا (رک) + ف : باش ، باشیدن - رہنا].

لاژُوَرْد (ضم ژ ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : لاجورد ، ایک پتھر. معرب اس کا لازورد زائے معجمہ سے ہے سنسکرت میں راج ورت کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۲۷). [لاجورد (رک) کا معرب].

لاژُوَرْد (ضم ژ ، فت و ، سک ر) امذ.
رک : لاجورد (پلیٹس). [ف].

لاس (۱) امذ.
۱. **ایک قسم کا ناچ ، نرت ، رقص.** «لاس» یہ نرت ٹھاٹ میں آہستہ آہستہ اور ناز و انداز اوس میں پایا جاوے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۵ : ۳). ۲. **کھیلنا ، کودنا ، ناچنا ؛ کھیل کود ؛ اختلاط ؛ شوربہ ، سالن ؛ پکی ہوئی دال یا مٹر** (جامع اللغات ؛ پلیٹس). [س : लास].

لاس (۲) اند (شاذ).
نقصان ، خسارہ.

لگ گئے ہیں فون کے لگنے میں پورے سولہ سال
لاس ہے صارف کو اس سے اور نہ کوئی خاص گین

(۱۹۸۷ ، خدا جھوٹ نہ بلوائے ، ۳۸۷). [انگ : Loss].

لاسا (۱) (الف) اند ؛ ــــ لاسہ.
۱. ایک چپکتا ہوا لعاب دار مادّہ جو خاص کر بڑ کے دودھ سے بنایا جاتا ہے (عموماً چھوٹے پرندوں کو پکڑنے کے لیے جال وغیرہ میں مستعمل) ، ایک قسم کا سریش.

ہو کر فنا کیا صید شہباز وصل ہم نیں
گویا عدم ہمارا اوسکوں ہوا ہے لاسا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۲). چڑی مار جال پھنکی پھینک ، لاسا کپا چھوڑ ... چنے اور رسی لے کر چل نکلا. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰۹). جانور بیچارے پتوں میں چھپتے ہیں چڑیمار لاسا پھنکی لیے پھرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۶۳۷). استرکاری پر ابتدائی تہ گوند کے لاسے ... کی دو تین تہیں چڑھائی جائیں. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۱۰۰). ابن منکی ... نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ان شکاری چڑیوں کے نر اپنی مادّہ کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں ، لاسا استعمال کرنے کا قاعدہ بھی بتایا ہے. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۲۹۰). ۲. دام فریب ؛ (مجازاً) جال میں پھنسانے والی بات ، مانوس کرنے والا فعل یا قول. نواب مرزا (اس لاسے میں بھی پھنسنے والے نہ تھے). (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۹۳). ۳. لت ، عادت ، چسکا.

ہزاروں مرغ زیرک اس بلا میں مبتلا دیکھے
لپٹ کر پھر نہیں چھٹتا عجب لاسا ہے افیون کا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳). ۴. جھگڑا ، لتا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) امث. (مجازاً) لگن ، لگاؤ ، اشتیاق. میرے من کی بھی سب سے بڑی لاسا ہے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۳۰۳). [پ : लालसा].

ــــ لگا رَہنا محاورہ.
اشتیاق رہنا ، خواہش رہنا.

مرغانِ باغ پیشتر صیاد سے اڑے
ہر موسمِ بہار کا لاسا لگا رہا

(۱۸۶۷ ، رشک (مہذب اللغات)).

ــــ لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. پرند پکڑنے کو بانس کی چھڑ پر لاسا ملنا. ایک چڑیمار جنگ ملے لاسا کپے میں لگائے جانوروں کے فریب دینے کو ٹٹی پر بنے جاتے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۹). کاش کوئی چڑی مار لاسا کپا لگا کے ان حضرت کو پھنکی دکھاتا. (۱۹۲۶ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۱ ، ۱۴ : ۲). ۲. دامِ فریب میں پھنسانا ، پھندے میں لانے کے لیے کچھ کہنا یا کرنا.

چڑی باز اب کوئی پھنسا ہو زاہد سے ہے آ لپٹا
پھرے ہے ہر پری رو ساتھ لاسا سا لگا اپنا

(۱۷۹۲ ، محب (ولی اللہ) ، د (ق) ، ۶۸).
لے کر صیاد نے دلاسا　　چاہا پھر کچھ لگائے لاسا

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۱۶). اگر توصیف اس وقت پورا لاسہ نہ لگاتی تو موسیٰ چلا ہی تھا. (۱۹۲۹ ، طوفان اشک ، ۵۸).

دشمنوں نے لگائے ہیں لاسے
شرفا کو بچا پروڈا سے

(۱۹۵۱ ، شمشیر خامہ ، ۱۰۰). ۳. شوق رکھنا ، آرزو کرنا ، خواہش مند ہونا. لوگوں نے اس مرتبہ ایسا کپا مارا کہ پھر شادی کے نام سے کبھی لاسا نہ لگایا. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۸۸). ۴. (کسی کے) پیچھے لگانا ، فساد کا بیج بونا ، (دو شخصوں کو) بھڑوا دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ــــ لگنا محاورہ.
لاسا لگانا (رک) کا لازم ، لاسا چپکنا.

اُلفت بُری بلا ہے صیاد سے مفر کیا
لاسا لگا ہوا ہے بلبل کے بال و پر میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۸).

کفر کا لاسا لگا دنیا کی زینت کی طرف
حرص سے اب کیجیے ہجرت قناعت کی طرف

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۲۵).

ــــ مارْنا محاورہ.
شکار کرنا.

پہلے اس دار نبوت ہی پہ لاسا مارا
کہ تمہارے ہی نواسوں کو پیاسا مارا

(۱۹۲۵ ، نیستان ، سیماب اکبرآبادی ، ۶۵).

ــــ ہو جانا / ہونا محاورہ.
چپک جانا ، پرچھائیں کی طرح ساتھ رہنا ، ہمزاد بننا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

لاسا (۲) اند.
رک : لاس (۱) جو فصیح ہے. اس کے بعد ہارونی نے لاسا ناچ بھرت کو سکھایا. (۱۹۶۸ ، سیپ ، کراچی ، ۵۹ : ۲۵۷). [رک : لاس (۱) + ا (زائد)].

لاسْٹ (۱) (سکن س) صف (شاذ).
سب سے پچھلا ، گزشتہ ؛ آخری ، سب کے بعد کا. الہ آباد میں ہم نے تنخواہ کا لاسٹ پے سارٹیفکٹ لیا جس کا لینا ہر ملازم کو ضرور ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸). [انگ : Last].

لاسْٹ (۲) (سکن س) امذ.
اناج یا خشک چیزوں کے ناپ تول کا ایک پیمانہ (عام طور پر اس سے چار ہزار پونڈ تک کا وزن کیا جاسکتا ہے). ۲ لوڈ یا ۱۰ کوارٹر کا ایک لاسٹ. (۱۸۵۶ ، کتاب حساب ، ۱۲۲). [انگ : Last].

لاسْٹِک (سکن س ، کسر ٹ) امث ؛ امذ.
لچکیلا سوت جس کے اندر کے ربڑ پر روئی یا ریشم کا دھاگا یا

مصنوعی کپڑا چڑھا دیا جاتا ہے ، ربڑ کی ڈوری ، فیتہ یا بند. چمڑا ولایتی بادامی رنگ کا ہو اور پنجہ میں لاسٹک نہ ہو. (۱۹۰۲ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۶۲). [انگ : Elastic کا مخفف].

لاسِقَہ (کس مج س ، فت ق) امث.
(زخم وغیرہ پر) چپکنے یا لیس کی جانے والی دوا ، پھاہا. چونے کا پانی ، السی کے تیل ... زیتون کے تیل یا گلیسرین کے ہمراہ حرقات ... کے لیے ایک مسکن لاسقہ ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۲۰۷). [ع : (ل س ق)].

لاسَک (فت س) امذ.
ناچنے والا شخص ، رقاص ، مور ، بچھو اُچکنے اور اُچھلنے کودنے والا نقال (پلیٹس). [لاس (۱) + ک ، لاحقۂ نسبت].

لاسِکا (کس س) امث.
رقاصہ (پلیٹس). [لاسک (رک) + ا ، لاحقۂ تانیث].

لاسلکی لگانا محاورہ.
دل لگانا ، محبت کرنا. یہ پُتلی جان سے لاسلکی لگا بیٹھے ہیں. (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۳۳).

لاسَن (فت س) امذ.
(عو) لسن (پلیٹس). [لسن (رک) کا بگاڑ].

لاسنا (سک س) ف ل.
چپکنا ، چمکنا (پلیٹس). [ب : लास (१) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لاسَہ (فت س) امذ.
رک ، لاسا (۱). طریقہ پکڑنے بلبل کا یہ ہے کہ جنگل میں جا کر لاسہ لیجا کر کھٹولہ بانس کی تلیوں کا بنائے اور اوس پر لاسہ لگائے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۵۲). احسن کے پنجرے میں رضیہ ہرچند پھڑپھڑائی معاشرت اسلامی کا موجودہ لاسہ اتنا تیز اور اتنا گہرا تھا کہ جتنی تڑپی اتنی ہی چپکی. (۱۹۲۱ ، نسوانی زندگی ، ۳۸). [رک : لاسا (۱) کا ایک املا].

لاسی (۱) صف (قدیم).
رقصاں ، وجد میں محو.

دیکھ چاند ہور چندنی کے تئیں خاطر براں لاسی نہ ہوے
اے چاند توں دیکھوں نکو اپنا تو درپن میں جھلک

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۶). [رک : لاس ۱ + ی ، لاحقۂ صفت].

--- لاسی (۲) امث.
ایک قسم کا کپڑا. لاسی کے موٹے سے لباس میں اس کی خادمہ تھی. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، جنوری ، ۱۲۸). [مقامی].

لاسے امذ ، ج.
لاسا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. بعض پرندوں کا شکار جال سے پھندے سے ، لاسے سے بھی کر لیا جاتا ہے. (۱۹۵۷ ، حیوانات قرآنی ، ۱۰۸).

--- پر لَگانا محاورہ.
مانوس کرنا ، گرویدہ بنانا ؛ (فریب سے) جال میں پھنسانا ، لالچ دینا. پوکاک کو لاسے پر لگاؤں .... اس سے بہتر آدمی اس کام کے واسطے ملنا محال ہے. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۱۳۹). علیحدہ علیحدہ اپنے ہاں کے مخصوص کھانوں کے لاسے پر لگا دیا. (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۸۰).

--- پر لَگنا محاورہ.
لاسے پر لگانا (رک) کا لازم ، جال میں پھنسنا.

شیخ لاسے پہ لگ گیا وہ پری
خوب کیا حضور نے مارا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۳۰).

لاش امث.
۱. مُردہ ، مردہ جسم ، نعش ، میت ، جنازہ.

یہ کہہ کہ کیسی توں میں ہو غمزدہ مغموم
چھٹے کے لاش سکینہ سے زینب و کلثوم

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۸۳).

دیکھو قاتل نے مجھ کو مقتل میں
یہ نہ پوچھا کہ کس کی لاش ہے یہ

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۵۳).

ہے بحر فنا میں جلد یارب لاش بسمل کی
کہ بُھوکی مچھلیاں ہیں جوہر شمشیر قاتل کی

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹۲). گوشت خوار نے لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۶۸). اَست (اَنسی) دیوی نے شوہر کی لاش تلاش کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیئے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۲۰). ۲. (مجازاً) موٹا تازہ جسم (طنز و تحقیر کے موقع پر). اتنی بڑی لاش کا گھوڑا اپنی پرچھائیں سے ڈرتا ہے. (۱۸۶۸ ، منتخب الحکایات ، ۵۵). دھڑام سے وکیل کے اوپر ! وہ بیچارہ دبلا پتلا ، ڈھائی تین من کی لاش کیا سنبھالتا ، نیچے وہ اور اوپر تنہی. (۱۹۲۹ ، ولایتی تنہی ، ۳۰). [ت].

--- اُتارْنا محاورہ.
مُردہ دفنانا.

بزم چمن سے اُٹھا ناگہ شورِ ماتم
جب لاش باغباں کی گلزار میں اُتاری

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۷۷).

--- اُٹھانا محاورہ.
جنازہ اُٹھانا ، مُردے کو دفنانے کے لیے لے جانا

قاصد سنائے نامہ پری کو پہونچ گیا
اب اُس کی لاش پھر پیمبر اٹھائیے

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۸۲).

--- اُٹھنا / اُوٹھنا محاورہ.
جنازہ اُٹھنا

تو بھی اے قاتلِ جاں ہو کوئی دم چل کے شریک
کشتۂ ناز کی لاش اوٹھنے کی تیاری ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۸۵).

---بَرلاش م ف.
ایک ایک لاش پر ، تمام لاشوں پر.
زندگی لاش بَر لاش روتی رہی
موت اک بار میں سَر بروتی رہی
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۹۲)[لاش + بَر (حرفِ جار) + لاش (رک)].

---باش / واش امث.
رک : لاش. آسمان و زمین آہ و نالے سے ہلانے لگی ، لاش باش دیکھ کے لپٹ گئی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۳۴).
[لاش + باش (تابع)].

---پَٹّی (---فت پ ، شد ٹ) امث.
(قانون) لاش سے متعلق رپورٹ ، خون یا سبب موت کی اطلاعی رپٹ (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). [لاش + پٹی (رک)].

---پر آنا محاورہ.
میت دفن کرنے کے لیے آنا ، تجہیز و تکفین میں شریک ہونا.
لاش پر آنے کی شہرت شبِ غم دیتے ہیں
اے پری ہم ملک‌الموت کو دم دیتے ہیں
(؟ ، لااعلم (فرہنگِ آصفیہ)).

---پَر لاش گِرانا محاورہ.
بہت قتل و غارت‌گری کرنا ، قتلِ عام کرنا ، کُشتوں کے پُشتے لگانا. فوجِ لقا مثل مور و ملخ کے ہے نکلنا دشوار ہوگیا مگر ہندیوں نے لاش پر لاش گرا دی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۲۳۹).

---پَر (پَہ) لاش گِرنا محاورہ.
بے تحاشہ قتل و غارت گری ہونا ، کُشتوں کے پُشتے لگنا. تلوار چلنے لگی لاش پر لاش گرنے لگی ، کُشتوں کے پُشتے لگ گئے. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۲۲).
کہیں یہ وسوسہ ، بنیادِ تختِ سُست نہ ہو
کہیں یہ خطرہ کہ گرنے لگے نہ لاش پہ لاش
(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۸).

---پَر لاش نِکَلنا محاورہ.
متواتر جنازہ اُٹھنا ، آگے پیچھے میت اُٹھنا ، ایک کے بعد ایک مرنا ، قتلِ عام ہونا.
لاش پر لاش نکلتی ہے یہاں عاشق کی
نہیں رہتی نہیں ہر روز وبا تو جانے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۶).

---پَڑنا محاورہ.
مردہ ہوکر گرنا ، ڈھیر ہونا ، مارا جانا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---ڈالنا محاورہ.
مار کر ڈھیر کرنا ، قتل کرنا ، مار ڈالنا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---گاڑنا محاورہ.
مُردہ دفن کرنا.
مُسلم سے کوفیوں نے بڑی بےوفائی کی
گاڑی نہ لاش بھی مرے مظلوم بھائی کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷).

---نِکالنا محاورہ.
جنازہ اُٹھانا ، میت اُٹھانا ، مجمع کے ساتھ جنازہ لے جانا. ایک ہندو نے قلعۂ معلی میں سے اپنے باپ کی لاش نہایت دھوم دھام اور گانے بجانے کے ساتھ نکالی . (۱۹۳۳ ، بہادر شاہ کا روزنامچہ ، ۹۰).

---نِکَلنا محاورہ.
لاش نکالنا (رک) کا لازم ، جنازہ اُٹھنا.
غیر کی لاش نکلتی ہوئی دیکھوں یارب
پھول قبروں پہ چڑھاؤں تو یہ کانٹا نکلے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۷۷).

---نِکَلوانا محاورہ.
جنازہ اُٹھوانا ، کسی کو مروانا ، قتل کرانا. یہ اتنی دیر جو غائب غلہ ہے ... ایک آدھ کی لاش گھر سے نکلوانے کا قصد تھا شاید. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۹۲).

لاشا امذ.
رک : لاشہ جو فصیح ہے.
اے صبا اللہ اکبر کاٹ تیغ یار کا
غیر کو غش آ گیا لاشا ہمارا دیکھ کر
(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۱).
گو اک تنِ بیجاں ہوں ترے مرنے سے لیکن
ہوگا نہ تہِ خاک یہ لاشا کوئی دن اور
(۱۹۳۰ ، بیخود ، ک ، ۱۵۷). [لاشہ (رک) کا ایک املا].

لاشاری امذ.
ایک بلوچ قبیلہ ہے جس کے بہت سے لوگ سندھ میں آباد ہیں. پہاڑ کی طرف «بھاج» میں رہنے والی لاشاری قوم (مسمات) لاشار کے بطن سے ہے. (۱۹۵۹ ، تحفۃ الکرام ، ۳۱۸).
[لاشار (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاشوں (و مج) امذ ؛ ج.
لاش (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---پَر لاشیں گِرنا محاورہ.
بہت قتل و غارت گری ہونا ، لاشوں کا ڈھیر لگنا ، گھمسان کا رن پڑنا. اُحد کے میدان میں دار و گیر شور برپا تھا ، لاشوں پر لاشیں گر رہی تھیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۵۹).

---کے پُشتے لَگنا محاورہ.
لاشوں کے ڈھیر لگ جانا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

لاشہ (فت ش) امذ.
۱. رک : لاش ، مُردہ جسم.

بھلا اے مرے بھائی ، اناں کے جائے
مجھے تیرے لاشے سے ظالم چھوڑائے

(۱۸۳۲ء ، کربل کتھا ، ۲۲۶).

دیکھا گیا جو لاشۂ عاشق تو بعدِ مرگ
اک ڈھیر استخواں کا حجابِ کفن میں تھا

(۱۸۶۵ء ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۳). باپ نے جو بیٹے کا لاشہ دیکھا ، تاج زرے مارا تخت سے اپنے کو گرا دیا. (۱۹۰۲ء ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۹۰). بے گور و کفن لاشے کھلے دروازوں سے دکھائی دیتے تھے. (۱۹۸۳ء ، دشت سوس ، ۱۱۹). ۲. جسم ، تن ، بدن ؛ لاغر ، نحیف ، دُبلا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [ف].

ـــ اُٹھنا / اُوٹھنا محاورہ.
رک : لاش اُٹھنا ، جنازہ اُٹھنا.

ہوا ہے خون کے چھینٹوں سے بیرون گلزار
ترے شہید کا لاشہ بہار سے اُوٹھا

(۱۸۸۳ء ، آفتاب داغ ، ۲۵).

ـــ بے سَر کس صف(ـــ فت س) امذ.
دھڑ بغیر سر کے (جامع اللغات). [لاشہ + بے (حرف نفی) + سر (رک)].

ـــ جانا محاورہ.
رک : لاشہ اُٹھنا. ہم سے اطمینان رکھو لاشہ ہمارا جائیگا کوئی ہم کو زندہ نہ پائیگا. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۲).

ـــ کُش (ـــ ضم ک) امذ.
(کنایۃً) پہاڑ کھود کر نمک نکالنے والا قبیلہ یا شخص. وہ جماعت کہ نون وہاں سے نکالتی ہے ، نام اس کا لاشہ کُش ہے. (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۰۱). [لاشہ + ف : کش ، کشتن ـ مارنا].

ـــ گڑنا محاورہ.
مُردہ دفن ہونا.

ہمارا ہی ٹھکانا کوئے جاناں میں نہیں احسن !
کریں کیا مُردہ حسرت کا جو لاشہ دل میں گڑتا ہے

(۱۹۰۹ء ، احسن الکلام ، ۱۳۲).

لاشی پاشی صف.
۱. کمزور ، نحیف و زار ، جس کے اعضا و جوارح میں طاقت نہ ہو ، بے طاقت ، لاغر. کیا لاشی پاشی کو میرے مقابلے میں بھیجے ہو. (۱۸۸۰ء ، طلسم فصاحت ، ۱۹۳). ۲. (مجازاً) جس کے قول و عمل میں کوئی اثر نہ ہو ، جو خود کچھ نہ کر سکے. حکومت ... نوآبادی کے لاشی پاشی آدمیوں کو یہاں عہدہ دار بنائے گی. (۱۹۳۱ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۵۲ : ۵). [لاش پاش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاشے امذ ؛ ج.
لاشہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

سرہانے بریدہ کے تماشے
سڑکوں پہ پڑے ہوئے تھے لاشے

(۱۹۵۷ء ، ضمیر خامہ ، ۲۳۷).

ـــ گرانا محاورہ.
مارنا ، قتل کرنا.

لاشے پچاس ساٹھ گرائے پلٹ گئے
پھیرا فرس کو باگ اٹھائے پلٹ گئے

(۱۹۲۷ء ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۱۳۱).

ـــ گِرنا محاورہ.
مرنا ، جاں بحق ہونا. اس قدر تلوار چلی اور سحر ہوئے کہ ہزاروں لاشے گر گئے. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۳).

لاصِق (کس ص) صف ؛ امذ.
(لفظاً) ملا ہوا ، پیوستہ ، لگا ہوا (تسیجیات) تخزمایہ کا ایک خاص ترکیبی جزو (انگ : Agglotinin). جسیمات کا تجمع ساٹیت دم کے ایک خاص ترکیبی جزو سے پیدا ہوتا ہے ، جس کو لاصق کہتے ہیں. (۱۹۳۱ء ، تسیجیات ، ۱ : ۵۶). [ع : (ل ص ق)].

لاطہ (فت ط) امذ ؛ ج.
اشخاص مُغلم ، اغلام کرنے والا شخص.

ہیں جہاں لاطۂ و زُناۃ و لصوص
ساتھ ہی بادہ کش بھی ہے منصوص

(۱۸۸۶ء ، ساقی نامۂ شقشقیہ ، ۱۶۰). [لوطی (رک) کی جمع].

لاطینی (ی مع) صف ؛ امث.
روم یا وہاں کے باشندوں سے منسوب ؛ (خصوصاً) رومیوں کی زبان جس میں یونانی مخلوط ہے ، لیٹن ، رومن ، رومیوں کی قدیم زبان. ورجِل ... کی شاعری کی زبان لاطینی ہے. (۱۸۹۷ء ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۳۸۹). اس (سنسکرت) کی حالت ہندوستان میں ایسی ہے جو لاطینی زبان کی یورپ میں. (۱۹۰۳ء ، تمدن ہند (مقدمہ) ، ۳). انگریزی زبان سے لاطینی الفاظ نکالنے کی کوشش کی جائے. (۱۹۷۷ء ، ہندی اردو تنازع ، ۱۴۴). [انگ : Latin کا معرب].

لاطینِیّت (ی مع ، شد ی مع فت) امث.
لاطینی ہونے کی حالت ، لاطینی زبان یا اسلوب کا خاص رنگ. یہ ادبی لاطینی نہیں ہوتی لیکن اس میں لاطینیت ضرور موجود ہوتی ہے. (۱۹۶۷ء ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۱۲۸). [لاطینی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لاطیہ (کس مع ط ، فت ی) امث.
چھوٹی ٹوپی جو سر سے چپک کے رہ جائے. یہ ٹوپی سفید نہ تھی سیاہ تھی اور لاطیہ نہیں تاشزہ تھی. (۱۹۶۷ء ، منادی ، ۳۲ ، ۵ : ۷). [ع : (ل ط ء)].

لاعِب (کس ع) صف.
۱. کھلنڈرا ، کھیل کود میں وقت ضائع کرنے والا ، کھلاڑی.

کہاں میں لاعب و لاہی و ساہی
کہاں وہ مورد لطف الٰہی

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۲). ۲. کھیلتا ہوا ؛ کھیل میں مشغول. جب تکوین عالم کی ابتدا تھی مذاق آفرینش یا تو امواج آب سے لاعب نظر آتا تھا یا وادی قاف کی نسرین و نسترن زار میں آسودہ (۱۹۸۶ ، نیاز فتح پوری شخصیت اور فکر و فن ، ۱۷۷). [ع : (ل ع ب)].

لاعِبانَہ (کس مع ع ، فت ن) صف ؛ م ف.
کھلنڈروں کا سا ، کھیل کود سے نسبت رکھنے والا. اسی کے ساتھ اگر زندگی کا صرف لاعبانہ پہلو پیش نظر ہو تو بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ، خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہے. (۱۹۲۴ ، مذاکرات نیاز فتحپوری ، ۲۰۳). [لاعب (رک) + انہ ، لاحقۂ نسبت و تمیز].

لاعَوین (فت ع ، ی مع) امث.
(طب) ایک گھاس جو خرگوش کے پانو کی طرح ہوتی ہے ، ارنبی ، رجل الارنب (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱). [مقامی].

لاعِن (کس ع) صف.
لعنت کرنے والا ، لعن طعن کرنے والا.

خدا پر کیا کوئی کافر ہے طاعن
وہ اپنی جان پر ہے آپ لاعن

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۲۵۸). اس کا لاعن ہونا بالکل ثابت تھا اور قاضی نے شرع کے مطابق اس کے قتل کا حکم سنا دیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۴۷۳). [ع : (ل ع ن)].

لاغ امذ.
۱. کھیل ، لہو و لعب.

حکم تجھ پر لاغ و بازی کا نہیں
لہو میں ہوں ترک تازی کا نہیں

(۱۷۵۸ ، ریاض غوثیہ ، ۱۵۳). ۲. ظرافت ، ٹھٹھول ، مسخرہ پن ، خوش طبعی.

کہ نہیں ہے مرید رشید شیطاں سے
کہ اوس کے وسعت علمی کا لاغ لے کے چلے

(۱۹۰۷ ، حدائق بخشش ، ۲ : ۴۳).

ہوتا ہے سبک مُدّعی بے بُرہان
ہو لاف و گزاف و لاغ منتج بہ ملال

(۱۹۶۷ ، لحن صریر ، ۲۳۱). [ف].

ـــــ بازی امث.
ٹھٹھول کرنا ، مذاق اُڑانا ، ہنسی اُڑانا.

غیبت نہ کر نہ فحش بول   کر لاغ بازی سوں حذر

(۱۶۳۵ ، تحفۃ النصائح ، ۳۵). [لاغ + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاغَر (فت نیز کس غ) صف.
دبلا پتلا ، نحیف و ناتواں ، کمزور.

سو آنے لگے پھار سب خاندان
نکلنے لگے لاغراں لاغراں

(۱۶۷۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۱۹۶).

یک بار دیکھ مجھ طرف اے عید عاشقاں
تجھ ابرواں کی یاد سوں لاغر ہوں جیوں ہلال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۶).

لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے
میرا ذمہ ، دیکھ کر گر کوئی بتلا دے مجھے

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۳۵). اسی طرح کمزور اور لاغر انسان موٹے تازے انسانوں کو کھا جائیں گے. (۱۹۳۴ ، قرآنی قصے ، ۴۷). اقدار کی پیروی کرنا جسم کو لاغر بنانے کے مترادف ہے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۱). [ف : لاغر].

ـــــ اَندام (ـــ فت ا ، سک ن) صف.
جس کا جسم کمزور ہو ، نحیف و ناتواں. حلیہ اس کا یہ ہے کہ سبز رنگ ، لاغر اندام قد بدرازی مائل. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۹۸). طلبہ کا ہجوم دیکھا اور لاغراندام سکھن سنگھ کی بجائے ... نہرو کے استقبال کو بڑھے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۸۲). [لاغر + اندام (رک)].

ـــــ خانہ (ـــ فت ن) امذ.
وہ جگہ جہاں کمزور اور بیمار جانور رکھے جائیں. تصور کی میونسپالیٹی میں مسلمان اراکین کی کثیر تعداد کو "لاغر خانہ" کے بیلوں اور گایوں کی لاغری کا باعث قرار دینا. (۱۹۴۳ ، محفوظ علی ، مضامین ، ۴۶). [لاغر + خانہ (رک)].

لاغَری (فت نیز کس غ) امث.
دبلا پن ، ناتواں و کمزوری ، قوت مردانہ کی کمی.

لُچ شیر مردی تل ہوا دعوت و گگن جب تل اُپر
ڈرتے حمل ہور گاؤ کوں زہر و زہر ہوئی لاغری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۰۱).

کچھ زرد زرد چہرہ کچھ لاغری بدن میں
کیا عشق میں ہوا ہے اے میر حال تیرا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۳).

صد شکر لاغری بھی ٹھکانے سے جا لگی
چشم عدو میں صورت خار خلیدہ ہوں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۸۸). اس نے کہا ، یہ لاغری سے بکریوں کے ساتھ نہ جا سکی. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۰۶). عاشق کا لاغری کے سبب کہیں پتا نہیں چلتا (۱۹۸۷ ، غزل اور غزل کی تعلیم ، ۱۵۸). [لاغر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لاغی صف.
لغویات میں مبتلا رہنے والا ؛ (خصوصاً) بیہودہ اور فضول بولنے والا ؛ لغو گفتگو کرنے والا ، مسخرا. اوس لاغی نے کلنک کا ٹیکا اپنی پیشانی پر ... دیا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۱۳). عارف صاحب محمد علی کی نظر میں کوئی لاغی اور واہی راوی نہ تھے. (۱۹۲۶ ، محمد علی ، ۱ : ۳۰۴). [لاغ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لاغیثہ (ی مج ، فت ث) امذ.
رک : لاغیثہ جو زیادہ مستعمل ہے۔ برہان قاطع میں لاغیثہ بروزنِ آدینہ بھی لکھا ہے ... نون کی جگہ ثائے مثلثہ سے لاغیثہ بھی ذکر کیا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱)۔ [ف]۔

لاغینہ (ی مج ، فت ن) امذ۔
(طب) ایک زہریلا درخت جس پر پانی پڑنے کے بعد بتدریج نیچے گرتا اور جمع ہو جاتا ہے ، لاغیہ۔ برہان قاطع میں لاغینہ بروزنِ آدینہ بھی لکھا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱)۔ [ف]۔

لاغِیَہ (کس مج غ ، فت ی) امذ.
۱. مراد : خلافتِ راشدہ کے زمانے کا ایک مسلم فرقہ جو امیر معاویہ وغیرہ اور بعض صحابہ کو بُرا کہتا تھا۔ دسواں لاغیہ ، لعن کرتا ہے معاویہ اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا پر نعوذ باللہ منہا۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۱۳)۔ ۲. **ایک روئیدگی** جس کی لکڑی یا پتے کے توڑنے سے بہت سا دودھ نکلتا ہے ، سینہ بغ۔ لاغیہ کا اطلاق دودھ پر ہوتا ہے اس کا پودا پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۱)۔
[لاغی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

لاف امث ، امذ.
۱. **شیخی ، ڈینگ ، خودستائی ، بکواس.**

تمام قام تھے دامنِ کوہ قاف
اتو کاج مردی ہے اس ٹھار لاف
(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۷۱)۔

انصاف کیا ہے صاف جگ نے
ہور عدل کی وونچہ لاف جگ نے
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۳)۔

لافِ سپہ گری نہ بکے مردِ راست باز
باقیے نہ راہ حرف زبانِ سناں تلک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۷)۔

عشق کے بازار میں سودا نہ کیجو تو تو میر
سر کو جب واں بیچ چکیے ہیں تو یہ ہے دست لاف
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۹۵)۔

لافِ دانش غلط و نفعِ عبادت معلوم
دردِ یک ساغرِ غفلت ہے ، چہ دنیا و چہ دیں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۷)۔

جب خودی سوزت گر ذوقِ تماشائی ہوئی
پر نگو شوق گرمِ لافِ یکتائی ہوئی
(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستۂ ناز ، ۱۶۵)۔ ۲. **ضد ، زورا زوری ، اکڑ.**

سخت جانوں سے عبث لاف ہے خونخواروں کو
منہ پہ پھر جاتے ہوئے دیکھا ہے تلواروں کو
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۶۸)۔ [ف]۔

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
(سیاسیات) شیخی پر مبنی ، (بات) جس میں دعویٰ شامل ہو (انگ : Vaunted) (ماخوذ : اصطلاحات سیاسیات ، ۳۳۸)۔
[لاف + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا]۔

ـــ دَھرْنا محاورہ (قدیم)۔
(مقابلے میں) بے قدر بنانا ، رنگ پھیکا کرنا ، (اپنا) تفوق جتانا یا ثابت کرنا نیز (اپنی چیز کی) بڑائی کرنا۔ یو تو کڑوا ہے ولے سنہائی پر لاف دھرتا ہے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۰)۔

جتے سنگ اس کے دسیں جلتے صاف
دھریں روشنائی میں جوہر پو لاف
(۱۶۴۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۶۵)۔

ـــ زَن (ـــ فت ز) صف.
شیخی باز ، ڈینگیا ، بڑ بولا۔ ان دونوں حالتوں میں وہ شخص کپی اور لاف زن ہوگا۔ (۱۲۰۹ ، ابو عبداللہ ، جامع العلوم و حدائق الانوار ، ۱۵۶)۔ اہلِ فرانس ... مؤدب اور بہادری میں مشتہر مگر خفیف اور لاف زن۔ (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۳۶)۔ ان کا احسان اُن تمام لاف زنوں اور فیض کے پروانوں سے عظیم تر ہے۔(۱۹۸۸ ، فیض ، شاعری اور سیاست ، ۱۱۵)۔ [لاف + ف : زن ، زدن ـ مارنا]۔

ـــ زَنی (ـــ فت ز) امث.
شیخی ، ڈینگ نیز دعویٰ کرنا۔

غیروں کے تم نشے سے محبت کے چھک گئے
ہم سے اُنہوں کی لاف زنی پر بہک گئے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۰)۔ جس کی بھویں بڑی اور بہت بال ہوں اوس کو غرور اور لاف زنی ہو گی۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۷۵)۔ ہر شخص اپنی دلاوری اور بہادری کی لاف زنی کر رہا تھا۔(۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۸)۔ بندہ کو لاف زنی اور دعوے کی بات سے ڈرنا چاہیے کہ پیچھے مشکل پڑتی ہے۔ (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر ، مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۹۳۵)۔ اب کلا کی اس مختارانہ لاف زنی کو سُن کر انہیں بھی گمان گزرا کہ کنگال ملک کے کنگال ادیبوں نے مِل جُل کر ایک انجمن بنائی ہے۔ (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۴۳۸)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [لاف زن + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ کَرْنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، تعلّی کرنا ، اترانا ، اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کہنا۔ جیوں خدا رسول فرمایا تھا تیوں چلے ، لاف نیں کیے ، خلاف نیں کیے۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۷)۔

بہت مُحال ہے ہونا سراج کی مانند
برہ کی آگ میں جلنے کی کوئی نہ لاف کرو
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۰)۔ شاربق .... بولا حریف لاف کرتا ہے ، غلام رخصتِ حرب چاہتا ہے ، بادشاہ نے جامِ شراب طلب کیا مُنھ سے لگا شاربق کو دیا ، وہ مست بادۂ جرأت لابرُہ ہو گیا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۳)۔

بس اب بھی ہے زمانہ ، اسی کی ہے تعریف
ہمارا طرز اڑائیں جس سے لاف کریں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۰۰)۔

ـــ (و) گُزاف (ـــ (و مج) ، ضم گ) امث.
لغو دعویٰ ، فضول ڈینگیں.

که افعال ہو لاف و گزاف سے اس کو
زمیں ہے صحن کی جس کے یہ گنبد دوّار
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١١٨٩)۔ کہتے تھے کہ شیر خان کیا لاف گزاف بکتا ہے اور شیخیاں بگھارتا ہے ۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٢٦٢)۔
عشق بولا گو مجھے آتی نہیں لاف و گزاف
لیکن اب میری زباں کھلتی ہے گستاخی معاف
(١٩١٦ ، نقوشِ مانی ، ٣٣)۔ یہ جھوٹا مقولہ محض متعصبانہ لاف و گزاف کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (١٩٢٩ ، تاریخ پشتون ، ١٤٨)۔ [لاف + و (حرف عطف) + گزاف (رک)]۔

ـــ گوئی (ـــ و مع) امث.
شیخی یا تعلی کی باتیں.
ہوش میں آ لاف گوئی سے گذر
تا نہ ہو اس راز کی شہ کو خبر
(١٨٦٨ ، زہر عشق ، ٣٠)۔ [لاف + ف : گو ، گوفتن - کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ مارْنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، بڑا بول بولنا.
ہے ہے مجلس منے کن لاف صبوری مارے
اے عاقل نہ گنو تم وو لہے سب میں تباہ
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ٢٢٣)۔
قمر نے لاف جب مارا مرے معشوق کے مکھ سیں
ہوا حیران و سر گرداں خجالت سوں حشر تک وو
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٩٢)۔
لاف کیا مارے ہے تو اپنے ہنر کا جوشش
ہیں زمانے میں بڑے اہل ہنر ایک سے ایک
(١٨٠١ ، جوشش ، د ، ٨٥)۔ جو افغان کہ جمعیت رکھتا ہے وہ ہماری ریاست اور ملک کے لینے کی لاف مارتا ہے۔ (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٣ : ٣٦٢)۔ میں کبھی ان لوگوں کی تعریف نہیں کر سکتا جو لاف مارتے ہیں ۔ (١٩٣١ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ١ : ٣٠٨)۔

لافْٹَر (سک ف ، فت ٹ) امذ (شاذ).
ہنسی : خندہ نیز قہقہہ. تبسم جو پوری طرح تبسم بھی نہیں ہے لافٹر (Laughter) کے ذیل میں چلا گیا. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٣٠)۔ [انگ : Laughter]۔

لافِنْگ (کس ف ، غنہ) صف (شاذ).
ہنستا ہوا ، خنداں. دیکھو یہاں سہاتما بدھ کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ہے ... ہاں یہ لافنگ بدھا ہے. (١٩٨٣ ، زمیں اور فلک اور ، ١٢٩)۔ [انگ : Laughing]۔

لافَہ (فت ف) صف.
جھوٹ بولنے والا ، شیخی باز.
توں قائم توں لہیں لفافہ توں سانچا توں ناہیں لافہ
(١٦٥٢ ، گنج شریف ، ١٩٩)۔ [لاف (رک) + ہ ، لاحقۂ فاعلی]۔

لافی صف.
رک : لافہ ، شیخی باز.
گل بدن کوں کہو کہ سیر کوں آ
آج ہر گل چمن میں لافی ہے
(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٩١)۔ [لاف + ی ، لاحقۂ فاعلی]۔

لاقِح (کس مج ق) امذ.
نر کھجور جس کا ریزہ مادہ کھجور پر ڈالا جاتا ہے جس کے بعد وہ پھل دیتی ہے (ماخوذ : فلاحۃ النخل ، ٥٩)۔ [ع : (ل ق ح)]۔

لاقِط (کس ق) صف.
(جذب و کشش سے) **کھینچنے والا ، اپنی طرف مائل کرنے والا** ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ الذَّہَب (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ذ بفت ، فت ہ) امذ.
پہاڑوں کا ایک زر آمیز پتھر جس کی کشش سونے کو کھینچ لیتی ہے (سونے کے خاک آمیز برادے سے سونا الگ کرنے کے لیے مستعمل) . لاقط الذہب یعنی یہ پتھر سونے کو اپنی طرف کھینچتا ہے ۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٠٩)۔ [لاقط + رک : ال (ا) + ذہب (رک)]۔

ـــ الرَّصاص (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ر بفت) امذ.
ایک سفیدی آمیز بد رنگ اور بدبودار پتھر جو سیسے یا قلعی کو اپنی کشش سے کھینچ لیتا ہے. لاقط الرصاص ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر بد رنگ .. ہوتا ہے۔(١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٠٩)۔ [لاقط + رک : ال (ا) + رصاص (رک)]۔

ـــ الشَّعْر (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ش بفت ، سک ع) امذ.
ایک کھوکھلا اور ہلکا پتھر جس کی کشش بال کو کھینچ لیتی ہے اور اسے جسم سے مس کرنے ہی نوچنے کی طرح بال اڑ جاتے ہیں. لاقط الشعر ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر بال کو کھینچتا ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٠٩)۔ [لاقط + رک : ال (ا) + شعر (رک)]۔

ـــ الصُّوف (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ص ، و مع) امذ.
ایک سبز و زرد رنگ کے خطوط والا ، قدرے سفیدی مائل سبک پتھر جس کی کشش اون کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور اس کا سرمہ سفیدی چشم کو زائل کرتا ہے. لاقط الصوف ارسطو نے لکھا ہے کہ اس کا رنگ سبز ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٠٩)۔ [لاقط + رک : ال (ا) + صوف (رک)]۔

ـــ الظُّفُر (ـــ ضم ط ، غم ا ، ل ، شد ظ بضم ، سک ف) امذ.
ایک سفید خاکی پتھر جس کی کشش ناخن کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ، الماس اس سے مس ہو کر پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور خون حیض ڈالے جانے سے خود ریگ کی طرح ذرہ ذرہ ہو جاتا ہے. لاقط الظفر ارسطو نے لکھا ہے یہ پتھر سفید خاکی رنگ اور ہموار و نرم بلا نقطے کے ہوتا ہے۔ (١٨٧٧ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ٣٠٩)۔ [لاقط + رک : ال (ا) + ظفر (رک)]۔

ـــــ العَظْم (ـــــضم ط ، غم ا ، سک ل ، فت ع ، سک ظ) امذ.
ایک زرد رنگ پتھر جو اپنی کشش سے ہڈی کو کھینچ لیتا ہے۔ لاقط العظم ، ارسطو کی تحریر ہے کہ یہ سنگ زرد رنگ اور سخت بلاد بلخ سے آتا ہے اور ہڈیوں کا جذب کرنے والا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + عظم (رک)]۔

ـــــ الفِضّہ (ـــــضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس ف ، شد ض بفت) امذ.
ایک سفید رنگ پتھر جو پانچ گز کے فاصلے تک اپنی کشش سے چاندی کو کھینچ لیتا ہے۔ لاقط الفضہ ، ارسطو نے کہا ہے کہ یہ پتھر سفید رنگ ہوتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + فضہ (رک)]۔

ـــــ القُطْن (ـــــضم ط ، غم ا ، سک ل ، ضم ق ، سک ط) امذ.
ساحل بحر کا ایک سفید پتھر جو اپنی کشش سے روئی کو کھینچ لیتا ہے۔ لاقط القطن ، ارسطو کا قول ہے کہ یہ پتھر دریا کے کنارہ ہوتا ہے ، سفید رنگ ، روئی کو جذب کرتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + قطن (رک)]۔

ـــــ المِس (ـــــضم ط ، غم ا ، سک ل ، کس م) امذ.
ایک پتھر جو تانبے کو اپنی کشش سے کھینچ لیتا ہے اگر پانی میں گھس کر ایک قطرہ مرگی والے کی ناک میں ڈال دیں تو شافی و نافع ہے۔ لاقط المس ، ارسطو کی تقریر ہے کہ یہ پتھر تانبہ کھینچتا ہے۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۱۰)۔ [لاقط + رک : ال (۱) + مس (رک)]۔

لا کھ (۱) صف.
رک : لا کھ جو زیادہ مستعمل ہے ، سو ہزار ؛ (کنایۃً) بہت ، بےحد ، بےانتہا۔ کون سمجھ سکتا ہے خدا کی گت ، ایک ایک لا کھ صفت ، ہزار اور ایک رس کا ناتوں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲)۔

دریا میں صدف ہے لا کھ بھریا
پن کیوں بھرے سچہ صدف میں دریا
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱)۔

اگرچہ بدن میں بھری تھا کی تھی
پہ کندن سے خوبی میں وہ لا کھ تھی

(۱۸۳۳ ، مثنوی اپورب کشٹن ، ۶۷)۔ اس حالت میں اور اب کی حالت میں جہاں تقریباً تین لا کھ آدمی ایک شہر میں نزدیک نزدیک رہتے ہیں بڑا تفاوت ہے۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت ، ۲۱۹)۔ [رک : لا کھ (۱) کا ایک املا]۔

ـــــ کی ایک بات کہنا محاورہ.
پُر مغز بات کرنا ، مختصر اور جامع بات کہنا ، کم لیکن بامقصد بات کہنا ، تھوڑی مگر علمی گفتگو کرنا۔

لا کھ باتاں کے کہوں یک بات میں
فی الحقیقت اسبی وہ بات میں
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۹۲)۔

ـــــ لا کھ م ف.
بےحد ، بےحساب ، بےانتہا۔

دیکھا تا توں اپنا کرم لا کھ لا کھ
بچھے سں لے جاؤں جو ہوئے مجھ سے تا ک
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۹)۔

لا کھ (۲) امث.
۱. ایک وضع کا گوند جس کو سرخ رنگ کے کیڑے پیدا کرتے ہیں۔ اول لا کھ لے انکو بہت قوت سے کھینچا اور اب یہ دونوں پھر ... مل گئیں۔ (۱۸۳۸ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۳۹)۔ دیوار کے اوپر کے حصے کی دیگر تختیوں پر جلا کی گئی ہے اور ان میں جو لا کھ بھری ہوئی تھی وہ صاف کر دی گئی ہے۔ (۱۹۲۰ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ۲۰)۔ **۲. رنگنے کا برتن ، آلا گوندھنے کا برتن ؛ کجھوا** (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [رک : لا کھ (۲) کا ایک املا]۔

ـــــ پُشْت (ـــــضم پ ، سک ش) امذ.
کچھوا (جامع اللغات)۔ [لا کھ + پشت (رک)]۔

ـــــ کا قلم امذ.
لا کھ کا بنا ہوا قلم جو لا کھ کو پگھلا کر بطور استوانے کے خطوں پر مہر لگانے کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔ لا کھ کے قلم کو کف دست پر گھس کر کسی ہلکے جسم کے قریب مانند کاغذ کے ریزے کے لے جاویں تو لا کھ کا قلم اسے کھینچے گا۔ (۱۸۳۹ ، ستہ شمسیہ ، ۶ : ۱۱)۔

لا کھ (۳) امذ.
(بنائی) کونے پر سے اتارا ہوا اور بغیر صاف کیا ہوا ریشم (اب و ، ۲ : ۲۷)۔ [مقامی]۔

لا کھ (۴) امذ (شاذ).
تالا ، قفل۔ لا کھ منفرد غیر مستعمل ہے لیکن اس کا مرکب لا کھ اپ رائج ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸۵)۔ [انگ : Lock]۔

ـــــ اَپ (ـــــفت ا) امذ.
حوالات تھانے کے اندر عارضی قید خانہ جہاں ملزموں کو عارضی طور پر مقدمہ قائم ہونے تک رکھا جاتا ہے۔ انتظامی مصلحت یا امن عامّہ کے قیام کے لئے ملک ، صوبہ ، ضلع کے کسی بھی فرد کو ان کے گھروں یا مخصوص ریسٹ ہاؤسوں یا محبسوں یا پولس لا کھ اپ میں نظربند یا مقید کیا جا سکے گا۔ (۱۹۷۳ ، آسان اسلامی آئین ، ۹۳)۔ [انگ : Lockup]۔

لاکا امذ.
ایک چھلکے نما کیڑا جو بعض درختوں کی پتلی شاخ پر اپنی رال ڈالتا ہے جو خشک ہو کر لا کھ کہلاتی ہے ، لیاں کیڑوں کا اگال (مصرف جنگلات (ضمیمہ) ، ۱)۔ [لا کھا (رک) کا ایک املا]۔

لا کِٹ (کس ک) امذ.
گلے میں پہننے کا ایک زیور جس میں طلائی یا نقرئی گول سکونا یا

چوکور خانہ سونے یا چاندی کی زنجیر یا ریشمی تاگے میں لگا ہوتا ہے اور سینے پر لٹکا رہتا ہے ، طلائی یا نقرئی خانہ جس میں تصویر وغیرہ بطور یادگار رکھتے ہیں ، گلے کا تعویذ. مسز براؤن اِدھر اُدھر تلاش کر کے ایک ڈوپٹے میں پڑا ہوا لا کٹ ڈھونڈ لاتی ہے ، اس کی تصویر دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے . (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۳۸). دل چاہتا ہے کہ تمھاری تصویر اپنے لا کٹ میں ڈال لوں. (۱۹۷۱ ، قمیص ، ۳۶). [انگ : Locket].

لا کَر (فت ک) امذ.
قفل دار دراز کا ڈبا یا الماری جس میں حفاظت کے لیے زیور وغیرہ رکھتے ہیں. ہمارا روپیہ لا کر میں پڑا ہے محفوظ رہے گا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۲). ہر قیمتی چیز کو لا کر میں رکھا جاتا ہے. (۱۹۸۸ ، تسنو زیر لب ، ۱۳). [انگ : Locker].

لا کڑا کا کڑا (سک ک ، سک ک) امذ.
سوکھے کی بیماری جس میں انسان بہت دُبلا ہو جاتا ہے عموماً چھوٹے بچوں کو یہ بیماری ہوتی ہے. ان متعدی امراض میں سے بعض بچوں کے امراض کہلاتے ہیں مثلاً خسرہ ، کھسوڑے ، لا کڑا کا کڑا ، کالی کھانسی وغیرہ. (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلو پیڈیا ، ۲۳۵). [مقامی].

لا کڑی (سک ک) امث (قدیم).
لکڑی.

من بیجلی میں ابھال میں میگ میں لا کڑی میں اناج میں دیگ
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۸۳).

جانی یہ مت جانیو تم بچھڑے سوہے چین
جیسے سوکھی بن کی لا کڑی سلگت ہے دن رین
(۱۷۹۲ ، عجائب القصص (شاہ عالم ثانی) ، ۱۶۳).

پیتم تم مت جانیو کہ تم بچھڑے سوہے چین
جیسے بن کی لا کڑی سلگت ہوں دن رین
(۱۸۷۲ ، عاشد خاتم النبیینؐ ، ۱۹۳). [لکڑی (رک) کا اشباعی املا].

لا کِن (کس ک) کلمۂ استدراک.
لیکن ، مگر.

ہم نے کبھیں سنا ہے اس شوخ کی میاں ہے
لا کن کبھو نہ دیکھا کیسی ہے اور کہاں ہے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۶۶۹). کام سین کے ساتھ والے سب مارے گئے لا کن جو ان میں مضبوطی سے مارے گئے ان کے واسطے تخت آئے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۸۲). لا کن باطن میں ہم تجھ سے اشرف ہیں. (۱۸۳۶ ، قصہ اگر گل ، ۲۰). ایک دوکان ... میں یروشلم اور دمشق کی عمدہ مصنوعات رکھی تھیں ... لا کن قیمت بیحد طلب کرتے ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۳۷۳). [لیکن (رک) کا اشباعی املا].

لا کھ (۱) . (الف) صف ؛ امذ.
۱. سو ہزار ، ہندسوں میں ۱۰۰۰۰۰.

یہ تو بایاں توسرہار قیمت اس کی لا کھ ہزار
(۱۵۰۳ ، توسرہار (اُردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۵۱)).

سوا لا کھ پربت کون کانھی بتھاؤ
بہر سال کندن کے لاٹھی بتھاؤ
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳). یادگار ہو اچھیکا دنیا میں کتی لا کھ برس. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۱). جس کی جمع تو اوپ چوبیس کروڑ ساٹھ لا کھ سولہ ہزار بیاسی دام ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰۰). آج کل ہر ہفتے میں ایک لا کھ آدمی ٹرام میں سفر کرتے ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۹۰). مامون بہت خوش ہوا دس لا کھ درہم انعام دیے . (۱۹۴۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۲۱۰). کرنسی تبدیل کرانے کی مد ایک لا کھ امریکی ڈالر یا اس کے مساوی رقم. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۱ نومبر ، ۱). ۲. بکثرت ، سینکڑوں ہزاروں ، بے شمار ، ان گنت. پانی کے ہر قطرے میں لا کھ لیقان ہے (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۵۰).

اچپلاہٹ کسی میں ایسی بلا
کہ کرے اک ادا میں لا کھ ادا
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۲۱).

ہم کو تو ہائے کوئی پوچھتا نہیں
پوچھے تو لا کھ مرتبہ مہمان جانیے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۳۸).

جیوں دھرتی اب تک پیاسی بادل گرجے لا کھ
جس کی جھولی کنول کے دیکھوں سپنوں کی ہے را کھ
(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، یکم جنوری ، ۳). (ب) م ف. کتنا ہی ، ہر چند ، بہتیرا.

چاند سورج لا کھ اپنے حسن کی قلعی کریں
دیکھتے ہیں کب اونھیں آئینہ دار سبزہ رنگ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۱۹).

زلف کی ناگنی سے لا کھ بچو
اک نہ اک دن رہے گی وہ ڈس کر
(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش (حکیم آغا جان عیش دہلوی) ، ۹۵). لا کھ افلاس تھا مگر غالیچہ نہیں ، دری نہیں چاندنی نہیں ... کچھ تو دالان میں بچھ جاتا. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۳۰).

لا کھ ہونٹوں پہ دم ہمارا ہو اور دل صبح کا ستارا ہو
(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۲۶). [پ : लाख].

ـــ بات / باتوں کی ایک بات امث.
بہترین بات ، معقول ترین بات ، سب سے کارآمد بات ، سب سے عمدہ مشورہ ، مختصر پُر مغز بات ، مختصر مگر جامع بات.

لا کھ باتوں کی ایک بات ہے یہ
کام وہ کر کہ دوسرا نہ کرے
(۱۸۵۴ ، ریاضِ مصنف ، ۳۹۷).

نثار تھی دو زباں پر ہر ایک. سوجِ فرات
خدا کی شان تھی ، ہے لا کھ بات کی اک بات
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات ، ۴ : ۱۵۸)).

ـــ باتیں ہونا محاورہ.
پہلو دار ہونا ، بہت سے انداز ہونا ، بہت سے معنی ہونا ، بہت سے پہلو ہونا.

پھولے بن میں ہزار گھاتیں ہیں
اک خموشی میں لا کھ باتیں ہیں
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۳).

---باری م ف.
متعدد بار ، کئی بار ، بہت دفعہ.

جدا ہوئے ہوں جو اوس لب سے بھی تادمِ صبح
میسر آتی ہے ایسی بھی لا کھ باری رات
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۶۰).

---بِسْوے (---کس ب ، سک س) م ف.
(کنایۃ) ضرور بالضرور ، یقیناً ، بلاشبہ ، لازمی طور پر.

ہے بہت سب اسی پہ آ پڑی
لا کھ بسوے مرا ہے شاہ بھی
(۱۸۱۰ ، مثنوی ہشت گلزار ، ۳۷).

زہرِ قاتل عشق زلفِ آئینہ رخسار ہے
لا کھ بسوے مار ہی ڈالیگی حیرانی مجھے
(۱۸۶۶ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۳۸۲). [لا کھ + بسوے (بسوہ (رک) کی جمع)].

---پا کُھر ہوا فقرہ.
معاملہ صاف طے ہو گیا ، کچھ باقی نہیں رہا ، فکر دور ہوئی ، بے فکری ہو گئی (محاورات ہند ، جامع اللغات).

---پَتی (---فت پ) صف.
لا کھوں روپے کا مالک ، بڑا دولت مند ، بہت مالدار ، وہ شخص جس کے پاس لا کھ روپیہ ہو ، لکھ پتی.

کوئی سیٹھ مہاجن لا کھ پتی بزاز کوئی پنساری ہے
بان بوجھ کسی کا ہلکا ہے اور کھیپ کسی کی بھاری ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۳۲). یورپ میں دس میں سے نو آدمی انہیں ذرائع سے سرمایہ دار بنے ہیں اصل میں لا کھ پتی ہونے کا دوسرا طریقہ ہی نہیں ہے. (۱۹۳۱ ، آزاد سماج ، ۶۵). [لا کھ + رک : پتی (۱)].

---پَر/پَہ بھاری صف ؛ م ف.
بے نظیر ، لاثانی ، جس کا کوئی مقابلہ نہ کرسکے ، جس کا توڑ نہ ہوسکے. دو ہزار سوار جو ... لا کھ پر بھاری تھے ساتھ لیے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰).

---پَردوں میں چُھپا کَر رَکْھنا محاورہ.
بہت احتیاط کرنا (جامع اللغات).

---پَردوں میں چُھپانا محاورہ.
لا کھ پردوں میں چھپا کر رکھنا.

بجتی کہ لا کھ پردوں میں کوئی چھپائے عیب
اپنی نظر سے رہ نہیں سکتا کبھی چھپا
(۱۸۹۲ ، دیوان حالی ، ۳۷).

---پَردوں میں چھید کَرنا محاورہ.
بد کردار ہونا ، آوارہ ہونا ، آوارہ پھرنا.

سچ ہے یہ سن لو مجھ سے اس کا بھید
کرتی ہیں وہ بھی لا کھ پردوں میں چھید
(۱۸۳۷ ، کلیات منیر ، ۱ : ۵۹۳).

---پَردے میں رَکْھنا محاورہ.
لا کھ پردوں میں چھپا کر رکھنا. اگر بد ہے تو لا کھ پردے میں رکھو وہ اپنی ہی سی کر جائے گی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷۰).

---تَدْبیر ایک طَرَف ، ایک تَقْدیر ایک طَرَف کہاوت.
تدبیر نہیں آخرکار تقدیر ہی کام کرتی ہے ، چاہے کتنی بھی تدبیریں کی جائیں قسمت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا (جامع اللغات).

---جان/جی سے م ف.
دل کی گہرائیوں سے ، نہایت شوق سے ، بڑی امنگ سے ، بڑے چاؤ سے ، ہزار بار ، کمال محبت سے.

کوئی لا کھ جی سے ہو مجھ پر فدا
میں تجھ پر فدا ہوں مجھے اس سے کیا
(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۴۳). میں لا کھ جان سے حاضر ہوں اور ایک سرمو آپ کی فرمانے سے نہیں باہر ہوں سچ تو یہ ہے کہ خلق بھی سحر حلال ہے ، جن لوگوں کا یہ آئین ہے ان کا خوشا حال ہے. (۱۸۰۱ ، گلشن ہند ، ۳).

دل سے جاتے رہے ہوش و خرد و صبر و قرار
لا کھ جان سے میں ہوا اس بت کم سن پہ نثار
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۸).

حال حلیمہ یہ کہ نہ پھولے سماتی تھی
ہر وقت لا کھ جان سے قربان جاتی تھی
(۱۹۰۰ ، امیر (نوراللغات ، ۴ : ۱۵۸)).

---جائے پَر سا کھ نہ جائے کہاوت.
دمڑی چلی جائے پر چمڑی نہ جائے ، پیسہ چلا جائے مگر عزت برقرار رہے ، جان جائے آن نہ جائے. لا کھ جائے پر سا کھ نہ جائے. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اکتوبر ، ۳۱).

---جَتَن کَرنا محاورہ.
بہت تدبیریں کرنا ، بہت کوشش کرنا.

آہ جس روز سے چھوٹا ہے وطن غنچے کا
نہ کھلا دل کئے یہاں لا کھ جتن غنچے کا
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (آغا جان دہلوی) ، ۹۷).

اے سمرو اک بار کسی کا روپ اگر لٹ جائے
لا کھ جتن کر دیکھے لیکن پھر وہ بات نہ پائے
(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۸۷).

---جوبَن ہونا محاورہ.
حد سے زیادہ حسن ہونا ، بہت رونق ہونا ، زیبائش و آرائش سے معمور ہونا.

عوض سوز آگے آگے روشن تھے
سر کٹے پر بھی لا کھ جوبن تھے
(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۱۶۶).

---چوٹ کھانا محاورہ.
بہت نقصان اُٹھانا ، بہت صدمہ برداشت کرنا.

مصیبتیں تبھی خنجر بڑا پا جھیلیں
نہ کی زبان سے اف دل نے لاکھ کھائی چوٹ

(١٨٨٨ ، صنم خانۂ عشق ، ٦٥).

---چوہے کھا کر بلّی حج کو چلی کہاوت.
(طنزاً) سیکڑوں برائیاں کرنے کے بعد نیکی کا ارادہ یا ادّعا کیا.

سن کر یہ قطعہ اس کا رنگیں نے کہا
بلّی چلی حج کو لاکھ چوہے کھا کر

(١٨٣٥ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)).

---دام کی م ف.
بہت قیمتی.

دیو بھیر لاکھ دام کی جاگیر
زلف کھولو بڑی رعایت ہے

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٣٠٣).

---دَرجے م ف.
بہت زیادہ ، کئی گنا.

زباں کٹا ہوا ، بہرا ہو یا کوئی گونگا
زباں دراز سے ہے لاکھ درجے وہ اولیٰ

(١٨٣٣ ، ترجمۂ گلستان ، ٥).

---دو لاکھ (---و مج) صف.
بکثرت ، بہت زیادہ ، کثیر تعداد میں ، بڑی مقدار میں (مہذب اللغات).
[لاکھ + دو (رک) + لاکھ (رک)].

---دو لاکھ کی پروا نہ کرنا کہاوت.
معمولی روپے کو خاطر میں نہ لانا (جامع اللغات).

---دو لاکھ میں ایک صف ، م ف.
لاکھوں میں ایک ، منفرد ، بے مثال.

حور سے بہتر نہیں ہاں یہ بتا اے زاہد
لاکھ دو لاکھ میں ہو ایک وہ صورت کیسی

(١٩٠٥ ، داغ (مہذب اللغات)).

---رَنگ سے چلنا محاورہ.
(تلوار کے لیے) نئے ڈھنگ سے کاٹنا ، مختلف طریقوں سے چلنا (مہذب اللغات).

---روپے کا/کی م ف.
بہت قیمتی ، قابلِ قدر. امین الرحمٰن میں لاکھ روپے کی ایک بات یہ تھی کہ کسی بات سے کچھ واسطہ ہی نہ تھا. (١٨٩٦ ، شاہد رعنا ، ٣٣١). ان میں ایک لاکھ روپے کی ایک صفت یہ تھی کہ وہ کسی شخص سے بھی ... قطع تعلق کرنا پسند نہ کرتے تھے. (١٩٣٣ ، بزم رفتگاں ، ٣٠).

---سَر کا ہونا محاورہ.
یار ہونا ، سربرآوردہ ہونا.

سودائے دل نہ کیجیے گو لاکھ سر کا ہو
جب تک نہ خوب ہاتھ خریدار توڑیے

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢ : ٩٨).

گر لاکھ سر کا ہو کے مسیحا کرے علاج
تاہم نہ ہووے کشتۂ دیدار کا علاج

(؟ ، عاشق (کنھیا لال) (فرہنگ آصفیہ)). ٢. کسی کے کہنے کو خیال میں نہ لانا ، ڈھیٹ ہو جانا (نوراللغات).

---سَر مارنا محاورہ.
ہزار جتن کرنا ، بہتیری کوشش کرنا.

بلی خسرو کو شیریں کوہ کن نے لاکھ سر مارا
کوئی چلتا ہے قابو زر کے آگے زورِ بازو کا

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٤٣).

---صُورَت سے م ف.
رک : لاکھ طور سے (مہذب اللغات).

---طَور سے م ف.
ہر طریقے سے ، ہر صورت سے ، ہر طرح سے ، ہزاروں طریقوں سے (نوراللغات ، جامع اللغات ، مہذب اللغات).

---کا گھر خاک کَر دینا/ کر ڈالنا/ کَرْنا محاورہ.
ساری دولت برباد کر دینا ، بالکل تباہ کر دینا ، ساری محنت پر پانی پھیر دینا ، بنابنایا کام یا کی کرائی مشقت کا ضائع کر دینا ، بھاری نقصان کر دینا ، کی کرائی پر جھاڑو پھیر دینا.

یکایک ایک جہان کو پلا کہ کر ڈالا
غرض کہ لاکھ کا گھر اوس نے خاک کر ڈالا

(١٨٦٨ ، گلزار داغ ، ٣٠١). بس کیوں بکتی ہو ... تمھاری نالائقی نے لاکھ کا گھر خاک کیا. (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ١٨٥). سچ مچ یہ شاعری لاکھ کے گھر کو خاک کرتی ہے. (١٩٨٢ ، برایا گھر ، ٦٣).

---کا گھر خاک میں مِل جانا محاورہ.
تباہ ہونا ، برباد ہونا ، اجڑ جانا. بڑی بی کے زمانے کا بنا گھر لاکھ کا گھر خاک میں مل گیا تھا. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ١٠١).

---کا گھر خاک ہو جانا/ہونا محاورہ.
لاکھ کا گھر خاک کرنا (رک) کا لازم ، ساری دولت اور مال و متاع غارت ہو جانا. چاہے لاکھ کا گھر خاک ہی کیوں نہ ہو جائے جس طرح ہو اسی کام کو کرنا. (١٨٧٣ ، مجالس النسا ، ١ : ١٢). صرف جورو ہی نہیں بلکہ جو لاکھ کا گھر خاک ہوا جاتا ہے یہ بھی تم ہی کو بھگتنا ہے. (١٩٣٢ ، اخوان الشیاطین ، ٣٢٣). اگر آپ بڑے بھیا کو ان کی حرکتوں سے روکتیں تو آج لاکھ کا گھر خاک نہ ہوتا. (١٩٦٢ ، آنگن ، ١٦٣).

---کا گھر لُٹانا محاورہ.
رک : لاکھ کا گھر خاک کر دینا.

لے گئی دل وہ چشمِ غارت گر
لاکھ کا گھر لٹائے بیٹھے ہیں

(١٨٩٥ ، دیوان راسخ دہلوی ، ١٥٥).

۔۔۔ کو خاک سَمَجْھنا محاورہ۔
کمال دیانت دار ہونا۔ دیانت ... اس قدر تو غریب ہے کہ سامنا گری کرتی ہے مگر اتنی بڑی ایماندار ہے کہ لاکھ کو خاک سمجھتی ہے۔ (۱۸۷۳، بنات النعش، ۹۳)۔

۔۔۔ کوس (۔۔۔و مع) م ف۔
بہت دور، بعید، فاصلے پر، بےحد فاصلے سے (ماخوذ: جامع اللغات)۔ [لاکھ + کوس (رک)]۔

۔۔۔ کوئی کَہے فقرہ۔
ہر چند کوئی کہے۔

لاکھ کوئی کہے روزہ نہ ہزاری رکھنا
اس میں نکلے گا مزہ بات ہماری رکھنا

(۱۸۹۲، شعور (نوراللغات))۔

۔۔۔ کی ایک (بات) کَہی فقرہ۔
رک: لاکھ بات کی ایک بات۔

اے نخوتِ مال و منال رہی
تو یہ میں نے بھی لاکھ کی ایک کہی

(۱۸۷۹، دیوانِ عیش (آغا جان عیش دہلوی)، ۱۷۶)۔

۔۔۔ کی جان خاک کَرْنا محاورہ۔
(کسی کے لیے) جان جیسی قیمتی شے کی پروا نہ کرنا، جان کھپا دینا۔ جس نے لاکھ کی جان تمہارے پیچھے خاک کی وہ حسرت سے ایک ایک کا منہ تکتی گئی، کوئی اتنا نہ تھا کہ آخر وقت حلق میں پانی ٹپکا دیتا۔ (۱۹۱۰، لڑکیوں کی انشا، ۱۲)۔

۔۔۔ کی عِزّت خاک میں مِل جانا / مِلْنا محاورہ۔
بنی بنائی عزت ختم ہو جانا۔ اروسی کو یہ پٹی پڑھائی کہ اگر لوٹ کر ملو گی تو لاکھ کی عزت خاک میں مل جائے گی۔ (۱۹۲۹، ناٹک کتھا، ۹۴)۔ عجیب آدمی ہو یار یہاں لاکھ کی عزت خاک میں مل رہی ہے اور تم اسے مذاق بنا رہے ہو۔ (۱۹۴۷، زندگی، نقاب، چہرے، ۱۰)۔

۔۔۔ کے گھر کو خاک کَرْنا محاورہ۔
قیمتی چیز کو برباد کر دینا، خراب کر دینا۔

لاکھ کے گھر کو خاک کرتی ہے
ہے بری عشقِ کینہ ور کی آگ

(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۱ : ۱۰۶)۔

۔۔۔ لاکھ (الف) صف۔
ایک ایک لاکھ، سو سو ہزار، مراد کثیر رقم، اچھا خاصا نقدی انعام۔ بعض اوقات شاعروں کو ایک ایک قصیدے پر لاکھ لاکھ روپیہ ملا ہے۔ (۱۹۰۹، مجموعۂ نظمِ بےنظیر (دیباچہ)، ۱۰)۔ (ب) م ف۔ بےحد، بے حساب، بہت زیادہ۔ عشق کا جیو حسن اس جیو میں لاکھ لاکھ گن۔ (۱۶۳۵، سب رس، ۹۳)۔ وردی کے کپڑے اس پر لاکھ لاکھ زیب دیتے ہیں۔ (۱۸۶۸، رسومِ ہند، ۲۸۰)۔ نیلے رنگ کا کوٹ اس کے چہرے پر لاکھ لاکھ بناؤ دیتا ہے۔ (۱۹۳۹، شمع، ۱۰)۔ [لاکھ + لاکھ (رک)]۔

۔۔۔ مَن کا / کی صف۔
۱. بہت وزنی، ازحد بھاری یا بوجھل، جو اٹھائے نہ اٹھ سکے۔

بادل بھی آ کے شوق سے جھولا کریں جو ہو
اس آم کے درخت میں اک لاکھ من کی شاخ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۳۵)۔

کس ہاتھ میں پہنے گا وہ کھرا
جوڑی بھی اسے ہے لاکھ من کی

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۸۶)۔ ۲. بہت زیادہ، کثیر۔

تعویذ کر کے ڈالوں بچوں کے میں گلوں میں
احسان ہوگا تیرا بندی پہ لاکھ من کا

(۱۸۷۹، جان صاحب، د، ۲ : ۲۲۰)۔ ۳. نہایت بھاری بھرکم؛ بہت باوقعت اور صاحبِ عزت۔

کوئے بتاں میں جانا یوں بار بار کیا ہے
اپنی جگہ پہ سالک پتھر ہے لاکھ من کا

(۱۸۷۹، سالک، ک، ۳۸)۔

۔۔۔ میں م ف۔
۱. ہزاروں میں، سینکڑوں میں، کروڑوں میں۔ یہ آدمی کا بچہ ہمارا ہے اور لاکھ میں ہمارا ہے۔ (۱۹۰۱، زلفی، ۱۵)۔ میں کہتا ہوں تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا سو میں، ہزار میں، لاکھ میں (۱۹۳۲، انور، ۱۱۵)۔ ۲. بہت سوں کی موجودگی میں، سینکڑوں ہزاروں کے سامنے، چوری چھپے نہیں علی الاعلان، ڈنکے کی چوٹ پر، کھلم کھلا، سب پر عیاں۔

قتل پر آپ نے جو باندھی کمر آج کھلا
لاکھ میں کہہ دیں کہ ہاں موئے کمر، ہوتا ہے

(۱۸۵۴، دیوانِ برق، ۳۰۵)۔

یہ ہے بس توبہ بھی اثر بنتِ عنب کا
ہم لاکھ میں کہہ دیں کہ ہے بد ذات مزے کی

(۱۹۳۲، ریاضِ رضوان، ۳۳۳)۔ ۳. یقیناً، ضرور، بلاشک۔

سچ کہتی ہوں، لاکھ میں میں جاؤں
مر جاؤں مگر نہ باز آؤں

(۱۸۸۱، مثنوی نیرنگِ خیال، ۵۳)۔

۔۔۔ میں ایک صف۔
چھٹا ہوا، منتخب، چوٹی کا، چنا ہوا، بہتوں سے بہتر۔

لاکھ میں ایک ہوں ہر چند بہت زار ہوں میں
دلِ اعدا میں کھٹکتا رہا وہ خار ہوں میں

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۶۰)۔

۔۔۔ ہا صف۔
کئی لاکھ، لاکھوں، لکھوکھا (بطور واحد و جمع ہر دو مستعمل)۔ جانور لاکھ ہا جنگل میں مر کر رہ گئے۔ (۱۸۱۹، اخبار رنگین، ۹)۔ وہاں جانے سے مطلب یہ تھا کہ ... شیر کوٹ نے جو روپ چیدر مہاجن کو لوٹا تھا اور لاکھ ہا روپے کا مال لے لیا تھا، اس کا تدارک کیجے۔ (۱۸۵۸، سرکشی ضلع بجنور، ۱۷۳)۔ [س: لاکھ + ف: ہا، لاحقۂ جمع]۔

---ہزار (---فت ہ) م ف.
بہت زیادہ ، بے حد و حساب.

بخشیں لاکھ ہزار اس کی
چار کھونٹ اس کی چترکاریاں ہیں

(١٩٧٩ ، اس کے تار ، ٥٣). [لاکھ + ہزار (رک)].

---ہاتھی لُٹ گیا / لُٹے پھر بھی سَوا لاکھ ٹکے کا ہے کہاوت.
امیر کبیر آدمی کتنا ہی برباد ہو جائے پھر بھی اس کی امارت کی خُو اور قدر و منزلت باقی رہتی ہے (نوراللغات ، جامع اللغات).

لاکھ (۲) امث.
۱. ایک سرخ رنگ کا صمغی مادّہ (جسے آنچ دکھا کر کاغذ وغیرہ پر ٹپکاتے اور اس پر مہر لگاتے ہیں چوڑیاں اور زیورات بنانے میں استعمال کرتے ہیں) ؛ ایک جھینگے نما کیڑے کی جمی ہوئی اور خشک رال جسے وہ بعض درختوں کی پتلی شاخ پر ٹپکاتا ہے اور اسے مقرر کیمیاوی طریقے سے صاف کر لیتا ہے ، لاط : Laccifer Lacca اس ریاست میں ... لاکھ بہت کثرت سے ملتی ہے . (١٨٨٣ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ١٠٠). لاکھ استسقائے لحمی ... اور دمے میں استعمال کی جاتی ہے . (١٩٢٩ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ٣٣٢). بابا کی یہ بات میرے دل پر اس طرح نقش ہو گئی جیسے کدم کدم لاکھ پر مہر جم جاتی ہے . (١٩٨٩ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ٨٢). ۲. مسّی یا پان کی دھڑی یا سرخی جو عورتیں اپنے ہونٹوں پر خوبصورتی کے واسطے لگا لیتی ہیں.

مسّی لگا کے لاکھ بھی لب پر جما لیا
غوطہ دیا ہے نیل میں اوس نے شہاب کو

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٩٣٢). [ﺱ : लक्ष : ٧ लाखा].

---دانہ (---فت ن) امذ.
لاکھ کو پگھلا کر بنایا ہوا چُورا.

پھر پھکو کر لاکھ کو سب چُور کرتے رہتے ہیں
اور اس چورے کو ہم سب لاکھ دانہ کہتے ہیں

(١٩١٦ ، سائنس و فلسفہ ، ٣٩). [لاکھ + دانہ (رک)].

---کا کیڑا امذ.
وہ کیڑا جو لاکھ پیدا کرتا ہے . بعض دوسرے حیوان بھی ہیں جو انسان کو تھوڑا بہت فائدہ پہنچاتے ہیں ان میں کیچوا ، شہد کی مکھی ، ریشم اور لاکھ کے کیڑے خاص طور پر قابل ذکر ہیں . (١٩٣٠ ، حیوانیات ، ٦٧). بعض کیڑے کھوکھلی سوئی جیسی سونڈ کو پودے کے جسم میں چبھو کر رس چوستے ہیں مثلاً لاکھ کا کیڑا ، کھٹمل وغیرہ. (١٩٦٣ ، حشرات الارض اور وہیل ، ١٢).

---کی بتّی امث.
لاکھ کی بتی جسے پگھلا کر لفافے وغیرہ کو سربند کرتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کی چُوڑیاں امث.
وہ چوڑیاں جو لاکھ کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں . عورتیں لاکھ کی چوڑیاں بڑے شوق سے پہنتی ہیں . (١٩٦٣ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ٣٦).

---لکھیرے کے ہاں یا لَباڑی کی زُبان پَر کہاوت.
مقدور سے زیادہ مانگنا ، جھوٹی لن ترانیاں ، بے بنیاد شیخی ؛ کسی مہاجن کے گماشتے نے چٹھی بھیجی کہ ایک لاکھ روپے بھیج دو اس نے جواب دیا ، لاکھ لاکھ والے کے پاس ہے یا گپی کی زبان پر (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
سربند کرنا ، مہر لگانا ؛ چُپ کرانا ، سمجھانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

لاکھا امذ.
۱. لاکھ کا سرخ رنگ ؛ پان کھا کر ہونٹوں پر جمائی ہوئی سرخی کی تہہ ، جسے عورتیں ہونٹوں پر خوبصورتی کے لیے جماتی ہیں . ہونٹوں پر لاکھا نام کو نہیں رہا آنکھوں کا کاجل سارا پھیل گیا . (١٨٠٣ ، گل بکاؤلی ، ٦٣) . دانتوں میں مسّی اور مسّی پر لاکھا ، گلے میں یہ بڑی گوری . (١٨٩١ ، ایامیٰ ، ٣٧).

سیتا نے کیا یہ سن کے اشنان
لاکھا بھی جمایا کھا کے اک پان

(١٩٢١ ، ، سیتا رام ، ١٠٠). دلّی کی مہترانیوں کا قیاس آج کل کی مہترانیوں پر نہ کیجیے ... ہونٹوں پر لاکھا ، چوٹی میں رنگین موباف . (١٩٩٠ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ٢٧). ۲. ایک جنگلی نسل کا لاکھی مرغ تیز اصیل مرغ کا رنگ. رنگ مرغ اصیل کے یہ ہیں : لاکھا ، پیلا. (١٨٨٣ ، صیدگاہ شوکتی ، ١٩١). جنگلی مرغ پکڑ کر لائے گئے ان کی نسل بڑھائی گئی جاوا لاکھا ... لڑنے والے مرغ ہیں . (١٩٧٠ ، تاریخ لکھنؤ ، ۱ : ١٣٩). ۳. لاکھی رنگ کا گھوڑا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لاکھ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---جمانا ف م ؛ محاورہ.
پان کھا کر اس کی سُرخی ہونٹوں پر جمانا.

بنوا کے ہم سے پان وہ لاکھا جماتی ہیں
کیا آج کل ہے رنگ ہمارا جما ہوا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٦١). مسّی کی دھڑی اور پان کا لاکھا اس طرح جمایا کہ اہل دل کا دل دھڑی دھڑی کر کے لوٹ لیا . (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ٢٩١). پھر لاکھا جمایا سیدھے ڈنڑ پر چپچپاتا تعویذ باندھا. (١٩٦٧ ، اُجڑا دیار ، ٣١١).

---جمنا ف م ؛ محاورہ.
لاکھا جمانا (رک) کا لازم ؛ ہونٹوں پر لالی یا سرخی جمنا.

کھیر لاتا ہے سرا ابر میرہ مسّی کو
لاکھا جمنے سے اگر سوزش لب ہوتی ہے

(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٨٤٩).

سائل کہاں تھے رات کو بتلائے کہاں چکھے
ہونٹوں پہ آپ کے ہے جو لاکھا جما ہوا

(١٨٩٧ ، دیوان ڈاکٹر سائل ، ٣٢).

لاکھاں صف (قدیم).
لاکھ ، لاکھوں ، بے شمار.

مدد ہم تجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لاکھاں پہ سنگین ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۲).
سو خوشے دا کھ لاکھاں کے لڑیا سنیلا ہے جوں
سبے ، اس دا کھ بنڈوا سوجیا ابر کہن سارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۵). [لاکھ + اں ، لاحقۂ جمع]

لاکھن (فت کھ) صف.
سو ہزار ، لاکھ (فرہنگ آصفیہ). [رک : لاکھ (۱) + ن ، لاحقۂ صفت].

لاکھنا (سک کھ) ف م ؛ = لانکھنا.
(جڑائی و میناکاری) زیور میں نگوں کی بیٹھک کے اندر نگوں کو صحیح بٹھانے کے لیے لاکھ بھرنا ؛ جڑائی کرنے کے لیے زیور کو لاک میں جمانا (اپ و ، ۳ : ۴۷). [رک : لاکھ (۲) + نا ، لاحقۂ تعدیہ].

لاکھواں (سک کھ) صف.
لاکھ (۱) سے نسبت رکھنے والا ، لاکھ حصوں میں سے ایک مراد : بہت قلیل. تمام دنیا کا رحم خدا کی رحمتِ کاملہ کے آگے ہزارواں لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۹). جو کچھ خدا نے مجھ کو دیا اس کا لاکھواں بلکہ کروڑواں حصہ بھی کوئی کام نہیں کر سکا. (۱۹۳۸ ، تذکرۂ وقار ، ۲۳). سلائنٹ میں سونے کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے اس کو کوٹ کر ایک انچ کا ایک لاکھواں حصہ پتلا کیا جا سکتا ہے. (۱۹۶۰ ، دھاتوں کی کہانی ، ۱۰۳). [لاکھ (۱) + واں ، لاحقۂ صفت].

لاکھوری (و لین) امث.
۱. (اینٹ سازی) رک : لکھوری جو زیادہ مستعمل ہے. اینٹ کا پیمانہ ایک ٹھیکیدار کو دے کر کہا ، ایسی اینٹ تیار کرو ، مگر اینٹ کچی نہ پکے ، لاکھوری ہو. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۰۹). ۲. سرخ . کبوتر اور گھوڑے کا پکی اینٹ سے مشابہ رنگ نیز اس رنگ کا مرغ ، کبوتر یا گھوڑا.
رنگ کمیت بھی ہے اے بھائی
تیلیا کوئی ، کوئی لاکھوری
(۱۸۳۱ ، مزینت الخیل ، ۱۳). رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... لاکھوری ... ارکوک ، بیازی ، باہو. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). خوشنما خاصے کے گھوڑے عربی ، ترکی ، کمیت ، لاکھوری. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۸). [لاکھ (۲) + ور ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ تانیث].

لاکھوں (و مج) صف ، ج.
لاکھ (۱) رک کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل. لاکھوں فوج اوس کی جزائر جاپان پر یورش کرنے میں نقصان ہوئی (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۲۷). اس بڑھتی ہوئی ضرورت سے مجبور ہو کر وہ سالانہ لاکھوں ٹن غلہ باہر سے منگاتا ہے. (۱۹۶۸ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۱۹). [لاکھ + وں ، لاحقۂ جمع].

---بلائیں لینا محاورہ.
بہت صدقے قربان ہونا (جامع اللغات).

---پر بند نہ ہونا محاورہ.
عورت کا آوارہ ہونا ؛ بہت سے لوگوں کے مقابلے پر عاجز نہ ہونا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پر بھاری ہونا محاورہ.
رک : لاکھ پر بھاری ہونا (مہذب اللغات ؛ نوراللغات).

---تدبیریں کرنا محاورہ.
بہت تجویزیں سوچنا (جامع اللغات).

---جتن کرنا محاورہ.
رک : لاکھ جتن کرنا.
تیغ نگہ اوس نے لگائی جو ہو خفا
لاکھوں جتن کیے پہ نہ زخم جگر ملے
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۲۱۰).

---جوتیاں پڑنا محاورہ.
بہت ذلیل و رسوا ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کوس (---و مج) م ف.
بہت دور ، بے حد فاصلے پر. بعض دوربینیں لاکھوں کوس کی چیزیں دکھا دیتی ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۳۷). [لاکھوں + کوس (رک)].

---گھڑے پانی (کے) پڑنا محاورہ.
نہایت خجل اور شرمسار ہونا ، شرمندہ ہونا. غلام خجالت سے زمین میں گڑ گیا ، گیا کیوں لاکھوں گھڑے پانی پڑ گیا. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۴۳).
درد سے ہم اک ذرا سی اشک باری کر پڑے
اس پہ بھی لاکھوں گھڑے پانی کے بادل پر پڑے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۱).

---من کا امذ.
بہت وزنی ، بہت بھاری ، سب پر بھاری.
سبک ہو جائیں گے گر جائیں گے وہ بزم دشمن میں
کہ جب تک گھر میں بیٹھے ہیں تو لاکھوں من کے بیٹھے ہیں
(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۶۲). چلتے تو کڑی کمان کے تیر کی طرح بیٹھتے تو لاکھوں من کے بیٹھے معلوم ہوتے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۶۵).

---میں م ف.
۱. بہت سوں میں ، بہت سارے لوگوں میں ، مجمع میں.
غصے میں مثل برق قرار اس نے کم لیا
لاکھوں میں ڈھونڈ کر اسے مارا تو دم لیا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۵۳). دل ہی دل میں کڑھنے لگیں کہ لاکھوں میں اس بیراگی نے کوئی موٹھ پھینکی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۳). ۲. ضرور ، بالضرور. تم آؤ یا نہ آؤ ہم

میری بہنوں کو لا کھوں میں بھیجنا نہیں تو میں ایک دن خوب سا لڑوں گی (۱۸[illegible] ، انشائے ہادی النسا ، ۲۸). ۳. **علی الاعلان** ، **اعلانیہ** ، **ڈنکے کی چوٹ پر**. اچھا عباسی یاد رکھنا ، چلو اور لا کھوں میں چلو بیچ کھیت چلو ، ہمیں پریوں کی تسخیر کا عمل یاد ہے۔ (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۳۳).

ـــــ میں ایک صف ؛ م ف.
بہت سوں میں ایک ، **منتخبِ روزگار**.

کہنے لگے وہ سن کے مری موت کی خبر
لا کھوں میں ایک چاہنے والا تو کم ہوا

(۱۹۱۷ ، طوفانِ نوح ، ۲۹).

چوری چوری مجھ سے مل جاؤ بہت ہی نیک ہوں
امی کہتی ہیں کہ لا کھوں لڑکیوں میں ایک ہوں

(۱۹۶۶ ، رابعہ سہدی علیخاں ، انداز بیاں اور ، ۶۳).

ـــــ میں / پر ، پانی پڑنا محاورہ.
بڑا نقصان ہونا ، **زیاں ہونا** ، **بہت گھاٹا ہونا**. ہائے لا کھوں پر پانی پڑ گیا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۹۵).

ـــــ میں کھیلنا محاورہ.
بہت دولتمند ہونا ، بہت پیسہ ہونا. وہ ہستی جو ہمیشہ لا کھوں میں کھیلتی آئی تھی اب ذرا سوچ سمجھ کر خرچ کرنے لگی. (۱۹۹۷ ، ادیبہ ، ۹۸). پانچ برس پہلے تین روپے ادھار مانگنے آئے تھے اب سیکڑوں بلڈنگیں کھڑی کردی ہیں لا کھوں میں کھیلتے ہیں۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۳۹).

لا کھی صف.
۱. **لا کھ سے نسبت یا تعلق رکھنے والا** ، **لا کھ کا بنا ہوا**.

وہ لا کھی چار پیالے کے نمکداں
نمک خوروں میں جس کے لا کھ انسان

(۱۷۸۹ ، میر حسن (دو نایاب زمانہ بیاضیں (مقدمہ) ، ۲۰)). بڑے بڑے لا کھی طباق ، رکابی ، طشتری ، پیالوں میں لگا ... بھیج دیے ہیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۲۷). جواہر کا صندوقچہ مقفل ہو کے خورشید مرزا کی لا کھی سہر ہونے کے بعد چنال ... بھیج گیا تھا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۱۵۷). ۲. **لا کھ کے رنگ کا** ، **سرخ**.

سوا ہوں کسی لب کے لا کھی پہ اے دل
جنازے پہ لا کھی دوشالہ پڑا ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۳). وہ لے اپنے بڑے سے لا کھی رومال میں لپیٹ کر لے جائے۔ (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۵۰). ۳. **گھوڑے کا ایک رنگ** ، **سرخا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [رک : لا کھ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ بالا امذ.
کیلے کی ایک قسم. کیلا عموماً دو قسم کا ہوتا ہے ، ایک قسم کا پختہ کھایا جاتا ہے اور دوسری قسم بطور سبزی پکا کر کھایا جاتا ہے ... پختہ پھل کھانے والی اقسام میں چنو بالا ، لا کھی بالا ، بڑی چھال ، بھرائی اور امرت سا گر مشہور ہیں . (۱۹۷۰ ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۳۳). [مقامی].

ـــــ برتن (ـــــ فت ب ، سک ر ، فت ت) امذ.
سرخ مٹی کے بنے ہوئے برتن جن پر روغن کیا گیا ہو. تورہ کھانا مٹی کے لا کھی برتنوں میں عموماً ہوتا تھا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۱۸). [لا کھی + برتن (رک)].

لاگ امث ؛ امذ.
۱. **ربط** ، **تعلق** ، **علاقہ** ، **وابستگی**.

دیکھیے کس کو شہادت سے سرافراز کریں
لاگ تو سب کو ہے اس شوخ کی تلوار کے ساتھ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۹).

اے روسیہ رقیب تو ڈر میری آہ سے
بجلی کو لاگ ہوتی ہے رنگِ سیاہ سے

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۱۲۵).

فکرِ شبِ فراق ہے زلفِ دوتا کے ساتھ
جانِ حزیں کو لاگ ہے کسی کسی بلا کے ساتھ

(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۱۳). ۲. **لگن** ، **انس** ، **محبت** ، **عشق** ، **دلبستگی**.

اپ خودی ان کھونی دل تھے اس کی انکوں لاگ
اس میں مل ہوں آپ گنوادے لوہا جل جیوں آگ

(۱۵۹۱ ، جانم ، وصیت الہادی ، ۱۵ ، الف).

گو ہاتھ وہ نہ آوے دل غم سے خون کرنا
ہے لاگ میرے جی کو اس شوخ کی کمر سے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۱۵).

معلوم ہے تجکو لاگ دل کی
بھڑکی ہوئی ہے پھر آگ دل کی

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگِ خیال ، ۳). ۳. **چاٹ** ، **چسکا** ، **شوق** ، **مزہ** ، **لپکا**. دکھ کے سمندر میں وہی گرتا ہے جس کے دل کو دکھ کی لاگ ہوتی ہے۔ (۱۸۰۱ ، مادھونل اور کام کندلا ، ۵۵).

جامِ کوثر کو بھی وہ منہ نہ لگاوے ساقی
جس کے ہو لب کو لگی جامِ مے ناب سے لاگ

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۵). بعض علما سماع کے قائل اور موسیقی کے خاصے ماہر تھے ، اسی کی لاگ سے شاعری میں غزل بہت مقبول ہوئی۔ (۱۹۵۳ ، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۵۷۳). ۴. **عداوت** ، **بیر** ، **دشمنی** ، **کاوش** ، **چونپ**.

تھی لاگ اس کی تیغ کو ہم سے سو عشق نے
دونوں کو معرکے میں گلے سے ملادیا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۶۳).

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱).

وہ دل جسے لاگ ہو کسی سے نہ لگاؤ
اک خاک کا ڈھیر ہے جہاں جونپ نہ جاؤ

(۱۹۳۳ ، ترانۂ یگانہ ، ۹۹). لاگ اور لگاوٹ سے بہت دور قاہرہ میں ہم نے کچھ اور شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۹۲). ۵. **کشا کش** ، **بحث** ، **مقابلہ**.

کر سکے کیا لاگ اون سے میری آہِ ناتواں
جو نگاہیں تیز ہو جاتی ہیں خنجر دیکھ کر
(۱۸۷۸ء ، گلزار داغ ، ۱۰۵). ۶. رشک ، حسد ، جلن ، رقابت.
کر خطِ سبز سے اس کے نہ تمہیں تھی کچھ لاگ
پھر بھلا سرجی یہ زہر کا کھانا کیا تھا
(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۳۷۶). امرائے لشکر آرام طلبی یا آپس کی لاگ یا غنیم کی رعایت سے جان توڑ کر خدمت بجا نہیں لاتے. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۶۳۰). ہیروئن گھریلو عورت نہیں ہوتی بلکہ وہ عشق آموز عورت ہوتی ہے جو لاگ اور رقابت کے ذریعے سے اپنے چاہنے والے کی آتشِ محبت کو بھڑکاتی ہے. (۱۹۲۳ء ، ناٹک ساگر ، ۳۱۸). یگانہ اور حریفوں کے درمیان لاگ کا سلسلہ شروع ہو گیا. (۱۹۹۲ء ، صحیفہ ، لاہور ، ستمبر ، ۳۳). ۷. ملاوٹ ، شمولیت ، ملونی. دہی اور بیگن کی لاگ سے جو چیز بنائی جاتی ہے وہ بورانی کی طرف منسوب ہوتی ہے. (۱۹۳۲ء ، مشرقی مغربی کھانے ، ۹۵). ۸. ٹانک (جو زیور وغیرہ میں رکھی جاتی ہے).
انگوٹھی پر لگایا اس نے پھر لاگ
کہ پھر وہ شخص جل بل ہو گیا خاک
(۱۸۰۳ء ، قصہ تمیم انصاری (اردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۹۰۳)). خواہ کسی قسم کا زیور ہو (طلائی یا نقرئی) سوائے معدودے چند کے تقریباً سب میں ٹانک یعنی لاگ ہوتی ہے. (۱۹۰۳ء ، عصر جدید ، دسمبر ، ۴۷۸).
نقرئی ہاروں میں اک سونے کی لاگ
رہ گذر میں یا خراماں سرد آگ
(۱۹۸۳ء ، سر و ساماں ، ۵۸). ۹. (i) آڑ ، ٹیکن ، ٹیک ، مدد (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ii) (بندھانی) پولی زمین کے گڑھے کے یا کھوں کی مٹی کے روک کی آڑ ، یہ لکڑی کے شہتیر یا تختے ہوتے ہیں جو پاکھے سے لگا کر جما دیے جاتے ہیں تاکہ پاکھے کی مٹی دبنے نہ پائے ، تھانو (اپ و ، ۱ : ۹۶). (iii) (بندھانی) وہ چھوٹی یا بڑی ٹیکن جو داب کے سرے کے نیچے بھاری اشیا کا وزن بانٹنے کے لیے لگایا جائے ، اس ٹیکن سے بڑی وزنی شے باسانی اور تھوڑی طاقت سے اُبھر یا اُچھل جاتی ہے (اپ و ، ۱ : ۹۳). ۱۰. ہلکا سا رابطہ یا جوڑ جو بمشکل محسوس ہو. کمر اس درجہ نازک کہ چلنے میں بل کھاتی تھی ، اک لاگ سی نظر آتی تھی. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۳۶). ۱۱. کرتب ، شعبدہ ، طلسم لوگ اس شخص کو بہت بڑا سالوتری اور چابک سوار جانتے ہیں جو کسی لاگ سے عیب دار گھوڑے کو بے عیب کر کے خریدار کے سر منڈھ دے. (۱۸۷۳ء ، مجالس النسا ، ۲ : ۱۵).
تھا یہ گھڑی میں تولہ تھا یہ گھڑی میں ماشا
تھی شعبدے کی بازی تھا لاگ کا تماشا
(۱۹۰۶ء ، مخزن ، اگست ، ۵۸). ۱۲. وہ چیز جس سے کوئی قابو میں آ جائے ، جادوئی چیز.
دو بال دیے کہ لو مری لاگ
جب وقت پڑے دکھائیو آگ
(۱۸۳۸ء ، گلزار نسیم ، ۱۰). ادھر سے تلوار بڑھی ، طرفہ تو یہ ہے کہ نہیں معلوم کیا لاگ تھی ، بدن سے چھو نہ جاتی تھی بڑا فرق رہتا تھا اور کاٹتی تھی. (۱۸۹۰ء ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۵). ۱۳. ساز باز ، ملی بھگت ، سانٹھ گانٹھ ، سازش (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۴. توجہ ، دھیان ، لَو ، خیال.
کام مسجد سے مجھے کیا مگر اس ابرو نے
شوق میں اپنے لگا دی مری محراب سے لاگ
(۱۸۳۹ء ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۵). ۱۵. پہنچ ، رسائی ، دخل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۶. راز ، اسرار. چوتا کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص دو گھوڑے جھروکھے کے تئیں لیئیں بیٹھا ہے ، سو اس میں کچھ لاگ ہے. (۱۷۳۶ء ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۸۳). ۱۷. گائے کے تھن کا وہ مادہ جو ٹیکے کے زخم پر لگایا جاتا ہے ؛ چیچک کے آبلے کا چیپ (فرہنگ آصفیہ). ۱۸. مار ، چوٹ ، ضرب.
جی جاتے ہے لاگ اوس پلک کی
برچھی سے بڑھا جگر ہمارا
(۱۸۲۲ء ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۲۵).
مژگاں سے تیری لاگ ہے دل پر لگی ہوئی
اک پھانس ہے کلیجے کے اندر لگی ہوئی
(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۸۹). ۱۹. لاگت ، خرچ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۰. پھوکی یا ماری ہوئی دھات (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۱. شادی بیاہ کا انعام (جو خدمت گاروں کو دیا جاتا ہے). شاید وہ یہ گانا اس لیے گا رہی تھی کہ چھوٹے لالا کی شادی پر اسے بہت تھوڑا لاگ ہوا تھا. (۱۹۳۲ء ، گرہن ، ۱۹۰). شادی میں کام پر بلائے ہوئے نائی ، موچی یا ماشکی وغیرہ کو لاگی کہتے ہیں اور ان کو جو رقم بطور محنتانہ دی جاتی ہے وہ لاگ کہلاتی ہے. (۱۹۷۸ء ، سندھی نامہ ، ۱۰). ۲۲. ایک مکان سے دوسرے مکان کا متصل ہونا (مہذب اللغات). [پ : लाग].

ـــ باندھنا محاورہ.
دشمنی رکھنا ، دشمنی باندھنا.
سونہہ دیکھ عاشقوں کے مقابل ہو رنگ میں
باندھے ہے مجھ سے کس لیے تو لاگ اے بسنت
(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۳۲).
آبرو رکھتی ہے دریا کو گر اپنی منظور
کبھو باندھے نہ مرے دیدۂ پُر آب سے لاگ
(۱۸۳۹ء ، کلیات ظفر ، ۲ : ۵۵).

ـــ بندھنا محاورہ.
لاگ باندھنا (رک) کا لازم.
خسرو اس سے ہے بسکہ بندھی لاگ اس کی
کودا گھوڑے سے ہے اور پکڑے ہے خود باگ اس کی
(۱۸۹۷ء ، نظم آزاد ، ۷۳).

ـــ پاٹ امذ.
خدمت گاروں کے حقوق ڈیڑھ لاکھ روپیہ لاگ پاٹ و محصول اراضی منضبط و دیگر محاصل رعایا غیر زراعت پیشہ کا تھا. (؟ ، وقائع راجپوتانہ ، ۲ : ۱۵۳). [لاگ + پاٹ (رک)]

---پر م ف.
مقابلے پر ، چوٹ پر ، مقابلہ کرنے کے لیے.

دم آرایش آئینہ دیکھا ناز سے بولے
ادھر یہ کون میری لاگ پر بیٹھے سنورتے ہیں

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۲).

---پیدا کرنا محاورہ.
عداوت پیدا کرنا ، دشمنی کرنا.

لاگ پیدا کر کے اب جلّاد سے
جان کھوئی ہائے دل نہ کیا کیا

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۶).

---دار امذ.
(ہندو) عزیز و اقارب ، رشتہ دار ، خصوصاً بہنوئی نیز دوست احباب (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لاگ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دینا محاورہ.
اثر وغیرہ تیز کرنے کے لیے کوئی چیز ملانا. خاص کر ارہر کی دال جس میں کمرخ کی لاگ دیتے تھے بہت لذیذ ہوتی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۳۲۴).

---ڈانٹ امث.
باطنی نزاع ، اَن بَن ، عداوت ، بیر ، مخالفت ، دشمنی.

ابروے خمدار پر ہونے لگی ہے لاگ ڈانٹ
دیکھنا اک روز سر کٹ جائیں کے دو چار کے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۳). آصف خاں ... مہابت خاں سے مدت سے لاگ ڈانٹ رکھتا تھا اور اس سے جلا ہوا بیٹھا تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۰۴). جبریل سے شاعر کو نہ معلوم کب کی لاگ ڈانٹ یا باپ مارنے کا بیر ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۲۴ : ۶). باہمی لاگ ڈانٹ کی بنا پر کبھی کبھی پڑھنا ضرور پڑ جاتا تھا. (۱۹۸۷ ، خبر گیر ، ۸۷). [لاگ + ڈانٹ (رک)].

---رکھنا محاورہ.
۱. واسطہ رکھنا ، لگاؤ رکھنا ، سر و کار رکھنا.

دہانی کھینچنے والو قفس سے لاگ رکھنا کیا
مبادا آگ بڑھے آنچ آ جائے نشیمن پر

(۱۹۲۷ ، آیات وجدانی ، ۱۸۳).

قریہ قریہ جائیں خوشی سے
لاگ مگر رکھیں نہ کسی سے

(۱۹۵۰ ، دم بد ، ۲۸). ۲. دشمنی رکھنا ، عداوت رکھنا

کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے
دوزخ بھی ہو تو ان کی جلنوں پہ آگ رکھے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۸).

خرمن ہستی میں لگائی ہے آگ
عافیت و امن سے رکھتی ہے لاگ

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۵۷).

---سے م ف.
مدد سے ، سہارے سے ، اشغال سے.

بے تے کی مولوی نے فضیلت کی لاگ سے
دق ہو کے مدرسہ سے انو خاں نکل گیا

(۱۸۷۹ ، جانصاحب ، د ، ۱۱۰).

---کا م ف.
ساتھی ، دوست ، ہمدرد (فرہنگ آصفیہ).

---کَپَٹ (---فت ک ، پ) امذ.
عداوت ، کینہ ، کپٹ ، دشمنی ، لاگ ڈانٹ.

آپ ہی آپ مگر لاگ کپٹ ہے پھر کیوں
اتنی دور آئے تھے کیوں موت اگر پیاری تھی

(۱۹۸۳ ، سر و سامان ، ۲۵۵). [لاگ + کپٹ (رک)].

---کرنا محاورہ.
لگاوٹ کرنا ، جلنا.

جو ناری نے خاکی سے آ لاگ کی
لڑائی بھی گوشت اور آگ کی

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۶۸).

لاگ کرنے کو نہ کچھ کم تھی یہ لاگ
تیل نے کچھ اور بھڑکائی تھی آگ

(۱۹۵۷ ، ضمیر خامہ ، ۲۳۱).

---کھلانا محاورہ.
۱. (ساحری وغیرہ) جادو یا پڑھنت کی چیز کھلانا جس کے اثر سے کھانے والا حسب دلخواہ ہو جائے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. کُشتہ کھلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---گئی تب / تو لاج کہاں ہے کہاوت.
جب دل کسی پر آ جاتا ہے تو شرم و حیا کا لحاظ کم رہتا ہے.

دن کو ہجوم نالہ و زاری ، شب کو وفور آہ و فغاں
فائدہ کیا اس پند سے ناصح ، لاگ گئی تب لاج کہاں ہے

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۲۳۶).

---لَپَٹ (---فت ل ، پ) امذ.
رک : لاگ لپیٹ معنی نمبر۱. سامعین کو اجازت دی گئی کہ وہ ... لاگ لپٹ رکھے بغیر اپنی رائے کا اظہار کر دیں. (۱۹۸۵ ، اردو ادب کی تحریکیں ، ۵۶۸). ۲. رک : لاگ لپیٹ معنی نمبر۲. بڑی جل کر کہتی اپنے رہنے دو تمہیں کبھی بچوں سے پیارا ہو گا کون سے حلوے پکے ہیں ... یہ سب یوں ہوتا جیسے دو بہنوں میں لاگ لپٹ ہو رہی ہو. (۱۹۸۹ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۹۱). [لاگ + لپٹ].

---لَپیٹ (---فت ل ، ی مج) امث.
۱. رُو رعایت ، طرفداری ، حمایت ، جانب داری ، لحاظ. جو بہادر جج ہر قسم کی لاگ لپیٹ سے الگ رہ کر واقعات کے مطابق فیصلہ دیتا ہے وہ عدالت کا عاشق اور انصاف کا شیدائی ہے. (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۲۲۳). جو کچھ سمجھ میں آتا ہے اسے

بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اوروں تک پہنچا دیا جائے۔ (۱۹۸۵ء ، تفہیم اقبال ، ۵)۔ ۲. مکر ، فریب ، دغا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [لاگ + لپیٹ (لپیٹنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

--- لگانا محاورہ۔

۱. تاک میں رہنا ، موقع کی تلاش میں رہنا. وہ شخص میرا دشمن تھا ، میں لاگ لگائے تھا اب قابو پا کر اس کو میں نے مار ڈالا. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۱۶۶)۔ ۲. **عشق کرنا.**

جھانک تانک ہے یہ بلا ہند کے عشاق کی دیکھ
جا لگاتے ہیں وہاں لاگ جہاں تاک نہیں

(۱۸۱۸ء ، انشا ، د ، ۲۰۳)۔

--- لگاؤ امذ.

میل محبت ، میل جول ، لاگ لپٹ. یہاں کے لاگ لگاؤ یہیں رہ گئے لیکن بہرحال جو ترقی ان کی ذات میں ہوئی اس کی بنیاد ان کی افتاد میں موجود ہو گی. (۱۹۹۲ء ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۱۷)۔

--- لگنا محاورہ۔

۱. عشق ہونا ، محبت ہونا. کنجے سوت پر کونگ لگے کا لاگ. (۱۶۳۵ء ، سب رس ، ۱۵۵)۔

لگ کے پھر دل نہ بجھے جس سے تنک لاگ لگے
گر یہی کچھ ہے محبت تو اسے آگ لگے

(۱۷۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۶۱)۔

جی جلا دے وہ جس سے لاگ لگے
غرض اس عاشقی کو آگ لگے

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱۵۳)۔ ۲. بیر ہونا ، دشمنی ہونا.

ہو گیا وہ منفیت کو دیکھ آگ
لگ گئی اس کے تئیں مجھ ساتھ لاگ

(۱۷۹۸ء ، بیان (خواجہ احسن اللّٰہ) ، د ، ۴۲)۔

تمکو جو لاگ میرے جگر سے لگی ہے
کیونکر بھڑی نہ دیدۂ تر سے لگی ہے

(۱۸۲۷ء ، کلیات پروانہ (جسونت سنگھ) ، ۳۵۵)۔ ایک کو دوسرے سے لاگ لگی ہے. (۱۸۶۱ء ، فسانۂ عبرت ، ۳۵)۔ ۳. **بری رسم پڑنا ، علت لگ جانا** (فرہنگ آصفیہ)۔

--- لگی ہوئی ہے فقرہ.

آپس میں عداوت ہے (محاورات ہند)۔

--- ہوئی تب / تو لاج کہاں کہاوت.

رک : لاگ گئی تو لاج کہاں ، عشق میں شرم و حیا باقی نہیں رہی (محاورات ہند ؛ جامع الامثال)۔

لاگا امذ.

مسلسل رابطہ ، تعلق.

ہمیشہ آمد و رفت اوس کے کوچے میں رکھو یارو
ہے دم جب تلک تن میں نہ چھوٹے یار سے لاگا

(۱۸۵۸ء ، کلیات تراب ، ۸)۔ [لاگ + ا ، لاحقہ تذکیر]۔

لاگ بک (سک گ ، ضم ب) امث (شاذ)۔

کسی چیز کا اندراج کرنے یا یادداشت وغیرہ کا اندراج کرنے والی کتاب ، کسی کارخانے یا دفتر میں کسی کام کا پورا تحریری ریکارڈ رکھنے کا رجسٹر ، روزنامچہ. ہر پاور مشین کی ایک "لاگ بک" لازمی طور پر ہونی چاہئے جن میں پٹرول ، موبائل اور سروس کے مکمل اندراجات ہوں. (۱۹۶۳ء ، راہ عمل ، ۱۳۳)۔ ہم اپنی لاگ بک میں ہر روز آپ کے نام کے آگے اردو لکھتے ہیں. (۱۹۸۳ء ، سفر مینا ، ۲۰)۔ [انگ : Log Book]۔

لاگت (فت گ) امث.

۱. (کسی چیز کی تیاری کا) خرچ ، صرفہ. نقصان ہائے عظیم ان ٹھیکوں سے واقع ہوئے چنانچہ لاگت اور خرچ صاحبان کمپنی کا ۳۰۲۰۷۰ روپے تھے. (۱۸۳۵ء ، مزیدالاحوال ، ۸۰)۔ لاگت کا حساب بذریعۂ تحریر مطبع سے دریافت ہو سکتا ہے. (۱۸۷۳ء ، اخبار مفید عام ، یکم مئی ، ۳)۔ کُل لاگت کا تخمینہ ۲۲۳ ملین روپیہ ہے. (۱۹۸۳ء ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۳۰)۔ ۲. **بغیر کسی منافع کے اصل قیمت ، مول ، ٹھیک قیمت.** پچاس جلدیں جو وہ آپ سے طلب کریں وہ اصل لاگت پر آپ ان کو دے دیں. (۱۹۰۹ء ، مکاتیب حالی ، ۶۹)۔ روپئے میں آنے کی روز کی بکری ہو جاتی تھی اس میں لاگت نکال کر آٹھ دس آنے بچ جاتے تھے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، واردات ، ۲۳)۔ [لگنا (رک) سے حاصل]۔

--- آنا ف س ؛ محاورہ.

کسی چیز کی تیاری پر صرفہ آنا ، خرچ آنا ، روپے پیسہ لگنا. سید جعفر حسین نے دارالاقامہ کے کمروں کا نقشہ اور صحیح تخمینہ موقع زمین دیکھ کر قائم کیا ہے فی کمرہ سات سو روپیہ لاگت آئے گی. (۱۹۰۹ء ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۰۱)۔

--- بڑھنا ف س ؛ محاورہ.

قیمت بڑھنا. اجرتوں میں اضافے کے ساتھ لاگت بڑھ جاتی ہے (۱۹۹۲ء ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۳)۔

--- گھٹنا ف س ؛ محاورہ.

قیمت کم ہو جانا ، خرچہ کم ہو جانا. کام کی عمدگی بڑھ گئی ہے اور اس کی لاگت گھٹ گئی ہے. (۱۹۰۶ء ، حکمت عملی ، ۳۵۹)۔

--- لگنا ف س ؛ محاورہ.

خرچہ آنا. اردو کتاب کے چھاپہ میں یہاں بہت لاگت لگتی ہے. (۱۸۶۹ء ، خطوط سرسید ، ۴۳)۔ ریل کی سڑکوں کے بنانے میں فضول خرچیاں کیجاتی ہیں جتنی لاگت ان میں لگنی چاہیے اس سے بہت زیادہ لگتی ہے. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۱۲۰)۔

لاگن (فت گ) صف.

پیچھے لگ جانے والا ، لاگو.

مرا بختِ سیاہ ناریسہ ہے سربسر مولا
یہ لاگن سانپ پیچھے پڑ گیا آٹھوں پہر مولا

(۱۸۷۳ء ، کلیات قدر ، ۸)۔ [لاگ (لاگنا رک سے حاصل مصدر) + ن ، لاحقۂ فاعلی]۔

لاگنا (سک گ) ف ل (قدیم)۔

رک : لگنا جو زیادہ مستعمل ہے۔

کہی یوں کہ اے مرد کیا کئوں تجے
کہ بہو نیچ عجب لاگا ہے سجے
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۸۴).
تیر سا اسکے دل میں اک لاگا
لڑتا اپنے نصیب سے بھاگا
(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۸۴).
ہی دانت بھی ہنسے یہ جب آنکھیں چلیں تو آہ
جب لاگی آنسوؤں کی جھڑی تب خبر پڑی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۰).
رُت بدلی ، آندھی چلی ، سوکھن لاگے پات
رنگ برنگی ڈالیاں ، رووبیں بیل بیل پات
(۱۹۷۲ ، ناصر کاظمی ، سر کی چھایا ، ۷). [لگنا (رک) کا اشباعی املا].

لاگُو (و مع) امذ ؛ صف.

۱. **وہ درندہ جس کو انسانی خون پینے کا چسکا پڑ گیا ہو ، وہ جانور جو آزار پہنچانے کے لیے پیچھا کرے.** لوگوں نے آگے بڑھنے سے منع کیا کہ یہاں ایک شیر لاگو رہتا ہے. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۱۴۴). وہ لاگو مادہ آ پہنچی اور ٹانگ پکڑ لی. (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۳۶۷). ۲. **مارنے یا لوٹنے کے لیے پیچھا کرنے والا شخص.** جس پر ان لاگوؤں نے دانت لگایا کپڑے بدن کے کپڑے تک اُتروا لیے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۹۱) ۳. **(کسی بات یا کام کے لیے) پیچھے پڑا ہوا ، مصر ، آمادہ.** خواہ مخواہ دیو سے بادشاہزادہ لاگو ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۹۶).
خون ریزی کے تو لاگو ہوتے نہیں یکایک
پہلے تو پوچھتے ہیں ظالم گناہ کو بھی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۶). ۴. **غرض سے ساتھ دینے والا ، غرض مند.**
بے رنج ہاتھ گنج کب آتے ہے اس لیے
رکھتے ہیں لاگو آ کے تمہاری بلا سے ربط
(۱۸۲۲ ، راسخ (غلام علی) ، ک ، ۸۰). ۵. **یار دوست ، ساتھی ، ہمدرد ، پُرسان حال.**
کوئی نہ لاگو اب میرا
باپ نہ بھائی ساس نہ سسرا
(۱۸۸۴ ، بیوہ کی مناجات ، ۱۲). ۶. **طرف دار ، جانب دار.**
کچھ گُل صبا کا لاگو نہیں اس چمن میں میر
کرتے ہیں سب ہی اپنے طرفدار کی طرف
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۶). ہم جاہلوں کے لاگو نہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱۰۵۷). ۷. (ا) **مشتاق ، آرزو مند ، خواہاں ، چاہنے والا.** جو کوئی چاہے اس کو لے جائے میں اس کی لاگو نہیں. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۰۹). خدا کے بھول جانے والو! دنیا دنی کے لاگو ، دین فراموش لوگوں کا یہی مآل کار ہوتا ہے. (۱۸۷۶ ، سراب حیات ، ۲۷). (ا) **محبوب ، عاشق.** سنتو بنو میرا لاگو تو مجھ پر مرتا تھا. (۱۸۳۵ ، نغمہ عندلیب ، ۲۰۹) ۸. **کسی خاص مقام پر (چوٹ کرنے کی) تاک میں بیٹھنے والا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لاگ (رک) + و ، لاحقۂ فاعلی و لاحقۂ صفت].

ــــــ آنا محاورہ.

رک : **لاگو ہونا.** وہ بنیادی قوانین اخذ ہوتے ہیں جو اس مظہر پر لاگو آتے ہیں. (۱۹۷۱ ، الیکٹرانی کرتوں کے عملی اطلاقات ، ۱۹۳).

ــــــ رَہْنا محاورہ.

نافذ رہنا. کئی لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ قانون انتخابات تک ہی لاگو رہے گا. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵۷).

ــــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

جاری کرنا ، نفاذ کرنا. بورژوا فلسفیوں نے ڈارون کے نظریے کو صنعتی سرمایہ داری نظام میں باہمی مقابلے کے رواج پر لاگو کرنے میں کوئی دیر نہ کی. (۱۹۷۵ ، شاہراہ انقلاب ، ۱۰۳).

ــــــ کیا جانا محاورہ.

نافذ کیا جانا ، منطبق کیا جانا. اس توسیع شدہ نظریے کو اضافیت کا جنرل نظریہ کہتے ہیں کیونکہ اس کو پیچیدہ قسم کی اسراع پذیر حرکتوں پر بھی لاگو کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۱ ، جدید طبیعیات ، ۳۵۳). جب ہندی عروض کے اصولوں کو اردو عروض پر لاگو کیا گیا تو ان کے وضع کردہ عروض میں موزونیت غائب ہو گئی. (۱۹۸۴ ، اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۱۶).

ــــــ ہونا محاورہ.

۱. **پیچھے پڑنا ، دشمن ہونا ، بیری ہونا.**
پڑھوں لاحول نہ کیوں ہے تجھے شیطان لگا
لاگو ایسے کے کوئی اے موئی شیطان ہو توج
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۱). وہ مگر لاگو ہو گیا تھا اور جو جانور دریا کے اندر جاتا تھا اوسکو کھینچ لیتا تھا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۴). طرح طرح سے عوام کو بھڑکایا یہاں تک کہ بعض تو جان کے لاگو ہو گئے. (۱۹۳۱ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۲۰۳). عشق میں محبوب کی جان کا لاگو ہو جانا خود کشی کرنا ، واویلا کرنا میرے مذہب میں جائز نہیں. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۲۷). ۲. **خون کا پیاسا ہونا.** اس جنگل میں بہت شیر ہیں جن میں سے ایک لاگو ہو گیا. (۱۹۲۹ ، شرر ، یوسف و نجمہ ، ۹۰). ۳. **نافذالعمل ہونا ، عمل درآمد ہونا.** یہ منزل نو یا دس سال سے کم عمر بچوں کے لئے لاگو ہوتی ہے. (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۳۹). انسانی حقوق کے تحفظ کا قانون تمام ملکوں پر لاگو ہوتا ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۳۰). ۴. **لپٹنا ، چمٹنا.**
اگر اب میں لاگو ہوں اس کے کبھی
تو پھر پھونک دیجو مجھے تم تبھی
(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۱۲). ۵. **خواہش مند ہونا ، خواہاں ہونا ، خواہش رکھنا.**
جیسے کچھ کسی نے چھوا ہی نہ ہو
کوئی لاگو اس کا ہوا ہی نہ ہو
(۱۸۱۸ ، انشا (مہذب اللغات ، ۱۱ : ۹۱)). ۶. **خریدار ہونا ، گاہک ہونا.**

تو لاگو نہیں جی کا تو ناچار ہیں ورنہ
اس جنس گراںمایہ سے گزرے نہیں کب ہم
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۴۷).

لاگوٹ (و مع) امث (قدیم).
لگاوٹ ، محبت. ایسے ایک مردوئے سیں جس کے اچنبھے کال تھے ... دل سوں لاگوٹ ہوتی تھی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۷۷). [لاگ (رک) + وٹ ، لاحقۂ صفت].

لاگی امذ.
۱. (کسی تقریب یا فصل کی کٹائی کے موقع پر) حق حقوق پانے والا خدمت گار یا کمین ، نچلی ذات کی رعایا جیسے مشرقی اضلاع میں عموماً پرجا کہا جاتا ہے مثلاً دھوبی ، حجام ، نائی ، مراثی وغیرہ . گاؤں کے لاگی لوگ حسب الرّسم خرمن پر آ کر بامید حصول بھری حصہ اپنی کے حاضر ہوئے .(۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۲۰۳). ۲. شادی بیاہ کے کام پر لگا بندھا آدمی ، پیام سلام لے جانے والا شخص. لاگیوں کو کہا کہ تم شگن لے جاؤ اور حسب دستور اہل ہنود تلک لگا کر ناطہ کر آؤ . (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۳۳). [لاگ + ی ، لاحقۂ نسبت].

لاگھا امذ.
(کاشت کاری) ریت کے ٹیلوں کے ساتھ ساتھ قابلِ کاشت زمین، ریت کے ٹیلے اور اُن کے درمیان کاشت کے لائق اراضی. چار دیواری کے اس پار لاگھا تھا جس میں ریت کے اونچے اونچے ٹیلوں کے درمیان کہیں کہیں کھیت تھے . (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۳۶). [بن].

لال (۱) ۱ — لعل. (الف) صف.
۱. سرخ ، احمر ، سُوہا (خواہ تمازتِ آفتاب سے ہو یا آنچ یا لال رنگ سے).

سو یو بات سن شاہ خوشحال ہوا
جو پیلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲). اندھارے کوں اجالا کر سمجنا ، لال کوں کالا کر سمجنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵).

مگر اے ابرو سینے میں دلِ بسمل کیا اپنا
نکلتا ہے انجھو کچھ تو آنکھوں سے لال عاشق کا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۹۳).

فرقت میں تیری ٹپکے جو آنکھوں سے اشکِ خوں
دھبّے سے جابجا ہیں مرے پیرہن میں لال
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۸). مشرقی علاقوں میں لال یا بجری کی زمین ہے جس میں راگی خوب پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰۲). گلی کے اس پار بڑے میدان میں بنی ہوئی اسکول کی لال عمارت اس کی تمناؤں کا مرکز تھی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۹۳) . شکنتلا کی آنکھیں غصّے سے تانبے کی طرح لال ہو گئیں. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۵۳۸) . ۲. غصّے میں بھرا ہوا ، غضب ناک.

پروسا کیا جبکہ لالہ کو تھال
ہوئے دال کو دیکھ کر سخت لال
(۱۹۲۵ ، لطائفِ عجیبہ ، ۲ : ۳۲). (ب) امذ. ۱. ایک نوع کا بڑا یاقوتِ رمانی ، لعل ، ہیرا ، قیمتی پتھر.

مانک موتی ہیرے لال سونا موتی مانک لال
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۲)).

بھرے لال کھوپرے دس آئے تھے یوں
چولیاں میں اگن دھک دھکتی ہے جوں
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۱۰).

سنا جب لال نے گوہر کا احوال
گلِ باغِ تکلّم میں کیا لال
(۱۷۶۳ ، عاجز ، قصہ لال و گوہر (اُردو کی قدیم منظوم داستانیں ، ۱ : ۴۳)).

پتھر میں ایسے لال صدف میں گُہر نہیں
حوروں کا قول تھا کہ ملک ہیں بشر نہیں
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۳۶).

کیا کیا نہ کہے گئے فلک کے احوال
کیا کیا نہ پروئے عقل و دانش کے لال
(۱۹۳۸ ، الخیام ، ۲۱۱). اس پتھر کو... پنجابی میں لال کہتے ہیں اور سنسکرت میں پدم راگ کہتے ہیں ، اس کا عربی نام لال ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). ۲. پدڑی کی نوع سے ایک خوش آواز چھوٹی سی چڑیا جس کی چونچ اور پر سرخ اور ان پر خوشنما سفید و سیاہ چتیاں ہوتی ہیں ، سرخ رنگ کی بہت چھوٹی چڑیا ، لاط : Fringilla Amandava . وہاں تیسے ، پی تو مور کوئل و لال ، ہزار داستان و طوطی ... بولتے ہیں (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰) . اوّل لالوں کو جنگل سے پکڑ لائے اور ایک پنجرہ کلاں میں سب کو بند کرے. (۱۸۸۳ ، صیدگاہ شوکتی ، ۲۵۷). بازار میں جاتا ہوں پنجرے میں لال بکتے ہوئے دیکھتا ہوں ان کی لال چونچ سے خدا کی حمد برستے پاتا ہوں . (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵۱) . کہتے ہیں لال کو دیکھ کے جی چہکتی ہے میاں کی چھیڑ نے جان میں جان ڈالی . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۵۶) . جب باز لال پر جھپٹے گا تو ایسی آواز پیدا ہو گی جیسے ہوا کو تلوار کاٹ رہی ہے. (۱۹۷۰ ، کپاس کا پھول ، ۲۸۷). ۳. (گلّی ڈنڈا) دس ڈنڈوں کے ناپ کے برابر گلّی پھینکنا. جہاں گلّی پہنچ جاتی وہاں سے گُچی تک اندازے سے لال مانگے جاتے . (۱۹۶۶ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۵۳). [ف : لال ؛ قب ، ع : لعل].

—— اُگلنا محاورہ.
عجیب و غریب دلکش یا فیض رساں باتیں کرنا ، اس انداز سے بولنا کہ منھ سے پھول جھڑیں.

کرتے ہیں صفت جب ہم لعلِ لبِ جاناں کی
تب کوئی ہمیں دیکھے کیا لعل اگلتے ہیں
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۰۳).

ہے ترک کی یہ بات کہ گو لال ہے منقار
پر لال اگلتے ہیں وہ طوطی دمِ گفتار
(۱۸۹۳ ، ریاضِ شمیم ، ۱ : ۳۱۲).

ـــــ اِمْلی (ـــــ کس ا ، سک م) امث.
وہ املی جس کے پھل کا گودا سرخ ہوتا ہے (علمی اُردو لغت ؛ نوراللغات)۔ [لال + اِملی (رک)]۔

ـــــ اَنْجُھو (ـــــ فت ا ، سک ن ، و مع) امذ.
ایک پودا جو کوہ ہمالیہ پر ہوتا ہے اس کا پھل رس بھری سے مشابہ ہوتا ہے (جامع اللغات)۔ [لال + انجھو (رک)]۔

ـــــ اَنْگارا (ـــــ فت ا ، غنہ) صف.
۱. نہایت سرخ ، دہکتا ہوا. جب در و دیوار کو لال انگارا کر دیا اور کہا کہ اب ہم کو تانبا لا دو کہ اس کو پگھلا کر اس دیوار پر اُنڈیل دیں۔ (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیراحمد ، ۴۰۸)۔ ۲. شوخ ، چنچل (فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. غصے میں بھرا ہوا ، غضب ناک ، خشمگیں ، لال انگارا.

اس کے سنتے ہی غضب ہو کے وہ لال انگارا
لاٹھی ہاتھ جو نہ پائی تو پھر آخر جھنجھلا
کھینچ مارا مِرے سینے پہ اُٹھا کر تربوز

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۶۷)۔ [لال + انگارا (رک)]۔

ـــــ آنْدھی (ـــــ مغ) امث.
ریگستانی تیز ہواؤں کا طوفان جس میں سرخ مٹی ہوا کے ساتھ شدت سے اُڑتی ہے ، سرخ آندھی.

لال آندھی جب اٹھتی ہے تو اٹھتی ہے یہیں سے
مقتل کی زمیں سرخ ہے مقتل کی ہوا سرخ

(۱۹۳۲ ، ریاضِ رضوان ، ۱۲۶)۔ [لال + آندھی (رک)]۔

ـــــ باز امذ.
لال پالنے اور لڑانے کا شوق رکھنے والا شخص. اوس پنجروں کو اصطلاحِ لال بازوں میں دبکی کہتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، صیدگو شوکتی ، ۲۵۸)۔ [لال + ف : باز ، باختن - کھیلنا]۔

ـــــ بانْسا (ـــــ مغ) امذ.
ایک قسم کا پودا جس میں کانٹے ہوتے ہیں چار قسم کا ہوتا ہے دواؤں میں استعمال ہوتا ہے. لال بانسا کڑوا اور گرم ہوتا ہے ، ورم بخار بادی کے امراض بلغم فسادِ خون ... وضع کرتا ہے۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۹۹)۔[لال + رک : بانسا (۳)]۔

ـــــ باؤ امث.
گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جس میں اس کا منھ اور زبان وغیرہ سرخ ہو جاتی ہے اس کو ملنگی بھی کہتے ہیں (ا ب و ، ۵ : ۱۰۲)۔ [لال + باؤ (رک)]۔

ـــــ بَچْلا (ـــــ فت ب ، سک ج) امذ.
سرخ ساگ ، پوئی (جامع اللغات)۔ [لال + بچلا (رک)]۔

ـــــ بُخار (ـــــ ضم ب) امذ.
ایک قسم کا بخار جس میں جسم پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے. یہاں لال بخار کی شدت سے سب گھروں میں بیماری چھائی ہے۔ (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۱۱)۔ ... ان مکانوں میں چیچک یا لال بخار پھیلتا ہے۔ (۱۹۱۵ ، فسانۂ فنون ، ۱ : ۱۵۲)۔ نمونیا ، گردن توڑ بخار ، لال بخار ، خناق وبائی ... کا علاج پنسلین سے ہونے لگا. (۱۹۶۹ ، جدید سائنس کی کامرانیاں ، ۱۰۳)۔ [لال + بخار (رک)]۔

ـــــ بَنْد (ـــــ فت ب ، سک ن) امذ.
کبوتر کی ایک قسم جو سرخ رنگ اور عمدہ نسل کا ہوتا ہے۔ کبوتر بھوکے میری جان کو رو رہے ہوں گے اور چوک کا وقت بھی آ لگا ہے ، لال بند کا جوڑا لگانا ہے . (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۹)۔ ہر قسم کے کبوتر کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے جو نسل آپ چاہیں مول تول کرکے لے سکتے تھے ان میں چند کے نام جو یاد رہ گئے درج کئے جاتے ہیں ، لال بند ، جنگلا ، سفیدا۔ (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۱)۔ [لال + ف : بند بستن - باندھنا]۔

ـــــ بی بی امث.
نہایت سرخ و سفید اچھے رنگ روپ والی عورت. فرنگی گھر گھر گھستے ، روپے لاؤ روپے لاؤ ، لال بی بی لاؤ لال بی بی لاؤ چلاتے ، بہو بیٹیوں کو خراب کرتے۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۸۳)۔ [لال + بی بی (رک)]۔

ـــــ بیگ (ـــــ ی مج) امذ.
ایک چھوٹے اور گول سر کا پردار سرخ کیڑا جس کی پشت تختی یا ڈھال کی طرح ہوتی ہے ، کاکروچ.

کھٹملوں نے زمیں دبے تھے بن گئے لال بیگ سب کتے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۹)۔ لال بیگ کا سر چھوٹا اور گول ہوتا ہے۔ (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۸۹)۔ لال بیگ مکھیاں مچھر کیڑے مکوڑے عام کھانوں کی پلیٹوں میں پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، سرو سامان ، ۵۵۹)۔ [لال + رک : بیگ (۲)]۔

ـــــ بیگَن (ـــــ ی لین ، فت گ) امذ.
(کنایۃً) ٹماٹر . یہ لال بیگن اور انگریزی بیگن کہلاتا ہے ، یہ مشہور ترکاری جسے لال مکو کی قسم سے شمار کرتے ہیں . (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۲۳)۔ [لال + بیگن (رک)]۔

ـــــ بَھبُوکا / بَھبھوکا (ـــــ فت بھ ، و مع) صف.
۱. نہایت شوخ اور سرخ ، نہایت سرخ ، شعلہ بھبوکا.

ہو جائیں خوب لال بھبوکا سے ہاتھ پانوں
مہندی لگا کے باندھیے پتے چنار کے

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۱۶۷)۔

پان پہلا لال بھبوکا سی تو جانے یہ ملے
جلد کی تہ سے جھلک دینے لگے سرخی سے

(۱۹۳۲ ، عروج ، عروجِ سخن ، ۱۰۳)۔ میری طرح تم بھی وہ بگیا ڈھونڈ رہے ہو جن میں کروڑوں لال بھبوکے پھول کھلے ہیں ، (۱۹۸۸ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۱۵۳)۔ ۲. (کنایۃً) غصے میں لال (چہرے وغیرہ کے ساتھ) . منہ لال بھبوکا ہو رہا تھا ، نگاہ خشمگیں تیر برسا رہی تھی۔ (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۶)۔

کہتا ہے جو کچھ آرزو ان سے وہ کہیں کب
جب دیکھیے ہے پھول سا منہ لال بھبھوکا
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۷). جمیل بھیا نے حیرت سے اس کے لال بھبھوکا چہرے کو دیکھا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۳۲) ° آواز حلق بند ساری ا کڑفوں ڈھیلی غصہ کافور یا تو لال بھبھوکا ہو رہی تھی یا پیلی پھٹکا پڑ گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۷). [لال + بھبوکا / بھبھوکا (رک)].

---پانی امذ.
شراب ؛ خونِ حیض ؛ وہ چشمہ جس کا پانی سرخ مٹی یا سرخ کیڑوں کی وجہ سے سرخ نظر آئے ، سرخاب (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + پانی (رک)].

---پَتّی (---فت پ ، شد ت) امذ.
یہ ایک سدا بہار جھاڑی نما پودا ہے جس کے پتوں کا پچھلا حصہ گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے ، دسمبر ، جنوری کے مہینوں میں اس پودے پر بڑی بہار ہوتی ہے یہ ارنڈ کے خاندان سے ہے اس کے پتے تنا اور پھول ازبس زہریلے ہوتے ہیں (زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۳). [لال + پتی (رک)].

---پَر (---فت پ) امث.
ایک قسم کی مچھلی جس کے پر سرخ ہوتے ہیں مچھلیوں کے بھی چند مشہور اقسام زبان زد ہیں ، رہو ، بام ، لال پر. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۳۰). [لال + پر (رک)].

---پَرْدَہ (---فت پ ، سک ر ، فت د) امذ.
خاص خاص بارگہوں خصوصاً بادشاہ کے دربار کا پردہ (جو ہندوستان کے دورِ شاہی میں ہمیشہ بادشاہ کے دربار کے آگے ہوتا تھا اور دربار کی علامت تھی). بڑی بی نے لال پردہ اٹھا کر دربار میں بادشاہ سے خبر کی. (۱۸۷۷ ، طلسمِ گوہربار ، ۲۱) . لال پردے کو اڑا دو ، چنانچہ دو تیر آسمانی کیے گئے ، محلوں میں بیگمیں اور بادشاہزادے ... کانپ اٹھے . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۵). [لال + پردہ (رک)].

---پَری (---فت پ) امث.
۱. سُرخ پوشاک پہننے والی عورت ؛ اندرسبھا کے قصے کی پری (نوراللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (کنایۃً) شراب.
ساقیا بند تھی جو لال پری شیشے میں
لے گیا آج اسے رندِ قدح گیر اڑا
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر (فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۵)).
شیخ جی رہتی ہیں کیوں سرخ تمہاری آنکھیں
شب کو کیا لال پری آتی ہے میخانے سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۹).
جب صراحی سے کل گوں سے بھری آتی ہے
میں سمجھتا ہوں کہ یہ لال پری آتی ہے
(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۳۰). مغرب کے ناؤ نوش کے ماحول میں بھی " لال پری " سے دور رہا. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۲۸۵). [لال + پری (رک)].

---پَری کی بَیٹھک امث.
ایک قسم کی نیاز جس میں عورتیں اپنے بالوں سے زمین جھاڑ کر نیاز کا کھانا رکھتی ہیں ، ان کا خیال ہے کہ اس نیاز کی برکت سے ان کے شوہر اور بچے زندہ و تندرست رہتے ہیں (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---پُڑْیا (---ضم پ ، سک ڑ) امث.
سرخ پڑیا جس میں عورتیں مہندی رکھتی ہیں.
کیوں نہ مہندی کے طلبگار ہوں سیمیں اندام
لال پڑیا میں یہ اکسیر لیے پھرتے ہیں
(۱۸۷۴ ، منیر (نوراللغات)). [لال + پُڑیا (رک)].

---پَگْڑی والا (---فت پ ، سک گ) امذ.
پولیس کا سپاہی ، پولیس ، جن کی پگڑی (عموماً) لال ہوتی ہے. ان لال پگڑی والوں کی بڑی پوجا کرنی پڑتی ہے نہیں تو کچھ کام بھی نہ چلے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۱۳).

---پَگْڑی والا میر جی کا سالَہ فقرہ.
جو آدمی سرخ دستار باندھے ہو شوخ بچے یہ فقرہ کہہ کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں (دریائے لطافت ، ۸۳).

---پَلْکا (---فت پ ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا کبوتر جس کے پر لال ، پوٹا سفید ، کچھ دُم اور بازو سفید ہوتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت) . [لال + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---پوشْت (---و مج ، سک س) امذ.
پوست کی ایک قسم ، کوکنار ، جس کے دانے سرخی مائل ہوتے ہیں ، خشخاش سرخ (جامع اللغات). [لال + پوست (رک)].

---پیارا تو اُس کا خَیال بھی پیارا کہاوت.
جو دل کو پسند ہو اس کی ہر شے پسند ہوتی ہے ، اپنوں کے عیب بھی گوارا و پسند ہوتے ہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---پیلا ہونا محاورہ.
غصے میں بھرنا ، نہایت غضب ناک ہونا. لال پیلا ہو کر خاموش ہو رہا اور اس بات کے درپے ہوا کہ باپ سے اس کا انتقام لے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۳). اپنے چچا کو نہیں دیکھتے میری ذرا سی بات پر کیسے لال پیلے ہوتے تھے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۲۶۷). اس نے غصے میں لال پیلا ہو کر شو کو بددعا دی اور کہا اسے آئندہ ان نذرانوں میں سے بالکل کوئی حصہ نہ ملے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۳۰۰).

---پیلی آنکھیں دِکھانا/ کَرْنا/ نِکالْنا محاورہ.
غصے کی نگاہ سے دیکھنا ، بہت خفا ہونا ، غصے میں بھرنا. ان کے منہ سے نکلا " ہائیں ، ہائیں " میں نے کہا کیا مجکو ارشاد ہوتا ہے ؟ ایک بار لال پیلی آنکھیں نکال کر کہا " ہاں تم کو " (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۵۷).

---پیلے دیدے دِکھانا محاورہ.
لال پیلی آنکھیں نکالنا.

لال پیلے مجھے غصے کے دکھا کر دیدے
کھاتا پتا سرا کیوں آپ لہو کرتے ہیں

(١٨٧٩ ، جان صاحب ، ٥ : ١٥٦).

---جڑے ہونا محاورہ.
بہت خوبیاں ہونا. تمہارے بھائی کے کون سے لال جڑے ہوئے ہیں ، جیسے کوہ قاف کی پری ہی تو لائے گا. (١٩٦٣ ، دلّی کی شام ، ٩٩).

---جوڑا (---و مج) امذ.
١. لباس ارغوانی ، دلہن کا شادی کا سرخ لباس ، سرخ رنگ کی پوشاک. لال جوڑا منگانے کیا نھنّے سے بیٹھی ہیں. (١٨٨٥ ، بزم آخر ، ٨٥).

رنگیں کیا سحر کو ، بانکی دلہن کی صورت
پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی

(١٩٢٣ ، بانگِ درا ، ٨٣). ٢. سرخ پوشاک جو اگلے وقتوں میں بادشاہوں کے غصے کی علامت تھا ، لال لباس جسے پہن کر بادشاہ حکم قتل سنایا کرتے تھے (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + جوڑا (رک)].

---جوگیا (---و مع ، سک گ) امذ.
(کبوتر بازی) کبوتر کی ایک قسم ، سرخ رنگ کا کبوتر. ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں پنجرے بھرے رہتے تھے جو نسل آپ چاہیں مول تول کرکے لے سکتے تھے ان میں سے چند کے نام جو یاد رہ گئے ... لال بند کھیرا ، سبز کھیرا ، لال جوگیا. (١٩٦٢ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ٨١). [لال + جوگیا (رک)].

---جھنڈی دِکھانا محاورہ.
خطرناک سمجھ کر خیرباد کہنا ، ٹال دینا ، آگے بڑھنے سے روک دینا ، نکال دینا. محبت اور اخوت کا سگنل ڈاؤن رکھنا چاہیے ، نفرت و عناد کو ہمیشہ لال جھنڈی دکھانی چاہیے. (١٩٧٨ ، ابن انشا ، خمارِ گندم ، ٩٨).

---چڑی (---کس چ) امث.
شمالی امریکا کا ایک پرند جس کا جسم ذرا بڑا ، پشت مٹیالی اور سینہ سرخ ہوتا ہے نیز یورپ کا ایک چھوٹا پرند جس کا منھ اور سینہ زردی مائل سرخ نارنجی ہوتا ہے. شکل ٩٥ ، میں طیر باراں کے نقل مکانی کا راستہ دکھایا گیا ہے جو لال چڑی سے کچھ بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے وہ بحر منجمد شمالی کے ساحلوں پر انڈے دیتا ہے اور ... جنوبی امریکہ کے ایک سرمائی علاقے میں چلا جاتا ہے. (١٩٦٩ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ٣٣٧). [لال + چڑی (رک)].

---چُقَنْدَر (---ضم چ ، فت ق ، سک ن ، فت د) صف.
تیز سرخ رنگ کا ، لال بھبوکا. بنی کنی لال چقندر بھینس کی بھینس جو فریدٌ کو گودی میں اٹھائے جھولنے والی کرسی پر بیٹھی جھول رہی تھی. (١٩٨٢ ، تلاش ، ١٣٥). [لال + چقندر (رک)].

---چَنْدَن (---فت چ ، سک ن ، فت د) امذ.
سرخ رنگ کا صندل نیز اس کا درخت ، خوشبودار لکڑی کا درخت ، ایک سفید ہوتا ہے اور ایک لال سرخ لکڑی والا صندل. ناگیسر اور لال چندن کے کجلے جانے کی قوت ساگوان سے دو چند اور سنبل سے چار چند ہوتی ہے. (١٩٠٧ ، معرف جنگلات ، ٣٣). [لال + چندن (رک)].

---چُھچْھَا (---ضم چ ، سک ھ ، فت چ) صف.
لال انگارہ ، چہچہاتا ہوا سرخ ، چمکیلا سرخ. اس کے استعاروں اور تشبیہوں کے رنگ ایسے خوشنما ہیں کہ ایک بات میں مضمون کو شوخ کرکے لال چہچہا کر دیتا ہے. (١٩٢٩ ، تاریخ نثر اُردو ، ١ : ٢١١). [لال + چہچہا (رک)].

---چیُونٹی (---کس چ ، ی مخت ، و مع ، مغ) امث.
سرخ چیونٹی (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لال + چیونٹی (رک)].

---خان کا لَکْڑا امذ.
ایک بیچ میں سے چرا ہوا اور سوراخ دار بھاری شہتیر جس میں مجرم کا پانو رکھ کے دونوں لکڑے ملا دیے جاتے تھے تا کہ وہ بھاگ نہ سکے. کوتوال نے ان کو لال خان کے لکڑے سے جکڑوا پٹوانا شروع کیا. (١٨٠٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ١٦٣). ایک کوتوال ظالم کرسی پر بیٹھا ہے جو راہگیر نکلتا ہے اسے بلوا کر ذلیل کرتا ہے ، سامنے لال خان کا لکڑا گڑا ہوا ہے اس میں بندھوا دیتا ہے. (١٩٠٢ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٥٦٧).

---خان کی چادَر بَڑی ہوگی تو اَپْنا بَدَن ڈھانکے گی کسی کو کیا کہاوت.
امیر ہو گا تو خود اس کو فائدہ ہو گا ، جب کوئی کسی امیر کی دولت و ثروت کا ذکر کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---خان کے لَکْڑے سے باندھنا/جکَڑْنا محاورہ.
لال خاں کا لکڑا (رک) سے باندھ کر سزا دینا ، مقید کرنا ، پٹوانا. کوتوال نے ان کو لال خان کے لکڑے سے جکڑوا پٹوانا شروع کیا. (١٨٠٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ١٦٣).

---دَوا/دَوائی (---فت د) امث.
ایک جراثیم کش لال رنگ کی دانے دار دوا ، پوٹاشیم پرمیگنٹ ، پُٹاش. لال دوا پینے کے پانی میں ملا دی. (١٩٥٣ ، شاید کہ بہار آئی ، ٥٦). اگر یہ مرض پھیلا ہوا ہو تو تندرست غول کو پینے کے پانی میں لال دوائی ملا کر دینی چاہئے. (١٩٨٢ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ١٠٥). [لال + دوا/دوائی (رک)].

---دِیا (---کس د) امذ.
آم کی ایک قسم جو سُرخ رنگ کا اور بہت میٹھا ہوتا ہے.

طوطا پری لال دیا دل پسند کہتے ہیں تامی انھیں اہلِ دکن

(١٩٠٥ ، یادگارِ داغ ، ١٩٣). [لال + دیا (رک)].

---ڈورے/ڈوریاں (---و مج) امذ ؛ امث ؛ ج.
آنکھوں کے ڈلوں کی باریک باریک شہابی رگیں جو آنکھوں کی خوبصورتی کی نشانی سمجھی جاتی ہیں.

سئے لال ڈوریاں سوں پُتلی کحل
کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳).

لال ڈوروں سے اس پری رو کے
ہے قیامت بہار آنکھوں میں
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۳۱).

لال ڈورے ہیں جو چشمِ مستِ ساقی میں عیاں
ہیں طلسمِ حُسن سے روشن یہ ساغر میں چراغ
(۱۸۷۵ ، کلیاتِ اکبر ، ۱ : ۳۷). [لال + ڈورے (ڈورا (رک) کی جمع) / ڈوریاں (ڈوری + اں ، لاحقۂ جمع)].

ـــــ رکابی (ـــــ فت ر) امث.
حضرت بی بی فاطمہ کی صحنک یا نیاز (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + رکابی (رک)].

ـــــ رکابی کی شریک صف مث.
باعصمت (کیونکہ لال رکابی (رک) میں اس بی بی کے سوا کسی کو شریک نہیں کیا جاتا ، جس کی عصمت متیقن ہو) ، یا کباز. خدا تمہیں لال رکابی کا شریک رکھے ، یعنی باعصمت بھی رہو. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۶).

ـــــ رگ (ـــــ فت ر) امث.
(طب) وہ رگ جس سے تمام رگوں کو خون پہنچتا ہے ، رگِ جان ، شہ رگ ، آرٹیری نبض ، وہ رگ جو دھڑکتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لال + رگ (رک)].

ـــــ روٹی (ـــــ و مج) امث.
روغنی روٹی ، تافتان ، کُلچہ یا شیرمال وغیرہ. آپ کی فرمایش پر لال روٹیاں پکوائی گئی تھیں. (۱۹۷۳ ، ساہم ، ۵۲۹). [لال + روٹی (رک)].

ـــــ رہ / رہو فقرہ.
(دعائیہ کلمہ) خوش و خرّم رہو ، شاد و آباد رہو. آزاد نے دعا دی ، لال رہ! (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۵۹).

ـــــ ساگ امذ.
ایک قسم کی پتے دار خودرو ترکاری جس کی پتیوں میں سرخی ہوتی ہے ، لال چولائی (لاط : Amaranthus Paniculatus). وقت ضرورت سفیدیٔ بیضہ اور لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کر کے آنکھ میں ٹپکائیں دیگر لال ساگ ، کاسنی و مکوہ کے پتوں کا افشردہ ، لعابِ اسپغول میں ملا کر لگائیں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵). [لال + ساگ (رک)].

ـــــ سر (ـــــ فت س) امذ.
بطخ جس کا سر سرخی مائل ہو ، لال رنگ کی ابابیل ، لال عصفور. اس زمانے میں بالبجی میں بڑی تعداد میں بن ڈبیاں ، لال سر اور نیل سر بڑے رہتے تھے. (۱۹۷۶ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۲۵ اگست ، ۱۵). [لا + سر (رک)].

ـــــ سرا (ـــــ کس س) امذ.
ایک قسم کا کمیاب کبوتر جس کا تمام جسم سفید اور صرف سر لال ہوتا ہے. لبِ دریا کوٹھی کی چہل پہل میں اربابِ چمن شامل تھے ، طوطے ، مینائیں ، کوئلیں ، لال سرے ... صبح سے شام تک بھانت بھانت کی خلقت کا تماشا بندھا رہتا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۹). [لال + سر (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــــ سرس (ـــــ کس س ، ر نیز فت) امذ.
ایک قسم کا سرس جو کوہِ ہمالیہ میں پایا جاتا ہے اس کے پھول گلابی رنگ کے ہوتے ہیں (جامع اللغات). [لال + سرس (رک)].

ـــــ سوداگر (ـــــ و لین ، فت گ) امذ.
۱. سوداگر جو اِدھر اُدھر سے مال خریدے اور تھوڑے منافع پر بیچ ڈالے ، ٹٹ پونجیا سوداگر. آپ کے تجارتی گروہوں میں کال منڈی کے لال سوداگر اور جماعتی عاصل کے چور ... کسی سے پیچھے تو نہیں. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ذاکر حسین ، ۱۹۶). ۲. کباڑیا ، کباڑ خریدنے والا. انگریز کا رنگ لال ہوتا ہے ... یہ اٹھارویں انیسویں صدیوں میں قدیم نوادر کی تلاش میں کباڑ خرید لیتے تھے اس طرح کباڑ خریدنے والے کا نام لال سوداگر پڑ گیا. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۱۳۳). [لال + سوداگر (رک)].

ـــــ سی صف مث (مذ : لال سا).
بہت پیاری ، بہت عزیز ، لعل جیسی ، لعل کی طرح. ایسے موئے پتھر چار چار ہزار ... کے میری لال سی بچی پر سے صدقہ کیے تھے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۱۹).

ـــــ سی جان امث.
پیاری سی جان ، قیمتی جان.

لال سی جان کے جانے کا نہ وسواس کیا
مرے غم کھانے کا قربان گئی پاس کیا
(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۱۹). دانتوں سے بعض روکنے والوں کی (جن کا شمار اعیان میں ہے) خبر لی ... اگر یہ کمبخت دانت اپنے ساتھ نہ لے جاتے تو لال سی جان نہ گنواتے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۱۰).

ـــــ فوج (ـــــ و لین) امث.
سرخ پوش فوج ؛ مراد: کمیونسٹوں کی فوج ،گوروں کی فوج. لال فوج کے جوان تھکن سے نڈھال گرد و غبار میں لپٹے ہوئے چلے جا رہے تھے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۸). [لال + فوج (رک)].

ـــــ فیتہ (ـــــ ی مع ، فت ت) امذ.
سرخ رنگ کی پتلی سی پٹی جس میں دفتری فائل افسرانِ بالا کے سامنے پیش کرنے کے لیے باندھے جاتے ہیں ؛ مراد : دفتری کارروائی (جس میں عموماً تاخیر ہوتی ہے). پولیس کی کارروائی میں دیر لگے گی ، مسلیں بنیں گی ، مقدمہ تیار کیا جائے گا ، تھیاں کھلیں گی اور بندھیں ، لال فیتہ اور قیدق ، روٹی رہالا. (۱۹۳۱ ، عوامی شہزادہ ، ۱۹۳). [لال + فیتہ (رک)].

ـــ قَدَم پھُولی (ـــ فت ق ، د ، و مع) امث.
(پارچہ باف) سرابجہ ، ریشمی دھاری دار ململ ، کسی زمانے میں ڈھاکہ میں ایچی کے نام سے موسوم کی جاتی تھی ، مالوہ میں اس کی مختلف وضع ایجاد ہوئیں اور پھلی کاٹنا ، سبز کنار ، بلبل چشم ، لال قدم پھولی اور سادہ قدم پھولی ناموں سے مشہور تھیں (ا پ و ، ۲ : ۷٦). [ماخوذ : لال + قدم + پھول + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

ـــ قَمْرَہ (ـــ فت ق ، سک م ، فت ر) امذ.
سرخ رنگ کا کدو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لال + قمرہ (رک)].

ـــ قَنْد (ـــ فت ق ، سک ن) امذ.
ایک قسم کے سرخ کپڑے کا نام (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لال + قند (رک)].

ـــ کاغَذ (ـــ فت غ) امذ.
وہ سرخ رنگ کا چکنا (سنہری افشاں کا) کاغذ جس پر شادی بیاہ وغیرہ کا رقعہ لکھا جاتا ہے. مجھے اپنے بیٹے کی ناخون بندی کا رقعہ لکھوانا ہے ، تم ہی بازار سے لال کاغذ لانا . (۱۹۰۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۳۳). [لال + کاغذ (رک)].

ـــ کِتاب (ـــ کس ک) امث.
۱. ایک سرخ رنگ کی کتاب جو لال بجھکڑ نے رکھی ہوتی تھی جس میں دیکھ کر وہ لوگوں کے سوالوں کا جواب دیا کرتا تھا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. وہ کتب جس میں جاہلوں کے نزدیک تمام باتوں کا جواب حسب مرضی یا حسب سوال مل جائے.

لال کتاب اپنی اب ، بادۂ لالہ رنگ ہے
میکدہ اپنے واسطے مدرسۂ فرنگ ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۸). ۳. یادداشت درج کرنے کی نوٹ بک. خدا اور اوتار کیونکر ہوتے نام تو کر دیا تاریخ میں یاد رہ جاوینگی لال کتاب میں لکھے جاوینگے. (۱۸۹۳ ، البرٹ ، ۶۷). ڈاکٹر ... کی اجازت کے بغیر اسے اپنی لال کتاب میں لکھ لیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۱۵۰). ۴. پٹواری یا قانون گو کا سرکاری رجسٹر جس میں دیہات کے شجرے اور خسرے کی کیفیت مندرج ہوتی ہے اور اس کی جلد بندی پرگنہ وار ہوتی ہے. شور صاحب تشریف لائے جیسے کسی پٹواڑی کی لال کتاب گم ہو گئی ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۵۴). [لال + کتاب (رک)].

ـــ کُرْتی (ـــ ضم ک ، سک ر) امث.
(انگریزوں کی عملداری ہند میں) گوروں کی سرخ پوش پلٹن نیز ان کی مستقل چھاؤنی ، لال کوڑتی.

چمن لالۂ صحرا ، میں چٹکتا ہے گلاب
لال کُرتی میں قواعد ہوتی چلتے ہیں رفل

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۳۱). لال کُرتی کے گوروں اور کالی پلٹن میں لڑائی ہو رہی ہو گی. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۵۰). ان لال کُرتی کے گوروں نے تو مجکو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۷۸). ۳. گوروں کی سرخ پوش فوج کے جوانوں کا لال کوٹ. بھلا میرے ماموں کی طرح ... کسی کے بدن پر ایسی بھڑکیلی سنہرے بٹن والی لال کُرتی دکھائی دیتی ہے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۵).

لال کُرتی میں عکس بیگم کا
ہو گیا دیکھتے ہی کپتان سرخ

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۳۳). [لال + کرتی (رک)].

ـــ کَرْ دینا / کَرْنا محاورہ.
۱. سرخ کرنا. کبابی کباب سیخوں پر لال کرتے ہیں. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۰۳). تمہاری ضرور آنی چاہیے ، سائیکل پر کسی آدمی کو بھیج دو ، کنجے کی دوکان سے لالے ... پیاز لال کر کے اوپر سے بگھار دینا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۵۱۳). ۲. خون میں نہلا دینا ، سرخ کر دینا. اس نے دو نہیں ایک دم میں شمشیر نکال کر دونوں کے سر کاٹ بدن لال کر دیے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۱).

لال کر دوں گا کوئی دم میں بہت کھنچتی ہے
منھ چڑھائے تو ذرا دے تری تلوار مجھے

(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۲۴۳). ۳. مالا مال کر دینا ، خوش کر دینا ، نہال کر دینا.

نقد کن لے دے ہے گلگوں تو اے پیر مغاں
لال کر دوں گا تجھے تیری دعا سے کم نہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۲۴۲).

ـــ کَدُو (ـــ فت ک ، و مع) امذ.
رک : لال قمرہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لال + کدو (رک)].

ـــ کَنیر (ـــ فت ک ، ی مع) امث.
ایک قسم کی کنیر جس کا پھول سرخ ہوتا ہے ، لاط : **Merium Odorum** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لال + کنیر (رک)].

ـــ گُلال (ـــ ضم گ) امذ.
انتہائی سرخ ، بہت سرخ.

شام آئی آنکھوں میں کاجل چہرہ لال گلال
یا جیسے کوئی برہن کر لے رو رو آنکھیں لال

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۹۰). [لال + گلال (رک)].

ـــ گَنْدَک (ـــ فت گ ، سک ن ، فت د) امث.
گندھک ، سرخ رنگ کی گندھک جو نایاب ہے.

جیکوئی کھانس کون نس پہاڑاں میں جاتے
تلے ہر پتھر کے گندک لال پاتے

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ (ق) ، ۷٦). [لال + گندھک (رک)].

ـــ گُودَڑ میں نَہیں چھُپتا کہاوت.
شرافت یا کمال وغیرہ کو تنگ دستی نہیں چھپا سکتی ، ظاہرا غرابی یا خامی سے خوبی نہیں چھپتی ظاہر ہو کر رہتی ہے ، اچھی چیز کی خوبی ہر حال میں ظاہر ہوتی ہے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ گولا (ـــ و مع) امث.
سرخ رنگ کی رتیلی زمین (اردو قانونی ڈکشنری ؛ نوراللغات). [لال + گولا (رک)].

ـــــلال امذ.
سرخ سرخ.

مثلِ خورشید چل کے دن بھر راہ
دھوپ سے لال لال آ پہنچا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۳۳). لال زمین کسان اور محنت کش کے لال لال لہو کی ترجمانی کرتی تھی (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۳۰).
[لال + لال (رک)].

ـــــلال ڈیمے نِکالنا محاورہ.
رک : لال ڈیمے دکھانا. کبھی کبھی لال لال ڈیمے نکال کر بیچ بیچ میں موقع بے موقع سبحان اللہ بھی کہہ اٹھتا.(۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۶۱).

ـــــلگنا محاورہ.
بیش قیمت ہونا ، نادر اور انوکھا ہونا.

اون کے سے ہنر کہیں ہیں مجھ میں
کیچھ لال لگے نہیں ہیں مجھ میں

(۱۸۸۶ ، خزانۂ شوق ، ۹۷). روزِ عید میں کون سے لال لگے تھے کہ سال دو سال کا ہو جاتا. (۱۹۱۹ ، جوہر قدامت ، ۷).

ـــــلنگوٹ والا امذ.
بندر ، ہونّہ یا ہنومان جی کا لقب (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــمِرچ (ـــــکس م ، سک ر) امث.
سرخ مرچ.

لونگ چھُورا تقر سے منگوایا
لال مرچیں کٹی ہوئی لایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). اس جزیرے میں لال مرچ کے درخت کثرت سے ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۱۲). لال مرچ کا استعمال جتنا کم اچھا ہے کالی مرچ بھی کم کھانی چاہیے. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۱۹). لال مرچوں کے نقصانات کی فہرست بہت طویل ہے جبکہ فوائد آٹے میں نمک کے برابر ہیں.(۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، مڈویک میگزین ، ۳۰ مارچ ، ۸).
[لال + مرچ (رک)].

ـــــمکو (ـــــفت م ، و مج) امذ.
ایک پھل جو ٹماٹر کے مانند ہوتا ہے. ٹماٹر ... یہ لال بیگن اور انگریزی بیگن کہلاتا ہے ، مشہور ترکاری ہے جسے لال مکو کی قسم سے شمار کرتے ہیں .(۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۲۹۳).
[لال + مکو (رک)].

ـــــمُکھی (ـــــضم م) امذ.
کبوتر کی ایک اعلیٰ قسم جس کا منھ سرخی مائل ہوتا ہے. ہر قسم کے کبوتروں کے ڈھیروں بنجرے بھرے رہتے تھے ... لال مکھی ، سبز مکھی ، ماشی مکھی ، اودا مکھی ، سفید لقا ، سیاہ لقا. (۱۹۶۳ ، ساق ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). [لال + مکھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــمُنیا (ـــــضم م ، سک ن) امث.
چڑیا ، پدڑی (نوادر الالفاظ ، ۳۸۷). [لال + منیا (رک)].

ـــــمُنھ کی امث.
(کنایۃً) فرنگی عورت ، انگریز عورت. فرنگی بیزاری نے آنکھوں پر ایسی نفرت کی عینک چڑھا دی ہے کہ ہر لال منھ کی ذاتی ہی نظر آتی ہے سگ زرد برادرِ شغال معلوم ہوتا ہے (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۸).

ـــــنیچ تریجن کا بانہہ سو بار، بھیڑ پُونچھ بھادوں ندی کو کہ اترے پار کہاوت.
میرے دوست کمینہ یا وعدہ خلاف آدمی سو بار وعدہ کرتا ہے مگر اس کا کیا اعتبار ، کوئی بھیڑ کی دم پکڑ کر بھادوں میں چڑھے ہوئے دریا یا ندی کو پار کر سکتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــہِندی (ـــــکس ہ ، سک ن) امذ.
امریکی انڈین. مارگن نے پدری اور مادری نظام معاشرہ کا ارتقائی مشاہدہ لال ہندیوں کے ارا کوئی قبیلے کے حوالے سے کیا. (۱۹۷۳ ، عام فکری مغالطے ، ۱۷۳). [لال + ہندی (رک)].

ـــــہونا محاورہ.
۱. سرخ ہونا.

سو یو بات سن شاہ خوش حال ہوا
جو پیلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۲).

مئے رنگ زعفرانی کرتی ہے ارغوانی
ہوتا ہے لال جن میں شیشی تمام پی لی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۳).

کیا برائی کی اگر تشبیہ خونِ دل سے دی
لال اتنی بات پر رنگِ حنا ہو میں نہ ہوں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۶). ۲. سرخ رُو ہونا.

طائرِ رنگِ حنا ہوں چمنِ ہستی میں
لال ہو جائیں مجھے صید جو صیاد کریں

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲۳۰). ۳. مدح سرا ہونا.

خالق نے موتیوں سے بھرا ہے دہانِ حسن
خود لال ہے صفات میں جن کی زبانِ حسن

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۷۰). ۴. غضب ناک ہونا ، غصہ ہونا ، طیش میں آنا.

منہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا
لال وہ مجھ پر ہوا رونا بھی کم ہو جائے گا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۷). افراسیاب نے نامہ لے کر پڑھا اور ایسا غصہ میں آیا کہ ہونٹھ چبانے لگا لال ہو گیا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۳۳). اس پر ماوا موزل ، لورانس قہقہہ لگانے سے باز نہ رہ سکی اور ہیرن لال ہو گیا چند منٹ سکوت میں گذرے. (۱۹۳۰ ، مطلوب حسینان ، ۳۰). ۵. پوس کی گوٹ کا تمام خانوں سے پھر کر اٹھ جانا (مہذب اللغات ؛ نور اللغات ؛ جامع اللغات). ۶. (مرغ باز) لڑائی میں مرغ کا بہت زیادہ زخمی ہو جانا (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۱۳۳).

لال (۲). (الف) امذ.
(مجازاً) بیٹا ، فرزند ، بچہ ، لڑکا.

جنے ہوشیار ہوئے لال باوے
سدا اوس لاتا سوں جت لاوے

(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ قریشی ، ۲۴ الف).

دنی مرد کے ہاتھ میں ہوو کبھی
کہ اے توں ہو ہے لال میرا سچی

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۳۸).

میں بھیجتا ہوں تجھے فاطمہؓ کے لال سلام
علیؑ کے باغ کے اے سرو نونہال سلام

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

نہ گزرا تھا پورا ابھی ایک سال
کہ دعوے سے بس جن دیا ایک لال

(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، مظفر حسین ، ۱۱۸). جزیرہ خالدان کا حاکم جو شاہ زبان ہے اوس کا لال ہوں. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۸۶). محنت کی کمائی کیا تھی بس چند قیراط چند آنے مگر یہ مزدوری آمنہ کے لال کو بڑی محبوب تھی. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۵۲).
(ب) صف. ۱. پیارا ، دُلارا ، چہیتا ؛ (مجازاً) معشوق.

لال مُوسُوں نکر کٹے ہٹ ہر سیج ہے سُخ سیج سٹ

(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۱۰۲).

روٹھے ہیں لال کرتے نیں سوں بات
کبھو تاریاں ہو کیوں ہیں بات گنتا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۱۰).

سرخ چہرہ ہے نہیں خون کسی کا بارو
باندھیو باندھ میرے لال پہ بہتان نکرو

(۱۷۵۰ ، مخلص (مخزن نکات ، ۵۹)).

لوگو بلاؤ اکبر یوسف جمال کو
کیوں رن میں اتنی دیر لگی میرے لال کو

(۱۸۷۳ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۲۸۲). ۲. وہ شخص جو بولنے کی قوّت سے محروم ہو ، گونگا ، خاموش ، عاجز.

ناطقہ جوں نعت میں اس کے ہے لال
یوں ہے سرگرداں قلم در وصف آل

(۱۷۹۲ ، تحفۃ الاحباب ، ۳).

زبان مصحفی گر لال ہے تو غم نہیں اس کا
برائے سینہ کوبی ہاتھ آمادہ ہیں شیون پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۹۹). قرآن شریف ان کے ہاں بندے نے قیمتی پچاسوے ہزار روپے کا دیکھا تھا ... طلا کاری کا تو یہ عالم تھا کہ زبان قلم اس کی تعریف میں لال ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۸).

دہشت سے ان کی نطق زبان اپنی لال ہے
گو حوصلہ ہے حد سے فزوں عرض حال کا

(۱۹۱۱ ، بہارستان خیال ، ۸). اپنی عہد میں کئی لفظ استعمال ہوتے تھے جو اب متروک ہو چکے ہیں ، ان سب کو یہاں درج کرنا ممکن نہیں مگر ان میں سے کچھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جیسے (مثل) ترانس (ناامید) من ہرن (محبوبہ) لال (گونگا). (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۵۵). ۳. ہندوؤں کے نام کا ایک جز جیسے رام لال ، جواہر لال وغیرہ (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات).
[س : लाल].

---بُجَھکّڑ (---ضم ب ، فت جھ ، شد ک بفت) امذ.
۱. ایک فرضی عقلمند کا نام جو بےوقوفوں کی ہر ایک بات کا خلاف عقل جواب دے کر اپنے آپ کو عاقل ، یگانہ اور فرزانہ کہا کرتا تھا ؛ بورکھ ہر ایک مشکل بات کو اسی سے بوجھنے جاتے تھے (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات). ۲. (طنزاً) اعلیٰ درجہ کا بےوقوف ، وہ احمق جسے اپنی عقل پر بڑا گھمنڈ ہو. آپ تو اپنے وقت کے لال بجھکڑ نکلے کیا بات پیدا کی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۷۶). آج کل یہاں مسلم لیگ کا اجلاس تھا تمام ہندوستان کے لال بجھکڑ جمع تھے. (۱۹۰۹ ، خطوط شبلی ، ۶۱). مرکز کے لال بجھکڑ جغرافیہ کے سارے سبق بھول کر اپنی ضعیف الاعتقادی کو آشکارا کر گئے. نتیجہ یہ ہوا کہ جو تھوڑی بہت ورزش بچی ... میسر ہوتی تھی اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۱۰). [لال + بجھ (بوجھ (رک) کی تخفیف) + کڑ ، لاحقۂ صفت فاعلی].

---بُجَھکّڑ بُوجھیاں اور نَہ بُوجھا کوئے ، پَیر میں چکی باندھ کے کوئی ہرنا کودا ہوئے کہاوت.
رات کو گانو کے پاس سے ہاتھی گزرا اس کے پانو کا نشان دیکھ کر لوگ بہت پریشان ہوئے. لال بجھکڑ نے یہ فیصلہ دیا کہ کوئی ہرن پانو میں چکی باندھ کے کودا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---بُجَھکّڑ بُوجھیاں اور نَہ بوجھا کوئے کَڑی بَڑنگا توڑ کے اوپر ہی کو لوئے کہاوت.
ایک لڑکا ایک ستون کو دونوں بازوؤں سے پکڑے ہوئے تھا ، باپ نے چنے دیے تو اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر لیے ، پھر ہاتھ نہ نکل سکے ، لال بجھکڑ کو بلایا گیا اس نے کہا چھت اتار کر لڑکے کو اوپر کھینچ لو (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بیگ (---ی مج) امذ.
خاکروبوں کے پیشوا کا نام ، مہتروں کے سردار کا نام. مشرقی پنجاب کی تمام خاکروب قومیں لال بیگ کو اپنا سرپرست ولی سمجھتی ہیں اور ان کے تمام مذہبی تصوّرات اسی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۷).
[علم].

---بیگی (---ی مج) امذ.
لال بیگ کا پیرو مہتر ، خاکروب ، بھنگی. مرزا غلام احمد صاحب نے مہتروں پر جھاڑو پھیرنا شروع کی ہے ان سے کہتے ہیں کہ تم مہتر نہیں لال بیگی ہو ، مہتر ان کے مرید ہوتے ہیں اور نذرانہ چڑھاتے ہیں. (۱۸۸۶ ، انتخاب فتنہ ، ۳۸). یہ لال بیگی کون بولا ... اجی مہتر سب سے بہتر. (۱۹۱۵ ، سجّاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۸۶). یہ مہترانیاں کہلاتی ہیں انہوں نے خود تو کبھی نہیں کمایا البتہ ان کے باپ دادا لال بیگی تھے. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۷۲). [لال بیگ (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بیگیا (ـــ ی مج ، سک گ) امذ.
رک : لال بیگ. دادا پر عشق کا لال بیگیا جن سوار تھا (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۲ : ۳). [لال بیگ (رک) + ا (زاید)

لال (۳) امث.
رال ، لعابِ دہن (فرہنگ آصفیہ). [رک : رال (ر مبدل بہ ل)].

لالا (۱) . (الف) امذ ؛ ← لالہ.
۱. مہاجن ، ساہوکار ، بنیا. لالا نے کہا ، رام چیرا ! دیکھ تو پانی برستا ہے یا کُھل گیا. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۶۰). لالا کائستھوں کے لیے مخصوص نہیں جیسا کہ بعض اصحاب کا خیال ہے. (۱۹۷۳ ، دیوان دل ، ۳۹). ۲. (ہندو) صاحب ، جناب ، حضرت ، میاں ، مسٹر ، بابو (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. (احتراماً) والدِ ماجد ، پدرِ بزرگوار کے لیے (فرہنگ آصفیہ ؛ دریائے لطافت ، ۹). ۴. خسر ، سسرا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۵. (اَ) بچہ ، صاحبزادہ ، ننھا منا.

جاگ پیارے ہوئی اویر سو مت لالہ اتنی دیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۲۳). میرے پیارے لالا کے مرنے کی خبر کیونکر اڑی. (۱۸۹۱ ، حرم سرا ، ۲ : ۱۱۵).

بہت لاڈ اور چاؤ سے اون کو پالا
برس روز کے ہو گئے جب وہ لالا

(۱۹۰۶ ، مظہرالمعرفت ، ۹). گھونگر والے ہیں بال میرے لالا کے. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۱۱۳). (اا) پیارا ، محبوب ، عزیز.

لگی منہ بولنے سر میں سبی تیری چشم اے لالا
ہوا ہے اون کے تئیں پیارے زباں گویا یہ دنبالا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۸).

پھر آن کے ست سے ملا ہم سے وہ لالا
المنۃ للہ تقدس و تعالیٰ

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۹). ۶. عثمانیوں کی فوج کے سپہ سالارِ اعظم کی جماعت جو کہ ینگریگی بھی کہلاتی تھی. بعض بیگلر بیگیوں کا لقب لالا یا اس کے ہم معنی لفظ اتابک ہوتا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۸). (ب) صف. بودا ، کمزور ، ڈرپوک ، تھڑ دلا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : लाल].

ـــ باِعْتبارِ عینک (ـــ کس مج ا ، سک ع ، فت ت ، کس ر ، ی لین ، فت ن) امذ.
(کنایۃً) دوسرے کے کندھوں پر بندوق چھوڑنے والا ، اوروں کے بھروسے پر کام کرنے والا ، خود کچھ نہ کرنے والا (نوراللغات). [لالہ + ب (حرفِ جار) + اعتبار (رک) + عینک (رک)].

ـــ بھائی . (الف) امذ.
ہر شریف ہندو ، خصوصاً ویش بنیا.

لالہ بھائی کوئی ڈپٹی ہوں کوئی صدرالصدور
اُن کو کیا جن کے مقدر میں لکھی چپراسی ہے

(۱۸۹۱ ، مجموعۂ نظمِ بے نظیر ، ۳۲). (ب) صف. سادہ لوح ، بدھو. روپے کا کام روپے سے نکلتا ہے ان فیلوں سے کچھ ہوتا نہیں ، کہیں مجھے بالکل لالہ بھائی نہ سمجھنا میں رستوگی کا لڑکا ہوں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۵). [لالہ + بھائی (رک)].

ـــ بھائی / بَھیا کَرنا / کَہنا محاورہ.
خوش اخلاق یا شریفانہ انداز سے گفتگو کرنا ؛ بچے کو چمکار کر اور تھپک کر سُلانا (پلیٹس).

ـــ جی امذ.
۱. ہر شریف ہندو ، خصوصاً دکاندار بنیے کو مخاطب کرنے کا کلمہ.

یہ نکلیں ایک الیوں کی آنکھیں گور سے باہر
کہ لالہ جی نے دیکھا کاسۂ ترپاک کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۹). ۲. (ہندو) خسر ، سسرا ، بیوی کا باپ (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ). [لالہ + جی ، حرفِ تعظیم].

ـــ کا گھوڑا کھائے بہت چلے تھوڑا کہاوت.
پیٹو اور کام نہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ، نرم مزاج آدمی کے نوکر کھاتے بہت ہیں اور کام کم کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لالا (۲) . (الف) امذ.
۱. وہ ملازم جو مالک کے بچوں کی تربیت کرے (جامع اللغات). ۲. غلام ، بندہ ، شہدی.

یقیں ہے ایسی ہی باتوں سے لالا
خدا نے مونھہ کیا ہے تیرا کالا

(۱۸۱۳ ، غرائبِ رنگین ، ۱۰۶). (ب) صف روشن ، چمکنے والا (لولو کے ساتھ استعمال ہوتا ہے).

اشعار آبرو کے رشکِ گہر ہوئے ہیں
داغ اب سخن میں اوس کی لولو ہوا ہے لالا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸). [ف].

لالا (۳) امذ.
رک : لالہ (۲) (پلیٹس). [لالہ (رک) کا ایک املا].

لالائی امث.
ہندو عورت ، لالا کی بیوی.

کہ لالی اور لالائی پُرانوں
لقب ہے ہر زنِ ہندو کا موزوں

(۱۸۶۶ ، تیغِ فقیر بر گردنِ شریر ، ۳۰۲). [لالا (رک) + ئی ، لاحقۂ تانیث].

لالٹین (سک ل ، ی لین) امث.
ٹین وغیرہ کے پھیلے ہوئے پیالہ نام پیندے اور ڈھانچے سے بنایا ہوا لیمپ نما چراغ جو چمنی لگا کر جلایا جاتا ہے. سارے بنوں میں اور پہاڑ تلیوں میں لالٹینوں کی جھم جھماہٹ راتوں کو دکھائی دینے لگی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۲).

لالٹینیں جنگلے پر کرتی ہیں نور افشانیاں
رات کو چھپتا نہیں ہے نقش ، ہائے موز کا

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۱۷). ہم جاتے ہیں ، مگر شرط یہ ہے کہ لالٹین لے کر جائیں گے. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۳۵).

اس زمانے میں اکثر انگریزی الفاظ .... جزو زبان بن گئے مثلاً لالٹین (لینٹرن) اسٹام (سٹیمپ) پستول (پسٹل). (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۸). [انگ : Lantern کا مورد].

لالَچ (فت ل) امذ ؛ امث.

۱. حرص ، طمع.

لیا سانگ لالچ سوں شہ پاس دان
رتن نو گرہ گرد رہیا سیں تان

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۱۸).

اس باغ میں جوں بلبلِ نالاں نہ ہو اے دل
پابندِ قفس سیرِ چمن زار کی لالچ

(۱۷۹۲ ، محب ، ۵ ، ۱۳۶). حسن آرا ... مکتب میں گئی تو ... بدلحاظی ، تنگ چشمی ، لالچ ، بےصبری ... کو ساتھ لیتی گئی. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۳). حکیم صاحب کو لالچ چُھو بھی نہیں گیا تھا. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۶). کانگریس کی خدمت کرتے ہیں تو کسی لالچ سے تھوڑی کرتے ہیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۰۸). ساتھ ہی ساتھ ہر دنیاوی برائی میں بھی مبتلا رہتے ہیں ، جھوٹ ، فریب ناتصافی ، لالچ اور دکھاوا. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۸). ۲. ترغیب ، پھسلاوا.

حُسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر
اپنے بندوں کو غذا دیتا ہے لالچ حور کا

(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۲۷). ان کو لالچ دیا کہ ... ہمیشہ دیا کریں گے. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۳۸۶). [س : लालच].

ـــ بتانا محاورہ.

لالچ دینا. دو غلام بادشاہ کی چنی کیا کرتے تھے بہت سے پیسے کی لالچ انہیں بتلائی. (۱۸۴۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۵).

ـــ بُری بَلا ہے کہاوت.

حرص سے بڑھ کر کوئی چیز بُری نہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ بَس بَر لوک نسانے کہاوت.

لالچ انسان کو مار ڈالتا ہے ، لالچ انسان کو دوزخ میں بھیجتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ بَھری نَظَر امث.

حریص نظر. جن عناصر کو فراق لالچ بھری نظر سے دیکھتے تھے اپنے امتیاز کی خاطر ان عناصر کو انہوں نے قبول بھی کیا تو اپنی شرطوں پر. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۹).

ـــ پَشیمان ہے کہاوت.

لالچ شرمندگی کا باعث ہوتا ہے (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــ خورا (ـــ و مج) صف.

لالچی ، لالچ کرنے والا. دو سو روپے کے انعام کا اشتہار لگا دیا کہ «جو کوئی شخص اس خونی کا پتا لگائے گا اس کو یہ انعام ملے گا» لالچ خورے اِدھر اُدھر دوڑ پڑے. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۷). [لالچ + ف : خور ، خوردن = کھانا + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ دِلانا محاورہ.

کچھ دینے کا وعدہ کرکے ترغیب دینا ، وعدہ کرکے اپنے ڈھب پر لانا.

جنّت و حور کا لالچ نہ دلا اے واعظ
ہم اِدھر سے بھی گئے پھر جو اُدھر کچھ نہ ہوا

(۱۸۹۳ ، معیار نظم ، ۲۵).

ـــ کا پیٹ نَہیں بَھرتا کہاوت.

لالچی آدمی کی ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی.

بھر نہیں سکتا کبھی لالچ کا پیٹ
دھنستا رہتا ہے گڑھا پاٹا ہوا

(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی (سہذب اللغات)).

ـــ کَرْنا محاورہ.

طمع کرنا ، حرص کرنا. تو اپنے ہمسائے کے کسی مال کا لالچ نہ کر. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۲۱).

ـــ گَلا کَٹوا دیتا ہے کہاوت.

حرص اور طمع انسان کو مروا دیتا ہے. اوّل تو ہمت نہ بندھی مگر لالچ گلا کٹوا دیتا ہے یہ دل کو مضبوط کر کے آگے بڑھا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۷).

ـــ گُن بناس کہاوت.

لالچ اور طمع خوبیوں یا اوصاف کو برباد کردیتی ہے. لالچ گُن بناس. (۱۹۸۶ ، خزینۃ الامثال ، ۱۷۵).

ـــ میں آنا محاورہ.

دامِ حرص میں پھنسنا ، طمع میں آنا ، دَم میں آنا.

اے مخزنِ معنی کبھی لالچ میں نہ آنا
پس خوردۂ اموات نہ ہونٹوں سے لگانا

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سراق ، ۲ : ۷۳).

ہونٹ چبائے پہلو بدلے سب کچھ بیچا بازی جیتی
پھر لالچ میں آ کر بیٹھے آنکھیں چمکیں من لہرایا

(۱۹۸۳ ، سر و ساماں ، ۷۵).

ـــ میں پَڑنا محاورہ.

رک : لالچ میں آنا.

بے فائدہ بھی راہ میں کانٹوں کو بو دیا
لالچ میں پڑ کے لذّتِ باقی کو کھو دیا

(۱۹۲۶ ، شاد عظیم آبادی ، سراق ، ۲ : ۳).

ـــ ہونا محاورہ.

طمع ہونا ، لوبھ ہونا ، حرص ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لالْچَن (سک ل ، فت ج) صف مث.

لالچی (عورت) ، لالچ کرنے والی. رنڈی بے صبری اور لالچن معلوم ہوتی ہے. (۱۹۹۰ ، طلسم خیال سکندری ، ۲ : ۳۶۸). [لالچ + ن ، لاحقۂ صفت].

لالْچی (سک ل) صف ؛ مذ.

لالچ کرنے والا (شخص) ، لالچ خورا.

نٹ جیو منگتا ہے اس پیو کوں
کتا سیں رکھیں لالچی جیو کوں
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۵).

سجے عاشق ہوئے لالچی ہوئے ناتھ
کجے طلب اللہ کی توشہ مرشد مانبھ
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۲۶).

لالچی کیوں آپ کوں مشہور کروایا ہے تم
مانگے ہو کیا سجن کچھ ہم نے دھروایا ہے تم
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۲۸۰). لالچی احمق کو تعریف خوش کرکے پھلا دیتی ہے . (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۳۵) . ویسے صاحب میں لالچی نہیں ، قوم اور ملک کی خدمت کا شوق ہے . (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۰۲). [لالچ + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــ بَنْدَہ (ـــ فت ب ، سک ن ، فت د) صف.
حریص انسان ، خودغرض ، طامع ، بندۂ زر.

لالچی بندہ ہے الفت کو بھلا کیا جانے
رکھ دیا ہاتھ پہ جس نے ہوا اس کا عاشق
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۳۸). [لالچی + بندہ (رک)].

ـــ کو جہاں تَنگ کہاوت.
حریص شخص کی نظر کبھی نہیں بھرتی (ماخوذ : جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

لالْڑا (سک ل) امذ.
چھوٹا لال ، یاقوت.

لالڑے کی ہے بندی میں سرخی
کان تک لو ہے شمع گردن کی
(۱۹۲۰ ، عروج لکھنوی ، شاہدنامہ ، ۲). [لال + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ پُلَک (ـــ ضم پ ، سک ل) امذ.
ایک قسم کا سانپ جس کا رنگ مائل بسرخی اور کمر پر سفید گل ہوتے ہیں. لالڑا پلک چوتھی قسم ہے مائل بسرخی سفید گل کمر پر ہوتے ہیں اور آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک لنبا آتی ہے زہر نہیں رکھتا ہے ہر آبادی میں مل سکتا ہے. (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۲). [لالڑا + رک : پلک (۲)].

ـــ جُون سَرا (ـــ و مع ، سک ن ، فت س) امذ.
ایک قسم کا گیروا رنگ آبی سانپ جس کی پشت پر سیاہ داغ ہوتا ہے سر سرخ جون کی صورت کا اور پیٹ پیازی ہوتا ہے . لالڑا جون سرا یہ آبی ہے گیروا رنگ داغ سیاہ پشت پر ہوتے ہیں اور سر سرخ جون کی صورت کا پیٹ پیازی سا ڈیڑھ گز کا بے زہر اور ہر جگہ ہے . (۱۸۷۳ ، تریاق مسموم ، ۳۴) . [لالڑا + جون (رک) + سر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

لالْڑی (۱) (سک ل) امث.
۱. چھوٹا لال ، یاقوت نیز لالڑا ، ایک قسم کا بنا ہوا مونگا . لال ہونٹھ . زبرجد کی منقار ، لالڑی کی آنکھیں ، نیلم کے پاؤں ، زمرد کا سینہ . (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۱۹۹) . زمرد اور لعل اور یاقوت اور لالڑی کے پیالوں میں شاہو اور موتی صانع قدرت کے ہاتھوں نے سجائے ہیں. (۱۹۰۸ ، آفتابِ شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۱).
۲. (کنایۃً) اودی یا سرخ گیہو (رک : شاہ مردان کی لالڑیاں) کوئی شاہ مردان کی لالڑیاں پکار پکار کر گھریں چھجے میں لگائے پھرتا ہے. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۵۳). [رک : لال (۱) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ مَینا دیسی (ـــ ی لین ، ی مع) امث.
ایک قسم کی چھوٹی مینا جو ڈہاپلو مینا سے چھوٹی ہوتی ہے مگر رنگ اسی کی طرح ہوتا ہے اس کے آنکھوں کے گرد زرد حلقے ہوتے ہیں. لالڑی مینا دیسی ، یہ ڈہاپلو سے چھوٹی ہوتی ہے مگر رنگ سارا اس کا سا ہوتا ہے ... نر مادہ میں کچھ تمیز نہیں ، یہ جیٹھ ، ہاڑ اور ساون کے مہینے میں بہت نظر آتی ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۸۱) . [لالڑی + مینا (رک) + دیسی (رک)].

لالْڑی (۲) (سک ل) امث.
لاڈلی ، پیاری.

جیسی لالڑی ایٹھی بنے بابل ویسا ہی راج رچاؤ بنے
(۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۹۳) . [لالڑی ، لاڈلی (رک) کا ایک تلفظ].

لالْسا (سک ل) امث.
حرص ، لالچ ، اشتیاق ، خواہش ، آرزو. جیسے ماتا سکھ کے غت پتر کی لالسا کرتی ہے تیسے ہی میں سکھ جان کر تیری لالسا کرتا تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۶). پہلے پرجا پتی نے اوشا کو دیکھا تھا اور بدن سندری دھاول کی ان لالسا بھری نظروں کو دیکھ کر ایسے بھڑکی جیسے اوشا پرجا پتی کی آنکھوں میں لالسا دیکھ کر بھڑکی تھی. (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۵۷). [س : लालसा].

لالَک (فت ل) امث (قدیم).
سرخی.

دسے لالک اس نین بچ یوں سندر
کہ سرخی سٹی کی سفید آب پر
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶۳). [لال + ک ، لاحقۂ صفت].

لالْما (سک ل) امث.
سرخی ، لالی شفق.

تو دیک میں کاجل تو دریں میں سیسہ
میں کالک تو پربھات کی لالما ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۸). [لال (رک) + ما ، لاحقۂ تانیث].

لالَم لال (فت ل) م ف.
بہت زیادہ سُرخ ، لالوں لال. وہ کا مارے غصے کے چہرہ لالم لال ہوگیا. (۱۹۲۷ ، ترالی اُردو ، ۲۵). [لال + م ، لاحقۂ اتصال + لال (رک)].

لالَن (فت ل). (الف) امذ.
معشوق ، محبوب ، پیارا ، دلارا.

خوباں کی انجمن میں لالن ہوا ہے ساقی
ترنبل شراب مج کوں یک جام بھر نہ بھیجا
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۳۴).
تُہیں شَہ مُلک بور تُہیں مال ہے
تُہیں شَہ لالن تُہیں لال ہے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰).
متجا چمن میں لالن بلبل ہہ مت ستم کر
کرتی سوں تجھ نگہہ کی گل گل گلاب ہوئے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۳).
معشوق عاشق کو کہے اب جاؤ تم لالن گھروں
(۱۸۳۷ ، مجموعہ بہشت قصہ (قصہ شاہ جہاں و روشن) ، ۲۳).
وہ لالن مرا گل بدن مرگ لوچن
کہاں اس سا جگ میں کوئی دوسرا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۴۳). کربل کتھا میں پنجابی کے بے شمار الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے چند ذیل میں لکھے جاتے ہیں خطوط وحدانی میں ان الفاظ کا مطلب دیا گیا ہے ... لالن (محبوب) لتّا (کپڑا) نیر (آنسو) بر (شوہر). (۱۹۸۳ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ۳۳). (ب) امث. **لالا کی تانیث.**
کبھی ایسا خیال آیا کہ لالن
خطاب زوجۂ ہندو ہے احسن
(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۳۰۲). [لال + ن ، لاحقۂ تانیث و لاحقۂ صفت]

ـــ پالن (ـــ فت ل) امذ.
لاڈ پیار سے پرورش ، شفقت اور محبت سے پالنا. بیٹے کو بڑھاپے کا سہارا سمجھ کر لالن پالن میں رات کو دن کر دیا. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۸). [لالن + پالن (پالنا (رک) سے حاصل مصدر)].

لالْنا (بسک ل) امذ.
پیارا ، دلارا ، بیٹا ، چھوٹا بچّہ
جسے ہوشیار ہوئے لال پائے
سدا اوس لالنا سوں چت لائے
(۱۵۹۲ ، ولایت نامہ ، ۳۰۶ الف).
نازوں سے ہے پالنا منہ میں مصری ڈالنا
کھیل رہا ہے لالنا جھول رہا ہے پالنا
(۱۹۰۳ ، خواب راحت ، ۱۳). [لال (رک) + نا ، لاحقۂ تصغیر].

لالوں (و مج) امذ ؛ ج.
لال (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ کا لال امذ.
بہت عزیز ، بہت پیارا ، لاڈلا ، بہت قیمتی ، قدر و منزلت میں سب سے بڑا.
بوسۂ لب کی آرزو نہ گئی
دل جو لالوں کا لال تھا نہ رہا
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۷۰).
سایے میں باغ قدس کے طوبیٰ کے نہال ہے
لالے کا پھول رنگ میں لالوں کا لال ہے
(۱۹۱۱ ، خورشید بدر ، ۳).

ـــ کا لال بَنْنا محاورہ.
عزیز تر بننا ، لاڈلا یا بہت پیارا ہونا ، قدر و قیمت میں سب سے زیادہ ہونا ، صاحب قدر و منزلت ہو جانا . اب تُو جو ہنر مندی سیکھے گا اور اپنی روٹی اپنے بازو سے کمائے گا وہی لالوں کا لال بنے گا. (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۳۱). سخن فہموں اور سخن سنجوں نے قدر افزائی کی ، لالوں کے لال بن گئے. (۱۹۳۹ ، آسماں کیسے کیسے ، ۲۰۳).

ـــ کی سی لڑائی ہے فقرہ.
بزدلانہ جنگ ہے لالہ جی والی لڑائی ، زنانہ لڑائی ہے ، عورت بن لڑتے ہیں (جامع اللغات ؛ محاورات ہند).

ـــ کی لال امث.
لالوں کا لال (رک) کی تانیث. اس گھر میں ایسی لالوں کی لال بن کر رہی ہوں کہ کیا کوئی بیٹی میکے میں رہے گی. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۶۰). جب تک دنیا میں رہیں لالوں کی لال ، گھر کی سرتاج بنی رہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۴).

ـــ کی لال ہونا محاورہ.
لالوں کا لال ہونا (رک) کی تانیث. تم اس حسن کی بدولت لالوں کی لال بنی بیٹھی رہو. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۳۹). اس کے نال بجول کو کیا ، اس کے کنبوں کو روٹی کی کمی نہیں ، آج میکے چلی جائے تو لالوں کی لال ہے. (۱۹۲۸ ، ناقِ عشو ، ۲۹).

ـــ لال امذ ، صف.
۱. **سُرخ ، پوری طرح سُرخ ، رنگین.**
کچھ یہ کھٹمل بڑے ہیں اب کے سال
کہ ہوئی سب زمین لالوں لال
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۵۷). کوئی لحاف گھسیٹتا اور ہم سردی میں اکڑتے کوئی منہ پر اوگال پھینک مارتا ہم لالوں لال ہو جاتے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۴۳). ۲. **آسودہ حال ، خوش و خرم ، مگن.** اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے میری اس روز کی بے حیائی کام آ گئی جو آج لالوں کی لال بنی بیٹھی ہوں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۷).

ـــ لال بَنا پِھرْنا محاورہ.
موٹا تازہ ہونا ، سرخ و سپید ہونا ، خوش و خرم رہنا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ لال بَنْنا محاورہ.
عزیز ہونا ، لاڈلا بننا. اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری اس روز کی بے حیائی کام آ گئی جو آج لالوں کی لال بنی بیٹھی ہوں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۳۷).

ـــ لال ہونا ف م ؛ محاورہ.
نہایت شوخ ہونا ؛ سرخ و شاداب ہونا ، لال کی آب و تاب رکھنا.

دلبروں کی چشم ابرو زلف کیا خط خال ہے
نازکی شوخی ادائیں حُسن لالوں لال ہے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۳). یاقوت پر مرصع طراز قدرت نے زمرد کا مینا کیا ہے کہ شاہد کو لالوں لال ہے یاقوت سے چہرہ لال ہے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا ، ۳ : ۱۹۳).

لالونج (و لین ، غنہ) امث (قدیم).
سُرخی ، لالی.

سنی لگا تھوکنے ہیں مکھ اُبلے کنکر نیلم ہونے
تھوکے ہیں اکثر پان کیا لالونج کے کھن میں تمہیں

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۷۶). [لال + ونج ، لاحقۂ کیفیت].

لالوں (و مج) امث (قدیم).
پیاری لاڈلی.

یک ماہ تھے مرا دل لالونیاں کگن کون
ڈھنڈ تو چندر پیالا پایا اپنال ساق

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۰۱). [لالنا (رک) کی تانیث].

لالہ (۱) (فت ل) امذ.
۱. رک : لالا (۱) ، صاحب ، جناب ، ہندوؤں میں احترام کا کلمہ.

شیعہ ہوں خواہ سُنی لالہ ہوں یا برہمن
مذہب کو سورتوں سے سب پاتے ہیں عموماً

(۱۹۳۱ ، مقالات ماجد ، ۱۳۳). آپ بے فکر رہیے لالہ ہم (دروازہ) بند کرلیں گے. (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۳۷۶). ۲. کلمۂ تخاطب (بزرگوں کے لیے) ، ہندوؤں میں عام طور پر مستعمل. ہندو گھرانوں میں ماں کو بھابو ، باپ کو لالہ یا بابو جی اور بھائی کو بھائیا پکارا جاتا ہے. (۱۹۷۲ ، اردو زبان کی قدیم تاریخ ، ۱۹۵). ۳. خادم ، وہ ملازم جو مالک کے بچوں کی تربیت کرے ، ملازم یا گورنس. سید شمس الدین و نجم الدین جو ابھی کم عمر بچے ہیں کیسے سمجھدار اور معقول ہیں ... ان کے لالہ ہندوستانی مقرر کر دیے جاتے ہیں اس لیے یہ عموماً اردو جانتے ہیں. (۱۹۲۷ ، سفرنامۂ بغداد ، ۱۵۳). ۴. بنیا ، ساہوکار ، مہاجن.

ہے لالہ صاحب کی آنکھوں پہ عینک
قلم کی ہے ان کو کھِس کھِس مبارک

(۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۶) ایک بقال کے کچھ پیسے صوفیوں کے ذمے تھے ... ان میں ایک اہل دل بھی تھے کہنے لگے کہ نفس کو حیلہ و حوالہ سے سنبھالا جاسکتا ہے مگر لالہ کو نہیں ٹالا جا سکتا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۱۰).

وہ بھی نہ کر دیں کیوں یہ منادی
سُن کے جیسے سر پیٹ لے لالہ

(۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۰ جنوری ، ۳). ۵. عزیز ، پیارا ، خسر ، سسر ، وہ شخص جو ہمیشہ بزرگوں کی خدمت کرے ، روشن ، چمکنے والا (نوراللغات ، جامع اللغات).

ـــ باعتبار عینک فقرہ.
جب کوئی شخص دوسرے کے بھروسے پر رہتا ہو اور خود کچھ نہ کرتا ہو (نوراللغات ، مہذب اللغات).

ـــ بھائی امذ.
رک : لالا بھائی ، عموماً ہندو رئیس کو ، ویسے ہر ایک رئیس کو کہتے ہیں.

لالہ بھائی کوئی ڈپٹی ہوں کوئی صدرالصدور
اُن کو کیا جن کے مقدر میں لکھی چپراس ہے

(۱۸۹۱ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۲). روپے کا کام روپے سے نکلتا ہے ان فیلوں سے کچھ ہونا نہیں کہیں مجھے بالکل لالہ بھائی نہ سمجھنا میں رستوگی کا لڑکا ہوں (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۶۵). [لالہ + بھائی (رک)].

ـــ بھائی / بھیّا ، کرنا / کہنا محاورہ.
پیار و محبت کے الفاظ سے بولنا ، خوش اخلاق اور نرمی سے بات چیت کرنا ، عزت کے الفاظ سے مخاطب کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ بھیّا کر کے سُلانا محاورہ.
تھپک کر چمکار کر سلانا ، لوری دے کر سلانا (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ جی امذ.
رک : لالا جی ، (ہندو) عزت و آبرو کا خطاب.

یہ نکلیں ایک افیوں کی آنکھیں گور سے باہر
کہ لالہ جی نے دیکھا کاسۂ ثریا ک کا جوڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۶). وہ لالہ جی کی کاروباری ہوشیاری کے ساتھ روپے پیسے کے معاملے میں پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہے تھے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۹۷). [لالہ + جی (کلمۂ تعظیمی)].

ـــ کا گھوڑا کھائے بہت چلے تھوڑا کہاوت.
پیٹو اور کام نہ کرنے والا ، نرم مزاج آدمی کے نوکر کھاتے بہت ہیں اور کام کم کرتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

ـــ کے نوکر ہیں بھانڈ کے نوکر نہیں کہاوت.
آقا کے کلام کی تائید اور فرماں برداری مقدم ہے (مہذب اللغات).

لالہ (۲) (فت ل) امذ.
۱. ایک نہایت سُرخ پھول جس کے درمیان سیاہ داغ ہوتا ہے ، گُلِ لالہ.

تیرے دہن ہور لعل کے اوصاف ہونے جب باغ میں
لالہ دو کھوں روبا رکت ٹپکیایا انار کا

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۳۸).

تج گال پھل ائے اہر لٹ ہے سو گل لالے اہر
یا ہے بھنور لالے اہر سو نقش ہیچ من کاتیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳).

برنگ لالہ نکلے جام لے کر اس زمیں سے ہم
اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰). اس باغ کے کی قطعہ بندی علیحدہ علیحدہ پھولوں کی ہے ، کسی میں کیسر ہے ، کسی میں لالا ہے. (۱۷۳۶ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۱۹). چھتوں پر لالہ بوتے ہیں

چنانچہ بہار کے دنوں میں ہر شخص کا بام خانۂ اشک گل زار و بہتر از لالہ زار ہو جاتا ہے. (١٨٠٥ ، آرائشِ عقل ، افسوس ، ٢٢١).

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩١).

ردائے لالہ و گل پردۂ مہ و انجم
جہاں جہاں وہ چھپے ہیں عجیب عالم ہے

(١٩٣٣ ، سرودِ زندگی ، ١١٢).

نہ دماغِ لالہ و گُل ہمیں ، نہ خیالِ دیر و حرم ہمیں
تری چشمِ لطف کی خیر ہو غمِ دوجہاں سے گزر گئے

(١٩٨٨ ، مرج البحرین ، ١ : ٣٣). ٢. (کنایۃً) لہو معشوق نیز عاشق کا داغ دار دل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٣. گل لالہ سے مشابہ چراغ جس میں موم بتیاں وغیرہ روشن ہوں ، پہلے امراء کی محفلوں میں خصوصاً مشاعروں میں جلایا جاتا تھا ، میں نے جھپ جھپ تخت پر ایک سوزنی بچھا دی لالہ روشن کر کے رکھ دیا. (١٨٨١ ، صورت الخیال ، ١ : ١٦١). جابجا فرش بچھے ہیں ، لالے جل رہے ہیں. (١٨٩٢ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ٣٧). ہر طرف جھاڑ فانوس لالہ مردنگ اور کنول روشن تھے . (١٩٣١ ، جزیرۂ سخنوراں ، ٩٣). [ف].

---- **اَحْمَر** کس صف (--- فت مج ا ، سک ح ، فت م) امذ ؛ صف. سُرخ لالے کا پھول ؛ نہایت سرخ رنگ کا ، تیز سرخ رنگ والا.

جی میں آتا ہے دکھائیں مستیاں پی کر شراب
جلد لا ساقی برنگِ لالۂ احمر شراب

(١٨٦٥ ، نسیم دہلوی ، د ، ١١٥).

مطلعِ انوار ہیں دشت و جَبل
لالۂ احمر کے روشن ہیں چراغ

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ٣٣). [لالہ + احمر (رک)].

---- **بَحْرِی** کس صف (--- فت مج ب ، سک ح) امذ. سمندری پھول ، لالۂ سمندری. سمندری پھول چاہیے وہ لالۂ بحری کی طرح خوبصورت ہوں. (١٩٨٦ ، فکشن اور فن اور فلسفہ ، ١٩١). [لالۂ + بحری (رک)].

---- **بَدَن** (--- فت ب ، د) صف. لالہ جیسے بدن والا ، جس کا جسم لالہ کی طرح نرم و سرخ ہو ، جس کا جسم سرخ و سفید ہو ؛ مراد : محبوب ، گل بدن (جامع اللغات). [لالہ + بدن (رک)].

---- **بَرْگ** (--- فت ب ، سک ر) امث. لالہ کی پتی ، برگ لالہ ؛ (کنایۃً) معشوق کے سرخ و لال ہونٹ (جامع اللغات). [لالہ + برگ (رک)].

---- **بِنا گوش** (--- کس ب ، و مع) صف. جس کے کان کی لو لالہ کی طرح سرخ ہو ، جس کے کان کی لو سرخ ہو ، معشوق کی تعریف کے لیے مستعمل (جامع اللغات).

---- **بِیابان** کس اضا (--- کس ب) امذ. لالۂ خود رو ، لالۂ صحرائی (لالۂ بُستانی کی ضد).

جوشِ بہار کا ہے یکساں اثر نمایاں
ہو گُلبنِ گُلستاں یا لالۂ بیاباں

(١٩٢٥ ، مطلعِ انوار ، ١٣٣). [لالہ + بیابان (رک)].

---- **پَیکانی** کس صف (--- ی لین) امذ. ایک قسم کا لالہ ، نوکدار پنکھڑیوں والا لالہ ، لالہ کا پھول جس کی پنکھڑیاں نوکدار ہوتی ہیں.

اُگتی دشت میں اس عارض و مژگاں کی جو یاد
تیر آہوں کے چلے لالۂ پیکاں ہو

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ١٣٨).

بے اشکِ سحرگاہی تقویمِ خودی مشکل
یہ لالۂ پیکانی خوش تر ہے کنارِ جُو!

(١٩٣٦ ، ضربِ کلیم ، ١٧٦). [لالہ + پیکان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- **پُھولْنا** محاورہ. گلِ لالہ کا شگفتہ ہونا ، لالہ کے درخت میں پھول آنا ، لالے کا پھول کھلنا.

ہے عاشق کا خون یا یہ پھولا ہے لالہ
کہ زلف اور دھڑی ہے یہ مسّی کی کالی

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٩).

---- **حَمْرا** کس صف (--- فت ح ، سک م) امذ. رک : لالۂ احمر.

زرد رنگی کوں بہارِ طرب افزا سمجھوں
گلِ صد برگ کوں میں لالۂ حمرا سمجھوں

(١٧٣٩ ، کلیات سراج ، ٣٤٣).

داغ ہے محبوبِ گل رخسار کا مجکوں ہنوز
لالہ حمرا کا روشن ہے سرِ مدفن چراغ

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ١١١). [لالہ + ع : حمرا ، صفت مشبہ مونث (ح م ر ا) بروزن فعلا].

---- **خُودْ رَو** کس صف (--- ضم خ ، مع و ، سک د ، و لین) امذ. خود رو لالہ ، لالۂ صحرائی.

نہ مے نہ شعر نہ ساقی نہ شورِ چنگ و رباب
سکوتِ کوہ و لبِ جُو و لالۂ خود رو

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١٩). [لالہ + خود رو (رک)].

---- **دِلْ سوز** کس صف (--- کس د ، سک ل ، و مج) امذ. جلا ہوا دل ؛ (کنایۃً) پریشان حال ، سوختہ جان.

پنپ سکا نہ خیاباں میں لالۂ دل سوز
کہ سازگار نہیں یہ جہانِ گندم و جَو

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١٠٧). [لالہ + دل سوز (رک)].

---- **رُخ** (--- ضم ر) صف. سرخ چہرے والا ، مراد : معشوق ، حسین ، محبوب ، دلربا ، جس کے رخسار لالہ جیسے سرخ ہوں. یہیوں لالہ رخ خواصوں میں

بادشاہ بیگم یعنی ملک شہر یار کی منکوحہ بیوی . (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶).

وہ دیکھ سامنے اس لالہ رخ کا مسکن ہے
وہ دیکھ پھولوں میں اِک ماہتاب روشن ہے

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۶۵). [لالہ + رخ (رک)].

ـــ رُخاں (ـــ ضم ر) صف ، ج.
حسین اور خوبصورت لوگ ، حسیناں ، لالہ رُو.

دیکھے سوں تجھ لباں کے اُپر رنگ پان آج
چونا ہوئے ہیں لالہ رخاں کے ہراں آج

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۷۰).

گرم ہنگامہ ہوئے لالہ رُخاں ہنجاب
گل کھلائے ہیں نئے تو نے خزاں دہلی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۸).

رونق بزم لالہ رُخاں
کاروانوں میں آتش بجاں

(۱۹۷۵ ، تماشا طلب آزار ، ۱۲۱).[لالہ رخ + اں ، لاحقۂ جمع].

ـــ رُخسار (ـــ ضم ر ، سک خ) امذ.
رک : لالہ رُخ.

و لیکن مجھے سیر گلزار تھا
کہ جوش غم لالہ رخسار تھا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۰). [لالہ + رخسار (رک)].

ـــ رَنگ (ـــ فت ر ، غنہ) صف.
جس کا رنگ سرخ ہو ، شعلہ رو. یہ جھنڈے اسی شعلہ کی لالہ رنگ علامتیں ہیں. (۱۹۳۰ ، آتش چنار ، ۹۲۸).

امیدوں کا ہو کا لہو ہے درنگ
نہ کر اہتمام مئے لالہ رنگ

(۱۹۸۸ ، ضمیر خامہ ، ۱۳۹). [لالہ + رنگ (رک)].

ـــ رُو (ـــ و مع) صف.
رک : لالہ رخ ، حسین دلبر ، خوبصورت ، دلربا ، معشوق ، پیارا ، دل لبھانے والا ، محبوب.

سیر چمن کوں جب کہ ہوا لالہ رو سوار
راز و نیاز بلبل و گل میں خلل کیا

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۹۹).

دل دے کے ایک اور لالہ رو کو
ہر داغ پہ داغ کھائیں گے ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳).

سحر عروس لالہ رُو رہین انتظار ہے

(۱۹۳۲ ، اسرار ، ۳۳).

سبزے پہ کبھی پاؤں جو رکھنا چاہا
آئینۂ حسن لالہ رُو دیکھا ہے

(۱۹۸۵ ، دست زر افشاں ، ۳۷). [لالہ + رو (رک)].

ـــ زار امذ.
لالے کے پھولوں کا کھیت ، باغ ، گلزار.

پڑے تھے سراں بہوت ہو خوار زار
کھلیا تھا سراں کا وہاں لالہ زار

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۱۰۲).

عشاق سو بلبلاں ہو تیرے
اوصاف کے لالہ زار پکڑیے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۳).

نہیں شوق اس کے دل میں کدھیں لالہ زار کا
مشتاق ہے جو پیو کے رُخ آبدار کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۶).

گیے دن خزاں کے اور آئی بہار
مے لالہ گوں سے دکھا لالہ زار

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحر البیان ، ۱۰۳).

نہ پھولی تھی سرسوں نہ کچھ تھی بہار
نہ ظاہر میں اس کے کہیں لالہ زار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۹۳).

بہار داغ جگر سے ہوا مزاج نہ سیر
تمام عمر رہی سیر لالہ زار میں روح

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۳۵). روم و فارس کی دہ سالہ جنگ نے مشرق و مغرب کی سرزمین کو لالہ زار بنا دیا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۳). وہاں کے لالہ زاروں کے مالی کا کام خود فطرت نے سنبھال رکھا تھا. (۱۹۳۲ ، سیلاب وگرداب ، ۹۱).

یہ تن مرا ابھی زخموں سے لالہ زار نہیں
ستم کرو کہ ابھی میں ستم شعار نہیں

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۸۶). [لالہ + ف : زار ، علامت ظرفیت].

ـــ زار بَننا محاورہ.
سرخ ہونا. کشمیر کے سبزہ زار اس وقت حریت پسندوں اور شمع آزادی کے متوالوں کے خون سے لالہ زار بنے ہوئے ہیں. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۲۰).

ـــ زار کَرنا محاورہ.
سرخ کرنا ، سرخ رو کرنا.

عشق میں پھول پھول زخموں سے
رُوح کو لالہ زار کرتا ہوں

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۹۱).

ـــ ساں صف.
لالہ کی طرح ، بہت سُرخ ، لالے جیسا.

لالہ ساں ہجر نے اس گل کے دکھائے یہ دن
ورنہ کیا کام تھا اس چشم سے خون ناب کے تئیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۹۳).

سودائی ہم ہیں ایسے کہ ہر سال لالہ ساں
ہو گا ہماری خاک سے نشو و نمائے داغ

(۱۸۱۹ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۵).

ـــ سِتاں (ـــ کس س) امذ.
رک : لالہ زار.

ہیں وہ اسیر ہوں جن سے کہ داغِ یاس ہوا
نہ سیرِ لالہ ستاں کی نہ گُل ستاں دیکھا
(۱۹۳۲ء ، بیدار ، د ، ۱۶) ۔ [لالہ + ف : ستاں ، لاحقۂ ظرفیت] ۔

ـــــصَحْرائی کسرِ صف (ـــــ فت مج ص ، سک ح) امذ.
لالۂ بیاباں ، جنگلی لالہ ، لالے کی ایک قسم جو جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے . جوں جوں سفر طویل ہوتا جاتا ، اپنی منزلِ مقصود کے بارے میں تجسس اور تشویش بڑھتی جاتی منزل ہے کہاں تیری اے لالۂ صحرائی . (۱۹۷۳ء ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۶۰) . [لالہ + صحرا (رک) + ئی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــــطُور کسرِ اضا (ـــــ و مج) اث.
رک : آتشِ طُور ، وہ آگ جو موسیٰ علیہ السّلام کو کوہِ طور پر دکھائی دی تھی (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) ۔ [لالہ + ع : طُور (عَلَم)] .

ـــــعَبّاسی کسرِ صف (ـــــ فت ع ، شد ب) امذ.
رک : گل عباسی (برصغیر میں گُل عباسی اور ایران میں لالۂ عباسی کے نام سے موسوم) (ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت) . [لالہ + ع : عبّاس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت] .

ـــــعِذار (ـــــ کسرِ ع) صف.
رک : گل عذار ، جس کے رخسار لالہ کی طرح سُرخ ہوں.
گیا تھا خوشی سوں جو لالہ عِذار
پھریا رخ ہو سب زعفرانی نزار
(۱۶۵۷ء ، گلشنِ عشق ، ۳۹) .
ہے کوئی سیمیں بدن ہے کوئی شیریں سخن
ہے کوئی غنچہ دہن ہے کوئی لالہ عِذار
(۱۸۹۷ء ، خانۂ خمار ، ۹) .
موج در موج رواں سیلِ نگاراں ہر سو
رقصِ آہو روشاں لالہ عذاراں ہر سو
(۱۹۶۲ء ، ہفت کشور ، ۸۲) .
ہم میں نہ تھے تابِ نظر بات الگ ہے
وہ حسنِ رُخِ لالہ عذاراں تو تھے کا
(۱۹۸۳ء ، چاند پر بادل ، ۵۳) . [لالہ + عِذار (رک)] .

ـــــفام صف ؛ امذ.
لال رنگ ، سُرخ چہرے والا ؛ (مجازاً) معشوق ، حسین ، دلربا.
اے فریدوں تو جو کر دے راہِ خوں ریزی کو بند
اور لبوں سے جام کے چھلکے رحیق لالہ فام
(۱۸۵۳ء ، ذوق ، د ، ۲۷۶) . گل اندام و رقاصانِ مشمیر و لالہ فام زینت آرائے انجمن ہوئیں . (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۹۷) .
پہنے قبائے سُرخ کوئی لالہ فام ہے
یا روئے آتشیں کا ہے جلوہ نقاب میں
(۱۹۲۷ء ، مطلعِ انوار ، ۱۶) .
صبا کے ساتھ ہمارا خرام بھی ہوگا
کبھی تو عصرِ رواں تیزگام بھی ہوگا
ہرا ہے زخمِ جگر ، لالہ فام بھی ہوگا
(۱۹۵۸ء ، شہرِ آذر (کلیات مصطفیٰ زیدی ، ۶۲)) .

آج سے یہ صبح و شام
خونِ شاہی سے بنیں گے لالہ فام
(۱۹۸۳ء ، سمندر ، ۱۲۳) . [لالہ + فام (رک)] .

ـــــفِشاں (ـــــ کسرِ ف) صف.
لالے کے پھول بکھیرنے والا ؛ (مجازاً) لالے کا سا سُرخ رنگ رکھنے والا.
لگی مہندی جو ہاتھوں میں اس کے میاں
تو وہ سرخی کچھ ایسی ہے لالہ فشاں
(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۱۰۹) . [لالہ + ف : فشاں ، افشاندن - بکھیرنا ، چھڑکنا] .

ـــــکار صف.
لالہ اُگانے والا ، گُلِ لالہ کی کاشت کرنے والا ، لالے کے پھول کا پودا لگانے والا.
ہے اوس سے دیدۂ خونبار کا یہی ایما
کہ لالہ رُو ہو اگر تم تو لالہ کار ہوں میں
(۱۸۹۸ء ، دیوانِ مجروح ، ۱۰۹) .
لو پھر نگاہ تیز ہوئی لالہ کارِ زخم
لو پھر بہار آئی دلِ داغدار میں
(۱۹۱۶ء ، کلیاتِ رعب ، ۱۱۷) چٹانیں سختی و خشونت کے باوجود لالہ کار بھی ہیں . (۱۹۶۱ء ، ہماری موسیقی ، ۱۳۷) . [لالہ + کار ، لاحقۂ فاعلی] .

ـــــکاراں امذ ؛ ج.
لالہ کھلانے والے ، سُرخ رُو کرنے والے ، لالہ کے پھول اُگانے والے ، سجانے والے ، بکھیرنے والے.
اب کہاں ہیں خوں رونے والے میرے درد پر
خاک میں مل جانے والے لالہ کاراں ہائے ہائے
(۱۹۳۶ء ، روحِ کائنات ، ۷۶) . [لالہ کار + اں ، لاحقۂ جمع] .

ـــــکاری اث.
لالہ کار (رک) کا کام ، لالے کے پُھول کا پودا بونا ، لالے کے پُھول بکھیرنا ، سرخروئی ، تزئین کاری.
گلستاں ہائے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا
خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے
(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۰۳) .
اشک باری نہ مٹی سینہ فگاری نہ گئی
لالہ کاری ، کسی صورت بھی ہماری نہ گئی
(۱۹۳۹ء ، طیورِ آوارہ ، ۱۱۸) .
ہم اپنے خون سے کشتِ حیات کو سینچیں
ہمارے ذمّہ یہاں کارِ لالہ کاری ہے
(۱۹۷۵ء ، خروشِ خم ، ۱۳۳) . [لالہ کار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــــگُوں (ـــــ و مج) صف.
رک : لالہ کی طرح کا ، لالہ کے رنگ کا ، سُرخ ، رنگیں.
زرد ہوئے سینکڑوں خاک میں صدہا ملے
پھول جو تھے لالہ گُوں اس گلِ دیگر شگفت
(۱۸۷۰ء ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۸۸) .

سرشکِ لالہ گون را اندرین باغ
بپاشانم چو شبنم دانہ دانہ!

(۱۹۳۸، ارمغان حجاز، ۸۷)۔ کمپنی کی حکومت مسلسل بدعہدیوں اور پیہم وعدہ فراموشیوں کی ایک الم ناک داستان ہے اور اس کی لالہ گون بنائیں سیندی کا چناخ بھی نہیں۔ (۱۹۸۵، قومی ڈائجسٹ، کراچی، مارچ، ۶۶)۔ [لالہ + گون، لاحقۂ صفت]۔

۔۔ نُعمان کس صف (۔۔۔ضم مع ن، سک ع) امذ۔
گلِ لالہ کی سات قسموں میں سے وہ قسم جس کے پھول کے بیچ میں داغ سیاہ اور پنکھڑیوں کی سرخی و سیاہی کا رنگ شوخ ہوتا ہے، لالۂ خطائی (کہا جاتا ہے عرب کے ایک بادشاہ نعمان کو لالہ کے پھول سے بہت شغف تھا اس کے باغ میں جو لالے لگے ہوئے تھے ان کی پنکھڑیوں کی تعداد، عام لالے کے پھولوں سے مختلف ہوتی تھی اور وہ اسی وجہ سے خاص شہرت رکھتے تھے)۔

سرخی شنجرف کی جنہاں ہے عیاں
داغ ہے اوس سے لالۂ نعمان

(۱۸۱۰، بہشت گلزار، ۱۰۳)۔

کب تجھ کو میسر ہوا ہر روز نیا داغ
اے لالۂ نعمان یہ ہمارا ہی جگر ہے

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۲۳۵)۔

خجل ہے سروِ سہی ان کے قدِّ بالا سے
گلاب چہرے سے فق رنگِ لالۂ نعمان

(۱۹۷۵، خروشِ خم، ۲۷)۔ [لالہ + نعمان (رک)]۔

۔۔۔ وَش (۔۔۔فت و) صف۔
لالہ فام، لالہ گوں، لالے کی طرح، سرخ و سفید؛ مراد: محبوب (جامع اللغات)۔ [لالہ + وش، لاحقۂ صفت]۔

لالی (۱) امث۔
۱۔ سرخ رنگت، سرخی، وہ چیز جس کے لگانے سے کوئی چیز سرخ ہو جائے، شہاب کا چورا جو عورتیں ہونٹوں پر لگاتی ہیں۔

لالہ سو لال میرا لالی لگا گیا رے
کوئی منج خبر کرو رے اوس کا وطن کہاں ہے

(۱۵۶۳، حسن شوقی، د، ۱۴۲)۔

ہمارا خون کئے خونیں نہیں باور تو کوئی دیکھو
گواہی عین دیتی ہے اسی کی آنکھ کی لالی

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۲۲۵)۔

جب میں دیکھی ہے خطِ سبز میں تیرے لبِ سُرخ
تب میں سبزے میں چھپی پان کی لالی اے شوخ

(۱۷۳۹، کلیاتِ سراج، ۲۳۹)۔

چمکتے سرخیِ پان میں ہیں دانت اِس لطف سے اُس کے
کہ برق اس رنگ سے چمکی نہیں بادل کی لالی میں

(۱۷۹۳، بیدار، د، ۵۹)۔

پہونچی اوس لب پہ پان کی لالی
اب یہ لاکھوں میں سرخرو ہو گی

(۱۸۵۸، امانت، د، ۸۵)۔

جُھرمٹ میں ستاروں کے ہے کیا شانِ جمالی
کس درجہ ہے دلکش شفقِ شام کی لالی

(۱۹۲۹، مطلعِ انوار، ۲)۔

انشاجی وہی صبح کی لالی، انشاجی وہی شب کا سماں
تمہی خیال کی جگر مگر میں بھٹک رہے ہو جہاں تہاں

(۱۹۷۸، ابن انشا، دل وحشی، ۱۸)۔ ۲. لال (۲) معنی نمبرا کی تانیث، دختر، لڑکی، بہن، ہمشیرہ (کے لیے)۔ وہ تو اپنی لالی کے گھر گیا ہوا ہے۔ (۱۹۰۱، فرہنگ آصفیہ، ۴: ۱۶۸)۔ ۳. ہندو عورت، لالا (۱) معنی نمبرا کی تانیث۔

جو یہ ہو تو نکل جائے دوالا
کہاں دکھلائیں منہ لالی کو لالا

(۱۸۶۶، تیغ فقیر برگردنِ شریر، ۸۶)۔ ۴. لال (۳) معنی نمبر۹ کی تانیث، دلاری، پیاری، لاڈلی۔ شکنتلا: پریمودا کی طرف دیکھ کر لالی تم ان سے بےجا اصرار کیوں کرتی ہو۔ (۱۹۳۸، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری)، ۸۷)۔ ۵. قمری (جامع اللغات)۔ ۶. پک پسی ہوئی اینٹوں کی بجری (جو چونے میں ملا کر بطور پلاسٹر استعمال کی جاتی ہے) (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔ ۷. ایامِ حیض، لتا/لتہ (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۸. سرخروئی، آبرو، عزت، نیک نامی، ساکھ (فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت)۔ ۹. خونی دست، اسہالِ خونی؛ وہ سرخی جو بلبل کی دم کے نیچے ہوتی ہے؛ آنکھوں کی سرخی، چندھاپن، نظر دھندلانا؛ سرخ یا کالی انٹڑیاں (پلیٹس؛ فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات)۔ [لال (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

لالی پاپ امذ۔
ایک سخت مٹھائی کی گولی جو چبانے کی بجائے چوسی جاتی ہے اور یہ چھوٹی لکڑی یا تیلی پر لگی ہوتی ہے۔ جن کی سانسوں میں لالی پاپ کی خوشبو، جن کے لباس میں انہی کے اوڈی کلون کی باس اور ... سکول بلیزر کا ٹمپریچر ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳، سفر مینا، ۱۶۳)۔ [انگ : Lollipop]۔

۔۔۔ رَہ جانا محاورہ۔
عزت بچ جانا، بات بنی رہنا، توقیر میں فرق نہ آنا (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات؛ فیروز اللغات)۔

لالے امذ؛ ج۔
۱. لالہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ صورت۔

تجھ پر اے رشکِ چمن نرگس اگر بیمار ہے
باغ میں لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے

(۱۸۳۱، دیوانِ ناسخ، ۲: ۱۷۰)۔

داستان خوب سنائی کہ جگر داغ ہوا
لالے کو باغ میں جینے کے ہیں لالے بلبل

(۱۸۹۱، کلیاتِ اختر، ۴۷۰)۔ کیوں تکاثر، کال کے دن مٹھی بھر دانوں کے لالے۔ (۱۹۰۸، صبحِ زندگی، ۲۱۳)۔ مرنے آپ نہ دیں جینے کے ہوں لالے، ہم کریں تو کیا کریں۔ (۱۹۳۶، مضامینِ فلک پیما، ۲۳۷)۔ ۲. آرزو، تمنا، ارمان۔ آج کے دن کے تو لالے تھے خدا نے یہ دن کیا کہ میری بچی کو کھانے پکانے کا

شعور ہوا۔ (۱۹۰۱ء ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۶۸)۔ ۳۔ رک : لالہ بمعنی ۳ ، چراغ۔ کسی سے کہدو بہت روشنی کی ضرورت نہیں فقط دو لالے لے آئے۔ (۱۸۶۶ء ، جادۂ تسخیر ، ۱۲۳)۔

ـــــ پڑنا محاورہ۔
۱۔ **آس ٹوٹنا ، ناامید ہونا۔**

یوں بیوفا ہوا توں اے سرخ چہرے والے
پھکوں پڑے ہیں تیرے اب دیکھنے کے لالے

(۱۷۱۸ء ، دیوانِ آبرو ، ۶۹)۔ **مجھے تو دربار و خلعت کے لالے پڑے ہیں ، تم کو پنشن کی فکر ہے۔** (۱۸۵۹ء ، خطوط غالب ، ۲۸۶)۔ جائیداد کی تقسیم تو الگ رہی ، اس کو نکاح کے لالے پڑ گئے۔ (۱۹۲۹ء ، طوفان اشک ، ۷)۔ ۲۔ **کمالِ حسرت و آرزو ہونا ، میسر نہ آسکنے کا داغ دل میں ہونا۔**

پھولا جو سماتا نہیں گلزار میں بُلبل
لالے کو بھی کھلنے کے پڑے باغ میں لالے

(۱۸۶۱ء ، کلیاتِ اختر ، ۷۳۵)۔

ہجر کا دن ہو نہیں چکتا تمام
صبح سے لالے پڑے ہیں شام کے

(۱۹۳۶ء ، شعاعِ مہر ، ورما ، ۱۲۷)۔ ۳۔ **مصیبت میں پھنسنا ، بلا میں مبتلا ہونا۔**

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہمیں لالے پڑے

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۲۹۷)۔

کچھ اور لبِ یار کی تعریف کروں کیا
وہ لعل کہ دیکھے سے پڑیں جان کے لالے

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۸۸)۔ اس جوان نے جب یہ رنگ دیکھا سمجھا کہ اب جان کے لالے پڑ جائیں گے ، جھٹ اپنی قوم کو آواز دی۔ (۱۹۰۷ء ، تذکرۃ المصطفیٰ ، ۱۳)۔ اتفاق کی بات کہ تیسری مرتبہ جو چمچہ اٹھایا تو پھر مکھی نکل آئی ... دوستوں نے سمجھا کہ باورچی کے تو اب لالے پڑ گئے۔ (۱۹۷۸ء ، روشنی ، ۳۱)۔ ۴۔ **(کسی چیز کی) نہایت قلت ہونا ، کمی ہونا ، میسر نہ آنا۔** جب رزق کے لالے پڑے تو لڑکے کو لسیمہ کے سُپرد کیا۔ (۱۹۱۷ء ، شام زندگی ، ۳۰)۔ بہت جلد وہ دن آئے کہ امیر بخارا کو دو لقموں کے لالے پڑ گئے۔ (۱۹۷۸ء ، روشنی ، ۳۶۹)۔ ۵۔ **مشکل ہونا ، گنجلک ہونا ، دوبھر ہونا ، پریشان کن ہونا ، دشوار ہونا۔** چلنا کیسا سیدھے بیٹھنے کے لالے پڑے۔ (۱۸۶۲ء ، شبستان سرور ، ۱۷۲)۔ انجمن کا اسلامیہ کالج بی اے تک محدود ہے اور اسی کے سنبھالنے کے لالے پڑے ہیں۔ (۱۹۰۵ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۵۵۲)۔

ارماں کہاں ، ضعف میں تاثیرِ الم کے
لالے ہیں پڑے اب تو ہمیں آہ کے دم کے

(۱۹۳۱ء ، فانی ، ک ، ۳۰۶)۔ اب جنرل نیازی کو لالے پڑے تو اُن کے چیف آف اسٹاف ... نے کہنا شروع کیا کہ وہ ڈھاکہ کے دفاع میں ہاتھ بٹائیں۔ (۱۹۷۷ء ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۲۰۰)۔ ۶۔ **دل میں میسر نہ آئے یا نہ آسکنے کا زخم ہونا ، داغ ہونا۔**

وہ سرخ لباس اس کے گلے میں نظر آیا
جس کے ہیں مرے دل میں پڑے اب تئیں لالے

(۱۷۸۴ء ، درد ، د ، ۸۸)۔

ـــــ رہنا محاورہ۔
مصیبت میں مبتلا رہنا۔ اس بیل پر ان کی طبیعت لہرائی سوچے اسے لے لوں ... یہاں تو ایک ہی کے لالے رہتے ہیں بیل دیکھا گاڑی میں دوڑایا بال بھوبری کی پہچان کرائی۔ (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۳۲)۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
مشکل درپیش ہونا ، کسی امر کا مشکل ہونا۔

چمن میں یہ پھولوں نے کیا گل کھلایا
کہ بلبل کو جینے کے لالے ہوئے ہیں

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۱۵۷)۔

نہیں نہیں وہ قلق آہِ نارسا کے مجھے
اثر اثر کے ہیں لالے دعا دعا کے مجھے

(۱۹۰۵ء ، یادگار داغ ، ۶۶)۔

لالیا (ی مع) امذ۔
(کاشت کاری) سخت دانے کا سُرخ رنگت کا گیہوں ، گٹھیا ، بدھا (ا پ و ، ۶ : ۸۷)۔ [لال + یا / یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

لام (۱) امذ ؛ امث۔
۱۔ **رک : ل ، ایک حرف کا نام ، حرف "ل" کا تلفظ۔**

اے کفر کوں کر تھار پامال
اسلام کے لام کی آچا ڈھال

(۱۷۰۰ء ، من لگن ، ۱۳)۔

رُخ ترا کس طرح میں دیکھ سکوں
زلف ہے لام لن ترانی کا

(۱۸۸۸ء ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶)۔

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے یہ نکتہ ذوقِ کامل کا
جو الفت میں تمہاری لام ہے وہ لام ہے دل کا

(۱۹۲۳ء ، اعجاز نوح ، ۲۳)۔ فون آیا پہلوں کی لام خاصی طوالت کے ساتھ کھنچی ہوئی بھاری آواز زور زور سے سانس لینے کی کوشش ! (۱۹۹۲ء ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۹۱)۔ ۲۔ **شیخی ، لاف و گزاف (عموماً کاف کے ساتھ رک : لام کاف)۔**

لپاڈگی ، لتاڑ ، لام ، لڑائی
ہول ، ہیجان ، ہانک ، ہاتھاپائی

(۱۹۳۹ء ، سرود و خروش ، ۱۳۲)۔ **شعرا معشوق کی زلف کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔**

سنبل ہمارے حالِ پریشاں پہ دال ہے
ہیں یاد میں وہ زلف کی خم مثل لام ہم

(۱۷۳۹ء ، کلیاتِ سراج ، ۳۲۲)۔ سن میں تیس برس کی عورت مگر نہایت بناوٹ ، جتنا سن زیادہ اتنا ہی سلیقہ بڑھا ہوا زن سی (۳۰) سالہ مگر لام زلف اُس کا کشور دل عشاق پر لام باندھتا۔ (۱۸۸۸ء ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۸۵)۔ [ع]۔

ـــــ اِختِصاص کسرِ ا نیز ا (بفتح ت، کسرِ ص، سکتہ خ، کسرِ ص) امذ۔
وہ لام جو کسی لفظ سے وابستہ ہو کر اسے خاص معنی دیتا ہے، اسمِ عام کو اسمِ خاص بنا دیتا ہے۔ دوسرا کلمہ لِلّٰہ ہے اس میں ... حرفِ لام لگا ہوا ہے جس کو عربیت کے قاعدے سے لامِ اختصاص کہا جاتا ہے۔ (۱۹۶۹، معارف القرآن، ۱ : ۳۹)۔
[لام + اِختِصاص (رک)]۔

ـــــ اَلِف (بفتح ا، کسرِ ل) امذ۔
۱. لام اور الف کا مرکب یعنی لا۔

جس شخص کے پڑا اللہ تیغ فرق پر
تھا لام الف کی طرح وہ دو ٹکڑے دو کمر

(۱۸۷۴، انیس، مراثی، ۴ : ۶۶)۔ (قرآن شریف) میں وہ گول دائرہ چھوٹا سا نہ ٹھہرنے کی علامت جس پر لام الف (لا) بنا ہو جس کے معنی ہیں "نہیں"۔ (۱۹۷۵، لغتِ کبیر، ۱ ، ۲ : ۸۹۲)۔
۲. لا (نافیہ) نہیں (نعم کی ضد)۔

کس نے پڑھا دیا تجھے طفلی میں لام الف
سیکھی ہے کس سے اے بتِ نامہرباں نہیں

(۱۸۹۵، دیوانِ راسخ دہلوی، ۱۷۰)۔

ـــــ اَلِف لِکھنا محاورہ۔
مبتدی ہونا، الف ب سے واقف ہونا، آغاز کرنا۔

لیا تعلیم درسِ بیخودی ہوں اس زمانے سے
کہ مجنوں "لام الف" لکھتا تھا دیوارِ دبستاں پر

(۱۸۶۹، غالب، د، ۱۶۷)۔

ـــــ کاف امذ۔
۱. لعنت ملامت، طعن و تشنیع، گالی گفتار، دشنام طرازی، بدزبانی، گالی گلوچ۔

وو یوں کہا ملتی کی نیں اتنابچ تو اس کا کنا
کل نوچ اپنے موں سی سوں کاڑی تھی کچھ کچھ لام کاف

(۱۶۹۷، ہاشمی، د، ۱۰۸)۔

دل کے تئیں خوبی کی دکھلاتے ہیں سب یکساں جھلک
چہ بتاں کی مہربانی کے سخن ہے لام کاف

(۱۷۱۸، دیوانِ آبرو، ۲۵)۔

صحبتِ اخلاف کا یاں تک ہوا اس پر اثر
ہر کسی کو بولتا ہے اب زباں سے لال کاف

(۱۷۹۲، محب دہلوی، د، ۲۳۱)۔ میں نے اپنے مُنہ سے کسی کو لام کاف نکالا ہو، ایسا موقع کبھی نہ آنے دیا۔ (۱۸۶۲، خطِ تقدیر، ۵۲)۔ اگر میں ہمجولیوں میں بیٹھی ہوں تو اُن کے سامنے مجھے لام کاف نہ کہنا۔ (۱۹۰۸، مخزن، نومبر، ۳۰)۔
۲. شیخی، ڈینگ۔

نواب تیرے شوخ کا ہے لکھنؤ وطن
ہے یہ سبب زبان پہ جو لام کاف ہے

(۱۸۷۴، نشید خسروانی، ۲۳۵)۔

لام کاف آپ ذرا چھوڑیے اس کا نہیں وقت
بلکہ یہ وقت ہے اس کا کہ بندھے شرق پہ لام

(۱۹۰۵، جنگِ روس و جاپان، ۴)۔ [لام + کاف (رک)]۔

ـــــ کاف بَکنا محاورہ۔
گالی گلوچ کرنا، لعن طعن کرنا۔ مسجد کے مولوی صاحب منھ میں کف بھر کے لام کاف بکنے لگے اور انہوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ (۱۹۲۸، حیرت، مضامین، ۳۲۳)۔

ـــــ کاف پَر اُتر آنا / پَڑنا محاورہ۔
رک : لام کاف بکنا، تو تڑاق کرنا، گالی گلوچ کرنا۔ اس پر ایک ظریف بے ساختہ بول اٹھے کہ موسیٰ تو چلبلے تھے ہی خضر بھی کچھ کم غصیلے نہ تھے کہ دوسری ہی خطا میں لام کاف پر اتر پڑے۔ (۱۸۸۷، موعظۂ حسنہ، ۱۳۹)۔

ـــــ کاف کَہنا محاورہ۔
رک : لام کاف بکنا۔ اگر میں ہمجولیوں میں بیٹھی ہوں تو ... مجھے لام کاف نہ کہنا۔ (۱۹۰۸، مخزن، کراچی، نومبر، ۳۰)۔

ہے صرفہ بے نقط وہ کہے منھ سے لام کاف
اس مستِ برق وش کو نہ شرم و حجاب ہو

(۱۹۱۱، ظہیر، د، ۲ : ۱۰۶)۔

ـــــ کاف نِکالنا محاورہ۔
رک : لام کاف بکنا۔ میں نے اپنے منہ سے کسی کو لام کاف نکالا ہو ایسا موقع کبھی نہ آنے دیا۔ (۱۸۶۲، خطِ تقدیر، ۵۲)۔

ـــــ کاف نِکَل جانا محاورہ۔
مُنھ سے بُرا بھلا نکل جانا، اچھی بری بات نکل جانا۔ اس مکاری اور بدکاری پر خوب ہی لعنت ملامت کروں کا ممکن ہے زبان سے کچھ لام کاف نکل جائے اور اس سیاہ کار مجسم شیطان کا بھانڈا پھوٹے۔ (۱۹۱۵، سجاد حسین، دھوکہ، ۲۲۱)۔

ـــــ و کاف (بـــ و مج) امذ۔
رک : لام کاف۔

گفتگوئے شب کا اے احسنؔ بیاں کیا کیجیے
پہلے تو چل بے تھی بعد از اس کے لام و کاف تھا (کذا)

(۱۸۳۵، تذکرۂ خوش معرکہ زیبا، ۵۹)۔

مگر ہم کیا کریں عریاں بتاؤ تو ہمیں کیوں کر
کُھلے جس کی زباں بچپن سے لام و کاف کے اوپر

(۱۹۳۸، کلیاتِ عریاں، ۵۷)۔ [لام + و (حرفِ عطف) + کاف (رک)]۔

لام (۲) امذ۔
۱. سوار، پیدل وغیرہ اسلحہ بند فوج، فوج کا دستہ، بریگیڈ۔ جب لام تیار ہو گیا جس کو چاہا اور جس کو کمزور دیکھا لوٹ لیا۔ (۱۸۵۸، سرکشی ضلع بجنور، ۱۳۸)۔ ۲. (مجازاً) جنگ، لڑائی، لڑائی کا میدان۔ اپنے لاڈلے اکلوتے لڑکے کو لام پر بھیج دیا۔ (۱۹۳۰، چار چاند، ۹۰)۔ لام لگی تو سکھوں کی بھرتی کے لیے ڈپٹی کمشنر آپ چل کر آیا اس کے پاس بھرتی کا اول نمبر تو پیر معین شاہ کو ملا تھا۔ (۱۹۸۹، پرانا قالین، ۴۷)۔
۳. (مرغ بازی) مرغ موٹے، دبلے، اوسط جس جسم پر اچھا لڑنے اسی پر قائم کرلے، ہفتے میں ایک پالی بڑھائے اور اسی طرح گیارہ پالی تک پہنچانے کا عمل (صیدگہ شوکتی، ۱۸۹)۔ [مقامی]۔

---اُڑانا محاورہ.
(مرغ بازی) مرغ کو سات پالی کرا کے پالی سے اٹھا لینا (اپ و ، ۸ : ۱۲۴).

---باندھ دینا محاورہ.
بنائے پہنچانا یا جمع کر دینا (محاورات ہند).

---باندھنا محاورہ.
۱. فوج بھرتی کرنا ، لڑائی کے لیے لشکر جمع کرنا ، چڑھائی کرنا.

زلف کو باندھا جو صاحب نے یہ عقدہ کھولیے
انگریزی فوج میں کیا لام باندھا جائے گا

(۱۸۷۶ ، دیوان مہر (آغا علی) ، ۷۷). (زن سی) ۳۰ سالہ مگر لام زلف اس کا کشور دلِ عشاق پر لام باندھتا (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۶۸۵). اسی کے بل پر قوم جرمن نے لام باندھا ہے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۲۸). ۲. سلسلہ باندھ دینا : (کوئی کلمہ) پے در پے اور لگا تار کرنا ، قطار بنا دینا.

باندھا وہ قضا نے لعن کا لام
ابلیس کی فوج میں ہے کہرام

(۱۸۷۲ ، کلیات نعت ، محسن ، ۸۳). کچھ عجب نہیں کہ اسی آسمانی نوشتے کی بنیاد پر گرفتاریوں کا لام باندھ دیا گیا ہو. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳ : ۱۰).

---بندی (---فت ب ، سک ن) اث.
فوج کشی ، حملہ (رک) لام باندھنا. یہ وضع خواجہ صاحب اور ان کی لام بندی تک قائم رہی میں نے لام میں حصہ نہیں لیا تھا. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۷۳). پچھلی صدی ہوتی تو لام بندی اور فوج کشی ہو جاتی اور بزرگوں کی قبریں پھٹتے اور ناکیں کٹنے سے بچالی جاتیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۲۳۱). [لام + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---بندی کرنا ف مر ؛ محاورہ.
فوج کشی کرنا. ابھی حالی موالی جان نثار جمع کر کے لام بندی کر دیں. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۷).

---بندھنا محاورہ.
لام باندھنا (رک) کا لازم ، لڑائی کے لیے لشکر جمع کرنا ، لام بندی ہونا.

چڑھائی ہو حسن پر یا خط پر دیکھیے کیا ہو
کئی دن سے بندھا ہے لام اس زلفِ پریشاں کا

(۱۸۵۳ ، گلستان سخن ، ۱ : ۴). جب جھنڈ تیار ہوتا ہے اور لام بندھتا ہے تو یہ دکھائی دیتے ہیں. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۳).

---پر بھیجنا ف مر ؛ محاورہ.
محاذ جنگ پر بھجوا دینا ، محاذ پر لڑائی کے لیے بھجوا دینا.

سرکار کاش بھیج دے ان سب کو لام پر
یہ عاشقوں کی فوج جو ہے کوئے یار میں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹۰).

---پر جانا محاورہ.
محاذ جنگ پر جانا ، لڑائی پر جانا.

رانگھڑوں ہی کی طرح انساں ہیں بھنگی اور چمار
کیوں نہ وہ بھی لام پر جائیں قطار اندر قطار

(۱۹۳۰ ، چمنستان ، ۲۷۲).

---ڈوری (---و مج) اث.
دشمنی کا سلسلہ. اس لام ڈوری کا آغاز میری عمر کے ساتویں برس میں یوں ہوا کہ ہماری حویلی سے ملحقہ ایک خالی زمین تھی جسے توڑ کہتے تھے. (۱۹۷۳ ، جیونتی نامہ ، ۱۸). [لام + ڈوری (رک)].

---کا بیٹھ (---سک ب ، فت ی) امذ.
(قبالت) وہ حمل جو دودھ ضامن ہونے (یعنی بچے کے دودھ پلانے) کے زمانے میں ٹھہر جائے (اب و ، ۷ : ۶۹). [مقامی].

---کا پیٹ امذ.
(خطاطی) لام کا دائرہ ، حرفِ لام کا زیریں حصہ جو دامن دار ہوتا ہے.

رخ کے پرتو سے نہ ہو کیوں حلقۂ گیسو میں نور
پیٹ بیضاوی لکھا کرتے ہیں کاتب لام کا

(۱۸۸۲ ، صابر دہلوی ، ریاض صابر ، ۱۱).

لاما (۱) امذ.
جنوبی امریکہ میں پایا جانے والا بے کوہان کا شتر نما ایک جانور اس کا قد ایک میٹر سے زیادہ نہیں ہوتا. جنوبی امریکہ میں ایک طرح کے جانور ہوتے ہیں جو کسی قدر اونٹ سے مشابہ ہوتے ہیں ... ان شتر نما جانوروں کی ایک قسم کو جسے لاما کہتے ہیں دیسی لوگ پالتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۳۸). باربردار جانوروں کی بعض اچھی مثالیں ہندوستان کا ہاتھی ، ایشیا کا اونٹ ، گھوڑے بیل اور گدھے اور امریکہ کا اونٹ نما حیوان لاما وغیرہ ہیں. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۵۹). الپاکا ، لاما اور وائیکونا ایسے جانور ہیں جن کے بال اون جیسے ہوتے ہیں. (۱۹۷۵ ، حرف و معنی ، ۹۱). [انگ : Llama].

لاما (۲) امذ ؛ ج لامے.
تبت یا منگولیا کے بدھوں کا روحانی پیشوا جس کے متعلق ان کا اعتقاد ہے کہ وہ کبھی مرتا نہیں ، جب اس کا جسم عنصری بوسیدہ ہو جاتا ہے تو اس کی روح نئے قالب میں چلی جاتی ہے نیز بڑا مذہبی پیشوا. کبھی تبت کا لامہ لوگوں کے لیے لڑتا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۷۵). چینی گورنمنٹ نے "لاما" کو ایک ہزار پونڈ سالانہ خاص مصارف کے لیے دیا ہے. (۱۹۰۸ ، انتخاب فتنہ ، ۲۳۷). فیصلہ ہوا کہ میں راہبوں کے لاما سے جا کر بات چیت کروں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۷۰). مجھے یقین تھا کہ بڑا ہو کر وہ بھی تبتی لاماؤں کی طرح گول مٹول موٹا تازہ ہو گا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲۱). [تبتی : بلاما (ب محذوف)].

لامِس (کس م) صف.
چُھونے والا ، مس کرنے والا. الغرض لامس یعنی چھونے والے شخص کو معتدل ہونا چاہیے ورنہ اس کا ہاتھ اگر گرم ہے تو وہ گرمی سے متاثر نہ ہو گا. (۱۹۱۶ء ، افادۂ کبیر مجمل ، ۱۷۳). یہ نہیں بولا جاتا کہ وہ ذائق یا شام یا لامس ہے. (۱۹۳۰ء ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۶۱۷). [ع : (ل م س) - چھونے والا ، اسمِ فاعل].

لامَساس (فت م) کلمۂ تحذیر + فقرہ.
خبردار ، چھونا مت ، بچو ، دور رہو (آیت فاذھب فان لک فی الحیٰوۃ ان تقول لامساس ، حضرت موسیٰ نے سامری سے کہا کہ چل دور ہو ، پس تو زندگی بھر اس عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جو کوئی پاس آئے گا تو اس سے کہے گا کہ مجھ سے بچو اور دور رہو ، ترجمۂ کلام پا ک). وہ لامساس ، لامساس کہتا ہوا اکیلا جنگلوں میں مارا مارا پڑا پھرتا. (۱۸۹۳ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۱۲). [ع : لا (حرفِ نفی) + مساس (رک)].

لامِسَہ (کس مج م ، فت س) امث.
جسم کی وہ حس جو چیزوں کو چھو کر ان کی سختی ، نرمی اور گرمی ، سردی وغیرہ محسوس کرتی ہے ، چھونے کی قوت.

پہلے تو سامعہ شامہ لامسہ
باصرہ اور ذائقہ ہے خامسہ

(۱۸۰۲ء ، رمز العاشقین ، ۱۷). وہ چیزیں جن کو اس نے کمرۂ تاریک میں مس کیا تھا سخت نہیں اور اس کی قوت لامسہ کو قبول کرتی ہیں. (۱۸۳۱ء ، مقاصد علوم ، ۳۲). وہ اعصاب جو جلد کے اندر ہیں لامسہ کے اثر کو ظاہر کرتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، ادیب ، اگست ، ۷۲). باصرہ ، لامسہ ، سامعہ اور شامہ کا تعلق علیحدہ علیحدہ حصوں سے ہے (۱۹۳۷ء ، اصول نفسیات ، ۳۹). دسترخوان لامسہ ہی کو تسکین نہیں دیتا ، شامہ ، سامعہ اور باصرہ کو بھی سیراب کرتا ہے. (۱۹۸۹ء ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۵۲). [ع : لامس (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لامِسی (کس مج م) صف.
چُھونے والی حس ، لامس سے منسوب یا متعلق. ہم لفظ تکلیف کو بعض قسم کی حسوں کے معنی میں بھی استعمال کرسکتے ہیں ، جو گرم اور سرد اور لامسی حسوں کے ہم پلہ ہوں. (۱۹۶۳ء ، تجزیۂ نفس (ترجمہ) ، ۶۷). [لامس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

۔۔۔ اَعصاب (۔۔۔ فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
چُھونے کی حس سے متعلق اعصاب. یہ حسی اعضا جلد میں ہوتے ہیں اور ان کا تعلق لامسی اعصاب سے ہوتا ہے. (۱۹۶۵ء ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۰۳). [لامسی + اعصاب].

۔۔۔ اَعْضا (۔۔۔ فت ا ، سک ع) امذ ؛ ج.
اعضا جن کے ذریعے سے چھوکر احساس کیا جاتا ہے. لامسی اعضا ان کے ذریعے چھونے اور درجۂ حرارت میں تبدیلیوں کا احساس ہوتا ہے. (۱۹۶۵ء ، معیاری حیوانیات ، ۱ : ۱۰۳) [لامسی + اعضا (رک)].

لامِع (کس مج م) صف.
چمکنے والا ، روشن ، درخشاں ، تاباں ، تابدار.

جو مجلس کے اس شمع لامع اتھے
او ہر فن میں استاد جامع اتھے

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۱). آفتاب فتح و ظفر کا سپہر اقتدار سے لامع ہوا. (۱۷۳۲ء ، کربل کتھا ، ۳۵). اس نے نور کو دیکھا تو ایک شعاع اس سے لامع تھی اور وہ نور اصل تھا. (۱۸۵۵ء ، غزوات حیدری ، ۶).

کہ دفعۃً ہوا اک نور ساطع و لامع
وہ نور جس سے خجل ہوں کواکب و سیار

(۱۹۰۶ء ، تیر و نشتر ، ۱۰۲). [لامع (ل م ع) سے اسم فاعل].

۔۔۔ النُّور (۔۔۔ ضم ع ، غم ا ، ل ، شد ن بضم) صف.
نور کو چمکانے والا ، جس کا دل منور ہو ، وہ شخص جس کی تابانی کا خود نور بھی محتاج ہو. اگر حضور لامع النور نے میری دستگیری نہ کی ... تو دنیا میں کوئی انسان میری اعانت اور دستگیری نہ کرے گا. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۰۹). اگر حضور لامع النور کی مرضی پاؤں تو راست راست امر کہہ سناؤں. (۱۹۰۱ء ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۹۹). جودھپور کے مہاراجاؤں کی خدمت اور بندگی جناب کی خاطر دریا مقاطر اور حضور لامع النور کی بزم دل سے بالکل محو ہو جائے گی. (۱۹۳۷ء ، واقعات اظفری ، ۸۹). [لامع + رک : ال (۱) + نور (رک)].

لامِعی (کس مج م) صف.
لامع (رک) سے منسوب یا متعلق ، چمکدار ، روشن.

نثر شہ میر کا نطق کمال
لامعی ہے لامعی ہے لامعی

(۱۸۰۹ء ، شاہ کمال ، د ، ۳۰۱) [لامع (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لامَہ (۱) (فت م) امث.
زرہ ، کڑیوں کی زرہ.

دوش پر جس پہ مثل ستون گرز گاؤ سار
تن سے دوچند لامہ و چار آئینے کا بار

(۱۸۷۵ء ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۱۸۵). [ع : لامہ].

لامَہ (۲) (فت م) امذ.
رک : **لاما (۲).** اب بھی تبت کے پہاڑوں میں خطائیوں کے عابد لامہ ہیں ، ان کی دو دو سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ عمر ہے. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۱۰۱). تبت میں ایک طائفہ لامہ ہے ان کے زہاد و عباد دو سو سال اور اس سے زیادہ جیتے. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۳۵). [لاما (۲) کا ایک املا].

لامی امث.
منہ کے اندر وہ زیریں ہڈی جس سے زبان ایک جھلی کے ذریعے سے جڑی ہوتی ہے. ایک لچکدار رباط ... (عظم لامی) کے بالائی کنارے سے پیوستہ ہوتا ہے. (۱۹۳۳ء ، احشائیات (ترجمہ) ، ۸). اس میں دانت شامل ہیں جن کی تعداد بتیس ہے اور اسی طرح لامی ہڈی. (۱۹۳۲ء ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۵۳۶).

منہ کے فرش میں ایک ساخت ہے جسے لامی کہتے ہیں (۱۹۷۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۹)۔ [ع]۔

لامی / لامیّہ (کسر م ، شد ی بفت) صف۔
حرف ل سے متعلق یا منسوب ؛ وہ (قصیدہ) جس میں حرف روی ل ہو۔

زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان
حفظ کر کر قصیدۂ لامی

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹۷)۔ آخر میں جو حرف واقع ہوتا ہے ، اُسی حرف کے ساتھ قصیدے کو نسبت دیتے ہیں اگر جیم ہو تو جیمیہ اور لام ہو تو لامیہ کہتے ہیں۔ (۱۸۶۳ ، انشائے بہار بے خزاں ، ۵)۔ یہ قصیدہ اپنے حرف ردیف کے نام سے مشہور ہو گیا یعنی اس قصیدہ کو لامیہ کہا جانے لگا۔ (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، مارچ ، ۳۸)۔ [لام (حرف ل) + ی / یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

لان (۱) امذ۔
(کاشت کاری) کھلیان ، **لانگ**۔ لان کہ جس میں سے سوا سیر ناج نکلے وقت کٹنے کھیتی کے بانٹے ہیں۔ (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۶)۔ ۲. (رنگائی) **نیل کے پودوں کا گٹھا جو رنگ نکالنے کو پانی کے حوض میں ڈالا جائے ، لانگ** (ا پ و ، ۲ : ۳۷)۔ [لانگ (رک) کی تخفیف]۔

لان (۲) امذ (شاذ)۔
گھاس کا قطعہ ، سبزہ زار ، گھاس کا قطعہ جس کی گھاس کاٹ کر ہموار کر دی گئی ہو۔ آکسفورڈ کے بڑے بڑے لان بہت ہی اچھے ہیں۔ (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، ۱۱۱)۔ اسمبلی ہال کے سامنے لان میں چاروں طرف درخت ہوں تھے کہ سر جوڑے کھڑے تھے۔ (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۵۳)۔ [انگ : Lawn]۔

ـــــ باؤلز (ـــــ و مع ، سک ل) امذ (شاذ)۔
(برطانوی کھیل) **اسکٹل کی طرح کھیلا جانے والا ایک میدانی کھیل جس میں کھلاڑی چپٹی یا بھاری گیندیں ایک ساکن گیند کے بہت نزدیک پھینکتے ہیں**۔ لان باؤلز اس کھیل کے نام اور اس کے طریقۂ کار سے بہت کم لوگ آشنا ہیں لیکن انٹرنیشنل بورڈ (آئی بی بی) نے اس کھیل کی عالمی سطح پر مقابلے کروانے کی اجازت دے دی ہے۔ (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ اپریل ، ج)۔ [انگ : Lawn Bowls]۔

ـــــ باؤلنگ (ـــــ و مع ، کس ل ، غنہ) امث۔
ایک کھیل جو باریک کٹی ہوئی گھاس پہ کھیلا جاتا ہے ، جس میں کھلاڑی لکڑی کی گیند کو ایک چھوٹی سفید گیند کے زیادہ سے زیادہ قریب پھینکنے کی کوشش کرتا ہے (فرمن انگریزی اردو لغت)۔ [انگ : Lawn Bowling]۔

ـــــ ٹینس (ـــــ ی مع ، کس ن) امذ۔
وہ ٹینس جو پیراستہ سبزے وغیرہ کے کورٹ پر کھیلی جاتی ہے۔ قصبہ باغ کے دوسرے کونے پر جہاں لان ٹینس فیلڈ اور گول چبوترہ ہے ... اِدھر اُدھر پھر رہی ہے۔ (۱۹۳۶ ، سعادت ، ۸۰)۔

لان ٹینس کے لیے بن گئے شاہی گلزار
ساتھ سبزے کے ہجوم گل و سوسن نہ رہا

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۹)۔ لان ہریالی کا تختہ یا چمن اس معنی میں تحریر میں رائج نہ ہو سکا مگر اس کے مرکبات لان ٹینس ... تحریر میں بھی رائج ہیں (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۳۸)۔ [انگ : Lawn Tennis]۔

لانا (۱) ف م۔
۱. **کسی چیز یا شخص کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے آنا ، حاضر کرنا ، موجود کر دینا**۔ تب حضرت ... فرمانے کہ اے میرے پاس لاؤ زینب اس معصوم کوں لانی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۸۷)۔

اب تو جاتے ہیں بت کدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۰)۔

ہے آپ کو جس عزیز کی چاہ
اس مصر میں لایا اوس کو اللہ

(۱۸۸۷ ، ترانۂ شوق ، ۷۶)۔

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۷)۔ اُدھر اسی وقت لیٹر بکس سے برخوردار صفدر رضا سلمۂ نے پھپی کرنل محمد خان صاحب کا خط لا کر دیا۔ (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۱۳۷)۔ ۲. **ایک حالت سے دوسری حالت پر لے آنا ، ایک صورت حال سے چھڑا کر دوسری صورت حال پیدا کرنا ، ڈھب پر لانا**۔

میں تجھ لانے چھالے چھند   بھل توں ساربان اپنا وند

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۲۰)۔

من موں مولا پاتیاں من مرشد سوں لائے
نوشہ اب میں کت رہا رہا آپ خدائے

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۳)۔ گویا گویں توصیف اوس رسولؐ کو زیبا ہے کہ گمراہوں کو کوچۂ ضلالت کے تئیں شاہراہ ہدایت پر لایا۔ (۱۸۴۷ ، عجائبات فرنگ ، ۲)۔

یہ بھرا شہر اور یہ سناٹا
میری غربت مجھے کہاں لائی

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۸۵)۔ اللہ پاک کی قسم اسے اپنی راہ پر نہ لائے تو ہم بھی اپنی ماں کے نہیں۔ (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۱۲۵)۔ ۳. (کوئی لفظ وغیرہ) **تقریر یا تحریر میں استعمال کرنا ، ادا کرنا یا استعمال کرنا ، تحریر کرنا ، پیش کرنا ، بیان کرنا**۔ کئی اضافتوں کا برابر لانا خلاف فصاحت ہے۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد (محمد حسین آزاد) ، ۱۰۰)۔

مصالح کے آگے دباؤ اُسے
مباحث میں ہرگز نہ لاؤ اُسے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۸۳)۔ اس دُرلگ چھند کے ہر مصرع میں سگن (فَعِلُن) دو بار لانے سے چھ اکثر یا آٹھ ماترائیں ہوتی ہیں۔ (۱۹۸۴ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۳۸)۔ ۴. **آنے دینا**۔

وہ دن فراق کا کہ نہ لائے خدا جسے
اس عشق میں بُرا ہے بہر طور دیکھنا

(۱۹۲۵ء ، شوق قدوائی ، فیضانِ شوق ، ۳۹). ۵. شامل کرنا ، رکھنا ، جگہ دینا ، ملانا ، انضمام ، اشتراک. تم یہ ورق اس جگہ کیوں لائے. (۱۹۳۱ء ، نوراللغات ، ۳ : ۱۶۵). مگر یہ تو بالکل نئی قسم کی تھی اور لائی ہوئی نہ تو بیچارے دروغہ جی کی اور نہ تحصیلدار صاحب کی. (۱۹۶۵ء ، چار ناولٹ ، ۱۲۹). ۶. اعتبار کرنا (اسلام وغیرہ کے ساتھ مستعمل).

کر شانِ پیمبرؐ کی ابوجہل پہ کُھلتی
اسلام کے لانے میں اسے ننگ نہ ہوتا

(۱۸۳۰ء ، شاہ نیاز ، د ، ۱۶۰). ۷. خرید کر لانا ، مول لینا. جس بھاؤ لائے اسی بھاؤ بیچا. (۱۹۰۱ء ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۶). رانو امریکہ سے لائی ہے ہماری پرانی دوست ہے کبھی کبھی منہ کا مزہ بدلنے کے لئے اسے ہی لوں گا. (۱۹۸۴ء ، روز کا قصہ ، ۱۵). ۸. (ا) پیدا کرنا ، بیان کرنا ، ظاہر یا نمایاں کرنا ، سامنے لانا.

اوس زلف کی لا شانۂ مضمون میں درازی
داؤد تجھے شوق ہے گر فکر رسا کا

(۱۷۵۳ء ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۰). بہت پیٹ بھرنا ماندگی لاتا ہے. (۱۸۳۳ء ، گلستان (حسن علی) ، ۶۹).

ملک کو ہم نے فلاحت سے دیے معقول پھل
اندلس کی سرزمین لائی عرب کے پھول پھل

(۱۸۸۹ء ، لیل و نہار ، ۱۰). (ب) جننا. اگر لائی اس لڑکے کو کم سی دو برس سے تو بائنہ ہو جاویگی اپنے خاوند سے ساتھ گزرنے عدت کے اور نسب ثابت ہو جاوے گا. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۲ : ۸۶). ۹. توجہ دلانا ، متوجہ کرنا ، آمادہ کرنا. شیر کو اس بات پر لانا چاہیئے کہ اسے شکار کرے. (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۱۲۰). ۱۰. لگانا ، ڈالنا.

دیدۂ خونبار کا وہ رنگ ہے اے تیغِ عشق
سیلِ خوں جیسے کہ منہ پر زخمِ کاری لائے ہے

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۱۵۰). ۱۱. (ہندو) چُھونا ، بھڑانا ، مس کرنا ، جوڑنا ، رابطہ کرنا (فرہنگ آصفیہ). ۱۲. (قدیم) ملنا ، لگانا.

خاک لائے سے گر خدا پائیں
گائے بیلا بھی واصلاں ہو جائیں

(۱۲۶۵ء ، بابا فرید گنج شکر (اردو کی نشو و نما ، ۱۱)). ۱۳. (بازاری) رنڈی بلانا ، کٹنا پا کرنا ، دلہ پن کرنا ، سودا کرانے والا ، آڑھتیا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۱۴. بطور لاحقہ نیز مصادر کے تعدیے کی علامت جیسے رلانا (رونا سے) جلانا (جان سے) پلانا (پینا سے) سلانا (سونا).

پھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں
نکو جیو لا اس دغاباز سوں

(۱۶۰۲ء ، قطب مشتری ، ۶). [لے آنا (رک) کی تخفیف].

لانا (۳) امذ.
محصول ، چنگی ، اُجرت ، کرایہ ، لگان ، تراکیب جیسے لانا بندی ، لانا لگانا میں مستعمل.

—— بَندی (—— فت ب ، سک ن) امث.
ہلوں کی تعداد کے مطابق لگانا ، وہ خراج جو ہلوں کی تعداد پر مقرر کیا جائے ، مالگذاری (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فرہنگ آصفیہ).
[لانا + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

—— لگانا محاورہ.
قرضدار کا زرِ قرض کے عوض مویشی لے لینا ، روپے کو قرضے میں لگانا (فرہنگ آصفیہ).

لانْبا (مغ) صف مذ (مث : لانبی).
رک : لمبا.

اپنگ یک سواں کوں چہ دایا دسیا
کسی کا نہ پت اس پہ لانبا دسیا

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۰۳). یہ سب کی سب کشتی کے چاروں طرف اپنے لانبے لانبے سیاہ بال پانی میں کھولے ہوئے نہایت آزادی سے پیر رہی تھیں. (۱۹۱۹ء ، گہوارۂ تمدن ، ۹۹). چھریرا بدن ہونے کے باعث قد باعتبارِ عمر کسی قدر لانبا ، پیشانی بالوں سے دبی ہوئی ، ناک ستواں. (۱۹۸۵ء ، حیاتِ جوہر ، ۲۹۱). [لمبا (رک) کا اشباعی املا].

لانْبی (مغ) صف مث.
رک : لمبی.

کی ایک آیت لانبی پڑھیے میٹھے بول سائیں کیرے
او بھی ہو ہو وازی جائے تیری سبھی پھیری

(۱۵۶۵ء ، جواہرِ اسرار اللہ ، ۱۰۱). شانے پر پڑا ہوا رومال ، لانبی جریب یہ تھی ان کی وردی اور اس کا لوازمہ. (۱۹۳۱ء ، نقاب اٹھ جانے کے بعد ، ۶). دروازے کے سامنے میز یا صندوق پر ایک لانبی سی ٹوکری رکھی ہوئی ہے. (۱۹۹۲ء ، نگار ، کراچی ، دسمبر ، ۸۸). [لانبا (رک) کی تانیث].

لانْپ (غنہ) امث (قدیم).
کود پھاند ، پھلانگ ، زقند.

کھوڑے ہو کے کیج دنت کیلے کے کھانپ
دسیں نیشکر تس پہ پھالیاں کے لانپ

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۲۰). [مقامی].

—— جھانْپ (—— غنہ) امث.
اختلاط

سُجات ایک تا کئی کُجات ایک سانپ
اسنگت دیتھے کھیلتیں لانپ جھانپ

(۱۴۳۵ء ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۱). [لانپ + جھانپ (تابع)].

لانْپا (مغ) امذ.
(جرائم پیشہ) جانور کو ذبح کرنے کا عمل. لام کا باب جس میں سینتیس (۳۷) لغت ہیں ، لانپا دکنی اور تلنگانی ٹھگوں کی زبان میں جانور کو ذبح کرنا ، لادنا ، پھانسی دے کر مارنا. (۱۸۳۸ء ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۰). [لانپ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لانْجھا (پ) امذ (قدیم).
تعلق ، رابطہ ، لگاؤ.

پڑ گیا ان سے بول مرا لانچھا
جیسے مفتوں تھا ہیر پر رانجھا
(۱۸۳۳ ، دیوان ریختہ ، ۴۲). [مقامی].

لانچ (۲) (غنہ) امث.
رشوت.
کیا لانچ دیتی ہے کی فرشتیاں کوں توں ہر روز
نیک ہی لکھتے ہیں تیری تقصیر کے بول
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۴).
پست جو کوئی ہے سو میں پست ہوں گر ہاتے گا
کیوں کیا ہوں تجھے سرّ خفی باج لانچ
(۱۸۰۹ ، مخزن العرفان ، ۵۹).
بٹھانے چوکیاں جو اوسکے در پہ بات ہے کیا
سلونگا اوس سے میں دب کر سپاہیوں کو لانچ
(۱۸۹۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۲۴). [پ : लांच].

لانچ (۳) (غنہ) امث.
سیر و تفریح ، سفر یا جنگی جہاز کی بڑی برقی یا دخانی کشتی. ہم لوگ پرسوں صبح ۸ بجے فلاں گودی سے ایک لانچ پر سوار ہو کر وہاں تک جا پہنچیں گے. (۱۹۱۷ ، سفر نامۂ بغداد ، ۵). یہ لانچ غیر قانونی طور پر لوگوں کو لانے لے جانے کے لیے استعمال ہوتی تھی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۱۰ جنوری ، ۶). لانچ پر گھاٹ گھومتے دو دن گزر چکے تھے. (۱۹۸۷ ، سارے افسانے ، ۳۹۲). [انگ : Launch].

لانچی (مغ) امث.
(سول اور روہو سے چھوٹی) ایک میٹھے پانی کی کم کانٹوں والی مچھلی. میٹھے دریاؤں کی مچھلی روہو ، سول ، لانچی ... کم کانٹے والی ہوتی ہیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۱۵). منگلا جھیل میں مہاشیر مچھلی بہ افراط ہوتی ہے ، اس کے علاوہ روہو ، موری ، سنگھاڑا ، ملی یا لانچی اور عام کارپ شکار کے لیے موجود ہیں. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، دسمبر ، ۳۰). [مقامی].

لانڈ (غنہ) امذ (قدیم).
(فحش) لنڈ ، ذکر ، مرد کا عضو تناسل.
لونڈے میں اتنا زور ہو تب چودنے کا حظ ہے
دھینگا دھینگی سے گانڈ کا پھٹ جانے سورا لانڈ کا
(۱۷۱۳ ، جعفر زٹلی ، ک ، ۷۴). [لنڈ (رک) کا اشباعی املا].

لانڈا (مغ) امذ.
(بیل بان) دم کٹا بیل ، وہ بیل جس کی دُم کے بال جھڑ گئے ہوں (اب و ، ۵ : ۶۱). [لنڈا (رک) کا اشباعی تلفظ].

لانڈری (غنہ ، سک ڈ) امث.
کپڑوں کی دھلائی کی دکان یا فیکٹری جس میں گاہکوں کے کپڑے رسید دے کر لیے جاتے اور ہاتھ یا مشین سے دھو کر یا دھلوا کر مقررہ وقت پر دیے جانے کا اہتمام ہوتا ہے. کپڑا دھونے کی مشین کو لیجیے ... ایک سرکاری لانڈری میں ہفتے کے سب دنوں میں اسے (مشین کو) مسلسل چلایا جاتا ہے. (۱۹۴۴ ، آدمی اور مشین ، ۲۰۸). دوکان پر جانے سے پہلے پرنس روڈ کی ایک لانڈری میں وہ پیکٹ دکاندار کے سپرد کر دیتے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۶۸). [انگ : Laundry].

لانڈگا (غنہ ، سک ڈ) امذ.
ایک جنگلی جانور ، بھیڑیا. لانڈگا چیتے کے جھانپ پھالے گا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).
سبب جھوٹ کے ان کے یوسف کا حال
کیا لانڈگا کھا کہے تھے مقال
(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۴۴). داؤد کہیں البتہ میں بکریوں کو چرانے وقت لانڈگا یا باگ آگے بکری اُٹھا لے جاتا ہے تو میں اس کو پکڑ کے اس کا منہ چیر کر بکری کو چھین لیتا ہوں. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۸۵). مندرجہ ذیل جانور دکن کے جنگلوں میں بہ کثرت پائے جاتے ہیں ، لومڑی ، گولہ یا گیدڑ ، بھیڑیا یا لانڈگا ، جنگلی کتے. (۱۹۳۰ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲ : ۳۷۶). [ب : लांडगा].

لانڈی (مغ) امث.
تھوڑی سی چیز (جامع اللغات). [لانڈ + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

ـــ نہ سورا ، کیا لے گا نیوتا چورا کہاوت.
گھر میں کچھ بھی نہیں ، چور سُسرا کیا لے جائے گا (ماخوذ : محاورات ہند ؛ جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

لانسا (مغ) امذ.
رک : لاسا.
میں سائیں کی بندی ہوں جنگی کہ سندی
اسی کی مجھے چاہ ہے لانسا ہے
(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۶). [لاسا/لاسہ (رک) کا انفی تلفظ].

لانسر (سک ن ، فت س) امذ.
رسالے کا نیزہ بردار سپاہی ، برچھیت. لانسر کو خوب خبر داری کرنی چاہیے کہ جب بیر کو زین کے نیچے لاتے ہیں اور تلوار اس کے اوپر پیچھے کو گزرتی ہے کہیں خود الجھ نہ جاویں. (۱۸۷۷ ، رائیڈنگ اسکول ، ۳۵). ۲۸ جون کو سہ پہر کے وقت نپولین پولینڈ کے لانسرا سواروں کے گارڈ کے ساتھ ولنا میں داخل ہوا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۵۴). [انگ : Lancer].

لانسلٹ (ـــ غنہ ، سک س ، کس ل) امذ.
بحرقلزم کے ساحلوں پر پائی جانے والی مچھلی جس کا شمار کل پھیڑی مچھلیوں میں ہوتا ہے. کل پھیڑی مچھلیاں صرف ایک چھوٹی سی مچھلی جسے لانسلٹ کہتے ہیں اس صنف میں داخل ہے یہ کہا جاتا ہے کہ بحر قلزم کے رتیلے کناروں پر پائی جاتی ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۹۷). [انگ : Lancelet].

لانگ (۱) (غنہ) امث.
۱. کٹے ہوئے بے صاف شدہ اناج کا ڈھیر ، خرمن ، کھلیان. اس سے لانگ کو وقت دائیں چلنے کے کھولتے اور الٹتے جاتے ہیں. (۱۹۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۹). بیل ... ہمارے کھیتوں کی

لانگ مارُنا یا کاٹنا ہے۔ (۱۸۹۳ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل ، ۳۰)۔ ۲. بھوسا ، بُھس ، چوکر. مویشی نے گیہوں و چنا و لانگ زیادہ کھا لیا ہے۔ (۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۳۵) ۔ ۳. صلب ، کمر ؛ جیب ، لیس ، مقدار ، اندازہ ، تعداد (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

---بٹائی (---فت ب) امث.
(کاشت کاری) زمین سے دھان کاٹنے کے بعد مزارعین آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں پھر ہر ایک شخص کاٹے ہوئے دھان کو صاف کر لیتا ہے پھر ان میں سے کوئی ایک شخص بازار کے نرخ پر اپنے شریک کو غلّہ فروخت کر کے قیمت حاصل کر لیتا ہے۔ لانگ بٹائی ، غلّہ کو کاٹ کر اس کے پشتاروں کے آپس میں حصّے کرتے ہیں ۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۴۳۵)۔ بزمانہ سلطان حسن گفتگو بہمنی بالی کاروں سے بموجب لانگ بٹائی نقد رقم وصول کر لی جاتی تھی۔ (۱۹۲۹ ، فرہنگِ عثمانیہ ، ۲۵۹)۔ [لانگ + بٹائی (رک)]۔

---ڈالنا محاورہ.
اناج کو کاٹ کر ڈھیر لگانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

لانگ (۲) (غنہ) امث ؛ ج.
(نیلگری) وہ سبز شاخیں اور پتیاں جن سے نیل کا رنگ بناتے ہیں ۔ نیلگروں کی اصطلاح میں ان کو لانگ کہتے ہیں ۔ (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۴۸)۔ [مقامی]۔

لانگ (۳) (غنہ) امث.
(لباس) دھوتی کا سرا جو آگے سے ٹانگوں کے بیچ میں سے پیچھے کمر کی لپیٹ میں گُھرس لیا جائے۔

ڈھال تلوار لیے لانگ چڑھائے انشاؔ
مجھ سے یوں رات ملا ہو کوئی ناگا جیسے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۰)۔ انھوں نے دھوتی کی لانگ کو کُل دی جو ان کے پیروں میں الجھ رہی تھی۔ (۱۹۶۶ ، سودائی ، ۶۸)۔ [ب : लावा]۔

---باندھنا محاورہ.
چادر ، تہمد یا دھوتی وغیرہ باندھ کر ایک سرا پیچھے گھرس لینا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام واسطے حج کے اونٹ پر سوار تشریف لائے تو روما سے احرام باندھا اور ایک ایک کمل سے لانگ باندھی اور دوسری کمل کو چادر کر کے طواف کیا ۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۳۳)۔

لانگ (۴) (غنہ) صف.
(پنجابی) (چابک سوار) ایک سو ، صد (فرہنگِ آصفیہ)۔ [مقامی]۔

---ماسا صف مذ.
(چابک سوار) ایک سو روپے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [لانگ + ماسا (رک)]۔

---مالی دیکھے / دیکھی امذ.
(چابک سوار) سات روپے (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [لانگ + مالی دیکھے / دیکھی (مقامی)]۔

لانگ (۵) (غنہ) صف ؛ لونگ.
لمبا ، طویل ؛ تراکیب میں مستعمل ۔ لانگ تنہا غیر مستعمل ہے اس کے مرکبات ... بات چیت میں چالو ہیں ۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۸۴)۔ [انگ : Long]۔

---بُوٹ (---و مع) امذ ؛ ج.
ایک وضع کے بند اور پورے جُوتے جو پنڈلی تک ہوتے ہیں ، جیسے فوجی پہنتے ہیں ، فل بُوٹ. لیکن امریکہ نے عالمی آرڈر قائم کرنے کے لیے یہ لانگ بوٹ دوبارہ ہمیں پہنا دیے ہیں۔ (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۲ دسمبر ، ۳)۔ [انگ : Long Boot]۔

---پلے (---کس مع پ) امذ.
طویل ڈرامہ ، ڈرامے کی ایک قسم. گیتادت کا لانگ پلے تیار ہی نہیں ہوا ، جوتیکا رانے کو لے جائیے۔ (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۶)۔ [انگ : Long Play]۔

---پلینگ رِیکارڈ (---کس مع پ ، ی مع ، کس ء ، غنہ ، ی مع ، سک ر) امذ.
فونو گراف کا ریکارڈ جس کا قطر دس سے بارہ انچ ہو اور جو دس منٹ سے تیس منٹ تک چکّر کاٹتا ہے. لانگ پلینگ ریکارڈ کی طرح اور اپنے وقت ہوتا کیا تھا۔ (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۹۳)۔ [انگ : Long Playing]۔

---جمپ (---فت ج ، سک م) امث.
لمبی چھلانگ ، ایک جست میں زیادہ فاصلے کو لانگھ جانا ہوتا ہے (اسکولوں وغیرہ میں ایک قسم کا کھیل) ۔ یہ لانگ جمپ تو ملاحظہ ہو کہ سلسلۂ کلام ہی قلابازی کھا گیا۔(۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۱۶ : ۳)۔ عرب فاتحین بلوچستان کو ایک لانگ جمپ سے پھلانگ کر ایران سے سیدھے سندھ میں آ گئے ۔ (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جولائی ، دسمبر ، ۲۳)۔ [انگ : Long Jump]۔

---ڈِسٹنس (---کس ڈ ، سک س ، فت مع ٹ ، سک ن) امذ.
بہت دور کا ، دوردراز کا. آپریٹر نے ... بتایا اس کے لیے ایک لانگ ڈسٹنس کال ہے ۔ (۱۹۸۳ ، ڈوبتا اُبھرتا آدمی ، ۱۰۲)۔ [انگ : Long Distance]۔

---سائٹ (---کس ء) امث.
دوربینی ، دور کی نگاہ کمزور ہونے کا مرض. لانگ سائٹ یہ مرض نزدیک بینی کے برعکس ہے۔ (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۳۵)۔ [انگ : Long Site]۔

---کلاتھ (---کس ک) امذ.
ایک قسم کا لٹھا ، (عوام) لنکاٹ ، جھالتین جتنا ہندوستان میں ململ اور تن سکھ ، لانگ کلاتھ ، لٹھا ، جھلواری ہے ، سب کنٹوں میں لگے گا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۳)۔

لانگ پارلیمنٹ اور لانگ کلاتھ تحریر اور تقریر میں رائج ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۲)۔ [انگ : Long Cloth]۔

ـــــ مارچ (ـــــ سک ر) امث۔
۱۔ **تیزی کے ساتھ بغیر بیچ میں پڑاؤ کیے ہوئے پیدل سفر**۔ مرد دانا میں کوئی لچک یا پیچ جیسے تھا ہی نہیں وہ تو بس سیدھی سڑک پر چلنے کا عادی تھا بالکل جیسے کوئی سپاہی لانگ مارچ کر رہا ہو۔ (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۳۰)۔ ۲۔ (سیاسیات) **احتجاجی سفر ، احتجاجاً کوئی طویل سفر پیدل کرنا**۔ آپ نے اُن سے یہ حقوق چھین لیے وہ یہ بتانے کے لیے لانگ مارچ کرنا چاہتے تھے۔ (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۹۲)۔ [انگ : Long March]۔

لانگا (مغ) امذ۔
اندازہ۔ ہر لانگے کے ساتھ یہ کہنا کہ فکر عقلی غفلی القیاتی سے ممکن ہوتا ہے اور بات ہے۔ (۱۹۳۷ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۱ : ۵۰۵)۔

لانگائیر (مغ ، ی مج) امث۔
قطار ، ڈار۔ انہوں نے بُرانیوں کی ایک لانگائیر لگا دی۔ (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۸۳)۔ ۲۔ **پرا ، ڈار ، سلسلہ**۔ گھر میں ایسی کون سی بچوں کی لانگائیر ہے دو لڑکیاں تھیں ایک سات برس کی دوسری چار برس کی۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۸۹)۔ [مقامی]۔

لانگری (غنہ ، سک گ) امذ۔
نان بائی ، روٹی پکانے والا ، نان پز۔ سورداس جاروب کش کا اصلی نام سوہن سنگھ ، یہ لانگری کا کام بھی کرتا ہے۔ (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۸۲۳)۔ سکھ سواروں نے فوجی لانگری سے روٹی لا کر دی اور وہ رات ہم نے اسی خیمے میں گزاری۔ (۱۹۱۳ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۴۲)۔ میں لانگریوں کے ساتھ کام کر لوں گی۔ (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۳۹)۔ [انگ : Languere]۔

لانگن (مغ ، فت گ) امث ؛ ج لانگھن۔
پھاند ، چھلانگ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [الانگن (رک) کی تخفیف]۔

ـــــ میں آنا محاورہ۔
لانگا جانا ، الانگنے میں آنا۔ بچے کو الھالو لانگن میں آتا ہے، لانگن میں آئی چیز نہ کھاؤ۔ (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۶۹)۔

لانگنا (غنہ ، سک گ) ف ل۔
۱۔ **پھلانگنا ، چھلانگ مارنا ، اچھلنا کودنا**۔

جو پھسلا لانگنے میں پاؤں اک بار
رُکا پھر اپنے روکے سے نہ زنہار

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۴۳۲)۔ ۲۔ **عبور کرنا ، پار کرنا ، اوپر سے جانا یا گزرنا**۔ بادشاہ نے اس کو لانگا تو اب یکماؤں اور شاہزادوں کو تھیلیاں تقسیم ہونے لگیں۔ (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۱)۔ صحراؤں کو طے کرنا پڑتا ہے کتنے سمندروں کو لانگنا پڑتا ہے۔ (۱۹۴۹ ، آثار ابوالکلام ، ۱۸۶)۔

لانگے ہیں سات دریا   بچے ہیں میرے بھوکے

(۱۹۸۵ ، درین درین ، ۱۳۳)۔ ۳۔ **گھوڑے پر پہلی دفعہ سواری کرنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [رک : الانگنا]۔

ـــــ پھلانگنا ف مر ؛ محاورہ۔
ایک دوسرے کے اوپر سے گزرنا ، عبور کرنا۔ ہر شخص ایک دوسرے کو لانگتا پھلانگتا، روندتا کچلتا دروازے کی طرف لپکا اور ذرا سی دیر میں سارا ہال خالی ہوگیا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۱۰۳)۔ ریل فراٹے بھر رہی ہے اسٹیشن چھوڑتی لانگتی پھلانگتی جا رہی ہے۔ (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۲)۔

لانگھ (۱) (غنہ) امث۔
ساڑھی کا پلو جو کھرس لیا جائے ؛ لنگوٹی یا دھوتی کا لنگر ؛ لانگ۔ عورتیں ساڑھی پہنتی ہیں مگر مردوں کی طرح لانگھ کس لیتی ہیں۔ (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۸۸)۔ [لانگ (رک) کا ایک املا]۔

لانگھ (۲) (غنہ) امث۔
لانگ پھلانگ۔ اردو کی تیسری بار لکر انگریزی زبان سے ہوئی جو مسلمانوں کے حملے کے تقریباً پانچ چھ سو سال کے بعد سات سمندر لانگھ کر انگریزوں کے ساتھ سورت کی بندرگاہ پر اُتری۔ (۱۹۸۹ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۹)۔ [لانگ (رک) کا ایک املا]۔

لانگھنا (غنہ ، سک گھ) ف م۔
۱۔ رک : **لانگنا** نمبر۱۔ لانگھنا بمعنی پھلانگنا اہل پنجاب کی وضع کردہ اردو ہے۔ (۱۹۸۹ ، لسانی و عروضی مقالات ، ۳۲)۔ ۲۔ رک : **لانگنا (۲)**۔ دیوتاؤں کی مورتوں کی تعظیم واجب ہے ... ان کو لانگھنا ہرگز درست نہیں۔ (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۸)۔ وہ آنکھیں نکال کر جنگلی بلیوں کی طرح غرّائی "میں کہتی ہوں ابھی سے تجھے موت آنے لگی ابھی مجھے دہلیز تو لانگھنے دے"۔ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۳۱)۔ [لانگنا (رک) کا ایک املا]۔

لاو (۱) امث ؛ ج لاؤ۔
موٹا رسا ؛ کنوئیں سے پانی کھینچنے کی رسّی ؛ وہ قطعۂ زمین جو ایک دن میں ایک چرس سے بھری جائے ؛ کشتی باندھنے کی رسّی ؛ قرضہ جو زمین کے عوض لیا جائے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [لگاؤ (رک) کی تخفیف]۔

لاو (۲) امث ؛ ج لاؤ۔
کٹائی ، کُھدائی ؛ فصل کاٹنا ، ٹکڑا یا تراشا ہوا (پلیٹس)۔ [مقامی]۔

لاو (۳) امذ ؛ ج لاؤ۔
جھنڈا ، نشان ، علامت (پلیٹس)۔ [ف]۔

ـــــ لَشکَر (ـــــ فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ۔
فوج اور اس سے متعلق ساز و سامان ، انبوہ سپاہ ؛ ہجوم ؛ انبوہ خلایق (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [لاو + لشکر (رک)]۔

لاوا (۱) امذ.
۱. بھون کر کھیل کیا ہوا جوار کا دانہ نیز بھنکری کی کھیل (نوراللغات). ۲. (پہاڑ بھوتجانی) مکئی یا جو کی ہوری (ا ب و ، ۳ : ۱۱۲). [س : लावा].

لاوا (۲) امذ ؛ــ لاوہ.
۱. وہ گرم سیال مادہ جو کوہ آتش فشاں پھٹنے پر اس کے دہانے سے بہہ نکلتا ہے اور بعد میں جم جاتا ہے. جو مائع کہ نہایت گرم ہو کر اس سکھ سے نکلتا ہے اور باہر نکل کر جم جاتا ہے اس کو ... حجرالخفان کہتے ہیں ، انگریزی میں اس کو لاوا کہتے ہیں. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۱۰۲).

پھٹے گا کوئی دم میں کوہ الّنا
بہائے گا تمام اگلی میں لاوا

(۱۹۱۲ ، بہارستان ، ۲۰۶). آتش فشانی دہانوں سے جو مادہ باہر نکل جاتا ہے جم کر لاوا کہلاتا ہے. (۱۹۳۷ ، جدید معلومات سائنس ، ۱۰۲). آتش فشاں پہاڑ لاوا اگلتے ہیں طوفان و ہوا کے جھکڑ آتے ہیں اور انسان کی یادگاروں کو تہس نہس کرکے چلے جاتے ہیں. (۱۹۸۶ ، تاریخ اور آگہی ، ۳۲). ۲. (مجازاً) غلاظت اور گندگی جو ذبیحہ جانور وغیرہ کے پیٹ میں سے نکلے. اگر کھال کا لالچ ہو تو اسی وقت نکلوا کر اور نمک وغیرہ لگا کر خشک کرا دو اور اس کا لاوہ وغیرہ گڑوا دو. (۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۷). [انگ : Lava].

---اُبَلنا محاورہ.
جوش پیدا ہونا ، آتش فشاں کا پھٹ پڑنا.

یہ کہکشاں یہ لہو کے قطرے
یہاں سے لاوا ابل پڑے گا

(۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۳۷).

---بَنْنا محاورہ.
جوش و خروش پیدا ہونا.

دولہا جب سندھڑے کا روپ بدلتا ہے
میرے جلو میں لاوا بن کے چلتا ہے

(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۲۵).

---بَھڑبَھڑانا محاورہ.
جذبات کی شدت ہونا ، لاوا پکنا. برف کی چوٹی سا سینہ ہے جس میں لاوا بھڑبھڑاتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۰).

---پَکْنا محاورہ.
انتقام کے جذبے کا زور کرنا ، بدلہ لینے کے لیے بے چین رہنا. اس کے اندر تو جیسے بغاوتوں کا لاوا پک رہا تھا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۵۳).

---پَھٹْنا محاورہ.
لاوا ابلنا ، جذبۂ انتقام ظاہر ہونا ، بدلہ لینا ، عوض لینا ، پاداش. ریاش نے اپنی جلن بجھے مار کر نکالی ، نفرت کا لاوا پھٹنے لگا. (۱۹۸۷ ، پلک پلک سنٹی رات ، ۷۶).

---پُھوٹْنا محاورہ.
رک : لاوا پھٹنا. ان باتوں سے انہیں انقلاب کا لاوا پھوٹتا ہوا محسوس ہوا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۶۹).

لاوا (۳) . (الف) امذ.
(کاشت کاری) کھیت کی کٹائی کرنے والے جنہیں شام کو معاوضہ میں غلے کا لان ملتا ہے. جب سب لاوے کھیت کاٹنے بیٹھتے اور ہات بھرتے تو میرے والد صاحب میرے برابر بیٹھتے کیونکہ وہ ضعیف تھے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۰۱). (ب) امث. ۱. (قدیم) درانتی.

مج اس لگیا پلاوا دو تن سو دیکھ سہاوا
اس گھر میں لائے لاواں گاں سو جا اچھالی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۶). ۲. لاگ جس پر شکار لٹکے. لاوا یہ بھی اس پرندے کو کہتے ہیں جس کو دیکھ کر جنگلی پرندے زمین پر اتر آتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۳۰). [پ : लावक س : लावकी].

لاوا (۴) امذ.
لاونا (رک) کا ماضی ، لایا (پلیٹس). [لاونا ـــ لانا کا ماضی].

لاوا لُتْرا (ضم ل ، سک ت) صف ؛ــ لاکا لترا.
رک : لترا ، چغلخور ، خوشامدی ، طوطا چشم (پلیٹس). [لاکا لترا (رک) کا قدیم املا].

---پَن (ـــ فت پ) امذ.
رک : لتراپن ، چغل خوری ، غیبت ، شرارت ، فساد کرانا (پلیٹس). [لاوا لترا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---ہے فقرہ.
غماز ہے ، بھولیا ہے (جامع اللغات).

لاوبال/لاوبالی (و مج) صف.
رک : لااُبالی جو صحیح املا ہے.

سہیل توں خاطر پیا کا پکڑ کر
سجن کے خیالاں ہے سب لاوبال

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۲۲۳).

لاوُبالی شوخ کے دل میں نہیں آتا ہے رحم
ہوش و صبر عاشق بیدل اگر برباد ہے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۸).

یہ بالی لاوبالی اور کچھ ہے
یہ جی کی لینے والی اور کچھ ہے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۲۹).

لاوُبالی ہے وہ ایسا کہ مرے قاتل کے
لیجیے رنگ زدہ ہیں ابھی خنجر میلے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲۱).

دل کو نہ کبھی فکر سے خالی پایا
جب پایا تو اس کو لاوُبالی پایا

(۱۸۹۳ ، خنجر عشق ، ۱۰۱). [لااُبالی (رک) کا محرّف].

لاوَژ (فت و) امذ.
تیا کو یا دھان کی پود (ماخوذ : جامع اللغات ؛ پلیٹس). [لاگر (رک) کا بگاڑ].

لاوساو (و مج) امذ.
نفع ، فائدہ (پلیٹس). [لاو ـ لاب/لابھ + ساو (تابع)].

لاوَ ک(۱) (فت و) امذ (قدیم).
لگن ، دل کو لگی ہوئی طلب ، عشق.

کتی دمن بجے اے ہاشمی غزلاں کا تجھ دیوان مجھے
لاوک دلاں کے لائے کا سچ ہے جو ستر کا بیاض
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰۰).

راندن تیرے سوں میری تو لگے
دل کوں مجھ ، تجھ سہر کی لاوک لگے
(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۰۲). [لاو + ک ، لاحقۂ نسبت].

لاوَ ک(۲) (فت و) امذ.
۱. کوندا ، خمیر اٹھانے کا کوندا ، صرف کوندا ، ضروری نہیں کہ خمیر ہی اٹھانے کے لیے استعمال ہو ، آٹا بھی کوندھا جاتا ہے.

ابھرے عقل لاوک نت اخلاص کی
پتیو عقل ہوی دلبر خاص کی
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۳۰). ۲. سربہ.

رنگیلے رنگ بھرے شاہی لگانے پیم کا لاوک
جگا نورین ساری مج نین رنگ سیں رنگاتے ہیں
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۵۳). [مقامی].

لاوَن(۱) (فت و) امذ.
دال ، سالن یا ترکاری وغیرہ جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے. ایک ٹکے میں آدھ سیر کا پراٹھا ترتراتا معہ لاون اور پکوائی کے آ جاتا. (۱۹۲۳ ، اہل علہ اور نااہل پڑوس ، ۲). غریب خشک یا معمولی لاون اور پیاز وغیرہ سے تین تین روٹیاں کھا جاتے ہیں اور یہ سادہ خوراک ہی ان کی تندرستی کا راز ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۲). [لگاون (رک) کی تخفیف].

لاوَن(۲) (فت و) امذ.
دامن ، گریبان کی ضد (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس). [مقامی].

لاوَن(۳) (فت و) امذ.
عنبر (مشہور خوشبو). یہواہ نے موسیٰ سے کہا تو اپنے لیے خوشبوئیاں ... لاون اور لبان خالص سے لیجو. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۳۳۹). لاون کو بھی عنبر کہتے ہیں ، یہ ایک درخت سے پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱/۱ : ۱۵۱). [مقامی].

لاوْنا (سک و) ف م (قدیم).
رک : لانا.

اپنے یہ ناگ جس کو ڈنک لاوے
نہانے کا نور و جوڑا گنوا دے
(۱۶۲۵ ، افضل ، بکٹ کہانی ، ۱). [لانا (رک) کا قدیم املا].

لاوْنک (سک و ، کس ن) صف.
۱. نمک سے متعلق ، نمکین ؛ ملیح ، پیارا (پلیٹس). ۲. نمک فروش نمک کی تجارت کرنے والا (پلیٹس). [س : **लावणिक**].

لاوْنکی (سک و ، سک مع ن) امث.
لاونک (رک) کی تانیث ، حسین عورت ؛ نمک فروش کی بیوی (پلیٹس). [لاونک + ی ، لاحقۂ تانیث].

لاوْنی (سک و) امث.
۱. فصل کی کٹائی نیز فصل کاٹنے کی مزدوری (اردو قانونی ڈکشنری ؛ فیروز اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. ایک قسم کے گیت جن میں طویل داستانیں بیان ہوتی ہیں ، مخصوص آہنگ میں گائے جانے والے عوامی گیت. یہ غزل نہیں ہے پھر کیا لاونی ہے یا ٹھمری تیا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۶). لکڑی کا کھیل ہوتا لاونی اور خیال کی تانیں اڑتیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۸۳). لاونی بھی تاٹنک چھند کی قسم کا تیس (۳۰) ماتراؤں کا چھند ہے. (۱۹۸۳ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۱۸۶). ۳. مالگزاری ، خراج. پنجسالہ جمع و خرچ اور لاونی ... وغیرہ کاغذات دیکھے گئے. (۱۸۹۰ ، حسن ، ۳ ، ۹ : ۶۰). [لاو (۲) + نی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

ــــباز امذ.
گیت گانے والا. اس دور میں لاونی بازوں کے خاصے دنگل ہوتے تھے. (۱۹۸۳ ، اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۱۹۵). [لاونی + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا سے ، صفت فاعلی].

ــــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
فصل کاٹنا (نوراللغات).

لاوْنِیَہ (سک و ، کس ن ، فت ی) امذ.
نمکینی ، حسن. تمکین ، ملاحت (پلیٹس). [لاونک (بحذف ک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لاوَہ (فت و) صف.
بےوقوف ، نادان ، غبی ، احمق. لاوہ شخص احمق اور بےعقل اور مکروہ اور درشت مزاج کو کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۸). [ف].

لاوی امذ.
توریت کا علم رکھنے والا شخص ، شریعت موسیٰ کا عالم. یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۴۲۵). [ع : (ل و ی) سے اسم فاعل].

لاہ(۱) امث.
کونپل کا بڑا پتا جو مضبوط نہ ہو.

لوٹ کر لے گیا بہار کونپل
اب نہ وہ پتیاں نہ وہ لاہیں
(۱۹۳۹ ، سرود و خروش ، ۸۱). [مقامی].

لاہ (۲) امذ (قدیم).
نفع ، پھل ، ثمرہ ، نتیجہ.

نہ سُنیا کتارا کمر ساہ ہوئے
دو گن جور کوں لاب کا لاہ ہوئے

(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۸۵). [لاد کا ایک قدیم املا].

لاہ (۳) امذ.
ایک شکاری پرند جو تین طرح کا ہوتا ہے. یہ بھی خاکی لاہ کے ساتھ پنجاب میں آتا ہے اور جو حالات اول الذکر لاہ کے ہیں وہی اس کے بھی ہیں ، فرق صرف اتنا ہے کہ اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۰). [لوا (رک) کا ایک املا].

ـــ سُفَید کس صف (ـــ فت نیز ضم س ، ی مع نیز لین) امذ.
ربیع و خریف میں پہاڑ سے آنے والا سفید رنگ چک کے برابر لاہ مسافر سے قدرے چھوٹا پرندہ جو زمین کے برابر برابر تیزی سے کھیتوں پر اُڑتا چلا جاتا ہے ، فاختہ ، مینا وغیرہ اڑتی چڑیوں کو مار لیتا ہے. لاہ سفید یہ بھی خاکی لاہ کے ساتھ ... آتا ہے اور جو حالات اول الذکر (لاہ مسافر) کے ہیں وہی اس کے بھی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۰). [لاہ + سفید (رک)].

ـــ کاغتی کس صف (ـــ سک غ ، کس ت) امذ.
لال سری ترمتی کے برابر اور اسی کے ہمرنگ ایک پرند جو کھیتوں پر اڑتے اڑتے ایک جگہ بیٹھ جاتا ، تھرتھراہا کرتا اور ٹڈیاں مار کر کھاتا ہے. لاہ کاغتی ، یہ لال سری ترمتی کے برابر ہوتا ہے رنگ بھی اسی کا سا سفیدی مائل. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۱). [لاہ + کاغت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مُسافِر (ـــ ضم م ، کس ف) امذ.
ربیع و خریف میں پتا پہاڑ سے آنے والا خاکی رنگ چک کے برابر پرندہ جو برابر اڑتا رہتا ہے اور بیٹھے ہوئے بگلے اور چوہے کو گرا کر مار لیتا ہے. لاہ مسافر ، قسم جنگی : یہ قد میں چک کے برابر ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۳۹). [لاہ + مسافر (رک)].

لاہا امذ.
۱. نفع ، فائدہ ، حاصل ، ثمر.

آ کے تجھ سے جو تھا ملا لڑ کر
پایا کیا اظفری نے لاہا تھا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸). ۲. ایک قسم کا ساگ. سرسوں اور رائی اور سہواں اور لاہا اوسی یہ سب ... بوئے جاتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۱۳۵). [س : لابھ लाभ].

لاہِن (فت ہ) امذ.
شراب کا خمیر جو بیری ببول اور بڑ کے درختوں کی چھال سے اٹھایا جائے ؛ دیسی شراب کا خمیر چاہے کسی چیز سے اٹھایا گیا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۰). [مقامی].

لاہوری (و لین) صف.
صوبۂ پنجاب (پاکستان) کے دارالخلافہ لاہور سے منسوب. کروبری ، گیلانی ، لاہوری ، مشہدی ہرگز کوئی با ذاتی نہیں ہیں. (۱۹۹۰ ، تاریخ بیثی ، ۱۸). [لاہور (عَلَم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پھوڑا (ـــ و مع) امذ.
ایک قسم کا دنبل جو خون کی خرابی سے نکل آتا ہے. کچھ امراض کے نام ان ممالک کے نام پر رکھے جاتے ہیں جہاں ان کی کثرت ہوتی ہے مثلاً عرق مدنی (مدینہ کی بیماری) لاہوری پھوڑا. (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر بچپل ، ۳۱). ایف ایس سی میں میری صحت اچھی رہی مگر ایک دفعہ لاہوری پھوڑا نکلا. (۱۹۶۳ ، آپ بیتی ، ظفر حسین ایبک ، ۱ : ۱۱). [لاہوری + پھوڑا (رک)].

ـــ نَمَک (ـــ فت ن ، م) امذ.
ایک معدنی نمک جو سلسلۂ کوہ نمک (کھیوڑا کی کان) سے نکالا جاتا ہے مگر مشہور لاہوری نمک ہے. پنڈدادن خان بھی سلسلۂ کوہ نمک میں بڑا قصبہ ہے ، یہاں سے لاہوری نمک بہت نکلتا ہے. (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۵۹). [لاہوری + نمک (رک)].

لاہورِیہ (و لین ، سک ر ، فت ی) امذ.
ایک قسم کا کبوتر (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ فیروزاللغات). [لاہور (عَلَم) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لاہی (۱) امث.
۱. سرسوں کی ایک قسم ، ایک قسم کا دانہ (تلہن) ، اس کا ساگ بھی پکا کر سرسوں کے ساگ کی طرح کھایا جاتا ہے. لاہی اور سرسوں کے ابتدائی پھول جو ضائع ہوگئے ہیں وہ پھر ازسرنو نکل آئیں گے. (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۲ ، ۳ : ۳) ۲. ایک پھول دار پودے کا نام جو کم و بیش ڈیڑھ گز بلند ہوتا ہے ، پھولنے سے پہلے اس کی شاخوں کے برادے کی روٹیاں پکاتے ہیں اور اونٹ ان کو کھا کر فربہ اور مست ہو جاتے ہیں (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۶). [مقامی].

لاہی (۲) امث.
ایک قسم کا نہایت باریک ریشمی کپڑا جو گجرات (پنجاب) میں بھی بُنا جاتا تھا ، دارائی.

جلانے کو عاشق کے دکھلا پھبن
لیا سرخ لاہی کا جوڑا پہن

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۱۲۲). لباس بقدر قامت پر پاس جو نہایت باریک ہے ، وہ لاہی کی طرح ہے. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۹۷).

بندھے جیکہ لاہی کے محرم کے بند
قفس میں کیا حسن پستاں کو بند

(۱۸۸۰ ، مثنوی طلسم جہاں ، ۹۳). اُستاد ناز نواز خان لا کھ لاہی اور کرکری کی پگڑیاں باندھیں ... نگوڑے سڑے ساتھیوں پر کون ریجھے گا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۳ : ۳). کریپ کا چُنا ہوا باریک دوپٹہ اور لاہی کی محرم عام طور پر استعمال ہونے لگی تھی. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۱۹۹). [پ : लाह ، س : लाही].

---پُھلکاری / بیتا (---ضم پھ ، سک ل / ی مج).
(پارچہ باف) پھول دار لاہی ، بُندکی دار لاہی ، دیا لاہی ، داوانی (ا ب و ، ۲ : ۸٦). [مقامی].

لاہی (۳) صف.
کھیل کود میں لگا رہنے والا ، لہو و لعب میں پڑا ہوا.

کہاں میں لاعب و لاہی و ساہی
کہاں وہ موردِ لطفِ آلہی

(۱۸٦٦ ، تیغ فقیر برگردنِ شریر ، ۳۲).

اقبالی کوتاہی ہیں یہ لاہی و ساہی
اخلاص سے گو بہتر رضواں نہ نباہی

(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ٦۲). [ع : (ل ہ و)].

لاہی (۴) امذ.
(باورچی گری) پانی یا کھار سے نکلا ہوا نمک جس میں مٹی کی کثافت باقی رہ جاتی ہو. لاہی : دو مرتبہ کا صاف کیا ہوا رس یا نمک. (۱۹۳۰ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۳ : ۱٦٦). [مقامی].

لاہی (۵) امذ.
(قدیم) رک : لاہ (۲) ، فایدہ.

تمن خواہش ہمن زردی نپایا مکھ بیچارا سو
دکھیے عاشق شفاخانہ تمن لاہی کرن سکتا

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳). [رک : لاہ (۲) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لاہی (٦) امذ.
وہ سرخ رنگ جس میں سیاہی غالب ہو(فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).
[مقامی].

لائبریری (کسر ء ، سک ب ، ی مج) امث.
رک : کتب خانہ. لوگ اس لائبریری کو شہر کے حق میں ایک چشمۂ فیض سمجھیں گے. (۱۹۱۳ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ٦۳). ہمارے حضرت (حضرت زیدالنار) جن قدیم تاریخوں کے اکثر نام لیا کرتے تھے ... پٹنہ کی پبلک لائبریری میں بجز مشہور چند تاریخوں کے ، فہرست میں ان تاریخوں کے نام درج نہیں ہیں(۱۹۲٦ ، حیاتِ فریاد ، ۹). پتے بھر کا غوطہ لگا گیا ، لکھا ہی نہیں ، صبح جا کر کلب کی لائبریری میں بیٹھ جاتا ، جو دریا کے کنارے تو ہے. (۱۹۸٦ ، دریا کے سنگ ، ۲۱). [انگ : Library].

---سائنس (---کسر ء ، سک ن) امذ.
کتب خانے سے متعلق جملہ امور و معاملات کے بارے میں جاننا کتب خانوں کے انتظام اور تنظیم کا علم ، علمِ کتب خانہ. وہ جین ہے ، وہ دیکھو بلانکا کے پیچھے ، لائبریری سائنس پڑھ رہی ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۴۲). [لائبریری + سائنس (رک)].

لائبریرین (کسر ء ، سک ب ، ی مج ، سک ر ، فت ی) امذ.
لائبریری (رک) کا مہتمم اور محافظ ، مہتمم کتب خانہ. لائبریری پاس ہٹ میں ، میں نے اسے منگوانے کو بھی لائبریرین سے کہہ دیا تھا. (۱۹۰۸ ، مکاتیبِ حالی ، ۴۳). کتب خانوں میں کتب کا انتخاب لائبریرین اساتذہ کے مشورے یا لائبریری کمیٹی کی مدد سے کرتا ہے. (۱۹۸۰ ، ابتدائی لائبریری سائنس ، ۱۳۹).
[انگ : Librarian].

---شِپ (---کسر ش) صف (شاذ).
کتاب داری ، کتاب دار کا عہدہ یا کام. پاکستان لائبریرین شپ پر شعبہ سے دو کتابیات ، ۱۵ ایڈرس اور پاکستان لائبریرین شپ ، ۱۰ ایڈرس ورک شائع ہوتی ہیں. (۱۹۸۰ ، علمِ کتب خانہ ، ۱۳۳).
[انگ : Librarian Ship].

لائبل (کسر مج ء ، کسر ب) امث (شاذ).
(قانون دیوانی و کلیسائی) کسی کے خلاف دعویٰ یا اپیل دائر کرنا ، کسی کے خلاف توہین آمیز تحریر شائع کرنا. وہ رفیق ہند پر لائبل کی نالش کرنے کو ... لاہور تشریف لے گئے ہیں (۱۸۹۳ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۷). کسی ایک کو یزید یا شمر کے نام سے مخاطب کروں تو وہ یقیناً مجھ پر لائبل اور ہتکِ عزت کا مقدمہ قائم کر دے گا. (۱۹۱۷ ، یزید نامہ ، ۲ : ۱۰). بالآخر ... مقدمہ اس بنا پر خارج ہو گیا کہ حدود رزیڈنسی میں لائبل واقع نہیں ہوتی. (۱۹۳۳ ، حیاتِ محسن ، ۵۱). [انگ : Libel].

لائتھو (کسر مج ء ، و مج) امذ ؛ = لیتھو.
(طباعت) پتھر کا چھاپا ، پتھر یا دھات کی پلیٹ سے چھپائی کرنے کا طریقہ ، سنگی طباعت (ٹائپ یا لیٹر پریس کے مقابل). نسخ کا ٹائپ موجود ہے اور بہت جگہ استعمال ہو رہا ہے ، یہاں اس کے اب تک خاطر خواہ طور پر رائج نہ ہو سکنے کی وجہ ... لائتھو کی نسبت ٹائپ کی گراں چھپائی ... ہے. (۱۹۳۹ ، نکتۂ راز ، ۵۹). [لیتھو گراف (رک) کا مخفف].

لائٹ (۱) (کسر ء) امث.
روشنی. ڈیرے تنبو لگوا دیے ، لائٹ کا انتظام کروایا. (۱۹٦۲ ، معصومہ ، ۱۹۱). [انگ : Light].

---ہاؤس / ہَوس (---و مع / و لین) امذ.
روشنی کا مینار جو عموماً بحری اور ہوائی جہازوں کی رہ نمائی کے لیے بنایا جاتا ہے. ابتدا میں انہوں نے ریلوے ، ٹیلی گراف ، لائٹ ہوس اور بحری فوج کا انتظام انگریزوں کے سپرد کیا. (۱۹۳۱ ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۸). نقشے کے بعد دوسری چیز سمندر کے خطرناک موقعوں پر منار اور لائٹ ہاؤس کی تعمیر ہے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۱۲۲). محکمۂ جنگلات کے کارکن یا لائٹ ہاؤس کے محافظ کو شروع میں ممکن ہے اکتاہٹ اور بدمزگی محسوس ہو لیکن رفتہ رفتہ یہ لوگ اپنی اس زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں. (۱۹٦۹ ، نفسیات اور ہماری زندگی ، ۲۴۸).
[انگ : Light House].

لائٹ (۲) (کسر ء) صف.
ہلکا ، سبک ، ہلکا پھلکا. ۲ ½ فٹ پٹری کی لائٹ ریلوے سات میل تک تعمیر کی گئی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۵٦). صرف چھوٹی سواریاں مع چھوٹے چھوٹے اسباب کے لائٹ ٹرین میں جا بیٹھی ہیں. (۱۹۳۵ ، پرواز ، ۲٦). [انگ : Light].

ـــــ کار امث.
ہلکی پھلکی موٹر ، وہ کار جس میں بارہ ہارس پاور تک کا انجن ہو. سات ہورس پاور سے لے کر بارہ ہورس پاور تک لائٹ کار کہلاتی ہیں. (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکار ، ۱۵۲). [لائٹ + کار (رک)].

ـــــ لِٹْرِیچَر (ـــــ کس ل ، سک ٹ ، ی مع ، فت چ) امذ.
تفریحی نوعیت کا ادب ، ہلکا پھلکا ادب ، ناول اور افسانہ سے متعلق ایسا ادب جسے تفریح طبع کے لیے آسانی سے پڑھا جا سکے. مشکل تو یہ ہے کہ لائٹ لٹریچر ، علمی لٹریچر نہیں بن سکتا. (۱۹۱۱ ، خطوط شبلی ، ۹۵). اس کے نزدیک لٹریری کتابوں میں لائٹ لٹریچر کو ٹھوس علمی مباحث پر تفوق حاصل ہے. (۱۹۲۳ ، فطرت نسوانی ، ۱۲۳). [انگ: Light Literature].

لائِٹَر (کس ء ، فت ٹ) امذ.
پٹرول اور چقماق سے جلایا جانے والا ایک چھوٹا سا آلہ جس سے سگریٹ وغیرہ سلگاتے ہیں ، روشنی دینے والا ، جلانے والا آلہ. سگریٹ کیس نکالتا ہے اور چودھری کو پیش کرتا ہے ، پھر لائٹر سے دونوں کے سگریٹ جلاتا ہے. (۱۹۵۶ ، دوسری شام ، ۲۲). تما کو نکال کر اپنے پائپ میں ڈال لائٹر سے پائپ کو جلایا اور لمبے لمبے کش لینے لگے. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۵۹). [انگ: Lighter].

لائِح (کس ء) صف ؛ ہم لایح.
۱. چمکنے والا ، چمکدار ، روشن ، ظاہر ، واضح (عموماً واضح کے ساتھ مستعمل).

تھا نور نبیؐ اس سے لایح
تھی مشک کی بُو اس سے فایح

(۱۷۷۴ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۳).

ہوا اس بات سے یہ صاف لائح
نہیں مخلوق کا حال اس پہ واضح

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۲۵۸). اے ملکۂ پریزادان شمالیہ قاف یہ امر تو بخوبی واضح و لائح ہوگا کہ تم قوم پریزاد سے ہو. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۷). جو حالات عرض کیے گئے تھے وہ واضح و لائح ہوتے. (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۱۳۸). ۲. (تصوف) وہ تجلی استتاری جو تجلی ذات ہے ، بعض کہتے ہیں کہ لائح وہ چیز ہے کہ جو نور تجلی سے ظاہر ہوتی اور سالک کو راحت دیتی ہے اور اس کو بارقہ اور خطرہ بھی کہتے ہیں اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اس چیز پر جو عالم مثال سے عالم حس میں ظاہر ہوتی ہے (ماخوذ : مصباح التعرف ، ۲۱۱). [ع: (ل و ح)].

لائِحَہ (کس ء ، فت ح) امذ.
۱. فہرست ، نوشتہ ، نامۂ مفصل. اس لائحے میں یہ تجویز کی گئی تھی کہ استنبول میں ایک نیا معیاری مدرسہ قائم کیا جائے. (۱۹۳۵ ، صبح اُمید ، آزاد (ابوالکلام) ، ۲۰۰). ۲. ضابطہ ، دستور. وجودی متکرین حیرت سے سب کو دیکھتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ آپس میں جھگڑنے کی ضرورت نہیں فلسفہ تو لائحہ حیات ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۲۷). ۳. روشنی ، شعلہ چمک دمک.

آگ کا لائحہ ظاہر نہیں کچھ لیکن ہم
شمع تصویر سے دن رات جلا کرتے ہیں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۷۸). اس سے زیادہ طاقت کے نور کو لائحہ اس سے بڑھ کر لامعہ اور اس سے بھی بڑھ کر طالعہ کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۳۹). ۴. کوئی چمکدار چیز ، کوئی واضح چیز ؛ صفائی ؛ ثبوت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لائح (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ طَعام کس اضا (ـــــ فت ط) امذ.
کھانوں کی فہرست ، مینو. پیالے کے پیچھے ایک ایک سربمہر لفافہ بھی رکھا ہوا تھا لفافے کھولے گئے تو ان میں سے لائحۂ طعام (مینو) بھی نکلا. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اگست ، ۸). [لائحہ + طعام (رک)].

ـــــ عَمَل کس اضا (ـــــ فت ع ، م) امذ.
کام کرنے کا پروگرام ، دستورالعمل. مسائل حاضرہ پر غور و خوض کرنے کے بعد مسلمانوں کیلئے کوئی لائحۂ عمل تجویز کیا جائے گا. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۴۳). تجارت کے لیے ایک کامیاب لائحۂ عمل تیار کرنے کے سلسلے میں زرعی اعداد و شمار کی ضرورت ہوتی ہے. (۱۹۶۸ ، اطلاقی شماریات ، ۲۰۱). ہمارا خیال ہے کہ اس سوچ بچار اور لائحۂ عمل بنانے کے لیے لندن میں ایک بین الاقوامی اجتماع کیا جائے. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۲۳). [لائحہ + عمل (رک)].

ـــــ کار امذ.
رک : لائحۂ عمل. اسٹیفن اسپنڈر کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کی شاعری میں سیاست بحیثیت ایک نصب العین یا لائحہ کار کے نہیں پائی جاتی. (۱۹۸۶ ، مطالعۂ اقبال کے چند پہلو ، ۱۷۵). [لائحہ + کار (رک)].

لائِسَنْس (کس ء ، فت س مع س ، سک ن) امذ.
حکومت وغیرہ کی طرف سے دیا جانے والا اجازت نامہ ، اجازہ ، پروانہ. انہوں نے مداخل کی اوس زیادتی کا جو چنگی کے نئے محصولوں اور نئے لائسنسوں کے عطا کرنے سے ... حاصل ہو ، دعویٰ کیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۸). ممالک متوسط کے محفوظ اور محصورہ جنگلوں میں ہر درخواست گزار شکاری کو لائسنس دیا جاتا ہے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۲۳۶). تمہارے پاس کم از کم ایک مہینہ ٹھہروں گی ... میں موٹر چلانا سیکھوں گی اور اپنا لائسنس بنوا کر جاؤنگی. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۹۵). [انگ: Licence].

لائِف (کس ء) (شاذ). (الف) امث.
۱. زندگی ، حیات. اسی کام نے ان کی لائف کو دارالخلافہ کے اخیر دور کا ایک مہتم بالشان واقعہ بنا دیا ہے. (۱۸۹۷ ، یادگار غالب ، ۳). اس شہر کی کوئی انٹیلکچوئیل لائف نہیں ، چند ایک لیکچرار ہیں جنہیں اپنی نوکری ... سے فرصت نہیں. (۱۹۸۵ ، ایمرجنسی ، ۱۸۷). ۲. سوانح عمری ، سرگزشت حیات ، حالات زندگی. انہوں نے خاص شاہ کی لائف اور بسر اوقات کی

نسبت بھی مفصل حالات قلمبند کیے ہیں۔ (١٨٩٣ ، بست سالہ عہد حکومت، ٥٠٣)۔ سرسید ان سے اپنی لائف لکھوانا چاہتے تھے۔ (١٩٨٧ ، شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں ، ٣٠)۔ (ب) صف. جو عمر بھر قائم یا جاری رہے ، تاحیات (مرکبات میں بطور لاحقہ مستعمل)۔ ممبر یک لائف پرنسپل ہونا چاہتے تھے۔ (١٩٣٣ ، حیاتِ محسن ، ٧٨)۔ جہاں تک مجھے یاد ہے کسی نے مجھ سے غالب انسٹیٹیوٹ کی لائف ممبری کے لیے نہیں کہا تھا۔ (١٩٨٨ ، غالب ، ١ ، ٢ : ٣٠٠)۔ [انگ: Life]۔

---اِسٹائل (---کس ا، سک س، کس ء) امذ (شاذ)۔
طرزِ زندگی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جنوبی افریقہ میں خواتین کا حال کیا ہے اور ان کا لائف اسٹائل کیا ہے۔ (١٩٨٩ ، ریگِ رواں ، ٢٠٢)۔ [انگ : Life Style]۔

---اِنشورَنس (---کس ا ، سک ن ، و مج ، فت مج ر ، سک ن) امذ۔
زندگی کا بیمہ ، بیمۂ حیات. بھارت میں وہاں کے لائف انشورنس کارپوریشن نے اس طرح کی ایک جنتا پالیسی کی اسکیم شروع کی تھی۔ (١٩٦٣، بیمۂ حیات، ٤٨)۔ [انگ: Life Insurance]۔

---بوٹ (---و مج) امث۔
کسی خطرے یا حادثے کے وقت بحری جہاز کے مسافروں کو بچانے کی ایک خاص وضع کی کشتی ، بچاؤ کشتی۔ واضح ہو کہ ہر جہاز کے ساتھ چند لائف بوٹ رہتے ہیں۔ (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٢ : ٣٢)۔ جہاز کی غرقابی کی صورت میں تم کو فلاں نمبر کی لائف بوٹ میں بیٹھنا ہوگا۔ (١٩١٧ ، سفرنامۂ بغداد ، ٨)۔ [انگ: Life Boat]۔

---بیلٹ (---ی مج ، سک ل) امث۔
(جہازراں) **ایک وضع کی پیٹی جو جسم کو پانی میں سہارا دے کر ڈوبنے سے بچاتی ہے ، زندگی بچاؤ پیٹی۔** کس طرح لائف بیلٹ پہن کر چھوٹی کشتیوں میں بیٹھا جائے۔ (١٩٦٩ ، سات سمندر پار ، ١٥٣)۔ اپنے اپنے کیبنوں میں ٹنگی لائف بیلٹ کی رسیاں کھول لیں۔ (١٩٨٨ ، یادوں کے گلاب، ٢٨٨)۔ [انگ: Life Belt]۔

لائِق (کس مج ء) ؛ ~ لایِق۔ (الف) صف۔
١. **(کسی کام کی) لیاقت یا قابلیت رکھنے والا ، قابل ، اہل۔** پور خام ہے تو او اِیے مرید ہے ، پیر ہنے کے لائق نہیں۔ (١٦٠٣ ، ترجمۂ شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ٤٣)۔

جس کا دل شوق میں جیوں آئینہ حیران نہ ہوا
سب ہوا لایق ہم چشمی جاناں نہ ہوا

(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ٢٦٣)۔ پروشیا کے ملک میں پڑھنے لایق عمر کے لڑکوں میں سے ٩٠ فیصد تعلیم پاتے ہیں۔ (١٨٥٠ ، کوائف تعلیم دیسی (دیباچہ) ، ٣)۔ ان کو ان کے والدین کسی اور کام کے لائق نہیں سمجھتے ، بیوپاری لگا دیتے ہیں۔ (١٩٢٣ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ٣١)۔ اب تو اس لائق بھی ہو چکے ہیں کہ کما کر کھائیں۔ (١٩٦٢ ، آنگن ، ٢٣)۔ ٢. **(اُ) موزوں واجب ، ضروری ، شایاں ، مناسب۔**

وو مطلب اُسے خوش موافق لگیا
بہ عاشق او معشوق لائق لگیا

(١٦٢٥ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ١٣٢)۔

بہت جینے کی تدبیر اہلِ عرفان کے نہیں لائق
کہ پینا آبِ حیواں شانِ انسان کے نہیں لائق

(١٧٥٥ ، یقین ، د ، ٢٥)۔ نعمت بے حد کے شکرانے میں لائق ہے کہ اپنی ذات کو صفاتِ پسندیدہ سے آراستہ اور مزین کرے۔ (١٨٠٣ ، گنجِ خوبی ، ١١)۔

یہ نہیں ہے لائق دلبری یہ نہیں ہے طرز ستمگری
کوئی دیکھے جو نیا پری اُسے چٹکیوں میں اڑائیے

(١٨٨٦ ، دیوانِ سخن ، ٢٠٢)۔ **(اا) روا ، جائز ، مباح۔** میں نے تیرے ساتھ نیکی کی ہے ، اس کے بدلے بدی کرنا تجھے لائق نہیں۔ (١٨٢٣ ، سیرِ عشرت ، ٩٨)۔ ٣. **سزاوار ، قابل ، مستحق۔**

تو ہی جاں بخش سب دیو و پری کا
تو ہی لائق جہاں میں برتری کا

(١٧١٣ ، فائز دہلوی ، د ، ١٩٧)۔

شب تاجِ زر آلودہ پہ نازاں ہے جو اے شمع
اس واسطے تو لائقِ گردن زدنی ہے

(١٨٤٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٣٣)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ (١٨٨٧ ، خیابانِ آفرینش ، ٣١)۔ عرب کا لائق فخر جری عمر تیغ برہنہ ہاتھ میں لیے گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ (١٩٢٣ ، شہیدِ مغرب ، ٦٣)۔ ابرار صاحب لائقِ مبارکباد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جذبات کے خلوص اور اسلوبِ اظہار کے حسن سے نوازا۔ (١٩٧٨ ، صد رنگ ، ٩)۔ ٤. **قابل ، ذی جوہر ، ہنرمند ، اہل ، ہوشیار ، دانا ، عالم ، گرامی قدر۔**

خدا جانے فلک کو داغ مجھ سے کیوں عداوت ہے
کسی فن میں نہ لایق ہوں نہ فایق ہوں نہ کامل ہوں

(١٨٩٢ ، مہتابِ داغ ، ١٢٣)۔ مادرِ گیتی ایک سے ایک لایق اور فائق بہوئیں اور بیٹیاں لائے۔ (١٩٣٦ ، راشد الخیری ، نالۂ زار ، ٢٥)۔ اورنگ زیب نے جو لائق اور راسخ العقیدہ حکمراں تھا ، برسرِ اقتدار آکر نہ صرف سلطنت کو استحکام بخشا بلکہ اسلامی قومیت کو بھی تشخص آشنا کیا۔ (١٩٨٦ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ٢٦٣)۔ ٥. **جتنا چاہیے اتنا ، جیسا چاہیے ویسا ، کافی ، حسبِ ضرورت۔** کاغذ بھی ایک برس کے لائق یہاں خرید لیا ہے۔ (١٨٧٠ ، مکتوباتِ سرسید ، ١١٣)۔ آپ کے لائق روٹیاں اتر آتی ہیں۔ (١٩٤٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ١٢٨)۔ ٦. **مطابق۔** جو کچھ بھی کیجیے حیثیت کے موافق اور آمدنی کے لائق۔ (١٩٠٨ ، صبحِ زندگی ، ١٣٢)۔ (ب) امث (قدیم)۔ **علمیت ، لیاقت ، قابلیت ، اہلیت ، صلاحیت۔** جس لائق کا آدمی ہے اوس لائق ہوں اپڑتا ہے۔ (١٦٠٣ ، شرحِ تمہیداتِ ہمدانی (ترجمہ) ، ١٥٠)۔ [ع : (ل ی ق)]۔

---اَفسَر نَباشَد ہر سَرے کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) ہر شخص اس کا اہل نہیں ہوتا کہ اس کو بڑے سے بڑا مرتبہ دے دیا جائے ، ہر شخص سرداری کے قابل نہیں ہے ، ہر سر تاج کے لائق نہیں ہوتا (مہذب اللغات ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

ـــ تعزیر (ـــ فت ت ، سک ع ، ی مع) صف.
سزا کے قابل.

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہیے خیر ہوئی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لائق تعزیر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). اس طویل مدت میں عیسائیت کی دنیا میں علم کو جادو ٹھہرا کر لائق تعزیر قرار دیا گیا تھا. (۱۹۷۲ ، مسلمان اور سائنس کی تحقیق ، ۱۰۳). [لائق + تعزیر (رک)].

ـــ فائق (ـــ کس ء) صف.
لیاقت میں فوقیت رکھنے والا ، بڑا لائق. مانا کہ اس لائن میں لائق فائق آدمی بھی موجود ہیں لیکن ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے. (۱۹۳۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۳۱). مجھے ایک مضمون دکھلایا گیا جو ایک سلسلہ لائق فائق اور محنتی جاپانی خاتون پر تھا . (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۵۲). [لائق + فائق (رک)].

ـــ مند (ـــ فت م ، سک ن) صف.
لیاقت رکھنے والا ، قابل ، ہوشیار. یہ کرامت حضرت کی دیکھ کر ایک لائق مند چیلہ اس کا حضرت کا خادم پشرف باسلام ہوا ، جس کا نام خاکی دیوان رکھاگیا. (۱۸۶۴ ، تحقیقات چشتی ، ۱۱۸۲). [لائق + ف : مند ، لاحقۂ صفت].

ـــ مندی (ـــ فت م ، سک ن) امث.
لیاقت ، قابلیت ، بڑائی ، سعادت مندی. یہ تمہاری لائق مندی ہے ، مرجاؤ گے تو یاد کرو گے. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۲۸) [لائق مند + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لائقہ (کس ء ، فت ق) صف مث.
لائق (رک) کی تانیث.

جو سرچں ہے ہر نعمت لائقہ
لذت تس کا لیتی ہے تجھ ذائقہ

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۲۷). بقدر امکان مدد دینا اپنی آرائے صائبہ و افکار لائقہ سے. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۳ : ۵۸). [لائق (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لائقی (کس ء) امث (قدیم).
لیاقت.

اگر اس کوں تجھے ملک تاثون ہے
بزرگی کوں جس لائقی ٹھانوں ہے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۰۶). [لائق (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لائل (کس مع ء) صف (شاذ).
وفادار ، مخلص ، خیرخواہ. مجھے یقین ہے کہ ... ہم لائل رعایا کے ساتھ ہمدردی اور فیاضی کا سلوک کرسکیں گے. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۷۹). [انگ : Loyal].

لائلٹی (کس مع ء ، سک ل) امث (شاذ).
وفاداری ، اخلاص ، خیرخواہی.

دلا دے ہم کو بھی صاحب سے لائلٹی کا پروانہ
قیامت تک رہے سید ترے آنر کا افسانہ

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ ، ۳ : ۱۳۳). لائلٹی میں جتنی سرگرمی کا اظہار کرو ... سرکار کبھی برا نہ مانے گی. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۱). [انگ : Loyalty].

لائم (کس ء) صف.
ملامت کرنے والا ، طعنہ دینے والا. لائم کی پروا نہ کر کے اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہی. (۱۹۳۱ ، انقلاب ، لاہور ، ۱۷ دسمبر).

یہی خیال اگر مستقیم و قائم ہو
کبھی نہ مورد تشنیع و لوم لائم ہو

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلام بےنظیر ، ۲۸۱). انسان اپنے سے خود باتیں کر رہا ہے جہاں اندیشۂ لائم نہیں ہے. (۱۹۶۱ ، عبدالحق ، مقدمات عبدالحق ، ۲ : ۹۸). [ع : (ل و م)].

لائن (کس ء) امث.
۱.(اً) **لکیر ، خط.** لائن ڈالنے کے مختلف قسم کے مارکر ہوتے ہیں. (۱۹۱۶ ، خانہ‌داری (معاشرت) ، ۱۵۹). (اا) **قطار ، سلسلہ ، صف.** جامع مسجد سے اتر کر اس لائن میں اول یہی عمارت آتی ہے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۱۲). یہ تینوں کیتھوڈز افقی سطح پر ایک لائن میں ٹیوب کی گردن میں لگی ہوتی ہیں. (۱۹۸۵ ، رنگین ٹیلی ویژن ، ۹۸) (ااا) **سطر ، مصرع.** یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک مصرعے یا لائن کے آخر میں وقفہ یا مقام وقفہ ہونا چاہیے. (۱۹۸۳ ، اردو اور ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۳۱۶). ۲.(اً) **ریل ، لوہے کی پٹری (جس پر ریل یا ٹرام چلتی ہے).** اگر ریلوے لائن کمپنی کے حوالے نہ ہوتی تو ریاست کو بڑا نقصان اٹھانا پڑتا. (۱۸۹۰ ، حسن ، جنوری ، ۷۳). تیزی سے قدم اٹھاؤ ، یہ آواز یہیں ریل ، ٹرامویے لائن اور موٹروں پر ہر جگہ سنائی دے گی. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، ۳ ، ۲ : ۸۵). ایک چھوٹا سا قصبہ ... اسی ریلوے لائن پر واقع ہے جو قرق لرایلی کو ادرنہ ... استانبول کی بڑی لائن سے ملاتی ہے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۷۹۹). (اا) **گلی ، سڑک.** بازاروں میں یہ خصوصیت تھی کہ ہر صنعت و تجارت کے لیے ایک لائن مخصوص تھی. (۱۹۳۸ ، البرامکہ ، ۱۲۳). ۳. **گفتگو وغیرہ کا سلسلہ یا موضوع.** میں اپنی لائن سے باہر ہوا جاتا ہوں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳). ۴. **ڈور ، سلسلہ ؛ ٹیلی فون ، ٹیلی گراف یا بجلی کا تار ؛ (مجازاً) رابطہ.** سرا میں نے سنا ہے کہ ، اور پھر ٹیلیفون کی لائن کٹ گئی ... (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۲۰۳). ۵. **حد ، حد بندی.** ہمارے درمیان انگریزی سرکار نے ایک لائن بنا رکھی ہے. (۱۹۳۹ ، آب رفتہ ، ۳۵). اب پتہ نہیں کون سی نئی لائن کھڑی کر کے ہماری راہ مسدود کرنا ہے. (۱۹۷۴ ، ہمہ یاراں دوزخ ، ۲۶۹). ۶. **شعبہ ، پیشہ ، شغل.** وہ کاروبار کی کسی خاص لائن میں قدم رکھتا ہے. (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۳۸). اداکاری میں ماہر معلوم ہوتی ہیں ، اسی لائن میں کیوں نہ چلی گئیں. (۱۹۷۶ ، آس ، ۴۳). ۷. **طریقۂ کار ، طرز عمل ، وضع ، انداز.** یہ سب ایک دوسرے لائن کی باتیں ہیں اور اچھوت اور چیز ہے. (۱۹۰۵ ، سی پارۂ دل ، ۱۹۸).

اگر دنیا کی ذہنی ترقی انھیں لائنوں پر ہوتی رہی ... تو خواہ مذہب کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کرے جملہ فنون لطیفہ کا رواج پانا یقینی امر ہے۔ (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۱۱۳)۔ [انگ : Line]۔

ـــ باندھنا محاورہ۔
قطار لگانا ، صف بستہ ہونا۔

> شہر اور قصبے تیرے مدائن
> صدیوں کی تاریخ باندھے ہے لائن

(۱۹۷۸ ، ابن انشا ، دل وحشی ، ۱۳۱)۔

ـــ بلاک (ـــ کس مج ب) امذ۔
(طباعت) سیسے وغیرہ کی پلیٹ پر الفاظ یا خطوط کا عکس جس میں بین السطور خالی جگہ کٹ کر حروف اور لکیریں اُبھری ہوئی باقی رہ جاتی ہیں اور اسے چھاپا جاتا ہے (ہاف ٹون کی ضد)۔ ایک اور شعبہ بلاک بنانے کا بھی ہوتا ہے جس میں ہاف ٹون اور لائن بلاک بنتے ہیں۔ (۱۹۴۳ ، فن صحافت ، ۱۶۱)۔ [انگ : Line Block]۔

ـــ حاضر کرنا محاورہ۔
پولیس کے محکمے میں کسی فرد کو سرزنش یا اس کے خلاف تفتیش کے لیے بلانا۔ پولیس چوکی کے انچارج کو لائن حاضر کر دیا گیا۔ (۱۹۷۵ ، مساوات ، کراچی ، ۲۰ اپریل ، ۳)۔

ـــ حاضر ہونا محاورہ۔
لائن حاضر کرنا (رک) کا لازم۔ کسی وجہ سے لائن حاضر ہو جاتا تھا تو بھی سب کو معلوم رہتا تھا کہ میں لائن حاضر ہوں۔ (۱۹۶۳ ، قاضی جی ، ۳ : ۱۰۹)۔

ـــ کلیر (ـــ کس مج ک ، سک ل ، فت ی) امذ۔
راستہ صاف ہونا ؛ (مجازاً) کسی اسٹیشن پر ریل گاڑی کے آنے کے لیے پٹری صاف اور آمد و رفت کے قابل ہونے کا اعلان (گھنٹی بجا کر) کیا جانا ، سگنل ڈاؤن ہونا۔ لائن کلیر ہو چکا اور تم نے اب تک بستر بھی نہیں باندھا۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۵۶)۔ [انگ : Line Clear]۔

ـــ مین (ـــ ی لین) امذ۔
بجلی ، ٹیلی گراف یا ٹیلی فون کے تاروں کی دیکھ بھال اور مرمت کرنے والا کارکن۔ ڈرائیور خان گل ... سیڑھی کا ٹرک اور لائن مینوں کو لے کر نکلتا ہے (؟ ، جنگ ، کراچی ، ۲۹ اگست ، ۹)۔ [انگ : Line Man]۔

لائنز (کس ء ، سک ن) امث ؛ ج (شاذ)۔
خطوط ، لکیریں۔ لائنز Lines کے مقابلے میں پوائنٹ کی جسامت کم ہوتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۳۹)۔ [انگ : Lines]۔

لائننگ (کس ء ، کس ن ، غنہ) امث (شاذ)۔
استر (جو کپڑے کے نیچے لگایا جاتا ہے)۔ ریشمی تو لائننگ ہے ، بلکہ خاص پیرس کے ہیں۔ (۱۹۳۷ ، دنیائے تبسم ، ۱۹)۔ [انگ : Lining]۔

لائنی (کس مج ء) امث۔
(تارکشی) تارکشی کے چرخ یا چرخی کے بیچ کی سوراخ دار چوبی لاٹ جو کیلے پر گھومتی ہے ، پھوکنی (ا پ و ، ۲ : ۸۸)۔ [مقامی]۔

لاؤ (۱) (و مج) امر۔
(رک : لانا جس کا یہ فعل امر ہے) حُسنِ کلام کے لیے زائد ، اچھا ، چلو کا مترادف۔ تو لاؤ یوں لکھ دوں کہ خدا ہریس ایکٹ کے تیز ناخن برباد کر دے۔ (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید (دیباچہ) ، ۷)۔

> لاؤ اک دن انہی سے میں پوچھوں
> دردِ دل کی مرے دوا کیا ہے

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۳۲۸)۔

ـــ سیپی کھکھور بھیتی میرے سیاں پر آتنی بیتی فقرہ۔
(پوربی) مجھے سیپی دو تا کہ میں دیوار کھرچوں ؛ میرے خاوند کا نقصان نہیں ہونا چاہیے ؛ عورتیں اس مقام پر کہتی ہیں جب کوئی نیا نوکر آ کر اچھا کام کرے (جامع اللغات)۔

ـــ لاؤ فقرہ۔
اور لاؤ ، اور دو۔

> اس چاہ کا نباہ نہیں آبرو کا کام
> ہر وقت لالچی کے تئیں لاؤ لاؤ ہے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸۲)۔
آدھی تنخواہ اُڑ گئی ہے میاں تم کو تو لاؤ لاؤ رہتی ہے
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۱)۔ پیمانہ چشم سے شراب غمزہ و ناز دیتی تھی ، بادہ کشوں کو اسی جا جماؤ ، ہر ایک کی زبان پر لاؤ لاؤ۔ (۱۸۸۸ ، طلسم ہوش ربا (انتخاب) ، ۳ : ۲۵)۔

لاؤ (۲) (و مج) امث۔
۱. چرس کھینچنے کی موٹی رسّی ، موٹا رسّا ؛ کوئی ایسی چیز یا آلہ جو کسی چیز کو حاصل کرنے ، متحرک کرنے اور کام میں لانے میں مدد کرے۔ رسا سن کا لانبا باندازۂ گہرائی چاہ کے باندھا جاتا ہے کہ اس رسے کا نام برت یا لاؤ ہے۔ (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۲۲)۔ دائیں دالان میں بیل کاٹنے ، چرسے کا چرس ، لاؤ کی رسّی ، ہل ... ہیں۔ (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۱۰۷)۔ لاؤ والا بیچارہ کوئی شریف آدمی تھا ، اس نے ایک گھڑا پانی بھر دیا۔ (۱۹۳۰ ، میلہ میں میلہ ، ۲۵)۔ ۲. اس قدر زمین جو ایک لاؤ (یعنی ایک چرس) کے ذریعے ایک دن میں سیراب کی جا سکے ، تقریباً ۵ ، ایکڑ زمین (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ ۳. ناؤ کا رسّا ، گن (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. (أ) وہ قرضہ جو کسی چیز کو رہن کر کے لیا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ (أأ) قرض جو بے ضمانت لیا جائے (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۵. سفیدی جو دیواروں پر کی جاتی ہے ؛ خوشامد (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔ [رک : لاونا ۲ کا حاصل مصدر]۔

ـــ اٹھانا محاورہ۔
کسانوں کو تقاوی دینا ، بونے جوتنے کے واسطے قرض دینا ، لاؤ کا خرچ اٹھانا (فرہنگ آصفیہ)۔

ـــ چلانا محاورہ۔
چرس کے ذریعے سے پانی نکالنا ، بیلوں کے ذریعے سے آب پاشی کرنا ، کنواں جوتنا (فرہنگ آصفیہ)۔

ـــ لَپیٹ (ـــ فت ل ، ی مج) امث۔
لگی لپٹی ، پاسداری ، ظاہرداری۔ اس نے بغیر کسی لاؤلپیٹ کے ... صاف صاف لوگوں کو بتا دیا کہ معجزے تو خدا کے پاس ہیں۔ (١٨٩٩ ، حیات جاوید ، ٢ : ٣٤٣)۔

راست گو بات میں رکھتے ہیں کہیں لاؤلپیٹ
روبرو آپ کے دشمن کو بٹھالوں تو کہوں

(١٩١١ ، ظہیر ، د ، ٢ : ٩٤)۔ [لاؤ + لپیٹ (لپٹنا (رک) کا حاصل مصدر)]۔

ـــ لَپیٹ کی باتیں امث ؛ ج۔
ظاہرداری کی باتیں ، گول مول باتیں۔ لاؤلپیٹ کی باتیں تو مجھے آتی نہیں تین ہزار روپیہ اسی نام کا میں نے الگ رکھا ہے وہ حاضر ہے۔ (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٢٣٤)۔

ـــ لگانا محاورہ۔
حق جتانا ، کسی سے قرضے کے عوض جائداد لینا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

لاؤبالی (و مج) صف۔
رک : لاابالی جو تصحیح املا ہے۔

دلِ وحشی کا بھی کیا کارخانہ لاؤبالی ہے
زرِ داغِ جنوں کا خرچ ہے سرکار عالی ہے

(؟ ، سیاح (فرہنگ آصفیہ))۔ [لاابالی (رک) کا بگاڑ]۔

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ۔
الھڑپن ، بے پروائی ، بے باکی ، گستاخی ، بے ادبی۔

تمہارا لاؤبالی پن تمہارا حسن ہے گویا
پری کیونکر کہیں تم کو جو تم میں آدمیت ہو

(١٨٨٢ ، مرزا صابر ، (فرہنگ آصفیہ))۔ [لاؤبالی + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

لاؤڈاِسپیکَر (ضم ء ، ضم و ، سک ڈ ، کس ا ، سک س ، ی مع ، فت ک) امذ ؛ ج لاوڈسپیکر۔
برقی قوت کے ذریعے آواز کو اونچا کرنے والا آلہ ، آلۂ مکبر الصوت۔ لاوڈاسپیکر نے ایک ایک حرف یعنی کھانسی کھنکار سنوا دی۔ (١٩٣٦ ، محمد علی ، ٢ : ٢٩٥)۔ اس وقت تک لاوڈاسپیکر ایجاد نہیں ہوا تھا۔ (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ١٢٣)۔
[انگ : Loud Speaker]۔

لاؤلاگ (و مج) امث۔
لاگ ڈانٹ ، دشمنی ، عداوت ، بیر۔

دوستو اس کو جو پکڑا ہے تو تم چھوڑیو مت
لاؤلاگ اپنے تئیں بھی اسی کافر سے ہے

(١٨٢٤ ، مصحفی (فرہنگ آصفیہ))۔ سب سے مزے کی بات یہ ہے کہ لاؤلاگ کی وجہ کسی کو بھی معلوم نہ تھی۔ (١٩٠٩ ، نانک کتھا ، ٩٢)۔ [لاؤ + لاگ (تابع)]۔

لاؤلشکَر (و مج ، فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ۔
فوج مع ساز و سامان ، لشکر اور اس کے ہمراہی ؛ (مجازاً) لوگوں کا ہجوم ، بھیڑبھڑکا۔ نہ اوس کو ملک گیری کا عزم نہ لاؤلشکر ہے۔ (١٨٠٣ ، گنج خوبی ، ٩١)۔

لاؤلشکر کچھ نہیں مغرور حسن اے جان ہو
تم بھی اپنے وقت کے فرعون بے سامان ہو

(١٨٧٨ ، سخن بے مثال ، ٨٨)۔

علاؤالدین چڑھا چتوڑ پر جب لاؤلشکر سے
اُدھر سے راجپوت آئے کفن باندھے ہوئے سر سے

(١٩١٥ ، مطلع انوار ، ٤٨)۔ [لاؤ (ع : لواء ـ علم ، جھنڈا کا بگاڑ) + لشکر (رک)]۔

لاؤنا (١) (و مج) ف م (قدیم)۔
لگانا۔

سنیے الک کی اولگ ہے سو بس ہے چک سوں چھڑاؤ
کہ لاوتے نہیں پچھو لڑے پر اجموڈا

(١٤١٧ ، بحری ، ک ، ١٢٩)۔ [مقامی]۔

لاؤنا (٢) (و مج) ف م (قدیم)۔
لانا (جامع اللغات)۔ [لانا (رک) کا ایک قدیم املا]۔

لاؤنی (و مج) امث۔
ایک قسم کے گیت جن میں بڑے بڑے قصے یا بیانات ہوتے ہیں ؛ مرہٹی ؛ فصل کا کاٹنا ، درو ؛ لانی ، فصل کاٹنے کی اجرت ؛ معاملہ ، مالگزاری ، خراج (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔
[س : لو लू ـ کاٹنا]۔

ـــ کَرنا ف م۔
فصل کاٹنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

لانی (١) امث۔
فصل کی کٹائی ، وہ غلہ جو فصل کاٹنے کی اجرت میں دیا جائے۔ میں بھی اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ لانی کرنے جایا کرتا تھا۔ (١٩٧٣ ، جہان دانش ، ١١٠)۔ [لاؤنی (رک) کا ایک املا]۔

لانی (٢) امث۔
١. خودرو دھان ، جنگلی چاول ، سب سے نچلے درجے کا چاول۔

موتی نے سرسوں میں لانی ملا کے بیلی ہے
جھرپ نہ آئے ... تو اللہ تیرا بیلی ہے

(١٩٦٧ ، الدھیر نگری ، ٤٤)۔ ٢. بھنا ہوا دھان ، بھنے ہوئے چاول ، مرمرے (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ [س : لاج + لا लाजा+झुकना]۔

لانی (٣) امث۔
(اینٹ سازی) اینٹ تھاپنے کی اُجرت۔ جب تک جئے محنت خشت سازی اور لانی سے اوقات بسر کرتے رہے۔ (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٠)۔ [مقامی]۔

لائی(۳) امث.
۱. پانی کی تہ میں جمی یا بیٹھی ہوئی کیچڑ (خصوصاً حوض یا تالاب وغیرہ میں). جب سب لائی بہ کر حوض تیز ، میں آ جاوے تو کارک بند کر کے پہلے حوض میں اسی قدر پانی اور بھر دیں. (۱۹۳۹ ، صنعت و حرفت ، ۱۱). ۲.شراب کی تلچھٹ ، دُرد شراب (فرہنگ آصفیہ). ۳. ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو چین سے آتا ہے ، گجرات میں بھی اس نام کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [ف].

لائی(۱) امث ؛ نیز لائے.
۱. شراب کی تلچھٹ ، دُرد شراب.

جوش جوئے کے گارا لائی ہے کا چاہیے ساقی
ہماری قبر اگر بنی ہو تو خشت سر خم سے

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۱۵۳). ۲. ایک قسم کا ریشمی پالانہ (نوراللغات). [رک : لائی (۳) کا ایک املا].

لائی(۲) امذ.
۱. بھنے ہوئے چاول ، مُرمُرے ، مُرمُرے (لائی) کے ستو سب سے بہتر ہیں ، تال مکھانے کے ستو مناسب نہیں نقصان کا احتمال ہے. (۱۹۳۰ ، سفر حجاز ، ۲۸۳). ۲. بھنا ہوا اناج ، بھنی ہوئی پھنکری ؛ ایک قسم کی سستی شیرینی جسے بچے کھاتے ہیں (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [رک : لائی (۲) کا ایک املا].

لائی دام بنے کام کہاوت.
روپے سے ہر کام ہو جاتا ہے (جامع اللغات).

لائی کا دارا تو کھانے کی داری ، نہ لائی کا دارا تو بڑنے کی خواری کہاوت.
شوہر کما کر لائے گا تو بیوی کھائے گی ، شوہر نہ کمائے گا تو فاقے ہوں گے ؛ مرد کمائے تو گھر کا گزارہ ہوتا ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لائی لگ (فت ل) صف.
جو اپنی عقل سے کام نہ لے اور دوسرے کے کہنے پر عمل کرے ، بیوقوف ، نادان ، مورکھ. دوسروں کی باتوں میں جلد آ جانے کے عادی لائی لگ پنجابیوں کو میں خوب جانتا ہوں. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۶). [مقامی].

لائی لوجی (و مج) امث.
(عور) خوشامد (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [غالباً : لائی (لانا (رک) کا فعل ماضی مونث) + لو (لانا (رک) کا فعل امر) + جی ، کلمۂ تعظیم].

لائیے سجنوں کی بیٹیاں جو رکھیں پنجوں کی لاج کہاوت.
شریف گھرانے کی بیٹیوں سے شادی کی جائے تو وہ ہر حال میں اپنے خاوندوں کے ساتھ خوش رہتی ہیں اور خاندان کی عزت کا ہمیشہ خیال رکھتی ہیں. شریف ماں باپوں کی بیٹیاں ہر حال میں خاوندوں کے ساتھ خوش ہیں ، فاقے کریں ، پیوند لگائیں اور بڑوں کی عزت ہاتھ سے نہ دیں ، وسنا ہوگا لائیے سجنوں کی بیٹیاں جو رکھیں پنجوں کی لاج. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۳۸). ایک طرف شفیق ماں ثابت ہوئیں تو دوسری طرف خدمت گزار اور غم گسار ... رفیقۂ حیات ، پھر ساری سسرال میں ان کا رکھ رکھاؤ دیکھ کر کہنا پڑتا تھا کہ لائیے سجنوں کی بیٹیاں جو رکھیں پنجوں کی لاج. (۱۹۶۸ ، یاد شاید ، ۳۳۷).

لائے امث.
شراب کی تلچھٹ ، دُرد مے.

مصحفی کو رات ساقی نے جو دی لائے شراب
اُٹھ گیا جھنجلا کے وہ شیشے پہ ساغر مار کے

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۶۱).

نہ دل سے جائے گی ساقی کبھی ولائے شراب
ملی ہوئی ہے مرے آب و گِل میں لائے شراب

(۱۸۵۲ ، برق ، د ، ۱۳۱). [ف].

لایبل (کس ی ، فت ب ج ب) امذ.
ازالۂ حیثیت عرفی کا سبب یا ذریعہ ، غلط اور ہتک آمیز بیان کا موجب. یہ الزام مذہب اسلام پر ایسا ہی بڑا لایبل ہے کہ جس طرح کوئی کہے کہ مذہب عیسوی غلامی کی حمایت کرتا تھا. (۱۸۸۸ ، رسالہ حسن ، دسمبر ، ۲۸). [انگ : Libel].

لایٹ ہوس (کس ی ، و لین) امذ.
رک : لائٹ ہاؤس. بہت سے جہاز ... اس بندرگاہ پر لنگر انداز ہوں گے جو ممالک مغربی و شمالی کے لایٹ ہوس کی روشنی سے منور ہے. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۱۲). [انگ : Light House].

لایح (کس ی) صف.
رک : لائح.

تھا نور نبیؐ اُس سے لایح
تھی مشک کی بو اس سے فایح

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۳). دور کے لوگوں کو ملاحظہ گورنمنٹ گزٹ اور ہدایت نامہ پائے تالیف خاص بندگان مع القاب ممدوح واضح و لایح ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۸).

واضح ، بیّن ، ظاہر ، لایح ، بادی
ثابت ہے ہلاکت آفرینی زر کی

(۱۹۷۴ ، لحن صریر ، ۲۳۳). [ع : (ل و ح)].

لایف (کس ی) امث.
رک : لائف ؛ زندگی. لایف ، زندگی حیات یا جان کے مفہوم میں بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۸۴). [انگ : Life].

لایق (کس ی) صف.
رک : لائق.

محمد قلی فرزند اسی راج کا کہ لایق ہے وو تخت بور تاج کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۳).

کوئی جائے کر عرش نیچے کھڑا
جہاں کے ہو لایق کہاں جا پڑا
(١٦٦٩ ، آخر گشت ، ١٠٠).

خدا جانے فلک کو داغ مجھ سے کیوں عداوت ہے
کسی فن میں نہ لایق ہوں نہ فایق ہوں نہ کامل ہوں
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١٢٣). [لائق (رک) کا ایک املا].

ــــُ الذِّکر (ـــــضم ق ، غمرا ، ل ، شد ذ بکس ، سک ک) صف.
ذکر کے لائق ، قابل ذکر ، تذکرے کے لائق. ہم ان کو واجب الشکر لایق الذکر فائق الفکر اعتقاد کرتے ہیں ہر چند کہ وہ جامۂ نسوانی میں متجلی ہیں. (١٨٨٨ ، تشنیف الاسماع ، ١٠). [لایق + رک : ال (١) + ذکر (رک)].

ـــــ مَنْد (ـــــفت م ، سک ن) صف.
رک : **لائق مند.** یہ کرامت حضرت کی دیکھ کر ایک لایق مند چیلہ اس کا حضرت کا خادم مشرف باسلام ہوا. (١٨٦٣ ، تحقیقات چشتی ، ١١٨٢). [لایق + مند ، لاحقۂ صفت].

لایَلْٹی (فت ی ، سک ل) امث.
وفاداری ، اخلاص ، خیرخواہی . سب سے زیادہ وفاداری اور لایلٹی ... کی مستحکم بنیاد ... سرسید کی مذہبی تحریروں نے مسلمانوں میں قائم کی ہے. (١٨٩٨ ، مقالات حالی ، ١ : ٢١٦).
[انگ : Loyalty].

لآل (فت ل ، ممدودہ) امذ ؛ ج.
موتی ، مروارید ، گوہر.

کیا کیا نہ کہے گئے فلک کے احوال
کیا کیا نہ پروئے عقل و دانش کے لآل
(١٩٣٨ ، الخیام (ترجمہ رباعیات) ، آزاد توکلی ، ٢١)
[لآلی (رک) کی تخفیف].

لآلی (فت ل ، ممدودہ) امذ ؛ ج.
موتی ، گوہر ، مروارید. لآلی حمد و جوہر ثنا تحفہ وار شایان اوس بادشاہ عالی بارگہ کوں. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٩).

جو میری نثر کے دیکھے لآلیِ منثور
اٹھائے مسند حشمت حجاب سے کاؤس
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ٢١). صدف کا منہ کھلا ہے کہ لآلی آبدار اوگل رہی ہے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ١٦١). اس خزانے میں سے لآلی آبدار اور لال و جواہر نکلتے چلے آ رہے ہیں. (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ٢٠). [ع : لؤلؤ (موتی) کی جمع].

ـــــ فَرایِد (ـــــفت ف ، کس ی) امذ.
لؤلؤ فریدہ (دریتیم ، وہ موتی جو اکیلا سیپی میں پیدا ہو) کی جمع (ماخوذ : نوراللغات). [لآلی + فرابد (فریدہ (فرید (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث کی جمع)].

لَب (فت ل). (الف) امذ.
١. (أ) **انسانی جسم میں منھ کے دہانے کے دونوں کنارے ، ہونٹ ، شفت ، کنارہ (عموماً بطور جمع مستعمل).**

لا گیا ہے لذّت جب تجھے تج لب کا سکی تب تجھے
امرت نہیں بھاتا کوثر سے ہوا فارغ
(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ٢ : ١٦٢).

ترے لب اوپر جھپ سول پلتا ہے ہر مکڑا
کہ جیوں مچھلی آ آ کے ٹھنگتی ہے چارا
(١٦٧٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٨٦).

منطق و حکمت و معانی پر مشتمل ہے کلام تجھ لب کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٥).

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٢٩٢). وہ ایک لمحہ ، لب سے جام کو جُدا نہیں کرتا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ ، ٢ : ١٠١).

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
(١٩٢٤ ، بانگ درا ، ١٩).

جانے کس رنگ میں تفسیر کریں اہل ہوس
مدح زُلف و لب و رُخسار کروں یا نہ کروں
(١٩٥٢ ، دست وفا (نسخہ ہائے وفا ، ١٣٢)). (أأ) **کسی جانور یا حیوان کے ہونٹ .** بالائی «لب» ایک وسطی شگاف کے ذریعے دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے. (١٩٨١ ، اساسی حیوانیات ، ١٢٧) . ٢. **مونچھوں کے وہ بال جو ہونٹ کے کنارے سے متصل ہوتے ہیں ، اگر بڑھے ہوئے ہوں تو پینے کی چیز میں بھیگ جاتے ہیں (عموماً جمع میں مستعمل جیسے : لبیں بڑھ گئی ہیں).** امام صاحب کی عمر ستر سال سے کچھ زیادہ ہی تھی سر منڈا ہوا ، لبیں کتری ہوئی ، تہ بند باندھے ہوئے ، سبز عمامہ سر پر ، لال تسبیح ہاتھ میں بدصورت ، بدوضع ، بدقطع (١٩٢٩ ، تمغۂ شیطانی ، ٥٧). ٣. **کسی شے کا کنارہ (عموماً دریا ، ساحل ، کاغذ یا کپڑے وغیرہ کا)، حاشیہ.**

گُلوں کا لبِ نہر پر جھومنا اسی اپنے عالم میں منہ چومنا
(١٧٨٣ ، سحرالبیان ، ٣٩). سامنے اُگال دان ، لب قالین پیچوان چوکیوں کے گردا گرد کرسیاں تھیں. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٢٣٧). جیسے اوڑھنی کے لب پر دھنک ٹانک دو تو اچھی معلوم ہے. (١٩١٥ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ٧). زخم کے دونوں لب آپس میں اس وقت تک نہ ملنے پائیں جب تک کہ ان کے اندر گوشت نہ پیدا ہو جائے. (١٩٣٦ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ٢ : ٣٣). ملتحمہ میں عمودی شگاف دے کر زخم کے اندر لب کو اوپر اٹھاویں. (؟ ، کتاب العین ، ٦٠٥). ٤. **(مجازاً) تھوک ، لعاب دہن.** آں حضرتؐ نے ان کے زخموں کو پیار کیا اور اپنا لب ہاتھ پر مل کر چھالوں اور زخموں میں لگا دیا. (١٩١٦ ، میلادنامہ ، ٩٩). ہاں کیا حضرت علی کا لب تھا کہ دو ہی گھونٹوں میں پھوڑے کا پتا تک نہ رہا. (١٩١٧ ، طوفان حیات ، ٥٩) . ٥. **(آب براری) مشک کے دہانے کا اوپر نیچے کا جبڑا** (ا ب و ، ١ : ٢٠٢). ٦. **سموسے یا لقمی کے کنارے جو مسالا بھرنے کے بعد بند کر دیے جاتے ہیں** (ا ب و ، ٣ : ١٧٩) . (ب) امث . ١. **دونوں ہاتھوں کی کنجائش ، دونوں ہاتھوں کو ملا کر بنائی گئی اوک یا اوکھ ، لپ.**

نہیں کافی ہے تجکو یہ کہ ڈالے تو سر پر اپنے تین بار تین لب پانی سے. (۱۸٦٧ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳٦). ملکۂ دوراں نے اپنے ہاتھ سے دال کی سات لبیں بھر کر پہلے لگن میں ڈالیں. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۳۲). ۴. (تصوف) کلامِ معشوق (مصباح التعرف). [ف : لب ؛ قب س : लप].

ـــــ آب کس اضا ؛ امذ ؛ م ف.

دریا ، ندی یا حوض وغیرہ کا کنارا.

جلوہ‌گر آب میں اُدھر مہتاب جلوہ‌افگن پری اِدھر لبِ آب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۳۷).

زمیں پر سے آخر اٹھایا اسے
لبِ آب جا کر جلایا اسے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۱۷). سب کو یہی دھن ہے کہ لبِ آب کی ضرورتوں سے فراغت ہوتے ہی اپنے گھوڑوں کو کولے پر رکھ کے گھر کا راستہ لیں. (۱۹۳۲ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۳۸۱). [لب + آب (رک)].

ـــــ بالا کس صف ؛ امذ.

بالائی لب ، اوپر کا ہونٹ.

لبِ بالا کو یا اسکے پکڑ کر
اکاڑی کی طرف کھینچ لائے بزور

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۹). تاج گل میں دو حصے ہوتے ہیں جنہیں لبِ بالا اور لبِ زیریں کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۳). [لب + بالا (رک)].

ـــــ بام کس اضا ؛ صف ؛ م ف.

۱. چھت یا کوٹھے کے کنارے پر ، چھت کی منڈیر پر ؛ (مجازاً) زوال پذیر ، مائل بغروب.

قسمت تو دیکھ ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
دو ایک ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا

(۱۷۹۵ ، قائم ، ک ، ۱ : ۳).

افسوس ہے کہ ہم تو ہیں مستِ خوابِ صبح
اور آفتابِ حشر لبِ بام آ گیا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲).

اب آفتابِ عمر ، لبِ بام برق ہے
ہشیارباش وقت ہے غافل زوال کا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۴). زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہے اور دنیاوی حیات کا آفتاب لبِ بام ہوتا ہے ، ہاتھ پاؤں میں گرمی نہیں رہتی. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۱٦).

ڈوبنے والے ستارے اے لبِ بام آفتاب
سرزمینِ ہند میں ہونے کو ہے تو باریاب

(۱۹۱۳ ، مطلعِ انوار ، ۵۵). ۲. لب بام کھڑے پکار نہیں ہے آنے جانے والوں کو. (۱۹۹۲ ، اردونامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۷). [لب + بام (رک)].

ـــــ باندھنا محاورہ (قدیم).

خاموش رہنا.

او یوں بولتا تھا جو ہونی لیم شب
کھولیا تھا زباں پور باندیا تھا جی لب

(۱٦۳٦ ، خاورنامہ ، ۳۸۸).

جو دیکھے گُل رُخوں کو لاؤ بالی
بجا ہے کر لبِ اظہار باندھے

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۳۳۴).

ـــــ بَستگی (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) امث.

خاموشی ، چپ سادھنے کا عمل.

لب بستگی کا روزہ شاید کھلے ہمارا
شام و شفق سجن کی مسّی و رنگ پاں ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ٦۲).

لب بستگی سے لطفِ عروسی سخن میں تھا
مثلِ زباں کلام حجاب دہن میں تھا

(۱۸٦۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۸۴). [لب + ف : بستہ ، بستن - باندھنا (ہ مبدّل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ بَسْتَہ (ـــــ فت ب ، سک س ، فت ت) صف.

جس کے لب بند ہوں ، جو زبان بند کیے ہوئے ہو ، خاموش ، چُپ چاپ.

سوسن خود لب بستہ تھی یا اس کی گویائی سے دل شکستہ. (۱۸۵۷ ، مینا بازار اردو ، ۲۳). دل شکستہ ، لب بستہ حجرہ کا دروازہ بند کئے گریہ و زاری میں مشغول رہتے. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۱۰۱). [لب + ف : بستہ ، بستن - باندھنا سے صفت].

ـــــ بَلَب (ـــــ فت ب ، ل) صف ؛ م ف ؛ بشر لب بہ لب.

۱. منھ سے منھ ملائے ہوئے ؛ مراد : مقابل ، سامنے ، منھ در منھ ، روبرو ، آمنے سامنے.

لگا ہے یاں تلک منہ جام کم ظرف
کرے ہے اس کے جا کر لب بہ لب عرض

(۱۸۹۳ ، بیدار ، د ، ۳۲).

لب بہ لب غیر رہیں مجکو نہیں حکم حضور
کیا کہوں میری لجی جاتی ہے ، اس غم سے کمر

(۱۸٦۱ ، کلیات اختر ، ۹۵۲). ایک جام شراب اپنے لبوں سے لگا کر تو مجکو عطا کر کہ میں اسی وسیلے سے تجھ سے لب بلب ہوں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۹۵۷).

سب اس سپہر میں غازیوں کی چال ڈھال ہے
تیغوں سے لب بہ لب دمِ جنگ و جدال ہے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

تو نے غم سے ہمیں کبھی ساقی
سینہ یا سینہ لب بہ لب نہ کیا

(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۳۹).

ساتھ پینے کا مزہ کیا ہو کہ رشک آتا ہے
لب بلب تم ہو مرے سامنے پیالے سے

(۱۹۳٦ ، جلیل ، روح سخن ، ۱۱۵). ۲. منھ بند کیے ہوئے ، خاموش.

تو چاہے لب‌بلب ہو جانے چاہے ہونٹھ چبلائے
ہمارا خونِ دل ثابت ہے تیری سرخیٔ پاں پر

(۱۸۵۸ ، کلیاتِ تراب ، ۸۸).

یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب
ہوئی لب بہ لب دم بخود لاجواب
(١٨٩١ ، لوح محفوظ ، اثر ، ٥٢). ٣. سیرے ملا کر. گھڑی کے دو شیشوں کو لب بہ لب رکھ کر اور تار سے باندھ کر تول لو. (١٩٢٥ ، عمل کیمیا ، ٣٦٥). جس میں نیکی اور بدی لب بہ لب ملتی ہے. (١٩٨٦ ، نیم رخ ، ٨٧). [ف: لب + بہ (حرف جار) + لب (رک)].

ـــ بَنْد کَرْنا محاورہ.
تیز شیرینی سے ہونٹوں کو چپکانا ، از حد شیریں ہونا.
ہم سے تو نہ بات آج ہوئی ہونٹ بھی چپکے
لب بند کیے دیتی ہے تقریر تمھاری
(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٨٠٦).

ـــ بَنْد ہونا محاورہ.
لب بند کرنا (رک) کا لازم.
نہ کبھو وا نہ ہوئے وصف پہ اغیار کے لب
بند ہوتے ہیں مزے سے مرے اشعار کے لب
(١٨٣٦ ، معروف ، د ، ٤٣).
شربت قند مکرر کا مزہ پاتے تھے
دور سے دیکھ کے لب بند ہوئے جاتے تھے
(١٨٢٥ ، مونس ، مراثی ، ٢ : ٣٣).
گالیاں وہ دے رہا ہے اور مرے لب بند ہیں
یہ اثر ہے یار کچھ شیرینیٔ تقریر کا
(١٨٨٦ ، دیوان سخن ، ٥٩).

ـــ بَنْدی (ـــ فت ب ، سک ن) امث.
کچھ کہنے یا لکھنے پر پابندی ، زبان بندی.
تیری لب بندی سبق آموز گویائی ہوئی
طعنہ زن ہیں تجھ پہ قومیں تیری ٹھکرائی ہوئی
(١٩١٣ ، شکریۂ یورپ ، ١). غنچے کی لب بندی اور خاموشی اس کے حسن کا احساس عطا کرتی ہے. (١٩٨٤ ، مرزا غالب اور مغل جمالیات ، ٥٠). [لب + ف : بند ، بستن ـ بندھنا سے فعل امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنْدھنا/بَنْدھ جانا محاورہ.
لب بند ہونا ، انتہائی مٹھاس کی وجہ سے ہونٹوں کا چپکنا.
تیر کھایا ہے جو عشقِ دہنِ شیریں میں
قطرِ شیرینیِ خوں سے لبِ سوفار ہے بند
(١٨٩٢ ، شعور (نوراللغات)).
لب بندھ گیے اف چاشنیِ شورِ تبسّم
اب زخمِ جگر خندۂ بیجا نہیں کرتے
(١٩١٩ ، رمب ، ک ، ٢١٥).

ـــ بوسی (ـــ و مج) امث.
منھ چومنا ، لب سے لب ملانا ، ہونٹوں کو بوسہ دینا.
گرچہ لب بوسی نہ پاؤں پائے بوسی بس ہے مج
تج محبت کوں صنم پست و فرازی ہے مباح
(١٦٤٢ ، شاہی ، د ، ٢٥). [لب + ف : بوس ، بوسیدن ـ چومنا سے امر + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَر آنا/پَہ آنا ف ل ؛ محاورہ.
زبان پر آنا ، کچھ کہا جانا ، ہونٹوں سے نکلنا ، زبان پر جاری ہونا.
ہوش اوڑ جائیں گے اے زلفِ پریشان تیرے
لب پہ آیا جو مرے حال پریشاں کا
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ٥٥).
لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
(١٩٠٥ ، بانگ درا ، ١٩).
دل میں اک شخص سے کتنے ہی گلے ہوں لیکن
لب پہ آتا نہیں کچھ حرفِ محبت کے سوا
(١٩٤٩ ، زخمِ بہتر ، ١٣٠).

ـــ پَر آہ ہونا محاورہ.
زبان پر آہ و زاری ہونا ، شکوہ شکایت ہونا.
ہوئی ہے مجکو جرس سے یہ بات اب ثابت
شکستہ دل جو ہوا اوس کے لب پہ آہ نہیں
(١٨١٦ ، دیوان ناسخ ، ١ : ٥٧).

ـــ پَر بَکْنا محاورہ.
منھ در منھ بکنا ، منھ پر بیہودہ بکنا.
ہتھیاروں کو ہتھوانس کے اکبر یہ پکارے
کیا بکتے ہو بیہودہ سخن لب پہ ہمارے
(١٨٧٤ ، انیس (مہذب اللغات)).

ـــ پَر جان آنا/ہونا محاورہ.
دم لبوں پر آنا ، جان بلب ہونا.
وہ طفلِ شیرخوار اب رگڑ رہا ہے ایڑیاں
لبوں پہ جان آ گئی ، لے رہا ہے سسکیاں
(١٩٦٢ ، ہفت کشور ، ١٠٥).

ـــ پَر/پَہ دَم آنا محاورہ.
دم لبوں پر آنا ، جان بلب ہونا.
دیکھنا ضبط ہمارا کہ دم آیا لب پر
وہ جو دل میں تھے نہ منہ پر کسی عنوان آئے
(١٨٣٩ ، ریاض البحر ، ٢٦٣).

ـــ پَر/پَہ دَم ہونا محاورہ.
دم لبوں پر ہونا ، مرنے کے قریب ہونا ، جان بلب ہونا.
پان وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم سے لہو
ان کے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پر دم ہے
(١٨٥٨ ، امانت ، د ، ٩٥).

ـــ پَر شیخ بَغَل میں اِینْٹیں کہاوت.
دل میں کچھ زبان پر کچھ ، منافقانہ گفتگو یا انداز. ظاہری میل جول دل میں کانٹے بھرے ہوئے ، لب پر شیخ بغل میں اینٹیں. (١٩٢٣ ، خونی بھید ، ١٠٨).

ـــ پَر/پَہ لانا محاورہ.
زبان پر لانا ، تذکرہ کرنا ، کچھ کہنا.

اب لب پہ لائیں کیا اری صورت کلیم
حشر کے روز وعدۂ دیدار ہو چکا
(۱۸۷۲ ، مراۃ الغیب ، ۳۸).

وہ ستم گر کہ بے میرے ستائے نہ بنے
میں وفا کیش کہ لب پر گلہ لائے نہ بنے
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۶۹).

---پَر مُہر لگانا محاورہ.
سکوت کرنا ، خاموش ہو جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پَر/ پَہ نام آنا ف س ؛ محاورہ.
زبان پر نام آنا ، کسی کا نام لینا ، کسی کو یاد کرنا.

اگر مرتے ہوئے لب پر نہ تیرا نام آئے گا
تو میں مرنے سے باز آیا ، مرے کس کام آئے گا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی (مہذب اللغات)).

اس وقت کی ندامتِ پنہاں نہ پوچھ تو
جب بے خودی میں لب پہ ترا نام آ گیا
(۱۹۶۶ ، ہونٹے رسیدہ ، ۹۰).

---پَر ہونا محاورہ.
کچھ کہنا ، منھ سے نکلنا. حرف دل کا اضطراب ہے اور لب پر ایک دعا ہے. (۱۹۷۹ ، اعلیٰ تعلیم ، ۱۰).

---پَہ دھڑی جمانا محاورہ.
خوبصورتی کے لیے ہونٹوں پر سرخی لگانا ، ہونٹوں پر مسّی کی تہہ چڑھانا ، پان کھا کے لا کھا جمانا.

ہے نرگسِ شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل
برگِ گُلِ سوسن نے دھڑی لب پہ جمائی
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵).

---پَہ رکھا ہونا محاورہ.
پہلے سے کچھ کہنے کو تیار ہونا.

ذرا دم لو کہیں گے حالِ دل بھی
ہمارے لب پہ رکھا ہے گلا کیا
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۰).

---پَہ لَب رَکھنا محاورہ.
ہونٹوں سے لگانا.

کوزے کے جو لب پہ لب کو رکھا اک دم
تا کہ ملے رازِ زندگی ہم دم
(۱۹۸۲ ، دستِ زر فشاں ، ۱۰۶).

---پَہ مُہر لگنا محاورہ.
زبان بندی ہونا ، خاموش ہو جانا.

دل کو تھی غم سے خود فراموشی
لگ گئی لب پہ مہر خاموشی
(۱۸۶۸ ، زہر عشق ، ۶).

---پَہ نام رَہنا محاورہ.
یاد آوری ہونا ، کسی کو یاد کرتے رہنا.

اوسی کی زلف کا سودا مدام رہتا ہے
اوسی کا لب پہ شب و روز نام رہتا ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۳).

---تَر کَرنا ف م ؛ محاورہ.
تھوڑا سا پانی پینا ، ہونٹ تر کرنے کے لیے تھوڑا پانی پینا ، برائے نام پیاس بجھانا. وہ پانی ہاتھ سے پھینک دیا اور لبِ خشک تک تر نہ کیے. (۱۸۸۷ ، نہرالمصائب ، ۱۸۶).

پیاسے بھرے فرات سے لب تر کیا نہیں
حق کی قسم میں کھاتا ہوں پانی پیا نہیں
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---تَر ہونا محاورہ.
رک : لب تر کرنا (رک) کا لازم ، ہونٹوں کا بھیگنا.

کئی تشنگی سے نوش کر لب تر ہونے پر دم آتا
تجھ خوش ادھر کا جام سچ کوثر ہوا ہے نیں غلط
(۱۶۷۹ ، شاہ سلطان ثانی ، د ، ۱۳۸).

---تِشْنَہ (---فت ت ، سک ش ، فت ن) صف.
پیاسا ، تشنہ لب.

ساقی مرے بھی دل کی طرف ٹک نگہ کر
لب تشنہ تیری بزم میں یہ جام رہ گیا
(۱۷۸۳ ، درد ، د ، ۲۱).

ہوں وہ لب تشنہ کہ میں دامنِ دریا سمجھوں
برقِ پُرسوز کا ہاتھ آئے جو طرفِ داماں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۲).

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا
بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۸). [لب + تشنہ (رک)].

---تَقْرِیر کس صف (---فت ت ، سک ق ، ی مع) امذ.
مراد : سخن ، گفتار ، تقریر ، بیان ، اندازِ بیان.

اے مصحفی جب ایسی غزل تو نے کہی ہے
کیونکر نہ فصاحت لبِ تقریر سے ٹپکے
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۲۹).

نعت میری ، مرے اشکوں کی زبانی سن لو
اس سے بہتر لبِ تقریر کہاں سے لاؤں
(۱۹۷۷ ، ماحصل ، ۶۷۳). [لب + تقریر (رک)].

---تَک آنا محاورہ.
رک : لب پر / پہ آنا.

کی قناعت میں سب نے روپوشی
نہیں لب تک سوال آتا ہے
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۰۹).

وجہِ رسوائی احساس ہوا ہے کیا کیا
وہ فسانہ کہ جو لب تک مرے آیا بھی نہیں
(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۲۱۵).

ـــــ تیغ کس اضا(ـــــ ی مج) امذ.
(کنایۃً) تلوار کی دھار، تلوار کی آب (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[لب + تیغ (رک)].

ـــــ جام کس اضا ؛ امذ.
پیالے کا کنارا.

ساقی ترے میکش ہیں وہ مستی میں بھی ہشیار
جو خندۂ مینا و لبِ جام سے چونکے

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۹۲). [لب + جام (رک)].

ـــــ جاں بَخش کس صف(ـــــ فت ب ، سک خ) امذ.
زندگی بخشنے والے ہونٹ ؛ (مجازاً) معشوق کے ہونٹ.

مر گئے سینکڑوں بیمار تری آنکھوں کے
لبِ جاں بخش کسی کے بھی نہ کچھ کام آیا

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)) . ہائے وہ کس بیقراری کا وقت ہوتا ہے جب ترستی ہوئی نگہ سے ایک حال پر ٹھہرا ہی نہیں جاتا ، کسی شرمائی ہوئی نظر سے دوچار ہوتا تھا کہ جھک پڑی، شوق نے پھر ابھارا تو لبِ جاں بخش پر پہونچی . (۱۹۳۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۱ : ۱۸). [لب + جاں بخش (رک)].

ـــــ جُو کس صف(ـــــ و مج). (الف) امذ.
نہر کا کنارا ، ندی کا کنارا.

اس سرو قد کے سامنے مارے حجاب کے
گڑ گڑ گئے ہیں سرو لبِ جُو کمر کمر

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵۳).

یاد آ جاتی ہے وہ چین جبیں دیکھ کے موج
لہر سی دل میں ہمارے لبِ جو آتی ہے

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۰۱).

چاند سے پھول ہیں ، لبِ جُو ہے
میرے پہلو میں دل نہیں تُو ہے

(۱۹۸۶ ، شعلۂ گل ، ۲۳۱). (ب) م ف. لبِ دریا ، نہر کے کنارے.

بادہ کش غیر ہیں گلشن میں لبِ جُو بیٹھے
سنتے ہیں جام بکف نغمۂ کوکو بیٹھے

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۸۵). [لب + جُو (رک)].

ـــــ جوڑ پراٹھے (ـــــ و مج ، سک ڑ ، فت پ) امذ ؛ ج.
(لکھنؤ) دو روٹیوں کو اوپر تلے ملا کر بنائے جانے والے ایک خاص وضع کے پراٹھے. لب جوڑ پراٹھے ، عام ہیں یہ سہل اور سستی چیز ہے چپاتی کے آٹے کی دو چنگیروں پر گھی لگا کے تلے اوپر رکھ کر چپکا دیتے ہیں سوکھنے پر اتار کے گھی لگاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۶۰). [لب + جوڑ (رک) + پراٹھے (رک)].

ـــــ چاٹنا محاورہ.
کسی چیز کی لذت محسوس کرنا ، دیر تک چٹخارے لینا.

حلاوت یاد کرکے تیرے لب کی
میں اپنے چاٹتا ہوں بارہا لب

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۳۶۷) . لب چاٹتے ہیں ، رال ٹپکتی ہے ، اوس کے شیرہ کے حلقہ بگوش غلام ہیں . (۱۸۴۵ ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۹۰).
چٹنی ، آچار اور مُربّے لب چاٹیے ، ایسے ذائقے کے (۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۲۰۷).

ـــــ چَبانا محاورہ.
حسرت ، افسوس یا غصّے میں خود اپنے ہونٹ کاٹنا ، ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا.

لبِ حسرت کیوں میں چباتا ہوں
زخمِ غم کھا کے بلبلاتا ہوں

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۲).

نورِ دنداں تجھے ہنس ہنس کے دکھاوے ہر دم
لب کو دندانِ تاسف سے چباوے ہر دم

(۱۸۴۷ ، جولاں (شعلۂ جوالہ ، ۱ : ۳۵۹)).

شیریں لبوں کے ہیں لبِ شیریں فدائے لب
دیکھے یہ لب تو یوسفِ مصری چبائے لب

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۹۵).

ـــــ چَش (ـــــ فت چ) صف.
چاشنی ، مٹھاس ، ذائقہ ، مزہ.

کب منشتر نمک سے ہوئی تسکینِ جراحت
لبِ چش ہے نمک سار مرے زخمِ کہن کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۵۵) . [لب + ف : چش ، چشیدن = چکھنا سے صفت].

ـــــ خُشک ہونا محاورہ.
۱. پیاس کا غلبہ ہونا ، تشنگی کی وجہ سے ہونٹ خشک ہونا.

تمہارے یہ طوفاں غم ہے سو کیا
لب خشک اور چشمِ نم ہے سو کیا

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۴).

میری آنکھیں روتی ہیں ناسخ اسی افسوس میں
آہ ہم تر ہوں لبِ آلِ پیمبر خشک ہوں

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نوراللغات)) . ۲. بہت زیادہ تعریف کرنا ، تعریف کرتے کرتے منھ خشک ہو جانا (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ دَرْیا کس اضا(ـــــ فت د ، سک ر). (الف) امذ.
دریا کا کنارا ، ساحل (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) م ف.
دریا کے کنارے ، دریا پر.

جلوہ ہے مجھی سے لبِ دریائے سخن پر
صد رنگ مری موج ہے میں طبعِ رواں ہوں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۲۹). ہم لوگ تو حبابِ لبِ دریا ، چراغِ سحری ، آفتابِ لبِ بام ہیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۴۲۸).
جھٹپٹا وقت ہے لبِ دریا ایک مندر میں جل رہا ہے دیا (۱۹۲۰ ، روحِ ادب ، ۳۵). شاہراہ پر پہنچ گیا ، یہ لبِ دریا واقع بہت کافی لمبی سڑک ہے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۳).
[لب + دریا (رک)].

ـــــ دَم کس صف(ـــــ فت د) م ف ؛ صف.
جاں کنی میں ، مرنے کے قریب. جب بالکل آخری وقت آیا اور لبِ دم ہو گئے تو مرحوم نے بڑی مشکل سے بتائے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۱). [لب + دم (رک)].

ـــــ دوچار کس صف(ـــــ و مج) م ف.
کنارے پر ، منزلِ مقصود پر ، آخری مرحلے پر. دوسرے دن رات کے کوئی دس بجے ہونگے کہ اس اندر باہر کی آمد و رفت میں بہت تیزی آگئی ، میں سمجھا کہ اب معاملہ بس لبِ دوچار پر آ گیا ہے. (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۰۳). [لب + دو + چار (رک)].

ـــــ دوختہ (ـــــ و مج ، سک خ ، فت ت) صف.
سلے ہوئے ہونٹ ؛ مراد : لب بند ، خاموش.

لب دوختۂ کشمکشِ بیم و رجا ہوں
اقرار نہ لب پر ہے نہ انکار خطا کا

(۱۹۲۶ ، فغانِ آرزو ، ۲۲). [لب + ف : دوختہ ، دوختن - سینا سے حالیہ تمام].

ـــــ دوز (ـــــ و مج) صف.
لبوں کو سی دینے والا ، لبوں کو چپکا دینے والا ؛ (کنایۃً) بہت میٹھی چیز. لکھنؤ کی بالائی بڑی لب دوز کشمیری چائے ... اور شیریں ترین. (۱۹۶۵ ، کانٹوں کا پھل ، ۱۶۲). [لب + ف : دوز ، دوختن - سینا سے امر].

ـــــ راہ کس صف ؛ صف ؛ م ف.
لبِ سڑک ، سرراہ. اور ایک مسجد محلہ مدرسہ میں لب راہ بنائی جہاں ملا بہاؤالدین مدفون ہیں. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۱۵۷). [لب + راہ (رک)].

ـــــ ریز (ـــــ ی مج) امذ ؛ صف لبریز.
بھرا ہوا ، پُر ، لبالب ، کناروں سے اوپر تک بھرا ہوا. ایک سلسلہ نہروں کا جو زیادہ تر خشک رہتی ہیں لیکن بارشوں کے زمانے میں لب ریز ہو جاتی ہیں سندھ کی مختلف شاخوں کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدنِ ہند ، ۱۸). جبرئیل آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ فلاں شخص کو حق تعالیٰ نے اپنا محبوب بنا لیا ہے پس اے آسمان کے رہنے والو! تم بھی اس کو اپنا محبوب بنا لو ... تاآنکہ اس شخص کی محبت سے خطیرۃ القدس لب ریز اور معمور ہو جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، عبقات ، ۳۰۱).

دل معنیِ رنگیں سے لب ریز ہے سودا کا
اس غنچے میں پھولے ہے گلزار بہت تحفہ

(۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۹۷۶). [لب + ف : ریز ، ریختن - بکھیرنا].

ـــــ زَخْم کس اضا(ـــــ فت ز ، سک خ) امذ.
زخم کے کنارے.

آبِ شمشیر سے محروم نہ رکھ اے قاتل
سوکھے جاتے ہیں لبِ زخم مرے تر ہو کر

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۵۳). [لب + زخم (رک)].

ـــــ زیریں کس صف(ـــــ ی مج ، ی مع) امذ.
نیچے کا ہونٹ ؛ مراد : نیچے کا حصہ ، کھلے ہوئے پھول کا زیریں حصہ. تاج گل میں دو حصے ہوتے ہیں ، جنہیں لب بالا اور لبِ زیریں کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۰۷). [لب + زیریں (رک)].

ـــــ ساحِل کس اضا(ـــــ کس ح) م ف.
ساحل کے کنارے.

سیرِ دریا میں جو دیکھا یار کو غیروں کے ساتھ
میں یہ رویا نوح کا طوفان لبِ ساحل اوٹھا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۱). سسلی کے دارالسلطنت پلرمو میں جو لبِ ساحل واقع تھا ، عظیم الشان بندرگاہ اور جہاز سازی کا کارخانہ تھا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۷۰).

میں نے سیکھا لبِ ساحل سے نظارا کرنا
اور ہر منزلِ انسان سے کنارا کرنا

(۱۹۵۱ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ۳۳). [لب + ساحل (رک)].

ـــــ سڑک کس اضا(ـــــ فت س ، ڑ) م ف ؛ ظرف.
(عو) سڑک کے کنارے پر ، سڑک سے ملا ہوا. جن کی بیٹھک نواب کی مسجد کے شمال میں لبِ سڑک واقع ہے. (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۳). لوگ اپنے اپنے کوٹھوں ، آنگنوں اور چوپالوں یا اپنی اپنی دوکانوں کے نیچے لبِ سڑک سو رہے ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۲۲۵). میں برلبِ سڑک کھڑا رہا اور ٹریفک کو بحال کرنے میں مدد دیتا رہا نتیجہ یہ رہا کہ اسی دن جمعہ کی نماز باجماعت حضرت بل میں ہزاروں شہریوں نے ادا کی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۸۱۸). [لب + سڑک (رک)].

ـــــ سُوال کُھلْنا محاورہ.
مانگنا ، طلب کرنا.

اربابِ ضبط کے نہیں کُھلتے لبِ سوال
اپنا ہی خونِ دل ہے چمن میں غذائے گل

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۷۷).

ـــــ سُوال وا کَرْنا محاورہ.
رک : لب سوال کھلنا. زید جب ان کے پاس پہونچے اور لب سوال وا کیا تو دریافت کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو ، زید نے کہا حرم مکہ سے اُن بزرگ نے کہا جاؤ تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ دینِ حق کا وہیں ظہور ہونے والا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۶).

ـــــ سُوفار کس اضا(ـــــ و مع) امذ.
تیر کی چٹکی ، تیر کی موٹھ کا وہ شگاف جسے تیر چلاتے وقت کمان میں پھنساتے ہیں.

ہم سراپا ہستی تھے سب تھے لبِ معشوق تیر
ہر دہانِ زخم میں دندان لبِ سوفار تھا

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۱۲).

خونِ ناحق سے بچایا تھا غضب کا لا کہا
لبِ معشوق سے کچھ کم لبِ سوفار نہ تھا

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۸۹). [لب + سوفار (رک)].

ـــ سے لب کرنا / ملانا محاورہ (شاذ).
ہونٹ سے ہونٹ ملانا ، منھ سے منھ ملانا ، پیار کرنا . یکایک تمنائے ہم آغوشی میں... اپنے لب کو لبِ معشوق سے لب کیا. (١٨١٣ ، نورتن ، ٣٩).

ـــ سینا محاورہ.
زبان بند رکھنا ، خاموش کر دینا ، زبان پر بندش لگا دینا .

یہ سحر چہرہ فروزی سے کیا گل نے
کہ سی دیا لبِ معجز بیانِ بلبل کو
(١٨٢٣ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ١٤٩).

ہاتھ باندھے ہوئے پھرتے ہیں یہاں دست دراز
لب سیے رہتے ہیں بیہودہ سرا وقتِ سخن
(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٨٩).

سرکار لب ہی سی لوں میں بہتر ہے اس گھڑی
اس بات سے کہ جھوٹ کی پھٹکوں سزا کڑی
(١٩٨٣ ، قہر عشق ، ٣٥٣).

ـــ شکایت وا کرنا محاورہ.
شکایت کے لیے لب کشائی کرنا ، شکایت کرنا. شدائد کے خلاف لبِ شکایت وا کرنا دلیل خام کاری ہے. (١٩٤٦ ، سخن ور نئے اور پرانے ، ٣٠).

ـــ شکر (ـــ فت ش ، سک نیز فت ک) صف.
میٹھے ہونٹ والا ، شیریں لب ؛ (کنایۃً) معشوق.

چنچل چنچل چنچل تھے خوباں میں خوب ازل تھے
تس لب شکر کے جھل تھے سدور ہوا ہے کھارا
(١٦٤٢ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ٤٩).

کیا خوب ہوا آج کہ وو مو کمر آیا
تھا جس کے بنا شور وو ہی لب شکر آیا
(١٤٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٣٣).

کونسے وفا میں کون مزا زندگی کا ہے
بولے ہے مجھ سے تلخ مرا لب شکر ہنوز
(١٤٩٥ ، دل عظیم آبادی ، د ، ٥٥).

کیا کیا مگس عقل کے باندھے ہیں پر و بال
کو کر کے شکر خندہ بہم لب شکر چند
(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ١ : ٢٠). [لب + شکر (رک)].

ـــ شکرین (ـــ فت ش ، ک ، ی مع) امذ.
(تصوف) ملل منزلہ اور طرق مختلفہ کو کہتے ہیں جو انبیا و رسلؑ کو بوساطت ملک حاصل ہوتے ہیں اور تصفیہ کے ساتھ ہوتے ہیں (مصباح التعرف). [رک : لب شکر + ین ، لاحقۂ صفت].

ـــ شمشیر کس اضا (ـــ فت ش ، سک م ، ی مع) امذ.
تلوار کی دھار یا باڑ (جامع اللغات). [لب + شمشیر (رک)].

ـــ شیریں کس صف نیز بلا اضا (ـــ ی مع ، ی مع) امذ.
١. (تصوف) کلام بے واسطہ بشرط ادراک اور شعور کے (ماخوذ: مصباح التعرف ، ٢٣٢). ٢. **میٹھے ہونٹ ، شیریں لب ؛ (کنایۃً) معشوق کے ہونٹ** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٣. **مراد : شیریں بیانی** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لب + شیریں (رک)].

ـــ فرش کس صف (ـــ فت ف ، سک ر) امذ ؛ م ف.
فرشِ زمین ، فرش کا کنارہ ، زمین ؛ زمین تک ، فرش پر. جس وقت وزیر آیا ، لب فرش تک اس کا اقبال فرمایا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٩٣). ایک روز ہم مرزا نوشہ کے مکان پر گئے نہایت حسنِ اخلاق سے ملے لبِ فرش تک آ کر لے گئے. (١٨٨٣ ، تذکرۂ غوثیہ ، ١٠٠). ارکانِ انتظامیۂ ندوہ ہزآنر کے استقبال کے لئے لبِ فرش دورویہ صف باندھ کر کھڑے ہوئے. (١٩٣٣ ، حیاتِ شبلی ، ٤٨٣). قاضی اسلم کی عدالت میں لبِ فرش وہ رُک گیا. (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٥٠٩). [لب + فرش (رک)].

ـــ فریاد وا ہونا محاورہ.
فریاد کرنا ، دہائی دینا.

اس مصیبت میں ہے اک تُو ہی سہارا اپنا
تنگ آ کر لبِ فریاد ہوا وا اپنا
(١٩٠٣ ، باقیات اقبال ، ١٥٨).

ان کے آگے لبِ فریاد بھی گویا نہ ہوئے
چپ رہے ہم جو لبِ شکوہ گذاری آیا
(١٩٥١ ، حسرت موہانی (مہذب اللغات)).

ـــ کاٹنا محاورہ.
رک : لب چبانا.

کیوں نہ کاٹیں لب اطبا مر گیا
حال پوچھا تھا ترے بیمار سے
(١٨٥١ ، مومن ، ک ، ١٩٦).

دیکھا جو سہانے ستم بے ادبوں کو
دریا بھی لگا کاٹنے غصے سے لبوں کو
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ٢ : ١٢٢).

ـــ کام امذ.
(سالوتری) **گھوڑے کا ایک مرض جس میں اس کا ہونٹ نیچے کے دانت کی جڑ سے مل کر بیر کے برابر پھول جاتا ہے** (ماخوذ: زینت الخیل ، ٤٢).

ایک لب کام ہے مرض پُر ہول
بد ہے آزار اور بڑا یہ قول
(١٨٨١ ، زینت الخیل ، ٤٢). [لب + ف : کام (رک)].

ـــ کُشا (ـــ ضم ک) صف.
لب کشائی کرنے والا ، اظہار خیال کرنے والا.

کیوں چمن میں بے صدا مثلِ رمِ شبنم ہے تو
لب کشا ہو جا سرودِ بربطِ عالم ہے تو
(١٩٢٤ ، بانگ درا ، ١١٣). شعر و شاعری پر لب کشا ہوں تو جغادری شاعروں کے ہوش اُڑ جائیں. (١٩٨٩ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ١٨٣). الاؤ کے گرد دائرہ تنگ ہونا شروع ہو گیا کہ قصہ خواں لب کشا ہوا تھا. (١٩٩٢ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ١٣٤). [لب + ف : کشا ، کشادن ـ کھولنا سے صفت فاعلی].

---کُشائی (---ضم ک) امث.
بات کرنا ، زبان کھولنا ، کچھ کہنا. صفیہ نے پہلے لب کشائی کی. (١٩١٢ ، یاسمین ، ٦٣). ان کے خلاف کوئی لب کشائی کی جرات نہیں کر سکتا تھا. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبیؐ ، ٣ : ٢١٣). میرا لب کشائی کرنا پھول پر عطر ملنے کے مترادف. (١٩٩٣ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ٨٥). [لب کشاء + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---کی آگ امث.
ہونٹوں کی گرمی ، لبوں کی حرارت.

وہ لب کی آگ ، وہ ماتھے کا نور کیا کم تھا
مرے جنوں کو خود اتنا غرور کیا کم تھا
(١٩٥٧ ، نبضِ دوراں ، ٩٥).

---کھولنا محاورہ.
بولنا ، بات کرنا ، بات چیت کرنا.

کیا واں تھے ارزانا در تیرہ شب
او طہماس پر کھولیا تقریبں سوں لب
(١٦٣٩ ، خاورنامہ ، ٣٨٣).

کم بولنا ادا ہے ہرچند پر نہ اتنا
موند جائیں چشمِ عاشق تو بھی وہ لب نہ کھولے
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢١٥).

کبھی لب کھول بالحن طرب خیز
سخن کو لب سے کرتے تھے گہرریز
(١٨٥٧ ، مصباح المجالس ، ٩٠).

رگِ گل لالہ توہیں لب کھول
کیا تو گونگی ہے او کلی بول
(١٨٨٧ ، ترانۂ شوق ، ٥٨).

لبِ عاشقِ بیمار یہ کھولا نہیں جاتا
دم بند مسیحا کا ہے بولا نہیں جاتا
(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ٧). مُردے حرفِ شکایت ادا کرنے کے لیے خدا کے سامنے دربار قیامت ہی میں لب کھول سکیں گے. (١٩٢٠ ، مضامین شرر ، ٣ ، ١ : ١٦٥). اب ارجمند نے پہلی بار لب کھولے اور درشتگی سے بولی اب ... اپنے یہاں آنے کا مقصد بیان کریں. (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ٣٩).

---کُھلنا محاورہ.
رک : لب کھولنا جس کا یہ لازم ہے.

وہ لب کھلیں تو بکھر جائیں نغمہ ہائے ارم
وہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیفِ میخانہ
(١٩٧١ ، روش صدیقی (مہذب اللغات)).

---گَرداں صف ؛ امذ.
(کنویں ، حوض یا چشمے وغیرہ کا) **باہر نکلا کنارہ.** اوس وقت وہ عورت دانا اور پارسا کنویں کے لب گرداں پر آئی اور پوچھنے لگی. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ٦٣). ایک تالاب آبِ مُصفّا سے لبریز لب گرداں الماس کا بنا ہوا. (١٨٧٧ ، طلسم گوہربار ، ١٥٩). ہر طرف نہریں اور چشمے جاری لب گرداں ہر ان کے کنکاری . (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ٦٥). چاروں طرف لب گرداں اوس کے پختہ اور بہت یا کیزہ بنوا کے کوسوں تک ... خس و خاشاک ... صاف ... کروا دیا. (١٨٩٣ ، کوچک باختر ، ١٢٣). ہر طرف نہر جاری تھی جس کے لب گرداں بلور کے تھے. (١٩٠٣ ، آفتاب شجاعت ، ٢ ، ٢ : ٣٢). سنگ مرمر کا حوض جس کے چاروں طرف نہریں جس کی لب گرداں سے پانی چھلک رہا ہے. (١٩٢٣ ، خلیل خاں فاختہ ، ١ : ٥٩). [لب + ف : گرداں = پھرا ہوا].

---گَزاں (---فت گ) صف.
ہونٹ چباتا ہوا (غصے ، حسرت یا افسوس وغیرہ سے).

وہ اس کی ترچھی نگاہیں بھری ہوئی جنون
وہ لب گزاں متبسم بدیدۂ مخمور
(١٨٨٦ ، دیوان سخن دہلوی ، ٢٢). [لب + ف : گزاں ، گزیدن - کاٹنا سے لاحقۂ فاعلی].

---گُفتار وا کَرنا محاورہ.
زبان کھولنا ، بولنا ، بات کرنا.

اسی خیال میں تھا دیکھتا خدا کی طرف
کئے خموشی فکرت نے وا لبِ گفتار
(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢٨٧).

---گُلفام کس صف (---ضم گ ، سک ل) صف.
گلابی ہونٹ ؛ مراد : محبوب کے ہونٹ.

اس نے لیا جو آئینہ میں بوسہ اپنا آپ
اللہ رے نازکی لبِ گلفام چھل گیا
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٢). [لب + گُلفام (رک)].

---گور کس اضا (---و مج) صف ؛ م ف.
مرنے کے قریب.

حرف آئے نہ مسیحا کی مسیحائی پر
ہے لبِ گور یہ بیمار خدا خیر کرے
(١٨٣٢ ، دیوان رند ، ١ : ٢١٩). ابوبکر کو بہت ہی ضعیف اور گویا لب گور پایا. (١٩٢٠ ، رسائل عمادالملک ، ٢٣). عصمت نے ... ایک بظاہر لبِ گور کردار کو زندگی و توانائی کا مرقع بنایا ہے. (١٩٩٢ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ٦١). [لب + گور (رک)].

---گور پُہنْچنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، جاں بلب ہونا. ایک دن حاکم کے پاس گیا اور کہا کہ میں تو اب بڑھاپے سے لب گور پہنچا ، مجھے قید سے رہائی دو. (١٨٧٣ ، سخندان فارس ، ٢٧).

پہنچا ہوں لبِ گور تو میں اے غمِ الفت
اب چھوڑ کہ مجھ میں نہیں دم اور زیادہ
(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ١٨٦).

---گور ہو جانا / ہونا محاورہ.
قریب المرگ ہونا ، جاں بلب ہونا. اسے سخت بخار چڑھ آیا اور بخار کی بھی وہ شدت ہوئی کہ وہ لب گور ہو گئی. (١٨٩١ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ٢٧٣).

ہم لبِ گور ہو گئے ظالم تو لبِ بام کیوں نہیں آتا
(١٩٠٥ ، دیوان انجم ، ٣٣).

ـــــگویا کس صف(ـــو مج) صف.
بولنے والا ہونٹ ؛ (مجازاً) قوتِ گویائی ، نطق.

ہیں ہر دم بے زخمِ دل کو رونا
دہن پایا لبِ گویا نہ پایا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۳).

متصور کو ہوا لبِ گویا پیامِ موت
اب کیا کسی کے عشق کا دعویٰ کرے کوئی

(۱۹۰۵ ، بانگِ درا ، ۱۰۵).
لبِ گویا عذابِ جاں ہے فراز جو بھی کہنا ہو سوچ کر کہنا
(۱۹۸۹ ، کلیاتِ احمد فراز ، ۱۰۹). [لب + گویا (رک)].

ـــــلَعْل کس صف(ـــفت ل ، سک ع) صف.
۱. لعل کی طرح سُرخ ہونٹ ؛ مراد: معشوق کے لب.

مرے کے بھی نہ جو کہ لبِ لعل کام آئے
پتھر ہے پھر وہ لعلِ بدخشاں ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۱۳).

خد و خال خوبی آگیں ، لبِ لعل پان سے رنگیں
نظر آفتِ دل و دیں ، مژہ صد مضرت افزا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، کہ ، ۱ : ۲).
کر دیا ہم نے لبِ لعل کو عیسیٰ مشہور اب تو بوسہ دو کوئی
ایسی باتوں کا بھی صاحب ہمیں انعام نہیں واہ وا صلِّ علیٰ
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۲) . چشمِ جادو دیکھ کر نرگسِ شہلا شرمائے ... لبِ لعل شکر خاکی تعریف پھرنگ محال ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶). ۲. **(تصوف) کلامِ معشوق** (مصباح التعرف). [لب + لعل (رک)].

ـــــلَعْلیں کس ہبت(ـــفت ل ، سک ع ، ی مع) امذ.
لعل جیسے ہونٹ ، سرخ ہونٹ.

وہ رنگ ہے لبِ لعلیں کا ، چھوٹ پڑتے ہی
عقیق و لعل کا دل خون ہو گیا اے شوخ

(۱۸۶۸ ، سخنِ بے مثال ، ۳۴). گلابی رخسار ، معصومیت میں سرشار ، لبِ لعلیں ، گلِ ناشگفتہ ، تلِ سیاہ درِ ناسفتہ ، موسیٰ کی جان حسن کی کان. (۱۹۱۲ ، شہیدِ مغرب ، ۸).
لبِ لعلیں و مرمریں سینہ صبح کی لو ، شفق کا آئینہ
(۱۹۵۷ ، نبضِ دوراں ، ۸۲).

میرے محبوب ، خدا کے لیے افسردہ نہ ہو
لبِ لعلیں سے تبسم کی امانت مت چھین

(۱۹۸۷ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں (اظہر) ، ۱ : ۹۳).[لب + لعل (رک) + یں ، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــــلگانا محاورہ.
لعابِ دہن کسی چیز پر ملنا ، تھوک میں تر کرنا.

لب لگا کر ساری ڈنڈی پیل دی
پیڑوں تک شوق سے تو ٹھیل دی

(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگیں ، ۱ : ۷۷). کتاب کھول تو ورق باہم چسپاں پائے ، انگلی سے لب لگا کر اوراقِ چسپاں کو پریشان کیا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۲).

ـــــمَعْشُوق کس اضا(ـــفت م ، سک ع ، و مع) امذ.
مراد: پُرتکلف و مرصّع حقہ. یکایک تمنائے ہم آغوشی میں ... اپنے لب کو لبِ معشوق سے لب کیا. (۱۸۱۳ ، لورتن ، ۳۹). میاں گدو لبِ معشوق حقہ ہاتھ میں لیے دم لگاتے باہر آئے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۳). حضور کوئی ایک ذات کے حقے تھے ، دربار میں «حسنِ محفل» رئیسوں کے ہاں لبِ معشوق ... محفل میں آ جائے تو معلوم ہو دلہن آ گئی. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ۹۲). [لب + معشوق (رک)].

ـــــمَعْشُوق ہونا محاورہ.
تیر کا نشانے پر جا کر سوفار تک گڑ جانا ، پورا تیر بیٹھنا. اگر ہمارا تیر لبِ معشوق ہوا تو خوب گل چھرے اڑائیں گے. (۱۸۶۳ ، نتائج المعانی ، ۱۸۱).

زنگیر کا کھنچنا تھا کہ سرکش ہوئے رہگیر
ہونے لگا پیہم لبِ معشوق پر ایک تیر

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۲۳۶). تیرِ دعا ہدفِ اجابت پر لبِ معشوق ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۱۳).

ـــــمَیگُوں کس صف(ـــی لین ، و مع) صف.
شراب کے رنگ جیسے ہونٹ ، سرخی مائل یا گلابی ہونٹ.
لبِ میگوں پہ جان دیتے ہیں ہمیں شوقِ شراب نے مارا
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۴۷).

محفل میں ، میں تو اس لبِ میگوں کے سامنے
نامِ شراب لے کے گنہگار ہو گیا

(۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۸۳). [لب + مے (رک) + گوں ، لاحقۂ صفت].

ـــــمَرگ کس اضا(ـــفت م ، سک ر) م ف.
مرنے کے قریب. تاروں کی تھکی ماندی روشنی میں سارا شہر تاریک و لبِ مرگ معلوم ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۱۳). [لب + مرگ (رک)].

ـــــنازُک کس صف(ـــضم ز) امذ ؛ ج.
نازک ہونٹ ؛ مراد: خوبصورت اور دلکش ہونٹ.

ذوق جلدی ہے گلرنگ سے بھر ساغرِ مُل
لبِ نازک کو ہے اس کے ہوسِ جامِ شراب

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۳). [لب + نازک (رک)].

ـــــنُوشیں کس صف(ـــو لین ، ی مع) امذ.
معشوق کے لبِ شیریں.

ناصح نہ سنیں گے لبِ نوشیں کی قسم ہے
شیریں سخنی تیری ہمارے لیے سم ہے

(۱۷۵۵ ، مفتون (غلام مصطفیٰ) (فرہنگِ آصفیہ ، ۳ : ۱۷۱)).
[لب + ف : نوش ، نوشیدن سے امر + یں ، لاحقۂ نسبت].

ـــــنان کس اضا ، امذ.
روٹی کا کنارہ ، روٹی کے کنارے کا ٹکڑا یا جزو.
لبِ نان اک بار دینے لگے دمِ آب دشوار دینے لگے
(۱۸۱۰ ، میر ، کہ ، ۹۷۸).

چاند سے ہاتھوں سے اپنے وہ قمر دے پھینک اگر
حسنِ ماہ تو لب نانِ گدا پیدا کرے
(١٨٥٤ ، گلستانِ سخن ، ٣٧٤).

خورا ک اور پوشا ک ان کی نہ پوچھو
دمِ آب حاصل نہ پیدا لب نان
(١٩١١ ، کلیات اسمٰعیل ، ١٨٢). [لب + نان (رک)].

---نہ کھولنا محاورہ.
چپ سادھنا ، خاموش رہنا. وہ جان سے گیا مگر افشائے راز میں لب نہ کھولا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٩٦).

---نہ ہلانا محاورہ.
رک : لب نہ کھولنا ، چپ رہنا ، خاموش رہنا ، بات نہ کرنا ، زبان نہ ہلانا ، اُف نہ نکالنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---وا کَرْنا محاورہ.
لب کھولنا ، کچھ کہنا ، لب کشا ہونا. اس نے دمیرے سے لب وا کیے. (١٩٧٥ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ١٣٨).

---و دَہَن (---و مع ، فت د ، ہ) امذ ؛ ج.
منھ اور ہونٹ ؛ مراد : منھ. جو لفظ اُن کے لب و دہن سے نکلتا تھا اس کی صدائے بازگشت تمام ہندوستان میں سُنی جاتی تھی. (١٩٢٥ ، وقار حیات ، ٦٠٧).

لب و دہن بھی ملا گفتگو کا فن بھی ملا
مگر جو دل پہ گذرتی ہے کہہ سکوں بھی نہیں
(١٩٧٨ ، جاناں جاناں ، ١٣٢). [لب + و (حرف عطف) + دہن].

---و رُخْسار (---و مع ، ضم ر ، سک خ) امذ ؛ ج.
گال اور ہونٹ ؛ مراد : معشوق کا چہرہ.

جانے کس رنگ میں تفسیر کریں اہلِ ہوس
مدحِ زلف و لب و رخسار کروں یا نہ کروں
(١٩٥٢ ، دستِ صبا (نسخہ ہائے وفا ، ١٣٢)). فن کے پس منظر میں جہاں «لب و رخسار کی نرم و نازک چاندنی» ، گیسوؤں کے خنک سائے ، تصوف اور «عشق و مستی» میں «انفرادیت» کچھ عرصے کے لیے کائنات کا دکھ درد بھلا دیتی ہے. (١٩٥٩ ، نبضِ دوراں ، ١٣). [لب + و (حرف عطف) + رخسار (رک)].

---و عارِض (---و مع ، کس ر) امذ ؛ ج.
رک : لب و رخسار.

کس لیے سجدے میں جُھک جاتی ہیں ، کیا باقی ہیں؟
صبحِ دم موجِ صبا کرتی ہے کس کے لب و عارض کا طواف
(١٩٨٠ ، تشنگی کا سفر ، ٣٦). [لب + و (حرف عطف) + عارض (رک)].

---و لَہْجَہ (---و مع ، فت مع ل ، سک ہ ، فت ج) امذ.
انداز گفتگو ، لفظ ادا کرنے اور آواز نکلنے کا انداز (بولنے یا لکھنے میں) لفظوں کا استعمال اور ان کی ادائیگی.

میرا سا لب و لہجہ کہاں مرغِ چمن میں
گل کترون ہوں سو رنگ کے میں طرزِ سخن میں
(١٧٩٥ ، قائم ، د ، ٨٩).

روزمرہ شرفا کا ہو سلاست ہو وہی
لب و لہجہ وہی سارا ہو متانت ہو وہی
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣١٦). میں نے آج تک انگریزوں کو بات کرتے نہیں سنا معلوم نہیں وہ کیونکر بات چیت کرتے ہیں اور ان کا لب و لہجہ کیا ہے. (١٩١٠ ، مکاتیب امیر مینائی (دیباچہ) ، ٣). وزن ، نغمگی ، موسیقیت ، زبان ، لب و لہجہ ... سب ہی کچھ شامل ہے. (١٩٨٩ ، شاعری کیا ہے ، ٢٣). اس کا لب و لہجہ بہت ہمدردانہ ہو گیا. (١٩٩٣ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ٧). [لب + و (حرف عطف) + لہجہ (رک)].

---ہلانا محاورہ.
بولنا ، کچھ کہنا. جب یہ سخن زبانِ مقدس خیرالبشر سے گوش کیا در جواب ہو لب نہ ہلائے. (١٨٥٥ ، غزوات حیدری ، ٢٩٣).

قاصد سمجھ کہ بچ ہی گیا کشتۂ فراق
اس نے سوالِ وصل پہ گر لب ہلا دیا
(١٨٩٧ ، خانۂ خمار ، ١٦). ایسے ملکی معاملوں میں وہ کسی کی نہیں سنتے ، میری بھی مجال نہیں کہ لب ہلا سکوں. (١٩٢٥ ، مینا بازار ، شرر ، ١٣٩).

لب ہلائیں تو یہ سورج یہ قمر بھی چھن جائے
ہاتھ اٹھائیں تو دعاؤں سے اثر بھی چھن جائے
(١٩٨٣ ، سرو سامان ، ١٣٣).

---ہِلْنا محاورہ.
لب ہلانا (رک) کا لازم ، ہونٹوں کو جنبش ہونا ، گلہ شکوہ ہونا.

ذکر خالق میں لب ان کے جو ہلے جاتے تھے
غنچے فردوس کے شادی سے کھلے جاتے تھے
(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣١٧).

نظریں بھی ملیں ، کچھ لب بھی ہلے
ماتھے پہ شکن بھی اک ابھری
(١٩٨١ ، ماحصل ، ٣٣٦).

لُب (ضم ل) امذ.
١. (ہر چیز کا) جوہر ، ست ، اصل ، مغز ، گودا ، مینگ ، خالص. ہر چیز جن عالی مدارج ارباب کے حضور میں .. جس سے مراد اس داستان کا لب مضمون ہے جو عرض کی جائے گی. (١٩٠٢ ، آفتاب شجاعت ، ١ : ٨). (ح) لب (Medulla) یا گودے. (١٩٣٨ ، عملی نباتیات ، ٣٥). مسام دار عظمی بافت کے سرخ لب سے بھرے ہونے کی بجائے کردوسی خط سے ایک کثیف سخت مادہ اسی نوعیت کا تعویاب ہوتا ہے. (١٩٣٨ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ١ : ٢٨٩). خشبہ کے مرکزی ٹھوس ستون کے وسطی حصہ میں کعبی بافتی (Parenc Hymatous) خلئے نمودار ہوتے ہیں اس کعبی بافتی حصے کو لب (Pith) کہتے ہیں. (١٩٦٦ ، مبادی نباتیات ، ٢ : ٥٩٣). ٢. عقل ، دانش جو وہم و تخیل سے پاک ہو.

علوم اوروں کو حاسق فی الکتب ہیں
مگر قاسم وہ اہلِ قلب و لُب ہیں

(۱۸٦٦ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۸۰). ۳. (تصوف) صفتِ حیات اور تجلی روحی نیز وہ عقل جو منور ہے نورِ قدسی سے اور صاف ہے اوہام و تخیلات سے (مصباح التعرف). [ع]

ـــ اللُب (ـــ شد ب بضم ، غم ا ، سک ل ، ضم ل) امذ.
تصوف) مادّۂ نورِ الٰہیٰ قدسی جس سے عقل تائید پاتی ہے اور بسبب اس تائید کے اوہام اور تخیلات سے مُصَفّا ہوتی ہے اور اس سے ان علوم کو ادراک کرتی ہے جو ادراکِ قلب سے برتر ہیں (مصباح التعرف). [لب + رک : ال (۱) + لب (رک)].

ـــ پوش (ـــ و مج) صف.
لب سے ڈھکا ہوا ، پانٹوں سے چھپا ہوا. سیریبر و اسپائنل اعصاب تقریباً کُل کے کُل لُب پوش عصبی ریشوں سے بنے ہیں. (۱۹۳۳ ، عصبیات ، ۳). [لُب + ف : پوش ، پوشیدن ـ چھپانا ، ڈھانپنا بطور صفت].

ـــ سِنّی (ـــ کس س ، شد ن) امذ.
(طب) دانت کا گودا جو اس کے جوف میں ہوتا ہے اور اس کے اندر عروق و اعصاب ہوتے ہیں (ماخوذ : مخزن الجواہر ، ۷۳۳). [لب + ع : سن ـ دانت + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ لُباب کس اضا (ـــ شد ب بکس ، ضم ل) امذ.
خلاصے کا بھی خلاصہ ، ماحصل ، مغز ہی مغز ، اصلی جوہر ، اصل مقصد.

لئے جوتوں سرتاج ہے سارے الوالالباب کا
شعر منج غواص کا ہے عین جیوں لُبِّلباب

(۱٦۷۸ ، غواصی ، ک ، ۳۱).

منفق ہو کے عاقلاں نے کہا
دل کوں تیرے جگت میں لُبّلباب

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰۱).

اُن کے وصفوں میں لکھے ہیں کئی کتاب
کہ ہیں وہ تحقیق میں لُبّلباب

(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب ، باقرآگاہ ، ۸). تعمیلِ ارشاد میں مَیں نے بہت ہی مختصر طور پر اس کے مطالب کا چربا اُتار کر لان کونکساٹ کا لُبّلباب پیش کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ ، ۲ : ۱). بہترین اور وافر لُبّلباب عورت اور مرد کے عنفوانِ شباب کا اولاد پیدا کرنے میں صَرف کیا جائے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۳۲). قرآن کی دعوت کا لُبّلباب یہ ہے کہ اگر لوگ اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں گے ، رموزِ فطرت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے تو ان کی فطرتِ سلیمہ خودبخود ان کی راہنمائی باری تعالیٰ کی طرف کرے گی. (۱۹۹۳ ، اردونامہ ، لاہور ، مارچ ، ۱۳). [لب + لباب (رک)].

لَبّا (فت ل ، شد ب) امذ ، ج لبے.
(خوراک) جسم میں جگر کے نیچے اور گُردوں کے اوپر کمر سے ملا ہوا سفید رنگ کھیری کی وضع کا گوشت کا چھوٹا سا ٹکا جس کے کھانے سے پیشاب کی زیادتی اور شکر کا پیشاب میں آنا کم ہو جاتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۸۸). [رک : لب الب].

لُباب (ضم ل) امذ.
(ہر چیز کا) خالص مغز (عموماً «لب» کے ساتھ مستعمل). اے حق شناسانِ لب و لُباب ، صاحبانِ کتاب ... شہادت ہو. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۲۱). [ع : لباب ـ خالص].

لَبادہ (فت ل ، د) امذ.
جاڑے کے موسم میں لباس کے اوپر کا ڈھیلا ڈھالا پنڈلی تک لمبا جامہ ، جُبّہ ، دگلا ، فرغل (بیشتر روئی بھرا ہوا یا اُوق).

ہجر میں لاغر بدن حد سے زیادہ ہو گیا
جو شلوکا تھا ہمارا سو لبادہ ہو گیا

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۳۲). کوئی راہ گیر لبادہ اوڑھے چلا جاتا تھا. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۵۱). جاڑوں میں یہ مسرت کم حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ میاں کی سترپوشی ، روئی دار لبادہ کرتا رہتا ہے. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۳ : ٦). وہ لوگ جو بھاری بھرکم لبادوں میں ملبوس ہیں. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۱۸). [ف].

ـــ اوڑھ لینا ف مر ، محاورہ.
اوپر سے پہن لینا ، اصل حالت چھپا لینا ، اصل حُلیہ بدل لینا ، ظاہری صورت گری و آرایش کا سہارا لینا. وحدت الوجودی ہونے کی وجہ سے ان کا یہ شک تصوف کا مابعدالطبیعاتی لبادہ اوڑھ لیتا ہے. (۱۹٦۱ ، تنقید اور عملی تنقید ، ۱۰۲).

نظر والے نہیں کھاتے فریبِ رنگِ پیراہن
ہدایت کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے اگر رہزن

(۱۹۷۵ ، صد رنگ ، ۹۵).

ـــ اوڑھنا ف مر ، محاورہ.
رک : لبادہ اوڑھ لینا. تنظیم نوح کی مرکزی استخبارات کا لبادہ اوڑھ کر نمودار ہوئی. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۸۱). سرگوشیوں نے حقوق کی بازیابی کا لبادہ اوڑھا پھر ... سوچیں سر اٹھانے لگیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ٦۵).

ـــ پہننا ف مر ، محاورہ.
رک : لبادہ اوڑھنا لینا. زمین کو زیر بحث لا کر قدرتی سائنس کا لبادہ پہن لینا چاہیے. (۱۹۸۵ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۱۹).

لَباڑ (فت ل) صف مذ.
۱. جھوٹا ، بےایمان ، کپٹی ، بددیانت (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. بےوفا (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. بدمعاش ، بُری خصلت والا ، لُچّا لفنگا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [س : लवाली ؛ ب : लप+बाला].

لَباڑن (فت ل ، ڑ) امث.
لباڑ (رک) کی تانیث (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لباڑ + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَباڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
لُوٹنا ، چھین لینا ، قبضہ کر لینا ، ہتھیا لینا ، غصب کر لینا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لباڑ + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَباڑی امث.
۱. رک : **لباڑیا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **جھوٹ ، بدزبانی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لباڑ + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت].

لَباڑْیا (فت ل ، سک ڑ) صف مذ.
جھوٹا ، گپی ، لپاڑی.

قول اوس دروغ گو کا کوئی بھی سچ ہوا ہے
واعظ جہان بھر کا جھوٹا لباڑیا ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۵۰). مہاراج میں ایسا لباڑیا ہوتا تو آج میری بھی اور جوتشیوں کی طرح حویلیاں کھڑی ہوتیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۲۰). ایک ہی منتی ایک ہی لباڑیے ... کہہ بیٹھے تھے کہ آپ گھبرائیں نہیں بابو دیا شنکر بے داغ بری ہو جائیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۳۸). [لباڑی (لبڑ لبڑ (حکایت الصوت) کرنے والا) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لِباس (کس ل) امذ.
۱. **پوشاک ، کپڑے ، جامہ ، پوشش.**

لباسِ خسروانی کر چھندوں تے سیم بر نکلے
سراسر تار کا لشکر برابر بھار کر نکلے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱٦۷).

ہزاراں ثنا ہر خداوند پاس
جو شہ کوں دیا ہے انے ہو لباس

(۱٦۴۹ ، خاورنامہ ، ۳۳۵).

سرو سرسبز سودۂ الماس کیا جنت مقام تج وہ لباس

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ٦).

لباس اگرنی زیبا فراواں اگرہے قوتِ دل اور قوتِ جاں

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۵۲).

خجل ہے سپہر درخشاں یہ ضو ہے چہرے کی
شفق لباس یہ پھولی یہ ہے بدن کا رنگ

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۱۸).

ادھر مکاں بنا اُس طرف مزار کُھدا
اِدھر لباس اُدھر ہے کفن کی تیاری

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲۹). جس قسم کا لباس پہنتی تھی پھوٹ نکلتا. (۱۹۳۳ ، فتح بیت المقدس ، ۳۰). غلام حیدر وائیں نے کہا کہ جس طرح پاکستانی لباس رائج ہو چکا ہے ، اسی طرح اردو زبان بھی قومی زبان کی حیثیت سے آہستہ آہستہ رائج ہو جائے گی. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۳۳). ۲. **روپ ، شکل ، بھیس.** بُرا آدمی بڑا شیطان فرشتے کا لباس لے آتا. (۱٦۳۵ ، سب رس ، ۲۲۱).

در آئین سخن دانی تو کر سنتی
سخن کوں اب لباسِ تازہ پہنا

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۳۱). چندے اطرافِ ہندوستان میں بہ لباسِ طالب علمی بسر کی. (۱۸۳٦ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۳).

نہ حور میں یہ حسن ، نہ انسان ، نہ پری میں
گویا ملک اترے تھے لباسِ بشری میں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۷۰). فارسی شاعری نے سات سو برس میں سینکڑوں رنگ بدلے ہیں اور ہر زمانے میں ایک خاص لباس میں جلوہ گر ہوئی ہے. (۱۹۰٦ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ٦۰). جوتش کی کتاب کو عربی کا لباس پہنایا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱٦). ۳. **جعل سازی** (جامع اللغات). [ع : (ل ب س)].

ـــــ آخِرَت (ـــــ کس مج خ ، فت ر) امذ.
مراد : **کفن.**

مثلِ گل اپنا ہی جامہ ہو لباسِ آخرت
اے فلک ہم کو نہیں تجھ سے کفن کی آرزو

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۱). [لباس + آخرت (رک)].

ـــــ بَدَلْنا ف م.
کپڑے تبدیل کرنا ، پہنے ہوئے کپڑے اتار کر دوسرے کپڑے پہننا ، پہنا ہوا جوڑا اتار کر دوسرا پہننا.

اس پہ کچھ دیر جو لگتی تھی بدلتے تھے لباس
دیر لگنے سے بہت کرتے تھے دل میں وسواس

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۲۴).

ـــــ بَشَری کس صف (ـــــ فت ب ، ش) امذ.
بشریت ، بشر ہونے کی صورت و کیفیت. اس روز جس دم کہ عقل مجسم سے شرف رخصت حاصل کرکے فرودگاہ میں تشریف لایا لباسِ بشری جسم سے علیحدہ کیا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۲۷). [لباس + بشر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــــ پا ک فک اضا ؛ امذ.
(طب) **کپڑوں کے اوپر سامنے کے رُخ باندھنے کا کپڑا جو ڈاکٹر، نرس اور دائی وغیرہ اپنے اپنے کام کے وقت باندھ لیتے ہیں** (اپ و ، ۲ : ۱۵٦). [لباس + پا ک (رک)].

ـــــ پَہْنانا محاورہ.
جامہ پہنانا ، روپ دینا ، منتقل کرنا ؛ ترجمہ کرنا. جوتش کی کتاب کو عربی لباس پہنایا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما (ترجمہ) ، ۱٦).

ـــــ خِلافَت کس اضا (ـــــ کس خ ، فت ف) امذ.
مراد : **نیابت ، نائب کا درجہ یا اعزاز ، خلیفہ ہونا.** اگر خدائے تعالیٰ تمہیں لباسِ خلافت عنایت فرمائے اور منافقین اس خلعت کو تمہارے جسم پر سے اتارنا چاہیں تو تم اسے اپنے جسم سے علیحدہ نہ کرنا تا رک. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۲۹). [لباس + خلافت (رک)].

ـــــ دَرْویشی کس اضا (ـــــ فت د ، سک ر ، ی مج) امذ.
مراد : **درویشی ، فقر کا لبادہ ، پیری ، بزرگی.** ملازمت چھوڑ کر بنگالہ سے دیارِ مغرب لے جانے کے لیے عظیم آباد پہنچے اور لباس درویشی پہن کر یہیں ٹھہر گئے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۹۳۳). [لباس + درویش (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ عُرُوسی کس صف (ـــــ ضم ع ، و مع) امذ.
دلہن کا جوڑا ، سہاگ کا جوڑا ، شادی کے وقت دلہن کے پہننے کا لباس ، شہانا جوڑا. منقش لباس عروسی کو شیشے کے ٹکڑوں سے آراستہ کیا گیا تھا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نگاہ قدر شناس ، ۱۵۵). [لباس + عروس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ فاخِرَہ کس صف (ـــــ کس مج خ ، فت ر) امذ.
قابلِ افتخار لباس ، قیمتی کپڑے . ہر کلی صورت مٹی کی مورت کو اشرف المخلوقات بنا کر لباسِ فاخرہ و لقد کرّمنا بنی آدم پہنایا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۲). ہر طرف چار زن اور مرد اور صغیر و کبیر ، لباسِ فاخرہ اور پوشاک ہا کیزہ رنگ برنگ کے پہنے ہوئے ساتھ کمالِ خورمی اور خوشی کے اپنے اپنے دھیان اور کام میں مشغول تھے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۱۱۲۵). یہ سب لباسِ فاخرہ میں سیلی بھیڑیں ہیں الہ العالمین ان کی خطا سے درگزر کرنا. (۱۹۸۳ ، سرو ساماں ، ۳۶۳). [لباس + فاخر (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

ـــــ فَقْر کس اضا (ـــــ فت ف ، سک ق) امذ.
رک : لباسِ درویشی ، مراد : فقر ، درویشی.

لباسِ فقر میں بھی سروری ہے ان کی غلام
کہ تاج و تخت ضروری نہیں نبیؐ کے لیے

(۱۹۷۷ ، ماحصل ، ۱۷۷). [لباس + فقر (رک)].

ـــــ کاغَذی کس صف (ـــــ فت غ) امذ.
کاغذ کے کپڑے ، کاغذ کا لباس ، ایران میں رسم تھی کہ داد خواہ کاغذ کے کپڑے پہن کر حاکم کے سامنے جاتا تھا.

تظلم فرقِ معنی کے سبب تھا
لباسِ کاغذی بے وجہ کب تھا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۶). [لباس + کاغذ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
(کسی چیز کو اپنا) ملبوس بنانا ، لباس کی جگہ استعمال کرنا.

ظاہر آرا نہ کتابوں سے ہو ، ڈر دوزخ سے
کر نہ آتش میں لباس اپنے بدن کا کاغذ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۰۵).

ـــــ مَجاز کس اضا (ـــــ فت م) امذ.
غیر حقیقی صورت ، حقیقت سے بعید ، غیر حقیقی معنی (اصلی معنوں کی مناسبت کے ساتھ).

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

(۱۹۱۲ ، بانگ درا (کلیات اقبال ، ۲۸۰)). ہمارے شاعروں کی تخیلی شیریں دہنی بس وہیں سے لباسِ مجاز میں آتی ہیں. (۱۹۶۹ ، سات سمندر پار ، ۲۰). [لباس + مجاز (رک)].

لِباسی (کس ل) صف.
۱. لباس (رک) سے منسوب ، لباس سے متعلق. حضرت حواؑ کی لباسی فرمائشوں کو بجا لاتے لاتے آخرکار گھبرا کر باغِ عدن سے کسی اور طرف نکل جاتے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۵۰). ۲. بدلی ہوئی شکل و شباہت والا ، دکھاوے کا.

اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
عاشقاں کے تئیں لباسی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۳۶).

اے دل نہ فقیر ہو لباسی
ہاں مت ہو گدا سا التماسی

(۱۸۳۱ ، بن موہن ، آزاد ، ۱۱ ب). ایک دفعہ کوئی شخص بہ لباسِ لباسی سادھو کے وارد ہوا. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۳۷). [لباس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُباشَن (فت کس نیز ضم ل ، فت ش) امث.
لباش اور لباشہ ، لبیشن ، لبیشہ ، لواشہ ، لویشن ، لویشہ ، ایک رسی ہوتی ہے کہ اس کو کسی لکڑی یا درخت میں باندھتے ہیں جو گھوڑا نعل بندی کے وقت شوخی اور بدمزاجی کرتا ہے اس کا اوپر کا ہونٹ اس رسی میں خوب مضبوط باندھ دیتے ہیں کہ عاجز اور ناچار ہو جاتا ہے (مطلع العلوم ، ۱۹۸). [ف].

لَبالَب (فت ل ، ل) امذ ، صف.
منھ تک بھرا ہوا ، کناروں تک پُر ، لبریز.

کتنے آبِ بخ سوں لبالب بھرے
کتنے غالیہ سوں شباشب بھرے

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۲).

لبالب دے جام میں خوش گلاب
ٹپکتا ہے انجیر سوں شہد ناب

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۰).

تجھ شوق سوں مدام لبالب ہے جام تن
شیشے میں دل کے جوش ہے تت اس شراب کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵).

جہاں جلوے سے اس محبوب کے یکسر لبالب ہے
نظر پیدا کر اول پھر تماشا دیکھ قدرت کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۵۷).

ہو مے ناب یا شرابِ طہور
تشنہ ہوں ساغرِ لبالب کا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۵۵). عباس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اسے ایک جام لبالب پلایا. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۳۷). سنگِ مرمر سے بنے ہوئے یہ خوبصورت ایش ٹرے ، لال لال رنگ کی پیک سے بعض اوقات لبالب بھر جاتے . (۱۹۸۷ ، اور لائن کٹ گئی ، ۱۸۷).

اپنے محتاج پیالوں کو لبالب کر لے
درد کہتا ہے کہ آنکھوں کو مہذب کر لے

(۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۳۸). [لب (رک) + ا (لاحقۂ اتصال) + لب (رک)].

ـــــ بَھرْنا ف ل ، محاورہ.
مونہا موں بھرنا ، ٹھونس ٹھونس کے بھرنا. شیشے کی بوتلیں اور جار بچھوؤں سے لبالب بھرگئے تھے. (۱۹۶۷ ، ادیبہ ، ۱۹).

لُبان (ضم ل) امذ.
ایک طرح کا گوند جس کے جلانے سے خوشبودار دھواں نکلتا ہے ، کندر ، لوبان. وہ ٹھیک لبان کے مانند ہے جو آگ پر جلتا ہے (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۱۹). لبان جس قدر چاہیں جو کوب کر کے مٹی کی ہانڈی میں بجھائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۸۵).

لُبان خوشبودار گوند ہے ..... جاوا سے لایا جاتا ہے ..... مثل کافور آگ پر اڑ جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۸)۔ [لوبان (رک) کی تخفیف]۔

لُباہٹ (ضم ل ، فت ہ) امث.
لبھانے کی کیفیت یا ادا. اس کی شکل و صورت میں ایسا بدیہی تغیر ہو جاتا ہے ... لباہٹ اور دل فریبی باقی نہیں رہتی. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۳۹)۔ [لبھانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

لُبانچہ کُپینَہ (ضم ل ، فت ج ، ضم ک ، ی مع ، فت ی) امذ.
سردی کے موسم میں پہنا جانے والا لبادہ. جاڑے کے دن لبانچہ کپینہ (شاید آستین والا لبادہ مراد ہو) خرقہ کے اوپر پہنے اور اس پر دن رات میں کسی چیز کا اضافہ نہ کرے. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۵۰۳)۔ [لبانچہ (لباد (لبادہ کی تخفیف) + کپینہ ـ آستین والا لبادہ)]۔

لَبْث (فت ل ، سک ب) امث.
تاخیر ، دیر ، دیر کرنا ، ڈھیل ، سُستی کرنا.
کرے کا طفل ہو کب لک (تک) ہوس کی خا کبازی کوں
مجازی کنج میں تا بھنس نکل زیں آں نہ کر لبث
(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۲۱ ب)۔ [ع : لبث ـ درنگ]۔

لَبَد (فت ل ، ب) امذ (قدیم).
ہونٹ ، لب.
لبنا قد لنبی تا ک جوڑے بُلاغ
ویسے غار کے ناد لبدان فراغ
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۵۸)۔
لبد تنگ یاقوت کا ہے ایاغ
دھوں بار لالی سوں لالہ لیہ داغ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۷۲)۔ [مقامی]۔

لُبْد (ضم ل ، سک ب) صف (قدیم).
للچایا ہوا ، لبھایا ہوا ، مائل ، فریفتہ.
دل لُبد زاہداں کے سوق و عابداں کے
لے خرقے طاعتاں کے دے مد توں وام ساق
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۱۰۳)۔ [مقامی]۔

لُبدا (ضم ل ، سک ب) امث (قدیم).
فریفتگی ، حرص ، لالچ.
دیکھا یک سکی کے کرن کی کنول
رکھے کتی بھنور جک کے لبد انول
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۷)۔
مجھ سوں توڑا پیا کوں لُبدا رکھی دوتی نے
ٹونا کیا نہ کئے سلنا جنجال ہونے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۰)۔ [مقامی]۔

لَبْدار (فت ل ، سک ب) امذ.
کیچڑ ، دلدل ، وہ مٹی جو دریا چھوڑ جائے (پلیٹس ، جامع اللغات)
[س : लबद + झाल]۔

لُبدانا (ضم ل ، سک ب) ف م (قدیم).
۱. مائل کرنا ، لبھانا ، فریفتہ کرنا.
پتنگ کوں دیے کا پرت لانیا
کمل پرتوں بھونرے کوں لُبدانیا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰)۔
یہی روپ لبدائیا ہے مجے
یہی حسن بے سدھ کیا ہے مجے
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۲۰)۔ **۲. حاصل کرنا ، اخذ کرنا ، لینا ، جذب کرنا.**
منیں اس نور سوں لبدیا ہوں کیا عجب
دو جگ روشنی پایا کسی لیں بجز
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۸۸)۔ [لبد (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

لُبدان ہارا (ضم ل ، سک ب) امذ (قدیم).
لبھانے والا ، فریفتہ کرنے والا.
نبیؐ کے صدقے عبداللہ لبدیا
کہ تیرا حسن ہے لبدان ہارا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۳۰)۔ [لبدان (لبدانا) + ہارا ، لاحقۂ فاعلی]۔

لَبْدَڑ (فت ل ، سک ب ، فت د) امذ.
(کاشت کاری) لعاب دار مٹی اور پانی جس میں سے نکلنا مشکل ہو جائے ، دلدل ، کھانچا. بعض جگہ ایسے لعاب دار مٹی و پانی مل کر ہو جاتا ہے کہ اس میں سے نکلنا مشکل ہوتا ہے اس کے نام یہ ہیں ... لبدڑ ، دلدل ، کھانچا. (۱۸۳۶ ، کھیت کرم ، ۱۱)۔ [لبدار (رک) کا مخرب]۔

لَبْدَڑا (فت ل ، سک ب ، فت د) امذ.
تلچھٹ ، گاد ، لبدڑ.
وہ سارا لبدڑا اس کو پلاوے
کہ تا اسکو وہاں سے وہ ہلاوے
(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۳)۔ [لبدڑ + ا ، لاحقۂ تذکیر]۔

لُبَدْنا (ضم ل ، فت ب ، سک د) ف ل (قدیم).
فریفتہ ہونا ، مائل ہونا.
جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے
وو کچھ خارج ہے رنگ ہور باس تے
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۶)۔
بھوں منتراں سوں بالے سنپارا سو ایک ناگ
روں روں سنپولے لبدے ہیں اس غمزہ باز کوں
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۰۶)۔ [لبدانا (رک) کا لازم]۔

لُبْدی (۱) (ضم ل ، سک ب) امث ؛ ← لگدی.
کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی یا پیسٹ وغیرہ ، لگدی ، ریڑی لیپ جیسے. پکے ہوئے چاولوں اور کٹے ہوئے شیشے کا مرکب جس سے ڈور پر مانجھا دیتے ہیں. جب تھوک مل ملا کر لقمہ کی لبدی ہو جاتی ہے اس وقت وہ زبان کی پشت پر آتی ہے. (۱۸۸۸ ، رسالہ غذا ، ۳۰)۔ کشمش گھی میں بریاں کرکے

لبدی ادرک کی کھلی میں بھونیں . (۱۹۳۰ ، جامع الفنون (ترجمہ) ، ۲ : ۸۸). چنانچہ کولیوں کے اجزا سفوف کر کے کسی مناسب برتن میں لُبدی بنائی جاتی ہے. (۱۹۵۱ ، یونانی دواسازی ، ۶۳). [رک : لبدہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لُبدی (۲) (ضم ل ، سک ب) صف (قدیم).
مطلوب.

جو ذہن کا صورت شہ کوں دکھلائیا
سو شہ لبدی کوں سر تے لبدائیا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۸). [لُبدانا (رک) سے حاصل مصدر].

لَبدہ (فت ل ، سک ب) امذ.
لیا ہوا ، فائدہ اُٹھایا ہوا ، جیتا ہوا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---پُتّر (---ضم پ ، سک ت) امذ.
لے پالک ، پسر خواندہ ، متبنّی (جامع اللغات). [لبدہ + پُتر (رک)].

لُبدہ (ضم ل ، سک ب) امذ.
۱. شکاری ؛ کنجوس آدمی ؛ عیّاش آدمی (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
۲. خواہش مند ، لالچی ، حریص (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लुब्धक].

لَبدَھڑ (فت ل ، سک ب ، فت دھ) امذ.
غلیظ ، گاڑھا . جسم اسی قدر بھدّا اور صورت ایسی ناقابل برداشت کہ الامان و الحفیظ ان کے چہرے کا رنگ اس قدر کثیفا اور لبدھڑ تھا کویا بہت پُرانا چکنا ہوا کڑوا تیل جما ہوا ہے . (۱۹۰۷ ، یادوں کی برات ، ۵۶۷). [لبدڑ (رک) کا محرف].

لَبدَھڑا (فت ل ، سک ب ، فت دھ) امذ.
۱. تلچھٹ ، دُرد ، بچا کچھا رقیق حصّہ . سالن کا لبدھڑا بالوں میں ، چہرے پر اور مانگنے کے کپڑوں پر لتھڑ گیا . (۱۹۶۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، مئی ، ۵۱). ۲. رک : لبدڑا . چھت ، پیندا اور باہر کی دیواریں ایک لبدھڑے سے لپی ہوتی ہیں . (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۶۱). اس کا پانی پھینک کے لبدھڑے کو گوندھے تو اس میں لس پیدا ہو جاتا ہے . (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۶۲). [لبدڑا (رک) کا ایک املا].

لِبَرٹی (کسر مع ل ، فت ب ، سک ر) امث.
(سیاسیات) شخصی آزادی ، جمہوری نظام حکومت اور آزادی (پابندی کا نقیض).

لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

(۱۸۷۹ ، مسدّس حالی ، ۳۳) . لبرٹی اور سلف گورنمنٹ کو کفر قرار دیا اعلیٰ عہدوں کو وصل سمجھا اور مُسلم پالیسی کو عاشق . (۱۹۰۸ ، رقعاتِ اکبر ، ۱۳۰). [انگ : Liberty].

لِبَرل (کسر ل ، سک ب ، فت ر) صف.
۱. (سیاسیات) کھلے ذہن کا مالک ، وسیع القلب ، کشادہ نظر ، وہ شخص یا گروہ جو انفرادی آزادی ، جمہوری نظام حکومت اور آزاد تجارت کا حامی ہو ، جاگیرداری اور رجعت پسندی کے مقابل . انگلستان میں دو ملکی جتھے یا فرقے ہیں جن کے نام لبرل اور کنسرویٹو ہیں . (۱۸۸۹ ، محسن ، مارچ ، ۱۵). میں یقین کرتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور ہر ایک خیال کے لوگ خواہ وہ کنسرویٹو ہوں ، خواہ وہ لبرل اور خواہ ریڈیکل سب اسی اصول کو قبول کریں گے . (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوباتِ سرسید ، ۱۸۸). لبرل فرقہ باعتبار پولیٹکل مباحث بے شک مجھے پسند ہے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، گلدستہ پنچ ، ۲۲). لبرل گروہ جو دولت مندی کی قوت توڑنا چاہتا ہے مغلوب ہے . (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۲ : ۵۲۳). بار کونسل میں ہندوستان کے لبرل سیاست دانوں اور کانگریس کے چیدہ ممبروں بالخصوص نورو جی اور گوپال کرشن گوکھلے نے ان کی آمد کو خصوصی طور پر ایک تغیر آمیز اقدام محسوس کیا . (۱۹۸۷ ، قائداعظم کے مہ و سال ، ۳۱) . انجم اعظمی نے ... نظم کے موضوع ، موضوع کے ساتھ ٹریٹمنٹ اور بیان و اسلوب کے سلسلے میں زیادہ لبرل رویے کا اظہار کیا ہے . (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۶). ۲. فیاض ، دریا دل ، سخی ، کریم (جامع اللغات). [انگ : Liberal].

---خیالات امذ ؛ ج.
آزاد خیالات جو غیر جانبدار ہوں . ابا جان کی وسیع المشربی لبرل خیالات آزاد اور بے فکر زندگی ... نُبے کردار اور شخصیت میں کھلے ہوئے ہیں . (۱۹۸۵ ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۳). [لبرل + خیالات (رک)].

---گَورَنمنٹ (---فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کسر مع م ۱ ، سک ن) امث.
وہ حکومت جس کی تشکیل جمہوریت کے اُصول پر ہوئی ہو ، عوامی حکومت . طریقۂ کارروائی جو نوٹ (مراسلے) میں دکھلایا گیا لبرل گورنمنٹ کی کل پالیسی کا عین الٹ تھا . (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۱۰۷). [Liberal Government].

---ہونا محاورہ.
آزاد خیال ہونا ، غیر جانب دار ہونا . میں دفتری اصطلاحات کے تعلق میں خاصا لبرل ہوں . (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۳۹).

لَبریز (فت ل ، سک ب ، ی مج) صف.
لبالب ، کناروں تک بھرا ہوا ، مونہاموں ، پُر ، معمور.

بہتا تھا نہ چمن میں جوگرد آب
او لبریز تھا جام فی تس شراب

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۵۰).

کٹورے عمر ہماری کے اب ہو گئے لبریز
چھلک نہ جاوے ڈروں ہوں اسی سوں حکمت ہے

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۹۳).

لبریز گہ ہوں گرچہ لیکن
ہونٹھوں پہ نہ حرف کا اثر ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۳۷).

سینہ و دل اپنا لبریز شرر ہونے کو ہے
برق سے کہہ دو کہ ہٹ جانا کہ سر ہونے کو ہے

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۷۸). میں نہایت اہتمام سے اس کو

لکھنا چاہتا ہوں تا کہ اردو زبان کی ہر خوبی سے لبریز ہو۔ (۱۹۱٦ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۷۱) ۔ ملت اسلامیہ کے سلسلے میں جب ان سے گفتگو ہوتی ، ان کے خیالات اور باتوں کی مسلمانوں کی زبوں حالی کے درد سے لبریز پایا (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۱۱) ۔ [ف] ۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔
پُر کرنا ، بھرنا۔

کنول کی پیالیوں کو دھول سے لبریز کرنے کو
ہوائیں جھاڑیوں کی آڑ میں گھاتیں لگاتی ہیں

(۱۹۴٦ ، شعلۂ گل ، ۲۲) ۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
لبریز کرنا (رک) کا **لازم**۔ درد کا کلام اس ضبط و انقیاد کے احساس سے لبریز ہے ۔ (۱۹۷٦ ، سخن ور ، نئے اور پرانے ، ۳) ۔ شفیع صاحب کے مقالے ریاضی دانوں کے مقالوں کی طرح ٹھوس اور قطعی معلومات سے لبریز ہوتے ہیں ۔ (۱۹۹۱ ، صحیفہ ، جولائی تا دسمبر ، ۴) ۔

لَبریزی (فت ل ، سک ب ، ی مع) امث۔
بھرا ہوا ہونا ، بہتات ، کثرت ۔ اگر دماغ کی جلن یا لبریزی خون کے علامات نمود ہوں تو موافق حاجت کے فصد کرنا ۔ (۱۸٦۹ ، مطالبات بخار ، ۳۰) ۔ امیدوں سے لبریزی کا یہ حال ہے کہ ہر کام پر توقعات کا پیالہ چھلکتا رہتا ہے ۔ (۱۹۲۷ ، حیات جوہر ، ۱۹۳) ۔ [لبریز + ی ، لاحقۂ کیفیت] ۔

لَبَڑ (فت ل ، ب) صف۔
جھوٹا ، بیہودہ بکواس کرنے والا ، حسب ذیل ترکیبات میں مستعمل ۔ [پ : लबड़] ۔

ـــــ چَٹانی (ـــــ فت چ) امث۔
۱ ۔ **خوشامدی ، للو پتو** (جامع اللغات) ۔ ۲ ۔ **ژٹل ، گپ** (جامع اللغات) ۔ [لبڑ + چٹانی (رک)] ۔

ـــــ چَٹانی کَرْنا محاورہ۔
خوشامد کرنا ، ژٹل ہانکنا (مخزن المحاورات ؛ نوراللغات) ۔

ـــــ خَنْدَہ (ـــــ فت خ ، سک ن ، فت د) صف مذ (مث : لبڑ خندی) ۔
بے ہودہ ، جھوٹا ۔ بھلا ایسی ویسی لبڑ خندیوں کی تو وہاں کیا دال گلتی تھی ۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۸) ۔ [لبڑ + خندہ (رک)] ۔

ـــــ دھوں دھوں (ـــــ و لین ، و لین) امث۔
۱ ۔ **غل غپاڑا ، ہنگامہ ، بدنظمی ، ہلڑبازی ، افراتفری ، بے نظمی ۔** وہاں تو ایک لبڑ دھوں دھوں ہے کوئی کسی کو نہیں پوچھتا ۔ (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۱) ۔ تازہ بچے تک تو اسی طرح لبڑ دھوں دھوں رہی اور جس وقت ان کا اکثر حصہ ختم ہوا تو مشہور طاقتوں کی نوبت آئی ۔ (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۱ : ۱۰۲) ۔ تقریر عدالت اور قانون دونوں کے حدود سے باہر ہوتی ہے ایک عجب لبڑ دھوں دھوں ان قصوں میں ہے ۔ (۱۹۳٦ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۱ ، ۳ : ۱۰) ۔ کہیں نکل جائے تو ڈربے میں ایک مکھی بھی گھس لگانے کو باقی نہیں رہیگی ۔ (۱۹۴۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ٦۹) ۔ ۲ ۔ **بے ایمانی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) ۔ [لبڑ + دھوں دھوں (حکایت الصوت)] ۔

ـــــ سَبَڑ (ـــــ فت س ، ب) ۔ (الف) صف مث۔
۱ ۔ **بغیر جی لگائے کام کو نمٹانے کی خاطر جلد جلد کرنا ، بدنظمی ، کسی کام کا جلد اور بدنظمی سے کرنا ۔** اگر بال بچوں والی ہے تو ایسا لبڑ سبڑ نہ کرے کہ ایک ہاتھ سے لڑکے کو آب دست دلوائے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا پکائے ۔ (۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۹۳) ۔ سمجھ کر پڑھو اور عمل کرو ، کسی کتاب کو لبڑ سبڑ گنتی گنانے کو پڑھ لینا ... اس سے کچھ فائدہ نہیں ۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۳۱) ۔ (ب) م ف ۔ **بھونڈاپن سے ، بدسلیقگی کے ساتھ ، بلا غور و خوض ۔** لوگ اس کو سرسری طور پر جلد جلد لبڑ سبڑ پڑھ ڈالتے ہیں ۔ (۱۹۰۱ ، نشاط عمر ، ۲۷۵) ۔ کام ... اوپری دل سے نہ کرو نہ اس طرح کرو کہ سر سے بلا ٹال دی یا کام کو لبڑ سبڑ کرکے الگ کھڑی ہو گئیں ۔ (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۸۳) ۔ [لبڑ + سبڑ (تابع)] ۔

لَبْڑا (فت ل ، سک ب) صف مذ ، مث لبڑ پتھا۔
وہ شخص جو بائیں ہاتھ سے کام کرے ، کھبا ، وہ شخص جو کھانے پینے کی چیزوں کا حریص ہو ، جھوٹا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات) ۔ [لبڑ (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت] ۔

لَبْڑو (فت ل ، سک ب ، و مع) صف مذ۔
بیہودہ گو ، جُھوٹا (دریائے لطافت ، ۱۰۳) ۔ [لبڑ (رک) + وُ ، لاحقۂ صفت و فاعلی] ۔

لَبْڑو (فت ل ، سک ب ، و مع) صف مث۔
بیہودہ گو ، جھوٹا ، گپی۔

میری کوکا جو ہے یاروں بہنی
تو وہ اک لبڑو ہے یاروں بہنی

(۱۸۳۵ ، رنگین (فرہنگ آصفیہ)) ۔ [لبڑ (رک) + و ، لاحقۂ صفت تانیث] ۔

لِبْڑی (کس ل ، سک ب) امث۔
(جوتا سازی) **ایک قسم کی گھٹیا چمل ، گھٹیا قسم کی بھدی جوتی جس میں کھیر نہ ہو** (ا پ و ، ۴ : ۲۴۳) ۔ [مقامی] ۔

لَبْس (فت ل ، سک ب) امذ۔
(تصوف) **وہ صور عنصریہ جن کے ساتھ حقائق روحانیہ ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ، ولو جعلناہ ملکاً لجعلناہ رجلاً للبسنا علیھم ما یلبسون (حاشیہ اور اگر ہم رسول کرتے فرشتہ البتہ کرتے اس کو کسی مرد کی صورت پر اور ان پر شبہ ڈالتے جو شبہ وہ لوگ کرتے ہیں) اسی جگہ سے ہے کہ حقیقت حق تعالیٰ کی صور انسانیہ کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے** (مصباح التعرف) ۔ [ع : لبس ـ پوشاک پہننا] ۔

لُبْس (ضم ل ، سک ب) امذ.
سِلا ہوا کپڑا وغیرہ جسم پر ڈالنے کا عمل ، پہننا ، پوشاک پہننا.
ایک روایت میں تجویز کیا ہے لبس اوس (غیر معصفر لباس) کا بیوت اور سراؤں میں اور مکروہ رکھا ہے کہ عاقل اور اسواق میں. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۲۱). [ع].

لُبْکا (فت ل ، سک ب) امذ (قدیم).
عادت ، چسکا ، چاٹ ، لت ، دھت.

ہے صید ذبح کر وہ کھاتا نہیں ہے گوشت
لبکا ہے اوس کے سگ کو بھی رزق حلال کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۴۴).

دھیان اس بوسۂ لب کا نہ گیا
لب پہ جان آئی پہ لبکا نہ گیا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۳۲).

شکر کیا اس سے ہو شکر ایسے رب کا
جسے کفران نعمت کا ہو لبکا

(۱۸۷۷ ، ابر کرم ، ۲۷). [لپکا (رک) کا عرف].

لَبْلاب (فت ل ، سک ب) امث.
عشق پیچہ ، عشقہ ، امر بیل ، چاندنی بیل. ترنجبین اور املی اور لبلاب اور جو کہ مناسب وقت ہو اس کے استعمال سے طبیعت کو ملایم کریں. (۱۸۸۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۶۸). لبلاب : اس کو حبل المساکین اور عشقہ اور طموس بھی کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹). ایک روئیدگی ہے ، دو قسم کی ہوتی ہے ، چھوٹی قسم کو عشق پیچہ کہتے ہیں اور بڑی قسم ہندی میں چاندنی بیل کہلاتی ہے اور یہی لبلاب کے نام سے پکاری جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۹ : ۱۳۰).

ہے طوق گلو جعد مشکین جعدہ
یہ لبلاب پیچاں ہے دم گھٹ رہا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۲۲۱). [ع : (ل ب ب)].

لَبْلَب (فت ل ، سک ب ، فت ل) صف (سث : لب لبی).
۱. کم عقل ، بے وقوف.

اس لب لبی کی بات تو لب لب سنا کر ہاشمی
کی کا کرے گا فخر کوں کیا بحثور میرے میں گوش

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۹۳).

کیا تصوف تھا خلاف شرع مذہب ہی کا نام
ان دنوں کی طرح کیا مشوق تھا لبلب ہی کا نام

(۱۸۸۹ ، لیل و نہار ، ۳۲). **۲. چھچھاہٹ ، لسلساہٹ ، چیپ** (جامع اللغات). **۳. سنگ دان ، پتھری** (ماخوذ : جامع اللغات).
[پ : लबलब ؛ س : लिप].

لِبْلِبا (کس ل ، سک ب ، فت ل) صف مذ (سث : لبلبی).
۱. لیس دار ، چپکنے والا ، چپدار (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. لچکدار (فرہنگ آصفیہ). [لبلب + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لِبْلِباہٹ (فت ل ، سک ب ، فت ل ، ہ) امث.
لیس ، چپک ، چسپیدگی ، لچک. پیر کے نیچے ننھی سی لبلباہٹ کے احساس نے کراہت کی ایک لہر اس کے بدن میں دوڑا دی. (۱۹۶۸ ، ماہ نو ، کراچی ، مارچ ، ۳۸). [لبلبا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

لَبْلَبَہ (فت ل ، سک ب ، فت ل ، ب) امذ ؛ ج : لبلبا.
جیب دار ، لیس دار ، چپکنے والا ؛ (طب) معدے اور ڈیوڈینم (آنت کا ایک حصہ جو معدے کے ساتھ ملا ہوتا ہے) کے درمیان مسریق میں واقع غدہ جس کی نالی ڈیوڈینم میں کھلتی ہے ، پیٹ کے نیچے کا ایک غدود ، عنق الطحال. بعض صاحبوں کے نزدیک لبلبہ کے فعل کے فتور کے باعث یہ مرض لاحق ہوتا ہے. (۱۸۸۲ ، کلیات علم طب ، ۲ : ۳۶۱). یہ معدہ ، جگر ، لبلبہ ، امعا وغیرہ کی حرکات عضلی پر مشتمل ہے. (۱۹۱۳ ، فلسفۂ جذبات ، ۳۸). اکثر فقریوں میں لبلبہ بھی موجود ہوتا ہے. (۱۹۶۵ ، حیوانیات ، ۱ : ۹۳). انہضامی غدود : یہ تعداد میں دو ہیں یعنی جگر اور لبلبا یا پینکریاز. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۵۴). [پ : लिप + क].

لَبْلَبی (فت ل ، سک ب ، فت ل) صف.
لبلبہ (رک) سے منسوب یا متعلق. معائی مشمولات کی زیادہ قلویت اسی لبلبی افراز کی جو کہ پہلے سے مفرز شدہ ہوتا ہے کارکردگی کو بڑھا دینے کا رجحان رکھتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۴۸). لبلبی عرق ... یہ لبلبہ سے خارج ہوتا ہے اور لبلبی قنات کے ذریعہ جو جیجنم میں آتا ہے. (۱۹۶۵ ، بحاری حیوانیات ، ۱ : ۵۸). [لبلبہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

لِبْلِبی (کس ل ، سک ب ، کس ل) امث.
۱. ہر وہ کھٹکا جسے دبانے سے کوئی چیز حرکت میں آئے خصوصاً بندوق وغیرہ کی کمان ، گھوڑا (جس کے دبانے سے گولی چلتی ہے).

یہ طپنچہ مجھے عنایت ہو
نہ پڑے ہاتھ لبلبی ہی تو ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۶۰). یہ گھوڑا پھیر کر الگ ہو رہے اور فوراً لبلبی پر ہاتھ تھا ، داغیں نشانہ خالی گیا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۸۰). گھوڑوں کی کمانیں جن میں لبلبی بھی شامل ہے ، مختلف اقسام کی ہوتی ہیں. (۱۹۳۲ ، افسرالملک ، تفنگ یا فرہنگ ، ۷۵). آپ نے کبھی یہ غور کیا کہ یہ چھتری ... آخر ہے کیا ... کپڑے کے لیے اب کالے کوے کی قید بھی نہیں رہی اس کے علاوہ ایک کھٹکا یا لبلبی ڈنڈی میں پیوست. (۱۹۶۷ ، انشائیے ، ۳۳). جنگل میں شیر دور کھڑا دھاڑ رہا تھا میں نے بندوق کو مضبوطی سے تھام کر نشانہ لیا اور لبلبی دبا دی. (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۸۶). **۲. (گھڑی سازی) گھنٹے کے لنگر کو متحرک رکھنے والا پرزہ** (ماخوذ : ا ب و ، ۱ : ۱۴۰). [لب لب (حکایت الصوت ذہنی) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَبْلُوس (فت ل ، سک ب ، و مع) صف.
بے حیا ، بے شرم ، بے وقوف ، ننگا.

شاد آشنا ہے ، اسے بھی بوسۂ لب کی ہوس
بوالہوس بھی اے شکر لب ایک ہی لبلوس ہے

(۱۸۸۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۲). [مقامی].

لَبَن (فت ل ، ب) امذ.
دودھ. شہد ہور لبن کا چشمہ ... اس رخسار کے گلزار میں پایا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵۱).

موج نہر لبن گلشن جنت کہیے
نظر آتا نہیں موے کمر یار سفید

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۲۷).

انہار ہوں لبن کی اقطار یاسمن کی
ہو رنگ و بو چمن کی کر کشت زار دیکھیں

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۳۱).

چشمۂ حیوان و جوئے زنجبیل
خمر و لبن ، نیشکر و انگبیں

(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۲۳۰). [ع : اسم بر وزن فعل].

لَبْنا (۱) (فت ل ، سک ب) امذ.
(آب کاری) وہ برتن جو سینڈھی یا تاڑ کے درخت میں مد (رس) جمع ہونے کو باندھا جائے (ماخوذ : ا ب و ، ۷ : ۹۳). [لبنی (رک) کا مکبّر].

لَبْنا (۲) (فت ل ، سک ب) امذ.
بچے کی پیدائش کے دو تین دن بعد تک پستانوں سے دودھ کی بجائے دودھ کی مانند ایک رطوبت خارج ہوتی ہے جسے لبنا کہتے ہیں (گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۲۱۲). [لبن (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لُبْنَہ (ضم ل ، سک ب ، فت ن) امذ.
ایک آلہ منقشہ. ان پشت میں اون کو آلات منقشہ مثلاً لبنہ و اصطرلاب سے کام لینے کی ترغیب دلائی. (۱۹۱۰ ، معرکہ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۱۹۳). [ف].

لَبْنی (فت ل ، سک ب) امث.
مٹی کی چھوٹی سی ٹھلیا یا ہدھنی جو کھجور یا تاڑ کے درخت میں باندھ دیتے ہیں تا کہ اس میں رس رس کر عرق جمع ہو جائے.

چڑھاتے نشے میں نیزوں پر اپنے عاشقوں کے سر
نئی صورت کی تم نے لبنیاں باندھی ہیں تاڑوں میں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۱ : ۱۶۸). جن درختوں سے سینڈھی لی جاتی ہو ان پر چڑھ کے سینڈھی کی لبنی اتارنا اور دوسری لبنی چڑھانا. (۱۹۱۷ ، جویائے حق ، ۱ : ۸۳). راجو نے ایک سانس میں تاڑی کی لبنی ختم کر دی اور دیر تک بیٹھا ہونٹ چاٹتا رہا. (۱۹۴۷ ، زندگی کا میلہ ، ۱۱۹). [مقامی].

لَبْنیاں چھانٹنا محاورہ.
تاڑ وغیرہ کے پیڑوں میں بندھی لبنیوں سے تاڑی یا سینڈھی پینا. میں بھی لبنیاں چھانٹتے چھانٹتے چوکڑی بھولا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۵۳).

لَبّو (فت ل ، و مع) صف (قدیم).
لبھک. پس تو بہوت سند سوند بات سنوارے اتال چل لبو بات چلنہارے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۵). [مقامی].

لُبُوب (ضم ل ، و مع) امذ.
(طب) خاص مقرر طریقے سے بنائی ہوئی معجون جس میں بیشتر مغزیات ہوتے ہیں. روغن لبوب سبعہ سر پر مالش کریں. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۰). وہ اسی پر سفوف ملین پھانکتا ہے ، لبوب کبیر استعمال کرتا ہے اور ان کے نتائج بھی بھگتا ہے. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۶۲). [لب (رک) کی جمع].

لَبوں (فت ل ، و مج) امذ ، ج.
لب (رک) کی جمع ، حسب ذیل ترکیبات میں مستعمل.

---پَر آنا / ہونا محاورہ.
زبان پر آنا ، ہونٹوں پر آ جانا ، اختتام تک پہنچ جانا.

زبان پلاؤ ہو جاتے فیصلہ دل کا
اب آ چکا ہے لبوں پر معاملہ دل کا

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۸۵).

---پَر تَبَسُّم کھیلنا محاورہ.
ہونٹوں پر مسکراہٹ ہونا. آج تم سب کے لبوں پر تبسم کیوں کھیل رہے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۳۷).

---پَر جان اَٹَکنا ف س ، محاورہ.
جان بلب ہونا ، مرنے کے قریب.

لبوں پر جان اٹکی ہے تمہاری ترش روئی سے
کھٹائی میں پڑے رہتے ہیں جیتے ہیں نہ مرتے ہیں

(؟ ، عاشق (مہذب اللغات)).

---پَر جان آنا محاورہ.
۱. مرنے کے قریب ہونا ، جانکنی کی حالت ہونا.

اوس نے تو بے پروائی بہت کی ہم نے بھی ایسی غیرت کی
جان لبوں پر آئی پر اوس کو آنے کا نہ پیام کیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۶).

تسلیم کے لبوں پہ سر شام جاں رہی
اب تک فراق یار میں جیتا رہا غلط

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۹۳). **۲. نہایت تنگ ہونا ، عاجز ہونا** (ماخوذ : جامع اللغات).

---پَر دَم آنا محاورہ.
مرنے کے قریب ہونا ، نزع کے عالم میں ہونا ، آخری سانس ہونا.

دیکھنا ضبط ہمارا کہ دم آیا لب پر
وہ جو دل میں تھا نہ منہ پر کبھی عنوان آئے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶۳).

خدایا لشکر اسلام تک پہنچا کہ آ پہنچا
لبوں پر دم بلا ہے جوش خون شوق شہادت کا

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲).

ہاں وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم سے لہو
اون کے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پر دم ہے

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۹۵). ان کا ہوا بُرا حال ، ایسا کہ لبوں پر دم آ گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۱۹).

---پر سُرخی آ جانا محاورہ۔
خوش ہو جانا ، مسرور ہو جانا (مہذب اللغات)۔

---پر لا کھا ہونا محاورہ۔
ہونٹوں پر مسّی کی دھڑی یا پان کی تہہ جمنا۔
وہاں ہے آنکھ میں سُرمہ یہاں ہے خاک میں ملنا
وہاں لا کھا لبوں پر ہے یہاں جینے کے لالے ہیں
(۱۹۰۵ ، یادگار داغ ، ۵۲)۔

---پر مُسکُراہٹ کھیلنا محاورہ۔
ہونٹوں پر مسکراہٹ آنا۔ اس کے چہرے پر بشاشت اور لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۲۳۰)۔

---پر مسّی لگانا ف م ؛ محاورہ۔
مسّی لگا کر ہونٹوں پر دھڑی جمانا (ماخوذ : مہذب اللغات)۔

---پر مُہر سکُوت لگنا محاورہ۔
خاموشی چھا جانا ، کسی بات کا جواب نہ دینا۔ اس جواب کے بعد سب کے لبوں پر مہر سکوت لگ گئی۔(۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۱۰۷)۔ میرے لبوں پر مہر سکوت لگ گئی میں کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۲۱)۔

---پر مُہر لگ جانا محاورہ۔
زبان بند ہونا ، کچھ نہ کہنا۔ اس نے اپنے عشق کا اظہار تک نہیں کیا ... اس کے لبوں پر مہر لگ جاتی ہے۔ (۱۹۸۸ ، بیورو کریٹ ، ۷۰)۔

---پر مُہر لگنا محاورہ۔
خاموشی اختیار کرنا ، کچھ نہ کہنا۔ ٭مرلی کے ہم کون لگتے ہیں جو وہ ... وہ ...٭ ان کے لبوں پر مہر لگ گئی ، انھیں خاموش پا کر فرمائش کی ٭ایک چائے کی پیالی بنا کر تھرماس میں ڈال سکتی ہیں؟٭ (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۳۶)۔

---پر ہونا محاورہ۔
اختتام پر ہونا ، کنارے پر پہنچنا (جامع اللغات)۔

---تک آنا محاورہ۔
دم کا لبوں تک آنا ، نزع کی حالت ہونا ؛ گلہ شکوہ زبان پر آنا۔
تم نے تکو لطف سے رکھ لی ادب کی شرم
ورنہ لبوں تک آ ہی چکا تھا گلا ابھی
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی (نوراللغات))۔
بہیں سے رنگو رُخ روزگار بدلے گا
کہانیں دل کی بالآخر لبوں تک آئی تو ہیں
(۱۹۵۱ ، شعلۂ گل ، ۲۱۳)۔

---سے پُھول جَھڑنا محاورہ۔
خوش مزاجی کا مظاہرہ ہونا ، ہنس کے بات کرنا۔
لبوں سے پھول جھڑتے ہیں تکلم اس کو کہتے ہیں
کرے دم بند غنچوں کا تبسم اس کو کہتے ہیں
(۱۸۲۷ ، کلیات پروانہ ، ۳۲۰)۔

لَبَّہ (فت ل ، شد ب بفت) امذ۔
تالو۔ جس جانور کو ذبح کرنا اختیار میں ہے اس کا ذبح تو یہی ہے کہ حلق اور لبّے کو کاٹ دیا جائے۔(۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۶۰)۔ موخرالذکر کو لبّہ یا نخاع (Medulla) کہتے ہیں (۱۹۶۹ ، حیوانی نمونے (غیر فقاریے) ، ۹۹)۔ [مقامی]۔

لَبّہ دار (فت ل ، شد ب بفت) صف۔
جس میں پھندنا لٹکتا ہو۔ لوگوں کی ٹوپیاں چھینتے اور کلاہ لبّہ دار زبردستی سر پر اوندھا دیتے ہیں۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۲ : ۹)۔ [لبہ (مقامی) + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

لَبی (۱) (فت ل) امث۔
گنّے کا اُبلا ہوا رس یا شیرہ جس سے گڑ شکر وغیرہ بناتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [مقامی]۔

لَبی (۲) (فت ل) صف۔
لب (رک) سے منسوب یا متعلق۔ اس کے نزدیک مضمون کے تین گروہ ہیں : لبی ، دندانی ، حلقی۔(۱۹۶۲ ، زبان کا مطالعہ ، ۶۵)۔ اردو میں جن آوازوں کا تعین ہم حرفوں کے لحاظ سے کرسکتے ہیں وہ اس طرح ہیں ہونٹوں سے پیدا ہونے والی آواز لبی (Labial) ، ب پ۔ (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۱۵۶)۔ [لب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لُبّی (ضم ل ، شد ب) صف۔
جس سے لعاب نکلتا ہو ، لیس دار۔ عصبی ریشے دو قسم کے ہوتے ہیں ٭لبی اور غیر لبی٭۔ (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۱۱۹)۔ بائیتس کے تنے میں وعائی حزمے نزدیک واقع ہوتے ہیں اس لئے ان کے درمیان واقع ہونے والی لبی کرنیں نہایت تنگ ہوتی ہیں۔ (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۸)۔ اس سے نجلی ساختیں مثلاً دماغ اور لبی نالی (Medullarytube) بنتی ہے۔ (۱۹۷۱ ، جینیات ، ۶۳۳)۔ [لب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لبّے آنا محاورہ۔
تالو کا سوج جانا (نوراللغات)۔

لَبِیب (فت ل ، ی مع) صف۔
۱. دانا ، عقلمند مرد ، سوجھ بوجھ والا ، ذہین ، سمجھدار۔
رکھ اتالیق نوکر اور ادیب
ہو معلم ہر ایک فن کے لبیب
(۱۸۱۰ ، بشت گلزار ، ۹۰)۔
اس سے پھر پوچھوں کا میں حال طبیب
یوں کہے گا ہے فلانا وہ لبیب
(۱۸۶۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۳۱)۔ محمد بن کور عارف اور کامل اور ادیب اور عنایت ازلی سے لبیب اور نیک تدبیر مشہور ہوا۔(۱۹۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹)۔ اے میرے حبیب لبیب تمہیں بہت جلد اللہ بھی یاد کرنے والا ہے ، کچھ تیاری ، کچھ اہتمام وہاں کے لئے بھی کر رکھا ہے؟ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۶)۔ آپ حبیب بھی ہیں اور لبیب بھی۔ (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اپریل تا جون ، ۲ : ۱۳۰)۔ ۲. خالص ، کھرا۔ خدائے عزوجل نے اپنے

حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ... بعفو و آموزش گناہوں اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہے (١٨٥١ء، عجائب القصص (ترجمہ)، ٢ : ١٦٢).

نگہِ شوق اس پہ جا ٹھہری کہ یہ تھا نامۂ حبیبِ لبیب
(١٩٣١ء، بہارستان، ٢١٠). [ع : (ل ب ب)].

لَبیدا / لَبیدَہ (فت ل، ی مج / فت د) امذ.
١. سونٹا، لٹھ (عصا سے چھوٹا) سوٹا ڈنڈا.

اِعلام لے قضا کا جب آ قنا پکاری
پھر محکمہ، نہ جھگڑا، قاضی رہا نہ مفتی
کوزا لبیدہ دونہ در پر ہوا، تو پھر کیا؟

(١٨٣٠ء، نظیر، ک، ٢ : ٢٠٢ : ١٨٦). دن دہاڑے لبیدا لیے تو ہمیشہ پیچھے پھرتے تھے، بالفعل رات کے وقت سرچ لائٹ سے چڑیوں کو چوندھیا لیتے ہیں پھر قبر کر دیتے ہیں. (١٩٢٥ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ١٠، ٢٦ : ١٠). ٢. **مال و اسباب، آدمی اور جانور جو سفر میں ساتھ ہوں** (پلیٹس، جامع اللغات). [ب : लादेदा ؛ س : लालप].

لِیر (فت ل، ی مج) امث.
کپڑے وغیرہ میں پھٹنے کا نشان، شگاف، لمبی دھجی، لمبا چیتھڑا، لیر. کسی کی کرتی پھٹ گئی تو کسو کے لہنگے میں لیر ... اور دوپٹے تو دونوں مرداروں کے گٹھری کا گودڑ ہو گئے تھے. (١٩٢٩ء، گناہ کا خوف، ١١٨). کہیں پوستین کے ٹکڑے کہیں لیریں سب میلے گندے پسینے سے تر پھٹے ہوئے ہے. (١٩٣٣ء، رفیق حسین، گوری ہو گوری، ٧٧). ہم جمع کی حالت میں لیریں بولتے ہیں نہ کہ لیریاں یعنی لیرا کا الف نکال کر لیر بنایا. (١٩٥٠ء، چھان بین، ١٢٥). [مقامی].

لِیرا (فت ل، ی مج) امذ.
(**کپڑے وغیرہ کا**) **چیتھڑا، دھجی**. فاطمہ کوٹھری سے باہر آئی تو کرتے کے اندر کوئی چیز لیرے کی طرح لٹک رہی تھی. (١٩٦٨ء، فنون، اپریل، ٣٧). [لیر + ا، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لِیری (فت ل، ی مج) صف.
(**کپڑا وغیرہ**) **پھٹا ہوا، چیتھڑے، چاک چاک** (**واحد جمع دونوں مستعمل**). چلے کے جاڑے میں لیریاں دوپٹہ سر پر ڈال سوں سوں کرتی پھرتے سہماں میں جا اتری. (١٩١٠ء، لڑکیوں کی انشا، ٥٧). بچوں کی گت یہ تھی کہ لیری کرتے، جھیری پاجامے. (١٩١٧ء، سنجوک، ٨٠). گو کپڑے چکٹ اور لیری ہیں مگر منہ پر پھول بن برس رہا ہے. (١٩٣٥ء، خدائی راج، ٣٣). [لیر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

--- کپڑے، پھٹا ہوا ٹاٹ، جنم نہ دیکھا بوریا سپنے میں آئی کھاٹ کہاوت.
کوئی نہایت مفلسی کی حالت میں محلوں کے خواب دیکھے تو کہتے ہیں. دوسروں کی نئی کمائی پر ان کا گزران تھا ... لیری کپڑے، پھٹا ہوا ٹاٹ جنم نہ دیکھا بوریا سپنے میں آئی کھاٹ، دونوں میاں بیوی دس روپیوں کے واسطے مرتے مر گئے اور سجھلے ماموں جان نے نہ دیے. (١٩١٧ء، طوفانِ حیات، ٣٧).

لِیرے (فت ل، و مج) امذ.
لیرا / لیری (رک) کی جمع؛ حسبِ ذیل ترکیبات میں مستعمل. لیریاں لگائیں اور لیتھڑے پہنے چکیاں پیسیں اور چیتھڑے اوڑھے لیکن ان معصوموں کو کلیجہ سے جدا نہ کیا. (١٩٠٨ء، صبحِ زندگی، ٢٠٢).

--- اُڑانا ف م؛ محاورہ.
(**کپڑا وغیرہ**) **پھاڑ کر / کے دھجی دھجی یا چیتھڑے چیتھڑے کر دینا**. رضیہ کی ماں کے برقعے کی لیریاں اڑا دیں. (١٩٢٨ء، پسِ پردہ، آغا حیدر حسن، ٩٨).

--- لگانا محاورہ.
رک : **لیرے اُڑانا**. لیریاں لگائیں اور لیرے پہنے، چکیاں پیسیں اور چیتھڑے اوڑھے لیکن ان معصوموں کو کلیجہ سے جدا نہ کیا. (١٩٠٨ء، صبحِ زندگی، ٢٠٢).

--- لٹکنا ف ل؛ محاورہ.
(**لیرے / لیریاں یا لیریں لٹکنا** (**رک**) **کا لازم**. ننگے پاؤں، پھٹی ہوئی اور لیریاں لگی ہوئی جانگیا پہنے پھٹے کی کمی لنگر سر کے گرد پھراتے آ رہے تھے. (١٩٢٨ء، باتوں کی باتیں، ٣٠). روٹیوں کو ترسو گے، کپڑوں کے لیرے لٹک کر بچے ننگے ہو جائیں گے. (١٩٥٠ء، پریوں کی ہنڈیا، ١٥٠).

لَبَّیک (فت ل، شد ب، ی لین) کلمہ ایجاب.
١. (أ) (**عربی فقرہ اردو میں مستعمل**) **تیری بارگاہ میں، تیرے حضور حاضر ہوں، کھڑا ہوں، آپ نے پکارا تو میں آگیا پکارنے کا تعظیمی جواب آپکی خدمت میں بار بار حاضر ہوں** (**مخدوم یا آقا کی خدمت میں**) **نہایت ادب سے اپنے کو پیش کرتا ہوں؛ حج کا احرام باندھنے کے بعد سے حج کے ارکان پورے کرنے تک حاجی اس کا ورد کرتے ہیں اور عمرے کا احرام باندھنے کے بعد بھی کہتے ہیں لبیک اللّٰھمّ لبیک**.

بانگِ ناقوس ہوئی شیخ کو لبیکِ حرم
بخدا جب بتِ غارت گرِ ایماں نکلا

(١٨٣٨ء، شاہ نصیر، چمنستانِ سخن، ١٣). لبیک اس مقام پر دم بدم کہے. (١٨٦٧ء، نورالہدایہ (ترجمہ)، ١ : ٢٠١).

لبیک زن رواں سوئے بیت الحرم ہوا
یاں تک کہ داخلِ حرمِ محترم ہوا

(١٨٧٥ء، دبیر، دفتر ماتم، ١ : ٦).

یا صنم بھی کوئی چپکے سے وہاں کہتا ہے
شورِ لبیک جہاں اہلِ حرم کرتے ہیں

(١٩٠٥ء، یادگار داغ، ٤٤). حج کے وقت مسلمان جو ہر قدم پر لبیک کہتے چلتے ہیں یہ وہی ابراہیمی الفاظ ہیں. (١٩١١ء، سیرۃ النبیؐ، ١ : ١٣٥). (ب) (**جوابِ ندا میں**) **ہاں، جی، بھلا**.

کوئی حاضر جواب اے دل کہاں ثانی ہمارا ہے
کہا ہے قبر میں لبیک جب اس نے پکارا ہے

(١٨٥٨ء، امانت، د، ٨٨). جو شخص آپ کو پکارتا اوس کے جواب میں لبیک فرماتے. (١٨٧٣ء، مطلع العجائب (ترجمہ)، ٧).

رفیقِ اعلیٰ کو پکارا ، رفیقِ اعلیٰ کے لبیک کہی (۱۹۱۸ ، سی پارۂ دل ، ۱ : ۲۳). (الف) خیر مقدم کرتا ہوں ، آئیے ، تشریف لائیے.

جانے طرفِ گورِ غریباں جو وہ قاتل
لبیک کا شور اٹھے مزارِ شہدا سے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۱). فردوسی جب پیدا ہوا تو اس کے باپ نے خواب میں دیکھا کہ نوزائیدہ بچے نے کوٹھے پر چڑھ کر نعرہ مارا ، اور ہر طرف سے لبیک کی صدائیں آئیں (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۹۶). ۲. جی ہاں ، ٹھیک ہے ، منظور ، قبول.

کہہ کے لبیک مغفرت دوڑے — توبہ عاصی کرے اگر دل سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۹۴). اظہارِ عقیدت و امتثال امر کے لیے لبیک لبیک کے نعرے بلند کیے (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶). مریض نے کہا ، اس ایذا سے تو موت اچھی ، کئی ڈاکٹر صاحب نے فوراً لبیک کا نعرہ مارا (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۱۷ ، ۱۰ : ۱۰). اس صدا پر سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں ایک نام اس کا بھی تھا (۱۹۴۳ ، حیاتِ شبلی ، ۳۰۵). ۳. جوابِ سلام میں بجائے وعلیکم السلام.

پہلے مینا سے کر سلام علیک
پھر شہزادی سے سنی لبیک

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۹۲). [لبیک اللھم لبیک (رک) میں حاضر ہوں اور پھر حاضر ہوں کی تخفیف].

--- کہنا ف م ؛ محاورہ.

۱. حج یا عمرے کے دوران میں تلبیہ (لبیک اللھم لبیک) پڑھنا. سحری کھا کر فارغ ہوئے تو "لبیک اللھم لبیک" کہتے ہوئے یہ غلام اس آقا کے دربار کو چلے جو سب کا آقا ہے (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۱۶). ۲. ساتھ دینا ، مدد کرنا. انھوں نے اس اپیل پر بلا ہچکچاہٹ لبیک کہا (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۲۳). ۳. ساتھ ہو لینا (خصوصاً ملک الموت کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جانا). ۱۶ اگست ۱۹۹۰ء کو ان کی روح نے داعیِ اجل کو لبیک کہا (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۴۸).

لپّے مارنا محاورہ.

زور زور سے بکٹ بھر کے جلد جلد کوئی چیز اٹھانا ، بڑے بڑے لقمے جلدی جلدی کھانا. خلیفہ نے مسکرا کر کہا ، تم تو ایسے بڑے بڑے لپّے مار رہے ہو کہ ... شاید اس کے باپ نے کبھی تمہارے سینگ مارا ہوگا جو تم اس کا انتقام اس بکرے کے ساتھ آج لے رہے ہو (۱۹۲۵ ، حکایاتِ لطیفہ ، ۱ : ۲۶).

لَبیں (فت ل ، ی مج) امث ؛ ج.

۱. دونوں ہونٹ ، جیسے لبیں بند ہونا (فرہنگ آصفیہ). ۲. موچھوں کے بال جو ہونٹ کے کنارے پر ہوتے ہیں اور کٹوائے جاتے ہیں فرق صرف اتنا کہ لبیں دراز تھیں (۱۹۰۷ ، سفرنامۂ ہندوستان ، ۹۹). گھنی داڑھی اور لبیں کتری ہوئی (۱۹۳۸ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۳۱۰). لبیں ترشی ہوئی تھیں اور موچھیں شرعی اور چھوٹی چھوٹی تھیں (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۳). [لب (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

--- باندھنا محاورہ.

چپ سادھنا ، خاموش ہونا.

تم نے تو ابھی دل سے کیا قتل ہے مجھ کو
بیٹھے لبیں باندھ کے باہر جو نکل کر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۲۷).

--- بند ہونا محاورہ.

لب بند ہونا ، زیادہ شیرینی (مٹھاس) کی وجہ سے اوپر نیچے کے ہونٹوں کا آپس میں چپکنا. کیا میٹھا خربوزہ نکلا کہ لبیں بند ہوتی ہیں (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۷).

--- لینا محاورہ.

ہونٹوں کے کناروں کے موچھوں کے بال ترشوانا یا منڈوانا. دوسری داڑھی رکھنا ، تیسری لبیں لینا (۱۸۵۵ ، تعلیم الصبیان ، ۲۰). انسانی طبیعت کے پانچ تقاضے ہیں ختنہ کرانا ، استرہ لینا ، ناخن تراشنا ، لبیں لینا ، بغل کے بال اکھیڑنا (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۲۲۹). ڈاڑھی نہ بڑھی ہوئی نہ منڈھی ہوئی اور نہ خشخاشی کتری ہوئی ، لبیں لی ہوئیں (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۱۳). حجام نے چاہا کہ آپ کی لبیں لیوے ، آپ ذکر میں لب کو ہلاتے جاتے تھے (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۹۲).

لُبھانا (ضم ل) (الف) ف م.

۱. مائل کرنا ، گرویدہ بنانا ، موہ لینا.

دیٹھ سہائے جیو سہائے — ہونٹ سلونیں من لبھائے

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۷)).

میری نیہ سنجھے سوں مارے — دھرتی اپنیں روپ لبھائے

(۱۵۶۵ ، جواہرِ اسرارالله ، ۸).

پر بھانت اسے تو بہار لبانا — آپس کی لطافتوں لبھانا

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۳).

یہ دنیا ہے جو صورت باندھ آئے
ترے دل کے تئیں اپنا لبھائے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویرِ جاناں ، ۶۳). موروں کی جھنکار ، پپیہوں کی پکار دلوں کو لبھاتی ہے (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۱۳۱).

اپنی جانب کو جسے تو نے لبھایا ہوگا
کوئی اور اس کو سوا تیرے نہ بھایا ہوگا

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۶). بکے کے قافلے (مسلمانوں کے لیے) انتقام کا ایک دل لبھانے والا موقع پیش کرتے تھے (۱۹۱۲ ، تحقیق الجہاد (مقدمہ) ، ۳۰). واقعی تو نے اپنی اس نیک اطواری سے میرا دل لبھا لیا ہے (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۳۵). ۲. لالچ دینا ، پرچانا ، رغبت دینا.

آنکھیں لڑا کے پہلے پھر بنہ بھا لیا ہے
کس کس ادا سے اس نے دل کو لبھا لیا ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۵۲). ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے (آسمان پر میری (اونچی) جگہ سے بے دخل کر دے؟ جا اور اسے لبھا اس کی ریاضت میں خلل ڈال کر مجھے فائدہ پہنچا (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۳۳). ۳. بہکانا ، ورغلانا ، پھسلانا. اب روح صعود یعنی (Ascent) کی طرف خود بھی

بائل ہے اور کل کو بھی اس طرف لبھا رہی ہے۔ (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۲۰)۔ (ب) ف ل۔ **گرویدہ ہونا ، ریجھنا ، فریفتہ ہونا۔** دہن کو دیکھ لبھاتی ہیں ، کیا سونا لیے آتی ہیں۔ (۱۸۲۳ ، انشا ، پادی النسا ، ۶۷)۔ وہ بہت سندر ہیں ، کہیں میں ان کی صورت پر لبھا نہ جاؤں۔ (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بچیسی ، ۲ : ۶۸)۔ اس راز و نیاز کی باتوں نے اسے ایسا لبھایا تھا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے تھے۔ (۱۹۸۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۲۵)۔ شادی نے اسے کچھ سنجیدہ مزاج بنا دیا تھا ، اب اس کے لبھاؤ میں ایک سنجیدگی اور ٹھہراؤ آ گیا تھا۔ (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۳۳)۔ [لبھاونا (رک) کی تصحیف]۔

لبھاؤ (ضم ل) امذ۔
۱. **وہ کھانے کی چیز جو خریدار کو سودا لینے کے بعد اوپر سے ملے یا وہ خود مانگ کرلے ، روکن ، جھونگا ، گھاتا۔** بڑی بڑی گاجریں تین قرش فی عدد کے حساب سے خریدیں چلتے وقت میں نے دو عدد بڑے آلو لبھاؤ میں لے لیے۔ (۱۹۳۶ ، بیان الحج ، ۱۲۳)۔
۲. **لبھانے کا عمل یا ترغیب۔**

دل لیکے باتیں کیجیے بوسہ نہ دیجیے
سودائے غم میں یہاں نہیں لالچ لبھاؤ کا
(۱۸۲۳ ، دیوان فدا ، ۶۹)۔ [لبھانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

لبھاوا (ضم ل) امذ۔
بہلاوا ، پھسلاوا ، لالچ ، لبھاؤ۔ دن بدن برائیاں لپٹتی گئیں اور وہ ان کے لبھاوے میں آتے گئے ، نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ان کا شکار ہو کر رہ گئے۔ (۱۹۳۳ ، جیو ، ۱۳۶)۔ [لبھانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

لبھاوٹ (ضم ل ، فت و) امث۔
تحریص ، ترغیب ، تشویق ، بہلانا ، پھسلانا ، لالچ دینا۔ مسکراہٹ میں نہ شوخی نہ شرارت نہ بنوٹ کی شرم نہ لبھاوٹ کی کوشش۔ (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف (کشکول ، ۳۴۲))۔ [لبھانا (رک) کا اسم کیفیت]۔

لبھاونا (ضم ل ، و مج) صف (مث : لبھاونی)۔
لبھانے والا ، محبت بھرا ، محبت آمیز۔ یہ تیرہ چودہ برس کی لڑکی مجھ ساٹھ پینسٹھ برس کے بڈھے کو ایسی لبھاونی نگاہوں سے کیوں دیکھے۔ (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۸۳)۔ [لبھاو (لبھانا (رک) سے حاصل مصدر) + نا ، لاحقۂ صفت]۔

لبھائی (ضم ل) امث۔
رک : **لبھاوٹ۔** چاندی اور سونا ... دیکھنے میں خوبصورت چمکدار اور انسان کے لیے لبھائیاں ہیں۔ (۱۹۳۳ ، ہندوستان کی پولیٹکل اکانومی ، ۱۰۵)۔ [لبھاؤ (و مبدل بہ ہ) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث]۔

لَبھنا (فت ل ، سک بھ) ف م (شاذ)۔
تلاش کرنا ، ڈھونڈنا ، حاصل کرنا۔ اس سوال کا جواب لبھتے لبھتے (ڈھونڈتے ڈھونڈتے) میں ایک رات میں دس سال بڈھا ہو گیا ہوں۔ (۱۹۸۰ ، وارث ، ۳۳)۔ [پن]۔

لَبھیرا / لبھیڑا (فت ل ، ی مج) امذ۔
لبھوڑے کی ایک قسم ، لبھوڑا چھوٹا اور لبھیڑا بڑا ہوتا ہے سندھ (بشمول کراچی) میں کچا لیڑھا بکتا ہے ، لوگ اس کا اچار ڈالتے ہیں (طبی نام سپستان)۔ لبھیرا۔ (۱۵۹۳ ، آئین اکبری ، ۱ ، ۱۲۷)۔ [مقامی]۔

لَپ (۱) (فت ل) امث۔
۱. **پیالہ جیسی وہ شکل جو دونوں ہاتھ ملانے سے بن جاتی ہے۔** بیڑا کھلانے کے بعد دلہن سے اس کے دونوں ہاتھوں کی لپ بنوا کر اس میں روپے پیسے اور اشرفیاں رکھ دیتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ۵۵)۔ ۲. **وہ مقدار جو دونوں ملی ہوئی ہتھیلیوں میں آ جائے ، مٹھی بھر مقدار۔** ملکہ نے پانچ چار لپ اشرفیوں کی لے کر بھر بند کیا۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۹۲)۔ ابوہریرہ سے یوں روایت ہے کہ ایوب ... پر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا ، حضرت لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے میں رکھنے لگے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۵)۔ ایک لپ بھر کر اشرفیاں دیں اور کہا خدا حافظ۔ (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۰۳)۔ نبی صلعم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں۔ (۱۹۵۶ ، مشکواۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۳۹۵)۔ ایک بچہ ہتیلی کا لپ بنا کر کہتا اتنی دال کتنی دوسرا کہتا ، آدھ پاؤ ، پھر دونوں منھ میں جھوٹ موٹ کا پھنکار مار کر کہتے گونگی پڑپ اور بول چال بند ہو جاتی۔(۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۱۶)۔ [س **लिप्त ; लिप्त**]

ـــ بھر (ـــ فت بھ) صف ، م ف۔
دونوں ہاتھوں کی گنجائش کے برابر ، جتنا دونوں ہاتھوں میں بھر کر آسکے۔ بحرین کا مال آوے گا تو میں تجکو اتنا پھر اتنا تین لپ بھر دوں گا۔ (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۳۰)۔ سجھو لپ بھر پیسے حرام ہو گئے۔ (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۵۰)۔ [لپ + بھر (بھرنا سے صفت)]۔

لَپ (۲) (فت ل) امث۔
بہت تیزی سے لپا کپ جھپا کپ کوئی کام کرنے کا عمل ، پھرتی ، ترکیبات میں مستعمل۔ [حکایت الصوت (ذہنی)]۔

ـــ جَھپ (ـــ فت جھ)۔ (الف) امث۔
۱. **تیزی ، تیز دستی ، جلد کاری ، جلدی ، پھرتی۔**

رہیو ہوشیار تو لپ جھپ سے بتاں کی قائم
بات کی بات میں واں دل کو اڑا جاتے ہیں
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۷)۔

ہر اس میں دنیا کے موجود جدھر دیکھو
آدم کو کیا حیراں شیطاں کی لپ جھپ نے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۳)۔

خدا بچائے کہ ان لٹیروں کو یاد لپ جھپ ہے اس بلا کی
کہ لے ہی جاتے ہیں دین و ایماں کو لوٹ کر یہ صنم جھپاجھپ
(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۲۸)۔ خالہ رحمت ... لپ جھپ کرتی اپنی کوٹھری سے نکلیں۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۷)۔ ۲. **ہاتھ کی چالاکی ، ہاتھ کی صفائی ، بازی گری۔** مغلانیاں اپنی لپ جھپ سے

باز نہیں آتیں ، ماں کے کفن سے بھی کپڑا چرا لیتی ہیں . (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۳). (ب) م ف. **جلدی جلدی ، تیزی کے ساتھ.**

آج اس بت پُرفن نے آ کر بطرح داری
بل دے کے ہمیں لپ جھپ کی کچھ یہ فسوں کاری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ۴۰۰ ، ۱ : ۱۱۳). ہم نے کچھ قیمتی چیزوں کو لپ جھپ باندھا. (۱۸۸۸ ، سوانح عمری امیرعلی ٹھگ ، ۳۰۹). ایک لڑکے نے ایک کتاب لے اس نے لپ جھپ ورق الٹ کر ایک مشکل سا سوال بول دیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۳۸). (ج) صف. **ہیر پھیر کرنے والا ، بہت پھرتیلا ، تیز ، چالاک ، ہوشیار.** باپ جپ جپ ، پوت لپ جھپ. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۳). [لپ (حکایت الصوت) + جھپ (تابع)].

ـــ جَھپ چال (ـــ فت جھ) امث.
بے تکے پن کی تیز بے ڈھنگی چال (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لپ + جھپ (رک) + چال (رک)].

ـــ چَخْنا (ـــ فت چ ، سک خ) (مث : لپ چخنی).
لباڑی ، بیہودہ گو ، خوشامدی شخص. دو چار لپ چخیاں ، خوشامد جوتیاں ناک کا بال بنی ہوئی ہیں. (۱۹۱۱ ، قصہ مہر افروز ، ۵). [لپ (حکایت الصوت) + چخ (رک) + نا ، لاحقۂ اسمیت].

ـــ چَخْنا پَن (ـــ فت چ ، سک خ ، فت پ) امذ.
بیہودہ گوئی ، خوشامد. اس لپ چخنے پن کو تو چھوڑ دے اور میری بات کا جواب دے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۹۱). [لپ چخنا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ چَخْنی (ـــ فت چ ، سک خ) صف.
خوشامد کرنے والی ، بے ہودہ گو. ایک ایسی لپ چخنی سی لڑکی داخل ہوئی. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۱۲۷). [لپ + چخ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

ـــ سے م ف.
بہت جلد ، تیزی کے ساتھ ، جھپاکے سے. لپ سے نکلا اور تو دو گیارہ ہو گیا. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۲۳).

ـــ لَپ (ـــ فت ل) م ف.
۱. **جلدی جلدی ، تیزی کے ساتھ ، لپاک جھپاک.**

یہ عزّوشان تو دارِ خدا ہے رحمت سے
ہزار کوئی چلایا کرے زباں لپ لپ!

(۱۸۶۳ ، دیوان حافظ ہندی ، ۱۵). عصائے پیری لیا ، کانپی لپ لپ کرتی ، اس راہ میں بیٹھی جس طرف وہ عیار گزرنے والے تھے. (۱۸۹۶ ، تورج نامہ ، ۷ : ۵۲). اب شیر لپ لپ کر کے خون پی رہا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، اگست ، ۸). رفعت قند نہیں کہ کوئی گھول کر پی جائے ، حلوا نہیں کہ لپ لپ کھا جائے. (۱۹۱۷ ، سات روحوں کے اعمال نامے ، ۳۹). ۲. **زبان سے چاٹنے یا ہونٹ منھ سے کھانے یا بغیر چبائے ، نگلنے کی آواز ، کتے کی طرح کھانے کی آواز چپڑ چپڑ.** نشیلا ، کسیلا جیک فروٹ لپ لپ کھاتے ہوئے فوٹو کھنچوا چکے ہو. (۱۹۶۸ ، خاکم بدہن ، ۶۳).

۳. **چراغ کی بتی کی متواتر بھڑک** (فرہنگ اثر). ۴. **کسی عضو میں شدت کا درد** (فرہنگ اثر). ۵. **دل کی دھڑکن** (خوف میں) (جامع اللغات). ۶. **تالاب ، دریا وغیرہ کے پانی کی کنارے سے ٹکرانے کی آواز.** کنارے سے ٹکراتے ہوئے پانی کی لپ لپ خاموشی کو توڑ رہی تھی. (۱۹۶۰ ، در دلکشا ، ۸۸).

ـــ لَپ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **بوہلوں کی طرح کھانا ، ہپ ہپ کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **بے ہودہ بکنا ، بکواس کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لپ (حکایت الصوت) + لپ ؛ لپکنا (رک) کا حاصل مصدر کی تکرار].

لِپ (۱) (کس ل) امث.
تحریر ، لکھائی. دیوناگری لپ کے بھی آخری حروف ... مرکب سے مفرد بنائے گئے ہیں. (۱۹۶۶ ، اردو ادب ، ۱ : ۵۸). [رک : لپی].

لِپ (۲) (کس ل) صف.
لیپ کرنا ، پلستر ، پوتنا ، سفیدی کرنا ، چھڑکنا ، ملنا (لپنا (رک) سے ماخوذ : تراکیب میں مستعمل ، جیسے : لپ جانا وغیرہ). کوئی گدھے والا گلی میں بولے تو دو بورے مٹی لے لوں دالان بھی لپ جائے اور چولہے بھی ٹوٹ گئے ہیں پھر سے لیس پوت ہو جائے. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۶).

لُپ (ضم ل ، سک پ) امث.
کسی ملائم چیز کے بند ہونے اور کھلنے کی آواز ، جنبش کرنے کی آواز (فرہنگ آصفیہ). [حکایت الصوت].

ـــ لُپْ (ـــ ضم ل ، سک پ) امث.
کسی ملائم چیز کے بند ہونے اور کھلنے کی آواز ، مقعد کے کھلنے بند ہونے کی آواز ، حرکت کی کیفیت (فرہنگ آصفیہ). [لپ (حکایت الصوت) کی تکرار].

ـــ لُپ کَرْنا ف مر ؛ محاورہ.
خوف کے مارے کانپنا ، تھرتھرانا ، حرکت کرنا ، ہلنا (نوراللغات).

ـــ لُپانا (ـــ ضم ل) ف ل.
حرکت کرنا ، تھرتھرانا. ایک چھوٹا بچہ بڑے انہماک سے شمعوں کی لپ لپاتی زبانوں سے اڑنے والی چنگاریوں کا رقص دیکھ رہا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۶۹). [رک : لپ + لپ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَپّا (۱) (فت ل ، شد پ) امذ.
۱. **رپٹ ، چانٹا ، لپڑ** (عموماً ڈگی کے ساتھ مستعمل). آنٹ ، چاپڑ ، کھیوا ، لپا ... اور ایسے بہت سے لفظوں کے معنی ان سے زیادہ کون جان سکتا ہے. (۱۹۶۲ ، نکتۂ راز ، ۳۲۳). ۲. **گیڑی کا خمیدہ حصہ ، گیڑی کا تکا ، گیڑی کا لوا.** لپا نہ ٹوٹے. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۷۳). ۳. (زنانہ) **معمول سے زیادہ چوڑا اور سنگین بناوٹ کا گوٹا جو دلہنوں کے دوپٹے کے آنچل یا پشواز کے دامن پر ٹانکا جاتا ہے ،** پلو سب کے سب لپے سے لپٹے ہوئے ... بیٹھنے والوں کے مونہ جوم رہے تھے. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۶۰). ۴. **کترن ، لکڑا ، چھی.**

ایڑیوں میں لپّا لگے گا اور اس لپا کے لفظ سے مجھے بہت چڑ تھی. (۱۹۳۲ ، گرہن ، ۸۳). [مقامی].

ـــ ڈُگّی / ڈکّی (ـــ ضم ڈ ، شد گ/ ک) امث.

ڈک اور تھپڑ کی لڑائی ، چانٹا چٹول ، جوتم پیزار ، مارپیٹ.

بڑی دیر تک لات مکی رہی
عداوت بڑھی لپا ڈگی رہی

(۱۸۳۸ ، بستو حیدری ، ۱۰۶). چوسر ، شرنج ، گنجفہ ، چہل ، مذاق ، لپا ڈکی یہی عیش زندگی ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۹). بیٹھے بٹھائے اسپین سے جوڑ ہو گئی تھوڑی سی لپا ڈکی کے بعد اسپین تو بھاگتا نظر آیا. (۱۹۰۵ ، مقدمات عبدالحق ، ۱ : ۱۷۷). دونوں میں کُشتم کُشتا لپا ڈکی ہونے لگی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۷). میرا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا ، چندو لال ترپویدی اور بی سی مکرجی کے مابین لپاڈگی کے امکان بڑے روشن ہوتے تھے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان کراچی ، جولائی ، ۸). [لپا + ڈگی/ڈکی (رک)].

ـــ ڈگی ہونا ف م ؛ محاورہ.

چھینا جھپٹی ہونا. جب ... بڑی بڑی دکانیں اور کوٹھیاں خالی ملیں کی تو پھر بندر بانٹ ہو گی ، لپاڈگی ہو گی پھر ایک رات میں رئیس بنیں گے. (۱۹۸۶ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اگست ، ۸۹).

لَپّا (۲) (فت ل ، شد پ) امذ.

ایک قسم کا رنگ جو تلوار وغیرہ کی چرمی میان پر کیا جاتا ہے (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

لِپا (کس ل) صف.

جو (مٹی گوبر وغیرہ سے) لپا گیا ہو ، لپائی کیا ہوا (عموماً «پُتا» کے ساتھ مستعمل). بیوی کہیے : میں اتوار کے دن تازہ گوبر سے لپے پُتے چوکے کی زمین سے پیدا ہوئی تھی. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۲۵). دیہاتی کچا مکان مگر لپا پُتا صاف ستھرا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۳۳). کچا فرش لپا ہوا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۵). [لپنا (رک) کا ماضی بطور صفت].

ـــ پُتا (ـــ ضم پ) صف مذ.

لپائی کیا ہوا ، پوتا ہوا. دیہاتی کچا مکان مگر لپا پُتا صاف ستھرا (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۱۳۳). مٹی کا لپا پُتا اجلا اجلا چولھا روشن تھا. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۰۵). [لپا + پُتا (رک)].

ـــ (لِپی) ہونا محاورہ

۱. **(مٹی گوبر وغیرہ سے) لپائی ہو چکی ہونا ، پُتا ہوا ہونا.** منہ پر سیاہی لپی ہوئی تھی. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۱۷۱).

۲. **(کسی چیز سے) بھرا ہونا (کوئی چیز کسی جگہ) بکثرت ہونا.**

ساری عدالت الفتر صادق کی ہے گواہ
سہروں سے ہے لپی ہوئی اپنی سجل تمام

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹).

لپی ہوئی ہے جو دونوں طرف گناہوں سے
ہم اپنے ساتھ وہ فرد حساب لے کے چلے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۷۳). تمام پشت داغوں کے نشانوں سے لپی ہوئی تھی. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۱۱۰). پر حصہ کوڑ کے چٹوں سے لپا ہوا تھا. (۱۹۳۹ ، ستونتی ، ۱۹۱).

لَپائَن (فت ل ، ئ) صف مث (مذ : لپائی).

دروغ گو ، جھوٹی ، ناقابلِ اعتبار ، فضول گوئی کرنے والی ، غپ (گپ) مارنے والی. تو تو مشہور لپائن ہے ، بے جھوٹ روٹی ہضم نہیں ہوتی. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۲). حضور اس کی نہ سنیے ، بکتی ہے ، جھوٹی لپائن کہیں کی. (۱۹۲۲ ، انار کلی ، ۴۷). تو نے گولر کا پھول دیکھا ، جہاں پناہ کے محل میں داخل ہو گی ، سردار محل کا خطاب پائے گی ، موئی جھوٹی لپائن. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۱۱). لپائنوں کی بول چال کی مصوری میں ... مولانا کی قدرت بیان اور زور تحریر ملاحظہ ہو. (۱۹۶۵ ، علامہ راشدالخیری کی انشا پردازی ، ۲۰۸). [رک : لپائی (بحذف ی) + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَپاٹنا (فت ل ، سک ٹ) ف م.

لپیٹنا ؛ جیسے : لپٹے لپاٹے کپڑے کھول کر ڈال دیے ، لپٹے لپاٹے چلے گئے ، تہہ پر تہہ چڑھانا. سوا گزی بال ، پھر گھنگھریال اور تم لپیٹ لپاٹ چکی کا پاٹ بنا پیٹھ پر لاد لیتی ہو. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۹۰). [لپیٹنا (رک) کا تابع].

لَپائی (فت ل) صف مذ ؛ = لپائیے.

جھوٹا ، دروغ گو ، لپاڑ.

لپائی بن بنا ، جھوٹھا تو اک سارے جہاں کا ہے
لبڑ غنی تو کس کے سامنے باتیں بناتا ہے

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۴). بردبار رہوں نہ کہ لپائیے یا بادہ نوشی میں افراط کرنے والے یا لالچی. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل مقدس ، ۵۲۶). [لپاڑی (رک) کا محرف].

لَپاٹیا (فت ل ، کس ٹ) امذ.

بہت جھوٹ بولنے والا ، کذاب ، بطال. دور ہو جھوٹے زمانے بھر کے لپاٹیے ہم سے اڑتا ہے. (۱۸۹۳ ، کامنی ، ۳۲۶). اب تو میرے بھی کان کھڑے ہوئے کہ یہ کوئی فرلیا ، لپاٹیا سیاح نہیں ، بلکہ ایک ذمہ دار شخص ہے. (۱۹۷۷ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۱۳۰). حقیقت یہ تھی کہ وہ مجرد اور بڑے لپاٹیے تھے. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۷۱). [لپاٹی + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لَپاڑ (فت ل) صف مث.

لباڑ ، فضول ، بےکار. میں نے بہت سے برہمن مورکھ ، چور ، لپاڑی ، دغا باز ... دیکھ ڈالے. (۱۸۷۱ ، گلشن عبرت ، ۵۱). [لباڑ (رک) کا محرف].

لَپاڑی (فت ل) صف مذ.

رک : لپائی. رابرٹ گریوز ان نظموں کو پڑھ کر پاونڈ کو لپاڑی ... کہہ کر رد کر دیتا ہے. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۷۴). [لباڑی (رک) کا محرف].

لَباڑیا (فت ل ، سک ڑ) صف مذ ؛ — لباڑھیا.
رک : **لباڑ**. جھوٹے لباڑیے اشتہاری حکیم اپنی دواؤں کو فروغ دینے کو امراض کا ایسا ہیبت ناک نقشہ کھینچتے ہیں کہ آدمی گھبرا جائے. (۱۹۱۱ ، شاطر عمر ، ۷). چل ہٹ لباڑیا کہیں کا ٹھیکہ دار نے کہا. (۱۹۳۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۰). لباڑیا بہت تھا نا ، اپنی بہادری کے بڑے قصے سناتا تھا ... وہ سب خیالی ہوتے تھے. (۱۹۷۹ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۳۳). [لباڑ + یہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
دروغ گوئی ، جھوٹ ، بے ہودہ بکواس. غیر ذمہ دارانہ لباڑیے پن کی بھی ایک حد ہونی چاہیے. (۱۹۶۷ ، «صدق جدید» لکھنو ، ۲۵ اگست ، ۲). [لباڑیا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لِپْ اِسْٹِک (کس ل ، سک پ ، کس ا ، سک س ، کس ٹ) امث.
(رنگ اور خوشبو وغیرہ سے بنی ہوئی) **سرخ بتی جس سے عورتیں اپنے ہونٹوں پر لالی (سرخی) جماتی ہیں**. ہونٹوں پر ضرورت سے زیادہ لپ اسٹک ، بے تحاشا میک اپ. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۱۵۱). لب بالکل ... کونپل جیسے تھے بغیر لپ اسٹک کے رس بھرے اور عنّابی. (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۷). کتنی قسم کی لپ اسٹک ہیں ان کے پاس. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۴۳). اف : لگانا. [انگ : Lipstick].

لَپاکا (فت ل) امذ.
لپک کر لینے یا پکڑنے کا عمل ، لپا ک جھپا ک لینا یا پکڑنا.

کہیں آغوش کے لپاکے ہیں
کہیں بوسوں کے سو جھپاکے ہیں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۷۹). [لپا ک (لپک (رک) کا اشباع) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَپا ک جَھپا ک (فت ل ، جھ) م ف.
جلدی جلدی ، بہت تیزی کے ساتھ ، لپ جھپ. دسترخوان میں روٹیاں لیئے وہ لپا ک جھپا ک چلا آ رہا تھا. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۲۳۷). لپا ک جھپا ک بھاگتے لوگ اور زوں زوں کرتی کاریں ... اے کاش ہماری زندگی پیرس کی طرح حسین ... ہو جائے. (۱۹۸۳ ، بارش کا آخری قطرہ ، ۱۳). [لپا ک + جھپا ک (رک)].

لَپاکے سے م ف.
لپک کر ، جلدی سے ، پھرتی کے ساتھ.

آیا جو اِدھر پھرتا عیّار لپاکے سے
نظروں کے ملاتے ہی چنچل نے جھپاکے سے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۱۱۳).

لَپالَپ (فت ل ، ل) م ف.
جلدی جلدی ، جھپا جھپ ، بہت تیزی کے ساتھ ، آنکھ جھپکتے ہی. بڑی مشکل سے ہاتھ آتی ہے کیا لپالپ قلمی بڑا کھایا ہے ، یہ چیختی کتا ہے یہ لو دیکھو! (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰). [لپ + ا (لاحقۂ اتصال) + لپ (رک)].

لَپالَپی (فت ل ، ل) امث.
تیزی سے بولنا ، لپالپ ہونے کی حالت یا کیفیت. ذرا زبان کی لپالپی چھوڑ دے. (۱۹۷۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۸۲). [لپالپ + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

لِپانا (کس ل) ف م.
فرش اور دیواروں پر گیلی مٹی چڑھانا. فرش لیپ کر حفاظت سے رکھا جاوے ، آٹھویں دن اتوار کو زمین مدرسے کی لپائی جاوے. (۱۸۸۶ ، دستورالعمل مدرسین ، ۵). ولیپ اور ڈک ہیں یعنی لپانا ، چھپانا. لپانا اور دکانا سب کے معنی پوشیدہ کرنے اور ڈھانپنے کے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ستمبر ، ۱۳۵). [لیپنا (رک) کا تعدیہ].

لِپاو (کس ل ، و مج) امذ.
لپائی پتائی ، پلاستر ، کہگل. باقی عمارتیں ساتنے سے عموماً خام ہیں یا مٹی کا لپاو رکھتی ہیں. (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۳۹۲). [لپ (لیپ (رک) کی تخفیف) + او ، لاحقۂ کیفیت].

لِپائی (کس ل) امذ ، امث.
۱. **کہگل ، پلاستر ، استرکاری ، پُتائی**. گھر میں لپائی ہو رہی ہے (۱۸۹۹ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۶۶). متعدد عمارتوں سے ان کی زیب و زینت بڑھائی مگر یہ بیشتر خشتی تھیں اور سنگ مرمر پیس کر ان کی لپائی کی گئی تھی. (۱۹۳۲ ، اسلامی فن تعمیر (ترجمہ) ، ۱۵۳). برتنوں اور ٹائلوں پر اس سے گہری لپائی کرتے تھے. (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون ، ۳۱۸). ۲. **لیپنے کی اجرت یا معاوضہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لپ (لیپ (رک) کی تخفیف) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پُتائی (ـــ ضم پ) امث.
پلستر ہونا ، پوتا جانا یا کہگل ہونا ، استرکاری ہونا. حضور پوچھتے تو میں دروغ بیانی سے کام لیتا کہ گھر کی لپائی پُتائی کر رہا ہوں. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، ظلمت نیم روز ، ۳۰۳). [لپائی + پُتائی (رک)].

لَپْٹ (فت ل ، پ) امث.
۱. (ا) **شعلے ، آگ ، آنچ وغیرہ کی گرمی کا اثر ، لپک**.

سراج اس شمع رو بن جل گیا ہے
نپٹ حسرت کے شعلوں کی لپٹ میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۳۸).

کہوں کیا عشق رخ سے دل میں کیا ہے
طپش آتش لپٹ شعلہ دھواں ہے

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۷۵۳). آگ کی لپٹ بڑھی جاتی تھی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷). چند مقامات پر آگ لگی ہوئی تھی اور ادہر سے برابر لپٹ آ رہی تھی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۸۶).

سر سے پا تک کسی بت کر کا تخیل جیسے
یا کسی شمع کی لو یا کسی شعلے کی لپٹ

(۱۹۸۸ ، ضمیر خامہ ، ۲۹۰). (اا) (مجازاً) **گرمی ، حرارت**

کچھ عشق کی آتش کی لپٹ پہنچی ہمیں زور
سب تن بدن اپنے کو بھسم دیکھتے ہیں ہائے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۲۲). وہ ایک دعویٰ ہے کہ محبت کی لپٹ سے مرد کو گھیر لیتی ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، ستمبر ، ۹). ۲. **لُو یا بادِ سموم کا جھونکا ، گرم ہوا.** لوں کی لپٹ بدن میں لپٹ کے آگ لگاتی تھی. (۱۸۹۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۸۱).

رہیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشان
لوؤں کی لپٹ بادِ صرصر کے طوفان

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۲).

سفاک فضاؤں میں دہکتا ہوا سورج
جھلسی ہوئی چٹانوں پہ وہ لو کی لپٹ

(۱۹۴۳ ، چراغ اور کنول ، ۳۸). ۳. **لُو جو یکایک تیزی کے ساتھ ہوا کے جھونکے کے ساتھ آئے ، بھبکا ؛ خوشبو جو ہوا کے ساتھ آئے ، مہک ، باس ، سوگند.**

عجب لپٹ ہے پسینے کی گلبدن تیرے
کہ گل ہے عطر فروش اور ہوئی صبا محظوظ

(۱۷۰۹ ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۳۳).

او باں ہو جنت کی آوے ہے خوب
لپٹ اور ہوا ہے بہشتی عجوب

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق)، ۱۱).

جو سوتے میں آ جائے اس کی لپٹ
پھڑک جائے دل نیند جاوے اُچٹ

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳).

بدنِ یار کو بس چُھو کے نہ اترائے ہوا
عطر کی بن کے لپٹ مجھ سے لپٹ جائے ہوا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۵). پھولوں کی لپٹیں اور مہکیں دل و دماغ کو تازگی بخشتی ہیں. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۱۶۲). چند اونس الکوہل ، چند ذرے افیون یا حشیش یا کلورو فارم یا نائٹرس آکسائڈ گیس کی ایک لپٹ سے دوسرا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصولِ نفسیات ترجمہ ، ۱ : ۵). یہ بے آواز تصویریں ، یہ اجلی اجلی دھندلاہٹیں ... کبھی میرے اردگرد کی چیزوں پر ننھی ننھی گرد کی صورت میں آ کر بیٹھ جاتی ہیں کبھی دیکھتے دیکھتے خوشبو کی لپٹوں کی طرح اچانک اڑنے لگتی ہیں. (۱۹۷۳ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۲۸). جس کی بھینی بھینی لپٹیں قلوب کے تہہ خانوں میں بس گئیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ اہلِ حدیث ، کراچی ، ۳ اکتوبر ، ۲). ۴. (i) (مجازاً) **شعلگی ، سرخی مائل چمک.** اس کے ہونٹ ان میں سرخ شراب کا نشہ اور لپٹ ہے. (۱۹۶۲ ، الف کا نکڑا ، ۱۷۳) (ii) **(تیزی کے ساتھ سرایت کرنے والا) اثر.** جن کے دماغ میں مغربی خیالات کی لپٹ کسی مشرقی زبان کے ذریعے سے پہنچی ہے. (۱۸۸۰ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۱۴۰). (iii) **پرتو ، عکس.** آدمی کے دل پر فرشتے کی ایک لپٹ ہے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۱۲۹). (iv) **غیظ و غضب (مناسب لفظوں کے ساتھ).**

طیش و طیش لپٹ غصہ و غم بڑھتا ہے
اختر زار پریزادوں میں کر بیٹھے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۶۶). سرخ سرخ شے میں سے ایک لپٹ سی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی. (۱۹۳۹ ، زندگی نقاب چہرے ، ۱۲۹). [لپک (رک) کا محرف].

---آنا محاورہ.
بھبکا آنا ، خوشبو کی لہر آنا. خوشبو تمام مسجد کو مہکا رہی ہے ... لوبان سلگایا ہے جس سے شمیم کی لپٹیں آ رہی ہیں ، سلطان عبداللہ کا جنازہ خاص درجے میں چاندی کے فرش پر لا کر رکھ دیا گیا. (۱۹۲۰ ، اسلامی معاشرت اندلس میں ، ۱۳۵).

---چلنا محاورہ.
گرم ہوا چلنا ، لُو چلنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---دینا محاورہ.
خوشبو دینا ، مہک دینا ، لو دینا.

آگ بن جاتا ہے سُن کر سوزِ دل وہ شعلہ رو
دور سے دیتا ہے لپٹ ہے صورت اخگر مزاج

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۳۷). اس کے ... دل کی آگ آنکھوں میں لپٹ دے رہی تھی. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۱۳).

---لگنا محاورہ.
لُو لگنا ، آگ کی گرمی پہنچنا ، شعلے کا جلا دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---مارْنا ف م ؛ محاورہ.
شعلے کا جلانا ، آگ کی حدّت یا تپش سے مُنھ جلنا ، آنچ کی گرمی سے مُنھ جلانا. اُن کے مُنھ پر آگ لپٹ مارے گی. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمۂ قرآن ، ۵۵۸).

لَپْٹا (فت ل ، سک پ) امذ.
۱. **موٹے آٹے کا قدرے پتلا حلوا ، لپسی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **پتلا گڑ ، شیرہ ، گڑ کی چاشنی ، وہ پتلا گڑ جو پینے کے تمبا کو میں ملاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. (نباتیات) **جنسر چنبا ، سانواں کنگنی کی قسم کی ایک حلقہ دار گھاس (انگریزی)** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. **رشتہ ، ناطہ ، قرابت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لِپْٹانا (کس ل ، سک پ) ف م.
۱. **ہم آغوش کرنا ، چمٹانا ، بدن سے چمٹانا.** دن میں کم سے کم دس بارہ لونڈے لپٹاتی ہوگی اور ایک درجن لونڈوں کو گلے لگاتی ہو گی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۹). ۲. **چپکانا ، گلے لگانا.**

خاک ڈالی بھائیوں نے قبر نے لپٹا لیا
اپنا بیگانہ ہوا بیگانہ اپنا ہو گیا

(۱۹۰۷ ، دفترِ خیال ، ۸). ۳. **جوشِ محبت میں گلے لگانا اور چمٹانا ، پیار کرنا.** ملکہ انھیں دیکھ کر خوش ہوگئی ، انھیں لپٹایا چمٹایا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۱۷۵). ۴. **لپیٹنا ، ملفوف کرنا.** اگر اس طرح پانی ڈالنے کا انکار کریں تو چادر بھگو کے اس میں مریض کو ایک گھنٹے تک لپٹانا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۹۰).

کلیم صد چاک کو میں اپنے بدن سے لپٹاتا جا رہا ہوں. (۱۹۵۵ء، سرشار، ۱۱۳). [لپٹنا (رک) کا تعدیہ].

لَپَٹ جَھپَٹ (فت ل، پ، جھ، پ) امت.

(پھرتی کے ساتھ) اُچھل کُود، چلت پھرت وغیرہ. وہ ... کود پھاند اور لپٹ جھپٹ دکھاؤں جو دیکھتے ہی آپ کے دھیان کا گھوڑا... اپنی چوکڑی بھول جائے. (۱۸۰۳ء، رانی کیتکی، ۵). اس کود پھاند اور لپٹ جھپٹ میں معاشرے کے واقعاتی پہلوؤں کی سنجیدہ تلاش بے سود ہے.-(۱۹۸۸ء، میر غالب اور اقبال، تقابلی مطالعہ، ۳۰). [لپٹ (تابع) + جھپٹ (جھپٹنا (رک) کا حاصل مصدر)].

لِپٹَن (کس ل، سک پ، فت ٹ) صف مث.

۱. لپٹنے چمٹنے والی. خدا محفوظ رکھے، ایسی لپٹن بیوی شاید ہی کسی کو ملی ہو. (۱۹۳۷ء، فرحت، مضامین، ۳ : ۱۳۹). ۲. لپٹنے کی حالت و کیفیت.

لپٹن ہوئی ہر ایک کی گلے ہار پڑ گئے
داتوں پکڑ زمین اڑا پانوں گڑ گئے

(۱۷۶۱ء، جنگ نامۂ پانی پت (منظوم)، ۲). [لپٹنا (رک) کا حاصل مصدر].

لِپٹنا (کس ل، فت پ، سک ٹ)- (الف) ف م.

۱. (أ) (کسی سے) چمٹنا، چھاتی سے لگنا، گلے میں باہیں ڈالنا، باہوں میں دبوچنا، گود میں لینا، پیار کرنا. زینب اوٹھیں اور بھتیجے سے لپٹ بولیں : «اے ابن زیاد ... ایتوں کے مارنے سے تیرا پیٹ نہیں بھرا.(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۲۳۲).

بے خود ہو لپٹ جاؤں تو ہنس کر کہے کیا خوب
اتنا بھی زخود رفتہ نہ ہو کچھ تو سنبھل لے

(۱۸۰۹ء، جرات، ک، ۲۱۷).

گرچہ اس شوخ نے ہم کو دیے جھٹکے لاکھوں
لے لیے بوسے مگر ہم نے لپٹ کے لاکھوں

(۱۸۸۶ء، دیوان سخن، ۱۵۱).

ڈر کر بجلی سے کرے تم ناحق
میں تو بیٹھا تھا لپٹ جانا تھا

(۱۹۲۵ء، شوق قدوائی، د، ۲۸). (أأ) گتھنا، کشتی کرنا، پکڑنا، لڑنا.

جا کے جوگی سے لپٹا اور کیا زور
بولی اورنگ دوڑو آیا چور

(۱۷۹۱ء، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ، ۱۱۳). دوچار آدمی لپٹ گئے اور پکڑے ہوئے بستی کی طرف لائے. (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۹۷).

قتل کو خنجر ادا دور سے کیوں دکھا کہ یوں
کچھ میں لپٹ نہ جاؤں گا آکے مجھے بتا کہ یوں!

(۱۸۷۸ء، کلیات صفدر، ۱۸۷). بندر تھا جگادری، روٹی اور بچہ کو چھوڑ کتے کو لپٹ گیا. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۲۲). ریچھ جھلا کر اس کی طرف ہٹا وہ نہایت غیظ و غضب میں اس سے لپٹ گیا. (۱۹۳۳ء، افسانچے، ۲۲۳). ۲. کسی کے ساتھ لگنا، ساتھ نہ چھوڑنا، پیچھا کرنا، سر ہونا، مضبوط گرفت سے پکڑنا.

یہ دق کی شکل جو دربان کھانستا ہے ترا
الٰہی اوس کو ابھی موت ہو کے سل لپٹے

(۱۸۱۸ء، انشا، ک، ۱۶۱).

سہا بھارت میں ہے بھیکم پرب میں
کہ اک راجا کو جن لپٹا غضب میں

(۱۸۶۶ء، تیغ فقیر برگردن شریر، ۱۸۹). تسیمہ تو کتابوں کو ایسی لپٹی کہ سنجیدہ کا بھی جی اکتا گیا. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۴۴). اگر خدانخواستہ یہ کتاب آپ سے لپٹ گئی تو پھر اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے. (۱۹۳۷ء، فرحت، مضامین، ۳ : ۲۷۶). ۳. پتنگ کا پتنگ سے الجھنا (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۴.(أ) (ایک چیز کا دوسری چیز کے اوپر) چمٹ جانا، بیٹھ جانا، گتھ جانا، گڑ جانا ؛ (سانپ کی طرح) حلقہ بناتے ہوئے چڑھ جانا.

لپٹ لپٹ کے مزے خوب بادہ کش لُوٹیں
کہ شاخ تاک لپٹنے میں عشق پیچاں ہے

(۱۸۲۹ء، دیوان گویا، ۵).

ضعیف و ناتواں لپٹا ہوا ہوں ہجر دلبر میں
لپٹ جاتا ہوں کروٹ لیتے ہی اک تار بستر میں

(۱۸۸۶ء، دیوان سخن، ۱۵۳). کیڑیاں لپٹنے لگیں، چھڑیاں چمٹنے لگیں. (۱۹۰۱ء، راقم، عقد ثریا، ۱۷). دو سانپوں کو پیچ در پیچ لپٹے دیکھ کر خوف کے مارے میری رگوں میں خون جم گیا تھا. (۱۹۸۸ء، اپنا اپنا جہنم، ۳۷). (أأ) ایک چیز کا دوسری میں الجھ جانا، پھنسنا، اٹک کر رہ جانا. ایک روز حضرت زکریا علیہ السلام نے داڑھی میں کنگھی کی کہ سفید بال کنگھی سے لپٹ آئے. (۱۸۳۵ء، احوال الانبیا، ۱ : ۳۱۶).

خوں میں بھر کے جو نکلا مرے دل سے، تو کہا
لپٹ آیا یہ مرے تیر سے ارماں کس کا

(۱۸۸۸ء، صنم خانہ عشق، ۵۲).

یہاں یہ برسوں سے خاک اڑاتی ہوئی ہوائیں
مرے بدن سے لپٹ رہی ہیں

(۱۹۸۱ء، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر، ۱۰۷). (ب) ف ل.

۱. (ہمہ تن) مشغول ہونا، (کسی کام میں) لگنا، مصروف ہونا. خدمت کے سوا کسی کو رفیق نہ پاتے تھے اس لیے جان توڑ کر لپٹ جاتے تھے. (۱۸۸۳ء، دربار اکبری، ۸۱۵). کرتوں کا ہاتھ میں آنا تھا کہ لپٹ پڑی اور ختم کر کے چھوڑا. (۱۹۰۸ء، صبح زندگی، ۱۷۵). ۲. ہم رائے بنانے پر اصرار کرنا، مزاحم یا مصر ہونا، زبردستی ہم خیال بنانے پر مصر ہونا.

کام لیجے گا کہیں اور ہی دانائی سے
ناصحو جاؤ نہ لپٹو کسی سودائی سے

(۱۸۵۴ء، ذوق، د، ۲۳۳).

نہ روکے سے رکا آخر گیا داغ اس کے کوچے میں
نہ مانا ایک کا کہنا بہت خلق خدا لپٹی

(۱۸۹۲ء، مہتاب داغ، ۱۸۰). ۳. مبتلا ہونا، لپے میں آنا، آلودہ یا ملوث ہونا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. باہم مل جانا.

زلفیں اگر لپٹ کے نہ تحریر چھوڑ دیں
دو سطروں میں نہ دفتر سودا تمام ہو

(١٨٧٣ ، کلیات منیر ، ٣ : ٣٨٩). ٥. **چپکنا ، چسپیدہ ہونا** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ). ٦. **متصل ہونا ، ملا ہونا ، ہمراہ ہونا**. چالیس ہزار فوج ظفر موج ہمراہ ، رکاب سے لپٹا ہوا. (١٨٩٦ ، طلسم ہوشربا ، ٧ : ٦٠٣). چھوٹی ندی ارغون جو شہر کے جنوبی پہلو سے لپٹی ہوئی بہتی تھی. (١٩٠٥ ، شوقین ملکہ ، ٧٧). ٧. **جورو والا ہو جانا ، شادی ہونا** (فرہنگ آصفیہ). ٨. **تہ ہونا ، پیچک بننا پرت در پرت یا تہ بہ تہ ہونا ، ملا ہوا ہونا**. خدا کہتا ہے اس روز آسمان جوں کاغذ لپٹیں گے. (١٦٠٣ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ٣٣)عجیب و غریب قصوں میں قصے لپٹے ہوئے ہیں. (١٨٠٣ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ١).

پھر سرکشوں نے تیر ملائے کمان میں
پھر کھل گئے لپٹ کے پھریرے نشان میں

(١٨٧٤ ، انیس ، مراثی ، ١ : ٣٦٠). زمین جس وقت بوریے کی طرح لپٹے. (١٨٨٧ ، خیابان آفرینش ، ٩٦). ٩. **ملفوف یا بند ہونا**. زمانے کا مکتوب آگے کی طرف کھلتا جاتا ہے اور پیچھے سے لپٹا آتا ہے ، جو لپٹ گیا وہ گیا اور ماضی کے محافظ خانے میں مقفل ہو گیا. (١٩٢٦ ، شرر ، مضامین ، ١ ، ٣ : ١٠٧). [لپٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لِپٹَنت (کس ل ، سک پ ، فت ٹ ، سک ن) امث (قدیم).
١. **ہم آغوشی ، بغل گیری**.

ہے نواب آصف الدولہ
دل سے تیرے خوشی کو نت لپٹنت

(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ١ : ٢٩٦). ٢. **کشتی ، لڑنت** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [لپٹن (رک) کا محرف].

لِپٹْواں (کس ل ، فت پ ، سک ٹ) صف.
لپٹا ہوا ، تہہ ہو جانے والا ، لپٹنے والا ، فولڈنگ. رنگ برنگ کے چھرے اور لپٹواں چھتریاں باندھنے لگے. (١٨٩٧ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ١١٠). [لپٹ (لپٹنا (رک) کی تخفیف) + واں ، لاحقۂ صفت].

لِپٹْوانا (کس ل ، فت پ ، سک ٹ) ف م.
رک : لپٹنا. شکریہ دوست شکریہ ... گری گوری ایلیچ نے کہا اور سپاہی کے ساتھ اوزار لپٹوانے لگا. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ١١٨). [لپٹنا (رک) کا تعدیہ].

لَپْسی (فت ل ، سک پ) امث ، لپتا.
١. **گیہوں کے آٹے کا کم گھی کا حلوا**. اسکے علاوہ بھی بہت سے تشریبے کھائے جاتے ہیں چھوٹے اقسام کی لپسی بنائی جاتی ہے. (١٩٦٩ ، قشریہ ، ١٠٧). ٢. **نہایت بوڑھا جس کا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو** (فرہنگ آصفیہ). [مقامی].

لِپْٹے (کس ل ، سک پ) صف.
لپٹا (رک) کی مغیرہ حالت نیز جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

---لِپٹائے (--- کس ل ، سک پ) م ف ؛ صف.
لپٹے ہوئے ، بندھے ہوئے. اس کے ہاتھ میں اخباروں کا پلندہ تھا پولینا گیورگی یوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس لپٹے لپٹائے پلندے میں «پراودا» کے کچھ شمارے ہیں. (١٩٧٠ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ١ : ٣٣٣) [لپٹے + لپٹائے (رک)].

لَپَڑ (فت ل ، پ) امث.
کھال میل کی آواز ؛ تراکیب میں مستعمل.

---سَپَڑ / شَپَڑ / گَھپَڑ (---فت س ، پ / فت گھ ، پ م ف ؛ امث.
١. **جلدی جلدی ، تیزی اور گھبراہٹ کے ساتھ ، بے ڈھنگے پن سے کیا ہوا کام (عموماً کھانے یا بولنے کے لیے مستعمل)**. پانچ پانچ اپنا گروہ بنا کر بیٹھ گئیں اور لپڑ سپڑ کھانا شروع کیا. (١٩٦٠ ، ماہِ نو ، مئی ، ٥٠). ٢. **کھال میل ، خلط ملط** (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ٣. **ٹال مٹول ، حیلہ حوالہ** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لپڑ (حکایت الصوت + سپڑ (تابع)].

---غُٹّا (---ضم غ ، شد ٹ) صف.
احمق ، بُدھو.

لپاڑی ، بن بنا ، چھوتیا تو اک سارے جہاں کا ہے
لپڑ غٹے تو کس کے سامنے باتیں بناتا ہے

(١٨١٨ ، اظفری ، د ، ٣٢). یہ لپڑ غٹے سیڑھی در سیڑھی جھوٹ بولیں گے. (١٩٨٦ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اگست ، ٩٠). [لپڑ + غٹا (رک)].

---لَپَڑ (---فت ل ، پ) م ف.
لپ لپ ، بے سوچے سمجھے تیزی کے ساتھ (عموماً کھانے یا بولنے کے لیے مستعمل). بدکار آدمی کی زبان لپڑ لپڑ چلتی ہے ، بے تامل بکتا چلا جاتا ہے. (١٨٩٣ ، مذاق العارفین ، ٣ : ١٢٧). [لپڑ (رک) کی تکرار].

---لَپَڑ کَرْنا محاورہ.
چپڑ چپڑ کرنا ، بکواس کرنا ، بیہودہ بکنا ، کان کھانا (فرہنگ آصفیہ).

لَپَّڑ (فت ل ، شد پ بفت) امذ.
(عو) **تھپڑ ، چانٹا ، طمانچہ**.

لب ہلانے پہ لگا تھا لپڑ
منہ پھرانے کے ساتھ تھا تھپڑ

(١٨١٠ ، مثنوی ہشت گلزار ، ٨٣). بزاز نے تان کے لپڑ لگانے شروع کیے. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٣٣٣). ننھی نے ایک لپڑ اور دیا. (١٩٢٩ ، ولایتی ننھی ، ٥). شین نے اپنا دایاں بازو تان کے ایک کھلے ہاتھ کا لپڑ اس کے منہ پر ایسا دیا کہ گردن پیچھے ڈھلک گئی اور ناک اور آنکھوں تک کو رگڑ کے رکھ دیا. (١٩٥٨ ، انجان راہی ، ٩٠). [مقامی].

---جَمانا ف م ؛ محاورہ.
تھپڑ لگانا ، دھول جمانا. دو چار لپڑ جما دیے وہ بے چارہ روتا چلاتا دہائی دیتا چلا گیا. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ١ : ٦٥).

ــــــ دینا ف م ؛ محاورہ۔
تھپڑ لگانا ، دھول جمانا۔ ارے تو بھلے مانس بنا ہے ، ان کے ایک دوست نے بوتل والے کا ہاتھ جھٹک دیا اور ایک لپڑ دیا۔ (۱۸۹۳ ، بشنو ، ۶۸)۔

ــــــ رَسید کَرنا ف م ؛ محاورہ۔
تھپڑ لگانا ، طمانچہ مارنا۔ ہم نے بنچ سے اٹھ خوشی خوشی جا سلیٹ ان کے سامنے کر دی ، یہ جلے ہوئے تو تھے ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ زر سے ایک لپڑ رسید کیا۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۱۸۲)۔

ــــــ مارنا ف م ؛ محاورہ۔
تھپڑ مارنا ، طمانچہ رسید کرنا۔ ایک ہاتھ گردن پر جمایا یہ سمجھے کہ مجھے لپڑ مارا بڑا غصہ آیا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۰)۔ جب بکس میں کوئی چیز رکھتے تو ڈھکنا اتنے زور سے بند کرتے معلوم ہوتا جیسے کسی کو لپڑ مارا۔ (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۳۲)۔

لَپڑو دَھیں (فت ل ، سک پ ، و مج ، ی لین ، غنہ ، ی لین ، غنہ) امث۔
رک : لپڑ دھوں دھوں۔ اخیر روز دستار تقسیم ہونے میں وہ لپڑو دھیں دھیں ہوئی تھی کہ الٰہی پناہ! (۱۸۹۸ ، یادگار مراد علی ، ۳۳)۔ [لپڑ دھوں دھوں (رک) کا محرف]۔

لِپڑی (کس ل ، سک پ) امث۔
۱. (دباغت) کھال کو کمانے سے قبل خشک کرنے کے لیے نمک وغیرہ لگانے کا عمل ، لیٹی کرنا (ا پ و ، ۲ : ۲۱۵)۔ ۲. کپڑا ، بستر (نوراللغات)۔ ۳. (بھٹی پرانی) پگڑی یا ٹوپی۔ کسی نے ... ان کی پگڑی اڑائی تھی ... ان کی لپڑی اڑائی تھی۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۵۸)۔ [مقامی]۔

لُپڑی (ضم ل ، سک پ) امث۔
۱. روغنی آٹے کی گولی یا ٹکیہ (جس سے عموماً نوزائیدہ بچوں کے جسم کا میل صاف کیا جاتا ہے)۔ واہ جناب خلیفۃ المسلمین آپ تو سب گنوں پورے نکلے ، بچوں کے واسطے لنگوٹی کھسوٹنے لپڑی اتارنے کا ٹھیکرا بھی نہ چھوڑا۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ؛ ۱۳ : ۱۰)۔ بچے کے منہ ہاتھ اور سارے بدن پر لپڑی کی۔ (۱۹۶۳ ، نور مشرق ، ۱۲۹)۔ ۲. (لکوور کرنے کی پوٹلی (عموماً میدے وغیرہ کی) (ماخوذ : جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۳. (پھوڑے وغیرہ پر باندھنے کا) بھرتا ، لیپ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [مقامی]۔

لَپسی (فت ل ، سک پ)۔ (الف) امث۔
رک : لپٹی۔ ابر کا کیا ، چھمان ، لپسی کا کیا پکوان (مشہور کہاوت) لپسی۔ (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۸۹)۔

نکلا ہوا تن سوکھ روئی بال رکیں نغ
حلوا ہوئے چرخا ہوئے لپسی ہوئے چرخ
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۹)۔

ہاں ایک کو زیادہ چبانا ضرور ہے
لپسی ہے زود ہضم کھچی ثقیل ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۱۰۰)۔ (ب) صف۔ ۱. بہت بوڑھا جس کا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو ، کمزور۔ منشی جی گو اب لپسی تھے مگر جوانی کی لذت یاد آگئی۔ (۱۹۲۹ ، ولایتی تھی ، ۳)۔ نہ مونھ میں دانت نہ پیٹ میں آنت مارے بڑھاپے کے لپسی ہو رہے ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۳۲۸)۔ دانت اتنے خراب کہ دلیے کی لپسی بھی نہ کھا سکیں۔ (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۹۵)۔ ۲. شہد اور شگوفوں کے غبار کا مرکب۔ تین دن لپسی پر رکھا جاتا ہے جو شہد اور شگوفوں کے غبار کا مرکب ہے۔ (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۵۳)۔ [لپٹی (رک) کا محرف]۔

لَپک (فت ل ، پ) امث۔
۱. تیزی سے جلدی جلدی قدم اٹھا کر بڑھنے کی صورت حال ، تیز چال ، دوڑ ، جھپٹ ، چھلانگ۔

اس وقت ہوش عاشق ثابت قدم ہے کیوں
سلطان حسن آوے جب نازکی لپک سوں
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۳۲)۔

کمر اس کی نہ دیکھی کہ کروں اوس کا وصف
تھی وہ اک آہوئے دل کے لیے چیتے کی لپک
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۰)۔ چکور مانگے تانگے کی ضیا کی جانب ، یا پروانے کی ایک لپک شمع کی ضو پر۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، سجاد حسین ، ۷)۔ ان میں ذہانت کی لپک تھی۔ (۱۹۶۷ ، اردو ، کراچی ، جولائی ، ۲۹)۔ ۲. پھڑکنے یا دھڑکنے کی کیفیت ، پھڑکی ، دھڑکن ، تڑپ ، جنبش ؛ جیسے : نبض کی لپک۔ ایک طرف خون آشام آرزوؤں کی لپک ہوتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، اک محشر خیال ، ۲۰)۔ ۳. شعلے کی گرمی جو یکایک دور سے اثرانداز ہوتی ہے ؛ لپٹ ، لو۔

دوزخ کے بھی شعلوں میں نہ ہوگی لپک ایسی
زائل ہوئی جاتی ہے بصارت چمک ایسی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۳۳)۔ جس کی لپک سے کروڑوں جون تو جل بھن کے خاک سیاہ ہو جائیں ، گرمی ، تمازت ہمارے لیے خنک ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۷۲)۔

تیغ جب بڑھتی ہے سب فوج سرک جاتی ہے
یہ وہ شعلہ ہے کہ تا چرخ لپک جاتی ہے
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب)، گلزار رشید ، ۱۲۸)۔

پروانے کو شعلہ کی لپک کھینچ لے آئی
انجام کو پہنچا دیا انجام سے پہلے
(۱۹۸۳ ، حصار انا ، ۱۷۸)۔ میں تمہیں آج وہی رقص دکھانا چاہتی ہوں جس کے شعلوں کی لپک نے مجھے جلا کر راکھ کر ڈالا تھا۔ (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۹۲)۔ ۴. چمک ، چمکیلی چیز یا تیز روشنی کی چھوٹ ، جھلک ؛ (بجلی وغیرہ کا) کوندا۔ قیامت کا کام ویسا ہی ہے جیسے لپک نگاہ کی۔ (۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن ، شاہ عبدالقادر ، ۲۵۳)۔

گلگشت چمن کیا ہے لو ہاتھ میں آئینہ
اس اپنے خط رخ کے سبزے کی لپک دیکھو
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۵۹)۔

لُو کے طوفان میں تپتے ہوئے ذرّوں کی لپک
کرب کے ساتھ کڑی دھوپ میں پودوں کی لچک
(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۱۲۵). اسی لمحے ایک نئی سوچ کی لپک نے میرے دماغ کو جھنجھوڑ دیا. (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۲۳).
۵. پھوڑے یا زخم وغیرہ کی ٹپک ، ٹیس (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۶. مُڑنے تُڑنے ، دبنے اُبھلنے کی صلاحیت ، لچک. زائد چوڑی (ریل) اوپر سے اور کم چوڑی نیچے اس طریقے سے ریل میں لپک نہیں آتی. (۱۹۱۳ ، انجینیرنگ بک ، ۱۰).
۷. (کسی چیز کو موقع پا کر) لپک لینے یا اُڑا لینے کا کام ، چوری. پیسے ہی میں سیر بھر گھِیک ، واہ ری تیری لپک. (۱۹۰۱ ، راقم عقد ثریا ، ۸۲). [لپکنا (رک) کا حاصل مصدر].

---اُٹھنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : لپک جانا.
اپنی محرومی پہ بل کھاتے ہوئے ، جھنجلا کر
جا کی اٹھا ہے خیال
پیرہن شعلے کی مانند لپک اُٹھے ترا
(۱۹۳۱ ، میراجی کی نظمیں (کلیات میراجی ، ۸۶)).

---بھٹی (---فت بھ ، شد ٹ) امث.
وہ بھٹی جو اس انداز سے بنائی جائے کہ جس چیز پر حرارت منعکس کرنا مقصود ہو اس پر منعکس ہو سکے. پتیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیتے ہیں ... پھر ان کو لپک بھٹی میں گرم کرتے ہیں اور اس کے بعد بیلتے ہیں. (۱۹۳۸ ، اشیائے تعمیر (ترجمہ) ، ۱۹۰). [لپک + بھٹی (رک)].

---جانا محاورہ.
۱. دوڑ جانا ، جھپٹ پڑنا.
آج میری بھی لپک دیکھیو جھپکے پر آنکھ
گرچہ ہے جلد لپک جانے میں مشہور پلنگ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷۹).
چھوڑو سب اور کام لپک جاؤ ساتھیو
جنرل جو آگے جا چکے تم ان سے جا ملو
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۱۳۹). ۲. عیاں ہونا ، ظاہر ہونا.
کبھی پھولوں کے کٹوروں سے چھلک جاتی ہے
کبھی شعلے کبھی شبنم سے لپک جاتی ہے
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، تار گریباں ، ۱۰۱).

---جھپک (---فت جھ ، ب).(الف) امث.
تیزی ، طراری ، چستی ، چالاکی ، جلد بازی.
شوخی و دلبری سے ہے رونق حسن مہوشاں
کچھ بھی نہیں وہ نازنیں جس میں نہ ہو لپک جھپک
(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۸). (ب) م ف. جلد بازی سے ، تیزی کے ساتھ. لپک جھپک دوڑیں آکے کی طرف. (۱۹۶۷ ، عصمت ، نقش ، افسانہ نمبر ، ۳۰).
بس ایک کام میرا یہ کر دو لپک جھپک
اور اس کے بعد چھٹی تمہیں روز حشر تک
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۹۵). لپک جھپک قبرستان والی مسجد کی طرف جانا. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۹۸). اس نے ... اوپر دیکھا ، کالے بادلوں میں لپک جھپک ، ہلچل ، مستی ، دھوم جانے کیا کیا نظر آئی. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۳۹).

---جھپک سے م ف.
پُھرتی سے ، چالاکی سے (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کَر/کے م ف.
دوڑ کر ، جھپٹ کر ، جلدی سے. اس وقت شاہ کے آگے کوئی افسر بھی نہیں تھا ، لپک کے ایک سجدہ گھٹنوں کے بل زمین پر کیا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۷۵). میں لپک کر اندر پہنچا اور ان حضرات سے کہہ دیا کہ بھانڈا پھوٹ گیا ہے. (۱۹۳۲ ، کرنیں ، ۸۰). ملک صاحب لپک کر باہر گئے. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۸۷).

---کَر/کے آنا محاورہ.
دوڑ کر آنا ، جلدی آنا ، تیزی سے آنا ، جھپٹ کر آنا. خورشید بہو جس کا مزاج آگ کا بنا تھا لپک کے زینہ کے پاس آئی. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۵۵).
کچی کلیاں ، پکی فصلیں ، سر چھپانے کی کٹیاں
آگ شہروں کی لپک کر آ رہی ہے گاؤں
(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۳۰).

---کَر جانا محاورہ.
دوڑ کر جانا ، تیزی سے جانا. اس نے نوکر کو آواز دی ، بابو ذرا سا لپک کر جانا ، موسیٰ سے کہنا ایک پان دیں. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۹۲).

---لپک کَر م ف.
دوڑ دوڑ کر ، جلدی جلدی. اور بسوں کے پیچھے دوڑ دوڑ کر لپک لپک کر بڑھنے والا بمشکل دو سو گز چل سکتا ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۸۰).

---لینا محاورہ.
موقع پا کر قبضہ کر لینا ، چھین لینا ، کسی چیز کو جھپٹ کر حاصل کرنا. آب حیات والا ٹکڑا تو خوشامد اور چاپلوسی نے اچک لیا تھا اور دوسرا سرا جو آب محبت سے آلودہ ہو رہا تھا وہ عداوت نے لپک لیا تھا. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۲ : ۱۴۴). قرض دہندوں اور زمین لپک لینے والوں نے موقع سے خوب فائدہ اٹھایا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۶). ۳. اچک لینا ، اُچھلتی ہوئی چیز کو ہاتھوں پر لینا. شین نے سوال مجھ سے خود ہی لپک لیا. (۱۹۵۸ ، انجان راہی ، ۸۱).

لَپکا(۱) (فت ل ، سک پ) امذ.
۱. بُری عادت و لت ، عادت ، خُو ، چاٹ ، شوق ، چسکا.
عشق تو ہم سے چھٹا لیکن نہ جانے قائم
دیکھ لینے کا جو لپکا ہے یہ کب چھوٹے گا
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۲۰).

چھوٹتا حسن پرستی کا بھلا کب لپکا
آج کہتا ہوں وہ معشوق کیا ہے پیدا
(۱۸۱۸ ، عیش لکھنوی (شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۶۵۶)).
دل چُرا لیتا ہے وہ دزد حنا
کیا اسے چوری کا لپکا ہو گا
(۱۸۷۳ ، دیوانِ بےخود (ہادی علی) ، ۱۱). کچھ لوگوں کی طبیعت کا جھکاؤ خود اپنی ذات کی طرف ہوتا ہے ، ان میں قوت کی آرزو ، کمائی کا لپکا ، جمع کر کر کے ڈھیری لگانے کی لت ... ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، تعلیمی خطبات ، ذاکر حسین ، ۱۵۸). کھیل کود کا اسے لپکا تھا. (۱۹۷۳ ، وہ صورتیں الٰہی ، ۸۳). ۲. **چھلانگ ، کود** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **بدمعاش ، للنگا ، شہدا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. **جھپٹا جھپٹی ، جھپٹ جھپٹ** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۵. **بجلی کا کوندا ، چمک.**
جرارہ جب لیا اس نے یہ کوندے کی طرح لپکا
شرارہ جب بھرا اس نے تو یہ بجلی سی لہرائی
(۱۹۰۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۰۲). [لپک + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---اِس بات کا امذ.
(عو) **خواہش جماع کی عادت ، جماع کا چسکا ، روز روز ہم بستری کی دھت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---پڑنا محاورہ.
عادت ہو جانا ، بُری بات کی لت لگ جانا ، چسکا لگنا.
لڑاتا ہے ہوا جس بُس سے آنکھیں
اسے بے طرح یہ لپکا پڑا ہے
(۱۸۳۰ ، امتحان رنگیں ، ۲۶). جن کو اچھا کھانے پہننے کا لپکا پڑ جاتا ہے وہ بُرے وقت میں یا تو بھیک مانگتے ہیں یا چوری کرتے ہیں. (۱۸۷۳ ، مجالس النسا ، ۲ : ۲۹).
تکلا نہ کرو خود بنے تعزیر کہ لپکا
پڑ جائے گا عصیان محبت کو سزا کا
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۹). مجھے سیاست کا ایسا لپکا پڑا جو دیر تک باقی رہا. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۳۱).

---چُھٹنا ف ل ؛ محاورہ.
عادت جاتی رہنا.
بس ہے یہی علاج ان آنکھوں کو پھوڑیے
چُھٹ جائے تا کہ جھانک کا لپکا کسی طرح
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۸۲). پڑی ہوئی عادت اور لپکا پھر چھٹائے نہیں چھٹتا. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۸۵).

---چُھوٹنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : **لپکا چُھٹنا.**
آخرش لے ہی لیا تیغ نے لب کا بوسہ
اے ظفر یہ نہ لہو زخم سے لپکا چھوٹا
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۵۳).
نہ چھوٹے گا پری زادوں کا لپکا اے جواں تجھ سے
جوانی کا یہ جن جب تک نہ اترے گا ترے سر سے
(۱۹۲۸ ، سلیم پانی پتی ، افکار سلیم ، ۲۳۱).

---لگانا محاورہ.
عادت ڈلوا دینا ، چسکا یا شوق پیدا کر دینا.
اکثر تری تلاش نے دوڑایا دھوپ میں
یہ دوڑ دھوپ کا مجھے لپکا لگا دیا
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

لَپکا (۲) (فت ل ، سک پ) صف ؛ م ف.
لپک کے ، تیزی کے ساتھ ، دوڑ کر.
یاں پلک بھی نہ ہم سکیں جھپکا
ایسا قاصد تو آیئو لپکا
(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۳). ان کا ڈرائیور جو دوسرے ڈرائیوروں کے ساتھ گپ شپ کر رہا تھا انہیں دیکھ کر لپکا اور فوراً گاڑی دروازے پر لے آیا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، فروری ، ۵۸). [لپک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

لَپکانا (فت ل ، سک پ) ف م.
۱. **دوڑانا ، تیز جھپٹانا ، بھگا کر چلانا یا دوڑانا.** اسی وقت چھوٹے کو لپکایا کہ جا کر خوبن کو جھپکے سے لا. (۱۹۳۲ ، بیلہ میں میلہ ، ۳۷). ۲. **کُتّے کو شکار پر دوڑانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. **متحرک کرنا ، ارتعاش دینا.** جب تک ان کا کانپنا جاری رہتا ہے ، اسی طرح وہ ہوا کو بھی لپکاتا ہے. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۴ : ۶۶). ۴. **(کوئی چیز لینے کو جلدی سے) ہاتھ لپکانا ، جلدی سے ہاتھ بڑھانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لپک + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

لَپَکتا (فت ل ، پ ، سک ک) صف مذ (مث : لپکتی).
دوڑتا ، بھاگتا.
گویا تھا سمندر ٹوٹ پڑا پانی کی لپکتی دھاروں میں
(۱۹۲۵ ، افکار سلیم ، ۱۷۴). [لپکنا (رک) سے صفت].

لَپَکنا (فت ل ، پ ، سک ک) ف ل.
۱. **تیزی سے قدم اُٹھا کر چلنا ، جلدی جلدی کسی طرف بڑھنا ، دوڑنا ، جھپٹنا.**
اُسی سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک
سو گھوڑا چلیا رخ جزیرے پہ رک
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۲۰). پھر جو لپکا تو بہت سے ہاتھی گھوڑے سواروں سمیت قوتِ بازو سے اٹھا اٹھا کر ... زمین پر پٹکے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵۸). یہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے اور ان کے لیے لپکتے ہیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ القرآن ، نذیر احمد ، ۵۵۲). نگوڑی بخار زدہ بھیڑیا ہی لپکی مگر کہاں مرد اور کہاں عورت. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۹). وہ خوشی سے بکارتی ہوئی لپکی اور بیٹے کو آغوش میں بھر کر سینے سے لگا لیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۲۱۵). ۲. **بھڑکنا ، بڑھنا.** آگ کے شعلوں کے ساتھ لپکتی ہوئی ہولے ہولے بجھتی ہوئی ، انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی. (۱۹۸۸ ، اپنا اپنا جہنم ، ۹۱). ۳. **جھپٹنا ، اپنے قبضے میں لانا.** شیر اس کے اوپر ایسا لپکا جیسا کہ کسی زندہ جانور پر. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰). سلطنت مغلیہ کے ٹکڑے اُڑے

تو ان ٹکڑوں کے لپکنے اور پکڑنے کے لیے بڑی چھینا جھپٹی ہوتی. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۹۸). ۴. **نیچے گرنے سے پہلے دبوچ لینا، اُچکنا، نیچے گرنے نہ دینا؛ جیسے : گیند لپکنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **(پھوڑے یا زخم وغیرہ کا) ٹیس کرنا ، تپکنا.**

دکھ درد ٹیس چلنا رہ رہ کے پھر لپکنا
پھوڑا ہے دل نہیں ہے تجکو سناٗوں کیا کیا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۷).

ہوتا تھا کہ کچھ محسوس درد آگے
اب دل جگر ہمارے پھوڑے سے ہیں لپکتے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۳۰) ۶. **اچھلنا ، پُھدکنا ، دھڑکنا ، حرکت کرنا ، مرتعش ہونا (نبض وغیرہ کے لیے مستعمل)** . پیڑیاں ہونٹوں پر بندھی تھیں ، کنپٹیاں لپکتی تھیں . (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۳). ۷. **(شعلے یا بجلی وغیرہ کا) چمکنا ، تڑپنا ، بھڑکنا ، گرمی سے جلانا ، آنچ کا تیز ہونا.** درختوں کا درختوں سے رگڑ کر آگ کا لگنا ، شعلوں کا لپکنا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۳۸).

شعلہ سا جیسے ساغر سے لپک اٹھا
بھڑکی وہ دل کی پیاس کہ پیالہ چھلک اٹھا

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۳۶). ۸. **حملہ کرنا ، حربہ کرنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) . ۹. **چھلانگ مارنا ، چوکڑی بھرنا ، پھلانگنا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لپک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَپکی (فت ل ، سک پ) امث.
۱. **کچی سلائی ، ٹانکا ، سیون، شلنگا** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **گوٹ ، کنارہ** (ماخوذ: فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [رک : لپک (لپکنا) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

ـــ بَھرنا محاورہ.
لمبا ٹانکا بھرنا ، کچی سلائی کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ مارْنا محاورہ.
ٹانکا لگانا ، کچی سلائی کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لُپکی (ضم ل ، سک پ) امث.
خوف ، دہشت ، ڈر کر چھپ جانا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لپک (لکنا ـ چھپنا کا عرف) + ی ، لاحقۂ کیفیت و تانیث].

لُپ لُپ (ضم ل ، سک پ ، ضم ل) امث.
کسی ملایم سوراخ کے اطراف بند ہونے اور کُھلنے کی جنبش (خصوصاً مقعد کی) (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [حکایت الصوت (ذہنی)].

ـــ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.
سکڑنا اور کُھلنا ؛ مراد : خوف کے مارے دھک دھک کرنا ، کپکپی ہونا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لُپْلُپانا (ضم ل ، سک پ ، ضم ل) ف ل.
رک : لپ لپ کرنا. پیل کا بتوا جس میں باریک لانبی نوک ہوتی ہے .. وہ نوک ذرا سی جنبش ہوا میں نہایت جلد لپ لپاتی ہے. (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۸۶).

لپلپاتی ، چھچھاتی ، لُپلُپاتی ، کانپتی
دوڑتی ، بڑھتی ، جھپٹتی ، دندناتی ، ہانپتی

(۱۹۶۶ ، الہام و افکار ، ۲۵۲). اس کی سرخ یاقوت کی آنکھیں اور لپلپاتی ہوئی زہریلی زبان اس ڈرائنگ روم کے ماحول کو ہر وقت ڈسنے کے لیے تیار ہے . (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۹۱) . ایک چھوٹا بچہ بڑے انہماک سے شعلوں کی لپ لپاتی زبانوں سے اڑنے والی چنگاریوں کا رقص دیکھ رہا تھا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان، کراچی، جولائی ، ۹۹). [رک: لپ لپ + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُپْلُپاہَٹ (ضم ل ، سک پ ، ضم ل ، فت ہ) امث.
لپلپانے (رک) کا عمل یا کیفیت.

وہ جوت بدن کی پیرہن میں جیسے
تاروں کی کرن میں لپلپاہٹ کم کم

(۱۹۳۵ ، مشعل ، فراق گورکھپوری ، ۱۳۹). [لُپلُپانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لِپّم (کسر ل ، شد پ بفت) امذ.
گارا ، پلستر. آبی چونہ دستی چکیوں میں بہت باریک جاتا ہے اور اس کا لپّم بنایا جاتا ہے. (۱۹۳۸، رسالہ رڑکی چنائی، ۱۷۹). [لپ (لپنا) + م ، لاحقۂ نسبت و اسمیت].

لُپّن (ضم ل ، شد پ بفت) امث.
(رنگ سازی) لکڑی کی درزوں میں بھرنے کا مسالا جس سے درزیں اور سوراخ وغیرہ معلوم کرلیے جاتے ہیں ، چھپ ، لک (اب و ، ۱ : ۱۵۹). [مقامی].

لِپْنا (کسر ل ، سک پ) ف ل.
۱. **پلستر ہونا ، گوبری یا استرکاری ہونا ، لپائی کی جانا ، پوتا پھرنا**

ملاگی صندل تال کانداں لیے
اوپر مُشک اذفر چھیا چھپ چھپے

(۱۵۶۴ ، حسن شوقی ، د ، ۱۲۳). کوئی گدھے والا گلی میں بولے تو دو پوربے مٹی لے لوں ، دالان بھی لپ جائے اور چولھے بھی ٹوٹ گئے ہیں ، پھر سے لپس پوت ہو جائیں . (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۳۶).

کیوں گیس کے ساتھ اُڑے گوبر کی طرح لپے
دونوں ہی میں زحمت ہے للہ کہیں چھپے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، گاندھی نامہ ، ۳۹). سارے گھر میں گوبر لپا ہوا تھا. (۱۹۶۷ ، ادبیہ ، ۸۷) ۲. **(کسی سطح کا) کسی چیز سے بھرا ہونا (سطح پر کوئی چیز) بکثرت ہونا.** کسی دکان کی دیوار رنگ بہ رنگ تصویروں سے لپی ہوئی. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۰۳).

ساری عدالت القتر صادق کی ہے گواہ
مہروں سے ہے لپی ہوئی اپنی سجل تمام

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲ : ۲۳۹). تاج شاہی کے بجائے جواہرات سے لپی ہوئی چادر. (۱۹۰۸ ، مخزن ، اپریل ، ۱۷).

ان کے رجسٹر ان چندوں کی فہرست سے لپے پڑے ہیں . (۱۹۰۷ ، مجموعۂ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۳). ۳. (مجازاً) ذمے ہونا ، متعلق ہونا ، صادق آنا ؛ تھپنا ، تہمت لگنا ، چپک جانا. ایک تعریف تمہاری اور بھی سنی ہے ، سچ ہو یا جھوٹ مگر اب تو لپ گئی کیوں ایسے کوتک کیے جو کسی نے کہا. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۵). [ب : लिपना (ब) س : लिप्यते (ते)].

لپنکھا (فت ل ، پ ، غنہ) امذ.
رک : پاسنگ. ترازو میں لپنکھا ، پلڑوں میں عیب ہے اور تولنے والا بیچ بازار میں ڈنڈی مارتا ہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنو ، ۲۰ ، ۳۱ : ۱۰). [مقامی].

لُپّو (ضم ل ، شد پ ، و مج) امث.
لپا ، پگڑی ، دستار. جس پر چوری ثبوت ہو اس کی شوق سے لپو اتار لو ، چابک چلاؤ. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۲۶). [مقامی].

ـــــ اُتَرْنا محاورہ.
عزت جاتی رہنا ، بے آبرو ہو جانا. آگے بڑھا لیا تو میری کیا لپو اتر جائے گی. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۳۱۵).

لُپْوا (فت ل ، سک پ) امذ.
الھائی گیرا (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۳). [لپ (لپک کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

لِپْوان (کس ل ، سک پ) صف.
لپا ہوا ، کڑھائی یا زردوزی وغیرہ کا گھنا کام. اب لپوان مسالے کے کپڑے ناپسند کیے جاتے ہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۲۹۵). تحفہ ... کپڑے ہیں ، لیس دار کارچوبی ٹوپی ہے ، لپوان سلیم شاہی جوتی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۶). [لپ (لپنا) + وان ، لاحقۂ صفت].

لِپْوانا (کس ل ، سک پ) ف م.
۱. رک : لپنا معنی نمبر۱. دسویں پندرھویں چولہے لپوالیے. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۸۵). ۲. رک : لپنا معنی نمبر۲. اب میں وہ لصیرہ نہیں جو تمہاری سڑی بساندی باتیں سنوں اور جھوٹ سچ اپنے اوپر لپوالوں. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۴). [لپنا (رک) کا متعدی المتعدی].

لِپْوائی (کس ل ، سک پ) امث.
رک : لپائی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لپوانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَپوٹ (فت ل ، و مج) امذ.
(شہدوں کی اصطلاح) باتیں بنانے والا ، باتوں کا چور ، بات اڑانے والا. شہدے کے لئے ایک اور لفظ بھی تھا ، لپوٹ ، اس سے لپاٹیا بنایا گیا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۴۲). [مقامی].

لَپوٹا (فت ل ، و مج) امذ.
تھپڑ ، لپڑ. لالہ نے دوڑ کے ایک لپوٹا زور سے دیا. (۱۸۹۳ ، بشو ، ۱۱). نواب صاحب لپوٹا کھا کے ... سنانے میں آگئے (۱۹۱۳ ، دربار حرام پور ، ۲ : ۱۵). سیدھے ہاتھ کا ایک لپوٹا تھا کرچی کے اٹھے ہوئے گل گچھوں پر اور الٹے ہاتھ کا ایک تھپڑ میاں صاحب کی چڑھی ہوئی داڑھی پر رسید کیا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۹۲). [لپ ـ پتلی + وٹا ، لاحقۂ تصغیر و اسمیت].

لَپوڑِیا (فت ل ، و مج ، کس ڑ) امذ.
خوشامدی ، منت کر کے کام نکالنے والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لباڑیا (رک) کا محرف].

لَپوسَنہ (فت ل ، و مع ، فت س) صف.
بہت بوڑھا. ان بوڑھے لپوسنہ پنشنیے فوجیوں کو بادشاہ کے حضور میں تمغے پہنائے گئے. (۱۹۸۷ ، گردش رنگ چمن ، ۴۰۱). [پھوس (رک) کا محرف].

لَپی (فت ل) امث.
قبل مسیح کا ایک قدیم طرز تحریر (رسم الخط) (زبان و علم زبان ، ۲۷۶). [مقامی].

لِپّی (کس ل ، شد پ) امث.
رسم الخط. اردو رسم الخط ناقص الخط نہیں ہے اس میں ہر زندہ آواز کو ادا کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے جو ہندی لپی میں نہیں ہے. (۱۹۸۵ ، نئی تنقید ، ۳۳۲). حملہ آور مسلمان اپنے سے ہزاروں سال پہلے کے آریوں کی طرح زبان کے علاوہ اپنی لپی بھی ساتھ لائے تھے. (۱۹۸۸ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۲). [مقامی].

لِپی پُتی (کس ل ، ضم پ) صف مث.
۱. (وہ جگہ وغیرہ) جس کی لپائی پتائی ہو چکی ہو. کھلیان کی لپی پتی زمین جو غلے کے انبار کے گرد کھلی ہوئی ہے ، پالہ ہے. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۵۶). ۲. (مجازاً) خوب بناؤ سنگھار یا میک اپ کی ہوئی. جب وہ امتحان دے کر آئیں تو گھر میں کچھ لپی پتی خواتین چائے بہ مع ... ساز و سامان کے نوش فرما رہی تھیں. (۱۹۵۷ ، خالہ ابوا کے نام خطوط ، ۱۰۷). [لپی (لپنا (رک) سے ماضی بطور صفت) + پتی (تابع)].

لِپی تُھپی (کس ل ، ضم تھ) صف مث.
نحیف و نزار اور گرد سے لپی تھپی سلیٹی رنگ کی پینگنی جھلک لیے ہوئی ؛ آلودہ. نحیف و نزار اور گرد سے لپی تھپی سلیٹی رنگ کی پینگنی جھلک دیتی ہوئی کولی لے آئے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۸۲). [لپی (لپنا (رک) سے ماضی بطور صفت) + تھپی (تابع)].

لِپے پُتے (کس ل ، ضم پ) صف مذ.
لپا پتا (رک) کی مغیرہ صورت ، (کنایۃً) بہت بناؤ سنگھار کیا ہوا ، نہایت آراستہ کیا ہوا ، بہت سجایا ہوا. بے تحاشا میک اپ سے لپے پتے چہرے مجھے نجانے کیوں اداس لگنے لگے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۶۸).

لَپیٹ (۱) (فت ل ، ی مج) امث.
۱. **لپٹے جانے کی صورتِ حال ، پیچ ، بل ، تہ.** جو قوت حاصل ہو کی ہر لپیٹ میں رسن کے کھنچی جانے کی یہی جواب ہے تمہارے سوال کا. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۹۶).

پیچکیں آتی ہیں بن بن کے سو کیسی اچھی
کتنی ہموار لپیٹ ان کی ہے سلجھی سلجھی

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۳۹۷). اژدہوں نے کمر اور گردن میں دو دو لپیٹ دے کر اس کو جکڑ رکھا ہے. (۱۹۳۳ ، نقدالادب ، ۴۷). ایک سحر زدہ کی طرح پٹی کو بل دے رہا تھا ، آخری لپیٹ کے بعد کچھ چونکا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۳۵). ہماری وہ لپیٹ کے دوپٹہ اوڑھنے کی عادت ہی نہیں جاتی ، بے خیالی میں بار بار پلہ لپیٹ لیتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۲۰۶). ۲. **گھیر ، گھیرا ، حلقہ ، دَوْر.**

کچھ نہ معلوم ہو کمر اور پیٹ
فقط اک ناگنی کی اس میں لپیٹ

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی)، طوطی نامہ ، ۲۶). مجھے بہ خبر ہوتی ، کچھ بھی اگر ہوتی ، تیرے پیٹ میں توند کے لپیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۹۳). فاصلہ ایک دوسرے کا آپس میں اپنی اپنی لپیٹ کی برابر ہونا چاہیے. (۱۹۱۳ ، انجینرنگ بک ، ۱۲). ۳. **غلاف ، بندھن ، پردہ.** اس عبارت پر فصاحت کی بندش اور لپیٹ آگے سے پیچھے تک کسی ایچ سے نہ کھلے گی. (۱۸۱۴ ، نورتن ، ۴). کائنات کا ہر ذرہ قانونِ قدرت کی لپیٹ میں تھا. (۱۹۲۹ ، آمنہ کا لال ، ۴۳). ۴. **چکر ، الجھیڑا ، الجھاؤ ، جنجال.** بی منجھلی بیگم اماں کو سدا کے واسطے سود کی لپیٹ میں ڈال اپنے گھر روانہ ہوئیں. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۳۳). ۵. **مصیبت ، آفت ، بپتا.** کچھ دنوں پھر پیٹ کی لپیٹ میں مخدرہ علیا نے دنیا سے کوچ کیا. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۲۹). ۶. **(بات یا کام وغیرہ) ہیر پھیر ، چال ، فریب ، (دو رخی سے پیدا شدہ) ابہام.**

شانہ ساں کس کس طرح پھانسا دلِ صد چاک کو
زلفِ پیچاں کو تری کیا کیا لپیٹیں یاد ہیں

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۹۳).

یہ باتوں کی بھاتی نہیں ہے لپیٹ
ابھی کیوں چھپاتی ہو دائی سے پیٹ

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۱۸). ۷. **کسی اقدام وغیرہ کا بالواسطہ اثر ، جھپٹ ، زد ، ضمن (عموماً «میں» کے ساتھ).** اس کو قید کر کے ایسا مارو ، یہ تکلیف دو کہ اس لپیٹ میں اس کا پٹ کر جائے. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۱۱۹). ایک تو وہ اور اس کی لپیٹ میں سات اور سب اسی مینہ کی بھینٹ چڑھ گئے. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۲۹). سیاسیات پر انہیں جو کچھ کہنا تھا اسے ... حسبِ عادت وہ دل لگی ہی کی لپیٹ میں کہہ گئے ہیں. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۲۰۲). ۸. **(بندھائی) باڑ کی بندش کا پھندا.** معمول سے چھوٹے پھندے یا لپیٹ کو انٹی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۱ : ۹۶). ۹. **(حیوانیات) تالو کا وہ حصہ جو غذا کی نالی میں کچھ جانے کے وقت ہوا کی نالی کو بند کر دیتا ہے ، مرقار.** اس کے نیچے مرقار ہے جو زبان کے کچھ پیچھے ہی واقع ہے اور ایک لپیٹ سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۶۶). ۱۰. **(کشتی) خود حریف کے اوپر ہونے کی حالت میں اس کے داہنی طرف بیٹھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے اس کا بازو لپیٹ کر اپنا بایاں پیر اس کی پشت کی طرف لمبا کر کے ایک دم زور سے کھینچتے ہوئے پیچھے لڑ کر اسے چت کرنا اور داہنا پانو اس کے سینے پر رکھ دینا** (ماخوذ : رموزِ فنِ کشتی ، ۱ : ۸۷). [لپیٹنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــ جَھپیٹ (ـــ فت جھ ، ی مج) امث.
رک : **لپیٹ ، سمیٹنا** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لپیٹ + جھپیٹ (تابع)].

ـــ سَپیٹ (ـــ فت س ، ی مج) امث.
رک : **لپیٹ جھپیٹ.** سب پھلوں کے لپیٹ سپیٹ میں سیوتے کا بھی بیان ہوتا ہے سو سیوتا جناتی پھل ہے. (۱۸۸۵ ، دولتِ ہند ، ۱۱۳). [لپیٹ + سپیٹ (تابع)].

ـــ سَپیٹ کَر/کے م ف.
تہہ کر کے ، سمیٹ کر. ایسی صورت میں یہی بہتر ہوتا ہے کہ کسی طرح لپیٹ سپیٹ کر مضمون ختم کر دیا جائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۳۷). پھر انہوں نے جانماز لپیٹ کر کریں سے پوچھا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۷۶).

ـــ کَر لِکْھنا محاورہ.
گول مول لکھنا ، ابہام سے تحریر کرنا ، پردہ داری سے لکھنا. فیلڈن نے اسے پڑھا اور نیچے ایک فقرہ لکھا ، یہ فقرہ فحش تھا مگر نہایت لپیٹ کر لکھا تھا. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۲۷۵).

ـــ کَل (ـــ فت ک) امث.
وہ مشین یا آلہ جس کے ذریعے سے کسی چیز کو لپٹا جائے ، کسی چیز کو لپیٹنے والی مشین ، وائنڈنگ مشین. آدمیوں کو رسیوں اور لپیٹ کل کے ذریعے سہارا دیا جائے. (۱۹۴۴ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۸۵). [لپیٹ + کل (رک)].

ـــ کی بات/باتیں امث.
۱. **چالاکی اور فریب کی باتیں.** اگر ایسی لپیٹ کی بات کسی اور سے کہے گا تو وہ پھنا سا سر اڑا دے گا. (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۵۷). ۲. **ہیر پھیر کی بات ، پیچیدہ بات.**

باتیں ابھی لپیٹ کی وہ جانتے نہیں
سیدھی ہے وضع گیسوؤں میں پیچ و خم کہاں

(۱۸۵۲ ، کلیاتِ منیر ، شکوہ آبادی ، ۲ : ۴۶۵).

ـــ لَپاٹ (ـــ فت ل) امث ؛ م ف.
رک : **لپیٹ.** یوں ہی اس نے پیٹھ موڑی کہ بیگم صاحب موتھ لپیٹ لپاٹ پڑ گئیں. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۴۴). سوا گزی بالی ، پھر گھنگر بالی اور تم لپیٹ لپاٹ چکی کا پاٹ بنا پیٹھ پر لاد لیتی ہو. (۱۹۶۵ ، چار ناولٹ ، ۹۲). [لپیٹ + لپاٹ (تابع)].

ـــ لپاٹ کر م ف.
باندھ کے ، تہہ کر کے. بڑے میاں بھی اپنا بچھونا لپیٹ لپاٹ کر گھر جانے کی تیاری کر رہے ہیں. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۳۵).

ـــ لپیٹ کر م ف.
گھما پھرا کر ، ابہام سے. الی کے متلون مزاج کوبوں اور امریکی ایکٹروں پر ریشمی رومال میں لپیٹ لپیٹ کر لگائی جاتی ہیں. (۱۸۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۱۰). انہیں جلدی سے انعام دے کر ٹالیں نہیں تو لپیٹ لپیٹ کر وہ گالیاں وہ گلیاں توں نے کہا (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۲۱).

ـــ لینا ف م ؛ محاورہ.
۱. لپیٹنا ، ڈھانکنا ، غلاف ، پوشش. ایک تہمت گھٹنوں تک لپیٹ لیتے تھے. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۵). ۲. **اُلجھا لینا ، پھنسا لینا.** اضافت سے کلام میں اختصار خوب ہوا کیونکہ اضافت نے اپنی بڑوؤں میں کئی لفظوں کو لپیٹ لیا مگر مطلب کی صفائی میں پیچ پڑ گیا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۳۰۳). ۳. **حرم میں شریک کر لینا.**

رہتا ہے ان بتوں کو بھی دھیان رات دن
کس کو لپیٹ لیجے کسے رام کیجے

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، ۲۰ ، ۱۳۳).

ـــ میں آنا محاورہ.
زد میں آنا ، پھنس جانا ، چکر میں آنا.

بچہ کہ ماں کی گود میں ہے یا کہ پیٹ میں
سب آ گئے ہیں تیند کی اس دم لپیٹ میں

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۳۳). عقل بیچاری فطرۃً کمزور تھی ، لپیٹ میں آ گئی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۵). خواجہ احمد عباس کا سفر اس لحاظ سے اہم ہے کہ اضطراب کی جو لہر دل میں موجزن تھی اس کی لپیٹ میں پوری دنیا بھی آ چکی تھی. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۶۸).

ـــ میں لینا ف م ؛ محاورہ.
احاطہ کرنا ، گھیرے میں لینا ، شامل کر لینا. بعد میں پھیلتے پھیلتے اس نے پورے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۲۵). بعض اوقات اس کی لپیٹ میں دوسروں کو بھی لے لیتے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۲۴).

لَپیٹ (۲) (فت ل ، ی مج) امذ.
لپیٹ لو ، سمیٹ لو ، لپیٹو.

وو سادہ اوس کی صفائی کو دیکھ حیران ہے
رکھے اوتار کر آئینہ اپ سنگار لپیٹ

(۱۷۳۷ ، دیوان قاسم ، ۵۵).

یاران عہد تازہ نے سب کچھ لیا سمیٹ
بیارے اب اپنے دفتر پارینہ کو لپیٹ

(۱۹۸۷ ، جنگ ، کراچی ، ۵ ، دسمبر ، ۳). [لپیٹنا (رک) کا امر].

لَپیٹا (فت ل ، ی مج) امذ.
۱. **اس پاس ، حد ، لگ بھگ ، قریب قریب ، تقریباً ، اندازاً.** عمر کوئی چالیس کے لپیٹے میں ہوگی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۲). ۲. (جلد بندی) **پچھلی کانٹا والی سلائی جو اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ کاغذ کو بغیر پھاڑے کتاب سے جدا نہیں کیا جاتا** (انتظام کتب خانہ ، ۷). [لپیٹ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَپیٹَن (فت ل ، ی مج ، فت ٹ) امث.
۱. **لپیٹنے یا لپٹے جانے کا عمل ، پیچ.** ایسی لپیٹن سے لپٹا کہ کاڑھے خاں تہ ہوگئے. (۱۹۲۱ ، کاڑھے خاں کا دُکھڑا ، ۶). میں ایک دو رخ باف کا تھان بیہودگی کی لپیٹن پر تیار کر لوں. (۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۷ : ۳). نل میں دباؤ کے آنے کے بعد ایک قطری مستوی پر پھیلاو پیدا کرنے والی قوتوں کی مزاحمت نل کی دیوار اور لپیٹن مل کر کرتے ہیں. (۱۹۳۱ ، مضبوطی اشیاء (ترجمہ) ، ۲ : ۶۰۹). ۲. **کرگھے میں جلاہے کے ہاتھ تلے لگا ہوا بین جس پر وہ بُنا ہوا کپڑا لپیٹتا جاتا ہے** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۳. **وہ گول لکڑی جس پر اوقی کپڑا لپیٹ کر صاف کیا جاتا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **روئی اوٹنے کی چرخی کا وہ آہنی رول جس کے ذریعے بنولے علیحدہ اور روئی علیحدہ نکلتی جاتی ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لپیٹ + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَپیٹْنا (فت ل ، ی مج ، سک ٹ) ف م.
۱. (اُ) **کسی گول یا چوکور وغیرہ چیز پر طرح طرح چڑھانا ، چوطرفہ بل دے کر باندھنا.** قاسم نے گھوڑے سے جھک ، بال اوس کے ہاتھ میں لپیٹ ، گھوڑا اٹھایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۷).

سجن نے کیا عجب باندھا ہے پھیٹا
کہ جس کی پیچ میں کتنی دل لپیٹا

(۱۷۵۴ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۰۱). وہیں رسی کو اپنے اوپر لپیٹا. (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصع ، تحسین ، ۲۶۶).

طمع کی موتھہ کو خلق سے لے پھیر
بڑی مالا کو ہاتھ پر تہ لپیٹ

(۱۸۳۳ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان ، ۲۲). ۲. **تہ کرنا ، موڑنا.**

اتا شب توں دامان مشکیں لپیٹ
اتا دن تو دامن میں گوہر سمیٹ

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۱۲). فرش لپیٹ کے حفاظت سے رکھا جائے. (۱۸۸۹ ، دستورالعمل مدرسین دیہاتی ، ۵).

فقط بچھونا ہی جو ہو تو الھ کے میں لپیٹ لوں
ہزار کام پھیلے ہیں انھیں ذرا سمیٹ لوں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۸). میں نے اپنا سامان لپٹتے ہوئے پوچھا. (۱۹۸۶ ، قومی زبان کے بارے میں چند انٹرویو ، ۱ : ۲۰). ۳. **اندر کچھ رکھنا ، ملفوف کرنا.** لفافہ کرتے وقت ٹکٹ لپیٹنے بھول گیا. (۱۸۶۹ ، غالب (غالب کی نادر تحریریں ، ۶۲)).

مرشد اپنا آپ سمیٹا گودڑیوں میں لال لپیٹا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۴۰). ۴. **سفر طے کرنا ، مسافت پوری کرنا.**

اسی سیر میں ممالک اسلامیہ کو بھی لپیٹے آئیں گے. (۱۸۹۹ ، مکاتیب شبلی ، ۱ : ۱۱۵). چھٹے دور نے ابھی آدھا راستا لپیٹا ہے. (۱۹۳۰ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۳۴). ۵. فیصلہ کرنا ، مختصر کرنا ، نپٹانا ، ختم کر دینا. چاہتے تھے کہ معاملے کو زبانی باتوں میں لپیٹ کر صلح کریں. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۷۰). ۶. ضمن میں شامل کرنا ، (ایک چیز کے ساتھ دوسری چیز کو) الجھانا ، گنجلک کرنا ، گڈمڈ کرنا.

جو رہتا بفعل حرام ان کو لپیٹ
تو دیتیھ انھیں شوہروں پر لپیٹ

(۱۸۳۱ ، معراج نامہ ، مظفر حسین ، ۱۱۳). اضافت سے کلام میں اختصار خوب ہوا کیونکہ اضافت نے اپنی مروڑ میں کئی لفظوں کو لپیٹ لیا. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۳۰۴). ۷. آلودہ یا ملوث کرنا (کسی بات خصوصاً جرم ، الزام یا تکلیف وغیرہ میں) (سانا ، شامل کرنا).

رہتا ہے ان بتوں کو بھی دھیان رات دن
کس کو لپیٹ لیجے کسے رام کیجیے

(۱۸۸۶ ، حسن ، د ، ۱۳۴). خواہ مخواہ تم نے اتنی باتیں بنائیں اور ساتھ ہی مجکو بھی لپیٹا. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۵۲). ۸. (کسی چیز کو) چھپانے کے لیے کسی چیز پر بطور پوشش یا غلاف چڑھانا ، ڈھانکنا.

ہے لطافت کا لپیٹا لال سر اوپر سرنگ
شال شاہد تن اُپر ہور بات ہستی پست کڑ

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۵۶).

اوڑھے لپیٹے سوتا تھا وہ غیرت قمر
موں نے دوپٹا کھینچ کے چہرے پہ کی نظر

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۱۵۲). وہی کی بیٹ سے چادر لپیٹے پڑے ہو. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۶۳). تیتر کو اچھی طرح سے دھو کر مصالحے میں اچھی طرح سے لپیٹ دیں. (۱۹۸۵ ، سعدیہ کا دستر خوان ، ۱۴۰). ۹. مائل کرنا ، فریفتہ یا متوجہ کرنا.

چاند سے منہ کو دکھا ابر سیہ سی زلفیں
کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۰). ۱۰. اٹھا رکھنا ، ترک کرنا. بس اب آپ اپنی حکمت لپیٹ رکھیے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۶۶). ہمیں ماضی کے گلے شکووں کو لپیٹ کر ایک نیا ورق پلٹنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۸۶).

—— سَپیٹنا ف م ؛ محاورہ.
رک : لپیٹنا. کنور کی چٹھی کسی پھول پنکھڑی میں لپیٹ سپیٹ کے رانی کیتکی تک پہنچا دی. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۹). ان لق و دق میدانوں کو لپیٹ سپیٹ کر دفعۃً اجمیر پر پہنچا. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۱۰). ایسی صورت میں یہی بہتر ہوتا ہے کہ کسی طرح لپیٹ سپیٹ کر مضمون ختم کر دیا جائے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۲۳۷). [لپیٹنا + سپیٹنا (تابع)].

لپیٹواں (فت ل ، ی مج ، سک ٹ) (الف) صف.
۱. لپٹا ہوا ، پیچیدہ ، ملفوف. یہ مصالحہ اور گھی لپیٹواں ہوں گے (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۹۶) ۲. ملا ہوا ، ساتھ لگا ہوا ، شامل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. پوشیدہ ، درپردہ ، مبہم ، گول مول ، غیر واضح (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۴. پیچدار ، بل دار ، خمیدہ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۵. (سلائی) کپڑے کی دو کوروں کو ملا کر پھیردار ٹانکے بھرنے کا عمل ، اورسا (ا پ و ، ۲ : ۱۵۶). ۶. سونے کی چوڑی جس پر سونے یا چاندی کا تار لپٹا ہوا ہو (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۷. (کنایۃً) طعن آمیز اشارہ ، چوٹ کرنا ، طعن کرنا (پلیٹس) (ب) م ف. ایچ پیچ سے ، چال اور فریب سے ، دھوکے سے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [لپیٹ + واں ، لاحقۂ صفت].

—— بات امث.
چال کی بات ، گول مول بات ، فریب کی بات (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

—— بات کَہنا محاورہ.
گول گول یا پیچیدہ بات کہنا ، صاف صاف بات نہ کہنا (ماخوذ : مہذب اللغات).

لَپیٹے (فت ل ، ی مج) امذ.
ایک خاص قسم کی چنے کی موٹی روٹی (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لَپیٹے جَھپیٹے میں آ جانا محاورہ.
بھوت پریت کا سایہ ہو جانا ، بھوت پریت کا اثر ہو جانا (ماخوذ : مہذب اللغات).

لَپیٹے میں م ف.
لپیٹ میں ، لپٹے میں.

لپٹے میں کسی دن آہ کہ آ جائے گا ظالم
ہمارے آہ و نالہ پر رقیبوں کو ہنساتا ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۵۹). توبہ کر لڑکی توبہ کر ... مجھ غریب کو بھی اپنے ساتھ لپٹے میں کیوں لیتی ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۷).

لِپھنا (کس ل ، سک پھ) ف ل.
جُھکنا. اردو میں لپھنا جھکنا کو اور لپھانا جھکانے کو کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۵۳). [مقامی].

لَت (۱) (فت ل) امث.
لات (۱) (رک) کی تخفیف ؛ تراکیب میں مستعمل.

دیکھیا شاہزادہ ابڑق ہے لت
چھڑایا جو آ درمیاں کر منت

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۳).

نہ ہوتا گر شرارا اس کی خلقت
ورق ابتر ہو کھاتا کہیں لت

(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۷). لت سندھی میں پاؤں یا لات کو کہتے ہیں. (۱۹۷۰ ، اردو سندھی کے لسانی روابط ، ۳۱۰). [لات (رک) کا مخفف].

--- خور (---و مج) صف (قدیم).
لاتیں کھانے والا ، پٹنے والا.

نہ تک چھوڑ بنگہ بہار آ سکیں
سیرے دیک لت خور لت کھا سکیں

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۳۱۵). [لت + ف : خور ، خوردن - کھانا].

--- خورا (---و مج) ؛ س خورہ. (الف) صف.
رک : لت خور ؛ (مجازاً) بندہ ، غلام ، ذلیل ، کمینہ (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ نوراللغات). (ب) امذ. دہلیز ، آستانہ نیز پاانداز ، دری یا چٹائی وغیرہ جو باورچی خانے میں بچھائیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ ا ب و ، ۱ : ۸۶). [لت خور + ا ، لاحقۂ تذکیر].

--- خوردَہ (---و معد ، سک ر ، فت د) صف.
لاتیں سُکے کھائے ہوئے ، پٹا پٹایا ، مار کھایا ہوا اور پٹا ہوا ، ادھ مُوا. وہ حضرت صالح کے گھر پر آئے اور سب نے سر شکستہ لت خوردہ سرِدہ پایا. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۸۳). [لت + ف : خوردہ ، خوردن - کھانا].

--- رَونْدَن (---و لین ، مغ ، فت د) امث.
پامالی ، پیروں سے روندا اور کُچلا جانا. ساڑھے تین ہزار آدمی اونٹوں کی لت روندن میں جھنجھ ہوئے. (۱۹۲۷ء ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۲۹ : ۵). [لت + روندن - روندنا].

--- کُنْدَن (---ضم ک ، سک ن ، فت د) امذ.
بُرا سلوک ، بے عزتی (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [رک : کُند (۱) سے مشتق].

--- کوب (---و مج) امث.
مار کٹائی ، مار پیٹ ، جوتم پیزار (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لت + ف : کوب ، کوفتن - کوٹنا سے حاصل مصدر].

--- کھانا محاورہ.
مارا پٹا جانا ، پٹنا ، ذلیل ہونا.

مثل آ کہ اوّل جو لت کھاتے ہیں
دکھن کی لڑائی تے کھواتے ہیں

(۱۶۶۵ء ، علی نامہ ، ۲۵۰).

--- مَرا (---فت م) امذ.
رک : لت خور (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات ؛ پلیٹس). [لت + مرا (مرنا (رک) کا ماضی بطور صفت)].

--- مُرْدَن (---ضم م ، سک ر ، فت د) امذ.
پامالی ، روندن ، دولتیاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لت + ف : مردن - مرنا].

--- مُرْدَن میں پَڑْنا محاورہ.
پامال ہونا ؛ بے عزت ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

--- مُرْدَنی کَرْنا محاورہ.
پامال کرنا ، روندنا ، دولتیاں مارنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَت (۲) (فت ل) ورک لتھ. (الف) امث.
بُری عادت جو جڑ پکڑے ، راسخ عادت ، لپکا ، دھت. جیسے انسان کی نس سکت ، اسے دل کا ذلیج میں اُبڑی لت. (۱۹۳۵ء ، سب رس ، ۱۴). وہ بیل آگے سے سینگ مارنے کی لت رکھتا تھا. (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۹۳).

شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھینچے جائیے
دل کی وہ حالت کہ دم لینے سے گھبرا جائے ہے

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۲۲۱). جی ہاں شوق کیا ، ایک لت سی ہے ، آپ جانئے بار باشی میں تو وہ مزہ ہے جہاں اس کا چسکا پڑا پھر نہیں چھوٹتا. (۱۹۰۰ء ، شریف زادہ ، ۱۲۱). کتب بینی کا یہ ذوق ، ذوق سے بڑھ کر لت اور بیماری کی حد تک پہونچ گیا تھا. (۱۹۸۳ء ، کاروان زندگی ، ۵۷). (ب) صف. آلودہ ، بھرا یا لتھڑا ہوا. لوہے کے سنکات آگ سون ہی لت ہے. (۱۹۰۳ء ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۳۲).

و یا لے کر دہی کو خوب لت کر
پھر اس میں ڈال دے باروت لپ بھر

(۱۷۹۵ء ، فرس نامۂ رنگین ، ۱۶). پرسے دھنیے کے عرق میں لت کر کے لگائے. (۱۸۳۳ء ، مفید الاجسام ، ۱۳). ایسے زور کا بخار ہے اور تم کہتے ہو شہد میں کلونجی لت کر کے چٹا دو. (۱۸۹۱ء ، ایامیٰ ، ۳۵). پھٹکری کا مرہم روئی میں لت کر کے زخم کے اندر رکھ کر زخم میں ٹانکے لگاؤ. (۱۹۲۵ء ، محب النواشی ، ۲۳). [ب : लिप्ता लिप्त लिप]

--- پَت (---فت پ) صف.
آلودہ ، لتھڑا ہوا ، شرابور ، سنا ہوا.

شاہی نے سیج میں ہوئی لت پت موہن نے جب
بارک کمر تھی کس گیا ہے کمر کدھر

(۱۶۷۲ء ، شاہی ، ک ، ۱۳۶). گرمی کے دن سب پسینے میں لت پت. (۱۸۷۸ء ، نوابی دربار ، ۹۲). ماں بیچاری کیچڑ میں لت پت ... گھر آئیں. (۱۹۲۳ء ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۲۳). جب وہ تلیاں کے مقابلے کے لئے اکھاڑے میں اترتا اس کا جسم تیل سے لت پت لشکارے مار رہا ہوتا. (۱۹۹۳ء ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۳۴). ۲. (مجازاً) ملوث ، ماخوذ. میں انکار نہیں کرتی کہ مسلمان عورتوں کا گروہ اس الزام میں لت پت ہے. (۱۹۶۱ء ، فریبِ ہستی ، ۱۳). ۳. (مجازاً) صاحب فراش ، ایسا بیمار جو اُٹھ نہ سکے ، خراب حال. ابھی خدا خدا کرکے مرض کو سکون ہوا ہے ، ایسا نہ ہو پھر لت پت ہو جائیں (۱۹۲۱ء ، خونی شہزادہ ، ۱۱۳). [لت + پت (تابع)].

--- پَت کَرْنا محاورہ.
لتھڑنا ، لپیٹنا ، سانا. فرائی پین میں تھوڑا تھوڑا گھی ڈال کر ڈبل روٹی کے توسٹ کاٹ کر پھینٹے ہوئے انڈوں میں اِدھر اُدھر سے لت پت کر کے تل لیں. (۱۹۳۳ء ، ناشتہ ، ۲۶).

--- پَت ہو جانا/ہونا ت س ؛ محاورہ.
شرابور ہو جانا ، لتھڑ جانا ، سن جانا. کپڑے تمام گارے میں لت پت ہو گئے. (۱۸۷۴ء ، مجالس النسا ، ۲ : ۷۶). بیماری کے

سارے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے صحن میں جابجا سودون کے دونوں کے بیج چھلکے اور خدا جانے کیا کیا الا بلا تھی. (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٣٢٠).

خون میں لت پت ہوگیا　　اور ابد تک سو گیا

(١٩٧٨ ، نیل کنٹھ اور نیم کے پتے ، ١٦٦).

---پَتا (---فت پ) صف.
پریشان ، خستہ حال ، تباہ ، خراب حال (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لت پت (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

---پَڑنا ف س ؛ محاورہ.
عادت پڑنا ، عادی ہو جانا. جب سے رنگون آئی تھیں افیون کھانے کی لت پڑ گئی تھی. (١٩٨٩ ، بہادر شاہ ظفر ، ١٥٣).

---پَکَڑنا محاورہ.
عادت ڈالنا. بڑھیا نے ماتھا ٹھونک کر کہا تم نے پھر وہی لت پکڑی تم نے کان نہ پکڑا تھا کہ اب پھر کبھی ادھر نہ جاؤں گا. (١٩٣٠ ، غبن ، ٢٠٠).

---(پیچھے) لگانا ف س ؛ محاورہ.
خُوگر ہونا ، عادت بنا لینا (نوراللغات ؛ جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چھوڑنا محاورہ.
شغل یا عادت ترک کرنا. جب میں نے محسوس کیا کہ یہ ترجمہ بازی میرے اپنے لکھنے میں حائل ہو رہی ہے تو میں نے چاہا کہ اس لت کو چھوڑ دوں. (١٩٨٢ ، مری زندگی فسانہ ، ٢٨٣).

---ڈالنا ف س ؛ محاورہ.
عادت ڈالنا ، خُوگر ہونا. اسی دن کے لیے کہتے ہیں کہ آدمی بری لت نہ ڈالے اور عادت کو بگڑنے نہ دے. (١٨٨٥ ، محصنات ، ١٠٥).

---کَرنا ف س ؛ محاورہ.
کوئی چیز پانی ، شیرے یا گھی میں اتنا گھینا کہ وہ جُھپ جائے ، تہہ چڑھانا. صندل تولہ بھر کافور چھ ماشے پرنے دھنیے کے عرق میں لت کر کے لگائے خدا چاہے تو اچھا ہو جائے گا. (١٨٤٤ ، مفیدالاجسام ، ١٣). ضرورت و ذائقہ کے مطابق نمک مرچ پیس کر دہی میں لت کر کے گھیے کو خوب نچوڑ کر اس میں ڈال دو. (١٩٠٦ ، نعمت خانہ ، ٩٩). سفیدی اور زردی انڈے کی خوب لت کر کے لگاویں. (١٩٣٠ ، جامع الفنون ، ٢ : ٣٣).

---لَگانا محاورہ.
بُری عادت ڈالنا. آپ کے بیٹے کو پان کھلا کر کوکین کی لت لگائی. (١٩٨٩ ، ترنگ ، ٣٣).

---لَگنا محاورہ.
عادت ہونا. یہودی کے بیٹے کو بہت شراب پینے کی لت لگی تھی. (١٨٣٤ ، تعلیم نامہ ، ١ : ٦٠). بیوی کو دیکھ کر نصرت کو بھی جوئے کی لت لگی. (١٩١٧ ، جگ بیتی کہانیاں ، ٦٣). غالب کے جانشیں جو ٹھہرے تو غالب کی دو چار لتیں بھی ساتھ لگی ہیں. (١٩٨٧ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ٣٦).

---میں پَڑنا محاورہ.
بُری عادت میں مبتلا ہونا.

پڑ گئے یہ شراب کی لت میں　　حکمراں وہ بنے ولایت میں

(١٨٨٧ ، ساقی نامۂ شفشقیہ ، ٢٢). آوارہ لڑکوں کی صحبت میں ... کم عمری سے ہی سگریٹ نوشی اور جوئے کی لت میں پڑ گیا. (١٩٨٩ ، خوشبو کے جزیرے ، ٣٨).

---ہونا ف س ؛ محاورہ.
عادت ہونا.

عدم میں ہم کو یہ غم ہے گا کہ اوروں پہ اب ستم ہے گا
تمہیں تو لت ہے ستانے ہی کی کسو پر آخر جفا کرو گے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٣٧).

کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے
کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے

(١٨٧٩ ، مسدس حالی ، ٤٣). مطالعہ میرے لیے نشہ کا حکم رکھتا تھا اور مجھے اس کی لت سی ہوگئی تھی. (١٩٨٣ ، ارمغان مجنوں ، ٢ : ٣٠٧).

لَت (٣) (فت ل) امذ (شاذ).
رک : لتا. گلے کو رسی یا کپڑے یا کسی درخت کی لت سے باندھنا. (١٨٩٢ ، میڈیکل جیورس پروڈنس (ترجمہ) ، ١٥٣). [س : لتا लता].

لَتا (فت ل) امث ؛ سلت.
وہ پودا جو زمین پر پھیل جاتا ہے یا رسّی وغیرہ کے سہارے درختوں اور عمارتوں وغیرہ پر چڑھ جاتا ہے ، بیل ؛ لٹکتی شاخ. جیال نے کنارِ دریا پر ایک خوبصورت جھونپڑا تیار کیا ، ہری بھری لتاؤں سے سجا ہوا. (١٩١٦ ، بازارِ حسن ، ٢٨٢). جیسے زمین پر پھیلی ہوئی لتا کوئی سہارا پاتے ہی اس سے چمٹ جاتی ہے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ٢٢٧). [س : लता].

لَتّا (فت ل ، شد ت) بسـ لَتّہ (الف) امذ.
١. پھٹا پرانا کپڑا ، چادر کا ٹکڑا ، پارچہ ، کپڑا. شہربانو کا حال دیکھ کر شیریں کیوں رونا آیا کہ ایک لتّا بانو کے بدن پر نہ تھا. (١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ٢٤٤). اس کمبخت لڑکی کے بدن پر لتّا نہیں کہ سر چھپائے. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٢٣٢). خدا نے برکت بھی ایسی دی ہے کہ کپڑا لتّا ، گہنا پاتا ، سامان ، ظاہر حیثیت کے موافق کچھ برا نہیں. (١٨٧٧ ، توبۃالنصوح ، ١١٨). لڑکیاں دنوں پہلے چوڑی مہندی کپڑے لتّے تیار کرتی ہیں. (١٩١٠ ، گلدستۂ عید ، ١١). سار (قدرِ غبی) ... گھنیرا (بہت زیادہ) لالن (محبوب) لتّا (کپڑا). (١٩٨٣ ، تنقیدی اور تحقیقی جائزے ، ٣٣). **٢. چیتھڑا.** کپڑے کے لتّے ہو جاتے ہیں لیکن اواہٹ نہیں جاتی. (١٨٨٨ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ١ : ٣٧). **٣. وہ کپڑا جو ایام حیض میں عورتیں استعمال کرتی ہیں.**

زرد و زنگاری کوئی لتّا ہے ساتھ
حیض کے سے ایک دو لتّے ہیں ہاتھ

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣٢). میں برہان قاطع کا خا کہ اڑا رہا ہوں ،

چار شربت اور غیاث اللغات کو حیض کا لتہ سمجھتا ہوں. (۱۸۶۱ ، خطوط غالب ، ۱۸۸).

لاش عاشق کی پڑی ہے بے کفن
حیض کے لتے کہیں سے لائیو

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۳۲). (ب) صف. **زار و نزار** ، **دُبلا** ، **مضمحل**.

بانک اور پتا پلاپا محنت سے ہو کے لتا
راوت ہی بنکے مارا اس پر بھی اپنا پتا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۷۵). کوئی کوئی برت ہندوؤں میں بھی ایسا کٹھن ہے کہ آدمی کو لتہ کر دیتا ہے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۳). [لتہ (رک) کا ایک املا].

ـــــ پتا (ــــ فت پ ، شد ت). (الف) امذ.
استر بستر ، **مال و اسباب** ، **اثاثہ** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **زار و نزار** ، **دُبلا پتلا** ، **کمزور**. بڑی ہی پر جب ڈانٹ پڑی تو ان کا لتا پتا دل جو پچاسی برس سے مسلسل دھڑک رہا تھا بری طرح زخمی ہو گیا. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۲). [لتا + پتا (رک)].

ـــــ نکالنا محاورہ.
چیتھڑا کر دینا ، **پھاڑ کر دھجی کر دینا**. (دھوبی) کم بخت پتھر پر پٹک پٹک کر کپڑوں کا لتا نکال لیتا ہے . (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۲۲۳).

لتاڑ (فت ل) امث.
۱. **لاتیں ماری جانے کا کام** ؛ مراد : **لعنت ملامت** ، **سرزنش**. ایسے سنتا ہے یا نہیں دیکھیے زبان سے لتاڑ چکا ہوں. (۱۸۹۰ ، خدا دوست (ظریف کے ڈرامے ، ۳ : ۳۲۶)).

بڑھتا گیا دم اس کا ہوئی جس قدر لتاڑ
کوڑے تھے حق میں اسکے وہ سب طعنہ و ملام

(۱۹۱۳ ، حالی ، کلیاتِ نظم ، ۱ : ۳۸).

میں سوچتا ہوں کہاں نعرۂ سیاسی میں
جو تازیانۂ ہمت تری لتاڑ میں ہے

(۱۹۵۹ ، گلِ نغمہ ، فراق ، ۲۶۹). ۲. **تکلیف** ، **دکھ** ، **مصیبت**.

نہ کر اپنی جان کو مضمحل ارے انشا اون سے لگا نہ دل
تو وگرنہ ہووے گا منفعل کہیں آ گیا جو لتاڑ میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۰۳).

بارہ سنگھے غریب پر ہے لتاڑ
سینگ ہیں اس کے جھاڑ اور جھنکار

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۹). رہا سہا دم موجودہ تہذیب کی لتاڑ سے نکل جائے گا. (۱۹۳۶ ، مضامین فلک پیما ، ۲۰۷). ۳. **فضیحتی** ، **رُسوائی**. مقصود ان معلومات پر عمل کرنا نہیں ہوتا بلکہ دوسروں پر اپنی قابلیت کا سکّہ جمانا ہوتا ہے یا پھر دوسروں کی لتاڑ کرنا. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، عبدالماجد ، ۱۲۶). ۴. **کام کی مارا مار** ، **لے دے** ، **زیادتی** ، **بھاگ دوڑ** ، **دوڑ دھوپ**. ہر وقت کی فضیحتی ، اور رات دن کی لتاڑ بھلی چنگی ماما کا جی اچاٹ کر دیتی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشاء ، ۳۹). ۵. **روندن** ، **پامالی**. غرض وہ پلنگ دل تنگ بھاگا تو وہ ... اس کی لتاڑ نبی اس قدر مجروح ہوئی کہ تمام بدن پارہ پارہ ہوگیا. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۱۵۰).

کریں رقم ہم اگر حال پائمالیٔ دل
بہے ہمیشہ قلم کی لتاڑ میں کاغذ

(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۹۰). ۶. **کٹار** ، **چھوٹی شمشیر** (ا پ و ، ۸ : ۲۰۲). [لتاڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــ بتانا محاورہ.
دھتکارنا ، **ڈانٹنا** ، **جھڑکنا** ، **سخت سُست کہنا** ، **بُرا کہنا**. جب مخزن میں ... اقبال نے سوہانی صاحب کو لتاڑ بتائی. (۱۹۰۳ ، مخزن ، اکتوبر ، ۳۳).

ـــــ پچھاڑ (ــــ فت پ) امث.
اُکھاڑ پچھاڑ. بین الصّوبائی لتاڑ پچھاڑ کا نام و نشان نہیں تھا کسی کے تصوّر میں نہیں آ سکتا تھا کہ ایسے حالات بھی بن سکتے ہیں. (۱۹۸۶ ، رودادِ چمن ، ۲۳). [لتاڑ + پچھاڑ (پچھاڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

ـــــ پڑنا محاورہ.
جھاڑ پڑنا ، **لعنت ملامت ہونا** ، **لعن طعن ہونا**. جب پاس ہو جانے پر یہ لتاڑ پڑتی ہے تو کہیں فیل ہو جاؤں تو یہ حضرت زندہ ہی نہ چھوڑیں گے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۳۲).

ـــــ دینا محاورہ.
پامال کرنا ، **روندنا** ، **خاطر میں نہ لانا**. عبدالحمید پر الزام لگائے گئے کہ اس نے اپنے ملک کی اٹھتی ہوئی آزادی کو بالکل لتاڑ دیا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہدِ حکومت ، ۹۳).

ـــــ کرنا محاورہ.
لے دے کرنا ، **لعن طعن کرنا**. مقصود ان معلومات پر عمل کرنا نہیں ہوتا بلکہ دوسروں پر اپنی قابلیت کا سکّہ جمانا ہوتا ہے یا پھر دوسروں کی لتاڑ کرنا. (۱۹۵۴ ، اکبر میری نظر میں ، ۱۲۶).

ـــــ میں آنا محاورہ.
مصیبت اور بلا میں گرفتار ہونا ، **چکّر میں آنا** ، **گردش میں آنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لَتاڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
۱. **پیروں سے روندنا**. دریا کے پار ہندوؤں کو مارتے لتاڑتے چلے آئے. (۱۸۴۷ ، ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۶). ہمارا بھونسہ آیا ہے آج اس کوٹھے پر پڑا ہے ، تم سب لڑکے اسے اچھی طرح لتاڑو تا کہ وہ نیچے بیٹھ جائے (۱۹۴۴ ، آنچل ، ۵۷). ۲. **دھتکارنا** ، **سرزنش کرنا** ، **ڈانٹنا** ، **دھمکانا** ؛ **ذلیل کرنا**.

دولت سوں تری ہوا ہے لت بہوت
اس سوں انگے مجھ لتاڑنا نا

(۱۷۱۸ ، بحری ، ک ، ۱۳۵). اس پر مسلمانوں کو دوست اور دشمن ایسا ایسا لتاڑتے ہیں کہ معاذاللہ ! (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۳). ان صاحب کو اِتنا لتاڑا ، اِتنا لتاڑا ، اتنی سرزنش کی کہ ان کا مزاج درست ہو گیا. (۱۹۳۶ ، دید و شنید ، ۲۵۴).

اس نے جیل کے ملازموں کو اس بات پر لتاڑا کہ انہوں نے کس طرح ہجوم کو جیل میں گھسنے دیا. (١٩٨٢ ، آتش چنار ، ٨٩). ٣. (دباغت) لپائی کے ہودے میں کھالوں کو اُلٹ پلٹ کرنا تا کہ ان میں اچھی طرح مسالا جذب ہو جائے (عموماً پیروں سے) سِتھارنا (ا پ و ، ٢ : ٥ ١٥). [لت (لات (رک) کی تخفیف) + اڑ ، لاحقۂ کیفیت + نا ، لاحقۂ مصدر].

لُتُّپْنا (ضم ل ، سک ت ، ضم پ) صف.
(دکن) چٹخارے دار ، مزیدار (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَتَر (فت ل ، ت) امذ.
پُرانا جُوتا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لتری (رک) کا مخفف].

لَتَّر (فت ل ، شد ت بفت) امذ.
مسئلہ ، جھگڑا ، جھمیلا. یہ آج کوئی نئی بات تھوڑے ہی ہے دیکھنے تو ہو کہ ہر مہینے ایک نہ ایک لتّر لگا رہتا ہے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ١٩٦). [پ : [illegible]].

لُتْرا (ضم ل ، سک ت) صف مذ ؛ ج لُترے ، لتھرا.
١. نکلا ہوا ، بدر کیا ہوا ، دفع کیا ہوا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٢. چغل خور ، لگائی بجھائی کرنے والا. مبادا دشمن اور طرح سے بادشاہ کے پاس لگاویں اور لُترے چغلی کھاویں. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٢٠). کون ؟ قرشی! سب سے زیادہ لترا ہے. (١٩٥٨ ، آزاد (ابوالکلام)، رسول عربی ، ١٠٢). مزے لے لے کر جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں یہ نہ صرف جھوٹے بلکہ تہمت تراش ، حاسد ، غیبت کرنے والے اور لترے ہوتے ہیں. (١٩٨٠ ، تجلی ، ٥٢). ٣. بکواسی ، بکّو (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : [illegible]].

ـــ آیا بات چُھپاؤ ، چوٹْتا آیا چیز چُھپاؤ کہاوت.
جب کوئی لترایے میں مشہور ہو جائے یا عام طور سے لتراپا کرتا ہو وہ آ جائے تو اس کو دیکھ کے کہتے ہیں (مہذب اللغات).

ـــ پا امذ.
رک : لُترا پن. یہ نام کی جمیلہ ہے قلفی پتیلہ لڑوانے میں استاد لترایے میں آزاد. (١٩٠١ ، راقم ، عقد ثریا ، ٢٦). لترایے کا الزام لگا کر بیگم صاحبہ نے بیٹی کا غصہ مجھ غریب پر اتار لیا. (١٩٣٧ ، فرحت ، مضامین ، ٢ : ٨٦). [لترا + پا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
چغل خوری ، لگائی بجھائی کرنا. لالچ ، دھوکا ، لتراپن ، جھوٹ ، مکر ، دغا یہ سب بیماریاں ہیں. (١٨٧٣ ، مجالس النسا ، ١ : ٦٩). ایک بہت بڑا عیب لڑکیوں میں لترے پن کا دیکھا ہے ، اس کی برائی اسی سے اور اس کی برائی اسی سے. (١٩٠٨ ، صبح زندگی ، ٣٦). دولہا ... بیوی کے لترے پن سے نفرت کرنے لگتا ہے. (١٩١٧ ، بیوی کی تعلیم ، ١١٦). [لترا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَتَرْلَتَر (فت ل ، ت ، سک ر ، فت ل ، ت) م ف ؛ صف.
جلدی جلدی ، تیزی کے ساتھ (گفتگو یا زبان وغیرہ کے لیے مستعمل). کٹنی ، کیسے ہر وقت لترلتر باتیں بناتی ہے. (١٩٣٢ ، شکست ، ٣٠). اس کی زبان ہمیشہ تیز قینچی کی طرح لترلتر چلے جاتی تھی اور آواز بالکل پھٹا ڈھول تھی. (١٩٦٣ ، دلی کی شام ، ١٨٨). [حکایت الصوت (ذہنی)].

لَتْری (فت ل ، سک ت) امث.
١. پھٹی پرانی جُوتی.

سر پہ چادر نہ پاؤں میں لتری
ویل منھ پر ہو ، ہات میں چھتری

(١٩٠٣ ، مخزن ، ٦ اپریل ، ٥٦). ٢. ایک قسم کی دال (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [پ : [illegible]].

لُتْری (ضم ل ، سک ت) صف مث.
لگائی بجھائی کرنے والی ، چغل خور عورت.

جو باندی غلاموں کوں دُکھ دے بہت
جو ہوں کوئی لتری سنو اونکی گت

(١٧٦٩ ، آخر گشت ، ١٦١).

لڑا دیتی ہے گھر والوں کو لُتری
سمجھ داروں نے اس کی دُم ہے کُتری

(١٨٦١ ، عبیر ہندی ، ٣٣). کوئی گوارا نہیں کرتا کہ یہ لتری لڑکی وہاں بیٹھے یا ان کی باتوں میں شریک ہو. (١٩١٥ ، فریب ہستی ، ٣٣). منصور؛ بڑی لتری ہیں بس ماتھر. (١٩٣٩ ، شمع ، ٦٣١). [لترا (رک) کی تانیث].

ـــ آئی بات چُھپاؤ چوٹْتی آئی چیز چُھپاؤ کہاوت.
جب کوئی لترایے میں مشہور ہو جائے یا عام طور پر لتراپا کرتا ہو اور وہ آ جائے تو اس کو دیکھ کر عورتیں کہتی ہیں (مہذب اللغات).

ـــ کان کُتْری (ـــ ضم ک ، سک ت) امث.
(حقارتاً) وہ عورت جو اپنے لترایے (اِدھر کی بات اُدھر جا لگانا) کے سبب کان کاٹ دینے کے لائق ہو یا جس کے کان کاٹ دیے گئے ہوں ، بوچی ، غمازہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لتری + کان (رک) + کتری (کترنا (رک) سے حالیۂ تمام)].

لَتْ کُکْرَہ (فت ل ، سک ت ، ضم ک ، سک ک ، فت ر) امذ.
(دُھنائی) دھنکی کی تانْت اور اس کے پچھلے ہنکیے یا سرے کی نوک کے درمیان بطور آڑ پھنسا ہوا چمڑے کا گتا جو تانت کو سرے سے علیحدہ رکھنے کے لیے لگایا جاتا ہے تاکہ تانت کی جھنکار میں رکاوٹ نہ ہو ، پاج (ا پ و ، ٢ : ٧). [مقامی].

لِتْمُس (کس ل ، سک ت ، ضم م) امذ ؛ ج لتمس.
(کیمیا) نیلا رنگنے والا مادہ جو کائیوں سے حاصل کیا جاتا ہے اور تیزابوں کی جانچ کے لیے استعمال ہوتا ہے. مستعملہ رنگوں میں ایک عام رنگ لتمس ہے جو کسی معدنی ترشے میں بھیگتے ہی سرخ ... ہو جاتا ہے. (١٩٥٧ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ١ ، ١ : ٥٥٩). [انگ : Litmus].

لِتْمَسی (کس ل ، سک ت ، فت م) صف.
لتمس (رک) سے منسوب ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ کاغَذ (ـــــ فت غ) امذ.
وہ کاغذ جس کو لٹمس سے رنگا گیا ہو یہ تیزاب میں سرخ ہو جاتا ہے اور الکلی میں پھر نیلا ہو جاتا ہے. گردن یا پٹھے کا حصہ کاٹ کر اس ٹکڑے کے کٹے ہوئے رخ پر نیلا لٹمسی کاغذ لگا کر غور سے دیکھو اگر کاغذ کا رنگ سرخ ہو جائے تو ترشے کا وجود ثابت ہوتا ہے. (۱۹۳۰ ، معدنی دباغت ، ۱۰۷). [لٹمسی + کاغذ (رک)].

لَتّو (فت ل ، شد ت ، و مع) صف مذ (مث : لتّن).
لاتیں مارنے والا. لکدزن اور دندان گیر یعنی لتّو اور کٹو اور شوخ اور بے ادب جانور پر سوار ہو کر بازار کی سیر کو نہ جائیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۶). [لت (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

لَتُّوا (فت ل ، و مع ، مد ا) امذ.
لات جھاڑو ، لات مارنے والا بیل ؛ دولتی چلانے یا لات مارنے والا گھوڑا (ا پ و ، ۵ : ۳۳ ، ۶۱). [لتّو + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَتوڑا (فت ل ، و لین) امذ.
لمٹنگا پرند ؛ جیسے : بگلا ، سارس ، لمبے پیروں والا پرند. عندلیباں ہزار داستاں پر دھیڑ اور لتوڑے خندہ زن. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۱۲). [لت (رک) + وڑا ، لاحقہ فاعلی].

لَتّہ (فت ل ، شد ت بفت) امذ ؛ ← لتّا.
پرانا کپڑا ، چیتھڑا ، کپڑے کا ٹکڑا. راکھی کے معنی لتّہ کو لپیٹ کر ہاتھ میں باندھنے کے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۸۲۷). اُسے حیض کے لتّہ کی مانند پھینک دیا گیا. (۱۹۵۱ ، کتاب مقدس ، ۶۸۳). [ف].

ـــ پَتّہ (ـــ فت پ ، شد ت بفت) امذ.
رک : لتا پتا.

لتّہ پتّہ کے سوا نہیں ہے غمگیں کچھ اور
معنئے لا إلہ إلّا اللہ
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۹۱). [لتا پتا (رک) کا ایک املا].

ـــ کَرْ دینا محاورہ.
کمزور کر دینا ، لاغر کر دینا. کوئی کوئی برت ہندوؤں میں ایسا کٹھن ہے کہ آدمی کو لتّہ کر دیتا ہے اور یوں اور بہت سی ریاضتیں ہیں (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۱۶۳).

لَتْہا (فت ل ، سک ت) صف مذ.
لاتیں مارنے والا گھوڑا (مہذب اللغات). [لت (رک) + ہا ، لاحقۂ فاعلی].

لَتْہاڑنا (فت ل ، سک ت ، ڑ) ف ل.
پامال کرنا ، لتھیڑنا ، سانُنا ، گلمڈ کرنا ، لپیٹنا. دو حصے بیل کے گوبر کی راکھ اور ایک حصّہ نمک سانبھر ان دونوں کو ملا کر... مٹی میں لتہاڑ لیا جاتا ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۹). [لتاڑنا (رک) کا ایک املا].

لَتْہاو (فت ل ، سک ت ، و مج) امذ.
رک : لتیاو ، لاتیں مارنا ، ایک دوسرے کو لاتیں مارنا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لت (رک) + ہا ، لاحقۂ جمع + و ، لاحقۂ اسمیت].

لَتّی (۱) (فت ل ، شد ت) امث.
۱. لتّو کی ڈوری ؛ وہ کپڑا جو کبوتروں کو بُلانے کے لیے بانس پر باندھتے ہیں ؛ موباف ، چوٹی بند ؛ وہ لمبی دھجی جو پتنگ کے پچھالے میں بندھی ہوتی ہے (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. پگڑی ، دستار. مولوی صاحب نے ... سر کے لتّو کو عمامے کی لتّی سمیت گھمانا شروع کیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۱ : ۹). [س : लत्तिका].

لَتّی (۲) (فت ل ، شد ت) امث.
لات سے لگائی ہوئی ضرب یا چوٹ ، اکثر مرکبات میں مستعمل ؛ جیسے : دولتی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَتّے (فت ل ، شد ت) امذ ؛ ج.
لتّا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. انتہا کا اژدہام ہے دھکم دھکا ہو رہا ہے جانے والوں کے کپڑے لتّے ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۹۳). ایک لمبی دم لگا کر اچھا خاصا لنگور بنا دو اس دُم میں لتّے باندھ کر تیل میں بھگا دو. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، رام چرچا ، ۱۳۰).

ـــ اُڑانا محاورہ.
کپڑا پُرزے پُرزے کر دینا ، چیتھڑے کر دینا ، کپڑے کو پھاڑ کر چاک چاک کر دینا.

وحشت یہ اوڑا رہی ہے لتّے
دھجی سا بدن ہے پرزے پرزے
(۱۸۹۹ ، شاد (محمد جان) ، مثنوی عبیر مذنب ، ۵).

ـــ پُونجی (ـــ و مع ، مغ) امث.
جمع جتھا ، مال و متاع.

سب لتّے پونجی کھا گیا تیرا دینگ یار
مجھ سے نہ اڑ زنانی تو اس سے جھپک گئی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۹۹). [لتّے + پونجی (رک)].

ـــ چُھڑانا محاورہ.
پیچھا چھڑانا ، نجات حاصل کرنا. کانٹے کی عظمت ... اور اس کے مبنی تحفظ پر جو روشنی ڈالی تو بیچارے کو لتّے چھڑانا مشکل ہو گئے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۲۳۷).

ـــ لگنا محاورہ.
(جسم یا بدن پر) چیتھڑے لگنا ، انتہائی غربت ہونا. جسم پر لتّے لگے تھے پیر سوج گئے تھے. (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۳۰۷).

ـــ لے ڈالنا محاورہ.
آڑے ہاتھوں لینا ، پیچھے لگ جانا یا پڑ جانا. پچھلے دنوں مجھ پر بھبتی کیسی تھی آج لتّے لے ڈالے. (۱۹۳۳ ، آنچل ، ۱۳۸).

پہلے تو شیر کی صورت کے ایک خونخوار کتے نے ان کے لتے لے ڈالے پھر ایک نوکر نے نہایت شستہ انداز میں ضروری پوچھ کچھ کی. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۳۱).

ـــ لینا محاورہ.
۱. **ملامت و سرزنش کرنا ، آڑے ہاتھوں لینا ، لتاڑنا ، پیچھے پڑ جانا ، خوب خبر لینا ، ناک میں دم کر دینا ، پردہ دری کرنا.**

کس شوخ بد مزاج سے وصلت ہوئی نصیب
لتے لیے مرے جو دوپٹا مسک گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۲). حضرت خفگی سے یا تو تدبیر کے لتے لیتے ہیں یا فلک کو صلواتیں سناتے ہیں. (۱۸۸۰ ، مرقع تہذیب ، ۱۷) اے بلدی بھاگو ، انہیں خبر ہوگئی تو لتے لے ڈالیں گی. (۱۹۱۱ ، غیب دان دلہن ، ۳۵). ہمارے سامنے شیلا پر برس پڑے دونوں نے ایک دوسرے کے لتے لینا شروع کر دیے. (۱۹۸۶ ، ن ، م ، راشد ایک مطالعہ ، ۲۶). ۲. رک : **کپڑے کی دھجیاں اڑانا.**

آفریں صد آفریں دستِ جنوں
خوب ہی لتے لیے پوشاک کے

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۵).

لیے یہ دستِ جنوں نے لباس کے لتے
کہ آستیں نہیں دامن نہیں ہے جیب نہیں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۰).

لَتّیا (فت ل ، سک ت) صف ا — لتیہ.
بُری لت رکھنے والا ، عادی ، دھتیا. لتیے ایک جانب بیٹھے ہیں ، بینے والے نے جب حقہ بڑھایا ان کا ہاتھ بڑا ، صدھا دم لگائے ، نشہ نہیں ہوتا. (۱۸۹۶ ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۸۲۸). مرد سونے کی انگوٹھی پہنیں اور ریشمی کپڑوں کے لتیا ہوں یہ کھلی نافرمانی ہے. (۱۹۸۰ ، تجلی ، ۱۳۵). [لت = عادت + یا/یہ ، لاحقۂ نسبت].

لتیانا ف س ، محاورہ.
لاتوں سے خبر لینا ، لاتیں مارنا ، ذلیل کرنا ، رسوا کرنا ، بے عزت کرنا. اٹھتے ہی صوفی کی داڑھی پکڑ کر لگی خوب لتیانے اور غل مچانے کہ تو نے ہی میرا دہی کھایا ہے. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۱۷). یہ سب کچھ سمجھنے کے بعد میں نے «لتیانے» میں ذرا کمی نہیں کی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۳۳).

لَتیاؤ (فت ل ، سک ت ، و مج) امذ.
ایک دوسرے کو لاتوں سے مارنے کا عمل ، آپس کی لڑائی. یہ طویلہ کا لتیاؤ کسی طور پر درست نہیں ہوتا. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۱۷). یہ سرزمین شروع شروع میں بڑا لتیاؤ کرتی ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۶۳۸). [لتیانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَتَیل (فت ل ، سک ت ، فت ی) صف.
لاتیں مارنے والا (گھوڑا) (فرہنگ اثر ، ۵۱۵). [لت (رک) + یل ، لاحقۂ صفت].

لَتّھ (فت ل ، سک تھ) امذ ، صف.
آمیزش ، آلودگی ، آلودہ ، ملوث ، شوربور ، خراب حال ، خستہ حال (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [رک : لت (۲) کا ایک املا].

ـــ پتّھ (ـــ فت پ ، سک تھ) صف.
بھرا ہوا ، آلودہ ، لت پت. سامان بے چاری کیچڑ میں لتھ پتھ ... گھر آئی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوس ، ۲۳). [لت پت (رک) کا ایک املا].

ـــ ڈالنا محاورہ.
ملانا ، باہم یکجا کرنا ، خوب مسلنا ، لتھیڑ دینا. پہلے شکر اور مسکہ کو خوب لتھ ڈالیں اس کے ایک دم مل جانے کے بعد تھوڑا تھوڑا میدہ ڈالتے جائیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۱۸).

ـــ لینا محاورہ.
رک : **لتھ ڈالنا.** پہلے انڈوں کو اچھی طرح پر ہاتھ سے لتھ لیں پھر چینی ڈالیں جب دونوں لتھنے سے یکجان ہو جائیں تو میدہ ملا ڈالیں. (۱۹۴۴ ، ناشتہ ، ۲۱).

لَتھاڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف م — لتھیڑنا.
لتاڑنا ، سرزنش کرنا ، ملامت کرنا. چند مسلمان جو ہندوؤں کے ساتھ رہنا باعثِ نجات جانتے ہیں وہ الگ مسلمانوں کو لتھاڑ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کی وجہ سے تم نے کیوں جلسے کیے. (۱۹۰۷ ، انتخاب فتنہ ، ۲۰۱). جیسے سولھویں صدی کے اواخر میں اس قدر لتھاڑا جاتا رہا. (۱۹۳۵ ، جدید قانون بین المسالک کا آغاز (ترجمہ) ، ۵۸۷). [لتاڑنا (رک) کا ایک املا].

لِتھاڑنا (کس نیز فت ل ، سک ڑ) ف م.
آلودہ کرنا. ایک دوسرے کا نام غلاظت میں لتھاڑے جانے کے لیے پیش کرتے ہیں. (۱۹۰۹ ، مضامین پریم چند ، ۲۰۲). [لتھیڑنا (رک) کا ایک املا].

لَتھڑا (فت ل ، سک تھ) صف.
رک : **لتھڑا.** جب کیچڑ سے لتھڑے ہوئے پہیوں والی بائیسکل کی رفتار کو تیز کیا جاتا ہے تو کیچڑ پہیوں سے علیحدہ ہو جاتا ہے (۱۹۶۵ ، طبیعیات ، ۱۰۳). [لتھڑا (رک) کا ایک املا].

لُتھری (ضم ل ، سک تھ) صف مث.
رک : **لتری ، اِدھر کی بات اُدھر کہنے والی** (دریائے لطافت). [لتری (رک) کا متبادل املا].

لَتھڑ (فت ل ، تھ) صف.
بھرا ہوا ، آلودہ ، ملوث ، لتھڑا ہوا (جامع اللغات). [لتھڑ (لتھڑنا (رک) سے حاصل مصدر)].

ـــ پَتھڑ (ـــ فت پ ، تھ) صف.
لت پت ، لتھڑا ہوا ، آلودہ ، سنا ہوا.

معجون ، شرابیں ، ناچ ، مزا اور لکیا سلفا ککڑ ہو
لڑ بھڑ کے نظیر بھی نکلا ہو کیچڑ میں لتھڑ پتھڑ ہو

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۶۵).

کپڑے لتھڑ پتھڑ تھے کسی کا یہ حال تھا
کوئی یہ کہہ رہا تھا خیر لو کہ میں چلا
(۱۹۰۵ ، دیوانجی ، ۳ : ۲۰۸)۔ [لتھڑ + پتھڑ (تابع)]۔

لِتھڑا (کس ل ، سک تھ) صف مذ (مث : لتھڑی)۔
آلودہ ، سنا ہوا ، بھرا ہوا۔ تم کسی سے کچھ ذکر نہ کرو اور چُپ چاپ پان درست کر کے دو کہ چونا اور کتھا کم نہ ہو جانے نہ اتنا لتھڑا ہوا ہو۔ (۱۹۱۷ ، خطوط حسن نظامی ، ۱ : ۳۹)۔ وہ بھی ... کبھی کبھی برادرانہ اخوت میں لتھڑا ہوا ایک آدھ لقمہ یا گوشت کا ٹکڑا میری طرف بھی بڑھا دیتے۔ (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۳۶)۔ [لتھڑنا (رک) کا ماضی بطور صفت]۔

پتھڑا (--- کس پ ، سک تھ) صف مذ (مث : لتھڑی پتھڑی)۔
لتھڑا ہوا ، سنا ہوا ، بھرا ہوا ، خراب ، گندہ ، آلودہ۔ ذرا چوکے اور پائجامہ کیچڑ میں لت پت ، مٹی میں لتھڑا پتھڑا۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۵۴)۔ دونوں کے دونوں کیچڑ میں لتھڑے پتھڑے انگنائی میں مٹی کے گھر بنا رہے ہیں۔ (۱۹۱۱ ، حور اور انسان ، ۱۳)۔ [لتھڑا + پتھڑا (تابع)]۔

لِتَھڑنا (کس نیز فت ل ، فت تھ ، سک ڑ) ف ل۔
آلودہ ہونا ، ملوث ہونا ، سن جانا۔ دلہن کے منہ سے کف چلا جاتا ہے اور اسی مٹی لہو میں لتھڑی ہوئی بے حواس پڑی لوٹتی ہے۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۳۰)۔ داؤد نے وہی نگاہ ڈالی جو شکاری خاک و خون میں لتھڑے ہوئے شکار پر ڈالتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، چشمِ نگاہ ، ۱۵۶)۔ خون سے لتھڑے عظیم اشور ہر جگہ پڑے تھے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، ۲ : ۲۷۷)۔ [لتھاڑنا (رک) کا لازم]۔

لِتھڑی (کس ل ، سک تھ) صف۔
سنی ہوئی ، خراب ، گندی ، غلیظ۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہر سردار قریش کے لئے آپؐ نے جو جگہ مقرر فرما دی تھی وہیں اس کی لاش خاک و خون میں لتھڑی پائی گئی۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۳)۔ صابن سے لتھڑی ہوئی چندی آنکھوں کو نہ دھو سکنے کی ہم نے کبھی فکر نہ کی۔ (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۳۴)۔ [لتھڑا (رک) کی تانیث]۔

لِتھنا (کس ل ، سک تھ) ف ل۔
آلودہ ہونا ، ملوث ہونا ، سن جانا۔

اترے ایس اکاس سوں مکے کے استھان
سکھ ہیے جگ دکھ بٹے لتھے بھگت بھگوان

(۱۶۵۴ ، گنجِ شریف ، ۲۷۱)۔ پھر صاف کیے ہوئے مکھن میں اور پھر ... پاؤ روٹی میں انہیں لتھو۔ (۱۹۰۸ ، خوانِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۶۰)۔ ہماری خوشی یہ ہے کہ ہم سر سے پاؤں تک سونے میں لتھی ہوئی اور خوشنما قرمزی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تیوہاروں کے دن اور تمام دوسرے دنوں میں ... اپنی فتح مندی ظاہر کرنے کے لئے سیر کو نکلیں۔ (۱۹۱۸ ، عفت المسلمات ، ۱۱۷)۔ [لتھ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

لِتھو طَرِیقِ طَباعَت (کس ل ، و مع ، فت ط ، ی مع ، کس ق ، فت ط ، مع ا) امذ (طباعت) سنگی طباعت ، **سنگی چھپائی** ، رک : **لیتھو**۔ اردو میں پہلے طباعت کا کام لتھو طریق طباعت سے ہوتا تھا ... مگر زیادہ تر کام آفسٹ طریق طباعت سے ہو رہا ہے۔ (۱۹۶۹ ، فن ادارت ، ۲۵۹)۔ [انگ : Litho پتھر + طریق (رک) + طباعت (رک)]۔

لَتھیڑ (فت ل ، ی مج) امث۔
ملاوٹ ، آلودگی۔

جس میں اوصافِ بشر کی ہو لتھیڑ
شیخ وہ ہرگز نہیں اِلّا اُدھیڑ

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۳۲)۔ [لتھیڑنا سے حاصل مصدر]۔

لَتھیڑنا (فت ل ، ی مج ، سک ڑ) ف م۔
۱. آلودہ کرنا ، سانا۔

اس صیدِ مضطرب کو تامّل سے ذبح کر
دامان آستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۵۳)۔ قلعی کا چونہ ، کتھے کے شبہ میں خوب جی کھول کر لتھیڑا اور بنا کر باہر دے آئی۔ (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۰۳)۔ وہ گندگی اُس کے جسم پر ملی اور اس کے رخساروں کو اس سے لتھیڑ دیا۔ (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۱۹)۔ وہ صحن میں چارپائی پر بیٹھی تام چینی کی ننھی سی پلیٹ میں کیریوں کے نمک مرچ میں لتھیڑے ٹکڑے مزے لے لے کر کھا رہی تھی۔ (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۲۶)۔ **۲. ملوّث کرنا**۔ ہم نے مفلسوں کو بھی مسرفوں کے ساتھ لتھیڑا ہے۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۲۶)۔ [س : लिप्त]۔

لَٹ (۱) (فت ل) امث۔
۱. بالوں کی لڑ ، منجملہ گندھے ہوئے یا ایک دوسرے سے چپٹے ہوئے بالوں کی لڑی۔

سورج سرجاں میں جیوں دستا نظر ووں کانپتی تھرتھر
جو لٹ پیچاں بھری سر تھے او رخ اوپر ڈھلی ہے آ

(۱۵۱۸ ، مشتاق (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۷))۔ عشق آ پیچ لٹ پکڑ زوراں سوں کھینچ لیاتا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۵)۔

مجھ دل کے کبوتر سوں پکڑا ہے تری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے ٹک اس کو چھڑاتی جا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۶)۔

ذکر جس نے زلف کی لٹ کا کیا
عمر بھر زنجیروں میں لٹکا کیا

(۱۸۶۶ ، فیض ، حیدرآبادی ، د ، ۹۲)۔ مخدومہ کی کتری ہوئی لٹوں کا تبرک ہماری مستورات کو بھی مرحمت فرمائیے۔ (۱۹۲۹ ، بہار عیش ، ۵۸)۔ وہ بالوں کی لٹیں بکھیر کر دیوانوں کی طرح جھومنا شروع کر دیتی ہیں۔ (۱۹۳۹ ، اک حشر خیال ، ۸۳)۔ انگلستان کے مصوروں کانسٹبل اور ٹرنر کے ہاں طلوع و غروب کی نیرنگیاں دیکھیے تو بادلوں کو دیکھ کر دھانی ڈوپٹے لٹ جھٹکانس کی یاد آ جاتی ہے۔ (۱۹۸۶ ، فیضانِ فیض ، ۹۹)۔ **۲. تاگوں یا ریشوں وغیرہ کی لڑی ، رسی ڈوری وغیرہ کی وہ ہر لڑی جس کو دوسری لڑی سے ملا کر رسی اور ڈوری بناتے ہیں**۔

کدھیں پھولاں کی لیاوے لٹ گنا کر

کدھیں سوبند جوئٹی لیائے پور کنٹر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۶۵) . باغ کے کونے میں ایک درخت کو لے میں پکڑ جتا کی لٹ کی گلے میں پھانسی لگا کر رہ گیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۸). کنچی لٹ سن کی لے کر اوپر سے خوب لپیٹو. (۱۹۲۵ ، عجب المواشی ، ۲۷). ۳. (بُنائی) **دری کے کناروں کی سُتلی یعنی سُوت کی موٹی رسّی جو بطور کنی یا تانے کی بغلیوں میں لگائی جاتی ہے** ، بوڑ(ا ب و ، ۲: ۳۰۲). ۴.(سلمٰی کاری) **وہ پھیلاؤ جو ورق کے بٹنے میں کتائی سے پیدا ہوتا ہے**(ماخوذ : ا ب و ، ۳ : ۳۳). ۵. **الجھیڑا** ، **مشکل** (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). ۶. **لاٹ کا مخفف ، دھُنویں کا وہ سلسلہ جو دھاری کی صورت میں نکلے** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : **लत्ता**].

---**بھر** (---فت مع ب ، ۰) امث.

۱.(ساتھ کا) **مال و اسباب ، ساز و سامان**. نازو جان اور قمرن اور معلانی اور کل خادمہ اور ان کے ساتھ کی لٹ بھر کو وہاں بھیج دیجئے. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۶۹). ۲. (مجازاً) **دنیا کے کام دھندے ، تعلقات اور ضرورتیں** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لٹ + بھر (رک)].

---**پٹ** (---فت پ) صف.

۱. **کھلا ملا ، خلط ملط ، ہم پہلو ، ہم نشین ، ہم آغوش ، ہم صحبت**. لٹ سوں لٹ پٹ ہوکر یار تیٹ ہو کر ، آشنائی و ہم شہری کا اظہار کیا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۳). ۲. **اُلٹ پلٹ ، ہلڑ جلڑ ، سرگرداں ، مضطرب**.

بُنج من اُتالا ہے آدک اے تار تج سنگرام کا

لٹ پٹ ہوا ات پیم سوں منج بانہہ کے کمھار خُد

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۰۵).

ہوش داؤد کا ہوا لٹ پٹ دیکھ کر تیری ناز کا لٹکا

(۱۷۵۳ ، داؤد اورنگ آبادی ، د ، ۱۵). ۳. **گتھا ہوا ، گتھم گتھا ، دوچار ، مقابل**.

جمی یوں لڑائی کہ جیوں نٹ پڑیا

حریفاں کوں ہونا چہ لٹ پٹ پڑیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۱۰).

مرا دل آ گیا جھٹ پٹ جھپٹ میں

ہوا لٹ پٹ لپٹ زلفوں کی لٹ میں

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۴۷). ۴. **ڈگمگاتا ہوا ، لڑکھڑاتا ہوا**.

چلے لٹ پٹ لٹک بالی سو ہوشہ مد سوں متوالی

انچل سر چھوٹ کل لالی جھولے اس متواری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۰۷). ۵. **الجھا ہوا ، پیچ در پیچ ؛ بانکا ، رنگیلا ؛ چھبیلا ، البیلا ؛ آڑا ، ترچھا ، بے ترتیبی سے لپٹا ہوا ؛ ہکلاتا ہوا ؛ خوش مزاج ، خوش طبع ؛ چٹ پٹا ، چٹخا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لٹ + پٹ (تابع)].

---**پٹا** (---فت پ) صف مذ ؛ سرلپٹا.

۱. **الجھا ہوا ، پیچ در پیچ**.

لپٹے گا کسے باندھے گا کس کو

تری دستار کا یہ لٹپٹا پیچ

(۱۸۳۶ ، دیوان رند ، ۱ : ۵۲). ۲. **بانکا ، سجیلا ، رنگیلا ، البیلا ؛ (کنایۃً) محبوب**.

رہیں سادگی سے اگر لٹ پٹے

تو دل کا گلا بن چھری کے کٹے

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۰۰).

گل کی واشد نہ پسند اپنی نہ گلزار پسند

لٹ پٹے شوق کی ہے بندش دستار پسند

(۱۷۹۲ ، محب دہلوی ، د ، ۱۵۳). ۳. **سرمست ، متوالا ، جھومتا ہوا ؛ ڈگمگاتا ہوا ، لڑکھڑاتا ہوا ؛ ہکلا ، توتلا ؛ خوش مزاج ، خوش طبع ، چٹخارے دار ، کھلا ملا ، گاڑھا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۴. **قدرے کم شوربے کا قلیہ ، بغیر شوربے کا قلیہ** (ماخوذ : نوراللغات). [لٹ پٹ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---**پٹانا** محاورہ.

۱. (چلنے میں) **لڑکھڑانا ، ڈگمگانا ، اٹھلانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۲. **تُتلانا ، ہکلانا ، زبان لڑکھڑانا**.

کہاں تک میں کروں تعریف اس کی

زباں میری دہن میں لٹ پٹاتی

(۱۵۹۱ ، گل و صنوبر ، ۲).

زباں بن منے لٹ پٹاتی لہے نہیں بات یکائیک آتی اہے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۸).

کہوں کیا تج اے شاہ شکر لباں

کہ یاں لٹ پٹاتی ہے میری زباں

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۳).

رہی نیں عقل کچھ ان کی ٹھکانے

زباں ان کی لگی ہے لٹ پٹانے

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۳). ۳. **دیر کرنا ، ٹالنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **لپٹنا ، چمٹنا**.

سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے

یکس سوں سو یک لٹ پٹانے لگے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۶). ۵. **نقصان کرنا ، ہلانا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---**پٹنا** (---فت پ ، سک ٹ) ف ل.

لڑکھڑانا ، کانپنا ، زبان میں لکنت ہونا ، ہکلانا ، تتلانا.

بہوت اس کا کیا آداب بجاں لٹ پٹنے لگی تب اس کی زباں

(۱۷۷۱ ، ہشت بہشت ، ۱ : ۱۵). [لٹ پٹانا (رک) کا لازم].

---**پٹی** (---فت پ) صف ؛ امث.

لٹ پٹا (رک) کی تانیث ، **الجھی ہوئی ، پیچیدہ ، بہکی ہوئی ، مبہم ، متوالی**.

لٹ پٹی چال کھلے بال خماری آنکھیں

میں تصدّق ہوں مری جان یہ کیا آن ہے آج

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۳). ان دونوں کی نگہوں میں کچھ ایسا

جادو تھا جس سے نازنین کی چال پہلے سے زیادہ لٹ پٹی ہو گئی۔ (١٩١٣ ، چھلاوہ ، ٣٣).

لٹ پٹم کی لٹ پٹی جس میں سدا الجھاؤ
الجھے اسیر پرتھوی سلجھیں تو سلجھاؤ

(١٩٥٠ ، پت کی ریت ، ٨٥). [لٹ پٹ (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---پٹی پگڑی (---فت پ ، پ ، سک گ) امث.
ٹیڑھی بندھی ہوئی پگڑی جس کے پیچ کے دونوں سرے بند کھلے ہوں ، بے قرینہ بندھی ہوئی پگڑی. خجستہ مردانہ لباس پہن ہتھیار لگا لٹ پٹی پگڑی باندھ طوطے کے پاس رخصت لینے گئی. (١٨٠١ ، طوطا کہانی ، ٥٩).

لٹپٹی پگڑی سے قاتل کی کیا تشبیہ دوں
داغ کا دھبہ لگا ہے لالہ کی دستار پر

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٩٧). [لٹ پٹی (رک) + پگڑی (رک)].

---پٹی دستار (---فت پ ، د ، سک س) امث.
رک : لٹ پٹی پگڑی.

پیچ و تاب بیدلاں اس وقت پر بے جا نہیں
لٹ پٹی دستار سوں آتا ہے وو نازک میاں

(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ١٢٩).

قبائے یار کو دستے کے تکمے نے چمکایا
جگہ طرہ کو بھی دے لٹپٹی دستار پہلو میں

(١٨٣٦ ، آتش ، ک ، ٢٣٠).

دمکتا ہو وہ ماتھا چاند سا عارض ہو نور افشاں
بغل میں ذوالفقار اور لٹ پٹی دستار سر پر ہو

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، سروش ہستی ، ١٣٨). [لٹ پٹی (رک) + دستار (رک)].

---پٹے دن (---فت پ ، کس د) امذ ؛ ج.
مصیبت اور آفت کا زمانہ ، سختی کا وقت (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لٹ پٹے + دن (رک)].

---پڑنا محاورہ (شاذ).
(برداشت سے زیادہ بوجھ پڑ جانے کے باعث) **خمیدہ ہو جانا ، کمزور ہو جانا.**

اس حق لایا بجا وہ جھٹ پڑا
مایۂ سختی سے جاں پر لٹ پڑا

(١٧٣٣ ، پنچھی نامہ ، ٥٩).

---جانا محاورہ.
کمزور ہو جانا ، ناتواں ہونا ، ضعیف ہونا ، نحیف و نزار ہو جانا ، لاغر ہو جانا.

بس غم سے لٹ گیا مانند مو سودا سے جل بل کر
نہ چھوڑا تو بھی زلفوں نے تری مجھ سے پریشاں کو

(١٧٣٩ ، دیوان زادہ حاتم ، ٥٢).

سنبل تمہارے گیسوؤں کے غم میں لٹ گیا
ابرو کی تیغ دیکھ مہ عید کٹ گیا

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ٣٩٢).

زیادہ بال سے بھی لٹ گیا ہے جسم زار اپنا
ہمارے واسطے ہو قطع اس موباف کا جوڑا

(١٨٤٠ ، الماس درخشاں ، ٢٦). کہتے ہیں کہ خان صاحب بیماری سے بالکل لٹ گئے. (١٩٨٨ ، جنگ ، کراچی ، ١٦ دسمبر).

---چلنا محاورہ.
(ملمع کاری) **کٹائی کے عمل سے ورق میں پھیلاؤ شروع ہونا** (ا پ و ، ٣ : ٣٣).

---چھٹکانا محاورہ.
بال کھولنا ، بال بکھرانا.

رات چلی ہے جوگن ہو کر اوس سے اپنے منہ کو دھو کر
لٹ چھٹکائے بال سنوارے اٹھ سرے کالی کملی والے

(١٩٢٧ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ٣٣٥).

---چھوڑنا محاورہ.
بال بڑھانا ، بال اتنے بڑھانا کہ لٹکنے لگیں ، بال کھولنا.

لٹاں چھوڑ دے پھر ہو راتی کرم
سنگی داد شہ کن چلی سٹ شرم

(١٦٣٩ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ٢١).

---دبنا محاورہ.
قابو میں ہونا ، بس میں ہونا (مخزن المحاورات).

---دھاری امذ.
رک : لٹا دھاری.

تبسم زیر لب رخ پر لٹیں ہیں
یہ لٹ دھاری بنے آئے کہاں سے

(١٩٠٦ ، تیر و نشتر ، ٩٧). [لٹ + رک : دھاری (٢)].

---دُھلانا ف مر ؛ محاورہ.
بچے کی ولادت کے بعد ماں کا دودھ پینے سے پہلے کی ایک رسم جس میں بچے کی پھوپھی وغیرہ آٹے کا دودھ بناتی ، اس میں ہری دوب ڈالتی اور اس سے زچہ کی لٹ دھلا کر بسم اللہ کہہ کے بچے کو دودھ لگا دیتی ہے. چھاتی دھلائی کا نیگ چاندی کی کٹوری لونگی تو زچہ کی لٹ دھلانے کا روپیہ. (١٩٠٥ ، رسوم دہلی ، سید احمد ، ١١).

---دُھلائی (---ضم دھ) امث.
لٹ دھلانا (رک) کا نیگ جو چھٹی کو دیا اور لیا جاتا ہے نیز رسم لٹ دھلائی.

چھاتی دھلائی روپیہ لونگی اشرفی لٹ کی دھلائی
بیرن بھیا میں تیری ماں کی جائی

(١٩١٨ ، سراب مغرب ، ٤٤). [لٹ + دھلائی (دھونا (رک) کا حاصل مصدر)].

---کاٹنا محاورہ.
تھوڑے سے بال کاٹنا. دشمن کے بالوں کی لٹ کاٹ کے ... جلانا مجرب نسخہ ہے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٣ : ٣).

ـــ کترنا محاورہ.
بانجھ عورت کا کسی نوزائیدہ بچے کے تھوڑے بال کتر لینا جس سے اس کے خیال میں وہ بچہ تو مر جاتا ہے اور اس کے اولاد ہو جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ کڑا (ـــ فت ک) امذ.
(بنائی) لٹ کے سہارے لانے والا رسّی کا حلقے نما بند (اب و ، ۲ : ۱۰۰٦). [لٹ + کڑا (رک)].

لَٹ (۲) (فت ل) امث.
دھوئیں کا وہ سلسلہ جو مسلسل دھاری کی شکل میں نکلے (نوراللغات). [لاٹ (رک) کی تخفیف].

لُٹ (ضم ل) امذ.
لُٹنا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ پٹ جانا محاورہ.
تباہ و برباد ہو جانا ، ختم ہو جانا. ہزاروں دھتورا سنکھیا کھا کے لُٹ پٹ جاتے کبھی کبھی جان تک دے دیتے ہیں. (۱۹۷۵ ، سجّاد حسین ، احمق الذین ، ۲۳). حکومت و سلطنت کے ساتھ شعر و سخن کی مجلسیں بھی لُٹ پٹ گئی ہیں. (۱۹۶۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۳۵).

ـــ پٹ کر م ف.
لٹ لٹا کر ، تباہ ہوکر ، برباد ہوکر. مولانا سے میری پہلی ملاقات قیام پاکستان کے بعد لاہور میں ہوئی جب میں دلّی میں لُٹ پٹ کر لاہور آیا. (۱۹۸۹ ، بلا کشان محبّت ، ۱۲).

ـــ جانا محاورہ.
لوٹ لیا جانا ، لٹنا پٹنا ، چھن جانا ، برباد ہو جانا ، تباہ ہو جانا.

> لے سروپا گھر سے نکلے سیکڑوں یوسف جمال
> لٹ گئی ساری متاعِ کارواں لکھنو

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲۳). لے اب ذرا تھام گٹھڑی کو ساڑھے چار ہی لے لے ہر کسی کو بتانا نہیں میں لُٹ جاؤں گی. (۱۹۴۳ ، آنچل ، ۱٦۷). اکبر کو اپنے چمن کے لُٹ جانے کا افسوس تھا وہ خزاں رسیدہ بہار پر کفِ افسوس ملتے ہیں. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۲۸).

لَٹا (فت ل). (الف) صف.
۱. کمزور ، دُبلا ، لاغر ، نحیف ، نزار ، بیماری کے سبب جھکا ہوا. اگلے زمانے میں وشوا متر نام ایک شخص تھا ... یہاں تک دبلاپے سے لٹا تھا کہ پہچانا نہ جاتا تھا. (۱۸۰۱ ، شکنتلا (مرزا کاظم علی) ، ۳۵). دوسرا ہاتھی قد و قامت ، تن و توش میں اس سے چھوٹا اور اس کی نسبت لٹا ہوا تھا. (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۷). ۲. اُلجھا ہوا ، پیچیدہ ، غریب (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امث. بالوں وغیرہ کی لٹ ، جٹا.

> وہ سمرن تھی یوں پہنچے پر جوں باندھے دولھا ہاتھ کنگن
> وہ سیس لٹائیں یوں بکھریں جوں باندھے سہرا لٹک لٹھن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱۰۲ : ۲۳۸). [لٹ (رک) + ا، لاحقۂ صفت و نسبت].

ـــ پٹ (ـــ فت پ) صف (قدیم).
۱. رک : لٹ پٹ

> لٹا پٹ ہوئے یار زمین کے اوپر
> سٹے ہاتھ اس کے زبر بنی اوپر

(۱٦۷۹ ، قصّۂ ابوشحمہ ، ۲۰). ۲. لٹ پٹ ، پیچ در پیچ.

> اُس لٹ کوں لٹا پٹ سوں پکڑ کیتا نیاز
> کہیا کہ مرا چارہ کریں اے ورساز

(۱٦۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۴ : ۳۵). [لٹا + پٹ (تابع)].

ـــ پٹا (ـــ فت پ). (الف) امذ.
مال و اسباب ، استر بستر (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. البیلا ، چھبیلا ؛ چٹخارے دار ، کُھلا ملا (مہذب اللغات). [لٹا + پٹا (تابع)].

ـــ دھاری امذ.
جوگی ، جٹادھاری ، وہ ہندو فقیر جو بڑے بڑے بال لٹکائے رہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لٹا + دھاری (رک)].

لُٹا (ضم ل) صف مذ.
وہ شخص یا سامان جو لُوٹ لیا گیا ہو ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ بنیا پٹا ٹھا کُر مُنھ دبا کے پڑے رہتے ہیں کہاوت.
ساہوکار کا لُٹ جانے کے بعد اور زمین دار کا مار کھانے کے بعد زور کم ہو جاتا ہے. مثل مشہور ہے کہ لٹا بنیا پٹا ٹھا کر منھ دبا کے پڑ رہتا ہے سو وہ اس وقت سچ مچ منھ دبائے پڑا تھا ، دکان بند تھی ، عورت نے اٹواٹی کھٹواٹی لے لی تھی. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲٦۸).

ـــ بیٹھنا محاورہ.
نثار کرنا ، وار دینا.

> لُٹا بیٹھے شکیبائی کی دولت ہٹ پڑا پاسا
> مقدر میں تو ان کو جیتنا تھا ہار تھی دل کی

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۹۵).

ـــ پٹا (ـــ کس پ) صف مذ (مث : لُٹی پٹی).
لُوٹا ہوا ، خستہ حال ، جس کا سب کچھ چھن گیا ہو.

> مجھ کو لحد میں رکھ کے ہیں یوں دوست منتشر
> جیسے لُٹا پٹا ہو کوئی کارواں خراب

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۱۵۲).

> یا یہ کہ راہِ راست سے گمراہ کارواں
> شب کو لُٹا پٹا کسی جنگل میں ہو رواں

(۱۹۰۱ ، صبحِ وطن ، چکبست ، ۱۸۰). ان لٹے پٹے مسلمانوں نے بھارتی سپاہیوں کے ظلم و تشدّد کے جو واقعات بیان کیے انھیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جنگ ، کراچی ، ۵ مارچ). [لُٹا + پٹا (تابع)].

ـــ چکنا محاورہ.
رک : لٹا بیٹھنا. کسی زمانے میں اشرفیاں کوڑیوں کی طرح لٹ چکی تھی. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱٦).

ــــ دینا محاورہ.
رک : **لُٹا بیٹھنا ، برباد کر دینا ، مٹا دینا.**

خدا نے دی ہے مختاجی میں مجھ کو ہمت عالی
لُٹا دوں ایک ہی دن میں جو پاؤں گنج قاروں کو

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣٠٦).

میں بھی اک طالبِ دیدار ہوں موسیٰ کی طرح
ہاں لٹا دو نگہِ ہوش رُبا سے مجھ کو

(١٩٢٧ ، معراج سخن ، ٢٠).

راہِ حق میں جو لٹا دیتے ہیں سب کچھ اپنا
وہ کسی اور زمانے کے مسلماں ہوں گے

(١٩٨٨ ، مرج البحرین ، ٣٩).

ــــ کُھٹا (ـــــضم کھ) صف مذ (مث : لٹی کھٹی).
رک : لُٹا پٹا. قلعۂ معلیٰ کی بھری پری بیگم ، لٹی کھٹی تمہارے دربار میں ہے ، اس کی فریاد سنو. (١٩٣٢ ، بزم رفتگاں ، ١٢). ان کے انتقال کے وقت بھی ان کے لٹے کھٹے کتب خانے میں چار ہزار کتابیں تھیں. (١٩٦٢ ، گنجینۂ گوہر ، ٣٦). [لٹا + کھٹا (تابع)].

ــــ کُھسا (ـــــضم کھ) صف.
رک : لُٹا پٹا. خاندان کا ایک رکن ... آوارہ اور ناہنجار ہو گا ، جیسے کہ لٹے کھسے خاندانوں کے ممبر عموماً ہوا کرتے ہیں. (١٩٣٨ ، افسانچے ، ١٠١). [لٹا + کھسا (تابع)].

ــــ لُٹا دینا محاورہ.
لوٹ پوٹ کر دینا ، خوب ہنسانا ، اتنا ہنسانا کہ پیٹ میں بل پڑ جائیں. یہ ہنسائی عجوبہ کچھ اس طرح کی زندہ دل ہیں کہ ہر روز نئی نئی نقلیں کر کے سب کو ہنساتے ہنساتے لٹا لٹا دیتی ہیں. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ١٩٥). شعر کہنے پر آئے تو زبان میں یہ اثر کہ سننے والوں کو لٹا لٹا دیا مرجھائے دلوں کو کھلا دیا. (١٩٣٢ ، انشائے ماجد ، ٢ : ٢٣٥).

ــــ ہونا محاورہ.
لُٹنا ، تباہ ہونا ، برباد ہونا.

کساں ہوا ہے قد ابرو کے گوشہ گیروں کا
لٹا ہے حال تری زلف کے اسیروں کا

(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٧).

لُٹارا (ضم ل) صف مذ (قدیم).
لُٹیرا ، لوٹ مار کرنے والا ، رہزن ، ڈاکو ، چور.

دغا باز مفسد ، لٹارے ہیں چور
سکندر کے جا کر سکندر سوں زور

(١٧٠٨ ، داستان فتح جنگ (ق) ، اعظم ، ١٥٠). [لٹ (لٹنا (رک) سے) + ارا ، لاحقۂ فاعلی].

لُٹاس (ضم ل) امث.
لوٹنے کی حالت ، زمین پر پڑ کر بدن کی کھجلی دور کرنا. اونٹ ... کہنے لگا ، اے گیدڑ بھیے تو «لٹاس» لگی ہے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ١٩ : ١٠). [لوٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

لِٹالنا (کس ل ، سک ل) ف م (قدیم).
رک : لٹانا.

ہو جگہ نرم اس پہ اس کو لٹال
دست و پا میں پھر اس کے لنگر ڈال

(١٨٣١ ، زینت الخیل ، ١٩٣). [لٹانا (رک) کا (قدیم) تلفظ].

لِٹانا (کس ل) ف م.
١. **(کسی شخص یا چیز کو) کھڑے یا بیٹھے (یا لیٹے) سے سیدھا کر کے زمین یا فرش وغیرہ پر دراز کرنا.** جس وقت سینہ کی احتیاج ہوتی ہے پتھر کو لٹا دیتے ہیں. (١٨٧٣ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ٢٢٧). ٢. **چت کرنا ، پچھاڑنا ، زمین وغیرہ پر گرانا.**

بات تک منہ سے نکلتی نہیں اوس کشتے کے
سرمگیں چشم سے وہ جس کو لٹا دیتے ہیں

(١٨٩٩ ، دیوان ظہیر ، ١ : ١٢٨). ٣. **قبر میں ڈالنا ، بچے کو سلانا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لیٹنا (رک) کا تعدیہ].

لُٹانا (١) (ضم ل) ف م.
١. **خدا کی راہ میں خرچ کر دینا.** بردے آزاد کیے ، خزانے لٹادیے دنیا سے جی ہٹا ، عقبیٰ کا خیال آیا. (١٨٣٥ ، احوال الانبیا ، ١ : ٦٩٠). اپنی دولت زیادہ تر مدینے کے باہر مکّے ، کوفے اور بصرے میں لٹائی. (١٩١٧ ، حیات مالک ، ٥). ٢. **بخش دینا ، بانٹنا ، بخشش کر دینا.**

خدا نے دی ہے مختاجی میں مجھ کو ہمت عالی
لٹا دوں ایک ہی دن میں جو پاؤں گنج قاروں کو

(١٨٧٠ ، دیوان اسیر ، ٣ : ٣٠٦).

کیا منعموں کی دولت ، کیا زاہدوں کا تقویٰ
جو گنج تو نے تاکا اس کو لٹا کے چھوڑا

(١٩١٣ ، حالی ، کلیات نظم حالی ، ٢ : ٦٢). ٣. **اپنا مال ضائع کرنا ، روپیہ برباد کرنا ، اڑانا ، روپیہ پیسہ بےجا صرف کرنا.**

کون مال اپنا لٹاتا ہے بہت مشکل ہے
ایک موتی کے لیے سیپ کا سینہ شق ہے

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٣٢). دھن دولت ... جو کچھ کہ ایشور کے خزانے میں ہے دھڑا دھڑ لٹائیں گے. (١٩١١ ، پہلا پیارہ ، ٧٦).

ڈکیتی اور تجارت میں تفاوت ہے فقط اتنا
یہ گٹھری کی لٹائی ہے وہ پاکٹ کی کٹائی ہے

(١٩٨٢ ، ط ظ ، ١١٦). ٤. **نچھاور کرنا ، وارنا.**

خزانہ بیاں کا لٹاتا ہوں آج
ہے ہر لفظ ملکِ سخن کا خراج

(١٨٩١ ، طلسم ہوش ربا ، ٥ : ٦٣٧).

لٹائیں وار کر موتی کی لڑیاں روئے انور پر
محل میں ساتھ لے جا کر بٹھایا مسند زر پر

(١٩٧٩ ، مطلع انوار ، ١٥٨).

موتی سارے ان آنکھوں کے
اس در ہی لٹائے ہیں میں نے

(١٩٧٦ ، زیر آسماں ، ٣٧). ٥. **سستا بیچ دینا یا مفت دے دینا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ٦. **بکھیرنا ، ضائع کرنا ، برباد کرنا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لوٹنا (رک) کا تعدیہ].

لُٹانا (۲) (ضم ل) ف م.
۱. (کسی کو) زمین پر گرا دینا ، پٹک دینا ، گرا کر غلطاں کرنا ، پچھاڑیں کھلانا.

اس وقت رند و زاہد و مُلّا و محتسب
کل بزم میں لٹا ہی دیے تا ک تا کا سب
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۱۲۸).

کیچڑ میں لٹاتا ہے ہمیں نشہ تمہارا
میخواروں سے پوچھے کوئی تلچھٹ کے مزے کو
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۳۷). ۲. مضطرب کرنا ، بیقرار کرنا ، تڑپانا.

کھائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ
آج اس حرفِ تسلی نے لٹا رکھا ہے
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۲۰).

قاتل نے ہنس کے اور بھی مجکو لٹا دیا
چھڑکا نمک تو زخم نے کیا کیا مزا دیا
(۱۹۱۵ ، جانِ سخن ، ۳۳). ۳. وجد میں لانا ، اتنا ہنسانا کہ قابو نہ رہے ، پھڑکا دینا. انہوں نے کہا کہ جس گیت نے تم سب کو لٹا رکھا ہے ، ہم اُسی کو لکھ رہے ہیں. (۱۸۷۳ ، انسانے بادی النسا ، ۱۱۶).

آ کے سودا کبھی اک ہجو بنا دیتے ہیں
لیکن اس طرح کہ عقل کو لٹا دیتے ہیں
(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۱۱۶). [لوٹنا (رک) کا تعدیہ].

لُٹاوْنا (ضم ل ، سک و) ف م. (قدیم).
رک : لٹانا (۱). بادشاہ ... جواہر و اشرفیاں لٹاوتا قلعے میں داخل ہوتا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۰).
[لٹانا (رک) کا قدیم املا].

لُٹاؤ (ضم ل ، و مع) صف مذ.
خوب لٹانے والے ، فضول خرچ ، لکھ لُٹ. چھوٹن صاحب لٹاؤ نہیں ہیں ، ہیں تو فیّاض مگر ایک قرینے کے ساتھ. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۵۳). ملاحظہ ہو: منہ پھٹ ، پتھ جُھٹ ... کھاؤ ، لٹاؤ. (۱۹۳۱ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۳). [لٹانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَٹائی (فت ل) امث.
چھوٹی چرخی جس پر پتنگ کی ڈور لپیٹتے ہیں.

اڑاتے تم تو ہو کنکوا نخرے تلے سے
کہیں نہ یار کلائی پہ ہو لٹائی کا
(۱۸۶۶ ، فیض ، حیدر آبادی ، د ، ۷۰). [مقامی].

لُٹایا مال بگانہ بندی کا دل دَرْیا ہے کہاوت.
پرائے مال سے خیرات کرنے والی عورت کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

لَٹّر (فت ل ، ث) صف.
مرد بیہودہ (سرمایۂ زبانِ اردو). [مقامی].

لِٹَر (کس ل ، فت ٹ) امذ.
لیٹر (رک) حجم کی اکائی ، مائع اشیاء ناپنے کا پیمانہ ، تقریباً ایک سیر. حجم کی تخصیص لٹر یا مکعب سنٹی میٹر (C C) میں کی جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۱۰۸). [انگ: Litre].

لِٹْرَل (کس ل ، سک ٹ ، فت ر) امذ.
لفظ بہ لفظ ، متن کے مطابق. مولوی شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ لفظی ہے جس کو انگریزی میں لٹرل کہتے ہیں. (۱۸۹۵ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۶). [انگ: Literal].

لِٹْرِیچَر (کس مج ل ، سک ٹ ، ی مج ، فت چ) امذ.
ادب ، ادبی مواد ، ادب سے متعلق تحریر. سیکڑوں برس سے ہندوؤں کے پاس نہ لٹریچر ہے اور نہ علم. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۸۵). مسلمانوں کی ترقی کو ان کے لٹریچر کی ترقی پر منحصر سمجھنا چاہیے. (۱۹۳۹ ، نقوشِ سلیمانی ، ۱۳). اردو زبان میں مذہب اسلام کے متعلق مکمل و مفصّل لٹریچر موجود ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، اکتوبر ، ۱۸). [انگ: Literature].

لِٹْرِیری (کس مج ل ، سک ٹ ، ی مج) صف.
لٹریچر سے منسوب ، ادبی. لٹریری دنیا میں بہت سے صاحب کمال ایسے گزرے ہیں جن کے زمانے میں ان کی قدر و منزلت کا پورا پورا اندازہ نہیں کیا گیا. (۱۸۹۷ ، یادگارِ غالب ، ۳). لگاتار وہ پچاس برس تک لٹریری خدمت کرتے رہے. (۱۹۵۸ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ۷۷). ان کے لٹریری آئیڈیل بھی ایرانی ہیں اور سوشل نصب العین بھی ایرانی ہیں. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، اقبال نمبر ، ۸۱). [انگ: Literary].

لِٹْرِیسی (کس مج ل ، سک ٹ ، ی مج) امث (شاذ).
خواندگی، نوشت و خواند کی قابلیت ، لکھنے پڑھنے کی صلاحیت ، معمولی درجے کی لکھائی پڑھائی. لٹریسی یا خواندگی کے فروغ میں بھی یہ امتحان بیحد مفید ثابت ہوا. (۱۹۹۱ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۱۲). [انگ: Literacy].

لُٹّس (ضم ل ، شد ٹ بفت) امث.
لوٹ مار ، غارت گری ، چھینا جھپٹی.

بیٹے کو یہ کچھ دیکھ زن و مرد نے کوٹا
لٹّس کو ہجوم آ کے تماشائی کا ٹوٹا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۴۴). یہ بھی دروں کی تنگی ، نشیب و فراز کی صعوبت پانی کی قلت افغانوں کی لٹس سے خالی نہیں. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۲۳۹). غرض دادا ابّا کی آنکھ بند ہوتے ہی گھر میں لٹس مچ گئی تھی. (۱۹۶۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۸۶). کمپنیوں نے ان کی نئی قیمتوں کو لٹس قرار دے کر دس فیصد کٹوتی شروع کر دی. (۱۹۹۰ ، آبِ گُم ، ۱۵۱). [لوٹنا (رک) سے حاصل مصدر].

--- پُٹّس (--- کس پ ، شد ٹ بفت) امث.
لوٹ مار کا ہنگامہ ، لُوٹ کھسوٹ.

لٹّس پٹّس کی ہلچل میں
دھنّا سیٹھ کے چھل، بل، کل میں
(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق ، ۲۹۹). [لٹس + پٹس (پٹنا (رک) سے حاصل مصدر) بطور تابع].

ـــ پڑنا محاورہ.
لُوٹ مار ہونا ، چھینا جھپٹی ہونا.

لُٹس پڑی ہوئی ہے ملکو دلِ حزیں میں
یاس و غم و الم سے ہے انقلاب کیا کیا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۹).

ـــ کا بازار گرم ہونا محاورہ.
کثرت سے لُوٹ مار ہونا ، بہت چھینا جھپٹی ہونا ، لُوٹ مار کا بازار گرم ہونا. لُٹس کا بازار جو گرم ہے اس پر پانی کا چھینٹا دیا جائے. (۱۹۳۴ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۸ : ۶).

ـــ مچانا محاورہ.
لُوٹ مار شروع کر دینا ، لُٹس شروع کر دینا. تاتاریوں نے حلب میں پہنچ کر خوب لُٹس مچا کر مراجعت کی. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۶۳۷). پھر احمد شاہ نے تاراج کیا تھا پھر بھرت پور والے نے لُٹس مچائی. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۱۰).

ـــ ہونا محاورہ.
لُٹس پڑنا. تربوز رہتی سے نکالے گئے خربوزوں کی لُٹس ہوئی. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۶۸).

لٹک (فت ل ، ٹ) امث.
۱. (ا) لٹکنے کی کیفیت ، لٹکاؤ ، لٹکنے کا حُسن ، لٹکنے کی آن بان ، بانکپن.

قد ترا ، ازبسکہ رکھتا ہے لٹک جوں شاخِ گل
باد کے چلنے سے جاتا ہے لہک جوں شاخِ گل

(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۲۸).

صبح کا مارا خجل ہو دیکھ بُندے کی لٹک
دیکھ سورج بہ جڑاؤ مرکیاں تھرائے ہے

(۱۸۰۹ ، جراُت ، ک ، ۲۱۶).

غرانے سنے تھی کوئی کئی تھی بتاؤ
لٹک میں بھی اوس کی تھا نادر سبھاؤ

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۲۲۸).

شانوں پہ ہے جھکی ہوئی زلفوں کی لٹک
اعضا میں ہے تازہ شاخِ گل کی سی لچک

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۲۷۸). انشا کا کہنا ہے کہ ایسی بحروں میں ایک لٹک ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۷). **(ا) لٹکنے کا سہارا ، وہ چیز جس میں کوئی چیز لٹکے یا لٹکائی جائے.** جب چمگادڑ کے پنجوں سے اپنی لٹک چھوٹ جاتی ہے تو وہ چیخ مارکر ادھر ادھر اُڑتا ہے. (۱۹۳۳ ، ریاست ، ذاکر حسین ، ۱۳۱).
۲. چٹک لٹک ، ناز و انداز ، آن بان ، ادا ، بانکپن.

تیری ادا نیاری ایسی لٹک پیاری

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۴).

خرام اوس کے میں کیا پیاری لٹک ہے
کہ جیوں موتی کے دانے میں ڈھلک ہے

(۱۷۷۴ ، مثنوی تصویر جاناں ، ۳۶).

ہر عضو نزاکت بھرا ہوا اور تس پہ بدن سب گدرایا
قامت سے قیامت سر تا پا چلنے میں لٹک پھر ویسی ہے

(۱۸۰۹ ، جراُت ، ک ، ۱۳۱).

کیسی لچک دکھائی کمر نے دمِ خرام
کیسی لٹک سے لے کے چلی زلفِ یار دل

(۱۸۹۷ ، دیوانِ مائل ، ۱۲۰). **۳. یک گونہ مسرت یا فرحت کی چمک ، ترنگ ، امنگ ، موج ، لہر ، انداز معشوقانہ.** سب سے پہلے آزادی کو لو کہ اس کی لٹک تو انسان کی فطرت میں ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۲۵). صبح اٹھے تو چہرے پر ایک خاص طرح کی سوجھ بوجھ یا نیچ اونچ اور چال ڈھال میں ایک خاص طرح کی لٹک نظر آئی. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۷۹). **۴. محبت دل بستگی.**

لٹک باقی ہے اب تک گو تری محفل میں بیٹھا ہوں
کہ رہ رہ کر خیال آتا ہے جوہر کو بیاباں کا

(۱۹۰۸ ، مخزن ، لاہور ، جنوری ، ۷۱). **۵. بھوت پریت وغیرہ کا اثر** (فرہنگِ آصفیہ ، نوراللغات). **۶. دیوانگی ، مجنونانہ کیفیت.**

کہنے لگے وہ سن کے مرا مدعائے دل
دیوانے تو نہیں ہو مگر کچھ لٹک تو ہے

(۱۸۸۹ ، رونقِ سخن ، ۲۷۴).

جھومنا اور وہ ہنسنا ترے دیوانوں کا
عجب انداز کی کچھ ان میں لٹک ہوتی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۷). آپ کسی قوم کو خواہ مدنیت کے کسی درجے پر ہو لیجے اُس کے عام خصائص میں آپ خیالی پلاؤ کی لٹک یقیناً پائیں گے. (۱۹۲۷ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۹۸). ایک حقیر و ناتواں چیونٹی کو حرکت و عمل کی لٹک نے عظیم الشان اور بلند و بالا پہاڑ سے بھی اونچا مقام عطا کر دیا. (۱۹۸۸ ، فاران ، کراچی ، نومبر ، ۱۹). [لٹک (لٹکنا (رک) سے حاصل مصدر)].

ـــ آنا محاورہ.
۱. جُھک جانا ، نیچے آ جانا.

لٹک آنے سے لٹک ہو گئی دونی اوس کی
تا کمر زلف جو پہنچی تو رسا اور ہوئی

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگاریں ، ۱۲۱). **۲. آفتاب کا غروب کے قریب آنا** (نوراللغات).

ـــ جانا محاورہ.
۱. بیماری کے سبب بہت لاغر اور کمزور ہو جانا.

طولِ مدت ہے عمر بھر میں صحت کی دلیل
اچھا ہوتا ہے جو بیمار لٹک جاتا ہے

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۳۴). **۲. پھانسی ہونا ، سُولی پر چڑھنا.** میرے خلاف علانیہ کارروائی کرتے ڈرتے تھے کہ کہیں خود ہی نہ لٹک جائیں اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے والی مثل پوری ہو کے رہے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۵).

ـــ جھٹک (ـــ فت جھ ، ٹ) مف.
رقص یا دھمال کی حرکات لٹکنا اور جھٹکنا. نئی غزل میں شیراز و اصفہان کی مے ناب اور دمادم مست قلندر کی ... دھمال کی

لٹک جھٹک بھی شامل ہے۔(۱۹۶۷ ، مشرق ، کراچی ، ۲۸ اپریل ، ۲)۔ [لٹک + جھٹک (جھٹکنا (رک) سے حاصل مصدر] ۔

---چال امث۔
ناز و ادا کی چال۔

لٹک چال اس کی کوئی کیا چلے
یہ انداز سب اس کے پاؤں تلے

(۱۷۸۴ ، مثنوی سحرالبیان ، ۶۵)۔

ٹپکتی خوشی صورت حال سے
عجب جا رہی تھیں لٹک چال سے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۱۳۰)۔ [لٹک + چال (رک)]۔

---چلْنا محاورہ۔
ناز و ادا اور بانکپن سے قدم اٹھانا ، اٹھلا کر چلنا ، مستانہ وار چلنا ، جھوم جھوم کر چلنا۔

ہوتی ہے تال عالم میں تمہاری چال سوں اکثر
لٹک چلنا تمن جیسا کسے منگل نہیں دیکھیا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۳۳)۔

نہایت باغ میں سرو آپ کوں خوش قد کہا تاہے
تم اپنے اس لٹک چلنے کی چھب آ کر دکھا جاؤ

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۸۶)۔

---چلی جانا محاورہ۔
امید منقطع نہ ہونا ، عادت نہ چھوٹنا ؛ تعلق باقی نہ رہنا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---دِکھانا محاورہ۔
ناز و ادا دکھانا۔

ابھی آ گیا تھا لٹکتا ہوا
دکھا کر لٹک پھر سٹکتا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۱)۔ واہ واہ یہ مالن عجب طرح کی لٹک دکھا رہی ہے۔ (۱۸۹۷ ، چندراولی ، ۲۸)۔

ان کی زلفوں سے دم رفتار کہتی ہے کمر
تم لٹک اپنی دکھاؤ مجھ کو بل کھانے بھی دو

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۱۲)۔

---کَر/کے چلْنا محاورہ۔
اٹھلاہٹ کی چال چلنا ، جھوم کر یا مستانہ وار چلنا ، اٹھلا کر قدم اٹھانا۔
جو کھول لٹ کوں چلا لٹک کر جھمک جمک کر جو مکھ دکھایا
سو لٹ کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن نین اس کوں پٹک لیا ہے
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۱۸)۔

ہل ہل مٹک کے دیکھے ڈگ ڈگ چلے لٹک کے
وہ شوخ چھل چھبیلا طناز ہے سراپا

(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۷۸)۔

سرو و تدرو دونوں پھر آپ میں نہ آئے
گلزار میں ملا تھا وہ شوخ ٹک لٹک کر

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۸)۔

---مٹک (---فت م ، ٹ) امث۔
رک : **لٹک**۔ اس کا دل راجہ ہی کے پاس رہ گیا اب اس میں پہلی سی لٹک مٹک نہ رہی تھی۔ (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۲۵)۔ طوائف کے کھلے جسم ، ناز و ادا اور لٹک مٹک سے جنسی جذبات برانگیختہ کیے جاتے۔ (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۹۰)۔ [لٹک + مٹک (مٹکنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

لٹکا (فت ل ، سک ٹ) امذ۔
۱. **عمل ، جادو ، منتر ، ٹوٹکا ، ٹونا۔**

تج نین کے لٹکے دیکھت صاحب قرآن یوں کر کہے
پستک ہی بیٹھا کر وہیں تج چک ہمن استاد ہیں

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۵ ب)۔

مجھ گھٹ میں اسے نگھر گھٹ ہے شوق تجھ گھونگٹ کا
دیکھیں سوں لٹ گیا دل تیری زلف کا لٹکا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹)۔

پورا بھی ہوا نہ تھا وہ لٹکا
پھکنے لگی آپ ہی سراپا

(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۳۷)۔

جادو کر کر کے ہُوا بن گیا محسن اپنا
یاد اس ریختی والے کو ہے لٹکا کیسا

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۹)۔ ۲. **ہاتھ کی صفائی کا کھیل ، کرتب ، شعبدہ بازی ، کرشمہ۔** اچھا اب کوئی لٹکا اور شعبدہ اور جو کچھ یاد ہو تو ہمیں بھی دکھاؤ۔(۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۳)۔ کچھ لٹکے فقیروں میں بھی سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں۔(۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۵۱)۔ ۳. **(مطلب براری کی موثر اور آزمودہ ترکیب) ، گُن ، ہنر ، چٹکلا۔** ایسے لٹکے کسی برے دن کے سنبھال کو ڈال رکھتے ہیں۔ (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۰)۔

شاخ گل میں چاہیے لٹکانا اس کا اے ظفر
بڑھتی اس لٹکے سے ہے بلبل کی توقیر قفس

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۳۳)۔ ہم ذیل میں چند آسان لٹکے بتاتے ہیں جو انشاءاللہ کارآمد اور تیر بہدف ثابت ہوں گے۔ (۱۹۳۵ ، صلائے عام ، ۱۳۶)۔ ۴.(أ) **داؤ پیچ ، گھات چال ، جتن ، دم جھانسا۔**

نہ آنکھوں میں ترے جادو نہ ہرگز سحر زلفوں میں
یہ دل جس سے ہے دیوانہ محبت کا ہے وہ لٹکا

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۲)۔

کیوں تری چال لٹک دیکھ کے دل لٹکے ہیں
کچھ تو ہم کو بھی بتا کس سے یہ سیکھا لٹکا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۱۰)۔

رفتہ رفتہ ملک میں مشہور ہو جائے گا نام
شہرت بے جا کا لٹکا ہے یہی اک والسلام

(۱۹۳۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۱ : ۹)۔ (آ) **(کسی اچھے کام کی) تدبیر ، موثر تدبیر۔** یہ ایسا لٹکا ہے کہ اگر کوئی کام چور بھی ہو گا تو شرما شرمی کامی بن جائے گا۔ (۱۹۰۵ ، عصر جدید ، ۳۸۵)۔ ایک جگہ سے دوسرے مقام پر اٹھا لے جانے کا لٹکا بھی ہاتھ آگیا۔(۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۹)۔

۵. گھریلو دوا ، اناڑی کا علاج ، ٹوٹکا ، چٹکلا. آموں کو پہلے بھون لینا جب خوب پلپلے ہوں تو گودا نکال کر چھلکا پھینک دو ، اس سے سہل لٹکا ہی نہیں .(۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۲). لٹکوں اور چٹکلوں کے اجزائے ترکیبی کو شیشیوں یا بوتلوں پر صحیح تحریر کر دینے کے متعلق بھی قانون نے ہدایت کر دی ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸). ۹. دل بہلاوے کا کام ، مشغلہ ، کھیل ، شغل.

ہے جنوں گیسوے شبرنگ کا سودا لٹ کا
ہاتھ آیا ترے دیوانے کو اچھا لٹکا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۰) . دلچسپی اور دلآویزی کا کوئی لٹکا نہیں بتایا جا سکتا. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۳). [لٹک (لٹکنا (رک) سے) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــ چُٹکا (ـــ فت چ ، سک ٹ) امذ.
رک : لٹکا. ایسا لٹکا چٹکا جاؤ جوچلا بناوے تو کیا. (۱۸۳۵ ، بچپن مثال (ق) ، ۵ ب). [لٹکا + چٹکا (تابع)].

ـــ چل جانا محاورہ.
جادو چل جانا.

دیکھنے وہ جاؤ گے گر کوئی لٹکا چل گیا
جو تمہاری آنکھ میں ہے ہاں وہ افسوں دل میں ہے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۷).

ـــ دینا محاورہ.
۱. لٹکانے کا عمل ، لٹکانا ، ٹانگنا. عبرت کے لیے سر اوس کا دربار شاہی کے سامنے لٹکا دیا. (۱۹۰۲ ، مرات احمدی ، ۲۸). ایک اور صورت یہ ہے کہ دو کھالیں آپس میں رسّی سے باندھ کر ان کو ایک ٹھوس بانس کی لاٹھی پر پھیلا کر حوض میں لٹکا دیا جائے. (۱۹۴۰ ، محدق دباغت ، ۱۵۵). ۲. پھانسی پر چڑھانا ، لٹکانا. جو شخص اس کے خلاف کرے گا وہ اپنے ہی دروازے پر لٹکا دیا جائے گا. (۱۹۳۲ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۵۵).

ـــ رَکھنا محاورہ.
شش و پنج میں رکھنا ، حیل حجت کرنا ، حیلہ بہانہ کرنا ، التوا میں ڈال رکھنا. اگر ناموافقت ہو تو اس کو خوشی سے چھوڑ دے لٹکا نہ رکھے. (۱۸۳۰ ، تنبیہ الغافلین ، ۲۷۶).

کرتے ہو حریفانہ دوائے دلِ پُر درد
بیمار کو اس طرح سے لٹکا نہیں رکھتے

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات ، ۴ : ۱۷۹)).

ـــ کِواڑ (ـــ کس ک) امذ.
وہ کواڑ جسے عموماً نیچے گرا کر بند کرتے ہیں اور اوپر اٹھا کر کھولتے ہیں. لٹکا کواڑ بالکل اس طرح کے ہوتے ہیں جیسے شکل ۱۲۳ ، ۱۲۴ میں دکھائے گئے ہیں. (۱۹۳۹ ، آب پاشی ، ۶۲۰). [لٹکا + کواڑ (رک)].

ـــ ہاتھ آنا محاورہ.
آسان تدبیر ہاتھ آنا ، تدبیر سوجھنا ، داؤ پیچ.

قدم بوسی کا حیلہ کر کے ہم لوٹیں گے قدموں پر
یہ لٹکا ہاتھ آیا ہے تری زلفِ پریشاں سے

(۱۹۳۶ ، جلیل (نوراللغات ، ۴ : ۱۷۸)).

ـــ یاد ہونا محاورہ.
منتر یا چٹکلے کی مہارت ہونا ، آسان تدبیر معلوم ہونا.

وہ اس کی زلفِ مسلسل کو یاد ہے لٹکا
پھنسا جو دامِ محبت میں عمر بھر لٹکا

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۲۹).
یہ یاد بندی کو بھی وہ لٹکا بھرے کا بھڑوا وہ بھٹکا بھٹکا نہیں لنگوڑے کا کچھ بھی کھٹکا ہو کوئی دشمن ہزار اپنا (۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۱۲).

لَٹْکانا (فت ل ، سک ٹ) ف م.
۱. کوئی چیز بلندی پر اس طرح ٹانگنا یا باندھنا یا رکھنا کہ وہ نیچے کی طرف جھکی رہے ، آویزاں کرنا ، ٹانگنا ، اوپر سے نیچے کی طرف جھکانا. تمام شہر کوں آئین بندی کر ، بھاری پردے لٹکائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۵۳).

سر یہ یا کاندھے پہ کپڑا ڈال کے
دو سرے لٹکا کے اوس کو چھوڑ دے

(۱۷۴۳ ، خلاصۃ الفقہ ، ۱۴).

خدا نے دی ہے تجھے اے صنم فضیلتِ حُسن
زیادہ طرّۂ گیسو سے شملہ کو لٹکا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۴). چند مصاحبین کے ہمراہ وہ شیراز کی عیدگاہ میں گیا اور حکم دیا کہ انگوٹھی گنبد عضد میں لٹکائیں. (۱۹۳۰ ، اُردو گلستان ، ۱۳۱). ۲. پھانسی پر چڑھانا ، گلے میں پھندا ڈال کر لٹکانا.

لٹکائے کیوں گئے ہیں یہ کیسی سزا ہوئی
گیسو تو خود بلا تھے انہیں کیا بلا ہوئی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۷۴). جرم دونوں پر ثابت ، سزائے موت کا حکم دونوں کو ملا ... اسی وقت پھانسی پر لٹکا دیا گیا. (۱۹۵۴ ، اکبر نامہ ، ۱۶۱). ۳. (أ) جھوٹی امیدیں دلائے رہنا ، انتظار میں رکھنا ، جھوٹے دلاسے دیتے رہنا. انیس روز تک یونہی ادھر میں لٹکائے رکھا گھر میں سب پریشان تھے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۳۶). (آ) ایک ہی کام میں الجھائے رکھنا ، مقدمے کا ملتوی رکھنا ، جھلانا ، طوالت دینا ، کھڑا رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. پہننا. کواری لڑکی سلمہ ستارے کی سلیم ، شاہی لٹکائے پھرے اس سے تو انگریزی ہی اچھی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۵۰). [لٹکنا (رک) کا تعدیہ].

لَٹْکاؤ (فت ل ، سک ٹ) امذ.
آویزاں ہونے کی کیفیت ، لٹکایا جانا. اس قسم کے لٹکاؤ کی وجہ سے ذہن زیریں جانب زمین کی طرف کھلتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی حشریات ، ۲۹). [لٹکنا (رک) سے حاصل مصدر].

لَٹْکتا (فت ل ، ٹ ، سک ک) صف.
لٹکنا (رک) کی صورت حال دکھاتا ہوا ، عموماً اٹھلاتا ہوا ، اٹکھیلیاں کرتا ہوا ، ناز و ادا دکھاتا ہوا.

لٹکتا چلے جب نکل ناز سوں
اسیری کی پوشاک اور ساز سوں
(۱۷۰۹ ، جنگ نامۂ عالم علی ، ۱۱). [لٹکنا سے حالیہ ناتمام].

لَٹْکَنی (فت ل ، ٹ ، سک ک) صف مث.
لٹکنا (رک) کی تانیث ، تراکیب میں مستعمل۔ عشق کی بیٹی لطافت بی بی ، بہوت ناز سوں ... لٹکتی ، ٹھمکتی .... جابجا دیکھتی پھرتی تھی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۶۶).

ـــــ چال امث.
مستانہ روی ، اٹھلا کر چلنے کی روش ، مستانہ چال.
زنس تھے چشمے امرت کے ابل کر آئیں قدماں تل
لٹکنی چال تیرا قد جب اے سروِ رواں پکڑے
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۷۸).
تبسّم مسیحِ محشر کی علامت
لٹکنی چال قامت میں قیامت
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۲۹). [لٹکنی + چال (رک)].

لَٹْکَن (فت ل ، سک ٹ ، فت ک) امذ.
۱. وہ چھوٹی کھڑونجی جسے زمین پر رکھنے کے بجائے کسی چیز میں لٹکا دیتے ہیں.
اور اک تھلیا لٹکن پہ سنہری منگا
دھری تھی وہ پانی سے بھر کر جدا
(۱۷۸۶ ، میر حسن (مثنویات ، ۲۵)). اس تغار کی تہ میں ایک سوراخ کرکے بلند لٹکن یا تپائی پر اس کو رکھ دیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۲). چوبی سامان ... لٹکن بیس عدد ، کھڑونجیاں دس عدد. (۱۹۶۳ ، نورِ مشرق ، ۱۰۰). لڑھکنے سے بچانے کے لیے کھڑے کو لٹکن پر رکھتے. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹۲). ۲. وہ زیور جو پہنتے پر لٹکتا ہے ، جیسے: بلاق ، بُندا ، جُھمکا ، کرن پھول وغیرہ. جواہر مثل لڑی و لٹکن و سرپیچ مرصّع اور جیغہ ... بیست بیست لاکھ روپے کا تھا. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۰).
گلے میں ہنسلی پاؤں میں کڑے اور ناک میں لٹکن
رہا ہے سربسر گہنے میں بھر بجّا کلہری کا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۸). لٹکن یعنی چھوٹا سا بلاق کہ جس میں موتی لٹکتا ہے. (۱۸۵۵ ، بھگت مال اردو ، ۳۱). دور سے تو یہ نشان بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے ہوبہو اس پر لٹکن کا دھوکہ ہوتا ہے. (۱۹۱۵ ، حورعین ، ۱ : ۶۹). آویزہ ، مرصّع جھالر یا بالا کا لٹکا ہوا دانہ ، مرواریہ ، زمرد ، سبزہ وغیرہ لٹکن (۱۹۷۵ ، لغت کبیر ، ۱ ، ۲ : ۸۳۳). ۳. جھاڑ ، فانوس ، قندیل ، آویزے وغیرہ (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۴. گھنٹے کا لنگر ، پنڈولم ، شاقول. پتلیاں سوکھ کے کانٹوں سے ہم پہلو ہوتی ہیں ، سر گھڑی کا لٹکن بن جاتا ہے. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۳۲). پنڈلم ... عام طور سے گھڑی کے لٹکن کو کہتے ہیں. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۵ : ۵). گیلیلو نے جس لٹکن کے اصول کو دریافت کیا تھا اس کے آخری کاموں میں سے ایک یہ تھا کہ لٹکن کے اصول پر گھڑی کی تیاری کے لیے ایک اسکیم مرتب کرے.

(۱۹۵۷ ، سائنس سب کے لیے (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۷). ۵. ہر لٹکتی جھولتی چیز جیسے: جھولا ، رسّیوں کی مدد سے بنایا جانے والا پنجرہ جس میں کوئی بھی چیز اتاری یا چڑھائی جا سکتی ہے ... موزوں طول کے لٹکنوں کے ذریعے شہتیر آویزاں کیے جاتے ہیں. (۱۹۱۷ ، رسالۂ تعمیر عمارت ، ۶۱). لٹکن یہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک میں بند پیپے اتارے جاتے ہیں اور دوسری میں کھلے منہ کے پیپے نیز اس میں آدمی بھی اتارا چڑھایا جا سکتا ہے. (۱۹۲۶ ، طلیعہ ، ۳۴). ۶. ایک بیل جس سے زرد رنگ نکلتا ہے. ارناٹو کا رنگ اوس گودے سے نکلتا ہے جو لٹکن کے بیجوں کے اطراف لپٹا رہتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۷۵). ۷. ہانڈی ہوز کے نیچے لگایا جانے والا شوشہ. ہوا ، ہم ، ہمت شوشے کے نیچے ایک اور شوشہ بنایا جانے کا جسے لٹکن بھی کہتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اردو رسم الخط اور ٹائپ ، ۱۶۱). ۸. کھولوا ، مزدور کے پکڑنے کا سہارا جو رسّی کا بنا ہوا چھت یا کسی دوسری چیز کے ساتھ لٹکا رہتا ہے (ا ب و ، ۳ : ۱۹۱). ۹. ایک روئیدگی جس کے پتّے رتن جوت کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اس کی اکثر شاخیں سرخ ہوتی ہیں ان شاخوں کے سروں پر چھوٹے چھوٹے طرّوں کی طرح پھول لگتے ہیں چونکہ لٹکن ہندی میں کنگنے یعنی اس طرّے کو کہتے ہیں جو بیاہ میں دولہا اور دلہن کے ہاتھوں میں باندھا جاتا ہے اس لئے اس کو لٹکن کہنے لگے کیونکہ اس کے پھول کا طرّہ بھی کنگنے کی طرح کا ہوتا ہے (ماخوذ: خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۲۳). ۱۰. (کشتی) کشتی کا ایک داؤ.
سر موڑنا ہاتھی سونڈ ، کمر توڑا ، زن طلاق
لٹکن ہے کسری ہے ہزارا ہے در شمار
(۱۸۵۹ ، رسالہ کشتی ، مست (سلہٹ میں اردو ، ۵۱)).
۱۱. طرز ، ادا ، لٹک ، آن بان. لٹکن سے ہیں جنگ پہ جاتے .
(۱۸۸۰ ، سانحۂ دل گیر (رونق کے ڈرامے ، ۵ ، ۱ : ۵۱))
۱۲. ایک پرند جو پنجوں سے الٹا لٹکتا ہے ، تھالہ لینے کا لنگر (جامع اللغات). [لٹکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لَٹْکْنا (فت ل ، ٹ ، سک ک) ف ل.
۱. آویزاں ہونا ، معلق ہونا ، لنگنا. حارث ملعون نے کہا ، تمہارے سر پر گیسو عنبر مثال سے لٹکتے ، تمہیں کوئی غلام کیونکر جانے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۸). یہ سنتے ہی وہ مراقبے میں گیا اور ایک انار بہشتی جو دیوار بہشت سے لٹکتا تھا سو توڑ لایا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۲۸). پیچ دار بال شانوں تک لٹکتے ہیں . (۱۹۱۱ ، آشنائے حسین ، ۲۷) . آہنی کیبن کی چھت سے لٹکتا ہوا بہت بڑا بلب بڑی بے دردی سے ہر چیز پر چمکتا. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۵۳). ۲. اٹھلاتے ہوئے چلنا ، اٹھلانا ، مٹکتے ہوئے چلنا.
لٹکتا جو شہ جاوے جس ٹھاؤں چل
ہوا آ پڑے فرش ہو پاؤں تل
(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۰).
ابھی آگیا لٹکتا ہوا دکھا کر لٹک پھر سمٹتا ہوا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۱).

سرو و تدرو دونوں پھر آپ میں نہ آئے
گلزار میں چلا تھا وہ شوخ ٹک لٹک کر
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۸۸). ۳. منتظر رہنا ، امیدوار رہنا ، راہ تکنا ، ٹھہرنا. کانفرنس کے درمیانی وقفے کے انتظار میں لٹکنا پڑا. (۱۹۸۷ ، آجاؤ افریقہ ، ۶۶). ۴. مدتوں بیمار رہنا ، بیماری میں الجھا رہنا (نوراللغات؛ علمی اردو لغت). ۵. ڈوبنے کے قریب ہونا (آفتاب وغیرہ کا). شام ہونے کو ابھی تھوڑی دیر باقی ہے آفتاب مغربی کنارے پر بہت لٹک آیا ہے دھوپ زرد پڑتی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، شرر ، سفر نامۂ ہستی ، ۲ : ۳۳). ۶. رُکنا ، اٹکنا ، التوا میں رہنا.
کوئی صورت نکلنے کی نہیں تینوں لٹکتے ہیں
مجھے زندان ذقن تم کو فرشتو چاہ بابل ہے
(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۹۸). اس کے عملی مسائل بھی آج تک لٹکتے چلے آ رہے ہیں. (۱۹۶۹ ، نکتۂ راز ، ۴۳). [لٹکانا (رک) کا لازم].

ــــ مَٹکنا امذ.
اٹھلاتے ہوئے چلنا ، مٹکتے ہوئے چلنا ، جھومتے ہوئے چلنا ، ناز و ادا دکھاتے ہوئے چلنا.
لٹکنا مٹکنا ہے وہ چال میں
گرفتار دل اسی کے ہر بال میں
(۱۹۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۰). [لٹکنا + مٹکنا (تابع)].

لَٹْکَنِیا (فت ل ، سک ٹ ، فت ک ، سک ن) امث.
چھوٹی سی تھیلی جس میں سونا یا جواہرات رکھ کر کمر سے باندھیں (مصطلحات ٹھگی ، ۱۳۴). [لٹکن (رک) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

لَٹْکُو (فت ل ، سک ٹ ، و لین) امذ.
چھوٹے آلو بخارے کے برابر ایک پھل ، لوکاٹ. لٹکو دوسرے میووں کے مانند کھایا جاتا ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۴۴). [لوکاٹ (رک) کی تصغیر].

لَٹْکْواں (فت ل ، ٹ ، سک ک) صف.
لٹکتا ہوا ، لٹکنے والا. کلفٹن کے لٹکواں پل کے بننے کی تاریخ بیان کرتا ہے. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید ، ۱۵۳). پہلے تو وہی ریوڑی والے کا چراغ ، لٹکواں لیمپ ٹمٹمایا کرتا تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۶). [لٹک (لٹکنا (رک) کا حاصل مصدر) + واں ، لاحقۂ صفت].

لَٹْکے (فت ل ، سک ٹ) امذ ، ج.
لٹکا (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

ــــ کَرْنا محاورہ.
منتر یا عمل کرنا.
لٹکے کیا کیا نہ کیے سحر کے اور افسوں کے
نقش و تعویذ بہت میں نے جلائے پھونکے
(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۲۳۵).

لِٹْمَس (کس ل ، سک ٹ ، فت م) امذ.
(کیمیا) ایک نیلا رنگ جو کائی نما نبات سے حاصل کیا جاتا ہے جو تیزابوں اور کھسوں کی جانچ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے. کاربولک ، کسلک ایسڈ اور فینول دونوں نیلے لٹمس کو سرخ کرتے ہیں یعنی تیزابی خاصیت رکھتے ہیں. (۱۹۷۱ ، عملی کیمیا ، ۶۸). [انگ : Litmus].

ــــ پیپر (ـــ ی مع ، فت پ) امذ.
(کیمیا) لٹمس سے رنگا ہوا کاغذ ، لٹمس کاغذ. بہت ہی سادہ سا ٹیسٹ ہمارے بزرگوں نے طے کر دیا ہے لٹمس پیپر جیسا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۲۸۴). [انگ : Litmus Paper].

لَٹَن (فت ل ، ٹ) امث.
وہ فصل جو موسم سے پہلے بوئی جائے (یہ اچھی نہیں ہوتی)؛ (مجازاً) خراب (پلیٹس). [مقامی].

لَٹْنا (فت ل ، سک ٹ) ف ل.
۱. دبلا ہونا ، کمزور ہو جانا.
میں غم سے لٹ گیا مانند مو سودا سے جل جل کر
نہ چھوڑا تو بھی زلفوں نے تری مجھ سے پریشاں کو
(۱۷۳۹ ، دیوان زادہ حاتم ، ۵۲).
سنبل تمہارے گیسوؤں کے غم میں لٹ گیا
ابرو کی تیغ دیکھ مہ عید کٹ گیا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۲).
بال سے باریک جسم زار ہے
لٹ گیا ہے زلف کا ایسا مریض
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۳۶). کہتے ہیں ہاتھی لٹ بھی جائے تو سوا لاکھ کا ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۹۶). ۲. **الجھنا ، الجھن پڑنا ، الجھانا ، دشواری میں ڈالنا ؛ غریب ہونا ، مفلس ہونا ، کنگال ہونا ، لت پڑنا ، عادی ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ پلیٹس ؛ جامع اللغات). [پ : ■■■].

لُٹْنا (ضم ل ، سک ٹ) ف ل.
۱. تباہ ہونا ، برباد ہونا.
ڈروڑا پڑیا ، غم کا بج دل بھیتر
خوش حالی کا میرا لٹا سب شہر
(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۱۲).
یہ ذکر تھا جو طبل بجا فتح کا ناگہ
چلائے حرم لٹ گئی بنت اسد اللہ
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۳). ۲. **نثار کرنا ، روپیہ پیسہ صدقے کے طور پر سر پر سے وارا جانا.** برات کی آمد کی دھوم، نوشاہ پر جواہر لٹتا ہوا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۰). ۳. **لوٹا جانا ، مال و اسباب چھینا جانا.**
مسافر دن دہاڑے لُٹ رہے ہیں
یہ دنیا اے خدا کیسی سرا ہے
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۵۵). صبح اٹھنے والے حضرات کے شانہ بشانہ بیٹھ کر اومنی بس میں سفر کرنے. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۸). ۴. **بے رونق ہو جانا ، ویران ہونا.**

رُخ پر ہوائیاں نہیں قمر کے چُھٹی ہوئیں
وہ ابر تر کے ہاتھ بہاریں لٹی ہوئیں
(١٩٢٩ ، مطلع انوار ، ١٣٢). [لوٹنا (رک) کا لازم].

ـــــ پِٹنا ف ل ؛ محاورہ.
رک : لُٹنا ، خستہ حال ہونا ، لوٹا جانا ، تباہ ہونا ، برباد ہونا.

دولت دنیا ہے یہ حادث یہ قدیم
لٹنے پٹنے کا نہیں اس کو خطر
(١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ١٥٣).

لَٹُّو (فت ل ، شد ٹ ، و مع) امذ.
١. لکڑی وغیرہ کا ڈنڈی دار ایک گول کھلونا جو مقرر طریقے سے بنا ہوا دھاگا لپیٹ کر زمین وغیرہ پر پھینکنے اور پھرانے سے گھومتا اور چکر کھاتا ہے نیز پھرکی جو پنڈال پکڑ کر گھمانے سے گھومتی ہے. بادبر : فرفرہ کہ اہل ہند آن را پھرکی و لٹو گویند. (١٩٠٣ ، ادات الفضلا (اردو ، ا کتوبر، ٦٤ ، ١٦)). جعزہ: چوب پارہ کہ کودکان با رشتہ گردانند و او را لتو (لٹو) گویند ، (١٣٣٣ ، بحرالفضائل ، بلخی (مقالات شیروانی ، ١ : ١٢٣)).

معجزہ کہتے ہیں جس کو کھیل ہے اوس طفل کا
چرخِ گرداں کی طرح لٹو میں دم ہو جانے کا
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٢). لٹو گھمانا یا تلنگیاں لڑانا بھی سب ایک تمیز کے ساتھ ہوتا تھا. (١٩٥٨ ، شاد کی کہانی شاد کی زبانی ، ٢٥). دھن دولت کمانے کے چکر میں خود لٹو کی طرح گھوم رہا ہے. (١٩٩٢ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ٤٠). ٢. (معماری) دیوار وغیرہ کی سیدھ معلوم کرنے کا آلہ ، ساقول یا سول کا لٹکن جو ڈوری میں بندھا ہوا کسی دھات یا پتھر کا بنا ہوا لٹو ہوتا ہے جس کو اصطلاحاً گولا کہتے ہیں. ٹوڈیوں کے لٹو کنول گٹے کی تراش کے ہیں اور ان پر سنہری رنگ بھرا ہے. (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ٢٦). ٣. (کمہاروں ، خراطی) بانے میں لٹو کی وضع کی بنی ہوئی شکل ، گولا ، مکک (ا پ و ، ١ : ٧٤٥). ٤. (پھلنے برداری) ایک خاص قسم کے حقے کی آب نے میں بنے ہوئے گولے جس کو لٹو کہتے ہیں (ماخوذ : ا پ و ، ٧ : ١٠٢). ٥. دروازہ کھولنے کا کھنڈی دار کھٹکا. دروازہ اندر سے بند تھا باہر سے لٹو پھراتے ہی کواڑ کھل گئے. (١٨٩٩ ، ہیرے کی کنی ، ٢١). تم نے شاید یہ کبھی نہیں سوچا ہوگا کہ دروازے کا گھومنے والا لٹو بھی ایک پہیے دھرے کا جوڑ ہے. (١٩٦٩ ، مشینیں ، ٢٠). ٦. (آتش بازی) مٹی کا گولہ جس کے اندر بارود بھری ہوتی ہے اس کے سوراخ میں سے ایک فلیتہ نکلا ہوتا ہے جس کو آگ دکھانے سے وہ گھوم کر دھماکے سے پھٹتا ہے. ہم تو مردوئے ہیں نا ! لٹو کی آواز سے بھی نہیں ڈرنے کے ، تم تو ایک پٹاخے ہی کی آواز سے اونی کر کے بھاگ جاؤ گی. (١٨٧٤ ، انشائے ہادی النسا ، ٨٥). ان سے فراغت ہوئی تو جنگی آتش بازی کا نمبر آیا ، ہوائیاں ، چھچھکے ، لٹو اور ختنگے چلے. (١٩٣٠ ، مضامین فرحت ، ٢ : ٣٥). ٧. لٹو کی شکل کا کانٹے دار پھپا جس کو کمر ، بانو ، بغلوں وغیرہ سے باندھ کے مجرموں کو سزا دیتے تھے. بانو میں بیڑیاں ، بغلوں میں خار دار لٹو رانوں پر جوڑنے فولاد چڑھے ہوئے. (١٨٨٢ ، طلسم ہوشربا ، ١ : ١٠). قاسم کے ہاتھوں میں ہتکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں گلے میں طوق کمر میں خار دار لٹو ڈلوائے. (١٨٩٣ ، کوچک باختر ، ٨١١). ٨. لکڑی کے گولے جو کرسیوں وغیرہ میں خوبصورتی کے لیے لگاتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ٩. گول لٹو کی شکل کی بنی ہوئی کوئی بھی چیز جو خوبصورتی کے لیے کسی چیز میں لگائی جاتی ہے. وہ شمع دان اور اس کا پایہ اور ڈنڈی سب گھڑ کر بنائے جائیں اور اس کی پیالیاں اور لٹو اور اس کے پھول سب ایک ہی ٹکڑے کے بنے ہوں. (١٩٥١ ، کتاب مقدس ، ٧٧). [پ : लट्टू].

ـــــ بَن کَر رَہ جانا محاورہ.
گھن چکر بن جانا. وہ ایک ایسا لٹو بن کر رہ جائیں گے جو اپنی نوک پر کھڑا ہوتا ہے اور اپنے بھاری سر کو اسی وقت تک قائم رکھ سکتا ہے جب تک تیزی سے گھومتا رہے. (١٩٨٥ ، پنجاب کا مقدمہ ، ٧٣).

ـــــ پَٹُّو (ـــــ فت پ ، شد ٹ ، و مع) امذ.
مال و اسباب (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لٹو + پٹو (تابع)].

ـــــ دار صف.
گول ، پیچ دار ، لٹو جیسا. چوبدار سر پر لٹو دار پگڑیاں رکھے ... چلے جاتے. (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٩٩).

چہرہ بھی داغ دار ہے بے فائدہ ہے رنج
دستار لٹو دار ہے کچھ لٹ پٹی نہیں
(١٨٦١ ، کلیات اختر ، ٥٦١). [لٹو + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــ سَلارُو جَمع ہو رَہے ہیں کہاوت.
تمام ہم نشیں بے توقیر، بے اعتبار ہیں (محاورات ہند؛ جامع اللغات).

ـــــ کَرْنا محاورہ.
عاشق بنانا ، دیوانہ بنانا.

دل کوں میرے کر کے لٹو پھر گئے تم اس طرح
کھیل لڑکوں کا کیا تم نیں رہی کیا آس کچھ
(١٧١٨ ، دیوان آبرو ، ٣٦).

وہ شوخ طفل دل کو جو کر گیا ہے لٹو
شاید کبھی پھر آئے رکھتا ہوں آس اس کی
(١٧٣٥ ، مضمون (چمنستان شعرا ، ٢٥٨)).

ـــــ ہونا محاورہ.
فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا. میرا دل اس پر لٹو ہو رہا تھا جدھر لیے پھرتا تھا پھرتی تھی. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ٥٧). اس غضب کی باتیں بناتا اور اس قیامت کے فقرے ڈھاتا کہ سننے والے لٹو ہو جاتے. (١٩١٩ ، شب زندگی ، ٢٨). بوڑھے جہاں خوبصورت شکل دیکھی لٹو ہوگئے. (١٩٩٢ ، افکار، کراچی ، ستمبر، ٥٣).

لُٹْوانا (ضم ل ، سک ٹ) ف م.
غارت کرانا ، تباہ کرانا. اسباب لٹوا کے جہاز ڈبوا دوں گی. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٢ : ٢٠١).

بڑی بے وفا عمر رفتہ تھی ہائے
مسافر کو رستے میں لٹوا گئی
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۵). [لٹانا (رک) کا تعدیہ].

لٹوپری (ضم ل ، و مع ، سک پ) امث.
جنگلی پودا جس کے پتے دھنیے کی طرح ہوتے ہیں ، پھول زرد اور مزا کڑوا ہوتا ہے ، جل بیل ، سورج جھال. لٹوپری نہایت تیز ہے ، لگانے سے بدن پر زخم پڑ جاتا ہے ، جلا کرتی ہے اور جلاتی ہے سوزش ڈال دیتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۳۵). [مقامی].

لٹورا (فت ل ، و مع). (الف) امذ.
الجھے ہوئے بالوں کی لٹ ، جٹا ، جھونڈا (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. لمبے لمبے بالوں والا ، بدہیئت ، بھتنا ، آوارہ گرد (اکثر بطور دشنام یا برائے تحقیر مستعمل). جو ظلم و جور کا باقی ہوگا وہ لٹورا گردن مارا جائے گا. (۱۸۲۳ ، فسانۂ عجائب ، ۱۳۷). میں کیا کروں یہ خود ہی جوتی خورا ہے گھامڑ ، دودھیا لٹورا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۹۷۵). [لٹ (رک) + ورا ، لاحقۂ صفت].

لٹورا (فت ل ، و مع) امذ (مث : لٹوری).
فاختہ سے چھوٹا اور چڑیا سے بڑا چتکبرا شکاری پرند عموماً چڑیا کا شکار کرتا ہے (لاط : Lanius Excubitor).

پکڑی جو لٹورے نے کہیں کھیتی سے چڑیا
سمجھا کہ کہیں باز کوئی مجھ سا کلاں گیر
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۳۶).

مینا ، بیا ، لٹورا اور ابلقے کا بچّا
تیتر ، بٹیر ، سارس ، شکرے لوے کا بچّا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۹۱).

کسی جا طوطی خوش لہجہ کی شیریں زبانی ہے
کہیں چھوٹا لٹورا مائل رنگیں بیانی ہے
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، مثنوی بہار ، ۳۶). [پ : [illegible]].

لٹوروں والی (فت ل ، و مع ، و مع) امث.
ڈائن ، چڑیل ، بھتنی نیز جادو گرنی ، ٹونہائی (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

لٹوری (فت ل ، و مع) امث.
الجھے ہوئے بالوں کی چھوٹی لٹ. اناں بی غضب نا ک ہو کر میری گدّی پر ایک ... چانٹا رسید کرتیں ... چپ بیٹھ ورنہ لٹوریاں توڑ دوں گی. (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۱۲). [لٹورا (رک) کی تانیث].

لٹورے (فت ل ، و مع) امذ ؛ ج.
لٹورا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- اُپاڑنا محاورہ.
بھچے پڑنا ، سر ہونا ، بضد ہونا ، (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

--- اُتروانا محاورہ.
بچّے کے بال اُتروانا ، مونڈن کرانا ، بچّے کے پیٹ کے بال منڈانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کھولے پھرنا محاورہ.
ننگے سر پھرنا ، بال کھولے پھرنا ، برہنہ سر ہونا ، جھونڈا کھولے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- لے ڈالنا محاورہ.
(عو) جھونڈا مونڈنا ، بال نوچ لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- لینا محاورہ.
رک : لٹورے اُپاڑنا (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

لٹوریا (فت ل ، و مع ، سک ر) امذ.
لمبے لمبے بالوں والا جوگی ، جٹا دھاری ، گیسو دراز شخص (فرہنگ آصفیہ). [لٹورا (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لٹوریوں والی (فت ل ، و مع ، سک ر ، و مع) امث.
رک : لٹوروں والی ، لمبے لمبے بالوں والی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

لٹوکا (فت ل ، و مع) صف.
راستے میں بھٹک کر رہ جانے والا ، راہرو.

اس لٹوکے کی طرح ہار نہ دل منزل میں
کھوتا جا کے مسافر ہے کمر آخر روز
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۷۹). [مقامی].

لٹوکری (فت ل ، و مع ، سک ک) امث.
دریا کے کنارے موسم گرما میں اُگنے والی ایک زرد رنگ بوٹی ، جل بیل ، کنیکج ، لٹوپری جس کے پتے دھنیے سے مشابہ ہوتے ہیں ، جل دھنیا. لٹوکری ... ایک سہندی بوٹی ہے. (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۳۱). [مقامی].

لَٹی (فت ل) امث.
بازاری عورت ، بیسوا ، رنڈی ، کسبی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : لٹ लट + ی ، لاحقۂ تانیث].

--- کا امذ.
(بطور دشنام مستعمل) بدچلن عورت کا بچّہ ، حرام زادہ ، ناپاک ، نجس (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

لِٹّی (کس ل ، شد ٹ) امث.
چھوٹی روٹی جو کوئلوں پر سینکی جائے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [مقامی].

لُٹّی (ضم ل ، شد ٹ) امث.
مٹی کا لوٹا ، بدھنا ، لٹیا. اس کے ایک ہاتھ میں مٹی کا ایک لوٹا ہوتا جس کا نام لٹی تھا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۳). [لوٹا (رک) کی تصغیر].

لُٹیا (ضم ل ، سک ٹ) امث.
چھوٹا لوٹا. اسی لُٹیا میں وہ زر ڈال کر اسی جگہ رکھ اس پر اینٹ تھا بوریے سے چھپا کر آپ باہر چلا گیا۔(۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۱۰۵). ان لٹیوں میں کی کہانی جن میں سلیمانؑ دیووں کو بند کیا کرتے تھے۔ (۱۹۳۳ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۳ : ۲۹۶). آٹھ دس نوالے نگل کر پوری ایک لٹیا پانی چڑھا جاتے۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۰۶). [لوٹا (رک) کی تصغیر].

ـــ پُونجیا (ـــ و مع ، غنہ ، سک ج) امث.
لٹیا میں رکھی ہوئی پونجی ، اثاثہ ، بچی کھچی کمائی. جو کچھ اس غریبی کی حالت میں لٹیا پونجیا تھی وہ ان کے گور گڑھے میں بک کر صرف ہو گئی۔ (۱۹۱۵ ، دھوکا ، ۲۶۹).[لٹیا + پونجیا (پونجی (رک) کی تصغیر].

ـــ ڈُبو دینا / ڈبونا محاورہ.
۱. (ا) **بات بگاڑنا ، بت کھونا.** لٹیا ڈبو دی ، بات بگاڑ دی . (۱۹۱۱ ، محاکمۂ مرکز اردو ، ۲۳). (اا) **بے عزت کرنا ، توہین کرنا.** استانی مکرم نے یہ مظاہرۂ رقص دیکھ کر فرمایا میاں سعید تم نے تو میری لُٹیا ہی ڈبو دی ہے۔ (۱۹۸۳ ، کوریا کہانی ، ۱۶۱).
۲. **نقصان پہنچانا ، تباہ کر دینا ، ساری پونجی ضائع کر دینا.**

دکاں بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۱۲۰).

ـــ ڈُوب جانا محاورہ.
بات بگڑ جانا ، نقصان ہو جانا. بقول: لٹیا ڈوب گئی ، مٹ گئے ، جہنم رسید ہو گئے۔ (۱۹۰۷ ، سفید خون ، آغاحشر ، ۳۹). بس کچھ پوچھیے نہیں ، لٹیا ڈوب گئی ، اب سنجوگ کی کوئی آس نہیں. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۸۸).

ـــ ڈُوبی اسے / نہِ پرداس کھوڑی دانہ کھانے نہ کھاس کہاوت.
کام بالکل بگڑ گیا اب اس کے سُدھرنے کی کوئی امید نہیں (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

ـــ ڈُور (ـــ و مج) امث.
سفر کا سامان ، چھوٹا لوٹا اور لُٹیا کے ذریعے پانی نکالنے کی پتلی رسّی وغیرہ. میرے پاس کل تین سو روپئے تھے لٹیا ڈور کندھے پر رکھی اور چھڑی ہاتھ میں بس بھگوان کا بھروسہ تھا. (۱۹۳۶ ، واردات ، ۱۳۲). [لُٹیا + ڈور (رک)].

ـــ لُنڈھانا محاورہ.
بے دریغ خرچ کرنا. مشینوں سے کھیلنے والا ایک بچہ پیسے پیسے پر جان دینے والا ایک بنیا ، لٹیا لنڈھا دینے والا ایک مہمان نواز. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۸۹).

لُٹّیا (ضم ل ، شد ٹ بفت) صف مذ.
لوٹنے والا.

یارو سُنو یہ ودھ کے لٹیا کا بالپن
اور مدھ پوری نگر کے بسیا کا بالپن

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۰۳).[لُٹ (لوٹنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ صفت].

لِیٹَر (ی مع ، فت ٹ) امذ.
مائعات کی پیمائش کے میٹرک نظام کا ایک پیمانہ جو ایک کلوگرام وزن کے برابر ہوتا ہے. ایک کالوری اس گرمائی کی مقدار کو کہتے ہیں جو ایک لیٹر ۷۶،۰ پینٹ پانی کو ایک ڈگری سنٹی گریڈ گرم کر دے (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹرکاری ، ۳۱). [انگ: Liter].

لَٹّیارا (فت ل ، سک ٹ) امذ.
عمدہ قسم کے دھان کی ایک قسم. اقسام اس دھان کی بہت زیادہ ہیں چند نام ... لٹیارا. (۱۸۳۸ ، توصیفِ زراعات ، ۴۳) . [مقامی].

لَٹیرا (فت ل ، ی مج) امذ.
(کاشت کاری) **عمدہ قسم کا دھان جس کی سب سے مشہور قسمیں ہنسراج کمورا مہسیا لٹیرا اور باسمتی** (ا پ و ، ۶ : ۶۷).
[لٹیارا (رک) کی تخفیف].

لُٹیرا (ضم ل ، ی مج) امذ ؛ = لوٹیرا.
لُوٹ لینے والا ، رہزن ، چور ؛ (دھوکے سے) دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے والا. خواہ وہ بادشاہ خواہ غلام ہو ، لوٹیرا ہے . (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸). اس قلعے کو ہوشنگیہ کہتے ہیں ، یہاں سب لٹیرے قزاق رہتے ہیں۔ (۱۸۹۱ ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۸۱۱). سلطان محمود کو موجودہ مورخین نے عبارت آرائیاں کر کے بالکل ایک لوٹیرا اور ڈا کو ثابت کر دیا ہے۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۱ ، ۳ : ۳۲).

خونخوار لٹیروں سے ہو آزاد یہ دھرتی
اس دیس میں اللہ کرے آئے مساوات

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۵۹). [لوٹ (لوٹنا (رک) سے + یرا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
لٹیرے (رک) کا کام یا عادت. جس قوم کا ذکر ہے وہ تاتاری اور قدیم ستھیا کی رہنے والی تھی جو غارت گری اور لٹیرے پن میں مشاق اور لوٹ مار کی عادی تھی. (۱۸۸۹ ، مقالاتِ سرسیّد ، ۶ : ۹۱). وہ غارت گری اور لٹیرے پن کا ہمیشہ مخالف رہا. (۱۹۹۲ ، تذکرہ ، اپریل ، جون ، ۷۳). [لٹیرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لُٹیری (ضم ل ، ی مج) صف مث.
لُوٹ لینے والی ، چوری کرنے والی ؛ (دھوکے سے) دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے والی.

ظفر وہ ناز و نگاہ ہے بلا لٹیری فوج
شکیب و صبر کی دل میں نہ کیونکر لوٹ پڑے

(۱۸۵۶ ، ظفر ، ک ، ۳ : ۱۳۸).

لہو جلے تو جلے اس لہو سے کیا ہو گا
کچھ ایک راہ نہیں ہر فضا لٹیری ہے

(۱۹۵۸ء ، شہر آرزو (کلیاتِ مصطفٰی زیدی ، ۳)). [لٹیرا (رک) کی تانیث].

لُٹے / مَرے کو ماریں شاہ مُدار کہاوت.
کمزور کو ہر شخص دباتا ، ستاتا یا مارتا ہے (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

لُٹے گانو / گاؤں کا کیا نام کہاوت.
جو راج فنا ہو کر تہس نہس ہو گیا اس کا کیا نام و نشان بتایا جائے ، جو مٹ گیا اس کا ذکر ہی کیا. مرزا صاحب: لٹے گاؤں کا کیا نام یہاں تو جس دن سے انہیں دبا کر آئے اُلٹ کر یہ بھی نہ دیکھا کہ قبریں بھی سلامت ہیں یا ڈھے گئیں . (۱۹۷۰ء ، غبارِ کارواں ، ۱۵۳).

لَٹھ (فت ل ، سک ٹھ) امذ.
۱. (اَ) (ہاتھ کی) موٹی لاٹھی ، عصا (بانس یا لکڑی کا) ، چوب دستی. لٹھ چوب دستی سطبر. (۱۷۵۱ء ، نوادرالالفاظ ، ۳۸۹).

بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے
موسیٰ کا عصا ہے اژدہا ہے

(۱۸۳۸ء ، گلزارِ نسیم ، ۲۷). موسیٰ نے جوں ہی اپنا لٹھ ڈالا وہ اژدہا سحر فرعون کے سانپوں ، سپولیوں کو نگلتا ہوا دکھلائی دیا. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۶۳). بدن پر ایک چُست مرزائی ، موٹا سا لٹھ کندھے پر رکھے ہوئے. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۹). اس سے نیچے کانسی کے بڑے بڑے گھنٹے لٹک رہے تھے اور ان کی لٹھ کے ساتھ فولادی رسے کا سرا ربٹ کیا ہوا دکھائی دے رہا تھا. (۱۹۸۳ء ، سفرِ مینا ، ۶۳). (اا) دھات وغیرہ کی بنی ہوئی لاٹھی . جہاز میں ایک ایسا مستول ہوتا ہے کہ جو دو لاب کی لٹھ کی طرح پھرتا ہے اس کو کلوں کے ذریعے سے پھراتے ہیں . (۱۸۶۳ء ، نصیحت کا کرن پھول ، ۶۳). زغادہ نے سحر کیا ، مانند لٹھ فولاد کے بن گیا . (۱۸۹۰ء ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۱۷۳). کرینک ایک گھومنے والے لٹھ کے ساتھ جس کو شیفٹ کہتے ہیں ملحق ہوتا ہے. (۱۹۶۹ء ، حرارت ، ۶۰۰). ۲. (مجازاً) جاہل ، اُجڈ ، جنگلی ، وحشی . یہ مردوا تو لٹھ ہے ، سخت منہ پھٹ ہے . (۱۸۲۴ء ، فسانۂ عجائب ، ۵۰). وہ بالکل لٹھ ہوتے ہیں ، ان سے کوئی تعجب نہیں کہ وہ بات کرتے کرتے بھنبوڑ کھائیں . (۱۹۳۷ء ، دنیائے تبسم ، ۱۱۱). ان کو ہم دہلی اور یوپی والے نیچ جاہل اور اُجڈ سمجھتے تھے .... تہذیب و تمدن چھو نہیں گئے تھے ، گنوار لٹھ. (۱۹۸۷ء ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۶۶). [پ : लट्ठ].

---- باز امذ.
لاٹھی چلانے کے فن کا ماہر ، لٹھ سے کھیلنے والا ، لاٹھی سے لڑنے والا ، شورہ پشت. جو دادا ہوتے تو پانچوں کو گرا دیتے میں لٹھ باز نہیں ہوں. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، واردات ، ۱۲۹). ۱۹۰۹ء میں انقلابی تحریک میں شامل ہو گئے آپ لٹھ باز کے طور پر مشہور ہوئے . (۱۹۹۰ء ، نگار ، کراچی ، فروری ، ۲۲). [لٹھ + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---- بازی امث.
لٹھ باز (رک) کا کام ، لاٹھیوں سے لڑنا ، ایک دوسرے کو لاٹھیوں سے مارنا. زمیندار اسے گوارہ نہیں کرتے اور لٹھ بازی ہو جاتی ہے. (۱۹۲۸ء ، دیہاتی زندگی ، ۲۲) . استاد عبدالحق انصاری کی شخصیت پر غور کیا شاید انہیں پنجاب کا عجوبہ قرار دیا گیا ہو کیونکہ لٹھ بازی کے فن میں اتنے با کمال تھے . (۱۹۸۶ء ، سندھ کا مقدمہ ، ۸۳). [لٹھ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- بَدَسْت (----فت ب ، د ، سک س) صف ؛ م ف.
لٹھ بردار ، ہاتھ میں لاٹھی لیے ہوئے . تمام تر الرادی قوت لٹھ بدست ہماری تلاش میں دھڑا دھڑ ہمارے ننھے وجود کے نیچے سے شاں شاں گزر رہی ہوتی تھی . (۱۹۸۸ء ، تبسم زیر لب ، ۱۰۳). [لٹھ + ب (حرفِ جار) + دست (رک)].

---- بَنْد (----فت ب ، سک ن). (الف) صف.
ہر وقت لاٹھی اپنے ساتھ رکھنے والا تیز دبنگ ، شورہ پشت. جان کی حفاظت کے لئے دس بارہ آدمی لٹھ بند نوکر رکھنا پڑے. (۱۸۹۹ء ، امراؤ جان ادا ، ۲۶۰). اگر ذرا بھی خبر ہو جاتی تو ایک ہزار لٹھ بند پہنچ جاتے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۱۸۸). ایک لٹھ بند کو نزدیک کے گاؤں میں دوڑایا کہ چند کلمہ گو مدد کے لئے پکڑ لائے. (۱۹۸۷ء ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۱۳). (ب) امذ. (زراعت) وہ کسان جو نالوں اور ان کی شاخوں سے متصل زمین پر پانی روکنے کے لیے لٹھ یا بند باندھ کر اراضی کاشت کرے (اردو قانونی ڈکشنری). [لٹھ + ف : بند ، بستن - باندھنا].

---- بَہادُر (----فت ب ، ضم د) امذ.
رک : لٹھ باز.

تو ہم بھی لٹھ بہادر ہیں نہیں اس میں بھی کم تم سے
کہ ہیں کس باپ کے بیٹے اپے باوا اپے باوا

(۱۹۲۸ء ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۹۹). [لٹھ + بہادر (رک)].

پونْگا (----و مع ، مغ) امذ.
رک : لاٹھی پونگا ، لٹھ اور بانس یا سونٹا. عمر ایسی مار پیٹ ، لٹھ پونگے میں جائے ، بھوکے پیاسے مریں ، ایسی بادشاہی سے درگزریے. (۱۸۹۲ء ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۹۳).

غل شور ، دھینگا مشتیاں ، لٹھ پونگا ، مار دھاڑ
گلباؤ ، لام کاف ، دھنا چوکڑی ، لتاڑ

(۱۹۳۵ء ، سنبل و سلاسل ، ۲۶). فرنگیوں نے آ کر جب تلوار چھین لی تو لٹھ پونگا ہونے لگا. (۱۹۷۰ء ، یادوں کی برات ، ۳۴). [لٹھ + پونگا (رک)].

---- تاننا محاورہ.
مارنے کے لیے لاٹھی اٹھانا. انہوں نے دیکھا ہمارے گاؤں کے لڑکوں کو ایک شخص پکڑے لئے جاتا ہے لٹھ تان کے دوڑے. (۱۸۹۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۱۳).

پادی کے کبھی پیرو نہ ہوئے ہاں اس کے لئے لٹھ تان سکے
مذہب نے ہمیں پہچان لیا ہم اس کو نہیں پہچان سکے
(۱۹۵۳ ، اکبرنامہ ، ۱۲۳).

ـــــ چلْنا محاورہ.
لاٹھیوں سے مار پیٹ شروع ہونا ، لاٹھیوں سے لڑائی ہونا ، لاٹھیوں سے مار کٹائی کرنا. یکایک گوجروں سے سوالے کی تکرار ہوئی ، لٹھ چلا. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۹).

ـــــ رَسّی (ـــــ فت ر ، شد س) امث.
(سلائی و بنائی) ریشم کے بنائی کے تاروں کو اوپر اٹھائے رکھنے کے لیے چوکٹے کی بجائے ایک موٹی رسّی جو بعض کاری گر تان کر اس پر تار لٹکا لیتے ہیں (ا پ و ، ۲ : ۲۷).
[لٹھ + رسّی (رک)].

ـــــ سا مارْنا محاورہ.
نہایت سخت بات کہنا ، بہت سخت و کرخت لہجے میں جواب دینا. اپنی زبان کو قابو میں رکھنا اسے نہیں آتا تھا بس لٹھ سا مار دیتا تھا. (۱۹۵۵ ، چند خاکے ، ۲۷).

ـــــ سِیدھی کَرْنا محاورہ.
لٹھ مارنے کے لیے تیار ہونا. جب دیکھو جنّت کے دروازے پر لٹھ لیے کھڑے ہو کسی نے اندر جانے کا نام لیا اور تم نے لٹھ سیدھی کیا. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۲۲).

ـــــ لے کَر/لے کے پیچھے پَڑْنا محاورہ.
مارنے پیٹنے پر تُلا ہونا ، سخت مخالف ہونا. قدرت خاص طور پر ان کے پیچھے لٹھ لے کے پڑی ہوئی ہے. (۱۹۳۸ ، پرواز ، ۲۸). پاکستان کو لیجیے جس کی تہذیب کا مسئلہ آج تک حل نہیں ہوا اور انتظار حسین اس کے پیچھے لٹھ لے کر پڑے ہوئے ہیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۱۳۹).

ـــــ لیے پھِرْنا محاورہ.
۱. **(کسی کام کے) پیچھے پڑ جانا ، انجام دہی کی دُھن میں لگنا نیز مخالفت یا مزاحمت کرنا.** بڑے بڑے ماہرین ریاضیات ... ہر چیز کے پیچھے گنتی اور ناپ تول کا لٹھ لیے پھرتے ہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۸۳). ۲. **مخالفت کرنا.** لوگ خوامخواہ انگریزیت کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں. (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۸۶).

ـــــ مار (الف) امذ.
(زراعت) وہ مزارع یا کسان جو آب پاشی کے لیے بند باندھے (اردو قانونی ڈکشنری). (ب) صف. **بے رو رعایت کھری کھری کہنے والا.**

عاجز کوئی ، بیکس کوئی ، ظالم کوئی ، لٹھ مار
مفلس کوئی ، ناچار ، تونگر کوئی ، زردار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۱۷). گزرے زمانوں میں مصلحین دانا اور زیرک قسم کے لوگ ہوا کرتے تھے آج کل کی طرح لٹھ مار نہیں ہوتے تھے. (۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی ، ۷ جون ، ۳).
[لٹھ + مار (مارنا (رک) سے اسم فاعل)].

ـــــ مارْ بات امث.
وہ بات جو اُجڈپنے سے کہی جائے ، سخت درشت بات. چندری سے تار کھینچ لیا اور کاڑھے کاڑھے حکم اور لٹھ مار باتیں کرنی شروع کیں. (۱۹۲۱ ، کاڑھے خان کا دکھڑا ، ۱۱).

ـــــ مارْنا ف ں ، محاورہ.
سخت بات کہنا ، درشتی سے جواب دینا. حافظ دشت نے آ کے پانوں پر ایک لٹھ مارا. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۲۸۳). مسئلہ پوچھا گیا تھا ، جواب میں حافظ جی نے ایک زوردار لٹھ مار دی. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۲۱).

ـــــ مُونگَر (ـــــ و مع ، مغ ، فت گ) صف.
زورآور ، کم فہم ، کم عقل ، نادان (محاورات ہند ، علمی اردو لغت).
[لٹھ + مونگر (رک)].

لَٹّھا (۱) (فت ل ، شد ٹھ) امذ.
۱. **(اَ) لکڑ ، کڑی وغیرہ.** ایک بڑھئی لٹّھا آرے سے چیرتا تھا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۵۳).

ہاتھی کو بڑا کیا بڑا ہے
لٹھے کو کھڑا کیا کھڑا ہے

(۱۹۲۸ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۹ ، ۸ : ۳). کچھ لٹھے سوکھ رہے کچھ کو آگ کے قریب رکھا ہوا ہے. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۱). **(اا) (مجازاً) دھات یا پتھر وغیرہ کی وہ لمبی سِل جو سلیپر وغیرہ کی جگہ استعمال کی جائے.** مقبرے کی چھت کے لٹھے پتھر کے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۳۳۹). ۲. (اَ) **(بندوبست آراضی) کا ایک پیمانہ جو بیگھے کا بیسواں اور جریب کا دسواں حصّہ ہوتا ہے** (اردو قانونی ڈکشنری ؛ نوراللغات). **(اا) وہ لکڑی جس میں ٹھیلے یا بہارکس کا دھرا بٹھایا یا پیوست کیا جاتا ہے جو دھرے کی پکڑ اور مضبوطی کے لیے بطور پشتی دان کام دیتا ہے اور دُھرے کو ٹیڑھا ہونے اور ٹوٹنے سے بچاتا ہے ، بھونرا ، جھاند ، نسوری** (ا پ و ، ۵ : ۱۱۳). ۳. **(کنایۃً) بہت موٹا** ایک زنگی سیاہ رو بصورت مہیب قد تاڑ کا لٹّھا ہونٹ موٹے موٹے کریہہ منظر. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۰۸). لال دیو غصّے سے لال ہوا اور اپنا لٹّھا سا ایک ہاتھ بڑھا کر گلفام کا دستِ نازک زور سے پکڑا. (۱۹۵۶ ، لکھنؤ کا عوامی اسٹیج ، ۱۸۱).
[لٹھ (رک) + ا ، لاحقۂ تکبیر].

لَٹّھا (۲) (فت ل ، شد ٹھ) امذ.
مہین بناوٹ کا صاف شفاف سفید کپڑا (عموماً پاجامہ ، چادر اور کفن وغیرہ کے لیے مستعمل) ، جھالتیں ، لنکلاٹ. ایک بزاز کی کوٹھری میں ۲ تھان لٹھے کے اور آٹھ تین سکھ کے ... ہیں. (۱۸۵۳ ، تحفۃ الاحباب ، مولوی ذکاءاللہ دہلوی ، ۹). وکیل تو درزی کی سوئی ہے ، کبھی زربفت میں ، کبھی لٹھے میں. (۱۸۸۰ ، فسانہ آزاد ، ۲ : ۳۰۵). ایک لٹھے کا تھان ساتھ لے ، ڈولی منگوا ستجیدہ کے ہاں جا اُتریں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۲۶). آسمان پر بڑا سا چاند نکلا ہوا تھا ، خزاں کی بڑی خنک شفاف لٹھے کی طرح کھڑکھڑاتی ہوئی رات تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۴).
[انگ : Long Cloth کا بگاڑ].

لَٹھار (فت ل) امث.
رک : کٹار (مصطلحات ٹھگی). [مقامی].

لَٹھر پَٹَھر (فت ل ، ٹھ ، پ ، ٹھ) صف.
بھرا ہوا ، آلودہ ، شور بور ، لتڑ پتڑ ، لت پت. ادھر اُدھر راستہ ڈھونڈا کیا ، راہ تو کہیں نہ پائی مگر آپ ہی آپ اس میں لٹھر پٹھر ہو گیا. (۱۸۰۱ ، آرائش عفل ، حیدری ، ۲۸). [لتڑ پتڑ (رک) کا محرف].

لَٹّھم لَٹّھا (فت ل ، شد ٹھ بفت ، فت ل ، شد ٹھ) امذ.
لٹھ بازی ، **لاٹھیوں سے لڑائی.** گاڑھے خان صاحب بولے ... آپ بھی مجھ سے لٹھم لٹھا نہ کرنا. (۱۹۲۲ ، گاڑھے خان نے ململ جان کو طلاق دیدی ، ۳). دھکم دھکا ، لٹھم لٹھا. (۱۹۶۱ ، اردو زبان اور اسالیب ، ۳۸۴).لو بھئی ، سوت نہ کپاس اور جولاہے سے لٹھم لٹھا ہو رہی ہے.(۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۶). [لٹھ (رک) + م (حرف اتصال) + لٹھا (رک)].

لَٹّھنا (فت ل ، شد ٹھ) ف ل (قدیم).
لٹنا (رک) ؛ (مجازاً) **گردن ڈالنا ، سوچ بچار کرنا ، مضمحل ہونا.**

پنت پکڑ پرت میں دے جیو بساط کیا ہے
عاشق سو جیو دینے لٹھنا نہیں ہے شرط

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۹۴ الف). [لٹنا (رک) کا قدیم املا].

لَٹّھو (فت ل ، شد ٹھ نیز بلا شد ، و مع) امذ (قدیم).
رک : لٹو.

لٹھو ہے فکر شب اوسے سُن کہا
لے طفلاں اسے کھیلتے دھر میّا

(۱۷۳۶ ، قصہ فغفور چین ، ۵۵). [لٹو (رک) کا قدیم املا].

لَٹھی (فت ل) امث.
کھیت وغیرہ میں بنائی جانے والی سیدھی نالی جس میں بیج ڈالے جاتے ہیں ، ہل وغیرہ کی مدد سے بنائی جانے والی سیدھی قطار یا حد بندی. آلو کی کاشت ہمیشہ لٹھیوں یا قطاروں میں کرنی چاہیے جو کہ بالکل سیدھی ہوں. (۱۹۷۰ ، وادی مہران میں زراعت ، ۲۳۹). [لٹھ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَٹھیا (فت ل ، سک ٹھ) امث.
چھوٹی لاٹھی. ایک جادوگر دبلا سا بڑھا ہاتھ پانو میں رعشہ ایک لٹھیا ہاتھ میں ... ان میں ملا ہوا کھڑا تھا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۷۸). ایک تیز رفتار شخص ایک کملی اوڑھے ، لٹھیا کاندھے پر رکھے ان کے قریب آیا. (۱۹۰۱ ، سیتا ، ۱ : ۲۰۱). زمین پر لیٹ گیا اور بوڑھے برہمن کا روپ دھار لیا ، ہاتھ میں لٹھیا کاندھے پر دھوتی اور دیکھنے میں نحیف و نزار.(۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۵). [لٹھ + یا ، لاحقۂ تصغیر].

ـــ پَلْٹَن (ـــ فت پ ، سک ل ، فت ٹ) امذ.
لاٹھی بردار فوج. سپاہیو... تعداد کی کمی کو تم نے اپنی بہادری سے پورا کر لیا اور اصلی سپاہی اور ہتھیار بند لٹھیا پلٹن کا فرق دکھا دیا. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۵۳۱). [لٹھیا + پلٹن (رک)].

ـــ ٹیکْنا ف ل ؛ محاورہ.
لٹھیا کے سہارے چلنا ، لکڑی ٹیک کر چلنا. کوئی نوّے برس کا سن معلوم ہوتا تھا ، لٹھیا ٹیکتا ہوا ملکہ کا خیمہ تلاش کرتا ہوا چلا. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۰۲). اس بڈھے نے کمر باندھی اور لٹھیا ٹیکتا ہوا کوٹھری سے باہر نکلا. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۱۸۹).

لَٹھیال (فت ل ، سک ٹھ) امذ.
لٹھ بردار ، لٹھ بند. لیکن لٹھیال بھی پال رکھتی ہیں کوٹھے والیاں چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں ان کے پاس ، موٹھ میں سیسہ بھرا ہوا. (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۲۵). [لٹھی (لاٹھی (رک) کی تخفیف) + ال ، لاحقۂ ظرفیت و نسبت].

لَٹھیانا (فت ل ، سک ٹھ) ف م.
لاٹھی برسانا ، لاٹھی چلانا ، لاٹھی سے مارنا. لٹھیانا (لاٹھی سے). (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۵۱). جیلیں کانٹیں عورتوں کے جلوس لٹھیائے گئے اور کروڑوں اربوں کی جائدادیں ضبطی میں آ گئیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۵۸۷). [لٹھ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر یا تعدیہ].

لَٹّھیت (فت ل ، ی لین) صف.
لاٹھیوں سے لڑنے والا ، لٹھ باز ، لٹھ بردار ، لٹھ چلانے والا. فوج شمار سے باہر تھی ، دس ہزار ایرانی اٹل پیادے ، رذیلے اور ستھرے اسباب سے زرق برق ، قوم آسریا کے لٹھیت جوان. (۱۸۷۳ ، تاریخ سیرالمتقدمین ، ۱ : ۳۲).

یہ دعوے کہ ہم ہیں پرانے پھکیت
معاہد جری ڈنڈے باز اور لٹھیت

(۱۹۵۳ ، ضمیر خانہ ، ۱۹۲). [لٹھ + یت ، لاحقۂ صفت].

لَٹّھیتی (فت ل ، ی لین) امث.
لٹھ سے لڑنے کا کام یا عادت ، لٹھ بازی ، لٹھ بندی.

لٹھیتی کا سبق جاق کو دیتے آکے سونجیے کیوں
ہماری ذلتوں کے راز پنہاں فاش کیوں ہوتے

(۱۹۲۷ ، نگارستان ، ظفر علی خان ، ۹۷). کچھ دوسری کسرتوں ہنوٹ ... لٹھیتی میں مصروف ہیں. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۵۷). برابر کے لٹھا کر برہمن پٹھان ہوتے تو پھر وہ لٹھیتی ہوتی کہ ... دو چار مارے جاتے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۵۵). [لٹھیت (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِثات (کس مج ل) امذ ؛ ج.
مسوڑھے ، لثہ کی جمع. خبث الحدید ... مجفف رطوبات اکاً و مقوی لثات مسوتاً ہیں. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸). [ع : لثہ (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

لِثام (کس ل) امذ.
کپڑا جو ناک اور اس کے ارد گرد لپیٹا جائے ، ڈھاٹا ، ڈھٹاری.

سمجھ کے دیکھ یہاں کون ناظر و منظور
ہر ایک ریز خبر میں اوٹھاؤ دل سے لثام
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۷۳). ایک عجیب دستور تھا کہ مرد تو چہرے پر لثام ڈالتے تھے مگر عورتیں بے تکلف بغیر نقاب باہر پھرتیں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر نکلتی تھیں. (۱۹۱۲ ، خیالاتِ عزیز ، ۱۸۳). [ع].

لَثِقَہ (فت ل ، کس ث ، فت ق) امذ.
بلغمی لازمی بخار ، وہ بخار جس میں مادۂ بلغمی کا تعلق داخلِ عروق ہوتا ہے اور ہر وقت ہلکا بخار رہا کرتا ہے ، حمّیٰ لثقہ. اطبائے متقدمین کا خیال ہے کہ بلغم کی عفونت سے حمائے مواظبہ اور لثقہ پیدا ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، حیاتِ احمدیہ ، ۳۰). [ع].

لِثَوی (کس مع ل ، فت ث) صف.
(تجوید) بیخ دندان سے ادا ہونے والا حرف ، جیسے لام. بعضوں نے کہا ہے کہ لام اور راء اور نون تینوں کا ایک مخرج ہے اور انہیں لثوی ... کہتے ہیں. (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۷). لثوی اور حلقی دونوں قسم کی آوازیں دراوڑی گروہ کی خصوصیات سے تعلق رکھتی ہیں. (۱۹۸۲ ، کشمیری اور اُردو زبان کا تقابلی مطالعہ ، ۳). [ع : لثہ (بحذف ہ) + وی ، لاحقۂ نسبت].

لِثّہ (کس مع ل ، شد ث بفت) امذ.
مسوڑا ، مسوڑھا. لثہ ، بیخ دندان کے گوشت کو کہتے ہیں اور زلق ہر چیز کے کنارے کو. (۱۹۰۶ ، معین القراء ، ۷). [ع].

۔۔۔ دامِیَہ کس اضا (۔۔۔ کس م ، فت ی) امذ.
(طب) ایک مرض جس میں مسوڑے پلپلے ہو جاتے ہیں اور ان سے خون بہا کرتا ہے ، پائیریا (مخزن الجواہر ، ۷۳۵). [لثہ + دامیہ (دم ـ خون بہنا)].

لَج (فت ل) امث (قدیم).
شرم ، حیا.
چلت دیک کر توں ہر یک کوں سمج
کہ دھوتا سو نکھن ہے بیسنا سو لج
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۳۰).
ہوا ہے جن اُمت میں تیری اُبج
چھوڑا تاج اس کوں تجھ آخر ہے لج
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۲). [لاج / لجا (رک) کا مخفف].

۔۔۔ پال صف.
۱. **شرمیلا ، حیا کوش.** اس نے خوش ہو کر سوچا ، میرے کھیت کھلیان سے اٹ گئے ہوں گے ، کھاس کتنی لج پال ہے ، دھرتی کا ننگ دیکھ نہیں سکتی. (۱۹۷۱ ، فکر و خیال ، ۶۲).
۲. **لاج رکھنے والا ، عزت کا محافظ.**
عشق مخدوم ہے لج پال ہے لکھ داتا ہے
عقل بےرحم لٹیرے کے سوا کچھ بھی نہیں
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۱۲۵). [لج + پال (س : पाल)].

لُج (ضم ل) امذ (قدیم).
بھنور (قدیم اردو کی لغت). [لجہ (رک) کا قدیم املا].

لَجّا (فت ل ، شد ج نیز بلا شد) امث.
شرم ، حیا ، آبرو.
بھئی اینسیں لاگت درگا درسن دیکھت مانند سور پسیجت
لجا سکو چنی کنیت تھر تھر
(۱۵۹۹ ، کتاب نورس ، ۸۵).
دل بیچ کر کر سب فکر بس اب سکندر تو کجا
تو اب شکر کر دل سے حق نے رکھی تیری لجا
(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ (قصہ سکندر ذوالقرنین ، ۱۰۷)).
نہ کسی پر ترونی بن کرتا ہے ، نہ لجا کرتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۷۷). [س : लज्जा].

۔۔۔ جانا محاورہ.
شرما جانا ، حیا کرنا.
بندا ہوں میں اس ادا کا قائم
دیکھا کہ وہیں لجا گئیں چشم
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۷).
ہائے وہ شرم وہ حیا وہ حجاب
میں نے چھیڑا لجا گئیں آنکھیں
(۱۹۲۹ ، اعجازِ نوح ، ۱۲۸). مگر کوئلیا پر نظر پڑتے ہی وہ سہم اور لجا جاتی. (۱۹۸۳ ، ڈنگو ، ۱۳۲).

۔۔۔ دَھر (۔۔۔ فت دھ) صف.
شرمیلا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لجا + دھر (رک)].

لَجات ہے فقرہ.
(پورب) شرماتی ہے (قدیم اُردو کی لغت).

لَجاج (فت ل) امذ.
جھگڑا ، لڑائی ، لجاجت. اسباب غضب کے دس ہیں ، عجب ، افتخار ، مراء ، لجاج ، مزاح. (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق (ترجمہ) ، ۱۵۰). اسے چاہیے تھا کہ باز رہتا ... مگر وہ نہ رکا لجاج و اصرار و ستیزہ و ضد ہی کی. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۲۶).
خوئے عُشاق ہے الحاح و لجاج
حسن کیوں شامل نادانی ہو
(۱۹۶۳ ، کلک موج ، ۶۵). [ع : (ل ج ج)].

لَجاجَت (فت ل ، ج) امث.
الحاح ، گڑگڑانا ، عاجزی ، منت سماجت ، خوشامد.
جبیں بہ ابرو ہوئی سماجت سے سرگرانی بڑھی لجاجت سے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۶۳). خدا کے بارگہ عالی میں گریہ و زاری کرے اور اپنے نفس سے اوس مرض کے دور ہونے کے لیے حق تعالیٰ سے بلجاجت و مسکنت سوال کرے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (ترجمہ) ، ۱۹۸). نہایت ادب و لجاجت کے ساتھ درخواست ہے کہ حضور والا اسی وقت قرآن پاک کو منگوائیں. (۱۹۱۵ ، خطوط محمد علی ، ۳۱). میرے ہر انداز میں تمہیں لجاجت نہیں مزاحمت نظر آئے گی. (۱۹۸۷ ، آ جاؤ افریقہ ، ۱۲). [ع].

ـــ آمیز (ـــ ی مج) صف.
جس میں عاجزی ملی ہوئی ہو ، جس میں خوشامد شامل ہو (گفتگو وغیرہ) ، منت سماجت والا (خط). نواب ولی داد خان نے اس کے جواب میں ایک خط ... لجاجت آمیز لکھا. (۱۹۳۰ ، غدر کا نتیجہ ، ۲۶). اسے اپنے باپ کی لجاجت آمیز گفتگو پر انتہائی رنج تھا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۷۶). [لجاجت + ف : آمیز ، آمیختن ـ ملنا ، ملانا].

ـــ بھری (ـــ فت بھ) صف مث.
منت سماجت والی ، عاجزی والی (بات ، نظر وغیرہ). وہ مجھے کیسی لجاجت بھری نظروں سے دیکھتی. (۱۹۷۸ ، بے سمت مسافر ، ۳۰). [لجاجت + بھری ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

ـــ کَرنا محاورہ.
منت سماجت کرنا ، گڑگڑانا. اسپ بگیہ جو واپس کرایا تو خود جا کے اپنے بھگت سے لجاجت کری. (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۱۷۳). ایک بار پھر دیو سے لجاجت کی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۸). ہم نے تیرے خاندان کو جب اس نے لجاجت کی اپنی پناہ میں لیا. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۶۹۶).

لَجالُو (فت ل ، ج ، و مع).(الف) صف مذ.
شرمانے والا ، شرمیلا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) صف مث. **شرمانے والی ، شرمیلی.** لجالو اور شرمیلی جس میں شرم و حیا ، محبت و الفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے. (۱۹۰۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۸۳). (ج) امذ. **ایک حساس پودا جو چھونے سے سمٹ جاتا ہے ، چھوئی موئی ، لاجونتی.**

کیھوڑی بطریق اور پوت تج پاس
لجالو کی جڑ لیاؤ اے پر کہ خاص

(۱۵۴۳ ، بھوگ بھل ، ۹۰).

گل تجھ کو دیکھتے ہی لجالو کی طرح سے
یکبارگی سمٹ گئی اس انجمن کی بیل

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۲). تم تو ... مردوں کو دیکھ کر اس طرح مرجھا جاتی تھیں جس طرح لجالو. (۱۸۷۸ ، خیالات آزاد ، شہباز ، ۶۹).

شرہ کو دیکھ کے شرمائی خزاں کی سختی
دستِ بیداد سے کب برگِ لجالو ٹوٹا

(۱۹۰۰ ، دیوان حبیب ، ۵۷). [لجا (رک) + لو ، لاحقۂ صفت].

ـــ سُرخ (ـــ ضم س ، سک ر) امذ.
ایک چھوئی موئی جو دواؤں میں مستعمل ہے. اکسیر کی بوٹیوں کا بیان ... لجالو سرخ ... سب عملوں کے لیے موافق ہیں. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۳۰). [لجالو + سرخ (رک)].

لِجام (کس ل) امث.
۱. لگام ، (گھوڑے کی) باگ.

تہنکو نفس رام کس سوں نہ ہوتا
ہوا رام ہو از لجامِ شہیدان

(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (مرثیہ اعتقادی) ، ۱۱). اسپ ہائے ترکی اور عراقی ... لجام ہائے زرنگار گرد و پیش ہوا دار کے جاتے تھے. (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۳۷).

مرصّع ہے سب اُس کا زین و لجام
ٹکا ہے ہر اک جا جواہر تمام

(۱۸۳۹ ، لذت عشق ، ۸۰). بہادر نے گھوڑے کی لجام منہ میں لے لی. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۱۰۵). **۲. (طب) حیض میں باندھنے کا کپڑا ، وہ لنگوٹی جو عورتیں ایام حیض میں باندھتی ہیں** (مخزن الجواہر). **۳. (طب) غشاء مخاطی وغیرہ کی چنٹ جو کسی عضو کی وضع کو قائم رکھے اور اس کی حرکات کو محدود کرے جیسے : زبان کے نیچے کی چنٹ (انگ : Fraenum Briddle)** (مخزن الجواہر). [لگام (رک) کا معرب].

ـــ الغُلفَه (ـــ ضم م ، غم ا ، سک ل ، ضم غ ، سک ل ، فت ف) امذ.
حشفۂ قضیب کی زیریں سطح پر ایک چھوٹا وسطی دہراؤ جو غلفہ (ختنہ کے چمڑے) کی عمیق سطح سے حشفے پر ایک نقطہ تک جاتا ہے جو مجری البول کے بیرونی دہانے کے عین پیچھے ہوتا ہے (احشائیات ، ۲۷۹). [لجام + رک : ال (۱) + غلفہ].

ـــ سازی امث.
لگام بنانے کا کام یا پیشہ. لجام سازی اور ایسے ہی دوسرے فنون جن میں گھوڑے کی سواری کے لیے آلات بناتے ہیں. (۱۹۳۱ ، اخلاق نقوماجس (ترجمہ) ، ۲). [لجام + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُجام (ضم ل) صف.
مسطح اور ہموار. ایک بہت بڑے رَج بہیے کے لیے ایک کنہ پر بندی کی سڑک کی اور دوسرے پر لجام راہ کی ضرورت ہو گی. (۱۹۳۳ ، مٹی کا کام (ترجمہ) ، ۱۲۶). [ع : (ل ج م)].

لَجان (فت ل) صف (قدیم).
شرمندہ ، شرمسار ، شرمگیں ، شرمایا ہوا.

کیا کسوت زمیں نو روز پھولاں کونپلیاں سیتی
او کسوت طرح دیکھ ہوتے لجان ہم عید و ہم نو روز

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۴۴). [لجا (رک) + ن ، لاحقۂ صفت].

لَجانا (فت ل).(الف) ف ل.
شرمگیں ہونا ، شرمانا.

گنوت خوبصورت جوسار چاند صاحب
دلبر ہو دل لجاتے دلدار چاند صاحب

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۴۰).

عارضِ گل پر نہیں شبنم عرق ہے شرم کا
دیکھ کر میرا جنوں نارو لجاتی ہے بہار

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۹۹). منہ کو دوپٹے کے آنچل سے چھپائے اور شرم و حیا سے لجائے. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۶۸). حیرت نے یہ عذر سن کر لجا کر آنکھوں کو گردش دے کر جھکایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۹۳).

مرے جنون تمنا کا کچھ خیال نہیں
لجائے جاتے ہیں ، دامن چھڑائے جاتے ہیں
(١٩٣٣ ، شعلہ طور ، ٣٢). وہی لاگ ، وہی لگاوٹ ، وہی لجانا ، وہی اترانا .(١٩٨٩ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ٣٢). (ب) ف م. شرمندہ کرنا.

چلنے سیں اے چنچل پاؤں کوں لجاوے توں
بے تاب کرے جگ کوں جب ناز سوں آوے توں
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٢٣٧). [لجا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

لِجانا (کس مج ل) ف م (قدیم).
لے جانا (رک) کی تخفیف.

چراغ دل اگر گل ہے تو کر جیوں گل اسے روشن
کہ یہ تحفہ ہے سالک کوں نزک حق کے لجانے کا
(١٧٠٧ ، ولی ، ک ، ٣٠).

دونوں پر سوں تصدق کر کے لے مال
لجایا عل سیں دختر کوں در حال
(١٧٦٥ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ، ١٩٦٨ ، ١٥)).
[لے جانا (رک) کا قدیم املا].

لَجاؤ (فت ل ، و مع) صف.
شرمیلا ، حیادار ، غیرت مند ، غیرت والا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لجا (رک) + ؤ ، لاحقۂ صفت].

--- مرے ، ڈھناؤ جیے ، گنگا جل چمار/چماروں پیے کہاوت.
غیرت مند مرتے ہیں اور بے غیرت اپنا کام بناتے ہیں کمینوں کے حصے میں آج کل مراتب ہیں ، الٹا زمانہ ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لَجانی (فت ل) ،(الف) امث.
رک : **لجالو ، چھوئی موئی.** ایک درخت جو چھوئی موئی یا لجانی کے نام سے مشہور ہے صرف چھونے سے اس کے پتے سکڑ جاتے ہیں.(١٨٩٨ ، سرسید ، تصانیف احمدیہ ، ١ ، ٥ : ١٢٢). (ب) صف مث. **شرمائی ہوئی ، جھینپی ہوئی ، حیا سے متاثر.** پارسل کی طرح لپٹی لپٹائی ، دبی دبائی ، لجانی شرمائی. (١٩٢٣ ، انشائے بشیر ، ٢٨١).

حنائی انگشت کا اشارہ لجانی آنکھوں کی مسکراہٹ
کبھی یونہی راہ چلتے اک ریشمی دوپٹے کی سرسراہٹ
(١٩٥٩ ، تیز ہوا اور تنہا پھول (کلیات منیر ، ٣٧)). [لجا (رک) + نی ، لاحقۂ صفت و نسبت].

--- لَجانی م ف.
شرمائی شرمائی ، شرمائی ہوئی ، حیا کے ساتھ. عورتیں اور لڑکیاں لجانی لجانی ادھر ادھر کام کرتی پھر رہی تھیں.(١٩٧٩ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ٣٣٣).

لَجاؤ (فت ل ، و مع) صف.
رک : **لجاؤ ، شرمگیں ، غیرت مند.**

ان اے لجاہو بات تک جان لاج کرنے کی ہے کر
وہ عشق میں آوے تو توں منڈوا نکو ہو لاج لاج
(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٣٨). [لجاؤ (رک) کا ایک املا].

لَجپال (فت ل ، سک ج) صف ؛ امذ.
رک : **لج پال معنی نمبر ٢.** وعدہ اگرچہ تھا مشروط لیکن ان باوفا لجپال بزرگان دین کی تراں اور انوکھی چاہتیں ہیں. (١٩٧٧ ، من کے تار ، ٤٥). [لج پال (رک) کا ایک املا].

لَجَّت (فت ل ، شد ج بفت) امث.
رک : **لذّت** (پلیٹس). [لذت (رک) کا بگاڑ].

لَجِّت (فت ل ، شد ج بکس) صف.
شرمندہ ، شرمسار ، خجل.

اے ماتا مجھ کو کرو نہ لجّت میں کیا ہوں میری مثال کیا ہے
مجھے جو دیتی ہو اوچیہ پدوی یہ میری نسبت خیال کیا ہے
(١٩١٥ ، آریہ سنگیت رامائن ، ١ : ٢٦١). [س : लज्जित].

لَجِز (فت ل ، کس ج) صف.
گاڑھا ، چپکنے والا ، رقیق (انڈے کی سفیدی کی طرح) ، جس پر لیسدار تہ جم گئی ہو ، لعاب دار.

گاڑھا ، لجز لہو ، اک وہ کیلوس
جو انگاروں کا استحالہ ہے
(١٩٤٣ ، مجید امجد ، مرے خدا مرے دل ، ١٣٣). [ع : لازب (لازب کی تخفیف)].

لَجْلاج (فت ل ، سک ج) امذ.
١. **پارا** ؛ (کیمیا) **صاف شدہ پارہ** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

اس کے منصوبے میں ہے رُخ ، لجلاج
بازی ہے کشت و زن کی محتاج
(١٨١٠ ، مثنوی بہشت گلزار ، ٣٠). ٢. **شطرنج کے موجد کا نام جو اک خلیفہ بنی عباس کا ندیم بھی تھا (ادبیات میں مستعمل).**

فکر کل کی اب کہاں ہے آج کی
عقل جاوے سڑ یہاں لجلاج کی
(١٨٣٩ ، مثنوی خزانیہ ، ٩). موسم گرما تھا چاندنی کھلی ہوئی ، چار طرف طرفہ بہار ، خوشبو سے دماغ طبلۂ عطار ، لجلاج شطرنجی سے منصوبہ بازی میں مشغول تھا. (١٨٩٠ ، بوستان خیال ، ٦ : ١٦). ہمارے حاجی صاحب کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے ، اب لجلاج بھی آ جائے تو یہ جو کچھ کہہ چکے سو کہہ چکے. (١٩٥٣ ، پیر نابالغ ، ٦٩). [ع : (ل ج ل)].

لَجْلَج (فت ل ، سک ج ، فت ل) صف.
تاریک نیز دھندلا ، ملگجا.

حق رہا ابلج و باطل لجلج
ہو سکا ان نہ کبھی سرکاری
(١٩٦٥ ، کف دریا ، ٣٦). [ع].

لِجْلِجا (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل) صف مذ.
پلپلا ، نرم ، ملائم ، چیمڑ ، لچکدار ، دبنے سکڑنے والا.

سوہتا سختی کوں رہ کے جابجا
بہوت مروجہا ہور لیٹ ہو لجلجا
(١٧٥٣ ، ریاض غوثیہ ، ١٨٠). پھٹکنے سے تھوڑی ہوا کو

نکال کر پھر منہ اُس کا باندھتا ہوں ... ہوا کا دباؤ اس کو لجلجا کر دے گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۴۴). پتلا جھرجھرا اور لجلجا ایسا کہ دوسری طرف حروف پھوٹ نکلیں. (۱۹۲۳ ، الشائے بشیر ، ۱۳). ہاتھ ملانے کی اس رسم میں وہ کیفیت تھی جو مینڈک کے لجلجے پیٹ کو ہتھیلی پر رکھ کر پیدا ہوتی ہے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۱۱۷). [غالباً لسلسلا (رک) کا بگاڑ].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
پلپلا یا لچکدار ہونے کی حالت. آج تک اس کی زرد رنگت اور لجلجے پن کو یاد کر کے جی متلاتا ہے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۴۴). [لجلجا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لِجلِجانا (کس ل ، سک ج ، کس ل).(الف) ف ل.
پلپلانا ، نرم ہونا ؛ مراد : مزاج کا نرم ہو جانا ؛ خوشامد کرنا. جب ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا تھا تو پھر لجلجانا اور گڑگڑانا کیسا. (۱۸۷۵ ، خطوط سرسید ، ۱۰۹). (ب) ف م. **نرم کرنا.** (جامع اللغات). [لجلجا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

لِجلِجاہَٹ (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل ، فت ہ) امث.
لجلجا پن ، پلپلاہٹ. بزرگ سانپ اپنی تمام تر لجلجاہٹ ، کراہیت اور سنیت کے ساتھ لاشعور میں بھی متقابل ہیں. (۱۹۸۰ ، اردو افسانہ روایت اور مسائل ، ۶۰۷). [لجلجا (رک) + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

لَجلَجَہ (فت ل ، سک ج ، فت ل ، ج) امذ.
لُکنت ، اٹک اٹک کر بولنے کی صورت حال (ماخوذ : مخزن الجواہر). [ع : (ل ج ج)].

لِجلِجَہ (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل ، فت ج) صف.
رک : **لجلجا.** وہ اس دلدل میں نہایت تیزی سے دھنستا جا رہا تھا ، لجلجہ کیچڑ کی سطح سے نیچے کھنچا چلا جا رہا تھا. (۱۹۸۳ ، دشتِ سوس ، ۱۵۱). [لجلجا (رک) کا ایک املا].

لِجلِجی (کس نیز فت ل ، سک ج ، کس نیز فت ل) صف مث.
۱. **لجلجا (رک) کی تانیث ، پلپلی ، نرم.** زبان اکثر صاف اور نم رہتی ہے لیکن پھیکے رنگ کی اور لجلجی اور دانت کے نشان اس پر پڑتے ہیں. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۰۱). بعض جگہ لجلجی جھلی کی طرح ہو جاتا ہے. (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۷۹). ایک لجلجی شے تڑپ کر میرے حلق سے نکلی اور منہ سے باہر نکل آئی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۳۷). ۲. **لیسدار ، چپچپی ؛ (مجازاً) غلیظ ، گندی.** جس قسم کی لجلجی رومانیت اور جنال زدگی ان لوگوں نے پیدا کرنی چاہی وہ بھی اخذ اور ترجمے کرنے والی ذہنیت کا نتیجہ ہے. (۱۹۸۳ ، ترجمہ : روایت اور فن ، ۱۳۳). [لجلجا (رک) کی تانیث].

لَجَمِیَّہ (فت ل ، ج ، کسرِ م ، شد ی بفت) امذ.
منہ میں مسوڑھے اور ہونٹ کو جوڑنے والی جھلی کا دوہراؤ ؛ اٹک ؛ **Fremulum** (اخشائیات ، ۵۸). [ع : (ل ج م)].

لَجنا (فت ل ، سک ج) ف ل (قدیم).
شرمانا ، لاج کرنا.

لجے مینا کی قلقل سیتی بلبل
پریاں حوراں لجیں ہم شہ پری تھے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۸۰).

کافر کی سنگت کو لجے   کافر کے ملنے سوں لجے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۹). [لجانا (رک) کا لازم].

لَجنَہ (فت ل ، سک ج ، فت ن) امث.
جماعت ، انجمن ، کمیٹی ، مجلس ، پارٹی. لجنۂ قانون اساسی نے جو قانون بنایا ... وہ بطور ضمیمہ شامل رپورٹ ہے. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۶۱). [ع : (ل ج ن)].

لَجُوج (فت ل ، و مع) صف.
لڑنے والا ، جھگڑنے والا ؛ (مجازاً) خوشامد یا مِنّت سماجت میں چمٹ جانے والا. کسی موقع پر اپنی خواہش و آرزو کو ایسے اصرار سے کہتا ہے جس طرح کوئی لجوج سائل کسی کو لپٹ جاتا ہے. (۱۹۰۶ ، سوانحِ مولانا روم ، ۹۹).

ہے آفت کا پرکالہ تفسیرِ لَجُوج
وہی کام دے جس کو میں کر سکوں

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مُغنی ، ۱۸۳). [ع : (ل ج ج)].

لَجوَنت (فت ل ، سک ج ، فت و ، سک ن) صف.
حیا دار ، صاحبِ غیرت.

شوخ لجونت جواں کامنیاں گوکل کی
گاگریں سر پہ چھلکتی ہوئی جمنا جل کی

(۱۹۶۲ ، برگ خزاں ، ۱۰۳). [لاج ونت (رک) کی تخفیف].

لَجوَنتی (فت ل ، سک ج ، فت و ، سک ن).(الف). صف مث.
لاج والی ، شرم والی ، صاحبِ غیرت ، حیا دار. ارجن نے ایک بار گیتا کو نہانا مار کر ہنستے سُن لیا تھا ، سوچا گیتا لجونتی نہیں اور جس میں لاج نہیں وہ عورت نہیں. (۱۹۵۶ ، رادھا اور رنگ محل ، ۱۵). (ب) امث. ۱. **چھوئی مُوئی کا پودا.**

شرم سے بیٹھ گئی مرد کو دیکھ
ابھی عورت ہے یا کہ لجونتی

(۱۸۷۱ ، عیبِ ہندی ، ۳۲). تو کہیں لجونتی کی چھوٹی بہن تو نہیں؟ جو سایہ پڑتے ہی کمھلا جاتی ہے. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر ، خمارستان ، ۸۶). ۲. **بنوٹ کا ایک داؤ ، سپہ گری کا ایک فن.** دونوں لڑکے کسرتی جوان ، جمیع فنون سپہ گری یعنی بنوٹ ... لجونتی ، رستم خوانی ... وغیرہ سے واقف. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۹). [لاجونتی (رک) کی تخفیف].

لَجوَنی (فت ل ، و لین) صف ؛ امث.
رک : **لجونتی ، شرم والی ، باحیا** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لج (رک) + ونی ، لاحقۂ صفت برائے تانیث].

لُجّہ (ضم ل ، شد ج بفت) امذ.
۱. **موجیں مارتا ہوا گہرا پانی ، منجدھار ، طوفان ، دریا ، سمندر وغیرہ.**

بِعِن رنج کے دل نے بسرنا کیا
جو ہے رنج تو ہر لُجّہ میں مرنا کیا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۳۱۹).
امام مشرق و مغرب شہ زمین و زمن
رموز دان خداوند لُجّۂ اسرار
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۵).
موج زن ہے میر فلک تک ہر لُجّہ ہے طوفاں زا
سر تا سر ہے تلاطم جس کا وہ اعظم دریا ہے عشق
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۷۸۶).
ہے مجھ کو احتمال کہ یہ حرفِ ترک ہوں
تیری زیادہ بخشی سے اے لُجّۂ نوال
(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۶۷).
ہے اشک تا بہ سمک اور نالہ تا بہ سِما کہ
حریقِ آتشِ کینہ ، غریقِ لُجّۂ غم
(۱۹۶۶ ، سحمنا ، ۶۱) . ۲. گہرا غار جو پانی سے بھرا ہوا ہو
(پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : (ل ج ج)].

---ٔ آفت کسر اضا(---فت ق) امذ.
سخت مصیبت (جامع اللغات ؛ علمی اُردو لغت). [لجّہ + آفت(رک)].

---خیزی (---ی مج) امث.
پانی سے بھرے ہوئے غار میں حرکت ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لجہ + ف : خیز ، خاستن - اُٹھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَجی (فت ل) صف مث.
شرمائی ہوئی.
مشہور خلق ہو گئے مدت گزر گئی
پر اوس کی مجھ سے رہتی ہیں آنکھیں لجی ہنوز
(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۳۶) . [لجا (رک) کا حالیۂ تام مونث].

لُجّی (ضم ل ، شد ج) امث.
(تلن ہاری) میدے کی بہت پتلی پوری جو حلوے کے ساتھ کھانے کو بنائی جاتی ہے اور تلنے میں خوب پھول جاتی ہے ، مانڈھا (ا ب و ، ۳ : ۱۷۹). [مقامی].

لَجیانا (فت ل ، سک ج) ف ل.
رک : لجانا ، شرمانا. میں لکھ بھیجتا ہوں، پر میرے اوس لکھنے کو میرے موتہ پر کسی ڈھب سے نہ لانا، نہیں تو میں بہت لجیاؤں گا.
(۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۱۵): خصم بھی بات کرتے لجیائے ، موئے بہزاد کا دھوکا کھائے. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۶). کافر ادا نے سلیم کا نام کچھ اس طرح لجیا کر ہونٹ چبا کر لیا کہ سلیم بیتاب ہو گیا. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۵۳). [لج (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لَجیائی (فت ل ، سک ج). (الف) صف مث.
لجائی شرمائی ہوئی ، شرم کی ماری.
وہ ہر اک بات میں اٹھلانا وہ البیلا پن
وہ دبی بات وہ لجیائی تمہاری چتون
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت نواب مرزا شوق) ، ۲ : ۵۳۵).
(ب) امث. لجالو ، چُھوئی مُوئی ، لاجونتی.
لجیائی سے نازک ہے اے جان بدن تیرا
اب چھو نہیں سکتے ہم پھولا یہ چمن تیرا
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۴۳). [لجیانا (رک) کا حالیۂ تمام مونث].

لَجیلا (فت ل ، ی مع) صف مذ.
شرمیلا ، شرمگیں ، حیادار.
کتنی نوخیز امیدوں کے سجیلے سپنے
کتنی معصوم امیدوں کے لجیلے سپنے
(۱۹۴۷ ، میں ساز ڈھونڈتی رہی ، ۲۶) . [لج (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

لَجیلی (فت ل ، ی مع) صف مث.
شرمیلی ، باحیا.
مت دیکھ اس طرح سیں انکھیاں بنا کے ڈھیلی
لیتی ہے جی یہ پیارے چتون تری لجیلی
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۴۳).
کیا آج بھی اک لجیلی ٹہنی
شیشوں سے ٹھنک کے جھانکتی ہے
(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۲۰). [لجیلا (رک) کی تانیث].

لَجِین (فت ل ، ی مع) امذ.
درختوں سے جھاڑے ہوئے پتوں سے تیار کیا ہوا چارہ ، اونٹ کے منہ کا جھاگ (عموماً اونٹ کا چارہ)
بجان و بجین و لُجین و لَجین
کریں فیصلہ خود ہی هَل یستون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنّی ، ۴۳). [ع : (ل ج ن)].

لُجَین (ضم ل ، ی لین) امذ.
چاندی.
بجان و بجین و لُجَین و لَجین
کریں فیصلہ خود ہی ہَل یستوْن
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنّی ، ۴۳). [ف].

لِجْھڑی (کس ل ، سک جھ) امث.
آنول نال (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَجھی (فت ل) امث.
خون اور پانی کا آمیزہ ، وہ چیز جو مرد اور عورت کی منی اور خون سے مل کر بنی ہو. ہم نے بنایا آدمی کو ایک بوند کی لجھی سے.
(۱۷۹۰ ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ، ۵۶۲). [مقامی].

لَجْھیانا (فت ل ، سک جھ) ف ل.
۱. لجانا ، شرمانا نیز شرمسار ہونا. وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنے لجھیائے ہوئے چہرے اور سکسرانہ لہجے میں بولے.
(۱۹۶۹ ، افسانہ کردیا ، ۱۶) . ۲. دبکنا ، سمٹنا ، سکڑنا

دیو آخر لجھیانے لگا جان بچانے لگا (۱۸۸۰ء، طلسم فصاحت ، ۲۳۳). [لجیانا (رک) کا ایک املا].

لَچ (فت ل) امث.
لچکنے کی کیفیت ، لچک نیز لبدڑا پن ، حسب ذیل تراکیب میں مستعمل. [س : लचक].

ـــ جانا محاورہ.
دب جانا ، نرم پڑنا ، مغلوب ہونا.

سدیشی گورنمنٹ سے لچ گئی
یہ بانی پیرمنٹ سے لچ گئی

(۱۹۲۱ء، اکبر ، ک ، ۲ : ۱۰۲).

ـــ لَچ (ـــ فت ل) امث.
لچکنے کی آواز ، لچک کھانے کی کیفیت.

سر پر سے تو مندیل کو اب دور کر اے شیخ
گردن تری اس بوجھ سے اب کرتی ہے لچ لچ

(۱۷۵۸ء ، دیوان زادہ ، حاتم ، ۱۵۲). [لچ + لچ (رک)].

ـــ لَچا (ـــ فت ل) ؛ ~ لجلجا. (الف) صف.
۱. **اتنا نرم اور پتلا کہ دبانے یا مٹھی میں لینے سے جس کا حجم نہ بنے ، لبدڑا ، لبدڑ.** باتی جو ظاہر میں اس قدر ملائم اور لجلجا معلوم ہوتا ہے بھینچ کر اس کا حجم کم کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا لوہے کا. (۱۸۸۹ء ، مبادی العلوم ، ۲۶). قدرت کے سُبک ہاتھ اُسے سیدھا اور لچلچا پیدا کرتے ہیں. (۱۹۲۷ء، استبداد ، ۵۳). ۲. (مجازاً) **(وہ شخص) جو اتنا نرم ہو کہ کسی بات پر قائم نہ رہے ، غیر مستحکم.** اگر اسی قسم کے لچ لچے لوگ ہیں تو یہ کیا کریں گے. (۱۹۱۴ء ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۳۱). ۳. **ہلکا ، سبک ، بے وزن.**

خرامِ ناز کا مارا ہوا ہوں
جنازہ کیوں نہ میرا لچلچا ہو

(۱۸۸۹ء ، دیوان عنایت و سفلی ، ۹۸). (ب) امذ. **لعاب دار سالن ، وہ سالن جو نہ تو شوربے دار ہو اور نہ نرا خشکہ بلکہ گھی کے شوربے یا صرف لعاب پر اتار لیا جائے** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لچ لچ + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ لَچاہَٹ (ـــ فت ل ، ہ) امث ؛ ~ لجلجاہٹ.
۱. **نرم یا پتلا ہونے کی حالت ، پتلا پن.** ایک قسم کی لجلجاہٹ کی کیفیت میں میرے حواس خمسہ اپنے پاؤں اور ان میں لتھڑے ہوئے کیچڑ میں سمٹ آئے. (۱۹۳۲ء ، گرہن ، ۸۳). ۲. **سالن کے لعاب کی تری** (ا پ و ، ۳ : ۱۶۷). [لچ لچا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ لَچ کَر م ف.
نرم پڑ کر ، دب دب کر ، عاجزی کے ساتھ. اب اتنی فرصت کہاں نصیب تھی ، بہت دب دب کر اور لچ لچ کر معذرت کرنی پڑی. (۱۹۳۶ء ، انشائے ماجد ، ۲ : ۱۷۱).

لُچ (ضم ل). (الف) صف.
۱. **ننگا ، عریاں ، برہنہ.**

قضا آ ننگا کر اسے لُچ کیا
جو کچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا

(۱۶۰۹ء ، قطب مشتری ، ۹۹).

لُچ برہنہ تھا ہی تو مادرزاد
تھا بدن قید جامہ سے آزاد

(۱۸۱۰ء ، بشتر گلزار ، ۷۷). ۲. (أ) **لُچّا ، بدمعاش ، بدچلن ، آوارہ ، شہدا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (أأ) (مجازاً) (قدیم) **دیوانہ ، آوارہ گرد.**

عقل اور صبر سب تھے لوٹے جا کر
عشق میں موہنیا کے لچ ہوں میں

(۱۶۷۸ء ، غواصی ، ک ، ۱۳۱). (ب) امذ. **لوچ ، چسپدگی ، دل کو لگنا.** جس طرح شیخ سعدی شیرازی کی گلستان بہ سبب لچ فارسی کے مکتب میں پہلے کام آتی ہے ، ویسے ہی میں نے بھی اردوئے معلیٰ کی زبان کو بے پیچ و رکاؤ ... بولا. (۱۸۰۳ء ، گنج خوبی ، ۶). [لوچ (رک) کا مخفف].

ـــ بَہادُر (ـــ فت ب ، ضم د) امذ.
نہایت شہدا ، غنڈوں کا سردار ، بڑا شورہ پشت (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات). [لُچ + بہادر (رک) بطور پھبتی].

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ ؛ ~ لُچپن.
فحاشی ، بے شرمی ، بے حیائی. شیطان ... لُچپنے کے کام کرنے کو حکم دیتا ہے. (۱۸۷۶ء ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۶۷).

جو میلوں میں جائیں تو لچپن دکھائیں
جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اُٹھائیں

(۱۸۷۹ء ، مسدس حالی ، ۷۵). اپنے لچپن کو دیکھ ، وہ تیری نانی ہے ، تو تنی وہ پُرانی ہے. (۱۹۰۱ء ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۶۷). جوئے بازی اور شراب شروع کر دیتے ہیں ، بدمعاشی اور لچپن میں عمر گزارتے ہیں. (۱۹۳۷ء ، اصلاح خال ، ۱۸۸). [لچ + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

لُچّا (ضم ل ، شد چ). (الف) صف مذ.
۱. (أ) **بدچلن ، آوارہ ، لفنگا ، شریر ، فسادی ، بدمعاش نیز بے شرم ، بے حیا.**

سانگو اس سے جو سرج یا دھنیا
دیوے لچّا وہی بتا دھنیا

(۱۸۱۰ء ، میر ، ک ، ۱۰۰۶). ہوش و حواس و عقل کھو چکا تھا فوراً کپڑے پھینک کے یہ لُچّا ننگا ہو گیا. (۱۹۶۲ء ، شبستان سرور ، ۲ : ۱۸۷). کرنل بڑا بارسوخ آدمی ہے ، بڑا لُچّا ہے. (۱۹۶۲ء ، معصومہ ، ۲۳۵). (أأ) **اُچکا ، ٹھگ ، جواری ، قمار باز.** ہم لچوں اور ہیجڑوں کو اپنا حا کم منتخب کرلیتے ہیں. (۱۹۷۳ء ، نئی تنقید ، ۳۶۸). ۲. **عیب دار ، پُرعیب ، بُرا ، خراب.** شاہ بڑے جیسے لُچے مقام پر کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا ہے. (۱۹۵۸ء ، شمع خرابات ، ۲۰۹). ۳. **ننگا ، برہنہ ؛ (مجازاً) بے سرو سامان ، مفلس.** بادشاہ ... تھوڑے دنوں میں بادشاہی اڑھ جا کر لچا ہو گیا. (۱۷۶۵ء ، دکھنی انور سہیلی ، ۹۴۲). (ب) امذ. **(عو) حقّہ ، تمبا کو پینے کا آلہ** (فرہنگ آصفیہ). [لچ + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
رک : لچ پن ، بدمعاشی. ان کا طریقہ مثال بے اعتدالی و لُچّے پن و اعمالِ قبیحہ ہے . (۱۸۸۱ ، کشّافِ اسرارالمشائخ ، ۲۸٦) .
[لچّا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گُنڈا (غنڈا) (ـــ ضم گ ، سک ن) صف ؛ امذ.
شریر و بدمعاش ، بے ننگ و نام (فرہنگِ آصفیہ). [لُچّا + گنڈا/ غنڈا (رک)].

ـــ لَفَنگا (ـــ فت ل ، ف ، غنہ) صف ؛ امذ.
رک : **لچّا گنڈا ، بے ننگ و نام**. وہ یقینی میرے متعلق یہی رائے قائم کریں گی کہ میں کوئی لچا لفنگا ہوں. (۱۹٦۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۳۲).
[لچّا + لفنگا (رک)].

ـــ لُنگاڑا (ـــ ضم ل ، مع) صف ؛ امذ.
رک : **لچا گنڈا**. شہر کے اور کچھ لُچّے لنگاڑے اردگرد کے اکھٹے کر لیے . (۱۹۲۳ ، محمدؐ کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۱۰۷). [لُچّا + لنگاڑا (تابع)].

لَچانا (فت ل) ف م.
۱. **ٹیڑھا کرنا ، لچکانا ، جُھکانا**. اے عمر! تجھ سے پہلے بھی ، ہمارے تیروں کو لوگوں نے لچانا چاہا ، لیکن تھک کر رہ گئے . (۱۹۰۸ ، مقالاتِ شبلی ، ۲ : ۵۳). غصّے کے مارے اس کی آنکھیں اس طرح چڑھ گئیں گویا ابرو کو لچا کر کام دیو کی کمان کو ابھی توڑ دیں گی. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۳۰). ۲. **(ادھر سے اُدھر اُٹھا کر) بیچ میں سے دبانا**. کتّا ... ہاں ... پیتے وقت زبان کو لچا کر چمچا سا بنا لیتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ٦۹). ۳. **کمزور کرنا ، مغلوب کرنا، دبا لینا** (نوراللغات). [لچ (رک) + انا، لاحقۂ مصدر].

لَچاؤ (فت ل ، و مع) امذ.
جھکاؤ ، ٹیڑھاپن ، لچک. اونچے گلے بجانے والے اور اچھے سنکار اسی بات کو دیکھتے ہیں لچاؤ ، گھلاؤ ... کے بغیر سارنگی میں مزہ پیدا نہیں ہوتا. (۱۹٦۲ ، گنجینۂ گوہر ، ۱۸۲) .
[لچانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَچائی (فت ل) امث.
لچانے کی کیفیت ، جھکاؤ. چادر کی لچائی کے اوپر اوپر ریٹ جڑنا چاہیے . (۱۹۰۳ ، انجینئرنگ بک ، ۱۰) . [لچانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لُچّائی (ضم ل ، شد چ) امث.
رک : **لُچّا پن ، شرارت ، بدمعاشی**. ایک سکھ نے کہا سرکار ہم بے قصور ہیں ، یہ تمام لچائی مان سنگھ کی ہے . (۱۹۳۹ ، خاک و خون ، ۵۱۵). [لُچّا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لُچْپَن / لُچْپَنا (ضم ل ، سک چ ، فت پ) امذ.
لچ پن ، بدمعاشی. لُچ پنے کی باتوں کی جنکو دراصل اُنہوں نے کیا بھی نہیں گپیں اُڑاتے ہیں. (۱۸۷٦ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۷). ہماری زبان میں یہ الفاظ صرف مزاح کے مترادف نہیں ہے بلکہ لچپن ، شہو پن ، مسخرگی ... حتیٰ ہزار بھی شامل ہیں. (۱۹٦۹ ، نگار ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹). [لچ (رک) + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت].

لُچْپَنْتی (ضم ل ، سک چ ، فت پ ، ن) امث.
رک : **لچپن ، بدمعاشی** (پلیٹس). [لُچپن + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لَچَر (فت ل ، چ) صف.
۱. **بے معنی ، بے ربط ، لغو ، پوچ (تحریر یا بات وغیرہ)**.

قائم میں غزل طور کیا ریختہ ورنہ
اک بات لچر سی بزبانِ دکنی تھی

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۵۷). یہ اعتراض ابنِ جوزی کا لچر ہے. (۱۸۴۷ ، تاریخِ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰۳).ہم نے کہا کہ میاں صاحب آپ نے کیا لچر سوال کیا تھا(۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۲٦). میں یہ اعتراض مانے لیتا ہوں ، اگرچہ تنقیدی نظر سے یہ بھی لچر اعتراض ہے. (۱۹۸۳ ، ارمغانِ مجنوں ، ۳۷۹). ۲. **بیہودہ ، کمینہ ، فضول**.

اہلِ ہنر سمجھتے ہیں اہلِ ہنر مجھے
چرکیں وہ خود لچر ہے جو سمجھے لچر مجھے

(۱۸۳۲ ، چرکین ، د ، ۲۹).

برسوں کا ضبط کھو دیا اک دم کے ربط میں
اے مہر تو متین بھی ہے اور لچر بھی ہے

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۱۹۸). جس میں یہ خوبی نہیں وہ تو نہایت ہی پُرخطر ... پوچ و لچر انسان ہے.(۱۹۱۵ ، سجاد حسین، کایا پلٹ ، ۱۸).

پر اک لچر سی چیز کو کلچر کا نام دو
عُریاں کثافتوں کو ثقافت کہا کرو

(۱۹۸٦ ، قطعہ کلامی ، ۸۹). ۳. **اناڑی ، بیوقوف ، سادہ لوح** (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ). [لچ (رک) + ر ، لاحقۂ صفت].

ـــ آدْمی (ـــ سک د) امذ.
بیہودہ شخص ، بےوقوف آدمی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت) .
[لچر + آدمی (رک)].

ـــ پَنا (ـــ فت پ) امذ.
بیہودگی ، کمینگی . تم نے اس معاملے میں جو پیش آیا نہایت لچر پنا کیا. (۱۸۷۵ ، مکتوباتِ سرسید ، ۲۳۰). [لچر + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ گوئی (ـــ و مع) امث.
بیہودہ گوئی ، فضول بات کرنا. درد ہیں کہ اس مکدّر فضا میں اپنی نیک سیرتی ، خوش فکری اور پاکیزہ خیالی کا چراغ روشن کیے ہیں ، نہ تو ہجو ، مزاح اور لچرگوئی سے کبھی ان کا دامن ملوث ہوا نہ قصیدہ گوئی سے . (۱۹٦۳ ، تحقیق و تنقید ، ۲۸) .
[لچر + ف : گو ، گفتن ـ کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَچک (۱) (فت ل ، ج) امذ.
۱. دب کر ، کھنچ کر ، پھیل کر ، جھک کر ، مڑ کر ، مروڑ پا کر جسم کے اپنی اصلی حالت پر آ جانے کا عمل یا قوت جسے مختلف الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے ، جیسے : کچکچاہٹ ، لہراہٹ ، بار بار جھکنے اور اُٹھنے کی کیفیت ، لرزش ، چک ، جھٹکا ، موچ وغیرہ.

کمر کی لچک سے لچاتے ہیں دل
نظر کی جھمک سے لبھاتے ہیں دل

(۱۸۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۱)، رجوع ایسی چیزوں کا شکل سابق پر ، وہ ایک قوت معین سے ہے جس کو ... لچک کہتے ہیں. (۱۸۳۷ ، ستہ شمسیہ ، ۱ : ۲۹).

دمبدم اس کی لچک کرتی ہے مجھ کو بے قرار
میں لپٹ جاؤں گا اس نازک کمر سے دیکھنا

(۱۸۵۳ ، کلیات قدر ، ۱۳۲)، ہاتھ پیر بازو بلکہ تمام جسم میں لچک ... ہونی چاہیے. (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ بافرہنگ ، ۲۲۳).

دور تک یہ نرم پودوں کی لچک
یہ لچکتی لہلہاتی کھیتیاں

(۱۹۵۹ ، جان نثار اختر ، تارگریباں ، ۹۳). ۲. (کسی امر یا شے میں دوسری شے یا امر کی) گنجائش نیز نرمی. خیالات میں لچک اور عادات میں خامی کچھ ایسی پائی جاتی ہے کہ جدھر قوت کے ساتھ موڑ دیے جائیں اوسی طرف ترقی ہو گی. (۱۸۹۰ ، رسالہ حسن ، نومبر ، ۵۰). والد صاحب کے فیصلے میں لچک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا تھا. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۱۰۲). [لچ (رک) + کہ ، لاحقۂ اسمیت].

ــــ آ جانا / آنا محاورہ.
۱. جھٹکا یا چک آ جانا.

بازو ڈرو کر میں مروڑو نہ پھر کے انگ
آ جا کہیں لچک تو ابھی لاگ جا کلنک

(۱۷۰۸ ، دیوان آبرو ، ۱۲۷).

چل نکلی ، گئی وہ چولی مسک
آئی اتنے ہی میں کمر میں لچک

(۱۷۹۰ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۱۳۳).

باندھ مت تلوار اے قاتل لچک آ جانے کی
ہے تری پتلی کمر بوجھا بہت ہے داب کا

(۱۸۹۹ ، فیض (شمس الدین) ، د ، ۵۰). ۲. تبدیلی واقع ہونا (کسی چیز یا وضع میں) تبدیلی کی گنجائش پیدا ہو جانا. ڈاکٹر انصاری کے بعد اپنی وضع میں لچک آ گئی تھی. (۱۹۵۶ ، میرے زمانے کی دلی ، ۱ : ۲۷۸).

ــــ پیدا کرنا محاورہ.
تبدیلی لانا ، رویے یا حالت کو بدلنا یا نرم کرنا ، رویہ نرم کرنا. کردار میں لچک پیدا کرنا ، حالات سے سمجھوتہ کرنا. (۱۹۸۳ ، سندھ اور نکتہ قدرشناس ، ۱۷۷).

ــــ جانا محاورہ.
بل کھانا ، دب کر جھک جانا ، مڑنا ، خمیدہ ہونا نیز کسی صدمے یا بوجھ سے دبنا ، بل جانا ، کانپ جانا.

رفتار ناز میں یہ لچک جاتی ہے کہ ہیں
گویا تری کمر میں صنم استخواں نہیں

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۳۷). وہ اس کے قریب جا کر پلنگ کی پٹی پر بیٹھی تو پاٹنی کا پلنگ لچک گیا. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۰).

ــــ دار صف ؛ ← لچکدار.
۱. وہ (چیز) جس میں لچک ہو ، لچکیلا ؛ (مجازاً) ایک حالت یا صورت سے دوسری حالت یا صورت اختیار کرنے والا ، نرمی کی گنجائش رکھنے والا ، حالات کے مطابق بدلنے والا. زبانیں پہلے کی نسبت زیادہ لچک دار اور اکثر مقاصد کے بیان کرنے کے زیادہ لائق ہوتی جاتی ہیں. (۱۸۹۳ ، مقدمۂ شعر و شاعری ، ۲۱). مسعود صاحب بہت زیادہ لچک دار نہیں واقع ہوئے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۵۰). ۳. (معاشیات) تغیر پذیر ، ایک حالت پر برقرار نہ رہنے والا. قیمت میں تدریجی اور دھیمی تخفیف ہوتی ہے ، اس صورت میں اس شے کی طلب کو لچک دار یا تغیر پذیر کہا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، اصول معاشیات (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۱). [لچک + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ــــ دار بانس (ــــ غنہ) امذ.
(چھپر بندی) وہ بانس جس میں لچک زیادہ ہو (ا پ و ، ۱ : ۷). [لچک دار + بانس (رک)].

ــــ دار پس کاسی (ــــ فت پ ، سک س) امذ.
فساد کا وہ گھاؤ جو کسی شے کو زور سے بالکل آزاد کر دینے کے بعد عمل میں آئے (مضبوطی اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۸). [لچک دار + پس (رک) + رک : کام (۱) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ــــ دار تصادم (ــــ فت ت ، ضم د) امذ.
(کیمیا) جب دو مالیکیول ٹکراتے ہیں تو ان کی اوسط توانائی غیر تبدیل شدہ رہتی ہے اگرچہ ان میں سے ایک تصادم کے دوران اپنی ابتدائی توانائی سے زیادہ توانائی حاصل کر سکتا ہے اس قسم کا تصادم لچک دار تصادم کہلاتا ہے (کیمیا ، گیارھویں جماعت کے لیے ، ۱۵۰). [لچک دار + تصادم (رک)].

ــــ دار فساد (ــــ فت ف) امذ.
وہ فساد جو لچک کی حدود کے اندر کسی زور سے پیدا ہو (ماخوذ : مضبوطی اشیا (ترجمہ) ، ۱ : ۶). [لچک دار + فساد (رک)].

ــــ داری امث.
نرمی ، نرم ہونے کی صلاحیت ، لچکیلا پن. مذکورۂ بالا شرائط کے بارے میں حکومت کے پیش نظر دو اہم مقاصد ، سادگی اور لچکداری تھے. (۱۹۴۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۳۸۸). [لچک دار (رک) کا اسم کیفیت].

ــــ کا معیار امذ.
(طبیعیات) زور اور بگاڑ کی باہمی نسبت جسے حرف سے تعبیر کیا جاتا ہے (انگ : Modulus of Clasticity) (مادے کے خواص ، ۳۵۹).

---- کا بقیاس امذ.
(طبیعیات) کسی جسم کے زور کی وہ جفت جس سے اکائی فساد پیدا ہوتا یا بالفاظ دیگر زور کی حدت اور اکائی فساد ہے (مشروطی اشیا (ترجمہ) ۱۰ : ۹).

---- کی حد امث.
(طبیعیات) کسی جسم یا مادے کے لیے زور کی وہ حد جس کے اندر زور کے ہٹا لینے پر فساد بالکلیہ رفع ہو جائے (انگ : Elastic Limit). تار اپنی لچک کی حد کو پہنچ چکی ہے. (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۳۶۰).

---- کھانا محاورہ.
رک : لچک جانا ، مڑنا. بوجھل ہنڈیا کے رکھنے سے ذرا لچک نہ کھائے (۱۹۰۶ ، نعمت خانہ ، ۹). سانچہ ... اب اس قدر پختہ ہو چکا ہے کہ ٹوٹ جا سکتا ہے مگر لچک نہیں کھا سکتا. (۱۹۴۷ ، غبار خاطر ، ۵۸).

---- ہونا محاورہ.
۱. ہلنے یا جھکنے کی کیفیت یا حالت پیدا ہونا.

ہاتھ رکھ لیتے ہیں وہ ڈر کے کمر پر اپنی
شاخ گلبن میں ہوا سے جو لچک ہوتی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۲۷). ۲. ایک حالت سے دوسری حالت اختیار کرنے کی صلاحیت یا گنجائش ہونا. ان میں لچک نہ تھی اور وہ بہت کم کسی کی رائے کو خاطر میں لاتے تھے. (۱۹۸۵ ، آتش چنار ، ش).

لَچَک (۲) (فت ل ، ج) امذ.
پُرتکلف و مرصع چوکور رومال وغیرہ ، زری ، لچکے ، گوٹے اور موتیوں سے بنا سجا ہوا سربند. جمد عنبرین دام کوہر سے جس کو لچک کہتے ہیں ، چھپا ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۳۳). [پ].

لَچکا (فت ل ، سک ج) امذ.
۱. (i) جھٹکا ، ہچکولا نیز موج ، چمک.

کمر کو تیرے کچھ لچکا نہ پہنچے
دوپٹہ سچ نہ باندھا کر کمربند

(۱۸۳۵ ، رنگین ، مجموعۂ رنگین (ق) ، ۱۶).

کمر کلک میں آنے کا نہیں کر لچکا
بال باندھا لکھوں مضمون کمر کا سیدھا

(۱۸۹۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت رعنا) ، ۲ : ۱۰۳). (ii) صدمہ ، ضرب.

لچکا سچ ان کوں لال کا ہے تا لال نہ کس کلال کا ہے

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۱). (iii) (سالوتری) گھوڑے کی کمر کی بیماری جو ریڑھ کی ہڈی اور کمر کے پٹھوں کے خلل سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے گھوڑا سواری دینے کے قابل نہیں رہتا (ا ب و ، ۵ : ۱۰۲).

کمر میں آئے جب گھوڑے کے لچکا
تو پہونچے دل کو بس مالک کے دھچکا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۹). ہرگز کچھ خوف نہ کریں کہ اس حیلے سے لچکا صاف نکل جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۱۲). (iv) چلنے میں حرکت کی دلکش ادا ، مٹک ، جنبش ، لرزش.

لچکا جو کمر کو دیا دل کھا کے کسی نے
اس جھٹکے سے بس ہی دیا گھبرا کے کسی نے

(۱۸۰۵ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۲۹). چال میں وہ لچکا نہ آیا جو عورت کے لیے ضروری ہے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۷۷). ۲. زری کی تیار کی ہوئی گوٹ جو دو انگل سے چار انگل تک چوڑی ہو ، چوڑا گوٹا.

لچکا تری دوپٹے کا ٹکتا تو لطف تھا
کیا ہے فقط کرن ہے اگر آفتاب میں

(۱۸۳۶ ، دیوان سرور (آغا علی) ، ۲۳۵). بی مغلانی ذری سوہا پانچ باندھنے کے لیے ہمارے توشہ خانے سے نکال لینا ، خوش رنگ ہو اور لچکا ٹکا ہو. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۱۶).

چمک سے چمک لے کیا خوب میل
ہے بدلی کے دامن پہ لچکے کی بیل

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۹۲).

افشاں کے ملیں گے تم کو جگنو
وہ مانگ کہ کہکشاں کا لچکا

(۱۹۸۱ ، ورق انتخاب ، ۲۲). ۳. (بُنائی) موٹا ریشم کا زنانہ پاجاموں کے لائق تیار کیا ہوا کپڑا (ا ب و ، ۲ : ۸۷). ۴. بڑی کشتی ، بجرا ، مور پنکھی. لچکے ، کھیلنے ، الاق ، پٹیلیوں پر ... سوار کر کر رخصت کیا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۶). کشتیوں کے عجیب و غریب نام مثلاً لچکا. (۱۸۶۰ ، گلشن سپہ وشان ، ۳۸). ساتھ ستر کشتی ، بجرا ، مور پنکھی ، لچکا ... جن میں پرایا کنول ... منور ہیں. (۱۹۳۳ ، دل کی چند عجیب پستیاں ، ۵). [لچک (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت].

---- دینا محاورہ.
لرزہ یا جھٹکا دینا ، جھٹکے سے لچک پیدا کرنا. کمر نازک دونو ہاتھوں سے تھام وہ لچکا دونگا کہ چھٹی کا دودھ یاد آئے. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۵۶).

---- کھانا محاورہ.
لچک کھانا ، لچک جانا نیز ہچکولے لینا. ناؤیں ... سو سو لچکے کھاتیاں آتیاں. (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۵۳). جو لچکے اس کے لطیف سینے نے ٹھنڈے سانس بھرنے میں کھائے اس سے میرے دل میں یہ بات نقش ہو گئی کہ ضرور اس کے دل میں بھی میرا خیال ہے. (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۳۷).

نزاکت سے کھاتی ہے لچکا کمر
چلے جیسے برسات میں نوں سوں

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۲۰۳).

لَچکانا (فت ل ، سک ج) ف م.
لچکنا (رک) کا متعدی ، جھکانا نیز ہلانا ، ملکانا.

لچک سی آ گئی ہے شاخ گل کے شانہ میں
خدا کے واسطے اپنی کمر کو مت لچکا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰).

مثلِ گیسو سرِ نیزہ کو بھی لچکائے ہوئے
آج پھر آئے ہیں گھوڑے کو وہ چمکائے ہوئے
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۸۳۳).

کیوں نہ لچکاوے نسیم آ کے بلبل باغ میں
شاخِ گل بھی یار کی نازک کمر سے کم نہیں
(۱۹۰۰ ، نظمِ دل افروز ، ۲۲۸).

چاند لچکاتا ہے کرنوں کے چمکتے ہوئے تیر
کس سوئمبر کے رچانے کا تمنائی ہے
(۱۹۸۱ ، ورقِ انتخاب ، ۳۳). [لچک + انا ، لاحقۂ مصدر].

لچکاؤ (فت ل ، سک چ ، و مج) امذ.
۱. **لچکنے کی کیفیت یا عمل.** شریانوں اور پھیپھڑوں کے بافتوں میں لچکاؤ باقی رہتا ہے (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، ۲ ، ۳ : ۳۶). ۲. **مٹک ، (کمر کی) جنبش.** وہ گلابی مسکراہٹیں ، وہ کمروں کے لچکاؤ ، وہ بے تاج کے بھاؤ. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۲۱۳). [لچکنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَچکنا (فت ل ، ج ، سک ک) ف ل.
۱. (ا) **کسی نرم شے کا جُھک کر یا دب کر اپنی جگہ یا اپنی حالت پر واپس آ جانا.** اگر انڈے کو اُبال لو تو پھر مشکل سے لچکتا ہے. (۱۹۰۹ ، مخزن ، اکتوبر ، ۳۷). (اا) **(مجازاً) نرم پڑنا ، نرمی برتنا ، ایک حالت سے دوسری حالت میں جانا.** حکومت اس سے پورا فائدہ اُٹھا رہی تھی اور زیادہ لچکنے کو تیار نہ تھی. (۱۹۷۷ ، ہندی اُردو تنازع ، ۲۶۳). ۲. **مُڑنا ، بل کھانا ، جھکنا (شاخ کی طرح) ؛ (مجازاً) مٹکنا ، ناز و ادا سے چلنا.**

ٹوٹے ہوئے ہتھے کی طرح سے مرے آگے
جاتی ہے لچک شاعرِ مغرور کی گردن
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رام پور) ، ۱۵۹).

یار ترا گشتۂ رُخِ محبوب لیں گے ہم
سروِ سہی سے باغ میں لچکا کریں گے ہم
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۸۵).

اک لچکتا ہلال یا ابرو اک لپکتی شعاع یا جنون
(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۸). ۳. **موج کھانا.**

کیوں رنگِ حنا ہاتھ پہ اُس کے نہ گراں ہو
گل ہاتھ میں لیتے سے لچکتی ہے کلائی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۲۵).

پانچوں کو ہاتھ پر رکھ کر نہ چلیے دیکھیے
بوجھ سے لچکے نہ یہ نازک کلائی آپ کی
(۱۸۸۱ ، دیوانِ ماہ ، ۱۲۰).

بوجھ سے اُس کے لچکتی ہے کلائی ان کی
دستِ نازک میں کوئی پھول اگر ہوتا ہے
(۱۹۲۲ ، دیوانِ جگر ، ۱۳۹). ۴. **لرزنا ، کانپنا نیز ٹیڑھا ہونا.**

اس طرح آئی جھوم کے اک موجِ پُرخروش
حدِ نگہ تک خطِ ساحل لچک اُٹھا
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۳۶). ۵. **حرکت میں آنا ، جنبش میں آنا ، چنچال ہونا.**

کچھ سہم کے نہیب سے تھرائے مثلِ بید
لچکے جو مدعی پہ ترا تازیانہ آج
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۱۲). ۶. **اُچھلنا (حیرت وغیرہ سے) (پلیٹس).** [لچک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَچکَہ (فت ل ، سک چ ، فت ک) امذ.
رک : **لچکا ، چوڑا گوٹا.** یہ لچکہ ٹھپے کے کپڑے ، تانبے کے برتن ، پلنگ پیڑھی اور تمام اسباب جس کی بالفعل کوئی ضرورت نہیں ہے (۱۹۰۰ ، شریف زادہ ، ۱۵۷). [لچکا (رک) کا ایک املا].

لَچکی (فت ل ، سک چ) صف.
رک : **لچکدار ، لچکنے والا.** اُس اسلوب کے فراہم کردہ لچکی حصہ کی علامت اُلٹ جاتی ہے (۱۹۷۳ ، موجیں اور اہتزازات ، ۷۳). [لچک (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لَچکے (فت ل ، سک چ) امذ ؛ ج.
لچکا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

پاپجامے تھے اودے کے اس سج کے
نقرئی تھے ٹکے ہوئے لچکے
(۱۸۵۷ ، مثنوی بحر الفت ، ۱۳). ان میں سُرخ ٹول کی گیلی گیلی صافیاں ، صافیوں پر لچکے اور چمپا کی ٹکائی. (۱۹۷۳ ، صدا کر چلے ، ۱۳).

ـــــ کی بیلی امث.
کناروں پر دونوں طرف برابر لگا ہوا لچکا (ماخوذ : علمی اردو لغت ؛ نور اللغات).

لَچکیلا (فت ل ، سک چ ، ی مع) صف.
۱. رک : **لچکدار ، جس میں لچک ہو.** آخری لمبے نکلے کی شکل کے لچکیلے خلیات ہوتے ہیں. (۱۹۷۰ ، ٹرائیوفائیٹا ، ۹۴). ۲. (ا) **(مجازاً) جس میں ایک امر یا پہلو کے علاوہ دوسرے پہلو کی گنجائش ہو ، سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت رکھنے والا.** ایسے لوگوں کا پیش نہاد کافی لچکیلا ہوتا ہے (۱۹۳۸ ، اقبال ، اقبال نامہ ، ۲ : ۲۳۳). دنیا کا بڑے سے بڑا درزی بھی شاید اس منحنی اور لچکیلے جسم پر کسی قسم کا سوٹ فٹ نہ کر سکے. (۱۹۸۰ ، کنہیا لال کپور ، بال و پر ، ۱۳). (اا) **لچکا ہوا ، ناپائیدار ، وزن پڑنے سے لچک جانے والا.** آگے ایک مختصر سی چھت کا کمزور اور لچکیلا صحن. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۲۵). [لچک (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
لچکیلا ہونے کی حالت یا صلاحیت ، لچک. عضلات میں ریشے دار نسیج داخل ہو جاتا ہے ، جس سے وہ اپنا لچکیلا پن اور سکڑنے کی صلاحیت کھو دیتے ہیں ، لچک دار ہڈیاں ! جوڑنے کی تہہ جم جانے سے سخت پڑ جاتی ہیں. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۹۹). [لچکیلا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَچکیلی (فت ل ، سک چ ، ی مع) صف مث.
لچک رکھنے والی.

اب مجھ کو یہاں سے جانا ہے ، پُرشوق نگاہو ، مت روکو
او میرے گلے میں لٹکی ہوئی لچکیلی باہو! مت روکو
(۱۹٤۷ ، مجید امجد ، لوحِ دل ، ۳۹). ۲. **ایک حالت یا اس سے دوسری حالت یا اس میں تبدیل ہونے والی.** مولانا ظفر علی خان نے ... اردو صحافت کو ایک ایسی زوردار اور لچکیلی زبان سے مالا مال کیا جس سے وہ پہلے قطعاً ناواقف تھی. (۱۹۵۸ ، پطرس بخاری ، ک ، ۲۳۹). [لچکیلا (رک) کی تانیث].

لَچْھِیں (فت ل ، سک چ ، ی مع) امث (قدیم).
رک : **لچھی**.

نہ ایسا سونا ، کو سو دیکھا عیاں
بدیا لچھیں جوڑ دیوے دو آن

(۱٦۰۳ ، ابراہیم نامہ ، ۸). [لچھی (رک) کا قدیم املا].

لَچَن (فت ل ، چ) امث.
ایک قسم کی گھاس جو (خصوصاً) انٹارکٹیکا کے خشک علاقے میں اُگتی ہے. وہ درحقیقت نہایت ننھے ننھے پودے ہیں جنہیں کشنہ یا لچن کہتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۳۹). عام طور سے کائی اور لچن گھاس پیدا ہوتی ہے. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۳). [مقامی].

لَچْنا (فت ل ، سک چ) ف ل.
۱. **لچکنا ، دبنا ، جھکنا ، خمیدہ ہونا**.

لب یہ لب غیر رہیں مجکو نہیں حکمِ حضور
کیا نہوں میری لچی جاتی ہے اس غم سے کمر

(۱۸٦۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۲).

تیرا حریف کون ہے جو تو ہٹے بچے
جھپکے نہ تیری آنکھ نہ گردن تری لچے

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۸٤). فولاد تو نہ گھستا ہے ، نہ لچتا ہے. (۱۹۷۳ ، اوراق ، سرگودھا ، مارچ ، ۲۹۲). ۲. (**اپنے خیالات میں) نرم پڑنا ، فروتن ہونا ، مغلوب ہونا**.

محلِ طعن نہ ٹھہراؤ اُن کے لچنے کو
جو کانٹے چھوڑ رہے ہوں سوز سے بچنے کو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳). [لچ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لُچْنی (ضم ل ، سک چ) امث.
رک : **لچّی ، بدمعاش عورت ، آوارہ عورت** (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لچ (رک) + نی ، لاحقۂ تانیث].

لُچّہ (ضم ل ، شد چ بفت) صف ؛ امذ.
۱. رک : **لُچا ، ننگا ، برہنہ ، عریاں**.

دیکھ کر ان تیس پنکھیوں کو تراز
بال و پر سے لچہ و بچہ ہوئی کے سار

(۱۷۳۳ ، پنچھی نامہ ، ۱۰۳). ۲. **بدمعاش ، اوباش ، غنڈہ.** ایک بدمعاش نشے باز جواری مع پانچ چھ لچوں کے آ کے رہا ہے. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۲۹). ایک آنکھ میچ کر لچوں کی طرح میری طرف دیکھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ٦۱). [لچا (رک) کا ایک املا].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
بدمعاشی ، اوباشی . برزخ صورت شکل شرارت ہاہی پن رذالت لچہ پن ، حرامزادگی کاتیاں ہی برستا تھا. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۲٦). [لچہ + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لُچّئی (ضم ل ، فت چ) امث.
ملایم میدے کی پُوری جو گھی میں تلی جاتی ہے . سب حلوائی علاوہ شیرینی کے بعض چیزیں نمکین کھانے کی مثل پوری اور کچوری اور لچئی وغیرہ کے ... تیار کر کے خریداروں کے ہاتھ بیچتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۱۵) . منشی معراج علی صاحب کب چوکنے والے تھے ، کہا ایک تو لچئی کھلائیں گے اور جھول دار ترکاری کھلائیں گے. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۳۵٦). پراٹھے ... سُرخ جیسے باقر خانی ، سموسے کی طرح پر پرت الگ نرم کہو تو لچئی سے زیادہ نرم بالکل ملائی. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٦۵). پوریاں کچوریاں ، سموسے ، تکونے لچئی ... بہت اچھے ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۹۱). [مقامی].

ـــ سا پیٹ امذ.
نہایت نرم اور ملائم پیٹ (فرہنگِ آصفیہ).

لُچّی (ضم ل ، شد چ) صف مث.
بدمعاش عورت ، شرارتی ، بدکردار عورت. ڈا کو ہو میرا یار ، اُٹھائی گیرا ہو میرا جگر ، لچی ہو میری جان. (۱۸۹۳ ، پشو ، ۲). وہ زمانے بھر کی لُچی لف ۔ لف لفنگی قطامہ تھی. (۱۹۸۲ ، تلاش ، ۱۳۱). [لچا (رک) کی تانیث].

ـــ بات امث.
گندی بات ، فحش کلام ، گالی . جھوٹ بولنا یا فحش یعنی لچی بات یا گالی بکنا بڑے درجے کے عیب ہیں. (۱۸٦۹ ، رسالہ چند پند ، ۱۲). جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں لچی باتوں کا چرچا ہو ان کے لیے دنیا میں عذاب دردناک ہے اور آخرت میں بھی. (۱۹۰٦ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۵۰). [لچی + بات (رک)].

ـــ بوسکی (ـــ و مع ، سک س) امث.
بوسکی (رک) کی ایک قسم. چند نام جو زیادہ مشہور ہیں ... دل کی پیاس میم کریپ ، کنجر بوسکی ، لچی بوسکی ، عاشق معشوق ... عورتیں بڑے چاؤ سے یہ کپڑے خریدتی ہیں. (۱۹۵۵ ، حسرت (چراغ حسن) ، مطائبات ، ۱ : ٦۹). [لچی + بوسکی (رک)].

لَچِیلا (فت ل ، ی مع) صف مذ.
کھینچ کر یا دب کر اپنی اصلی حالت پر واپس آنے والا ، لچکیلا ؛ (مجازاً) لوچ دار دلکشی والا. ربڑ ... دراصل ایک لچیلا گوند ہوتا ہے. (۱۸۹۱ ، رسالہ حسن ، جولائی ، ۳٤). مرڈوک اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ ان کا بدن بہت لچیلا ہوتا ہے. (۱۹۱٦ ، گہوارۂ تمدن ، ۹٤). اور ایک لچیلا دھات کا تار اس سفید کنواس کے اندر سے ہوکر جال کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک گزرے. (۱۹٦۰ ، ہمارے کھیل ، ۱۹٦). [لچ (رک) س : + یلا ، لاحقۂ صفت].

لَچیلی (فت ل ، ی مع) صف امث.

ملائم ، نازک. یہی حرکت جو اس لچیلی اور ناقابلِ وزن رقیق جوہر میں پہونچتی ہے. (۱۸۸۹ ، رسالہ حسن ، جنوری ، ۲ : ۵). ۲. لچیلی صفت سے ہماری مراد وہ جلدوجہد ہے ، جو ہر مادی چیز اپنی اصلی شکل پر آنے کے لیے کرتی ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، دسمبر ، ۳۳۵). چٹانیاں بھی کاغذ کی طرح باریک اور لچیلی ہوتی تھیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، جون ، ۶۰). [لچیلا (رک) کی تانیث]

لُچیلی (ضم ل ، ی مع) صف مث.

کوچلی ، اخلاق سے گری ہوئی (بات وغیرہ). اب اگر اہلِ زبان کو افسوس ہے تو صرف اس بات کا کہ ہائے وہ لچیلی اور چوچلے کی باتیں ... وہ آنکھ کا لحاظ اب کہاں. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۶۱). وہ لچیلی چونچلے کی باتیں ، شریفوں کے انداز ، امیروں کی آن ، سپاہیوں کی اکڑفوں ... اور خودارانہ آداب و انکسار. (۱۹۴۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۰۵). [لچ (رک) + یلی ، لاحقۂ برائے تانیث].

لُچِّیَّہ (ضم ل ، شد چ ، شد ی مع بفت) صف مث.

لچی جوتی کی ایک قسم ؛ مراد : بدمعاش عورت. عمود فاطمہ ، بیزاروں سے ناراض نہ ہونا ، جوتی بیزاروں کا قافیہ مجبوراً آیا ورنہ کجا تم دارالسلطنت پنجاب کی بسنے اور کجا دہلی کی سلیم شاہی لچیہ. (۱۹۰۳ ، اتالیق خطوط نویسی ، ۳۷). [لچی (رک) + یہ ، لاحقۂ تانیث].

لَچّھا (فت ل ، شد چھ) امذ ـ لچھہ.

۱.(i) سوت ، ریشم یا دھجیوں وغیرہ کے بہت سے (سلجھے یا الجھے ہوئے) تاروں کی لڑیوں کا مجموعہ ، گچھا (جیسے سوت کی انٹی ، پھندنا ، کلائی میں پہننے کا ریشمی تاروں کا حلقہ).

> یوں بال اُس کے ملائم نرم اچھے
> کہ جیسے قیمتی ریشم کے لچھے

(۱۷۷۴ ، تصویر جاناں ، ۹).

> کھیر جامے کا نہ سو گز سے کم اس کا ہو گا
> لپٹے بندوں کا برودوش یہ لچھا ہو گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳ : ۱۰۳).

> لچھوں کے ازار بند بھاری
> کس نور کی اون میں دستکاری

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۵۳). میں بھی لاجوردی ریشمیں لچھا پہنے تھی. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۳۷). رنگ رنگ کے اون کا ایک لچھا تو ہر ہاتھ میں ہے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۳۷). (ii) (پتنگ بازی) ڈور کی تہ بہ تہ لپیٹ جو دو کھونٹیوں یا جلدی اور آسانی کے لیے ہاتھ کی دو انگلیوں پر کی جائے ، انٹی. دس بیس تیس مرتبہ لپیٹنے سے جتنا ماںجھا ہوتا اسے ایک دو تین لچھے کہتے اور قیمت فی لچھا لیتے. (۱۹۷۷ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۹۷). (iii) (پتنگ بازی) پتنگ لڑانے کا ایک طریقہ جس میں پتنگ لڑانے کے وقت ایک دم بہت سی ڈور چھوڑ دیتے ہیں (ماخوذ : ا ب و ، ۸ : ۳۵). ۲.(i) (ادرک ، پیاز وغیرہ سے) تار کی طرح باریک کتری ہوئی یا بنائی ہوئی سبزی یا پکوان. کیمی کریلے کے لچھے کتر کے پیاز اور کھٹائی بکثرت ملا کر گوشت میں پکتے ہیں. (۱۸۳۸ ، ترصیف رزاعات ، ۱۱۷). گیبر کا لچھا جھوٹے محل میں پہنچا ، بیگم صاحبہ کو بہت بھایا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۰۹). تلا ہوا پیاز کا لچھا بھی جو بسوا لیا جائے اسی ہانڈی میں ڈال دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دسترخوان ، ۱۲). (ii) نکھا پروئی ہوئی متعدد چیزوں کا مجموعہ (جیسے چابیوں کا گچھا). بلر کی قسم کا ایک چھوٹا سا تالا جس میں اس کی کنجی مع دوسری چابیوں کے لچھے پر شذری کو چت لٹا کر تین ضرب ان کی چھاتی پر کودوں دل دیے تھے. (۱۹۳۲ ، روح ظرافت ، ۸۲). ۳.(i) ہاتھ ، پانو ، کان وغیرہ میں پہننے کا ایک جوڑی نما زیور جو عموماً سونے چاندی یا سوت کے تاروں سے بنا ہوتا ہے ، بل.

> وہ کانوں میں جو تھے سونے کے لچھے
> تو وہ بے ساختہ لگتے تھے اچھے

(۱۷۱۳ ، مثنوی پنجۂ رنگین ، ۲۵۵).

> ہائے کیا گوری کلائی میں ہے لچھا دل فریب
> ہائے کیا چاندی کی ہیکل ہے ستم ڈھاتی ہوئی

(۱۹۲۳ ، نقش و نگار ، ۳۸). (ii) گلے میں پہننے کا ایک زیور جو باریک پوت سے بنا ہوتا ہے. انگوٹھیاں ... پوتیوں کے لچھے ... پڑاتھے ، پنیر ، کھوپا یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۳). رضیہ کے پاس گلے کا ایک لچھا اور پاؤں میں پازیب رہ گئی تھی. (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۱۲۶). (iii) (منہیاری) ریشمی چوڑیاں جو تعداد میں نو یا گیارہ اور ایک ہاتھ کے لیے کافی ہوں (ا ب و ، ۳ : ۸۹). ۴. (مجازاً) کثیف دھوئیں اور مدھم روشنی کے لچھے دار حلقے ؛ کسی بات کا تانتا توڑ سلسلہ ؛ جو چیز مسلسل بافراط نکلے.

> نور کے جھڑتے ہیں لچھے آگ جب دیتا ہے وہ
> کیا تنچے میں بھی ہے قاتل کے بتھر طور کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۲۹).

> قاتل کی قتلِ عام میں چھل بل تو دیکھیے
> لچھا تھا ایک برق کا پھیلا سمٹ گیا

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۳۰).

> کالے پیلے دھوئیں کے لچھے ہیں تو کیا
> ان سب کو ابھی آنچ نکل جائے گی

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۱۷). ۵. آواز کی پیچیدگی ، کٹکری کی شمے دار آواز ، پیچدار تان.

> کٹکری کا سا ہے لچھا یہ گلوئے مینا
> ہچکیاں قلقلِ مینا جو ہے لیتی ہمدم

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۹).

> سننے والوں کے نہ کیسی طرح پھنسیں طائرِ دل
> دامِ صیاد کا لچھا ہے تری تانوں کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۲). ۶. ایک قسم کی مٹھائی جس میں مثل ریشم کے کھانڈ کے باریک تار ہوتے ہیں جنھیں (ریشم کے لچھے کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). ۷. حلقہ ، پھندا ، پھانسا ، رسی وغیرہ کے متعدد پھیروں سے بنا ہوا پھندا

دو بیلوں کے کندھوں پر ماچی رکھی اور ماچی میں دو یا تین ہجر رسی کے ڈال کے لچھا بنایا. (١٩٣٨ ، اردو کی پانچویں کتاب ، اسمٰعیل میرٹھی ، ٢٠). عموماً ایک ہدایت سے آگے کئی ہدایات نکلتی ہیں جو ان کے بڑے بڑے لچھے یعنی (Loops) وغیرہ بن جاتے ہیں. (١٩٩٢ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ٣٦). ٤. (شمشیر بازی) حریف پر ایک ہی وار میں دہری اور تہری مسلسل اور متواتر ضربیں لگانے کا طریقہ جس میں حریف صرف بچاؤ یا داؤ کرتا ہے. چوکا کر کے شیر گھورو لچھے کی چوٹ مار کر ... الی ہر الی بازیں. (١٨٩٨ ، آئین حرب و قوانین ضرب ، ٨٧). [مقامی].

---- باندھنا محاورہ.
مسلسل کہے جانا ، بغیر کسی وقفے کے بکے جانا ، لگاتار بولے جانا. تمام لشکرِ اسلام نے لقا کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا اور لچھا گالیوں کا باندھ دیا. (١٨٩٠ ، طلسم ہوشربا ، ٤ : ٣١٥).

---- بندھنا محاورہ.
لچھا باندھنا (رک) کا لازم ، سلسلہ بندھنا.

اون کی خاموشی میں تو عالم ہے اک تصویر کا
اور جب کی بات لچھا بندھ گیا تقریر کا

(١٨٧٨ ، گلزار داغ ، ٢٦).

---- چھوٹ اکنگ (---- و مع ، کس ا ، ک ، غنہ) امذ.
(شمشیر بازی) بغیر سپر کے صرف تلوار سے مقابلہ کرنے کا طریقہ (ا پ و ، ٨ : ٩٣). [لچھا + چھوٹ (رک) + اکنگ (رک)].

---- چھوڑنا / دینا محاورہ.
(پتنگ بازی) پتنگ کی اڑان میں ایک دم بہت سی ڈور چھوڑ دینا (ا پ و ، ٨ : ١٣٥).

---- کرنا محاورہ.
رسی وغیرہ کے کئی پھیروں سے حلقہ بنانا ، سمیٹ کر حلقہ بنانا. پوشیدہ کمند کو لچھا کیا اور اسی طرح حلقات کمند عمر ثانی پر پھینکے کہ فوراً گرفتار ہوگیا. (١٨٩٦ ، تورج نامہ ، ١ : ٦٥٣).

---- مارنا محاورہ.
(پتنگ بازی) ڈور یا مانجھے کو ہاتھ یا انگلیوں پر لپیٹنا. ڈور یا مانجھے کو اپنے ہاتھ پر لپیٹنے تو اسے "لچھا مارنا" کہتے. (١٩٤٣ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ١٠٠).

لچھ پیٹھا (فت ل ، ی مع) امذ.
پیٹھے کے لچھے کی مٹھائی ، پیٹھے کو کدوکش پر گھس کر لچھا بناتے اور تاربند چاشنی چڑھا کر میٹھا کرلیتے ہیں (ا پ و ، ٣ : ٢١٣). [لچھ (لچھا (رک) کا مخفف) + پیٹھا (رک)].

لچھتا (فت ل ، شد چھ بکس) امث.
(ہنود) پرکیا کی پانچ قسمیں ہیں ، کرتیا : اپنا حال پوشیدہ رکھتی ہے ... تیسری قسم کی عورت لچھتا ہے جو اپنی محبت کا برملا اظہار کرتی ہے اور کوئی خوف نہیں کرتی (آئین اکبری (ترجمہ) ، ٢ : ٢١٢). [غالباً ، س : लक्षिता سے].

لچھمن (فت ل ، سک چھ ، فت م) امذ.
رک : لکشمن ، راجا دسرتھ کے دوسرے بیٹے اور رامچندر جی کے چھوٹے بھائی کا نام.

تیرے تیوں کے ہر کے ہوں رام اور لچھمن
کہ ہے اکالی تجھ لب کی ایک کنھا اور ہی

(١٧٣١ ، شاہ کرنامی ، د ، ٣٠٠). لچھمن ! واقعی تو جتی ہے ، میرے جی کو جیتنا تیرا ہی کام تھا. (١٩١٥ ، آریہ سنگیت راماین ، ٣ : ٨٩٦). [علم].

---- جتی (---- کس نیز فت ج) امذ.
(ہندو) لچھمن (رک) کا ایک لقب جو اس کی فتح مندی کی وجہ سے پڑ گیا

یے دست و پا ہے رام بھو لچھمن جتی نہیں
بے سر ہے فوج تجھ سا جو سیانا ہی نہیں

(١٩١٥ ، مطلع انوار ، ١٠٣). [لچھمن + جتی - جیتا ہوا].

---- ریکھا (---- ی مج) امث.
(کنایۃً) انمٹ لکیر ، ناقابلِ تسخیر حد (تلمیح ہے اس جادوئی دائرے کی طرف جو لچھمن جی نے سیتا کے گرد بنایا تھا). سرسید کے معاصرین کے لیے روایات و مسلمات اور عقاید و تصورات کی لچھمن ریکھا کو الانگنا آسان نہ تھا. (١٩٩٣ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ٥٦). [لچھمن + ریکھا (رک)].

لچھمنا / لچھمنی (فت ل ، سک چھ ، فت م) امث.
ایک جنگلی بوٹی جس کی جڑ چہرۂ انسان کی ہم شکل ہوتی ہے ، نہایت سُن اور بے حس کرنے والی چیز ہے (بعض تسخیر قلوب کے لیے اپنے پاس رکھتے ہیں) ، سگ شکن ، مہرگیاہ ، یبروج (لغات طبی کاپی ، افادۂ کبیر مکمل ، ٢٤٩). [س : लक्ष्मणा].

لچھمی (فت ل ، سک چھ) امث.
١. رک : لکشمی جو زیادہ مستعمل ہے ، دولت نیز دولت کی دیوی.

کہتے ہیں تیتر کے منہ لچھمی ہے سو دولت ہمیں
وصل کی ملتی نہیں وہ بھی بہت جلاتے ہے

(١٧٩١ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ٢٨٧).

دولت ہمارے یار کے قدموں کے ساتھ ہے
لچھمی وہاں گئی وہ جہاں میہمان گیا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٣٣). ملکہ کو دعا دینے لگا کہ ساحری کی دیا بیلے ، جمشید کی کرپا رہے ، میری لچھمی کے سب کام سمپورن ہوں. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا ، ٣ : ٥٥٢). جوتشی پنڈت ہاتھ دیکھیں ، گرہ کوپر دیکھیں ... نوگرہ کا پھیر بتاویں ، لچھمی آوے. (١٩١٠ ، راحت زمانی ، ٣٠). قدیم زمانے کے لوگ اسے لچھمی (لکشمی) شمار کرتے تھے. (١٩٨٢ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ١٠١). **٢. (موسیقی) اٹھارہ ماتروں کی ایک تال کا نام.**

کوئی فن میں سنگیت کے شعلہ رُو
برم جوگ لچھمی کے لے ہر ملو

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٤٣). ان کا ناچ مثل سنگیت لچھمی اور برم کے ہے جو نام تالوں کے ہیں. (١٩١٣ ، محل خانۂ شاہی ، ٨٣). [لکشمی (رک) کا متبادل].

---بغیر/ بن آدر کون کرے کہاوت.
جس کے پاس دولت نہ ہو اس کی کوئی عزت نہیں کرتا (محاورات ہند ؛ نجم الامثال).

---پھل (---فت پھ) امذ.
بیل ، ایک درخت کا پھل ، سری پھل . بیل .... اس کو لچھمی پھل بھی کہتے ہیں اور سری پھل اور بیل پھل بھی نام ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵۰۵)۔ [لچھمی + پھل (رک)].

---دیوی (---ی مج) امث.
(ہندو) دولت کی دیوی ، مال و دولت ، سرمایہ. قبول صورت لڑکی کو لچھمی دیوی کی بھینٹ چڑھا دیا تھا. (۱۹۳۲ ، انور ، ۲۳)۔ [لچھمی + دیوی (رک)].

---گھر میں اُترنا محاورہ.
(ہندو) رک : لچھمی گھر میں آنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---گھر میں آنا محاورہ.
۱. (ہندو) دولت کا گھر میں آنا ، کسی صاحب اقبال کا گھر میں آنا ، خود صاحب اقبال ہونا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات) . ۲. مبارک قدم بہو یا بیوی کا گھر میں آنا نیز بیٹی پیدا ہونا.

مرے گھر میں آئی جو وہ لچھمی
یہ ویرانہ دولت سرا ہو گیا

(۱۸۸۹ ، دیوان عنایت و سفلی ، ۱۳)۔

---نارائن کرنا محاورہ.
(ہندو) کھانا شروع کرنا ، بسم اللہ کرنا (کھانا شروع کرنے یا کھانے کی اجازت دینے کے موقع پر مستعمل) (فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---وان صف.
(ہندو) صاحب دولت ، دولت مند. وہ لچھمی وان ، سنتان دان ، مریجا دا رکھنے والا بڑا ستوگنی ... تھا. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۶)۔ [لچھمی + وان ، لاحقۂ صفت].

لچھمِین (فت ل ، سک چھ ، ی مع) امث.
(ہنود) وہ دنیا جو عروس کی شکل میں دریا سے ظاہر ہوئی اور تمام عالم کے لیے سرمایۂ عشرت مہیا ہو گیا (آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۷)۔ [لچھمی (رک) + ن ، لاحقۂ نسبت].

لچّھن (فت ل ، شد چھ بفت) امذ.
۱. آثار ، نشان ، علامت ، شناخت جس سے کسی شخص کے حالات یا انجام کا اندازہ ہوسکے بیشتر جمع کے طور پر مستعمل؛ اتنے لچھن اور نشان فراست کے. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۷۶)۔

بگڑی ہے اس طرح وہ پرفن
سارے ہیں خرابیوں کے لچھن

(۱۸۸۲ ، تفسیر عفت ، ۴)۔ ناک کے نیچے یہ قدرتی لچھن ہے یہ اورگواہی دے رہا ہے کہ یہ وہی ہے. (۱۹۰۵ ، حور عین ، ۲:۱۳۶)۔ ہندوستان کی سب بولیوں میں کوئی ایک لچھن ایسا پایا جاتا تھا جس پر ان میں سے ہر ایک کو پرا کرت کہا گیا. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۹)۔ ۲. علامت ، نشانی ، چال ڈھال ، طور طریق ، عادت ، خصلت ، اعمال ، کرنی ، کرتوت (عموماً بُرے معنوں میں مستعمل).

تری لچھن بری لچھن کہ نا کر منج سیتی بات
پنوں سیتی پنوں سیتی پیالا منج پلانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۵)۔ ماں باپ بہن بھائی انھوں پھر سمجھایا کرتے کہ بیٹا ! تیری جورو کے لچھن بہت برے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۱۸)۔ نوجوان لڑکے اکثر اسی مکتب سے خرابی کے لچھن سیکھتے .... ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۴)۔ خدا خیر کرے اس کے لچھن تو اچھے نہیں معلوم ہوتے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۵۸)۔ واقعی امرا کے بھی لچھن ہوتے ہیں. (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۷۷)۔ ۳. برتاؤ ، سلوک ، رویہ ، طرز ، سبھاؤ (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۴. گن ، وصف ، خوبی ، اچھائی ، صفت ، بڑائی.

دونی کے اُلھ کئے تھے اُن سے لچھن
وہ اس میں تھا یہ اوس میں جوں دو درپن

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۱۳)۔ تب سبھوں کو اس نے برہ بیوگی کے لچھن بتلائے. (۱۸۰۱ ، مادھونل اورکام کندلا ، ۵۳)۔ یہ گن اور یہ لچھن خالی جانے والے تھوڑے ہی ہیں. (۱۹۱۸ ، سراب مغرب ، ۴)۔ ۵. رنگ روپ ، رونق ، حسن.

کیتی ہوں چک کسوٹی رنگ و روپ جو پرکھنے
پیو سور سا جھلکتا پتیس لچھن سی جم جم

(۱۶۷۲ ، علی عادل شاہ ثانی ، ک ، ۱۳۳)۔ ۶. اقبال.

جو اسباب صدقے کے کیجے بہم
تو لچھن بڑھیں رام جی کی قسم

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر پری پیکر ، ۱۳)۔ ۷. عیب ، کلنک ، اوگن ، بدنامی نیز لچھن (فرہنگ آصفیہ). [ب : लच्छन].

---بُھول جانا محاورہ.
درست ہو جانا ، بُری حرکتوں سے باز آنا. خلیل خاں کو ایسا سیدھا نوک دم کر دے گی کہ خلیل خاں اپنے لچھن بھول جائیں. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۴۴)۔

---پکڑنا محاورہ.
بُری عادتیں سیکھنا ، بدوضع طریقہ اختیار کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---جھڑ جانا/ جھڑنا محاورہ.
۱. پہلے کی رونق ، اقبال مندی یا رنگ روپ نہ رہنا ، حسن و دولت وغیرہ کا زوال پذیر ہونا ؛ شامت آنا.

چہرہ اُتر رہا ہے نقشے بگڑ گئے ہیں
کچھ ان دنوں تو تیرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۱۵۱)۔

گرتی ہے رخ صاف سے افشاں
روز لچھن تمہارے جھڑتے ہیں

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر ، ۳ : ۳۰۶)۔

---سُدھَرنا محاورہ.
بُری عادتیں ختم ہونا ، اعمال درست ہونا ، راہِ راست پر لگ جانا. کاش تیرے منہ کی بات راستہ آئے اور اس کے لچھن سدھر جائیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۸۰).

---سے جَھڑ پَڑنا محاورہ.
بے رونق ہو جانا ، ترو تازگی جاتی رہنا ، توقیر گھٹ جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---سے جَھڑ جانا/جَھڑنا محاورہ.
رک : **لچھن جھڑ جانا ، بے رونق ہو جانا.**

پھولوں کے ان دنوں میں لچھن سے جھڑ رہے ہیں
شاید کہ اس پری کے دامن سے جھڑ رہے ہیں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۱).

کہاؤ اچھا نہیں منہ پر رونق
تیرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں کیوں

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۶۸).

---سیکھنا محاورہ.
بری عادتیں سیکھنا ، بری وضع یا طریقہ اختیار کرنا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَچّھہ (فت ل ، شد چھ بفت) امذ.
۱. رک : **لچھا.**

اگر پُرپیچ و تاب اوس زلف کے سودے میں کھاوے دل
ہر یک دم آہ کا لَچّھہ سیہ مختول بن جاوے

(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۶۸). ہمراہ لچھہ ہائے پیاز کے بگھار دیوے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۶۳). ۲. **متواتر ضرب جو ایک ہی تلوار سے لگائیں** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [لچھا (رک) کا ایک املا].

---اَنی (---فت ا) امذ.
(شمشیر بازی) انی مار کے اپنے چھرے کی باڑھ (نوک) حریف کے بائیں طرف اور قبضہ داہنی طرف لے جا کے اپنا داہنا ہاتھ اس کی داہنی طرف اور بایاں ہاتھ اس کے بائیں طرف لے جا کے پھر دونوں ہاتھوں کو بطور جھکائی کے دکھا کے اپنے داہنے کو بائیں گردش سے اپنے داہنے شانہ پر لا کر انی مارنا (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷). [لچھہ + انی (رک)].

---باہَرہ (---فت ہ ، ر) امذ.
(شمشیر بازی) باہرہ طمانچہ بائیں کمر مار کے ہاتھ اپنی طرف گھسیٹ کے باہرہ مارنا (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷). [لچھہ + باہر (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

---سَر کا امذ.
(شمشیر بازی) اپنے دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے زمین پر ٹیک کے پھر وہاں سے ہاتھ اٹھا کے انی مارنا اور اپنے چھرے کی باڑ حریف کے منہ کے قریب دکھا کے سر مارنا (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷).

---کَمَر بائیں (---فت ک ، م ، ی مع) امذ.
(شمشیر بازی) اپنے داہنے ہاتھ کو مع چھری حریف کے بائیں طرف الٹی گردش دے کے بائیں کمر مارنا (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰۷). [لچھہ + کمر (رک) + بائیں (رک)].

لَچھی (۱) (فت ل) است.
(خراطی) **کھراد پر ابتدائی اور موٹی چھلائی کرنے کا لمبے پھل کا اوزار ، لنہا** (ا پ و ، ۱ : ۱۷۵). [مقامی].

لَچھی (۲) (فت ل) است.
خون اور پانی ملنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लसिका]

لَچّھی (۱) (فت ل ، شد چھ) است.
۱. رک : **لچھا معنی نمبر ۱ ، سوت ، تار وغیرہ کی لپٹی ہوئی تھئی ، چھوٹی انٹی.**

میاں صاحب یہ اچھا قافیہ تھا ڈھونڈ کر باندھا
کمر ہے یار کی یا بل پڑا ریشم کی لچھی کا

(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۱۰۶). خالہ بی سردیوں کی لمبی راتوں میں ریشم کی لچھیاں لیے خوبصورت پھول بنایا کرتیں. (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۲۱۰). ۲. **گول کٹی ہوئی پیاز.** ایک چھٹانک گھی میں پیاز کی لچھی کتر کر ہلکی بریان کر کے رکھ دیں. (۱۹۳۳ ، ناشتہ ، ۳۷). ۳. **ہاتھ ، کان وغیرہ کا ایک قسم کا زیور.** پانوں میں پائے زیب ، لچھی ، چوڑیاں اور پور پور چھلے چٹکیاں. (۱۸۷۹ ، زینت العروس ، ۵۹). ۴. **لڑی ؛ (مجازاً) کسی کام یا بات وغیرہ کا تابڑ توڑ اور متواتر سلسلہ.**

ہاتھ سے اپنے مرے اشک کیے پاک اس نے
لچھیاں موتیوں کی ہو گئے آنسو میرے

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۱۶۲). [لچھا (رک) کی تصغیر].

لَچّھی (۲) (فت ل ، شد چھ) است.
پنجابی لوک گیتوں کی ایک صنف ، پنجابی زبان کا ایک گانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [پن].

لَچّھے (فت ل ، شد چھ) امذ.
لچھا (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل. اس تنگ گلی میں ... دھاگے کے الجھے ہوئے لچھے پڑے رہتے تھے. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۸۸).

---دار صف.
۱. **باریک تاروں کے گچھے یا لڑیوں کی شکل کا.** پیاز کو چاہے مُسلّم رکھیں ، خواہ لچھے دار کاٹ لیں. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۷). سڑک پر کانٹوں والی لچھے دار تاریں بچھا کر آمد و رفت کا راستہ بند کر دیا گیا ہے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۵۳). ۲. **حلقے یا پرت والا نیز گھنگریالا.** پائجامہ گل بدن کا لچھے دار پہنے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۳۰۳). اس کے لچھے دار سیاہ بال تھے اور براؤن آنکھیں تھیں. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۴۴). ۳. **مسلسل ، لگاتار ، علی الاتصال ، پے در پے ، تابڑ توڑ ، متواتر (عموماً گال).** اس کے ساتھ ہی

وہ لچھے دار گالیاں دیں کہ بی اماں میں کیا کہوں . (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعے کی ایک جھلک ، ۳۰). انوری کے اس غیظ کا اختتام ایک لچھے دار گل پر ہوتا ہے. (۱۹۸۵ ، فنون ، لاہور ، جون ، ۲۳۵). ۳. (i) جس میں بات سے بات نکلے ، پیچیدہ ، لیسدار ، پیچ در پیچ ، مزیدار یا بناوٹی (عموماً گفتگو وغیرہ کے لیے مستعمل). لچھے دار تقریر کیا معنی ، ابھی میں کل ہی تو ذکر کرتا ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۵۱) وہ لچھے دار فقرے ... وہ آنکھ کا لحاظ اب کہاں. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۱۰۷). وہ دل موہ لینے والی لچھے دار باتیں کرتے رہیں گے. (۱۹۸۵ ، تفہیم اقبال ، ۳۳۳) (ii) (موسیقی) جس میں گٹکری لگے ، شعبے والی (تان). جب وہ گاتی لچھے دار تان اوڑاتی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۱۳). ۵. (کنایۃً) خوبصورت ، خوش رنگ ، سنہرے رنگ کی. کچے کو سالی تیتی نے ایسی لچھے دار موٹریں دیکھی ہوں گی ... جیسے کسی نے ریشم کا تھان کھول کر سڑک پر بچھا دیا ہے. (۱۹۶۸ ، ماں جی ، ۱۰۷).
[لچھے + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---دار آواز امث.
مسلسل آواز جو کہیں رُکے نہیں ، گٹکری ، تان (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لچھے دار + آواز (رک)].

---دینا محاورہ.
(باتوں کو) اُلجھانا ، پیچیدہ بنانا ، بات سے بات نکال کر اُلجھانا ، لفاظی کرنا. وہ باتوں کو اور بھی لچھے دیتے مگر میں نے کہا خیر جانے دیجیے دیکھوں میں آپ کی کتابیں. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۱۶۰).

---کی چوٹوں کا طمانچہ امذ.
(شمشیر بازی) ایک داؤ یعنی اپنے داہنے ہاتھ کو اونچا کر کے دو بار اپنی چھری کو داہنی گردش دے کے حریف کے طمانچہ مارنا (آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۱۰۷).

لَچھیانا (فت ل ، سک نیز کس چھ) ف م.
۱. دھاگے ، ڈور وغیرہ کا لپیٹنا ، ریل یا چرخی پر لپیٹنا ، لچھا بنانا. بائیں ہاتھ ... میں دو کمانیں زہ کی ہوئی اور دو زہ زیادہ لچھیائی ہوئی ، کندھے پر آویزاں رہیں کہ کمان کی ایک زہ بگڑ جائے تو اپاہج نہ رہ جائے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۱۵). ۲. (جلا کاری) برتن کے نلکے کو ہوتھ (باریک مصنوعی موتیوں کی لڑ) سے رنگنا (ا ب و ، ۳ : ۵۱). [لچھی (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَحاظ (فت ل) امذ.
وہ گوشۂ چشم جو کنپٹی کی طرف ہو ، دنبالۂ چشم ، آنکھ کا کویہ (کنپٹی کی طرف) آنکھ کا بیرونی کویہ (مخزن الجواہر ، ۷۳۶).
[ع : (ل ح ظ)].

لِحاظ (کس مع ل) امذ.
۱. (کوئی بات یا امر) نگاہ میں رکھنے کا عمل ، خیال ، دھیان ، توجہ.

جاتا ہے کا ایک ہی ساغر میں سب لحاظ
پینے دو نشا ہوتے دو رہتا ہے کب لحاظ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹). موقع پایا اور وکیل بھیجا کہ میری پہلی خدمتوں پر لحاظ ہو اور قصور معاف ہو. (۱۸۸۳ ، قصصِ ہند ، ۲ : ۱۳۸). ذاتی طور پر مجھے آپ کے خیال سے اتفاق ہے مگر یہ باتیں بھی قابلِ لحاظ ہیں. (۱۹۰۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۶۰۲). ۲. پاسداری ، رعایت ، مروت ، پاسِ ادب ، حفظِ مراتب.

جس وقت نام لیجیے پڑھیے درود بھی
پیرِ مغاں کا چاہیے کچھ تو ادب لحاظ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۵۰).

ہے تمہیں دشمن تو آخر کون ہے
آپ کو پھر اور کس کا ہے لحاظ
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵۸). مزمّل اب بھی جلوت و خلوت میں ان سے لحاظ برتتا تھا. (۱۹۸۱ ، جلتا مسافر ، ۱۵۹). ۳. شرم ، حیا ، غیرت ، حمیّت.

جو سخن بےجا کہے حسرت رکھو اس کو معاف
چھٹ گیا وحشت کے مارے اس دوانے کا لحاظ
(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۵).

خلوت میں ہم ہیں تم ہو کوئی دوسرا نہیں
بے وجہ منھ چھپاتے ہو یہ بےسبب لحاظ
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

اچھا ہے کیجیے پہلی ملاقات کا لحاظ
اک رات کی یہ شرم ہے اک رات کا لحاظ
(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۱۲۷).

آئینے سے ان کو شرم آنے لگی
وہ انوکھے ہیں انوکھا ہے لحاظ
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵۸). ۴. (i) (کسی سے) پردہ ، حجاب ، شرم.

چھپ گیا مہتاب اور کرنے لگا مہر و لحاظ
بےحجابی ہے ہر رو اور رو بہ رو لحاظ
(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۳۱). گل رنگ نے دروازے پر آ کر کہا صاحب آؤ تم سے پردہ کیا ہے ، فقط آنکھ کا لحاظ تھا وہ اٹھ گیا. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۵۱). لحاظ ... کے معنی شرم اور جھجک کے ہیں اور ان معنوں میں یہ خالص اردو کا لفظ ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳۷). (ii) جھجک (دل کی بات کہنے میں) ، رکاوٹ ، تکلف وغیرہ (کسی کام کے کرنے میں).

ہے یہ لحاظ اگر کوئی عریاں نہ دیکھ لے
میں پردے چھوڑ دیتا ہوں تم بےحجاب ہو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۶).

لحاظ ہو تو کنول کب دلوں کے کھلتے ہیں
ہیں اس طرح سے ملو جیسے دوست ملتے ہیں
(۱۹۱۷ ، رشید (پیارے صاحب) ، گلزارِ رشید ، ۷۹). ۵. حیثیت ،

اعتبار (اکثر سے کے ساتھ)۔ ان لحاظوں سے یہ بادشاہ ... "مشرق بان" کہلاتے ہیں۔ (۱۸۳۸، تاریخ ممالک چین (ترجمہ)، ۲ : ۵۵)۔ اس لحاظ میں یہ اثر الکٹریسٹی یعنی برق سے علیحدہ ہے۔ (۱۸۷۷، رسالہ تاثیرالانظار، ۱۱۰)۔ شاہ شجاع نے آزادی تجارت کے لحاظ سے اٹھا دی۔ (۱۹۱۸، شبلی، حیاتِ حافظ، ۵)۔ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو عشق ایک دیوانہ پن ہی تو ہے۔ (۱۹۸۸، غالب آشفتہ نوا، ۳۸)۔ ۳. نگاہ کرنا، دیکھنا، توجہ، غور و فکر۔ لحاظ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دہنی اور بائیں۔ (۱۸۷۳، مطلع العجائب (ترجمہ)، ۸۷)۔ اس شعر کی بلاغت پر لحاظ کرو۔ (۱۹۰۷، شعرالعجم، ۲ : ۹۹)۔ [ع : (ل ح ظ)]۔

---اُٹھانا محاورہ۔

بے حیا بن جانا، شرم و حجاب ترک کر دینا۔

ظفر پلا دے اپنے بھر کے ساغر مے ناب
اگر اُٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ

(۱۸۴۹، کلیاتِ ظفر، ۲ : ۹۳)۔ شریفوں میں یہ دستور نہیں ہے کہ اولاد بڑی ہو جائے تو ماں باپ کا ادب و لحاظ اٹھا دے۔ (۱۸۷۷، توبۃ النصوح، ۱۵۱)۔

کہتے ہیں تیرے دیکھے سے بس بس خدا بچائے
کم بخت سب اُٹھا دیا تُو نے مرا لحاظ

(۱۹۱۱، ظہیر دہلوی، د، ۲ : ۶۱)۔

---اُٹھنا محاورہ۔

لحاظ اُٹھانا (رک) کا لازم، شرم و حجاب ترک ہونا۔

وہ بیٹھتے تھے اوٹ میں جب تک حجاب تھا
پردہ جو اب اوٹھا تو یہ سمجھو اوٹھا لحاظ

(۱۸۷۰، الماس درخشاں، ۱۰۶)۔ صاحب آؤ تم سے پردہ کیا ہے فقط آنکھ کا لحاظ تھا وہ اُٹھ گیا۔ (۱۹۰۲، طلسم نوخیز جمشیدی، ۳ : ۳۵۱)۔

---آنا محاورہ۔

۱. احساس مروت ہونا، مروت کا خیال آنا، ترحم کی نظر ہونا، نظر کرم ہونا۔

پاس ناموس ہمیں کیوں ہو جب اُن کو ہی نہیں
جس نظر سے کہ لحاظ آتے تھا اب وہ ہی نہیں

(۱۸۵۱، مومن، ک، ۲۳۳)۔

کچھ ہمارا نہیں کرتے کبھی اغیار لحاظ
پر تمہارا ہمیں آ جاتا ہے ہر بار لحاظ

(۱۹۰۵، دیوانِ انجم، ۷۰)۔ ۲. شرم آنا، حجاب محسوس ہونا۔ مجکو تو اس سے بات کرتے ہوئے بھی لحاظ آتا ہے (۱۸۹۹، رویائے صادقہ، ۵۸)۔ گاؤں والوں سے بھی مانگتے ہوئے لحاظ آتا تھا۔ (۱۹۱۳، غدر دہلی کے افسانے، ۱ : ۲۹)۔ عورتیں چاہیے بے پردہ ہوں پھر بھی مردوں سے لحاظ آتا ہے۔ (۱۹۸۸، اردو، کراچی، ستمبر، ۴۳)۔

---توڑنا محاورہ۔

رک : لحاظ اُٹھانا، بے حجاب ہو جانا، جھجک مٹانا، حجاب ترک کرنا۔

جام توڑے ہے نہ مانوں گا تجھے زورآور
توڑنا یار کا اے چرخ ستمگر لحاظ

(۱۸۴۶، آتش، ک، ۸۶)۔

ہم نے کہیں بھی ایسا نہ دیکھا سُنا لحاظ
اب تو لحاظ توڑ بھی دو نا کجا لحاظ

(۱۸۷۲، نظام، ک، ۱۳۳)۔

میرا نہیں قصور تمہارا قصور ہے
توڑا ہے تم نے توڑ کے بند قبا لحاظ

(۱۸۸۹، رونقِ سخن، ۱۰۶)۔

---ٹُوٹنا محاورہ۔

لحاظ توڑنا (رک) کا لازم، شرم دُور ہونا، جھجک ختم ہونا۔

اے داغ میکدے میں گئے ہیں جناب شیخ
ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ

(۱۸۷۸، گلزارِ داغ، ۱۱۳)۔

شکر ہے اُس کم‌سخن کا مہر سے
مدتوں میں آج ٹوٹا ہے لحاظ

(۱۹۳۶، شعاعِ مہر، نارائن پرشاد ورما، ۵۸)۔

---جانا محاورہ۔

رک : لحاظ ٹوٹنا، شرم و حجاب اُٹھنا۔

جاتا رہے گا ایک ہی ساغر میں سب لحاظ
پینے دو نشا ہونے دو رہتا ہے کب لحاظ

(۱۸۳۶، ریاض البحر، ۱۰۹)۔

---داری امث۔

پاسداری، مروت، لحاظ خیال۔ کبھی کبھی تو اس کی لحاظ داری سے، اس کے بہت قریب ہو کر، ان کو یہ محسوس ہوتا تھا۔ (۱۹۸۱، چلتا مسافر، ۱۵۹)۔ [لحاظ + ف : دار، داشتن = رکھنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---رکھنا محاورہ۔

۱. دھیان رکھنا، خیال کرنا، توجہ دینا۔

دُکھے دل اُس ستمگر کا نہ اے دل
لحاظ اس کا دمِ فریاد رکھنا

(۱۸۸۸، مضمون ہائے دلکش، ۳۵)۔ اگر ہم اپنے ہم وطن کو اپنے مفاد اور تمتع کی خاطر استعمال کریں اور اس بات کا قطعاً لحاظ نہ رکھیں کہ ہمارے انفرادی عمل کا اثر ہمارے ہم‌وطنوں کی زندگی پر کیا پڑ رہا ہے تو معاشرے میں انتشار پیدا ہوگا۔ (۱۹۸۶، قرآن اور زندگی، ۷۵)۔ ۲. مروت سے پیش آنا، پاس ادب کرنا۔

شرط ہے رکھنا لحاظ اتنے بھی مت ہو بے لحاظ
ساقیی مت بھر او دو گنا جب اینے او بے لحاظ

(۱۸۱۸، انشا، ک، ۱۹۸)۔ ۳. نظر رکھنا، نگاہ کرنا، دیکھنا۔ ہر وقت اپنے مزاج کے اوپر لحاظ رکھیے اور تامل فرمائیے او کسو کام میں شتابی اور جلدی نہ کیجیے۔ (۱۸۰۲، گنج خوبی، ۱۲۳)۔ ۴. شرم و حیا کرنا، حجاب رکھنا، پرہیز رکھنا، احتیاط رکھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

ـــــ رہنا محاورہ.
۱. **پاس رہنا ، مروّت رہنا ، خیال رہنا.**

چیز و ناچیز کا آگاہ کو رہتا ہے لحاظ
سارے عالم میں حقیقت تو وہی ساری ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۲۹). ۲. **شرم و حیا کا قائم رہنا.**

جاتا ہے کا ایک ہی ساغر میں سب لحاظ
پینے دو نشا ہونے دو رہتا ہے کب لحاظ

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۱۰۹).

ـــــ طلب (ـــــ فت ط ، ل) صف.
توجہ چاہنے والا ، توجہ طلب ، غور طلب. اگر ان مسرّات و آلام کے ساتھ کسی جماعت کا تعلق خیال کیا جائے تو ایک اور حالت لحاظ طلب پیدا ہوتی ہے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۹۳). [لحاظ + طلب (رک)].

ـــــ کرنا محاورہ.
۱. **پاس کرنا ، مروّت سے پیش آنا.**

ایک بوسے پہ کبھی دوں نہ دل و جان دونوں
کیوں کرے مول چکانے میں خریدار لحاظ

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۹۳). باتوں سے نہ لطف اٹھانے لگو ، کہ اس سے پیمبر کو ایذا ہوتی ہے ، پیمبر تمہارا لحاظ کرتے ہیں. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۱۳۸). میں تو پھر بھی تمہارا لحاظ کر رہا ہوں. (۱۹۸۵ ، تماشا کہیں جسے ، ۶۵). ۲. **خیال رکھنا ، دھیان رہنا.** اگر تو آخرت کو لحاظ کرے ... تو حرص دنیائے فانی کی تجھ کو نہ رہے گی. (۱۸۰۲ ، خرد افروز (ترجمہ) ، ۱۹) . وہ دعویٰ تقسیم کر سکتا ہے اس امر پر لحاظ کرنے کی ضرورت نہ ہو گی. (۱۸۹۲ ، ایکٹ نمبر ۱۹ ، ۱۱۰). سب سے زیادہ اس کا لحاظ کرو اور سمجھو کہ دنیا کی کسی حالت کو قرار نہیں. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۲۶). ۳. **شرم کرنا ، حیا کرنا.** جہاں آرا جو پہلے ہی دل افروز کے آنے سے شرما گئی تھی ، لطیفہ کی یہ باتیں سن کر اور بھی لحاظ کرنے لگی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۶). ۴. **پردہ کرنا ، حجاب کرنا ، منھ چھپانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . ۵. **دیکھنا ، نگاہ کرنا ، غور کرنا ، توجہ کرنا.** جس قول و فعل میں کہ تو تامّل کر کے نظر سے لحاظ کرے ... تو امانت و خیانت اوس میں شریک ہیں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۰۳). مختصر یہ ہے کہ مخلوقات خداوندی پر لحاظ کرنے سے عالم مادّی اور غیر مادّی کا فرق دریافت میں آ جاتا ہے . (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۵). ۶. **بچنا ، اجتناب کرنا ، پرہیز کرنا.**

چاہیے تجھ سے رہیں بندہ و آزاد ملول
چاہیے تجھ سے کریں کافر و دیندار لحاظ

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۹۳).

ـــــ کے قابل صف.
توجہ دینے کے لائق ، قابل خیال (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ کھو دینا / کھونا محاورہ.
مروّت و ادب قائم نہ رہنے دینا ، شرم ، ادب ، پاس وغیرہ کا قائم نہ رہنے دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــ میں رکھنا محاورہ.
قابو میں رکھنا ، روکنا. وہاں سے نکلنے کے بعد اپنی زبان کو لحاظ میں رکھا ہو گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷).

ـــــ والا صف.
شرم و حیا والا ، بامروّت (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

لِحاف (کس مع ل) امذ.
۱. **اوڑھ کر سونے کی لمبی چوڑی رضائی جس میں زیادہ مقدار میں روئی بھری گئی ہو.**

جسے عشق کی آگ جالی اسے
لحاف اس ککن بُھس نہالی اسے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۴۹).

ڈگڈگا کر اگر کوئی ہووے
تا نہ اوڑھے لحاف کب جیوے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۵). لحاف اور توشک ... میں روئی بھرنا دھنیوں کا کام ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۷). لحاف کے اندر مُونھ ڈھانک کر سونا طب کی رو سے منع ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۳ : ۲۰۵). چاندنی بیگم لحاف کے ڈھیر پر سُن سی بیٹھی رہیں . (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۵۹). ۲. **(مجازاً) غلاف (انگ : Cacoon) .** غوغاء ... ایک ریشمیں بستہ اپنے لیے تیار کر کے جسے لحاف (کیکون) کہتے ہیں ... غافل ہو جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۱۰). ۳. **وہ دوا جو کسی دھات کے اوپر رکھی جائے ، وہ دوا جو کُشتہ کرنے کے وقت کسی دوا کے اوپر رکھی جائے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع : (ل ح ف)].

ـــــ کرنا محاورہ.
لپیٹنا ، پردے میں چھپانا.

اگر ہے ذوق تمہیں پردہ پوشی عالم
پلک کوں موند کے انکھوں پہ تم لحاف کرو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۳۹۰).

لِحافچَہ (کس مع ل ، سک ف ، فت چ) امذ.
چھوٹا لحاف . ایک لحافچہ دو لڑکوں کو ... جن کے پاس بستر نہیں تھا دے دیا. (۱۹۱۱ ، روزنامچۂ سیاحت ، حسن نظامی ، ۳ : ۳۵). [لحاف (رک) + ف : چہ ، لاحقۂ تصغیر].

لِحام (کس ل) امذ.
ٹانکا ؛ (طب) دو ہڈیوں کا باہمی جوڑ جس میں حرکت نہ ہو سکے ، ارتفاق (انگ : Symphysis). لحام اس کو کہتے ہیں جس میں حرکت ظاہری مثل اس کے نہ ہو جیسے کاسۂ سر. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳۲). [ع : (ل ح م)].

ـــــ ذَقَنی کس صف (ـــــ فت ذ ، ق) امذ.
(طب) نچلے جبڑے کے دونوں حصّوں کا مقام اتصال جو ٹھوڑی میں واقع ہے (مخزن الجواہر ، ۷۳۹) . [لحام + ذقن (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــعانی کس صف ، امذ.
(طب) پیڑو کی دونوں ہڈیوں (دائیں اور بائیں) کے آپس میں ملنے کا مقام اتصال (مخزن الجواہر ، ۷۳۶). [لحام + عانہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِحاء (کس ل) امذ.
لکڑی یا درخت کی چھال (انگ: Phloem). لحاء باریک دیوار والے لمبے خلیوں پر مشتمل ہوتا ہے. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۶۱۱). رگیں ، خشبہ ... اور لحاء پر مشتمل ہوتی ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۸۹). [ع : (ل ح ی)].

ـــــنُما (ـــــضم ن) صف.
چھال جیسا ، چھال کی شکل کا. خلیات ٹریکیڑوں کی طرح ہوتے ہیں جن کے گرد لحاء نما بافت ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۲۸۲). [لحاء + ف : نما ، نمودن ـ دیکھنا ، دکھانا].

لِحائی (کس ل) صف.
لحاء (رک) سے منسوب ، چھال کا. جڑ میں کئی خشبی اور لحائی ڈورے ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۵۸۱). [لحا (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــحُزْمَہ (ـــــضم ح ، سک ز ، فت م) امذ.
(نباتیات) چھال کے ریشوں کا لچھا یا پشتارہ (انگ: Phloem Bondle). خشبی اور لحائی حزمے متبادل طور پر ترتیب دیے ہوئے ہوتے ہیں. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۲ : ۶۱۶). [لحائی + حزمہ].

لَحْد (فت ل ، سک نیز فت ح) امث.
۱. قبر کا وہ حصّہ جس میں مردہ رکھا جاتا ہے ، صندوق ، بغلی ، قبر ، مزار.

تمام ترک تاج کیاں کیتے ہیں
تن اپنا لحد کے سیانے دیتے ہیں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۶۱).

دیکھنا اُس کے ذرا توسنِ چالاک کے طور
پھرتا ہے خاک بر لحد پر مری وہ خاک کے طور

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۹۹). مغرب کی طرف مُردے کے رکھنے کے واسطے ایک لحد بنی ہوتی تھی. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۲). معشوقہ سمجھ کر طرح دیتا ہوں ، ورنہ اب تک آغوشِ لحد میں سلا دیتا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۹۲).

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے!
سبزۂ نو رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے!

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۲۶۶). نغمی رونے لگا ، میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا ، لحد تیار تھی. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۲۶). ۲. وہ کم گہرا گڑھا جو گھر وغیرہ میں مُردے کو نہلانے کے لیے کھودا جائے. لحد کھدوائی گئی ، نہلانے کے تختے کو لوبان یا اگر کی دھونی دی گئی. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سیّد احمد دہلوی ، ۷۰). [ع : (ل ح د)].

ـــــبیٹھنا محاورہ.
قبر بیٹھنا ، قبر کا دھنس جانا.

تو بھی لے ابر اٹھائے گا برس کر صدمہ
لحدِ عاشقِ بیکس جو کہیں بیٹھ گئی

(۱۹۰۹ ، جلال (مہذب اللغات)).

ـــــجھَنکانا محاورہ.
مرنے کے قریب پہنچا دینا.

غمِ فراق جو ہر دم لحد جھنکاتا ہے
بہ رفتہ رفتہ مجھے خاک میں ملا دے گا

(۱۸۶۶ ، بزہر ، د ، ۱۷).

ـــــسے اُٹھنا محاورہ.
(عقیدۂ اسلام کے مطابق) قیامت کے روز مُردے کا زندہ ہو کر قبر سے اُٹھنا.

آتش لحد سے اُٹھوں گا کہتا یہ روزِ حشر
مشتاق ہوں میں یار کے حُسن و جمال کا

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۳۶).

ـــــمیں اُتارنا محاورہ.
مُردے کو دفن کرنے کے لیے قبر میں اُتارنا ، دفنانے کے لیے قبر کے اندر لے جانا. صاحبزادوں ... نے مولانا کے رفقاء کے ہمراہ انہیں لحد میں اتارا. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲ مارچ ، ۱۰).

ـــــمیں پانْو لٹکانا محاورہ.
قبر میں پانو لٹکانا جو زیادہ مستعمل ہے ، مرنے کے قریب ہونا.

لحد میں پاؤں تو لٹکائے بیٹھے ہو اے بحر
چلے ہو میکدے چھوڑو بھی یہ چلن اب تو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۹).

ـــــمیں تین دِن بھاری کہاوت.
رک : قبر میں تین دن بھاری ، قبر میں تین دن تک حساب کتاب ہوتا رہتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَحَدی (فت ل ، ح) صف.
۱. لحد (رک) سے منسوب ، قبر کا.

کیا فکر عذابِ لحدی مردہ دلوں کو
ہے اور ہی جھگڑا ترے مقتولِ بقا کا

(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۴۳). ۲. صندوق نما قبر ، وہ قبر جو بغلی نہ ہو. ابوطلحہ آئے ، اور ان ہی نے مدینہ کے رواج کے مطابق قبر کھودی جو لحدی تھی ، یعنی بغلی نہ تھی. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۸۳). [لحد (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَحْظ (فت مع ل ، سک ح) امث.
کنکھیوں سے دیکھنا ، آدھ کھلی آنکھوں سے دیکھنا ، گوشۂ چشم سے دیکھنا (پلیٹس). [ع : (ل ح ظ)].

لَحْظَہ (فت مع ل ، سک ح ، فت ظ) امذ ؛ م ف.
کن انکھیوں سے دیکھنے کا وقفہ ؛ مراد : آنِ واحد ، دم کے دم.

ہوئے تین دن ، تھا جو میں تاب میں
نہیں دیکھیا یک لحظہ کچھ خواب میں

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۲۸۵).

لحظہ یک گزرا و لیکن کچھ اثر
لی دنیا کشتی کا پانی کا اوپر

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۹۳). انسان کو چاہیے کہ ایک لحظہ معانی بندہ کی فکر سے غافل نہ ہے. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۹). جسمِ انسانی تو ہر لحظہ اور ہر آن بکھر رہا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۹۰).

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان

(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۵۷). زندگی ہر لحظہ نیا طور نئی برقِ تجلّی ہے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵۱). [ع : (ل ح ظ)].

ـــــ (بہ) لحظہ م ف.
دمبدم ، ہر دم.

کبھو لطف سے نہ سخن کیا ، کبھو بات کہہ نہ لگا لیا
یہی لحظہ لحظہ خطاب ہے وہی لمحہ لمحہ عتاب ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۲۸).

وہ لحظہ لحظہ تفقد وہ دم بدم الطاف
رضائے خاطرِ یارانِ جاں فشاں کے لیے

(۱۸۹۳ ، دیوانِ حالی ، ۱۳۸).

لحظہ بہ لحظہ ، دمبدم ، جلوہ بہ جلوہ آئے جا
تشنۂ حسنِ ذات ہوں تشنہ لبی بڑھائے جا

(۱۹۳۲ ، شعلۂ طور ، ۲). اپنا ... ابھی تک خاموش تھی ، جرسوں کی آواز لحظہ بہ لحظہ بلند ہوتی جا رہی تھی. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۱۲۵). [لحظہ + بہ (حرفِ جار) + لحظہ (رک)].

ـــــ بھر م ف.
دم بھر ، ایک پل ، تھوڑی دیر.

جل اٹھیے شمع کی مانند قصہ خواں کی زباں
ہمارا قصہ پُرسوز لحظہ بھر تو کہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۱۱).

لَحْم (فت مع ل ، سک ح) امذ.
گوشت.

بہشت کے سو یاقوت سوں بازواں
لحم مشکہ جنت جو خونی رواں

(۱۶۹۹ ، نورنامہ ، شاہ عنایت ، ۳۲).

جلد دی لحم کی تسوین کوتا غاذیہ سے
ایک پردہ میں قوا اخذ کریں اپنا حق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۹).

دیئے کا لحم و شحم و جلد و عظم و مغز
تا کہ بن جاویں گے سب اجسام نغز

(۱۸۳۹ ، آثار محشر ، ۲۵).

لحم ان کا سرا لحم ہے خون ان کا سرا خون
اک دم جو نہ دیکھو ہو سرا حال دگرگون

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۳۲). ابتدا ہی میں لحمِ خنزیر کے مسئلے کو نہ چھیڑتا. (۱۹۰۶ ، مقالاتِ شبلی ، ۸ : ۳۷) ، نئی نئی شکل میں حجم اور وزن اور لحم اور شحم کی حد بندی سے اُکتا کر ... آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے. (۱۹۸۴ ، مصار ، ۱۸۸). [ع].

ـــــ الزّائد (ـــــ ضم م ، غم ا ، ل ، شد ز ، کس ء) امذ.
(طب) بدگوشت ، زائد گوشت. امراض النسا (کانی کالوجی) کے متن میں احکام طمث ... لحم الزائد وغیرہ ... پر نہایت قابلِ قدر فنی ذخیرہ موجود ہے. (۱۹۵۴ ، طبّ العرب (ترجمہ) ، ۷۰۲). [لحم + رک : ال (۱) + زائد (رک)].

ـــــ پارَہ (ـــــ فت ر) امذ.
گوشت کا سلسلہ وار حصّہ ، گوشت کا ٹکڑا ، گوشت. یہ حیلیاں منظم فاصلوں پر ریشک کو سلسلہ وار حصوں میں جنکو لحم پارے کہتے ہیں پھر منقسم کرتی ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۳۰). [لحم + پارہ (رک)].

ـــــ ریشَک (ـــــ ی مع ، فت ش) امذ.
(حیوانیات) گوشت کے چھوٹے چھوٹے ریشے (انگ : Sarco Lyles). بعض دوسرے ریشوں کے اندر ریشکوں کے لحمی عناصر یا لحم ریشک رنگ قبول کر لیتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۷). [لحم + ریشہ (بحذف ہ) + ک ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ زائد کس اضا (ـــــ کس ء) امذ.
(طب) رک : لحم الزائد ، زائد گوشت (مخزن الجواہر ، ۷۳۹). [لحم + زائد (رک)].

ـــــ کَشید (ـــــ فت ک ، ی مع) امذ.
(حیاتیات) گوشت سے نکلا ہوا مادہ ، یخنی ، ماء اللحم (انگ : Meat Entract). اہم اجزا حسبِ ذیل ہیں : پانی ، پیپٹون ، لحم کشید ، لبن کشید ، جلاٹین یا آگرہ. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۲۰). [لحم + ف : کشید ، کشیدن ـــ کھینچنا].

ـــــ مایَہ (ـــــ فت ی) امذ.
(حیوانیات) بین رخنکی مادہ جو ریشکوں کے درمیان ہوتا ہے (انگ : Sarcoplasm). لحمی عناصر یا لحم ریشک رنگ قبول کر لیتے ہیں ، لیکن لحم مایہ (سارکو پلازم) بیرنگ رہ جاتا ہے. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۱۲۳). [لحم + مایہ (رک)].

ـــــ نچوڑ (ـــــ کس مع ن ، و مع) امذ.
رک : لحم کشید. اس قسم کے واسطوں میں عموماً لحم کشید ، لبن کشید ، مختلف پیپٹون ، لحم نچوڑ ، خوناب ، کیسین آب پاشید وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۴). [لحم + نچوڑ (نچوڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

لَحْمِیات (فت مع ل ، سک ح) امذ ، ج.
طب) زیادہ سالماتی وزن والے نائٹروجنی مادے ، ماس ، پروٹین (ماہیت الامراض ، ۱ : ۳۲). [لحم (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

لَحْمُکَ لَحْمی (فت مع ل ، سک ح ، ضم مع م ، فت ک ، فت مع ل ، سک ح) فقرہ.
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل) ترا گوشت گویا میرا گوشت ہے ،

آنحضرتؐ کی حدیث شریف کا اقتباس جس میں حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ہے کہ تیرا گوشت گویا میرا گوشت ہے اور تیرا خون گویا میرا خون الخ.

بیچ میں ہو دونو کا نور یک صفیٰ
تو کہے لحمک لحمی اس مصطفیٰ
(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۷).

لحمک لحمی ہے اس کی شان میں
دوستی اس کی نبیؐ کی جان میں
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰).

لحمک لحمی جس کی شان میں ہے
بھیج اوس جزو مصطفیٰ پہ سلام
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۱۳۷).

ہے جس کو خطاب لحمکِ لحمی کا
ہے رفع کنندہ حشر کی گرمی کا
(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۶۳).

وہ مرتضیٰ کہ کہیں جس کو لحمک لحمی
زبانِ پاک و مبارک سے احمدِ مختار
(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۷۵).

لَحْمَہ (فت مع ل ، سک ح ، فت م) امذ.
(طب) **گوشت کا ٹکڑا** نیز نرم اور سُرخ اُبھار یا الزوق جو ملتحمہ پر عموماً اندرونی گوشۂ چشم میں پیدا ہو جاتی ہے ، ظفرہ کی ضد (جو سفید اور سخت ہوتا ہے) (مخزن الجواہر ، ۷۳۶).
[لحم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَحْمی (فت مع ل ، سک ح) صف.
۱. (i) لحم (رک) سے منسوب ، **گوشت کا ، گوشت کے رنگ وغیرہ سے مشابہ ، پُرگوشت**. طبقۂ ملتحمہ بہ نسبت دیگر طبقات چشم کے زیادہ لحمی (دموی) ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۵۹). اہم لحمی حیوانات میں گائے ، بکری اور بھیڑ شمار ہوتے ہیں. (۱۹۸۳ ، جدید عالمی معاشی جغرافیہ ، ۱۳۸). (ii) (نباتیات) **گودے دار ، گودا رکھنے والا** (پھل ، درخت وغیرہ). سادہ پھلوں کی دو اقسام تمیز کی جاتی ہیں یعنی خشک اور لحمی یا رس دار. (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۲۲۶).
۲. **وہ یاقوت سرخ جس کا رنگ خون سے مشابہ ہو**. یاقوت سرخ کے سات رنگ اس طرح لکھے ہیں (۱) بہرمانی (۲) رمانی ... (۷) لحمی. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۵۶۴). [لحم (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَحْمِیّات (فت مع ل ، سک ح ، شد ی مع بفت) امذ ، ج.
رک : **لحمات ، پروٹین**. تیسرے نظریے کے تحت لحمیات ... پر حرارت کا عمل انسانی نشو و نما کے لیے مضر بتایا گیا ہے. (۱۹۶۵ ، کاروانِ سائنس ، کراچی ، ۳ ، ۲ : ۸۲). معدے میں لحمیات اور چربی بھی ہضم ہوتی ہے. (۱۹۸۱ ، متوازن غذا ، ۱۵).
[لحمی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

لَحْمِیَّت (فت مع ل ، سک ح ، شد ی مع بفت) اث.
گوشت ہونے کی کیفیت ، گوشت کی خصوصیات ، گوشت ہونا. پنڈلیوں اور لختوں سے لحمیت دور ہو چکی تھی. (۱۹۲۰ ، اخوان الشیاطین ، ۲۳۱). [لحمی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَحْمِین (فت مع ل ، سک ح ، ی مع) امذ.
رک : **لحمیات ، پروٹین**. عموماً ملکہ بننے والی شہد کی مکھی کی غذا میں لحمین (Protiens) کی بڑی مقدار شامل ہوتی ہے. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۲۰). [لحم (رک) + ین ، لاحقۂ نسبت].

لَحْمِیَہ (فت مع ل ، سک ح ، شد ی مع بفت) امذ.
لحمیات (رک) کا واحد جو زیادہ مستعمل ہے ، **پروٹین**. دھان کی پیداوار ... میں کاربوہائیڈریٹ زیادہ ہوتا ہے اور لحمیہ روغن وغیرہ کی کمی ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۱۲۸).
[لحمی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَحْن (فت مع ل ، سک ح) امذ.
۱. **سُریلی آواز ، خوش نوائی ، خوش گلوئی ، خوش آوازی**.

داوٗد کا بھی لحن فراموش ہو گیا
اے نے بلا ہی درد ہے تیرے گلو کے بیچ
(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۹).

پڑھو اے حاضرو با لحنِ خوشتر
بروحِ مصطفیٰ سلطانِ اطہر
(۱۸۵۷ ، مثنوی مصباح المجالس ، ۳۹۶).

نہیں میں رنگو لباس ہرگل نہیں تلوّن سے کام بالکل
میں اس چمن میں ہوں لحنِ بلبل کہ ایک صورت ہزار میں ہے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۵۶).

پڑھتے ہیں نماز ایک ہی صف میں وہ خوش ایمان
دل کھینچتے ہیں اس لحن سے پڑھتے ہیں وہ قرآن
(۱۹۱۰ ، فروغِ ہستی ، ۵۷). سوزخوان نعت سے اُٹھ چکے تھے ، ان کے لحن کی گونج ابھی لہو میں گردش کر رہی تھی. (۱۹۸۳ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۱۹۵). ۲. (موسیقی) **نغمہ آہنگ ، راگ ، سُر**. لحن کے معنی سُر کے ہیں ، کوئی چیز عالم تشبیہ میں سُر سے خالی نہیں ہے. (۱۹۳۰ ، گلشنِ ترنم ، ۳). شاعری کا بنیادی لحن عروض اور گرامر کی کتابوں سے نہیں شاعر کی زندگی سے پھوٹا کرتا ہے. (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۹۸).
۳. **اعراب یا بنیادی اصول کی غلطی**. تصریح کیا ہے کتاب ضیا میں ساتھ نہ واجب ہوتے جواب سلام کے بیچ کہنے سلام علیکم کے ساتھ جزم میم کے لفظ سلام میں اس لیے کہ یہ لحن ہے. (۱۸۳۲ ، کتاب معدن الجواہر ، ۶۹). بولا عکرمہ ، کہا مصحف لکھے گئے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو بتلائے ، عثمان اُس میں دیکھے ، اُس کے چند حرفوں میں لحن ہے یعنی اعراب کی خطا ہے. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۸۰۸). ۴. **ایک قسم کا معیوب قافیہ** (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). ۵. (تجوید) **قرآن پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنا** (علم التجوید ، ۵۵). [ع : (ل ح ن)].

ــــ جَلی کس صف (ـــــ فت ج) امذ.
(تجوید) **قرآن پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنے میں بڑی اور واضح غلطی** مثلاً ایک حرف کو کسی دوسرے حرف یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا ، حرف کو گھٹا بڑھا دینا یا ساکن کو متحرک اور

متحرّک کو ساکن کر دینا وغیرہ. لحنِ جلی حرام غلطی ہے ، خواہ معنی بگڑیں یا نہ بگڑیں. (۱۹۶۷ ، علم التجوید ، ۵۵). [لحن + جلی (رک)].

---خَفی کس صف (---فت خ) امذ.
(تجوید) قرآن پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنے میں معمولی غلطی. بعض جگہ تو لحنِ خفی واقع ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات سنگین قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۹ ، علمِ تجوید و قرأت ، ۲۵). [لحن + خفی (رک)].

---داؤُد / داؤُدی کس اضا / صف (---و مع) امذ.
حضرت داؤد علیہ السّلام کی معجزانہ خوش نوائی کی طرف تلمیح ، حضرت داؤد علیہ السّلام کا دلکش لہجہ (جو زبور پڑھنے میں ہوتا تھا) ؛ مراد : دلکش لہجہ ، دل نشیں صوتی آہنگ.

صفیرِ دل دردِ پرور کے آگے
خوش آئے ہے کب لحنِ داؤد ہم کو

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۱۳۳). اپنی دس کنیزوں کو جو فنِ موسیقی میں کامل تھیں اور لحنِ داؤدی سے تاثیر سحر دکھاتی تھیں اپنے پاس بلایا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۹۹). اب عصائے موسیٰ ، لحنِ داؤد ، تعبیر یوسف ...کا کہاں پتا ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۷۷۹). لحنِ داؤدی کی شیرینی اسی قسم کے تلخ پھلوں کو پیدا کرنے کے لیے بروئے کار آتی تھی. (۱۹۸۶ ، اردو گیت ، ۵۳۶). [لحن + داؤد (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُحُوس (ضم مع ل ، و مع) امث.
ایک قسم کا جانور نیز وہ شال جو اس کے بالوں سے بنائی جاتی ہے. لحوس ، اسی نام کے ایک جانور کے بالوں سے تیار کی جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷۳). [ع : (ل ح س)].

لُحُوق (ضم مع ل ، و مع) امذ.
پیچھے پیوستہ ہونا ، اِتّصال ، وصل (دو یا زیادہ چیزوں کا) باہم ملنا ، لاحق یا عارض ہونا. تنگیٔ معاش دیا سبب لحوق حوادث کے سوا سفر کے صورت مفر نہیں ہوتی. (۱۸۳۸ ، بستانِ حکمت ، ۳۱). اس عارضے کے لحوق کو ایک نئے مذہب کے بانی کی طرف ... منسوب کیا ہو گا. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۶۹۱). میرے وزن سے ان کے مال و متاع کے آبگینوں کو لحوقِ ضرر کا احتمال تھا. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۹۱). [ع : (ل ح ق)].

لُحُوم (ضم مع ل ، و مع) امذ ؛ ج.
رک : لحم جس کی یہ جمع ہے ؛ مراد : طرح طرح کا گوشت ، متعدد قسم کا گوشت ، ڈھیر سا گوشت. تناول فرماتے ... جو کچھ حاضر آتا ، لحوم اور فواکہ اور خُبز اور تمر. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۷). [لحم (رک) کی جمع].

لُحُون (ضم مع ل ، و مع) امذ ؛ ج.
لحن (رک) کی جمع.

ہیں عاری وہ ادراک و جذبات سے
نہ ذوقِ اغانی نہ شوقِ لُحُون

(۱۹۶۹ ، مزمورِ میر مغنی ، ۱۷۹). [لحن (رک) کی جمع].

لَحْی (فت ل ، سک ح) امذ.
جبڑا. چودہ استخوان سے لحی اسفل یعنی نیچے کا جبڑا بنایا. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۷). [ع : (ل ح ی)].

لِحْیان (کس مع ل ، سک ح) امث.
رمل کی سولہ شکلوں میں سے ایک جو طالع میں ہو تو سعادت کی دلیل ہے.

توبہ ریاست توبہ فراست ، توبہ مقالت توبہ سیاست
فطرتِ لحیان ، فکرِ جماعت ، حسنِ بیاض و عقلۂ حمرا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۶۸). سولھویں میں لحیان عاقبت سعادت کی خبر دیتا ہے. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۹۹) [ع : (ل ح ی)].

لِحْیانی (کس مع ل ، سک ح) صف.
لحیان (رک) سے منسوب. فرضی اشکال کے لحیانی اور سبائی کا ارتقاء سمجھ میں نہیں آتا. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۱۸۲). [لحیان (علم) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِحْیَت / لِحْیَہ (کس مع ل ، سک ح ، فت ی) امث.
داڑھی ، ریش نیز مونچھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ع : (ل ح ی)].

---التَّیس (---ضم مع ت ، غم ا ، ل ، شد ت ، ی لین) امث.
(نباتیات) ایک پودے کا نام نیز بکرے کی داڑھی. برہانِ قاطع میں لکھا ہے کہ لحیۃ التیس اور ذنب الجبل کا نام ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۸۹). [لحیت + رک : ال (۱) تیس (رک)].

لَحِیم (فت ل ، ی مع) صف.
جس کے جسم پر گوشت خوب چڑھا ہو ، فربہ ، موٹا ، پُر گوشت (عموماً شحیم کے ساتھ مستعمل). طاؤس بہ سر سیمرغ تھا ... عظیم الجثہ اور لحیم و شحیم تھا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۶۸). ایک جن پیدا ہوا ... بڑا لحیم و شحیم ، فربہ جسیم. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۲). یک وقت کئی ہاتھ ایک لحیم و شحیم آدمی کی طرف اٹھے جو تنہا کوچ پر بیٹھا تھا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۵). [ع : (ل ح م)].

---شَحِیم (---فت ش ، ی مع) صف.
نہایت موٹا ، بہت ہی فربہ. میں داخل ہوتا ہوں تو ایک دم سے ایک لحیم شحیم ہاتھی کھڑا دکھائی دیتا ہے. (۱۹۸۰ ، زمیں اور فلک اور ، ۹۶). [لحیم + شحیم (رک)].

لِحْیَہ (کس مع ل ، سک ح ، فت ی) امث ؛ امذ.
داڑھی ، ریش. لحیۂ شریف مثل لحیۂ مبارک حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہِ وَسَلّم انبوہ تھی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۹۳). ایک شخص مسن باریش ، سفید لحیہ دراز ممیز عمّاز. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۸۱).

یہ لحیۂ متبرک وہ ریشِ قاضی ہے
کہ جس میں جہان کے کل ہی گئے سر عقل

(۱۹۱۳ ، صحیفۂ ولا ، ۱۱۶). حاجی صاحب معہ اپنے لحیم و شحیم اور لحیہ و شوارب کے رونق افزائے کُرسیِ صدارت ہوئے. (۱۹۳۳ ، سید محفوظ علی ، مضامین ، ۱۰۱). [ع : (ل ح ی)].

لَغ (فت ل) امذ. (قدیم)
لقا کبوتر.

سر آ لغ کا جا دُم کوں پھڑنے لگیا
گیا ہوش لوٹن نے لڑنے لگیا

(۱۶۵۷ء، گلشنِ عشق، ۳۸)۔ [مقامی]۔

لَخت (فت ل، سک خ) امذ.
۱. ٹکڑا، جزو، (کسی چیز کا) حصہ.

لختِ دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
داغِ دل مہر سر مکتوب ہے

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۲۰۹)۔

طرّہ یہ گل کے ربجھے ہو تم گیا ایدھر تو آؤ
یاں لختِ دل میں تارِ مژہ میں پرو چکا

(۱۷۹۵ء، قائم، د، ۳۰)۔ میں نے بارہا دیکھا ہے ابر کے لختوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ایک پارۂ ابر ہے۔ (۱۸۳۳ء، مفتاح الافلاک، ۷۰)۔

زہرا کے جگر کا جگر اس وقت ہے صد لخت
دل پر شہِ مظلوم کے سنگ آتا ہے اور سخت

(۱۸۷۵ء، دبیر، دفترِ ماتم، ۶: ۸۳)۔ **۲. مقدارِ قلیل ۔ لوہے کا گرز** (پلیٹس ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔ [ف]۔

--- جگر کسر اضا(--- کسر ج، فت گ) امذ.
جگر کا ٹکڑا ؛ مراد : بیٹا، بیٹی، اولاد یا ذرّیت کا کوئی فرد.

حضرتِ فاطمہ کا لختِ جگر
مہرِ بُرجِ اسد شہِ بے سر

(۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۶)۔ مجھے اطمینان دلاؤ کہ میرے اس لختِ جگر کی فرمانبرداری میں تم لوگوں کو عذر نہ ہو گا۔ (۱۸۹۹ء، فلورا فلورنڈا، ۵۳)۔ وہ حضورِ اکرم کے نواسے خاتونِ جنت کے لختِ جگر ہیں۔ (۱۹۱۹ء، جوہرِ قدامت، ۱۱۹)۔

ہو مبارک باد کا غُل کیوں نہ گلستاں میں
لختِ دل، لختِ جگر یعنی پسر پیدا ہوا

(۱۹۸۲ء، ط ظ، ۱۳۹)۔ [لخت + جگر (رک)]۔

--- دل کسر اضا(--- کسر د) امذ.
۱. رک : لختِ جگر جو زیادہ مستعمل ہے۔

وہ محرّم جس میں حضرتِ فاطمہ کے لختِ دل
صرف کر بیٹھے رہِ خالق میں اپنا نقدِ جاں

(۱۹۳۷ء، ا ا (محمد اسماعیل)، سلہٹ میں اردو، ۱۳۳)۔
۲. قلب و جگر کی کاوش سے کہا ہوا شعر یا لکھی ہوئی نثر. جو کچھ اپنے نقوش کاغذ کے دامن پر پھیلا سکتے تھے وہ حاضرِ خدمت ہیں، یہ لختِ دل ہیں، ان پر مالِ تجارت کا دھوکا نہ ہو۔ (۱۹۳۲ء، مقالاتِ ماجد، ۲۰۳)۔ [لخت + دل (رک)]۔

--- لَخت (--- فت ل، سک خ) صف؛ م ف.
پارہ پارہ، پاش پاش، ٹکڑے ٹکڑے.

ماری باد کشتی کوں ڈونگر پر سخت
ہوئی کشتی اس پہاڑ پر لخت لخت

(۱۶۴۹ء، خاورنامہ، ۳۷۰)۔

سبز جھپرے نے تیرے اے سبز بخت
زہرِ قاتل ہو گیا جیو لخت لخت

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۵۹)۔

کس درجہ تیغِ عشق کی بھی چوٹ سخت ہے
دل جس سے پاش پاش جگر لخت لخت ہے

(۱۸۶۶ء، یزیر، د، ۹۳)۔

کرتا ہوں جمع، پھر جگر لخت لخت کو
عرصہ ہوا ہے، دعوتِ مژگاں کیے ہوئے

(۱۸۶۹ء، غالب، د، ۲۲۵)۔ قدرت ... نجانے کیوں پورے نظامِ عالم کو لخت لخت کرنے پر تُلی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۹ء، سمندر اگر میرے اندر گرے، ۶۳)۔ اف: کرنا، ہونا۔ [لخت + لخت (رک)]۔

لُخت (ضم ل، سک خ) صف.
برہنہ، ننگا. اُنہوں نے ایک معزز مسلمان ڈپٹی کلکٹر کو اپنی کوٹھی پر سے آدھی رات کو بالکل لُخت کر کے ... نکالا تھا. (۱۹۷۳ء، سوانحِ عمری و سفرنامۂ حیدر، ۳۵)۔ [ف]۔

لَختک دار (فت ل، سک خ، فت ت) صف.
چھوٹے چھوٹے گوشت کے ٹکڑوں یا حِصّوں پر مشتمل. یہ توانہ سادہ ہوتا ہے، نہ لختک دار ہوتا ہے اور نہ حصّوں میں منقسم شدہ (۱۹۳۱ء، نسیجیات، ۱: ۳۲)۔ [لخت + ک (لاحقۂ تصغیر) + دار، داشتن = رکھنا]۔

لَختہ (فت ل، سک خ، فت ت) امذ.
۱. منجمد خون یا بلغم کا لوتھڑا، گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا جو دیکھنے میں خون معلوم ہوتا ہو. بلغم غلیظ گلے میں اور منھ میں آ کر اٹکا ... جواہر نے اپنی دو اونگلیاں منہ میں ڈال کر لختہ بلغم کو نکالا. (۱۸۹۶ء، سوانحاتِ سلاطینِ اودھ، ۱: ۲۰۰)۔

لختے لہو کے مُنہ سے اُگلنے لگے شریر
گویا تھا اس کا ریزۂ الماس سے خمیر

(۱۹۲۷ء، شاد عظیم آبادی، مراثی، ۲: ۶۲)۔ **۲. (جگر وغیرہ کا) گوشہ جو آگے کو نکلا ہُوا ہو.** بایاں لختہ ... دائیں لختہ کی جسامت کا صرف تقریباً چھٹا حصّہ ہوتا ہے۔ (۱۹۳۳ء، احشائیات (ترجمہ)، ۲۰۹)۔ [لخت (رک) + ہ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

--- ذَنَبی کسر صف(--- فت ذ، ن) امذ.
جگر کا وہ گوشہ جو پچھلی سطح پر تین زیریں صدری فقروں کے مقابل واقع ہے۔(انگ : **Caudate Lobe**). بائیں حصّہ کو دو نسبتہً چھوٹے لختوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، جو لختہ مربعہ اور لختۂ ذنبی کے نام سے موسوم ہیں۔ (۱۹۳۳ء، احشائیات (ترجمہ)، ۲۰۹)۔ [لختہ + ذنبی (رک)]۔

--- لَختہ (--- فت ل، سک خ، فت ت) صف.
رک : لخت لخت. زریں لختہ لختہ ہو کر نیچے گر پڑیں۔ (۱۸۵۵ء، غزواتِ حیدری، ۲۳۳)۔ گولہ جو سحر کا پڑا ابر لختہ لختہ ہو گیا۔ (۱۹۰۲ء، طلسمِ نوخیزِ جمشیدی، ۳: ۴۹۲)۔ اف : کرنا، ہونا۔ [لختہ + لختہ (رک)]۔

۔۔۔مُربعہ کس صف (۔۔۔ضم مج م، فت ر، شدب بفت، فت ع) امذ.
جگر کا دایاں لختہ جو کسی قدر مربع شکل کا ہوتا ہے۔ (انگ : Quadrate Lobe). لختۂ مربعہ جگر کی زیریں سطح پر واقع ہے. (۱۹۳۹ ، احشائیات (ترجمہ) ، ۲۰۹). [لختہ + مربع (رک)، ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَخْتی (فت ل ، سک خ ، فت ت) امذ.
ایک بوٹی کا نام جو زیادہ‌تر افغانستان کے پہاڑوں میں ہوتی ہے. لختی اور جوڑتوڑ کے حالات بھی اسی سے لئے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۱ : ۵۳). [پشتو].

لَخَر لَخَر (فت ل ، خ ، فت ل ، خ) امت.
رک : لغ لغ. کوئی پیاسا کبوتر پانی کو دیکھ کر چونچ کھولے لخر لخر کر رہا ہو. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۱۷۵). اف : کرنا. [لغ لغ (رک) کا بگاڑ].

لَغْ لَغْ / لَخْلَخ (فت ل ، سک خ / فت ل) (الف) صف.
دبلا پتلا ، لاغر ، ضعیف (فرہنگِ آصفیہ). (ب) امت. بھوک یا پیاس کی شدت سے نڈھال ہو کر خشک گلے سے "لغ لغ" کی آواز نکالنا. ہمارے دونوں وقت ملتے یہ لوگ لغ لغ کرتے ہوئے آئے. (۱۸۹۶ ، شاہدِ رعنا ، ۱۵۳). ستارے دل کا بھوکا پیاسا لغ لغ کرتا آیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۵). اف : کرنا. [حکایت الصوت].

لَخْلَخا (فت ل ، سک خ ، فت ل) امذ ؛ = لخلخہ.
۱. (طب) تقویتِ دماغ نیز رفعِ بیہوشی کے لیے خاص مقرر اجزا سے بنائی گئی خوشبو نیز اس خوشبو کا ظرف (جس میں رکھ کر اسے سنگھاتے ہیں).

مرضع لیا لخلخا شہریار منگا بھیج تازی ہوا شہ سوار

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۹). عود سوز اور لخلخے روشن تھے ، جیدھر کی کروٹ لیتا دماغ معطر ہو جاتا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۷).

تلو ان کے تلوے میں عطرِ حنا ہو طیّار کافور کا لخلخا

(۱۸۹۳ ، قصۂ ماہ و اختر قصہ پری پیکر ، ۲۰). مریضوں کو غشی ... سے ہوش میں لانے کے لیے اس کا بخار (لخلخہ) استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲). وہ دریچے کے سامنے بیٹھی لخلخا سونگھ رہی تھی. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۱۰۳). ۲. قمقمہ ، قندیل (فرہنگِ آصفیہ). [لخلخہ (رک) کا ایک املا].

لَخْلَخانا (فت ل ، سک خ ، فت ل) ف ل.
بھوک یا پیاس کی شدت سے نڈھال ہونا ، حلق خشک ہونا ، بھوک یا پیاس سے تڑپنا. کہیں کہیں جانور جو نظر آتا ، لخلخاتا پانی کی تلاش میں پھڑپھڑاتا. (۱۸۸۸ ، طلسمِ ہوشربا (انتخاب) ، ۳ : ۱۷۱). بلبل ... پر پھیلا چونچ کھول آنکھیں بند کر منہ کھول لخلخانے لگی. (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۴۷). کبوتر اور کبوتری ... لخلخائے تو ان کی تھوڑیوں کے نیچے پھڑکتا ہوا گوشت اس کی نبض سے ہم‌آہنگ ہو جاتا. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۳۵۷). [لغ لغ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر و تعدیہ].

لَخْلَخَہ (فت ل ، سک خ ، فت ل ، خ) امذ.
۱. رک : لخلخا. خوشبودار گھنگریالے بالوں کا لخلخہ بنا کر جلد جلد اس کے نتھنوں سے لگایا. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ، مارچ ، ۳۰). ۲. قمقمہ ، قندیل ، اگردان وغیرہ. ایک تخت پر بیٹھ کر چاروں طرف اپنے خوشبو کے لخلخے روشن کیے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۵۵). ۳. دھیان ، خیال ، دھن ، تشنگی. ہر وقت وہی دھن تھی ، اسی کا لخلخہ تھا کسی کام پر جی نہیں لگتا تھا. (۱۹۰۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۳۹). ۴. مرتبہ ، حیثیت ، کروفر ، ٹھسا. ان کا جانشین صرف شورش کاشمیری کو کہہ سکتے ہیں جو اس لخلخے کا آدمی تو نہیں لیکن ... کوئی بھی اس سے قدم ملا کر نہیں چل سکتا. (۱۹۷۳ ، جہانِ دانش ، ۳۳۳). [لخلخا (رک) کا ایک املا].

۔۔۔انگیز (۔۔۔فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
خوشبو پیدا کرنے والا ، خوشبودار ، معطر.

ہر فضا ہے جو لخلخہ انگیز آگرہ کو بُواز اگر دیکھا

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۵۰). [لخلخہ + ف : انگیز ، انگیختن - اٹھانا ، ابھارنا].

۔۔۔آرا صف.
لخلخہ سجانے والا ، خوشبو پھیلانے والا.

مشک بیزی عنبر آمیزی کرے زلفِ نگار

عطر سارا لخلخہ آرا صبا ہووے مدام

(۱۸۲۷ ؟ کلیاتِ پروانہ ، ۳۳). [لخلخہ + ف : آرا ، آراستن - سجانا ، آراستہ کرنا].

۔۔۔آمیز (۔۔۔ی مج) صف.
جس میں لخلخہ ملا ہوا ہو ، خوشبودار. صبح کا سہانا سماں ، بادِ گل بیز و لخلخہ آمیز مرغانِ خوش نوا اشجار پُربہار پر فرطِ طرب سے چہکتے تھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۹۰). [لخلخہ + ف : آمیز ، آمیختن - ملانا].

۔۔۔باندھنا محاورہ.
لفاظی کرنا ، ڈینگ مارنا. قبض روح کی سختی کی نسبت مولویوں نے وہ لخلخے باندھے کہ سننے والے مارے ڈر کے مرنے کا رخ ہی نہیں کرتے تھے. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۸ : ۳). اس میں لسانی و لفاظی کے نہ لخلخے باندھے ہیں نہ ... مبالغہ اور غلو کیا گیا ہے. (۱۹۸۸ ، دبستانِ لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۱۰۲).

۔۔۔سائی امت.
لخلخہ ملنا ، لخلخہ آمیزی.

کرتی ہے صبا آ کے کبھی مشک فشانی

کرتی ہے نسیم آ کے کبھی لخلخہ سائی

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۰۵). [لخلخہ + ف : سائی ، سائیدن - رگڑنا ، ملنا].

۔۔۔سنگھانا ف م ، محاورہ.
چند خوشبودار چیزوں کے مجموعے کو کسی مریض کو سنگھانا.

قرآن کی ہوا دی لخلخہ سنگھایا دیر کے بعد ہوش آیا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۰). اس کا سانس رُک گیا ، لیکن پھر جیسے لخلخہ سنگھا دیا ہو کسی نے. (۱۹۸۹ ، پرالا قالین ، ۲۰۹).

---سُونگھنا ف ل.
لخلخہ سنگھانا (رک) کا لازم. لخلخہ سونگھنے کی کیا ضرورت تھی. (۱۹۷۱ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۶۲).

لَخ لَعْنَت (فت ل ، سک خ ، فت ل ، سک ع ، فت ن) کلمۂ زجر و توبیخ.
کسی شخص سے اظہار بیزاری اور نفرین کے موقع پر اس کی طرف پھیلا ہوا ہاتھ دکھلا کر کہتے ہیں (خصوصاً اہل سندھ کا روزمرّہ). پھر تو قلم پر لخ لعنت ، میں بھی ڈراما ہی دیکھوں گی. (۱۹۶۹ ، جنگ ، کراچی ، ۳ جولائی ، ۳). [ع : لخ ـ طمانچہ + لعنت (رک)].

لَد (۱) (فت ل)
لدنا (رک) کا فعل امر ؛ **تراکیب میں مستعمل.**

---پَت (---فت پ) صف.
لدا ہوا ، بھرا ہوا.

دلہن کی طرح شاخیں پھولوں سے لد پت
ہے ہر پھول پتے میں بے حد طراوت

(۱۹۸۵ ، فلسفۂ اخلاق ، ۱۰۱). [لد + پت (تابع)].

---پُھنْدا (---فت پھ ، سک ن) امذ.
ایک قسم کی گانٹھ جو ملّاح لگا دیتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لد + پھندا (رک)].

---پَھنْد جانا محاورہ.
خوب لد جانا ، بھر جانا. ٹنڈ منڈ درخت گلابی مائل سفید پھولوں کے زیور سے لد پھند گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۵۳).

---پَھنْد کَر/کے م ف.
خوب لد کر ، اسباب ساتھ لے کر. جس دن سدا بہار کی لڑکی کل جِن کی پسلی بڑھائی گئی تھی اسی دن لد پھند کے گیا تھا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۰).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **پُر ہو جانا ، بھر جانا.** آموں کے بھی بڑے شائق تھے ، برسات میں پھنسیوں سے لد جاتے تھے. (۱۹۳۲ ، گنج ہائے گراں مایہ ، ۲۰۸). ۲. (أ) **کسی گاڑی یا جانور پر بوجھ کا رکھا جانا ، جانے پر آمادہ ہونا.**

ظہر کے بعد سے ہوتا ہے وہاں خطبہ شروع
عصر کے بعد سے لد جاتے ہیں خیمے بخرگاہ

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۰۸). (اا) **زبردستی سوار ہو جانا.** اس کے کندھوں پر پہاڑ سے لد جاتا ہے. (۱۹۰۷ ، دیہاتی بانکپن ، ۲۳). ۳. (أ) **چلا جانا ، گزر جانا ، بیت جانا ؛ راستہ لینا.** کہنے لگی وہ زمانے لد گئے ، اب لڑکی کو پڑھائیں لکھیں تو کوئی بیاہ کو نہیں پوچھے گا. (۱۹۰۹ ، راج دلاری ، ۱۷). مگر شراب کا زمانہ تو لدگیا. (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) ، رسول عربی ، ۹۳).

(اا) **رخصت ہونا ، ختم ہو جانا ، نیست و نابود ہو جانا.**

مصر و یونان لد گئے روما و بابل پٹ گئے
کم جیا کوئی کسی نے زندگی پائی طویل

(۱۹۳۰ ، بہارستان ، ۹۳). ایک طبقہ ... انگریزی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے کہ اس کی اہمیت کے خاتمے کے ساتھ ہی انگریزی صحافت بھی لد جائے گی. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۲۰۳).
۴. **مر جانا ، انتقال کر جانا ، رخصت ہو جانا.**

ڈیوڑھی ہے یہ امانت خاں کی
لد گئے لوگ مگر نام و نشان چھوڑ گئے

(۱۹۶۲ ، ہفت کشور ، ۲۷۳).

---لَدانا ف ل.
لدنا ، اسباب دھرا جانا ، بار ہونا ، بھرنا. بہت سے جہاز علم ، تہذیب ، ترقی کی کھیپ سے لدلدا کر منزل مقصود کو روانہ ہوئے ہیں. (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۱۲).

لَد (۲) (فت ل) امث.
کسی گوشت پوست دار یا نرم اور ملائم چیز کے بلندی سے گرنے کی آواز ، مرکبات میں مستعمل. [حکایت الصوت].

---سے م ف.
لد کی آواز کے ساتھ (گرنا).

نہ پھر سنبھلا گیا افسوس فوراً گر پڑا لد سے
ہماری آنکھ کی کھڑکی سے طفل اشک جب جھانکا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۷).

---لَد (---فت ل) امث ؛ م ف.
لگاتار لدلد کی آواز ، پے درپے لدلد کی آواز کے ساتھ گرنا. بئیر پہاڑ سے اٹھے ... پٹ پٹ سنی ، لدلد گرے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۲۲). [لد (حکایت الصوت) + لد (رک)].

لَدا (فت ل)
لدنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام ، **تراکیب میں مستعمل.**

---پَھنْدا (---فت پھ ، سک ن) صف مذ (مث : لدی پھندی).
(بوجھ سے) **خوب لدا ہوا ، بوجھ میں دبا ہوا ، اسباب ساتھ لیے ہوئے.** بندن واروں سے سب جہاز پہاڑ لدے پھندے رہیں (۱۸۰۳ ، رانی کیتکی ، ۳۷). میں شہر کوم کی چھوٹی سی سرا میں اترا اور میں نے اپنے خچّر کو پوری طرح سے لدا پھندا پایا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۲۱۱). حسین عورتیں زرق برق لباس پہنے ہیرے موتیوں میں لدی پھندی بیٹھی تھیں. (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۱۳۸). سارے مسافر ایک ایک قمیص میں بیٹھے ہوئے تھے ، ہمیں لدا پھندا دیکھ کر مسکرائے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اپریل ، ۲۷). [لدا + پھندا (تابع)].

---دینا محاورہ.
لدوا دینا ، بار کرا دینا ، اسباب رکھوانے میں مدد کرنا ، چھکڑے وغیرہ پر اسباب دھر دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــلدایا (ـــــفت ل) صف.
لدا ہوا ، لد کر تیار. باربرداری کے جانور جیسے ڈیروں سے لدے لدائے درِ دولت پر موجود تھے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۰۹).
[لدا + لدایا (تابع)].

ـــــہے فقرہ.
(کنایۃً) بے وقوف ہے ، نادان ہے ، کم عقل ہے ، احمق ہے. دیوانگی تک لے زبانِ حال سے کہنا شروع کیا کہ لدا ہے لدا ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳).

لَدالد (فت ل ، ل) امث.
درختوں سے پھلوں کے گرنے کی آواز ؛ دیوار کے ردے کے گرنے کی آواز ؛ کسی چیز کے بلندی سے گرنے کی آواز ؛ کسی سخت چیز کے نرم چیز پر لگاتار گرنے کی آواز ؛ کنوئیں میں گرنے کی آواز ؛ اسباب لادنے کی آواز ؛ کسی نرم یا گودے والی چیز کے پیہم زمین پر گرنے کی آواز (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [لد (رک) + ا (حرفِ اتّصال) + لد (رک)].

لَدان (فت ل) امذ.
لادے جانے کے قابل بوجھ یا گٹھڑی وغیرہ ، بوجھ کی وہ مقدار یا وہ قابلِ برداشت بوجھ جس کا کوئی لدّو جانور متحمل ہوسکے. بورے ایک خچر کا لدان پیٹھ پر لاد کر. (۱۹۶۹ ، سیپ ، کراچی ، ۱۴ : ۵۴). [لدنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

لَدانا (فت ل) ف م.
لادنے میں مدد کرنا ، گاڑی یا چھکڑے وغیرہ پر اسباب دھروانا ، لدوانا (فرہنگ آصفیہ). [لادنا (رک) کا تعدیہ].

لَداوا (فت ل) امذ.
۱. بوجھ ، بار ، اسباب (نوراللغات). ۲. (مجازاً) بھاری چیز ، کپڑوں پر زری وغیرہ کا ایسا کام جس میں پھول پتیاں ایک دوسرے پر لدی ہوئی نہ ہوں قدرے دور دور ہوں. دہلی میں خوش وضع ، نازک و نفیس کام دیکھا جاتا تھا ، لداوے کو ناپسند کرتے تھے. (۱۹۷۱ ، اردو نامہ ، کراچی ، مئی ، شمارہ ۳۹ ، ۸۶).
[لدانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَداوی (فت ل) صف.
لداؤ (رک) کے مشابہ ، ڈاٹ سے بنی ہوئی چھت ، ڈاٹ کا بنایا ہوا. اس واسطے کہ گول شیشہ ہوا کے دباؤ کو ایک لداوی کمان کی مانند متحمل ہو گا. (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۳۶).
[لداو (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لَدّاؤ (فت ل ، و مع) صف.
وہ جانور جس پر بوجھ لادا جائے ، باربرداری یا مال و اسباب لے جانے کے کام آنے والا (جانور). میرا گھوڑا تو مجھ سے لے لیا گیا اور مجھے ایک اسباب والے لداؤ خچر پر چڑھنے کا حکم دے دیا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی (ترجمہ) ، ۴۲). [لد (لدنا (رک) سے) + اؤ ، لاحقۂ صفت].

لَداؤ (فت ل ، و مع) امذ.
وہ چھت جو صرف چونے سے ڈاٹ لگا کر بناتے ہیں ، گنبد نما چھت (اس چھت میں کڑیاں نہیں ہوتی ہیں). یہ چھتہ بھی خوب بنا ہوا ہے ، لداؤ اس چھتے کا بہت اونچا ہے. (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۳۰). بڑی بڑی کمرہ در کمرہ ، حجرہ در حجرہ لداؤ کی عمارتیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۶۷). اگر لداؤ کو ملاحظہ کیجیے گنبد آسمان سے اونچا نظر آتا ہے. (۱۹۰۵ ، یادگار دہلی ، ۷۵). ستونوں ... کے اوپر کا سرا بالکل صاف اور چکنا ہے اور ان کے اوپر کسی قسم کی چھت یا لداؤ ڈالنے کا ارادہ نہیں پایا جاتا. (۱۹۳۲ ، اسلامی فنِ تعمیر (ترجمہ) ، ۲۵). [لدانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

ـــــدار صف.
لداؤ چھت والا ، گنبد نما چھت والا. بیچ کے کمرے کے شمالی اور جنوبی جانب لداؤ دار در ہیں جس کی محرابوں پر شاہجہاں بادشاہ کے مشہور و معروف وزیر علامی سعداللہ کا تصنیف کیا ہوا کتبہ کندہ ہے. (۱۹۲۲ ، سیرِ دہلی کی معلومات ، ۸۷).
[لداؤ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

ـــــکی چھت امث.
ڈاٹ کی چھت ، ڈاٹ کی چنائی کی وضع پر تیار کی ہوئی ریختے کی چھت ، گنبد نما چھت. بازار یہاں وہاں یکساں ہیں مگر اکثر جگہ زانو زانو برف پڑ جاتی ہے اس لیے شہروں میں بازاروں کو لداؤ کی چھتوں سے پاٹتے ہیں. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۵). امام باڑے کے لداؤ کی چھت جو کڑا دے کے بنائی گئی ہے ... اتنی بڑی لداؤ کی چھت سازی دنیا میں کہیں نہیں ہے (۱۹۲۶ ، شرر ، مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ، ۹۷). عاشورہ خانہ آصفی کی لداؤ چھت اپنے طول و عرض اور وسعت و کشادگی کے لحاظ سے بے مثل ہے. (۱۹۷۵ ، لکھنؤ کی تہذیبی میراث ، ۲۵۱).

لَدائی (فت ل) امث.
۱. لادنے جانے کا کام یا عمل ؛ لدا ہوا سامان. آدھا تو میں نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اتار ڈالا ، لدائی تم دیکھ رہی ہو. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۳۰). ۲. لادنے کی اُجرت یا کرایہ. اگر زیادہ ہوتا فاصلے کا اور بڑا خرچ لدائی اور غیر واجبی محصول جو اس ملک میں ایسٹ انڈیا کی شکر پر لیا جاتا ہے مانع و حارج نہیں ہوتے ... انگریز دست کاروں کی بنائی ہوئی جنس ... ڈھائی روپے سینکڑہ دے کر ہندوستان میں لائی جاتی تھیں. (۱۸۳۵ ، مزیدالاموال ، ۱۷). [لدنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَدَم (فت ل ، د) امث.
عزّت ، رفاقت ، قربت ، قربت کی تکریم.

حقیقتاً وہی وحدت ہے جو ارادی ہے
ہے جو نتیجۂ حُبّ و وفاق و ودّ و لدم

(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۱۱۹). [ع].

لَدْنا (فت ل ، سک د) ف ل.
۱. (أ) بوجھ یا اسباب رکھا جانا ، بار ہونا ، لادا جانا.

لدے ہاتھیوں پر جو ہو کر شکار
ہوئیں بوجھ سے پشت فیلاں فگار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۰۰)۔

ڈوبے گی مگر کشتئ دل بحر فنا میں
بار غم و اندوہ سے بے طور لدی ہے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۶۶)۔

ایک رائی کا بوجھ جب کہ شانے سے گرا
دیکھا کہ لدا ہُوا ہے پربت سر پر

(۱۹۳۶ ، سنبل و سلاسل ، ۲۲۸)۔

بوجھ ایک بھاری سا اس کے سر گناہوں کا لدا
ہاتھ میں کاسہ لیے ہے لب پہ ہے بس یہ صدا

(۱۹۸۵ ، رخت سفر ، ۸۲)۔ (اا) **(تحقیراً) انسان کا کسی چیز پر سامان کی طرح بیٹھا ہونا ، سوار ہونا**۔ خدائی فوجدار ایک دبلے پتلے لقات ڈگّے گھوڑے پر جو اس شعر کا مصداق تھا ... لدے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار (دیباچہ) ، ۱ : ۳)۔

تم تم ہو کہ گاڑیاں کہ موٹر
جس پر دیکھو لدے ہیں ووٹر

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۳ : ۳۰۸)۔ ۲. (ا) **بھرنا ، پُر ہونا ، اٹنا**۔ برس دن سے فساد خون کے عوارض میں مبتلا ہوں ، بثور و اورام میں لد رہا ہوں۔ (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۵۰۲)۔

جو کوئی زیور میں لد کے آئے تو حُسنِ اصلی دکھائی کیا دے
جو بات ہے تیری سادگی میں کہاں وہ سولہ سنگار میں ہے

(۱۸۹۷ ، دیوان سائل (ڈاکٹر) ، ۱۸۳)۔ لڑکی سر سے پاؤں تک زیور میں لد کر ... چلی جائے تو بھی اسے کوئی اندیشہ نہیں۔ (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۸۱)۔ (اا) **پھلوں یا پھولوں سے بھرا ہونا ، بہت سا پھل پھول آنا ، بکثرت پیدا ہونا**۔

ہے موسم گل چمن میں ہر نخل
پھولوں سے لدا ہوا کھڑا ہے

(۱۸۲۸ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۲)۔ لال لال بیربہوٹی جیسے پھل سے لدی ہوئی۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۹)۔ ۳. **سواری پر بیٹھ کر سفر کرنا ، سوار ہونا**۔

لدی گوہر اودھر سے مار تالی
مرصّع تخت کو جا کر سنبھالی

(۱۷۶۶ ، عاجز ، قصۂ لال و گوہر ، ۹)۔ [رک : لد (۱) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

لَدّنی (فتح ل ، سک د) صف۔
رک : **لَدّو** (جامع اللغات)۔ [لدن (لدنا (رک) کا حاصل مصدر) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث]۔

لَدُنّی (فت ل ، ضم د ، شد ن) امذ۔
وہ چیز یا علم جو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے کسی کو بغیر اس کی سعی و کوشش کے عطا کرے ، وہ علم جو وحی یا الہام سے حاصل ہو۔

بتایا ہے علم کون او شاد وو ہے علم لَدُنّی کا استاد وو

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۱۲۸)۔

بظاہر آپ کا اُمّی لقب ہے لدنّی علم ہے معلوم سب ہے

(۱۸۵۵ ، ریاض السلمین ، ۳)۔ اس حقیقت لدنی جس کا اس وقت تیرے اور میرے سوا کوئی رازدار نہیں (۱۹۱۱ ، روزنامۂ سفر مصر و شام و حجاز ، ۱۱۸)۔ جو علم کشف و اشراق سے حاصل ہوتا ہے اسے علمِ لَدُنّی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ (۱۹۸۳ ، عام فکری مغالطے ، ۸۰)۔ [ع : لَدُن - نزدیک ، پاس + ی ، ضمیر واحد متکلم - میری (خدا کی) طرف سے]۔

لَدنیا (فت ل ، سک د ، کس ن) صف ؛ امذ۔
بوجھ اُٹھانے یا لیجانے والا ، مزدور (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔
[لدن (لدنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ صفت]۔

لَدّو (فت ل ، شد د ، و مع) صف مذ۔
۱. **باربرداری کے لائق ، بوجھ اُٹھانے کے قابل ، سامان لادنے اور ڈھونے والا**۔ ایک عورت آئی اور مجھ سے کہا کہ اے نبان تو لدّو ہے کہ اپنی پشت پر زاد لادے پھرتا ہے۔ (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۵۷)۔ ۲. **وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے گدھا ، ٹٹو وغیرہ**۔ کہاں شاہی اصطبل کا گھوڑا اور کہاں ایک ٹٹ پونجیے کا لدّو۔ (۱۹۳۲ ، ہرن کا دل ، ۸)۔ وہ سڑک کے کنارے کی ریلنگ پکڑ کر نیچے جھانکنے جہاں سیمنٹ کی بل کھاتی پتلی پٹری پر لدّو جانوروں کی طرح بھاری سامان اُٹھائے قلی چڑھ رہے ہوتے۔(۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۳۱)۔ ۳. **لھس ، کاہل ، سست** (مہذب اللغات)۔ [رک : لد (۱) + وُ ، لاحقۂ صفت]۔

ـــ کَرْنا محاورہ۔
باربرداری کے قابل بنانا ، سواری کے قابل نہ رکھنا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگِ آصفیہ)۔

لَدْوا (فتح ل ، سک د)۔ (الف) صف مذ۔
رک : **لَدّو** (جامع اللغات)۔ (ب) امذ۔ **سینٹھے یا جھاڑ وغیرہ جو برچھنی کے عوض کچی دیوار پر رکھتے ہیں** (نوراللغات)۔
[رک : لد (۱) + وا ، لاحقۂ صفت و تصغیر]۔

لَدْوانا (فت ل ، سک د) ف م۔
کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر سامان رکھوانا ، بوجھ ڈھوانا۔ زید نے اس روئی کو جہاز پر لدوا کر حوالے کیا۔(۱۹۰۲ ، ایکٹ معاہدہ ہند ۱۸۷۲ ، ۹۰)۔

اک حبّہ بھی نہ رکھنا یہاں ، میرا حکم ہے
لدوا دو اس کے پیچھے ہی اس کی ہر ایک شے

(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۳۳۵)۔ [رک : لد (۱) + وانا ، لاحقۂ تعدیہ]۔

لَدْوائی (فت ل ، سک د) امث۔
لدوانے کی اُجرت ، لدوانے کا کام (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [لدوانا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

لَدُود (فت ل ، و مع) امذ۔
(طب) **ایسی دوا جو مُنھ میں ایک طرف سے ڈالی جائے**۔

آپ کو مرض ذات الجنب ہے ، ذات الجنب ایک پسلی کی بیماری ہوتی ہے سو بمشورۂ اُمِّ سلمہ اور اسماء عمیس کے لدود تجویز کیا. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۳۲۲). [ع].

لُدُونَت (ضم ل ، و مع ، فت ن) امث.
نرمی ، لچک. درختوں پر نقل و حرکت کے لیے بدن میں لدونت یا لچک کا ہونا لازمی ہے. (۱۹۸۲ ، سیلیا ، ۷۰). [ع : (ل د ن)].

لَدّی (فت ل ، شد د) امث.
میلے کپڑوں کی گٹھری ، پشتارہ. علّے کے بیسیوں گھروں تک جانا وہاں سے میلے کپڑے لانا ، ہر ہفتے ان سب کپڑوں کی لدّیاں بنا کر دریا پر لے جانا. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۴۴). [لادی (رک) کا ایک املا].

لَدّھا (فت ل ، شد دھ) صف مذ.
موٹا تازہ ؛ ایک قسم کا بندر. ایک موٹا سا لدّھا بالدر کھڑکی میں بیٹھا بیہوش بھائی جان کو غور سے دیکھ رہا تھا. (۱۹۷۲ ، نیا دور ، کراچی ، ۵۹ ، ۶۰ : ۷۵). [لدّھڑ (رک) سے ماخوذ].

لَدّھَڑ (فت ل ، شد دھ بفت) صف.
۱. بھاری ، بوجھل ، بدنما ، بھدّا. معلوم نہیں دستورالعمل ، تمہید اور اصلاح عبارت کے ساتھ چھپا ہے یا وہی پیرزادہ صاحب کی لدّھڑ عبارت ہے. (۱۹۱۳ ، مکاتیب شبلی ، ۲ : ۱۷۹) ، گھا کپڑ موٹا اور لدّھڑ ہوتا ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۲۶۰). ۲. وہ کپڑا جو پیوندوں کی وجہ سے بھاری ہو گیا ہو. ام المومنین بی بی عائشہؓ نے ہمارے سامنے ایک پیوند لگی چادر اور موٹا لدّھڑ تہمد نکال کر کہا کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان ہی دونوں کپڑوں میں قبض ہوئی. (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۲ : ۶۵) ؛ ۳. بہت موٹا. لدّھڑ آدمی ہیں ، چھجے پر چڑھا نہ جائے گا. (۱۹۱۷ ، مضامین قاری ، ۹۹). وہ لدّھڑ سا ایرانی ان کو چاہ کے گلاس بھجواتا رہتا ہے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۵۴). ۴. بھدی سمجھ کا ، کند ذہن. ڈھائی تین برس کی عمر میں تو مٹھو ، لدّھڑ ، کند ذہن تک طوطے کی طرح چرغنے لگتے ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲). ۵. سست ، کاہل. لدّھڑ بیلوں کے جھکڑے ... تک ہر قسم کی سواریاں تماشائیوں کی بے شمار بھیڑ سے بھری ہوئی تھیں. (۱۹۰۵ ، تاریخ دربار تاج پوشی ، ۱۵۸) . غریب خانے کے سامنے سے گزرتے ہوئے لدّھڑ سے لدّھڑ پڑوسی کی چال میں ... لپک جھپک پیدا ہو جاتی تھی. (۱۹۶۲ ، خاکم بدہن ، ۵۸). [رک : لد (۱) + دھڑ (رک)].

لَدّھوری (فت ل ، و لین) امث ؛ ـــ لَدّھوری.
۱. (شکر سازی) کڑھاؤ کے کناروں سے راب کھرچنے کا آہنی کھرچھ ، راب کھرچنی (ا پ و ، ۳ : ۲۰۲). ۲. (آب کاری) بھٹی سے شراب نکالنے کا ڈونگے کی وضع کا برتن (ا پ و ، ۷ : ۹۳). [مقامی].

لِڈ (کسر مع ل) امذ ؛ ـــ لیڈ (شاذ).
ایک قسم کی دھات ، جستہ ، سیسا ، سرب. لڈ یعنی سرب. (۱۸۵۶ ، فوائد الصبیان ، ۴۱). [انگ : Lead].

لَڈُّو ((فت ل ، شد ڈ ، و مع) امذ.
۱. گولہ ، پنڈ ، ڈلا ، ڈھیلا ، کلوخ (فرہنگِ آصفیہ ؛ پلیٹس). ۲. ایک قسم کی مٹھائی جو بیسن ، نکتی ، کھوئے اور رو وغیرہ سے گیند کی شکل کی بنائی جاتی ہے ، (یہ مٹھائی جس چیز کی بنائی جاتی ہے اسی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے مثلاً کھوئے ، نکتی ، بیسن ، مونگ ، روے وغیرہ کا لڈو). غلولہ حلوہ کہ اہل ہند ہندی و لدو گویند. (۹۰۴ ، ، ادات الفضلا (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۶۷ ، ۳۰)). قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن ، لڈو ، پیڑے ، برف ، امرتی. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۳). باجڑ اور لڈو اور کڑھی میں تو دال مونگ اور ماش کا مساوی ہے. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، ۱۵ ، ستمبر ، ۳).

خود چکھ رہے ہیں اور مجھے دیتے ہیں یہ حکم
ایمان لایئے کہ یہ لڈو نفیس ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۹۰). اکثر فرمائشیں اس قسم کی آتی ہیں کہ پندرہ سیر لڈو بھیج دیجیے. (۱۹۷۸ ، ابن انشا ، خمار گندم ، ۱۰۹). ۳. (مجازاً) فائدہ ، نفع ، نعمت. سب دن اللہ کے ہیں منیجر نے کیا بگاڑا ہے اور ہم میں کونسے لڈو رکھے ہیں سوائے وہی دقیانوسی باتوں کے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۸۹). ۴. (مجازاً) اصل پونجی ، سرمایہ ؛ جیسے : لڈو نہ توڑو چورا جھاڑ کھاؤ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [پ : लड्डू ؛ س : لڈک लड्डुक].

ـــ بانٹنا ف م.
کسی خوشی یا منت کی تقریب پر دوستوں اور رشتہ داروں میں لڈو تقسیم کرنا. جموں کے بازاروں میں آر ایس ایس کی طرف سے مہاتما کے قتل کی خوشی میں مٹھائیاں اور لڈو بانٹے گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۶۰).

ـــ باندھنا محاورہ.
۱. (حلوائی) جس چیز کا لڈو بنانا ہو اس کو بقدر ضرورت گیند کی شکل میں تیار کرنا (ا پ و ، ۳ : ۲۱۵). ۲. کسی چیز کو گول گول بنانا (نوراللغات).

ـــ بٹنا ف ل.
۱. لڈو تقسیم ہونا ؛ فائدہ ہونا ، کچھ ہاتھ لگنا.

اس لڑائی میں اور کچھ نہ بنا کالیوں کے مگر بٹے لڈو

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۲). ۲. (پنجاب) لڈو بنانا ، لڈو باندھنا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ بنانا ف م.
رک : لڈو باندھنا (ا پ و ، ۳ : ۲۱۵ ؛ نوراللغات).

ـــ پیڑے کھانا محاورہ.
مزے اڑانا. چھوٹا سا کام! کیا لڈو پیڑے کھانا ہے؟ اس کے لئے تو میں اب بھی بسرو چشم حاضر ہوں. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۹۳).

ـــ کَہنے سے مُنھ نہیں میٹھا ہوتا کہاوت.
خالی خولی باتوں یا صرف چاپلوسی سے مطلب برآری نہیں ہوتی

کچھ خرچ کرنا بھی پڑتا ہے ، بے لیے دیے کام نہیں چلتا (ماخوذ: نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

--- کِھلانا ف م ؛ محاورہ.
مٹھائی کھلانا ؛ منہ میٹھا کرنا ؛ ضیافت کرنا ؛ رشوت دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---لڑے چُورا جھڑے کہاوت.
دو کے لڑنے سے تیسرے کو فائدہ پہنچتا ہے ؛ امیر آدمیوں کے جھگڑوں میں لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات)

---مِلنا محاورہ.
فائدہ حاصل ہونا ، کچھ ہاتھ لگنا. میاں ہم تو تباہ ہو گئے تباہ ، اور وہاں بھی کون سے لڈو مل جانگے (کذا). (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۸۷).

---نہ توڑو چُورا جھاڑ کھاؤ کہاوت.
اصل پونجی کو خرچ نہ کرو نفع کھاؤ (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لڈوا (فت ل ، سک ڈ) امذ.
چھوٹا لڈو. رام نام لڈوا گوپال نام گھی ، ہر کام نام مصری تو گھول گھول پی. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۸۵). للڈوے کی پال، اس جگہ صرف پال کے اشارہ سے جتا رہا ہے کہ ہمارے پاس لڈو کے مزے کے گولڑے آم ہیں ، للّو نہ کھاؤ انھیں کھالو. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۴۳). [لڈو (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

لڈوئی (فت ل ، و لین) صف.
لاڈ پیار سے بھرا ہوا ، پیارا پیارا. روشن چوکی والیاں کم سن ، تھوڑی عمر لڈوئی دن. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۷۹). آج تو شیر کا نقشہ ہی بدلا ہوا تھا ، نہ اوس کی وہ لڈوئی چال ہے نہ وہ جھومتا ہے ، نہ دم ہلاتا ہے . (۱۹۲۸ ، باتوں کی باتیں ، ۲۳) . مرزا صاحب ... اماں باوا کے پاس بیٹھ کر ہر وقت لڈوئی باتیں کرتے تھے. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، لال قلعہ کی ایک جھلک ، ۳۵) [لڈ (لاڈ (رک) کی تخفیف) + وئی ، لاحقۂ صفت].

لُڈّی (ضم ل ، شد ڈ) امث.
پنجاب کا ایک مشہور لوک ناچ جو بہت سے لوگ مل کر آگے پیچھے ایک دائرے میں حرکت کرتے ہیں. لڈی مغربی پنجاب کا ایک نشیلا ناچ ہے ، اس کے رسئے گیت نہیں گاتے ، وہ صرف ناچتے ہیں اور جسم کے انگ انگ کو لچکا کر مستی اور بے خودی کی حالت پر پہنچ جاتے ہیں. (۱۹۶۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۵۷). لڑکیوں نے کمر کے گرد دوپٹے باندھ کر لڈّی ناچ شروع کر رکھا تھا. (۱۹۸۳ ، سفر مینا ، ۱۶۳). [پن].

---ڈالنا / ڈلوانا محاورہ.
لڈی ناچنا / نچوانا. ایک لڑکی نے کہا ہم وہاں لڈی ڈالیں گے . (۱۹۶۹ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۶). چھوٹے بھائی کی بہنوں بھاوجوں نے لڈی بھی ڈلوائی. (۱۹۸۸ ، بھاگا ہوا غلام ، ۳۱).

لَڈھا (فت ل) امذ.
بھاری اور بھدی وضع کا معمولی سامان ڈھونے کا ایک چھکڑا جسے عموماً بیل کھینچتے ہیں ، ایک قسم کی بد نما بیل گاڑی. بھیس بدل بدل کر لڈھوں میں بیٹھ کر جنگل کی طرف جاتے ہیں . (۱۹۷۷ ، خواجہ محمد شفیع ، ابلیس ، ۱۳۳) . [لدھا (رک) کا محرف].

لُڈّھی (ضم ل ، شد ڈھ) امث.
رک : لڈّی. کرۂ ارض کے اکثر سا کنوں نے کتھا کلی ، خٹک ، بھارت ناٹیم ، لڈھی ، رمبا ، سمبا تو بارہا دیکھے ہیں. (۱۹۸۳ ، قلمرو ، ۲۵۱). [لڈّی (رک) کا ایک املا].

لَذّات (فت ل ، شد ذ) امث ؛ ج.
لذّت (رک) کی جمع ، لذتیں ، مزے.

حیف وہ لذت کہ جسکی ایک پل ہے عمر تو
حایل اسکی ذات کو دنیا کی سب لذات ہے
(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۸).

یہاں کی ہر ایک بات سے تو ہاتھ اوٹھا
یعنی سب لذات سے تو ہاتھ اوٹھا

(۱۸۳۳ ، داستانِ رنگین ، ۷۱). زندگی ایک مصیبت ہے اور زندگی اور اس کی لذّات کی خواہش اس مصیبت کا باعث ہیں. (۱۹۰۳ ، تمدن ہند ، ۱۲). توبۂ نفس ، ما کولات ، شہوات اور لذّات سے باز نہ آیا. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۱۸۲). [لذت (رک) کی جمع].

لِذاتِہٖ (کس ل ، ت ، کس ہ مثل ی مع) م ف.
خود کے لیے ، اس کے ہی لیے ، اپنی ذات کے اعتبار سے ، بذاتِ خود ، بجائے خود. وہ چیز جو متحرکیت سے موصوف ہو ضرور نہیں ہے کہ لذاتہٖ متغیر ہو. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۹) . صحیح وہ حدیث ہے جس کا ناقل عادل تام الضبط ہو جو نہ تو معلل ہو اور نہ شاذ ہو، اگر یہ صفات علی وجہ الکمال پائے جاتے ہوں تو وہ صحیح لذاتہٖ ہے. (۱۹۵۶ ، مقدمۂ مشکوٰۃ شریف (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰). [ع : ل (حرفِ جار) + ذات (رک) + ہٖ ، ضمیر واحد غائب مذکر].

لَذائِذ / لَذایِذ (فت ل ، کس ء / کس ی) امذ ؛ امث ؛ ج.
لذتیں ، مزے ، ذائقے ، لذات ، لذیذ چیزیں.

جو کوئی سرمایہ اس جنت کا جائے
لذایذ رویت اللہ کی پچھائے

(۱۶۸۳ ، عشق نامۂ مومن ، ۱۷۲). جنگل بھی سرسبز ہیں اور عمدہ عمدہ قوا کہ اور لذایذ کثرت سے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۳۷). زندگی کے تمام لذائذ و تمتعات ہیچ ہیں. (۱۹۳۰ ، کاروانِ خیال ، ۷۱). وہ اس ہتھیار کی مدد سے ... نہ صرف انسانوں اور سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہے بلکہ دنیا کے ساتھ عقبیٰ کے لذائذ اور اثمار کی بھی گارنٹی دے سکتا ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۶). [ع : لذت (رک) کی جمع].

---نَفسانی کس صف(---فت ن ، سک ف) امذ ؛ ج.
حظِّ نفسانی ، نفس کے مزے ، نفس کی خوشی ، شہوت پرستی.

سامانِ عیش اور لذایذِ نفسانی کا جمع کرنا کیا قومی ہمدردی کہی جائے گی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۵۷۷). [لذائذ + نفسانی (رک)].

لَذّت (فت ل ، شد ذ بفت) امث.
۱. حظ ، لُطف.

محبت کی لذّت فرشتیاں کوں نیں ہے
بہت سعی سوں میں سوں لذّت پچھانی
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۱).

نہ پاوے دین کی لذّت جسے دنیا کی خواہش ہے
قفل ہے لذّتِ دنیا حقیقت کے خزانے کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۰).

کوہکن نے بھی نہ کچھ عشق میں لذّت پائی
گرچہ شیریں کا بہت کہنے کو تھا نام لذیذ
(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت ، ۷۰).

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
ہم کو حریصِ لذّتِ آزار دیکھ کر
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۹).

ہے عشق اک سودائے سر یا کاہشِ روح و رواں
یا لذّتِ دردِ جگر یا حسرتِ آرامِ جاں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۱). اس میں ... لذّت کے کئی پہلو نکلتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۱۸۶). ۲. مزہ ، ذائقہ نیز مزیدار چیز.

میٹھی ہر بات سن تیری سٹیا میوں کی پروا میں
گنّا بی جام نیں بھاتا لذّت انجیر انّس کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲).

لذّتِ زہرِ غمِ فُرقتِ دل داراں سے
ہووے مُنھ میں جنہوں کے شہد و شکر مت پوچھو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۱).

نہ کھاؤں داغ اگر لذّتِ کباب ملے
پیوں نہ زہر جو کیفیتِ شراب ملے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۳۳).

جو کہنہ ہوئے تو پھر آرزو ہر اک گھونٹ میں ہے لذّت نئی
(۱۹۵۱ ، آرزو لکھنوی ، سازِ حیات ، ۳۴). باورچی گری کی فنی مہارت سے لذّت حاصل کرنے کے لیے چند احباب کی اپنے ہاں دعوت کی. (۱۹۷۷ ، خطوط عبدالحق ، ۸). [ع : (ل ذ ذ)].

---اُٹھانا محاورہ.
مزہ لینا ، لطف حاصل کرنا ، حظ اُٹھانا ، ذائقہ لینا ، سواد پانا.

گویا زبانِ شکر ہے آنکھوں کی ہر مژہ
لذّت اوٹھا رہا ہوں ترے انتظار کی
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۰).

لذّت اوٹھاتا کچھ تو تڑپنے کی بعدِ مرگ
افسوس حشر تک بھی میں بسمل نہیں رہا
(۱۸۷۴ ، دُرۃ الانتخاب ، ۲۸).

ہوش میں آنا اور غضب ہے خوب گزرتی ہے غش میں
درد کی لذّت کون اٹھائے جان میں اپنی جان نہیں
(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۳۰۴).

---اُٹھ جانا محاورہ.
مزہ ختم ہو جانا ، لطف جاتا رہنا.

جلّائے خضر اُٹھ گئی لذّت حیات کی
گویا نبیؐ نے آج جہان سے وفات کی
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۵۱).

---اُٹھنا محاورہ.
مزہ ملنا ، لطف حاصل ہونا.

دل ملا آنکھیں لڑیں بات کی لذّت اوٹھی
دیر تک حرف و حکایات کی لذّت اوٹھی
(۱۸۶۷ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت امیر مینائی)، ۱ : ۱۰۶).

---اُڑانا محاورہ.
مزے کرنا ، لطف حاصل کرنا ، عیش منانا. ہم نے بیس برس تو رات کو مصیبت بھری اور پھر اسی کے ذریعے سے بیس برس لذّت اڑائی. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۳۳۰).

---اَندوز (---فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
لذّت پانے والا ، لطف حاصل کرنے والا ، حظ اُٹھانے والا. تھوڑے ہی عرصے میں عثمانیہ یونیورسٹی کا ایک زبردست درخت پیدا ہو گیا کہ اس کے میوے سے ملک کا ہر گوشہ مستفید اور لذت اندوز ہو سکتا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۸). طالبِ علم شعر سے لذّت اندوز ہو سکے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۲۱). [لذّت + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا].

---اَندوزی (---فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
مزہ لینا ، حظ اٹھانا ، لطف حاصل کرنا. بابا طاہر کے کلام میں عمر خیام ... کی لذت اندوزی کا کہیں پتا تک نہیں ملتا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۷). نقادوں نے اس پر پیشتہ یہی الزام لگایا کہ وہ لذّت اندوزی کی تلقین کرتا ہے. (۱۹۸۵ ، سائنسی انقلاب ، ۲۰۵). [لذّت اندوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---اَنگیز (---فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
مزہ دینے والا ، لطف پیدا کرنے والا. قارئین کے لیے لذّت انگیز مواد کی فراہمی ڈائجسٹ ، رسائل نے اپنے ذمے لے رکھی ہے. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۷۹). [لذّت + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا].

---آشنا (---سک ش) صف.
مزے سے واقف ، لذّت کا خوگر.

مزے سے کیا کوئی آگہ ہو محبت کے
نہ جب تلک کہ ہو دل لذّت آشنائے فراق
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۳).

اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے
کہ تا ہو جائے لذّت آشنا تلخئ دوراں سے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۹). [لذت + آشنا (رک)].

---آفریں (---سک ف ، ی مج) صف.
لذّت پیدا کرنے والا ، سُرور انگیز.

نہ پوچھو کیسی لذت آفریں ان کی محبت تھی
مصیبت جس کی راحت ، اس کی راحت کیا قیامت تھی
(۱۹۱۹ ، نقوشِ مانی ، ۴۷). [لذت + ف : آفریں ، آفریدن - پیدا کرنا].

---آفرینی (---سک ف ، ی مج) امث.
لذّت دینا ، سرور انگیزی. اس سفرنامے میں اس قسم کے متخیلہ نے کیف و لذّت آفرینی پیدا کر دی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۷۳). [لذت آفریں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آمیز (---ی مج) صف.
مزےدار ، پُرلطف. قیوم نظر نے سفرنامے کو منظر نامے میں تبدیل کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے اس کا اسلوب تاثر سے ... لذت آمیز ہو گیا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۲۰). [لذت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

---بخش (---فت ب ، سک خ) صف.
مزہ دینے والا ، لذیذ.
ہے ولی کی زبان کوں لذّت بخش
ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۹). [لذت + ف : بخش ، بخشیدن - دینا].

---پانا ف س ؛ محاورہ.
مزہ پانا ، لطف حاصل کرنا ، حظ اُٹھانا. اس کتاب کی لذت پائے عالم سب محتاج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹).
لذّتِ نعمتِ دیدار نہ پاوے ہرگز
مجلسِ غم میں جگر جس کا نمک داں نہ ہوا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۶۳).
ہم نے توبہ میں یہ لذت پائی
ہو گئی بادۂ گلفام کی حرص
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۰).
یوں ترے لطف و کرم کی لذّتیں پائے ہیے
تھا یقیں بے گناہی پھر بھی شرمائے ہیے
(۱۹۷۰ ، شکیل بدایونی ، زیبائیاں ، ۳۳).

---پرست (---فت پ ، ر ، سک س) صف.
لذت کا شوقین ، نفسانی خواہشات کا غلام ، عیاش. وہ محسوس کرتا ہے کہ اب اس کا وجود ختم ہو گیا ہے اور اس کی حیثیت ایک لذت پرست سے زیادہ نہیں تھی. (۱۹۷۳ ، نئی تنقید ، ۳۸۲). [لذت + ف : پرست ، پرستیدن - پُوجنا].

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
لذت کا شوقین ہونا ، نفسانی خواہشات کی بندگی ، عیّاشی. اس سلسلۂ داستان میں لکھنوی امراء کی ساہنتی معاشرت مع اپنی تمام شرمنا کی لذّت پرستیوں کے جھلکتی ہوئی نظر نہیں آتی. (۱۹۳۱ ، افادیِ ادب ، ۳۹). لذت پرستی اور تعیش پسندی عام ہو جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، ادب اور ادبی قدریں ، ۶۶). [لذت پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پسندی (---فت پ ، س ، سک ن) امث.
رک : لذت پرستی ، لذّت اندوزی. ان کا میدان ... لذت پسندی اور معاملہ بندی ہی ہے. (۱۹۸۳ ، ادب اور ادبی قدریں ، ۱۲۷). [لذت + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پکڑنا محاورہ (قدیم).
حرص کرنا ، آرزو کرنا (دکھنی اردو کی لغت).

---چشیدہ (---فت چ ، ی مع ، فت د) صف.
مزہ چکھے ہوئے ، لذّت آشنا.
سوز و گدازِ عشق کا لذّت چشیدہ ہوں
مانندِ آبلہ ہمہ تن آب دیدہ ہوں
(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۲۷). [لذت + چشیدہ (رک)].

---چکھانا ف س ؛ محاورہ.
لذّت سے مانوس کرنا ، مزہ دلانا ، لطف اندوز کرنا.
جب سے تو درس مجھ دکھایا ہے
لذتِ عشق کو چکھایا ہے
(۱۷۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۱۹۱).

---چکھنا ف س ؛ محاورہ.
مزہ لینا ، سواد پانا ، لطف حاصل کرنا.
چار دن اپنے محبوں سے محبت کرتے
لذتِ عشق بھی چکھتے یہ حسیں تھوڑی سی
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۹).

---خیز (---ی مج) صف.
مزہ دینے والا ، لطف انگیز. اس قسم کے لذت خیز واقعات کے کہستان میں بھی پرتو روہیلہ اپنے مذہبی فرائض سے غفلت اختیار نہیں کرتے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۳۴). [لذّت + ف : خیز ، خاستن - اٹھنا ، اٹھانا].

---خیزی (---ی مج) امث.
مزہ دینا ، لطف انگیزی. بعض قصّوں میں عشق و محبت کے عجیب و غریب واقعات جنسی آسودگی اور لذّت خیزی کا سبب بن کر ہمارے سامنے آئیں گے. (۱۹۶۸ ، تاویل و تعبیر ، ۹۳). [لذّت خیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دار صف.
مزے والا ، لذیذ ، ذائقے دار ، پُرلطف. تمام دنیاوی نعمتیں اسی وقت لذّت دار ، اسی وقت ذریعۂ خوشی ہیں جب ان کی سچی قدر یعنی (شکرگزاری) کی جائے. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۱۸). [لذّت + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---کام و دہن کس اضا (---و مع ، فت د ، ہ) امث.
کھانے پینے کامزہ ، کھانا پینا ، خورد و نوش کا لطف. شعر سننے کا مزا آ جاتا بعد میں لذتِ کام و دہن کا سامان الگ ہوتا. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۱۵۵). [لذت + کام (رک) + و (حرف عطف) + دہن (رک)].

---کش (---فت ک) صف.
مزہ لینے والا ، لطف اٹھانے والا.

میں بھی لذت کش لب ہائے حسینان رہتا
اس مری خاک کا پیمانہ بنایا ہوتا

(۱۸۹۷ ، کلیاتِ واقم ، ۷). اس قدر سادہ مگر حسن سے لبریز مصرع وہ شخص جو زبان لکھنؤ کا لذت کش نہ ہو کہہ سکتا ہی نہیں. (۱۹۵۰ ، چھان بین ، ۱۰۱).[لذت + ف: کش ، کشیدن - کھینچنا].

---کوش (---و مج) صف.
حصولِ لذت کے لیے کوشش کرنے والا ، لذت پسند. جس لذت کوش معاشرے میں وہ سانس لے رہے ہیں ، اس کی بنا پر ان کی زندگی بلند مقاصدِ حیات سے تہی نظر آتی ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰۵). [لذت + ف : کوش ، کوشیدن - کوشش کرنا].

---کوشی (---و مج) امث.
حصولِ لذت کے لیے کوشش کرنا ، نفسانی خواہشات کی تکمیل کی کوشش کرنا ، لذت پسندی. وہ اپنے عہد کی زندگی کو محض لذت کوشی نہیں سمجھتے. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، جنوری تا مارچ ، ۵۹). [لذت کوش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---گویائی کسرِ اضا(---و مج) امث.
شعر و شاعری کرنے کا حظ ، گفتگو کا مزہ ، بات چیت کا لطف (مہذب اللغات). [لذت + گویائی (رک)].

---گیر (---ی مج) صف.
مزہ لینے والا ، لطف اٹھانے والا ، محظوظ ہونے والا.

غلغلوں سے جس کے لذت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟

(۱۹۲۴ ، بانگِ درا ، ۱۳۱).

کیا نتیجہ ہے اگر دل ہی نہ لذت گیر ہو
لاکھ ساقی لاکھ شیشے لاکھ پیمانے سہی

(۱۹۶۱ ، صدائے دل ، ۸۸).[لذت + ف: گیر، گرفتن - پکڑنا].

---لینا ف م ؛ محاورہ.
حظ اٹھانا ، لطف حاصل کرنا.

شب فراق کے صدموں سے یار مر مر کے
جیا ہوں لذتِ روزِ وصال لینے کو

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۱۳). موت بھی آدمی کے اختیار میں ہوتی تو ... ہر کوئی خدائی کے دعوے کرتا ، دنیا کی لذت لینے میں پڑا رہتا. (۱۸۶۷ ، تفسیرِ مرادیہ ، ۱۰۸).

---ملنا ف ل ؛ محاورہ.
محظوظ ہونا ، لطف حاصل ہونا.

نہ کھاؤں داغ اگر لذتِ کباب ملے
پیوں نہ زہر جو کیفیتِ شراب ملے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۴۳). چپکے رہنے میں وہ لذت مل رہی ہے کہ زبان سے بیان نہیں کر سکتی ، دل سے کہتی ہے اظہار عشق معیوب ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۸۳۵).

---ناک صف.
مزیدار ، محظوظ کرنے والا ، لطف دینے والا. اس کو باد سحری بھی کہتے ہیں اس کا بہنا لذت ناک ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۳). [لذت + ناک ، لاحقۂ صفت].

---نفسانی کسرِ صف(---فت ن ، سک ف) امث.
حواسِ خمسہ کے ذریعے حاصل کی ہوئی لذت ، جسمی لذت ، شہوت پرستی. حضرت گنج شکرؒ نے فرمایا کہ درویشوں کو فاقے سے موت آ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ لذتِ نفسانی کے لیے وہ مقروض ہوں. (۱۹۸۷ ، بزمِ صوفیہ ، ۱۶۶). [لذت + نفسانی (رک)].

---یاب صف.
مزہ پانے والا ، لطف اندوز ، محظوظ. ہر ملک کی شاعری کچھ نہ کچھ رسوم ملکی سے متعلق ہوا کرتی ہے اور ناواقفیت کی حالت میں نہ سمجھ میں آ سکتی ہے اور نہ سامع کے دل کو لذت یاب کر سکتی ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۱۶۶). آوازوں کی حیرت انگیز ہم آہنگی سے وہ لذت یاب ضرور ہوا. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۷۰). [لذت + ف : یاب ، یافتن - پانا ، ملنا].

---یابی امث.
مزہ ملنا ، لطف حاصل ہونا ، حظ پانا. لذت یابیوں اور سحر آفرینیوں کے خیال سے غزل نہ کہتے تھے. (۱۹۶۸ ، تاویل و تعبیر ، ۸۸). [لذت یاب + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَذّی (فت ل ، شد ذ بفت) صف ؛ امذ.
۱. لذت سے منسوب یا متعلق ، لذت آشنا ، حظ اٹھانے والا.

کہ او لذّی ہور سخن سنج تھا
ادک عقل کے گنج کا کنج تھا

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۲). کیا یہ فلسفیانہ غور و فکر کے لذّی محرک کا ایک کافی درست شاعرانہ بیان نہیں؟ (۱۹۳۱ ، مقدمۂ فلسفۂ حاضرہ ، ۱۷).

کب سے تو لذّیِ خوابِ گراں ہے اے دل
ہوش میں آ کہ یہ دنیا گزراں ہے اے دل

(۱۹۸۳ ، نیرنگِ خیال (سالنامہ) ، راولپنڈی ، ۸۵). **۲. لذّی مسلک یا اس کا پیرو جس کی تعلیم یہ ہے کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد حصولِ لذت ہے.** ارسطا طالیسی ، زینونی و لذّی مذہبوں کی نیویں ہیں جو آج یورپ میں پھیلتی جا رہی ہیں. (۱۹۰۷ ، مخزن ، مارچ ، ۴۷). اس بارے میں اس کا کوئی نظریہ ہے یا نہیں وہ مرتاض ہے یا لذّی ہے؟ (۱۹۳۷ ، مقدمۂ اخلاقیات ، ۲۰۷). [لذت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَذّیّت (فت ل ، شد ذ بفت ، کسر ت ، فت ی) امث.
۱. لذّی کا مسلک یا نظریہ ، یہ یقین رکھنا کہ انسانی زندگی کا اولین مقصد حصولِ لذت ہے. مصنف لذّیت اور ازجیت (توانائی) سے یہ سمجھتا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس کی مطابقت سے بعض مشاغل زندگی کے اخلاقی قدر و قیمت حاصل کرلیتے ہیں. (۱۹۲۹ ، مفتاح الفلسفہ ، ۱۵۷). لذّیت فلسفے کا ایک مکتبِ فکر ہے

جس کے مطابق حصولِ لذت ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۵)۔ **۲۔ حظ حاصل کرنا ، مزے لینا ، لذت اندوزی**۔ ان کے اسلوب کی وضاحت کے لیے اقتباس پیشِ خدمت ہے جس کی سستی لذّتیت میں سفر نگار بھی شامل نظر آتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۱۴)۔ [لَذّی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

لَذّتِیّی (فت ل ، شد ذ بفت ، کسر ت ، شد ی بفت) صف۔
لذتیت (رک) کے مسلک کا پیرو۔ کیا وہ بنیادی طور پر لذتیی ہے۔ (۱۹۶۳ ، اصولِ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۹۱)۔ [لذتیت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لَذّیَہ (فت ل ، شد ذ بفت ، کسر ت ، شد ی بفت) امذ۔
لذتیت سے منسوب ؛ لذّی مسلک کا پیرو۔ لذّیہ کے مطابق لذت اچھی یا بُری نہیں ہوتی۔ (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۶)۔ [لذّی (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

لَذْع (فت ل ، سک ذ) امذ۔
(طب) کسی تیز چیز سے سطحِ عضو میں جلن یا خراش ہونا ؛ سوزش ، جلن۔ رفتہ رفتہ نوبت بہ غشی اور صفتِ لذع ... کی حاصل ہوتی ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۶۳)۔ صفرا غیر طبعی کی ایک قسم معدہ میں پیدا ہوتی ہے جس کا رنگ سبز ہوتا ہے اس میں حدّت اور لذع ہوتی ہے اس کا نام کُرّاثی ہے۔ (۱۹۱۶ ، افادۂ کبیر مجمل ، ۵۲)۔ دوائے مسہل رگوں کے منہ پر لذع پیدا کرتی ہے۔ (۱۹۳۱ ، علاج بالتدبیر ، ۳۱)۔ [ع]۔

لَذِیذ (فت ل ، ی مع) صف۔
۱۔ مزیدار ، خوش ذائقہ ، لذّت دار۔

سخاوت کا لذیذ انگور آلا
صداقت سیب شیریں تر رسالا

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۴۲)۔

اے شکر لب قند سوں تجھ لب کی ہیں باتاں لذیذ
حرفِ تیز اس کے ہیں جیسے حلوۂ سوہان لذیذ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۸۰)۔

کس قدر ہے لبِ شیریں کا ترے نام لذیذ
لب پہ وہ گزرے تو اک دیر ہے ، کام لذیذ

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۵۴)۔

درویشی کی جو سوختگی ہے سو ہے لذیذ
نان و نمک ہے داغ کا بھی ایک شے لذیذ

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۸۸)۔ ساھروں کا گوشت مجھے بہت لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۲۰۸)۔ ایثار اور قناعت کی وجہ سے لذیذ اور پرتکلف کھانے کبھی نصیب نہ ہوئے۔ (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۲۰۱)۔ پھر رخصت ہوتے وقت میزبان انھیں لذیذ کھانوں کا پیکٹ پیش کرتا کہ اگلے روز اطمینان سے نوش فرمائیں۔ (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۶۱)۔ **۲۔ خوشگوار ، پُرلطف ، دلچسپ**۔ یو عجب کتاب ہے ... بھوتیچ لذیذ ، عاشقاں کے گلے کا تعویذ۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹)۔

ہے عجب اس کے لب کی بات لذیذ
جیوں لگے شکر و نبات لذیذ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۲۵۰)۔

ہجر میں وصل بھی زحمت سے زیادہ سخت ہے
بار ہو ساغر ہو مے ہو ابھر یہ ہے باراں لذیذ

(۱۸۹۳ ، عاشق (فرہنگ آصفیہ))۔ اس کے پہلے مصرع میں قیاس آرائی کی جو لذیذ چٹکی لی گئی ہے اس پر ذوقِ شعری ذرا ٹھٹکتا بھی ہے۔ (۱۹۸۶ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۱۶۹)۔ **۳۔ (مجازاً) عزیز ، پیارا**۔

جذبۂ عشقِ زلیخا گر نہ تھا فرمانیے
مصر کے بازار میں کیا تھا مہِ کنعاں لذیذ

(۱۸۹۳ ، عاشق (فرہنگ آصفیہ))۔ [ع : (ل ذ ذ)]۔

ـــ بُود حِکایَت دَراز تَر گُفْتَم کہاوت۔
(فارسی کہاوت اردو میں مستعمل) دلچسپ بات کو بڑھا کر کہنا بیجا نہیں ، بات دلچسپ ہو تو لمبی ہو جاتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

لَر (۱) (فت ل) امث (قدیم)۔
ہار ، لڑی۔

گلے میں اسکے جو موتی کا لر تھا
وہ موتی اسکے حق میں جیوں شرر تھا

(۱۶۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۳۶)۔ [لڑ (رک) کا بگاڑ]۔

لَر (۲) (فت ل) امذ۔
ایک قسم کا گز جس سے زمین ناپی جاتی ہے یہ ۵½ سے ۶½ فٹ تک لمبا ہوتا ہے (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [پ : लर]۔

لُر (ضم ل) (الف) صف۔
احمق ، بے وقوف ، اجڈ ، بے تمیز ، بدسلیقہ۔ کوئی ڈاکٹر نہیں ، حکیم نہیں ، لر آدمی ہے ، وہ کیا جانے کہ نبض کیا شے ہے۔ (۱۸۹۳ ، بی کہانی ، ۹۹)۔ یہ تمہارا بھانجا تو بالکل ہی لر ہے۔ (۱۹۳۳ ، جھروکے ، ۱۰۳)۔ شہر میں رہ گئے لُر ، کودن کاؤدی۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۱۹۸)۔ **(ب) امث ایک صحرا نشین قوم کا نام جس کے لوگ گنوار اور اجڈ ہوتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ)۔ [ف]۔

ـــ بولی (ـــ و مع) امث۔
لُر قوم کی زبان ؛ دیہاتی زبان ، گانو کی بولی۔ فرقۂ اہلِ حق کے صاحب کمال لوگ ہمیشہ مشہور و معروف صوفیوں کی تعریف و توصیف کیا کرتے ہیں بالخصوص بابا طاہر کی جس کے اشعار لُر بولی میں بے حد مقبول ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۰۸)۔ [لُر + بولی (رک)]۔

ـــ پَن / پَنا (ـــ فت پ) امذ۔
گنوارپن ، حماقت ، بے تمیزی ، بے وقوفی (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [لُر + پن / پنا ، لاحقۂ کیفیت]۔

لُرْد (ضم ل ، سک ر) امذ۔
رئیس ، امیر ، لارڈ۔

اک لرد فرنگی نے کہا اپنے پسر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
(۱۹۳۶ ، ضربِ کلیم ، ۱۵۶)۔ [انگ : لارڈ Lord کے معرب لورڈ کی تخفیف]۔

لَرَز (فت ل ، ر) امث۔
لرزنے کی کیفیت ، لرزش ، تھرتھراہٹ ، کپکپاہٹ۔ آواز میں ایک قسم کی لرز تھی جو دلوں میں لرزش پیدا کرتی تھی۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۲۲)۔ [لرزنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

ـــــ اُٹھنا محاورہ۔
تھرّا جانا ، کانْپ جانا ، ڈر جانا۔ جب آپ کے منہ سے غرور کی بات میں سنتی ہوں تو لرز اٹھتی ہوں کہ دیکھیے خدا خیر کرے۔ (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۹۶)۔ اندر جب پرتھوی کے پہلو سے پیدا ہوا تو آسمان زمین اور پہاڑ لرز اٹھے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۸)۔

ـــــ جانا محاورہ۔
تھرّا جانا ، کانْپ اٹھنا ، ڈر جانا۔ تم نے اپنے باپ کو دھوکا دیا دھوکا بھی وہ دھوکا کہ جس کا نام سن کر شیطان تک لرز جاتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۷۳)۔

لرز جاتا تھا جس کو دیکھ کر اپنے نشیمن پر
وہی بجلی چراغِ آشیاں معلوم ہوتی ہے
(۱۹۳۹ ، فیضِ دوراں ، ۲۸۳)۔

لَرْز (فت ل ، سک ر) امث۔
(سازگری) ستار یا سارنگی کی طربوں کی گونج یا جھنکار جو باج کے تاروں کو چھیڑنے سے گونجتی ہیں ، شعاع ، بھان ، کنک ؛ ایک خاص قسم کی طرب جس کے اوپر پتلا پتلی تار بلا ہوا ہوتا ہے جو ایک خاص وضع کی بین میں لگایا جاتا ہے جس کو صرف ماہر استاد بجا سکتا ہے (ا پ و ، ۳ : ۱۶۵)۔ [ف : لرزیدن ۔ کانپنا ، تھرتھرانا سے حاصل مصدر]۔

لَرْزا (فت ل ، سک ر) امذ۔
۱. **وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے ، تھرتھر کانْپنا**

سراپا اس قدر لرزا تھا اوس کو
تنِ خورشید کو جوں تھرتھری ہو
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک (ق) ، ۳۹۸)۔

اے یار ترے آگے چراغوں کو ہے لرزا
کیا حسن کا ہے رعب کہ تھرّاتے ہیں معشوق
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۳۹)۔ سانس الگ پھول رہا ، ہاتھوں میں لرزا ، آنکھوں تلے اندھیرا۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۷۶)۔ ۲. **زلزلہ ، بھونچال۔**

ناپے بہائے لوہو کھال لرزا پڑیا سات پتال
(۱۵۰۳ ، نوسر ہار ، ۹۳)۔ [لرزہ (رک) کا ایک املا]۔

ـــــ آنا محاورہ۔
کانْپنا ، کپکپی ہونا ، خوف طاری ہونا۔ پہلے تو مجھ سے پوچھ لے پھر طلسم توڑنا یہ کہہ کر دستک دی کہ ایرج کو لرزا آیا ، ایرج بیٹھ گیا۔ (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۱۰۷۲)۔

ـــــ چُھٹنا / چُھوٹنا محاورہ (قدیم)۔
رک : لرزا آنا۔

سن یو بات وین اوس کوں لرزا چھٹا
ضرورت سوں اوس کے تزک تے اوٹھیا
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۳۳)۔

سکینہ کوں یو دیکھ لرزا چھوٹیا
دروں میں اس غم تھی شعلہ اٹھیا
(۱۷۰۵ ، بیاضِ مراثی ، مرزا ، ۲۱۰)۔

لَرْزاں (فت ل ، سک ر) صف ؛ م ف۔
کانْپنے والا ، تھرتھرانے والا ، کانْپتا ہوا ؛ (مجازاً) بہت خائف۔

وو آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن
خورشید جس کوں دیکھ کے لرزاں ہے جیوں چراغ
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۰۷)۔

کیا لکھوں آگے ترا وصف کہ منہ میں میرے
پاسِ آداب سے جوں شعلہ زباں ہے لرزاں
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۹۶)۔ میں نے ... گزارش کیا کہ معصوم نے اپنی بدبختی سے ناسپاسی اختیار کی تھی ، اب وہ لرزاں ہے۔ (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۳۰۴)۔ میم صاحب ہیں تو سرکار کی بیوی مگر ہم سے ترساں و لرزاں ہیں۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۳)۔ لرزاں ہاتھوں سے پیالی اٹھائی۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۰۰)۔ [ف : لرزیدن ۔ کانْپنا سے حالیۂ ناتمام]۔

ـــــ تَرْساں (ـــــ فت ت ، سک ر) صف ؛ م ف۔
کانْپتا ڈرتا ہُوا ، سہما ہوا ، لرزتا ہوا ، خوف سے تھرتھراتا ہوا۔ کہار بیچارے لرزاں ترساں بھاگے مگر کوستے ہوئے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۵ : ۲۷۹)۔ مخبر اپنی جگہ پارے کی طرح لرزاں ترساں کھڑے رہے ، مستقل دھڑکا ان کے دل سے لگا تھا۔ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۰۸)۔ [لرزاں + ترساں (ترسیدن ۔ ڈرنا سے حالیۂ ناتمام)]۔

لَرْزانا (فت ل ، سک ر) ف م۔
۱. **ہلانا ، جنبش دینا ، حرکت دینا۔** ہاتھ میں پتلی سی بید کی چھڑی جسے عادتاً لرزاتے رہتے۔ (۱۹۳۸ ، آندی ، ۸۴)۔ زلزلہ آئے گا ، ایسا زلزلہ جو پوری دنیا کو مدتوں لرزاتا رہے گا۔ (۱۹۸۵ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، فروری ، ۸۹)۔ ۲. **کپکپا دینا ، ہلا دینا ، (مجازاً) خوف زدہ کر دینا۔**

کس کے مژگاں کی چمک نے اس قدر لرزا دیا
گر پڑی کیوں چھوٹ سورج کی کرن سے چھوٹ کر
(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۲۰)۔ اس شخص کے دل کو لرزا دیا۔ (۱۹۱۰ ، شعرالعجم ، ۳ : ۵)۔ مسلمان ایسے جوش و خروش سے ان تحریکوں میں شریک ہوئے کہ ... جس نے ہندوستان کی زمین کو لرزا دیا تھا۔ (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۳۰۱)۔ [لرزنا (رک) کا تعدیہ]۔

لَرْزِش (فت ل، سک ر، کس ز) امث.
لرزنے کی کیفیت، کپکپی، تھرتھری، جنبش، رعشہ؛ (مجازاً) خوف.

خیالِ نرگسِ ساقی سیں دل ہے لرزش میں
ہوا ہے رعشہ فزا کثرتِ مدامِ شراب

(۱۷۳۹ء، کلیاتِ سراج، ۲۰۲).

بھووں کا یار کی ہلنا بلا ہی ہے کہ دل میرا
کہ اس بھونچال سے اس گھر کو لرزش ہونے والی ہے

(۱۸۳۹ء، کلیاتِ ظفر، ۲: ۱۶۳). عرب میں اصحاب الفیل کا واقعہ دلوں میں لرزش پیدا کرنے کے لیے کافی تھا. (۱۹۲۳ء، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۷۵۳). وہ محض جسمانی لرزشوں کی حسّاسیت کے ساتھ، ایک حیرت انگیز وائرلیس اسٹیشن کی طرح ... ضبطِ تحریر میں لاتا ہے. (۱۹۸۶ء، فکشن، فن اور فلسفہ، ۱۶۱).
[ف: لرزیدن - کانپنا سے حاصلِ مصدر].

لَرْزْنا (فت ل، ر، سک ز) (الف) ف ل.
۱. خوف، غصّے یا سردی وغیرہ سے تھرتھرانا، کانپنا، بدن میں رعشہ ہونا؛ (مجازاً) ڈر جانا.

اگر میں باغ میں جاؤں تو بلبل در چمن لرزے
مرے دل کی اگن دیکھے تو دوزخ کی اگن لرزے

(۱۵۶۳ء، حسن شوق، ۱۶۸).

اسی عدل نے گال کر سب سربر
اگن کانپتی، پور لرزتا ہے نیر

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری، ۸۳).

کٹی رین کالی ہوا بھور جب
لرزنے لگے آدمی اور سب

(۱۷۵۲ء، قصۂ کامروپ و کلاکام، ۳۹). فرطِ غضب سے مجنوں بن کر بید مجنوں کے مانند لرزنے لگا. (۱۸۷۳ء، عقل و شعور، ۱۱). چونکہ یہ واقعات محض مفروضہ اور بے ثبوت ہیں اس لئے بین الاقوامی تحقیقات کے نام سے وہ لرز گئے. (۱۹۲۰ء، برید فرنگ، ۷۳). وہ بیٹھے بیٹھے بچے کی طرح لرزنے لگی، گھٹنوں گم سم رہتی یا پھر رونا شروع کر دیتی. (۱۹۸۷ء، گردش رنگ چمن، ۱۳۷).
۲. ہلنا، جنبش میں آنا.

دلِ بیتاب یہ اک شانہ سا لرزا کوئی
دیکھوں کس طرح کہ ہے محو تماشا کوئی

(۱۹۳۲ء، رنگِ بست، ۹۲). لرزاں لرزاں، تم تم تقریباً جیسے ہوا میں لرزتا ہلکورے لیتا نیلا کنول پانی میں بھیک گیا ہو. (۱۹۹۰ء، بھولی بسری کہانیاں، بھارت، ۲: ۳۲۳). (ب) امث. لرزہ، جنبش، زلزلہ. اگر حکم ہوئے، اس اُمتِ جفاکار پر زمین کو لرزنے میں لا، اولٹ دوں مانند قوم لوط کے. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۲۳۶).
[لرز (رک) + نا، لاحقۂ مصدر].

لَرْزِنْدَہ (فت ل، سک ر، کس ز، سک ن، فت د) صف.
کانپنے والا، لرزتا ہوا، کانپتا ہوا، تھرتھراتا ہوا، ہلتا ہوا. جس کے نازک اگلے کنارے پر متعدد باریک ... لرزندہ دھاگے ہوتے ہیں. (۱۹۴۳ء، مبادی نباتیات، ۲: ۵۹۵). [ف: لرزیدن - کانپنا سے اسمِ فاعل].

لَرْزَن لاگنا ف ل (قدیم).
لرزنے لگنا، کانپنے لگنا.

انکھیاں لاگیاں دیکھ تال لرزن لاگیا جیئو پران

(۱۵۰۳ء، نوسرہار، ورق ۲۹ الف).

لَرْزَہ (فت ل، سک ر، فت ز) امذ ۱. ___ لرزا.
۱. وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے، تھرتھراہٹ، لرزش، رعشہ؛ (مجازاً) شدید خوف.

جو ہو شاہ پر لرزہ ہے پرزہ نیں
جو یک بند شہ کا ہی ہے لرزہ نہیں

(۱۶۳۹ء، خاورنامہ، ۳۷۳). جوں عمر سعد ملعون نے حُر کوں میدان میں دیکھا لرزہ بدن پر پڑا. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۱۳۵). بادشاہوں کے حضور میں سچ بھی سو ترس و لرزہ کے ساتھ کہا جاتا ہے. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵: ۳۹۲). اس کو وہ سطوت و شان حاصل ہوئی کہ دنیا کے دور دراز حصّوں میں ان کے نام سے لرزہ پڑ جاتا تھا. (۱۹۰۶ء، الکلام، ۲: ۱۶۳). اس کا نام ہی پُرانے زمانے میں کشمیریوں میں لرزہ پیدا کرتا تھا. (۱۹۸۲ء، آتش چنار، ۳۷۳). ۲. **بھونچال، زلزلہ**. چالیس دن مہر و ماہ گہنائے ہوئے رہے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو لرزے میں پڑے اور دریا جوش و خروش میں آئے. (۱۷۳۲ء، کربل کتھا، ۳۷). مجھے موسیٰ نے اپنی قوم سے ستّر مرد ... پھر جب ان کو لرزے نے پکڑا بولا اے رب اگر تو چاہتا پہلے ہی ہلاک کرتا ان کو اور مجھکو. (۱۷۹۰ء، ترجمۂ قرآن مجید، شاہ عبدالقادر، ۱۵۷). جب زمین اور پہاڑوں میں لرزہ ہو گا. (۱۹۳۲ء، سیرۃ النبیؐ، ۳: ۶۸۶).
۳. **سردی اور کپکپی کے ساتھ ہونے والا بخار، جاڑا بخار، حمّیٰ نافضہ**.

شام، شبِ فراق سے ہوتا کانپتا ہوں میں
لرزے کا جیسے آئے کسی کو بخار روز

(۱۸۷۲ء، عاشق (والا جاہ)، فیض نشان، ۸۸). آشوبِ چشم، لرزہ، اسہال وغیرہ بیماریوں کے لیے الگ الگ مکانات تھے. (۱۸۹۸ء، مقالات شبلی، ۶: ۱۸۹). موخرالذکر گرم ممالک کا لرزہ بخار یا مغز ملیریا ہے. (۱۹۳۹ء، ابتدائی حیوانیات، ۱۹۵). مچھر کی شامت آ جائے ... کم بخت باری کے لرزے میں جل بسے گا. (۱۹۶۱ء، سات سمندر پار، ۲۸). [ف].

--- انگیز (--- فت ا، غنہ، ی مج) صف.
خوف سے کپکپی پیدا کرنے والا، رونگٹے کھڑے کر دینے والا. ۱۹۳۷ء کی سیاسی اور معاشرتی کشمکش اور لرزہ انگیز خون ریزی نے انسانی دلوں کو ہلا کر رکھ دیا. (۱۹۹۳ء، قومی زبان، کراچی، جنوری، ۲۹). [لرزہ + ف: انگیز، انگیختن - اٹھانا، کھڑا کرنا].

--- آنا محاورہ
۱. **جنبش ہونا، کانپنا**.

زینب نے آ کے طیش میں جس وقت یہ کہا
لرزہ خدا کے عرش کو اس وقت آ گیا

(۱۸۵۵ء، ضمیر (مہذب اللغات)). ۲. **خوف سے کانپنے لگنا**،

خوف چھانا۔ ان کا یہ حال ہے کہ انگریزی کے نام سے ان کو لرزہ آتا ہے۔ (۱۹۰۱ ، حیاتِ شبلی ، ۷۱۴)۔ بیس سال کی مدت تک ایک ایسی پولنا کی جنگ کے شرارے ممالکِ یورپ کو خاک سیاہ کرتے رہے جس کے خیال تک سے تیمور لنگ اور چنگیز خاں کو لرزہ آتا ہوگا۔ (۱۹۱۸ ، روح الاجتماع ، ۱۰۹)۔ ۳. **بھونچال آنا ، زلزلہ آنا ؛ لرزے کا بخار ہونا ، سردی لگ کے کپکپی کے ساتھ بخار آنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ـــــ باَندام (ـــــ فت ب ، ا ، سک ن) صف۔

رک : **لرزہ براَندام جو زیادہ مستعمل ہے۔** ابھی علیے کی ایک گلی میں قریباً دو سو بچے ہیں جن کا مستقبل انسان کو لرزہ باندام کر دیتا ہے۔ (۱۹۲۵ ، موجودہ لندن کے اسرار ، ۱۱۵)۔ [لرزہ + ب (حرفِ جار) + اندام (رک)]۔

ـــــ براَندام (ـــــ فت ب ، سک ر ، فت ا ، سک ن) صف۔

وہ شخص جس کے جسم پر کپکپی طاری ہو ، جس کا سارا جسم کانپ رہا ہو ، خوف سے تھر تھر کانپنے والا ، نہایت خائف۔

غیر آگے میرے لرزہ براندام اب نہیں
وہ شیب میں شباب کی صولت نہیں رہی

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۳۸۵)۔

محشر بھی مگر کوچۂ قاتل کا ہے اک نام
ہے کون جو یاں لرزہ براندام نہیں ہے

(۱۹۳۰ ، بیخود موہانی ، ک ، ۹۰)۔ حشیش و ہیروئن کا یہ دور کتنا بھیانک اور لرزہ براندام کر دینے والا سامانِ بربادی لیے ہوئے ہے۔ (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱۰ کتوبر ، ۳۰)۔ اف : کرنا ، ہونا۔ [لرزہ + بر (حرفِ جار) + اندام (رک)]۔

ـــــ بانی امث۔

(طب) **پنڈلیاں تھرتھرانے کی بیماری۔** لرزہ بانی کے صدہا مریض دیکھنے اور زیرِ علاج رہنے کے باوجود آج تک مجھے اس بات کا اطمینان نہیں ہوسکا کہ لرزہ بانی کوئی علیحدہ اور مستقل مرض ہے۔ (۱۹۰۹ ، طبیب مریض خانہ ، ۳۱۰)۔ [لرزہ + با (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ پڑ جانا محاورہ۔

تھرتھری پیدا ہو جانا ، کانپنے لگ جانا ، جسم یا بدن میں لرزہ پیدا ہو جانا ؛ نہایت خوف طاری ہو جانا۔ جوں عمر سعد ملعون نے حُر کو میدان میں دیکھا لرزہ بدن پر پڑا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۵)۔ اعضا میں ایسا لرزہ پڑ گیا کہ میرے ساتھ وہ کھجور کا درخت بھی ہلنے لگا۔ (۱۹۱۹ ، جوہانے حق ، ۲ : ۳۷)۔ فکر و ادب کے سارے قدامت پسند دبستانوں میں لرزہ سا پڑ گیا۔ (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ۲۵)۔

ـــــ چڑھنا محاورہ۔

۱. **کپکپی چڑھنا ، تھرتھر کانپنا ؛ (مجازاً) کمالِ خوف ہونا ، ڈرنا۔**

چادر سے ابر کے بھی حرارت ہے مہر کو
لرزہ چڑھا جو اوڑھے ہیں فرغل علی الصباح

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۵۳)۔

فلک کو لرزہ چڑھا ہوا ہے ، زمیں کی چھاتی دھڑک رہی ہے
سپاہیوں کی تہوں میں بجلی ٹھہر ٹھہر کر لپک رہی ہے

(۱۹۵۰ ، سموم و صبا ، ۸۰)۔ ناقدینِ فن روساء کے سامنے ناچنے کے خیال سے لرزہ چڑھ رہا تھا۔ (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۲۹۳)۔ ۲. **لرزے کا بخار ہونا ، جاڑا بخار ہونا۔** تین دن سے افطار کے وقت مجھ کو لرزہ چڑھتا ہے۔ (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۶۰)۔ اب اگر کوئی شخص ممدوح کے کف یا کی قسم جھوٹ کھاتا ہے تو اس کو لرزہ چڑھ آتا ہے۔ (۱۹۱۲ ، شعرالعجم ، ۳ : ۸۵)۔

ـــــ چھوٹنا محاورہ۔

کپکپی ہونا ، لرزش ہونا ؛ خوف چھانا۔

کہنا کہیں نے کھڑکاں کے بول شور اٹھیا
جو تن میں پہاڑاں کے لرزہ چھوٹیا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۰)۔ یو بات سُن لرزہ چھوٹیا۔ (۱۷۸۵ ، قصۂ بی بی مریم ، ۳)۔

ـــــ خیز (ـــــ ی مج) صف۔

رک : **لرزہ انگیز۔** مورخین نے اس کی بڑی لرزہ خیز مثالیں پیش کی ہیں۔ (۱۹۵۳ ، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ، ۲۵۳)۔ کالی کالی! اے لرزہ خیز دانتوں والی دیوی! تمام حبشیوں کو کاٹ دے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۳۰)۔ [لرزہ + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، **اُٹھانا**]۔

ـــــ دار صف۔

لرزتا ہوا ، کانپتا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی **لرزہ دار** شکل سہم ہاتھ بڑھا کے دیا سلائی سے **موم بتی جلا رہی ہے۔** (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۲۱۶)۔ [لرزہ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ ڈالنا محاورہ۔

۱. **تھرتھراہٹ پیدا کرنا ، لرزش پیدا کرنا۔** ٹریم گاڑی در و دیوار پر لرزہ ڈالتی کانوں کے پردے پھاڑتی چلی گئی۔ (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۳۲)۔ ۲. **خوف طاری کرنا ، لرزا دینا۔** وہ پیشتر حق تھی جس نے سب کے دل میں لرزہ ڈال دیا۔ (۱۹۳۱ ، مسیح اور مسیحیت ، ۳۵)۔

ـــــ طاری ہونا محاورہ۔

تھرتھراہٹ ہونا ، کانپنے لگنا ؛ خوف چھانا (لرزہ ڈالنا (رک) کا لازم)۔ جب روما کی بے دینی اور دہریت پر نظر ڈالی تو ان کے اندام انقارادت پر لرزہ طاری ہو گیا۔ (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس ، ۳۵۵)۔ ستاروں پر بھی خوف سے لرزہ طاری ہو۔ (۱۹۹۲ ، اردونامہ ، لاہور ، جولائی ، ۲۱)۔

ـــــ کھانا محاورہ (قدیم)۔

لرزنا ، لرزنے لگنا ، کانپنا۔ بادشاہ کو یہ تعبیر سنتے ہی حیرت پیدا ہوئی اور لرزہ کھایا۔ (۱۸۶۳ ، جوہرِ عقل ، ۳۱)۔

لَرْزے (فت ل ، سک ر) امذ۔

لرزہ (رک) کی جمع نیز حالتِ مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل۔

۔۔۔سے بُخار آنا ف م ، محاورہ.
تپ لرزہ ہونا ، جسم میں کپکپی کے ساتھ بخار چڑھنا.

اللہ رے اے مسیح تری سرد مہریاں
لرزے سے آفتاب کو آئے بخار روز

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۶۷).

۔۔۔کی تَپ چڑھنا ف م.
تپ لرزہ چڑھ جانا ، وہ بخار ہونا جس میں آدمی کانپنے لگتا ہے ، جوڑی بخار ہونا (ماخوذ : مہذب اللغات).

۔۔۔میں پڑنا محاورہ (قدیم).
لرزنا ، کانپنا.

پڑیا لرزنے میں دیکھ اندام او
نہیں بولنے کوں سکیا نام او

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۳۷۴).

لَرْزِیدَن (فت ل ، سک ر ، ی مع ، فت د) ف ل.
کانپنا ، تھرتھرانا. اقبال کو اشتقاق کی ان صورتوں سے بڑی دلچسپی ہے جن کا تعلق رمیدن ، گسستن ، تپیدن ... لرزیدن ، زدن وغیرہ سے ہے. (۱۹۷۳ ، مسائل اقبال ، ۳۱۲). [ف].

لَرْزِیدَہ (فت ل ، سک ر ، ی مع ، فت د) صف.
کانپا ہوا ، تھرتھرایا ہوا ، (مجازاً) سہما ہُوا. اس انتخاب کی خاطر ... ان تاروں کو لرزیدہ ان رشتوں کو پیچیدہ ان جلووں کو غلطان اور ان رخساروں کو فروزاں کیا. (۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۱۴).

ڈرے ہوئے ہیں مرے ہوئے ہیں لرزیدہ ہیں
مُلّا تاجر جرنل جیالے ایک نہتی لڑکی سے

(۱۹۸۹ ، اس شہر خرابی میں ، ۱۵). [ف : لرزیدن - کانپنا سے اسم صفت].

لَڑ (۱) (فت ل) امث.
۱. دھاگا جس میں موتی وغیرہ پروئے ہوں ، رسّی یا ڈور کا ایک بنا ہوا تار جس کو دوسرے تار سے ملا کر رسّی یا ڈور بناتے ہیں ، لڑی ، ہار ، ڈور.

سبب ہے باغ کے قصہ کے پھولاں لڑ میں گندنے کا
جو لیائے شوق دے مجھ اس ہنر پر اہل عرفانی

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۸).

ولی تو بحر معنیٰ کا ہے غواص
ہر اک مصرع ترا موتیاں کی لڑ ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۲۹).

مژہ آنسو سے ہے لڑ موتیوں کی
کوئی دیکھے مرا موتی پرونا

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۷). بٹے ہوئے رسّوں ... کو کھولو گے تو تمام لڑیں ٹوٹ جائیں گی. (۱۸۸۳ ، تکمیل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۲۶۳). اس چکر کے نیچے سے رشتہ کی ہر لڑ کو گزار کر اس سے باندھ دیا جاتا ہے. (۱۹۳۷ ، حرفتی کام ، ۷۶). جب اون کی لڑ خوب بٹ جاتی ہے تو پتھر پر لپیٹ دیتی ہیں. (۱۹۹۲ ، نگار ، دسمبر ، کراچی ، ۵۵). ۲. (مجازاً) تاگے سے ملتی جلتی لمبی چیز.

وحشی عورتیں گیلی مٹی کی موٹی موٹی لڑیں سوتوں کی طرح بناتی تھیں ... ایک کے اوپر ایک جماتی تھیں. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۸۵). ۳. **سلسلہ ، رابطہ ، تعلق ، رشتہ.**

دستگیر کنی دستگیری طالب لیا لڑ لائے
نوشہ کہے فقیر قادر کا قادر سدا سہائے

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۳۸). جس کی عمل کے اندر کی سر رشتہ سے لڑ ہے ، اوس کے روبرو دیوان کی بات مجذوب کی بڑ ہے. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳).

اب نہ چھوڑے گا یقیں وہموں کی لڑ کاٹے بغیر
دوستی رہنی ہے کب نفرت کی جڑ کاٹے بغیر

(۱۸۷۸ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۸). پیروں ، مولویوں ، صوفیوں کے قدم جس بات میں ڈگے اس کی لڑ بھی کھینچ تان کے شرع سے ملا دی. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۷ : ۶). ۴. **قطار ، صف ، لائن.**

نہیں بادل برستے سو دکھوں انکھیا گگن کی ہیر
ہو جاری اشک بھو میں پر لڑاں ندیاں ہو چلتے ہیں

(۱۶۴۰ ، عابد ، بیاض مراثی ، ۱۷). ۵. **لنگی کے وہ دو حصّے جنھیں ایک دوسرے سے ملا کر لنگی کس لیتے ہیں ؛ (مجازاً) گرہ ، گانٹھ.** باوا ہانپتے ہوئے رکا اور لنگی کا ایک لڑ کھول کر اس میں بندھے ہوئے نوٹ ہوا میں اُڑا دیے. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۳۰). ۶. **زنجیر ، زنجیرہ ، چین ؛ ٹولی ، جماعت ؛ دامن ، پلّہ ، کنارہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [س : یشٹ यष्टि].

۔۔۔بَنْدی (۔۔۔فت ب ، سک ن) امث.
فہرست (علمی اردو لغت). [لڑ + ف : بند ، بستن - باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔بَنْدھنا محاورہ.
سلسلہ ملنا ، واسطہ ہونا ، تعلق ہونا.

دونوں جہان کی ہے بندھی تجھ سے لڑ
دین کی تو اصل ہے دنیا کی جڑ

(۱۸۳۸ ، ناسخ (نور اللغات ، ۴ : ۱۸۷)).

۔۔۔جَڑ (۔۔۔فت ج) امذ.
رشتہ دار ، خاندان ، اولاد. سرخاب نے کہا یہ سچ ہے کہ وہ اپنے لڑ جڑ کو ساتھ لا کر رہا ہے لیکن اس کو یاد رکھیے کہ وہ کبھی نہ کبھی دغا کرے گا. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۳۰). [لڑ + جڑ (رک)].

۔۔۔لَگانا محاورہ.
وسیلہ اور تعلق پیدا کرنا ، لپس جمانا ، ڈھنگ لگانا ؛ زوجیت میں دینا ، نکاح میں دینا ، بیاہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

۔۔۔مِلانا محاورہ.
سلسلہ ملانا ، تعلق پیدا کرنا ، ربط کرنا ، دوستی کرنا ، یارانہ گانٹھنا ؛ سینے کے لیے دونوں کوروں یا کناروں کو ملانا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---ملنا محاورہ.
سلسلہ پیدا ہونا ، تعلق پیدا ہونا ، میل جول یا ربط پیدا ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---میں رہنا محاورہ.
کسی کے کہنے میں رہنا ، ساتھ دینا ، کسی کا طرفدار بنا رہنا ، ساتھی رہنا ، گرہ میں رہنا ، جیب میں ہونا ، پلے ہونا ، پاس ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---میں لڑ لگی ہونا محاورہ.
سلسلہ قائم ہونا ، ایک کا ایک سے سلسلہ ہونا (مہذب اللغات).

لڑ (۲) (فت ل)
لڑنا (رک) سے فعل امر ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بیٹھنا محاورہ.
خوامخواہ لڑنے لگنا ، لڑائی کر لینا ، لڑنا.

جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۳۰). یہ سچ ہے کہ وہ عشق اور ہے ... مگر عشق مجازی بھی عقل سے لڑ بیٹھتا ہے ، دماغ بیکار کر دیتا ہے. (۱۹۳۷ ، جذب دل یا مزہ بے بہاری کا ، ۳۹).

---پڑنا محاورہ.
خوامخواہ لڑنے لگنا ، لڑ بیٹھنا ، لڑائی کر لینا.

عاشق دھرے ثابت قدم معشوق کی جب راہ میں
پڑنے میں تب لاگے میٹھا معشوق گرچہ لڑ پڑے

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۱۱۶).

---جانا محاورہ.
۱. ٹکرا جانا ، مقابل ہو جانا ؛ نڈر ہو کر ٹکر لینا ، متصادم ہو جانا.

دیکھو بے جا آج آ وہ لڑ گیا
ہم سے اُجھڑ کر کے ایک اوجھڑ گیا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۳).

ہر غزل میں قلم سے علم جھک کے لڑ گیا
جو رہ گیا نشاں وہ خجالت سے گڑ گیا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۶۰).

تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے
تیغ کیا چیز ہے ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

(۱۹۱۱ ، بانگ درا ، ۱۷۹). ۲. ایک شاعر کے شعر یا ایک مضمون نگار کے مضمون کا دوسرے کے مضمون سے اتفاقاً مطابق ہو جانا ، توارد ہو جانا. یہ رائے جو نپولین سے منسوب کی گئی ہے خوب مصدقہ ہے ... یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہی واقعات جو لائق سے لائق مورخ لکھ گئے ہوں لکھے جاویں اور مضامین لڑ نہ جاویں. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (دیباچہ) ، ۱ : ۶). توارد سے مراد ہے دو شاعروں کے مضمون کا باہم لڑ جانا یا بالفاظ دیگر دو شاعروں کے مضمون (یا مضمون اور الفاظ دونوں) میں اتفاقیہ مطابقت. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۵۰).

---رہنا محاورہ.
لڑ بیٹھنا ، لڑائی کرنا.

جی میں آتا ہے کہ اب یار سیں جا لڑ رہئے
یا زمیں کھود کے اس شرم سیتی گڑ رہئے

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۵۳).

---مرنا محاورہ.
لڑ کر مر جانا ؛ کشت و خون کرنا ، جان لینے اور جان دینے پر آمادہ ہونا. ہندوؤں کے کسی محلے میں مسلمانوں نے ہندوؤں کی ضد سے مسجد بنانی چاہی ہندوؤں نے مزاحمت کی اور کرتی ہی تھی قریب تھا کہ دونوں فریق لڑ مریں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۲۲۳). غلامی سے سرتابی اور آزادی کے لیے لڑ مرنے کا پہلا عملی سبق مسلمانوں میں حسرت ہی نے دیا. (۱۹۷۰ ، ارمغان مجنوں ، ۲ : ۱۹۵).

لڑ (کس ل) امث (قدیم).
بالوں کا خم ، خم گیسو.

سانپاں کوں کرے دنگ تری لڑ کی جھلی نے
تجھ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۶). [مقامی].

---لینا ف مر (قدیم).
کاٹ لینا.

تیرے اَدھر کوں یاد کر لے تار من موہن
لڑلڑ لیا ہوں اپنے اَدھر تجھ فراق تے

(۱۶۳۵ ، سب رس ، ۹۹).

لڑا (فت ل) مذ.
لڑنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام ؛ مرکبات میں مستعمل.

---بھڑا ہوا (--- کس بھ ، ضم ہ) صف.
لڑنے میں مشتاق ، جنگ آزمودہ ، لڑائی کا ماہر.

لڑے بھڑے ہوئے جس میں تھے وہ بڑا ٹوٹا
اُٹھا وہ مورچہ پہلا وہ دوسرا ٹوٹا

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)). [لڑا + بھڑا (بھڑنا (رک) سے حالیۂ تمام) + ہوا (رک)].

---مارنا محاورہ (قدیم).
زمین پر گرا کر مارنا (دکنی اردو کی لغت).

---مرتا ہے فقرہ.
لڑ لڑ کر جان دیے دیتا ہے ، خواہ مخواہ جھگڑا کرتا ہے.

دم نظارہ لڑے مرتے ہیں عاشق اوس پر
دولتِ حسن کی بیش آنے سے دیتا ہے وہ رخ

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۷۳).

کفر و دیں ایک ہی تسبیح میں زنار بھی ہے
کیوں لڑے مرتے ہیں ہندو و مسلماں دونوں

(۱۸۸۳ ، قدر (نوراللغات)).

...لڑا (فت ل) صف مذ.
ایک یا زیادہ لڑی والا ، تراکیب میں جُزو دوم کے طور پر مستعمل ۔ سب کے سوں کے گچھے تین لڑے ، پچ لڑے ، دس لڑے ہوتے ہیں ۔ (۱۹۳۹ ، رسالہ علم نباتات ، ۹۹) ۔ [لڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت مذکیر]۔

لڑاخ بن (فت ل ، سک خ ، فت ب) امذ (قدیم).
لڑا کوپن. لڑاخ پن اوس کا سن کو بشتی کرنے سوں ہٹ گیے۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیل (دکھنی اردو کی لغت)) ۔ [لڑاخ (لڑاک (رک) کا بگاڑ) + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

لڑاک (فت ل) صف مذ نیز مث.
۱. لڑنے جھگڑنے کا عادی ، جھگڑالو ، جنگجو ، تند مزاج.

جلتی ہوا ہے جو کہ لڑے بات بات پر
کیونکر صبا پیام کہے اوس لڑاک سے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۲۶۱) ۔ ۲. **لڑائی کا ماہر ، بہادر**. شہاب الدین بڑا شجاع ، بہت لڑاک ، عادل ، رعیت پرور تھا ۔ (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۶)۔ [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اک ، لاحقۂ صفت]۔

لڑاکا (فت ل) صف.
۱. لڑنے جھگڑنے والا ، جھگڑالو ، جنگجو ، تندمزاج.

ناسازیِ طبیعت کیا ہے جواں ہونے پر
اوباش وہ ستم گر لڑکا ہی تھا لڑاکا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۶۶۰)۔

لڑاکا غضب کی غضب تندخو
لڑا کرتی تھی سب سے ہر ایک سو

(۱۸۵۹ ، حزن اختر ، ۹۲)۔ مگر جعفری لڑاکا تنک مزاج جس میں رشک و حسد کا مادّہ کوٹ کوٹ کے بھرا ہے۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۳)۔ میں نے سنا ہے کہ وہ بڑی لڑاکا ہیں۔ (۱۹۳۵ ، بیگماتِ شاہان اودھ ، ۷۲) ۔ ۲. **لڑنے والا ، جنگی ، بہادر**. مرغ اس سرزمین کا بڑا لڑاکا ، آپ سے جوگنے کے مقابل ہو ۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۵۸)۔

بہت ہی زبردست ہے وہ لڑاکا
وہ آتے ہی لے لیگا کابل کا ناکا

(۱۹۰۹ ، مظہرالمعرفت ، ۵۶)۔ تالابوں اور جنگلوں میں اپنے ماہر لڑاکا ، ارفع روح ہتھیار چلانے میں طاق پتی ان کو ڈھونڈ رہی ہوں۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۶۲۲) ۔ [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اکا ، لاحقۂ صفت]۔

---پن (---فت پ) امذ.
لڑنے جھگڑنے کی عادت ، جھگڑالوپن ، فسادانگیزی ، شرانگیزی. آگے آگے ابوجہل تھا ، نام تو اس کا عمرو بن ہشام تھا لیکن اپنے لڑاکاپن اور حماقتوں کی وجہ سے ابوجہل کہلایا۔ (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۳۲)۔ [لڑاکا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---طیّارَہ (---فت ط ، شد ی ، فت ر) امذ.
تیز رفتار جنگی ہوائی جہاز جو خاص کر فضائی جنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لڑاکا طیاروں کے چھ سکواڈرن ہیں۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۶۰)۔ [لڑاکا + طیارہ (رک)]۔

---/لڑاکے کے چار کان کہاوت.
جس عورت کو لڑنے جھگڑنے کا مزہ ہوتا ہے وہ ہر طرف اور ہر بات پر کان لگائے رہتی اور بہانہ ڈھونڈتی پھرتی ہے ، لڑنے والے کو ذرا سا بہانہ چاہیے (جامع الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

لڑاکو (فت ل ، و مع) صف مذ.
رک : لڑاکا ، لڑاک ، لڑائی جھگڑا کرنے والا۔ یہ لوگ ایسے لڑاکو اور جھگڑالو مشہور تھے کہ لوگ ان سے رشتہ ناطہ کرتے ڈرتے تھے۔ (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۴۳)۔

بڑی ہے جرأت بڑی ہے ہمت ، بڑی ہے قوت بڑی شرارت
بڑے بہادر بڑے سپاہی بڑے لڑاکو بڑے نڈر ہیں

(۱۹۲۳ ، دیوانِ بشیر ، ۶۰)۔ حافظ عزیز حسن بقائی بڑے بیریا ک لڑاکو اور دبدبے کے آدمی تھے۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۳۲۳)۔ [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اکو ، لاحقۂ صفت]۔

لڑاکی (فت ل) صف مث (شاذ).
لڑنے والی ، جنگی. لڑاکی فوج جنوں اور عفریتوں اور پریزادوں کی تعینات کی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۶)۔ [لڑاکا (رک) کی تانیث]۔

لڑانا (فت ل) ف م.
۱. جھگڑا کرانا ، مارپیٹ کرانا (دو یا زیادہ آدمیوں یا جانوروں کو) آپس میں بھڑا دینا.

لڑانا ہور ایک لڑنا عنایت شہ کوں ہے دونو
چلے ناؤ ہم واں پتے ہدایت ہا توکل کا

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۶۵)۔

پکا ایک کالا اور اجلے کے تئیں
لڑانے کو مارہا اسے تھاروہیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۳۳)۔

صحنِ گلشن میں دکھا کر قامتِ گلرنگ کو
تو اگر چاہے تو قمری سے لڑائے عندلیب

(۱۸۱۶ ، دیوانِ ناسخ ، ۱ : ۳۲)۔

نہیں پیوستہ ابرو عیش چشم مست جاناں پر
لڑایا ہے کسی نے شاخ دار آہو سے آہو کو

(۱۸۷۹ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۴۴)۔

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑا دے ممولے کو شہباز سے

(۱۹۳۵ ، بال جبریل ، ۱۶۴)۔ ہاتھی ، اونٹ ... بارہ سنگھے ... تیتر بٹیر بھی لڑائے جاتے تھے (۱۹۸۸ ، لکھنویاتِ ادب ، ۳۷)۔ ۲. باہم فساد کرانا ، اختلاف پیدا کرانا ، نزاع پیدا کرانا.

رقیب روسیہ کی بات پر مت گوش رکھیو تو
کیا ہے فکر اس نے میرے اور تیرے لڑانے کا

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، ۵ : ۲)۔

آنکھ اوس شوخ نے ہر اک سے لڑا کر جرأت
ہم کو سب سے یہ لڑایا ہے کہ جی جانے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۳۸)۔ ۳. جنگ کرانا ، لڑائی کرانا (علمی اردو لغت ؛ فرہنگ آصفیہ)۔ ۴. کشتی کرانا ، زور کرانا ، مقابلہ کرانا

میں آج اکھاڑے پر نہیں آؤں گا تم سب کو لڑا دیتا تا کہ ناغہ نہ ہو. (۱۹۷۸ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۱۵۳). ۵. (پنجہ کشی) **زور آزمائی کرنا ، زور کرنا ، پنجے میں پنجہ ڈال کر زور آزمائی کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۶. **بدکلامی کرنا ، دوبدو کرنا ، تُرکی بہ تُرکی جواب دینا.** تم بڑے بدتمیز ہو ، بڑوں سے زبان لڑاتے ہو، تمہیں شرم نہیں آتی. (۱۹۷۸ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۱۵۳). ۷. **موازنہ کرنا ، مقابلہ کرنا.**

اک غزل تم سے لڑا کر دیکھ لے
فہم کی میزاں چڑھا کر دیکھ لے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۹).

ہم تم چلیں جو ساتھ تو مٹ جائے رنگِ باغ
گل سے رخ آپ لالہ سے پنجہ لڑائیے داغ

(۱۸۷۲ ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۹۸). ۸. (کنایۃً) **دو چیزوں کو باہم ٹکرانا.**

پہونچتی ہے شکست اک دن بتوں سے شیشۂ دل پر
لڑایا جاتا ہے یہ آبگینہ زور پتھر سے

(۱۸۳۰ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۷۹). ۹. **متوجہ کرنا ، مصروف کرنا ، بے حد کوشش کرنا** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۱۰. **ملانا ، سامنے کرنا ، گھورنا** (آنکھ سے آنکھ یا نظر سے نظر ملانا یا لڑانا) **آنکھ لڑانا ، نظر لڑانا بطور ترکیب بھی مستعمل ہے** (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۱۱. **شریک کرنا ، ملانا ، ساجھا کرنا** (روپے پیسے سے). چار چار پیسے لڑا کر سودا کھایا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۳ : ۱۸۶). ۱۲. (قمار باز) **داؤں پر لگانا ، داؤں پر رکھنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۳. (ریاضی) **مطابق کرنا ، میزان کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات). ۱۴. (پتنگ باز) **پیچ کرانا ، کھیسا بازی کرانا.**

ڈرے ہے کس کا کہ جو چُھپ چُھپ کے اڑاتا ہے پتنگ
کیوں لڑاتا نہیں لوگوں میں تو دلبر پیچ آ

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۰). اپنے ہاتھ سے پتنگ بناتے تھے اور خود لڑاتے تھے. (۱۸۹۶ ، سیرت فریدیہ ، ۳۳). ۱۵. **آزمانا ، کرنا.** میں اس کے محل کے اندر جا کر کوئی ایسی تدبیر لڑاتی ہوں کہ سیلا آج میری دو باتیں سن لے. (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۰). انہوں نے ... کہا کوئی تکڑم لڑانا پڑے گی. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۸). [لڑنا (رک) کا تعدیہ].

لڑاوٹ (فت ل ، و) امث.
لڑنے کا انداز ، لڑنے کا عمل.

وہ انکھیاں مست تشیلی سی کچھ کالی سی کچھ پیلی سی
چتون کی دغا نظروں کی کپٹ سینوں کی لڑاوٹ ویسی ہی

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۳۸). [لڑنا (رک) سے حاصل مصدر].

لڑاؤُ (فت ل ، و مع) صف.
لڑنے کے قابل ؛ ڈور جو ایک مرتبہ کنکوا اڑانے کے قابل ہو (نور اللغات). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + اُؤ ، لاحقۂ صفت].

لڑائی (فت ل) امث.
۱. (اَ) **ہاتھا پائی ، مارپیٹ ، کُشتم کُشتا ، گُتھم گُتھا.**

بنغ جو کریں تو لڑائی کرے
جیسے رافضی خارجی ہیں بھڑتے

(۱۶۶۹ ، آخر گشت ، ۱۰۹).

آئی اس جنگ جُو کی کر شبِ وصل
شام سے صبح تک لڑائی ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۳۶). گلی گلی بھی تیری ہی جہاں لڑائی ہوتی ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۵۲). (اا) **(فوجوں یا قوموں کی) جنگ ، معرکہ آرائی ، رزم.**

عرب نے عجم پر بڑائی نہ کر
عرب پور عجم سوں لڑائی نہ کر

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۸۳).

لکھیا پنچہ لک میں مغل کی لڑائی
یہی قصہ کہنے میں ہے بعد بڑائی

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۷۹). اس لڑائی میں بہت سی بے تُکی باتیں ہوئیں گے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۴).

لڑائی تلک جمع تھے دے گُہر
لڑی ٹوٹی اب وہ گیا انتظام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۲۰۳). ہندوستانی بھی اس عالمگیر لڑائی کا حال سُن کر سراسیمہ ہو گئے. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۱). مولوی تو یہ پتا کہ لڑائی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۱۳۰). (ااا) **کشتی ، زور آزمائی ، مقابلہ.** ایک روز ان باتوں کو سببِ جنگ قرار دے کر تم سے مباحثہ اور لڑائی کریں. (۱۸۸۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۳۷). تب سے اب تک سیری اور زرد کتے کی لڑائی چلی آتی ہے. (۱۹۸۷ ، آخری آدمی ، ۴۳). ۲. **تکرار ، جھگڑا ، تُو تُو مَیں مَیں.**

کرے رات دن او جو منع سوں لڑائی
رکھے گھر میں یا بھار اس کی بڑائی

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (قدیم اردو ، ۱۶۲)). اس طرح لڑائی کر کے گلزار بانو اس سے تانیں لیاتی تھی. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۰۹). تم میاں بی بی میں یہ کیا آئے دن لڑائی رہا کرتی ہے؟ (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۷۲).

رہیں جھگڑے جو کچھ رہتے ہیں عقل و عشق میں اپنے
انہیں کیا حضرتِ دل ہیں لڑائی دیکھنے والے

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۱۹۶). سب ہی بچے منی اور ڈیڈی کی لڑائی سے گھبرا کر چلے گئے تھے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۸۹). ۳. **دشمنی ، خصومت ، نزاع ، بیر ، عداوت ، رنجش ، بگاڑ.**

سو آئے ہیں میرے سوں بعد ہوت بھائی
رکھیں قربہا پھر او قائم لڑائی

(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، اعظم ، ۱۵۹).

ہر قوم سے ظاہر عداوت تھی ہوئی
بارہ مہینے اُن میں لڑائی تھی ہوئی

(۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۳۸).

قہر تھا میرا مسکرا دینا
میل کے بعد پھر لڑائی ہے

(۱۹۳۵ ، نوبہاراں ، ۷۹). ف : کرنا ، ہونا. [لڑنا (رک) سے حاصل مصدر].

---اور آگ کا بڑھانا کیا کہاوت۔
لڑائی اور آگ تیز کرنا مشکل نہیں ہے ، ان دونوں کے بڑھانے میں کسی خاص تدبیر کی ضرورت نہیں ، ان کا بڑھانا بہت آسان ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---باندھنا محاورہ۔
جھگڑا کھڑا کرنا ، لڑائی مول لینا ، دشمنی کرنا۔ وہ ایک زمانے سے لڑائی باندھے بیٹھا ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۲۱)۔
دشمن بناؤ غیروں کو دے دے کے گالیاں
میں خوش ہوں تم لڑائی علے سے باندھ لو
(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی (نوراللغات))۔

---بڑھانا محاورہ۔
جنگ کو طول دینا ، جھگڑا بڑھانا ، تکرار کو طول دینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---بڑھنا محاورہ۔
لڑائی بڑھانا (رک) کا لازم ، جھگڑا بڑھنا ، جنگ کو طول دینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---بکھیڑا (---فت ب ، ی مج) امذ۔
لڑائی جھگڑا ، جنگ و جدل ، دنگا فساد۔ ماہی نے پکار کر صدا دی کہ بیٹا کوکب یہ لڑائی بکھیڑا کیسا ہے کوئی اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۷۲۸)۔
[لڑائی + بکھیڑا (رک)]۔

---بگڑنا محاورہ۔
جنگ میں حالات کا ناموافق ہو جانا ، لڑائی کا پلہ ہلکا ہو جانا۔ حریف کی فوج نے نقطۂ پرکار کی صورت چار طرف سے گھیر لیا ... لڑائی بگڑ گئی ، جان پر بنی تھی۔ (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۷)۔ بعض مسلمانوں کی بے تدبیری سے لڑائی بگڑی۔ (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۳۶)۔ جس وقت دو جوڑہ کی لڑائی بگڑی ، شاہ صاحب مع پایندہ شاہ اور اکبر شاہ اپنے بیٹوں کے شہید ہوئے۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۱۶۷)۔

---بننا محاورہ۔
جنگ میں حالات کا موافق ہو جانا ، جنگ میں جیت کے آثار پیدا ہو جانا۔ یہاں سے منہ رخ جا پڑیں گی اور لڑائی بن جائے گی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۲۶)۔

---بھڑائی (---کس بھ) امث۔
جنگ و جدل ، جھگڑا ، فساد ، دنگا۔ بغیر لڑائی بھڑائی ایسی فتح میسر ہوئی کہ کسو کے سان گمان میں نہ تھی۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۳)۔ ہائے بھائی ہائے بھائی کہہ کے چیخنے لگا ، لڑائی بھڑائی بھولا ، غصے میں طرف عمرو کے چلا۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۱۰)۔ یہ ساری لڑائی بھڑائی ، یہ سارا شوق جنگ جوئی ، اُسی محبوبہ کی خاطر جو ہر قدرت والے سے بڑھ کر قادر اور ہر توانا سے زیادہ توانا ہے۔ (۱۹۳۱ ، الشائے ماجد ، ۲ : ۳۱۵)۔ سومیریوں کو شروع شروع میں وہاں (دجلہ و فرات کی وادی میں) اپنے متذکرہ پیشروؤں سے لڑائی بھڑائی کرنا پڑی تھی۔ (۱۹۸۶ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ۱ : ۳۰۷)۔
[لڑائی + بھڑائی (بھڑنا (رک) کا حاصلِ مصدر)]۔

---پاڑنا محاورہ (قدیم)۔
پھوٹ ڈالنا ، لڑائی کرنا۔
بڑے پادشاہاں میں پاڑیا لڑائی
(۱۶۶۵ ، علی نامہ (دکھنی اردو کی لغت))۔

---پر اُتر آنا محاورہ۔
لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہونا ، لڑنے لگنا۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی بات میں آدمی لاجواب ہوتا ہے تو سخن پروری کے لئے لڑائی پر اُتر آتا ہے۔ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۸۷)۔

---پر اُٹھنا محاورہ۔
جنگ پر آمادہ ہونا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔

---پر تُلنا محاورہ۔
لڑنے کو تیار ہونا ، لڑائی پر آمادہ ہونا۔
ترے لاغر کو جا رہنے کی غربت میں نہیں ملتی
لڑائی پر تلے ہیں مور اپنے اپنے روزن پر
(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۳۶)۔

---پر جانا محاورہ۔
مہم پر جانا ، میدانِ جنگ میں لڑنے کے لیے جانا ، معرکہ آرائی کے واسطے روانہ ہونا ، لام پر جانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---پر چڑھنا محاورہ۔
میدانِ جنگ میں لڑنے کے لیے جانا ، معرکہ آرائی کے لیے روانہ ہونا ، جنگ کا آغاز کرنا۔
تیار جماعت ہے نماز آپ پڑھیں گے
اب فرض ادا کر کے لڑائی پہ چڑھیں گے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۲۷)۔

---پڑنا محاورہ۔
باہم فساد ہو جانا ، جنگ چھڑنا۔ غرض جابجا لڑائی پڑ گئی۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۶۲۶)۔ میں نے جا کر ... اس روسیاہ کو مارا ، قیامت کی لڑائی پڑی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۷۱)۔

---ہو کھڑے رَہ جانا محاورہ (قدیم)۔
لڑائی کے لیے آمادہ ہو جانا ، دنگا فساد یا جھگڑا کرنا۔ اپنی خرابی سمجھ لے کر لڑائی ہو کھڑے رہ جاوینگا۔ (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت))۔

---ٹل جانا محاورہ۔
لڑائی ٹھن جانا ، جنگ کا موقع قریب آنا۔
جب تُل گئی لڑائی ترازو کے تول میں
باتوں سے بات نوٹے دھڑوں سے دھڑے لڑے
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶)۔

ـــــ ٹھاننا محاورہ.
قصدِ جنگ کرنا ، جنگ کی ٹھہرانا ، لڑائی کرنا ، دشمنی کرنا. جمشید نے تمام افغانوں کو اپنے ساتھ ملا کر اس سے لڑائی ٹھانی ، متی اس سے لڑا مگر آخر کو کہیں چھپ گیا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۳۹). جوش میں آ کر الپ ارسلان نے لڑائی ٹھان دی. (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۱۹۳).

ـــــ ٹھن جانا / ٹھننا محاورہ.
لڑائی ٹھہر جانا ، لڑائی ہونا ، دشمنی قائم ہونا. اور لڑائی ہتھیاریوں کی قابل تماشے کے ہے جب کہ باہم دگر ان میں لڑائی ٹھنتی ہے تو ہتوں اور سہیتوں اس کو قائم رکھتی ہیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۶۷).

ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی
تو گویا تمنا ہماری بر آئی

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۹۹). مشرق و مغرب کے درمیان یہ صورتیں ایسی پیدا ہو گئی ہیں کہ ان میں لڑائی کا ٹھن جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۳۰۲). وہ راستہ بھر سوچتا رہا زور کی لڑائی ٹھنے گی لیکن مخالف کے پاس پہنچے تو اس نے جو کچھ دیکھا وہ دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۷۰).

ـــــ جھگڑا (ـــــ فت جھ ، سک گ) امذ.
تکرار ، دنگا فساد ، لڑنا جھگڑنا. جب سے ہمارا گروپ شہر میں آیا تھا خوب لڑائی جھگڑے ہوتے تھے .(۱۹۸۷ ، روز کا قصّہ ، ۱۳۱). [لڑائی + جھگڑا (رک)].

ـــــ چھڑنا محاورہ.
لڑائی کی ابتدا ہونا ، جنگ شروع ہونا. لیکن زیادہ دیر نہ گزری کہ پھر ازسرنو لڑائی چھڑ جاتی تھی. (۱۹۲۹ ، تاریخ سلطنت روما (ترجمہ) ، ۱۲۳). خدانخواستہ لڑائی چھڑ جائے تو راستہ بند. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۱۸).

ـــــ چھیڑنا محاورہ.
لڑائی کی ابتدا کرنا ، جنگ شروع کرنا. وہ لڑائی چھیڑ چکے تھے کہ خالد پہنچے اور ملک گیری شروع ہوگئی.(۱۹۲۰ ، جویانِ حق ، ۳ : ۱۹۷). بے وقوف لڑکے ، لڑائی میں نے چھیڑی یا چنگیز نے. (۱۹۵۶ ، چنگیز ، ۶۸).

ـــــ خور / خورا (ـــــ و معد نیز مج) صف (قدیم).
جھگڑالو ، لڑاکا. لوکاں بڑے تلداری لکاؤ بجھاؤ ہور بکھیڑے ڈالو لڑائی خورے ہیں.(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۱۰۵).[لڑائی + ف : خور ، خوردن ـ کھانا / + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــــ ڈالنا محاورہ.
جنگ کرنا ، لڑنا ، جھگڑا کھڑا کرنا ، دو یا زیادہ شخصوں کو لڑوانا.

لے کے مژگاں کے علم دیدہ و دانستہ نصیر
کشورِ عشق میں ڈالے ہے لڑائی دیدہ

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۱۷۶). بیرم خان فوج لے کر آگے بڑھا ، شہزادے کو سپہ سالار قرار دیا اور مورچے باندھ کر لڑائی ڈالی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۱۱).

ـــــ ڈالو (ـــــ و مع) صف.
لڑائی کرانے والا ، فسادی. چوتھا وہ کہ بدباطن ہور لڑائی ڈالو جو اپنے برائی کے کدھیں بے ہور بھلائی کے طرف نا ہے. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لڑائی + ڈالو (ڈالنا (رک) سے صفت فاعلی)].

ـــــ سَر پر مول لینا محاورہ.
اپنے ذمے جھگڑا لینا ، خود کو مصیبت میں پھنسا دینا.

ہمسری کر کے یہاں تُو نے عبث شانے سے
مول لی اے دلِ صد چاک لڑائی سر پر

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستان سخن ، ۶۵).

ـــــ سَر کرنا محاورہ.
لڑائی میں فتح حاصل کرنا ، غنیم کو شکست دینا. ناصر کے امراء لشکر تمام سرحدی مقامات پر لڑائیاں سر کر چکے تھے (۱۹۳۵ ، عبرت نامۂ اندلس ، ۲۱۱).

ـــــ سَر ہونا محاورہ.
لڑائی میں فتح حاصل ہونا ، غنیم کو شکست ہونا (جامع اللغات).

ـــــ سی لڑائی امث.
بہت خوفناک جھگڑا ، بڑا جھگڑا ، عجیب و غریب اور خوفناک لڑائی.

آج پھر تھا بے حمیّت میر واں
کل لڑائی سی لڑائی ہو چکی

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۰).

ـــــ کا باجا / باجہ امذ.
جنگ کے وقت کا مست باجا ، وہ باجا جو میدانِ کارزار میں اعلانِ جنگ کے لیے بجاتے ہیں ، طبلِ جنگ ، مارو ، جنگی باجا. مارو : لڑائی کا باجہ. (۱۹۲۱ ، وضعِ اصطلاحات ، ۱۹۱).

ـــــ کا پیچھا بھاری ہوتا ہے کہاوت.
لڑائی کا زور آخر میں زیادہ ہوتا ہے ، جنگ کے نتائج بعد میں مرتب ہوتے ہیں. دوسرا پیش گوئی کرتا تھا کہ لڑائی کا پیچھا ہی بھاری ہوتا ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت (نوراللغات)).

ـــــ کا جہاز امذ.
لڑاکا جہاز ، جنگی جہاز (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــ کا گیت امذ.
وہ گیت جو میدانِ جنگ میں گایا جاتا ہے ، جنگی نغمہ ، رجز ، رزمیہ اشعار (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــــ کا گھر امذ ؛ صف.
فساد کی جڑ ، فسادی ، جھگڑا کرانے والا ، فتنہ انگیز.

لڑائی کا گھر کوچۂ یار ہے
سرِ دیں پر اک اس کی دیوار ہے

(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۳۶).

ـــ کا گھر ہانسی، روگ/بیماری کا گھر کھانسی کہاوت
لڑائی کی ابتدا ہنسی مذاق سے ہوتی ہے اور بیماری کا آغاز کھانسی سے (نوراللغات ؛ محاورات ہند).

ـــ کا مَیدان امذ.
وہ مقام جہاں لڑائی ہو ، میدان جنگ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ کی پوٹ امث.
جھگڑالو ، لڑاکو ، حد درجہ فسادی . بہو بھی آئی تو فساد کی گانٹھ ، لڑائی کی پوٹ ، ساس کو تو جوتی کے برابر نہیں سمجھتی (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس (نوراللغات)).

ـــ کی گھات امذ.
لڑنے کا طور طریقہ ، جنگی چال.

جو پلٹن وہاں اردلی کی تھی سات
بڑی جانتی تھی لڑائی کی گھات
(۱۷۹۲ ، جنگ نامۂ دوجوڑا ، ۳۲).

ـــ کھَڑی کرنا محاورہ.
جنگ برپا کرنا ، فتنہ پیدا کرنا. صلح کے خواہاں ہوئے اور اظہار کیا کہ ہم صلح کے لیے آئے تھے نہ جنگ کے قصد سے ، انگریزوں نے یہ لڑائی کھڑی کر دی . (۱۸۹۷ ، کارنامۂ سروری ، ۹۲).

ـــ لَڑنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. جنگ کرنا. بنگال سے سرحد تک پاکستان کے حصول کی تمام تر لڑائی اردو زبان میں لڑی گئی . (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳). ۲. جھگڑا کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ لگانا محاورہ.
جھگڑا کرانا ، نزاع پیدا کرانا. ایکس ایکس میں لڑائی لگاتا ہے... تو ... کبیرہ گناہگار ہے. (۱۵۶۴ ، رسالہ فقہ ، ۱۳) . مسلمانوں میں اور مشرکوں میں لڑائی لگانے اور کافروں کی اعانت اور مومنوں کی دعا میں رہتے . (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۱۰).

ـــ لگنا محاورہ.
جھگڑا ہونا ، نزاع پیدا ہونا.

ترا رنگِ طلائی دیکھ کر چشمک ہے آنکھوں میں
لگی ہو دو حریفوں میں لڑائی جس طرح زر پر
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۱۵۵).

ـــ مارلینا/مارنا محاورہ.
جنگ فتح کر لینا ، مقابلہ جیت جانا ، حریف کو شکست دینا ، معرکہ سر کرنا. جیسی صف جنگ کی جو لڑائی مارنے تو چاہیے کہ مغرور ہو کے ترت ہی غافل نہ ہو جائے . (۱۷۹۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۵۳). طرفۃ العین میں لڑائی ماری اور دشمن کو شکست فاش دی. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۲۲). ہر ایک نے لڑائی کے مار لینے میں ان تھک کوشش بھی کی. (۱۹۰۷ ، اجتہاد (ضمیمہ) ، ۲ : ۱۳۶). سپہ سالار جب لڑائیاں مار کر آئے تو انہیں غنیمت ہاتھ لگی. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۳).

ـــ مانگنا محاورہ.
خواہ مخواہ جھگڑا کرنا.

اسیر دریا نہ کرتا ہے کشتی گر یہ سمجھتا میں
کہ مانگے گا لڑائی مجھ سے بے خوف و خطر پانی
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر چمنستانِ سخن ، ۲۲۳).

ـــ مَچنا محاورہ.
جنگ ہونا ، جنگ چھڑنا.

دن رات مچی آن کے خیبر کی لڑائی
اور فتح کئی روز تلک ہاتھ نہ آئی
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۳) . صبح ہوتے ہی دونوں جانب سے دھاوا ہو گیا اور ایسی گھمسان کی لڑائی مچی کہ اپنے بیگانے کی خبر نہ رہی . (۱۹۲۳ ، عصر کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۸۲).

ـــ مول لینا محاورہ.
خواہ مخواہ جھگڑے میں پڑنا ، ناحق کسی سے تکرار کرنا ، لڑائی جھگڑے کا سبب بنتا.

دے کے دل اس بت بدخو سے لڑائی آنکھیں
ہم بھی ہر روز ہیں مول ایک لڑائی لیتے
(۱۸۵۶ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۸۸) . داروغہ سے کہا تھانہ دار کو کچھ لے دے کر رخصت کر دو ، خبردار لڑائی نہ مول لینا ، پولیس والوں سے لڑنا اچھا نہیں . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۵۱). آپ نے کالر فرما دیا ہوتا اسے پتہ کہنا تو لڑائی مول لینا ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۲۵).

لیتا ہے کوئی مول رفیقوں سے لڑائی
کرتا ہے کوئی نیازمندوں کی بُرائی
(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۲۸۵).

ـــ میں لَڈّو پیڑے نہیں بٹتے کہاوت.
رک : لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے. لڑائی میں لڈو پیڑے نہیں بٹتے ، خلاصہ یہ ہے کہ تین روز سے برابر بکشی کا سلسلہ جاری ہے . (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۵ : ۱۰).

ـــ میں لڈّو / مٹھائی نہیں بٹتے / بٹتی کہاوت.
لڑائی میں کچھ نفع نہیں ہوتا ، لڑائی کوئی خوشی کا مقام نہیں ، لڑائی میں بہت تکالیف ہوتی ہیں.

کلام تیغ میں بھی کر لڑائی ہے صاحب
لڑائی میں نہیں بٹتی مٹھائی ہے صاحب
(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۶۹).

ـــ ناندھنا محاورہ.
لڑائی جھگڑے کا سلسلہ جاری رکھنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

ـــ وَڑائی (ـــ فت و) امث.
لڑائی وغیرہ ، لڑائی بھڑائی. لڑائی وڑائی تو کچھ ہوئی نہیں ہاں یہ لوگ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل سے لدے پھندے گھروں کو واپس آئے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۱۱۳). [لڑائی + وڑائی (تابع)].

لَڑ باؤلا (فت ل ، سک ڑ ، و مج) صف.
احمق ، ابلہ ، بے وقوف ، کم عقل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[لَڑ (لَڑنا (رک) سے) + باؤلا (رک)].

لَڑبَڑا (فت نیز کس ل ، سک ڑ ، فت ب) صف مذ.
لجلجا ، لزج ، نرم ، ملائم ؛ پلپلا ، لسلسا ، ڈھیلا ؛ ڈگمگاتا ہوا ، لڑکھڑاتا ہوا ؛ لکنت کرتا ہوا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لڑبڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَڑبَڑانا (فت ل ، سک ڑ ، فت ب) ف ل.
زبان میں لکنت ہونا ، تتلانا ، ہکلانا ، رُک رُک کر بولنا ؛ ڈگمگانا ، لڑکھڑانا۔ (ب) مصادر کی مثالیں: جگمگانا ... لڑبڑانا ، لڑکھڑانا ، بڑبڑانا ، پلپلانا وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۱۴۸)۔ [لڑ (حکایت الصوت) + بڑ (حکایت الصوت) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَڑَت (فت ل ، ڑ) امث ؛ = لڑنت.
جنگ کرنا ، لڑائی ، لڑنا.

لڑت میں سراں ان کے کچلیں گے ہم
کہ تا نام ہمارا رہے جگ میں جم

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۹). ایک بڑے میاں بولے ... حضور! پچاس روپے کا لڑت کا بٹیر تھا ، درجنوں پالی دیکھے ہوئے. (۱۹۳۱ ، روح لطافت ، ۱۰۰)۔[لڑنا (رک) کا حاصل مصدر].

---جھَڑَت (---فت جھ ، ڑ) امث (قدیم).
لڑائی ، دنگا ، جھگڑا ؛ مار پٹائی ، دھینگا مشتی ، جوتم پیزار ، سر پھٹول. لڑت جھڑت ہونے لگی. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لڑت + جھڑت (تابع)].

لَڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے کہاوت.
بودے اور ڈرپوک آدمی کی نسبت بولتے ہیں (نجم الامثال).

لَڑتی میں پَڑنا محاورہ (قدیم).
مغالطے میں پڑنا (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَڑتے نہیں مونے مارتے ہیں کہاوت.
عورتیں غیبت اور چغلی کرنے والے شخص کے متعلق کہتی ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَڑک (فت ل ، ڑ) امذ.
لڑکا (رک) کا مخفف ، تراکیب میں بطور جزو اول مستعمل.

---بُدھ (---ضم ب) امث.
بچوں کی سمجھ ، ناقص عقل ، کم فہمی. اس واسطے یہ بات بتائی کہ مجھے نظر لگی ہے ... میں بھی لڑک بدھ سے سچ جانوں. (۱۸۷۱ ، گلشن عبرت ، ۵۳). [لڑک + بُدھ (رک)].

---پَن (---فت پ) امذ ؛ = لڑکپن.
رک : لڑکپن.

لڑک پن میں دو تین جوانی میں چار
ادھیڑپن میں پانچ چھے سات بار

(۱۶۳۵ ، مینا ستونتی (ق) ، ۵۸). پن : بال پن ، لڑکپن ، بچپن ، بانکپن ... بے ساختہ پن ... وغیرہ. (۱۹۲۱ ، وضع اصطلاحات ، ۷۵). [لڑک + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---کھیل (---ی مج) امذ.
بچوں کا کھیل ؛ (مجازاً) طفلانہ حرکت ، ناسمجھی کی باتیں ، فضول کام. سزائیں جو سرکاری قانون کی رُو سے ملتی ہیں محض لغو ہیں لڑک کھیل ہیں. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبیدار تک ، ۲۳۹). [لڑک + کھیل (رک)].

لَڑکا (فت ل ، سک ڑ) (الف) امذ.
۱. بچہ ، طفل ، چھوکرا ، بالک.

سبک دوڑ آیا جوں کڑکے اُبر
نزیک آ کیے رحم لڑکے اُپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۹). لڑکا اس کا (گودی) سے گر پڑا ہے تو یہ نہیں جانتی کہ لڑکا گر گیا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۶۵). روایت ہے کہ سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابی بکر صدیق ایمان لائے اور لڑکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۲۳).

لڑکے کو مگر یقیں نہ آیا
شک دل میں بُری طرح سمایا

(۱۹۱۸ ، مطلع انوار ، ۱۶۳). شیروانی پہنے ایک لمبے بالوں والا دبلا پتلا لڑکا کھلے دروازے میں جا کھڑا ہوا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۹). **۲. بیٹا ، فرزند ، اولاد.**

نظام الملوک وو جو بڑکا اتھا
برہان الملوک اوس کون لڑکا اتھا

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۷).

کج کلاہی نہ گئی تا سر مژگاں اوس کی
اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی دراں کا

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۵۵). سُنا تھا اچھے گھر کا لڑکا تھا ، انسان کا دماغ لوٹتے کیا دیر لگتی ہے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۹). (ب) صف. **چھوٹا ، ناتجربہ کار ، نادان ، ناسمجھ.** جونکہ دودھ پیتا سو لڑکا ہے ... وہاں عرفان کہاں ہے. (۱۷۶۵ ، چہ سہ بار ، ۶۵).

ہنوز لڑکے ہو تم قدر میری کیا جانو
شعور چاہئے ہے امتیاز کرنے کو

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۶۰).

نادان کی محبت میں ہے سو طرح کا دھڑکا
دل دوں کسی لڑکے کو میں ایسا نہیں لڑکا

(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۲۳). [س : لٹ + اِک + کَ].

---بالا (الف) امذ.
۱. بال بچہ ، اولاد ، بیٹا بیٹی ؛ (مجازاً) خاندان ، ذریات.

پنڈک چھوڑنے نہ جھبکی نے سایا
اُس کے پھرے ہیں ڈھونڈھتے لڑکے بالے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۵۸). سوائے میرے کوئی لڑکا بالا اس کے یہاں نہیں ہوا (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۷). لڑکے بالوں کی خیروعافیت ... معلوم ہوتی رہتی ہے. (۱۸۶۵ ، خطوط غالب ، ۹۹).

تمام لڑکے بالے ہنس دیے۔ (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۷۷)۔ مالی کے ہاں لڑکا بالا ہوا تھا۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۱۶)۔ (ب) صف۔ کم سن ، چھوٹی عمر کا۔ ابھی تو وہ آپ ہی لڑکا بالا ہے۔ (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۸۷)۔ [لڑکا + بالا (رک)]۔

---بننا محاورہ۔
نادانی کی بات یا حرکت کرنا۔

نہ چھونے کا چھڑا کر اس کو اے قاتل نہ بن لڑکا
وفاداروں کے خوں کا داغ کیا دھبا ہے کیچڑ کا

(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۳۲)۔

---بے دُودھ پالنا محاورہ۔
ہمیشہ کسی نہ کسی سہارے پر رکھنا اور ٹالنا ، کبھی اُمید پوری نہ ہونے دینا (جامع اللغات ؛ نوراللغات)۔

---پَن (---فت پ) امذ۔
رک : لڑکپن۔

دل دیا تھا مجکو لڑکا پن پہ تیرے بھول کر
مفت برجاں اب کہاں وے دن مچلنے کے گئے

(۱۷۹۵ ، دل عظیم آبادی ، د ، ۱۳۹)۔

ہے سمایا ہوا جو لڑکاپن آپ کی وضع پیاری پیاری میں

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۲)۔ [لڑکا + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---جنے بیوی اور پٹی باندھیں میاں کہاوت۔
دُکھ بھرے کوئی اور فائدہ اُٹھائے کوئی ، ایک تکلیف اُٹھائے دوسرا مزا اڑائے (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---رووے بالوں کو نانی رووے مُنڈانی کو کہاوت۔
ہر شخص اپنا ہی دُکھ روتا ہے ، سب اپنا اپنا دُکھڑا بیان کرتے ہیں (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ)۔

---گود لینا محاورہ۔
کسی لڑکے کو متبنّیٰ بنانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

لُڑکانا (ضم ل ، سک ڑ) ف م وـــلڑھکانا۔
کسی چیز (عموماً گول چیز) کو سطح زمین وغیرہ پر آہستہ سے آگے کی طرف بڑھا دینا ، کسی چیز کو ڈھلکانا۔

بلجانے جیواں کوں سکی اب جوں کیرے تاب میں
پتلی تمن لڑکانے ہے دل اپ نین عراب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۱)۔ خاوند کچھ چیز طلب کرے تو اُسے پھینکر یا لُڑکا کر نہ دینا۔ (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ، ۵)۔ شگوفہ تم ابھی بچپن میں باغ میں پھنا (پھینا) لڑکایا کرتی تھیں میں اس وقت سے تمہیں چاہتا ہوں۔ (۱۹۳۰ ، پرانا خواب ، ۳۸)۔ [لڑھکانا (رک) کا ایک اِملا]۔

لَڑکائی (فت ل ، سک ڑ) امث۔
لڑکپن ، بچپن۔

لڑکائی تھی مجھ اپر مسلم بولوں تو بھی جو عشق کا غم

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۲۱)۔

تھیں مادر کی میں دیکھی نشانی
تجھے لڑکائی سے مان تھی میں جانی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱۰۰)۔ جوان نے اسے کہا کہ میں نے ان سب حکموں کو اپنی لڑکائی سے حفظ کر رکھا ہے ، اب مجھے کیا باقی ہے۔ (۱۸۱۹ ، انجیل مقدس ، ۵۴)۔ کہتے ہیں لڑکائی سے آثار زہد و صلاح اور تقویٰ کے ان سے ظاہر تھے (۱۸۹۳ ، ترجمہ رشحات اردو ، ۱۳۸)۔ [لڑکا (بحذف ا) + ائی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لَڑکْپَن (فت ل ، ڑ ، سک ک ، فت پ) امذ۔
۱۔ **بچپن ، طفولیت ، طفلی ، خرد سالی ، کم سنی کا زمانہ۔** گڑگڑا کر کہتے تھے ہمارے لڑکپن اور یتیمی ، عاجزی اور غریبی و بیکسی اور اسیری پر رحم کر۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۲۸)۔

اوقات جوانی کے گئے عشرت میں
ایام لڑکپن کے کٹے غفلت میں

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۶۹)۔

میں نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۲)۔

نظر کرتا ہوں جب اس عہد کے میں اہل دعویٰ پر
مجھے اپنے لڑکپن کے مسلمان یاد آتے ہیں

(۱۹۳۲ ، بےنظیر شاہ ، کلام بےنظیر ، ۱۳۸)۔ لڑکپن سے ہی یہ خواہش دلوں میں پروان چڑھنے لگی تھی کہ اپنی محدود دنیا سے باہر نکل کر گھوما پھرا جائے۔ (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۷۱)۔ ۲۔ **کم فہمی ، ناسمجھی ، نادانی۔**

کیا سمجھ ہے کہ دلی دوست ہے دشمن اُن کا
مجکو وہ غیر سمجھتے ہیں لڑکپن اُن کا

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۱)۔ ۳۔ **چھچھورا پن ، اوچھا پن** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [لڑک (رک) + پن ، لاحقۂ کیفیت]۔

---بھرا (---فت بھ) صف مذ (مث : لڑکپن بھری)۔
طفلانہ ، بچگانہ۔ اسٹیو پاسا قونوں نے اپنی تمام سمجھداری اور نرم دلی کو لڑکپن بھری شرارتوں کے پردے میں چھپا رکھا تھا۔ (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۲)۔ [لڑکپن + بھرا (بھرنا (رک) سے حالیۂ تمام)]۔

---(کا) کھیلنا محاورہ۔
کم عمری کا زمانہ ہونا ، کم عمر ہونا۔

وہ کیا جانے ہوتی ہے کیسی جوانی
ابھی کھیلتا ہے لڑکپن کسی کا

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۸)۔

---کرنا محاورہ۔
ناسمجھی کی بات کرنا ، احمقانہ حرکت کرنا۔

مت کر لڑکپن اتنا خوں ریزی میں ہماری
اس طور لوہو میں تو دامن کو بھر ہے گا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۹۶)۔ ابوالفضل نے بھی لکھا ہوگا کہ شاہزادہ لڑکپن کرتا ہے۔ (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۵۸۹)۔

---- کی باتیں امث.
ناسمجھی کی باتیں ، نادانی کی باتیں (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

لَڑْکْپَنا (فت ل ، ڑ ، سک ک ، فت پ) امذ.
رک : لڑکپن. داناؤں نے کہا ہے کہ لڑکپنے میں طبیعت کھیل پہ بہت ہوتی ہے. (۱۷۷٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۳۰۳). یاد ہے کہ لڑکپنے میں مجھ کو عبادت کا ذوق تھا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۹۷). ہر پل اور ہر گھڑی ... تم کو ان سے کام پڑتا ہے اس لڑکپنے کے زمانے سے جو تم کو اپنا یاد ہو. (۱۸۹۰ ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۷).

نہیں اس تھا تو مجھی سے تھا
تھا لڑکپنا ، یہ بہ حال تھا

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۸۲). [لڑک (رک) + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

لُڑْکنا (ضم ل ، فت ڑ ، سک ک) ف ل ؛ =لڑھکنا.
لڑکانا (رک) کا لازم ؛ گیند کی طرح زمین پر گھومتے ہوئے چلنا ، ڈھلکنا.

لڑکتی جو چڑاں پہ جوتی ہے
سو جیوں جھاڑ کی پیڑ موتی دے

(۱٦۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۹۵). بیدارا کئی لڑکنیاں کھا کر گیند کی طرح لڑکتی لڑکاتی باہر آ کر گری. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱٦۲). اگر چلتی ہوئی گاڑی یک بیک انجن سے جدا کر دی جائے تاہم وہ لڑکتی ہوئی کوسوں اپنے زور میں چلی جائے گی. (۱۹۲۱ ، التمر ، ۲). بارشیں ہوئیں تو چھوٹے چھوٹے پتھر اور مٹی کے تودے نیچے لڑکنے لگتے. (۱۹۸۰ ، دجلہ ، ۱۱۹). [لڑھکنا (رک) کا ایک املا].

---- پُڑُکنا ف ل ؛ محاورہ.
اچانک لڑک جانا ، گرتے پڑتے چلنا.

تھی چارپائی نہ مجھ سے ہوا
لڑکتی پڑکتی گری سر کے بل

(۱۸۷۱ ، عنبر ہندی ، ۴۴). • خالہ سردارہ کی بیٹی بی خوبن لڑکتی پڑکتی چلی آ رہی ہیں. (۱۹۳۲ ، میلہ میں میلہ ، ۲۹). [لڑکنا + پڑکنا (تابع)].

لُڑْکنی (ضم ل ، فت ڑ ، سک ک) امث ؛ =لڑھکنی.
لڑھکنے کا عمل ، لوٹنی ، غلطیدگی ، قلابازی. دو چار لڑکنیاں کھا سیدھا ہو ٹیاؤں ٹیاؤں کرتا اس زور سے بھاگا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۳۵). [لڑکنا (رک) کا حاصل مصدر].

لُڑْکنیاں کھانا محاورہ.
۱. قلابازیاں کھانا ، لڑھکنا ، لوٹنا. بیدارا کئی لڑکنیاں کھا کر گیند کی طرح لڑکتی لڑکاتی باہر آ کر گری. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱٦۲). بچے خوب کلل بلل کر رہے تھے توں توں کر کے ایک پر ایک گدا گد کرتا تھا اور دو چار لڑکنیاں کھا کر پھر ماں کے سینے سے جا چمٹتا تھا. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۱). ۲. (مجازاً) چکر لگانا ، بار بار آنا. مجھے بڑوں کی کیا کمی تھی ایک سے ایک اعلیٰ پیغام آ رہے تھے ڈپٹی صاحب تو لڑکنیاں کھا رہے تھے. (۱۹۰۹ ، ولائتی نتھی ، ۲۳). ۳. غوطہ کھانا ، غلطی کرنا. تذکیر و تانیث میں لڑکنیاں کھاتا ہے. (۱۹۱۱ ، عاکنہ مں کر اردو ، ۲).

لَڑْکَوْرا (فت ل ، سک ڑ ، و مج) صف مذ.
صاحب اولاد شخص ، بال بچے والا. چلو بس قسم وسم نہ کھاؤ لڑکورے گھر میں جھوٹی قسمیں کھانا گناہ ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۳۷). [لڑک (رک) + ورا ، لاحقۂ صفت].

لَڑْکَوْری (فت ل ، سک ڑ ، و مج) صف مث.
بال بچے والی عورت ، بچے کی ماں. دائی حرم کو جتائی ایک لڑکا پیدا ہوا بڑا خوبصورت ، لڑکوری کا دل باغ باغ ہوا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۹ الف). آ گئے نہ جھانسے میں ، اتنا نہ سمجھے کہ ابھی میں آپ بچہ ہوں لڑکوری کیونکر ہو سکتی تھی بھلا (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۵۸). [لڑکورا (رک) کی تانیث].

لَڑْکوں (فت ل ، سک ڑ ، و مج) امذ ؛ ج.
لڑکا (رک) کی جمع بہ حالت مغیرہ ، تراکیب میں مستعمل.

---- کا بابا / باوا ہے فقرہ.
لڑکوں سے بھی زیادہ شریر ہے ، بہت ہی شرارتی ہے.

جہاں دل بند ہو ناجی کا وہیں آوے خلل کرنے
رقیب لاولد ناسخ گویا لڑکوں کا باوا ہے

(۱۷۳۱ ، شاکر ناجی ، د ، ۲۸۹).

---- کا کھیل امذ.
بچوں کا کھیل ، بازیچۂ اطفال ، بچوں کا دل بہلاوا ، بچوں کا تماشا ؛ (مجازاً) آسان کام ، ادنیٰ کام ، معمولی بات ، غیر اہم کام.

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے ، اور جزو میں کل
کھیل لڑکوں کا ہوا ، دیدۂ بینا نہ ہوا

(۱۸٦۹ ، غالب ، د ، ۱٦۲). کل کو ہندوؤں کے خوش رکھنے کے لیے نماز ، پرسوں عیسائیوں کی خاطر توحید ، تو دین نہ ہوا لڑکوں کا کھیل ہوا؟ (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۲).

جو ہیں اہل بصیرت اس تماشا گہ ہستی میں
طلسمی زندگی کو کھیل لڑکوں کا سمجھتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۸).

---- کا کھیل چڑیوں کا مَرَن کہاوت.
ناسمجھ کے آگے جانبازی اور جاں نثاری کی کچھ قدر نہیں (نجم الامثال ؛ فرہنگ آصفیہ).

---- کا کھیل نہیں ہے فقرہ.
دشوار بات ہے ، غور طلب امر ہے ، آسان کام نہیں ہے (جامع اللغات ؛ فیروز اللغات).

---- کا گھروندا امذ.
بچوں کے کھیلنے کا گھر ؛ (مجازاً) بے ثبات اور ناپائیدار چیز.

کچھ دیر ہے شوق اس کو نہ بنتے نہ بگڑتے
لڑکوں کا گھروندا ہوئی تقدیر کسی کی

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۳۰).

---- میں کھیلنا ف ل ؛ محاورہ.
لڑکوں کے ساتھ کھیلنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

---میں لڑکا بُوڑھوں میں بُوڑھا کہاوت.
جیسا ماحول ہو ویسا خود ہو جانا چاہیے ، حالات کے مطابق رویہ اختیار کرنا چاہیے ، ہر قسم کے آدمیوں سے گھل مل جانے والا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لڑکَئی (فت ل ، سک ڑ ، فت ک) امث.
طفولیت (دریائے لطافت ، ۳). [لڑکائی (رک) کی تخفیف].

لَڑکی (فت ل ، سک ڑ) امث.
۱. **چھوکری ، بچی.**

جیسے دے ہے جیرا جو لڑکی کوں باپ
درد بچہ بہلاوتا ہے جو آپ

(۱۷۶۹ ، آخر گشت (ق) ، ۸). وہ دونوں لڑکیاں روتی ہوئیں حمام میں گئیں. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۲۶۱).

ایک لڑکی بگھارتی ہے دال
دال کرتی ہے عرض یوں احوال

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۱۰۱).

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
ڈھونڈلی قوم نے فلاح کی راہ

(۱۹۲۳ ، بانگِ درا ، ۳۲۵). »شکر ہے ، اکیلی لڑکی ہلکان ہوئی جا رہی تھی« رانی دلہن نے کہا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۰۳). ۲. **بیٹی ، دختر.** شمس الدین محمد نے ... اپنی لڑکی اور عجب کو اوس بیوہ سے ملوایا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱۳۳). دور دراز کی قرابت کے لحاظ سے یا محض خدا ترسی سے کسی غریب کی لڑکی لے کے پال لی ہے. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۶). بنو باجی نے ان کی لڑکی کو اس کے بچپن کے بعد اب دیکھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۷). ۳. **عروس ، دلہن (شادی یا عروسی کے حوالے سے).** قصہ کوتاہ وہ وقت آیا بھی اور گیا بھی کہ وکیل اور گواہ لڑکی کی ہاں سنتے آئے مردانہ میں پہونچے اور نکاح ہو گیا. (۱۹۲۹ ، تمغۂ شیطانی ، ۷۰). وکی بھی کتنے ہوشمند ہو گئے ، مُقطع بُقطع »لڑکی« کے بزرگ اور سرپرست ، ذمے دار پابند وضع ... انتظامات کے احکام صادر کریں گے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۰۵). ۴. **کنواری ، دوشیزہ ، بن بیاہی ، باکرہ.** کنبہ میں اور بھی پانچ چھ لڑکیاں اسی عمر کی بیٹھی تھیں. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۳). وہ بھولی سی پہاڑی لڑکی ، خاموش ، ذہین ، بردبار. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۹۳). ۵. **نادان ، ناسمجھ ، ناتجربہ کار ، کم عمر.** دائی چلانے لگی کہ اے لڑکی یہ دماغ کا وقت نہیں ہے ملنے جلنے کا وقت ہے. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۹۹). [لڑکا (رک) کی تانیث].

---بالیاں (---کس مع ل) امث.
لڑکیاں ، بچیاں. یہاں کے لڑکے بالے ، لڑکی بالیاں نوجوان باہم گفتگو کر لیا کرتے تھے. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۳۹). [لڑکی + بالیاں (بالی (رک) کی جمع)].

---پَن (---فت پ) امذ.
لڑکی ہونے کی خصوصیت یا وصف ، نسوانیت شاید اپنا لڑکی پن انہوں نے خود سے الگ رکھا ہو. (۱۹۸۱ ، پند بالترا ، ۱۷۱). [لڑکی + پن ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
کسی لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کر دینا ، بیٹی بیاہ دینا. لاحول ولاقوۃ ! آخر یہ انہوں نے کیا سوچ کر لڑکی دی ... اس کی زندگی کا تو اور بھی بھروسہ نہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۱). تم جیسے مداری کو گھسیارے بھٹیارے کے سوا کون لڑکی دے گا. (۱۹۰۹ ، خوبصورت بلا ، ۱۰).

---کا باپ امذ.
بیٹی کا باپ ؛ دُلہن کا باپ ، پدر عروس ؛ (ظرافتاً) مرد کم ہمت ، کم زور ، نربل (فرہنگ آصفیہ).

---کو بِٹھا رَکْھنا محاورہ.
بیٹی کی شادی نہ کرنا ، جوان یا ہوشیار ہونے کے باوجود نہ بیاہنا . اکثر خاندانوں میں جب تک نجیب الطرفین بر نہیں ملتا ، تیس تیس چالیس چالیس برس کی عمر تک لڑکی کو بٹھا رکھتے ہیں. (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۳۹).

---کو کھاری کُنوئیں میں ڈھکیل دیا کہاوت.
بُری جگہ بیاہ دیا (فرہنگ اثر).

---کی بیل اور ککڑی کی بیل برابر ہوتی ہے کہاوت.
لڑکی (لڑکے کے مقابلے میں) بہت جلد بڑھتی اور جوان ہوتی ہے ، جس طرح سے ککڑی کی بیل جلدی بڑھ کر پھیل جاتی ہے اسی طرح لڑکیاں دیکھتے دیکھتے بڑھ کر جوان ہو جاتی ہیں. لڑکی کی بیل اور ککڑی کی بیل برابر ہوتی ہے ، گھڑیوں بڑھتی ہے ، ان کی بھی فکر کرو. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۲۵).

---مانگنا محاورہ.
لڑکی سے شادی کرنے کے لیے پیام دینا ، رشتہ مانگنا. عفت شرافت خاندانی کے لحاظ سے لڑکی مانگے ... چپ چپاتے نکاح کر دینا. (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۲۵).

---والا امذ.
لڑکی کا باپ ؛ دلہن کا باپ (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لڑکی + والا (رک)].

---والے امذ ؛ ج.
لڑکی یا دلہن کے گھر کے لوگ اور عزیز و اقارب. لڑکی والوں کا پیام کی توقع رکھنا اور تاخیر پر شاکی ہونا کہاں تک جائز ہے. (۱۹۲۵ ، گرداب حیات ، ۵۳). یہ کوئی حیرت انگیز بات اس لیے نہیں تھی کیونکہ لڑکی والے اس شخص کو خوب جانچ پرکھ لینا چاہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۱۹۵). [لڑکی + والے (والا (رک) کی جمع)].

لَڑکے (فت ل ، سک ڑ) امذ.
لڑکا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---بالے اند ، ج.
بال بچے ، اہل و عیال ، عیال و اطفال ، بیوی بچے.

مینڈک چھوڑے نہ چھپکلی نے ساپا
اس کے پھرتے ہیں ڈھونڈتے لڑکے بالے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵۸). محلہ والوں سے میرا حال کچھ اغلب ہے کہ میرے لڑکے بالے پاس آئیں . (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۴۴). پہاڑی لڑکی میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اور لڑکے بالے رکھتا ہوں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۷). امراء و معززین شہر کے لڑکے بالے اور بیوی بچے بھی ضروری سامان لے کر آبادی سے نکلے جاتے تھے. (۱۹۲۰ ، جویائے حق ، ۳ : ۲۵۶). [لڑکے + بالے (بالا (رک) کی جمع)].

---کو جَب بھیڑیا لے گیا تَب ٹَٹی باندھی کہاوت.
جب نقصان ہو چکا تب احتیاط شروع کی . عورت کو دروازے پر بیٹھی روتے چلاتے دیکھ کر سبب معلوم کر کے کہا جب لڑکے کو بھیڑیا لے گیا تب ٹٹی باندھی ، اب کیا فائدہ ہے. (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۲۵۰).

---کو مُنّہ لَگاؤ تو داڑھی کَھسوٹے کُتّے کو مُنّھ لَگاؤ تو مُنّھ چاٹے کہاوت.
کمینہ منھ لگانے سے اور سر چڑھتا ہے (جامع الامثال ؛ نجم الامثال).

---کے پانو پالنے میں پَہچانے جاتے ہیں/ معلوم ہوتے ہیں کہاوت.
ہونہار لڑکے کے متعلق بولتے ہیں ؛ معاملے کا انجام ابتدا ہی سے معلوم ہو جاتا ہے . صاحب نصیبوں کے زبردست مقسوم ہوتے ہیں ، لڑکے کے پاؤں پالنے میں پالنے والوں کو معلوم ہوتے ہیں. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی ، ۳۳).

لَڑکَھڑانا (فت ل ، سک ڑ ، فت کھ) (الف) ف ل.
۱. **بہکتے ہوئے قدم پڑنا ، ڈگمگانا (ضعف یا مستی وغیرہ سے).** قدم تحمل کا لڑکھڑایا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۲۷).

شراب چلتے ہی یہ میکدے میں رنگ ہوا
وہ لڑکھڑا کے سبو یہ گرا یہ ساغر پر

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۰۰). گروسیوک اٹھا پھر لڑکھڑانے اور زمین پر گرا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۵۵).

لڑکھڑاتے ہیں قدم ان سے نظر ملتے ہی
جانے ان شوخ نگاہوں سے چھلکتا کیا ہے

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۳۲). ۲. **ڈانوا ڈول ہونا ، متزلزل ہونا.**

لڑکھڑاتے ہیں قدم کیوں رہ دیں میں اس کے
زاہد خشک تو ساقی نہیں میخواروں میں

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۳۳). اس کا تخیل اس قدر بلند تھا کہ فہم وہاں پہنچتے پہنچتے لڑکھڑانے لگتا تھا. (۱۹۲۷ ، چند ہم عصر ، ۱۱۶). ایک جدت پسند طبیعت اپنے انقلابی مزاج کو فن کا جامہ پہنانے کی کوشش میں کن کن مراحل سے گذری کہاں کہاں لڑکھڑائی اور آخر کس طرح کامیاب ہوئی (۱۹۶۹ ، نئی تنقید ، ۲۱۹). ۳. **(مجازاً) نیت بگڑنا ، ایمان میں فرق آنا ، بہکنا.**

زاہدوں کی توبہ ٹوٹی ، لڑکھڑایا پائے شیخ
کچھ عجب مستانہ رُت ہے ساقیا برسات کی

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۶۳). ۴. **زبان سے رُک رُک کر الفاظ نکلنا ، ہکلانا (زبان کے ساتھ مستعمل).**

کلام میرے میں معترض کو جگہ ملی کچھ نہ گفتگو کی
زبان لکنت سے لڑکھڑائی ہوا جو دم بند نکتہ چیں کا

(۱۸۸۹ ، دیوان سخن ، ۷۹). اور باپ کی زبان بیٹے کے مستقبل کے خوف سے لڑکھڑا گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۴). (ب) ف م. **متزلزل کر دینا ، اس طرح ہلانا یا جھنجھوڑنا کہ جگہ سے ہٹا دیا جائے.** جھوٹی جھوٹی باتوں سے (سند پکڑ کر) پیغمبروں سے جھگڑے تا کہ اپنی کٹ حجتی سے حق کو لڑکھڑا دیں. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۷۳۸). [س : لڑ + سکھل [illegible]].

لَڑکَھڑاہَٹ (فت ل ، سک ڑ ، فت کھ ، ہ) امث.
ڈگمگاہٹ ، تزلزل ، لغزش. فراق کے یہاں زبان و بیان کی لڑکھڑاہٹ سے قطع نظر جب دور آسمان ہی تہ رہ گیا تو دور حیات کہاں سے ہوگا. (۱۹۷۳ ، اثبات و نفی ، ۱۳۰). خیر حافظے کی لڑکھڑاہٹ ہم سب سے ہو جاتی ہے پھر شعر ایسا ہے کہ ہر آدمی کو اپنا معلوم ہوتا ہے . (۱۹۸۶ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۱۵) . [لڑکھڑانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَڑکُھڑی (فت نیز ضم ل ، سک ڑ ، فت نیز ضم کھ) امث.
لڑکھڑانے (رک) کا عمل ، لڑکھڑاہٹ ، لڑکھڑانا ، لرزنا ، کانپنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لڑکھڑانا (رک) سے حاصل مصدر].

لُڑکُھڑی (ضم ل ، سک ڑ ، ضم کھ) امث.
۱. **کتے وغیرہ کی مادہ کا دم ہلا کر نر کے قدموں پر گرنا** (ماخوذ : نوادر الالفاظ) . ۲. **پانو پر گرنا ، قدموں میں لوٹنا ، چاپلوسی کرنا ، پھسلانا ، خوشامد کرنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لڑھکنا (رک) سے اسم کیفیت].

لُڑکَھنا (ضم ل ، فت ڑ ، سک کھ) ف ل.
رک : **لڑھکنا** (ماخوذ : پلیٹس). [لڑھکنا (رک) کا محرف].

لَڑنا (فت ل ، سک ڑ) ف ل ؛ ف م.
۱. **جھگڑنا ، تکرار کرنا ، نزاع کرنا.** ایس کوں پاک کر ، خدا سوں اپڑنے میں بہتر ہے ، نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جھگڑنے میں بہتر ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۱۲).

شور قل قل یہ کیوں ہے ، دختر رز
کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸).

طبیعت بگڑنے پہ آئے نہ کیوں
زباں کھل کے لڑنے پہ آئے نہ کیوں

(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۸۰). «لڑنا بری بات ہے میرے بھیا» عالیہ نے اسے لپٹا لیا. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۹۲). ۲. (ا) **جھگڑا کر کے روٹھنا ، خفا ہونا ، ناراض ہونا.**

تم سوا ہم کوں اور جائے نہیں اے سجن ہم سیں مت لڑو بیجا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۰).

ہو اب تو سینہ صاف کہیں ہم سے جنگ جُو
اک عمر ہو گئی تجھے ظالم لڑے ہوئے
(۱۸۹۸ ، خانۂ خمار ، ۹۳)۔ **(أ) بُرا بھلا کہنا ، شکوہ کرنا.** کبھی اپنی قسمت کی شکایت کرتی ، نصیب سے لڑتی کہ یہ بھی میرا لکھا پورا ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶)۔ **۳. مار پیٹ کرنا ، جوتی پیزار کرنا.**

چور زعفراں سنے ہوا ہے غواص
تج نین راوتاں سوں لڑ لڑ کر
(۱۶۶۸ ، غواصی ، ک ، ۱۱۷)۔

دھول دھپّے ہم دگر جڑتے ہوئے
آئے وہ بازار میں لڑتے ہوئے
(۱۸۱۳ ، عجائبِ رنگین ، ۱۹)۔ **۴. جنگ کرنا ، ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا ؛ حملہ کرنا.**

عرب ہور عجم ملک لڑنے کوں زور
وو رابل جیتے راج ہیں دزد چور
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۴۷)۔ صلح سوں کام نہ ہووے تو لڑنا، تدبیر نا چلے تو جھگڑنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۱)۔ اے عمر سعد! حسینؑ ساتھ لڑے گا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۴۳)۔

ذوق دنیا ہے مکر کا میداں
نگہ اسکی دغا سے لڑتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸)۔ جو حریف مدینے پر چڑھائی کرے گا اس سے لڑیں گے. (۱۹۰۰ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۹)۔ ہمارا بریگیڈ (نوجی کالم) تیزی سے لڑنے کے لیے بڑھ رہا تھا. (۱۹۶۵ ، بجنگ آمد ، ۴۹)۔ **۵. آمنے سامنے ہونا ، آنکھیں ملانا ، مقابل ہونا ، بھڑنا ، ملنا.** جس وقت اس کی نگاہیں میری نظروں سے لڑیں ، مجھے غشی آنے اور جی سنسانے لگا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۵)۔

لڑی یوں آنکھ اپنی چشمِ قاتل سے تہ خنجر
سپاہی روز میداں جیسے لڑتا ہے سپاہی سے
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۴۷)۔

نظر کی طرح بڑھ نظر کی طرح رُک
نظر کی طرح مل نظر کی طرح لڑ
(۱۹۳۳ ، اعجاز نوح ، ۸۲)۔

جست کرتا ہوں تو لڑ جاتی ہے منزل سے نظر
حائل راہ کوئی اور بھی دیوار سہی
(۱۹۵۱ ، غزل ، ۳۹)۔ **۶.(أ) مقابلہ کرنا ، دوبدو ہونا ، ٹکرانا.**

ہم وصل ہو تجھ ساتھ بچھڑ کوں سکے گا
تجھ غمزۂ خوں ریز سوں لڑ کوں سکے گا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۷۵)۔

مئے انگوری الفقر فخری کی ملال اس نے
لڑا ہے جامِ جم سے سنگو مقصود اس کے مقصد کا
(۱۸۵۷ ، کلیات نعت محسن ، ۵۴)۔

تیرے چہرے سے مقابل نہ ہوا سورج بھی
آئے لڑنے وہ اگر آنکھ میں بینائی ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۳۸)۔ **(أأ) مزاحمت کرنا ، روکنے کی کوشش کرنا.** سیٹھ نے آنسوؤں سے لڑتے ہوئے کھنکھار کر کہا "ہونہہ! کون کہتا ہے". (۱۹۵۴ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۹۵)۔ **۷. مناظرہ یا مباحثہ کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ **۸. باہم ٹکرانا ، ٹکر کھانا ، متصادم ہونا.**

ہوئے ٹکڑے آپس میں لڑ لڑ کے سنگ
شجر کوہ کے گر پڑے بے درنگ
(۱۸۳۴ ، مثنوی ناسخ ، ۳۵)۔ کانسٹبل نے کہا کہ آج تار آیا ہے کہ ایک جگہ ریل لڑ گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۲۱)۔ کہاں ریل لڑی اور دنیا کے کس حصے میں قیامت آگئی. (۱۹۳۸ ، بحرِ تبسم ، ۹۸)۔ **۹. زور آزمائی کرنا ، کُشتی کرنا.**

آنکھ اپنی ہُر جفا سے لڑتی ہے
جان کُشتی قضا سے لڑتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸)۔ **۱۰. مسابقت کرنا ، لڑنا ، پیچ کرنا ؛ جیسے : کیوں آپس میں لڑ کر دام بڑھاتے ہو (نیلام)** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۱۱. مطابق ہونا ، میزان ملنا ، جوڑ برابر آنا ؛ جیسے : حساب لڑنا** (فرہنگِ آصفیہ)۔ **۱۲. ساجھا ملنا ، شرکت ہونا ؛ جیسے : آؤ بھائی دو دو پیسے لڑیں** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۱۳. یاور ہونا ، موافق ہونا (نصیب وغیرہ کا).**

اپنی وحشت کا تماشا ہم بھی دکھلائیں گے پھر
گر کسی لیلیٰ منش سے لڑ گئے مجنوں نصیب
(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۳۸)۔

شاد ہوتی ہے شب و روز طبیعت میری
یار سے صلح ہوئی لڑ گئی قسمت میری
(۱۸۵۸ ، امانت (نوراللغات))۔ **۱۴.(أ) یکساں ہونا ، ملنا ، توارد ہونا (خیال وغیرہ کا)** سودا اور میر کے اشعار جن استادوں کے شعروں سے لڑ گئے ہیں وہ لکھے گئے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۲۹۱)۔ **(أأ) (معیار یا قدر میں) برابر ہونا.**

مدحِ علیؓ میں ہوں میں سراپا زباں منیر
لڑتا ہے بند بند مرا ہفت بند سے
(۱۸۷۴ ، کلیاتِ منیر ، ۱ : ۲۲۸)۔ **۱۵. متوجہ ہونا ، ملتفت ہونا ، رسا ہونا ، (طبیعت و ذہن وغیرہ کے ساتھ) پہنچنا.**

آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۸)۔ آخر ذہن لڑا اور نہایت پولیٹیکل چال سوجھی. (۱۹۰۸ ، مخزن ، دسمبر ، ۲۰)۔ **۱۶. رل مل جانا ، غٹ پٹ ہونا ؛ جیسے : کبوتروں کا لڑنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۱۷. (قدیم) ڈنک مارنا ، ڈسنا ، کاٹنا.**

ہور یکبار گزرے دیکھت دن کتیک
لڑیا سانپ اس شہ کی بیٹی کوں ایک
(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۷۸)۔

جب اس سلطانِ عشرت کوں لڑیا آ ناگ ماتم کا
عرب ہور سب عجم سیانے نہ کس تریاق دستا ہے
(۱۷۰۵ ، بیاض مراثی (مرثیہ سری) ، ۶۱)۔ **۱۸. ایک دوسرے پر پانی یا رنگ کے چھینٹے وغیرہ پھینکنا ؛ جیسے : رنگ لڑنا.**

چھینٹے غیروں سے جو کل آپ لڑے پانی کے
پڑ گئے سیکڑوں پیس ہم پہ گھڑے پانی کے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۰۲)۔

جوڑی بنی ہے باسی ہاروں سے
لڑ رہی ہے جگت کنہاروں سے

(۱۸۷۱ ، بہارِ عشق (مقالاتِ ماجد ، ۱۵۱)). ۱۹. **نبرد آزما ہونا ؛ (انتخابات وغیرہ میں) مقابلہ کرنا ، حصہ لینا.** ہم آئندہ انتخابات چھ نکات اور بنگالی قومیت کی بنیاد پر لڑ رہے ہیں. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ کو ڈوبتے دیکھا ، ۳۸). ۲۰. **کارگر ہونا ، موثر ہونا.** اب یہ بات ہے تو کیسے اور ڈھنگ لڑے تو کس نوع ہو. (۱۹۲۳ ، عگد کی سرکار میں ایک سکھ کا نذرانہ ، ۲۰). [پ : لَڈ (ا) (ڑ) ڈ کھتا س ; رَٹ (ب) रटा (ति)].

۔۔۔ بھڑنا ف مر.

رک : لڑنا جھگڑنا ، **باہم جنگ و جدل کرنا ، باہم متصادم ہونا ، آپس میں جھگڑا فساد کرنا ، بحث و تکرار کرنا.** پد ہد بولا اے نادان لڑنے بھڑنے کا کیا فائدہ. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۱۸۲). اس صورت کا اگر کوئی جوان آئے تو لڑ بھڑ کر قتل کر ڈالنا. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۷۵).

محتسب سے بھی فصلِ گل میں لیا
ہم نے لڑ بھڑ کے اذنِ عام شراب

(۱۹۲۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۲۸). تقسیمِ ملک سے پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صرف لڑنا بھڑنا ہی معمول نہ تھا. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۲۸).

۔۔۔ جھگڑنا ف ل.

رک : لڑنا بھڑنا ، **آپس میں بحث و تکرار کرنا ، لڑائی جھگڑا کرنا.** اجالے کے رہنہاریاں سوں لڑنا جھگڑنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۰۵). عورتیں ناقصات العقل آپس میں لڑا جھگڑا ہی کرتی ہیں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲۱۱).

لڑتی جھگڑتی ان سے خوب دل سے نہیں زبان سے
دل تو مرا نثار ہے ان پہ ہزار جان سے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالمِ خیال ، ۱۲).

حُسن سے لڑ لے جھگڑ لے آج
کل کو یہ بھی ہو کا محال

(۱۹۳۰ ، روحِ کائنات ، ۱۱۵).

۔۔۔ مرنا ف مر ؛ محاورہ.

سخت لڑائی کرنا ، جنگ و جدل کرنا ، لڑتے ہوئے جان دے دینا. اصلی باشندے کچھ تو لڑتے مرتے دائیں بائیں جنگلوں کی گود اور پہاڑوں کے دامن میں گھستے گئے ہوں گے ، کچھ بھاگے ہوں گے ، وہ دکن اور مشرق کو ہٹتے گئے ہوں گے. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷). اختلافِ مذہب کی وجہ سے آپس میں لڑتے مرتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۹).

لِڑنا (کسر ل ، سک ڑ) ف ل (قدیم).

کروٹیں بدلنا ، لوٹنا ، غلطاں ہونا.

لیا مُنج بول جھولے پر بالی بہتر
کہ کہیا جوں لڑتا تھا تہالی اپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری (ضمیمہ) ، ۱۲۰).

کہ واں لڑنے لگیا بے تاب ہو کر
مچھی جیوں کر لڑے بے آب ہو کر

(۱۷۳۲ ، طالب و موہنی ، ۳۶). [مقامی].

لُڑنا (ضم ل ، سک ڑ) ف ل (قدیم).

لڑھکنا ، ڈھلکنا ، گرنا ، تڑپنا.

لگیا لُڑنے ڈونگر اُپر تھے سوار
سیا تھا اُسے ناوک جاں سپار

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۶۲۷).

فرنگی تھے گویا چشموں میں لُڑتے
کہ ٹوپی کالی ہے اور لال کرتے

(۱۷۷۳ ، مثنوی تصویرِ جاں ، ۵۸). [لُڑھنا (رک) کا ایک املا].

لَڑَنت (فت ل ، ڑ ، سک ن) امث.

لڑنے کا عمل ، زور آزمائی ، کُشتی ، پہلوانی.

رکت بھیں یہ پڑ پھر کہ پامال ہو
لڑنت کا ہنگمہ رہیا لال ہو

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸۵).

تیرے سایے تلے ہے تودہ تہمت
پشہ کر جائے دیو دد سے لڑنت

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۹۵).

اس کی قوت کا نام لے کے کرے
مورچہ فیلِ آسماں سے لڑنت

(۱۸۷۳ ، کلیاتِ منیر ، ۳ : ۱۶۵). تمام ساحل پر لڑنت میں اس کے برابر کوئی نہیں. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل ، ۲۴۳). بعض رؤسا میں کسرت کا شوق باقی تھا ، کشمیری دروازے نواب سلطان مرزا کے ہاں کسرت اور لڑنت ہوتی. (۱۹۷۰ ، غبارِ کارواں ، ۱۲۷). اف: کرنا. [لڑت (لڑنا (رک) سے حاصلِ مصدر) کا انفی تلفظ و املا].

لَڑَنتا (فت ل ، ڑ ، سک ن) امذ.

رک : لڑنت.

جب پھول کا سرسوں کے ہوا آکے کھلنا
اور عیش کی نظروں سے نگاہوں کا لڑنتا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۵۰). [لڑنت (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لَڑَنتیا (فت ل ، ڑ ، سک ن ، کس ت) صف مذ.

لڑنے والا ، خصوصاً کُشتی لڑنے والا ، زور آزمائی کرنے والا ، پہلوان. یہ کیا کہ رہشائیل بچھا کوڑا پیک ڈنڈ پیل لڑنتیا خدمت گار ہر وقت موجود. (۱۸۸۹ ، سیرِ کہسار ، ۱ : ۳۷). جونکیں لڑنتیا شیر کی طرح سب کو جواب دیتی جاتی تھیں. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۳۹). [لڑنت (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لَڑَنہارا (فت ل ، ڑ ، سک ن) صف (قدیم).

لڑنے والا ، لڑنتیا. عشق صاحبِ قدرت ، عشق تی سب کچھ ہوتا ، ہمت کہیا جو کوئی مرد ہے وو لڑنہارا جہ ہے ، دشمن پر جا کر لڑنہارا جہ ہے ، لڑنیچہ پر آیا تو کتا پیچھے جاتا ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۶۳). [لڑن (لڑنا (رک) کا مخفف) + ہارا ، لاحقۂ صفت].

لڑنی رات کرے بچھڑنی رات نہ کرے کہاوت.
محبوب کے ساتھ لڑائی بھی جدائی سے بہتر ہے (دعائیہ فقرہ لڑائی جھگڑے کے موقع پر مستعمل). تم سے نہ کہیں تو کس سے کہیں ... عمر بھر اللہ یونہی کاٹ دے ، یہ مثل کہا کرتی تھیں ... لڑنی رات کرے بچھڑنی رات نہ کرے (١٩١٥ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ١٠٠).

لڑنے مرنے کو تیار فقرہ ؛ م ف ؛ صف.
لڑائی پر آمادہ ، جان دینے پر آمادہ ، جھگڑالو.

بھاگے ہی نظر آتے ہیں تری آنکھوں سے
لڑنے مرنے کو جو تیار ہوا کرتے ہیں

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ١١٣). ماشاءاللہ ان کے آدھے درجن صاحبزادگان اور خیر سے سب کڑیل جوان تھے...شورہ پشت ، لڑنے مرنے کو تیار. (١٩٥٣ ، پیر نابالغ ، ٥٩).

لَڑْوانا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
ایک کو دوسرے سے لڑانا ، جھگڑا کرانا ، باہم متصادم کرانا ، فساد کرانا.

دو کو لڑوانا بُرا ہے اور عذاب
باز رہ اس فعل سے یہ ہے خراب

(١٨٣٨ ، صراط مستقیم ، ٨٦). برجیس قدر بہادر کو بادشاہ کیا... حضرت بیگم کو انگریزوں سے لڑوایا (١٨٩٠ ، فسانۂ دلفریب ، ٥). مظفر پانچ چھ ہزار سواروں کے بیچوں بیچ نہایت غرور سے کھڑا ہوا لڑوا رہا تھا. (١٩٠٦ ، مرآت احمدی ، ٨٩). [لڑنا (رک) کا تعدیہ].

لِڑْوانا (کس ل ، سک ڑ) ف م.
ملانا ، گھلانا ، ہلانا. آدھ پاؤ کُوٹی ہوئی ہلدی ایک پاؤ پسی ہوئی مدار ... پانی میں لڑوا ڈالیں. (١٩٢٥ ، محب الحواشی ، ٥٢). [لڑنا (رک) کا تعدیہ].

لَڑْوَیّا (فت ل ، سک ڑ ، فت و ، شد ی) صف.
لڑنے والا ، جنگجو. مشرکوں کا حال اس کے برعکس تھا ، ہزار بھر لڑویّا اقسام کے ہتھیار سے آمادہ تھا. (١٨٦٠ ، فیض الکریم ، ٣٣٧). کل لڑائی پر جانے سے پہلے سارے لڑویّا میدان میں برچھیاں نچا نچا کر اپنے اوپر بے خودی کی سی ایک حالت طاری کریں گے. (١٩٤٣ ، بن باسی دیوی ، ١٦٦). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + ویّا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لَڑی (۱) (فت ل) امث.
١. وہ دھاگا یا ڈوری جس میں پھول یا موتی وغیرہ پروئے ہوں ، موتیوں وغیرہ کی مالا.

دکھلا کے سب زرینہ کیا جانے کیا کرے گی
دیکھت اڑا ہے پلنا تھ کی تیری لڑی کا

(١٦٩٧ ، ہاشمی ، د ، ٢٨).

کوئی گوندھتی موتیا کی لڑی
کہیں کوئی گل کی بناتی چھڑی

(١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ١٠٦).

نئے روپ بھرتا ہے چاہت کا مالا
جو رکھو تو کنٹھا ، اٹھالو لڑی ہے

(١٩٣٨ ، سریلی بانسری ، ١٣٥). آپ کے ساتھ بیٹھ کر کیسی کیسی لمبی لڑیاں گوندھتی تھیں (١٩٨٣ ، اجلے پھول ، ٧). ف : باندھنا ، بنانا ، گوندھنا. **٢. سلسلہ ، تسلسل ، تواتر ، جھڑی ، لڑی.**

مضامیں کی ایسی بندھی ہے لڑی
کہ ساون کی گویا لگی ہے جھڑی

(١٨٩٢ ، مہتاب داغ ، ٢٧٣). آنسوؤں کی زار و قطار لڑیوں نے ایک اور جڑکا دیا. (١٩١٧ ، طوفان حیات ، ٨). یہ نہایت ضروری بات ہے کہ سب انجمنیں ایک لڑی میں منسلک رہیں. (١٩٩١ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ٨). **٣. بالوں کی لٹ ، لڑ.** اور عورتیں بھی بالوں کی ایک دو لڑی کتر دیں. (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ١ : ٢٠٠). [رک : لڑ + ی ، لاحقۂ تانیث ؛ س : یشٹکا यष्टिका].

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف ؛ م ف.
مسلسل ، لگاتار ، متواتر. آنسو لڑی بند اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ تھوڑی دیر کے لیے سوگیا. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٢٩). اگر اس باولے کتّے کو جلد ختم نہ کیا گیا تو اسفندیار کا بچنا غیر ممکن ہے ، وہ تابڑ توڑ لڑی بند وار کرے گا. (١٩٦٧ ، عشق جہانگیر ، ٢٣٢). [لڑی + ف : بند ، بستن = باندھنا ، جکڑنا].

---بَنْدھنا محاورہ.
کسی چیز کا ایسا تسلسل قائم ہونا جو لڑی سے مشابہ ہو ، تار بندھنا ، جھڑی لگنا.

ٹپکا لہو کہ بندھ گئی لعلوں کی اک لڑی
کاٹھی سے تیغ تیز تڑپ کر نکل پڑی

(١٨٧٥ ، مونس ، مراثی ، ٣ : ٢٢١).

شعاعوں کی جس دم بندھی تھی لڑی
تھی ہر لہر میں چھوٹتی پھلجھڑی

(١٨٩٣ ، صدق البیان ، ٢١٨). آنکھوں سے لڑی بندھی ہوئی ہے. (١٩٠٣ ، آفتاب شجاعت ، ٣ : ١٣٨).

---دار صف.
ایک دوسرے سے وابستہ یا منسلک ، مسلسل ، سلسلہ وار. جب ان اعشاری اعداد کو لڑی دار اشاری اعداد میں تبدیل کر لیا جائے تو پھر بلاواسطہ مقابلہ بھی کیا جا سکتا ہے. (١٩٦٨ ، اطلاق شماریات ، ٢٥). [لڑی + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

---میں پرونا ف م ؛ محاورہ.
زنجیر یا دھاگے میں منسلک کرنا ، سلسلے میں لگا دینا ، یکجا کرنا. پھر ان کو جلا کرتا ہے پھر بیندھتا ہے پھر لڑی میں پروتا ہے. (١٩١٣ ، مقالات حالی ، ٢ : ٢١٩). انسان کا باطن اور ظاہر ایک ہی لڑی میں پروئے جاتے ہیں. (١٩٨٨ ، سائنسی انقلاب ، ١٠).

لَڑی (۲) (فت ل) امث.
باربرداری وغیرہ کی بہلی ، ایک قسم کی بیل گاڑی.

تھوڑی سے حاضر وہاں آتی لڑی
گویا تھے چنڈال کڑ کے او کڑی
(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۲۵). [لڑھی (رک) کا ایک املا].

لڑے (فت ل) ف ل.
لڑنا (رک) کا فعل ماضی صیغۂ جمع غائب نیز مضارع ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ سپاہی / فوج نام سردار کا ، کاٹے باڑھ / دھار نام تلوار کا کہاوت.
ماتحت کام کرتے ہیں افسر نام پاتے ہیں ، چھوٹوں کا کام بڑوں کا نام ، کام کوئی کرتا ہے اور ناموری کسی کی ہوتی ہے. جب مدار رائے و تدبیر شاہی انہیں کے مشورے پر منحصر ہے تو ان کی عالی ہمتی سے اعلیٰ حضرت شہریاری کی ہمت کو قوت و توانائی ملتی ہے ، مثل مشہور ہے ، لڑے سپاہی نام سردار کا ، کاٹے دھار نام تلوار کا. (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۲ : ۱۸۵).

لڑیانا (فت ل ، سک ڑ) ف م.
لڑی پرونا ، ہار گوندھنا ، نگیانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لڑی (رک) + انا ، لاحقۂ تعدیہ].

لڑیت (فت ل ، ی لین) صف.
لڑنے والا ، لڑائی کے فن کا ماہر ، جنگجو ڈولوں میں ... دراصل ... ایک ایک سورما راجپوت ڈٹا ہوا تھا ، حتیٰ کہ کہاروں کی جگہ بھی لڑیت سپاہی تھے. (۱۹۱۸ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۸۳). وہی فرق ہے جو ایک لڑیت اور لڑائی کا تماشہ دیکھنے والے میں ہوتا ہے. (۱۹۵۸ ، روشن مینار ، ۱۰). [لڑ (لڑنا (رک) سے) + یت ، لاحقۂ صفت].

لڑیں (فت ل ، ی مج) ف ل.
لڑنا (رک) کا فعل مضارع صیغۂ جمع غائب و جمع متکلم ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــــ سانڈ باڑی کا نُقصان کہاوت.
بڑے لوگوں میں لڑائی ہو اور غریبوں کا نقصان ہو (نوراللغات ؛ جامع الامثال).

ـــــ نہ بھڑیں ترکش باندھے / فوج پہنے پھریں کہاوت.
کام دھام کچھ نہیں کرتے شور و غل مچاتے ہیں ، صرف ظاہری نمود مقصود ہے. (خزینۃ الامثال ؛ محاورات ہند).

لڑھا (فت ل) امذ.
باربرداری وغیرہ کی بہلی ، ایک قسم کی بیل گاڑی.

چھکڑے لڑھے رہکلے شتر بہل اور خچر
ٹٹو حمار بھینسے وہ لدنے کے گورخر

(۱۸۳۰ ، کلیات نظیر ، ۲ : ۲۲۷). [س : لڈ + ک लड्ड + क].

لُڑھانا (ضم ل) ف م.
۱. لڑھکانا ، پھسلانا ، ڈھلکانا ، غلطاں کرنا ، ڈانواں ڈول کرنا.

چھبیلی چھب سوں درزن کا پلانا پات تک دیکھو
ہو کچھ سیتی نہیں لیکن مرے دل کو لڑھاتی ہے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶۳). ۲. لنڈھانا ، بہانا ، گرانا ، نیچے ڈالنا یا پھینکنا (پانی وغیرہ).

سبو سے مل کے جب تک غسل کرنے کا نہیں زاہد
لڑھاوے گو گھڑے لاکھوں یہ میں جانوں جو طاہر ہو

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۲۳۰). پکھالوں پانی اپنے اوپر سے لڑھاتے چلے جا رہے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۵). ۳. مار کر گرانا ، نشانہ بنانا ، گرا دینا.

بھیلوں نے وان لڑھائے متوالے
پتھروں سے لوگ پست کر ڈالے

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۹۳). ایک وار میں دس کو لڑھا دیا. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۸۹). [لڑھنا (رک) کا تعدیہ].

لُڑھ پُڑھ (ضم ل ، سک ڑھ ، ضم پ) م ف.
جوں توں کر کے ، گر پڑ کر ، لوٹ پوٹ کر ، افتاں و خیزاں.

بچ تو گیا ہے لڑھ پڑھ اس زلف عنبریں سے
پر کاٹے ہے کلیجہ اس چشم سرمگیں سے

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۲۲۲).

لُڑھتا پُڑھتا (ضم ل ، سک ڑھ ، ضم پ ، سک ڑھ) م ف.
لوٹتا پوٹتا ، لڑکنیاں کھاتا ہوا ، افتاں و خیزاں ، گرتا پڑتا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لڑھتا (لڑھنا (رک) سے صفت) + پڑھتا (تابع)].

لُڑھکانا (ضم ل ، سک ڑھ) ف م ؛ سے لڑکانا.
۱. ڈھلکانا ، ڈھکیلنا ، گرانا.

بل جائے جیواں کوں سکی اب چوں کیرے تاپ میں
بتلی نمن لڑکائے ہے دل اپ نین محراب میں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۱). خاوند کچھ چیز طلب کرے تو اسے پھینک کر یا لڑکا کر نہ دینا. (۱۸۵۶ ، فوائدالصبیان ۵).

نہیں ہوتا ترے جاموں سے ہرگز نشہ رندوں کو
خم بادہ کو ہمت کر کے لڑھکا دے ادھر ساقی

(۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۱۵ : ۳). یہ لوگ غیر زبانوں کی فرہنگوں اور لغتوں سے تلاش کر کے بڑے بڑے ثقیل اور نامانوس الفاظ لاتے ہیں اور چٹانوں کی طرح اپنی تحریروں میں لڑھکا دیتے ہیں. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۱). ۲. (مجازاً) فیل کرنا ، ناکام کرنا. اس دفعہ خواجہ نے اپنا بدلا لے لیا سارے طالب علموں کو لڑھکا کے چل دیے. (۱۹۸۸ ، غالب ، کراچی ، جنوری ، ۳۶۹). [لڑھکنا (رک) کا تعدیہ].

لُڑھکنا پُڑھکنا (ضم ل ، فت ڑھ ، سک ک ، ضم پ ، فت ڑھ ، سک ک) م ف.
لوٹنا پوٹنا ، لڑھکنیاں کھاتا ، گرتا پڑتا ، افتاں و خیزاں. آخرکار پہنچے جہاز کے جٹ گئے اور بلا ہی چھوڑی وہاں سے جو ہم چلے تو اب راستہ نہیں سوجھتا ، بارے لڑھکتے پڑھکتے خدا خدا کر کے گھر پہنچے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱۸۲).

وہ نہ جانے کہاں سے لڑھکتا پڑھکتا ایک طرح دار پروڈیوسر کا بہنچہ بن گیا. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۹۸). [لڑھکنا (لڑھکنا (رک) سے صفت مذ) + پڑھکنا (تابع)].

لُڑھَکْنا (ضم ل ، فت ڑھ ، سک ک) ف ل.

۱. **بے اختیار الٹنا پلٹنا یا کروٹیں بدلنا ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جانا ، ڈھلکنا ، غلطاں ہونا ، پھسلنا.** ایک گڑھے میں فلاں شخص گرا تو برسوں لڑھکا ہی کیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۹۲). خالہ کا پاؤں کیچڑ میں پھسلا اور مارو بیگی کی طرح لڑھکتی ہوئی دونوں پاؤں موری (نالی) میں. (۱۹۱۸ ، انگوٹھی کا راز ، ۱۳). لیکن میں لڑھکا نہیں تم نے میری جان بچائی. (۱۹۸۳ ، تلاش ، ۱۲۳). ۲. **بے اختیار لیٹنا ، لوٹ لگانا ، لیٹ کر سو جانا.** وہ بھی خواب کے غلبے سے وہیں لڑھک گئی. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۲۷). سب سو جاتے ، چوپائے بھی جگالی کرتے کرتے لڑھک کر آنکھیں بند کر کے پڑ جاتے. (۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۰). ۳. (أ) **(مجازاً) مر جانا ، انتقال کر جانا.** ساس کی خبر سن کر مسکرایا اور کہا «اچھا لڑھک گئی» . (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۱۷). ڈاکٹر صاحب نے اپنی معشوقہ دلنواز کے لیے نسخہ تجویز کیا جسے پیتے ہی وہ بیچاری لڑھک گئی. (۱۹۳۵ ، معاشرت ، ظفر علی خان ، ۳). (أأ) **ناکام ہونا ، فیل ہونا.** پہلے درجے کا امتحان دیا مگر لڑھک گئے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۳۸). [س : لٹھ + کر   ].

لُڑھَکْنی (ضم ل ، سک نیز فت ڑھ ، فت نیز سک ک) امث. ۱. لڑھکنی ، لڑھکنے کا عمل یا کیفیت ، لوٹنی ، غلطیدگی. ادھر بدھو مہنت سے لڑھکنی کھا کر شل ہو گئے ادھر ان کی یہ گت ہوئی. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۵۱). اس کی ایک پھونک سے بڈھا بچاس لڑھکنیاں کھاتا ہوا کرپا سے نیچے جا پڑتا. (۱۹۱۰ ، شہید مغرب ، ۳۰). عقل بے کسی کے عالم میں ادھر ادھر لڑھکنیاں کھاتے دنیا کی تماشا گہ میں آ نکلتے ہیں . (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۲۳۸). اف : کھانا. [لڑھکنا (رک) کا اسم کیفیت].

لُڑھَکْواں (ضم ل ، فت ڑھ ، سک ک) صف.
لڑھکنے والا ، لڑھکنے کی کیفیت والا. ان کی حرکت زیادہ تر نیلی ، سبز ، الجی کے انواع کی طرح پھسلواں اور لڑھکواں ... ہوتی ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد میاتیات ، ۱۲۵). [لڑھک (لڑھکنا (رک) سے) + واں ، لاحقۂ صفت].

لُڑْھنا (ضم ل ، سک ڑھ) ف ل ؛ لڑنا (قدیم).
رک : لڑھکنا.

اکثروں نے ہی اور اکثر قطرے کو ترسا کیے
لڑھ گئے دوچار اور دو چار منہ کھولے رہے

(۱۷۷۷ ، تذکرۂ شعرائے اردو (مرزا حسن علی چراغ) ، ۵۳) .
[س : لٹھ (ت) लुठ (ति) लुठ].

لَڑھی / لَڑھیا (فت ل / سک ڑھ) امث.
باربرداری وغیرہ کی بہلی ، ایک قسم کی بیل گاڑی. دو بیل سے چار بیل تک لڑھی میں لگتے ہیں. (۱۸۳۸ ، توصیف زراعات ، ۳۰)

کوئی لڑھیا سمجھتا ہے کوئی چھکڑا ظریف اس کو
مضامیں کے جو چوبرٹے کی گاڑی آپ نے ہانکی

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۹۹). [لڑھا (رک) کی تصغیر].

لَڑْھیانا (فت ل ، سک نیز کس ڑھ) ف م.
موتی پرونا ، لڑی بنانا (جامع اللغات). [لڑیانا (رک) کا ایک املا].

لُڑْھیانا (ضم ل ، سک ڑھ) ف م.
مروڑی دے کر سینا ، سیون سے کور دبانا ، تیجی کرکے دہرانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [لُڑ (س : لٹھ लठित) + یانا ، لاحقۂ تعدیہ].

لُڑْھیاؤں (ضم ل ، سک ڑھ ، فت و) امث.
(سلائی) کپڑے کی کور کو اندر کے رُخ موڑ کر سینے کا عمل (کپڑے کے کنارے کے تار نہ نکلنے کے لیے یہ عمل کیا جاتا ہے) ، **تُرپاوَن ، تُرپائی ، تُرپنا ، اُرمانا** (ماخوذ : ا ب و ، ۲ : ۵۹). [لڑھیانا (رک) کا حاصل مصدر].

لِزام (کس ل) امذ.
لازم ہونا ، واجب ہونا ، لزوم.

خدا رحیم ہے محبوب اوس کا وہ بھی رحیم
سوال رحمت پہ کیوں سہو کا لزام

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۲۷). [ع : (ل ز م)].

لَزِج (فت ل ، کس ز) صف.
چپکنے والا ، چپچپاہٹ والا ، لیسدار ، چپدار ، لعابدار ، سریش کی مانند چپچپا. اخلاط لزج .... منع کرتے تھے اخراج غذا کو . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۸). دستوں میں ... لزج مادہ مثل بلغم کے لہو کے ساتھ شریک رہتا ہے. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ، ۳۰) . چونکہ یہ (بالنگو) قابض و لزج ہے لہٰذا اسہال دموی اور زحیر میں مستعمل ہے . (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۶۰). جب تغزمایہ سے پانی کا اخراج عمل میں آتا ہے تو تغزمایہ لزج ہو کر بستہ ہونے لگتا ہے اور بآسانی نہیں بہہ سکتا اس قسم کی حالت کو جل Gel کہتے ہیں . (۱۹۶۲ ، مبادی نباتیات ، عبدالرشید مہاجر ، ۲۵۸). [ع].

ـــ دار صف.
لیس دار ، چیپ دار ، لُعاب دار. اس کی جڑ کی ترکاری بھی خوش مزہ لزج دار ہوتی ہے . (۱۹۰۱ ، ترکاری کی کاشت ، ۵۱) . [لزج + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

لَزِجَہ (فت ل ، کس مع ز ، فت ج) صف مث.
لیس دار ، چیپ دار. جو فضلۂ ناقصہ لزجہ بچے کے شکم میں ہوتا ہے ... وضع ہو جاتا ہے . (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۷).
[لزج (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]

لَزِجی (فت ل ، کس مع ز) صف.
لیس دار ، چیپ دار ، چپکنے والا. تیل کی لزجی رگڑ کی وجہ سے ذرہ پر قوت ... عمل کرتی ہے . (۱۹۳۸ ، ذرہ اور استوار اجسام کا علم حرکت ، ۲۸۳). [لزج (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُزُوجَت (ضم ل ، و مع ، فت ج) امث.
لیس ، چیپ ، چکاہٹ ، چچپاہٹ . بکری کی مینگنی ... میں نام تک کو رطوبت اور لزوجت نہیں ہوتی تھی . (۱۹۰۶ ، الحقوق والفرائض ، ۱ : ۱۱۹). کسی مائع کے بہنے کی مزاحمت کو لزوجت کے طور پر ظاہر کرتے ہیں . (۱۹۸۳ ، کیمیا ، ۱۷۵). [ع : (ل ز ج)].

ــــ آمیز (ــــ ی مع) صف.
جس میں چپک یا لیس ہو ، لیسدار ، چیپ دار . ان چھینٹوں کے قطرات لزوجت آمیز ہوتے ہیں . (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۱۷۱). [لزوجت + ف : آمیز ، آمیختن - ملنا ، ملانا].

لُزُوجی (ضم ل ، و مع) صف.
جس میں چپک یا لیس ہو ، چپکنے والا ، لیس دار . جب کوئی جسم کسی لزوجی واسطے میں ... گر رہا ہو تو لزوجت کے باعث اس جسم پر ایک مخالف قوت عمل پیدا ہو جاتی ہے . (۱۹۶۵ ، مادے کے خواص ، ۲۹۶). [ع : لزوج (ل ز ج) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُزُوجِیَّت (ضم ل ، و مع ، کس ج ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
چیپ دار ہونے کی حالت ، چپک ، چسپیدگی . شہد میں لزوجت ہے جس کو لامسہ محسوس کرتا ہے . (۱۹۱۴ ، شبلی ، مقالات ، ۷ : ۴۳). چیکو مواد کی تیاری اس طرح کی ہوتی ہے کہ ... اس کی لزوجیت ... ہو جائے . (۱۹۶۵ ، کاروان سائنس ، ۲ : ۳ ، ۱۰۳). [لزوجی + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لُزُوق (ضم ل ، و مع) امذ.
چپکنا ، چسپاں ہونا ، چسپیدگی (فیروزاللغات ؛ علمی اردو لغت). [ع : (ل ز ق)].

لُزُوم (ضم ل ، و مع) امذ.
۱. **لازم ہونا ، واجب ہونا ، ضروری ہونا ، وجوب ، لازم .** لزوم اس امر کا تھا کہ شب کو کسی گوشے میں بسر کیا اور صبح سے شام تک مسجد مذکور کے سامنے ... بیٹھے ہیں . (۱۸۴۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۴۳). علت و معلول ... میں باہم اس قدر لزوم ہے کہ وہ ایک دوسرے سے منفک نہیں ہوتے . (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۷). فدائی نے کہا ہے کہ فنی کارنامے میں تاریخی لزوم یا جبر نہیں ہوتا . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱).
۲. **(علم بدیع) (شعر یا فقرہ وغیرہ میں) کسی ایسی چیز کو ضروری یا لازم قرار دینا جو دراصل لازم یا ضروری نہ ہو .** یہ غزل صنعت لزوم میں ہے یعنی لفظ صاف کو ہر شعر میں لازم رکھا ہے . (۱۸۵۹ ، دفتر بے مثال ، ۱۳۳). [ع : (ل ز م)].

ــــِ ذِہنی کس صف (ــــ کس مع ذ ، سک ہ) امذ.
ایک بات سے دوسری بات کا خیال لازماً آنا . چند ہندو خوشامد خوروں کا نام بانس پر چڑھایا گیا مگر امید نہیں کہ انہیں لزومِ ذہنی کی نعمت کبھی حاصل ہوتی ہو . (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱ : ۹). انہوں نے تلازمۂ خیالات سے گہری واقفیت کا ثبوت دیا ہے جسے وہ لزومِ ذہنی کا قانون کہتے ہیں . (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۳۰). [لزوم + ذہنی (رک)].

ــــِ مالا یَلْزَم کس صف (ــــ فت ی ، سک ل ، فت ز) فقرہ.
رک : لزوم معنی ۲ ، غیرضروری چیز کو ضروری قرار دینا ، غیر لازم کو لازم ٹھہرانا . شیوۂ لزوم مالا یلزم مرعی رکھا ہے یعنی فارسی بے آمیزش لفظ عربی لکھی ہے . (۱۸۵۸ ، خطوط غالب ، ۱ : ۲۰۹). ان کی آمیزش کے بغیر فارسی یا اردو لکھنا چاہیں تو لزوم مالا یلزم کی محنت اٹھانی پڑتی ہے . (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۳۲). خاقانی کو صرف لزومِ مالا یلزم میں دست گاہ حاصل ہے . (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، اکتوبر ، ۱۰۵). [لزوم + ع : ما ، اسمِ موصول + لا (حرفِ نفی) + یلزم ، مصدر لزوم سے فعلِ مضارع].

لُزُوماً (ضم ل ، و مع ، تن م بفت) م ف.
لازمی طور پر ، ضرور بالضرور . کوئی قانونِ عاصم ہمارے پاس ایسا نہیں ہے جس کے ذریعے سے ہم لزوماً غلطی سے بچ سکیں . (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۵۰). یہ خاصہ دیگر بہت سی باتوں اور اخلاق کیفیات پر بھی لزوماً موثر ہوگا . (۱۹۰۸ ، اساس الاخلاق ، ۱۹۱). چاند اپنے گھٹنے بڑھنے کے اعتبار سے لزوماً سہولۃ آلۂ شناختِ اوقات ہیں . (۱۹۶۹ ، معارف القرآن ، ۱ : ۴۰۹). [لزوم + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُزُومِیّات (ضم ل ، و مع ، کس م ، شد ی) امذ.
۱. **لازمی امور ؛ (منطق) کُلی لزومیہ (رک) .** لزومیات کو اتفاقیات ظاہر کرنا ان کے نزدیک سہل ہے . (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۲۲۱). [لزومیہ (رک) کی جمع].

لُزُومِیَّہ (ضم ل ، و مع ، کس م ، شد ی بفت) امذ.
(منطق) وہ قضیۂ شرطیہ جس میں مقدم و تالی (موضوع و محمول) کے باہم علاقے کی بنا پر کوئی حکم لگایا جائے . ان وجوہ میں سے اگر کوئی وجہ ہے تو متصلہ لزومیہ ہے . (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۳۵). اگر مقدمہ شرطیہ کے مقدم کو وضع کر کے تالی کو وضع کریں تو لزومیہ ہے . (۱۹۳۳ ، مفتاح المنطق ، ۳۶۵). [لزوم (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لَس (فت ل) امذ.
چپک ، لیس ، چچپاہٹ . ایک اشرفی بسبب لس چربی کے اس ترازو میں لگ گئی . (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳ : ۳۴۴). اس کا پانی بھیک کے لیدھڑے کو گوندھے تو اس میں لس پیدا ہو جاتا ہے . (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۹۲). [س : شلیش].

ــــ پَس (ــــ فت پ) صف.
چپچپا ، تربتر ، لت پت . آخر دوپٹہ جب بچے کو سردی معلوم ہوتی تو اس پر ڈال دیا ، وہ سارا بھپاراد میں لس پس ہو گیا . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۰۰). [لس + پس (تابع) ؛ قب : لت پت].

ــــ دار صف ؛ رک : لسدار.
چکنا ہوا ، چپچپا ، لیس دار ، چیپ دار ، گوند کی طرح چپکنے والا . مادۂ نباتات پر صدمہ دیتے ہیں تو وے ایک قسم کی لسدار چیز سے رک جاتی ہیں . (۱۸۸۱ ، مقاصد علوم ، ۹۲). گرچہ کیسر پر

قدرتی طور پر ایک لس دار چیز لگی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے پراگ وہاں ٹھہرتا ہے۔ (۱۸۹۱ء، کسانی کی پہلی کتاب، ۱ : ۲۱)۔ پانی کو روکنا اور اس کے ساتھ مل کر لسدار بن جانا بالخصوص چکنی مٹیوں کی خاصیت ہے۔ (۱۹۳۳ء، مٹی کا کام (ترجمہ)، ۸)۔ بانس کے سرے پر برش جیسا گچھا بندھا ہوا ہے جس پر گوند یا کوئی اور لس دار رطوبت لگی ہے۔ (۱۹۸۶ء، قومی زبان، کراچی، مئی، ۳۹)۔ [لس + ف : دار، داشتن - رکھنا]۔

لَسّاع (فت ل، شد س) صف۔
ڈنک مارنے والا جانور، ڈنک مارنے والا۔

گھاس ہی گھاس اس مکان میں تمام
تس میں لسّاع جانور اقسام

(۱۸۱۰ء، میر، ک، ۱۰۰۳)۔ [ع : (ل س ع)]۔

لِسان (کس ل) امث۔
۱. **زبان، جیبھ۔**

شعلہ لگے لسان قلم کوں مثال شمع
قصہ لکھوں جو دل کے میں سوز و گداز کا

(۱۷۳۹ء، کلیات سراج، ۱۸۲)۔ لسان باطنی کیا کیا کچھ کہتی تھی۔ (۱۸۰۵ء، آرائش محفل، افسوس، ۳۳۷)۔

ستاں کے لیے کام انھوں نے لساں سے
زبانوں کے کوچے تھے بڑھ کر ستاں سے

(۱۸۷۹ء، مسدس حالی، ۳۷)۔ کوئی اسے لسان کہتا ہے کوئی جیب، کوئی جیق کہتا ہے تو کوئی ٹنگ، کسی نے للو کہہ لیا کسی نے رسنا سمجھ لیا۔ (۱۹۱۵ء، مرقع زبان و بیان دہلی، ۳۰)۔ ۲. **زبان، بولی، بھاشا۔** الف فاعل کا ان کی لسان میں کیا نام ہو گا۔ (۱۸۶۱ء، غالب کی نادر تحریریں، ۴۴)۔

زبان مادری کہیے سے اسے شہباز تو چڑ کر
بتاتا ہے جو اردو کو لسان ثانوی میری

(۱۹۸۲ء، ش ظ، ۱۶)۔ ۳. **ترجمان۔** صوفیا کے لسان القوم مولانا روم کے ساز "نے" سے بھی یہی آواز نکلتی ہے۔ (۱۹۲۳ء، سیرۃ النبیؐ، ۳ : ۱۳)۔

وہ میرے استاد ذوالمعالی لسان اسلام خواجہ حالی
بتوں کی الفت چھڑانے والے وہ قوم سے لو لگانے والے

(۱۹۳۷ء، نغمۂ فردوس، ۲ : ۳۶)۔ ۴. (نباتیات) **تسمے کی شکل کا حصہ، زبانچہ۔** گل لولو (ڈیزی) ... خود ایک پھول ہے اور نیز یہ کہ ایسے چھوٹے پھول میں پانچ پانچ پنکھڑیاں اس طور پر باہم ملی ہوتی ہیں کہ ... اوپر کی جانب لسان (لائی گولیٹ) بن جاتی ہے۔ (۱۹۱۰ء، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۷۱)۔ [ع]۔

---الاِبِل (---ضم ن، غم ا، سک ل، کس ا، ب) امث۔
ایک روئیدگی ہے شجر اور گھاس کے درمیان میں، شاخیں اس میں کثرت سے ہوتی ہیں اور پراگندہ ہوتی ہیں، رنگ ان کا سفیدی مائل اور وضع مربع ہوتی ہے اور پتے سیب کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں مگر ان سے دراز ہوتے ہیں، بطور دوا کے مستعمل (ماخوذ : خزائن الادویہ، ۶ : ۱۵۰)۔ [لسان + رک : ال (ا) + ابل - اونٹ]۔

---الثَّور (---ضم ن، غم ا، ل، شد ث، و لین) امث۔
گاؤ زبان، ایک کھردرے پتوں والا پودا۔ گاؤ زبان، عربی میں لسان الثور کہتے ہیں، بلغم اور قرحہ کو مفید ہے ... دافع غم مقوی دل۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۰۰)۔ [لسان + رک : ال (ا) + ثور (رک)]۔

---الحال (---ضم ن، غم ا، سک ل) امث۔
کسی شے کی ایسی صورت حال جس سے اس کے حالات وغیرہ واضح اور روشن ہوں، زبان حال۔

گرچہ گویا نہ تھی زبان مقال
پر وہ کہتا تھا فی لسان الحال

(۱۸۹۷ء، نظم آزاد، ۱۳۴)۔ [لسان + رک : ال (ا) + حال]۔

---الحق (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ح) امث۔
حق کی زبان؛ (تصوف) انسان کامل اور حقیقت محمدیؐ اور نور محمدیؐ اور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم یا وہ کامل جو مظہر اسم متکلم ہو (مصباح التعرف)۔ [لسان + رک : ال (ا) + حق (رک)]۔

---الحَمَل (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ح، م) امث۔
۱. **ایک بوٹی جو بکری کی زبان سے مشابہ ہے اور بطور دوا کے مستعمل۔** لسان الحمل - یہ گھاس بکری کی زبان کے مانند ہوتی ہے شیرازی میں اس کو بارتنگ کہتے ہیں ... اس کی جڑ کو جوش دے کر غرغرہ کریں درد دندان کو نافع ہے۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۰۶)۔ ۲. **کیلا** (جامع اللغات)۔ [لسان + رک : ال (ا) + حمل (رک)]۔

---السَّبُع (---ضم ن، غم ا، ل، شد س بفت، سک ب)۔
ایک روئیدگی جو دو گز کے قریب دراز ہوتی ہے، شاخیں پراگندہ ہوتی ہیں، پتے لمبے، جن کے کنارے تیز اور آری کے دندانوں کی طرح کنگوان ہوتے ہیں اور ان میں شکن اور سلوٹ ہوتی ہے اور سخت بھی ہوتے ہیں، رنگ ان کا سبز زردی مائل ہوتا ہے، شاخوں کے سروں پر گول گھنڈیاں ہوتی ہیں، پھول نیلا ہوتا ہے، جڑ سیاہ اور مربع ہوتی ہے۔ (خزائن الادویہ، ۶ : ۱۵۰)۔ [لسان + رک : ال (ا) + سبع - درندہ]۔

---العَصافِیر (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ع، ی مع) امث۔
ایک جنگلی درخت کا پھل یا تخم، اندرجو۔ لسان العصافیر اس درخت کا میوہ ہے جس کو فارسی میں سرو کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ء، عجائب المخلوقات (ترجمہ)، ۳۰۷)۔ [لسان + رک : ال (ا) + عصافیر (عصفور (رک) کی جمع)]۔

---العَصر (---ضم ن، غم ا، سک ل، فت ع، سک ص)۔
اپنے وقت کا خوش بیان، اپنے وقت کا ترجمان، اپنے عہد کا ممتاز زبان دان، اپنے وقت کا ماہر زبان، برطانوی دور حکومت میں ہندوستانی دانشوروں اور زبان دانوں کا ایک لقب یا خطاب۔ لسان العصر خان بہادر اکبر حسین صاحب ... نے اس واقعہ کی تاریخ "وقار عظیم" سے نکالی ہے۔ (۱۹۲۵ء، وقار حیات، ۳۹۶)۔

لسان العصر سید اکبر حسین اکبر الٰہ آبادی ابتداء میں داغ اور امیر اور ان کے شاگردوں کے اسلوب پر غزل گو شاعر تھے. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، نومبر ، ۹). [لسان + رک : ال (۱) + عصر (رک)].

ـــُ الْغَیب (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، ی لین) امث ؛ صف.
۱. **غیب کی باتیں بتانے والا ، غیبی آواز ؛ مراد : ایسا ماہرِ زبان جو غیر معمولی صفات سے متّصف ہو.** غالب نے لسان الغیب بن کر میرے لیے یہ شعر لکھا تھا. (۱۹۲۸ ، حیاتِ جوہر ، ۲۵۹). ۲. **فارسی کے مشہور شاعر خواجہ حافظ شیرازی کا لقب جن کے دیوان سے لوگ فال نکالتے ہیں.** پانسو برس کے بعد لسان الغیب کی یہ بشارت پوری ہوئی. (۱۹۰۷ ، مقالاتِ حالی ، ۲ : ۶۹). شاید لسان الغیب نے اس نظارہ کو اپنے شعر میں بیان کر دیا تھا. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۲۰۶). ۳. رک : **لسان الحق** (مصباح التعرف). ۴. (**کنایۃً**) **خداوند تعالیٰ ، خدائے بزرگ و برتر.** ہم نے اپنے کلام میں لسان الغیب کنایۃً خداوند تعالیٰ شانہ کو کہا ہے. (۱۹۱۹ ، معیارِ فصاحت ، ۱۸۱). [لسان + رک : ال (۱) + غیب (رک)].

ـــُ الْکَلْب (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، فت ک ، سک ل) امث.
بعض کہتے ہیں کہ یہ بارتنگ ہے اور بعض نے حماض جانا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک جداگانہ روئیدگی ہے جس کی ساق دو گز سے زیادہ لمبی اور اس میں بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ، یہ شاخیں پتلی ہوتی ہیں اور پتے بارتنگ کے پتوں کی طرح اور ان سے ذرا بڑے ہوتے ہیں اور بہت نرم اور چکنے ہوتے ہیں ، پھول کا رنگ نیلا ہوتا ہے.(ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۱). [لسان + رک : ال (۱) + کلب (رک)].

ـــُ اللّٰہ (ـــضم ن ، غم ا ، ل ، شد ل بجد) امذ.
(**لفظاً**) **گویا اللہ کی زبان ؛ مراد : حضرت علیؓ.**

زباں دینا محمدؐ کا لسان اللہ کے منھ میں
رموزِ عاشق و معشوق ہیں یہ کوئی کیا سمجھے
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۳۵). [لسان + اللہ].

ـــُ الْمِزْمار (ـــضم ن ، غم ا ، سک ل ، کس م ، سک ز) امث.
بانسری کی زبان ؛ (**طب** ، **قدیم**) **حنجرہ کے اندر ایک غشائی جرم جو بانسری کی زبان سے مناسبت رکھتا ہے اور آواز نکلنے میں مدد دیتا ہے ؛** (**جدید**) **غضروف سکّینی یعنی پان کی شکل کی کری کو کہتے ہیں** (مخزن الجواہر ، ۷۳۸). نظام عروق کے تجزیے کی اصلاح لسان المزمار اور حوق اذنی ضمامون کا نہایت صحیح بیان. (۱۹۵۷ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۱). [لسان + رک : ال (۱) + مزمار (رک)].

ـــُ النّار (ـــضم ن ، غم ا ، ل ، شد ن) امث.
آگ کا شعلہ ، آگ کی لپٹ ، آنچ ، جلن ، روشنی (جامع اللغات). [لسان + رک : ال (۱) + نار (رک)].

ـــِ رَمْزی کس صف(ـــفت ر ، سک م) امث.
وہ حروف یا الفاظ وغیرہ جن کے خفیہ مطالب مقرر کر لیے گئے ہوں ، خفیہ تحریر (انگ : کوڈ Code). حکومت نجد نے یہ عذر کر کے کہ تار لسان رمزی (کوڈ) میں ہیں ان کے بھیجنے سے انکار کر دیا. (۱۹۲۶ ، مسئلہ حجاز ، ۷۱). [لسان + رمز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسّان (فت ل ، شد س) صف.
۱. (**اَ**) **بہت بولنے والا ، باتونی ، چرب زبان ، زبان دراز.**

کان کھاتا ہے میاں کے روز و شب
مردوا یہ تو بڑا لسّان ہے
(۱۸۷۲ ، عبیر ہندی ، ۳۳).

بے باک ہے لسّان ہے طرّار ہے بیوی
اتنا ہی نہیں بلکہ میاں مار ہے بیوی
(۱۹۲۰ ، گورکھ دھندا ، ۵۳). ہنکی نے ... تعارف کرایا وہ ایک لسّان آدمی تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۸۰). (**اَا**) **خوش گفتار ، شیریں زبان ، فصیح البیان.** ایک اندھی گائن بڑی لسّان بادشاہ کی خدمت میں آن حاضر ہوئی ، ایسا گائی کہ امیر سن کر بہت خوش ہوئے. (۱۸۰۲ ، نقلیات ، ۷۵). اس لسّان یہودی نے لوٹ لے کر ان رئیسوں کو دعائیں دیں. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۳۱). میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میر باقر علی جیسی داستان کہتا تھا مگر پھر بھی غضب کا لسّان تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۷۹). یہ زمانہ ابوالفضل جیسے لسّان انشاپرداز کا ہے. (۱۹۵۰ ، تخلیقی عمل اور اسالیب ، ۱۶۹). ۲. **ماہر لسانیات ، علم زبان کا ماہر.** دو آبۂ گنجم میں ایک نئی زبان پیدا ہوئی ، اسے مستشرق اور لسّان ، ہندوستانی کہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، منشورات کیفی ، ۲۱). [ع : (ل س ن) کا اسم مبالغہ].

لِساناً (کس ل ، تن ن بفت) م ف.
بطور زبان کے ، زبان کے اعتبار سے ، زبان سے. یہ ایک شاعر تھا حسّاً و فکراً شاعر ، اگرچہ لساناً نہ ہو. (۱۹۰۸ ، خیالستان ، ۱۹۸). [لسان (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لِسانی (کس ل) صف.
۱. **زبان (بولی) سے متعلق یا منسوب ، زبان کا ، علم زبان سے منسوب.** اس نے ... طلاقتِ لسانی سے اپنے تئیں بالکل بر الزام سے بری کیا. (۱۸۹۸ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۵۳۱). ہندوستان کا امن ... لسانی میلانات کی بنا پر ملک کی تقسیم مکرر پر موقوف ہے. (۱۹۳۷ ، مکاتیب اقبال ، ۲ : ۲۲). اس صدا کا لسانی اسلوب ... ہمارے عہد کے لسانی اور استعاراتی اسلوب سے ہم آہنگ نہیں ہے. (۱۹۸۸ ، فیض شاعری اور سیاست ، ۹۸). ۲. (**نباتیات**) **لثہ دار ، زبان کی شکل کا.** بعضوں میں گل لولو کی طرح نیچے کی نالی جھوٹے پھولوں کے گردا گرد لسانی زہیروں کا ایک ہالہ ہوتا ہے ... بعضوں میں صرف لسانی زہیر (لائی گیولیٹ فلورٹ) ہوتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۷۲). ۳. **زبان (عضو) سے متعلق یا منسوب.** دانت ... جو سطح زبان کے رخ پر ہے اسے لسانی انگ : Lingual کہتے ہیں. (۱۹۳۴ ، اعضائیات (ترجمہ) ، ۷۲). [لسان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ تَنازُعَہ (ـــ فت ت ، ز ، ع) امذ.
زبان کا جھگڑا ، زبان کی بنیاد پر ہونے والا جھگڑا. صوبۂ سرحد پاکستان کا وہ واحد خطہ ہے جہاں کبھی کوئی لسانی تنازعہ رونما نہیں ہوا. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۷۸). [لسانی + تنازعہ (رک)].

لَسّانی (فت ل ، شد س) امث.
۱. **فصاحت ، خوش کلامی ؛ چرب زبانی ، تیز زبانی.** پیام رسانی میں مشاق ، لسانی میں شہرہ آفاق. (۱۸۸۹ ، سرور سلطانی ، ۵۰).

وفا کا حال ، الفت کا بیاں اللہ رے لسانی
کہا تم نے ، سنا ہم نے ، کسی کافر کو باور ہو

(۱۹۰۹ ، درشہوار ، ۸۰). چودھری پوری لسانی کے ساتھ مسٹر ہربٹ سنگھ کو مخاطب بنائے سب کو سناتا رہا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۳۲). ۲. **زبان درازی ، یاوہ گوئی.** یہ عورت کسی طرح نہیں مانتی بیکار اپنی لسانی دکھائے جاتی ہے فضول باتیں بنائے جاتی ہے. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۳ : ۲۰). [لسان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِسانِیات (کس ل ، ن) امث ؛ امذ.
علم زبان کے متعلق (مسائل یا امور وغیرہ) ؛ علم اللسان ، زبان کی تاریخ اور تشکیل وغیرہ کا علم ، علم زبان. عہد حاضر کی لسانیات نے باریک بیں انسان کے آگے ایک بالکل نئی حیرت انگیز دل فریب اور لطیف دنیا کھول دی ہے. (۱۹۳۲ ، آریائی زبانیں ، ۹). غیرمذہبی تحریرات کے دائرہ میں طب ، علم الافلاک ، لسانیات ، لغات ... شامل تھیں. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۲۳۵). [لسان (رک) + یات ، لاحقۂ نسبت].

لِسانِیاتی (کس ل ، کس مع ن) صف.
علم زبان یا اس کے امور و مسائل سے متعلق ، لسانیات کا. لسانیاتی تنقید اور درسیاتی مسائل میں اس کا شغف اس امر کا محرک ہوا کہ وہ عام حیثیت سے علمی طریقے کی جانچ کرے. (۱۹۳۱ ، تاریخ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۳۲). حال کی لسانیاتی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۳۷۱). [لسانیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسّانِیَّت (فت ل ، شد س ، کس ن ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
۱. **فصاحت ، خوش کلامی ، خوش بیانی.** اس کی زبان کھل گئی اور اس نے وزیرانہ فصاحت اور بلیغانہ لسانیت سے گفتگو شروع کی. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۸۹). ۲. **تیز زبانی ، زبان درازی ، چرب زبانی ، بکواس** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لسانی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لِسانِیِّین (کس ل ، ن ، شد ی ، ی مع) امذ ؛ ج.
علم اللسان کے ماہرین ، علماء لسانیات. کتب و صحائف علمیہ اور جرائد یومیہ وغیرہ میں جو رقم صرف کی ہے اس کا کمایتنغی احساس تو لغویین و لسانیین ہی کر سکتے ہیں. (۱۹۲۳ ، القاموس الجدید ، ۵). [لسانی (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

لِسْبھری (کس ل ، فت س ، سک بھ) امث.
ایک زہریلا دانہ (جو خون کی خرابی سے انگلیوں میں نکلتا ہے) ، جھلوری.

یہ تہذیب کہنا ہوئی میں بات میری
لسبھری نہ ہو جائے انگلی میں تیری

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۲ : ۱۶۹). [مقامی].

لَسِیت (فت ل ، کس س) صف.
دیکھا ہوا ، ظاہر ، عیاں (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : لکشیت लिखित].

لَسْتَگّہ (فت ل ، سک س ، فت ت ، شد گ بفت نیز بلا شد) امذ.
(عور ، لکھنؤ) **واسطہ ، تعلق ، لگاؤ.** یہ دودھ کا لستگہ لگانا اچھا نہیں ، اتنا ہی ہے تو دونوں وقت گیہوں کی روٹی کھلایا کرو. (۱۹۱۶ ، گمسن بیوی مسن شوہر ، ۲). [لس (رک) + تگا ــ تاگا (رک) سے مشتق].

لِسْٹ (کس ل ، سک س) امث.
فہرست. مالد تجارت کی آمد و شد کی لسٹوں اور قانون اور بندوبست کی مثلوں ... کی ایک بڑی بھاری فہرست دھڑام سے اسی میز پر دے ماری. (۱۸۹۸ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۸۹). یاں فیشن کی لسٹ ناقص رہ جائے گی اگر اس میں عینک شامل نہ کی جائے گی. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۲۷۸). کچھ سوال و جواب ہوئے اور جب داخلہ پا لینے والے امیدواروں کی لسٹ لگی تو اس میں میرا نام سر فہرست تھا. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۶). [انگ : List].

لَسْتَم پَسْتَم (فت ل ، سک س ، فت ت ، فت پ ، سک س ، فت ت) م ف.
رک : **لَشتم پَشتم.**

ے تمک ہیں میرے اشعار مگر تلخ نہیں
خالی از درد نہیں گرچہ ہیں لستم پستم

(۱۹۶۰ ، کشکول ، مولانا مفتی محمد شفیع ، ۲۲۸).

لَسَرکا (۱) (فت ل ، س ، سک ر) امث.
(لکھنؤ) **تھوڑا سا تعلق ، لگاؤ ، واسطہ ، سروکار.**

تعلقات جہاں قطع کر چکا ہوں مگر
ہنوز الفت احباب کے لسرکے ہیں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

سایہ کہیں سامنے سے سرکے
کم دن سے ہوں دھوپ کے لسرکے

(۱۸۹۳ ، دل و جان ، ۶۸). جو سنے گا کہ ہم تم اکیلے رہتے ہیں وہ کیا کہے گا ، ہزار میں دس شاید نہ یقین کریں ، مگر دس کم ہزار کو تو ضرور یقین ہو گا کہ کچھ لسرکا ضرور ہے. (۱۹۰۳ ، بچھڑی ہوئی دلہن ، ۶۸). الفانسو تو سلطانہ پر عشق ظاہر کرتا اور اس سے شادی کرنے کا آرزومند ہے مگر ساتھ ہی بجھ سے بھی لسرکا چلا جاتا ہے. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۱۰۷). [ف : چلانا ، لگانا ، ہونا. [مقامی].

لَسرَکا (۲) (فت ل ، س ، سک ر) امذ.
(زرہاف) ہتوڑے کی ضرب کھا کر چپٹا ہوا وا تار جو قریب ۹ گرہ لمبا ہوتا ہے (ا ب و ، ۲ : ۱۹۳). [مقامی].

لِسڑنا (کس ل ، فت س ، سک ڑ) ف ل.
لتھڑنا ، آلودہ ہونا. احمد بھائی کے رال میں لسڑے ہوئے ہونٹ اس کی کمزور کنواری ہستی کو بھنبوڑ ڈالتے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۶۷). [لِسنا (رک) کا ایک املا].

لَسڑی (فت ل ، سک س) امث (قدیم).
رسّی.

> منگایا تیر ایک لسڑی سنگات
> دیا پھر دوکھی شاہزادے کے ہات

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۶۲). [رسی (رک) کا ایک قدیم املا].

لَسلَسا (فت ل ، سک س ، فت ل) (الف) امذ.
لسوڑا (ایک چیپ دار پھل) ، سپستان (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات) . (ب) صف مذ ؛ (مث : لَسلَسی) . **لعاب دار** ، لیسدار ، چپچپا. کوئی لیس دار چیز نہیں کھانی چاہیے ، اس لیے کہ اس قسم کی غذا کے اثر سے کشتی کے راستے کا باقی لسلسا ہو جانے گا. (۱۹۶۵ ، شاخ زریں ، ۱ : ۵۸). گرم حابس دلدلوں میں چمکتے اور لس لسے مادے کے چھوٹے چھوٹے لوندے. (۱۹۷۸ ، اثبات و نفی ، ۱۶۳). [س : شلیش श्लेष].

لَسلَساٹ (فت ل ، سک س ، فت ل) امث.
چپ ، چمک ، چمکاہٹ ، چپچپاہٹ (پالش). [لسلسانا (رک) سے اسم کیفیت].

لَسلَسانا (فت ل ، سک س ، فت ل) ف ل.
۱. چچپانا ، چمکنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات). ۲. جھلملانا ؛ لہلہانا ، تر و تازہ ہونا (قدیم).

> تھا مخمس اچھے خوب نہالاں کے دھات
> دسی لسلسانا سو مصرع کی پات

(۱۶۸۷ ، یوسف زلیخا (ق) ، ہاشمی ، ۱۳).

> ہاں چنبیلی پھول کے کیارا (ا) نول
> لسلسانا گل ہر یک جس تے بدل

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۶۸). [لسلسا (رک) +نا ، لاحقۂ مصدر].

لَسلَساہَٹ (فت ل ، سک س ، فت ل ، ہ) امث.
چمکاہٹ ، چپچپاہٹ ؛ جھلملاہٹ ، جگمگاہٹ . اوڑھنی جس میں روپہری تارکشی کی ہے ، سو پھبتی ہے کہ جس کی لسلساہٹ میں بغیر چاندنی ، چاندنی کی لہر اٹھتی ہے. (۱۸۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۸۷). [لسلسانا (رک) سے اسم کیفیت].

لُس لُس کَرنا ف م.
چمک دمک کرنا ، جھلمل کرنا. لس لس کرتے ہوئے ریشمی لاچے میں جب نیتی ابو کے سامنے آتی ہے تو اس کا دل ناچنے لگتا ہے. (۱۹۵۰ ، خالی بوتلیں خالی ڈبے ، ۱۶۸).

> ننگے کسمساتے جسم اور شہوت ، خوشبو اور قتل کی خواہش
> رات کی گمنام خموشی کے لس لس کرتے ہیرے ہیں

(۱۹۸۰ ، زرد آسمان ، ۶۱).

لَسَن (فت ل ، س) امذ (قدیم).
(محبوب کی) زبان چوسنا.

> بہت چومنا مارنا تک دسن
> خوش آوے سو اس ناز کو یہ لسن

(۱۶۱۳ ، پھوگ بل ، ۱۵۰). [ع].

لَسَّن (فت ل ، شد س بفت) امذ ؛ = لہسن.
۱. پیاز کی مانند ایک گول جڑ جس میں جوئے ہوتے ہیں ، اس کے پتے پیاز کے پتوں سے مشابہ لیکن ان سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں ، بطور مصالحہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے. لسن ، لہسن. (۱۵۳۹ ، ریاض الادویہ (پنجاب میں اردو ، ۲۲۱)). ایک قاب میں لسن دم پخت تھی. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱۲۹). گائے کا گوشت اور لسن پیاز وغیرہ بہت سی چیزیں حرام اور بہت سی حلال ہوگئیں. (۱۸۸۳ ، قصص ہند ، ۲ : ۹۱). لہسن ... اس کو لسن بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۹ : ۱۸۱). ۲. وہ سرخ یا سیاہ داغ جو آدمی کے جسم پر خصوصاً گردن یا رخسار پر ہوتا ہے اور جسے خوش اقبالی کی علامت سمجھتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ نور اللغات). [س : لشن लशुन].

لِسنا/لِس جانا (کس ل ، سک س) ف ل.
۱. (ا) لتھڑنا ، آلودہ ہونا. نشیمن ظل الٰہیؒ کبوتروں کی بیٹ سے اس قدر لسا ہوا تھا کہ اس کی پچکاری مشکل سے نظر آتی تھی. (۱۹۲۲ ، سیر دہلی کی معلومات ، ۶۶). (اا) بھرا ہونا ، پُر ہونا . کھڑکیاں بھی نوکدار اور کتبوں سے لسی ہوئی ہیں . (۱۸۹۷ ، تمدن عرب ، ۲۲۳) . ان پہاڑوں کے دامن لاماؤں کی خانقاہوں سے لسے ہوئے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۷۹). دوپٹا موتیوں سے لسا ہوا تھا. (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۶۱). (ااا) لپا جانا ، پلستر کیا جانا. لندن میں مکانات لکڑی کے تھے جن کی درزوں پر گارا لسا ہوا تھا. (۱۹۱۰ ، معرکۂ مذہب و سائنس (ترجمہ) ، ۳۶۲).

> آرزو کو ہم اٹھا کر ساتھ جب لانے لگے
> وہ تو اس چوکھٹ سے یوں لپٹا کہ جیسے لس گیا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳۶). ۲. (مجازاً) چسپاں ہونا ، چپک جانا یا لگ جانا. یہ پھبتی تو اس پر لس گئی اب دھوئے دھوئے نہیں چھُٹ سکتی. (۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۱۸۹). کیونکر ممکن تھا کہ کوئی سال کے ہر دن اور ہر دن کے چوبیس گھنٹے ہمزاد بنا ساتھ ہی ساتھ لسا اور چپکا رہے. (۱۹۳۰ ، محمد علی ، ۲ : ۲۷۰). [س : لس लस].

لَسناک (فت ل ، سک س) امذ.
ایک قسم کا سانپ ، اس کا سر اور بدن باریک تاگے کا سا ہوتا ہے اور صدہا گز کا لمبا ، جسے کاٹتا ہے فوراً مر جاتا ہے (تریاقِ سموم ، ۳۸). [مقامی].

لِسَنس (کس مع ل ، فت ل ، سک ن) امذ.
اجازت نامہ ، اجازہ ، لائسنس

وقت آ گیا ضمیر کی بیع و خرید کا
امپورٹ کے لسنس کے وعدے وعید کا

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ۱۶۵). [انگ: Licence].

لَسنِّیا (فت ل ، س ، سک نیز کس ن ، شد ی) صف ؛ امذ.
لہسن کے رنگ کا یا لہسن جیسا ، ایک قسم کا قیمتی پتھر جو سری لنکا اور مالا بار میں ہوتا ہے. جتنے قسم کے قیمتی پتھر ہیرا لسنیا وغیرہ اس ندی کے بالو میں ملتے ہیں اوتنے اور کسی میں بھی ہاتھ نہیں لگتے. (۱۸۵۹ ، جام جہاں نما ، ۱ : ۵۰). [لسن (رک) + یا ، لاحقۂ صفت].

لِسْوان (کس ل ، سک س) صف.
(کارچوب) زردوزی کا ایسا کام جس کے بیچ میں خلا نہ ہو ، گھنا یا بھاری کام. پاجامے کی کلیوں اور پٹھوں پر لسوان کام بنا ہوا ہے. (۱۹۲۷ ، رسوم دہلی ، ایس ، بیگم صاحبہ دہلوی ، ۳۵). [لیسوان (رک) کا مخفف].

ـــ ٹِیپ (ـــ ی مع) امث.
(معماری) ایسی درز بندی جس میں اینٹوں کے ردّے کے درمیان کے مسالے کو پھیلا کر درز چھپا دی جائے (ا ب و ، ۱ : ۱۵۳). [لسوان + ٹیپ (رک)].

لِسَوڑا/لِسَوڑہ (کس ل ، و مع نیز لین / فت ڑ) امذ ؛ امث لبھوڑا.
ایک نہایت چیپ دار پھل اور اس کے درخت کا نام ، اس درخت کے پتے کچھ گولائی لیے ہوئے ہوتے ہیں ، اس کے پھل چھوٹے بیر کے برابر ہوتے ہیں اور گچھوں میں لگتے ہیں ، پکنے پر پھل میں لیسدار گودا ہو جاتا ہے جو گوند کی طرح چپکتا ہے ، یہ گودا کھانسی کی دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے ، پتے بیڑی کے اوپر لپیٹنے کے کام آتے ہیں ، چھال کے ریشے سے رسے بنے جاتے ہیں لکڑی مضبوط ہوتی ہے اور کشتی وغیرہ بنانے کے کام آتی ہے ، پھولوں کی ترکاری اور کچے پھل کے اچار بھی بناتے ہیں ، سپستان ، (لاط : Cordia Myxa نیز Cordia Latifolia).

جو لگاوے مونہہ تسی میں جا چپک رہتا ہے دل
دلبروں کے لب کے حق میں یہ لسوڑا ہے مگر

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۹). اس میں اشجار مفصلہ ذیل ہیں : توت پیوندی ، بیرہاں کالھی ، لسوڑا پیوندی ، لسوڑا کالھ پکہ ، کھجور خرد ... بہیدانہ یک قبر سیلانی شاہ کے تکیے کے میانہ میں بنی ہوئی ہے. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۷۰). سن پیدا کرنے والے پودوں میں جو متذکرہ بالا خاندانوں میں سے کسی سے بھی تعلق نہیں رکھتے بلٰھ دھرسی اور لسوڑہ قابل تذکرہ ہیں. (۱۹۰۷ ، مصرف جنگلات ، ۲۶۳). سارے ہندوی الفاظ ، مثلاً : بنگالہ ، مالوہ ، لسوڑہ وغیرہ کو ہائے مختفی کے بجائے فارسی عبارت میں الف سے لکھنا چاہیے. (۱۹۸۲ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۱ : ۱۵۹). [س : شلیشم + ال + ک श्लेष्म + उल + क]

لِسَوڑی (کس ل ، و مع نیز لین) امث.
رک : لسوڑا. تفصیل اشجار جھنگی بذا ، اشجار اثبہ ثمردار ... لسوڑی ، حلقہ کیلہ یا شرق و غرب رویہ. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۶۳). [لسوڑا (رک) کی تصغیر].

لَسُون (فت ل ، و مع) امذ (قدیم).
لہسن.

چھلنے لسون ہور پیاز کے   تا جائی ہرگز گھر منے

(۱۶۳۵ ، تحفۃ المومنین ، ۱۲۷). [لہسن (رک) کا ایک قدیم املا].

لَسْوَنْت (فت ل ، سک س ، فت و ، سک ن) (الف) صف.
لسدار ، چپچپا ، لعابی ، چیپ‌دار ، سریش جیسا. پروٹین ایک لسونت مادہ ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۷). (ب) امذ. **(کیمیا) بستہ یا منجمد مادہ (جو بلوری نہ ہو مگر سخت ہو جائے) ، بہت بڑے سالمات والا غیر بلوری مادہ جو مخصوص لیس دار محلول بناتا ہے.** اشیاء غریبہ کا خون میں براہ راست اشراب کرنے سے لسونتوں کا توازن مبدل ہو جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۳). کیمیا میں کولائڈ یعنی لسونت بنانے والے ذرات کا مطالعہ اور ان کولائڈ کا تجزیہ کرنے میں الیکٹران مائکرو سکوپ سے مدد ملتی ہے. (۱۹۷۰ ، جدید طبیعیات ، ۸۸). [لس (رک) + ونت ، لاحقۂ صفت].

لَسْوَنْتی (فت ل ، سک س ، فت و ، سک ن) صف.
لسونت (رک) سے منسوب یا متعلق ، منجمد مادے کا ، چیپ دار. اس میں کسی قدر میگنیشیا لسونتی حالت میں ہوتا ہے. (۱۹۳۳ ، مخزن علوم و فنون ، ۵۳). طبعی اعتبار سے پروٹین پیچیلہ مادے ہیں جن کی ماہیت لسونتی (Colloidal) ہے. (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۵۷). [لسونت + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسی (فت ل) امث.
۱. **لیس ، پلاسٹر ، کہگل** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **آم کے مول یا کسی اور درخت کے مول کی وہ بیماری جو بےوقت ابر و باد سے ہو جائے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لس (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَسّی (فت ل ، شد س) امث.
۱. **بہت سا پانی ملا ہوا دودھ ، چھاچ یا دہی اور پانی کا مرکب مشروب (جس میں عموماً برف ، نمک یا چینی ملا کر پیتے ہیں).**

گر لے کا غوث ست کہا تو لے کے دود و لسی
خوجا اگر کھلاوے کھاجا پلاوے خضی

(۱۷۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۲۸۱).

بنی دودھ کی لسی وہ سرد ہے
کہ دل ٹھنڈا ہر گھونٹ اس کا کرے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۶۱). اگر لوگ لیمونڈ ، سوڈا واٹر اور دیگر ایسے پانی کے بجائے لیمو سکنجبین یا لسی پیا کریں تو بہت مفید ہو. (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۲۳). حاتم طائی نے انہیں قہوے کی دعوت دی مگر لاہوری حاجیوں نے دہی کی لسّی پر اصرار کیا. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۱۰۹). ۲. **آلا گھاؤ ، کچا زخم** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : لسیکا लसिका]

ـــــ بنانا محاورہ.
کچومر نکال دینا. اس نے جان بوجھ کر ہماری لسّی بنا ڈالی.
(۱۹۳۲ ، روحِ ظرافت ، ۷۰).

لَسْنیا (فت ل ، سک س) امذ.
ایک روپیہ آدھ آنہ (مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

لَشْ (فت ل) امث.
کتّے کو کسی پر جھپٹانے کا اشارہ کرنے کی آواز (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). [ع : لَش - ہانکنا].

لَش پَش ہونا محاورہ.
تھک کر چُور چُور ہونا ، نہایت مضمحل ہونا ؛ کام یا سفر کے باعث بہت تھک جانا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

لَشْت پَشْت ہونا محاورہ.
رک : لش پش ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لَشْتَر (فت ل ، سک ش ، فت ت) صف.
(لکھنؤ) ناکارہ ، سُست (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [مقامی].

لَشْتَم پَشْتَم / لَشْتَم پَشْتَم (فت ل ، سک ش ، فت ت ، فت پ ، سک ش ، فت ٹ / فت ل ، سک ش ، فت ٹ ، فت پ ، سک ش ، فت ٹ) صف ؛ م ف.
جوں توں کر کے ، جیسے تیسے ، بری بھلی طرح ، بہرحال ، بہرطور ، بمشکل. دنیا کا کارخانہ اسی طرح لشتم پشتم چلا جاتا ہے. (۱۸۹۵ ، خطوطِ سرسید ، ۱۵۱). خوشحالی کے ساتھ تو نہیں مگر خیر لشتم پشتم زندگی بسر ہوتی تھی. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۵۸). دو سال کے قریب اسی طرح لشتم پشتم گزرے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۹۲). • لشتم پشتم بمبئی پہنچ جائیں تو غنیمت جانو. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۶۳). [غالباً ، س : لشتم + پشٹ नष्ट+स्पष्ट].

لَشْت ہونا محاورہ.
رک : لش پش ہونا. نپولین کے سپاہی شدید محنتوں سے جو انھوں نے اٹھائی تھی تھک کر لشت ہو گئے تھے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰).

ـــــ پَشْتَم بَکْنا محاورہ.
الٹی سیدھی ہانکنا ، اول فول بکنا. ان کی حالت ایسی غیر ہو جاتی کہ وہ ساری پڑھائی ہوئی پٹی بھول جاتے اور لشتم پشتم بکنے لگتے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۲۸).

لَشْکار (فت ل ، سک ش) امث.
چمک دمک ، آب و تاب.

بوڑھے برگد کے خشک ٹہنوں پر
اب بھی لشکار ہے ترنجن کا
(۱۹۸۰ ، شہر سدا رنگ ، ۸۳). [مقامی].

لَشْکارا (فت ل ، سک ش) امذ.
چمک دمک ، جھلکارا ، آب و تاب. اپنی ذہانت کا لشکارا دکھائی دیا تھا ، اب حماقت ... سامنے سے گزر رہی ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۸۹). [مقامی].

لَشْکارْنا (فت ل ، سک ش ، ی) ف م.
کتّے کو شکار پر جھپٹانے کے لیے لش لش کرنا ؛ (مجازاً) حملہ کرانا ، جھپٹانا. یا تو ہم اس کے داؤں پر سیدھی طرح بیچ کر فارغ ہو جاتیں یا وہ اپنے کرائے کے خوف ہم پر لشکار دے گا. (۱۹۵۸ ، انجان راہی ، ۱۲۱). [رک : لش + کار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَشْکارے مارْنا محاورہ.
چمکنا ، چمک دمک دکھانا ، جھلملانا. سورج لوہار کی دکان پر تپے ہوئے لوہے کی طرح لشکارے مارتا. (۱۹۸۶ ، آنگن ، ۲۰). اس کا گورا رنگ بوجھ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا اس کے کانوں میں بڑی بڑی سونے کی بالیاں اور ناک میں لونگ تھی جو دھوپ میں لشکارے مار رہی تھی. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۶۹).

لَشْکانا (فت ل ، سک ش) ف م.
کھینچنا.

افسوس میری خواہر مظلوم و بے خبر
لشکا لیا انہیں کلوپطرہ نے پھر ادھر
(۱۹۸۳ ، قہر عشق (ترجمہ) ، ۲۳۳). [مقامی].

لِشْکانا (کس ل ، سک ش) ف م.
چمکانا ، مانجھنا ، خوب صاف کرنا.

کل تک دفتر کے چپراسی ان دھبوں کو
اپنی تھوکوں اور ڈسٹر سے صاف کریں گے
چیزوں کو لشکائیں گے
(۱۹۸۱ ، اکیلے سفر کا اکیلا مسافر ، ۱۲۹). [مقامی].

لَشْکَر (فت ل ، سک ش ، فت ک) امذ.
۱. فوج ، سپاہ.

چلی فوج داراے دریا شکوہ
رواں گرت آہن بہ لشکر شکوہ
(۱۵۶۶ ، حسن شوق ، د ، ۱۰۶).

توں ہے چند ، تارے ہیں لشکر ترے
توں ہے شاہ ، خوباں ہیں تیرا حشم
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۱۷۰). رخصت ہوئے کہ سمیت لشکر ان بدبختوں پر حملہ کروں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۰۱).

ہیں جو یہ عرصۂ کاغذ پہ حروف و حرکات
یہی لشکر ہے یہی فوج یہی خیل و حشم
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲). پانچ لشکر کا حملہ پے درپے اس شہر میں ہوا. (۱۹۲۲ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۳۲). ورجھی ون کے لشکر کا عقبی حصہ خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۲۳). ۲. بھیڑ ، ہجوم ، ازدحام.

جنوں میں ساتھ تھا لڑکوں کا کل لشکر جہاں میں تھا
چلے آتے تھے چاروں اور سے پتھر جہاں میں تھا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۸).

وادی میں جا کے کرتی دامنِ کوہ آتی
موجوں کا لے لے لشکر باصد شکوہ آتی

(۱۹۲۹ء ، مطلعِ انوار ، ۶۰). گاؤں سے سو ڈیڑھ سو گز ادھر ہی بس گُنّوں کے لشکر نے گھیر لیا. (۱۹۸۹ء ، دریچے ، ۹۷).
۲. فوج کا پڑاؤ ، چھاؤنی ، کیمپ.

لشکر میں مجکو شہر سے لایا ہے تلاش
یاں آ کے گزری میری عجب طور سے معاش

(۱۸۱۰ء ، میر (ک) ، ۱۳۷۳). رقعہ لاکھ روپے کا لکھ دیا کہ لشکر میں چل کر دوں گا. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۱). [ف].

۔۔۔اُترنا محاورہ.
فوج کا پڑاؤ کرنا ، فوج کا کہیں منزل کرنا.

جو اس جاگے کوں لشکر اتریا تمام
دیئے خیمے اس ٹھار سب خاص و عام

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۲۷۶).

۔۔۔اِکٹّھا کَرنا ف م.
فوج جمع کرنا ، سپاہ فراہم کرنا ، بہت سے آدمی جمع کرنا ، بھیڑ لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

۔۔۔اُمَنڈنا محاورہ.
فوج کا ہجوم کرنا ، فوج کا چڑھائی کر کے آنا.

لشکر گل جو گلستان میں خزاں پر امڈا
ساتھ دینے کو پہاڑوں سے گھٹائیں آئیں

(۱۸۷۰ء ، شرف (نوراللغات)).

۔۔۔آرا صف.
لشکر آراستہ کرنے والا ، لشکر آمادۂ پیکار کرنے والا ، لشکر تیار کرنے والا (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لشکر + ف : آرا ، آراستن ـ سجانا ، آراستہ کرنا].

۔۔۔بے میر ، تکیہ بے فقیر ، فقیر بے پیر ، ترکش بے تیر کہاوت.
لشکر کا کوئی سردار ، تکیے کا کوئی فقیر ، فقیر کا کوئی گرو اور تیردان میں کوئی تیر نہ ہو تو وہ بیکار ہے. حیرت کو تو پتلا فولادی اٹھا لے گیا ہے ، مثل مشہور ہے کہ لشکر بے میر ، تکیہ بے فقیر ، فقیر بے پیر ، ترکش بے تیر ، یہ چار چیزیں بے چار چیزوں کے بیکار ہیں. (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۰۵).

۔۔۔پڑنا محاورہ.
فوج کا پڑاؤ کرنا ، فوج کا کہیں خیمے ڈیرے وغیرہ ڈال کر ٹھہرنا.

تا کہ اُڑ جائے نہ کیوں مزرعِ دل کی میرے
غم و حسرت کے یہاں روز ہیں لشکر پڑتے

(۱۸۴۵ء ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۲).

فوجوں کا جائزہ تھا وہاں ہم چلے تھے جب
گردے میں بیس کوس کے لشکر پڑا تھا سب

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۳۶).

۔۔۔پَناہ (۔۔۔فت پ) امذ.
لشکر کا سردار.

عَلَم سات او شیر لشکر پناہ
ترسیا شیر کے برج میں جانو ماہ

(۱۶۳۹ء ، خاورنامہ ، ۹۳۹). [لشکر + پناہ (رک)].

۔۔۔لُوٹنا محاورہ.
فوج کا مارنے یا لُوٹنے کے لیے دفعۃً حملہ کرنا ، حملے کی غرض سے فوج کا یلغار کرنا ، فوج کا دھاوا بولنا.

شہر دل پر نہیں یہ آمد عشق
شاہ کا آن کے لشکر ٹوٹا

(۱۷۹۸ء ، بیان ، د ، ۸).

ہوں میں وہ کشت بچے برق سے باراں میں اگر
لشکر مور بنے غارتو خرمن لوٹے

(۱۸۴۶ء ، آتش ، ک ، ۱۶۱).

۔۔۔جَرّار کس صف (۔۔۔فت ج ، شد ر) امذ.
بہت بڑی فوج ، بڑا بھاری لشکر. اس ملک کو کسی فرزند کے سپرد کر کے خود آراستہ لشکر جرّار اور فیلان برق رفتار اور خزانہ وافر ہمراہ لے کر ولایت سوروٹ کی تسخیر پر متوجہ ہوا. (۱۸۹۷ء ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۴۴). فتح مکہ کو چلے تو دس ہزار کا لشکر جرار ساتھ تھا. (۱۹۱۴ء ، سیرۃ النبی ، ۲ : ۱۹). یہ اب سے کوئی چودہ سو برس پہلے کی بات ہے ، ایک بہت بڑا بادشاہ اپنا لشکر جرار لے کر یمن سے چلا. (۱۹۷۸ء ، روشنی ، ۹۳). [لشکر + جرّار (رک)].

۔۔۔جَمانا محاورہ.
فوج کو ترتیب دینا ، فوج آراستہ کرنا.

ہاں مرے شور مقالات بجا دے ڈنکا
ہاں مرے زور خیالات جما دے لشکر

(۱۸۸۳ء ، قدر (مہذب اللغات)).

۔۔۔جَمْع کَرنا ف م.
رک : **لشکر اکٹھا کرنا** (جامع اللغات).

۔۔۔جَمْنا محاورہ.
فوج کا لڑائی کے لیے باقاعدہ کھڑا ہونا (جامع اللغات).

۔۔۔چڑھا لانا محاورہ.
لشکر کو حملے کے واسطے لانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

۔۔۔چلانا محاورہ.
فوج کشی کرنا ، فوج سے حملہ کرانا.

ہمارے ملک پر دل کے چلا کر ناز کا شکر
اپس کے اوپی کا ڈنکا دے طبع تاراج کرتی ہے

(۱۶۹۷ء ، ہاشمی ، د ، ۲۴۳).

۔۔۔خَلاص (۔۔۔فت خ) امث.
(بازاری) ہزاروں کو پار اتارنے والی ، سینکڑوں سے فلاں کرانے والی ، بیسوا ، قحبہ ، کسبی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات [لشکر + خلاص (رک)].

ـــخیز (ـــی مج) صف.
(وہ جگہ یا علاقہ) جہاں کے لوگ عموماً سپاہی پیشہ ہوں . اس وسیع صوبۂ لشکر خیز کے اطراف میں ... استمالت نامے ... امیروں کو بھیجے . (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۴۴) . [لشکر + ف : خیز ، خاستن ـ اٹھنا ، اٹھانا].

ـــشِکَن (ـــکس ش ، فت ک) صف.
فوج کو شکست دینے والا ، بہادر ، شجاع ، چڑھائی کرنے والا.

لشکر شکن و بت شکن و فاتحِ خیبر
سرتاجِ عجم میر عرب حیدرِ صفدر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۸).

تم ہو غازی جنگجو لشکر شکن میر سپاہ
تم ہو رستم مردِ میدان شیر دل عالم پناہ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۳۴). [لشکر + ف : شکن ، شکستن ـ توڑنا ، ٹوٹنا].

ـــشِکَنی (ـــکس ش ، فت ک) امث.
فوج کو شکست دینا ، بہادری ، شجاعت.

جس یاد میں ہے سب ہی شم ہور مٹی
اس عمرے بازی ہے سو لشکر شکنی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۸). [لشکر شکن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــکا بیڑا امذ.
اہلِ سپاہ ، فوج ، فوجی بیڑا ، رسالہ ، گروہ (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــکا / کے لَشکَر امذ.
فوج کی فوج ، بڑا ہجوم ، انبوہِ کثیر.

بھلا کیا پیش کی جا سکتی تھی کتنی جوانوں کی
کہ تھا صف افگنوں کا سامنا لشکر کے لشکر سے

(۱۹۲۹ ، مطلعِ انوار ، ۷۹).

ـــکَٹنا محاورہ.
لشکر کا قتل ہونا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــکَش (ـــفت ک) امذ.
فوج کا سردار ، سپہ سالار.

کیتے سیس کے ہاتے لشکر کشاں
سو کر جوڑ ٹھاے ہے سرکشاں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۲۵).

لشکر کش و تاجدار تھا وہ
دشمن کش و شہریار تھا وہ

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۲). جنگ آزما یعنی جنگ میں حصہ لینے والا یا جنگ کو آزمانے والا یعنی لشکر کش اور لشکر کش (۱۹۷۹ ، اثبات و نفی ، ۷۹). [لشکر + ف : کش ، کشیدن ـ کھینچنا].

ـــکَشی (ـــفت ک) امث.
فوج کشی ، حملہ ، دھاوا ، چڑھائی. جب بادشاہِ چین نے ہماری سرکار سے بدعہدی کر کے تجارت بند کر دی تو سرکار کو لشکر کشی واجب ہوئی. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۰). جس قدر ملک فتح ہو سکے فتح کیا جائے جس کے سبب سے ہم کو بار بار لشکر کشی کرنی پڑے گی. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۴۴۹). جب نواب نے تیسری مرتبہ افغانوں پر لشکر کشی کی تو یہ بھی ساتھ تھے. (۱۹۸۸ ، لکھنویاتِ ادیب ، ۴۷). [لشکر کش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــکی اَگاڑی آندھی کی پِچھاڑی کہاوت.
دونوں بھاری ہوتی ہیں ، دونوں خطرناک ہوتی ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ گنجینۂ اقوال و امثال).

ـــکی بولی امث.
وہ بولی جس میں بھانت بھانت زبانوں کے الفاظ مل گئے ہوں ، لشکری زبان (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــگاہ امث ؛ امذ.
۱. **چھاؤنی ، کیمپ ، کیمپو ، معسکر.** خلیج فارس کسریٰ کا اور بحیرۂ روم قیصر کا بحری لشکر گاہ تھا. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۴۳). حلفِ وفاداری اٹھانے کے لیے باتو خان کی لشکر گاہ میں حاضر ہوا تھا. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۳۹). ۲. **سپاہ کا پڑاؤ ، فرودگاہ لشکر** (فرہنگِ آصفیہ). [لشکر + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــگِراں کس صف (ـــکس گ) امذ.
بہت بھاری فوج ، بہت بڑا لشکر. داؤد لشکر گراں لے کر جونپور پر متوجہ ہوا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۲۱۳). [لشکر + گراں (رک)].

ـــگِرنا محاورہ.
فوج کا حملہ کرنا.

نالہ و فریاد و فغاں اس قدر آہ یہ لشکر نہ اثر پر گرا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۸۰).

ـــمیں اُونٹ بَدنام کہاوت.
خواہ مخواہ کی بدنامی ؛ رک : شہر میں اُونٹ بدنام (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــنَوِیس (ـــفت ن ، ی مج) امذ.
فوج میں تنخواہ تقسیم کرنے والا افسر (ماخوذ : جامع اللغات). [لشکر + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــوالا امذ.
۱. **بادشاہ ، راجا ، نواب ، صاحب احتشام ، صاحب لشکر ، حاکم.**

نکلا عید کا چاند جو گھر سے لشکر والا نکلا آج
کیوں نہ پھروں میں اہل کُبل اوپر والا نکلا آج

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا) ، ۶۶). ۲. **فوجی ، سپاہی.** اپنے عملوں اور لشکر والوں کی زبان سے کنور صاحب کی سرکشی اور غرور اور پیکڑی کی داستانیں روز سنا کرتا تھا. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۸).

لَشکَری (فت ل ، سک ش ، فت ک) (الف) امذ.
۱. **فوج کا سپاہی ، فوجی ، تلنگا.**

تجے لشکری سخت الماس ہیں
تجے دانا ... بلیناس ہیں

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۹۲).

جو دیکھی کہ شہ ہے بہر لشکری
ترنگ بادپا پیش کش کی پری

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۹۱). لشکریوں نے علیہ کر چو طرف سے حر پر زخم چلائے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۳۷). اس لشکری کی جورو سے امیر زادہ شرمندہ ہوا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۱۶). سہرخ جو قریب بارگہ آئے دیکھا تو بہاں کے لشکری خوشی کر رہے ہیں. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۸). وہ بادشاہ کے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اس نے لشکری کو کہتے سنا کہ وہ آ رہا ہے. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۱).

میں جانتا ہوں کہ میری شکست سے پہلے
مری سپاہ کا ہر لشکری ہراس میں تھا

(۱۹۸۵ ، آکائی ، ۱۹۱). ۲. **چھاؤنی کے رہنے والے ، بازاری. وہ لوگ جن کی قوم اور زبان وغیرہ کا کچھ پتہ نہ ہو ؛ لچے ، شہدے** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) صف. **لشکر سے منسوب یا متعلق ، فوجی ، جنگی.** عربوں کو بنوامیہ کی حکومت میں کشوری (سول اور لشکری (ملٹری) مناصب حاصل تھے وہ بنو عباس کے عہد میں ان سے چھتے گئے. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہاز رانی ، ۵۳). [لشکر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ بولی (ـــ و مج) امث.
وہ زبان جو لشکر والے بولتے ہیں اور عموماً مختلف زبانوں کا مجموعہ ہوتی ہے ، کئی دیسوں کی ملی جلی زبان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لشکری + بولی (رک)].

ـــ زُبان (ـــ فت نیز ضم ز) امث.
رک : **لشکری بولی.** بعض کے نزدیک اردو لشکری زبان ہے بعض اسے شاہجہان آباد (دہلی) کی پیداوار بتاتے ہیں. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۳۵). [لشکری + زبان (رک)].

ـــ سُنڈی (ـــ ضم س ، سک ن) امث.
مختلف قسم کے کیڑوں کا گروہ جو گندم ، کپاس ، تمباکو ، گنّا ، مکئی ، سبزیوں اور چنے وغیرہ کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچاتا ہے. مندرجہ ذیل تمام کیڑے لشکری سنڈی کے زمرے میں آتے ہیں. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۵). [لشکری + سنڈی (رک)].

ـــ کیڑا (ـــ ی مج) امذ.
رک : **لشکری سنڈی.** کاربرل ... کپاس کی چتکبری اور گلابی سنڈی اور لشکری کیڑوں کے خلاف بڑا کارگر ہے. (۱۹۷۴ ، زراعت نامہ ، فیصل آباد ، یکم جون ، ۲۰۰۰). [لشکری + کیڑا (رک)].

لِشکنا (کس ل ، فت ش ، سک ک) ف ل.
چمکنا ، دمکنا ، جھلملانا. اس نے لشکتے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے دریافت کیا میں نے اثبات میں سر ہلایا. (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۱۷۴). شہروں کی دلہن کراچی روشن سلمے ستارے کا ایک ایک لشکتا جھم جھماتا لوپٹہ اپنے اوپر تانے افق تا بہ افق انگڑائی لیتی ہوئی! (۱۹۸۸ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۱۵). [لشکانا (رک) کا لازم].

لِشکَوانا (کس ل ، فت ش ، سک ک) ف م.
چمکانا ، منجھوانا. پیتل ہاتھ میں اٹھائے ملازم کے پاس باورچی خانے ہی میں آ گئے وہاں کھڑے کھڑے اردلی سے پیتل لشکوائی. (۱۹۸۸ ، اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، اکتوبر ، ۹۷). [لشکانا (رک) کا تعدیہ].

لَش لَش (فت ل ، سک ش ، فت ل ، سک ش) صف ؛ م ف.
چمکتا ، دمکتا.

سیٹھوں سر بانکی دستاریں رُخ پر لَش لَش لالی
دہقانوں نے مٹی کھو دی تب یہ شکل نکالی

(۱۹۷۷ ، من کے تار ، ۱۳۵). [مقامی].

ـــ کَرنا ف ل ؛ محاورہ.
۱. **چمکنا ، دمکنا ، جگمگانا.** اس مہینے کے آسمان کے لش لش کرتے ہوئے زردی مائل نیلے رنگ سے بھی وہ ایک عمر سے واقف تھا جہاں نظر نہ ٹھہرتی تھی. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۳۳)
۲. **لہلہانا.**

لش لش کرتے کھیتوں میں
دھان اور گندم کے خوشے
مرجھانے لگتے ہیں

(۱۹۸۳ ، فنون ، لاہور ، ستمبر ، ۱۳۹).

لِشی پِشی ہونا محاورہ.
تھک تھکا کر چُور ہونا ، نہایت مضمحل ہونا ، کام یا سفر سے تھک جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لِص (فت کس نیز ضم ل) امذ.
چور ، دزد (عموماً ترکیب عربی میں مستعمل).

وہ عبداللص کہاں ایمان لائے
جو ما کہیں چور کو خالق بنائے

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۵). [ع : لص (ل ص ص)].

لَصْق (فت ل ، س) امذ.
چپکنا ، چمٹنا ، چسپیدہ ہونا ؛ (حیاتیات) جراثیم یا دیگر خلیوں کا کسی ضد جسیمے کے ورود کے باعث سمٹ کر یکجا ہو جانا. مختلف اشخاص سے لیے ہوئے خون کے قطرات میں نظر آنے والے مظاہر مطالعہ کرو ، (الف) انسانی لصق (ب) حیوان کے دو مختلف انواع کا تذویب. (۱۹۳۱ ، تسبیحات ، ۱ : ۵۲). [ع].

لَصْقات (فت ل ، سک ص) امذ ؛ ج.
(طب) **لصقہ (رک) کی جمع.** جو خراشیدہ ہیں مثلاً لصقات یا آبلہ خیز دوائیں لگانے سے قانعات کی افراط سے تکوین ہونے کا امکان ہے. (۱۹۴۸ ، عمل طب ، ۱ : ۷۷). [ع].

لَصْقَہ (فت ل ، سک ص ، فت ق) امذ.
(طب) چپکنے والا مرہم یا پھاہا ، پلاسٹر مردہ سنگ کا لصقہ. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۳۹). [ع : (ل ص ق)].

لُصُوص (ضم ل ، و مع) امذ ؛ ج.
چور ، اچکے ، لٹیرے.

طمع کے بحر پور خواہش کے بھونرے
لصوص دین دینداروں کے جوڑے

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۲۵۷).

ہیں جہاں لاطہ و زناۃ و لصوص
ساتھ ہی بادہ کش بھی ہے مخصوص

(۱۸۸۷ ، ساقی نامۂ شفشقیہ ، ۲۷). بعض قبائل نے ... راہ زنی کو اپنا ذریعۂ معاش اور عام مشغلہ بنا لیا تھا اس قسم کے لوگوں کو لصوص کہتے تھے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۲۸۷).
[لِصّ (رک) کی جمع].

لَصِیق (فت ل ، ی مع) امذ.
چپکنے یا چپکانے والا لیس دار مادہ مثلاً گوند اور سریش وغیرہ. یہ لصیق سیمنٹ کے طور پر چائنا مٹی کے ٹوٹے برتن جوڑنے اور صابن میں ملونی کے لیے استعمال ہوتا ہے. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۲۶۰). [ع : (ل ص ق)].

لَطافَت (فت ل ، ف) امث.
۱. عمدگی ، خوبی. بہت لطافت سوں پیدا کیا حسن ، عشق میں رکھیا اپنے خاصے کی چن چن. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳).

بیاں اس کی نزاکت پور لطافت کا لکھوں تاکے
سراپا مجشر خوبی متیں ناز و ادا دستا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۴).

تیری بینی گل شبو سے لطافت میں زیاد
لطفِ شب اس میں تو اس میں ہے مزہ لیل و نہار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۶). بھلا ایسے مجمع خوبی کیوں نہ ہوں ، آخر کسی شہر لطافت بحر کے رئیس ہیں. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۴ : ۲۰۹). اب اس درجے پر فائز کتاب کی خوبیوں اور لطافتوں کو اگر کوئی سمجھنا چاہے تو وہ ترجموں اور تفسیروں کے ذریعے نہیں سمجھ سکتا. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۴). ۲. نفاست ، پاکیزگی.

ہوا تیغِ نگہِ یار کو سنگِ فساں سرمہ
لطافت سے نہیں محتاج یہ شمشیر پتھر کی

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۹۸).

اف! کیسی ہے آدمی کی طینت
کتنی سختی ہے کیا لطافت

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۹). ۳. نفاست ، پاکیزگی ، صفائی ، شفافی ، کثافت کی ضد.

تصور میں آئے اور صورت کہاں
لطافت بھری ویسی مورت کہاں

(۱۶۷۹ ، قصۂ تمیم انصاری ، ۹).

ہو کیسے کمھلائے جاتے ہو نزاکت ہائے رے
ہاتھ لگتے میلے ہوتے ہو لطافت ہائے رے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۰۲).

لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
چمن زنگار ہے آئینۂ بادِ بہاری کا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۳۸). لطافت اور کثافت کے بیچ میں سلسلے کے لیے ماننا پڑے گا کہ کچھ ہے. (۱۹۲۸ ، باقر علی داستان گو ، کانا باتی ، ۱۰). لطافت اور نفاست تو میں نے صرف مسعود صاحب میں دیکھی. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۹۹). ۴. نزاکت ، نازکی ، خوبصورتی.

ترک جا کے بولیا کہ سن لے پری
مجے تجہ لطافت دیوانہ کرے

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۸).

سمایا اہیں میں جو عینک کے سار
نزاکت لطافت میں ہے خوش نگار

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۵۶).

اگلے لوگوں میں کہاں تھی یہ تراش اور خراش
یہ نفاست یہ نزاکت یہ لطافت یہ شیم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۵).

جبین و چشم و لب میں تیرے اک گنجینہ پنہاں ہے
صباحت کا ملاحت کا لطافت کا نظافت کا

(۱۹۱۶ ، کلیات حسرت موہانی ، ۹۴). عالی صاحب بنیادی طور پر شاعر ہیں اور اسی وجہ سے ان کے طرزِ احساس میں شاعرانہ لطافت و نزاکت کو زیادہ دخل ہے. (۱۹۸۸ ، حرفے چند ، ۱۳). ۵. رونق ، جوبن ، بہار.

لطافت پیش ہے دن دن سو اس سرو سہی قد سوں
پیالا آس کا میرا سو بھر سندور کر ساقی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۹۳).

جب سوں اس شیریں بچن پر ہے لطافت مستقیم
تب سوں دل فرہاد ہے فریاد یاران الغیاث

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (ضمیمۂ اول) ، ۵).

یہ سجاوٹ یہ لطافت یہ نزاکت یہ بہار
دیکھنا خلوت محل ہے یا کوئی دلدار ہے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۸). ۶. تازگی ، طراوت.

کیا لطافت میں اس ہوا کی کہوں
جمع ہو جسم کا خلاصہ خون

(۱۸۳۳ ، مظہر العجائب ، ۱۷۵). مکان میں اس کے اشارے سے قدم بڑھایا تو دیکھا بہشت بریں کا نمونہ لطافت و خضارت کا چشم و چراغ ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۶۵).

معتدل فصل پہ غالب نہ برودت آئی
بادِ فردوس میں اب جا کے لطافت آئی

(۱۹۳۱ ، محب ، مراثی ، ۲۵). ۷. مزہ ، لذت ، حلاوت ، حظ. لے ... ہماری بات کی لطافت کے پیالے کا اثر چڑےگا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۶). ۸. (گفتگو کی) فصاحت ، سلاست ، روانی. بہوت لطافت سوں ، بہت فصاحت سوں ... ایک تازے آب حیات کا قصہ پڑھا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

آفے کا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
شرمندہ اس کے آگے آبِ زلال ہو گا

(۱۷۰۷ء، ولی، ک، ۳۴)۔ جدّتِ مضمون، لطافتِ زبان اور متانتِ بیان اس دلفریب دیوان کا زیور ہے۔ (۱۹۱۰ء، مکاتیب امیر، ۱۹)۔ فارسی زبان اپنی لطافت اور شیرینی اور شعریت کی وجہ سے ترجمے میں چار چاند لگا دیتی ہے۔ (۱۹۸۵ء، ترجمہ : روایت اور فن، ۵۷)۔ ۹. **خوش وضعی، خوش اسلوبی، شائستگی، سلیقہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۱۰. **لطف، مہربانی، عنایت۔**

پر بہانت اسے توں پیار لیانا
آپس کی لطافتوں لبھانا

(۱۷۰۰ء، من لگن، ۴)۔

سلطان نے کہا بصد لطافت
یہ چار ہیں عنصرِ خلافت

(۱۸۳۸ء، گلزارِ نسیم، ۱۸)۔ ۱۱. **باریکی، پتلا پن، مہین ہونا، رقّت** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۲. **نکتہ، باریکی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ [ع : (ل ط ف)]۔

--- آگیں (--- ی مج) صف.
حُسن و لطافت سے بھرا ہوا۔ جس کا ہر زاویہ فرحت بخش اور لطافت آگیں ہے۔ (۱۹۸۷ء، اردو ادب میں سفر نامہ، ۴۱۳)۔ [لطافت + ف : آگیں ـ بھرا ہوا]۔

--- بار صف.
جس سے حُسن و لطافت برسے یعنی ظاہر ہو، حسن و نفاست سے بھرپور۔ بیسوں خواصیں ... ایک حوض لطافت بار کے کنارے جا کھڑیں ہوئیں۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۷)۔ سفر نامے میں یہ زبان اتنی ہی شعریت آمیز اور لطافت بار ہو گئی ہے۔ (۱۹۸۷ء، اردو ادب میں سفر نامہ، ۳۳۷)۔ [لطافت + ف : بار، باریدن ـ برسنا، برسانا]۔

--- خیال کس اضا (--- فت خ) امث.
سوچ کی نزاکت، فکر کی پاکیزگی اور نفاست، نازک خیالی۔ یہ وہ نازک مزاج خان خاناں ہے جس کی نزاکتِ جسم اور لطافتِ خیال کی دھوم تھی۔ (۱۹۲۲ء، سیر دہلی کی معلومات، ۲۸)۔ [لطافت + خیال (رک)]۔

لَطائف (فت ل، کس ء) امذ ؛ ج.
۱. **خوبیاں، باریکیاں، نکتے۔**

جو کہ لبریز لطافت ہے یہ وہ چشمہ ہے
جس میں مواج لطائف ہیں یہ وہ دریا ہے

(۱۸۳۹ء، کلیاتِ نعت، محسن، ۵۳)۔ خواص کی نظر اس کے نکات، لطائف اور دقائق تک پہنچے گی۔ (۱۹۱۲ء، شعرالعجم، ۴ : ۸۷)۔ لیکن انسان کو اپنے لطائفِ قدرت سے کل کا مجموعہ بنانا پسند فرمایا۔ (۱۹۷۹ء، تاریخ پشتون، ۷۷)۔ ۲. **چٹکلے، ظریفانہ باتیں، لطیفے۔** اس کے لطائف و ظرائف اگر لکھے جائیں تو ایک بڑی کتاب بنتی ہے۔ (۱۸۸۷ء، سخندانِ فارس، ۸۸)۔ گلدستۂ ہند یہ لطائف کا مجموعہ ہے۔ (۱۹۳۰ء، تمہیدی خطبے، ۸۶)

اس محفل میں شعر خوانی، داستان گوئی، لطائف و ظرائف ضلع جگت، رقص و سرود سب ہی کچھ ہوتا تھا۔ (۱۹۸۶ء، نیاز فتحپوری، شخصیت اور فکر و فن، ۱۱۰)۔ [لطیفہ (رک) کی جمع]۔

---ُ الحِیَل (--- ضم ف، غم ا، سک ل، کس ح، فت ی) امذ.
وہ بہانے جو دوسرے کو ناگوار نہ گزریں، خوبصورت تدبیر یا حیلہ۔ روباہ نے کہا ... تو دیکھ میں کس لطائف الحیل سے مرغ کو شکار کرتی ہوں۔ (۱۸۳۸ء، بستانِ حکمت، ۱۳۹)۔ مرزا فدا حسین نے سب کو یہ لطائف الحیل ٹال دیا۔ (۱۹۰۰ء، شریف زادہ، ۱۱۵)۔ اس طرح اسے لطائف الحیل سے ٹالا اور باہر نکل آیا۔ (۱۹۸۶ء، تاریخ پشتون، ۲۱۹)۔ [لطائف + رک : ال (۱) + حیل]۔

--- خمسہ کس صف (--- فت خ، سک م، فت س) امذ ؛ ج.
(تصوف) پانچ لطائف، رک : لطائف ستّہ (بجز لطیفۂ نفس)۔

جیسے کہ مراقبات دل ہیں غمگین
ہے طور یہی لطائفِ خمسہ کا

(۱۸۳۹ء، مکاشفات الاسرار، ۱۸)۔ [لطائف + خمسہ (رک)]۔

--- ستّہ کس صف (--- کس س، شد ت بفت) امذ ؛ ج.
(تصوّف) (رک) **لطائفِ خمسہ، وہ چھ لطیفے یا خوبیاں جو سالکوں کو حاصل کرنی چاہیں یعنی لطیفۂ نفس، لطیفۂ قلب، لطیفۂ روح، لطیفۂ سر، لطیفۂ خفی، لطیفۂ اخفی** (رک : لطیفہ)۔ دار و مدار خاندانِ نقش بندیہ کا لطائفِ ستّہ پر ہے۔ (۱۸۸۳ء، تذکرۂ غوثیہ، ۱۳۷)۔ سلسلۂ قادریہ میں ان سے بیعت ہوئے اور نقشبندی طریق میں بھی لطائفِ ستّہ پر عبور کیا۔ (۱۹۲۹ء، تذکرۂ کاملانِ رام پور، ۳۸)۔ لطائفِ ستّہ کی تحقیق میں فرمایا کہ روح کے اختلافِ عبارات کی حیثیت سے مختلف اسماء ہیں۔ (۱۹۷۳ء، انفاس العارفین، ۲۳۹)۔ [لطائف + ستّہ (رک)]۔

--- غیبی کس صف (--- ی لین) امذ ؛ ج.
وہ نیکیاں اور مہربانیاں جو غیب سے ظہور میں آئیں یعنی خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلا واسطہ پہنچیں۔ ناگاہ لطائفِ غیبی سے قلعے کے اندر وبا پھیلی۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۳ : ۱۶۵)۔ تصوف کا تعلق لطائفِ غیبی سے ہے اس لیے اس کے اظہار کے لیے بھی زبان و اندازِ بیان میں مخصوص لطافت اور نرمی کا پایا جانا ضروری ہے۔ (۱۹۸۷ء، غالب فن و شخصیت، ۱)۔ [لطائف + غیب (رک) + ی، لاحقۂ نسبت]۔

--- گوئی (--- و مج) امث.
لطیفے سنانا، چٹکلے چھوڑنا۔ مختلف قسم کی نشستوں کا اہتمام کرنا مثلاً مشاعرہ، مباحثہ، مقالہ نویسی، ڈرامے، بیت بازی افسانہ نویسی اور لطائف گوئی وغیرہ۔ (۱۹۸۶ء، قطر میں اردو، ۱۰)۔ [لطائف + ف : گو، گفتن ـ کہنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

--- نگار/نویس (--- کس ن/فت ن، ی مع) امذ.
مزاح نگار، ظریفانہ مضامین لکھنے والا، ہنسنے ہنسانے کے مضمون لکھنے والا۔ اکبر اوّل اوّل اودھ پنچ کے لطائف نویسوں میں دھوم مچا چکے تھے۔ (۱۹۱۸ء، چٹکیاں اور گدگدیاں، ۳)۔

اردو سے امرا اور دولت مندوں کی نفرت اور دوری بھی اردو میں لطائف نگاروں کی قلّت کا باعث ہے. (۱۹۳۳ ، زندگی ، مُلّا رموزی ، ۲۰). [لطائف + ف: نگار/نویس ، نگاشتن/نوشتن - لکھنا].

ـــو ظَرائِف (ـــو مع ، فت ظ ، کس ء) امذ ؛ ج.
لطیفے اور چٹکلے ، ظرافت کی باتیں. لطائف و ظرائف میں بلبل ہزار داستان تھی حاضر جوابی میں ان کا جواب نہ تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۹ : ۷۷). پہلے ظرافت کے لیے مختلف عنوان اخباروں میں ہوتے تھے کوئی مذاق کے تحت لکھتا تھا کوئی لطائف و ظرائف کی سرخی قائم کرتا تھا. (۱۹۱۸ ، چٹکیاں اور گدگدیاں ، ۵). [لطائف + و (حرفِ عطف) + ظرائف (رک)].

لَطائفی (ـــفت ل ، کس ء) صف.
لطائف (رک) سے منسوب یا متعلق ، مزاحیہ ، دل لبھانے والا. لطائفی ادب مختلف الالوان عناصر کا مجموعہ ہے . (۱۹۹۲ ، مجلہ بدایوں ، کراچی ، ۱ کتوبر ، ۶۵). [لطائف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُطف (ضم ل ، سک ط) امذ.
۱. **مہربانی ، عنایت ، کرم ، شفقت.**

بندا ہوں گنہگار ، خدا میرا گنہ بخش
تج لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳).

کہے اے عیسوی دم یک بات لطف سوں کر
جاں بخش مجھ کوں تیرا آواز ہے سراپا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).

دیکھی تیرے لطف کی کاری گری
ظرفِ دل بھالا ہوا چھالا میاں

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۲۱). لطف و آشتی کے سوا چارہ نہ تھا. (۱۹۱۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۳۶۳).

چشمۂ تاب و تواں جنتِ آزادگاں
میرا وطن بھی ترے لطف و کرم کی عطا

(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۱۷). ۲. **عمدگی ، خوبی ، اچھائی.** لطفِ عدالت یہ ہے کہ مدعی و مدعا علیہ دونوں رضامند ہو جاتے ہیں. (۱۹۰۱ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۵۱۱). ۳. **تازگی ، طراوت ، لطافت.**

گل تو گل سبزۂ نوخیز پہ اک جوبن ہے
بتے بتے پہ عجب لطف سے آئی ہے بہار

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۲). ۴. **رونق ، بہار ، چہل پہل.** رات جب کہ ہمارے دوست ... نے بلایا تھا نہایت لطف تھا ، قریب پندرہ سولہ آدمیوں کے ایک میز پر تھے. (۱۸۷۹ ، تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۲۳۳). دل کو فرحت ہوتی کہ کجا وہ کف دست میدان ، ہولنا ک داغ ، کجا یہ شہر لطف کا چشم و چراغ ، آباد اور خوش سواد ، میوہ ہائے تر اور اشجار باروَر. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۱۶). جو کچھ آپ اس میلے کے لطف میں خرچ فرما رہے ہیں اس سے پہلے اپنے اپنے عزیزوں کو خدمت کیجئے. (۱۹۳۳ ، قرآنی قصے ، ۱۰۳). ۵. **مزہ ، لذت ، حظ.**

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گل رُو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۷۵).

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۷۰). ان کے کلام میں نہ نمکینی نہ شیرینی ، نہ زباں کا لطف ہے نہ مضمون کا. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۰).

وہ کیا گیا کہ رفاقت کے سارے لطف گئے
میں کس سے روٹھ سکوں کس کو مناؤں گی

(۱۹۷۶ ، خوشبو ، ۲۰۹). ۶. **حظ اندوزی ، دلچسپی ، دل بستگی.** نوجوان مسلمان کو ذوقِ بادہ پرستی نہ ہو مگر طبیعت میں لطف ضرور ہے. (۱۸۸۹ ، حرم سرا ، ۱ : ۱۰). ۷. **نرمی ، ملایمت.** لطف کہتے ہیں کام میں نرمی کرنے کو اور مہربانی کو بھی بولتے ہیں. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۱۸۰). ۸. **ظرافت ، خوش طبعی ، مزاح ، حظ اندوزی** (فرہنگ آصفیہ). ۹. (معاملے کا) **دلچسپ پہلو ، لطیف پہلو ، انوکھی بات ، عجیب بات ، طرفگی.**

کیا لطف ہے کہ چین بھی دنیا میں جب ملے
دل سے جب اپنے خواہشِ دنیا اٹھائیے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۰۳). ۱۰. **باریکی.**

لطف بینی کام فہم ہے دشوار
ایک باریک بینی ہے درکار

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۹۳۱). ۱۱ (تصوّف) **تجلی جمالی اور تائید حق جو لقائی سالک کے واسطے ہوتی ہے** (مصباح التعرف) [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.
مزہ لینا ، لذّت یا حظ حاصل کرنا ، محظوظ ہونا.

لب بہ لب سینہ بہ سینہ صبح تک تھے یار سے
وصل کی شب ہم نے کیا کیا لطف اٹھایا رات بھر

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۵۹).

آ کے غربت میں ہمیں عیشِ وطن بھول گئے
لطف اٹھایا یہ قفس میں کہ چمن بھول گئے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۱۵).

محفلِ یار میں بہ ذوقِ نگاہ
لطف کیا کیا اٹھا گئیں آنکھیں

(۱۹۱۷ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۱۲۹). وہ چیزیں جن سے ہم لطف اٹھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن کا ہم لطف نہیں اٹھاتے صاف طور پر دو جدا جدا قسمیں ہیں جن کی طرف ہماری توجہ متواتر مبذول کرائی جاتی ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۱۰۷).

ـــ اُٹھنا محاورہ.
مزہ ملنا ، لذّت یا حظ حاصل ہونا.

وہ مزے اب نہیں ملتے مجھے بیباکی میں
لطف اٹھے جو تری شرم و حیا سے پہلے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۶۱). یہ کیسی انشا ہے جسے دیکھنے سے یہ لطف اٹھتا ہے. (۱۸۹۱ ، فغانِ بے خبر ، ۵).

قاتل کو مگر نہیں ہے اُلفت
کچھ لطف خود اپنی زندگی کا
(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۱۸).

ـــ اَنْدوز (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) صف.
مزہ لینے والا ، لذّت حاصل کرنے والا ، محظوظ.
کہا چکا ہے تیرے ہم چشموں کو طوفانِ ممات
میرے ہم پیشہ ہیں اب تک لطف اندوزِ حیات
(۱۹۲۷ ، فکر و نشاط ، ۹۱). خاص طور پر گاؤں کے ماحول اور کردار سے متعلق تفصیلات سے قاری لطف اندوز ہوتا ہے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۵۷). [لطف + ف : اندوز ، اندوختن ـ جمع کرنا ، حاصل کرنا].

ـــ اَنْدوزی (ـــ فت ا ، سک ن ، و مج) امث.
مزہ لینا ، لذّت حاصل کرنا ، محظوظ ہونا. اس کی تنقید ... اس کی شاعری سے لطف اندوزی کو مجروح کرتی ہے. (۱۹۶۷ ، تنقید اور تجربہ ، ۲۹۶) . بھرپور لطف اندوزی کے لیے پوری نظم پر نگاہ ڈالنی ہو گی . (۱۹۸۸ ، اردو کی ظریفانہ شاعری اور اس کے نمایندے ، ۷۰). [لطف اندوز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ اَنْگیز (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) صف.
مزہ دینے والا ، لذّت بخش ، مزے دار.
سچ تو یہ ہے عشق اک ایسا دردِ لطف انگیز ہے
بے اس کے بالکل ہیچ ہے ، گر ہو حیاتِ جاوداں
(۱۹۱۲ ، نقوشِ مانی ، ۳). جو وضاحتیں اور صراحتیں رقم کرتے ہیں ان کی بدولت نہایت لطف انگیز ... لغت مرتب ہو گئی ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۵). [لطف + ف : انگیز ، انگیختن ـ اٹھانا].

ـــ اَنْگیزی (ـــ فت ا ، غنہ ، ی مج) امث.
مزہ پیدا کرنا ، لذّت بخشنا ، لذّت بخشی ، لذّت افروزی. غالب نے خطوں میں لفظی بازی گری سے جو لطف انگیزی کی ہے اس کی کئی صورتیں ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۳۱). [لطف انگیز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ آگیں (ـــ ی مع) صف.
لطف سے بھرا ہوا ، کرم آمیز.
تری بیداد لطف آگیں نہیں ہے جس کی قسمت میں
وہ آخر تختۂ مشقِ جفائے آسماں ہو گا
(۱۹۵۰ ، ترانۂ وحشت ، ۳۷). [لطف + ف : آگیں ـ بھرا ہوا ، لاحقۂ صفت].

ـــ آنا محاورہ.
مزہ حاصل ہونا ، لذّت ملنا.
تمہاری چشمِ سخن گو کا واہ کیا کہنا
ہر اک اشارے میں سو لطفِ گفتگو آئے
(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۹۷) . ہر مشکل کاموں میں بھی دل جمعی اور سکون کے ساتھ سرانجام دینے میں ایک گونہ لطف آنے لگتا ہے. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، فروری ، ۱۳).

ـــ جانا محاورہ.
مزہ خراب ہونا ، لذّت ختم ہونا ، بدمزگی ہونا.
لطف جاتا ہے سرودِ نالۂ پُرشور کا
خونِ دل پینا ہے یہ کھانا بھی سیندور کا
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۵۰).

ـــ دینا محاورہ.
مزہ دینا ، حظ بخشنا ، محظوظ کرنا ، لذّت بخشنا.
لطف بے یار ہمیں سیرِ گلستاں کب دے
دیکھیے دیدۂ گریاں گلِ خنداں کب دے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۷۹).
یار ہو سات تو پھر بر لبِ دریا دیکھو
لطف دیتی ہے یہ کیا کیا شبِ مہتاب میں موج
(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۹۰). اوّل اوّل تو اس نے بہت لطف دیا. (۱۹۲۴ ، مذاکراتِ نیاز فتحپوری ، ۶۱).
عروسیٔ دوام بھی کیا لطف دے گئی
یہ سوچ کر ہنسے ہیں کہ اک عمر رو لئے
(۱۹۶۶ ، ماجرا ، ۹۵).

ـــ رکْھنا محاورہ.
مزہ دینا ، خوبی رکھنا.
پری رخ کو اٹھانا نیند سوں برجا نہیں عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا
(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳).
داغ چیچک کے ہیں زیبا ذقنِ یار کے گرد
لطف رکھتا ہے لبِ چاہ چراغاں ہونا
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۰).

ـــ زُبان کس اضا(ـــ فت نیز ضم ز) امذ.
زبان کا مزہ ، زبان کی خوبصورتی اور عمدگی ، زبان کی چاشنی.
روز ہوتا ہے قتل کا وعدہ آپ لطفِ زباں اٹھاتے ہیں
(۱۸۹۵ ، دیوانِ رَکی ، ۱۲۷). بعض اہلِ ذوق کی رائے ہے کہ حفی کی غزل فقط لطفِ زبان کا جادو ہے . (۱۹۷۶ ، سخن ور (نئے اور پرانے) ، ۱۷۶). [لطف + زبان (رک)].

ـــ سُخَن کس اضا(ـــ فت نیز ضم س، فت نیز ضم خ) امذ.
کلام یا بات کا مزہ ، شعر کی خوبی اور حلاوت.
نسیم لطفِ سخن آپ پر تمام ہوا
کہے وہ شعر کہ شہرت جہاں میں کر آئے
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۱۹۳) . تکلّف ، تصنّع ، مبالغہ ، رعایتِ لفظی ... حسنِ کلام اور لطفِ سخن اجزائے ترکیبی ہیں . (۱۹۶۶ ، فن اور فن کار ، ۱۰۱). [لطف + سخن (رک)].

ـــ عَمیم کس صف(ـــ فت ع ، ی مع) امذ.
عام مہربانی ، عام لطف و کرم. ربِّ کریم نے لطفِ عمیم اپنے سے ہم کو عطا فرمایا ہے . (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۰۹). مولانا ان کے فضل و احسان اور لطفِ عمیم کے ہمیشہ مداح رہے . (۱۹۴۳ ، حیات شبلی ، ۷۹۳). [لطف + عمیم (رک)].

ـــــ فرمانا ف م ؛ محاورہ۔
مہربانی کرنا ، کرم کرنا ؛ عنایت کرنا۔

بوسہ لیتے ہی لبوں پر جان بے تاب آگئی
لطف فرمایا صنم نے ظلم مجھ پر ہوگیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۷)۔ جو کوئی کتاب حاوی ان امور کی مل سکے تو اس کو بطور عاریت یا بقیمت جیسا مناسب ہو لطف فرماویں۔ (۱۸۶۶ ، تاریخ نثر اردو ، ۱ : ۵۳۲)۔

ـــــ فرمائی (ـــــ فت ف ، سک ر) امث۔
مہربانی کرنا ، فضل و کرم کرنا ، کرم ارزانی۔ اے ربِّ ذوالجلال ! اے وہ کہ تیری لطف فرمائی و کرم گستری کے بغیر ارادے ناکام حوصلے پست اور آرزوئیں صحرائے نامرادی میں تشنۂ تکمیل رہتی ہیں۔ (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۱۲۵)۔ [لطف + ف : فرما ، فرمودن ـ فرمانا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــــ کِرکِرا ہو جانا محاورہ۔
مزہ جاتا رہنا ، حلاوت ختم ہو جانا۔ ایک ذرا سی لغزش سے مزاج کا لطف کرکرا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۳۶ ، خانصاحب ، ۹)۔

ـــــ کرنا ف م ؛ محاورہ۔
۱. مہربانی کرنا ، کرم کرنا ، عنایت کرنا۔

کہ یونس کوں مچھلی تے بخشا نجات
کیا لطف و احسان صالح سنگات

(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۳)۔

کیا لطف کیا اپنے گرفتار پہ تم نے
کیا رحم کیا اس کے سزاوار پہ تم نے

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۲۶۱)۔ ۲. مزہ لینا ، چہل کرنا۔ فواروں سے پانی بہتا تھا ، کئی ترک کنارے اوس کے بیٹھے لطف کر رہے تھے۔ (۱۸۳۷ ، تاریخ یوسفی ، ۸۲)۔

ـــــ کُن لُطف کہ بیگانہ شَوَد حلقہ بگوش کہاوت۔
مہربانی کرو کہ مہربانی سے غیر بھی غلام بن جاتا ہے (فارسی کہاوت اردو میں مستعمل)۔

لطف سے ہووے گا اپنے سے سوا اپنا غیر
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

(۱۸۳۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۳۶۳)۔

ـــــ کھینچنا محاورہ۔
مزہ لینا۔

جو ہم نقشِ سروِ رواں کھینچتے ہیں
تو لطفِ چمن باغباں کھینچتے ہیں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۷۸)۔

ـــــ لُوٹنا محاورہ۔
مزہ لینا۔ لوگ تھوڑی دیر کے بعد تلک کا بود اور گورسا رنگ کا لطف لوٹنے لگے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۴)۔

ـــــ لینا محاورہ۔
مزہ پانا ، لذت یا حظ حاصل کرنا۔

دل بنا ہے اسی مزے کے لیے
میں نے یہ لطف جان دینے کے لیے

(۱۸۸۲ ، فریادِ داغ ، ۹۴)۔

خیال آیا کہ موسم کا لطف لیں سب دوست
مرے تو جاتے ہیں جینے کو آج کُھل کے جئیں

(۱۹۶۹ ، سرو ساماں ، ۲۳۰)۔ وجدانی فکر کے ذریعے اپنی سوچوں سے لطف لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۹۹)۔

ـــــ مِلنا محاورہ۔
مزہ حاصل ہونا ، مزہ آنا۔

قتل گہ میں مری آنکھوں کو عجب لطف ملا
جلوۂ یار بھی تھا جلوۂ شمشیر بھی تھا

(۱۸۰۸ ، شفیق (مہذب اللغات))۔

المشرے کا بوسہ بازی میں مجھے ملتا ہے لطف
قند کی ڈلیاں وہ لب ہیں خالِ لب ہیں فالسے

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۱۹۲)۔

ـــــ نامَہ (ـــــ فت م) امذ۔
(احتراماً) خط ، عنایت نامہ ، کرم نامہ ، نوازش نامہ۔

تمہارے لطف نامے کی عبارت تھی عجب پرپیچ
تھکا میں فکر کر کر پر نہ کچھ مجکو کھلا مطلب

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۴)۔ [لطف + نامہ (رک)]۔

ـــــ و اِنبِساط (ـــــ و مج ، کس ا ، غنہ ، کس ب) امذ۔
لذت و سرور ، مسرت و خوشی ، شادمانی و فرحت۔ مجھے لطف و انبساط کے لمحوں میں بھی ریلوے کی ملازمت نہ ملنے کا ملال رہتا تھا۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۲۶۸)۔ ان کے ہاں فطرت کے مناظر سے لطف و انبساط اکتساب کرنے کا رجحان تو نظر آتا ہے۔ (۱۹۸۷ ، اردو میں سفرنامہ ، ۲۳۸)۔ [لطف + و (حرفِ عطف) + انبساط (رک)]۔

ـــــ و کَرَم (ـــــ و مج ، فت ک ، ر) امذ۔
مہربانی اور عنایت۔

تھام کر ہاتھ مرا بولا کہ چل گھر اپنے
بولا میں لطف و کرم رکھو اوتہیں پر اپنے

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۶۲۶))۔

نہ کیوں کہوں میں تجھے آسمانِ لطف و کرم
نگاہِ مہر سے ذروں کو آفتاب کیا

(۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱ : ۵۲)۔ اس مرتبہ پہلے سے بھی زیادہ تعظیم و تکریم اور لطف و کرم کا اظہار فرمایا۔ (۱۹۸۴ ، بزم صوفیہ ، ۶۰۳)۔ [لطف + و (حرفِ عطف) + کرم (رک)]۔

ـــــ ہونا محاورہ۔
عنایت ہونا ، عطا ہونا ، ہدیہ ہونا ، تحفتاً ملنا۔ رسید ضرور لطف ہو۔ (۱۸۹۹ ، مکاتیب امیر ، ۲۳۷)۔

نایاب آم لطف ہوئے رنگ رنگ کے
کوئی ہے زرد کوئی ہرا کچھ ہیں لال لال

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۳۶)۔

ــــ یہ تھا/ہے فقرہ.
خوبی یہ تھی / ہے ، (طنزاً) طرہ یہ تھا / ہے، **تعجب یہ تھا / ہے ، عجیب بات یہ تھی / ہے**. لطف یہ تھا کہ باہر کا نوکر بھی کوٹھری میں پڑا سنا رہا تھا. (۱۹۱۰ ، گرداب حیات ، ۵۸) : لطف یہ ہے کہ خود نئے اسلوب کے امکانات بھی کچھ ایسے وسیع نہیں تھے. (۱۹۸۹ ، غالب آشفتہ نوا ، ۶۲).

لُطفاً (ضم ل ، سک ط ، تن ف بفت) م ف.
ازراہ لطف و کرم ، ازراہ مہربانی. اگر کوئی اس رو جائے تو لطفاً اس سے مطلع فرمایا جائے. (۱۹۶۹ ، ماہ نو ، کراچی ، غالب نمبر ، ۲۷). [لطف (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُطفی (ضم ل ، سک ط) صف.
۱. **لطف (رک) سے منسوب یا متعلق ، مہربانی والا ، کرم آمیز.**

دنیا کو حق کے ہر دم قہری و لطفی اسماء
خالق ہیں مردگی کے اور زندگی کے سائب

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۶۷). ۲. **لے پالک ، گود لیا ہوا ، متبنّیٰ ، مُنّھ بولا ، مُنّھ بولی.**

نکل شہر سوں جس آئی ہوں یاں
ترا ایک فرزند لطفی ہے واں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۸۲) سنتے ہیں کہ آپ خوزان کے وکیل کو اپنا بیٹا کہتے ہیں اگر آپ کا لطفی بیٹا ہے تو پھول کا بھی فرزند ہے. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۱۱۱ب).

یہ صد لطف بیاہ اوس کو کر لاؤں گی
بھی لطفی بہن اپنی بنواؤں گی

(۱۸۶۰ ، الیمہ ، گلشن مہ وشاں ، ۳۴). [لطف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَطمَہ (فت ل ، سک ط ، فت م) امذ.
۱. **طمانچہ ، تھپڑ ، چانٹا.**

کیا تھا کیوں گل مستی لگا کر سیر گلشن کو
کیا ہے لطمۂ صرصر نے نیلا روئے سوسن کو

(۱۸۶۷ ، عرش (میر کلو) ، د ، ۵۲).

غصہ میں آئے دیکھ کے یہ شوخیاں تمام
اک لطمہ دے کے اوس کے دہن پر کیا کلام

(۱۸۸۹ ، صفیر بلگرامی ، میلاد معصومین ، ۶۹).

ہم شانۂ زلف ایابت ہیں ہم لطمۂ روئے کنہانت ہیں
آبادی پہلوئے آئنہ ہیں ویرانی خانۂ آزر ہیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۷۳). ۲. **پانی کا تھپیڑا ، لطمحہ موج.**

دل پر مرے یقیں ہے کہ بحرِ محیط کا
لطمہ اولٹ دے موج کا کشتیٔ نہا کنہ دان

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۶).

اہل بینش کو ہے طوفانِ حوادث ، مکتب
لطمۂ موج ، کم از سیلیٔ استاد نہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۶).

مسیح تہمتِ دار و رسن اٹھائے ہوئے
ہزار لطمۂ سیلابِ نوح کھائے ہوئے

(۱۹۵۷ ، نبض دوراں ، ۲۵۳). [ع : (ل ط م)].

ــــ خور (ــــ و سعد نیز مج) امذ.
تھپڑ کھانے والا ، صدمہ اٹھانے والا ، چوٹ سہنے والا.

چارہ گر چھوڑ کہ مجھ میں نہیں طاقت باقی
زخمیِ دل ، لطمہ خورِ پنبۂ مرہم کب تک

(۱۸۶۱ ، دیوان ناظم ، ۱۰۳).

گو لطمہ خور زمانہ ہیں ہم مخمور مے شبانہ ہیں ہم

(۱۹۱۳ ، شبلی ، ک ، ۷). [لطمہ + ف : خور ، خوردن = کھانا].

ــــ کھانا محاورہ.
طمانچہ کھانا ، تھپیڑا کھانا.

لطمے کھاتا ہوں خوشی سے قلزمِ آفاق میں
خوانِ نعمت مجھ کو گردہ بن گیا گرداب کا

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

لَطُوخ (فت ل ، و مع) امذ.
دوا کی لگدی ، گاڑھی دوا یا مرہم وغیرہ. لطوخ : کپڑے پر دوا گاڑھی لگا کر مقام مرض پر چپکانا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۸۳). ان سب کے برابر برابر اجزاء لے کر پھر ان سب کے برابر خطمی اور بیری لے کر لطوخ بنایا جائے. (۱۹۳۷ ، جراحیات زہراوی ، ۱۹۳). [ع : (ل ط خ)].

لَطیف (فت ل ، ی مع) صف.
۱. **پاکیزہ ، نفیس ، صاف شفاف ، کثیف کی ضد.**

ترے رقیب کوں عاشق سوں کیوں کے دیوں نسبت
کہ فرق ان میں ہے جیوں فرق در کثیف و لطیف

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۱۰).

غمگیں وہ جمال ہے نہایت ہے لطیف
دیکھیے اوسے کس طرح تو ازحد ہے کثیف

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۸۰) : اگر مرکب ہے تین حال سے خالی نہیں یا غلیظ ہے اور وہ اعضا ہیں یا لطیف ہے وہ روح ہے یا متوسط ہے وہ اخلاط ہے . (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۲۹۰) . افسوس ہمارے ملک کی حالت پر جس کے افراد جو قدرت کے لطیف جوہر ہیں اپنی مفید زندگیاں بے کار گزارتی. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوسی ، ۳۹) . وجدان و احساس اتنا لطیف اتنا متوازن اور دل فریب ہے کہ الفاظ ان کے قلم سے پھول بن کر برستے ہیں. (۱۹۸۶ ، کتابی چہرے ، ۷۰). ۲. (اَ) **پتلا ، نازک ، باریک.** ریشم اور چھال کا کاغذ نہایت لطیف بناتے ہیں. (۱۸۶۳ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۹۲) . (اَا) **باریک ، دقیق .** وہ باریک اور لطیف باتوں کو تہ سے ڈھونڈ کر نکالتا ہے. (۱۹۰۲ ، علم الکلام ، ۱ : ۳۹). بعض الفاظ کے بہت باریک اور لطیف فرق جو قابل بیان تھے رہ گئے ہیں . (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۷) . ۳. (اَ) **نرم ، ملائم ، نازک.** لومڑی کے سرخ رویوں کی کھال نہایت لطیف وبال ہوتی ہے. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۸۷).

ہے عورت اک لطیف جنس اپنے مرد کے لیے
یہ فطرت اس کی ہے کہ اس کی سمت اس کا دل کھنچے

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، عالم خیال ، ۲۲). (اَا) **ہلکا ، سبک.**

جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف و سبک ہیں ۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۳۵) ۔ خطِ استوا کے آس پاس کی ہوا بوجہ شدید گرمی لطیف ہو کر اوپر اٹھتی ہے. (۱۹۶۹ ، معاشی و تجارتی جغرافیہ ، ۹۶) ۔ ۴. **لذیذ ، خوش ذائقہ ، خوشگوار ، زود ہضم** . دودھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا لطیف و نافع بنایا ہے کہ کھانے پینے دونوں کا کام دیتا ہے. (۱۸۸۷ ، خیابانِ آفرینش ، ۴۴) . یعنی اس لطیف و لذیذ غذا کو کھاؤ اور اس پر اکتفا کرو . (۱۹۳۲ ، القرآن الحکیم ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۳) . ۵. **پُرلطف ، دلچسپ ، مزیدار ، لغت آگیں** . نہایت عمدہ اور عجیب لطیف کتاب تھی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۸۴) . پنڈت مہاراج کشن بہادر وائس پریسڈنٹ نے ایک کتاب تصنیف کر کے پیش کی جس میں آسان آسان حکایات لطیف واسطے تعلیم مدارس دیہاتی درج کی گئی تھیں . (۱۹۳۰ ، جائزۂ زبانِ اردو ، ۳۱۶) . **پھر وہ آپس** میں بڑے لطیف ٹھٹھے کرتی ہیں . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۶۳) . ۶. **خوب عمدہ ، خوبصورت ، دقیق ، نازک** .

ہور بھی بھیجا تجہ تشریف — سونا موتی خاص لطیف

(۱۵۰۳ ، مثنوی نوسرہار ، ۶) .

منتخب ہیں جو مضامیں تو معانی ہیں لطیف
ہیں وہی گنج و خزائن وہی دینار و درم

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۲) .

میرے مضموں ہیں اچھوتے ، میرے نغمے ہیں لطیف
گوشِ معنی پردہ ہائے غیب کا دلدادہ ہے

(۱۹۲۸ ، بہارستان ، ۳۹۵) . جو فن مادی ذرائع سے کم سے کم کام لیتا ہے یا مادی وسائل پر کم سے کم انحصار رکھتا ہے وہ فن اسی قدر لطیف اور اعلیٰ سمجھا جاتا ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۳۸) . ۷. **پاک ، مقدس** .

او فیاض ساقی کی بزمِ لطیف
دیکھت ہو رہیا خلوق ات حریف

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۶) .

یار کا حسن ہو جیتا کہ لطیف
عشق عاشق کا ہو ویتا ہی عفیف

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۲۶) . ۸. **بندوں پر احسان کرنے والا ، باریک سے باریک بات کا جاننے والا ؛ خدائے تعالیٰ کا ایک صفاتی نام** .

تُہیں ہے لطیف ہور توہیں غفور
تُہیں ہے حفیظ ہور توہیں شکور

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱) .

اے حلیم عظیم رقیب — حکیم عدل لطیف حسیب

(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۶۳) .

لطف سے کر مجھ پہ رحمت یالطیف
کیجے اس عاجز پہ شفقت یالطیف

(۱۸۷۳ ، مناجات ہندی ، ۷۱) . وہ علیم و خبیر وہ لطیف و بصیر جس کی ذات سہو و نسیان سے منزہ ہے. (۱۹۲۷ ، محمد علی ، ۱ : ۳۰۷) .

تو متین و قادر و قہار و قیوم و کبیر
تُو لطیف و مانع و رزّاق و جبّار و خبیر

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۸۳) . ۹. **لطف و عنایت سے بھرا ہوا ، لطیف** .

ظہورِ نرگس و گل جلوۂ سمیع و بصیر
نسیم و نکہتِ گل اظہر و لطیف و خبیر

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۲) .

ملک کے حق میں ہیں ایسے تیرے الفاس لطیف
بات جو گُلشن میں ہے بادِ صبا کے واسطے

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۹) . [ع : (ل ط ف)] .

ـــُ الاِحْساس (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس ا ، سک ح) صف .
نازک یا پاکیزہ احساسات رکھنے والا ، حسِّ لطیف کا مالک . اگر مرد شریف اور لطیف الاحساس ہوتا تھا تو عورت کی محبت عزت اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا تھا . (۱۹۳۳ ، فطرتِ نسوانی ، ۳۱) . [لطیف + رک : ال (۱) + احساس (رک)] .

ـــُ الطَّبْع (ـــ ضم ف ، غم ا ، ل ، شد ط بفت ، سک ب) صف .
ستھری طبیعت والا ، زندہ دل ، خوش طبع ؛ رحم دل ، سلیم الطبع . لطیف الطبع ، نیکو نظر ، عالم و شاعر اور بے نظیر خوش نویس تھے. (۱۹۶۳ ، صحیفۂ خوشنویسان ، ۱۰۲) . [لطیف + رک : ال (۱) + طبع (رک)] .

ـــُ المِزاج (ـــ ضم ف ، غم ا ، سک ل ، کس م) صف .
نازک مزاج ، زندہ دل ، خوش طبع ، رحم دل . یہ وہ صاحبِ طرز نثار ہیں جن کے اندازِ تحریر کی سہدی افادی اور نیاز جیسے لطیف المزاج نقاد اور انشا پرداز قسم کھاتے تھے (۱۹۶۰ ، نکتۂ راز ، ۳۰) . [لطیف + رک : ال (۱) + مزاج (رک)] .

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ .
نازک پن ، ہلکا پن . چھوٹائی اور پرمنڈل پیمانہ دو نیوکون کا اور سالموں کا اپنے محلول میں بیحد چھوٹائی اور بیحد لطیف پن پیدا کرنا چاہیے . (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۶۸) . [لطیف + پن ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ عَلی والا (ـــ فت ع) امذ .
(لکھنؤ) آم کی ایک قسم کا نام . جابجا ناند رکھے ہیں اور ان میں لبالب آم بھرے ہوئے ہیں ... لطیف علی والا ، حنائی ، حلوہ شاہ پسند ، لنگڑا ، فجری ، طوطا پری ، جامن ، سیتا پھل غرض کہاں تک گناؤں آموں کی قسمیں . (۱۹۳۵ ، اچھے مرزا ، ۳۷) . [لطیف علی (علَم) + والا (رک)] .

ـــ گوئی (ـــ و مج) امث .
لطیفہ گوئی ، چٹکلا بازی .

آیا لطیف گوئی پر جب مزاج اس کا
کیا کیا ہیں دکھانے اپنے ترنگ بولا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۱۳۸) . [لطیف + ف : گو ، گفتن — کہنا + ی ، لاحقۂ کیفیت] .

ـــ و ظَرِیف (ـــ و مع ، فت ظ ، ی مع) صف .
۱. **ہنسنے ہنسانے والی (قصہ کہانی وغیرہ) ؛ مزاحیہ اور ظریفانہ** . اس نوک جھونک کے ذریعے بھی بہت سی لطیف و ظریف

حکایتیں معلوم ہوتیں ۔ (۱۹۸۲ ، مری زندگی فسانہ ، ۱۵۱) ۔ **۲. ہنسی مذاق کی باتیں کرنے والا ، پُرلطف اور ظرافت آمیز گفتگو کرنے والا ، زندہ دل۔** اکثر مشائخ اور علماء و شعراء با کیزہ طبع اور لطیف و ظریف ہوتے ہیں ۔ (۱۸۸۶ ، حیاتِ سعدی ، ۱۲) ۔ [لطیف + و (حرفِ عطف) + ظریف (رک)]۔

لَطِیفا (فت ل ، ی مع) امذ (قدیم).
لطیفہ.

لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں
کہ جیوں بن میں راوں اپھے چھند سوں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۷). [لطیفہ (رک) کا بگاڑ]۔

لَطِیفاتُ الْحِیَل (فت ل ، ی مع ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، کس ح ، فت ی) امذ.
حیلے یا بہانے جو دوسرے کو ناگوار نہ گزریں ، رک : لطائف الحیل.

لطیفات الحیل جاری ہوں میرے ہر فن مو سے
قبول خلق و جلبِ منفعت سے خاص نسبت ہو

(۱۸۹۴ ، مجموعۂ نظم بے نظیر ، ۳۳). [ع : لطیفات (لطیفہ (رک) کی جمع) + رک : ال (۱) + حیل (رک)]۔

لَطِیفَہ (فت ل ، ی مع ، فت ف) (الف) امذ.
۱. ظریفانہ بات ، لطف انگیز بات ، دلچسپ بات ، ظرافت کی چھوٹی سی مگر معنی خیز بات ، چٹکلا ، بذلہ. ہزار قصے ، ہزار شعر ، ہزار لطیفے یاد ، جس کے نزدیک بیٹھے اس کا دل ہوئے شاد. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۷۵). راتوں کو نہ سوتا جگت اور لطیفے بولتا. (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۹۳).

امتحاناً سرِ محفل جو لطیفے بولے
دم ترا بند ہو اک بات نہ منہ سے نکلے

(۱۸۸۵ ، جوش (نواب احمد حسن خان). واسوخت ، شعلہ جوالہ ، ۱ : ۳۴۷). یارانِ جلسہ کے اصرار پر مولانا ممدوح کے دو چار لطیفے بیان کیے. (۱۹۰۹ ، مجموعہ نظم بے نظیر (دیباچہ) ، ۷). ہم مذاق دوستوں کی محفل میں اقبال کی فقرے بازیاں ، پھبتیاں ، لطیفے ، چٹکلے اور فی البدیہہ مزاحیہ اشعار کی پھلجھڑیاں ساری محفل کو زعفران زار بنا دیتی تھیں. (۱۹۸۷ ، عروجِ اقبال ، ۳۱۶). **۲. مہربانی ، عنایت ، لطف و کرم ، عطیہ ، لطفِ خاص (خدائے تعالیٰ کی جانب سے).** قلب سے مراد وہ لطیفۂ ربانیہ ہے جس کو خدا نے اپنی جلوہ گہ بنایا ہے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۸۳). دل اس مضغۂ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفۂ روحانی ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۱۳۴). انسان کے بدن میں چھ لطیفے عالمِ غیب کے ودیعت کیے گئے ہیں. (۱۹۲۱ ، مناقب الحسن رسول نما ، ۲۴۴). **۳. (أ) تعجب انگیز بات ، شگوفہ.**

ملتے ملتے منہ چھپانا بھی لطیفہ ہے نیا
آشنائی یا نہ کریے ہو جیے یا آشنا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۸۵۱). پھر تو لطیفہ یہ ہوا کہ آگے تخت اُڑا جاتا تھا پیچھے باغ چلا آتا تھا. (۱۸۸۵ ، تحفۂ عندلیب ، ۱۷۴). لطیفہ یہ ہے کہ اس کی مقبولیت اور تاثیر نام نہاد عریانی کی وجہ سے نہیں بلکہ حسنِ بیان ، صداقتِ جذبات اور گہری واقفیت کی بنا پر ہے. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰۱).

(آ) عجوبہ ، عجیب و غریب شے ، انوکھی چیز.

خاموشی ہی کچھ طرفہ لطیفہ ہے کہ قائم
کرنا پڑے جس میں نہ تصنّع نہ تکلف

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۷۵). **۴. (تصوف) ایک اشارہ ہے امرِ دقیق المعنی کی طرف جو دل میں مفہوم ہوتا ہے عبارت اور بیان میں نہیں آ سکتا ہے ؛ جیسے : علوم اذواق ہیں** (مصباح التعرف). **(ب) صف. نازک ، عمدہ ، پُرلطف.** یہ وہ قاعدۂ لطیفہ ہے کہ جب ایک بار تم اس کو بخوبی سمجھو گے زنہار نہ بھولو گے. (۱۸۳۷ ، ستۂ شمسیہ ، ۱ : ۳۳).

یہ عہدِ عتیق کا صحیفہ لبریز معانی لطیفہ

(۱۹۲۸ ، تنظیم الحیات ، ۱۵). [لطیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث]۔

ــــِ اَخْفیٰ کس صف (ـــ فت ا ، سک خ ، ا بشکل ی) امذ.
۱. (تصوف) وہ لطیفہ جس کے انوار سبز رنگ ہیں اور مقام مابین الصدر ، اس کو رسولؐ اللہ سے تعلق ہے.

سن مجھ سے بیان لطیفۂ اخفیٰ کا
ہے اس کو رسول سے تعلق بخدا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۹). **۲. لطائف ستّہ میں سے چھٹا لطیفہ جس کا محل کاسۂ سر ہے.** چھٹا لطیفۂ اخفیٰ ہے جس کا محل تالوی سر ہے ، ان چھ لطیفوں کو اطوارِ ستہ بھی کہتے ہیں. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۲۱۳). [لطیفہ + اخفیٰ (رک)]۔

ــــِ اِنسانیّہ کس صف (ـــ کس ا ، سک ن ، کس ن ، شد ی بفت) امذ.
(تصوف) نفسِ ناطقہ جس کو قلب بھی کہتے ہیں (مصباح التعرف). [لطیفہ + انسان (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت]۔

ــــ باز صف.
بذلہ سنج ، ظریف ، خوش مزاج (ماخوذ : نوراللغات ؛ جامع اللغات). [لطیفہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا]۔

ــــ بازی امث.
لطیفہ کہنا یا سنانا ، بذلہ سنجی ، خوش طبعی کی باتیں. بہروں کی جان اور خانم جان وغیرہ سے لطیفہ بازیاں اور ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۹۳). سیاسی بحثیں جاری رہتیں اور لطیفہ بازی کے دور بھی ہوتے. (۱۹۸۸ ، احوالِ دوستاں ، ۷۰). [لطیفہ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ــــ چھوڑْنا محاورہ.
کوئی انوکھی بات گھڑ کر بیان کرنا ، تعجب یا فتنہ انگیز بات کہنا ، شگوفہ چھوڑنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مخزن المحاورات).

ــــِ خَفی کس صف (ـــ فت خ) امذ.
۱. (تصوف) وہ لطیفہ جس کے انوار سیاہ ہیں اور مقام روح اور اخفیٰ کے درمیان ہے ، اس کو حضرت عیسیٰؑ سے تعلق ہے.

جس کو کہ لطیفۂ خفی کا ہو کشف
واصل کہتے اوسے ہیں سب صاحبِ حال

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰). **۲. لطائفِ ستّہ (رک) میں سے پانچواں لطیفہ جس کا محل پیشانی ہے** (مصباح التعرف). [لطیفہ + خفی (رک)]۔

---رُوح کس اضا (---و مع) امذ.
۱. (تصوف) اس لطیفہ کے انوار سرخ ہیں اور مقام دائیں پستان کے نیچے ہے اس کو حضرت ابراہیم سے تعلق ہے (ماخوذ : مصباح التعرف) . ۲. لطائف ستہ (رک) میں سے تیسرا لطیفہ جس کا محل سینے میں دائیں طرف ہے (مصباح التعرف) . [لطیفہ + روح (رک)].

---رُوحی کس صف (---و مع) امذ.
رک : لطیفۂ روح.

خاصں ہیں طائران با اہل صفا
چسکا ہے اونہیں لطیفۂ رُوحی کا

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰). شغل نفی و اثبات دم بند کرکے ... لطیفۂ روحی تک وہاں سے الا اللہ اور ہائے اللہ دل پر مارے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۰). [لطیفہ + روح + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سِرّ کس اضا (--- کس س ، شد ر) امذ.
۱. (تصوف) اس لطیفہ کے انوار سفید رنگ ہیں اور مقام اخفیٰ اور دل کے درمیان ہے اس کو حضرت موسیٰ سے تعلق ہے.

تجھ پر کروں میں لطیفۂ سِر کو عیاں
موسیٰ سے ہے اس کو بس تعلق تو جان

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۹) . جب سالک اپنے لطیفۂ سر میں خیال مقید کے تجاوز کر جانے سے مثالی مطلق کے قریب ہوتا ہے تو وہ سب مشاہدات میں اس کو پاتا ہے. (۱۸۸۷ ، فصوص الحکم (مقدمہ) ، ۵۰). ۲. لطائفِ ستہ (رک) میں سے چوتھا لطیفہ جس کا محل فمِ معدہ ہے. چوتھا لطیفہ سر ہے اور اس کا محل درمیان سینے کے ہے. (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۲۰۳). [لطیفہ + سِرّ (رک)].

---سِرّی کس صف (--- کس س ، شد ر) امذ.
رک : لطیفۂ سِرّ.

مکشوف جسے لطیفۂ سری ہو
سائر کہئے اُسے ہیں ہم با اسرار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰). [لطیفہ + سر + ی ، لاحقۂ نسبت].

---سَنْج (---فت س ، سک ن) صف.
چٹکلے بیان کرنے والا ، ظریف ، خوش طبع ، بذلہ سنج. پہلن لطیفہ سنج چنچل اور شوخ و طرار تھی. (۱۸۹۶ ، فلورا فلورنڈا ، ۲۱۹). طبیعت ایسی ظریف و لطیف اور لطیفہ سنج پائی ہے کہ سبحان اللہ. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۷۷). [لطیفہ + ف : سنج ، سنجیدن ـ تولنا ، سمجھنا].

---سَنْجی (---فت س ، سک ن) امث.
خوش طبعی ، بذلہ سنجی. ملکہ خود فرمائش کرتی تھیں کہ وہ راگ گایا جائے پھر ان کی غلطیوں کے بتانے میں لطیفہ سنجی کرتیں. (۱۹۰۳ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریا ، ۱۳۰). اور بعض اوقات تو میں نے یہ محسوس کیا کہ ان کی باتیں گہری اور وزنی ہونے کے باوجود لطیفہ سنجی کی چمک دمک اپنے اندر رکھتی ہیں. (۱۹۷۹ ، رہنوردانِ شوق ، ۹). [لطیفہ سنج + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طِرَاز (--- کس نیز فت ط) صف.
رک : لطیفہ گو ، نئے نئے لطیفے گڑھ کر سنانے والا ، لطیفہ ساز لطیفہ سنانے والا (نوراللغات ؛ جامع اللغات). [لطیفہ + ف : طراز ، طرازیدن ـ نقش کرنا ، آراستہ کرنا].

---غَیب / غَیبی کس اضا / صف (---ی لین) امذ.
۱. توفیقِ الٰہی ، لطف خداوندی ، غیبی امداد ، خدائے تعالیٰ کی مدد. کسی مکان میں چھپ کر بیٹھ رہا اور منتظر لطیفۂ غیبی کا ہو کر خدا کو یاد کرنے لگا. (۱۸۳۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۳۱). جب حکمِ مستحکم خالقِ لیل و نہار کا کسی صاحبِ دولت و صولت کے بلندیٔ نام و نشان کے واسطے آتا ہے تو لطیفۂ غیب بلا ریب ممد و معاون ہو جاتا ہے. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۹۹).

بدن ہے نطفۂ امشاج و جیفۂ مطروح
بقا ہے روح کو جو ہے لطیفۂ غیبی

(۱۹۶۵ ، دشت شام ، ۹۲) . وہ نظم جو اپنی بے ساختگی ، بے تکلفی ، روانی اور سادگی کے اعتبار سے معجزہ ، لطیفۂ غیبی یا مافوق البشر کارنامہ معلوم ہو درحقیقت شاعر کی محنت اور عرق ریزی کا شاہکار ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳). [لطیفہ + غیب (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

---غَیبِیّہ کس صف (---ی لین ، کس ب ، شد ی بفت) امذ.
(رک) لطیفۂ غیب / غیبی. سید نجیب اشرف صاحب نے اپنے مضمون میں عمدہ دلائل کے لطیفۂ غیبیہ کا ذکر کیا ہے. (۱۹۲۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۱۳۰). [لطیفۂ غیب + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---قَلْب کس اضا (---فت ق ، سک ل) امذ.
(تصوف) لطائف ستہ میں دوسرا لطیفہ جس کا محل دل ہے جو سینے کی بائیں طرف ہے. جس دم لطیفۂ قلب کے کشود کا طریقہ ہے. (۱۹۳۶ ، نگار ، لکھنؤ ، ۳۰ ، ۱ : ۲۶). اسم ذات کا شغل یہ ہے کہ اسم ذات (اللہ) کا لطیفۂ قلب میں دھیان رکھے. (۱۹۷۳ ، انفاس العارفین ، ۳۰). [لطیفہ + قلب (رک)].

---قَلْبی کس صف (---فت ق ، سک ل) امذ.
(تصوف) اس لطیفہ کے انوار زرد رنگ ہیں اور مقام بائیں پستان کے نیچے ہے ، اس کو حضرت آدم سے تعلق ہے نیز رک : لطیفۂ قلب.

بتلاؤں تجھے لطیفۂ قلبی یار
آدم سے رکھے ہے تعلق اسرار

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۹) . [لطیفۂ قلب + ی ، لاحقۂ نسبت].

---گو (---و مج) صف ؛ امذ.
بذلہ سنج ، ظریف ، خوش طبع ، چٹکلے یا لطیفے کہنے والا شخص. ارکانِ دولت ندیم ، شاعر ، قصہ خوان ، شاہنامہ خوان ، خوش طبعان ، لطیفہ گویان ... سب حاضر مجلس تھے. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۳۵).

حکیم صاحب ... بذلہ سنج ، لطیفہ گو ، بانغ و بہار آدمی تھے۔ (۱۹۳۱ ، خورشید بہو ، ۷)۔ میر جلال الدین غالب زید پوری طبیب ، عالم ، لطیفہ گو اور بذلہ سنج تھے۔ (۱۹۸۸ ، لکھنویاتِ ادیب ، ۵۶)۔ [لطیفہ + ف : گو ، گفتن ـ کہنا]۔

ـــ گوئی (ـــ و مج) امث۔
لطیفے یا چٹکلے کہنا ، بذلہ سنجی ، خوش طبعی۔

بے بذلہ سنجی نہ بات گوئی
ختم اس پہ ہوئی لطیفہ گوئی

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۸۳)۔ بذلہ سنجی و لطیفہ گوئی کا یہ عالم تھا کہ زبان سے پھلجھڑی کی طرح پھول جھڑتے تھے۔ (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۱۰۳)۔ کھانے کے بعد لطیفہ گوئی میں وقت صرف کرنے کے بجائے سوچ کی تازگی میں جذب ہوجاتا ہے۔(۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۰)۔ [لطیفہ گو (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

ـــ نَفْس / نَفْسی کس اضا / صف (ـــ فت ن ، سک ف) امذ۔
(تصوف) لطائف ستہ (رک) میں سے پہلا لطیفہ یعنی ناف کے مقام سے لفظ اللہ نکالنا۔

پھر کشف جیسے لطیفۂ نفسی ہو
کہتے ہیں مرید اوس کو اے غم کیں ہم

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۱۰۰)۔ اول لطیفۂ نفس ہے جس کا محل ناف ہے اور مراد لطیفۂ نفس سے تجلی نفس ہے۔ (۱۹۲۱ ، مصباح التعرف ، ۲۱۳)۔ [لطیفہ + نفس (رک) / + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لَطیفی (فت ل ، ی مع) صف۔
لطیف (رک) سے منسوب یا متعلق۔

ترکیبِ کثیفی اور لطیفی
ناز کیے بسیط ہوئے خود ہی

(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر ، ۵۲)۔

اور پھر محسوس کرتا ہے تو میری ذات میں
اپنی سپیوں منہاس اپنی لطیفی لذتیں

(۱۹۶۲ ، گل نغمہ ، عزیز خالد ، ۱۶۱)۔ [لطیف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لَطیفے (فت ل ، ی مع ، ی مج) امذ۔
لطیفہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــ بازی امث۔
رک : **لطیفہ بازی**۔ شعر و شاعری ہوتی ، لطیفے بازی ہوتی ، بڑے بڑے خوبصورت جملے چست کیے جاتے۔ (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۱۵۰)۔ [لطیفے + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

چھانٹنا محاورہ۔
شگوفے چھوڑنا ، لطیفے بیان کرنا ، چٹکلے سنانا۔ خدا جانے کیا کیا لطیفے چھانٹے ہوں گے۔ (۱۸۸۲ ، دربار اکبری ، ۱۵۲)۔

لَظیٰ (فت ل ، ا بشکل ی) امذ۔
بھڑکتی ہوئی آگ ، شعلہ ، دوزخ کے پانچوں طبقے کا نام ، جحیم ، جہنم ، سعیر اور سقر سے نیچے اور ہاویہ و حطمہ سے اوپر کا طبقۂ دوزخ۔ اس کے اوپر کے طبقے میں شیطان اور اس کی ذریات اور جس نے اس کی پیروی کی رہیں گے ، اس کا نام لظیٰ ہے۔ (۱۸۳۰ ، تنبیہہ الغافلین ، ۱۹۵)۔ جہنم ، سعیر ، لظی ، حطمہ ، سقر ، جحیم ، ہاویہ ، لفظ جہنم ایک طبقہ اور مجموعہ طبقات دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (۱۹۱۷ ، ترجمۂ قرآن ، محمود الحسن ، ۳۵۶)۔ [ع]۔

لُعاب (ضم ل) امذ۔
۱. زبان سے رسنے والی رطوبت یا نمی ، منھ سے نکلنے والی رطوبت ، رال ، تھوک۔

عرش ہو کرسی فلک اس کی نظر یوں دے
مکڑی جیوں جالا بنے موں ستی لے کر لعاب

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰) ، ۳۰)۔

سٹے اسپہ یک بند اپنا لعاب
سو کھل لعل او کرم نکیا شتاب

(۱۶۸۸ ، ہدایاتِ ہندی ، ۹۶)۔

جس نے پیا موتھ کا نبیؐ کے لعاب
علم کا وہ کیوں نہ ہووے جگ میں باب

(۱۸۱۳ ، فائز دہلوی ، د ، ۲۰۰)۔ ہمارے لعاب سے شہد پیدا کیا۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۱۳)۔ خچر اور گدھے کا لعاب پاک چیز کو نجس نہیں کرتا۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۹)۔

وہ غذائیں جو لعابِ مصطفیٰؐ سے پائی تھیں
ہو کے سب جزو بدن جوشِ طبیعت ہو گئیں

(۱۹۰۱ ، صحیفۂ ولا ، ۱۲۵)۔ شاید اس زخم کے ذریعے پاگل کتے کا لعاب ان کے جسم میں چلا گیا تھا۔ (۱۹۸۸ ، صدیوں کی زنجیر ، ۲۷۷)۔ **۲. مسالے دار گاڑھا شوربا جس میں پانی کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہو۔** ایک ایک تہ چاول کی جماؤ اور اس پر تھوڑا تھوڑا قورمے کا لعاب ڈالو۔ (۱۹۰۹ ، نعمت خانہ ، ۹۶)۔ اس میں شروا نہیں ہوتا لعاب پر پکاتے ہیں۔ (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۲۷)۔ **۳. وہ جھاگ یا لیس وغیرہ جو کسی چیز کو پانی میں بھگو کر ہاتھ سے ملنے کے بعد سطح پر پیدا ہو۔** انڈے کی سفیدی اور لعاب اسپغول میں تر کی ہوئی روئی اس کی دونوں آنکھوں پر رکھو۔ (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۳)۔ [ع : (ل ع ب)]۔

ـــ دار صف۔
۱. چپچپا ، لجلجا ، لیس دار ، چیپدار ، شوربے دار۔

ذی روح و لعاب دار ذرہ ہے اصل نبات اور حیوان

(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۱۳۰)۔ میں نے اس کے لعاب دار گوشت کا خورد بینی معائنہ کیا ہے۔ (۱۹۶۵ ، چوپایا ، ۱۶۱)۔ **۲. (مجازاً) چکنا ، لچک دار کاغذ۔** کاغذ ... لعاب دار ہو۔ (۱۸۵۸ ، خطوطِ غالب ، ۲۳۳)۔ [لعاب + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــ دار سالَن (ـــ فت ل) امذ۔
گاڑھے شوربے کا سالن جس کے شوربے میں پانی کم اور گھی زیادہ ہو (اپ و ، ۳ : ۱۶۷)۔ [لعاب دار + سالن (رک)]۔

ـــ نُما جانوَر (ـــ ضم ن ، سک ن ، فت و) امذ.
(حیوانیات) رال کی طرح کے جانور جن میں ہڈی نہیں ہوتی. حیوانات مفصلیہ (ملسکا) یعنی لعاب نما جانور: حیوانات کے اس زمرہ میں سنکھ ، گھونگا اور سیپ کے کیڑے کا ذکر سب سے پہلے کیا جاتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۷). [لعاب + ف : نما ، نمودن - دکھانا + جانور (رک)].

لُعابات (ضم ل) امذ ، ج.
لعاب (رک) کی جمع ، لیسدار مادّے ، گوند ، سریش وغیرہ. لعابات پانی میں منفی اشیاء کے محلولات ہیں وہ تعداد میں دو ہیں. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۷۵). [لعاب (رک) + ات ، لاحقۂ جمع].

ـــ ہاضِم کس صف(ـــ کس ض) امذ.
غذا ہضم کرنے والے مادّے جو منھ کے اندرونی غدود سے پیدا ہوتے ہیں. لعابات ہاضم: یہ لعابات مختلف قسموں کے غدودوں سے پیدا ہوتے ہیں. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہت مدارس ہند ، ۱۳۸). [لعابات + ہاضم (رک)].

لُعابی (ضم ل) صف.
لعاب (رک) سے منسوب ، لعاب دار ، لیسدار نیز چکنا. وہ ایک رطوبت لعابی کہ پیشاب کرنے کے بعد نکلتی ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۵۳). ہر ایک لعابی غدود کے جوڑے کے درمیان ایک لعابی پھکنہ ... ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۹۱). لعابی غدود سے لعاب کا افراز ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۲۵۵). [لعاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ کیڑا (ـــ ی مع) امذ.
ایک حشرہ جو جسم سے چپچپا مادّہ خارج کرتا ہے. ایک اور حشرہ جس کو لعابی کیڑا کہتے ہیں اور جو سبزہ زاروں میں گھاس کے تنوں سے عرق چوس کر زندہ رہتا ہے. (۱۹۳۰ ، حیوانیات ، ۳۷). [لعابی + کیڑا (رک)].

لِعان (کس ل) امذ.
ایک دوسرے پر لعنت کرنا ؛ (فقہ) عورت پر شوہر کی جانب سے زنا کے الزام کے موقع پر دونوں کا حاکم شرع کے سامنے چار بار قسم کھا کر پانچویں بار یہ دعا کرنا کہ اگر میں اس دروغ گوئی کا مرتکب ہوں تو مجھ پر لعنت ہو. ان دونوں نے باہم لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۳۵۳). لعان یعنی شوہر کا اپنی بیوی کی عصمت پر شبہ کرنا اور باہم اپنی سچائی اور دوسرے کی دروغ گوئی کا دعویٰ کرنا ... یہ تمام احکام قرآن مجید میں مذکور ہیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۱۳۱). لعان کی تفسیر خود قرآن کریم کی آیت میں کر دی گئی ہے. (۱۹۸۲ ، جزا و سزا کا اسلامی فلسفہ ، ۱۳۹). اف : کرنا ، ہونا. [ع : (ل ع ن)].

لَعِب/لَعب (فت ل ، سک ع / کس ع) امذ.
کھیل (جو بیشتر تضیع وقت گزاری کے لیے کھیلے جاتے ہوں) ، کھیل کود ، بازی ، دل بہلاوا ، سیر تماشا.

موسم شیب میں بے فائدہ ہے لعب شباب
کب ثمر دیوے ہے جو نخل خزاں پر آیا
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۹). قدم شریف صرف احتیاج سے زیادہ نہیں بڑھتے بلکہ بیشتر مصروف لعب و بازی میں رہتے ہیں. (۱۸۵۳ ، مرآۃ الاقالیم ، ۲۵). ایسے صاف و صریح نشان دیکھتے ہوئے تجھ کو نہ پہچانیں یا تیری شان گھٹائیں یا کارخانۂ عالم کو محض عبث و لعب سمجھیں. (۱۹۳۲ ، ترجمہ قرآن ، تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی ، ۱۲۹).

کیا لہو و لعب ہے یہ حیاتِ دنیا؟
کب تیری نگاہوں سے حجاب اٹھے گا؟
(۱۹۶۷ ، لحنِ صریر ، ۲۵). [ع : (ل ع ب)].

ـــُ البارُود (ـــ ضم ب ، غم ا ، سک ل ، و مع) امذ.
شمالی افریقہ کے دیہاتیوں کا ایک کھیل جس میں تہواروں کے موقعے پر (گھوڑے پر سوار ہو کر یا پیدل) خالی کارتوس چلائے جاتے ہیں. تہواروں پر شمالی افریقہ کے دیہاتی لعب البارود (بندوق کی بارود کے کھیل) سے لطف اندوز ہوتے ہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۸۸۰). [لعب + رک : ال (۱) + بارود (رک)].

ـــ پَسَنْدی (ـــ فت پ ، س ، سک ن) امث.
کھیل کود پسند کرنا ، سیر و تماشا میں محو رہنا. اس نے عام پبلک کی بے فکری و لعب پسندی کو اور ترقی دیدی تھی. (۱۹۱۷ ، تاریخ اخلاقِ یورپ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۱۹). [لعب + پسند (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَعِباً (فت ل ، سک ع ، تن ب بفت) م ف.
کھیل کے طور پر ، کھیل میں.

خطا اس سے نہ عمداً ہے نہ سہواً
نہ لعباً اس سے عصیاں ہے نہ لہواً
(۱۸۵۵ ، ریاض السّلکین ، ۳۷) [لعب (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

لُعْبَت (فت نیز ضم ل ، سک ع ، فت ب) امث.
گڑیا ، پتلی ، مجسمہ ، تصویر ؛ کھلونا ؛ (مجازاً) لڑکی

جو پردے میں تھا لعبتِ دلکشا
دسیا چرخ کے پردے تے بہار آ
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۵۸).

گیا ایک دیر میں اور واں جو لعبت کر اٹھے ہاں ہاں
تو نکلا واں سے گھبرا کر بتوں کا باندھ پشتارا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۷۳). تاریخی یادگاروں میں یا تو بادشاہوں کی لعبت ہیں یا مرتباں ہیں. (۱۸۸۹ ، گلگشتِ فرنگ ، ۳۶).

مغرب کی لعبتوں نے اسٹیج کو سنوارا
بجنے لگا پیانو چپ ہو گیا چکارا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۷۸).

اس موئے کمر ارفع و اعلیٰ کی قسم
محبوب جہاں لعبت شہلا کی قسم
(۱۹۸۰ ، خوشحال خان خٹک (ترجمہ) ، ۹۳). [ع : (ل ع ب)].

ـــ باز صف.
۱. **پُتلیوں کا تماشا دکھانے والا ، گڑیوں کا کھیل کھیلنے والا.**

سورج جو لُعبت باز سب پتلی ستاریاں کی تجا
بھار آ کو پردے بیچ نے تشریف پایا زر زری

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۱۱۱).

یہ ستم گر خود وہ حیلہ ساز ہے
یہ وہی مکّار لعبت باز ہے

(۱۸۲۸ ، باغ ارم ، ۱۰۹). لعبت باز بولی دیر اچھی نہیں. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۹۳).

امتحان کہ میں اس شان سے سر کٹوانا
کھیل بچوں کا نہیں اے فلکِ لعبت باز

(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۳۰۳). ۲. **بھان متی ، ایکر ، مداری ، شعبدہ باز** (جامع اللغات). [لعبت + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

ـــ بازی امث.
پتلیوں کا کھیل نیز ناٹک ، پُتلی تماشا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[لعبت باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَرْبَری کس صف(ـــ فت ب ، سک ر ، فت ب) امث.
(طب) **ایک جڑ کا نام جو سورنجان کی طرح ہوتی ہے ، عکنہ.** بعض نے لعبتِ بربری سورنجان کو سمجھا ہے بعض نے بیستعجلہ کو بتایا ہے اور یہ اشتباہ ہے (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۲).
[لعبت + بربری (رک)].

ـــ چِین کس اضا(ـــ ی مع) امث.
چینی گڑیا ؛ (مجازاً) حسین لڑکی.

اللہ نے چاہا تو ہم اے برہمنِ دیر
مشتاق کسی لعبتِ چین کے نہ رہیں گے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۹۹).

بہت خوش ہے کہ قدِ لعبتِ چین کے مطابق ہے
ہمارے طفلِ دل نے کھیل سمجھا ہے قیامت کو

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۶۷). [لعبت + چین (عَلَم)].

ـــ حَقِیقَت کس اضا(ـــ فت ح ، ی مع ، فت ق) امث.
سچ مچ کی گڑیا (عام طور پر خوبصورت بچے کے لیے مستعمل) (ماخوذ : فسانۂ عجائب (فرہنگ رشید حسن خان) ، ۵۲۶).
[لعبت + حقیقت (رک)].

لُعْبَتان (فت نیز ضم ل ، سک ع ، فت ب) امث ؛ ج.
لعبت (رک) کی جمع ، ترکیبات میں مستعمل.

وہ جبرکار ہے ہم لعبتانِ نظرِ وجود
وہی عزیز بنائے ، وہی ذلیل کرے

(۱۹۶۱ ، دکانِ شیشہ گر ، ۱۳۵). [لعبت + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ چِین کس اضا(ـــ ی مع) امث ؛ ج.
لعبتِ چین (رک) کی جمع ، حسین یا خوبصورت لڑکیاں. خواصیں حسین لعبتانِ چین کی پری دست بستہ پیش نظر سدا تھی. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۲ : ۲۱۹). [لعبتان + چین (عَلَم)].

ـــ دِیدَہ کس اضا(ـــ ی مع ، فت د) امث.
آنکھ کی پُتلیاں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت).
[لعبتان + دیدہ (رک)].

ـــ فَرَنْگ کس اضا(ـــ فت ف ، ر ، غنہ) امث.
مراد : یورپی لڑکیاں. فوراً اپنی صورت ایک جوان حسین طرّار مہ جبیں شوخ و شنگ غارت گر جان لعبتانِ فرنگ بنا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۲۹). [لعبتان + فرنگ (رک)].

ـــ فَلَک کس اضا(ـــ فت ف ، ل) امث.
زہرہ و مشتری ، اجرامِ فلک.

یہ لعبتانِ فلک پر ہوا خوشی کا جوش
سہاگ گانے لگی زہرہ بن کے موسیقار

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۸۷). [لعبتان + فلک (رک)].

لَعَلّ (فت ل ، ع) م ف (شاذ).
شاید ، تمنا ، رک : لیت و لعل.

ہے اوس عرب بچے کی تمنا میں جاں بلب
کرتا ہے حق میں وصل کے اب لگ لَعَلّ و لیت

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۱۱۵). [ع].

لَعْل (۱) (فت ل ، سک ع) امذ.
۱. **ایک سرخ قیمتی پتھر.**

پڑیا ہے لعل میں پرتو سجن تجھ لب کی لالی کا
بیاں ہے یہ سوں روشن تر تری صاحب کمالی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۹).

لعل پر کب دل مرا مائل ہوا
اُس لبِ خاموش کا قائل ہوا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۸۹).

سرہنگ و جفا جو بنے جنگ آئے اُدھر سے
یاں سے جو بڑھے لعل تو سنگ آئے اُدھر سے

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲۹). لعلِ بے بہا اور سنگِ خارا کا جوڑ زیرِ تجویز ہے. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۱۲۱). اس کا عربی نام لعل ہے ، اس کا شمار اعلیٰ درجے کے قیمتی پتھروں میں ہوتا ہے. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۲۰). ۲. (کنایۃً) **معشوق کے ہونٹ.**

ستم کے لعل پر وقتِ تکلّم رگِ یاقوت ہے موجِ تبسُّم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۶).

آبرو گوہر نے کھوئی سلکِ دنداں کے حضور
لعل پیشِ لعلِ جاناں آ کے جھوٹا ہو گیا

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۲). [ع].

ـــ اُکھاڑْنا محاورہ.
شان گھٹانا ، نقصان پہنچانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ اُگَلْنا محاورہ.
۱. **گہر افشانی ، گہر ریزی ، موتی بکھیرنا ، خوش گفتار ہونا ، منّھ سے پھول جھڑنا ، ایسی باتیں کرنا جو موتیوں کی طرح بے بہا ہوں.**

کرتے ہیں صفت جب ہم لعلِ لب جاناں کی
تب کوئی ہمیں دیکھے کیا لعل اگلتے ہیں
(۱۸۱۰، میر، ک، ۶۰۸).
صفتِ شیشۂ مے نظم میں عالم ہو گا
لعل لوگوں کا سرِ فکر اگر خم ہو گا
(۱۸۹۵، خزینۂ خیال، ۵۷). ۲. **باتوں سے فیض پہنچانا؛ فائدہ پہنچانا؛ دولت بخشنا؛ (طنزاً) بد زبانی کرنا، فحش کلامی کرنا، گالی گلوچ بکنا** (فرہنگ آصفیہ؛ جامع اللغات).

---آبدار کس صف(---سک ب) امذ.
ایک چمکدار یاقوت؛ (کنایۃً) معشوق کے ہونٹ.
اس لعلِ آبدار کی تعریف سن تمام
معدن میں چھپ رہا ہے عقیقِ یمن ہنوز
(۱۸۳۹، کلیاتِ سراج، ۲۷۳). [لعل + آبدار (رک)].

---آتشیں کس صف(---فت ت، ی مع) امذ.
گہرا سرخ قیمتی پتھر؛ (کنایۃً) لبِ معشوق، سرخ ہونٹ.
بُجھا نہ جل کے کوئی لعلِ آتشیں سے ترے
کسی کے دل میں الٰہی یہ آگ جا نہ کرے
(۱۷۹۵، قائم، د، ۱۴۷). [لعل + آتش (رک) + ین، لاحقۂ نسبت].

---بدخشان/بدخشانی کس اسا / صف(---فت ب، د، سک خ) امذ.
بدخشاں میں پایا جانے والا لعل، بدخشان کے معدن سے نکالا جانے والا لعل، اعلیٰ درجے کا لعل، سرخ رنگ کا بدخشانی قیمتی پتھر.
تجہ لعل کی سرخی کنے یاقوتِ رُمّانی کِدر
اور اشک کی لعلی کنے لعلِ بدخشانی کِدر
(۱۵۶۴، حسن شوقی، د، ۱۵۳).
اکھنڈ پیرا ہو یک ہوئی کچ درخشاں
ہوا ہر یک بہتر لعلِ بدخشاں
(۱۶۸۳، عشق نامہ (ق)، مومن، ۲۱۱).
تجھ لب کی صفت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا
(۱۷۰۷، ولی، ک، ۳۲).
خوں ٹپک کر آنکھ سے پھر اشکِ تر پیدا ہوا
معدنِ لعلِ بدخشاں میں گہر پیدا ہوا
(۱۸۹۵، نسیم دہلوی، د، ۱۹۷).
تبسّم کی لہروں میں روئے نگاریں
شبِ ماہ میں تابِ لعلِ بدخشاں
(۱۹۳۷، سرود و خروش، ۶۷). [لعل + بدخشان (عَلَم) + ی، لاحقۂ نسبت].

---بے بہا کس صف(---فت ب) امذ.
انمول لعل، ایسا لعل جس کی قیمت لگانا مشکل ہو؛ رامپور کے تازی کتوں میں سب سے مشہور اور بہترین نسل کا کتا. ان کا رنگ بھی لعل اور لعل بے بہا کی نسل بلکہ ڈوریا بھی لعل تھی. (۱۹۰۷، لطائف السعادت، ۶۲). میرے ایک عنایت فرما نے لعل بے بہا کی ایک جوڑی تین تین مہینے کے پلے مجھ کو عنایت فرمائے. (۱۹۳۲، قطب یار جنگ، شکار، ۲ : ۳۸۳). [لعل + بے (حرفِ نفی) + بہا (رک)].

---پارہ (---فت ر) امذ.
لعل کا ٹکڑا؛ (کنایۃً) قیمتی چیز.
لعل پارے ہیں یہ مصرع رنگ میں ڈوبے ہوئے
کیا مناسب نذر ہے کانِ سخا کے واسطے
(۱۹۲۸، سرتاجِ سخن، ۸). [لعل + پارہ (رک)].

---پیکانی کس صف(---ی لین) امذ.
پیکان کی شکل کا ترشا ہوا لعل (جسے عموماً عورتیں کان میں پہنتی ہیں یا انگشتری میں نگ بنا کر جڑا جاتا ہے).
مرا دل لعلِ پیکانی ہے قاتل
تری انگشتری کا یہ نگیں ہے
(۱۸۹۶، تجلیاتِ عشق، ۳۲۴). [لعل + پیکان (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---توڑنا محاورہ.
نقصان پہنچانا، شان گھٹانا؛ (طنزاً) کسی بیش قیمت چیز کو چرا لینا (فرہنگ آصفیہ؛ مہذب اللغات).

---جڑے ہونا محاورہ.
ممتاز یا انوکھا ہونا (نوراللغات؛ علمی اردو لغت).

---جگری کس صف(---کس ج، فت گ) امذ.
وہ لعل جس کا رنگ جگر کے رنگ سے مشابہ ہو؛ مراد: لختِ جگر.
پہنے تنول انگوٹھی وہ پری کا ٹکڑا
دیدۂ تر میں ہے لعلِ جگری کا ٹکڑا
(۱۸۳۹، ریاض البحر، ۵۹).
سامنے ان کے ہے لعلِ جگری بھی پھیکا
پان کا رنگ جما تیرے لبوں پر کیسا
(۱۸۹۶، تجلیاتِ عشق، ۲۱). [لعل + جگر (رک) + ی، لاحقۂ نسبت].

---جلالی کس صف(---فت ج) امذ.
اکبری عہد کا ایک مستعمل گول سکہ جس پر یامعین لکھا ہوا تھا لعلِ جلالی :- یہ سکہ گول ہے اور وزن اور شکل میں دو مُہر کی برابر ہے. (۱۹۳۸، آئینِ اکبری (ترجمہ)، ۱، ۱ : ۳۸). [لعل + جلال (اکبر اعظم کے نام کا پہلا لفظ) + ی، لاحقۂ نسبت].

---چھڑا لینا محاورہ.
شان گھٹانا، نقصان پہنچانا (جامع اللغات).

---خفتان کس اسا(---فت خ، سک ف) امذ.
سرخ پوشاک؛ اجرامِ فلکی میں سے سیارہ مریخ (جامع اللغات).
[لعل + خفتان (رک)].

ـــ خوشاب کس صف (ـــ و معد) امذ.
رک : لعل آبدار ؛ (کنایۃً) لبِ معشوق (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).
[لعل + خوشاب (رک)].

ـــ دوشابی کس صف (ـــ و مج) امذ.
شربت کے رنگ کا لعل (جامع اللغات). [لعل + ف : دوشاب + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رُمّانی کس صف (ـــ ضم ر ، شد م نیز بلا شد) امذ.
وہ لعل جس کا رنگ انار کی طرح ہو.

کیا ہے رات ساری شعر خوانی
مقابل شعر کے لعلِ رُمّانی

(۱۸۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۸).

پھر اُس کے بعد بُستانِ تمنّا جب پھلا پُھولا
تو اک غُنچہ کھلا گُلبن میں رشکِ لعلِ رُمّانی

(۱۹۱۱ ، کلیاتِ اسمٰعیل ، ۲۲٦). اس پتھر کو انگریزی میں سپائینل (Spinel) ، عربی میں لعلِ رُمّانی اور سنسکرت میں مانکیہ کہتے ہیں. (۱۹۸۲ ، قیمتی پتھر اور آپ ، ۵۵). [لعل + رُمّان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ رَواں کس صف (ـــ فت ر) امذ.
(کنایۃً) **شرابِ سُرخ** (جامع اللغات). [لعل + رواں (رک)].

ـــ سپِید کس صف (ـــ فت نیز ضم س ، ی لین نیز مج) امذ.
رک : لعل سفید (فسانۂ عجائب (فرہنگ) ، ٥۷٦). [لعل + سپید (رک)].

ـــ سُرخَہ (ـــ ضم س ، سک ر ، فت خ) امذ.
وہ گھوڑا جس کے بال سفید مائل بہ سرخی ہوں (رسالۂ سالوتر ، ۲ : ۵۳). [لعل + سُرخ (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت].

ـــ سفید کس صف (ـــ فت نیز ضم س ، ی لین نیز مج) امذ.
سفید رنگ کا لعل جو نہایت کمیاب اور قیمتی ہوتا ہے ؛ (کنایۃً) نایاب چیز.

نہیں فکر لعلِ سفید کی نہ تلاش دُرِّ یتیم کی
ترا نام باقی کُھدا ہوا تو ہوں اس طرح کے نگیں سے خوش

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱٦۳). [لعل + سفید (رک)].

ـــ سُفتَہ کس صف (ـــ ضم س ، سک ف ، فت ت) امذ.
گھسا ہوا لعل ، سوراخ شدہ لعل ؛ (کنایۃً) شرابِ سرخ (ماخوذ : جامع اللغات). [لعل + سفتہ (رک)].

ـــ سی جان امث.
قیمتی جان ، بیش قیمت جان. اپنی لعل سی جان جانے کا مطلق ملال نہیں. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۵۲). حق ناحق اپنی لعل سی جان گنوانے سے فائدہ. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر قزلباش ، خمارستان ، ۱۵).

ـــ شَب چَراغ کس صف (ـــ فت ش ، کس نیز فت چ) امذ.
رات کو چراغ کی طرح چمکنے والا لعل. اُس کے بڑے بڑے ٹکڑے جو کسی بادشاہ اولوالعزم کے ہاتھ لگے تو اُس کا لقب لعلِ شب چراغ ہوا. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۱٦۷).

شمعِ جان افروز ، لعلِ شب چراغِ معرفت
جلوہ پاش نورِ حق ، روشن دماغِ معرفت

(۱۹۲۳ ، مطلعِ انوار ، ۱۱۵).

یوں تو بحرِ ہند کا ہر دُر ہے دُرِّ شاہوار
تھا جواہر لال لیکن ایک لعلِ شب چراغ

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۱۷۱). [لعل + شب (رک) + چراغ (رک)].

ـــ شکَربار کس صف (ـــ فت ش ، ک) امذ.
(کنایۃً) **لبِ معشوق.**

دشنام ہیں بوسہ جو تو دے تو مزا ہے
تلخی بھی ہو اے لعلِ شکربار ذرا سی

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۲۹). [لعل + شکر (رک) + ف : بار ، باریدن ـ برسانا].

ـــ فام صف.
یاقوت کے رنگ کا ، بہت سُرخ.

اُٹے آیا درلشکر شاہ فام
دیکھیا او سرا پردۂ لعل فام

(۱٦۳۹ ، خاورنامہ ، ٦۵۴). جب اُسید نے یہ کلامِ معجز نظام سنے یکبار نورِ ایمان سے رخ اس کا لعل فام ہوا. (۱۸۵۵ ، غزواتِ حیدری ، ۵۷). [لعل + فام (رک)].

ـــ فلَک کس امذ (ـــ فت ف ، ل) امذ.
(کنایۃً) **سورج** (جامع اللغات). [لعل + فلک (رک)].

ـــ قَبا (ـــ فت ق). (الف) صف.
وہ جو سُرخ پوشاک پہنے ، سرخ قبا (جامع اللغات). (ب) امث.
سُرخ شراب ؛ خون (جامع اللغات). [لعل + قبا (رک)].

ـــ کا چَھلّا امذ.
لعل سے بنایا ہوا چھلّا.

بسنی ملی تو بڑھ گئی نیلم کی آبرو
لا کیا جما تو لعل کا چھلّا دہن ہوا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۵۸).

ـــ کو پتّھر سے پھوڑنا محاورہ.
کسی چیز کی ناقدری کرنا.

بہت پچھتاتے ہیں اس سنگدل کو دے کے دل اپنا
مثل مشہور ہے یہ لعل کو پھوڑا ہے پتّھر سے

(۱۸۷۹ ، قلق میرٹھی (مہذب اللغات)).

ـــ گُودَڑ / گُودَڑی میں نہیں چُھپتا کہاوت.
عمدہ وصف کبھی پوشیدہ نہیں رہتا ؛ رک : گودڑی میں لعل نہیں چھپتا جو زیادہ مستعمل ہے (جامع اللغات ؛ فیروزاللغات).

---گُوں (--- و مع) صف.
لعل کے رنگ کا ، بہت سرخ.

نظر کر توں اسی چرخ زنگار کوں
کدھیں ہوئے سیہ او کدھیں لعل گوں
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۱).

فلک ہے یا کوئی شیشہ ہے ساق
شفق ہے یا شرابِ لعل گوں ہے
(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۵۷). [لعل + گوں (رک)].

---گُہَر بار کس صف (--- ضم گ ، فت ہ) امذ.
(کنایۃً) **لبِ معشوق** (مہذب اللغات) . [لعل + گہر (رک) + ف : بار ، باریدن ـ برسانا].

---لَب (--- فت ل) صف.
سرخ ہونٹوں والا ؛ معشوق (ماخوذ : پلیٹس ؛ مہذب اللغات) . [لعل + لب (رک)].

---لَب کس اضا (--- فت ل) امذ.
۱. **سرخ ہونٹ ، یاقوت کے رنگ کے ہونٹ ، لب کی سرخی ؛ لبِ معشوق.**

بوسہ جو لعلِ لب کا کل اُن سے طلب کیا
کیا کیا ظفر وہ مجھ پہ ہوئے انجمن میں لال
(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۵۸).

تر تھی لہو میں زلفِ شکن در شکن جدا
مجروح لعلِ لب تھے جدا اور دہن جدا
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۱).

نطق ہو جاتا ہے علمی اصطلاحوں سے اُداس
لعلِ لب میں شہد کی باقی نہیں رہتی مٹھاس
(۱۹۳۲ ، فکر و نشاط ، ۱۰۵). ۲. (تصوف) **بطون کلام معشوق** (مصباح التعرف). [لعل + لب (رک)].

---لَگانا محاورہ.
حُسن یا رونق بڑھا دینا ، شان میں اضافہ کرنا ، قدر بڑھانا.

ہائے نازک میں رچی میرے لہو کی مہندی
میں وہ کشتہ ہوں تمھیں لعل لگا جاتا ہوں
(؟ ، راسخ (نوراللغات)).

---لگ جانا / لگنا محاورہ.
۱. **انوکھا پن ہونا ، ندرت ہونا ، کوئی عجیب و غریب وصف ہونا.**

ہوے کے مانگے ہی پھیرے جنوں کو لگے
ایسے کیا لعل لبِ غیرت گلشن کو لگے
(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۰). مجھ میں کیا کوئی لعل لگے ہیں ... کہ جس کو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہیں. (۱۹۰۲ ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۸۶۷). ۲. **جواہرات سے مرصع ہونا ، قیمتی ؛ ممتاز ہونا ، عالی مرتبہ ہونا.**

کیا آسماں کو لعل لگے ہیں خدا کی شان
پھیکا ہے جن کی آب سے رنگِ گلابِ سرخ
(۱۹۲۲ ، مطلعِ انوار ، ۱۶).

---لگے ہونا محاورہ.
انوکھا ہونا ، ممتاز ہونا (عموماً کون سے یا کیا ایسے کے ساتھ مستعمل).

بڑھتا ہے آبرو میں کیا آنسوؤں سے میرے
کون ایسے لعل تجھ میں گوہر لگے ہوئے ہیں
(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۲۹).

شکلِ رقیب میں بھلا ایسے لگے تھے لعل کیا
دیکھنے ہی یہ ہے جو تم اس کا جمال بس ہی ہیں
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۵۵).

---مُذاب کس صف (--- ضم م) امذ.
پگھلا ہوا لعل ، ایک قسم کا یاقوت ؛ (کنایۃً) شرابِ سرخ انگوری

چوبا لہو ہی از تیغ آئینہ تاب
چوں فیروزہ کے کھن تھے لعلِ مذاب
(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۳۰۱).

یاقوت لب سے تیرے کم از سنگ ہو گیا
قیمت کچھ اب رہی نہیں لعلِ مذاب کی
(۱۸۷۳ ، دیوانِ قدا ، ۳۵۳). [لعل + مذاب (رک)].

---ناسُفتہ کس صف (--- ضم س ، سک ف ، فت ت) امذ.
گوہر ناسفتہ ، بن چھدا لعل ، وہ لعل جس میں سوراخ نہ ہو ؛ (کنایۃً) ایسا مضمون یا خیال جسے پہلے کسی نے نہ باندھا ہو ، اچھوتا طرزِ تحریر (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لعل + نا (حرفِ نفی) + سفتہ (رک)].

---نَمکیں کس صف (--- فت ن ، م ، ی مع) امذ.
(کنایۃً) **لبِ معشوق ، ملیح** (ماخوذ : مہذب اللغات). [لعل + نمکیں (رک)].

---نوشیں کس صف (--- و مج ، ی مع) امذ.
شہد کی طرح شیریں ہونٹ ؛ (کنایۃً) لبِ معشوق ، معشوق کے ہونٹ (مہذب اللغات). [لعل + ف : نوش ، نوشیدن ـ پینا + یں ، لاحقۂ نسبت].

---و گوہر اُگلنا محاورہ.
رک : لعل اگلنا. اُن کے فصحاء کے مقولے سنئے تو اُن کی اس فطری صلاحیت کا اندازہ ہوگا کہ ظاہری تعلیم کے بغیر کیوں کر یہ لعل و گوہر وہ اپنے منھ سے اگل سکے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۶).

خدا قائم رکھے ارضِ الہ آباد کو دائم
کہ اس کا ذرہ ذرہ لعل اور گوہر اُگلتا ہے
(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۵۹).

---و گُہر بَرسنا محاورہ.
مال و دولت کی فراوانی ہونا ، مال و دولت خرچ ہونا ، بے انتہا خرچ ہونا.

غیروں پہ گھر میں آپ کے لعل و گہر برسا کریں
اور میرے بچے کوڑی کوڑی کے لیے ترسا کریں
(۱۹۱۶ ، انشائے بشیر ، ۱۱۱).

ـــــ یَمَن / یَمَنی کس اشا / صف (ـــــ فت ی ، م) امذ.
عرب کے صوبہ یمن کا لعل جو نہایت سُرخ ہوتا ہے.

لعلِ یمن تراش کے بنوائے ہیں یہ ہونٹ
موتی ملے ہیں دانتوں کے تم کو عدن سے کیا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۰).

جو پرواز یہ لعلِ یمنی ہے شاد
اُڑی پھرتی کوئی ہیرے کی کنی ہے شاید

(۱۹۱۸ ، مطلعِ انوار ، ۱۲).

میں کسی کو خاک تک تیری نہ دوں
ایک اک ذرّے کے بدلے گر ملے لعلِ یمن

(۱۹۷۱ ، شیشے کے پیرہن ، ۹۸). [لعل + یمن (عَلَم) / + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَعل (۲) (فت ل ، سک ع) صف ؛ امذ.
رک : لال (۲) پیارا ، دلارا ؛ (مجازاً) بیٹا.

عمر نے بولے اے میرے لعل توں
دل اپنی صبوری سیتی ڈال توں

(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۳۸). والد نے جواب دیا ، میرے لعل! تم بھی سو رہتے تو اچھا تھا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۳۷).
[رک : لال (۲) جس کا یہ مورد ہے].

لَعل (۳) (فت ل ، سک ع) (الف) صف.
سُرخ.

سرگ تھے نکلیا چندر لعل لہو کے بھتر
سور چھپایا خنجر چندر دکھایا مکھن

(۱۵۱۸ ، لطفی (دکنی ادب کی تاریخ ، ۱۹)).

لرزتی تھی اُنھیں گھوڑیاں کے نعل تھے
جواناں کے لہو سوں تمام لعل تھے

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۹۲). پھر غصے سے چہرہ لعل کر کے دو ایک کو آنکھیں دکھائیں دو ایک کا منھ نوچ لیا. (۱۸۳۵ ، تحفۂ عندلیب ، ۷۵). لعل : یہ لفظ سرخ رنگ ... کے لیے مستعمل ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۵۰). (ب) امذ.
ایک سرخ رنگ کی چڑیا کا نر.

مونہہ بنائے آج کیوں بیٹھے ہو لڑکو سم و بکم
کیا لڑانے کو جو بھر سے لعل چھوڑے اوڑ گئے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۵۰). ایک چھوٹی سی سُرخ رنگ کی چڑیا کو بھی لعل کہتے ہیں. (۱۹۸۸ ، اردو ، کراچی ، ستمبر ، ۵۰).
[رک : لال (۱) کا غلط املا].

ـــــ باز امذ.
لال نام کی چڑیا پالنے اور لڑانے والا شخص. یہاں لفظ مرغباز صرف خروس بازوں سے غرض نہیں ہے بلکہ کبوتر باز اور لعل باز اور تیتر باز بھی شامل ہے. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۳).
[لعل + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

لَعلَڑی (فت ل ، سک ع ، فت ل) امث.
رک : لالڑی ، چھوٹا یاقوت.

کہاں ہے لبِ صاحب کی لعلڑی
کدھر ہیں وہ دندان دروں کی لڑی

(۱۸۵۹ ، حزنِ اختر ، ۱۱۸). [رک : لعل (۱) + ڑی ، لاحقۂ تصغیر].

لَعلی (۱) (فت ل ، سک ع) صف.
رک : لعلیں جو زیادہ مستعمل ہے ، لعل کے رنگ کا (نوراللغات).
[رک : لعل (۱) + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ لَعلی (۲) (فت ل ، سک ع) امث.
سرخی ، لالی.

تجھ لعل کی سرخی کنے یاقوتِ رُمّانی کدھر
اور اشک کی لعلی کنے لعلِ بدخشانی کدھر

(۱۵۶۳ ، حسن شوق ، د ، ۱۵۳).

او مشک تجھ کافور ہو لعلی جو تھی ہووے زعفران

(۱۶۳۵ ، تحفۃالنصائح (ترجمہ) ، ۱۲۳). [لالی رک کا غلط املا].

لَعلیں (فت ل ، سک ع ، ی مع) صف.
لعل کا بنا ہوا ، لعل کے رنگ کا ، سرخ.

کان کے آویزۂ لعلیں یہ کب ہے زلفِ یار
سانپ یہ پتھر چٹا ہے لیتا ہے پتھر کو چاٹ

(۱۸۳۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۳۲).

لب ہائے لعلیں ، رُخسارِ تاباں
یہ آگ شعلے ، یہ موجِ طوفاں!

(۱۹۳۶ ، نبضِ دوراں ، ۳۰). [رک : لعل (۱) + یں ، لاحقۂ نسبت].

لَعن (فت ل ، سک ع) امث ؛ امذ.
۱. پھٹکار ، (خدا کی) مار ، نفرین.

انوں کے دشمناں اوپر ازل تھے لعن واجب ہے
اگر ہوئے سمرقندی ، بخارائی و ملتانی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۳۶).

اور ہے لعنِ ملائک اُس اوپر
ہو پیہم لعنِ خلق اُس پر سربسر

(۱۷۹۲ ، تحفۃالاحباب ، باقر آگاہ ، ۳۵).

حبشِ دم کے معتقد تم ہو گئے شیخِ شہر کے
یہ تو البتہ کہ سُن کر لعن ، زَم کھانے لگا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۵۵). خطبوں میں جو لعن پڑھا جاتا تھا یک لخت موقوف کر دیا. (۱۸۹۰ ، سیرۃالنعمان ، ۲۶).

ہوتی تھی لعن آلِ رسولِ کریم پر
جاہل چڑھے تھے منبرِ خلقِ عظیم پر

(۱۹۳۸ ، روحِ انقلاب ، ۱۳). **۲. سخت و سُست ، زجر و توبیخ ، جھڑکی ، سرزنش (بیشتر طعن کے ساتھ).** کمینہ وہ شخص ہے جو شریعت کے حکم سے واقف ہو اور پھر رسم و رواج کی شرم سے یا لوگوں کے لعن و طعن کے ڈر سے اس کے کرنے میں تامّل کرے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۱ : ۱۳۵). [ع : (ل ع ن)].

ـــــ طَعن (ـــــ فت ط ، سک ع) امث.
لعنت و ملامت ، طعن و تشنیع ، سرزنش و نفرین ، زجر و توبیخ ، مذمّت ، بُرا بھلا کہنا. بادشاہ نے اس کی شکل کریہہ کو فال بد سمجھ کر اس پر لعن طعن کی. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۵۳).

بارہابار حضور نے ہر جانب سے اس پر لعن طعن کی۔ (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۸۸۹)۔ پردہ کا تھا کہ اُڑتا، قدرت پر لعن طعن ہوتی، نماز کی نقل اڑتی۔ (۱۹۳۶ء، ستونتی، ۱)۔ اکثر فلاسفہ کی عقلانہ کاوشوں پر اظہار ناراضگی اور لعن طعن کی گئی ہے۔ (۱۹۸۷ء، فلسفہ کیا ہے، ۲۳۶)۔ اف : کرنا، ہونا۔ [لعن + طعن]۔

لَعْنَت (فت ل، سک ع، فت ن) امث۔
۱. رک : **لعن، پھٹکار، نفرین**۔

یزید یان کا سو وقت آیا کرو لعنت یزید اوپر
سور کے گوہ میں داڑی موچھیاں سر بھی ڈبایا ہے

(۱۶۱۱ء، قلی قطب شاہ، ک، ۳ : ۵۶)۔ میں نے غصے میں چاہا کہ اس بت پر اور وہاں کے رہنے والوں پر اور ریت و رسم پر لعنت کہوں۔ (۱۸۰۲ء، باغ و بہار، ۱۸۸)۔ مجھ پر لعنت اگر میں اس سے ناراض رہتا۔ (۱۸۹۷ء، مکاتیب شبلی، ۱ : ۹۷)۔ جو عورت ہے ڈرے ایسے مرد پر لعنت اور پھٹکار ہے۔ (۱۹۰۱ء، الف لیلہ، سرشار، ۲۳)۔ ۲. **بُرا بھلا، سخت و سُست** (ماخوذ: فرہنگ آصفیہ؛ علمی اردو لغت)۔ ۳. **عذاب، مصیبت نیز ذِلت**۔ یہ لوگ ملک کے حق میں لعنت ہیں۔ (۱۹۱۵ء، فلسفۂ اجتماع، ۲۲۱)۔ غربت خواہ جسم کی ہو خواہ جان کی ایک لعنت ہے۔ (۱۹۸۸ء، تشبب، ۳۳۵)۔ [ع : (ل ع ن)]۔

---اُٹھانا محاورہ۔
مصیبت اُٹھانا، ذِلت برداشت کرنا۔

ذِلت عشق کے آگے، موئی عزت کیا ہے
مُئی لعنت بھی اُٹھانے کی ملامت کیا ہے

(۱۹۲۱ء، دیوان ریختی، ۸۶)۔

---اُللّٰه (---ضم ت، غم ا، ل، شد ل بمد) امث۔
اللّٰه کی لعنت، خدا کی مار، اللّٰه کا عذاب۔

ہی قدح سب پڑے ہیں اس جا پر
لعنتُ اللّٰه ان کے غوغا پر

(۱۷۱۳ء، فائز دہلوی، د، ۲۰۶)۔ [لعنت + اللّٰه (رک)]۔

---اُللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِین (---ضم ت، غم ا، ل، شد ل بمد، کس مج ہ، فت ع، ل، غم ا، سک ل، کس مج ذ، ی مع) فقرہ۔
(عربی فقرہ اردو میں مستعمل)، **جھوٹوں پہ اللّٰه کی مار (قرآن پاک کی آیت کا اقتباس)** (نوراللغات)۔

---بازی امث۔
(کسی پر) لعنت بھیجنا، کسی کو بُرا بھلا کہنا۔

ہرگز مت کر لعنت بازی مطلق مت کر عشقِ مجازی

(۱۸۱۳ء، مثنوی داستان رنگین، ۱۷۳)۔ [لعنت + ف : باز، باختن - کھیلنا + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---بَرہَدرَش / بزار پُشت کہاوت۔
اس کے باپ پر یا ہزار نسلوں پر لعنت (جامع الامثال)۔

---بَرسانا محاورہ۔
بہت زیادہ لعن طعن کرنا، بہت لعنت ملامت کرنا، پھٹکارنا۔
خود ممالکِ آفتابی کی رعیت اپنے تاجداروں پر لعنت برسانے لگی (۱۹۱۲ء، شہید مغرب، ۲۰)۔

---بَرسنا محاورہ۔
۱. **لعنت برسانا** (رک) **کا لازم، لعن طعن ہونا**۔ جس دنیا کے ہر کونے سے لعنت برسی، وہ تمہارا ایمان ٹھیرا۔ (۱۹۲۶ء، شہید مغرب، ۸۲)۔ ۲. **بے رونقی ہونا، اجاڑ ہو جانا**۔ اس کے چہرے پر لعنت برس رہی تھی۔ (۱۹۹۳ء، قومی زبان، کراچی، جولائی، ۹۷)۔

---بَرْپیچ (---فت ب، سک ر، ی مج) فقرہ۔
(متعلقہ معاملات و افراد میں سے) کسی پر لعنت، ہر ایک پر لعنت (صاف صاف کسی کا نام لینے کی بجائے مستعمل)۔ لعنت برپیچ ڈپٹی کلکٹری میں تو موقع ہی نہیں۔ (۱۸۹۹ء، رویائے صادقہ، ۲۹)۔ شیخ صاحب جب بالکل زچ ہو گئے تو بولے لعنت برپیچ، اچھا خیر جاؤ روپیہ آٹھ آنے شد نہ شد (۱۹۵۴ء، پیر نابالغ، ۳۲)۔

---بکارِ شیطان فقرہ۔
شیطانی کام پر لعنت ہو، خدا ایسے امر سے بچائے۔ اگر خدانخواستہ لعنت بکار شیطان کوئی قباحت کی بات یا دشمنوں کے کان بھرے بادشاہ تک بھی یہ بات پہنچ جائے گی، تو غلام سمجھ لے گا۔ (۱۸۳۵ء، حکایتِ سخن سنج، ۳۲)۔

---بھیجنا محاورہ۔
۱. **نفرین کرنا، بُرا بھلا کہنا، سرزنش کرنا نیز کوسنا، بد دعا دینا**۔ لوگ مرنے والے کنجوس پر لعنت بھیجتے تھے۔ (۱۹۱۳ء، انتخاب توحید، ۹۳)۔ بعض حضرات یوں تو ترقی یافتہ قوموں کی تہذیب اور علم و فن پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں لیکن اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم کے لیے ان ہی شیطانی ملکوں میں بھیجتے ہیں۔ (۱۹۸۳ء، فنون، لاہور، ستمبر، اکتوبر، ۲۶)۔ ۲. **کنارہ کشی کرنا، اجتناب کرنا، چھوڑنا**۔ پرچہ یاداباد نہیں کرتی ہے، لعنت بھیجی، چلو قصہ ختم ہوا۔ (۱۸۸۹ء، سیر کہسار، ۱ : ۷۱)۔

نام سے اپنے تمھیں غیر نے خط بھیجا ہے
نہ پڑھو پڑھے کرو ہاے کے لعنت بھیجو

(۱۹۰۵ء، داغ، یادگار داغ، ۱۶۳)۔ میں نے اپنے ارادے پر لعنت بھیجی۔ (۱۹۸۲ء، مری زندگی فسانہ، ۲۲۶)۔

---بھیجو فقرہ۔
ذکر نہ کرو، دفع کرو، چھوڑو، جانے دو۔ لعنت بھیجو مت لکھا کرو ایسے خط، میں نے مشورہ دیا۔ (۱۹۷۸ء، پرواز، ۱۷۵)۔ وہ بھی اس لیے کہ انسانی عقل مصلحت پسندی کو لعنت بھیجو، میں کسی بک بکیے چکر میں پڑ گیا ہوں۔ (۱۹۶۵ء، چوراہا، ۱۶۷)۔

---بھیجو نام نَہ لو فقرہ۔
ذکر نہ کرو، جانے دو (فیروز اللغات؛ علمی اردو لغت)۔

---پَڑنا محاورہ۔
نفرین ہونا، سرزنش ہونا، لعن طعن ہونا۔ کسی بدتر جانے ورود ہے یہ جس پر کوئی بھیجے اور ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی پڑے گی۔ (۱۹۹۲ء، اردونامہ، لاہور، اگست، ۹)۔

---پُکارْنا ف م ؛ محاورہ (قدیم).
رک : لعنت بھیجنا.

حکم ابلیس پر لعنت پکارو
کیا بندگی پھرا کر مو پر مارو

(۱۷۰۵ء، در مجالس، ۱۸).

---پھِٹْکار (---کس پھ، سک ٹ) امث.
رک : لعن طعن. سب نے ایک دوسرے پر لعنت پھٹکار شروع کر دی. (۱۹۳۹ء، اور انسان مر گیا، ۱۳۸). [لعنت + پھٹکار].

---جانْنا ف م ؛ محاورہ.
عذاب سمجھنا، ذلت جاننا.

جُھلس سکتے ہیں جو شعلوں سے کفر و دیں کی بستی کو
جو لعنت جانتے ہیں ملک میں فرقہ پرستی کو

(۱۹۷۹ء، جاں نثار اختر، تار گریباں، ۹۲).

---خُدا کس اضا (---ضم خ) امث.
خدا کی لعنت، خدا کی پھٹکار، خدا کی مار (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لعنت + خدا (رک)].

---خُدا کی امت ؛ فقرہ.
رک : لعنتُ اللہ، خدا کی مار. میں نے جب اسے دیکھا تو اس کے منھ پر تھوک دیا اور کہا لعنت خدا کی اسی منھ پر محبت کا دعویٰ تھا. (۱۹۱۳ء، محل خانہ شاہی، ۳۸).

---زَدہ (---فت ز ؛ د) صف.
ملعون، مردود، لعنت کا مارا (ماخوذ : مہذب اللغات). [لعنت + ف : زدہ، زدن - مارنا].

---کا شُرْوا پھٹ پھٹ کی روٹی کہاوت.
وہ رزق جو بے عزتی سے حاصل ہو، وہ روٹی جو سینکڑوں باتیں سنا کر اور طعنے سہنے دے کر کھلائی جائے. ہمارا کہنا تمھاری سمجھ میں نہ آیا، اب یہ لعنت کی روٹی پھٹ پھٹ کا شروا اچھا. (۱۸۸۳ء، سگھڑ سہیلی (فرہنگ آصفیہ، ۳ : ۱۹۲)).

---کا طَوق امذ. = طوقِ لعنت.
مراد : ذلت، پھٹکار، خواری، رسوائی، بدنامی، ذلت کی علامت یا بات. تم اس لعنت کے طوق پر مطمئن معلوم ہوتے ہو. (۱۹۵۱ء، حسن کی عیاریاں، ۹۱).

---کا طَوق پَڑْنا محاورہ.
ذلیل ہونا، رُسوا ہونا (جامع اللغات).

---کا طَوق پَہنانا / گَرْدَن میں ڈالْنا محاورہ.
ذلیل ٹھہرانا، رُسوا کر دینا، بدنام کرنا. اس ناسپاس نے اس کے کھانے میں زہر ملا دیا اور ہمیشہ کے لیے لعنت کا طوق اپنی گردن میں ڈالا. (۱۸۹۷ء، تاریخ ہندوستان، ۵ : ۵۸۲). ایمان، ضمیر کی کسوٹی پر لعنت کا طوق پہنا کر ٹھکرا دیتا ہے. (۱۹۲۱ء، گرداب حیات، ۳).

---کا طَوق پَہننا محاورہ.
لعنت کا طوق پہنانا (رک) کا لازم، ذلیل ہونا، بدنام ہونا. میں حضور کے دربار کا ایک ادنیٰ کتا، میں حضرت مولانا کی خاک سے بد تر، بندہ ہو کر آقا سے یہ کہتا، لعنت کا طوق نہ پہنتا. (۱۹۹۰ء، ظلمت نیم روز، ۳۸۵).

---کا طَوق مِلْنا محاورہ.
ذِلت حاصل ہونا، رُسوائی ہونا (جامع اللغات).

---کا مارا صف مذ.
۱. لعنتی، مردود (عموماً عورتیں بطور تکیۂ کلام یہ فقرہ کہتی ہیں).

ہر گھڑی لعنت کا مارا چھیڑ کے کرتا ہے شر
مردوے کے سر پہ رہتا ہے چڑھا شیطان اب

(۱۸۷۹ء، جان صاحب، د، ۲ : ۲۲۷). ۲. بدنصیب، بدبخت، شامت زدہ (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. بہت تھوڑا، بہت کم، بہت قلیل (نوراللغات).

---کَرْنا محاورہ.
۱. رک : لعنت بھیجنا، بُرا بھلا کہنا، کوسنا، بددعا دینا. شیطان ٹی ڈرے تیوں جھوٹے تی ڈرنا، جھوٹے کے منوں پر لعنت کرنا. (۱۶۳۵ء، سب رس، ۷۵). امت کے پچھلے لوگ اگلوں کو لعنت کریں. (۱۸۶۶ء، تہذیب الایمان (ترجمہ)، ۳۰۱). آپ نے نام لے کر کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی. (۱۹۱۳ء، سیرۃ النبیؐ، ۲ : ۲۸۷). ۲. ترک کرنا، چھوڑنا، کنارہ کشی کرنا، اجتناب کرنا.

کیا شاہزادہ سو لعنت یزان
چلیاں واں تھے عابد کا منزل تھا جاں

(۱۶۰۹ء، قطب مشتری (ضمیمہ)، ۱۸).

بول اس حافظاں کو اے بحری
کہ کرو لعنت اس تمام اپر

(۱۷۱۷ء، بحری، ک، ۱۵۵). یہواہ نے اپنے دل میں کہا کہ آدمی کے لیے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کروں گا. (۱۸۲۲ء، موسیٰ کی توریت مقدس، ۲۷). ایمان اس فریبی دنیا پر لعنت کر کے نکل گیا. (۱۹۰۹ء، خوبصورت بلا، ۱۸).

---کی جھوڑ ہونا محاورہ (قدیم).
رک : لعنت برسنا، بہت لعن طعن ہونا، مسلسل سرزنش ہونا، مسلسل برا بھلا کہا جانا. ہور اس چرسی پر لعنت کی جھوڑ ہوئی. (۱۷۶۵ء، دکھنی انوار سہیلی، ۳۴۴).

---کی روٹی پَھٹ پَھٹ کا شورْوا کہاوت.
رک : لعنت کا شروا پھٹ پھٹ کی روٹی (فرہنگ آصفیہ).

---گَری (---فت گ) امث (قدیم).
رُسوائی کا، بدنامی کا.

شمر کوں اس آہن کے پنجرے میں گھال
گلے میانے لعنت گری طوق ڈال

(۱۶۸۱ء، جنگ نامۂ سیوک، ۴۴). [لعنت + گر، لاحقۂ فاعلی + ی، لاحقۂ کیفیت].

ــــ لعنت فقرہ.
تم پر لعنت ہو (کسی کی مذمت کرنے کے موقع پر مستعمل)۔ عمر نے چیخ کر کہا : لعنت لعنت۔ (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۲۵)۔

ــــ ملامت (ـــ فت م ، م) امث.
زجر و توبیخ نیز برا بھلا ، سخت سست (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [لعنت + ملامت (رک)]۔

ــــ ملامت کا طوق پڑنا محاورہ.
بدنامی ہونا ، رسوائی ہونا۔ بادشاہ کو بھی بدنامی آوے اور ... گردن میں طوق لعنت ملامت کا پڑے۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۸۳)۔

ــــ ملامت کرنا محاورہ.
برا بھلا کہنا ، سخت سست کہنا ، ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا۔ اعرابی کو لعنت ملامت کرتا وہ بے چارہ شرمندہ ہوتا۔ (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۲۸)۔ اس کے دو ہی سبب ہیں یا فراق و درد اشتیاق یا افعال پر نفس کو لعنت ملامت کرتی ہے (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۷۲)۔ کوئی اپنی ذات پر اور کسی پر لعنت ملامت کرتا۔ (۱۹۱۵ ، پیاری دنیا ، ۵)۔ بعد میں بہت افسوس ہوا اپنے آپ پہ بہت لعنت ملامت کی۔ (۱۹۸۵ ، خیمے سے دور ، ۸۳)۔

ــــ ملامت ہونا محاورہ.
لعنت ملامت کرنا (رک) کا لازم ، سرزنش ہونا ، برا بھلا کہا جانا۔ میں اس دفعہ ضرور فیل ہو جاؤں گا ، پھر چاروں طرف سے لعنت ملامت ہو گی۔ (۱۹۸۰ ، لہریں ، ۹۳)۔

ــــ ہونا محاورہ.
لعنت کرنا (رک) کا لازم ، پھٹکار ہونا۔ کافروں پر خدا کی لعنت ہو۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۷۵۷)۔

ــــ ہے فقرہ.
شرمندہ کرنے یا اظہار نفرین کے موقع پر مستعمل۔ جو عورت سے ڈرے ایسے مرد پر لعنت اور پھٹکار ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳)۔ اس قابلیت کا کیا فائدہ ، لعنت ہے ایسی قابلیت پر۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۷۹)۔

لَعْنَتی (فت ل ، سک ع ، فت نیز سک ن) (الف) صف.
۱. ملعون ، مردود ، منحوس ، قابل لعنت ، جس پر پھٹکار برستی ہو ، پھٹکارا ہوا۔

مری ماں کے میں پیٹ میں جب اتھی
جو ہو دیو پر فتنہ و لعنتی
(۱۶۳۵ ، قصۂ بے نظیر ، ۸۸)۔

نہ تھا دل میں انکے جو کرنا حرام
کیا ظلم او لعنتی نے ہو کام
(۱۶۷۹ ، قصۂ ابو شحمہ ، ۱۷)۔ یہ کیا بھونڈی صورت ہے اور بدہیئت ، جل جائے یہ لعنتی۔ (۱۸۰۱ ، باغ اردو ، ۱۷۳)۔ اے لعنتی حرص تیرے لیے میرا بھائی تباہ ہوتا ہے۔ (۱۹۰۷ ، سفید خون ، ۲۸)۔ جھوٹی حدیثیں سنانے والا بھی لعنتی اور گنہ گار ہوتا ہے۔ (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۶۰۱)۔ ۲. شامت زدہ ، بدنصیب (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔ (ب) امث۔ رک : لعنت ، پھٹکار۔

لعنتی رات دن کی سہتے ہیں
دونوں خوش خوش وہاں پہ رہتے ہیں
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۹۷۵)۔

خدا کے حکم سے شیطاں نے جو کیا انکار
اسی سے اس کے گلے میں ہے لعنتی کا ہار
(۱۸۷۳ ، تہذیب النسا ، ۳۲)۔ [لعنت + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

ــــ طوق پہننا محاورہ.
رسوا ہونا ، بدنام ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ــــ کے طوق گلے میں ڈالنا محاورہ.
رک : لعنت کے طوق گردن میں ڈالنا۔ وہاں تو سارا کنبہ پوری عقل اور بھرا جلسہ ، لعنتی کے طوق گلے میں ڈال رہا تھا۔ (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۱۰۹)۔

ــــ مارا صف مذ.
رک : لعنت کا مارا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

ــــ ملامتی دینا محاورہ.
رک : لعنت ملامت کرنا ، ذلیل کرنا ، شرمندہ کرنا۔ کیسی اپنے جی میں پشیمان ہوئی اور کیسی اپنے تئیں لعنتی ملامتی دی۔ (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النسا ، ۱۹۸)۔

لَعْنَتِیاں (فت ل ، سک ع ، فت نیز سک ن ، کس ت) امث ، ج.
رک : لعنتی (ب : امث) کی جمع ، لعنتیں ، پھٹکاریں ، کوسنے ؛ تراکیب میں مستعمل۔

ــــ پڑنا محاورہ.
لعنت ملامت ہونا ، بددعا ہونا ، کوسنے ملنا۔ حویلی حویلی گھر گھر کوسنے لعنتیاں ہی پڑتی رہتیں۔ (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۱۵)۔

ــــ دینا محاورہ.
لعنت ملامت کرنا ، برا بھلا کہنا ، طعن و تشنیع کرنا۔ سب لعنتیاں دینے لگے کہ باوجود اس خاطرداری کے یہ کیا حرکت ان سے ظہور میں آئی۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۷۷)۔ ہزاروں بلکہ لا کھوں لعنتیاں دینے کے بعد بھی خالہ اماں ٹولی نہ بیٹھیں۔ (۱۹۳۷ ، ہم اور تم ، ۱۶)۔

لَعُوب (فت ل ، و مع) صف.
کھلنڈرا ، شوخ ، خوش طبع۔

سجاح و قلوپطرہ کے رنگ ڈھنگ
طروب و لعوب و خلوب و خئون
(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۱۲۳)۔ [ع : (ل ع ب)]۔

لَعُوق (فت ل ، و مع) امذ.
(طب) چاٹنے کی میٹھی دوا بصورت لگدی ؛ جیسے : لعوق سپستاں وغیرہ (انگ : **Lincture**)۔ معجون اور لعوق کے قوام میں یہ فرق ہے کہ معجون کے قوام سے لعوق کے قوام کو نرم کرتے ہیں (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۰۱)۔ جیسا ست پاتھی ،

بنا گھوڑا ، عورت نام کی معشوق جیسے املتاسی لعوق ۔ (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۴). نیم کے کونپل کا لعوق بنا کر چاٹے. (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۱۶۸). [ع : (ل ع ق)].

لَعِین (فت ل ، ی مع) صف.

ملعون ، مردود ، لعنتی ، دوزخی ، پھٹکارا ہوا.

لعین ایک بدبخت را کس ہے یاں
بکڑتا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۴). اوس ملعونہ نے دو ملعون فیلے اپنے سے پیدا کیے کہ ایک کا نام شیث لعین اور دوسرے کا دردان ملعون کہ ابن ملجم لعین کے ساتھ مددگار اور رفیق رہیں. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۸۳).

رات دن پڑھتا پھرے ہے اے لعین
اُس کی اُس کے گھر میں اُس کی اس کے گھر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۶).

بانو پکاری تھی یہ کیا کرتا ہے لعیں
پیاسا ہے تین روز سے حیدر کا جانشیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۲).

ایک کہتا تھا کہ بھارت کو کیا تو نے بھرشٹ
ایک کہتا تھا خر دجّال ہے تو اے لعیں

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۹). [ع : (ل ع ن)].

لُغات (ضم ل) امذ ؛ امث.

۱. لغت بمعنی لفظ کی جمع الفاظ.

اجناس کے فرد پر یہ اجتا کیسا
یاں امر لغات کا گرجتا کیسا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۹۲). خواجہ صاحب کی زبان صحتِ لغات کے اعتبار سے شیخ صاحب کی زبان کو نہیں پہنچتی تھی. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۲ : ۱۸۱).

شیخ پر گو کہ رشک آتا ہے
اونٹ کے سو لغات جانتے ہیں

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۸۷). ہم عربی ، فارسی یا انگریزی الفاظ کی جگہ اس میں علاقائی زبانوں کے لغات سے کام لیں ، کیونکہ ان کا حق بدیسی الفاظ پر مرجح ہے. (۱۹۸۹ ، اُردو نامہ ، لاہور ، جون ، ۲۵). **۲. وہ کتابیں جن میں الفاظ کے معانی وغیرہ حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج ہوں ، فرہنگیں ، ڈکشنریاں ، الفاظ و معانی کی کتابیں ، لغتیں.** اب حضور تو لغات پھر پڑھ جائیں گے مگر اس کی صورت نہ دیکھیں گے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۶۸۱). ڈاکٹر گلکرسٹ کی لغات میں بہت سے ایسے لفظ ملیں گے جن کا رواج اب نہیں رہا. (۱۹۷۳ ، لغتِ کبیر اُردو ، ۱ : ۲۲). [لغت (رک) کی جمع].

ـــ اَضْداد کس اضا(بــــ فت ا ، سک ض) امذ ؛ ج.

وہ الفاظ جو متضاد معنی دیتے ہیں جیسے عربی میں مولاً بمعنی مالک بھی ہے اور بمعنی غلام بھی. قالقسط میں لفظ قَسَطَ قسط بقسط سے ماخوذ ہے ... یہ لغاتِ اضداد میں سے ہے. (۱۹۳۶ ، قصیدۃ البردۃ (ترجمہ) ، ۲۵۹). بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو بیک وقت متضاد معنی دیتے ہیں ، علم اللغات میں ایسے الفاظ کو لغاتِ اضداد کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، لسانی و عروضی مقالات ، ۷۲). [لغات + اضداد (رک)].

لُغاتْچَہ (ضم ل ، سک ت ، فت چ) امذ.

لغات (رک) کی تصغیر ، الفاظ و معانی کی چھوٹی کتاب. تحقیق و تلاش میں جو کتابیں پڑھی گئیں ان میں سے مندرجہ ذیل ... قابل ذکر ہیں ، طبی لغاتچہ : مطبوعہ دہلی پرنٹنگ پریس. (۱۹۳۹ ، اصطلاحات پیشہ وراں ، ۱ : ۵). [لغات + چہ ، لاحقۂ تصغیر].

لُغاتی (ضم ل) صف.

لغات (رک) سے منسوب ، لغات کا. لغوی اور لغاتی معانی میں ایک فرق بدستور قائم رہتا ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۳۰). [لغات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُغاتِیَت (ضم ل ، کس ت ، فت ی) امث.

لغاتی ہونے کی حالت ، لغاتی ہونا. فی الحقیقت استعارتی معانی کی لغاتیت کو استعارے کے تحویلی سانچے میں ہی تلاش کیا جاسکتا ہے. (۱۹۶۹ ، شعری لسانیات ، ۴۰). [لغات + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لُغارِثْم (ضم ل ، کس ر ، سک ث) امذ.

ریاضی کی ایک جدول ، حاشیہ. مثلثوں کے حل کرنے میں عموماً لغارثم کا استعمال کیا جاتا ہے. (۱۹۶۹ ، علم الافلاک ، ۷۸). [انگ : Logarithm کا معرّب].

لَغام (فت ل) امث (قدیم).

(عو) رک : لگام.

دی کلا دل گیان کا جارا کھلا ایمان کا
لغام دے خوش دھیان کا رک باند اپنے دار توں

(۱۶۰۹ ، شہباز (اردو ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۱۹۵۰ء ، ۲۷)).

وو شہسوار ہے توں جو پون کوں تیزی کر
پھرائے ران میں اپنی بغیر لغام کرے

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۸۷). [لگام (رک) کا بگاڑ].

لَغامی دینا محاورہ (قدیم).

رک : لگام دینا.

توں دے لغامی ، عقل لات کر
فہم پاولیاں سوں چلا داٹ کر

(۱۶۰۳ ، ابراہیم نامہ ، عبدل ، ۱۰).

لِغایَت/لِغایَہ (کس ل ، فت ی) م ف.

تک ، اُس سرے تک ، آخر تک ، انجام تک. فیصلجات صدر شرق کے ابتدائے ۱۷۹۲ء سے لغایت آخر ۱۸۳۶ء ... اُردو زبان میں ترجمہ کر کر چھاپہ کروں. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکتوبات ، ۵). لارڈ ہارڈنگ بھی جو ۱۹۱۱ء لغایہ ۱۹۱۵ء وائسرائے ہند تھے ، مثل اپنے دادا کے ہند میں نیک نام و ممدوح خلائق ہیں. (۱۹۲۶ ، حیات فریاد ، ۴۰۱). پوری فصل اواخر جون لغایۃ اواخر ستمبر آموں کی ترسیل اور استقبال میں گزرتی. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۳۷). [ع : ل (حرفِ جار) + غایہ ـ غایت (رک)].

لُغَت (ضم ل ، فت غ) امذ ؛ امث.
۱. **(کسی زبان کا) لفظ ، (عموماً) وہ لفظ جس کے معنی متعین اور قابلِ اندراج ہوں.**

حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشقِ مجازی ہے
وو بانے شرح میں مطلب ، نہ بوجھے جو متن ہرگز

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۹۲). عربی و فارسی کی لغتیں اصطلاحیں جانتا تو بہت سی بھر دیتا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۹). خیرالنسا: میں شہر والیوں کے لغت کم سمجھتی ہوں ، پہلے یہ تو فرمائیے کہ سلیقہ کہتے کس کو ہیں. (۱۸۷۳ ، بنات النعش ، ۱۷۸). اس کی شہادت میں کبیر کی نظمیں موجود ہیں جن میں فارسی کے لغت بھرے ہوئے ہیں. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۳). لفظ الیاس میں دوسرا لغت الیاسین ہے ؛ جیسے : اسمٰعیل سے اسمٰعین. (۱۹۶۸ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۱۳). ۲. **کسی زبان کے وہ اصوات و کلمات جن کے ذریعے آدمی اپنا مطلب ادا کرے بولی ، زبان.** پیدا کیا ہم نے فرشتے کو ... کہ ندا کرے تجھ سے بہ لغت اوس کے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۲۷۶). کیا! یامیو ، یامیو ، خاصے ہیے ، کیا دلندیزی لغت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۳۹).

واعظ بہشت و بزمِ حسیناں کو ایک جان
تیرا لغت وہ ہے یہ مری اصطلاح ہے

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۳۱۸). چند صحابہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو ابن عباس کے پاس چلیں وہ ہم سب سے زیادہ لغتِ عرب کو جاننے والے ہیں. (۱۹۹۳ ، اردونامہ ، لاہور ، جولائی ، ۱۲). ۳. **(کسی زبان کے) لفظوں کی فرہنگ جو حروفِ تہجی وغیرہ کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہو ، ڈکشنری.**

پھر طُرفہ ہے یہ کہنا اگر ہے نہ چارہ طاق
پس کیوں لکھا لغت میں عناصر کو چار طاق

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۳۱). یہ رموز اس قدر فراہم ہو گئے کہ اب ان کا پورا ایک لغت تیّار ہو سکتا ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، لکھنؤ ، جنوری ، ۷۰). ترقی اردو بورڈ کی داغ بیل ڈالی گئی جس نے اردو کی عظیم لغت تیار کرنے اور اس کو شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا. (۱۹۷۸ ، پاکستان کے تہذیبی مسائل ، ۵۶). [ع : (ل غ و)].

---بازی امث.
موٹے موٹے اور بڑے بڑے دقیق اور مشکل الفاظ استعمال کرنا. فقط لفاظی اور لغت بازی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۶۸). [لغت + ف : باز ، باختن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---تَراش (---فت ت) صف.
دقیق اور مشکل الفاظ بولنے اور گھڑنے والا ، لفّاظ ، لسّان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لغت + ف : تراش ، تراشیدن - کترنا ، چھانٹنا].

---تَراشْنا محاورہ.
نئے نئے الفاظ و محاورات وضع کرنا ، نئے معنی پہنانا ، لفاظی کرنا ، انوکھے اور غیر مانوس الفاظ استعمال کرنا.

یہاں سے چل رفو چکّر ہو ، اس کہنے پہ مرتا ہوں
لغت پہ جب نیا تیرا تراشا یاد آتا ہے

(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، رنگین ، ۱۶۷).

---تَراشی (---فت ت) امث.
الفاظ سازی ، لغت تراشنا ، مشکل الفاظ استعمال کرنا (علمی اردو لغت ؛ جامع اللغات). [لغت تراش + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---جھاڑْنا محاورہ.
علمیت جتانا ، قابلیت دکھانا غیر مشہور اور مشکل الفاظ استعمال کرنے پر طنزاً مستعمل) (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---چھانْٹنا محاورہ.
متروک یا غریب الفاظ استعمال کرنا نیز علمیت جتانا.

بوسیدہ لغت چھانٹے ہے ، اللہ کرے پڑ جائیے
اے شیخ تری عقل کے فرہنگ میں کیڑا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸).

کسی اور ہی سے ہے یہ جگت
کہیں اور ہی چھانٹیے یہ لغت

(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاض سحر ، ۱۸۳).

---داں امذ.
لغت کو جاننے والا (مہذب اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لغت + ف : داں ، دانستن - جاننا].

---دانی امث.
لغت جاننا ، لغت سے آشنائی (علمی اردو لغت). [لغت داں + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ڈھالْنا محاورہ.
لفظ بنانا ، لفظ گھڑنا ، مشکل لفظ استعمال کرنا.

مصلحت نے وہ لغت ڈھالے ہیں
لفظ معنی سے جدا ہے یارو

(۱۹۶۳ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۳۰).

---ساز امذ.
لغت بنانے والا ، فرہنگ تیار کرنے والا ، لغت نویس.

نہ اس کے معنی نہ اس کا مفہوم جانتے ہیں
اے لغت ساز ، اہلِ دانش کا سہو معصوم جانتے ہیں

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۴۳). [لغت + ف : ساز ، ساختن - بنانا]

---سازی امث.
لغت ساز (رک) کا کام ، لغت تیّار کرنا ، لغت نویسی. واحد منصوبہ جو اسے دیا گیا وہ لغت سازی کا تھا. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۹۰). [لغت ساز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---سے خارج ہونا محاورہ.
(لفظ کا) متروک ہونا ، ترک کیا جانا ، استعمال میں نہ آنا. اب علّے کا لفظ آج کی لغت سے خارج ہوا اب تمبروں اور بلا کون کا رواج ہے. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۱۵).

ـــ گڑھنا / گھڑنا محاورہ.
رک : لغت تراشنا ، اپنی طرف سے لفظ بنانا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ـــ مُرَتَّب کَرْنا محاورہ.
کسی زبان کے الفاظ و محاورات وغیرہ کو ترتیب دے کر فرہنگ تیار کرنا. تاریخی اصول پر اور لغت ترتیب کرنے کے لیے لازم تھا کہ اردو کے تمام ذخیرۂ کتب تک رسائی حاصل ہو. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۰).

ـــ نِگار (ـــ کس ن) امذ.
کسی زبان کے الفاظ و محاورات کو ترتیب دے کر کتابی شکل دینے والا ، لغت لکھنے والا ، لغت نویس. لسانی مسائل کو چھیڑنا لغت نگاروں اور لٹریچر میں دلچسپی رکھنے والوں کا کام ہے. (۱۹۶۳ ، اصولِ اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۴). بعد کے لغت نگاروں نے ان سے بھی خاطر خواہ استفادہ کیا. (۱۹۹۴ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۰). [لغت + ف : نگار ، نگاشتن ـ لکھنا].

ـــ نِگاری (ـــ کس ن) امث.
لغت نگار (رک) کا کام یا منصب ، لغت نویسی. گیارھواں باب ان کی لغت نگاری سے متعلق ہے. (۱۹۸۲ ، امیر مینائی اور ان کے تلامذہ ، ۱۰). ان بااصول لغتوں کے ہوتے ہوئے بھی اصول لغت نگاری نہ سیکھے. (۱۹۹۴ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۰). [لغت نگار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ نَویس (ـــ فت ن ، ی مع) امذ.
رک : **لغت نگار.** یہ معاملہ زیادہ تر لغت نویسوں کا ہے جو ہر لفظ کے ماتھے پر صدیوں کے آئینہ میں شکنیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں. (۱۹۷۶ ، نوازن ، ۲۹۷). [لغت + ف : نویس ، نوشتن ـ لکھنا].

ـــ نَویسی (ـــ فت ن ، ی مع) امث.
لغت نویس (رک) کا کام یا منصب ، لغت لکھنا. کسی زبان کی ترویج و اشاعت میں لغت نویسی کا جو حصّہ ہے ، محتاجِ بیان نہیں. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۹۷). اس ادارے اور اس لغت نویسی ... کو چلنے نہیں دیں گے. (۱۹۹۴ ، افکار ، کراچی ، مارچ ، ۲۲). [لغت نویس + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُغْتا (ضم ل ، سک غ) امذ.
نیا وضع کیا ہوا لفظ ، نیا وضع کیا ہوا کوئی محاورہ یا لفظ ، اجنبی ، غریب یا نامعتبر لفظ. یہ ہوڈر کیا شے ہے یہ نیا لغتا ہے کوئی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۰۷). [لغت + ا ، لاحقۂ تحقیر].

لُغَتی (ضم ل ، فت غ) صف.
لغت (رک) سے منسوب ، لغت کا ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ اَلفاظ (ـــ فت ا ، سک ل) امذ ، ج.
لغت کے مطابق لفظ ، قاعدوں کے مطابق درست لفظ ؛ (مجازاً) مشکل ، دقیق (لفظ). ادب پاروں سے الفاظ کا ذخیرہ اکٹھا کر کے لغتی الفاظ منتخب کرنے پڑتے ہیں. (۱۹۸۹ ، نذرِ مسعود ، ۳۷۳). [لغتی + الفاظ (رک)].

ـــ مَعْنی (ـــ فت م ، سک ع) امذ ، ج.
لغوی معنی ، الفاظ کے بنیادی معنی ، (مجازی معنی کے مقابل). میرا شوق الفاظ کے لغتی معنی کا اسیر نہیں. (۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۷). [لغتی + معنی (رک)].

لَغْز (فت ل ، سک غ) (الف) صف.
پھسلتا ہوا ، ٹھوکر کھاتا ہوا (پلیٹس). (ب) امذ. **پھسلنا ؛ گرنا ، ٹھوکر کھانا** (پلیٹس). [ف : لغزیدن ـ پھسلنا سے].

لُغُز (ضم نیز فت ل ، سک نیز فت غ) امث.
۱. **چیستان ، پہیلی.**

کبھی میں حلِ معمّا و لغز میں ذی ہوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحبِ خبرت

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۳۱۲). ۲. **جنگلی چوہے یا خرگوش کا بھٹ** (فرہنگ آصفیہ). [ع].

لَغْزاں (فت ل ، سک غ) صف.
لرزتا ہوا ، پھسلتا ہوا.

مستیِ بے کیف و کم حُسنِ رُخ جانا نہ تھا
تندیِ صہبا سے لغزاں ضبط کا پیمانہ تھا

(۱۹۳۶ ، لبیب سموری ، آتشِ خنداں ، ۱۳۴). [ف : لغزیدن ـ پھسلنا ، لرزنا سے حالیۂ ناتمام].

لَغْزِش (فت ل ، سک غ ، کس ز) امث.
۱. **پھسلن ، رپٹن.**

برہ کی پینٹھ میں اے گرم رو لغزش سوں ڈرتا رہ
اوٹھے نہیں برق جوں گر کر قدم جسکا پھسل جاوے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۶۱). اوترتے وقت پائے مبارک نے لغزش کی اور سر و دوش مبارک پر نہایت ضرب شدید آئی. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۱۲). اگر کسی ہموار زخم پر گرتی ہے لغزش نہیں کرتی. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۵۷۵).

جہاں جا بیٹھے اوٹھے نہ تا حشر اوس کے کوچے سے
گرا دے جس جگہ لغزش پڑے رہیے وہیں برسوں

(۱۹۰۳ ، نظم نگاریں ، ۹۸). ۲. **ڈگ ، قدم ، مسافت.**

پائے طلب کے واسطے کوئی نئی زمیں بنا
وادیِ مہر و ماہ تو لغزشِ نیم گام ہے

(۱۹۳۶ ، ظہور آوارہ ، ۱۰۹). ۳. (ا) **لرزش ، پھسلن ، لڑکھڑاہٹ ؛ (مجازاً) عدم استقلال ، جگہ سے ہٹنا.**

ہر قدم پر ہیں رہِ عشق میں لاکھوں لغزش
وو ہی نبھتا ہے کوئی گام جو ہشیار چلے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۶۸).

کس طرح لغزش ہو پائے استقامت کو ترے
شمع ساں محفل میں تیری ہے قدم سے سر لگا

(۱۸۳۸ ، شاہ نصیر ، چمنستانِ سخن ، ۴).

زنجیر سے ہر گام پہ لغزش ہوئی پا کو
چھوڑا نہ مگر سلسلۂ صبر و رضا کو

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۳۱۸). شاہنشاہ کی آواز میں لغزش پیدا ہو گئی. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۴ : ۳۱۹).

کہیں راستے کی گرد نے نظر کو دُھندلا ، تصوّر کو داغ دار ، قدم کو لغزش پر آمادہ نہیں کیا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پابہ جولاں چلو ، ۷). (ii) ٹھوکر. اگر عورت چاہتی تو اپنے قدم کی ادنیٰ سی لغزش سے وہ اس اتفاق کا سارا شیرازہ درہم برہم کر سکتی تھی. (۱۹۱۶ ، گہوارۂ تمدن ، ۱۷۹). ۳. خطا ، نسیان ، **بُھول چُوک.** جس جگہ لغزشِ قلم نظر پڑے وہاں قلم اصلاح بہتر ہے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۱۵).

قائلِ احمد ہے سم کو لغزش کیسی
کیا وہ بہکے گا جو مستِ مے وحدت ہو گا

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۳۳). تقاضائے بشریت کچھ لغزشیں سرزد ہوئیں (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۸۱). جنرل کی معمولی سی لغزش کی پاداش میں شہزادی کو فرانس سے اور جنرل کو کابینہ سے نکلنا پڑا. (۱۹۸۸ ، تذکرۂ استخبارات ، ۲۷۲). ۵. **بے راہ روی ، گمراہی.** پادشاہ ... کی لغزش کو کون درست کرے گا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۲۹۳). اس میں میرے والدین کی کچھ لغزش تو نہیں. (۱۹۲۲ ، گردابِ حیات ، ۱۷). آدم کی لغزش معاف ہوئی. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۹۲). ۹. **(مجازاً) نقص ، عیب ، غلطی ، بہکنا.**

اے بحرِ قِ الحقیقت کامل ہو اپنے فن میں
آواز میں ہے رعشہ لغزش نہیں سخن میں

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۵۷). میرے کلام میں روانی ضرور ہے مگر لغزشوں سے خالی نہیں. (۱۹۸۳ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ۲۲۳). ۷. **خلاف بیانی ، بیان یا قول میں فرق** (فرہنگِ آصفیہ). [ف : لغزیدن ـ لغزش کرنا ، رپٹنا ، پھسلنا کا حاصل مصدر].

ـــــ آ جانا/آنا محاورہ.
۱. **پھسلنا ، رپٹنا ، بہکنا ؛ گمراہ ہونا ؛ لڑکھڑانا ؛ ڈگمگانا ؛ کانپنا ؛ اظہار یا بیان میں فرق آنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **لڑکھڑاہٹ پیدا ہونا ، لرزش ہونا ، استقلال میں فرق آنا ، ثابت قدم نہ رہنا.** ہمارے سپاہیوں کے پائے ثبات میں لغزش آ گئی ہے. (۱۹۷۷ ، میں نے ڈھاکہ ڈوبتے دیکھا ، ۱۲۵).

ـــــ پا کس اضا ، امث.
پانو کی جنبش ، قدم ڈگمگانا ، پانو کی لڑکھڑاہٹ ، غلط روی.

جوں اشک ایک لغزشِ پا میں گئے ہیں پار
ہستی سے تابہ نیستی چنداں سفر نہیں

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۱۲).

کیف میں اک لغزشِ پا کلکِ گوہربار کی
اضطراری ایک جنبش سی لبِ گفتار کی

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۵۷).

ہاں خبردار! کہ اک لغزشِ پا سے بھی کبھی
ساری تاریخ کی رفتار پلٹ جاتی ہے

(۱۹۷۶ ، جاں نثار اختر ، سکوتِ شب ، ۹۹). [لغزش + پا (رک)].

ـــــ دینا ف م ، محاورہ.
بہکانا ، گمراہ کرنا ، بھٹکانا ، لڑکھڑا دینا ، اپنی جگہ سے ہلانا ، استقلال میں فرق ڈالنا ، اپنی جگہ قائم نہ رہنا. تو شیطان نے جنت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے اُنہیں الگ کر دیا. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خاں بریلوی ، ترجمۂ قرآن ، ۱۰). شیطان نے ہر مرتبہ آپ کے قدموں کو لغزش دینے کی کوشش کی. (۱۹۳۱ ، مسیح اور مسیحیت ، ۳۰۷).

ـــــ کَر جانا محاورہ.
بہک جانا ، بھٹک جانا ، غلطی کرنا. اچھے اچھے منتی و مقتدر ناول نویسوں کے قلم لغزش کر جاتے ہیں. (۱۹۳۱ ، ادیبہ ، ۲۰۰).

ـــــ کَرنا محاورہ.
۱. **ہلنا ، جنبش کرنا نیز پھسلنا.** اوترتے وقت پائے مبارک نے لغزش کی اور سر و دوشِ مبارک پر نہایت ضرب شدید آئی. (۱۸۳۵ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۲۱). ۲. **غلطی کرنا ، خطا کرنا ، بھول چوک ہو جانا.** اس میں بھی ایک سے زیادہ موقع پر لغزش کی ہے. (۱۹۳۶ ، شیرانی ، مقالات ، ۱۰۷). ۳. **ڈگمگانا ، لڑکھڑانا ؛ گمراہ ہونا ، بہکنا.**

رفتہ رفتہ آ گئے اقبال آدابِ سفر
اوّل اوّل میرے قدموں نے ذرا لغزش تو کی

(۱۹۸۱ ، مضراب و رَباب ، ۲۰۹).

ـــــ کھانا محاورہ.
۱. **لرزنا ، ہلنا نیز جگہ سے ہٹنا.** مصوّر کا قلم بسا اوقات لغزش کھا جاتا ہے. (۱۹۸۱ ، قرشِ دوستان ، ۸۷). ۲. **بہکنا ، بھٹک جانا ، گمراہ ہونا.** لغزش کھانے والے کے لیے کوئی نہ کوئی رحم کرنے والا ہے. (۱۸۸۸ ، تشنیف الاسماع ، ۳۳). جو کبھی بدنصیبی سے اُنہوں نے اس کوچے میں قدم رکھا تو پہلے ہی قدم میں لغزش کھائی. (۱۹۲۹ ، چند ہم عصر ، ۱۲۰). اُنہوں نے مشرق کے اخلاقی زاویے سے مغرب کو دیکھا چنانچہ نہ ان کی نگہہ میں شوخی پیدا ہوئی اور نہ ان کے قدم نے لغزش کھائی. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۸۵).

ـــــ گہ امث.
ٹھوکر کھانے کی جگہ ، گمراہ ہو جانے کا مقام. لیکن یہاں ایک لغزش گہ بھی ہے ، جس سے اہلِ ہوش کو باخبر رہنا چاہیے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۶۳۹). [لغزش + گہ (رک)].

ـــــ مَستانہ کس صف (ـــ فت م ، سک س) امث.
مستی کی حالت میں لڑکھڑاہٹ ، نشے میں بہک جانا.

آتا ہے وہم لغزشِ مستانہ دیکھ کر
پڑتے ہیں نامہ بر کے ہزاروں قدم غلط

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۱۱).

لیڈر تو نام ہے قلمِ احتساب کا
لیکن قلم میں لغزشِ مستانہ چاہیے

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۱۷). تخیل کا ... اثر دل و دماغ دونوں پر ہوتا ہے ... وہ جذب و شوق کی ایک لغزشِ مستانہ ہے ، عقل و شعور کا ایک حسین ارتعاش ہے. (۱۹۸۳ ، ادب اور ادبی قدریں ، ۲۱). [لغزش + مستانہ (رک)].

ـــــہو جانا محاورہ.
لغزش کرنا (رک) کا لازم ، غلطی یا گناہ سرزد ہونا ، بہک جانا. اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے تو بڑے بڑوں سے لغزش ہو جاتی ہے. (١٩٣٦ ، راشدالخیری ، تربیت نسواں ، ٢٠٣).

ہوئی ہے روز ازل یہ لغزش کہ ایک انسان ہو گئے ہم
مگر حکومت نہ یہ سمجھ لے کہ اس کے مہمان ہو گئے ہم

(١٩٧٦ ، سید محمد جعفری ، شوخیٔ تحریر ، ٣٥).

لَغزِشی (ـــــفت ل ، سک غ ، کس ز) صف.
لغزش (رک) سے منسوب یا متعلق ، لغزش کا. باقی سروں کو ایک مانند لغزشی ہے کہ اس کو اہل ہند سُرت کہتے ہیں. (١٨٥٦ ، فوائد الصبیان ، ١٧٠). [لغزش (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَغزِیدَہ (فت ل ، سک غ ، ی مع ، فت د) صف.
پھسلا ہوا ، لڑکھڑایا ہوا.

وہ کیا آئے مری خلوت میں میخانہ چلا آیا
نظر خوابیدہ خوابیدہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

(١٩٧٥ ، مضراب ، ٧٧). [ف : لغزیدن ـ پھسلنا ، لڑکھڑانا ، ڈگمگانا سے اسم مفعول].

ـــــپا صف.
وہ جس کے پانو کانپ رہے ہوں ، ڈگمگاتے ہوئے پانو والا ، ڈانواڈول.

کہیں منزل سے رہ جاؤں نہ یارب
شکستہ دل بھی ہوں لغزیدہ پا بھی

(١٩٧٠ ، باقی صدیقی ، زاد سفر ، ٥٥). [لغزیدہ + پا (رک)].

ـــــپائی امث.
پانو کانپنا ، لڑکھڑاہٹ. حقیقت یہ ہے کہ اسٹیج کا خوف ہی نہیں کچھ ہے تو حواس کی لغزیدہ پائی ہے. (١٩٧٥ ، شورش کاشمیری ، فن خطابت ، ٥١). [لغزیدہ پا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لَغْو (فت ل ، سک غ) صف.
١. بیہودہ ، پوچ ، واہیات ، بے فائدہ ، واہی تباہی ، بکواس (شخص ، شے یا بات وغیرہ).

او نہ جنت میں سنیں گے جنتی
حرف لغو و کذب و باطل کو کبھی

(١٧٨٠ ، تفسیر مرتضوی ، ٩٠).

عمر گئی لغو سب وقت بہت کم ہے اب
کچھ نہ کیا ہائے ہائے بیاں کچھ تو کیا چاہیے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٣ ، ٢). مرزا کو کہ ... بہت مغلوب الغضب تھا ، بادشاہ نے جو مذہب الٰہی بنایا تھا اس کو لغو و بیہودہ جانتا تھا. (١٨٩٧ ، تاریخ ہندوستان ، ٥ : ٨٩٠).

کہتا ہوں شہپار میں خود کو جو سلطان سخن
درحقیقت میرا دعویٰ لغو و لایعنی نہیں

(١٩٨٢ ، ط ط ، ١٥). ٢. (فقہ) **باطل ، فسخ**. غلام مذکور دو تہائی بدل کتابت فی الحال ادا کر دیوے اور باقی ایک تہائی اپنی میعاد تک دیتا رہے... یہ نہ کرسکے تو غلام بن جاوے یعنی عقد کتابت کو لغو کر دیوے. (١٩٦٧ ، نورالہدایہ ، ٣ : ٢٠). ٣. (أ) (فقہ) **ایک طرح کی قسم کہ کسی گزرے ہوئے امر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر کھا لی جائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو.** لغو قسم کے دو معنی ہیں ، ایک تو یہ کہ کسی گذری ہوئی بات پر جھوٹی قسم بلا ارادہ نکل گئی یا نکلی تو ارادے سے ، مگر اس کو اپنے گمان میں صحیح سمجھتا ہے. (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ٣٩٠). (أأ) (فقہ) **وہ قسم جس پر کفارہ نہ ہو.** اس معنی کے لحاظ سے لغو غموس کو بھی شامل ہے ، کہ اس میں اگرچہ گناہ ہوتا ہے لیکن کفارہ نہیں آتا. (١٩٦٩ ، معارف القرآن ، ١ : ٣٩١). [ع].

ـــــبات امث.
بے ہودہ بات ، فضول گفتگو. تمہارا یہ سمجھنا کہ اس کی عنایت و رحمت کا ہمارے سوا کوئی مستحق نہیں لغو بات ہے. (١٩٣٢ ، ترجمہ قرآن ، (تفسیر) مولانا شبیر احمد عثمانی ، ٣٥). ان کی لغو بات میں بھی وزن محسوس ہوتا تھا. (١٩٨٩ ، آب گم ، ١٩٦). [لغو + بات (رک)].

ـــــبَکنا محاورہ.
بیہودہ بکنا ، واہیات باتیں زبان پر لانا ، بے ہودہ اور بے معنی باتیں کرنا (پلیٹس ؛ مہذب اللغات).

ـــــبَیانی (ـــــفت ب) امث.
بیہودہ گوئی ، بیہودہ باتیں کرنا ، بکواس ، بے معنی گفتگو. محمد بن اسحاق نے فن مغازی میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی وہ امام فن مغازی کے نام سے مشہور ہیں ، شہرت عام میں اگرچہ واقدی ان سے کم نہیں لیکن واقدی کی لغو بیانی مسلمۂ عام ہے. (١٩١١ ، سیرۃ النبیؐ ، ١ : ٢٢). [لغو + بیان (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــپَن (ـــــفت پ) امذ.
لغویت ، بیہودہ پن ، بدتمیزی ، بدتہذیبی (مہذب اللغات). [لغو + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــحَرکَت کَرنا محاورہ.
غلط کام کرنا ، نازیبا حرکت کرنا ، بے ہودہ و مہمل کام کرنا (مہذب اللغات).

ـــــگوئی (ـــــو مع) امث.
رک : **لغو بیانی ، بیہودہ گفتگو ، بکواس.** کیا اس قسم کی لغو گوئی کا اس کی طرف انتساب خود لغو گوئی نہیں ہے. (١٩٥٦ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ٢١٥). کسی ہوشیار اور تیز طبیعت کے آدمی کے لیے لغو گوئی ، تفریح طبع کا سامان اس وقت تک نہیں ہو سکتا کہ جب تک اس کی طبیعت میں اس قدر شگفتگی نہ ہو. (١٩٨٣ ، مقاصد و مسائل پاکستان ، ٢٣١). [لغو + ف : گو ، گفتن ـ کہنا + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

لُغَواً (ضم ل ، فت مع غ ، فت و ، تن ا) م ف.
لغوی طور پر ، ازروئے لغت ، لغت کے معنی کے مطابق ، حرف بہ حرف.

عام لوگ ان کی بنائی ہوئی پُوجا پر لُغواً عمل کرتے ہیں۔ (۱۹۷۲ ، روحِ اسلام (ترجمہ) ، ۱۵)۔ [لغو (لُغوی (رک) کی تخفیف) + اً ، لاحقۂ تمیز]۔

لُغُوب (ضم نیز فت ل ، و مع) امث۔
تھکن ، تکان ، درماندگی ، تھکاوٹ۔

به نصَب و عذاب و لُغوب و تعَب وفی کلّ عامٍ فهُم یُفتنون

(۱۹۶۹ ، مزمور میر مغنی ، ۳۳)۔ [ع : (ل غ ب)]۔

لُغَوِیِین (ضم ل ، فت مع غ ، کس و ، ی مع) امذ۔
زبان داں ، لغت نویس ، لغت لکھنے والے ، لُغت کے ماہرین ، ماہرین فرہنگ نویسی۔ لغویین کی یہ بات ہمیں سمجھ میں نہیں آئی کہ اہل اسلام صحیح ہے اور اہل ہنود غلط ۔ (۱۹۸۷ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۹۳)۔ [لغوی (ی مبدل بہ یِ) + ین ، لاحقۂ جمع]۔

لُغَوی (ضم ل ، فت غ) صف ؛ امذ۔
۱. **لغت رک سے منسوب یا متعلق ، لغت کا ، اصلی ، ازروئے لغت حقیقی معنی ، لفظی معنی ، لغتی۔** جہاں غیبت لغوی ثابت ہے وہاں غیریت لغوی کوئی ثبوت نہیں۔ (۱۷۷۲ ، شاہ میر (سید محمد حسنی) انتباہ الطالبین ، ۳۷)۔ عینیت ، غیریت کتنے روش پر ہے ، جواب: ایک لغوی دوسرا اصطلاحی ۔ (۱۷۹۹ ، نوراللّٰہ شاہ ، تجلیات ستۂ نوریہ ، ۱۷)۔ ایک میں اس لفظ کے حقیقی معنی مراد ہوتے ہیں دوسرے میں مجازی یا ایک میں لغوی دوسرے میں منقول۔ (۱۸۷۱ ، مبادی الحکمۃ ، ۱۰۵)۔ جو اصطلاحات قائم کئے جائیں ان کے لغوی اور مصطلح معنی میں نمایاں تناسب ہو۔ (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۳۳)۔ ۲. **لغت لکھنے والا ، لغت نویس ، ماہر لغت۔** لغوی کا فریضۂ اولیٰ یہ ہے کہ ہر قسم کے الفاظ کی ... تشریح کرے ۔ (۱۹۲۲ ، القاموس الجدید ، ۷)۔ زرکلی نے انہیں مؤرخ ، ادیب ، لغوی اور عالم دین لکھا ہے۔ (۱۹۶۶ ، بلوغ الارب ، م)۔ [ع : لغت (بحذف ت) + وی ، لاحقۂ نسبت]۔

ـــــ مَعْنی (ـــــ فت م ، سک ع) امذ۔
لفظی یا اصلی معنی ، حقیقی معنی۔ اختناق کے لغوی معنی ہیں گلا گھونٹنا اور اصطلاحی معنی ہیں دم گھٹنا یا بند ہو جانا۔ (۱۹۲۳ ، عصائے پیری ، ۱۶۶)۔ صف شکن اپنے لغوی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔(۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۱۰)۔ [لغوی + معنی (رک)]۔

لَغْوِیّا (فت ل ، سک غ ، ی مع بشد) صف۔
رک : لُغویہ (پلیشس)۔ [لغویہ (رک) کا ایک املا]۔

لَغْوِیات (فت ل ، سک غ ، کس و) امذ۔
بیکار اور فضول باتیں یا کام ، بیہودگیاں ، واہیات۔

شعر کو ایک بات جانے ہیں پر غلط لغویات جانے ہیں

(۱۷۷۶ ، مثنوی خواب و خیال ، میر اثر ، ۸)۔ اون کے کفریات اور ہزلیات اور لغویات پر شیطان بھی حیران ہو گا۔ (۱۸۸۶ ، آیاتِ بیّنات ، ۲ : ۳۹)۔ ان لغویات کو چھوڑ کر جن میں تم گرفتار ہو اور ان خرافات سے بچ کر جن میں تم سرشار ہو خدائے غفار و قہار کی عبادت کرو۔ (۱۹۱۸ ، ملو عجم ، ۱۰۳)۔ آج ہم ایسے وسوسوں میں گرفتار ہیں کہ لغویات کا خاتمہ بظاہر لغو لگ رہا ہے۔ (۱۹۷۵ ، توازن ، ۲۵۵)۔ [لغو (رک) + یات ، لاحقۂ جمع]۔

لَغْوِیَّت (فت ل ، سک غ ، کس و ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث۔
بیہودگی ، بیہودہ حرکت ، فضول بات یا کام ، بیہودہ گوئی ، بکواس۔ ابوالفضل کو رائج الوقت تحریر کی لغویت سمجھ میں آ گئی تھی۔ (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۸۷)۔ میں نے یہ اشعار اس لیے نقل کر دیے کہ بادشاہ ان اشعار کی لغویت سے واقف ہو جائے (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۳۸)۔ اچھے گیت ہوتے تو یہ لغویت یا گھٹیا گیت سنتے ہی کیوں۔ (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۵۳۸)۔ [لغو (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت]۔

لَغْوِیَّہ (فت ل ، سک غ ، کس و ، شد ی بفت) صف ؛ امذ۔
رک : لغو (پلیشس)۔ [لغویت (رک) کا متبادل]۔

لِغَیرِہٖ (کس مع ل ، ی لین ، کس ر ، کس ہ ا تحتی) صف۔
اپنے علاوہ کسی دوسرے کا یا دوسرے کے لیے ، جس کا موجب غیر ہو (لذاتہٖ کی ضد)۔

گر کون لنفسہ ہے تو واجب ہے
اور کون لغیرہ ہے ممکن کی نمود

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۲۶)۔ واجب لغیرہ میں تعدد ناجائز نہیں ہے۔ (۱۹۵۹ ، تفسیر اثری ، ۱ : ۱۰۳)۔ [ع : لِ (حرفِ جار) + غیر (رک) + ہ (ضمیر غائب مذکر)]۔

لَغِیم (فت ل ، ی مع) امث۔
مختلف قسم اور جسامت کی بھک سے اُڑ جانے والی سرنگیں (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۸۹۵)۔ [ع : (ل غ م)]۔

لَف (فت ل)۔ (الف) امذ۔
۱. (اُ) **لپیٹنے یا اکٹھا کرنے کا عمل ، لپیٹنا ، ملفوف کرنا ، پیچیدہ کرنا (نشر (رک) کی ضد)۔** حال میر مومن خاں جن کی قبر کا حال لف ذکر چار دیواری عالیہ کے درج ہو چکا ہے ۔ (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۱۹۷)۔ تحلیل ایک طرح کا نشر ہے اور ہمارا علم ایک طرح کا لف ۔ (۱۹۳۱ ، تاریخِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۹)۔ لف کے لغوی معنی لپیٹنے کے اور نشر کے لغوی معنی پھیلانے کے ہیں ۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷)۔ (اا) (بدیع) **صنعتِ لف و نشر کا پہلا جزو یعنی کلام میں چند چیزوں کا بیان کرنا ، چند چیزوں کا ایک ساتھ ذکر کرنا (جس کے بعد ان کے پھر اُن کے مناسبات کا ذکر کرنا۔** لف و نشر غیر مرتب : اس میں لف کے موافق نشر نہیں ہوتا بلکہ اُس کی ترتیب میں بمقابلۂ لف اختلاف ہوا کرتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۶۶)۔ پہلے شاعر دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ذکر کرتا ہے ، اسے لف کہتے ہیں (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷)۔ ۲. (طب) **تپش ہذیان وغیرہ کو کم کرنے کے لیے مقرر طریقے سے مریض کو چادروں اور کمبلوں میں لپیٹ دینے کا عمل نیز وہ چادریں اور کمبل**

جن میں لپیٹا جائے ہڑ سے لے کر ، گھٹنے تک میں لف کو دور کیا جاتا اور جسم کو خشک تولیوں کے ذریعہ خوب ملا جاتا ہے۔ (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۳)۔ ۳. (حیوانیات) تہ (انگ : Fold)۔ حیوانچہ ... کے حاشیے پر اندرونی جانب ایک لف کی وجہ سے دائری ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ (۱۹۲۹ ، حیوانی نمونے ، ۱۹۳)۔ ۴. پہاڑ کا کونا ،گوشہ یا خلا (انگ :Fold)۔ لفدار پہاڑوں ... کے لف دور سے ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے کاشغری اونٹ کے کوہان۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۹)۔ (ب) صف۔ لپٹا ہوا ، لپیٹا ہوا نیز تہ کیا ہوا ؛ شامل ، منسلک۔ ساڑیاں سوتوں سے لف تھیں، سوٹ ساڑیوں میں ضم (۱۹۹۲ ، خواجہ محمد شفیع دہلوی ، ابلیس ، ۹۲) [ع : (ل ف ف)]۔

---بردار (---فت ب ، سک ر) صف.
خم دار ، کوہان نما ، بل دار (پہاڑ) ۔ لف بردار ، لفی ... بل دار وٹاں والے پہاڑ۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۸)۔ [لف + ف : بردار ، برداشتن ـ اٹھانا]۔

---حریر کس اضا (---شد ف بکس ، فت ح ، ی مع) امذ.
جماع کے وقت عضو تناسل پر (فرنچ لیدر کے بجائے) ریشمی کپڑا لپیٹنے کا عمل۔ مجھے لفِ حریر کا یقین نہ آتا تھا ، مگر آج معلوم ہوا کہ اس کی بھی کچھ اصلیت ہے ۔ (۱۹۲۳ ، روزنامچہ حسن نظامی ، ۳۳۳)۔ [لف + حریر (رک)]۔

---دار پہاڑ (---فت ب) امذ.
(ارضیات) تہ بہ تہ پہاڑ (انگ: Folded-Mountains)۔ لف دار پہاڑوں پر عمل ریخت بہت زیادہ ہوتا ہے ۔ (۱۹۶۳ ، رفیق طبعی جغرافیہ ، ۲۰۸)۔ [لف + ف: دار، داشتن ـ رکھنا + پہاڑ (رک)]۔

--- کرنا محاورہ.
(ریاضی) مَس کرنا ، (ایک لکیر کا دوسری لکیر کو) چھونا، لپیٹنا کاغذ کا شکن ایک مخروطی تراش کو لف کرتا ہے۔ (۱۹۲۰ ، ہندسی مخروطات ، ۳۳۲)۔ اس کے کاٹنے آج کل پتوں کی جگہ کاغذوں کو لف کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ (؟ پنجاب فارسٹ ریکارڈ ، ۲۳)۔

---و نشر (---و مع ، فت ن ، ش) امذ.
(بدیع) نظم یا نثر میں چیزوں کا مفصّل یا مجمل ذکر کرنا ، اس کے بعد چند اور چیزوں کا ذکر کرنا جو بالترتیب یا بلاترتیب پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں ؛ جیسے: رونے ہنسے مرنے ماتم میں وہ اتنا اے قدر۔ہاتھ کی مہندی چھٹی آنکھ کا سرمہ چھوٹا (رونے سے سرمہ اور ہنسنے سے مہندی چھوٹ گئی)۔ اس عبارت میں لف و نشر ہے۔ (۱۸۰۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۲۰)۔

لف و نشر آئے مرتّب وہ بہت اچھا ہے
اور ہو غیر مرتّب تو نہیں کچھ بیجا

(۱۹۰۵ ، یادگارِ داغ ، ۱۹۵)۔ لف و نشر میں شاعر منسوبات کا تعین نہیں کرتا۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۳۵)۔[لف + و (حرفِ عطف) + نشر (رک)]۔

---و نشرِ غیر مرتّب (---و مع ، فت ن ، ش ، کس ر ، ی لین ، فت م ، ر ، شد ت بفت) امذ.
(بدیع) وہ صنعت جس میں لف کے مقابل نشر نہ ہو بلکہ اس کی ترتیب میں اختلاف ہو۔ لف و نشر غیر مرتب: اس میں لف کے موافق نشر نہیں ہوتا بلکہ اس کی ترتیب میں بمقابلہ لف اختلاف ہوا کرتا ہے۔ (۱۸۷۲ ، عطر مجموعہ ، ۱ : ۱۹۹)۔ مناسبات بلاترتیب درہم برہم مذکور ہوں تو اسے لف و نشر غیر مرتّب کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷)۔ [لف و نشر (رک) + غیر (رک) + مرتّب (رک)]۔

---و نشرِ مرتّب (---و مع ، فت ن ، ش ، کس ر ، فت م ، ر ، شد ت بفت) امذ.
(بدیع) وہ صنعت جس میں نشر کی ترتیب لف کے مطابق ہو اور اس میں کچھ بھی الٹ پھیر نہ کرنا پڑے۔ لف و نشر مرتب اس کا نشر اپنے لف کے موافق ہوتا ہے اور کچھ بھی اس میں الٹ پھیر نہیں ہوتا۔ (۱۸۷۲ ، عطرِ مجموعہ ، ۱ : ۱۹۹)۔ فردوسی کے کلام میں ... جو محاسن شاعری ضمناً کسی صنعت میں آ جاتے ہیں اس کے کلام میں پائے جاتے ہیں ، اور اعلٰی درجہ پر پائے جاتے ہیں مثلاً لف و نشر مرتب۔ (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۱۶۷)۔ مناسبات ترتیب کے ساتھ مذکور ہوں تو اسے لفّ و نشر مرتّب کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷)۔ [لف و نشر (رک) + مرتّب (رک)]۔

---و نشرِ معکوسُ التّرتیب (---و مع ، فت ن ، ش ، کس ر ، فت م ، سک ع ، و مع ، ضم س ، غم ال ، شد ت بفت ، سک ر ، ی مع) امذ.
(بدیع) لف و نشر کی ایک قسم جس میں مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی ہے۔ مناسبات کی ترتیب الٹی ہو تو اسے لف و نشر معکوس الترتیب کہتے ہیں۔ (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۷)۔ [لف و نشر + معکوس + رک : ال (۱) ترتیب (رک)]۔

لُفّاح (ضم ل ، شد ف) امث.
ایک قسم کی تیز بُو ، زرد رنگ ، زہریلا پودا (خصوصاً) اس کا پھل (لاط : Balladonna)۔ لفاح: فارسی میں شابیزج کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۸)۔ لفّاح: ایک پیڑ کا پھل ہے ، یہ پیڑ نر و مادہ ہوتا ہے ۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۳)۔ لفاح یا مہلک سایۂ شب کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ (۱۹۹۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۷۷) [ع : (ل ف ح)]۔

---برّی کس صف (---فت ب ، شد ر) امث.
جنگلی لفاح ، یبروح نیز یبروح الصنم بری ۔ جنگلی لفّاح ... اس کو یبروح الصنم بری اور لفّاح بری کہتے ہیں۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۳)۔ [لفاح + بری (رک)]۔

---بُستانی کس صف (---ضم ب ، سک س) امث.
رکَ : لفاح بری ۔ جس کی جڑ پر یبروح الصنم کا اطلاق نہیں ہوتا وہ لفاح بستانی ہے ۔ (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۳)۔ [لفاح + بستانی (رک)]۔

---دشتی کس صف (---ف د ، سک ش) امث.
رک : لقاح بری ، بیروج الصنم بری. لقاح دشتی جس کو بیروج بھی کہتے ہیں اور اس کی آدمی کی سی صورت ہوتی ہے. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۸). [لقاح + دشتی (رک)].

لَفّاظ (فت ل ، شد ف) صف ؛ امذ.
۱. **بہت زیادہ بولنے والا ، باتونی ، لفظوں سے کھیلنے والا.** یہ اشخاص ... بے حد لفّاظ و بیہودہ گو تھے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۳۳۵). ۲. **وہ شخص جو اپنی علمیت یا قابلیت کا بے جا دعویٰ کرے یا خود کو قابل جتائے** (پلیٹس). [ع : (ل ف ظ)].

لَفّاظی (فت ل ، شد ف) امث.
۱. **باتیں بنانا ، فضول گوئی.** اپنے حملہ آور فتح مندوں کی تحقیر میں لفّاظی کو کام میں لائے گی. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۲۰۹). چاپلوسی تو ان ہی سے کی جاتی ہے کہ جو نواب اور امیر ہیں اور صرف لفاظی ہی کو پسند کرتے ہیں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۴۷). ۲. **بھاری بھرکم الفاظ و تراکیب اور غیر مانوس الفاظ و محاورات سے بھری ہوئی گفتگو جس کے ذریعے سامع یا قاری کو متاثر یا مرعوب کرنے کی کوشش کی جائے.** انوشرواں کی کتاب کو اسی لفاظی اور قافیہ کی پابندی کے ساتھ عربی میں ترجمہ کر کے اپنی کتاب میں شامل کر دیا. (۱۹۳۳ ، خیام ، ۳). بابائے اردو لفّاظی کے عادی نہیں بلکہ وہ عام فہم اور سادہ و سلیس الفاظ کا استعمال کرتے ہیں. (۱۹۶۲ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ۴۴). ۳. **علمیت یا قابلیت کا بے جا دعویٰ.** اپنا اس لفّاظی کے دھند کے پیچھے صرف ایک چیز دیکھ رہی تھی : زندگی ، زندگی ، زندگی. (۱۹۷۳ ، ممتاز شیریں ، منٹو نوری نہ ناری ، ۱۱۶). [لفّاظ (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِفاف (کس ل) امذ.
غلاف یا پوشش ؛ (ریاضی) ایک منحنی جو قبیل کے ہر رکن کو مس کرتا ہے اور جو اپنے ہر نقطے پر قبیل کے کسی نہ کسی رکن سے مس ہوتا ہے. قطع ناقص کے ان وتروں کا لفاف جن کے عادی مرکز پر ایک قائمہ زاویہ بنے ایک ہم مرکز دائرہ ہوتا ہے. (۱۹۳۷ ، علم ہندسۂ نظری ، ۳۴۳). [ع : (ل ف ف)].

---برگے (---فت ب ، سک ر) امذ ؛ ج.
کئی چھوٹے چھوٹے برگے جو ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہوں کہ پھولوں کے اطراف ان کی ایک پوشش بن جائے (مثلاً ، سورج مکھی ، زینیا ، گیندا وغیرہ) (مبادی نباتیات ، عبدالرشید ، ۱۱۲۸). [لفاف + برگے (برگ (رک) کی جمع)].

لِفافا / لِفافَہ (کس ل/فت ف) (الف) امذ.
۱. (أ) **کاغذی غلاف جس میں چٹھی رکھ کر پوسٹ یا کسی میں ڈالدیتے ہیں ، کور.**

ہو کاغذ کا لفافہ تیں کیے ہیں دیکھ دل گھایل
سکاں تو حکیم ہو سیج دیا بھیجے ہیں مرہم کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۸۰).

اوس سبز خط کو کب ہے خط پڑھنے کا قیافا
بیجا لپیٹا ہوں نامے پہ میں لفافا
(۱۸۳۱ ، شا کرناجی ، د ، ۳۹).

عاشق کے ساتھ کینہ قاصد نہ تھا تو پھر کیوں
اوس نے چھری سے میرے خط کا لفافہ چیرا
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۲۷).

خوشی سے ہو گئی قاصد ہنسی تو شادی مرگ
لفافہ کون پڑھے اب جواب دیکھے کون
(۱۸۹۶ ، تجلیات عشق ، ۲۱۹). پرنس چارمنگ نے باتوں والا لفافہ اٹھایا ، اسے غور سے دیکھا اور پھر لفافہ میز پر رکھ دیا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۴۴). (اا) **اوپر کا خول یا پوشش جس کے اندر جسم مخفی ہو ، لپٹنے کی چیز ، جس میں کچھ لپیٹا جائے ، ظاہری لباس.**

ہم ہے حقیقتوں کو لفافہ ضرور ہے
کوتاہ ہاتھ ہے تو دراز آستیں ہے
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۲۳۰). وہاں جا پہنچتا ہے تو وہ لفافہ اتار کر پھینک دیتا ہے. (۱۸۸۰ ، مضامین نیرنگ خیال ، ۱ : ۴۲). یہ جتنے اُجلے جلے کپڑے والے سفید پوش بازاروں میں پھرتے ہیں ، بس یہ ان کا عالی لفافہ ہی لفافہ ہے. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، ۶۲). (ااا) **(نباتیات) پھول یا بیج کا غلاف ، کاسۂ گل نیز مستدیر گل.** ہر گھنڈی مشتمل ہوتی ہے دو لفافوں پر پکنے کے بعد اوپر کا لفافہ کُھل جاتا ہے اور دوسرا بند رہتا ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۳ : ۳۰). ۲. **سفید چادر یا کپڑا جو مُردے کے بدن پر لپیٹا جاتا ہے جس میں رکھ کر مُردے کی تدفین کی جاتی ہے بوٹ.** کفن ... ایک لفافہ دوسرا ازار. (۱۵۶۳ ، رسالہ فقہ دکنی ، ۹).

ہو سنت کفن تیں قسمت دھریں
ازار ہور لفافہ و پیرہن کریں
(۱۶۸۸ ، ہدایات ہندی ، ۱۶۵). اور لفافہ جسے بوٹ کی چادر کہتے ہیں. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۷). کفن میں یہ تین کپڑے تھے لفافہ ، ازار ، اور قمیض. (۱۸۹۸ ، رسوم ہند ، ۲۷۰). مرد کی میّت کے واسطے یہ تین کپڑے سنّت ہیں ، ازار ، لفافہ ، قمیص (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۸). ۳. **بناوٹ ، ظاہری شان ، دکھاوا ، طمع ، دھوکے کی ٹٹی.** تو وہ صرف ایک خوشنما لفافہ ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۳). میں نے ایسے صوفی اور علماً بھی دیکھے جو بڑے دلکش لفافے نکلے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۷). ۴. **حُسن و قبح ، عیب و صواب (جو ظاہر نہ ہو اور بھید کی طرح مخفی ہو) ، نیز راز ، بھید.** ان بزرگ ذات نے اُس میں تراش خراش اور وضعداری کو اپنا شامل کیا کہ کپڑوں نے اندرون دل تنگ کا لفافہ ادھیڑ کر رکھ دیا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۱۵). ۵. (کنایۃً) **جلد ٹوٹنے والی چیز ، نازک چیز** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) صف. **مُشک نافہ جس سے مُشک نکلتا ہے ، وہ تھیلی جس میں مُشک رکھا گیا ہو ؛ (کنایۃً) خوشبو کا گھر.**

لکھا ہوں خط میں ترے خط عنبریں کی صفت
بجا ہے اس کوں اگر میں کہوں لفافۂ مشک
(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۲۹۹). [ع : (ل ف ف)].

ـــ بدلنا محاورہ.
ظاہری شکل تبدیل کر دینا ؛ حلیہ بدل دینا.

مطلب اڑانا شعر سے مضمون غزل سے ہے
لانا ہر ایسے ڈھب سے لفافہ بدل کے ہے

(۱۸۹۷ ، نظم آزاد ، ۳۸).

ـــ بنا رکھنا محاورہ.
ظاہری سامان درست رکھنا ، ٹھاٹ بنا رکھنا ، ظاہری لیپ تاپ بنا لینا ؛ دھوکا دینا ، دھوکے کی ٹٹی بنا رکھنا (مخزن المحاورات ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــ بنانا ف م ؛ محاورہ.
چٹھی کا غلاف تیار کرنا ، تھیلی سینا ، پوشش بنانا ؛ لیپ تاپ کا کام کرنا ؛ دھوکا دینا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــ چاک کرنا ف م ؛ محاورہ.
لفافہ کھولنا ، کاغذ کی تھیلی یا خط کا غلاف کھولنا. شمشاد لفافہ چاک کرتی ہے ، پڑھتی ہے اور خاموش رہتی ہے. (۱۹۷۵ ، خاک نشیں ، ۳۳).

ـــ چڑھانا محاورہ.
ظاہری لیپ تاپ کرنا ، نمائشی دلکشی ، سجاوٹ یا پختگی وغیرہ پیدا کرنا. فوراً سپاہی نوکر رکھ لیے اور لفافہ چڑھا کر موجودات دلوائی. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۶۵۵).

ـــ دار صف.
ملفوف ، بند کیا ہوا. میں نے ایک لفافہ دار خط اور ایک کارڈ تمہارے نام کرنال بھیجا تھا. (۱۸۹۷ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۳۸).
[لفافہ + ف : دار ، داشتن = رکھنا].

ـــ دیکھ کر مضمون بھانپ جانا محاورہ.
ظاہر سے باطن کا حال جان لینا. ہم مشرق ہمیشہ سے اس بات میں طاق رہے ہیں کہ جس طرح بھی بڑے صرف لفافہ دیکھ کر مضمون بھانپ جاتیں. (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۹۶).

ـــ سر بمہر کرنا ف م ؛ محاورہ.
لفافہ بند کر کے اس پر مُہر لگانا یا سیل کر دینا (ماخوذ : جامع اللغات).

ـــ کرنا محاورہ.
لپیٹنا ، (کسی چیز کو کاغذ وغیرہ میں) بند کرنا. پھر اس کو لفافہ کر کے ایلچی کو دیا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۱۳۷).

عریاں بدن اپنی جتانا ہے جو ہم کو
لکھیں گے خط ان کو تو لفافا نہ کریں گے

(۱۸۷۸ ، کلیات منقدر ، ۲۹۱).

ـــ کھل جانا / کھلنا محاورہ.
بھید ظاہر ہو جانا ، چالاکی سب کو معلوم ہو جانا ؛ کسی چٹھی کا پتا چل جانا ؛ خط کے مضمون کا ظاہر ہو جانا.

جس روز چشم جاناں آئی مقابلے پر
کھل جائے گا لفافہ بادام کاغذی کا

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۱ : ۵۶).

صاف لکھ بھیجا جواب اس نے مری تحریر کا
لو لفافہ کھل گیا سارا خط تقدیر کا

(۱۸۷۲ ، مظہر عشق ، ۳۰).

قیامت آ گئی الفاظ اُلفت آ گئے لب پر
لفافہ گفتگو ہی گفتگو میں کھل گیا دل کا

(۱۹۲۵ ، اعجاز نوح ، ۲۸).

ـــ لکھنا محاورہ.
لفافے پر پتا درج کرنا.

تھا جو اغیار سے اخفائے کتابت منظور
لکھ کے خط یار کو ہم نے نہ لفافا لکھا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۸۳).

لِفافی (کس ل) صف.
ملفوف ، غلاف سے ڈھکا ہوا یا غلاف نما (خلیے وغیرہ کے لیے مستعمل). ان چھ لفافی خلیوں اور ایک مرکزی خلیہ کی پھر عرضاً تقسیم ہو کر دو منزلیں بنتی ہیں. (۱۹۳۳ ، مبادی نباتیات (ترجمہ) ، ۲ : ۷۲۱). اس طرح چھ لفافی خلیے بن جاتے ہیں. (۱۹۷۰ ، برائیوفائیٹا ، ۸۷). [لفاف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِفافیا / لِفافیَہ (ـــ کس ل ، کس مج ف / فت ی) صف.
کمزور اور بودا ، نام نہاد. کسی بے فکرے لفافیے رئیس کے مرغوں نے ... پالی سے باہر ہو کر ککڑوں کوں کی بانگ لگائی تو متحیاب فریق نے وہ چہیر اوٹھایا کہ الٰہی توبہ. (۱۹۰۳ ، عصر جدید ، ستمبر ، ۳۰۵). [لفاف (رک) + یا / یہ ، لاحقۂ صفت].

لَفائِف (فت ل ، کس ء) امذ ؛ ج.
متعدد سگریٹ ، سگریٹیں. اسی سال میں قاہرہ کے اندر آگ لگی ، لفائف میں آگ اور گندک ملی ہوئی چھتوں پر پائی. (۱۸۸۳ ، مطالع الظہور ، ۳۹). [لفیفہ (سگریٹ) کی جمع].

لَفائِفَہ (ـــ فت ل ، کس مج ء ، فت ف) امذ.
(تشریح) چھوٹی آنت کا تیسرا اور آخری حصہ (انگ : Ileum). پچھلی آنت چوتھے سے نویں قطعے تک واقع ہوتی ہے اس کا ابتدائی حصہ لفائفہ ... کہلاتا ہے. (۱۹۶۹ ، ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام ، ۱۹). [لفائف (رک) + ہ ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَفائِفی (فت ل ، کس مج ء) امذ.
(تشریح) کولہے کی ہڈی کا اوپری حصہ (انگ : Ilium) اس سے الیئم (Ilium) لفائفی کا آخری حصہ معاء کبیر ... کا بیشتر حصہ بنتا ہے. (۱۹۳۹ ، مبادی جینیات ، ۷۱). [لفائف (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِفْٹِنَنْٹ (کس مج ل ، سک ف ، کس مج ٹ ، فت ن) امذ.
رک : **لفٹنٹ جو زیادہ مستعمل ہے.** علاقہ عربیہ۔اس علاقے میں لفٹنٹ گورنر عمل کرتے ہیں. (۱۸۷۰ ، خلاصۂ علم جغرافیہ ، ۱۲). [لفٹنٹ (رک) کا ایک املا].

لِفْٹ (کس ل ، سک ف) امث.

۱. **اُٹھانا نیز (سامان یا لوگوں کو) اُوپر چڑھانے اور نیچے اتارنے کی کل جو بجلی سے چلتی ہے اور عموماً کئی منزلہ عمارتوں میں نصب ہوتی ہے.** جانے آنے کے واسطے ایک لفٹ تھا. (۱۸۸۰ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۲).

لفٹ موجود ہے اب منزل جاناں کے لیے
عہد وحشت تھا کہ عشاق تھے محتاج کمند

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۸۶). پہلے دی آنور ، کی چھ منزلہ سربفلک عمارت کی لفٹ میں سوار ہو جائیں. (۱۹۸۷ ، دامن کوہ میں ایک موسم ، ۲۹). ۲. **کسی پیدل کو اپنی سواری میں بٹھانا.** ایک نوجوان لڑکی کے قریب گاڑی ٹھہرائی اور اسے کہا : لفٹ چاہیے. (۱۹۷۵ ، بسلامت روی ، ۱۱۷). [انگ : Lift].

---- دینا محاورہ.

۱. **کسی پیدل چلنے والے کو اپنی سواری میں بٹھالینا.** کسی کو لفٹ دینا (موٹر میں جگہ دینا) کی اصطلاح بات چیت میں چالو ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۳). انہوں نے ازراہِ نوازش مجھے اپنی کار میں لفٹ دینے کی پیش کش کی. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۳۱۸). ۲. **اہمیت دینا ، اہم سمجھنا ، توجہ کی نظر سے دیکھنا.** وہ ہم سے خفا ہیں کہ ہم نے گوتم کو اتنا لفٹ کیوں دے رکھا ہے. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۳۸). دوسرے کلرک اس لڑکی کی جانب مائل تھے لیکن وہ کسی کو لفٹ نہیں دیتی تھی. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۱۰۶).

---- کَرانا محاورہ.

رک : **لفٹ دینا معنی نمبر ۲ ، اہم سمجھنا.** اُردو کی خبروں کو ذرا کم ہی لفٹ کراتے ہیں. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۲).

---- لینا محاورہ.

کسی پیدل کا کسی کی سواری میں بیٹھنا. پیدا چلنے والی خواتین لفٹ لینے سے گھبراتی ہیں. (۱۹۶۷ ، اخبار جہاں ، کراچی ، ۶ ، اگست ، ۲۹).

---- مِلْنا محاورہ.

۱. **کسی پیدل کو سواری کی سہولت یا مدد حاصل ہو جانا.** استنبول پہنچنے کے لیے پہلے تو ایک کشتی میں لفٹ ملی پھر ایک لاری میں جگہ مل گئی. (۱۹۸۷ ، فنون ، لاہور ، نومبر ، دسمبر ، ۳۰۰). ۲. **بہت اہمیت حاصل ہونا یا توجہ ملنا.** دربان میں عارف نے کنارے سے کہا ، ابے آج تو بہت لفٹ مل رہی ہے. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۳۹).

---- والا امذ.

لفٹ چلانے والا شخص. بلاشبہ وہ نوجوان لفٹ والا ہی غلطی پر تھا جس نے ایک مسافر کو اپنی لفٹ سے دھکیل دیا. (۱۹۵۲ ، تنگ بارے ، ۱۶۷).

لِفْٹ (کس مع ل ، سک ف) صف ، امذ.

لیفٹ ، بایاں. جب وہ غیر شعوری طور پر اپنے منہ میں لفٹ ، رائٹ ، لفٹ ، رائٹ دوہرانے لگا. (۱۹۶۹ ، خاک اور خون ، ۷۶). [انگ : Left].

---- رائٹ کَرْنا ف م ؛ محاورہ.

پولیس کے سپاہیوں یا فوجیوں وغیرہ کا ایک معیّن رفتار یا چال کے ساتھ چلنا ، پریڈ کرنا ، ضابطوں اور اُصولوں کے مطابق ایک ساتھ چلنے کے لیے مشق کرنا. آیا نے لے ..... نہیں کودنے دیا اور صندوقوں کی قطار پر لفٹ رائٹ کرنے پر بھی معترض ہوئی. (۱۹۳۲ ، ٹیڑھی لکیر ، ۳۷۳).

لَفْٹَن (فت مع ل ، سک ف ، فت ٹ) امث.

رک : **لفٹنٹ جو فصیح ہے ، نائب کپتان.** عوام کی بولی میں لفٹنٹ بگڑ کر لفٹن بھی ہوگیا ہے. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۸). [لفٹنٹ (رک) کا بگاڑ].

لِفْٹِنَنْٹ / لِفْٹِنْٹ (کس مع ل ، سک ف ، کس مع ٹ ، سک ن / کس مع ل ، سک ف ، کس مع ٹ ، فت ن ، سک ن) امذ.

۱. **نائب ، حاکم صوبہ ؛ (طنزاً) بڑا حاکم.**

جو سکلوٹ صاحب ہیں عالی مقام
او الوالعزم لفٹنٹ ذی احتشام

(۱۸۶۸ ، شکوۂ فرنگ (اورینٹل کالج میگزین) ، جون ، ۱۹۷۳ ، ۳۷)). ۲. **(فوج) کپتان سے نیچے کا افسر ، نائب کپتان.** ایک لفٹنٹ کچھ گورے لے کر کابلی دروازے کے باہر بو علی شاہ کے تکیے میں تمہارا منتظر رہے گا. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۳۸). جہاز میں ایک معبد بنایا گیا تھا اور اسی میں تابوت کو رکھ کر موم شمعیں روشن کر دی گئیں اور سب سے بوڑھے لفٹنٹ کی ماتحتی میں ساٹھ سپاہی پہرے پر متعیّن ہو گئے. (۱۹۰۷ ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۵ : ۳۳۲). میں ایک سینیر لفٹنٹ کے پاس پہنچا کہ مجھے بھی بھرتی کر لیجیے. (۱۹۷۶ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۲۲۹). [انگ : Lieutenant].

---- جَنْرَل (----فت ج ، سک ن ، فت ر) امذ.

(فوج) نائب جنرل. جنرل (General) انگریزی کی طرح اُردو میں یہ لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہے ، ایک تو عام معنی ہیں ، جیسے جنرل مرچنٹ دوسرے فوجی مفہوم میں جیسے جنرل ، لفٹنٹ جنرل اور میجر جنرل وغیرہ. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۶۳). [انگ : Lieutenant Colonel].

---- کَرْنَل (----فت ک ، سک ر ، فت ن) امذ.

(فوج) نائب کرنل. بخشی جی اپنی خدمات کے صلہ میں لفٹنٹ کرنل بنائے جا رہے ہیں. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۱۲۳). یہ تکبیر ان کے لفٹنٹ کرنل بننے میں بھی تھا اور قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے میں بھی اور لینن انعام حاصل کرنے میں بھی. (۱۹۸۳ ، نیم رخ ، ۱۶۸). [انگ : Lieutenant General].

---- گَوَرْنَر (----فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امذ.

حاکم صوبہ ، ماتحت یا نائب گورنر جنرل. سر ولیم میور ممالک مغربی و شمالی کے لفٹنٹ گورنر تھے (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۲).

ناچار خستہ و تباہ لاہور گئے ... لفٹنٹ گورنر نے ازراہِ ترحم نصف جائداد واگزاشت کی۔ (۱۹۲۲ ، غالب کا روزنامچۂ غدر ، ۲۸)۔ ان صوبوں کے حاکم کو لفٹنٹ گورنر شمال مغربی صوبجات و چیف کمشنر اودھ کہتے تھے۔ (۱۹٦۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۵۰۹)۔ [انگ : Lieutenant Governor]۔

---گورنری (---فت گ ، و ، سک ر ، فت ن) امث۔
لفٹنٹ گورنر کا عہدہ یا کام۔ احاطوں میں نواب گورنر بہادر لفٹنٹ گورنریوں میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور صوبوں میں اکثر صاحب چیف کمشنر بہادر حکمرانی کرتے ہیں۔ (۱۸۸۳ ، جغرافیۂ گیتی ، ۲ : ۱۰۳)۔ [لفٹنٹ گورنر + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لِفٹنٹی (کس مع ل ، سک ف ، فت ٹ ، سک ن) (الف) امث۔
لفٹنٹ (رک) کا منصب یا کام۔ جوان خبرو اور واقعی سمجھتے تھے ، مگر میں ... لفٹنٹی کا نمونہ دیکھ چکا تھا۔ (۱۹۳۱ ، عظیم بیگ چغتائی ، لفٹنٹ ، ۱۱)۔ (ب) امذ۔ **لفٹنٹ گورنر کے ماتحت دفتر ، صوبائی دفاتر۔** جتنے مقدمے ایک سید نگر کے ہونگے شاید ساری لفٹنٹی کے نہ ہوں۔ (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۸۰)۔ قبر افتخارالدین جو لفٹنٹی میں میر منشی ہیں اُن کا خط برخوردار تصدق حسین کے نام آیا ہے۔(۱۹۰۱ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۱۲)۔ [لفٹنٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و کیفیت]۔

لِفٹنگ (کس ل ، سک ف ، کس مع ٹ ، غنہ) صف۔
اُٹھانے والا ، اونچا کرنے یا رکھنے والا (مشین وغیرہ کا کوئی پُرزہ)۔ سیفٹی والو کو لفٹنگ گیر سے بند کیا جاوے۔ (۱۹۰٦ ، پریکٹیکل انجینرز پینڈ بُک ، ۲ : ۲۸۸)۔ [انگ : Lifting]۔

لِفٹی (کس ل ، سک ف) امث۔
عورتوں کی ایک وضع کی اونچی ایڑی کی جوتی۔ ایک ٹھگنے قد کی بھینس غرارہ پہنے بڑے ناز سے اٹھکھیلیاں کر رہی تھی اور چکہ چکہ گوبر کے ڈھیروں سے اپنی کریپ سول کی لفٹی بچا رہی تھی۔ (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۱۳)۔ [لفٹ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لِفٹین (کس مع ل ، سک ف ، ی مج) امذ۔
رک : **لفٹن ، نائب کپتان۔** معلوم ہوا کہ یہ تمام آوازیں ایک نو گرفتار ، آزاد منش (سابق) سیکنڈ لفٹین این ، ایم ، ایم ، این ، بی کنجو کے گلے سے بڑک رہی ہیں۔ (۱۹۷٦ ، زرگزشت ، ۷۹)۔ [لفٹن (رک) کا ایک املا]۔

لِفٹینی (کس مع ل ، سک ف ، ی مج) امث۔
رک : **لفٹنی ، لفٹنٹ کا عہدہ یا کام۔** ملازمتوں کا تحفظ تھا ، فوج میں البتہ لفٹینی کے دروازے کھلے تھے۔ (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۰)۔ [لفٹین (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لَفڑا (فت ل ، سک ف) امذ۔
(عو) **جھگڑا ، پھڈا نیز مصیبت ، وبال۔** غور کیا جائے تو یہ سارا لفڑا ہی فالتو آبادی کا ہے ، لفڑا کا مطلب ہے جھگڑا ، وہ جھگڑا جس میں فضیحتا بھی ہو۔ (۱۹۵۵ ، منٹو (سعادت حسن) ، نمرود کی خدائی ، ۱۳۳)۔ یہ تو زر ، زمین ، زن کا لفڑا۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۹۹)۔ [مقامی]۔

---پالنا محاورہ۔
مصیبت مول لینا ، جھنجھٹ میں پڑنا۔ غرایث سُننے کی عادت ہوچکی ہو وہ سبک رفتار ایئر کنڈیشنر خریدنے کا لفڑا ہی کیوں پالیں گے۔ (۱۹۸۸ ، تبسم زیر لب ، ۹۱)۔

---ہونا محاورہ۔
جھگڑا ہونا ، ہنگامہ ہونا۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ پھڈا اور لفڑا ہوتا رہتا ہے (۱۹۸۹ ، آبِ گم ، ٦۷)۔

لِفطِنَنط (کس مع ل ، سک ف ، کس مع ط ، فت ن ، سک ن) امذ۔
(شاذ) **لفٹنٹ (رک) کی تاریب۔** لفطننط کرنیل کو جو پرطکیش کے طبقے سے اُنہیں دنوں بہت سردار ان پرطکیش سمیت گروہ سے آیا تھا ان کا سپہ دار بنایا۔ (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۱۲۲)۔ [لفٹنٹ (رک) کا معرب]۔

لَفظ (فت ل ، سک ف) امذ ؛ امث۔
۱۔ (ا) **وہ آواز جو مُنْھ سے نکلے ، کلمہ جو زبان سے نکلے (بیشتر بامعنی) ؛ فقرہ ، بات۔**

> بہر سطر میں لفظ زیبا قریب
> بہر لفظ معنی شکیا شکیب

(۱۵۹۳ ، حسن شوق ، د ، ۹۳)۔

> اگر قام ہے شعر کا تجکوں چھند
> چُنے لفظ لیا ہور معنی بُلند

(۱٦۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۵)۔

> کیا ہی بھاتا ہے ترے منہ سے محبت کا لفظ
> تو خدا کے لیے اے یار مرا نام نہ چھوڑ

(۱۷۸۲ ، دیوانِ محبت (ق) ، ۷۹)۔ واجب اور سنت اور نفل یہ تینوں ایک ہی ہیں ، اس واسطے کہ حکم ایک لفظ سے ہوتا ہے۔ (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۲۱)۔ ایسی سخت لفظیں فرمائیں کہ ملکۂ مہ جبیں رونے لگی۔ (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ٦ : ۲۸)۔ ایک لفظ بھی سحر کی نہیں جانتا ہوں۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۰۷)۔ بولا ہوا لفظ دراصل ہوا کی امانت ہو جاتا ہے۔ (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۱۳)۔ (ا ا) **لب و لہجہ ، تلفظ نیز طرز بیان** (پلیٹس)۔ ۲۔ **قول ، وعدہ ، اقرار۔** آپ نے ... خدا کے سامنے کہا تھا ، آپ اپنے لفظوں سے پھر جائیں گے۔ (۱۹۲۲ ، انارکلی ، ۱۳۵)۔ [ع : (ل ف ظ)]۔

---اُٹھنا محاورہ۔
کسی حرف یا لفظ کا خارج کیا جانا ، حشو و زواید میں شمار ہونا ، زاید اور بیکار ہونا۔

> ممکن نہیں غزل سے کوئی لفظ اُٹھ سکے
> ملکِ سخن میں واہ ہے کیا اہتمام داغ

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ٦۹)۔

---آرائی امث.
لفظی صنعت گری ، لفاظی ، بمشکل اور دقیق لفظ استعمال کرنا ، لفظوی آراستگی. یہی حال تکلف پسندی اور لفظ آرائی کے شوق فضول کا ہے. (۱۹۸۸ ، فیض احمد فیض ، ۱۰۲). [لفظ + ف : آراء، آراستن ـ سجانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---آنا محاورہ.
لفظ استعمال ہونا ، لفظ کا منطبق ہونا ، لفظ کا جگہ پانا. یمین کے لفظی معنیٰ ہاتھ کے ہیں ... جس چیز پر یہ لفظ آتا ہے ، اس کو ضامن دینا مقصود ہوتا ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۳۳). لفظ آنا ایک طرح کا Forced عمل ہے یعنی جس پر لفظ آ رہا ہے اس کے یہاں کوئی اشتعال پذیری یا برانگیختی نہیں. (۱۹۸۰ ، بازگشت و بازیافت ، ۱۳۹).

---بلفظ / بہ لفظ م ف.
ایک ایک لفظ ، ایک ایک بات ، تفصیل وار ، بغیر کسی حرف کی تبدیلی کے ، جوں کا توں. سیار نے شیشہ ہاتھ میں دیا پیام کوکب لفظ بلفظ سنایا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۵۷). مولانا محمد علی جوہر نے یہ شعر ، کہا اپنے شیخ مولانا عبدالباری فرنگی محل کے حق میں ہے لیکن صادق مولانا دیوبندی پر بھی لفظ بہ لفظ آ رہا ہے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامّت ، ۱۲). شاہ صاحب نے فرمایا ... بیٹھ جاؤ! لفظ بلفظ وہی تقریر دہرا دوں گا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۸). [لفظ + ف : ب (حرفِ جار) + لفظ (رک)].

---پرستی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
الفاظ کے ظاہری معنی کو سب کچھ سمجھنا ، لفظی شعبدہ بازی سے دلچسپی ، محض لفظ استعمال کرنے کا شوق ، ظاہری باتوں کا شوق.

> جنہیں ہے لفظ پرستی سے کام دنیا میں
> سمجھ میں ایسوں کے آئے گی کیا زبانِ مجاز

(۱۹۳۲ ، روحِ کائنات ، ۱۳۳). میمانسا فلسفہ کی لفظ پرستی نے لسانی تحقیقات کو خاص طور سے فروغ دیا. (۱۹۵۹ ، مقدمۂ تاریخ سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱). [لفظ + ف : پرست + پرستیدن ـ پوجنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---ٹپکنا محاورہ.
زبان سے لفظ کا بے اختیار نکلنا ، لفظ کا برجستہ زبان سے نکلنا ، گویا ہونا.

> ادائے شکر کرم گستری پہ لب جو ہلے
> وہ ٹپکے لفظ کہ تھے جن کے پہلوؤں میں گلے

(۱۹۰۲ ، اوج (مہذب اللغات)).

---ٹوٹ ٹوٹ کَر نِکَلْنا محاورہ.
کسی لفظ کا مُنھ سے اس طرح نکلنا کہ ہر حرف الگ ہو جائے ، لفظ کا الگ الگ کر یا مشکل سے نکلنا یا ادا ہونا.

> نکلا تھا پہلے لفظ قسم ٹوٹ ٹوٹ کر
> پیماں شکن پھر اپنی قسم سے نکل گیا

(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی ، د ، ۲۵).

---رَکْھنا محاورہ.
شاگرد کے کلام میں استاد کا کسی نامناسب لفظ کو کاٹ کے مناسب لفظ استعمال کرنا ، لفظ تجویز کرنا (مہذب اللغات).

---سازی امث.
لفظ بنانا. لفظ سازی کے لیے جو تعلیقے استعمال ہوتے ہیں وہ تصریفی صرفیوں کے برخلاف جملے میں استعمال کے پابند نہیں ہوتے. (۱۹۸۸ ، نئی اُردو قواعد ، ۴۲). [لفظ + ف : ساز ، ساختن ـ بنانا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---شَناسی (---فت نیز کس ش) امث.
لفظ پہچاننا ، لفظ کی قدر و قیمت جاننا ، لفظ کی معنوی شناخت. ان لوگوں نے جہاں ایک طرف لفظ شناسی کی عمدہ مثال پیش کی وہیں اسلوبیات کے جدید ترین اُصولوں کو اپنایا بلکہ اسے آگے بڑھایا. (۱۹۸۹ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۱۳).

---گھَڑْنا محاورہ.
لفظ بنانا ، لفظ اختراع کرنا

> میں جیسے تیسے ٹوٹے پھوٹے لفظ گھڑ کے آ گیا
> کہ اب یہ تیرا کام ہے بگاڑ دے سنوار دے

(۱۹۸۳ ، سہر دونیم ، ۳۷).

---لَفْظ (---فت ل ، سک ف) م ف.
لفظ بہ لفظ تمام و کمال ، مکمل طور پر ؛ ایک ایک لفظ ، ہر لفظ. صرصر خدمت شاہ طلسم میں پہونچی ... لفظ لفظ بیان کیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۷۲). ہرکاروں سے لفظ لفظ پوچھتی تھی کہ کیا سانحہ ہوا ہرکارے بیان کر رہے تھے. (۱۹۰۲ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۳۹۳)).

> فقرے فقرے میں ہے تحقیق اپنی
> لفظ لفظ اس کا فوائد اثبات

(۱۹۶۱ ، شوق (انجب علی) ، سلہٹ میں اُردو ، ۱۹۶). [لفظ + لفظ (رک)].

---لِکْھنا محاورہ.
تصنیف کرنا ، لفظ کو استعمال میں لانا ، لفظ کو تخلیقی سطح دینا. مگر اس بات کا اسے پتا چلا تھا کہ لفظ لکھنا بڑا کٹھن کام ہے. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۳۶).

---نِکالْنا محاورہ.
ہجے کر کے پڑھنے لگنا ، الگ الگ کر پڑھنے لگنا ، پڑھنا آنا. اب سعیدہ کو بھی کچھ کچھ لفظ نکالنے کی قوت ہوگئی تھی ... ان سے بوجھ بوجھ کر پڑھنے لگی. (۱۸۶۸ ، نصیحت کا کرن پھول ، ۵۶).

---نِکَلْنا محاورہ.
لفظ کا زبان پر آنا ، بات ہونا.

> طلبِ وصل پہ کچھ لفظ تو نکلے تھے مگر
> دہن تنگ نے معنوں کو نکلنے نہ دیا

(۱۸۹۵ ، راسخ دہلوی ، د ، ۳۲).

لفظاً (فت ل ، سک ف ، تن ظ بفت) م ف.
لغوی طور سے ، لفظ کے حقیقی معنی کے طور پر ، ازروئے لغت. دونوں حدیثوں میں سے پچھلی حدیث کی صحت لفظاً و معناً علمائے امامیہ کے نزدیک مسلّم ہے. (۱۸۷۰ ، آیات بینات ، ۱ : ۱ : ۶۱). یہ وہ کلام ہے کہ نوعِ انسانی لفظاً و معناً ہر اعتبار سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۴۳). جلتا ہے اور کہتا ہے میں ۰تا ہے ، علامتِ فعلِ حال ہے جس کی لفظاً اور معناً تکرار ہوتی ہے. (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۰). [لفظ (رک) + اً ، لاحقۂ تمیز].

---- بلفظٍ (---- کس مج ب ، فت ل ، سک ف ، تن ظ بکس) م ف.
ایک ایک لفظ کرکے ، ہر ہر لفظ ، حرف بحرف ، تمام و کمال. اس معاملہ میں میری تحریر لفظاً بلفظٍ صحیح ہے. (۱۹۱۲ ، شہیدِ لکھنؤ ، ۴۳). [لفظاً + ع : ب (حرفِ جار) + لفظ (رک)].

---- لفظاً م ف.
لفظ بہ لفظ ، شروع سے آخر تک ، تفصیل کے ساتھ. اپنی عیاری کا سب حال لفظاً لفظاً بیان کیا ... ذکر تھا کہ کراہنے کی آواز آئی. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۱۰۲۵). ہر مصرع اپنی جگہ لفظاً لفظاً نوک پلک سے درست. (۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، (جمعہ ایڈیشن) ۲۹ اپریل ، ۱۳). [لفظاً + لفظاً (رک)].

لفظوں (فت ل ، سک ف ، و مج) امذ ، ج.
لفظ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

مستتر ہیں یہ جن سے حرف آئے
ایسے لفظوں کو سنگسار کرو

(۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۲۳۳).

---- سے کھیلنا محاورہ.
لفاظی کرنا ، ہیر پھیر سے کام لینا ، لفظوں میں اُلجھائے رکھنا. بعض ناقدین کا خیال ہے کہ ... وہ صرف لفظوں سے کھیلتے ہیں. (۱۹۷۹ ، زخمِ ہنر ، ۱۷).

---- میں جان ڈالنا محاورہ.
الفاظ کے معنی کو اُجاگر کر دینا ، گفتگو کو موثر بنا دینا ، نئے معنی پہنانا. یوں لگتا تھا جیسے وہ لفظوں میں جان ڈالنے کے لیے اپنے وجود سے مدد لے رہی ہے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۹۹).

لفظی (فت ل ، سک ف) صف.
۱. **لفظ (رک) سے متعلق ، لُغوی ، اصلی ، حقیقی**.

لغت میں معجزے کا لفظی معنیٰ
ہے عاجز کرنے والا اے مُنصفا

(۱۷۹۱ ، ہشت بہشت ، ۷ : ۱۰۲). یمین کے لفظی معنیٰ ہاتھ کے ہیں. (۱۹۰۳ ، مقالاتِ شبلی ، ۱ : ۴۴). کتاب التوشیح لکھی جس میں شعرائے قدیم کے لفظی و معنوی عیوب کی نشاندہی کی. (۱۹۶۶ ، اشاراتِ تنقید ، ۱). ۲. **لفظوں کے اُلٹ پھیر سے متعلق، لفظوں کا ، جس میں معنی و مفہوم سے غرض نہ ہو ، بے معنی ، غیر حقیقی ؛ جیسے : لفظی تکرار ، لفظی بحث**.

یہ دیر و حرم کا نہیں کچھ بھی جھگڑا
یہ ہے ساری لفظی لڑائی تجھی پر

(۱۹۱۱ ، نذرِ خدا ، ۹۳). خیر کی تعریف کس طرح کی جائے گی؟ شاید یہ خیال کیا جاتا ہو کہ یہ ایک لفظی سوال ہے. (۱۹۶۳ ، اصول اخلاقیات (ترجمہ) ، ۳۹). [لفظ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---- اُلٹ پھیر (---- ضم ا ، فت ل ، ی مج) امذ.
الفاظ کی شعبدہ بازی ، ادل بدل کر لفظوں کا استعمال ، لفظوں کی صنعت گری ، لفظی بازی گری. وہ نہ تو لفظی اُلٹ پھیر سے اکبر الٰہ آبادی کی طرح مزاح پیدا کرنے کے متمنی تھے اور نہ پطرس کی طرح محض واقعات سے. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۶۲). [لفظی + اُلٹ (رک) + پھیر (رک)].

---- بازی گری (---- فت گ) امث.
لفظوں سے کھیلنا ، لفظی اُلٹ پھیر. لفظی بازی گری سے اُکتا گئے تو دلّی کی سادہ گوئی کی طرف راغب ہوئے. (۱۹۷۹ ، نساخ ، ۳۵۸). فرانسیسی مزاح نگار لفظی بازی گری سے مزاح پیدا کرنے کا ہُنر جانتے ہیں. (۱۹۸۹ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۶۲). [لفظی + بازی گر (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---- پھیر (---- ی مج) امذ.
لفظی اُلٹ پھیر ، لفظی بازی گری. ہمارے عقّامہ کی فصاحت و بلاغت لفظی پھیر میں کبھی نہیں پڑتی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۶ : ۵). [لفظی + پھیر (رک)].

---- تَرجَمَہ (---- فت ت ، سک ر ، فت ج ، م) امذ.
ایسا ترجمہ جس میں لفظ کے لغوی معنی بغیر تقدّم و تاخر کے دیے جائیں ، بہ اعتبار لغت ترجمہ ، لفظ بہ لفظ ترجمہ (بامحاورہ ترجمہ کے مقابل). اسے پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی فارسی عبارت کا لفظی ترجمہ ہے. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اُردو ، ۲ ، ۲ : ۹۸۹). [لفظی + ترجمہ (رک)].

---- جامَہ پَہْنانا محاورہ.
الفاظ میں بیان کرنا ، تحریر میں ڈھالنا (خیال وغیرہ) ، لکھنا. خیالات ، مشاہدات ، تجربات اور واقعات کو پوری طرح محسوس کر کے شدّت جذبات کے ساتھ لفظی جامہ پہنانے کا نام ادب ہے. (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ۴۲).

---- مُعَمَّہ (---- ضم مج م ، فت ع ، شد م بفت) امذ.
مناسب لفظ تجویز کرنے کا ایک کھیل جس میں حاشیے میں دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے عموماً عمودی اور اُفقی ترتیب سے دیئے ہوئے خانوں میں مناسب حرف تجویز کرکے لفظ بنایا جاتا ہے اور پہلے سے محفوظ حل کے مطابق ہونے پر انعام ملتا ہے. لندن کے باسی لفظی معمّہ (Crosswordpuzzle) کو حل کرنے میں دوچار ہوتے ہیں. (۱۹۸۴ ، شمع اور دریچہ ، ۶۹). [لفظی + معمّہ (رک)].

---- ہیر پھیر (---- ی مج ، ی مج) امذ.
لفظی بازی گری ؛ (سیاسیات) ہیر پھیر کی بات ، پیچیدہ گفتگو ،

ٹالنے والی بات ؛ اُڑن گھائیاں نیز بسیارگوئی (انگ Circumlocution) (اصطلاحات سیاسیات ، ۹۲). [لفظی + ہیر پھیر (رک)].

لَفْظِیات (فت ل ، سک ف ، کس مع ظ) امث.
ذخیرۂ الفاظ (کسی زبان ، مصنّف یا شخص کا) **لفظی سرمایہ.** مادّہ بنیادی تصوّر کا حامل ہوتا ہے اور اسی کے سابقے اور لاحقے جوڑ کر ، زبان کی لفظیات کا سارا سرمایہ پیدا کیا جاتا ہے. (۱۹۵۶ ، زبان اور علم زبان ، ۹۸). شاعر کی اپنی مخصوص لفظیات اور رمزیات بھی ہوتی ہیں. (۱۹۸۷ ، سخن در سخن ، ۲۳). [لفظ (رک) + یات ، لاحقۂ جمع برائے علم و فن].

لَفْظِیاتی (فت ل ، سک ف ، کس مع ظ) صف.
لفظیات (رک) سے **متعلق** ، **الفاظ کا.** نیاز کی حیثیت منفرد ہے اور اس انفرادیت کی بنیاد خاص بھی لفظیاتی تنقید ہے. (۱۹۶۵ ، مباحث ، ۴۰۵). [لفظیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَفْظِیانا (فت ل ، سک ف ، کس مع ظ) ف م.
الفاظ میں ڈھالنا ، **تحریر میں لانا** ، **لکھنا.** طریق کار کو جس قدر لفظایا جائے گا ، آموزش اتنی ہی تیزی کے ساتھ ہو گی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۷۹). [لفظ (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لَفْظِیَت (فت ل ، سک ف ، کس مع ظ ، فت ی) امث.
لغویت ، **لفظ ہونا** ؛ **مراد** ، **لفظیات.** ایسے الفاظ کی کنہ و حقیقت پر روشنی پھینکا کرے ... جن پر جدید لفظیت کے کارخانے کی چھاپ پڑی ہو. (۱۹۸۷ ، صلائے عام ، ۱۵۰). [لفظ (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَفْظِیں (فت ل ، سک ف ، ی مع) امث ؛ ج.
لفظ (رک) **کی جمع** ، **الفاظ.** حدیثِ حذیفہ میں تربت اور تراب دونوں لفظیں آئی ہیں. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۵۴).

مُختَل نظم ثاقب کا نہ پوچھو
فقط لفظیں ہیں مطلب کچھ نہیں ہے

(۱۹۲۶ ، تجلائے شہاب ثاقب ، ۲۱۲). [لفظ (رک) + یں ، لاحقۂ جمع].

لَفَنْگ (فت ل ، ف ، غنہ) صف مذ.
بد وضع ، **بد اطوار** ، **شہدا** ، **اُوباش نیز شیخی باز** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لف (لاف (رک) کی تخفیف) + نگ ، لاحقۂ فاعلی].

لَفَنْگا (فت ل ، ف ، غنہ) صف مذ.
لفنگ ، **بدمعاش** ، **شہدا** ، **اُوباش** ؛ **شیخی باز.** شاہنشاہِ سابق کا ایک عمزاد بھائی ... جو نہایت ڈھیٹ ، لفنگا اور بدمعاش تھا خود ہی تخت نشین ہو گیا. (۱۹۱۲ ، عالمِ صلیب ، ۱۲۲). ایک لفنگا ایک باغ میں گھسا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۶۳). [لفنگ + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
بیہودگی ، **بداطواری.** سنا اپنے بیٹے کا لفنگا پن تم نے؟ (۱۹۵۱ ، زیرِ لب ، ۱۹۳). شرفاء کی اس بلند پایہ مہمان سرائے میں ایسا لفنگا پن آج تک نہیں ہوا تھا. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۶۱). [لفنگا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَفَنْگانَہ (فت ل ، ف ، غنہ ، فت ن) صف ؛ م ف.
رندانہ ، **شہدوں کی مانند** (فرہنگ آصفیہ). [لفنگ + انہ ، لاحقۂ صفت و تمیز].

لَفَنْگیا (فت ل ، ف ، غنہ ، کس مع گ) صف مذ.
ڈھنگیا ، **شیخی باز** (فرہنگ آصفیہ). [لفنگ (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

لَفَنْگی (فت ل ، ف ، غنہ) صف مث.
بدمعاش ، **اوباش** ، **خراب عورت.** اِن بیگم صاحبہ کو میں ایک اور تماشہ میں پہلے بھی دیکھ چکی ہوں ، موئی خاصی لفنگی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۱۱۰). لو میں کیا کرتی دیکانیوں کے ساتھ بڑی لفنگیں ہوتی تھیں. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۳۹). [لفنگا (رک) کی تانیث].

لَفُّوجَھنّا (فت ل ، شد ف ، و مع ، فت جھ ، شد ن) صف.
بیوقوف ، **اُلو** ، **خبطی** ، **کم عقل** (مہذب اللغات). [مقامی].

لَفَّہ (فت ل ، شد ف بفت) امث.
۱. **ایک دھجّی جو علمائے مصر و شام اپنی ٹوپیوں پر لپیٹتے ہیں نیز چھوٹا عمامہ.** عرب مسلمان ترکی ٹوپی پر لفہ باندھتے ہیں. (۱۹۲۰ ، بریدِ فرنگ ، ۱۵۷). ۲. (نباتیات) **خام کھمبی کے گرد ایک جھلّی دار گول کھوکھلی شے.** ایک کھوکلی گول شے پہلے میسیلیوم سے نکلتی ہے جسے لفہ (والوا) کہتے پھر اس لفہ کو توڑ کر کھمبی کا تنہ برآمد ہوتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۸۹). [ع : (ل ف ف)].

لَفِیف (فت ل ، ی مع) (الف) صف.
لپٹا ہوا ، **تہ کیا ہوا** ؛ **جمع کیا ہوا** ؛ **پیچیدہ** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. (نباتیات) **کسی پھول کے اطراف برگوں کا ایک گھیرا یا غلاف** ، **اوراقہ** (انگ : Involucre). لفیف ، جب کسی منفرد پھول کے اطراف برگوں کا ایک گھیرا یا زائد گھیرے پائے جائیں (۱۹۶۶ ، مبادی نباتیات ، ۱ : ۱۵۳). ۲. **مختلف لوگوں کا مجمع** ، **ہجوم** ؛ **دوست** ، **آشنا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات) [ع : (ل ف ف)].

لَفِیفَہ (فت ل ، ی مع ، فت ف) امث.
لپٹی ہوئی پٹی. فاضل غسول کو نچوڑ دینے کے بعد ، لفیفہ کو کیدی خط کے گرد دو مرتبہ لپیٹا جاتا ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۸۶). [لفیف (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث].

لَق (فت ل) امذ.
رک : لقا (کبوتر).

لق انکڑ کے ہے سوں نت سرشار ہے
کاڑ جھاتی چھب سوں خوش رفتار ہے

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۹۰). [مقامی].

لُق (ضم ل) صف.
بے بالوں کا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [ع].

لَقا/لَقّا (فت ل / فت ل ، شد ق) امذ.
۱. **ایک نوع کا کبوتر جس کی دُم کاغذی پنکھے یا ناز کے پنے کے مانند اور اوپر کو اٹھی ہوئی اور گردن پیچھے کو جُھکی ہوئی ہے.**
دیکھ لقا سا اکڑتا شوخ کو دل میرا لوٹن کبوتر ہو گیا
(۱۸۴۷ ، دیوان قاسم ، ۳۶).

سلوکا ملکا بھی سینہ نکال
چلیں جیسے لقا کبوتر کی چال

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۵۴). ان میں ایک لقا ہے ، سینہ کسے ، دم کو چنور کیے. (۱۸۶۹ ، اردو کی پہلی کتاب ، ۲ : ۵). باقی قدوی کا کبوتر خانہ نہیں ابجد کی تختی ہے ، ملاحظہ کیجیے ، اصیل ... کھا گھیرے ، لوٹن ، لقے. (۱۹۵۴ ، اپنی موج میں ، ۳۰).
۲. **ایک نوع کی چیل** (لاط : **Halias Turindus**) (پلیشس).
[ف].

لِقا (کس ل) امث.
۱. **دید ، دیدار ، درشن ، ملاقات.**

ہوس مٹ جاوے دل سے ماسوا کی
یہے باقی ہوا تیری لقا کی

(۱۷۹۶ ، عشق نامہ ، فگار ، ۱).
بے چین سوا تھی جان مضطر مشتاقِ لقا تھی جان مضطر
(۱۸۸۱ ، مثنوی نیرنگ خیال ، ۱۰۸).

شوقِ لقائے یار کہاں میں حزیں کہاں
اے جانِ بیقرار تجھے یہ ہوا ہے کیا

(۱۹۱۲ ، کلیات حسرت موہانی ، ۱۰). دونوں اس حقیقت کے لقا کے آرزو مند جو باعتبار اس منصب کے جو انہیں زندگی میں حاصل ہے ان پر منکشف ہوتی رہتی ہے. (۱۹۸۷ ، فلسفہ کیا ہے ، ۳۷۲). ۲. **چہرہ ، صورت (جیسے مہ لقا ، یوسف لقا وغیرہ).** پیغمبر علیہ السلام کو دنیاں میں کچھ کام نہ تھا ، یو خدائے تعالیٰ اپنا نائب کر کو عالم کے لقا اپڑائے کوں پیچھان. (۱۴۲۱ ، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۳۱).

سریاں نجھ کے شاہاں بوریا پائے
دکھت مہدی لقائے دوست ہر دھائے

(۱۶۸۴ ، عشق نامہ (ق) ، مومن ، ۱۷۳).

لقاءِ ناز یہ پرچھائیاں سی پڑتی ہوئی
نہے یہ جلووں کی تجدید صورت تکرار

(۱۹۵۹ ، گُلِ نغمہ ، فراق ، ۹۰). ۳. (تصوف) **ظہور معشوق حقیقی اس طرح کہ عاشق کو یقین ہو کہ اُسی نے صورت انسان میں ظہور کیا ہے** (مصباح التعرف). [ع].

لُقّا (ضم ل ، شد ق نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
جس کو آبرو یا عزت کا پاس نہ ہو ، لُچّا ، بدمعاش ، لفنگا.

لُقّے دو چار ساتھ جاتے تھے
کہتا کل رات ہی ہی ہا ہا تھا

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۳۸). اٹھائی گیرا ، لقا ، لُچا ، شُہدا ، دغا باز ... یہ سب بُرے مگر شرابی ان سب کا گرو گھنٹال ہے. (۱۸۸۷ ، جام سرشار ، ۱). سپاہی آدمی قوم کا مغل بچہ اور لال کنوئیں کا رہنے والا ، جہان کے لقے بڑے مشہور ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیرالدین دہلوی ، داستان غدر ، ۱۸۴). [ف].

لَقّات (فت ل ، شد ق نیز بلا شد) صف.
کمزور ، ناتواں نیز نہایت دبلا ، لاغر ، سوکھ کر کانٹا. الغرض وہ فوجدار سے ملے ... دیکھا لقات ہو گئے ہیں ہڈیاں گن لیجیے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۳). کیا کہوں ، کہ اس کا کیا حال تھا ، سوکھ کر لقات ہو گئی تھی. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۹۷). وہ بہت ضعیف ہو چکے تھے بالکل لقات. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۹۱). [ف].

لِقاعِیَہ (کس ل ، شد ی مع بفت) امذ.
جُوتی کی شکل کا ایک روئیں دار یک خلویہ (انگ : Paramecium). بعض یک خلوبے زیادہ فعّال طور پر متحرک ہوتے ہیں مثلاً لمبوترا لقاعیہ. (۱۹۷۳ ، حیوانی کردار ، ۱۴). [ع : (ل ق ع)].

لَقّان (فت ل ، شد ق) امذ ؛ ج.
لقا کبوتر کی نوع ، لقا نسل کے کبوتر. لقان : بے حد ناز و کرشمہ کرتا ، اپنے سر و گردن و دم کو بہترین طریقے پر حرکت دیتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۳۶۱). [لقا (رک) + ن ، لاحقۂ جمع].

لَقَب (فت ل ، ق) امذ.
وہ نام جو کسی پسندیدہ ناپسندیدہ کام کی وجہ سے مشہور ہوگیا ہو یا اپنالیا جائے ، وصفی نام.

نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

مذکور کہیں نام ترا کام روا ہے
مشہور لقب ایک جگہ راہ نما ہے

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۳۹۲). آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت سے پہلے وہ طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں. (۱۹۱۴ ، سیرۃ النبیؐ ، ۲ : ۴۰۰). شریف مکہ ۱۹۱۷ء میں شاہ حجاز کے لقب سے اپنی خود مختاری کا اعلان کر چکا تھا. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۲۲۲). [ع : (ل ق ب)].

ـــــ پانا محاورہ.
لقب حاصل ہونا ، خطاب ملنا.

نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶).

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۱۵). یہ لقب اس سبب سے پایا کہ اس علم میں کسی کو زبان حقیقت مثل آپ کے نہ تھی. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۶۸).

---دینا محاورہ۔
(کسی اچھے یا بُرے کام یا صفت کی وجہ سے) کسی کی شان کے مطابق کوئی نام دینا۔

تھا بسکہ رحیم دل سے شیدا
راجہ بھائی لقب دیا تھا

(۱۸۸۲ ، مادر ہند ، ۱۳) ۔ اس سے کوئی اور دوسری شے ایسی وجود پذیر ہوسکتی ہے جس کو معلول کا لقب دیا جاتا ہے۔ (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۲۸)۔

---مِلْنا محاورہ۔
لقب حاصل ہونا ، لقب پانا۔

جلیل زار کو دیکھو جلیل القدر کو دیکھو
لقب جو شاہ سے ملتا ہے زیبا ہو ہی جاتا ہے

(۱۹۱۰ ، تاج سخن ، ۲)۔

---ہونا محاورہ۔
نام ہونا ، کسی اچھائی کے ساتھ اس کی مناسبت سے نام ہو جانا۔

افسانۂ راز تالہ ہو زیاد ہو کہیں
رندوں میں زخشو رژ کا لقب جان من ہوا

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۷۲)۔

لَقَبی (فت ل ، ق) صف۔
لقب (رک) سے منسوب ، لقب رکھنے والا ، لقب پانے والا ۔ بہت سی دوسری یونانی جمہوریتوں میں اسی قسم کے لقبی بادشاہ ہوتے تھے۔ (۱۹۶۵ ، شاخِ زرّیں (ترجمہ) ، ۱ : ۲۸)۔ [لقب + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لِقْحَہ (ا ت نیز کس ل ، سک ق ، فت ح) امث۔
۱. دودھ دینے والی اونٹنی۔ قیامت قائم ہوگی اور ایک شخص دودھ نکالتا ہو گا لقحہ کا۔ (۱۹۰۶ ، حیواۃ الحیوان (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۷)۔ ۲. دودھ دینے والی اونٹنی کا تھن۔ دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک لقحے کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا۔ (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۷۹۱)۔ [ع : (ل ق ح)]۔

لُقْطَہ (ضم ل ، سک نیز فت ق ، فت ط) امذ۔
وہ چیز جو زمین پر پڑی مل جائے ، گری پڑی چیز۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مکہ کے باب میں کہ نہیں حلال ہے لقطہ اوس کا مگر واسطے اوسکے مالک کے (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۵)۔ ملتقط مال پر لازم ہے کہ وہ اس امر کا اعلان کرے کہ اس نے لقطہ پایا ہے۔ (۱۹۳۳ ، جنایات برجائداد ، ۱۸۳) ۔ [ع : (ل ق ط)]۔

لَق لَق (فت ل ، ل) امذ ہمعہ لقلق۔
۱. ایک آبی پرندہ جس کی ٹانگیں تھوڑی لمبی اور چونچ بہت چوڑی اور لمبی ہوتی ہے ، لگ لگ۔

کرتا ا ک جست میں ہے ماہیِ گردوں کا شکار
طائر تیر ہوائی ترا مثل لقلق

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۳۴) ۔ امام علی نقی و حسن عسکری کے مقبرے کے دو سبز مینار جو دونوں طرف ہیں اون پر میں نے لقلق کو بیٹھے دیکھا۔ (۱۹۱۲ ، روزنامچۂ سیاحت ، ۱ : ۵۷) ۔ لق لق پاکستان میں اکتوبر سے اپریل تک قیام کرتے ہیں ۔ (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ۷)۔ ۲. چوڑے مُنھ کی بوتل یا صراحی وغیرہ کے مُنھ سے عرق یا پانی وغیرہ کے نکلنے کی آواز۔

میکدے میں لق لق و قلقل کی آوازیں نہیں
بند ہے دو دن سے دورِ جامِ مینا کیا سبب

(۱۸۶۳ ، دیوانِ حافظ ہندی ، ۱۳)۔ [حکایت الصوت]۔

---کَرْنا محاورہ۔
بھوک یا پیاس سے نڈھال کبوتر کی طرح آواز نکالنا ، بھوک میں پھڑکنا یا تڑپنا۔ شوہر بُھوکا پیاسا لق لق کرتا دفتر جا اور آ رہا ہے۔ (۱۹۱۹ ، شبِ زندگی ، ۱ : ۳۵)۔ (مور) یکستان گردن جھکائے لق لق کرتا بے تحاشا اُڑا چلا جاتا تھا۔ (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۵۰)۔

لَقْلَقا / لَقْلَقَہ (فت ل ، سک ق ، فت ل / فت ق) امذ۔
۱. سارس کی آواز جو بہت کرخت ہوتی ہے ، سارس کے زور سے بولنے کی آواز (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ ۲. ہر وہ آواز جو کرخت ہو ؛ سانپ کا زبان کو بار بار نکالنا (نوراللغات)۔ ۳. (اُ) (کنایۃً) رعب داب ، حوصلہ ؛ ظرف ارطبون اس کے لقلقے سے تاڑ گیا کہ ہو نہ ہو یہ امیر ہے۔ (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۳۷)۔ خردافروز لکھی پڑھی ، ایک بڑے لقلقے ، حوصلے ، سلیقے کی بیوی تھی ۔ (۱۹۱۱ ، قصۂ مہرافروز ، ۲۸) ۔ (اا) اثر ، رسوخ (پلیٹس)۔ ۴. لب و لہجہ ، قوتِ بیانی ، خوش بیانی۔ شریعت میں ذکر ہے لقلقہ لسانی ہے۔ (۱۷۷۲ ، شاہ میر ، انتباہ الطالبین ، ۶۲)۔

سوہمو دے لقلقہ حق حق بھی
کب تلک حق حق و بق بق یا نبی

(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، د ، ۳۵۶)۔

ہیں سوسن سے لب ، سُر ٹپکتا ہے جن سے
عجب ان کا لہجہ ، عجب لقلقا ہے!

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۳۶)۔ [رک : لق لق + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

لَقْلَقے (فت ل ، سک ق ، فت ل) امذ ؛ ج۔
لقلقہ (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ ترا کیب میں مستعمل ، رعب داب ، ہمت و حوصلہ ، سوجھ بوجھ ، رکھ رکھاؤ۔ نورجہاں بیگم کس لق لقے کی عورت تھی۔ (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۹۰)۔

---بانْدھنا محاورہ۔
سخن سازی یا سخن آرائی سے کام لینا ، مسلسل گفتگو کیے جانا ، بڑا لسّان ہونا۔ سینہ خوش کرنے کے لیے آپ لقلقے باندھ رہے ہیں۔ (۱۹۲۳ ، مخدرات ، ۱ : ۳۵)۔

لُقْمان (ضم ل ، سک ق) امذ۔
۱. ایک مشہور حکیم کا نام جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے ، بعض انہیں باعور کا بیٹا ، بعض حضرت داؤد علیہ السلام کا وزیر اور بعض حبشی غلام بتاتے ہیں حکمت و دانائی کے لیے مشہور ہیں۔

چتُر شاہ گنوت گیانی ہے توں
کہ حکمت میں لُقمان ثانی ہے توں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۵). لقمان نے اپنے بیٹے کوں کہی تھیں سو میں تجھ سے کہتا ہوں تو لکھ لے. (۱۷۴۹ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۲۵).
ہو رشکِ لقمان بھی چارہ گر ہو مسیح ثانی بھی وہ اگر ہو کسی سے اچھے ہوئے نہ ہونگے ہم آپ اپنی دوا کریں گے (۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۳۸).

تم سے لقمان و ارسطو کو بھلا کیا نسبت
چشمۂ فیض تھے وہ فیض کا دریا تم ہو

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بیخود ، ۳۰۶). ۲. (مجازاً) **بہت دانا ، عقلمند ، بڑا تجربہ کار ؛** (طنزاً) **اُستاد.**

لُقمان شاعروں میں اگر ہو تو شعر کا
یاں سیکھنے کا اس کو ہو آہنگ رنگ لنگ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۷۷).

دل سینۂ ہشیار میں کاشانہ ہے اس کا
لقمان وہی ہے کہ جو دیوانہ ہے اس کا

(۱۸۳۶ ، دیوانِ مہر ، ۶۰). پڑھی لکھی سلیقہ دار ، ہم جنسوں میں لقمان. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۲). [ع].

ـــ را حِکمَت آموخَتَن کہاوت.

(فارسی کہاوت اُردو میں مستعمل) **اُلٹا کام کرنا ، متضاد صورت اختیار کرنا ، لقمان کو حکمت سکھانا ، عقلمند کو تدبیر بتلانا ؛ لغو کام کرنا ؛ بے وقوف بننا.** تم کو سمجھانا بموجب مثل لقمان را حکمت آموختن کا مضمون ہے لیکن برائے حجّت دل نہیں مانتا. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۵۸۲).

ـــ زَماں کس اضا(ـــ فت ز) امذ.

اپنے وقت کا لقمان ؛ مراد : بہت بڑا دانا یا حکیم.

وہ دانا ہوں کہ نادانی ہے نازاں
وہ ناداں ہوں کہ لقمانِ زماں ہوں

(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). [لقمان + زماں (رک)].

ـــ کو حِکمَت / عَقل سِکھانا محاورہ.

رک : **لقمان را حکمت آموختن.** زیادہ تفصیل آپ سے کرنا لقمان کو حکمت سکھانا ہے. (۱۸۸۹ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۵۹). وہاں کے کاریگر خدا داد ذہن ، طبع رسا رکھتے اور لقمان کو عقل سکھاتے تھے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیانِ دہلی ، ۴۹).

ـــ کے پاس دَوا نَہ ہونا محاورہ.

کوئی حل نظر نہ آنا ، لاعلاج ہونا ، کسی ترکیب کا کارگر نہ ہونا ، بیماری کا لاعلاج ہونا.

بڑے وہمی ہیں جن کو ہیہ ترے معراج میں شبہہ
نہیں ہے پاس لقمان کے دوا اُن کے توہّم کی

(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النّبیین ، ۱۲۲).

لُقْمَہ (ضم ل ، سک ق ، فت م) امذ.

۱. **کھانے کی وہ مقدار جو ایک بار مُنْھ میں ڈالیں ، نوالہ ، طعمہ.** آخرکار اس نے معلوم کیا یہ لقمہ تمام عمر کا کھایا پیا نکالے گا. (۱۸۰۱ ، آرائشِ محفل ، حیدری ، ۲۸). جس نے بے نماز کی مدد ایک لقمہ سے کی اس نے گویا تمام نبیوں کے قتل میں اعانت کی. (۱۸۷۸ ، مقالاتِ حالی ، ۱ : ۹۸). خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ ان کو لقمہ کھلاتے ہیں. (۱۹۱۳ ، شبلی ، حیاتِ حافظ ، ۲). روٹی جب بھی اس کے منہ تک آتی ہے تو وہ فوراً اس میں سے ایک لقمہ دانتوں سے کاٹ لیتا ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۹۱). ۲. **پان کی گلوری ، بیڑا.** پھولوں کا گہنا ، پانوں کے لقمے ، چاندی سونے کے ورق لگے ہوئے چاندی کے چنگیر پاندان میں. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۹). ۳. مراد : **روزی ، رزق ، کمائی.** کسب و ہنر کا لقمہ پاکیزہ ہے. (۱۹۸۷ ، بزمِ صوفیہ ، ۳۷۱). ۴. **توپ میں یک وقت بھرے جانے والے گولوں کا مجموعہ.** ہر گاڑی ... دو سو لقمے باروت و گولے توپ کے اور بےشمار تونٹے بندوق کے لے جاتی تھی. (۱۸۳۷ ، حملاتِ حیدری ، ۳۳۳). ۵. **وہ مقدار جو ایک بار کسی چیز کے اندر استعمال کے لیے ڈالی جائے ؛ جیسے : حمام میں گرم کرنے کے واسطے لکڑیوں کا لقمہ دینا یا انجن میں ایک بار کوئلہ ڈالنا** (فرہنگِ آصفیہ). [ع].

ـــ اُٹھانا محاورہ.

کھانا شروع کرنا ، کھانا کھانا. اُن لوگوں کو کھلانا شروع کیا ، وہ لوگ جو لقمہ اٹھاتے تھے ، اس میں پہلے سے بھی زیادہ اضافہ ہوتا جاتا تھا. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵۹۳).

ـــ اَجَل بَن جانا / بَنْنا محاورہ.

مر جانا ، مارا جانا ، قتل ہونا. سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بیس سے زائد افراد لقمۂ اجل بن گئے. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۳۹۱). مانی کے اس صورت میں لقمۂ اجل بننے کے بارے میں بعض مورخین کو اختلاف ہے. (۱۹۹۰ ، صحیفہ ، لاہور ، جون ، ۱۰۹).

ـــ اَجَل ہونا محاورہ.

رک : **لقمۂ اجل بن جانا ، مر جانا.** لڑکا راہیِ عالمِ بقا ہوا ہے ، اجل کا لقمہ ہوا ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۳۸). کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہودیوں نے کس طرح ہمارے ساتھیوں کو مارا اور جو بچ نکلے وہ بھوک اور سردی کے ہاتھوں لقمۂ اجل ہوئے. (۱۹۸۲ ، میرے لوگ زندہ رہیں گے ، ۲۷).

ـــ بازی امث.

(کنایۃً) **الزام تراشی ، تہمت لگانا** یہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی ذات پر براہ راست لقمہ بازی ہے (۱۹۹۲ ، معیاد ، کراچی ، یکم دسمبر ، ۵۳). [لقمہ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ بَنانا ف م ؛ محاورہ.

۱. **نوالہ بنانا.** چودھری نے ایک لقمہ بنا کر چھوٹی بچّی کے منہ میں دیا. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگِ چمن ، ۱۱۱). ۲. **کھا جانا ، ہڑپ کر جانا ، مار ڈالنا ، مار کر کھا جانا.** ان کو شک کیا یقین ہو گیا تھا کہ کچھ عرصے میں دیو کھا جائے گا اُنھیں ہی لقمہ بنائے گا. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۱۴).

نہنگ اپنے مُنہ کو بہ صد شوق کھولے
کہ پائیں کسی کو تو لقمہ بنائیں
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۲۳۲).

---پچنا محاورہ.
لقمہ ہضم ہونا ، کھانا ہضم ہونا.
لقمۂ ظلم نہیں پچتا عدالت میں تری
باز نکلی ہوئی چڑیا کے تئیں دے ہے اُگل
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۸۱).

---پرہیزی کس صف(---فت پ ، سک ر ، ی مع) امث.
توہّم کی وجہ سے عام غذاؤں میں سے بعض سے پرہیز کرنا (بعض تقویٰ کی وجہ سے پرہیز کرتے ہیں) (پلیٹس). [لقمہ + پرہیز (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

---پھنسنا ف ل ؛ محاورہ.
حلق میں نوالہ اٹکنا ، کھانا نہ کھایا جانا.
شدّتِ غم میں تصوّر کام آیا تیغ کا
پی لیا پانی اگر لقمہ پھنسا کھاتے ہوئے
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)).

---تر کس صف(---فت ت) امذ.
۱. لذیذ غذا ، اچھی غذا. ایک موقعے پر لکھتے ہیں ... کوئی ٹکا دینے والا یا لقمۂ تر کھلانے والا نہ ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ : ۹۰۳). پنجاب ایک لقمۂ تر کی طرح بھارت کے منہ میں جاگرے گا. (۱۹۸۵ ، پنجاب کا مقدمہ ، ۱۳۷). ۲. (مجازاً) آسان شکار یا نعمت ، وہ چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے نیز مفت کی چیز. یہ رعایتیں جرمنی کے سامنے لقمۂ تر بنا کر رکھی جائیں گی اور اس کے بدلے میں اس کے پیدائشی حق کا پٹہ لکھا لیا جائے گا. (۱۹۳۶ ، معاشیات قومی (ترجمہ) ، ۱۱). [لقمۂ + تر (رک)].

---تر بنانا محاورہ.
چٹ کر جانا ، ہڑپ کر لینا ، شکار کرنا. اپنے لعابِ دہن سے حشرات کو مفلوج کر دیتی ہیں اور پھر انہیں لقمۂ تر بنا لیتی ہیں. (۱۹۷۱ ، حشریات ، ۱۰۹).

---تر بننا محاورہ.
لقمۂ تر بنانا (رک) کا لازم ، شکار ہو جانا ، آسانی سے گرفت میں آ جانا. ممالکِ اسلامیہ یورپین اقوام کے لقمۂ تر بن کر رہ گئے. (۱۹۷۵ ، متحدہ قومیت اور اسلام ، ۵۵).

---توڑنا محاورہ.
۱. کھانا نیز کوئی کام کرنا ، کسی کام کا آغاز کرنا. نذیر احمد بغیر مذہب کے لقمہ نہیں توڑ سکتے. (۱۹۸۶ ، مقالاتِ عبدالقادر (پیش لفظ) ، ۱۳). ۲. بات کاٹنا ، دخل دینا. ساماں تو میاں کے پیچھے جھاڑ ہو کر چمٹی مگر بی بی لقمہ توڑ بول پڑیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۷۵).

---تیغ بننا محاورہ.
رک : لقمۂ اجل بن جانا ، موت کا شکار ہونا. جگہ جگہ قتلِ عام ہوا ، متعدد علما و فضلا لقمۂ تیغ بنے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۶۸۲).

---چرب کس اضا(---فت چ ، سک ر) امذ.
آسانی سے ہاتھ آنے والی چیز یا شکار. مارلو ان کو کہ لقمۂ چرب ہیں. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۱۷۳). مغل بادشاہ نے گوز کو لقمۂ چرب سمجھا. (۱۹۵۳ ، مسلمانان پاکستان و بھارت ، ۱ : ۳۰۵). [لقمۂ + چرب (رک)].

---حرام کس اضا(---فت ح) امذ.
مفت کا مال ، حرام کی آمدنی ، حرام کا مال. اے فرزند آدم کھاتا ہے تو لقمۂ حرام میری پیٹھ پر اور کھائیں گے تجکو کیڑے میرے پیٹ میں. (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۵). یہ صلاحیت اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو لقمۂ حرام سے پرہیز اور اہلِ دنیا سے اجتناب کرتا ہے. (۱۹۸۷ ، بزم صوفیہ ، ۱۷۸). [لقمۂ + حرام (رک)].

---حلق سے نہ اُترنا محاورہ.
کسی (عزیز) کی عدم موجودگی نہایت ناگوار ہونا ، کسی کی یاد میں کھانا نہ کھایا جانا (ماخوذ : نوراللغات).

---خشک کس اضا(---ضم خ ، سک ش) امذ.
وہ غذا یا نوالہ جس میں بالکل چکنائی وغیرہ نہ ہو ، جو خشکی کی وجہ سے حلق سے نہ اُترے (لقمۂ تر کے مقابل) (نوراللغات). [لقمۂ + خشک (رک)].

---خور (---و معد) صف.
لقمہ کھانے والا ، کھانا کھانے والا.
ہر شہر مدینہ میں ہے وہ عیسیِ دوراں
اک لقمہ خورِ خوانِ کرم جس کا ہے لقمان
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۳ : ۷). [لقمہ + ف : خور ، خوردن - کھانا ، پینا سے صفت].

---دینا ف م ؛ محاورہ.
۱. گفتگو کے دوران ٹوکنا ، بیچ میں بولنا ، بات کاٹنا ، دخل در معقولات کرنا. "کیا کریں بیگم صاحب" ، اماں نے لقمہ دیا ، "یہی مرضی کے ڈبے ہم غریبوں کے محل ہیں". (۱۹۵۳ ، محل سرا ، ۹۹). ایک بڑی بوڑھی نے لقمہ دیا ، بیٹھا کہاں ہے بہن ، لیتا ہے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۵). ۲. قرآن شریف یا کوئی اور چیز سناتے وقت صاحبِ قرأت کی بھول چوک کی نشان دہی کرنا. اگر مقدار فرض کے پڑھ چکا ہے یا ایک آیت سے اوس نے دوسری آیت پڑھی اور اوس نے لقمہ دیا ، بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۱۲۱). جب تک کوئی دوسرا لقمہ دے دے کر ہر لفظ اپنے منھ سے کہتا نہ جائے میں ایک سطر بھی نہیں پڑھ سکتا تھا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۱۳ : ۹). بعض اوقات پڑھنے کی مشقوں کے بعد انہیں زبانی دوہرایا گیا اور جہاں ضرورت ہوئی وہاں لقمہ دیا گیا. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۱۸۱). ۳. رائے دینا ، مشورہ دینا.

اُس نے سوچا کہ کسی مناسب موضوع کا لقمہ دینا چاہیے. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۱۲۳). **۴. دھوکا دینا ، چکمہ دینا.**

وہ مجھ بڈھے کو لقمہ دے گیا ہے
بچا کے جان اپنی لے گیا ہے

(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۱۰۲). **۵. کسی کو کوئی بات کہہ کے دوسرے کے خلاف اُکسانا ، ایسی بات کہنا جو نقصان پہنچائے.**

فقیر جان کے لڑواتے ہیں رقیبوں سے
عدو کو دیتے ہیں لقمہ ہماری جھولی کا

(۱۸۸۱ ، منیر (شکوہ آبادی) (نور اللغات)). سنگھ بابو نے اپنے مطلب کا لقمہ دے کر اس کی گرہ کھولی. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۹۹). **۶. منہ بھرائی دینا ، رشوت دینا.** فرانس کو بالائی برہما میں دو صوبوں کا لقمہ دے کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۳۲۵). **۷. حمّام میں لکڑیاں ڈالنا ، بھاڑ یا تنور جھونکنا ، کسی چھید میں میخ ٹھونکنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، نور اللغات).

--- کَر جانا محاورہ.

ہڑپ کر جانا ، نگل لینا ، چٹ کر جانا.

ایسا حیلہ کوئی کر جس سے کہ میراث تمام
چھین کر وارثوں سے کر لے تو اوسکا لقما

(۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان (ترجمہ) ، ۲۶۹).

اس گرم چپاتی کو جلدی سے
ایک ہی لقمہ کر جاؤ!

(۱۹۷۹ ، جزیرہ ، ۹۰).

--- کھانا محاورہ.

۱. نوالہ نگل جانا ، کھانا کھانا ، مفت کا کھانا کھانا. سونے کا لقمہ کھاؤ اور اچھے سے اچھا کپڑا پہنو. (۱۸۹۴ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۷). کوئی تو کلیجہ توڑ توڑ کے محنت کرے ... اور کوئی بیٹھے لقمے کھائے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۱۷۱). **۲. کلام پاک پڑھتے پڑھتے قاری یا حافظ کا چوک جانا** (ماخوذ : نور اللغات).

--- گور ہونا محاورہ.

مر جانا.

اجل کا لقمہ ہوا پہلے پھر میں لقمۂ گور
یہ دونوں کھولے تھے منہ اک ناتواں کے لیے

(۱۹۴۶ ، جلیل مانکپوری (مہذب اللغات)).

--- لینا محاورہ.

لقمہ دینا (رک) کا لازم ، قرآن شریف سناتے وقت دوسروں کی بتائی ہوئی بھول چوک سننا. اگر امام نے لقمہ لے لیا تو اوس کی بھی نماز فاسد ہو جاویگی. (۱۸۶۷ ، نور الہدایہ ، ۱ : ۱۲۱).

--- مارنا محاورہ.

نوالہ جلدی سے منہ میں رکھنا اور نگل لینا ، جلد جلد کھانا. اس نے مال غنیمت سمجھ کے لقمے مارنے شروع کیے اور خوب پیٹ بھر کے کھایا. (۱۹۲۸ ، حیرت ، مضامین ، ۲۸۳).

لُقْمی (ضم ل ، سک ق) امث.

۱. میدے یا رَوے (سُوجی) کی پتلی پوری کی چوکور شکل میں موڑ کر اس کے اندر قیمہ وغیرہ بھر اور تل کر تیار کی ہوئی غذا. رَوے کی لُقمی اس طرح کی بناتا تھا کہ جیسے جوسر کی گوٹ ہوتی ہے. (۱۹۳۶ ، قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ ، ۱۴۴). سوڈا لیمن ، برف ، لقمی ، سموسہ ، شکم پور ، کٹلس ، کیک بسکٹ ، پیسٹری ، جو چاہو خرید لو. (۱۹۷۶ ، اردو نامہ ، کراچی ، جون ، ۱۳۸). **۲. پان کی گلوری** چاندی کا خاصدان جس میں سات لقمیاں سنہری روپہلی ورق ... لگے. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۵۰). [لقمہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُقْمے (ضم ل ، سک ق) امذ ؛ ج.

لقمہ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل ؛ نوالے.

اگرچہ نعمتِ خوانِ خدا ہے رزقِ حلال
مگر حرام کے لقمے کی لذّتیں مت پوچھ

(۱۹۸۹ ، جنگ ، کراچی (رئیس امروہوی) ، ۸ فروری ، ۳).

--- توڑنا محاورہ.

کھانا کھانا ، مفت کا کھانا کھانا. جاگیرداروں اور حکومت کے لقمے توڑنے والوں کے اوسان خطا ہونے لگے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲).

--- لگانا محاورہ.

رک : لقمے توڑنا. روسی لا کھ عیسائیوں کے ساتھ لقمے لگائیں اور بے تکلفی سے کھائیں ، ہم کو تو ایسا نہ چاہیے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۰).

لُقَنْڈْرا (ضم ل ، فت ق ، سک ن ، ڈ) صف ؛ امذ.

آوارہ پھرنے والا ؛ بدمعاش ، غنڈا ، بد چلن ، شہدا ؛ لغو آدمی ، بیہودہ آدمی. جدھر جاؤ دھوم ، جدھر دیکھو ہجوم ... گنٹے ، لچے ، لقنڈرے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۸).

جرگہ میں لقنڈروں کے جا کر
حکمت بد نام ہو گئی ہے

(۱۹۱۱ ، کلیات اسماعیل ، ۳۲۳). جانتی ہو کہ لقنڈرا پیچھے لگا ہوا ہے مگر تم ہو کہ اپنی چیزیں اِدھر اُدھر پھینکتی پھرتی ہو. (۱۹۵۲ ، انسان ، ۲۰۳). [لقہ (رک) سے مشتق].

لُقَنْڈْری (ضم ل ، فت ق ، سک ن ، ڈ) امث.

لچی ، لفنگی عورت. نگوڑی لقنڈری اپنی بے دید ہو گئی جیسے ان تلوں تیل ہی نہ تھا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، حیدر حسن دہلوی ، ۹۷). [لقنڈرا (رک) کی تانیث].

لَقّ و دَق (فت ل ، شد نیز بلا شد ق ، و مع ، فت د) صف.

۱. سخت اور ہموار زمین جس میں نہ درخت ہوں نہ سبزہ نہ آدم زاد ، ویران ، بنجر ، چٹیل (میدان).

وہ صحرائے وحشت فزا لقّ و دق
کہ اُڑتے تھے شیروں کے دل کے ورق

(۱۷۳۹ ، کلیات سراج ، ۸۰).

آگے پھر اس کے لق و دق صحرا
کہ نہ جس میں تھا آب اور نہ گیا

(۱۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۳۳). ایک شخص تن تنہا افریقہ کے لق و دق صحرا ... کے حالات دریافت کرنے جاتا ہے. (۱۸۹۳ء ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۹۶). بڑے بڑے پہاڑ ہیں لق و دق میدان ہیں اور سب چُپ ہیں. (۱۹۲۶ء ، کائنات ہنی ، ۳). سڑک کی دوسری جانب لق و دق صحرا ہے. (۱۹۹۲ء ، اردو نامہ ، لاہور ، اپریل ، ۲۹). ۲. (مجازاً) بہت پھیلا ہوا ، وسیع و عریض.

گھبرائے ہے جی وحشتِ دل دیکھ کے ہر دم
اللہ رے یہ دشت بھی کتنا لق و دق ہے

(۱۹۵ء ، قائم ، د ، ۱۹۳). یہ بڑا لق و دق شہر جس میں تمام روز شور و غوغا سے حشر برپا رہتا ہے. (۱۸۳۸ء ، تاریخ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۷). کردار کا کینوس بہت لمبا چوڑا اور بازی گہ لق و دق تھی. (۱۹۸۶ء ، انصاف ، ۲۱۸). [ع : لَقّ - زمین کی دراز + و (حرفِ عطف) + ع : دَقّ - کوٹنا].

لَقْوَہ (۱) (فت ل ، سک ق ، فت و) امذ.
ایک مرض جس میں مُنْھ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور چہرہ پھر جاتا ہے ، ایک اعصابی مرض جو گردن اور چہرے سے متعلق ہے اور سرد یا گرم ہوا کے اثر سے لاحق ہوتا ہے (فالج کی ایک ہلکی قسم). بخار ، دردِ سر ، پیشہ ، سرسام ، فالج ، لقوہ ... غرض اقسام اقسام کی بیماریاں ان کو عارض ہوتی ہیں. (۱۸۱۰ء ، اخوان الصّفا ، ۱۲۵).

باغ میں سردی سے کلیاں کیا کھلیں
گل کو پیدا ہو گیا لقوے کا ڈر

(۱۸۷۳ء ، کلیاتِ قدر ، ۳۰). کبھی فالج و لقوہ کے طریقے پر پیوٹے ڈھیلے ہو جاتے ہیں. (۱۹۳۶ء ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰). دوسرے کا چہرہ لقوے سے ایسا ٹیڑھا ہوا کہ دائیں باچھ کان کی لو سے جا ملی. (۱۹۸۹ء ، آبِ گم ، ۱۰۶). [ع].

---گِرْنا محاورہ.
لقوے کے مرض میں مبتلا ہونا ، مُنْھ کا ٹیڑھا ہونا ، منھ پھر جانا. کمر کولھے ہی تو مفلوج تھے زبان حلق پر تو لقوہ نہ گرا تھا. (۱۹۸۶ء ، جوالا مکھ ، ۶۶).

---مارْ جانا محاورہ.
رک : لقوہ گرنا. زوالِ سلطنتِ اسلامیہ کی وجہ سے گویا مذہب کو لقوہ مار گیا ہے. (۱۸۸۸ء ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۸۲). ایسی زبان کو ضرور ہمیشہ کے لیے لقوہ مار گیا ہے جو خواہ مخواہ بہکتی ہے. (۱۹۰۷ء ، نپولین اعظم (ترجمہ) ، ۳ : ۲۲۵). کسی کو لقوا مار جائے. (۱۹۹۰ء ، چاندنی بیگم ، ۲۲۵).

---مَرْطُوبی کس صف (---فت م ، سک ر ، و مع) امذ.
وہ لقوہ جو سردی لگ جانے یا بھیگ جانے سے ہو جائے. فالج و لقوۂ مرطوبی کے لیے نہایت زود اثر اور مکمل علاج ہو. (۱۹۳۷ء ، سلک الدرر ، ۲۸). [لقوہ + مرطوب (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---ہو جانا/ہونا محاورہ.
لقوے کے مرض میں مبتلا ہونا نیز مُنْھ ٹیڑھا ہونا ، مُنْھ پھر جانا. دیکھیے میرے ہاتھ کو دوکھنے سے لقوہ ہوگیا ہے. (۱۹۳۵ء ، آغا حشر ، اسیرِ حرص ، ۵۸).

لَقْوَہ (۲) (فت ل ، سک ق ، فت و) امذ.
رک : لقلق ، سارس. کہیں کہیں لقوہ بھی اس کا نام رکھ چھوڑا ہے. (۱۸۹۷ء ، سیرِ پرند ، ۱۳۰). [لقلق (رک) کا بگاڑ].

لَقّہ (۱) (فت ل ، شد ق نیز بلا شد) امذ.
رک : لقا ، ایک قسم کا کبوتر.

لقے ہیں ادھر اپنی کساوٹ کو دکھاتے
جتے ہیں ادھر سیم بری اپنی جتاتے

(۱۸۳۰ء ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۶). کل ایک انکم ٹیکس کا تیس مار خان دندناتا آیا ، لقہ کبوتر کی طرح سینہ پھلائے. (۱۹۸۹ء ، آبِ گم ، ۳۸). [لقا (رک) کا ایک املا].

لَقّہ (۲) (فت ل ، شد ق نیز بلا شد) امذ بسا لکہ.
۱. دھوئیں کی وہ مقدار جو ایک دفعہ ہی بلند ہو. تیرے دل سے دھوئیں کے لقے جو اٹھ رہے ہیں یہ کہہ کے ہیں. (۱۹۳۰ء ، حکایاتِ رومی (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳).

کیا بھڑکی ہوئی آگ ہے روشن ہیں فضائیں
لقے ہیں دھوئیں کے کہ دھواں دھار گھٹائیں

(۱۹۳۶ء ، لیب تیموری ، آتشِ خنداں ، ۱۰۶). **۲. دھوئیں کا ستون جو جلتی آگ سے بلند ہو.** بارہ سینے آگ کے لقے اٹھتے رہتے ہیں. (۱۹۱۰ء ، راحت زمانی ، ۱۳۵). **۳. بادل کا ٹکڑا.** نیلے رنگ کے شلوار سوٹ میں اوپر چھوٹا سا سفید براق کوٹ پہنے وہ بڑی شفاف اور دھلی دھلائی سی لگ رہی تھی جیسے بارش کے بعد نیلے آسمان پر کوئی لقۂ ابر. (۱۹۸۸ء ، صدیوں کی زنجیر ، ۵۳۵). [لکہ (رک) کا معرّب].

لُقّہ (ضم ل ، شد ق نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
رک : لقّا ، لُچّا ، لفنگا ، شہدا ، بدمعاش.

لُقّے دو چار ساتھ جاتے تھے
کیسا کل رات ہی ہی ہا ہا تھا

(۱۸۱۸ء ، انشا ، د ، ۳۸). چار پانچ لقے ، غنڈے ... ان کے گرد بیٹھے ہیں. (۱۸۸۳ء ، تذکرۂ غوثیہ ، ۷۹). آپ کو شُہدا ، لقہ ، کمینہ سمجھ کر جو کچھ جی میں آئے کہہ ڈالوں اور کوئی صورت ممکن نہیں. (۱۹۲۸ء ، زود پشیماں ، ۲). ایسا ویسا ... نہیں ہے لقہ بھی ہے. (۱۹۸۹ء ، آبِ گم ، ۳۳۷). [لقّا (رک) کا ایک املا].

لَقِیط (فت ل ، ی مع) امذ.
وہ نومولود بچّہ جو کسی نے راستے میں ڈال دیا ہو اور اس کو کوئی اٹھا کر اپنے گھر میں لا کر پرورش کرے ، وہ بچّہ جو راستے میں پڑا ہوا ملا ہو نیز راستے میں پڑی ہوئی چیز. یوسف لقیط تھے قافلے والے خوف کھاتے تھے کہ چھین جائیں گے. (۱۸۳۵ء ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۲). کتاب اللقیط : اس میں لقیط کا بیان ہے. (۱۸۶۷ء ، نورالہدایہ ، ۲ : ۱۳۳). [ع : (ل ق ط)].

لَک (۱) (فت ل) صف ؛ امذ.
صاف ، چمکدار ، روشن ؛ چمک ، کوند ، دمک (پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : लक्ष्य].

---کَرْنا محاورہ.
صاف ستھرا کرنا ، پاک کرنا ؛ روشن کرنا ، چمکانا ؛ پالش کرنا (جامع اللغات).

---لَکاٹ (---فت ل) امث ؛ سر لکاٹ (قدیم).
چمک ، آب و تاب.

دیکھت سلح سنجوت کا لک لکاٹ
گیا سور کیرا سینا پھاٹ پھاٹ

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۵۶). [لک + لک + اٹ ، لاحقۂ کیفیت].

---لَکاوَٹ (---فت ل ، و) امث.
رک : لک لکٹ.

اس نوری نبی کی لک لکاوٹ
ہے برق سے بڑھ کے جھک جھکاوٹ

(۱۸۳۱ ، من موہن ، آزاد ، ورق ، ۲۳). [لک + لک + اوٹ ، لاحقۂ کیفیت].

---لَک کَرْنا محاورہ.
رہ رہ کر تیزی سے چمکنا ، چمکنا ، جگمگانا.

نجھل درپن رزی منگڑیاں سونے کے تول پہنی گھنگرو
سفا جھنکے کریں لک لک جھلکتے ہیں پنجیں کھل کھل

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۱۱۴).

---لوٹ (---و مع) امث (قدیم).
چمک دمک والا ، منور ، جگ مگ. اس میں ایک صندوق تھا ، ہیرے کنکر میں لک لوٹ. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لک + لوٹ (رک)].

لَک (۲) (فت ل) حرف (قدیم).
تک ، لگ ، لگوں.

تمہارے عشق میں جوں موسیٰ گگن لک انپڑیا
اس چھجے پر چڑھیا ہولہ بھی سنجھے ہے بام عیث

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۵).

کیسا ملا ہے ہم سیں کہ اب لک ہے اتنا
سن کر ہماری بات کوں کرتا ہے ہاں نہ نا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

دامن آلودہ غبار زرق ہوں
سر سے پا لک معصیت میں غرق ہوں

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۴). [لگ (رک) کا ایک قدیم املا].

لَک (۳) (فت ل) امذ.
لاکھ ، سو ہزار کی رقم یا مالیت وغیرہ. علوی کو میثاق بولتے ہیں ، سفلی کوں محشر بولتے ہیں ، اس دونوں کی پیدائش آدمؑ سے محمدؐ لک یک لک چوبیس ہزار پیمبران ہوئے. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز گیسو دراز ، معراج العاشقین ، ۲۲).

ذرد نہ لک اُس نبیؐ پر جو ترنجن رب کے پیارے ہیں
جو فیروزی مہاڑیاں تو جن کے تیں سنگارے ہیں

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۶). [اندازاً ایک کروڑ بیس لک آدمیوں کا فرمانروا. (۱۸۹۵ ، شکار نامۂ نظام ، ۱۸۴) . [لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) کا قدیم املا].

---بَخْشی (---فت ب ، سک خ) امث.
داد و دہش کے سلسلے میں کشادہ قلبی ، فیاضی ، سخاوت ، فراخ دلانہ فیاضی. ایک اور وصف جس کی تعریف میں قریب و بعید سب مورخ رطب اللسان پائے جاتے ہیں ، قطب الدین کی سخاوت و لک بخشی تھی. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۱۴). [لک + ف : بخش ، بخشیدن ـ بخشنا ، دینا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پَتی (---فت پ) صف ؛ مذ ؛ لکھپتی.
وہ شخص جس کے پاس لاکھ روپیہ یا لاکھوں روپے ہوں ، دھنی ، دولت مند ، امیر.

بکانے ہیں گندم کے آٹے ستی
ہریرے طرح اس کو لے لک پتی

(۱۷۷۷ ، پشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۹۷). یہ صاحب لک پتی ہیں. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۳). [لک + پتی (رک)].

---ہَزار (---فت ہ) امذ ؛ م ف.
لاکھوں ، ہزاروں ، بہت زیادہ.

کریں کے ملامت مجے لک ہزار
تو جا کر اِتاشہ کوں کہہ یوں بچار

(۱۶۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۱۰۲). [لکھ + ہزار (رک)].

لَک (۴) (فت ل) امذ (شاذ).
تقدیر ، قسمت ، نصیب. لک ، تقدیر ، قسمت یا نصیب کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے ؛ اس کا مشتق لکی اور اس کے مرکبات لکی نمبر ، لکی ڈپ وغیرہ بول چال کے علاوہ تحریر میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۴۶). [انگ : Luck].

لِک (کس ل) حرف (قدیم).
رک : لیکن.

میں کچھ کیانچ تمہیں لِک کروٹ ہوتے ہیں دھولی
سُہرا چلیچ نیں لِک شہ مات بات ہاں ہے

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۲۰۰). [لیک (لیکن (رک) کی تخفیف) کا متبادل املا].

لُک (۱) (ضم ل) امذ.
۱. **آگ کا شعلہ ؛ شہابِ ثاقب ، آسمان پر کوئی روشنی ؛ بھٹی کی لو ؛ گرم ہوا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **سرکنڈے کے بالوں کا گچھا جو چٹائی بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے جو شمع کی طرح جلتا ہے چوڑے اور قلعی میں ملایا جاتا ہے** (آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۳۷). [س : उल्का].

لُک (۲) (ضم ل) امذ.
۱. **وارنش ، چمک ، پالش ، جلا ، روغن.** ایک صاف شیشے یا خوب

لک کیے ہوئے مٹی کے ظرف میں رکھ کر ... شریک کرنا چاہیے۔ (۱۸۹۲ء ، میڈیکل جیورس پروڈنس ، ۳۵۹)۔ یہاں میرے لیے ایک جوڑا جوتا ہو گا ، بوٹ سیاہ لک کا۔ (۱۹۳۷ء ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ۲۹)۔ تختوں پر لک مَل دینا چاہیے۔ (۱۹۵۶ء ، طبیبِ مرغی خانہ ، ۳۹)۔ ۲۔ **زنگ کی پپڑی جو لوہے یا کسی دوسری دھات کی چیز پر بن جائے ، لوہے کی چیز پر چڑھانے کا ایک خاص قسم کا رنگ یا مسالا جو چمک پیدا کرے** (اب و ، ۸ : ۸۹)۔ ۳۔ (رنگ کاری) **لکڑی کی درزوں میں بھرنے کا مسالہ ، چھوپ ، لُپَن** (اب و ، ۱ : ۱۵۹)۔ ۴۔ (مجازاً) **اُمید ، لَو**۔ خدائے تعالیٰ کی طرف ایسا رخ باندھ کر گئے دوسری طرف میں کوری آنکھ سوں بھی نہیں دیکھے یوں لک لگائے تھے خدا کی طرف میں۔ (۱۷۶۳ء ، جھ سرہار ، ۲۷ ب)۔ [ف]۔

ـــــ دار صف۔
چمکدار ، جس پر وارنش ہو۔ اگر کانچ کے مرتبان نہ ہوں تو اچار چٹنی مربے وغیرہ کو چیڑا بھری ہوئی اور لک دار ہانڈیوں اور مرتبانوں میں رکھا جائے۔ (۱۹۰۶ء ، خانہ داری ، ۲۶۵)۔ اس کی دیواریں لک دار لکڑی یا شیشے کی ہوتی ہیں۔ (۱۹۲۰ء ، مقتلِ قریب ، ۳۰)۔ [لک + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا]۔

ـــــ دار چَمْڑا (ـــ فت چ ، سک م) امذ۔
وہ چمڑا جس پر لک یا وارنش ہو (جامع اللغات)۔ [لک دار + چمڑا (رک)]۔

لُک (۳) (ضم ل) امذ۔
(پارچہ باف) **کچے بلے سوت کا بُنا ہوا موٹا اور کُھردرا کپڑا** (اب و ، ۲ : ۸۷)۔ [مقامی]۔

لَک لَک (فت ل ، ل) امذ۔
رک : **لق لق جو زیادہ مستعمل ہے**۔

غریب آزار ہے وہ شخص جو پالے ہے موذی کو
کہ قوت باز کو دینا ستم کرنا ہے لک لک پر

(۱۷۹۵ء ، دیوانِ قائم ، ۵۰)۔ لک لک جانور کے انڈے دس یا پندرہ لیکر مٹی کے برتن میں رکھیے۔ (۱۸۴۴ء ، مفیدالاجسام ، ۸۵)۔ جس وقت باد جنوب چلی اس وقت میں امتیاز کر سکتا ہوں کہ وہ باز ہے اور وہ لک لک۔ (۱۸۹۵ء ، جہانگیر ، ۳۶)۔ [لق لق (رک) کا ایک اِملا]۔

لُکا (ضم ل) امذ۔
لکانا (رک) کا امر ؛ تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ چُھپا کَر م ف۔
پوشیدہ طور پر ، مخفی طور پر ، رازدارانہ۔ دل میں اتنے گہرے گداز کو لکا چُھپا کر رکھنے کے باوجود اتنی ہشاش بشاش رہتی ہے کم بخت۔ (۱۹۸۸ء ، چلتا مسافر ، ۹۶)۔

لَکّا (فت ل ، شد ک) امذ۔
ٹکڑا (ابر یا دُھواں کے لیے)۔ آفتاب نے کہا کہ مجھے قوی تر ابر ہے کہ ایک لکا اس کا مجھے چھپا لیتا ہے۔ (۱۸۳۸ء ، بستانِ حکمت ، ۲۴۷)۔ بادل کے لکّے کوئی سفید کوئی آبی کوئی نیلگوں ... پھیلے تھے۔ (۱۸۹۳ء ، بی کہانی ، ۴۳)۔ [لکہ (رک) کا ایک اِملا]۔

لَکّاتَہ (فت ل ، شد ک ، فت ت) امث۔
بے حیا ، فاحشہ۔ دیکھو اس لکاتہ کے سحر سے اپنے کو بچاؤ۔ (۱۸۹۱ء ، طلسمِ ہوشربا ، ۵ : ۲۸۸)۔ اس لکاتہ کو حمل رہ گیا۔ (۱۹۰۲ء ، آفتابِ شجاعت ، ۱ : ۲۸۳)۔ [ف]۔

لُکاٹ (ضم ل) امذ۔
لوکاٹ ، زرد رنگ کا ایک پھل جو بڑے بیر کے برابر ہوتا ہے اور اندر سے تین چار بیج نکلتے ہیں۔

ترنج اور شہتوت آڑو لُکاٹ
لگائے تھے موقع سے سب چھانٹ چھانٹ

(۱۸۹۳ء ، صدق البیان ، ۲۰۱)۔ [لوکاٹ (رک) کا مخفف]۔

لُکاچُھپی (ضم ل ، چھ) امث۔
لکنے چھپنے کا عمل ، لکنا چھپنا ، خفیہ وارادت ، چُھپ کر ، خاموشی سے ، ڈھکی چھپی صورت میں۔ نیا قانون بنتا ہے تو بہت سی تاریک کیاں وجود میں آتی ہیں ، لُکاچُھپی بڑھتی ہے۔ (۱۹۹۲ء ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۵۳)۔ [لُک (لکنا ، لکانا کا مخفف) + ا ، (لاحقۂ اتصال) + چھپ (چھپنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لُکار (ضم ل) امذ۔
دوپٹا ، جسم کو چُھپانے کا کپڑا۔ دوپٹا ... پنجابی میں اس کپڑے کو لکار کہتے ہیں جو فعل لکانے یعنی چھپانے سے بنا ہے۔ (۱۹۸۸ء ، اردو ، کراچی ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۳۶)۔ [لُکانا (رک) سے حاصلِ مصدر]۔

لُکانا (ضم ل) ف م۔
چُھپانا ، پوشیدہ کرنا ، اخفا کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [لکنا (رک) کا تعدیہ]۔

لُکانْجَن (ضم ل ، سک ن ، فت ج) امذ۔
ایک سرمہ جس کے لگانے سے آدمی نظر نہیں آتا (ماخوذ : جامع اللغات)۔ [لک (لکنا (رک) سے) + انجن (رک)]۔

لُکْٹی (ضم ل ، سک ک) امث۔
۱۔ **جلتی ہوئی لکڑی ، چولہے کی ادھ جلی لکڑی (جس سے آگ وغیرہ کریدتے ہیں)**۔

ایسی سہندی بھری اونکی سینی مت سے چکنی
لے ترے ہات کو از غیب کے لگیو لکٹی

(۱۷۸۰ء ، گلِ عجائب ، ۸۰)۔ اور تم اس لکٹی کی مانند ہوئے جو آگ سے نکال جائے تو بھی تم میری طرف رجوع نہ لائے۔ (۱۸۹۰ء ، کتابِ مقدس ، ۸۶۱)۔ انگارے بجھا دینے کے بعد ایک چھوٹی سی جلی ہوئی لکٹی کو چولہے میں رکھ کر ساری چھوٹی چنگاریاں اس پر ڈال کر راکھ سے دبا دینا چاہیے اور راکھ کو ... لکڑی سے خوب کوٹ دینا چاہیے۔ (۱۹۰۶ء ، خانہ داری ، ۲۶۸)۔

۲. چھوٹی لکڑی جس کو بجے دھجی لپیٹ کر اور تیل میں بھگو کر روشن کر کے پھراتے ہیں. نیز حرکت مشکل سے معلوم ہوتی ہے جیسے لڑکے لکی سے کھیلتے ہیں۔ (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۲). ۳. (کنایۃً) لڑائی کی آگ بھڑکا دینے والی عورت ، چغل خور (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات). [رک : لُک (۱) + ی ، لاحقۂ صفت و تانیث].

لُکّیا (ضم ل ، سکن ک ، کس ث) امث.
چھوٹی لکی ، چھوٹا ڈنڈا۔ (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکی (رک) کی تصغیر].

لِکچَر (کس مع ل ، سک ک ، فت چ) امذ ؛ =لیکچر.
زبانی درس ، سبق ، وعظ ، تقریر ، خطاب. کسی دن یہاں کی شریف زادیوں کو جمع کر کے لکچر دوں شاید کسی کے دل پر اثر کرے اور کوئی نتیجہ نکلے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۶۲). ہم نے مدرسۂ طبیہ دہلی کے سالانہ جلسہ ... میں ایک لکچر دیا تھا (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۶۸). پند و موعظت اور لکچر اور پمفلٹ وہ کام نہیں کر سکتے جو ایک ڈرامہ کر دکھاتا ہے. (۱۹۳۵ ، ادبی تبصرے ، ۲۸). سب کی طرف گھور کر دیکھا پھر لکچر دینے لگا. (۱۹۸۷ ، حصار ، ۱۰۹). اف : دینا.
[انگ : Lecture].

--- بازی امث.
کسی بات کو سمجھانے کے لیے تقریر ، خطاب ، وعظ و پند. تلوار چلنے کی نوبت آئی نہ پھر لکچر بازی ہوئی ، اب پھر سنت بنے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۳۶). [لکچر + ف : باز ، بازیدن - کھیلنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- پلانا محاورہ.
کسی نہ کسی طور پر قائل کرنے کی کوشش کرنا ، ہم خیال بنانے کے لیے لمبی گفتگو کرنا ، کسی خاص موضوع یا کسی خاص بات کو سمجھانے کے لیے لمبی چوڑی تقریر کرنا. نکلی ہو تو ... بیرونی خصوصاً فرنچ اور انگریزی ادب پر لکچر پلایا جائے۔ (۱۹۵۲ ، افکار ، کراچی ، جولائی ، ۵۹). بچے یونیفارم پہنے ہال میں بیٹھے تھے ، ایک نہایت تیز طرار بارعب بزرگ جو عربی فارسی اور فلسفے کے اسکالر ہیں انہیں لکچر پلا رہے ہیں. (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے کہ ، ۲۳).

لِکچَرار (کس مع ل ، سک ک ، فت چ) صف ؛ =لیکچرار.
۱. کالج وغیرہ میں سبق پڑھانے والا ، درس دینے والا ، معلّم ، خطاب کرنے والا ، خطیب. مگر آپ لکچرار کیسی جاتی ہیں اور میں ایشائی. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۲۶۷). اختر کے رشتے کے ماموں وحیدالحق صدیقی ... علی گڑھ یونیورسٹی میں لکچرار ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، اگست ، ۵۴). ۲. واعظ ، اپدیشک ، نصیحت کرنے والا.

کیا فقط اسٹیج ہی کے ہیں جناب لکچرار
کہتے سب کچھ ہیں مگر حضرت سے ہوتا کچھ نہیں

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۱۵۹). [انگ : Lecturer].

لِکچَراری (کس مع ل ، سک ک ، فت چ) امث ؛ =لیکچراری.
لکچرار کا کام یا عہدہ ، درس و تدریس کا کام. مسٹر اعد علی میری پولیس ٹریننگ کی لکچراری کے زمانے میں سی آئی ڈی میں انسپکٹر تھے. (۱۹۷۰ ، فن شناخت تحریر ، ج). لکچر ... اس لفظ سے بنی ہوئی صفت نسبتی لکچراری بھی مستعمل ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۷). [لکچرار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِکچَرَر شِپ (کس مع ل ، سک ک ، فت چ ، سک ر ، کس ش) امث
لکچراری ، لکچرار کا منصب یا عہدہ. لکچرر شپ کے لیے جگہیں نکلی ہیں کم از کم اپلائی تو کر دیا ہوتا. (۱۹۸۶ ، قطب نما ، ۸۲).
[انگ : Lecturer Ship].

لَکَد (فت ل ، ک) امث.
لات ، ٹھوکر ، دُلتی.

شیخ کی عزت ہے من الواجبات
کفش نہ ہووے تو لکد چاہیے

(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۳۷). غُرّاتا ہوا صاحب قران پر حملہ آور ہوا ، صاحبقران امتر نے بقوت تمام ایک گھونسا کلہ پر مارا ، گھوڑے نے بھی لکد آہن کوب سے صاحبقران امتر کے گھونسے کا جواب دیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۲۰۸). لکد : یہ لفظ عربی ہے ہندی میں اس کو لات کہتے ہیں. (۱۹۱۳ ، مطلع العلوم (ترجمہ) ، ۱۹۸).

جھگڑا ہوا انارکلی میں کل اس طرح
نکّا پڑا اُدھر سے اِدھر سے چلی لکد

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۶۲۵). [ف کے ع].

--- زَن (--- فت ز) صف مذ.
لات مارنے والا ، ٹھوکر لگانے والا ، لتُو.

بحث بازی میں جو تھے شریر لکد زن آپ پر
ہیں دو ساق اس کی ہیں جفت شمع روشن آپ پر

(۱۸۲۳ ، ہوس ، د ، ۸۹). اور لکد زن اور دندان گیر یعنی لتو اور کٹو اور شوخ اور بےادب جانور پر سوار ہو کر بازار کی سیر کو نہ جائیں. (۱۹۱۳ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۱۰۶). [لکد + ف : زن ، زدن - مارنا ، کوٹنا].

--- زَنی (--- فت ز) امث.
لات مارنا ، ٹھوکر مارنا. اہل عرب اکثر گھوڑیوں کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ... وے آپس میں بھی دنگہ نہیں کرتی ہیں نہ لکد زنی نہ ایذا رسانی. (۱۸۷۳ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۲۹).

قبل اس کے لکد زنی کرے پینگو ایبل
ساحل پہ ہواؤں کے تھپیڑے کھالے

(۱۹۳۷ ، جنون و حکمت ، ۱۵۰). [لکد زن + ی ، لاحقۂ کیفیت].

--- کوب (--- و مج) امث.
لات یا ٹھوکر کی ضرب ، دولتی ، لتیاؤ ، پائمال.

دکھا آشوب کا اوس لکد کوب
گیا ہے تال غمگیں تال میں ڈوب

(۱۷۶۱ ، چمنستان شعراء (ساس) ، ۳۱۵). ایک جان ہے

سو پامالِ غم لکد کوب اِلٰہ، وہ مجھ ہی کو وبال ہے دوسرا اسے کیوں لے گا۔ (۱۸۹۱ء، فغان بے خبر، ۹۳)۔
کیوں شوق لکد کوب حوادث سے ہو نالاں
لیکن مہِ تاباں کی طرح راہو و کیتو
(۱۹۶۵ء، دشت شام، ۱۱)۔ [لکد + ف : کوب، کوفتن ـ کوٹنا]۔

---کوب کرنا محاورہ۔
لات یا ٹھوکر مار دینا، ضرب لگانا، ٹھوکر مار کر زخمی کر دینا۔ وہاں لوگوں پر پولیس اپنی بڑی لکد کوب کرتا ہے اور اپنی مٹھیاں گرم کرتا ہے۔ (۱۹۰۷ء، کرزن نامہ، ۲۸۲)۔

---کوبی (---و مج) اث۔
رک : لکد زنی۔ اس لکد کوبی میں بلا کی تاثیر تھی۔ (۱۹۳۶ء، مضامین فلک پیما، ۹۱)۔ [لکد کوب + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

لُکْدی (ضم ل، سک ک) اث۔
کسی پسی ہوئی گیلی چیز کی گولی یا ٹکیا۔ پان کی اس لکدی کو نیاز صاحب منھ میں ڈال لیتے۔ (۱۹۸۹ء، نگار، کراچی، مئی، ۶۵)۔
[لگدی (رک) کا ایک اِملا]۔

لَکّڑ (فت ل، ک) صف۔
ایک کلمہ جو لفظ پر کی طرح رشتے کی دوری ظاہر کرنے کے واسطے آتا ہے، دور کا رشتہ ظاہر کرنے والا، تراکیب میں مستعمل۔
[پر (رک) کا تابع]۔

---پوتی (---و مج) اث۔
پوتی کی پوتی۔ نواب اکڑ خان کی لکڑ پوتی ہیں جانباز ... جائے پر تل بیٹھی ہیں۔ (۱۹۱۰ء، مولانا آزاد، سوانح عمری، ۴ : ۳۴)۔
[لکڑ + پوتی (رک)]۔

---دادا صف ؛ امذ۔
سکڑ دادا کا باپ، دادا کا دادا۔ انھیں ان کے لکڑ دادا آنوہ کے نام کے پیچھے آنو یا انو(Anava) یعنی راجا آنو کی اولاد کہا جاتا تھا۔ (۱۹۷۰ء، اردو سندھی کے لسانی روابط، ۱۰)۔
[لکڑ + دادا (رک)]۔

---نانی اث۔
سکڑ نانی کی نانی۔ پس ثابت ہوا کہ لکڑ نانی سچ سچ پیدل ہی اوپر پہنچی تھی اور ظاہر ہے کہ فصیل پیمائی کی لت موصوفہ کو جوانی ہی میں لگی ہوگی۔ (۱۹۷۵ء، بسلامت روی، ۱۳۵)۔
[لکڑ + نانی (رک)]۔

لَکّڑ (فت ل، ک نیز شد) امذ۔
۱. **شہتیر، کڑی، لکڑی وغیرہ کا لٹھا، لمبی اور موٹی لکڑی۔** جلتے ہوئے لکڑ پڑے، کہیں کہیں چتا میں آگ چمکتی ہے۔ (۱۸۸۰ء، آب حیات، ۵۹)۔ آتش دانوں میں موٹے موٹے لکڑوں کی آگ روشن تھی۔ (۱۹۶۹ء، وہ جسے چاہا گیا، ۲۰۳)۔ ۲. **کاٹھ کا اُلّو، کندۂ ناتراش، بیوقوف، سخت دل، کٹھور** (فرہنگ آصفیہ)۔
[س : लक्कड़]۔

---باز صف۔
لکڑی سے لڑنے والا، بنوٹ باز (جامع اللغات)۔ [لکڑ + ف : باز، باختن ـ کھیلنا]۔

---بازی اث۔
لکڑی سے لڑنا، بنوٹ بازی (جامع اللغات)۔ [لکڑباز + ی، لاحقۂ کیفیت]۔

---پھوڑ (---و مج) امذ۔
کٹھ بڑھئی، بُدھُّو، کٹھ پھوڑا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [لکڑ + پھوڑ (پھوڑنا (رک) سے)]۔

---تَرُنگ (---فت ت، ر، غنہ) امذ۔
سخت لکڑی کے ٹکڑوں سے بنایا جانے والا ساز جس کو چھوٹی چھوٹی موگریوں یا چوبوں سے بجایا جاتا ہے۔ اگر سخت لکڑی کے ٹکڑوں سے یہ ساز بنایا جائے تو اسے لکڑ ترنگ کہتے ہیں۔ (۱۹۶۱ء، ہماری موسیقی، ۱۰۲)۔ [لکڑ + ترنگ (رک)]۔

---توڑ (---و مج) صف۔
۱. **سخت، بہت سخت، نرم کا نقیض۔** وہ لطافت جو پڑوس کے لکڑ توڑ اختلاط نے پیدا کی ہے ادبائے دہلی اسے شکریہ نوازش کرکے واپس کردیں گے۔ (۱۹۳۵ء، اودھ پنچ، لکھنؤ، ۲۰، ۱ : ۵)۔ ہے ہے، یہ موئی لکڑ توڑ زبان میں کیا قرآن، لڑکے دیوانہ تو نہیں ہوا۔ (۱۹۶۶ء، دو ہاتھ، ۱۱۶)۔ ۲. **مضبوط، بدنما، بدہیئت، بدشکل، اچھا نظر نہ آنا۔** اچھی خاصی نرم جوتیاں اتار لکڑ توڑ بوٹ چڑھاؤ۔ (۱۹۱۶ء، اشک خوں یا لاڈلا بیٹا، ۱۲)۔ [لکڑ + توڑ (توڑنا (رک) سے)]۔

---سان امذ۔
لکڑیوں کا ڈھیر، لکڑیوں کی ٹال (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات)۔ [لکڑ + رک : سان (۱)]۔

---مَنْڈی (---فت م، سک ن) امذ۔
لکڑی کا بڑا بازار، لکڑی کا تھوک بازار، وہ بازار یا جگہ جہاں لکڑیاں بکتی ہوں۔ کوئی شخص ایسا آ جائے جو ... گاہک معلوم ہو تو لکڑ منڈی کے دکان دار اس پر ٹوٹ پڑتے۔ (۱۹۹۰ء، آب گم، ۳۸)۔ [لکڑ + منڈی (رک)]۔

---ہارا صف مذ۔
۱. **لکڑیاں بیچنے والا، لکڑیاں کاٹنے یا چننے والا۔** لکڑ ہارے کو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیوں کا باندھ رہا ہے۔ (۱۸۰۱ء، باغ اردو، ۱۲۹)۔ لکڑہارا لکڑی کاٹ کر لے جاتا ہے۔ (۱۹۲۶ء، درگیش نندنی، ۱۲۷)۔ میرا باپ لکڑہارا بنے گا۔ (۱۹۹۰ء، چاندنی بیگم، ۲۶۲)۔ [لکڑ + ہارا، لاحقۂ صفت]۔

---ہارَن (---فت ر) اث۔
لکڑ ہارے کی بیوی یا عورت۔ لکڑہارن نے وزیراعظم مدینہ کے ہاں جاروب کشی کی نوکری کر لی تھی۔ (۱۹۸۹ء، صحیفۂ اہلحدیث، ۹ فروری، ۳)۔ [لکڑہارا (رک) کی تانیث]۔

---باری اث.
رک : **لکڑ باری**. ایک ادنیٰ لکڑباری نے انھیں شرمندہ کر کے آٹھ آٹھ آنسو رلا دیا. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۶۲) .
[لکڑ بارا (رک) کی تانیث].

لَکڑا (فت ل ، سک ک) امذ ؛ صف.
۱. **لکڑ کی تکبیر ، بڑی لکڑی ، کندہ** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات؛ مہذب اللغات) . ۲. **نہایت سوکھا ہوا ، بہت سخت اور کرخت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکڑ + ا ، لاحقۂ تکبیر].

لَکڑبَگّا (فت ل ، ک ، سک ڑ ، فت ب ، شد گ) امذ.
رک : **لکڑ بگھا**. ستارۂ سحری کی ماں جو میاں نے روشنی کے لیے خریدی تھی اسے چند سال ہوئے رات کھیت میں لکڑبگا اٹھا لے گیا. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳۳) .
[لکڑ بگھا (رک) کا ایک املا].

لَکڑبَگڑ (فت ل ، ک ، سک ڑ ، فت ب ، گ) امذ.
رک : **لکڑبگڑ** ، **لکڑبھگا**. اونچے دودھیلے جانوروں میں لکڑبگڑ ... پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۱ ، جدید سائنس ، ۶۰). [لکڑبگڑ (رک) کا ایک املا].

لَکڑبھگّا (فت ل ، ک ، سک ڑ ، فت بھ ، شد گ) امذ.
ایک درندہ جو کتے سے بڑا ہوتا ہے اور اس کے بدن پر دھاریاں ہوتی ہیں ، لکڑبگا. خون میں لت پت لالی کے کپڑے اور اس کی کھوپڑی پڑی تھی ، اسے لکڑبھگا اٹھا لے گیا تھا. (۱۹۸۳ ، سروسامان ، ۱۰۴). [لکڑبھگا (رک) کا ایک املا].

لَکڑی (فت ل ، سک ک). (الف) اث.
۱. **درختوں کے سوکھے تنے اور ٹہنیاں جو جلانے یا چیزیں بنانے کے کام آتی ہیں ، ہیزم ، کاٹھ ، چوب**. جوں زینب کی نظر اوس پر پڑی سر اپنا کجاوے کی لکڑی پر دے ماری کہ پھٹ گیا اور لوہو جاری ہوا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳۰). لکڑیوں کا گٹھا جنگل سے اپنے سر پر لایا کرتے تھے. (۱۸۸۸ ، خیابان آفرینش ، ۲۴). درگاہ شریف کا نیا ڈیزائن تقریباً پورے کا پورا لکڑی سے بنا ہے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۹). ۲. **عصا ، لاٹھی ، سونٹی ، چھڑی**. اکثر کسی بھینس کی پیٹھ پر کوئی کالا بھتنا ایسا بچہ اسے لکڑی سے مارتا مارتا ندی کی طرف جاتا دکھائی دے جاتا. (۱۹۸۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۳). ۳. **بانا ، پٹا ، پھکیتی ، چوب بازی ، بنوٹ ، گتکا ، پھری**. لہذا لکڑی کے کھلاڑیوں اور پہلوانی کے فدائیوں کو اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے. (۱۹۲۵ ، اسلامی اکھاڑا ، ۴). دلّی میں ایک مرزا صاحب رہتے تھے ، بنوٹ اور لکڑی کے فن میں کامل ، ان کا لڑکا ہماری جماعت میں پڑھتا تھا. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۲۰۳). ۴. **کیڑی ؛ (مجازاً) سہارا ، مدد ، آسرا ؛ ڈانڈ ، گوکا**(فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). (ب) صف. **سخت دل ، کٹھور ، سخت ، کرخت ، نہایت سوکھا ہوا ، اینٹھا ہوا ، کھنکڑ ؛ نہایت دُبلا ، کانٹا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : [illegible] + [illegible]].

---آگ پَر سیدھی کَرْنا ف م.
آگ کی گرمی پہنچا کر لکڑی سیدھی کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---باز امذ.
لاٹھی چلانے والا ، لاٹھی چلانے کے فن کا واقف.

جس کا منھ دیکھ بھول جاتے ہیں
پیترے اپنے لکڑی باز و پھیت

(۱۸۵۸ ، کلیات تراب ، ۷۳). [لکڑی + ف : باز ، باختن - کھیلنا].

---پَر فَقیر کہاوت.
ظاہر نمود (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پکڑانا محاورہ.
سہارا دینا ، مدد دینا.

بے سوادوں کو ہوتی ہے چوب تعلیم اپنی بات
لکڑی پکڑائی ہے ہم نے کور مادرزاد کو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۷).

---پھینکنا محاورہ.
پٹا کھیلنا ، پھکیتی کرنا ، چوب بازی کرنا ، لاٹھی چلانا. کہیں لکڑی پھینکی جاتی ہے ، کہیں بانک کی کسرت ہو رہی ہے. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہر بار ، ۱۳۵).

---چَلْنا محاورہ.
لاٹھیوں سے مار پیٹ ہونا.

ہیں نہ سندھی و پنجابی و بلوچ میں بانٹ
کہ اپنی باتوں سے چلتی ہے قوم میں لکڑی

(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۲۸۳).

---دینا محاورہ.
(ہندو) رشتہ داروں کا مُردے کی چتا میں ایک ایک لکڑی رکھنا ، مُردے کو جلانا ، کِریا کرم کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات).

---ڈالْنا محاورہ.
سزا کے طور پر گردن میں لکڑی باندھ دینا تا کہ ہلنے جُلنے میں دشواری ہو. لکڑی بردار دو لکڑیاں سرخ لیے کھڑے رہتے تھے ذرا سی کسی سے بے اعتدالی ہوتی اور گردن میں لکڑی ڈال کر دربار سے باہر کیا گیا. (۱۹۱۰ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۳۷).

---کا جَوہَر امذ.
وہ لکیریں جو اچھی لکڑی میں نمایاں ہوتی ہیں. جس لکڑی کے جوہر یکساں اور ریشے خوب اچھی طرح تقسیم ہوں وہ اس لکڑی کے مقابلے میں جس کے جوہر غیرمساوی ہوں کم سڑتی ہے. (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۵۱).

---کا چیلا امذ.
لکڑی کا بڑا ٹکڑا جو جلانے کے کام آئے (ماخوذ : فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات).

---کا گٹھا امذ ؛ ج.
۱ کٹھی بندھی ہوئی لکڑیاں ، لکڑی کا بنڈل (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نور اللغات).

---کی ٹال امث.
رک : ٹال. پتھر مسجد کے ساتھ جو ملحقہ زمین تھی اس پر لکڑی کی ٹال لگا دی گئی تھی. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۲۷۶).

---کی شام امث.
کسی دھات کی موٹھ جو دستی چھڑی پر چڑھائی جاتی ہے.

مرزا کا کہنا صبح کنور تجھ کو ہے یقیں
لکڑی کی ان کی ادبی چرالیتے شام ہم
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱ : ۱۵۳).

---کی گانٹھ امث.
وہ گرہ جو ٹہنی پھوٹنے کی وجہ سے لکڑی میں پڑ جاتی ہے (جامع اللغات).

---کی گرہ امث.
رک : لکڑی کی گانٹھ (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

---کے بال امذ ؛ ج.
لکڑی کے بال ان باریک دھجیوں کو کہتے ہیں جو ناقص اور ردی لکڑی کے ٹکڑوں کو ایک خاص قسم کی مشین کے رندے سے تراش کر بنائے جاتے ہیں ، ان کی باریکی کے مدارج مختلف اور ہلکے ، صاف اور لچک دار ہوتے ہیں (مخزن جنگلات ، ۱۷۵).

---کے بَل بَندریا/مَکڑی ناچے کہاوت.
ہر ایک شخص حمایتی کے بل پر کودتا ہے ؛ ڈر کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا ہے. لکڑی کے بل بندریا ناچے ، کمزور حمایتی کے طاقت پر لڑے. (۱۸۰۸ ، دریائے لطافت ، ۱۲۵). ہمارا ایک یار میری داستان سن کے بولا کہ خلیفہ لکڑی کے بل مکڑی ناچتی ہے. (۱۹۲۷ ، نرالی اردو ، ۹۰). لکڑی کے بل مکڑی ناچتی ہے. (۱۹۷۲ ، نکتۂ راز ، ۳۱۹).

---کے بَل مَکڑی نچانا محاورہ.
زبردستی ، جبر یا کسی دوسرے کے سہارے یا مدد سے کوئی کام کرنا. اگر تم نے ان کا قیافہ تاڑنے میں مشق پیدا کر لی تو لکڑی کے بل مکڑی نچانے لگو گے. (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارنامہ ، ۱۷).

---کے پاؤں ہونا محاورہ.
بے حس و حرکت ہو جانا ، مفلوج ہونا.

ہے اپاہج کی تگ و دو بحث میں
پاؤں لکڑی کے ہیں استدلال کے
(۱۹۷۳ ، کلام حکیم ، ۱۳۸).

--- کھیلنا ف ل.
پٹا بازی کرنا ، پٹا کھیلنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---لیے پھر خاک کہاوت.
آوارہ گرد ، ہاتھ میں لکڑی پھرنا ، ہر خاک پڑی ہوئی حالت سے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---لیے پھرنا محاورہ.
دشمن ہونا ، مارنے کو پھرنا ، مخالف ہونا ، نقصان پہنچانا. اس علامہ نے شغل قطانہ نے تم کو بہکا دیا تھا کچھ لگا دیا تھا ، تم کئی دن کیسی تقصیر ہیں ، ا کڑی ا کڑی پھرین ، مجھ پر لیے لکڑی پھریں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۲۷).

---لے کر سیدھا ہو جانا محاورہ.
لٹھ لے کر سامنے آجانا ، لٹھ مارنے پر تل جانا ، لکڑی سے مارنے کو آمادہ ہونا (جامع اللغات ؛ نور اللغات ؛ علمی اردو لغت ؛ مہذب اللغات).

---لیے کھڑا ہونا محاورہ.
مارنے کے لیے آمادہ ہونا ، لڑنے مرنے پر تیار ہونا. اتنے کام اتنی جلدی لیڈی صاحبہ نے کیے کہ بالکل یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کے پیچھے کوئی لکڑی لیے کھڑا ہے. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۳۹).

---مارنا محاورہ.
رک : ڈنڈی مارنا ، کمی کرنا ، حق تلفی کرنا. کمشنر نے مجھ سے کہہ دیا کہ تمہارے موربل کی پنشن کے وقت علی امام نے لکڑی ماری اور کہا کہ اگر یہ پنشن خاندانی تسلیم کی گئی تو واصلات دینا ہو گا. (۱۹۲۲ ، مکتوبات شاد عظیم آبادی ، ۱۲۵).

---مارے پانی جُدا نَہیں ہوتا کہاوت.
اس موقعے پر مستعمل جب کوئی شخص دو عزیزوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرے اور اس میں کامیاب نہ ہو ، لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---والا امذ.
جلانے کی لکڑیاں بیچنے والا ، کڑے تختے اور چوب فروش بیچنے والا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ہاتھ میں پکڑا دینا محاورہ.
سہارا دینا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---ہو جانا یا ہونا محاورہ.
نہایت دُبلا یا لاغر ہونا (عموماً سوکھ کر ، کے ساتھ مستعمل (جامع اللغات).

لَکژَری (فت ل ، سک گ ، فت ژ) صف.
آرام دہ ، پُر تکلف ، عیش و عشرت کا ، لگژری. ہرے رنگ کی طویل لگژری کوچ ، چیک پوسٹ کی بے رونق عمارت کے نیچے منتظر کھڑی تھی. (۱۹۷۸ ، فصل گل آئی یا اجل آئی ، ۷۹). [انگ : Luxury]

لَکشمی (فت ل ، سک ک ، ش) امث.
۱. وشنو کی بیوی کا لقب جو دولت اور خوبصورتی کی دیوی سمجھی جاتی ہے ، لچھمی. لکشمی کی پیدائش کے بارے میں مختلف

روایتیں ہیں ، ایک تو یہ کہ وہ اوّلین واحد دیوی سرسوتی اور پاربتی کے ساتھ پیدا ہوئی ، ایک یہ کہ اس نے اوّلین مادرِ عظیم مایا کے ایک روپ سے جنم لیا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۱۷۷). **۲. دھن کی دیوی ، دولت ، مال و زر ؛ کامیابی ؛ خوشی ؛ خوش نصیبی ، لچھمی.** دہلی کا غدر مسلمانوں کے لیے تباہی کی دیوی لایا تھا اور ہندوؤں کے لیے لکشمی. (۱۹۲۲ ، دہلی کی جاں کنی ، ۸۵). سید انور علی دولت میں کھیل رہے ہیں لکشمی ان کے قدم چومتی ہے . (۱۹۸۳ ، کیمیا گر ، ۱۹۷). **۳. خوبصورتی ، حُسن** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) [س: लक्ष्मी].

---پُوجا (---و مع) امث.
۱. (ہندو) وہ پوجا جو کاتک کے اندھیرے پاکھ کے اخیر دن یعنی دیوالی کی رات کو کی جاتی ہے.

لکشمی پوجا کی زینت ، دیپ مالا اس سے ہے
ستھ شبِ تاریک کا دنیا میں کالا اس سے ہے

(۱۹۲۷ ، مطلع انوار ، ۱۱). **۲. (ہندو) لچھمی کے نام کی وہ پوجا جو دلہن کے بیاہ کر لانے پر دولھا دلہن کرتے ہیں** (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [لکشمی + پُوجا (رک)].

---جی امث.
(احتراماً) لکشمی.

وہ لکشمی جی کے پالک ہوں یا سرسوتی کے پالک ہوں
ہارے ہیں جمیل اس دنیا میں میدان یہ کس نے جیتا ہے

(۱۹۸۰ ، فکر جمیل ، ۱۵۱). [لکشمی + جی (حرفِ تعظیم)].

---چھایا امث.
لچھمی کا سایہ ، خوش قسمتی ، خوش نصیبی (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لکشمی + چھایا (رک)].

---دیوی (---ی مج) امث.
وشنو کی بیوی کا لقب یعنی دولت اور حُسن کی دیوی. وہ کون سی دکان تھی جہاں میں نے گنیش جی اور لکشمی دیوی کی مورتیاں اور تصویریں نہیں دیکھیں. (۱۹۸۳ ، زمیں اور فلک اور ، ۳۰). [لکشمی + دیوی (رک)].

---گھر میں اُتَرْنا/آنا محاورہ.
خوش قسمت یا خوش نصیب ہونا؛ بلندی یا عروج ہونا، پھلنا پھولنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ماتا امث.
دولت ، دھن ، لکشمی. جس کے پاس لکشمی ماتا ہے ... اس کو عالمِ سہ گانہ میں سب جگہ گویا وطن ہی ہے. (۱۸۸۶ ، لال چندر کا ، ۲۶). [لکشمی + ماتا (رک)].

---نارایَن کَرْنا محاورہ.
۱. (ہندو) لکشمی نارائن کو بھوگ لگانا ، کھانا کھانے وقت پہلے لکشمی نارائن کے نام کا نکال لینا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). **۲. کھانا شروع کرنا** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---وان امذ.
قسمت کی دیوی ، قسمت سے کامیابی اور ترقی حاصل کرنا (پلیٹس).

لَکْشَن (فت ل ، سک ک ، فت ش) امذ.
۱. خاصیت ، خصوصیات ، لچھن ، علامت ، نشان. رانیہ نے دو تین پرانے نوکروں کو بلا کر کہا کہ اس سیٹھ کی لڑکی کے لکشن جا کر دیکھ آؤ. (۱۸۰۳ ، بیتال پچیسی ، ۷۷). ارجن بھگوان سے اِستھت پرگیہ پُرش یا پورن برہم گیانی کے لکشن پوچھتا ہے. (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اُردو ، ۹۱). **۲. بیماری کی علامت ؛ لکیر ؛ چھچھی ، ڈونی ؛ تعریف ، درست کیفیت ، تصریح ؛ مقررہ محصول ؛ نام ، اسم ، لقب ، خطاب ؛ نوع ، قسم ؛ کسی چیز کا نشانہ لگانا ؛ وجہ ، موقع ؛ مثال ، تمثیل ، تشبیہ ؛ دیکھنا ، ملاحظہ کرنا ؛ اچھا نشان ، خوش قسمتی کی علامت** (جامع اللغات). [س : लक्षण].

لَکْلَکانا (فت ل ، سک ک ، فت ل) ف ل.
لک لک کرنا ، چمکنا ، دمکنا ، جھلملانا . سور گگن میں سول لکلکانے سریکا چمکتی تھی. (۱۵۹۷ ، دکھنی انوار سہیلی (دکھنی اردو کی لغت)). [لک + لک + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُکَن (ضم ل ، فت ک) امث.
چُھپنے کا فعل ، چُھپنا ؛ اوجھل ہونا ، پوشیدہ ہونا.

دیکھ کر راتاں کو منج تیری گلی میں چپ رہے
بھوت کر میرے تمن ہے کیں لُکن کتوال کا

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۳۱). [لُکنا (رک) سے حاصلِ مصدر].

---میٹی (---ی مج) امث.
آنکھ مچولی ، چُھپن چُھپائی. ایک محبوس معاشرے میں لُکن میٹی کا کھیل ناگزیر ہے . (۱۹۸۹ ، سعادت حسن منٹو ، ۸۲). [لُکن + میٹی (میٹنا - چُھپانا (رک) سے)].

لُکْنا (ضم ل ، سک ک) ف ل.
چُھپنا ، پوشیدہ ہونا ، آڑ میں ہونا. مسافر بچارے ڈر کے مارے کونے کونے ، بچھونے بچھونے چُھپتے پھرے ، لُکتے پھرے. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۱۰۱).

لُکتی چُھپتی دھوپ اور بادل یہ آکاش کے ننھے بالک
(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۱۱۱). [س : [illegible]].

لُکْنَت (ضم ل ، سک ک ، فت ن) امث.
ہکلا پن ، تُتلاہٹ ، توتلا پن نیز خوف یا گھبراہٹ کے باعث رُک رُک کر بولنا ، ہکلاہٹ ، صاف لفظ ادا نہ ہو سکنے کی کیفیت.

خوب کام آیا ہے موسیٰ کو یہ عذرِ لکنت
بات کرنے کی ترے سامنے جو تاب نہیں

(۱۸۵۹ ، دیوان فدا ، ۲۱۸). جب کوئی مغالطے کا سوال آ جاتا ہے اور اس وقت ذاتی غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۰۳ ، فطرت نسوانی ، ۱۳۶). زبان میں لکنت جو لوگوں کو کہتا تھا کہ باپ کے رعب داب کی وجہ سے بچپن میں پیدا ہو گئی تھی. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۷). [ع].

---آنا ف مر ؛ محاورہ.
ہکلا پن ہونا ، تُتلاہٹ آنا ؛ خوف کی وجہ سے حرف زبان پر نہ آنا ، زبان لڑکھڑانا. حیرت نے چاہا کہ افراسیاب سے کچھ کہے زبان میں لکنت آ گئی اشارے سے کہا . (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۴ : ۲۰۹).

---پڑنا ف مر.
زبان میں لکنت ہو جانا (مہذب اللغات).

---پیدا ہونا ف مر.
زبان میں لکنت ہو جانا ، صحیح الفاظ ادا نہ ہونا. ایک انگارا لے کر منہ میں رکھ دیا کہ زبانِ مبارک جل گئی ، اُسی وقت سے لکنت پیدا ہوئی اور ہاتھ سفید ہو گیا. (۱۸۸۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۶۹). زبانِ فصیح میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۴۱۳).

---زَدَہ (---فت ز ، د) صف.
ہکلا کر بولنے والا ، ہکلا.

مجھ ایسا فرو مایہ و لکنت زدہ انسان
شائستۂ اظہار محمدؐ کے لیے ہے

(۱۹۸۳ ، میرے آقا ، ۸۷). [لکنت + ف : زد ، زدن - مارنا + ہ ، لاحقۂ صفت].

---کَرنا محاورہ.
زبان لڑکھڑانا ، صحیح الفاظ زبان سے ادا نہ ہونا.

کب ہو جلادِ فلک میں اس گھڑی یارائے نطق
ہونٹ لاگے چاٹنے لکنت کرے منہ میں زبان

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۰).

---کھانا محاورہ.
زبان میں ہکلاہٹ آنا.

کیسے ہی طرّار ہوں پر جا کے اس کے روبرو
جب کہیں گے کچھ زبان یاروں کی لکنت کھائے گی

(۱۸۵۶ ، دیوانِ ظفر ، ۴ : ۱۶۹). بات بات میں زبان لکنت کھاتی ہے. (۱۸۸۰ ، مرقعِ تہذیب ، ۵۶).

لُکنَتی (ضم ل ، سک ک ، فت ن) صف.
لکنت سے منسوب ، ہکلا ، لکنت کرنے والا ، ہکلاہٹ سے بولنے والا. لکنتی کی زبان صاف بولنے میں مستعد ہو گی . (۱۸۹۰ ، کتابِ مقدس ، ۶۸۵). [لکنت (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لُکنجَن (ضم ل ، سک ک ، سک ن ، فت ج) امذ.
کہا جاتا ہے کہ ایک طرح کا سرمہ یا کاجل ہے جس کے لگانے سے آدمی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے (علمی اردو لغت ؛ نوراللغات). [لکانجن (رک) کا مخفف].

لَکُوٹا (فت ل ، و مع) امذ.
لا ک کا روغن جو مٹی کے برتنوں پر کیا جاتا ہے ؛ لا ک کے رنگ کی تہہ جو کمہار دی ہانڈی وغیرہ پر چڑھائی جائے (ا پ و ، ۳ : ۱۶ ؛ ا پ و ، ۰ ; ۱۷۵). [لا ک (لا کھ) + کوٹ + ا ، لاحقۂ نسبت].

لَکُوچ (فت ل ، و مع) امث.
لکڑی کی قسم جو فرنیچر بنانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے. لکوچ کی پائیداری جس سے وہ دیمک کا مقابلہ کرتی ہے ایک قسم کی رالی مادہ کی وجہ سے ہے جو لکڑی میں ہوتا ہے. (۱۹۰۷ ، مصرفِ جنگلات ، ۶۵). [مقامی].

لِکوریا (کس ل ، و مج ، کس ر) صف ؛ لیکوریا.
سیلانِ رحم ؛ عورتوں کا جریان. یہ مرض مستورات میں لکوریا ہو تو ستر پر بھی ہوتا ہے . (۱۸۶۰ ، نسخۂ عملِ طب ، ۲۵۸). [انگ : Leucorrhoea].

لَکوک (فت ل ، و مج) امذ ؛ ج.
لاکھوں. اس نواح میں آپ کے مریدوں کی کثرت لکوک سے گزر گئی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہلِ دہلی ، ۳۶). دو رویہ بازار و ہر کوچے پر اتنا ہجومِ خلائق تھا کہ بے مبالغہ لکوک آدمی سے زیادہ تھے . (۱۸۷۲ ، تاریخِ ریاستِ بھوپال ، ۳ : ۴۲). [لکھ (لاکھ (رک) کی تخفیف) + ف : لک (رک) کی جمع بقاعدہ عربی].

لَکّہ (فت ل ، شد ک بفت) امذ ؛ مسر لکّا.
۱. ٹکڑا (عموماً ابر کا یا دخان کا).

فراقِ یار میں ہے بے کشی سے اس قدر نفرت
نظر میں اژدہا لکہ ہے ابرِ نوبہاری کا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۴۳).

اودے ابرِ پریشاں کے لکّے
اٹھائے لئے جا رہے ہیں کہیں چاند کو

(۱۹۷۳ ، پروازِ عقاب ، ۱۲۱). **۲. داغ ، دھبّا ، ٹکّا.**

نہ آئینہ ہی اس صورت کے آگے ٹکّا ٹکّا ہے
سیاہی دیکھ اس کے خط کے مہ کی دل میں لکّا ہے

(۱۷۸۰ ، عشق ، د ، ۸۳). [ف].

---اَبر کس اضا (---فت ا ، سک ب) امذ.
ابر کا ٹکڑا.

دیدۂ تر یہ شب رکھا تھا میر
لکّۂ ابر ہے میرا رومال

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۰۷). چہرے پر ... کچھ سایہ سا پڑا ... جیسے سورج کے سامنے لکّۂ ابر ایک لمحہ کے لیے آئے اور چلا جائے. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۶۶). دانہ چگتی ہوئی چڑیا ، لکّۂ ابر ، خوشبوئیں ... ان سب کے لیے ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتا ہے جس کا رسپونگ سینٹ لیا اور حسّاس ہے . (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۳۹). [لکّۂ + ابر (رک)].

---دار صف.
داغ دار. یہ بھی نہ ہو تو بھی یہ خبر کہ ا ک غیر عورت آپ کے ہاں ہے آپ کی شہرت کو لکّہ دار کرے گی. (۱۹۳۰ ، پرانا خواب ، یلدرم ، ۹۰). [لکّہ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

لَکی (فت ل) امث.
خوش قسمت ، خوش نصیب ، بھاگوان.

اے شاد ہو کیوں دختر رز ، زر سے نہ پیدا
کیا پیر مغان شیخ کے مانند لکی ہے
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۳۱). لک تقدیر ، قسمت یا نصیب کے مفہوم میں بات چیت میں مستعمل ہے اس کا مشتق لکی اور مرکبات لکی نمبر ، لکی ڈپ وغیرہ بول چال کے علاوہ تحریر میں بھی رائج ہیں۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۷۶). [انگ : Luky].

لِکّی (کس ل ، شد ک) امذ.
کشتی چلانے کا بانس ، چپو ، لگی.

راہ میں آئی کہیں گر آڑ کہال
ڈھالتے تھے ناؤ کو تب لکی ڈال

(۱۸۳۷ ، مثنوی بہاریہ ، ۳۲). [مقامی].

لَکِیر (فت ل ، ی مع) امث.
۱. **وہ نشان جو خط کی شکل میں کسی چیز کی سطح پر پڑ جائے ، لیک ، ریکھا ، دھاری ، لائن.** پہلے چاند کے دیس چاند دیتا ہے یک لکیر کے ... نور ہے . (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۱۳۳) . بانی کی سی لکیر ، جتنی ہی شتاب پڑے تیسی ہی شتاب مٹ جائے. (۱۸۰۲ ، قصۂ مہرافروز و دلبر ، ۱۰۵). نلی کا پارہ نیچے اُتر آتا ہے اور نلی میں لکیر کی بلندی کم ہو جاتی ہے. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۵۳). چہروں پر اس اثر کے نقوش ابھر آتے ہیں ، آنکھوں میں اس کی لکیریں پڑ جاتی ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۷۳۲). دائیں طرف والی لکیر آوٹ پُٹ کو ظاہر کرتی ہے. (۱۹۸۴ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۲۹). ۲. **قطار ، سلسلہ.** کرکٹ کے گیارہ کے گیارہ کھلاڑی ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ایک سیدھی لکیر بناتے ہیں ، ایک ایسی لکیر جو کرکٹ کے قواعد و ضوابط کے تابع ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۱). ۳. **سطر.** لفظوں کے انبار سے تم نے کیا نکالا یا یوں ہی حرفوں کی لکیروں کو پڑھ ڈالا . (۱۹۷۱ ، توپ خانہ ، ۲۳). ۴. **(مجازاً) پرانا دستور ، قدیم طریقہ یا رسم ، روش .** گورنمنٹ پرانی لکیر کو چھوڑ کر نئی راہ پر چلنا شروع کرے . (۱۹۱۲ ، افتتاحی ایڈریس ، ۱۰). اس وقت ہم محض ایام گذشتہ کی لکیر پر چل رہے ہیں . (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۳۰) . ۵. **سانپ کے چلنے کا نشان** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات) .
۶. **(مجازاً) خراش.**

دیکھ سینے میں پڑ نہ جائے لکیر
ہے یہ صہبائے عشق تند اور تیز

(۱۹۵۹ ، گل نغمہ ، فراق گورکھپوری ، ۱۵۷) . ۷. **دھاری ، چھکڑوں اور گاڑیوں کے پہیوں کے نشان جو سڑکوں یا زمین پر پڑ جاتے ہیں** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لک (لیک کا مخفف) + یر ، علامت حاصل مصدر].

--- پر چلنا محاورہ.
پرانے طریقے پر چلنا ، دستور قدیم اور رسم و رواج کا پابند ہونا ، پڑے ہوئے رستے پر گام زن رہنا ، پرانی رسوم اور روایات کا پابند رہنا. اس وقت ہم محض ایام گذشتہ کی لکیر پر چل رہے ہیں (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۵۳۰).

--- پَرْ فَقِیر (--- فت پ ، سک ر ، فت ف ، ی مع) صف ؛ م ف
رک : **لکیر کا فقیر** (جامع اللغات).

--- پَر فَقِیر رہنا/ہونا محاورہ.
۱. **پرانی رسم و رواج کا پابند ہونا ، پرانی روش پر جمے رہنا ، پرانے دستور پر چلنا.** البتہ خال خال آدمی ایسے تھے جو بزرگوں کی تقلید سے صفائی اور سادگی کی لکیر پر فقیر تھے. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ ، ۲ : ۱۶) . ۲. **کسی کے عشق میں دھونی رما کر بیٹھنا ، کسی کے عشق میں جوگ لینا نیز سر رہنا ، گرویدا رہنا.**

جُنی جُنی بھووں کی وہ تحریر
کیوں نہ دل اس لکیر پر ہو فقیر

(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۰۲).

--- پیٹنا محاورہ.
۱. **پُرانے رسم و رواج اور دستور پر چلنا ، ایک ہی رَوِش اپنائے رکھنا.** ہندو اور مسلمان وہ قومیں ہیں جو پچھلی لکیر کو کامل سمجھ کر اس کو پیٹے آتے ہیں. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۱۳). معین الدین اکبر شاہ بھی پچھلی لکیر پیٹے گئے . (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۱). پچاس برس تک اسی لکیر کو پیٹا جاتا رہا. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۲۶). ۲. **وقت نکل جانے کا افسوس کرنا ، ہاتھ مَلنا ، پچھتانا.**

کیوں ہوا زلف کا خیال ہُوا
سانپ تو چل دیا لکیر کو پیٹ

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۳). سستی سے کام لیا تو پھر گزرا ہوا وقت ہاتھ نہیں آئے گا پھر کفِ افسوس ملنے اور لکیر پیٹنے اور سر دھنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو گا. (۱۹۱۹ ، بابا نانک کا مذہب ، ۲۱۵).

--- ڈالنا محاورہ.
رک : **لکیر کھینچنا.**

یوں تو حلق میں یہ میرے ڈالتی ہے لکیر
نہ منھ لگاؤں تو ہوتی ہے آب آب شراب

(۱۹۳۲ ، ریاض رضوان ، ۱۰۱). دیوار پر کوئلے سے لکیریں ڈالتی ہیں. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۷۳).

--- کا فَقِیر صف مذ.
۱. **پرانی رَوِش کا دلدادہ ، پابند روایت.** ہم اور ہمارے ساتھی پرانی لکیروں کے فقیر ، جو کچھ کرنا تھا تو کر چکے . (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱ ، ۲ : ۲۱). ایک گروہ دوسرے کو قدامت پرست ... اور لکیر کا فقیر بتاتا ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۲۱۳).

شاعر کا دل فقیر بنے اور لکیر کا
سنگم ہوں رود ہائے جدید و حریر کا

(۱۹۳۸ ، سرود و خروش ، ۲۹۰) . جس میں ذرا سی بھی روشن خیالی یا وسعتِ قلبی نہیں ہوتی ، لکیر کا فقیر جو اپنی راہ سے ذرا سا بھی اِدھر اُدھر نہیں جا سکتا نہ کسی کو جانے کی اجازت دیتا ہے. (۱۹۸۸ ، اردو ، جولائی تا ستمبر ، ۳ : ۱۳۹).

۲. کسی شے پر فریفتہ.

مٹ گیا اُسکی چینِ ابرو پر
دل فقیر اس لکیر کا نکلا
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۱۰).

۔۔۔ کا فقیر بَنْنا محاورہ.
رک : لکیر کا فقیر ہونا. نہ نئی روشنی کی تقلید کی ضرورت ہے اور نہ لکیر کا فقیر بننا ہی بہتر ہے بلکہ جو اچھی باتیں نئی روشنی میں ہیں ان کو اخذ کر کے ان پر عمل کرنا چاہیے. (۱۹۲۰ ، بیوی کی تربیت ، ۸۸). ادب میں لکیر کا فقیر نہیں بنا جاتا کوئی بننا بھی چاہے تب بھی نہیں بن سکتا . (۱۹۸۵ ، داغ دہلوی حیات اور کارنامے ، ۲۲۳).

۔۔۔ کا فقیر ہونا محاورہ.
مقلد محض ہونا ، اندھی تقلید کرنا ، پرانے رسم و رواج یا آداب کا پابند یا دلدادہ ہونا ، پرانے دستور پر چلنا ، پرانی روش کی پابندی کرنا. اصلاحِ نصاب کا خیال صرف چند روشن خیال علماء کے دل میں پیدا ہوا ہے باقی تمام لوگ اسی لکیر کے فقیر ہیں . (۱۹۰۳ ، مقالات شبلی ، ۳ : ۱۲۶). سوشل اصلاح کے معاملے میں اودھ پنچ لکیر کا فقیر تھا. (۱۹۱۵ ، مضامین چکبست ، ۲۲۷). اگر ایسا نہ ہو تو شاید آدمی لکیر کا فقیر ہو کر بیٹھ رہے. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۶). لکیر کا فقیر ہونے کا انجام یہ ہوا کہ بحروں کے تنوّع کے امکانات کو کام میں نہیں لایا گیا. (۱۹۸۹ ، اردو گیت ، ۷۱).

ظاہر ہوئی کمیٹی کی ، کالج کی اک لکیر
آخر اسی لکیر کے سب ہوگئے فقیر
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۳۱).

۔۔۔ کَرْنا محاورہ (شاذ).
خط کھینچنا.

سودائے راہِ یار کا اللہ رے اثر
جادہ بنی جو ہم نے زمیں پر لکیر کی
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۳۵).

۔۔۔ کی فَقیری امث.
پرانی روش. صرف شاعر ایک ایسا فن کار ہے جو فطرت کی لکیر کی فقیری سے انکار کر کے اپنی قوتِ ایجاد کے بل بوتے پر ایک نئی فطرت تخلیق کرتا ہے. (۱۹۶۸ ، مغربی شعریات (ترجمہ) ، ۹). انہوں نے لکیر کی فقیری اختیار کر لی تھی. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، جون ، ۲۰).

۔۔۔ کھِنْچْنا ف ل ؛ محاورہ.
خط یا دھاری پڑنا ، دھاری بننا ، حد بندی ہونا ؛ قلم پھرنا ، کاٹا جانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۔۔۔ کھینْچْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. لیک کاڑھنا ، دھاری بنانا. وہ دن بھر حساب لگاتا رہتا تھا اور لکیریں کھینچتا رہتا تھا. (۱۹۸۷ ، قومی زبان ، کراچی ، جولائی ، ۴۷). ۲. نشان لگانا ، حد بندی کرنا. جب جنگ بندی کی لکیر کھینچنے کی نوبت آئی تو ہماری فوج کو بعض ... علاقوں کو خالی کرنا پڑا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۳۵۹). ۳. قلم سے کاٹ دینا ، قلم پھیرنا ، مٹانا ؛ توبہ کرنا ، کان پکڑنا ، عہد کرنا کہ میں اب ایسا نہیں کرونگا (پنجاب میں دستور ہے کہ جب کوئی قصور کرتا ہے اور پھر معافی مانگتا ہے تو اس سے ناک سے لکیریں کھنچواتے ہیں) ؛ بُرا بھلا لکھ لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

لَکیرْنا (فت ل ، ی مع ، سک ر) ف م.
لکیر کھینچنا ، خط کھینچنا ، دھاری بنانا ؛ منتر پڑھ کر حصار کھینچنا کیلنا ؛ خاکہ ڈالنا ، ڈول بنانا. (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لکیر (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَکیروں (فت ل ، ی مع ، و مج) امث ؛ ج.
لکیر (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل.

۔۔۔ بھَرا (۔۔۔ فت بھ) امذ.
لکیروں سے پُر ، جھُرّیوں بھرا ، شکن دار ، سلوٹ دار. پپڑیاں بھرے ہونٹ گول مگر لکیروں بھرا چہرہ ، اس کی پتلیوں میں ایک آسیبی چمک پیدا ہوئی. (۱۹۴۴ ، آنچل ، ۳۷). [لکیروں + بھرا (بھرنا (رک) سے)].

۔۔۔ کی لِکھائی امث.
لکیریں کھینچ کر لکھا جانے والا خط ، زاویے دار خط. زاویہ دار خط کو لکیروں کی لکھائی کہتے ہیں. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۶۵).

لَکیرِیا (فت ل ، ی مع ، کس ر) امذ.
دھاری دار (مہذب اللغات). [لکیر (رک) + یا ، لاحقۂ نسبت].

لَکھ (۱) (فت ل) امذ.
(موسیقی) چار ماترے ، چار ماتروں کو لکھ کہتے ہیں (ماخوذ : نغمات الہند ، ۱ : ۸۶). [مقامی].

لَکھ (۲) (فت ل) امذ.
لاکھ (سو ہزار) کی تخفیف ، تراکیب میں مستعمل.

عجب سحر ہے کہ سحرِ سامری اس تھے گیا ہے چھپ
او لب خندے کہ افسوں پر سو واروں آب لکھ بارا
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۹۱). واسطے خرید تحفہ جات پر دیار کے لکھ ہا خرچ کر کے اطلاع اس فرزانے کو کی (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصّع ، تحسین ، ۲۷۴). پشت پر لکھ در لکھ موج دریا موج جوڑے سب کے رنگین جوانان خوش آئیں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۳۰). [لاکھ (رک) کا مخفف].

۔۔۔ بَخْش (۔۔۔ فت بہ ، سک خ) صف.
لاکھوں روپے بخش دینے والا ، سخی داتا ؛ قطب الدین ایبک بادشاہ کا لقب (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لکھ + ف : بخش ؛ بخشیدن ۔ بخشنا ، دینا].

۔۔۔ پَتی (۔۔۔ فت پ) صف.
جس کے پاس لاکھ یا لاکھوں روپیا ہو ؛ (مجازاً) بہت دولت والا ، دولت مند ، مالدار.

اور وہ جو لکھ پتی ہے مہاجن جہان میں
آدھی پتی ہے پر وہ ابھی ہے دکان میں
(۱۸۹۷ ، نظمِ آزاد ، ۳۷). جب ریل کی سڑکیں بنتی شروع ہوتی ہیں تو صدہا ہندوستانی ٹھیکدار لکھ پتی بن گئے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۳).

ہر صبح لکھ پتی ہے کوئی تیرا میزبان
ہر شب کسی کروڑ پتی کی ہے مہمان
(۱۹۳۵ ، سنبل و سلاسل ، ۱۰). امراء اور لکھ پتی ہمارے کام سے مطلق ہمدردی نہیں رکھتے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، دسمبر ، ۹). [لکھ + پتی (رک)].

---پیڑا (---ی مج) امذ.
وہ باغ جس میں بہت سے پیڑ ہوں ، بہت سے درختوں والا باغ.
چار سو ہے انہیں کا لکھ پیڑا
یہ عناصر کے ہیں جو چار درخت
(۱۸۳۹ ، ریاض البحر ، ۷۹). پہلے پنج سالہ میں لکھ پیڑا آم نصب کر کے دکھلایا. (۱۹۸۶ ، آئینہ ، ۱۲۴). [لکھ + پیڑ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

---جگانا محاورہ (قدیم).
بھیک مانگنا ، سوال کرنا. وہ بموجب حکم گورو کے یہاں آئے اور رانی سندران کے دروازے پر آ لکھ جگائی یعنی سوال کیا. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۷۸۸).

---چوری لکھ چوری کہاوت.
چوری چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ بہرحال ہے تو چوری (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لُٹ (---ضم ل) صف.
بہت بڑا فضول خرچ ، کھاؤ اڑاؤ ؛ فیاض ، خوب خرچ کرنے والا ، خراج. ایک بادشاہ یمن کا کہ وہ بھی سخاوت میں لکھ لٹ تھا. (۱۸۰۳ ، گنجِ خوبی ، ۹۰). یہ دماغ کسے کہ تولنے بیٹھے ، میاں لکھ لٹ ، بیوی ان سے بڑھ کر ، ڈنڈی ترازو کون لے بیٹھے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۳۶۳).

الہیٰ کیوں نہ چاہوں دولتِ دارین میں تجھ سے
بڑی فیاض یہ لکھ لُٹ تری سرکار کیسی ہے
(۱۹۰۵ ، داغ ، یادگارِ داغ ، ۸۸). سید محمد باقر صاحب کی شادی ایک لکھ لُٹ رئیس کی لڑکی سے ہو گئی . (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۰۰). چار بیویاں رکھتے تھے اور لکھ لٹ یعنی خالص مسلم وضع کے رئیس تھے. (۱۹۸۷ ، گردشِ رنگ چمن ، ۳۶۶). [لکھ + لٹ (لٹنا/لٹانا ، سے) صفت فاعلی].

---لُٹے کوئلوں پر مُہر کہاوت.
(رک : اشرفیاں لٹیں اور کوئلوں پر مہر جو زیادہ مستعمل ہے) ، **بے محل کی کفایت شعاری** (ماخوذ : فرہنگ اثر).

لِکھ (کس ل) امذ.
لکھنا (رک) کا امر ، تراکیب میں مستعمل.

---پڑھ کر م ف.
اندراج کر کے ، لکھ کر ، تحریر میں لا کر.
اس سے آگے ہے اور کیا پڑھ کر
جو ہو مرضی وہ دے دوں لکھ پڑھ کر
(۱۸۸۷ ، شوق لکھنوی ، فریب عشق ، ۳۰).

---پڑھ کر ڈبونا محاورہ.
ضائع کرنا ، تباہ کرنا. ممکن ہے کسی نے لکھ پڑھ کر ڈبو دیا ہو. (۱۹۲۴ ، انشائے بشیر ، ۳).

---چھوڑنا محاورہ.
لکھ رکھنا ، لکھنا. ان حضرت نے میرے کھانے پینے کا خرچ ، مکتب کی فیس اور ... بےشمار آنکیوں کا حساب تفصیل سے لکھ چھوڑا ہے. (۱۹۶۲ ، نئی نظم اور پورا آدمی ، ۱۲).

---دینا محاورہ.
۱. تحریر کر دینا ، نوشتہ کر دینا ؛ مقرّر کر دینا ، کسی جائیداد کی تحریر دے دینا. جو کچھ میرا ترکہ تھا سب اسی کو لکھ دیا ہے. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۹۷). **۲. بمعانہ لکھ دینا ؛ نوشتۂ تقدیر کر دینا ؛ معیّن کر دینا موت یا عمر کا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---رکھو فقرہ.
یاد رکھو ، یقین سمجھو.
دعائے بد جو کسی دل جلے کی لو گے تم
تو لکھ رکھو اسے سرسبز ہاں نہ ہو گے تم
(۱۷۸۲ ، دیوانِ عیش دہلوی ، ۱۱۹). میرا اس وقت کا کہنا چاہو لکھ رکھو. (۱۸۸۵ ، محصنات ، ۱۲۳). میری یہ بات لکھ رکھو ، میاں قسیم کے لئے دوست ساون کی چڑیاں ہیں ، چند روز میں اڑ جائیں گی. (۱۹۱۷ ، شامِ زندگی ، ۵۹).

---لوڑھا پڑھ پتّھر کہاوت.
۱. اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جو لکھ پڑھ کر بھی نالائق ہو (خزینۃ الامثال ؛ جامع اللغات). **۲. کتابت ختم کرنا ؛ نوٹ کر لینا ؛ رجسٹر میں درج کرنا ؛ زُمرے میں شامل کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---مارنا محاورہ.
بے سوچے سمجھے لکھ ڈالنا ، جلد جلد لکھ دینا. ایک دلچسپ اور رنگین بیان لکھ مارا ہے. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۱۰). میاں ثاقب نے یہ دھڑک جو جی میں آیا لکھ مارا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، ستمبر ، ۳۴).

لَکھا (۱) (فت ل ، شد کھ) صف مث.
۱. غمّاز ، چغل خور ، غیبت کرنے والی عورت (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲. بیسوا ، فاحشہ ، عیّار.**
میں تجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی لکھا ہے
دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا ہیر میری چھو چھو
(۱۸۳۵ ، رنگین (مہذب اللغات)). [لکھیا (رک) کا مخفف].

---بیسْوا (---ی مج ، سک س) امث.
بڑی مکّار عورت ، کُٹنی ، رنڈی ، طوائف. خانم کو آپ نہیں جانتے ایک ہی لکھا بیسوا تھیں . (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰) .
[لکھا + بیسوا (رک)].

لَکّھا (۲) (فت ل ، شد کھ) امذ ؛ صف.
لاکھوں کا (ہجوم وغیرہ کے لیے). علی الخصوص دارالامارۂ ہچین اور شہر ہانگچو میں لکّھا آدمی کا شہر دریا میں بسا ہوا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخِ ممالکِ چین (ترجمہ) ، ۳۹). ۲. **بیش قیمت ، قیمتی.** وقت کی بات کہ اس گھڑی سیوتیا مالن سرکار کو ملکۂ نورجہاں والے لکّھا عطر کا گالی کنٹر سا دکھائی پڑی . (۱۹۶۵ ، چارناولٹ ، ۲۰). [لکھ (۲) + ا ، لاحقۂ صفت].

---روزَہ (---و مج ، فت ز) امذ ؛ = لکّھی روزہ.
وہ روزہ جس میں لاکھ روزوں یا بہت زیادہ روزوں کا ثواب ہو ، بڑا روزہ ، زیادہ ثواب والا روزہ. فرض کیا سنّت روزہ اور نفل روزہ بلکہ اور تھوڑا بڑھئے بزارہ اور لکّھا روزہ رکھا جاتا ہے . (۱۸۹۳ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ ، ۲ : ۹۸). [لکّھا + روزہ (رک)].

لِکْھا (کس ل ، شد کھ نیز بلا شد) امذ.
۱. **لکھنا (رک) کا ماضی ، تحریر کیا ، رقم کیا ، تراکیب میں مستعمل.**

نام بے شِیر کا جس وقت لکھا صغرا نے
رکھ کے خط ہاتھ سے دل تھام لیا صغرا نے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)). ۲. **لکھا ہوا کی جگہ ، نوشتہ ، رقم زدہ ، تحریر شدہ ، مرقوم.**

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۵۹). ۳. **حکمِ قضا و قدر ، سرنوشت ، تقدیر ، وہ امر جسے بہرحال ہونا ہے.** کیا جانے کیا لکھا ہے بخت کا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۲۷).

گر پڑا خط تو تجھ پہ حرف نہیں
یہ بھی میرا ہی تھا لکھا قاصد

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۷۳).

دشوار نہیں میرے لکھے کا بدل دینا
پھر کاتبِ قدرت نے کیوں دیر لگائی ہے

(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۱۶۱).

بُرے لکھے کو میرے بےنظیر اچھا کرے مولا
نہیں تو کوئی پڑھنے کا کہاں تک ان لکیروں کو

(۱۹۳۲ ، بےنظیر ، کلامِ بےنظیر ، ۱۳۸). ۴. **حالت ، حال ، گت** (فرہنگِ آصفیہ). ۵. **خط ، دستخط ، تحریر.** اور لکھتی ہے کہ اب تم جہان آرائے کے پاس آؤ اور بادشاہ زادے کے بیاہ کا پیغام کرو، یہ لکھا جلائے کہ آپ دلبر کے پاس آوتی ہے.(۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۶).

کہہ سکتے ہیں لکھے کو بھلا اپنے بُرا ہم
سن کر نہ کہے دوست یہ مکتوب ہے میرا

(۱۸۸۸ ، مضمونہائے دلکش ، ۲۵). [لکھنا (رک) کا ماضی].

---آگے آنا محاورہ.
اس امر کا پیش آنا جو قسمت میں ہے (ماخوذ : جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پَڑھا (---فت پ) صف مذ.
تعلیم یافتہ ، خواندہ ، سیکھا ہوا ، آموختہ ؛ تحریری ، اقبال ، اقرار نامہ (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات).
[لکھا + پڑھا (پڑھنا (رک) سے)].

---پَڑھا کوڑ کے رَکھ دینا ف س ؛ محاورہ.
لکھ پڑھ کر بھول جانا (مہذب اللغات).

---پَڑھی (---فت پ) امث.
دستاویز لکھنے کا عمل ؛ کسی امر کے لیے تحریری کاوش کرنے کا عمل. اس لکھا پڑھی میں اتنا عرصہ گذرا کہ میرا جی لگ گیا تھا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۴) . لکھا پڑھی کا طریقہ پہلے مفقود تھا اب تو اس میں بھی فوجداری ہونے لگی ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۶۷). اس جوان بہت بڈھے نے اس کے متعلق لکھا پڑھی شروع کر دی تھی. (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۰۴). نہ لکھا پڑھی کا یقین کرو نہ وعدے وعید پر بھروسہ کرو اور نہ ان ہدایات پر کان دھرو جو تمہیں دی گئی ہیں . (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۳). [لکھا + پڑھ (پڑھنا سے) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُورا کَرْنا محاورہ.
تقدیر میں لکھی ہوئی مصیبتوں کو سہنا ، کرم بھوگنا ، مصیبت کے دن پورے کرنا. دیوانی زلیخا نے محبت کی مبتلا نے اپنا لکھا پورا کیا ، عیش و آرام چھوڑ دیا ، کھانا پینا حرام کر دیا. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقدِ ثریا ، ۱۰).

---پُورا ہونا محاورہ.
۱. **نوشتۂ تقدیر کا بعینہ عمل میں آنا ، ہونے والی بات کا ظہور میں آنا.** کبھی اپنی قسمت کی شکایت کرتی نصیب سے لڑتی کہ یہ بھی مرا لکھا پورا ہوا. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۱۶) . ۲. **نکاح بندھنا ، آسمانی نکاح ہونا ، پلّے بندھا رہنا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). ۳. **بُری گت ہونا ، دُرگت ہونا ، بُرا درجہ ہونا.** ان کی طرح میں بھی اپسی بےسدھ ہو جاؤں اور اپنی چیز آنکھوں میں نہ رکھوں تو میرا بھی یہی لکھا پورا ہوئے. (۱۹۱۱ ، قصہ مہرافروز ، ۳۷).

---پیش آنا محاورہ.
رک : **لکھا پورا ہونا.**

پڑھ سکا مطلق نہ وہ لکھا مرا پیش آ گیا
اس کو جو تحریر بھیجی خط پیشانی ہوئی

(۱۹۰۳ ، نظمِ نگارین ، ۸۹).

---پُھوٹنا محاورہ.
قسمت خراب ہونا. یہی تو اس کی بیوی آٹھ آٹھ آنسو رویا کرتی ہے کہ میرا لکھا پھوٹ گیا. (۱۹۱۶ ، اتالیق بی بی ، ۵).

---دینا ف س ؛ محاورہ.
تحریر کرا دینا ، لکھوا دینا. جوکی البتہ سڑک کے اس پار قریب ہے اگر کہو تو اس پر لکھا دیں. (۱۹۰۰ ، خورشید بہو ، ۱۵۶).

---سامنے آنا محاورہ.
رک : **لکھا پورا ہونا**

مرے سامنے آئے میرا لکھا
اگر میں کہوں سب سے تیرا لکھا

(۱۸۹۳ ، کلیاتِ نعتِ محسن ، ۱۷۶).

---کَبھی نَہیں مِٹتا کہاوت.
تقدیر کا لکھا پورا ہو کر رہتا ہے.

خط آپ لکھ کے پھر کیوں مٹائے دیتے ہیں
لکھا کبھی نہیں مٹتا جتائے دیتے ہیں

(۱۹۰۳ ، دیوانِ جلال ، ۹۶).

---لینا ف س ؛ محاورہ.
لکھانا (مکان ، دکان یا دوسری جائداد وغیرہ) اپنے نام کرانا.

مرا مال و املاک دولت لکھا لو
مری جائیداد اور ریاست لکھا لو

(۱۹۲۸ ، مرقعِ لیلیٰ مجنوں ، ۴۶). انہیں اس شہدے شانتی کمار نے بےوقوف بنا کر ساری جائیداد لکھا لی ہے. (۱۹۳۲ ، میدانِ عمل ، ۲۹۸).

---مِٹانا محاورہ.
تحریر بنا دینا ، تقدیر کا لکھا مٹانا.

گھستا ہوں جبیں کو ہائے بت سے
تقدیر لکھا مٹا رہی ہے

(۱۸۷۸ ، آغا اکبرآبادی ، د ، ۱۳۳).

مٹ کے لاتا مرے نامے کا جواب
کیا مٹاتا میرا لکھا کوئی

(۱۹۰۳ ، نظم نگارین ، ۱۶۹).

---ہے فقرہ.
روایت میں آیا ہے.

لکھا ہے شگاف اس نے کیا نورِ پیمبر
پیدا کیا عرش اس سے مع کرسیِ انور

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفترِ ماتم ، ۱ : ۹).

لَکھارا (فت ل) امذ.
لاکھ یا لاکھ کا رنگ چڑھانے والا شخص ، چوڑی گر ، رنگ ریز... لکھارے ، تداف ، بہشتی ، تیلی... اقوام ہیں (۱۹۰۵ ، عصرِ جدید ، ۲ ، ۱ : ۱). [لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) + ارا ، لاحقۂ صفت تذکیر].

لِکھاری (کس ل) امذ ؛ صف.
قلمکار ، لکھنے والا ، مصنف. لکھاری حضرات میں خاص طور پر ان ادیبوں کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے جو ادیب کے علاوہ افسر بھی پائے جاتے ہیں. (۱۹۸۷ ، دردِ آگہی ، ۹۰).

یہ پنجابی اور اُردو کا بڑا اچھا لکھاری ہے
یہ موٹا تو نہیں اتنا مگر سب پر ہی بھاری ہے

(۱۹۹۱ ، چھیڑخانیاں ، ۱۰۷). [لکھ (رک) + اری ، لاحقۂ صفت].

لِکھاڑ (کس ل) صف.
مشاق لکھنے والا ، بہت زیادہ لکھنے والا ، لکھنے میں ماہر. انہوں نے ایسی لیاقت پیدا کی کہ اچھے اچھے لکھاڑوں سے بازی لے گئیں. (۱۹۲۱ ، فغانِ اشرف ، ۹). بنیا کھاتا لکھتا ہے ، پٹواری کھیوٹ کھتونی لکھتا ہے ، لکھائی لکھائی میں فرق ہے مگر سب اپنی جگہ «لکھاڑ» ہیں. (۱۹۸۳ ، دیگراحوال یہ ہے کہ ، ۱۰۲). [لکھ + اڑ ، لاحقۂ صفت].

لَکّھاں (فت ل ، شد کھ) امذ ؛ ج (قدیم).
لاکھوں (فرہنگ آصفیہ). [لکھ (رک) + اں ، لاحقۂ جمع].

لَکھانا (فت ل) ف م (قدیم).
دکھانا ، محسوس کرانا.

دو چندی چندنے مکھ پر چندا کا ٹیلا لاتی ہے
نوے غمزے نوے چھند سوں میری رُوں رُوں لکھاتی ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۵). [لکھنا (رک) کا تعدیہ].

لِکھانا (کس ل) ف م.
۱. **تحریر کرانا ، لکھوانا ، املا کروانا.**

کیا لکھاؤں نامۂ اعمال میں
کچھ نہیں لکھتا سوائے دردِ دل

(۱۸۹۷ ، خانۂ خمار ، ۵۸). اپنی اصل قوم بتانے اور لکھانے کی بجائے غلط قوم لکھا کر ایک مستقل خطرہ خرید لیتے ہیں. (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۲۰۷). ۲. **دستاویز کرانا ، نوشتہ لینا ، تحریری اقرار لینا.** ذرا ایک گھڑی لڑکوں کو بہلادوگے تو کیا ہو گا کچھ میں نے تو ان کی نوکری نہیں لکھائی. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۳۸۲). ۳. **کسی چیز کا حقِ ملکیت اپنے نام کرانا ؛ عبارت لکھوانا ؛ لکھنے کی مشق کرانا ؛ کتابت کرانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [لکھنا (رک) کا تعدیہ].

لِکھاوَٹ (کس ل ، فت و) امث.
لکھائی ، لکھنے کا طریقہ یا ڈھنگ. اس خط میں انہوں نے لکھاوٹ کی بہت ساری ایسی الجھنیں دور کرنے کی کوشش کی تھی کہ جو ہم جیسے لکھے پڑھے جاہلوں نے پھیلا رکھی ہیں. (۱۹۵۶ ، شیخ نیازی ، ۶۳). لفظوں کی لکھاوٹ میں ضروری ترمیم اور مناسب اصلاح کرتی رہتی ہیں. (۱۹۷۳ ، اردو املا ، ۹). [لکھنا / لکھانا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لِکھاو (کس ل) امذ.
رک : **لکھاوٹ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لکھنا (رک) کا حاصلِ مصدر].

لَکھائی (فت ل) امث.
قبر کھودنے کا عمل. لکھائی ، مدفن سہلوک کی خاطر کھودنا. (۱۸۳۸ ، مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۵). [مقامی].

لکھائی (کس ل) امث.
۱. لکھنے کا عمل ، تحریری کام یا لکھنے کا طرز ، لکھت ، لکھاوٹ. بیا کھاتا لکھتا ہے ، پٹواری کھیوٹ کھتونی لکھتا ہے ، لکھائی لکھائی میں فرق ہے۔ (۱۹۸۳ ، دیگر احوال یہ ہے ، ۱۰۲)۔ میری لکھائی کسی حد تک بدل چکی ہے - (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۶۵)۔ ۲. کتابت ، طرز کتابت. اہل پنجاب بہت ہی تھالیہ سے رسالہ نکال رہے ہیں ان کی لکھائی چھپائی ان کا انداز دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۹ : ۶)۔ ۳. لکھنے کی مزدوری یا اجرت ، لکھنے کی محنت (فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات)۔ [لکھنا (رک) کا حاصل مصدر]۔

لِکھت (کس ل ، فت کھ) امث.
۱. کتابت ، تحریر ، خطاطی ، لکھاوٹ ، لکھائی. ایک ایسی وصلی ملی جس کی عمر ، لکھت اور کاغذ کی کہنگی کے اعتبار سے تقریباً ڈھائی سو سال ہے۔ (۱۹۶۷ ، اُردو نامہ ، کراچی ، ۲۹ : ۸۳)۔ میری لکھت کا مزاج بھی یہی ہے۔(۱۹۸۷ ، غالب ، فکر و فن ، ۹)۔ ۲. اقرارنامہ ، سند ، دستاویز، کاغذات ، تمسک. انہوں نے مجھے لکھت دی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۹۸)۔ [لکھنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

--- پڑھت (---فت پ ، ڑھ) امث.
۱. آپس میں تحریری اقرار ہونے کا عمل ، اقرار نامہ لکھا جانا ، تحریری عہد و پیمان یا دستاویز لکھے جانے کا عمل ، کسی امر یا واقعے کا اندراج. کوتوال صاحب خود آ گئے تھے ، انہوں نے لکھت پڑھت شروع کی۔ (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۵۶)۔ وکیلوں کی لکھت پڑھت کے علاوہ ان کی دلالی کا کام بھی کرتے تھے۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۲۷)۔ [لکھت + پڑھت (پڑھنا (رک) سے حاصل مصدر)]۔

لِکھتم (کس ل ، سک کھ ، فت ت) امث.
لکھا گیا ، تحریر کیا گیا ، لکھنے کا کام ، تحریر ، نوشت. جو اس کے خلاف کروں دربار سرکار میں گنہگار ہوں لکھتم متی اساڑھ بدی دوج سنبت ۱۹۰۲۔ (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۶)۔ [لکھنا (رک) سے حاصل مصدر]۔

--- کے آگے بکتم (کی) نہیں چلتی کہاوت.
تحریر کے آگے تقریر نہیں چلتی ، تحریر ہی معتبر ہوتی ہے. شاگرد : لکھتم کے آگے بکتم کی نہیں چلتی ، جو بڑے لکھ گئے ہیں سچ ہی ہو گا۔ (۱۹۷۰ ، غبار کارواں ، ۹۹)۔

لُکھنٹی (ضم ل ، سک کھ) امث.
رک : لُکنی. تختے ہیں اور اسی طرح ہیں کہ ان میں سے کوئی لکھنٹی کنارے پر آ کے ریوڑی والے کا چراغ نہ بجھی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۱۳ : ۵)۔

لَکھچن (فت ل ، سک کھ ، فت چ) امذ (شاذ).
رک : لچھن. ستارہ اور سامدرک کے آثار اور لکھچن دیکھ کر ہر ایک شخص کو نیک و بد بتایا کرتا تھا۔ (۱۸۵۹ ، مرأت الصدق ، ۱۰۸)۔ [لچھن (رک) کا قدیم املا]۔

لَکھَروان (فت ل ، سک کھ ، فت ر) امذ.
وہ درخت جو سڑک کے دونوں طرف لگے ہوں (اُردو قانونی ڈکشنری)۔ [مقامی]۔

لَکھری (فت ل ، سک کھ) امث.
(منہیاری) لاکھ کی بنی ہوئی چوڑی (ماخوذ : ا پ و ، ۸ : ۸۹)۔ [لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) + ری ، لاحقۂ صفت و تانیث]۔

لَکھِریا (فت ل ، فت کھ ، کس ر) امذ ؛ سمہ لکھیرا.
لاکھ کا کام کرنے والا ، لاکھ کی چیزیں بنانے والا ، چیزوں پر لاکھ چڑھانے والا. لکھریے ، یہ لکڑی کی چیزوں پر لاکھ چڑھاتے ہیں۔ (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ : ۳۳۹)۔ [رک : لکھری + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر]۔

لَکھشمی دیوی کا میوہ (فت ل ، سک کھ ، ش ، ی مج ، ی مج ، فت و) امذ.
شمالی ہند میں ناریل کا شمار مقدس ترین پھلوں میں ہوتا ہے اور وہ سری پھل یا لکھشمی دیوی کا میوہ کہلاتا ہے ، ناریل ، سری پھل (شاخ زریں ، ۱ : ۲۳۳)۔

لَکھشَن (فت ل ، سک کھ ، فت ش) امذ.
لچھن ، لکشن ، نشان ، آثار ، کھوج ، علامت ، نقش. بھگوان کشنا دھرم کا دوسرا لکھشن ہے۔ (۱۹۲۱ ، ستی پرتاب ، ۸۷)۔ [لکشن (رک) کا ایک املا]۔

لَکھمیا (فت ل ، سک کھ ، کس م) امث.
کاٹھیاواڑی گھوڑوں کی نسلوں میں سے ایک اچھی نسل کا نام. کاٹھیاواڑی گھوڑوں کی یہ گیارہ قومیں عمدہ تر مشہور ہیں ... لکھمیا (۱۸۷۳ ، عقل و شعور ، ۳۵۳)۔ [مقامی]۔

لَکھن (فت ل ، کھ) امذ.
لاکھ کے عدد سے متعلق ، اکائی ، دہائی وغیرہ کی گنتی میں لاکھ کی گنتی. یہ عبارت اکن دہن سین سنہسن دہ سنہس ، لکھن دہ لکھن ... اسی قاعدہ کی طرف اشارہ ہے - (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۴۷)۔ [لکھ (لاکھ) + ن ، لاحقۂ نسبت]۔

--- ونتی (---فت و ، سک ن) صف مث.
نیک سیرت ، لاکھوں گن یا خوبیوں والی. اسیجھ جانتا ہے گھر کی استری ، لکھن ونتی گن بھری۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲)۔ [لکھن (رک) + ونت (لاحقۂ صفت) + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

لَکّھن (فت ل ، شد کھ بفت) امذ. (قدیم).
۱. لکشن ، لچھن ، نشانی ، علامت ، آثار ، چال چلن. کیا جانے کوئی کس کے لکھن ، کید کڈھنگ او لکھن ، بد نیت برے آدمی کوں کیتا کرتا ہیں۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۷)۔ ۲. روپ ، رنگ ، رونق (قدیم). ناز کوں لکھن چڑھے کا روپ آوے گا۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۳۲)۔

مکمل زرینے میں سارا بدن
زرینے کو تھا اس بدل سوں لکھن

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۳۰)۔ [لکشن (رک) کا املا]۔

لِکھَن (کس ل ، فت کھ) امث.
لکھائی ، تحریر ، لکھت.

سبے جن یہ ترصیع کا ابرھن
سلع جن کون تجنیس کا خوش لکھن

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۳۲). [لکھ (رک) + ن ، لاحقۂ نسبت].

---ہار امذ.
لکھنے والا ، قلمکار ، محرّر.

توں جا اب بُلا اُس چتارے کوں یاں
صورت غیب تے لکھن ہارے کو یاں

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۷۱).

الٰہی بخشی تو لکھن ہار کو — بہ برکتِ محمدؐ ، گنہگار کو

(۱۸۵۲ ، اردو کی قدیم داستانیں ، ۱ : ۳۹۶). نگار خانوں کے لکھن ہاروں کو روشیوں کے لالے پڑ گئے ، نگار خانوں نے سعادت کے لیے اپنے دروازے چوپٹ کھول دیے . (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۱۳۹). [لکھن + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

لَکھنا (فت ل ، سک کھ) (الف) ف م.
دیکھنا بھالنا ، نظر کرنا. آم کا مور لکھ کے اور جوت جو اسکی ہے تس کو لال پھول سمجھ کے ... کوکل و کویل بسنت جان کے کہکنے لگی . (۱۷۹۷ ، قصہ مہر افروز و دلبر ، ۷۳). (ب) ف ل. **دکھائی دینا ، نظر آنا** (فرہنگ آصفیہ) . [س : [illegible]].

لِکھنا (کس ل ، سک کھ) (الف) ف م.
۱. **رقم کرنا ، تحریر کرنا ، قلمبند کرنا ، تحریر میں لانا.**

آرزو دھرتا ہوں آج اک بات کر مُنج سات توں
مُنج لکھیں الحق تری یک بات ہے جیوں سو کتاب

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۴۹).

لکھا اے ظالم خوں خوار و صیاد دل عاشق
تری مژگاں نے میرے دل اُپر مضمون شاہیں کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۶). اس نے ان تختیوں پر پہلے لکھنے کے موافق وہی دس احکام جو یہواہ نے ... تمھیں فرمائے تھے لکھے . (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۲۲۶).

گھٹاؤ جھوم کے آؤ کہ لکھ رہا ہوں غزل
مجھے نظر سے پلاؤ کہ لکھ رہا ہوں غزل

(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۱۵). ۲. **کتاب یا رجسٹر وغیرہ میں درج کرنا ، روزنامچے پر چڑھانا** (فرہنگ آصفیہ). ۳. **تصنیف یا تحریر کے ذریعے اظہار خیال کرنا.** انشاء اللہ عربوں کے قدیم شہر بھی دیکھوں گا اور ان پر لکھوں گا بھی . (۱۹۳۲ ، اقبال نامہ ، ۱ : ۲۲۰). تھوڑے ہی عرصہ میں لکھنے کی کوشش کے باوجود وہ نہ لکھ سکا . (۱۹۸۳ ، ادب ، کلچر اور مسائل ، ۳۰) . ۴. **خاکہ اُتارنا ، لکیرنا ، مسوّدہ کرنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ) . ۵. **نقش کرنا ، تصویر اُتارنا.**

زاہد کے قدِ خم کوں مصوّر نے جب لکھا
تب کلک ہاتھ بیچ جو تھا سو کماں ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۸).

پیدا تو نہ ہی ہاتھوں کے بیہات ہوئے تھے
تصویر کے لکھنے کو قلم ہاتھ ہوئے تھے

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۸ : ۲۲) . ۶. **خوشنویسی کرنا ، خط کی مشق کرنا ، کتابت کرنا** (فرہنگ آصفیہ) . ۷. **تحریری عہد یا اقرار کرنا ، نوشتہ دینا** (فرہنگِ آصفیہ). ۸. **تحریری اطلاع دینا ، خط بھیجنا.**

کیا موقوف لکھنا یک قلم اس بت کو اس ڈر سے
خدا جانے ہیں کیا لکھوں وہ ظالم کیا کا کیا سمجھے

(۱۷۸۲ ، دیوان عیش ، ۱۸۵). ہمارے عمل کے اندر کی ہر اچھی بُری بات کتنی بار حضور میں لکھتی ہے . (۱۹۳۷ ، واقعات اظفری ، ۳۳). ۹. **کوئی چیز کسی کے نام کرنا.** احمد یار خاں تعلقہ دار باسٹھ ہزار کا مال گذار آدھا علاقہ لکھنے کو تیار . (۱۹۱۳ ، گرداب حیات ، ۹۱). ۱۰. **نوشت ، تحریر ، دستخط** (فرہنگ آصفیہ). (ب) ف ل. **لکھ جانا ، تحریر میں آنا.**

یوں بھی مشکوک ہو کا نامۂ شوق
لکھ گیا جو اُسے مٹانا کیا

(۱۹۲۶ ، آرزو لکھنوی ، فغانِ آرزو ، ۵۳). [س : [illegible] + نا ، لاحقۂ مصدر].

---آنا / جاننا ف س ؛ محاورہ.
لکھنے سے واقف ہونا ، لکھنے کا ہنر یا فن جاننا ، تحریر کرنے کا فن آنا ، لکھ سکنا (ماخوذ : جامع اللغات).

---آوے نہ پڑھنا آوے محمد فاضل نام بتاوے کہاوت.
ایسے شخص کے متعلق کہتے ہیں جو عالمانہ وضع رکھے اور پڑھا لکھا نہ ہو (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

---آوے نہیں ، بٹاویں دونوں ہاتھ کہاوت.
کام کرنے نہیں بگاڑتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---پڑھنا (---فت پ ، سک ڑھ) امذ ؛ ~ پڑھنا لکھنا.
۱. **نوشت و خواند ، لکھائی پڑھائی.** چار برس کی عمر میں پڑھنے بیٹھا دو برس میں لکھنے پڑھنے لگا . (۱۸۷۲ ، سخندان فارس ، ۲۰۱). عام طور پر یہ خیال ہے کہ چونکہ عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا اور اسلام میں تدوین و تالیف کا آغاز خلیفہ منصور عباسی کے زمانے سے تقریباً ۱۴۳ھ میں ہوا . (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبیؐ ، ۱ : ۱۰). ۲. **کتابت کرنا اور خواندگی کرنا** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لکھنا + پڑھنا (رک)].

---پڑھنا کرے وہی گاڑی گھوڑا چڑھے وہی کہاوت.
جو لکھنا پڑھتا ہے وہی امیر بنتا ہے ، وہی عزت پاتا ہے. لکھنا پڑھنا کرے وہی گاڑی گھوڑا چڑھے وہی ، گاڑی گھوڑے کا اپنا وجود ہے . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۴۳).

---کرنا محاورہ.
تحریر کرنا ، تحریر میں لانا.

ہم نے وصفِ گوہرِ عرفاں کو جب لکھنا کیا
موج سے مسطر کشیدہ صفحۂ دریا کیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۲).

---لکھانا ف م ، محاورہ.
کوئی چیز تحریر کرنا ، تصنیف و تالیف کرنا. بیگم صوفی صاحبہ کو اپنی طالب علمی کے زمانے ہی سے لکھنے لکھانے کا شوق ہے . (۱۹۷۳ ، ہماری زندگی ، ۷) . وہ لوگ جنہوں نے لکھنے لکھانے کو ایک پیشے کے طور پر چُنا ہے یقیناً دنیا کے مطمئن ترین افراد ہوں گے.(۱۹۹۰ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۵۱).

لِکھَنْت (کس ل ، فت کھ ، غنہ) امث.
تحریر ، لکھائی.

لکھنت میں تری خوش کراست کی دھات
کہ انکھیاں میں اوّل سوں کرتا ہے بات

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۸).

محو ہو جاتے ہیں انسان کے نوشتے کیسے
اور کس درجہ اٹل کاتب قسمت کی لکھنت

(۱۹۵۳ ، شمیر خامہ ، ۲۷۹). [لکھت (رک) کا انفی املا].

لَکھْنَئو (فت ل ، سک کھ ، فت ن ، و مج) امذ.
ایک شہر کا نام جو صوبہ اُترپردیش کا دارالسلطنت ہے (ادبیات میں دہلی اسکول کے مقابل مستعمل). نواب آصف الدولہ لکھنؤ آئے تو لکھنؤ شعرا اور ہر فن کے باکمالوں کا مرکز بن گیا . (۱۹۳۶ ، قدیم ہنرمندان اودھ ، ۳۵) آپ جانتے ہیں کہ گومتی ندی لکھنؤ شہر کے اندر سے ہو کر بہتی ہے. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادب ، ۱ ؛ ۳۵). [عَلَم].

---کی شَرْبَتی امذ.
عمدہ قسم کے سوتی کپڑے کا نام. لکھنؤ کی شربتی ... بنارس کا مشروع ، دیسی سوتی کپڑے میں اوّل نمبر رکھتا تھا. (۱۹۱۵ ، مرقع زبان و بیان دہلی ، ۱۴).

لَکھْنَوّا (فت ل ، سک کھ ، فت ن ، شد و) صف.
(تحقیراً) لکھنؤ کا ، لکھنؤ والا ، لکھنؤ کا رہنے والا. بوجہ سقا سے مراد وہ آدمی نہ تھا ... جس نے کارتوسوں کی پیٹیاں کمر سے باندھ کر فوٹو کھچوایا تھا تا کہ ہندوستان کے لکھنوے تصویر ہی دیکھ کر کانپ جائیں. (۱۹۳۳ ، زندگی ، ملا رموزی ، ۱۹۳). حسینی کی بی بی کو اپنے خاص الخاص لکھنوّا ہونے پر ناز تھا. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۳۷۲). [لکھنؤ (رک) + ا ، لاحقۂ تصغیر].

لَکھْنَوی (فت ل ، سک کھ ، فت ن) صف.
لکھنؤ سے تعلق رکھنے والا ، لکھنؤ کا. مرزا امان علی خان لکھنوی کی داستان امیر حمزہ کی اہمیت یہ ہے کہ ... نولکشور پریس سے شائع اور مقبول ہوتا رہا. (۱۹۸۸ ، دبستان لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقا ، ۳۴). [لکھنؤ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

---دَبِسْتان (---فت د ، کس ب ، سک س) امذ.
اُردو شعر و ادب کا وہ مکتبۂ فکر جس میں دبستان دہلی کے برعکس داخلیت سے زیادہ خارجیت کی ترجمانی زیادہ ملتی ہے. رجب علی بیگ سرور کی داستان فسانۂ عجائب لکھنوی دبستان شعر و ادب کی نمائندہ تخلیقات ہیں . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۹۷). [لکھنوی + دبستان (رک)].

---سکُول (---کس س ، و مع) امذ.
رک : لکھنوی دبستان. خواجہ وزیر ... جنہیں ہم لکھنوی سکول کا نمائندہ کہہ سکتے ہیں. (۱۹۸۲ ، امیر مینائی اور ان کے تلامذہ ، ۲۰۰). [لکھنوی + سکول (اسکول)].

لَکھْنَوِیَّت (فت ل ، سک کھ ، فت ن ، کس و ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
لکھنؤ کی خصوصیات ، لکھنؤ کا انداز. کلام آسی میں جو لکھنویت کی جھلک کہیں کہیں نظر آ جاتی ہے وہ ان کا اصلی رنگ نہیں ہے. (۱۹۲۳ ، نگار ، جنوری ، ۳ ، ۱ ؛ ۳۷). لکھنویت بھی لکھنؤ کے مخصوص سماجی عصری عوامل کا نتیجہ ہے.(۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۵۸). [لکھنوی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لِکْھنی (کس ل ، سک کھ) امث.
قلم ، کلک (پلیٹس ؛ نوراللغات). [لکھ (لکھنا سے) + نی ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

---چَنْد / داس (---فت چ ، سک ن) امذ.
ہندو کلرک یا محرر ، کائستھ (ماخوذ : نوراللغات). [لکھنی + چند / داس (بطور پھبتی)].

---ہارا صف.
لکھنے والا ، لکھار. حکایات حیرت افزا کے لکھنے ہاروں نے اس احوال پُر ملال کو ... یوں لکھا ہے. (۱۸۱۴ ، گل مغفرت ، ۳۶). [لکھنی + ہارا ، لاحقۂ فاعلی].

لَکّھو (فت ل ، شد کھ ، و مع) امث.
بچوں کا بندریا کے لیے ایک مذاقیہ فرضی نام (جامع اللغات). [لکھ (رک) + و ، لاحقۂ صفت تانیث].

---بَنْدرِیا چاہے پان اُڑ گئی چُٹیا رَہ گئے کان کہاوت.
وہ فقرہ جو بچے بندریا کو چھیڑنے کے لیے پکار کر کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ خزینۃ الامثال ؛ محاورات ہند).

لِکْھوانا (کس ل ، سک کھ) ف م ، ←لکھانا.
املا کروانا ، تحریر کرانا (رک : لکھنا جس کا یہ متعدی ہے).

ہم تمہارے غلام ہیں صاحب
شہر کروالو ہم سے لکھوالو

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۷۱). کان پر قلم رکھ کر یہ آواز لگاتے پھریں کہ اگر کسی کو خط لکھوانا ہو تو لکھوالے. (۱۹۶۵ ، شاعر اور شاعری کی تنقید ، ۲۷۹). [لکھنا (رک) کا تعدیہ].

لَکھوٹ (فت ل ، سک کھ ، فت و) امذ.
رک : لوکاٹ. نازو نے ایک رنگترہ چھیلا اور کھانے لگی سہراج علی نے لکھوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۲۹۶). [لوکاٹ (رک) کا ایک تلفظ].

لِکھوٹ (کس ل ، سک کھ ، فت و) امث ؛ ← لکھاوٹ.
تحریر ، نوشتہ ، **لکھائی** ، **لکھت.** اپنی اپنی انگوٹھیاں پیر بھر کرلو اور آپس میں لکھوٹیں ابھی لکھ دو.(١٨٠٣ ، رانی کیتکی ، ١٠). [لکھنا (رک) سے حاصل مصدر].

لَکھوٹا (فت ل ، و لین نیز و مج) امذ.
١. رک : **لاکھا جس کی یہ تصغیر ہے.**

لکھوٹا وہ پانوں کا مسّی کے ساتھ
کہ جوں دامنِ شب شفق کے ہو ہاتھ

(١٧٨٣ ، مثنوی سحرالبیان ، ٣٧). مسّی کی دھڑی پانوں کا لکھوٹا بالوں میں تیل. (١٨٢٣ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ٨٣). پان کھائے لکھوٹا جمائے ہاتھوں میں سبز سبز سرخ سرخ چوڑیاں پہنے. (١٨٩٣ ، کوچک باختر ، ٦٦). اس کے ہونٹوں پر پان کا لکھوٹا تھا. (١٩٥١ ، تاریخ تمدّن ہند ، ٢٨٨). ٢. **لاکھ کی مُہر جو لفافوں اور پارسلوں پر لگاتے ہیں** (جامع اللغات).
[لاکھا (رک) کی تصغیر].

لَکھوری (فت ل ، و لین) صف ؛ امث.
١. **چھوٹی اینٹ جو عام طور پر پانچ یا چھ انچ لمبی ، تین انچ چوڑی اور ایک یا ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے ، سو سال پہلے تک زیادہ تر لکھوری اینٹ ہی استعمال ہوتی تھی پرانی عمارتوں کی دیواروں میں اب بھی دیکھنے میں آتی ہے .** مغربی دیوار پختہ بنی ہوئی تھی جس کی اب پرانی لکھوری اینٹوں سے مرمّت کر دی گئی ہے. (١٩٢٠ ، رہنمائے قلعۂ دہلی ، ٨٣). سڑک بھی پرانی لکھوری اینٹ اور کھڑنجے کی ہے. (١٩٠٥ ، حکیم الاُمّت ، ١٧). گردا گرد لکھوری اینٹوں والا چبوترہ ... وہاں پوجا پاٹ کرتے. (١٩٩٠ ، چاندنی بیگم ، ١٠). ٢. **ایک قسم کی چھوٹی بھڑ جو مٹی کا گھر بناتی ہے.** مکھیوں کو پکڑ پکڑ کر پر نوچنا لکھوری کو سوئی سے چھید چھید کے نچانا. (١٩١٥ ، سجّاد حسین ، دھوکہ ، ٣٣٦).
[لکھ (لاکھ) + ور ، لاحقۂ صفت + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَکھوریا (فت ل ، و مع ، کس ر) امذ.
لاکھی رنگت کا مرغ ، جاوا ، لاکھا ، لکھیا. فدوی نے ہزاروں ہی مرغ پال ڈالے ... اناڑ ... لکھوریے مگر حضور پر پھر کے الف ہی پر آ گئے یعنی ... اصیل. (١٩٥٤ ، اپنی موج میں ، آوارہ ، ٢٧). [لکھ (لاکھ (رک) کا مخفف) + ور / لاحقۂ صفت + یا ، لاحقۂ صفت].

لَکھوکھا (فت ل ، و مج) صف.
لاکھوں ، کئی لاکھ ، بے شمار ، لاتعداد ، ان گنت. بدیران ملک ... لکھوکھا روپیہ خرچ کرتے ہیں. (١٨٨٦ ، حیات سعدی ، ١٠٠). لکھوکھا ہندو اور مسلمانوں نے شراب چھوڑ دی . (١٩٢٢ ، گاندھی نامہ ، ٣٣). ان لکھوکھا بچوں کا ذکر چھوڑیے کہ جو تعلیم سے دور اور حالات حاضرہ سے چور ہیں . (١٩٨٣ ، کوریا کہانی ، ٢٩٨). [لاکھ (رک) کی خلاف قاعدہ جمع].

لِکھّی (کس ل ، شد نیز بلا شد کھ) امث ؛ صف.
١. **معیّن ، مقرّرہ ، طے شدہ ، حکم قضا و قدر سے معیّن ، بیشتر ملت کے لیے مستعمل.**

نیک و بد سب دل خدا کے ہیں لکھی جس دن کی ہو
کچھ کرو لیکن فرامش کیا قضا وہ دل کرے

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٢١١). ٢. **تحریر کی ہوئی ، رقم کردہ ، نوشتہ ، لکھی ہوئی.** مختصر مختصر سے اجزاء ، منتشر منتشر سے حوالوں اور استعاروں ، کتابوں کی صورت میں لکھی ملتی ہے . (١٩٩٠ ، بھولی بسری کہانیاں (مصر) ، ١ : ١٨). [لکھا (لکھنا (رک) کا ماضی) کی تانیث].

لَکھّی (فت ل ، شد کھ) صف.
١. **قیمتی ، لاکھوں کا.** یہاں ایسے بھی ہیں جن کے لکھّی مل ہیں اور ایسے بھی ہیں جو چرخے کی مال لیے پھرتے ہیں . (١٩٦٤ ، انشائیے ، ٢٨). ٢. **لکھ پتی ، لاکھ روپے کی حیثیت والا ، بڑا دھنوان.**

گر تو ہے لکھی بنجارا اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے
اے غافل تجھ سے بھی چڑھتا ایک اور بڑا بیوپاری ہے

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٣٣٥).

اے مُحبِ وطن سے بیگانے ڈالر سے جو تیری یاری ہے
گر تو ہے لکھی بنجارہ اور کھیپ بھی تیری بھاری ہے

(١٩٨٥ ، شوخی تحریر ، ٣٦). ٣. **گھوڑا یا ہاتھی جو بیش قیمت ہو** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). [لکھ (لاکھ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِکھے (کس ل) امذ ؛ ج.
لکھا (رک) کی مغیرہ حالت اور جمع ، **تراکیب میں مستعمل.**

--- کو رونا محاورہ.
قسمت کا گلہ یا شکوہ کرنا (جامع اللغات).

--- کو مٹانا محاورہ.
قسمت کے لکھے کو دور کرنا.

کوئی یہ جبہ سائی میرے لکھے کو مٹائے گی
نصیبوں میں جو لکھی ہے برائی وہ نہ جائے گی

(١٩٠٥ ، داغ (محاورات داغ ، ٢٢٣)). بندہ اس کے ، لکھے کو مٹا نہیں سکتا. (١٩٣٥ ، الف لیلہ و لیلہ ، ٦ : ٢٩).

---ساحت نہ مٹے بادشاہت کہاوت.
استحکام سلطنت کے لیے ملک کی پیمائش کرانا اور محکمۂ بندوبست قائم کرنا بہت ضروری ہے (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

---مُوسیٰ پڑھے خُدا کہاوت.
ایسی تحریر کی نسبت مستعمل جو کسی سے پڑھی نہ جائے ، ایسی باریک یا خراب تحریر لکھنا کہ اپنے سوا دوسرا نہ پڑھ سکے.

جز عالمِ غیب کون جانے یہ راز
لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے مثل

(١٨٣١ ، دیوان ناسخ ، ٢ : ٢٩١).

سبزۂ خط اے خضر طریقت ، رکھتا رسم الخط ہے جدا
خطِ بتاں ہے ، خطِ الٰہی ، لکھے موسیٰ پڑھے خدا

(١٨٥٤ ، ذوق ، د ، ٩٢).

ـــ نہ پڑھے دُودھ مارے کَڑھے کہاوت.
لیاقت کچھ نہیں مگر مزے اڑاتا ہے (جامع اللغات).

ـــ نہ پڑھے نام مُحمّد فاضِل کہاوت.
جو پڑھا لکھا نہ ہو لیکن اپنی فضیلت کا دعویٰ کرے اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو لکھا پڑھا تو نہ ہو مگر چال ڈھال عالموں جیسی بنائے رکھی ہو. ان جلوہ فروشوں کی حقیقت یہ ہے کہ لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل. (۱۹۳۰ ، تحفۂ احسن ، ۳۰). یہ شخص لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل کی قبیل کا آدمی تھا ، اُردو کے دو لفظ نہ صحیح لکھ سکتا ہے نہ بول سکتا ہے. (۱۹۷۶ ، سیّارہ ڈائجسٹ ، لاہور ، اپریل ، ۱۳۶).

لِکھیا (کسر ل ، کھ) امذ ؛ صف.
لکھا ہوا ، نوشتہ.

حسین علی اس پاس بلاوٗ
لکھیا کوئی کا دکھاوٗ

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اُردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۰)).

لکھیا ہے سو اپڑنا ہے و لیکن
رہنا نین جیو روئے بھور پئے بن

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۸).

پھریا یوں وو تحریر بہبود کا
اوّل ناوٗں لکھیا سو معبود کا

(۱۹۸۸ ، اُردو ، کراچی ، جون ، ۲ : ۱۳۶). [لکھ + یا ، لاحقۂ صفت].

لُکھیا (ضم ل ، سک کھ) امث.
چغل خور یا ادھر کی اُدھر لگانے والی ؛ بیوا ، رنڈی ، بدکار ، آوارہ پھرنے والی عورت ؛ نہایت چالاک اور عیّار عورت (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَکھیڈنا (فت ل ، ی مج ، سک ڈ) امذ.
زخم کو چیرا دے کر فاسد مادّہ نکالنا (ا پ و ، ۷ : ۱۳۳). [مقامی].

لَکھیرا (فت ل ، ی مج) امذ.
وہ شخص جو لاکھ کا یا لاکھ چڑھانے کا کام کرتا ہے ، لکھریا (جامع اللغات). [لکھ (لاکھ رک کا مخفف) + یرا ، لاحقۂ صفت].

لَکھیرَن (فت ل ، ی مج ، فت ر) امث.
لکھیرے کی بیوی ، وہ عورت جو لکھیرے کا کام کرے (ماخوذ : جامع اللغات). [لکھیرا (رک) کی تانیث].

لَگ(۱) (فت ل) حرفِ جار ؛ م ف (قدیم).
۱. تک ، تلک.

سائیں سیرت کل گئی ماس نرپیا دیہہ
تب لگ سائیں سیو ساں جب لگ ہو سوں کیہہ

(۱۲۶۵ ، بابا فرید گنج شکر (تاریخِ ادبِ اردو ، ۱ : ۳۸)).

یہو تک نیا ستے اہی ، دیتا قطب کوں سب دکھن
سینوں نبیؐ کا نت چرن ، جب لگ ہے تن میانے جیا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳).

کیا اللہ تجے واللہ نبی اللّٰہ کے صدقے شہ
کہ جو لگ مہ ہے تو لگ رہ اے عبداللہ توں لکھ سالا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۵۱).

سناوے مج کوں گر کُئی مہربانی سوں سلام اُس کا
کہاوٗں آخر دم لگ یہ جاں منت غلام اُس کا

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۲۰). غُصّہ کر کے پلنگ پر آئی اور سر سے پاوٗں لگ چادر تان کے سو رہی. (۱۸۰۳ ، اخلاقِ ہندی (ترجمہ) ، ۳۳). ٹھنڈے ملکوں میں کبھی بیس سال کی عمر لگ حیض نمود نہ ہوتا. (۱۸۳۸ ، اُصولِ فنِ قبالت (ترجمہ) ، ۷۲). **۲. پاس ، قریب.** وہاں جا کر دیکھتے ہیں لگ واں یک محراب تھا. (۱۳۲۱ ، بندہ نواز ، شکارنامہ ، ۵).

حویلی اوس کی لوہے کی ہے اے یار
مگر پورب کے لگ توٹی ہے دیوار

(۱۸۶۰ ، لوائے عیب ، ۸). [پ : لگے ، س : لگنے [لکم]].

ـــ بَگ (ـــ فت ب) م ف.
رک : لگ بھگ.

لوجن جھمکے جھمک جھمک لٹ میانے پھل کے لگ بگ
پھری کوں دیکھ کر بگ جانوں جھڑپ میں دریا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۸۳). [لگ + بگ (تابع)].

ـــ بھَگ م ف.
۱. قریب قریب ، نزدیک ، پاس. جس بغیچہ میں پرمز تھا وہ بغیچہ بادشاہ کے محل کے لگ بھگ تھا. (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز (عکسی) ، ۹۰). جب تم نہ آئیں تو اخیر (آخر) کو ہار کر مغرب کے لگ بھگ دادی اماں کی ڈولی میں بیٹھ لی. (۱۸۷۴ ، انشائے ہادی النساء ، ۱۱۳). ۱۸۲۵ء کے لگ بھگ وسائلِ نقل و حمل میں ایک انقلاب شروع ہوا. (۱۹۳۰ ، معاشیاتِ ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۲). ۸۰۰ قبل مسیح کے لگ بھگ تخلیق ہوا ہو گا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۱۵۵). **۲. ملتا جلتا ، مُشابہ ، مماثل.** اب قصیدے کی تشبیب بعد چندے سودا کے لگ بھگ ہونے والی ہے. (۱۸۷۴ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۲). ان کا منتخب کلام نظیری وغیرہ کے لگ بھگ کہا جا سکتا ہے. (۱۹۰۳ ، شعر العجم ، ۵ : ۶۵). میرے ایک دوست میر منجھو ہیں جن کی ہمیشہ یہ آرزو رہی ہے کہ دولت میں راک فلر کے ہمسر اور شہرت میں مہاتما گاندھی کے لگ بھگ ہو جائیں. (۱۹۳۰ ، مضامین رشید ، ۲۲۲). [لگ + بھگ (تابع)].

لَگ(۲) (فت ل) ف ل.
لگنا (رک) کا فعلِ امر ؛ تراکیب میں مستعمل.

ـــ بَیٹھنا محاورہ.
مل کے بیٹھنا ، قریب ہو کے بیٹھنا ؛ پاس بیٹھنا ، لگنا.

یہ تپ غم ہے کہ ناسخ میں جو لگ بیٹھوں کبھی
مثلِ آتش خانہ ہو جائے وہیں دیوار گرم

(۱۸۳۱ ، دیوانِ ناسخ ، ۲ : ۸۰). ایک زرگر بے اختیار کے کہنے سے خدا ٹھہرا کر اس سے لگ بیٹھے ہیں. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۱۳).

---پڑنا محاورہ.

۱. سر ہو جانا ، پیچھے لگ جانا ، گرویدہ ہو جانا ؛ چمٹ جانا. جن کو خدا نے عقل دی ہے وے سوچ سمجھ کر عیاشی کرتے ہیں اس قدر لگ نہیں پڑتے. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۰۸). ۲. شروع ہو جانا. روسی سازشوں کے معاندین اب اپنے روبرو کچھ روشنی دیکھنے لگ پڑے (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۱۷). لے بھیا ، اب تو بڑی سرکار بھی بوس بوس کرنے لگ پڑی ہیں. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۲۷۹). اس گڑگڑاہٹ اور شور شرابے کے ساتھ ہی ساری دنیا لرز لرز کر گرنے لگ پڑی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۷).

---جانا ف ل ؛ محاورہ.

۱. مل جانا ، جڑ جانا ، متصل ہو جانا ، قریب آ جانا (رک : لگنا ، برائے مزید اسناد و معانی). بھوک اور افلاس سے ان کے پیٹ پیٹھ سے لگ گئے تھے. (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۶). ۲. (تکلیف ، مصیبت وغیرہ) آ جانا ، لاحق ہو جانا. اے پروردگار مجکو لگ گیا ہے ضرر اور تو مہربان ہے ارشاد ہوا کہ دعا قبول ہوئی. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۲). جو روح جسم کی شہادت کے بغیر محض سیر کے لیے وہاں چلی جاتی ہے تو چند روز کے مرنے کے بعد ایک دکھ لگ جاتا ہے. (۱۹۱۲ ، سی پارۂ دل ، ۱۳۰). ۳. چبھ جانا ، کھب جانا.

جہاں لگ گئی کارگر ہو گئی　　مری آہ تیری نظر ہو گئی

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۳۳). ۴. اثر کر جانا. میں بوڑھا مبتلائے فتنہ ہوں اور سعد کی بددعا مجھے لگ گئی ہے. (۱۹۰۷ ، اجتہاد ، ۱۵۴). ۵. چھو جانا.

چراغ سے بھی بڑے دیکھو پھول جھڑتے ہیں
کہیں جو باد بہاری کا لگ گیا جھونکا

(۱۸۷۹ ، عیش دہلوی ، د ، ۱۱). ۶. مصروف ہو جانا ، کام میں لگ جانا ، مشغول ہو جانا. اس تصویر پر نظر ڈالو گے تو تمہاری تھکن دور ہو جائے گی اور تم نئے سرے سے اپنے کام پر لگ جاؤ گے. (۱۹۳۵ ، تعلیمی خطبات ، ۳۶). زر و جواہر سے بھرا ہوا ایک صندوق گر کر ٹوٹ گیا تھا سلطان کے خدام سب اسے لوٹنے میں لگ گئے. (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۶۰۵). ۷. (ا) (مہینا یا دن) شروع ہو جانا.

دن پیر کا رہا نہیں منگل ہے لگ گیا
تو چندی کو نہاؤں گی جاؤں گی کربلا

(۱۸۷۹ ، جان صاحب (نوراللغات)). مہینے کا ایک دن بھی لگ جائے تو پورے مہینے کا سود وصول کرلیتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم بتیسی ، ۱ : ۶۶). (ا ا) سلسلہ شروع ہو جانا. خبیثہ نے وہ بھی جام پیا اب تو لاؤ لاؤ لگ گئی ، وہ جوان پلائے جاتا ہے جام پر جام دیتا ہے. (۱۹۰۱ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۳۸۱). ۸. (ا) (دل ، طبیعت وغیرہ) مائل ہو جانا.

گزرے تھے آرام سے جب تک نہ تھا دل مبتلا
اوس کے لگ جاتے ہی دن جاتے رہے آرام کے

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۰۳). (ا ا) بہل جانا.

لگ جائے جہاں پہ دل بےتاب ہمارا
جز آپ کے ایسی کوئی سرکار کہاں ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۱۱). ۹. (دل کو) بھا جانا ، پسند آ جانا. بشرطیکہ مدعی کا صدق میرے دل کو لگ جائے. (۱۹۳۵ ، حکیم الامت ، ۳۳). ۱۰. عادت ہو جانا.

دل لگا کر لگ گیا اُن کو بھی تنہا بیٹھنا
بارے ، اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد ، یاں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۷۹). ۱۱. بِک جانا (خریدار کے طور پر). متعدد سرکاریں ایسی لگ گئیں جو اپنی ضروریات کی تمام چیزیں نسیم ہی سے خریدنے لگیں. (۱۹۴۳ ، جنتر نگاہ ، ۲۸). ۱۲. ہم بستر ہونا ، جماع کرنا. اس کنیز سے سلطان ملک کامل لگ گیا تھا ، اس سے ملک صالح پیٹ میں پڑا. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۵۵۴). ۱۳. الزام آ جانا ؛ متعدی مرض کا ایک سے دوسرے کو ہو جانا ، بھر جانا (فقرہ) کپڑے میں مٹی لگ گئی ؛ آ جانا (فقرہ) کپڑے میں داغ لگ گیا ؛ جل جانا ، جیسے چاول لگ گئے ؛ دیمک یا گھن یا کیڑے کا کھا جانا ؛ لازم ہو جانا کسی فعل کا ؛ ضرب آ جانا ، چوٹ آ جانا ، جیسے لاٹھی لگ گئی (نوراللغات).

---جائے تو تِیر وَرنَہ تُکّا فقرہ ، مقولہ.

کوشش کرنی چاہیے چاہے کامیابی ہو یا نہ ہو ، انسان کو ثابت قدم رہنا چاہیے ، ہمت نہیں ہارنا چاہیے.

حسرت پھینک اس طرف کو تو نالہ و آہ
لگ جائے تو تیر ورنہ تکا تو ہے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۶۶۵).

---چَلْنا محاورہ.

۱. (ا) ساتھ ہو لینا ، ہمراہ ہو لینا ، پیچھے پھرنا.

ہنس کے بولا کہ بس اب لگ نہ چل اتنا بیدار
چاہتا ہے کہ اٹھا دیویں اگر فرماؤں

(۱۷۹۴ ، بیدار ، د ، ۹۸). آخر وہ قصد مرنے کا کر کے میرے ساتھ لگ چلا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۲۰۹).

جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگا بات بنا کر
لگ چلنا بہت بد ہے ستمگار کے پیچھے

(۱۸۵۸ ، تراب ، ک ، ۲۳۳). (ا ا) چل پڑنا.

کارواں لگ چلا ہے رستے پر
پھر کوئی رہنما نہ آ جائے

(۱۹۳۶ ، فکر جمیل ، ۵۴). ۲. مل کر یا چھو کر چلنا ، پاس ہو کر چلنا ، قریب ہو کر چلنا.

کنہیں اس زلف سے کیا لگ چلی ہے
بڑے ہے پاؤں بےڈھب کچھ صبا کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۳۶۳).

لگ چلی باد صبا کیا کسی مستانے سے
جھومتی آج چلی آئی ہے میخانے سے

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۲۱۹). ۳. ربط بڑھانا ، راہ و رسم پیدا کرنا ، دوستی کرنا ، میل جول بڑھانا ، یارانہ گانٹھنا ، بہت زیادہ بےتکلف ہو جانا.

اے دل اتنا لگ نہ چل اس شوخ جادو چشم سے
کچھ بھلا ہے صید سے ہونا قراول کا ملاپ
(۱۷۹۲ ، محب ، د ، ۱۰۲).

جہاں کی خوبیاں ہیں اس میں ساری
مگر ہر اک سے لگ چلنا زبوں ہے
(۱۸۳۳ ، دیوانِ ریختہ ، ۱۵۱).

کچھ سوچ کے رُک جاتے ہیں ، لگ چلنے پہ میرے
وہ ربط کسی طرح بڑھانے نہیں دیتے
(۱۸۷۴ ، نظام ، ک ، ۳۱۳). **۴. چاؤ میں آنا.**

جوبن کسی پری نے نکالا ہیں لگ چلا
اُبلی کہیں شراب بھبھے ولولا ہوا
(۱۸۵۴ ، کلیاتِ منیر ، ۲ : ۳۸۳).

کیا کرے ایسی طبیعت کا کوئی
جب تم آئے لگ چلی ، اتھلا گئی
(۱۹۵۸ ، تارِ پیراہن ، ۱۸۶). **۵. محبت ظاہر کرنا ، عشق جتانا ، دوستی کا دعویٰ کرنا ، ربط و تعلق جتانا.** مجھے کیا کام ہیں تو نثار ہوں تجھ پر ، کہا اس نے بس زیادہ لگ نہ چل اپنا سر اٹھا. (۱۸۰۲ ، نثر بے نظیر ، ۷۰). **۶. لپٹنا ، چمٹنا.**

شب اس سے لگ چلا تھا میں سو ہنس کر لگا کہنے
کہ ہیں باتیں یہی اس جبّہ و دستار کو لازم
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۸۶).

گرچہ لگ چلنا مرا تم کو تو لگتا ہے بُرا
پر کروں کیا بے طرح دل تم سے جاناں لگ گیا
(۱۸۰۹ ، جرأت (فرہنگِ آصفیہ)).

---رہنا محاورہ.
۱. چھپ کر بیٹھنا ، تاک میں بیٹھنا. ضعیفہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا تم یہاں سے جاؤ میں توقف کروں گی سو میں ایک قبر کی آڑ میں لگ رہا اور دیکھا کہ وہ ضعیفہ برسرِ گور گریاں ہوئی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۱۸). **۲. پڑ جانا.**

زاہد سالوس کے ماتھے کے گھٹے سے کُھلا
لگ ہی رہتا ہے جو تقدیرِ بشر میں داغ ہے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۳۶).

---کر/کے م ف.
پے در پے ، برابر ، مسلسل ، بلاناغہ ، مستقل مزاجی سے ، شوق اور جانبے سے.

لگ جانے گلے سے میرے وہ آئے کسی شکل
یارو کبھو اوس شوخ ستمگر سے لگ کر
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د (عکسی) ، ۲۰۰). آپ نے لگ کر ڈھنگ سے پڑھایا ہی نہیں اور اب تو اس کچر دماں میں کیا خاک پڑھوں گی. (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۱۰۹).

---گئی جب ، لاج کہاں کہاوت.
جب آنکھ لڑ جاتی ہے تو شرم لحاظ کم رہتا ہے (فرہنگِ اثر ؛ مہذب اللغات).

---گئی جُوتی (تو) اُڑ گئی کھیہ؍ بُھول؍ جھل (---بھل) پان سی ہو گئی دیہ کہاوت.
بے شرم آدمی کے متعلق کہتے ہیں کہ جوتیاں لگنے سے شرمندہ ہونے کی بجائے ڈھٹائی سے کہتا ہے کہ اس سے مٹی جھڑ گئی اور جسم ہلکا ہو گیا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---گیا تو تیر نہیں تو تُکّا کہاوت.
اس سے قطعِ نظر کہ کام ہو یا نہ ہو مگر ہمت بندھی رہنی چاہیے ، آدمی کو ہمت نہیں ہارنا چاہیے.

کھینچا الفت میں دل سے آہ کا اچھا تو ہے
لگ گیا تو تیر اے ظالم نہیں تُکّا تو ہے
(۱۸۵۶ ، کلیاتِ ظفر ، ۳ : ۱۷۷).

---لپٹ کر/کے م ف.
۱. محنت کرکے ، کوشش کرکے. بیچارے سلامت رائے رام آدھین غریب داس نے لگ لپٹ کر وقت سے پہلے اس کو پورا کیا. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۹۵). **۲. اصرار کر کے.** اگر کوئی لگ لپٹ کر اپنی کتاب پر ریویو لکھوا لے تو یہ دوسری بات ہے. (۱۹۱۲ ، حیات النذیر ، ۱۲۵). **۳. مشترکہ قوت سے ، مجموعی قوت سے** (نور اللغات ؛ مہذب اللغات).

لگا جانا ف مر.
تعاقب کیے جانا ، پیچھے پیچھے چلا جانا ، پیچھا کرنا ؛ سر ہونے جانا ، پیچھے پڑے رہنا ، ساتھ نہ چھوڑنا ، چمٹے جانا (جامع اللغات ؛ مہذب اللغات).

---لگنا محاورہ.
مِل کر بیٹھنا ، قریب ہونا ، پاس آنا ، مانوس ہونا.

ہوتی کچھ عشق کی غیرت بھی اگر بلبل کو
صبح کی باد سے لگ لگنے نہ دیتی گل کو
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۸۵).

جب لگ نہ لگی تو اوس نے بے لاگ
یہ پھونکا کہ باپ کے لگی آگ
(۱۸۸۴ ، تفسیرِ عفت ، ۱۱۰).

---لینا محاورہ.
ساتھ ہو لینا ، ہمراہ ہو لینا. جوان وہاں سے ایک قافلہ کے ساتھ لگ لیا. (۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۲۸).

---مات/ماتر (---/سکت) امذ (+- لگمات/لگماتر.
رک : لگ ماترا ، معنی نمبر ۱. لگنا (اس کے ایک سو سے زیادہ معنی ہیں) ... لگ بھگ ، لگ ماتر ، لگ ماتری ، لگے لگے ... لگے رہنا. (۱۹۳۹ ، نکتہ راز ، ۳۹۹). [لگ ماترا (رک) کی تخفیف].

---ماترا (---سکت) امذ ، صہ لگماترا.
۱. اعراب یعنی ، زبر ، زیر ، پیش ، حروف علت کی علامت یعنی ہندی سُور کی وہ علامت جو حروف صحیح کے وسط یا اخیر میں پورنہ سور لکھنے کی بجائے لگائی جاتی ہے (فرہنگِ آصفیہ).

۲. (بازاری) دھگڑا ، لگو ، یار ، آشنا. دن کو تو اپنے لگ ماتروں سے فرصت ہی نئی. (۱۹۲۷ ، ترانی اردو ، ۵۹).

اچھے ہی کٹے ڈھونڈ کے پیدا یہ دوگانا
لگماترے دونوں ہیں طرحدار تمہارے

(؟ ، میر یار علی (فرہنگ آصفیہ)). [لگ + ماترا (رک)].

ـــــماتڑی (ـــــسک ت) امث.
لگ ماترا (رک: معنی نمبر۲) کی تانیث. لگا (اس کے ایک سو سے زیادہ معنی ہیں) ... لگ بھگ ، لگ ماتر ، لگ ماتری ، لگے لگے ... لگے رہنا (۱۹۳٦ ، نکتۂ راز ، ۳۹۹) . [لگ ماترا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَگا (فت ل). (الف) م ف.
(سے) لے کر.

لگا قلعے سے شہر کی حد تلک
دوکانوں پہ تھی بادلے کی چمک

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۷).

لگا شرق سے غرب تک صبح و شام
سلاطین تھے فرماں بر اس کے تمام

(۱۸۰۲ ، بہار دانش ، طپش ، ۴).

کوئی ایسا خدائی میں نہیں ہے
لگا تحت الثرای سے تا بہ افلاک

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۰). جامع مسجد سے لگا کر اجمیری دروازہ تک چلا جا وہ شکلیں نظر آئیں گی کہ خدا کی پناہ. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۴۷). (ب) صف. ۱. ملا ہوا ، ساتھ ، ہمراہ ؛ چسپاں ، پیوستہ ؛ لگا سڑا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۲. لگانا (رک) کا فعل امر نیز لگنا (رک) کا فعل ماضی ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــآنا محاورہ.
بدگوئی کرنا، برائی کرنا، شکایت کرنا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

ـــــبُجھائی (ـــــضم ب) امث.
لگائی بجھائی ، چغل خوری.

بے سبب وہ نہیں کشیدہ ہوئے
کی عدو نے لگا بجھائی خوب

(۱۸۹۳ ، خنجر حسن ، ۳۰). [لگا + بُجھائی (رک)].

ـــــبَنْدھا (ـــــفت ب، مغ) صف مذ (مث: لگی بندھی).
۱. مقرر کیا ہوا ، ٹھہرایا ہوا ، معیّن. عطاری کی دکان لے کر بیٹھنا ظاہراً آسان نسخہ معلوم ہوتا ہے مگر نہیں طبیب لگے بندھے عطار رکھتے ہیں . (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۳۵) . سندر کھر کی لگی بندھی کا چھن چھنیا بھر کر ترکاری لاتی . (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۷۲). کوئی ایسا لگا بندھا ضابطہ نہیں کہ ہم ضلعی مجالس کو ہدایت کر سکیں . (۱۹۸۸ ، اردو نامہ ، لاہور ، مئی ، ۴) . ۲. قدیم ملازم ، محکوم ، مطیع ، فرماں بردار (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳. قدیم آشنا ، دوست ، یار. انھوں نے جیتے جی پر اپنے رشتے داروں ، ہمی خواہوں اور لگے بندھوں کو لگا دیا. (۱۹۳۳ ، طنزیات و مقالات ، ۱۷۳). ۴. متعلق ، واستہ.

مرید سلسلۂ مو ہے بالکا ہے دل
کمند زلف دوتا سے لگا بندھا ہے دل

(؟ ، نکہت (فرہنگ آصفیہ)) . ۵. قیدی ، گرفتار ، پابند (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لگا + بَنْدھا (بَنْدھنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام)].

ـــــبَیٹْھنا محاورہ.
۱. مارنا ، وار کرنا.

تولتا تیغ کا عبث ہر بار جو لگاتا ہوا لگا بیٹھے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۹۴).

تیغ تم جس پر لگا بیٹھو قسم کھاتے ہیں ہم
گر ہے تسمہ لگا تو ہاتھ کٹواتے ہیں ہم

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۵۴). ۲. مل کے بیٹھنا

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۰۴). ۳. (دل کے ساتھ) محبت کرنا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

ـــــپِھرْنا محاورہ.
ساتھ ساتھ رہنا.

کس سے پوچھوں ہائے میں اس دل کے سمجھانے کی طرح
رات طفلوں کے لگا پھرتا ہے دیوانے کی طرح

(۱۷۳۸ ، تاباں ، د ، ۱۰۵).

ـــــتار (الف) م ف.
متواتر ، پے در پے ، برابر ، مسلسل.

تار باندھوں گا لپٹ کر میں ابھی بوسوں کا
نہ رلاؤ مجھے ضد کہہ کے لگاتار نہیں

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۱۳۳).

پیا بے کبھی برسے ہے لگاتار
کبھی پھوار پڑتی کبھی بندھی دھار

(۱۸۹۲ ، صدق البیان ، ٦۴).

بارش تھی لگاتار تو یوں گرد تھی مفقود
جس طرح مٹے تاب سے ڈھل جاتے ہیں کینے

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۸۵). حاضرین میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی تھی جو انھیں لگاتار ٹوک رہے تھے. (۱۹۸۹ ، دریچے ، ۸۰). (ب) صف. پیہم ، مسلسل. سب سے بڑا راز کامیابی کا یہ ہے کہ ... مستقل مزاجی اور یک دلی سے تلاش اور لگاتار کوشش. (۱۹۰۳ ، مخزن ، جنوری ، ۳۷). مولوی صاحب کی لگاتار محنت اور توجہ نے اردو کو انجمن کے پلیٹ فارم سے دور دور تک پہنچا دیا. (۱۹۹۲ ، نگار ، کراچی ، اگست ، ٦۵). [لگا + تار (رک)].

ـــــتو تیر نہیں تو تُکّا کہاوت.
رک : لگ گیا تیر ، الخ ؛ کوشش کرنی چاہیے چاہے کام ہو یا نہ ہو ، ہمت نہیں ہارنا چاہیے. زندگی بھر کے لیے کسی کے ہاتھ میں

ہاتھ دے دینا تو اندھیرے کا نشانہ ہے لگا تو تیر نہیں تو تکا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۱). گویا ہم اندھیرے میں چاند ماری کر رہے ہیں لگا تو تیر نہیں تو تکا. (۱۹۳۶ ، خطبات عبدالحق ، ۳۵).

ـــــ جانا محاورہ.
پیچھا کیے جانا ، پیچھے پیچھے چلا جانا ، پیچھا لینا ، سر ہونے جانا ، پیچھے پڑے رہنا ، چمٹے جانا.

تو بتاتا ہے رُکھائی میں ، لگا جاتا ہوں
سچ بتا تو نے یہ اب سحر کیا مجکو کیا

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۱۰۶).

اُس طرف سے تو لگاوٹ کی نہیں ایک بھی بات
نہیں معلوم کہ پھر کیوں میں لگا جاتا ہوں

(۱۸۲۴ ، مصحفی (فرہنگ آصفیہ)).

ـــــ چلْنا محاورہ.
۱. **ساتھ ساتھ چلنا ، ہمراہ چلنا ، سنگ سنگ جانا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). ۲. (i) **مارنا شروع کرنا** ، **(فقرہ) وہ جوتیاں لگا چلے** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). (ii) **مار دینا.**

وقتِ اخیر بھی اک ٹھوکر لگا چلا تو
یہ ظلم تو نے ظالم مجھ پر نیا کیا ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، د ، ۲۱۰).

ـــــ دینا محاورہ.
۱. **چغلی کھلانا ، ایسی بات کہنا جس سے دلوں میں فرق پڑ جائے بہکا دینا ، ورغلا دینا ، اُکسا دینا.**

بھرتے ہیں وہ الگ الگ ہم سے
دیا کچھ تو لگا کسی نے ہے

(۱۸۳۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۵۰). اس کمبخت نے مجھ سے تو دھوکا دے کر سب پوچھ لیا اور جا کر سردار سے لگا دیا کہ وہ یہ کہتی ہے. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۲۸۰). ۲. **گھات میں بٹھا دینا.** یہ حکمت کروں گا کہ دو چار شخصوں کو لگا دوں گا ، وہ جنگل میں ان کی معقول مرمت کر دیں گے. (۱۹۳۷ ، مشیر حسین قدوائی ، جذب دل ، ۹۱). ۳. **(کسی عہدے پر) مقرر کر دینا.** پروفیسر ایم اے سعید او ایس ڈی ایس اینڈ جی اے ڈی پنجاب کو ... ایجوکیشن لاہور کا چیرمین لگا دیا گیا ہے. (۱۹۸۹ ، اردو نامہ ، لاہور ، مارچ ، ۳۸). ۴. **خرچ کر دینا.** جو تھوڑا بہت اثاثہ تھا وہ سب اپنے خاوند کی بیماری اور مرنے میں لگا دیا. (۱۹۲۹ ، خمار عیش ، ۴۷). ۵. **مار دینا.**

ہوس ہے دل کو تیرے ہاتھ سے مجروح ہونے کی
لگا دے اک چھری اے قاتلِ مغرور پہلو میں

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۷۴). ۶. **بازی پر رکھ دینا.** جو کچھ وہ جیتتا ہے اسے پھر لگا دیتا ہے. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۱۹۹). ۷. **تنور میں روٹیاں چپکا دینا.** آٹا لے کر تنور پر آئے ... بھٹیارہ کو دیا اور کہا جلدی پہلے ہماری لگا دے. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نا اہل پڑوس ، ۳۵).

ـــــ رَکْھنا محاورہ.
۱. **وقت بے وقت کے لیے رکھ چھوڑنا ، سینت رکھنا ، بچا رکھنا.**

مگر دن عمر کے تھوڑے سے باقی
لگا رکھے تھے میری زندگی نے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۲۵۲).

دیکھیں کیونکر نہیں ہوتی ہے بسر ہجر کی شب
ہم نے اک زہر کی پڑیا بھی لگا رکھی ہے

(۱۸۹۶ ، تجلیاتِ عشق ، ۲۸۱). جو بیویاں سمجھدار ہیں وہ کچھ نہ کچھ وقت بے وقت کے لیے لگا رکھتی ہیں. (۱۹۱۱ ، نشاطِ عمر ، ۲۱۳). اصل میں تو یہ میں نے اس لیے لگا رکھا ہے کہ جاؤں میں جب راجہ نواب آئیں گے تب نکالوں گا. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۱). ۲. **(کسی مقصد سے) چھپا کر رکھنا.**

ہمیشہ جلوۂ عشر رہا میری نگاہوں میں
لگا رکھا ہے نالوں میں ، چھپا رکھا ہے آہوں میں

(؟ ، راسخ (نوراللغات)). ۳. **مشغول رکھنا ، مصروف رکھنا.**

مشغلہ ہے یہ غنیمت شبِ تنہائی میں
درد نے دل کو تڑپنے پہ لگا رکھا ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۶۷). ۴. (i) **پاس سے جدا نہ ہونے دینا ، ساتھ رکھنا.**

اک نہ اک ہم لگائے رکھتے ہیں
تم نہ ملتے تو دوسرا ملتا

(۱۹۰۵ ، داغ (نوراللغات)). غرضکہ اسی قسم کے ذلیل خیالات سے ان جھوکریوں کو لگا رکھا تھا. (۱۹۲۴ ، اختری بیگم ، ۷۱). (ii) **جتائے رکھنا.**

آئینہ بھی یہ سمجھتا ہے کہ معشوق ہے تو
تیری تصویر کو سینے سے لگا رکھا ہے

(۱۹۱۵ ، جان سخن ، ۱۶۷). ہم نے انگریز کے چلے جانے کے باوجود انگریزی کو آج تک سینے سے لگا رکھا ہے. (۱۹۹۳ ، اردو نامہ ، لاہور ، دسمبر ، ۲۷). (iii) **میل ملاپ رکھنا ، تعلق کو قائم رکھنا.**

لگا رکھنا تمہیں آتا نہیں بس ہے کسر اتنی
تمہارے دم میں کوئی بار بار آئے تو کیا آئے

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاورات ، ۳۲۶). ۵. **مسلسل کوئی کام کیے جانا.**

بزمِ غم کی برہمی ہے عش میں رہنا بار بار
کیا لگا رکھا ہے یہ آنا کبھی جانا کبھی

(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات)). ۶. **امید میں رکھنا ، آس میں رکھنا ، لارا دیتے رہنا ، بلکائے رکھنا.**

گر لگا رکھنے کا مشتاقوں کے آ جائے مزہ
تم کو ہو جائے مری امیدواری آرزو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۷۰). میں نے اسے لگا رکھا ہے ... کہ تمہارے ساتھ اسی کی شادی کرا دوں گی. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۲۷). ۷. **اپنی طرف مائل کر لینا.**

خورشید کو سایہ میں زلفوں نے چھپا رکھا
جنوں کی لگاوٹ نے سرمہ کو لگا رکھا

(۱۸۲۴ ، مصحفی (نوراللغات)).

ـــــ رَہْنا محاورہ.
۱. **ساتھ رہنا ، ہمراہ رہنا ، پیچھے پیچھے رہنا.**

ہم سینہ بخت پنکتے پھریں سر کیوں نہ اب آہ!
سایہ سان غیر ترے ساتھ بیہ بار لگا
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱ : ۱۵۵). وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ لگی رہتی تھی. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۳۰۹). **۲. لپٹا رہنا، چمٹا رہنا، چپکا رہنا.**

کیا رنگ یہ دکھاتی ہے عالم کو دیکھیے
رہتی ہے اس کے پاؤں سے ہر دم حنا لگی
(۱۸۵۱ ، عارف (فرہنگ آصفیہ)). **۳. پیچھے پڑا رہنا، سر رہنا.**

انصاف تو ہی کر کہ نہ غارت ہو کس طرح
فوجِ سبزہ جو دل کے نگر سے لگی رہی
(۱۸۲۷ ، کلیات جسونت سنگھ پروانہ ، ۳۵۵). **۴. مصروف رہنا ، مشغول رہنا ، کسی کام میں جٹا رہنا.**

اوس کی باتوں میں یہ دل اپنا لگا رہتا ہے
آپ کے نام سے جی اپنا خفا رہتا ہے
(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ ، ۲ : ۷۲۵). کون سی بات اس کی سب سے زیادہ مستحق ہے کہ انسان اس میں لگا رہے. (۱۹۰۶ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۷ : ۵). بوڑھا مجاور ... دن بھر لوگوں کی تجہیز و تکفین میں لگا رہتا ہے. (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۴۷). **۵. کسی کام یا بات کا جاری رہنا ، ہوتا رہنا.**

جب تک جیا فنا ہی کا کھٹکا لگا رہا
شام و سحر اجل کا تقاضا لگا رہا
(۱۸۷۰ ، کلیات واسطی ، ۱ : ۲۸). **۶. باقی رہنا ، بچا رہنا ، ثابت رہنا.**

گلگشت کر چلا تو چلائیں بلبلیں
نکلی بہار باغ سے کوڑا لگا رہا
(۱۸۶۷ ، رشک ، د ، ۶۶). جہاں تلک ہو سکے کچھ بہت ہے کہ اڑنے تھڑے اپنے پاس لگا رہے. (۱۹۰۹ ، قصۂ مہر افروز، ۲۹). **۷. گھات میں رہنا ، تاک میں رہنا.**

طایر روحِ عدو کے لیے صیادِ اجل
سبزۂ تیغ میں جوہر سا لگا رہتا ہے
(۱۸۵۴ ، ذوق (نوراللغات)). روسائے شہر یا عیش پسند بندے خدا اور رسولؐ سے نہ ڈرنے والے اپنی اپنی چھب تختیاں درست کرکے دائیں بائیں لگے رہتے ہیں. (۱۹۳۰ ، آغا شاعر، ارمان ، ۱۷). **۸. نزدیک رہنا ، موجود رہنا.** اس وقت سے میں دائیں بائیں برابر صاحب کے پاس لگا رہا ہوں. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۹). **۹. جما رہنا ، مستقل رہنا ، مقرب رہنا ، مصاحب بنا رہنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---سو بھگا کہاوت.
جو کام شروع ہوا پھر وہ انتہا کو پہنچا ؛ زمانے کو گزرنے دیر نہیں لگتی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع الامثال).

--- کَر م ف.
(ے) لے کر. بھی جنس بہتیرے مقاموں میں دس دن سے لگا کر تیس دن کے رشتہ کے فاصلہ تک اصلاع الذروق میں اس کے پیدا ہوتی ہے. (۱۸۸۵ ، مزید الاموال ، ۸۷).

--- کَر/کے لانا محاورہ.
ساتھ لے آنا ، بہلا پھسلا کر یا ورغلا کر لے آنا ، دم دلاسا دے کر بھگا لانا.

جس شخص کو مالدار پاتی
باہر سے اسے لگا کے لاتی
(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۴).

کہاں یہ ریشِ سفید اپنی ، کہاں جوانوں کی بزم ساقی
عجب بلا ہے یہ شوق کافر ہمیں یہاں تک لگا کے لایا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۴۴).

--- کَر لے آنا محاورہ.
بھگا کر لے آنا ، ورغلا کر لے آنا ، پھسلا کر بھگا لانا ؛ باتوں میں لے آنا ، ساتھ ساتھ لے آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- کَر لے جانا محاورہ.
ساتھ لے جانا ، ورغلا کر لے جانا ، بہلا پھسلا کر لے جانا ، بھگا کر لے جانا.

کاجل آنکھوں میں دیوالی کا لگا آئے تھے کیا
سینکڑوں کو جو وہ نظروں میں لگا کر لے گئے
(۱۸۰۹ ، جرات ، د (عکسی) ، ۳۹۱). صرصر نے پوچھا کوئی بلانے کو تو نہیں آیا تھا کوئی عیار نہ لگا کر لے گیا ہو. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوش ربا ، ۵ : ۱۶۲).

---کے م ف.
(ے) لے کر.

سر سے لگا کے پاؤں تلک دل ہوا ہوں میں
یہاں لگ ہنر میں عشق کے کامل ہوا ہوں میں
(۱۷۳۳ ، آبرو (نکات الشعرا ، ۱۱)).

---لانا محاورہ.
۱. رک : **لگا کر/کے لانا.** قنبر ان سب کو لشکر سے دور لگا لایا. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۱۲۵).

کیوں نہ ہو اپنی لگاوٹ کی نظر پر نازاں
جانتے ہو کہ دلوں کو یہ لگا لاتی ہے
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۱۷). **۲. حیوانات کا اپنے ہم جنس کو دام میں پھنسانے کے لیے ساتھ لے آنا.** اسے (ہتھنی کو) سدھا کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں ، وہ ہاتھیوں کو لگا لاتی ہے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۸۸).

---لِپٹا (--- کس ل ، سک پ) صف مذ (مث : لگی لپٹی).
۱. **چمٹا ہوا ، چپکا ہوا ، لگا ہوا.** اُن لعنت کی چیزوں میں سے کچھ تیرے ہاتھ سے لگا لپٹا نہ رہے. (۱۸۲۲ ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۴۴). **۲. کسی چیز کے ساتھ شامل ہونا ، منسلک ہونا ، متصل ہونا.** پکوان پر ایک تاریخِ عالم لکھ ڈالی ہے جس میں لگے لپٹے علمِ انساب کی بصیرت بھی ہے. (۱۹۵۶ ، راڈھا اورنگ محل ، ۳۸). [لگا + لپٹا (لپٹنا (رک) سے فعل ماضی نیز حالیۂ تمام]

ــــ لپٹا رہنا محاورہ.
مشغول رہنا ، مصروف رہنا. افسوس ہے کہ قدر واجب کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا ، لگا لپٹا رہتا ہوں. (۱۸۸۵ ، مجموعات ۲۲). میں اب بھی جو کچھ ہو سکتا ہے لگی لپٹی رہتی ہوں . (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲۳). جب تک انسان کو دھن نہ ہو اور اسی اُدھیڑ بُن میں لگا لپٹا نہ رہے کبھی ترقی ممکن نہیں . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۷).

ــــ لپٹا ہُوا (ــــ کس ل ، سک پ ، ضم ہ) صف.
مشغول ، مصروف. اب سچ ہفتہ وار کے ذریعہ سے اپنی بساط کے لائق دین کی خدمت میں لگا لپٹا ہوا ہوں اور اپنے لکھے ہوئے کو آپ ہی مٹاتا رہتا ہوں. (۱۹۲۷ ، حکیم الامت ، ۵).

ــــ لَگ (ــــ فت ل). (الف) م ف (قدیم).
لگاتار ، مسلسل ، متواتر.
اثد یک لو تو فلک میں ہوا　　بدھاوا لگا لگ ملک میں ہوا
(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۱۳).
لگا لگ جام مے کے جھیلتے تھے
پیالے جیوں کہ گیندال کھیلتے تھے
(۱۷۶۵ ، تتمۂ پھول بن (اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۸ ، ۲۳)).
(ب) فقرہ. (پیشہ کمہاری) **چلے آؤ کوئی نئی بات نہیں ہے جو حالت تھی وہی ہے** (اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، منیر لکھنوی ، ۹۲).
[لگا (لگ (رک) + ا (لاحقۂ اتصال) + لگ (رک)].

ــــ لَگا رہنا محاورہ.
مسلسل جاری رہنا. بسان آغوش مشتاق آٹھ پہر در خزانہ کُھلا رہتا ہے ، دینے کا شغل بند نہیں ، لگا لگا رہتا ہے . (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۳).

ــــ لَگایا (ــــ فت ل) صف مذ (مث : لگی لگائی).
۱. **جڑا جڑایا ، بنا بنایا ، لگا ہوا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۲. **جما جمایا**. خیر بندی ہوئی سو ہوئی ، لگے لگائے رشتے ناطے چھوٹتے چلے جاتے ہیں . (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۸۷).
۳. **صرف شدہ ، خرچ میں آیا ہوا ؛ جیسے : لگالگایا روپیہ اکارت گیا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **مقرر شدہ ، لگا بندھا**.
جنوں نے دہر کا رکھا ہمیں نہ کعبے کا
ٹھکانے چھوٹ گئے سب لگے لگائے ہوئے
(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزّل ، ۲۲۲). ۵. **درست کیا کرایا ، بنا سنورا ، آراستہ ، دُرست** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لگا + لگایا (لگانا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام)].

ــــ لے جانا / چَلنا محاورہ.
ورغلا کر یا بہلا پُھسلا کر لے جانا ، دم دلاسا دے کر لے جانا ، مائل کر کے لے جانا.
عجب تُرک غمزہ بھی چالاک تھا　　لگاوٹ سے ہم کو لگا لے گیا
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۳۲). مسٹر پینا ک نے میم صاحب کا ہاتھ بغل میں دبایا ، کہیں لگا لے گئے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، احمق الذین ، ۸۸).

بہی آوارگیٔ دل ہے تو منزل معلوم
جو بھی آئے تری باتوں میں لگا لے جائے
(۱۹۶۶ ، دردِ آشوب (کلیاتِ احمد فراز ، ۱۸۵)).

ــــ لینا محاورہ.
۱. **مائل کر لینا ، گرویدہ کر لینا ، فریفتہ کر لینا ، یار بنا لینا**. اِیس سوں آپے لگا لیا ، کسے کیا کہے کنے کیا کیا آپی کیا اپے کیا علاج. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۳۰).
لیا ہے آبرو کے تئیں ملا باتیں بنا جھوٹی
لگا لینے کے تئیں عاشق کے طوفاں ہے وہ لونڈا
(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۸).
خوب آتا ہے لگا لینا تمکو یار کو
ایک سے آنکھ لڑی ہوئی تو دوسرا گرویدہ ہے
(۱۸۸۳ ، آفتابِ داغ ، ۹۳).
ناز کرتی ہے لبھا لیتی ہے　　جو کوئی آئے لگا لیتی ہے
(۱۹۱۳ ، سیرِ پنجاب ، ۳۳). ۲. **خوگر کر لینا ، عادی بنا لینا ، لت لگا دینا**.
لگا لیا ہے صبوحی یہ ہم نے واعظ کو
سحر کو روزوں میں ہر روز ہے سحر کی تلاش
(۱۸۵۷ ، سحر (امان علی) ، ریاضِ سحر ، ۳۱). رفتہ رفتہ نواب سنی نے عشرت کو بھی کوکین پر لگا لیا. (۱۹۲۹ ، خمارِ عیش ، ۸۳). ۳. **اپنے مطلب کا بنا لینا ، ڈھب پر لے آنا**.
دو باتیں کر کے کوّے نے اُس کو لگا لیا
دم میں ہرن بھی کوّے کی اُلفت میں آ گیا
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۹۵).
تم تو انساں ہو آؤ گے نہ کیوں قابو میں
ہم تو دو باتوں میں پریوں کو لگا لیتے ہیں
(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۱۳۶). ۴. **چمٹا لینا ، لپٹا لینا ؛ (دل کے ساتھ) اپنا لینا**.
زمانے بھر کے دُکھوں کو لگا لیا دل سے
اس آسرے پہ کہ اِک غمگسار اپنا ہے
(۱۹۶۶ ، دردِ آشوب (کلیاتِ احمد فراز ، ۲۶۲)). ۵. **ساتھ کر لینا ، ہمراہ کر لینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
۶. **نوکر رکھنا**. ایک مسلمان غریب لڑکی کو بھی لگا لیا ہے تاکہ وہ اوپر کے کام کاج اور کپڑا پہنانے میں مس عنبریں کو مدد دے. (۱۹۳۰ ، مس عنبریں ، ۲۸). ۷. **مشغول کر لینا ، مصروف کر لینا ؛ رجوع کر لینا ، متوجہ اور مخاطب کر لینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات)
۸. **گِن لینا ، گنتی میں شامل کر لینا ؛ مجرا کر لینا ؛ محسوب کر لینا ؛ حساب کے سوال کو حل کر لینا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

ــــ مارْنا محاورہ.
عیب دھرنا ، تہمت لگانا ، الزام لگانا ، بدنام کرنا.
بعد مدّتا ملے تھے کل اُن سے　　آج لوگوں نے پھر لگا مارا
(۱۸۲۶ ، معروف ، د ، ۱۳).
کوچہ گردی ظفر اب ترک کرو تم ورنہ
تمہیں اک اُس سے یہاں کوئی لگا مارے گا
(۱۸۴۹ ، کلیاتِ ظفر ، ۲ : ۲۰).

---ہوا (---ضم ہ) صف.

۱. **بلا ہوا ؛ پاس ، قریب ، متصل.** ڈوبتے ہوئے سورج کی ہلکی ہلکی روشنی اس لیے اب بھی موجود تھی کہ ادھر ہی پاس لگا ہوا سنال بنی کا کنارہ تھا. (۱۹۴۳ ، رفیق حسین ، گوری ہو گوری ، ۱۲۶). ۲. **مصروف ، مشغول.** وہ کام میں لگا ہوا ہے. (۱۹۳۱ ، نوراللغات ، ۴ : ۲۰۶). ۳. **گھات میں بیٹھا ہوا.** اس ناشدنی خواجہ سرا کے ایک لگے ہوئے آدمی نے جھپٹ کر جمدھر مارا نواب بے ہوش گرے. (۱۹۳۳ ، نقل اور اردو ، ۶۲). ۴. **ہلا ہوا ، سدھا ہوا ؛ مانوس** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۵. **منتظر ، اُمیدوار.**

آواز پہ وہ لگی ہوئی تھی
آپ آن کے تہاٹ دیکھتی تھی

(۱۸۳۸ ، گلزار نسیم ، ۳). ۶. **آشنا ، یار** (علمی اُردو لغت ؛ نوراللغات). ۷. **عادی ، خوگر ، لگو ، جیسے : لگا ہوا شیر یا کتا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۸. **وابستہ.**

دامن سے لوگ اس کے اکثر لگے ہوئے ہیں
کوچے میں سیکڑوں کے بستر لگے ہوئے ہیں

(۱۸۶۷ ، مرآۃ الغیب ، ۱۷۹). ۹. **داغی ؛ جیسے : لگا ہوا پھل** (نوراللغات). [لگا (لگنا (رک) سے حالیہ تمام) + ہوا (رک)].

---ہی تار م ف : صف.

لگاتار ، مسلسل.

نہ گھڑی کو چین تم بن وہ لگا ہی تار باتیں

(۱۹۲۷ ، سریلے بول ، ۷۵).

لَگّا (فت ل ، شد گ) امذ.

۱. **لمبا بانس ، لمبی چھڑی.** مسافر بیچارہ ایک لگا لیے ہوئے کھٹا کھٹ ہاتھ صاف کر رہا ہے مگر کہیں کھپانچوں سے اتنے بڑے جانور مانتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۳).

لڑا میدان جب راجہ سے اور نواب دولہا سے
نکلے ہم لے بھی لگے ایے باوا ایے باوا

(۱۹۲۸ ، سریع لیلیٰ مجنوں ، ۹۶).

اٹھائیں آسمان چھپّر کی صورت سر پہ دیوانے
جو دے ایک بانس کا لگا الف چاک گریباں کا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۳). ۲. **لیڑھی لکڑی جو لمبی لکڑی میں باندھتے ہیں اور اس سے پیڑ پر سے پھل توڑنے کا کام لیتے ہیں.**

ظلم کا لگا لگا کر آشیانوں کو نہ چھیڑ
بلبلیں صیاد جب ہیں بے زبانوں کو نہ چھیڑ

(۱۹۲۸ ، دیوانجی ، ۱ : ۴۴). ۳. **ایک لمبا بانس جس میں پتلی پتلی لکڑیاں باندھتے اور اس سے پتنگ لوٹنے کا کام لیتے ہیں.** اس کی اس سے بہتر مثال کون ہو سکتی ہے کہ نہ پونڈے کا نام لیا نہ لگے کا جس سے کنکوے لوٹے جاتے ہیں. (۱۹۲۶ ، شرر ، گزشتہ لکھنؤ ، ۱۹۰). ان سے زیادہ تعداد ان لونڈوں کی تھی جو بڑے بڑے لنگر اور لگے لیے کنکوے سے زیادہ ڈور لوٹنے کی فکر میں تھے. (۱۹۶۵ ، کانٹوں میں پھول ، ۶).

۴. **ناؤ کھینے کا چپّو ، ڈانڈ ؛ ناؤ کی بلّی ، ناؤ کا لمبا بانس** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **لاگ ، پیار ، محبت ، دوستی ، لگاؤ.**

اگر ہے اختر سے تم کو لگا بتاؤ الفت کا اوس کو رستا
وزار میں کر رہے ہو شکوہ ، خیال ہے کچھ برے بھلے کا

(۱۸۹۱ ، کلیاتِ اختر ، ۳۴۳).

کیوں نہ دل کو رہے دیو شبِ غم کا آسیب
ہے کسی شوخ پری زاد سے لگا مجھ کو

(۱۸۷۳ ، دیوانِ فدا ، ۲۷۹). ۶. **ربط ضبط ، تعلق ، آشنائی.** میں نے بارہا سنا ہے کہ اس بے باک غلام کا اس لونڈی سے لگا ہے. (۱۸۰۲ ، خرد افروز ، ۲۹۵). ۷. **برابری ، ہمسری ؛ مشابہت ، مناسبت.**

مطلق شعرا کی نہیں تقریر سے لگا
جس طرح سے کرتا ہے تو کہہ شعر کو تحریر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۴۷).

نہیں ہے سرو کو کچھ اس کے قد سے لگا آہ
بہ نسبت اوس کے وہ قد میں طویل ہے کہ نہیں

(۱۸۰۵ ، دیوانِ ریختہ ، ۹۸).

ہجر کی رات سے ہاتھوں ہے بڑھی زلفِ دراز
قدِ بالا سے نشانوں کو نہیں لگا ہے

(۱۸۷۸ ، سخنِ بے مثال ، ۱۰۴). ۸. **ڈھنگ ، ڈول.**

لگا بتوں سے ملنے کا جاتا نہیں نسیم
چھوٹی ہوئی خدا کے لیے پھر نہ خو لگا

(۱۸۴۴ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۷). ۹. **آغاز ، شروع.**

پھر جھانک تاک آنکھوں نے میری شروع کی
پھر غم کا میرے نالوں نے لگا لگا دیا

(۱۸۵۲ ، دیوانِ برق ، ۳۰). آتے ہی اس نے مولوی جامی کی تنقص کا لگا لگا دیا. (۱۹۵۰ ، قصص الامثال ، ۲۶۷). ۱۰. **پہنچ ، رسائی ، دخل** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۱۱. **(جلدسازی) کتاب کے دس جز کی ایک گڈی** (ا پ و ، ۳ : ۲۳۰). [س : لگی + ک [illegible]].

---سگّا (---فت س ، شد گ) امذ.

۱. **محبت ، تعلق ، میل جول ، آشنائی.** اے بوا! تو کر تھی میں کیا جانتی تھی کہ اس سے میاں سے لگا سگا ہے جس دن معلوم ہوگیا ، میں نے کھڑے کھڑے نکال دیا. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۷۷). ۲. **آرجار ، واقفیت ، رسائی ؛ جیسے : ان کا بھی وہاں لگا سگا ہے** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [لگا + سگا (تابع)].

---سگّا کر لینا محاورہ.

آنکھ لڑانا ، تعلق قائم کر لینا ، آشنائی کر لینا. معلانی ، موئی رنڈیوں کا بھی کچھ ٹھیک نہیں سنا ہے کاظم علی سے لگا سگا کر لیا. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۸۳). اگر ابراہیم اس سے لگا سگا کر لیتے تو صورت شکل نہ سہی ، سن کے دیکھتے ایک بات تھی. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۹۰).

ـــ سگا ہو جانا محاورہ۔
آنکھ لڑ جانا ، تعلق ہو جانا ، آشنائی ہو جانا۔ پھر تم جانو خالی مکان بھوتوں کا راج ، یہ ایک ہی شہوان لگا سگا ہو گیا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۱)۔ گھر میں ایک نوجوان لڑکی رہتی تھی اس سے اور بڑے مرزا صاحب سے کچھ لگا سگا ہو گیا تھا۔ (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۲۹۰)۔

ـــ کھانا محاورہ۔
ہم پلہ ہونا ، ہمسر ہونا ، برابری کرنا ، ہمسری کرنا ، نسبت رکھنا (بیشتر نفی کے ساتھ مستعمل)۔

باطن سے ترے کھائے نہ بد باطنی لگا
ظاہر کی بدی ہے تری آفاق میں تشہیر

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۵)۔ گھوڑی نٹ چالاک ہوتی ہے پر ولایت کے گھوڑے کی قوت و چالاکی سے لگا ہی نہیں کھاتی۔ (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۵)۔ ہم کسی دنیاوی برتری میں انگریزوں کے ساتھ لگا نہیں کھا سکتے۔ (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۶۶)۔ اگر تمہارے مشاہدات کتاب میں دیے ہوئے واقعات کے ساتھ لگا نہ کھاتے ہوں تو اس بات کو قلم بند کر لو۔ (۱۹۲۵ ، عمل کیمیا ، ۳۴)۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی شان و شوکت آفتاب سے لگا کھاتی تھی۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۶۹)۔

ـــ لگانا محاورہ۔
۱. **دوستی کرنا ، آشنائی کرنا ، یارانہ گانٹھنا ، ربط ضبط بڑھانا۔** ”اری یہ کہاں گیا ہے؟ کسو سے کچھ لگا تو نہیں لایا“۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۰)۔

کعبہ میں کہ کلیسا میں لگا ہر جا لگا بیٹھے ہو

(۱۸۶۶ ، فیض حیدرآبادی ، د ، ۲۵۱)۔ مارٹر صاحب کو تو... سرشتہ انسان کی جانچ پڑتال کی دھن ہی تھی آپ نے کہا لاؤ انہیں سے لگا لگاؤ۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۹)۔ ۲. **کام کا آغاز کرنا ، ابتدا کرنا ، سلسلہ شروع کرنا۔** دانہ پانی میسر نہ آیا موت نے لگا لگایا یہاں تک کہ قحط میں سخت جان تنہا رہ گیا۔ (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۹۵)۔ اوس شخص نے جو قائم کی طرف سے تبریز کا حاکم تھا اس کی عمارت کی تعمیر کا لگا لگایا۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۸)۔ اس مردہ خور کالی بلا نے بھائی جان مرحوم کی تربت کے پتھر ہٹا جھانکڑ پھینک ، مٹی کریدنے کا لگا لگا دیا۔ (۱۹۳۳ ، نیرنگ خیال ، لاہور ، اپریل ، ۲۵)۔ ۳. **ڈول ڈالنا ، ڈھنگ ڈالنا ، کسی کام یا بات کا موقع نکالنا۔** لیکن قمرن کے لوح دل پر نقش ہو گیا کہ نواب نے اب نازو سے پینگ بڑھانے کا لگا لگایا۔ (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۱۵۳)۔ جب موچھیں اُڑ گئیں تو بھوؤں کا لگا لگایا۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۲۲)۔ ۴. (جلد سازی) دس جز کو ملا کر سلائی کرنا (ا ب و ، ۳ : ۲۳۰)۔

ـــ لگ جانا محاورہ۔
۱. **ربط ضبط کی صورت نکل آنا ، رسائی ہو جانا ، کام بن جانا ، موقع نکل آنا۔**

شاید ظفر کچھ اس میں لگ جائے اپنا لگا
پھرنے لگے ہوئے ہیں اب ہم عدو کے پیچھے

(۱۸۵۳ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵۴)۔ ۲. **کام شروع ہو جانا ، بنیاد پڑ جانا۔** اس کے چھپنے کا لگا لگ گیا ہے۔ (۱۸۹۷ ، خطوط سرسید ، ۲۶۹)۔

ـــ لگنا محاورہ۔
۱. **ابتدا ہونا ، کام شروع ہونا ، سلسلے کا آغاز ہونا۔**

دل کھلا انشا ادھر سُر راگ کا لگا لگا
لاگ کا لگا لگا اور آگ کا لگا لگا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۴)۔ بارش کا لگا لگا ہے مینہ برس رہا ہے تین چار دن سے کھلا نہیں۔ (۱۸۶۸ ، انشائے سرور ، ۳۷)۔ دولہا دلہن کا وار ختم ہو کر سمدھنوں کا لگا لگتا ہے۔ (۱۹۰۵ ، رسوم دہلی ، سید احمد دہلوی ، ۱۰۰)۔ اب روز ان کے لیے ڈنر پارٹی کا لگا لگا۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۱۲۰)۔ ۲. **میل جول ہونا ، میل ملاپ ہونا ، تعلق ہونا۔** مجھے تو یقین نہیں آتا کہ اس کا لگا کسی اور سے لگا ہو اس کا ہاتھ پکڑو اور ہمیشہ اس سے اچھا برتاؤ کرو۔ (۱۹۳۰ ، پیاری زمین ، ۲۱)۔ ۳. **مشابہ ہونا ، ہمسر ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

ـــ نہیں فقرہ۔
کچھ مناسبت نہیں ، کچھ نسبت نہیں ، بڑا فرق ہے۔

ہجر میں گرم ہے اس داغ سے پہلو میرا
جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں کو

(۱۸۱۶ ، دیوان ناسخ ، ۱ : ۷۵)۔

ـــ ہونا ف س ، محاورہ۔
تعلق ہونا ، آشنائی ہونا۔

لگا نہال مالی سے ہے سب یہ عام ہے
اب گل چمن جو چاہے تو سارا لٹائے باغ

(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۱۳۶)۔

لَگّار (فت ل) صف۔
چالاک ، عیار۔ کجا بیچارہ سعید گیگا مسکین ... کجا آفت کا پرکالا اُنی غرانٹ ہوشیار لگار۔ (۱۹۰۷ ، مخزن ، مئی ، ۱۳)۔ [لگ (رک) + ار ، لاحقۂ صفت]۔

لَگام (فت ل) امث۔
۱. **گھوڑے کو قابو میں رکھنے والی رسی یا تسمہ جس کے سرے گھوڑے کے منہ کے ساز کے حصے میں جس کو دہانہ کہتے ہیں بندھے ہوئے ہیں اور درمیانی حصہ سوار کے ہاتھ میں رہتا ہے ، عنان ، باگ ، راس۔**

جو کرتا ہے گھوڑے کوں جب تیز گام
فلک پست ہوتا ہے دیکھ اس لگام

(۱۶۴۹ ، خاور نامہ ، ۵۰۰)۔ جو گھوڑے پر سوار ہے وہ مقدم ہے اس شخص پر جو اس کی لگام کو پکڑے ہوئے ہے۔ (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۲۶)۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو یہ جبریل اپنے گھوڑے کی لگام تھامے کھڑے ہیں (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۳۱۵)۔

عام طور پر یہاں کوچوان گھوڑے کی لگام تھامے سواریوں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۲۱۶). ۲. **لوہے کی بنی ہوئی وہ چیز جس میں تسمہ باندھ کر گھوڑے کے منھ میں اسے قابو رکھنے کے لیے لگا دیتے ہیں ، دہانہ.** جو پڑھا اور اس پر عمل نہ رکھتا ہوئے سو ایسا ہوئے جیسے بغیر لگام کا گھوڑا. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۸۱). ہمارے مُشہوں میں لگام ... کمر میں تنگ باندھ کر ... سوار ہوتے ہیں. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا (ترجمہ) ، ۲۲).

لگاؤ بڑھ کے عناصر کے منہ میں جلد لگام
کہ ان کی پشت پہ میں کس چکا ہوں زینوں کو

(۱۹۳۸ ، سموم و صبا ، ۱۶). [ف].

---اُتارنا ف مر ؛ محاورہ.
گھوڑے کے منھ سے لگام نکال لینا ؛ گھوڑا کھولنا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---پر ہاتھ ڈالنا محاورہ.
کسی آدمی کا سوار کو روکنے کے لیے لگام پکڑنا (جامع اللغات)

---چڑھانا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گھوڑے کے منھ میں دہانہ چڑھانا تا کہ وہ قابو میں رہے.**

شرع نے اس کے تا بہ روز قیام
رخشِ ایام پر چڑھائی لگام

(۱۸۳۱ ، زینت الخیس ، ۳). ۲. **روکنا ، تھامنا ، قابو کرنا ، چپ کرنا** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---چڑھنا ف مر ؛ محاورہ.
لگام چڑھانا (رک) کا لازم. گھوڑا بندھا ہوا تھا اور اس پر لگام چڑھی ہوئی تھی. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۱۵۶).

---چُھٹنا / چُھوٹنا محاورہ.
بات کہنے میں آزادی ہونا ، روک ٹوک نہ رہنا.

ہے وصفِ تیغ میں اب اپنی جگہ سے قطعِ کلام
چھٹی ہے مدحِ فرس میں مگر سخن کی لگام

(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)).

---چھوڑ دینا محاورہ.
آزاد کر دینا ، روک ٹوک موقوف کر دینا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---دینا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گھوڑے کے منھ میں دہانہ چڑھانا.** وہاں اس کا گھوڑا بندھا تھا اسے جا کر لگام دی. (۱۸۷۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۵۰). ۲. **روکنا ، تھامنا ، قابو کرنا.** نفس سے کہنے کہ تو ... تصور کا مرتکب نہیں پھر اس کو لگام دے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۹۲).

خواہشوں کو جو نہ تو دیتی لگام
آدمی حیوان بن جاتے تمام

(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل ، ۳۸). حسرت نے ان کی توانائی کو لگام دی. (۱۹۸۳ ، تخلیق اور لاشعوری محرکات ، ۲۰۰). ۳. (بازاری) **ڈھاٹا کسنا ، لنگوٹ کسنا ، کس کر لنگوٹ باندھنا** (فرہنگ آصفیہ).

---ڈالنا محاورہ.
روکنا ، تھامنا ، قابو کرنا. استحصالی طبقوں کی منہ زور قوت کو کافی حد تک لگام ڈال دی ہے. (۱۹۷۷ ، دیدہ ور ، ۳۱۸). رانجھا اپنی زبان پر لگام ڈالو. (۱۹۸۹ ، غالب رائل پارک میں ، ۲۷).

---کا پودھا امذ.
وہ جگہ جہاں سے لگام پکڑی جاتی (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---کھینچنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **گھوڑے کو روکنے کے لیے باگ کسنا.** لگام کھینچنا ، لگام ڈھیلی چھوڑ دینا اس کا موقع اور محل جاننا شہ سواری کا فن ہے. (۱۹۸۳ ، لکھنؤ کی تہذیب ، ۱۵۱). ۲. **احتیاط کرنا** (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---لگانا ف مر ؛ محاورہ.
رک : لگام چڑھانا. جانے کے خیال سے منہ تھیرا لگام لگا کر چار جامہ کسا اور چل پڑا. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۶۸).

---لینا محاورہ.
لگام پکڑنا.

چابک زن فلک نے کرن کی لگام لی
شامی تو کیا ہیں روز نے بھی راہ شام لی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۳ : ۸۳).

---لیے پھرنا محاورہ.
کسی کے پکڑنے کی رسّی لیے پھرنا ، پیچھے پیچھے پھرنا ، ڈھونڈتے پھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

---منھ میں ڈالنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : لگام ڈالنا.

تیرا دوام تری شمشیر
موت کے منھ میں لگام تو ڈال

(۱۹۸۰ ، روح کائنات ، ۱۱۹).

---ہاتھ میں ہونا محاورہ.
(کسی شخص یا کام پر) اختیار حاصل ہونا. ہندوستان کی باگ ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کی لگام ہمارے ہاتھ میں ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۲). واہ کیا فاطمہ بائی کی لگام ہمارے ہاتھ تھی. (۱۹۶۱ ، تیسری منزل ، ۹۹).

لگان (فت ل) امذ.
۱. (کاشت کاری) **وہ آمدنی جو مالک کو زمین سے وصول ہو ، زمین کا خراج ؛ وہ محصول جو اسامی ، مقبوضہ اراضی کے استعمال یا دخل کی بابت زمیندار یا سرکار کو ادا کرے ، لگت ، لگتی ، پڑتا.** کہا ، میں زمیندار ہوں ملکہ نے میرے گاؤں پر لگان زیادہ کر دیا ہے. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۲۹۳). زمینداروں سے زر مالگزاری کا مطالبہ ، نصف لگان سے جو وہ کاشتکاروں سے لیتے اس زیادہ نہ کیا جائے. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۹). جب وقت کے ساتھ ساتھ زمین کی قیمت میں اضافہ ہونے لگا تو یہ لگان مقابلۃً معمولی ہوتا گیا. (۱۹۸۳ ، معاشی جغرافیۂ پاکستان ، ۶۲).

۲. گھاٹ پر کشتیوں کے ٹھہرنے کی جگہ ، کشتیوں کے لنگرانداز ہونے کی جگہ ، وہ مقام جہاں کشتیاں آ کر ساحل سے لگیں ، گھاٹ پر کشتیوں کی بندش ، گھاٹ پر کشتیوں کو باندھنا۔

دریا دلی دکھا ہمیں گُلگشتِ باغ میں
ساقی لگان کشتیِ مے کا کہیں نہ ہو

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۲۳)۔ ۳. **تہمت ، الزام ، بہتان** (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [لگانا (رک) کا حاصل مصدر]۔

---اجارَہ (---کسر ا ، فت ر) امذ۔
(معاشیات) **وہ زائد اجرت یا منافع جو کسی خاص پیدائشی قابلیت یا اتفاق سہولت کی وجہ سے حاصل ہو** ۔ اگر کسی خاص پیدائشی قابلیت کی وجہ سے کوئی شخص اپنے ہم پیشوں سے زیادہ اجرت کمائے یا کسی خاص اتفاق آسانی سے کسی کارخانہ کو دوسروں سے زیادہ منافع ملتا ہے تو اس مقدار زائد کو اصطلاحاً مثل لگان یا لگان اجارہ کہتے ہیں۔ (۱۹۱۷ ، علم المعیشت ، ۱۳۳)۔ [لگان + اجارہ (رک)]۔

---داری امث۔
(کاشت کاری) **لگان لگانا یا لگنا**۔ سابق پنجاب میں لگان داری کے قانون نے مالکان اور مزارعین کے درمیان ایک کھچاؤ پیدا کر دیا۔ (۱۹۶۰ ، دوسرا پنج سالہ منصوبہ ، ۲۹۷)۔ [لگان + ف : دار ، داشتن - رکھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

---کَرنا محاورہ۔
کشتی کو گھاٹ پر باندھنا ، کشتی کا لنگر ڈالنا ، لنگر انداز رہنا۔ اس تدبیر کو اپنے دل میں جگہ دے کر مقابل اس گنبد کے لگان کیا (۱۸۱۱ ، چار گلشن ، ۱۱۵)۔ اگرچہ روز تک .... انگریز کی کشتی لگان کرے اور آگے نہ بڑھے تو عہد نامہ اون کے حسب دلخواہ طیار ہووے گا۔ (۱۸۴۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۲ : ۱۹۶)۔

---مُقَرَّری کس صف (---ضم م ، فت ق ، شد ر بفت) امذ۔
محصول جو زمین کے لیے ایک دفعہ مقرر کردیا جائے (جامع اللغات)۔ [لگان + مقرّر (رک) + ی ، لاحقۂ صفت و نسبت]۔

---ہونا محاورہ۔
کشتی یا جہاز کا لنگر ڈالا جانا ، لنگرانداز ہونا ، ساحل سے لگنا ، گھاٹ سے لگنا۔ یقین ہے کہ کل کی تاریخ جہاز کا لگان ہو جاوے۔ (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۱۳۰)۔

لَگانا (فت ل) ف م۔
۱. جوڑنا ، ملانا (کسان چاچی) کبھی بائے تعظیم اُس میں لگائی جاتی ہے۔ (۱۸۸۹ ، جامع القواعد ، ۱۰۵)۔ جب رقمیں ختم ہو جائیں گی تو اگر تیری ایل ای ڈی جل رہی ہے تو جواب کے بعد ایک کا ہندسہ اور لگا لیں گے۔ (۱۹۸۳ ، ماڈل کمپیوٹر بنائیے ، ۱۶۹)۔
۲. مس کرنا ، چھونا۔

ہنس ہنس کے وہ غیروں کو جب ہاتھ لگاتا ہے
یہ دیدۂ تر رو رو برسات لگاتا ہے

(۱۷۷۳ ، طبقات الشعرا (ہست) ، شوق ، ۵۳۳)۔

دیکھ تو آئے ہے کیا پیار ظفر کو تجھ پر
گال سے اُس کے ذرا اپنا تو گال اور لگا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۱۱)۔

پیالہ خالی اُٹھا کر لگا لیا مُنْھ سے
کہ یاس کچھ تو نکل جائے حوصلہ دل کا

(۱۹۵۷ ، یگانہ ، گنجینہ ، ۲۳)۔ کوئی مرد ہاتھ لگائے تو کیسی سنسنیاں سی سارے بدن میں دوڑتی ہیں۔ (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۹۰)۔ ۳. **ٹانکنا ، سینا ، پیوند لگانا۔**

زخم ہو بخیہ گر رفو کر دیں
جوڑ دل میں لگائے جاتے ہیں

(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۱۳۳)۔ ۴. **کاشت کرنا ، بونا ، (درخت ، پودا) نصب کرنا۔**

جفا کیا کیجیے بڑھ کر چمن ہستی پر
نخلِ الفت کا لگایا تھا ذرا سا دل میں

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۱۲)۔ رضی خان نے آنولہ میں ایک باغ لگایا۔ (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رامپور ، ۳۳)۔ ہماری لگائی ہوئی گلاب باڑی کو تو گدھے چر گئے (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۲۹)۔
۵. شامل کرنا ، نتھی کرنا ، منسلک کرنا ، ملحق کرنا ، ساتھ جوڑنا ؛ جیسے : مثل کے ساتھ کاغذ لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔
۶. (۱) مارنا ، جڑنا ، ضرب پہنچانا۔ اوس ملعون بے حیا کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی ، واویلا لب و دندان مبارک پر کئی مرتبہ لگائی۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۲۹)۔

سودا پسند ہوئے جو مجھ سرفروش کا
پتھر تو سب لگا چکے اب تیغ تو لگا

(۱۸۳۳ ، نسیم لکھنوی ، د ، ۷۰)۔ درخت پر چڑھ کر ایسے گھونسے لگاؤں گا کہ شرارت سب نکل جائے گی۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۲۰۷)۔ اسے ہوئے سو دُرّے لگانا (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۱۰)۔ اس نے ایک دو ہتڑ پاس کھڑے بچے کو لگایا اور وہ ... رونے لگا۔ (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۵۳)۔ **(۲) (تلوار وغیرہ ہتھیار کا) وار کرنا ، مارنا۔**

ایک تیغ سے تو ناکارہ نہیں ہوتا ہوں میں
کام پورا خوب ہے دو چار تو پیہم لگا

(۱۹۷۷ ، میر سوز ، د ، ۷۷)۔

عبث ہے اے ہمدمو مداوا گمان صحت کرو نہ اصلاً
کبھی نہ ظاہر ہو زخم جس کا وہ تیغ ایسی لگا چکے ہیں

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۳۹)۔

اف نہ کی آزما کے دیکھ لیا
تم نے چھریاں لگا کے دیکھ لیا

(۱۹۳۳ ، صوتِ تغزل ، ۶۸)۔ ۷. **ذمہ دھرنا ، مقرر کرنا ، عائد کرنا۔** جزیہ اُن ہی لوگوں پر لگایا جاتا تھا جو آپ کی پناہ میں آگئے تھے۔ (۱۸۸۳ ، تحقیق الجہاد ، ۵۲)۔ باقی صورتوں میں اسلام قبول کرنے کے بعد بھی خراج لگایا جاتا تھا۔ (۱۸۹۷ ، دعوت اسلام ، ۷۷)۔ مسلمانوں ، غیر مسلموں ، تاجروں اور صنّاعوں پر واجبی محصول لگائے۔ (۱۹۶۷ ، تاریخ ایران ، ۲ : ۱۵)۔ ۸. **بھڑانا ، پاس لانا ، متصل کرنا ، سواری یا گھوڑا وغیرہ تیار کر کے قریب لانا۔**

کبھی سینوں سے پھر مڑ کے مختصر سی یہ بات
لگاؤ تین فرس لا کے چلد زیر قنات
(۱۹۱۲ ، اوج (نوراللغات)) . ۹. **پھانسنا** ؛ جیسے : **مچھلی لگانا** (فرہنگِ آصفیہ). ۱۰. **ٹانکنا** ، **جوڑنا**. ہم آپ کی ٹوپی میں سرخاب کا پر لگا دیں گے . (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۸۰) .
۱۱. **بیچنا** ، **فروخت کرنا**. جو کام لڑکیاں بناتیں دیانت اُس کو چپکے سے بازار میں لگا آتی. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۶۶). خانہ جنگیوں کے بازار میں بیش قیمت جانیں بہت سستی لگا دی گئی تھیں . (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۳۶). ۱۲. **محسوب کرنا**، **حساب میں برابر کر کے اپنا کر لینا**. آخر کار زمیندار نے چالیس روپوں پر ... اُس کا گھر بار لگا لیا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۹۰). ۱۳. **چھڑنا** ، **ملنا** (**خوشبو** ، **مرہم وغیرہ**).
بھرے مانگ بس تار سندور سوں
لگائے کلا مشک کافور سوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۵).
لگاؤ کوئی لا کے مرہم تو جنگ ہرگز نہ ہونے ہو
جسے ہو گھاؤ لگا ہے ترے سوکے کے بھالے کا
(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۳۱). زخم کو خوب پاک و صاف رکھیں مرہم اس پر لگائیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۶۶). تھوڑا سا چونا دردِ سر کی وجہ سے کنپٹیوں پر لگایا . (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۶۶). ۱۴. (**ساحل یا منزل وغیرہ پر**) **پہنچانا**. سفینۂ حاجات میرے کون بحرِ ناامیدی سے بساحلِ آرزو لگا دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۴۴).
رہ گیا نقشِ قدم بن کے جہاں بیٹھ رہا
ناتوانی نے لگایا سرِ منزل مجکو
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۰۰). ۱۵. **بات ٹھہرانا** ، **نسبت ٹھہرانا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۱۶. **نفس** ، **طبیعت یا فطرت میں کوئی کیفیت پیدا کرنا** ، **کوئی کیفیت عارض کرنا**.
عشق نے جیسا غم لگایا ہے
عشق کو کوئی غم لگا دیوے
(۱۸۱۰ ، میر سوز ، د ، ۲۸۸) . خدائے تعالیٰ نے جو بڑا دانا ہے ، اولاد کی یہ ناستا ماں باپ کو اس لیے لگا دی ہے کہ اولاد پرورش پائے . (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۳۷) . ۱۷. **شراب پینا** ، **جام چڑھانا**.
ہر روز اگر ایک قدح تھا معمول
دو آج لگا کہ ہے دنوں کا سردار
(۱۹۳۷ ، مے خانۂ خیام ، ۳۷). تھوڑی سی لگا لے ساری کمزوری اور تھکن دور ہو جائے گی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۳۵).
۱۸. **صرف کرنا** ، **اٹھانا** ، **خرچ کرنا**. یہی روپیہ اگر کسی نیک کام میں لگایا جائے تو کیسی اچھی بات ہے . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۱۷). جو کچھ میرے پاس تھا میں اس پر لگا چکا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۳۹). ۱۹. **داغنا** ، **سر کرنا** ، **چلانا** ، جیسے : **بندوق یا تپنچہ لگانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ۲۰. **سودا پھیلا کر رکھنا** ، **بیچی جانے والی چیزوں کو نکال کر رکھنا** ، جیسے : **دکان لگانا** ، **بازار لگانا** ، **ہاٹ لگانا** (فرہنگِ آصفیہ).
۲۱. **داؤ پر رکھنا** ، **بازی پر رکھنا**.

سب کچھ کو لگائے ہیں ہیں اک جرعہ پہ ساقی
کچھ تجھ سے طلب ہم غیر صہبا نہیں کرتے
(۱۸۵۱ ، عارف (فرہنگِ آصفیہ)) . اس کے مقابلے میں راجا رسالو نے پہلی بازی پر اپنے سارے ہتھیار لگائے ، دوسری پر اپنا گھوڑا. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۵۹) .
۲۲. **بیان وغیرہ میں شامل کرنا**. مورخین نے اس پر وہ حاشیے چڑھائے اور وہ واقعات لگائے کہ نعوذ باللہ خدا کو بھی معلوم نہ تھے. (۱۸۷۰ ، خطباتِ احمدیہ ، ۵۰۷).
اے فتنہ کو لگا دے کہیں داستاں مری
اس ذکر کو ہے فتنۂ اہلِ وفا سے ربط
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۸۷). ۲۳. **قرار دینا** ، **تجویز کرنا** ، **عائد کرنا** ؛ جیسے : **فرد لگانا** ، **دفعہ لگانا** ، **حد لگانا وغیرہ** (فرہنگِ آصفیہ). ۲۴. **برتنا** ، **کام میں لانا** ، **مصرف میں لانا** ؛ جیسے : **جب چیز آ ہی گئی تو کہیں نا کہیں لگا بھی دیں گے** (فرہنگِ آصفیہ). ۲۵. **شروع کرنا** ، **آغاز کرنا** ؛ جیسے : **کب سے کام لگاؤ گے** (فرہنگِ آصفیہ) . ۲۶. **گھات میں بٹھانا** ، **تاک میں بٹھانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ۲۷. **چبھونا** ، **کچوکا دینا** ، **گھونپنا**. بغیر ضرورتِ شدید کے فصد کرنا اور پچھنے لگانا اور بہت سونا ... معدہ کو رنج و تکلیف پہنچاتی ہے . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۷۹) . ۲۸. **دھار رکھنا** ، **سان چڑھانا** ؛ جیسے : **استرہ لگانا** ، **قینچی لگانا** (فرہنگِ آصفیہ) . ۲۹. **نصب کرنا** ، **رکھنا** ، **دھرنا**. آئینہ کو جس وقت اوس کے مقام میں پھر لگایا وہ خاصیت اور اثر نہ پایا. (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۱۳۵).
۳۰. **منعقد کرنا** ، **اکٹھا کرنا** ، **جوڑنا**. بریلی کا سرمنہ اور منجن بیچنے کے لیے کتاب جویو بیلی کی چوپائی پر مجمع لگا چکے تھے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۶۰). ۳۱. **لٹکانا** ، **آویزاں کرنا**.
الماس کی بالیاں منگائیں بالی لے وہ کانوں سے لگائیں
(۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۳۷). اس نے اپنے ہر بال میں موتی اور ہر زلف میں ہیرا پرویا گلے میں ہار ڈالا اور ماتھے پر جھومر لگایا. (۱۹۶۲ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۲۸).
۳۲. **چھاپا ابھارنا** ، **نقش اٹھانا**. اس نے بے حد طمانیت کے ساتھ موٹر سائیکل پر مہر لگا دی . (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۱۲۸). ۳۳. **چپکانا** ، **چسپاں کرنا**. مشک گلاب یا کیوڑہ میں گھس کر اس میں ڈال دیں ... اگر چاہیں چاندی کے ورق بھی اس پر لگائیں . (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون ، ۵۹). پوسٹر پھاٹک پر لگا دیے گئے تھے . (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۳۷). ۳۴. **مقرر کرنا** (**رزق وغیرہ**).
نواب نامدار کو دو تم دعا ظہیر
اچھی جگہ ہے رزق خدا نے لگا دیا
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۲۵). ۳۵. **عادت یا خو ڈالنا** ، **خوگر بنانا**. اولاً باز کو اندھیرے مکان میں رکھتے ہیں ... بعد اس کے اس کو گوشت پر لگاتے ہیں . (۱۸۶۴ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۷۵) .
۳۶. **کھالنا** ، **سارنا** ، **ڈالنا**.
کاجل آنکھوں میں دوائی کا لگا آتے تھے کیا
سیکڑوں کو وہ جو نظروں میں لگا کر لے گئے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۳۷) . دھنۂ شیریں پتھر پر گھس کے

آنکھ میں لگانے فائدہ دے۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ۲۸۹)۔ **۳۷۔ (خیمہ ، شامیانہ وغیرہ) نصب کرنا ، کھڑا کرنا۔** دھوپ نگر کے قریب پہنچ کر انھوں نے اپنے خیمے لگا دئے۔ (۱۹۶۲ ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۱)۔ **۳۸۔ ساجھا ملانا ، شراکت کرنا ؛ جیسے : دس دس روپے لگا کر حلوا سوہن بنایا** (فرہنگ آصفیہ)۔ **۳۹۔ کرنا ؛ جیسے : ڈھیر لگانا ، پنت لگانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ **۴۰۔ نر اور مادہ ملانا ، جفت کرنا ، جیسے جوڑا لگانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ **۴۱۔ ٹھونکنا ، جڑنا۔** بہت سے واقعات نعل کے اچھی طرح نہ لگائے جانے سے ظہور میں آتے ہیں۔ (۱۹۰۵ ، دستورالعمل نعل بندی اسپاں ، ۶)۔ **۴۲۔ مائل کرنا ، رجوع کرنا۔**

جو جیو لایگا تو خدا سوں لگا
محمدؐ نبی مصطفیٰؐ سوں لگا
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۶)۔

ہم سے دل آپ نے اٹھا تو لیا
پر کہیں اور بھی لگا نہ سکے
(۱۹۲۶ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۲۹۷)۔ **۴۳۔(أ) تہمت دھرنا ، اتہام رکھنا ، متہم کرنا۔**

اس پری وش سے لگاتے ہیں مجھے
لوگ دیوانہ بناتے ہیں مجھے
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۲۳۸)۔ **(آ) عائد کرنا (الزام وغیرہ) ، تھوپنا۔** دنیا میں قاعدہ ہے کہ عام طور پر کمزور لوگوں پر ... بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں۔ (۱۹۵۲ ، تاریخ القریش ، ۱۰۷)۔ خیانتِ مجرمانہ کا الزام تو نہیں لگایا۔ (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۳۰۳)۔ **۴۴۔ گاڑی میں جوتنا۔** کہتے ہیں کہ اگر گھوڑے کی قسمت پھوٹ جائے تو وہ تانگے میں لگایا جاتا ہے۔ (۱۹۳۳ ، زندگی ، سلا رسوزی ، ۲۰۳)۔ **۴۵۔ بند کرنا ، بھیڑنا۔** کوٹھری میں گھس اندر کنڈی لگا بیٹھ گئی۔ (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۷۵)۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ دروازہ ان لوگوں نے باہر سے لگا دیا ہے۔ (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۳۷)۔ **۴۶۔ بچھانا ، پھیلانا ، دراز کرنا ، کشادہ کرنا (جال یا بستر وغیرہ)۔**

گلشن میں نہ دل بلبلِ ناکام لگائے
پنہاں یہیں صیاد بھی ہے دام لگائے
(۱۹۲۳ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۴۳۳)۔ **۴۷۔(أ) کام میں مشغول کرنا ، کام لینا۔**

ہزاریاں کے تس کھیت بونے لگاؤں
صدیاں کوں پکڑ گھاس ڈھونے لگاؤں
(۱۷۰۸ ، داستان فتح جنگ ، ۱۵۲)۔ معمار آج صبح آیا تھا بارش ہو رہی تھی اس لیے اس کو نہیں لگایا۔ (۱۸۹۵ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۱۹۰)۔ **(آ) مقرر کرنا ، (ملازمت پر) مامور کرنا ، کام دلانا۔** رفیق لکھنؤ چلے گئے پھر آ گئے انھیں میں نے پاکستان کے بانی کمشنر کے دفتر میں لگا دیا ہے۔ (۱۹۳۸ ، مکتوباتِ عبدالحق ، ۵۱۲)۔ انوکھے چوکھے نے سیماپوری والی بے چاریوں کو کام سے لگایا تو بُرا کیا۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۵۳)۔ **۴۸۔ چمٹانا ، لپٹانا۔**

کھنچی ہے آپ کی تصویر اس پر
کلیجے سے لگا لو دل کسی کا
(۱۸۹۷ ، دیوان ڈاکٹر مائل ، ۵۵)۔

تیری نسبت سے ستمگر ترے مایوسوں نے
داغِ حرماں کو بھی سینے سے لگا رکھا ہے
(۱۹۱۲ ، کلیاتِ حسرت موہانی ، ۳۰)۔

سنا ہے حشر میں شانِ کرم بے تابانہ نکلے گی
لگا رکھا ہے سینے سے متاعِ ذوقِ عصیاں کو
(۱۹۲۵ ، سرودِ زندگی ، ۳۸)۔ چلتے وقت مجھے یوں گلے لگایا جیسے میں ان کی سگی بہن ہوں اور برسوں کے لیے بچھڑ رہی ہوں۔ (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۸۱)۔ **۴۹۔ بنانا ، نشان ڈالنا۔**

لگاؤ نہ کاجل کے تل اپنے منہ پر
ابھی خاک میں گر کے اختر ملیں گے
(؟ ، نامعلوم (فرہنگِ آصفیہ))۔ سہرا پورا کر کے سرستی دیوی نے راجہ کی پیشانی پر مٹی کا قشقہ لگایا۔ (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۴۲)۔ **۵۰۔ لیپنا ، تھوپنا (صندل ، مہندی وغیرہ)۔**

اگر مہندی جو ایسی تا پساوے
اوسے کون پاؤں ہاتھاں کوں لگاوے
(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۲۱)۔

کسی کیا کیا نہ لگائے گی بلا میرے بعد
ریش میں کون لگائے گی حنا میرے بعد
(۱۹۲۱ ، دیوانِ ریختی ، ۳۵)۔ **۵۱۔ لیپنا ، پوتنا ؛ جیسے : چولہے کو مٹی لگانا ، دیوار کو مٹی لگانا** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ)۔ **۵۲۔ کھڑا کرنا ، نصب کرنا۔** ستون لگا کر دو منزلہ عمارتیں بنائی ہیں۔ (۱۸۴۶ ، آثارالصنادید ، ۱۵)۔ **۵۳۔ بنانا ، قائم کرنا۔** پھر جاپان میں کارخانے لگائے۔ (۱۹۷۳ ، مساوات ، کراچی ، ۹ جنوری ، ۳)۔ **۵۴۔ مشغول رکھنا ، متوجہ رکھنا۔**

اے ظفر کب سنے ہے وہ میری
اس کو باتوں میں تو ہزار لگا
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۲۱)۔ **۵۵۔ وقت صرف کرنا۔** اے طیفور اتنی مدت کیوں لگائی۔ (۱۹۳۸ ، تذکرۃ الاولیا (ترجمہ) ، ۱۶۷)۔ میں نے انٹرنس کی کلاسوں تک تعلیم پائی ہے مگر ثاقب نے کالج میں بھی ایک دو سال لگا رکھے تھے۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۱)۔ **۵۶۔ تنور کے اندر نان چپکانا ، توے پر روٹی ڈالنا۔** سو مرتبہ زہرہ نے نانِ آفتاب لگائی مگر ... شیرمال کی سی رونق اور آبداری اوس میں نہ آئی۔ (۱۸۵۷ ، مینا بازار ، اردو ، ۴۶)۔ **۵۷۔ کسی کو پھسلا کر یا باتوں میں لگا کر اپنے ساتھ کر لینا۔** خدا جانے شہزادے کو کدھر لگا کر لے گیا ہے۔ (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۹۳)۔

کہا یہ دل نے چلو آج کوئے قاتل میں
اجل کہاں سے کہاں لے گئی لگا کے مجھے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۳۰)۔

دل کے بہلانے کی یہ بھی شکل اک جاتی رہی
یاد کو تیری لگا کر دردِ ہجراں لے چلا
(۱۹۱۰ ، خوش سخن ، ۳)۔ **۵۸۔ مانوس کرنا ، پرچانا ، ہلانا ، سدھانا ؛ جیسے : ڈور پر لگانا ، لاسے پر لگانا وغیرہ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ)۔ **۵۹۔ لے چلنا ، لے جانا۔**

اسہال بندیے کی طرف قصد مگر ہے
یہ سچ ہے تو للّٰہ مجھے ساتھ لگا لو
(۱۹۲۵ ، نیستاں ، ۳۰). ۹۰. **سر منڈھنا ، پیچھے چمٹانا ، سر ڈالنا ؛ جیسے : بلا لگانا ، عذاب لگانا.**
تمہارے ساتھ ہیں دشمن شب و روز
یہ فتنے تم لگا لائے کہاں سے
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۶۳). ۹۱. **ڈالنا ، رکھنا (کپڑا ، رومال یا چادر وغیرہ کندھے پر).** شعلہ عذار نے برق کو بے ہوش کر کے پشتارہ باندھا دوش پر لگا کر سامنے شمیم کے کھڑی ہوئی (۱۹۰۷ ، طلسم نوخیز جمشیدی ، ۲ : ۲۷۴). ۹۲. **قیمت تجویز کرنا ، مول ٹھہرانا ، قیمت دینا یا لینا.**
دس روپے وہ مجھے دلاتے ہیں
کہیے اب آپ کیا لگاتے ہیں
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۷۹).
تھی بخجو زلیخا میں خریداری یوسف
اوروں نے لگائے نہ درم اور زیادہ
(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۸۵). وہی موتی امیرالامراء کو دیا اور اس سے بھی موتی کو آنک کر قیمت لگائے اور پھر توڑ دینے کا حکم دیا. (۱۹۳۰ ، حکایات روسی (ترجمہ) ، ۲ : ۴۹). اس نے گاڑی کی نمبر پلیٹ کے دو سو روپے لگائے. (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۱۹۲). ۹۳. **ترتیب سے رکھنا ، قرینے سے رکھنا ، سجانا.** اتنے میں خدمت گاروں نے مسخروں کی طرح آ کر کرسی اور میز لگایا. (۱۸۳۷ ، عجائبات فرنگ ، ۷۲). جوڑا ، تسبیح ... کشتی میں لگا کے سامنے رکھا. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۶۱). گھر کے اندر پہونچا تو بھابی ناشتے کا سامان لگائے بیٹھی تھیں. (۱۹۵۵ ، آبلہ دل کا ، ۱۹۰). ۹۴. **اُکسانا ، ورغلانا ، ابھارنا ، بھڑکانا ، مشتعل کرنا ؛ چغلی کھانا ، بہکانا.**
بالعکس آج اس کے سارے سلوک دیکھے
کیا جانوں دشمنوں نے کل اس سے کیا لگائی
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۲۷۹).
تم چھپاتے ہو چھپاؤ نہیں کہتے نہ کہو
تمہیں جس جس نے لگایا میرا جی جانتا ہے
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۲۰۳). خدا جانے تمہارے والد نے میری طرف سے کیا کیا لگا کے تمہیں میرے خلاف کر دیا. (۱۹۱۵ ، الفانسو ، ۱۰). یہ بات مانی ہوئی تھی اپنی بیوی لائے گا اور الگ رہے گا ، بیوی آ کر اور بھی لگائے گی پتا کو چاروں طرف اندھیرا نظر آتا تھا مگر کچھ بھی ہو وہ رگھو کی دست نگر بن کر گھر میں نہ رہے گی (۱۹۳۶ ، پریم چند ، خاک پروانہ ، ۱۸۲). ۹۵. **جلانا ، سلگانا ، روشن کرنا ، بھڑکانا.** میرے رستے میں چراغ کیوں نہ لگایا کہ میں سیدھا چلتا (۱۸۵۵ ، ترجمۂ گلستان ، منشی نظام الدین ، ۲۹۶).
کبھی پھرتے پھرتے جو آ گئے تو لگی میں اور لگا گئے
مری جان یہ تو نہ ہو سکا کہ بجھاؤ دل کی جلن ذرا
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۷). ۹۶. **بغیر وقفے کے ایک کے بعد دوسرے کو لانا.** معبود واحد ... لگائے لاتا ہے دن کو رات کے اور رات کو دن کے پیچھے اور چلاتا ہے چاند ستاروں کو ایک خاص دائرہ میں. (۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۶۸). ۹۷. **برابر یا مشابہ قرار دینا ، تشبیہ دینا.**
نہ لگے درد جدائی کو قیامت کا رنج
روز محشر کو نہ میری شب ہجراں سے لگا
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۷۴). ۹۸. **الکانا ، پھنسانا ، الجھانا ؛ جیسے : طبیعت یا دل کسی شخص سے لگانا.**
گلشن میں نہ دل بلبل ناکام لگائے
پنہاں نہیں صیّاد بھی ہے دام لگائے
(۱۹۲۳ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۳۰). ۹۹. **قائم کرنا ، تجویز کرنا ، پیش کرنا ، ٹھہرانا ، لڑانا ؛ جیسے : رائے لگانا ، عقل لگانا** (فرہنگ آصفیہ). ۱۰۰. **مرصّع کرنا ، جڑنا ، بٹھانا ؛ جیسے نگینہ لگانا** (فرہنگ آصفیہ). ۱۰۱. **کسی جگہ تعینات کرنا** وہاں پولیس لگا دی ہے. (۱۹۲۸ ، جانگوس ، ۲۳۶). [لگنا (رک) کا تعدیہ].

--- بُجھانا محاورہ.
لڑائی جھگڑا کرانا ، فتنہ انگیزی کرنا ، غیبت اور بدگوئی کرنا ، لگائی بجھائی کرنا.
جو ہیں شریر یوں ہی لگائیں بجھائیں گے
آئے گی تم کو مہر حرارت کہاں کہاں
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۱۳۱). عورت نے قسم کھا لی کہ جب تک ... لگانے بجھانے کا مزا نہ دکھاؤں گی تب تک چین نہ لوں گی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۷).
لگی تک تھا سب کا لگانا بجھانا
جلانا کہاں اب ہے جلنا کہاں اب
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۳۰).

لگانی (فت ل) صف.
وہ زمین جس پر لگان لگتا ہے ، لگان پر لی ہوئی زمین یا اراضی. وہ رشید خاں کا لڑکا تھا جن کی جوت میں مشکل سے دس بیگھ لگانی زمین تھی. (۱۹۵۸ ، میلہ گھومنی ، ۳۷). [لگان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لگانے (فت ل)
لگانا (رک) کی مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

--- میں آنا محاورہ.
لگائی بجھائی سے متاثر ہو جانا ، بہلاوے میں آنا.
پتہ یہ ہے کہ میرے نالوں سے جل جل کے بھڑکے گا
اگر وہ شعلہ رو آیا رقیبوں کے لگانے میں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)).

--- والا امذ (امث : لگانے والی).
دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا کرانے والا ، غیبت کرنے والا ، چغل خور ، درانداز.
روز رنگیں سے بھڑاتے ہیں مجھے
یارب اُڑ جائیں لگانے والے
(۱۸۰۰ ، دیوان ریختہ ، ۱۹۱).

یو بُرا ان لگنے والوں کا
جھوٹی سچی لگنے والوں کا
(۱۸۸۲ ، فریاد داغ ، ۱۲۵).

لگاوٹ (ت ل ، و) امث.
۱. **تعلق ، علاقہ ، وابستگی**. کیونکہ لوگوں کو دریافت ہوا ہوگا کہ یہ عورت نیک خصلت بھی کسی سے لگاوٹ رکھتی ہوگی. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۵۷). اس غرض سے کہ انگریزوں کے ساتھ لگاوٹ ہو مگر دیکھتے ہیں تو لگاوٹ کے عوض رُکاوٹ ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲). ۲. (ا) **معشوقوں کی دل لبھانے والی حرکات ، محبت آمیز باتوں سے اپنی طرف مائل کرنے کا انداز ، خوش اختلاطی**.
نہ لگ چلوں میں بھی اپنے دل میں ٹھانی ہے
تری طرف سے ہزار اے پری لگاوٹ ہو
(۱۸۳۱ ، دیوان ناسخ ، ۲ : ۱۱۹).
شوق سے ظلم و ستم کیجیے پر یاد بھی ہے
ابتدا کی وہ لگاوٹ وہ لبھانا دل کا
(۱۸۹۳ ، زیبا ، مرقع زیبا ، ۲۸).
برسوں لگاوٹوں سے بنایا امیدوار
برسوں کے بعد وصل سے انکار ہو گیا
(۱۹۱۹ ، دُرِ شہوار ، بیخود ، ۱۰). وہی لاگ ، وہی لگاوٹ ، وہی لجانا ، وہی اترانا. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۳۳). (ا) **میلان ، لگاؤ ، محبت ، چاہت ، اخلاص و محبت کی سرگرمی**.
خو ہو گئی یہاں تک تری بیداد کی ظالم
اب مجھکو کھجاوٹ ہے لگاوٹ کے برابر
(۱۸۷۳ ، تشبیہ خسروانی ، ۸۸).
زباں میں گھلاوٹ نہ ہلکی نہ بوجھل
نگہ میں لگاوٹ ، نہ کم ، نے زیادہ
(۱۹۳۳ ، عرش و فرش ، ۲۹۱). عابد نے بڑی لگاوٹ سے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا. (۱۹۸۹ ، خوشبو کے جزیرے ، ۷۸). ۳. **نمائشی محبت ، دکھاوے کا پیار**.
بے لاگ ہیں ہم ، ہم کو لگاوٹ نہیں آتی
کیا بات بنائیں کہ بناوٹ نہیں آتی
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رام پور) ، ۳۰۴).
گوری نہر نے بھیجی اُسے تو میں نے کہا
سمجھ کے کھائیو یہ پان ہے لگاوٹ کا
(۱۸۵۸ ، امانت ، د ، ۷). ۴. **دوستی ، یارانہ ، آشنائی**.
کچھ تو درپردہ لگاوٹ ہے نہیں تو آگے
بھیڑ ہوتی تیرے در پر کبھی ایسی تو نہ تھی
(۱۸۷۹ ، دیوان عیش دہلوی ، ۱۷۹).
جو ناصحوں سے ہے کھٹ پٹ تو زاہدوں سے چخ
جو ساتھیوں سے لگاوٹ تو سمجھوں سے پیار
(۱۹۱۱ ، کلیات اسمٰعیل میرٹھی ، ۱۶۷). ۵. **ناز ، غمزہ ، نخرہ**.
جھجک لگاوٹ چنگ جھگڑا ملال غصہ کرم رکاوٹ
کسی کی باتوں پہ کرتے ہیں ہاں کسی کا جی ہی تمام آنکھوں
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۹۷).

رلانا چھیڑ کر شب ہائے غم میں
لگاوٹ ہے یہ دل کی چشم تر سے
(۱۸۹۷ ، کلیات راقم ، ۲۱۱). اس کے سادے لباس میں ہزار بھبن تھی اس کی سادگی پر لگاوٹ مٹی جا رہی تھی. (۱۹۲۹ ، ناٹک کتھا ، ۱۰). پھر وہ بڑی لگاوٹ اور دلبری سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائیں. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۱۱۹). ۶. **ربط ، مناسبت**. چہرہ دل سے لگاوٹ رکھتا ہے. (۱۹۳۸ ، مشیر حسن قدوائی ، جذب دل یا مزہ ہے پیار کا ، ۳). [لگانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ باز صف.
لگاوٹ کرنے میں مشاق ، ناز و ادا دکھانے والا. اس جوگن کی لگاوٹ باز انکھڑیوں نے ایک عالم کو قتل کر رکھا ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۱۰۳). [لگاوٹ + ف : باز ، باختن ـ کھیلنا].

ـــ بازی امث.
لگاوٹ کرنا ، محبت جتانا ، ناز و انداز دکھانا. یہ زنِ خوبرو ... جادوطرازی اور لگاوٹ بازی میں شہرۂ آفاق تھی. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۵۵). ادھر یہ لگاوٹ بازیاں ہو رہی تھیں اور اُدھر بہبودی ... اپنے دوستوں کے ساتھ دعوت میں مصروف تھا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۸۷). [لگاوٹ باز + ی ، لاحقۂ کیفیت].

ـــ دکھانا محاورہ.
التفات ظاہر کرنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ کرنا ف م.
۱. **محبت جتانا ، انس ظاہر کرنا ، دل لگانا ، خوش اختلاطی سے پیش آنا ، دوستی ظاہر کرنا**. اتنے میں وہ بنیا اس سے لگاوٹ کرنے لگا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۵۳). اوس نے خواہش نفسانی کا اظہار کیا ، لگاوٹ کر کے اپنا مطلب نکال لیا. (۱۸۹۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۹). شراب خانے میں پہنچ کر وہاں ایک کسبی سے لگاوٹ کر لی. (۱۹۰۶ ، ارمغان سلطانی ، ۲۰۲). اس کو دیکھتے ہی یہ عاشق ہو جاتے ہیں وہ بھی لگاوٹ کرتی ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۳۰۲). ۲. **غمزہ کرنا ، ناز کرنا ، انداز دکھانا**. ہر طرح مردوں سے لگاوٹ کرتی تھی. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۹۱).

ـــ کی باتیں امث.
دل لبھانے یا پھسلانے والی باتیں. جب تمہاری بی بی کے ساتھ تمہارے دیکھتے کوئی لگاوٹ کی باتیں کرے اور تم کو بُرا نہ لگے تو جانیں. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۸).
قسموں سے بناوٹوں کی باتیں نظروں سے لگاوٹوں کی باتیں
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۱۷).

ـــ کی گالی امذ.
وہ گالی جو ناز و ادا کے ساتھ دی جائے.
دعاؤں سے بہتر لگاوٹ کی گالی
گلوں سے بھی عمدہ ہیں یہ خار الفت
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۵۹).

لَگاوَن (فت ل ، و) امذ.
ایسی چیز جو روٹی میں لگا کر یا روٹی کے ساتھ کھائی جائے مثلاً دال ، چٹنی یا اچار وغیرہ ، سالن ، شوربہ. ماش کی دال ایسی مزے دار کہ کوئی اور لگاون اس سے لگا نہیں کھاتا. (۱۹۶۷ ، اُجڑا دیار ، ۲۲). [لگانا (رک) کا حاصل مصدر].

لَگاؤ (فت ل ، و مج) امذ.
۱. **تعلق ، واسطہ ، نسبت ، علاقہ.**
جب یہ نہ ہو تو کیوں نہ ہو دنیا و دیں خراب
سارے لگاؤ رہتے ہیں دل کی لگی کے ساتھ
(۱۸۹۲ ، مہتابِ داغ ، ۲۴۳). اس کو ایک لگاؤ تو عالمِ غیب سے ہے اور دوسرا عالمِ شہود سے. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۳۰۳). ۲. **دل وابستگی ، تعلقِ خاطر ، شیفتگی ، محبت ، پیار.**
میں تو ملتا نہیں ہوں اون سے مگر
نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاؤ
(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخابِ رامپور) ، ۱۷۶).
لاگ ہو ، تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ؟
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۶۱).
کڑی ہے آگ محبت کی آگ سے تیری
لگاؤ دل کا زیادہ ہے لاگ سے تیری
(۱۹۱۰ ، سرور جہاں آبادی ، خمکدۂ سرور ، ۹۲). اور جمی جولاہے کو شاہانا کے ساتھ لگاؤ تھا. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۱۵). ۳. **رسائی ، پہنچ ، دخل.**
اے ظفر کرتے ہیں سب اُن سے لگاوٹ لیکن
کس کا لگا ہو وہاں اور لگاؤ کس کا
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۵۷). غرضیکہ کسی جانب سے چور کا لگاؤ نہیں ہے. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۱۸۵). ۴. **راہ و رسم ، میل ملاپ ، ربط ضبط ، میل جول.**
میرا لگاؤ غیر سے ثابت ہوا اُنہیں
لو بد مزا جیوں کا کھلا اب سبب مجھے
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۲۱۴). ایاز کے چھوٹے بیٹے کا میرے ساتھ بہت لگاؤ تھا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۰۲). ۵. **رشتہ ناتا ، قرابت ، یگانگت** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. **شرکت ، مشارکت.** یہ اس پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ بخشش علی کا بھی ان انسانیت سوز کارروائیوں میں دخل اور لگاؤ ہے. (۱۹۵۶ ، بیگماتِ اودھ ، ۱۳۷). ۷. **رجحان ، میلِ خاطر ، میلانِ طبع.** ایسے لوگوں کو عارضۂ قلب کا لگاؤ ہوتا ہے. (۱۹۶۳ ، ہمہ حیات ، ۹۳). سودا کو مزاجاً ویسے بھی تجارت سے کوئی لگاؤ نہ تھا. (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ : ۶۵۸). ۸. **ایما ، اشارہ.** اس بات میں ان کا بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ ہے. (۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۲۰۳). ۹. **عشق کی تہمت.**
یہ لگاؤ تو مجھے اس کا مزا دیتا ہے
مجکو ہر ایک سے ناحق جو لگا دیتا ہے
(۱۹۰۱ ، فرہنگِ آصفیہ ، ۴ : ۲۰۳). ۱۰. **ملاؤ ، لاگ ، آمیزش.** صاحبِ موصوف نے جو اپنے دل میں دریافت کیا تو کچھ لگاؤ انفعال کا نہ پایا. (۱۸۰۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۱۵۸).
نہیں ہے سچ میں مرے جھوٹ کا لگاؤ ذرا
دیے ہزار اگر ایک کا کیا اقرار
(۱۸۸۸ ، مشورِ سخن ، ۹۷).
میرے گلوں کا دیتے ہیں منہ پھیر کر جواب
کچھ کچھ لگاؤ شرم کا بھی ہے جفا کے ساتھ
(۱۹۱۱ ، ظہیر ، د ، ۲ : ۱۰۳). خالص پارسی زبان لکھی جائے جس میں عربی کا مطلق لگاؤ نہ ہو. (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۳۱). ۱۱. **مناسبت ، ہم آہنگی.** سنسکرت سے اسے لگاؤ تک نہیں. (۱۸۸۰ ، آبِ حیات ، ۷). عنصری نے تمام متداول علوم و فنون حاصل کیے لیکن طبیعت کو قدرتی لگاؤ شاعری سے تھا. (۱۹۰۷ ، شعرالعجم ، ۱ : ۶۰). مجھے بالطبع موسیقی سے لگاؤ ہے. (۱۹۴۳ ، مذاکراتِ نیاز ، ۱۰۳). اس میں ایک خاص موضوع سے لگاؤ پیدا کرتا ہے. (۱۹۸۶ ، نفسیاتی تنقید ، ۲۴۶). ۱۲. **ایسا برتاؤ جس میں التفات پایا جائے.**
لاکھوں لگاؤ ایک چُرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں
(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۹). ۱۳. **موقع.**
عید بھی وصل سے چلی خالی
کچھ گلے لگنے کا لگاؤ نہیں
(۱۸۶۷ ، رشک (نوراللغات)). ۱۴. **ربط ، رابطہ ، بندھن ، بندش.** ہر ایک گاڑی زنجیر کے لگاؤ سے اوس کے ساتھ چلی نکلتی. (۱۸۳۷ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۸). ۱۵. **مشابہت ، مطابقت ، جوڑ.** دو نوع ٹھہرانے کی یہ وجہ ہے کہ تین پہلے ایک لگاؤ کے ہیں اور تین پچھلے ایک لگاؤ کے. (۱۸۳۵ ، علم الفرائض ، ۱۰۶). ۱۶. **ایک مکان سے دوسرے مکان میں آمد و رفت کی گنجائش یا جگہ.** امیر نے اس قلعے کے سب لگاؤ معلوم کر لیے تھے ، تھوڑے دنوں میں مورچہ لگا دیا ، دمدمہ باندھ ... قلعے پر بڑھ گیا. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۳۸). ۱۷. **سر کی ضرب کو دونوں ہاتھوں کے بیچ لکڑی پر روکنے کو لگاؤ کہتے ہیں** (حربۂ احمدیہ ، ۲). [لگانا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــ بُجھاؤ (ـــ ضم ب ، و مج) امذ.
لگائی بجھائی ، چغل خوری ، بدگوئی ، فتنہ پردازی. بیگم بھوپال مولانا سے مولویانہ تالیف چاہتی ہیں کہا جاتا ہے کسی کے لگاؤ بجھاؤ کا نتیجہ ہے میرا خیال ہے اس کی اصلیت نہیں ہوگی. (۱۹۱۳ ، مکاتیبِ مہدی ، ۱۸۱). [لگاؤ + بجھاؤ (بُجھانا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
میل ملاپ یا رسم و راہ پیدا کرنا ، پیار کرنا ، محبت کرنا. یکایک ماہیان آ کر اتری مشہور جادو وزیر مہران یہ حنا سے بہت لگاؤ کر رہا ہے. (۱۹۰۱ ، قمر ، طلسم ہوشربا ، ۷ : ۴۴).
مجھے پھیر دو مرا دل ہی جو ہے خستہ و شکستہ
کرو اب لگاؤ اُس سے جو ہو خوش دل و خجستہ
(۱۹۲۵ ، نیستان ، ۱۰۵).

--- کھانا محاورہ.
مناسبت رکھنا ، مشابہ ہونا ، مماثلت رکھنا ، ہم شکل ہونا . ہماری اُن بھولی بھالی باتوں پر جو ہم سے پہلے آئے ہوؤں کی عاقبت اندیشی کی باتوں سے کسی قسم کا لگاؤ نہیں کھاتی تھیں یہاں کے لوگ نہایت خوش ہوتے تھے. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ : ۲۰۵). میں جالینوس سے کسی بات میں بھی لگاؤ نہیں کھاتا. (۱۹۳۳ ، تاریخ الحکما ، ۲۰۷).

--- لگنا محاورہ.
تعلق پیدا ہونا ، واسطہ پڑنا ، محبت پیدا ہونا.

جگر پہ تیغ و سناں کر لگے تو کھاؤ لگے
نہ دل کا ہر کسی بیدرد سے لگاؤ لگے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳٦٣).

--- ہونا ف م ؛ محاورہ.
۱. **تعلق ہونا ، میلان ہونا ، محبت ہونا.**

لاگ ہو یا لگاؤ ہو کچھ بھی نہ ہو تو کچھ نہیں
بن کے فرشتہ آدمی بزم جہاں میں آئے کیوں

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۱۳۳).

نہ لگاؤ ہے کسی سے نہ مجھے لاگ حفیظ
دوست میرا کوئی دنیا میں نہ دشمن میرا

(۱۹۲۵ ، لغمہ راز ، ۱۲۳). ۲. **مکان کا غیر محفوظ ہونا ؛ چوری کا اندیشہ رہنا** (فرہنگ اثر).

لگانی (فت ل) صف ؛ امث.
۱. **لگانی ہوئی ، بھڑکائی ہوئی (آگ).**

پھر خدا یہ اپنی لگائی بجھائیے
کب تک تمہارے واسطے کوئی بشر جلے

(۱۸۳٦ ، ریاض البحر ، ۲۱۷). ۲. **آگ لگانا یا بھڑکانا.**

مہندی مل کر جو ہاتھ دھوتے ہیں
یہ لگائی ہے وہ بجھائی ہے

(۱۸۹۱ ، عاقل ، د ، ۱۲۹). ۳. **لگاؤ ، اتہام ، الزام ، بہتان ؛ لگان ، محصول** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لگا (لگانا (رک) سے) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- بجھائی (--- ضم ب) امث.
اِدھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کہہ کر دلوں میں فرق ڈال دینا ، چغل خوری ، غمازی ، فتنہ پردازی.

سوزِ غم سے نہ جل بجھوں کیونکر
واں لگائی بجھائی ہوتی ہے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۸۵). صاحب زادی بلند اقبال نے اور بھی غضب کر دیا ، کنواری لڑکی اور لگائی بجھائی ! شرافت تو یہ ہے کہ جس کی جہاں سنی وہیں چھوڑ دی ، یہ نہیں سنی ایک جڑیں چار. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۹). تہمت تراش ، لگائی بجھائی کرنے والے ایسے موقع سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۳۳۵). اف : کرنا ، ہونا. [لگائی + بُجھا (بُجھانا (رک) سے) + ئی ، لاحقۂ کیفیت].

--- لُتری (--- ضم ل ، سک ت) امث.
رک : لگائی بجھائی (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لگائی + لتری (لترا (رک) کی تانیث)].

لُگائی (ضم ل) امث.
۱. **عورت.** اے نامحرم ! تیں کون ہے؟ اگر مرد ہے تو لگائی ہو جا اور لگائی ہے تو مرد ہو جا. (۱۷۴٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۱۳۰). اپنی تو یہ مرضی (مرضی) ہے کہ اس لگائی کو جورو بناؤ. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ٦۳۹). اوس نوجوان نے جب سے جنم لیا ہے میرا ہی دُودھ پیا ہے کسی دائی کا نہیں پیا ، کسی بدلگائی کا نہیں پیا ، میرے دل کو تشفی ہے ، ہر طرح مجھکو تسلی ہے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۱۰۲). جو اس وقت کہیں سے لگائی مل جائے تو ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں. (۱۹٦۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۹۵). ۲. **بیوی ، منکوحہ ، زوجہ.** میری لگائی بلائے بےدرماں ہے آفت ہے ... پتہ نہیں کمبخت میں کس بھتنی کا میل ہے. (۱۹۳۸ ، دلّی کا سنبھالا ، ۷۳). صاحب تھا پکی عمر کا اور اس کی لگائی تھی جوان پٹھیا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۳۸). ۳. **آشنا عورت ، مدخولہ ، داشتہ.** دادا صاحب فرماتے تھے کہ میاں مومن خاں نے جو شاعر بن بیٹھے ہیں اپنی لگائی کا نوحہ اسی سے اڑایا. (۱۹۲۷ ، عظمت اللہ خاں ، مضامین ، ۲ : ۱۹٦). [س : لوک + تا + ئی [लोक+ता+इका]].

--- کرنا ف م ؛ محاورہ.
بیوہ سے نکاح کرنا ، رانڈ کو گھر میں ڈالنا ؛ استری کرنا ، عورت کرنا ؛ اکیلے سے دُکیلا ہونا (فرہنگ آصفیہ).

لگائے (فت ل) م ف.
(سے) **لے کر ، لے کے.** سو توپ پانچ سیر سے لگائے ادھون کے گولے تانبے کی ہیں اور دو سے ریکلے ہیں اور چار سے گاڑی سہوں. (۱۷۳٦ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳). [لگانا (رک) کا فعل ماضی جمع نیز حالیۂ ناتمام].

--- رکھنا محاورہ ؛ سدا لگا رکھنا.
۱. **سینت رکھنا ، بچا رکھنا ، اٹھا رکھنا.**

دیا ہے حکم یہ دل لے کے اس نے جان کے لیے
لگائے رکھو اسے مرگ ناگہاں کے لیے

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲٦۲). کہا کہ نصرت اور کشادگی تم کو مبارک ، تم ابو عمرو ہو اور بہت اچھی رائے رکھتے ہو خدائے تعالیٰ تمہارے کسی گناہ کو لگائے نہیں رکھے گا بلکہ بخش دے گا اور ڈھانپ دے گا. (۱۹٦۵ ، خلافتِ بنوامیہ ، ۱ : ۲۲۹). ۲. **اُمیدوار رکھنا ، آس میں رکھنا.**

سچ ہے ہے آج کے بھنسا ہی نہیں تازہ شکار
کیوں لگائے نہ رکھے چشم فسوں کار مجھے

(۱۸۹۸ ، دیوان مجروح ، ۱۸۳). ۳. **ساتھ رکھنا ، ٹھیرائے رکھنا.**

پری سی شکل انھوں نے آنکھ میں جب سے دیکھی ہے
لگائے رکھتے ہیں دیوانے بھی دو چار پہلو میں

(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۲٦۲).

لَگَت (فت ل ، گ) م ف (قدیم).
فوراً ، متواتر ، لگاتار ، پے درپے.

جتے پہلوان تا کون ماریا اوسے
لگت یک یہ یک او اوتاریا اوسے

(۱۶۸۱ ، جنگ نامۂ سیوک ، ۷۷). تداں چھوٹا بیٹا لگت اوٹھیا ہور اپنے باپ کے پاؤں بہت دعا دینے لگیا. (۱۷۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۶). [لگنا (رک) سے حاصل مصدر].

لَگْتا (فت ل ، سک گ). (الف) صف.
چھوتا ہوا ، ملا ہوا ، چسپاں ، ملتا جلتا ، مطابق ، مشابہ ؛ چبھنے یا کھبنے والا ؛ کاٹ کرنے والا ، زخم ڈالنے والا ؛ خراب ، گندہ ، قرینِ قیاس ، ناگوار ، موثر (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). (ب) امذ.
۱. (کنایۃً) **رشتے دار ، عزیز ، متعلقین.** دراصل میں اپنے لگتوں سے ملنا چاہتا تھا. (۱۹۸۱ ، سفر در سفر ، ۹۱). ۲. **لگان ، محصول** (جامع اللغات). [لگنا (رک) سے صفت].

---تار صف.
لگاتار ، پیہم ، متواتر (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
[لگنا + تار (رک)].

---لَگَت (---فت ل ، گ) م ف. فت ل ، گ) م ف.
لگاتار ، مسلسل ، پے درپے اور اس کے ساتھ زخم اور پیٹ زدہ اترتا ہے بعد اس کے لگتا لگت درد ہوتا ... ہے. (۱۸۸۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۷۰). [لگت + ا (لاحقۂ اتصال) + لگت (رک)].

---ہُوا (---ضم ہ) امذ.
۱. **ملتا جلتا ، مشابہ ، مناسب ، چسپاں** ہم نے ایک لگتا ہوا سا ترجمہ اختیار کر لیا ہے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۱۰۲).
۲. **ناگوار ، چبھنے والا ، کاٹ کرنے والا ، زخم ڈالنے والا** (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---ہے فقرہ.
ایسا معلوم ہوتا ہے ، محسوس ہوتا ہے. ایسا لگتا ہے کہ اس بھیانک غار سے میں کبھی باہر نہیں نکل سکوں گا. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۱۰۳). ایسا لگتا ہے جیسے وہ اپنے تین لاکھ کے بینوں چیک کہیں گنوا بیٹھے ہیں. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۱۶۹).

لَگْتَہ (فت ل ، سک گ ، فت ت) امذ.
لگان ، محصول. بحساب بیگھوں بختہ کے ... ہر سال کاغذ لکس پٹواری میں مع لگتہ مندرجہ قبولیت کے لکھی جاتی ہے. (۱۸۶۹ ، انشائے خرد افروز ، ۲۱). [لگتا (رک) کا ایک املا].

لَگْتی (فت ل ، سک گ) امث.
۱. **ملتی جلتی ، مشابہ ، ہم شکل**

قضا کیسی گھڑی دیکھت تھی اوس پر
کہ جیوں لگتی بلا آ کوئی اوس پر

(۱۶۶۵ ، پھول بن ، ۳۷). لڑکے کی ماں تو بالکل کوئن والی لگتی ہے. (۱۹۸۷ ، روز کا قصہ ، ۲۰۷). ۲. **چبھتی ہوئی ، کھبنے والی ، زخم ڈالنے والی بات ، درست معلوم ہونے والی بات.**

نہ گل تلخ لگتی ہے نہ جھڑکی زہر لگتی ہے
ترا میٹھا ہے کیا مجھکو بھلا ہے کیا ترا تجھ سے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۱۲). میں یہ پھٹکار سن کر آنسو بہانے لگتا ... ایسی ایسی لگتی باتیں کہتے تھے کہ میرے جگر کے ٹکڑے ہو جاتے. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۳۹).
۳. **دل میں اثر کرنے والی ، موثر** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۴. **لاگو ، عائد ، خرچا.** لگتی جوت نقدی. (۱۸۳۵ ، پٹواری کی کتاب ، ۳۹). [لگتا (رک) کی تانیث].

---لَگاتی بات (---فت ل) امث.
وہ بات جو کسی موقعے پر چسپاں ہوتی ہے ؛ چبھتی ہوئی بات.

ہر بھر ہوئے ہیں کیسے وہ برے ہیں کس قدر
لگتی لگاتی بات جو کہہ دی عتاب میں

(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۲۶). بعض ... ایسے ہوتے ہیں کہ وہ عداوتِ مذہبی کے سبب دوسرے مذہب کے بادشاہ کے نیک کاموں میں کوئی لگتی لگاتی برائی ... لگا دیتے ہیں کہ یہ نیک کام مینگنیوں بھرا دودھ ہو جاتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۶ : ۲۶۵).

---ہوئی بات امث.
وہ بات جو قرینِ قیاس ہو ، چبھتی ہوئی بات ، پتے کی بات. بات بظاہر لگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے. (۱۹۱۵ ، فلسفۂ اجتماع ، ۸۵). ان کے نکتہ شناس ذہن کو اس لگتی ہوئی بات نے متاثر... کیا تھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۷۱۵).

لَگْتے (فت ل ، سک گ) امذ ؛ ج.
لگتا (رک) کی جمع ، **تراکیب میں مستعمل.**

---گھر لگانا محاورہ.
موافق بنا لینا ، ہم خیال یا گاہک بنا لینا. ایوانِ سخا کی محراب کا ربط ہماری فہم سے بالا ہے ادبِ لطیف کے ماہر شاید لگتے گھر لگا لیں. (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۷ ، ۱۷ : ۵).

---لَگتے م ف.
شروع ہوتے ہوتے. سترھویں صدی عیسوی کے لگتے لگتے اکبری راج پورا ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، اردو کی کہانی ، ۱۸۹).

---ہاتھ م ف.
ساتھ کے ساتھ ، اسی سلسلے میں ، اسی وقت ، لگے ہاتھ. میں نے کہا لاؤ لگتے ہاتھ بھائی سے ملتا جاؤں. (۱۸۸۵ ، فسانۂ مبتلا ، ۱۲۹). اس وقت دوسرا ہات آگے کر دیا کہ اس کی گولیاں بھی لگتے ہات نکال دو. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۸۳).
[لگتے + ہاتھ (رک)].

لُگْدا (ضم ل ، سک گ) امذ.
لوتی ، بڑی لگدی. جب لگدا بنجاوے تب ان سے دو چند پینگ ... لیپ کریے. (۱۹۰۶ ، اکسیرالاکسیر ، ۲۰). کڑھائی میں پھنکی پھینکی تو لگدے کا لگدا چھوڑ دیا. (۱۹۵۸ ، شمع خرابات ، ۱۳۷).
[لگدی (رک) کی تکبیر].

لُگدی (ضم ل ، سک گ) امث.
کسی پسی ہوئی گیلی چیز کی گولی یا لکیا ، لُبدی.

دیکھ کر ڈالا پس اوس نے عالم لاہوت سب
جس نے لکدی بنگ کی صافی میں چھانی آپ کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۳۵). کالے مرہم کا پھاہا لگایا ، السی کی باندھی لگدی ، گھی لگا کر پان چپکایا (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۲۰۹). بڑے بڑے کارخانوں میں یہ کام مشینوں سے کیا جاتا ہے وہاں لگدی بنا کر ایک شکنجہ میں بھر دیتے ہیں. (۱۹۳۴ ، صنعت و حرفت ، ۱۲۶) . چنیوٹ اور سیالکوٹ میں سیلاب کے دوران کمپنی کے سارے مال کی لگدی بن گئی. (۱۹۹۰ ، آب گم ، ۱۵۵). [लुगदी].

لَگَر (فت ل ، گ) امذ.
رک : لگڑ. لگرہے یہ بڑا بُرا جانور ہے اونچا اڑتا ہے اور بہت اڑتا ہے. (۱۹۱۰ ، آزاد (محمد حسین) ، جانورستان ، ۱۶). ان کے بعد ... لگر اور جھگر (چیک لگر) ملاحظۂ عالی میں ترتیب وار ... پیش کیے جاتے ہیں. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۴۴۴). [لگڑ (رک) کا ایک املا].

لَگَڑ (فت ل ، ضم نیز فت گ) امذ.
۱. ایک نوع کا باز یا شکرا جس کے بدن پر دھاریاں ہوتی ہیں جو لوہے کی سلاخ کی طرح ہوتی ہیں. چرغیلہ ، لگڑ ، بہگڑ ... کو بھی بادشاہ دیکھتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۲ : ۲۳۷). شکاری پرندوں کی دو قسمیں ہیں : ایک سیاہ چشم ، دوسری گلاب چشم ، سیاہ چشم میں حسبِ ذیل پرند داخل ہیں ... (۴) لگڑ : اس کے نر کو جھگڑ کہتے ہیں لگڑ ، خرگوش ، کبوتر اور کوّے وغیرہ پکڑتا ہے. (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۹۷). ۲. ڈنڈا ، سوٹا ، چھڑی ، وہ سوٹا جس پر لوہے کے حلقے چڑھے ہوں ، لوہے کی سلاخ (جامع اللغات). [س : लगड़]

--- بگّا (--- فت ب ، شد گ) امذ.
لگڑ بھگا ، بھیڑیے کی قسم کا ایک جانور. اود بلاؤ نہیں بالکل لگڑ بگا. (۱۹۰۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۲۵۷). شیروں کے پیچھے تیندوئے ... لگڑبگے سبھی لگے ہوئے تھے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۸۶). [لگڑ بھگا (رک) کا مخفف].

--- بگّڑ (--- فت ب ، گ) امذ.
رک : لگڑ بھگا. بالتو کتے کی برادری میں جنگلی کتے ... لگڑ بگڑ اور گیدڑ داخل ہیں. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۱۰۹). سوداگر کو یوں محسوس ہوا جیسے چاروں کے جنگل سے نکل کر ان گنت گرسنہ گیدڑ یا بھوکے بھیڑیے یا لگڑ بگڑ منہ اٹھائے بَین کرتے شہر کی طرف چلے آ رہے تھے (۱۹۸۹ ، پرانا قالین ، ۶۲). [لگڑ + بگڑ (بگا (رک) کا بگاڑ)].

--- بھگّا (--- فت بھ ، شد گ) امذ.
ایک نوع کا چیتا جو اکثر کتوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے ، کہتے ہیں کہ یہ شیرنی اور بھیڑیے کے میل سے پیدا ہوتا ہے. گوشت خور جانور اکثر تین قسموں میں تقسیم کیے جاتے ہیں ... اس میں وہ گوشت خور جانور داخل ہیں جو چلتے وقت ایڑی کو زمین سے اٹھا کر صرف پنجے کے بل چلتے ہیں مثلاً شیر ببر ، گبھری ، چیتے ، بلیاں ، کتے ، بھیڑیے اور لگڑ بھگے وغیرہ. (۱۹۱۰ ، مبادیِ سائنس (ترجمہ) ، ۳۳). اب وہ تھا اور اس کے اردگرد پھر کانٹے ، رہ بچھل پیریاں ... لگڑ بھگے. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۳۵). [لگڑ + بھگا (بھاگنا (رک) سے)].

لَگَڑ (فت ل ، گ) امذ.
لگڑ (رک) کا بگاڑ ؛ تراکیب میں مستعمل.

--- دادا امذ.
رک : لکڑ دادا. ایک سو دو برس کے بوڑھے نے بتایا کہ اُس کے لگڑ دادا کے لکڑ دادا کے سکڑ دادا کے زمانے میں سنا جاتا تھا کہ کوئی آدمی اس نام کا رہتا تھا. (۱۹۳۴ ، ٹیڑھی لکیر ، ۲۰۰). [لگڑ + دادا (رک)].

لَگڑا (فت ل ، سک گ) امذ.
رک : رگڑا ، گھساؤ. اور تاسقابل سطح آپس میں لگڑا نہ کھانے درمیان میں ذرا لٹ رکھنا. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۵۹). [رک : رگڑا (ر مبدل بہ ل)].

لُگڑا (ضم ل ، سک گ) امذ.
پھٹا پرانا کپڑا ، بوسیدہ کپڑا ، چیتھڑا ، پیٹھن ، بستہ ، گُرتا ، کپڑا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات ؛ نوراللغات). [گجراتی].

لَگژری (فت ل ، سک گ ، فت ژ) امث (شاذ).
عیش پسندی ، تعیشات. لگژری (عشرت پسندی) نے اس چراغ کو حقیر سمجھ کے درباروں سے تو نکلوا دیا ہو گا. (۱۹۳۲ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۱ : ۱۲۳). سیاست اور حکمرانی ... محلات ، جہاز ، لگژری کاروں اور دیگر سامان تعیش ... کا دوسرا نام ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۷ نومبر ، ۳). [انگ : Luxury].

لَگسی (فت ل ، سک گ) امث.
لانبی لکڑی جس کا سرا ٹیڑھا ہوتا ہے اور جس سے درخت کے پھل توڑتے ہیں (پلیٹس ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [مقامی].

لَگلَگ (فت ل ، سک گ ، فت ل) امذ.
ایک آبی پرند جس کی ٹانگیں بھوری ، لمبی اور چونچ بہت جوڑی اور لمبی ہوتی ہے ، سارس ، لق لق. یہ کہہ کے ایک لگلگ کو بیچ اتار دیا. (۱۸۰۵ ، جوہر اخلاق ، ۳۴). [لق لق (رک) کا ایک املا].

لَگمات/ لَگماتر (فت ل ، سک گ / فت ت) امث.
حرکات زبر ، زیر ، پیش حروف اعراب کی علامات ، حروفِ علت (فرہنگ آصفیہ). [س : लग+मात्रा].

لَگماترا (فت ل ، سک گ ، ت) امذ.
(بازاری) ، دھکڑا ، لگوار ، لگو یار ، آشنا (فرہنگ آصفیہ ، مہذب اللغات). [لگ (لگو (رک) کا مخفف) + ماترا (مقامی)]

لَگَن (۱) (فت ل ، گ) امث.

۱. **لگاؤ ، تعلق ، وابستگی**

بدا اناّ کی ایک رائے ہے
اُسکی اِسکی لگن سدا سے ہے

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸). انہیں اپنے مقصد سے جو لگن تھی اس میں اخلاق ہی اخلاق کارفرما تھا جو ہوائے نفس کی ہر ملاوٹ سے پاک تھا. (۱۹۶۳ ، محسنِ اعظم اور محسنین ، ۶۱). ۲. **انہماک ، دُھن ، شوق فراواں ، اُمنگ ، ولولہ ، دھیان.**

اتا سن کتا ہوں خلاصے کی بات
دھریا ہوں جو دل میں لگن کے سنگت

(۱۹۳۸ ، چندر بدن و مہیار ، ۸۱).

نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی

(۱۸۷۹ ، مسدسِ حالی ، ۱۷). نئے سرمایوں کے حصول کی لگن بھی لگا دی تھی. (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۱۱۵). غربت و افلاس میں لٹے ہوئے ہندوستان میں جمہوریت کی عام لگن پیدا کرنے ... تہذیب و ثقافت کو سنوارنے کے عمل کا یہ پہلا دور نہیں تھا. (۱۹۸۸ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ۱۱). ۳. **عشق ، محبت ، پیار ، پریت.**

باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمعِ بزمِ خوبی
مدت سوں تجھ جھلک کا پروانہ ہو رہا ہوں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۳).

کچھ کم نہیں ہیں شمع سے دل کی لگن میں ہم
فانوس میں وہ جلتی ہے یاں پیرہن میں ہم

(۱۸۷۹ ، عیش ، د ، ۱۱۷).

عشق پیچاں کی گھنی بیل کے پیچھے تنہا
چاہنے والا ترا دل میں لئے تیری لگن

(۱۹۵۷ ، سروساماں ، ۳۱۲). ۴. **گھڑی ، ساعت ، وقت.** اسی واسطے ہر کام لگن پوچھ کر اور ساعت رکھا کر کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۳). دیکھو تو لگن کیا ہے. (۱۹۰۶ ، مخزن ، نومبر ، ۴۳). مسلمان ... شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر برہمنوں سے شبھ لگن اور سعد ساعت دریافت کیا کرتے تھے. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۲۳۳). ۵. **لڑکی کے باپ کا لڑکے کے باپ کو شادی کی تاریخ اور اس کا وقت مقرر کر کے چٹھی لکھنا ، نکاح یا شادی کے وقت کا تصور** (فرہنگِ آصفیہ). ۶. **سورج کا کسی برج میں تحویل ہونے کی ساعت.** جس برج میں آفتاب ہوتا ہے وہی لگن پہلے طلوع ہوتی ہے. (۱۸۸۰ ، کشاف النجوم ، ۱۹).

لگن کا جو مالک ہے منگل بنام
تو ہے دوسرے گھر میں اس کا قیام

(۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۱ : ۷). ۷. (مجازاً) **بیاہ ، شادی.**

جہاں میں عشق کون کرتے نہیں
لگن کی ہوس کون کرتے نہیں

(۱۶۸۲ ، رضوان شاہ و روح افزا ، ۱۰۵). جب لگن کا دن آیا تو سدا سکھ نے برادری کے تمام لوگوں کو اپنے مکان پر جمع کیا اور ... پنڈت کو بلوا کر لگن لکھوایا. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۱۴۴).

اس کی خواہش تھی کہ کوئی شبھ گھڑی دیکھ کر جلد سے جلد لگن ہو جائے ... ورنہ سگائی نہیں ہو سکتی. (۱۹۵۲ ، تیسرا آدمی ، ۱۷۶). [لگنا (رک) سے حاصل مصدر].

---پَتّری (---فت پ ، شد ت بفت) امث.
منگنی ٹھہرانے کا رقعہ (ا ب و ، ۷ : ۸۶). [لگن + پتری (رک)].

---تو لگی ہے اللہ راس لاوے فقرہ.
ارادہ تو کیا ہے اللہ پورا کرے (محاوراتِ ہند ؛ جامع الامثال).

---دھرانا / دھروانا محاورہ.
شادی کا دن مقرر کرانا.

اللہ اب حافظ ہے تیرا میری ہے رخصت
اب موت کی دولہن سے لگن میری دھرائی

(۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۲). بیاہ کی لگن دھروا کر چند روز سابق سے ایک ساعت نیک مقرر کر کے ڈھول کی رسم کرتے ہیں. (۱۸۳۹ ، رفاہ المسلمین ، ۳۹).

---دَھرْنا محاورہ.
شادی کا دن مقرر کرنا.

رام چندر کے تئیں یہ شہ نے کہا
نیک ساعت میں جا لگن کو دھرا

(۱۷۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۱).

---کُنْڈلی (---ضم ک ، غنہ ، سک ڈ) امث.
جنم پترا ، زائچہ ، جنم پتری. ہر ایک نے لگن کنڈلی کھینچ کر اس کا نام تاج الملوک رکھ دیا. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۶).
[لگن + کنڈلی (رک)].

---لاگْنا ف ل ؛ محاورہ.
محبت ہونا ، دل لگنا.

سچ کہو کس سے تمہاری نئی لاگی ہے لگن
کیا ہوا کس کو ٹھگا کس کا لیا ہاتھ میں من

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۳۵).

---لگانا ف م ؛ محاورہ.
۱. **عشق کرنا ، لو لگانا.** اس شمع رو نیک خُو سے لگن لگا کر کیوں اس شکل سے گریاں رہتا ہے. (۱۸۱۳ ، نورتن ، ۴۳). صاحبو! میں بار بار غور کرتا ہوں لیکن ذرا یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس سے کبھی لگن لگایا تھا ، پھر اس حالت میں کہ وہ حمل سے ہے. (۱۹۳۸ ، شکنتلا (اختر حسین رائے پوری) ، ۱۲۶).

اپنی لگن لگا دے مولا اپنی لگن لگا دے
دل سے کالا نقطہ نوچ کے اجلی کرن لگا دے

(۱۹۸۳ ، الحمد ، ۹۶). ۲. **شوق پیدا کرنا ، رغبت دلانا ، مائل کرنا ، اُکسانا ، دُھن لگانا.** نئے سرمایوں کے حصول کی لگن بھی لگا دی تھی. (۱۹۴۲ ، غبارِ خاطر ، ۱۱۵). ۳. **زائچہ نکالنا.** اب صرف ایک رات باقی ہے ، میں نے لگن لگا کر دیکھ لیا. (۱۹۶۵ ، حکایاتِ پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۱۶۲).

---لگنا محاورہ.

۱. **خیال بندھنا ، دُھن لگنا ، شوق پیدا ہونا ، لو لگنا.**

اس شوق شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
جلتے ہیں تب سوں شعلہ نمط اس لگن میں ہم

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۲۷).

لگ گئی جسکو لگن کب وہ پُر افسوس جئے
شمع جلتی ہے سراپا در فانوس لئے

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۱۹۳).

تیری کوشش کی تھی باراں زراعت کی مثال
ہو جسے ہر دم لگی تاثیر غیبی کی لگن

(۱۹۰۳ ، کلیات نظم حالی ، ۲ : ۱۲۷). راو تحقیق میں ایک قدم بھی بڑھنا اس کے لیے ناممکن ہے جسے ہستی کی بابت جان لینے کی لگن لگی ہوئی ہے۔ (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوق شعری ، ۱۰۵). ۲. **شادی کا دن مقرر ہونا ، شادی طے ہونا.** میرے والی رضا دیویں تو لگن لگے. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۶). کل سے دوسرے بیان کی لگن بھی لگ چکی ہے۔ (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۱۸).

لگن (۲) (فت ل ، گ) امذ ؛ امث.

۱. **تانبے یا پیتل کا چھچھلا ظرف جس کے کنارے قدرے اٹھے ہوتے ہیں عموماً آٹا گوندھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔** ایک لگن طلائی میں پانی بھرا ہے (۱۷۷۵ ، نوطرز مرصّع ، تحسین ، ۲۳۸).

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پانو
رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانو

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۹۶). لہٰذا اس کے رہنے کے لیے ایک لگن ، گہرا برتن یا حوض ہونا چاہیے ۔ (۱۹۲۷ ، تدریس مطالعۂ قدرت ، ۷۹). آٹا گوندھنے سے غفقان جو ہو رہا تھا اس کے تحت لگن اس کے سامنے سرکا دی. (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۲۳). ۲. **شمع کی تھالی جس میں موم پگھل پگھل کر گرتا ہے.**

کہن کے لگن ، شمع چاند تارے پتنگ کے تمن
اُڑتے ہیں اس آس پاس عشق تھے بےاختیار

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۳۹).

پروانہ سر پٹک کے لگن ہی میں مر گیا
ایسے کہاں نصیب کہ ہو ہمکنار شمع

(۱۸۲۳ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۱۰۶). شمعیں لے جا کر لگنوں میں رکھ دیں. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۴۴). ۳. **عود سوز ، اگردان ، مجمر** (نوراللغات). [ف].

---کباب (---فت ک) امذ.

ایک قسم کی اُتھلواں کڑھائی (تئی) میں رکھ کر سینکے ہوئے کباب. سیخ کباب ، بوٹی کباب ، لگن کباب ، آنت کباب ، مچھلی کباب (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۱۹۹). [لگن + کباب (رک)].

لگن (۳) (فت ل ، گ) حرفِ جار (قدیم).

تک ، لگ ، لگو ، لگوں. جاں لگن بھلا آدمی ہے ... اُنہے لوکاں کوں سب لیں نہار ہے. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۴۵). [مقامی].

لگنا (فت ل ، سک گ) ف ل.

۱.(اَ) **ملنا ، ساتھ ساتھ ہونا ، قریب قریب ہونا ، جُڑنا.** اس دستے کو پارک میں اتنی لمبی خندق کھودنے کا حکم دیا گیا کہ جس میں اڑسٹھ آدمی ایک دوسرے سے لگ کر کھڑے ہوسکیں. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۱ : ۱۹۹). (اا) **شامل ہونا (قطار یا لائن وغیرہ میں).** کھڑکی کے سامنے جا کر طویل کیو میں لگ گئے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۴۸). ۲. **مشغول ہونا ، مصروف ہونا.** اے کد بانو اندیشہ مت کر کہ میں تیرے کام کی سعی و جستجو میں لگ رہا ہوں. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۹).

ہم حال انہیں دل کا سنانے میں لگے ہیں
کچھ کہتے نہیں پاؤں دبانے میں لگے ہیں

(۱۹۲۴ ، کلیات حسرت موہانی ، ۲۴۳). زینا صبح سے شیراز کے لیے کمرہ درست کرنے میں لگی ہوئی تھی. (۱۹۸۵ ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۶۸). ۳.(اَ) **معلوم ہونا ، محسوس ہونا.**

ترے عاشق کو ہے یوں خوشگوار آبِ دمِ خنجر
مسلماں کو لگے جس طرح شیریں آب زمزم کا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۷۸). مان سنگھ کو یوں لگا جیسے اس کا حلق بند ہو گیا ہے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، جون ، ۴۸). (اا) **دکھائی دینا ، نظر آنا.**

لگتا ہے اس گروہ میں یوں سرو نازنیں
گویا گل گلاب کیا جلوہ گھاس میں

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۱۵۶).

تماشا تجھ کو یہ اچھا لگے گا
بھلا لگتا ہے یہ کیا مسکرانا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۵).

کانپتا پھرتا ہے کیا رنگِ شفق کہسار پر
خوشنما لگتا ہے یہ غازہ ترے رخسار پر

(۱۹۰۱ ، بانگ درا ، ۵).

فرش تا عرش اک آئینۂ دیدار لگے
جو بھی صورت نظر آئے مجھے دلدار لگے

(۱۹۷۸ ، صدرنگ ، ۱۳۳). (ااا) **محسوس ہونا (جاڑے ، گرمی یا بھوک وغیرہ کے ساتھ) اثر ہونا.** رات بھر تو لڑکی خاصی اچھی طرح سوتی رہی صبح کو بھی اچھی تھی دوپہر سے بگڑ گئی خدا جانے لُو لگی ، پیاس ہوئی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۳۹). میرا پیٹ خالی تھا اور مجھے کھانا لگ گیا. (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۲۲۸). ۴. **مشابہ ہونا ، برابر ہونا ، ہمسر ہونا.** ہرچند کہ ناگورا بھی اور بیلوں سے بہ مرتبہ بہتر ہے لیکن اس کو نہیں لگتا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۳۱).

طرز سخن کا اپنے ظفر بادشاہ ہے
اسکے سخن سے یاں نہ کسی کا سخن لگا

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۲۳). ۵. **کسی چیز کی دھن یا دھیان ہونا ، محبت میں مبتلا ہونا.**

لگی ہے جن کو لو بزمِ جہاں میں شمع رویوں کی
ہو جلتے مثلِ پروانہ وہ ساتھ اس لو کے لگتے ہیں

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۸۱). ۶. **فکر ہونا ، دھیان ہونا ،**

تم میرے قدیمی ہو، درد خواہ ہو جو تم کو لگے گی وہ کسی کو نہیں لگے گی. (۱۸۰۲، قصہ مہر افروز و دلبر، ۱۱).

میری تجھے ایسی کیا لگی تھی

تلووں سے ترے حنا لگی تھی

(۱۸۳۸، گلزار نسیم، ۱۴). مشکل سے مشکل اور غیر معمولی لمحوں میں بھی ایسے لوگ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں جنہیں صرف یہ لگی ہوتی ہے کہ دیکھیں کیا ہوا. (۱۹۷۰، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ)، ۱ : ۴۱). **۷. کسی چیز کی تیزی سے جلن ہونا.** جا کسو تو لگتا بہت ہے کبھو میں رات کو آ کر سفیدہ پھردوں. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۹۱). **۸. مُندنا، بند ہونا (آنکھ کے لیے مخصوص).**

فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی

کیسی بُری گھڑی تھی جو آنکھ اُس سے جدا لگی

(۱۸۳۳، دیوان رند، ۲ : ۴۹۳). دونوں چُپ چاپ بادلوں کی دھوپ چھاؤں میں ڈولتے رہے پھر ان کی آنکھ لگ گئی. (۱۹۷۸، جانگلوس، ۷۲). **۹. چوروں، لٹیروں کا اکثر آنا اور چوری میں مشاق ہونا** (نوراللغات). **۱۰. گھات میں بیٹھنا، تاک میں رہنا.** وہ کہتا ہے کہ صاحب ایک پیر غیبی اس گاؤں میں لگتا ہے سو ندی سے تو نہ جاؤں گا. (۱۸۰۲، قصہ مہر افروز و دلبر، ۷۹). تیرا جانا ٹھیک نہیں پولیسیے تاک میں لگے ہیں. (۱۹۷۸، جانگلوس، ۳۵۷). **۱۱. گزر ہونا، آمد و رفت ہونا.** آدھی رات کے بعد یہاں شیر لگتا ہے ایسا نہ ہو کہ تم کو پھاڑ ڈالے. (۱۸۸۳، تذکرۂ غوثیہ، ۱۰۷). یہاں رات کو شیر لگتا ہے. (۱۹۴۰، آغا شاعر، خمارستان، ۳۴). راستے کے گھنے جنگل کی سیاہی کو بھی اس نے نہیں محسوس کیا کبھی اِدھر باگھ بھی لگا کرتا تھا. (۱۹۶۶، سودائی، ۱۳۹). **۱۲. جل جانا، داغ لگ جانا.** اگر اتفاق سے ہنڈیا لگ جائے تو اسے فوراً چولھے پر سے اتار لینا چاہیے. (۱۹۰۶، نعمت خانہ، ۲). جب سالن کے لگنے کی بو آنے لگی تو پھر مجھے اس میں باقی ڈالنا یاد آیا. (۱۹۸۸، نشیب، ۳۴۵). **۱۳. اُگنا، پیدا ہونا، پھلنا.** قریب وس کے کئی پہاڑ اون پر سبزی لگی. (۱۸۴۷، عجائبات فرنگ، ۱۵۸). اس میں چھوٹے کوکن بیر لگے تھے. (۱۹۷۸، جانگلوس، ۴۱۱). **۱۴. وابستہ ہونا (کسی ادارے وغیرہ سے).** ہر تھانے کے ساتھ کچھ گوئندے لگے ہوئے تھے. (۱۹۳۴، بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری، ۲۶۱). **۱۵. موزوں ہونا، زیب دینا، پھبنا، ڈھیلا ہونا، کاڑا ہونا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۱۶. کھپنا، استعمال ہونا.** گھی اور ٹکلو، اس میں گھی بہت لگتا ہے. (۱۹۰۸، صبح زندگی، ۱۳۸). **۱۷. ہٹنا، پچکنا، سمٹنا، سکڑنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). **۱۸. گائے یا بکری وغیرہ کا دودھ دوہنے دینا.** میرے گھر تو ایک ہی بھینس لگتی ہے. (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱ : ۱۱). **۱۹. دھن ہونا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). **۲۰.(اُ) آغاز ہونا، آ جانا، شروع ہونا (موسم وغیرہ کا).**

میں نہ کہتا تھا کہ رونا چھوڑ کر مت جا مجھے

سوز جاتا ہے کہاں برسات کا موسم لگا

(۱۷۹۸، میر سوز، د، ۵۹).

ہائے اب تک نہ گھر سے آیا یار

چیت آخر ہوا لگا بیساکھ

(۱۸۵۸، کلیات تراب، ۱۷۷). **(اُا) شروع ہونا (رونے وغیرہ کے ساتھ).** دردناک فلم ہوتی تو کئی لوگ رونے لگ جاتے. (۱۹۸۸، نشیب، ۳۳۷). **۲۱. چوٹ آنا، زخم آنا** (نوراللغات ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات). **۲۲. ہضم ہونا، تن کو لگنا، موافق آنا** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۲۳. معلوم ہونا (پتے یا خبر کے ساتھ).** اب بھالو جی کو بھی خبر لگ گئی ہے. (۱۹۰۱، زلفی، ۳۵). یہ ابھی تک پتہ نہیں لگا کہ اردو نے اپنی اصلی صورت کب سے اختیار کی. (۱۹۰۳، چراغ دہلی، ۱۳۰). **۲۴. وارد ہونا، لاگو ہونا (کسی معنی کا) اطلاق ہونا.**

ہوا جو کوئی محو ذات قدم

نہیں اوسپہ لگتا وجود و عدم

(۱۸۵۸، کلیات تراب، ۱۲۵). **۲۵. رشتہ ہونا، باہم قرابت داری ہونا.** دلبر کی ماں ہے، سو اسکی بہن لگتی ہے اور دلبر اسکی بھانجی ہے. (۱۸۰۲، قصہ مہر افروز و دلبر، ۱۰۷).

جس کو باندھا عبید زا کانی

لگتی تھی اُسکی وہ سگی نانی

(۱۸۱۰، میر، ک، ۱۰۴۷). جتنے خان کے بھی دُور پرے کے رشتے میں لگتے ہیں. (۱۸۹۶، شاہد رعنا، ۶۵). **۲۶. ڈاک میں پڑنا** (فرہنگ آصفیہ). **۲۷. چھوت کی صورت میں بیماری کا عارض ہونا.** چیچک ایک متعدی بیماری ہے ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے. (۱۹۲۵، لطائف عجیبہ، ۳ : ۵). **۲۸. درس گاہ یا دفتر وغیرہ میں کام شروع ہونا، کھلنا.** چنانچہ دوسری نشست کے لیے جب کالج لگا تو پرنسپل صاحب کے یہاں میری طلبی ہوئی. (۱۹۳۳، سوانح عمری و سفر نامۂ حیدر، ۵۱). **۲۹. (انبار وغیرہ کی صورت میں) جمع ہونا.** صحن میں کوڑے کی ڈھیریاں لگی ہوئی تھیں. (۱۹۲۲، گوشۂ عافیت، ۱ : ۲۳۶). کتنے ہی الم غلم کے انبار چھت تک لگے تھے. (۱۹۸۸، نشیب، ۵۷). **۳۰. درست ہونا** (فرہنگ آصفیہ). **۳۱. پھوٹنا (شگوفے وغیرہ کا) پیدا ہونا، نکلنا، پھولنا (غنچہ وغیرہ کا).** اگر کوئی غنچۂ رنگین آب و ہوا کے فیض سے کسی شاخ میں لگے اور اس کے پاس بلبل نہ بیٹھے تو اس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہے. (۱۸۰۳، گل بکاؤلی، ۵۸).

کہیں شاخِ ہستی کو لگتے تھے پتّے

کہیں زندگی کی کلی پھوٹتی تھی

(۱۹۰۳، بانگ درا، ۴۸). فصل گل ابھی باقی تھی، سرخ گلاب کچھ کچھ کھلنے لگے تھے. (۱۹۹۰، چاندنی بیگم، ۳۳۹). **۳۲. (جادو یا ٹونے کا) اثر ہونا، عمل ہونا.** ان کے عملات کے اندر کبھی کے ٹوٹکے ہونے لگے. (۱۹۸۶، جوالا مکھ، ۲۲۷). **۳۳.(اُ) رچ جانا، رچنا (مہندی وغیرہ کا).**

مشاطہ باندھ کس کے حنا بند اس قدر

بولیں نگڑ کے واہ یہ اچھی حنا لگی

(۱۹۳۸، اقبال، باقیات اقبال، ۵۸۶). **(اُا) جُڑا جانا، لتھڑا جانا، مدغم ہو جانا، مِلا جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۳۴. استعمال میں آنا ، برتا جانا ، کھپنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳۵. کسی جگہ کے پانی کا نقصان پہنچانا ، دیکھو پانی لگنا ، ضرر رساں ہونا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳۶. بہلنا (دل کے ساتھ).

نہ لگا لے گئے جہاں دل کو
آہ پہنچائیے کہاں دل کو

(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۲۶۶). ۳۷. تیزی یا تندی دکھانا ، دل پر اثر ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳۸.(أ) مباشرت کرنا ، صحبت کرنا ، ہم بستری کرنا ، جماع کرنا. نہ لگو ان سے جب اعتکاف میں بیٹھے ہو. (۱۷۹۰ء ، ترجمۂ قرآن مجید ، شاہ عبدالقادر ۴۷). (أأ) حرام کاری کرنا ، بدکاری کرنا ، زنا کرنا. اگر کوئی مرد شوہر والی عورت سے لگا ہوا پایا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں. (۱۸۲۲ء ، موسیٰ کی توریت مقدس ، ۷۷۳). ۳۹. ناجائز تعلق ہونا ، آشنائی ہونا.

کرتی ہے زیر برقع فانوس تاک جھانک
پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی

(۱۸۵۴ء ، ذوق ، د ، ۱۸۹). ۴۰. کارگر ہونا ، اثر کرنا ، مفید ہونا ، موافق پڑنا.

بس اے طبیبو ہاتھ تم اب سوز سے اٹھاؤ
اتنے دنوں میں کونسی اس کو دوا لگی

(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۳۳۴).

مجھکو لگی دوا نہ دوا نے اثر کیا
اک عمر میں نے درد جگر کا کیا علاج

(۱۸۷۸ء ، آغا حسین اکبرآبادی ، د ، ۴۳).

تمہاری تو برائی بھی بھلائی ہو کے لگتی ہے
مثل مشہور ہے اچھوں کی ہوتی ہے سبھی اچھی

(۱۹۱۱ء ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۶).

تیرے مریض کو تپ فرقت ہے کیا لگی
اس کو دعا لگی نہ کسی کی دوا لگی

(۱۹۳۸ء ، اقبال ، باقیات اقبال ، ۵۰۱). ۴۱. لپک لگانے ہونا ، کسی چیز کے بالکل متصل ہونا.

بزم میں تو دیکھ مجھکو تنگ کیوں ہونے لگا
میں ترا لیتا ہوں کیا بیٹھا ہوں اک کونے لگا

(۱۷۸۶ء ، میر حسن ، د ، ۱۱).

بس بیٹھ گئے خاک پہ بہنے لگے آنسو
جلاتی تھی پردے سے لگی زینب خوش خو

(۱۸۷۴ء ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۱۱۳). دروازے سے لگی ، آیا اناں ، کھڑی تھیں. (۱۹۳۷ء ، فرحت ، مضامین ، ۳ : ۳۹). ۴۲. دھرا ہونا ، رکھا ہونا.

ہے خانے عجب لطف سے آباد ہیں اکبر
شیشے کہیں طاقوں میں کہیں جام لگے ہیں

(۱۸۹۶ء ، تجلیات عشق ، ۱۸۳). ۴۳.(أ) حاجت ہونا (پیشاب یا پاخانے کی). پہلے سے کہیں بدی تو ہو ہی چکی تھی مستان شاہ کو پیشاب بھی لگ آیا. (۱۹۰۰ء ، خورشید بہو ، ۹۳). (أأ) خواہش ہونا (غذا کی) جیسے بھوک لگ رہی ہے (ماخوذ جامع اللغات). ۴۴. پھنسنا ، شکار کیا جانا (مچھلی وغیرہ کا).

نہ جاؤں گا جب تک مچھلی میرے کانٹے میں نہ لگے گی. (۱۹۲۳ء ، تذکرۃ الاولیا ، ۳۷۷). ۴۵. کسی چیز یا شخص کے گرد منڈلانا. ایک کچھ پوچھ رہا ہے ، دوسرا برابر لگا ہے کہ یہ کب ہٹے اور میرا وار آئے. (۱۸۶۷ء ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۱ : ۴۸). ۴۶. توجہ کسی طرف مرکوز ہونا. ایک حبشی نہایت قوی ہیکل اور خنگا کہ آواز پر لگا ہوا تھا ... اسکی طرف دوڑا. (۱۸۴۲ء ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۱ : ۷). مگر اس کی آنکھیں گیان شنکر کی طرف لگی ہوئی تھیں. (۱۹۲۲ء ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۳۹). ۴۷. ٹکرانا ، ٹکر کھانا (فرہنگ آصفیہ) ۴۸. آویزاں ہونا ، ٹنگنا.

للہ یہ بھی رشک ہے اپنے نصیب کا
تصویر اس صنم کی ہے گھر گھر لگی ہوئی

(۱۸۷۳ء ، کلیات نظام ، ۳۱۰). میں نے سامنے دیوار پر لگی اس کی بھابھی کی تصویر کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا. (۱۹۸۵ء ، کچھ دیر پہلے نیند سے ، ۱۲۱). ۴۹. بچھنا ، چسپاں ہونا. اندر ایک زینہ سے گئے جس پر نہایت قیمتی قالین لگے تھے. (۱۹۱۲ء ، روزنامچۂ سیاحت ، ۲ : ۱۷۱). ۵۰. ترتیب سے رکھا جانا ، سجایا جانا ، چُنا جانا (دستر خوان وغیرہ). جب دسترخوان لگا اور اس پر بائیس قسم کے انواع و اقسام کے کھانے مثلاً انجیر کی کھیر اور سربند وغیرہ چنے گئے تو میں نے خوب سیر ہو کر کھایا. (۱۹۳۲ء ، روح ظرافت ، ۷۹). ۵۱. عائد کرنا ، دَنَہ دھرنا ، مقرر کرنا.

سنتے کو بھیڑ ہے سر محشر لگی ہوئی
تہمت تمہارے عشق کی ہم پر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ء ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). ۵۲. چمٹنا.

پڑھوں لاحول نہ کیوں ہے تجھے شیطان لگا
لاگو ایسے کے کوئی اے موئے شیطان ہو نوج

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۹۱). بھوت بن کر لگوں گا میری بیدی ہے تو سبھی جس دن مروں گا ایک کے سو جگت پالنے ہونگے. (۱۹۳۶ء ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۲ : ۲۸۵). ۵۳. صرف ہونا ، خرچ ہونا. نیاز نے کہا ہاں اتنے ضرور لگ جائیں گے. (۱۹۳۷ء ، دنیائے تبسم ، ۹۱). ۵۴. ملازمت پر مامور ہونا. یعنی ہمارے یہاں تو دھوبی لگا ہے. (۱۹۷۳ء ، رنگ روتے ہیں ، ۹۱). ۵۵. کارگر ہونا ، فائدہ پہنچانا.

بس اے طبیو ہاتھ تم اب سوز سے اٹھاؤ
اتنے دنوں میں کونسی اسکو دوا لگی

(۱۷۹۸ء ، میر سوز ، د ، ۳۳۴). بیٹا نظیر تم نے ایسی ایسی عمدہ دوائیں دیں مگر کوئی لگی نہیں ، بس اب امید زندگی نہیں. (۱۹۰۰ء ، قتل نظیر ، ۳). ۵۶. چُھونا ، ٹکرانا. ہوا کی یہ خاصیت ہے کہ گرم زمین پر لگنے سے گرم اور سرد زمین پر چھونے سے سرد ہو جاتی ہے. (۱۸۷۵ء ، جغرافیۂ طبیعی ، ۱ : ۲۷). ۵۷. پڑنا.

کیا تھا گل بدنوں سے مقابلہ شاید
طمانچے خوب سے نسرین و یاسمن کو لگے

(۱۸۳۳ء ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵). یخ بستہ ہوا کے تھپیڑے ہمارے چہروں پر آ کر لگے. (۱۹۸۸ء ، نشیب ، ۵۶). ۵۸. پیوست ہونا ، جڑا ہونا ، گھسنا ، چُبھنا. مادہ گیدڑ خوش تھی کہ کمان میرے پیٹ میں لگی. (۱۹۶۲ء ، حکایات پنجاب (ترجمہ) ، ۱ : ۲۰).

۵۹. گزرنا (وقت ، عرصہ ، زمانہ).

وہ زلف رخ پہ ہے دیر تک تو ہو اندھیر

جہاں سیاہ ہو عرصہ اگر کہیں کو لگے

(۱۸۳۳ ، دیوان رند ، ۲ : ۲۹۵). وہیں جُھٹی ہوئی منزل تک پھر سے پہنچنے کے لیے ہمیں پوری ایک صدی لگی۔ (۱۹۳۵ ، چند ہم عصر ، ۲۸۵). مگر خیال کو برابر ہونے میں کئی سکینڈ لگ گئے۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۳۳۷). **۶۰. ٹکنا ، سلنا ، ٹانکا جانا** رضائی کو اودی گوٹ لگے گی یا سرمئی. (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس (دیباچہ دوم) ، ۹). **۶۱. سراغ لگانا ، تلاش کرنا ؛ مصروف ہونا**

آباد کر کے شہر خموشاں ہر ایک سو

کس کھوج میں ہے تیغ ستمگر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). **۶۲. داؤ پر رکھا جانا ، بازی پر اڑا جانا ، مقرر ہونا.**

آخر کو آج اپنے لہو پر ہوئی تمام

بازی میانِ قاتل و خنجر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). دونوں فریقوں کی عزت داؤ پر لگی ہوئی تھی. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۳۹). **۶۳. ثبت ہونا ، نقش ہونا.**

لاؤ تو قتل نامہ مرا میں بھی دیکھ لوں

کس کس کی مُہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

(۱۹۷۹ ، نسخہ ہائے وفا ، ۶۳۳). **۶۴. پیوند لگنا ، جڑنا ، مرصع ہونا.**

ہم اب سے لیں گے بوسۂ گل تیرے سامنے

کیا ایسا لعل ہے ترے لب میں لگا ہوا

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۲۵).

بیٹھ تُو چھپ کے بہت پھول ہیں گلزاروں میں

ایسے کیا لعل لگے ہیں ترے رخساروں میں

(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۹۳). باقی ماندہ گلابوں میں مختلف قلمیں لگ گئیں. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۳۹). **۶۵. آغاز ہونا ، شروع ہونا.** نسیمہ کا چھوٹا بھائی دو بھر کر تیسرے میں لگا تو ختنہ کی شادی ٹھہری. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۹۵). نگوڑے کی کچھ بساط بھی ہو رمضان ہی کے چاند سے تو ساتویں میں لگا ہے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۲۶). **۶۶. بات ٹھہرنا ، نسبت ٹھہرنا** (فرہنگ آصفیہ). **۶۷. میل کھانا ، فِٹ بیٹھنا ، جُڑ جانا ، نصب ہونا.** اس توانائی اور ان حرکات کے ذخیرہ میں ایک قفل پڑا ہے جس میں یہ کنجی لگی ہے. (۱۹۳۲ ، اساس نفسیات ، ۱۲۵). نیل گاڑیاں جو ڈنلپ کہلا رہی تھیں کہ ان میں ڈنلپ ٹائر لگ گئے تھے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۳۸). **۶۸. مقابل ہونا ، برابر ہونا ، جلنا ، سلگنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۶۹. مقرّر ہونا ، قرار پانا ، ٹھہرنا.** وزن کی بھی کانٹھ لگ چکی ہے اور قیمت کبھی کی وصول ہو کر ... پیٹ میں کھیل چکی ہے. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۱۱). **۷۰. بطور فعل امدادی جیسے : لعل لگنا ، قلم لگنا وغیرہ وغیرہ** (فرہنگ آصفیہ). [س : लग्न].

ـــــ لگانا ف م ؛ محاورہ.

جماع کرنا ، مجامعت کرنا.

کرو غور فطرت کے قانون پر

جو رکھتے ہو لگنے لگانے کا شوق

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۲۳).

لِگْنائیٹ (کس ل ، سک گ ، ی مع) امذ.

بھورے رنگ کا کوئلہ جس میں لکڑی کی ساخت موجود ہو. کوئلہ بہت قسم کا ہوتا ہے ... بادامی کوئلہ (لگنائیٹ) جس میں لکڑی کی ساخت ابھی تک ... ہے. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۲۰۳). مغربی پاکستان میں کوئلے کے ذخائر مختلف اقسام مثلاً لگنائیٹ (Lignite) ... لیم انتھراسائیٹ وغیرہ پر مشتمل ہیں. (۱۹۷۳ ، فولاد سازی ، ۱۸۰). [انگ : Lignite].

لَگَنْت (فت ل ، گ ، غنہ) امذ.

۱. جماع ، مجامعت.

لگنت میں کبھی اس کو نہ لینا اے عریاں

جو کسی ہو نہیں سی یا حمل ہو کہ ہو بیمار

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۷۰). ۲. رک : لگت. لفظ لگ کے مشتقات کی یہ فہرست درج ہے لگنا (اس کے ایک سو سے زیادہ معنی ہیں) لگانا ، لگاؤ ، لگاوٹ ... لگنت. (۱۹۳۶ ، نکتۂ راز ، ۳۹۹). [لگت (لگنا (رک) سے حاصل مصدر) کا املائی مُلا].

ـــــ بِدْیا (ـــــ کس ب ، شد د بکس) امث.

وہ علم یا اس کی کتاب جس میں جماع کرنے کے طریقے بتائے گئے ہوں (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لگنت + بدیا (رک)].

لِگْنِن (کس ل ، سک گ ، کس ن) صف.

(نباتیات) ایک قسم کا پیچیدہ مادہ یا آمیزہ جو درختوں کی کٹی پھٹی چھال کی درزوں میں جمع ہو جاتا ہے. یہ لگنن (Lignin) کی تشخیص ہے جو ایک مادہ ہے جس کے سبب سے خلوی دیوار دبیز ہو جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، عملی نباتیات ، ۲۲). ترابے میں کچھ ایسے مرکبات ، مثلاً : لگنن ، کائٹن اور بعض بیمی سلیولوز بھی ملتے ہیں. (۱۹۶۷ ، ترابی خورد حیاتیات ، ...). [انگ : Lignin].

لَگْنی (۱) (فت ل ، سک گ) امث.

۱. کگنی ، منگنی ، نسبت کا سلسلہ ، شادی کی بات ٹھہرانا. اگر فقط لگنی ہوئی ہو اس کا منگیتر مر جائے تو اس کو رنڈ سالہ پہنا کر سسرال میں بھیج دیتے ہیں. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۵۹). **۲. (موسیقی) ایک راگنی کا نام.**

کسی کو کُن کلی کی کن خوش آئی

کوئی لگنی سے جان اپنی لگائی

(۱۷۹۷ ، عشق نامہ ، نگار ، ۱۷۵). **۳. وبائی بیماری ، وہ بیماری جو ایک شخص سے دوسرے کو لگے ، چھوت کی بیماری ، متعدی مرض.** ابھی کیا ہے سُنے جائیے ، ہیضہ اور طاعون اور چیچک ... لگنی بیماریاں ہوتی ہیں. (۱۹۴۳ ، مضامین عبدالماجد ، ۸۳). [لگن (لگنا (رک) سے) + ی ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَگْنی (۲) (فت ل ، سک گ) امث.

۱. چھوٹا لگن ، آلا ، گوندھنے کا چھوٹا برتن جو دھات کا بنا ہو

تانبے کے برتن عوری ... لگنی ... وغیرہ ... رکھے گئے . (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۱۰۸). ایک لگنی میں بُتنا کُھلا ہوا. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۱۲۸). ۲. **بان رکھنے کی تھالی.** کبھی چھالیہ کی تھیلی لاتی تھی کبھی بانوں کی لگنی. (۱۹۱۹ ، شہید مغرب ، ۳۷). [لگن (رک) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَگْنیش (فت ل ، سک گ ، ی مج) امذ.
سورج کے بُرج حمل یا میکھ راس میں داخل ہونے کے وقت کا مالک ، لگن کا مالک. لگنیش مالک لگن اور اسٹمیش آٹھویں گھر کے مالک کو کہتے ہیں. (۱۹۰۲ ، سیرالافلاک ، ۲ : ۱۳۰). [لگن + یش ، لاحقۂ نسبت].

لِگْنِین (کسر ل ، سک گ ، ی مع) امذ.
رک : **لگنن.** بافتوں میں لگنین کی مقدار بڑھنے سے دوسرے اجزائے غذائی کی ہضم پذیری میں بھی فرق پڑ سکتا ہے . (۱۹۶۹ ، تغذیہ و غذایات حیوانات ، ۱۵۶). [لگن + ین ، لاحقۂ نسبت].

لَگُو (فت ل ، و مع) م ف ؛ حرف جار.
قریب ، نزدیک ، پاس ، تک.

که شیطاں کاں یوں سکت پا سکے
جو تیرے مریداں لگو آ سکے

(م۱۸۳ ، قصہ بے نظیر ، ۱۳). [لگ (رک) + و ، لاحقۂ صفت].

لَگُّو (فت ل ، شد گ ، و مع) صف.
۱. **(بازاری) یار ، دوست ، آشنا ، پیچھے پڑ جانے والا.**

آنکھیں مری لگو ہیں بے جا نہیں لگی ہیں
دیکھا ہے جن نے اسکو اس نے بھی سراپا

(۱۸۱۰ ، میر ، کـ ، ۸۴۸). ۲. **دل کو لگنے والا ، دل آویز.** پشکیں نہایت لگو تھیں ، جی اگر کیسا ہی اداس ہو تو وہاں لگ جائے. (۱۸۰۵ ، آرائش عقل ، افسوس ، ۷۸). [لگ (لگنا سے) + و ، لاحقۂ صفت].

لگْوا (فت ل ، سک گ) امذ.
یار ، آشنا ، مطلبی ، خود غرض. لگنا (اس کے اس سے سے زیادہ معنی ہیں) لگانا ، لگاؤ ... لگ ، لگوا ، لگوائی. (۱۹۳۶ ، نکتۂ راز ، ۳۹۹). [لگو (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر].

لگْوار (فت ل ، سک گ) صف.
یار ، آشنا ، دھگڑا ، چاہنے والا ؛ (مجازاً) وہ شخص جس نے کسی سے فائدہ حاصل کیا ہو اور آیندہ فائدے کی امید میں ساتھ ساتھ لگا پھرے.

تو چیکے سے پس اس سے کہنے لگا یہ کوئی
پیچھے لگا یہ اچھا لگوار گھر سے نکلا

(۱۸۰۹ ، جرأت ، کـ ، ۱ : ۸۷). میں نے تو اس کے کپڑے اور ہتھیار سرکار میں سپرد کر دیے تھے اپنے لگوار کو وہ بھی لادئے. (۱۸۷۷ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۳۳). [لگ (لگنا (رک) سے ماخوذ) + وار ، لاحقۂ صفت].

لَگْوان (فت ل ، سک گ) م ف.
چھُوتا ہوا ، مَس کرتا ہوا ، لگا ہوا. گھوڑے پر مخملی زین پوش جو زمین پر لگوان جاتا تھا. (۱۸۹۱ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ۵۱۳). حتی کہ وہ محل کے ایک ایسے صحن میں پہنچا جہاں دیوار سے لگوان چاروں طرف پتھر کے بیچ سے بنے ہوئے تھے. (۱۹۰۸ ، خالد ، ۱۳). [لگ (لگنا (رک) سے) + وان ، لاحقۂ صفت].

لَگْوانا (فت ل ، سک گ) ف م.
۱. رک : **لگانا جس کا یہ متعدی المتعدی ہے** (ماخوذ : نوراللغات). ۲. **جماع کرانا.** وہ ایک شخص مسمی یوسف بن فیروز سے جو کہ اوس کے باپ کا ایک مصاحب تھا لگواتی ہے. (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۲۳۰). ۳. **نر کو مادہ پر چھوڑنا** (نوراللغات). [لگانا (رک) کا تعدیہ].

لگُور (فت ل ، و مع) صف.
۱. **پیچھے پڑ جانے والا جانور یا انسان ؛ لاگو ، جیسے انسان کے خون کی چاٹ لگ گئی ہو ، انسان کے خون کی چاٹ پر لگا ہوا شیر وغیرہ.** رات کو وہ لگور چاشتہ خور جو آیا اوس بیچارے کو دم سے کھینچ لیا چبا گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۸۸).

کیا نفس میں زور ہے ابھی تک باقی
کیا کوئی لگور ہے ابھی تک باقی

(۱۹۳۳ ، ترانہ ، یگانہ ، ۱۸۳). ۲. **دوست ، عاشقی کا عادی ، عشق کا رسیا ، عشق کے پیچھے پڑ جانے والا.** وہ بہادر جس طرح محبت کے لگور کی طبیعت صاحب جمال کی صورت دیکھ کر آتی ہے ... جس جا شوق محبوس پڑا تھا یلغار آیا. (۱۸۵۷ ، گلزار سرور ، ۱۶). [لگ (لگنا (رک) سے) + ور ، لاحقہ فاعلی].

لَگُوں (فت ل ، و مع) حرفِ جر ؛ م ف.
تک ، تلک ، نزدیک ، پاس.

پوچھی چار او کون ہیں بول توں
نکہا کچھ او جیتے قیامت لگوں

(۱۷۳۶ ، قصۂ فغفور چین ، ۳۳). [لگو (رک) + ں (زائد)].

لَگی (فت ل) امث.
۱. **عشق ، چاہت ، آرزو ، تمنا ، خواہش ، اچھا ، لگن ، دلچسپی ، لگاؤ.** دیکھنے لگی اس کو کہتے ہیں الله والے اس دھن میں رہتے ہیں. (۱۸۶۶ ، جادۂ تسخیر ، ۸۳). روپیہ بھی تھا پیسہ بھی مگر اس لگی کا کیا علاج کہ زبان پر رٹ تھی تو احسان کی. (۱۹۰۹ ، شیر زندگی ، ۲ : ۷۵).

دل پھول ملنے کے رولے دل بھید لگی کے کھولے

(۱۹۶۵ ، چاندنی کی پتیاں ، ۶۳). ۲. **بھوک ، گرسنگی ، پیاس وغیرہ** (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. **لاگ لپٹ ، طرف داری ، جانب داری.**

پوشیدہ کوئی بدمزگی میں نہیں رکھتی
گردن کا جو نام آئے لگی میں نہیں رکھتی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۷ : ۱۶۸). ۴. **تپش ، سوز ، آگ.**

ہوا رشکِ عدو بھی عاشقی میں
لگا دی اور قسمت نے لگی میں
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۱۳۱).

ہوا کی پنکھیا جھل جھل کے بجلی
میرے دل کی لگی بھڑکا رہی ہے
(۱۹۳۱ ، صبحِ زندگی ، ۵۱). **۵. بنی ہوئی ، بنی ، برقرار** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). اف : ہونا. [لگی (لگنا (رک) سے ماضی مونث)].

---بُجھانا محاورہ.
۱. بھڑکی ہوئی آگ فرو کرنا ، شوق یا عشق کی آگ کو دبانا ؛ آرزو یا خواہش پوری کرنا.

آتشِ غم نے دل کو پھونک دیا
اس لگی کو بجھایئے مولا
(۱۸۶۶ ، گلدستۂ امانت ، ۲۰).

اے مہر کیا بجھائیں گے دل کی لگی کو وہ
آنکھوں میں جن کی سوزِ جگر کا دھواں لگے
(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۱۳۸). **۲. پیٹ کی آگ کو ٹھنڈا کرنا ، بھوک مٹانا ؛ غصہ ٹھنڈا کرنا ، فتنہ و فساد کو مٹانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

بُجھنا محاورہ.
رک : **لگی بجھانا جس کا یہ لازم ہے.**

سوزِ فراقِ یار کہوں کس کفیل سے
میری لگی کبھی نہ بجھے گی غلیل سے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۷).

کر ہی کیا سکتا تھا آنکھوں کا ذرا سا پانی
جب لگی بجھ نہ سکی کھول کے اُبلا پانی
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۹۱).

---بُری ہوتی ہے کہاوت.
عشق بُری بلا ہے ، جوشِ محبت میں کچھ دکھائی نہیں دیتا ، محبت میں اچھا بُرا کچھ نہیں سُوجھتا.

چلی لگ جانے کا کچھ پایا مزا تو نے مزہ
ہم نہ کہتے تھے بُری ہوتی ہے دیوانے لگی
(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۳۶).

---بَندھی (---فت ب ، مغ) صف مث.
۱. سیدھی سادی ، دو ٹوک ، صاف صاف ، مقررہ اصول و ضوابط کی پابند. شرفا میں خصوصاً ایک لگی بندھی طرزِ معاشرت اور تہذیب تھی. (۱۹۲۹ ، بہارِ عیش ، ۳۹). **۲. لگی ہوئی ، مقرر کی ہوئی.** لگی بندھی تنخواہ اور اس کے علاوہ کچھ زمین قریب کے گاؤں میں تھی جس سے ہاتھ میں پیسہ تو نہیں آتا ... اناج گھر آ جاتا تھا. (۱۹۹۲ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۲۸). [لگی + بندھی (بندھنا (رک) سے)].

---تو روزی ، نہیں تو روزہ کہاوت.
انتہائی افلاس ظاہر کرنے کے لیے مستعمل.

خدا ہی دے رحم جس کے دل میں کرے وہ پورا سوال میرا
لگی تو روزی نہیں تو روزہ یہ مفلسی میں ہے حال میرا
(۱۹۲۵ ، شوق قدوائی ، د ، ۵۳).

---رکھنا ف م ؛ محاورہ.
سروکار باقی رکھنا ، کسی بات کی گنجائش رکھنا.

توڑی نہیں ہے صاف رکھی ہے ابھی لگی
آتا ہے اس طرف بھی نکل گہ گہ وہ
(۱۷۸۶ ، میر حسن ، د ، ۸۳).

اگر ملو تو ملو ورنہ کیوں لگی رکھو
جواب صاف دو اتنا ہی تو سوال بھی ہے
(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۳).

---روزی (---و مج) امث.
ملازمت ، مشاہرہ پر کام ، نوکری. بھلا کوئی لگی روزی بھی چھوڑتا ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۶). [لگی + روزی].

---کو بُجھانا محاورہ.
۱. عشق کی آگ کو دبانا ، خواہشِ دل کو بر لانا ، آرزو پوری کرنا.

آنچ کل آئے نہ دے ساقیِ کوثر تجھ پر
آج اگر میری لگی کو تو بجھا دے ساقی
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۳). انھوں نے لگی کو بجھایا. (۱۹۰۰ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۲۴۰). **۲. آتشِ معدہ کو سرد کرنا ، پیٹ بھرنا ، بھوک مٹانا.**

کوئی بندہ خدا کا ایسا آئے
مجھ بےکس کی اب لگی کو بجھائے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۴۶). **۳. غصہ فرو کرنا ، آتشِ غضب کو مٹانا ، فتنہ و فساد کو مٹانا** (فرہنگ آصفیہ).

---کہنا ف م ؛ محاورہ.
طرف داری کی بات کہنا ، خوشامدانہ بات کہنا ، موافق کہنا ، پاس داری کی کہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---لپٹی (---کس ل ، سک پ) صف.
طرف داری کی ، جانبداری یا پاسداری کی ، خوشامد کی ، کسی کے دل کی سی بات. دیکھو جتنی بات ہو گی اتنی کہیں گے ، لگی لپٹی سے یہاں نفرت ہے. (۱۸۸۷ ، جامِ سرشار ، ۵۱). اس ..کا لکھنے والا لگی لپٹی نہیں جانتا. (۱۹۵۶ ، ظفر علی خاں ، ایڈیٹر کا حشر ، ۵). بھئی شیوراج سنگھ یہ گل قندی لعل تو لپیٹ کر بات کرتے ہیں اور مجھے لگی لپٹی آتی نہیں. (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۲۵۷).

---لپٹی رکھنا محاورہ.
۱. جانب داری یا رعایت برتنا ، طرف داری کرنا.

ہے سچائی ہمیشہ میرا مسلک
لگی لپٹی نہیں رکھتی کسی کی
(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۸۹). وہ تو کسی کی لگی لپٹی ہی نہیں رکھتی. (۱۹۲۸ ، میر باقر علی ، کانا باتی ، ۱۰). ابنِ سما کے ، اللہ کے وہ نیک بندے تھے جو ذرا لگی لپٹی نہ رکھتے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۸۸).

۲. صاف نہ کہنا ، شک اور شبہے میں رکھنا ، گول مول بات کہنا.

کچھ بھی اس میں نہ رکھ لگی لپٹی
ہو کے تو ناصبور سب کہہ دے

(۱۸۵۶ ، دیوان ظفر ، ۴ : ۱۹۷).

وہ ہو گا اور ہی کوئی جو رکھتا ہو لگی لپٹی
میں اپنی صاف گوئی پر پشیماں ہو نہیں سکتا

(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۲۲۱). وہ صاف گو ہیں اور صاف گوئی پسند کرتے ہیں ، نہ لگی لپٹی رکھنے کے عادی ہیں نہ سننے کے (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، دسمبر ، ۲۴۴).

ـــ لپٹی کہنا ف مر ؛ محاورہ.
جانب دارانہ بات کہنا ، صاف بات نہ کہنا ، انصاف کی نہ کہنا. ہمارا ہی لہو ہے جو لگی لپٹی بات کہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲). حسرت کاسگنجوی ایک سادہ مزاج اور ہمدرد ناقد کی حیثیت میں ہمارے سامنے آتے ہیں ، وہ لگی لپٹی نہیں کہتے. (۱۹۸۹ ، قومی زبان ، کراچی ، مئی ، ۵۲).

ـــ لگائی (ـــ فت ل) صف مث.
لگی ہوئی ، طے شدہ ، مقرر. اگرچہ ان کی لگی لگائی نوکری کو چھوڑنا بڑی دلیری کی بات ہے. (۱۸۹۶ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۳۲۷). لگی لگائی روزی اور اودھ اخبار کی ملازمت چھوڑی. (۱۹۳۴ ، غالب شکن ، ۸). میں اپنی لگی لگائی ملازمت چھوڑ کر تھوڑی سی پونجی لے کر ہوائی جہاز میں نیلگوں فضا کو چیرتا ہوا لندن کے ہوائی اڈے پر جا اترا. (۱۹۹۴ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۴۷). [لگی + لگائی (لگانا (رک) سے)].

ـــ میں اور لگانا محاورہ.
پریشانی اور مصیبت میں کچھ اور اضافہ کرنا.

ہوا رشک عدو بھی عاشقی میں
لگا دی اور قسمت نے لگی میں

(۱۹۰۵ ، داغ ، محاوراتِ داغ ، ۳۲۵).

ـــ میں لگانا محاورہ.
رک : لگی میں اور لگانا.

جو ہو وصل ہی سے انہیں عذر تو ہمارے سامنے آئیں کیا
وہ جلے ہوئے کو جلائیں کیوں وہ لگی ہوئی میں لگائیں کیا

(۱۹۲۱ ، طوفانِ نوح ، ۱۰۰).

ـــ نہ رکھنا محاورہ.
۱. کہنے میں مروت ، رعایت یا پاسداری نہ برتنا ، لاگ لپیٹ نہ رکھنا.

جو دل میں ہے زباں سے کہتے ہیں صاف صاف
ہم رند لوگ رکھتے نہیں ہیں ذرا لگی

(۱۸۸۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۵). ۲. ذرا سا تعلق باقی نہ رکھنا ، بالکل بگاڑ کر لینا.

توڑی نہیں ہے صاف رکھی ہے ابھی لگی
آتا ہے اس طرف بھی نکل کہ کہ وہ

(۱۷۸۶ ، میر حسن ، ۲ ، ۸۳). ۳. کسی بات کی گنجائش باقی نہ چھوڑنا ، کسر نہ رکھنا.

قاصد نے مدعائے دل سب جتا دیا
کچھ بھی لگی رکھی نہ سوال و جواب کی

(۱۸۹۹ ، دیوانِ ظہیر ، ۱ : ۲۵۲).

ـــ ہوئی بات امث.
سگئی ، نسبت جو طے ہو گئی ہو (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ ہوئی کہنا ف مر ؛ محاورہ.
رک : لگی کہنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــ ہونا ف مر ؛ محاورہ.
عشق ہونا ، رابطہ سلسلہ ہونا ، لگن ہونا.

پلائی ساقی نے آج کیسی شراب کہنہ بہ ساغر نو
کہ اور بھڑکا دیا اس لگی کو لگی ہوئی تھی جو دل میں اک لو

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۲).

لَگّی (فت ل ، شد گ) امث.
۱. مچھلی پکڑنے کی لچکیلی چھڑی ، بنسی. اُسے آلتو کو ہاتھ میں لگی لیے ہوئے سیدھے صدر دروازے کی طرف جاتے ہوئے دیکھ کر سخت حیرت ہوئی. (۱۹۸۶ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۶۴). ۲. بانس کی لمبی چھڑی جس میں لوٹنے والے پتنگ الجھا لیا کرتے ہیں نیز چھڑ. ایک لڑکا بانس کی لگی کاٹ لایا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲۹ : ۶). ۳. وہ لمبی دھجی جو پتنگ کے پنجھالے میں باندھ دیتے ہیں (جامع اللغات). ۴. لمبا بانس نیز ناؤ کی بلی جس سے ناؤ پانی میں ٹھیرا لیتے ہیں.

فرصت یکدم کی نہیں پانی جو بہڑ
لگی اوسکی رہ گئی پانی میں اڑ

(۱۸۳۹ ، مثنوی خزانیہ ، ۳۵). ۵. (پیشہ بندھائی) داب کے سرے پر بھی کھڑی بلی یا کھم جو داب کے دباؤ سے اوپر کے وزن کو ابھار دے یا اٹھا دے.

کسی کوٹھے کی لگی پر وہ ہے جو اک درخت انشا
اکٹھے تین چار اوس میں سے آتے ہیں نکل ڈالے

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۰۶). ۶. ٹیڑھی لکڑ جسے لمبی لکڑ کے آگے باندھ کر میوہ توڑنے کا کام لیتے ہیں (جامع اللغات). [لگا (رک) کی تانیث].

لَگے (فت ل) م ف.
فعل امدادی یا فعل معین ، لگنا ، کا ماضی مطلق صیغۂ جمع ؛ ملے ہوئے ، پاس ، نزدیک ، قریب ، ساتھ ، ہمراہ ، سلسلے کے ساتھ ، تراکیب میں مستعمل.

ـــ اُنگلی پکڑتے پُہنچا پکڑنے کہاوت.
ذرا سا سہارا پا کر قدم آگے جمانا ، تھوڑی سی رعایت پا کر کسی کے سر چڑھنا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

ـــ آگ تو بُجھیے/بُوجھیے جل سے ، جَل میں لَگے تو بجھیے بوجھیے کہو کیسے کہاوت.
جب مدد کرنے والا خود مصیبت میں گرفتار ہو تو کون مدد کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---بغلیں جھانکنے فقرہ.
کچھ نہ سوجھنا ، یہ فقرہ لاجواب ہو کر سر جھکا لینے کے معنی میں بولا جاتا ہے (ماخوذ : جامع اللغات).

---تو تیر ورنہ تکا کہاوت.
رک : لگا تو تیر نہیں تو تکا. پیسہ لگا صرف یوں ہی مل سکتا تھا کہ سرکار انگریزی پر لگے تو تیر ورنہ تکا ، حملے کیے جائیں . (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۱۶۶).

---جانا محاورہ.
جماع کیے چلے جانا ؛ پیچھے پیچھے چلا جانا ، ساتھ نہ چھوڑنا ، ہمراہ چلے جانا ؛ پیچھے پڑ جانا ؛ پیچھا نہ چھوڑنا ، چین نہ لینے دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---دم بٹے غم کہاوت.
نشہ بازوں اور چرسیوں کا مقولہ یا نعرہ (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت ؛ جامع الامثال).

---رگڑا بٹے جھگڑا کہاوت.
بھنگ پینے والے بھنگ گھوٹتے ہوئے اپنی ترنگ میں کہتے ہیں (محاوراتِ ہند ؛ جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---رہنا ف ل.
ساتھ ساتھ رہنا ، پیچھے پیچھے رہنا ، پیچھا نہ چھوڑنا . نجومی اور فال بیں ہر وقت دربار میں لگے رہتے تھے . (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۰۵). عمر بھر علم کے خزانے کی تلاش کی دھن میں لگے رہتے تھے . (۱۹۰۶ ، حکمتِ عملی ، ۲۰). اس عشق کے زیر اثر یہ لوگ جس والہانہ جدوجہد میں عمر بھر لگے رہیں گے وہ یکسر لاحاصل بھی نہ ہو گی. (۱۹۸۹ ، میرتقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۱۵۳).

---کو بڈاریئے نا ، بن لگے کو ہلایئے نا کہاوت.
دوست کو چھوڑنا نہیں چاہیے اور اجنبی کو دوست نہیں بنانا چاہیے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لگے (الف) صف ؛ م ف.
۱. پاس پاس ، قریب قریب ، پہلو بہ پہلو ، متصل (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. جلدی جلدی ، شتابی سے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) فقرہ. بندروں وغیرہ کو ڈرانے یا بھگانے کا کلمہ مارو مارو ، لیجیو لیجیو ، پکڑو پکڑو بظاہر بھگانے جانے کا بھاؤ بتانا مقصود تھا «لگے لگے» ، «پکڑو پکڑو» کا غل مچا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲ : ۹).

---ہاتھ / ہاتھوں م ف.
ساتھ کے ساتھ ، اسی وقت ، اسی سلسلۂ عمل کے دوران ، لگے ہاتھ.

لے سہر لگے ہاتھ سراپا کی بھی ٹھہرے
ہر روز تو اس طرح کا چرچا نہیں ہوتا

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۵۸). لگے ہاتھ جناب حکیم صاحب کے مطب کی بھی زیارت ہوتی چلے (۱۹۳۱ ، انشائے ماجد ، ۲ : ۲۲). یہاں ہر چیز کا مول تول ہوتا ہے کیوں نہ میں بھی لگے ہاتھ فن کا سودا کر ڈالوں. (۱۹۵۷ ، تیسرا آدمی ، ۲۳۴).

---ہلد اور ہووے بلد کہاوت.
کھیتی باڑی کے کام میں لگے رہنے سے آدمی کی عقل جاتی رہتی ہے یا ہل جوتنے والوں کی صحبت سے آدمی بہت محنتی اور جفا کش ہوجاتا ہے (جامع اللغات ، نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

لَگّے (فت ل ، شد گ) م ف.
لگا (رک) کی مغیرہ حالت اور جمع ، تراکیب میں مستعمل.

---پر لگانا محاورہ.
راہ پر لانا ، ڈھرے پر لگانا. کچھ اس ڈھنگ سے اس کو لگّے پر لگایا کہ اپنے ڈھب کا کرلیا. (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۷۷).

---ٹھگّے کا امذ.
مقابلے کا ، برابر کا ، ہمسری کرنے والا ، لگا کھانے والا . انگریزی ادب میں ہندوستان میں ان کے لگّے ٹھگّے کا کوئی دوسرا شاید ہی کہیں ہو. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۲۷).

---کو پہنچنا محاورہ.
کسی کے مرتبے کو پہنچنا ، کسی کے برابر یا مثل ہونا ، ہمسر ہونا. دکن کے حکیموں میں ایک بھی ان کے لگّے کو نہ پہنچا. (۱۹۳۷ ، واقعاتِ اظفری ، ۱۷۰).

---والے صف.
دھگڑے ، یار آشنا ، چاہنے والے.

بزمِ خوباں میں وہ اک دم جُوں ہی آ نکلے تو بس
لگّے والے جتنے تھے سب کو لگا کر لے گئے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۷۵).

لَگّیا (فت ل ، کس گ) صف مث.
پیچھے لگ لینے والی. ایک نے دوسری سے ٹھوک کر کہا کہ لگیا کو دیکھا کیسی چھپ کر ہماری باتیں سن رہی ہے. (۱۹۴۳ ، دلّی کی چند عجیب ہستیاں ، ۲۲۸). [لگ (لگنا (رک) سے) + یا ، لاحقۂ نسبت و تانیث].

لَگھ (فت ل) امذ.
ہندی کے ایک ماترے کا نام ، حصۂ حرف ، اکہرا حرف ، حرفِ علت کا اعراب جیسے آ ، ای ، او उ و ऋ و ऌ وغیرہ. ماترائیں تین قسم کی ہوتی ہیں ، لگھ یعنی خفیف ، گرو یعنی طویل ، پلت یعنی طویل ترین ماترا. (۱۹۷۰ ، اردو شاعری میں جدیدیت کی روایت ، ۲۰۱). [لگھو (رک) کا مخفف].

لَگّھا (۱) (فت ل ، شد گھ) امذ.
(ٹھگی) لاش گاڑنے کو گڑھا کھودنے والا ٹھگ (ا ب و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لَگّھا (۲) (فت ل ، شد گھ) امذ.
رک : لگا. لونڈیاں باندھیاں نیم کے نیچے لگھے لیے کھڑی رہتی تھیں. (۱۹۷۰ ، یادوں کی برات ، ۸۸). [لگا (رک) کا ایک املا].

لَگّھائی (فت ل) (الف) امث.
گڑھا یا لحد کھودنے کا عمل (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). (ب) امذ. قبر کھودنے والا. نم میں سے تھوڑے سے لگھائی (قبریں کھودنے والے) روانہ ہو جاتا اور قبریں کھود رکھتا. (۱۹۵۰ ، تھک ، ۱ : ۶۵). [لگھا (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت و صفت].

لَگّھڑ (فت ل ، شد گھ) امذ.
رک : لگڑ.

بہری ، لگھڑ ، طوطا ، مینا ، ہدہد ، شکرے ، باشے ، تیتر
کیا بلبل ، قمری ، لال بیا ، کیا مکھی ، بھنگا اور بھھر

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۹). بحری ... لگھڑ جھگڑ پسند ہونے لگے. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۸۶). [لگڑ (رک) کا ایک املا].

لَگّھو (فت ل ، و مع بشد) امث.
ایک ماترا والا لفظ ، اکہرا لفظ ، ہلکا حرفِ علت. ایک ماترا لگھو کہلاتی ہے اور جب دو ماترائیں مل کر آواز دیں تو اسے گرو کہتے ہیں. (۱۹۸۶ ، اُردو گیت ، ۷۳). [س : लघु].

لَگّھوٹا (فت ل ، و مج) امذ.
مُردہ جسم ، لاش (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لَل (فت ل) امذ.
لال کا مخفف ، تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات ، نوراللغات).

ـــ آنکھ (ـــ مد ا ، غنہ) امث.
لال آنکھوں والا کبوتر.

کھیرے و ہیٹ و چپ ، نفتے و مکھیرے
زرچے و گل آنکھ اور لل آنکھ ، اودے و زردے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۶). [لل + آنکھ (رک)].

ـــ پَتّا (ـــ فت پ ، شد ت) امث.
پتنگ کی ایک قسم جس کے دونوں کندے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں. طرح طرح کے پتنگ بنے ... تکل کنکیا ، سفید ، للپتا ، کپتا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۳۱). [لل + پتا (رک)].

ـــ پَرّا (ـــ فت پ) امذ ؛ صف.
۱. ایک پردار سرخ رنگ کا کیڑا جو عام طور پر گندے مقامات پر پایا جاتا ہے (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. ایک قسم کا کنکوا جس کے دونوں کندے سرخ کاغذ کے ہوتے ہیں ، لل پتا.

ہر لحظہ اس بہار سے اڑتا ہے للپرا
بلبل سمجھ کے گل جسے ہو جاوے مبتلا

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۸۳). [لل + پر (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پَلْکا (ـــ فت پ ، سک ل) صف مذ.
وہ کبوتر جس کی پلکیں سرخ ہوں ، کبوتر کی ایک قسم (جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لل + پلک (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

ـــ پوٹیا (ـــ و مج ، کس ٹ) صف مذ.
کبوتر جس کا پوٹا سرخ ہوتا ہے. ان میں سے ... لل پوٹیہ گولے. (۱۹۶۲ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۰). [لل + پوٹیا].

ـــ چِتا / چِتْرا (ـــ کس چ / سک ت) امذ.
ایک قسم کا زہریلا پودا ، لال چترا (لاط : **Plumbago Rosea**) (جامع اللغات). [لال چترا (رک) کا مخفف].

ـــ دُما (ـــ ضم د) امذ ؛ رک : للدُما.
۱. وہ کنکوا جس کی دُم لال کاغذ کی ہوتی ہے. اس کثرت سے گڈیاں اڑتیں کہ آسمان چھپ جاتا ... کلدما ، للدما ، گڈیاں اڑتیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۱۷۳). ۲. وہ کبوتر جس کی دم لال ہو ، کبوتر کی ایک قسم. رنگ کبوتروں کے یہ ہیں ... للدمہ ... بیازی ، باہو وغیرہ. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۵۱). [لل + دم (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــ دَمْبُو (ـــ فت د ، سک م ، و مع) امذ.
کنیر اور کنیر کا پھول (لاط : **Neriumodorom**). (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لل + دَمْبُو (مقامی)].

ـــ دُمی (ـــ ضم د) امث.
وہ پتنگ جس کی دُم لال کاغذ کی ہو. ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے ... لل دمی ... تکلیں بڑھ رہی ہیں. (۱۸۸۵ ، بزم آخر ، ۵۷). پتنگ بازی ہو رہی ہے ہگا ، چڑا ، گل دمہ ، پری کنکوے ... لل دمی ، کلیجہ جلی ... بڑھ رہی ہیں. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۱۲۷). [للدما (رک) کی تانیث].

ـــ سِرا (ـــ کس س) امذ.
وہ کنکوا جس کا سرا لال کاغذ کا ہوتا ہے (ماخوذ : نوراللغات). [لل + سرا (رک)].

ـــ گَنْڈا (ـــ فت گ ، سک ن) امذ ؛ امث.
بندر و بندریا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لل + گنڈ (گال (رک) کا مخفف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

ـــ مُونْہی (ـــ ضم م) صف مث.
لال منہ والی ؛ مراد : انگریز عورت (بطور حقارت) معاف کیجیے گا ، ہاں تو میں نے اس سے کہا جانے کی نا ... اللہ جانے کوئی لل مونہی آئی اور اس نے قرضے میں یہ دھروائیں. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۸۳). [لل + موہ (ہ مبدل بہ ں) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت].

ـــ مُونْہی ڈائِن (ـــ و مع ، کس ء) امث.
(عموماً) ہندوستانی عورتیں انگریز عورتوں کو حقارت سے کہتی تھیں (فرہنگ اثر). [لل مونہی (رک) + ڈائن (رک)].

لُل (ضم ل) امذ ؛ صف.
سربریدہ لاش یا ایسی لاش جو پہچانی نہ جائے ، (مجازاً) بدّھو ، احمق ، بے وقوف (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

للّا (فت ل نیز شد ل) امذ.
۱. **بالک ، بالا ، بچہ ، بیوا ، کم سن ، نو عمر** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **دلارا ، لاڈلا.**

بجھاؤں تری سیج جُن جُن کے کلیاں
تو صاحب ہے میرا تو میرا للّا ہے

(۱۹۶۳ ، فارقلیط ، ۴۳). ۳. **بیوقوف ، گوڈی ، بُدّھو.** اچھا خاصا للّا معلوم ہوتا ہے . (۱۹۲۳ ، مضامینِ عظمت ، ۲ : ۲۶۳). ویسٹن اچھا خاصا للّا ہے بھونڈو . (۱۹۵۹ ، وہمی ، ۳۹). انہوں نے بیارے کو سمجھایا کہ یہاں بالکل ہی گاؤں کے للّا مت بن جانا اور بیوی کو بھی ہر ایک سے پردہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے. (۱۹۸۲ ، پرایا گھر ، ۳۶). ۴. **پوت ، بیٹا ؛ کرشن جی کا لقب** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [س : लाड लल्ल+क].

للّا (فت ل ، شد ل) امذ.
(عور) **لینا ، لاؤ لاؤ کرنا** (ددّا = دینا کے مقابل). زچہ رانی ایک ہوشیار انہوں نے للّا سیکھا ہے ددّا نہیں سیکھا ، دینے کے نام پر تو یہ کنڈی بھی نہ دیں (۱۹۶۳ ، انجام ، کراچی ، ۶ اپریل ، ۳).

لِلات / لِلاٹ (فت نیز کس ل) امث.
۱. **ماتھا ، پیشانی.**

نبیؐ صدقے قطبا کوں گوری ملی
للات اس کا ہے سورج و مشتری

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۳۶).

کبھی نہ دھندلائے دیپ تیرا للاٹ کی لٹ نہ ڈگمگائے
بڑے سویرا ، پتہ نہیں ہے ، یہ رات کب تک بدا نہ ہو گی

(۱۹۷۹ ، حلقہ میری زنجیر کا ، ۹۵). ۲. **بھاگ ، نصیب ، پیشانی کا لکھا ، سرنوشت** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). [س : ललाट].

للاما (فت ل) امذ.
ایک جانور جو اونٹ سے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے مگر اس کے کوہان نہیں ہوتا اور قد میں اونٹ سے چھوٹا ہوتا ہے، شترگوسفند. للاما : اس جانور کی پیٹھ پر کوہان نہیں ہوتا (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۲ : ۲۸۰). [لاما (رک) کا ایک املا].

للائن (فت ل ، کس مع ء) امث.
لالہ ، لالا (رک) کی تانیث ، لالہ کی بیگم. للائن نوم تو کوئی نہیں ہے مرے پاس ایک انگوٹھی ہے (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۳۹).

لالہ سے للائن کو ہے کیا کیا گلہ ، لیکن
مضمون یہ ہے مولوی ممتاز علی کا

(۱۹۲۷ ، بہارستان ، ۳۳۷). [رک : لالا/لالہ + ی ، لاحقۂ تانیث].

لَلِت (فت ل ، کس نیز فت ل) صف مث.
۱. **پسندیدہ ، دل پسند ، پسند** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۲. **خوب صورت ، سُندر ، حسین.**

رسیلے لجیلے للت لول نین
قمن ذنیہ موہنا بھنون

(۱۹۶۹ ، مثنوی میر مثنی ، ۲۰۹). ۳. **چنچل ، چلبلی ، شوخ ؛ عورت ، استری ، تریا ؛ محبت کا جذبہ ، عشق کا ولولہ ، للک** (جامع اللغات). ۴. (اصطلاح موسیقی) **ہنڈول راگ کی دوسری راگنی جو چیت بیساکھ میں صبح کے وقت گائی جاتی ہے.**

نظر میں لے کے بیاری اور سمایا
بنا دل سے للت پتر وہ کہا

(۱۷۵۹ ، راگ مالا ، ۵). للت بھیرویں ... کا بیٹے ہیں. (۱۸۳۵ ، حکایت سخن سنج ، ۶). میگھ ، سری ، ہنڈول ، توڑی ، چھایا ، للت ، شرنگار رس کے محبت کے راگ ہیں. (۱۹۵۶ ، آگ کا دریا ، ۱۲۳). [س : ललितम].

لَلچانا (فت ل ، سک ل) ف م.
۱. **لالچ کرنا ، طمع کرنا ، دل کا بے اختیار راغب ہونا.**

نہ للچانے کی جا کہ کون سی ہے تجھ سراپا میں
یہ میرا ایک دل حیران ہوں کیا کیا کرے لالچ

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۰۱).

چاہ کی آنکھ سے جوبن کو جو دیکھا تو کہا
کبھی یہ مال ملا جاتا ہے للچانے سے

(۱۸۸۸ ، صنم خانۂ عشق ، ۲۸۱).

لے رہی ہیں کروٹیں لپٹی ہوئی انوار میں
کتنی للچائی ہوئی نظریں ، لب و رخسار میں

(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۳۰). کرشن چندر نے .... جب اپنا پہلا ناول "شکست" شائع کیا تو منٹو کا دل بھی للچایا تھا. (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، ستمبر ، ۲۶). ۲. **گمراہ کرنا ، ڈھکانا.**

میں یوں کہا کچھ مال دھن تیری نذر کرتا ہوں لے
کی کون یاں لونڈی ہے کو للچیگی یو للچانے پر

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۸۱).

معصوم نظر کا بھولا پن للچا کے لبھانا کیا جانے
دل آپ نشانہ بنتا ہے وہ تیر لگانا کیا جانے

(۱۹۵۱ ، آرزو ، ساز حیات ، ۳۰). ۳. **خواہش کرنا ، آرزو کرنا تمنا کرنا.** طبیعت للچائی کہ میں حضرتؐ کے عقد میں آؤں. (۱۸۸۷ ، خیابان آفرینش ، ۹۰). [للچ (لالچ (رک) کا مخفف) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَلچاہٹ (فت ل ، سک ل ، فت ہ) امث.
لالچ ، طمع ، حرص ؛ خواہش ، آرزو.

غرض اس شکل کی معشوقہ کیا جس کا بیاں
نظر آئی تو عجب جی کو ہوئی للچاہٹ

(۱۸۷۲ ، مرآۃ الغیب ، ۱۰). اس ڈبیہ کے پانوں میں سے کئی نہایت للچاہٹ کے ساتھ میں نے منہ میں رکھ لیے. (۱۹۶۹ ، افسانہ کر دیا ، ۶). حسرت کی شاعری پر لکھنے کی جیسی للچاہٹ میں نے ہمیشہ محسوس کی ہے شاید ہی کسی اور شاعر کے سلسلے میں ویسی شدید خواہش مجھ میں پیدا ہوئی ہو. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۱۶۸). [للچانا (رک) سے حاصل مصدر].

لِلعَجَب (کس ل ، سک ل ، فت ع ، ج) کلمۂ فجائیہ.
اظہار حیرت و تعجب کے لیے مستعمل. اس کو ... حیرت ہوئی کہ یا للعجب یہ کیا بوالعجبی ہے. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۲۴۷).

للعجب! دنیائے ناپائیدار!

(۱۹۱۸ ، ملو عجم ، ۱).

اسلام جو تسلیم جاں کا دیں ہے
آلہ ہو استحصال کا ، یاللعجب!

(۱۹۷۶ ، خطابا ، ۹۵). [ع].

للک (۱) (فت ل ، ل) امث.

۱. **اُمنگ ، شوق ، چاؤ ، آرزو ، تمنا.**

جوش تو گل کا گیا جوش محبت ہے ہو
مرغ سحر خواں کی ہے وہ ہی للک اب تلک

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، ک ، ۲۰۲). اپنی کتاب میں میرا ذکر بڑی للک سے کیا ہے. (۱۹۵۱ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۷۱). اخبارات ، رسائل ... بڑی پابندی سے منگواتے تھے ، بھائی صاحب اس کی للک میں وہاں جاتے تھے. (۱۹۹۲ ، میری نظر میں ، ۲۰۷). ۲. **فوری جوش (پانی کا ہو یا کسی جذبے کا) ، ولولہ.**

تیرے شوریدہ کو جس دن کہ زمیں کو سونپا
زلزلہ کو بھی خدا وہ نہ للک دکھلاوے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۶۱). نوجوانی کی وہ للک اور اندھا دھند کسی کام کے پیچھے پڑ جانا جو تقریباً ہر شخص نے ... محسوس کیا ہو گا. (۱۹۱۲ ، محاربات صلیب ، ۱۵۳). ۳. **لالچ ، طمع ، حرص.** اخبارات ، رسائل ... بڑی پابندی سے منگواتے تھے ، بھائی صاحب اس کی للک میں وہاں جاتے تھے. (۱۹۹۲ ، میری نظر میں ، ۲۰۷). ۴. **ذہن ، خیال تصور.** آج محض تمہاری للک میں نکلا تھا خدا نے ملاقات کرا دی. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۶۳). ۵. **لہر ، موج ، ترنگ ، اُمنگ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [س : [illegible]].

للک (۲) (فت ل ، ل) امث.

للکار ، آواز ، آواز سخت.

ایسی للک سن کر سبھی　　اپنی عقل کو کھو گیاں

(۱۸۳۷ ، مجموعۂ ہشت قصہ ، ۶۷). اتنے میں اس گھوڑی کی للک پر سمندر سے ایک گھوڑا نکلا (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۶۳۶). [للکار (رک) کا مخفف].

--- للک کر م ف.

گڑگڑا کر ، بہت عاجزی سے. میں نے اپنے دوست درویش کی آواز سنی جو کسی طرح للک للک کے خداوند تعالیٰ سے مناجات کر رہا تھا. (۱۸۹۱ ، قصہ حاجی بابا اصفہانی ، ۳۳۰).

للکار (فت ل ، سک ل) امث.

۱. **سخت آواز جس سے رعب و دہشت طاری ہو ، ڈپٹ ، دھمکی ، تنبیہ و تہدید کی آواز ، ڈراؤنی آواز.** قیامت تو بس ایک للکار ہے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۶۵۷). بعض وقت ان کی للکار سے سردار پٹیل اور ان کے ساتھی گھبرا اٹھتے تھے (۱۹۳۵ ، چند ہمعصر ، ۳۶۱) ہٹ دھرمی پر آمادہ دیکھتے ہیں تو پھر ان کے لہجے میں للکار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۳۰۰). ۲. **حملے کے وقت پکارنے کی آواز.** اے مری جان تو نے تُرئی کی آواز اور لڑائی کی للکار سنی. (۱۸۹۹ ، حیات جاوید (ضمیمہ) ، ۷۳). ۳. **شکار کو اٹھانے اور ہوشیار کرنے کی آواز.**

شیروں کو فنا کرتی ہے للکار ہماری
سرکوب ہمیشہ رہی تلوار ہماری

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۳ : ۲۵۲). ۴. **کمک کے واسطے پکارنے کی آواز** (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۵. **مقابلے کے لیے پکارنے کی آواز.** اس کا مردانہ وقار اس للکار کا جواب دینے کے لیے بیتاب ہو رہا تھا. (۱۹۳۵ ، دودھ کی قیمت ، ۱۰۳). زمیندار دوبارہ جاری ہوا تو پھر وہی سیاست، پھر وہی انگریز و ہندو کی سازشوں کی پردہ دری ، پھر وہی مسلمانوں کے لیے للکار اور سرفروشی کی تحریک (۱۹۸۱ ، آسماں کیسے کیسے ، ۱۸۷). [س : रह+कारी].

--- بتانا محاورہ.

ڈانٹنا ، للکار کے کہنا.

تھے خواصوں کے جو استادہ بدستور پرے
سب نے للکار بتائی کہ الگ دور ہرے

(۱۸۶۸ ، شعلۂ جوالہ (واسوخت ناظم) ، ۱ : ۳۷). اس نے پھر للکار بتائی کہ تمہیں کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن شفاعت میسر نہیں ہونے کی. (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین حیرت ، ۲۸۲).

--- بھرنا محاورہ.

ایسی آواز نکالنا جس سے خوف طاری ہو ، ہیبت ناک آواز. ایسے ہم اکیلے آدمی ان کے سے سو پر بھاری ہیں تم بس للکار بھر دینا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۸۹).

للکارنا (فت ل ، سک ل ، ی) ف م.

۱. **نعرہ مارنا ، آواز لگانا.**

خاموش جب تلک تھے کہ تھے بے نوا ظفر
للکارتے ہیں اب تو کہ ہم بانوا ہے

(۱۸۴۹ ، کلیات ظفر ، ۲ : ۱۰۵) فوجدار نے للکارا کہ شادی ضرور ہونی چاہیے (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۱۹۲). ۲. **کڑک کر بولنا ، سخت یا رعب دار آواز سے پکارنا ، ڈپٹنا.** ایک بادشاہ عین لڑائی میں اپنے امراؤں اور سپاہیوں کو للکارتا تھا. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۱۳۵). سوال کرنے والوں کو کبھی للکارنا نہ چاہیے. (۱۹۰۶ ، معلمہ ، ۶۲). اس نے للکارا ، دور ہٹ زنانے ... میری بیوی پر ڈورے ڈالتا ہے. (۱۹۵۸ ، شاید کہ بہار آئی ، ۱۲). وہ انتہائی غیض و غضب میں اپنی عالمانہ تمکنت کو خیرباد کہہ کر میز پر چڑھ جاتے ہیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر للکارتے ہیں. (۱۹۸۷ ، اک محشر خیال ، ۳۰). ۳. **ہانک مارنا ، پکارنا.** حضرت عباسؓ ... آدمی تھے بلند آواز ، انہوں نے للکارا تو مسلمان پھر سمٹ آئے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۱۶). اسے کسی نے پانچ سال بھولے رہنے کے بعد گویا زور سے للکارا. (۱۹۸۶ ، سوالا سکھ ، ۳۲). ۴. **مقابلے کے لیے حریف کو بلند آواز سے طلب کرنا.** علی اکبر سب سے رخصت ہو میدان میں سدھارا اور نیزہ ہاتھوں میں لے ، للکارا. (۱۹۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۷۵).

للکارا جس نے بس وہیں گھوڑا ڈپٹ کے آئے
یوں آئے جیسے شیر درندہ جھپٹ کے آئے
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۰۵). نبرد آزمائی سے قبل ایک دوسرے کو للکارتے تھے. (۱۹۸۳ ، اصنافِ سخن اور شعری ہیئتیں ، ۸۵). ۵. کتے کو شکار پر دوڑانے کے لیے آواز دینا ؛ سوئے شکار کو ہانک لگا کر اٹھانا ، شکار کو آواز لگا کر ہوشیار کرنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). [للکار (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

للکانا (فت ل ، سک ل) ف م.
کسی شخص میں شوق یا خواہش پیدا کرنا ؛ لڑانا ، حملہ کرانا ؛ اُکسانا ، جھگڑا کرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [للکنا (رک) کا تعدیہ].

لِلکنا (فت نیز کس ل ، فت ل ، سک ک) ف ل.
۱. **خواہش ہونا ، شوق ہونا ، لالچ ہونا** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۲. **عاجزی کا اظہار کرنا، خوشامد کرنا**. لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والیاں غیروں کے آگے برقعے اوڑھ کر للکتی ہوئی اور بلکتی ہوئی ہاتھ نہ پسارتیں .(۱۹۲۰ ، بنت الوقت ، ۴). ۳. **حملہ کرنا**.
نیاز ڈھلک تیغ الک ، تیر پلک ، لے سنک
سچ ہو پلک آے للک تیری نین کر سیاہ
(۱۶۷۹ ، دیوانِ شاہ سلطان ثانی ، ۸۹ الف). [للک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

للن (۱) (فت ل ، ل) امذ.
کھیل ، تماشا ؛ خوشی ، انبساط ؛ زبان نکال کر ہلانا ؛ اخلاص ؛ بوس و کنار ؛ درخت ؛ لاط : Shorea Robusta (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : ललन].

للن (۲) (فت ل ، ل) صف.
پیارا ، محبوب.
پتوا کی توں کیتا اپنے للن سوں ملکہ اے دوتی
دو دین کے پرت میں اپنے شرم توں کے گنواتی ہے
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۱۳).
ہمی للن ینی ہو کیشور ہمی کاہن
سدا تھا ابر ابجت ، اتوہم و دردم
(۱۹۶۹ ، منحمنا ، ۳۷). [مقامی].

للنا (فت ل ، ل) امث.
عورت ، بیوی ؛ عاشق مزاج عورت ؛ عیّاش عورت ، فاحشہ عورت ، بدکار عورت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : لالنا (۱) کی تصغیر].

للنا (فت ل ، ل نیز سک) امذ.
لڑکا ، بچہ ، طفل (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لالنا (رک) کا مخفف].

للو (فت ل ، شد ل ، و مج) امذ.
احمق ، بدھو ، گنوار ، للا (پلیٹس). [للہ (رک) کا عرف].

---پنجو (---فت پ ، سک ن ، و مج) صف.
معمولی ، حقیر. رات کو سوتے للو پنجو صبح اٹھے . (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۲۹۶). [للو + پنجو (تابع)].

---کا باپ جگدھر کہاوت.
انکا ڈھکا ، ایرا غیرا ، باپ بیٹا دونوں معمولی (فرہنگِ آصفیہ ؛ نجم الامثال).

للو (فت ل ، شد ل ، و مج) امث.
۱. (حقارۃً) **جیب ، زبان**. میاں نبی بخش کی للو کسی جگہ رُکتی ہی نہ تھی. (۱۹۰۰ ، ذاتِ شریف ، ۳۹). سودے والے ... نے ڈنڈی ماری اور چپکی کھڑی دیکھ رہی ہیں گویا للو (زبان) کو کوّا لے گیا. (۱۹۵۱ ، کشکول ، محمد علی ردولوی ، ۵۱۱). ۲. **بولی ، بول چال** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۳. **چٹور پن زبان کا مزہ ، چاٹ**. پیش رفتگاں کے دل و دماغ لذتِ حکومت سے آشنا تھے ان کو للو کا چٹخارہ مرغوب. (۱۹۸۰ ، ہم اور وہ ، ۸۹). [س : ललना].

---بند ہونا محاورہ.
(عو) **زبان بند ہونا ، بول نہ سکنا**.
کہ ہوتے میری طرف سے یہ سب کی للو بند
کرے نہ جور کوئی دوست مجھ پہ نے ہمدم
(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۸۹)).

---پتو (---فت پ ، شد ت ، و مج) امث.
خوشامد درآمد ، چکنی چپڑی باتیں ، چاپلوسی. میاں فطرت للو پتو کر کے کلیم کو اپنے گھر لے گئے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۸۱). یہ جتنی للو پتو کرے وہ کنارہ کرتی جائے. (۱۹۶۷ ، عشقِ جہانگیر ، ۱۱۷). کسی کلاکار کی للو پتو سے مطمئن رہے تو اس کے فن کی داد کے چند جملے لکھ دیے . (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۸). [للو + پتو (تابع)].

---پتو آنا محاورہ.
خوشامد کرنے کا طریقہ جاننا. عزیز اللہ ، مجھے للو پتو نہیں آتی اور ایک گھڑی کے لیے بھی لڑکوں کی نالائقی اور بدتہذیبی کو نہیں برداشت کر سکتا. (۱۹۲۳ ، طاہرہ ، ۳۵).

---پتو کرنا محاورہ.
چاپلوسی کرنا ، خوشامد درآمد کرنا ، چرب زبانی سے لبھانا ، چکنی چپڑی باتیں بنانا ، سخن سازی کرنا. عباسی للو پتو کرکے کہاں لے گئی کیسا جھانسا دے گئی. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۱۰۴). چاہے کتنی ہی میری للو پتو کرتا ہاتھ پیر جوڑتا میں ایک نہ سنتا. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۸۶).

---پتو میں لگے رہنا محاورہ.
خوشامد کرتے رہنا ، چاپلوسی کرتے رہنا. یہی تمہارے دوست آشنا جو رات دن تمہاری للو پتو میں لگے رہتے ہیں سلام تک کے روادار تو ہونے ہی کے نہیں. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۲۸).

اتنی میرے بجائے اب ان کی للو پتو میں لگی رہتیں۔ (۱۹۶۸ء ، بے سمت مسافر ، ۳۲)۔

---چپّو (---فت چ ، شد پ ، و مج) امث.
رک : للو پتو . اس للو چپو پر نہ جاتی اور آپ اسی طرح بیدار رہتی۔ (۱۸۹۸ء ، سوانح عمری امیر تیمور و حمیدہ بیگم ، ۱۷)۔ وہ منافق تھے لیکن ان کی للو چپو اور شیریں گفتاری سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ (۱۹۲۷ء ، دنیا کا آخری پیغمبرؐ ، ۴۴)۔ [للو + چپو (تابع)]۔

---چلانا محاورہ.
بے جا زبان چلانا ۔ ہوش میں آ اپنی قصد کُھلا پانوں نہ پھیلا للو نہ چلا۔ (۱۹۰۱ء ، مرزا قمرالدین ، عقد ثریا ، ۱۲)۔

---ستّلو (---فت س ، ت ، شد ل ، و مج) امث.
(تحقیراً) زبان ، بے قابو زبان ، بیہودہ زبان. یہ للو ستلو مانتے کی نہیں بس پھنس جانے ہی دو۔ (۱۹۳۸ء ، دلی کا سنبھالا ، ۵۲)۔ [للو + ستلو (رک)]۔

---کھولنا محاورہ.
زبان کھولنا ، بد زبانی کرنا. اب میں مقابل ہوں ... میرے آگے بولو اپنی للو کھولو۔ (۱۹۰۱ء ، مرزا قمرالدین ، عقد ثریا ، ۲۲)۔

---مَتّو (---فت م ، شد ت ، و مج) امث.
للو پتو (نوراللغات)۔ [للو + مَتّو (رک)]۔

---میں سانْپ ڈَسے فقرہ.
بد دعا ، بد فال یا جھوٹے کے بارے میں بولتے ہیں کہ اس کی زبان کو سانپ کاٹے (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت)۔

لَلْوا (فت ل ، ل نیز سک) امذ.
لڑکا ، طفل ، بچہ (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [لَل (للا (رک) کی تخفیف) + وا ، لاحقۂ تصغیر]۔

لِلّٰہ (کس ل ، شد ل بعد) م ف.
۱. خدا کے واسطے ، برائے خدا ، خدا کے لیے ، خدارا.

مجھ دل کی ابتری کوں للہ کاڑتے تم
کاکل میں اس کی یارو ہر تار سیں کھو جا

(۱۷۰۷ء ، ولی ، ک ، ۹)۔

للہ بوئے گُل سے نہ کر مجھکو بددماغ
خوشبو اڑا کے ان کے بدن کی صبا لیا

(۱۸۷۰ء ، الماس درخشاں ، ۱۲)۔

نظارہ ہو نصیب رخِ بے نقاب کا
للہ الٹھاؤ بیچ سے پردہ حجاب کا

(۱۹۰۳ء ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۰۵)۔ اچھا بھئی للہ خاموش رہو۔ (۱۹۹۰ء ، چاندنی بیگم ، ۹۲)۔ ۲. خدا کی راہ میں ، رضائے الٰہی کے لیے ، خدا کے نام پر.

ہر عمل للہ باشد خوب ہے
دل ربا سوں دور عشق زیروب ہے

(۱۷۵۶ء ، ریاض غوثیہ ، ۱۰۳)۔ ایک لونگی پر وارد و صادر کو للہ بار اتارا کرتی۔ (۱۸۰۵ء ، آرائش محفل ، افسوس ، ۲۷۱)۔ نہ یہ معلوم کہ یہاں کے لوگوں کی کیا رسم و راہ ہے یہ کام للہ ہے۔ (۱۸۶۲ء ، شبستان سرور ، ۱ : ۷۶)۔ ایک معمولی چیز جیسے چارپائی چادر وغیرہ تو عادت یہ ہے کہ ان کو للہ دیا جاتا ہے اور قیمتی چیزوں کو (آپس میں بطور ترکہ) تقسیم کیا جاتا ہے۔ (۱۹۵۵ء ، تجدید معاشیات ، ۲۹۲)۔ ۳. خدا واسطے کا ، لِلّٰہی ، بلاوجہ.

گھر بناتا ہے خدا کا کر کے بت خانہ خراب
شیخ جی کو لاگ ہے للہ بت خانے کے ساتھ

(۱۸۵۸ء ، کلیات تراب ، ۱۸۰)۔ [ع]۔

---اَلْحَمْد (---کس ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م) کلمۂ ثنائیہ.
سب تعریف خدا کے لیے ہے ، خدا کا شکر ہے.

للہ الحمد کہ آیا مجھے اس خوش خط سے
صفحہ کافوری و مشکیں رقم ، عنبر نامہ

(۱۷۴۳ء ، دیوان زادہ حاتم ، ۷۱)۔

بوئے یوسفؑ سے ہوا تازہ دماغ یعقوبؑ
للہ الحمد صبا مصر سے کنعان آئی

(۱۸۳۶ء ، آتش ، ک ، ۲۰۰)۔

للہ الحمد کہ اس دورِ زمستاں میں بھی جوش
نفسِ گرم و دلِ شعلہ فشاں باقی ہے!

(۱۹۳۹ء ، سرود و خروش ، ۲۷)۔ للہ الحمد کہ نعرہ بازوں ، سیاسی مداریوں ... ادب کو سیاسی کلبوں اور تنظیموں میں بانٹنے والوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ (۱۹۷۰ء ، برش قلم ، ۱۸۳)۔ [للہ (رک) + رک : ال (۱) + حمد (رک)]۔

---اَلْحَمْد وَ الْمِنّہ (---کس ہ ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م ، د ، فت و ، غم ا ، سک ل ، کس م ، شد ن بفت) کلمۂ ثنائیہ.
خدا تعالٰی کا شکر اور احسان ہے (فرہنگ آصفیہ)۔ [للہ + رک : ال (۱) + حمد (رک) + و (حرفِ عطف) + رک : ال (۱) + منت (رک)]۔

---فی اللہ (---کس ف ، غم ی ، ا ل ، شد ل بعد) م ف.
خدا کے واسطے ، خدا کی خوشنودی کے لیے.

الٰہانیں عشیں للہ فی اللہ
جہاد نفس کی چلتے نہج راہ

(۱۸۰۰ء ، زین المجالس ، ۵۸)۔ علی الصباح للہ فی اللہ ہر ایک بیمار ناچار کو بغور دیکھیے اور دوا دیجیے۔ (۱۸۴۳ء ، مفید الاجسام ، ۹)۔ جو کوئی کام للہ فی اللہ کر دیا جائے اس کو اگلے زمانے کی حماقت سمجھتے ہیں۔ (۱۹۱۵ء ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۰۷)۔ [للہ + فی (حرف جار) + اللہ (رک)]۔

لِلّٰہی (کس ل ، شد ل بعد) صف ؛ م ف.
۱. خدا کے نام پر ، نام خدا ؛ (کنایۃً) مفت.

کنج جو پایا اُڑایا دم میں اس کو اے صنم
کارخانہ تیرے درویشوں کا للہی ہوا

(۱۸۷۰ء ، دیوان واسطی ، ۳۳)۔ ایک غوطہ للہی بھی لگا دیا کرتے ہیں اور اس کی اجرت نہیں لیتے۔ (۱۹۳۰ء ، قصص الامثال ، ۲۵)۔

تمام گاؤں میں اس کے مختلف پہلوؤں سے سخت بے چینی اور پرائی پھیل گیا ، زیادہ تر بیوہ اور یتیم کی للٰہی ہمدردی ، کچھ جنے کی حسد . (١٩٨٧ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ٣٣٧) . ٢. قسم کھا کر ، قسمیہ . لیکن جو یہ سپاہی للٰہی بیان کرے اس کو تم سچ جانو . (١٨٠٣ ، نورتن ، ٤٠) . ٣. خدا واسطے کا ، بلاوجہ ، خاص کر رعایتِ لفظی سے مجھے للٰہی کچھ بغض ہے . (١٩٧٤ ، فرحت ، مضامین ، ٦ : ١٣٣) . [للّٰہ + ی ، لاحقۂ صفت] .

لِلّٰہِیَّت (کس ل ، شد ل مد ، کس ہ ، شد ی بفت) امث .
رضائے الٰہی میں محو ہو جانا ، رضائے خداوندی میں ڈوبنا ، خدا کی ذات میں فنا ہونے کی حالت یا کیفیت . عیسائی مذہب وہیں تک اچھا معلوم ہوتا تھا جب تک اپنے گھر سے تمہاری للٰہیت اور خدا پرستی کی داستانیں سنا کرتی تھی (١٨٩٦ ، فلورا فلورنڈا ، ٣٠٢) . یہ واقعہ ابوبکرؓ کی للٰہیت کا اعلیٰ درجے کا ثبوت ہے . (١٩٠٦ ، الحقوق و الفرائض ، ٢ : ٢٣) . یہ اسی للٰہیت کا مظاہرہ تھا کہ صاحب ایمان کی دوستی اور دشمنی صرف اللہ کے لیے ہوتی ہے . (١٩٨٣ ، طوبیٰ ، ٢٠٠) . [للٰہی + یت ، لاحقۂ کیفیت] .

لَلّی (فت ل) (الف) امث .
لڑکی ، چھوکری ، لالی . کبھی باورچی سے تھٹول ہو رہی ہے ، کبھی دھوبی سے الجھ رہی ہے کہ للی کے کپڑے ٹھیک سے نہ دھوتا . (١٩٦٦ ، دو ہاتھ ، ١٠٩) . (ب) صف مذ . (لکھنؤ) **وہ جو عورت پر قادر نہ ہو ، نامرد ، ہیجڑا ، کمر کا ڈھیلا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) . [لالی (رک) کی تخفیف ؛ للا (رک) کی تانیث] .

لِلی (کس ل) امث .
سوسن کے قسم کا پودا . اسی قسم کا گرو گل للی ، پیاز ، ہام اور کیلوں میں ملتا ہے . (١٩٦٢ ، مبادی نباتیات ، ٩٠٩) . للی (Lily) سوسن یا سوسن کے قسم کے پودے کے لیے زیادہ تر بات چیت میں آتا ہے (١٩٥٥ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ٩١) . [انگ : Lily] .

لِلّی گھوڑی (کس ل ، شد ل ، و مج) امث .
١. رک : **لیلی گھوڑی** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات) . ٢. **کاغذ کی بنائی ہوئی گھوڑی کی صورت جسے ڈفالی رات کو پہن کر اپنے پیروں پر کودتے اور ناچتے پھرتے ہیں اسے گھوڑے کا ناچ کہتے ہیں اور اس کے ذریعے سے چراغ کی روشنی میں وہ لوگ مانگے کھاتے ہیں .** چنانچہ للی گھوڑی والے آج تک گلی کوچوں میں یہی تماشا دکھاتے پھرتے ہیں . (١٩٣٣ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٨ ، ٢ : ٣) . ٣. **بچوں کا ایک کھیل جس میں کھچیوں کا اور دلتی کا گھوڑا بنا کے اس پر سوار ہوتے ہیں اور اس سے کھیلتے ہیں .** ہندوستانی کھیل یعنی گلی ڈنڈا ، پتنگ ... للی گھوڑی ... اور تیتر بازی کا عام رواج تھا . (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ٩٨) . ٤. **حشرات الارض میں سے چھوٹے سے کیڑے کا نام جو آدھ انچ لمبا ہوتا ہے اور اس پر سفید اور کتھئی دھاریاں ہوتی ہیں اور یہ کیڑا برسات کے موسم میں بکثرت دکھائی دیتا ہے .** وہ برسات کی للی گھوڑیاں ہیں آج نکلے اور رنگتی دکھائی دیتی ہیں کل غائب . (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٣ : ٩) . [للی (نیلی (رک) کا بگاڑ) + گھوڑی (رک)] .

لَلِیانا (فت ل ، کس ل) ف ل .
سرخ ہونا ، لال ہو جانا (پلیٹس) . [لل (لال (رک) کا مخفف) + یانا ، لاحقۂ مصدر] .

لِلِیانا (فت نیز کس ل ، کس ل) ف م .
١. **منت سماجت کرنا ، چاپلوسی کرنا .** انھوں نے للیانا ہوا منہ بنا کر کہا ابھی تو کچھ نہیں لکھا . (١٩٦٩ ، افسانہ کر دیا ، ١٦٥) . ٢. **خواہش کرنا ، للچانا ، حرص کرنا .** کسی شخص کو کوئی چیز کھاتے پیتے دیکھ کے للیانے سے سب کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے ندیدہ اور نظرپاپا کہلاتا ہے . (١٨٧٣ ، تہذیب النساء ، ٣٣) . [للچانا (رک) کا محرف] .

لَم (١) (فت ل) صف .
لمبا کا مخفف ، طویل ، دراز ، تراکیب میں مستعمل (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) .

ـــــ بَڑ (ـــــ فت ب) صف مذ .
ضرورت سے زیادہ لانبا آدمی ؛ (کنایۃً) احمق یا بے وقوف آدمی (فرہنگ اثر ؛ مہذب اللغات) . [لم + بڑ (رک)] .

ـــــ بوٹ (ـــــ و مج) امث .
لمبی کشتی ، لمبی ناؤ (فرہنگ آصفیہ) . [لم (رک) + بوٹ (انگ : Boat بوٹ (رک) کا بگاڑ)] .

ـــــ بوتڑا (ـــــ و مج ، سک ت) صف .
بیچ میں سے گول اور موٹا اور دونوں سروں پر سے سکڑا ہوا ، بیضوی یا ایسا لانبا جو بدنما ہو .

گلے میں اونٹ کے باندھی ہے بلی
بہو ٹھنگنی میاں لم بوتڑا ہے

(١٨٤١ ، عنبر ہندی ، ٩٠) . [لم بوت (رک) + را ، لاحقۂ صفت] .

ـــــ پَرا (ـــــ فت پ) صف ؛ امذ .
دراز پَر ، لمبے پروں والا (نوراللغات ؛ فرہنگ اثر) . [لم + پَر (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت] .

ـــــ پَری (ـــــ فت پ) امذ .
لمبی دم والی پری ؛ گدھی یا مادۂ خر (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) . [لم پرا (رک) کی تانیث] .

ـــــ تڑنگ / تڑنگا (ـــــ فت ت ، ڑ ، غنہ) صف (مث : لم تڑنگی) .
طویل القامت ، دراز قد ، وہ شخص جس کا قد لمبا ہو ، لمبو . ابھی ادھر سے گیا ہے لم تڑنگا بات بات پر سوتنا تانتا جاتا تھا . (١٩٠٩ ، خوبصورت بلا ، ١٠١) . اللہ جھوٹ نہ بلائے تو کوئی پانچ ہاتھ کا ہو گا یہ لم تڑنگ ... مردوا . (١٩٢٨ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ٣٤) . [لم + تڑنگ / تڑنگا (رک)] .

---ٹنگا (---فت ٹ ، مغ) صف مذ.
لم ڈھینگ ، **بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا** . شتر گردنے ، لم ٹنگے اور اوندھے سیدھے ... بھینسے بڑے تھے . (۱۸۹۶ ، جادۂ تسخیر ، ۲۶۳). [لم + ٹنگ (ٹانگ کا مخفف) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---ٹنگو (---فت ٹ ، غنہ ، و مع) صف مذ.
۱. لم ٹنگا ، **بڑی بڑی اور لمبی ٹانگوں والا (آدمی وغیرہ)** . اس نے ایک لم ٹنگو سے مبادلہ کر لیا تھا کہ جس میں ہڈلی معلوم نہ ہوتی تھی. (۱۸۸۰ ، نیرنگ خیال ، ۱۰۷). ۲. **کلنگ ، لق لق نیز لمبی ٹانگوں والا گدھ** ، لم ڈھینگ . بہت سے سارس ... متعدد جال بچھا کر پکڑ لیے ، ان کے ساتھ ایک لم ٹنگو بھی جال میں پھنس گیا . (۱۹۳۷ ، قصص الامثال ، ۳۳). [لم + ٹنگ (ٹانگ کا مخفف) + و ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---چچڑ (---کس چ ، شد چ بفت) صف.
چمٹ جانے والا ، چیچڑی کی طرح جان نہ چھوڑنے والا.

گو کہ ڈالر کے خزینے ہیں لبالب لیکن
فیض اٹھاتا ہے وہی شخص کہ ہو لم چچڑ

(۱۹۵۳ ، ضمیر خامہ ، ۲۸۲). [لم + چچڑ (چیچڑ (رک) کی تخفیف)].

---چونچا (---و مع ، مغ) صف مذ (مث : لم چونچی).
وہ پرند جس کی چونچ لمبی ہو (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). [لم + چونچ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھٹیا (---فت چھ ، سک ٹ) امذ.
طویل جسم کا بلی کی نسل کا جانور جس کے جسم پر کالے کالے گل ہوتے ہیں ، کالا تیندوا. بعض پہاڑوں پر اس کو لم چھٹیا بھی کہتے ہیں . (۱۹۳۲ ، عالم حیوان ، ۳۶۸). [لم + چھٹ (چھینٹ کی تخفیف) + یا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھڑ (---فت چھ) (الف) صف.
لمبا ، لمبے قد کا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امث.
۱. **لمبی چھڑ ، وہ لمبی چھڑ جس سے کبوتر اڑاتے ہیں** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **لمبی نال والی بندوق یا توپ تیز توڑے دار بندوق.** توپیں لم چھڑ لم چھڑ لگی تھیں . (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۸۴). ادھر قلعے کی خندق عمیق اور پرآب ہے ، توپیں لم چھڑ لم چھڑ قلعہ پر لگی ہیں . (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۴ : ۱۰۵۴). [لم + چھڑ (رک)].

---چھڑا (---فت چھ) صف مذ.
دبلا پتلا اور لمبوترا ، لمبا ، دراز قامت.

کچھ اندک قد بھی اوس کا بڑا ہے
نہ موٹا ہے نہ پتلا لم چھڑا ہے

(۱۸۶۰ ، لوامع عجیب ، ۶). اس پر لنگور کے سے لم چھڑے چہرے پر بکروں کی سی داڑھی اور چپٹی ناک کے ساتھ دو ٹینکھی آنکھیں . (۱۹۳۲ ، رفیق تنہائی ، ۸). [لم چھڑ (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---چھونی (---و مع) صف مث.
لمبوتری. لم چھونی آنکھیں اور خوب صورت پیشانی کوئی کہاں سے لائے . (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۱۰).

لم چھونی پتیاں دوچند سہ چند
شاخ در شاخ تت نئے پیوند

(۱۹۰۷ ، مخزن ، اکتوبر ، ۵۳). اس قبیلے کی کیسرتیں لم چھونی اور ہلکی پھلکی ہوتی ہیں . (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارخانہ ، ۳۷). [لم + چھو (چھونا سے) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---دراز (---فت د) امذ.
۱. **کھادی ، کھور ، کاڑھا ، ایک قسم کا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے** ، اسری (ا پ و ، ۰ : ۸۴). ۲. **وہ جس کا سلسلہ دراز ہو ، لمبا ، طویل الذیل.** میں نے اپنے کئی دوستوں کو اس نظم کا مسودہ دیا کہ وہ اسے پڑھیں اور اس لم دراز استعارے کو حل کر کے بتائیں کہ یہ سوانحات کس ذات سے متعلق ہیں . (۱۹۲۲ ، پریم ترنگنی ، ۳). [لم + دراز (رک)].

---دما (---ضم د) صف.
جس کی دم لمبی ہو (جامع اللغات) . [لم + دُم (رک) + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---ڈاڑھیا (---سک ڑھ) صف.
دراز ریش ، لمبی ڈاڑھی والا . واہ رے بڈھے تیری گلفشانیاں ، خوب سنائیں بے تکی کہانیاں تیرے جیسے لم داڑھیے نہ معلوم کتنے دیکھے بھالے ہیں . (۱۹۰۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۹۵). اس کی محفل میں سوسائٹی میں ... لم ڈاڑھیوں کی تضحیک دلچسپ مشغلہ ہے . (۱۹۳۵ ، ستونتی ، ۱۵). [لم + ڈاڑھی (رک) + یا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---ڈگو (---کس نیز فت ڈ ، شد گ ، و مع) صف مذ.
دراز قد مرد ، بڑے قدم والا ، لمبے قدم رکھنے والا. کیا تم اس لم ڈگو کو یہاں ٹھیراتا چاہتی تھیں . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۲۳۷). [لم + رک : ڈگ (۳) + و ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---ڈور (---و مج) صف.
۱. **وہ لمبی ڈوری جس سے مچھلی پکڑتے ہیں** ، ڈگن (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات) ۲. **لمبی دم والا پرند** (جامع اللغات؛ فرہنگ آصفیہ). [لم + ڈور (رک)].

---ڈورا لڑانا محاورہ.
پتنگوں کو خوب بڑھا کر لڑانا (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ڈورا لڑنا محاورہ.
۱. رک : لم ڈورا لڑانا جس کا یہ لازم ہے . ادھر بھی پتنگ جھکے ادھر بھی بڑھے خوب لم ڈورے لڑے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۰۸). ۲. **بہت میل جول ہونا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---ڈھیک (---ی مج) (الف) امذ.
رک : لم ڈھینگ.

تن تن اور لم ڈھینک ہولا حق حق تار پروئے ہیں
اگھن ، بئے ، چنڈول ، ابلقے یاد میں اس کی روئے ہیں
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲۰۲ : ۲۳۱). لم ڈھینک پانی کا ایک خوبصورت کاہی مائل پرندہ ہے. (۱۹۷۳ ، انوکھے پرندے ، ۸). (ب) صف . **بڑی بڑی اور لمبی لمبی ٹانگوں والا ، لم ٹنگا ؛ (کنایۃً) بےوقوف ، کم عقل** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [لم ڈھینک (رک) کا غیر اتفی املا].

---ڈھینک (---ی مج نیز مع ، غنہ) امذ.
پانی کا ایک خوبصورت لمبی ٹانگوں والا پرندہ ، لم ٹنگو ، لگ لگ ، پادام ، یہ جال کی قسم نہیں ہے ؛ یہ لم ڈھینک کے پنکھوں کی بنتی ہے ، اس سے ہر قسم کی کونجیں ، چنولے ، بوڑے ، تکدری خرگوش پکڑے جاتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۸).
پانچویں میں سارس اور لم ڈھینک ہیں
بے تکلف ہیں جو پانی پر رواں
(۱۹۱۶ ، سائنس و فلسفہ ، ۳۰). [لم + ڈھینک (رک)].

---قد (---فت ق) صف مذ.
لمبے قد والا ، دراز قد. ایک روز مجھے وہ لم قد آدمی تنہا مل گیا. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۲ : ۱۰۲). [لم + قد (رک)].

---قدا (---فت ق) صف.
دراز قامت ، لمبو. ملکہ نے کہا او لم قدے تُو تو ہمیشہ سے کتا ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۹۹). لم قدے نے بیان کیا کہ میرا قصہ ایسا ہے. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۲ : ۱۰۲). [لم قد + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---کنّا (---فت ک ، شد ن) صف مذ.
لمبے کانوں والا ، دراز گوش ؛ خرگوش (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات ؛ جامع اللغات). [لم + کن (کان (رک) کا مخفف) + ا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

---گردنا (---فت گ ، سک ر ، فت د) صف مذ (مونث : لم گردنی).
لمبی گردن والا ، صراحی دار گردن. وہ بدذات سیہ فام لم گردنا سامنے آیا. (۱۸۷۷ ، طلسم گوہربار ، منیر ، ۲۷۸). [لم + گردن (رک) + ا ، لاحقۂ صفت و تذکیر].

لَم (۲) (فت ل) حرفِ نفی.
نہیں ، نہ.
وہ عالم میں سانفر لم جلوہ گر
کہ ثابت کرو تو ہے نفی سخن
(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۰۸). [ع].

---یَزَل (---فت ی ، ز) صف.
غیر فانی ، ہمیشہ رہنے والا ، لازوال. بغیر عنایت فیض لم یزل کے تیر سعادت ہدفِ مراد پر نہیں بیٹھتا ہے. (۱۸۳۸ ، بستان حکمت ، ۳۰).

جھومتے آتے ہیں محفل میں وہ رندِ لم یزل
جن کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے خمارِ انقلاب
(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۲۹۱).
تیرا جلوہ ، جلوۂ لم یزل ، ترا سلسلہ ہے وہ سلسلہ
جو ہر اک خیال سے ماسوا جو ہر اک نگاہ سے ماورا
(۱۹۸۳ ، میرے آقاؐ ، ۱۹). [لم + یزل (یزال (رک) کی تخفیف)].

---یَزَلی (---فت ی ، ز) صف.
رک : لم یزل. اس گھڑی عنایت لم یزلی سے پُرحسک رنگ جواب آیا. (۱۸۰۳ ، دقائق الایمان ، ۷۸). جب تک اسکی توفیق یار اور ارادت لم یزلی نہ مددگار ہوگی کسی غیر کو خیر ممکن نہیں. (۱۸۸۲ ، بوستان تہذیب (ترجمہ) ، ۶۸).
جو اپنے رب سے کرے بالمشافہہ باتیں
حریم لم یزلی کا مقرب و محرم
(۱۹۶۶ ، منحمنا ، ۳۵). [لم یزل + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِم (کس ل) امث ؛ امذ.
۱. **سببِ اصلی ، علتِ اولیٰ ، کنہ ، حقیقت ، اصلیت**. سبب یقینی اسکا بشر بتلا نہیں سکتا اور لِم اسکی کوئی پا نہیں سکتا. (۱۸۰۵ ، آرائش محفل ، افسوس ، ۱۳۵). لم پر کوئی اللہ کا بندہ غور نہیں کرتا. (۱۹۳۳ ، فراق دہلوی ، مضامین ، ۱۳۰). اس کی لم یہ معلوم ہوتی ہے کہ ساسانی شہنشاہ کی حیثیت سے اسے یہ خدائی حق پہنچتا تھا کہ وہ اپنے اقتدار کو منوائے. (۱۹۸۹ ، برصغیر میں اسلامی کلچر ، ۱۳). ۲. **اعتراض ، بازپرس**. ننہال دادیہال کی طرف سے کوئی لم تو نہیں. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۹). ۳. **تہمت ، بہتان ، دوش**.
اور یا سے کوئی داؤد کا قصہ پوچھے
عشق وہ لم ہے کہ جس سے نہ پیمبر چھوٹے
(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۰۱). یہی منصوبہ تھا کہ نشے میں چُور ہو تو اس کو کسی لم میں نکلوا دیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۲۱۷). ۴. **اصلیت ، بات کی تہہ**. اہلِ لکھنؤ اس لم کو تو پہنچے نہیں اور ہمارے اس محاورے پر ہنسا کرتے ہیں. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۹۵). اس میں کیا لم ہے کہ آج ہی شام کو یہ مکان مجھے چھوڑ دینا ہو گا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ۲۱). [س : लिप].

---رکھنا یا دھرنا محاورہ.
تہمت دھرنا ، دوش لگانا ، کلنک لگانا ، لم لگانا. مجھے الزام لگا کر مجھ پر لم رکھ کر کیا ملا. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۸۳). سارا لم ہرے چھال دار درختوں میں دھرا گیا. (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن دہلوی ، ۱۳۲).

---لگانا محاورہ.
عیب یا الزام لگانا ، قصور وار ٹھہرانا ، تہمت لگانا. ان کو خود افسوس ہے کہ کسی بدنصیب نے خواہمخواہ نواب صاحب کے پیچھے یہ لم لگا دی. (۱۸۹۰ ، سیر کہسار ، ۲ : ۳۸۵). دل لگی مزاح (مذاق) سب ہی کچھ ہوتا ہے وہاں لم لگانی کسی نوع ایسا نٹ کھٹ مردوا کوئی ہو. (۱۹۲۹ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۴ ، ۷ : ۳).

نہیں ہے جبن و تغلّب سے مطلقاً انہیں عار
روپے کو پوجتے ہیں ، لم لگاتے ، دیتے ہیں دم
(۱۹۶۶ ، سنجنتا ، ۷۳).

ـــ لگنا محاورہ.
رک : لم لگانا جس کا یہ لازم ہے. حواس جاتے رہے ایک ایسی لم لگی کہ معطل ہوگیا اب کیا کروں ، سوجھتی ابھی تک خوب تھی. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۴ : ۵).

لَمْب (۱) (فت ل ، سک م) (الف) صف. مذ.
دراز ، طویل ، لانبا وغیرہ (پلیٹس). (ب) امذ. عمود ، عمودی خط ؛ رشوت ؛ چوسر کی طرح کے کھیل کی ایک چال (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : [illegible]].

ـــ ڈالنا محاورہ.
عمود گرانا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ رُوپ (ـــ و مع) صف.
جو (خط) قائم الزّاویہ بنائے ، عمودی ، ۹۰ ڈگری بنانے والی لکیر (خط) (جامع اللغات). [لمب + روپ (رک)].

ـــ قَدا (ـــ فت ق) صف.
لمبا ، دراز قد ، لانبے قد والا. ملکہ ترنج نے کہا کیوں رے لمب قدے میں نے تیرے ساتھ کیا برائی کی. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۸۷). [لمب + قد (رک) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

ـــ نِکالنا محاورہ.
عمود گرانا ، عمودی خط کھینچنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

ـــ نِکَلنا محاورہ.
عمود گرایا جانا ، عمودی خط کھینچنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

لَمْب (۲) (فت ل ، سک م) امث.
ایک قسم کی گھاس جو سنہرے رنگ کی ہوتی ہے ، اس کا ذائقہ ناخوشگوار ہوتا ہے. لمب ، یہ سنہری رنگ کی مخملیں گھاس ہے جو زمین پر مشت برابر اونچا سنہری ریشم کے ڈھیر کی طرح اگ آتی ہے ... بعض چولستانی باشندوں کے خیال کے مطابق ہرن صرف لمب کھاتا ہے. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۱۶۳). [مقامی].

لَمْبا (فت ل ، سک م) صف.
۱. دراز ، طویل.
سرکیں جیسے لمبے بال چندر سورج دونوں گال
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۹ ، ۲ : ۷۷)). یہ جگت لمبا (بہت دیر تک کا) سپنا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۲). اہلیہ بھی بہت کمزور میرے ساتھ ہیں اس وجہ سے سخت پریشان ہوں سفر لمبا ہے. (۱۹۳۹ ، شمع ، ۱۰۹). بال اتنے لمبے کہ ٹخنوں تک آتے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۳۵). ۲. بلند ، اونچا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). ۳. دراز قد ، طویل القامت. دیکھنے میں وہ فاقی انسانوں سے زیادہ لمبا لگتا تھا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱۳۵). ۴. بہت ، کثیر ، زیادہ ؛ (کنایۃً) بیوقوف ، نادان (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [س : [illegible]].

ـــ بَنْنا محاورہ.
رفوچکر ہونا ، جُل دینا ، فرار ہونا. چوکیدار نے اپنا رستہ لیا اور چور سب مال لیکر لمبا بنا. (۱۹۲۵ ، حکایات لطیفہ ، ۱ : ۷۰). تو ہنو کو پیٹ پوجا کرلینے دے ، جا لمبا بن. (۱۹۷۸ ، بستی ، ۶۸).

ـــ پَڑْنا محاورہ.
مر جانا ، لیٹ جانا. لچھمن جی ، بس ایک ہی وار میں لمبی پڑ گئی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۱ : ۸۰).

ـــ تَڑَنْگا (ـــ فت ت ، ڑ ، غنہ) صف مذ.
موٹا تازہ اور دراز قد ، لمبے قد کا اور موٹا تازہ. لمبے تڑنگے ، چھوٹے بوٹے ..... سب حجازی باپ کے فرزند ہیں. (۱۹۱۳ ، انتخاب توحید ، حسن نظامی ، ۱۰). دیوار گھڑی میں ساڑھے تین بجے ہیں تو گھر کے کھلے ہوئے دروازے پر کالے یا مٹ میلے لباس میں ایک لمبا تڑنگا شخص چپکے سے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے. (۱۹۹۳ ، افکار ، کراچی ، جنوری ، ۵۵). [لمبا + تڑنگا (رک)].

ـــ چَوڑا (ـــ و لین) صف مذ (مث : لمبی چوڑی).
۱. دراز اور وسیع ، بہت کشادہ ، طویل و عریض. شمال مغربی یورپ کے جنوب میں یہ ایک لمبا چوڑا اور زرخیز میدان ہے. (۱۹۶۷ ، عالمی تجارتی جغرافیہ ، ۷۳). ۲. طول طویل. انہوں نے دو تین گھنٹے میں اس کا لمبا چوڑا جواب لکھا. (۱۹۰۸ ، مقالات شبلی ، ۵ : ۶۹). تمہارے باپ نے تمہاری خیریت پوچھنے کے لیے یہ لمبا چوڑا سندیسہ لکھا. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ۱ اکتوبر ، ۷۷). ۳. کثیر ، زیادہ. اس پر کوئی لمبا چوڑا خرچ نہیں آئے گا. (۱۹۲۸ ، دیہاتی اصلاح ، ۱۰۲). [لمبا + چوڑا (رک)].

ـــ چَوڑا پَرْدہ لَگانا محاورہ.
بناوٹ کا پردہ کرنا (فرہنگ اثر).

ـــ چَوڑا کام (ـــ و لین) امذ.
بہت بڑا کام ، وہ کام جس میں طویل عمل درکار ہو. ایسی ہی مجبوری یا لمبا چوڑا کوئی کام ہوتا تو وہ دوسرے دن پر رکھتی. (۱۹۰۸ ، صبح زندگی ، ۱۷۵). [لمبا + چوڑا (رک) + کام (رک)].

ـــ دَفْتَر (ـــ فت د ، سک ف ، فت ت) امذ.
طول طویل مضمون.
خطِ تقدیر نہ کیوں ہو گنجان لمبے دفتر کو یہ کمتر کاغذ
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۹۲). [لمبا + دفتر (رک)].

ـــ سَفَر (ـــ فت س ، ف) امذ.
دور کی مسافت ، دور کا سفر ، سفرِ دراز ؛ دنیا سے رحلت یا کوچ ، سفرِ آخرت (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). اف : کرنا ، ہونا. [لمبا + سفر (رک)].

ـــ کَرْنا محاورہ.
۱. طول یا درازی میں بڑھانا ، دراز کرنا ، کھینچ کر طویل کرنا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). ۲. روانہ کرنا ، چلتا کرنا ، رخصت کرنا.

چوڑائی میں تُک اپنے عدو اور بھی جم لے
لمبا کروں ہوں دیکھ تو کیسا تجھے دم لے
(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۱۵۷).

---گھونگھٹ مدری چال یہ آئیں کس کا گھر گھال کہاوت.
اس بدچلن عورت کے متعلق کہتے ہیں جو گھونگھٹ تو لمبا نکالے اور اس میں سے اشارہ بازی کرے ، ایسی عورت کئی گھر تباہ کرتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لَمبا لیٹنا محاورہ.
فرش وغیرہ پر ڈھے جانا ، لمبا پڑنا ، مر جانا. مجھے یہ رات تم پر خیریت سے کٹتی نہیں معلوم ہوتی صبح کو لمبی لمبی لیٹی ہو گی ہم افسوس کرتے ہونگے. (۱۸۸۲ء ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۵۳۲).

---ہاتھ مارنا محاورہ.
بڑا فائدہ اٹھانا ، زیادہ رقم ہاتھ آنا (دھوکا دھڑی سے). کسی کا مال مل جائے پھر دیکھو کیسے لمبے ہاتھ مارتا ہوں. (۱۸۸۰ء ، ربط ضبط ، ۱ : ۱۰).

---ہونا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **دراز ہونا ، طویل ہونا.** پھر وہ لمبا ہونے لگا ، اور لمبا ہوا اور لمبا ہوا. (۱۹۸۷ء ، آخری آدمی ، ۵۷). ۲. **چل دینا ، رفوچکر ہونا، ہوا کھانا ، ٹہل جانا ، سدھارنا.** اور میں مال لے کر لمبا ہوا. (۱۸۶۳ء ، جوہر عقل ، ۹۳). اسباب چھین کر بلکہ پہنے کے کپڑے تک اتروا کر لمبے ہو گئے. (۱۹۱۷ء ، غدر دہلی ، ۲ : ۳۸). ۳. **لیٹ جانا ، آرام کرنا ، سونا** (مہذب اللغات).

لَمباڑا (فت ل ، سک م) امذ.
ایک ذات یا برادری جو اناج وغیرہ ڈھوتی ہے ، بنجارا نیز اس کا ایک فرد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَمباڑَن (فت ل ، سک م ، فت ڑ) امث.
لمباڑا گروہ کی کوئی عورت، لمباڑا (رک) کی بیوی. دکن کی لمباڑنیں اور ان کے جرائم پیشہ شوہر ان کے ذہن پر ہمیشہ چھائے رہے. (۱۹۸۶ء ، آنکھ اور چراغ ، ۶۲). [لمباڑا (بحذف ا) + ن ، لاحقۂ تانیث].

لَمبان (فت ل ، سک م) امث.
درازی ، لمبائی ، طول. تم تمغہ کے قد کے مناسب اسکی لمبان رکھنا. (۱۸۹۷ء ، مکتوبات سرسید ، ۵۴۳). با کھوں کی لمبان کو چوڑان سے کسی قدر بڑھا دیا ہے. (۱۹۲۸ء ، آخری شمع ، ۳۹). تکیے کے غلاف کی لمبان ہمیشہ کپڑے کے تانے کے رخ رکھیں ورنہ غلاف جلد پھٹ جاتے ہیں. (۱۹۷۰ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۷۳). [لمبا + ن ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لَمبانا (فت ل ، سک م) ف م.
دراز کرنا ، طویل کرنا.
یکایک ان نے دونوں پاؤں لمبائے
مری گردن میں لے کے خوب لپٹائے
(۱۸۰۳ء ، قصہ تمیم انصاری ، ۳۳). بازاری دکانداروں کی تعریف کو اس قدر لمبانا اور جوڑانا .... انہی کا کام تھا. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۲ : ۸۸). [لمبا (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَمبانی (فت ل ، سک م) صف.
لانبا ، لمبائی والا ، لمبان والا. ڈنڈے کے سرے پر ایک پیچ ہوتا ہے جس کے ذریعے لمبانی ڈنڈے جوڑ دیے جاتے ہیں. (۱۹۳۳ء ، مٹی کا کام ، ۶۱). [لمبان (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمباؤ (فت ل ، سک م ، و مج) صف.
درازی ، لمبائی ، طول ، بڑائی. گھوڑے کی دم کے بال ایک لمباؤ خوشنما رکھتے ہیں. (۱۸۷۲ء ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۹۸). [لمبا + و ، لاحقۂ حاصل مصدر].

لَمبائی (فت ل ، سک م) امث.
۱. **درازی ، طوالت ، لمبان.** پھلی ہر سال لمبائی میں ۴ تا ۵ انچ بڑھتی ہے. (۱۹۷۰ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۶۳۵). ۲. **بلندی ، اونچائی ، ارتفاع.** اگر کمرہ مستطیل ہے اور لمبائی بہت زیادہ ہے تو مقابل کی دونوں چھوٹی دیواروں پر ایک جیسے ... رنگ کروا دینے سے ... تناسب پیدا کیا جا سکتا ہے. (۱۹۷۰ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۷۳). [لمب(۱) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

---چَوڑائی (---و لین) امث.
لمبان چوڑان ؛ طول و عرض. اپنے تکیے کی لمبائی چوڑائی سے ایک انچ زائد خریدیں. (۱۹۷۰ء ، گھریلو انسائیکلوپیڈیا ، ۳۷۴). [لمبائی + چوڑائی (رک)].

لَمبَر(۱) (فت ل ، سک م ، فت ب) امذ.
۱. رک : **نمبر جو اس کی صحیح اور مستعمل صورت ہے.**
قیاس عمر کا لمبر بڑھا تھا
قریب اسّی کے سن پہنچا تھا اس کا
(۱۸۶۱ء ، الف لیلہ نو منظوم ، شایان ، ۲ : ۶۱۸). اچھا صاحب تو اب آپ تانگے کا لمبر بھی لے لو. (۱۹۳۰ء ، مضامین رموزی ، ۱۱۲). النساء کے بعد غالب ... نے گلاس اور لمبر (نمبر) استعمال کیے ہیں. (۱۹۶۱ء ، اردو زبان اور اسالیب ، ۴۴). ۲. **وہ اعداد (نمبر) جو امتحانات کے پرچوں پر دیے جاتے ہیں** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. **درجہ ، رُتبہ ، عہدہ ، منصب.** زبان یعنی تقریر اپنی توضیح کی زیادتی اور محنت کی کمی سے اوّل لمبر ہو گئی ہے. (۱۸۸۷ء ، سخندان فارس ، ۱ : ۶). ۴. **باری ، نوبت ، دفعہ.** عزیزی کا لمبر سب سے اخیر تھا. (۱۸۸۳ء ، دربار اکبری ، ۱۳۸). تمہیں جلدی ہے کہیں اور سے لے لو ، میں تو لمبر سے دوں گا. (۱۹۶۲ء ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۴۹). ۵. **کسی ادارے یا کارخانے کا مخصوص یا مقررہ نشان ، علامت ، مارکہ** (جیسے ماچس کے فلاں کارخانے کا لمبر شیر ہے) (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۶. **شمار ، گنتی ، تعداد.** ہنڈیلوں کو اس طرح ... بکس میں رکھوادیں یعنی لمبر اوّل سے شروع کرے. (۱۸۳۵ء ، دولت ہند ، ۸۳). لوازم سرکار خاص شاہی یکمشت اور واگزاشت نصف لمبر کے علاوہ اس مقدار خطیر کا ملاحظہ کرنا چاہیے. (۱۸۹۲ء ، فوائد النساء ، ۳۴). ۷. **زمین کا معیّن قطعہ.**

دیہاتوں میں لمبر (زمین کے معیّن قطعہ کے لیے) اور لمبردار بھی عام ہیں. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۰۲). ۸. کھیل کود ، ڈولا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [انگ نمبر (Number) کی تارید].

---آنا ف ل.
۱. باری آنا ، وار آنا ، نوبت پہنچنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. امتحان میں نمبر پانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---پانا محاورہ.
امتحان میں نمبر حاصل کرنا (جامع اللغات).

---پَر قائم رَہنا محاورہ.
یک طرفہ خارج شدہ مقدمے ، نالش یا درخواست کا بحال ہونا (ماخوذ : نوراللغات).

---پَر قائم ہونا محاورہ.
لمبر پر قائم رہنا (رک) کا لازم (نوراللغات).

---چَڑْھانا محاورہ.
۱. درجہ بڑھانا ، مرتبہ یا منصب بڑھانا ، ترقی دینا (جامع اللغات ؛ فرہنگ آصفیہ). ۲. امتحان وغیرہ کے نمبروں کو رجسٹر میں درج کرنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

---چَڑْھنا محاورہ.
نمبروں کا جو امتحان کے پرچے میں ملے ہوں درج رجسٹر ہونا ، درجے میں ترقی پانا (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت).

---چھِنْنا محاورہ.
درجے سے گرا دینا ، مرتبہ چھین لینا ، بے توقیر کرنا.

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے ، پر اے طرفِ کلاہ
مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۲۸۷).

---دار امذ.
(کاشت کاری) گانو کا مکھیا ، چودھری ، وہ شخص جو سرکاری مالگزاری کو زمینداروں سے وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کرتا ہے اور جو سرکاری مالگزاری کا سب حصہ داروں کی طرف سے ذمہ دار ہوتا ہے. لمبردار ہر کسی موضع کے پٹواری اپنے سے اتفاق کر کے واسطے خوردبرد اپنے کی رقومات مصارف کچہری کو المضاعف کاغذ اپنے میں لکھاتے ہیں. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۳۸). ایک ایک علاقہ ایک ایک تعلقہ دار کو سپرد تھا ، اُس کے نیچے کئی کئی گانو کے علاقہ دار... ان کے نیچے لمبردار وغیرہ وغیرہ. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۱۹). ہمارے گاؤں کے لمبردار نے ایک جاپانی سپاہی کی بہت خاطر مدارات کی تھی. (۱۹۰۵ ، جنگ روس و جاپان ، ۸۷). دن رات محنت کرتی ، لمبردار کی حویلی میں کام کاج کرتی ، اپنا پیٹ پالتی اور اس کے نکھرے بھی پورے کرتی. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۸۷). [لمبر + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---داری امث.
لمبردار کا عہدہ یا کام ، لمبردار ہونا ؛ (کنایۃً) زمینداری ، چودھراہٹ. ایک ایک گانوں میں دس دس بارہ بارہ پٹی دار کتاب لمبر سرکار میں صرف اسم ایک دو کسی خواہ چار پانچ کسی لمبرداری میں مندرج ہیں. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۲۳۳). [لمبردار + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
امتحان دینے والے کی لیاقت کے مطابق نمبر دینا ، امتحان کے پرچے پر نمبر درج کرنا جو ہر سوال کے جواب پر ممتحن نے تجویز کیے ہوں نیز درجہ دینا ، مرتبہ دینا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---سابِق میں قائم رَکْھنا محاورہ.
رجسٹر میں دوبارہ درج کرنا (پلیٹس).

---سے خارج کَرْنا محاورہ.
فہرست سے خارج کرنا (پلیٹس).

---سے خارج ہونا محاورہ.
(قانون) مثل سے خارج ہونا ، فہرست سے خارج ہونا ، داخلِ دفتر ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---قائم رَہْنا محاورہ.
(قانون) پہلی ہی مثل قائم رہنا ، پہلی مثل پر ہی کارروائی ہونا (جامع اللغات).

---کَرانا محاورہ.
اندراج کرانا ، درج کرانا. ملکیت زمیں داری ہمہ پالیب یک جدی اپنے کی وہاں واقعہ ہے واسطہ نام بنام ایک کس سرکار میں لمبر کرائے دیتے ہیں. (۱۸۳۹ ، کتاب الآغاز ، ۱۳۷).

---کھِنْچ جانا / کھِنْچْنا محاورہ.
مقدمے کا طول پکڑنا ، مقدمے کی تاریخ بڑھنا ، مقدمہ ملتوی ہونا ، پیشی کی تاریخ بڑھنا ، کسی امر میں دیر لگنا (ماخوذ : پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ مخزن المحاورات).

---گیرْنا محاورہ.
(دھوبی کا کپڑوں پر) شناخت کے لیے نشان لگانا ، نمبر ڈالنا. بابو !!! تیرا ستیاناس ، طون (طاعون) مارے ... گھس جائے تیرے پیٹ میں ماتا کالی ... آتا کیوں نہیں ، دو سو کپڑے پڑے ہیں ... لمبر گیرنے والے ، میں تو رو رہی ہوں تیری جان کو. (۱۹۴۳ ، دانہ و دام ، ۱۳۱).

---لَگانا محاورہ.
قطار میں لگنے کے لیے تیار رہنا ، شمار میں رکھنا ؛ لمبر دینا ، امتحان دہندہ کی قابلیت یا لیاقت کے موافق نمبر دینا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---لَگْنا محاورہ.
لمبر لگانا (رک) کا لازم ، امتحان کے پرچے پر نمبر درج ہونا (جامع اللغات).

ـــ وار م ف.
بازی باری سے ، درجہ بہ درجہ ، سلسلہ وار. جس زمین کو دینا چاہیں اس کو درخواست میں نمبروار درج کر دیں. (۱۸۵۰ ، کوائف تعلیم تشہ ، ۸). [لمبر + وار (رک)].

لَمبَر (۲) (فت ل ، سک م ، فت ب) امث.
لومڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَمبَرائیکَس (فت ل ، سک م ، فت ب ، ی مع ، فت ک) امذ.
(حیوانیات) **ایک قسم کا کیچوا**. یعنی وہ انیلڈا جن میں بازو پیر نہیں پائے جاتے ، لیکن ابرے موجود ہوتے ہیں ، مثلاً لمبرائیکس یا کسی دوسری ذات کا کیچوا. (۱۹۷۷ ، ابتدائی حیوانیات ، ۲۳۳). [انگ : Lumbricus].

لَمبَری (فت ل ، سک م ، فت ب) صف.
۱. **نمبر کا ، نمبر والا ، نمبر کے مطابق ، ترتیب وار** ؛ (کنایۃً) **معرکہ کا ، زبردست**.

پیچ زلفوں سے لڑے ہیں دل نے کیا کیا لمبری
عمر گزری اس جھمیلے ہی کو سلجھاتے ہوئے

(۱۹۰۵ ، نادان دہلوی (نکتۂ راز ، ۲۹۲)). ۲. **نشان لگا ہوا** (جیسے لمبری گھوڑا یا بیل) (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).
۳. **سرکار کی طرف سے معین و مقرر کیا ہوا** (پیمانہ) (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۴. **وہ احمق جس کے احمق ہونے پر کسی کو کلام نہ ہو ، بے وقوف** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۵. **پولیس کے رجسٹر پر چڑھا ہوا ، مشہور ، معروف** (بدمعاش) (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لمبر + ی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ باٹ (بٹ) امث.
سرکار کی طرف سے مقرر کیا ہوا باٹ (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لمبری + باٹ (رک)].

ـــ بَیل (ـــ ی لین) امذ.
وہ بیل جس پر سرکاری نشان داغا گیا ہو (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لمبری + بیل (رک)].

ـــ دَعْویٰ (ـــ فت د ، سک ع ، ا بشکل ی) امذ.
(قانون) **نالش عام ، دعوائے عام ، سلسلہ وار نالش ، ابتدائی مقدمہ ، حسب سلسلۂ نالش ، وہ دعویٰ جو صیغۂ متفرقات سے نہ ہو** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات) [لمبری + دعویٰ (رک)].

ـــ گَز (ـــ فت گ) امذ.
سرکار کی طرف سے مقرر کیا ہوا گز (ماخوذ : جامع اللغات). [لمبری + گز (رک)].

ـــ گھوڑا (ـــ و مع) امذ.
وہ گھوڑا جس پر سرکاری نشان داغا گیا ہو (فرہنگ آصفیہ). [لمبری + گھوڑا (رک)].

ـــ مُقَدَّمَہ (ـــ ضم م ، فت ق ، شد د بفت ، فت م) امذ.
رک : **لمبری دعویٰ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لمبری + مقدمہ (رک)].

ـــ نالِش (ـــ کس ل) امث.
رک : **لمبری دعویٰ** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لمبری + نالش (رک)].

لُمبُڑ (ضم ل ، سک م ، فت ب) صف ؛ امذ.
ضرورت سے زیادہ لانبا ، بد قطع لانبا ؛ (کنایۃً) **احمق آدمی ، بیوقوف** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [لمبا (بحذف ا) + ڑ ، لاحقۂ نسبت و تحقیر].

لَمبُشا (فت ل ، سک م ، ضم ب) امث.
گلے کا ایک زیور جس میں سات تار ، لڑی ، لڑیاں ہوں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्बशाखा].

لَمبُو (فت ل ، سک م ، و مع) صف مذ (مث : لمبو (و مع)).
۱. **لمبا ، دراز قامت** (پلیٹس ؛ نوراللغات). ۲. **لمبی ٹانگوں والا ، بہت لمبا آدمی یا جانور**. اونٹ بیچارہ اتنے بڑے قد کو کہاں چھپائے ، اُس لمبو نے ڈول پر خوب بے بھاؤ کی پڑیں. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۸۸) [لمبا (بحذف ا) + و ، لاحقۂ صفت تذ کیر].

لَمبُوا (فت ل ، سک م ، ضم ب) صف ؛ امذ.
لمبا ؛ **وہ شخص جس کی ٹانگیں بہت لمبی ہوں** (جامع اللغات). [لمبو (رک) + ا ، لاحقۂ تحقیر].

لَمبُوتْرا (فت ل ، سک م ، و مع ، فت نیز سک ت) صف.
۱. **جس کی چوڑائی کم اور لمبائی زیادہ ہو ، بیچ میں سے چوڑا اور ایک طرف یا دونوں طرف سے لمبا**.

گلے میں اونٹ کے باندھی ہے پلی
بہو ٹھگنی میاں لمبوترا ہے

(۱۸۷۷ ، عبیر ہندی ، ۹۰). یہ انتہائی دلکش صندوق لمبوترا تھا جیسے تابوت ہو. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۱۵۰).
۲. **اسطوانہ نما ، اسطوانی ، بیلن کی شکل کا نیز بیضوی** (انگ : Cylindrical). شکل (ب) میں ایک لمبوترا ریزونیٹر دکھایا گیا ہے جو دو حصّوں میں مشتمل ہے. (۱۹۶۷ ، آواز ، ۳۳۸). [لمبا (بحذف ا) وت ، لاحقۂ صفت + را ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَمبُوتْرَہ (فت ل ، سک م ، و مع ، فت نیز سک ت ، فت ر) صف.
رک : **لمبوترا ، لمبا**. مہین ذرات یعنی کرہ کے دائری حصّوں میں جمع ہو جاتے ہیں اور پھر ہر ذرّے کے اطراف ایک لمبوترہ سا خلیہ بنتا ہے. (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۳۶۲). [لمبوترا (رک) کا ایک املا].

لَمبُوتْری (فت ل ، سک م ، و مع ، فت نیز سک ت) صف مث.
۱. **لمبی ، جس کی لمبائی چوڑائی سے زیادہ ہو**. اس نے سر پر ایک عجیب سی کچھ لمبوتری اور کچھ پچکی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، مارچ ، ۶۲). ۲. **بیضوی**.

Castor کا بیج لمبوتری شکل کا ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، آسان نباتیات ، ۱ : ۱). [لمبوترا (رک) کی تانیث].

لَمبودَر (فت ل ، سک م ، و مع ، فت د) صف.
(ہنود) بڑے پیٹ والا ، جس کی توند نکلی ہوئی ہو (عموماً گنیش جی کے لیے) (جامع اللغات). [مقامی].

لَمبی (فت ل ، سک م) (الف) صف مث.
دراز ، طویل. وہاں لوگوں کی ویسی ہی لمبی قطار لگی ہوئی تھی. (۱۹۹۱ ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۳۳). ۲. **اونچی ، بلند ، رفیع.** حوالات کی آٹھ فٹ لمبی اور چھ فٹ چوڑی کوٹھڑی کا لوہے کی سلاخوں والا دروازہ اور پتھر کا فرش تھا. (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۱۲۲). ۳. **بڑی.** پھر اچانک مڑ کر ایک لمبی الزاویہ انگلی حکیم کی آنکھوں کے سامنے ہلا کر ، اونچی آواز میں بولا ہم تمہارے اوپر اعتبار کر کے آئے تھے. (۱۹۷۸ ، باگھ ، ۹۸). (ب) امث. **گھوڑے کا لمبا قدم ، گھوڑے کی ایک چال** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمبا (رک) کی تانیث].

ـــــ بیماری (ـــــ ی مع) امث.
مراد : **دق کا مرض.** سانپ کو رسّی چھپکلی کو دیوار والی .... دق کو لمبی بیماری ... کہا جاتا تھا. (۱۹۶۷ ، ساقی ، کراچی ، جولائی ، ۳۷). [لمبی + بیماری (رک)].

ـــــ تان کَر سونا محاورہ.
لمبی چادر تان کر سونا ، اطمینان سے سونا ، بے فکر ہو کر سونا ، گہری نیند سونا.

ڈر میاں کا اور سُسرے کا نہیں
شام سے سوتی ہوں لمبی تان کر

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۴۳). مرزا جیسے نکمّے بے فکرے کبھی کی لمبی تان کر سو چکے تھے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۵۳).

دے دیا جائے جو کیڑا قوم کو افراط سے
یہ وہ غافل ہے کہ سو جائے گی لمبی تان کر

(۱۹۸۲ ، ط ظ ، ۷۳).

ـــــ تاننا محاورہ.
۱. **غافل ہو کر دیر تک سونا ، بےفکری سے سونا.** برعکس اس کے بدھو نفر نے جو لمبی تانی تو تڑکا کر دیا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۲ : ۲۳۲). ان کی عادت ایسی چُپ سادھنے اور لمبی تاننے کی نہیں. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۱ : ۳۴۳). ۲. **دور دراز کا سفر کرنا ، اپنے وطن سے بہت دور نکل جانا ، مدّتوں پردیس میں رہنا.** جو کچھ لوٹا تھا اوس کو لے کر لمبی تان کیا ترکستان گیا. (۱۸۳۶ ، سرورِ سلطانی (ترجمہ) ، ۸۶). ۳. **مر جانا ، دنیا سے گزر جانا ، سفر آخرت اختیار کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۴. **بہت غفلت اور بے خبری سے کام لینا.** خرچ بھیج کر جو لمبی تانتے ہیں تو دوسرے ہی مہینے کروٹ لیتے ہیں. (۱۹۲۰ ، انشائے بشیر ، ۱۶۳).

ـــــ تڑنگی (ـــــ فت ت ، ڑ ، غنہ) صف مث.
دراز قد ، ڈیل ڈول والی. اب جو دیکھا تو ایک ڈیڑھ سو برس کی بڑھیا ... لمبی تڑنگی ، لال لال آنکھیں ، زرد زرد دانت. (۱۸۹۰ ، فسانۂ دل فریب ، ۴۲). [لمبا تڑنگا (رک) کی تانیث].

ـــــ چوڑی لَمبا گھونٹ فقرہ.
(تکرار کے ساتھ مستعمل) **بچوں کو بہلانے یا دوا پلانے وقت کہا جاتا تھا.** دوا پلاتے وقت کہا جاتا ، لمبی چوڑی لمبا گھونٹ. (۱۹۶۷ ، اردو نامہ ، کراچی ، اکتوبر ، ۲۹ : ۱۱۱).

ـــــ چوڑی (ـــــ و لین) صف مث.
طول طویل ، بہت لمبی. بڑی لمبی چوڑی عزت رکھتا ہے تو گھنٹوں کے انتظار کے بعد بلایا گیا. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۳۳). کیا اس لمبی چوڑی ، وسیع کائنات میں کوئی ایسی ہستی نہیں جو ایک بار وقت کی اس حکمرانی کے خلاف بغاوت کر دے. (۱۹۸۵ ، پہلی بوند سمندر ، ۱۰۵). [لمبی + چوڑی (رک)].

ـــــ چوڑی ہانکنا محاورہ.
شیخی بگھارنا ، ڈینگیں مارنا ؛ طویل داستان سنانا ، قصّہ باندھنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــــ سانس لینا محاورہ.
رک : **لمبے سانس لینا جو فصیح ہے ، گہرا سانس بھرنا.** جب ندی کنارے کی مٹی کی مخصوص سوندھی سوندھی بُو اس کے دماغ میں بس گئی تو وہ ایک لمبی سانس لے کر اٹھا. (۱۹۴۳ ، آنچل ، ۱۱۷). اسد نے چہرہ ہوا میں اٹھا کر لمبی سانس لی : برف میں چیڑ کی خوشبو کیسے بدل جاتی ہے. (۱۹۷۸ ، باگ ، ۵۸).

ـــــ کَرنا محاورہ.
(گھوڑے کا) اُچھل کود یا جست کرنا ، اُچھلنا کودنا (گھوڑوں کی طرح) (پلیٹس).

ـــــ لَمبی (ـــــ فت ل ، سک م) صف مث.
۱. **نہایت طویل ، بہت لمبی.** یہ جوڑے جو طرح طرح کے تھیلے لیے اور مونچھیں لٹکائے اور لمبی لمبی عبائیں قبائیں پہنے گھومتے ہیں ، کسی کا کچھ نہیں لیتے. (۱۹۷۲ ، دنیا گول ہے ، ۲۹۸). ۲. **بہت اونچی ، بلند.** بہار کے موسم میں تو ہوا کا بھی اپنا ایک رنگ ہوتا ہے ، لمبی لمبی پینگوں والا رنگ. (۱۹۸۸ ، تشبیب ، ۳۰۴). [لمبی + لمبی (رک)].

ـــــ لَمبی باتیں بَنانا محاورہ.
لمبی چوڑی ہانکنا ، شیخی بگھارنا نیز پُر فریب باتیں کرنا. دوسری راہ ان لوگوں کی ہے جو گلے جھڑے والے تھے ، لمبی لمبی باتیں بناتے تھے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۱۵۲).

ـــــ لَمبی پڑنا محاورہ.
لیٹنا ، دراز ہونا ، آرام کرنا. گھر میں ہمارے سوا کوئی مرد تھا ہی نہیں ، اس لیے ہم ہی بسم اللہ کہہ کر اذان دینے کو تیار ہو گئے ، اندر گئے بیوی دوشالہ تانے لمبی لمبی پڑی تھیں ، مجھے دیکھ کر کچھ شرما گئیں. (۱۹۴۷ ، فرحت ، مضامین ، ۷ : ۱۸).

---لینا محاورہ۔
۱۔ (گھوڑے کا) لمبے سفر پر روانہ ہونا ، چوکڑی بھرنا ۔ انہوں نے اپنی کرچ مینی کا کمال دکھلانے کے خیال سے گھوڑے کے ایک چابک رسید کی اس نے چمک کر ایک لمبی لی۔ (۱۹۵۸ ، عمر رفتہ ، ۸۳)۔ ۲۔ سفر کا آغاز کرنا ، قدم اٹھانا ، تیز چلنا۔ یہاں سے جو ہم نے لمبی لی، تو سیدھے کولمبو پہنچے (۱۹۰۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۱۰۷)۔

---ہو جانا محاورہ۔
دراز ہونا ، طویل ہو جانا ، کٹھن ہو جانا۔ وہ رات کتنی لمبی ہو گئی تھی ، اسے نیند نہ آ رہی تھی۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۵۶)۔

لَمْبے (فت ل ، سک م) صف مذ ؛ ج۔
لمبا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل۔ بال اتنے لمبے کہ ٹخنوں تک آتے تھے۔ (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، مصر ، ۱ : ۱۳۵)۔

---بننا محاورہ۔
رخصت ہونا ، رفوچکر ہونا ، چل دینا ، بھاگ جانا ، فرار ہونا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---بنو (ہو) فقرہ۔
چل دو ، چلتے پھرتے نظر آؤ۔ جاؤ مولوی صاحب یہاں سے لمبے بنو۔ (۱۸۹۶ ، شاہد رعنا ، ۷۵)۔ وہ زمانے لد گئے لمبے بنو ، لمبے۔ (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۱۰۶)۔

---پہ جانا محاورہ۔
(عقل یا غور و فکر کی) دور تک رسائی ہونا ، گہری بات کا مفہوم سمجھنا ، اصل حقیقت تک پہنچنا۔ پروردگار نے آج آبرو رکھ لی.... ورنہ ہمہ شما کی عقل کہیں اتنے لمبے پہ جا سکتی ہے۔ (۱۹۵۳ ، اپنی موج میں ، ۱۹)۔

---پینگ بڑھنا محاورہ۔
بہت راہ و رسم ہونا ، تعلقات گہرے ہونا۔ اچھا ہم اب بتائیں ، ذرا لمبے پینگ اور بڑھ جائیں تو کسی دن بلا کے خوب بناؤ ، ارے ہاں مولوی بدا ، کانپ نہ ٹھڈا توہیش۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۹۶)۔

---چوڑے دعوے کرنا محاورہ۔
بڑے بڑے دعوے کرنا۔ لوگ مونھ سے تو ایمان و اسلام کے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں مگر ان کو بے دلیل پوری تشفی نہیں ہوتی۔ (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۱۷)۔

---ڈگ بھرنا محاورہ۔
چلنے میں ایک پاؤں دوسرے سے بہت فاصلے پر رکھنا ، بڑے بڑے قدم اٹھانا ، تیز تیز چلنا۔ مولوی صاحب اس کے پیچھے پیچھے لمبے ڈگ بھرتے روانہ ہوئے۔ (۱۹۲۸ ، مضامین فرحت ، ۱ : ۸)۔ اس نے دیوار پر ہاتھ پھیرا اور لمبے ڈگ بھر کر وہاں سے لوٹ آیا۔ (۱۹۸۶ ، سہ حلہ ، ۳۱)۔

---سانس بھرنا محاورہ۔
۱۔ بڑے بڑے یا گہرے گہرے سانس لینا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔ ۲۔ سرد آہ بھرنا ، ٹھنڈے سانس بھرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔ ۳۔ مرتے وقت بڑے بڑے سانس بھرنا ، دم توڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔ ۴۔ نہایت افسوس کرنا ، کمال تاسف کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات ؛ مخزن المحاورات)۔

---گھونگھٹ والی سے ڈریے کہاوت۔
جو عورت بہت لمبا گھونگھٹ نکالے وہ عموماً بد چلن ہوتی ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال)۔

---لَمْبے (---فت ل ، سک م) صف مذ۔
طویل ، بہت لمبے ، بہت اونچے یا بڑے۔ بڑی بڑی پگڑیوں اور لمبے لمبے طرّوں والے آہستہ آہستہ کھسکنے لگے۔ (۱۹۳۲ ، طلوع و غروب ، ۵۳)۔ ان کے لمبے لمبے ہاتھ یوں جھولتے محسوس ہو رہے تھے گویا مصنوعی ہاتھ ہوں۔ (۱۹۹۱ ، قومی زبان ، کراچی ، اپریل ، ۵۶)۔ [لمبے + لمبے (رک)]۔

---لمبے ڈگ بڑھانا محاورہ۔
رک : لمبے ڈگ بھرنا۔ لمبے لمبے ڈگ بڑھا کر دروازے پر جا پہنچا۔ (۱۹۳۳ ، جنت نگاہ ، ۱۸۱)۔

---لمبے ڈگ رکھنا محاورہ۔
ایک قدم سے دوسرے قدم کو فاصلے پر رکھ کر چلنا (نور اللغات ؛ مہذب اللغات)۔

---لمبے سانس لینا محاورہ۔
گہرے گہرے سانس لینا۔ اس نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کیے مگر دیواروں کی وہ اوّلین نایاب خوشبو اب نکل چکی تھی۔ (۱۹۸۸ ، نشیب ، ۱۶۳)۔

---ہاتھ امذ ؛ ج (شاذ)۔
صدقہ و خیرات کرنے والے ہاتھ ، سخاوت کرنے والے ہاتھ۔ معلوم ہوا کہ آپ کی مراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا۔ (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۳۴۰)۔ [لمبے + ہاتھ (رک)]۔

---ہاتھوں لینا محاورہ۔
خوب ذلیل کرنا ، طعنے دینا ، دھمکانا (محاورات ہند ؛ جامع اللغات)۔

---ہونا محاورہ۔
رفوچکر ہونا ، بھاگ جانا ، چل دینا۔ میر صاحب یہ کہہ کر جو لمبے ہوتے ہیں ، تو ایک دوست مہاجن کے یہاں پہونچے۔ (۱۸۷۸ ، توابی دربار ، ۳۹)۔ اپنی ضمانت پر چھڑا کے مجھ سے کہا آپ تو لمبے ہو جیے۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۱۸۳)۔

لَمْبِیاں (فت ل ، سک م ، کس بیج ب) صف مث ؛ ج۔
لمبی (رک) کی جمع ، تراکیب میں مستعمل (جامع اللغات)۔

---کرنا محاورہ۔
۱۔ پرندوں کا بلند پروازی کر کے نگاہ سے غائب ہو جانا ،

تارا ہو جانا ، نہایت اونچا اُڑنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. گھوڑے کو دوڑانا تیز گھوڑے کا نہایت زور سے اتنی دور نکل جانا کہ دکھائی نہ دے ؛ (گھوڑوں کی طرح) اچھل کود کرنا ، جست لگانا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ).

ـــــ لینا محاورہ.
۱. تیز چلنا۔ یوں اُڑوں گا ، یوں چلوں گا ، یوں بے آب و دانہ و بے غذا لمبیاں لوں گا. (۱۹۳۵ ، بر پرواز ، ۴۳). ۲. رسّی یا بانس وغیرہ کا سہارا لے کر لمبی چھلانگیں لگانا.

عجب نہیں ہے حسینوں سے لمبیاں لینا
قدِ کشیدہ و زلفِ دراز رکھتے ہیں
(۱۸۷۸ ، آغا ، د ، ۹۳).
کیا کیا بڑھی ہے ناز سے شامِ شبِ فراق
لے لے کے لمبیاں تری زلفِ سیاہ کی
(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۱۳۳). ۳. ڈینگ مارنا ، اترانا نیز مبالغہ کرنا.

اے اجل مژدہ کہ ارماں کو ملے گی سولی
لمبیاں لینے لگا ہے قدِ دل جو دل میں
(۱۸۹۵ ، دیوان راسخ دہلوی ، ۱۳۹).

لَمبھا (۱) (فت ل ، سک م) امذ.
خرگوش (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्ब + कर्ण].

لَمبھا (۲) (فت ل ، سک م) امث.
ایک قسم کی باڑ یا احاطہ ، ایک نوع کا حصار یا رکاوٹ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लम्भ].

لَمپ (فت نیز ل ، سک م) ا سم لیمپ (الف) امذ.
۱. ایک قسم کا چراغ جس پر شیشے کی چمنی یا ہانڈی ہوتی ہے اور جو تیل اور بتی سے روشن ہوتا ہے. چراغ کیا میں نے تو لمپ روشن کرانے کا ارادہ کیا تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۲۶). وہ قطار سڑک کے لمپوں کی جو دکھائی دیتی ہے اسی سڑک پر وہ مکان ہے جہاں گفتگو ہوئی. (۱۹۲۳ ، خونی راز ، ۶). بائیں طرف ایک میز ہے اس پر چند کتابیں اور بجلی کا لمپ رکھا ہے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۵ : ۵). ۲. چراغ جو تجربہ گاہوں میں استعمال ہوتا ہے. کھولتی ہوئی شیشی میں پانی اور بھاپ کے سوا کچھ نہیں رہا ، اس وقت تم اس کا منہ بند کر دو اور لمپ ہٹالو. (۱۸۸۹ ، مبادی العلوم ، ۶۲). (ب) امث. چنڈو پینے والوں کا چراغ جس کی لو کا دھواں کھینچتے ہیں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [انگ : Lamp].

ـــــ ٹوپ (ـــــ و مج) امذ.
ایک قسم کی قندیل. لمپ ٹوپ کی ساخت کے ذریعے مبادیاتِ سائنس کے اکثر اسباق بالخصوص برقیات میں خاصی مدد ملتی ہے. (۱۹۷۰ ، حرفتی کام ، ۱۳۶). [انگ : Lamptop].

لَمپَٹ (فت ل ، سک م ، فت پ) امذ.
بد آنچ جس کا شعلہ دھات کو گلا دیتا ہے.

چھپاتے ہو عبث تم رونے روشن اپنا گھونگھٹ میں
نہیں تو صاف روشن ہے کہ اک شعلہ ہے لمپٹ میں
(۱۸۷۳ ، کلیاتِ قدر ، ۲۵۳). [لپٹ کا قدیم املا].

لَمپَٹ (فت نیز کس ل ، سک م ، فت پ) صف ؛ امذ.
بدکار ، زنا کار ؛ آوارہ ، لفنگا ؛ جھوٹا ، دروغ گو (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : लम्पट].

لَمپَنی (فت ل ، سک م ، فت پ) امث.
ایک زیور کا نام. رانگ کانسی پیتل کا زیور ... لمپنی ، انجری ... یہ سب زیور میلے اور گھسے تھے. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ اور نااہل پڑوس ، ۴۷). [مقامی].

لَمتڑانگ (فت ل ، سک م ، فت ت ، غنہ) صف.
رک : لمتڑنگ جو زیادہ مستعمل ہے ، نمایاں طور پر لمبا ، طویل القامت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمتڑنگ (رک) کا اشباعی املا].

لَمتڑنگ (فت ل ، سک م ، فت ت ، ڑ ، غنہ) صف ؛ ا سم لم تڑنگ.
دراز قد ، طویل القامت ، لمبے ڈیل ڈول والا. میرا قصائی جو چوڑے ہاڑکاٹھ کا لمتڑنگ آدمی تھا بڑا خاموش طبع تھا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۲۶۹). [لم تڑنگ (رک) کا ایک املا].

لَمتڑنگا (فت ل ، سک م ، فت ت ، ڑ ، غنہ) صف.
لمبا اور موٹا تازہ ، دراز قد (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمتڑنگ + ا ، لاحقۂ تذکیر].

لَمٹنگا (فت ل ، سک م ، فت ٹ ، غنہ) صف ؛ ا سم لم ٹنگا.
لمبی ٹانگوں والا. خربوزے کے چھلکے سے کالے کالے لمٹنگے چیونٹے چمٹ رہے تھے. (۱۹۴۳ ، آنچل ، ۹۰). [لم ٹنگا (رک) کا ایک املا].

لَمٹنگو (فت ل ، سک م ، فت ٹ ، غنہ ، و مع) امذ ؛ ا سم لم ٹنگو.
کلنگ ، سارس ، لک لک (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لم ٹنگو (رک) کا ایک املا].

لَمجَھڑ (فت ل ، سک م ، فت جھ) امث.
درازقد ، دبلا پتلا ؛ لمبی چھڑی جس سے کبوتر اڑاتے ہیں ، لمبا بانس ، لمبی بندوق (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لم جھڑ (رک) کا ایک املا].

لَمجَھڑا (فت ل ، سک م ، فت جھ) صف.
لمبا ، دراز قد (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لمجھڑ + ا ، لاحقۂ تذکیر]

لَمجھونی (فت ل ، سک م ، و مع) صف مث.
لمبوتری ، دراز ، بڑی. چونچ کمر تک پڑی ہوئی ، سرخ و سفید رنگت ، اونچا ماتھا ... لمجھونی ناک. (۱۸۹۹ ، امراؤ جان ادا ، ۲۰۵). [لم جھوا (رک) کی تانیث].

لَمحُ البَصَر (فت ل ، سک م ، ضم ح ، ضم ا ، سک ل ، فت ب ، ص)
پلک جھپکنا ، چشم زدن.

پھر چرخِ اطلس کی طرف رف رف ہوا فرفر رواں

رفتار تھی لمح البصر یا جنبشِ چشمِ یقیں

(۱۹۰۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۴). [لمح + رک : ال (۱) + بصر (رک)].

لَمح بَصَر (فت ل ، سک م ، کس ح ، فت ب ، سک ص) امذ.
رک : **لمح البصر**. کسی کی شب ہجر کاٹے نہیں کٹتی ہے اور کسی کی خوش نصیبی کو ایک لمحِ بصر سے زیادہ پائداری نہیں. (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ : ۲ : ۳۶۷). [لمح + بصر (رک)].

لَمحات (فت ل ، سک م) امذ ؛ ج.
لمحہ (رک) کی جمع ، لمحے.

ہے ، اور باقی بچے کی یاد اُن لمحاتِ رزّیں کی

ادا دیکھی تھی جب تزئینِ حسن و حُسنِ تزئیں کی

(۱۹۱۹ ، نقوشِ ساقی ، ۶۰). یہاں بیٹھ کر میں نے قیمتی لمحات برباد کیے ہیں. (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۵۳). [لمحہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

لَمحاتی (فت ل ، سک م) صف.
چند لمحوں کا ، ہنگامی ، عارضی. اس نظام کو لمحاتی عام فہم چیز قرار دیا جا سکتا ہے. (۱۹۵۶ ، تعارفِ فلسفۂ جدید (ترجمہ) ، ۹۳). آنکھ ہر نئے منظر کو دیکھ کر غنچے کی طرح اچانک کھل اٹھتی ہے لیکن یہ تاثر لمحاتی ہوتا ہے. (۱۹۸۷ ، اردو ادب میں سفرنامہ ، ۳۵۹). [لمحات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمحاتِیَت (فت ل ، سک م ، کسر ت ، فت ی) امث.
لمحاتی ہونا ، عارضی ہونا. زندگی کی لمحاتیت اور برق رفتاری نے عشق و عاشقی کا منظر نامہ ہی بالکل بدل دیا ہے. (۱۹۹۲ ، اردو ، کراچی ، جون ، ۳۵). [لمحات + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمحَہ (فت ل ، سک م ، فت ح) امذ.
پلک جھپکنے کا وقفہ ، ایک پل ، دقیقہ ؛ (مجازاً) بہت تھوڑا سا وقت. راست گویوں نے عرض کی کہ وہ ہمیشہ شراب کے نشے میں مست رہتا ہے اور وہ ایک لمحہ لب سے جام کو نہیں جدا کرتا. (۱۸۹۷ ، تاریخِ ہندوستان ، ۵ : ۶۰۱). کیا مجال کہ ایک لمحہ کا پس و پیش ہو جائے. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۱ : ۹). بارہ مارچ سے لے کر تیئس مارچ اور پھر اسی وقت سے لے کر آج تک کا ہر ہر لمحہ مجھ پر کتنا بھاری گزرا ہے. (۱۹۸۱ ، چلتا مسافر ، ۲۲۴). [ع : (ل م ح)].

---بہ لَمحَہ (---فت ب ، ل ، سک م ، فت ح) م ف.
آہستہ آہستہ ، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ. ملکہ روشن جمال کا شعلۂ محبت ہر لحظہ بھڑکتا اور لمحہ بہ لمحہ کلیجہ منھ کو آتا تھا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۳ : ۳۸). ہار پہنائے گئے ، مجمع لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا تھا. (۱۹۴۳ ، شہید مغرب ، ۵۶). لمحہ بہ لمحہ نئی دریافتیں ، نئے حقائق اور نئے انکشافات منظرِ عام پر آ رہے ہیں. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ، ۵۸). [لمحہ + بہ (حرفِ جار) + لمحہ (رک)].

---بَھر (---فت بھ) م ف.
تھوڑی دیر ، پل بھر. ایک روز چڑیا ... لمحہ بھر بعد ہشیار ہو کر اڑی ، منڈیر پر جا بیٹھی. (۱۹۳۲ ، سیلاب و گرداب ، ۱۰۶). اس عکسِ خراسان سے ، لمحہ بھر کے لیے بھی ، نظر ہٹا لینا قائل کے لیے ممکن نہ ہوا. (۱۹۸۹ ، میر تقی میر اور آج کا ذوقِ شعری ، ۲۵۲). [لمحہ + بھر (رک)].

---ءِ رَواں کس صف(---فت ن) امذ.
لمحۂ گزراں ، گزرتا ہوا وقت ، زمانۂ حال ، لمحۂ موجودہ. اختلافات کے باوجود سلیم احمد اور قمر جمیل دو ایسے اہم نام ہیں جو ہمارے گذشتہ کو موجود سے اور لمحۂ رواں کو آئندہ سے جوڑتے ہیں. (۱۹۸۶ ، آنکھ اور چراغ ، ۶۰). [لمحۂ + رواں (رک)].

---ءِ فِکر کس اضا(---کس ف ، سک ک) امذ.
پریشان ہونے کی گھڑی نیز سوچنے کا وقت ، غور و فکر کا مقام. چودھری کو مستقل طور پر ایک چمار کے گیہوں کھانے پر یوں بھی اس کے ردِ عمل کا اندیشہ اور لمحۂ فکر پیدا ہوا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۱۳۱). [لمحۂ + فکر (رک)].

---ءِ فِکرِیَہ کس صف(---کس ف ، سک ک ، کس ر ، فت ی) امذ.
رک : **لمحۂ فکر**. میرے انشائیہ کا بنیادی مزاج اپنی جگہ قائم ہے ، یہ بات ان حضرات کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہے. (۱۹۸۹ ، سمندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۰). [لمحۂ فکر + یہ ، لاحقۂ نسبت].

---ءِ گُزَراں کس صف(---ضم گ ، فت ز) امذ.
رک : **لمحۂ رواں ، گزرتا ہوا لمحہ ، لمحۂ موجودہ**. عقلیت پسند کا جوہر ایک آزاد معروضی حقیقت برقرار رکھتا ہے ، جب کہ اشعریہ کا جوہر آزاد ارادہ (Freewill) کا ایک لمحۂ گزراں ہے. (۱۹۶۹ ، توازن ، ۲۰۲). [لمحۂ + گزراں (رک)].

---گُزَرنا ف ل.
وقت گزرنا ، پل گزرنا ، وقت کٹنا.

جو لمحہ اُن کے میرے درمیاں گزرتا ہے

وہی زمانے پہ بارِ گراں گُزرتا ہے

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۵۳).

---لَمحَہ (---فت ل ، سک م ، فت ح) م ف.
پل پل ، ہر لمحہ ، ہروقت ، ہمیشہ (پلیٹس). [لمحہ + لمحہ (رک)].

---ءِ مَوجُود کس صف(---و لین ، و مع) امذ.
موجودہ وقت ، زمانۂ حال ، عصرِ حاضر. تائین نے تنقید کے اسی انداز نظر میں نسل ، لمحۂ موجود اور ماحول کے عناصر شامل کر کے تنقید کو ایک مخصوص رُخ دیا تھا. (۱۹۸۳ ، نئی تنقید ، ۳۴). [لمحہ + موجود (رک)].

لَمحَی (فت ل ، سک م ، فت ح) صف.
لمحے کا ، لمحہ بھر کا ، عارضی ، وقتی ؛ (مجازاً) معمولی ، ذرا سا. ایک لمحی غلطی نے مغلوں کی قدیم پُرشکوہ سلطنت کو ملیامیٹ کر دیا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۳۰۶). [لمحہ (بحذف ہ) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمحے (فت ل ، سک م) امذ ؛ ج.
لمحہ (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل . کوئی بھی خواب کسی بھی لمحے عین بیچ میں آن کھڑا ہوتا . (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۳۰).

ـــــ لَمحے میں م ف.
ہر گھڑی ، دم بہ دم ، منٹ منٹ میں (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

لَمڈا (فت ل ، سک م) امذ (مث : لمڈیا).
(عو) لونڈا ، لڑکا . تم جانو مدرسہ کے لمڈے حلال تو ہوتے ہی ہیں . (۱۹۲۷ ، زوال اُردو ، ۱۹). علے کے لمڈے ملاجی کو پریشان کرتے ہوں گے . (۱۹۳۷ ، بزمِ رفتگاں ، ۹۹). [مقامی].

لَمڈَڑھیا (فت ل ، سک م ، فت ڈ ، کس ڑھ) صف ؛ امذ.
لمبی داڑھی والا ، دراز ریش شخص (پلیٹس ؛ جامع اللغات) . [لم (لمبا (رک) کا مخفّف) + ڈڑھی (داڑھی (رک) کا مخفّف) + ا ، لاحقۂ نسبت].

لَمڈور (فت ل ، سک م ، و مج) امث.
۱. وہ لمبی ڈوری جس سے مچھلی پکڑتے ہیں ، دکن.

یہ شکاری گگن نے سٹ لمڈور
ہات لایا ہے سور کی مچھلی

(۱۷۶۵ ، دکھنی انوارِ سہیلی ، ۳۵۹). اسباب و نتائج کا لمڈور آمر آگے کو بڑھنا چاہیے . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۱۰۹). ۲. رک : لمڈورا جو زیادہ مستعمل ہے . دکن کا لمڈور اور لکھنؤ کا لمڈور ایک ہی چیز ہیں (۱۹۰۳ ، بھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰). ۳. لم دُما (جانور) ، لمبی دم والا پرندہ (ماخوذ : پلیٹس). [لم (لمبا (رک) کا مخفّف) + ڈور (رک)].

ـــــ لَڑانا محاورہ.
ایک قسم کا پیچ لڑانا ، پتنگ بڑھا کر لڑانا نیز میل جول بڑھانا . یہ میری طرح بیوقوف نہیں جو تجھی سے لمڈور لڑانے بیٹھ جائے . (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۱۳).

لَمڈورا (فت ل ، سک م ، و مج) امذ.
لمبی ڈور جو پتنگوں کے بڑھانے میں چھوٹتی ہے . معاشقے کا لمڈورا ان کے ساتھ چل رہا ہے . (۱۹۳۱ ، افسانۂ ماجد ، ۲ : ۲۵). [لمڈور + ا ، لاحقۂ تذکیر].

ـــــ لَڑانا محاورہ.
پتنگ کو ڈھیل دے کر لڑانا ، ڈھیل کا پیچ لڑانا ؛ پینگ بڑھانا ، میل جول یا تعلق بڑھانا . اگر پردہ نہ ہو تو ہر جنٹلمین کچھ روز محبت کے لمڈورے لڑائے . (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۵ ، ۹ : ۵).

ـــــ لَڑنا محاورہ.
۱. لمڈورا لڑانا (رک) کا لازم ، ڈھیل پر پتنگوں کا لڑنا نیز جھگڑا جاری رہنا . ایسے جھول اللہ میاں پالتے ہیں کہ پُشت در پُشت قرض کا لمڈورا لڑتا ہے (۱۹۲۷ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۲ ، ۱۲ : ۵). ۲. بہت میل جول ہونا ، ربط ضبط ہونا . کچھ دور نہ تھا کہ دونوں میں آویزش تک نوبت پہونچ جاتی ، اور خوب ہی لمڈورا لڑتا . (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، حاجی بغلول ، ۱۷).

لَمڈِیا (فت ل ، سک م ، کس مج ڈ) امث.
لونڈیا ، لڑکی . شاید تم نے وس لمڈیا کو دیکھا ہوگا وہ چماری والی . (۱۹۳۶ ، شعلے ، ۳۲). [لمڈا (رک) کی تانیث].

لَمڈھیک (فت ل ، سک م ، ی مج) صف.
رک : لمتنگا (پلیٹس). [لم ڈھیک (رک) کا ایک املا].

لِمرِک (کس ل ، کس مج م ، کس ر) امث.
انگریزی ادب کی ایک صنفِ سخن جس میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں ، پہلے ، دوسرے اور پانچویں مصرعے کا ہم قافیہ ہونا اور تیسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے ، پانچ مصرعوں کی بے تکی نظم جو عموماً ہجویہ ہوتی ہے . لیرک ، لمرک اور سانیٹ جیسی اصنافِ سخن اُردو میں جڑ نہیں پکڑ سکیں (۱۹۸۵ ، کشّاف تنقیدی اصطلاحات ، ۱۱۶). [انگ : Limerick].

لَمز (فت ل ، سک م) امذ.
گوشۂ چشم سے اشارہ کرکے کچھ کہنا ، بدنام کرنا ؛ الزام دینا ، تہمت رکھنا ، رسوا کرنا . چناں چہ بہت سی آیتیں قرآن میں ... ایسی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاح ، سخریت ، استہزا ، سب ، لعن ، قذف ، فحش ، بذات ، لمز اور تنابز بالالقاب اُن کے ہاں شدت سے رائج تھا . (۱۸۷۹ ، کلیاتِ نثر حالی ، ۱ : ۱۳۷). [ع : (ل م ز)].

لَمس (فت ل ، سک م) امذ.
۱. کسی چیز کو ہاتھ وغیرہ سے چھونے کا عمل یا کیفیت.

لمس لگن کا لیوے سوک ہانجو آپن ایکس دوک

(۱۶۴۰ ، کشف الوجود ، داول (قدیم اُردو ، ۱ : ۳۱۲)). جس چیز کو کہ لمس و مباشرت فرمائے . (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۲۰). عمر بن خطّاب ایک دوسری آیت سے یہ سمجھے کہ تیمم لمس نساء کے لیے ہے . (۱۸۷۸ ، مقالات حالی ، ۱ : ۶۱). کاروان کے پہیے دن بھر میں متعدد بار اس کے لمس سے آشنا ہوتے . (۱۹۸۸ ، جب دیواریں گریہ کرتی ہیں ، ۱۶). ۲. کسی چیز کو چھو کر محسوس کرنے کی قوت ، وہ قوت جس سے نرمی ، سختی اور سردی ، گرمی وغیرہ کو محسوس کیا جاتا ہے ، قوتِ لامسہ.

سمع و ذوق و بصر و لمس و شم و وہم و خیال
ہیں کیے تو نے دیے ہم کو کریہہ مطلق

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱۹). ہمارے پاس چند آلات حس ہیں ... یہ آلات ، بصر ، سمع ، شم ، ذوق اور لمس ہیں . (۱۹۰۵ ، سائنس و کلام ، ۱ : ۱۷). ۳. مراد : تعلق ، رشتہ . تقریب نگاری کا حکم ایک ایسے عامی کو ملا ، جسے نہ تصوف سے لمس نہ تاریخ سے لگاؤ . (۱۹۵۰ ، بزم صوفیہ ، ب). [ع : (ل م س)].

ـــــ پَذِیر (ـــــ فت نیز کس پ ، ی مج) صف.
لمس قبول کرنے والا نیز جسے چھوا جا سکے . وہ اس کے لیے مرئی اور لمس پذیر تھا . (۱۹۸۵ ، کشاف تنقیدی اصطلاحات ، ۲۴۲). [لمس + ف : پذیر ، پذیرفتن = قبول کرنا].

ـــــ پَیما (ـــــ ی لین) امذ.
حاسۂ لمس کی پیمائش کا آلہ (انگ : **Oesthesiometer**).
وی فرے کے اصول پر ایک زیادہ تکمیل یافتہ لمس پیما استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (۱۹۳۱ ، تجربی عملیات (ترجمہ) ، ۲۶۳).
[لمس + ف : پیما ، پیمودن ـ ناپنا].

لَمْسانا (فت ل ، سک م) ف م.
محسوس کرانا ، لمس کا احساس پیدا کرنا.
کچھ نہ پوچھو رشک لمساتا ہے کیا کیا اوس گھڑی
دیکھتے ہیں جب کسی کو اوس طرف جاتے ہوئے
(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۳۱). [لمس + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَمْسی (فت ل ، سک م) صف.
۱. لمس (رک) سے منسوب ، **لمس کا نیز محسوساتی.** اس کا اعادہ نہ کروں گا بلکہ لمسی اور عضلی حسوں کی بحث کی طرف متوجہ ہوتا ہوں. (۱۹۳۰ ، اصول نفسیات (ترجمہ) ، ۲ : ۳۱). غالب کے لمسی اور نفسی احساسات جتنے گہرے ہیں اس کی مثال کہیں نہیں ملتی. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۵۶). ۲. **جو قوتِ لامسہ سے محسوس یا متعلق ہو ، لمس پذیر** (انگ : **Tactile**). لمسی روئیں جو جسم کے کسی بھی حصّے پر واقع ہو سکتے ہیں. (۱۹۵۱ ، حشریات ، ۵۲). [لمس + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمْسِیات (فت ل ، سک م ، کس س) امذ ، امث.
لمس سے نسبت رکھنے والی چیزیں یا باتیں ، محسوسات. شعری حسیات و لمسیات ، شیفتگی و سرشاری ، ناقابلِ ادا محسوسات ، نادر تشبیہوں اور اچھوتے استعاروں کی فراوانی کچھ فیض ہی کا حصہ ہے. (۱۹۸۶ ، فیضان فیض ، ۲۳). [لمس + یات ، لاحقۂ نسبت].

لَمْسِیاتی (فت ل ، سک م ، کس س) صف.
لمسیات (رک) سے منسوب ، لمسیات کا ، چھونے کا نیز محسوساتی. جرأت کے یہاں اس قسم کی لذت پائی جاتی ہے جسے لمسیاتی یا حسیاتی کہہ سکتے ہیں. (۱۹۷۹ ، تناظر (حیات و تصانیف) ، ۳۱۰). [لمسیات + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمْسِیَہ (فت ل ، سک م ، کس س ، فت ی) صف.
لمس رک سے منسوب ، جس میں لمس ہو، لمس والا ، محسوساتی؛ (مجازاً) جنسی. ان لمسیہ اشعار میں عموماً کوئی نہ کوئی قید ضرور ایسی نظر آتی ہے جس سے لمس کی نفی ہو جاتی ہے. (۱۹۷۶ ، سخن ور نئے اور پرانے ، ۱۱۰). [لمس (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لَمْسِیَّت (فت ل ، سک م ، کس س ، شد ی بفت نیز بلا شد) امث.
چھونے کی استعداد یا صلاحیت؛ چھو کر محسوس کرنے کی حس؛ لمس کی قوّت. غالب کی لمسیت بھی پیکروں میں لذت پیدا کر دیتی ہے. (۱۹۸۷ ، مرزا غالب کا داستانی مزاج ، ۱۰۹). [لمسی (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمْع (فت ل ، سک م) امذ.
روشنی کا لپکا ، نور ، چمک ، چمکنا.
آدم و نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ اوپر
پرتو افگن تھا تمھارے فیض کے نیّر کا لمع
(۱۸۰۹ ، شاہ کمال ، ۳ : ۱۳۵).
ہے سینہ سینہ سوزِ محبّت کا لمع لمع
پروانہ کوتسا نہ جلا شام کو کہ شمع
(۱۸۷۷ ، کلیات قلق ، ۲۰۸). [ع : (ل م ع)].

لَمْعات (فت ل ، سک م) امذ.
لمعہ (رک) کی جمع ، روشنیاں ، کرنیں ، چمک ، پرتو. خصوصاً آدمیوں کے سر اور ہاتھوں میں سے لمعات نور نکلتے ہیں. (۱۸۷۷ ، رسالہ تاثیرالانظار ، ۹۶).
چمک سکتی نہیں ہرگز صحافت
نہ جب تک نظم کے ہوں اس میں لمعات
(۱۹۲۰ ، بہارستان ، ۶۳۰). میں نے صوفیانہ ... طرزِ احساس میں ، وجدانی لمعات ، مشاہدے ... کیف و مستی کو اہم قرار دیا ہے. (۱۹۸۵ ، نقد حرف ، ۱۸۸). [لمعہ (بحذف ہ) + ات ، لاحقۂ جمع].

لَمْعان (فت ل ، سک نیز فت م) (الف) امذ.
روشنی کا لپکا ، شعلہ.
تجہ درسن کیرے جوت ستی دل میرا کل پُر نور ہوا
ان نورو کے لمعان ستی ، کل عالم مخمور ہوا
(۱۵۱۸ ، لطفی ، (قدیم بیاض ، ۳۸)).
وہ کیا شمع ہے ایک لمعانِ نور
عیاں جلوہ جس کا ہے نزدیک و دور
(۱۸۷۳ ، مناجاتِ ہندی ، ۲).
اصحابِ کالنجوم کا لمعانِ نقشِ پا
ظلمت میں راہبر ہے رہِ مستقیم کا
(۱۹۲۸ ، ثمر فصاحت ، ۲).
ہر ذرّہ اس دربار کا مسجود ہے اقمار کا
سایہ تری دیوار کا لمعانِ انوارِ قدم
(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۰۰). (ب) صف.
چمکنے والا ، روشن ، درخشندہ (جیسے برق لمعان).
موسیٰ کی ہے قسم تجھے اور کوہ طور کی
نور و فروغِ جلوۂ لمعان کی قسم
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۸۶).
شرر نکلیں اُٹھیں شعلے ہوائے برقِ لمعان سے
چمک ہو دود کی دل میں خیالِ روئے تاباں سے
(۱۸۷۲ ، محامدِ خاتم النبیّینؐ ، ۱۸۶). [ع : (ل م ع)].

لُمْعانی (ضم ل ، سک م) امث.
روشنی ، درخشانی. جوہر طبع کی لمعانی نیز فکر کی درخشانی بہت جگہ پر پسند آئی. (۱۸۶۳ ، نادر خطوط غالب (رسا ہمدانی)، ۵۷).
سب کی آنکھوں میں ہے لمعانی انوار تری
سب کے کانوں میں ہے آوازۂ پیغام ترا
(۱۹۲۱ ، نذرِ خدا ، ۳۰). [لمعان + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لُمعانِیَت (ضم ل ، سک م ، کس ن ، فت ی) امث.
روشن ہونے یا چمکنے کی حالت یا کیفیت. اس کی پیشانی خیالات کی لمعانیت سے منور تھی. (۱۹۲۳ ، نگار ، مارچ ، ۱۸۳).
[لمعان + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمعَہ (فت ل ، سک م ، فت ع) امذ و امث.
۱. **چمکارا ، چمک ، کوند.**

گہ لمعہ کلیم کو دکھایا   گہ جلوے سے طور کو جلایا

(۱۸۷۱ ، دریائے تعشق ، ۲).

تیرے جمالِ پاک سے ہیں یہ ہمیشہ مقتبس
ضو و صفا و نار و نور لمعہ و برق و ارتجک

(۱۸۸۶ ، دیوان سخن ، ۱۰).

ہم سے یہ عشوہ فروشی نہ کر اے لمعۂ طور
عرشِ اعلٰی سے بھی مافوق ہے منظر اپنا

(۱۹۱۹ ، رعب ، ک ، ۹۳). اچانک بلند آواز ، تیز روشنی کا لمعہ ہی ایسا ہوتا ہے جو توجہ اور عمل حاصل کر لیتا ہے. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۳۸). ۲. **کرن ، شعاع ، چھوٹ.** بیش ترین لمعۂ انوار معرفت و خدا پرستی. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۲۳).

آبجو گردِ چمن لمعۂ خورشید سے ہے
خطِ گلزار کے صفحے پہ طلائی جدول

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۳۲).

حُسنِ یوسف نے ترے نور سے یوں پائی چمک
لمعۂ مہر سے جس طرح کہ روشن ہے قمر

(۱۸۵۸ ، سحر (نواب علی خاں) ، بیاضِ سحر ، ۵). اس کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی لمعۂ نور دکھائی دینے لگی. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۱۳۳).

لمعۂ سا کن ، خالِ موزّن ، ذرۂ روشن نقطۂ ممکن
یا حبشی ہندوئے محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم

(۱۹۵۱ ، سیماب اکبر آبادی ، ساز حجاز ، ۹۰). ۳. **خیرہ کن روشنی ، تب و تاب (سورج کی).**

دن آئے رات کے گھر جیسے مہ میں لمعۂ شمس
یہ نزاع نہ باقی میانِ سایہ و نور

(۱۸۸۱ ، اسیر (سید مظفر علی) ، مجمع البحرین ، ۲ : ۹۳).
[لمع + ہ ، لاحقۂ تانیث].

۔۔۔ اَفشانی (۔۔۔ فت ا ، سک ف) امث.
روشنی بکھیرنا ، نور پھیلانا ، چمکانا ، جگمگانا ، روشن کرنا ، اجالا کرنا.

لمعہ افشانی میں اس کی سعی و کوشش کم ہوئی
اور کی زیر اثر حلقوں کی تابش کم ہوئی

(۱۹۲۲ ، نُزح نش ، فردوسِ تخیل ، ۳۰۲). [لمعہ + ف : افشاں ، افشاندن ـ چھڑکنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ اَفگَن (۔۔۔ فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.
روشنی پھینکنے والا ، چمک ڈالنے والا ، چمکانے والا. انوار وحمت سنتے ہیں لمعہ افگن ہو گئے فوراً ایمان لائے. (۱۹۱۹ ، جوہائے حق ، ۲ : ۳۰۰).

یہ جب تک تمدّن سایہ افگن نوعِ انسان پر
ہو جب تک لمعہ افگن پرتو تہذیبِ دوران پر

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۱۰). [لمعہ + ف : افگن ، افگندن ـ پھینکنا ، ڈالنا].

۔۔۔ کاری امث.
چمکنا ، چمک پیدا کرنا ، روشنی دینا.

بجلی کی لمعہ کاری تفسیر بے قراری
بادل کی قطرہ باری تقریر ماجرا ہے

(۱۹۱۸ ، کلیات رعب ، ۳۴۵). [لمعہ + کار ، لاحقۂ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

لِمف (کس ل ، سک م) امذ.
(حیاتیات) حیوانات کی شریان وغیرہ کا ایک بے رنگ عرق جو خون سے مشابہ مگر سرخی کے بغیر ہوتا ہے ، عموماً ٹیکا لگانے میں استعمال ہوتا ہے نیز کوئی اور فاسد مادّہ جو اسی غرض سے استعمال ہوتا ہو ، شریانوں سے حاصل ہونے والا عرق. چند دیسی حکیم بھی مس ہملٹن کے سپرد کئے گئے تا کہ ٹیکا لگانا اور گوسالے سے لمف نکالنا سیکھیں. (۱۹۰۱ ، دبدبۂ امیری ، ۱۳۱). اس نظام میں دل ، شریانیں ، وریدیں ... لمف کی نالیاں ... خون اور لمف شامل ہیں. (۱۹۸۵ ، حیاتیات ، ۵۹).
[انگ : **Lymph**].

لِمفا (کس ل ، سک م) صف.
لمف (رک) سے متعلق ، بے رنگ عرق والا (غدود وغیرہ). بیماری کے کرم تلی ، ہڈیوں کے گودے اور لمفا غدود میں نشو و نما پاتے ہیں. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۹۹). [لمف + ا ، لاحقۂ نسبت].

لِمفاوی (کس ل ، سک م) صف.
(حیاتیات) لمف (رک) سے متعلق ، جس میں لمف (بے رنگ عرق) ہوتا ہے (رگ ، نالی وغیرہ). جلد کے عین نیچے بڑی فضاؤں کا سلسلہ ہے ، یعنی زیر جلدی لمفاوی تھیلیاں جن میں ایک سیال یعنی لمف ہوتا ہے. (۱۹۳۹ ، ابتدائی حیوانیات ، ۳۰). ایک نیا طریق کار یہ ہے کہ گھوڑوں میں انسانی لمفاوی خلیوں کے ذریعے مناعت پیدا کی جاتی ہے. (۱۹۸۹ ، رنگ رواں ، ۳۶۵). [لمفا + وی ، لاحقۂ نسبت].

لِمفائی (کس ل ، سک م) صف.
(حیاتیات) لمف (رک) سے متعلق ، لمف کا ، لمفاوی. کیونکہ اس مرض میں لمفائی نظام کچھ اس بری طرح سے متاثر ہوتا ہے کہ علاج ممکن نہیں رہتا. (۱۹۸۰ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۶۶).
[لمف + ائی ، لاحقۂ نسبت].

لِمفائِیَہ (کس ل ، سک م ، کس ء ، فت ی) صف.
لمفائی ، لمف کا ، لمفاوی ، لمف سے متعلق. تمام انسانی بافتوں اور نظامات لمفائیہ و دمویہ کا در حلمہ اور غدد عروقیہ و لمفائیہ میان تہ کے ایک خاص حصہ سے بنتے ہیں. (۱۹۳۱ ، نسیجیات ، ۱ : ۲۳). [لمفا (رک) + یہ ، لاحقۂ نسبت].

لِمفوسائیٹ (کس ل ، سک م ، و مج ، ی مج) امذ.
(حیاتیات) ایک قسم کا بے رنگ جسیمہ جو لمف میں ہوتا ہے۔ لمف خون سے مشابہ ہے ، اس میں لمفوسائیٹ ہوتے ہیں . (۱۹۸۲ ، میکیلیا ، ۲۶). [انگ : Lymphocytes].

لَمْفی/لِمْفی (فت ل ، سک م ، فت ف / فت ل ، سک م) صف.
لمفاوی ، لمفائی ، لمفائیہ ، لمف سے متعلق ، لمف کا. اس طریقے سے لمفی عروق ... کے ذریعے دوا جلد ہی جذب ہو جاتی ہے. (۱۹۳۸ ، علم الادویہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۱). غذائی چربیوں کا بڑا حصّہ ... چھوٹی آنتوں سے جذب ہو کر لمفی ... نظام کے ذریعے خون میں داخل ہوتا ہے. (۱۹۶۷ ، بنیادی خرد حیاتیات ، ۳۰۸). [لمف (رک) + انی ، لاحقۂ نسبت].

ـــ غُدُود (ـــ ضم غ ، و مج) امذ.
(حیاتیات) غدود جس میں لمف (بے رنگ عرق) صاف ہوتا ہے اور اس کے جسیمے بنتے ہیں. انسان کے جسم میں یہ طحلی اس کے لمفی غدود ، طحال خون کی نالیوں اور دماغی نخاعی سیال ... میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۹ ، حیوانی نمونے ، ۹۱). [لمفی + غدود (رک)].

لِمفیٹک (کس ل ، سک م ، ی مج ، کس ٹ) صف.
رک : لمفاوی ، لمف سے منسوب. نظام دوران کے متعلق لمفی یا لمفیٹک نظام بھی ہے (۱۹۸۲ ، میکیلیا ، ۲۶). [انگ Lymphotic].

لَمکنا (فت ل ، م ، سک ک) ف ل.
لپکنا ، جھپٹنا ، دوڑ کر جانا ، لمبے لمبے ڈگ یا قدم رکھنا (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [س : [illegible]].

لَمکَنّا (فت ل ، سک م ، فت ک ، شد ن نیز بلا شد) صف ؛ امذ.
بڑ کنا ، دراز گوش ، لمبے کان والا ؛ (کنایۃً) خرگوش (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لم کنا (رک) کا ایک املا].

لَمگَرْدَنا (فت ل ، سک م ، فت گ ، سک ر ، فت د) صف مذ.
دراز گردن ، لمبی گردن والا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لم گردنا (رک) کا ایک املا].

لَمْلَم (فت ل ، سک م ، فت ل) امذ.
لشکر جرار.

> خُدا ہو ساتھ تو اے غازیانِ راہِ خُدا!
> ہو اِک بَطَل تو تنہا مقابلِ لَمْلَم

(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۷۵). [ع].

لِملیٹ (کس مج ل ، فت م ، ی مج) امذ.
رک : لمنیڈ جو فصیح اور زیادہ مستعمل ہے. لمنڈ کے علاوہ لملٹ تحریر میں اور لملیٹ بات چیت میں رائج ہیں. (۱۹۵۵ ، اُردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا بگاڑ].

لَمَم (فت ل ، م) امذ.
چھوٹا گناہ ، گناہِ صغیرہ.

> جو مُنکرات و فواحش سے اجتناب کرے
> کرے نہ رَبِّ کریم اس سے احتسابِ لَمَم

(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۸۵). [ع : (ل م م)].

لِمَم (کس ل ، فت م) امذ ؛ ج.
لمبے بال ، کان کی لو سے بڑھے ہوئے بال ، سر کے بال جو مونڈھوں تک ہوں.

> کریں تلاوتِ وَالَّیْلِ اِذَا سَجیٰ زُلفیں
> سیاہ رات کے سائے ہیں حلقہ ہائے لِمَم

(۱۹۶۶ ، منحمنّا ، ۳۲). [لمّہ (رک) کی جمع].

لِمَن (کس ل ، فت م) فقرہ.
کس کے لیے ہے (لمن الملک الیوم کا پہلا جزو) (پلیٹس). [ع : ل (حرفِ جار) + من ، ضمیر].

ـــ اَلْمُلْکُ الْیَوم (ـــ کس ن ، ضم ا ، سک ل ، ضم م ، سک ل ، ضم ک ، غم ا ، سک ل ، و لین) فقرہ.
(عربی فقرہ عموماً اُردو میں مستعمل) کس کا ملک ہے ، کس کی بادشاہی ہے ، روزِ قیامت خدا فرمائے گا «لِمَنِ الْمُلکُ الیوم». (اردو میں خودستائی اور فخر کے لیے مستعمل).

> کوس لمن الملک سبھی مارتے تھے کل
> دیکھو آج نہ جم ہے نہ سکندر ہے نہ دارا

(۱۸۰۱ ، دیوانِ جوشش ، ۳۲). ہر چہار طرف سے لمن الملک الیوم کی آواز آتی ہو گی. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۹۱). [لمن + رک : ال (ا) + ملک + رک : ال (ا) + یوم (رک)].

لِمَن (کس مج ل ، فت م) امذ.
رک : لیمو جو زیادہ مستعمل ہے. لیمو ... واو معروف سے ، لمن (ش) لموتس (ل). (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۸۹). [لیمن (Lemon) کا مخفف].

ـــ جُوس (ـــ و مع) امذ.
لیموں کا رس ، عرقِ لیمو. مچھلی کو مکھن سے لگا کر کھاتے ہیں مگر ... ساس یا لمن جُوس کے ساتھ کھانا خوب ہے. (۱۸۸۸ ، رسالۂ غذا ، ۶۲). لیمو کے رس کو انگریزی میں لمن جُوس کہتے ہیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۸۹). [انگ : Lemon Juice].

لِمَنڈ (کسِ مج ل ، فت م ، فت مج ن) امذ.
لیمو کا کھٹا میٹھا پانی یا شربت ، ایک قسم کا ولایتی شربت ، ترنجاب.

> گئے شربت کے دن یاروں کے آگے اب تو اے اکبر
> کبھی سوڈا کبھی لمنڈ کبھی وسکی کبھی ٹی ہے

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۱ : ۹۸). لیمن کے علاوہ اردو میں لمنڈ بھی رائج ہے جو انگریزی لمنڈ سے بگڑ کر بنا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۴۶۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لِم نیا (کس ل ، کس مج ن) امذ.
(حیوانیات) ایک صدفیہ ، ایک غیر فقاری جاندار. لم نیا اور باغیچی بلزونہ مغربی پاکستان میں پائے جاتے ہیں. (۱۹۷۱ ، مولسکا ، ۵). [انگ : Limnea].

لِمَنیڈ (کس مع ل ، فت م ، ی مج) امذ.
رک : لمنیڈ جو زیادہ مستعمل ہے ، لیمو کا شربت. گرمی کی حالت میں ... سرد اور ترش شربتیں مثل لمنیڈ یا املی کا زلال وغیرہ دیا کرو. (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظ صحت جہتر مدارس ہند ، ۲۰۰).
[لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لِمَنیڈ (کس مع ل ، فت م ، ی مج) امذ.
رک : لمنڈ. اور یہی لوگ شراب اور سوڈا اور لمنیڈ ... وغیرہ کی چاٹ کے مارے اس کو ہر وقت گھیرے بھی رہتے تھے . (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۹۳). اس کے سامنے چائے ، حقہ ، سگریٹ ، سوڈا ، لمنیڈ پیش کیا جاتا ہے. (۱۹۰۹ ، مقالات شبلی ، ۸ : ۱۹۱). لمنڈ ... انگریزی لمنیڈ سے بگڑ کر بنا ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۶۳). [لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لِمُو (کس مع ل ، و مع) امذ.
ایک پھول کا نام. لمو ، سالحي ... تاج خروس ، ان میں سے دو تہائی ایسے ہیں جو آج بھی اردو میں مستعمل ہیں. (۱۳۳۳ ، بحرالفضائل (مقالات شیرانی ، ۱ : ۱۱۷)). [مقامی].

لِمونیڈ (کس مع ل ، و مج ، ی مج) امذ.
رک : لمنیڈ ، لیمو کا شربت. سوڈا اور لمونیڈ تک تو خیریت ہے ، مگر یہ برانڈی ... قیامت ہے. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۸۳).
[لمنیڈ (Lemonade) کا ایک املا].

لَمَّہ (فت ل ، شد م بفت) امذ.
(شیطان کا) دل میں وسوسہ ڈالنا یا (فرشتے کا) نیکی کی ترغیب دینا. رسول صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ابنِ آدم کو شیطان سے ایک لمّہ ہے اور فرشتہ سے ایک لمّہ. (۱۸۶۰ ، فیض الکریم ، ۲۱۶). ایک لمّہ فرشتے کا ہوتا ہے اور ایک لمّہ شیطٰن کا. (۱۹۶۷ ، اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ، ۳ : ۲۰۹).
[ع : (ل م م)].

لِمَّہ (کس ل ، شد م بفت) امذ.
کاکل پیچاں ،کان کی لَو سے بڑھے ہوئے بال یا گیسو (منجمنا (حاشیہ) ، ۳۲). [ع : (ل م م)].

لَمْہَر (فت ل ، سکۃ م ، فت ہ) امذ.
ایک خود رو درخت جو کھیت میں اُگتا ہے. درخش خود رو کہ ہندی میں اس کو نیا مڑو لمہر کہتے ہیں. (۱۸۳۹ ، کھیت کرم ، ۵۱).
[س : लम्ह + ह].

لِمّی (کس ل ، شد م) صف.
(منطق) وہ برہان جس میں علّت سے معلول پر دلیل لائیں . انسان ... دلائلِ لمّی و اقناعی ... کو کام میں لاتا ہے. (۱۸۹۲ ، تحریر فی اسول التفسیر ، ۳۰). علت ہی سے معلول کا علم حاصل کیا جاتا ہے ، جیسا کہ لمّی براہین کے متعلق کہا جاتا ہے. (۱۹۳۰ ، اسفار اربعہ (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۹۸). [ع : لِمَ (علّت) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَمیاں لینا محاورہ.
رک : لمیاں لینا ، گھوڑے کا اُچھل کود کرنا ، تیز چلنا. اصیل گھوڑے کا لمیاں لینا سوار کی ... بیشک بڑے کُھلے ہوئے لفظوں میں کہے دیتی ہے کہ واقعی دونوں اپنے اپنے رنگ میں بہت اچھے ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۱۵).

لِمِّیَت (کس ل ، شد م مع ، فت ی) (الف) امث.
علت ہونا نیز علت ، وجہ ، سبب. اُن کی ظاہری حالت پر بلا اُن کی اصلی لمیت پر بحث کے بیان کرنا ... قرآن مجید کی صداقت کے منافی نہیں ہے . (۱۸۹۲ ، مکتوباتِ سرسیّد ، ۱۳۳) . برہان ... دو وجہوں سے لمیّت دیتی ہے ، لمیت سے مراد علیت ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۱۷۷). (ب) امذ. (فلسفہ) وہ فرقہ جو علومِ متعارفہ (اوّلیات) سے برہان کو پورا کرتا ہے. (مفتاحُ الفلسفہ ، ۱۵۵). [لِمَ (رک) + یت ، لاحقۂ کیفیت].

لَمیٹا (فت ل ، ی مج) امذ.
(ارضیات) زمین کی ایک قسم کی پتھریلی تہیں. باغ اور لمیٹا جنوبی ہندوستان کے اتالور سے مطابقت رکھتے ہیں. (۱۹۳۱ ، خلاصہ طبقات الارض ہند ، ۵۷). [انگ : Lameta].

لِمیٹڈ / لِمیٹیڈ (کس ل ، ی مع ، کس مع ٹ / ی مج) صف.
محدود ، تھوڑا ، کم. اسلام ... شخصی گورنمنٹ سے موافق نہیں اور نہ لمیٹڈ مانرکی کو مانتا ہے. (۱۸۹۸ ، سرسید ، مکتوبات ، ۱۸۷). [انگ : Limited].

--- کَمْپَنی (---فت ک ، سکۃ م ، فت پ) امث.
وہ تجارتی ادارہ یا کمپنی جس کے شرکاء کی تعداد محدود اور سرمایہ مشترکہ ہو اور نفع نقصان میں وہ اپنے اپنے سرمائے کے مطابق شریک ہوں: روزانہ «صلح کل» بھی لمیٹڈ کمپنی کی طرف سے میں نے جاری کیا . (۱۹۳۶ ، ریاض خیر آبادی ، نثر ریاض ، ۵۳). [لمیٹڈ / لمیٹیڈ + کمپنی (رک)].

لَمیٹی (فت ل ، ی مج) صف.
(ارضیات) لمیٹا (رک) سے متعلق ، لمیٹا کا. جزیرہ نما میں ... افقی وسعت کا ایک متحجرہ لمیٹی سلسلہ بناتا ہے. (۱۹۳۱ ، خلاصۂ طبقات الارض ہند ، ۵۷). [لمیٹا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لِمینڈ (کس مع ل ، ی مج ، غنہ) امذ.
رک : لمنیڈ ، لیمو کا میٹھا پانی یا شربت ، ایسا پانی جس میں شکر اور لیموں کا فلیور موجود ہو. تشنگی بجھانے کے لیے سوڈا ، لمینڈ ، شیری ... وغیرہ پیتے ہیں. (۱۹۰۳ ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۲۲). [لمنیڈ (رک) کا بگاڑ].

لَن (فت ل) حرف.
عربی کا حرفِ نفی جو صرف مضارع میں استعمال ہوتا ہے ، ہرگز نہیں ، عربی میں کلمۂ نفی ، نہ ، مت ، ہرگز نہیں (جامع اللغات).
[ع].

لَنْبا (فت ل ، سک م بشکل ن) صف مذ.
رک : لمبا ، طویل ، دراز.

کنہاں ہے وو لالن بتھی چال کا
کنہاں ہے وو ساجن لنبے بال کا

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۸۶).

بڑھی ہے تاڑ سوں اپڑی سرا مگر جب سرو بولیں
کیوں بھاتا ان کوں کیا جانو لنبا قد اس لنبائی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۶). ان کے قدوں کو سیدھا اور لنبا بنایا (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۵). پل ... ایک سو اسّی گز لنبا ہے. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۵۳). [لانْبا (رک) کی تخفیف].

---پَنا (---فت پ) امذ.
لمبائی ، لمبے ہونے کی حالت یا کیفیت. اصل صورت نہ کوئی ہے نہ لنبی ، لنبا پنا کو تاپنا نمایش ہے. (۱۷۹۹ ، نوراللّٰہ شاہ ، تجلیاتِ ستۂ نوریہ ، ۳ : ۲۶). [لنبا + پنا ، لاحقۂ کیفیت].

---تَڑَنْگا (---فت ت ، ڑ ، غنہ) صف مذ.
دراز قامت ، لانْبا ، جس کا قد نسبتاً بڑا ہو ، طویل قامت. ان کو انسانوں سے بہت زیادہ قوی ... لنبا تڑنگا خیال کریں. (۱۸۹۸ ، سرسید احمد خان ، تصانیف احمدیہ ، ۱ : ۵ : ۸۰). [لنبا + تڑنگا (رک)].

---چَوڑا (---و مع) صف مذ.
بہت لنبا بھی اور چوڑا بھی ، طویل و عریض. سخن فہم کچھ نہ سمجھی مگر اس کی حرکت سلام و کلام طنز آمیز سے متحیر ہوئی اور معلوم کیا کہ کوئی سبب ہے جس پر اس نے اتنا لنبا چوڑا سلام کیا ہے. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۳ : ۱۰۳). [لنبا + چوڑا (رک)].

لَنْباڑا (فت ل ، غنہ) امذ.
جنوبی ہند کی ایک خانہ بدوش ذات جو سمندر کے کنارے رہتی ہے اور ماہی گیری کا پیشہ کرتی ہے (ا پ و ، ۳ : ۶۱). [مقامی].

لَنْبان (فت ل ، سک م بشکل ن) امث.
لمبائی ، درازی ، طویل ہونا. کوئی چوٹی کی لنبان ناپتا ہے ، کوئی قد کی اُٹھان تاڑتا ہے. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۱۱۹). اس میں بڑا بت سومنات کا پایا جس کی لنبان پانچ گز تھی. (۱۸۹۰ ، تذکرۃ الکرام ، ۵۸). ورق کش ... ورق بناتا ہے اس کا لنبان و چوڑان چھ انگل ہوتا ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ : ۶۲۰). [لنبا + ن ، لاحقۂ اسمیت].

لَنْباو (فت ل ، سک م بشکل ن ، و مج نیز مع) امذ.
درازی ، لمبائی. جیسی قبر ہو لنباو اور چوڑاو اور گہراو اس کا اتنا رکھنا چاہیے کہ لاش مردہ کی بفراغت تمام اس میں آجائے جگہ تنگ نہ ہو. (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ) ، ۲۹۹). لنباو اس کا آسمان سے زمین تک کا ہے. (۱۸۷۶ ، تفسیر مرادیہ ، ۲۲۷). [لنبا + و ، لاحقۂ صفت].

لَنْبائی (فت ل ، سک م بشکل ن) امث.
۱. درازی ، طوالت. اوس کی صفائی اور لنبائی اور وصف کا خیال رکھتے ہیں. (۱۸۳۵ ، مؤید الاسوال ، ۶۵). ۲. (قدیم) لمبی عورت.

بڈھی ہے تاڑ سوں اپڑی سرا کر جب سرو بولیں
کیوں بھاتا ان کوں کیا جانو لنبا قد اس لنبائی کا

(۱۶۹۷ ، ہاشمی ، د ، ۲۰۶). [لنبا (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لَنْبوت (فت ل ، سک م بشکل ن ، و مج) امث.
ایک قسم کی لمبی کشتی (رک : لمبوت). ایک لنبوت پر سوار ہو کر جہاز میں جا اترے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۵). وہ پالکی نالکی ، چوڈول ، ہوادار ، نواڑے ، بجرے ، لنبوت اور غراب ہیں. (۱۹۵۷ ، نقد حرف ، ۳۰۲). [لمبوت (رک) کا ایک املا].

لَنْبُوتْرا (فت ل ، سک م بشکل ن ، و مع ، فت نیز سک ت) صف.
رک : لمبوترا.

گویطرہ : اور چہرہ؟ ہے لنبوترا چہرہ کہ بیضوی

(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۱۹۰). [لمبوترا (رک) کا متبادل املا].

لَنْبی (فت ل ، سک م بشکل ن) صف مث.
رک : لمبی. لٹ بہوت لنبی بہوت بڑی. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۸۵). اوس کی لنبی زرد ڈاڑھی اور آواز عورت کی سی ہوتی ہے (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۴۷). ناخن اوس کے سیدھے اور پر سینے کے لنبی بنی کے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۷). [لنبا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---تان کَر/تانے ، سونا محاورہ.
رک : لمبی تان کے سونا. ممّی لنبی تانے سو رہی تھی. (۱۹۱۵ ، فسانۂ لندن ، ۱ : ۳۹۰). آپ کو بسبب اس کے کہ متوکل بخدا تھے کسی کے تیر یا تلوار کی آنچ نہ پہونچی اور بے فکری کے ساتھ لنبی تان کر سوتے ہیے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۳۰).

---تانْنا محاورہ.
آرام سے سو رہنا. میں نے کھا پی کر ایک چارپائی پر لنبی تانی. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۹۶).

لَنْبے (فت ل ، سک م بشکل ن) صف ؛ ج ،ل ،لنبے.
لنبا (رک) کی جمع نیز مغیّرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---لَنْبے ڈَگ رَکْھنا محاورہ.
رک : لمبے لمبے ڈگ رکھنا.

کوئی ہاتھ نچاوے رہ رہ کر ، کوئی نین خوشی سے مٹکاوے
کوئی لنبے لنبے ڈگ رکھے ، کوئی دس دس گز کی جست کرے

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۲۵۳).

---ہو چَلْنا/ہونا محاورہ.
چلتے بننا ، رخصت ہونا ، بھاگ جانا.

لڑائی کا دل تے گماں دھو چلے
اٹھے سوچ کنجلا لنبے ہو چلے

(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۰۳). بھگوت نے جو واسطے چھوڑانے کے

زور کیا تو بلو منگل جی نے بھی زور کیا ، آخر بھکوت چھڑا کر لیے ہوئے۔ (۱۸۵۵ ، بھگت مال ، ۲۴۴)۔

لَنبیاں لینا محاورہ۔
رک : **لنبیاں لینا** ، **(گھوڑے کو) مہمیز کرنا** ، **دوڑانا** ، **بھگانا**۔ کیسا غل ہے شور ہے یہ سوار لنبیاں لیتا ہے منہ زور ہے۔ (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۵۳)۔

لَنبیدَہ (فت ل ، سک م بشکل ن ، ی مع ، فت د) صف (شاذ)۔
لمبا کیا ہوا ، **(مجازاً) بلند** ، **اونچا**۔ جو دیوار لنبیدہ اور از سرتا پا اُفتادہ پاؤ گے وہ دیوار کسی مسلمان کے محل سرائے کی ہو گی۔ (۱۸۸۳ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۴۹)۔ [لنبی (رک) سے ماخوذ بقاعدہ فارسی]۔

لَنبھیری (فت ل ، مغ ، ی مج) امث۔
(تھگی) تلوار (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳)۔ [مقامی]۔

لَنبھیریانا (فت ل ، مغ ، ی مج ، کس ر) ف م۔
تلوار سے قتل کرنا ، **تلوار چلانا** ، **مارنا** (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳)۔ [لنبھیری + انا ، لاحقۂ مصدر]۔

لَنتَر (فت مج ل ، سک ن ، فت ت) امذ (شاذ)۔
رک : **لالٹین**۔ اُردو کا لالٹین "لانٹرن" کا بگڑا ہوا روپ ہے ، اس لفظ کا بگڑا ہوا دوسرا روپ "لنتر" ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۴)۔ [لانٹرن (رک) کا بگاڑ]۔

ـــ پانڈی (ـــ مغ) امث (شاذ)۔
گیس کا بڑا لیمپ ، **ہنڈا**۔ اردو کا لالٹین انگریزی "لانٹرن" کا بگڑا ہوا روپ ہے ، اس لفظ کا بگڑا ہوا دوسرا روپ "لنتر" ہے ، اس کا اردو مرکب "لنتر پانڈی" کافی عام ہے۔ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۲۲۴)۔ [لنتر + پانڈی (ہنڈا (رک) کی تصغیر)]۔

لَنْ تَرانی (فت ل ، سک ن ، فت ت) فقرہ ، امث ؛ امذ (شاذ)۔
۱۔ (عربی فقرہ اردو میں بطور اسم مستعمل) **تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا** ، **ایک قرآنی تلمیح جس کے مطابق جب حضرت موسیٰ نے دیدار الٰہی کے لیے عرض کیا تو اس کے جواب میں ارشاد الٰہیٰ ہوا "لن ترانی"**۔ موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترانی یعنی نا دیکھ سی تو ہو انوار سبحانی۔ (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۱)۔

لن ترانی نے کیا اپنا ظہور آخر کار
موسیٰ بیخود ہوئے اور جل گیا طور آخر کار
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۳۰)۔

سن چکے ہیں لن ترانی ہو چکا ہم سے حساب
آئیے اب آئیے اے بندہ پرور سامنے
(۱۸۹۲ ، مہتاب داغ ، ۲۱۸)۔

دکھا دے منہ تو اس کی مہربانی
نہ ہو مرضی تو کہہ دے لن ترانی
(۱۹۳۰ ، اردو گلستان ، ۱۳۶)۔ ذہن فوراً "ارنی" اور "لن ترانی" کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ (۱۹۷۱ ، عابد علی عابد ، البدیع ، ۷۱)۔
۲۔ **(مجازاً) خودستائی** ، **تعلّی** ، **ڈینگ**۔

میرا دل آپ ہے معشوق خصلت
رہی عاشق سے ایسی لن ترانی
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۸۴)۔ لن ترانی اور شیخی مزاج عاصی سے منزلوں دور ہے۔ (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۳۱۱)۔ حُبِّ وطن اور کشمیر کی تقدیر سے سچی اور بڑی وفاداری کا تقاضا بھی تھا ، یہ صرف میری لن ترانی نہیں تھی۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۹۰۸)۔ ۳۔ **وہ بات جو کسی کی تعریف میں بہت بڑھا چڑھا کر کہی گئی ہو** ، **مبالغہ آمیز کتھا کہانی**۔ ہم نے تو نوشہ کے حسن کی بڑی لن ترانیاں سنی تھیں۔ (۱۹۳۲ ، اخوان الشیاطین ، ۳۴۴)۔ [ع : لن (رک) + ترانی = مجھے تو نہیں دیکھ سکتا ، قرآن کی آیت کی طرف تلمیح اردو میں بطور اسم مونث]۔

ـــ دِکھانا محاورہ محاورہ۔
شیخی بگھارنا ، **ڈینگیں مارنا نیز بے جا تعریف کرنا**۔ انگلستان کے اخبارات اور دوسرے انگریزی اخبارات بڑی لن ترانیاں دکھا رہے ہیں۔ (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۲۹۰)۔

ـــ کَرنا محاورہ۔
ڈینگ مارنا ، **اترانا** ، **اظہار تعلّی کرنا** ، **گپیں ہانکنا** ، **لام قاف کرنا** ، **شیخی بگھارنا**۔

کرو حسینو نہ لنترانی بہ عارضی حُسنِ رُخ ہے فانی
مثالِ مہتاب ہے جوانی شباب دو دن کی چاندنی ہے
(۱۸۴۸ ، سخن بیمثال ، ۹۴)۔ مذہب کے پختہ مغز پیروؤں نے ذرا لن ترانی کی اور یوروپین خیالات کے جوش و خروش نے گورنمنٹ کو بھی اس طرف موڑ دیا۔ (۱۹۲۸ ، حیرت دہلوی ، مضامین ، ۲۲۰)۔

ـــ کی لینا محاورہ۔
دُون کی لینا ، **شیخی بگھارنا** ، **ڈینگ مارنا** ، **بے پر کی اُڑانا** ، **بے سرو پا باتیں کرنا**۔

شجر الاخضر ناراً کا تماشا دیکھا
لن ترانی کی نہ لے قدرت صنّاعِ ازل
(۱۸۷۳ ، کلیات قدر ، ۱۱)۔

بہت لن ترانی کی لیتے تھے ناصح
یہاں سے ابھی ہو کے قائل گئے ہیں
(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۶۷)۔

ـــ مارنا محاورہ۔
دُون کی لینا ، **ڈینگیں مارنا**۔ میں نے ... اس قدر لن ترانیاں مارنی شروع کیں کہ میری نسبت اوس کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ شخص کیمیا گر ہے۔ (۱۸۹۳ ، جوہر عقل ، ۵۷)۔ شیخی باز افسروں کو سرحد پر لن ترانیاں مارنے کا موقع ملے گا۔ (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۳۳)۔ وہ بریکفسٹ سے پہلے آ گئے ... رات کا ڈنر ہمارے ساتھ کیا ، بہت لن ترانی مارتے رہے۔ (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۳۱)۔

ـــ والا امذ۔
ڈینگیا ، **شیخی باز** ، **شیخی خورا**۔ ایک اور لنترانی والا ڈینگ مارنے لگا کہ میں کئی دن سے دوڑ دھوپ کر جنگل سے پکڑ لایا ہوں۔ (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۷۰)۔

ـــ ہانکنا محاورہ.
ڈینگیں مارنا ، شیخی بگھارنا ، ڈُون کی ہانکنا ، گپ مارنا.

تمہارا اظفری ہے شعر کچھ بھی
زیادہ لن ترانی اب نہ ہانکو

(۱۸۱۸ ، اظفری ، د ، ۴). تب وہ دونوں اسی طرح اپنی اپنی لن ترانیاں ہانکنے لگے. (۱۹۰۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۳۵). یہ لوگ لنترانی ہانکتے تھے کہ مسلمان بیلک ان کے ساتھ ہے. (۱۹۷۱ ، نامۂ اعمال ، ۲ : ۱۱۳۲).

لَنْ تَرانِیاں (فت ل ، سک ن ، فت ت ، کس ن) امث ؛ ← لنترانیاں. **لن ترانی (رک) کی جمع ، ڈینگیں ، شیخیاں.** ایک گوشے میں بیٹھ کر ان کی لنترانیاں اور جولانیاں جھوٹی جھوٹی سُننے لگا. (۱۸۰۳ ، گلِ بکاؤلی ، ۲۷). اور لن ترانیاں یہ کہ ہم چوما دیگرے نیست. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۱۸۳). سبحان اللہ کیا لن ترانیاں ہیں. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۲۱). سیما تھی بھی بہت بھولی بھی پلکیں جھپکاتے وہ صبا کی لن ترانیاں سنا کرتی . (۱۹۹۰ ، افکار ، کراچی ، دسمبر ، ۶۳). [لن ترانی + ان ، لاحقۂ جمع].

ـــ مارنا محاورہ.
شیخیاں بگھارنا ، ڈینگیں مارنا ، تعلّیاں کرنا. میں نے اوس کے پاس جا کر اس قدر لن ترانیاں ماری شروع کیں کہ میری نسبت اوس کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ شخص کیمیا گر ہے. (۱۸۹۴ ، جوہر عقل ، ۵۷). زیل نے تیمر سے کہا کہ تم یہ اپنی لن ترانیاں ماری ہو. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۱۰۷).

ـــ ہانکنا محاورہ.
رک : **لن ترانیاں مارنا.** دونوں اسی طرح اپنی اپنی لنترانیاں ہانکنے لگے. (۱۹۰۵ ، ذکرالشہادتین ، ۱۳۵).

لَنْٹَرْن (فت مع ل ، سک ن ، فت ٹ ، سک ر) امذ.
شیشے کی قندیل ، لالٹین (رک) کا اصل املا. ان دنو پیرس میں چراغ نہیں جلائے جاتے تھے (ہماری مراد لنٹرن سے ہے). (۱۸۹۸ ، دربار پیرس کے اسرار ، ۱ : ۱۳). [انگ : **Lantern**].

لِنْٹ (کس ل ، سک ن) امذ.
بھائے کا کپڑا ، سنتی کا ملائم موٹا کپڑا ، کتانہ. ذرا بڑا لنٹ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اور اس کو امونیا کے تیز سولیوشن میں بھگو کر جس جگہ آبلہ اٹھانا ہو اسے وہاں پر رکھکر ... ڈھانپ دیں. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۲ : ۲۵۱). [انگ : **Lint**].

لِنْٹَل (کس ل ، سک ن ، فت ٹ) امذ ؛ ← لنٹر.
(دروازہ یا کھڑکی کے) اوپر کی لکڑی جس کو اترنگ کہتے ہیں. دروازے کا لِنٹل لکڑی کا ہے جو کہ دست بُرد زمانہ سے بچ گیا. (۱۹۸۹ ، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ، ۲۱۳). [انگ : **Lintel**].

لَنْٹھ (فت ل ، سک ن) امذ.
بیوقوف ، احمق ، غبی ، کند ذہن. ابے لنٹھ ! تجھ کو کسی نے کچھ عقل تمیز بھی سکھائی ہے ، یا تُو نے آج تک حیوانوں میں ہی پرورش پائی ہے. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت راماین ، ۳ : ۳۳۸). [لٹھ (رک) کا انفی املا].

لَنْج (فت ل ، سک ن) امذ.
ایک بڑے درخت کا نام جو خصوصاً مصر میں پایا جاتا ہے. لنج ایک بڑا درخت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم ملک فارس اور مصر میں ... دوسری قسم یمن اور ہند اور صعید میں پیدا ہوتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۶). [ہو].

لُنْج (ضم ل ، غنہ) (الف) صف ؛ امذ.
۱. **وہ شخص جس کے ہاتھ کی انگلیاں ٹیڑھی ہوں اور وہ ہتھے سے کوئی کام نہ کر سکے ، اپاہج.**

وہ پاؤں ہوں شل جو نہ چلیں راہِ خدا میں
وہ لنج ہوں اونھیں جو نہ دینے کے لیے ہاتھ

(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۸۹). ۲. **ہاتھ یا پانو سے معذور ہو جانا ، کسی عضو کا بیکار ہو جانا.**

لگا لنج سے تا ضعیف و نحیف
تماشے کو نکلے وضیع و شریف

(۱۷۸۳ ، مثنوی سحرالبیان ، ۳۷). عبدالقادر جیلانی نے ... لنج کو ہات اور پاؤں بخشے (۱۸۳۵ ، رسائل حیات (مصباح الحیات) ، ۲۲۱). ۳. **لنگڑا ، لولا ، پیروں سے معذور.**

میں گداؤں کا ترے در کے کبھوں پست ہو گیا
اُس کی ہے یہ گفتگو جو ان میں لنج و لنگ ہے

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۲۶۰).

بیٹھا میں رہتا شاہ کے بستر پہ ہو کے لنج
باقی رہی نہ طاقتِ رفتار پاؤں میں

(۱۸۸۹ ، دیوانِ عنایت و سفلی ، ۶۲) . ۴. **ٹیڑھا ، اکڑا ہوا (ہاتھ ، انگلیاں وغیرہ).** اور ہات اکثر لنج اور بد شکل رہتے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۲۳۱). (ب) امث. ہاتھ پانو کی **معذوری یا ہاتھ یا انگلیوں کا ٹیڑھا پن** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ). [س : लाञ्जुत].

ـــ مُنْج (ـــ ضم م ، غنہ) صف.
رک : **لنج ، لنگڑا ، لنجا ، اپاہج ، معذور** (پلیٹس ؛ علمی اردو لغت). [لنج + مُنج (تابع)].

لُنْجا (ضم ل ، سک ن) صف مذ (مث : لنجی).
۱. **وہ جس کے پانو رفتار سے عاجز ہوں ، پا شکستہ ، پانو سے معذور.** میں نے خوفِ خدا سے لنجا سمجھ کے پیٹھ پر چڑھایا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۱ : ۹۳). کسی کے پاؤں پر تلوار ماری اور لنجا کرکے بٹھا دیا. (۱۹۰۳ ، آفتاب شجاعت ، ۴ : ۳۳۹). دولہا آنکھ سے کانا ، ٹانگ سے لُنجا ہو ، لیکن بینڈ ضرور گائے گا. (۱۹۳۲ ، شکست ، ۷۸). ۲. رک : **لنج ، معنی نمبر ۱.**

ہووئیں پانو لنگرو کے اندھوں کے نین
جو بھیکے و لنجے سبھوں کوں ہو چین

(۱۷۹۹ ، آخر گشت ، ۱۰۰). ماہر اس کا کوڑھی ، کلنکی ، گونگے ، بہرے ، اندھے ، کانے ، لولے ، لنگڑے لنجے کو ... جب چاہے بتا دے کہ فلانے عمل کا یہ نتیجہ ہے. (۱۸۰۵ ، آرایشِ عقل ، ۱۳). مالک کشتی کے دس بھائی تھے ، پانچ لنجے اور پانچ ملاحی کرتے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۵۳۲).

قتل کیا جاوے ... صحیح تندرست بدلے میں اندھے اور لُنجے اور لُولے اور لُنگڑے کے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۳ : ۱۰۱).

کوشش ہو اُٹھانے کی تو کیونکر نہ اُٹھے گا
لُنجے نہیں ہیں آپ جو خنجر نہ اُٹھے گا

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، ک ، ۱ : ۱۳). (قہقہہ لگایا) ، پھر آج پونچھ جڑ سے لی اس لنجے نے! اور شیراں کی بیوی ... چلی گئی. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۶۸). ۳. **ہاتھ پانو سے معذور ، اپاہج.** کوئی پسند کرتا ہے کہ لُنجا ہو اس خیال سے کہ شاید وہ کسی کو ناحق مار بیٹھے گا. (۱۸۹۶ ، لیکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۱۰۱). ۴. **ٹیڑھا (ہاتھ یا انگلیاں).** بشیرا! جھٹی کا گھنٹہ بجا دو ... اُنھوں نے تا کید کی تو اُدھر کو منہ پھیر کے لُنجے لُنجے ہاتھ سے بجا دیا. (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۲۹۵). [لنج (رک) + ا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

ـــ پَن (ـــ فت پ) امذ.
ہاتھ پانو سے معذور ہونے کی حالت. لنجے پن کے یہ معنی ہیں کہ روح کے آلہ ہونے سے ہاتھ نکل گیا اور اس کے کام کا نہ رہا. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۶۳۶). [لنجا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لُنج مُنج (ضم ل ، غنہ ، ضم م ، غنہ) صف.
۱. **رک : لنڈ منڈ ، پتوں اور شاخوں کے بغیر ، سوکھا ہوا ، لنڈ منڈ (درخت وغیرہ).** کیسے بیہودہ لُنج مُنج سے پہاڑ ہیں. (۱۹۳۲ ، کرلیں ، ۲۹). ۲. **جس کے بال یا پر نہ ہوں ، صفاچٹ ، لنجا (پرندہ).** لُنج منج کوّا نا اُڑ سکتا نا کود سکتا ... اسے بھی اوس کے گھونسلے میں ناپا دیتا ہے. (۱۸۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۵۱). [لنڈ منڈ (رک) کا متبادل املا].

لُنجی (۱) (ضم ل ، سک ن) صف ، مث.
ہاتھ پانو سے معذور ، اپاہج. وہاں ایک عورت نابینا اور اپاہج لنجی ملی وہ عزیز کی لونڈی تھی. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۶۷۰).

برات آئی ہے سُدھی کی مگر یہ کیا تماشا ہے
کہ نکتا ہے سُسر لنگڑا ہے دولھا اور دُلہن لُنجی

(۱۹۳۱ ، بہارستان ، ۳۸۰). [لنجا (رک) کی تانیث].

لُنجی (۲) (ضم ل ، سک ن) صف مث.
جس پر پتّے نہ ہو ، بے برگ و بار (شاخ وغیرہ). وہ شاخ جس سے اُس نے پھول توڑا تھا لنجی لُنجی سی نظر آ رہی تھی ، جیسے کہہ رہی ہو اب مجھ میں اور کوئی پھول نہیں آئے گا. (۱۹۶۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۲). [لنج (لُنڈ (رک) کا بگاڑ) + ی ، لاحقۂ تانیث].

لُنجیانا (ضم ل ، سک ن ، کس ج) ف ل ؛ ← لنجھیانا.
ہاتھ پانو کا قوت سے محروم یا معذور ہونا. چاہتی تھی کہ اُڑ کر نکل جاؤں کہ نقابدار نے تلوار کھینچی اور سر پر پہونچ گئے ، عکس لوح کا ڈالا یہ لنجیا کر گری. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۹۶۱). [لنج (رک) + یانا ، لاحقۂ مصدر].

لَنجیڑا (فت ل ، مغ ، ی مج) امذ ؛ ← لنجھیڑا.
بکھیڑا ، الجھیڑا. بنے کے اکھاڑے والوں نے ایسا لنجیڑا نکالا کہ بے چارہ منھ دیکھ کے رہ گیا. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۹۹). [لنج + یڑا ، لاحقۂ تذکیر و نسبت].

لَنجھاڑا (فت ل ، مغ) امذ.
بکھیڑا ، اُلجھیڑا.

تھے عدم میں جب تلک واقف نہ تھے جھگڑوں سے ہم
آ کے ہستی میں یہ سب معلوم لنجھاڑے ہوئے

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۲۱). [لنجھا / لنجا + ڑا ، لاحقۂ تحقیر و نسبت].

لُنجھیانا (ضم ل ، غنہ ، کس جھ) ف ل.
رک : لنجیانا ، لنجا ہو جانا ، بے دست و پا ہو جانا. تیر پہلو کو آہو کے توڑ کر باہر نکلا آہو لنجیا کر گرا. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۱۰۳). وہ تیر اس آہو کے پٹھے پر لگا وہ زخمی ہو کر لنجیاتا ہوا جانب جنوب بھاگا. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۲۲۵). [لنجیانا (رک) کا ایک املا].

لَنجھیڑا (فت ل ، مغ ، ی مج) امذ.
رک : لنجیڑا.

نہ چھُوٹا کوئی پھنس کر جیتے جی دام محبت سے
ترے گیسو نہیں کافر قیامت کا ہے لنجھیڑا

(۱۹۰۵ ، دیوان انجم ، ۳۵). اُنھوں پھر میں گھڑی دو گھڑی تو ایسی ہوتی چاہیے جب آپ لوگ ہماری جان چھوڑ دیں اور جنس کے لنجھیڑے سے دم مارنے کی فرصت نکلے. (۱۹۵۹ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ۳۵۵). [لنجیڑا (رک) کا ایک املا].

لَنچ (فت ل ، سک ن) امذ (شاذ).
دوپہر کا کھانا یا دوپہر کے کھانے کی دعوت ، ظُہرانہ. درختوں کی شاخوں کے سائے میں اپنا خیمہ لگاتا ہے دوپہر کو اس میں لنچ کھاتا ہے. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۸۲). دن بھر اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ، لنچ کے لیے گھر جاتے پھر آ کر بیٹھ جاتے. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۴۴). [انگ : Lunch].

ـــ بَکس (ـــ فت ب ، سک ک) امذ.
وہ ڈبّا جس میں عموماً دوپہر کا کھانا رکھتے ہیں. لنچ بکس بغل میں دبائے ، رواں دواں نظر آتے ہیں. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۱۰). [انگ : Lunch Box].

ـــ دینا محاورہ.
ظُہرانہ دینا ، دوپہر کے کھانے کی دعوت کرنا ، دوپہر کا کھانا کھلانا. سچ کے دنوں میں ہمارے ضلع کی لیڈیاں طالب علموں کو لنچ دیتی ہیں. (۱۸۹۸ ، سرسیّد ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۳۳۰). یوپی کے ممبران نے لنچ دیا جس میں تمام یوپی کے افسران کو ... مدعو کیا. (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۱ : ۳۵۸).

لَنڈ (فت ل ، سک ن) امذ.
پسر ، بیٹا ؛ (مجازاً) تنومند آدمی. لند بمعنی مرد تن و مند بود بمعنی نیراعظم یعنی آفتاب. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۲۵۱). [ف].

لَنْدا پھَنْدا (فت ل ، مغ ، فت پھ ، مغ) صف مذ.
رک : لدا پھندا ، مال و اسباب کے ساتھ (ماخوذ : فرہنگ اثر ؛ جامع اللغات). [لدا پھندا (رک) کا انفی تلفظ و املا].

لَنْد پَھنْد/لَنْدے پَھنْدے (فت ل ، سک ن ، فت پھ ، سک ن) امذ.
مکر و فریب (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ). [لند / لندا ـ تابع + پھند / پھندا (رک) جو کہ بگاڑ ہے فند بمعنی حیلہ کا].

لَنْدَن (فت ل ، سک ن ، فت د) امذ ؛ ہمہ لندھن.
ولایت ، انگلستان کا دارالحکومت ، دنیا کا ایک مشہور شہر؛ (کنایۃً) بہت دور دراز جگہ.

کیا گرم ہیں کہ کہتے ہیں خوبانِ لکھنؤ
لندن کو جائیں وہ جو فرنگن کے یار ہیں

(۱۸۷۳ ، مرآۃ الغیب ، ۲۰۹). لندھن والے بیچارے یہ نہ کرتے تو کیا کرتے . (۱۹۳۲ ، اودھ پنچ لکھنؤ ، ۱۷ ، ۴ : ۳).
[انگ : **London**].

لَنْدَنی (فت ل ، سک ن ، فت د) صف ؛ امذ.
لندن (رک) سے منسوب ، لندن کا نیز لندن کا باشندہ ، ولایتی. لندنی ہر وقت پابہ رکاب رہتا ہے. (۱۹۶۱ ، سات سمندر پار ، ۱۷۵).
[لندن + ی ، لاحقۂ نسبت].

---چُوتیا (---و مع ، کس مع ت) امذ.
بہت بڑا بیوقوف (مہذب اللغات). [لندنی + چوتیا (رک)].

لَنْدی (فت ل ، سک ن) صف.
بزدل ، ڈرپوک.

لندی نیں ہوں مجکوں اندیشہ نیں
بغیر مردی کچھ مجھ کوں بھی پیشہ نیں

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۷۸). [لنڈی (رک) کا ایک املا].

لَنْدہور/لَنْدَھور (فت ل ، سک ن ، و لین) امذ.
سورج کا بیٹا نیز ایک مشہور پہلوان کا نام ؛ (مجازاً) پہلوان ، زور آور.

میں قوتِ دیں سے مار رکھوں کافر بن کر جو آئے لندھور

(۱۸۸۶ ، دیوانِ سخن ، ۱۷۲). کل دیکھا جائے کا کون میدان میں آئیگا کل کسی اور کی بڑی لندھور کی سی داستان سنوں کی وفا کا بیان سنوں گی . (۱۹۰۱ ، راقم ، عقدِ ثریا ، ۱۶۳) .
[لند (رک) + ف : ہور ـ آفتاب].

لَنْڈ (فت ل ، سک ن) امذ.
(فحش ، بازاری) مرد کا عضو تناسل ، ذکر (بطور دشنام).

پھر انھی کا ہے یقیں تیرا لنڈ کچھ سوا ہی ترا دم خم ہوگا

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۱۳). [س : लण्ड].

---پر مارْنا محاورہ.
(فحش) بےوقعت سمجھنا ، غیر اہم گرداننا ، کچھ اہمیت نہ دینا (مہذب اللغات).

---پَر ہونا محاورہ.
(فحش) بےوقعت ہونا (مہذب اللغات).

---ہونا محاورہ.
(فحش) بےوقوف ہونا ، کم عقل ہونا (مہذب اللغات).

لُنْڈ (ضم ل ، سک ن). (الف) صف.
کٹے ہوئے سر کا تڑپتا ہوا (جسم) ، بے سر کا (دھڑ) ؛ کٹا ہوا ؛ بے پتوں اور بے ٹہنیوں کا ، سوکھا ہوا ، ٹھنٹ (درخت ، ٹہنی وغیرہ) . (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (ب) امذ. **سر کٹا ہوا دھڑ.** ہندی الفاظ لُنڈ (سر کٹا ہوا دھڑ) لُنڈا اور لُنڈورا ... اس سے رشتہ رکھتے ہیں. (۱۹۶۲ ، فنِ تحریر کی تاریخ ، ۳۳۳).
[رُنڈ (لُنڈ) کا محرّف].

---بُھنْڈ (---ضم بھ ، سک ن) صف.
بے سر و سامان ، قلّاش.

کرو راج و پاٹ اِن کا سب لنڈ بھنڈ
کہ جس سے نہ باقی رہے کچھ گھمنڈ

(۱۸۴۴ ، مثنوی ابوہب کشن کنور ، ۲۶). [لنڈ + بھنڈ (تابع)].

---جُھنْڈ (---ضم جھ ، سک ن) صف.
وہ جو اپنے سنورنے کی طرف سے بے پروا ہو. لنڈ جھنڈ رہنے سے ہمیں آپ نفرت ہے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۷۷).
[لُنڈ + جُھنڈ (رک)].

---مُنْڈ (---ضم م ، غنہ) صف مذ.
۱. **وہ جس کا سر ، داڑھی اور موچھیں منڈی ہوئی ہوں ، صفاچٹ.**

پات جھڑ شاخیں ہو گئیں لُنڈ مُنڈ
رہ گئے اینٹھ اینٹھ لنڈ کے ڈنڈ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۴۷).

راجہ ہیں ایک جوگی کے چیلے یہ عشق ہیں آپ
عاشق ہوئے ہیں واہ عجب لنڈ منڈ پر

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵۱). چند روز بعد لُنڈ مُنڈ صفاچٹ رندوں لونڈوں سے بھی آگے نکل گیا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۷۹۵). اسے گوہرِ مقصود کی کنجی کھوپڑی اور چکنے ... لنڈ منڈ چہرے سے ایکانی آ رہی تھی. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۱۹۵). ۲. **بے پتوں اور شاخوں کا درخت نیز بے پتوں کی شاخ ، ٹھنٹ (درخت وغیرہ)** درخت بے برگ بار لُنڈ مُنڈ تھے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۱۳). صرف تھوڑے سے لنڈ منڈ تنے اپنی سخت جانی سے بچ رہے. (۱۹۱۵ ، گلدستۂ پنچ ، سجاد حسین ، ۲۲) . بعض پہاڑیاں ہری بھری تھیں اور بعض لُنڈ مُنڈ. (۱۹۷۳ ، زندگی نقاب چہرے ، ۳۱). ۳. **(مجازاً) قلّاش ، بے سر و سامان ، تنگ دست** (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت) . ۴. **بے دست و پا ، لنگوڑا ، بے یار و مددگار .** اپنے تیس ہزار سورماؤں کے ایک دن یک لخت مارے جانے سے پہلے ہی لنڈ منڈ بے یار و مددگار رہ گیا تھا. (۱۹۳۹ ، افسانۂ پدمنی ، ۸۲). ۵. **بے پر و بال (پرندہ) ، جس کے پر جھڑ گئے ہوں یا اُکھاڑ لیے گئے ہوں.**

اب بڑی ہے کوڑی اوپر لُنڈ مُنڈ

گرد چگنے پھرتے ہیں چڑیوں کے جُھنڈ

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳).

سبزۂ خط کو اگر اس کے نظر بھر دیکھے

لُنڈ مُنڈ ایک طرف طوطیٔ یک سو سبز ک

(۱۸۰۱ ، جوشش ، د ، ۲۵۰). پَر جھڑتے جھڑتے بےچارے کی رگیں دکھائی دینے لگی تھیں اور یہ ... لُنڈ مُنڈ پھر بھی ہوا سے باتیں کرتا اڑا چلا جاتا تھا. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۹۹). [لُنڈا منڈا (رک) کی تخفیف].

لُنڈا (۱) (ضم ل ، سک ن) (الف) صف.

۱. (i) **کٹا ہوا (سر یا دھڑ وغیرہ).** لُنڈا کے معنی ہیں کٹا ہوا. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۳۳). **(ii) دُم کٹا (جانور).** لُنڈا ، جانور دم بریدہ یا پر کندہ. (۱۷۵۱ ، نوادرالالفاظ ، ۳۹۲). بڑی ہی کے لُنڈے اور سنڈے مرغ طمع کا نوخیز ... پر پرواز. (۱۸۸۶ ، خیالات آزاد ، عبدالغفور شہباز ، ۲۷). **۲. جس کے بال یا پَر نہ ہوں ، بے بال و پر.**

اے جانِ مول تمہارا پرواز عرش پر تھا

مانندِ مرغ بے پر کیوں ہو گئے ہیں لنڈے

(۱۸۰۵ ، باقر آگہ ، د ، ۱۷).

جھالر نہ ہو جس میں تو وہ اقرار ہے لُنڈا

وعدہ ہے وہی جس میں اگر بھی ہو مگر بھی

(۱۹۳۷ ، ظریف لکھنوی ، دیوانجی ، ۱ : ۸۲). **۳. جس میں پتے یا شاخیں نہ ہوں.** پتے ایک ایک کر کے جھڑ جاتے ہیں ... درخت لنڈا ہو جاتا ہے مگر مرتا نہیں. (۱۹۲۱ ، شمعِ ہدایت ، ۲۹۱). **۴. بےیار و آشنا ، بےیار و مددگار** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). (ب) امذ. ۱. **(کنایۃً) وہ پیرہن وغیرہ جس کے دامن چھوٹے ہوں ، چھوٹے دامن کا انگرکھا** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). **۲. سِرا ، نوک ، کنگرہ ، کنگورا.** جن کی شکل ولایتی مہندی کے پتے کے سرے کی ہے اسی لیے ان کو ولایتی مہندی کے سے کنگرے یعنی لُنڈے کہتے ہیں. (۱۸۸۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۲۲). **۳. رک : لُنڈا خط.** سب سے اہم مقامی زبان ہے جس کا خط لنڈا کی ایک قسم ہے. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۳۳). [لُنڈ + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

ـــــ خَط (ـــــ فت خ) امذ.

پنجابی زبان کی لکھائی. انگد کے زمانے میں پنجاب میں لُنڈا خط کا رواج تھا. (۱۹۶۲ ، فن تحریر کی تاریخ ، ۳۳۵). [لُنڈا + خط].

ـــــ مُنڈا (ـــــ ضم م ، سک ن) صف.

۱. **لُنڈ مُنڈ ، جس پر پتے نہ ہوں.** موسمِ خزاں میں درخت لُنڈا مُنڈا ہو جاتا ہے. (۱۹۷۵ ، بدلتا ہے رنگ آسماں ، ۲۳۳). **۲. قلاش نیز تباہ و برباد ، بےسرو سامان.** اب یہ برطانوی عہد کا ٹوٹا پھوٹا اور نوچا کھسوٹا لنڈا مُنڈا لکھنؤ ہے. (۱۹۸۸ ، دبستانِ لکھنؤ کے داستانی ادب کا ارتقاء ، ۱۹۰). [لُنڈا + مُنڈا (منڈنا (رک) سے)].

لُنڈا (۲) (ضم ل ، سک ن) امذ.

۱. **پرانے ، سستے اور عموماً گرم کپڑوں کا بازار.** ہمارے ہاں تحریکیں بھی لنڈے ہی سے آتی ہیں سو آتیں ، یہ الگ بات ہے کہ وہ اتنی ہی پائیدار ہوتی ہیں جتنا کہ لُنڈے کے کپڑے ! (۱۹۸۶ ، فنون ، لاہور ، دسمبر ، ۳۰۳). **۲. اُون ، سوت یا ریشم کے گولے جو قالین باف کے آگے پر لٹکتے رہتے ہیں جن میں سے قالین میں روئیں کے پھیر ڈالے جاتے ہیں ، صاف کیے ہوئے تاگے کی کنڈلی** (ا ب و ، ۲ : ۱۱۱). **۳. کسی چیز کا گولا یا مٹھا ، برتن مانجھنے کا گھاس کا مٹھا ، جونا.** پور سب دھران کوں ملا کر نوکھی پور سب یک لنڈا کر رکھے. (۱۷۶۵ ، چھ سرہار ، ۸). کیچڑ کے لنڈے ان کے کھروں میں لپٹ کر ان کی دوڑ میں معتدبہ کمی کا باعث ہوتے ہیں. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ ، شکار ، ۱ : ۱۶۲). **۴. (طب) لوتھڑا (خون وغیرہ کا) ، (انگ : Coagula).** منجمد لہو کے لنڈے نکالے جاتے اور رحم حالتِ اصلی پر کھینچا جاتا. (۱۸۸۸ ، اصول فن قبالت (ترجمہ) ، ۱۷۳). **۵. گھاس کا حلقہ جو گھڑوں کے نیچے رکھتے ہیں** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [س : लवङ्ग+क].

ـــــ بازار امذ.

رک : لنڈا (۲) معنی نمبر ۱. روٹی میں ملاوٹ ، کپڑا لنڈے بازار کا. (۱۹۸۶ ، اللہ معاف کرے ، ۱۷۶). [لنڈا + بازار (رک)].

لُنڈا (۳) (ضم ل ، سک ن) امذ.

اعدادِ صحیحہ (غیر کسری) کا پہاڑا. بیاو کے لیے باڑھے کے رٹائے ہوئے ڈھونچے ، پونچے اور لنڈے کافی ہیں. (۱۹۱۷ ، مراری دادا ، ۲۳). [مقامی].

لَنڈَک (فت ل ، سک ن ، فت ڈ) امذ.

رک : لنڈ ، قضیب (قدیم اردو کی لغت). [لنڈ (رک) + ک ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

لُنڈَکْڑی (ضم ل ، مغ ، فت نیز سک ڈ ، فت ک نیز سک) امث.

رانوں کو پیٹ سے لگا کر لیٹنا. ملکہ ان کو آتے دیکھ کر لنڈکڑی مار کر پڑ رہی. (۱۸۸۰ ، طلسم فصاحت ، ۱۰۶). ف : کھانا ، مارنا. [لڑھکنی (رک) کا متبادل املا].

لُنڈکنا (ضم ل ، مغ ، فت ڈ ، سک ک) ف ل.

لڑھکنا. خدا کی قدرت کہ ایک دانہ لنڈک کر حوض کے کنارے جا پہنچا تھا. (۱۹۳۰ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۱ : ۳۱). [لڑھکنا (رک) کا متبادل املا].

لُنڈکْنی (ضم ل ، مغ ، سک نیز فت ڈ ، فت نیز سک ک) امث.

لڑھکنی ، قلابازی. ایک نے ٹھوکر جو ماری تو جناب سیاح صاحب ... لنڈکنیاں کھاتے ... آدآآما مر گیا. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۳۳ : ۹). [لڑھکنی (رک) کا محرف].

لُنڈلی مُنڈلی (ضم ل ، سک ن ، ضم م ، سک ن) صف مث (قدیم).

رک : لنڈ منڈ ، بےسرو سامان ، قلاش ، مفلس (قدیم اردو کی لغت). [لنڈ منڈ (رک) کی تانیث].

لَنڈُوا (فت ل ، مغ ، ضم نیز فت ڈ) صف.
بڑے لنڈ والا ، وہ جس کا عضو تناسل بڑا ہو ، لنڈیت (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لنڈ (رک) + وا ، لاحقۂ صفت].

لَنڈُور (فت ل ، سک ن ، و مج) امذ.
رک : **لنڈور معنی نمبر ۲ ، پتنگ کی لمبی ڈور.** دکن کا لنڈور اور لکھنؤ کا لنڈور ایک ہی چیز ہیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰).
[لنڈور (رک) کا متبادل املا].

ـــــ لڑانا محاورہ.
لنڈور لڑانا ، ڈھیل دے کر پتنگ لڑانا ؛ رگا لڑانا. چھوٹے بچوں کو پتنگ اڑانا نہ آتا وہ ڈور ہی ... سے دوسرے کھیل کھیلتے تھے ، مثلاً لنڈور لڑانا. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۱۰۰).

لَنڈُورا (فت ل ، مغ ، و مع نیز مج) صف مذ.
۱. **بے دم کا (پرندہ) ، دم بریدہ.** مقراض سیاست نے فوراً اوس کو لنڈورا کر دیا. (۱۸۳۸ ، تاریخ ممالک چین (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۵). قسم قسم کے کنکھجورے برساتی مینڈک لنڈورے دیکھنے کے نہ بھالنے کے. (۱۹۰۱ ، راقم دہلوی ، عقد ثریا ، ۳۸).

کہ بی بلی بخشو ہماری خطا
کہ اس سے تو چوہا لنڈورا بھلا

(۱۹۵۰ ، ضمیر خامہ ، ۵۸). ۲. **(مجازاً) جس کی شادی نہ ہوئی ہو ، مجرّد.** مگر میں ہمیشہ ایسی ترغیبات کے دفع کرنے کے لیے دل میں کہہ لیا کرتا ہوں کہ لنڈورا ہی بھلا ہوں. (۱۸۹۳ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۵۳۵).

بے خطا بے جرم بے تقصیر لے ڈالا مجھے
میں لنڈورا ہی بھلا ہوں بخش دے خالہ مجھے

(۱۹۲۱ ، گورکھ دھندا ، ۶۳). سب جوڑے جوڑے تھے ، صرف لالی لنڈورا تھا. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۳۱۷). ۳. **(i) تنہا ، اکیلا ، بے یار و مددگار.** وہ ... ولایت کو جیت ہوئی میاں لنڈورے رہ گئے. (۱۹۰۸ ، اقبال دلہن ، ۲۵). (ii) **آوارہ.** یہ ۱۹۳۸ء کی بات ہے ... کام کاج تھا نہیں لنڈورے پھرتے تھے. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۳). ۴. **جس کے سر یا مونچھ وغیرہ کے بال نہ ہوں ، صفا چٹ ؛ گنجا.** خوجی نے جو آئینے میں اپنی صورت دیکھی تو مونچھ نہیں لنڈورے بنے ہوئے. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۷۸). [لنڈا (رک) کا محرّف ؛ س : लण्ड+क].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
۱. **لنڈورا ہونا ، کنوارا پن ، دُم کٹا ہونا نیز گنجا پن.**

لنڈورے پن کی اپنے مشاطہ کچھ اصلاح ہو جاتی
سمندِ ناز کی دُم میں جو زلفِ عنبریں ہوتی

(۱۹۳۷ ، دیوانجی ، ظریف لکھنوی ، ۱ : ۹۲). ۲. **(مجازاً) مفلسی ، بے سرو سامانی.** اقبال اس مادر پدر آزادی کے سخت مخالف ہیں جس میں دین ، مذہب ... انسانیت سب کو مشکوک نظروں سے دیکھا گیا ہے عملی اور فکری لنڈورے پن کی یہ صورت حال یورپ کے خاص روحانی بُحرانات سے مخصوص ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، نومبر ، ۱۵). [لنڈورا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

ـــــ کَرْنا محاورہ.
لُوٹنا کھسوٹنا ، نوچنا ، اُجاڑ دینا. انہوں نے بھی ... سارے باغوں کو لنڈورا کر دیا ، آموں کی گٹھلیوں اور چھلکوں کے ڈھیر لگا دیے. (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۲ : ۳۷).

لُنڈُوری (فت ل ، مغ ، و مع نیز مج) صف مث.
جس کی دم نہ ہو ، دم کٹی ، لنڈی (چڑیا وغیرہ) ، کٹی ہوئی (دم) وغیرہ.

دیکھیو دیکھیو ذرا یہ مونچھ
جیسے ناگن کی ہو لنڈوری پونچھ

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۱۹۹).

دے گی دہی کبوتری اللہ میاں کے گھر
ہو جس لنڈوری کو نہ کبھی آشیاں نصیب

(۱۹۲۱ ، دیوان ریختی ، ۲۱). گیتوں کی روایت اُردو میں لنڈوری نظر نہ آتی جتنی اب نظر آتی ہے. (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۲۱۷).
[لنڈورا (رک) کی تانیث].

ـــــ فاخْتَہ (ـــــ سک خ ، فت ت) امث.
(مجازاً) **وہ عورت جس کا کوئی سہارا نہ ہو ، بے کس ، نگوڑی ؛ کنجی** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لنڈوری + فاختہ (رک)].

لَنڈی (فت ل ، سک ن) امث.
(طنزاً) **بُزدل ، ڈرپوک نیز رذیل** (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات).
[س : लण्ड+इका].

لُنڈی (۱) (ضم ل ، سک ن) صف ؛ امث.
۱. **دم کٹی.**

مرغ کوں دل کے پکڑنے کوں توں پھاندا تو منڈی
دلبری کے نہیں دانے تو پڑی کون لنڈی

(۱۷۱۷ ، بحری ، ک ، ۱۸۹). اگلے زمانے میں کوہ لنڈی تھی. (۱۸۹۸ ، ایام عرب ، ۱ : ۲۱۳). ۲. **مجبور و لاچار ؛ وہ (عورت) جس کا کوئی سہارا نہ ہو ، بے آسرا.** ڈھنگ کی روٹی کبھی جڑی نہیں ، آپ لنڈی ، میاں اپاہج. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۳۸).
[رک : لنڈا (۱) کی تانیث].

ـــــ چِڑی کَبُوری ناؤں کہاوت.
کچھ ہو نہیں سکتا یا کچھ کر نہیں سکتے پھر بھی حوصلہ بڑا (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــ چِڑی سَبِیت میں ڈیرا کہاوت.
مُفلسی میں خر دماغی (نجم الامثال ؛ جامع اللغات).

لُنڈی (۲) (ضم ل ، سک ن) امث.
صاف کیے ہوئے تانبے کی گنڈلی (ماخوذ : ا پ و ، ۲ : ۸۷).
[رک : لنڈا (۲) کی تانیث].

لُنڈی (۳) (ضم ل ، سک ن) امث.
رک : **ٹپہ ، پنجابی لوک گیتوں کی ایک قسم جو ٹپہ کی طرح بہت قدیم ہے.** چار بیتہ ... لنڈی (ٹپہ) کی طرح بہت قدیم ہے. (۱۹۷۸ ، چار بیتہ ، ۱۲). [پن].

لُنڈیانا (ضم ل ، سک ن ، کس ڈ) ف ل.
لڑھکنا ، ڈھلکنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [رک : لُنڈ (لنڈا) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لَنڈَیت (فت ل ، مغ ، ی لین) صف مذ.
وہ جس کا عضوِ تناسل بہت بڑا ہو ، کیرخرا.

> ہائے پھر کب ملو گے اے لنڈیت
> ہے یہ رونا مری ہونی کون کا

(۱۹۳۸ ، کلیاتِ عریاں ، ۲ : ۹۶). [لَنڈ (رک) + یت ، لاحقۂ صفت].

لُنڈھانا (ضم ل ، مغ) ف م.
۱. (أ) کسی سیّال شے کو برتن میں سے گرانا ، ضائع کرنا ، اسراف سے کام لینا.

> محتسب وہم ہے تو پہلے بلا دیکھ مجھے
> نہ لنڈھا ہی لے مئے ناب ہے زہر آب نہیں

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۱۰۳). ان کی شراب زمین پر لنڈھا دی. (۱۸۹۷ ، دعوتِ اسلام ، ۳۹۱).

> خاک یہ میکدہ میں تھی کون سے بادہ خوار کی
> ہو گیا سب زمیں میں جذب خم بھی اگر لنڈھا دیا

(۱۹۲۹ ، فغانِ آرزو ، ۳۷). اس میں جھینگر مرا پڑا تھا ، میں نے لے کے سارا پانی لنڈھا دیا. (۱۹۴۷ ، زندگی نقاب چہرے ، ۶۱). (اا) خم کے خم خالی کرنا یا پی جانا ؛ ضرورت سے زیادہ شراب استعمال کرنا.

> ساقی! اے سب کے کام آنے والے
> خُم اپنے برائے پر لنڈھانے والے

(۱۹۰۳ ، حالی ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۱ : ۱۶۷). وہاں شرابیں لنڈھائے ہو. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۸۳). ۲. **پچھاڑنا ، زمین پر گرانا نیز جان سے مارنا.** ہم اوس کو سالا بنا کر چھوڑیں اور ہاتھ پاؤں کاٹ کر لنڈھا دیں. (۱۸۳۵ ، حکایتِ سخن سنج ، ۲۷). ۳. **لڑھکانا ، غلطیدہ کرنا ، پھسلانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [لنڈھنا (رک) کا تعدیہ].

لُنڈھکانا (ضم ل ، غنہ ، سک ڈھ) ف م.
۱. رک : **لنڈھانا ، پھینکنا ، گرانا.** جو ہونا تھا ، بوتلوں کا چوکا کھڑے لنڈھکانے تو کیا ہوتا ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۳ : ۹). ۲. **لڑھکانا ، غلطیدہ کرنا.** ایک چالاک لڑکا اپنی گولی کو لنڈھکا کر سوراخ کی طرف لے چلا. (۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، فکرِ بلیغ ، ۱۱۰). [لنڈھکنا (رک) کا تعدیہ].

لُنڈَھکَری (ضم ل ، مغ ، فت ڈ نیز کس ، سک ک) امث.
رک : **لنڈگری ، لڑھکنی.** باتوں جو پھسلا لنڈھکری کھائی. (۱۹۱۵ ، گلدستہ پنج ، ۸۷). [لڑھکنی (رک) کا متبادل املا].

لُنڈَھکنا (ضم ل ، مغ ، فت ڈھ ، سک کن) ف ل.
۱. **لنڈھنا ، گرنا ، سیّال یا رقیق شے کا بہہ جانا.**

> لُنڈھک جائے بہت سی مے ، بہت سے جام گر جائیں
> پڑے ہوں جابجا شیشوں کے ٹکڑے اور زمیں تر ہو

(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، سروشِ ہستی ، ۱۳۹). ۲. **لڑھکنا نیز غلطیدہ ہونا ، لوٹ لگانا.** یہ اندھا بھی کھانا زہر مار کر کے وہیں اوسی جگہ لنڈھک رہا. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۸۱). خادم : اچھا تو دیکھو وہ سامنے بستر ہے اسی پر لنڈھک رہو. (۱۹۳۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۲۰ ، ۸ : ۵). ۳. (کنایۃً) مر جانا (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لڑھکنا (رک) کا متبادل املا].

لُنڈْھنا (ضم ل ، مغ ، سک ڈھ) ف ل.
۱. **کسی ظرف کا اوندھا ہو جانا.**

> لنڈھے شراب کے شیشے اوڑے ہیں رنگ گلال
> ہوئے ہیں مست خوشی سے کلاوت اور قوال

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۰).

> لیکھا جب اس میں عمر کا ڈیوڑھا ہوا جب آن
> کُپّا جو لُنڈھ چلا نہ ہوا تب بھی کچھ گیان

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۲ : ۲۶۷). آج گھی کا کُپّا لنڈھ گیا. (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۱۰۵). ۲. **بےضرورت خرچ ہونا ، بےدریغ خرچ کیا جانا.** رقص و سرود کی دھوم دھام ہے ... شرابیں لنڈھ رہی ہیں. (۱۸۹۵ ، جہانگیر ، ۱۸). [لڑھنا (رک) کا متبادل املا].

لِنز (کس مع ل ، سک ن) امذ.
دوربین ، کیمرے وغیرہ کا شیشہ ، عدسہ. آنکھ ویو فائینڈر میں پھنسی ہے اور دل پر کیمرے کے لنز کا پردہ پڑا ہوا ہے. (۱۹۷۵ ، بیک ، ۱۸۲). [انگ : Lens].

لَنڑ (فت ل ، غنہ) امذ (قدیم).
رک : **لنڈ ، قضیب** (پلیٹس). [لنڈ (رک) کا متروک املا].

لَنک (فت ل ، غنہ) (الف) امذ.
ڈھیر ، انبار نیز بہت بڑی مقدار.

> او مال نہ ہو سند کال تج ہے کفر لنک مالی تج

(۱۹۳۵ ، تحفۃ النصائح (ترجمہ) ، ۸۷). غرض تھوڑا ہی تھوڑا کر کے لنک ہوتا ہے. (۱۸۷۳ ، انشائے ہادی النساء ، ۸۹). (ب) امث. ۱. **کمر.**

> نکالی ہے لے چھین شوزی کی لنک
> اتا ہم سوں دھرتی ہے موران پہ ڈنک

(۱۶۵۷ ، گلشنِ عشق ، ۷۲). ۲. **باگ ، عنان ، لگام** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لانک (رک) کا مخفف].

ـــــ لگنا محاورہ.
انبار ہونا ، ڈھیر لگنا نیز مدت گزرنا ، عرصہ لگنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

لِنک (کس ل ، غنہ) امذ.
۱. **دو چیزوں کو جوڑنے یا وابستہ کرنے والا ، آنکڑا ، دو چیزوں یا آدمیوں میں تعلق قائم کرنے والا.** ہمارا ہموطن بھائی تھا جو انجن اور ٹرین میں لنک یعنی آنکڑے کا کام دیتا تھا. (۱۸۹۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۲ : ۲۳۲). ۲. **رابطہ نیز تعلق ، لگاؤ.** میرا تمہارا آخری لنک بھی ٹوٹ گیا. (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۰۹). [انگ : Link].

لَنکا (فت ل ، سک ن) امث.

۱. سری لنکا ، سراندیپ ، ایک ملک کا نام جس میں رام اور راون کی لڑائی ہوئی تھی نیز ایک قلعے کا نام جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ سونے کا تھا.

دو کنہ لنکا پکڑے آگ جلبل کونٹلہ ہوئی پلا ک

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۳ : ۷۹)) . جو فے لنکا بناتے ہیں یہ بھی کربلا بنانے لگے. (۱۸۲۷ ، ہدایت المومنین ، ۳).

شرارت سی شرارت ہے بتو للہ باز آؤ

جلاتے ہو مرے دل کو جو تم کیا یہ بھی لنکا ہے

(۱۸۷۰ ، الماس درخشاں ، ۳۰۲).

آہ! سونے کی تھی لنکا کبھی بھارت کی زمیں

بھاگواں ایسے عجب کچھ ترے دیوی تھے چرن

(۱۹۱۰ ، سرور (جہاں آبادی) ، خمکدۂ سرور ، ۱۳۶). ۲. (ہندو) شاکنی دیوں میں سے وہ دیو جو شیو اور درگا کے ساتھ رہتے ہیں نیز ایک دیوی کا نام.

اپنی دلہن کو پنجۂ لنکا سے دے نجات

اٹھ اور اٹھ کے پھونک دے راون کی کائنات

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۱۰۵). ۳. دیوں اور پریوں کے ایک فرضی مقام کا نام (فرہنگ آصفیہ). ۴. (أ) عیار ، چالاک ، شوخ چشم اور آکٹ لگاؤ عورت (خصوصاً عورتوں میں مستعمل).

لنکا کہیں کی ، چوٹی ، جمع مسجد کی سیڑھیوں پہ کی شہوں . (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۹۱). (أأ) فاحشہ ، بدکار ، بد چلن عورت.

کسی نے مارا نقارے پہ ڈنکا برہنہ ہو کے ناچی کوئی لنکا

(۱۸۷۳ ، تیرہ ماسہ ، ۱۶). ۵. فتنہ و فساد کی جڑ ، آفت کی پرکالہ . آخر وہ لنکا شرقستان کی طرف دوڑ گئی . (۱۸۰۳ ، گل بکاؤلی ، ۷۳).

سیلوں تک یہاں سے تو اس کی ہے اک اڑان

ہشیار رہ ، بڑی ہی وہ لنکا ہے میری جان

(۱۹۳۷ ، سنبل و سلاسل ، ۵۲). [س : लङ्का].

---پَت (---فت پ) امذ.

لنکا کا بادشاہ ؛ مراد : راون.

دیکھیے لنکا میں پھر ہنگامۂ جنگ و جدال

اور لنکا پت کا حال زار و ابتر دیکھیے

(۱۹۱۹ ، کلام محروم ، ۲ : ۱۰۶). [لنکا + پت ، س : पीत].

---پھونکنا محاورہ.

لنکا کو آگ لگانا ؛ مراد : جلا کر خاک کر دینا ، برباد کر دینا.

بلا اک جام لنکا پھوک دوں میں

زمیں کو طلا ہو دھوک دوں میں

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، شایان ، ۲ : ۵۲۳). یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہنومان جی نے لنکا پھونکی ہے ، کاؤ زمین تھرتھراتی تھی. (۱۹۳۵ ، بیگمات شاہان اودھ ، ۵۳).

---ڈوئی (---و مع) امث.

چالاک اور فتنہ پرور عورت.

ابھی یاں تھی ابھی بازار گئی

آپ کی لونڈی ہے لنکا ڈوئی

(۱۸۷۱ ، عبیر ہندی ، ۳۳). [لنکا + ڈوئی (ڈھونا (رک) سے)].

---ڈھانا محاورہ.

آفت برپا کرنا ، قیامت ڈھانا ، برباد کرنا ، تباہ کرنا.

دھنی سمجھا جو توج لائی ہے

گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی ہے

(۱۸۹۱ ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۵۰).

کماں و گرز لے کر جھومنے والے «دسہرے» میں

مسلح ہو کے کیا دشمن کی «لنکا» ڈھا نہیں سکتے

(۱۹۳۷ ، شعر انقلاب ، ۳۶) . یہ مت سمجھیے کہیں گھر کا بھیدی بن کر ان کی تین سو صفحات کی لنکا ڈھانے کی دھمکی دے رہا ہوں. (۱۹۷۳ ، ہمہ یاران دوزخ ، ۱۲).

---ڈھینا محاورہ.

لنکا ڈھانا (رک) کا لازم ، تباہ و برباد ہونا نیز سازش ناکام ہونا. ان گھر کے بھیدیوں کی باہمی چپقلش کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ لنکا ڈھے جاتی ہے. (۱۹۸۳ ، اوکھے لوگ ، ۱۵۳).

---لُٹنا محاورہ.

مال و دولت کا غارت ہونا ، لوٹا جانا.

وہ ایاز پھولوں کے یارب کہاں ہیں

لٹی آج لنکا یہ گلشن میں کیسی

(۱۹۰۵ ، گفتار بیخود ، ۲۲۶).

---مِرچ (---کس م ، سک ر) امث.

رک : لال مرچ جو زیادہ مستعمل ہے. بنگالی زبان میں لنکا مرچ اور ... مرہٹی میں مرچی بولتے ہیں. (۱۹۳۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۲۵۹). [لنکا + مرچ (رک)].

--- میں جو ہے باوَن گز کا / میں چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی باوَن گز کا کہاوت.

ایسے مقام کے لیے مستعمل جہاں سب کے سب بلا کے فتنہ پرداز ، لاف زن مغرور اور مفسد ہوں. لنکا میں جو ہے باون گز کا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۱۲۶) . عقیلہ بیگم نے غصہ کے لہجے میں کہا «لو یہ اور سنو لنکا میں چھوٹے سے چھوٹا ، وہ بھی باون گز کا» . (۱۹۶۱ ، ہالہ ، ۷۳).

---میں سَب باوَن گز کے کہاوت.

رک : لنکا میں جو ہے باون گز کا.

تامل ، سنہالی ، سیلونی لنکا میں سب باون گز کے

(۱۹۸۸ ، جنگ ، کراچی ، ۹ ، فروری ، ۳).

---میں سے جو نِکلے سو باوَن گز کا کہاوت.

رک : لنکا میں جو ہے باون گز کا (نجم الامثال).

---میں سَب بڑے کہاوت.

لنکا میں جو ہے باون گز کا (نوراللغات ؛ جامع اللغات).

لَنگارا (فت ل ، سک ن) امث.
مکّار و عیّار عورت (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت). [لنگا (رک) + را ، لاحقۂ تحقیر].

لَنکاپِکا (فت ل ، سک ن ، کس ی) امث.
ایک گھاس جیسا پودا (لاط : **Trigonella Corniculata**) (پلیٹس). [س : **लकायिका**].

لَنگ لاٹ/لَنگلاٹ (فت ل ، غنہ ، سک گ) امذ.
سفید کپڑے کی ایک قسم جو موٹا اور چکنا ہوتا ہے ، لٹھا. گاڑھے گزی کی جگہ وہ بھی لنگ لاٹ ، نین سکھ و ململ پہننے لگے ہیں. (۱۹۰۳ ، آئین قیصری ، ۵). اس روپیہ سے چھانو کو نیا کفن دیا جائے ، سفید لنگلاٹ کا. (۱۹۵۸ ، خون جگر ہونے تک ، ۲۷۳). [انگ : **Long Cloth** کا بگاڑ].

لَنگدَھن (فت ل ، غنہ ، سک گ ، فت دھ) امث.
(موسیقی) کافی ٹھاٹھ کے ایک راگ کا نام. لنگدھن ، یہ ہنومان دیوتا کا اختراع کیا ہوا ہے. (۱۹۳۶ ، تحفۂ موسیقی ، ۲ : ۱۷). کافی ٹھاٹھ ... راگ راگنیاں یہ ہیں ... سارنگ ، سری رنجنی ، لنگدھن (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ، ہندوستانی موسیقی ، ۱۳۷). [لنگ (رک) + دھن (رک)].

لِنکس (کس ل ، غنہ ، سک ک) امث.
بن بلاؤ ، ایک جنگلی بلی. دیگر انواع جو مستقبل قریب میں یا گستان کی سرزمین سے معدوم ہونے کو ہیں ان میں ... ہالا کی بلی ، لنکس ... گنوائی جا سکتی ہیں. (۱۹۷۷ ، کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ ، ۱۶۱). [انگ : **Lynx**].

لَنگ لاٹھ (فت ل ، غنہ) امذ.
رک : لنگ لاٹ. ہر بٹن کے لیے ایک مدوّر شکل کے فیتے یا لنگ لاٹھ کا ٹکڑا کاٹو. (۱۹۰۹ ، خانہ داری (معیشت) ، ۳۱۸). [لنگ لاٹ (رک) کا ایک املا].

لَنکھا (فت ل ، غنہ) امذ (قدیم).
رک : لنکا ، راون کا قلعہ.

گیا رام جیوتکہ وو راون پہ چل
لیا کوٹ لنکھا سو سیتا بدل

(۱۵۶۳ ، حسن شوقی ، د ، ۷۳). [لنکا (رک) کا قدیم املا].

لَنگ(۱) (فت ل ، غنہ) (الف) صف.
وہ جس کا پانو ٹوٹا ہوا ہو یا اس میں کوئی نقص ہو ، لنگڑا ، لولا.

اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑیے کمر
نظر نہیں کہا کہا پڑے اس اپر

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۰).

آفاق دنگ ابلقِ ایّام لنگ تھا
آواز سن کے دلدل عشر خرام کی

(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۱۸ : ۳۸). (ب) امذ. پانو کا نقص ، لنگڑا پن ؛ (مجازاً) کوئی خرابی یا نقص.

جو سیم و زر کی فکر میں قدم گھسنا سو پہنسا
اپس کی منزلِ مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۲). ہر قدم ایک صدمہ ہے اسی جہت سے سوزش اور لنگ پیدا ہوتا ہے. (۱۸۸۱ ، مقاصد علوم ، ۱۰۶). کہیں پانو چھوٹا پڑ گیا تو ساری عمر کو لنگ رہ جائے گا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۰۶). پیدائشی لنگ رکھنے کی وجہ سے اکثر تین ٹانگوں پر چلتے تھے. (۱۹۰۱ ، زلفی ، ۵). گھوڑے کے بائیں پاؤں میں لنگ ہے. (۱۹۸۹ ، آب گم ، ۹۷). [ف].

--- پائی امث.
لنگڑا پن. جب ہماری عقل و فہم کی لنگ پائی ، محسوسات کے میدان میں صاف نظر آتی ہے ، تو ماورائے محسوسات میں اس کی تگاپو کہاں تک منزلِ مقصود کے قریب کر سکتی ہے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۱۰). [لنگ + پائی ، لاحقۂ کیفیت].

--- جاتا رَہنا محاورہ.
پانو کا نقص دور ہونا ، صاف چلنے لگ جانا ، لنگڑا کر نہ چلنا ، چلنے میں نہ لڑکھڑانا (جامع اللغات).

--- خَر ، کورِ خر ، پیرِ مَغَر کہاوت.
لنگڑا اور اندھا کچھ نہ کچھ کام دے سکتے ہیں مگر بوڑھا کچھ نہیں دے سکتا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

--- کَرنا محاورہ.
لنگڑانا ، پانو کا زمین پر نہ ٹکنا یا سیدھا نہ پڑنا. کسی عارضے کے سبب ایک ٹانگ پر زور ڈال کر چلنا. ایک پانوں سے لنگ کرتا تھا (۱۸۵۵ ، غذوات حیدری ، ۱۳۳). ان کا ٹٹو کانا اور ایک ٹانگ سے ذرا لنگ کرتا تھا. (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۳۳). جب وہ شیر میرے قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ لنگ کرتا ہے. (۱۹۲۳ ، تذکرۃ الاولیا ، ۲۱۶).

--- لاگنا محاورہ (قدیم).
لنگڑا پن پیدا ہونا ، لنگڑا ہو جانا.

یارو ڈرو کمر سے مڑوڑو نہ بھر کے انگ
آجا کہیں لچک تو ابھی لاگ جائے لنگ

(۱۷۳۳ ، آبرو (نکات الشعرا ، ۱۰)).

--- لَنگان (--- فت ل ، غنہ) م ف.
لنگڑاتے ہوئے. فی الحقیقت اگر لنگ لنگان اپنے تیئں جادۂ مقصود میں ڈال دیا ہو تو ہوس حق السعی یعنی شاباش کی متوقع ہوتی. (۱۸۳۶ ، تذکرۂ اہل دہلی ، ۱۰۵).

--- ہونا محاورہ.
لنگ کرنا (رک) کا لازم ، پانو میں نقص ہونا نیز لنگڑا ہونا.

لگی تھیں اس ہور ہوا لنگ پانے
گیا لنگ کوچے منے آنے جانے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۱۰۸). شہسواروں کا کمیت فکر اس دوا دوش میں لنگ ہوا. (۱۸۳۶ ، سرور سلطانی (ترجمہ) ، ۲).

لَنگ (۲) (فت ل ، غنہ) امذ.
۱. **صف ، قطار ، باڑ نیز مکانوں کی قطار.** حضور ... آگے بڑھکر لوہروں کی دوکانوں کی لنگ ہیں. (۱۸۹۹ ، ہیرے کی کنی ، ۷۳). ۲. **دیوار ، قنات ، اوٹ ، ٹٹی.** اس کو بادام یا جالی یا لنگ سے پکڑتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۱۸۹). ۳. **جانب ، طرف ، سمت ، سرا ، کنارہ نیز دھوتی کا وہ حصّہ جو آگے لٹکتا ہے** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ، جامع اللغات). [رک : لانگ (۳) کا مخفف].

لَنگ (۳) (فت ل ، غنہ) امذ.
۱. **تعلق ، اتحاد ، اتفاق ؛ عاشق ، یار ، آشنا** (جامع اللغات). ۲. **ایک پودا** (لاط : **Eugenia Caryophyllata**) (پلیٹس). [لگ (لگنا / لگانا) کا الفی املا].

---ماتڑا (---سک ت) امذ.
رک : **لگ ماترا** ؛ (تحقیراً) **چھینا.** وہ اپنے آپ کہہ دیں گی کہ انہیں ڈا کٹر دو فورس ... یا کوئی اور دو فورس کا لنگ ماتڑا ہو ان کو ان سے کوئی سروکار نہیں. (۱۹۲۷ ، عظمت ، مضامین ، ۲ : ۲۰۳). [لنگ + ماتڑا = ماترا].

لَنگ (۴) (فت ل ، غنہ) امث.
رک : **لنک ، کمر.**

سیا لنگ کی ذات دھرتیں عروج
نگر تھ پڑیا آسماں کی بروج

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۱۹۰). [لنک (رک) کا ایک املا].

لِنگ (کس ل ، غنہ) امذ
۱. **عضو تناسل ، ذکر ، یا اس کی مورتی.** پانی قطرہ قطرہ ہو کر شیوجی کے لنگ پر پڑتا ہے. (۱۸۹۳ ، تحقیقات چشتی ، ۷۳۰).

ترا معبود ہے لنگ مہادیو   جلہری ہے تری معبودہ بے ریو

(۱۸۶۶ ، تیغ فقیر برگردن شریر ، ۵۸). شو نے کہا ان دونوں میں سے جو کوئی اس (شو) کے لنگ (لنگم) کا اُوپر یا نیچے کا حصہ یا کنارا دیکھ لے گا وہ بڑا مانا جائے گا. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۸۲). ۲. **شیو کی مورتی جس میں شیو کا آلۂ تناسل ظاہر کیا گیا ہو جیسے شیولنگ.**

آرتی کر برہنہ بیٹھوں گی
شیو کا لنگ پھر میں پوجوں گی

(۱۹۸۱ ، مثنوی بہشت گلزار ، ۵۷). دریائے بھیما کے سرچشمے پر لنگ کی بڑی تیرتھ گاہیں تھیں. (۱۹۶۳ ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۲۳). ۳. **(ویا کرن) جنس ، صنف ، جالی** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. **نشان ، علامت ؛ بیماری کے آثار ؛ (منطق) استدلال ، نتیجہ (قواعد) تذکیر و تانیث ؛ مذہبی نشان ؛ مذہب کے طالب علم کا درجہ ؛ قدرت ؛ روح یا وہ چیز جو موت سے تباہ نہیں ہوتی** (پلیٹس ؛ جامع اللغات). ۵. **لیزہ ؛ لنگایت قوم جو لنگ کی پوجا کرتی ہے** (قدیم اردو کی لغت). [س : लिङ्ग].

---اَرْجَن (---فت ا ، سک ر ، فت ج) امذ. مسہلنگارجن
لنگ کی پوجا ، مہادیو کے عضو تناسل کی مورتی کی پرستش (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لنگ + ارجن (رک)].

---پَرَسْت (---فت پ ، ر ، سک س) امذ.
(شیو کے) عضو تناسل کو پوجنے والا وجیا نگر کے قدیم راجپوت کا یہاں لنگ پرانا قلعہ بنا ہوا ہے یہ لنگ پرستوں کا مرکز ہے اور یہاں کی منڈی انہی کے ہاتھوں میں ہے. (۱۹۲۴ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۸۸). [لنگ + ف : پرست ، پرستیدن = پوجنا].

---پَرَسْتی (---فت پ ، ر ، سک س) امث.
لنگ کی پُوجا ، شیوجی کے عضو تناسل کی مورتی کی پرستش. معلوم ہوتا ہے وادیٔ سندھ میں لنگ پرستی کا رواج پایا جاتا تھا. (۱۹۷۲ ، ہمارا قدیم سماج ، ۸). [لنگ پرست + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---پُوجا (---و مع) امث.
رک : **لنگ پرستی.** پھر مہادیو کالی اور مہاکالی اور لنگ پوجا وغیرہ کا حال لکھا ہے. (۱۹۲۹ ، عرب و ہند کے تعلقات ، ۲۰۹). [لنگ + پوجا (رک)].

---دُنْڈا (---ضم د ، سک ن) امث.
ایک ہندوستانی روئیدگی جس کی بیل چلتی ہے ، پتے نیم سے کسی قدر مشابہ اور نوک دار ہوتے ہیں اور پھل بھٹ کٹیا سے ملتا ہوا اور اس میں دو تین پھل آلۂ تناسل کی شکل پر ہوتے ہیں (لاط : **Bryonopsis Laciniosa**) (خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۷). [لنگ + ڈنڈا (مقامی)].

---سَرِیر / شَرِیر (---فت س ، ی مع / فت ش ، ی مع) امذ.
(ہنود) **وہ جسمِ لطیف جو اس جسمِ کثیف کے فنا ہو جانے کے بعد بھی افعال کی وجہ سے ان کے نتائج بھگتنے کے لیے روح کے ساتھ لگا رہتا ہے ، لنگ دیہہ.** پرنت لنگ شریر کے سنجوگ سے آنا جانا جنمنا مرنا دیکھ پڑتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۲۵۸). ان سب کا نام لنگ سریر ... ہے اور انہیں سوچھم سریری بھی کہتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۱۳۹). [لنگ + سریر / شریر (۲)].

لُنگ (ضم ل ، غنہ) امذ.
۱. **ایک وضع کی دھوتی ، لنگوٹی نیز دھوتی کا وہ حصّہ جو آگے لٹکا رہتا ہے ، لانگ.** ایک پارچہ سفید بطور لنگ ... باندھے ہوئے تھے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیاء ، ۲ : ۵۷). ایک چادر آدھی کا لنگ ، آدھی کا جھرمٹ ، ... نہایت رجوع قلب اور عجز کے ساتھ حاضر ہوا. (۱۸۸۳ ، دربار اکبری ، ۵۱). مرد و عورت ... صرف ایک لنگ باندھ کر بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں. (۱۹۳۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۲ ، ۱ : ۷۹۳). ۲. **مردانہ آلۂ تناسل** (ماخوذ : جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [س : लिङ्ग].

---بَنْد بھائی (---فت ب ، سک ن) امذ.
کسی اکھاڑے کا شریک (اپ و ، ۸ : ۳۳). [لنگ + ف : بند ، بستن = باندھنا + بھائی (رک)].

---کے زِیر لُنگ کے بالا، نے غم دُزد نے غم کالا کہاوت.
بے سرو سامان کو چور کا کیا ڈر ، نادار کو کوئی فکر نہیں ہوتی (جامع الامثال ؛ جامع اللغات).

ـــــ مارنا محاورہ.
لنگ باندھنا (پلیٹس).

لَنگا (فت ل ، غنہ) امذ.
لنگڑا ، اپاہج ، معذور (بطور تضحیک مستعمل). بعض اوقات کسی فرد کا نام یا عرف بلکہ چھیڑ بھی اُس کی اولاد کی ذات بن گئی مثلاً ... لنگا (پنجابی میں لنگڑا کا متبادل) کی اولاد. (۱۹۸۹ ، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۰). [لنگڑا (رک) کا بگاڑ].

لُنگا (ضم ل ، غنہ) صف ؛ امذ.
رک : لنگارا ، بے شرم ، بدتمیز ؛ لُچّا. مولوی سعداللہ شاہ منظور ، مولانا ہدایت شیخ مقبول اور اسی طرح کے بہت سے لنگے اس دربار میں جمع ہیں. (۱۹۱۳ ، حُسن کا ڈاکو ، ۲ : ۳۳). [لنگارا (رک) کا مخفف].

لِنگاتی (کس ل ، غنہ) امذ.
ہندوؤں کے ایک فرقے کا نام جو عضو تناسل کی پوجا کرتا ہے. ایک فرقہ لنگاتیوں کا قائم ہوا جنھوں نے لنگم کو پوجنا شروع کر دیا. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۴۳۹). [رک : لِنگ + اتی ، لاحقۂ نسبت].

لَنگار (فت ل ، مغ) امث.
رک : لنگ (۲) ، قطار ، صف. ہر جگہ خریداروں کی لنگار لگی پڑی تھی. (۱۹۷۰ ، جنگ ، کراچی ، ۲۷ نومبر ، ۳). [رک : لنگ (۲) + ار ، لاحقۂ اسمیت].

لُنگارا (ضم ل ، مغ) صف ؛ امذ ؛ ← لنگاڑا.
ڈھیٹ ، بے شرم نیز لُچّا ، شہدا ، غنڈا نیز بدذات ، فسادی. یہ وہاں سے دس بارہ لنگاروں کو لیے ہوئے میرے مکان میں گھس آئے (۱۹۰۷ ، ذات شریف ، ۱۳۷). یہ مہذب شہدے تعلیم یافتہ لنگارے کسی کے روکے کب رُکتے تھے. (۱۹۳۳ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ۸۸). [لنگ (رک) + ۲ : लंगाड़ा].

ـــــ پَن (ـــــ فت پ) امذ.
۱. بے حیائی ، لچّا پن ، بے غیرتی ، شہدا پن ، غنڈا پن. باوجود اس قدر لنگارے پن کے کسی قدر ہوئے شرافت باقی تھی. (۱۹۰۰ ، ذات شریف ، ۱۳۸). ۲. آوارگی ، بدمعاشی ، بے شرمی (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت). [لنگارا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لِنگارچَن (کس ل ، غنہ ، سک ر ، فت چ) امذ.
رک : لنگ ارچن ، لنگ کی پوجا ، عضو تناسل کی پوجا (جامع اللغات). [لنگ ارچن (رک) کا ایک املا].

لُنگارَن (ضم ل ، مغ ، سک ر) امث.
بے حیا عورت ، لُچّی عورت. یہ اُچھال چھکّا لُنگارنیاں کہانی کے رستم داستان ... پر لٹو ہو جاتی ہیں. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۸ ، ۹۱ : ۳). [لنگارا (رک) کی تانیث].

لُنگاڑا (ضم ل ، مغ) صف ؛ امذ.
رک : لنگارا ، بے حیا ، غنڈا ، لُچّا. اتنے میں ایک اور بے فکرے لنگاڑے بے ہوئے فقیر جنڈو خانے سے نکلے. (۱۸۸۷ ، خام سرشار ، ۱۲۵). یہ لوگ تو ایسے ہی لچے لنگاڑے ہوتے ہیں. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۳۱۶). [لنگارا (رک) کا ایک املا].

لُنگاڑ پَن (ضم ل ، مغ ، سک ڑ ، فت پ) امذ.
رک : لنگاڑا پن ، بے غیرتی نیز بدمعاشی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لنگاڑ (لنگاڑا (رک) کا مخفف) + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لَنگانہ (فت ل ، مغ ، فت ن) امذ.
رک : محولا جو زیادہ مستعمل ہے. اس کو عربی میں سنعوہ اور فارسی میں سریچہ و لنگانہ بھی کہتے ہیں. (۱۸۹۷ ، سیر پرند ، ۲۹۵). [ف].

لَنگاہ (فت ل ، غنہ) امث
پنجاب میں ایک ذات یا برادری کا نام. لنگا (پنجابی میں لنگڑا کا متبادل) کی اولاد لنگاہ. (۱۹۸۹ ، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۳). [لنگا (رک) + ہ ، لاحقۂ اسمیت].

لِنگایَت (کس ل ، مغ ، فت ی) صف ؛ امذ.
عضو تناسل رکھنے والا ؛ گردن میں لنگ پہننے والا (شیو کے لنگ کی علامت کے طور پر) ، ہندو مت کے ایک فرقے کا فرد جو لنگ کی پوجا کرتا ہے اور اُسے بطور علامت گردن میں پہنتا ہے. بیٹی کی لنگایت ذات جس کا بانی ... برہمنوں کی سیادت کا منکر تھا. (۱۹۳۰ ، معاشیات ہند (ترجمہ) ، ۱ : ۱۵۰). [رک : لِنگ + ایت ، لاحقۂ نسبت].

لَنگتار (فت ل ، غنہ ، سک گ) امث.
رک : لنگ (۲) ، قطار ، لائن. صبح سے شام تک آدمیوں کی لنگتار لگی رہتی. (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۸۳). [لنگ (۲) + تار ، لاحقۂ اسمیت].

لَنگَٹ (فت ل ، غنہ ، فت گ) صف.
بے شرم ، بے حیا (جامع اللغات). [مقامی].

ـــــ بڑے اکھاڑ کے پالے کہاوت.
دونوں ایک جیسے ہیں ، دونوں یکساں ہیں ، جیسے کو تیسا (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَنگَر (فت ل ، غنہ ، فت گ). (الف) امذ.
۱. لوہے کا ایک نوک دار وزن جو بحری جہاز میں رسّے یا زنجیر سے باندھ کر رکھا جاتا ہے اور جہاں جہاز ٹھہرانا ہو وہاں اسے سمندر میں گرا دیتے ہیں نیز وہ وزنی پتھر جسے چھوٹی کشتیوں کو کھڑا کرنے کے لیے رسّے سے باندھ کر سمندر میں لٹکا دیتے ہیں.

جوشِ غم پکڑیا ہے دیو وبہہ کا لنگر تمی
آس کی کشتی میں بیٹھا ہوں کرو تم سے نجات
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۶۳).

اون ڈوبائی ہے مرے دل کی ناؤ
زلف ہے جس شریر کی لنگر
(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو (الف) ، ۱۲۰).

پاؤں نہیں اب اُٹھ سکتا   پڑ گئے مضموں لنگر ہے
(١٨٦١ ، کلیاتِ اختر ، ٨٢٦). بھاگیرتھی ناتھ میں اس سنسار ساگر میں ایک ٹوٹی ہوئی کشتی ہوں جس کا لنگر پرماتما نے تمہارے ہاتھ میں دیا ہے. (١٩٢١ ، پہلا پیار ، ٦٨).

ادھر ان کو یہ جلدی ہے کہ ساحل پر اتر آؤ
ادھر طوفان کا یہ عالم کہ لنگر رقص کرتا ہے

(١٩٦٧ ، سلہٹ میں اردو (رضیہ راحت) ، ٢١٢). ٢. جہاز یا قافلے کا ٹھہرنا ، ٹھہراؤ ، قیام.

اُسی جا پہ اُسی شب کو لنگر رہا
سحر کو وہ یا لیں اُڑا کر چلا

(١٨٨٠ ، مثنوی طلسمِ جہاں ، ١٠). ٣. (اُ) بوجھ ، وزن.

دو قدم چل نہ سکا یار پہن کر توڑا
کیا ترا کٹ ہے ہوا پاؤں کو لنگر توڑا

(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٥٩) صراحی کا لنگر تم سے نہیں تھمے گا سنبھل کے شراب انڈیلنا. (١٨٩٦ ، لعل نامہ ، ١٧ : ١٠٧).

کیوں کر بنے بناؤ جو قسمت کا ہو بگاڑ
لنگر تھا ضرب کا کہ دبے جاتے تھے پہاڑ

(١٩٣٢ ، خمسۂ متحیّرہ ، ٣ : ٥٨) (اُا) وزنی زنجیر (عموماً مجرموں کے پانو کی). ملکہ نے یہ منّت مانی کہ اگر میرا بیٹا صحیح سلامت واپس آئے تو ہاتھی کے لنگر (زنجیر) کے وزن کے برابر ایک لنگر طلائی بنوا کر حسینی علم پر چڑھاؤں گی. (١٩٠٣ ، مضامینِ محفوظ علی ، ٢). ٣. گھنٹے کا لٹکن ، پنڈولم نیز شاقول. اسی جہت سے لنگر ساعت کبھی اسی طرح سے حرکت کرنے پر اختراع کیا گیا ہے. (١٨٣١ ، مقاصدِ علوم ، ٤٢). میں نے ایک گھنٹہ اپنے کمرے میں لگایا ہے اُس کا لنگر ٹوٹ گیا تھا. (١٨٧٦ ، تہذیب الاخلاق ، ٢ : ٥٧٠). گھڑی (کلاک) میں ایک لنگر ہر وقت ادھر سے اُدھر جنبش کھایا کرتا ہے ، جسے انگریزی میں پنڈولم (Pendulom) کہتے ہیں. (١٩٢٢ ، نگار ، فروری ، ١ ، ١ : ٦٥). ٥. دھڑ کے نیچے کا حصّہ ، کولھا ، چوتڑ وغیرہ. چالیس پچاس فاقہ کرنے کے بعد سردار بھگت کا لنگر دو پونڈ بھاری ہوگیا. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٤ ، ٢٦ : ٥). ٦. پہلوانوں کے لنگوٹ کسنے کی پٹی ؛ کپڑے کی پٹی جس کی مدد سے لنگوٹ باندھی اور کسی جاتی ہے. انھی میں ایک جگہ لنگر لنگوٹے ، ایک طرف جُبّے اور عمامے ... تھیلیوں اور پوٹلیوں میں بندھے اِتم لگے ہوئے تھے. (١٨٨٠ ، نیرنگِ خیال ، ٢ : ١٥٠). ٧. (کشتی) کشتی کا ایک داؤ جو کولھے پر کیا جاتا ہے. اے عقلا ، لنگر اپنا قائم کر لو ، میں چاہتا ہوں کہ کوئی حوصلہ باقی نہ رہے. (١٩٠٢ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ٣ : ٣٦٧). لنگر ، تیغا ، قفلی ہوتے ہوتے شہزادے نے زنجتان کی کمربند زنجیر میں ہاتھ ڈال ایک ہی قوت میں سر سے بلند کیا. (١٩٣٣ ، دلی کی چند عجیب ہستیاں ، ٥٨). ٨. (اُ) وہ سلاخ جو پیر جکڑنے کے لیے بیڑیوں میں ڈالتے ہیں نیز وہ لٹو جو پیروں میں پھنسا دیتے ہیں ، وہ وزن دار آلہ جو رفتار میں مانع ہو ؛ مراد : زنجیر.

کیوں لنگروں سے جوشِ جنوں میں نہ ہو نمود
بانکے ہمارے پاؤں میں یہ بانکپن کے ہیں

(١٨٥٢ ، دیوانِ برق ، ٢٣٧). (اُا) (گلہ بانی) بیل یا ڈھور کے گلے میں لٹکا ہوا لکڑی کا موٹا ڈنڈا جس کا دوسرا سرا زمین پر پڑا رہتا اور ڈھور کے چلنے کے ساتھ گھسٹتا ہوا چلتا ہے. اگر ڈھور تیز قدم چلے یا بھاگنے لگے تو یہ ڈنڈا اُس کی دونوں اگلی ٹانگوں کے بیچ میں اٹک کر آڑا ہو جاتا ہے اور بھاگنے نہیں دیتا ، ٹھرک ، جھولا ، ڈیگنا (ماخوذ : ا پ و ، ٥ : ٩٠). (اُاا) (فیل بانی) تھان پر ہاتھی کے پیر میں ڈالنے کی موٹی زنجیر ، کیج بندھن.

جوبن سیتی سج کر کج مست ہو چلی ہے
لنگر سو پیچان پور گھونگراں کی کھیلی ہے

(١٥٨٠ ؟ ، ظہور ابن ظہوری ترشیزی (دکنی ادب کی تاریخ ، ٣٣). ٩. (پارچہ بافی) کمان اور دھنک کے درمیان بندھی ہوئی رسّی دھنک (ا پ و ، ٢ : ٤). ١٠. (سلائی) کوک ، شلنگا ، کپڑے کی کنّی موڑنے کو لگائے ہوئے لمبے ٹانکے (ا پ و ، ٢ : ١٥٤). اف : بھرنا ، مارنا. ١١. سر پر باندھنے کا مقنع نما رومال. سفید دوپٹہ تھا وہ کھولا اور اُس کے نیچے اور ایک لنگر ریشمی تھا وہ کھولا. (١٩١٠ ، ظہیر دہلوی ، داستانِ غدر ، ٢١٨). ١٢. (اُ) ڈور میں بندھا ہوا پتھر یا اینٹ کا ٹکڑا جسے بچے آپس میں لڑاتے ہیں ، لنگل.

دل گرفتوں کی بگولا خاک کا اے شہسوار
ڈال کر لنگر لگانے پانے کوکب میں گرہ

(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٢٣). معلوم ہوتا ہے کہ لڑکا تھا مہذب ورنہ لپک کے نوچ لیتا اور وہیں نغ کی طرح ہٹ کے لنگر لڑانے لگتا. (١٩٣١ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٦ ، ٩ : ٥). بڑے بڑے لنگر اور لگے لیے کنکوے سے زیادہ ڈور لوٹنے کی فکر میں تھے. (١٩٦٥ ، کانٹوں میں پھول ، ٦٠). (اُا) (طبیعیات) پتھر یا لوہے کا ٹکڑا جو کسی چیز کا حجم معلوم کرنے کے لیے اُس چیز کے ساتھ باندھ کر پانی میں ڈبویا جاتا ہے (انگ : Sinker) پھر ایک لنگر کو پانی میں تولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لنگر کا یہ وزن جسم کے اس وزن کا ٥ گنا ہے. (١٩٢١ ، سکونِ سیالات ، ١٦٣). حجم معلوم کرنے کے لیے انھیں کسی بوجھ یا لنگر مثلاً پتھر یا لوہے کے ٹکڑے کے ساتھ باندھ کر ڈبویا جاتا ہے. (١٩٥١ ، عملی کیمیا ، ٣١). ١٣. رسّا ، ناؤ کا رسّا نیز خیمہ کھڑا کرنے کا رسّا (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ١٤. (اُ) (پہلوانی) کشتی کے وقت کا پہلوانوں کا ستر پوش کپڑا جس سے ستر ڈھکا رہتا ہے (ماخوذ : ا پ و ، ٨ : ٣٣). (اُا) (سان گری) سان کے چاک کو گھمانے کا پٹا ، جو اس کی دھری میں پڑا رہتا ہے جس کو کھینچنے یا گھمانے سے چاک گھومتا ہے ، بدھی ، مال (ا پ و ، ٨ : ١٨). ١٥. (نباتیات) ایک اساسی بے رنگ خلیہ جو رشتکوں کو کسی دوسری چیز سے چمٹنے میں مدد دیتا ہے (انگ : Hold Fast). یہ رشتکیں لنگروں سے ٹوٹ کر پانی کی سطح پر بھی اسی حالت میں زندگی جاری رکھ سکتی ہیں. (١٩٦٨ ، بے تخم نباتات ، ١ : ١٥٨). ١٦. وہ رگ جو عضوِ تناسل اور مقعد کے درمیان اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہے ؛ سیون (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ١٧. (کاپی نویسی) کاپی کے حاشیے کے آخری کونے پر آئندہ صفحے کا پہلا کلمہ جو بطور یادداشت لکھا جاتا ہے ،

بوٹ ، ترک ، رکاب (ا ب و ، ۳ : ۲۲۱). ۱۸. (تفنگ بازی) بندوق کے گھوڑے کی کمانی کی حلقہ نما داب جس کے ہٹنے سے کمانی کی جھنکار (اُڑان) گھوڑے کی مار کا سبب ہوتی ہے ، چکر ، کمانی کی روک (ا ب و ، ۸ : ۹۱). ۱۹. تمکین ، وقار ؛ بھاری بھرکم پن (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲۰. **وہ کھانا جو غریبوں اور فقیروں کو کھلایا جائے ، اللہ واسطے کھانا کھلانا اور بہتوں کو کھلانا.** کوئی یک سخی لنگر بہاتا ہے کھانے کا. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۸۸).

مسافر مساکین کے واسطے
سراؤں میں لنگر بھی جاری ہوئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶۳). سال میں دو تین عرس بہت دھوم سے ہوتے تھے ، لنگر جاری ہوتا تھا. (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملانِ رام پور ، ۲۰). ہمیں لنگر کے لیے لے جایا گیا. (۱۹۹۲ ، اردو نامہ ، لاہور ، جولائی ، ۲۰). ۲۱(ا) **بڑے لوگوں کا باورچی خانہ جہاں ان کے متعلقین اور متوسلین کھانا کھاتے ہیں.**

یہ سب کچھ لے کے لنگر میں آ کر
وہاں کھانے کی بابت کچھ بتا کر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۵۱). **(اا) وہ مقام جہاں سے روزانہ کھانا تقسیم کیا جاتا ہو ، فقیروں ، غریبوں ، محتاجوں ، ضرورت مندوں اور مسکینوں کے لیے روزانہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ ، خیرات خانہ ، محتاج خانہ ، خانقاہ ، امام بارگاہ.**

دروازے پر سبیلیں ہیں لنگر ہیں جابجا
رستے ہیں مثل آئینۂ قلب باصفا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۴ : ۱۶). سب ان ہی کی طرح غریب اور فاقہ کش تھے ، خود بھی پہنچے ، لنگر سے کھانا بٹ رہا تھا. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۰۹). ۲۲. **بزرگوں کے مزار کے گرد کی چار دیواری ، ضریح** (فرہنگ آصفیہ). (ب) صف. ۱. (مجازاً) **پشت پناہ ، محافظ ، نگہبان.**

شدائد کے دریائے خوں میں شناور
جہاں کے پُرآشوب کشتی کی لنگر

(۱۹۱۴ ، حالی (فرہنگ آصفیہ)). ۲. **ناگوار ، ناگوارِ طبع اشیا کے لیے مستعمل** (پلیٹس). [ف].

---اُٹھانا محاورہ.

۱. **جہاز یا کشتی کے لنگر کو پانی سے نکالنا ، کشتی یا جہاز کا رسا کھول کر اسے آگے چلانا ، جہاز یا کشتی روانہ کرنا ، کشتی کا روانہ ہونا.** جلد آئیو صبح ہم لنگر اٹھا دیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵). قریباً بارہ بجے جہاز نے لنگر اٹھایا. (۱۸۹۴ ، سفرنامۂ روم و مصر و شام ، شبلی ، ۱۱). میرا جہاز شام کو لنگر اُٹھائے گا. (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۳۷). بادبانوں کے دامن میں تیز ہوا کی سنسناہٹ بھر جائے تو جہاز لنگر اٹھاتے ہیں. (۱۹۸۳ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۹۵). ۲. **وزن یا بوجھ اٹھانا ، باربرداری.**

کیوں کر ضعیف لنگر کوہ گراں اُٹھائے
صابر حسین سا ہو تو یہ سختیاں اُٹھائے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۱ : ۱۸۸).

---اُٹھنا محاورہ.

۱. **کشتی یا جہاز کا لنگر کھول کر اُسے آگے چلایا جانا ، جہاز یا کشتی کا روانہ ہونا.**

ڈوبا کیا جہاز پہ لنگر نہ اُٹھ سکا
دہشت سے کافروں کا کبھی سر نہ اٹھ سکا

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۳۶۱). لنگر اُٹھنے ہی کی دیر تھی کہ لوگوں کو خبر ہو گئی. (۱۹۱۷ ، مسیح اور مسیحیت ، ۲۷۶). جہاز ہندوستان جانے کے لیے تیار کھڑا ہے ، صبح لنگر اٹھ جائے گا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۱۱). ۲. **وزن یا بوجھ اُٹھنا ، بار اٹھنا.**

کشتیٔ عمر کا بیڑا دل کو نہ کچھ تھل بیڑا
مجھ سے اُٹھتا نہیں دنیا میں ستم کا لنگر

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۹۵۲).

قید ہوتے ہی اسیرانِ محبت مر گئے
ناز برداروں سے کب زنجیر کا لنگر اٹھا

(۱۹۱۳ ، گلکدہ ، عزیز لکھنوی ، ۳۹).

---اُٹھوانا محاورہ.

جہاز کا روانہ کرنا ، جہاز کو کنارے سے ہٹانا.

لنگر اُٹھواؤ لنگر اٹھواؤ
اب نہ تم یاں جہاز ٹھہراؤ

(۱۸۸۰ ، قلق لکھنوی (مہذب اللغات)).

---اَفگَن (---فت ا ، سک ف ، فت گ) صف.

لنگر انداز ، ٹھہرا ہوا ، رُکا ہوا. وہ نہنگ بحر دلاوری ... وسط حوض میں لنگر افگن تھا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷). [لنگر + ف : افگن ، افگندن = ڈالنا].

---اُکھاڑنا محاورہ.

۱. **وزنی چیز کا جنبش میں لانا ، ہلا ڈالنا ، وزنی چیز کا ہلکا کرنا.**

فرمایا ہے کنندۂ خیبر مرا پدر
لنگر اُکھاڑوں کوہ کا ٹوٹی ہے گو کمر

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۳ : ۶۵). ۲(ا) **اپنے حریف پہلوان کو کشتی میں اس کی جگہ سے اُٹھا لینا.** نظر کردۂ سکان سفینۂ نوح نے اس کا لنگر بھی اُکھاڑا ، غرق بحر فنا کیا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۳). میرا زور فیل مست بھی تو توڑ نہیں سکتا ہے تو میرے لنگر کو کیا اُکھاڑتا. (۱۹۰۲ ، آفتاب شجاعت ، ۱ : ۹۰۶). (اا) **پچھاڑنا ، چت کرنا ، شکست دینا.**

اکیلا سارے یورپ سے پچھاڑا جا نہیں سکتا
کسی سے ترک کا لنگر اُکھاڑا جا نہیں سکتا

(۱۹۲۱ ، بہارستان ، ۵۳).

---اُکھڑنا محاورہ.

لنگر اُکھاڑنا (رک) کا لازم ، وزنی چیز کا جنبش میں آنا.

دور پھینکے کی طپش سنگر فلاخن کی طرح
لنگر اوکھڑے تو کہیں کوہ شکیبائی کا

(۱۸۷۳ ، کلیات منیر شکوہ آبادی ، ۳ : ۲۳۰).

۔۔۔ اُکھیڑنا محاورہ.
کشتی میں مقابل کے داؤ سے خود کو بچالینا ، پہلوان کے داؤ کو روک لگا دینا. کئی مقام پر مشلول نے لنگر مارا لندھور نے لنگر بھی اُکھیڑا. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۳۱).

۔۔۔ اَنْداز (۔۔۔ فت ا ، سک ن) صف.
ٹھیرا ہوا (خصوصاً دریا یا سمندر میں). چھوٹی چھوٹی کشتیوں کا بڑے بڑے لنگرانداز جہازوں کے بیچ میں اِدھر اُدھر لہرانے پھرنا. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۷). [لنگر + ف : انداز ، انداختن ۔ ڈالنا].

۔۔۔ اَنْداز کَرْنا محاورہ.
روکنا ، ٹھیرانا (ساحل یا بندرگاہ پر). اس نے آپا شمیم کے نام سے اپنا جہاز ریڈیو پاکستان لاہور کے ساحل پر لنگرانداز کیا. (۱۹۸۸ ، یادوں کے گلاب ، ۳۳۰).

۔۔۔ اَنْداز ہونا محاورہ.
۱. لنگرانداز کرنا (رک) کا لازم ، ٹھیرنا (بحری جہاز کا) ؛ رُکنا ، اُترنا (مسافروں کا). تھوڑی ہی دیر کے بعد ان کا جہاز مالٹا میں لنگرانداز ہوا. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۳). برطانوی بیڑا خلیج بسیکہ میں پہنچ کر لنگرانداز ہوگیا تھا. (۱۹۲۵ ، تاریخ یورپ جدید (ترجمہ) ، ۶۲۳). قدیم عراق شہروں کے گھاٹوں پر جا لنگرانداز ہوتے. (۱۹۸۷ ، سات دریاؤں کی سرزمین ، ۱۶). ۲. تکمیل پانا ، مکمل ہونا. مجھے امید ہے کہ ... بڑا بکارآمد منصوبہ ٹھیک وقت پر لنگرانداز ہو گا. (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۹۱).

۔۔۔ بانْٹنا محاورہ.
روزانہ حاجت مندوں کو کھانا تقسیم کرنا. اپنا خدا کا خوف ہے تو گھر جا کر لنگر بانٹنا. (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۲ : ۱۲۲).

۔۔۔ بانْدھنا محاورہ.
۱. پہلوان کا لنگوٹ باندھنا ، کاچھا کسنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۲. عورت کی صحبت سے پرہیز کرنا ، جماع سے باز رہنے پر کمر باندھنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). ۳. پڑا جمانا.

یہ کبھی رُک نہ سکیں سد جو سکندر باندھے
دفعتاً ٹوٹنے لعینوں نے جو لنگر باندھے

(۱۹۱۷ ، رشید (مصطفیٰ میرزا) ، گلزار رشید ، ۳۲).

۔۔۔ بَٹْنا محاورہ.
مستقل کھانا بٹتے رہنا ، ہمیشہ کھانے کی تقسیم جاری رہنا ، روزمرہ کھانا تقسیم ہونا. الٰہی تمہارے دروازے سے لنگر بٹے. (۱۹۱۰ ، لڑکیوں کی انشا ، ۱۸). یہاں لنگر بٹتا تو مسافر اور غریب لوگ جمع ہوتے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۲۵۳).

۔۔۔ بَنانا محاورہ.
جہاز کو اپنی جگہ قائم و برقرار رکھنے کے لیے اسی وزنی شے کا لٹکانا جس سے جہاز اپنی جگہ ٹھیرا رہے ؛ سہارا بنانا ، آسرا بنانا ، مدد دینا ، اپنی جگہ قائم رکھنا.

چھلا حضور ہاتھ کا دے دیجیے ہمیں
دل کے جہاز کا اسے لنگر بنائیں گے

(۱۸۹۱ ، تعشق (مہذب اللغات)).

۔۔۔ بَنْدی (۔۔۔ فت ب ، سک ن) امث.
(نفسیات) ٹھیرانے یا روکنے کا عمل. ہر شئی کا تعیّن مقام یا لنگر بندی کلی دائرہ احالت کے تعلق سے ہو گی. (۱۹۶۹ ، نفسیات کی بنیادیں (ترجمہ) ، ۲۰۷). [لنگر + ف : بند ، بستن ۔ باندھنا + ی ، لاحقۂ کیفیت].

۔۔۔ بَنْنا محاورہ.
لنگر بنانا (رک) کا لازم ، سہارا ہونا. طوفان رسیدہ کشتی کے لیے کبھی لنگر بنے ہے تو ٹھیرے ہوئے پانی کی صورت میں پتوار و بادبان. (۱۹۸۹ ، نذر مسعود ، ۲۲۳).

۔۔۔ پَر ہونا محاورہ.
جہاز یا کشتی کا لنگر ڈالے ہونا (پلیٹس ؛ نوراللغات).

۔۔۔ پَڑْنا محاورہ.
۱. زیر بار ہونا ، بوجھ پڑنا. کارخانے ہی پر تو یہ لنگر پڑے گا ، کس میں ہوتا ہے گھرولے سے نکال کے دے. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، طرحدار لونڈی ، ۴۲). ۲. لنگرانداز ہونا ، کشتی یا جہاز کا ٹھیرنا.

ڈھل آئے ہیں آنکھوں سے مژگاں پہ آنسو
جہازوں کے لنگر پڑا چاہتے ہیں

(۱۸۹۵ ، خزینۂ خیال ، ۱۲۸). ۳. لٹو دار یا سلاخ دار زنجیر پاؤں میں پڑی ہونا.

زنجیر ضعف مانع رفتار ہے جو یاں
لنگر پڑے ہیں پاؤں میں واں بھی وقار کے

(۱۸۷۴ ، نشید خسروانی ، ۲۳۷).

۔۔۔ پیچ کاٹْنا محاورہ.
ڈور میں پتھر کا ٹکڑا باندھ کر اور اسے اڑتی پتنگ کی ڈور پر ڈال کر پیچ کاٹنا. آپ جانیے ہندوستانی کھلنڈرے تو ازل سے ہیں وہ بھی ڈور میں ڈھیلا باندھ کے ، "آؤ کھلاڑی لنگر پیچ ہم کاٹیں تم لوٹ لو" کہتے ہوئے "وہ کاٹا" کا نعرہ لگانے میں مشغول ہو گئے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۶ : ۹).

۔۔۔ توڑْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. حریف پہلوان کو زمین پر سے اُٹھالینا ، قوی کو مغلوب کرنا.

طاقتِ فقر سے ہم نفس یہ غالب آئے
لنگر اِس دشمن شہ زور کا توڑا کیا کیا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۵). تھوڑی دیر میں نقاب دار نے لنگر اس کا زمین سے توڑا. (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۱ ، ۵ : ۳۹۱). ۲. جما ہوا قدم اکھاڑ دینا ، رکاوٹ دور کر دینا ، بیڑی کاٹنا.

سرِ رہ یار میں ہم دے کے سبک دوش ہوئے
کونجے کشوا کے بڑا پاؤں کا لنگر توڑا

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳). لستور ... چاہتا تھا کہ لنگر توڑ کر دوڑا لے جائے. (۱۸۹۳ ، کوچکو باختر ، ۱۳۸).

---ٹُوٹْنا ف س ؛ محاورہ.
بحری جہاز کی آہنی زنجیر کا ٹوٹنا جس سے وہ بندھا ہوا ہو نیز بے سہارا ہونا ، بے آسرا ہونا.

موجیں ماتم کرتی ہیں ، اُس کشتی کی قسمت پر
جس کے لنگر ٹوٹے ہوں ، جس کا مانجھی سویا ہو

(۱۹۵۸ ، فکر جمیل ، ۱۸۳).

---جاری رَکْھنا محاورہ.
خیرات تقسیم کرتے رہنا ، کھانا پکا کر بڑی مقدار میں کھانے کو بانٹتے رہنا. بہت سے بے نواؤں اور تنگ دستوں کو بھی چھوٹے چھوٹے فائدے پہنچائے اور گھر میں بھی دسترخوان اور لنگر جاری رکھا. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۴۳).

---جاری رَہْنا محاورہ.
لنگر جاری رکھنا (رک) کا لازم ، سدا برت بٹنا ، خیرات تقسیم ہوتی رہنا. سال میں دو تین عرس بہت دھوم سے ہوتے تھے لنگر جاری ہوتا تھا . (۱۹۲۹ ، تذکرۂ کاملان رام ، ۳۲) . آپ کی خانقاہ سے فقراء اور مساکین کے لیے لنگر جاری رہتا . (۱۹۸۳ ، تذکرۂ شعرائے بدایوں ، ۱ : ۳۸).

---جاری کَرْنا محاورہ.
خیرات تقسیم کرنا ، خیرات خانہ کھولنا ، سدا برت بانٹنا. اپنے تصدق کے تکے لاؤ لنگر جاری کردو سب سامری کی اٹیت بھجن کریں. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوش ربا ، ۴ : ۱۸).

---جاری ہونا محاورہ.
لنگر جاری کرنا (رک) کا لازم ، خیرات بٹنا ، مفت کھانا تقسیم ہونا.

مسافر مساکین کے واسطے
سراؤں میں لنگر بھی جاری ہوئے

(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۱۶۳).

---جَمانا محاورہ.
(کُشتی) پہلوان کا ایسا جم کر کھڑا ہونا کہ اس کا حریف اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکے. رستم نے لنگر جما کے چاہا کہ گرز لگائے. (۱۸۶۶ ، سرور سلطانی ، ۷۳).

---جَمْنا محاورہ.
لنگر جمانا (رک) کا لازم (جامع اللغات).

---چھوڑْنا محاورہ.
بحری جہاز یا کشتی کا ٹھیرانا ، لنگر ڈالنا.

نہیں کوئی لنگر سکے چھوڑنے
لگے لوگ آپ ہات سب توڑنے

(۱۶۳۹ ، خاور نامہ ، ۸۱۰).

---خانہ (---فت ن) امذ.
۱. وہ جگہ جہاں روزانہ محتاجوں ، فقیروں ، مسافروں اور مسکینوں کے لیے کھانا تقسیم ہو ، خیرات خانہ. لنگر خانے بناویں جو اون میں فقیر اور محتاج صبح اور شام سرکار سے کھانا پکا پکایا کھایا کریں. (۱۸۰۳ ، گنج خوبی ، ۸۰). حضرت امام حسن کا بڑا لنگر خانہ تھا. (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۲۸۱). لنگر خانہ کی طرف سے طرح طرح کے کھانے دسترخوان پر چُنے جاتے . (۱۹۵۰ ، بزم صوفیہ ، ۱۶۵). ۲. ایسی خانقاہ یا امام باڑہ جہاں کھانا بٹتا ہے (فرہنگ آصفیہ). ۳. محتاج خانہ جہاں غریبوں کو کھانا کھلایا جائے. اس نے غربا اور ضرورت مندوں کے لیے ایک لنگر خانہ جاری کیا جہاں روزانہ پانچ سو افراد کے لیے کھانا تیار ہوتا تھا . (۱۹۸۳ ، میلینیئم اور کیمرزما ، ۱۵۵) . [لنگر + خانہ ، لاحقۂ ظرف].

---دار صف ؛ امذ.
۱. پاٹ دار یا چوڑے پھل کی تلوار وغیرہ ، بھاری ، وزنی ، سنگین (خصوصاً تیغ کی صفت کے طور پر مستعمل).

جان اپنی آب آہن میں نہ کیونکر ڈوبتی
چا کر کشتی تن کو زخم تیغ لنگردار تھا

(۱۸۵۲ ، دیوان برق ، ۱۰۳).

یہ نازک ہاتھ لنگردار تیغ اور سخت جان عاشق
لے بس رہنے بھی دو تم اور لوگے امتحاں میرا

(۱۹۲۶ ، فغان آرزو ، ۶۷). ۲. لنگر کا کھانا کھانے والا ، لنگر کے کھانے پر گزر اوقات کرنے والا.

بتی لنگر میں لنگردار ہو کر رہ معانی
کہ لنگرداری میں تج کوں ہزاراں لک شفا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۳). ۳. وہ (دریا) جس کا پانی رواں نہ ہو (نوراللغات) [لنگر + ف: دار ، داشتن ـ رکھنا] .

---دار دیگ (---ی مج) امث.
وزنی اور نہایت بڑی دیگ جس میں لنگر پکایا جاتا ہے. جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے حوضوں کے برابر لگن اور لنگردار دیگیں. (۱۹۲۱ ، احمد رضا خان بریلوی ، ترجمہ القرآن الحکیم ، ۶۸۳). [لنگردار + دیگ (رک)].

---داری امث.
لنگر کا کھانا کھانا یا کھلانا ، لنگر جاری رکھنا.

بتی لنگر میں لنگردار ہو کر وہ معانی
کہ لنگرداری میں تج کوں ہزاراں لک شفا ہے

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۲۶۳). [لنگردار (رک) + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---دینا محاورہ.
۱. لنگر ڈالنا ، جہاز کھڑا کر دینا.

زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دیے
کہ دریا میں جہازاں کوں لنگر دیے

(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۲۰۲) . بندراس میں جہازوں کے لئے کوئی مامن نہیں ہے ، یہ کنارہ سے بہت دور لنگر دیتے ہیں. (۱۹۱۳ ، تمدن ہند ، ۲۳). ۲. پیروں کو زمین پر جما کر کھڑا ہونا. جب اُس نے اِس قصد سے ہاتھ پکڑا ، صاحبقراں اصغر نے جسم کو لنگر دیا جسم صاحبقراں کو مطلق حرکت بھی نہ ہوئی. (۱۸۹۱ ، بوستان خیال ، ۸ : ۵۵۱). ۳. کسی چیز پر دباؤ ڈالنا.

مزا ہے ملکِ شجاعت میں جب عمل بیٹھے
ذرا رکابوں کو لنگر دیا ، سنبھل بیٹھے
(۱۹۱۷ ، رشید ، گلزار رشید ، ۴۸). ۳. **لنگر کا داؤ مارنا ، کولھے پر داؤ کرنا.**
کمر پر وہ دیا حمزہ نے لنگر
کہ بیدم گر پڑا روئے زمیں پر
(۱۸۶۲ ، طلسم شایان ، ۳۵).

---ڈال دینا/ڈالنا ف م ، محاورہ.
۱. **بحری جہاز کے لنگر کو پانی میں گرانا تا کہ جہاز یا کشتی کو ٹھہرایا جا سکے ، کشتی کو لنگرانداز کرنا.** انھوں نے کشتی کی پتوار سے چار لنگر ڈالے. (۱۸۱۹ ، متی کی انجیل ، ۳۷۱). سلطان محمود خاں نے ... کشتیوں کو اس طرف سے لے جا کر قلعے کے نیچے اون کا لنگر ڈالا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۳۲). ۲. **بحری جہاز کا ٹھہر جانا ، لنگرانداز ہونا ، رُکنا.** اُس کے داہنے بائیں پرتھا اور پہلا جنگی کشتیوں نے لنگر ڈالا. (۱۸۹۹ ، شہنشاہِ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ ، ۵). یہیں سے سوداگر جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور یہیں تجارتی جہازات آ کر لنگر ڈالتے ہیں. (۱۹۳۵ ، عربوں کی جہازرانی ، ۷۱). ۳. **قیام یا مقام کرنا ؛ قرار پکڑنا ، ٹھہرنا.** وہاں پہنچ کر انہوں نے لنگر ڈال دیا. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۲۹). ۴. **بھاری بیڑیاں اور بیڑیاں ڈالنا ، کسی کے ہاتھ پیروں میں یا گھوڑے وغیرہ کے پانو میں کوئی وزنی چیز باندھنا تا کہ وہ بھاگ نہ سکے.**
ہو چکہ نرم اُس پہ اُس کو لٹال
دست و پا میں پھر اُس کے لنگر ڈال
(۱۸۰۱ ، زینت الخیل ، ۹۳). زمین پر اسپ کو لٹال کر چاروں ہاتھ پیر میں لنگر ڈالیں کہ دست و پا کو مضطربانہ منتشر نہ کرے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۷۹). ۵. **اپنے کام کا بار دوسرے پر ڈالنا کہ وہ دوسرا کام نہ کر سکے** (جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۶. (سِلائی) **دور دور بخیہ کرنا ، فاصلہ سے سینا.** جب کبھی پر سوراخ ہو جائے تو اوسی قسم کے کپڑے کو گول کاٹ کر اور اوسی جگہ اولٹی طرف لنگر ڈال کر ٹانک دینا چاہیے. (۱۹۱۶ ، خانہ داری (معیشت) ، ۲۱۸). ۷. **بوجھ ڈالنا ، بوجھ ڈال کر ہلنے نہ دینا.** ستارہ طلعت نے دونوں ہاتھ ونوں کی گردن پر رکھے اور لنگر ڈالا. (۱۸۹۱ ، بوستانِ خیال ، ۸ : ۱۷۲). اُس نے زمین میں بڑے بڑے پہاڑوں کے لنگر ڈال دیے ہیں کہ زمین تم کو لے کر جُھک نہ پڑے. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبی ، ۳ : ۲۳۸). ۸. **سہارا لینا ، تکیہ کرنا نیز بھروسہ کرنا.**
دل پہ حضرت کے نہ تھا طوفاں کا کچھ خوف و خطر
مطمئن بیٹھے توکّل کا تھے لنگر ڈال کر
(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۲۸).

---رَسّا (---فت ر ، شد س) امذ.
(معماری) **وہ رسّا جو لٹکن پلوں کی تعمیر میں لنگرانداز جہاز کے لنگر کے زور اور زاویے کے مطابق باندھا جاتا ہے.** لنگر رسّے اور پُل کے رسّے کے تناؤ لازماً مساوی نہیں ہوں گے (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز ، ۲ : ۵۱۲). [لنگر + رسّا (رک)].

---سنبھالنا محاورہ.
بوجھ سہارنا یا سنبھالنا (نوراللغات ؛ علمی اُردو لغت).

---سنبھلنا محاورہ.
بوجھ یا بار کی برداشت ہونا (نوراللغات ؛ مہذب اللغات).

---قائم کرنا محاورہ.
قدم جما کر کھڑا ہونا. داراب نے لنگر قائم کیا اور سر جھاق میں عنقا کے اُڑا کر لے دوڑے. (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲). صاحبقراں لنگر قائم کئے ہوئے تھے دیر تک زور ہوتے رہے آخر دیو تھکا اور گردن ڈال دی. (۱۹۱۷ ، گلستان باختر ، ۳ : ۱۳۰).

---قائم ہونا محاورہ.
اپنی جگہ پر جمنا ، جم کر کھڑا ہونا ، پیترا جما کر ڈٹ جانا. اُس نے نیچے آ کر زمین پکڑی لیکن شہزادہ نے لنگر نہ قائم ہونے دیا. (۱۸۸۸ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۳۹).

---کا بوجھ امذ.
(کنایۃً) **بہت وزنی.**
کچھ تو ہلکا کریں خارِ رہ صحرائے جنوں
بوجھ لنگر کا ہوئے ہیں کفِ پا چھالوں سے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۱۸۶).

---کاٹ دینا محاورہ.
رک : **لنگرانداز ہونے سے روک دینا ، لنگراندازی میں مزاحم ہونا.**
لنگر میں کاٹ دوں جو ہو منظور ایک دم
کچھ دور جا کے ان کا کا ہو گا اور ہم
(۱۹۸۳ ، قہرِ عشق (ترجمہ) ، ۱۸۷).

---کا ٹُکڑا امذ.
خیرات میں بٹنے والی روٹی کا ٹکڑا ، خیرات کا کھانا.
گلے نہ دال جو لنگر کا ٹکڑا میں مانگوں
کہے وہ بٹ گئیں اب روٹیاں نہیں باقی
(۱۸۷۹ ، جان صاحب ، د ، ۲۹۸).

--- کرنا محاورہ.
۱. **لنگرانداز ہونا ، بحری جہازی یا کشتی کا ٹھہرانا ، ٹھہرنا.**
سراندیپ کی رہ سب نے کہے
کئی رات و دن پھر نہ لنگر کیے
(۱۷۵۲ ، قصۂ کامروپ و کلاکام ، ۳۰). جہاز کا لنگر کیا اور آپس میں چرچا ہونے لگا کہ کیا شاہ بندر کچھ دغا کرے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۶۵). ناخدا نے کہا : «حضور جہاز تو پہاڑ تک نہیں پہنچ سکتا البتہ اگر آپ ارشاد کریں تو جہاز کو لنگر کر دیں». (۱۸۶۸ ، مراۃ العروس ، ۹۲). صبح ۸ بجے پورٹ سعید پر جہاز نے لنگر کیا. (۱۹۱۱ ، روزنامہ باتصویر (سفر مصر و شام و حجاز) ، حسن نظامی ، ۸۷). ۲. (معماری) **باندھنا (لنگر کے طریقے پر).** معلق پُلوں کے رسّوں کو لنگر کرنے کے بڑے طریقے دو ہیں (۱) رسّا پائے کی چوٹی پر کی پھرکنوں پر سے مسلسل گزرے. (۱۹۳۱ ، تعمیروں کا نظریہ اور تجویز (ترجمہ) ، ۲ : ۵۱۱).

ـــ کَسنا ف م ؛ محاورہ.
(کُشتی) مقابلے یا کُشتی کے لیے ڈٹ جانا ، خم ٹھوک کر میدان میں اترنا. اکھاڑے کے دو تین شاگرد لنگر لنگوٹ کس کر باہر نکل آئے. (۱۹۳۳ ، اصطلاحاتِ پیشہ وراں ، ۸ : ۳۳).

ـــ کے ہاتھ امذ ؛ ج.
(کُشتی) مگدروں کی ایک خاص ورزش جس میں مگدروں کو سر کے گرد گھمانے کے بعد سیدھا کرکے ہاتھ ناف تک (جو رومالی باندھنے کی حد ہوتی ہے) اُتار لاتے ہیں (اپ و ، ۸ : ۳۳).

ـــ کھولنا ف م ؛ محاورہ.
لنگر اُٹھا کے کشتی یا جہاز کو چلنے دینا ، لہروں کے سپرد کردینا.

آئے طوفان سے بچانے کو علی اے ناخدا
پال گرا دے بادباں ، کشتی کا لنگر کھول دے

(۱۸۷۵ ، مونس ، مراثی ، ۲ : ۳۸).

ـــ کھینچنا ف م ؛ محاورہ.
لنگر کھولنا تا کہ جہاز یا کشتی روانہ ہو سکے ، لنگر اٹھانا.

کھینچ لنگر منتظر ہے راہ میں بادِ مراد
مار ٹھوکر خوفِ ناکامی ہے سنگِ رہ گزر

(۱۹۱۶ ، نظم طباطبائی ، ۱۹).

کھینچ کر لنگر ہوس نے ناگہاں
زورقِ خاطر پہ باندھا بادباں

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۱ : ۶۹).

ـــ گاہ امث ؛ امذ.
۱. وہ جگہ جہاں لنگر کھول کر رکھے جائیں ، کشتیوں یا جہازوں کے ٹھیرنے کی جگہ ، بندر گاہ . مازندران سے طرف لنگر گاہ بحر طبرستان کے ... گیا (۱۸۴۷ ، تاریخ ابوالفدا (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۳). ہمارے لیے جہاز طیّار تھا اس لیے ہم کو ... جہازوں کے لنگر گاہ تک لیے چلے گئے. (۱۸۸۱ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۲۰۲). جنگی جہازوں کے واسطے یہاں نہایت عمدہ لنگر گاہ بنی ہوئی ہے. (۱۹۲۳ ، جغرافیۂ عالم (ترجمہ) ، ۱ : ۱۰۸). ۲. جہاز کے نچلے حصّے کی وہ جگہ جہاں سامان رکھا یا بار کیا جاتا ہے ، بارخانہ ، انبار گاہ ، ذخیرہ گاہ ، گودام . اگر کسی بندر کے لنگر گاہ جہاز میں جس جانے تک بھرنے کا معمول ہے اسباب و متاع سے جہاز بھریں تو وہ آبِ دریا میں بسلامتی تیرے گا . (۱۸۳۸ ، ستۂ شمسیہ ، ۳ : ۱۱۳) . ۳. وہ جگہ جہاں خیرات تقسیم ہوتی ہے ، لنگر خانہ. قبرستانوں میں بھی گھوما پھرا تکیے بھی دیکھے ، لنگر گاہیں بھی دیکھیں (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۶). [لنگر + گاہ ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــ لَنگوٹ / لَنگوٹا / لَنگوٹہ (ـــ فت ل ، مغ ، و مع / فت ٹ) امذ.
لنگوٹی یا کاچھا جو پہلوان ورزش اور کُشتی کے وقت پہنتے ہیں. سائنس اور طبیعیات کے نامی گرامی یہ لنگر لنگوٹا کس کر اس اکھاڑے میں اُترے ، مکھیوں کی ماند و بود کے راز دریافت کیے (۱۹۳۰ ، شہد کی مکھیوں کا کارخانہ ، ۷) . اور پھر لنگر لنگوٹ کس کر کیمپ کے انتظام میں جُٹ گئے. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۰۵) [لنگر + لنگوٹ / لنگوٹا (رک)].

ـــ لَنگوٹا آگے دینا یا رَکھنا محاورہ.
کسی پہلوان کی شاگردی اختیار کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ لَنگوٹا باندھنا ف م ؛ محاورہ.
رک ؛ لنگر لنگوٹا کسنا جو زیادہ مستعمل ہے (جامع اللغات).

ـــ لَنگوٹا کَسنا ف م ؛ محاورہ.
کُشتی لڑنے کا جامہ پہننا ؛ کُشتی کرنے کو تیار اور مستعد ہونا ، کُشتی لڑنے پر آمادہ ہونا. سب کے لنگر لنگوٹے کسے ہاتھ میں بانڈیاں لیے چلے آتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۷). وہ دوسروں کی مدد کے لیے کتنی جلدی لنگر لنگوٹا کسے گا. (۱۹۳۳ ، دانہ و دام ، ۳۹).

ـــ لَنگوٹا کھولنا محاورہ.
پہلوانی ترک کر دینا نیز اپنے فنی مشغلے کو چھوڑ دینا یا اس سے دست بردار ہو جانا. گو اب لنگر لنگوٹا کھول چکے تھے لیکن ایک عرصہ اس اکھاڑے میں بھی وہ اہلِ سیاست سے دست و گریباں رہے تھے. (۱۹۶۷ ، عشق جہانگیر ، ۲۲۲).

ـــ لَنگوٹہ (ـــ فت ل ، مغ ، و مع ، فت ٹ) امذ.
رک : لنگر لنگوٹ. لنگر لنگوٹہ بندھا ، سر پر ٹوپی ، کاندھے پر لٹھا ... ہاتھ میں بانڈیاں لیے چلے آتے ہیں. (۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، داستان غدر ، ۹۷). [لنگر + لنگوٹہ (لنگوٹا (رک) کا ایک املا)].

ـــ مارْنا محاورہ.
دباؤ ڈالنا ، پاؤں جمانا ، ثابت قدم رہنا.

آسماں سے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے
نہ ہٹے ایک قدم ہم نے جو لنگر مارا

(۱۸۷۸ ، گلزار داغ ، ۵۷). لیکن پنجہ پھر لے کر چلا اب یہ ہر جگہ لنگر مار کر جاتے ہیں کہ کسی طرح چھوٹوں اور دیو زور ان کا مال دے کر پھر لے چلتا ہے. (۱۹۰۳ ، آفتابِ شجاعت ، ۳ : ۲۲۱).

ـــ ہونا محاورہ.
جہاز یا کشتی کا لنگرانداز ہونا یا ٹھیرنا.

مجھ کو سوکھے گھاٹ ساقی نے اُتارا یانصیب
کشتی مے کو مرے آتے ہی لنگر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۶). ایک سوداگر سے بہت رسم بڑھ گئی ایک روز جزیرے میں لنگر ہوا لوگ ٹوکرے لے کے اوترے. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۱ : ۹۳). جہاز بندر سعید پہنچا اوّل صبح سے چار بجے شام تک لنگر ہوا اور مسافروں کو شہر دیکھنے کی اجازت ملی. (۱۹۱۱ ، باقیاتِ بجنوری ، ۱۱۷).

لَنگْرا (فت ل ، غنہ ، سک گ) صف.
رک : لنگڑا جس کا یہ غلط املا ہے. ایک فقیر لنگرے کونگے نے تاؤ کے سامنے آ کر اشارے انگلیوں سے سوال کیا. (۱۸۷۶ ، عجائباتِ فرنگ ، ۱۵۳). [لنگڑا (رک) کا ایک املا].

لَنْگْرائی (فت ل ، غنہ ، فت نیز سک گ) امث.
بدمعاشی ، کمینہ پن ، عیاشی ، اوباشی (پلیٹس). [لنگر (رک) + ائی ، لاحقۂ کیفیت].

لَنْگْراہَٹ (فت ل ، غنہ ، سک گ ، فت ہ) امث ؛ امذ.
رک : لنگڑاہٹ. کوڑے کھا کر صاف بولنے لگا ، لنگراہٹ بھی جاتا رہا. (۱۸۷۳ ، عجائبات فرنگ ، ۱۵۳). [لنگرا + ہٹ ، لاحقۂ کیفیت].

لَنْگَرْوا (فت ل ، غنہ ، فت گ ، سک ر) امذ.
اوباش ، شوخ چشم ، ڈھیٹ ، بےشرم ، بےغیرت ، جسے لاج نہ آئے (گیتوں میں مستعمل).

سُن لیجیے میرے من کی ، مائی
جانے سمجھا وو اپنے دیٹھ لنگروا کو

(۱۸۹۷ ، نادرات شاہی ، ۲۸۷). [لنگر (رک) + وا ، لاحقۂ تصغیر و تحقیر].

لَنْگْری (فت ل ، غنہ ، سک گ) (الف) امذ.
۱. وہ شخص جو لنگر خانے سے محتاجوں کو کھانا تقسیم کرتا ہے ، لنگر خانے سے ضرورت مندوں کو کھانا بانٹنے والا. خود بھی لنگریوں میں شامل ہو گئے. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۲۹۹). ۲. (i) ایک قسم کا تھال یا وہ طشت جس میں لنگر کا کھانا بانٹتے ہیں یا جس میں کھانا رکھتے ہیں ، لگن.

پیمبر کی سو بخشش تھی نہیں کن ذرہ نومید
کہ منع ذرے کوں دیو و چاشنی تم لنگری کا

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۱۳). پہلے ایک لنگری میں کھانا لے کر سرپوش طلائی ڈھانپ کر ... کتے کے واسطے لے گئے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۲۵). (ii) ہانڈی رکھنے یا ڈبونے کی کھری تھالی (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۳. وہ دھجی جو پتنگ کے کونے میں دم پھندنے کے طور پر لگائی جاتی ہے تا کہ پتنگ کا توازن برقرار رہے ، دم چھلا. میں کنکوا ہوں تو وہ لنگریوں کا قائم مقام ، میں کاغذ ہوں تو وہ کانپ ٹھڈا ہے. (۱۹۲۳ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۹ ، ۳۹ : ۴). (ب) صف. لنگر (رک) سے منسوب ، لنگر کا یا لنگر جیسا مضبوط ، بھاری. تمام ہی تالوں میں کشتیوں کے باندھنے کے لیے لنگری کھمبے ہونے چاہیں. (۱۹۳۹ ، آبپاشی (ترجمہ) ، ۶۵۲). [لنگر (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

لَنْگَڑ (فت ل ، غنہ ، شد گ بفت) امذ.
۱. کشتی کا ایک داؤں. تین قدم پر حریف نے لنگڑ مارا ، ا کھڑ نہ سکا. (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۳۱). ۲. رک : لنگڑا (نوراللغات). [لنگ + ڑ ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ دین (ـــــ ی مع) صف.
(تحقیراً و مزاحاً) وہ شخص جو ایک ٹانگ سے معذور ہو ، جو لنگڑا کر چلتا ہو ، لنگڑا ، جس کی ٹانگ میں لنگ ہو. دولوں کے دونوں لنگڑ دین ہوئے. (۱۸۸۰ ، ربط ضبط ، ۱ : ۷). لنگڑ دین جو ہمزاد کی طرح ساتھ تھا. (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۳۳). میں نے لنگڑ دین کا کان پکڑ کے نکال باہر کیا. (۱۹۹۰ ، آبِ گم ، ۳۷۰). [لنگڑ + دین (عَلَم) بطور پھبتی].

ـــــ مارْنا ف م ؛ محاورہ.
لنگڑ (رک) کا داؤں کرنا. تین قدم پر حریف نے لنگڑ مارا ا کھڑ نہ سکا. (۱۸۹۰ ، بوستانِ خیال ، ۶ : ۳۳۱).

لَنْگْڑا (فت ل ، غنہ سک گ) امذ و صف (امث : لنگڑی).
۱. ایک پانو یا ٹانگ سے معذور ، جس کا ایک پانو بیکار یا سوکھ گیا ہو ؛ (کنایۃً) کمزور ، بودا. کوئی ایسی کوں لنگڑا دیکھتا ہے اس نقصانی تن کی نسبت کے (سے) دستی ہے روح کی ای نقصانی نہیں. (۱۶۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۰۹).

بانئے جوبن سے لنگڑا دوڑا آئے
لکڑی لے ہاتھ اندھا دیکھنے جائے

(۱۷۹۱ ، حسرت (جعفر علی) ، طوطی نامہ ، ۶۶). نواب احمد خان کی طرف بادشاہ نے دیکھا کہ یہ لنگڑے ہیں اور تین آدمی انکو تھامے کھڑے ہیں. (۱۸۳۰ ، وقائعِ خاندان بنگش ، ۸۲). کیا تم کو کالا بھٹ کانڑا ، لنگڑا ... بنا دینا مشکل تھا. (۱۸۷۷ ، توبۃالنصوح ، ۹۳). لنگڑا یا کانڑا یا ایسا کمزور ... جانور ... تو ان جانوروں کی قربانی نہیں ہو سکتی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۲ : ۱۶۱). جب یہ حجت تمام ہو گئی تو ایک پرانے لنگڑے بھیر کو صدر انجمن بنایا گیا. (۱۹۲۱ ، لڑائی کا گھر ، ۳۸). پھر لنگڑے کمہار کی کوٹھڑی اور ... ایک چھوٹا سا پکا مکان. (۱۹۹۰ ، ظلمتِ نیم روز ، ۳۷۳). ۲. ایک قسم کا مشہور قلمی آم ، آم کی ایک مشہور قسم. علی گڑھ سے پچاس دانہ انبہ لنگڑا ... پہنچے. (۱۹۰۹ ، مکتوباتِ حالی ، ۲ : ۳۴۸).

وہ سفیدہ ثمری اور لنگڑا ہیں اثمار بہشت
جن سے شیریں کام ہے شیریں نوائے رامپور

(۱۹۳۷ ، نغمۂ فردوس ، ۲ : ۱۹۱). [ب : लंगड़ा ← लङ्ग + ड़ा].

ـــــ آم (ـــــ مد ا) امذ.
ایک مشہور قلمی آم جو بہت لذیذ اور گودے دار ہوتا ہے. نواسی نے پٹیالہ سے آم منگوائے تھے ... روپے کے چار لنگڑے. (۱۹۲۳ ، تربیتِ نسواں ، ۳۳). [لنگڑا + آم (رک)].

ـــــ بُخار (ـــــ ضم ب) امذ.
ایک وبائی بخار جو ٹانگ پر اثر انداز ہوتا ہے. قدرت اپنی طاقت ہر طرح سے منوانا چاہتی تھی اور اس لگ میں لگانے کو لنگڑے بخار کی وبا پھوٹ پڑی. (۱۹۶۳ ، دلی کی شام ، ۵۱۶). [لنگڑا + بخار (رک)].

ـــــ جانا ف م ؛ محاورہ.
کمزور پڑ جانا ، لڑکھڑا جانا ، راہ سے بےراہ ہو جانا. خیال کا گھوڑا اس کے بیان کرنے میں لنگڑا جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، دلی کے آثار قدیمہ ، ۳۰۳).

ـــــ لُولا (ـــــ و مع) صف.
ہاتھ اور پانو دونوں اعتبار سے ناقص ؛ مراد : نا مکمل ، ناقص ، کمزور. لنگڑا لولا ... پاکستان دیا جا رہا ہے جس میں زیادہ دیر زندہ رہنے کی صلاحیت اور توانائی ہی نہیں. (۱۹۸۷ ، شہاب نامہ ، ۲۸۶). [لنگڑا + لُولا (رک)].

لنگڑاتا (فت ل ، غنه ، سک گ) صف مذ.
لنگڑانا (رک) سے ماخوذ ، تراکیب میں مستعمل.

---ہُوا (---ضم ہ) صف مث.
لنگ کرتا ہوا ، لنگڑا کر چلتا ہُوا. ایک تیسرا سپاہی بھی اُترا تھا وہ لنگڑاتا ہوا قصبے میں پھر رہا تھا. (١٩٨٢ ، انسانی تماشا ، ١٩٨). [لنگڑاتا + ہُوا (رک)].

لنگڑانا (فت ل ، غنه ، سک گ) ف ل.
پانو کا برابر نہ پڑنا ، لنگ کرنا ، لنگ کرتے ہوئے چلنا. لنگڑاتا ہوا پہاڑ کے دامن کی سمت چلا. (١٨٠٢ ، باغ و بہار ، ١٩٥). ابھی اتنا لنگڑاتا ٹھیک نہیں بس جیسے پاؤں میں موچ آ گئی ہو. (١٩٣٢ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٧ ، ٣٨ : ٥). مسعود کھٹنے سے دوسرا پیر زمین پر اتار کے اُٹھ کھڑا ہوا اور بغیر کچھ کہے لنگڑاتا ہوا چلنے لگا. (١٩٦٥ ، جوزاہا ، ١١٣). یہ چپراسی بہت بوڑھا ہو گیا ہے کمر جھک گئی ہے اور لنگڑانے بھی لگا ہے. (١٩٩٠ ، آبِ گم ، ٢٩٧). [ب : लनीय س : [illegible]].

لنگڑی (فت ل ، غنه ، سک گ) امث.
١. لنگڑا (رک) کی تانیث (فرہنگِ آصفیه ؛ علمی اردو لغت).
٢. (چال) گنگرے دار ، غیر مسلسل ١٠ کثر بال کمانی کے پن لگانے پر بال کمانی ایک طرف کو اٹھ جایا کرتی ہے جس سے گھڑی کی چال لنگڑی ہو جاتی ہے. (؟ ، رسالہ معین گھڑی سازی ، ٢١). اب تو لے میرا بھائی لگد و مشت کی ضربیں طبل سر پر لنگڑی کا ٹھیکا بجانے لگی. (١٩٢٩ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ١٣ ، ٣١ : ١٠).

نہاو کن لنگڑی ڈھوڑ پردے کے گردش ہاتھ کو
رکھتے ہیں قابو میں اپنے ماتمی جذبات کو

(١٩٣٧ ، دیوانجی ، ٣ : ٨٨٩). ٣. (چابک سوار) اِکوانی کی قسم کی گھوڑے کی نمائشی چال جس میں اُس کو تین ٹانگ سے چلنا سکھایا جاتا ہے.(ا ب و ، ٥ : ٣٣). [لنگڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ تانیث].

---باندھنا محاورہ.
ایک ٹانگ اٹھا کر اُچکتے ہوئے چلنا ، (ایک قسم کا کھیل) تاش کے کھیل میں شکست کھا جانے کی سزا دینا ؛ مراد : تصنّع اور ظاہرداری سے کام لینا. کیوں نہ سات بازیاں کر کے میر صاحب کی لنگڑی باندھوں. (١٩٣٢ ، روحِ ظرافت ، ١٣٧). مساوات کی لنگڑی باندھ کے اچھوتوں کو جتانے کے لیے نکلے. (١٩٣٥ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ٢٠ ، ٣٢ : ٣).

---بَیر آسْمان پر گھونسْلا کہاوت.
رک : لنگڑی کتو آسمان پر گھونسلا (ماخوذ : فرہنگ آصفیه ؛ محاورات ہند).

---پَرکار (---فت پ ، سک ر) امث.
پرکار کی ایک قسم. لنگڑی پرکار ... یہ کسی کنارے کے متوازی خط کھینچنے کے لیے زیادہ موزوں اوزار ہے.(١٩٧٠ ، دھات کاری ٣٩). [لنگڑی + پرکار (رک)].

---چال امث.
آہستہ آہستہ چلنا ، رُک رُک کر چلنا ، سُست رَوی. مقدمہ نہایت لنگڑی چال سے دو مہینے تک چلتا رہا اور پھر بیٹھ گیا. (١٩٨٧ ، نگار ، کراچی ، جولائی ، ٥٢). [لنگڑی + چال (رک)].

---چَلْنا محاورہ.
ایک ٹانگ زمین سے اونچی رکھنا اور دوسری سے اُچکنا ، یہ بچوں کا ایک کھیل ہے (فرہنگ آصفیه ؛ مہذب اللغات).

---دَلِیل (---فت د ، ی مع) امث.
ایسی دلیل جو بہت کمزور اور بودی ہو ، عذر لنگ. لارڈ جان رسل نے بھی اپنی لنگڑی دلیل سے اپیل کی. (١٩٠٣ ، سوانح عمری ملکۂ وکٹوریہ ، ١٣٨). [لنگڑی + دلیل (رک)].

---کَتّو آسْمان پر گھونْسْلا کہاوت.
اپنی صلاحیت اور استطاعت سے بڑھ کر حوصلہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں ، اتنی لیاقت نہیں جتنی خواہش ہے، چونکہ لنگڑی گلہری کا نہایت بلندی پر گھر بنانا اپنی طاقت سے باہر کام ہے ، اسی سبب سے اپنی لیاقت سے بڑھ کر حوصلہ کرنے والی کی نسبت بولتے ہیں (فرہنگ آصفیه ؛ جامع الامثال).

---کھینْچْنا محاورہ.
ٹانگ گھسیٹ کر چلنا ، گھسٹ کر چلنا. مگر ایک ٹانگ سے لنگڑی کھینچتا ہے. (١٨٩٣ ، البرٹ بِل ، ٧٩). بیسا کھی بر بغل اٹکائی ، لنگڑی کھینچتے زمین پر اَٹو کرتے چلے. (١٩٥٩ ، محمد علی ردولوی ، گناہ کا خوف ، ١٣٣).

---گھوڑی ، سَمُور کا دانَہ کہاوت.
اتنی لیاقت نہیں جتنا دماغ ہے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---مارْنا ف س ؛ محاورہ.
ٹانگ اڑا کر گرا دینا. اس کے سامنے آ جاتی تو وہ لنگڑی مار کر ... آگے بڑھ جاتے. (١٩٧٠ ، یادوں کی برات ، ١٠٥).

لَنگْڑے (فت ل ، غنه ، سک گ) امذ ؛ ج.
لنگڑا (رک) کی جمع اور مغیّرہ صورت ؛ تراکیب میں مستعمل. یہاں میں مورخوں کے قلم لنگڑے ہوتے ہیں.(١٨٨٣ ، دربارِ اکبری ، ٣٦٦). شہر کے اندر ہسپتال بنائے جہاں ... لولے لنگڑے اور بیمار جا سکتے ہیں. (١٩٥١ ، تاریخِ تمدن ہند (ترجمه) ، ١ : ٢٣٥).

---نے چور پکڑا دوڑو میاں اَنْدھے کہاوت.
ایسے مقام پر مستعمل جہاں یہ کہنا ہو کہ ایسوں کے مددگار ایسے ہی چاہیں. لنگڑے نے چور پکڑا دوڑو میاں اندھے. (١٩٩١ ، نگار ، کراچی ، ا کتوبر ، ٣٦).

لَنگْڑیال (فت ل ، غنه ، کس ڑ) امث.
لنگڑے کی آل اولاد ، لنگڑے کا خاندان. بعض اوقات کسی فرد کا نام یا عرف بلکہ چھیڑ بھی اس کی اولاد کی ذات بن گئی ... مثلاً لنگڑا کی لنگڑیال. (١٩٨٩ ، تاریخِ پاکستان (قدیم دور) ، ٣٩٦). [لنگڑا (بحذف ا) + ی ، لاحقۂ نسبت + ال ، لاحقۂ ظرفیت].

لَنگ کے زیر لَنگ کے بالا ، نَہ / نے غمِ دُزْد ، نَے غمِ کالا کہاوت.
جو آدمی لنگوٹ سے بھی محروم ہو اس کو چور کا کیا خوف ، ننگے بھوکے بے نوا آدمی کو چور چکار کا کیا ڈر (ماخوذ : نجم الامثال ؛ جامع اللغات ؛ محاورات ہند).

لِنگَم (کس ل ، غنہ ، فت گ) امذ.
(ہندو) پتھر کا تراشا ہوا عضو تناسل جس کی شیوجی کے ماننے والوں میں پوجا کی جاتی ہے. یہاں برف کا قدرتی لنگم ہر مہینے چاند کے ساتھ بڑھتا اور گھٹتا ہے . (۱۹۳۶ ، آگ ، ۲۸۳). موہنجوداڑو میں لنگم اور یونی کی پرستش بھی کی جاتی تھی. (۱۹۵۱ ، تاریخ تمدنِ ہند (ترجمہ)، ۵۱) [س: लिङ्ग سے مشتق].

ـــــ پاپ امذ.
تناسلی گناہ ، زنا. یہ سب تناسلی گناہ لنگم پاپ کی وجہ سے ہوا. (۱۹۸۶ ، فکشن ، فن اور فلسفہ ، ۹۳). [لنگم + پاپ (رک)].

ـــــ دیوتا (ـــــ ی مع ، و مج) امذ.
رک : لنگم. مقدس درخت شجر حیات کی دیوی یا دیوتا لنگم دیوتا ، یونی دیوی یہ سب مقامی تصورات ہیں. (۱۹۸۹ ، تاریخ پاکستان (قدیم دور) ، ۳۹۲). [لنگم + دیوتا (رک)].

لَنگَن (فت ل ، غنہ ، فت گ) امذ.
(طب) اصلاحِ معدہ کے لیے بھوکا رہنا ، فاقہ ، فالہ ، (برہانِ قاطع). حکیم ثنائی نے لنگن کا کلمہ «فاقہ» کے معنی میں استعمال کیا ہے. (۱۹۳۰ ، منشوراتِ کیفی ، ۲۰۹). [ف].

لِنگَن (کس ل ، غنہ ، فت گ) امذ.
ملاپ ، بغل گیری ، گلے لگانا نیز پیار کرنا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [مقامی].

لَنگْنا (فت ل ، غنہ ، سک گ) ف ل (قدیم).
لنگرانا کا ایک املا.

نہ یو وقت ہے جو سنجے پگ کوں باند
چلے لنگنا چھوڑ دے توں یو شاند

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۱۵۳). [لنگ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لِنگوافرینکا (کس ل ، غنہ ، و مج ، کس ف ، ی لین) امث اسم لنگوافرانکا.
کسی ملک کی مشترک زبان جو مختلف زبانیں بولنے والوں کے مابین رابطے کا کام دے. اب یہ (اُردو) ہندوستان کی لنگوافرینکا ہے. (۱۹۲۹ ، واقعات دارالحکومت دہلی ، ۱ : ۲۲۷). وہ فرماتے ہیں کہ ... یوپی کے اکثر صوبوں میں جو لنگوافرینکا بن رہی ہے اس کا رجحان زیادہ تر سنسکرت لغات کی طرف ہے . (۱۹۳۶ ، خطباتِ عبدالحق ، ۸۱). یہ اسی زبان کی اپنی خوبیاں تھیں کہ اس نے بہت جلد لنگوافرانکا کا درجہ حاصل کر لیا. (۱۹۹۰ ، اردو نامہ ، لاہور ، ستمبر ، ۹). [انگ : Lingua fraca].

لِنگوا اِنڈیکا (کس ل ، غنہ ، سک گ ، کس ا ، سک ن ، ی مع) امث. انڈیا (برصغیر) کی لنگوا فرانکا ؛ مراد : اردو. اردو جیسی لنگوا انڈیکا جو پورے برصغیر کی زبان تھی ... مسلمانوں کی زبان ٹھہری . (۱۹۸۹ ، اخبار اردو ، اسلام آباد ، اپریل ، ۲۰۹). [انگ : Lingua Indica].

لَنگوٹ (۱) (فت ل ، مغ ، و مج) امذ ؛ امث ـ لنگوٹا / لنگوٹہ.
۱. (اَ) وہ کم عرض کپڑے کی پٹی جو پہلوان ، سادھو یا فقیر لوگ اپنی شرمگاہ کو چھپانے کے لیے باندھتے ہیں ، کاچھا ، ایسا لباس جو صرف شرمگاہ کو چھپاتا ہو. لنگوٹ باندھ کر انگوچھا کاندھے پر ڈالا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۰۷).

کیا چھین لے گا ہم سے جو پھر جائے گا فلک
دولت فقیر کی کفنی ہے ، لنگوٹ ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۳۳). کچہری سے جیل واپس پہونچتے ہی ایک لنگوٹ جانگیا ، ایک کرتا ٹوپی ، ایک ٹکڑا ٹاٹ ... مرحمت ہوا (۱۹۰۸ ، قیدِ فرنگ ، ۳۹).

سوا لنگوٹ کے تن پر تھی بس رمانی بھبوت
یوں ہی وہ برف میں پالے میں رہتا ماں کا پوت

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۳). (اا) ایک لمبا تکون کپڑا جو چھوٹے بچے کی شرم گاہ کو چُھپانے کے لیے استعمال کرتے ہیں ، پوتڑا ، کلوٹ. میں تو ننّے کے لتھڑے ہوئے لنگوٹ دھو رہی تھی پانی کی آواز میں کچھ سنا نہیں. (۱۹۹۰ ، تبسمِ زیرِ لب ، ۲۰۹). ۲. وہ رنگین تکونا لمبا کاغذ جو کنکوے کے نیچے لگاتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ). ۳. کُشتی کا ایک داؤ. لنگوٹ سر اوپر سے اور لنگوٹ برعکس اس کے یعنی نیچے سے اوپر کو ہاتھ لے جاتے ہیں. (۱۹۲۵ ، فنِ تیغ زنی ، ۱۰۱). ۴. پٹے بازی کے ایک ہاتھ کا نام. کمر ، لنگوٹ ... پالٹ وغیرہ یہ چوٹیں اسی کی ہیں . (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۱۹۷). ۵. جانگھ (پرندوں کے لیے مستعمل) . اور اگر چربی لنگوٹ میں آ گئی ہو تو سینک کر کے اوتارے. (۱۸۸۳ ، صیدگہِ شوکتی ، ۱۸۹). ۶. (جُوتا سازی) جوتی کی اڈی کی سلائی پر اندر کے رُخ لگی ہوئی چمڑے کی پٹی (ا پ و ، ۲ : ۲۲۳) . [لنگ (لانگ (رک) کی تخفیف) + وٹ ، لاحقۂ نسبت].

ـــــ باندْھنا محاورہ.
۱. کاچھا کسنا ، کوپین لگانا. خونخوار ... لنگوٹ باندھ کر شہزادے سے مقابل ہوا. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۸۹۴). قدرے سنک کر اوپر پان یا ارنڈ یا مدار کے پتے باندھ کر لنگوٹ باندھ لیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدرر ، ۱۳۲). محرم کے موقع پر کئی منچلے لنگوٹ باندھ کر شیر کا روپ دھارتے. (۱۹۸۳ ، گرد راہ ، ۴۳). ۲. کُشتی کے واسطے لنگر کسنا ، کُشتی لڑنے کو مستعد ہونا ، لنگوٹ باندھنا بادشاہ کو چھوڑ کر جانگ لنگوٹ باندھ کر اکھاڑے کودا ... اور پکار کر آواز دی اے شہریار آئیے میرے آپ کے امتحان ہو. (۱۹۰۲ ، طلسمِ نوخیز جمشیدی ، ۳ : ۲۳۶) . ۳. ہمّت کرنا ، حوصلہ مندی سے کام لینا. خود لنگوٹ باندھ کر دست بستہ جالا کی سیٹھ کی خدمت میں حاضر ہوا. (۱۹۸۳ ، چولستان ، ۲۳۸).

---بَنْد (---فت ب ، سک ن) صف ؛ امذ.
۱. **لنگوٹ باندھے رہنے والا.** اب چند فقیر لنگوٹ بند یہاں رہتے ہیں وہ بھی بھیول، سطلق ، بے وقوف ، محض ، بھنگ اور چرسی ہیں. (۱۸۶۳ ، تحقیقات چشتی ، ۵۰۰).

اڑنا لنگوٹیے کا ہے اپنا کچھ ارجمند
کوٹھے سے جس کو دیکھیے آوے لنگوٹ بند

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۸۳). ۲. **وہ شخص جو شادی نہ کرے ، عورت سے بچا رہنے والا ، جنسی اختلاط سے پرہیز کرنے والا، مجرد.** بیوی بولیں ہے نہ موا لنگوٹ بند کارخانہ کا بھوت. (۱۹۲۳ ، اہل محلہ اور نااہل پڑوس ، ۱۷). اس لنگوٹ بند میں آزادی کی روح ہے . (۱۹۷۰ ، نامۂ اعمال ، ۵۷) . ۳. **(مجازاً) کمینہ** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [لنگوٹ + ف : بند، بستن ـ باندھنا].

---بَھل (---فت بھ) امذ.
(بازاری) قضیب ، آلۂ تناسل ، ذَکَر (پلیٹس ؛ فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لنگوٹ + بھل (رک) بطور پھبتی].

---چِٹ (---کس چ) امذ.
رک : **لنگوٹ.** بغیر لنگوٹ چٹ باندھے اور اکھاڑے میں اُترے ... کوئی شخص اس فن کے نکات سے ایسا ماہر ہو جاتا جیسا کہ ایک کامل استاد. (۱۹۰۷ ، رموزِ فنِ کشتی ، ۱۳۵).

---دار صف.
وہ کنکوا یا پتنگ جس کے نیچے کی طرف رنگین ، تکونا یا لمبا کاغذ لگا ہو. تکلیں لنگوٹ دار کلیجہ جلی وغیرہ وغیرہ بنا کے ان میں اپنی کاریگری دکھاتے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبانِ دہلی ، ۵۸) . [لنگوٹ + ف : دار ، داشتن ـ رکھنا].

---دار کِواڑ (---کس ک) امذ.
(نجاری) ترچھا پُشتی وان جڑا ہوا دیسی وضع کا کواڑ (ا پ و ، ۱ : ۳۹). [لنگوٹ دار + کواڑ (رک)].

---دُما / دُمَہ (---ضم د/فت م) امذ.
(بٹیر باز) وہ بٹیر جس کی دم بہت چھوٹی ہو اور دونوں کونوں کے بیچ میں دبی ہوئی ہو (ا پ و ، ۸ : ۱۲۵). [لنگوٹ + دم (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---کا پَکّا امذ ؛ صف.
۱. بدکرداری سے **بچا رہنے والا ، حرام کاری سے دور رہنے والا ، کردار کا پختہ .** لوگ کہتے تھے کہ اس نے کسی کی بہو بیٹی کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا ، لنگوٹ کا پکا ہے. (۱۹۵۵ ، منٹو ، سرکنڈوں کے پیچھے ، ۱۸۲). ۲. **(مجازاً) محتاط فرائض کی ادائیگی میں پختہ ، ذمہ دار ، دیانت دار** لا کھوں کا کاروبار مگر واہ رے منشی لنگوٹ کا پکا ہو تو ایسا ہو کہ ایک کوڑی ادھر سے اُدھر نہیں ہوئی. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، ۵۰ : ۲۳۸).

---کا سَچّا امذ.
۱. **وہ مرد جو غیر عورت پر لنگوٹ نہ کھولے ،زنا سے بچا رہنے والا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **شہوت پر قابو رکھنے والا ، پرہیزگار ، برہم چاری.** لنگوٹ کا ایسا سچا ہے کہ ابھی تلک عورت کی صورت نہیں دیکھی. (۱۹۷۰ ، ماہِ نو ، کراچی ، ا کتوبر ، ۵۷).

---کا ہاتھ امذ.
(بنوٹ) لکڑی کا وہ وار جو ہنٹے پر کیا جائے. جب حریف لنگوٹ کا ہاتھ مارے تو یہ ... اوس کی داہنے ہاتھ کی گدی پکڑے . (۱۸۹۸ ، آئینِ حرب و قوانینِ ضرب ، ۲۰).

---کَسْنا ف س ؛ محاورہ.
لنگوٹ باندھنا ، مقابلے کے لیے تیار ہونا ، کُشتی کے لیے آمادہ ہونا. اے سہراب نیچے اتر چٹ لنگوٹ کس میرے تیرے کُشتی ہو جائے . (۱۸۷۴ ، عطر مجموعہ ، ۱۱۳).

لگا دیتے تھے پٹھ اک داؤں میں سب پہلوانوں کی
کسی دنگل میں جب لنگوٹ کس کر تم اترتے تھے

(۱۹۳۶ ، چمنستان ، ۴۷).

---کُھلْنا ف ل ؛ محاورہ.
لنگوٹ کھولنا (رک) کا لازم (ماخوذ ؛ فرہنگِ آصفیہ).

---کھولْنا ف م ؛ محاورہ.
۱. **کسا ہوا لنگر اُتارنا ، تجرُّد کی زندگی ترک کر دینا ، تاہل کی زندگی کا آغاز کر دینا** (ماخوذ ؛ فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **کُشتی لڑنے کو ترک کرنا یا موقوف رکھنا ، اپنے فن کو چھوڑ دینا.** بعض ایسے بھی جید اور جغادری کھلاڑی ہیں جنہوں نے عرصہ ہوا لنگوٹ کھول دیا ہے. (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۱۳ : ۶) . زمانہ ہوا ہم تو لنگوٹ کھول چکے اب کسی دوسرے استاد کا در دیکھو. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، مارچ ، ۲۳۸). ۳. **(بازاری) جماع کرنا ، مجامعت کرنا** (جامع اللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۴. **ننگا کرنا ، برہنہ کرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---کھینْچْنا ف م ؛ محاورہ.
لنگر باندھنا یا کسنا.

لگے رہنے غرض وہ تنگ دھڑنگ
کھینچ کر ایک لنگوٹ خوب سا تنگ

(۱۸۷۰ ، الماسِ درخشاں ، ۲۳۵). بھنگ خشک کی لگدی میں جوہر خاص ملا کر مقعد پر باندھ دیں اور لنگوٹ کھینچ لیں. (۱۹۳۷ ، سلک الدُّرر ، ۱۲۹).

لَنگوٹا / لَنگوٹَہ (فت ل ، مغ ، و مج / فت ٹ) امذ.
رک : **لنگوٹ.** کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوش پوشاک نوجوان (جو فقط ایک لنگوٹے سے مرصع تھا) لعول پر رقصاں ہے. (۱۹۵۳ ، مزید حماقتیں ، ۱۸۱). [لنگوٹ (رک) + ا/ہ ، لاحقۂ تذکیر و تکبیر].

---باندْھنا ف م ؛ محاورہ.
بے وضع کپڑے پہننا ، پھٹے پرانے کپڑے پہننا ، اپنی حیثیت سے گرا ہوا لباس پہننا.

ہم نے جب قطعِ علائق پر ارادا باندھا
پھاڑ کر خلعتِ شاہی کو لنگوٹا باندھا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۳۸). دیکھو دیکھو! بادشاہ صاحب کیا صورت بنائے چلے آتے ہیں ... عورت بچوں کو لنگ لنگوٹا بندھائے فقیر بنائے ساتھ لیے آتے ہیں. (۱۸۹۰ ، خدا دوست (ظریف کے ڈرامے ، ۳ : ۲۶۴)).

--- کھینچا ف مر ؛ محاورہ.
رک : **لنگوٹا باندھنا.** آپ کے ایک ٹوٹے سے بوریے پر لنگوٹا کھینچ اسی طرح بھوکا پیاسا پڑ رہا. (۱۸۰۱ ، طوطا کہانی ، ۶۵).

لَنگوٹی (فت ل ، مغ ، و مج) امث.
لنگوٹا کی تصغیر ، لنگوٹا اور لنگوٹی میں یہ فرق ہے کہ لنگوٹے یا لنگوٹ میں اوپر کا کپڑا اتنا چوڑا ہوتا ہے کہ کولھوں کو ڈھک لیتا ہے اور لنگوٹی صرف ایک پٹی ہوتی ہے ، جو شرم گاہ کو ڈھکتی ہے.

ہیں سرکوں چندوئی ہس بلش بھر یک لنگوٹی بس
سکھی کھائے کوں روٹی بس قبولیاں نعمتاں کیا کام

(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۲۶).

بھاگا کوئی ہاتھ سے روٹی کو چھین
جاتا رہا کوئی لنگوٹی کو چھین

(۱۸۰۵ ، نظمِ رنگین ، ۶۷). ایک لنگوٹی تم باندھے پھرتے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۹۳). ہمارے ملک میں ... غریب ادمی لنگوٹیاں باندھے پھرتے ہیں. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸).

لنگوٹی بھی ہے کیا کفایت کی چیز
نہ انگے کا جھگڑا نہ شلوار کا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۵۷).
برہنہ جسموں پہ آج بھی ہیں غریب باندھے ہوئے لنگوٹی
(۱۹۸۳ ، سمندر ، ۲۹۵). [لنگوٹ + ی ، لاحقۂ تانیث و تصغیر].

--- باقی بچنا ف مر ؛ محاورہ.
عزّت و شرم باقی رہ جانا ، بھرم باقی رہ جانا. عزیزم میری لنگوٹی باقی بچی ہے جب تک یہ ہے بہت کچھ ہے. (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۴).

--- باندھنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **کسی نہ کسی طرح ستر ڈھانکنا ، ستر پوشی کی خاطر لتہ لگائے رکھنا ، لنگوٹی باندھنا.** ایک لنگوٹی باندھے ... بیٹھے رہتے تھے. (۱۸۹۶ ، سیرتِ فریدیہ ، ۵). ایک صاحب لنگوٹی باندھے ہوئے آئے. (۱۹۸۳ ، طوبیٰ ، ۳۳۵). ۲. **دنیا کی طرف سے بے نیاز ہو جانا ، دنیا کے عیش و آرام کو ترک کر دینا.**

حال دنیا کا یہ ہے جس نے لنگوٹی باندھ لی
اولیا میں مل گیا یا کیمیاگر ہو گیا

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۹). میں اپنی تمام جائیداد اس کے قدموں پر رکھ دینے کو تیار ہوں لنگوٹی باندھ کر گھر سے نکل جاؤں گا. (۱۹۳۳ ، میرے بہترین افسانے ، ۳۸).

--- باندھے پھرنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. (اَ) **نہایت افلاس کے سبب ننگا پھرنا ، بے لباس پھرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). (آ) **رذیلوں کی طرح ننگ دھڑنگ پھرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **بچپن کے عالم یا حالت میں پھرنا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

--- بچانا محاورہ.
عزت و آبرو بچانا ، شرم رکھنا ، بھرم رکھنا. جب پاکستان بنا تو سجاد ظہیر صاحب بس اپنی لنگوٹی بچا کر ہندوستان واپس آ گئے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۲۲).

--- بَند (...فت ب ، سک ن) صف.
ننگ دھڑنگ ؛ غریب ، مفلس. اس قسم کے موٹے لنگوٹی بندوں میں بیٹھک اٹھک تھی. (۱۹۶۰ ، ماو نو ، کراچی ، مئی ، ۳۸). [لنگوٹی + ف : بند ، بستن - باندھنا سے صفتِ فاعلی].

--- بَندھنا ف مر ؛ محاورہ.
لنگوٹی باندھنا (رک) **کا لازم ، مفلس ہو جانا.** چند ہی روز میں لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی. (۱۸۸۹ ، سیر کہسار ، ۱ : ۷۵).

--- بَندھوا دینا ف مر ؛ محاورہ.
بے بضاعت کر دینا ، بھیک منگا بنا دینا ، محتاج و مفلس کر دینا. مسلمان عالموں نے ... ترکِ دنیا کی نصیحت کرتے کرتے مسلمانوں کو لنگوٹی بندھوا دی. (؟ ، مقالاتِ سرسیّد ، ۱۰۸ : ۱). سلطنت جیت لیں گے بڑے بڑے مہاجنوں کو لنگوٹی بندھوا دیں گے. (۱۸۹۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۶ : ۶۰۰). قربان جائیے ان حوصلوں کے جو لنگوٹی بندھوا دیں. (۱۸۹۳ ، دلچسپ ، ۲ : ۱۶۶).

مرے حالِ ناقص پہ اتنی توجّہ
لنگوٹی مگر مجھکو بندھوائیے گا

(۱۹۳۲ ، سنگ و خشت ، ۲).

--- پَر/پَہ پھاگ کھیلنا محاورہ.
رک : **لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا.**

لو کھیل گئے لنگوٹی پر پھاگ
خالی میں عید ہم منا کے

(۱۹۰۷ ، انتخابِ فتنہ ، ۱۲۶).

وہ زاہد جنھیں دخترِ رز سے ہے لاگ
لنگوٹی پر اب کھیلتے ہیں وہ پھاگ

(۱۹۳۲ ، بے نظیر ، کلامِ بے نظیر ، ۲۵۶).

--- کُھلنا ف مر ؛ محاورہ.
۱. **ستر کُھل جانا ، برہنہ ہو جانا.** ایک دن بحالتِ نرت لنگوٹی کھل گئی. (۱۹۳۳ ، بھگت مال ، ۱۳۷). ۲. **پردے کی دیوار یا زنان خانے کی اوٹ کا گر پڑنا ؛ راز فاش ہو جانا ، ڈھکی چھپی نہ رہنا** (مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

--- مُیَسّر ہونا محاورہ.
ستر پوشی کے لیے معمولی کپڑے ملنا ، بہت معمولی لباس ملنا.

اگر مل گئی پیٹ کو آج روٹی
تو تن کو میسّر نہیں کل لنگوٹی

(۱۹۰۵ ، بھارت درپن ، ۵۸).

---میں پھاگ کھیلنا ف م ؛ محاورہ.
غریبی میں بھی عیش اڑانے کی کوشش کرنا ، مفلسی میں بھی مزے اڑانا ، تنگ دستی میں رنگ رلیاں منانا.

جو حق کے پیارے ہیں ان کو تو ہے سہاگ سدا
وہ کھیلتے ہیں لنگوٹی میں اپنے پھاگ سدا

(١٨٥٨ ، تراب ، ک ، ٣٠). یہاں تو غریب آدمی جن کو اس بات کی لت ہے لنگوٹی میں پھاگ کھیلتے ہیں. (١٨٨٨ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ٣ : ٢١٨).

کھیلے وہ فاقہ مست لنگوٹی میں کیوں نہ پھاگ
ہولی میں پھاگ کھیلتے ہو تم رقیب سے

(١٩٠٥ ، یادگار داغ ، ١٧٣). کچھ ہو یا نہ ہو لنگوٹی میں پھاگ ضرور کھیلیں گے . (١٩١٥ ، سجاد حسین ، دھوکا ، ١٨٠) . واحد توقع کے خلاف لنگوٹی میں پھاگ کھیلنے والا بڑا آزاد اور یار باش قسم کا انسان نکلا. (١٩٧٣ ، جہانِ دانش ، ٣٩٣).

---میں مَسْت صف.
فقر اور فاقے کی حالت میں بھی مگن رہنے والا ، بے فکر ، غیر حاجت مند (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

لَنگوٹے (فت ل ، مغ ، و مج) امذ ؛ ج.
لنگوٹا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

---کا ڈِھیلا امذ.
شہوت پر قابو نہ رکھنے والا ، زناکار (ماخوذ : مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---کا سَچّا امذ.
برہم چاری ، شہوت پر قابو رکھنے والا ، پارسا (مخزن المحاورات ؛ جامع اللغات).

---میں پھاگ کھیلنا محاورہ.
رک : لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا.

فاقہ کرتے تھے ڈنڈ پیلتے تھے
وہ لنگوٹے میں پھاگ کھیلتے تھے

(١٨٧٠ ، الماس درخشاں ، ٢٢٥).

فاقہ مستی میں بھی کیا کیا لا ہے ہیں لاگ ہم
ہیں لنگوٹے ہی میں اپنے کھیلتے ہیں پھاگ ہم

(١٨٨٩ ، لیل و نہار ، ٣٠).

نہ کھیل اے نگوڑے لنگوٹے میں پھاگ
ابھی خیر ہے اپنا جی لے کے بھاگ

(١٩١٠ ، قاسم اور زہرہ ، ٣٣).

لَنگوٹیا/لَنگوٹِیَہ (فت ل ، مغ ، و مج ، کس ٹ / فت ی) امذ.
١. لنگوٹ بند (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ٢. لنگوٹ دار پتنگ.

اڑتا لنگوٹیے کا ہے ایسا کچھ ارجمند
کوٹھے سے جس کو دیکھنے آوے لنگوٹ بند

(١٨٣٠ ، نظیر ، ک ، ٢ : ٣٢). طرح طرح کے پتنگ ہیں ... طوقیہ ، خربوزیہ ، لنگوٹیہ. (١٨٨٠ ، فسانۂ آزاد ، ٣ : ١٣١). ٣. گہرا یار ، بچپن کا دوست. جوش صاحب مولانا کے قیام حیدرآباد دکن کے زمانے کے لنگوٹیے تھے. (١٩٨٩ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ٧٠). ٤. (سنگ تراشی) معمول سے چھوٹی ناپ کا چوکا ، چوکے کا تہائی یا چوتھائی ٹکڑا ، چوکے کے طول میں تین یا چار بنائے ہوئے ٹکڑوں میں سے ہر ایک کو لنگوٹیا کہتے ہیں (ا پ و ، ١ : ٧٣). [لنگوٹی + ا ، لاحقۂ نسبت و تذکیر].

---دَھنی (---فت دھ) صف مذ.
صاحبِ کردار ، صاحبِ ثروت ، بنیادی طور پر شریف آدمی ، بھلا آدمی. اب مجھے کوئی ارمان کوئی امنگ اس کے سوا نہیں کہ لڑکے لڑکی کو بیاہ دوں ... لڑکا لنگوٹیا دھنی ہے ، اس راج کا بھی بڑا مان سا ہے . سلامت بچہ برابر کی ہو گئی ہے. (١٩١٣ ، راج دلاری ، ١). [لنگوٹیا + دھنی (رک)].

---یار امذ.
لڑکپن کا دوست ، بچپن سے ساتھ کھیلا ہوا ، ہمجولی ، بے تکلف دوست. خلیفہ نے کہا میرے کام پر نہ جاؤ میں وہ ہم مکتب لنگوٹیا یار ہوں. (١٨٦٢ ، شبستان سرور ، ٢ : ٢٠٦). اردو میں اتنی گنجائش بھی تھی کہ نہایت بے تکلف اور لنگوٹیے یار کو "او" کہہ کر پکار سکتے ہیں . (١٨٩٩ ، حیاتِ جاوید ، ٢ : ٣٢٩). حکیم سوزاں کے لنگوٹیا یار میر انجام آ موجود ہوئے. (١٩٣٢ ، اخوان الشیاطین ، ١٣٠). جانتی ہو بڑے بڑے عہدے داروں ... کا لنگوٹیا یار ہے. (١٩٦٢ ، معصومہ ، ١٧١). میرا لنگوٹیا یار تھا جی ، اگر اس سے پوچھا جاتا کہ سب سے اچھا دوست کون ہے تو وہ ضرور کہتا ابراہیم. (١٩٨٣ ، ساتواں چراغ ، ١٧٢). [لنگوٹیا + یار (رک)].

لَنگوچا (فت ل ، مغ ، و مج) امذ.
بھیڑ بکری وغیرہ کی آنت جس میں مسالے دار قیمہ بھر کر تلتے ہیں ، سر کلھا ، گلھا. سب اسے لے کر گاتے اور ناچتے "الدے ، بالائی ، لنگوچے اور کیک مانگتے گھر گھر پھرتے ہیں. (١٩٦٥ ، شاخِ زریں ، ١ : ٢٦٢). [مقامی].

لَنگُور (فت ل ، غنہ ، و مع) امذ.
ایک نوع کا بندر جس کا منھ کالا اور دُم لمبی ہوتی ہے ، یہ عام بندر سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے.

تیرہ رو مضحک سراپا زور ہے
دم اگر ہووے تو پھر لنگور ہے

(١٨١٠ ، میر ، ک ، ١٠٢٢).

لنگور تن نہ خوار رہئے	پیروں نہ سخن بچار رہئے

(١٨٣١ ، من جوہن ، ٣٠) . رعایا کے ساتھ بدسلوکی ہوتی جیسے کوئی ... بندروں میں یا لنگور یا لومڑیوں میں شکاری کتے چھوڑ دے. (١٨٩٢ ، خدائی فوجدار ، ١ : ٢١٣).

ڈارون صاحب حقیقت سے نہایت دور تھے
میں نہ مانوں گا کہ مورث آپ کے لنگور تھے

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ٢١٨). اکبر اعظم کی قبر کے اردگرد غزال دیکھے اور لنگور دیکھے. (١٩٨٣ ، زمین اور فلک اور ، ٣٧).
[پ : लंगूली ؛ س : लांगूली].

لَنگوری (فت ل ، غنہ ، و مع) امث.
۱. **چوری پکڑوانے یا چوری کا سراغ لگانے کا انعام** (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۲. **چوری کے مال کی برآمدگی میں کچھ مدد دینے کا عمل** (اردو قانونی ڈکشنری ؛ جامع اللغات). ۳. **گھوڑے کی پھرت یا ایک قسم کی چال.**

چہروں کے رنگ اوڑگئے کافور ہو گئے
لنگوریاں اوڑاتے ہی لنگور ہو گئے

(۱۸۷۷ء ، کلیات قلق ، ۳۸۲). ایک شہسوار ... لنگوری اڑاتا چلا آتا ہے ، گھوڑے نے ترتری کر رکھی ہے. (۱۹۳۸ء ، دلی کا سنبھالا ، ۱۰۸). [لنگور + ی ، لاحقۂ تانیث].

لِنگولا (کس ل ، غنہ ، و مع) امذ.
دماغ کی بناوٹ میں زبان سے مشابہ ایک حصہ ؛ دماغ کا ایک زبان نما جزو. لنگولا ایک چھوٹا زبان کی شکل کا زائدہ ہے جس میں چار یا پانچ پتے ہیں ؛ یہ مرکزی لخنے کے آگے واقع ہے. (۱۹۳۳ء ، عصبیات (نیورالوجی) ، ۵۳). [انگ : **Lingula**].

لِنگویج (کس مع ل ، غنہ ، سک گ ، ی مج) امث.
رک : **لینگویج جو مستعمل املا ہے.** گورنمنٹ ... انگریزی کو صرف بطور سکنڈ لنگویج کے تعلیم میں رکھنا چاہیئے. (۱۸۹۷ء ، حالات سرسید ، ۳۱). ۱۹۵۰ء میں جب حکومت مشرق پاکستان نے لنگویج کمیٹی کی تشکیل کی تو چودھری صاحب اس کے چیرمین ایک ہزار روپے ماہانہ پر مقرر ہوئے. (۱۹٦۷ء ، سلہٹ میں اردو ، ۲۷۵). [لینگویج (**Language**) کا ایک املا].

لَنگیاں جُر (فت ل ، غنہ ، کس گ ، غنہ ، ضم ج) امذ.
(سالوتری) **بخار کی ایک قسم ، گھوڑے کی ایک بیماری جو زیادہ بھٹکے رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے اس کو بادکھن جر بھی کہتے ہیں** (رسالہ سالوتر ، ۳ : ۱۵۰). [لنگیاں (مقامی) + جر - بخار]

لَنگی (فت ل ، غنہ) امث (قدیم).
لنگڑاپن ، لنگڑاہٹ ، لنگ.

دوسرے نے کہا کہ اے زنگی
ایک پا میں بھی اوسکے ہے لنگی

(۱۷۷۲ء ، مثنوی ہشت گلزار ، ۲۰).

ضرور اسکی سواری میں دوڑتا تیمور
شکستہ پا کو نہ ہوتا جو عذر لنگی کا

(۱۸۷۰ء ، دیوان اسیر ، ۳ : ۱۰۲).

اس سے ڈھارس عاجزوں کو ہے تمہارے لطف کی
رحم آیا تھا ذرا سا لنگی تیمور پر

(۱۸۷۲ء ، عاشق لکھنوی ، فیض نشان ، ۸۳). [رک : لنگ + ی ، لاحقۂ تانیث و کیفیت].

لِنگی (کس ل ، غنہ) امث.
۱. (ہندو) **پیشاب ، مُوت.** لنگی ، یہ لفظ پاٹھ شالاؤں کے لڑکے اپنے استاد سے پیشاب کی اجازت کے واسطے بولا کرتے ہیں. (۱۹۰۸ء ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۲۰۷). ۲. **لنگ کی طرف منسوب ، مہادیو کا پجاری** (جامع اللغات). [لنگ (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت].

--- کرنا محاورہ.
پیشاب کرنا ، موتنا (مخزن المحاورات).

لُنگی (ضم ل ، غنہ) امث.
۱. **وہ کپڑا جو کمر سے لے کر گھٹنوں یا پنڈلیوں تک باندھتے ہیں ، تہمد.**

سر سے پا لنگ تمام لنگی تھی
اس کے پنڈے پر ایک لنگی تھی

(۱۷۱۳ء ، فائز دہلوی ، د ، ۲۱۳).

اور کہا غیب سے کوئی اے سرور
اپنی لنگی کو تکو کر اوپر

(۱۷۷۲ء ، ہشت بہشت ، باقر آگاہ ، ۳۸).

لنگیاں لائی ، تاس منگوائی
کھیس اور بھاویں لےلے کر آئی

(۱۷۹۱ء ، حسرت لکھنوی ، طوطی نامہ ، ۱۱۹). پوشاک اُتاری لنگی باندھی پھر غسل خانے میں داخل ہوا. (۱۸۰۲ء ، نثر بینظیر ، ۲۸). حرم سرا سے ننگے منگے ایک کھاروے کی لنگی باندھے آپ دوڑے آئے. (۱۸۸۰ء ، آب حیات ، ۲۹۳). کمخاب کی لنگی خاص تراش کر دی. (۱۹۱۱ء ، قصۂ مہر افروز ، ٦٦). ۲. **سر سے باندھنے کی دھاری دار یا رنگین پگڑی ، سر پر باندھنے کا رنگین کپڑا ، صافہ.**

گول پگڑی ، نیل لنگی ، مونچھ منڈی تکہ ریش
پھر وہ رومال اور وہ اخ تھو نا سداق آپکی

(۱۸۱۸ء ، انشا ، ک ، ۱۳٦). گوربٹ نے لنگی کے پیچ سے بادامی کاغذ کا ایک لفافہ نکال کر دیا. (۱۹۳۷ء ، مشیر حسین قدوائی ، جذبۂ دل ، ۱۰). احمد علی ایک خوب صورت سفید گھوڑی پر سوار سر پر ریشمی لنگی اور کلاہ سجائے برجیس اور لشکاری کوٹ پہنے ... سامنے آتے ہوئے قافلے کی جانب دیکھ رہا تھا. (۱۹۵۷ء ، طوفان کی کلیاں ، ۱۹۷). ساس داماد کو تحفے کے طور پر لنگی دیتی ہے. (۱۹۸۰ء ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۰۵). [س : **लिङ्गी**].

--- بند بھائی امذ.
سقوں کی برادری کا ہر ایک پیشہ ور سقا ، سقوں کی اصطلاح میں لنگی بند بھائی کہلاتا ہے (ا پ و ، ۱ : ۲۰۲).

لِنگھاری (کس ل ، غنہ) امذ ؛ صف.
لنگ کی پوجا کرنے والا شخص ، لنگ کا پجاری. تمام لنگھاری یا دیوتائی نشان رکھنے والے لوگ ساتھ کھانا کھاتے ہیں. (۱۹٦۳ء ، تمدن ہند پر اسلامی اثرات ، ۱۹۹). [لنگ (رک) باری ، لاحقۂ فاعلی].

لَنگھانا (فت ل ، غنہ) ف م.
پار اُتارنا ، ندی سے پار کرا دینا ، عبور کرانا.

مرشد ایسا چاہیے جیسے ناؤ سیہاؤ
بھار لئے سر اپنے اوراں پار لنگھاؤ

(۱۶۵۳ء ، گنج شریف ، ۱۲۵).

بحرِ عصیاں سے لنگھایا سب گنہگاروں کو پار
عذر خواہی میں تری آنکھوں سے جوئیں بہہ چلیں
(۱۸۲۲ ، راسخ عظیم آبادی ، ک ، ۱ : ۳). جگ کا کھیون ہارا اس تال کی کشتی کو ہاتھ سے اگر ادھر جائیں گے تو ادھر لنگھاویگا. (۱۹۰۱ ، کاڑے خان کا دکھڑا ، ۱۰). یہ انگریز بچے ... یہ اپنا بیڑا پار لنگھائے جاتے ہیں. (۱۹۳۳ ، میر محفوظ علی ، مضامین ، ۳). [لانگھنا (رک) کا تعدیہ].

لَنگھَڑ (فت ل ، غنہ ، فت گھ) امذ.
(حقارۃ) لنگڑا. اے تو بیچ کا بھولیا ہے یا لنگھڑ. (۱۹۱۵ ، یہودی کی لڑکی ، ۱۶۸). [لنگڑ (رک) کا بگاڑ].

لَنگھَن (فت ل ، غنہ ، فت گھ) امث.
۱. کود ، پھاند.
اگر رستم ہو عاشق ، دم نہ مارے یار کے آگے
کہ اس کا جی نکل جاوے گا ، اسکی ایک لنگھن میں
(۱۷۵۵ ، یقین ، د ، ۳۶). ۲. دریا سے پار اترنے کا عمل ، عبور (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. فاقہ ، روزہ ، برت (فرہنگ آصفیہ ؛ فیروزاللغات ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).
لنگھن روزہ ہندواں ۔ مثلاً
لنگھنت گر ترا کند فربہ   سیر خوردن تر بہ از لنگھن
(۱۹۲۹ ، مقالات شیرانی ، ۱ : ۷۳). ۴. وہ آتشک جو آتشک کے مریض کے پیشاب پر سے گزر جانے کے سبب ہو جائے. اعانت کی پنجم کا سر بالفعل۔ «دیکھا جائیگا» کی لنگھن میں پھنس گیا. (۱۹۲۵ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۰ ، ۲ : ۱۰). [لنگھنا (رک) کا حاصل مصدر].

ـــــ پَڑنا محاورہ.
جاری ہونا ، آغاز ہونا ، شروع ہونا ، رسم پڑنا ، بنیاد پڑنا ، رستہ پڑنا (جامع اللغات).

ـــــ کَرنا ف م ، محاورہ.
فاقہ کشی کرنا ، بھوکا رہنا (فرہنگ آصفیہ).

لِنگھَن (کس ل ، غنہ ، فت گھ) امذ.
مہادیو کی پوجا ، شیولنگ کی پوجا کرنے کا عمل.
کیا لِم کہاتے ہو اور کس کی طلب رکھتے ہو
دھوتی جل پان بھی یا یوں ہی کروگے لنگھن
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۱۶). [لنگن (رک) کا ایک املا].

لَنگھنا (فت ل ، غنہ ، سک گھ) ف ل.
رک : لنگھانا جس کا یہ لازم ہے. لنگھی کی تلاوڑی تو ملی کی ماہوڑی کہاوت (۱۸۰۰ ، خزینۃ الامثال ، ۱۷۵). [لانگھنا (رک) کی تخفیف].

لَنمبی (فت ل ، غنہ ، سک م) امث.
لمبی ، دراز ، طویل. اور بعض اوقات گرم پانی ... لنمبی نلی میں بھر کر داخل کرنا مفید ہے. (۱۸۶۰ ، نسخۂ عمل طب ، ۵۳۷). [لمبی (رک) کا انفی تلفظ اور املا].

لِنَن (کس ل ، فت ن) امث ، اصطلاح.
عمدہ قسم کا کپڑا ، عمدہ نفیس و نرم کپڑا ، سوتی کپڑا. ملائم ریشمی کپڑا میری خوابیدہ محبوبہ کی پنڈلیوں میں رکھ دیتا اس کے بستر پر شاہی لنن بچھاتا. (۱۹۶۹ ، نئے ذائقے ، ۳۷). [انگ Lenin].

لَو (۱) (و لین) امث.
۱. آگ کا جھوٹا شعلہ ، لپٹ ، جوت ، روشنی ، دمک.
اندھ اندھاری کوریوں کیسے بانیے لو
تُسا ہوئے چاندنا جیسا دیا ہو
(۱۶۵۳ ، گنج شریف ، ۱۷۲).
نورِ حُسن و جمال سے اس کے
لَو نکلتی ہے گال سے اس کے
(۱۸۷۱ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۷). انہی نے انسان ... کو ہوئی کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے اور جنوں کو آگ کی لو سے. (۱۸۹۵ ، ترجمۂ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۲ : ۸۰۰).
اُف وہ لو وہ دمک وہ چھوٹ وہ نور
اُف وہ کافر جوانیاں بھرپور
(۱۹۳۷ ، سموم و صبا ، ۱۱۵).
چاند سکڑا ہوا سہما ہوا جاتا ہوا چاند
دیکھتا ہے کہ ستاروں کی لویں مدھم ہیں
(۱۹۷۹ ، لوحِ خاک ، ۸۱). ۲. چراغ یا شمع کا شعلہ ، زبانِ شمع.
لَو شمع کی نکلتی ہے ان آنسوؤں کے ساتھ
پانی میں ہے یہ آگ لگانا بہت بُرا
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۸۸). دستور تھا کہ چراغ کے پاس آئے اور اپنی انگلی اسکی لو پر رکھتے. (۱۸۶۶ ، تہذیب الایمان ، ۹۱). جان پر کھیل کر لیمپ کی لو دیکھنے آتے ہیں. (۱۹۳۱ ، لڑائی کا گھر ، ۴۴). پہلی جمعرات ہی کو چراغ کی لو شمالی ہواؤں کے حملے سے سیاہ پوش ہو جاتی تھی. (۱۹۸۳ ، ساتواں چراغ ، ۳۹). ۳. وہ شعلہ جو پتھر وغیرہ کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے ، چنگاری (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [س : لوکا लौका].

ـــــ اُٹھانا ف م ؛ محاورہ.
شعلہ بلند کرنا ؛ چرس کا دم لگانا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

ـــــ اُٹھنا / اُوٹھنا ف م.
شعلہ نکلنا ، شعلہ بلند ہونا ، شعلہ نُمایاں ہونا.
بلبل کا آشیانہ ہوا ڈھیر خاک کا
اوٹھی ہے ایسی آتش کمہانے تر کی لو
(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۳۲۸).

ـــــ بُجھانا ف م.
شعلہ فرو کرنا ؛ آگ بجھانا.
لو دل کی بجھائیں یا جگر کی
لیں اشک خبر کدھر کدھر کی
(۱۸۷۸ ، سخن بے مثال ، ۱۰۱).

ـــــ بُجھنا ف م ؛ محاورہ.
شعلہ فرو ہونا ؛ خواہش مٹنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---بڑھانا محاورہ۔
چراغ کی بتی کو اکسانا ، روشنی تیز کرنا۔
پت بھی اسی نے بجھے طاقت سے سوا دی
بجھنے لگی جب شمع تو لو اور بڑھا دی
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۷۱)۔
بدن کی آگ میں جلنے لگے ہیں پھول سے جسم
ہوائیں مشعلوں کی لو بڑھانا چاہتی ہیں
(۱۹۸۳ ، سحر دو نیم ، ۱۶۳)۔

---بڑھنا محاورہ۔
چراغ کی لو کا بلند ہونا ، روشنی تیز ہونا۔
لو بڑھی شمع کی اس بزم جہاں میں تجھ سے
نام روشن ترا کس طرح نہ گل گیر ہے
(۱۸۶۱ ، کلیات اختر ، ۸۱۳)۔

---بیٹھنا محاورہ۔
چراغ کی لو کا مدھم پڑنا ، شعلہ بجھنے کے قریب ہونا۔ تیل ختم ہونے کے بعد چراغ جھلملاتا ، ٹمٹماتا ، لو بیٹھنی شروع ہوتی اور آخر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہو جاتا۔ (۱۹۲۹ ، مضامین فرحت ، ۲ : ۱۵۳)۔

---بھڑکنا محاورہ۔
تیل ختم ہونے کے وقت چراغ کا شعلہ تیز ہو جانا (جس کے بعد چراغ بجھ جاتا ہے)۔
وہ دیکھے سوز محبت سے دل کے داغ کی لو
نہ دیکھی جس نے ہو بھڑکی ہوئی چراغ کی لو
(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۹۱)۔
پیری کی زندگی کو ثبات و قرار کیا
اکثر بھڑک اٹھی ہے چراغ سحر کی لو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

---پکڑنا محاورہ۔
جل اٹھنا ، مشتعل ہونا۔ جانسن کا دل رنج کی دیا سلائی سے جلایا ہوا چراغ تھا جو بجھنے پر بھی دور ہی سے لو پکڑ لیتا۔ (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۳۴)۔

---تیز کرنا محاورہ۔
چراغ کی لو بڑھانا
ہواؤں کی زد پر جو لو تیز کرلے
چراغوں میں ایسی لگن ڈھونڈتا ہوں
(۱۹۳۸ ، دریا آخر دریا ہے ، ۱۸۰)۔

---تھرانا / تھرتھرانا محاورہ۔
چراغ کا ٹمٹمانا ، بجھنے کے قریب ہونا ، لو کا تیز ہونا۔
ادائیں پہلو بدل رہی ہیں نگاہیں کروٹ سی لے رہی ہیں
سنک رہی ہے ہوائے شوخی حیا کی لو تھرتھرا رہی ہے
(۱۹۲۷ ، نقش و نگار ، ۲۶)۔
جب چار پہر رات گزر جاتی ہے
خود شمع کی لو آپ سے تھراتی ہے
(۱۹۷۸ ، گھر آنگن ، ۲۲)۔

---ٹپک پڑنا محاورہ۔
تیل زیادہ ہونے کے باعث لو سے جلتے ہوئے تیل کا گرنے لگنا۔
دریا پہ شب کو مہر سے لہرا رہا ہے عکس
گویا ٹپک پڑی ہے چراغ قمر کی لو
(۱۸۹۲ ، شعور (نوراللغات))۔

---ٹکانا محاورہ۔
(زرباف) بھرونی کی نوک تیز کرنا ، بعض کاریگر لو لگانا کہتے ہیں (ا پ و ، ۲ : ۱۸۸)۔

---چراغ کی اڑا فقرہ۔
(بازاری) جب کوئی شخص کسی بات کے جواب میں انکار کے بجائے لو(ا) کہتا ہے اس کے جواب میں یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔

---دینا محاورہ۔
۱. شعلہ پیدا کرنا ، بھڑکنا ، دمک اٹھنا۔
بڑھتے بڑھتے آتش رخسار لو دینے لگی
رفتہ رفتہ کان کے موتی شرارے ہو گئے
(۱۸۹۱ ، تعشق لکھنوی ، گلزار تعشق ، ۲۷)۔
اٹھی ہوک اور سانس دینے لگی لو
یہ چاہت کے سورج کی پہلی کرن ہے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۳۱)۔ یہی یہ اعتماد ہے کہ ایک روز انہیں شراروں میں سے کوئی شرارہ لو دے اٹھے گا جس سے ماضی کی قندیلیں اور چمک جائیں گی۔ (۱۹۷۰ ، برش قلم ، ۹۱)۔ ۲. بےحد چمک دکھانا ، جھوٹ یا لپک دینا (عموماً جواہرات وغیرہ کے لیے استعمال کرتے ہیں)۔
لو دے رہا تھا خود مبارک حضور کا
ثابت یہ تھا زرہ سے کہ خلعت ہے نور کا
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، مراثی ، ۲ : ۲۷)۔ ٹیکے میں ایک پکھراج چمک رہا تھا اور جھمکے میں کئی نے اور ہیرے عجیب لو دے رہے تھے۔ (۱۹۶۱ ، سنگم ، ۱۷۶)۔ ۳. (رنگ وغیرہ کا) نمایاں ہو جانا۔ گلابی گلابی رنگت میک اپ کے ہلکے سے لمس سے لو دے اٹھی ، پوروں پور ہیرے موتی اور جگر مگر کرتے زیور۔ (۱۹۸۷ ، ساتواں پھیرا ، ۷)۔

---کانپنا محاورہ۔
لو تھرانا ، چراغ وغیرہ کا دھردھرانا۔ چراغ کی لو کانپی اور پھر بجھ گئی۔ (۱۹۸۳ ، دشت سوس ، ۲۵۹)۔

---لگانا محاورہ۔
چراغ روشن کرنا (مہذب اللغات)۔

---لگنا محاورہ۔
۱. آگ لگنا۔
فتنہ کی لو ہے تیرے دم سے لگی
ہے قیامت ترے قدم سے لگی
(۱۸۵۹ ، فسانۂ عشق ، ۹)۔

پلائی ساقی نے آج کیسی شرابِ کہنہ یہ ساغر تو
کہ اور بھڑکایا اس لگی کو لگی ہوئی تھی جو دل میں اک لو

(۱۹۶۵ ، صد رنگ ، ۲۲). ۲. جلن ہونا.

ہمارے جلنے سے کیا تجکو کیوں لگی ہے لو
سنیں نہ ایک تری تو بنائے سو باتیں

(۱۸۵۱ ، مومن (فرہنگِ آصفیہ)).

ـــــ نِکَلْنا ف ل.
شعلہ اُٹھنا ، لاٹ نکلنا (فرہنگِ آصفیہ ، جامع اللغات).

لَو(۲) (و لین) امث.
۱. **دھیان ، خیال ، دُھن ، اشتیاق ، آرزو ، لگن.**

ہے گی تمہاری لو یہ ہمارے دماغ میں
اس ارگجی عبیر کے جویا ہوئے اتال

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک (نسخۂ اول) ، ۱۲). آج مُنّہ اندھیرے اسی آسا پر اپنی لو میں اس مسجد کی طرف میں چلا آتا تھا. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۸).

پروانہ کو دھن شمع کو لو تیری ہے
عالم میں ہر اک کو تگ و دو تیری ہے

(۱۸۷۴ ، انیس ، رباعیات ، ۷۷).

چکوروں سے ملتے پہاڑوں پہ جائیں
ذرا چاند سے ان کی لو دیکھ آئیں

(۱۹۱۰ ، مثنوی قاسم و زہرہ ، ۲۳). ۲. **یکسوئی ، یک جہتی ، یک طرفی ؛ دل کا لگاؤ یا میلان** (فرہنگِ آصفیہ ؛ نوراللغات).
[ب : لَاو ، لو लाओ लय ، س : لے लय].

ـــــ لَگانا محاورہ.
۱. **خیال باندھنا ، تصور قائم کرنا ، رجوع ہونا ، مراقبہ کرنا.** بعضا اپنی عبادت کے مقام میں صبح و شام رام سے لو لگائے کھڑا ہے. (۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۸). ہم اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۳).

جو گھر سے لو لگا کر تیری چوکھٹ کی نکل جاتا
کوئی تو پاؤں سے چلتا ہے اور میں سر کے بل جاتا

(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۵). لو اللہ سے لگائے رکھو اور دنیا میں ہنسی خوشی رہو بس یہی اللہ تعالیٰ اور اسلام تم سے چاہتا ہے. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۳). ۲. **محبت کرنا ، عشق کرنا ، دل لگانا.**

اب اور سے لو لگائیں گے ہم
جوں شمع تجھے جلائیں گے ہم

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۹۳). معلوم ہوتا ہے کہ میری طرح اس نے بھی کسی سے لو لگائی ہے. (۱۹۰۵ ، وکرم اروسی (ترجمہ) ، ۲۰). ۳. **آسرا رکھنا ، امید رکھنا.**

ذرا خیال ہے سوختہ دلوں کا بھی
بھلستے ہیں یہ تری لو لگائے بیٹھے ہیں

(۱۸۴۳ ، دیوانِ رند ، ۲ : ۲۹۲).

تاب نگاہ کی نہیں آنکھوں سے چشمداشت
کیا لو لگائیں وعدۂ دیدار یار سے

(۱۹۲۷ ، آیاتِ وجدانی ، ۲۶۶). کسی بیچارگی کے عالم میں... وہ خدا کی ذات پر تکیہ کیے مسبب الاسباب سے لو لگائے بیٹھی تھی. (۱۹۳۳ ، چشمِ نگہ ، ۱۳۷). ۳. **دلچسپی لینا ، بھرپور توجہ دینا ، دھیان دینا ، دل لگانا ، راغب ہونا.** سننے کی طرف لو لگاؤ. (۱۹۳۸ ، باقر علی ، کانا باتی ، ۳۶). میں بھی عام طور پر تضیع اوقات کے بجائے محنت و مطالعہ کا عادی تھا اور اپنے سبق سے لو لگاتا تھا. (۱۹۸۲ ، آتشِ چنار ، ۱۳). ۵. **آسرا دلانا.**

کہیں مکر کے گر سکھاتی ہے ہم کو
کہیں جھوٹ کی لو لگاتی ہے ہم کو

(۱۸۷۹ ، مسدس حالی ، ۳۵).

ـــــ لَگْنا محاورہ.
۱. **دھیان جمنا ، خیال بندھنا ، توجہ ہونا ، کسی چیز کا متواتر تصور یا خیال رہنا.**

رات دن تیرے سوں میری لو لگے
دل کنول مجھ ، تجھ مہر کی لاو کی لگے

(۱۷۵۳ ، ریاض غوثیہ ، ۲۲).

مری طرح سے یہ شب کو لگی تھی لو کس کی
بنا رہا ہمہ تن چشمِ انتظار چراغ

(۱۸۵۳ ، غنچۂ آرزو ، ۴۲). آپ کی تصنیفوں سے ٹپکتا ہے کہ آپ کی لو اللہ سے لگی ہے. (۱۹۱۸ ، خطوطِ اکبر ، ۹۳). گویا کسی چیز کی آدمی کو جیسے لو لگ جاتی ہے وہی حال ان کا ہوتا ہے. (۱۹۵۶ ، مناظر احسن گیلانی ، عبقات ، ۳۳۸). ۲. **خواہش ہونا ، شوق ہونا ، آرزو ہونا ، دھن ہونا.**

آنکھوں کو دید مدِّنظر اس دہن کی ہے
کانوں کو لو لگی ہوئی اس کے سخن کی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۵). اب تو... یہ لو لگی ہوئی ہے کہ کب شام ہو اور کب اس بلا سے چھوٹوں. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۱۷). ان کو آج کل مشاعرے کی لو لگی ہوئی ہے. (۱۹۲۸ ، آخری شمع ، ۱۲). ۳. **محبت ہونا ، عشق ہونا.**

لو لگ رہی ہے جس سے وہ شمع رو نہ آیا
ہل بے تری شرارت یہاں تک کبھو نہ آیا

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستانِ سخن ، ۱۳).

لو لگی ہے شمع کی گل گیر سے خاموش ہو
اے پتنگو بے سبب بے سر نہ جانو ان دنوں

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۵۲۵). مگر دل میں اسی فرنگن کی لو لگ رہی. (۱۹۳۵ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۶ : ۳۸۹). ۴. **کسی چیز یا شخص کا بار بار ذکر کیے جانا ، رٹنا.** اس کو نارس کی لو لگی ہوئی ہے. (۱۸۷۴ ، مجالس النساء ، ۱ : ۱۲۳). مگر اس کو تو کفر کی لو لگی تھی. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۷۶). ۵. **خدا کی یاد میں مشغول ہونا.** خالقِ بندہ نواز سے سدا لو لگی رہی. (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۹۷). اللہ قبول کرے اور اسی سے لو لگی ہے. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۱۱۳).

پہلے تھا نورِ عرفاں ، خالق سے لو لگی تھی
قومی مباحثوں سے روشن ہوا دماغ اب

(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۲ : ۲۲۰). ۶. **آسرا ہونا ، اُمید بندھنا.**

خبر جلد مرزا کی لینا ہے لازم
کہ اوسکو ہیں اب لو تمہاری لگی ہے
(۱۸۹۳ ، دفتر حسن ، ۸۶).

لَو(۳) (و لین) امث.
۱. کان کے نچلے حصے کی نوک جس میں صرف گوشت ہوتا ہے (اور جس میں سوراخ کر کے بُندے وغیرہ پہنے جاتے ہیں) ، کچا ، بنا گوش.

کان کی لو میں کھسے موتی سی بالی کیونکر
جس کا ہو سوئی کے ناکے سے بھی تنہا سوراخ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۹۲). بُندے یاقوت کے کان کی لو سے اخگر کے مانند روشن ہیں . (۱۸۵۳ ، شرح اندرسبھا ، ۸۰). کسی خوبصورت عورت کی لوؤں میں انھیں جھومتے دیکھ کر دل پر نشہ سا طاری ہو جاتا ہے . (۱۹۳۲ ، شکست ، ۱۱۵).
۲. (مجازاً) زبان کی نوک.

سرخ زبان کی نازک لو پر جاگ رہی ہے ایک کہانی
ٹوٹے پھوٹے جام پڑے ہیں سوئی سوئی ہے کچھ محفل
(۱۹۸۳ ، سر و سامان ، ۳۶). ۳. (مجازاً) کسی چیز کا نچلا کنارہ. سب سے نچلی لوئیں مرغولوں کی صورت میں کندہ ہیں . (۱۹۶۳ ، مسلمانوں کے فنون (ترجمہ) ، ۱۲۶). [مقامی].

لَو(۴) (و لین) حرف.
اگر (عربی فقروں میں مستعمل) (جامع اللغات). [ع].

ـــ فَرَضنا (ـــ فت ف ، ر ، سک ض) فقرہ.
اگر ہم نے فرض کیا ، فرض کریں ، بالفرض.

کیا نتیجہ ہوں جو مصروفِ وغا
لو فرضنا فتح پائی بھی تو کیا
(۱۸۷۵ ، دبیر ، دفتر ماتم ، ۴ : ۱۱۵). لو فرضنا اگر خدانخواستہ ایسا ہو بھی جائے تو مسلمان مرد جو سب میں بیٹھے ہیں وہ تو بس مر لیے . (۱۹۲۳ ، انشائے بشیر ، ۲۳۹). [لو + ع : فرضنا = ہم نے فرض کیا].

ـــ لاک فقرہ.
حدیثِ قدسی لو لاک لما خَلَقْتُ الْاَفلاک (یعنی اگر نہ ہوتی تیری ذات (اے محمدؐ) البتہ میں پیدا نہ کرتا آسمانوں کو) کی طرف اشارہ.

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے
(۱۹۳۵ ، بالِ جبریل ، ۵۳). [لو + ع : لا (حرفِ نفی) + ک - ضمیر واحد حاضر مذکر].

لَو(۵) (و لین) امذ.
وقت کا بہت چھوٹا لمحہ ، (موسیقی) آٹھ چھِن کا وقت (چھِن ، لے کے وقت کا پہلا سواں حصہ ہوتا ہے). آٹھ لو کا ایک کا شٹھا ہوتا ہے . (۱۹۲۷ ، نغمات الہند ، ۱ : ۸۳). [س : लव].

لُو (و مع) امث.
وہ گرم ہوا جو گرمی کے موسم میں چلتی ہے ، بادِ سموم.

ہے باہر سحر میں وصف لو کا
ایسی گرمی کے منھ کو لو کا
(۱۸۹۰ ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹).

اب ہوتے گل نہ بادِ صبا مانگتے ہیں لوگ
وہ حبس ہے کہ لو کی دعا مانگتے ہیں لوگ
(۱۹۳۷ ، سرود و خروش ، ۵۷). باہر تو سڑکوں پر لو کی تکلیف دہ لپٹوں سے ہمارے چہرے گرم ہو رہے تھے . (۱۹۹۰ ، کالی حویلی ، ۱۲). [س : الکا उलका].

ـــ چَلْنا ف ل.
گرم ہوا کا چلنا.

لو تھی وہ اطرافِ عالم میں چلی
جس سے دل کیا جان بھی جاتی تھی جلی
(۱۸۲۸ ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴۹). جن دنوں گرمیوں میں لو چلتی ہے . (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۱۱۶). ان دنوں گرمی پڑتی ہے لو چلنے لگی ہے ذرا دن چڑھا اور لوگ تہ خانوں میں چلے گئے . (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۷۹). جیٹھ کا مہینہ تھا لو چلتی رہتی ... پرند سارا دن شور مچاتے رہتے . (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۳۹).

ـــ کا مارا صف.
وہ پھل جسے لو خشک کر ڈالے (جامع اللغات).

ـــ کا مارا آم امذ.
وہ آم جسے لو نے خشک کر دیا ہو ؛ (کنایۃً) سوکھا ، دُبلا یا جھریاں پڑا چہرہ یا بدن.

مگر تیری صورت کو یہ کیا ہوا
بدن آم ہے لو کا مارا ہوا
(۱۹۱۰ ، قاسم اور زہرہ ، ۴۴).

ـــ لَگْنا محاورہ.
لو کا اثر ہونا ، گرم ہوا کا اثر پڑنا ، لو سے متاثر ہونا. کوئی تدبیر ایسی بتایئے کہ لو نہ لگے . (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۱ : ۱۰۶). خدا جانے لو لگی ، پیاس ہوئی . (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۳۹).

لطیف اس کے بندے کو لو جو لگی!
اڑی باس خوشبوؤں کے کافور کی!!
(۱۹۷۸ ، ابنِ انشا ، دل وحشی ، ۱۸۳).

ـــ مار جانا محاورہ.
لو لگنا (جامع اللغات).

لو(۱) (و مع) امث.
۱. پکڑو ، سنبھالو.

رند حاضر ہیں شیشہ و ساغر
مے نہ سمجھو اگر حرام تو لو
(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۱). ۲. خطاب یا ندا کے لیے ، سنو ، دیکھو ، ادھر توجہ کرو.

مرثیہ کیونکر نہ رونے کا ہمارے ہو بلند
اب تو لو حضرتِ دل دیدۂ تر تک پہونچے
(۱۸۰۹ ، جرأت ، د ، ۳۰).

لو بخش دیا دودھ سدھارو مرے پیارو
الجھے ہوئے گیسو تو سنوارو مرے پیارو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۱۰۵).
بڑی عمر ہے لو وہ سامنے سے آگئے. (۱۹۳۵ ، آغا حشر ، اسیر حرص ، ۲۹). لو اب سو جاؤ تیل بھی شاید ختم ہو چلا ہے دئیے میں لو جھکنے لگی ہے. (۱۹۴۰ ، طلوع و غروب ، ۱۳۵).
۳. آؤ ، اٹھو ، تیار ہو.

ان سے نہ بولیو وہ تمھیں لاکھ کر منائیں
لو آؤ جانے دو تمھیں چھاتی سے ہم لگائیں

(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۱ : ۵). ۴.(أ) **کسی شخص سے گواہی یا تصدیق چاہنے کے لیے ، کسی سے کسی مسئلے یا بات میں تصدیق چاہنا.**

یہ قول تھا کہ مجھ سے جدائی ہوئی اگر
اے جان مر ہی جائیں گے لو اب نہ مر گئے

(۱۸۳۰ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۳۱). لو بی اور ہوئی جواب دو کوئی سو برس کی بڑھیا نے روئی کی گڑیا نے ہم کو چھچھورا بنایا ہے. (۱۹۰۰ ، راقم ، عقد ثریا ، ۹۶).

ٹوکا ہے بات بات پہ لو کل کی بات ہے
ان سے زباں ملانے پہ کس کی مجال اب

(۱۹۱۹ ، درشہوار بیخود ، ۳۵). (أأ) **گواہی دلوانے کے لیے اشارہ ، گواہ رہنا ، گواہ رہو.** لو ہم بھی لہو لگا کے شہیدوں میں ملے جاتے ہیں. (۱۸۹۳ ، نشتر ، ۲). ۵. **تعجب یا حیرت کے اظہار کے لیے.**

لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ و نام ہے
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو میں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۹۰). یہ لو اس کو دربار میں لیے جاتے ہیں. (۱۹۰۳ ، خالد (ترجمہ) ، ۱۷).

یہ لو ہو گئے وہ بھی غم دوست آخر
مرے دل کو درد آشنا کرتے کرتے

(۱۹۲۳ ، بے نظیر ، کلام بے نظیر ، ۱۹۵). ۶. **خیریت معلوم کرنے کے لیے ، استفسار کے لیے.**

لو زلیخا کو کب ہوا ہے عشق
کس قدر طاقت آزما ہے عشق

(۱۸۷۷ ، قلق ، ک ، ۸۶).

لب خشک ہو رہے ہیں کف دست سرخ ہیں
لو سچ کہو کہ قول رقیبوں کو کیا دیا

(۱۹۰۵ ، داغ (فرہنگ آصفیہ)).

اور کیا کہتی تھی میں لو ہوا بس بھول گئی
ہاں سنو اور بھی سب بہنوں کو بھیجوں ڈولی

(۱۹۵۸ ، تار پیراہن ، ۱۹۴). ۷. **جتانے ، آگاہ کرنے یا ہوشیار کرنے کے لیے.**

کوئی آنے کا نہیں ہجر عبث جاگتے ہو
رات تو ہو چکی لو صبح بھی اب ہوتی ہے

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۲۵۴). لو صاحبو اس کتاب کی انشا پردازی بھی صاف صاف ظاہر ہوگئی. (۱۸۸۲ ، ارمغان شعرائے دہلی ، ۷).

لو ہو گیا ہے اونٹ الکشن کا بے نکیل
اب لٹھ چلیں گے جلسوں میں آباد ہوں گے جیل

(۱۹۷۶ ، سید محمد جعفری ، شوخی تحریر ، ۱۹۳). ۸. **ادعا کے لیے ، دعوی سے کوئی بات کہنے کے موقع پر.**

مقتل سے لے چلے ہیں مجھے لوگ سرخرو
لو کامیاب آج مری زندگی ہوئی

(۱۹۳۷ ، نوائے دل ، ۲۷۲). ۹. **کلام کو خوبصورت بنانے کے لیے نیز تکیۂ کلام کے طور پر ، تماشا دیکھو**

بلبل کو رونے رنگیں اپنا دکھا کے آئے
لو باغ میں گئے تھے یہ گل کھلا کے آئے

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۸۱). لو پھوپھی کا بھلا ہی اثر خراب پڑتا. (۱۹۸۲ ، خدیجہ مستور ، بوچھار ، ۱۳۱). ۱۰. **کسی بات کے غیر اہم ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے ، اظہار حیرت کے لیے.**

گر صبا غنچۂ گل ، بہر عنادل کھولا
لو ، یہ کیا بات تھی کیا عقدۂ مشکل کھولا

(۱۸۷۹ ، دیوان عیش (حکیم آغا جان) ، ۶۳). یہ تو بتاؤ کہ تم کس بات پر خفا ہو گئیں بیوی نے کہا لو بات ہی کچھ نہیں ؟. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۳۶).

ـــــ اور تماشا دیکھو فقرہ.
رک : لو اور سنو.

اس خطا پر کہ نظر پھر کے ادھر کیوں دیکھا
آنکھیں پھڑواتے ہیں لو اور تماشا دیکھو

(۱۸۳۲ ، دیوان رند ، ۱ : ۱۱۹).

ـــــ اور سنو فقرہ.
حیرت انگیز بات سنانے کے موقع پر کہتے ہیں ، عجیب بات ہے.

چھیڑنے کا تو مزہ تب ہے کہو اور سنو
بات میں تم تو خفا ہو گئے لو اور سنو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۰).

گرتے ہیں مرے دیدۂ گریاں سے شرارے
لو اور سنو نوح کے طوفاں میں لگی آگ

(۱۸۵۴ ، دیوان اسیر ، ۲ : ۲۱۹).

کہتی ہے کہ میں پرتو چشمان نبیؐ ہوں
لو اور سنو نرگس بیمار کو دیکھو

(۱۹۰۰ ، امیر مینائی ، ذکر حبیب ، ۵۰).

ـــــ اور سنیے فقرہ.
رک : لو اور سنو.

لو اور سنیے شکوۂ وصل رقیب پر
وہ صاف صاف کہتے ہیں فرصت کہاں ہے اب

(۱۸۸۳ ، آفتاب داغ ، ۳۹).

کہتے ہیں درد ہجر سے کیوں مر گئے نہ تم
لو اور سنیے یہ بھی ہمارا قصور تھا

(۱۸۹۸ ، مجروح ، د ، ۴۴).

ـــــ جی فقرہ.
۱. جتانے یا آگاہ کرنے کے لیے.

کیا ہے اتنا بھی ایدھر موتہہ نہ پھراؤ صاحب
لو جی ہم تم سے نہیں بولتے جاؤ صاحب
(۱۷۹۸ ، سوز ، د ، ۸۸). ۲. **تعجب اور حیرت ظاہر کرنے کے لیے.** لو جی اردو کے دو بڑے ادیب ایک معمولی سے لفظ کا مطلب نہیں بتا سکے. (۱۹۹۳ ، قومی زبان ، کراچی ، فروری ، ۱۷).

ــــ جی بھلا فقرہ.
ذرا انصاف کرو ، اور کیا کرتا (جامع اللغات).

ــــ سُنو فقرہ.
رک : لو اور سنو. لو سنو ابھی دو مہینے ہوئے تمہاری بیوی کی بھاوج یہاں ہمارے اسپتال میں علاج کرانے آئی تھی. (۱۹۴۴ ، افسانچے ، ۲۲).

ــــ صاحب فقرہ.
۱. **استفسار کے لیے (متوجہ کرنے کے موقع پر).** لو صاحب ، اب وعدہ کب وفا کرو گے؟ غلاشی کو کب بھیجو گے؟ (۱۸۶۳ ، خطوط غالب ، ۴۹). ۲. **تعجب اور حیرت ظاہر کرنے کے لیے (لہجے کی تبدیلی کے ساتھ).** بیٹے کا بیاہ کیا ہے یا لونڈی مول لی ہے ، لو صاحب! روزے میں چولہا جھونکنا. (۱۸۶۸ ، مرآۃ العروس ، ۶۰).

لو (۴) (و مج) حرف جار.
(عو) **(گنوار) تک ، تلک.**
ندیا لو ہمارے سنگ چلو یا ندیا میں چوراست میں
(۱۹۰۱ ، فرہنگ آصفیہ ، ۴ : ۲۱۷). [مقامی].

لَوا (۱) (فت ل) امذ.
بٹیر کی طرح کا ایک چھوٹا پرندہ جو اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے ، اس پر نقش ہوتے ہیں اور اس کے دونوں پانو میں تیتر کی مانند کانٹے ہوتے ہیں (ماخوذ : خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۵۷). لاط : **Perdix Chinensis** (پلینس).
حسن سبزے تمن چشمے پہ اُگیا
نظارا جیوں لوا سبزی میں رکتا
(۱۷۳۷ ، طالب و موہنی ، ۳۳).
کیا کبوتر کیا ٹٹیری کیا بزے
قمری اور تیتر لوے اور الغے
(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۹۳).
بٹیر اور تیتر لوے کلچڑے
ہر اک جھاڑیوں میں بھرے اور اوڑے
(۱۸۹۳ ، صدق البیان ، ۳۱).
ضعف پیری اب تو جانے کا نہیں
مرغ کھائیں آپ یا کھائیں لوا
(۱۹۲۱ ، اکبر ، ک ، ۴ : ۱۰). اُنہیں بیتے دنوں کی یہ زندگی اس طرح عزیز تھی جس طرح لوے کو کھیتوں کی کھلی ہوئی فضا پیاری ہوتی ہے. (۱۹۷۰ ، قافلہ شہیدوں کا (ترجمہ) ، ۶۰۷). [س : لو + ک लव+क].

لَوا (۲) (فت ل) امذ.
۱. **(سنگ تراشی) کھڑے پتھر کی سیدھ یا سل کی طرح سطح کی ہمواری جانچنے کا اوزار ، سول** (ا پ و ، ۱ : ۷۳). ۲. **(معماری) ساہول ، سہادل** (ا پ و ، ۱ : ۱۵۳). [مقامی].

لِوا (۱) (کس ل) امذ.
فوج کا نشان ، علم ، جھنڈا.
ہوا ہے مست معانی صراحی بختر تھے
کہ پیوکے تین کے دستے ابیں لوائے قدح
(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۸۰).
ہوا لوا ہو نول شہ کے دل کوں راحت بخش
گھڑی گھڑی کوں کھلا جیوں گل کلال کیا
(۱۶۷۸ ، غواصی ، ک ، ۱۸۶). لوائے مبارک حضرت علی مرتضیٰؓ ... کو دیا. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۱۵۸).
تمام عالم لاہوت زیر ظلّ لوا
فضائے عرش بریں تخت پایۂ اورنگ
(۱۸۸۱ ، اسیر لکھنوی (مجمع البحرین ، ۲ : ۷۳)).
یہ چرچے ہو رہے ہیں قدسیوں میں عرش اعظم پر
کہ فتح اسلام کی لپٹی ہوئی اُس کے لوا سے ہے
(۱۹۲۹ ، بہارستان ، ۳۲۸). نتیجتاً فتح و فیروزی کی نسیم لوائے بابری کو اڑانے لگی اور افغانوں کو شکست نصیب ہوئی. (۱۹۷۹ ، تاریخ پشتون ، ۲۵۰). [ع : لِواٌ].

ــــ ءُالحَمْد (ـــ ضم ء ، غم ا ، سک ل ، فت ح ، سک م) امذ.
ازرُوئے روایت رسول اکرمؐ کا علم جو بدست حضرت امیر علیہ السلام روز محشر ہو گا.
لواءالحمد دُلدل ذوالفقار اللّٰہ نے بخشی
سلامی میں وہ لشکر کش بنا فوج خُدائی کا
(۱۸۹۳ ، کلام دلدار علی مذاق ، ۲۹). آپ (حضرت علیؓ) بروز قیامت حامل لواءُالحمد ہوں گے اور تمام انبیا اُس کے نیچے ہو کر چلیں گے. (۱۸۹۷ ، کاشف الحقائق ، ۱ : ۲۷۸).
لواءُالحمد ہے کس طرح سے دستر یداللّٰہ میں
وہ دیکھیں جن کو اس طاقت پہ تھی دنیا میں حیرانی
(۱۹۳۵ ، عزیز لکھنوی ، صحیفۂ ولا ، ۶۵). [لواء = لوا + رک : ال (۱) + حمد (رک)].

ــــ ءِ/ئے حَمْد (ـــ کس ء ، فت ح ، سک م) امذ.
رک : **لواءالحمد.**
ناز کو گرمیِ محشر سے بچانے کے لیے
یا الٰہی ہو لوائے حمد کا سایا نصیب
(۱۹۳۵ ، ناز ، گلدستہ ناز ، ۶۱).
لواءِ حمد قیامت کو جس کے ہاتھوں میں
ہو اس گھڑی بھی جسے صرف خلق ہی کا خیال
(۱۹۷۶ ، حمطایا ، ۷). [لواء = لوا + ے (حرف اضافت) + حمد (رک)].

لِوا (۲) (کس ل) مذ.
لوانا (رک) کا فعل امر ، تراکیب میں مستعمل.

ـــــ جانا ف م.
ساتھ لے جانا. وہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لوا گئیں انہوں نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی. (۱۹۱۱ ، سیرۃ النبی ، ۱ : ۱۸۸).

ـــــ کے لانا ف م.
لے کر آنا ، ساتھ لانا ، ہمراہ لانا. دیکھ اب کے ارجن کو ساتھ لواکے لائیو نہیں تو مجھے شکل مت دکھانا. (۱۹۳۹ ، ساقی ، دہلی ، نومبر ، ۶۶).

ـــــ (لوائے) لانا ف م.
ساتھ لے کر آنا. اسے بھی ہمراہ اپنے حضور میں لوائے لاؤ. (۱۸۵۸ ، تاریخ سرکشی ضلع بجنور ، ۸۱). وہ دو اونٹنیاں جو ابوبکرؓ نے اسی دن کے لیے پال رکھی تھیں لوا لایا. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۸۹). صحابۂ کرام میں سے کچھ کو حکم دیا کہ جاؤ اور دیکھو کہ کون لوگ ہیں انہیں ساتھ لوا لاؤ. (۱۹۷۸ ، روشنی ، ۱۰۷).

ـــــ لے جانا ف م.
اٹھوا لے جانا ، ہمراہ یا ساتھ لے جانا. بادشاہ زادے کون سی یہاں سے لوا لے جاؤں. (۱۸۰۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۱۱).

بچا کے آنکھ لوا لے گئی اسے ہمراہ
سوادِ شب کا سکوت اس کا پردہ دار ہوا
(۱۹۷۵ ، خروشِ خم ، ۱۶۸).

ـــــ لینا ف م.
کسی سے حاصل کرلینا ، نکلوا لینا ، وصول کرلینا. کہا کہ ہر چیز کا تم امتحان کرا چکے ہو آنتوں کی تصویریں بھی لوا لو. (۱۹۳۰ ، خطوطِ محمد علی ، ۲۱۰).

لُوائی (ضم ل) امث (قدیم).
ادھ جلی لکڑی

پانی نہ ہوں نہ میٹ مانی تا آگ نہ دیگ نا لوائی
(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۱۰۳). [لکائھی (لکٹی کی ایک قدیم شکل)].

لَواحِق (فت ل ، کس ح) امذ ، ج.
۱. **متعلقین ، رشتہ دار ، ملنے جلنے والے ، عزیز و اقربا وغیرہ.** وہ اور اس کے لواحق بہتیرا چاہتے تھے کہ وہ کوئی خواب دیکھے. (۱۸۹۹ ، رویائے صادقہ ، ۲۱۳). راجہ اور اس کے جتنے لواحق تھے سب مارے گئے. (۱۹۲۶ ، حیاتِ فریاد ، ۱۹). ۲. **نوکر چاکر ، متوسلین.** پانچویں قاصد نے جس گھڑی دریائی جانوروں ... کی خبر پہنچائی اس نے بھی اپنے تمام توابع و لواحق کو جمع کیا. (۱۸۱۰ ، اخوان الصفاء ، ۸۷). پھر سارے لواحق اور ملازمین کو عیش و نشاط کا حکم دیا. (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۰). نصیراؔ کو فیض آباد سے بلوا کر بھیج رہا ہوں ، بیوقوف ہے بدسلیقہ ہے مگر تمہارے گھر کی لواحق میں سے ہے. (۱۹۳۳ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۳۹). وقتاً فوقتاً کام بھی کیا کیے مگر مقررہ تنخواہ کبھی نہیں پائی ایسے لوگوں کو لواحق کہتے ہیں. (۱۹۵۱ ، کشکول ، ۳۷۷). ۳. **متعلقات ، علائق.** جو خلق و خدا پہ آویں صادق وے مظہرین عینی ہیں لواحق
(۱۸۷۳ ، جامع المظاہر منتخب الجواہر ، ۵۷). یہ ساری مشینیں اور آلہ جات جو انسان نے ڈھالے ہیں ... وہ اس کی فطرت کے خارجی لواحق ہیں. (۱۹۶۱ ، ادب اور شعور ، ۹). ۴. **کسی جگہ سے ملے ہوئے یا قریبی علاقے ، نواح ، مضافات.** قندھار مع توابع و لواحق کے کہ بیرام خاں کی جاگیر میں تھا وہ شاہ محمد قلاتی کے سپرد تھا. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۵ ، ۱ : ۱۳). ۵. (قواعد) **وہ حروف یا الفاظ جو دوسرے الفاظ کے آخر میں آ کر ایک نئے معنی پیدا کر دیتے ہیں ، لاحقے.** جس پر ، کہہ کر ، وغیرہ ملا کر لکھتے ، یہی سلوک فارسی کے لواحق و روابط سے ہوتا ہے. (۱۹۳۵ ، اردو ، کراچی ، اپریل ، ۲۲۶). سنسکرت ... دو ہزار سے بھی کم مادوں کی مالک ہے ، اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اسے بیس سوابق اور دو سو لواحق سے مدد لینی پڑتی ہے. (۱۹۷۵ ، اردو نامہ ، کراچی ، دسمبر ، ۳۱). ۶. (قانون) **(ذاتی ملکیت کی) حدود ، شرط** ... حق آسائش کی یہ ہے کہ دو اراضی مختلف اور علیحدہ ہوں ایک پر لواحقِ ملکیت قائم ہوں اور دوسری پر صرف حق آسائش ہو. (۱۸۷۶ ، شرح قانون شہادت ، ۶۵). ۷. **کسی کے ساتھ آنے والی چیزیں ، منسلکات ، متعلقات.** جان کو دولت اور لواحقوں سے بچاتے ہیں. (۱۸۰۳ ، اخلاق ہندی (ترجمہ) ، ۱۰۶). اکبر اس کا اور اس کے لواحقوں کا حق بھی بہت مانتا تھا. (۱۸۸۳ ، دربارِ اکبری ، ۲۱۸). کیا بادشاہ یا ان کے ... لواحقوں نے بلوہ سے پیشتر ... ہندوستانی فوج سے خفیہ مفسدانہ خط و کتابت کی تھی. (۱۹۰۳ ، چراغ دہلی ، ۱۹۵). [لاحق نیز لاحقہ (رک) کی جمع].

لَواحِقات (فت ل ، کس ح) امذ ، ج.
لواحق (رک) کی جمع الجمع ، متعلقات ، علائق ، رشتہ دار. آپ دنیا اور اس کے لواحقات سے کچھ ایسے متنفر ہو رہے تھے کہ ذاتی عیش و آرام کی مطلق پرواہ باقی نہیں رہی تھی. (۱۹۲۲ ، غریبوں کا آسرا ، ۳۶). [لواحق + ات ، لاحقۂ جمع].

لَواحِقِین (فت ل ، کس ح ، ی مع) امذ ، ج.
عیال و اطفال ، متعلقین ، لواحق (رک) کی جمع الجمع. شیخوں کی ایک اور تعداد نے جن میں مہدی کے لواحقین بھی شامل ہیں سردار کچنر کے پاس آ کر اطاعت قبول کر لی ہے. (۱۸۹۳ ، بست سالہ عہد حکومت ، ۵۳۶). بادشاہ یا ان کے لواحقین کی رشتہ دوانی نہیں تھی. (۱۹۱۹ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۴ : ۱۰۷). ان کو پنچایتوں سے سزا دلواتے ہیں اور ان کے لواحقین کا حقہ پانی بند کرا دیتے ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، نومبر ، ۶۳). [لواحق (رک) + ین ، لاحقۂ جمع].

لِوار (کس ل) امذ.
باریک پرت ، ورق. آلو پر سے ... لوار کے جیسا ورق تراشیں. (۱۹۳۲ ، مشرقی مغربی کھانے ، ۸۹). [مقامی].

لَوارا (فت ل) امذ.
۱. **گائے کا بچہ ، بچھڑا.** کسی گائے کے ساتھ لوارے لگا دیے ، کسی کو کاٹھن بنا دیا. (۱۹۴۳ ، بن باسی دیوی ، ۲۰۷).

۲. (طنزاً) نادان بچہ. ایک بحث کے دوران ایک ترقی پسند لوارے نے بھی یہ دلیل دی تھی کہ مذہب کے حوالے سے بات کرنے والے دوبارہ اونٹ پر سفر کرنے کے دور کی طرف لوٹ جانا چاہتے ہیں۔ (۱۹۸۱ ، زاویۂ نظر ، ۷۳). [غالباً ، پ : لوال او[illegible]].

لَوازِج (فت ل ، کس ز) امث.
میٹھے پانی میں پائی جانے والی ایک مچھلی کی قسم (لاط : Heteropneustes Fossilis Block): بطور غذا میٹھے پانی کی بہت سی مچھلیاں استعمال ہوتی ہیں ... جو زیادہ اہم ہیں درج ذیل ہیں : روہو ، کتلا تھیلا ، داہی ، سوری ، چندوری ، لوازج ، مرگی ، سنگھاری ، چنڈالا ، سول. (۱۹۷۳ ، جدید سائنس ، کراچی ، دسمبر ، ۵۰). [مقامی].

لَوارُو (فت ل ، و مع) امذ.
رک: **لوارا.** بیولا کے ساتھ لوارو کی طرح پھرنے والی کوکتی کیلے کلورینا کو تو خیر صرف وہم تھا. (۱۹۶۲ ، آفت کا ٹکڑا ، ۳۲۳). [رک : لوارا (ا مبدل بہ و)].

لَوازِم (فت ل ، کس ز) امذ ؛ ج.
۱. **ضروری چیزیں ، ضروری مال و اسباب ، ضروری سامان.** کل اسباب فوج آرائی اور لوازم نبرد آزمائی میں کوشش کی جاوے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۸ : ۱ ، ۱۰). عیش و عشرت کے لوازم ، الفت و محبت ، آزادی و فراغت خاطر کے لطف اٹھانا. (۱۹۱۵ ، سجاد حسین ، کایا پلٹ ، ۶۸). ہمارے شہر کے بازاروں کو بیرون رنگین جھنڈیوں محرابوں اور دوسرے آرائشی لوازم کا ایسا سماں آج تک نصیب نہیں ہوا. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خان بحیثیت صحافی ، ۹۲). ۲. (أ) **وہ امور جن میں دوسرے امور کے ساتھ لزوم پایا جاتا ہو ، وہ چیزیں جو دوسری چیزوں کے لیے ناگزیر ہوں ، ضروری امور.** شرائط تحفظ اس کے سب لوازم متیقظ بجا لاوے. (۱۸۵۱ ، عجائب القصص (ترجمہ) ، ۲ : ۳۰). لفظ "معجزہ" کے ساتھ کچھ خاص لوازم ذہنی پیدا ہو گئے ہیں. (۱۹۲۳ ، سیرۃ النبیؐ ، ۳ : ۵). مرثیے کی مقبولیت کا دور آیا تو اس کے لوازم کے حوالے سے اس لفظ نے ایک الگ صنف سخن کی صورت اختیار کرلی. (۱۹۹۳ ، نگار ، کراچی ، نومبر ، ۲۵). (أأ) **ضروری نتائج ، وہ رسوم جو موت کے بعد ادا کیے جائیں.** موت کے معنی ہیں مرنا ، بے شک موت کے معنی مرنا تو ہیں لیکن اس کے لوازم پر بھی نظر کی ، اس کے نتائج کو بھی سمجھا. (۱۸۹۱ ، ایامیٰ ، ۵۵). [لازم (رک) کی جمع].

--- آنا ف ل (قدیم).
لازم آنا ، ضروری ہونا.

لوازم سب ہو آیا ہے ، پچھانت پہانچ کر چکتا
جویاں اندھا سوال اندھا خبر ہے روز محشر کا

(۱۶۸۵ ، معظم بیجاپوری ، قصیدہ (قدیم اردو ، ۱ : ۲۵۰)).

لَوازِمات (فت ل ، کس ز) امذ ؛ ج.
ضروری سامان ، لازمی اسباب ، ضروری اشیاء ، لوازم کی جمع. دو شے ایک کے ایک مانند اپھنا ذات اور صفات اور باقی تمام لوازمات ... ہیں. (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلیات ہیئۃ نوریہ ، ۱۷). سامان اور لوازمات سپہ گری میں کسی چیز کی کمی ہوتی تو بازپرس کرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندان فارس ، ۲ : ۱۲۶). پلاٹ میں ناٹک کے لوازمات کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں. (۱۹۳۳ ، افسانچے ، ۱۳). عبدو نے نوشی کے لوازمات سنگ سبز کی میز پر رکھ گئے. (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۵۰). [رک : لوازم + ات ، لاحقۂ جمع].

لَوازِمَہ (فت ل ، کس ز ، فت م) امذ.
ضروری چیزیں ، سامان ، اسباب. چار ہزار برقنداز ہیں اور لوازمہ مراتبوں کا ہے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۲۳۳). خدا کے کرم سے ایک دم میں سب لوازمہ تیار ہو جاوے گا. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۳۸). دربارۂ حفاظت لوازمہ وغیرہ تاربرق کے اس طرح پر مبدد دے گا. (۱۸۶۹ ، عہد نامہ جات ، ۷ : ۸۵). اونچے اونچے محل ، ہرے بھرے باغ ... غرض ایک لفظ بادشاہی کے یہ تمام ضروری لوازمے ہیں. (۱۹۳۲ ، سیرۃ النبیؐ ، ۴ : ۸۱۹). انہوں نے ایک بڑی ڈبیہ کتاب کی شکل کی بنوائی تھی جس میں پان کا پورا لوازمہ ہوتا تھا. (۱۹۶۳ ، بزم خوش نفساں ، ۷۰). [لوازم (رک) + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت].

لِواطَت/لِواطَہ (کس ل ، فت ط) امث.
امرد بازی ، اغلام ، لونڈے بازی.

دو جا دینج سو ایک نامرد تھا
جشن کوں بہوت اور لواطت کیا

(۱۵۹۱ ، قصہ فیروز شاہ (ق) ، عاجز ، ۱۶).

جوں توں لواطت یا زناں دے دے بوسہ چپ لب پہ ہو
سب عمر کیاں خوبیاں تیریا ناں چیز ہو نیکیاں ہو ہو

(۱۶۳۳ ، تحفۃ النصائح ، قطبی (اردو شہ پارے ، ۱ : ۲۱۷)).

زنا اور لواطت کرے جو کوئی
قیامت کوں اون کی جگاں وہ ہوئی

(۱۷۶۹ ، آخر گشت ، ۱۳۷). زنا و لواطہ شراب و قمار دستور لیل و نہار عاملان تبہ کار کا ہے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۲۶۹). اس سے جلق اور لواطۃ اور وطی بالبہائم اور سحق (چپٹی بازی) سب کی حرمت نکلی. (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۸).

اے اہل صلاح مجھ خراباتی پر
جز خمر و لواطہ و زنا اور ہے کیا؟

(۱۹۲۷ ، بے خانۂ خیام ، ۱۰۵).

پھر لچکتی کمر کو دیکھ آزاد لو وہ آمادۂ لواطت ہے

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۲ : ۳). اف : کرنا. [ع : (ل و ط)].

لَوامِع (فت ل ، کس م) امذ ؛ ج.
۱. **روشنیاں ، شعاعیں ، کرنیں.** باطن حقیقت آمودے لوامع آگہی سے ضیا حاصل کی. (۱۹۳۹ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۲ : ۳۷۶). ۲. **(تصوف) یہ وہ انوار ہیں کہ ضعیف الخلقت مبتدیوں پر ظاہر ہوتے ہیں اولاً خیال میں اور خیال سے حس مشترک میں منعکس ہوتے ہیں پھر حواس ظاہری سے ستاروں اور چاند ، سورج کی طرح سے**

چمکیلے نظر آتے ہیں اور گرد و پیش روشن کر دیتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر یہ انوار جلالی و قہری ہوتے ہیں تو سرخی مائل اور اگر جمالی اور لطف کے ہوتے ہیں تو سبزی مائل ہوتے ہیں (مصباح التعرف ، ۲۰۶)۔ [ع : لامعہ کی جمع]۔

لوّامگی (فت ل ، شد و ، فت م) امث۔
ملامت کرنے کا عمل ، ملامت گیری۔ امّارگی اور لوّامگی ملہمگی ، مطمئنہ بجائے اعتبارات اربعہ۔ (۱۷۹۹ ، شاہ نوراللہ ، تجلّیات ستہ نوریہ ، ۳۸)۔ [لوّامہ (ہ مبدل بہ گ) + ی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لوّامہ (فت ل ، شد و ، فت م) صف۔
۱. بہت ملامت کرنے والا ؛ مراد : وہ نفس جو انسان کو بُرے کام کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ ہور خدا کرو کہیا سو کیا اوسے لوامہ کہتے۔ (۱۹۰۳ ، شرح تمہیدات ہمدانی (ترجمہ) ، ۲۱۳)۔ وہی نفس کبھی ملکی اور مطمئنہ کے ساتھ موسوم ہوتا ہے اور کبھی اوس کو لوّامہ کہتے ہیں۔ (۱۸۷۳ ، مطلع العجائب (ترجمہ) ، ۳۰)۔ اس سوال کا جواب کہ اسے ارتکابِ جرم کرنا چاہیے یا نہیں چند متضاد تحریکوں کے موازنے پر منحصر ہوتا ہے مثلاً ... اپنے نفسِ لوّامہ کی نیش زنی۔ (۱۹۰۹ ، تاریخ تمدن ، ۱۰۱)۔ لوّامہ اور مطمئنہ منکرین وحی کے شکوک و شبہات وغیرہ پر جو مباحث ہیں وہ ایک متبحر عالم ہی کے شایانِ شان ہیں۔ (۱۹۸۸ ، ابوالکلام آزاد شخصیت اور کارنامے ، ۳۰۶)۔ ۲. قابلِ ملامت۔ عشاق ... وصال کی لذت کو شتاب چاہتے اور اس کے بدلے نفع پہنچانے میں دیر کرتے ہیں اس قسم کی دوستی کو محبتِ لوّامہ کہتے ہیں یعنی ملامت کے قریب۔ (۱۸۰۵ ، جامع الاخلاق ، ۲۶۳)۔ حکماء نے اس محبت کا نام لوّامہ رکھا ہے یعنی ملامت کے قابل۔ (۱۸۸۵ ، تہذیب الخصائل ، ۱ : ۳۸)۔ [ع : لوّام ـ بہت ملامت کرنے والا + ہ ، لاحقۂ تانیث و نسبت]۔

لِوانا (کس ل) ف م۔
۱. خریداری کے لیے ہموار کرنا ، کوئی چیز اپنے ساتھ لے جانے کی ترغیب دینا ، لے جانے کے لیے راضی کرنا۔ اگر اس (خربوزہ) میں کچھ جان پائی جائے تو پانچ سات سیر اپنے ساتھ لوائے لاتا۔ (۱۸۹۵ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۱۹۹)۔ ۲. لینے دینا ، کرانا (کام وغیرہ)۔ میرے گھر کی تلاشی لوائی اور چوری کا کپڑا برآمد کرا کے مقدمہ قائم کر دیا۔ (۱۹۰۵ ، غدر دہلی کے افسانے ، ۱ : ۱۲۳)۔ اس سے ... سڑکیں کٹوائیں ہرکارے کا کام لوایا۔ (۱۹۱۳ ، سی پارۂ دل ، ۹۲)۔ ۳. ساتھ لے جانا۔ سب گرد آلود چہروں ، تھکے جسموں اور لمبے سفر کے بعد مجھے لوانے آئے تھے۔ (۱۹۷۹ ، ریت کی دیوار ، ۹۹)۔ ۴. (کروٹ) بدلوانا۔

تم اپنی طرف یار لوا دو مجھے کروٹ
مرتا ہوں سسکتا ہوں ادھر ہو نہیں سکتا

(۱۸۷۰ ، شرف (آغا حجو) ، د ، ۱۷)۔

وہ زار ہوں کہ جس کو صبا کروٹیں لوائے
وہ ناتوان ہوں جسے اٹھ کر اٹھائے درد

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۸۳)۔ ۵. اٹھوانا ، جیسے مزدور پر لوا لاؤ (فرہنگ آصفیہ)۔ [لینا (رک) کا متعدی المتعدی]۔

لوّائح (فت ل ، کس ء) امذ ، ج۔
چمکنے والی چیزیں ، روشن چیزیں ؛ مشعلیں ، شمعیں۔ لوائح نبوت روشن ہو چلے۔ (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۲ : ۲۰۸)۔ انوار کے بھی مرتبے ہیں پہلے پہل بجلیاں سی چمک جاتی ہیں ان میں لذت ہوتی ہے ان کو طوالع اور لوائح کہتے ہیں۔ (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۳۳۷)۔ [لائحہ (رک) کی جمع]۔

لوّانی (فت ل) امث۔
محبت ، الفت ، پیار (پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [رک : لو (۲) + انی ، لاحقۂ کیفیت]۔

لِوانی (کس ل) امث۔
تنکاں ٹھکوں کی اصطلاح ؛ مراد : کیل ، میخ ، جس میں کوئی چیز اٹک یا جمی رہے ؛ کیل جس میں کوئی چیز لٹک رہے (ماخوذ : اب و ، ۸ : ۲۰۳)۔ [مقامی]۔

لوّایت (فت ل ، ی) امث (قدیم)۔
مراد : محبت یا پیار کا پرچم۔

نیناں کے لال تیرے دل پکڑیا ہے جوش میرا
سٹ چھانوں عشق کا منج توں آہی لوایت

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۲ : ۲۷۰)۔ [رک : لو (۲) + ایت ، لاحقۂ کیفیت]۔

لوب (۱) (و مع) امذ (قدیم)۔
پیار ، آرزو۔

محمود یہ جگ سنساری بالی جیو کا لوب
نہ کتاری تو نبی محمدؐ درس دیتاری

(۱۵۳۳ ، دیوانِ محمود (دریائی) ، ۹۰)۔ [لوبھ (رک) کی تخفیف]۔

لوب (۲) (و مع) امذ۔
کان کی لو ؛ (کسی چیز کا) گوشہ جو آگے کو نکلا ہوا ہو۔ ایک P مداریچہ کے ایک لوب یا دو P مداریچوں کے ایک ایک لوب کے انطباق سے بنتا ہے۔ (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۹۳)۔ [انگ : Lobe]۔

لُوبیا (و مع) امذ۔
لوبیا ، ایک قسم کا اناج جس کی پھلی کی ترکاری پکاتے ہیں (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [ف]۔

لوبان (و مع) امذ۔
ایک درخت کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے۔

میں شمع نہیں میرے رُلانے سے حصول؟
لوبان نہیں میرے جلانے سے حصول؟

(۱۸۵۱ ، مومن ، ک ، ۳۶۲)۔ ہر طرف انگیٹھیوں میں عود و لوبان سلگایا گیا۔ (۱۹۲۶ ، شرر ، مضامین ، ۳ : ۹۰)۔ جب سوکھے پتے ان قبروں پر گرتے تھے میں انہیں صاف کرکے لوبان سلگا کر فاتحہ پڑھتا تھا۔ (۱۹۸۱ ، قطب نما ، ۳۱)۔ ــ ف : جلانا ، سلگانا۔ [ع : لبان کا اشباعی املا]۔

ـــــ دان اند.
مٹی یا دھات کا بنا ہوا وہ برتن جس میں آگ ڈال کر لوبان سلگایا جاتا ہے ، **بخور دان**. معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوبان دان خاصی اہمیت رکھتے تھے. (۱۹۵۹ ، وادیٔ سندھ کی تہذیب ، ۱۸۱). کسی کو حکم دیا تھا کہ مسٹر لوبان دان کی چاروں ٹانگیں کاٹ دی جائیں. (۱۹۴۸ ، کلیان ، ۶۸). [لوبان + دان ، لاحقۂ ظرفیت].

ـــــ دانی اث.
چھوٹا لوبان دان. ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ لوبان دانی کیا چیز ہوتی ہے. (۱۹۴۸ ، کلیان ، ۶۶). [لوبان دان + ی ، لاحقۂ تصغیر].

ـــــ دینا محاورہ.
لوبان کی دھونی دینا (مہذب اللغات).

ـــــ کا تیزاب اند.
ایک تیزاب جو لوبان کی تصعید کرنے سے حاصل ہوتا ہے. چونکہ لوبان کے تیزاب کی نسبت اس کے تکیبات ... کم خراش کنندہ ہیں اس لیے اندرونی طور پر دینے کے لیے ان کو ترجیح دی جاتی ہے. (۱۹۲۶ ، خزائن الادویہ ، ۶ : ۱۶۱).

ـــــ لینا محاورہ.
دھونی لینا (مہذب اللغات).

لوبانی (و مج) صف.
لوبان کا ؛ جس میں لوبان ہو ، جس سے لوبان نکلے ، لوبان کی طرح کا ؛ دودھ کی طرح سفید ، بہت سفید (ماخوذ : جامع اللغات). [لوبان (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

ـــــ عُود (ـــــ و مع) اند.
ایک قسم کا سفید عود (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ مہذب اللغات). [لوبانی + عود (رک)].

لوبَہ (و مج ، فت ب) اند ؛ ← لوبھا.
پشتو اصناف شاعری میں سے ایک صنف ، ایک قسم کا پشتو لوک گیت نیز پٹھانوں کا لوک ناچ اور راگنی. آج ٹپہ ، لوبہ ، رباعی ، نیمکئی ، بدلہ ، چاربیتہ اور غزل کے نام مشہور ہیں ... جو سات اصناف پشتو شاعری کی ہیں وہی موسیقی کی بھی ہیں. (۱۹۶۱ ، ہماری موسیقی ، ۸۰). [پشتو].

لوبِیا (و مج ، کس ب) اند ؛ ← لوبیہ.
بانس کی قسم سے ایک غلّہ جس کا رنگ سفید ہوتا ہے ، اس کی کچی پھلیاں گوشت میں پکاتے اور دانوں کو گھنگھنیاں کر کے کھاتے ہیں ، اس کی دال بھی استعمال ہوتی ہے. کھیت کے حاشیوں پر لوبیا ... بویا جاتا ہے. (۱۸۷۲ ، اخبار مفید عام ، یکم ستمبر ، ۳). اس سے پیٹ پھلانے والی ریاح پیدا ہوتی ہیں جیسے مسور اور لوبیا وغیرہ. (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۶۳). دوپہر ، شام حسب مقدرت باجرے جوار کی ایک ایک دو دو روٹی لوبیہ موٹھ کی دال ... مل بانٹ کر کھا لیتے. (۱۹۸۶ ، جوالا مکھ ، ۱۵۵). [ف].

لوبی لِیا (و مج ، کس ل) اث.
ایک بُوٹی جس کے پھول نیلے ، لال ، سفید یا ارغوانی ہوتے ہیں. شمالی امریکہ کے سرخ فام ایک دوسری بوٹی لوبی لیا استعمال کرتے تھے ، عام طور سے اسے تمبا کوئے ہندی کہا جاتا ہے (۱۹۶۲ ، جڑی بوٹیوں سے علاج ، ۶۴). [انگ : Lobelia].

لوبھ (و مج) اند.
۱. **لالچ ، حرص ، طمع ، خواہش.**

لوبھ کرودھ سوں ہوئے کرامات
مرشد دونوں سے آجات

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۱۴۰).

ادی انت سکھی دیکھے جنم ہی کے ذکھی دیکھے
پر تے نہ دیکھے جن کے لوبھ ناہیں من میں

(۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۸۰). مجھ سے بھی زیادہ روپیہ کا لوبھ کرتی تھی. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۹۴). لوبھ تو چھو ہی نہیں گیا (۱۹۳۶ ، پریم چند ، زادِ راہ ، ۱۱۰). اس دنیا کا لوبھ لالچ انھیں نہیں ہوگا ، وہ بہت کم بھوجن کریں گے. (۱۹۸۸ ، صحیفہ ، جنوری ، مارچ ، ۳۹). ۲. **فیاضی کی ضد ، کنجوسی ، بخیل پن** (نوراللغات ؛ مہذب اللغات). [س : लोभ].

ـــــ بھرا (ـــــ فت بھ) صف مذ (مث : لوبھ بھری).
لالچ سے پُر ، حریصانہ.

لے صبر و قناعت ساتھ میاں سب چھوڑ یہ باتیں لوبھ بھری
جو لوبھ کرے اس لوبھی کی نہیں کھیتی ہوتی جان ہری

(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ ، ۱ : ۲۵۹). [لوبھ + بھرا (بھرنا (رک) سے حالیہ تمام)].

لوبھا (۱) (و مج) اند.
پشتو لوک گیت نیز لوک ناچ. پٹھانوں کے لوک گیت ٹپے اور سندھرے ہیں جو پٹھانوں کے جذبات کی صحیح تصویر ہیں پٹھانوں کے لوک ناچ کو لوبھا کہتے ہیں. (۱۹۷۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۱۸). سرحد کا ٹپہ ، لوبھا ، پنجاب کا ماہیا ہیر مرزا صاحبان ، سندھ کا رانو کویاری اور جموں کی پہاڑی وغیرہ اتنی دلکش دھنیں ہیں کہ ہماری مجلسی راگ جو صدیوں سے نکھرتے چلے آ رہے ہیں ان کے آگے پھیکے پڑ جاتے ہیں. (۱۹۶۷ ، شاہد احمد دہلوی ہندوستانی موسیقی ، ۱۲۶). [پشتو].

لوبھا (۲) (و مج) صف.
حریص ، لالچی ، طامع ، بخیل ، کنجوس.

لوبھی بارسوں مورکھ لوبھا
حق کے منگت کی نت سوبھا

(۱۶۵۴ ، گنج شریف ، ۷۶). [لوبھ (رک) + ا ، لاحقۂ صفت].

لوبھانا (و مج نیز مع و) ف م (قدیم).
لبھانا ، مائل کرنا.

کہے کس زعم سوں توں چل کر آیا
نظر پڑتے تیری تیں کیوں لوبھایا

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۱۶۸). [لبھانا (رک) کا قدیم املا].

لوبھانے (و مج) امذ (قدیم).
رک : لوبان.

اگر ہو برنکھی عنبر ، چندن ہور عود لوبھانے
ہو سب تج آنکھ کی باسوں تھے پرمل ہانے تیں آلا

(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، ک ، ۵۸). [لوبان (رک) کا ایک قدیم املا].

لوبھنا (و مج ، سک بھ) ف ل.
خواہش یا آرزو ہونا ، فریفتہ ہونا ، عاشق ہونا.

مج من بھور ہو لوبھیا تج مکھ کے باسن سوں
تو اب بدر ہوا سب گلزار ہور چمن سوں

(۱۶۷۹ ، دیوان شاہ سلطان ثانی ، ۷۹). [لوبھ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لوبھن ہار (و مج ، فت بھ ، سک ن) صف.
لالچی ، حریص ، طامع.

لوبھن ہار سوں مورکھ لوبھا
حق کے سنگت کی نت سوبھا

(۱۹۵۳ ، گنج شریف ، ۷۶). [لوبھن - لوبھ + ہار ، لاحقۂ فاعلی].

لوبھی (و مج ، فت بھ) امث.
لوبیا. ہم سب ... مٹر ، سیم ، لوبھی کی پھلی ، لیرنم اور ببول کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں. (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ)، ۱۰۳). [لوبیا (رک) کا بگاڑ].

لوبھی (و مج) صف.
۱. (اَ) لالچی ، حریص ، طامع. کوئی کنکن لوبھی ہو کنٹ دکھائے. (۱۸۲۴ ، فسانۂ عجائب ، ۲۰).

یہ راکس ہے مورکھ لوبھی سب پر جی للچائے ہے
چاتر ہو تو اس مورکھ کو جیسے بنے سمجھاؤ جی

(۱۹۰۰ ، لختِ جگر ، ۲ : ۵۴۳). قانون نے تو کہہ دیا کہ ان فلموں کو جو پیسے کے لوبھی باپ اپنی ... اولاد کو دکھانے کے لیے بھارت سے لائے ہیں پاکستان میں دکھانے کی اجازت ہے. (۱۹۶۶ ، سرگزشت ، ۱۹۱). (اا) خواہش مند ، مشتاق ، آرزو مند. مالتی میں یہ بات نہیں کہ جس بھی لوبھی کو دیکھے اس کے سینے سے جا چمٹے. (۱۹۳۹ ، نگار خانہ ، ۳۲).
۲. کنجوس ، بخیل ، شوم.

نہ ساجا اکیا کھانے جھوٹے نگر
نہ جھوٹا رہے بھوک لوبھی شہر

(۱۴۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۱۷۵). [لوبھ (رک) + ی ، لاحقۂ صفت].

لوبھیا (و مج ، کس بھ) صف.
لالچی ، حریص ، آرزو مند.

تج ذات میں سخاوت بنیاد ہے ازل تھے
تیرے دینے سوں ہووے من سیر لوبھیا کا

(۱۶۷۲ ، شاہی ، ک ، ۳۲). [لوبھی (رک) + ا (زاید)].

لوپ (و مج) صف.
۱. چھپا ہوا ، مخفی ، پوشیدہ ، نگاہ سے غائب (نوراللغات ؛ فرہنگِ آصفیہ). ۲. نیست و نابود ، معدوم. ایک نکتے کو لوپ کرنا ہوتا ہے تو بھی کچھ جتن کرنا ہوتا ہے. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۲ : ۳۸۸). ۳. (ہندی گرامر) حذف (فرہنگِ آصفیہ).
[س : लोप]

---جانا ف ل.
چھپ جانا ، غائب ہونا.

دھرت جیوتے تیں کٹے داں بل — کہ حاتم گیا لوپ تجہ داں تل

(۱۴۳۵ ، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ ، ۷۵).

---رہنا ف ل.
چھپا رہنا ، غائب رہنا (جامع اللغات).

---ہونا ف ل.
غائب ہونا ، چھپ جانا (جامع اللغات).

لُوپائن (و مع ، کس ء) امذ.
ایک خوشنما مگر زہریلا پودا ، باغیچے میں کبھی کبھی نظر آ جاتا ہے لیکن بہت نایاب اب نہیں ہے ، اس کے زہر سے سانس لینے میں دقت ، اعصابی تناؤ اور بے ہوشی طاری ہوتی ہے (زراعت نامہ ، یکم مئی ، ۱۹۷۳ء ، ۱۳). [انگ : Lupine].

لُوت (۱) (و مع) امث.
حرص ، آلودگی ، لت. میں تو سُن کر کھڑا کا کھڑا رہ گیا اور سوچنے لگا ... اس کی زندگی منافع کی لوت اور خساست کے چیب سے لبی پڑی ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۴۷۸). [غالباً ، ہن : لت کا ایک املا].

لُوت (۲) (و مع) امث (قدیم).
رک : لوٹ.

رکھے راج کی لوت تس گھر سنبھار
چکر مار اس گھر ہو دونو نگار

(۱۶۹۵ ، دیپک پتنگ ، ۱۰۷). [لوٹ (رک) کا قدیم املا].

لوت پُتان (و مج ، سک ت ، ضم پ) صف (قدیم).
لوٹ پوٹ ، غلطاں.

تجھ نین کی پیالی سوں مگر زلف پیا ہو
ہے رخ کے اپر لوت پتان آتے ہو جاتے

(۱۵۲۸ ، مشتاق (اردو ، کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۵۰ ، ۳۴). [لوٹ پوٹ (رک) کا ایک قدیم املا].

لوت پوت (و مج ، و مج) صف.
۱. لوٹ پوٹ ، غلطاں. سازندہ نامی کہ الحانِ داؤدی سے جانور ہوا پر سے اور آدمی زمین پر لوت پوت کر دیوے اور جو سنے سو مست مدہوش محظوظ ہو جاوے. (۱۸۵۵ ، گلستان ، منشی نظام الدین ، ۳۶۸). ۲. لت پت ، آلودہ. رکت میں لھولھواں ہور لوت پوت ہیں (۱۷۶۵ ، دکھنی انور سہیل (دکھنی اردو کی لغت)).
[لوت (لوٹ (رک) کا بگاڑ) + پوت (تابع)].

لوتری (و مج ، سکت ت) (الف) صف مث.
لگائی بجھائی کرنے والی ، چغل خور ، غماز جھوٹیاں باتاں کتی ، کیٹنی ، لوتری ، چاڑی خور ، دل میں کچھ ہور ، موں میں کچھ ہور. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۲۲۹). (ب) امث. **بے ایمانی ، بددیانتی.** کھیل کھیل میں اگر کوئی بچہ بے ایمانی کرتا تو اسے لوتری کہتے تھے یعنی یہ صاحب لوتری کر رہے ہیں. (۱۹۷۳ ، پھر نظر میں پھول مہکے ، ۳۵). [لتری (رک) کا اشباعی املا].

لوتھ (و مج) امث.
۱. **مُردہ جسم ، لاش ، نعش.**

کیے پندواں سکل انجواں بہائے
او جا کر لوتھ چیرا کی لے آئے

(۱۶۳۷ ، طالب و موہنی ، ۷۰). بہت سا مال وہاں سے نکلا اور کئی لوتھیں بھی مردوں کی نظر آئیں. (۱۸۲۳ ، سیر عشرت ، ۱۳۸). میدانِ جنگ سے لوتھ کو اُٹھا کر دارالشفا میں پہنچایا. (۱۸۷۷ ، توبۃ النصوح ، ۳۰۶).

معذور جو ہوتی چوٹ کھا کر
لے جاتا وہ لوتھ میں اٹھا کر

(۱۹۳۶ ، جگ بیتی ، ۱۴). لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ اپنے باپوؤں کی لوتھوں کو دیکھنے چل پڑیں. (۱۹۸۶ ، فنون (سالنامہ) ، لاہور ، ۱۱۵). ۲. **لوتھڑا ، جثہ.** لباس نہ ہو تو انسان محض گوشت کی لوتھ ہے. (۱۹۲۰ ، لختِ جگر ، ۱ : ۲۹۲). [س : لوشٹ लोष्ठ].

ـــ پڑا ہونا محاورہ.
مُردے کی طرح پڑا ہونا ، بے سُدھ پڑا ہونا. مسعود بخار میں لوتھ پڑا تھا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۴۹). چار دن سے بخار میں لوتھ پڑی ہے. (۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۱۸۱).

ـــ پوت / پوتھ (ـــ و مج) صف.
تھکن سے چُور ، مُردے کی طرح ، لاش کی مانند ، بے سدھ ، بے دم. کیا دیکھتے ہیں کہ بڑی بی ہی کئی لوتھ پوتھ پڑی ہیں. (۱۹۲۸ ، مضامینِ فرحت ، ۲ : ۱۳۲). نیچے کمرے میں مسرور فرش پر اکیلا بخار میں لوتھ پوت پڑا تھا. (۱۹۶۳ ، دلّی کی شام ، ۱۹۹). [لوتھ + پوت / پوتھ (تابع)].

ـــ ڈالنا / ڈال دینا محاورہ.
مار کر گرا دینا ، جان نکال لینا (فرہنگِ آصفیہ).

ـــ ہونا ف ل.
مُردے کی طرح ہونا ، مُردے کا سا حال ہونا ، بے سدھ ہونا. بچی بخار میں لوتھ ہے. (۱۹۱۷ ، سنجوگ ، ۴۴). چار بجے کے بجائے ایک ہی بجے آگیا اور آیا اس طرح کہ بخار میں لوتھ تھا. (۱۹۱۹ ، جوہرِ قدامت ، ۱۰۳).

لوتھا (و مج) امذ.
(شکر سازی) **راب کے تھیلے کے اندر کی کمبل یعنی کمبل کی بیان تہ** (ا پ و ، ۳ : ۲۰۲). [مقامی].

لوتھڑا (و مج ، سکت تھ) امذ.
۱. **گوشت کا ٹکڑا جس میں ہڈی نہ ہو ، گوشت کا پارچہ.**

ساتھ روز ہوں ہے لوتھڑا لوہو بندھے تمام
جاگ دودھ موں دہی بناوے تیا ہے قوام

(۱۶۵۳ ، گنجِ شریف ، ۲۹۱).

زور کا ہے کام زر کا کچھ نہیں عورت کے ساتھ
لوتھڑا ہو گوشت کا پھر کیا کرے وہ نانک جھانک

(۱۸۴۴ ، ترجمۂ گلستان ، حسن علی خان ، ۱۱۱). اوس کے بدن سے گوشت کا ایک لوتھڑا جھپٹا مار کر کسی طرح نوچ لینا چاہیے. (۱۹۰۱ ، جنگل میں منگل (ترجمہ) ، ۲۰۹). جب تو ایک گوشت کا لوتھڑا میری گود میں پلا ہوا تھا تو آج مجھ پر ظلم نہ کرتا. (۱۹۲۵ ، احکامِ نسواں ، ۱۳). بازو جوتنا بھی کٹے جسم جسم نہیں رہتا لوتھڑا بن کر رہ جاتا ہے. (۱۹۸۹ ، جنہیں میں نے دیکھا ، ۴۹). ۲. **بلغم یا منجمد خون وغیرہ کا ٹکڑا.** اور نہ ... بلغم کے لوتھڑے تھوہ کر کر چلمچی یا تاش میں تھوک دیتے ... کی پروا ہے. (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۸۲). یہی ترکیب اس وقت بھی کی جاتی ہے جب کہ کان میں خون جم کر لوتھڑا بن جانے کا خوف ہوتا ہے. (۱۹۳۶ ، شرحِ اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۱۵۵). [لوتھ + ڑا ، لاحقۂ تصغیر].

لوتھی (و مج) امث.
لاٹھی ، کاٹھ دار عصا (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لاٹھی (رک) کا بگاڑ].

لَوٹ (و لین) امث.
بازگشت ، واپسی پلٹنا ، (عموماً تراکیب میں مستعمل).

لوٹ جب واں سے آپ کی ہو گی
ہے نہایت ہمیں خوشی ہو گی

(؟ ، زار (مہذب اللغات)). [پ : پَل لَٹو पलल्ट्टो].

ـــ آنا ف ل.
واپس آنا ، پلٹ آنا.

دلاور سپہ تھا او سب کینہ ساز
او خاور زمیں لوٹ آئے تھے باز

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۳۱۴).

اے کاش یہ صدا بھی کبھی کان میں پڑے
اُٹھو کہ لوٹ آئے ہیں اپنے سفر سے ہم

(۱۹۶۶ ، بونے رسیلے ، ۱۰۰). وقت بھی کبھی نہیں گزرتا ہمیشہ لوٹ آتا ہے کیوں کہ گردش کرنے والی چیز اپنے آغاز کی طرف لوٹتی ہے. (۱۹۸۳ ، قیدی سانس لیتا ہے ، ۹۳).

ـــ پَلَٹ (ـــ فت پ ، ل) امث.
الٹ پھیر ، اوپر تلے ، ادل بدل ، تغیّر و تبدّل. بعض یادیں تو زمانے کی لَوٹ پلٹ میں گم ہو کر رہ جاتی ہیں. (۱۹۸۳ ، تنقید و تفہیم ، ۳۶). [لوٹ + پلٹ (پلٹنا (رک) سے)].

ـــ پَوٹ (ـــ و لین) امث.
۱. (طباعت) **دو رخی چھپائی ، کسی ورق کو دونوں طرف چھاپنا ، ساتھ کے ساتھ دو پشتہ چھپائی ، ایک رخ چھاپ کر اُسی وقت دوسرے رخ کو بھی چھاپ دینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

۲. اُوپر تلے ، اُلٹ پلٹ (ماخوذ : نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[لوٹ + پوٹ (تابع)].

---پھیر (---ی مج) امذ ؛ امث.
ردّ و بدل ، ہیر پھیر. بعض علما کا قول ہے کہ مالوں کا لوٹ پھیر کرنا ایمان کی حلاوت چُوس لیتا ہے. (۱۸۶۵ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۶۷). مجھے یقین ہے کہ میری طرح آپ بھی چند الفاظ کی تکرار اور لوٹ پھیر سے بدمزہ ہو بیٹھے ہوں گے. (۱۹۶۲ ، نئی نظم اور پورا آدمی ، ۵۹). [لوٹ + پھیر (پھیرنا (رک) سے)].

---جانا ف ل.
واپس چلا جانا ، پلٹ جانا. آزادی بانٹی اور چپکے سے اپنے ملک لوٹ گئے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۴۹۳).

لُوٹ (و مع) امث.
۱. کسی سے لڑبھڑ کر یا چھین جھپٹ کر لیا ہوا مال یا سامان ، مالِ غنیمت.

ہوا لوٹ سب گنج ، حصن برنج
توں بارے نگہ رکھ خزینہ و گنج

(۱۶۳۹ ، خاورنامہ ، ۵۹۵).

کافروں سے لڑ کے جب پاتے ظفر
لُوٹ ملتی تھی سو سب کو بانٹ کر

(۱۷۹۱ ، ریاض العارفین ، ۶۵). دشمن بھاگ جاتے تو اُس کی لوٹ پر نہ جا گرتے تھے. (۱۸۸۷ ، سخندانِ فارس ، ۲ : ۱۲۷).

ہم رہزنانِ قافلۂ گُل کی لُوٹ میں
تقسیم سب بہار کا اندوختہ ہوا

(۱۹۶۸ ، غزال و غزل ، ۱۲۹). ۲. زبردستی یا ظلم سے کسی کا مال لینا ، زبردستی کسی کے مال پر قبضہ کرلینا ، چھین جھپٹ ، غارت گری ، تاراجی. مثلاً ہے دکھن میں اگر کوئی سمجھے من میں ، لوٹ میں لوٹ کا کلوٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

دولتِ حسن کی بھی ہے کیا لوٹ
آنکھوں کو پڑ گئی ہے لوٹا لوٹ

(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹).

لوٹ میں گلچیں ہے فکرِ دام میں صیاد ہے
کون روئے بیکسی پر بلبلِ ناشاد کی

(۱۸۷۱ ، نظمِ ارجمند ، ۲۰۸).

چلے ہیں حسن کے بازار میں ہم
متاعِ دل کی رہتی ہے جہاں لوٹ

(۱۹۲۳ ، ثمرۂ فصاحت ، ۱۱۱). ۳. اندھیر ، ظلم ؛ زیادہ طلبی ؛ رشوت (فرہنگِ آصفیہ). [پ : لٹنا ، लूटना س : لنٹا लुण्टन].

---بنولوں کی گھاؤ گدھیا کا کہاوت.
نفع تھوڑا نقصان بہت (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---پاٹ امث.
لوٹ مار ، چھین جھپٹ ، غارت گری نیز غارت گری سے حاصل کیا ہوا مال. مہلب نام ایک بادشاہ نے ابی صفر شاہ کو شکست دی بہت سی لوٹ پاٹ ہاتھ لگی. (۱۸۲۳ ، سیرِ عشرت ، ۳۷). ایک گروہ اہلِ عرب کا جو لوٹ پاٹ کر ادھر اودھر پھرا کرتا تھا نمودار ہوا. (۱۸۷۳ ، فسانۂ معقول ، ۳۸). لیکن یہ لوگ لوٹ پاٹ سے ... ایسے مست ہو رہے تھے کہ وہ سیرے ہی سر ہو گئے. (۱۹۱۰ ، سپاہی سے صوبہ دار ، ۲۲۳). اف : کرنا. [لُوٹ + پاٹ (تابع)].

---پر گرنا محاورہ.
مالِ غنیمت پر جلد قبضہ کرنا ، لوٹنے میں مشغول ہو جانا ، لوٹنے میں لگ جانا (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---پڑنا محاورہ.
چھینا جھپٹی ہونا ، غارت گری ہونا ، جو جس کے ہاتھ لگے لے بھاگنا ؛ بربادی ہونا.

دل و دیں کچھ نہیں رہزن سے بچتا
وہ لوٹ اس عشق منزل میں پڑی ہے

(۱۸۸۸ ، مضمون ہائے دلکش ، ۷۰).

ڈالتی ہیں کھیتوں پر ٹڈیاں جس طرح لوٹ
قحط سالی میں یونہی پڑتی ہے لُوٹ اسلام پر

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۲۹). ایسی لوٹ پڑی ہے ، روز روز سیلانی کہاں ہوتی ہے. (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۲۷۹).

---ڈالنا محاورہ.
غارت گری کرنا ، تباہی مچانا.

ڈالتی ہیں کھیتوں پر ٹڈیاں جس طرح لوٹ
قحط سالی میں یونہی پڑتی ہے لوٹ اسلام پر

(۱۹۰۳ ، کلیاتِ نظمِ حالی ، ۲ : ۱۲۹).

---کا مال امذ.
۱. چوری کا مال ، زبردستی لیا ہوا مال ، چھینا جھپٹا ہوا مال. ہمارے دادا مہتاب خان بڑے اچھے سپاہی تھے ... ان کے ایک تہہ خانے میں صرف سہاگ کی نتھیں تھیں ، لوٹ کا مال. (۱۹۵۵ ، چند خاکے ، ۶۵). ۲. مالِ غنیمت ؛ (مجازاً) مفت کا مال ، نہایت سستا مال (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).

---کونلوں کی ، مار بُرچھی کی کہاوت.
نقصان بہت فائدہ کم (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---کے تربھل بھی بَھلے کہاوت.
مفت کا مال بُرا بھی اچھا ہوتا ہے ، مفت کی ادنیٰ چیز بھی اچھی ہے (محاوراتِ ہندوستان ؛ جامع الامثال).

---کے مُوسَل بھی بَھلے کہاوت.
مفت کا ملا ہوا غنیمت ہے ، مفت کی ادنیٰ چیز بھی اچھی ہے (نجم الامثال ؛ جامع الامثال).

---کھانا محاورہ.
چھین جھپٹ کر کھا جانا ، کسی کا مال ہضم کرنا. وفادار نے یہ کام کیا گھر کو برباد ہونے نہ دیا سوتجی لوکر پھر نہ جائیں سلطنت کو لوٹ نہ کھائیں. (۱۹۰۱ ، راقم ، عقد ثریا ، ۳۹). یہاں سب بھوکے ننگے ہیں لوٹ کھائیں گے. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۱۰۰).

---کَھسوٹ (---فت کھ ، و مج) امث.

۱. **غارت گری ، رہزنی ، قزاق ، ڈاکا زنی.** مال کے جمع کرنے کا خطرہ سوچو کہ کیسے چوری اور تلف اور لوٹ کھسوٹ کا خوف لگا رہتا ہے. (۱۸۶۳ ، مذاق العارفین ، ۳ : ۲۷۳). ان کے حواشی اپنی لوٹ کھسوٹ میں مصروف تھے انہیں کون سمجھاتا. (۱۹۱۰ ، انقلاب لکھنؤ ، ۳۲). شہر پر قبضے کے بعد فوجی افسروں کو ہر طرح آزاد کر دیا گیا ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہوا. (۱۹۷۷ ، ہندی اردو تنازع ، ۹۱). ۲. **استحصال.** جس میں مغربی معاشرے کی معاشی لوٹ کھسوٹ بھی نہ ہو. (۱۹۸۶ ، اقبال اور جدید دنیائے اسلام ، ۳۳۷). اف : کرنا ، ہونا. [لوٹ + کھسوٹ (کھسوٹنا (رک) سے)].

---کَھسوٹ مَچانا محاورہ.

غارت گری کرنا ، ڈاکا ڈالنا. ۱۱۳۹ھ میں ملکھیر نے دکن سے مالوہ میں آ کر لوٹ کھسوٹ مچائی. (۱۹۱۰ ، اُمرائے ہنود ، ۳۱۳).

---کَھسوٹ مَچْنا محاورہ.

ڈاکا پڑنا ، غارت گری ہونا. تمام دیہات میں لوٹ کھسوٹ مچی ہوئی ہے. (۱۸۸۸ ، ابن الوقت ، ۲۸).

---لانا محاورہ.

زبردستی ساتھ لانا. تھوڑی محنت میں وسکے ملک کو خراب کرکے خوزان کے بادشاہ کو باندھ لاویں اور گل بیگم کو بھی لوٹ لاویں. (۱۸۰۰ ، قصہ گل و ہرمز ، ۵۱).

---لائے کُوٹ کھایا / کھائے کہاوت.

مفت کا مال حاصل کیا اور مزے اڑائے ، مالِ مفت دلِ بے رحم (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

---لینا ف م ، محاورہ.

۱. **مال و اسباب چھین لینا ، مال و متاع زبردستی لے لینا ، تاراج کر دینا.** جب کوئی قافلہ آتا اسے لوٹ لیتے. (۱۸۳۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۵۶).

حادثوں میں ہوتے ہیں مغلوب غالب بیشتر
لوٹ لیتی ہیں وبا میں عورتیں بازار کو

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۲۷۹).

یہ کون چپکے چپکے اٹھا اور چل دیا
خاطر یہ کس نے لوٹ لیں عقل کی دھڑکنیں

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۳۶). ۲. (مجازاً) **فریفتہ کر لینا ، موہ لینا ، عاشق کر لینا.**

کہانی ایک سنائی جو ہیر رانجھے کی
تو اہلِ درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۲۱). ۳. **تباہ کر دینا ، برباد کر دینا.**

دوستی بھی تو ستمگر کی قیامت نکلی
جس پہ کی اس نے محبت کی نظر لوٹ لیا

(۱۹۳۶ ، شعاعِ مہر ، نارائن پرشاد ورما ، ۲۲).

---مار امث.

قتل و غارت ، مارکاٹ.

اسیر خاک حسینوں کا آشنا ہو کوئی
وفا کا نام نہیں لُوٹ مار باقی ہے

(۱۸۵۳ ، دیوانِ اسیر ، ۱ : ۳۸۹). قزاقوں کا کوہ و دشت مقام ہے لوٹ مار کا یہی انجام ہے. (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۱۶). سات دن تک قتل عام اور لوٹ مار کا بازار گرم رکھا. (۱۹۳۳ ، یہ دلّی ہے ، ۳۴). تاریک و غیر متمدن انسان نما حیوانوں کی بستیوں میں مزدور کسان کی دولت کی لُوٹ مار کا آبائی کام ہاتھ میں لیا. (۱۹۸۸ ، غالب ، جنوری ، ۲۵۷). اف : کرنا ، ہونا. [لوٹ + مار (مارنا (رک) سے)].

---مچانا محاورہ.

چھینا جھپٹی کرنا ، غارت گری کرنا ، لوٹ مار کرنا.

اب کوئی دیکھو مچادے گی خزاں یاں آ کے لوٹ
عندلیبو چھوڑ دو تم گلستاں کا اختلاط

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۱۳۲). ہر یل ، تلیر ، طوطوں نے اس کے پھلوں پر لوٹ مچا رکھی ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۳۸).

گلوں کا دور ہے بلبل مزے بہار میں لوٹ
خزاں مچانے کی آئے ہی اس دیار میں لوٹ

(۱۹۰۰ ، دیوانِ حبیب ، ۷۱). اے حسین محبوبہ تیرے دو خالوں نے لوٹ مچا رکھی ہے تو نے اپنی گردن میں چھوٹی سی تنگ مالا پہن رکھی ہے. (۱۹۷۸ ، چار پیتہ ، ۱۸۳).

---مَچْنا محاورہ.

چھینا جھپٹی ہونا ، غارت گری ہونا ، لوٹ مار ہونا. کسی نے چک بک کو بھول کر نہ دیکھا کہ اس میں دن دھاڑے کیا لوٹ مچ رہی ہے. (۱۸۹۹ ، حیاتِ جاوید ، ۲ ، ۱ : ۲۹۹).

اک لوٹ مچ رہی ہے حسینانِ خُلد میں
جنت میں کیا بتا ہے تمہارے شہید کا

(۱۹۱۱ ، ظہیر دہلوی ، د ، ۲ : ۷). آنکھیں بند ہوئیں تو کیسی لوٹ مچے گی. (۱۹۸۰ ، سفر نصیب ، ۱۶۰).

---میں پَڑنا محاورہ.

لوٹا جانا ، لُٹ جانا.

اک طرف سے ہے کیا ناز و ادا نے نرغا
اک طرف لُوٹ میں اپنے ہیں وہ دو چار پڑے

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۲۶).

کسی کا مال ہے رہزن کسی کا
پڑا ہے لوٹ میں جوبن کسی کا

(۱۸۹۵ ، دیوانِ راسخ دہلوی ، ۲۲). آسمان سے زمین تک بھول ہی بھول وہ تو یہاں آتے ہی لوٹ میں پڑ گیا. (۱۹۳۵ ، پر پرواز ، ۳۳).

---میں چَرْخَہ بھی غَنیمَت ہے کہاوت.

مُفت کی معمولی چیز بھی اچھی لگتی ہے (ماخوذ : نجم الامثال ؛ قصص الامثال).

---میں لُوٹ کاکلوٹ کہاوت.

غارت گری کے مال کو لوٹنا حرص و ہوس کی آخری حد ہے ،

لوٹ کے مال کو لوٹنا چھچھورا پن ہے ، مثلاً ہے دکھن میں ، اگر کوئی سمجھے من میں ، لوٹ میں لوٹ کا کھوٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۳۸).

ـــــ ہونا ف ل.
غارت گری ہونا ، تاراج ہونا ، لوٹا جانا.

کہتی ہے فوج آرزو دل سے
لوٹ قاروں کے مال کی ہوتی

(۱۸۵۴ ، غنچۂ آرزو ، ۱۳۳).

لوٹ (و مج) (الف) امث.
۱. **ادھر ادھر لڑھکنا ، لڑھکنی ، غلطیدگی.**

کیا سیر ہے کہ آپ تو ہنستے ہیں بام پر
اور بسملان عشق کی کوچے میں لوٹ ہے

(۱۸۰۹ ، جرات ، ک ، ۱۹۱). کیونکہ مزاج لوہ کا نہایت گرم ہے یہ لوٹ موسم گرم میں دیتے ہیں اوس کو تسکین ہوتی ہے. (۱۸۸۳ ، صید گو شوکتی ، ۲۰۷). ۲. **کروٹ ، پہلو** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). ۳.(أ) **وہ جگہ جو پرندوں کے لوٹنے کے لیے بنا دیتے ہیں.** ترکیب لوٹ بنانے ..... مرغ کی یہ ہے ایک گڑھا مربع یا مدور زمین میں کھودے ... اور مرغ کو اوس میں لوٹا دے. (۱۸۸۳ ، صید گو شوکتی ، ۲۰۹). (أأ) **وہ جگہ جو پہلوانوں کے کشتی لڑنے کے واسطے بنا دیتے ہیں** (نوراللغات). ۴. **ریلا ، پانی کا ریلا ، تموج ، پانی کی رَو.**

بہتی دیکھ ورزور پانی کی لوٹ
کھیا کاڑ کسوت تری باند سوٹ

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۰۸).

دیے سو لوٹ سوں دریا کو بھرتی
ڈبے سب نور کے پانی میں دھرتی

(۱۶۸۳ ، عشق نامہ ، مومن ، ۳۶).

ڈرتے ہیں سب رقیب مرے سوز اشک سے
قہر خدا ہے نوح کے طوفاں کی لوٹ ہے

(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۱۷۳). ایک لوٹ ایسے زور سے آئی جس نے مجھے خشکی پر پھینک دیا. (۱۹۲۶ ، سرگزشت ہاجرہ ، ۶۵). باہر پانی کے لوٹ راستوں کو چپا چپا کر اپنی راہیں بناتے ہے. (۱۹۷۳ ، جہان دانش ، ۱۹۳). (ب) صف. **کسی چیز کی خواہش میں نہایت بیقرار ، بے چین ، بے تاب ، فریفتہ ، راغب ، مائل ، عاشق ، مفتون.**

اوسکی زلفوں کی بو سے ہے اپنی
باس پر ، جان لوٹ ، تکیہ کی

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۲۷).

ہے کون جو تم پر لوٹ نہیں کس دل پہ نگہ کی چوٹ نہیں
اک دھوم مچی ہے یہ گھر گھر مرے احمدؐ پیارے میں صدقے

(۱۸۷۲ ، محامد خاتم النبیینؐ ، ۱۳۰).

لوٹ ہے فصل بہاری ترے دیوانوں پر
پھول صدقے ہیں ترے چاک گریبانوں پر

(۱۹۱۹ ، درشہوار ، بیخود ، ۳۹).

مورد کفر بنا مظہر ایماں ہو کر
دل مرا لوٹ ہے کافر پہ مسلماں ہو کر

(۱۹۳۱ ، کلیات فانی ، ۹۶). [پ : لوٹ लाट ؛ س : لٹ लुट].

ـــــ پوٹ (ـــــ و مج) صف.
۱. **لڑھکتا پڑکتا ، لوٹنیاں کھاتا ہوا ، تڑپتا ہوا ، مچلتا ہوا ، غلطاں (بے قراری و بے تابی کے ساتھ).**

قرابین اس پر کری جا کے چوٹ
پلنگ کے تلے گر ہوا لوٹ پوٹ

(۱۷۹۳ ، جنگ نامۂ دو جوڑا ، ۳۳). پھر مونھ کے بل گر کر لوٹ پوٹ ہو جاتا. (۱۸۷۴ ، مجالس النسا ، ۱ : ۳۰). اس کا اصرار دیکھ وہ پری لوٹ پوٹ ہوئی اور فاختہ بن کر اڑ گئی. (۱۹۸۱ ، علامتوں کا زوال ، ۱۹۹). ۲. **فریفتہ ، مفتون ، دل باختہ ، عاشق.**

دوپٹے کو کرنا کبھی منہ کی آوٹ
کہ پردے میں ہو جاوے دل لوٹ پوٹ

(۱۷۸۴ ، سحرالبیان ، ۳۷). بادشاہ ... شمشیر نگہ کا گھائل تو تھا اب لوٹ پوٹ ہو گیا. (۱۸۶۲ ، شبستان سرور ، ۲ : ۲۲۰).

یوسف سا گر جوان ملے سب ہوں لوٹ پوٹ
بڑھیا کے دل میں بھی ہو ارادہ خرید کا

(۱۸۹۷ ، دیوان مائل (احمد حسین) ، ۶۶). احمد بھائی اس ادا پر لوٹ پوٹ ہو گئے. (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۱). امریکہ کی جوانی پر سب لوگ لوٹ پوٹ ہیں. (۱۹۹۰ ، فاران ، کراچی ، جولائی ، ۱۸). ۳. **مضطرب ، بیقرار ، بے قابو (رنج و غم سے یا ہنسی سے).** معشوق کے جھگڑے کی چوٹ ، عاشق لوٹ پوٹ. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۹۱).

اس طرح مت دیکھ اے خونیں بین فریاد سن
دل نگہ تیری سیں ہو جاتا ہے ظالم لوٹ پوٹ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۳).

لگی ہے کس کی نظر کی یہ چوٹ سینے میں
دل و جگر ہیں مرے لوٹ پوٹ سینے میں

(۱۸۸۸ ، منشور سخن ، ۳۹). بہت ہنسیں لوٹ پوٹ ہو گئیں. (۱۹۳۷ ، خان صاحب ، ۹۴). جمالی اتنا ہنسا کہ لوٹ پوٹ ہوگیا. (۱۹۸۳ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۲۰۲). ۴. **اتھل پتھل ، الٹ پلٹ ، درہم برہم.** کونے کونے پر گھر کے نظر ڈالی تو سارا گھر لوٹ پوٹ. (۱۹۲۱ ، گاڑھے خان کا دکھڑا ، ۲). میں حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ... کنکروں کو لوٹ پوٹ کرتا رہا. (۱۹۳۰ ، فاطمہ کا لال ، ۳۰). «میرا تو سارا پلان لوٹ پوٹ ہوگیا». (۱۹۶۲ ، معصومہ ، ۲۲۷).
۵. **لتھڑا ہوا ، آلودہ.**

پھولے نہیں ہیں پھول یہ لوہو میں لوٹ پوٹ
بتلاوتی ہے بات مرے جی کے انت کی

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۷۷). ۶. **بے جان ، بے سدھ ، بے ہوش.** جس کا دل چادر مہتاب سے مکدر ہو... وہ کفن کی پوٹ میں لوٹ پوٹ زمین بے فرش پر سوتا ہو. (۱۸۶۱ ، فسانۂ عبرت ، ۱۶). بخار تمیزاً کے ہاں سے لے کر آئی تھی اس میں بڑی چوٹ بالکل لوٹ پوٹ ہو گئی. (۱۸۹۵ ، حیات صالحہ ، ۱۶). اف : کرنا ، ہونا.
[لوٹ + پوٹ (تابع)].

---پوٹ جانا ف س.

پھڑک جانا ، غش غش کرنا. عجب نہیں جو اہلِ لکھنؤ ان بتاسیتوں پر "لوٹ پوٹ" جائیں. (۱۹۵۳ ، اکبر نامہ ، ۹۲).

---پوٹ رَہْنا محاورہ.

لیٹ جانا ، پڑ رہنا ، جیسے تیسے ، سو رہنا. باتوں میں رات کٹ جانے کی جب تھوڑی شب باقی رہے گی لوٹ پوٹ رہیں گے. (۱۸۰۲ ، باغ و بہار ، ۱۸).

---پوٹ کَر/کے م ف.

جیسے تیسے ، لشتم پشتم ، جوں توں کرکے ، زور مار کر. ترکوں اور افغانوں نے پے در پے حملے کیے ... مگر اہلِ ایران پھر لوٹ پوٹ کے ایک قوم بن گئے. (۱۹۱۳ ، فغان ایران ، ۲۹). میں نے عادت کے موافق بڑی ہائے وہلا مچائی ، لوٹ پوٹ کر اچھا ہو رہا ہوں. (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۴۷). اس تنقید کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا معمول تو لوٹ پوٹ کر اچھا ہو جاتا ہے. (۱۹۹۱ ، اردو ، کراچی ، اکتوبر تا دسمبر ، ۱۱۵).

---پوٹ (کَر) اُٹھ کَھڑا ہونا محاورہ.

بیمار ہو کر اچھا ہو جانا. پندرہ بیس روز تو پڑی رہی اور پھر لوٹ پوٹ خاصی اچھی طرح اٹھ کھڑی ہوئی. (۱۹۱۷ ، طوفان حیات ، ۷۳).

---پوٹ کَرْنا محاورہ.

۱. **فریفتہ کرنا.**

لٹ پٹی سج نیں تری دل کوں کیا ہے لوٹ پوٹ
ورنہ عالم بیچ تک بندوں کا کچھ توڑا نہیں

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۳۱). ۲. **مضطرب کرنا ، بیقرار کرنا.**

کر دیا شوقِ شہادت نے کچھ ایسا لوٹ پوٹ
میرے مر جانے کا قاتل کو اچنبا ہو گیا

(۱۹۰۵ ، گفتارِ بے خود ، ۳۶). ۳. **لیٹنا ، کمر سیدھی کرنا ، آرام کرنا.** کھانا کھانے کے بعد بستر پر لوٹ پوٹ کرنے کی غرض سے پہنچا تو دیکھا وہاں پہلے سے ہی میرے نواسے نواسی اور چھوٹی بچی گڈا گڑیا کھیلنے میں محو ہیں. (۱۹۹۱ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۵۳).

---پوٹ مارْنا محاورہ.

سکڑ سمٹ کر لیٹنا یا پڑا رہنا. انھوں نے اس ننھے شاعر کو کمرے کی سب سے بڑی آرام کرسی میں بڑے آرام سے لوٹ پوٹ مارے سویا ہوا پایا. (۱۹۸۵ ، حیاتِ جوہر ، ۵۲).

---پوٹ ہو جانا ف مر ؛ محاورہ.

۱. **تڑپ جانا ، پھڑک جانا ، بے تاب ہو جانا ؛ فریفتہ ہو جانا.**

اس طرح نت دیکھ اے خونیں نین فریاد سن
دل نگہ تیری سیں ہو جاتا ہے ظالم لوٹ پوٹ

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۱۳). مخاطب علیہ ان کی آنکھوں کی چمک اور تیوروں کی دمک سے خیرہ ہو کر لوٹ پوٹ ہو جاتا. (۱۹۸۶ ، انصاف ، ۲۰۳). ۲. **تڑپ کر مر جانا ، دفعۃً مر جانا.** وہیں بڑھیا کی بلی کھڑی تھی اس میں سے ایک لڈو اس کے آگے ڈال دیا وہ کھاتے ہی لوٹ پوٹ ہو گئی. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۵۷).

باسط جو سب کی آنکھوں کا تارہ تھا کھیلتا ماتا آنکھوں کے سامنے لوٹ پوٹ ہو گیا. (۱۹۸۲ ، میری زندگی فسانہ ، ۲۰). ۳. **ہنسی وغیرہ سے دوہرا یا بیقرار ہونا ، بے قابو ہو جانا.** سلیم کی چچازاد بہن امینہ مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئی. (۱۹۳۹ ، خاک اور خون ، ۱۱۳). جب وہ اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار طنز و مزاح کی صورت میں کرتے ہیں تو عقل لوٹ پوٹ ہو جاتی ہے. (۱۹۹۲ ، قومی زبان ، کراچی ، ستمبر ، ۱۰). ۴. **اُلٹ پُلٹ ہونا ، درہم برہم ہونا ، اُتھل پُتھل ہو جانا.** اس نے جو جھٹکا دیا سارا پاندان لوٹ پوٹ ہوگیا. (۱۹۲۳ ، اہلِ محلہ و نااہل پڑوس ، ۲۲). ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن ہوگیا ... اور اس کے بعد سارا لوٹ پوٹ ہو گیا ہمارا اسٹوڈیو روپی بھی ختم ہو گیا. (۱۹۸۹ ، افکار ، کراچی ، اگست ، ۲۲).

---پیٹ کَر م ف.

مشکلوں کے بعد ، جیسے تیسے ، جوں توں کرکے ، زور مار کر. ساجدہ کا رنج سید کاظم کا رنج تو تھا ہی نہیں کہ ڈھائی تین مہینے میں لوٹ پیٹ کر ہٹا کٹا ہو گیا. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۱۳۳). بہت کم بچے ایسے ہوتے ہیں جو ان کے ہاتھوں سے لوٹ پیٹ کر دس گیارہ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں. (۱۹۱۰ ، راحت زمانی ، ۱۱۰). ان کے اندر ایک نئی سی رمق دوڑتی نظر آتی ہے جیسے لوٹ پیٹ کر مر کھپ کر انھیں جینا آ گیا. (۱۹۸۰ ، زمین اور فلک اور ، ۸۰).

---جانا ف مر ؛ محاورہ.

۱. **لڑھک جانا ، لڑھکنیاں کھانا ، تڑپ جانا.**

فلک ہوے تو اس چوٹ سے جائے لوٹ
جگر کے جگر میں ہے چوٹ

(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۰۷).

جو وہ بجلی کے بھی ہوں سامنے آئے
تڑپ کر اس کے آگے لوٹ ہی جائے

(۱۸۰۵ ، آرائشِ محفل ، افسوس ، ۳۲). ۲. **(بچے کا) ضد کرنا ، مچل جانا.** اللہ آمین کا بچہ لاڈوں کا پلا لوٹ گیا اور لگا پٹخنیاں کھانے. (۱۹۱۸ ، گوہر مقصود ، ۲۷). ۳. **فریفتہ ہو جانا ، ریجھ جانا ، عاشق ہو جانا.**

دل پر لگے تیرے گر کبھی عشق کی چوٹ
تو حسنِ قبیح پر بھی تو جاوے لوٹ

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۷۰).

اچھی صورت جو نظر آئی تو کیوں لوٹ گئے
سچ تو فرمائیے سائل کہ ارادہ کیا ہے

(۱۸۹۷ ، دیوانِ سائل ، ۱۸۰). سن کر پھڑک گئے لوٹ گئے کہنے لگے کہ درویش فقیر کو خدا کا شیعہ کہنا نیا اور اچھوتا مضمون ہے. (۱۹۱۸ ، خطوطِ اکبر ، ۱۰۸).

لب و چشم و عارض پہ دل لوٹ جائے
وہ پستے وہ بادام وہ سیب ہائے

(۱۹۷۰ ، برشِ قلم ، ۴۳). ۴. **(ہنستے ہنستے) بے حال ہوجانا ، (ہنسی وغیرہ سے) بے قابو ہوجانا.** قہقہہ لگا کے تکیہ پر گر پڑا خلیفہ بھی لوٹ گیا. (۱۸۶۲ ، شبستانِ سرور ، ۳ : ۴۳).

بدھو نفر نے بہت ضبط کیا مگر مارے ہنسی کے بُرا حال تھا لوٹ گئے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸)۔ امیر ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور کہا پچاس سے کم نہ لینا۔ (۱۹۳۰ ، اردو گلستان (ترجمہ) ، ۱۳۸)۔ ۵۔ مر جانا۔ اگر مرنے والے کا مرض متعدی تھا تو گھر کے اور بھی دو چار اس میں لوٹ گئے۔ (۱۹۳۱ ، فرہبیر ہستی ، ۷)۔

ـــــ کَرْنا محاورہ۔

مار گرانا ، مار ڈالنا۔ اور طرہ اس پر یہ ہے کہ گھوڑے اور جوان کو ایک ہی وار میں لوٹ کرتا ہے۔ (۱۸۱۹ ، اخبار رنگین ، ۲۱)۔

ـــــ گَھر (ـــــ فت گھ) امذ۔

(مرغ بازی) مرغیوں کے زہت میں لوٹنے کو بنائی ہوئی جگہ جہاں وہ اچھی طرح لوٹ کر زہت سے پروں کو صاف کر سکیں (ا پ و ، ۸ : ۱۲۵)۔ [لوٹ + گھر (رک)]۔

ـــــ لَگانا محاورہ۔

۱۔ **لوٹنا پوٹنا ، کروٹیں بدلنا ، لوٹنی لگانا۔**

بستر غم پر لوٹ لگائیں
خود جاگیں اور سب کو جگائیں

(۱۸۸۵ ، شبیر غم ، ۳)۔ یہ دیکھتے ہی اس نے زمین پر لوٹ لگائی۔ (۱۹۰۸ ، آفتاب شجاعت ، ۵ ، ۱ : ۱۶۱)۔ کیچڑ میں لوٹ لگاتے ہیں راہ گیروں کی نظروں کا ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا۔ (۱۹۵۸ ، چند خاکے ، ۱۵۶)۔ ۲۔ **لیٹنا ، سو رہنا۔** رات میں بھی آپ کی نیند نہیں بھرتی جو دن کو بھی لوٹ لگاتی ہو۔ (۱۹۲۰ ، لخت جگر ، ۲ : ۳۳)۔ ۳۔ **کسی چیز کے لیے مچلنا ، تڑپنا۔**

بنت العنب پہ لوٹ لگاتے ہیں بادہ خوار
سیکٹس ڈٹے ہوئے ہیں مغاں کی دکان پر

(۱۸۷۸ ، سخن بیمثال ، ۳۶)۔

ـــــ لوٹ جانا محاورہ۔

لوٹ جانا (رک) کی تکرار ، ہنستے ہنستے بے حال ہو جانا۔ اگر وہ سنے اور کوئی مطلب سمجھائے تو لوٹ لوٹ جائے ، بازار کی جانے والی مزدورن کو روپوش کہنا بھی عجیب بات ہے۔ (۱۸۹۲ ، خدائی فوجدار ، ۱ : ۱۶۸)۔ جتنا ضبط کرنے کی کوشش کرتا تھا ہنسی اور بڑھتی تھی ڈانٹ پڑتی تھی تو مزید اضافہ ہوتا تھا لوٹ لوٹ جاتا تھا۔ (۱۹۸۶ ، کھوئے ہوؤں کی جستجو ، ۱۵)۔

ـــــ مارْنا محاورہ۔

لڑکنا پڑکنا ، لوٹنی لگانا ، کروٹیں بدلنا ، اینڈنا ، لیٹنا۔ باز زمین پر لوٹ مار کے آدمی کی صورت بنا۔ (۱۸۹۶ ، لعل نامہ ، ۱ : ۱۲۱)۔ بہرحال ربل چلتی رہی اور ہم بنچ پر لوٹ مارتے رہے۔ (۱۹۳۷ ، فرحت ، مضامین ، ۶ : ۳۳)۔

ـــــ ہو جانا/ہونا ف مر ؛ محاورہ۔

۱۔ **فریفتہ ہونا ، ریجھ جانا ، عاشق ہو جانا ، غش ہونا۔**

تنہا نہ اوس کو دیکھ کے عقل نے غش کیا
اپنی بھی جان لوٹ ہوئی دل نے غش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۵)۔ کوئی رخسار شفاف پر لوٹ ہو گئی کوئی شباب ہی دیکھ دل مسوس کے رہ گئی ... یہ سب کرشمے ہو چکے۔ (۱۸۳۵ ، نغمۂ عندلیب ، ۱۳۹)۔

جس حسین کو دیکھتا ہے لوٹ ہی ہو جاتا ہے
میں تو پچتایا عدم سے تجھ کو اے دل لا کے ساتھ

(۱۹۰۷ ، دفتر خیال ، ۱۸۱)۔ فاضل ادبا کا خوشہ چیں و مقلد ہوں اور ان کی بلند خیالی و بلاغت کلام پر لوٹ ہوں۔ (۱۹۳۱ ، اودھ پنچ ، لکھنؤ ، ۱۶ ، ۳۳ : ۵)۔ ۲۔ **بیمار پڑ جانا ، صاحب فراش ہو جانا۔** کچن کو سنا اس وقت تک بھی ہوئی ہیں میں خود لوٹ ہو گیا تھا۔ (۱۹۵۶ ، گویا دبستان کھل گیا ، ۴۷)۔

لوٹ (۲) (و مج) امذ۔

وہ سرکاری کاغذ جو سکہ رائج الوقت کے بجائے کام دیتا ہے ، کرنسی نوٹ۔ گیارہ ہزار دو سو کا بھی ایک لوٹ ہوا ہے کہیں ... نہیں بیوی یہ غیر ہے اس لوٹ کا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۶)۔ [انگ : نوٹ Note کا بگاڑ]۔

لُوٹا (و مج) صف۔

لوٹنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام ، تراکیب میں مستعمل۔

ـــــ کَھسوٹا (ـــــ فت کھ ، و مج) صف۔

غارت زدہ ، تباہ حال ، وہ شخص جس کا مال لوٹ لیا گیا ہو ، لٹا ہوا (فرہنگ آصفیہ)۔ [لُوٹا + کھسوٹا (کھسوٹنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام)]۔

ـــــ مارا صف۔

لُوٹا ہوا ، غارت کیا ہوا ، تاراج کیا ہوا۔

دل عجب شہر تھا خیالوں کا
لُوٹا مارا ہے حُسن والوں کا

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۶۳)۔

ہم ہیں اسیر دام محبت　　دل ہے کسی کا لُوٹا مارا

(۱۹۳۲ ، نوبہاران ، ۴۷)۔ [لُوٹا (رک) + مارا (مارنا (رک) کا فعل ماضی نیز حالیۂ تمام)]۔

لوٹا (و مج) امذ۔

ایک قسم کا ٹونٹی دار پانی رکھنے کا برتن جو دھات یا مٹی کا بنا ہوا ہوتا ہے ، آفتابہ ، ابریق نیز پیتل کا گڑوا ، بڑی لٹیا۔

یہی اک بات اب تجھ کو بتائی
کہ دو لوٹوں میں بھر کر صاف پانی

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲)۔ آب دست دو لوٹوں سے یا ایک بڑے لوٹے سے لیا کرو۔ (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۱)۔ تسلہ لوٹے پر نئی قلعی ہوئی۔ (۱۹۲۳ ، اختری بیگم ، ۳۳)۔ حکم دیا کہ پانی کا لوٹا میرے ہاتھ میں تھما دو۔ (۱۹۸۵ ، روشنی ، ۳۸۳)۔ [لوٹنا (رک) سے اسم ظرف]۔

ـــــ اُٹھانا محاورہ۔

ذلیل خدمت کرنا ، گرا پڑا کام کرنا ، ادنیٰ درجے کی خدمت گاری کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

ـــــ اُٹھوانا محاورہ۔

ادنیٰ خدمت لینا (ماخوذ : جامع اللغات)۔

---بھی نہ اُٹھوانا / رَکْھوانا محاورہ.
ادنیٰ درجے کی خدمت بھی نہ لینا ، کسی سے اس قدر نفرت کرنا کہ اس سے ادنیٰ کام لینا بھی گوارا نہ ہو. میں ایسوں سے لوٹا بھی نہ اٹھواؤں. (۱۸۹۲ ، طلسم ہوشربا ، ۶ : ۶۶۳).

---چوکی پر نہ رَکْھواؤں فقرہ.
اس سے ذلیل سے ذلیل کام بھی نہ لوں ، اظہار نفرت کے لیے کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ نوراللغات).

---رَکْھنا محاورہ.
رک : لوٹا اٹھانا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

---رَکْھوانا محاورہ.
ذلیل کام لینا (جامع اللغات).

---سَجّی (---فت س ، شد ج) امث.
ایک قسم کی عمدہ اور سفید یا گلابی رنگ کی سجّی جو اکثر مسالے وغیرہ میں گلانے کا کام دیتی ہے ، اسے لوٹا سجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جس حوضہ میں سجی کے درخت جلائے جاتے ہیں اس کے اندر گڑھے کر کے لوٹے رکھ دیتے ہیں ، درختوں کا پساؤ ان میں آ کر جمع ہوتا اور سجی کے لوٹے سے جم کر بن جاتے ہیں (فرہنگ آصفیہ). [لوٹا + سجی (رک)].

لُوٹا لُوٹ (و مع ، و مع) امث.
۱. **لوٹ کھسوٹ ، غارت گری ، لوٹ مار ، رہزنی.**

پیار سے ہنس بیٹھنا ہے اور جگت اور جھوٹ ہے
عدل ہے اور ظلم ہے غارت ہے لوٹا لُوٹ ہے
(۱۸۳۰ ، نظیر ، ک ، ۲ : ۱۰۳).

دولتِ حسن کی بھی ہے کیا لوٹ
آنکھوں کو پڑ گئی ہے لوٹا لوٹ
(۱۸۳۶ ، آتش ، ک ، ۲۲۹).

راہزن لاکھوں ہیں راہِ عشق میں
خوب لوٹا لوٹ مارا مار ہے
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۸۰). ۲. **اندھیر ، ظلم.**

ادا دل مانگتی ہے جان غمزہ اے شہِ خوبی
ترے کشور میں ہے اندھیر لوٹا لوٹ جاتے ہیں
(۱۹۰۰ ، اسیر (نوراللغات)). [لُوٹ (رک) + ا (حرف اتصال) + لُوٹ (رک)].

لوٹا لوٹا پھِرْنا محاورہ.
بے تابانہ پچھاڑیں کھانا ، مضطربانہ پٹخنیاں کھانا ؛ کسی درد یا صدمے کے باعث تڑپنا ، حادثے یا صدمے سے نڈھال ہونا ازحد پھڑکنا (فرہنگ آصفیہ).

لُوٹا مار (و مع) امث.
رک : لوٹ مار. پھر بھٹی راجپوتوں کی لوٹا مار اور قحط سالی کی وجہ سے منتشر ہو گئے. (۱۹۹۰ ، تاریخ بھٹی ، ۵۳). [لوٹ (رک) + ا (حرف اتصال) + مار (مارنا (رک) سے)].

لَوٹانا (و لین) ف م.
۱. **واپس کرنا.** اس کی جیب میں شادی کی وہ انگوٹھی ہے جو مرنے والے نے اپنی دلہن کو لوٹائی ہے. (۱۹۷۷ ، جیو ، ۳۰).

ڈھونڈتی ہیں تجھے انور کی نگاہیں ہر دم
آکے لوٹا دو وہی گیت پرانے میرے
(۱۹۸۸ ، مرج البحرین ، ۱۷). ۲. **کسی آدمی کو اُلٹا پھیرنا ، واپس بھیجنا.** سفینہؓ کو لوٹا دو بھائی کی لاش دیکھنے نہ پائیں! (۱۹۵۸ ، آزاد (ابوالکلام) رسول عربیؐ (ترجمہ) ، ۲۳۰). ۳. **پسپا کرنا.** انہوں نے اس کا تمسخر کرنا شروع کیا ، کیا یہ اکیلا آدمی ساری فوج کو لوٹا دیگا. (۱۹۰۳ ، خالد ، ۳۰). ۴. **واپس لے جانا.** ویسے ہی پالکی لوٹائی اور خاص محل کی ڈیوڑھی پر لائے. (۱۸۳۰ ، وقائع بنگش ، ۹۸). تمہیں ان کو لوٹا لے جاؤ. (۱۹۳۶ ، پریم چند ، پریم چالیسی ، ۱ : ۲۱۸). ۵. **دہرانا ، کوئی عمل دوبارہ کرنا.** پس ان میں سے ایک شخص نے نو وضو کر کے نماز لوٹا دی. (۱۹۵۶ ، مشکوٰۃ شریف ، ۱ : ۱۱۸). ہر بند کے آخری مصرعے پر ایک ہی فقرہ لوٹا لوٹا کر زائد کیا جاتا ہے. (۱۹۸۳ ، اصناف سخن اور شعری ہیئتیں ، ۱۰۳). ۶. **الٹ پلٹ کرنا ، الٹانا ، پلٹانا ، اوپر تلے کرنا ، موڑنا.** اس کو کرسی پر بٹھلا دو اور اس کے بعد ہاتھ کو اندر لوٹاؤ. (۱۹۳۷ ، جراحیاتِ زہراوی ، ۱۲۶). [لوٹ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُوٹانا (و مع نیز ضم و) ف م.
۱. **لٹوانا.** منادی ندا کرتا تھا جو کوئی خبر مسلم امیر لیے لاوے ہزار درم پاوے و اگر جھو پاوے اور اسیر خبر پاوے اوسے قتل کر گھر اوس کا لوٹا دے. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۱۲). ۲. **لٹانا.** اپنی ہستی سب لوٹاتا. (۱۴۲۱ ، بندہ نواز ، معراج العاشقین ، ۲۷).

قلق کیوں چھوڑتا دہلی کو کیوں میرٹھ میں آ رہتا
گدائی کے بھروسے پر لوٹایا بادشاہی کو
(۱۸۷۷ ، کلیاتِ قلق ، ۱۳۸). [لوٹ + انا ، لاحقۂ مصدر].

لوٹانا (و مع) ف م.
رگیدنا ، زمین پر گھسیٹنا. وہ زمین پر گرا ... قاسم نے گھوڑے سے جھک ، بال اوس کے ہاتھ میں لپیٹ ، گھوڑا اوٹھایا اور تمام میدان میں لوٹایا. (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۱۵۷). [لوٹ (رک) + انا ، لاحقۂ مصدر].

لُوٹاوْنا (و مع نیز ضم و ، سک و) ف م (قدیم).
لٹانا. بادشاہ اپنے ہاتھوں سے مروارید وغیرہ لوٹاوتا جاتا تھا. (۱۷۴۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۹). [لوٹانا (رک) کا ایک قدیم املا].

لوٹْنا (و مج ، سک ٹ) م ف.
لوٹنا (رک) سے حالیۂ ناتمام ، تراکیب میں مستعمل.

---پوٹْنا (---و مع ، سک ٹ) م ف.
لڑھکنا پڑھکنا ، لڑھکنیاں کھاتا ہوا ، گرتا پڑتا. نو ہاتھ نو پاؤں نو منھ نو بدن میں اور لوٹتا پوٹتا چلا آتا ہے. (۱۸۰۱ ، آرائش محفل ، حیدری ، ۴۴). [لوٹنا + پوٹنا (تابع مہمل)].

---پیٹنا (---ی مع ، سک ٹ) م ف.
رک : لوٹنا پوٹنا.

جب بڑھا دردِ جگر حد سے زیادہ اپنا
لوٹتے پیٹتے اُس شوخ کے در تک پہونچے

(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۲۲۵). [لوٹنا + پیٹنا (تابع)].

---پھرنا ف ل.
زمین پر لڑھکنا ، تڑپنا پھرنا.

سر غیر ہو زیبِ قترا ک بنے ہے
پھرے لوٹتا سر ہمارا زمین پر

(۱۸۲۴ ، مصحفی ، د (انتخاب رامپور) ، ۸۷).

لوٹتا پھرتا ہوں بے تابیٔ فرقت سے میں
جنبشِ عشق نے گہوارہ بنایا مجھ کو

(۱۸۶۱ ، کلیاتِ اختر ، ۶۲۸).

لوٹ جالی (و مع ، سک ٹ) اث.
ایک قسم کا باریک سوراخ دار انگریزی کپڑا ، بابل لیٹ.

لوٹ جالی کی یہ محرم ہیں کہ ہے جال بچھا
آشیاں ایک مگر دو ہیں نشیمن یک جا

(۱۸۶۳ ، واسوخت رعنا (شعلہ جوالہ ، ۲ : ۳۳۷)).

جگر میں سیکڑوں سوراخ ہیں تکلیف حسرت سے
جو تم نے آج بدلا ہے دوپٹہ لوٹ جالی کا

(۱۸۷۳ ، دیوان قدا ، ۶۷). لوٹ جالی کا آسمانی کرتہ اس میں سے شکمِ سیمیں کی جھلک. (۱۹۵۸ ، شمعِ خرابات ، ۱۸۲).
[جالی لوٹ (رک) کا مقلوب].

لوُٹیوں کو (و لین ، سک ٹ ، کس مع ت ، و مع ، و مع) م ف.
(دہلی) واپسی پر. لوٹیوں کو مدینہ تھوڑی دور باقی تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا. (۱۸۹۵ ، ترجمۃ القرآن ، نذیر احمد (نوراللغات).

لوٹر (و مع ، فت ٹ) امذ.
گھوڑے کے اصلی چار رنگوں کے علاوہ بہت سے غیر اصلی رنگوں میں سے ایک رنگ. رنگ گھوڑوں کے ... بہت سے ہیں ... لوٹر ، برونجی ، نیلا. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۱ : ۷۳). [مقامی].

لوُٹم لاٹ/لوُٹ (و مع ، فت ٹ ، سک م/و مع) اث.
باہمی لوٹ مار ، ایک دوسرے کو لوٹنا نیز لوٹ مار ، غارت گری. اس لوٹم لوٹ اور آپا دھاپی کا کہنا کیا. (۱۹۱۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۷۵). بھلا اس لشں اور لوٹم لاٹ میں کون کسی کی سنتا ہے. (۱۹۱۵ ، مرقعِ زبان و بیان دہلی ، ۴۷). [لوٹ (رک) + م (لاحقۂ اتصال) + لاٹ/لوٹ (تابع)].

لوُٹم لوُٹک (و مع ، فت ٹ ، سک م ، و مع ، فت ٹ) اث.
لوٹ مار کرنے والا. لات منات تیتے میتے دم خیثا لوٹم لوٹک جھوٹم جھوٹک ہوتے دو سو خدایان برباد کر دیں. (۱۸۹۰ ، طلسمِ ہوشربا ، ۳ : ۱۰۳۷). [لوٹم لوٹ (رک) + ک ، لاحقۂ فاعلی].

لوٹَن (و مع ، فت ٹ) (الف) صف.
لوٹنے والا ، تڑپنے والا ، پھڑکنے والا ، قلا بازیاں کھانے والا ، پچھاڑیں کھانے والا (فرہنگ آصفیہ). (ب) امذ. ایک قسم کا سفید کبوتر جس کے سر پر ہاتھ لگا کر چھوڑ دیں تو وہ لوٹنیاں کھانے لگتا ہے ، اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قلمی جو ذرا سی ٹھیس سے لوٹنے لگتا ہے اور ایک دستی جو ہاتھ میں لینے سے لوٹنے لگتا ہے ، قلا بازیاں کھانے والا کبوتر.

لگیں ناچنے مہور (سور) ہو بے خبر
کریں حال لوٹن نکل رقص پر

(۱۶۵۷ ، گلشن عشق ، ۵۵). لوٹن عجیب طلسمات کا کبوتر ہے. (۱۸۶۷ ، اردو کی پہلی کتاب ، آزاد ، ۲ : ۶). شناخت لوٹن کی یہ ہے کہ تھوڑی حرکت انگلیوں سے لوٹنے لگے. (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۲۱۶). لوٹن ، کبوتر باز اس جانور کو گھما کر زمین پر پھینک دیتے ہیں اور یہ مرغ نیم بسمل کی طرح رقص کرنے لگتا ہے. (۱۹۳۸ ، آئین اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۱ : ۳۶۲). کبوتر بہت ہیں لال بند ، نیل بند ، کلونے ، لوٹن ، لقہ ... بیسیوں قسم کے کبوتر ہیں. (۱۹۶۷ ، اجڑا دیار ، ۲۰۳). (ج) اث. ۱. وہ جگہ جو پرندوں کے لوٹنے کے لیے بنا دیتے ہیں ؛ جانوروں کے لوٹنے کی جگہ. میں نے سانبھر کی تلاش شروع کی کتنی گھاٹیوں اور متعدد کھوریوں میں اترا کتنی پہاڑوں پر چڑھا لوٹن اور بیٹھک کے مقابات دیکھے. (۱۹۳۲ ، قطب یار جنگ (شکار ، ۱ : ۲۶۱)). ۲. وہ جگہ جو پہلوانوں کے کشتی لڑنے کے واسطے بنا دیتے ہیں (ماخوذ : جامع اللغات ؛ نوراللغات). ۳. ایک قسم کی عمدہ گلابی رنگ کی سجی. اسپند ... سجی لوٹن ... کھلایا کریں. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۲۳۳). ۴. (کندلا کشی) بھالتا ، گھلائی کے جندر کا چرخ یا چرخی جس پر کھینچا ہوا تار لپٹا جاتا ہے (ا پ و ، ۲ : ۱۸۰). ۵. (حمّالی) کہاروں کی اصطلاح میں راستے میں پڑی ہوئی ایسی بے ڈول لڑک جانے والی چھوٹی چیز کو کہتے ہیں جس پر پیر پڑنے سے کہار ڈگمگا جائے اور سواری کے کندھے پر سے اتر جانے کا اندیشہ ہو، سواری لے جاتے وقت اگلا کہار پچھلے کہار کو ایسے موقع سے آگاہ کرنے کے لیے یہ کلمہ بولتا ہے (ا پ و ، ۵ : ۱۵۹). ۶. ایک قسم کی بیل (نوراللغات). [لوٹ (رک) + ن ، لاحقۂ فاعلی نیز ظرفیت].

---دِیا (--- کس د) امذ.
(پیشہ مشعل چی) ایک عجیب ساخت کا چراغ جس کو الٹا کرنے یا اِدھر اُدھر جھکانے سے تیل کی ڈبیا اپنی اصلی حالت پر رہتی ، اوندھی نہیں ہوتی ، جس کی وجہ سے نہ چراغ بجھتا ہے نہ تیل گرتا ہے. (ا پ و ، ۱ : ۱۹۶). [لوٹن + دِیا (رک)].

---سَجّی (---فت س ، شد ج) اث.
رک : لوٹا سجی. لوٹن سجی کو کوٹ کر ... پانی میں گھول کر کسی قلعی دار دیگچی ... ڈھانک دیں. (۱۹۳۷ ، شاہی دستر خوان ، ۱۰۹).
[لوٹن + سجی (رک)].

---کَبُوتَر (---فت ک ، و مع ، فت ت) امذ.
ایک نوع کا سفید رنگ کا قلا بازیاں کھانے والا کبوتر. رک : لوٹن

دیکھ لقا سا ا کڑتا شوخ کو دل میرا لوٹن کبوتر ہو گیا

(۱۸۳۷ ، دیوان قاسم ، ۳۶).

نہ پہونچا اُس پری تک ہائے مرغِ نامہ بر بن کر
رہا دل لوٹتا لوٹن کبوتر بن کے پہلو میں
(۱۸۴۵ ، کلیاتِ ظفر ، ۱ : ۱۷۳).

کبھی خط میں جو لکھا حال کچھ بے تابیِ دل کا
ہوئے قاصد کی حالت ہو گئی لوٹن کبوتر کی
(۱۹۰۳ ، سفینۂ نوح ، ۱۳۰) . اُدھر مولوی صاحب اور ان کے ساتھی ہیں کہ ہنسی کے مارے لوٹن کبوتر بنے ہوئے ہیں . (۱۹۸۴ ، کیا قافلہ جاتا ہے ، ۳۴). [لوٹن + کبوتر (رک)].

لَوٹنا (و لین ، سک ٹ). (الف) ف ل.
واپس ہونا ، پھرنا ، بازگشت کرنا ، مراجعت کرنا.

آخر کو وہ جماعتِ کفّارِ بدمآل
لوٹے وہاں سے جلد یہی دل میں کر خیال
(۱۷۹۱ ، جنگ نامۂ پانی پت ، ۲). قافلے میں خبر کی کہ غلام بھاگ گیا یہ کہہ کر تلاش کے واسطے لوٹا. (۱۸۴۵ ، احوال الانبیا ، ۱ : ۳۳۶). لیکن جب میں لڑائی سے لوٹوں گا ... میں اس کا بدلہ دوں گا. (۱۹۳۱ ، الف لیلہ و لیلہ ، ۲ : ۱۱۲). مجھے آئی ایس پی آر کے دھڑے میں لوٹے بمشکل چند روز ہوئے تھے کہ ایک اور دورہ نکل آیا. (۱۹۸۸ ، سلیوٹ ، ۵۱). (ب) ف م. ۱. **الٹنا ، پلٹنا ، رُخ بدلنا (کپڑے وغیرہ کا).** سب جو ساتھ کے ہمارے لوگ ہیں سو اسی کے اوپر ہو کے چلے آویں اور بے پا انداز لوٹتے جائے. (۱۷۳۶ ، قصۂ مہر افروز و دلبر ، ۸). کتابوں کے ورق لوٹنے میں مصروف ہے. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۱۵۶). خا کہ کو لوٹ کر دوسری طرف کی سطح بھی اسی طرح صاف کر لیجیے. (۱۹۳۵ ، لکڑی کا باریک کام ، ۳۰). ۲. **اعادہ کرنا ، دُہرانا ، ازسرِنو بجا لانا.** چالیس آیتیں پڑھ سکے اور پھر اگر فاسد ہووے وضو تو لوٹا سکے. (۱۸۶۷ ، نورالہدایہ ، ۱ : ۸۶). [لوٹ (رک) + نا ، لاحقہ مصدر].

لُوٹنا (و مع ، سک ٹ) ف م.
۱. **غارت گری کرنا ، مال و متاع وغیرہ زبردستی چھیننا ، تاراج کرنا.**

دیا شاہ فرماں لوٹنے دام کوں
کیا حکم سب خاص ہور عام کوں
(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۱۱۴).

مرد نے پکڑنا بڑا کام دست
کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو پست
(۱۶۰۹ ، قطب مشتری ، ۵۱).

صبر کا دھرتا اتھا میں آج لگ سامان لے
لوٹ کر سب لے گیا برہا سو تیرا ہر شبا
(۱۶۷۲ ، عبداللہ قطب شاہ ، د ، ۲).

مارے بھاگوں کو فوج نے لُوٹا
مرگیوں میں سے بھی نہ اک چھُوٹا
(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۰۷).

دکھلا دیا تھا خالقِ اکبر کے قہر کو
گویا غنیم لُوٹتا پھرتا تھا شہر کو
(۱۸۷۴ ، انیس ، مراثی ، ۲ : ۱۸۹).

حسرت نے مقررِ کسی واماندہ کو لُوٹا
فریاد ہے کچھ کم نہیں آوازِ جرس آج
(۱۹۲۷ ، شاد عظیم آبادی ، میخانۂ الہام ، ۱۳۰).

تم نے لوٹا ہے مجھے تم نے بسایا ہے مجھے
میری رہزن بھی ہو میرا سر و سامان بھی ہو
(۱۹۳۷ ، شعلۂ گل ، ۱۰۵). ۲. **تباہ کرنا ، برباد کرنا ، اُجاڑنا ، ویران کرنا.**

نیزۂ آہ سیں غنیمِ جنوں گلشنِ آبادِ عقل کوں لوٹا
(۱۷۳۹ ، کلیاتِ سراج ، ۱۳۷).

اب دل کے نگر کو فوجِ غم آہ
لوٹے ہے دہائی ہے دہائی
(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۲۹۳).

جب علم و عمل کا ساتھ چھوٹا
گھر بغض و حسد نے آ کے لوٹا
(۱۸۸۲ ، مادرِ ہند ، ۱۸).

کوئی ہوا کے سی ایس آفیسر ، کوئی سونپے انلمین سدھارا
کسی کو لطف و کرم سے لوٹا ، کسی کو جور و ستم سے مارا
(۱۹۳۷ ، سنگ و خشت ، ۳۱). ۳. **عاشق بنانا ، فریفتہ کرنا.**

ہم بھی اس کی دہائی دیں گے ایک دن ایسا آئے گا
اوڑھ کے کالی رات میں کملی جس نے ہم کو لوٹا ہے
(۱۹۳۸ ، سریلی بانسری ، ۱۲۸). ۴. **حاصل کرنا ؛ (مزے) اڑانا ، (حظ) اٹھانا.**

کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے
(۱۸۴۶ ، آتش ، ک ، ۲۵۲).

خوشا وہ دن کہ شادابی تھی دل میں جب لڑکپن کی
بہاریں لُوٹتی تھی جب وہ میرے ساتھ گلشن کی
(۱۹۳۶ ، نقش و نگار ، ۳۵).

ہم سے پوچھو وہ جوانی کی اُمنگوں کے مزے
ہم نے لوٹا ہے کسی وقت میں جوبن اُس کا
(۱۹۰۰ ، دیوانِ تسلیم ، ۲ : ۱۲۳). ۵. **مہنگا بیچنا ، زیادہ قیمت لینا ، ٹھگنا.** ٹھیٹروں نے جو من مانے ٹکٹ لگائے ہیں یہ محض پبلک کو لوٹنا ہے. (۱۹۲۳ ، نالک ساگر ، ۱۸۶). ۶. **مال مارنا ، غبن کرنا ، دھوکے یا ناجائز طریقے سے روپیا لینا** (فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [لُوٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

--- کھسوٹنا ف مر ؛ محاورہ.
بُری طرح غارت گری مچانا ، بے تحاشا لُوٹنا. جس طرح پہلی دفعہ مسجد ... میں گھسے تھے (اور اُس کو لوٹا کھسوٹا) اُسی طرح (اس دفعہ بھی) اس میں گھسیں. (۱۸۹۵ ، ترجمہ قرآن مجید ، نذیر احمد ، ۱ : ۳۹۳). دشمنوں پر چڑھ کر گئے ... لوٹا کھسوٹا باندھا جکڑا سالماً غانماً واپس آئے. (۱۹۰۷ ، امہات الامہ ، ۹۳). اپنی نفس پروری کے لیے بے دریغ اور بے تحاشا لوٹنے کھسوٹنے میں لگ جائیں گے. (۱۹۸۶ ، قرآن اور زندگی ، ۱۳).

--- مارنا ف مر ؛ محاورہ.
بُری طرح لوٹ ڈالنا ، لوٹ مار کرنا. دریا خاں نے قصبہ الاول اور

دھول کانو اور بعض مواضع پائین گھاٹ و چالیس گانوں کو لوٹا مارا۔ (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۷ : ۱۰۳)۔

لوٹنا (و مج ، سک ٹ) ف ل۔

۱۔ **کروٹیں بدلنا ، لڑھکنا ، لڑھکیاں کھانا ، خاک یا مٹی میں کروٹیں لینا یا لیٹنا۔**

کرے دم بیٹ اور لوٹے جو گھوڑا
تُو کُڑ اُس کے لگا تالو میں تھوڑا

(۱۷۹۵ ، فرسنامۂ رنگین ، ۱۲)۔ وہ لوٹ کر بصورت پری بن گئی۔ (۱۸۹۷ ، طلسم ہوشربا (انتخاب) ، ۲ : ۲۱)۔ ۲۔ **پچھاڑیں کھانا ، مچلنا ، ضد یا ہٹ کرنا۔** تو ... کیا کیا لوٹی ہے ، کیا کیا پیٹی ہے ، اُفّوری حرافہ ! (۱۹۲۸ ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ۱۵۲)۔ ۳۔ **سسکنے ، درد یا اذیت سے تڑپنا ، پھڑکنا ، بے قرار ہونا ، مضطرب ہونا ، تلملانا۔** پیٹ کے درد سے جوں کبوتر نیم بسمل لوٹتا رہا۔ (۱۷۳۲ ، کربل کتھا ، ۹۵)۔ پہلوان لوٹن کبوتر کی طرح لوٹنے لگا۔ (۱۸۰۰ ، قصۂ گل و ہرمز ، ۷۹)۔

ہر روز لوٹتا ہے یہ داغوں سے آگ پر
دل ہجر یار میں حسن ابدال ہو گیا

(۱۸۷۰ ، دیوان اسیر ، ۳ : ۲۸)۔

برق کی صورت تڑپیے لوٹیے دل کی طرح
شمع کے مانند جلیے مثلِ شبنم روئیے

(۱۹۲۰ ، روح ادب ، ۹۹)۔ درویش کی یہ حالت تھی ... بازو ٹوٹے پرندے کی طرح وہ آگ پر لوٹ رہا تھا۔ (۱۹۷۵ ، تاریخ ادب اردو ، ۲ ، ۲ : ۷۹۰)۔ ۴۔ **عاشق ہونا ، فریفتہ ہونا ، شیدا ہونا ، دل دے بیٹھنا۔**

مجھے کیا دیکھتے ہو ہمدموں ٹک اس کو تو دیکھو
دل اس پر کیوں نہ لوٹے جس کی یہ کافر ادا ہووے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۹۳)۔ کوئی اُس کی باتوں ہی پر مرتا ہے ، کوئی اس کی چتون پر ہی لوٹتا ہے ، کوئی اس کی ادا کا دیوانہ ہے۔ (۱۸۷۶ ، تہذیب الاخلاق ، ۲ : ۳۱۸)

وہ منظر کیا ہوا جس پر بہاریں لوٹتی ہوں گی
جدھر دیکھو اُدھر اب خاک ہی اُڑتی ہے گلشن میں

(۱۹۲۸ ، دیوان قمر بدایونی ، ۲ : ۳۸)۔ ۵۔ **لیٹنا ، پڑنا ، سونا ، سستانا۔**

سیج اوپر غیر کے رہتا ہے اب لوٹا ہوا
زر کی لالچ اس قدر وہ سیم تن کھوٹا ہوا

(۱۷۱۸ ، دیوان آبرو ، ۱۰۶)۔ رسم کے ختم ہوتے ہی بچھونوں پر لوٹ گئے۔ (۱۹۷۵ ، گرداب حیات ، ۱۴)۔

معبدوں میں اینٹھتے ہیں کتنے ڈسنے والے ناگ
مسندوں پر لوٹتے رہتے ہیں کتنے کالے ناگ

(۱۹۴۴ ، نقش دوراں ، ۲۰۱)۔ ۶۔ **پیروں میں بچھ جانا ؛ (مجازاً) گرنا پڑنا۔**

تا ملے پابوس اُس کا اس دلِ بے تاب کو
اس لیے پاؤں پہ کس کس کے یہ لوٹا جائے ہے

(۱۸۰۹ ، جرأت ، ک ، ۱۹۲)۔

قدم پر لوٹتی ہے عظمتِ تاجِ سلیمانی
ازل سے معتقد ہے عقلِ نورانیاں اُس کی

(۱۹۵۵ ، مجاز ، آہنگ ، ۲۷)۔ ۷۔ **گھسٹنا۔** بھی کے غرارے کی پھٹی ہوئی گوٹ زمین پر لوٹ رہی تھی۔ (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۸۷)۔ ۸۔ **(مجازاً) دفعۃً یا اچانک مر جانا ، مرگ مفاجات کا آ جانا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۹۔ **مکر جانا ، انکار کر جانا ؛ جیسے : پرایا روپیہ لے کر لوٹ گیا** (فرہنگ آصفیہ ؛ مہذب اللغات)۔ ۱۰۔ **برگشتہ ہونا ، پھوٹنا ، بگڑنا ؛ جیسے : قسمت لوٹنا ، نصیب لوٹنا** (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ ۱۱۔ **دیوالہ نکلنا ، تباہی آنا ، کام بگڑنا ؛ جیسے : کوٹھی لوٹنا ؛ بنک کا لُٹ جانا** (فرہنگ آصفیہ)۔ ۱۲۔ **وجد میں آنا ، حال آنا ، مزے میں آ کر ناچنے لگنا ؛ نہایت خوش ہونا ، پھڑک جانا ، بے حد محظوظ ہونا۔**

نصیر ایسی غزل تُو نے لکھی ہے مرحبا تجھ کو
کہ سن کر لوٹتے ہیں اہلِ معنی تیرے مضموں پر

(۱۸۳۸ ، نصیر دہلوی ، چمنستان سخن ، ۶۷)۔

ہیں یوں تو اس غزل پہ ظفر لوٹتے سبھی
لیکن زیادہ سب سے سخنور ہے لوٹتا

(۱۸۵۴ ، کلیات ظفر ، ۳ : ۱۵)۔ ۱۳۔ **تعریف کرنا ، واہ وا کرنا ، سراہنا۔**

نکالے شہ نے وہ اندازِ حکمرانی کے
کہ اُس پہ دوست تو کیا لوٹتے ہیں دشمن بھی

(۱۹۲۸ ، سرتاج سخن ، ۹۵)۔ ۱۴۔ **رشک کرنا ، حسد کرنا۔**

جب نیم جاں ہوں کوچۂ قاتل میں لوٹتا
قاتل ہے لوٹنے پہ مرے دل میں لوٹتا

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۹۳)۔ [لوٹ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر]۔

ـــــ پوٹنا ف مر ؛ محاورہ۔

۱۔ **لیٹنا لٹانا ، سونا سلانا ، بے تکلفانہ جہاں جی چاہے پڑ رہنا۔**

اب جواں فضلِ الٰہی ہو چکے کیا ڈر تمھیں
آؤ بیٹھو کھیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۱۱۱)۔ دسترخوان بچھا کھانا کھایا ، لوٹتے پوٹتے بارہ بج گئے۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۲۰۹)۔

لوٹی ہوئی نسیم پھولوں میں
اور ہر سو بھرر بھرر آئی

(۱۹۳۶ ، لیب تیموری ، آتش خنداں ، ۸۲)۔ ۲۔ **لوٹنیاں کھانا ، لڑھکنا پڑکنا۔** دلدل مقاموں میں پڑا رہنا یا کیچڑ میں لوٹنا پوٹنا اس کو بے حد پسند ہے۔ (۱۹۳۲ ، عالم حیوانی ، ۲۰۷)۔

لوٹنی (و مج ، سک ٹ) امث۔

لڑکنی ، قلا بازی ؛ صاف انکار کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات)۔ [لوٹ + نا ، لاحقۂ اسمیت و صفت + ی ، لاحقۂ تانیث]۔

ـــــ لینا محاورہ۔

بالکل انکار کرنا ، صاف مکر جانا ، بے ایمان کرنا ، دل میں کھوٹ آنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات)۔

لوٹنیاں (و مج ، سک ٹ ، کس مع ن) امث اج۔

لوٹنی (رک) کی جمع ؛ تراکیب میں مستعمل۔

ــــ کھانا محاورہ.
قلابازیاں کھانا ، تڑپنا ، بے قرار ہونا ، کروٹیں لینا ، پھڑکنا ، پچھاڑیں کھانا. وہ ان کے تیز اور زہریلے ڈنکوں سے پریشان ہو کر زمین پر لوٹیاں کھانے لگا. (۱۹۷۵ ، چینی لوک کہانیاں ، ۱۳۲).

ــــ لینا محاورہ.
پینترے بدلنا ، چالیں چلنا. غرض شیخ نے بہت لوٹیاں لیں پر بابو صاحب آگے کچھ قبولے ہی نہیں. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۱۰۲).

لوٹنے کی جا / جائے ہے فقرہ.
۱. عجب تماشا ہے ، عجب مضحکہ خیز بات ہے.

یہ لوٹنے کی جا ہے گدھے پر سوار ہو
زاہد نے عزمِ کعبہ بپاس ریش و فش کیا

(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۷). ۲. خوشی سے لوٹ پوٹ ہو جانے کا موقع ہے ، قربان ہو جانے کا مقام ہے ، فدا ہونے کی جگہ ہے.

سر بوقتِ ذبح اپنا اس کے زیرِ پائے ہے
یہ نصیب، اللہ اکبر، لوٹنے کی جائے ہے

(۱۸۵۴ ، ذوق ، د ، ۱۸۵).

لوٹو دے گھر کوئی نہیں ، ہنڈیا ہے تو ڈوئی نہیں کہاوت.
جہاں بد انتظامی ہو جو چاہو سو لو ، جہاں بد انتظامی ہو اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو وہاں جس کا جو جی چاہے کرے (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لوٹہ (و مج ، فت ٹ) امذ.
رک : لوٹا.

دیا پانی بھرا لوٹہ سنگا کر
دھری اک آگے سجدہ گہ لا کر

(۱۸۶۱ ، الف لیلہ نو منظوم ، ۲ : ۴۵۸). لوٹہ اور طشت ایک خادمہ نے پہلے ہی سے لا رکھا تھا. (۱۹۰۱ ، سینا ، ۱ : ۲۱۷).
[لوٹا (رک) کا ایک املا].

ــــ چوکی پر بھی نہ رکھواؤں فقرہ.
رک : لوٹا چوکی پر نہ رکھواؤں.

ہے بڑا بول منہ یہ کیا لاؤں لوٹا چوکی پہ بھی نہ رکھواؤں

(۱۸۶۷ ، شوق لکھنوی ، فریبِ عشق ، ۱۳).

لوٹے (و مج) امذ.
لوٹہ (رک) کی جمع یا مغیرہ حالت ، تراکیب میں مستعمل.

ــــ ڈالنا محاورہ.
نہانا ، غسلِ جنابت کرنا ، ہنڈا دھونا ، نہا کر ناپاکی اُتارنا (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).

ــــ میں نمک / نون ڈالنا / گلانا / گُھلانا محاورہ.
جب لوگ کسی معاملے میں اتفاق کر لیتے ہیں تو پانی کے بھرے لوٹے میں ایک کنکری نمک یہ کہہ کر ڈالا کرتے ہیں کہ اگر میں اس عہد کو توڑوں تو نمک کی اس کنکری کی طرح گھل جاؤں ؛ (ہندو) قسمیہ عہد کرنا ، سخت قسم کھانا ، پختہ اتفاق کرنا (نوراللغات ؛ مخزن المحاورات ؛ فرہنگِ آصفیہ).

لوٹیا (و مج ، کس ٹ) امث ، لوٹیا.
لوٹا (رک) کی تصغیر ، چھوٹا لوٹا. اگر تیرے پاس لوٹیا ڈوری ہو تو پانی لا کر مجھے پلا دے. (۱۸۸۲ ، طلسمِ ہوشربا ، ۱ : ۹۲). ایسی مثالیں نہ مل سکتی ہوں کہ مہابھارت کے زمانے سے آج تک لوٹیا میں ٹونٹی یا دھوتی میں ٹانکا نہیں لگ سکا. (۱۹۴۳ ، فنِ صحافت ، ۲۲). [لوٹا (بحذف ا) + یا ، لاحقۂ تصغیر].

لوٹیرا (ضم و ، ی مج) امذ ، لُٹیرا.
لوٹ مار کرنے والا ، ڈاکو ، رہزن ، قزاق.

ہم لوٹا لے اس لوٹیریاں سوں تمام
روز زاری سوں کبھی اس تھا کام

(۱۷۵۴ ، ریاضِ غوثیہ ، ۱۰۰). گاڑیبان نے اکھو سے کہا کہ یہاں لوٹیرے آتے ہوتے ہیں. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۳ : ۱۷۵).
[لوٹ + یرا ، لاحقۂ نسبت].

ــــ پن (ـــ فت پ) امذ.
لٹیروں کا پیشہ ، رہزنی ، قزاقی ، ڈاکا زنی. مذہب اسلام دغابازی اور فریب کا وسیلہ یا لوٹیرے پن کا حیلہ نہیں ہے. (۱۸۸۴ ، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۲۷۲). [لوٹیرا + پن ، لاحقۂ کیفیت].

لوٹیں لگانا محاورہ.
۱. لوٹیاں کھانا ، زمین پر کروٹیں بدلنا ، تڑپنا ، لڑھکنا. تسنیمہ گھنٹے سوا گھنٹے تک دالان میں لوٹیں لگاتی رہی. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۵). ۲. چکر لگانا ، گھومنا پھرنا. ماضی کی یادیں بگولے کی طرح دماغ میں لوٹیں لگا رہی تھیں. (۱۹۶۲ ، آنگن ، ۶).

لوٹھ (و مج) امذ.
رک : لوٹ بمعنی نوٹ. (نوٹ لے کر) اے میں کیا جانوں موا لوٹھ کیا ہوتا ہے ہمارے وخت (وقت) میں تو لوٹھ ووٹھ تھا کہاں یہ کاغذ کے گھوڑے آج کل دوڑائے جاتے ہیں. (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۵۷). [لوٹ (رک) کا بگاڑ].

لوٹھا (و لین) صف. (الف) صف مذ.
جوان ، مستنڈا ، ہٹا کٹا ، موٹا تازہ. اتوں کے پڑوس میں ایک لوٹھا تھا خوبصورتی میں یکتا. (۱۹۶۵ ، دکھنی انوار سہیلی ، ۲۷۴).

اور تو کیا کسی لوٹھے سے تجھے دوں گی بیاہ
لا دے گر اس کا تو پیغام زبانی بالذی

(۱۸۳۵ ، رنگین (دیوانِ رنگین و انشا ، ۵۵). خرم زاد سترہ برس کا لوٹھا اور صفدری تیرہ برس کی بچی بھلا یہ بھی کوئی جوڑ ہے. (۱۹۲۱ ، اولاد کی شادی ، ۸۱). تین برس کا لوٹھے کا لوٹھا اب تک دادی اماں کی گود میں چڑھا پھرتا ہے. (۱۹۶۷ ، یادوں کے چراغ ، ۲۰۸). (ب) صف مث. موٹی تازی ، صحت مند ، خوب تندرست ؛ مراد : گداز بدن کی جوان لڑکی. ایک یہ ہماری اتنی بڑی لوٹھا پھر رہی ہیں ، چار دن میں ماتیوں بیٹھیں گی. (۱۸۹۵ ، حیاتِ صالحہ ، ۵۷). تیرہ چودہ برس کی لوٹھا ، کیسی نماز اور کہاں کا روزہ. (۱۹۰۸ ، صبحِ زندگی ، ۷). جوان جہان لوٹھا سی ہو کر بھیک مانگتی ہے. (۱۹۶۲ ، ایک عورت ہزار دیوانے ، ۶۸).
[س : لوشٹ लोष्ट + क].

لَوٹھی (و لین) امث.
جوان لڑکی ، پٹی کٹی لڑکی.
اس کو سینا بھی تو نہیں آتا
تیرہ چودہ برس کی لوٹھی ہے
(۱۸۶۰ ، عنبر ہندی ، ۹۹). [لوٹھا (رک) کی تانیث].

لَوث (و لین) امذ.
۱. **ملاوٹ ، آمیزش.** جہاں یہ کام بے غرضانہ ہوتا ہے اور اس میں لوث اپنی خود غرضی کا نہیں ہوتا وہاں اُن باتوں کی اشاعت ضرور ہو جاتی ہے. (۱۸۷۹ ، رسالہ تہذیب الاخلاق ، ۱ : ۱۶۱). وہ بھی حق کو محض حق ہونے کی بنا پر مانتے ہیں کسی ذاتی غرض کا لوث ان کے ایمان کے ساتھ لگا ہوا نہیں ہوتا. (۱۹۲۸ ، سیرت سرور عالم ، ۲ : ۷۵۶). مواد جسمانی کے لوث سے ... مبرا ہے. (۱۹۲۵ ، حکمۃ الاشراق ، ۷).
لوث سے خالی ، ناز سے مملو ، انداز اعجاز سے مملو
نطقِ لبِ خوش گوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۹۵۱ ، علامہ سیماب ، ساز حجاز ، ۹۰). ۲. **(مجازاً) داغ ، دھبا ، آلودگی ، گندگی.**
لوثِ عصیاں سے ہے کیا نقصان اربابِ صفا
آب میں ہیں غرق پر کب ہیں گہر بھیگے ہوئے
(۱۷۹۵ ، قائم ، د ، ۱۲۹). اس نے کہا اول لوثِ کفر سے دل کو پاک کرنا چاہیے. (۱۸۵۵ ، غزوات حیدری ، ۵۷). اللہ خوب جانتا ہے کہ میرا دامن اس لوث سے پاک ہے. (۱۹۰۱ ، الف لیلہ ، سرشار ، ۲۱۸). ہر ایک رقبے کی سطح ... تمام لوثوں سے بخوبی صاف کی جائے گی. (۱۹۳۸ ، رسالہ رڑکی چناتی (ترجمہ) ، ۲۰۰). ۳. **میل ، میل کچیل.** صفائی کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ ... تارکول اور رال جیسے لوثوں کو الگ کر لیا جائے. (۱۹۳۷ ، جدید معلومات سائنس (ترجمہ) ، ۱ : ۱۲۶). اگر اتارنے سے پہلے ... اسے دھویا جائے تو سطح سے لگی ہوئیں لوثیں دور ہو جاتی ہیں. (۱۹۷۵ ، غیر نامیاتی کیمیا ، ۵۲۵). [ع].

---دُنیا کس اضا (---ضم د ، سک ن) امذ.
دنیا کی آلودگی اور گندگی ، مراد : دنیا کی محبت.
بہت مشکل ہے رہنا پاک دامن لوثِ دنیا سے
الجھ کر رہ گیا جو وادیِ پُرخار میں آیا
(۱۸۶۵ ، نسیم دہلوی ، د ، ۹۳). [لوث + دنیا (رک)].

---ہونا محاورہ.
ملوث ہونا ، ناجائز مباشرت کرنا. مرزبان بھی اُس عورت سے لوث ہو رہا تھا صبح اٹھ کر اس کے لیے کنیزیں بہر خدمت مقرر کیں. (۱۸۸۲ ، طلسم ہوشربا ، ۱ : ۸۱۵).

لُوچ (۱) (و مع) امث (قدیم).
۱. **تکلف ، رنج.**
کسی آشتی دے کسی لوچ دے
کسی اونچ دکھلاؤ تل کھینچ لے
(۱۴۳۵ ، کدم راؤ پدم راؤ ، ۹۵). ۲. **لڑائی.**
نکو اے بدبختاں ہو میداں اندر لُوچ کرو
(۱۵۰۳ ، نوسرہار ، ۳۲).
کہیں جنگ مرداں کوں تروار کا
کہ ہوئے لُوچ باجیاں میں ہزار کا
(۱۶۶۵ ، علی نامہ ، ۲۳۹). [مقامی].

لُوچ (۲) (و مع) مث.
ننگا ، برہنہ ، بھینگا (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

لوچ (و مج) امذ (قدیم).
نرمی ، ملائمت ، نزاکت ، لوچ.
تجہ لال لب کے لُوچ میں ابلوچ کوں کم لوچ کر
شیروں غرق میں غرق ہو شربت ہو گی جاتی شکر
(۱۶۵۰ ، قدیم بیاضی ، یوسف ، ۲۹). [لوچ (رک) کا ایک املا].

لِوَجہ (کس ل ، فت و) م ف.
اس وجہ سے.
سکینہ کیری لیہ رنا قاسم چلیا لوجہ غذا
(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۲ : ۷۹)). اگلے واقعات بتائیں گے کہ لوجہ وہ موجود ہے اور لوجہ عدیم الوجود. (۱۹۳۲ ، تخت طاؤس ، ۱۵۵). [ع : ل (حرف جار) + وجہ (رک)].

---اللّٰہ (---کس ہ ، غم ا ، ل ، شد ل بفت) م ف.
صرف اللہ کی وجہ سے ، اللہ کے واسطے. آپؐ نے فرمایا کہ میں تجھ کو خالصاً لوجہ اللہ قتل کرنا چاہتا تھا. (۱۹۰۹ ، سوانح مولانا روم ، ۱۲۹). خواجہ موصوف نے سو روپے آپ کی خدمت میں نذر کیے مگر چونکہ لوجہ اللہ نہیں تھے اس لیے آپ نے منظور نہ کیے. (۱۹۲۱ ، مناقب احسن رسول نما ، ۳۰۱). [لوجہ (رک) + اللہ (رک)].

لُوچ (و مع) مث.
ننگا ، برہنہ ، عریاں ، بھینگا (جامع اللغات). [ف].

---لاچ کرنا محاورہ.
ننگا کرنا ، برہنہ کرنا ، کپڑے اُتار لینا (جامع اللغات).

لوچ (و مج) (الف) امذ.
۱. **چپ ، لیس ، چپچپاہٹ** (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). ۲. **گندھے ہوئے آٹے کا لیس یا چپکاؤ جو عمدہ قسم کے گیہوں کے آٹے میں زیادہ ہوتا ہے** (اب و ، ۳ : ۱۳۰). ۳. **نرمی ، ملائمت ، گداز پن ، نزاکت.**
وہ ہے نے جس سے اوٹھے دل کو اک لوچ
یہ ساری دال نے ہوں فکر اور سوچ
(۱۸۱۸ ، انشا ، ک ، ۳۶۸). غزل کی ایک خاص زبان ہے جس میں نزاکت ، لطافت اور لوچ ہوتا ہے. (۱۹۱۳ ، شعرالعجم ، ۵ : ۳۹). لہجے کے لوچ اور بانکپن میں موضوع اور مواد کی مناسبت سے حسن کی اقدار نمایاں ہوتی ہیں. (۱۹۸۹ ، شاعری کیا ہے ، ۱۶). ۴. **لچک.**

گل میں وہ شوخیِ رنگ رخِ محبوب کہاں

سرو میں لوچ کہاں اس قد دلجو کی طرح

(١٩٢١ ، اکبر ، ک ، ١ : ١٢٦).

ہو بدن کے لوچ کا کیا بیاں

کسی نے کی سوچ ہے پرفشاں

(١٩٨١ ، ورق انتخاب ، ١٢٠). ٥. **حسن و خوبی کی کشش.**

حُسن کے لوچ نے کھینچا ہے بازو

ہوا خم بیچ میں پشتِ ترازو

(١٨٣٤ ، طالب و موہنی ، ٣٥). آہنگ و ترنّم ، لوچ اور بانکپن کے حسین امتزاج نے کس طرح اسے ایک پیکر حُسن و موسیقی بنا دیا ہے. (١٩٩١ ، جدید شاعری ، ٣٤٨). [س : **लोच**].

---دار صف ؛ سہ لوچدار.

١. لیس دار ، چپچپا (ماخوذ : فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت).
٢.(أ) **نرم ، ملائم ، جس میں گداز پایا جاتا ہو نیز نازک.** لوچدار زمین اختیار کرو. (١٨٩٣ ، مکاتیب امیر مینائی ، ١٨٤). میں نے دل میں کہا کہ یہ آدمی تو کچھ لوچدار معلوم ہوتا ہے. (١٩٢٠ ، برید فرنگ ، ١٥٠). اپنے اظہار کے لیے گیت اور ماہیا کے لوچدار اور رسیلے پیکر کا طالب ہے. (١٩٩١ ، اردو نامہ ، لاہور ، مولائی ، ١٨). (أأ) **لچک دار.** آمدنی بڑھانے کے جو لوچ دار ہیں ... وہ سب کے سب مرکزی حکومت کے تحت ہیں. (١٩٤٣ ، تاریخ دستور ہند ، ٤٣٢). دنیا کی بہت سی زبانوں میں جن کا عروض لوچدار ہے ... مقداری نوعیت کو بنیاد بنایا گیا ہے. (١٩٨٣ ، ادبی تنقید اور اسلوبیات ، ٣٢٨). [لوچ + ف : دار ، داشتن - رکھنا].

---دار آواز صف مث.

کٹکری دار ، مترنّم آواز ، لوچ دار آواز میں وقفے وقفے سے کچھ کہا. (١٩٨٤ ، حیات مستعارہ ، ١٢٦). [لوچ دار + آواز (رک)].

---دینا ف م ؛ محاورہ.

١. **لچک دار بنانا ، خم دینا ، موڑنا یا جھکانا.** اس نے خالص لج انداز میں اپنی گردن کو لوچ دے کر امریکن لہجے میں میرا استقبال کیا. (١٩٨٤ ، شہاب نامہ ، ٥٥٨). ٢. **آٹے کو گوندھنے کے بعد پانی دے دے کر مکیاں لگانا تاکہ آٹا نرم ہو جائے** (مخزن المحاورات).

--- کھانا محاورہ.

لچکنا.

لوچ کھا کر جب کمر ان کی کمان ہو گئی

وصل میں معلوم ہم کو کاردانی ہو گئی

(١٩٠٦ ، دیوانِ خندہ ، ١٠٩).

لوچ (٢) (و مج) امذ.

گوشت کا لوتھڑا ، لوچا.

جو جسمے اور ہڈ مرتے ہے حاجت نہ ہوئے

نوشتہ وہ اللہ نہیں اللہ لوچ نہ کوئے

(١٦٥٢ ، گنج شریف ، ٢٠٧). [لوچا (رک) کی تخفیف].

لوچا (و مج) امذ.

گوشت کا لوتھڑا ، کاجل ، ایک زیور (جامع اللغات). [لوتھڑا (رک) کا محرف].

لوچڑا (و مج ، سک چ) صف.

وہ شخص جسے سُستی ہو ، نامرد ، ڈھیلا (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لوچ + ڑا ، لاحقۂ صفت].

لوچن (و مج ، فت چ) (الف) امث.

آنکھ ، دیدہ ، چشم.

آہو کوں پنھا نیرہا نکہ میں کھنچن جارا لیا

نائل زنگی پر کیجیا لوچن ترک کھینچیا خنجر

(١٥٦٣ ، حسن شوق ، د ، ١٥٤).

جان چھپیا را کھوں سماں پاؤں دو تن انساں

طاق لوچن میں چھپیا او نور لوچن میں عجب

(١٦١١ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ١ : ٢٩٥). یہ بچن سن گوپی لا کھ تج پرستنا سے جاؤ اور گھر آئیں اور پر مکھ ترکے لوچن سبھل کرنے لگیں. (١٨٠٣ ، پریم ساگر ، ٥٠).

وہ لوچن پیالوں سے چھلکائے رس

ہیں لنجن کٹوروں سے مدرا بیوں

(١٩٦٩ ، مزمور میر مغنی ، ١٨٨). (ب) صف. (مجازاً) **روشن ، منوّر** (جامع اللغات). [س : **लोचन**].

لوچُون (و مج ، و مع) امذ.

(آہنگری) لوہے کا باریک برادہ جو گھسنے میں نکلے یا کوٹ کر بنایا جائے (ا پ و ، ٨ : ١١). [لوہچون (رک) کی تخفیف].

لوچیاں (و مج ، ی مع) امث ؛ ج.

کچھوریاں (دریائے لطافت ، ١٠١). [مقامی].

لوچیلا (و مج ، ی مع) صف مذ (مث : لوچیلی).

لوچدار ، ملائم ، نرم ، گداز ، گدگدا. خوبصورت ، لوچیلے نازک معصوم ، شیر نے دفعۃً ایک جھرجھری لی. (١٩٤٣ ، گوری ہو گوری ، رفیق حسین ، ٥٥). [لوچ (رک) + یلا ، لاحقۂ صفت مذ کیر].

لَوح (و لین) امث.

١. **لکھنے کی تختی لکڑی کی ہو یا پتھر کی ، پٹی ، پٹرا ، پٹری.**

غمگیں قلم ہوا ہے رقم لکھ کے ماتمی

غم سے بھرا ہے لوح سو دفتر حسین کا

(١٨٠٥ ، بیاض مراثی ، اشرف ، ٦). روبرو عزرائیلؑ کے ایک طشت تھا ... لوح تھی پسندیدہ. (١٨٥٥ ، مرغوب القلوب ، ١٢٤).

لوح بھی تو قلم بھی تو ، ترا وجود الکتاب

گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

(١٩٣٥ ، بالِ جبریل ، ١٥٠).

ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے

جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

(١٩٥٢ ، دستِ صبا ، ٢٠). لوگل بالدا کے دربار میں ... جب تک کوئی ایسی لوح نہیں مل جاتی جس پر اس کہانی کا انجام ... لکھا ہوا صحیح حالت میں موجود ہو. (١٩٨٦ ، دنیا کا قدیم ترین ادب ، ١ : ٣٣٠).

۲. پتھر کی وہ سِل یا تختی جو قبر کے سرہانے نصب کی جاتی ہے اور اس پر مرنے والے کی تاریخ وفات وغیرہ لکھی جاتی ہے ، لوحِ مزار.

مزار کشتۂ الفت زیارت گہِ عالم ہے
کیا اس لوح نے آخر فغاں نام و نشاں پیدا

(۱۷۷۲ ، فغاں ، د (انتخاب) ، ۹۳). مرزا غالب کے مقبرے میں گیا اور ان کی لوح کے اوپر بیٹھ کر میں نے ان شہزادوں کے سامنے ایک تقریر کی. (۱۹۱۹ ، آپ بیتی ، حسن نظامی ، ۳۳).

جانے کیا تحریر لکھی جائے میری لوح پر
ہر بدی رہ جائے گی سب نیکیاں لے جاؤں گا

(۱۹۸۵ ، خواب در خواب ، ۱۷). ۳. (i) کتاب کا پہلا صفحہ ، سرورق ، ٹائیٹل. یہ تو بہت دن ہوئے جو تم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ دو کتابوں کی طلائی لوح مرتب ہو گئی ہے. (۱۸۶۹ ، غالب ، خطوط ، ۱۹۱). کچھ اوپر دو سو روپیہ کانپور میں لوح کے چھپوانے اور کتابوں کے بھیجنے وغیرہ میں لگا ہے. (۱۸۹۳ ، مکتوبات حالی ، ۲ : ۲۶). دیوان شبلی کی لوح نے ترکوں کی معاشرت کی جدت کو دبایا (۱۹۰۹ ، افادات مہدی ، ۱۱۴). یہ ہماری سرنوشت کی لوح کا طغرا بنے ہوئے ہیں. (۱۹۸۵ ، مولانا ظفر علی خاں بحیثیت صحافی ، ۹۵). (ii) وہ بیل بوٹا جو کتاب کے اول ورق پر بنایا جاتا ہے ، پیشانی.

زیبا ہے روئے یار پہ یوں قشقۂ جبیں
جس طرح لوح ہو سرِ قرآں پر بنی

(۱۸۳۵ ، کلیات ظفر ، ۱ : ۳۳۲). میں نان سنکھی کاغذ پر کسی خوش نویس سے رقعہ اور مصوّر سے لوح ... بنوا رکھوں گا. (۱۹۲۳ ، خلیل خاں فاختہ ، ۱ : ۱۲). (iii) سر نامہ ، عنوان (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). ۴. رک : لوحِ محفوظ.

ہے لوح زہیں مقام علم اور ظہور
اسماء و صفات کا سمجھ تو مرات

(۱۸۳۹ ، مکاشفات الاسرار ، ۳۷). ۵. وہ تختی جس پر کسی عمل یا جادو وغیرہ کے نقش کھینچے گئے ہوں نیز لوحِ طلسم.

ترا مکھ لوح کلاہا ڈروں تاں میں پری جن تھے
پندو پاتر سنپڑتی نیں بھکتی جیوں ہرن پتلی

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۳۲۳). واقعی بادشاہ طلسم سے سوائے طلسم کشا کے اور لوح کے بغیر کون لڑ سکتا ہے. (۱۸۹۰ ، طلسم ہوشربا ، ۳ : ۲۲۰). میں ایک طلسم ہوشربا کے لاینحل مرحلوں میں الجھ کر رہ جاتا جس کی لوح مجھکو ڈھونڈے نہ ملتی. (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۱۱). ۶. شانے کی وہ دو ہڈیاں جو پیچھے کی طرف ہوتی ہیں ، یہ ہڈیاں ایک طرف سے چوڑی ہوتی ہیں ان پر قرآن لکھا جاتا تھا ، کتفی ہڈی ، عظم الکتف ، چاند. لوح کہتے ہیں شانہ کو اور شانہ کی چوڑی ہڈی پر قرآن لکھا جاتا ہے. (۱۸۹۶ ، مضامین تہذیب الاخلاق ، ۳ : ۱۳۹). شانے کی چار ہڈیاں دو سامنے جن کو ہنسلی کہتے ہیں اور دو پیچھے جن کا نام لوح ہے. (۱۹۰۷ ، مخزن ، اپریل ، ۶). لوح کے دونوں سرے چوڑے ہوتے ہیں لیکن وسطی حصہ نسبتاً تنگ ہوتا ہے. (۱۹۸۱ ، اساسی حیوانیات ، ۱۵۹). [ع].

---بنانا محاورہ.
تختیاں بنانا. پتیلے کو آگ سے اُتار کر غلولہ باندھیں یا قالب میں ڈال کر لوحیں بنا کر فروخت کریں. (۱۸۴۵ ، مجمع الفنون ، ۱۹۷).

---پا کس اضا ، امث.
وہ لکڑی کا لکڑا جس پر جولاہے کپڑا بُنتے وقت پانو رکھتے ہیں اور ہلاتے جاتے ہیں (علمی اُردو لغت).

---پاک کس صف ، امث.
وہ تختی جس پر کچھ لکھا نہ گیا ہو ، تختۂ سادہ ، کوری تختی ، پاک لوح (فرہنگ آصفیہ ؛ علمی اُردو لغت). [لوح + پاک (رک)].

---پیشانی کس اضا (---ی مج) امث.
(استعارۃً) **پیشانی ، ماتھا.**

تب سیجا فقر کے خط کوں سکھے کا تجھ نزدیک
مشق کرنے فقر کی جب لوحِ پیشانی کرے

(۱۷۰۷ ، ولی ، ک ، ۳۱۰).

خط نے مصحف کر دیا روئے کتابی کو ترے
بے تکلف لوحِ قرآں لوحِ پیشانی ہوئی

(۱۸۳۲ ، دیوانِ رند ، ۱ : ۱۵۰). [لوح + پیشانی (رک)].

---تُربت کس اضا (---ضم ت ، سک ر ، فت ب) امث.
رک : **لوحِ مزار.**

یہ مصرع لکھ دیا ظالم نے میری لوحِ تربت پر
جو ہو فرقت کی بیتابی تو یوں خوابِ گراں کیوں ہو

(۱۸۷۸ ، گلزارِ داغ ، ۱۸۱).

عزیزو سادہ ہی رہنے دو لوحِ تربت کو
ہمیں نہیں تو یہ نقش و نگار کیا ہوں گے

(۱۹۲۱ ، اکبر الہ آبادی (مہذب اللغات)). [لوح + تربت (رک)].

---تعلیم کس اضا (---فت ت ، سک ع ، ی مع) امث.
وہ لکڑی کی تختی جس پر بچے مشق کرتے ہیں ، پٹی ، تختۂ مشق (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات). [لوح + تعلیم (رک)].

---جبیں کس اضا (---فت ج ، ی مع) امث.
(استعارۃً) **پیشانی ، ماتھا.**

مضموں عیاں ہوا جو عبارت پڑھی گئی
خط یار کا مجھے خطِ لوحِ جبیں ہوا

(۱۸۷۰ ، دیوانِ اسیر ، ۳ : ۳۶).

پڑا وہ پاؤں جس پر سر بھی میرا اُس زمیں پر تھا
وہی نقشِ قدم گویا مری لوحِ جبیں پر تھا

(۱۹۱۶ ، نقوشِ مانی ، ۲۹).

پڑ جائیں گے سجدوں کے نشاں لوحِ جبیں پر
جھک جائے گی اک روز یہ محراب حرم اور

(۱۹۸۳ ، حصارِ انا ، ۳۳). [لوح + جبیں (رک)].

---جہاں کس اضا (---فت ج) امث.
مراد : **دنیا.**

یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے؟
لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرّر نہیں ہوں میں
(١٨٦٩ ، غالب ، د ، ١٩٠).

لوحِ جہاں پہ نقشِ بقیں ہے ترا وجود
اے حرفِ اعتبار مجھے معتبر بنا
(١٩٨٣ ، بے نام ، ٢٥). [لوح + جہاں (رک)].

---دِل کس اضا(--- کس د) امث.
دل کی تختی ؛ (کنایۃً) دل.

بھولے نہیں نصیب کے لکھے کی خوبیاں
تحریرِ لوحِ دل پہ ہے سب ماجرائے رنج
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ٣٨). اس کی ہر ہر بات لوحِ دل پر کندہ کرنے کے لایق ہے. (١٨٧٧ ، توبۃ النصوح ، ٨٢). تیز تلوار کی نوک بھی کسی لوحِ دل پر یقین کا کوئی حرف نقش نہیں کر سکتی. (١٩٣٢ ، سیرۃ النبی ، ٣ : ٣٦٠). اگر لوحِ دل آگ سے صیقل ہو تو یہی آگ وہ حرفِ اوّل ہے جو سب کچھ کہہ رہی ہے. (١٩٨٨ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ٩١). [لوح + دل (رک)].

---زَبَرجَد کس اضا(---فت ز ، ب ، سکب ر ، فت ج) امث.
(کنایۃً) توریت جو قرآن شریف سے منسوخ ہو گئی.

دبستانِ ازل میں وہ معلّمِ عقلِ کل کا تھا
نہ تھا نام و نشاں جن روزوں اس لوحِ زبرجد کا
(١٨٣٠ ، شہیدی ، د ، ٣). [لوح + زبرجد (رک)].

---سادَہ کس صف(---فت د) امث.
وہ تختی جس پر ابھی تک کچھ لکھا یا نقش نہ کیا گیا ہو ، تختۂ سادہ (فرہنگِ آصفیہ ؛ علمی اردو لغت). [لوح + سادہ (رک)].

---سازی امث.
سرِ ورق یا ٹائیٹل بنانے کا فن. علاوہ نستعلیق نویس اُستاد ہونے کے جدول کشی ، علاقہ بندی اور لوح سازی میں بھی پوری مہارت ہے. (١٩٦٣ ، صحیفۂ خوشنویساں ، ١٠٧) [لوح + ف : ساز ، ساختن - بنانا سے صفتِ فاعلی + ی ، لاحقۂ کیفیت].

---طِلِسْم کس اضا(--- کس ط ، ل ، سکب س) امث.
کسی دھات وغیرہ کی تختی یا کاغذ وغیرہ کی وہ پٹی جس میں طلسم کے کھولنے کا طریق یا اس کی حقیقت لکھ کر یا کندہ کر کے دفن کر دیتے ہیں.

کیا جانے فتوحاتِ خراباتِ مغاں ہے
نشترِ سرِ تخم لوحِ طلسماتِ جہاں ہے
(١٨٥٣ ، غنچۂ آرزو ، ١٦٨). اضنار رازدانِ طلسم نے جواب دیا کہ اے شہریار... پہلے حضور کو لوحِ طلسم حاصل کرنا ہوگی. (١٨٩١ ، بوستانِ خیال ، ٨ : ٣٣). [لوح + طلسم (رک)].

---فَنا کس اضا(---فت ف) امث.
مراد : دنیا.

آبِ رواں ہے حاصلِ عمرِ شتاب رو
لوحِ فنا میں نقش نہیں ہے ثبات کا
(١٧٣٩ ، کلیاتِ سراج ، ١٣١). [لوح + فنا (رک)].

---قَبر کس اضا(---فت ق ، سکب ب) امث.
رک : لوحِ مزار.

جو مر جاؤں تو لوحِ قبر پر میری یہ کھدوانا
موا یہ دردِ فرقت بھی قضا کا اک بہانہ تھا
(١٨٣٢ ، دیوانِ رند ، ١ : ٩). میرے نزدیک یہ بہت اچھی طرح نظم میں آ گیا ہے ، اسی کو لوحِ قبر پر کندہ کروا لیجیے. (١٩١٣ ، حالی ، مکتوبات ، ١٢٠). [لوح + قبر (رک)].

---قَدَر کس صف(---فت ق ، د) امث.
رک : لوحِ محفوظ. نفسِ کلیہ کا لوحِ قدر ... بھی نام ہے. (١٨٨٧ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ١٥). [لوح + قدر (رک)].

---قَضا کس صف(---فت ق) امث.
رک : عقلِ اوّل. اور عقلِ اوّل کا لوحِ قضا ... بھی نام ہے. (١٨٨٧ ، ترجمۂ فصوص الحکم (مقدمہ) ، ١٥). [لوح + قضا (رک)].

---کِتاب کس اضا(--- کس ک) امث.
رک : لوحِ محفوظ.

صنم خدا کی قسم قشقۂ جبیں تیرا
نظر میں خلق کی لوحِ کتاب سا چمکا
(١٨٣٥ ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٢٨). [لوح + کتاب (رک)].

---گَردُوں کس اضا(---فت گ ، سکب ر ، و مع) امث.
رک : لوحِ آسماں.

رنگ لایا ہے شفق بن کر شہیدوں کا لہو
لوحِ گردوں سے عیاں ہیں نقشِ خونِ آرزو
(١٩٢٧ ، مطلعِ انوار ، ١٣). [لوح + گردوں (رک)].

---مُبِیں کس صف(---ضم م ، ی مع) امث.
رک : لوحِ محفوظ.

ہیں ام کتاب اسی سبب سے ہے قلم
اور لوح میں ہے سب ہے جس میں کہ رقم
(١٨٣٩ ، مکاشفات الاسرار ، ٣٧). [لوح + مبیں (رک)].

---مَحْفُوظ کس صف(--- کس مج م ، سکب ح ، و مع) امث.
١. عرشِ الٰہی پر وہ تختی جس پر خداوند عالم نے ازل سے ابد تک رونما ہونے والے تمام واقعات و حادثات درج فرما دیے ہیں - وہ اس قدر محفوظ ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا نیز علمِ الٰہی بھی اس سے مراد لیتے ہیں.

دیا کشف نہیں ہن میں تج حق مگر
کہ تھی لوحِ محفوظ پر تجھ نظر
(١٦٥٧ ، گلشنِ عشق ، ٢٢).

جس کے طالع میں خوبیِ دوجہاں
لوحِ محفوظ پر ہوئی ارقام
(١٧٨٠ ، سودا ، ک ، ٢ : ١٣). جو کچھ ہماری تقدیر میں ہے اور جو لوحِ محفوظ میں لکھا گیا وہ اٹل ہے. (١٨٩١ ، قصۂ حاجی بابا اصفہانی ، ٥٣٠). یہاں لوحِ محفوظ سے مراد اللہ تعالیٰ کے علم کی صورتیں ہیں. (١٩٣٠ ، اسفارِ اربعہ (ترجمہ) ، ١٧٣).

رزقِ مقسوم وہ رزق ہے جو روزِ ازل سے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا گیا ہے۔ (۱۹۸۷ء ، بزمِ صوفیہ ، ۱۸۰)۔ ۲۔ جادو کی تختی ، وہ تختی جس میں طلسم پر قابو پانے کا طریقہ درج ہوتا ہے ، طلسم کشا تختی۔ شمشاد نے جھپٹ کے لوحِ محفوظ گلے میں نورالدہر کے ڈال دی۔ (۱۸۹۱ء ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۳۴۶)۔ [لوح + محفوظ (رک)]۔

۔۔۔مَرْقَد کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ر ، فت ق) امث۔
قبر کے سرہانے کا پتھر جس پر مُردے کا نام اور تاریخِ وفات وغیرہ لکھ کر لگا دیتے ہیں (جامع اللغات ؛ علمی اردو لغت)۔ [لوح + مرقد (رک)]۔

۔۔۔مَزار کس اضا(۔۔۔فت م) امث۔
وہ پتّھر یا تختی جس پر آیات ، ابیات و تاریخِ وفات وغیرہ کندہ کر کے قبر کے سرہانے نصب کرتے ہیں۔

تجھ پر یہ قتل ہے جو مرا نقش کالحجر
اتنا لکھائیو مرے لوحِ مزار پر

(۱۷۸۰ء ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۳۹)۔ اسکی لوحِ مزار پر کیا نقش کریں (۱۸۰۱ء ، باغِ اردو ، ۲۱۲)۔

گنبد ہے مقبرہ ہے نہ لوحِ مزار ہے
تعویذِ قبر کا بھی ہے مٹتا ہوا نشان

(۱۹۶۱ء ، مطلعِ انوار ، ۸۱)۔ بورک ہارڈ ... قاہرہ میں دفن کیا گیا اس کے لوحِ مزار پر ان کا نام ابراہیم بن عبداللہ بورک ہارڈ درج ہے (۱۹۸۷ء ، اردو ادب میں سفر نامہ ، ۶۹۸)۔ [لوح + مزار]۔

۔۔۔مَشْق کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ش) امث۔
وہ تختی جس پر بچے لکھنے کی مشق کرتے ہیں ، پٹی ؛ وہ چیز جو کثرت سے استعمال میں آئے ، تختۂ مشق۔

ہو کیوں یہ تختہ مشقِ اطبّا ترا مریض
جوں لوحِ مشق اوس کے یہ سینے پر حرف ہے

(۱۸۰۹ء ، جرأت ، ک ، ۲۲۰)۔ [لوح + مشق (رک)]۔

۔۔۔مُطَلّا کس صف(۔۔۔ضم م ، شد ط بفت) امث۔
سنہری لوح یا تختی جس پر سونے کا کام بنا ہوا ہو ، عموماً کتاب کا وہ سرورق ہوتا ہے جو طلائی نقش و نگار سے مزین ہو۔

منہ جو دیکھے کبھی وہ مہروش آئینے میں
صفحۂ آئینہ بھی لوحِ مطلا ہووے

(۱۸۲۹ء ، معروف ، د ، ۱۳۸)۔ [لوح + مطلا (رک)]۔

۔۔۔مَنْزِل کس اضا(۔۔۔فت م ، سک ن ، کس ز) امث۔
منزل کا نشان ، نشانِ منزل۔

لوحِ منزل پہ لکھا ہے کہ قدم تیز بہت
خود یہ شاعر کی صدا ہے کہ قدم تیز بہت

(۱۹۵۸ء ، تارِ پیراہن ، ۱۸۱)۔ [لوح + منزل (رک)]۔

۔۔۔ناخوانْدَہ (۔۔۔و معد ، مغ ، فت د) صف۔
ان پڑھ ، جاہل ؛ (کنایۃً) لوحِ محفوظ ، علمِ لدنی ، غیر مروج کتاب (علمی اردو لغت)۔ [لوح + نا (حرفِ نفی) + ف : خواندہ ، خواندن - پڑھنا سے صفت]۔

۔۔۔نَوِیس (۔۔۔فت ن ، ی مع) صف۔
نقاش ، مصور؛ کتابوں کے سرورق بنانے والا ، لوح ساز(ماخوذ : نوراللغات ؛ مہذب اللغات)۔

۔۔۔(و) قَلَم (۔۔۔(و) مع ، فت ق ، ل) امذ۔
تختی اور خامہ ، خدا کے احکام کی تختی اور اس کے لکھنے کا قلمِ قدرت۔

لوح ، ہور قلم ، کرسی ، عرش ، فلسیاں ، ملک ، غلماں سب
بجلیاں بدل اُڑاوتے ہیں رات ساری واٹے واٹے

(۱۶۱۱ء ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۳ : ۵۷)۔

کہیں ساتھ باقی رکھیے گا خدا
عرش کرسی لوح و قلم کو سدا

(۱۷۶۹ء ، آخر گشت ، ۵۹)۔ لوح و قلم وغیرہ کا جو احوال انہوں نے بیان کیا وہ سب امور معقول ہیں۔ (۱۸۷۳ء ، عقل و شعور ، ۶۶)۔

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(۱۹۱۲ء ، بانگِ درا ، ۲۳۲)۔

ہم پرورشِ لوح و قلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے

(۱۹۵۲ء ، دستِ صبا ، ۲۳)۔ کتابت کے لیے بے شک لوح و قلم دونوں کی ضرورت ہے۔ (۱۹۹۱ء ، نگار (سالنامہ) ، کراچی ، ۲۲)۔ [لوح + (و حرفِ عطف) + قلم (رک)]۔

لَوحَشَ اللّٰہ (و لین ، فت ح ، ش ، غم ا ، ل ، شد ل بمد) فقرہ۔
خدا وحشت نہ دے ، تعظیم یا استعجاب کے موقع پر بطور کلمۂ تحسین مستعمل۔

چشمِ بد دُور خسروانہ شکوہ
لوحش اللہ عارفانہ کلام

(۱۸۶۹ء ، غالب ، د ، ۱۳۷)۔

لوحش اللہ تجھے لاکھوں میں یگانہ پایا
بارک اللہ تجھے سر حلقۂ شاہاں دیکھا

(۱۹۱۵ء ، جانِ سخن ، ۲)۔ [ع]۔

لَوحَہ (و لین ، فت ح) امذ۔
تختی ، لوح۔

لوحۂ باطن کو دے میرے جلا
مردہ خاطر ہوں خداوندا جلا

(۱۸۲۸ء ، مثنوی مہر و مشتری ، ۴)۔ بلکہ بعض کی تاثیر سے خود بخود لوحۂ دھات یا کاغذ پر تصویر بن جاتی ہے۔ (۱۸۳۵ء ، مرقعِ پیشہ وراں ، ۳)۔ [لوح (رک) + ہ ، لاحقۂ تذکیر و نسبت]۔

لوڈیا/لوڈھیا باگھ (و مع ، سک ڈ/ڈھ) امذ۔
شیر کی ایک قسم جو کھیے جنگلوں میں رہتا ہے اور جنگلی جانوروں مثلاً چیتل اور سانبھر وغیرہ کو مار کر کھاتا ہے یہ آبادی کے قریب کبھی نہیں آتا۔ ایک شکاری شیر جسے لوڈھیا باگھ کہتے ہیں اور اسے انگریزی میں گیم کلنگ ٹائیگر کہتے ہیں۔ (۱۹۰۳ء ، ہندوستان کے بڑے شکار ، ۹۰)۔ باگھ کی روئے زمین پر کل

ایک ہی قسم ہے مگر ہندوستان میں عوام الناس اکثر اس کے تین اقسام مانتے ہیں (۱) ہودیا باگھ (۲) اونٹیا باگھ اور (۳) مردم خوار باگھ لیکن یہ فرق محض ان کی عادتوں اور غذا پر مبنی ہے۔ (۱۹۳۲ ، عالمِ حیوانی ، ۳۴۴)۔ [لودھی + ا ، لاحقۂ نسبت + باگھ (رک)]۔

لودھ (و مج) امذ۔
لودھر پیڑ کی چھال جو دواؤں میں اور خصوصاً آنکھ کی دوا میں استعمال ہوتی ہے اس کی چھال اور پتوں میں سے رنگ نکالا جاتا ہے۔ اور پاؤ سیر پانی لودھ کا یعنی لودھ کو باریک پیس کر پانی میں اس کا رنگ نکالا جائے (۱۸۳۵ ، مجمع الفنون (ترجمہ)، ۲۳۷)۔ جن کے ساتھ ... جنس سمندر پھل اور جنس لودھ پائی جاتی ہیں۔ (۱۹۰۶ ، تربیت جنگلات ، ۲۰)۔ [لودھر (رک) کا مخفف]۔

--- پٹھانی (--- فت پ) امث۔
(طب) لودھر پیڑ کی چھال کی عمدہ قسم مشہور ہے ، یہ اندر سے سرخی مائل بہ سفیدی ہوتی ہے اور دواؤں میں کام آتی ہے خاص کر آنکھ کی دوا میں استعمال ہوتی ہے۔ لودھ پٹھانی زیادہ تر آشوبِ چشم میں تسکینِ درد کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۳۴۵)۔ [لودھ + پٹھانی]۔

لودھا (و مج) امذ۔
ایک گروہ جس کا پیشہ کاشت کاری ہے ، ایک ذات جو کسان کا پیشہ کرتی ہے۔ ایک گھونس ہے بدلو اور ایک لودھا ہے کشتا۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۳ : ۳۷۵)۔ [مقامی]۔

لودھر (و مج ، فت دھ) امذ۔
۱. ایک پیڑ جو کوہ ہمالیہ پر ہوتا ہے اور اس کی بوٹی دواؤں میں کام آتی ہے (لاط : Symplocosracemosa)۔ لودھر ... کے درختوں میں کلیاں نکل آتی ہیں۔ (۱۹۲۳ ، مضامینِ شرر ، ۱ ، ۲ : ۳۰۹)۔ ۲. ایک قسم کا اُبٹن یا غازہ جو لودھر کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔

بعدہ لودھر سے تھی جسمِ حسیں کی تزئین
نکہت آرا ہوا ایک اور سفوفِ زریں!

(۱۹۷۵ ، کنار سمبھو ، ۱۵۰)۔ [مقامی]۔

لوڈ (و مج) امذ (شاذ)۔
۱. اناج اور خشک چیزیں ناپنے کا انگریزی پیمانہ جو پانچ کوارٹر کا ہوتا ہے۔ ۵ کوارٹر کا ایک لوڈ ، ۲ لوڈ یا ۱۰ کوارٹر کا ایک لاسٹ۔ (۱۸۷۶ ، علمِ حساب ، ۱۰۲)۔ ۲. بوجھ ، بار ، وزن۔ سائیلنسر اگر بند ہو گا تو انجن بہت جلدی گرم ہو جائے گا اور لوڈ (Load) نہیں کھینچے گا۔ (۱۹۲۳ ، آئینۂ موٹر کاری ، ۲۰۵)۔ [انگ Load]۔

--- کرنا محاورہ۔
۱. لادنا ، بھرنا۔ عراق طیاروں میں زہریلی گیس لوڈ کر دی گئی۔ (۱۹۹۰ ، جنگ ، کراچی ، ۹ اگست ، ۱)۔ ۲. (بندوق) بھرنا ، (کارتوس) بھرنا۔ آج کل اعلٰی درجہ کے دوکاندار کارتوس لوڈ کرنے میں دو قسم کی بارود استعمال کرتے ہیں۔ (۱۹۳۲ ، افسر الملک ، تفنگ یافرہنگ ، ۱۳۵)۔

--- ہونا محاورہ۔
بھرا ہوا ہونا۔ پستول نکالا ... بولا پورا لوڈ ہے۔ (۱۹۷۸ ، جانگلوس ، ۶۹)۔

لوڈر (و مج ، فت ڈ) صف مذ (شاذ)۔
سامان اٹھانے والا ، لادنے والا۔ جزیرے کا سارا بزنس غیر ملکیوں کے ہاتھ میں رہا اور مقامی لوگوں کو کیا ملا؟ وہ ویٹر ، پورٹر ، لوڈر یا ٹیکسی ڈرائیور بنے اور بس۔ (۱۹۸۷ ، کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار ، ۱۵۷)۔ [انگ : Loader]۔

لوڈنگ (و مج ، کس ڈ غنہ) امث۔
سامان لادنا (گاڑی یا جہاز وغیرہ پر)۔ لوڈنگ مکمل ہونے پر سید خان بس سروس کا ڈرائیور ... اپنی نشست پر رعب سے بیٹھا۔ (۱۹۸۳ ، خانہ بدوش ، ۲۳)۔ [انگ : Loading]۔

لُوڈو (و مع ، و مج) امذ۔
پچیسی کی قسم کا گھریلو کھیل ، بساط پچیسی کی بساط کی سی ہوتی ہے چوپڑ کے درمیان بٹھانے کا چوبنا ہوتا ہے اس میں سولہ نردیں ہوتی ہیں اور چوپڑ کے ہر فرد میں اٹھارہ خانے اس کھیل میں کوڑیوں کی بجائے پانسہ ہوتا ہے جس کے ہر رخ پر عددی نشانات بنے ہوتے ہیں جو ایک سے شروع ہو کر چھ پر ختم ہوتے ہیں۔ لڑکیاں ... سارے پنکھے چلا کر اور برآمدوں میں آ کر لوڈو کھیل رہی تھیں۔ (۱۹۷۷ ، میرے بھی صنم خانے ، ۳۲۸)۔ کامران لوڈو کا بورڈ اٹھا لایا ہے۔ (۱۹۸۸ ، ایک محبت سو ڈرامے ، ۳۳۹)۔ [انگ : Ludo]۔

لُوڈھانا (و مج) ف م (قدیم)۔
لنڈھانا۔

جو کافر کے سر پر لوڈھاویں حسیم
مغز چیر کے پیٹ بڑجا سقیم

(۱۶۷۹ ، آخر گشت ، ۱۳۶)۔ [لنڈھانا (رک) کا ایک املا]۔

لوذَعی (و لین ، فت ذ) صف۔
عقل مند ، دانا ، زود فہم ، فصیح و چرب زبان۔

وہ لوذعی کہ جس کی طلاقت دلوں کو بھائے
دو دو دن ایک بوند بھی پانی کی وہ نہ پائے

(۱۸۷۴ ، انیس (انیس کے مرثیے ، ۲ : ۳۱۱))۔ [ع]۔

لَوْر (فت ل ، و لین ، سک) امذ ؛ امث۔
شعلہ ، لپٹ۔

ماتھے کی یہ کہکشاں یہ جوبن کی لور
پڑتے ہی جھپک سی جاتی ہے نظر

(۱۹۳۷ ، روپ ، ۳۹)۔ [س : लोल]۔

لِوَر (کس مع ل ، فت و) امذ (شاذ)۔
انسانی جسم کے اندر ایک عضو کا نام ، جگر۔ اس کلاس کو عام طور پر لورورٹ ... ہی کہا جاتا ہے کیونکہ ان پودوں کی تھیلسوں کی مشابہت لور یعنی جگر سے ہوتی ہے۔ (۱۹۷۰ ، برائیوفائٹا ، ۱۳)۔ [لیور (رک) کا ایک املا]۔

لُور (و مج) امذ.
عقل ، سمجھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات).

---نہ اُور چلا میاں جگدیش پُور کہاوت.
کوئی شخص اپنی لیاقت سے بڑھ کر کام کرے تو کہتے ہیں (جامع اللغات ؛ جامع الامثال).

لَور (فت ل ، سک ر) صف (--- لوئر
نچلے درجے کا ، ادنٰی ، چھوٹا ، ابتدائی. وہ ... لور پرائمری میں پاس ہوگیا ہے. (١٨٩٨ ، اردو خط و کتابت ، ١٠٦). [انگ: Lover]

لورا (و مج) امذ (مونث : لوری).
(ڈومنیوں کی اصطلاح) آوارہ مرد (نوراللغات ؛ علمی اردو لغت).
[مقامی].

لوری (و لین) امث.
رک: لاری. جو لوری قیدیوں کو لے کر جیل کے دروازے پر پہنچتی ہے اس میں مقررہ تعداد سے زیادہ برآمد ہوتے. (١٩٣٠ ، ہم اور وہ ، ٣٥). [لاری (رک) کا ایک تلفظ اور املا].

لُوری (١) (و مج) امث.
ایک قسم کا بڑا طوطا. طوطے کے خاندان میں طرح طرح کی قسمیں پائی جاتی ہیں کوکوٹو ، میکو ، لوری اور پیار چڑیا ، خط استوا کے رہنے والے ہیں ان کے پیر کی دو انگلیاں آگے اور دو پیچھے ہوتی ہیں ان کے پر رنگ برنگ ہوتے ہیں. (١٩٤٥ ، حرف و معنی ، ١٠٨).
[لاط : Psittaous Lary].

لُوری (٢) (و مج) امث.
جذام ، برص ، کوڑھ (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [ف].

لُوری (٣) (و مج) امث.
سرسری ، ایک سرخ رنگ کا کیڑا جو گندم میں لگ جاتا ہے. یہ آٹا کھانے کے لائق ہے؟ لوریاں لگی ہیں ، اللہ یہ دن بھی دکھانا تھا. (١٩٦٢ ، آنگن ، ٢٦٣). [مقامی].

لوری (و مج) امث.
وہ سریلے بول جو بچے کو سلانے کے لیے گیت کے طور پر ماں دھیمے سروں میں گاتی ہے. دایہ شہزادے کو گود میں لیے کھلاتی ، تھپکنا اس کا ہاتھوں ہاتھ لوری کے ساتھ سلانا. (١٨٣٥ ، حکایت سخن سنج ، ٦). بچہ سو گیا تھا لوری ختم نہ ہوئی تھی. (١٩١٢ ، شہید مغرب ، ١). ایسا کوئی نہیں ہے جسے وہ رات کے وقت لوریاں سنا سنا کر سلائے. (١٩٣٦ ، پریم چند ، پریم پچیسی ، ١ : ٢٨). فلسطینی بچوں کی لوری بھی اسی طرح کی ایک نظم ہے. (١٩٨٨ ، آج بازار میں پا بہ جولاں چلو ، ١٠٦). [س : लोल+क].

---دینا محاورہ.
بچے کو سلانے کے لیے گیت یا گیت جیسی کوئی چیز یا کہانی وغیرہ سنانا ، نیند کی کیفیت پیدا کرنا.

بھابھی کا بولانے جانا بچی کا وہ حال دیکھ
لوری دینا اور گھیرا کر تھپکنا دیکھیے
(١٧٣٢ ، کربل کتھا ، ١٨٦).

سنو نالے ہمارے عندلیب خوشنوا ہیں ہم
چمن میں طفل گل کو لوریاں دی ہیں ترنم سے
(١٨٣٦ ، ریاض البحر ، ٢٠٩). ہوا کے خاموش ہاتھ اس کو لوریاں دے رہے ہیں. (١٩٢٩ ، آتنہ کا لال ، ٣٣). حافظ کی سرمستی لوریاں دے کر سلاتی ہے. (١٩٩٣ ، نگار ، کراچی ، اپریل ، ٣٥).

لوڑ (و مج) امث.
مرضی ، خواہش ، حاجت ، چاہ ، محبت. دلکشا باغ میں لیا چھوڑ ، پیلاڑ جکو بچہ ہونے غدا کی لوڑ. (١٦٣٥ ، سب رس ، ٢٠٢).
[لوڑھ (رک) کا مخفف].

---جالی امث.
(پارچہ باقی) گول اور باریک خانوں دار بناوٹ کا جالی نما کپڑا ، بابل لیٹ ، دہلی اور نواح دہلی میں بابل لیٹ اور پنجاب میں لوڑ جالی ... کہنے لگے (ا پ و ، ٢ : ٥٢). [لوڑ + جالی (رک)].

لَوڑا (و لین) امذ.
(فحش ؛ بازاری) مردانہ آلۂ تناسل ، ذکر ، قضیب ، لنگ ، لللہ مثلہ قلت اللوڑا و کثرت الچوت آثار قیامت است. (١٧١٣ ، جعفر زٹلی ، ک ، ١٠٩). [س : लौडा].

---پکڑ کے رہ جانا محاورہ.
(فحش) مایوس ہو جانا ، کچھ بس نہ چلنے کے محل پہ مستعمل (مہذب اللغات).

---پکڑے کی تمیز نہ ہونا محاورہ.
(فحش) کوئی کام اصول قاعدے سے نہ کرنا ، تمیز نہ ہونا ، صلاحیت نہ ہونا (مہذب اللغات).

---پیلا کرنا محاورہ.
(فحش) گالی گلوچ بکنا ، فحش بکنا ، مغلظات بکنا ، بد زبانی کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---جھوڑی (---و لین) امث.
چھینا جھپٹی ، لڑائی جھگڑا ، دنگا فساد ، بد زبانی کے ساتھ تکرار (فرہنگ آصفیہ ؛ جامع اللغات).

---دکھانا ف م ؛ محاورہ.
(فحش) لوڑے کو استادگی کی حالت میں دکھانا ؛ ٹھلا دینا.

دیکھی قطب کی لاٹ تو احساس یہ ہوا
لوڑا دکھا رہی ہے زمیں آسمان کو
(؟ ، لااعلم (مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧٠).

---رکھنا ف م.
عضو مخصوص کو فرج میں رکھنا.

شتابی آ کے رکھ دے چوت کی آغوش میں لوڑا
کہ تجھ کو جب سے چودا ہے نہیں ہے ہوش میں لوڑا
(؟ ، صاحب قران (مہذب اللغات ، ١١ : ٢٧١).

---- کھڑا کرنا محاورہ.
مردانہ آلۂ تناسل کو حالت استادگی میں لانا.

سرکار کا نظام حکومت تو دیکھیے
لوڑا کھڑا کیا ہے شہیدوں کی یاد میں

(؟ ، لااعلم (مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۱)).

---- کھڑا ہونا محاورہ.
استادہ ہونا ، تندی ہونا.

لاکھ سانڈے کا تیل ملوایا
پھر بھی لوڑا مرا کھڑا نہ ہوا

(؟ ، لااعلم (مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۱)).

---- لَسَّن (--- فت ل ، شد س بفت) صف مذ.
بے حد بے وقوف ، بدھو ، چوتیا. تم سے جس گھوڑے کو کہا تھا وہ نہیں لگایا اور وہی گھوڑا آیا تم بھی بالکل لوڑا لسن ہو. (۱۹۷۸ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۱). [لوڑا + لسن (رک)].

لَوڑَم (و لین ، فت ڑ) امذ.
کم عقل ، بیوقوف ، گدھا. سیٹھ صاحب تمھیں پوچھ رہے تھے ، تم چلے جاتے تو روپے ضرور مل جاتے تم بھی بالکل لوڑم ہو. (۱۹۷۸ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۱).

لوڑْنا (و مج ، سک ڑ) ف م.
۱. **طلب کرنا ، چاہنا ، خواہش کرنا.** اس کی لوڑ لوڑنا ، اپنی خوشی اس کی خوشی در چھوڑنا. (۱۶۳۵ ، سب رس ، ۱۷). ۲. **بوجھنا سمجھنا.**

وہ ہے وفا ات عاجز اس ناں لوڑوں ہوں ہرگز

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۲ ، ۶ : ۵۴)).

سر اس کا توں سکتا ہے لیانے اگر
تواں لوڑتی ہے تجے مرد کر

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۹۰). ۳. **پکڑنا.**

مرا کام ہے لوڑنا چھوڑنا مرا رسم ہے جوڑنا توڑنا

(۱۶۳۹ ، طوطی نامہ ، غواصی ، ۲۸۷).

میرے تو حساب چھوڑنا نیں یو چھوڑ کر اور لوڑنا نیں

(۱۷۰۰ ، من لگن ، ۶۱). [لوڑ (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لَوڑے (و لین) امذ ؛ ج.
لوڑا (رک) کی جمع نیز مغیرہ حالت ؛ تراکیب میں مستعمل.

---- پر/پَہ مارْنا محاورہ.
(فحش) کوئی پروا نہ کرنا ، بے نیاز ہونا ، خاطر میں نہ لانا ، حقیر سمجھنا.

نہ تجھ سے جھانٹ بھی اکھڑے کی گردش دوراں
غم حیات کو لوڑے پہ مارتا ہوں میں

(؟ ، لااعلم (مہذب اللغات ، ۲ : ۲۵)).

---- کی م ت ؛ فقرہ.
(بازاری) زیادہ گالیاں بکنے والوں کا تکیہ کلام جو بغیر ارادہ منھ سے نکلے. تم لوڑے کی جب بھی آتے ہو کسی نہ کسی کی مرنے کی خبر لاتے ہو. (۱۹۷۸ ، مہذب اللغات ، ۱۱ : ۲۷۱).

---- کے اَندَر/میں مِلانا محاورہ.
ختم کر دینا ، خاک کر دینا.

راون کا راج لوڑے کے اندر ملا دیا
بیٹھا تھا اس کے کھیتی کے بھیتر بھسڑ کا بھوت

(۱۸۶۱ ، دیوانِ زٹلی ، ۸۰).

---- میں مِلْنا/مل جانا محاورہ.
ختم ہونا ، تباہ ہو جانا.

ساری تعلیاں ترے لوڑے میں مل گئیں
عریاں جب اس نے اپنا دیا تجھ پہ جال ڈال

(۱۹۳۸ ، کلیات عریاں ، ۱۲۳).

لُوڑْھکنا (و مع ، فت ڑھ ، سک ک) ف ل (قدیم).
رک : لڑھکنا. یہ گیند خود بخود لڑھکتا ہوا دروازے تک اس قلعے کے پہنچے گا. (۱۸۸۲ ، الف لیلہ ، عبدالکریم ، ۳۹۷). [لڑھکنا (رک) کا اشباعی املا].

لُوڑْھنا (و مع نیز مج ، سک ڑھ) ف م.
(پارچہ باف) کپاس کے ریشوں سے بیج جدا کرنا ، کپاس سے روئی علیحدہ کرنا (ا پ و ، ۲ : ۷). [مقامی].

لوڑھی (و مج) امذ.
ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کالی دیوی کے نام پر رات بھر لکڑیاں جلاتے اور گیت گاتے ہیں ، کنواری لڑکیاں اس تہوار میں گیت گا گا کر مانگتی پھرتی ہیں ، یہ تہوار پوس کے مہینے کی انتیسویں تاریخ کو منایا جاتا ہے (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات). [مقامی].

لَوز (و لین) امث.
۱. **بادام.** لوز : یہ درخت مشہور ہے بادام کو کہتے ہیں. (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۶۳). ۲. **ایک قسم کا حلوا جسے بادام اور پستے سے تیار کرتے ہیں.** مسکے (مکھن) کی استرکاری اور لوز کے کنگورے ، جوز کے مینارے ... قلعہ پر رکھاتا. (۱۷۰۳ ، جنگ نامہ بھنگ و پوستی (اردو نامہ ، کراچی ، ۳۹ : ۱۳)).

کاہی لوز لے کیوں کر نہ انساں
ہوا ہے صرف جس میں شیرۂ جاں

(۱۷۷۸ ، گلزار ارم (مثنویات میر حسن ، ۱۷)).

جس روز سے کہ بوسہ لیا تیرے ہونٹ کا
پستے کی لوز مجھکو بہت بے مزہ لگی

(۱۸۳۶ ، ریاض البحر ، ۱۹۱). پستے وغیرہ کی لوز ... اور پان میں بھولا جھٹن کے ہاں کے سوے. (۱۹۵۴ ، پیر نابالغ ، ۲۰۰). ۳. (ا) **حلوے یا مٹھائی کا چوکور ٹکڑا جس کی لمبائی زیادہ ہو اور نوکیں نکلی ہوں ، لوزات یا شکرپاروں کی شکل.** مولانا نے ... ایک برفی کی لوز منہ میں رکھ کے کہا. (۱۹۱۴ ، حسن کا ڈاکو ، ۱ : ۷۵). ایک دوسرا رکاب دار جوزی حلوہ سوہن کی لوزیں ایسی نرم بناتا تھا کہ چھری سے بہ آسانی کٹ سکتی تھی. (۱۹۸۸ ، لکھنویات ادیب ، ۵). (ii) **سیب ، آم وغیرہ کے خوبصورتی سے تراشے ہوئے قتلے یا ٹکڑے.** اول آم کو چھیل کر اس کی لوزیں بنا بنا کر لوہے کے کانٹے سے خوب چھیدے. (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۱۳). ۴. **ایک درخت کی چھال ؛**

کشمیری لوز پر لکھتے ہیں جو ایک درخت کی چھال ہے۔ (۱۹۲۹ ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ۱ ، ۲ : ۱۰۶۲)۔ **۵. دوا وغیرہ کی ٹکیا**. بقدر نصف درہم لوز بنا بنا کر سایے میں خشک کر لیجیے۔ (۱۹۶۷ ، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ، ۳ : ۲۱)۔ [ع]۔

---کا پُتلا صف مذ.

مکمل سراپا ، تراش خراش میں انتہائی درست ، تستعلیق . سراپا سانچے میں ڈھلا ہے ایسے ہوا یہ نواجون تو لوز کا پتلا ہے۔ (۱۸۹۱ ، طلسم ہوشربا ، ۵ : ۸۲۷)۔

لَوزا (و لین) امذ.

گھوڑوں کی ایک قسم. سلطانی حجروں کی جنگی فوج روانہ ہوئی ... گھوڑے بھی موجود تھے ... لوزا اور ذرکتے ، ابلق ، عربی ... علیحدہ علیحدہ چلے۔ (۱۷۹۶ ، پدماوت ایک تفصیلی جائزہ (اردو ، ۵۱ ، ۱ ، ۱۹۷۵ : ۱۸۷))۔ [مقامی]۔

لَوزات (و لین) صف.

حلوے یا جمی ہوئی برف وغیرہ کے تکیلے چوپھل کی شکل کے ٹکڑے ، شکر پارہ شکل. اور نشان لوزات کے چھری یا چاقو سے بنا دیں۔ (۱۹۳۰ ، جامع الفنون ، ۲ : ۸۸)۔ [لوز + ات ، لاحقۂ صفت]۔

---کی گوٹ امث.

ایک قسم کی گوٹ یا ٹکن ، سموسے کی گوٹ ، سہ گوشیہ گوٹ جو سجاوٹ کے لیے استعمال کی جاتی ہے. سنہری کرن لگی ہوئی لوزات کی گوٹ۔ (۱۸۸۰ ، فسانۂ آزاد ، ۲ : ۳۲۵)۔

---کے کَباب امذ.

ایک قسم کے کباب جو بادام ڈال کر بنائے جاتے ہیں. تکتی کباب لوزات کے کباب ... وغیرہ ... قرینے سے چنی گئیں۔ (۱۸۸۵ ، بزمِ آخر ، ۴۱)۔

لَوزاتی (و لین) صف.

لوزات (رک) کی طرف منسوب ، تراکیب میں مستعمل.

---کَھرَنجا (---فت کھ ، ر ، سک ن) امذ.

(معماری) اینٹوں کو شکر پارے یا لوزات کی شکل میں جما کر بنایا ہوا فرش ، کھرنجے کی مختلف قسموں کے ناموں میں سے ایک نام (ا ب و ، ۱ : ۱۵۳)۔ [لوزاتی + کھرنجا (رک)]۔

لَوزَۃُ المَعْدَہ (و لین ، فت ز ، ضم ت ، غم ا ، سک ل ، فت میم م ، سک ع ، فت د) امذ.

ایک لمبا چپٹا غدود جوفِ شکم میں واقع ہے ، کچھ کتے کی زبان سے مشابہت رکھتا ہے. لعاباتِ ہاضم : یہ لعابات مختلف قسموں کے غدودوں سے پیدا ہوتے ہیں ، بعض جن میں سے چھوٹے ہوتے ہیں ! جیسے : معدے اور امعا کے غدود اور بعض بڑے ہوتے ہیں مثلاً جگر ، لوزۃ المعدہ اور لعابیہ دہن کے غدود۔ (۱۸۹۱ ، مبادی علم حفظِ صحت ، ۱۳۸)۔ [لوزۃ ـ لوز + رک ؛ ال (۱) + معدہ (رک)]۔

لَوزَتَین (و لین ، فت ز ، ی لین) امذ ؛ ج.

گلے کے اندر کے دونوں غدود جو بادام کی شکل کے ہوتے ہیں. تحرکِ دندان ، قلاع ، ورم لوزتین ... میں بطور سنون و ذرور ... مستعمل ہے۔ (۱۹۲۹ ، کتاب الادویہ ، ۲ : ۱۰۳)۔ جراثیم سیل بقری کے غدود کے ساتھ جسم میں داخل ہونے کی صورت میں بعض اوقات لوزتین اور حنجرہ کی لمفاوی ساخت بھی چھوت کے اثر کو قبول کر لیتی ہے۔ (۱۹۶۳ ، ماہیت الامراض ، ۱ : ۹۰۷)۔ [لوزۃ ـ لوز + ین ، لاحقۂ تثنیہ]۔

لَوزَہ (و لین ، فت ز) امذ.

گلے کے اندر کے ایک طرف کا غدود ، بادامک. لوزہ (Tonsil) یہ ایک گول لختک ہے جو دو شکمی لختک کے وسطانی جانب وادیچہ کو محدود کرتا ہے۔ (۱۹۳۵ ، پریکٹیکل اناٹمی (ترجمہ) ، ۳ : ۳۳۶)۔ خون کے خلیے وغیرہ حلق کی جھلیوں سے مل کر ایک سیاہ ... جھلی بناتے ہیں جو لوزہ ... بلعوم ... حلق اور حنجرہ ... تک پھیل جاتی ہے۔ (۱۹۶۹ ، امراضی خرد حیاتیات ، ۲۰۲)۔ [ع]۔

لَوزی (و لین) صف.

لوز سے مشابہہ ، مثل بادام ، لوز کا ، غدودی. صعودی بلعومی ... شریان کی اور وجہی شریان کی لوزی (Tonsillar) شاخ کی چند شاخیں۔ (۱۹۳۷ ، جراحی اطلاقی تشریح (ترجمہ) ، ۱۰۹)۔ [لوز (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت]۔

لَوزِیات (و لین ، کس ز) امذ ؛ ج.

حلوے کی ایک قسم خصوصاً بادام کا حلوا. کئی ہزار من کے شیر برنج ... اور لوزیات ... تیار کروا کے موافق حکم کے محل میں بھیجے۔ (۱۷۹۲ ، عجائب القصص ، شاہ عالم ثانی ، ۴۴)۔ قسم قسم کی مٹھائی حلوہ سوہن ... امرتی لوزیات وغیرہ کھاتے ہیں۔ (۱۸۱۰ ، اخوان الصفا ، ۱۲۳)۔ انواع و اقسام کے مربے چٹنیاں لوزیات بنایا کرتے تھے۔ (۱۹۲۲ ، گوشۂ عافیت ، ۱ : ۱۱۵)۔ مہمانوں کو کشمیر کی شہرۂ آفاق لوزیات خوانچے اور ضیافتیں کھلانے میں بھی زرِ کثیر صرف کیا گیا۔ (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۶۷۱)۔ [لوزی (رک) + ات ، لاحقۂ جمع]۔

لَوزِینَج (و لین ، ی مع ، فت ن) امذ.

وہ حلوا جو بادام اور پستے کی گری سے تیار ہوتا ہے. فالودہ اور لوزینج (مغزیات) وغیرہ یہ چیزیں اس غرض سے استعمال کی جاتی ہیں کہ راستے بند ہو کر تحلیل کم ہوں۔ (۱۹۳۶ ، شرح اسباب (ترجمہ) ، ۲ : ۳۴۷)۔ [ع]۔

لَوزِینَہ (و لین ، ی مع ، فت ن) امذ.

۱. لوزینج ، بادام کا حلوا. فالودہ اچھا ہوتا ہے یا لوزینہ۔ (۱۸۹۰ ، اسلامی سوانحِ عمریاں ، ۴۳)۔

سولی کی ثنا میں حکم سولی کا خلاف

لوزینہ میں میر تو نہ بھایا مجکو

(۱۹۰۷ ، حدائقِ بخشش ، ۲ : ۶۳)۔ **۲. (طب) ٹکیاں ، قرص.** دولابہ جات یا لوزینہ جات ... چپٹی چپٹی ٹھوس ٹکیاں ہیں۔ (۱۹۲۸ ، علم الادویہ ، ۱ : ۷۷)۔ [لوز (رک) + ینہ ، لاحقۂ نسبت]۔

لُوسَرن (و مع ، فت س ، ن) امث.
ایک گھاس جو گھوڑوں اور مویشیوں اور بھیڑوں کا ایک اعلیٰ قسم کا چارہ ہے اسے سال میں چھے سے آٹھ مرتبہ تک کاٹا جاسکتا ہے لوسرن ایک قسم کی جڑی ہے جو ستمبر کے مہینے میں بوئی جاتی ہے۔ (۱۸۹۱ ، کسان کی پہلی کتاب ، ۲ : ۲۰)۔ ہم سب لوگ ارد ، موٹھ ، کلتھی ، مسور ، مونگ ، لوسن (لوسرن) ، جھاؤ ... ببول کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ۱۶۳)۔ پھلی کے چورے ، تیل ، جانوروں کی چربی ، سبز برسیم ، لوسرن اور زرد مکئی میں پائے جاتے ہیں۔ (۱۹۸۲ ، جانوروں کے متعدی امراض ، ۱۰۱)۔ [انگ : Lucern]

لُوسَن (و مع ، فت س) امث.
رک : لوسرن. گھوڑے کو دلاسا دیکر لوسن گھاس یا نمک کھلاویں۔ (۱۸۹۲ ، فنون سپہ گری و اسپورٹس ، ۹۵)۔ ہم سب لوگ ارد ، موٹھ ، کلتھی ، مسور ، مونگ ، لوسن (لوسرن) جھاؤ ... کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ (۱۹۱۰ ، مبادی سائنس (ترجمہ) ، ۱۶۳)۔ اب کوئی اتنا نہیں کہ کھیت میں سے لوسن موٹھ کاٹ کر اصطبل تک لے آئے۔ (۱۹۸۷ ، ابوالفضل صدیقی ، ترنگ ، ۱۹۹)۔ [لوسرن (رک) کی تارید]۔

لوشَن (و مع ، فت ش) امث (شاذ).
گھاؤ (زخم) دھونے کی دوا ، جلدی امراض دور کرنے یا رنگ صاف کرنے کا عرق وغیرہ ، کالی کیچڑ میں ابھی اسے لوشن سے دھو کر ڈریس کیے دیتی ہوں۔ (۱۹۳۱ ، روحِ لطافت ، ۷۳)۔ امراء اور شرفاء کی بیگمات قسم قسم کے نہانے کے لوشن اور رنگ برنگی کریمیں ... لپ اسٹکس استعمال کرتیں۔ (۱۹۷۱ ، انگلیاں فگار اپنی ، ۱۰۷)۔ [انگ : Lottion]۔

لُوط (و مع) امذ.
ایک پیغمبر کا نام جو حضرت ابراہیم کے خاندان سے تھے ، ان کی قوم میں لواطت عام تھی ، وہ لوگ حضرت لوط کے بار بار منع کرنے پر بھی اس سے باز نہ آئے اور ان پر خدا کا عذاب نازل ہوا اور ان کا شہر سدوم الٹ گیا.

کئی لوط کی اُمّت ہی جب ہوئے بہار
کیا عدل سوں سب زمیں میں اتار

(۱۶۳۵ ، قصہ بے نظیر ، ۲)۔ سفینۂ صبح صادق نمودار ہوا قوم لوط کی طرح عذاب الٰہی کا ورود ہوا۔ (۱۸۹۰ ، بوستان خیال ، ۶ : ۳۲۷)۔ [علم]۔

--- بھوری (--- و مع) امث.
جانوروں کی ایک بیماری جس میں پنڈلی اور انگلیوں میں گرمی جوش مارنے لگتی ہے. عِلّت لوط بھوری ، ساق پائی و انگلیوں میں گرمی جوش زن ہوتی ہے۔ (۱۸۸۳ ، صیدگہ شوکتی ، ۱۵۳)۔ [لوط + بھوری (رک)]۔

لُوطی (و مع) صف.
۱. **حضرت لوط کی قوم کا فرد ؛ (مجازاً) اغلام باز ، امرد باز ، لونڈے باز ، مغلم.**

کس سے کہیے خباثت ان کی ظاہر ہے سب عالم پر
لوطی اور لونڈ قلندر ہیں آپس میں تینوں ایک

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۱ : ۳۰۱)۔

اس کو کہا زعم نے لوطی کوئی
دے گیا تکلیف ہی یہ لا کلام

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۱۱۱۷)۔ اگر کسی شخص نے ... تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق ... اے لوطی ... اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہو گی۔ (۱۹۲۱ ، احمد رضا بریلوی ، تفسیر قرآن الحکیم ، ۵۹۱)۔ ایسے لونڈے آگے چل کر لوطی نکلتے ہیں۔ (۱۹۹۰ ، آب گم ، ۳۵۷)۔
۲. **بانکا ، خوبصورت.**

جب نہ تب ملتا ہے بازاروں میں میر
ایک لوطی ہے وہ ظالم سرفروش

(۱۸۱۰ ، میر ، ک ، ۵۸۵)۔ [لوط (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت و صفت]۔

لُوف (و مع) امث.
خوشہ دار پھل والی ایک بوٹی جس کے پتے لبلاب کبیر کے مشابہ ہوتے ہیں ، فیل گوش ، قنطوری ؛ دواءً مستعمل. لوف فارسی میں اس کو فیل گوش کہتے ہیں۔ (۱۸۷۷ ، عجائب المخلوقات (ترجمہ) ، ۳۰۹)۔ [ف]۔

لوفَر (و مع ، فت ف) صف مذ.
شوقین مزاج ، کھلنڈرا ، اوباش ، لچا ، لفنگا ، آوارہ ، بدمعاش. مجھے یہ خیال ہے کہ جان کو پردیس میں کوئی تکلیف نہ ہو وہ وہاں لوفر بن کے نہ رہے۔ (۱۹۱۳ ، راج دلاری ، ۱۰۲)۔ اور وہ تینوں لوفر جو بوڑھے باپ کو ان مسائل سے نبٹنے کے لیے اکیلا چھوڑ کر ... بیٹھے۔ (۱۹۹۰ ، چاندنی بیگم ، ۳۸۲)۔ [انگ Loafer]

لوقَنْدَری (و مع ، فت ق ، غنہ ، سک د) امث : مسرلقندری.
بدمعاش ، بدچلن ، بد وضع ، آوارہ پھرنے والی. اس نے کہا یہ بی لوقندری تمہاری کون ہیں۔ (۱۸۲۳ ، حیدری ، مختصر کہانیاں ، ۶۶)۔ وہ لوقندریاں بھی لیسی بنی ہیں کہ خالی ہنڈی کو کتا بھی نہیں چھوڑتا۔ (۱۹۰۱ ، قصۂ مہر افروز ، ۳۹)۔ [لقندری (رک) کا اشباعی املا]۔

لَوک (و لین) امث.
کان کی لو ، کان کا نیچے کی طرف لٹکا ہوا کنارا جس میں سوراخ کر کے بُندا وغیرہ پہنا جاتا ہے.

میں لوک میں اوس کا جھمکا
ہر وہ سب سے باہر دھمکا

(۱۷۹۸ ، میر سوز ، د ، ۳۹۰)۔ کان کی ایک لوک تو انگریزنوں کی بھی چھدی ہوئی دیکھتے ہیں۔ (۱۹۰۶ ، الحقوق و الفرائض ، ۳ : ۲۳۳)۔ بالی کی کونچ تکیے میں پھنس گئی ، لوک پھٹی جاتی ہے۔ (۱۹۳۹ ، زہرۂ مینا ، ۵۲۹)۔ [لو (رک) کا ایک املا]۔

لُوک (و مع) امذ.
شعلہ ، لپٹ ، آگ ؛ گرم ہوا ، لُو (ماخوذ : پلیٹس ؛ جامع اللغات)۔ [س : उल्का]۔

لوک (۱) (و مج) امذ.

۱. (ہندو) دنیا ، جہان ، عالم ، طبقہ.

سن سن جگ میں سودا یہ بت ہی کے بین
موہی کے سب ہو گئے تین لوک بیچین

(۱۷۸۰ ، سودا ، ک ، ۲ : ۲۵۳). تینوں لوک میں کیلاس سب سے زیادہ عمدہ ہے. (۱۸۹۷ ، تاریخ ہندوستان ، ۴ : ۷۸). دیوباں نہایت ہی حسین و نازنین ہیں اور ان سے اُتر کر اس لوک ... میں اپسرائیں ہیں. (۱۹۲۳ ، مضامین شرر ، ۱ ، ۲ : ۶۱۸). وہ اگر تینوں لوک (عالم) کا ناش کر دے تو بھی اُس کے اوپر کوئی گناہ عاید نہ ہو گا. (۱۹۳۸ ، رام راج ، ۳۹). ۲. **لوگ ، عوام ، خلقت ، اشخاص**. اپنا جد جو دھرتے ہیں ، لوکاں باغ جو کرتے ہیں. (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۹).

عطا اس بھوک سوں ہم لوک رہتا
ز خوردن ساگ لوتی سوک رہتا

(۱۷۲۷ ، دیوان عطا ، ۳۵۹). ۳. (فلسفہ) **وہ مقام جہاں لذت اور الم نیکی اور بدی کے نتیجے کے طور پر تجربے میں آتے ہیں ؛ مراد : وہ عالم جہاں نیکی و بدی کی سزا و جزا دی جاتی ہے**. لوک وہ مقام ہے جہاں لذت و الم بطور نیکی و بدی کے نتائج کے تجربے میں آتے ہیں. (۱۹۳۵ ، تاریخ ہندی فلسفہ (ترجمہ) ، ۱ : ۳۰۰). ۴. **دیوتاؤں کا مکان یا ٹھہرنے کا مقام**. اندر اور پون اور بڑے بڑے دیوتاؤں کے واسطے جدا جدا مکان مقرر ہیں جن کو لوک کہتے ہیں. (۱۸۶۸ ، رسوم ہند ، ۲۰). [س : लोक].

---اَدَب (---فت ا ، د) امذ.

عوامی ادب ، وہ نظمیں ، افسانے ، کہانیاں ، اخلاقیاتی محاورے اور گیت وغیرہ جو سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں اور جن کا تعلق عوام الناس سے ہوتا ہے. سودا ... ان کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ اسے «لوک ادب» کی سطح سے اٹھا کر امتیازی ادب کی سطح پر لے آئے. (۱۹۸۸ ، دہلوی مرثیہ گو ، ۲۱۵). [لوک + ادب (رک)].

---آچار امذ.

مُلکی رسوم ، ملکی دستور ، دیس کی ریت (فرہنگ آصفیہ). [لوک + آچار (۲)].

---پال امذ.

لوک کے راجا یعنی دیوتا. اور جب انتہائی درخشاں لوک پالوں نے دیکھا کہ تشدہاؤں کے راجہ نل کو بھیم کی بیٹی (دمینتی) نے قبول کرلیا ہے تو بہت خوش ہوئے. (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۵۹۰). [لوک + پال (رک)].

---رَقص (---فت ر ، سک ق) امذ.

رک : **لوک ناچ**. «اتن» بھی لوک رقص کی ایک قسم ہے. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۸). [لوک + رقص (رک)].

---سَبھا (---فت س) امث.

قومی اسمبلی ، ایوان زیریں. ان تاثرات کا ذکر بے محل نہ ہو گا جو انہوں نے لوک سبھا کے اجلاس میں اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے ظاہر کیے. (۱۹۸۲ ، آتش چنار ، ۵۸۳). [لوک + سبھا (رک)].

---شاعِری (---کس ع) امث.

عوامی گیتوں کی شاعری. اودھ کی لوک شاعری اور لوک سنگیت کے دل دادہ تھے. (۱۹۸۸ ، افکار ، کراچی ، مئی ، ۳۵). [لوک + شاعری (رک)].

---کَتھا (---فت ک) امث.

عوامی داستان یا کہانیاں. اماوس کی اندھیری راتوں میں عورتیں ان لٹیروں کی بہادری اور رحم و کرم کی داستانیں سناتی تھیں جو آج بھی گیتوں اور لوک کتھاؤں میں زندہ ہیں. (۱۹۸۶ ، ن م راشد ، ایک مطالعہ ، ۱۵۶). [لوک + کتھا (رک)].

---کَہانی (---فت ک) امث.

عوامی کہانی ، لوک کتھا یا داستانیں. نہایت اعلیٰ پائے کے اشعار میں لوک کہانیوں کو سمو دیا گیا تھا. (۱۹۹۲ ، صحیفہ ، لاہور ، اپریل ، جون ، ۶۹). [لوک + کہانی (رک)].

---گِیت (---ی مع) امذ.

وہ گیت جو عوام میں مقبول چلے آ رہے ہوں ، عوامی گیت یا نغمے. لوک گیت قبیلوں کے نہیں بلکہ چرواہوں کے نقوش پا ہیں. (۱۹۸۹ ، سندر اگر میرے اندر گرے ، ۲۸). [لوک + گیت (رک)].

---لاج امث.

دُنیا والوں کی شرم ، لوگوں کی شرم.

ترے سلوک سے یا لوک لاج کے کارن
فراق ذکر محبت پہ کچھ تو شرمائے

(۱۹۳۳ ، روح کائنات ، ۲۰۱).

یہی تو سچ ہے جیون کا !
لوک لاج ، رُسوائی کا کھٹکا ، ڈر سوکھے منہ والوں کا

(۱۹۸۸ ، میں مٹی کی مورت ہوں ، ۲۵۹). [لوک + لاج (رک)].

---ناچ امذ.

عوام کے قدیم علاقائی ناچ جو کسی رسم ، تیوہار یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں ، لوک رقص. بالائی سندھ کے ہندوؤں میں ایک مذہبی لوک ناچ مقبول ہے ، یہ زیادہ تر بنیے ناچتے ہیں. (۱۹۳۹ ، پاکستان کے لوک ناچ ، ۱۲۸). لوک ناچ کے سلسلے میں خٹک ناچ ... شان اور شادی بیاہ کی تقریبات کی رونق بڑھاتے ہیں. (۱۹۸۲ ، پٹھانوں کے رسم و رواج ، ۱۳۷). [لوک + ناچ (رک)].

---وِرثہ (---کس نیز فت و ، سک ر) امذ.

کسی خاص جگہ ، علاقے یا ملک کے رہنے والوں کے آثار و باقیات ، مثلاً عمارات ، رہن سہن کے طریقے ، رسم و رواج وغیرہ عوامی میراث. یہ کتاب لوک ورثے کے قومی ادارے کے کتابی سلسلے لوک کہانیاں کے تحت طبع کی جا رہی ہے ، اس سے پہلے ... کشمیری لوک کہانیاں ترتیب دے چکا ہے. (۱۹۷۸ ، براہوی لوک کہانیاں (ترجمہ) ، ۵). [لوک + ورثہ (رک)].

ـــ پنسائی (ـــ فت ٥ ، غ) امث.
ھک پنسائی.

کب گریۂ شبنم پہ دلِ غنچہ ہوا نرم
رو کر کے عبث کیجئے کیوں لوک پنسائی

(١٧٩٥ء ، قائم ، د ، ١٨٥). [لوک + پنسائی (پنسا (رک) کا حاصل مصدر)].

لوک (٢) (و مج) امذ.
لوکارتم (رک) کا مخفف. جدول سے لوک ٢٠٢ معلوم کر کے لوک ٠.٢٣٣ معلوم کیا جا سکتا ہے. (١٩٣٥ء ، داستانِ ریاضی ، ٢١٢). [لوکارتم (رک) کا مخفف].

لوک (٣) (و مج) امذ.
لدو اونٹ ، بوجھ اٹھانے والا اونٹ ، دُبلا پتلا اونٹ. ہندی جانور جس کو لوک کہتے ہیں اور اردانہ بھی تیز رفتاری میں جمازہ کے قریب قریب ہیں. (١٩٣٨ء ، آئینِ اکبری (ترجمہ) ، ١ ، ١ : ٢٧٠). [ف].

لوکا (و لین) امذ.
ایک قسم کا کدو ، لوکی ، کھیا کدو (لاط: Cucurbita Lagenaria) پودینہ تین آنے ، لوکا چھ آنے ، توری ، ماسی اپنی ایمانداری کی ساکھ بتھانے کے لیے دانے دانے کا حساب دیا کرتی تھی. (١٩٦٦ء ، سودائی ، ١٨). [س : लाबू].

لُوکا (١) (و مع) امذ.
١. آگ کا شعلہ.

یہ بُت نہ چین کا ہے نہ یہ ہند کا صنم
لُوکا لگے فرنگ کو کار فرنگ ہے

(١٧٩٨ء ، سوز ، د ، ٣٢٧).

غضب سے ہو کوئی شعلہ بھبوکا
لگی کہنے لگادوں تجھ میں لوکا

(١٨٧٣ء ، تیرہ ماسہ ، ١٧). ہوا کے جھونکے .... جہنّم کے لوکے معلوم ہوتے. (١٩٢٦ء ، نیکی کا پھل ، ٣١). ٢. لکڑی کا جلتا ہوا لکڑا. رام داس ایک لوکا لیکر آگے بڑھا کہ آگ دیکر وارث قانونی قرار پا جاؤں. (١٩٠١ء ، سیتا ، ١ : ٨٨). یونان کا قدیم ڈاکو یا نقب زن یہ سمجھتا تھا کہ وہ کسی چتا سے ایک لوکا بھی اپنے ساتھ لے جائے تو گھر کے نگہبان کتے ، خواہ وہ کیسے ہی خوں خوار ہوں دم نہیں مار سکیں گے. (١٩٦٥ء ، شاخِ زرّیں ، ١ : ٧٠). ٣. شہابِ ثاقب جس سے ہندوؤں میں زچہ کے لیے شگون لیا جاتا ہے ، اُلکا (ا ب و ، ٧ : ٦٩). [لوک + ا ، لاحقۂ تکبیر].

ـــ اُٹھنا محاورہ.
آگ کا شعلہ لپکنا.

دل سے لُوکا وہ اٹھا آج کہ میں نے جانا
اب لگی آگ بس اب خانۂ تن جلتا ہے

(١٩٠٦ء ، فغانِ آرزو ، ١٩٣). دفعتاً "بھک" سے ہوا اور ایک لوکا اٹھا. (١٩٥٣ء ، شاید کہ بہار آئی ، ٩٣).

ـــ پھوٗنا محاورہ.
ناس ہو جانا ، جُھلسنہ پھونا ، برباد ہو جانا. اسے ہے یاد یہ پھر جانے لوکا اس کا اب ایک بول بھی تو یاد نہ رہا. (١٩٢٨ء ، پس پردہ ، آغا حیدر حسن ، ١٢٧).

ـــ دینا محاورہ.
آگ لگانا ، دفع کرنا ، دور کرنا.

عشق جس دم مجھکو یار آتشیں رُوکا دیا
نالۂ سوزاں نے سینے میں مرے لُوکا دیا

(١٨٣٥ء ، کلیاتِ ظفر ، ١ : ٣٥). ساڑھی کو چولھے میں رکھو ... موا بلاؤس ولاؤس کیا اس کو لوکا دو. (١٩٣٣ء ، خدائی راج ، ٧).

ـــ لگانا محاورہ.
١. جلانا ، آگ لگانا ، جُھلسا دینا ، (نہایت نفرت و خفگی کے موقع پر بولتے ہیں).

یہ سن کے وہ شعلہ ہو بھبوکا
بولی کہ تجھے لگاؤں لوکا

(١٨٣٨ء ، گلزار نسیم ، ٢١). اس گھر کو لوکا لگے بندی اپنے میکے کو راہی ہوتی ہے. (١٨٧٨ء ، نوابی دربار ، ٢٦). لوکا لگا موئے کو ، دن بھر اینڈھتا ہے ، شام کو بانکا بن کے نکلتا ہے. (١٩٨٦ء ، اللہ معاف کرے ، ١٣٩). ٢. شرمندہ کرنا ، خجل کرنا.

حُسن تیرا وہ بھبوکا ہے کہ شب تا بہ سحر
شمع کے منہ کو لگاتا ہی رہے ہے لوکا

(١٧٩٢ء ، محب (ولی اللہ) ، د ، ٣١). ٣. خراب کرنا ، ناس کرنا ، چھوڑنا ، تیاگنا ، ترک کرنا ، قطع تعلق کرنا (فرہنگ آصفیہ ؛ نوراللغات).

ـــ لگاؤں فقرہ.
(بددعا) چولھے میں دوں ، نام نہ لوں ، جُھلسا لگاؤں. یمنی میں رہ کر بالکل میم بن گئیں لوکا لگاؤں ایسی عورت کو میں. (١٩٦٧ء ، جلا وطن ، ١٣٥).

ـــ لگنا محاورہ.
رک : لوکا لگانا جس کا یہ لازم ہے. یہ سب کچھ سہی گھر کی راحت کو لُوکا لگ گیا. (١٩٧٠ء ، غبارِ کارواں ، ٢١٣).

سورتے سے اٹھی کہ گرم کھانا کر دے
لُوکا جو لگا ، جھلس گئی سب کایا

(١٩٧٨ء ، گھر آنگن ، ٣٩).

ـــ لگے فقرہ.
(بددعا) آگ لگے ، چولھے میں جائے ، بھاڑ میں جائے ، غارت ہو. ایسی ویسی نسبت کو لوکا لگے میں کبھی کچھ چیز نہ جانوں گی. (١٨٣٥ء ، نغمۂ عندلیب ، ٦٩).

لُوکا (٢) (و مع) امذ.
(ننسی) چکر کی شکل میں باندھا ہوا جال جس کے کنارے پر سیسے کی گولیاں برابر بندھی رہتی ہیں ، جب جال کو پانی پر پھیلا کر ڈالتے ہیں تو سرپوش کی طرح پانی میں نیچے اترتا چلا جاتا ہے ، اس کے گھیر میں جو مچھلی آ جاتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے ، تاپا (ا ب و ، ٣ : ٦١). [مقامی].

لوکاٹ (و مج) امذ.
ایک کھٹ مٹھا زرد رنگ کا پھل جو زرد آلو سے مشابہ ہوتا ہے لاط : **Eriobotrya Japonica** . رسیلے لوکاٹ بھیجے اور باعث شکرگزاری ہوئے. (۱۸۹۱ ، مکاتیب امیر مینائی ، ۱۹۹). لوکاٹ میں غذائیت بالکل نہیں ہوتی . (۱۹۳۲ ، مشرق مغربی کھانے ، ۶۵) . واہ گارڈن کے قریب لوکاٹ بیچنے والوں نے نوازشریف کو بڑی مقدار میں لوکاٹ بطور تحفہ پیش کیے. (۱۹۹۳ ، جنگ ، کراچی ، ۲۸ اپریل ، ۱۰). [جاپانی].

لوکارِتم (و مج ، سک ر ، فت ت) امذ.
(محاسبی) ایک حساب جو حسابی عمل کو مختصر کرنے کے لیے ایجاد ہوا ہے ، اس میں ضرب و تقسیم کے بجائے صرف جمع و تفریق سے کام لیا جاتا ہے اور تناسبِ اعداد سے بحث ہوتی ہے. یہ لوکارتم جدول میں ۵٫۱۳۰ ، ۰۵۵ کا کعبیب لوکار تمیہ پایا جاتا ہے. (۱۸۳۲ ، رسالہ علمِ ہیئت ، ۲۸). لوکارتم (**Logarithm**) یہ حساب کا ایک قاعدہ ہے. (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۳۳). لوکارتم کی ایجاد اور ان کا استعمال (۱۹۳۵ ، داستانِ ریاضی ، ۲۰۹). [انگ : **Logarithm**].

لوکارِتمی (و مج ، سک ر ، فت ت) امث.
لوکارتم سے متعلق ، لوکارتم کا. یہ تبدیل لوکارتمی یا قوت ثانی قانون کی پابندی کرتی ہے . (۱۹۳۱ ، عملی طبیعیات ، ۳۴۶). [لوکارتم + ی ، لاحقۂ نسبت].

لوکارنا ف س ، محاورہ.
ٹھگوں کے بس میں آ کر مسافر کا آہ و فریاد کرنا ، چیخ و پکار کرنا ، ڈوڑپانا (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لوکاری (و مج) امث.
بندوق (مصطلحاتِ ٹھگی ، ۱۳۶). (ا پ و ، ۸ : ۲۰۳). [مقامی].

لوکالوک (و مج ، و مج) امذ.
(ہندو) پہاڑ کا وہ فرضی سلسلہ جو ساتوں سمندروں کے گرداگرد مانا گیا اور دنیا کی حد خیال کیا گیا ہے. پھر لوکالوک پربت پر سیر کی. (۱۸۹۰ ، جوگ بششٹھ (ترجمہ) ، ۱ : ۲۵۳). [لوک + ا ، لاحقۂ اتصال + لوک (رک)].

لوکان (و مج) امذ.
(کشتی) ایک داؤ جس میں جب حریف سامنے کھڑا ہو کر بایاں ہاتھ کندھے پر رکھے تو ظفر کو چاہیے کہ اپنا بھی بایاں ہاتھ حریف کے کندھے پر رکھے اور داہنا ہاتھ حریف کے بائیں بازو کے اوپر سے لے جا کر بغل کے قریب بازو اندر سے پکڑے اور حریف کو زور دے کر آگے کو بڑھاوے یا اپنی طرف کھینچے تا کہ حریف کا بایاں پیر آگے ہو جائے تو فوراً اپنے داہنے ہاتھ سے حریف کا بازو جو پکڑے ہوئے ہے کسی قدر اوپر کو اوٹھائے اور بائیں طرف کو کھینچے اور اپنی گردن بائیں طرف منھ کر کے موڑے اور داہنے کھوے سے حریف کی کلائی کو ہٹائے تا کہ حریف کا ہاتھ گردن پر سے اتر جائے تب فوراً حریف کے پیچھے جا کر دوسرے داؤ پر چت کردے (رموزِ فن کشتی ، ۱ : ۲۰). لوکان ... وغیرہ تین سو ساٹھ بند ... سب کر کے پھک گیا . (۱۸۹۳ ، کوچک باختر ، ۱۳۹). [مقامی].

لوکَٹ (و مج ، فت ک) امذ.
رک : لوکاٹ. لوکٹ کے درخت کے لیے وہ زمین اچھی ہے کہ جو باغیچے کے پھلوں کے لیے مقرر ہوتی ہے. (۱۸۳۵ ، دولتِ ہند ، ۲۰۱). [لوکاٹ (رک) کا مخفف].

لُوکْٹی (و مع ، سک ک) امث ؛ ~ لوکھٹی
لومڑی (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لوکھٹی (رک) کا ایک املا].

لَوکْڑا (و لین ، سک ک) امذ.
۱. لڑکا ، معصوم بچّہ ، طفل (فرہنگِ آصفیہ ؛ جامع اللغات).
۲. وہ چھوٹی عمر کا لڑکا جو درگا دیوی کی خدمت میں حاضر باش خیال کیا جاتا ہے ؛ وہ لڑکا جسے درگا دیوی کی پوجا کرنے کے بعد کسی کے نام کا کھانا کھلاتے ہیں (فرہنگِ آصفیہ). [لڑکا (رک) کا ایک املا].

لوکَس (و مج ، فت ک) امذ.
موقع ، محل وقوع ، کسی چیز کی ٹھیک جگہ یا مقام . اس وجہ سے ... ٹکراؤ کے نقطوں کا لوکس (**Locus**) جو ایک ہی ... رکھتے ہیں مگر مختلف رفتاروں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں . (۱۹۷۱ ، مثبت شعاعیں اور ایکس ریز ، ۱۰۳). [انگ : **Locus**].

لَوکِک (و لین ، کس ک) صف.
دنیاوی . وہ کوئی لوکک پدارتھ نہیں ہے جو سمجھ ہی سمجھ میں آ جاوے . (۱۹۲۸ ، بھگوت گیتا اردو ، ۶۰) . ایک ماترا سے لے کر بتیس ماتراؤں تک چھندوں کو بتیس درگوں (گروہ) میں تقسیم کیا گیا ہے ... لوکک. (۱۹۸۳ ، اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان ، ۳۷) . ۲. مشہور ، معروف ، مقبول ، رسمی (جامع اللغات). [لوک + ک ، لاحقۂ نسبت].

لوکَل (و مج ، فت ک) امذ.
مقامی ، دیسی. ہندوستانیوں کو ایسی تعلیم دی جائے کہ ان کے خیالات ... لوکل امپرومنٹ کی طرف مصروف ہوں. (۱۸۸۸ ، لکچروں کا مجموعہ ، ۱ : ۳۵). اعتقادی اور عملی عطیات کا زیادہ تر حصہ صرف مختص المقام سوسائٹی اور اسکی «لوکل» ضروریات ہوا کرتی ہیں . (۱۹۰۵ ، افاداتِ مہدی ، ۸۲). ہر ضلع میں خاص کمیٹی مقرر ہوگی جس نے لوکل تحقیقات اور رپورٹیں تیار کر لی تھیں . (۱۹۰۷ ، کرزن نامہ ، ۲۷۹). لوکل (**Local**) مقامی کے لیے مروج ہے جیسے : لوکل گاڑی ، لوکل ٹرین ، لوکل بورڈ ... وغیرہ (۱۹۵۵ ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۸). [انگ : **Local**].

--- باڈیز (--- ی مج) امذ.
مقامی بلدیاتی ادارے ، مقامی انتظامی ڈھانچے . اجلاس میں انہوں نے مختلف قومیتوں کے لیے ڈسٹرکٹ بورڈز ، میونسپلٹیوں اور لوکل باڈیز میں جداگانہ انتخابات کی تجویز پیش کی . (۱۹۸۳ ، قائداعظم کے بہ و سال ، ۲۱). [انگ : **Local Bodies**].

ـــــ بورڈ (ـــــ و مج ، سک ر) امذ.
مقامی مجلسِ انتظامیہ ، شہری انتظامیہ . میں ان شخصوں میں سے ہوں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کی کامیابی بہت کچھ اس آزادانہ اختیار پر منحصر ہوگی جو لوکل بورڈوں ... کو دیا جائے گا. (۱۸۹۸ء ، سرسید، مکمل مجموعۂ لکچرز و اسپیچز ، ۱۶۲) . لوکل بورڈ اور میونسپل بورڈ کے پرائمری اسکولوں میں زیادہ تر ہندو ٹیچر ہوتے تھے. (۱۹۷۷ء ، ہندی اردو تنازع ، ۳۲۱).
[انگ : Local board].

ـــــ ٹرین (ـــــ کس ٹ ، ی مج) امث.
وہ ریل گاڑی جو قریب کے کسی خاص علاقے یا شہر کے لیے مخصوص ہوتی ہے . اگرچہ لوکل ٹرینوں کی روانگی کا وقت گزر رہا تھا. (۱۹۴۲ء ، غبارِ خاطر ، ۴۷). [انگ : Local Train].

ـــــ ریٹ (ـــــ ی مج) امذ.
یہ ایک قسم کی رقم ہوتی ہے اس کی نسبت رزولیوشن گورنمنٹ نمبر ۳۸۴ ، مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۳ء میں ہدایت ہے کہ ڈسٹرکٹ فنڈ کی آمدنی بقدر دس فیصدی کے سرمایہ جمع رہے (اردو قانونی ڈکشنری ، ۳۶۳) . حقِ مالکانہ ، حقِ آبیانہ ... لوکل ریٹ اور لوکل فنڈ وغیرہ ادا کرنے پڑیں گے . (۱۹۰۵ء ، اپریل فول ، ۳۴).
[انگ : Local Rate].

ـــــ سلف / سیلف گورنمنٹ (ـــــ کس س ، سک ل ، فت گ ، و ، سک ر ، ن ، کس م ، سک ن) امث.
مقامی حکومت خود اختیاری ، ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کے صیغے جن میں منتخب ممبر اپنے دیہات اور قصبات میں صحت ، صفائی ، تعلیم ، سڑکوں اور پلوں وغیرہ کا انتظام ان اصولوں پر کرتے ہیں جو حکومت کی طرف سے مقرر ہوں. میں ان شخصوں میں سے ہوں کہ جن کا عقیدہ ہے کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کی کامیابی بہت کچھ اس آزادانہ اختیار پر منحصر ہوگی جو لوکل بورڈوں اور ضلع کی کونسلوں کو دیا جائے گا. (۱۸۹۸ء ، سرسید ، مکمل مجموعۂ لیکچرز و اسپیچز ، ۱۶۲). اس وقت ایک اور معرکے کا قدم آگے بڑھایا گیا یعنی لوکل سیلف گورنمنٹ عطا کی گئی. (۱۹۱۷ء ، گوکھلے کی تقریریں ، ۱۶۸) . لوکل (Local) مقامی کے لیے مروج ہے ، جیسے لوکل گاڑی ، لوکل ٹرین ، لوکل بورڈ ، لوکل سلف گورنمنٹ وغیرہ . (۱۹۵۵ء ، اردو میں دخیل یورپی الفاظ ، ۱۹۸).
[انگ : Local Self government].

ـــــ فنڈ (ـــــ فت ف ، سک ن) امذ.
وہ فنڈ جو مقامی حکومت کے اہتمام اور نگرانی میں ہو . لوکل فنڈ انتظامات کے عام مطالب کے واسطے خواہ وہ شاہی ہوں یا صوبہ داری مختص نہیں کیا جاتا. (۱۸۸۸ء ، حسن ، اگست ، ۵۶). تخفیفِ مالگزاری اراضی کو بھی ملحوظ رکھیں اور لوکل فنڈوں کو ان مصیبت زدوں کی پرورش میں خرچ کریں. (۱۹۰۷ء ، کرزن نامہ ، ۳۰). لوکل فنڈ کی تعلیمی بجٹ سے دو سو پچاس روپے اور کالج کے لیے منظور کیے گئے . (۱۹۳۳ء ، مرحوم دہلی کالج ، ۷).
[انگ : Local Fund].

ـــــ گورنمنٹ (ـــــ فت گ ، سک و ، ن ، کس م ، سک ن) امث.
رک : لوکل سیلف گورنمنٹ. لوکل گورنمنٹ سے ان کو ، خان صاحب بسیار مہربان دوستان ، لکھا جاتا تھا . (۱۸۹۷ء ، یادگارِ غالب ، ۲۰). طبی تعلیم تجارتی قواعد ــ لوکل گورنمنٹ کا دستور اور قومی افسروں کی تعلیم جرمن والوں کے حوالے کی . (۱۹۱۰ء ، مقدماتِ عبدالحق ، ۱ : ۸) . یہ بات ... اس وقت کہی جب لوکل گورنمنٹ بل پر بحث ہو رہی تھی . (۱۹۹۲ء ، اردو نامہ ، لاہور ، اگست ، ۲۲) .
[انگ : Local government].

لَوکْنا (و لین ، سک ک) ف ل.
بجلی چمکنا ، چمکنا ، روشن ہونا (پلیٹس ؛ جامع اللغات ؛ نوراللغات).
[س : लौकय(ति)].

لُوکْنا (و مع ، سک ک) . (الف) ف م.
جلانا ، جُھلسانا (لُو یا دھوپ) کا ؛ مراد : ایسی گرمی جیسے کسی نے مُنْھ کو لوکا لگا دیا ہو.
ہے بادِ سحر میں وصف لُو کا ... ایسی گرمی کہ منْھ کو لوکا
(۱۸۹۰ء ، فسانۂ دلفریب ، ۳۹). (ب) ف ل. دھوپ سے جلنا ، لو لگنا ، آتشدان وغیرہ کی لپٹ کا اثر ہونا ، سرسام (پلیٹس ؛ جامع اللغات). [لوک (رک) + نا ، لاحقۂ مصدر].

لُوکَنْدَہ (و مع ، فت ک ، سک ن ، فت د) امذ.
مسافر خانے کے طور پر استعمال ہونے والا ہوٹل جس میں مسافروں کے ٹھہرانے کا انتظام بھی ہوتا ہے ، ہوٹل جس میں مسافروں کے قیام کا انتظام ہو ، ہوٹل. ان کے ہمراہ لوکندہ میں آئے حاجی اکثر لوکندوں میں ٹھہرنا پسند نہیں کرتے. (۱۹۱۰ء ، روزنامۂ سفر حجاز و مصر و شام ، ۱۳۷). [ف].

لوکو (و مج ، و مج) امث.
ریل گاڑی کا انجن ، کوئلے کے ایندھن سے چلنے والا انجن ، گاڑی کا انجن. ریلوے کے لوکو ، سٹیم کی کشتیاں اور مشین چھاپے خانے کی ابتدا ہو چکی تھی. (۱۹۷۵ء ، شاہراہِ انقلاب ، ۳۶). [انگ : Loco].

لَوکی (و لین) امث.
۱. ایک ترکاری ، لانبا کدو ، گھیا ، ہرا گھیا. لوکی ... گوشت میں بھی پکاتے ہیں ... دہی میں ڈالتے ہیں اور اس کو رایتا کہتے ہیں. (۱۸۳۸ء ، توصیفِ زراعات ، ۱۲۱). ہندی میں لمبا کدو اور گھیا اور لوکی اور آل اور گوبلی کہتے ہیں. (۱۹۲۶ء ، خزائن الادویہ ، ۵ : ۳۱۵). چنے کی دال اور لوکی میں ... سے دارچینی اور کیوڑے کی خوشبو آتی تھی. (۱۹۸۳ء ، سروسامان ، ۱۵). ۲. آتش بازی کی ایک قسم (نوراللغات). ۳. (آبکاری) شراب رکھنے کا چوبی ظرف ، کدو کی بنائی ہوئی بوتل ، شراب کی بھٹی میں چلانے کی ڈونی (اپ و ، ۷ : ۹۸). [لوکا (رک) کی تصغیر].

ـــــ کی طرح بڑھنا محاورہ.
بہت تیزی سے بڑا ہونا ، ککڑی کی طرح بڑھنا (لوکی اور ککڑی کی بیل بہت تیزی سے بڑھتی ہے). لڑکیاں تو لوکی کی طرح بڑھتی ہیں. (۱۹۸۹ء ، خوشبو کے جزیرے ، ۶۸).

لوکی (و مج) صف ؛ ج.
لوک کی طرف منسوب ، دنیا کے لوگ ، دُنیا والے ، لوگ باگ.

آفت جھیلیں ہم سارے اور لوکی مزے اڑائیں
دکھ سہیں ہی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں

(۱۸۹۷ ، چندراول ، ۶۲). [لوک (رک) + ی ، لاحقۂ نسبت نیز بن].

لُوکھ (و مج) امذ.
شعلہ ، لوکا. ایک لوکھ پھونس کا جلا کر ... لوکھ پھینک دے. (۱۸۷۲ ، رسالہ سالوتر ، ۲ : ۹۵). [لوک (رک) کا ایک املا].

لوکھری (و مج ، سک کھ) امث ؛ سے لوکھڑی.
لومڑی. جب اونٹ نے بے محنت و مشقت ... ہری دوب کھانے کو پائی تھوڑے عرصے میں فربہ ہوا لوکھری نے اونٹ کی خبر پائی. (۱۸۵۱ ، بہار دانش ، ولایت علی ، ۵۲). [مقامی].

لوگ (و مج) امذ ؛ ج.
۱. **بہت سے آدمی ، اشخاص ؛ افراد.**

تلمل کرتیں لاکا سخت   کیتا حاشر لوگ اس وقت

(۱۵۰۳ ، نوسرہار (اردو ادب ، ۶ ، ۲ : ۶۲)).

ہنر کا جیتا لوگ ہے مغربی
وو جامع اہے گنج کے مغربی

(۱۵۶۴ ، حسن شوق ، د ، ۷۶).

مرا شہر لوگاں سوں معمور کر
رکھیا جس توں دریا میں من یا سمیع

(۱۶۱۱ ، قلی قطب شاہ ، ک ، ۱ : ۶).

تمہاری لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے کس طرح کی ہے کدھر ہے

(۱۷۱۸ ، دیوانِ آبرو ، ۵۳).

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ رُبا کہتے ہیں

(۱۸۶۹ ، غالب ، د ، ۱۸۷).

اس جھوٹ کو صداقتِ اعلیٰ کہیں گے لوگ
آفاق کی حقیقتِ کبریٰ کہیں گے لوگ

(۱۹۳۳ ، سیف و سبو ، ۶۹). کچھ لوگ تو کیل کیلوں کے بستر پر لیٹ جاتے ہیں کبھی نہاتے دھوتے بھی نہیں . (۱۹۹۰ ، بھولی بسری کہانیاں ، بھارت ، ۲ : ۱۳۲) . ۲. (عو) **شوہر ، خصم ، پتی.** تیرا لوگ پردیس گیا ہے. (۱۸۶۸ ، رسومِ ہند ، ۳۸). ۳. **ذات ، طبقہ .** ایک طرف نوکر لوگ بلبلیں لڑاتے ہیں . (۱۸۶۲ ، خطِ تقدیر ، ۶۸). ۴. **عزیز و اقارب ، رشتہ دار ، متعلقین.**

اگر کوئی دیکھیں گے یاں میرے لوگ
تو آزار اپڑائینگے دونو کوں ٹھوک

(۱۶۲۵ ، سیف الملوک و بدیع الجمال ، ۱۳۰). تب ابراہیم جاں بحق ہوا ... اور اپنے لوگوں میں جا ملا. (۱۸۳۲ ، موسیٰ کی توریتِ مقدس ، ۸۸). [لوک (رک) کا عرف].

ـــ باگ امذ.
عام لوگ ، لوگ. خدا جانے لوگ باگ کیا سمجھیں . (۱۹۰۷ ، مخزن ، دسمبر ، ۱۷). دامن سے یہ مظلوم چار جانیں باندھ دی گئیں جنہیں لوگ باگ میری چار بیویوں کے نام سے یاد فرماتے ہیں (۱۹۳۰ ، مضامینِ رموزی ، ۱۰۸). [لوگ + باگ (تابع)].

ـــ کرنا محاورہ.
مباشرت کرنا. تمہارے گرو نے کچھ جاپ بتایا تھا تم نے جاپ میں استری سے لوگ کیا اس واسطے خون جگر کھا گیا ہے . (۱۸۸۳ ، تذکرۂ غوثیہ ، ۱۰۶).

ـــ ہنسائی (ـــ فت ہ ، مغ) امث.
جگ ہنسائی ، رُسوائی عام. یوں لاف مارکر ہو گیا کیا لوگ ہنسائی (۱۹۳۵ ، سب رس ، ۱۸۹). [لوگ + ہنسائی (ہنسنا (رک) کا حاصلِ مصدر)].

لُوگا (و مج) امذ.
(گنوار) **کپڑا لتہ پارچہ ؛ پہنن لیہن** (ماخوذ : فرہنگِ آصفیہ ؛ مہذب اللغات). [لُگڑا (رک) کا ایک املا].

لوگا (و مج) امذ.
رک : **لوگارتھم.** جاس میل × جاس عرض بلد ... جاس لوگارتمیہ میل میل + ملس لوگا عرض بلد ۱۰ ـ لوگارتم جیب متمم دائرہ ساعت کا. (۱۸۳۲ ، رسالہ علمِ ہیئت ، ۷۶). [لوگارتم (رک) کا مخفف].

لُوگارْتم / لوگارْتھم (و مج ، سک ر ، فت ت / تھ) امذ.
رک : **لوگارتم.** فارسی شعبے میں مقدمۂ نیچرل فلاسفی ، میکینکس تاریخ حکومتِ مغلیہ اور لوگارتم کا اضافہ ہوا. (۱۹۳۳ ، مرحوم دہلی کالج ، ۸۲). اگر شدت کے لوگارتم کو وقت کے مقابل میں پلاٹ کیا جائے تو ایک سیدھے خط کا گراف حاصل ہوتا ہے . (۱۹۷۲ ، تاب کاری ، ۵۰). [لوگارتم (رک) کا ایک املا].

لُوگائی (و مع) امث.
(عو) **لگائی ، بیوی ، زوجہ ، عورت.**

روٹی رکھ لیتے ہیں سینے میں سلا کر ڈاڑھی
پہنتے مرد ہیں جب بنگے لوگائی انگیا

(۱۸۸۶ ، کلیاتِ اردو ، ترکی ، ۵). دیکھنے میں تو عقل معلوم ہوتے ہو مگر ہو کورے سودائی ، ابھی تم میرے خاوند میں آپ کی لوگائی. (۱۹۱۵ ، آریہ سنگیت رامائن ، ۲۷۰). لوگ تو دیکھنے نہیں گئے لوگائیاں جاتی تھیں . (۱۹۵۲ ، افشاں ، ۶۰۱). [لگائی (رک) کا اشباعی املا].

لُوگَڑ (و مع ، فت گ) امذ (شاذ).
پرانی روئی. خود کو کسی دھنکی میں ڈال دوں جہاں میری روح کا بند بند دھنکا جائے میرے قلب کا کثیف لوگڑ رواں رواں ہو کر لطیف ہو جائے . (۱۹۸۱ ، بند باترا ، ۱۷۶). [رُوئڑ (رک) کا قدیم املا].

لُوگڑا (و مع ، سک گ) امذ.
معمولی پھٹا پرانا کپڑا ، لگڑا. سنطور کی بیوی کے پاس میلے کچیلے پیوند لگے کپڑوں اور سر پر پھٹے پرانے لوگڑے کے سوا کیا تھا. (۱۹۴۳ ، جہانِ دانش ، ۹). [لگڑا (رک) کا اشباعی املا].

A DICTIONARY OF URDU

(ON HISTORICAL PRINCIPLES)

VOLUME-16

(GUR GUR BIDDIYA TO LOOGRA)

URDU DICTIONARY BOARD

KARACHI